حفظِ صحت اور طبّ

کا ماہوار مصوّر رسالہ

مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

مقامِ اشاعت :- ہمدرد منزل لال کنواں، دہلی

سالانہ ایک روپیہ

کتبہ یوسف

جنوری ۱۹۳۹ء

جلد ۷ | جنوری سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۷

فہرست مضامین

عکسی تصاویر: (۱) گٹھیا کا علاج - (۲) حکیم مولوی ناصر الدین احمد خاں صاحب طبیب خاص اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہٗ

قیمت سالانہ ایک روپیہ — ممالک غیر برما وغیرہ سے ۳ شلنگ — فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

نوٹ:- خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

"مینیجر"

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص!

دق و سل!

ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر علم و فن کا ایک ایسا کارنامہ ہے جس کی نظیر مشرقی زبانوں میں مشکل ہی سے ملے گی۔ اس میں دق وسل کے متعلق ایسے ایسے پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں ویدوں اور ڈاکٹروں کے لئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے بلکہ یہ ان لوگوں کے بھی انتہائی کار آمد ثابت ہوگا جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں اس کا مطالعہ ان کے سامنے ہندوستان کی حالت زار کا صحیح نقشہ پیش کردیگا اور ان کو ممالک غیر سے اپنے ملک کی حالت کا مقابلہ کرنے میں کوئی دشواری نہیں رہے گی۔ ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس نے دنیا بھر کے ماہرین فن کی قلمی خدمات حاصل کی ہیں۔ چنانچہ اس نمبر میں **یورپ امریکہ اور آسٹریلیا** وغیرہ براعظموں کے پندرہ سے زیادہ ماہرین فن نے مضامین لکھے ہیں۔ صرف اسی حقیقت سے آپ کو اس نمبر کے افادہ کا اندازہ ہو جائیگا۔ ہندوستان کے ماہرین میں سے تقریباً سو ماہرین ایسے ہیں جنہوں نے اس اشاعت کے اوراق کو زینت دی ہے۔ ان قلمی معاونوں میں طبیب، ادیب، مزاحیہ نویس اور شاعر غرض سب ہی شامل ہیں۔ یہ نمبر ان صحاب کو بھی دعوت فکر دیگا جو ہر معاملہ صرف علمی نقطۂ نظر سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ دق وسل نمبر ادبی ذوق رکھنے والوں کی تسکین بھی پوری طرح کریگا اور ان کو یہ محسوس کرادے گا کہ علم و ادب کو آپس میں کس طرح سمویا جا سکتا ہے۔ یہ نمبر ان مریضوں کے لئے چراغ ہدایت کا کام دے گا جو اس وقت اس موذی مرض کی کسی نہ کسی شکل میں مبتلا ہیں۔ یہ اشاعت خاص ان گھرانوں کو ہلاکت کے غار میں گرنے سے بچا سکے گی جن میں دق کی اموات ہو چکی ہوں۔ اور تیمارداروں کو دق کے بیماروں کی تیمارداری سکھائے گی۔ غرض یہ اشاعت کیا ہے دق وسل کی ایک ایسی انسائیکلو پیڈیا ہے جس میں اس موضوع پر ہر عنوان سے بحث ملیگی۔ فہرست مضامین ہمارے اس دعوے کی تصدیق کے لئے کافی ہے۔

اگر آپ اس عظیم الشان نمبر کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی اس کا بندوبست کیجئے۔ اسکے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں:

(۱) یا تو آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ لفافہ میں رکھ کر بھیج دیجئے اس صورت میں نہ صرف یہ دق وسل نمبر آپکے پاس پہونچ جائیگا، بلکہ اگست ۳۸ء سے جون ۱۹۳۹ء گیارہ مہینے کے رسالے ہر مہینے آپکے پاس پہونچتے رہیں گے اور آپکے پاس جون ۱۹۳۹ء میں ہمدرد صحت کی ایک عظیم الشان جلد موجود ہوگی جس کی ضخامت گیارہ سو صفحات سے کسی طرح کم نہ ہوگی اور آپ حیرت کریں گے کہ ایک روپے میں اتنا علمی اور فنی مواد کس طرح دیا جا سکتا ہے۔

(۲) اور اگر آپ کو صرف دق وسل نمبر مطلوب ہے تو اسکی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ڈاک، ایک آنہ) لفافہ میں رکھ کر آج ہی بھیج دیجئے۔ چند روز میں آپکے سامنے یہ عظیم الشان نمبر موجود ہوگا +

قیمت اعلیٰ ایڈیشن - بارہ آنے

قیمت معمولی ایڈیشن آٹھ آنے

قیمت سالانہ مع اشاعت خاص معمولی صرف ایک روپیہ

مینیجر ہمدرد صحت ہمدرد منزل لال کنواں دہلی

ہمدرد صحت کا دق و سل نمبر یورپ اور امریکہ کے مشاہیر فن کی نظر میں!

ڈاکٹر ایچ العطاس

معتمد وزارت صحت و اجتماعی معاونت انقرہ (ترکی)

محترم حکیم صاحب

آپ کا مکتوب مورخہ ۵ جولائی معہ رسالہ ہمدرد صحت کا خاص نمبر جس میں دق و سل
پر بہت معلومات اور مفید مقالات درج ہیں پہنچا۔ رسالہ ہماری وزارت کے کتب خانہ کی زینت رہیگا۔
میں آپ کی عنایتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کامیاب رسالہ پر آپ کو تبریک اور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

دستخط ڈاکٹر العطاس

وزارت صحت و امداد باہمی

ڈاکٹر سیوری سوونن

سکرٹری آف دی فینش نیشنل اینٹی
ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن ہلسنکی (فن لینڈ)

ایڈیٹر صاحب رسالہ "ہمدرد صحت" دہلی
"ہمدرد صحت" کا نہایت دلچسپ "دق و سل نمبر" ملا میں اس کے لئے آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔
میں نے رسالے کے اوراق کو اچھی طرح دیکھا لیکن زبان کی نا واقفیت کی وجہ سے بہت کم سمجھ سکا لیکن اس میں کوئی شک
نہیں کہ یہ اشاعت خاص ایک بڑی سائنٹفک قدر و قیمت کی مالک ہے۔ اور ظاہری اعتبار سے بہت خوب صورت ہے۔ میری
طرف سے مبارکباد قبول فرمائیے۔"

سیوری سوونن

سر رابرٹ
فلپ ایڈنبرگ
یونیورسٹی اسکاٹ لینڈ

ڈیر سر

"مجھے افسوس ہے کہ طبیعت کی ناسازی اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے
باعث میں آپ کے پانچویں جولائی کے مراسلہ کا جواب نہ دے سکا۔ اسی خط کے
بعد "ہمدرد صحت" کا خاص ٹیوبرکلوسس نمبر بھی پہونچا۔

اب میں مسرت کے ساتھ اس حیرت انگیز اور ضخیم "ٹیوبرکلوسس نمبر" کے لئے
جو آپ نے شائع کیا ہے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور آپ کو اس وسیع جد و جہد پر مبارکباد
دیتا ہوں جو کہ آپ نے ہندوستان کے باشندوں میں دق کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جاری
کی ہے اور جس کی بڑی شہادت آپ کے رسالہ میں موجود ہے۔

روئے زمین کی دوسری قوموں کی طرح ہندوستان کو بھی اس بڑے مسئلہ کا مقابلہ کرنا ہے۔ میں خلوص کے ساتھ
یقین کرتا ہوں کہ اس جہاد میں شریک ہو کر جس کو ہز ایکسی لینسی وائسرائن نے شروع کیا ہے۔ آپ کو بھی اس خطرناک مرض کی
روک تھام میں وہی کامیابی حاصل ہو گی جو دوسری قوموں نے اپنے علم اور استقلال سے حاصل کی ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ سر دست میں کوئی دوسرا مضمون آپ کے رسالہ کے لئے نہیں لکھ سکا لیکن ایک دوسرے پیکٹ میں میں آپ کو
اپنے مجموعہ مضامین کی ایک جلد بھیج رہا ہوں جو میں نے ٹیوبرکلوسس کے متعلق جمع اور شائع کئے ہیں مجھے اُمید ہے کہ آپ ہندوستان میں جو
کوشش کر رہے ہیں اس کے ساتھ میری ہمدردی کی نشانی کے طور پر آپ اسے قبول کریں گے۔"

آپ کا مخلص (سر) رابرٹ فلپ

ڈاکٹر جازف ہولس۔ ایم۔ ڈی نیویارک

ڈیر مسٹر حمید

"میں آپ کے رسالہ "ہمدرد صحت" کے پہنچنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے اتنے بہترین طور پر مرتب کئے ہوئے رسالہ کے دیکھنے کی مسرت بہت کم
حاصل ہوئی ہے۔ میں نے نہایت غور کے ساتھ اس کے تمام صفحات دیکھے اور ہر صفحہ کے ساتھ مجھ پر یہ حقیقت زیادہ واضح ہوتی گئی کہ میری تعلیم میں کچھ کمی ہے۔
یعنی میں آپ کی زبان نہیں جانتا اس سے پہلے میں نے یہ کمی کبھی محسوس نہیں کی تھی لیکن اب میرا دل چاہتا ہے کہ کاش میں اسے پڑھ سکتا اور سمجھ سکتا۔ بہرحال انگریزی
فہرست مضامین سے مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ اس کے اندر کیا چیزیں ہیں۔ اور میں شک کے بغیر یہ کہتا ہوں کہ اس میں آپ نے بہترین مواد جمع کرنے کا انتظام کیا ہے
اپنے نام کو ایسے معزز اور قابل احترام ہستیوں کے ساتھ دیکھ کر میں فخر محسوس کرتا ہوں۔

آپ اپنے ملک میں "ٹیوبرکلوسس" کے انسداد کے لئے عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اگر آپ خون کو جراثیم امراض سے محفوظ کر دینے کے خاص طریقہ
علاج میں دلچسپی رکھتے ہیں تو میں بڑی خوشی کے ساتھ ہر ممکن طریقہ پر اپنی خدمات پیش کرتا ہوں۔

مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ لیڈی لن لتھگو جیسی قابل احترام ہستی نے ہندوستان میں انسداد دق و سل کے کاموں میں کتنی دلچسپی لی ہے۔ دق اور سل کی
مختلف صورتیں آپ کے خوب صورت ملک کے لئے بدنما لعنت بنی ہوتی ہیں اور ہز ایکسی لینسی کا یہ بہترین شریفانہ عمل ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کو اس کام کے لئے وقف کر دیا ہے۔
ایک دوسرے پیکٹ میں میں نے اپنی تازہ ترین کتاب آپ کے پتہ پر بھیجی ہے جو لیڈی لن لتھگو کے نام سے منسوب ہے۔ مہربانی کر کے آپ اسکو انکے پاس بھیجدیجئے
اس سے پہلے میں اپنی تصنیف آپ کے پاس بھیج چکا ہوں۔ اُمید ہے کہ وہ مل گئی ہو گی۔"

آپ کا مخلص :- جازف ہولس

کرنل بھولا ناتھ کے تکلّمی دلائل

مسئلہ اخلاط

جگر کی ریاست اور روح طبعی

(بہ سلسلہ مقالہ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۸ء)

از فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب، شیخ الجامعہ جامعہ طبیّہ دہلی

تمہید مسئلہ اخلاط کے سلسلہ کی دونوں پچھلی کڑیوں میں، جو نومبر اور دسمبر میں بہ تسلسل جوڑی گئی ہیں محض خلط کے مفہوم سے بحث کی گئی ہے، اور قدماء کے غیر مبہم تصریحات سے یہ بتایا گیا ہے کہ کائنات بدن کی سہ گانہ موجودات میں سے خلط ایک ایسی بدیہی اور عریاں حقیقت کا نام ہے، جس کے وجود و ثبوت سے کوئی بشر ——— جسے مبدار فیاض سے عقل و فہم کا ایک شمہ بھی عطا کیا گیا ہو ——— انکار و تردید کی جراءت نہیں کر سکتا، اور کج روی کی ہزاروں مہمیز لگا کر بھی اگر مجبور کیا جائے، تو کسی معاند کی زبان سے، صد ہزار حسرت و تمنا کے باوجود، اب یہ نکلنا آسان نہیں، کہ ———

> ——— "عالم اصغر، یعنی بدن انسان کے جسم، میں اخلاط کا کوئی وجود نہیں، اور یہ کہ اخلاط کی حقیقت بھی محض تکلّمی دلائل کی رہین منت، اور خالصاً فریبِ تخیّل کی پیداوار ہے" ———

یقین مانئے ——— اس قسم کی "صدائے بے ہنگام" مخالف خیموں سے، اب ایک عرصہ تک نہ اُٹھ سکے گی، اور اس تراش و خراش کا قضیۂ نامرضیہ کسی بداندیش کی زبان بے لگام سے مستقبل قریب میں، ذرا مشکل ہی سے ترتیب پا سکے گا۔

بھولا ناتھ آں جہانی کے چھوٹے بھائیوں سے ایسی جراءت کی توقع تو کہاں ہو سکتی ہے کہ وہ علم الاخلاط کے اس چھڑے ہوئے مسئلہ میں "بڑے بھائی کی ہمنوائی" کے لئے کچھ لب کشائی کر سکیں ——— وہ شیر دل خود اس عالم دار و گیر میں اگر دوبارہ جلوہ آرا ہو جائے، تو اس مرد شجاع کی دلیر زبان بھی اس جملہ کے دوہرانے لڑکھڑا جائے کہ ———

"خون میں اخلاط کا وجود ثابت نہیں کیا جاسکتا"

اس لئے اس ابتدائی بحث کو، جو مفہوم اخلاط سے متعلق ہے، اور جو کافی دراز ہو سکتا ہے، دیدہ و دانستہ اور ارادۃً کوتاہ کرتا ہوں، اور اس سلسلہ کی شہادت کے ایک بڑے انبار کو، جو متقدمین کے غیر مشتبہ اقوال سے ماخوذ اور بیّن تصریحات پر مبنی ہیں، اور جو میرے دعاوی کے لئے "قدیم دستاویز اور معتبر اسناد" کی حیثیت رکھتے ہیں، کسی دوسری فرصت کے لئے اُٹھا رکھتا ہوں، کہ اُن کا ذکر علم الاخلاط کے ذیل میں منفعت سے خالی نہیں +

ہاں! مجھے اُن سیماب طبع احباب کے طبع نازک کا تھوڑا سا اندازہ ہے، جو بیتابی کے ساتھ، جلد سے جلد منزل مقصود تک، محض ایک جست میں پہونچنا چاہتے ہیں، اور جن کی منتظر طبیعت پر تمہید کی چند سطروں کا پڑھنا، بارگراں ثابت ہوتا، اور فصیل کے پاس منزل مقصود کے دائرہ سے باہر، ایک لحظہ کے لئے رُکنا بھی دوبھر ہو جاتا ہے + اُن کی بے قراری و بے صبری مجھ سے گویا عہد مُعجّل لے رہی ہے کہ جو کچھ بھی مجھے کہنا ہے، میں ایک ہی سانس میں سب کچھ کہہ ڈالوں، اور دوسری نشست کے لئے کچھ اٹھا نہ رکھوں +

ایسی ناواجب تعجیل کی پوری طرح تعمیل اگرچہ مجھ جیسے سُست رَو کے لئے سہل نہیں، مگر کم از کم یہ ضرور کیا جاسکتا ہے کہ راستہ کو کاٹ کر اس سفر کو ذرا مختصر کر دیا جائے، اور رَو دادِ بیان کو اس طرح پلٹ دیا جائے کہ جن مقاصد کے لئے انتظار کی گھڑیاں زیادہ دشوار ہیں، وہ ترتیب میں مقدم ہو جائیں، اور باقی بیانات، جن کا ذکر اس سلسلہ میں دوسری حیثیت سے میں ضروری سمجھتا ہوں، مؤخر کر دئے جائیں +

اس لئے اب میں اپنی مرتب کی ہوئی ذہنی میقات میں تھوڑی سی ترمیم کرتا ہوں، اور یہ تہیہ کرتا ہوں کہ اولین فرصت میں علم الاخلاط کے سب سے زیادہ دشوار گزار مرحلہ —— تقسیم اخلاط —— کو عبور کرنا شروع کردوں، جس کے سننے کے لئے طبیعتوں میں سخت بے قراری ہے، اور جوشِ ولولہ کی فراوانی سے بہت سے قلوب بے قابو ہوئے جا رہے ہیں۔

تقسیم اخلاط

یہ تو میں بتا ہی چکا ہوں، جس کے بار بار اعادہ کی ضرورت نہیں، کہ:-

"متقدمین نے بدن کی رطوبتوں کو، جو سیّال صورت میں "اندرون بدن" کی رگوں، نالیوں، جوفوں، رخنوں، خلاؤں، اور فضاؤں کے اندر پائی جاتی ہیں، اخلاط کا لقب بخشا ہے"

اسی طرح اس بدیہی دعوے کو بھی دلائل و براہین سے ثابت کرنے کی ضرورت نہیں کہ:-

"بدن کے اندر سیال قسم کی چیزیں پائی جاتی ہیں، جو مختلف رنگ اور ڈھنگ میں جلوہ گر ہو کر مختلف مقامات پر مختلف ناموں سے پکاری جاتی ہیں —— کہیں ان کا لقب اگر صفراء (پت: بائل) ہوتا ہے، تو کہیں بلغم (میوکس: فلیم) —— کہیں اگر یہ سُرخ رنگ میں شوخی و شرارت سے اُچھلتی پھرتی، اور جگہ جگہ خونی منظر پیش کرتی ہیں، تو کہیں یہ کالے رنگ میں جامد و ساکن ہو کر سرطان، سقیروس (کین سر، اسکے رَس) جیسے موذی، خبیث، اور پتھریلے اورام (اَوْرَام صلبہ سوداویہ تحجّر و صلابات) میں اپنی روسیاہی کی جھلک دکھاتیں، اور یورپ کے جسد سیمین پر افریقی دھبے پیدا کر کے اپنے "وجودِ سیاہ" کا اقرار منکرین کی سفید زبانوں سے کراتی ہیں +

آج مجھے یہ بتانا ہے کہ بدن کی ان انواع و اقسام کی رطوبات کی تقسیم اور جماعت بندی بقراط و جالینوس جیسے محققین نے کس اصول پر کی ہے؟ کیا یہ سارا پل محض قیاس و تخمین کے ہوائی پایوں پر باندھ کر آسمان و زمین کے درمیان ناقابل پیمائش فضاء بسیط

ہیں، اُدھر لٹکا دیا گیا ہے؟ ——— یا اس کی بنیاد تجربات و مشاہدات کی سنگین چٹانوں پر قائم کی گئی ہے؟

میں نے اس پیچیدہ مسئلہ پر، اپنے دماغ کو فنی عصبیت اور ہر قسم کی قید و بند سے آزاد کر کے غور کیا، اور علم الاخلاط کے کونہ کونہ کو میں نے چھان مارا، مگر افسوس ہے کہ شرکائے بھولا ناتھ کی تائید اس علم کے کسی گوشہ سے نہ ہو سکی، اور کسی سمت سے یہ آواز نہ اُٹھ سکی کہ "اخلاط کا تعدد تکلّمی دلائل پر مبنی، اور ان کی تقسیم محض تخیّل کی پیداوار ہے، اور بانیان طبّ قدیم نے صرف اٹکل پر رطوباتِ بدن کو چار مان لیا ہے۔"

بلکہ، جہاں تک اس کی چھان بین کی گئی، اور اخلاط کی اربعیت کی ٹوہ لگائی گئی، تو سراسر اس کے خلاف نتائج برآمد ہوئے، حتیٰ کہ مُلّا نفیس جیسے استدلال پسند اور منطقی مُلّا تک کی زبان سے بھی اس موقعہ پر یہی نداے حق برآمد ہوئی ہے کہ

——— "اخلاطِ بدن کا تعدُّد، اور چار گروہوں میں اس کی جماعت بندی کی صحیح ترین دلیل استقراء (تجربہ و مشاہدہ) ہے۔"

علّامہ نفیس، اپنی مشہور تالیف "نفیسی" میں فرماتے ہیں:-

وثالثها الاخلاط (وهی اربعة) یدلّ علی ذلك وجوه: احدها الاستقراء و هو الاصحّ

(۳) اخلاط

امور طبیعیہ (یعنی بدن کی کل کائنات) میں سے تیسری چیز "اخلاط" ہیں، جو تعداد میں چار ہیں۔

اخلاط کے چار ہونے کے دلائل اگرچہ متعدد ہیں، مگر صحیح ترین دلیل استقراء یعنی تجربہ و مشاہدہ ہے (جو تلاش و جستجو کا نتیجہ ہے) +

علیٰ ہذا علامہ علی حسین گیلانی، شارح قانون فرماتے ہیں:

واجودُ ما یدُلّ علی کون الاخلاطِ اربعةً "المشاهدةُ"

اخلاط کے چار ہونے کی بہترین دلیل مشاہدہ ہے +

(شرح قانون "جامع الشرحین" صفحہ ۱۱۵)

اسی طرح علامہ محمد، بن محمود آملی، شارح قانون، اسی موقعہ پر لکھتے ہیں:

وَدلیلُ انحِصارِها فی اربعةٍ الاستقراءُ۔ (شرح قانون، آملی صفحہ ۱۱۵)

چار گروہ میں اخلاط کے منحصر ہونے کی دلیل استقراء (تلاش و تجربہ) ہے +

اگرچہ طبّ قدیم کی بنیاد مشاہدہ و تجربہ کی بجائے تکلّمی دلائل پر رکھی گئی ہوتی، جیسا کہ بھولا ناتھ آں جہانی نے غلطی سے سمجھا ہے، تو مسئلہ اخلاط میں بھی، جو طبّ یونانی کا اساسی اور اہم ترین مسئلہ ہے، یہ مؤلفین و مصنفین مشاہدہ، تجربہ اور استقراء جیسے خاردار الفاظ کی بجائے، یہ لکھنا زیادہ بہتر اور موزوں تر سمجھتے کہ "اخلاط کے چار ہونے کی بہترین دلیل فلاں قیاسی تکہ ہے، جو سر بر آرائے تخیّل، ابوالطب، ابقراط کے دماغ خیال آفرین کا پھینکا ہوا ہے۔"

یہ تینوں الفاظ گو بظاہر "سادہ" معلوم ہوتے ہیں، مگر گستاخ زبانوں کے لئے یہ نوکیلے تیر ملامت ہیں، جو ہدف سے لوٹ کر اسی منہ کی طرف واپس آجاتے ہیں، اور گوشت کی اس بے ادب بوٹی کو چھید کر گونگی کر دیتے ہیں، جو شجرۂ نسب کو بھول کر اپنے واجب التعظیم بزرگوں کی توہین کر کے اترایا کرتی ہے +

ہم نوایانِ بھولا ناتھ کے لئے اب زمین بہت ہی تنگ ہو گئی ہے ——— کہاں بھاگیں اور کدھر جا کر اپنی جان بچائیں

اس وقت ان کی پشیمانی قابل دید ہے +

ان کی پریشانی زبانِ حال سے بول رہی ہے :

"طب قدیم کا دقیانوسی گھر اور مشاھدہ، تجربہ، اور استقراء جیسے الفاظ! بڑے تعجب اور حیرت کا مقام ہے!!" —

قطعاً ایسی اُمید نہ تھی ——— مگر کیا جائے ——— بات تو زبان سے نکل چکی ——— تیر کمان سے چل کر واپس نہیں آ سکتا ——— غلط تو سخت سُننا پڑے گا ——— گستاخی کی ہے، تو تلخی چکھنی پڑے گی" +

از مکافاتِ عمل غافل مشو

گندم از گندم بروید، جَو ز جَو

ہاں، تو بات کہاں سے کہاں جا پڑی ——— واقعہ یہ ہے کہ وہ دیرینہ زخم باوجود ناصور ہو جانے کے، بار بار ہرا ہو کر دُکھ جایا کرتا ہے، جو بھولا ناتھ آں جہانی کے تیر غلط انداز سے ہمارے دلوں میں ایک مرتبہ پیدا ہو چکا ہے۔ اگرچہ تیر انداز کی روح، اچانک اور بے سمجھے بوجھے تیر پھینک کر، اپنی غلطی پر خود نادم ہے۔ جس کا بین ثبوت یہ ہے کہ گو بھولا ناتھ اس عالم فانی میں موجود نہیں، مگر اُن کے ہزاروں ہم صفیر اس تماشہ کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی دم نہیں مارتا، اور اپنے ایک محترم و برگزیدہ بھائی کی عزت بچانے کے لئے کسی رگِ حمیت میں جنبش پیدا نہیں ہوتی۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ جاں باز، مردِ شجاع اس وقت خود زندہ ہوتا، تو ان عریاں حقائق کو دیکھ کر، جو اُس کی نظر مطالعہ سے اتفاقاً اوجھل رہ گئیں، اپنے دعاوی کے واپس لینے میں اُسے کوئی تامل نہ ہوتا ——— مگر، کاش! ایسا ہی ہوتا ——— ایسا ہوتا، تو فن کی آبرو کچھ اور ہی ہوتی، اور "طب قدیم کی فتح" صحیح معنوں میں ایک "شاندار فتح" کہلاتی ——— اس طرح بھولا ناتھ کی اچانک موت سے ہمیں اور ہمارے فن کو ایک زبردست نقصان پہونچا ہے۔ آج ہم اُن کی زبان سے نہ معلوم کیا کچھ اقرار کراتے ——— اور وہ اقرار کرنے پر مجبور ہوتے +

اخلاط کی جماعت بندی کس اصول پر کی گئی ہے؟

اس اہم عنوان کی ترجمانی یہ ہے، کہ :—

جب اربابِ فن نے، فن کے ابتدائی دورِ تکوین و تدوین میں، علم طب کے بکھرے ہوئے شیرازے اور پریشان اجزاء کو، بصورتِ علم، ابواب و فصول میں مرتب و مہذب کرنے کا ارادہ کیا، اُس وقت اُنہیں دیگر ضروریات کے ساتھ یہ ضرورت بھی داعی ہوئی کہ کائناتِ بدن کو، جن سے انسان کی ہستی کتمِ عدم سے منصّۂ شہود میں جلوہ افروز ہوئی ہے، اور جس کا دوسرا نام "امورِ طبیعیّہ" ہے، ایک ایک کر کے جُدا جُدا بابوں میں لکھا جائے ——— اسی ذیل میں اُنہیں یہ ضرورت بھی محسوس ہوئی کہ ایک باب "اخلاطِ بدن" کے لئے مخصوص کر دیا جائے جس میں محض سیال قسم کی چیزوں سے بحث کی جائے +

اس نظر سے جب دورِ اول کے محققین نے بدنِ انسان کو اندر باہر سے بہ امعان اور بلا کسی تعصب کے دیکھا ——— اور اُنہیں آنکھوں سے دیکھا، جن سے دیکھنے کا نام، بھولا ناتھ کے نزدیک بھی مشاھدہ ہے ——— تو اُنہیں داخلی و خارجی رطوبات کے غیر محدود عینی مشاہدات کے بعد اندازہ ہوا کہ کائناتِ بدن میں، اس قسم کی سیال چیزیں بے شمار ہیں، جن کو فرداً فرداً، بلا کسی ترتیب اور جماعت بندی کے، ذکر کرنا، "پراگندہ بیانی" کے مترادف ہوگا +

اس مقصد کے لئے اُن کے دماغ کا بہترین فیصلہ یہ صادر ہوا کہ اِن "بے شمار اقسامِ رطوبات" کو پہلے چند بڑے بڑے گروہوں میں بانٹ دیا جائے، اور جماعت بندی کر کے ان کے لئے چند بڑے بڑے عنوانات قائم کر دیئے جائیں۔ اس کے بعد چھوٹی چھوٹی قسموں کو اُنہیں

جلی عنوانات کے ذیل میں درج کردیا جائے۔

رطوبات بدن کا رنگ ـــ اس انقطاعی فیصلہ کے بعد قدرتاً یہ ضرورت دامن گیر ہوئی کہ اخلاط کی جماعت بندی کس صول کے ماتحت کی جائے، جماعت بندی کا ذریعہ ہو اور رطوبات بدن کی تقسیم کا ذریعہ کس چیز کو قرار دیا جائے۔

اس مقصد کے لئے متقدمین کی قوائے دماغیہ نے مادّہ کی ایک طبعی خصوصیت یعنی "رنگ" کا انتخاب کیا، جس میں ہر رطوبت بلاتفریق ملبوس نظر آئی، اور رنگ کے لحاظ سے بدن کی ساری رطوبتوں کو چار بڑے بڑے خانوں میں منقسم کردیا ـــ سرخ ـــ سفید ـــ زرد ـــ سیاہ۔

اس طرح بدن کی ساری رطوبتیں چار بڑے گروہوں میں منقسم ہوگئیں:-

(۱) **خلط احمر** (سرخ رنگ کی رطوبت، یعنی خون)۔

(۲) **خلط ابیض** (سفید رنگ کی رطوبت، یعنی بلغم)۔

(۳) **خلط اصفر** (زرد رنگ کی رطوبت، یعنی صفراء)۔

(۴) **خلط اسود** (سیاہ اور نیلے رنگ کی رطوبت، یعنی سوداء)۔

اگر بدن کے اندر ان آنکھوں سے ـــ ننگی آنکھوں سے، خوردبین کی خردہ گیری کے بغیر ـــ نیلی، پیلی، سفید اور اجلی قسم کی رطوبتیں نظر آئیں، تو اس میں کیا قباحت ہے کہ ان چار رنگ کے سیالات کو چار ناموں: **سوداء، صفراء، بلغم** اور **دم** سے یاد کیا جائے؟ مجھے بتایا جائے کہ **مفتی سائنس** کا کون سا فتوے کس زمانہ میں کس دارالافتاء سے، اس کے خلاف صادر ہوچکا ہے۔

کیا **مادّہ کی طبعی خصوصیات** میں سے "رنگ" ایک نمایاں اور کھلی خصوصیت نہیں ہے؟ اور کیا کسی چیز کی تقسیم کے لئے کسی "نمایاں خصوصیت" کا انتخاب کرنا زیادہ موزوں نہیں ہوا کرتا؟ پھر کیا وجہ ہے کہ رطوباتِ بدن کی اس تقسیم کو ناقابل تسلیم قرار دیا جائے؟

دنیا کی ساری قومیں چار گروہ میں منقسم ہیں، گوری، کالی، زرد، اور سرخ۔ کیا اقوام عالم کی یہ تقسیم رنگ کے لحاظ سے نہیں ہے؟ اور اگر ہے، تو کیا یہ ایک ناجائز تقسیم ہے، جو کفر والحاد تک منجر ہوسکتی ہے؟

جب اس میں کوئی گناہ نہیں ہے، اور مادّہ کی سب سے نمایاں خصوصیت، رنگ کو سامنے رکھ کر رطوباتِ بدن کی تقسیم **مباح** ہے، تو اب ہمارے لئے اخلاط کو **چار** تسلیم کرانے میں کوئی دشواری نہیں ہے۔

لیکن اب آپ کو خواہ آپ کسی فریق سے قلبی تعلق رکھتے ہوں، سوال کرنے کا یہ حق حاصل ہے کہ

"کیا بدن کے اندر صحت و مرض میں، چاروں قسم کی رطوبتیں ثابت کی جاسکتی ہیں؟ اور کیا صحت و یقین کے ساتھ دعوٰے کیا جاسکتا ہے کہ متقدمین کی دقیقہ رس آنکھوں کے سامنے نیلی، پیلی، لال، اور اجلی چاروں رنگ کی رطوبتیں، مشاہدہ کے طور پر آگئی تھیں؟

اس کا جواب، اور بہت مختصر جواب ہے کہ ـــ "ہاں" اور پورے اعتماد کے ساتھ "ہاں" ـــ اس کوئی شک نہیں کہ متقدمین نے اپنی آنکھوں سے چاروں رنگ کی رطوبات کو دیکھا ہے ـــ اس زمانہ میں دیکھا ہے، اور ہر زمانہ میں دیکھا جاسکتا ہے ـــ ہم بھی دیکھ سکتے ہیں، اور تم بھی دیکھ سکتے ہو ـــ شاید تم دیکھ چکے ہو، دیکھا کرتے ہو، اور ہمیشہ دیکھتے رہو گے۔

درمیانی رنگ کی رطوبات

یہاں یہ بجا طور پر سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ:

نواب زادہ حکیم مولوی ناصر الدین احمد خان صاحب
طبیب خاص اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ

سل رئوی مزمن
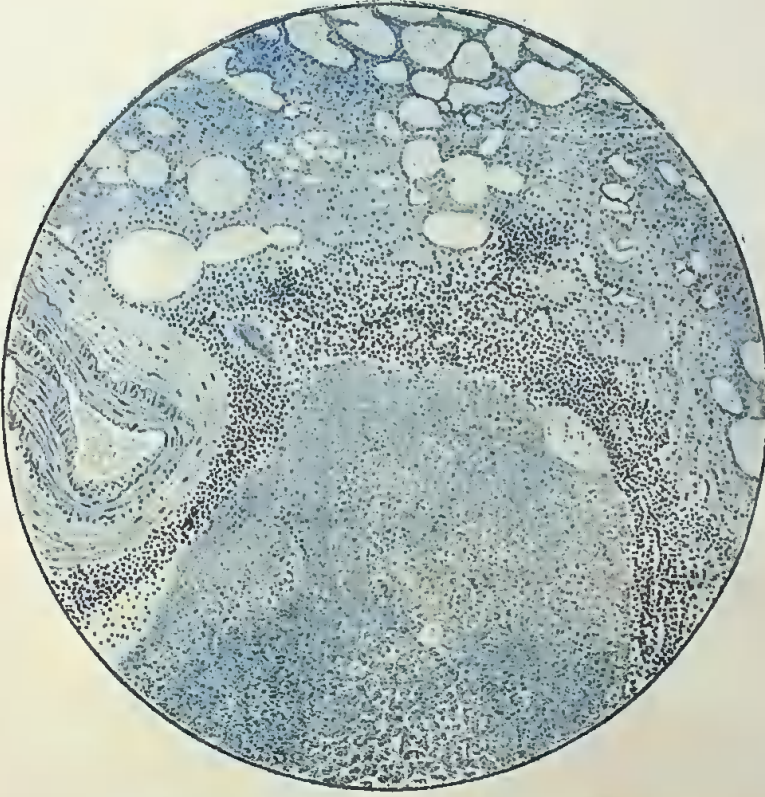
ماؤف پھیپھڑے میں جبنی ساخت
اور عضریتی خلیات نظر آ رہے ہیں

سانس لانے والی مشین جو بجلی یا ہاتھ سے چلتی ہے۔ لارڈ نفیلڈ نے انگلستان کے ہر
ہسپتال کو ایسی ایک مشین پیش کی ہے۔

———" مذکورہ بالا چاروں الوان کی باہم آمیزش، اور رنگین و بے رنگ رطوبات معدودہ کے کم و بیش تناسب اختلاط سے ———
اور اندرونی و بیرونی استحالات و تغیرات کے نتیجہ میں ——— درمیانی درجات کی مختلف رنگتیں، اور ہلکی اور بھاری، کم و بیش رنگ کی
مختلف رطوبتیں پیدا ہو سکتی ہیں، مثلاً سبز، پستئی، پیازی، بھوری وغیرہ کیا ایسی رطوبتیں دورِ اول کے مؤسسین کی نظروں سے گذریں؟
——— اور اگر ایسی رطوبتیں ان کے مشاہدہ میں آئیں، تو ان کو اخلاط کے چاروں مشہور رنگین خانوں میں سے کس خانہ میں جگہ دی گئی ———
اور کس اصول سے؟ یا ایسے متفرقات کے لئے علم الاخلاط کے کھاتہ میں کوئی الگ "مَد"، "مَد متفرقات" قائم کی گئی؟

متقدمین کے بیانات بغور پڑھنے، اور علم الاخلاط کے ذخیرۂ معلومات کے الٹنے پلٹنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس سوال کو اُنہوں نے کافی اہمیّت دی ہے، اور اس کے حل کرنے میں "امکانی حد تک" بڑی دقیقہ رسی اور غایت حزم و احتیاط سے کام لیا ہے +

اگر دقتِ نظر سے کام لیا جائے، تو اصلی حقیقت بھی یہی ظاہر ہوگی کہ ایسے وسائط اور درمیانی درجہ کی چیزوں میں، جہاں آکر امتیازی حدود باہم متواصل ہو جاتے، اور نشانات فرق و تمیز ہم آغوش ہو کر باہم مدغم ہو جاتے ہیں، خطِ انفصال پیدا کرنا، کوتہ پرداز عقل انسانی کے لئے عموماً دشوار ہوا کرتا ہے۔

ہر شخص پر یہ روشن ہے کہ دھوپ اور سایہ میں تمیز کرنا سہل ہے، لیکن یہ دونوں جہاں ملتے ہیں، وہاں ایک حقیقی خطِ انفصال (خطِ مصطلح اقلیدسی) کا کھینچ دینا اتنا آسان نہیں ہے جتنا کہ بادی النظر میں تھوڑی سمجھ کے لوگ اندازہ کر سکتے ہیں۔

گدھے اور گھوڑے ——— اور گنّے اور بانس ——— جیسی دو حیوانی و نباتی نسلوں میں امتیاز کرنا دشوار نہیں ہے، مگر ان دونوں نسلوں کی باہمی آمیزش و پیوند سے جو نتائج برآمد ہوتے ہیں، اُن کو گھوڑا یا گدھا کہنا ——— یا گنّے یا بانس کے خانہ میں بلا تکلف داخل کر دینا آسان نہیں +

ایسی درمیانی درجہ کی رطوبات کو متقدمین نے اگرچہ اُنہیں چار خانوں میں سے کسی ایک خانہ میں داخل کیا ہے؛ مگر، جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں، اس میں اُنہوں نے کافی غور و فکر سے کام لیا ہے، اور کسی ایک خانہ میں داخل کرنے سے پہلے اطمینان کے ساتھ **وجوہِ ترجیح** تلاش کرنے کی سعی کی ہے۔

مثلاً سبز رنگ کی کوئی رطوبت اگر سامنے آگئی، اور یہ سوال پیدا ہوا کہ ———
"چونکہ سبزی در اصل زرد اور نیلے، دو رنگوں کی آمیزش سے حاصل ہوا کرتی ہے، اس لئے کسی سبز رطوبت کو "**زرد رنگ کے خانہ**" میں رکھا جائے، جہاں صفرا رہتا ہے، یا "**نیلے رنگ کے خانہ**" میں جہاں سودا قیام پذیر ہے" ———
تو اس سوال کا تفصیلی جواب یہ ہے کہ ایسی مرکب رنگ کی خلط کو، اپنے زرد جزوِ لَون کی وجہ سے جس طرح صفرا کے زرد خانہ میں داخل ہونے کا استحقاق حاصل ہے۔ اسی طرح دوسرے سیاہ جزوِ لَون کی وجہ سے اُسے سودا کے تاریک خانہ میں گھسنے کا بھی حق ہے۔

ایسے نازک مواقع پر فیصلہ کی نزاکت کا انحصار قدما رفن نے اس امر پر رکھا ہے کہ دیگر متعلقہ خصوصیات اگر اس جانب مرجّح ثابت ہوتے ہیں کہ اُسے صفرا کے خانہ میں جگہ دی جائے تو اُسے صفرا کے ذیل میں داخل کر دیا جاتا ہے؛ اور اگر اس کی طبعی خصوصیات سودا کی طرف زیادہ مائل نظر آتی ہیں، تو اسے سودا کے ظلمت کدہ میں بند کر دیا جاتا ہے۔

مرکّب اخلاط میں غلبۂ لون کو ترجیح

چونکہ قدما رفن نے اخلاط بدن کی جماعت بندی میں ان کے "رنگ" کو ذریعۂ تقسیم قرار دیا ہے، اس لئے ایسی مشتبہ صورتوں میں جن میں دو خلطیں ملی ہوئی ہوں، اور یہ سوال در پیش ہو کہ اُنہیں کس خلط کے خانہ میں رکھا جائے، ظاہری رنگ کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے، اور اسی "نمایاں رنگ" کو وجہ ترجیح قرار دے کر اس مشتبہ خلط کو اس کے رنگ کے متناسب خلط میں داخل کر دیا گیا ہے، خواہ مقدار کے لحاظ سے اس مرکب میں کسی دوسری خلط مخالط کا غلبہ ہو۔

مثلاً بلغم کی ایک بڑی مقدار کے ساتھ تھوڑا سا صفرا مخلوط ہو جائے، تو چونکہ بلغم سفید رنگ کی رطوبت ہے، اس لئے اسکو رنگین کر دینے کے لئے صفرا کی تھوڑی سی مقدار بھی کافی ہوگی اور دونوں کا مجموعہ بجائے سفید ہونے کے زرد ہو جائے گا۔ الغرض ظاہری طور پر بلغم کا رنگ (سفیدی) باوجود کثرتِ مقدار کے چھپ جائے گا، اور صفرا کا رنگ، باوجود قلتِ مقدار کے نمایاں ہو جائے گا، اس لئے حسب فتوائے سلف، اس کو صفرا کے خانہ میں درج کر دیا جائے گا۔

اسی عقدہ کو علامہ نفیس نے سوال و جواب کی شکل میں حل کیا ہے۔ جس سے دیدۂ ہوش مند میں مسئلہ اخلاط کی صرف یہی ایک انفرادی گتھی نہیں سلجھتی، بلکہ اس سے اخلاط کی جماعت بندی کے اُصول پر بھی ایک تیز روشنی پڑ جاتی ہے ——
فرماتے ہیں:

فَاِنْ قِیْلَ: قد یتغیر البلغمُ فی لونہٖ بِمَا یخالطہٗ +
اُجِیْبَ بِاَنَّ المتغیر فی اللونِ یُعَدُّ مِن اقسامِ المخالِطِ، لا من اقسامِ البلغمِ،
ولِذٰلِکَ یُعَدُّ الصفراءُ المُحِیَّۃُ والمِرَّۃُ الصَّفراءُ من اقسام الصفراءِ وان کان البلغمُ فی کلیھما اکثرَ، لان الشئَ انما یُنسَبُ الی ما ھو غالبٌ علیہِ فی الحِسِّ +

اگر کہا جائے کہ بلغم کا رنگ گاہے دوسری آمیزشوں سے بدل جایا کرتا ہے، (پھر یہ کیوں کر صحیح ہے کہ بلغم کی ساری قسمیں سفید ہی ہیں)؟
اس کا جواب اس طرح دیا جاتا ہے کہ جب کسی خلط کی آمیزش سے بلغم کا رنگ بدل جاتا ہے، تو پھر اسی خلط کے اقسام میں شمار کیا جاتا ہے جس نے مل کر رنگ کو تبدیل کر دیا ہے، نہ کہ بلغم کے اقسام میں۔
یہی وجہ ہے کہ صفرا محیہ اور مرّہ صفرا کو صفراء کے اقسام میں شمار کیا جاتا ہے، اگرچہ ان دونوں میں صفرا کی نسبت، بلغم کی مقدار زیادہ ہوا کرتی ہے؛ کیونکہ (یہ ایک اصول ہے کہ چیزوں کو کسی طرف منسوب کرنے میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس میں نمایاں طور پر کیا غالب ہے) جو چیز نمایاں طور پر اس میں غالب نظر آتی ہے، اسی طرف اُسے منسوب کر دیا جاتا ہے +

(کلیات نفیسی مع ترجمہ صفحہ ۹۳)

استحالۂ لون کی اہمیت

اسی سلسلہ میں یہ بتا دینا بھی مناسب ہے کہ قدمائے فن نے علم الاخلاط میں کافی اہمیت اور تفصیل سے اس مسئلہ کو بیان کیا ہے کہ:
(۱) استحالہ و تغیر کے نتیجہ میں جس طرح کسی خلط کے ذاتی خواص، کم و بیش، تبدیل ہو جایا کرتے ہیں، اسی طرح اکثر اوقات اس کا اصلی رنگ بھی تبدیل ہو جایا کرتا ہے +
(۲) جب کسی خلط کا اصلی رنگ استحالہ و تغیر کے بعد تبدیل ہو جاتا، اور وہ خلط کسی دوسری خلط کے رنگ میں رنگ جاتی ہے تو اس وقت اس کا اصلی نام بھی بدل جاتا ہے، اور اُسے اسی خلط کا نام مل جاتا ہے جس خلط کے رنگ میں وہ رنگ گئی ہے +

مثلاً —— صفراء کا ذاتی رنگ، اگر کبھی استحالہ و تغیر کے بعد زردی سے سیاہی میں تبدیل ہو جائے، تو اس وقت اس کا نام صفراء کی بجائے "سوداء" ہو جائیگا، اور اس سے جو امراض و عوارض پیدا ہوں گے: وہ سوداء کی طرف منسوب ہو کر امراض سوداویہ، عوارض سوداویہ کہلائیں گے، مثلاً یرقان سیاہ جس کو باشندگان سندھ کے مخصوص رنگ کی طرف نسبت دیکر یرقان سندھی[1] بھی کہا جاتا ہے، اور جس میں جلد کا رنگ بجائے زرد ہونے کے "سیاہ" ہو جاتا ہے۔

---

[1] اس کی ذمہ داری نام رکھنے والے قدماء پر آتی ہے کہ اُنہوں نے باشندگان سندھ کو کیوں بدنام کیا ہے۔

اسی طرح خون کا طبعی رنگ استحالہ و تغیر کے نتیجہ میں اگر سرخی سے "سیاہی" میں تبدیل ہو جائے تو اس سیاہ چیز کا نام اب خون نہ رہے گا، بلکہ اس کی لاحقہ سیہ روئی، اس کی سابقہ سرخ روئی کے ساتھ، اس کے قدیم مرغوب نام کو بھی چھین لے گی، اور اس کی ظاہری "سیہ فامی" کی وجہ سے اس کا نام اب سوداء (سیاہ) ہو جائے گا۔

روداد مسائل پر تبصرہ

یہ ہیں علم الاخلاط کے بنیادی اصول ——— اور رطوبات بدن کی اساسی تقسیم کا فلسفہ ——— جو بھولا ناتھ آں جہانی کے ہم خیالوں کو بلند آہنگی کے ساتھ دعوتِ تردید دے رہے ہیں، کہ "علمی میدان میں آئیں، اور کچھ زور بازو دکھائیں"!

میرے گمراہ دوستو! ——— تمہیں اپنے جدِ فاسد، ولیم ھاروے کی قسم، جس کو تم اپنے گمان فاسد سے دوران خون کا محقق اور طب کا سب سے بڑا امجدد تسلیم کرتے ہو، اور جس کا دل و دماغ مسئلہ اخلاط میں اسی طرح گمراہ تھا جس طرح تم ہمارے رہبروں کو گمراہ سمجھتے ہو، اور جو اخلاط بدن کو اسی طرح چار تسلیم کرتا تھا جس طرح بقراط، ارسطو، اور جالینوس نہیں عدد اربعہ میں محدود سمجھتے تھے ——— اگر تم اپنے دل میں ذرہ برابر بھی شائبہ قدرت رکھتے ہو تو ان چاروں خانوں میں سے کسی ایک خانہ میں انگلی رکھ کر دلیری کے ساتھ اکڑتے ہوئے دعوے کرو، کہ:———

"فلاں رنگ کی رطوبت بدن انسان کے اندر نہیں پائی جاتی"۔ یا مثلاً ——— کسی سیاہ رطوبت کا وجود کائناتِ بدن میں ثابت نہیں کیا جا سکتا"۔

اُس وقت تمہیں بتایا جائے کہ تمہارے پھسپھسے دعوے کی حقیقت کیا ہے!

لیکن اگر تمہارے امکان و قدرت سے یہ امر باہر ہو، تو تم اپنی حمایت و معاونت کے لئے بھولا ناتھ کی بہادر اور جنگ آزما روح کو دُہائی مانگ مانگ کر بلاؤ اور رو رو کر اس سے فریاد کرو جس نے ایک زبردست دعوے کر کے تم کو ہمیشہ کے لئے ایک مصیبت عظمےٰ میں گرفتار کر دیا ہے ——— تم اب بُری طرح "سودا نما" سیاہ کیچڑ میں پھنسے ہوئے ہو! اگر زور لگاتے ہو تو زیادہ گہرائی میں گھستے ہو:

نہ پائے رفتن، نہ جائے ماندن

لیکن ——— نہیں ——— تم اس دعوت کو قبول نہیں کر سکتے، اس سادہ اور عریاں حقیقت کی تردید تم سے ممکن نہیں! مجھے تمہاری قوت و بسالت کا اندازہ اور تمہاری جرأت و ہمت کا تخمینہ ہے:

نہ خنجر اُٹھے گا، نہ تلوار اُن سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

مجھے تمہارے گھر کی بھی تھوڑی سی خبر ہے، تمہارا بھید کچھ کچھ مجھ پر کھل چکا ہے۔ شائد تم ہی اپنے گھر کی مالیات سے کسی قدر بے خبر ہو ——— جب میں پتہ کی باتیں تمہیں یاد دلاؤں گا، اور تمہارے متبرک سفینوں سے سودا اور بلغم وغیرہ نکال کر تمہارے روبرو دھر دوں گا تو وحشت کے عالم میں تمہارے کان کھڑے ہو جائیں گے، اور ندامت کی اُنگلیاں دانتوں کے بیچ میں رکھ کر دم بخود ہو جاؤ گے۔

اُس وقت تمہیں یہ اندازہ ہو گا کہ تم نے ہمارے محترم و برگزیدہ فن کی توہین کس قدر بے جا طور پر کی ہے جس کی حرمت و عزت تم پر بھی اسی طرح واجب ہے جس طرح ہم پر فرض ہے ——— اور تمہاری دریدہ دہنی نے ایسے بزرگوں کی شان میں گستاخی کی ہے، جن کی ساری عمریں تحقیق علوم میں بسر ہوئی ہیں ——— اس کے مقابلہ میں تم ——— ذرا ضمیر صادق پر ہاتھ رکھ کر بتاؤ، کہ تمہاری کتنی راتیں کسی علمی مسئلہ کی تفتیش میں گزری ہیں۔

سوداء کا ثبوت

لو، اب سنو ——— تمہارے دماغ بے جرأت اور قلب بے ہمت کی میں خود ہی وکالت کرتا ہوں:
دل ہی دل میں تم کہہ رہے ہوگے کہ

۱: "سرخ سیال سے تو کسی طرح انکار ہی نہیں کیا جا سکتا ——— خون کو تو بچہ بھی جانتا ہے" ———

۲:- "زرد رنگ کے سیال سے بھی انکار کرنا ذرا دشوار ہے ——— جگر اور پتہ میں پت (صفرا) کا وجود ایسا مبہم نہیں ہے کہ انکار کرکے حکیموں کو دھوکہ دیا جا سکے" ———

۳:- "ہاں ——— شائد سفید رنگ کی رطوبت کے ثابت کرنے میں ہمارے زمانہ کے حکماء چکرا جائیں، جسے یہ بلغم کے نام سے پکارتے ہیں"۔

"لیکن ——— نہیں ——— یہ بھی زیادہ دشوار نہیں ہے؛ سفید رنگ کی رطوبتیں بدن میں بکثرت مل سکتی ہیں: بہت سی جھلیاں ہر وقت بلغم سے تر رہا کرتی ہیں جن کو اغشیۂ مخاطیہ، یا، بلغمیہ (میوکس ممبرین) کہا کرتے ہیں اور ایک بوڑھا آج کل جیسی سردیوں میں سیروں کف تھوک تھوک کر اُگالدان بھر دیا کرتا ہے' یہ ظالم اسی کو بلغم کہدینگے، تو ہم ان کا کیا بگاڑ سکیں گے"۔

"علاوہ ازیں جوڑوں کے اندر بھی ایک قسم کی لیسدار رطوبت پائی جاتی ہے جس سے جوڑ آسانی حرکت کیا کرتے ہیں یہ رطوبت بھی رنگ میں سفید ہوتی ہے۔ دقیانوسی حکیم اسے بھی جانتے ہیں، اور ان کی چھوٹی سے چھوٹی کتاب میں بھی اس کا ذکر موجود ہے ——— اس لئے بلغم کے بارہ میں سوال کرنا ٹھیک نہیں"۔

۴:- "ہاں ——— سیاہ رنگ کی خلط سے انکار کر دیا جائے، تو بہتر ہوگا ——— سوداء کو یہ لوگ ہرگز ثابت نہیں کر سکتے ——— یہی سوال سب سے بھاری ہوگا، جو جالینوسیوں سے اُٹھائے نہیں اُٹھے گا"۔

اگر تمہارا یہی خیال ہے کہ بدن کے اندر کسی سیاہ رطوبت کا وجود نہیں ہے، تو سب سے پہلے میں تمہاری اسی بدگمانی کو زائل کر دیتا ہوں، اور چاروں اخلاط میں سے اولاً "سوداء" ہی کو معرض بیان میں لاتا ہوں۔

اخلاط کے وجود سے تمہارا یہ انکار محض بے سمجھی میں ہو گیا ہے۔ اگر تم طب قدیم کے مطالب پورے طور پر سمجھے ہوئے ہوتے، تو اس طرح، کلی طور پر، ان کے وجود سے انکار کرنے کی تم میں جرأت ہرگز نہ ہوتی، اور تم آسانی کے ساتھ اپنی "الہامی کتب" کی آیات بینات میں سوداء، صفراء، بلغم، اور خون: پالیتے اور وہ بھی کسی تاویل و ابہام سے نہیں، بلکہ شاید انہی لفظوں میں، اور انہی قدیم اصطلاحات میں۔

اب پوچھو "وہ کیسے"؟ ———

مجھ سے جواب سنو: "اس طرح": ———

سب سے پہلے سوداء ہی کو بتاتا ہوں۔

"سوداء" عربی لفظ ہے، جس کے معنے سیاہ کے ہیں۔ بدن کی جس رطوبت کو سودا کہا جاتا ہے، اُس کے لئے "سیاہ" ہونا ضروری ہے۔ اس قسم کی رطوبت جہاں کہیں ہوگی، اپنا جلوہ "روسیاہی" کی صورت میں ضرور دکھائے گی۔

(۱) مثلاً جب ایسی قسم کی رطوبت جلد بدن میں ——— پورے طور پر عام جسم میں یا کسی محدود رقبہ میں دھبہ کے طور پر ——— غالب ہو جاتی ہے تو جلد کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔

(۲) جس ورم، یا رسولی میں اس قسم کی سیاہ خلط موجود ہوتی ہے، وہ باہر سے، یا، اندر سے شگاف دینے پر سیاہ نظر آتی ہے'

اور گاہے وہ سیاہ رطوبت رسولی کی جوف میں جمع ہو جاتی ہے +

(۳) جب اس قسم کی سیاہ رطوبت پائخانہ، پیشاب، یا قئے میں خارج ہوتی ہے تو یہ ساری چیزیں سیاہ ہو جاتی ہیں۔
ورم سرطانی (کینسر) ایک وقت سیاہ ہو جاتا ہے جس سے کالی کالی نہایت بدبودار رطوبت خارج ہوا کرتی ہے۔
سقیروس (اسکی رس) ایک سخت قسم کا ورم (ورم تحجری) ہے جس کی ایک قسم سیاہ ہوتی ہے۔
یرقان کی ایک قسم یرقان سیاہ ہے جس میں بدن کی جلد کالی ہو جاتی ہے +

یہ چند امراض وعوارض مثال کے طور پر لکھے گئے ہیں۔
اس قسم کے تمام امراض کو متقدمین نے "امراض سوداویہ" کہا ہے —— اور ان سب کو خلط سیاہ کی موجودگی کی وجہ سے سوداء کی طرف منسوب کیا ہے؛ مثلاً اسہال سوداوی، بول سوداوی، قئے سوداوی، ورم سوداوی، سلعہ سوداویہ وغیرہ۔
کس کی مجال ہے کہ ان امراض وحالات کے وقوع سے انکار کرے، کہ ایسے کالے امراض کا "عالم امراض" میں کوئی وجود نہیں ہے؟ اور کس طاقت سے، جو یہ ثابت کرے کہ کبھی "سیاہ رطوبت" کی موجودگی کے بغیر، اس قسم کی "سیاہ نمائش" منظر عام میں جلوہ گر ہو سکتی ہے؟
یہ مشاہدات وواقعات ہیں، جن کا تعلق عالم خیال سے قطعاً نہیں —— ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ کل ایک شخص خاصا گورا تھا اور آج وہ روسیاہ ہو کر ہمارے پاس آتا ہے، اور ہم سے علاج وتدبیر کا طالب ہوتا ہے +
ہماری آنکھوں کے سامنے ایسے مزمن اورام وسلعات بکثرت آتے ہیں جن میں نمایاں طور پر سیاہی اور سختی پائی جاتی ہے —— ایسی سیاہی کہ اُسکو فریب نظر اور نگاہ کا دھوکہ ہرگز نہیں کہا جا سکتا۔
مزمن اور دیرینہ پھوڑوں کی تو یہ ایک عام خصوصیت ہے کہ ان کے اِردگرد کی ساختوں میں سختی اور سیاہی غالب ہو جاتی ہے +
بعض اوقات بول وبراز اور قے میں اتنی سیاہی غالب ہوتی ہے کہ آنکھوں سے نظر آنا چہ معنے دارد، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ان میں کاجل کی سیاہی گھول دی گئی ہے یا قطران سیاہ (کول ٹار) اندرون معدن سے خارج ہو رہا ہے۔

ایسے بدیہی حقائق سے انکار کر کے کوئی کہاں جا سکتا ہے، جو روزمرہ مشاہدہ میں آتے، اور جس کے دیکھنے کے لئے قدرتی منظار پر، کسی خوردبین کے چڑھانے کی ضرورت نہیں۔
اسی قسم کے ناقابل تردید وانکار مشاہدات کے بعد قدماء سوداء کے قائل ہوئے اور اسی قسم کے امراض وحالات نے بدن کے اندر ایک خلط سیاہ تسلیم کرنے کی طرف ان کو مائل کیا جس کی تردید سائنٹی فک عینک غالباً آسانی کے ساتھ کبھی نہیں کر سکتی۔

سَوداء اَور سَوداوی اَمراض ڈاکٹری صحیفوں میں

اس وقت، اس "مضعف قلب عنوان" کے عصبی اثرات چشم خانہ کی کھڑکی کی راہ دماغ تک چڑھ کر، اور وہاں سے انعکاسی طور پر فرودگاہ قلب کی طرف اُتر کر —— ہمارے بعض کرم فرماؤں کے دلوں میں اختلاج اور ہاتھوں میں ارتعاش پیدا کر رہے ہوں گے۔
خوف وہراس کے غلبہ سے، جو صداقت وحقانیت کے قہرمانی رعب کا خاصّہ لازمہ ہے، ردّبلیات کی دعائیں کانپتی ہوئی زبانوں سے نکل رہی ہوں گی —— "ربّ العزت خیر کرے —— نہ معلوم کیا اُفتاد پڑنے والی ہے —— پروردگار ہی لاج رکھنے والا ہے —— عنوان تو بڑا خطرناک، اور "کھوجی" بھی بے ڈھب ہے، جو مدھم سے نشانِ قدم کے پیچھے چل کر نہ صرف دبی چھپی ہوئی چوریوں کا پکا پتہ بتا دیتا ہے بلکہ اس مال مسروقہ کے ساتھ رہزنوں کو بھی گرفتار کرا دیتا ہے" ——

" سچی بات تو یہ ہے کہ نہ ہمیں **سوداء** کی خبر ہے، اور نہ یہ معلوم ہے کہ "سوداوی امراض" کیسے کالے پیلے بھوت ہیں
——— نکتہ چینی کرنا ہمارا کام تھا، بے سمجھے بوجھے اعتراضات ہماری زبان سے نکل گئے "۔

اب میں بھولے ہوئے اسباق یاد دلاؤں گا، سچ مچ تمہاری یہی حالت ہے، تمہیں اپنے سرمایہ اور پونجی کا پتہ نہیں
تو تمہاری گردن تسلیم و رضا جُھک جائے گی۔ اور محض لفظی و اصطلاحی اختلاف اور طرز بیان کے تفاوت کو پیش کر کے تمہارا دماغ
اس سوچ بچار میں لگ جائے گا کہ ——— "کس طرح اس سیدھی راہ سے انحراف کیا جائے، اور کس طرف گریز کا راستہ نکالا جائے"
——— لیکن ——— اے بسا آرزو کہ خاک شدہ +

اسہال سوداوی: مے لی نا

اُوپر میں نے بتایا ہے کہ گاہے دست اس قدر سیاہ رنگ کے آتے ہیں، جو دوات کی سیاہی، یا قطران سیاہ (کول ٹار) کا منظر پیش کرتے ہیں۔ ہم اس قسم کے کالے دستوں کو **سوداء** (سیاہ خلط) کی طرف نسبت دے کر **اسہال سوداوی** کہتے ہیں، اور ڈاکٹری اصطلاح میں اسے "مے لی نا" کہا جاتا ہے۔

"مے لی نا" یونانی لفظ ہے جس کے معنے سوداء (سیاہ) یا، مِرّۂ سوداء (بلیک بائل، کالے پت) کے ہیں۔
——— مِرّہ کا ترجمہ پت ہے جس کو انگریزی میں بائل کہا جاتا ہے، اور سوداء کے معنے سیاہ کے ہیں جس کا انگریزی ترجمہ بلیک ہے +

سر فریڈرک ٹیلر اپنی تالیف (پریکٹس آف میڈی سن) میں لکھتے ہیں کہ:
خون کے سُرخ اجزاء (ہیموگلوبین) میں گاہے اس قسم کی تبدیلی واقع ہوتی ہے کہ وہ سیاہ ہو جاتے ہیں (ہیمے ٹین) جس سے گاہے کالے کالے دست آتے ہیں، جن کی سیاہی راب کے شیرہ کی طرح، اور گاہے قطران سیاہ (تار کول) کی طرح ہوتی ہے؛ اس کو اصطلاحاً "مے لی نا" کہا جاتا ہے:

Some of the blood discharged into stomach finds its way into the intestines: the hæmoglobin is converted into hæmatin, and the motions subsequently passed are black, treacly or tarry, constituting "Melvaena". (Sir Fredrick Taylor. Page 691)

ترجمہ ——— "جو خون معدہ پر گرتا ہے، اس کا کچھ حصہ آنتوں کی طرف اُتر جاتا ہے؛ وہاں خون کا سرخ مادّہ جس کو "ہیموگلوبین" کہا جاتا ہے، وہ "ہیمے ٹین" (نامی سیاہ مادّہ) میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دست جو آتے ہیں۔ وہ سیاہ ہو جاتے ہیں، راب کے شیرہ کی طرح، یا قطران (ٹار، کول تار) کی طرح، جس کو "مے لی نا" کہتے ہیں"
(سر فریڈرک ٹیلر، صفحہ ۶۹۱) +

ایک یوروپین مصنف کا قول ——— کسی ہندوستانی ڈاکٹر کے سامنے جس کا پیدائشی حق محض سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ہو ———
گویا عرش اعظم کا ربانی پیام ہے جسے جبریل امین اس آلودہ سرزمین کے مسکین بندوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے بارگاہ صمدانی سے اپنے مقدس پردوں میں چھپا کر لائے ہیں۔
ایسی آیات قدسی صفات سے انکار کر کے کفر والحاد کی لعنت کون اپنے سر لے ——— یہ سرکشی و سرتابی "شرط غلامی" کے سراسر منافی ہے۔ یہ حق محض آزاد قوموں کا ہے جو بادۂ تحقیق سے ہر وقت بدست و مدہوش رہتے ہیں۔
ہندوستانی ڈاکٹروں کی دماغی حالت، کورانہ تقلید اور غلامانہ ذہنیت کے بارہ میں، غریب حکیموں اور ویدوں سے کچھ

بہت زیادہ بہتر نہیں ہے +

ہم اگر کہیں، کہ:

"یہ کالے کالے دست "اسہال سوداوی" ہیں جن کی سیاہی ایک خلط سیاہ

——یعنے سوداء کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے، اور جو خون کے غیر طبعی تغیرات و استحالات کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے"

تو یہ سادہ باتیں ناقابلِ تسلیم، اور سائنس زدہ کھوپڑی میں سمانے کے لائق نہیں۔

لیکن اگر اسی بات کو اُلٹ پلٹ کر ٹیلر، ٹائس، آسلر، ہلٹن، ڈالٹن، وغیرہ اپنی اصطلاح میں اس طرح کہدیں، کہ:——

"ایسے کالے کالے دست "مے لی نا" کہلاتے ہیں جن میں سیاہی "ہیمے ٹین" کی وجہ سے آتی ہے——

اور جو "ہیموگلوبین" کے تغیر کیمیاوی سے پیدا ہوتی ہے"

تو یہ ایک واجب التسلیم الہامی آواز بن جاتی ہے، جس کے آگے سارے عاجز بچاریوں کی گردنیں اس طرح جُھک جاتی ہیں جس طرح لات و عزیٰ کے سامنے کفار مکہ کے متکبر سر خمیدہ خمیدہ ہوجایا کرتے تھے +

انصاف کا خون کرنے والو! —— ذرا دیر کے لئے اپنے آئینۂ ضمیر کی گرد کو جھاڑ کر ان دونوں قسم کے اقوال کا عکس اس پر ڈالو، اور اس کے بعد حق و صداقت کی نورانی تجلی سے تعصب کی ناپاک ظلمت کو دور کر کے زبان کھولو —— کیا اِن دونوں مطالب میں سوائے طرزِ بیان کے اختلاف کے، اتحاد و اتفاق اور معنوی یگانگت نہیں ہے؟ —— کیا "ہیمے ٹین" ایک سیاہ رطوبت نہیں ہے؟ —— کیا اسے ہم سوداء کا لقب نہیں بخش سکتے؟ —— اور کیا "ہیموگلوبین" خون کا سب سے اہم اور سُرخ جزء نہیں ہے، جس کے بگڑنے سے اس میں سیاہی آجاتی ہے، اور اس کا نام، اس بگاڑ کے بعد اب "ہیمے ٹین" ہوجاتا ہے +

اسی قسم کے غیر طبعی تغیر و استحالہ کو ہمارے اطبا اپنی مصطلحات کے لحاظ سے احتراق کہا کرتے ہیں، جس کے معنے "جل جانے" کے ہیں۔ اس اصطلاح سے وہ اسی قسم کے فساد اور بگاڑ کی طرف کنایہ کرتے ہیں۔ اس قسم کے غیر طبعی تغیر و استحالہ کے نتیجہ میں جو سودا بنا کرتا ہے، اُسے متقدمین غیر طبعی سوداء کا لقب بخشتے ہیں، جس کا دوسرا نام مِرّۂ سوداء ہے۔ اس کے علاوہ طبعی طور بدنِ انسان کے جسم میں سیاہ قسم کی رطوبت اور بھی پائی جاتی ہے جس کا ذکر آگے آنے والا ہے +

اب اگر تمہیں لفظ سوداء، یا، مِرّۂ سوداء سے جلن ہے، تو کچھ اور بھی سُن لو، جس سے تمہاری دماغی سوزش اور عصبی احتراق میں اس قدر اضافہ ہوگا کہ تم سراپا مِرّۂ سوداء بن جاؤ گے، جس کا لفظی ترجمہ "مِیلن کولیا ہے"[۱] +

تم ہم سے دریافت کرسکتے ہو کہ:

"تمہیں "مے لی نا" کا ترجمہ "اسہال سوداوی" کرنے کا کیا حق تھا؟"

اس کا دندان شکن جواب سُنو، کہ

"مے لی نا" کے معنے ہی سوداء، یا مِرّۂ سوداء کے ہیں۔ دیکھو، نیوین ڈارلینڈ کیا فرماتے ہیں:

Melena, Melaena (Mel-e-nah) [Gr μέλαινα: black, black bile]. 1. The passage of dark, pitchy and grumous stools stained with blood Pigments or with altered blood. 2. Black Vomit.

ترجمہ:— "مے لی نا" یونانی (گریک) لفظ ہے، جس کے معنے "بلیک" (سیاہ: سوداء) یا "بلیک بائل" (کالے پت: مِرّۂ سوداء) کے ہیں۔"

---

[۱] مالنخولیا، جو غلطی سے مالی خولیا مشہور ہے، ڈاکٹری اصطلاح، میلن کولیا کا نہ صرف مترادف، بلکہ متحد المأخذ، اور ایک ہی زبان کے دو الفاظ ہیں، جو دو ممالک میں جاکر، تلفظ میں کسی قدر بدل گئے ہیں۔ یہ لفظ دو اجزا سے مرکب، پہلا جزء "مالن، یا، میلن کے معنے سیاہ (سوداء) کے ہیں؛ اور دوسرے جزء خولیا (کولیا) کے معنے مِرّہ کا (پت: صفرا بائل) کے ہیں۔ اس لحاظ سے اس کا لفظی ترجمہ مِرّۂ سوداء (بلیک بائل) ہے +

"مے لی نا" کا اطلاق دو معانی پر کیا جاتا ہے :-

(۱) اسہال سوداوی . یعنے سیاہ دستوں کا آنا . جوزفت (زفت رومی : پچ : کول ٹار) کے مشابہ ہو . اور لیسنہ ہوتا ہے اور خون کے رنگین اجزاء (سیاہ رنگ کے اجزاء ـــ ہیمے ٹین) سے ـــ یا بگڑے ہوئے خون کے رنگ سے رنگین ہوا کرتا ہے "

(۲) "قے سوداوی" ـ (سیاہ رنگ کی قے : بلیک وامٹ) جس کے اسباب اور نوعیت پیدائش اسہال سوداوی کے مماثل ہوتے ہیں . جیساکہ اُسی صفحہ میں "فریڈرک ٹیلر" نے "پریکٹس آف میڈی سن میں بتایا ہے +

سیاہ خلط (سوداء) میلانین و ہیمے ٹین

میلانین اور ہیمے ٹین ، دو ڈاکٹری اصطلاحات ہیں ، جو گویا سیاہی کے دو جوہر ہیں ، جو کسی عضو کی ساخت ، یا کسی رطوبت کو سیاہ کرنے میں حصہ لیتے ہیں .

جن جن اورام و سلعات اور رطوباتِ بدن میں طبِ قدیم نے سوداء کا اقرار کیا ہے ، میں نے جہاں تک طب جدید کے اقوال سے مقابلہ کیا ہے ، تحقیق کرنے پر مجھے معلوم ہوا ہے کہ بیشتر اوقات وہاں ان دونوں جواہر (میلانین و ہیمے ٹین) میں سے کوئی ایک مادہ پایا جاتا ہے . یہ دونوں چیزیں گویا سیاہی کی دو پڑیاں ہیں ؛ جس رطوبت میں گھول دیجئے وہ سیاہ ہو جاتی ہے .

خون کا اصلی جوہر (سُرخ جوہر : ہیموگلوبین) جب بگڑتا ہے ، تو ہیمے ٹین کی تخلیق ہو جاتی ہے . پھر ہیمے ٹین جب بگڑتی ہے ، تو اس سے میلانین بن جاتی ہے ، جیساکہ بہ گمان غالب بتایا جاتا ہے ، جو ایک قسم کا قیاسی تُکّہ اور تکلّفی دلیل ہے ، جو طبِ جدید کے معتبر کتب میں بہ سلسلۂ "علم الاخلاط" بکثرت ملتی ہیں ، کہ اس اندھیری کوٹھری میں "درکِ انسانی" زیادہ گہرائی تک پہونچنے سے قطعاً معذور ہے ـــ اس موضوع پر کبھی آئندہ مُفصّلاً روشنی ڈالی جائے گی ، اس کا یہ صحیح وقت نہیں ہے .

الغرض اگر آپ ظلمت کدۂ سوداء میں ، بہ نظر تحقیق آنکھوں پر سائنس کی عینک لگا کر گھُسیں گے ، اور بدنِ انسان کی کیمیائی آلی (آرگے نک کیمسٹری) سے فتوے طلب کرینگے ، تو جواب میں یہی دونوں ، کالے کالے رنگ کی پڑیاں ، آپ کی خدمت اقدس میں پیش کر دی جائیں گی .

> "میلانین" کا لفظ "سوداء" سے ماخوذ ہے

پھر یہ ایک عجیب دلچسپ رنگینی ہے کہ میلانین کا لفظ خود سوداء کے وجود کا اقرار کر رہا ہے ؛ یعنی یہ لفظ جس یونانی لفظ سے مشتق ہے ، اُس کے معنے "سوداء" کے ہیں . اس طرح "مے لی نا" اور "میلانین" دونوں "سوداوی تاریخ" کے لئے گویا زندۂ جاوید یادگاریں ہیں جس کی سخت بنیادیں طب جدید کے سویدائے قلب میں پاؤں جا چکی ہیں ؛ اور جس کی کالی کالی لکیریں ، سائنس مغرب کی پیشانی میں ، تقدیر سیاہ کی نقش بن چکی ہیں . دنیائے طب سے اس "دیو سیاہ" کا ناپید کرنا اور صفحۂ تاریخ سے اس نقش کا مٹانا گویا "خطِ تقدیر" سے جنگ کرنا ہے .

سنئے ، انہی مطالب کو اُس آواز میں سنیئے جس سے آپ ابتدائے آفرینش اور روزِ تخلیق سے مانوس ہیں ! اور جس کے اعتبار و وقار کی ہیبت آپ کو "روزِ ازل" سے اتنا مرعوب کر چکی ہے کہ قوت متخیلہ میں کبھی اس کے خلاف سوچنے کی جرأت ہی پیدا نہیں ہو سکتی +

نیومین ڈارلینڈ فرماتے ہیں :-

Melanin (Mel-an-in) [Gr μελας : black]. A dark pigment from the choroid, hair and other dark tissues and from melanotic tumors. It is a product of cell activity, contains sulphur and iron, and is probably a derivative of hematin.

ترجمہ :- میلانین یونانی لفظ "میلاس" سے ماخوذ ہے جس کے معنے سوداء (سیاہ) کے ہیں "

" میلانین ایک سیاہ رنگ کا جوہر ہے ، جو آنکھ کے (سیاہ طبقہ) طبقہ مشیمہ (کورائڈ) ، بالوں ، اور بدن کی دوسری سیا

ساختوں (مثلاً جلد کے بیرونی طبقہ: بشرہ) میں پایا جاتا ہے۔ نیز یہ جوہر سیاہ رنگ کی رسولیوں (سلعات سوداویہ) میں پایا جاتا ہے۔ یہ سیاہ مادّہ اعضاء کے جوہر ہیں، انکی ساختوں کے عمل سے (خلیات بدن کے عمل سے) پیدا ہوتا ہے، جس کی ترکیب میں گندھک اور فولاد کا جزُ شامل ہوتا ہے؛ اور غالباً یہ ہیمے ٹین سے بنا کرتا ہے۔"

اس کے بعد ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ میلانین کی چھوٹی بہن ہیمے ٹین کے بارہ میں مؤلف ممدوح کیا فرماتے ہیں:-

Hematin (Hem-at-in). A brown or blue-black amorphous substance, which, with globin, forms " Hemoglobin ". (Dorland)

ترجمہ:- " ہیمے ٹین ایک بھورا، یا نیلا (بلوبلیک: نیلا سیاہ) قلموں کی شکل میں نہ تبدیل ہونے والا جوہر ہے جو گلوبین کے ساتھ مل کر (خون کا سُرخ جوہر، یعنی) ہیموگلوبین بناتا ہے۔"

یعنی جب تغیر وفساد لاحق ہونے کی وجہ سے خون کے اجزا ٹوٹتے ہیں، تو خون کا سُرخ قیمتی جوہر، حمرتِ دمویہ (ہیموگلوبین) بھی ٹوٹ جاتا ہے، جس سے ہیمے ٹین نامی رنگین جز الگ ہو جاتا ہے جس کا رنگ گاہے نیلا، اور گاہے بھورا ہوتا ہے۔ اسی جوہر کی تبدیلیوں سے "بہ گمان غالب" میلانین بن جاتی ہے۔

الغرض مختلف رطوبات، اعضاء، اورام، سلعات، صلاباتِ وثآلیل، سرطان وسقیروس، وغیرہ میں، بحالت صحت و مرض، سیاہی کا جلوہ اگر نظر آتا ہے تو بیشتر حالات میں، ہیمے ٹین اور میلانین، انہی دونوں کالی کلوٹینوں کا سایہ ہوا کرتا ہے۔

مثلاً جب ان دونوں سیاہ جوہروں کا، خون میں، تناسب سے زیادہ، غلبہ ہو جاتا ہے، تو اُسے بقراط و جالینوس کے، ہمارے جیسے، ہم نوا خون سوداوی کہیں گے، مگر ڈاکٹری اصطلاح میں انہی بزرگوں کی وہ اولاد، جو آباؤ اجداد کو فراموش کر گئی ہے، ہیمے ٹی نیمیا[1] اور میلا نیمیا[2] کہتی ہے۔

اسی طرح خون کی گاد، میل، تلچھٹ، دُردی، اور عکر، یعنی سودا، کی کثرت سے پیشاب میں سیاہی، یا نیلاہٹ (سودا دکودت) نمودار ہو جاتی ہے، تو طبِ قدیم کی اصطلاح میں، خلط سیاہ کی موجودگی کے باعث، بولِ سوداوی، یا سیاہی کی مناسبت سے، بول اَسوَد کہا جاتا ہے۔

علیٰ ہذا طبِ جدید کی لاطینی ویونانی اصطلاح میں اس قسم کے کالے قارورہ کو ہیمیاٹی نیوریا، اور میلانیوریا کہا جاتا ہے، یہ دونوں کلمات بھی، ہیمے ٹی نیمیا اور میلانیمیا کی طرح، دو، دو کلمات سے مرکب ہیں: ہیماٹین اور یوریا ـــ اور میلانین اور یوریا۔ جزو آخیر یعنے "یوریا" کے معنے پیشاب (بول) کے ہیں، اور پہلے اجزا کو آپ اس سے پہلے جان ہی چکے ہیں۔

مذکورہ بالا تصریحات کے ثبوت میں چند اسانید بھی اب پیش کر دیئے جائیں، تو فریق کی مزید طمانیت کے لئے زیادہ مناسب ہے! اگرچہ تجربہ سے راقم الحروف کا اعتبار و وقار خصم کے قلوب میں کافی جم چکا ہے، اور یہ معلوم ہو چکا ہو، کہ گو یہ گستاخ وبے ادب ہر طرح گردن زدنی ہے۔ مگر اتنی بات ضرور صحیح ہے کہ اسناد وروایت میں آج تک کوئی دروغ بافی ثابت نہیں ہو سکی۔ بات ہمیشہ کھری اور پتہ کی کہتا ہے اور رکیک تاویلات سے کبھی کام نہیں لیتا۔ یہی اس کی حقیر ذات میں ایک اچھی خوبی مضمر ہے۔

خونِ سوداوی: ہیمے ٹی نیمیا، میلانیمیا

ہمارے اطبّا کہتے ہیں کہ "خون کی نالیوں (وریدوں اور شریانوں) میں بلغم، صفرا، اور سودا پائے جاتے ہیں"

---

[1] ہیمے ٹی نیمیا دو الفاظ سے مرکب ہے: ہیمے ٹین ـــ میا (جس کے معنے خون کے ہیں)۔

[2] میلانی میا، دو کلمات سے مرکب ہے، میلانین: میا۔ پہلے جزو کے معنے "سودا" کے ہیں، اور دوسرے جزو کے معنے "خون" کے ہیں۔

یہ بات بھولا ناتھ آں جہانی کو کڑوی لگتی ہے، اور وہ بلا خوف تردید، علمی اکھاڑے میں اُتر کر، اور ہم جیسے جاہلوں کو للکار کر اعلان کرتے ہیں کہ ــــــ

"خون میں اخلاط کا وجود کسی طرح ثابت نہیں کیا جا سکتا: سائنس کے جدید موجودہ ذرائع، مثلاً علم کیمیا، طبعیات، خردبین، منظار، مسماع، اور دیگر آلات اس مقصد میں سب ناکام ثابت ہوں گے"

اب میں بھولا ناتھ والا خوان کے سامنے نوبین ڈارلینڈ، اور فرڈرک ٹیلر جیسے معتبر مصنفین کے اقوال پیش کر کے اذنِ انکار و تردید دیتا ہوں، کہ سائنس جدیدہ کے تمام ذرائع، اور کیمیائے حیات کے سارے ادوات و آلات مہیا کر لو، اور سارے زمانہ کے جفا کشانِ حکمت کو دعوت دے لو ــــ اس کے بعد، سارے آلاتِ حرب سے آراستہ و پیراستہ ہو کر ثابت کرو، کہ:-

(۱) "قدماء کا سوداء یہ نہیں ہے، جس کو ہم ہیمے ٹین اور میلا نین کہتے ہیں"

(۲) یا یہ کہ "خون سوداوی سے ایسا خون کبھی مراد نہیں لیا جا سکتا جس کا نام ڈاکٹری اصطلاح میں ہیمے ٹی نیمیا اور میلا نیمیا ہے"

ہیمے ٹی نیمیا اور ڈارلینڈ فاضل ڈارلینڈ امریکی ہیمے ٹی نیمیا کی لفظی اور معنوی تحقیق اس طرح بیان کرتے ہیں:

Hematinemia (Hematin+gr αἷμα : blood). The presence of hematin in the blood (Dorland).

ترجمہ :- [ہیمے ٹی نیمیا دو کلمات سے مرکب ہے۔ اول ہیمے ٹین، دوم یونانی لفظ ایما، جس کے معنے خون کے ہیں۔]

"ہیمے ٹی نیمیا کی اصطلاح سے مراد یہ ہے کہ ہیمے ٹین خون میں موجود ہے" (جس کے متعلق پہلے بتایا جا چکا ہے کہ اس کا رنگ مٹیالا بھورا، یا نیلا ہوا کرتا ہے)۔

میلا نیمیا اور ٹیلر میلا نیمیا کے متعلق ڈاکٹر فریڈرک ٹیلر رقم طراز ہیں:

The blood may contain brown or black pigment-granules, either free or within the white blood-cells; and this pigment, found also in the spleen, liver, brain, kidneys, heart and in the lymphatic glands, and marrow of the bones, gives a slaty or dark grey colour to the various tissues. The condition is described as *melanœmia*. (Fredrick Taylor. Page 66).

ترجمہ :- خون میں گاہے بھورے مٹیالے، یا سیاہ رنگ کے رنگین ذرات ہوا کرتے ہیں، خواہ یہ ذرات خون کے سیال حصہ میں آزادانہ تیرتے پھر رہے ہوں، یا خون کے سفید دانوں کے اندر مقید ہوں؛ نیز اس قسم کا رنگین مادہ گاہے طحال، جگر، دماغ، گردے، قلب اور بدن کی غدد جاذبہ مائیہ (مثلاً کنج ران، بغل اور امعاء کی گلٹیوں کے اندر، اور ہڈیوں کے مغز میں پایا جاتا ہے۔ یہ رنگین جوہر (میلا نین) اعضاء کی ساختوں کو سُرمئی (سلیٹی) یا گہرے مٹیالے رنگ سے رنگ دیتا ہے۔ خون کی اس حالت کا نام "میلا نیمیا" رکھا جاتا ہے۔ (فریڈرک ٹیلر، صفحہ ۶۶)۔

بول سوداوی: ہیمے ٹی نیوریا اور میلا نیوریا

ہیمے ٹی نیوریا اور ڈارلینڈ ہیمے ٹی نیوریا کا عنوان قائم کر کے ڈارلینڈ امریکی لکھتے ہیں:

Hematinuria (Hematin+gr, οὖρον : urine). The condition of urine that is tinged with hematin.

ترجمہ:۔ " ہیمے ٹی نیوریا دو کلمات سے مرکب ہے: پہلا کلمہ ہیمے ٹین ——— اور دوسرا یونانی کلمہ یوروں جس کے معنے پیشاب کے ہیں"۔

ہیمے ٹی نیوریا قارورہ کی اس حالت کا نام ہے جس میں وہ ہیمے ٹین کے رنگ سے رنگ جاتا ہے" (یعنے وہ سیاہ ہوجاتا ہی) +

میلانیوریا اور ڈارلینڈ

اسی طرح بول سوداوی (بول سیاہ) کی دوسری قسم میلانیوریا کے متعلق فاضل امریکی اس طرح گویا ہوتے ہیں:

Melanuria (Gr. μέλας : black + οὖρον : urine).

The discharge of darkly stained urine.

ترجمہ:۔ "لفظ میلانیوریا دو یونانی کلمات سے مرکب ہے: اول، میلاس، جس کے معنے سوداء (سیاہ) کے ہیں، — دوئم، یوروں، جس کے معنے پیشاب کے ہیں"۔

"میلانیوریا (بول سوداوی) اس پیشاب کو کہتے ہیں، جو سیاہ رنگ سے رنگین ہوتا ہے"۔

میلانیوریا اور ٹیلر

سر فریڈرک ٹیلر صفحہ ۷۰۲ میں لکھتے ہیں کہ گاہے قارورہ کے اندر میلانین نامی سیاہ رنگ کا مادہ خارج ہوتا ہے، جس سے پیشاب کا رنگ سیاہ ہوجاتا ہے۔ اس قسم کا پیشاب گاہے خارج ہوتے وقت ہی سیاہ ہوتا ہے، اور گاہے نکلنے کے بعد سیاہ ہوجاتا ہی۔

سودا اور سوداوی امراض کے لئے ابھی اور بھی بے پناہ شہادتیں موجود ہیں، جو آئندہ بہ اقساط علالت عالیہ علمیہ میں پیش کی جائیں گی +

مراسلات

آیورویدک اینڈ یونانی انجمن طبیہ میرٹھ

جناب محترم تسلیم! آپ کو یہ معلوم کر کے دلی مسرت ہوگی کہ اس سال ہندوستانی طبوں کی ممتاز خدمت گذار جماعت آیورویدک اینڈ یونانی انجمن طبیہ یوپی کا سالانہ اجلاس بتاریخ ۲۹ جنوری ۱۹۳۹ء بروز اتوار بوقت ۲ بجے اپنے صدر مقام میرٹھ (ٹاؤن ہال) میں منعقد ہونا قرار پایا ہے — یہ امر آپ صاحبان سے مخفی نہیں ہے کہ ہندوستان اس وقت ایک اہم انقلابی دور سے گذر رہا ہے ملکی معاملات کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لینے کے لئے ہماری جدوجہد کامیاب ہو رہی ہے اور ملک کے داخلی مسائل کے انتظام و انصرام کی ذمہ داریاں خود ہمارے کندھوں پر آپڑی ہیں: بیرون ملک کے آنے والے افسران ہندوستانی علوم و فنون کی اہمیت سے ناواقف اور ہندوستانیوں کی حقیقی ضروریات سے ذاتی طور پر ناآشنا ہوتے تھے اس لئے اگر سابقہ دور حکومت میں ہندوستانی علوم و فنون کی کما حقہ قدر شناسی نہ کی جا سکی تو وہ افسوس ناک سہی مگر قابل تعجب نہیں — لیکن یہ بڑی حیرت انگیز بات ہوگی کہ آئین جدید کے نفاذ کے بعد ہندوستانیوں کے ووٹ سے منتخب شدہ ہندوستانی وزراء کے دور حکومت میں ہم ہندوستانی علوم و فنون کو بام ترقی پر فائز نہ کر سکیں — اس وقت ہندوستان کے دوسرے صوبوں کی طرح یوپی گورنمنٹ کے سامنے بھی ہندوستانی طبوں کی ہمت افزائی کی اسکیم درپیش ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم ایسے مناسب موقع پر اپنے تمام ذاتی و فروعی اختلافات سے منہ موڑ کر ہندوستانی طبوں کی توسیع و ترویج کے مسائل پر سر جوڑ کر غور کریں اور اس سلسلہ میں بہترین مشوروں سے حکومت کی رہنمائی کریں۔

ہماری خوش قسمتی ہے ہندوستان کے مشہور سیاسی رہنما اور مسیح الملک اعظم کے طبی مشن کے سرکردہ رکن فخر قوم عالی جناب مسٹر آصف علی صاحب بار ایٹ لا ایم۔ ایل۔ اے رئیس اعظم دہلی نے ازراہ کرم فرمائی و فن نوازی اس اجلاس کی صدارت قبول فرمالیا ہے جس سے اس اجتماع کی حیثیت دوبالا ہوگئی ہے — یقین ہے کہ آپ حضرات موقعہ کی اہمیت اور حالات کی نزاکت کا صحیح احساس فرمائیں گے اور جلسہ میں شرکت فرما کر فن طب کی کشتی کو جو خطرات اور حوادث کے گرداب میں گھری ہوئی ہے کنارے لگانے کی کوشش فرمائیں گے۔

ضروری نوٹ:۔ اگر کوئی ممبر صاحب انجمن کے اجلاس میں کوئی تجویز پیش کرنا چاہیں یا کوئی تقریر فرمانی چاہیں تو وہ اس کو قلم بند فرما کر ازراہ کرم حسب دفعہ ۱۳ اور فیس ممبری حسب دفعہ دستور العمل انجمن ہذا و دیگر خطوط، تار، منی آرڈر وغیرہ (سکریٹری آیورویدک اینڈ یونانی انجمن طبیہ یو۔ پی۔ شاہ نتھن روڈ، میرٹھ شہر) کے پتہ پر روانہ فرمائیں اور تشریف آوری سے کم از کم ایک ہفتہ قبل مطلع فرمائیں +

المکلف ——— ان

(خان بہادر حاجی) وجیہ الدین (ایم۔ بی۔ ای) پریسیڈنٹ + (حکیم مولوی) محمد ظہیر الدین، آنریری سکریٹری

فن ولادت (مصوّر)

سائز ۱۸×۲۲/۸ ضخامت ۴۴۹ صفحے، قیمت چھ روپے۔ مجلد ۱۲/-

پتہ:۔ کتب خانہ پروفیسر فضل الرحمٰن صاحب۔ پل بنگش کچا باغ دہلی

ہماری زبان پر فنِ ولادت پر کوئی مفصّل کتاب موجود نہیں تھی۔ حالاں کہ یہ شعبہ جس قدر اہمیت اپنے اندر رکھتا ہے اس کو واضح کرنے کی ضرورت نہیں۔ جناب پروفیسر فضل الرحمٰن خاں صاحب نے کتاب 'فن ولادت' تالیف فرما کر فن کی اہم خدمت انجام دی ہے اس وقت ہمارے سامنے 'فن ولادت' کا دوسرا ایڈیشن ہے۔ پہلا ایڈیشن چند سال پہلے شائع کیا گیا تھا۔ مولف موصوف نے اس ایڈیشن میں جدید معلومات کا اضافہ کرکے کتاب کی افادی حیثیت کو بڑھا دیا ہے۔ زچہ کی ورزش کے نئے طریقے، جو امریکہ میں عموماً مستعمل ہیں، کتاب کے آخر میں بڑھا دیئے ہیں اور تصویروں سے ان کی وضاحت کر دی ہے۔ امراض زچہ و حاملہ میں دودھ کے انجکشنوں کے متعلق بہت سے ڈاکٹروں کے تجربات کے نتائج تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ مطالب کی وسعت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ کتاب پینتیس ۳۵ بابوں میں جا کر ختم ہوتی ہے۔ اور ہر باب مولف کے غائر مطالعہ اور تلاش و جستجو کا آئینہ دار ہے۔ باب تشریح سے لے کر حیض، فلسفۂ حمل، تشخیص حمل، حفظ صحتِ حاملہ، تشریح جنین، وضع حمل، تدابیر وضع حمل، زمانہ زچگی، زمانہ حمل کے امراض، آنول کی بیماریاں، اسقاط حمل، ضعف رحم، سیلان خون، زچگی کے امراض، بچہ کی بیماریاں اور بچوں کو دودھ پلانے کے طریقوں پر اس قدر تفصیل سے لکھا گیا ہے کہ باید و شاید۔ گرم ممالک خصوصاً ہندوستان میں زیادہ ہونے والے امراضِ حاملہ اور زچہ پر شرح و بسط سے لکھا گیا ہے۔ غرض 'فن ولادت' ہماری زبان میں اس موضوع پر ایک حاوی کتاب ہے، ضرورت ہے کہ ہر طبیب اور قابلہ اس کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائے۔ لکھائی چھپائی اچھی ہے۔ کاغذ سفید اور چکنا ہے تقریباً سوا سو تصویریں بھی اس کتاب میں شامل ہیں۔ جو مطالب کو واضح کرنے میں اہمیت رکھتی ہیں۔ جلد نہایت عمدہ اور پائدار ہے۔

حکایاتُ الاطباء:۔

سائز ۱۸×۲۲/۸ ضخامت ۱۶۰ صفحے، قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔

پتہ:۔ ناظم صاحب رسالہ مشیر الاطباء، دل محمد روڈ، لاہور

لاہور کے مشہور طبی معاصر 'مشیر الاطباء' نے اپنی خاص اشاعت 'حکایات الاطباء' کے نام سے پیش کی ہے۔ یہ اشاعت معاصر موصوف کی روایات کے مطابق مفید اور دلچسپ مطالب سے پُر ہے۔ سہولت کے لئے اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصہ میں اطبائے قدیم کے معرکہ آرا۔ معالجات کی حکایتیں جمع کی گئی ہیں۔ یہ حصہ کافی محنت اور جستجو سے ترتیب دیا گیا ہے اور ۶۵ صفحوں میں ختم ہوا ہے۔ دوسرے حصہ میں موجودہ اطباء نے اپنے خاص معالجات کی تفصیلات قلم بند کی ہیں۔ ترتیب دونو حصوں کی کتابی ہے یعنی امراض سر سے شروع کر کے امراض عامّہ پر ختم کیا گیا ہے۔ اور اطباء کے ناموں کو حکایتوں کے آخر میں واضح کر دیا گیا ہے۔ حکایتوں میں مریض کے حالات، تشخیص، تجویز اور معالجہ کی کیفیت دلچسپ طریقہ سے بیان کی گئی ہے۔ امید ہے کہ ہمارے معاصر کی اس کوشش کو اطباء اور غیر اطباء دونوں پسندیدگی کی نظر سے دیکھیں گے۔ کتابت و طباعت عمدہ ہے۔ اس مجموعہ کی علیحدہ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے ہے لیکن مشیر الاطباء کے خریداروں سے اس تحفہ کی الگ قیمت نہیں لی جاتی۔ رسالہ کی سالانہ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے ہے

مسلمان اور موجودہ سیاسی کش مکش

حصہ دوم

سائز ۲۰×۲۶/۸ ضخامت ۲۴۰ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔

پتہ:۔ مینجر صاحب رسالہ ترجمان القرآن، دار الاسلام، پٹھان کوٹ (پنجاب)

رسالہ ترجمان القرآن کا اکتوبر، نومبر اور دسمبر کا مشترکہ پرچہ 'مسلمان اور موجودہ سیاسی

کش مکش' کے نام شائع کیا گیا ہے۔ رسالہ کے قابل مدیر جناب مولوی سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے مندرجہ بالا موضوع پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ تقریباً ایک سال پہلے بھی 'ترجمان القران' نے اپنی ایک ضخیم اشاعت اس موضوع کے لئے وقف کی تھی اور وقت کے اہم مسائل پر تحقیق و تنقید کی تھی، لیکن تعیینِ مطالب اور تنقیح مسائل میں جو انداز اس خاص اشاعت میں اختیار کیا گیا ہے وہ پہلے سے کہیں زیادہ اہم اور قارئین کے لئے بہت زیادہ قابل غور ہے۔

ہندوستان آج کل اہم سیاسی دورِ تغیر سے گذر رہا ہے۔ مسلمان بھی اس تغیر سے الگ نہیں رہ سکتے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اُن میں سیاسی بیداری اور اصلاحی شعور پیدا کرنے کے لئے 'مسلمان اور موجودہ سیاسی کش مکش' جیسے محققانہ اور سنجیدہ رسائل اور کتابیں شائع کی جائیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ 'ترجمان القران' کے اس خاص نمبر نے مذکورہ بالا مقاصد کو اچھی طرح پورا کیا ہے۔ مقدمہ کے علاوہ گیارہ عنوانات پر فاضل مدیر نے بحث کی ہے جن میں سے بعض یہ ہیں 'مسلمانوں کی غلط نمایندگی اور اس کے نتائج'، 'قوم پرستوں کے نظریات'، 'حصولِ آزادی کا طریقہ'، 'جنگ آزادی کا مطمح نظر'، 'قومی، جمہوری اور لادینی اسٹیٹ'، 'بنیادی حقوق'، 'جنگ آزادی کی نوعیت'، 'ہمارا نصب العین اور طریق کار'۔

امید ہے کہ سیاسیات خصوصاً مسلم سیاسیات سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب اس رسالہ کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریں گے۔

رسالہ 'ترجمان القران' کی قیمت پانچ روپے ہے۔ خریداروں کو اشاعت خاص کا اعلےٰ ایڈیشن دیا جاتا ہے۔ جس کی علیحدہ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے ہے۔ معمولی ایڈیشن نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر شائقین مندرجہ بالا پتہ سے منگائیں۔

مشرقی جنتری سنہ ۳۹ء

سائز ۲۲×۲۹ ضخامت ۸۰ صفحے۔ قیمت ۲ر

پتہ:۔ دفتر مشرقی جنتری، انصاری روڈ ۲۴ دہلی

مشرقی جنتری کے قابل مرتب حکیم مولوی محمد ظہیر علی صاحب ایڈیٹر رسالہ 'تندرستی' نے اس جنتری کی خصوصیتوں اور روایتوں کو نہ صرف برقرار رکھا ہے، بلکہ ان کو ترقی دینے کی کوشش کی ہے۔ سنہ ۳۹ء کی جنتری اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ مشرقی جنتری ہندوستان کی اُن جنتریوں میں سے ایک ہے، جو مقبول عام ہونے کے علاوہ مفید اور دلچسپ ہوتی ہیں۔ بلکہ بعض حیثیتوں سے مشرقی جنتری کو سب پر امتیاز حاصل ہے۔ خوش نما کتابت اور دیدہ زیب طباعت کا جو اہتمام حکیم صاحب موصوف کرتے ہیں، وہ موجودہ جنتریوں میں کہیں نظر نہیں آتا۔ خاص جنتری کے صفحے محنت سے مرتب کئے گئے ہیں۔ لیکن بہت سے علمی، تاریخی اور ادبی مضامین نے مشرقی جنتری کی افادی حیثیت کو بہت بلند کر دیا ہے۔

بہرحال یہ جنتری اس قابل ہے کہ ہر اُردو داں اس کو اپنے پاس رکھے۔ بلاک کی دو خوب صورت تصویریں بھی جنتری میں شامل ہیں۔ عام شائقین تین آنے کے ٹکٹ بھیج کر دفتر سے جنتری منگا لیں۔ تاجران کتب سوا چھ روپے سینکڑہ کے حساب سے جتنی جنتری چاہیں منگا کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ محصول ریلوے خریدار کے ذمہ ہوگا۔

طلوع اسلام

سائز ۲۰×۲۶ ضخامت ۹۶ صفحے۔ قیمت سالانہ پانچ روپے، فی پرچہ آٹھ آنے۔

پتہ:۔ منیجر صاحب رسالہ طلوعِ اسلام، بلی ماران، دہلی۔

رسالہ 'طلوعِ اسلام' دہلی، جناب حکیم حاجی ذکی احمد خاں صاحب کی سرپرستی اور جناب محمد عثمان صاحب کی ادارت میں نو دس مہینے سے شائع ہو رہا ہے۔ اسلامی حیات اجتماعیہ کے شعور کی بیداری اور موجودہ سیاسی اور معاشی مسائل پر اسلامی نقطۂ نظر سے بحث و تنقید اس رسالہ کے مقاصد ہیں۔ ہمارے سامنے اس وقت 'طلوعِ اسلام' کا تازہ ترین پرچہ ہے۔ جس میں متحدہ قومیت، افکار عالیہ، لامرکزیت، پیام اقبال اور قران کریم، وقت نما اور تفسیر اسرار خودی وغیرہ مضامین اور نظمیں مطالعہ کے قابل ہیں۔ مضامین کا انداز محققانہ اور عالمانہ ہے۔ موجودہ انقلابی دور میں مسلمانوں کو حیات اجتماعی کے مسائل سے آگاہ کرنا ہمارے خیال میں سب سے بڑی ملّی خدمت ہے۔ بعض عنوانوں کے ماتحت وقتی مسائل پر سنجیدگی اور متانت سے اظہار خیال کیا جاتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ 'طلوعِ اسلام' مقبولیت حاصل کرے گا۔ اور اسلام اور مسلمانوں کی خدمات اس کے ذریعہ سے انجام دی جائیں گی۔ مضمون نگاروں میں ہندوستان

کے مشہور اصحابِ قلم شامل ہیں۔ کتابت وطباعت دیدہ زیب اور کاغذ عمدہ ہے۔ شائقین مندرجہ بالا پتہ سے رسالہ سے منگائیں۔

بُرہان

سائز ۲۰×۲۶/۸ ضخامت ۸۰ صفحے، قیمت سالانہ پانچ روپے

پتہ :- مینجر صاحب رسالہ ’برہان‘ قرول باغ، دہلی

’برہان‘ ندوۃ المصنفین دہلی کا ماہانہ پرچہ ہے۔ خالص علمی اور مذہبی نقطۂ نگاہ رکھتا ہے اور اسی کے مطابق اپنے ناظرین کے سامنے مضامین پیش کرتا ہے۔ اس رسالہ کے جتنے نمبر اب تک ہماری نظر سے گذرے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ رسالہ اپنے مقاصد میں بہت کامیاب ہے اور مضمون نگاروں کا ایک مخصوص حلقہ اس کے زیر اثر ہے۔ مضامین کی نوعیت بلاشبہ عالمانہ ہے اور اُن کی افادیت سے کسی طرح انکار نہیں کیا جاسکتا۔ مولینا حامد انصاری کا مضمون اسلام کا نظریہ اجتماع، ڈاکٹر عبداللہ چغتائی کا مضمون عراق وعجم پر ہندوستانی فن کا اثر، مولینا خواجہ سید محمد علی صاحب کا مضمون ’وجود وثبوت باری پر ایک لمحۂ فکریہ‘، اور جناب مدیر صاحب کا مضمون مسلمانوں کے تعلقات غیر قوموں کے ساتھ، ستمبر ۱۹۴۰ء کے پرچہ میں قابل مطالعہ ہیں۔

ہماری دلی خواہش ہے کہ ’برہان‘ علم و مذہب کی صحیح خدمت میں پیش پیش ہو۔ ہمیں امید ہے کہ مولینا سعید احمد صاحب اکبر آبادی ایم اے فاضل دیوبند کی قابلیت ’برہان‘ کو کامیاب بنادے گی۔ کتابت وطباعت دیدہ زیب اور کاغذ چکنا ہے۔

سالنامہ ادبی دُنیا

سائز ۲۰×۲۶/۴ ضخامت ۲۷۶ صفحے، قیمت ایک روپیہ چار آنے

پتہ :- مینجر صاحب رسالہ ’ادبی دنیا‘ لاہور

رسالہ ’ادبی دنیا‘ لاہور کا مشہور ماہانہ رسالہ ہے۔ اس کے عام نمبر تو مفید اور دلچسپ ہوتے ہی ہیں لیکن اس کا سالنامہ اردو کے ادبی رسالوں میں خاص امتیاز رکھتا ہے۔ سب سے زیادہ خوشی اس بات کی ہے کہ مولوی منصور احمد صاحب مرحوم کے بعد موجودہ منتظمین نے نہ صرف رسالہ کو جاری رکھا بلکہ اس کی روایات کو بھی قابل ذکر طریقہ پر ترقی دی۔ یہ شاندار سالنامہ، جو اس وقت ہمارے سامنے ہے، ادب وعلم کا ایک دل پذیر مجموعہ ہے۔ افسانے، ڈرامے اور نظمیں سب کی سب معیاری ہیں۔ اس کا علمی حصہ بھی کسی علمی رسالہ کے معیار سے کسی طرح کم نہیں۔ تصاویر کا انتخاب خوب اور قابل داد ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اصحاب علم وادب اس رسالہ کی قدر کریں گے، جس کا کہ وہ حقیقتاً مستحق ہے۔ ہم جناب صلاح الدین صاحب بی اے اور جناب عاشق حسین صاحب بٹالوی کو اس کامیاب کوشش پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

عالمگیر کا خاص نمبر

سائز ۱۸×۲۲/۴ ضخامت ۲۲۰ صفحے قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

پتہ :- مینجر صاحب رسالہ ’عالمگیر‘ بازار سید مٹھا، لاہور

رسالہ عالمگیر، لاہور نے حسب معمول اپنا خاص نمبر شائع کیا ہے۔ جو مفید اور دلچسپ مضمونوں اور نظموں کا مجموعہ ہے۔ حافظ محمد عالم صاحب ایڈیٹر رسالہ ’عالمگیر‘ خاص نمبر کی اشاعت میں بڑی دوڑ دھوپ کرتے ہیں۔ اچھے مضمونوں کو حاصل کرنے، ان کو ترتیب سے شائع کرنے اور تصاویر کے انتخاب میں اب ان کو خاصی مشق ہوگئی ہے۔ اسی لئے عالمگیر کا خاص نمبر اپنے اندر بہت سی خوبیاں اور خصوصیتیں رکھتا ہے۔ ہم ہمدرد صحت کے ناظرین سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ اس نمبر کا ضرور مطالعہ کریں۔ رنگین اور یک رنگی بے شمار تصویریں اس نمبر کی زینت ہیں۔ کتابت وطباعت حسب معمول بہت اچھی ہے۔

مشعل سرحد

سائز ۲۰×۲۶/۸ ضخامت ۴۰ صفحے قیمت سالانہ تین روپے

پتہ :- گورنمنٹ ٹریننگ سکول، پشاور

رسالہ مشعل سرحد صوبہ سرحد کا تعلیمی رسالہ ہے جو دو سال سے وقت کی پابندی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ جناب مفتی عزیز الرحمٰن صاحب بی۔اے، پی۔ای۔ایس۔ اس رسالہ کے مدیر ہیں۔ رسالہ میں تعلیمی مضامین شائع کئے جاتے ہیں۔ ہمیں کئی مہینے سے اس رسالہ کو دیکھنے کا موقع مل رہا ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ رسالہ ترقی کر رہا ہے گو ترقی کی رفتار سست ہے۔ تاہم سرحد جیسے دور افتادہ صوبہ سے اس معیار کا بھی رسالہ نکالنا آسان نہیں ہے۔ رسالہ کی کتابت طباعت اچھی ہے۔ امید ہے کہ تعلیمی حلقوں سے اس کی ہمت افزائی کی جائے گی۔ طلباء کیلئے یہ رسالہ مفید ہے۔

معلومات

مالی پریشانیاں بدہضمی کا خاص سبب ہوتی ہیں

ڈاکٹر والٹر سی، ایلوریکس نے اپنے ایک تازہ مضمون میں بیان کیا ہے کہ عصبی سوءِ ہضم کے اسباب میں مالی دقّتیں سب سے زیادہ اہم سبب ہیں۔ ڈاکٹروں کے پاس روزمرّہ لوگ آتے ہیں جو فتورِ معدہ کی شکایت کرتے ہیں لیکن فی صدی پورے پچاس ان میں سے ایسے ہوتے ہیں کہ جن کو اتنی ضرورت دوا کی نہیں ہوتی جتنی کہ ایک بیش قرار آمدنی کی جو انہیں افلاس اور حاجت مندی کی اس مصیبت سے نجات دلاسکے کہ جس میں وہ گرفتار ہیں۔

عصبی نوعیت کے فتورِ ہضم کے بہت سے اسباب ہیں لیکن ان میں پہلے تھکان پریشان خیالی، ذکاوت حس، اور بے خوابی سب سے زیادہ عام سبب ہیں۔ ایک ناواقفِ فن شخص کو سب سے زیادہ اس بات کے جاننے کی ضرورت ہے۔ کہ عصبی نوعیت کا فتورِ ہضم کہ جس میں خود معدہ میں کوئی خاص خرابی نہ ہو بہت زیادہ عامۃ الورود ہے، اور اس سے کسی مریض کو کوئی حقیقی نقصان نہیں پہونچا کرتا۔

اکثر جب شکی مزاج کی پریشان خیال عورتوں سے یہ کہا جاتا ہے کہ نہ ان کے معدہ میں کوئی زخم ہے اور نہ پتّے میں پتھری تو ان کو حقیقتاً ایک مایوسی سی ہوتی ہے اور اکثر انہیں سخت غصہ آجاتا ہے۔ وہ کسی طرح اس بات کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتیں کہ جس تکلیف میں وہ مبتلا ہوتی ہیں وہ کسی عضوی خرابی کے بغیر بھی ہوسکتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ صبر کے ساتھ مہینوں تک ضبطِ نفس کی اس کشاکش میں پڑنے پر راضی ہی نہیں ہوتیں کہ جو ان کے علاج کے لئے ضروری ہے۔

ایسے بہت سے لوگ ہیں جنہیں اس بات کا تو یقین ہے کہ خوف کی وجہ سے ہاضمہ بگڑ جاتا ہے لیکن اس بات کے ماننے میں تامّل ہے کہ پریشانیاں اور دماغی الجھنیں بھی اس مرض کا باعث ہوسکتی ہیں کہ جس میں وہ مبتلا ہیں۔ لیکن وہ مانیں یا نہ مانیں، یہ ایک حقیقت ہے کہ ایک بیمار بچے کا غم، ایک بدمزاج بیوی یا خاوند سے پالا پڑجانے کی مصیبت اور گھر کے اخراجات کے لئے ناکافی آمدنی کی مستقل پریشانی ضرور بالضرور ہاضمہ کو خراب کردیا کرتی ہیں۔

عصبی فتورِ ہضم پیدا کرنے والے خوف بالعموم ناقابل لحاظ ہوتے ہیں اور خود مریض بھی اس حقیقت سے واقف ہوتا ہے۔ ابتداءً تو اس قسم کے خوف سے مغلوب نہ ہونا بہت ہی دشوار ہوتا ہے لیکن آہستہ آہستہ مریض ان پر غالب آنے لگتا ہے اور شفایاب ہوجاتا ہے۔

اس علاج یا تربیت کے دوران میں مریض کو ایک مہربان اور ہمدرد معالج سے بہت کچھ مدد مل سکتی ہے لیکن علاج کی کامیابی یا ناکامی کا دارومدار اس عزم کی استواری پر ہوتا ہے کہ جس سے مریض اپنے مرض کا مقابلہ کرنے کے لئے کھڑا ہو۔

مسکّن درد دوائیں سم قاتل ہیں

کارنیل یونیورسٹی کے میڈیکل اسکول کے ڈاکٹر کیری ایگلسٹن کے ایک اعلان نے دنیائے طب میں جو کہ مسکّن درد دوائیں استعمال کرنے کی عادی ہے تہلکہ ڈال دیا ہے۔ وہ اعلان یہ ہے کہ

"ایسپرین درد کو کم کرکے موت کے لئے راستہ کھول دیتی ہے۔ درد کے متعلق انسان کو غلط فہمی میں نہ رہنا چاہیئے۔ درد یقیناً ناخوشگوار کیفیت ہے لیکن اس کے اندر فوائد پنہاں ہیں۔ وہ حقیقتاً سرخ جھنڈی ہے جو قدرت اس غرض سے دکھاتی ہے کہ انسان کو معلوم ہوجائے کہ اُس کی جسمانی حالت صحیح نہیں ہے اور جسم کے اندر کچھ نہ کچھ خرابی واقع ہوگئی ہے۔ اب ایسپرین اس سُرخ جھنڈی کو گرادیتی ہے اور لوگوں کو یہ دلادیتی ہے کہ خرابی رفع ہوگئی اور سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہوگیا اور اکثر یہ اطمینان اس وقت دور ہوتا ہے کہ جب تدارک کا وقت گذر جائے۔

ہر سال لاکھوں مریض صرف اسی وجہ سے مرتے ہیں کہ وہ نمونیا یا دق یا امراض قلب میں مبتلا ہیں اور یہ ایسپرین ان کا درد دُور کر کے اُن کو اس فریب میں مبتلا رکھتی ہے کہ ان کی زندگی محفوظ ہے۔ وہ بیماری کی علامات پر پردہ ڈال دیتی ہے، وہ گلے آجانے کی تکلیف کو کم کر دیتی ہے اور اسی طرح وہ کھانسی اور خفیف سے سر کے درد کو بھی دور کر کے یہ احساس پیدا کر دیتی ہے کہ یونہی معمولی سی شکایت ہو گئی تھی اور قابل لحاظ کوئی چیز نہیں ہے۔ اسی طرح مرض کو موقع مل جاتا ہے کہ پوشیدہ ہی پوشیدہ اپنا کام کئے جائے اور اپنی گرفت اتنی مضبوط کر لے کہ پھر کسی طبیب سے بھی چارۂ کار نہ ہو سکے"

نمکیات جسم کے لئے کیوں ضروری ہیں؟

عام طور پر لوگوں کا خیال یہ ہے کہ ہمارے جسم کے فضلات خارج کرنے کے لئے سب سے بڑا اور خاص راستہ ہماری آنتیں ہیں لیکن فی الحقیقت ہماری آنتیں بدررو کی بجائے مکان کا خاص دروازہ ہیں کہ جس میں سے ہماری غذا گذرتی ہے۔

ہمارے جسم کے اندر ساختوں کے ضائع ہونے سے جس قدر فضلہ یا فاسد مادہ پیدا ہوتا ہے وہ تقریباً سب کا سب گردوں کے ذمہ ڈال دیا جاتا ہے کہ وہ اس کا اخراج کریں، اور جلد میں جو پسینے کی گلٹیاں ہوتی ہیں وہ اس کام میں ان کی مددگار ہوتی ہیں۔ گردوں کی راہ سے ان مادہائے فاسد کے اخراج کے وقت جسم کا سیال تو ٹھیلے کا کام دیتا ہے اور جسم کے نمکیات ٹھیلہ چلانے والے کا۔ اس لئے روزانہ دو سے تین آونس کی مقدار میں جسم کو یہ نمکیات خارج کرنے پڑتے ہیں اور ظاہر ہے کہ ان کی کمی روز کے روز پوری ہونی چاہئیے۔ جسم ان نمکیات کو اس شکل میں قبول نہیں کرتا کہ جنہیں ہم معدنی نمکیات کہتے ہیں۔ جسم کی ضرورت پوری کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ نباتاتی نمک کی شکل اختیار کریں اور اس مقصد کے لئے مہربان اور فیاض قدرت نے ہمیں نباتی دنیا عطا کی ہے جو کہ ان نمکوں کے بنانے کا کارخانہ ہے۔ خواہ ہم دودھ کی صورت میں ان کا استعمال کریں اور خواہ سبزیوں اور ترکاریوں کی صورت میں، بہرحال ہم جسم کو ایک ایسی صورت میں نمک مہیا کرتے ہیں کہ جو اس کے لئے قابل قبول ہو۔ موجودہ زمانے میں لوگ دودھ اور سبز ترکاریوں کا استعمال کافی مقدار میں نہیں کرتے اور اس لئے ان کے جسم میں نمک کی مقدار کم ہو جاتی ہے اور نمک کی کمی کے یہ معنی ہیں کہ بدن کا کوڑا کرکٹ پھینکنے کے لئے ٹھیلہ چلانے والا موجود نہیں ہے اور اس طرح فاسد مادے جمع ہوتے چلے جاتے ہیں۔

وٹامن "د" کے حاصل کرنے کا نیا طریقہ

ایک مدت دراز تک مچھلی کا تیل ہی بس ایک ذریعہ تھا کہ جس سے وٹامن "د" حاصل کر سکتے تھے وسکونسن کی ایک یونیورسٹی میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا تھا کہ وٹامن "د" جلد پر سورج کی روشنی کے اثرات سے بھی پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اب تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وٹامن کی پیداوار کا کہ جو بچوں کے جسمانی نشوونما کے لئے اس قدر ضروری ہے خاص ذریعہ ہی یہ ہے۔ اس وٹامن کے بغیر بچے اپنی خوراک سے چونا حاصل کر کے اپنی ہڈیوں کو نہیں دے سکتے اور جسم میں ضروری سختی پیدا ہو کر اعضاء کی شکل و صورت درست نہیں ہو سکتی۔

اب شکاگو کے ایک سائنس داں نے یہ اعلان کیا ہے کہ "ارگوسیٹرول" جو کہ اس شحمی مادے کا نام ہے کہ جس کی صورت وٹامن "د" اختیار کرتا ہے جب کہ اسے سورج کی مافوق البنفشی شعاعوں کے سامنے رکھا جائے یا بجلی کے ذریعہ سے پیدا شدہ انہی شعاعوں میں رکھا جائے، اس طرح بھی وٹامن "د" سے معمور کیا جا سکتا ہے کہ بجلی کی لہروں میں اسے رکھ دیا جائے۔

اخبار "نیویارک ٹائمس" رقمطراز ہے کہ اس طرح بجلی کی لہروں کی زد میں صرف نو منٹ رکھنے سے ایک ہوا سے خالی نلکی میں ٹھوس ارگوسیٹرول کی ایک تہ پیدا ہو سکتی ہے کہ جو وٹامن "د" سے لبریز ہو۔ بالکل ممکن ہے کہ وٹامن "د" کے حصول کا یہ نیا ذریعہ اس سے سہل اور آسان ثابت ہو کہ پرانے اسٹین بوک کے طریقہ کو چھوڑ کر اس مفید جزو غذا کو حاصل کرنے کا یہ نیا طریقہ اختیار کر لیا جائے اور وہ نسبتاً بہت سستا بک سکے۔

آنکھ میں تیزاب

چونے یا کسی اور کھار کی طرح آنکھ میں اگر تیزاب پڑ جائے تو وہ بھی اسی قدر تکلیف دہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کے علاج کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ آنکھ میں کھاری محلول ڈال کر تیزاب کو بے اثر کیا جائے۔ ایک بہت ہی اچھا اس کا علاج جو ہر وقت ممکن الحصول بھی ہے یہ علاج نل کا پانی ہے۔ ابتدائی طبی امداد کے طور پر اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں ہو سکتی کہ معمولی نل کے پانی سے خوب اچھی طرح آنکھ کو دھو دیا جائے اور یہ علاج آنکھ کے تقریباً سب صدموں کے لئے اچھا ہے خواہ وہ کسی سیال کے ذریعہ سے پہونچے ہوں یا دھوئیں کے ذریعہ سے۔ لیکن یہ بھی ٹھیک نہیں ہے کہ انجام کے متعلق شروع ہی سے کامل اطمینان کر لیا جائے

مزاحیات

برتھ کنٹرول

(از جناب کوثر صاحب چاندپوری)

کسی نے ایک ظریف سے، جو اردو میں عربی لب و لہجہ اور قاریانہ تکلفات کو غیر ضروری سمجھتے تھے، پوچھا چوہے کو ہندی، فارسی اور عربی میں کیا کہتے ہیں۔ فرمانے لگے ہندی میں تو تمہیں معلوم ہی ہوگا اس جانور کو "چُوا" کہتے ہیں اور فارسی میں "چوہا"۔ رہا عربی نام تو فارسی اور عربی میں بس اتنا ہی فرق ہے کہ ہائے ہوز، ہائے حطی میں بدل جاتی ہے یعنی عربی میں اس کو "چوحا" کہتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے ایک غریب اور کثیر العیال دوست کا مقولہ ہے کہ اگر مجھ سے سوال کیا جائے کہ شیطان کا اردو میں کیا نام ہے تو میں بے تکلف کہونگا "بچہ"! ۔ یا مجھ سے کہا جائے کہ حماقت کا انگریزی میں ترجمہ کرو تو میں جلی حروف میں لکھ دونگا "برتھ کنٹرول"! وہ کہتے ہیں "اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ میں بچوں کی تدریجی ترقی اور ان کے مستقبل سے غافل ہوں اور "برتھ کنٹرول" کی جائز حمایت سے گریز کرتا ہوں بلکہ واقعہ صرف اتنا ہے کہ بچوں کی نت نئی شرارتوں سے میرا ناک میں دم ہے اور "برتھ کنٹرول" کو اپنے تجربات کی روشنی میں ناممکن سمجھتا ہوں۔ اِدھر تو سال بھر تک اس مقصد کے لئے قیمتی دوائیں خریدتا ہوں، اُدھر ہر نئے سال کی آمد ایک نئے بچے کی ولادت کا پیام لے آتی ہے۔ جس کے خیر مقدم میں ایک طرف میں اقتصادی کمزوری کے باعث "صاحبِ فراش" ہو جاتا ہوں۔ دوسری طرف میرے غریب خانہ کی مطلق العنان "فرماں روا" اور مضبوط ڈکٹیٹر یعنی بیوی اپنے وسیع اختیارات کو بلکہ اس خاکسار اور فدوی کو بھی جاہل ملازمہ کے سپرد کر کے زچگی کی تاریک کوٹھڑی میں کم سے کم ایک مہینہ کے لئے بند ہو جاتی ہیں۔ جہاں نہ آفتاب کی شعاعیں اور ہوا کے جھونکے پہونچ سکتے ہیں، نہ میری رسائی ہو سکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ہندوستانی ملازمہ جو دل آزاری کے علاوہ ہر فن میں کامل ہوتی ہے، ایک چہیتے شوہر کے لئے ہمیشہ وبال جان اور لاڈلے بچوں کے حق میں نری "اینٹی پائیرین" ثابت ہوتی ہے۔ غریب شوہر تو اس کے ہاتھ کی کچی روٹیاں کھاتے کھاتے پندرہ دن کے اندر ہی ہسپتال کی نرسوں کی آغوش میں پہونچ جاتا ہے۔ رہے بچے تو وہ بے چارے بار بار اور وقت بے وقت باسی روٹیاں کھاتے کھاتے جو بدہضمی کا شکار ہوتے ہیں تو بلوغ سے پہلے کسی طرح نہیں پنپتے۔ کچھ انہیں مصائب کا نتیجہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں "برتھ کنٹرول" کو اس قدر اہمیت حاصل ہو گئی ہے کہ شادی کے بعد کسی نوجوان کا دل اس خواہش سے خالی نہیں ہوتا کہ اُس کی نازک اندام بیوی زچگی کے مصائب سے دوچار نہ ہو تاکہ حسن و جمال کی وہ خصوصیات جو قدرت نے اسے عطا کی ہیں شوہر کے مال و متاع کی طرح جلد ختم نہ ہوں۔ چنانچہ سامان آرائش کی فراہمی میں روپیہ برباد کرنے کی ساتھ ہی اس کا یہ مصرف بھی نکل آتا ہے کہ شادی ہوتے ہی بلکہ بعض صورتوں میں اس سے پہلے ہی اس قسم کی دوائیں خریدنی شروع کر دیتا ہے جو حوّا کی بیٹیوں کو ولادت کی تکلیفوں سے بچانے کے لئے مشتہر کی جاتی ہیں۔ اس کو ہر وقت یہی خطرہ لگا رہتا ہے کہ وہ جو بڑی تمناؤں کے بعد شوہر بنا ہے کہیں باپ نہ بن جائے یا جس دوشیزہ کو جوانی کے طوفان نے ازدواج کے سیلاب میں بہا کر غیر ارادی طور پر اہلیہ، بیگم یا مسز بنا دیا ہے وہ خدا نخواستہ کسی معصوم بچہ کی ماں ہو کر کہیں صرف "عورت" ہی نہ رہ جائے، جو بچہ کو دودھ پلانے، اس کا ہاتھ منہ دھلانے کے علاوہ دنیا میں کسی کام کی نہیں رہتی اور اماں یا اُمی کے سوا، اسے کسی اور خطاب کا مستحق نہیں سمجھا جاتا۔ اس احتیاط کا ایک مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ ابا جان کی اُس کمائی میں کسی بچہ کی شرکت گوارا نہیں کی جا سکتی جو حسن افزا غازوں، خوشبو دار منجنوں، اور قیمتی موزوں کے لئے قدرتاً وقف ہو چکی ہے، جس پر زمانۂ حال کی عورتوں کو وہی حق حاصل ہے جو سوڈٹین جرمنوں کو زیکو سلوویکیا کے ایک حصہ پر حاصل تھا۔ کاش قدرت اپنے پرانے اور اولین نظام کو تبدیل نہ کرتی اور جس طرح آغاز آفرینش کے وقت حوّا کی پسلیوں سے ولادت کے تمام مشکل مراحل طے ہو جایا کرتے تھے عہد حاضر کی سہولت پسند عورتیں بھی، جو ولادت کی روح فرسا تکلیف کے سوا دنیا میں سب کچھ برداشت کرنے کو تیار ہیں، اس آفت میں مبتلا نہ ہوتیں کہ ہر سال اُن کے بطن سے ایک بچہ یا بچی اور بعض صورتوں میں متعدد بچے یا بچیاں پیدا نہ ہوا کرتیں۔ لیکن قدرت بھی بڑی ستم ظریف ہے اس نے قطعی طے کر دیا ہے کہ عورت بیوی بن جانے کے بعد ماں ضرور بنے گی۔ چاہے وہ اس حادثہ سے کتنا ہی بچنا چاہے اور چاہے اس

مرتبہ تک پہونچنے کے لئے پیٹ پر ایک بڑا اپریشن کرانے ہی کی ضرورت کیوں نہ پیش آئے"!

بچہ شرارت، غل شور، اور ہنگامہ و واویلا کے جس مجموعہ کا اصطلاحی نام ہے اس کی تاریخ تو ضرور اسی قسم کی ہے کہ اگر اُسے دنیا سے معدوم نہ کیا جائے تو آیندہ کے لئے اُس کی پیدائش کو تو روک ہی دیا جائے اور یہ اُن کی انہیں حرکتوں کا انجام ہے کہ بعض اوقات اچھے خاصے متین اور سنجیدہ باپ بھی یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ برتھ کنٹرول کے سلسلہ میں کوئی یقینی نسخہ یا دوا مل جائے تو ہم بھی کم سے کم آیندہ کے لئے ان شیطانوں کو اپنے گھر میں جنم نہ لینے دیں۔ بھلا غضب خدا کا جن بچوں کی یہ کیفیت ہو کہ وہ روشنائی سے بھری ہوئی دوات پکتی ہوئی ہانڈی میں انڈیل دیں اور غریب باپ کے فاؤنٹن پن سے پاجامہ میں کمر بند ڈالنے کا کام لیں ان کی پیدایش کے سلسلہ لامتناہی کو روکا نہ جائے تو اور کیا کیا جائے۔ اب تو دو صورتوں میں سے بس ایک ہی صورت ہو سکتی ہے یا تو گھر میں سوا انک کی شیشیاں اور فاؤنٹن پن ہی رہ سکتے ہیں یا بچے۔ اسی طرح مغرب پرست عورتوں کے سینہ میں جذباتِ محبت والفت ہی پرورش پا سکتے ہیں یا ان کی کوکھ میں "چھوٹے میاں" شرارت اور نافرمانی کے دیوتا، پیر پھیلا کر نو مہینے کی طویل مدت تک آرام فرما سکتے ہیں، جن کے عالم وجود میں آجانے سے بے چاری ماں میں نہ تو شان دلربائی باقی رہتی ہے نہ اعجازِ دل کشی کا کہیں پتہ لگتا ہے۔ یہ سارے کرشمے دودھ بن کر بچّہ کی غذا بن جاتے ہیں۔ دونوں کام ایک ساتھ کبھی انجام نہیں پا سکتے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ برتھ کنٹرول کی مقبولیت اور ہر دل عزیزی اب یہاں تک ترقی کر گئی ہے کہ ریڈیو اور گراموفون کے سُریلے گانوں کے ساتھ ساتھ اب ہر گھر میں اس کا چرچا ہے۔ اور ننانوے فی صدی مرد اور عورت ایسے ہیں جو کسی حال میں بھی قدرت کو اس کے حسب منشاء اولاد پیدا کرنے کی آزادی دینے پر تیار نہیں ہیں۔ وہ دن رات قدرت کے خلاف اُن باغیانہ سازشوں میں مصروف رہتے ہیں جو "برتھ کنٹرول" کے نام سے موسوم کی جاتی ہیں۔ لیکن قدرت بھی آخر قدرت ہے۔ وہ کوئی بادشاہ یا فرماں روا تو ہے نہیں کہ رعایا اُس کے مقابلہ میں ترکِ موالات اور ستیہ گرہ یا مقاومت مجہول کے نئے نئے اسلحہ سے آراستہ ہو کر قانون میں اپنی مرضی کے موافق ترمیم کرالے۔ وہ پھر قدرت ہے، جو نہ ستیہ گرہ کرنے والوں کی پروا کرتی ہے نہ بھوک ہڑتال سے دم توڑنے والے مفلسوں کی بے چارگی پر پسیجتی ہے، نہ ہیضہ اور طاعون کی وبا سے متاثر ہوتی ہے۔ اس نے عورت کی پسلی تک سے بچے نکال ڈالے ہیں۔ وہ بیل میں بھی دودھ دینے کی استعداد پیدا کر کے گائے کا یہ غرور توڑ دیتی ہے کہ یہ دودھ دینے اور پلانے کی شفقت مادری میرے ہی حصہ میں آگئی ہے اور آج کل تو قدرت نے اکثر مردوں کو عورت اور بیشتر عورتوں کو مرد بنا کر ایک زبردست انقلاب کا آغاز کر دیا ہے۔ وہ عورت اور مرد کی ان سازشوں سے ہمیشہ باخبر رہتی ہے اور جب اس کا جی چاہتا ہے اس بغاوت کا انتقام بھی لے لیتی ہے، جس کا ایک عبرت ناک قصہ اس وقت سُن لیجیے:-

مغربی طور وطریق کا ایک جوڑا، جو حال ہی میں ازدواج کی طلائی زنجیروں میں جکڑا گیا تھا، "ماہِ عسل" (ہنی مون) منانے کی غرض سے کشمیر کی فردوس میں داخل ہوا۔ مگر یہ کھٹکا اور غم انھیں اس جنتِ ارضی میں بھی ستاتا رہا کہ ایک حسین وجمیل دوشیزہ جو زمانہ کی نیرنگی اور انقلاب سے بیوی بننے کی توہین برداشت کر چکی ہے کہیں "ماں" نہ بن جائے اور ایک نوجوان، تندرست اور نہایت "عقلمند بے وقوف" جو اپنی ناتجربہ کاری سے شوہر ہو گیا ہے کہیں "باپ" بن کر اپنی رہی سہی سنجیدگی اور دانشمندی بھی نہ کھو بیٹھے۔ اس خطرہ کے پیش نظر دونوں خلوت و محبت میں، جہاں مسرت وانبساط، اور کیف ونشاط کے سوا کسی اور جذبہ کی گنجایش نہ ہونی چاہیئے تھی، مصروف گفتگو تھے، کہ بچّہ کا خطرناک تصوّر شیطان بن کر یا شیطان بچہ کے تصور کی شکل میں وہاں داخل ہوا۔ بیوی نے میز پر رکھے ہوئے ایک اخبار میں "برتھ کنٹرول" کی ایک دوا کا اشتہار دیکھ کر فرمایا "آپ نے یہ اشتہار بھی پڑھا ہے؟"... شوہر صاحب اس خیال سے کہ بیوی روزانہ اخبارات میں اشتہار دیکھ کر کسی نہ کسی قیمتی چیز کی فرمایش کر دیا کرتی ہیں اور جو اس وقت میں برتھ کنٹرول کے مقابلہ میں اخبار کنٹرول کے ذرائع پر زیادہ غور کر رہے تھے ذرا چونک کر بولے، یا بول کر چونکے... "اشتہار! اشتہارات تو اکثر جھوٹے ہوتے ہیں!"

"یہ اس دوا کا اشتہار..... جھوٹ سچ کا فیصلہ کرنے ہی کے لئے تو آپ سے پوچھ رہی ہوں"

"جی ہاں!....... دیکھا ہے اس کی ضرورت تو ہے مگر جھوٹا ہے یہ اشتہار!"

"آپنے کیونکر سمجھ لیا جھوٹ ہے؟"

"اوّل تو قیمت زیادہ ہے اس لئے جھوٹ سمجھنے کو جی چاہتا ہے، پھر دیکھئے نا! پتہ ہی میں لکھا ہے، موہن اینڈ سنس، اگر

اشتہار بالکل صحیح ہوتا تو موہن کا بیٹا ہی کیوں پیدا ہوتا،...... دہوکہ بازی ہے، جب خود موجد ہی کے ہاں بیٹا موجود ہے تو پھر اس کی کیا ضمانت ہے کہ استعمال کرنے والوں کے یہاں اولاد پیدا نہ ہوگی؟' یہ بھی کوئی بات ہوئی۔ بہت ممکن ہے بیٹا پہلے پیدا ہوچکا ہو یا اس کی بیوی کوئی مشرقی قسم کی جاہل عورت ہو جو ایمان کھوکر بھی اولاد کی دولت کے لئے دامن پھیلا دیتی ہے۔ اور چاہے اُس کی چھاتیوں میں دودھ نہ پیدا ہو مگر وہ سالانہ ایک بچہ بنانے میں کبھی دریغ نہیں کرتی...... آپ کچھ ہی کہیں میں ضرور منگاؤں گی اس دوا پر میرا تو اعتقاد جم گیا اس پر'

'یہ اور بات ہے۔ پھر منگا لیجئے نا اور قیمت اس کی ہے تین روپے'

'مگر!......'

'مگر کیا؟...... کوئی اور شبہ ہوا آپ کو؟'

'جی نہیں شبہ تو نہیں ہے میں یہ کہنا چاہتا ہوں یعنی اس قدر عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ گراں بہت ہے اگر سال میں بارہ شیشیاں ہی خریدی گئیں اس دوا کی تو یہ تو بچہ سے بھی زیادہ مہنگی پڑے گی۔

'تندرستی کے لئے سب کچھ کیا جاتا ہے۔ آدمی اسی لئے کماتا ہے کہ اُسے اپنی جان کی حفاظت پر صرف کرے۔ جو ایسا نہیں کرتے وہ بخیل اور بدقسمت ہوتے ہیں'

'جی ہاں تو منگا لیجئے'

دوا منگائی گئی اور مسلسل تین چار مہینے تک منگائی جاتی رہی۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ دوا قطعاً بیکار رہی اور بیوی صاحبہ کی تندرستی اور اُن کے حسن عالم سوز کی زوال و انحطاط کا وہ خطرہ لاحق ہوگیا ہے جس سے بچنے کے لئے یہ ساری تدابیر کی جارہی تھیں اس جانگسل حادثہ کا یقین ہوتے جنت کشمیر سے قدرت کے یہ دونوں نافرمان، جو مسلسل پانچ چھ مہینے تک گیہوں کھاتے رہے تھے، ایک دم فرار ہوگئے۔ بیوی گوشہ نشین ہوگئیں اور شوہر باپ بننے کی ذمہ داری کو محسوس کرکے تلاش معاش کے لئے روانہ ہوگئے۔ وہ ایک جگہ پہونچ کر ملازم ہوئے ہی تھے کہ تار پہونچا کہ گذشتہ رات اُن کے ہاں دو بچے پیدا ہوئے ہیں۔

بس نہ پوچھئے میاں کی پریشانی اور سراسیمگی کا حال، کہنے لگے "دو! یا اللہ یہ دو کہاں سے آئے، بیوی تو ایک ہی ہے ایک تو اتنی جلدی پھر اکٹھے دو! کم بخت موہن اینڈ سنس! یہ دہوکہ بازی اس قانونی عہد میں یہ فریب، کھلا ہوا خطرناک فریب[1]!'

انہوں نے تار کا جواب بعد میں دیا پہلے موہن اینڈ سنس کو ایک لمبا چوڑا خط تحریر فرمایا جس میں ان کی ایجاد کی ہوئی دوا کو غلط، بیکار فضول اور بے سود بتاکر ان سے تاوان وصول کرنے کی دھمکی دی گئی تھی اور تنبیہہ فرمائی گئی کہ دوا کی پوری قیمت جلد واپس نہ کی گئی تو اخبارات میں اس کھلے ہوئے فریب کے متعلق مضامین شائع کئے جائیں گے۔ موہن اینڈ سنس سمجھتے تھے کہ برتھ کنٹرول کی امداد چاہنے والے چاہے کتنے ہی دولت مند ہوں عقل مند بالکل نہیں ہوتے۔ اُن کی بے وقوفی کا سب سے بڑا سبب یہ تھا کہ موہن ایسی دوا کی تجارت سے ہزاروں روپے پیدا کرچکے تھے۔ انہوں نے بڑی سادگی سے جس میں تاجرانہ چالاکی اور تجربہ کاری شامل تھی لکھا 'جناب اس دوا کا دس ہزار عورتوں پر تجربہ کیا جاچکا ہے اس کے اسے مشتہر کیا گیا ہے۔ ہزاروں تصدیقین دفتر میں موجود ہیں۔ یہ حادثہ اصل میں دوا کی بے اثری کی بنا پر نہیں ہوا بلکہ آپ کی بیوی کی غلطی سے ہوا۔ اُن کے جسم کی ساخت ہی ایسی ہے۔ وہ تو خدا کا شکر کیجئے کہ آپ مسلسل دوا استعمال کراتے رہے ورنہ ہمارے ڈاکٹر کا خیال ہے کہ آپ کی بیوی کے کم سے کم چار بچے پیدا ہوتے'

دیکھا آپ نے قدرت کا انتقام اور اُس کی ستم ظریفی، اور اُس سے بغاوت و سرکشی کا انجام اگر لطف یہ ہے کہ یہ بے وقوف شوہر موہن اینڈ سنس کی دوا اب بھی استعمال کرارہے ہیں اس خیال سے نہیں کہ اب بچے پیدا نہ ہوں بلکہ اس خوف سے کہیں آیندہ سال واقعی چار بچے معرض وجود میں نہ آجائیں۔ کیوں کہ دونوں کو اپنی اپنی استعداد بچہ سازی سے کچھ اسی قسم کے شبہات ہوگئے تھے۔ اس واقعے سے دو ہی نتیجے اخذ کئے جاسکتے ہیں یا تو قدرت واقعی انتقام کی عادی ہے یا بچوں اور شیطان میں جیسا کہ عام طور پر مشہور ہے کوئی فرق نہیں ہے۔

---

[1] اشتہاری ادویہ کی اس بے اثری بلکہ خلاف اثری کے پیش نظر ہمدرد دواخانہ کی جماعت اطبا نے ایک کامیاب دوا برتھ کنٹرول کی "مانعی" کے نام سے ایجاد کی ہے، جو یقیناً مفید اور کامیاب ہے۔ کوثر

قدیم مشرقی طب

از جناب ڈاکٹر اسلم عمر صاحب

اگست ۱۹۳۸ء کے انڈین میڈیکل گزٹ میں انگلستان کے ایک محقق طبیب اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں: کہ موجودہ تحقیق کے مطابق یونان اپنے طبی علوم کے لئے فینیشیا (ساحلی علاقہ شام) بابل، سومیر اور مصر کا ممنون ہے جہاں پانچ ہزار سال پیشتر تہذیب و تمدن اوج کمال پر تھے، وادی سندھ سے بھی یونان نے طب میں استفادہ کیا ہے۔ مصر نے تہذیب و تمدن کی تعلیم سمرانیوں سے حاصل کی، سومیر بابل کے دو حصوں میں سے ایک کا نام تھا، بابل دکلدانیہ میں آج سے چھ ہزار سال پیشتر تعلیم و تہذیب اعلیٰ درجہ پر تھی، یونانیوں کا عروج اسکے تین ہزار سال بعد ہوا، یعنی دنیا کے جس خطہ پر انسانی آبادی کی ابتدا ہوئی تھی، (جو تقریباً دس ہزار سال کے بعد آدمؑ کی دسویں پشت نوحؑ کے زمانہ میں ایک مرتبہ قریب قریب ختم بھی ہوگئی تھی، لیکن اس کی نشاۃ ثانیہ پھر وہیں ہوئی) وہیں سے تہذیب و تمدن تعلیم وغیرہ کا بھی آغاز ہوا اور اس نے اتنی ترقی کی، کہ ٹوائیلٹ یعنی سنگار کے موجودہ تکلفات بھی سمرانیوں میں موجود تھے۔

اسلامی آرین نسل بحیرۂ خضر کے مشرق سے نکلی اس کی ایک شاخ ایران وقاف میں آباد ہوئی اور دوسری جنوب و مشرق کی طرف حملہ آور ہوکر دریائے سندھ کے پورب میں قیام پذیر ہوئی، قدیم ایرانی زبان زند میں "س" اور "ھ" ایک دوسرے سے بدل جاسکتے ہیں" اس لئے یہ لوگ ہندو کہلائے۔

اس موقع پر ایک یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ آرین نسل حضرت نوح کے لڑکے یافث کے بڑے بیٹے ماجوج کی اولاد میں سے تھے جو منگولیا میں آباد تھے، (ماجوج معرب ہے میگوگ کا، میگوگ، منگول) یہ عجیب بات ہو کہ تمام مذاہب اور تمام قدیم تہذیبیں عرض البلد درجہ ۳۵ کے آس پاس ظاہر ہوئیں، آریوں کے ویدوں کو برہمانے پندرہ سو سال قبل مسیح لکھا جن میں سب سے بڑی اتھروید ہے، اور امراض کو دور کرنے والے گنڈوں، منتروں، تعویذوں کی کتاب ہے، پھر ایرویدکو لکھا اور دھنونتری کو پیدا کیا، اس کا شاگرد شسرت ایک بہت بڑا سرجن اور چرک بہت بڑا طبیب تھا۔ آنکھ کے موتیا کا سیتون والا علاج شسرت ہی کی ایجاد ہے، وہ مڈویفری (علم القابلہ) کا بھی عالم اور جنین کی مختلف حالتوں سے واقف تھا۔ اس نے حاملہ عورتوں کی موت کے بعد پیٹ چاک کرکے بچوں کو نکالا ہے، اگرچہ یہ آپریشن اس سے بھی قدیم زمانہ کا ہے اسکے زمانہ میں "آپریشن روم" مخصوص ادویہ کے بخور سے معطر کیا جاتا تھا، سرجن کو سر اور چہرہ کے بال چھوٹے رکھنے پڑتے تھے، آپریشن کے وقت وہ بخور سے بسایا ہوا لباس پہنتا تھا آپریشن سے پہلے مریض کو "سموہنی" سنگھائی جاتی تھی، چرک کی شان بقراط کی سی تھی۔ سب سے پہلے معدنی ادویہ سے اسی نے کام لیا، بھپارہ ضیق النفس کے لئے دھتورہ کے سگریٹ، دانتوں کے لئے برش اور متعدد منجن اس نے ایجاد کئے تھے، ہندوستان کے علم طب کا زوال برہمنوں کی تنگدلی اور تنگ نظری سے ہوا، ان لوگوں نے اس علم کو بھی صرف اپنی قوم کے لئے مخصوص و محفوظ کرکے سرجری کو ممنوع کردیا۔ اور علاج میں منتروں اور تعویذوں کو داخل کیا۔ سرجری کی بربادی میں رہی سہی کسر کو بدھ مت نے پورا کردیا۔ لیکن انہوں نے طب کی دوسری شاخ کی بڑی آبیاری کی، حفظان صحت پر خاص توجہ کی، انسانوں اور جانوروں کے لئے اسپتال قائم کئے، شاہراہوں پر ہر دس موضعوں کے لئے ایک طبیب و دواخانہ کا اہتمام تھا، اشیائے خوردنوش میں آمیزش کو جرم قرار دیا، جڑی بوٹی کے باغات لگائے۔

یونان کی طب کو جب شمالی حملہ آوروں نے اسکی تمام دوسری اچھی چیزوں کے ساتھ برباد کردیا، تو قدرت کی مرضی سے یہ گہوارہ ایک مرتبہ پھر مصر و شام میں قائم ہوا، اندلس کے اسلامی دور میں قرطبہ نے کتنے مشہور طبیب پیدا کئے، الزہراوی، ابن زہر کا کیا مرتبہ تھا۔ خلفائے عباسیہ کی توجہ نے اس زمین کو آسمان تک پہونچا دیا، رازی، علی عباس، اور ابن سینا اس دور کے آسمان طب کے درخشاں ستارے تھے۔ ابن سینا کی ذات دسویں سے پندرھویں صدی تک کے دور میں عدیم النظیر تھی جو بقراط کے بعد سب سے بڑا درجہ رکھتی ہے۔ عربوں نے مغرب کو ایک ہزار سال تک طب و دیگر علوم میں درس دیا ہے۔ (معارف)

مصر میں انسداد تپ دق

از جناب ڈاکٹر ایم ایس ۔ اباز آبے ۔ قاہرہ (مصر)

" وزارت صحت عامہ مصر کے انڈر سکرٹیری صاحب نے ہماری درخواست پر ڈاکٹر ایم ۔ ایس ۔ اباز آبے کا یہ پُراز معلومات مقالہ ارسال فرمایا ہے جس سے مصر میں دق کی رفتار اور اسکے انسداد کے ذرائع پر روشنی پڑتی ہے ۔ اُمید ہی کہ ناظرین ہمدرد صحت اسے دلچسپی سے پڑھیں گے ۔ ہم وزارت صحت عامہ کے نہایت شکرگذار ہیں کہ اس نے ہماری درخواست کو قبول کیا " (ہمدرد صحت)

یہ بات مسلّمہ ہی کہ مصر میں بھی مرض دق کم و بیش اسی قدر پھیلا ہوا ہے جس قدر یورپ کے کسی اور ملک میں ، تاریخی اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو قدیم اہل مصر میں بھی یہ مرض پایا جاتا تھا جس کا ثبوت مُمّی نمبرا کے معائنہ سے ملتا ہے ۔

سل کے متعلق اب یہ حقیقت واضح ہو چکی ہے کہ یہ مرض تہذیب و تمدّن کا مرض ہے اور چونکہ مصر بھی ایک قدیم ملک ہی جس کی تہذیب ایک عظیم الشان دورِ تہذیب سے وابستہ ہے ۔ اس لئے یہ اندازہ کچھ مشکل نہیں ہے کہ دق مصر میں قدیم ترین زمانہ سے موجود ہے

امراض وصحت عامہ کے ایک حالیہ جائزہ کے مطابق مصر کے بڑے بڑے شہروں مثلاً قاہرہ اور سکندریہ میں بالغ عورتوں اور مردوں میں ۱/۵ پُرانے ٹیوبرکولین مادہ کا اثباتی ردِّ عمل ۹۶ فیصدی ہے ۔ ۱۵ سال کی عمر سے کم کے بچوں میں ۶۰ فی صدی ہے ۔ قصبات و دیہات میں یہ تناسب کم ہے مگر جوں جوں ملک میں ریل ، موٹر ، بس اور دیگر جدید ذرائع رسل رسائل بڑھ رہے ہیں اس مرض کے جراثیم بھی دیہات میں اسی قدر بڑھ رہے ہیں

صحت عامہ مصر کے پُرانے کام کرنے والوں کی نظر سے جراثیم دق کی ترقی ایک مُدت تک پوشیدہ رہی ۔ کیونکہ یہ غلط خیال قائم ہو گیا تھا کہ چونکہ یہاں ہر وقت دھوپ رہتی ہے اس لئے جراثیم دق زندہ نہیں رہ سکتے ۔ لیکن جدید انکشافات نے مصر میں دق کی وسعت ثابت کر دی ہی جن جگہوں پر غیر صحت بخش حالاتِ زندگی اور افلاس وغیرہ موجود ہیں وہاں مرض دق کثرت سے پایا جاتا ہی ۔

مصر کی آبادی بہت تیزی سے ترقی کر رہی ہے ۔ یعنی پچھلے تیس سال میں دُگنی ہو گئی ہے ۔ دریائے نیل کی وادی میں آبادی کی بڑھتی ہوئی رفتار صحت عامہ کا ایک اہم مسئلہ بن چکا ہے ۔ بالائی نیل کی وادی میں جہاں دوآبہ ہے ، فی مربع میل ۱۱۸۰ ، آدمیوں کی اوسط آبادی پائی جاتی ہی بلجیم کے بعد غالباً سب سے زیادہ گنجان آبادی اگر کسی خطۂ عالم پر ہے تو وہ مصر ہے ۔

دق میں مبتلا مریضوں اور ان اموات کے قابل یقین اعداد و شمار حاصل کرنے کے ذرائع فی الحال موجود نہیں ہیں ۔ اس بارہ میں صرف شفاخانوں کی رپورٹیں اس مرض کی کیفیت بتاتی ہیں ۔ اس لئے صحیح صحیح اعداد بتانا دشوار ہے ۔ مثال کے طور پر قاہرہ کی تین ڈسپنسریوں نے حسب ذیل معلومات فراہم کی ہیں :

سپتیہ ڈسپنسری :۔ یہ شفاخانہ ۱۱ر فروری ۱۹۲۹ء کو جاری ہوا ، اور اس نے ۳۷۷۸ مریضوں کی رپورٹ کی ہے یہ اعداد نومبر ۱۹۳۶ء تک کے ہیں ۔ اور دو نگرانوں نے ، جو اس ہسپتال میں جاتے تھے ، ۱۹۳۵ء کے آخر تک ۹۴۴ اموات دق کی اطلاع دی ہی ۔

مبتدیان ڈسپنسری :۔ یہ شفاخانہ یکم نومبر ۱۹۳۰ء میں کھولا گیا تھا اور نومبر ۱۹۳۶ء تک ۴۰۵۰ مریضانِ دق کی اطلاع دیتا ہی ۔ اور ۱۹۳۵ء تک ۲۰۸ اموات کی اطلاع دیتا ہی ۔

خلیفہ ڈسپنسری :۔ یہ شفاخانہ ۲۵ مئی ۱۹۳۵ء میں جاری کیا گیا تھا ۔ نومبر ۱۹۳۶ء تک یہاں دق کے ۶۰۹ مریض آئے اور ۱۹۳۵ء کے آخر تک ۱۶ ، اموات ہوئیں ۔

منصورہ ڈسپنسری :۔ یہ شفاخانہ ۲۹ر اپریل ۱۹۲۹ء میں جاری ہوا ۔ نومبر ۱۹۳۶ء تک یہاں ۲۲۱۸ مریضان دق آئے اور اواخر ۱۹۳۵ء تک ۹۲ اموات ہوئیں ۔

طنطاح ڈسپنسری:- یہ شفاخانہ ۲۱ اگست ۱۹۳۳ء میں جاری کیا گیا تھا اور اس نے نومبر ۱۹۳۶ء تک ۱۱۰۹ مسلولین کی رپورٹ دی ہے اواخر ۱۹۳۵ء تک ۵۴ اموات ہوئیں۔

اسیوت ڈسپنسری:- یہ شفاخانہ ۸ فروری ۱۹۳۶ء میں جاری ہوا اور نومبر ۱۹۳۶ء تک اس میں ۱۹۰ دق کے مریض آئے۔

یہ تمام مریض اپنی مرضی سے ان شفاخانوں میں آئے تھے۔ پرائیویٹ ڈاکٹروں اور مطبوں سے دق کے مریضوں کی کوئی اطلاع نہیں آتی۔ چھ شفاخانوں نے ۲۰۰۱ مریضوں کی اطلاع دی ہے اور یہ صرف ایک سال کے اعداد و شمار کا حال ہے۔ اس سے مصر میں دق کی وسعت کا کچھ نہ کچھ حال معلوم ہو سکتا ہے۔ یہ مریض ملک کے تمام گوشوں سے آتے ہیں جیسا کہ ڈاکٹر عبد الرؤف نے ایک نقشہ کے ذریعہ سے ظاہر کیا ہے۔ یہ ان مریضوں کا نقشہ ہے جو حلوان صحت گاہ میں آتے رہے ہیں۔

مصر میں انسدادِ سل و دق کے ادارے

انسداد دق کے پروگرام میں یہ چیز شامل ہے کہ یہ ہر صوبہ کے دار الحکومت اور پھر رفتہ رفتہ ہر مرکزی شہر اور قصبہ میں ایک ایک شفاخانہ دق ضرور قائم کیا جائے۔ جہاں جہاں ایسے شفاخانے قائم ہو چکے ہیں ان میں عکس ریز کے آلات اور تھوک اور فضلہ کی خوردبینی اور کیمیاوی تحقیق کے لئے مختصر معمل (لیبارٹیری) بنائی گئی ہے۔ ان شفاخانوں میں کام کرنے والے ڈاکٹر بھی دق کے ماہر ہی رکھے جاتے ہیں اور انہیں اس کام کا مخصوص تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ ٹریننگ کے بعد یہ کام بطریق احسن انجام دیتے رہتے ہیں۔

بہت سے ایسے ڈاکٹروں کو مصر کی صحت گاہ (سینے ٹوریم) میں رہ کر اس کام کی خاص ٹریننگ حاصل کرنی پڑتی ہے۔ اُمید ہے کہ آئندہ اعلیٰ طبی افسر انسدادِ دق کے لئے جلد حاصل ہو سکیں گے جو ان ڈسپنسریوں میں، جو اس مرض کی روک تھام اور علاج کا بہت اچھا کام کر رہی ہیں، مقرر کئے جا سکیں گے۔

ہر شفاخانہ میں دو نرسیں ہوتی ہیں جو صبح ہی سے اپنے فرائض کی انجام دہی میں لگ جاتی ہیں۔ مثلاً مریضوں کا حال لکھنا، ریکارڈ تیار کرنا، عکس ریز کی تصویریں فائل کرنا، اور دیکھ بھال کے دوسرے کام۔ ہفتہ میں چار بار یہ نرسیں مریضوں کے گھر پر بھی جاتی ہیں۔ آرام، علاج اور غذا وغیرہ کے بارے میں انہیں مشورہ دیتی ہیں۔ تھوک وغیرہ کے بارے میں احتیاط کرنے کی ہدایت کرتی ہیں اور اس بات کی خاص طور پر دیکھ بھال کرتی ہیں مریضوں کو گھروں میں رکھنے کے لئے جو اگالدان دئے جاتے ہیں ان کا صحیح استعمال کیا جاتا ہے یا نہیں۔ جہاں تک ممکن ہو سکتا ہے اس کا انتظام کیا جاتا ہے کہ مریض اپنے بچوں سے علیحدہ رہیں۔ نگرانی کا کام کرنے والوں پر ایک بڑا ڈاکٹر کام کرتا ہے اور ان کے کام کی دیکھ بھال کرتا ہے اور کم از کم ایک بار ضرور ہر مریض کو دیکھنے جاتا ہے۔ صحت عامّہ کے نگرانوں کا یہ بھی فرض ہے کہ جن لوگوں اور مریضوں کو مریضانِ دق چھوتے ہیں یا جن تک ان کے جراثیم پہونچ سکتے ہیں ان کو ڈسپنسری میں لا کر معائنہ کرائیں۔ ۱۵ سال سے کم عمر کے بچوں کو من ٹوکس کے طریقہ امتحان سے جانچا جاتا ہے۔ جن مریضوں کے جسموں میں اثباتی ردِ عمل جراثیم کا پایا جاتا ہے، ان کا عکس ریز کے ذریعہ سے فوٹو لے کر دیکھا جاتا ہے۔ بہت سے مدقوق بچوں کے مرض کا پتہ اس طریقہ سے چلایا گیا۔ تحقیق مرض کے بعد یہ بات معلوم کی جاتی ہے کہ اس نے مرض کی چھوت کہاں سے حاصل کی۔ اکثر بڑی عمر کے لوگ تفتیش و تحقیق سے بچ جاتے ہیں۔ اس لئے خاص طور پر اُن کا سُراغ لگانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

دق کے مریضوں کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ سب سے پہلے ان مریضوں کی ایک فہرست بنائی جاتی ہے جو صحت گاہ میں داخل کئے جانے کے قابل ہوتے ہیں۔ اور جن کا مرض زیادہ بڑھ گیا ہو۔ ان کا علاج انکے گھروں پر ہی کیا جاتا ہے۔ اور نرس اکثر اس کے گھر جاتی رہتی ہے۔ کبھی کبھی بڑا ڈاکٹر بھی جا کر معائنہ کرتا ہے۔ مریض کا کوئی رشتہ دار شفاخانہ سے دوا لینے آتا ہے۔ مجھے افسوس کے ساتھ یہ بات ظاہر کرنی پڑتی ہے کہ زیادہ خطرناک اور خراب حالت کے مریضوں کے لئے علیحدہ پلنگوں کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ قاہرہ کی تین ڈسپنسریوں میں ۱۷۵۷ مریضوں کی رپورٹ ہوئی تو ان میں سے صرف ۵۰۱ مریض صحت گاہ فواد، حلوان میں بھیجے جا سکے ۱۲۵۶ مریض زیادہ خطرناک نکلے اور انہیں گھروں پر علاج کرانے پر اکتفا کرنا پڑا۔

ان شفاخانوں میں کام تقریباً ان ہی اصول پر کیا جاتا ہے جو یورپ میں مروج ہیں۔ مگر یورپ کے مقابلہ میں یہاں کام کی راہ میں بہت سی رکاوٹیں بھی ہیں۔ دق کے مریض عموماً مفلس یا متوسط درجہ کے لوگ ہوتے ہیں۔ عموماً نوجوان طبقہ اس کا زیادہ شکار ہوتا ہے۔ ۸۸ فی صدی مریض ۱۵ اور ۴۰ سال کی عمروں کے درمیان ہوتے ہیں۔ اور اکثر و بیشتر یہی ہوتا ہے کہ مریضان دق اپنے خاندان کے تنہا کفیل ہوتے ہیں۔ ان کے بیمار ہو جانے سے سارے

گھرانہ کو افلاس و تنگ دستی سے دوچار ہونا پڑتا ہے، ان برباد گھرانوں کی مدد کے لئے بہت کوشش کی گئی مگر چونکہ منظم خیراتی نظام کا ملک میں فقدان ہو. اس لئے کوئی خاص کامیابی اس معاملہ حاصل نہیں ہو سکی. خیراتی اور امدادی کاموں کا مرکز اکثر یادگاری اداروں کی صورت میں ہو. مثلاً مسجدیں، گرجا اور سکول وغیرہ - بہت کم لوگوں کو اس بات کا علم ہے کہ سینکڑوں لوگ افلاس، تنگ دستی اور دق کے دوزخ میں جل رہے ہیں اور بیسیوں گھرانوں کو فوری امداد کی سخت ضرورت ہے. مگر لوگوں کی فطرت میں یہ بات داخل ہو گئی ہے کہ وہ نام و نمود کے طالب ہیں اور اپنی خیرات کے مظاہر سب کی نظروں کے سامنے رکھنا زیادہ پسند کرتے ہیں -

کام میں دشواریاں اس سبب سے بھی پیدا ہوتی ہیں کہ اس ملک میں رہائش اور بود و باش کے طریقے نہایت خراب ہیں. تنگ و تاریک گلیوں میں افلاس و تنگ دستی کے ہاتھوں نڈھال گھرانے جیسی پُر آشوب زندگی بسر کرتے ہیں. اُسے دیکھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں - دق کی گھر لو دیکھ بھال کرنے والے ڈاکٹروں کو بڑی مشکل اس میں پیش آتی ہے کہ دق کے مریض کو گھر کے دوسرے لوگوں سے کیونکر علیحدہ رکھا جائے اس بات کا اندازہ لگایا گیا تھا کہ قاہرہ میں ۶۰ فی صدی مریضان دق ایسے مکانوں میں رہتے ہیں جن میں صرف ایک ہی کمرہ ہو. ایک کمرہ میں تین تین آدمی رہتے ہیں اور ان میں سے ایک دق کا مریض ہے اور کمرہ کی حالت بہت ناقابلِ اطمینان ہے. یہ حالت صرف قاہرہ ہی میں نہیں بلکہ تمام ملک میں ہے شفاخانوں میں آنے والے مریضوں کو اس کا علم نہیں ہوتا کہ کیا کھایا جائے اور کس طرح کھایا جائے. اگرچہ بعض اوقات وہ بہت قیمتی غذائیں استعمال کرتے ہیں مگر بے سود. ضرورت تو قوت بخش اور معین غذاؤں کی ہے جس کا انہیں علم نہیں ہوتا. شفاخانے اپنے اثر سے کام لے کر مریضوں کو صحت بخش غذا استعمال کرنے اور انہیں تندرست آدمیوں سے علیحدہ رہنے کی ہدایت کرتے رہتے ہیں - اس بات کی کوشش کی جاتی ہو کہ مریض علیحدہ کمرہ میں علیحدہ بستر ہی پر رہے اور اس کی بھی ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ اُگالدان کے سوا اور کسی جگہ نہ تھوکے. مریضوں کو یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ کیا کھائیں اور ان کے پاس جو تھوڑی بہت رقم باقی ہے اسے وہ کس طرح عمدگی کے ساتھ صرف کریں. یہ امر موجب طمانیت ہو کہ جہاں جہاں ممکن ہو سکا ہے اس قسم کی ہدایات پر پوری طرح عمل کیا گیا ہے اور لوگ اس کی بہتری کو سمجھ گئے ہیں. میڈیکل آفیسر عموماً دورہ کرتا ہوا ہر مریض کے گھر پہونچتا ہے اور یہ دیکھتا ہو کہ ہدایات پر کس طرح عمل ہو رہا ہو اور جدید ہدایات کی کہاں کہاں ضرورت ہو. ضروری دوائیں تجویز کرتا ہے. مریض کا کوئی رشتہ دار شفاخانہ سے جا کر یہ دوائیں لے آتا ہو. اور مریض کو مکمل آرام کرنے اور بستر پہ لیٹے رہنے کی ہدایت کی جاتی ہو. اس طرح شفاخانہ ایک مبلغ صحت کی طرح کام کرتا ہے، مریضوں کو سمجھانے اور سکھانے کے کام میں دن رات مصروف رہتا ہے. اس سال (مارچ ۳۶ء) میں "دق سروس" کے ڈاکٹروں نے مل کر ایک "سوسائٹی برائے انسدادِ تپ دق" قائم کی ہو جس کا مقصد سائنٹیفک اور معاشرتی کام کو ترقی دینا ہو. مجھے یہ ظاہر کرتے میں مسرت محسوس ہوتی ہے کہ وزیر صحت عامہ نے از راہِ کرم اس سوسائٹی کی نگرانی قبول فرمائی ہے اور اس کے فنڈ کے لئے ۵۰ پونڈ انگریزی کی رقم بھی عطا فرمائی ہے -

ایک اور جماعت قائم ہوئی ہے جس کا نام "انجمن برائے ترقی صحتِ نسواں" ہے. اس جماعت نے غریب و تنگ دست مدقوق عورتوں کو غذا اور کپڑا تقسیم کرنے کی ذمہ داری اپنے سر لی ہے -

اس جماعت نے اب تک اسّی گھرانوں کی خاطر خواہ مدد کی ہے. اس سلسلہ میں ڈسپنسری کے ڈاکٹر اُن کی مدد کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ کس کس مریض کی حالت خاص طور پر قابلِ امداد ہے. ڈاکٹروں کی مدد سے اور شفاخانوں کی موٹروں کے ذریعہ سے جگہ جگہ مناسب امدادیں بہم پہونچائی جاتی ہیں -

یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ ان شفاخانوں کے ذریعہ سے جو کام ہو رہا ہے وہ بہت اہم ہو. انسدادِ مرض کی مہم میں ان شفاخانوں کی ان تھک کوششیں ہمت افزائی کے قابل ہیں. دق کے علاوہ صحت عامہ کے دوسرے امور میں بھی ان شفاخانوں کا کام قابلِ قدر ہے. اب مصر کی "دق سروس" کا منشا یہ ہو چکا ہے کہ تقریباً تمام ملک میں انسدادی مراکز کھولے جائیں. اور یہ بھی تجویز ہے کہ شفاخانوں اور گھروں پر جا کر مریضوں کی دیکھ بھال کرنے کے لئے جو ڈاکٹر مقرر کئے جاتے ہیں. انکی ٹریننگ کے لئے ایک علیحدہ اسکول کھولا جائے. جس میں انہیں طب جدید اور تیمار داری کے جدید اُصول عملاً بتلائے جائیں - اُمید ہے کہ تربیت یافتہ ڈاکٹر اور لائق نرسیں اس طریقہ پر بآسانی حاصل ہو سکیں گی، جو گھروں پر پہونچنے اور ضروری ہدایات دینے کے کام میں خاص طور پر ممد ثابت ہوں گی -

ادارے

"وزارت صحت عامہ مصر" کا منشا یہ ہے کہ تمام ملک میں "صحت گاہی شفاخانے" کا رواج عام کیا جائے ابھی تک تو صرف حلوان کے مقام پر ایک صحت گاہ بنی ہوئی ہے جس میں تقریباً چار سو مریضوں کے لئے گنجائش ہے ابتدا میں تو یہ صرف ایک شفاخانہ تھا

جہاں مرض دق کے ہر درجہ کے مریض داخل کرلئے جاتے تھے ۔ مگر اب صرف ان مریضوں کو داخل کیا جاتا ہے جنہیں اعلیٰ افسران صحت ، صحت گاہ کا مریض قرار دیتے ہیں ۔ دوسرے مریضوں کو صحت گاہ میں داخل نہیں کیا جاتا ۔ ایک علیحدہ خاص بلاک میں ایسے مریضوں کو لٹایا جاتا ہے جو چل پھر نہیں سکتے اگر ورزش اور تیمارداری کے ذریعہ سے جنہیں بالآخر اس قابل بنادیا جاتا ہے کہ وہ کچھ مدت کی تربیت اور توجہ کے بعد اچھے ہو جائیں اور صحت گاہ سے انہیں رخصت دی جاسکے ۔

اس قسم کے علاجوں سے مریضوں کو جو فائدے پہونچتے ہیں اس کے ظاہر کرنے کی توچنداں ضرورت نہیں ۔ مگر علاج کے بعد کی توجہ اور احتیاط کرنے کی صورتیں اس ملک میں مفقود ہیں ۔ شفاخانوں میں صحت گاہ سے رخصت کئے ہوئے مریض آتے ہیں جن کی دیکھ بھال شفاخانہ کے افسروں کی نگرانی پر رہتی ہے ۔ لیکن جب مالی معاملات پیچیدگی پیدا کردیتے ہیں تو پھر اس کا کوئی حل نہیں ہوتا ۔ ایسی انجمنیں اور جماعتیں نہیں ہیں کہ نادار مریضوں کی ان کے علاج کے بعد مدد کرسکیں اور جب وہ ہسپتال سے رخصت ہو جائیں تو ان کے لئے مناسب روزگار مہیا کرسکیں ۔

نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ مریض صحت گاہ سے نکل کر اپنے تنگ و تاریک گھر میں افلاس و پریشان حالی کی زندگی گذارنے کے لئے پھر چلا جاتا ہے اور جو روزگار بھی اسے مل جاتا ہے اُسے غنیمت جان کر کام شروع کردیتا ہے خواہ وہ اس کی صحت و تندرستی کے لئے کتنا ہی مضر کیوں نہ ہو صحت گاہ سے نکل کر مریض کے پھر بیمار پڑنے اور علاج کی طرف رجوع کرنے میں عموماً سال بھر کی مدت لگ جاتی ہے ۔ اس دوران میں مریض پر کیا گذری یا مرض کی کیا صورت حال رہی اس کا اندازہ کرنے کی کوئی سبیل موجود نہیں ہے ۔ اس لئے کام میں سخت رکاوٹ پیدا ہوتی ہے ۔ اسکے علاوہ یہ بھی ایک بڑی خرابی ہے کہ صحت گاہ میں جو مریض داخل ہوتے ہیں وہ بڑے بے چین اور بے صبر ہوتے ہیں ۔ چاہتے ہیں کہ انہیں جلد چھٹی مل جائے اور برابر اس کے لئے تقاضا کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے صحت گاہ میں کام آسانی اور اطمینان کے ساتھ نہیں ہوسکتا ۔ اس جلدبازی کا سبب عموماً یہ ہوتا ہے کہ مریض اپنے پیچھے چھوڑے ہوئے خاندان کی طرف سے مطمئن نہیں ہوتا ۔ اس کے بعد خاندان کی مالی امداد کرنے والا عموماً کوئی نہیں ہوتا ۔ مالی تفکرات اسے ہر وقت ستاتے رہتے ہیں ۔ صحت گاہ ایک مہنگی جگہ ہوتی ہے ، اسکے اخراجات سنبھالنا تو کہاں ، رخصت ہونے کے بعد کے وقفہ میں مریض کو اپنی نگہداشت کا پورا سامان بھی میسر نہیں آسکتا ۔ اس لئے اس کی حالت پھر خراب ہوجاتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایسے مہنگے ادارے مصر جیسے غریب و نادار ملک کے لئے کچھ بہت زیادہ کارآمد اور ممد ثابت نہیں ہوسکتے ۔ حکومت مصر نے صحت گاہ اور دوسرے صحت درست کرنے کے ادارے بڑی رقم خرچ کرکے قائم کئے ہیں ۔ اور وہاں زندگی کی ایسی آسائشیں مہیا کی جاتی ہیں کہ جب مریض وہاں ایک مدت تک رہنے کے بعد اپنے تنگ و تاریک گھروں میں افلاس کی زندگی بسر کرنے کے لئے پہونچتا ہے تو اسے زندگی وبال معلوم ہوتی ہے اور سخت اضطراب اور بے چینی سی محسوس کرتا ہے ۔ پس ایسی حالت میں ، کہ دق میں مبتلا مریض عموماً غریب یا متوسط طبقہ کے لوگ ہوتے ہیں اور صحت گاہ سے نکلنے کے بعد افلاس کے جنگل میں پھر جا پھنستے ہیں ، ان کے لئے یہ ادارے کوئی کارآمد چیز ثابت نہیں ہوسکتے ، اور ہماری اسکیم ایسی صحت گاہوں کا قیام کچھ بہت زیادہ قابل لحاظ و قابلِ قدر چیز نہیں ہے ۔ لیکن انسداد دق کی جدید تدبیر کے مطابق عباسیہ کے مقام پر وزارتِ صحت مصر ایک اعلیٰ درجہ کی صحت گاہ قائم کرنے کی تجویز منظور کرچکی ہے جس میں جدید ترین آلات اور آسائشیں مہیا کی جائیں گی ۔ تعمیر اور سامان وغیرہ پر ایک لاکھ بیس ہزار پونڈ صرف ہوں گے ۔ دو اور صحت گاہوں کے لئے جگہیں حاصل کی جارہی ہیں ۔ ان میں سے ایک دوآبۂ نیل کے وسط میں ہوگی اور دوسری بالائے مصر میں اسوئیت مقام پر ۔ میں نے بارہا خود آپ سے اور دیگر کارکنانِ محکمہ سے یہ سوال کیا تھا کہ مصر جیسی مالی حالت کے ملک کے لئے موجودہ مہنگے اور خرچیلے صحت گاہوں کی زیادہ ضرورت ہے یا یہ مناسب ہے کہ شفاخانوں کی تعداد بڑھادی جائے اور ہر شفاخانہ بیس بستروں کا انتظام رکھے اور ہر شفاخانہ میں ایک علیحدہ سایہ دار عمارت دق کے مریضوں کے لئے مخصوص ہو ایسی صورت میں دق کے مریضوں کے گھر پر رہنے اور تندرستوں میں بیماری پھیلانے کا خدشہ بھی کم ہو

بہرحال صوبوں کی کونسلوں نے کچھ رقمیں شفاخانوں کی توسیع کے لئے علیحدہ کی ہیں جس سے اصل مقصد میں کچھ کامیابی نظر آرہی ہے ۔ کئی شفاخانے اس قسم کے بن چکے ہیں جن میں زیادہ خراب حالت کے مریضوں کے لئے بیس پلنگ علیحدہ عمارتوں میں مخصوص کردئے گئے ہیں ، ابتدائی درجہ کے مریضوں کے لئے علیحدہ جگہیں بنائی گئی ہیں ، جہاں اُن کی مناسب غور و پرداخت کی جاتی ہے ۔ ان کے قریب یا بخار کے ہسپتالوں میں بے حد خراب مریضوں کے لئے جگہیں نکالی جائیں گی ۔ دو سو پونڈ کی رقم ان مریضوں کے خاندانوں کے لئے رکھی گئی ہے جو اپنے کماؤ کے چلے جانے کے بعد بالکل بے دست و پا رہ جاتے تھے ۔ اس تمام اسکیم پر کئی صوبوں میں عمل درآمد شروع کردیا گیا ہے ۔

انسدادِ تپ دق کی سکیم میں تیسرا عنصر ایسے شفاخانوں کا قیام ہے جہاں آخری درجوں کے مریض رکھے جاسکیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ مصر جیسے

ملک کے لئے اس قسم کے شفاخانے بہت مفید ثابت ہونگے۔ کیونکہ بہت ہی کم تعداد میں لوگ اس مرض کی ابتدائی حالت پر توجہ کرتے ہیں۔ اور بڑھے ہوئے مرض کے مریض اپنے خاندان والوں کے لئے انتہا خطرناک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ایسے مریضوں کا علیحدہ ہسپتالوں میں خاص نگرانی کے ماتحت بھیج دیا جانا ہی ضروری ہوتا ہے۔ اس قسم کے شفاخانوں کے ذریعہ سے مریض کو آرام اور سکھ کے ساتھ اچھے علاج اور مناسب طبی غور و پرداخت کی نعمت حاصل ہوسکتی ہے اور وہ زندگی کے بقیہ ایام آرام اور طمانیت کے ساتھ گذار سکتا ہے اور گھر کے لوگ بھی ذرا آرام اور اطمینان کا سانس لے سکیں گے یہ ٹھیک ہے کہ اس قسم کے مخصوص ہسپتال کا قیام بہت رقم کا طلب گار ہے۔ لیکن ایسا نہ کیا جاسکے تو ہر بخار کے شفاخانے میں علیحدہ بلاک اس غرض کے لئے مخصوص کیا جاسکتا ہے۔

دیہاتی نوآبادیاں

اس قسم کا ادارہ پہلے پہل قائم کرنے کا فخر سر وار برجونز کو حاصل ہے۔ انگلستان میں اس وقت دو ادارے اپنی نشوونما کے اعلیٰ مدارج طے کرکے مفید ترین کام انجام دے رہے ہیں۔ ان میں سے ایک "پیپ ورتھ" میں اور دوسرا "پریسٹن ہال" میں ہے۔ میرا پختہ یقین ہے کہ مصر میں اس طرح کی صحت گاہی نوآبادی بہت مفید و کارآمد ثابت ہوگی۔ یورپ میں بھی اس قسم کے اداروں کو مالی مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ لیکن حکومت کی بروقت مالی امداد ان کی کفیل ہو جاتی ہے۔ دوسری بات جو یہاں اس قسم کے ادارہ کے قیام کی محرک ہو وہ یہ ہے کہ مصر کے لوگ فطرتاً گھر پسند واقع ہوئے ہیں۔ انہیں اگر ایسی فضا میں رکھا جائے جہاں علاج کے ساتھ گھریلو زندگی کا لطف بھی حاصل ہو تو وہ اپنے آپ کو زیادہ سہولت میں محسوس کریں گے۔ اور اگر وہاں کسب معاش کے لئے کوئی مناسب بندوبست بھی ہو جائے، جیسے کسی ورکشاپ وغیرہ کا قیام، تو ایسے لوگوں کے لئے یہ صورت حال بہت ہی خوب ہوگی۔ میرا خیال ہے کہ اس نوع کی اسکیم کا مصر میں رواج پانا ازبس ضروری ہے

جراحی دق

ہڈیوں اور دوسرے اعضا کی دق کی نشان دہی اب تک مصر کے شفاخانوں میں ضروری نہیں سمجھی گئی ہے، یا اس کا رواج نہیں ہوا ہے۔ بہرحال اس کے بارے میں اعداد و شمار مہیا نہیں ہیں۔ یہ ایک سخت غلطی ہے۔ اس غلطی کی وجہ سے یہ ہی معلوم نہیں ہوسکتا کہ جراحی کی دق کس قدر پھیلی ہوئی ہے۔ اور اسکی روک تھام کی کہاں تک ضرورت ہے۔ بہت کم شفاخانوں میں جراحی کی دق کا علاج کیا جاتا ہے اور چونکہ اس کی نشان دہی نہیں کی جاتی۔ اس لئے یہ نہیں معلوم ہوسکتا کہ یہ دق کیوں کر چلی۔ مریض نے اسے کس طرح حاصل کیا۔ کسی انسان سے دق کے جراثیم کی چھوت لگی یا کسی مویشی سے؟

مصر کے لوگ اکثر پینے سے پہلے دودھ کو خوب جوش دے لیتے ہیں۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح جراثیم منتقل ہوتے ہیں۔ وزارت زراعت کی ماتحت کام کرنے والے حیوانوں کے ڈاکٹر اور وزارت صحت عامہ کے مابین کوئی ربط متعلق دق کے علاج اور اس کی تحقیق کے باب میں نہیں پایا جاتا۔ حیوانات کے ڈاکٹروں سے ہمیں اس بات کا ضرور پتہ چلتا ہے کہ گائے اور بھینسوں میں دق بکثرت ہے۔ یہ بات بہت اہم ہے اور اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ حیوانات کے ڈاکٹر اور صحت عامہ کے کارکنان دونوں مل کر اس بات پر غور کریں کہ دودھ دینے والے جانوروں میں دق کی رفتار کیا ہے اور وہ انسانوں تک دق کس کس طرح پھیلا سکتے ہیں، اور مصریوں میں دق کا مرض حیوانات کی وجہ سے کہاں تک پھیلا ہے اور اس کے انسداد کی تدابیر کیا ہیں۔

عمومی تنقیح

انگلستان میں میڈیکل افسر آف ہیلتھ اور دق کے افسر کے مابین ایک قریبی رابطہ رہتا ہے۔ اکثر تو یہ ہوتا ہے کہ میڈیکل آفیسر دق کا افسر بھی ہوتا ہے یا دق افسر اس کے ماتحت کام کرتا ہے۔ بہرحال صحت و تندرستی اور صفائی ستھرائی کے معاملات اور دق کا مرکزی خیال بالکل ساتھ ساتھ رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرنے کے باعث انسداد دق میں آسانی حاصل ہو جاتی ہے۔

افسوس ہے کہ ہماری جو نئی سکیم ابھی بنی ہے۔ اسکی رو سے دونوں افسروں کے مابین کوئی رابطہ نہیں ہے۔ صرف پھیپھڑے کی دق کے بارے میں البتہ اس بات کو ضروری قرار دیا گیا ہے کہ نشان دہی فوراً کی جائے اور اس اطلاع میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ کو دی جائے جو دق افسر سے یہ ہدایات موصول ہوتے ہی اس کا انتظام کرے گا کہ گھر کو دھلوا کر اور مریض کے بستر کو صاف کرائے گا۔ یہ جراثیم کشی اور خانہ صفائی وغیرہ کا معاملہ لوگوں میں حد درجہ غیر مقبول ہے۔ اور ڈسپنسری کے کاموں میں سخت حرج اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ بات درحقیقت یہ ہے کہ لوگ ادارے کے عملہ کی غیر متوقع ہنگامہ آرائی سے خائف ہو جاتے ہیں۔ اور پھر اس میں جانے اور علاج معالجہ کرانے سے کتراتے ہیں۔ اس لئے ہم یہ بات تجویز کرتے ہیں کہ: دواؤں وغیرہ سے گھر اور بستر وغیرہ کا دھونا دھلانا صرف ایسی حالت میں کیا جائے جب کسی گھر میں دق کا کوئی مریض چل بسے یا اسے گھر سے علیحدہ کرکے کسی اور جگہ لے جایا جائے یا خود گھر کے لوگ اس امر کی خواہش ظاہر کریں کہ ان کے گھر کو جراثیم کش دواؤں سے پاک و صاف کر دیا جائے۔ نئے جاری شدہ شعبہ دق کا یہ فرض ہوگا کہ افسران صحت عامہ کو دق

کے کاموں سے زیادہ سے زیادہ آشنا کریں۔ اور ان کے قریب لائیں۔ افسوس یہ ہے کہ میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ کے کاموں کا دائرہ مختصر ہے اور اس کی اختیارات بھی زیادہ نہیں ہیں۔ مثلاً گھر بنانے اور گھروں میں صحت بخش طریقوں پر رہنے کے لئے قوانین نہیں ہیں۔ لوگ جس طرح چاہیں غیر صحت بخش طریقہ پر رہ سکتے ہیں۔ اور اس سے دق پھیلنے میں مدد ملتی ہے اور تدارک کرنے میں کوئی آسانی حاصل نہیں ہوتی۔ اسی لئے مصر میں دق کا مسئلہ ایک پیچیدہ مسئلہ بن گیا ہے لہٰذا اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ گھروں کو بنانے اور گھروں میں زندگی بسر کرنے کے معاملات پر صحت عامہ کے اصولوں کو سامنے رکھ کر نہایت سنجیدگی سے غور کیا جائے۔

سکول میڈیکل سروس

میں اس موقع پر یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ حکام اعلیٰ کے سامنے یہ گذارش پیش کروں کہ وزارت صحت عامہ کے ماتحت جس قدر طبی شعبے کام کر رہے ہیں ان سب کو ایک خاص رابطہ میں متحد کیا جائے۔ سکولوں میں کام کے نیچے دبے ہوئے سخت مصروف ڈاکٹروں اور وزارت صحت عامہ کے دیگر مخصوص شعبوں اور ان کے افسروں کے مابین کوئی راہ و رسم اور تعلق نہیں ہے۔ کئی سال ہوئے کہ ہمیں اسکول کے لڑکوں کا طبی معائنہ کرانے کے لئے جو انتظامات کرنے پڑے اس کے لئے کئی مہینے بلکہ کئی سال لگ گئے تھے۔ اب دق میں مبتلا سکول کے لڑکوں کا پورا حال معلوم کرنے اور اسباب مرض کا کھوج لگانے میں ہمیں سخت جدوجہد کرنی پڑے گی۔

سکول کے لڑکوں کا ترتیب وار ایک خاص طریقہ سے طبی معائنہ کیا جائے اور اسکول کے میڈیکل افسران اور دق کے افسران کے مابین ایک خاص ربط و سلسلہ پیدا کیا جائے تاکہ دونوں مل کر اسکولوں میں دق کی روک تھام کر سکیں۔

میری یہ بھی رائے ہے کہ اسکولوں میں پڑھانے والے اُستادوں بالخصوص چھوٹے بچوں کے استادوں کا معائنہ کیا جائے۔ ہرگز کسی ایسے شخص کو جسے دق ہو چکی ہو، اسکول میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔ اور جب کبھی یہ معلوم ہو کہ کوئی اُستاد دق میں مبتلا ہو گیا ہے اُسے فوراً اسکول سے علیحدہ کر دیا جائے۔ میں نے جب سکولوں کا اس نظر سے معائنہ کیا تو میں نے بعض ایسے اُستاد دیکھے جو صریحاً دق میں مبتلا تھے نہ معلوم کتنے معصوم بچوں تک وہ اپنے جراثیم منتقل کر چکے ہوں گے۔ اس لئے اس امر کی جانب پوری توجہ مبذول کرنے کی سخت ضرورت ہے۔

اب وہ وقت آچکا ہے کہ وزارت تعلیم کھلی ہوا کے مدرسے جاری کرے صوبوں میں عموماً پرائیویٹ مکانوں کو کرایہ پر لے کر ان میں سینکڑوں کی تعداد میں سکول کے بچے بھر دیئے جاتے ہیں اور اسی عمارت کو ہم "سکول" کہتے ہیں۔ بالائی مصر کے ایک شہر میں بارہ سال سے کم عمر کے زیر تعلیم بچوں میں میں نے ۶۰ فی صدی جراثیم دق کی موجودگی کا پتہ چلایا ہے۔ کوئی وجہ نہیں سمجھ میں آتی کہ بچوں کو کھلی ہوا اور کھلے ہوئے میدانوں میں بٹھا کر کیوں نہ تعلیم دی جائے اور ایسے تنگ مکانوں میں اس قدر تعداد کیوں ٹھونسی جائے جب کہ مصر جیسے اچھی آب و ہوا والے ملک میں جگہ کی کمی نہیں ہے اور نہایت آسانی کے ساتھ کھلی ہوا میں مدرسے اور تعلیم و تدریس کا کام کیا جا سکتا ہے۔

کھانے پینے کی چیزیں بیچنے والے

دق کے مریضوں کے لئے اور تندرستوں کے لئے بھی یہ بات بڑی خطرناک صورت اختیار کر سکتی ہے کہ انہیں کھانے پینے کی چیزیں مدقوق لوگ بہم پہونچائیں، یا وہ دق زدہ لوگوں سے سودا خریدیں۔ یہ تعلقات مرض کو یقینی طور پر پھیلا سکتے ہیں۔ مجھے مسرت ہے کہ حال ہی میں جو "شعبہ نگرانی خوراک" قائم کیا گیا ہے وہ اس قسم کی بہت سی مشکلات کو دور کر دے گا۔ انسداد دق کے تمام امور اور مختلف شعبوں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحت عامہ کے ہر شعبہ کے سامنے ایک اہم کام ہے۔ وزارت صحت کے تمام شعبوں کے باہمی تعاون اور ربط و تعلق کے بغیر ہمارا کوئی شعبہ بھی اپنا کام آسانی اور خوبی کے ساتھ انجام نہیں دے سکتا۔ بالخصوص ہمارے منتظمین اعلیٰ کے باہمی تعاون اور ہمدردانہ نقطۂ نظر کے بغیر دق جیسے مرض کا انسداد ممکن نہیں۔

خاتمۂ کلام

اس گفتگو کو ختم کرنے سے پہلے میں چند نکات پر زور دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان نکات پر عمل کئے بغیر مصر میں دق کے انسداد کی تدابیر سے کوئی خاطر خواہ نتیجہ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

(۱) دنیا کے دوسرے مہذب ممالک کی طرح مصر میں بھی تمدن کی رفتار کے ساتھ ساتھ دق کا مرض ترقی پر ہے۔ راقم نے دق کے مریضوں کی دیکھ بھال کی ہے اور اس ملک میں اس مرض کی وسعت کا جائزہ لیا ہے اور چھ شفاخانوں سے جو اعداد و شمار ملے ہیں ان سے ۲۸۰۱ مریضان دق کا اس وقت تک پتہ چلا ہے۔ یہ اعداد صرف ایک سال کے ہیں۔ دیگر اعداد و شمار بھروسہ کے قابل نہیں تھے۔ اور نہ ان کو نوٹ کیا جا سکا۔

(۲) میری تجویز ہے کہ دق کے مرض کی تحقیق و علاج کا مضمون طبی تعلیم کے نصاب میں داخل و شامل کیا جائے کم از کم یہ تو ضرور ہو کہ دق کی بگڑی

کا عہدہ جلد سے جلد قائم کیا جائے۔ اگر ایسا ہو تو مطب کرنے والے ڈاکٹروں اور دق کے افسروں کے درمیان بہتر روابط قائم کئے جا سکیں گے اور دونوں مل کر زیادہ مفید کام کر سکیں گے۔

(۳) شفاخانوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ یہ شفاخانے صحت کے پروپگنڈے کے مراکز کے طور پر کام کرتے ہیں اور ان کے ذریعہ سے اس بات کا بھی علم ہوتا رہتا ہے کہ کس مریض میں کون کون سے جراثیم مرض کارگذاریوں میں مصروف ہیں۔ اور اگر دق کی ابتدائی حالت کا پتہ چل جائے تو اس کے تدارک کے لئے فوراً کوشش کی جاتی ہے جس سے جراثیم کی چھوت تندرستوں تک پہونچنے نہیں پاتی۔ یا اس کا امکان کم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مریضوں کو شفاخانہ کے کارکنان احتیاطی تدابیر سے آگاہ کرتے رہتے ہیں۔

(۴) ہر ڈسپنسری سے ملحق، بالخصوص بڑے شہروں میں، نہایت کفایت کے ساتھ دق کا ایک ایک وارڈ قائم کیا جائے۔ زیادہ خراب حالت کے مریضوں کے لئے ایک علیحدہ بلاک کی ازحد ضرورت ہے۔ اس کی اہمیت اور کارگذاری سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ چار بڑی بڑی صحت گاہیں اس ملک کے لئے بالکل کافی ہیں۔ تعمیر اور خرچ وغیرہ کے سلسلہ میں کفایت شعاری کو نظر سے اوجھل نہ کیا جائے۔

(۵) انگلستان کے پیپ ورتھ نو آبادی کی طرح مصر کے دیہات میں نو آبادیاں قائم کر کے مریضانِ دق کی رہائش کا بندوبست اگر یہاں بھی کیا جائے تو مفید نتائج برآمد ہونے کی امید ہے۔ اس ملک کی معاشرتی اور اقتصادی صورت حال اس قسم کی سکیم کے لئے بالکل موزوں ہے۔

(۶) دق کی سروس کے کارکنوں کو صوبوں کے افسرانِ صحت کے ساتھ کام کرنے کے مواقع بہم پہونچانے چاہئیں۔ حیوانات کے ڈاکٹروں اور سکول کے طبی افسروں کے درمیان بھی زیادہ قریبی اور باہمی تعلق اور تبادلۂ خیال و عمل کی ضرورت ہے۔ بچوں کا اکثر و بیشتر طبی معائنہ ضرور ہونا چاہیئے اور معلوم کرنا چاہیئے کہ ان کے جسموں میں دق کے جراثیم کہیں چھپے چھپائے تو موجود نہیں ہیں۔

(۷) مکانات کی تعمیر اور صحت عامہ کے جدید اصولوں اور رہائش کے مسائل پر کافی غور کر کے اس ملک میں بھی ایسے ہی قوانین جاری کئے جائیں جیسے دیگر ممالک میں اس وقت رائج ہیں۔

(۸) طبی بیمہ کی صورتیں بغور مطالعہ کی جائیں اور پھر انہیں اس ملک میں بھی رواج دیا جائے۔

(۹) خیرات اور قومی چندہ کو ایک نظم و ضابطہ میں لایا جائے تاکہ ایک معقول طریقہ پر روپیہ جمع کر کے دق کے مریضوں اور ان کے متعلقین کو اگر ضرورت ہو تو مالی امداد مہیا کی جا سکے۔

ہندوستان میں جنون کے مرض کی زیادتی

ہندوستان کے تمام دماغی اسپتالوں میں اس وقت جنون کے مریضوں کی کثرت اور جگہ کی کمی ہے اس وجہ سے مریضوں کو تکلیف ہوتی ہے، اور اسپتالوں کے انتظام میں بھی مشکلات پیش آتی ہیں۔ ملک میں شہریت کے احساس اور تعلیم کے اضافہ کے ساتھ ساتھ ضرورت ہے کہ ان مریضوں کی دیکھ بھال بہتر طریقہ پر ہو اور مفلس و نادار مریضوں کے علاج کا صرفہ حکومت برداشت کرے۔

اس وقت برطانوی ہندوستان میں صرف ۱۷ دماغی اسپتال ہیں۔ ان میں سے تین صوبہ مدراس میں ہیں اور پانچ صوبہ بمبئی میں اور تین صوبہ جات متحدہ میں دو بہار میں اور ایک ایک پنجاب، صوبہ متوسط، آسام اور سندھ میں۔ بنگال کے مریضوں کا علاج بہار کے اسپتالوں میں ہوتا ہے۔ اڑیسہ اور صوبہ سرحد میں کوئی دماغی اسپتال نہیں ہے۔ ریاستوں میں صرف میسور میں ایک اسپتال ہے اور حیدرآباد کے سنٹرل جیل میں ایک شعبہ دماغی مریضوں کے علاج کے لئے موجود ہے لیکن حال میں بڑے پیمانہ پر ایک دماغی ہسپتال کے قیام کی اسکیم منظور ہو چکی ہے اور تعمیر کا کام شروع ہونے والا ہے۔ مگر ان سب اسپتالوں میں مریضوں کی کثرت اور جگہ کی قلت ہے اور اس سلسلے میں پچھلے چند سالوں میں صرف یہ ترقی ہوئی ہے کہ بمبئی، بنگال اور صوبہ جات متحدہ کے ڈاکٹری تعلیم دینے والے اداروں میں دماغی مریضوں کے لئے کلینک قائم کرنے کا انتظام ہوا ہے۔ ضرورت ہے کہ دوسرے صوبوں کے بڑے شفاخانوں میں توسیع کی جائے۔ یوپی کے ایک شفاخانہ میں ایسے پندرہ بچوں کا قصہ کہانی سنا کر اور تصویر کشی وغیرہ کے ذریعہ سے علاج کیا گیا جو دماغی فتور میں مبتلا تھے۔ ان بچوں کو باغ سے چلنے، کھیل کود میں مشغول رکھنے، تفریح کرانے اور گھریلو دست کاریوں کے کام میں لگے رہنے کا انتظام کیا گیا۔ بمبئی اور بنگال میں بھی بچوں کے لئے اس قسم کی سہولتیں موجود ہیں۔

جنون کی زیادتی کے اسباب جہاں تک معلوم ہوا ہے، زیادہ تر دماغی تکان، اخلاقی کمزوری، کاروباری اور خانگی مشکلات، شراب نوشی، جنونی آدمیوں کے ساتھ رہنا سہنا، پرانے جنون کا عود کر آنا، اور خاندانی جنون پر مشتمل ہیں۔ بیس اور چالیس کے درمیان کی عمر کے لوگوں میں جنون کا حملہ زیادہ ہوا۔

بقائے صحت کا نسخہ

عہدِ کسریٰ کی ایک طبی حکایت آسان اردو نظم میں

مولانا حکیم محمد یحییٰ خاں صاحب صدر دائرہ طبیہ کی کتاب "قانون شفا" کا ایک ورق

حاضرِ دربارِ کسریٰ تھے اطبا نام دار
ہندی، ورومی، وسوڈانی، ومصری، یعنے چار

ایک اک ان میں سے تھا علم وہنر میں باکمال
صفحۂ گیتی پہ تھے وہ آپ ہی اپنی مثال

شاہِ والاجاہ نے ایک دن کیا ان سے خطاب
ایک استفسار ہے دیجے ذرا اس کا جواب

قدر صحت ہے ہزاروں نعمتوں سے بھی سوا
پر رہے قائم یہ جس سے ہی کوئی ایسی دوا؟

جس کے استعمال دائم سے ہو صحت کو دوام
بے ضرر ہو، اور کھا سکتے ہوں اس کو خاص وعام

فاضلِ ہندی نے یہ سُن کر دیا شہ کو جواب
اے شہِ انجم سپاہ وخسرو گردوں جناب

کالی ہڑ، روزانہ خالی پیٹ اگر کھائے کوئی
اس کی صحت میں خلل ہرگز نہیں ہوگا کبھی

بولا یوں رومی، کہ کھانا چاہیئے حب الرشاد
گر بقائے صحت وطاقت کی خواہش ہو زیاد

عرض کی مصری نے، میری رائے ناقص میں حضور
صبح خالی پیٹ آبِ گرم پینا ہے ضرور

اپنی اپنی رائے دے کر تینوں جب چُپ ہو گئے
اہلِ دربار اور شہ چوتھے کا منہ تکنے لگے

عمر میں چھوٹا تھا گو، تینوں سے سوڈانی حکیم
عقل میں لیکن بڑا تھا سب سے وہ مردِ فہیم

دیر تک جب کچھ نہ بولا اور بالکل چُپ رہا
بادشاہ اس سے مخاطب ہو کے یوں کہنے لگا

تم کو بھی تو چاہیئے اب کھولنا قفلِ دہاں
رائے کیا دیتے ہو تم، آخر کرو تو کچھ بیاں

عرض کی اس نے شہنشاہا خطا میری معاف
ہر ادب کے ساتھ مجھ کو دوستوں سے اختلاف

کالی ہڑ کھلانے سے، بڑھ جائے گا سودا اے حضور
اسکے استعمال سے پہلے مناسب ہے شعور

اور یہ ہلیون کے دانے بھی ہیجان خیز ہیں
یعنی صفراوی عوارض کے لئے مہمیز ہیں

گرم پانی شحم گردہ کو گلا دے گا ضرور
اہلِ دانش ایسی تدبیروں سے ہیں دور ونفور

ان کا استعمال دائم خالی از خطرہ نہیں
اس لئے میں ان کے حق میں رائے دی سکتا نہیں

بادشہ کہنے لگا، پھر آپ ہی فرمایئے
بے ضرر اب کوئی نسخہ جلد تر بتلایئے

بولا میری رائے میں اس سے نہیں بہتر دوا
بھوک چمکے کھائے اور سیری سے دے پہلے بڑھا

جو اسے عادت بنالے وہ ہمیشہ خوش رہے
غیر ممکن ہے کہ بیماری ستائے پھر اُسے

سب نے ہو کر یک زباں اس سے کہا صد مرحبا
سچ ہے "اک پرہیز ہی ہے سو دواؤں کی دوا"

نزلہ وبائیہ یا انفلوئنزا

گذشتہ سے پیوستہ

از جناب حکیم محمد علی صاحب، چھپرہ

تشخیص

کال اور وبار کے زمانہ میں حسب دستور اس مرض کی تشخیص بہت مشکل نہیں ہوتی۔ خصوصاً اس وقت جب کہ مرض بہت شدید ہو۔ قسم تنفسی میں مریض کے بلغم کا فلم لے کر خوردبینی معائنہ کرنا تشخیص میں بہت کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ اگر بخار کے ایک مریض میں التہاب عروق خشنہ کی ایک بہت ہی مخصوص حالت موجود ہو، اور اس کے ساتھ عصبی قوت بھی کمزور ہو اور عام تسمم الدم بھی ہو تو تشخیص بہت زیادہ یقینی ہو جاتی ہے۔ معدی اور معوی قسموں میں خصوصاً آخرالذکر میں قسم تنفسی کے مقابلہ میں تشخیص بہت زیادہ مشکل ہوتی ہے۔ ایک ایسے مریض میں جسکے پیٹ میں درد ہو اور قے کی بھی شکایت ہو تو ممکن ہے کہ التہاب زائدہ اعور (اپنڈی سائٹس) کی طرف بہت زیادہ توجہ اور غور کرنا پڑے۔ ایک شدید معوی قسم ایسی بھی ہے جس میں سیلان خون اور عظم طحال بھی ہوتا ہے۔ حاد بخار جس کے ساتھ کرب و بے چینی اور خفیف نزلہ ہوتا ہے، کے اسباب اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کی تشخیص آسان نہیں۔

اس موقع پر یہ اشارہ ضروری ہے کہ اکثر نزلہ کی وبا کے ساتھ ساتھ بعض دوسری بیماریاں بھی پھیل جایا کرتی ہیں۔ ذات الریہ صادق بھی ہو سکتا ہے جو کر ویات ذات الریہ سے پیدا ہوتا ہے خواہ یہ فصی ہو یا فصیصی۔ جب یہ آخرالذکر حالت وبائی ہوتی ہے تو اسے گاہے انفلوئنزا کی قسم میں شامل نہیں کرتے یہ امر بہت زیادہ اہم ہے کہ بعض اوقات انفلوئنزا میں التہاب نخاع اور التہاب دماغ کی علامتیں بھی ایک ہی وقت میں اُٹھا کرتی ہیں۔ ایسی حالت میں اگر معالج کی توجہ صرف پہلی ہی بیماری پر مبذول رہی تو یہ ممکن ہے کہ بعض شدید عصبی آفات کو پہلی بیماری کی طرف منسوب کر دیا جائے جو حقیقتاً آخرالذکر مرض کی علامتیں ہے۔

حفظ ماتقدّم

چونکہ ہمیں انفلوئنزا کی وبا کے اسباب معلوم نہیں ہیں۔ اس لئے ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ اسے کیوں کر روکا جا سکتا ہے۔ جب یہ وبائیں پیدا ہو جاتی ہیں تو ہم کسی حد تک مؤثر قرنطینہ، ابتدائی تشخیص، عام اطلاع اور مریض کو ہسپتال میں رکھنے کے باقاعدہ انتظام سے انہیں قابو میں لا سکتے ہیں۔ یہ تمام تدابیر ان ظواہر کے مطابق ہونی چاہئیں جو اس مرض سے پیدا ہوتے ہیں۔ انفرادی حفظ ماتقدم کے سلسلہ میں پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اپنے کو تندرست و توانا رکھنا اس مرض کے حملہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ لیکن جدید تجربات اس خیال کی تصدیق نہیں کرتے۔ انفلوئنزا کا حملہ توانا اور کمزور دونوں پر دیکھا گیا ہے۔ بلکہ تندرست و توانا بالغ جوان زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی طرز معاشرت کے باعث کسی حد تک دوسرے لوگوں کی نسبت مرض کا حملہ زیادہ آسانی سے قبول کر سکتے ہیں۔ سنہ ۱۹-۱۹۱۸ء کی وبا کے زمانہ میں اموات بلحاظ عمر اور امراض بلحاظ عمر سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ قبل اس کے کہ ہم مرض کے حملہ سے محفوظ ہونے کی اُمید کریں، مجرب مناعت کا پیدا کرنے کا کوئی طریقہ استعمال کرنا لازم ہے۔ لیکن جب تک مرض پیدا کرنے والا سبب صحیح صحیح نہ معلوم ہو جائے حفظ ماتقدم پر مشکل قابل عمل ہو سکتا ہے۔ ٹیکہ جو اس مقصد سے لگایا جاتا ہے کہ مریض عدوی ثانوی سے محفوظ ہو جائے۔ اکثر اتنا ہی مفر ہوتا ہے جتنا ابتدائی عدوی کے خلاف مناعت پیدا کرنے میں ہوتا ہے۔

علاج

(۱) عام تدابیر:- جوں ہی علامات کی ابتدا ہو مریض کو بستر پر لٹا دیں۔ اور اس وقت تک لٹائے رکھیں جب تک کہ حرارت اعتدالی پر آ کر ۲۴ گھنٹہ تک اسی نقطہ پر قائم نہ رہے، جب اسکے قلب اور پھیپھڑے کا امتحان کر لیا جائے اور اس کی عمومی حالت پر گہری نظر ڈال لی جائے اور کوئی غیر طبعی حالت نہ معلوم ہو تو اسے بستر چھوڑنے کی اجازت دی جائے۔ اگر حملۂ مرض خفیف حملہ سے کسی قدر قوی ہو تو حرارت کے اعتدال پر آنے کے بعد بھی ہر روز تک مریض کو بستر پر لیٹے رہنے دینا چاہیئے۔ تاکہ وہ بالکل محفوظ ہو جائے اور مرض دوبارہ عود نہ کرے۔ مرض کا دوبارہ حملہ پہلے حملے سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے ۵۰ سال سے زیادہ عمر والے بھی یقیناً ان تدبیروں سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔

جہاں تک ممکن ہو مریض کے لئے سب سے بڑا کمرہ انتخاب کرنا چاہیے۔ اور دیواروں سے ذرا ہٹا کر بستر لگانا چاہیئے۔ کھڑکیاں کھول دینی چاہئیں۔ پردے علیحدہ کر دینے چاہئیں۔ کھڑکیاں دن رات کھلی رہنی چاہئیں۔ جہاں تک ممکن ہو کمرے کی حرارت کو ۶۰ درجہ فارن ہیٹ کے لگ بھگ رکھنا چاہیئے اگر حرارت کے ساتھ ہوا کی آمد و رفت آزادی کے ساتھ قائم نہ رہ سکے تو حرارت کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ لیکن صاف ستھری ہوا کی آمد و رفت پر حرارت کو ترجیح نہیں دینی چاہیئے۔ اور اگر پھیپھڑے کے عوارض نہیں ہیں یا کم ہیں تو تازہ ہوا نہ آنے کی صورت میں

وہ پیدا ہونے لگتے ہیں یا زیادہ ہونے لگتے ہیں۔ تازہ اور صاف ہوا تمام مریضوں کے علاج میں بہت ہی اہم نکتہ ہے۔ بستر کے کپڑے مریض کی حرارت کے مطابق رکھے جاتے ہیں اور صرف چادریں اور کمبل استعمال کئے جاتے ہیں۔

مریض کو غذا میں صرف نیم گرم سیالات تک محدود رکھا جاتا ہے۔ تمام شدید حالتوں میں یہ غذا بار بار دینی پڑتی ہے لیکن بآسانی اور جلد ہضم ہونے والی منجمد اغذیہ بھی استعمال کی جاتی ہیں۔ بشرطے کہ مریض کا معدہ انہیں برداشت کر سکے اور کوئی فتور اعضائے ہضم میں لاحق نہ ہو۔ بہرحال مریض کو بہت زیادہ کھانے سے منع کرنا چاہیئے ابتدائی درجہ میں جب تک مرض دیرینہ نہ ہو جائے اور عوارض نہ ہوں اس وقت تک الکحل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲) **دوائیں** غالباً کوئی دوا ابھی تک ایسی نہیں معلوم ہوئی جو مجرب کہی جا سکے۔ اسپرین اور ڈوورس پاؤڈر حتی الامکان ابتدا میں۔ اگرین کی مقدار میں ساتھ ساتھ دیئے جا سکتے ہیں۔ اور ۶ یا ۸ گھنٹے کے بعد ایک یا دو مرتبہ انہیں پھر دیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد پسینہ لانے والی دوا دی جا سکتی ہے۔

شدید عوارض کا علاج

(ا) شدید تسممی حالت میں جس کے ساتھ لازماً تیز بخار ہوتا ہے، بہت کافی اور صاف ستھری ہوا کا انتظام کر دینا چاہیئے۔ بستر کے کپڑوں کی تعداد کے لئے مقیاس الحرارت (تھرمامیٹر) کو رہبر بنانا چاہیئے۔ نہ کہ مریض کے احساسات کو۔ نیم گرم پانی یا اسپرٹ سے اسفنج کرنا بہت مفید ہوتا ہے۔ ان مریضوں میں جن میں حرارت ایک سو ہو کر قائم رہے، ٹھنڈے پانی سے کپڑے تر کر کے جسم کو لپیٹا جا سکتا ہے۔ اور اگر ضرورت ہو تو اس عمل کو دوبارہ کیا جا سکتا ہے۔ ایسے مریضوں میں بخار کی مخصوص دواؤں سے پرہیز کرنا چاہیئے لیکن محرکات کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تاکہ دوران خون کی گڑبڑ کا مقابلہ کیا جا سکے۔

(ب) پھیپھڑے کی تکلیف میں السی اور رائی کی پلٹس مفید ہوتی ہے۔ اگر بہت زیادہ امتلا ہو تو محرکات سریعہ، مسکنات، مخرج بلغم اور عرقی ادویہ دینی چاہئیں اگر گرم الکحل میں آکسیجن گذار کر استعمال کرایا جائے تو تمام شدید حالات میں جب کہ نیلاہٹ بھی پیدا ہو گئی ہو مفید ہے۔

(ج) اگر شدت مرض میں قلب متاثر ہو تو اس کا اندازہ نبض اور طبعی حالات کے مقابلہ میں مریض کے عام حالات مثلاً پاخانہ، نیلاہٹ عسر تنفس، ہذیان اور ہیئت سے کیا جا سکتا ہے۔ اس کا مقابلہ الکوحل، سٹرکنین اور روغن میں حل شدہ کافور کی عضلی پچکاریوں سے کیا جا سکتا ہے

(د) بخار کے بعد کے درجوں کی بعض شدید حالتوں میں اکثر قلبی اور عصبی ضعف کے دوران میں بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ مریض کو لیٹے رہنے کے لئے مجبور کرنا چاہیئے۔ غذا کا بخوبی خیال رکھیں، مقویات اور محرکات بھی خوب استعمال کرائیں +

کونین سلفاس

ازجناب ڈاکٹر اختر حسین صاحب احمد آباد

تجربہ سے یہ بات قریب قریب ثابت ہو چکی ہے کہ حمیات نائبہ (ملیریا) میں کونین کا مقابلہ کوئی دوسری دوا نہیں کر سکتی۔ چنانچہ فی زمانہ اطبا بھی یا تو علانیہ طور پر یا حب خانہ ساز، حب بخار، حب اکسیر بخار وغیرہ پردہ پوش ناموں سے اس کو عام طور پر استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔ لیکن بہت سے حضرات اس کے صفات کیمیاوی، نقیضات اور مختلف اقسام کی تاثیرات سے نابلد ہونے کی وجہ سے اس کو ایسی دواؤں کے ساتھ مرکب کر کے دیتے ہیں جو اس کے اثرات کی مخالف ہوتی ہیں۔ یا مکسچر میں ایسی چیزیں شامل کر دیتے ہیں جو اس کو تہ نشین کر دیتی ہیں۔ اس لئے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کونین کے ضروری افعال و خواص، نقیضات اور صفات کیمیاوی وغیرہ کو واضح کر دیا جائے۔

ماہیت:۔ کونین ایک نباتی، بدمزہ کڑوی دوا ہے، جو بعض درختوں (مثلاً ریمی جیا اور سنکونا) کی چھال سے حاصل کی جاتی ہے اور جو سفید اور نہایت ملائم ہوتی ہے۔ اس کو الکلائڈ کہا گیا ہے۔ لیکن لعاب دہن سے ملنے کے بعد الکلائڈ کے تہ نشین ہو جانے کی وجہ سے اس کا ذائقہ نہایت تلخ محسوس ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ معدہ میں پہونچ کر ہائیڈروکلورائڈ بن جاتی ہے اور اس وقت یہ آسانی کے جذب و حل ہو جانے کی صلاحیت پیدا کر لیتی ہے۔ لیکن آنتوں کے اندر پہونچکر یہ مشکل سے جذب ہوتی ہے۔ اور آنتوں کی کھاری رطوبت اس کو بجائے جذب کرنے کے تہ نشین کر دیتی ہے۔

بہ خلاف خون کے کہ باوجود قلوی تاثیر رکھنے کے کونین کو تہ نشین نہیں ہونے دیتا۔

کونین نہایت گرمی اور خشکی پیدا کرنے والی چیز ہے اور صرف دس پندرہ گرین کے استعمال کے بعد ہی کانوں میں آوازیں اور سر میں بھاری پن پیدا کردیتی ہے اور اسکی زیادہ مقدار کے استعمال سے ضعف بصارت، دردِ سر، ہذیان، بے ہوشی، بردِ اطراف اور بعض مرتبہ ہلاکت تک کی نوبت آجاتی ہے بعض ایسے لوگ بھی دیکھے گئے ہیں جو اپنی دیکھنے اور سُننے کی قوتیں کونین کے غلط استعمال سے کھو چکے تھے۔

نفع خاص:- کونین جراثیم کی بہت سی قسموں کو ہلاک کردینے کی طاقت رکھتی ہے۔ اور نازک جھلّی والے اعضا اور جلد پر خراش کن اثر کرتی ہے نوبتی بخاروں اور تپ لرزہ کو جلد روک دیتی ہے، اگر دست آور دوا پہلے استعمال کرادی گئی ہو۔ اس کے علاوہ نئے عظم طحال اور ہر قسم کے حاد و مزمن ملیریائی بخاروں کے لئے بے مثل چیز ہے۔ بتسہیل ولادت کے لئے قبل از ولادت اور حمّی نفاسی کے رفع کرنے کے لئے بعد از ولادت استعمال کراتے ہیں۔ ولادت کے بعد کا جریان خون اس سے بند ہو جاتا ہے۔

افعال وخواص:- ضعف معدہ اور فقر الدّم کی بعض صورتوں میں حمّی عفنی اور لُو لگنے کے بعد اسکے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے، دافع تعفن اور قاتل جراثیم ہونے کی وجہ سے بعض لوشنوں میں استعمال کی جاسکتی ہے۔ سفید دانہ ہائے خون کی حرکتوں کو باطل کردیتی ہے۔ کونین کی تھوڑی مقدار سُرخ دانہ ہائے خون کی افزائش میں امداد کرتی ہے۔ لیکن اس کی زیادہ مقدار انکو تباہ کردیتی ہے۔ خون کے اندر کی نسیم (آکسیجن) کو تقویت دیتی ہے اور اس کو آسانی علیحدہ ہونے یا جذب ہو جانے میں مانع ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کی قلیل مقدار قلب کو کسی حد تک تحریک پہونچاتی ہے۔ لیکن زیادہ مقدار سے قلب میں استرخا پیدا ہوتا ہے جس سے نبض کی حرکت بطی اور کمزور ہو جاتی ہے اور اسکے نتیجہ میں ضغطہ دموی کم ہو جاتا ہے اور انجام کار حرکت قلب کے بند ہو جانے سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ تنفس پر بھی اس کی زیادہ مقداروں کے اثرات اچھے نہیں ظاہر ہوتے۔ بخار میں مبتلا لوگوں کی حرارت غریبہ کو کم کرنے میں اس کو خصوصیت ہے۔ نظام عصبی وتناسلی کے لئے اس کی تھوڑی مقدار مفید ہوتی ہے۔ بعض اوقات مدرِ حیض بھی ثابت ہوتی ہے۔ چونکہ کونین گردوں میں ہوتی ہوئی پیشاب کی راہ خارج ہوا کرتی ہے۔ اس لئے پیشاب میں یوریا اور یورک ایسڈ کی مقدار کو کم کردیتی ہے۔ اور بعض اوقات مجری بول اور مثانہ میں اس سے خراش پیدا ہو جاتی ہے اور پیشاب جلن سے آنے لگتا ہے۔ بعض مرتبہ اسکے اثرات جلد پر ددوڑوں یا سُرخ دھبّوں کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔

قلاع، سوزشِ حلق اور خناقی زخموں کی حالت میں اس کے بار بار غرارے کرانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

استعمال کے طریقے:- ایک گرین سے ۱۵ گرین تک منہ کے ذریعہ سے بحساب فی خوراک دی جاسکتی ہے۔ خالی کیپ شول میں بھر کردیں۔ یا بازار میں ۲ سے ۵ گرین تک کے جو اقراص بنے ہوئے ملتے ہیں۔ انہیں کام میں لائیں۔ زیادہ شدت کی صورت میں چار قرص چوبیس گھنٹہ میں پانی یا دودھ کے ساتھ دیں۔ یا مکسچر بنا کردیں۔ چونکہ خالص کونین پانی میں قابل حل نہیں ہے۔ اسلئے اس میں کسی تیزاب کا شامل کرلینا ضروری ہے۔ مثلاً سائٹرک ایسڈ، سلفیورک ایسڈ، اور ہائیڈروکلورک ایسڈ کو کونین سے دوگنی مقدار میں شامل کردیا جائے۔ بچوں یا صنف نازک کے نازک افراد کے لئے شکر میں لپٹے ہوئے قرص یا یُوکونین جو بے ذائقہ ہوتی ہے استعمال کرائیں۔

اگر معدہ کونین کو کسی طرح قبول نہ کرے تو تلقیح عضلی یا وریدی کے ذریعہ سے کونین استعمال کی جاسکتی ہے۔ لیکن تلقیح کرنے میں نظافت وطہارت کے اصول کو سختی کے ساتھ ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے۔ ورنہ بعض مہلک عوارض کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

اس کے علاوہ کونین کو بذریعہ حقنہ بھی استعمال کرسکتے ہیں اگرچہ ایسا بہت کم کیا جاتا ہے۔ عام طور پر مکسچر بنا کردینا زیادہ مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ اقراص یا خانہ ساز گولیاں بھی بعض مرتبہ ہضم نہیں ہوتی ہیں۔ اور قے میں نکل جاتی ہیں۔

خالص کونین پانی میں بہت کم حل ہوتی ہے۔ لیکن اگر دو اونس پانی میں ایک بوند تیزاب کی موجود ہو تو ایک گرین کونین سلفیٹ اس میں حل ہو جاتی ہے یا کونین اتنی مقدار تیزاب کی شامل کردی جائے کہ وہ پانی میں حل ہو جائے۔ مثلاً کونین ہائی ڈروکلوریٹ تیزاب کے پانی میں حل ہو جاتی ہے۔ ایک حصہ کونین، ۴۰ حصے گلیسرین میں اور ۵۰ حصہ الکوحل میں قابل حل ہے لیکن اگر حل شدہ کونین میں تھوڑا سا امونیا ملا یا جائے تو کونین کے اجزأ تہ نشین ہو جاتے ہیں۔ اگر اس میں ایتھر ملا دیا جائے تو کونین پھر حل ہو جاتی ہے۔

نقیضات:- ایسی دوائیں جو قابض ہوں اور ان میں ٹے نین پائی جاتی ہو اور تمام قلوی چیزیں اور انکے کاربونیٹ، اصل السوس کا جوشاندہ

ہڑوں کا جوشاندہ، یا ان کی باہمی ترکیب کونین کا نقیض ثابت ہوتی ہیں۔

مقدار خوراک:- ایک گرین سے ۲۰ گرین تک شدید حالتوں میں ۳۰ گرین تک۔

ہدایات استعمال:- باری سے دو گھنٹہ پہلے پندرہ گرین کونین بخار کی باری کو روک سکتی ہے۔ کونین دینے سے پہلے آنتوں کو صاف کرنے کے لئے کوئی ملین دوا۔ مثلاً روغن ارنڈی دیا جائے شدت بخار کی حالت میں کونین کو استعمال نہ کرائیں۔ بلکہ بخار اُتر جانے یا کم ہو جانے کے بعد استعمال کرائیں۔ ایک مرتبہ پوری مقدار کونین کی دینے سے یہ زیادہ بہتر ہے کہ تین چار مرتبہ تھوڑی تھوڑی کرکے دی جائے۔ ملیریا کے موسم میں بطور حفظ ماتقدم پانچ پانچ گرین کے قرص دینے مفید ہیں اور ہر ہفتہ دست آور دوا دے کر کونین دینے سے ملیریا کا حملہ نہیں ہوتا۔ بغیر تشخیص کو مکمل کئے کونین کو بڑی مقدار میں استعمال کرنا اکثر خطرناک ہوتا ہے۔ مزمن حالات میں کونین کی جلدی یا وریدی پچکاری زیادہ موثر ثابت ہوتی ہے۔ کونین پینے کے بعد، چھالیہ، ہڑ کا مُربّہ، گلقند یا اور کوئی ایسی چیز جس میں ٹینک ایسڈ موجود ہو استعمال کر لینا، بدمزگی کو زائل کر دیتا ہے۔

کونین کو افیون اور سنکھیا کے ساتھ ترکیب دے سکتے ہیں۔ اس سے اسکے اثرات قوی ہو جاتے ہیں۔ سوء مزاج ملیریائی (ملیریل کیکیکسیا) میں کونین کا استعمال جائز نہیں۔

کونین کی بہت سی قسمیں اور مرکبات بازار میں ملتے ہیں جن کا انتخاب واقف کار معالج کے مشورہ پر مبنی رکھنا چاہیئے۔ سُنی سُنائی باتوں پر دوا نہ لی جائے۔ انشاء اللہ آئندہ کسی فرصت میں کونین کی قسموں پر اظہار خیال کیا جائے گا +

از جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

دافع جریان

موٹے اور گف کپڑے کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے میں چار ماشہ اسپغول کی بھوسی ڈالیں۔ پھر اس پر ایک تولہ پارہ مصفیٰ چھوڑ کر ۴ ماشہ بھوسی اور ڈالیں۔ اس کے بعد پوٹلی بنا کر گائے کے تین پاؤ دودھ میں ڈول جنتر عرقی کے طریقہ پر لٹکا کر آگ پر رکھ دیں۔ پکتے پکتے جب آدھا دودھ رہ جائے تو برتن کو اُتار لیں۔ اور دودھ میں کوزہ مصری ملا کر پی لیں۔ یہ دودھ دن میں ایک ہی بار استعمال کرنا چاہیئے۔ ایک ہفتہ تک استعمال کرنے سے نمایاں فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ پوٹلی جو ایک بار کام آچکی ہو، دوبارہ کام میں نہیں لینی چاہیئے۔

فوائد:- جریان اور احتلام کے لئے بہت مفید ہے۔ مقوی باہ ہے۔

مخرج سنگ گردہ و مثانہ

جنگلی سوئیے کے پتے ۶ ماشہ، مرچ سیاہ ۵ دانہ، نمک لاہوری ۴ رتی۔ تینوں چیزوں کو آدھ پاؤ پانی میں پیس کر بغیر چھانے پلائیں۔

فوائد:- چند ہی دن کے استعمال سے پتھری ریزہ ریزہ ہو کر نکل جاتی ہے۔ پتھری کا اس سے بہتر اور کوئی علاج نہیں ہے۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب آنریری مجسٹریٹ جودھپور

اکسیر کحل الجواہر

سرمہ اصفہانی، سنگ بصری، زعفران، یاقوت سُرخ، لاجورد مغسول مس سوختہ ہر ایک ۱ ماشہ، سونا مکھی، روپا مکھی ممیرہ چینی ہر ایک نو ماشہ، مرجان سُرخ، دہنہ فرنگ اصلی، ورق طلاء، ورق نقرہ، فلفل سفید، دار فلفل، روئی سوختہ ہر ایک ۱۴ ماشہ، سرطان نہری، مروارید ناسفتہ، ساذج ہندی ہر ایک ۱ تولہ نو ماشہ۔ سب دواؤں کو عرق گلاب و عرق سونف میں کھرل کر کے سرمہ تیار کر لیں! واس کی دو دو سلائیاں رات کو سوتے وقت آنکھوں میں لگایا کریں۔

فوائد:- بصارت کو نہایت تیز و قوی کرتا ہے، اس کے استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی۔ آنکھوں کو تمام امراض سے محفوظ رکھتا ہے اور بینائی کو روشن کرتا ہے۔ اکسیر چشم۔ ایک نہایت ہی مفید چیز ہے۔

جناب حکیم سید رضا نقوی صاحب ٹکھٹی (بہار)

سفوف ذیابطیس

گلوئے نیب خشک ۶ ماشہ، برگ جامن خشک ۶ ماشہ، مغز تخم جامن ۶ ماشہ، کشتہ قلعی ۶ ماشہ، کشتہ مرجان ۶ ماشہ کشتہ قشر بیضۂ مرغ ۶ ماشہ، صدف مروارید سُودہ ۶ ماشہ، صمغ عربی ۶ ماشہ، کتیرا ۶ ماشہ، گل نیلوفر ۶ ماشہ، برگ گاؤزباں ۶ ماشہ، گلنار فارسی ۶ ماشہ، شادنج عدسی مغسول ۶ ماشہ، تخم خرفہ ۶ ماشہ، خار خسک ۶ ماشہ، ست سلاجیت ۶ ماشہ، طباشیر ۶ ماشہ، گل ارمنی ۴ ماشہ گل قبرسی ۴ ماشہ، گل مختوم ۴ ماشہ، صندل سفید سودہ ۴ ماشہ، ست گلو اصلی ۴ ماشہ، مغز تخم خیارین ۴ ماشہ، مغز تخم کدوئے شیریں ۴ ماشہ، مغز تخم تربز ۴ ماشہ مغز بادام ۴ ماشہ، مروارید محلول ۴ ماشہ، دانہ ہیل خورد ۴ ماشہ، شاخ گوزن سوختہ ۹ ماشہ، پوست اندرونی درخت گولر ۹ ماشہ، خشت چاہ کہنہ مُدبّر ۹ ماشہ۔ تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور تین تین ماشہ یہ سفوف ۵ تولہ گلو کے پانی کے ساتھ صبح و شام دونوں وقت پھانک لیا کیجئے۔ ۵ تولہ گرم پانی میں ایک تولہ گلوئے خشک یا تازہ دو تین گھنٹے تک بھگوئے رکھیں پھر پانی چھان کر کام میں لائیں۔

پرہیز:- ترش، شیریں اور نمکین چیزوں کے علاوہ گوشت سے بھی پرہیز کریں۔

فوائد:- ذیابطیس شکری مزمن و سبب بول اور زبان گرزہ کے لئے اکسیر ہے۔

اکسیر معدہ نوشادر ۴ تولہ، سہاگہ بریاں ۴ تولہ، نمک سیاہ ۶ تولہ، سونٹھ ایک تولہ، پیپل ایک تولہ، کالی مرچ ایک تولہ، ہینگ بریاں ایک ماشہ۔ سب دواؤں کو علیحدہ علیحدہ کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ اور ایک ماشہ یہ سفوف کھانے کے بعد کھایا کریں۔ فوائد:۔ سوءہضم کھٹی ڈکار، نفخ، قراقر، قولنج ریحی، ریح البواسیر اور ورم طحال وغیرہ کے لئے مفید اور تیر بہدف ثابت ہوا ہے۔

جناب حکیم ڈاکٹر ابو الظفر صاحب ایم۔ آئی۔ ایچ، ایچ، دینا پور

لال سفوف ریوند چینی کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور کسی کھلے منہ کی بوتل میں رکھیں۔ اور دو ماشہ یہ سفوف تولہ بھر گلقند میں ملا کر سونف کے عرق کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ ضعف جگر میں مفید ہے۔ ابتدائے استسقاء میں بھی نافع ہے۔

حب طحال نوشادر ۲ ماشہ، چرائتہ تلخ ۴ ماشہ، ہیرا کسیس ۱ ماشہ، سم الفار ایک سرخ۔ سب دواؤں کو گھی کوار کے گودہ میں کھرل کر کے دو دو رتی کی گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی کھانے کے بعد دونوں وقت تازہ پانی کے ساتھ کھائیں

فوائد:۔ تلی کی ہر شکایت کے لئے مفید ہے، بخار جو تلی کی خرابی سے ہو اس کے لئے یہ گولیاں اکسیر ہیں۔

اکسیر العین پھٹکری سفید، شورہ قلمی، سمندر جھاگ، نمک سینڈھا ہر ایک ایک تولہ، توتیائے سبز بریاں ۶ ماشہ۔ سب دواؤں کو دو دن تک ہرس کے پتوں کے پانی میں کھرل کر کے خشک کریں۔ جس قدر زیادہ کھرل کیا جائے زیادہ مفید ہوگا۔ ایک ایک سلائی رات کو سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں۔ فوائد:۔ جالا، پھولا، دھند، غبار اور آنکھوں کی خارش کے لئے اکسیر ہے۔

جناب حکیم مولوی سید مقبول شاہ صاحب واڑی دھلے

حب دق و تپ کہنہ ۵ تولہ ساٹھی کے پرانے چاول لے کر کالے رنگ کی گدھی کے ۲۰ تولہ دودھ میں تر کریں۔ جب دودھ خشک ہو کر چاول میں جذب ہو جائے تو اسے پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور دو گولیاں مناسب بدرقہ کے ساتھ مریض کو کھلائیں۔ فوائد:۔ پرانے بخار کے لئے یہ گولیاں نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ دق وسل کے ابتدائی درجہ میں بھی بہت بکار آمد ہیں۔

عرق دق کشنیز خشک ۵ تولہ، گل بنفشہ ۳ تولہ، گل نیلوفر ۳ تولہ، گل سرخ ۳ تولہ، ابریشم خام مقرض ۳ تولہ، کدو خشک ۵ تولہ، تخم پالک ۵ تولہ، تخم خرفہ سیاہ ۵ تولہ، تخم کاسنی ۵ تولہ، گلو سبز ۵ تولہ، شکاعی ۲ تولہ، بادآورد ۳ تولہ، مغز کدوئے شیریں ۵ تولہ، تخم پیٹھہ ۵ تولہ، برگ بید سادہ ۵ تولہ، کنول گٹہ ۵ تولہ، خاکسی ۵ تولہ، طباشیر کبود ایک تولہ، زہر مہرہ ۳ ماشہ، برگ گاؤزبان ۳ تولہ، عناب ۵ اتولہ، عرق گاؤزبان ۳ بوتل، عرق مکوہ ۳ بوتل۔ سب چیزوں کو عرقوں میں رات بھر بھگو رکھیں۔ صبح کو شیر بز ۴ سیر، آب پالک سبز، آب کدوئے دراز، آب مکو سبز اور آب خیار سبز ایک ایک سیر، آب بہی شیریں، آب ناشپاتی، آب انگور شیریں بیس بیس تولہ اضافہ کر کے معمول کے مطابق عرق کشید کریں اور دہانہ قرع انبیق پر زعفران ۶ ماشہ، کافور ۳ ماشہ کی پوٹلی باندھ دیں۔ خوراک دس تولہ روزانہ مناسب بدرقوں کے ساتھ۔

فوائد:۔ یہ عرق پرانے بخاروں کے لئے اکسیر ہے۔ دق وسل کی حرارت کو زائل کرتا ہے۔ مفرح ہے۔

اکسیر تپ شب یمانی سفید دو تولہ، شورہ قلمی دو تولہ دونوں چیزوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے کڑھائی میں بریاں کریں، پھر ایک تولہ گیرو ملا کر سفوف بنالیں۔ خوراک ایک سرخ سے چار سرخ تک مناسب بدرقوں کے ساتھ۔

فوائد:۔ موسمی بخاروں کے لئے اکسیر ہے۔

جناب حکیم محمد جہانگیر صاحب شیخوپورہ

سفوف سیلان گل پستہ دو تولہ، گل سپاری دو تولہ، مول سری خام دو تولہ، پھلیان بید دو تولہ، مصطگی رومی دو تولہ، دانہ الائچی خورد دو تولہ، کہربائے شمعی دو تولہ، ثعلب مصری ۲ تولہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور ایک تولہ یہ

یہ سفوف صبح کے وقت گائے کے دودھ کے ساتھ پھنکائیں۔

فوائد:۔ سیلان الرحم کے لئے عجیب دوا ہے۔ سات دن کے استعمال سے پرانے سے پرانا سیلان جاتا رہتا ہے۔

خنازیر

جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

(۱) کالی زیری ۲ سرخ، نوشادر ایک سرخ، کلونجی سات عدد۔ سفوف کرکے شربت عناب دو تولہ کے ساتھ پلائیں۔

(۲) جل نیم، دار فلفل، برم ڈنڈی، نرکچور ہم وزن لے کر سفوف بنالیں۔ خوراک ایک ماشہ ہمراہ شربت افسنتین ایک تولہ دیں۔

(۳) برگ نیم، چاکسو، زرد چوب خام، صندل سرخ، فلفل گرد، ریوند چینی۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر سفوف بنالیں۔ اور چار رتی یہ سفوف پانی کے ساتھ دیں۔

(۴) دار فلفل اور نرکچور ہم وزن لے کر بھینس کے پتہ میں مدبّر کرکے سفوف بنالیں۔ خوراک ۲ برنج مناسب بدرقہ کے ساتھ۔

(۵) ورق طلاء ۲ ماشہ، فلفل دراز مشوی ۵ ماشہ۔ دونوں چیزوں کو ایک پہر تک خوب کھرل کرکے سفوف بنالیں اور ایک رتی مکھن کے ہمراہ دیں۔

(۶) عنبر اشہب ۲ سرخ، ہلیلہ سیاہ ۳ ماشہ، کشتہ سفیدہ ماشہ، زنگار ایک ماشہ۔ ہمراہ عرق گاؤزباں دو تین روز کھرل کرکے کالی مرچوں کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور دو گولیاں مناسب بدرقوں کے ساتھ دیں۔

(۷) خاکستر مار سیاہ ایک ماشہ کو سرکہ دو ماشہ میں حل کرکے ضماد کریں۔

(۸) مارخور بکرے کے چمڑے کو گلے میں باندھنا بھی مفید ہے۔

جناب حکیم فتح محمد خاں صاحب، خان گڑھ

حبوب کھانسی ست ملیٹھی ایک تولہ، مصری ایک تولہ دونوں کو باریک پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی منہ میں رکھ کر چوسیں۔
فوائد:۔ ہر قسم کی کھانسی اور معمولی دمہ کے لئے مفید ہے۔

سنون دنداں طباشیر ۲ ماشہ، مصطگی رومی ۳ ماشہ، ست گلو ۲ ماشہ، کبابہ ۲ ماشہ، کافور ۲ ماشہ، الائچی خورد ۲ ماشہ، سپاری سوختہ ۱ عدد۔ سب چیزوں کو باریک کرکے سفوف بنالیں اور دونوں وقت دانتوں پر ملا کریں۔

فوائد:۔ دانتوں کو موتیوں کی طرح بنانے والا اور خوشبودار منجن ہے۔

حب امساک ریگ ماہی ۴ ماشہ، افیون ۳ ماشہ، شنگرف ۴ ماشہ، مازو چار ماشہ، لونگ چار ماشہ، زعفران دو ماشہ۔ سب دواؤں کو باریک پیس کر شہد کی مدد سے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک گولی دودھ کے ساتھ کھلائیں۔

فوائد:۔ مقوی باہ و ممسک گولیاں ہیں +

تصحیح ہمدرد صحت ماہ دسمبر ۱۹۳۸ء میں جو نسخہ نمونیہ کی مجرب چٹکی کے نام سے شائع ہوا ہے وہ بلا دودھ کی چائے کے ساتھ ہر چار گھنٹے کے بعد دینا چاہیئے۔

حکیم مقبول شاہ وارثی دہلوی

تصدیق شربت دق وسل، جو سالانہ اشاعت خاص دق وسل کے صفحہ ۱۳۰ پر شائع ہوا ہے، نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے بھی اکسیر ثابت ہوا۔ پندرہ مریضوں پر میں نے اس کا تجربہ کیا ہے۔

کشتہ توتیا جو دق وسل نمبر کے صفحہ ۱۳۴ پر شائع ہوا ہے تیار کیا گیا، باوزن اور سفید برآمد ہوا۔

حکیم مقبول شاہ وارثی، دہلوی

جوابات

(۹۶) بال پیدا کرنے کا نسخہ:۔ (الف) آپ کے سوال سے کسی طرح یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کس مقام پر بال نکالنا مقصود ہے اور آیا اس مقام کے بال گر گئے ہیں یا کبھی نکلتے ہی نہیں۔ بہرحال آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ جس مقام پر جلد کے نیچے بالوں کی گلٹیاں نہیں ہوتیں وہاں کسی تدبیر سے بال نہیں نکل سکتے۔ جس جگہ کے بال کسی مرض کے اثر سے گر گئے ہوں تو وہ پھر پیدا ہو سکتے ہیں اس حالت میں یہ ضروری ہے کہ مرض کی نوعیت سے آگاہی ہو۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) برادہ ہاتھی دانت اور رسوت خالص کو روغن بیضۂ مرغ میں حل کر کے لگائیں۔ لگانے سے پہلے اس جگہ کو اچھی طرح سے مونڈ لیں جہاں بال نکالنے مقصود ہوں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) روغن تخم ستیاناسی اس مقصد کے لئے مناسب ہے۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(۹۷) ورم غدود:۔ (الف) جب کہ اسی عمر میں آپ کے بھی ویسا ہی دانہ نکلا تھا تو پھر اس کی تشخیص اور علاج کے متعلق کیا دقت ہے؟ جس علاج نے آپ کو فائدہ پہونچایا تھا۔ وہی ان کے لئے بھی مفید ہوگا۔ یوں بے دیکھے اُن کے لئے کوئی نسخہ تجویز کرنا ممکن نہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سیرپ فیرائی آیوڈائیڈ ایک چمچہ اور کاڈلیور آئل ایک چمچہ ملا کر دن میں دو بار پلائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) اس کا بہترین علاج آپریشن ہے۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) مقامی طبیب سے مشورہ کیجئے ورنہ حکیم حاجی عبدالحمید صاحب کو لکھیئے۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(ہ) معجون چوب چینی نو ماشہ صبح و شام شربت عناب کے ساتھ کھلائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۹۸) عوارض خاص:۔ (الف) آپ سب سے پہلے چند روز تک کوئی مسکن اعصاب دوا مثلاً پوٹاسی برومائیڈ دس دس گرین کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ استعمال کیجئے۔ اس کے بعد اعصاب کی تقویت کے لئے اس قسم کی دوائیں جو غدودوں کے ست سے بنی ہوئی ہوں کھایئے۔ اس مطلب کے لئے "اوکاسا" اور "پاسوما" بہت اچھی دوائیں ہیں۔ آپنے مرض کے حالات لکھنے میں بہت ہی اختصار سے کام لیا ہے۔ بالکل ممکن ہے کہ مریض کو قبض رہتا ہو۔ اور یہ رقت زیادہ تر اسی کے باعث سے ہو۔ اگر ایسا ہے تو قبض کا علاج مقدم ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ قلعی پارہ شورہ والا ایک رتی۔ اطریفل کشنیز نو ماشہ میں ملا کر صبح کے وقت کھایا کریں۔ دو ہفتہ کے بعد کشتہ فولاد ایک رتی اور کشتہ نقرہ ۲ برنج، لبوب کبیر نو ماشہ میں ملا کر رات کو سوتے وقت دودھ سے کھایا کریں۔ دو ہفتہ کے بعد فیراڈول ایک ایک چمچہ دن میں تین بار دودھ میں ملا کر پئیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) فولاد سیال استعمال کیجئے، یا ثعلب مصری اور تخم ریحان ہم وزن لے کر کوٹ کر سفوف بنائیں اور تولہ بھر یہ دوا رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ پھانکیں

(حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) کشتہ قلعی دو رتی معجون آرد خرما نو ماشہ میں ملا کر دن میں دو بار استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۹۹) دائمی قبض:۔ (الف) آپ کچھ عرصہ تک "پٹرولاگر" کو اس کی ہدایات کے مطابق استعمال کیجئے تھوڑے دنوں میں آپ کی آنتیں صحیح کام کرنے لگیں گی

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سفوف بھنگرہ سیاہ تین تین ماشہ روزانہ پانی سے پھانک لیا کریں۔ انشاء اللہ ایک چلہ میں کلی صحت ہو جائے گی۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) روغن بادام شیریں چھ ماشہ نیم گرم دودھ میں ڈال کر رات کو سوتے وقت پی لیا کریں۔ دائمی قبض کے لئے یہ مفید تدبیر ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) معجون گوگل ۹ ماشہ رات کو سوتے وقت سونف کے عرق کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ہ) کتھہ سفید، طباشیر، الائچی خورد، کہربا، زہر مہرہ، سمندر جھاگ، سب چیزیں ہم وزن لے کر سفوف بنائیں اور منہ میں چھڑکیں۔ اور بادام روغن ۱ تولہ رات کو گائے کے دودھ میں ملا کر پلائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(و) یہ مرض عموماً یبوست امعاء سے پیدا ہوتا ہے۔ چند روز آپ رات کو سوتے وقت گل بنفشہ ۶ ماشہ، مغز بادام نیم کوفتہ ۱۵ عدد کی پوٹلی باندھ کر شیر گاؤ ڈیڑھ پاؤ اور ایک پاؤ پانی میں جوش دیں جب پانی جذب ہو جائے تو دودھ میں مصری ملا کر پی لیا کریں۔ دائمی قبض کے لئے بہت مفید ہے۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۰۰) خارش:۔ (الف) آپ کسی انگریزی دوا فروش سے یہ مرہم بنوا لیجئے:۔ زنک اوکسائڈ ایک ڈرام، ایسڈ سیلی سلک ½ ڈرام، سلفر سبلی میٹ ½ ڈرام، اکتھیال ½ ڈرام، ویسلین ایک اونس۔ روزانہ گرم پانی اور صابون سے پیروں کو دھو کر اچھی طرح خشک کر لیں اور تقریباً دس منٹ تک اس مرہم کی مالش کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کریل کی لکڑی کا تیل بطریق پتال جنتر نکال کر لگائیں۔ دو تین بار کے لگنے سے فائدہ ہو جائے گا۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) شیشم کی لکڑی کا روغن بذریعہ پتال جنتر کشید کر کے چنبل کے مقام پر لگائیں اور عرق مصفی خون ۵ تولہ میں شربت عناب تین تولہ ملا کر پیا کریں۔

(حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) آب شنگرف رومی سائیدہ ایک تولہ، پانچ تولہ تازہ مکھن میں ملا کر لگایا کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(ہ) بورک ایسڈ ایک ڈرام، فنائل کا تیل ۱۵ منم، ویسلین ایک ڈرام سب چیزوں کو ملا کر مرہم بنا لیں اور صبح و شام پاؤں پر لگا دیا کریں۔ (ڈاکٹر عبدالعزیز)

(۱۰۱) **گردن کی گلٹی**:- دیکھے بغیر رائے قائم کرنی مشکل ہے "آیوڈیکس" کی مالش چند روز تک کرکے دیکھئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سیرپ فیرائی آیوڈائیڈ ایک چمچہ میں کاڈ لیور آئل ایک چمچہ ملا کر دن میں دو بار پیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) اگر رسولی ہے تو آپریشن کرا دیجئے۔ بغیر معائنہ کے تشخیص مرض نہیں ہو سکتی۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) اس کا بہتر علاج آپریشن ہے۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) آپریشن کرا ڈالیں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(و) گلٹی کو بورک لوشن سے سینکنے کے بعد لنی منٹ ایکونائٹ لنی منٹ بلاڈونا۔ لنی منٹ کمفر۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر دن میں تین بار لگائیں۔ یہ دوا زہریلی ہے۔ اس لئے احتیاط رکھیں۔ (ڈاکٹر عبد العزیز)

(ز) اگر آپریشن کر کے گلٹی نکلوا دیں تو اچھا ہے۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۰۲) **امراض نسواں**:- (الف) آپ اپنی اہلیہ کو کسی اچھی اور ہوشیار لیڈی ڈاکٹر کو دکھایئے۔ ممکن ہے رحم میں کوئی مرض ہو۔ اس کے علاوہ اگر ممکن ہو تو خون کا بھی امتحان کرا لیجئے۔ غالباً سرخ ذرات کی ان کے خون میں کمی ہے۔ مریضہ کو دیکھے بغیر نسخہ تجویز کرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ بہتر ہو کہ آپ مقامی طور پر علاج کرائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کسی حاذق طبیب سے اصولی علاج کرایئے۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) مریضہ کا معائنہ کر کے باقاعدہ علاج کرانے سے کلی آرام ہوگا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) کسی مقامی طبیب سے مشورہ لیں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(ہ) ہمدرد دواخانہ کی تیار کردہ دوا "ماہواری رجسٹرڈ" استعمال کرائیں، ترکیب کا پرچہ دوا کے ہمراہ ہے۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۰۳) **چہرے کے بال**:- (الف) غالباً ایسا تو نہ ہو سکے گا کہ بال نکلنے بند ہو جائیں۔ بال دور کرنے کے لئے بازار میں بکثرت سفوف، صابون اور مرہم بکتے ہیں ان سے کام لیں۔ کسی ڈاکٹر کے مشورہ سے ایسے غددوں کا ست کچھ دنوں تک استعمال کرایئے کہ جن پر نسوانی صنفی اعضاء کے نشو و نما کا دار و مدار ہے ممکن ہے کہ اس ترکیب سے شاید یہ مصیبت ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بالوں کو موچنے سے اُکھاڑ کر جانڈ کی تازہ کچی پھلیوں کا لیپ کر دیں۔ دو ہفتہ کے استعمال سے بالوں کی پیدائش بند ہو جائے گی۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) چہرہ پر مینڈک کا خون لگایا کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(د) بورہ ارمنی ایک تولہ، گل ارمنی ایک تولہ، سرکہ ۵ تولہ، پتہ گاؤ ایک تولہ، پتہ بکری ایک تولہ۔ سب کو یکجان کر کے روغن کنجد ۲ تولہ اضافہ کر کے چہرے پر لگایا کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(ہ) بالوں کو موچنے سے اُکھیڑ دیں۔ پھر کتیا کی چیچڑیوں کے خون میں ذرا سا نوسادر حل کر کے لگا دیں۔ ایک دو دفعہ کے استعمال سے بال عمر بھر پیدا نہ ہوں گے۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۰۴) **سیلان الرحم**:- (الف) آپ اپنی اہلیہ کو "پٹرولاگر" استعمال کرایئے اگر اس کی ہدایات کے مطابق عمل کیا جائے تو اکثر پرانے قبض میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ سیلان الرحم کے لئے "ایسٹنس سیرپ" ایک ایک چائے کا چمچہ روزانہ تین مرتبہ ذرا ذرا سا پانی ملا کر پلا دیا کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ۴ رتی کشتہ مرجان سرخ خمیرہ گاؤزباں میں ملا کر روزانہ دودھ کے ساتھ کھلائیں اور بادام روغن ایک تولہ پاؤ بھر دودھ میں ڈال رات کو سوتے وقت دیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) دائمی قبض کے لئے حقنہ کرتے رہا کریں۔ روغن بادام دودھ میں ملا کر رات کو پلایا کریں، قابض چیزوں سے پرہیز کیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام)

(د) حب گوگل ۲ عدد معجون سپاری پاک نو ماشہ میں ملا کر دن میں دو بار استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) دائمی قبض کے لئے روغن بید انجیر مصفیٰ کا اس طرح استعمال شروع کرائیں کہ پہلے دن ایک ڈرام دیں اور ہر تیسرے دن ایک ڈرام بڑھاتے جائیں یہاں تک کہ روغن کا وزن ڈھائی تولہ یعنے ایک اونس ہو جائے۔ پھر ایک ایک ڈرام گھٹا کر ایک ڈرام تک لے آئیں۔ سیلان کے لئے حب مروارید ی ہمدرد دواخانہ سے منگا کر کھلائیں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(و) بادام روغن ایک تولہ رات کو گائے کے دودھ میں ملا کر پیا کریں۔ اور کشتہ مرجان، کشتہ قلعی، اقاقیا، عصارہ لحیۃ التیس، پوست بیرون پستہ، صمغ تودری، لاجونتی، سب چیزیں ہم وزن لے کر سفوف بنائیں اور تین تین ماشہ صبح و شام گائے کے دودھ کے ساتھ پھانکیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۰۵) **درد سینہ**:- (الف) آپ اپنے پھیپھڑے کا کسی معالج سے معائنہ کرایئے تاکہ یقین ہو جائے کہ پھیپھڑے میں تو کوئی مرض نہیں ہے۔ بھوک کی کمی، معدہ کا درد اور جلن سب سوء ہضم کی علامات ہیں، چونکہ آپ بہت ہی کم خرچ دوا چاہتے ہیں۔ اس لئے ایسا کیجئے کہ ایک یا دو اونس سوڈا بائی کارب لا کر رکھ لیجئے اور ہر مرتبہ کھانے کے ایک گھنٹہ بعد اس میں سے پانچ چھ رتی کھا لیا کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ پارہ سنگا ایک رتی جوارش جالینوس ایک تولہ میں ملا کر صبح و شام دونوں وقت کھلایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) مریض کا معائنہ کر کے باقاعدہ علاج کرانا حصول صحت کے لئے ضروری ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) کشتہ خبث الحدید ایک رتی جوارش جالینوس نو ماشہ میں ملا کر دن میں دو بار استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ھ) آپ جوارش سفرجلی چھ ماشہ میں کشتہ بارہ سنگا ایک رتی ملا کر صبح و شام ہمراہ عرق گاؤزبان ۵ تولہ عرق بادیان ۵ تولہ کھائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۰۶) **پرانا نزلہ**:- (الف) آپ ایک عرصہ تک یہ نسخہ استعمال میں رکھئے:- پیلول ۲ ڈرام (۲ چار کے چمچے) لال شربت یا شربت چونا (گریمالٹ کمپنی کا بنایا ہوا) ایک ڈرام، پانی نصف چھٹانک۔ یہ ایک خوراک ہے۔ روزانہ ایسی ایسی تین خوراکیں کھانے کے بعد استعمال کیا کریں۔ صاحبزادے کو بھی یہی نسخہ کا استعمال کرائیں۔ جلدی سے دوا نہ چھوڑ دیجئے گا۔ بلکہ مسلسل بہت روز تک استعمال کرتے رہیئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بہتر ہے کہ اصولی علاج کرائیں یا خمیرۂ نزلی جواہر والا استعمال فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) دائمی نزلہ کے لئے روغن بادام چھ ماشہ نیم گرم دودھ میں ملا کر رات کو سوتے وقت پیئیں۔ واقعی مفید ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) کشتہ مرجان ایک رتی تریاق نزلہ نو ماشہ میں ملا کر دن میں دوبار استعمال کریں اور جوارش جالینوس ۹ ماشہ بعد غذا دونوں وقت کھائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰی شاہ)

(ھ) خمیرۂ نزلی جواہر والا اور جوارش عود شیریں ہمدرد دواخانہ سے منگا کر کھائیں۔ اول الذکر نزلہ کے لئے اکسیر چیز ہے۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(و) لعوق کو کنار ایک تولہ کھا کر اوپر سے شربت فریادرس ۲ تولہ پانی میں ملا کر پیئیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۰۷) **جوڑوں کا درد**:- (الف) آپنے یہ نہ لکھا کہ جوڑوں پر ورم بھی ہے یا نہیں اور جب درد شروع ہوا تھا تو بخار بھی آیا تھا یا نہیں۔ آپ کو سوء ہضم کی بھی شکایت ہے۔ اس لئے گمان غالب یہی ہے کہ آپ کے جسم میں یورک ایسڈ کافی مقدار میں جمع ہو گیا ہے۔ آپ "ریڈیوریم" کچھ دنوں تک استعمال کیجئے یورک ایسڈ کو تحلیل کرنے میں یہ دوا بہت مفید ہے۔ پیٹنٹ دوا ہے۔ انگریزی دوا فروشوں سے مل سکے گی۔ ترکیب استعمال دوا کے ہمراہ ہو گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) معجون اذاراقی ڈیڑھ ماشہ روزانہ کھانا کھانے کے بعد دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) یوگ راج گوگل ۹ ماشہ رات کو سوتے وقت استعمال کرلیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) معجون سورنجان نو ماشہ ہمراہ شربت عناب تین تولہ عرق عشبہ دس تولہ صبح کے وقت کھائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰی شاہ)

(ھ) جوارش جالینوس نو ماشہ صبح و شام ہمراہ شربت بزوری ۲ تولہ عرق کاسنی ۵ تولہ اور عرق مکوہ پانچ تولہ کھائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۰۸) **کان بہنا**:- (الف) بہتر تو یہی ہے کہ آپ اپنا کان امراض گوش کے کسی ماہر خصوصی کو دکھائیں اگر اس کا امکان نہیں ہے تو کان کو اول ہائیڈروجن پراکسائڈ سے صاف کر کے اس میں چند قطرے گلیسرین آیوڈوفام کے ڈال دیا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نیم کے پتوں کی بھاپ روزانہ کان میں پہونچائیں۔ پھر کان کو صاف کر کے روغن برگ نیم کان میں ڈالیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) مولی کا پانی ۴ تولہ روغن بادام ۱ تولہ میں ڈال کر آگ پر پکائیں جب روغن رہ جائے تو چھان کر رکھیں، اور سوتے وقت کان میں ڈالا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام)

(د) کوڑی زرد بہت باریک پیسیں اور شہد میں ملا کر کان میں ٹپکائیں۔ اطریفل زمانی ۹ ماشہ ہر روز رات کو سوتے وقت کچھ مدت تک استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰی شاہ)

(ھ) آپ روغن پیاز دشتی کو نیم گرم کر کے کان میں ڈالا کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(و) ہائیڈروجن پراوکسائڈ سے پہلے کان صاف کریں۔ پھر بورک ایسڈ کان میں ڈال کر پھونک دیں۔ یہ عمل دن میں دوبار کریں۔ (ڈاکٹر عبدالعزیز)

(۱۰۹) **پرانا زکام**:- (الف) آپ نے یہ تحریر نہ فرمایا کہ آپ کو قبض بھی رہتا ہے یا نہیں۔ اگر قبض رہتا ہے تو اس کا دفع کرنا بہت ضروری ہے۔ لال شربت اور پیلول ملا کر استعمال کرنے سے آپ کو بہت کافی فائدہ پہونچے گا۔ اگر آپ منہ ڈھک کر سونے کے عادی ہیں تو اس عادت کو جلد سے جلد ترک کر دیجئے زکام کے لئے انجکشن بھی بہت مفید ہوتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ہمدرد دواخانہ دہلی کا خمیرۂ نزلی جواہر والا استعمال فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) چون پراش اولیہ کا استعمال مفید ہو گا۔ یہ ایک ویدک دوا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) جواب نمبر ۱۰۶ پر عمل کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰی شاہ)

(ھ) زکام کے لئے عناب، بہدانہ، سپستاں کا جوشاندہ پیئیں۔ اور نوشادر دیسی اور ریوند چینی ایک ایک تولہ شورہ قلمی ۲ تولہ کا سفوف بنا کر چار چار رتی بعد غذا دونوں وقت کھلائیں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی) + (و) آپ جواب نمبر ۱۰۶ پر عمل کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۱۰) **پرسوت**:- (الف) سخت تعجب ہے کہ مسلسل پانچ بچوں کے ضائع ہو جانے پر بھی آپ سبب کی تحقیق پر مائل نہ ہوئے۔ بچے تقریباً سب کے سب ہی تندرست پیدا ہوا کرتے ہیں حتیٰ کہ ماں باپ کو اگر دق ہو تو ان کے بچے بھی دق کے اثر سے پاک اور بالکل تندرست پیدا ہوتے ہیں۔ البتہ امراض خبیثہ کا اثر والدین سے اولاد میں منتقل ہوا کرتا ہے۔ یہ یقین کر کے کہ بفضلہ آپ یا آپ کی اہلیہ کسی خبیث مرض میں مبتلا ہیں اب اس بات کی تحقیق کرنا ہے کہ تندرست پیدا ہونے والے بچے ڈیڑھ ڈھائی سال کی عمر کو پہنچ کر کیوں فوت ہو جاتے ہیں۔ آپنے یہ تحریر فرمایا ہے کہ دانت نکلنے کے زمانہ میں بیمار ہو کر بچے کمزور ہو جاتے ہیں اور بالآخر موت لاحق ہوتی ہے۔ دانت نکلنا ایک طبعی فعل ہے۔ اگر بچہ کے جسم میں کیلسیم اور فاسفورس وغیرہ کافی مقدار میں موجود ہو تو بچے کو خفیف سی بے آرامی کے سوا دانت نکلنے کے زمانے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی، اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ بچے جو ماں کا دودھ پیتے ہیں یا بڑے ہو کر غذا کھاتے ہیں، اس میں انہیں کیلسیم اور فاسفورس کافی مقدار میں نہیں ملتا، آپ نے لکھا ہے کہ آپکی اہلیہ چار ماہ سے حاملہ ہیں۔ اگر دوران حمل میں آپ کثرت سے کیلسیم اور فاسفورس انکے جسم میں پہونچا دیں تو بچہ ان نمکیات کی کمی کو ساتھ لیکر نہ پیدا ہو گا۔ پھر دودھ پلانے کے زمانہ میں بھی ماں کے جسم کو اگر یہ نمکیات خوب کثرت سے ملتے رہیں تو بچے میں کسی وقت بھی کیلسیم اور فاسفورس کی کمی رونما نہ ہو گی اور دانتوں کے عوارض سے وہ محفوظ رہے گا۔ آپ ابھی سے اہلیہ کو مچھلی کا تیل پلانا شروع کر دیں۔ اور برابر اس وقت تک پلاتے رہیں جب تک کہ بچے کا دودھ نہ چھڑایا جائے۔ غذا میں انڈے (بقیہ صفحہ ۴۸ پر)

سوالات؟

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا +
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے +
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہیئں +
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کیلئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہیئں +
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکے گا +
(۶) رسالہ کے خریداروں کو بھی سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہو گی +
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہو گا +
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے +
(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہونگے جن کے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ استعمال کئے گئے ہوں +

منیجر "ہمدرد صحت"

(۱۱۴) ایک ایسے اکسیر الاثر نسخہ کی ضرورت ہے جس کے استعمال سے وزن بڑھ جائے۔ (خریدار نمبر ۸۰۹۲)

(۱۱۵) میری عمر ستائیس سال ہے تین سال سے منہ آتا ہے کبھی قبض بھی ہو جاتا ہے۔ پیشاب زردی مائل ہوتا ہے۔ ٹھنڈی دوا سے منہ کو آرام ہوتا ہے۔ لیکن زکام ہو جاتا ہے۔ اطباء کرام اور ڈاکٹر سعید احمد صاحب توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۳۷۴۰)

(۱۱۶) حاملہ عورت اگر بخار میں مبتلا ہو جائے یا اُسے استسقا ہو جائے تو کیا علاج کیا جائے۔ (خریدار نمبر ۸۱۵۲)

(۱۱۷) کشتہ سم الفار بنانے کی مجرب اور آزمودہ ترکیب درکار ہے۔ اگر ترکیب صحیح ہوئی تو دس روپے نذر کئے جائیں گے۔ (خریدار نمبر ۷۵۸۲)

(۱۱۸) میرا بھائی جس کی عمر ۲۸ سال ہے کھانسی و زکام کی شکایت میں سوا سترہ سال سے مبتلا ہے۔ باوجود علاج کے اس کے مرض میں کمی نہیں ہوئی، اس لئے اطباء کرام سے درخواست ہے کہ کوئی ایسا نسخہ تحریر فرمائیں جس کے استعمال سے مریض کی شکایات دفع ہو جائیں۔ مریض کا مزاج بلغمی ہے۔ (ایک خریدار)

(۱۱۹) میری غیر شادی شدہ ہمشیرہ (عمر ۱۹ سال) پچھلے سال جوڑوں کے درد میں مبتلا ہو گئی تھی۔ درد کے دوران میں ہاتھ پاؤں میں ورم آگیا تھا۔ علاج سے درد جاتا رہا، مگر ہاتھوں کے ناخن سیاہ پڑ گئے۔ بہت علاج کیا مگر شفا نہ ہوئی۔ اطباء کرام سے استدعا ہے کہ سہل نسخہ تجویز کر دیں۔ (خریدار نمبر ۴۵۳۸)

(۱۲۰) قیلۃ الماء (ہائیڈروسیل) کے لئے مجرب نسخہ کی ضرورت ہے۔ (خریدار نمبر ۱۲۰۴)

(۱۲۱) میری اہلیہ بیس سال سے مرض عقر میں مبتلا ہیں۔ پچھلے سال آپریشن کیا گیا۔ ایک مہینہ علامات حمل ظاہر ہونی شروع ہوئیں۔ لیکن مہینہ کے آخر میں پیشاب کی اس قدر کثرت ہوئی کہ ایک گھنٹہ میں چار پانچ دفعہ حاجت ہوتی تھی۔ پھر باقاعدہ حیض آگیا۔ مریضہ کو عرصہ سے یہ شکایت بھی ہے کہ حیض کے بعد پندرہ دن تک تو پیشاب باقاعدہ آتا ہے لیکن پھر پندرہ روز کثرت سے پیشاب آتا رہتا ہے اور حیض جاری ہونے تک یہ صورت قائم رہتی ہے۔ (خریدار نمبر ۳۶۲۶)

(۱۲۲) مجھے ایک ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جو بواسیر کے مسّوں کو ہفتہ عشرہ میں خشک کر دے اور دوبارہ یہ شکایت نہ ہو۔ دوا تکلیف دہ نہ ہو۔ (خریدار نمبر ۱۰۸۱)

(۱۲۳) ایک شادی شدہ مریض کے پیشاب میں فاسفیٹس آتے ہیں اور پیشاب پاخانہ کے بعد لیس دار رطوبت خارج ہوتی ہے۔ ہاضمہ خراب ہے۔ قبض کی شکایت ہے۔ مقامی شکایتیں بھی ہیں۔ گرم چیزیں کھا لینے سے احتلام ہو جاتا ہے۔ (خریدار نمبر ۷۴۳۲)

(۱۲۴) کھانا کئی گھنٹے تک معدہ میں پڑا رہتا ہے۔ تیزابیت کی بہت تکلیف ہے۔ پاخانہ بافراغت نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر صاحبان آنتوں کی دق کا شک کرتے ہیں۔ پیٹنٹ دواؤں سے بھی فائدہ نہیں ہوا۔ جسم دبلا، عمر ۲۷ سال، پیشہ زراعت انسپکٹر۔ (خریدار نمبر ۱۳۵۰)

۱۲۵ میرے ایک دوست جن کی عمر ۳۲ سال ہے، ۲½ سال سے مرض ریاحی بواسیر اور اسہال میں مبتلا ہیں۔ بواسیر کا آپریشن کرایا گیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا پھوڑا چند دن سوکھا اور چند دن ہرا رہتا ہے۔ اجابت ہمیشہ پتلی اور آؤں ملی ہوئی بڑی مقدار میں ہوا کرتی ہے۔ اکثر خالی معدہ میں کھٹی ڈکاریں آتی رہتی ہیں۔ بائیں پسلی میں کچھ خراش معلوم ہوتی ہے۔ دہی کے استعمال سے نزلہ ہوتا ہے التماس ہے کہ کوئی مجرب اور زود اثر نسخہ مرحمت فرمایا جائے۔ (خریدار نمبر ۳۷۳۳)

(۱۲۶) میرے ایک دوست کو دو سال سے بواسیر بادی کی شکایت ہے کبھی کبھی تھوڑا خون بھی نظر آتا ہے۔ بلغمی کھانسی اور نزلہ بھی ہے۔ دماغ زیادہ کام نہیں کر سکتا چار سال پہلے دق کا اندیشہ ظاہر کیا گیا تھا۔ مریض کی عمر ۲۲ سال ہے اور وہ شادی شدہ ہے (خریدار نمبر ۸۷۴۳)

(۱۲۷) ضعف دماغ، تبخیر معدے کا ضعف، ریح امعاء۔ اور عرق النساء وغیرہ کے لئے مجرب کشتہ کی ضرورت ہے۔ (خریدار نمبر ۸۳۸۶)

(۱۲۸) میرے ۸ سالہ بچے کو دو مہینے سے بخار آ رہا ہے۔ علاج کرنے سے اچھا ہو جاتا ہے، پھر مہینہ سوا مہینہ بعد بخار آنے لگتا ہے اب تین ماہ سے برابر بخار آ رہا ہے گلے میں گلٹی نکل آئی ہے۔ بعض اطباء خنازیر بعض تپ دق کی گلٹی اور جگر و معدہ کی خرابی بتلاتے ہیں۔
لائم واٹر دینے سے بچوں کی صحت پر کیا اثر پڑتا ہے اور اسے کتنی عمر تک دینا چاہیے؟ ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۳۳۷۹)

(۱۲۹) مجھے ایک ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جو معدہ اور جگر کے تمام امراض کے لئے مفید ہو۔ دافع ریاح اور دافع سوداویت ہو۔ پاخانہ خلاصہ لائے۔ ورم معدہ اور معدہ

اورجگر کے لئے فائدہ مند ہو مقوی معدہ و جگر ہو۔ (خریدار نمبر ۵۲۷۹)

(۱۳۰) لاجورد مغسول کو پوٹلی میں باندھ کر قرع انبیق کے نیچے میں لٹکا دینے سے جو عرق اس کے اوپر ٹپک کر آئے گا وہ لاجوردی رنگ کا ہوگا یا نہیں؟ (الف) عرق کا رنگ لاجوردی ہو تو لاجورد مغسول صحیح ہے یا نہیں؟ (ب) اگر عرق مذکور کا رنگ لاجوردی ہو تو قابل استعمال ہے یا نہیں؟ ازراہ کرم اطبا، وحذاق اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں۔ (خریدار نمبر ۳۴۴۳۱)

(۱۳۱) کیا کوئی صاحب شراب الصالحین کا نسخہ وترکیب تیاری درج فرماکر ممنون احسان فرمائیں گے۔ (خریدار نمبر ۳۵۱۰)

(۱۳۲) میری عمر ۵۰ سال ہے ایک سال سے میرا دایاں فوطہ بلا کسی تکلیف و درد کے کچھ بڑھا ہوا ہے۔ مگر چھ مہینے سے بہت زیادہ بڑھ کر بڑے بینگن کی طرح ہوگیا ہے سختی بھی موجود ہے۔ فوطہ میں کبھی چوٹ وغیرہ نہیں لگی۔ (خریدار نمبر ۷۱۲۸)

(۱۳۳) شروع ہی سے زکام نہیں پکتا۔ پتلی رطوبت ناک کی بجائے سینہ پر گرتی رہتی ہے جس سے سخت کھانسی وتنفس ہوجاتا ہے۔ بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ نسخہ ایسا ہو جس سے زکام پک کر ناک سے خارج ہو۔ تقویتِ دماغ کی بھی ضرورت ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۵۰) و (خریدار نمبر ۵۶۸۰)

(۱۳۴) بیس اکیس سال کی ایک لڑکی کے قریباً دو سال سے سر میں عین چندیا کے مقام پر پانچ چھ انچ کی گولائی میں ہر وقت ہلکا درد رہتا ہے۔ ایام ماہواری میں کوئی نقص نہیں معلوم ہوتا نہ حرارت رہتی ہے، لیکن کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ شادی ہوئے دو سال ہوئے۔ (خریدار نمبر ۴۷۵۲)

(۱۳۵) لونگ پاتھ بوٹی کا دوسرا نام کیا ہے؟ کہاں ملتی ہے۔ اگر کوئی صاحب فراہم کر سکتے ہوں تو کس قیمت پر؟۔ (خریدار نمبر ۷۸۲۳)

(۱۳۶) ۲۵ سال کے ایک مریض کو ۱۵ سال سے دیدان (چنونوں) اور قبض کی شکایت ہے۔ معمولی ادویہ اور انیما سے چار پانچ روز کے لئے افاقہ ہوجاتا ہے۔ اطبا و ڈاکٹر صاحبان مؤثر علاج وتدابیر سے مطلع فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۴۴۱)

(۱۳۷) میری لڑکی کی عمر سات سال ہے۔ تین سال سے اسکے ہاتھ اور پیر کے تلوے موسم سرما میں سخت اور موٹے ہوجاتے ہیں اور ان میں سے کبھی کبھی خون بھی بہنے لگتا ہے۔ گرمی کے موسم میں مرض میں کمی رہتی ہے۔ ایک برس سے مصفی خون دوائیں استعمال کرا رہا ہوں لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ (خریدار نمبر ۶۷۶۸)

(۱۳۸) مجھے اور میرے بچے کو، جس کی عمر ۲ سال ہے، کبھی کبھی پیشاب دودھ کی طرح سفید ہوتا ہے۔ مجھے آتشک ہوچکی ہے، جوہری اور دوسرے کشتوں کا استعمال رہا ہے۔ حذاق بتائیں کہ یہ کیا مرض ہے، اور اس کا مفید علاج ونسخہ تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۲۴۲۹)

بقیہ مضمون صفحہ ۴۶ سے

دودھ اور تازہ پھل لازمی طور پر شامل کرنے چاہئیں۔ بچے کو بھی جب وہ کھانے کے قابل ہو تو انڈے دودھ اور پھل خوب کھلائے جائیں۔ خدا نے چاہا تو یہ بچہ ہر قسم کے مرض سے محفوظ رہیگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی) ✤ (ب) ڈوڈہ کی خشخاش ایک سیر لے کر دو سیر پانی میں بھگوئیں۔ دوسرے دن اس کا پانی پھینک کر دوسرا پانی ڈال دیں، پھر دوسرے دن اس پانی کو بھی پھینک کر خشخاش نکال لیں اور پیس لیں۔ پھر گائے کے دو سیر گھی میں بھون کر حسب ذیل چیزیں بھی کر شامل کر دیں۔ اور چھوٹے چھوٹے لڈو بنا کر رکھ لیں اور دس تولہ تک یہ لڈو مریضہ کو دودھ کے ساتھ کھلائیں۔ ملانے کی چیزیں یہ ہیں:۔

موریز منقے ایک سیر، مغز بادام شیریں ایک سیر، طباشیر ۱۰ تولہ، دانہ الائچی خورد ۱۰ تولہ، مرچ سیاہ ۱۰ تولہ، مصری چار سیر۔ (حکیم لالہ مصری رام دوساجھ)

(ج) معجون حمل عنبری علوی خانی دوران حمل میں، مہینے تک استعمال کرائیں۔ جب ساتواں مہینہ حمل کا شروع ہو تو بند کر دیں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(۱۱۱) **امراض جگر**:۔ (الف) آپ یہ نسخہ استعمال کریں:۔ کونین سلف ایک گرین، گلیسرین ۱۵ منم، ایسٹنس سیرپ ایک ڈرام پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ بعد غذا استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) فیری ایٹ کونین ۳ ماشہ، سالٹ ۲ تولہ، پانی آدھی بوتل۔ خوراک ۲ تولہ ہمراہ شربت عناب ۲ تولہ دونوں وقت۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ج) آپ کسی مقامی طبیب سے علاج کرائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں وحکیم احسان الحق خاں)

(۱۱۲) **امراض اطفال**:۔ (الف) دیکھے بغیر نسخہ نہیں لکھا جاسکتا۔ اگر معالج کی رائے ہو اور وہ ضروری خیال کرے تو بچے کو بمبئی لے جائے اور وہاں مخصوص اسپتال میں علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کسی قابل حکیم سے علاج کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ج) مریض کا معائنہ ضروری ہے اس کے بغیر علاج ممکن نہیں۔ (حکیم شمس الحق خاں وحکیم احسان الحق خاں)

(۱۱۳) **درد شکم**:۔ (الف) صرف اتنا لکھدینے سے کام نہیں چلتا کہ پیٹ میں درد ہے جو درد کہ پانچ سال سے قائم ہو اُس کے لئے ضروری کوئی مستقل سبب موجود ہونا چاہئیے۔ پیٹ معدہ بھی ہوتا ہے، آنتیں بھی ہوتی ہیں، جگر بھی ہوتا ہے طحال بھی۔ اب یہ کیسے ممکن ہے کہ صحیح طور پر مقام درد معلوم ہوئے بغیر یہ سمجھ لیا کہ فلاں عضو درد ہوگا۔ تاوقتیکہ تفصیلات نہ معلوم ہوں یا مریض سامنے نہ ہو کوئی صحیح رائے قائم نہیں کی جاسکتی۔ ہنگامی اور عارضی طور پر درد رفع کرنے کے لئے بہت سی چیزیں استعمال ہوسکتی ہیں۔ "ویرامن" اور "نوولجین" بہت زود اثر دوائیں ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ خبث الحدید ایک سرخ جوارش جالینوس نو ماشہ میں ملاکر عرق پودینہ ۱۰ تولہ کے ساتھ دن میں دو بار استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ج) آپ معجون خنطل ایک تولہ ہمراہ عرق سونف ۵ تولہ، عرق گلاب ۵ تولہ روزانہ صبح کو استعمال کیا کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

دشمنانِ جان امراض کی فہرست
کیا آپ خدا نخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟
ذیابطیس
ہیضہ وغیرہ
کمزوری اعضاء ہضم بوجہ امراض مخصوصہ
بچوں کی بیماریاں
کمزوری عضو
اسقاطِ حمل
ضعفِ قلب
آنکھوں کی بیماریاں
کمزوری دماغ
امراض معدہ و جگر
سرعت انزال
سوزاک
جنون
جریان
ضعفِ باہ
ضعفِ جسم
طاعون
حرابی ایام
ضعفِ جسم
ناصور
کنٹھ مالا
بالوں کی بیماریاں
سیلان الرحم
پایوریا
نامردی
گٹھیا
امراض خون
نزلہ
تلی
پیچش
بے لذتی
آتشک
دق و سل
دمہ
احتلام
اگر ایسا ہے
تو آئندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کر لیجئے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں، ماہرین فن، اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ نواب صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں انشاء اللہ آپ بھی اسی خادم ملک و فن دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہونگے خادم مینجر ہمدرد دواخانہ دہلی۔

درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہے کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا۔"

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ بانی "ہمدرد" دواخانہ یونانی دہلی

مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

روغن بے نظیر (رجسٹرڈ)

یہ تیل بالوں کی سیاہی اور درازی چمک کا بہترین محافظ ہی اور اسکے علاوہ اکثر دماغی امراض کو مفید ثابت ہوا ہی۔ دردسر، دماغ کی کمزوری دُور کرنے میں نہایت پُر تاثیر ہی۔ نیز اسکی اعلیٰ درجہ کی طاقت دماغ تک ہی محدُود نہیں بلکہ اسکی حکمی تاثیر بالونکی جڑونکو مضبُوط کرنے اور گرنے سے محفوظ رکھتے ہیں، نہایت مؤثر ثابت ہُوئی ہی مثل اور خوشبُودار روغنوں کے اسکا استعمال رکھا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ تمام دماغی امراض سے محفوظ رہیں گے +

قیمت فی شیشی صرف بارہ آنے (۱۲ار)

نزلہ زکام و کمزوری دماغ کی بے خطا دوا

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہی کہ طالب علم، وکیل منصف اور دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام، نزلہ و کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہوجاتے ہیں، اور عام اشخاص بے احتیاطی کیوجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں ان حضرات کے لئے یہ عجیب و غریب بے خطا دوا بنائی گئی ہی۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھکر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا ہی کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سی اسکا قلع قمع ہوجاتا ہی طرفہ یہ ہی کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہی ضعف اعصاب کو مفید ہی بھوک لگاتی ہی۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سی نجات حاصل کریں تو آپکو دنیا میں اس سی بہتر دوا نہیں مل سکیگی اسکی قدر آپ اس کے استعمال کے بعد ہی کرسکتے ہیں (ترکیب استعمال) ۶ ماشہ یہ خمیرہ صبح یا شب کے سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش ثقیل اور زیادہ سرد اشیائسے پرہیز کرنا چاہیئے، قیمت ۴ تولہ رکھی گئی ہی جو اسکے بیش بہا فوائد کے اعتبار سے بہت کم ہے +

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

اکسیر سعال (رجسٹرڈ)

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی اور سلامتی پر دارومدار ہی یہی وجہ ہے کہ ہماں میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہی تو وہ صحت کیلئے نہایت مضر ہوتا ہی۔ آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" اس شکایت کا کامیاب علاج ہیں اور چند روز کے استعمال سے مرض میں حیرت انگیز طور پر تخفیف ہونے لگتی ہی اور تکلیف دہ مرض رفع ہوجاتا ہی اس مرض سی جو عام کمزوری ہوجاتی ہی اسکو قوت سے بدلدیتی ہی +

ترکیب استعمال ایک قرص شہد یا مکھن میں ملاکر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دُودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے +

قیمت فی شیشی (۴۰ خوراک) ایکروپیہ چار آنہ (عہ۱ر)

دولابی

ذیابیطس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لئے ایک کامیاب دوا تیار ہوگئی ہی اس دوا کو تیار کرنیکا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہی، اور اسکا نام

دولابی

ہی، ذیابیطس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی" اکسیر صفت ہے۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابیطس کی وجہ سے جو عوارض گُردہ جگر، سینہ وغیرہ میں واقع ہوجاتے ہیں۔ یہ دوا انکی اصلاح کرتی ہی +

قیمت فی شیشی چوبیس خوراک (سے۳ر)

تین رُوپے +

مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے جسمیں ہر مرض کا علاج درج ہے +

"مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے، جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے"

مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے!

Zubani
ZUBANI

دنیا میں سب سے مکمل اور منظم دواخانہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے۔ جس پر ہندوستان کے بڑے بڑے والیان ریاست پورا پورا اعتماد رکھتے ہیں۔ یاد رکھیئے بہترین یونانی ادویہ مناسب قیمتوں پر صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتی ہیں

تار کا پتہ: ہمدرد، دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

ماہواری
MAHWARI
MAHWARI

ماہواری (رجسٹرڈ)
حیض کی خرابیوں کا سائنٹیفک علاج ہے۔ اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے سب سے بڑے خطرے کو رفع کر سکتے ہیں۔ حیض کی کمی یا حیض کی بندش اور بیقاعدگی کے لئے اکسیری حکم کی دوا ہے۔ ظاہری حیثیت سے اس دوا کو ہم بغیر کسی تامل کے یورپ کی بہترین پیٹنٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کر سکتے ہیں لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طبِ جدید کی کوئی دوا نہیں کر سکتی۔
مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔ ایک شیشی مہینوں کو کافی ہے۔
قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)
ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

KULZAM
قلزم
رجسٹرڈ
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
دانت کا درد
کان کا درد
سر کا درد
پیٹ کا درد
جل جانا
سانپ کا کاٹنا

معجون سپاری پاک

خواص باہ کو قوت دیتی ہے۔ سرعت کو زائل کرتی ہے عورتوں کے جریان کی مخصوص دوا ہے استقرار حمل میں مدد ہے۔ عورتوں کی عام کمزوری کو رفع کرتی ہے۔ نہایت مفید اور مجرب دوا ہے۔ ترکیب استعمال ایک تولہ یہ معجون پاؤ بھر دودھ کے ساتھ یا تنہا استعمال کی جاتی ہے۔ ترشی و بادی کا پرہیز قیمت فی سیر پانچ روپے
قیمت فی تولہ ایک آنہ (ار)

معجون حمل عنبری علوی خانی

خواص جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو انکے لئے بہت مفید ہے تیسرے مہینے حمل کے سے اس کا استعمال شروع کیا جائے پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہوگا اور آفات سے محفوظ رہیگا یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہے۔ عمدہ چیز ہے ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ معجون عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ صبح استعمال کی جائے ؛ قیمت فی سیر چالیس روپے +

عرق روح افزا نمبر ۱، ۲، ۳، ۴

دل اور دماغ اور جگر کو نہایت قوت بخشتا ہے۔ معدہ کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے اور ہاضمہ کو بیحد قوی کرتا اور اعلیٰ درجہ کا مشتہی ہے۔ غذا کو جزو بدن بنا خون صالح کثرت سے پیدا کر کے چہرے کو خوش رنگ کرتا ہے سستی اور کاہلی کو دور کر کے طبیعت میں بشاشت اور شگفتگی اور جسم میں چستی و تازگی پیدا کرتا ہے ہر قسم کے ضعف کو خواہ کسی وجہ سے ہو دفع اور گئی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہے' مایوسین باہ کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ سالہا سال تجربہ کیا ہمیشہ تیر بہدف ثابت ہوا ہے۔ قریب قریب ہر مزاج پر یکساں فائدہ رکھتا ہے۔ بلا قید موسم استعمال کیا جاتا ہے' نہایت ہی جانفشانی اور خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے' قابل استعمال اور عدیم المثال قیمت فی بوتل تین روپے (للعہ)

ترکیب استعمال

۴ تولہ میں ۹ ماشہ مصری ملا کر صبح یا سہ پہر کے وقت استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز +

عرق عنبر

خواص اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے غشی کو دور کرتا ہے اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے اور بواسیر اور خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اس کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے فوری اثر کرتا ہے + ترکیب استعمال ۵ ماشہ عرق میں ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر پئیں یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیاء سے پرہیز

قیمت فی بوتل دو روپے آٹھ آنے (عمر)

Regd. No. L. 2790

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI

OUR TUBERCULOSIS NUMBER

This special issue contains matter of interest not only to members of the medical profession but to all who are interested in combating this dreadful disease and those whose families have been the victims of its ravages. Doctors, Hakims and Vaids will find in it valuable informations regarding the latest methods of diagnosis and treatment, and it contains articles from distinguished medical men of several foreign countries throwing light on the extent of the disease in their country and the measures undertaken to safeguard their people from the attacks of this insidious and ruthless enemy. To the general public our Tuberculosis Number will serve the purpose of an encyclopœdia, telling them all they should know to keep themselves immune and to ensure timely and intelligent treatment for those unfortunates who happen to contract the disease. We consider this moment specially opportune for our Tuberculosis Number because of the nationwide effort now being made under the inspiration and guidance of Her Excellency Lady Linlithgow to fight the disease in this country, and hope that our service to this great cause will be welcomed and appreciated.

As in all our previous special issues, we have combined scientific with literary interest, and set an example of how the two may be combined for common benefit Our readers may therefore expect a wide variety of reading material attractive in itself and grouped round a central theme.

Over 350 pages.

PRICE

Special Edition As. 12 : Ordinary Edition As. [illegible]

Postage one Anna.

EDITOR: HAKIM H. ABDUL HAMEED

Subscription YEARLY ONE RUPEE.

HAMDARD MANZIL, DELHI.

SINGLE COPY TWO ANNAS

حفظ صحت اور طب
کا ماہوار مصور رسالہ

ہمدرد صحت دہلی
بیادگار
شہید فن خلاق ہمدرد ملت حکیم حافظ عبد المجید دہلوی
بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

مرتبہ
حکیم حاجی عبد الحمید دہلوی
مقام اشاعت: ہمدرد منزل لال کنواں دہلی
قیمت سالانہ ایک روپیہ عہ/
مجلد

جلد (۷) | فروری ۱۹۳۹ء | نمبر (۸)

فہرست مضامین

فہرست تصاویر:- (۱) اسقلی بوس (۲) حمورابی کے قوانین +

قیمت سالانہ ایک روپیہ — ممالک غیر برما وغیرہ سے تین شلنگ — فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

نوٹ:- خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ — منیجر

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص

دِق و سِل

ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر علم و فن کا ایک ایسا کارنامہ ہے جس کی نظیر مشرقی زبانوں میں مشکل ہی سے ملے گی۔ اس میں دق و سل کے متعلق ایسے ایسے پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں، اور ڈاکٹروں کے لئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے، بلکہ یہ ان لوگوں کے لئے بھی انتہائی کارآمد ثابت ہوگا جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس کا مطالعہ ان کے سامنے ہندوستان کی حالت زار کا صحیح نقشہ پیش کر دے گا۔ اور ان کو ممالک غیر سے اپنے ملک کی حالت کا مقابلہ کرنے میں کوئی دشواری نہیں رہے گی۔ ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس نے دنیا بھر کے ماہرین فن کی قلمی خدمات حاصل کی ہیں۔ چنانچہ اس نمبر میں **یورپ، امریکہ اور آسٹریلیا** وغیرہ برِ اعظموں کے پندرہ سے زیادہ ماہرین فن نے مضامین لکھے ہیں صرف اسی حقیقت سے آپ کو اس نمبر کے افادہ کا اندازہ ہو جائے گا۔ ہندوستان کے ماہرین میں سے تقریباً سو ماہرین ایسے ہیں جنہوں نے اس اشاعت کے اوراق کو زینت دی ہے۔ ان قلمی معاونوں میں طبیب، ادیب، مزاحیہ نویس اور شاعر غرض سب ہی شامل ہیں۔ یہ نمبر ان اصحاب کو بھی دعوتِ فکر دے گا جو ہر معاملہ کو صرف علمی نقطہ نظر سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ دق و سل نمبر ادبی ذوق رکھنے والوں کی تسکین بھی پوری طرح کر دے گا اور ان کو یہ محسوس کرا دے گا کہ علم و ادب کو آپس میں کس طرح سمویا جا سکتا ہے۔ یہ نمبر اُن مریضوں کے لئے چراغ ہدایت کا کام دے گا جو اس وقت اس موذی مرض کی کسی نہ کسی شکل میں مبتلا ہیں۔ یہ اشاعت خاص اُن گھرانوں کو ہلاکت کے غار میں گرنے سے بچا سکے گی جن میں دق کی اموات ہو چکی ہوں۔ اور تیمارداروں کو دق کے بیماروں کی تیمارداری سکھائے گی۔ غرض یہ اشاعت کیا ہے دق و سل کی ایک ایسی انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں اس موضوع پر ہر عنوان سے بحث ملے گی۔ فہرست مضامین ہمارے اس دعوے کی تصدیق کے لئے کافی ہے۔ اگر آپ اس عظیم الشان نمبر کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی اس کا بندوبست کیجئے۔ اس کے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں (۱) یا تو آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ لفافہ میں رکھ کر بھیج دیجئے۔ اس صورت میں نہ صرف یہ دق و سل نمبر آپ کے پاس پہونچ جائے گا بلکہ اگست ۳۸ء سے جون ۳۹ء تک گیارہ مہینے کے رسالے ہر مہینے آپ کے پاس پہونچتے رہیں گے اور آپ کے پاس جون ۱۹۳۹ء میں ہمدرد صحت کی ایک عظیم الشان جلد موجود ہو گی جس کی ضخامت گیارہ سو صفحات سے کسی طرح کم نہ ہو گی اور آپ حیرت کریں گے کہ ایک روپے میں اتنا علمی اور فنی مواد کس طرح دیا جا سکتا ہے۔ (۲) اور اگر آپ کو صرف دق و سل نمبر مطلوب ہے تو اسکی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ڈاک، ایک آنہ) لفافہ میں رکھ کر آج ہی بھیج دیجئے۔ چند روز میں آپ کے سامنے یہ عظیم الشان نمبر موجود ہو گا۔ قیمت:۔ اعلیٰ ایڈیشن ۱۲؍ معمولی ایڈیشن ۸؍ قیمت سالانہ مع اشاعت خاص معمولی صرف عہ

منیجر ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر یورپ اور امریکہ کے مشاہیر فن کی نظر میں

ڈاکٹر ایچ العطاس معتمد صحت و اجتماع معاونت انقرہ (ترکی)

محترم حکیم صاحب

آپ کا مکتوب مورخہ ۵ جولائی ۳۸ء اور رسالہ ہمدرد صحت کا خاص نمبر پہنچا جس میں "سل و دق" پر غیر معمولی مقالات اور بیش قیمت معالجات درج ہیں یہ قیمتی رسالہ ہماری وزارت کے کتب خانہ کی زینت رہیگا۔ میں آپ کی عنایتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کامیاب رسالہ پر آپ کو تبریک اور مبارک باد عرض ہے۔

دستخط ڈاکٹر العطاس۔ وزارت صحت و امداد باہمی

ڈاکٹر سیوری سوون سکرٹری آف دی فینش نیشنل انٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن، ہلسنکی (فن لینڈ)

ایڈیٹر صاحب رسالہ "ہمدرد صحت" دہلی۔

"ہمدرد صحت" کا نہایت دلچسپ "دق وسل نمبر" ملا۔ میں اسکے لئے آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے رسالہ کے اوراق کو اچھی طرح دیکھا لیکن زبان کی غیریت کی وجہ سے بہت کم سمجھ سکا لیکن ہمیں کوئی شک نہیں کہ یہ اشاعت خاص ایک بڑی سائینٹفک قدر و قیمت کی مالک ہے اور ظاہری اعتبار سے بہت خوبصورت ہے۔ میری طرف سے مبارک باد قبول فرمائیے۔"

سیوری سوون

سر رابرٹ فلپ ایڈنبرگ یونیورسٹی، اسکاٹ لینڈ

ڈیر سر

"مجھے افسوس ہے کہ طبیعت کی ناسازی اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے باعث میں آپکے پانچویں جولائی کے مراسلہ کا جواب دیسکا۔ ہی خط کے بعد "ہمدرد صحت" کا خاص ٹیوبرکلوسس نمبر بھی پہنچا۔ اب میں مسرت کے ساتھ اس حیرت انگیز اور ضخیم "ٹیوبرکلوسس نمبر" کے لئے جو آپنے شائع کیا ہے آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور آپ کو اس وسیع جدوجہد پر مبارکباد دیتا ہوں جو کہ آپنے ہندوستان کے باشندوں میں دق کے خلاف جنگ کرنے کیلئے جاری کی ہے اور جس کی بڑی شہادت آپکے رسالہ میں موجود ہے۔

روئے زمین کی دوسری قوموں کی طرح ہندوستان کو بھی اس بڑے مسئلہ کا مقابلہ کرنا ہے۔ میں خلوص کے ساتھ یقین کرتا ہوں کہ اس جہاد میں شریک ہو کر جس کو ہر ایکسی لنسی وائسرائن نے شروع کیا ہے۔ آپ کو بھی اس خطرناک مرض کی روک تھام میں وہی کامیابی حاصل ہوگی جو دوسری قوموں نے اپنے علم اور استقلال سے حاصل کی ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ سردست میں کوئی دوسرا مضمون آپکے رسالہ کے لئے نہیں لکھ سکا لیکن ایک دوسرے پیکٹ میں میں آپ کو اپنے مجموعہ مضامین کی ایک جلد بھیج رہا ہوں جو میں نے ٹیوبرکلوسس کے متعلق جمع اور شائع کئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ہندوستان میں جو کوشش کر رہے ہیں اس کے ساتھ میری ہمدردی کی نشانی کے طور پر آپ اسے قبول کریں گے۔"

آپ کا مخلص (سر) رابرٹ فلپ

ڈاکٹر جاذف ہولوس - ایم - ڈی - نیویارک

ڈیر مسٹر حمید

"میں آپ کے رسالہ "ہمدرد صحت" کے پہنچنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے اتنے بہترین طور پر مرتب کئے ہوئے رسالہ کے دیکھنے کی مسرت بہت کم حاصل ہوئی ہے میں نے نہایت غور کے ساتھ اس کے تمام صفحات دیکھے اور ہر صفحہ کے ساتھ مجھ پر یہ حقیقت زیادہ واضح ہوتی گئی کہ میری تعلیم میں کچھ کمی ہے یعنی میں آپ کی زبان نہیں جانتا اس سے پہلے میں نے یہ کمی کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ لیکن اب میرا دل چاہتا ہے کہ کاش میں اسے پڑھ سکتا اور سمجھ سکتا۔ بہرحال انگریزی فہرست مضامین سے مجھے یہ معلوم ہوگیا کہ اس کے اندر کیا چیزیں ہیں۔ اور میں شک کے بغیر یہ کہتا ہوں کہ اس میں آپ نے بہترین مواد جمع کرنے کا انتظام کیا ہے اپنے نام کو ایسے معزز اور قابل احترام ہستیوں کے ساتھ دیکھ کر میں فخر محسوس کرتا ہوں۔

آپ اپنے ملک میں "ٹیوبرکلوسس" کے انسداد کے لئے عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اگر آپ خون کو جراثیم امراض سے محفوظ کردینے کے خاص طریقہ علاج میں دلچسپی رکھتے ہیں تو میں بڑی خوشی کے ساتھ ہر ممکن طریقہ پر اپنی خدمات پیش کرتا ہوں۔

مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ لیڈی لن لتھ گو جیسی قابل احترام ہستی نے ہندوستان میں انسداد دق وسل کے کاموں میں کتنی دلچسپی لی ہے۔ دق اور سل کی مختلف صورتیں آپ کے خوبصورت ملک کے لئے بد نما لعنت بنی ہوئی ہیں اور ہر ایکسی لنسی کا یہ بہترین شریفانہ عمل ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کو اس کام کے لئے وقف کر دیا ہے۔

ایک دوسرے پیکٹ میں میں نے اپنی تازہ ترین کتاب آپ کے پتہ پر بھیجی ہے جو لیڈی لن لتھ گو کے نام سے منسوب ہے۔ مہربانی کرکے آپ اسکو انکے پاس بھیجدیجئے۔ اس سے پہلے میں اپنی تصنیف آپ کے پاس بھیج چکا ہوں۔ امید ہے کہ وہ مل گئی ہوگی۔"

آپ کا مخلص :- جاذف ہولوس

ہمدرد صحت کا دِق وسل نمبر اور مشاہیر صحافت

جناب مولانا عبدالحق صاحب، سکرٹری انجمن ترقی اُردو۔ اورنگ آباد

"حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے زیر نظر نمبر کو مرتب کرکے نہ صرف ایک فنی اور علمی فرض کو ادا کیا ہے بلکہ رفاہِ عام کا ایسا مفید کام کیا ہے جو ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے اگرچہ حکیم صاحب موصوف اپنے نیک نام اور مشہور عالم "ہمدرد دواخانہ" دہلی کے ذریعہ سے بھی قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں لیکن ہمدرد صحت کی افادی حیثیت سب پر فائق ہے۔

دق وسل کی یہ اشاعت خاص ۲۵۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس نامراد بیماری کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر نہ صرف ہندوستان کے بڑے بڑے حکیموں، تجربہ کار ڈاکٹروں، ہوشیار ویدوں بلکہ یورپ، امریکہ، آسٹریلیا کے دق وسل کے ماہرین و متخصصین نے بھی پر از معلومات بحث نہ کی ہو۔ گویا یہ نمبر ہماری زبان میں مشرق و مغرب کے مایہ ناز اطباء کے سالہا سال کے تجربات کا نچوڑ اور ان کی طبی کاوشوں کا مرقع ہے۔

مضمون نگاروں کی تصویریں تو ان گنت ہیں ہی۔ لیکن ماؤف پھیپھڑوں، ان کے غار، گلٹیوں، خون چوسنے والے اور پھیپھڑوں پر ان کے مہیب اور تباہ کن اثرات کی بھی بھیانک تصویریں دے دی گئی ہیں۔ چند جدول اور نقشے بھی ہیں۔ غرض ایک اعلیٰ اور معیاری رسالہ کے لئے علم و فن کی اس نئی روشنی میں جن جن لوازم کی ضرورت ہے وہ سب اس نمبر میں بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔ اگر فاضل مرتب نسخوں کے اندراج میں ذرا احتیاط سے کام لیتے تو اچھا ہوتا۔" (رسالہ اردو)

جناب رام لال صاحب ورما ایڈیٹر تیج ویکلی دہلی

"دہلی کا مشہور ماہانہ رسالہ ہمدرد صحت، فن طب، صحت عامہ، قدیم و جدید طریقہ ہائے علاج اور حیات و تندرستی کے متعلق بہترین معلومات و ہدایات کا ایک ذخیرہ ہوا کرتا ہے۔ لیکن اس کی اشاعت خاص جو سال میں ایک مرتبہ صرف ایک موضوع پر تمام معلومات کا مخزن بنکر دنیا کے سامنے آتی ہے اس کا جواب صحافتی دنیا میں ملنا مشکل ہے۔ اس سال ہمدرد صحت کا خاص نمبر "امراض دق وسل" سے تعلق رکھتا ہے۔ اس مہلک بیماری اور اس کے متعلق معلومات اور طریقہ علاج کی جو اہمیت ہے وہ اسی سے ظاہر ہے کہ اس وقت دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں جہاں ایک خاص محکمہ "دق وسل" کے انسداد کے لئے قائم نہ ہو، ہمدرد صحت کے زیر نظر نمبر میں دق اور سل کے متعلق بعض ایسے پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں اور ڈاکٹروں کے لئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے بلکہ ان لوگوں کے لئے بھی بہت کارآمد ہے جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس نمبر کی ہمہ گیری کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ یورپ، امریکہ، آسٹریلیا وغیرہ کے پندرہ بیس ماہرین دق وسل نے اس نمبر کے لئے خاص مضامین لکھے ہیں اور ہندوستان کے تقریباً ایک سو ماہرین فن نے اس کی قلمی معاونت میں شرکت کی ہے۔ مزید براں اس میں ادیبوں، افسانہ نویسوں، مزاحیہ نگاروں اور شاعروں نے بھی حصہ لیا ہے اور ایک فنی رسالہ میں اس دلچسپ امتزاج سے کام لینا ایڈیٹر ہمدرد صحت، حکیم حاجی عبدالحمید صاحب کا قابل تحسین کارنامہ ہے۔ اس نمبر کے متعلق اس سے زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ دق وسل کی ایک بہترین انسائکلوپیڈیا ہے جو ۲۹+۲۲ ½ کی تقطیع کے ۳۰۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ سہ رنگی تصویر اور آرٹ کی تصویروں کے علاوہ متعدد مضامین کی تشریح بھی تصویروں کے ذریعہ کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ نفیس ہے اور ان تمام خوبیوں پر اس مرقع علم و فن کی قیمت اعلیٰ ایڈیشن کی ۱۲ ؍ اور معمولی ۸ ؍ رہے ہے۔" "تیج ویکلی" ۱۳ ستمبر ۳۸ء

روزنامہ ٹریبیون لاہور

"ہمیں ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر ملا ہے۔ یہ نمبر صرف صاحب فن ہی کے لئے مفید اور دلچسپ نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کے لئے بھی کارآمد ہے جو اس خوفناک بیماری کے کسی نہ کسی شکل میں گرفتار ہیں۔ حکیم اور وید سبھی اس نمبر میں دق وسل کے اسباب اور اس کے معالجات پر جدید ترین معلومات پائیں گے۔ عوام کے لئے بھی یہ نمبر ایک انسائکلوپیڈیا کا کام دیگا۔ [illegible] کو اس بیماری سے محفوظ و مصئون رکھنے کیلئے زیادہ سے زیادہ معلومات بہم پہنچائیگا۔"

ٹریبیون مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۸ء

جناب مفتی شوکت علی صاحب فہمی ایڈیٹر اخبار دین و دنیا دہلی

"معاصر ہمدرد صحت نے جو دہلی کا ممتاز طبی رسالہ ہے حال ہی میں اپنا ایک خاص نمبر "دق وسل" شائع کیا ہے۔ یہ نمبر تقریباً تین سو صفحات پر مشتمل ہے جس میں بیشمار تصاویر دی گئی ہیں اور جسے اس قدر شاندار بنا دیا گیا ہے کہ بلا شبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کا کوئی طبی رسالہ آج تک اتنا شاندار نمبر شائع نہیں کر سکا ہے۔

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر درحقیقت دق اور سل جیسے موذی مرض پر لاجواب اور بے نظیر مضامین کا ذخیرہ ہے جس میں دق اور سل کے امراض کے جملہ پہلوؤں پر اس خوبی کے ساتھ بحث کی گئی ہے کہ شاید ہی آج تک کسی ایک کتاب میں اتنا مفید مواد یکجا مل سکے۔

ایسی حالت میں کہ ہندوستان میں یہ موذی مرض نہایت تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے جناب حکیم حاجی عبدالحمید صاحب دہلوی کا یہ کارنامہ ملک اور قوم کی بہترین خدمت ہے۔ حکیم صاحب موصوف نے یہ لاجواب نمبر شائع کرکے بلاشبہ اس مرض کے سلسلہ میں وہ مواد فراہم کر دیا ہے جو اس وقت تک ناپید تھا اور جسکے منظر عام پر آنیکے بعد ہزاروں اور لاکھوں گھر اس موذی مرض سے محفوظ ہو جائیں گے۔ اس خاص نمبر کا ٹائیٹل اسقدر ہیبت ناک ہے کہ اسکے دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ موت کا فرشتہ ہماری طرف ہاتھ بڑھا رہا ہے۔ غرضکہ ہر لحاظ سے یہ نمبر نہایت مکمل اور کارآمد ہے ہندوستان کے کسی گھر کو اس نمبر سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ ہمارا خیال ہے کہ جو حضرات اس وقت اس خاص نمبر کو حاصل کرنے میں کوتاہی سے کام لیں گے وہ اس نایاب ذخیرہ کو آئندہ چلکر کسی قیمت کو بھی نہیں حاصل کر سکیں گے کیونکہ یہ کتاب نہیں ہے بلکہ خاص نمبر ہے جو چند روز میں ختم ہو جائے گا اور اس کا دوبارہ طبع ہونا ناممکن ہے۔ قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۱۲ ؍ معمولی ایڈیشن ۸ ؍ اور جو حضرات سال بھر کے لئے ایک روپیہ دیکر "ہمدرد صحت" کے خریدار ہوں گے ان سے اس خاص نمبر کی قیمت کچھ نہیں لیجائے گی۔"

دین و دنیا۔ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۳۸ء

جناب مولانا سعید احمد صاحب ایم اے۔ ایڈیٹر رسالہ برہان دہلی

"ہندوستان کا سب سے زیادہ مشہور اور کم قیمت طبی پرچہ۔ ہمدرد صحت۔ دہلی۔ ہر سال کسی خاص موضوع پر اپنا ایک خاص اور ضخیم نمبر شائع کرتا ہے۔ چنانچہ اس رسالہ کا دق وسل نمبر بڑے اہتمام کے ساتھ شائع ہوا ہے اور گزشتہ نمبروں کی طرح ہر لحاظ سے کامیاب ہے۔ اس خاص نمبر میں مشرق و مغرب کے اساتذہ فن کے قیمتی مضامین دق اور سل کے مختلف پہلوؤں کے متعلق درج ہیں۔ جن میں بڑی محنت اور جانکاہی سے کام لیا گیا ہے ہمارا خیال ہے کہ کسی انسائیکلوپیڈیا میں دق اور سل کے متعلق جسقدر تحقیقی مضامین ہو سکتے ہیں وہ سب اس میں جمع ہیں۔ آخر میں حسب معمول "ادبیات" کے زیر عنوان متعدد طبی افسانے ہیں جو زبان و بیان اور افادیت کے اعتبار سے دلچسپ ہیں۔ دق اور سل کی صحت گاہوں کے حالات بھی ہیں۔ ہندوستانیوں کی صحت عامہ کے متعلق اعداد و شمار بھی۔ کتابت و طباعت عمدہ اور دیدہ زیب، ارباب ذوق کو اسکی قدر کرکے حکیم عبدالحمید صاحب کی کوششوں کی عملی داد دینی چاہیئے۔"

ہمدرد صحت کا دِق و سل نمبر اور اصحاب فن

جناب حکیم محمد حسن صاحب قرشی ایڈیٹر مشیر الاطبا۔ لاہور

"ہمدرد صحت" ہندوستان کے ممتاز اور بلند پایہ طبی رسائل میں سے ہے جو طب قدیم کی حقیقی خدمت انجام دے رہا ہے حال ہی میں دق وسل پر اس کا ایک خاص نمبر شائع ہوا ہے جو اپنی ظاہری و معنوی خوبیوں کی وجہ سے بیحد جاذب نظر ہے۔ اسکے لئے ہندوستان اور دیگر ممالک کے مشہور اور فاضل ڈاکٹروں کے بلند پایہ اور محققانہ علمی و عملی مضامین حاصل کئے گئے ہیں۔ اور پھر بہترین قابلیت کے ساتھ ان کو ترتیب دیا گیا ہے۔

زمانہ حال کے لحاظ سے جس قدر کہ ضرورت تھی، اسی قدر دق وسل کے ہر پہلو پر جدید و قدیم معلومات فراہم کئے گئے ہیں۔

ہمارے خیال میں ہندوستان کے موجودہ حالات کے پیش نظر جبکہ دق وسل اور اس قسم کے خطرناک امراض روز افزوں ترقی کر رہے ہیں۔ ادارۂ ہمدرد صحت کا یہ اقدام بیحد قابل تحسین ہے۔

یہ نمبر بیشمار بلاکس اور لیتھو کی تصاویر سے بھی مزین کیا گیا ہے ٹائیٹل عمدہ رنگین کاغذ اعلیٰ کتابت اور چھپائی بہترین ہے۔"

جناب مولانا حکیم محمد یحییٰ خاں صاحب خان پوری

"حکیم حاجی عبدالحمید صاحب خدمت فن میں بے حد دراز دست واقع ہوئے ہیں۔ ان کا جوش عمل اور ذوق سلیم طبی صحافت میں ایسے رنگین و دماغ افروز مظاہر پیش کر رہا ہے جن کی تعریف و تحسین نہیں ہو سکتی یوں تو ہر سال وہ اپنے مؤقر مجلہ ہمدرد صحت کا ایک کامیاب اور بلند پایہ خاص نمبر شائع کرنے میں مشہور رہے ہیں لیکن اب کے جو اشاعت خاص "دق وسل" کے موضوع پر انہوں نے مرتب اور شائع کی ہے بلا مبالغہ اپنے مبحث پر ایک لاجواب اور ہنگامہ آفرین کتاب کی سی حیثیت رکھتی ہے دق وسل کا موضوع اپنی اہمیت کے اعتبار سے بہت کچھ پامال ہو چکنے کے باوجود ابھی صحافتی دنیا میں نیا اور توجہ طلب ہے ہماری بدبختی کی وجہ سے ان امراض و عوارض کے متعلق ابھی تک ہمیں نہ نئے اور نہ پرانے کوئی مکمل و قابل وثوق و اعتماد تحقیقات و تجربات حاصل نہیں ہیں ایسی صورت میں ہمدرد صحت کے فاضل مرتب نے اس طرف توجہ دے کر مشرق و مغرب کے قدیم و جدید طبی ذخیرہ سے ایسے ایسے انمول جواہر چن لیے ہیں جو اپنی افادیت کی رو سے نقد جان سے بھی زیادہ قدر و قبول کے لائق ہیں۔ ہمدرد صحت کے اس خاص نمبر میں نہ صرف قدیم معلومات و تجربات کا دریا کوزہ میں بند دکھائی دیتا ہے بلکہ جدید تحقیق و انکشاف کے سلسلہ میں بھی کچھ اس قدر ذخیرہ جمع کر دیا گیا ہے جو اس موضوع پر خاص طور سے کسی کتاب میں ہی چھپا ہوا نہیں مل سکتا۔ علی الخصوص اس اشاعت کا پانچواں آٹھواں اور نواں باب ہر ایک طبیب و غیر طبیب کو پوری توجہ اور انتہائی غور کیساتھ مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے ان میں بعض مضمون تو حقیقتاً اس قابل اور اتنے مفید ہیں کہ انہیں ہندوستان کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے چھاپ کر مفت تقسیم کیا جائے۔ تاکہ غریب اور بیخبر ہندی اس دشمن جان مرض سے بچنے کی کوشش کر سکیں جہاں ہر ایک تعلیم یافتہ آدمی پر اس کا مطالعہ فرض ہے وہاں ہندوستان کے محکمہ جات صحت عامہ کو لازم ہے کہ اسکی ایک ایک کاپی ملک بھر کی لائبریریوں اور مطالعہ گاہوں میں رکھوائیں۔"

جناب حکیم محمد رحمت علی ہمایوں لائلپوری

"اشاعت خاص موسومہ "دق وسل" موصول ہوئی۔ جناب کی فنی جانکاہی اور علمی ایثار بیحد قابل ستائش ہے یہ سل و دق پر ایک بیاض ہی معلوم نہیں ہوتی۔ بلکہ جناب کے لاانتہا ہی دینی تبحر و استعداد کا فنی مظہر ہے۔ اس میں علامات فارقہ و تشخیصی نکات سل و دق بھی ایسے ہیں۔ جن کا علم طبیب و غیر طبیب کو سل و دق کا ہر معالج بنانے میں ممد و معاون ہو سکتا ہے۔ اور معلومات و مجربات خاصہ کے وہ بیش بہا خزانے اس میں جمع کئے گئے ہیں۔ جن کی مثال ملک کے مشہور ترین طبی رسائل پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

تشریحی و تشخیصی تصاویر نے رسالہ کی شان کو دوبالا کر دیا ہے۔ دریا ہی نہیں بلکہ سمندر کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ غالباً کوئی مریض۔ کوئی طبیب۔ اور کوئی خریدار رسالہ اس سے فائدہ اٹھائے بغیر نہ رہے گا۔ بہر حال آپ کی علمی ضیافت امسال طبی دنیا میں بہت بلند پایہ یادگار کا رتبہ رکھتی ہے اس اشاعت خاص کو میرا دل "صحیفہ ثنا" سے یاد کرنے پر مجبور کرتا ہے۔"

جناب حکیم حاجی شیخ عبدالعلی صاحب ابراہیمی فاضل طب و جراحت اورنگ آباد

"دق اور سل جیسے ہیبت ناک مرض کے متعلق جو بصیرت افروز مساعی عمل میں لائی گئی ہیں۔ میں ان کو آپکی خدمات فن کا اہم ترین کارنامہ سمجھتا ہوں۔ ہندوستان کے اندر اور باہر سے جن علماء فن کا انتخاب کیا گیا اور جن کی اجتماعی اور انفرادی معلومات اور تجربے سے فائدہ اٹھا کر تمام خیالات کو جمع کر دیا گیا۔ وہ دریا کو کوزے میں بند کر دینے کے مرادف ہے۔ آکا ہر فن کے جابر تیروں اور جناب [illegible] سے یہ داستان مزین اور خصوصاً حفظ صحت کے ابواب میں ڈاکٹر عابد سلیم کی تقریر شوکت تھانوی کا مزاحیہ [illegible] جناب ڈاکٹر سعید صاحب کے دستر سے جراثیم "اپنے انداز ادبی و دلکشی کا حق رکھتے ہیں۔ میری دلی مبارکباد اپنے ساتھ دعا ہے کہ ایڈیٹر صاحب ہمدرد صحت کی کوشش کو ایزد تعالیٰ سرسبز اور بار آور فرمائیں!! آمین"

جناب حکیم رفیق احمد صاحب حاذق مستند طبیہ کالج نجیب آبادی

"ہمدرد صحت" کو کامل ڈیڑھ ماہ بغور و خوض مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ یہ سل و دق جیسے مہلک امراض پر جامع و مانع نمبر ہے اور اگر اس کو مکمل انسائیکلو پیڈیا کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ جس کاوش، دقت نظر اور جستجو سے حکیم عبدالحمید صاحب ایڈیٹر ہمدرد صحت نے کام لیا ہے۔ وہ حکیم صاحب کی جودت طبع اور جواں سال فہم و ذکا کی بین دلیل ہے۔ کیا بلحاظ تحقیقی مضامین اور مختلف الآراء اقوال اور تجربات خاصہ اور کیا بلحاظ ترتیب و حسن بیان اور کتابت و طباعت یہ نمبر اسقدر بلند پایہ ہے کہ [illegible] مجھے حیرت ہوتی ہے کہ [illegible] نفیس طبیعت پائی ہے جس چیز کو لیتے ہیں حسن و لطافت کی انتہا کر دیتے ہیں۔ اور کسقدر اغراض و [illegible] الکسیر کر غیر ممالک تک آپکے رسالہ کی امانت اور قیمتی معاونت کے لئے کرلیتے نظر آتے ہیں۔ بلکہ جسقدر اس نے اولی اور جدید و قدیم فنون طبیہ کی حامل تالیف کی قدر کرے گا کم ہو بیشک یہ کہنا بے جا نہیں کہ اس نمبر کی تدوین و ترتیب بصد پیغمبر تبریک پیش کرتا ہوں کہ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔"

از حکیم راجیشور صاحب مہتہ کامل طب و جراحت

"رسالہ ہمدرد صحت کے دق وسل نمبر کی خوبی نے مجھے مجبور کر دیا کہ میں اس کو اپنے دوسرے احباب سے روشناس کراؤں۔ آپ نے اس رسالہ کی ترتیب میں جس ایثار اور محنت کا ثبوت دیا ہے۔ ہندوستان میں اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ یہ آپ کا ہی کام ہے کہ ایسے دقیق اور مشکل موضوع پر ایک ایسا جامع اور سائنٹفک مُرقع پیش کیا ہے۔ میں آپ کو اِس فنی خدمت کے لئے صمیم قلب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مجھے امید واثق ہے کہ فن کی خدمت کا جو بیڑا آپ نے اٹھایا ہے اِس میں خدا آپ کی تمام مشکلوں کو حل کر دے گا۔"

لُباب جلد اول

سائز ۲۶×۲۰/۸ ضخامت ۳۰۴ صفحے، قیمت دو روپے۔
پتہ:- دفتر المسیح، قرول باغ، دہلی

فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب مدّت سے یہ ارمان دل میں لئے ہوئے تھے کہ طب کی عظیم الشان کتاب معالجات شرح اسباب کو فلسفہ، منطق، فلکیات اور طبیعات کے غیر متعلق مسائل سے صاف کر کے ایک خالص طبی کتاب بنا دیا جائے تاکہ طب کے طلبا علامہ نفیس کی فلسفیانہ موشگافیوں کو پڑھنے اور ان کو یاد کرنے کی ناکام کوشش کرنے کی بجائے اپنا وقت طبی مسائل کو سمجھنے اور سلجھانے میں صرف کر سکیں۔ یہ اہم اور ضروری مقصد جہاں اپنے اندر ایک اصلاحی اور انقلابی نوعیت رکھتا تھا، وہاں فرصت و اطمینان کا بھی طلب گار تھا۔ اسی لئے شرح اسباب کی تنقیح کا ارمان اب تک موصوف کے دل ہی دل میں رہا۔ اب ہم کو اس بات کے علم سے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ اس بارِ گراں کو فاضل موصوف کی اہلیہ طبیبہ الطاف النساء صاحبہ نے حسن و خوبی سے اپنے کندھوں پر اُٹھا لیا ہے۔ اور اس طرح "اگر شوہر نتواند بیگم تمام کند" کی مصداق ہوئی ہیں۔

شرح اسباب کا اُردو ترجمہ غالباً ۱۹۱۶ء میں حکیم صاحب موصوف نے ترجمہ کبیر کے نام سے کیا تھا۔ اور اب تک یہ کتاب پانچ بار مناسب ترمیم اور نظرثانی کے بعد شائع کی جا چکی ہے۔ پانچویں بار مترجم نے اُس میں اپنے مفصل توضیحی نوٹ اور غیر مدوّن امراض کے بیان کا اضافہ 'الٰ معالجات' کے عنوان سے کیا تھا جس سے یہ کتاب کسی حد تک زمانۂ حال کی ضرورت کے مطابق ہو گئی تھی لیکن تنقیح کی جو لگن اُن کے دل میں جاگزیں تھی وہ اب کہیں جا کر پوری ہوئی ہے۔

'لُباب' کی تالیف میں طبیبہ الطاف النساء صاحبہ نے بہت غور اور محنت سے کام لیا ہے۔ غیر متعلق مباحث کو کتاب سے علیحدہ کرنے میں جہاں جہاں ہماری نظر پڑی ہے، وہ محتاط رہی ہیں۔ امراض کی بحث میں ان کی کیفیت و ماہیت اور علامات کو واضح طور پر بیان کیا ہے اور معالجات میں جگہ جگہ معمولاتِ مطب کا اضافہ کر دیا ہے۔ فاضل کبیر نے اپنے ترجمہ میں جو اضافے 'الٰ معالجات' کے عنوان سے کئے تھے، مولفہ نے اُن کو علیٰ حالہٖ قائم رکھا ہے۔

'لباب' کی پہلی جلد، جو اس وقت ہمارے سامنے ہے، امراض دماغ پر مشتمل ہے۔ پوری کتاب چار جلدوں میں تقسیم ہوگی جن میں پوری شرح اسباب کا منقح ترجمہ ہوگا۔ 'لباب' کی مؤلفہ نے اس کام کا بیڑا اُٹھا کر ایک اہم اصلاح کی طرف قدم اُٹھایا ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ حاملین فن کی طرف سے اُن کے اس علمی کارنامہ کی تحسین کی جائے گی۔ اور طب قدیم کی تعلیم گاہیں شرح اسباب کے اس لُبِ لباب کو داخل نصاب کر کے تجدید فن میں حصہ لیں گی۔ اس علمی خدمت پر ہم مولفہ کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

'لباب' کی لکھائی چھپائی اور کاغذ دفتر المسیح کے مطبوعات کی روایت کے مطابق عمدہ اور دیدہ زیب ہے۔ توضیح کے لئے بلاک کی تصویریں بھی اس جلد میں شامل ہیں۔

تھرمامیٹر

سائز ۳۰×۲۰/۱۶ ضخامت ۶۴ صفحے، قیمت چار آنے۔
پتہ: منیجر صاحب کتب خانہ پروفیسر فضل الرحمان صاحب، پُل بنگش، دہلی

پروفیسر حکیم مولوی فضل الرحمن خاں صاحب کا یہ رسالہ مختصر ہونے کے باوجود دلچسپ اور مفید ہے۔ رسالہ کا موضوع مقیاس الحرارت یا تھرمامیٹر ہے، جس میں اس آلہ کی اہمیت و ضرورت، اس کی قسموں، اس کے طریقۂ استعمال، تن درستی، بیماری اور مختلف امراض میں

حرارت جسمانی کے درجوں پر بحث کی گئی ہے ۔ مؤلف نے آخر میں بہت سے اہم امراض کی حرارتوں کے نقشے درج کرکے اس رسالہ کو بہت زیادہ کارآمد بنادیا ہے ۔ ہمیں اُمید ہے کہ اس رسالہ سے نہ صرف طبیب بلکہ تیماردار بھی فائدہ اُٹھائیں گے ۔ اُوپر کے پتہ پر پانچ آنے کے ٹکٹ بھیج کر یہ رسالہ منگایا جاسکتا ہے ۔

امتحانِ براز

سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت ۶۴ صفحے ، قیمت چار آنے ۔
پتہ :۔ مینیجر صاحب کتب خانہ پروفیسر فضل الرحمان خاں صاحب ، پُل بنگش ، دہلی ۔

یہ رسالہ پروفیسر حکیم مولوی فضل الرحمٰن خاں صاحب کی تالیف ہے ، جس میں آنتوں ، معدہ ، جگر اور دوسرے اعضائے ہضم کے امراض کی تشخیص کے لئے طب جدید کے اصول کے مطابق پاخانہ کے امتحان کے آسان طریقے بتائے گئے ہیں ۔ پاخانہ میں خون ، پیپ ، مختلف قسم کے کیڑے اور جراثیم معلوم کرنے کی اہمیت ظاہر کی ہے ۔ یہ رسالہ ان سب چیزوں کے متعلق ضروری معلومات مہیا کردیتا ہے ۔ زبان اور طریقہ بیان صاف ہے ۔ مبتدی اور منتہی دونوں اس رسالہ سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں ۔ پانچ آنے کے ٹکٹ بھیج کر یہ رسالہ اُوپر کے پتہ سے منگا لیجیے ۔

مجربِ فارماکوپیا

سائز ۱۸×۲۲/۸ ضخامت ۹۶ صفحے ، قیمت ایک روپیہ ۔
پتہ :۔ مینیجر صاحب فاضل طب فارمیسی ، بازار پشم والا ، امرت سر

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس رسالہ میں مجربات جمع کئے گئے ہیں ۔ مؤلف رسالہ حکیم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب فاضل طب نے اس مجموعہ میں اُن تمام مجربات کو پیش کیا ہے جو انہیں وقتاً فوقتاً دوسروں سے حاصل ہوئے بعض بعض جگہ اُنہوں نے اپنے ذاتی مجربات بھی نذر کئے ہیں رسالہ کی ترتیب امراض عامّہ سے شروع ہوکر امراض مخصوصہ مردان و زنان پر ختم ہوئی ہے ۔ بچوں کے امراض کے مجربات بھی درج ہیں ۔ ایک باب میں کچھ ڈاکٹری نسخے بھی زینتِ اوراق ہیں ۔ غرض مؤلف نے مجرب فارماکوپیا کو اپنے مقدور بھر مفید اور کارآمد بنانے کی کوشش کی ہے ۔ مجرّبات کے شوقینوں کو اس رسالہ سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے ، کتابت اور طباعت وغیرہ چیزیں اوسط درجہ کی ہیں ۔

ہومیوپیتھک میگزین کا خاص نمبر

سائز ۱۸×۲۲/۸ ضخامت ۲۲۰ صفحے ، قیمت آٹھ آنے ۔
پتہ :۔ مینیجر صاحب ہومیوپیتھک میگزین ، ۲۹ میورروڈ ، لاہور

ہومیوپیتھک میگزین ، لاہور کا مشہور فنی رسالہ ہے ، جو جناب ڈاکٹر محمد مسعود صاحب قریشی کی ادارت میں پابندی سے جاری ہے ! اس کا خاص نمبر اُردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں مشترک طور پر پیش کیا گیا ہے ۔ اس اشاعت میں ہومیوپیتھی کے نقطۂ نظر سے بہت سے امراض کی تعریف ، ماہیت ، اسباب ، طریق پیدائش اور اُن کے علاج پر بحث کی گئی ہے ، بعض امراض کے بیان میں حفظ ماتقدم کے عنوان پر بھی کچھ لکھا گیا ہے ، اُمید ہے کہ ہومیوپیتھی سے دلچسپی رکھنے والے اس سے بہت فائدہ حاصل کریں گے ۔ اس اشاعت خاص کی قیمت آٹھ آنے ہے شائقین نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر اسے منگا سکتے ہیں ۔ ہومیوپیتھک میگزین کے خریداروں کو یہ اشاعت بلا قیمت دی جاتی ہے ۔

ساقی ، کا سالنامہ

سائز ۲۰×۳۰/۸ ضخامت ۲۸۰ صفحے ، قیمت ایک روپیہ چار آنے ۔
پتہ :۔ مینیجر صاحب رسالہ ساقی ، کٹرہ بڑیان ، دہلی

رسالہ "ساقی" دہلی مولوی شاہد احمد صاحب بی ۔ اے (آنرز) کے استقلال اور ادب کے صحیح ذوق کی بدولت روز بروز ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے اس کے سالنامے ادبی اور علمی دنیا میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں ۔ ۱۹۳۹ء کے سالنامہ کو اعلیٰ پایہ کے ڈراموں اور علمی و ادبی مضامین نے بہت ممتاز بنادیا ہے ۔ شکسپیر کے ڈرامہ کنگ لیئر کا ترجمہ غالباً پہلی بار ہماری زبان میں مکمل طور سے منتقل ہوا ہے ۔ اس ترجمہ کے سلیس اور بامحاورہ ہونے کے متعلق جناب مولانا عنایت اللہ صاحب دہلوی سابق ناظم دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ کا اسم گرامی کافی ضمانت ہے ۔ یہ ڈرامہ ساٹھ صفحوں میں ختم ہوا ہے ۔ اس کے علاوہ "فارسی غزل اور جفائے محبوب" کے عنوان سے پروفیسر عندلیب شادانی کا مضمون مطالعہ کے قابل ہے ۔ پروفیسر نورالحسن برلاس کا مضمون "جاپان کا پہلوان" آغا اشرف صاحب ایم ۔ اے کا مضمون "ایران کی قدیم تاریخ" مفید اور پُرازمعلومات ہیں ۔ افسانوں اور نظموں کا انتخاب بھی قابل داد ہے ۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب ہے ۔ کاغذ سفید چکنا ہے ۔ ہمیں اُمید ہے کہ ساقی کے اس سالنامہ کی بہت قدر کی جائے گی ۔ "ساقی" کی سالانہ قیمت پانچ روپے ہے ، مستقل خریداروں کو یہ سالنامہ اسی قیمت میں دیا جاتا ہے ۔

کرنل بھولاناتھ کے تکلّمی دلائل

مسئلہ اخلاط

[۴]

بہ سلسلۂ مقالہ ماہ جنوری ۱۹۳۹ء

از فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ، جامعہ طبیّہ دہلی

سوداء، اور سوداوی امراض ڈاکٹری صحیفوں میں

ماہ جنوری ۱۹۳۹ء کے مقالہ کا خاتمہ میں نے اس دعوے پر کیا تھا کہ ــــ "سوداء، اور سوداوی امراض کے لئے ابھی اور بھی بے پناہ شہادتیں موجود ہیں، جو آئندہ بہ اقساط عِلمی عدالت میں پیش کی جائیں گی"

اس لئے مناسب یہی ہے کہ پہلے میں اپنے اسی وعدہ کی تکمیل کروں، اور بے شمار سوداوی امراض واعراض میں سے چند اہم شہادتیں قلم بند کروں +

سوداویت اور جلد سوداوی؛ میلازما، میلانوڈرمیا

یہ سب سے زیادہ ڈراؤنا، اور بھیانک شاہد ہے، جو افریقہ کی سیاہ فام برادری سے تعلّق رکھتا ہے، اور جو سر سے پاؤں تک گویا "سوداء مجسّم" اور خلط سیاہ نمونہ اور مثالی نمایندہ ہے +

اطبائے قدیم نے لکھا ہے کہ "سوداکی ظلمت سے روح میں خوف و دحشت طاری ہو جایا کرتی ہے" اسے ہم ثابت کر سکیں یا نہیں ــــ مگر یہ تو بہر حال صادق ہے کہ جب یہ حبشی نما گواہ عدالت کے حدود میں داخل ہوگا، تو وہ اس دیو سیاہ کا منظر سوداوی، فریق مقابل کے لئے یقیناً قابض الارواح ثابت ہوگا +

سوداء کے دلائل و شواہد میں جلدی امراض کو طبّ قدیم کی رو سے بہت بڑی اہمیّت حاصل ہے. جلد اور جھلیوں کی سیاہی، جو اندرونی اعضاء کو استر کے طور پر ڈھانکے ہوئے ہیں، وجود سوداء کی بیّن اور مشہور تر دلیل ہے: چہرہ بشرہ کی سیاہی کو دیکھ کر جالی نوس و بقراط کے رشتہ دار اطبّاء، غلبۂ سوداویّت کا بے تکان حکم لگا دیا کرتے ہیں ــ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا واقعتاً ایسے جلدی امراض عالم وجود میں ہیں، جن میں سوداویت کا مذکورہ بالا حکم علمی حیثیت سے صحیح

اَس قلی بوُس

شاہ حمورابی کا مجموعۂ قوانین

۱۹۰۲ میں موسیو مورگی نے پتھر کے اس ٹوٹے پھوٹے ستون کو بابل کے نواح کے کھنڈروں میں سے نکالا تھا۔ اس مجموعۂ قوانین کی ۲۸۲ دفعوں میں سے ۴۰ تو زمانہ کی نذر ہوگئیں اور باقی دفعات انسان کی اجتماعی اور انفرادی زندگی کے بہت سے پہلوؤں کے علاوہ طب و اطباء سے بھی تعلق رکھتی ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سی۔ایچ۔ ڈبلیو جان ایڈن برگ کی کتاب «دنیا کے قدیم ترین مجموعہ ہائے قوانین» میں حمورابی کے قوانین کی دفعات ۲۱۵، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۴، اور بعض معاشرتی قوانین کی تفصیل کے لیے ہمدرد صحت کا عورت نمبر ۱۹۳۷ع دیکھئے۔

اس تصویر میں حمورابی سورج دیوتا سے قوانین لے رہا ہے۔

[یہ تصویر سر ولیم اوسلر کی کتاب «دی ایوو لیوشن آف ماڈرن میڈیسن» سے لی گئی ہے۔]
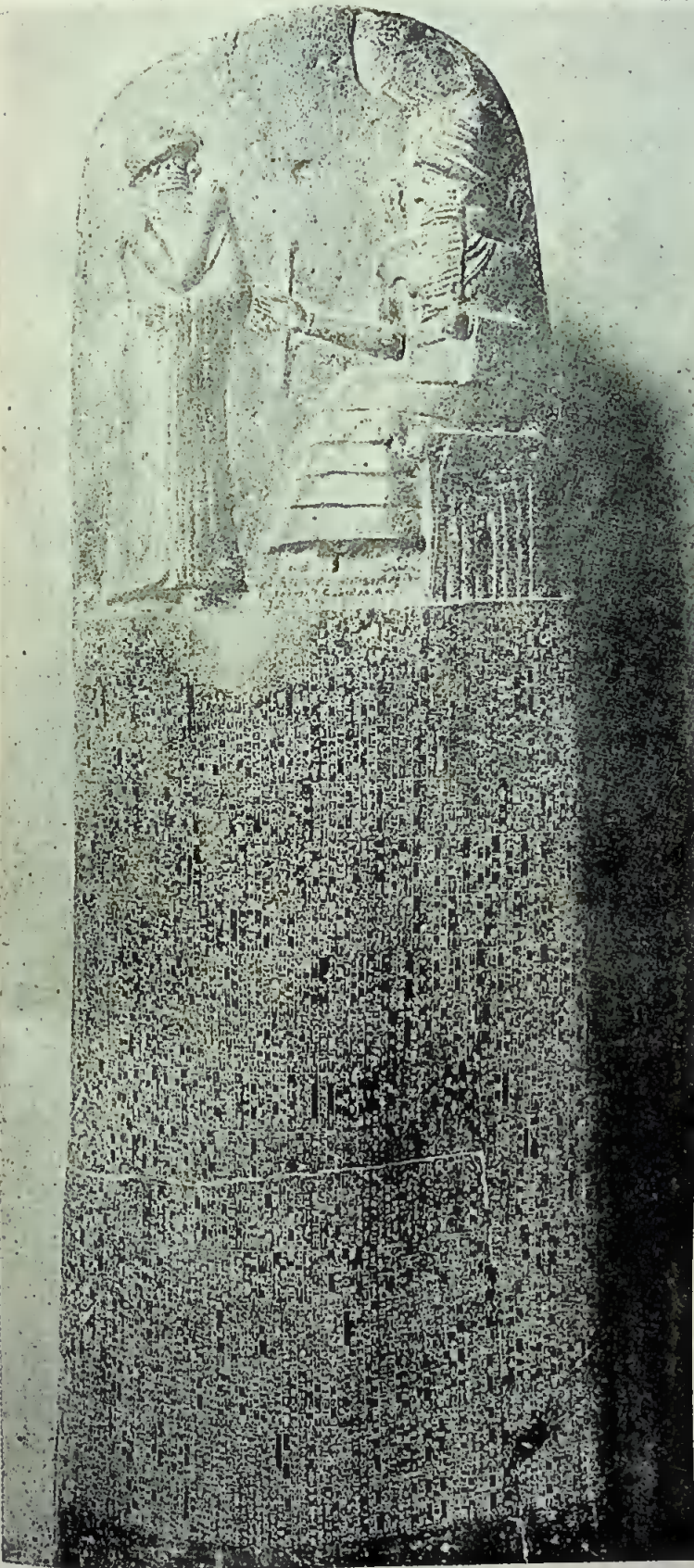
وصادق ہو؟ اور کیا طب جدید کا علم الامراض ایسے سوداوی امراض کے وجود کا اعتراف کرتا ہے، اور ایسی سوداویت کا قائل ہے؟ اگر وہ اس کا قائل ہے، تو غالباً اس کے لئے کوئی مترادف لفظ بھی "ڈاکٹری" کتب میں موجود ہوگا؟

ذیل میں اسی قسم کے سوالات حل کئے گئے ہیں:

میلازما، اور میلانوڈرما (یا میلانوڈرما) دونوں مترادف الفاظ ہیں۔ جو اصلیت کے لحاظ سے یونانی (گریک)، اور معنویت کے اعتبار سے سوداء کے ترجمان ہیں۔

میلازما، یعنی سوداویت

ان دونوں سوداوی اصطلاحات کی لفظی اور معنوی تحقیق، مع اقسام، بہ غور ملاحظہ کی جائے:

Melasma (mel-az'mah) [Gr. μελας: black]. A disease characterized by dark pigmentation of the skin. (Dorland).

ترجمہ ـــــ "میلازما یونانی لفظ میلاس (میلاس) سے مشتق ہے، جس کے معنے سواد (سیاہ) کے ہیں۔ میلازما وہ مرض ہے جس کی مخصوص نشانی یہ ہے کہ اس میں جلد سیاہ رنگ کی ہو جاتی ہے۔"

اس بیان سے ظاہر ہے کہ میلازما کا ترجمہ ہماری طبی اصطلاح میں سوداویت (یا) جلد سوداوی ہی ہو سکتا ہے، جیسا کہ سرعنوان میں کیا گیا ہے۔

سوداویت گُلاہ گردہ

میلازما (سوداویت، یا، جلد سوداوی) کے ذیل میں علامہ ڈارلینڈ نے اس کی چند قسمیں لکھی ہیں:

Melasma Addisonii :—Addison's disease. (Melasma Suprarenale)

ترجمہ: ــــ "میلازما اڈی سونائی: اس کا دوسرا مشہور نام ایڈی سنس ڈیزیز (مرض ایڈیسن) ہے (اور اسی کو میلازما سوپرا رینلی (سوداویت گُلاہ گردہ) بھی کہتے ہیں۔"

ــــ اس مرض میں جلد کی سیاہی کس قسم کی ہوتی ہے، اور اس کی ماہیت مرضیہ کیا ہے؟ اس کا بہ تفصیل مستقلاً آئندہ ذکر آنے والا ہے۔

سوداویت حاملہ (سوداویت رحمیہ)

یعنے وہ سوداویت اور جلد وغیرہ کی سیاہی جو زن حاملہ کے مختلف حصوں میں پیدا ہو جاتی ہی:-

Melasma Gravidarum :—discoloration of the skin in pregnant women.

ترجمہ: ــــ "میلازما گریوی ڈے رم[1] (سوداویتِ حاملہ)، حاملہ عورت میں ریحان حمل، جلد کے رنگ کا بدل جانا (اور اس میں سیاہی کا آجانا)۔"

سوداویت عامہ

جس میں بالاشتراک اور بلا تخصیص، سارا بدن، سیاہ ہو جاتا ہے:-

Melasma Universale :—discoloration of nearly the entire surface of the body.

ترجمہ:- "میلازما یونیورسلی (سوداویتِ عمومیہ) قریب قریب سارے بدن کی جلد کا سیاہ ہو جانا"

جلد سوداوی (میلانوڈرما)

میلانوڈرما جس کو بعض اوقات میلانوڈرمیا بھی کہا جاتا ہے، یہ دو کلمات سے مرکب ہے: (۱) میلانو، جس کے معنے "سوداء" کے ہیں: (۲) ڈرما جس کے معنے "جلد" کے ہیں۔ اس طرح میلانوڈرما کا لفظی ترجمہ جلد سوداوی ہے۔

---

[1] گریوی ڈے رم: زن حاملہ، باربردار عورت، حاملہ عورت۔

Melanoderma (mel-an-o-der-mah) [Gr. μελας : black + δέρμα : skin]. An abnormal deposit of Melanin in the skin. (Dorland).

ترجمہ :۔ "میلانوڈرما دو یونانی الفاظ سے مرکب ہے : (۱) میلاس، جس کے معنے سوداء (سیاہ) کے ہیں، اور (۲) ڈرما جس کے معنے جلد کے ہیں۔ میلانوڈرما (جلد سوداوی، جلد سیاہ) سے مراد یہ ہے کہ جلد کے اندر غیر طبعی طور پر میلانین (مادّہ سوداویہ) جمع ہو جائے "۔ (ڈارلینڈ)

جلد سوداوی مزاجی (میلانوڈرما کے کک ٹی کورم)

میلانوڈرما کے ذیل میں نیو کلین ڈار لینڈ امریکی نے میلانوڈرما کی بعض قسمیں لکھی ہیں جن سے خلط سوداء کی نوعیت پیدائش پر بھی کسی قدر روشنی پڑتی ہے :

Melanoderma Cachecticorum :— a form seen in certain systemic disorders, as malarial fever, syphilis, cancer, tuberculosis, etc.

ترجمہ :۔ "میلانودرما۔ کے کِکٹی کورم[1] (جلد سوداوی مزاجی) : اس مرض کی ایک قسم ہے، جو بعض عمومی امراض[2] میں دیکھی جاتی ہے، مثلاً حمیات اجامیہ (تپ ہائے موسمی، ملیریل فیورز)، آتشک، سرطان، سل ودق، وغیرہ "۔

جلد سوداوی دودی (پیراسائی ٹک میلانوڈرما)

جلد کی وہ سیاہی، جو اُن کیڑوں سے پیدا ہوتی ہے جو بدن پر طفیلی زندگی بسر کرتے ہیں، مثلاً جوئیں :۔

Parasitic Melanoderma :—Vagabonds' disease.

Vagabonds' disease (Vagrants disease) :—discoloration of the skin in persons of filthy habits, caused by the irritation of lice.

ترجمہ :۔ پیراسائی ٹک میلانوڈرما (جلد سوداوی طفیلی، یا، دودی)، اس کا دوسرا نام ویگابونڈس ڈیزیز (مرض ویگابونڈ) ہے۔"

" ویگابونڈس ڈیزیز (ویگرنٹ[3] ڈیزیز) سے مراد وہ مرض ہے جس میں جلد کی رنگت بگڑ کر سیاہ ہو جاتی ہے، اور یہ اُن لوگوں میں عارض ہوا کرتا ہے، جو میلی کچیلی اور غلیظ زندگی بسر کرتے ہیں۔ جلد میں اس قسم کی سیاہی دراصل جوؤں کی خراش اور اُن کے کاٹنے سے لاحق ہوا کرتی ہے "۔

جلد سوداوی شیخوخی (سینائل میلانوڈرما)

جلد کی وہ سیاہی، جو بڑھاپے کی وجہ سے عارض ہوتی ہے :۔

Senile Melanoderma : — Pigmentation of the skin in the aged.

ترجمہ :۔ "سے نائل میلانوڈرما (جلد سوداوی شیخوخی) : بوڑھوں اور معمّر لوگوں میں (بڑھاپے کی وجہ سے) جلد کا سیاہ ہو جانا "۔

---

[1] کے کِکٹی کورم : کے کک شیا : سوء مزاج، مزاج کی خرابی۔ [2] عمومی امراض : عام بدنی امراض، جس میں سارا بدن متاثر ہوتا ہے۔ گویا سارے بدن میں ایک قسم کا سوء مزاج عارض ہو جاتا ہے۔ [3] وگربینٹ، یا، ویگابونڈ کے معنے ہیں "اِدھر اُدھر پھرنے والا، منتقل ہونے والا"؛ اس لئے اس مرض کا نام "عِلّة مُتَرَدِّدَة" اور "عِلّة دَبّابِيَه" ہو سکتا ہے۔

جلدی امراض اور جلدی سوداویت کی ایک مجمل فہرست

میلازما اور میلانوڈرمیا (فرڈرک ٹیلر کا مفصل بیان)

کن کن حالات اور کن کن امراض میں جلد کے اندر سوداویت لاحق ہو جاتی ہے، اس کو سر فریڈرک ٹیلر نے کسی قدر تفصیل سے بیان کیا ہے جس سے بہت سی باتیں روشنی میں آجاتی ہیں، اور سوداوی امراض کی ایک فہرست مرتب کرنے میں اس سے کافی مدد مل سکتی ہے —

تبدیل اُلوان کا عنوان قائم کرکے فرماتے ہیں:

Increase of pigmentation is a frequent result of intense or persistent hyperæmia, through which, no doubt, there is extravasation of hæmoglobin, but the links between this and the increase of the pigment naturally in the deepest layers of the epidermis are still obscure. The most familiar instance is exposure to the sun, or to the wind; but in the foregoing sections it will have been noticed how frequently pigmentation is said to follow upon the different forms of dermatitis—for instance, eczema, erythema, pemphigus, lichen, and psoriasis; to these may be added erysiplas, syphilitic eruptions and ulceration, and especially old-standing ulcers from varicose veins in the lower extremities.

The application of blisters and mustard plasters is often also followed by staining, a fact which should make careful how one orders these counter irritants to the neck or arms of ladies.

Another common traumatic cause of increased pigmentation is the scratching which is indulged in to relieve pruritus, especially that which results from severe prurigo, or from the presence of pediculi.

ترجمہ: — "جلد کی رنگت میں اضافہ (یعنی سیاہی وغیرہ کا بڑھ جانا) عموماً امتلاءِ خون کا نتیجہ ہوا کرتا ہے، خواہ امتلاءِ خون شدید قسم کا ہو، یا دیرینہ اور مزمن قسم کا ہو جس کی وجہ سے، بلاشبہ، ہیموگلوبین (حمرتِ دمویہ) رگوں سے باہر خارج ہو جایا کرتی ہے! — لیکن اس عارضی حالت اور اُس طبعی حالت کے درمیان کیا نسبت ہے، جب کہ بشرہ کے گہرے طبقات میں یہ رنگین مواد (سیاہ مواد) طبعاً زیادہ ہوا کرتے ہیں (جیسا کہ حبشیوں اور کالی قوموں کی جلد میں پایا جاتا ہے) یہ اَب تک اندھیرے میں ہے (سائنس کی روشنی سے ابھی ان دونوں کے درمیان کوئی امتیاز قائم نہیں کیا جا سکا ہے)۔ — جلد کے سیاہ ہو جانے کی سب سے مشہور وجہ ہے، جس میں دھوپ یا ہوا لگنے سے جلد کی رنگت بدل جایا کرتی ہے! لیکن گذشتہ ابواب و بیانات سے یہ اندازہ کیا گیا ہوگا کہ کتنے ہی امراض میں یہ بتایا گیا ہے کہ جلد کی رنگینی "اورام جلدیہ" (ڈرمی ٹائی ٹس) کی مختلف اقسام کے نتیجہ میں لاحق ہوا کرتی ہے، — مثلاً اگزیما (چھاجن، اکوتہ)، اری تھیما (حمرت جلدیہ)، — پمفی گس (نفاطات: آبلے)، — لچن (حزاز)، — اور سوریاسس[1] (چنبل، اور داد)، — انہی امراض کے ساتھ سُرخ بادہ (اری سپلس)، — آتشک کے دانوں اور زخموں کو، اور خصوصیت کے ساتھ ان دیرینہ قروح کو شامل کیا جا سکتا ہے، جو پھولی ہوئی وریدوں (اوردۂ دوالیہ) سے زیریں اطراف میں لاحق ہو جاتے ہیں +

کے" (آبلہ ڈالنے) اور رائی کے ضمادات لگانے سے بھی اکثر اوقات جلد میں سیاہ رنگت پیدا ہو جایا کرتی ہے! اس

[1] سوریاسس: صدفیہ، قوبا، داد، چنبل۔

حقیقت سے اُن لوگوں کو باخبر اور ہوشیار رہنا چاہیئے جو عورتوں کی گردن اور کلائیوں پر اس قسم کے مہیجات لذّاعہ (کونٹر اِرّی ٹینٹ) لگانے کی ہدایت کیا کرتے ہیں۔ جلدی رنگت کے بڑھ جانے کا ایک دوسرا عام سبب (سبب جرحی) جلد کا کھجانا ہے، جو جلدی خارش کی تسکین کا ذریعہ بنتا ہے، علی الخصوص وہ خارش جو شدید حِکّہ (پرورائگو)، یا جوُؤں کی موجودگی سے عارض ہوئی ہو۔" اس کے بعد ٹیلر صاحب جلدی سوداویت پر مزید روشنی ڈالتے ہیں:

Some disorders of the skin in which hyperæmia is not a marked feature are also accompanied with pigmentations, such as sclerodermia, Kaposi's xerodermia, and leucodermia, which will be described presently. As a result of internal disease, we see pigmentation of an extreme form in Addison's disease, to a less extent in some cases of lymphadenoma, in the cancerous cachexia, in malaria, in Graves' disease, in rheumatoid arthritis, and in some cases of tuberculosis, of diabetes, and of cirrhosis of liver. Interference with the solar plexus has been suggested for its origin in lymphadenoma and in Addison's disease, but toxic causes are highly probable in many of the above and in some other disorders, such as chloasma uterinum; and pigmentation is well-known as a result of the internal use of arsenic.

It is not common to employ any special name, but the terms *Melanodermia*, *Melasma* (melasma suprarenale) and *Chloasma* have been used in different instances.

In all the cases, which are due to a removable cause, the pigmentation will, in its absence, eventually disappear; on the other hand, it persists in incurable cases like Addison's disease, and increased pigmentation coming on in old age does not, of course, undergo any improvement. Local collections of pigment occur, as pigment moles and pigmented warts. (Taylor Page 980).

ترجمہ: — "وہ جلدی امراض جن میں اجتماعِ خون (امتلاء دموی) نمایاں طور پر نہیں ہوا کرتا، ایسے امراض کے ساتھ بھی جلد کی رنگینی (انصباغ) پائی جاتی ہے: مثلاً سکلیروڈرمیا (صلابتِ جلدیہ)، کیپوسیز زیروڈرمیا (قشف جلدی کاپوسی)، اور لیوکوڈرمیا (برص)، جس کا ابھی ذکر کیا جائے گا۔ اندرونی امراض کے نتیجہ میں جو جلدی تلوّنات (انصباغات) ہمیں نظر آتے ہیں۔ ان میں سے ایک وہ ہے جو انتہائی شکل میں مرض اِڈیسن (سوداویت کلاہ گردہ) میں دکھائی دیتا ہے اور اس سے کم درجہ پر مندرجۂ ذیل امراض میں: لمفے ڈی نوما (سلعہ مائیہ غدّیہ: لمفی غدّی کا متورم ہو جانا) کی بعض صورتوں میں، سوءِ مزاج سرطانی میں، حمیات اجامیہ (تپِ موسمی: ملیریا) میں، مرض گریوز[1] (قیلہ حلقومیہ جحوظیہ) میں، ریومے ٹائڈ آرتھرائٹس (ورم مفصلی ہزالی) میں، اور سل ودق، ذیابیطس، اور ہزالِ کبد کی بعض صورتوں میں۔"

"لمفے ڈی نوما (سلعہ مائیہ غدّیہ) اور مرض اڈیسن (سوداویت کلاہ گردہ) میں جلد کا رنگ کیوں بدل جاتا ہے؟ اس کے متعلق بعض لوگوں کی رائے ہے کہ ان امراض سے شکم کے عصبی جال — ضفیرہ بطنیہ (شمسیہ) — میں کچھ بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے، یہی عصبی بگاڑ اس کی اصلی بنیاد ہے؛ لیکن اوپر جن حالات کا ذکر کیا گیا ہے، اُن میں سے بیشتر صورتوں میں اور

---

[1] مرض گریو: قیلہ حلقومیہ جحوظیہ، گِگما جس میں آنکھیں باہر اُبھر آتی ہیں۔

بعض دوسرے حالات میں، مثلاً کلوازما یوٹرینیم (خضرۃ رحمیۃ) میں گمان غالب یہی ہے کہ ان جلدی تغیرات کا اصلی سبب سمّیت سے کچھ لگاؤ رکھتا ہے؛ اور یہ تو خوب اچھی طرح معلوم ہے کہ سنکھیا کے اندرونی استعمال سے جلدی انصباغ لاحق ہوجایا کرتا ہے (یہ تجربہ دوسرے نظریہ، نظریہ سمیت کی تائید کرتا ہے)۔"

"اس قسم کی جلدی بدرنگیوں (تلونات وانصباغات) کے لئے عموماً کوئی خاص نام استعمال نہیں کیا جاتا ہے، لیکن مختلف مواقع پر مندرجہ ذیل اصطلاحات بولی جاتی ہیں:—— میلانودرمیا (جلد سوداوی)—— میلازما (سوداویت)—— میلازما سوپرارینلی (سوداویت کلاہ گردہ) اور کلوآزما (خضرت: سبزی)

"ان تمام صورتوں میں جو کسی زائل ہوجانے والے سبب سے وابستہ ہوں، جلدی بدرنگیاں، سبب مذکور کی غیر موجودگی میں حقیقتاً غائب ہوجاتی ہیں، اس کے برعکس، اگر یہ ایسے اسباب سے تعلق رکھتے ہوں، جو زوال پذیر نہیں ہیں، تو یہ بدرنگیاں ناقابل علاج صورت میں قائم ودائم رہ جاتی ہیں، مثلاً مرض اڈیسن (سوداویت کلاہ گردہ: سوداویت کظرہ)؛ اور وہ بڑھی ہوئی بدرنگی (انصباغ) جو بڑھاپے میں عارض ہوتی ہے، اس میں قطعاً کوئی ترقی (شفار کی طرف) حاصل نہیں ہوتی"

"جلد میں ان صباغات کے مقامی طور پر اکٹھے ہونے کی صورتیں بھی واقع ہوا کرتی ہیں، مثلاً رنگین خال اور رنگین مسّے رخیلاں وثآلیل مُتلوّنہ، جو عموماً سیاہ ہوا کرتے ہیں)۔"

اوپر چوں کہ سوداویت کلاہ گردہ (مرض اڈیسن) کا ذکر کئی مقامات پر آیا ہے، اور میں نے مستقلاً الگ بیان کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے، اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ سوداوی امراض وحالات میں سے مقدماً اسی کے متعلقہ معلومات کا تذکرہ کیا جائے +

سوداویت کلاہ گردہ: میلازما، سوپرارینلی

کلاہ گردہ کو عربی میں چوں کہ کُظرہ بھی کہا جاتا ہے، اس لئے اس کا دوسرا نام سوداویت کُظریّہ بھی مناسب ہے۔

اس کا دوسرا نام مرض اڈیسن (اڈیسنز ڈیزیز) اس وجہ سے ہے کہ بقول ٹیلر —— اس مرض کا تذکرہ سب سے پہلے ڈاکٹر تھومس اڈی سن نے ۱۸۵۵ء میں کیا ہے، اور تین بڑی تشخیصی علامتیں بیان کی ہیں: (۱) افراط ضعف، نبض صغیر وضعیف کے ساتھ؛ —— (۲) قے —— (۳) جلد کی بدرنگی۔ اس مرض کی بیشتر صورتوں میں، بہت بڑی اکثریت کے ساتھ، کلاہ گردہ (کظرہ) نامی گلٹی، جو گردہ کے بالائی سرے پر رکھی ہوتی ہی، ماؤف ہوا کرتا ہے، یعنے یہ مرض سل میں مبتلا ہوتا ہے، یا اس کی ساخت بگڑ کر پنیر جیسی (فساد جُبنی)، یا متحجر (فساد تحجّری) ہوجاتی ہے، یا اس میں سادہ لاغزی (ھزال) پائی جاتی ہے، اسی لئے اس کی سوداویت کو کلاہ گردہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

اس کے نام میں سوداویت کا جز اس لئے شامل کیا گیا ہے کہ اس مرض کی اکثر شکلوں میں جلد اور غشا مخاطی کے اندر کم وبیش سیاہی غالب آجاتی ہے حتّٰی بعض صورتوں میں "گورے" حبشیوں کے دوغلے معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ سر فرڈرک ٹیلر فرماتے ہیں:۔

The pigmentation or "bronzing" is, in its lighter shades, dusky or yellowish-brown; sometimes of olive or greenish-brown hue. In its more pronounced form the skin has a rich brown

---

[1] خضرۃ رحمیۃ (کلوآزما یوٹرینم) جلد کی رنگت کی خرابی جو حمل کی حالت میں لاحق ہوجاتی ہے، مثلاً سرپستان اور اس کے گرد کا ہالہ، بغل، اور ناف اور پیڑو کے درمیان کا مقام کم وبیش سیاہ ہوجاتا ہے +

color, like that of Malutto. (Page 857 Taylor Medicine)

ترجمہ : ــــ " اس مرض میں جلدی الصباغ (بدرنگی) یا "بُرانُ زنگ" ــــ جب کہ بہت ہی ہلکی صورت ہو ــــ مٹیالا، یا زردی مائل خاکی ہوا کرتا ہے، بعض اوقات زیتونی یا سبزی مائل بھورا؛ لیکن شدید اور نمایاں صورتوں میں جلد کے اندر کافی مٹیالا پن پایا جاتا ہے، جیسا کہ ان مخلوط النسل دوغلوں کا رنگ ہوا کرتا ہے، جو گورے اور حبشی جوڑے کے اختلاط سے پیدا ہوتے ہیں "

یہ ظاہر ہے کہ سر فریڈرک ٹیلر یورپ میں بیٹھے ہوئے کتاب لکھ رہے ہیں، اور اس مرض کا وہی رنگ بیان کر رہے ہیں، جو ٹھنڈے ممالک میں گوری قوموں کے اندر نمودار ہوا کرتا ہے۔ لیکن اس مرض کا اثر ان لوگوں پر کیا ہوا کرتا ہے، جو گرم ممالک کے باشندے ہیں اور جن کا رنگ پہلے ہی سے کم وبیش رنگین اور سانولا ہے؟ اس سوال کا جواب اس ٹھنڈے ملک کی کتاب میں اگرچہ نہیں ہے، مگر یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ چوں کہ اس مرض میں **مواد سوداویہ** بڑھ جاتے ہیں، جیسا کہ آگے خود ٹیلر کی زبان سے ظاہر ہونے والا ہے، اس لئے ایسے سانولے لوگوں کی جلد میں **سیاھی یقیناً** بڑھ جائے گی۔

اس کے بعد ٹیلر مزید تفصیل فرماتے ہیں کہ " جلد کی بدرنگی **اوّلاً** ان حصص جسم میں غالب ہوتی ہے، جو عادتاً عریاں رہتے ہیں، مثلاً چہرہ، گردن، پشت دست، اور انگلیاں "

" ثانیاً بدن کے اُن اجزا میں زیادہ ترقی کرتی ہے جو طبعاً دوسرے اجزا کے مقابلہ میں زیادہ رنگین اور سیاہ ہوا کرتے ہیں، مثلاً بغل، قضیب، کیس خصیہ، اور سر پستان کا ہالہ "

ثالثاً اُن اجزاء بدن میں، جہاں کوئی دباؤ پڑتا ہو، یا کوئی خفیف جراحت پہونچی ہو، مثلاً موزہ بند، اور کمر بند کی مقامات اور وہ مقامات جہاں آبلے ڈالے گئے ہوں اور ضمادات محمرہ وغیرہ لگائے گئے ہوں۔"

اس کے بعد لکھتے ہیں کہ ــــ " جلد کے اُن حصوں میں، جہاں نسبتاً سیاہی زیادہ ہوا کرتی ہے، گاہے چھوٹے چھوٹے کالے دھبے، تل یا مسّوں کی طرح پائے جاتے ہیں " +

نیز لکھتے ہیں کہ ــــ " اس مرض میں رنگینی اور سیاہی محض جلد ہی تک محدود نہیں ہوتی ہے، بلکہ اکثر اوقات نیلی سی کالی دھاری دونوں ہونٹھ کی اندرونی سطح میں نظر آیا کرتی ہے، جو غشاء مخاطی میں اس خط کے متوازی چلتی ہے، جہاں پر جلد اور غشاء مخاطی کا اتصال ہے۔ علاوہ ازیں گاہے رخسارہ کی اور زبان کے پہلوی حصے کی غشاء مخاطی پر دوسرے بے ڈول سے دھبے پیدا ہوجاتے ہیں۔"

تشریحی تغیرات (سوداویت کظریہ میں)

سوداویت کلاہ گردہ کی تشریحی تبدیلیوں میں **مادّہ سوداویہ** کے اجتماع کی جو کیفیت سر فریڈرک ٹیلر نے بیان کی ہے، وہ زیر بحث موضوع کے لحاظ سے دلچسپی سے خالی نہیں:

The part of tho body presenting changes are the skin and mucous membrane, the suprarenal capsules and the adjacent parts, and the mucous membrane of the alimentary canal.

The change of colour in the former is due to pigment, which is deposited, for the most part, in the deepest layers of the epidermis, a condition similar to that which obtain naturally in the skin of the negro.

ترجمہ : ــــ اس مرض میں بدن کے جن اعضاء کے اندر تغیرات واقع ہوتے ہیں، وہ جلد ــــ غشاء مخاطی ــــ کلاہ گردہ (کظرہ) اور اس کے متصلہ اجزاء ــــ اور مجرائی غذائی کی غشاء مخاطی ہیں "+

"جلد کے رنگ کی تبدیلی اُس رنگین مادہ (صباغ) کا نتیجہ ہوتی ہے، جو، زیادہ تر، بشرہ (بشرہ جلدیہ، جلد کے بیرونی طبقہ) کے گہرے طبقات میں مجتمع ہوتا ہے؛ اور سیاہ مادہ کے اجتماع کی یہ صورت اُس صورت سے مطابقت رکھتی ہے، جو سیاہ فام حبشی کی جلد میں طبعاً پائی جاتی ہے" +

مادّہ سوداویہ کی کیفیت تولید

آگے چل کر علمُ الامراض کا عنوان قائم کر کے، اس مرض کی حقیقی ماہیت بیان کرتے ہوئے، ٹیلر "سائنس کی بے بسی" کا اظہار کرتے ہیں، اور اس مادّہ سوداویہ کی کیفیتِ تولید کے بتانے سے معذرت چاہتے ہیں، جس سے کھلے طور پر عیاں ہوتا ہے کہ

بدن انسان کے ظلمت کدہ میں اخلاط کی تولید کوئی معمولی گورکھ دھندا نہیں ہے جس کے تحقیقی علم کا دعوے ہر بشر آسانی کے ساتھ کر سکے +

یہ ایک مُستقل موضوع ہے، جو مستقل عنوان چاہتا ہے، اور جس کی گنجائش مسئلہ اخلاط کے میقات میں، آئندہ فرصت کے لئے رکھی گئی ہے؛ انشاء اللہ العزیز۔

الغرض علامہ ٹیلر، جلد کی رنگینی کی کیفیت بیان کرنے سے زبان سائنس کی درماندگی کا اس طرح اعتراف کرتے ہیں +

The pigmentation and gastro-intestinal disturbances are less easily explained.

ترجمہ: — "اس مرض میں جلد کی بدرنگی، اور معدہ وامعاء کی خرابیاں، یہ دونوں (تاحال) ایسی مبہم کیفیات ہیں، جن کو آسانی کے ساتھ بیان نہیں کیا جا سکتا۔"

اس کے بعد بعض لوگوں کی دو ایک ضعیف تاویلات بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

But there is much yet to learn about the disease.

ترجمہ: — "اس مرض (مرض اڈیسن: سوداویت کُظریہ) کی بابت ابھی ہمیں بہت کچھ سیکھنا باقی ہے۔"

اسی ذیل میں وہ ایک دلچسپ بات کہہ جاتے ہیں کہ

"کلاہ گردہ (کُظرہ: سوپرارینل کیپ شول)، کسی وجہ سے ضائع ہو جاتا، یا کر دیا جاتا ہے، مگر اس سے اس مرض کی معتاد علامتیں نہیں پیدا ہوتیں"

اس دلچسپ واقعہ سے انسانی علم و معلومات کی بے بسی اور بھی بڑھ جاتی ہے، اور سائنس کے ادعاء باطل کو مسئلہ اخلاط میں خصوصیت کے ساتھ منہ ڈھانک لینا پڑتا ہے +

کالی دیوی: آکرونوسس[1]

امراض سوداویہ کی "کالی فہرست" میں آج میں ایک ایسی کالی بیماری کا اضافہ کرتا ہوں جو فریق مقابل کو، بہ جبر و اکراہ، سودا کے ماننے پر مجبور کر دے گی۔ اس مناسبت سے میں نے اس کا نام کالی دیوی تجویز کیا ہے۔

اس "کالی بلا" میں جلدی سوداویت حیرت انگیز طور پر بڑھی ہوئی ہوتی ہے، جس کا مقابلہ، امراض سوداویہ کی دنیا میں، کوئی دوسرا مرض نہیں کر سکتا۔ حد ہے کہ اس میں چہرہ کوئلہ کی طرح سیاہ ہو جاتا ہے، اور جلد کے علاوہ اندرونی کُرتیاں

---

[1] آکرونوسس اگرچہ یونانی الاصل ہی، مگر یہ نام علامات کے لحاظ سے صحیح نہیں ہے، کیوں کہ اس کے معنے "مرض اصفر" (پیلی بیماری) کے ہیں، حالانکہ اس میں سیاہی کوئلہ کی طرح ہوتی ہے، پھر اس کو پیلی بیماری کس مناسبت سے کہا جا سکتا ہے۔

(غضاریف)، رباطات، اوتار، اور آنکھ کا طبقہ صُلبیہ تک کالا ہو جاتا ہے۔ سرفریڈرک ٹیلر اکرونوسس کا عنوان قائم کر کے فرماتے ہیں:

Virshow gave this name to a rare condition, in which there is a black pigmentation of the skin, cartilges, and sclerotics: but whereas in these cases the cartilages have been constantly stained, the skin has been affected in only a few instances. The face is of coal black or dark brown colour, darker than that of Addison's disease: the hands may present bluish-black areas, and patches have been seen on the mucous membrane of the lips. A black patch is seen in the sclerotics on each side of the cornea, midway between it and the canthus. The change in the cartilages is clinically observable in the ears, which have a bluish-gray colour due to the blackened cartilage being seen through the thin skin; but *post martem* the rib-cartilages, and the intervertebral, sterno-clavicular, laryngeal, and tracheal cartilages have been found of jet-black or inkv-black colour (Page 982, Edition 11.)

ترجمہ:- "ورشو نے یہ نام (آکرونوسس) اس شاذ اور قلیل الوقوع حالت کو بخشا ہے جس میں جلد، کُرّیاں (غضاریف)، اور آنکھ کا طبقہ صُلبیہ کالا ہو جاتا ہے؛ لیکن جن حالات میں غضاریف مستقلاً رنگین ہو جایا کرتی ہیں ان میں جلد کمتر ہی متاثر ہوا کرتی ہے۔ اس مرض میں چہرہ کا رنگ کوئلہ کی طرح سیاہ، یا گہرا مٹیالہ (جس میں سیاہی غالب ہوتی ہے) ہو جاتا ہے؛ اس میں سیاہی مرض اڈیسن (سوداویت کلاہ گردہ) کی سیاہی سے غالب تر ہوتی ہے؛ گلے ہاتھ میں نیلاہٹ لئے ہوئے کالے کالے رقبے نمودار ہوتے ہیں؛ اسی طرح ہونٹوں کی غشارِ مخاطی پر بھی اسی قسم کے رنگین دھبے پائے جاتے ہیں۔ علیٰ ہذا دونوں آنکھ کے طبقہ صُلبیہ پر، طبقہ قرنیہ کی دونوں طرف، قرنیہ اور کوئیہ چشم کے درمیانی مقام میں ایک ایک کالا دھبہ نظر آتا ہے۔ عند التشخیص کرّیوں کا تغیر کانوں میں دکھائی دے سکتا ہے؛ کالی کرّیوں کی وجہ سے کان نیلے مٹیالے رنگ کے ہو جاتے ہیں، اور باریک جلد میں سے اندر کی کالی کرّیاں نظر آتی ہیں؛ لیکن معائنہ بعد الموت کے وقت پسلی کی کرّیاں، اور غضاریف بین الفقرات (مہروں کے درمیان کی کُرّیاں)، قص اور ترقوہ کے درمیان کی کرّی، حنجرہ اور قصبۃ الرّیہ کی کرّیاں نری کالی (سنگِ موسیٰ کے رنگ کی)، یا دوات کی سیاہی کے رنگ کی ملتی ہیں۔"

اس کے بعد لکھتے ہیں:-

Some tendons have been smoky brown in color and the cardiac valves and chordal tendinal discolored in patches. The pigment is deposited in the matrix of the cartilages and in the fibrous tissue of the corium of the skin.

ترجمہ:- "بعض اوتار کا رنگ بھی دھوئیں کی طرح کالا بھورا ہو جاتا ہے، اور قلب کی کواڑیوں (صمامات: اسکار) اور حبالِ وتریہ میں بھی بدرنگی کے دھبے پائے جاتے ہیں۔ یہ رنگین مواد (مادّہ سوداویہ) کرّیوں کی زمین[1] میں، اور جلد کے اندرونی طبقہ (اَدَمَہ) کی لیفی بافت میں مجتمع ہوتا ہے" +

سوداوی امراض کی فہرست ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے۔ مزید امراض اور بھی ابھی بیان کرنے باقی ہیں +

سوداوی امراض کی طولانی فہرست سے ناظرین کو گھبرانا نہ چاہیئے۔ چوں کہ فریق کو "سودا" ہی کے وجود سے انکار ہے، اور اخلاط چہارگانہ میں سے محض اسی کالی خلط سے انکار کرنے کی جرأت ہو سکتی ہے، اسی لئے ایسے سوداوی امراض اور کالے کالے اعراض کے بیان میں ذرا تفصیل سے کام لیا گیا ہے، کہ منکرین کا دماغ چکر کھا جائے، اور آنکھوں میں ایسی تاریکی چھا جائے، کہ تسلیمِ دعوے کے سوا اُنھیں بھاگنے کا کوئی رستہ نظر نہ آئے +

[1] "کرّی کی زمین" سے مراد کرّی کی ساخت کا وہ حصّہ ہے، جس کے اندر خلیات غضروفیہ بیج کی طرح دُور دُور رکھے ہوئے ہوتے ہیں +

کیا کتابی دِق واقعتاً عملی دُنیا میں موجود ہے؟

ازجناب شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد خاں صاحب ڈاکٹر اسٹریٹ، بمبئی

ہمدردِ صحت بابتہ ماہ دسمبر ۱۹۳۸ء میں صفحہ ۱۴ پر مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت جناب حکیم محمد محفوظ عالم صاحب قریشی کا ایک مضمون میرے ایک مضمون کے جواب شائع ہوا ہے۔ جو نومبر کے مہینہ میں مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت شائع ہوا تھا اور جس میں میں نے کتابی دق کے مفہوم کو حکیم صاحب موصوف کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے واضح کر دیا تھا اور اس کے وجود سے انکار پر جو دلیل قائم کی گئی تھی اس کو دوبارہ نقل کر دیا تھا۔ حکیم صاحب کے اس مضمون کو غور سے پڑھ لینے پر بھی میرا استدلال اور میرا نظریہ ہنوز اسی طرح تشنۂ جواب ہے جس طرح اس سے پہلے تھا۔ یہی چیز اس مسئلہ کی روح ہے حکیم صاحب موصوف اس کا مسکت جواب دے دیں تو پھر یہ بحث ختم ہو جائے گی۔ مگر اُمید ہی نہیں بلکہ اب تو یہ یقین ہو گیا ہے کہ حکیم صاحب موصوف اس کا قطعی اور فیصلہ کُن جواب دے کر میری تشفی نہ کر سکیں گے۔ اس لئے کہ جواب میں عین اس موقع پر جہاں قطعی ٹھوس اور حقیقی جواب دینا تھا انہوں نے شیخ کی ایک عبارت نقل کر کے خاموشی اختیار کر لی اور اس مسئلہ خاص سے ہٹ کر دوسرے سطحی دلائل میں اُلجھ گئے اُن کے جواب کا ماحصل یہ ہے کہ شارح اسباب وعلامات نے یہ لکھا ہے۔ اور صاحب میزان الطب یہ فرماتے ہیں اور شیخ کا یہ قول ہے۔ ان بزرگوں کے اقوال کے حوالے حکیم صاحب کے نزدیک آیاتِ قرآنی کا درجہ رکھتے ہوں تو رکھتے ہوں۔ میں تو بُرہان کے جواب میں برہان چاہتا ہوں۔ بحث کو طول دینے اور لوگوں کی عبارتوں کو نقل کرنے کی بجائے یہ زیادہ موزوں ہو گا کہ میرے اصل سوال کا جواب دیدیا جائے۔ یہاں میں احتیاطاً اپنے استدلال کے مقدمات کو نہایت مختصر طور پر دوبارہ پیش کرتا ہوں:-

(۱) کتابی دق سے وہ مفہوم مراد ہے جو جمہور اطباء کا عقیدہ ہے اور عام طور پر درسی کتابوں میں پڑھایا جاتا ہے۔ یعنے دق اس حرارت سازجہ کا نام ہے جو اعضائے اصلیہ کے ساتھ بطور تشبّث اوّلی کے متشبّث ہو۔

(۲) بدنی رطوبات کا تدرج بحیثیت ان کی شرافت اور خست کے تمام اطباء کا مسلّمہ معاملہ ہے یعنی رطوبات اولیہ اور رطوبات خلطیہ اخس رطوبات ہیں۔ اور ہضم چہارم کی رطوبات اشرف رطوبات ہیں۔ ان رطوبات کے اخراج اور افناء کے وقت طبیعت اشرف کی حفاظت کرتی ہے اور اخس کو قربان کر دیتی ہے یہ امر فلسفۂ قدیم کا ایک خاص نظریہ ہے جو اطباء کے ہاں بطور اصُول موضوعہ مسلّم ہے۔

اب حرارت کا تشبث اعضائے اصلیہ کے ساتھ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ان چاروں رطوبات کو طبیعت پہلے قربان نہ کر دیے اس لئے کہ اعضاء کا مرتبہ ان تمام رطوبات سے اشرف ہے۔ ان تمام مقدمات پر غور کرنے کے بعد یہ صاف نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ **حرارت کا تشبّث اوّلاً و بالذات اعضائے اصلیہ کے ساتھ رطوبات اولیّہ بدنیہ کی موجودگی میں ہر گز نہیں ہو سکتا۔** اسی وجہ سے میں نے کتابی دق کے اس مفہوم خاص کے وجود سے انکار کیا ہے۔ یہ تو میرا وہ نظریہ تھا جو اس تمام بحث کی اصل جان ہے۔ لیکن اسکے بعد میں مناسب سمجھتا ہوں کہ حکیم صاحب نے جن امور کو دریافت فرمایا ہے ان کا بھی جواب دے دوں۔

(۱) حکیم صاحب دریافت فرماتے ہیں کہ جب دق حرارت سازجہ نہیں ہوتی بلکہ مادہ سوداویہ سے پیدا ہوتی ہے تو آخر خلط سودا کی کیا کیا علامتیں و ظواہر ہیں نے دق کے مریض میں دیکھیں۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ دق کی بنیاد میں خنازیری اورام ہوتے ہیں اور وہ یقیناً سوداوی ہوتے ہیں۔ ان اورام کا تحجّر سوداویت کی کھلی ہوئی دلیل ہے۔ دق کا مہینوں کی مدت تک طول کھینچنا اور مختلف مدارج اور مختلف اوقات سے گزرنا اس کی سوداوی ہونے کا بیّن ثبوت ہے۔ مصفیات سے آرام پانا اس کے سوداوی ہونے پر دال ہے۔ حکیم صاحب خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ چاہے خلط کوئی بھی ہو لیکن جب وہ زیادہ مدت تک بدن کے کسی حصہ میں بھی محتبس ہو کر نضج پاتی رہے گی تو سوداوی ہو جائے گی۔

(۲) میں نے حکیم صاحب سے دریافت کیا تھا کہ کیا وہ دق کا کوئی ایسا مریض دکھا سکتے ہیں جس کو صحیح معنوں میں دق بھی ہو اور تمام جسم سر سے پیر تک واقعتاً تورّم سے خالی ہو۔ عملی دنیا میں تحقیقی نظر رکھنے والے لوگ اس دعوے میں میرے ہم زبان ہونگے کہ حکیم صاحب کوئی ایک ایسا مریض بھی ہندوستان بھر میں پیش نہیں کر سکتے۔

(بقیہ صفحہ ۱۹ پر)

"کتابی دِق" کا وجود

از جناب حکیم رحمت اللہ صاحب لکھنؤ

"کتابی دق" کے وجود سے متعلق شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد خاں صاحب اور حکیم مولوی محمد محفوظ عالم طوقؔ کے درمیان مسلسل تین اشاعتوں سے مباحثہ ہو رہا ہے۔ فی الحقیقت اس قسم کے سنجیدہ مباحث کی سخت ضرورت ہے۔ صدیوں سے اطبا کی جماعت میں "محض تقلید" کا جذبہ کارفرما ہے۔ ضرورت کہ ان کی اس موجودہ بے حسی وجمود کو توڑا جائے اور ان تحقیق وتجسس، تلاش وغور اور تعمق کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ ہماری یہ کتنی بدقسمتی ہے کہ ہم کوئی ایسا نیا نظریہ علمی دنیا کے سامنے نہیں پیش کر سکے جو قدیم خیالات میں ایک انقلاب پیدا کر دے، اور دُنیا ان کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے۔

اس مباحثہ کے سلسلہ میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ اس تحقیق وتجدید کے لئے بہترین علمی قابلیت، وسیع معلومات اور زبردست تجربہ کی ضرورت ہے جادۂ تحقیق کے مسافر کے لئے ہر مقام "کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست" کا مصداق ہوتا ہے۔ سچا محقق وہی ہے جو منزل مقصود کو پالے اور راہ ہی کی دل چسپیوں میں نہ کھو جائے۔

بدقسمتی سے اطبا میں جن لوگوں نے کوئی نیا نظریہ پیش کیا ہے اس میں اُنہوں نے کافی غور وتعمق نہیں کیا ہے اور اسکے مالۂ وما علیہ پر نظر نہیں کی ہے اکثر ان کا نظریہ کسی غلط فہمی کا نتیجہ ہوتا ہے، اور وہ اطبائے متقدمین کے نظریوں کی تہ تک صحیح طور پر پہونچنے بھی نہیں پائے ہیں۔ حکیم مولوی رشید احمد خاں صاحب کا "کتابی دق" سے انکار بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اس سلسلہ میں حکیم صاحب موصوف کی تردید میں جو مضمون میدان مناظرہ کے مشہور حلدباز شہسوار حکیم محفوظ عالم صاحب طوقؔ کا شائع ہوا ہے۔ اگرچہ وہ اپنی جگہ بالکل ٹھیک ہے مگر درحقیقت وہ شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد صاحب کے مضمون کا جواب ہی نہیں ہے۔ اصل اعتراضات جو حکیم صاحب کے ہیں وہ بدستور باقی ہیں۔

شفاء الملک صاحب کے اعتراضات ودلائل کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

(۱) طبیعت اشرف رطوبات کی حفاظت کرتی ہے اور اس کے مقابلہ میں اخس رطوبات کو فنا کر دیتی ہے۔

(۲) دق کے قریب الاختتام مریضوں میں بھی رطوباتِ غلطیہ باقی ہوتی ہیں۔ پھر ایسی صورت میں حرارت کا تعلق اور تشبث اولی اعضائے اصلیہ کے ساتھ کیوں کر ہو سکتا ہے؟

(۳) دق کا کوئی مریض ایسا نہیں ہوتا جس کے بدن کے کسی اندرونی حصّہ میں ورم نہ ہو۔

ان دلائل کی بنا پر حکیم صاحب نے کتابی دق سے انکار کیا ہے اور ان کا نیا نظریہ یہ ہے کہ "دق حرارت سادجہ کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک مخصوص ورمی حرارت" ہوتی ہے جس کی بنیاد اورام ہوتے ہیں۔ اور ان اورام کا مادّہ سوداوی ہوتا ہے"۔

ان دلائل کے جواب میں کچھ عرض کرنے سے پہلے دو باتیں عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ اوّل یہ کہ حرارت تشبث اولیٰ کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ حرارت کا تعلق "مشتعل" کے ساتھ "پہلے" ہو بلکہ تشبث اولیٰ کی ایک خاص اصطلاحی تعریف ہے جس کو شیخ ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

"وھوالذی اذا طفی ھو برد وما یجاورہ واذا برد ما یجاورہ لم یجب ان یطفاھو بل یمکن ان یبقٰی ویعود فیسخن ما یجاورہ"۔

دوئم یہ کہ حرارت کی چند قسمیں ہیں اور اُن میں ہر قسم اپنی مخصوص "استعدادِ تعلق" کی وجہ سے اعضاء، ارواح اور رطوبات میں سے کسی ایک ہی کے ساتھ ان کا تشبث وتعلق ہو سکتا ہے۔ شیخ نے حرارت کی تین قسمیں کی ہیں اور وہ یہ ہیں:۔

(۱) وہ حرارت جس میں تعفین وفساد کی صفت ہوتی ہے۔ ایسی حرارت کا تعلق اخلاط سے ہوتا ہے۔

(۲) وہ حرارت جس میں تحلیل وتعریق وتلطیف کی صفت ہوتی ہے۔ ایسی حرارت کا تعلق روح کے ساتھ ہوتا ہے۔

(۳) وہ حرارت جس میں اذابت واحراق وترمید کی صفت ہوتی ہے اور ایسی حرارت کا تعلق وتشبث اولیٰ اعضائے اصلیہ ہی کے ساتھ ہو سکتا ہے۔

ان دو باتوں سے حکیم صاحب کا یہ اعتراض ختم ہو جاتا ہے کہ "حرارت دق کا تعلق بجائے اعضائے اصلیہ کے اخس رطوبات کے ساتھ کیوں ہے؟"

کیونکہ دق کی جو حرارت ہوتی ہے۔ اس کے لئے اعضائے اصلیہ ہی زیادہ مستعد ہوتے ہیں۔ باقی رہا اطبا کا یہ متفقہ مسئلہ کہ طبیعت اشرف رطوبت کی حفاظت کرتی ہے اور اس کے مقابلہ میں اخس رطوبت کو فنا کر دیتی ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ جب تک اخس رطوبات کے ایک ایک جز کو حرارت فنا نہ کر دے حرارت کا تعلق اعضائے اصلیہ کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتا۔ بلکہ یہ ممکن ہے کہ رطوبات خلطیہ کچھ موجود ہوں اور حرارت کا تعلق اعضائے اصلیہ کے ساتھ ہو۔ البتہ اس صورت میں بھی رطوبات غریبہ کے مقابلہ میں طبیعت رطوبات غریزیہ کی زیادہ حفاظت کرے گی اور اس کو نسبتاً کم خرچ ہونے دے گی۔

رہا یہ دعویٰ کہ "حمیٰ دق کے ہر مریض میں اورام باطن کا ہونا ضروری ہے" ایک ایسا دعوےٰ ہے جو محض "استقرائی" ہے عقلی نہیں۔ ممکن ہے جتنے مریض حکیم صاحب کے پاس آئے ہوں وہ سب اورام باطنیہ میں مبتلا رہے ہوں۔ مگر اس سے لازم نہیں آتا کہ ہر مریض دق کے لئے اورام باطنی ضروری ہیں۔

اس سلسلہ میں حکیم صاحب نے دعویٰ کیا ہے کہ دق میں مصفیات کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ اور ایک سادھو کی مثال دی ہے کہ وہ پارہ، گندھک، ہڑتال اور سنکھیا کے ایک مجموعہ سے دق کا ایک شرطیہ علاج کرتا تھا۔ تو یہ کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جس پر ایک نئے نظریہ کی بنیاد قائم کی جائے۔ اور اطباً متقدمین کے اصول کی عمارت ڈھا دی جائے۔ اس قسم کی دواؤں کو مستثنیات میں رکھا جا سکتا ہے جو اپنا اثر بالخاصہ کرتی ہیں۔ اگر حکیم صاحب اس دوا کو مکمل طور سے پبلک کے سامنے پیش کر دیں تو ممکن ہے کہ اس کی کوئی توجیہہ ہو سکے۔ کیا حکیم صاحب اس کے لئے تیار ہیں؟

(بقیہ صفحہ ۱۷ سے)

(۳) مصفی دواؤں کے متعلق میں نے سادھو والا نسخہ پیش کیا تھا اور اس کے اجزا بھی بیان کر دیئے تھے جو مزاجاً بے حد گرم اور عملاً، اگر صحیح بنے ہوئے ہوں تو اعلیٰ درجہ کے مصفی ہیں۔ پارہ اور گندھک کی شان تصفیہ آج عالم آشکارا ہے۔ مگر یہ دونوں چیزیں مزاجاً کس قدر گرم ہیں۔ یہ نسخہ بظاہر تباہ کن اور مریض دق کو فوراً ختم کر دینے والا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہی نسخہ اگر سادھو کے کیمیاوی اصول کے مطابق بنایا گیا ہو تو یہ دق کا ہی نہیں، بلکہ اکثر امراض کا بہترین اور شافی علاج ہے۔

میں نے زنجبیل مربیٰ اور سونے کے متعلق گذشتہ مضمون میں یہ بیان کیا تھا کہ یہ چیزیں دق کی ابتدائی منزل میں پوری کامیابی کے ساتھ دی جا سکتی ہیں۔ اور یقینی طور پر شفا بخشتی ہیں لیکن حکیم صاحب کی اس سے تسلی نہ ہوئی۔ وہ چاہتے ہیں کہ میں اسکے کل اجزا اور بنانے کی ترکیب بھی پیش کر دوں۔ اگرچہ مزاج معلوم کرنے کے لئے صرف ان ادویہ کے نام ہی ہماری موجودہ بحث کو ختم کرنے کے لئے کافی تھے۔ لیکن چونکہ حکیم صاحب نے خصوصیت کے ساتھ دریافت فرمایا ہے۔ اس لئے میں اس نسخہ کو نہ صرف حکیم صاحب کی خاطر سے بلکہ دوسرے معالج بھائیوں اور بزرگوں کی خدمت میں اس غرض سے پیش کرتا ہوں کہ وہ اسے دق کے مریضوں پر آزمائیں، اور تجربہ کے بعد مجھے اور ناظرین ہمدرد صحت کو آگاہ فرمائیں۔ نسخہ حسب ذیل ہے:-

ورق طلا ایک عدد، ورق نقرہ ایک عدد، زنجبیل مربیٰ ۲ ماشہ، شہد خالص مصفےٰ ۲ ماشہ۔ ان چاروں چیزوں کو چاندی کے کھرل اور موصلی میں دو گھنٹے تک خوب حل کر کے دق کے مریض کو دو خوراکوں میں کھلایا جائے ایک خوراک صبح کو اور ایک شام کو۔

آخر میں میں حکیم صاحب موصوف کے شریفانہ طریق بحث کی داد دے کر ان کے شکریہ پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

معلومات
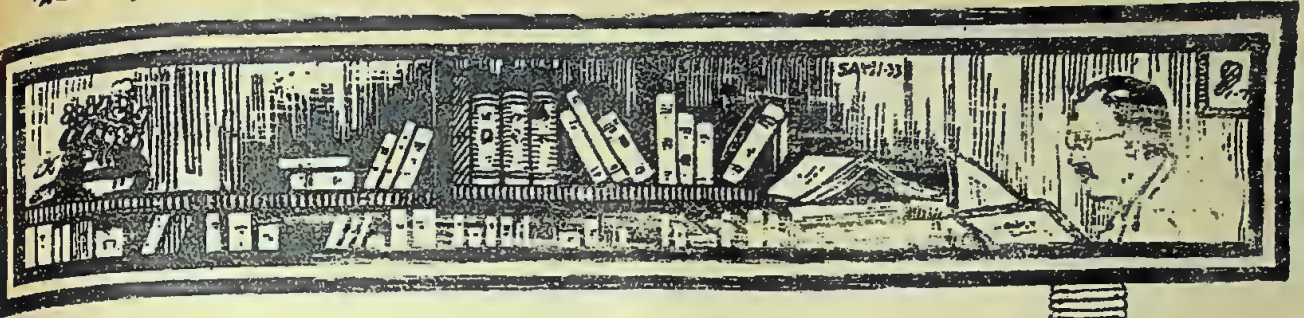
چار مقولے

"افلاس زدہ اور ناکافی غذا کھاکر جو ورزش بھی کی جائے گی وہ جسمانی تن درستی کو اُبھارنے کی بجائے کچھ نہ کچھ گرادے گی۔ یہ کلیہ انسان اور حیوان دونوں کے متعلق یک ساں صحیح ہے۔" (پروفیسر وی۔ ایچ۔ موٹرام)

"میں نے ذاتی طور پر تجربہ کیا ہے کہ بروقت فاقہ کشی سے نزلہ اور زکام کا دورہ تک رُک جاتا ہے۔" (سرہنری لن ایم۔ ڈی)

"مجھے اس بارہ میں بہت کچھ شبہ ہے کہ لوگ سونے کے انجیکشنوں کے زہریلے اثر سے پورے طور پر واقف ہیں۔ گذشتہ چھ مہینے کی مدّت میں مجھے دو ایسے مریضوں کے متعلق اطلاع ملی ہے جو گٹھیا میں مبتلا تھے۔ ان کا علاج سونے کے انجیکشنوں سے کیا گیا۔ اور دونوں کا انجام موت ہوا۔" (ڈاکٹر جیا فرے ہومز)

"اصلیت الامراض کا صحیح تخیل یہ ہے کہ ہم جسم کے ایک عضو کو بقیہ اعضائے جُدا نہ خیال کریں۔ نظام جسمانی میں جو کامل ہم آہنگی موجود رہی ہیں ہر وقت اسے پیش نظر رکھنا اور اس کے بقا کے لئے ہر وقت کوشاں رہنا چاہیئے۔ ایک اچھے طبیب کا یہ فرض ہے کہ وہ افعال الاعضا اور اصلیت الامراض کے نقطہ نظر سے امراض کے متعلق غور کرے۔" (لارڈ ہورڈر)

سر کا تکیہ

اکثر اور بیشتر حالات میں تحقیق کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ دردِ سر، سوزش اعصاب اور درد گردن کا باعث صرف یہ ہوتا ہے کہ سوتے وقت سر کے نیچے بہت اُونچا تکیہ تھا۔ اگر اُونچے تکیہ کی عادت ہو اور سر میں درد ہوا کرتا ہے تو پتلا تکیہ رکھنے سے یا بالکل تکیہ نہ رکھنے سے فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ غالباً کسی قدر سخت تکیہ سب سے بہتر ہوتا ہے۔ چمڑے کا تکیہ جس پر صاف سفید کپڑے کا غلاف چڑھا ہو سب سے زیادہ آرام دہ ہوتا ہے۔ اور دردِ سر، بے خوابی اور تکان کے دور کرنے میں بہت زیادہ مدد دیتا ہے۔ نرم اور اُونچے اونچے تکیوں سے اتنا آرام نہیں مِل سکتا۔

فولادی پھیپھڑے

لوہے کے بنے ہوئے پھیپھڑے یا سانس لینے کی مشینیں کچھ مدت سے رواج پا چکی ہیں اور ایسے لوگوں کو تنفس میں مدد دیتی ہیں کہ جن کے عضلاتِ تنفس مفلوج ہو چکے ہوں۔ اس قسم کی سب سے پہلی مشین پروفیسر ڈرنکر نے ایجاد کی تھی اور اس وقت سے اس میں ترقیاں ہوتی رہی ہیں۔ لنڈن کاؤنٹی کاؤنسل کے اسپتالوں میں اس وقت سولہ ایسی مشینیں استعمال ہیں، اور اندازہ کیا گیا ہے کہ جو مریض انہیں استعمال کرتے ہیں اُن میں ہر تین میں سے دو ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ مشین انہیں نہ ملتی تو ان کا زندہ رہنا ناممکن تھا اب لارڈ نیوفیلڈ کی فیاضی کی بدولت یہ مشینیں اس قدر عام ہونے والی ہیں کہ ہر اسپتال میں ان کا چرچا ہونے لگا ہے۔ لارڈ موصوف کی پیش کش یہ ہے کہ سلطنت برطانیہ کے اندر ہر ایسے ہسپتال کو کہ جہاں اس کی حقیقی ضرورت موجود ہو ایک فولادی پھیپھڑہ مل جائے۔ ضرورت سے مطلب یہ ہے کہ جہاں جہاں مُسترخی بچوں کا یا دیگر امراض تنفس کا علاج کیا جاتا ہو۔ اس مشین کے حاصل کرنے میں اسپتالوں کو بس اتنا خرچ برداشت کرنا پڑے گا کہ جتنا مشین کو کارخانے سے اسپتال تک لے جانے میں صرف ہو۔ آکسفورڈ کے قریب کاؤلی میں یہ مشینیں زیر تعمیر ہیں۔ اس سال کے ختم تک ایک ہزار کے تیار ہو جانے کی توقع ہے اور پوری تعداد کی تیاری کی اُمید جو کہ لارڈ نیوفیلڈ کے اندازے کے مطابق پانچ ہزار کے قریب ہے، مارچ یا اپریل تک ہے۔ گویا اس زمانہ سے پہلے کہ جب انگلستان میں موسم گرما شروع ہو جب کہ بچوں کے استرخائی جراثیم بہ کثرت نشو و نما پاتے ہیں۔ اس قسم کی ایک مشین کی تیاری پر ۹۰ پونڈ لاگت آتی ہے اور اس حساب لارڈ نیوفیلڈ سلطنت برطانیہ کے طبی محکمے کو پچاس ہزار پونڈ کا عطیہ ضرور دینے والے ہیں۔

سب سے بڑے ہسپتالوں کو تین تین یا چار چار یہ فولادی پھیپھڑے مہیا کئے جائیں گے اور ہر ایک معمولی اسپتال کو خواہ وہ سلطنت کے کسی حصہ میں ہو ایک مشین ملے گی۔ لارڈ نیوفیلڈ کی تجویز ہے کہ دور دراز مقامات کے اسپتال خاص طور پر توجہ کے قابل ہیں۔

یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں تو اس مشین کو چلانے کے لئے برقی قوت موجود ہے۔ لیکن جن مقامات پر بجلی نہیں ہے وہاں اسے ہاتھوں سے چلایا جائے گا۔ برطانیہ عظمیٰ اور آئرلینڈ سے درخواستیں طلب کی جاچکی ہیں اور اب برطانوی نوآبادیوں سے بھی ان کے نمایندوں کی معرفت گفت و شنید کی جائے گی۔ (اسٹیٹس مین)

قدرت کا بہترین عطیہ، زیتون

اعلیٰ درجہ کی ایک انسانی خوراک ہونے کے علاوہ زیتون کو مذہبی اہمیت بھی حاصل ہے اور اس سے شگون بھی لئے جاتے ہیں۔ یونانیوں میں اس کے متعلق ایک بہت دلچسپ روایت مشہور ہے عقل و خرد کی دیوی پیلاس ایتھین جو کہ رومیوں میں منروا کے نام سے مشہور ہے، زیتون کے درخت کو بہت عزیز رکھتی تھی۔ یونان کے شہر ایتھنس کے نام رکھنے کے متعلق اس میں اور سمندر کے دیوتا پوزی ڈن میں جس کا رومی نام نیپٹیون ہے جھگڑا ہونے لگا کہ شہر کا نام کون رکھے۔ فیصلہ اس بات پر ہوا کہ دونوں میں سے جو کوئی بھی بنی نوع انسان کو سب سے قیمتی تحفہ عطا کرے اسی کو یہ عزت نصیب ہو کہ اپنے نام پر شہر کا نام رکھے۔ سمندر کے دیوتا نے گھوڑا پیدا کیا اور یہ سمجھ کر انسان کو دیا کہ یہ بہترین تحفہ ہے، لیکن عقل کی دیوی نے بنی نوع آدم کو زیتون کا درخت عطا کر دیا اور وہ بازی جیت گئی۔

رسالہ "دی میڈیٹیرین نیوز" میں ڈاکٹر جے، آر نلڈ ریڈ نے زیتون کے قدیم اور جدید فوائد کا بالتفصیل ذکر کیا ہے۔ اس کی لکڑی پر نقاشی خوب ہوتی ہے اور وہ جلانے کے کام بھی آتی ہے۔ گرم ملکوں میں اس کی گھنی چھاؤں میں بہت سے نرم و نازک پودے سورج کی گرمی سے محفوظ رہ کر پرورش پاتے ہیں۔ زمانہ قدیم کے یونانی اور رومی بلکہ یہودی بھی اپنے مُردوں کے جسم پر اس کا تیل ملتے تھے۔ زیتون کی شاخ زمانہ قدیم سے آج تک امن اور صلح کی نشانی سمجھی جاتی ہے۔ زیتون کا درخت دولت اور اولاد کی افراط کے لئے ایک فال نیک خیال کیا جاتا تھا۔ نئی دُلہنیں زیتون کا ہار گلے میں پہن کر جاتی تھیں اور اسے ایک قسم کا تعویذ خیال کرتی تھیں جو انہیں باروار کردے۔ رومی شہنشاہ اپنی فتوحات کے موقعوں پر زیتون کے پتّوں کا تاج حصولِ برکت لئے سر پر رکھا کرتے تھے۔

انجیل قدیم و جدید میں زیتون کا ذکر بہ کثرت آیا ہے۔ یروشلم کے باغات میں جو زیتون کے پیڑ ہیں وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے زمانے کے بتائے جاتے ہیں۔ کئی صدیوں تک ملک ٹیونس میں لوگوں کی زندگی کا انحصار صرف زیتون پر تھا۔ قبل عیسوی پہلی صدی میں یہ ملک بالکل بنجر تھا۔ زمین اور آب و ہوا غلہ پیدا کرنے کے لئے موزوں نہ تھی۔ لیکن زیتون کا درخت چونکہ اپنی لمبی جڑوں کے ذریعہ بہت نیچے سے پانی کھینچ سکتا تھا، اس لئے وہ اچھی طرح پھولتا پھلتا تھا۔ لوگوں نے اسے بکثرت بو دیا اور صدہا سرسبز اور متمول گاؤں آباد ہو گئے۔

اس درخت کا اصلی وطن بحیرۂ روم کا علاقہ ہے۔ لیکن اب وہ بہت سے ملکوں میں پھیل گیا ہے۔ زیتون کے درخت میں دو سال میں پھل آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ مناسب دیکھ بھال اور قطع و برید ہوتی رہے تو پیداوار بہ کثرت ہوتی ہے۔ تیل نکالنے کی غرض سے پکنے سے پہلے ہی پھل توڑ لئے جاتے ہیں۔ تیل گودے میں بھی ہوتا ہے، گٹھلی میں بھی اور گٹھلی کے اندر کی گری میں بھی، لیکن ساٹھ فی صدی گودے ہی سے حاصل کیا جاتا ہے اور یہی بہ لحاظ صفات سب سے اچھا بھی ہوتا ہے۔ گٹھلیوں سے جو تیل نکلتا ہے وہ بالعموم جلانے کے کام آتا ہے یا مشینوں کے پرزوں میں ڈالنے کے۔

روغن زیتون کی قدر و قیمت بہ لحاظ غذائیت بہت زیادہ ہے۔ عام طور پر یہ خیال کیا گیا ہے کہ چکنائی یا روغن کی یہی ایک صورت ہے جو سب سے آسانی سے کھالی جاتی ہے اور سب سے کم متلی پیدا کرتی ہے۔ سرکہ میں پڑے ہوئے زیتون کے پھل غذائیت کے لحاظ سے کم درجے کی خوراک ہیں۔ پیڑ کے پکے پھل بہت ہی غذا بخش ہوتے ہیں۔ روغن زیتون بہت ہلکا ملیّن ہوتا ہے۔ اور پھوڑے پھنسی یا زخموں پر لگایا جاتا ہے روشنی کے اثر سے روغن کے ذائقہ اور خوشبو میں فرق آجاتا ہے، اس لئے اسے ہمیشہ سرد اور تاریک مقام پر رکھنا چاہیئے، سردی کے اثر سے جم کر روغن کسی قدر دودھیا سا ہو جاتا ہے لیکن وہ خراب نہیں ہوتا اور خفیف سی حرارت سے پگھل کر پھر اصلی رنگ پر آجاتا ہے۔

جراثیم کُش عمل

ڈاکٹر لسٹر کے وقت سے ڈاکٹروں نے اچھی طرح اس بات کو محسوس کر لیا ہے کہ آپریشن کے کمرے کی ہوا سب سے زیادہ زخموں کے خراب ہونے اور اعمال جرّاحی کی ناکامی کا سبب ہوتی ہے۔ مریض کے جسم اور ڈاکٹر کے ہاتھوں کو خواہ کتنی ہی احتیاط سے صاف کر لیا جائے لیکن کمرے کی ہوا میں سے ایک گھنٹہ کے اندر پچاس ہزار جراثیم برستے رہتے ہیں۔ ان کمروں کی ہوا کی صفائی کے لئے دو طریقے حال میں اختیار کئے گئے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ کمرے کی دیواروں پر اور چھت پر ایسا روغن پھیر دیا جاتا ہے

جو جراثیم کو ہلاک کردے مثلاً چار نی صدی کلورین شامل کردی جاتی ہے اور جو جراثیم دیواروں اور چھتوں بیٹھتے ہیں سب ہلاک ہو جاتے ہیں۔
دوسرا طریقہ ایسی شعاعیں ڈالنے کا ہے جو قاتل جراثیم ہوں، آپریشن کی میز کے اوپر بجلی کا ایک مخزن لٹکا رہتا ہے جس میں سے مافوق البنفشی شعاعیں پیدا ہو کر بڑے سے بڑے سخت جان جراثیم کو بھی ایک منٹ کے اندر فنا کردیتی ہیں۔ رسالہ "سرجری" کے بیان کے مطابق اس تدبیر سے حیرت انگیز نتائج نکلتے ہیں۔ دو اٹھارہ بڑے بڑے آپریشن ان شعاعوں کی تنویر میں کئے گئے اور ان میں سے ایک زخم بھی جراثیم کے اثر سے خراب نہ ہوا ان زخموں کا اندمال بھی نسبتاً جلدی ہوا، اور خود مریض کو بھی بہت کم تکلیف پہونچی۔

بسیار خوری

موٹے آدمی اس سبب سے زیادہ کھانا نہیں کھاتے ہیں کہ انہیں بہت بھوک لگتی ہے۔ بلکہ صرف اس لئے کہ ان کا معدہ چونکہ بہت بڑا سا ہو جاتا ہے، اس لئے جب تک وہ بھر جائے وہ انہیں خالی خالی سا معلوم ہوتا رہتا ہے۔ ان کے جسم کو اتنی غذا کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن ان کا پیٹ برابر مانگے جاتا ہے، اور جب جسم میں ضرورت سے زیادہ غذا بھری جائے تو اس کا لازمی نتیجہ بیماری ہے۔

گرم حمام

تین ہزار برس گذرے کہ ہومر نے اپنی تصنیف میں گرم حماموں کا ذکر کیا ہے۔ جو رفع تکان کی غرض سے استعمال کئے جاتے تھے اور اس کی ابتدا قدرتی گرم پانی کے چشموں میں نہانے سے ہوئی تھی۔ یونانی اور رومی بہت شاندار طریقوں پر گرم حمام استعمال کرتے تھے، اور یہ دستور بعد کے زمانے میں گویا قرون وسطیٰ میں بھی کسی قدر گرتے ہوئے پیمانے پر جاری رہا یہاں تک کہ مرض آتشک کا ظہور ہوا اور نئی دنیا یعنی امریکہ کی دریافت کے بعد لوگوں نے اس خیال سے حماموں سے نفرت شروع کردی کہ وہ آتشک کے پھیلانے کا ذریعہ ہیں۔ ایک عرصہ کے بعد گرم حماموں کا رواج پھر شروع ہوا اور اس مرتبہ وہ آتشک کے علاج کے طور پر شروع ہوا تھا۔ جاپان میں اس مقصد کے لئے ان کا بہت باقاعدہ استعمال کیا جاتا تھا۔ زمانہ حال کا حرارت کے ذریعہ سے علاج کا طریقہ بھی پہلے جاپان میں شروع ہوا تھا اور اس کے ذریعہ سے استرخائی جنون کا معالجہ کیا جاتا تھا۔ (میڈیکل ورلڈ)

کائناتی شعاعوں کا مطالعہ

واشنگٹن کے ماہرین طبیعات مسلسل چار مہینے سے اوپر ہوا کی بلندی میں غبارے بھیج رہے ہیں، تاکہ کائناتی شعاعوں سے متعلق معلومات حاصل کرسکیں، غباروں میں بادنگار (ہوا کی کیفیات کو لکھنے والا آلہ) اور خود سے آواز دینے والا ریڈیو منسلک کردیتے ہیں، جس سے ہر پندرہ سکنڈ پر آواز آتی رہتی ہے، اس آواز سے کائنات کی بلندی اور سختی کا اندازہ ہوتا ہے، چھ غبارے بیک وقت ۲۰ میل تک (۱۲۰،۰۰۰ فٹ) اوپر گئے اب تک ان سے اونچا کوئی اور غبارہ نہیں جاسکا ہے، زیادہ سے زیادہ ۹۲،۰۰۰ فٹ اوپر تک غبارے جاسکے ہیں۔

اس تحقیقات سے یہ پتہ چلا ہے، کہ ۱۲ میل اوپر کائنات کی شعاعیں دبیز ہوتی ہیں، اور اس کی سختی سمندر کی سطح کی سختی سے ۲۰۰ زیادہ ہوتی ہے۔ بارہ میل اوپر ابتدائی شعاعیں ہوا کے سالمے سے متصادم ہو کر ثانوی شعاعوں سے مل جاتی ہیں۔ اسی سے اوپر ہوا کی دبازت اس قدر کم ہو جاتی ہے، کہ ثانوی شعاعیں اس سے علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ بارھویں میل سے نیچے ہوا کی دبازت کم ہوتی جاتی ہے، کیونکہ ابتدائی شعاعیں فضا کی مقاومت میں جذب ہوتی رہتی ہیں۔

جامعہ طبیہ دہلی اور حکومت یو۔پی

طب یونانی کے ہمدردان کے لئے عموماً اور جامعہ طبیہ دہلی کے معاونین، سرپرستوں اور شاگردوں کے لئے خصوصاً یہ خبر نہایت طمانیت بخش ثابت ہوگی کہ بورڈ آف انڈین میڈیسن حکومت صوبہ متحدہ نے جامعہ طبیہ دہلی کے اعلیٰ انتظامات، بہترین طریق تعلیم اور ہندوستان بھر کے چیدہ اور ماہرین اساتذہ کی اس طبی درسگاہ میں خدمات کا لحاظ کرکے اس کو باضابطہ طور پر تسلیم کرلیا ہے جس کی وجہ سے جامعہ طبیہ دہلی کے سند یافتگان کو حقوق رجسٹری حاصل ہونے کے علاوہ حقوق قانونی حاصل ہو گئے جو ایک رجسٹرڈ پریکٹشنر طبیب کو حاصل ہونے چاہئیں، ہم بورڈ آف انڈین میڈیسن حکومت صوبہ متحدہ کی اس علم دوستی، احساس فرض اور وقت شناسی کے دل سے مداح اور شکر گذار ہیں ÷
پچھلے سال بورڈ آف انڈین میڈیسن صوبہ متحدہ کے معزز و بااثر رکن جناب شفاء الملک حکیم محمد عبدالحسیب صاحب بادی جامعہ طبیہ کو خود بغور ملاحظہ فرما کر جو گراں قدر خیالات ظاہر فرمائے تھے اس کے پیش نظر حکومت صوبہ متحدہ کے اس اقدام کا نتیجہ جامعہ طبیہ کے لئے "حق بحق دار رسید" کا مصداق ہے ÷

حکیم محمد مظہر الدین اجملی پروفیسر جامعہ طبیہ دہلی

علم اور حکمت کے خزانے

شائقین علم کے لئے ایک زرّین موقع

اُردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے اسی لئے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا، بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب، عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کما حقہٗ پورا کر دیا ہے اسکی اشاعت خاص جو ہر سال اسکی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اسکی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جاسکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں۔ قدر دانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ طبع کرائے جائیں لیکن اس کے لئے موقع نہیں ملسکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھکر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچسو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچسو جلدیں مکمل کی جاسکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ اب جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانیکے بعد دفتر میں انکی جلدیں مکمل کرائی ہیں جو جولائی ۳۴ء سے جون ۳۵ء تک، اور جولائی ۳۵ء سے جون ۳۶ء تک اور جولائی ۳۷ء سے جون ۳۸ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ ہمیں ہمدرد صحت کی وہ اشاعتہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور "تجدید و اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر" پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی ۳۷ء سے جون ۳۸ء میں گذشتہ سال کا عظیم الشان عورت نمبر ہے جسکی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علماء اور حکماء متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے۔ جسکے پشتے پر رسالہ کا نام سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذراسی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ۳۴-۳۵ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جسکا موضوع "اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر" تھا اور اسکے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے ہیں جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے۔ ۳۵-۳۶ء کی جلدیں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور اِن طبیعت اور ان کے کھیل، اُن کی عادات اور اطوار اور اُن کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر آپ کو انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچہ سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہے اور وہ فنی کتابیں اُردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ ۳۶-۳۷ء کی تازہ جلد میں گذشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون ۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں۔ اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر بھی ہو تو شائقین اور قدر شناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے۔ "ہمدرد صحت" کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے۔ جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑے گی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے۔ محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ایک ہزار باسٹھ صفحات، یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں اس کے علاوہ دلچسپ مرقعے، کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطباء ہی کے لئے ضروری نہیں بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کرینگے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچہ کے مضامین سے ہو جائے گا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس کے حلقہ میں ہندوستان کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے +

مینیجر ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

مصر میں انسدادِ سل کی جدوجہد

پچھلے مہینہ کے ہمدرد صحت میں "مصر میں انسداد تپ دق" کے عنوان سے ایک مضمون جناب ڈاکٹر ایم ایس اباز آبے کا شائع ہو چکا ہے۔ اس مضمون کے بھیجنے والے انڈر سکرٹیری وزارت صحت عامۂ مصر نے اپنا بھی ایک نوٹ اشاعت کے لئے ارسال فرمایا تھا جو پچھلے مہینہ گنجائش کی کمی کی وجہ سے شائع نہیں ہو سکا اب ہم اس نوٹ کا ترجمہ ناظرین ہمدرد صحت کے مطالعہ کے لئے پیش کرتے ہیں۔ "ہمدرد صحت"

۱۹۲۹ء میں وزارت صحت کی توجہ سل و جذام کو دفع کرنے کی طرف بڑے شد و مد سے مبذول ہوئی۔ اور اُس نے ان امراض کے استیصال کے لئے ایک خاص شعبہ قائم کیا جو صرف سل و جذام کے علاج اور اُن کی مدافعت میں مدد پہونچائے۔ اس شعبہ کے قائم کرنے کے بعد جو مردم شماری ہوئی تو اس سے معلوم ہوا کہ مرض سل اس درجہ میں پھیلا ہوا ہے کہ جس کے لئے زبردست اہتمام و انتظام کی ضرورت ہے۔ تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس مرض میں مبتلا ہونے والے اکثر وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی عمر دس سے چالیس کے درمیان ہوتی ہے۔ اور مریضوں کی زیادہ تعداد غریب اور متوسط درجہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے دل و دماغ اور جسم و روح کو ملک کے فائدے میں کھپاتے ہیں۔

وزارت کے شعبہ سل و جذام نے امراض صدر کے مریضوں کے لئے طبی مشورہ گاہیں، ہسپتال اور شفاخانے قائم کرنے شروع کر دیئے۔ اور سب سے پہلے تین طبی مشورہ گاہیں قاہرہ میں اور سات ملک کے اور مختلف حصوں میں قائم کیں۔ اور آئندہ بھی جب کبھی مالی وسعت اجازت دے گی ان کی توسیع کی جائے گی۔ وزارت صحت کا اس خاص معاملہ میں یہ سب سے پہلا قدم تھا۔ یہ کام بھی اپنے اندر بہت وسعت لئے ہوئے ہے۔ اس لئے مصر جیسے محدود ذرائع رکھنے والے ملک کے لئے ایک دفعہ ہی بہت سی مشورہ گاہیں یا دق کے ہسپتال قائم کر دینے ممکن نہیں ہیں۔ تاہم جو تجربے اب تک کے کام سے حاصل ہوئے ہیں وہ وزارت کو اس بات پر آمادہ کر رہے ہیں کہ کم سے کم ہر تین لاکھ باشندوں کے لئے ایک مشورہ گاہ جلد سے جلد قائم کر دی جائے۔ اُمید ہے کہ اس انتظام سے مریض کافی فائدہ حاصل کریں گے۔

سنہ ۱۹۳۷ء میں امراض صدر کی مشورہ گاہوں میں مشورہ کے لئے آنے والے نئے مریضوں کی تعداد ۶۵۰۵۲ تک پہنچ گئی۔ جن میں سے ۳۵۴۶۰ مریضوں نے باقاعدہ فائدہ حاصل کیا۔ مندرجہ ذیل نقشہ سے مختلف پیشہ والوں میں مرض سل کے پھیلنے کی نسبت معلوم ہو سکتی ہے۔

مریضوں کی تعداد	پیشے	نسبت
۱۵۱	تجارت پیشہ	۴٫۴ %
۱۰۵۲	مزدور پیشہ	۲۹٫۷ %
۷۹	طلباء	۲٫۲ %
۲۰۶	رؤساء	۵٫۹ %
۶۸۲	کسان	۱۸٫۲ %
۱۳۷۶	بے کار لوگ جن میں اکثریت عورتوں کی ہے	۳۸٫۹ %

ہر مشورہ گاہ کا انچارج امراض صدر کا خصوصی ماہر ڈاکٹر ہوتا ہے جس کی مدد کے لئے چند نرسیں ایک اسسٹنٹ اور ایک معمل ہوتا ہے مشورہ گاہ میں تشخیص کے لئے عکس ریز آلات اور تجزیہ و تشریح کے لئے ایک معمل ہوتا ہے۔ سل کے بیماروں اور ان سے ملنے جلنے والوں کے گھروں پر رہائش، خوراک اور آرام کے متعلق ضروری ہدایات دینے اور اس پر عمل کرنے کی مُدت بتانے کے لئے ڈاکٹر اکثر دورہ میں جایا کرتا ہے اور گھر کے دوسرے افراد کو مشورہ گاہ میں آنے کا مشورہ دیتا ہے تاکہ ان کا طبی معائنہ کر کے مبتلائے مرض مریضوں کے علاج کا بندوبست کرے، اور جو محفوظ ہوں انہیں نگرانی میں رکھے۔ ڈاکٹروں کی طرح نرسیں بھی عیادت اور دیکھ بھال کے لئے جایا کرتی ہیں۔ سنہ ۱۹۳۷ء میں ڈاکٹر ۱۲۱۴ مرتبہ گھروں پر دیکھ بھال کے لئے گئے اور نرسیں ۹۲۵۴ بار گئیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۲۰۷ ۴ گھروں سے دوسرے رہنے والے مشورہ گاہ میں آئے جن میں سے ۸۰۰ سل میں مبتلا نکلے۔

وزارت صحت اُن مریضوں کی مالی اعانت کرتی ہے جن کو مرض نے بے معاش کر دیا ہو یا جن کے لئے آرام ضروری خیال کیا جاتا ہو یا جن کو عام

کے ساتھ ملنے جلنے سے روکنا منظور ہو۔ اس کام میں خیراتی اداروں نے بھی مریضوں کی ہر طرح سے مدد کی ہے۔ وہ طلبہ جو معائنہ کے بعد سل میں مبتلا پائے گئے ہیں۔ ان کو مدارس سے دور رکھنے کے لئے ایک قانون بنا دیا گیا ہے۔ وہ مدرسے میں نہیں آسکتے، جب تک کہ ہسپتالوں یا طبی مشورہ گاہوں میں حالات کے موافق علاج کرلینے کے بعد اُن کے تھوک کا جراثیم سے پاک ہونا نہ ثابت ہو جائے۔

شعبۂ مذکور کے ماتحت صحت گاہوں میں سب سے بڑی صحت گاہِ فواد ہے جو حلوان میں ہے۔ اس میں تقریباً ۵۰۰ بستروں کا انتظام ہے جن میں سے کچھ تو درجہ اول و دوئم کے مریضوں کے لئے ہیں اور کچھ ممتاز طریقہ پر درجۂ سوئم کے لئے ہیں جن پر درمیانی حیثیت کے لوگ مشورہ گاہوں کی وساطت سے علاج کے لئے آسکتے ہیں اور باقی بستر زیادہ تر آس پاس کے مریضوں کے لئے خاص ہیں جو اس چیز کے ظاہر ہونے کے بعد کہ ان کی حالت ہسپتال کے علاج کے قابل ہے، مشورہ گاہوں کی وساطت سے یہاں منتقل ہو کر آتے ہیں۔ سنہ ۱۹۳۶ء میں اس ہسپتال میں ۸۲۴ مریض داخل ہوئے جن میں سے ۷۶۲ علاج کے قابل نکلے۔ ان میں سے ۳۹۶ کی تو حالت اچھی ہو گئی اور ۱۹۵ کی حالت ویسی ہی رہی اور ۹۰ کی حالت زیادہ خراب ہو گئی اور ۸۱ مر گئے۔ شہر اسکندریہ میں ایک بحری ہسپتال ہے جو سل کے جرّاحی علاج کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ اس میں بچوں کے علاج اور اُن پر مرضی عملیات کرنے کے لئے ایک داخلی شعبہ ہے۔ اس کے اراکین علاج و معائنہ کے لئے باہر بھی آجایا کرتے ہیں۔ اور سنہ ۱۹۳۷ء میں اس ہسپتال میں ۱۱۰ مریض داخل ہوئے جن میں سے ۸۹ قابلِ علاج نکلے۔ ۲۸ شفایاب ہوئے۔ ۱۶ کی حالت اچھی ہو گئی، ۲۱ اپنی حالت پر باقی رہے اور ۱۵ کی حالت زیادہ خراب ہو گئی۔ بچوں کے شعبہ نے بچوں کی تعلیم و تربیت کو بھی ضروری قرار دے لیا ہے۔ کیونکہ ان کی ابتدائی عمر کا کافی حصہ یہیں برباد ہو جاتا ہے۔ حالانکہ آئندہ زندگی کی کامیابی اسی حصۂ عمر پر موقوف ہے۔ اب جب کہ یہ بچے یہاں سے نکلتے ہیں تو اُن کے دنیاوی فراغت حاصل کرنے کے راستے کھلے ہوئے ہوتے ہیں۔ قاہرہ (عباسیہ) میں ایک اور نئی صحت گاہ کے انتظامات سے مکمل ہو چکے ہیں۔ اس میں تقریباً ۵۰۰ بستر ہوں گے اس افتتاح آئندہ مہینہ میں ہوگا۔

وزارت صحت نے آئندہ دس سالوں کے لئے ایک پروگرام تیار کیا ہے جس میں مندرجہ ذیل چیزیں شامل ہیں۔ اوّل یہ کہ امراض صدر کے لئے مشورہ گاہیں، صحت گاہیں، شفاخانے اور سل کے جرّاحی علاج کے لئے بحری ہسپتال زیادہ سے زیادہ تعداد میں قائم کئے جائیں۔ دوم سل زدہ لوگوں کے بچوں کے لئے جائے پناہ بنانا۔ سوم سل کے لئے ایک نئی نوآبادی بسانا جس میں سل کے تمام بیمار اور اُن کے گھر والے رہیں سہیں۔ جن بیماروں کی اوپر حالت بیان ہو چکی ہے۔ ان کے لئے بھی الگ مکانات بنائے جائیں گے۔ تاکہ وہ تن درست لوگوں کے لئے خطرہ نہ بن سکیں۔ مندرجہ ذیل نقشہ سے پچھلے پانچ سالوں میں شعبۂ امراض صدر کے خصوصی ہسپتالوں میں نئے آنے والے مریضوں کی تعداد اور سل میں گرفتار ہونے کی نسبت معلوم ہوگی۔

سنہ ء	نئے آنے والے مریض	سل سے متاثر ہو کر	نسبت فی صدی
۱۹۳۳	۲۴۶۶۴	۱۲۴۶	۴،۹ %
۱۹۳۴	۳۳۴۶۱	۱۵۶۳	۴،۶ %
۱۹۳۵	۴۲۲۸۲	۲۳۸۸	۵،۶ %
۱۹۳۶	۵۶۹۹۴	۲۸۵۵	۵ %
۱۹۳۷	۶۵۰۵۲	۳۵۴۶	۵،۴ %

تمباکو کے نقصانات

از جناب خان بہادر حکیم مولوی سید محمد صاحب آنریری مجسٹریٹ و میڈلسٹ، داؤد نگر

خون میں تمباکو کا اثر تمباکو نوشی سے خون معمول سے زیادہ پتلا و رقیق ہو جاتا ہے۔ اور زیادہ مدت گذر جانے کے بعد اُس کی رنگت زردی مائل ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں خون کا خراب اور غیر قدرتی رنگ تمام بدن میں پھیل جاتا ہے، اور جلد

کی سطح زردی مائل سفید یا دھویں کے رنگ کی سی ہو جاتی ہے۔ لیکن تمباکو نوشی سے خاص تبدیلی اُن چھوٹے اجسام میں پیدا ہوتی ہے جن کی بے شمار تعداد خون میں موجود ہے۔ اور جن کو طبی زبان میں کریّات دمویہ کہتے ہیں۔ تمباکو کے کش یا گھونٹ کے جسم میں جذب ہونے سے کریّات دمویہ میں جلد جلد تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ آلۂ خوردبین سے اگر انہیں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کی گولائی جاتی رہتی ہے اور ان کے سرے بیضوی اور بے قاعدہ ہو جاتے ہیں۔ اور بجائے باہمی کشش و اتفاق کے جو ایک حد تک ان کی جسمانی تندرستی کی ایک اچھی علامت ہو وہ بالکل منتشر اور پریشان رہتے ہیں۔ گویا وہ پکار پکار کر تمباکو پینے یا کھانے والے کے جسم اور دماغ کی بے صلاحیتوں کا شکوہ کرتے ہیں۔ تمباکو کی اگر زیادہ مقدار کھالی جائے تو اس کی اثرات کم و بیش زہریلے ہوتے ہیں۔ اس سے سانس کی آمد و رفت میں نمایاں خلل واقع ہو جاتا ہے۔ خون فاسد ہو جاتا ہے۔ دماغ بھاری اور دل مضمحل ہو جاتا ہے۔ اس کی معمولی مقدار بھی روزمرہ کھانے یا پینے سے پٹھے کمزور پڑ جاتے ہیں۔ جگر کا فعل خراب ہو جاتا ہے۔ بصارت کم ہو جاتی ہے۔ جلد نیلی پڑ جاتی ہے اور وہ ہر عضو کی ساختوں کو تباہ کرتا ہے۔ اس زہر خوری اور زہر نوشی کا انجام یہ ہوتا ہے کہ حیات کو قائم رکھنے والی رطوبتیں خراب اور تباہ ہو جاتی ہیں۔ اور عمر کم ہو جاتی ہے۔

تمباکو سے بیماری پیدا ہوتی ہے

نظام جسم پر تمباکو کا ایسا نقصان پہنچانے والا اثر پڑتا ہے کہ اس کی تلافی ناممکن ہو جاتی ہے جسم کی عام قوتِ مدافعت اس سے اس قدر کمزور پڑ جاتی ہے کہ معمولی سے معمولی مرضی حملوں کو سہنے کی سکت جسم میں نہیں رہتی۔ اس موقع پر یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تمباکو کے متعلق چند مشہور لوگوں کی رائیں پیش کر دی جائیں۔

"تن درستی کی ضمانت کرنے والے اور مرطوب مقامات کے باشندوں کا زرد چہرہ یا ناقص اُٹھان اور حقیر جسمانی قوت ملاحظہ کیجئے۔ ان لوگوں میں زندگی کے آدھے امتیازات باقاعدہ نہیں پائے جاتے۔ کچھ یہی کیفیت عادی تمباکو نوش کی سمجھیے" (ڈاکٹر سوئی فیلو رائل کالج آف سرجنس)

"مجھے یہ کہنے میں ذرا تامل نہیں ہے کہ اگر دو قوی ہیکل نسلوں کے افراد کو بچپن ہی سے تمباکو نوشی کا عادی بنا دیا جائے۔ اور پھر ان کی شادیاں بھی آپس ہی میں کرائی جائیں، تو مردوں اور عورتوں کی ایک کمزور، زرد رو نسل جلد ہی عالم وجود میں آجائے گی" (ڈاکٹر بی۔ ڈبلو۔ رچرڈسن)

ہندوستان کے ایک برٹش افسر نے بیان کیا کہ گیارہ افسروں میں، جو ایک مہم کو بھیجے گئے تھے، صرف دو شخص تن درست رہے اور یہ لوگ تمباکو نوش نہ تھے۔ تمباکو کے خلاف ڈاکٹر ایڈورڈ اسمتھ ایک مشہور ماہر علم الصحت کا بیان ہے۔ کہ "تمباکو کے فعل کا رجحان بیماری کی جانب ہے اور یہ کہنا آسان نہیں ہے کہ وہ انسان کی بہتری کا کتنا بڑا دشمن ہے"

جن لوگوں نے طویل عمری حاصل کی ہے اُن کا بھی یہی قول ہے کہ درازی عمر کے جہاں اور بہت سے اسباب ہیں وہاں ایک یہ بھی ہے کہ تمباکو کو قطعی پرہیز کیا جائے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ لمبی عمروں تک پہونچنے والے اکثر تمباکو نوشی کے عادی نہیں ہوتے۔

خشکی اور خراش

تمباکو نوش کے منہ اور گلے کی خراش اور خشکی اس زہریلے پتّے کے اس گرم گرم دھوئیں کا نتیجہ ہے جو حقہ یا سگار کے ساتھ کھینچا جاتا ہے۔ بعض لوگ گلے کی خراش دور کرنے کے خیال سے تمباکو پیتے ہیں۔ مگر یہ صرف خیالی پلاؤ ہے تمباکو سے گلے کی خراش کبھی دور نہیں ہو سکتی ہے۔

تمباکو اور دق

گندی اور ناپاک ہوا کو پھیپھڑے کے امراض سے ایک ایسا تعلق ہے جس کو سب لوگ مانتے ہیں۔ یہ بات بہت صاف اور صریح طور سے معلوم ہے کہ ناپاک ہوا کے لینے سے مرض دق و سل لاحق ہوتا ہے کیوں کہ اس کے زہریلے اجزا خون اور پھیپھڑوں کو خراب کر دیتے ہیں۔ جتنی کہ خون کی وہ نجاستیں بھی اس ہوا میں بکثرت موجود رہتی ہیں جو ہم ایک مرتبہ سانس لے کر خارج کر چکے ہیں۔ اب اس قسم کی ہوا کو دوبارہ لینے سے تن درستی محفوظ نہیں رہ سکتی۔ جب یہ بات ہے تو پھیپھڑوں کو تمباکو کے زہریلے اور گرم دھوئیں سے دن میں سینکڑوں دفعہ بھرنا پھیپھڑے کا مرض کیوں نہ پیدا کرے گا۔ ڈاکٹر سی۔ اے ڈل طبیب خاص میرا پالی ٹین فری اسپتال لندن نے اپنے رسالہ حفظان صحت میں بیان کیا ہے کہ کم سنی میں تمباکو پینا مرض دق کا ایک عام سبب ہے۔

تمباکو اور امراضِ دل

دل پر تمباکو نوشی کا جو اثر پڑتا ہے وہ نبض سے بھی ظاہر ہو سکتا ہے۔ کیوں کہ نبض دل کی حالت کا ایک نہایت سچا آئینہ ہے۔ تمباکو نوش کی نبض نہایت صاف طور پر بتا دیتی ہے کہ اس کا دل جزدی طور پر مفلوج ہے۔ اور اس کا زور و جوش گھٹ گیا ہے۔ پُرانے تمباکو نوش، اور اکثر وہ لوگ جو چند سالوں سے تمباکو پیتے ہیں، اختلاج قلب اور نبض کی بے نظمی میں مبتلا ہوتے

ہیں۔ اصل میں تمباکو نوش کے دل کی کیفیت ہی ایسی ہو جاتی ہے کہ اطبائے فرنگ نے اس مرض کا نام ہی ہیئت دل قرار دیا ہے طبی نقشوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر چہار تمباکو نوشوں میں ایک شخص کا دل مبتلائے مرض ہوتا ہے۔ تمباکو کے استعمال سے دل نہ صرف فعلی بلکہ عضوی لحاظ سے بھی ماؤف ہو جاتا ہے۔

تمباکو اور ضعف معدہ

اگرچہ تمباکو کو ضعف معدہ قبض اور نفخ کا ایک حکمی علاج سمجھا جاتا ہے۔ مگر ماہرین فن کے تجربوں سے یہ امر پایۂ تحقیق کو پہونچ گیا ہے کہ اس سے ضعف معدہ کو کبھی فائدہ نہیں پہونچتا بلکہ اکثر صورتوں میں ضعف معدہ پیدا ہو جاتا ہے تمباکو ایک قسم کا زہر ہے۔ کل سمیات کا بالعموم یہ اثر ہوتا ہے کہ وہ ہاضمہ کو کمزور کرتے ہیں اور معدہ کی قوت کو گھٹاتے ہیں۔ تمباکو میں یہ بات خصوصاً موجود ہی کہ اگر ایک شخص بھوکا اور تمباکو کا عادی ہے تو وہ اپنی بھوک تمباکو کے استعمال سے فرو کر سکتا ہے۔ اسی طرح دیگر سمیات سے بھوک مٹائی جا سکتی ہے حالانکہ معدہ خالی رہتا ہے۔ لیکن اشتہا جاتی رہتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ تمباکو معدہ کو بگاڑ کر کمزور کر دیتا ہے۔ ناس سونگھنے سے ناک کی اسفنجی ساخت موٹی اور سخت ہو جاتی ہے۔ اور اکثر سونگھنے کی قوت کم ہو جاتی ہے۔

سرطان کا سبب تمباکو

اس میں مطلق شک نہیں کہ یہ مہلک مرض اکثر تمباکو کے کثرت استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ اکثر ماہرین فن کا مشاہدہ ہے کہ اکثر مریض جولب اور زبان کے سرطان میں مبتلا پائے گئے تمباکو نوش تھے۔ اس مرض کے بہت سے لوگ خود ہمارے مشاہدہ میں آئے اور ہم کو اصلاً شبہ نہیں کہ لب اور زبان کے اکثر امراض اسی ذریعہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس خیال کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ لندن کے سرطان کے ہسپتال میں جہاں اس عارضہ کے ہزاروں مریضوں کا علاج ہو چکا ہے ان مریضوں کی تعداد جولب اور زبان کے ناسور میں مبتلا تھے بہت زیادہ تھی۔ تمباکو پینے والی عورتیں سرطان میں جلد اور شدید طور پر مبتلا ہو جاتی ہیں۔

تمباکو سے سکتہ اور اندھاپن

گذشتہ چالیس پچاس سال سے ایک خاص قسم کے سکتہ کی تمام دنیا میں وہ شدت ہو کہ الاماں۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمباکو پینے یا کھانے کا اثر خصوصاً ان ریشوں پر پڑتا ہے جن سے پٹھے بنتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تمباکو رفتہ رفتہ انسان کی اعصابی قوت کو ضائع کر دیتا ہے۔ اور ایک خاص قسم کا سکتہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ ایک قسم کا فالج آنکھوں پر گرتا ہے۔ جس سے انسان اندھا ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کے امراض کے ماہرین اس مخصوص شکایت کو بخوبی پہچانتے ہیں۔ ایسے مریض صرف تمباکو ترک کر دینے سے اچھے ہو جاتے ہیں۔ اور جب تک تمباکو کا استعمال رہتا ہے مرض قائم رہتا ہے۔ ایک مریض میرے مطب میں آیا اور اس نے بیان کیا کہ یکایک چند دنوں سے میری بصارت جاتی رہی ہے متلی رہتی ہے اور ہر وقت سر چکراتا رہتا ہے۔ مریض پان کے ساتھ مشکی زردہ اور کبھی سادہ پتی کھانے کا عادی تھا میں نے اُسے سب سے پہلے تمباکو ترک کر دینے کی ہدایت کی۔ دو ہفتے ہی میں متلی اور دوران سر جاتا رہا۔ بصارت بھی اس کے بعد ٹھیک ہو گئی۔ اس نے تمباکو سے قطعی توبہ کر لی تھی۔

تمباکو اور خوف

تمباکو کے استعمال کرنے والے بڑی شدت سے خوف کے عارضہ میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور یہ خوف مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ کوئی شخص بہت جلد گھبرا اٹھتا ہے۔ کوئی شخص حد سے زیادہ ضدی، چڑچڑا اور بدمزاج ہو جاتا ہے۔ بعض تمباکو کھانے والوں کو تمام رات نیند نہیں آتی۔ بعض رعشہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ہم نے اکثر مریضوں کو ترک تمباکو کی ہدایت کی۔ اور ان کو اس ہدایت سے نمایاں فائدہ ہوا۔ تمباکو سے عارضی طور پر جسم میں طاقت اور مستعدی پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن عارضی قوت محض دھوکہ کی ٹٹی ہے۔ اس کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جس مشکل کو دفع کرنے کے لئے تمباکو کا استعمال کیا گیا تھا، وہ اور بڑھتی جاتی ہے۔ ہم نے عورتوں اور بچوں کو اعضائے رئیسہ کے ان مختلف عوارض میں بہ شدت مبتلا پایا جوان کے نازک جسموں میں محض تمباکو کے اُس زہریلے دھوئیں کے اثر سے پیدا ہو گئے تھے جو انہوں نے اپنے تمباکو نوش شوہروں اور والدوں کے زہرناک کشوں سے حاصل کیا تھا۔

تمباکو کا موروثی اثر

ایسا کوئی عیب یا عادت نہیں جس کا اثر تمباکو سے زیادہ اولاد میں یقینی طور سے منتقل ہوتا ہو۔ ایک طاقت ور شخص تمام عمر تمباکو پیتا رہے اور اپنے دل میں سمجھتا رہے کہ اس کو تمباکو سے کوئی نقصان نہیں پہنچا لیکن اس شخص کے بچے جن کو توانا و تن درست ہونا چاہیئے، بجائے موروثی طاقت اور توانائی حاصل کرنے کے کمزور پیدا ہوں گے۔ ان کا نظام جسمانی ہمیشہ مختلف بیماریوں کا نشانہ بنا رہے اور بہت اُن کی قوت زائل ہو جائے گی۔ عادی اور پرانے تمباکو نوش کی اولاد کبھی توانا و قوی نہ ہوگی

اور یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ وہ ڈرپوک، کمزور اور مضمحل نہ ہو۔ ہم نے اس امر کا اس کثرت سے مشاہدہ کیا ہے کہ اس کی تائید میں بہت سی نظیریں پیش کر سکتے ہیں۔

ایک تجربہ کار انگریز ڈاکٹر پیڈک صاحب تمباکو کے اثر پر اپنے تجربہ کو مندرجہ ذیل عبارت میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگر تمباکو نوشی کا بُرا انجام اس شخص ہی پر محدود ہو جو اس بُری اور خطرناک عادت میں مبتلا ہو تو مضائقہ نہ تھا لیکن مصیبت یہ ہے تمباکو خوری کے نتائج و نقصانات وراثتاً منتقل ہوتے ہیں۔ اور فی زمانہ قلب کے مرضوں کی زیادتی تمباکو نوشی ہی کی بدولت ہے۔ تمباکو نوش والدین کی اولاد اکثر قلبی امراض میں مبتلا پائی گئی ہے۔"

تمباکو میں جہاں اتنے نقصانات پائے جاتے ہیں۔ وہاں قدرت نے اس میں چند خاصیتیں بھی رکھی ہیں۔ اگر تمباکو موقع و محل سے استعمال کیا جائے تو اس سے بہت سے طبّی فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ دانتوں اور مسوڑھوں کے درد کے لئے اس کا استعمال اکسیری اثر رکھتا ہے۔ قاتل جراثیم ہے۔ خصیتین کے ورموں میں اس کا ضماد فوری اثر دکھاتا ہے۔ آنتوں کے کیڑوں اور بلغمی سوزتنفس میں مفید ہے۔ بہرحال کسی طبیب سے مشورہ کئے بغیر اس کا اندھا دھند استعمال کسی طرح مناسب قرار نہیں دیا جا سکتا +

پنجاب میں دماغی امراض کا ہسپتال

تین سو مریضوں کے لئے مزید گنجائش

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب میں دماغی امراض کے متعلق جو پرانی شکایت پائی جاتی تھی کہ اس کے مردانہ وارڈوں میں کافی جگہ نہیں۔ اس بات کی بہت حد تک یوں تلافی کردی گئی ہے کہ تین سو مریضوں کے لئے مزید گنجائش کا انتظام کیا گیا ہے۔ لیکن زنانہ وارڈوں میں مزید گنجائش کے لئے روپیہ مہیا کرنے کا سوال ابھی حل کرنے کے لئے باقی ہے۔

سنہ ۱۹۳۷ء کے شروع میں ہسپتال میں ۹۹۱ مریض تھے۔ اس سال کے دوران میں ۱۶۲ مریض (۱۳۹ مرد۔ اور ۲۳ عورتیں) داخل کئے گئے۔ ۱۴۳ مریض ہسپتال سے خارج کئے گئے۔ اور ۲۹ مر گئے۔ اس طرح اس سال کے ختم پر ۹۸۱ مریض زیر علاج تھے۔ پچھلے سال کے مقابلہ میں مریضوں کی داخل ہونے کی تعداد میں ۱۳ کا اضافہ ہوا۔ اگر ان مریضوں کے داخل کرنے کے متعلق جن کا علاج ہو سکتا ہے، انتخاب کڑی نگرانی میں نہ کیا جائے تو یہ تعداد اور بھی زیادہ ہوتی۔ اس سال ۲۹ اموات ہوئیں جن میں سے ۸ پھیپھڑوں کی دق سے چار چار پیچش اور دستوں سے اور باقی ۱۳ دوسرے مختلف امراض سے۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ ہسپتال میں اموات کی شرح آہستہ آہستہ کم ہو رہی ہے۔ اس سال کے دوران میں یہ ۲٫۹۷ تھی جو اس وقت سے لے کر جب سے یہ ہسپتال قائم ہوا ہے سب سے کم ہے۔ **مجرم مریض:۔** سال مذکور کے ختم پر ہسپتال میں مجرم مریضوں کی تعداد ۱۵۰ تھی۔ ۱۴۶ مرد اور چار عورتیں۔ اس کے مقابلہ میں سنہ ۱۹۳۶ء اور سنہ ۱۹۳۵ء میں یہ تعداد بالترتیب ۱۵۴ اور ۱۸۴ تھی۔ سنہ ۳۷ء کے دوران میں ۱۴ مجرم مریض داخل کئے گئے اس کے مقابلہ میں پچھلے دو سال میں ان کی تعداد ۱۹ اور ۳۹ تھی۔ حکومت ہند کے احکام کے مطابق مقامی حکومت نے جماعت سوم کے مجرموں کو معافیاں دیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۲۴ مریض مجرمانہ شعبہ سے غیر مجرمانہ شعبہ میں تبدیل کئے گئے۔ اس سال کے دوران میں کامیاب فراری کی صرف ایک واردات ہوئی اور خودکشی سے صرف ایک موت ہوئی۔ **ہسپتال کے مالیات:۔** سنہ ۳۷ء کے دوران میں ادارہ مذکور کا مجموعی خرچ ۳۴۹۴۶۲۲ روپے تیرہ آنے ۴ پائی تھا۔ اس کے مقابلہ میں سنہ ۱۹۳۶ء میں ۲۹۰۹۴۴ روپے ۱۳ آنے ۹ خرچ ہوئے۔ لیکن اس سال کے خرچ میں ۱۷۳۹۰۸ کی وہ رقم شامل ہے جو تین نئی "بیرکوں" کی تعمیر پر صرف ہوئی۔ اس کے باوجود سنہ ۱۹۳۷ء میں ۳۲۰۶۴۶ روپے ۱۳ آنے ۴ پائی کا خالص خرچ جس میں مرمتوں اور عمارات کے قیام کے متعلق اخراجات شامل ہیں، سنہ ۱۹۳۶ء کے خالص خرچ سے زیادہ تھا۔ اس حساب سے سنہ ۳۷ء میں فی مریض ۳۲۸ روپے خرچ ہو۔ اس کے مقابلہ پر پہلے سال یہ خرچ ۲۷۹ روپے ۱۲ آنے تھا +

نیم حکیم خطرۂ جان

کل ہوا شب کو جو منٹو روڈ پر میرا گذر
اک دکاں پر اتفاقاً ایک طبیب آیا نظر

اس دکاں کے سامنے ایک بورڈ تھا لٹکا ہوا
جس پہ تھا رنگین پیرائے میں یہ لکھا ہوا

"شیخ بدھن سرزمینِ ہند کی روحِ رواں
رہنمائے طبِ یونانی مسیحائے زماں"

ایک بوسیدہ سند تھی در پہ لٹکائی ہوئی
جو کسی "عطار کابل" سے تھی لکھوائی ہوئی

سامنے تھے چند ڈبے جس میں تھیں کچھ گولیاں
مدتوں کا ایک بوتل میں تھا عرقِ بادیاں

پاس آیا گر کوئی ان کو مسیحا جان کر
سو گیا آرام سے دو دن میں چادر تان کر

سینکڑوں بیمار نذرِ موت یونہی ہو گئے
ان کے ہاتھوں زندگی سے ہاتھ کتنے دھو گئے

آج کل یہ ہند میں ہے طبِ یونانی کا حال
موت کی ہر ایک گوشے میں بچھا رکھے ہیں جال

ہر گلی میں ہیں حکیموں کی دکانیں بے شمار
ایک سو بیمار اگر ہیں تو اطبا اک ہزار

ہر در و دیوار پر چسپاں ہیں ان کے اشتہار
فن کے جو ماہر تھے وہ بھی ہو گئے بے اعتبار

ایک دن وہ تھا کہ یہ طب تھی مسیحائے زماں
ایک دن یہ ہے کہ خود ہی لے رہی ہے ہچکیاں

کیا کرے وہ، ہر طرح مجبور ہے ناچار ہے
کیا مسیحائی کرے جب آپ ہی بیمار ہے

ان حکیموں کا جہاں میں گر یہی عالم رہا
دیکھ لینا گرم بازارِ اجل ہو جائے گا

نوٹ:۔ نام و مقام فرضی ہیں۔

جعفری اعظم گڈھی

الامراض والعلاج

صُداع دُودی
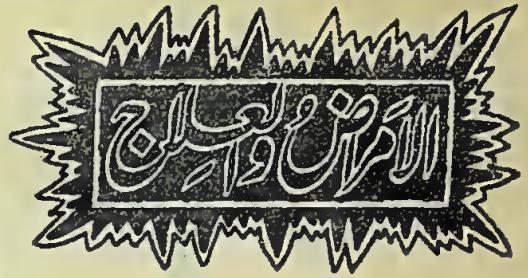
از جناب حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی، طوق، کولُور (شاہ آباد)

یکم دسمبر ۱۹۳۶ء کو ایک مریض مطب میں آیا۔ اس نے بیان کیا کہ پانچ مہینے سے میرے سر میں درد ہے۔ ناک سے بدبو آتی ہے۔ رات کو بہت کم سوتا ہوں۔ اکثر دماغ پراگندہ رہتا ہے۔ کبھی کبھی میلے رنگ کی رطوبت ناک سے نکلتی رہتی ہے جس میں خون بھی ملا ہوتا ہے۔

اس قدر حالات سُن کر مجھے شبہ ہوا کہ اسے "صداع دُودی" کی شکایت ہو مگر مزید اطمینان کے لئے اس سے پوچھا کہ :-

(۱) ناک کی جڑ میں خارش ہوتی ہے یا نہیں؟ (۲) خوش بُو یا بدبو کا احساس ہوتا ہے یا نہیں؟ (۳) اس بات کا دماغ پر خوب زور دے کر جواب دیجئے کہ کبھی ناک سے ریزش کے ساتھ کسی قسم کے کیڑے بھی نکلے ہیں یا نہیں؟ (۴) کیا چلنے پھرنے سے سر کا درد بڑھ جاتا ہے اور بیٹھے رہنے سے کم رہتا ہے؟

الحمدللہ تعالیٰ کہ مریض نے بیان کیا کہ "ہاں میں بھول گیا تھا۔ ناک کی جڑ میں خوب خارش ہوتی ہے۔ اور ساتھ ہی کسی باریک چیز کی، جسے میں قطعی نہ سمجھ سکا ہوں، حرکت محسوس ہوتی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اندر سے کوئی شے کاٹتی ہے۔ خوش بُو یا بدبُو کا احساس نہیں ہوتا۔ ایسا خیال آتا ہے کہ ۵ ماہ کی مدت میں دو تین بار ناک سے رطوبت کے ساتھ دھاگے کی طرح کوئی باریک شے خارج ہوئی ہے جو جاندار معلوم ہوتی تھی غالباً یہی کیڑے ہوں گے۔ چلنے پھرنے سے سر کا درد ضرور بڑھ جاتا ہے۔"

اب میرا شُبہ رفع ہو گیا اور "صداع دُودی" کی تشخیص میں کوئی کسر نہ رہی۔ اسی مرض کے یقین کے ساتھ اللہ کا نام لے کر علاج شروع کر دیا

(۱) خمیرہ گاؤزباں سادہ ایک تولہ میں ۲ سرخ لوبان پیس کر ملا لیں۔ اور اسے پہلے کھا کر اوپر سے بہدانہ شیریں ۳ ماشہ، عناب ۵ دانہ، سپستاں ۹ دانہ کا جوشاندہ دو تولہ شربت بنفشہ ملا کر پی جائیں۔ صبح اور شام۔

(۲) اطریفل شاہترہ ایک تولہ میں ۱۰ ماشہ کمیلہ ملا کر رات کو سوتے وقت گرم پانی سے کھا لیا کریں۔

ایک ہفتہ کے بعد مریض نے بیان کیا کہ سر کا درد کم ہے۔ اجابت میں روزانہ کچھ مرے ہوئے کیڑے دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن ناک کی جڑ کی خارش اور بدبو میں کوئی فرق نہیں ہے۔ البتہ اب ناک سے ریزش کے ساتھ باریک باریک کیڑے اکثر نکلتے رہتے ہیں۔

مجوّزہ بالا دوائیں جاری رہیں اور ذیل کے نسخوں کا اضافہ کیا گیا۔

(۳) آب برگ شفتالو دو تولہ میں ایک ماشہ ایلوا خوب حل کر لیں۔ اور دن میں چار پانچ مرتبہ چند قطرے ناک میں ٹپکائیں۔

(۴) کمیلہ ۶ ماشہ برگ نیم سبز ایک تولہ پانی میں جوش دے کر صبح و شام ناک میں پچکاری کریں۔

دو ہفتہ کے بعد مریض نے بیان کیا کہ اب درد سر بالکل نہیں ہے پچکاری کرنے اور ٹپکانے کی دوا سے رطوبت کے ساتھ باریک باریک کیڑے بہت نکلے۔ خراش اور بدبو کی کیفیت بھی اب نہ رہی گویا میں اب بالکل تندرست ہوں اور طب یونانی کی مسیحائی کا زندہ اشتہار۔

اب سارے نسخے موقوف کر دیئے گئے اور تقویت دماغ کے لئے خمیرہ گاؤزباں جواہر والا سات ماشہ میں ۳ چاول کشتہ مرجان جواہر والا ملا کر صبح و شام فروری ۱۹۳۹ء کے آخر تک استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی اور ہفتہ میں ایک بار اطریفل زمانی ۹ ماشہ رات کو سوتے وقت کھانے کے لئے کہا گیا اور ہفتہ میں کم از کم تین دن پچکاری سے صبح و شام ناک دھو لینے کی سخت تاکید کی گئی۔

سل رئوی

چند مختصر اور کارآمد معلومات

از جناب حکیم محمد علی صاحب سند یافتہ گورنمنٹ یونانی اسکول لکھنؤ، چھپرا (بہار)

عوارض پھیپھڑوں کی سل میں حسب ذیل عوارض اکثر بہت واضح ہوتے ہیں، طوالت کے خیال سے صرف ان کے نام لکھے جاتے ہیں اور تفصیل کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔

(۱) نفث الدم (۲) انتفاخ القصبہ (۳) نزلہ، کھانسی اور دیگر نزلی شکایات (۴) التہاب قصبہ (۵) خراج بارد (۶) التہاب غشاء الریہ خشک (۷) التہاب غشاء الریہ تر (۸) انتفاخ الصدر (۹) غشاء الریہ میں اجتماع قیح (۱۰) فتور ہضم (۱۱) التہاب باریطون (۱۲) لواسیر اور خراج امعاء مستقیم (۱۳) قلب کا فساد شحمی (۱۴) قلب کا فساد شمعی (۱۵) آخر میں سل حاد عام۔

مہلک عوارض حسب ذیل علامات کا پیدا ہو جانا اکثر پیغام اجل ثابت ہوتا ہے۔
(۱) التہاب غشاء الدماغ (۲) التہاب امعاء۔ جب یہ عارضہ پیدا ہو جاتا ہے تو غذا کا ہضم ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ (۳) التہاب حنجرہ حاد۔ اس حالت میں مریض کے لئے غذا کا نگلنا مشکل ہو ہو جاتا ہے۔ (۴) انتفاخ الصدر۔ اس میں پھیپھڑا پچک جاتا ہے اور تنفس سریع ہو جاتا ہے۔

ادوار مرض اقسام سل کے لحاظ سے اس کے دور مختلف ہوتے ہیں۔ سل حاد میں ایک ہفتہ سے تین ہفتہ تک موت واقع ہو جاتی ہے۔ سل رئوی حاد میں ایک ماہ سے چھ ماہ میں مریض مرجاتا ہے۔ سل رئوی میں صحت کی امید اور اس کا امکان ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس میں مرض گھٹتا اور بڑھتا رہے۔ بعض اوقات اس میں بھی تدریجاً زوال صحت ہوتا رہتا ہے اور آخر میں موت ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات اس میں مرض گھٹتا اور بڑھتا بھی رہتا ہے۔ سل رئوی یعنی سالہا سال چلتی رہتی ہے اور پھر بھی مریض نہیں مرتا۔

درجات فرضی طور پر مختلف اطبائے دق کے بہت سے درجے بنائے ہیں۔ کسی نے درجات کی تقسیم اس اصول پر کی ہے کہ پھیپھڑے کا کتنا حصہ مبتلا ہوا ہے۔ کسی نے اقسام مرض کے لحاظ سے درجات قائم کئے ہیں۔ مگر سب سے بہتر اور عام تقسیم درجات تشریحی ہے۔ اس اعتبار سے تشریحی تقسیم کے تین درجات قرار پائے ہیں۔

پہلا درجہ:۔ اس وقت تک کہا جا سکتا ہے جب تک کہ علامات ایک ہی پھیپھڑے میں دوسری پسلی تک محدود رہیں اور اگر دونوں پھیپھڑوں میں ہوں تو ہنسلی کی ہڈی سے اوپر ہی ہوں۔

دوسرا درجہ:۔ اگر علامات ایک ہی پھیپھڑے میں ہوں تو انہیں چوتھی پسلی تک محدود رہنا چاہیئے اور اگر دونوں پھیپھڑوں میں ہو تو دوسری ہی پسلی تک محدود رہیں۔ لیکن تحفّر (گڑھا پڑنا) نہ ہونا چاہیئے۔

تیسرا درجہ:۔ اس میں دوسرے درجہ سے کچھ زیادہ حصہ مبتلا ہونا چاہیئے۔

چوتھا درجہ:۔ اس میں تیسرے درجہ سے بھی زیادہ حصہ مبتلا ہونا چاہیئے۔

لیکن ڈاکٹر رابرٹ فلپ نے جو اس مرض کے ماہر خصوصی ہیں درجات کی اس تقسیم کو صحیح نہیں تسلیم کیا۔ بلکہ انہوں نے یہ کہا کہ اس میں تسمّم کا بھی خیال کرنا چاہیئے۔ لہٰذا انہوں نے تشریح اور تسمّم دونوں کا لحاظ رکھتے ہوئے درجات کی تقسیم کی۔

رابرٹ فلپ کی تقسیم:۔ ڈاکٹر رابرٹ فلپ نے مندرجہ بالا تشریحی قسم کو ۴ قسموں پر تقسیم کیا۔

ان کی تقسیم کا نقشہ حسب ذیل ہے
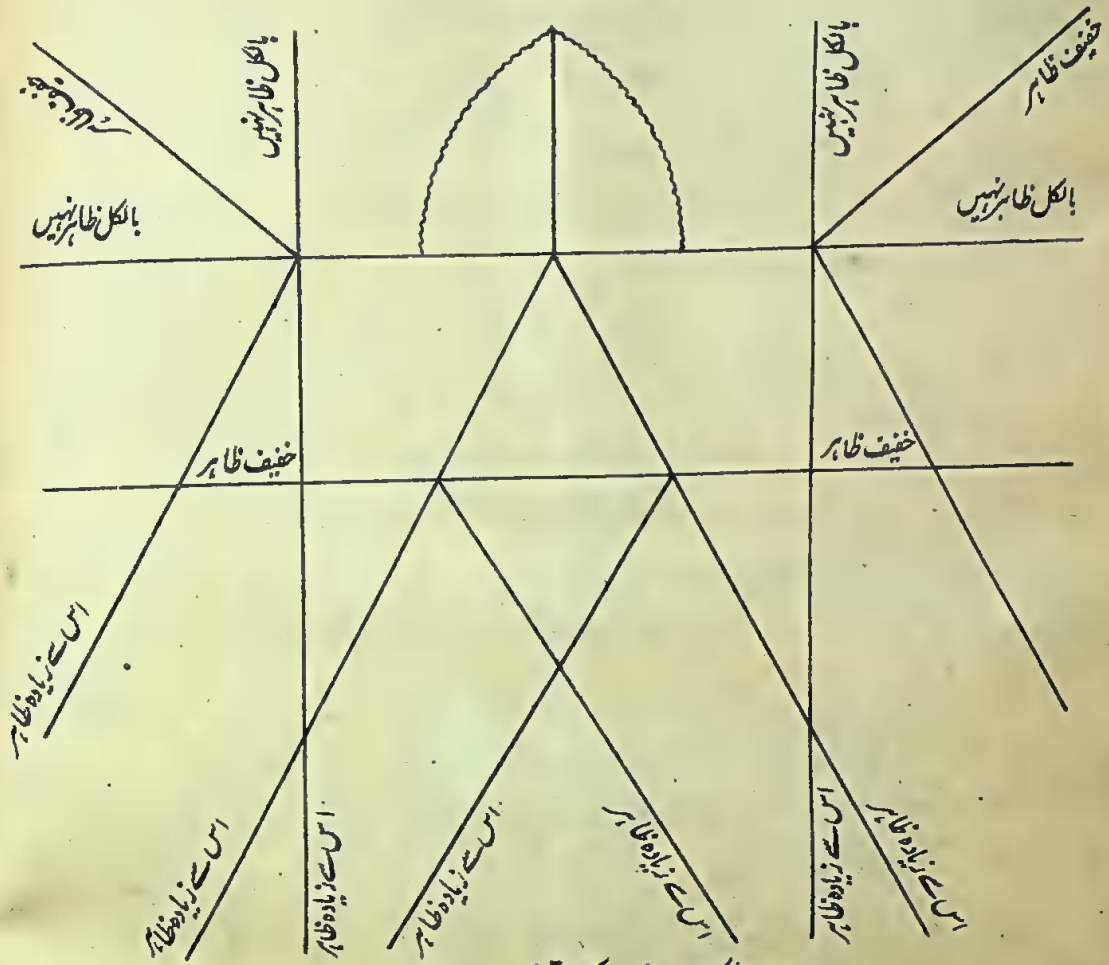
ڈاکٹر ان مین کی تقسیم درجات

ڈاکٹر ان مین بھی اس مرض کے مخصوص ماہرین میں سے ہیں۔ اُنہوں نے تمام تقسیموں کو غلط قرار دیا اور کہا کہ تقسیم حرارت کے لحاظ سے کرنی چاہیئے۔ اس طرح اُنہوں نے اس کے چار درجات قرار دیئے۔

پہلا درجہ:۔ عالم سکون میں مریض کا بخار میں مبتلا ہونا۔ یعنے جب، وہ کسی قسم کی حرکت نہیں کرتا ہو لیکن پھر بھی اسکو حرارت ہو جاتی ہو۔

دوسرا درجہ:۔ اگر مریض عالم سکون میں ہو تو اس کو بخار نہ چڑھے اور اگر عالم تحریک (حرکت) میں ہو تو اسے بخار ہو جائے، یعنے اگر وہ حرکت نہ کر رہا ہو تو اسے حرارت بھی نہ ہو لیکن جب وہ حرکت کر رہا ہو تو اُسے حرارت ہو جائے۔

تیسرا درجہ:۔ حرکت کرنے کی حالت میں بھی بخار نہ ہو۔

چوتھا درجہ:۔ اگر مریض حرکت کے ساتھ اپنا کاروبار بھی کرے تو اسے حرارت نہ ہو۔

سل کے مختلف دور اختیار کرنے کے نتائج

(۱) مستقل طور سے ترقی مرض کا رُک جانا۔ یہ بذریعہ تلیف (لیفی ساخت بننا) قبل تجمد ہو سکتا ہے یا بذریعہ تلیف اور تکلس (اکسائیڈیشن) بعد تجمد بھی ہو سکتا ہے۔

(۲) نامکمل طور سے ترقی مرض کا رُک جانا جو بلغم میں جراثیم پائے جانے کے بعد ہوتا ہے یا خفیف بخار سے تکان کے باعث سے ہوتا ہے۔

(۳) مرض کا ترقی کرنا۔ اس میں مرض پھیلنے لگتا ہے اور توسیع مرض کے تناسب سے تسمم بہت زیادہ ہونے لگتا ہے۔

(۴) موت۔ یہ یا تو صرف پھیپھڑوں کے مبتلا ہونے سے ہی ہو سکتی ہے یا عوارض کے باعث ہو سکتی ہے۔ دق کے سبب سے جو موت ہوتی ہے اس کے کئی

اسباب ہو سکتے ہیں۔ یا تو اس کا سبب ذبول عام ہو، یا قلب جواب دے دے۔ یا سل حاد عام کی وجہ سے دم گھٹ جائے اور موت واقع ہو۔ یا بار بار نفث الدم کا ہونا بھی موت کا سبب ہو سکتا ہے

انذار اس میں بہت سی باتوں کا خیال کیا جاتا ہے۔ مثلاً اگر موروثی دق ہے تو انذار خراب ہوتا ہے۔ مے نوشی جو قوی کو کمزور کر دیتی ہے اور ہاضمہ کو خراب کر دیتی ہے مضر ہے۔ اگر ذیابیطس ہے تو اُمید صحت بہت کم ہوتی ہے اور اگر کوئی قلبی شکایت ہے تو وہ بھی مضر ہوتی ہے۔ چھوٹے بچوں میں یہ مرض خطرناک ہوتا ہے۔ سل و دق کی موجودگی میں استقرار حمل صحت کے متضاد ہے اور مضر ہے۔ اقتصادی مشکلات بھی توقعات صحت کو کم کر دیتی ہیں اس مرض کی موجودگی میں شادی کا ہونا مرض کی ترقی کا سبب ہوتا ہے۔ وہ پیشے جو مضر ہوتے ہیں انذار کو خراب کر دیتے ہیں۔ چھوٹا اور تنگ سینہ مریض کے لئے مضر ہے، استقلال مزاج اور اقتصادی حالت کا اچھا ہونا صحت میں معین ہوتا ہے۔

انذار پر علامات کا اثر شدید کھانسی جو مریض کی نیند میں خلل ڈالتی ہے اور تکان پیدا کرتی ہے اکثر ناموافق ہوتی ہے، مقدار بلغم زیادہ تر نوعیت مرض اور عدوئی ثانوی کی موجودگی پر منحصر ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ انذار میں اس سے کچھ مدد مل سکے۔

بلغم میں جراثیم کے اخراج کا نتیجہ:۔ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ بلغم میں جراثیم کے اخراج کا بند ہو جانا اچھے نتائج پیدا کرتا ہے جب سینے ٹوریم کا علاج ہوتا ہے اور بلغم میں جراثیم کا اخراج نہیں ہوتا تو بھی نتائج اچھے ہی مرتب ہوتے ہیں۔ بلغم میں مسلسل اور جراثیم کا زیادہ اخراج کوئی اچھی علامت نہیں ہے۔

سل جو نفث الدم سے شروع ہوتی ہے، اُس کے علاج میں نتائج قابل اطمینان مرتب ہوتے ہیں۔ عموماً اس وجہ سے کہ ایسی حالت میں تشخیص مرض بہت ہی ابتدا میں ہو جاتی ہے۔ اگر نفث الدم ابتدا مرض کے کچھ دنوں بعد ظاہر ہو تو اچھا اثر نہیں پیدا ہوتا، کیونکہ اس سے یا تو مرض بالواسطہ پھیل کر پھیپھڑے کے تن درست حصوں کو ماؤف کر دیتا ہے یا خون کے اس طرح ضائع ہو جانے سے فقر الدم پیدا ہو جاتا ہے۔

اگر عسر تنفس عروق خشنہ کے تشنج کے باعث نہیں ہے تو اس کا نتیجہ خراب ہوتا ہے۔

حرارت نوعیت مرض اور اس کے فعل کے لئے ایک حربہ ہے، اور تشخیص مرض کا ایک اچھا ذریعہ ہے۔ بہ کثرت اور مسلسل شب میں پسینہ کا خارج ہونا اور ضعف اشتہا خصوصاً جب یہ ابتدا مرض میں ظاہر ہو، اچھی علامتیں نہیں ہیں۔ اختلاج قلب بوجہ تسمم اور قلب کے فعل کی خرابی کے باعث شگون بد ہے۔ خون کے دباؤ کا کم ہو جانا سود مند خیال کیا جاتا ہے +

ورم ریۂ اطفال

از جناب حکیم عبد الرحیم صاحب حمانی جلال آبادی

سردیوں میں بچے اپنی نازک مزاجی اور والدین کی بے احتیاطی کی وجہ سے سردی سے متاثر ہو کر نزلہ و زکام کھانسی وغیرہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور جب شروع میں علاج کی طرف سے غفلت و لاپرواہی برتی جاتی ہے تو مادہ کی کثرت سے بچہ سانس جلدی جلدی لینے لگتا ہے۔ اور پسلیوں کے نیچے گڑھا پڑنے لگتا ہے۔ اسی وجہ سے عام طور پر اس مرض کو پسلی چلنا کہتے ہیں اور بعض جگہ یہی مرض ڈبہ یا میٹھا کہلاتا ہے ورنہ در اصل یہ بچوں کے پھیپھڑوں کا ورم یا ذات الریہ ہے۔

اقسام مرض:۔ اکثر تو یہ مرض بلغمی مادہ سے ہوتا ہے۔ مگر کبھی اس بیماری کا سبب گرم مادہ بھی ہوتا ہے۔

علامتیں اس مرض کا سبب خواہ بلغمی مادہ ہو یا صفراوی۔ بخار ہر حالت میں لازمی ہے۔ مگر بلغمی میں نہ تیز بخار ہوتا ہے نہ شدید سوء تنفس البتہ سانس جلدی آتا ہے۔ سانس لیتے وقت پسلیوں کے نیچے گڑھا پڑتا ہے، کھانسی آتی ہے۔ اگر گرم مادہ سے ہو تو بخار پیاس اور خشکی وغیرہ تمام عوارض شدید ہوتے ہیں اور یہ اول قسم کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک ہے۔

علاج قسم بلغمی میں مادہ کو نضج دینے، دست لانے اور بلغم کو خارج کرنے والی دواؤں سے علاج کریں۔ بچے سینہ کو سرد ہوا سے محفوظ رکھیں

اور سرد غذائیں نہ دیں۔ اگر طاقت ہو تو نضج مادہ کے بعد مسہل دیں ورنہ بغیر نضج وغیرہ کے مواد کو جلد از جلد مسہل اور شیافاتِ مناسبہ کے ذریعہ خارج کر دیں۔
اگر مرض صفراوی ہو تو شروع ہی میں سختی اور تیز دوائیں مثل توتیائے سبز اور حب السلاطین ہرگز نہ دیں۔ بلکہ بہترین تدبیر یہ ہے کہ نضج مادہ کا انتظار کئے بغیر تلئین کرا دیں۔

بچہ کو اور دودھ پلانے والی کو پانی کی جگہ عرق گاؤزباں یا عرق بادیان پلائیں۔ اس مرض میں دودھ پلانے والی کے دودھ کی اصلاح ضروری ہے۔ اس غرض سے ماں کو بھی دوائیں پلائیں تو بہتر ہے۔

بلغمی قسم میں منضج و مسہل کی غرض سے اصل السوس مقشر نیم کوفتہ، برگ گاؤزباں، مویز منقیٰ، پرسیاوشاں، انجیر زرد، گل بنفشہ، تخم خبازی، گاؤزبان خشک بقدر مناسب جوش دے کر نبات سفید ملا کر پلائیں۔ دوسرے روز اور اگر مریض قوی ہو تو زوفائے خشک اور بیخ سوسن اضافہ کریں۔ اور مسہل کے روز سنا رکی اور مغز املتاس شامل کریں۔ اگر ضرورت ہو تو دوسرے وقت سبوس گندم، گل گاؤزباں اور بیخ سوسن عرق گاؤزباں میں جوش دیکر شربت بنفشہ ملا کر پلائیں۔ یا تخم السی، زوفائے خشک، مغز چلغوزہ، انجیر خشک جوش دے کر صاف کر کے رب السوس ملا کر پلائیں تھوڑا سا خونِ خرگوش تالو اور ناخنوں پر ملیں۔ نہایت مجرب ہے۔ اسی طرح توتیائے سبز بریاں اور سہاگہ نیم بریاں دونوں برابر وزن سے لیکر پانی یا بکری کے دودھ میں حل کر کے باجرہ کے دانے کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور وقت ضرورت ایک یا دو گولیاں پانی یا ماں کے دودھ میں گھس کر پلانا مجرب و معمول ہے۔ ایلوا پیاز کے پانی میں پیس کر پہلو پر ضماد کریں۔ قیروطی آرد کرسنہ میں ایلوا و زعفران ملا کر مالش کرنا بھی مفید ہے۔ اگر سینہ میں بلغم کی زیادتی ہو تو تخم مین پھل ۲ رتی پانی میں پیس کر پلائیں۔ اس سے قے کے ذریعہ غلیظ بلغم خارج ہو جاتا ہے۔

گرم قسم میں بہترین تدبیر تلئین طبیعت ہے۔ اس مطلب کے لئے عناب، مکوہ، گل بنفشہ، تخم خطمی، تخم خبازی، مغز املتاس، شیر خشت، روغن بادام اور روغن بید انجیر وغیرہ دوائیں استعمال کرائیں۔ کہتے ہیں کہ رُب توت نہایت نفع مند ہے۔

دیگر مفید نسخے

حبِ ڈبّہ:۔ نیلا تھوتھہ بریاں ایک ماشہ، مغز ریٹھہ ۳ ماشہ، مغز جمال گوٹہ ایک عدد۔ آب ادرک میں پیس کر ماش کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔

ترکیب استعمال و منافع: ہر تیسرے روز ایک گولی دیں۔ قے و اسہال کے ذریعہ تمام مواد کو رفع کرتی ہے۔ نہایت نافع ہے۔

دوائے تربد:۔ تربد سفید خراشیدہ ایک تولہ، پودینہ خشک، بیخ خراسانی ہر ایک چار ماشہ کوٹ پیس کر رکھیں۔

ترکیب استعمال و منافع: عمر کے مطابق ایک ماشہ یا کم و بیش کھلائیں۔ ڈبہ، ریاح، نفخ شکم، قبض اور بچوں کے دوسرے مرضوں میں مفید ہے۔

دوائے دیگر:۔ ایک رتی ایلوا ماں کے دودھ میں گھس کر پلائیں۔ اور سینہ پر مالش کریں۔

حبِ دیگر:۔ قرنفل، بیخ خراسانی، دار فلفل، چوک ہم وزن لے کر باریک کریں اور موٹھ کے برابر گولیاں بنائیں۔ خوراک ایک گولی مجرب ہے۔

دیگر:۔ گیرو سرخ ۵ ماشہ، توتیائے سبز ۶ ماشہ پانی سے کھرل کر کے موٹھ کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی کھلائیں مفید ہے۔

حبِ جنل:۔ مشک خالص، زعفران، جند بیدستر، صبر سقوطری ہر ایک دو سرخ پانی میں پیس کر دانہ موٹھ کے برابر گولیاں بنائیں۔ خوراک ایک گولی عرق گاؤزباں یا عرق بادیان میں حل کر کے پلائیں نہایت مجرب ہے۔

دیگر:۔ مغز کرنجوہ ایک عدد، توتیائے سبز خام ایک سرخ۔ باریک کر کے سرسوں کے برابر گولیاں بنائیں۔ خوراک، ایک گولی۔ اگر ضرورت ہو دوبارہ دیں۔

ضماد:۔ گوند ۶ ماشہ، ایلوا ۳ ماشہ باریک کر کے آب گھی کوار میں حل کر کے لیپ کریں۔ مفید ہے۔

دوائے دیگر:۔ آب برگ کریلہ سبز مروق میں تھوڑا سا نمک سانبھر ملا کر رکھیں اور ایک چھوٹا چمچہ بچہ کو پلائیں۔ اس کے استعمال سے دوبارہ مرض پیدا ہونے کا خطرہ نہیں رہتا۔ نہایت مجرب اور زود اثر دوا ہے۔

ڈاکٹر کی فیس

روسی ادیب وریسیف کا شاہ کار

موسم سرما کی پُرسکوت رات، تقریباً دو بجے ہوں گے۔ میں بے خبر سو رہا تھا۔ کسی نے گھنٹی بجائی۔ میری آنکھ کھل گئی۔ ملازم نے اطلاع دی "دروازہ پر ایک مریض کھڑا ہے"۔ "دو بجے رات کو مریض ——— !" میں فوراً باہر نکلا۔ میری نظر ایک نوجوان پر پڑی، جو اپنی ٹوپی سے ڈاک خانہ کا ملازم معلوم ہوتا تھا۔

"کیا معاملہ ہے؟" میں نے پوچھا

اس نے گھبرا کر جواب دیا۔ "ڈاکٹر صاحب! خدا کے لئے جلدی کیجئے۔ ایک عورت کو دیکھنا ہے۔ اس کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے کوئی دم کی مہمان ہے ———"

میں نے بہ عجلت تمام پوشاک پہنی اور اس کے ساتھ سلیج (برف پر چلنے والی گاڑی) میں بیٹھ گیا۔

گاڑی بان نے لگام کو جھٹکا دیا۔ گھوڑا کوئی ڈاکٹر تو تھا نہیں جو سردی کے موسم اور برف باری کے عالم میں فیس ملنے کی اُمید پر بہ خوشی چلنے کے لئے آمادہ ہو جائے۔ وہ ٹھہرا، کرغیز (روس کا ترک ان قبیلہ) سے زیادہ مستغنی اور کاسک (روس کے خوں خوار اور قزاق صفت کوہستانی سپاہی) سے زیادہ سرکش۔ گاڑی بان نے چابکوں اور گالیوں کی بارش شروع کر دی (ہندوستانی گاڑی بانوں کی طرح روس کے گاڑی بان بھی جانوروں کو شرم ناک گالیاں دینے میں بہت بدنام ہیں۔ مترجم) گالی پر گالی، چابک پر چابک۔ بدقت تمام گھوڑا چلنے پر مجبور ہوا۔ لیکن گاڑی بان کی دُشنام طرازیوں اور "چابک نوازیوں" کا سلسلہ برابر جاری تھا۔

جو شخص مجھے بلانے آیا تھا میں نے اس سے پوچھا۔ "مریضہ کو کیا شکایت ہے؟"

"مجھے نہیں معلوم" اس نے جواب دیا۔

"کیا وہ تمہاری رشتہ دار ہے؟"

"نہیں۔ وہ میرے ایک دوست کی بیوی ہے اور میں اُسی کے ساتھ رہتا ہوں"

"وہ کب سے بیمار ہے؟"

"ڈاکٹر صاحب کیا عرض کیا جائے۔ رات کو گیارہ بجے کے بعد میاں بیوی ایک دوست سے مل کر واپس آئے اس کے بعد دونوں نے کھانا کھایا اور بیوی دیر تک مجھ سے ہنسی مذاق کرتی رہی۔ ایک بجے کے قریب اس کا شوہر گھبرایا ہوا میرے کمرے میں آیا اور مجھے جگا کر بولا "ناسٹنکا کی طبیعت دفعتاً بہت خراب ہو گئی ہے۔ فوراً ڈاکٹر کو بلا کر لاؤ"۔

یہی باتیں کرتے ہوئے ہم ایک بڑی عمارت کے سامنے پہونچے جس میں بہت سے مُلازمت پیشہ اشخاص رہتے تھے۔ مریضہ کا کمرہ چوتھی منزل پر تھا۔ زینہ میں بہت تاریکی تھی۔ دیا سلائیاں جلا جلا کر ان کی ہلکی روشنی میں راستہ ٹٹولتا ہوا اوپر چڑھا۔ ایک کمرہ کے سامنے ٹھہر کر میرے ساتھی نے گھنٹی بجائی۔ اندر سے ایک جوان آدمی شب خوابی کے کپڑے پہنے ہوئے نکلا اور میری صورت دیکھتے ہی بولا "ڈاکٹر صاحب خدا کے لئے جلدی کیجئے" میں کمرہ کے اندر داخل ہوا۔ دیوار کے قریب ایک بڑے پلنگ پر ایک نوجوان عورت بے حس و حرکت لیٹی تھی۔ میں نے اس کی نبض پر ہاتھ رکھا نبض ڈوب چکی تھی۔ مریضہ کا ہاتھ برف کی طرح سرد ہو رہا تھا۔ میں نے گھبرا کر قلب کی حرکت پر غور کیا۔ آنکھیں کھول کر پتلیاں دیکھیں ——— آہ! مریضہ موت کی گہری نیند سو چکی تھی! میں کرسی سے اُٹھا۔ اُس کے شوہر نے گھبرا کر میری طرف دیکھا اور پوچھا "کیوں ڈاکٹر صاحب! خیر تو ہے؟" میں اُسے کیا جواب دیتا۔ لیکن میری پُر معنی خاموشی سے وہ سب کچھ سمجھ گیا۔ اس کی زبان سے نکلا "میری ناسٹیا مر گئی ——— !" اور وہ بچوں کی طرح

پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ میں نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھ کر کہا "صبر سے کام لو رونے پیٹنے سے کیا ہوتا ہے ؟"

غم نصیب شوہر کو میری باتوں سے تسکین نہ ہوئی۔ وہ بہت بے تابی کے ساتھ رو کر کہہ رہا تھا "میری ناستیا تو کچھ بیمار بھی نہ تھی۔ ہائے سب کچھ چند منٹ کے اندر ہو گیا !"

شب خوابی کے نرم گون میں اس نوجوان عورت کی لاش بہت خوب صورت معلوم ہو رہی تھی۔ بستر کی چادر اب بھی گرم تھی۔ شوہر رونے پیٹنے میں مصروف تھا۔ اس کا دوست سمجھا بجھا رہا تھا۔ میرا ٹھہرنا اب بے کار تھا۔ میں چلنے کے لئے اُٹھا۔ میرے اُٹھتے ہی ایسا معلوم ہوا کہ جیسے کسی نے بدنصیب شوہر کو لمبی نیند سے جھنجھوڑ کر جگا دیا۔ اُس نے مجھ سے کہا۔ "ڈاکٹر صاحب۔ ایک منٹ! ازراہ کرم بس ایک منٹ ٹھہر جائیے "

میں ٹھہر گیا۔ اُس نے جلدی سے صندوقچہ کھولا اور اس میں سے تین روبل (قدیم روس کا نقرئی سکّہ) نکال کر مصافحہ کے دوران میں میرے ہاتھ پر رکھ دیئے۔ (عہد شاہی میں روسی ڈاکٹروں کی کوئی فیس مقرر نہ تھی۔ لیکن منشائے قانون یہ تھا کہ ہر مریض یا اس کے متعلقین اپنی حیثیت کے مطابق ڈاکٹر کو کچھ نہ کچھ رقم ضرور ادا کریں۔ غرباء عام طور پر ایک روبل سے دو روبل تک اور درمیانہ حیثیت کے لوگ بالعموم تین روبل ادا کرتے تھے۔ یہ فیس ڈاکٹر کو چپکے سے مصافحہ کے وقت دی جاتی تھی۔ مترجم) میں اس وقت فیس لینا نہیں چاہتا تھا۔ میں نے روپے اسے واپس کرتے ہوئے کہا "اگر آپ بُرا نہ مانیں مجھے فیس قبول کرنے سے معذور سمجھئے "

وہ بولا "نہیں، نہیں ڈاکٹر صاحب! بھلا یہ کس طرح ہو سکتا ہے ؟ آپ فیس قبول فرمالیجئے۔ مشیت ایزدی میں دم مارنے کا یارا نہیں۔ لیکن میں آپ کا تہ دل سے ممنون ہوں ——— آخر کیا بات ہے ——— ؟ آپ میرا حقیر نذرانہ کیوں نہیں قبول فرمائیں گے ——— ؟ آخر کوئی بات بھی تو ہو ——— مجھے افسوس ہے۔ آپ کو بہت تکلیف ہوئی ——— " غرض کہ اس نے اس قدر اصرار کیا کہ مجبور ہو کر مجھے فیس قبول ہی کرنی پڑی۔

میں رخصت ہوا۔ مجھے اُس وقت سخت روحانی صدمہ تھا اور جیب میں پڑے ہوئے تین روبل ایسے معلوم ہو رہے تھے کہ گویا میرے کلیجے میں تین پھوڑے نکل آئے ہوں۔ میں سوچ رہا تھا کہ اگر میری نوجوان اور خوبصورت بیوی مر جاتی اور اس کی لاش کی موجودگی میں مجھے ڈاکٹر کی فیس ادا کرنے کے لئے روپیہ تلاش کرنا پڑتا تو میرے دل و دماغ کی کیا حالت ہوتی۔ ایسی حالت میں جب کہ کوئی غم نصیب تمام دنیا کو اپنے ساتھ شریک غم دیکھنے کا متمنّی ہو اور وہ ڈاکٹر کی فیس ادا کرنے پر مجبور کیا جائے تو کیا اس کے دل میں ڈاکٹروں کے احترام کا جذبہ باقی رہ سکتا ہے ؟ میں اسی ادھیڑ بُن میں مکان واپس آیا اور اُس وقت مجھے گاڑی بان کی ان شرم ناک گالیوں کا، جن سے وہ اپنے بے زبان گھوڑے کی تواضع کر رہا تھا، ذرا بھی احساس نہ ہُوا۔

مگر یہ اُس وقت کے خیالات ہیں جب میں ڈاکٹروں کی محفل میں نووارد تھا۔ اور مجھے میڈیکل کالج سے ڈگری حاصل ہوئے صرف چند مہینے گذرے تھے۔ اس کے بعد اس قسم کے مواقع پر فیس قبول کرتے وقت میرے جذبۂ انسانیت کو ذرا بھی ٹھیس نہیں لگتی تھی۔ مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ ڈاکٹر کا ہر نقش قدم روپیہ کی شکل میں تبدیل ہوتا ہے۔ اس کے اور مریض کے درمیان یہ روپہلی حلقہ حائل ہوتا ہے۔ ڈاکٹر اور ایک معمولی دُکان دار میں کوئی فرق نہیں۔ چیز وہی خرید سکتا ہے جس کی جیب میں قیمت ادا کرنے کے لئے روپے ہوں۔ اور پھر لطف یہ ہے کہ دُکان دار کو قیمت دے کر اس سے آپ اپنی مرضی اور پسند کے مطابق مال خرید سکتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر آپ سے منہ مانگی قیمت وصول کر کے مال اپنی مرضی اور پسند کے مطابق دیتا ہے۔ معمولی دُکان دار کا مال اگر ناقص ہو تو اُسے آپ واپس کر سکتے ہیں، اس سے آپ جھگڑا کر سکتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر کا مال اگر ردی ہو تو آپ اس کے خلاف لب کُشائی کی بھی جرأت نہیں کر سکتے۔ فرانس کا مشہور انشاپرداز سنار یلے اپنی کتاب "لمدیسین میلگرے ملوئی" میں لکھتا ہے:-

> "میں اپنے ذاتی تجربات کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ دُنیا میں سب سے نفع بخش پیشہ ڈاکٹری کا ہے۔ آپ کے ہاتھوں کام بنے یا بگڑے آپ کو فیس ضرور ملے گی۔ ہر طرح ڈاکٹر کا فائدہ ہے۔ اس کے لغت میں لفظ نقصان کا وجود ہی نہیں۔ اگر آپ کسی موچی کو چمڑے کا ایک ٹکڑا جوتہ بنانے کے لئے دیں، اور اتفاق سے وہ چمڑے کو بے کار کر دے۔ تو آپ اس سے فوراً تاوان وصول کر لیں گے۔ لیکن اگر ڈاکٹر اپنی غلطی سے انسانی زندگی کو بے کار کر دے تو آپ اس سے باز پرس نہیں کر سکتے "

ابھی دو سال کی بات ہے کہ تیرہ چودہ سال کی ایک خوب صورت لڑکی ویانا کے ایک مشہور ڈاکٹر کے پاس علاج کے لئے لائی گئی۔ اس کی انگلیوں کو

پالا مار گیا تھا۔ ڈاکٹر مذکور نے کلوڈین اور آیوڈین کا مرہم لگانے کے لئے دے دیا۔ چند روز بعد لڑکی کی انگلیاں بالکل بے حس ہوگئیں اور انہیں کٹوانا پڑا۔ لڑکی اس آپریشن کے صدمہ سے بہت بیمار ہوگئی اور اس کے علاج پر بدنصیب باپ کو بیش قرار رقم صرف کرنی پڑی، یہاں تک کہ اس کا چھوٹا سا کاروبار بھی تباہ ہوگیا۔ اسی دوران میں ویانا کے اس ڈاکٹر نے جس کے علاج سے خولصورت لڑکی اپنی انگلیوں سے محروم ہوگئی تھی، اپنی پہلی فیس کا مطالبہ لڑکی کے باپ سے شروع کیا۔ باپ نے پہلے تو اس ڈاکٹر پر اپنی مجبوریوں اور مالی پریشانیوں کا اظہار کیا، لیکن جب ڈاکٹر کا اصرار بڑھتا گیا تو اس نے غم و غصہ کے جذبات سے مغلوب ہوکر یہ واقعہ بے کم و کاست ایک اخبار میں شائع کردیا۔ متذکرہ بالا ڈاکٹر نے فوراً باپ کے خلاف اپنی فیس اور ہرجہ کا دعوےٰ دائر کردیا۔ معاملہ عدالت میں پیش ہوا۔ باپ کے اس عذر پر کہ ڈاکٹر نے اس کی لڑکی کا علاج غلط کیا تھا۔ میڈیکل فیکلٹی کی رائے طلب کی گئی۔ پروفیسر البرٹ کی صدارت میں فیکلٹی جو رپورٹ مرتب کرکے عدالت میں پیش کی، اُس میں یہ رائے تو ظاہر کی نہیں کہ پالا مار جانے کی شکایت میں کلوڈین اور آیوڈین کے ذریعہ سے علاج کا طریقہ صحیح تھا یا غلط، بلکہ صرف اتنا لکھ دیا کہ میڈیکل سائنس میں کلوڈین اور آیوڈین کا استعمال بالکل جائز ہے اور اس کے مرہم سے غالباً ناگنگرین کی شکایت پیدا نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عدالت نے لڑکی کے باپ کے خلاف ویانا کے اس مشہور ڈاکٹر کو ساڑھے چھ سو گلڈن (آسٹریا کا نقرئی سکہ جس کی قیمت ہندوستانی سکہ کے مطابق سوا روپیہ تھی ۔ مترجم) کی ڈگری دے دی۔

بدنصیب باپ نے جس کا کاروبار پہلے ہی تباہ ہوچکا تھا، یہ رقم کس طرح ادا کی؟ چند روز بعد اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ اس کے رہنے کا چھوٹا سا مکان بھی ڈاکٹر کی فیس کی نذر ہوگیا۔ اور جس دن اس کا مکان نیلام ہوا اس نے دریا میں گر کر جان دے دی۔

فرانس کا نامور ادیب و فسانہ نگار مولیر اپنی کتاب "ملادے امیٹرنیر" میں مندرجہ بالا افسوسناک واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حسب ذیل الفاظ سپرد قلم کرتا ہے:۔

"بھلے آدمیو! کسی ڈاکٹر سے اس بات کی خواہش کرنا کہ وہ تمہیں صحت یاب کردے پرلے سرے کی جہالت ہے۔ ڈاکٹر کا فرض تمہیں اچھا کرنا نہیں بلکہ صرف اپنی فیس وصول کرکے نسخہ لکھ دینا ہے۔ اگر تمہیں ملک عدم کی سیر کرنا ہے تو شوق سے مرجاؤ۔ لیکن اگر اپنی جان پیاری ہے تو خود لوٹ پوٹ کر اچھے ہوجاؤ۔"

ایک شخص جس نے میرے ساتھ ہی ڈاکٹری کا امتحان پاس کیا تھا، ایک وکیل کا علاج کر رہا تھا۔ اُسے شروع میں معمولی ملیریا کی شکایت تھی لیکن میرے دوست کے چند روزہ علاج کی برکت سے ملیریا نے حمّیٰ محرقہ (ٹائی فائیڈ) کی شکل اختیار کرلی (مجھے خبر نہیں کہ وکیل کو محرقہ تھا بھی یا نہیں۔ یہ میرے دوست کا بیان ہے) علاج برابر جاری رہا۔ کچھ مدت بعد وکیل خواہ اپنی موت خواہ میرے دوست کی مہربانی سے مرگیا۔ متوفی وکیل کا کام اچھا چلتا تھا۔ لیکن مصارف کے اعتبار سے وہ بہت غریب تھا۔ ایک بیوی، پانچ چھ ننھے ننھے بچے، بوڑھی ماں، ایک طالب علم اور دو بیوہ بہنیں۔ خاندان میں صرف وہی کمانے والا تھا اس کے مرتے ہی متعلقین کی حالت تباہ ہوگئی۔ اور گھر کا فرنیچر کوڑیوں کے مول بکنے لگا۔ میرے دوست نے متوفی وکیل کی بیوہ سے اپنی فیس کا سخت تقاضہ شروع کیا، اور جب وہ مطالبہ ادا نہ کرسکی تو میرے دوست نے (جسے دوست کہتے ہوئے بھی مجھے شرم آتی ہے) بیوہ پر تقریباً چار سو روپے کا دعوےٰ کردیا۔ میرا دوست ایک دولت مند خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اور اس کی جائداد کافی تھی۔ ایک دن میں نے اس سے پوچھا کہ جب خدا کے فضل سے تمہاری مالی حالت اچھی ہے تو تم نے اس غریب بیوہ پر کیوں دعوےٰ کردیا جو خود دانہ دانہ کو محتاج ہو رہی ہے؟"

میرے دوست نے "چھت پھاڑ قہقہہ لگا کر جواب دیا" یار دیکھتے نہیں۔ موسم بہار آرہا ہے روپیہ لے تو ذرا سمندر کے کنارے کسی مقام کی سیر ہو۔" یہ ہے ڈاکٹر کی ذہنیت بیوہ تباہ ہوتی ہے تو ہو۔ اُس کے ننھے ننھے بچے بھوک کے مرتے ہیں تو مریں لیکن ڈاکٹر کو سمندر کے کنارے گل چھرے اُڑانے کے لئے فیس مل جائے!

ان واقعات سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ڈاکٹر صاحبان ہر شخص سے فیس وصول کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں بلکہ تصویر کا دوسرا رُخ بھی ہے اور دنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو ڈاکٹروں کو معائنہ کی فیس تو کیا دواؤں کی قیمت بھی نہیں دیتے۔

میں جس زمانہ میں پریکٹس کے لئے سینٹ پیٹرس برگ آیا میری مالی حالت بہت خراب تھی۔ مجھے ایک خوش حال گھرانہ میں ایک چھوٹا سا کمرہ

میں روبل (روبل کی قیمت ۲ ½ شلنگ یا پونے دو روپے کے قریب تھی) ماہوار کرایہ پر مل گیا اور اس کرایہ میں صبح غسل کے لئے گرم پانی بھی شامل تھا۔ میرا کمرہ مکان کے باورچی خانہ سے ملا ہوا تھا اور بعض اوقات طرح طرح کے لذیذ کھانوں کی خوشبوئیں مجھ غریب ڈاکٹر کے دماغ کو معطر کرتی رہتی تھیں۔ مالک مکان کی بیوی یا بچوں کی طبیعت اگر ذرا بھی خراب ہوتی تو مجھے اُسی وقت بلایا جاتا تھا۔ جب میں بیگم صاحبہ کے مکلف اور شاندار کمرہ میں داخل ہوتا تو وہ مسکرا کر میرا خیر مقدم کرتیں۔ اپنی یا بچوں کی بیماری کا حال سناتیں نسخہ لکھواتیں۔ جو دوا میرے پاس موجود ہوتی۔ مجھ سے لے لیتیں۔ اور جب میں رخصت ہوتا تو وہ مصافحہ کے وقت فیس کے روپے مجھے دیتیں۔ میں اخلاقاً کہتا "آپ کیوں تکلیف فرماتی ہیں۔ اس کی کیا ضرورت ہے" اور وہ مسکرا کر روپیہ اپنی جیب میں رکھ لیتیں۔ یہی اُن کا معمول تھا اور اُنہوں نے ایک دن بھی مجھے روپے نہیں دیئے۔ اور میں ان کے شاندار کمرے سے اپنے میلے کچیلے کمرے میں واپس آ کر ان کے کرایہ کی رقم ادا کرنے کے لئے رات رات بھر پندرہ کوپک (تقریباً چار آنہ) فی صفحہ کے حساب سے شہر کے ایک ڈاکٹر کے لئے کتابوں کے اقتباسات کرتا تھا۔

خیر، میرا واقعہ کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا تھا۔ کیونکہ کم و بیش ہر ڈاکٹر کو اپنی زندگی میں اس قسم کے دو چار مریضوں سے واسطہ پڑتا ہے لیکن میرے ایک دوست کا تجربہ اس قدر تلخ ثابت ہوا کہ اس سے خدا ہر ڈاکٹر کو محفوظ رکھے۔

ایک انجن ڈرائیور کا لڑکا بیمار تھا۔ میرے دوست نے اس کا علاج شروع کر دیا۔ انجن ڈرائیور اپنی بھیانک صورت اور خاص کر گھنی سرخ ڈاڑھی سے تو بالکل خانہ بدوش کرغیز یا ازبک معلوم ہوتا تھا لیکن اس کا اخلاق اچھا تھا۔ میرا دوست جب اس کے بیمار بچہ کو دیکھنے جاتا تو وہ فوراً تین روبل فیس بھی دیتا اور دواؤں کی نقد قیمت بھی ادا کرتا۔ چند روز بعد بچے کی حالت بگڑنے لگی۔ اور قصبی نمونیہ کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں۔ انجن ڈرائیور کے رویہ میں اب پہلی سی گرم جوشی نہ رہی۔ اور اس نے فیس وغیرہ کے متعلق بھی کہہ دیا کہ مہینہ پر یکمشت حساب کر دیا جائے گا۔ میرے دوست کو اس کی نیت پر ذرا بھی شبہ نہ ہوا، اور وہ بدستور بہت غور و محنت سے علاج کرتا رہا۔ ایک مہینہ کے علاج سے مریض کی حالت میں افاقہ شروع ہوا۔ انجن ڈرائیور کی گرم جوشی پھر عود کر آئی، وہ بہت خوش تھا اور میرے دوست سے بار بار کہتا تھا کہ اگر میرا لڑکا اچھا ہو گیا تو تمہاری پوری فیس اور دواؤں کی قیمت کے علاوہ تم کو معقول انعام دوں گا۔

ڈیڑھ مہینے کے بعد بچہ بالکل تندرست ہو گیا۔ انجن ڈرائیور کی مسرتوں کا کیا پوچھنا تھا۔ اس کا اکلوتا بچہ موت کے منہ سے نکل آیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اظہار تشکر کے طور پر اپنی جان بھی ڈاکٹر کے قدموں پر قربان کر دے گا۔ چند روز بعد میرے دوست ڈاکٹر نے اس کے سامنے اپنا بل پیش کیا جو تقریباً تین سو روپے کا تھا۔ انجن ڈرائیور نے اسی وقت پچاس روپے ادا کر دیئے اور باقی رقم کے لئے کہہ دیا کہ مہینہ کی پندرہ تاریخ کو رات کے وقت آ کر لے جایئے گا۔

وقت و تاریخ معینہ پر میرا دوست ڈاکٹر روپیہ لینے گیا۔ انجن ڈرائیور بہت اخلاق سے پیش آیا اور میرے دوست سے کہا "آج چاندنی رات ہے موسم کتنا خوشگوار ہے۔ چلئے کچھ دور سیر کر آئیں، وہاں سے واپسی میں آپ کو روپے دیدوں گا"۔

میرا دوست اخلاقاً انکار نہ کر سکا، اور انجن ڈرائیور کے ہمراہ ہو لیا۔ ڈرائیور کے ساتھ اس کے دو تین دوست بھی تھے، جو شکل و صورت میں اسی کی طرح ترکمانی وضع کے تھے۔ سب لوگ باتیں کرتے ہوئے شہر سے باہر نکل گئے جب جنگل کی حد میں داخل ہوئے تو انجن ڈرائیور نے دفعتاً میرے دوست سے پوچھا "ڈاکٹر صاحب! کیا آپ فیس کے روپے لینے آئے ہیں؟" میرے دوست نے جواب ہاں میں دیا۔ اس پر انجن ڈرائیور نے اور اس کے ساتھیوں نے بُری طرح گھونسوں اور ڈنڈوں سے ڈاکٹر صاحب کی تواضع کی اور اُنہیں لہولہان کر کے جنگل میں چھوڑ دیا۔

میرا دوست شہر کا ایک معزز ڈاکٹر تھا۔ اس نے بدنامی کے خوف سے اس واقعہ کی اطلاع کسی کو نہ دی اور خاموش ہو کر بیٹھ رہا۔ مجھے بھی یہ واقعہ اس طرح معلوم ہوا کہ ایک دن میں اپنے دوست ڈاکٹر کے مطب میں بیٹھا تھا۔ اتفاق سے وہی انجن ڈرائیور سامنے سے گذرا اور میرے دوست کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا۔ "کہیئے ڈاکٹر صاحب! آپ کو فیس کے روپے تو مل گئے؟" ڈاکٹر صاحب نے شرما کر سر جھکا لیا۔ میرے بہت اصرار پر ڈاکٹر صاحب نے مجھے اصل حقیقت سے مطلع کیا۔

خدا کا شکر ہے کہ ہم لوگ اس دورِ تمدن میں کام کر رہے ہیں جب کہ ہر مریض ہر حالت میں اخلاقاً و قانوناً ڈاکٹر (بقیہ مضمون صفحہ ۱۴ پر)

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب۔ ایم آر اے ایس لندن۔ ایف ٹی ایس۔ ایم بی۔ آنریری مجسٹریٹ جودھپور

قاطع ذیابیطس

پوست بیضہ مرغ ۱۰ عدد اور شنگرف رومی ایک تولہ لے کر کھرل کریں۔ اور ٹکیاں بنا کر مٹی کی کلیا میں رکھیں۔ پھر گل حکمت کرکے ۲۵ سیر کنڈوں کی آنچ دیں۔ جب آگ ٹھنڈی ہوجائے تو دوا کو نکال کر باریک پیس لیں۔ پھر اس میں اقاقیہ ایک تولہ، کشتہ سہ دھاتہ ۶ ماشہ، کشتہ فولاد خالص ۶ ماشہ، طباشیر کبود ۱۱ ماشہ، تخم حماض ۹ ماشہ۔ ملاکر محفوظ رکھیں۔ اور ہر روز صبح و شام ۲-۳ رتی یہ دوا ہمراہ مکھن و شیرۂ مغز بادام، ۷ دانہ استعمال کریں۔

فوائد:- یہ دوا ہر قسم کے ذیابیطس کے لئے بہت مفید ہے اسی فی صدی مریضوں کو اس سے فائدہ ہوا ہے۔

طلائے نایاب

کچلہ، نک چھکنی، عقرقرحا، میٹھا تیلیہ، دال گھونگچی سفید، تخم دھتورہ سیاہ، دارچینی، لونگ، جائفل، زعفران، جاوتری سونٹھ، ہر ایک ۱۴، ۱۰ ماشہ، سم الفار سفید ایک تولہ، پوست بیخ کنیر سفید ۳ تولہ ۹ ماشہ۔ سب دواؤں کو باریک کرکے گائے کے چھ سیر دودھ میں جوش کرکے جمادیں اور صبح بلو کر مکھن نکالیں اور گھی بنا کر شیشی میں محفوظ رکھیں۔

فوائد: یہ طلا نہایت مجرب ہے، شائقین ایک بار اس کو ضرور آزمائیں۔

جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

حب پیچش

افیون خالص، رومی مصطگی، شنگرف رومی، سہاگہ ہر ایک چار ماشہ۔ چاروں چیزوں کو پانی میں کھرل کرکے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی صبح اور ایک شام کو نو ماشہ ریشہ خطمی کے لعاب کے ہمراہ دیں۔

فوائد:- پیچش کے لئے خاص چیز ہے۔ اسہال کبدی اور اسہال بواسیری میں بھی مفید ہے۔

حب مقوی باہ

کشتہ نقرہ ایک تولہ، کشتہ فولاد دو تولہ، کشتہ قلعی دو تولہ، کچلہ مدبر سائیدہ ۲ تولہ، سم الفار سفید خام آدھی رتی، جائفل ایک تولہ، جاوتری ۱۰ تولہ، زعفران ۶ ماشہ، عنبر اشہب ۳ ماشہ، مشک خالص ۳ ماشہ۔ سب دواؤں کو خوب باریک کرکے شہد میں چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک گولی صبح اور ایک گولیاں شام کو گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:- مجلوق کے لئے خاص چیز ہے، حب مسکن اور مغلظ دوائیں دے کر مادہ کی اصلاح کرلی گئی ہو تو اس نسخہ کا استعمال زیادہ مفید ہوتا ہے۔

دوائے فتق

ایک تولہ خراطین خشک کو پانی میں پیس کر ضماد کریں۔ بہت جلد آنت چڑھ جاتی ہے۔ اگر کچھ مدت تک اس کا استعمال رکھا جائے تو آنت اترنے کا اندیشہ بہت کم ہوجاتا ہے۔

جناب حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم صاحب قریشی طوق کوئلو

اکسیر احتلام

مغز بادام شیریں مقشر، مغز پستہ، مغز چلغوزہ، مغز اخروٹ، مغز پنبہ دانہ، تخم خشخاش سفید، مغز کنول گٹہ، مغز تخم کدوئے شیریں، مغز تخم تربز ہر ایک تولہ، مغز تخم خیارین، مغز تخم خربوزہ، دارچینی، دارفلفل، پودینہ خشک ہر ایک دو تولہ، بہمن سفید بہمن سرخ، موصلی سفید، موصلی سیاہ، تخم تالمکھانہ دریائی، بیج بند، تخم اوٹنگن، تودری سفید، تودری سرخ، تودری زرد، تخم سروالی، تخم گذر، تخم شلغم تخم پیاز، لسان العصافیر، ثعلب مصری، شقاقل مصری، ستاور، زرنباد، زرنب، خارخسک ہر ایک ۶ ماشہ، بھوس اسپغول تین تولہ۔ سب دواؤں کو کوٹ کر چھان لیں۔ اور ایک سیر تین چھٹانک شہد خالص کا قوام کرکے حسب دستور معجون بنالیں۔ پھر ورق نقرہ ۵ اعداد ورق طلاہ عدد اچھی طرح

ملا کر رکھ لیں ۔ ایک ایک تولہ یہ معجون صبح و شام گائے کے دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔

فوائد :۔ ۵ نومبر ۱۹۳۷ء کو میں نے یہ نسخہ ایک ۲۳ سالہ نوجوان رئیس زادہ کے لئے ترتیب دیا تھا جن کی شادی ابھی نہیں ہوئی ہے۔ کثرت احتلام کی شکایت تھی اور یبوست معدہ و دماغ اور سوزش بول بھی موجود تھی۔ میں نے خود اپنے ہاتھ سے صحیح الوزن و عمدگی ادویہ کے ساتھ یہ معجون تیار کر کے موصوف کو دی۔ اگرچہ اب تک زیر استعمال ہے۔ مگر احتلام کی کثرت فوراً رفع ہو گئی، اور دماغی قوت پیدا ہونے کے علاوہ معدہ و دماغ کی خشکی بھی جاتی رہی، پیشاب کی جلن بھی موقوف ہو گئی۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمدرد صحت کے ذریعہ سے یہ قیمتی تحفہ پیش کر رہا ہوں، موقع و محل کی مناسبت سے استعمال کرا کے فائدے حاصل کیجئے۔

جناب حکیم سید محسن علی خاں صاحب زیدی، ایڈیٹر حکیم الہند مظفر نگر

معجون محسن فلفل سیاہ، دارچینی، بادیان، جوزبوا، مشک خالص مصطگی رومی، کندر، جوز ماثل۔ سب چیزیں تین تین ماشہ لے کر شہد میں معجون بنالیں اور چار رتی یہ دوا گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ فوائد:۔ مقوی باہ اور ممسک ہے۔

جناب حکیم سید غوث محی الدین صاحب، نیلور

حبوب سعال مرچ سیاہ، رب السوس ہر ایک ۶ ماشہ، پوست انار، پیپل بریاں، کاکڑا سینگی، پوست ہلیلہ زرد ہر ایک ایک تولہ، جواکھار ۴ ماشہ، افیون بریان ۳ ماشہ۔ سب چیزوں کا احتیاط سے سفوف بنا کر ۴ تولہ پرانے قند سیاہ میں خوب کوٹیں۔ جب دوا گولیاں بنانے کے قابل ہو جائے تو کابلی چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور سایہ میں خشک کر کے ایک ایک گولی صبح و شام پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد :۔ یہ گولیاں ہر قسم کی کھانسی کے لئے مفید ہیں۔ دمہ کی شکایت کو جلد رفع کر دیتی ہیں۔

سفوف سل تخم کاہو، بہلیخہ، کرویا، تخم خرفہ، مغز بہدانہ، شکر تیغال ہر ایک ۶ ماشہ، مغز پنبہ دانہ، طباشیر کبود، ست گلو اصلی، مغز حب المحلب، برگ اڑوسہ، گل گاؤزباں، خصیۃ الثعلب، اجوائن خراسانی، ہر ایک ایک تولہ، کبابہ خنداں ۳ ماشہ، گل نار ۱۰ ماشہ، نبات سفید مصفیٰ ۳ تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور ۲-۳ ماشہ یہ سفوف بکری کے دودھ کے ساتھ صبح و شام دونوں وقت پھنکائیں۔

فوائد :۔ سل و دق کے بخار کے لئے یہ سفوف بہت مفید ہے۔ مریض کی قوت کو برقرار رکھتا ہے۔ پھیپھڑے کے زخموں کو بھرتا ہے۔

حب آتشک و وجع المفاصل ایلوا زرد، ریوند چینی، رس کپور۔ تینوں چیزیں ایک ایک تولہ لے کر خوب کھرل کریں، جب دوا باریک ہو جائے تو اس میں آب حنظل تازہ ڈال کر پھر کچھ دیر تک کھرل کریں۔ جب گولیاں بننے کے لائق ہو جائے تو چار کے برابر گولیاں بنا کر رکھ چھوڑیں، اور ایک ایک گولی صبح و شام دونوں وقت پانی کے ساتھ کھلائیں۔

فوائد :۔ آتشک کے لئے یہ گولیاں بہت مفید ہیں زخم کو جلد بھرتی ہیں۔ آتشک کے بعد کے عوارض کے لئے بھی یہ گولیاں نہایت کارآمد ثابت ہوئی ہیں۔ جوڑوں کے درد کو رفع کرتی ہیں۔ قبض کشا ہیں۔

جناب حکیم مولوی مقبول شاہ صاحب وارثی

عجیب طلا سم الفار سفید اور سوڈا کاسٹک پانچ پانچ تولے لے کر شیر بڑ ایک سیر اور پانی پانچ سیر میں ملا کر کڑھائی میں ڈالیں اور ہلکی آنچ پر پکائیں جب پانی اڑ جائے تو ٹھنڈا کر کے جما لیں۔ اور ایک ماشہ یہ دوا ایک تولہ روغن چنبیلی میں حل کر کے بطور طلا استعمال کریں۔

فوائد :۔ یہ طلا عضو کی تمام خرابیوں کو دور کرنے کے لئے عجیب ہے۔ اور حکیم مولوی حافظ عبد القادر صاحب رضا مرحوم سابق طبیب خاص مہاراجہ کپور تھلہ کا عطیہ ہے۔

عجیب سرمہ ایک ہانڈی میں چار تولے پھٹکری سفید کا سفوف بچھا کر ۶ عدد چھوٹی جھینگا ڈریں زندہ لے کر چھوڑ دیں۔ اس کے بعد چار تولہ اور پسی ہوئی پھٹکری چھڑک کر ہانڈی کا منہ اچھی طرح بند کر دیں۔ اور سوا سیر اپلوں کی آگ دیں، جب آگ ٹھنڈی ہو جائے تو ہانڈی کی سب چیزیں

نکال کر خوب کھرل کریں۔ یہاں تک کہ سرمہ کی طرح باریک ہو جائیں۔ یہ سرمہ چاندی کی سلائی سے رات کو سوتے وقت لگانا چاہیئے۔

فوائد:۔ یہ سرمہ آنکھوں کے بہت سے مرضوں کے لئے اکسیر ہے، موتیا بند کے لئے مخصوص ہے۔

جناب حکیم سید غلام رضا صاحب نقوی۔ ٹنک ٹھی

مقوی روغن بھجنگہ نر (اس کا سر مادہ سے بڑا ہوتا ہے) ذبح کر کے پیٹ چاک کریں اور آنت وغیرہ سے صاف کر لیں۔ پھر مغز بادام ایک تولہ، مغز پستہ ایک تولہ، چل غوزہ ایک تولہ، مغز کھوپرا ایک تولہ۔ بیر بہوٹی تین تولہ، سم الفار ایک ماشہ، زعفران ایک ماشہ، مشک ۲ رتی اور عنبر اشہب دو رتی کو کوٹ چھان کر پیٹ میں بھر دیں۔ اور پیٹ سی کر آدھ پاؤ گائے کے گھی میں نرم آنچ پر بھونیں۔ جب جل جائے تو چولہے سے اُتار کر تیل کو علیحدہ رکھ لیں۔ اور پان میں ایک سینک اس تیل کی لگا کر کھلائیں۔

فوائد:۔ بے حد مقوی باہ ہے۔ بھوک خوب بڑھاتا ہے، اور اعصاب کی تقویت کے لئے اکسیر ہے

نوٹ:۔ بھجنگہ جو بھونتے ہیں جل گیا ہے اُسے تل کے تیل میں پیس کر محفوظ رکھیں۔ وجع المفاصل کے لئے اکسیر ہے۔

حب اکسیر باہ کچلہ مدبّر ۲ تولہ، مویز منقّٰی ۲ تولہ، مغز بادام شیریں ۲ تولہ، کشتہ قلعی ۳ ماشہ، کشتہ فولاد ۳ ماشہ، کشتہ نقرہ ۳ ماشہ۔ سب کو پیس کر شہد خالص بقدر ضرورت کی مدد سے چھوٹے بیر کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی پاؤ بھر گائے کے دودھ میں کھائیں۔

فوائد:۔ تقویت باہ و اعصاب کے لئے بے نظیر دوا ہے۔

دوائے مار گزیدہ ہلدی (جس میں صرف ایک ہی گرہ ہو) ایک ٹکڑا اور سنکھیا سفید تین چاول پانی میں پیس کر جس جگہ سانپ نے کاٹا ہو لگا کر اور کوئلہ کی آگ سے سینکیں۔ جب سینکتے سینکتے مریض سوزش زیادہ محسوس کرنے لگے تو اس عمل کو موقوف کر دیں۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۳۸ یہ ہے)

کی فیس ادا کرنے کے لئے مجبور ہے۔ ورنہ اُنیسویں صدی کے درمیان تک تو روس میں یہ قاعدہ تھا کہ ڈاکٹر کو فیس کی رقم مریض کے تندرست ہونے کے بعد ادا کی جاتی تھی۔ اگر مریض کو صحت نہ ہوتی تو ڈاکٹر کسی فیس کا مستحق قرار نہیں پاتا تھا۔ بلکہ بعض حالات میں تو اُلٹی اُسے مریض کو ہرجانہ کی رقم ادا کرنی پڑتی تھی۔ اس سے پہلے اُنیسویں صدی کے ختم تک تو روس میں ڈاکٹروں کے لئے اور بھی قیامت تھی۔ یعنے اگر کسی ڈاکٹر کے علاج سے کوئی مریض مرجاتا تو حکومت ڈاکٹر کو گرفتار کر کے مردہ مریض کے وارثوں سپرد کر دیتی تھی کہ وہ ڈاکٹر کے ساتھ جو چاہیں سلوک کریں۔ بہت سے درشتہ بد نصیب ڈاکٹر سے زر فدیہ یا اپنے عزیز کا خون بہا لے کر رہا کر دیتے تھے۔ لیکن بعض مَن چلے لوگ غریب ڈاکٹر کو طرح طرح کی تکلیفیں دے کر مار ڈالتے تھے۔ ماسکو (جمہوریہ روس کا موجودہ پایہ تخت) کی قدیم تاریخ کا مشہور واقعہ ہے کہ شاہ جوہان سوم کا بھتیجا شہزادہ قرہ قوش بہت بیمار تھا۔ دربار شاہی کا طبیب خاص ڈاکٹر پیٹروف اس کے علاج کے لئے متعین کیا گیا۔ غریب ڈاکٹر نے محنت تو بہت کی لیکن موت پر اس کا بس نہ تھا کچھ مدت بعد شاہزادہ مرگیا۔ بادشاہ نے ملکی قانون کے مطابق ڈاکٹر پیٹروف کو گرفتار کر کے شہزادہ قرہ قوش کے فرزند کے سپرد کر دیا۔ اس نے بدنصیب ڈاکٹر کو طرح طرح کی اذیتیں دے کر اس سے ایک لاکھ روپیہ زر فدیہ طلب کیا غریب ڈاکٹر کے پاس اتنی رقم نہ تھی کہ وہ غضب ناک شہزادہ کے ہاتھوں اپنی آزادی خرید سکتا۔ بادشاہ جوہان سوم بہت رحم دل تھا۔ اُسے جب معلوم ہوا کہ ڈاکٹر پیٹروف کو قید خانہ میں سخت اذیتیں دی جارہی ہیں تو وہ مرحوم شاہزادہ قرقوس کے بیٹے پر ناراض ہوا اور اس سے کہا کہ "ڈاکٹر کو عقوبت کے شکنجہ میں اس قدر جکڑنا شیوۂ انسانیت کے خلاف ہے اگر وہ تمہارے باپ کے خون کی قیمت ادا نہیں کر سکتا تو تم اسے قتل کر ڈالو" چنانچہ اسی دن نوعمر شہزادہ کے آدمی ڈاکٹر پیٹروف کو پکڑ کر دریائے ماسکو کے کنارے لے گئے اور وہاں پل کے نیچے اُسے دُنبہ کی طرح ذبح کر کے اُس کی لاش دریا میں بہادی۔

ہمارے ڈاکٹر معاصرین تو خوش ہوں گے کہ وہ اس وحشیانہ قانون کے عہد میں پیدا نہیں ہوئے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ بہت سے مرضا اور جو مریض دوران علاج میں مرچکے ہیں ان کے ورثا تہ دل سے متاسف ہوں گے کہ حکومت روس نے ایسے "مفید خلائق" قانون کو کیوں منسوخ کر دیا +

جوابات

(۱۱۴) وزن بڑھانے کا نسخہ:۔ (الف) جسم کا وزن بڑھانے کے لئے اگر کوئی خاص مرض موجود نہ ہو تو سب سے زیادہ اکسیر الاثر یہ نسخہ ہے کہ روزانہ باقاعدہ ورزش کی جائے، اور عمدہ غذا استعمال میں رہے۔ مچھلی کے تیل کا استعمال بھی وزن بڑھانے میں بہت مدد دیتا ہے۔ "فیٹیلن" کے انجکشن لگوانے سے بھی وزن میں بہت کافی ترقی ہو جاتی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) رات کو چھٹانک بھر چنے آدھ پاؤ پانی میں بھگو دیں۔ اور صبح کے وقت چنے کھالیں اور چنے کے پانی میں ایک تولہ شہد خالص ملا کر پی لیں۔ شام کو خوب کلاں (خاکسی) ۳ ماشہ پھانک کر اوپر سے پاؤ بھر گائے کا دودھ پی لیں۔ رات کو سوتے وقت مغز پستہ ۵ دانہ، مغز بادام ۳ دانہ، بہمن سرخ ۱۰ ماشہ، مویز منقی ۵ دانہ باریک کر کے دو تولہ مکھن اور دو تولہ شکر میں ملا کر کھالیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) وزن بڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ استعمال فرمائیں:۔ کشتہ طلاء ۲ ماشہ، الاحمر ایک ماشہ، مغز کدو شیریں دو ماشہ، عنبر اشہب ۲ ماشہ، مشک تبتی ۱ ماشہ سب دواؤں کو عرق بید مشک میں کھرل کر کے دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام کھانا کھانے کے بعد دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) بیس تولے فولاد کو گرم کر کے سرسوں کے تیل میں ۱۰۱ مرتبہ بجھائیں۔ پھر برادہ کر کے آب برگ برگد ایک بوتل میں کھرل کریں اور مٹی کے پیالوں میں گل حکمت کر کے گج پٹ کی آگ دیں۔ اس فولاد کو ۱۰۱ مرتبہ آب برگ برگد ایک بوتل میں کھرل کر کے بدستور کشتہ کریں۔ پھر اس کشتہ کو آب انار ترش میں حل کر کے پانچ قطرہ سے ۱۰ قطرہ تک دہی میں ملا کر کھائیں۔ یہ فولاد محلول اکسیر ہے جسم کو مضبوط بنا دیتا ہے۔ سینکڑوں امراض کے لئے مفید ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دو جھا)

(ہ) آپ دوا استعمال کرنے کی بجائے روزانہ صبح و شام مناسب ورزش کیا کریں اور مرغن غذائیں اور گھی دودھ خوب نوش فرمائیں۔ اگر آپ کو نسخہ کی ہی ضرورت ہے تو آپ یہ نسخہ برتیں۔ ورق گل سرخ ۲۱ ماشہ، سعد ۱۰ ماشہ، زعفران ۰ ماشہ، خرفہ ۰ ماشہ، دارچینی ۰ ماشہ، زرنباد ۰ ماشہ، قاقلہ ۰ ماشہ، فلفل دراز ۰ ماشہ، جوزبوا ۰ ماشہ، بسباسہ ۰ ماشہ، مصطگی ۱۰ ماشہ، قرنفل ۱۰ ماشہ، اسارون ۱۰ ماشہ۔ ان سب دواؤں کو کوٹ چھان لیں۔ پھر ۲ چھٹانک آملے کر ۴ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب تیسرا حصہ باقی رہ جائے تو صاف کر کے ۴۸ چھٹانک قند سفید ملا کر قوام بنالیں۔ اور پسی ہوئی دوائیں شامل کر کے رکھ لیں۔ اور صبح و شام دونوں وقت ایک ایک تولہ یہ دوا گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(و) خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ایک تولہ ہمراہ شیر گاؤ جس میں زردی بیضہ مرغ خام ۲ عدد اور شہد خالص ۵ تولہ ملائے گئے ہوں، استعمال کریں۔ ۱۵ روز بعد اپنا وزن کر لیں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۱۵) منہ آنا:۔ (الف) منہ آنے کا سبب بالعموم ہاضمہ کی خرابی ہوتا ہے۔ آپ ہر مرتبہ غذا کے بعد سوڈا بائی کارب ۱۵ گرین ذرا سے پانی کے ہمراہ پھانک لیا کریں۔ مقررہ اوقات پر کھانا کھائیں۔ غذا بہت ہلکی اور زود ہضم ہونی چاہیئے۔ پٹاسی کلورائڈ کی ٹکیاں بنی ہوئی بازار میں ملتی ہیں۔ ان کو چوستے رہنا بھی بہت مفید ہے۔ لگانے کے لئے بورکس اور گلیسرین یا شہد اور سہاگہ دن میں کئی بار منہ میں لگائیں۔ اور پٹاسیم پرمینگنیٹ ذرا سا پانی میں گھول کر غرارہ کریں۔ کھلی ہوا میں ورزش کیا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آب مکو سبز دو تولہ، آب کاسنی سبز ایک تولہ، آب ترب سبز ایک تولہ۔ تینوں پانیوں کو پھاڑ کر دو تولہ شربت عناب ملا کر پی لیں۔ چند دن میں شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔ نسخہ دونوں وقت استعمال کرنا چاہیئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) شورہ قلمی، کتھہ سفید، الائچی خورد، گل سرخ، ہر ایک ۶ ماشہ، کافور ایک ماشہ، توتیائے سبز بریاں ۶ رتی۔ سب دواؤں کا غبار کی مانند باریک سفوف بنالیں۔ دن میں دو تین بار ماشہ ماشہ بھر بل کر منہ کو ڈھیلا چھوڑ دیا کریں۔ چند بار کے استعمال سے بالکل صحت ہو جائے گی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) نو ماشہ جوارش جالی نوس گائے کے دودھ کے ساتھ روغن بادام شیریں ۶ ماشہ ملا کر استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(ہ) گل بنفشہ، ملیٹھی، بادیان، بسفائجی ہر ایک دو تولہ، ریشہ خطمی ۳ ماشہ۔ سب چیزوں کا سفوف بنا کر سہ چند شہد میں معجون تیار کریں۔ اور ۶۔۶ ماشہ صبح و شام عرق بادیان ۱۰ تولہ کے ساتھ استعمال کریں (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(۱۱۶) حاملہ کا بخار وغیرہ:۔ حاملہ عورت کے بخار کے علاج میں صرف اتنی احتیاط کی جاتی ہے کہ اسے کونین نہیں دیتے۔ اگرچہ اب تو بیشتر ڈاکٹروں کا یہ خیال ہو گیا ہے کہ کونین تھوڑی مقدار میں یعنے اتنی مقدار میں کہ جتنی بخار روکنے کے لئے دی جاتی ہے، مسقط حمل نہیں ہے۔ پھر بھی چونکہ بچے کی جان کا معاملہ ہے اس لئے احتیاط ہی بہتر ہے۔ بہتر یہی ہے کہ ایسی صورتوں میں فولاد کے مرکبات کا استعمال سنکھیا کی خفیف مقدار کے ساتھ کرایا جائے۔ ذیل کا نسخہ بہت مفید ثابت ہو گا:۔ ایسٹنس سیرپ ۴۰ بوند، لائکر آرسی نے کیلس ۲ بوند، ٹنکچر کواشیا ۲۰ بوند، گلیسرین ۱۵ بوند اور پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ روزانہ ایسی ایسی تین خوراکیں استعمال کریں۔ اور ہر مرتبہ کچھ کھانے کے بعد پئیں۔ ہر مرتبہ دس روز کے استعمال کے بعد چار روز کے لئے اس دوا کا استعمال ترک کر دینا چاہیئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مقامی قابل طبیب کے مشورہ سے علاج کرانا چاہیئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جب سبب ہی معلوم نہ ہو تو علاج کیا بتایا جائے؟ حالات کے لحاظ سے علاج بھی مختلف ہو گا۔ (حکیم ہمایوں)

(د) مریضہ کا باقاعدہ علاج کرانا چاہیئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) مقامی طبیب کو دکھایا جائے۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(و) اسباب مرض کے مطابق علاج کرنا چاہیئے۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۱۷) **کشتہ سم الفار**:۔ (الف) آپ آگ سے کھیلنے کی کیوں کوشش کرتے ہیں؟ سم الفار ایک سخت خطرناک زہر ہے، اور ناواقف فن لوگوں کو اس کے کشتے بنانے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے۔ بنا بنایا کشتہ ہمدرد دواخانہ سے کیوں نہ خرید لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ سم الفار مختلف ترکیبوں سے تیار کیا جاتا ہے اور وہ مختلف امراض کے لئے مفید ہوتا ہے۔ آپ نے یہ نہیں تحریر کیا کہ آپ کو کس قسم کے کشتہ سم الفار کی ضرورت ہے اور کس مرض میں آپ اُسے برتنا چاہتے ہیں۔ تاہم ایک نسخہ ارسال ہے جو میرا مجرب ہے۔ سم الفار دو تولہ کو ایک سیر بوٹی قاضی دستار مقطر میں کھرل کر کے جذب کریں۔ پھر اس کی ٹکیہ بنا کر ایک کوزہ میں رکھیں اور دو سیر تل کے پودے کی لکڑی کی آگ دیں۔ جب راکھ سُرخ ہو جائے تو سکورہ کو نکال لیں اور دوا کو پیس کر رکھیں۔ خوراک ایک چاول سے ۲ چاول تک مکھن یا بالائی یا کسی مفرح یا مقوی باہ معجون میں ملا کر۔ تقویت باہ کے لئے اکسیر ہے۔ تمام امراض بارہ میں انتہائی مفید ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کون دس روپے دے گا اور کون لے گا؟ لیجئے مجرب ترکیب ارسال ہے۔ کامیابی کے بعد دفتر ہمدرد صحت میں دس روپے ارسال کر دیجئے گا تاکہ ہمدرد صحت کو کچھ مدد مل جائے۔ ایک تولہ سم الفار دو دھیا کو ۵ تولہ شیر مدار میں کھرل کر کے ٹکیہ بنائیں۔ پھر پٹھ کنڈا کی راکھ دو سیر لے کر ایک سیر کڑھائی میں ڈالیں۔ اس پر ایک برگ مدار رکھ کر سم الفار کی ٹکیہ رکھیں اوپر دوسرا آک کا پتہ رکھ کر باقی ایک سیر راکھ ڈال کر دبا دیں۔ اب کڑھائی کو چولہے پر رکھ کر نیچے بیری کی ہلکی آنچ دو چراغ کے برابر جلائیں۔ لیکن یہ خیال رہے کہ برتن میں جہاں سے دھواں نکلے وہیں سے راکھ کو دبا کر دھواں بند کر دیا کریں۔ ۶ گھنٹے کے بعد اوپر جو کے دانے ڈال کر دیکھیں اگر بھننے لگیں تو اُتار لیں۔ ورنہ اور آگ دیں۔ جب دانے بھننے لگیں۔ تو اتار کر رکھ دیں سرد ہونے پر نکال لیں۔ برابر وزن کا کشتہ موجود ہوگا۔ (حکیم ہمایوں)

(د) زر انعام ہمدرد صحت کی امداد کے لئے وقف کر دیں۔ سم الفار سفید ایک تولہ کو آب کوار گندل ۲ تولہ میں کھرل کر کے جوہر اڑائیں، پھر جوہر اور تہ نشین کو وزن کر کے اُس کی کمی کو سم الفار ڈال کر پوری کر لیں۔ پھر بدستور کھرل کر کے جوہر اڑائیں اور بار بار یہ عمل کریں۔ حتےٰ کہ جوہر نہ اُڑ سکے۔ پھر شراب ولیسی ایک بوتل آب لیموں ایک بوتل میں کھرل کر کے مٹی کے دو پیالوں میں گل حکمت کر کے دس سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ اکسیر اعظم تیار ہے۔ بے ضرر ہے۔

(حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) آپ پہلے نقدی دفتر ہمدرد صحت میں بھیج دیں۔ اس کے بعد نسخہ درج کر دیا جائیگا۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۱۸) **پرانا زکام اور کھانسی**:۔ سولہ سترہ سال سے زکام میں مبتلا ہونے کے یہ معنی ہیں کہ انہیں خدانخواستہ پھیپھڑے کا کوئی مرض لاحق ہو گیا ہے آپ اپنے پھیپھڑوں کا باقاعدہ امتحان کرائیے۔ اگر کوئی خاص مرض موجود نہیں ہے تو انہیں مچھلی کا تیل اور لال شربت کہ جسے شربت چونا بھی کہتے ہیں۔ ملا کر استعمال کرائیے۔ اور جہاں تک ممکن ہو انہیں تازہ اور کھلی ہوا میں رکھیئے۔ زکام کے لئے انجکشن لگوا دینے سے بھی بہت فائدہ ہوگا۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سپستاں ۱۰۰ دانہ، خطمی ۲ تولہ، خبازی ۲ تولہ، انجیر ولایتی ۴۰ دانہ، عناب ۶۰ دانہ، زوفا ۲ تولہ، پرسیاؤشاں ۵ تولہ، اصل السوس مقشر ۴ تولہ، گل بنفشہ ۳ تولہ، مصری ڈیڑھ سیر حسب معمول شربت بنالیں اور ۲ تولہ صبح ۲ تولہ شام کو عرق گاؤزباں آدہ پاؤ میں ملا کر پلائیں۔

(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ہاماس برو (پیٹنٹ دوا) ایک چمچہ چائے بھرے کر ایک چھٹانک سادہ پانی میں شامل کر کے دن میں دو دفعہ پلائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) مریض کا معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرائیے۔ ورنہ چون پراش اولیہ جملہ امراض سینہ کے لئے مفید ہے استعمال کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام)

(ہ) جواب سوال نمبرہ ۱۱ والی معجون رات کو دیں۔ صبح کو خمیرہ نزلی جواہر والا ہمدرد دواخانہ سے منگا کر بقدر ۶ ماشہ کھلائیں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(و) کنڈیاری بوٹی کے ۵ عدد پودے لے کر پانچ سیر پانی میں جوش دیں جب پانی چوتھائی حصہ رہ جائے تو آگ پر سے اُتار کر خوب مل چھان لیں پھر اس میں مندرجہ ذیل اشیاء اضافہ کریں۔ گلو خشک ۴ تولہ، فلفل دراز ۴ تولہ، پوست بیخ چترا ۴ تولہ، جوانسہ ۴ تولہ، بھارنگی ۴ تولہ بستاور ۴ تولہ، کچور ۴ تولہ۔ ان سب کا سفوف کر کے کنڈیاری کے جوشاندہ میں ملا دیں۔ اور ایک سیر قند۔ ۳۲ تولہ روغن زرد .... ملا کر نرم آنچ پر پکائیں۔ جب پکتے پکتے معجون کی مانند ہو جائے تو آگ پر سے اُتار کر ٹھنڈا کریں۔ اور مندرجہ ذیل اشیا کا اور اضافہ کریں۔ سفوف طباشیر ۸ تولہ سفوف فلفل دراز ۱۶ تولہ، شہد خالص ۳۲ تولہ۔ خوراک ۲-۳ ماشہ صبح و شام دونوں وقت پانی کے ساتھ۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۱۹) **ناخنوں کی سیاہی**:۔ بغیر دیکھے نسخہ تجویز کرنا مشکل ہے۔ غالباً اگر روزانہ رات کو ناخنوں میں اچھی طرح ویسلین مل کر سو رہا کریں، اور صبح کو گرم پانی اور صابون سے دھو ڈالا کریں تو چند روز میں ناخنوں کا رنگ ٹھیک ہو جائے گا (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آسان نسخہ حاضر ہے۔ بظاہر بے حقیقت سا نسخہ معلوم ہوتا ہے لیکن فائدہ کے لحاظ سے عجیب ہے۔ ایک رتی سم الفار سفید کو ایک ہزار رتی شکر سفید میں خوب حل کریں۔ اور ایک ایک رتی یہ شکر صبح و شام دونوں وقت بکری کے دودھ کے ساتھ دیں۔ یہ دوا ایک مہینہ تک ضرور استعمال

(ج) کسی ماہر معالج کی طرف رجوع کریں۔ (حکیم ہمایوں)
(د) مطبوخ ہفت روزہ استعمال کر کے جوہر منقی استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)
(ہ) معجون مصفی چھ ماشہ روزانہ ہمراہ شربت عشبہ خاص ۴ تولہ استعمال کرادیں۔ بہت جلد آرام ہو جائے گا۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۲۰) **قیلۃ الماء**:۔ (الف) آپریشن سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
(ب) دو بڑے اندرائن پھل لے ٹکڑے ٹکڑے کریں۔ اور انہیں روغن کنجد آدھ سیر۔ آب سادہ ایک سیر میں ہلکی آگ پر پکائیں جب پانی جل کر صرف روغن رہ جائے تو اُسے صاف کر کے رکھ لیں۔ اور فوطوں پر مالش کر کے اوپر سے برگ انڈ باندھ دیں۔ اور پانچ ماشہ معجون فلاسفہ عرق بادیان کے ساتھ دونوں وقت کھائیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)
(ج) ایلوہ کو روغن بادام میں کھرل کر کے ضماد کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)
(د) کامیاب علاج صرف آپریشن ہے۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۲۱) **بانجھ پن**۔ (الف) کسی ہوشیار لیڈی ڈاکٹر سے مشورہ کیجئے۔ دیکھے بغیر کوئی نسخہ تجویز کرنا ناممکن ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
(ب) کیا آپریشن سے مریضہ کی وہ تمام شکایتیں جو ایک عقیمہ میں ہوا کرتی ہیں رفع ہو گئیں؟ اور کیا آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ مرد بھی عقیم ہوا کرتے ہیں؟ بہر حال اس مرض کے اسباب اس قدر مختلف اور اس قدر زیادہ ہوتے ہیں کہ کافی غور و فکر کے بغیر کسی نتیجہ پر پہونچنا مشکل ہے۔ خط و کتابت سے یہ مرحلہ طے نہیں ہو سکتا۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)
(ج) کسی مقامی ماہر معالج سے علاج کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)
(د) چالیس دن تک ۳ ماشہ معجون حمل عنبری علوی خاں کھلائیں اور بعد غذا ہر دو وقت جوارش مصطگی بنسخہ کلاں ۳ ماشہ کھلائیں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(۱۲۲) **بواسیری مسّے**:۔ (الف) ہفتہ عشرہ میں تو نہیں لیکن ہاں مہینہ دو مہینے میں بواسیر کے مسّے خشک ہو سکتے ہیں۔ مسّوں میں انجیکشن کرائیے۔ کسی قدر تکلیف ضرور ہو گی۔ کھانے کی دواؤں سے بھی یہ فائدہ حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر بہت مدت میں۔ دوبارہ نہ ہونے کا کوئی ذمہ نہیں لے سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد)
(ب) بہترین دوا بتاتا ہوں خدا کرے آپ اسے استعمال کریں۔ کتّے کی کھوپری کی ہڈی سایہ میں خشک کر کے باریک کر لیں۔ اور اس کی دھونی مسّوں کو دیں۔ پانچ چھ دن میں بغیر کسی تکلیف کے مسّے ناپید ہو جائیں گے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)
(ج) برادہ سینگ گینڈا کی دھونی دینے سے مسّے مردہ ہو کر گر جاتے ہیں۔ (حکیم ہمایوں)
(د) مشک کافور اور روغن بادام ۴ ماشہ کسی برتن میں ڈال کر سکّہ کے دستہ سے حل کریں۔ سیاہ مرہم ہو جائے گا۔ اُسے مسّوں پر لگائیں۔ (حکیم لالہ سری رام)
(ہ) اجوائن خراسانی، اجوائن دیسی، کرفس، کمیلہ، ہم وزن پیس کر مکھن میں ملا کر لگائیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۲۳) **فاس فیلس**:۔ (الف) آپ کے مریض کو فتور ہضم کی شکایت ہے۔ بہتر تو یہی ہے کہ مقامی طور پر کسی اچھے معالج سے علاج کرائیے۔ یہ نسخہ چند روز استعمال کر دیکھئے۔ شاید یہی کافی ہو۔ ایسڈ نائٹرو ہائڈرکلورک ڈل۔ اسم ٹنکچر کارڈیم کمپاؤنڈ۔ اسم ٹنکچر جنجر۔ اسم ٹنکچر کارمی نیٹو۔ اسم ٹنکچر نکس وامیکا ۵ منم۔ پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
(ب) صبح و شام دونوں وقت چھ چھ ماشہ خمیرہ گاؤزبان عنبری، عرق بادیان عرق گاؤزبان کے ساتھ استعمال کریں۔ غذا کے بعد جوارش مصطگی ۶-۶ ماشہ کھایا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)
(ج) کشتہ قلعی پارہ شورہ والا ایک رتی، اطریفل کشنیز ۹ ماشہ میں ملا کر صبح و شام کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)
(د) اکسیر فولاد محلول جو بجواب سوال نمبر ۱۱۴ درج ہے، استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)
(ہ) معجون فلاسفہ ۶-۶ ماشہ بعد غذا ہر دو وقت کھلائیں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)
(و) کشتہ بیضۂ مرغ نو ماشہ کشتہ قلعی بھنگ الا ۴ ماشہ، کشتہ فولاد جامن والا ۳ ماشہ، ثعلب مصری، خارخسک، موصلیین، تودریین، شقاقل مصری ستاور، تخم اوٹنگن، بیج بند، تالمکھانہ، ہر ایک ایک تولہ، سلاجیت ۳ ماشہ، پوٹاشیم برومائیڈ ۲ تولہ، کافور ایک ماشہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر ۳ ماشہ صبح اور ۳ ماشہ شام ہمراہ عرق بادیان ۵ تولہ، عرق گاؤزبان، تولہ شربت انار ۴ تولہ استعمال کریں۔ رات کو سوتے وقت جوارش مصطگی، جوارش کمونی، ہر ایک ۳ ماشہ کھایا کریں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۲۴) **آنتوں کی دق**:۔ (الف) آپ "کیل بس ما" کا استعمال کیجئے یہ ایک پیٹنٹ دوا ہے جو انگریزی دوا فروشوں سے مل سکے گی۔ طریقۂ استعمال شیشی کے ہمراہ ہوگا۔ ورزش اگر نہ کرتے ہوں تو باقاعدہ ورزش شروع کر دیجئے۔ غالباً ٹہلنا آپ کے لئے بہترین ورزش ہے۔ آنتوں کی دق کے متعلق اپنے پاخانے کا خوردبینی امتحان کرا کے اطمینان کر لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
(ب) آپ کو اپنی حالت ذرا تفصیل سے لکھنی چاہئے تھی۔ بہر حال اب تو آپ صبح و شام دونوں وقت نو نو ماشہ انقوزہ سادہ۔ اور غذا کے بعد دونوں وقت جوارش آملہ چھ چھ ماشہ کھائیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)
(ج) بغیر دیکھے تشخیص مشکل ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۲۵) **ریاحی بواسیر**:۔ (الف) آپ اپنے دست کے پاخانہ کا خوردبینی امتحان کرائیے اگر پیچش کے جراثیم ملیں تو کسی معالج سے "ایمے ٹین" کے انجکشن

لگوا دیجئے "کاربارسون" ایسی حالت میں بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ کسی ڈاکٹر کے مشورہ سے اس کا استعمال کرائیے۔ غذا صرف دودھ اور دہی تک محدود رہنی چاہیئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پہلے تو آپ کے دوست کو اسہال کا علاج کرنا چاہیئے۔ جب اسہال کی شکایت بالکل جاتی رہے تو بواسیر کا علاج کریں۔ اسہال کے لئے نسخہ یہ ہے زنجبیل، بادیان بریاں، ہڑ سیاہ بریاں، پوست خشخاش مسلم بریاں بہ روغن گاؤ۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر باریک کرلیں۔ اور ۲-۲ ماشہ یہ دوا آب آہن تاب کے ساتھ تین تین گھنٹے بعد استعمال کریں۔ انشاءاللہ اس سے دستوں کی شکایت جاتی رہے گی۔ اس کے بعد بواسیر کے لئے میرا وہ نسخہ جس میں کشتہ سونا لکھی شامل ہے اور جو ہمدرد صحت میں شائع ہو چکا ہے، بنا کر استعمال کریں۔ انشاءاللہ بواسیر کی شکایت رفع ہو جائے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بھنگرہ سیاہ کا سفوف ۳ ماشہ روزانہ صبح وشام تازہ پانی کے ساتھ کھایا کریں۔ ایک چلہ میں سب شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) جواب سوال نمبر ۱۲۲ کا مرہم تیار کر کے لگائیں اور مربہ ترب دو دو تولہ صبح شام کھالیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) ہمدرد دواخانہ کو تفصیلی حالات لکھ کر نسخہ تجویز کرائیں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(۱۲۶) **بواسیر بادی**:- (الف) علامات سے اب بھی دق ہی کا شبہ ہوتا ہے۔ اگر ممکن ہو تو بلغم وغیرہ کا امتحان کرا کے اس کے متعلق اطمینان کر لیجئے۔ مریض کو دیکھے بغیر اس طرح کوئی نسخہ تجویز کرنا مشکل ہے کسی اچھے معالج کو دکھا کر نسخہ لکھوائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ بھی بواسیر کے لئے وہی نسخہ استعمال کیجئے جو میری جانب سے ہمدرد صحت میں شائع ہو چکا ہے اور جس میں کشتہ سونا لکھی ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جواب سوال نمبر ۱۲۵ پر عمل کیجئے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) مریض کا معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرانا حصول تن درستی کے لئے ضروری ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) جواب سوال نمبر ۱۱۵ والی معجون رات کو نو ماشہ کھلائیں۔ دماغی کمزوری کے لئے مفرح مشکیں ہمدرد دواخانہ سے منگا کر استعمال کریں۔ (حکیم مقبول شاہ)

(و) کتھ سفید، پوست ریٹھہ سوختہ ہر ایک ایک تولہ، تخم بکائن ۶ ماشہ، کشتہ فولاد ۲ ماشہ۔ چاروں چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور دو ماشہ صبح دو ماشہ شام کو ہمراہ مکھن استعمال کریں۔ بہت جلد آرام ہو جائے گا۔ سرخ مرچ اور تیل وغیرہ سے پرہیز کریں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۲۷) **کشتہ برائے ضعف وتبخیر**:- جس مریض کو بیک وقت، ضعف دماغ، تبخیر، ضعف معدہ، ریح امعاء، اور عرق النساء اور پھر" وغیرہ جیسے امراض لاحق ہوں، اُسے کسی کشتے کی کیا ضرورت ہے تو خود کشتہ ہو جانا چاہیئے۔ آپ شاید طب کے فن کو بھی ایک جادو سمجھتے ہیں کہ بس ادھر کوئی ایک کشتہ کھایا اور ادھر سب بیماریاں کافور۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ان سب مرضوں کی نوعیت جُدا جُدا ہے ایک کشتہ سے ان سب کا ایک ساتھ علاج نہیں ہو سکتا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جواب نمبر ۱۱ کا کشتہ سم الفار کام دے گا۔ (حکیم ہمایوں)

(د) اکسیر فولاد محلول جو بجواب سوال نمبر ۱۱۴ درج ہے، از حد مفید ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) متفرق امراض کے لئے ایک ہی کشتہ کیسے کام دے سکتا ہے؟ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۲۸) **خنازیری بخار**:- غالباً آپ کے بچے کو خنازیری گلٹیاں ہی ہیں اور یہ فی الحقیقت غدودوں کی دق ہی ہوتی ہے۔ بچے کو مچھلی کا تیل استعمال کرائیے۔ ایک ایک چمچہ (چار کا) روزانہ تین مرتبہ دیجئے اور پھر مقدار بڑھا کر دُو دو چمچے تین مرتبہ کر دیجئے۔ اس کے علاوہ سیرپ فیری آیوڈائڈ تیس تیس بوند کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ پلاتے رہیئے۔ غدودوں پر آیوڈیکس کی مالش کیا کیجئے۔

لائم واٹر چھوٹے بچوں کو دودھ کے ساتھ ملا کر اس لئے دیتے ہیں کہ اس طرح جسم میں کیلسیم (چونا) پہونچ جائے اور دانت نکلنے میں آسانی ہو۔ دانتوں کے دستوں میں بھی بہت مفید ہوتا ہے۔ اس کا اصلی فائدہ تو دودھ پیتے بچوں ہی کو ہوتا ہے۔ لیکن ویسے ہر عمر میں دیا جا سکتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) میری بھی یہی رائے ہے کہ سل غددی کی وجہ سے بچہ بخار میں مبتلا ہے۔ محض خط وکتابت سے علاج آسان نہیں ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اسٹلین ۱۲۸ منم، سیرپ فیرائی آیوڈائڈ ۲ اونس، سیرپ لیکٹو فاس فاس ۴ اونس، کلوروفارم واٹر تا ایک پونڈ سب کو حل کر کے ایک بوتل میں بھر لیں۔ اور روزانہ دُو دو چمچے (چارکے) بچہ کو پلایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) کشتہ گئودنتی ہڑتال چار چاول ہمراہ شہد دن میں دو مرتبہ دیں۔ مگر کشتہ گھی کوار سے تیار کیا ہوا ہو۔ گلٹیوں پر مرہم خنازیر لگائیں۔ (حکیم مقبول شاہ)

(۱۲۹) **نسخہ دافع امراض جگر**:- (الف) ایسا کوئی نسخہ نہیں ہو سکتا جو معدہ اور جگر کے "تمام امراض" کے لئے مفید ہو۔ مہربانی فرما کر آپ اپنے مرض کی علامات لکھئے اور پھر تشخیص اور تجویز کا کام اطباء پر چھوڑ دیجئے۔ آپ خود مرض کی تشخیص کریں گے تو غلطی کا امکان زیادہ ہے۔ کسی شخص کو بیک وقت معدہ اور جگر کی تمام بیماریاں نہیں ہو سکتیں۔ پھر ایسا نسخہ ہی کیوں طلب کیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) صبر سقوطری، دارچینی، مرچ سیاہ، سونٹھ، فلفل دراز، پوست ہلیلہ زرد، سہاگہ بریاں، ہینگ بریاں، نمک سانبھر۔ سب چیزیں دو دو تولے لے کر کوٹ چھان لیں۔ پھر اسے چوبیس گھنٹے تک تیز سرکہ میں، اس کے بعد چوبیس گھنٹے تک گھی کوار کے گودہ میں کھرل کریں، پھر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور دُو دُو گولیاں صبح، دوپہر اور شام کو نیم گرم پانی کے ساتھ کھائیں۔ اس نسخہ میں وہ تمام خوبیاں ہیں جن کی آپ کو ضرورت ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آب کاسنی مروق سے بہتر جگر کے لئے کوئی دوا نہیں ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) نوشادر ۵ تولہ، مرچ سیاہ پانچ تولہ کو آہنی برتن میں آہنی دستہ سے آب ترب آدھ سیر ڈال کر رگڑیں۔ اور چنے کے برابر یہ دوا دہی میں ملا کر کھائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ھ) شربت فولاد تیار کردہ ہمدرد دواخانہ دہلی سے یہ تمام فوائد حاصل ہوسکتے ہیں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۳۰) **لاجورد**:۔ کوئی جواب نہیں آیا۔ (مینجر)

(۱۳۱) **شراب الصالحین**۔ (الف) طب کی کسی کتاب میں کیوں نہ دیکھ لیجئے، وہ سب سے زیادہ مستند ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نسخہ شراب الصالحین اکثر طبی کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ علاج الامراض میں بھی ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) **نسخہ شراب الصالحین**:۔ مویز عمدہ سیاہ رنگ تین سیر لے کر دھو ڈالیں۔ پھر بیج نکال کر مویز منقے کو صاف پانی میں بھگو دیں۔ پانی چار انگل منقے کے اوپر رہنا چاہیئے۔ موسم سرما میں تین دن رات اور موسم گرما میں ایک شبانہ روز منقے کو تر رکھیں۔ پانی جہاں تک ممکن ہو بارش کا ہو اور اگر نہ ملے تو وہ ایسے میٹھے دریا یا ندی کا ہو جس کے چشمے کا رخ مشرق کی طرف ہو۔ کیوں کہ اس قسم کا پانی صاف اور سبک ہوتا ہے اور حرارت و برودت کا اثر فوراً قبول کر لیتا ہے۔ بھیگنے کی مدت کے بعد منقی اور پانی کو ایک صاف پتیلے میں ڈال کر اتنا جوش دیا جائے کہ منقے پھول جائے۔ پھر پتیلا چولہے سے اتار کر ٹھنڈا کر لیا جائے اور منقی کو خوب نچوڑ کر پانی لے لیا جائے۔ پھر اس پانی کو پتیلے میں ڈال کر ایک لکڑی سے اس کی گہرائی ناپ لی جائے، اور ہلکی آنچ پر اتنی دیر تک پکایا جائے کہ دو تہائی پانی کم ہو جائے (اس کا اندازہ لکڑی پر نشان لگانے سے ہوسکے گا) اس کے بعد ۱۲ تولہ شہد خالص کف گرفتہ اس میں ڈال دیا جائے۔ اور شہد کے ساتھ مندرجہ ذیل دوائیں خوب باریک کوٹ چھان کر باریک کپڑے کی تھیلی میں محفوظ کر کے اسی عرق میں ڈال دینی چاہئیں:۔ زنجبیل ۳ ماشہ، قرنفل ۱ ماشہ، دارچینی ۱ ماشہ، زعفران ۳ ماشہ، سنبل الطیب ۱ ماشہ، تخم کاسنی ۱ ماشہ، مصطگی ۱ ماشہ، اس کے بعد لکڑی سے ناپ کر پھر نشان لگایا جائے، اور کوئلہ کی آنچ پر اتنی دیر اور پکایا جائے کہ شہد کے برابر پانی اور جل جائے۔ تھیلی کو کف گیر وغیرہ سے برابر دباتے رہنا چاہیئے تاکہ ادویہ کی قوت شراب میں آتی جائے اس کے بعد پتیلا اتار کر ٹھنڈا کر کے کسی چینی یا شیشے کے برتن میں بھر کر تین مہینے تک اسے ایک حالت میں رہنے دینا چاہیئے۔ تاکہ ادویہ باہم خوب مل جائیں یہی وہ شراب ہے جس کا استعمال جائز ہے۔

ترکیب استعمال:۔ کھانا کھانے کے بعد اس شراب میں سے آدھی چھٹانک لے کر چھٹانک بھر آب خالص میں ملا کر پی لیں۔ (حکیم سید نظیر الحسن سندیلوی)

(۱۳۲) **فوطہ کی بڑھوتری**:۔ (الف) فوطہ کا ورم مختلف اسباب سے ہوتا ہے۔ غالب گمان یہ ہے کہ آپ کے فوطے میں پانی اتر آیا ہے۔ کسی معالج کو دکھا کر نکل وا دیجئے۔ مستقل علاج مطلوب ہو تو آپریشن کرا لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جواب نمبر ۱۲۰ پر عمل کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) قلمی شورہ کا تازہ بھنگ کے نغدہ میں کشتہ کریں۔ اور ایک ایک رتی صبح و شام کھائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) ایلوا روغن بادام میں کھرل کر کے ضماد کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۳۳) نزلہ زکام کے لئے انجکشن لگوا لیجئے تو روز روز کی یہ مصیبت دور ہو جائے گی۔ "کارڈیازول" ایک نہایت مفید دوا ہے۔ چند روز استعمال کرنے سے یہ شکایت دور ہو جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) جواب نمبر ۱۱۵ پر عمل کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی) و (حکیم ہمایوں)

(ج) جون پر اکش اودیہ استعمال کریں۔ از حد مفید ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) مندرجہ ذیل دواؤں کا جوشاندہ صبح اور شام دونوں وقت استعمال کریں:۔ گل بنفشہ ۶ ماشہ، عناب ۵ عدد، اصل السوس مقشر ۳ ماشہ، ریشہ خطمی ۶ ماشہ، گاؤزباں ۶ ماشہ، تخم خطمی، تخم خبازی، پرسیاؤشاں ہر ایک ۴ ماشہ، تخم کتاں ۶ ماشہ، منقی ۳ عدد، سب دواؤں کو آدھ سیر پانی میں جوش دے کر چھان کریں اور شربت عناب و شربت بنفشہ ہر ایک دو تولہ ملا کر پی لیا کریں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۳۴) **پرانا دردسر**:۔ (الف) آپ نے یہ نہ لکھا کہ مریضہ حاملہ ہیں یا نہیں۔ بہر حال آپ چند روز تک انہیں یہ دوا پلایئے:۔ لائکر آرس ایٹ آرسینائی برومائڈ ۵ منم، پانی ایک اونس، یہ ایک خوراک ہوئی ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ کھانے کے بعد استعمال کرایئے۔ ہمیشہ دس روز کے استعمال کے بعد چار روز کے لئے استعمال ترک کر دیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) اطریفل کشنیز مفرحات والا ایک تولہ صبح و شام دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) رات کو مربہ ہلیلہ ایک عدد گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔ دودھ میں روغن بادام ۶ ماشہ ملالیں۔ اور صبح کو ایک عدد مربہ آملہ ہمراہ عرق گاؤزباں ۱۰ تولہ استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)۔ (د) مقامی طبیب کے مشورہ سے علاج کرائیں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(ھ) سوتے وقت روزانہ گرم پانی کے ساتھ اطریفل اسطوخودوس ایک تولہ کھلائیں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۳۵) **لونگ پاتھ بوٹی**:۔ کوئی جواب نہیں آیا۔ (مینجر)

(۱۳۶) **دیدان**:۔ (الف) مبرز میں دو تین قطرے تارپین کے تیل کے دو تین روز متواتر ٹپکایا کریں۔ سب چنونے ہلاک ہو جائیں گے۔ کوشش کیجئے کہ قبض نہ رہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ڈیکامالی۔ بقدر ایک ماشہ لے کر دہی کی بالائی میں رکھ کر علی الصباح نگل وا دیں۔ پانچ چھ دن کے استعمال سے تمام عمر کے لئے شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)۔ (ج) ایک بوٹی ہے جس کو توڑنے سے کڑوا دانے کچھ نکلے، دیدان اور چنونے رفع ہو جاتے ہیں۔ اس وقت نام یاد نہیں۔ اگلے مہینے مجربات کے تحت نام معلوم کر کے یہ نسخہ لکھ دیا جائے گا۔ منتظر رہیں۔ (حکیم ہمایوں)

(بقیہ صفحہ ۴۸ پر)

سوالات

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں۔
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں، زیادہ سطور کے لئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں۔
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) رسالہ کے خریداروں کو بھی سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے، ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے، دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہوں گے جن کے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ استعمال کئے گئے ہوں۔

منیجر "ہمدرد صحت"

---

(۱۳۹) میں ایک ڈاکٹر ہوں مگر فنی تعصب سے خالی۔ میں اپنے مطب میں یونانی نسخے بکثرت برتا کرتا ہوں۔ اور مجھے یہ کہتے ہوئے ذرہ برابر باک نہیں ہے کہ میں نے یونانی کے اکثر نسخے تیر بہدف اور امراض کو بیخ و بُن سے اُکھاڑ دینے کے لئے اکسیر صفت پائے ہیں۔ مگر حیران ہوں کہ امساک اور فوری نعوذ کے لئے یونانی کے جتنے نسخوں کا میں نے اب تک تجربہ کیا ہے کسی ایک کو بھی مفید نہیں پایا۔ البتہ یہ ضرور ہوا کہ ایسے نسخوں کی مداومت سے مطلوبہ مقاصد بخوبی حاصل ہو گئے۔ میں نے علاج الامراض کی حب عنبر کا بھی بہت سے مریضوں کو استعمال کرایا لیکن فوری طور پر کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ اور طبی رسالوں کے بہت سے منعظات میرے تجربے میں رہے۔ مگر سب کا یہی حشر ہوا۔

اس لئے میں آج اطبائے عصر کی خدمت میں ملتمس ہوں۔ کہ اگر واقعی کوئی ایسا سریع التاثیر نسخہ ان اغراض کے لئے نہیں ہے اور اس قسم کے تمام دعاوی محض دل خوش کرنے کے لئے ہیں تو بذریعہ ہمدرد صحت اعلان فرما دیں۔ کہ اس خیال میں پیسہ برباد کرنا اور محنتیں برداشت کرنا محض لاحاصل اور بے کار ہے۔ اور اگر میرا یہ خیال میری لاعلمی کا نتیجہ ہے۔ تو ایسے مجرب نسخے ہمدرد صحت میں شائع فرما کر خدمت فن انجام دیں۔ (ایک ڈاکٹر)

(۱۴۰) میرے منہ سے بدبو آتی ہے۔ کبھی شراب کی سی بُو ہوتی ہے۔ کبھی پاخانہ کی سی۔ کبھی کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ احتلام کی بھی شکایت ہے۔ اگر احتلام روک آلہ لگایا جائے تو اس سے کوئی نقصان تو نہیں پہنچیگا (ایک خریدار)

(۱۴۱) کوئی حکیم یا ڈاکٹر صاحب کوئی ایسی ترکیب بتائیں جس سے ارنڈی کے تیل کی بُو رفع ہو جائے، اور وہ پتلا سفید اور ذائقہ دار بھی ہو جائے لیکن یہ خیال رہے کہ اس روغن میں جمال گوٹہ کا جزو شامل نہ ہو۔ (خریدار نمبر ۸۹۰۸)

(۱۴۲) ۲۲ سالہ مریض ڈو ڈھائی سال تک بخار اور ریاح وغیرہ کی شکایتوں میں مبتلا رہا۔ تن درست ہونے کے بعد اس کے دونوں کان بند ہو گئے۔ اب بہت کم سنتا ہے مٹاپا بھی چڑھ رہا ہے۔ (خریدار نمبر ۳۹۹۵)

(۱۴۳) مریض کی عمر ۱۹ سال ہے۔ سات برس سے کثرت پیشاب و شدت پیاس کی سخت شکایت ہے۔ پیشاب کے کیمیادی تجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ محض پانی نکلتا ہے پچوٹری وتھائرائیڈ کے انجکشن اور گولیوں سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ہر قسم کے طبی، ویدک اور ڈاکٹری علاج کرائے مگر بے سود۔ پانی کا علاج بھی بے کار ثابت ہوا۔ اطبائے کرام نسخہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۱۲۰)

(۱۴۴) مجھ کو جریان کا ایک ایسا نسخہ چاہیئے جو ہر قسم کے جریان کے لئے مفید ہو۔ (خریدار نمبر ۷۹۰۸)

(۱۴۵) ایک تیرہ سالہ بچے کے مثانہ سے ڈاکٹر نے آپریشن کر کے اس وقت پتھری نکالی تھی، جب اس کی عمر ۴ سال کی تھی۔ اُس وقت سے اب تک وہ عادتاً رات کو دو تین دفعہ پیشاب کر دیتا ہے۔ مقامی طبیبوں سے علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ (خریدار نمبر ۸۳۰۴)

(۱۴۶) میرے جسم پر کئی جگہ ایک آدھ انچ کے سفید داغ نظر آتے ہیں۔ یہ داغ دائیں ہاتھ کی کلائی سے شروع ہوئے تھے، اب اس جگہ کوئی داغ تو نہیں ہے صرف ذرا سا اُبھار ہے۔ جگہ سن ہے، دوسری جگہ پر جو داغ ہیں وہ صرف سفیدی مائل ہیں۔ مگر سن نہیں ہیں۔ ڈاکٹر اسے سن بہری تشخیص کر کے انجکشن تجویز کرتے ہیں۔

(خریدار نمبر ۶۳۷۳)

(۱۴۷) ایک مریض پر اٹھا■ سال کی عمر میں فالج گرا۔ اس سے پہلے مریض اچھا خاصا مرد تھا۔ لیکن مرض کے حملہ کے بعد قوت قطعی جاتی رہی۔ فالج گرنے سے پہلے مریض کو سخت قسم کا جریان تھا۔ ہر قسم کے علاج ہو چکے۔ سنکھیا اور اسی قسم کی دوسری چیزیں بھی استعمال ہو چکیں۔ لیکن نتیجہ صفر ہے۔ قبض کی دائمی شکایت ہے کبھی کبھی پاخانہ سے پہلے مادہ نکلتا ہے۔ اطبائے کرام سے مستدعی ہوں کہ وہ اس مریض کے حالات پر خاص توجہ دیں۔ مریض شادی شدہ ہے۔ عمر ۲۶ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۷۵۷۰)

(۱۴۸) میری عمر ۴۰ سال سے کچھ زیادہ ہے جسمانی کمزوری بہت زیادہ ہے۔ نسیان کی شکایت ہے۔ کھانا کھانے کے وقت ہر موسم میں پسینہ بہت زیادہ آتا ہے

کھانے کے بعد پسینہ تو رک جاتا ہے، لیکن منہ اندر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اندر زخم ہوگئے ہیں۔ (خریدار نمبر ۲۰۳۲)

(۱۴۹) خضاب کا ایک ایسا نسخہ مطلوب ہے جو تیل کی شکل میں ہو۔ اور جس کو ہاتھوں پر مل کر بالوں پر لگانے سے سفید بال مثل قدرتی بالوں کے سیاہ ہوجائیں۔ اور ہاتھوں پر بھی سیاہی نہ لگے۔ اگر کسی صاحب کے پاس روغن مذکور تیار شدہ موجود ہو تو خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ مگر خدا کے واسطے دھوکا نہ دیں۔ (ایک خریدار)

(۱۵۰) میری عمر تقریباً ۴۸ سال ہے۔ ثقل سماعت بچپن سے ہے۔ مگر اب ایک سال سے بہت زیادہ ہوگیا ہے۔ دونوں کان بجتے رہتے ہیں۔ کوئی صاحب مجرب ادویہ تحریر فرمائیں۔ کیا اس کے لئے کوئی آلہ بھی ایجاد کیا گیا ہے؟ (خریدار نمبر ۲۷۷۷)

(۱۵۱) بواسیری بوٹی کے دوسرے نام کیا ہیں؟ اور بوٹی سوم کلپا لتا کہاں سے اور کس نرخ سے مل سکتی ہے؟ (خریدار نمبر ۵۲۸۷)

(۱۵۲) ملازمت کی وجہ سے لکھنے پڑھنے کا زیادہ کام ہے۔ لیکن میرا ہاتھ تحریر میں بہت سُست ہے۔ رعشہ والوں کی طرح چلتا ہے کوئی مجرب نسخہ لکھیئے۔ (خریدار نمبر ۶۸۱۸)

(۱۵۳) میری عمر ۲۲ سال ہے میرا ڈیل ۵ فٹ ½۲ انچ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ ۵ فیٹ ۱۶ انچ ہوجائے۔ اگر طب میں ڈیل بڑھانے کی کوئی ترکیب ہو تو آگاہ فرمائیں (ایک خریدار)

(۱۵۴) سنکھیا کا تیل بنانے کا مجرب نسخہ درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۵۷ ۸۲)

(۱۵۵) حلِ طلبِ معمّہ :۔ "خالق المخلوق یک تولہ اگر مدبر بود بہ باشد۔ وبیخ شمالی سہ ماشہ والاصل الماکول یک ماشہ ہمہ را در روسا زند۔ ہر چند کہ کہنہ گردد بہ شود۔ نیز مہرہ باجمال را بمہر تمام مالالحیات رسانیدہ محبوب سازند" اس نسخہ کا حل مطلوب ہے۔ (خریدار نمبر ۶۰۸۲)

(۱۵۶) ریلوے ملازم ہوں۔ اکثر کئی کئی روز متواتر گاڑی میں سفر کرنا ہوتا ہے۔ فرصت کے وقت اگر گاڑی میں سونا چاہوں تو کھٹ کھٹ کی وجہ سے نیند نہیں آتی، خواہ کتنے ہی دن کا جاگا ہوا ہوں۔ متواتر کئی کئی روز جاگنے کے باعث صحت پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ نسخہ خواب آور درکار ہے۔ جس کے کھا لینے سے بخوبی نیند آجائے اور گاڑی کی کھٹ کھٹ محسوس نہ ہو۔ (خریدار نمبر ۶۶۲۹)

(۱۵۷) میری عمر ۳۱ سال ہے کثرتِ جماع سے ریڑھ کی ہڈی کمزور ہوگئی ہے خفیف سا درد ہوتا ہے اوپر گردن سے ۶ انچ نیچے تک درد ہوتا ہے ساتھ ہی سامنے سینہ کے بیچ میں بعض اوقات چبھن ہوتی ہے۔ دماغ اور دل بہت کمزور ہوگئے ہیں۔ اور کمر کے بیچ میں بھی درد ہوتا ہے۔ (خریدار نمبر ۶۷۸۸)

(۱۵۸) بھیم سینی کافور کا نسخہ (جو لکشمی ولاس رس میں ڈالا جاتا ہے) مطلوب ہے؟ وید صاحبان خاص طور پر دھیان دیں۔ (خریدار نمبر ۸۴۲۰)

(۱۵۹) ایک غیر شادی شدہ مریضہ (عمر ۱۷ سال) کے کبھی کبھی تمام جسم پر اور اکثر چہرے پر ورم آجاتا ہے۔ قبض اور زکام کی بھی شکایت ہے۔ اطباء کرام توجہ فرمائیں۔ (ایک خریدار)

(۱۶۰) میرے والد بہت مدت سے پیٹ اور کمر کے درد میں مبتلا ہیں۔ کھڑے ہونے سے عاجز ہیں۔ اگر بدقت کبھی کبھی کھڑے بھی ہوجائیں تو پھر سیدھا ہونا مشکل ہوجاتا ہے۔ رات کو سوتے میں اگر ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدلیں تو درد کی تکلیف سے آنکھ کھل جاتی ہے۔ نیند کم آتی ہے۔ ہاضمہ کی حالت بھی اچھی نہیں۔ عمر ۵۰ سال کے قریب ہے۔ (خریدار نمبر ۵ ۸۲۵)

(۱۶۱) میری لڑکی (عمر ۶ سال) ۶ مہینے کی عمر سے کان بہتے ہیں۔ ڈاکٹری و یونانی بہت علاج کرایا۔ کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ ایک سول سرجن صاحب کی رائے سے گولوزل میگ نیز کے انجکشن لگوائے۔ لیکن بے سود۔ کوئی مجرب نسخہ مرحمت فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۷ ۸۴۹)

(۱۶۲) مریضہ کی عمر ۳۰، ۳۲ برس ہے۔ دو لڑکیاں پیدا ہوئیں جو تیسرے برس کی عمر میں انتقال کر گئیں۔ تیسرے حمل میں لڑکا پیدا ہوا تو مریضہ کو پرسوت کی بیماری ہوگئی۔ دوا سے صحت ہوئی۔ لیکن ہاتھوں اور پیروں میں کچھ جلن رہا کرتی تھی۔ بعد میں پھر لڑکی پیدا ہوئی تو وہی حالت رہی۔ اب پھر لڑکی پیدا ہوئی ہے ہاتھوں پیروں اور پیٹ میں جلن زیادہ ہے۔ تھوڑی حرارت ہوجاتی ہے۔ (خریدار نمبر ۴۵۲۰)

(۱۶۳) میرا لڑکا (عمر ۱۵ سال) بچپن میں ام الصبیان میں مبتلا تھا۔ ڈاکٹری علاج رہا۔ لیکن پوری شفا نہیں ہوئی۔ اب اس کو دائمی قبض، ورم جگر اور تلی کی شکایت ہے۔ گلیسرین وغیرہ کے کمسچر کے بغیر اجابت نہیں ہوتی۔ چہرہ اور آنکھوں پر بھی ورم رہتا ہے۔ (خریدار نمبر ۵۵۲۰)

بقیہ مضمون صفحہ ۴۶ سے آگے (د) کچلہ مدبّر، برگ نیم، زیرہ سیاہ، ایلوا، تین قسم کی اجوائن، سونٹھ، فلفل دراز، باؤبڑنگ یہ سب چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں اور گھی کوار کے لعاب میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور دو گولیاں تازہ پانی کے ساتھ دیں (ڈاکٹر بشیر الدین)

(۱۳۷) **تلووں کی سختی**:۔ (الف) لڑکی کو مصفی خون دوائیں، فائدہ نہ پہونچائیں گی ایسی دوائیں دیجئے جن سے خون زیادہ پیدا ہو۔ فولاد کا شربت اس مقصد کے لئے بہت مفید ہوگا۔ اس کے علاوہ موسم سرما کے شروع ہوتے ہی نہایت پابندی کے ساتھ بچّی کے پیروں میں ویسلین مل کر گرم موزے پہنا دیا کیجئے، اور اس بات کا برابر خیال رکھیئے کہ اس کے پیر کبھی ٹھنڈے نہ رہنے پائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) ویسلین سادہ ۱۰ تولہ میں رال سفید ایک تولہ ملا کر لگائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۱۳۸) **پیشاب کی سفیدی**:۔ (الف) آپ کو آتشک ہوچکی ہے لیکن جہاں تک میرا خیال ہے آتشک سے آپ کے یا آپ کے بچّے کے مرض کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ اپنے اور بچے کے پیشاب کا کیمیاوی اور خوردبینی امتحان کرائیے اور بہتر ہو کہ کسی ہوشیار ڈاکٹر سے اپنے اور بچے کے سینے وغیرہ کا بھی امتحان کرائیے کبھی کبھی یہ علامت دق کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ اس لئے احتیاط ضروری ہے اگر آپ دونوں کی جسمانی صحت کمزور ہے تو دوا اور غذا کے ذریعہ سے جلد سے جلد اسے ترقی دیجئے۔ ایسٹنس سیرپ ایک بہت سستی اور اچھی دوا ہے، بچے کو دس دس بوندیں تین مرتبہ دن میں اور خود ایک ایک چائے کا چمچہ بھر تین مرتبہ دن میں استعمال کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) معدہ کی خرابی ہے۔ پیشاب میں غذائے خام آتی ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

دشمن جان امراض کی فہرست
کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟
ذیابیطس
ہیضہ وغیرہ
کمزوری اعضاء ہضم بوجہ امراض مخصوصہ
بچوں کی بیماریاں
کمزوری عضو
اسقاط حمل
ضعف قلب
آنکھوں کی بیماریاں
کمزوری دماغ
امراض معدہ و جگر
سرعت انزال
سوزاک
جنون
جریان
ضعف باہ
طاعون
خرابی ایام
ناسور
کنٹھ مالا
بالوں کی بیماریاں
سیلان الرحم
پائیوریا
نامردی
گٹھیا
امراض خون
نزلہ
تلی
پیچش
بے لذتی
آتشک
دق و سل
دمہ
احتلام
اگر ایسا ہے
تو آئندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کر لیجیے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں۔ ماہرین فن، اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ نواب صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں انشاءاللہ آپ بھی اسی خادم ملک و فن دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہونگے خادم مینجر ہمدرد دواخانہ دہلی۔

QURS-I-JIRYAN
قرص جریان
جریان جیسے تباہ کن مرض کیلئے قرص جریان ایک نعمت ہیں جریان کا سبب خواہ کچھ ہو ہر صورت میں اپنا معجزنما اثر دکھاتے ہیں۔ اعضائے تناسل کی بڑہی ہوئی حس کو اعتدال پر لاکر صحیح حالت میں لاتے ہیں۔ اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی کثرت احتلام کو روک دیتی ہیں۔ قیمت فی شیشی جس میں ۲۰ یوم کے استعمال کی دوا ہے صرف دو روپے (عہ) پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔
تار کا پتہ "ہمدرد دہلی"
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی + ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

حبِ طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہ تعالےٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے،

ترکیب استعمال، بحالت مرض دو دو صبح۔ دوپہر شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں،

بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

قیمت فی درجن چھ ۶ آنے +

روغن ناصور

دنیا میں ناصور کیلئے بہترین دوا ہے، ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ بنیظا اور مجرب ہے +

ترکیب استعمال، ناصور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کرکے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی میں یہ لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں، قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ)

نوٹ: شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے +

معجون اوجاع

یہ معجون ہر قسم کے ریاحی درد کے لئے اکسیر صفت ہے۔ خصوصاً گٹھیا۔ نقرس کے پرانے سے پرانے اس سے حیرت انگیز طور پر صحتیاب ہو چکے ہیں۔ اس معجون کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ غلیظ مواد کو اجابت کی راہ خارج کرتی ہے، قبض کشا بھی ہے +

قیمت فی تولہ صرف دو آنے (۲ر)

جوہری

امراض سوداوی مثلاً آتشک وگٹھیا وغیرہ کیلئے ایک کامیاب و نفیس دوا ہے آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کیلئے نہایت مفید ہے۔ رعشہ، فالج، وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہے +

ترکیب استعمال۔ یہ دوا کیپ شول میں محفوظ ہے اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے، فی خوراک ار

روغن بے نظیر (رجسٹرڈ)

یہ تیل بالوں کی سیاہی اور درازی چمک کا بہترین محافظ ہے اور اسکے علاوہ اکثر دماغی امراض کو مفید ثابت ہوا ہے۔ دردسر، دماغ کی کمزوری دُور کرنے میں نہایت پر تاثیر ہے۔ نیز اسکی اعلیٰ درجہ کی طاقت دماغ تک ہی محدود نہیں بلکہ اسکی حکمی تاثیر بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرنے اور گرنے سے محفوظ رکھتے ہیں، نہایت مؤثر ثابت ہوئی ہے مثل اور خوشبودار روغنوں کے اسکا استعمال رکھا جائے تو انشاءاللہ تعالیٰ تمام دماغی امراض سے محفوظ رہیں گے +

قیمت فی شیشی صرف بارہ آنے (۱۲؍)

زلہ زکام و کمزوری دماغ کی بنظیر دوا

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہو کہ طالب علم وکیل منصف اور دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام نزلہ و کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اور عام اشخاص بے احتیاطی کیوجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں ان حضرات کے لئے یہ عجیب و غریب بنظیر دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھکر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا ہے، کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے طرفہ یہ ہے کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعف اعصاب کو مفید ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپکو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں مل سکیگی اسکی قدر آپ اس کے استعمال کے بعد ہی کر سکتے ہیں (ترکیب استعمال) ۶ ماشہ یہ خمیرہ صبح یا شب کے سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش ثقیل اور زیادہ سرد اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے، قیمت ۴ تولہ رکھی گئی ہے جو اسکے بیش بہا فوائد کے اعتبار سے بہت کم ہے +

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

اکسیر سعال (رجسٹرڈ)

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی اور سلامتی پر دارومدار ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہے تو وہ صحت کیلئے نہایت مضر ہوتا ہے آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" اس شکایت کا کامیاب علاج ہیں اور چند روز کے استعمال سے مرض میں حیرت انگیز طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے اور تکلیف دہ مرض رفع ہو جاتا ہے اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہے اسکو قوت سے بدل دیتی ہے +

ترکیب استعمال ایک قرص شہد یا مکھن میں ملا کر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے +

قیمت فی شیشی (۴۰) خوراک ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

دولابی

ذیابیطس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لئے ایک کامیاب دوا تیار ہو گئی ہے اس دوا کو تیار کرنیکا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہے،

اور اسکا نام

دولابی

ہے ذیابیطس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی" اکسیر صفت ہے۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابیطس کی وجہ سے جو عوارض گردہ، جگر، سینہ وغیرہ میں واقع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا انکی اصلاح کرتی ہے +

قیمت فی شیشی چوبیس خوراک (سے)

تین روپے +

مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے!

TILA-I-AZAM
طلاء اعظم
طلاء اعظم رجسٹرڈ
لڑکپن کی غلط کاریوں اور جوانی کی بے احتیاطیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ اُجڑی ہوئی مُردہ رگوں میں خون پہنچا کر نہایت قوت بخشتا ہے۔ عضو مخصوص کی تمام خرابیاں مثلاً کمزوری۔ لاغری۔ کجی کوتاہی وغیرہ وغیرہ دُور کرتا ہے۔ یہ سریع الاثر طِلاء اپنے فوائد کے لحاظ سے بے نظیر چیز ہے
جدید سائنٹیفک اصولوں پر سخت محنت سے بڑی مدت میں تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی صرف تین روپے
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

KHAMERA NUZLI
JAWAHARWALA
خمیرہ نزلی جواہر والا
تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم۔ وکیل۔ مُصنف۔ اور دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام۔ نزلہ۔ کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کی وجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں۔ ان حضرات کیلئے یہ عجیب و غریب دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھکر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے۔ ضعف اعصاب کو مفید ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مُہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپکو دُنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں ملیگی
طالب علم
وکیل
مصنف
ملنے کا پتہ: ہمدرد دواخانہ یونانی (دہلی)

मुफ़र्रह मुश्की
"MUFARRAH MUSHKIN."
مفرح مشکین
یعنی
مشک، عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مرکب
دماغی کام کرنیوالوں کیلئے عجیب چیز ہے۔ معدہ میں پہنچتے ہی دماغ اور تمام اعصاب پر اثر کرنے لگتی ہے۔ دوران خون کو درست اور غذا کی خواہش کو تیز کر دیتی ہے۔ تمام دن کا تھکا ہوا دماغ اس کے اثر سے از سر نو تازہ و توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۳۲ خوراک) ایکروپیہ آٹھ آنے
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

گزشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد

۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے

پیچ (رجسٹرڈ)
پیچش اور دستوں کے لئے مؤثر اور بے ضرر دوا کی عام ضرورت کو پیچ کی
ایجاد نے پورا کر دیا ہے۔ اس دوا کی ایک دو خوراک ہی پیچش کی تمام
تکلیفوں سے نجات دیتی ہے۔ دستوں کا سبب خواہ کچھ ہی ہو، ہر
موقع پر یہ دوا اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ معدہ اور آنتوں کو قوت
دینے والے اجزا بھی اس میں شامل ہیں۔ ہر گھر میں اس کا احتیاطاً ہونا
ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ۴۴ خوراک ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)
ہمدرد دواخانہ دہلی

دِقّ اور سِل کے مریضوں کو مژدۂ صحت
آج کل ہندوستان میں دقّ اور سل جیسی خطرناک بیماریاں کثرت سے
پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہو جاتی ہیں۔ سینکڑوں خوش و خرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتم کدہ بنے ہوئے ہیں۔ اطبائے کرام جن کا فرض ہے کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجے کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کر کے پیامِ صحت پہنچائیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ان کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں۔ ھمدرد دواخانہ میں جو خدمتِ خلق و فن میں امتیازِ خصوصی رکھتا ہے اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے دنیا میں طبِ یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظّم دواخانہ ہے۔ اس مرض کے متعلق ایک عرصے سے تجربات کیے جا رہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمدللہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ
اب ہم اس قابل ہو گئے کہ دِق، سِل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مژدۂ صحت سنائیں تاکہ وہ ان جان لیوا امراض کے چنگل سے رہائی حاصل کر سکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں تو
ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ دو لاثانی و صحت بخش مجرّبات خصوصی
یعنی
قرص سحر رجسٹرڈ اور ماء الحیات
استعمال کیجئے!
اور قدرتِ خدا کا تماشہ دیکھئے پچھتر فی صدی ایسے مریض جن کا مرض تیسرے درجے تک پہنچ گیا تھا۔ جراثیمِ مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ محض پوست و استخواں کا ایک مجموعہ تھے۔ ان دو عجیب و غریب دواؤں کے استعمال سے تندرست و توانا ہو گئے ہیں۔ جراثیمِ مرض کا قلع قمع ہو گیا۔ مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کر رہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے عیال کے لیے سرمایۂ عیش و مسرت ہو گئے۔ ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن انتہائی درجات میں بھی چالیس روز میں صحتِ کلی حاصل ہو جاتی ہے۔
ترکیبِ استعمال و ہدایات بالکل آسان و سادہ ہیں۔ صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے ماء الحیات ۵ تولہ پی لیجئے اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجئے۔ فواکہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجئے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو، ساگودانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہے۔
قرص سحر (رجسٹرڈ) قیمت فی قرص دو آنے ماء الحیات (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف دو روپے
نوٹ:- ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ ۵۵ دستور العمل ۔۔ کو ملاحظہ فرما لیجئے۔ تاکہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہو جائے زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہے۔ ریلوے پارسل کے لیے چہارم قیمت پیشگی بھیجنی چاہیئے۔

پھیپھڑوں کی امراض کے لیے ایک بہترین مقوی دوا

صدوری (رجسٹرڈ)

دق اور سل میں پھیپھڑے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں کسی دوا سے ان کو تقویت پہنچانا ہمیشہ نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لئے ہمدرد دواخانہ کی "صدوری" دنیا میں بہترین دوا کہی جا سکتی ہے۔ بے شمار تجربات کے بعد ایک عرصے میں اس کو بنایا گیا ہے۔ اس کے استعمال سے خطرناک علامات فوراً رفع ہو جاتی ہیں درجہ حرارت بھی کمی پر آ جاتا ہے اور مریض بہت ہی جلد اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ حاصل کر لیتا ہے۔ عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعصاب کے لیئے بہترین دوا ہے۔ ایسے مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی ہوں اور پھیپھڑے کمزور ہوں ان کے لیے اس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ بچوں کے مرض کساح جس میں ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ یہ شربت اپنے اثرات دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

امراض رحم کے لیے ایک عجیب [illegible]

مستودین (رجسٹرڈ)

عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کے لیئے نہایت ضروری ہے لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرے میں رہتی ہے۔ جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام کی بے قاعدگی یا ان کا درد کے ساتھ آنا اور خون کی کمی و زیادتی۔ اختناق الرحم (ہسٹریا)، باؤ گولہ اور رطوبت کا غیر معمولی اخراج ہیں۔ ان سب بیماریوں کے لیے **مستودین** واقعی اکسیر ہے۔ اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں رفع ہی نہیں ہو جاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ رحم کو قوی کر کے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہو جاتی ہے۔ استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف (عہ)

سعالین (رجسٹرڈ)

حلق اور سینہ کی تمام بیماریوں کے لیے یہ عجیب و غریب دوا ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ کھانسی کو خواہ وہ بلغمی ہو یا خشک فوراً کم کرتی ہے بلغم اور دوسرے مرض پیدا کرنے والے مواد، پھیپھڑوں کو اور سینہ کی تمام ساختوں کو پاک و صاف کرتی ہے، اور ان کو قوت پہنچاتی ہے۔ پھیپھڑوں سے خون آنے کی ابتدائی حالت میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ دمہ، نمونیا، ذات الجنب وغیرہ امراض میں حیرت انگیز فوائد دکھاتی ہے ان کے علاوہ گلے کی خراش فوراً رفع ہو جاتی ہے بیٹھی ہوئی آواز جلد کشادہ ہو جاتی ہے نزلہ زکام کی شکایت فوراً نمایاں طور پر کم ہو جاتی ہے۔

"سعالین" کے فوائد سے بوڑھے۔ بچے۔ جوان، مرد اور عورت سب ہی یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے (۸/)

اوجاعی (رجسٹرڈ)

وجع المفاصل، عرق النسا، نقرس اور تمام عصبی دردوں کے لیئے ہمدرد دواخانہ دہلی کی اوجاعی ایک خاص دوا ہے جو بے شمار تجربات کے بعد بنائی گئی ہے اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں اس کی ترکیب کیمیاوی اصول پر کی گئی ہے، مذکورہ امراض میں جو جو نقائص جگر، گردہ وغیرہ میں پیدا ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی بھی اصلاح کرتی ہے پیشاب میں ایک خاص مادہ کی زیادتی جس کو انگریزی میں یورک ایسڈ کہتے ہیں کم کرتی ہے۔

غرضے کہ ان تمام امراض کے لیے یقیناً یہ ایک اکسیری دوا ہے۔ مرد۔ عورت ہر عمر میں اس کو بے خطر استعمال کر سکتے ہیں۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لیے کافی ہے ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ۸)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

طلاء مقوی خاص رجسٹرڈ

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطلب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جا رہا ہی۔ لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشٹائناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلا کے اجزا اور اسکی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نسخہ سامنے آیا علم طب سے واقفیت رکھنے والے اصحاب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غدودی علاج بھی رہا ہی اسکے علاوہ عضو کی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہی۔

یہ طلاء قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہی خصوصاً جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضائے تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہی پھر انکی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلاء مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینہ سے آزمایا جا رہا ہی اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو اصحاب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اغلام اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلا سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت فی شیشی آٹھ روپے۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوف عجیب رجسٹرڈ

جریان۔ احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصہ سے ایک ایسے کامیاب و موثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ الحمدللہ آج دو سال تک بے شمار تجربات کے بعد ہم سفوف عجیب کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہی کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا انکی کوئی اور صورت ہو ان میں بہرحال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہی اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہی۔ اب یہ سفوف جریان، احتلام، سرعت انزال و رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلاظت پیدا ہو جاتا ہی سفوف عجیب اس سے مبرا ہی۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہی کہ کم استطاعت مریض اس دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں اندازہ لگایا گیا ہی کہ دو سال کے عرصے میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہی یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہی۔ قیمت فی ڈبیہ ۲۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے۔

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مسّوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے۔ مسّوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہی اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہی مسّوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہی اور کچھ عرصہ کے استعمال سے مسّے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہی۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہی۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

معجون حمل عنبری علویخانی

خواص۔ جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو ان کے لیے بہت مفید ہی تیسرے مہینے حمل کے اس سے اس کا استعمال شروع کیا جائے، پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہو گا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہی۔ عمدہ چیز ہی۔ ترکیب استعمال، ۵ ماشہ یہ معجون، عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ قیمت فی سیر چالیس روپے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ناشر صاحب عبداللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھپایا اور حکیم محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت دہلی سے شائع کیا

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI

OUR TUBERCULOSIS NUMBER

This special issue contains matter of interest not only to members of the medical profession but to all who are interested in combating this dreadful disease and those whose families have been the victims of its ravages. Doctors, Hakims and Vaids will find in it valuable informations regarding the latest methods of diagnosis and treatment, and it contains articles from distinguished medical men of several foreign countries throwing light on the extent of the disease in their country and the measures undertaken to safeguard their people from the attacks of this insidious and ruthless enemy. To the general public our Tuberculosis Number will serve the purpose of an encyclopædia, telling them all they should know to keep themselves immune and to ensure timely and intelligent treatment for those unfortunates who happen to contract the disease. We consider this moment specially opportune for our Tuberculosis Number because of the nationwide effort now being made under the inspiration and guidance of Her Excellency Lady Linlithgow to fight the disease in this country, and hope that our service to this great cause will be welcomed and appreciated.

As in all our previous special issues, we have combined scientific with literary interest, and set an example of how the two may be combined for common benefit. Our readers may therefore expect a wide variety of reading material attractive in itself and grouped round a central theme.

Over 350 pages.

PRICE

Special Edition As. 12 : Ordinary Edition As. 8

Postage One Anna.

EDITOR: HAKIM H. ABDUL HAMEED

Subscription YEARLY ONE RUPEE.

HAMDARD MANZIL, DELHI.

SINGLE COPY TWO ANNAS.

Printed at the Latifi Press, Delhi, and Published by H. H. Mohamed Saeed.

حفظ صحت اور طب
کا ماہوار مصور رسالہ

ہمدرد صحت دہلی
بیادگار
شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید دہلوی
بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

مرتبہ
حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی
مقام اشاعت: ہمدرد منزل لال کنواں دہلی
قیمت سالانہ ایک روپیہ

مارچ ۱۹۳۹ء

جلد ۷ | مارچ سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۹

فہرست مضامین

عکسی تصاویر: (۱) جذام سلی کا اثر چہرہ اور جسم پر - (۲) جذام سلی کا اثر چہرہ اور ہاتھوں پر (۳) جذام خدری - (۴) جذام گرہ دار میں جلد کا خوردبینی منظر - (۵) جذام میں پاؤں کی ہڈیوں کی حالت -

قیمت سالانہ ایک روپیہ — ممالک غیر (برما وغیرہ) سے تین شلنگ — فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

خان صاحب عبد اللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھاپا۔ اور ایچ۔ ایچ محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت دہلی سے شائع کیا

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص

دِق و سل

ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر علم و فن کا ایک ایسا کارنامہ ہے جس کی نظیر مشرقی زبانوں میں مشکل ہی سے ملے گی۔ اس میں دق و سل کے متعلق ایسے ایسے پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں، اور ڈاکٹروں کے لئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے۔ بلکہ یہ اُن لوگوں کے لئے بھی انتہائی کارآمد ثابت ہوگا جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس کا مطالعہ ان کے سامنے ہندوستان کی حالت زار کا صحیح نقشہ پیش کردے گا اور ان کو ممالک غیر سے اپنے ملک کی حالت کا مقابلہ کرنے میں کوئی دشواری نہیں رہے گی۔ ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس نے دنیا بھر کے ماہرین فن کی قلمی خدمات حاصل کی ہیں۔ چنانچہ اس نمبر میں یُورپ، امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ براعظموں کے پندرہ سے زیادہ ماہرین فن نے مضامین لکھے ہیں۔ صرف اسی حقیقت سے آپ کو اس نمبر کے افادہ کا اندازہ ہو جائے گا۔ ہندوستان کے ماہرین میں سے تقریباً سو ماہرین ایسے ہیں جنہوں نے اس اشاعت کے اوراق کو زینت دی ہے۔ ان قلمی معاونوں میں طبیب ادیب، مزاحیہ نویس، اور شاعر غرض سب ہی شامل ہیں۔ یہ نمبر ان اصحاب کو بھی دعوتِ فکر دے گا جو ہر معاملہ کو صرف علمی نقطۂ نظر سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ دق و سل نمبر ادبی ذوق رکھنے والوں کی تسکین بھی پوری طرح کردے گا اور ان کو یہ محسوس کرا دیگا کہ علم و ادب کو آپس میں کس طرح سمویا جا سکتا ہے۔ یہ نمبر ان مریضوں کے لئے چراغ ہدایت کا کام دے گا جو اس وقت اس موذی مرض کی کسی نہ کسی شکل میں مبتلا ہیں۔ یہ اشاعت خاص ان گھرانوں کو ہلاکت کے غار میں گرنے سے بچا سکے گی جن میں دق کی اموات ہو چکی ہوں، اور تیمارداروں کو دق کے بیماروں کی تیمارداری سکھائے گی۔ غرض یہ اشاعت کیا ہے، دق و سل کی ایک ایسی انسائیکلو پیڈیا ہے جس میں اس موضوع پر ہر عنوان سے بحث ملے گی۔ فہرست مضامین ہمارے اس دعوے کی تصدیق کے لئے کافی ہے۔ اگر آپ اس عظیم الشان نمبر کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی اس کا بندوبست کیجئے اس کے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں (۱) یا تو آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ لفافہ میں رکھ کر بھیج دیجئے۔ اس صورت میں نہ صرف یہ دق و سل نمبر آپ کے پاس پہونچ جائے گا۔ بلکہ اگست ۲۸ء سے جون ۲۹ء تک گیارہ مہینے کے رسالے ہر مہینے آپ کے پاس پہونچتے رہیں گے اور آپ کے پاس جون ۱۹۲۹ء ہمدرد صحت کی ایک عظیم الشان جلد موجود ہوگی جس کی ضخامت گیارہ سو صفحات سے کسی طرح کم نہ ہوگی اور آپ حیرت کرینگے کہ ایک روپے میں اتنا علمی اور فنی مواد کس طرح دیا جا سکتا ہے۔ (۲) اور اگر آپ کو صرف دق و سل نمبر مطلوب ہے تو اس کی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ڈاک ایک آنہ) لفافہ میں رکھ کر آج ہی بھیج دیجئے۔ چند روز میں آپ کے سامنے یہ عظیم الشان نمبر موجود ہوگا

قیمت:- اعلیٰ ایڈیشن ۱۲؍ معمولی ۸؍ - قیمت سالانہ مع اشاعت خاص معمولی صرف عہ؍

مینیجر ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

ہمدردِ صحت کا دق وسل نمبر یورپ اور امریکہ کے مشاہیرِ فن کی نظر میں

ڈاکٹر ایچ العطاس معتمد صحت و اجتماع معاونت انقرہ (ترکی)

محترم حکیم صاحب

آپ کا مکتوب مورخہ ۵ جولائی ۱۹۳۸ء اور رسالہ ہمدرد صحت کا خاص نمبر پہنچا جس میں "سل ودق" پر غیر معمولی مقالات اور بیش قیمت معالجات درج ہیں یہ قیمتی رسالہ ہماری وزارت کے کتب خانہ کی زینت رہیگا۔ میں آپ کی عنایتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کامیاب رسالہ پر آپ کو تبریک اور مبارکباد عرض ہے

وزارت صحت و امداد باہمی دستخط ڈاکٹر العطاس

ڈاکٹر سیوری سوونن سکرٹری آف دی فینش نیشنل انٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن، ہلسنکی (فن لینڈ)

ایڈیٹر صاحب رسالہ "ہمدرد صحت" دہلی

"ہمدردِ صحت" کا نہایت دلچسپ "دق وسل نمبر" ملا۔ میں اسکے لئے آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے رسالہ کے اوراق کو اچھی طرح دیکھا لیکن زبان کی غیریت کیوجہ سے بہت کم سمجھ سکا۔ لیکن اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہ اشاعت خاص ایک بڑی سائینٹفک قدر وقیمت کی مالک ہے۔ اور ظاہری اعتبار سے بہت خوبصورت ہے میری طرف سے مبارکباد قبول فرمایئے۔"

سیوری سوونن

سر رابرٹ فلپ ایڈنبرگ یونیورسٹی، اسکاٹ لینڈ

ڈیر سر

مجھے افسوس ہے کہ طبیعت کی ناسازی اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے باعث میں آپکے پانچویں جولائی کے مراسلہ کا جواب دیسکا۔ اسی خط کے بعد ہمدرد صحت کا خاص ٹیوبرکلوسس نمبر بھی پہنچا۔ اب میں مسرت کے ساتھ اس حیرت انگیز اور ضخیم ٹیوبرکلوسس نمبر۔ کیلئے جو آپ نے شائع کیا ہے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور آپ کو اس وسیع جدو جہد پر مبارکباد دیتا ہوں جو کہ آپنے ہندوستان کے باشندوں میں دق کے خلاف جنگ کرنے کیلئے جاری کی ہے اور جسکی بڑی شہادت آپکے رسالہ میں موجود ہے۔ روئے زمین کی دوسری قوموں کی طرح ہندوستان کو بھی اس بڑے مسئلہ کا مقابلہ کرنا ہے میں خلوص کیساتھ یقین کرتا ہوں کہ اس جہاد میں شریک ہوکر جسکو ہر ایکسی لینسی وائسرائن نے شروع کیا ہے۔ آپکو بھی اس خطرناک مرض کی روک تھام میں وہی کامیابی حاصل ہوگی جو دوسری قوموں نے اپنے علم اور استقلال سے حاصل کی ہے

مجھے افسوس ہے کہ سردست میں کوئی دوسرا مضمون آپ کے رسالہ کیلئے نہیں لکھ سکا۔ لیکن ایک دوسرے پیکٹ میں، میں آپکو اپنے مجموعہ مضامین کی ایک جلد بھیج رہا ہوں۔ جو میں نے ٹیوبرکلوسس کے متعلق جمع اور شائع کئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ہندوستان میں جو کوشش کر رہے ہیں اس کے ساتھ میری ہمدردی کی نشانی کے طور پر آپ اسے قبول کرینگے۔

آپ کا مخلص (سر) رابرٹ فلپ

ڈاکٹر جازف ہولوس۔ ایم۔ ڈی۔ نیویارک

ڈیر مسٹر حمید

"میں آپ کے رسالہ "ہمدرد صحت" کے پہنچنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے اتنے بہترین طور پر مرتب کئے ہوئے رسالہ کے دیکھنے کی مسرت بہت کم حاصل ہوئی ہے میں نے نہایت غور کے ساتھ اس کے تمام صفحات دیکھے اور ہر صفحہ کے ساتھ مجھ پر یہ حقیقت زیادہ واضح ہوتی گئی کہ میری تعلیم میں کچھ کمی ہے یعنی میں آپ کی زبان نہیں جانتا۔ اس سے پہلے میں نے یہ کمی کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ لیکن اب میرا دل چاہتا ہے کہ کاش میں اسے میں پڑھ سکتا اور سمجھ سکتا۔ بہرحال انگریزی فہرست مضامین سے مجھے یہ معلوم ہوگیا کہ اس کے اندر کیا چیزیں ہیں۔ اور میں شک کے بغیر یہ کہتا ہوں کہ اس میں آپ نے بہترین مواد جمع کرنے کا انتظام کیا ہے اپنے نام کو ایسے معزز اور قابل احترام ہستیوں کے ساتھ دیکھ کر میں فخر محسوس کرتا ہوں۔

آپ اپنے ملک میں "ٹیوبرکلوسس" کے انسداد کے لئے عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اگر آپ خون کو جراثیم امراض سے محفوظ کر دینے کے خاص طریقہ علاج میں دلچسپی رکھتے ہیں تو میں بڑی خوشی کے ساتھ ہر ممکن طریقہ اپنی خدمات پیش کرتا ہوں۔

مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ لیڈی لن لتھ گو جیسی قابل احترام ہستی نے ہندوستان میں انسداد دق وسل کے کاموں میں کتنی دلچسپی لی ہے۔ دق اور سل کی مختلف صورتیں آپ کے خوبصورت ملک کیلئے بدنما لعنت بنی ہوئی ہیں اور ہر ایکسی لنسی کا یہ بہترین شریفانہ عمل ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کو اس کام کیلئے وقف کر دیا ہے ایک دوسرے پیکٹ میں میں نے اپنی تازہ ترین کتاب آپکے پتہ پر بھیجی ہے جو لیڈی لن لتھ گو کے نام سے منسوب ہے۔ مہربانی کرکے آپ اسکو انکے پاس بھجوا دیجئے۔ اس سے پہلے میں اپنی تصنیف آپ کے پاس بھیج چکا ہوں۔ امید ہے کہ وہ مل گئی ہوگی۔

آپ کا مخلص :۔ جازف ہولوس

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر اور مشاہیر صحافت

جناب مولانا عبدالحق صاحب، سکرٹری انجمن ترقی اردو۔ اورنگ آباد

"حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے زیر نظر نمبر کو مرتب کرکے نہ صرف ایک فنی اور علمی فرض کو ادا کیا ہے بلکہ رفاہ عام کا ایسا مفید کام کیا ہے جو ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ اگرچہ حکیم صاحب موصوف اپنے نیک نام اور مشہور عالم "ہمدرد دواخانہ" دہلی کے ذریعہ سے بھی قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ لیکن ہمدرد صحت کی افادی حیثیت سب پر فائق ہے۔

"دق وسل" کی یہ اشاعت خاص ۲۵۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس نامراد بیماری کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر نہ صرف ہندوستان کے بڑے بڑے حکیموں، تجربہ کار ڈاکٹروں، ہوشیار ویدوں بلکہ یورپ، امریکہ، آسٹریلیا کے دق وسل کے ماہرین و متخصصین نے بھی پر از معلومات بحث نہ کی ہو۔ گویا یہ نمبر ہماری زبان میں مشرق و مغرب کے مایہ ناز اطبا کے سالہا سال کے تجربات کا نچوڑ اور ان کی طبی کاوشوں کا مرقع ہے۔

مضمون نگاروں کی تصویریں تو ان گنت ہیں ہی لیکن ماؤف پھیپھڑوں، ان کے غاروں، گلٹیوں، خون چوسنے والے اور پھیپھڑوں پر انکے مہیب اور تباہ کن اثرات کی بھی بھیانک تصویریں دے دیگئی ہیں۔ چند جدول اور نقشے بھی ہیں۔ غرض ایک علمی اور معیاری رسالہ کے لئے علم و فن کی اس نئی روشنی میں جن جن لوازم کی ضرورت ہے وہ سب اس نمبر میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ اگر فاضل مرتب نسخوں کے اندراج میں ذرا احتیاط سے کام لیتے تو اچھا ہوتا" (رسالہ اردو)

جناب رام لال صاحب ورما ایڈیٹر تیج ویکلی دہلی

"دہلی کا مشہور ماہانہ رسالہ ہمدرد صحت، فن طب، صحت عامہ، قدیم و جدید طریقہ ہائے علاج اور حیات و تندرستی کے متعلق بہترین معلومات و ہدایات کا ایک ذخیرہ ہوا کرتا ہے۔ لیکن اس کی اشاعت خاص جو سال میں ایک مرتبہ صرف ایک موضوع پر تمام معلومات کا مخزن بنکر دنیا کے سامنے آتی ہے، اس کا جواب صحافتی دنیا میں ملنا مشکل ہے۔ اس سال ہمدرد صحت کا خاص نمبر امراض "دق وسل" سے تعلق رکھتا ہے۔ اس مہلک بیماری اور اس کے متعلق معلومات اور طریقہ علاج کی جو اہمیت ہے وہ اسی سے ظاہر ہے کہ اس وقت دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں، جہاں ایک خاص محکمہ "دق وسل" کے انسداد کیلئے قائم نہ ہو۔ ہمدرد صحت کے زیر نظر نمبر میں دق اور سل کے متعلق بعض ایسے پہلوؤں سے بحث کیگئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں اور ڈاکٹروں کے لئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے بلکہ ان لوگوں کیلئے بھی بہت کارآمد ہے جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس نمبر کی ہمہ گیری کا اندازہ اسی سے ہوسکتا ہے کہ یورپ، امریکہ، آسٹریلیا وغیرہ کے پندرہ بیس ماہرین دق وسل نے اس نمبر کیلئے خاص مضامین لکھے ہیں اور ہندوستان کے تقریباً ایک سو ماہرین فن نے اسکی قلمی معاونت میں شرکت کی ہے۔ مزید برآں اس میں ادیبوں، افسانہ نویسوں، مزاحیہ نگاروں اور شاعروں نے بھی حصہ لیا ہے اور ایک فنی رسالہ میں اس دلچسپ امتزاج سے کام لینا ایڈیٹر ہمدرد صحت حکیم حاجی عبدالحمید صاحب کا قابل تحسین کارنامہ ہے۔ اس نمبر کے متعلق اس سے زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ دق وسل کی ایک بہترین انسائیکلو پیڈیا ہے جو ۲۲ × ۲۹ ½ کی تقطیع کے ۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ سہ رنگی تصویر اور آرٹ کی تصویروں کے علاوہ متعدد مضامین کی تشریح بھی تصویروں کے ذریعہ کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ نفیس ہے اور ان تمام خوبیوں پر اس مرقع علم و فن کی قیمت اعلیٰ ایڈیشن کی ۱۲؍ اور معمولی ۸؍ ہے۔" تیج ویکلی ۱۲ ستمبر ۱۹۳۸ء

روزنامہ [illegible] دہلی

"ہمیں ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر ملا ہے ... یہ نمبر صرف اطبا اور ڈاکٹروں ہی کے لئے مفید اور دلچسپ نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کیلئے بھی کارآمد ہے جو اس خوفناک بیماری سے کسی نہ کسی ... حکیم اور وید سب ہی اس نمبر میں دق وسل کے اسباب اور اسکے معالجات ... معلومات پائیں گے عوام کے لئے بھی یہ ایک انسائیکلوپیڈیا کا کام دیگا ... جو ان کو اس بیماری سے محفوظ رکھنے ... زیادہ معلومات ہم پہنچا سکے ..."
([illegible] مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۳۸ء)

جناب مفتی شوکت علی صاحب فہمی ایڈیٹر اخبار دین و دنیا دہلی

"معاصر ہمدرد صحت جو دہلی کا ممتاز طبی رسالہ ہے حال ہی میں اپنا ایک خاص نمبر دق وسل شائع کیا ہے یہ نمبر تقریباً تین سو صفحات پر مشتمل ہے جس میں بیشمار تصاویر دی گئی ہے اور جسے اس قدر شاندار بنا دیا گیا ہے کہ بلا شبہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان کا کوئی طبی رسالہ آج تک اتنا شاندار نمبر شائع نہیں کرسکا ہے۔

"ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر درحقیقت دق اور سل جیسے موذی مرض پر لاجواب اور بے نظیر مضامین کا ذخیرہ ہے جسمیں دق اور سل کے امراض کے جملہ پہلوؤں پر اس خوبی کیساتھ بحث کی گئی ہے کہ شاید ہی آجتک کسی ایک کتاب میں اتنا مفید مواد یکجا مل سکے

"ایسی حالت میں کہ ہندوستان میں یہ موذی مرض نہایت تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے جناب حکیم حاجی عبدالحمید صاحب طبی کا یہ کارنامہ ملک اور قوم کی بہترین خدمت ہے حکیم صاحب موصوف نے یہ لاجواب نمبر شائع کرکے بلاشبہ اس مرض کے سلسلہ میں وہ مواد فراہم کردیا ہے جو اس وقت تک ناپید تھا اور جسکے منظر عام پر آنیکے بعد ہزاروں اور لاکھوں گھر اس موذی مرض سے محفوظ ہوجائیں گے، اس خاص نمبر کا ٹائیٹل اسقدر ہیبت ناک ہے کہ اسکے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ موت کا فرشتہ ہماری طرف ہاتھ بڑھا رہا ہے غرضکہ ہر لحاظ سے یہ نمبر نہایت مکمل و کارآمد ہے ہندوستان کے کسی گھر کو اس نمبر سے خالی نہ رہنا چاہیئے ہمارا خیال ہے کہ جو حضرات اسوقت اس خاص نمبر کو حاصل کرنے میں کوتاہی سے کام لیں گے وہ اس نایاب ذخیرہ کو آئندہ چلکر کسی قیمت کو بھی حاصل نہیں کرسکیں گے کیونکہ یہ کتاب نہیں ہے بلکہ خاص نمبر ہے جو چند روز میں ختم ہوجائیگا اور اس کا دوبارہ طبع ہونا ناممکن ہے۔ قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۱۲؍ معمولی ایڈیشن ۸؍ اور جو حضرات سال بھر کیلئے ایک روپیہ دیکر "ہمدرد صحت" کے خریدار ہوں گے ان سے اس خاص نمبر کی قیمت کچھ نہیں لیجائے گی۔"

(دین و دنیا مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۳۸ء)

جناب مولانا سعید احمد صاحب ایم اے ایڈیٹر رسالہ برہان دہلی

"ہندوستان کا سب سے زیادہ مشہور اور کم قیمت طبی پرچہ۔ ہمدرد صحت۔ دہلی ہر سال کسی خاص موضوع پر اپنا ایک خاص اور ضخیم نمبر شائع کرتا ہے چنانچہ اس رسالہ کا تپ دق وسل نمبر بڑے اہتمام کیساتھ شائع ہوا ہے اور گذشتہ نمبروں کی طرح ہر لحاظ سے کامیاب ہے اس خاص نمبر میں مشرق و مغرب کے اساتذہ فن کے قیمتی مضامین دق اور سل کے مختلف پہلوؤں کے متعلق درج ہیں جن میں بڑی محنت اور جانکاہی سے کام لیا گیا ہے ہمارا خیال ہے کہ کسی انسائیکلو پیڈیا میں دق اور سل کے متعلق جسقدر تحقیقی مضامین ہوسکتے ہیں وہ سب اس میں جمع ہیں۔ آخر میں حسب معمول "ادبیات" کے زیر عنوان متعدد طبی افسانے ہیں جو زبان و بیان اور افادیت کے اعتبار سے دلچسپ ہیں۔ دق اور سل کی صحت گاہوں کے حالات بھی ہیں۔ ہندوستانیوں کی صحت عامہ کے متعلق اعداد و شمار بھی۔ کتابت و طباعت عمدہ اور دیدہ زیب ارباب ذوق کو اسکی قدر کرکے حکیم عبدالحمید صاحب کی کوشش کی علمی داد دینی چاہیئے۔"

کرنل بھولا ناتھ کے تکلمی دلائل

مسئلہ اخلاط

۵

بہ سلسلۂ مقالہ ماہ فروری ۱۹۲۹ء

از فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ، دہلی

سودا، اور سوداوی امراض، ڈاکٹری صحیفوں میں

یہ ایک سچی حقیقت ہے کہ "سَوْدَاوِیْ اَمْرَاض" کی فہرست کا یہ تسلسل میری امید اور توقع سے، جس کا اندازہ اس کا عنوان قائم کرتے وقت میں نے لگایا تھا، بہت زیادہ دراز ہو گیا. جنوری کے تیسرے مقالہ میں ابتداءً یہ عنوان قائم کیا گیا، اور دماغ نے اندازہ لگایا کہ سوداوی امراض کی فہرست غالباً چھوٹی ہی سی ثابت ہو گی، جو شاید تیسرے ہی مقالہ میں ختم ہو جائے گی. لیکن اس کی لڑی جنوری سے دراز ہو کر فروری تک پہونچ گئی. پھر فروری کا مقالہ جب میں لکھنے بیٹھا تو میرے واہمہ میں اس گمان کی قطعاً گنجائش نہ رہی تھی کہ اس فہرست کی زنجیر "زُلفِ مسلسل" بن کر فروری سے مارچ تک دراز ہو جائے گی. لیکن میرا اندازہ دوسری مرتبہ بھی صحیح نہ نکلا.

اس وقت تیسری مرتبہ، اُسی "بار بار غلط ہونے والے پندار" کے ساتھ سوداوی امراض کی آخری کڑی جوڑنے بیٹھا ہوں، کہ یہ آج کے مقالہ میں تو یقیناً ختم ہی ہو جائیں گے. لیکن پچھلے دونوں تجربات سے ڈر سا لگتا ہے کہ کہیں آگے بڑھ کر میرا یہ آخری اندازہ بھی غلط نہ ہو جائے. الغرض ابھی اوائل مقالہ کے قریب "پیش گوئی" کرنا سخت دشوار ہے کہ میرا اعتماد اپنے ابتدائی تخمینہ کے مطابق سو فی صدی صحیح ہی ثابت ہوگا.

لیکن، خواہ کچھ بھی ہو، یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اب میں اسے ختم ہی کرنا چاہتا ہوں. میرا دل خود بھی اس سے اُکتانے لگا ہے. مسئلۂ اخلاط کے ابھی بہت سے لمبے اور اہم مباحث باقی ہیں، جن پر تفصیل و اطمینان سے بحث کرنا ہے. اصلی مدعا کہ جسم انسان کے اندر کوئی کالی رطوبت (خلط سوداء) پائی جاتی ہے، جس کا جلوہ بہت سے غیر طبعی حالات میں نظر آیا کرتا ہے. اس کے ثبوت کے لئے سوداوی امراض کی یہ فہرست کافی سے زیادہ ہے.

سوداوی رسولی ؛ سلعہ سوداویہ : میلانا ٹک ٹیومر

جدید علم الامراض (پے تھالوجی) کی تقسیم کے لحاظ سے یہ ایک عام اور بڑا عنوان ہے جس کے تحت میں دوسرے بہت سے چھوٹے عنوانات پائے جاتے ہیں ۔ سرطان (کین سر؛ کارسی نوما) کو بھی ، جدید ترتیب امراض میں ، رسولی (سلعہ؛ ٹیومر) سمجھا جاتا ، اور اسی کے ماتحت بیان کیا جاتا ہے ۔

اسی طرح لحمی رسولی (سلعہ لحمیہ : سارکوما) کی نمایاں اور خبیث قسم کی خصوصیات چونکہ بشری رسولی (سلعہ بشریہ ؛ اپی تھیلی اوما) سے بہت کچھ ملتی جلتی ہیں ۔ اس لئے متقدمین کے بیان کے مطابق یہ سرطان (کین سر) کے ذیل میں داخل ہیں ۔

متقدمین کے بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ خبیث قسم کی رسولیوں (سلعات خبیثہ ؛ ملگ ننٹ ٹیومرز) کو وہ بالاشتراک سرطان کا لقب بخشا کرتے ہیں ۔

لیکن جدید علم الامراض (پے تھالوجی) میں سلعاتِ خبیثہ کو ، بہ لحاظ خردبین دو اقسام میں بانٹتے ہیں :-

(۱) بشرہ کی رسولی (اپی تھیلی ال ٹیومر) ؛ اس کی ساخت اگر خردبین کی مدد سے دیکھی جائے ، تو یہ بشرہ (اپی تھیلی ام) جیسی ساخت پر مشتمل ہوتی ہے ۔ اسے وہ مخصوص طور پر "کین سر" کہتے ہیں ، جس کے معنے کیکڑے کے ہیں ۔ اس لحاظ سے کین سر کا لفظی ترجمہ سرطان ہوا ۔

(۲) گوشت کی رسولی (سارکوما : سلعہ لحمیہ) ؛ اس کی ساخت کو اگر خردبین کی مدد سے دیکھا جائے ، تو یہ نسیج خلوی (کنکٹ ٹو ٹِشو) جیسی ترکیب و ساخت پر مشتمل ہوتی ہے ۔ اس میں خباثت کی تمام باتیں اکثر قسم اول جیسی پائی جاتی ہیں ۔ مگر جہاں تک میں نے ڈاکٹری کتب کا لفظی و معنوی تحقیق کے لئے ، مطالعہ کیا ہے ، مجھے یہی پتہ چلا ہے کہ اسے وہ ہمیشہ سارکوما ہی کہا کرتے ہیں ، جس کا لفظی ترجمہ "گوشت کی رسولی" (سلعہ لحمیہ) ہے ؛ کیوں کہ "سارک" یونانی لفظ ہے ، جس کے معنے گوشت کے ہیں ۔

اس لفظی اور اصطلاحی تفریق ، اور قدیم و جدید طرز بیان سے ہمیں اس وقت زیادہ سروکار نہیں ۔ ہمارا آپ کا مُدّعا تو صرف اس سُوال سے وابستہ ہے کہ :

"ان دونوں اقسام کی تباہ کار رسولیوں کا نام خواہ کچھ ہی رکھا جائے ، ان دونوں میں سوداویت پائی جاتی ہے ، یا نہیں ؟"

اس کا جواب واضح ہے کہ ان دونوں اقسام کی خبیث رسولیوں میں ـــــ بلکہ ان کے علاوہ دوسری اقسام میں بھی ـــــ مسلم طور پر سوداویت پائی جاتی ہے ، جس کا اقرار خصمِ مُناظِر کے معتبر بیانات اور مستند شہادات سے ثابت ہے ۔

سلعہ سوداویہ کے متعدد نام

سلعہ سوداویہ کی سادہ اصطلاح کے مقابلہ میں ڈاکٹری کی متعدد اصطلاحات پائی جاتی ہیں ، جن کا ذکر یقیناً اس موقعہ پر "سوداوی مقصد" کے لحاظ سے دل چسپ اور معنے خیز ہے :

سیاہ ، یعنے سوداوی رسولی کا ڈاکٹری ترجمہ میلا نا ٹک ٹیومر ہے ۔ لیکن اس کے علاوہ اور بھی چند اصطلاحات ملتی ہیں ، جو کم و بیش اسی مدعا کو ظاہر کرتی ہیں ، مثلاً ؛ میلا نوما ـــــ میلا نو بلا سٹوما ـــــ میلا نو کین سر ائڈ ۔

سوداوی : میلا نا ٹک

میلا نا ٹک ٹیومر (سلعہ سوداویہ) کی تحقیق سے پہلے ہمیں محض میلا نا ٹک کی لفظی و معنوی وضاحت بیان کرنی چاہیئے ، اور چوں کہ اس لفظ کے معنے میں سیاہی مضمر ہے ، اس لئے ہمیں اجازت دیجئے کہ پہلے ہم کالے صاحب کا لغت (بلیکس میڈیکل ڈکشنری) کھول کر آپ کے سامنے رکھیں ؛

Melanotic (μελας : black) is a term applied to certain tumours, dark in colour, and usually malignant in nature, in whose substance black pigment is deposited.

ترجمہ :- "میلا ناٹک (سوداوی) یونانی لفظ میلاس سے مشتق ہے جس کے معنے سوداء (سیاہ) کے ہیں۔ یہ ایک اصطلاح ہے، جو بعض اقسام کی رسولیوں (سلعات) پر بولی جاتی ہے، جو سیاہ رنگ کی اور عموماً خبیث الفطرت ہوا کرتی ہیں۔ اور جن کے جوہر میں ایک سیاہ رنگ کا مادہ (مادہ سوداویہ: میلانین) راسب ہوتا ہے۔"

میلا ناٹک (سوداوی) اور ڈارلینڈ

لیکن مزید تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ "کالے صاحب" مطلب بتانے میں کچھ کمی کر گئے ہیں: میلا ناٹک کا مفہوم اتنا تنگ نہیں ہے کہ یہ محض کالی رسولیوں تک محدود ہو۔ بلکہ یہ لفظ ہمارے اطباء کی اصطلاح سوداوی کے مطابق بہت وسیع ہے۔ جو چیز کالی کالی سی نظر آئی، اُسے ہمارے اطبائے سوداویت کی طرف منسوب کر دیا۔ اسی طرح میلا ناٹک بھی دراصل میلا نزم (سوداویت) کی طرف منسوب ہے۔ جہاں کہیں سیاہی پائی گئی، خواہ جلد ہو جھلی ہو، گلٹی ہو، یا رسولی، اُسے "میلا نزم" کی طرف منسوب کر کے میلا ناٹک کی اصطلاح سے یاد کر لیا گیا جس سے محض یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ اس چیز کے اندر سیاہی (سوداویت) پائی جاتی ہے۔

فاضل امریکی (نیومین ڈارلینڈ) لکھتے ہیں:

Melanotic (mel-an-otik) Affected with, or of the nature of "melanosis"

Melanosis (mel-an-o-sis) [Gr. μελας: black]. (1) Melanism; a condition characterized by abnormal pigmentary deposits. 2. Disorder of function caused by a pigment. (Dorland).

Melanism (melan-izm) [Gr. μελας: black]. Excessive pigmentation or blackening of the integuments, or tissues; Melanosis. (Dorland).

ترجمہ :- "میلا ناٹک (سوداوی): وہ چیز ہے جو میلا نوسس (سوداویت) سے متاثر ہو، یا وہ چیز جس میں میلا نوسس (سوداویت) پائی جاتی ہو" (ڈارلینڈ)۔

سوداویت (میلانوسس، اور میلانزم)

الغرض لفظ میلا نوٹک "میلا نوسس" کی طرف منسوب ہے جس کے معنے ہوئے: میلا نوسس (سوداویت) والا، وہ چیز جس میں میلا نوسس (سوداویت) پائی جاتی ہو۔

"میلا نوسس (سوداویت) یونانی لفظ میلاس سے مشتق ہے، جس کے معنے سوداء کے ہیں۔ (۱) یہ میلا نزم کا مترادف ہے۔ یعنی یہ دونوں الفاظ اس حالت کے لئے موضوع ہیں جس میں غیر طبعی طور پر رنگین مواد (مواد سوداویہ) بدن کے اجزاء میں مجتمع ہو جاتے ہیں"

"(۲) افعال کی خرابی جو رنگین مادہ (میلانین: مادہ سوداویہ) سے عارض ہو" (ڈارلینڈ) +

"میلا نزم (سوداویت) یونانی لفظ میلاس سے مشتق ہے، جس کے معنے سوداء کے ہیں۔ جلد جھلیوں یا بدن کی دوسری ساختوں کے اندر صباغ (رنگینی) یعنے سیاہی کی زیادتی۔ یہ میلا نوسس کا مترادف ہے" (ڈارلینڈ)

ان بیانات اور توضیحات سے صاف عیاں ہے کہ میلا ناٹک پورے طور پر طبی عربی اصطلاح سوداوی کا مترادف ہے، جس کو رسولیوں کے ساتھ کوئی تخصیص نہیں ہے، بلکہ جہاں کہیں بھی غیر طبعی طور پر سیاہی بڑھ جاتی ہے، وہاں یہ لفظ بالاشتراک بولا جاتا ہے۔

سلعہ سوداویہ: میلانوما

بہرحال جس رسولی میں سیاہی پائی جاتی ہے، اُسے میلا ناٹک ٹیومر (سلعہ سوداویہ) کہا جاتا ہے جس کی متعدد قسمیں، اور جس کے لئے متعدد مترادفات ہیں، مثلاً:

Melanoma (mel-an-omah). A melanotic tumor. (Dorland).

ترجمہ :- "میلا نوما، سوداوی رسولی (سیاہ رسولی: میلا ناٹک ٹیومر) کا نام ہے"

سلعہ سوداویہ: میلانوبلاسٹوما سوداوی قسم کی رسولی کا ایک دوسرا نام میلا نو بلاسٹوما بھی ہے جس کی وضاحت ڈارلینڈ کے اس بیان سے پُورے طور پر ہو جائے گی :

Melano-blastoma (mel-an-o-blas-tomah). A tumor made up of melanoblasts. (Dorland)

ترجمہ :۔ "میلا نو بلاسٹوما (سلعہ سوداویہ) ایک رسولی ہے، جو میلا نو بلاسٹ (خلیات سوداویہ : سودا پیدا کرنے والے دانوں) سے بنتی ہے۔" (ڈارلینڈ) ÷

Melanoblast [Gr. μελας: black + βλαστος: germ]. An epithalial cell which generates pigment.

ترجمہ :۔ "میلا نو بلاسٹ (خلیۂ سوداویہ : جرثومہ سوداویہ) : یہ لفظ دو یونانی کلمات سے مشتق ہے : (۱) میلاس : سودا، سیاہ؛ (۲) بلاس ٹوس : جرثومہ، کُرّیہ، خلیہ، دانہ، بیج۔"

"میلا نو بلاسٹ : وہ خلیہ بشریہ ہے، جو صباغ (رنگین مادّہ : سیاہ مادّہ) پیدا کرتا ہے۔" ڈارلینڈ۔

سلعہ سوداویہ: میلانوکین کرائڈ سیاہ قسم کی ایک رسولی کا نام میلانوکین کرائٹ ہے، جو گویا سرطان کی چھوٹی بہن ہے :

Melanocancroid (mel-an-o-kan-kroid). A strongly pigmented epithalial tumor.

ترجمہ :۔ "میلا نوکین کرائٹ (سلعہ سرطانیہ سوداویہ) : سیاہ رسولی (سلعہ سوداویہ) کی ایک مخصوص قسم ہے جو بشرہ نامی ساخت سے پیدا ہوتی ہے، اور (سیاہ رنگ سے) بہت زیادہ رنگین ہوتی ہے۔"

Cancroid (Kan-kroid) [cancer + Gr. εἶδος form]. 1. Resembling cancer. 2. A skin cancer of a moderate degree of malignity.

ترجمہ :۔ "کین کرائٹ دو کلمات سے مرکب ہے : (۱) کین سر، جس کے معنے سرطان کے ہیں۔ (۲) یونانی لفظ آئی ڈوس، جس کے معنے شکل و شباہت کے ہیں۔"

"کین کرائٹ کے دو معانی ہیں : (۱) کین سر (سرطان) کے مشابہ، سرطان کے مانند۔"

"(۲) ایک جلدی سرطان جس میں معمولی درجہ کی خباثت پائی جاتی ہے۔"

میلانا ٹک : سارکوما : سرطان سوداوی

یہ میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ سارکوما (سلعۂ لحمیہ) اور کارسی نوما (سلعہ بشریہ : یا : سرطانیہ) دونوں قدیم اصطلاح کے لحاظ سے سرطان میں داخل ہیں۔

میلانا ٹک سارکوما (سلعہ لحمیہ سوداویہ : سرطان سوداوی) کے متعلق فاضل ساوز اور کارکس اپنی مشہور کتاب جراحیات (سرجری ساوز کارکس) میں فرماتے ہیں :۔

Melanotic Sarcoma is the most virulent of all this group of tumours, because of the early date at which it forms secondary deposits in lymphatic glands and internal organs. It grows from those portions of the body which are naturally pigmented, especially the choroid coat of the eye and the skin. Those growing from the former situation are usually composed of spindle cells, all of which contain granules of *melanin*; these choroidal tumours are true sarcomata, and have a special tendency to form secondary deposits in the liver. (213 Tenth edition. Surgery by Rose and Charles).

ترجمہ :۔ میلانا ٹک سارکوما (سرطان سوداوی) سلعات کے اس گروہ کی ساری قسموں سے

یہ زیادہ خبیث ہے، کیوں اس کے لاحق ہوتے ہی غدد مائیہ (غدد جاذبہ: لمفے ٹک گلینڈز) اور اندرونی احشا ہیں اس کے مادہ سے، ثانوی طور پر، یہی مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ مرض ابتداءً بدن کے ان حصوں میں لاحق ہوتا ہے، جو طبعاً رنگین رسیاہ ہیں، علی الخصوص آنکھ کا طبقہ مشیمیہ (کورائڈ کوٹ) اور جلد۔ پھر جو طبقہ مشیمیہ سے شروع ہوتا ہے، وہ عموماً تکلہ نما خلیات (خلیات مغزلیہ) پر مشتمل ہوتے ہیں (جو خردبینی معائنہ پر نظر آ سکتے ہیں)، اور ان سارے خلیات (تکلہ نما دالے) میں میلانین (مادہ سوداویہ) کے ذرات بھرے ہوتے ہیں۔ طبقہ مشیمیہ کی یہ رسولیاں در اصل حقیقی اور سچی سلعات لحمیہ ہیں، اور ان میں خصوصی میلان پایا جاتا ہے کہ ان سے ثانوی طور پر جگر میں ان کے مواد راسب ہو جائیں (ترسّب ثانوی)۔"

اس کے بعد اس کی دوسری قسم (جو جلد میں لاحق ہوتی ہے) کے متعلق دونوں فاضلان گرامی فرماتے ہیں:

The *melanomata* of the skin most frequently develop from pigmented moles.......... The pigment granules in this form are very unevenly distributed, some lying in the stroma between the alveoli, whilst others are contained in the cells; some portions of the primary tumour are often quite free from pigment, and some of the secondary growths are often colorless, whilst adjecent growths may be absolutely black. The nature of the pigment (melanin) is still uncertain, but the fact that it does not contain iron seems to indicate that it is not derived from hæmoglobin. It may be deposited in the skin of the patient apart from the tumours (melanosis), or may be exerted in the urine.

ترجمہ:- "جلد کی سوداوی سارسولیاں (سلعات سوداویہ) زیادہ تر خال اور مسّوں سے شروع ہوا کرتی ہیں+........ اس قسم میں مادہ سوداویہ کے رنگین ذرات نہایت ناہموار طور پر پھیلے ہوئے ہوتے ہیں: کچھ ذرات خانوں کے درمیان دعامہ میں (جس پر خلیات سہارا رکھتے ہیں) پڑے ہوتے ہیں، اور کچھ ذرات خلیات کے اندر بند ہوتے ہیں۔ اسی طرح ابتدائی اور اصلی رسولی کے بعض حصے اکثر قطعاً رنگ سے خالی ہوتے ہیں؛ اور بعض ثانوی پیداوار یں بعض اوقات بے رنگ ہوتی ہیں لیکن اس کے آس پاس کی دوسری افزائشیں قطعاً سیاہ ہوتی ہیں۔ اس رنگین مادہ (مادہ سوداویہ: میلانین) کی نوعیت ــــ تاحال ــــ نامعلوم ہے، لیکن چونکہ اس مادہ کے اندر لوہے کے اجزا نہیں پائے جاتے ہیں، اس سے کچھ پتہ چلتا ہے کہ یہ خون کے سرخ مادہ (حمرت دمویہ: ہیموگلوبین) سے نہیں حاصل ہوتا۔ یہ سیاہ مادہ بعض اوقات مریض کی جلد میں ــــ رسولیوں کے علاوہ ــــ اکٹھا ہو جاتا ہو، جس کو سوداویت: میلانوسس کہا جاتا ہے (اور جس میں جلد سیاہ ہو جاتی ہے) اور گاہے یہ سیاہ مادہ پیشاب کے ساتھ مل کر خارج ہوتا ہے (جس سے پیشاب سوداوی ہو جاتا ہے)"+

بعض محققین سلعہ لحمیہ سوداویہ کو سلعات سرطانیہ بشریہ کے قبیلے سے شمار کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ان کی ابتدار جلد وغیرہ کے بشرے سے ہوتی ہے جو باہر سے اندر کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے+

سلعہ سوداویہ اور جارج شین

اسی قسم کی سوداوی رسولی کے متعلق فاضل جارج شین اپنی مختصر سی کتاب "مینوا ل آف سرجری" میں فرماتے ہیں:

A *melanoma, or melanotic Sarcoma* is a tumour composed of connective tissue cells containing pigment called *melanin.* It is usually extremely malignant and occur most frequently in pigmented moles, in the retina, in the matrix of the nails, and in the vicinity of the anus, but is occasionally met with elsewhere. (P. 78)

ترجمہ:- "میلانوما (سلعہ سوداویہ) یا میلانائٹ سارکوما (سلعہ لحمیہ

سوداویہ) ایک قسم کی رسولی ہے، جو نسیج واصل (نسیج خلوی، نسیج رباطی) پر مشتمل ہوتی ہے؛ اس رباطی ساخت کے اندر ایک رنگین مادہ (صباغ) پایا جاتا ہے، جسے میلانین (مادۂ سوداویہ) کہا جاتا ہے۔ یہ عموماً بہت ہی خبیث ہوا کرتی ہے۔ اور بیشتر اوقات رنگین مسّوں میں، آنکھ کے طبقۂ شبکیہ (رٹینا)، ناخون کی جڑ میں، اور مقعد کے قریب لاحق ہوا کرتی ہے، لیکن شاذ و نادر دوسرے مقامات میں بھی ملا کرتی ہے۔"

میلانوکارسی نوما: سلعہ سرطانیہ سوداویہ

آج کل کارسی نوما (سلعہ سرطانیہ) ہی کو جو بشرہ کی سی ساخت پر مشتمل ہوا کرتا ہے، کین سر (سرطان) کی اصطلاح سے یاد کیا جاتا ہے، جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے۔ یہ ایک اصطلاحی اختلاف ہے جس میں ہر فرقہ اور ہر جماعت کو کلی اختیار ہوا کرتا ہے، اور ناموں کے رکھنے اور بدلنے میں دوسرے فریق کو مجال دم زدن نہیں۔

اس قسم کے سرطان میں جب مادۂ سوداویہ (میلانین) کی وجہ سے سیاہی غالب آجاتی ہے، تو اس وقت اُسے میلانوکارسی نوما کہا جاتا ہے۔

میلاناٹک کین سر اور بلیک کین سر

اس کے دوسرے نام میلاناٹک کین سر، اور بلیک کین سر بھی ہیں، جن کے لفظی تراجم سرطان سوداوی، اور سرطان سیاہ ہیں۔ میلاناٹک کی لفظی اور معنوی تحقیق اُوپر گزر چکی ہے، اس لئے اب مزید اعادہ و تکرار کی ضرورت نہیں۔

میلانوکارسی نوما کے بارہ میں نیومین ڈار لینڈ لکھتے ہیں:

Melanocarcinoma (mel-an-o-kar-sin-omah) [Gr. μελας : black + carcinoma]

A carcinoma pigmented with melanin.

ترجمہ:- "میلانوکارسی نوما دو یونانی کلمات سے مرکب ہے: (۱) میلاس جس کے معنے سوداء کے ہیں، اور (۲) کارسی نوما (جو کین سر؛ سرطان کا مترادف ہے)۔ میلانوکارسی نوما وہ سرطان (کارسی نوما) ہے، جو مادۂ سوداویہ (میلانین) کے رنگ سے رنگا ہوا ہوتا ہے (یعنی سیاہ ہوتا ہے)۔"

اسی طرح میلاناٹک کین سر، اور بلیک کین سر کے متعلق کین سر کے عنوان کے ذیل میں فاضل موصوف لکھتے ہیں:

Black Cancer : same as "melanotic cancer."

Melanotic Cancer : a malignant growth of a black or deeply pigmented color.

"بلیک کین سر (سرطان سیاہ)؛ یہ میلاناٹک کین سر کا مترادف ہے۔"

"میلاناٹک کین سر (سرطان سوداوی)؛ یہ ایک خبیث قسم کی افزائش (رسولی) ہے، جو سیاہ ہوتی ہے، یا مادۂ ملونہ (سوداویہ) کے رنگ سے گہرے طور پر رنگی ہوئی ہوتی ہے۔"

سرطان: کین سر، کیکڑا

اسی سلسلہ میں ضمناً یہ ذکر کرنا بھی خالی از دلچسپی نہیں کہ اس قسم کی خبیث اور تباہ کار رسولیوں کو خواہ ہم عربی زبان میں سرطان کہیں، یا لاطینی لغت میں کین سر، یا یونانی زبان میں کارسی نوما، سارے الفاظ اصل معنے کے لحاظ سے متحد ہیں، اور سب کی اصلیت میں کیکڑے کا مفہوم داخل ہے۔

یعنی سرطان کے لغوی معنے اگر کیکڑے کے ہیں، تو "کین سر" کا ترجمہ بھی کیکڑا ہی ہے۔ علیٰ ہذا کارسی نوما

یونانی لفظ "کارسی نوس" سے ماخوذ ہے، جس کے معنے بھی کیکڑے ہی کے ہیں۔
پہلے "کین سر" کی لفظی اور معنوی تحقیق پر غور فرمائیے۔

Cancer (kan-ser) [L. for crab] A malignant tumor, made up chiefly of epithelial cells ; carcinoma. (Dorland).

"کین سر (لاطینی لفظ ہے، جس کے معنے "کیکڑے" کے ہیں) یہ ایک خبیث رسولی ہے، جو زیادہ تر خلیات بشریہ پر مشتمل ہوا کرتی ہے۔ اسی کو کارسی نوما بھی کہا جاتا ہے۔"

Carcinoma (kar-sin-o-mah). pl. *carcinomata* [Gr καρκινωμα from καkίνος : crab, cancer]. A malignant tumor or cancer ; a new growth made up of epithelial cells tending to infiltrate and give rise to metastases. (Dorland).

"کارسی نوما، اس کی جمع (لاطینی زبان کے اصول پر) کارسی نومیٹا آتی ہے۔ کارسی نوما یونانی لفظ ہے، جو "کارسی نوس" سے مشتق ہے، جس کے معنے کیکڑے، یا کین سر (سرطان) کے ہیں"
"کارسی نوما ایک خبیث رسولی ہے جس کو "کین سر" (سرطان بھی کہتے ہیں۔ یہ غیر طبعی اور اجنبی پیداوار ہے، جس کے اندر بشرہ کے خلیات پائے جاتے ہیں، اور اس رسولی میں اس امر کا خصوصی میلان پایا جاتا ہے، کہ اس کا مادّہ دوسرے اعضا تک چلا جائے اور انتقال مرض کا باعث بنے"+

سقیروس سوداوی ؛ میلانوسکیرس

سقیروس یونانی لفظ ہے، جو طب عربی، اور طب انگریزی میں، کسی قدر اختلاف لہجہ کے ساتھ، یکساں طور پر مستعمل ہے۔ حقیقی اصلیت کے لحاظ سے سقیروس (سکیرس) سرطان کے گروہ میں شامل ہے۔ چنانچہ میلانوسکیرس (سقیروس سوداوی) اُسی سرطان سوداوی کا دوسرا نام ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے، اور جس کو میلانو کارسی نوما کہا جاتا ہے۔

Melano-scirrhus (mel-an-o-skir-us) [Gr μελας : black + scirrhus]. Same as "melanocarcinoma". (Dorland).

" میلانوسکیرس یونانی لفظ دو کلمات سے مشتق ہے: (۱) میلاس ؛ سودا۔ (۲) سکیرس۔ میلانوسکیرس "میلانو کارسی نوما" (سرطان سوداوی) کا مترادف ہے"+

میلانی فدروسس ؛ عرق سوداوی

اس عنوان کو ہمارے احباب بہت ہی تعجب اور حیرت سے پڑھیں گے۔ یہ میں اس لئے اندازہ کر رہا ہوں کہ لیلائے سودا کی تلاش میں میری نگاہ نہ معلوم کہاں کہاں بھٹکتی پھرتی ہے، اور کیا کچھ دیکھتی رہتی ہے۔ لیکن جب وادی نجد کی صحرانوردی کرتی ہوئی ایک ایسے محل پر میری آنکھیں جمتی ہیں، جس سے سوداوی قطرات ٹپکتے جا رہے ہیں، تو یہ وحشت شعار نظر بھی ششدر ہو کر رہ جاتی ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں ایک مرتبہ، اور صرف ایک مرتبہ، تو ضرور ایک سندھی طالب علم کو ایسی حالت میں دیکھا تھا کہ ان کے بدن سے سُرخ پسینہ (عرق دموی) جاری رہتا تھا جس سے ان کے جسم کی اندرونی پوشاک کا رنگ سُرخ ہو جایا کرتا تھا؛ مگر یہ خدا! میرا ایسے ادب اور گستاخ وہم کبھی اس امر کو ممکن اور عالم امکان میں موجود نہیں سمجھتا تھا کہ پیشاب و پاخانہ کے علاوہ، پسینہ کی صورت میں بھی یہ روسیاہ اپنا جلوہ دکھایا کرتا ہے۔ مگر اب کیا کرنا ہے؛ اسے تو وہ مانتے ہیں، جنہیں ہم سودا

کا منکر تصور کیا کرتے تھے +

سوداوی امراض کی ریل پیل ہے کہ گردہ درگردہ خانۂ مخالف کے مختلف گوشوں سے برآمد ہی ہوتے چلے آرہے ہیں؛ ہجوم وازدہام سے متحیر ہوں: کسے لکھوں، کسے چھوڑوں، اور کسے دوسرے وقت اور دوسری ضرورت کے لئے اُٹھا رکھوں. پہلے میرا ارادہ تھا کہ امراض سوداویہ کی فہرست گناتے وقت یرقان سیاہ (یرقان سندھی؛ بلیک جانڈس) کا بھی تذکرہ کروں گا، لیکن جب اس کا دامن زیادہ پھیلتا نظر آیا، تو اس کو سمیٹنے کے لئے اس ارادہ کو ملتوی کردیا، اور اس وقت کے لئے اسے اُٹھا رکھا، جب "کیفیتِ تولید سوداء" کا عنوان قائم کیا جائے گا، اور یہ بحث کی جائے گی کہ "سودا" تغیر و استحالہ اور احتراق وغیرہ کے نتیجہ میں، خون سے صفراء سے، اور بلغم سے، غرض ہر رنگ کی خلط سے پیدا ہوا کرتا ہے، جیسا کہ ہمارے اسلاف نے اس کی صراحت کی ہے —— بہرحال، یار زندہ صحبت باقی. اس وقت تو کالے پسینہ کا حال سنیئے.

Melanephidrosis (mel-an-ef-id-ro-sis) [Gr μελας : black + εφιδρωσις excessive sweating]. The discharge of black sweat (Dorland).

"میلانی فڈ روسس (عرق سوداوی)؛ یہ لفظ یونانی ہے، جو دو کلمات سے مرکب ہے؛ (۱) میلاس جن کے معنے سوداء (سیاہ) کے ہیں؛ (۲) اِفڈ روسس، جس کے معنے "پسینہ بکثرت بہنے" کے ہیں. میلانی فڈ روسس سے مراد سیاہ پسینہ کا جاری ہونا ہے"۔ (ڈارلینڈ) +

میلانڈروسس؛ عرق سوداوی	اسی طرح سیاہ پسینہ کے لئے دوسری اصطلاح میلانِڈ روسس بھی ہے؛ موقعہ کی مناسبت سے لگے ہاتھ اسے بھی درجِ فہرست کرلیجئے، ورنہ پھر کہاں اس غریب کی باری.

Melanidrosis [Gr. μελας : black + ιδρως : sweat]. Black sweat (Dorland)

"میلانڈ روسس (عرق سوداوی: سیاہ پسینہ)؛ یہ لفظ یونانی الاصل ہے، جو دو کلمات سے مرکب ہے؛ (۱) میلاس: جس کے معنے سیاہ (سوداء) کے ہیں؛ (۲) اِڈروسِس، جس کے معنے پسینہ کے ہیں. میلانِڈ روسِس کی اصطلاح "عرق سوداوی" (سیاہ پسینہ) کے لئے موضوع ہے"+

میلانی ڈیما؛ اوذیمائے سوداویہ

Melanedema (mel-an-e-de-mah) [Gr. μελας . black + οιδημα : swelling].

Anthracosis; a malignant ulcer. (Dorland)

"میلانی ڈیما (اوذیمائے سوداویہ)؛ یہ یونانی لفظ ہے، جو دو کلمات سے مرکب ہے؛ (۱) میلاس (سوداء) + (۲) اِڈیما (اوذیما)"؛

"میلانی ڈیما کا دوسرا نام انتھراکوسِس ہے، جو ایک قسم کا خبیث قرحہ ہے" (اور اس قرحہ کا رنگ چونکہ سیاہ ہوتا ہے، اس لئے اس کا نام میلانی ڈیما رکھا گیا ہے، جس میں سوداء کی طرف نسبت پائی جاتی ہے) + اس لفظ میں اِیڈیما وہی ہے، جسے ہم تلفظ کے تغیر سے اوذیما کہا کرتے ہیں۔ اور طبی کتب میں مروج ہے +

میلے نے مے سس؛ قے سوداوی

سوداوی قے کے لئے، جس کا رنگ "اسہال سوداوی" (مے لینا) کی طرح سیاہ ہوتا ہے، ڈاکٹری اصطلاح میلے نے مے سِس ہے، جس کا ذکر اس سے پہلے کبھی نہیں آیا ہے؛

Melenemesis [Gr. μελας: black + vomiting]. Black vomit. (Dorland)

میلےنے مے سس (قے سوداوی): یہ لفظ یونانی ہے، جو دو کلمات سے مرکب ہے: (۱) میلا س (سودا) + (۲) اے مے سس (قے)۔ "میلےنے مے سس" کے معنے "سیاہ قے" کے ہیں (جن کا لفظی ترجمہ "قے سوداوی" ہے) +

میلانیورے سس: بول سوداوی

بول سیاہ، یا بول سوداوی کے لئے، دوسرے امراض واعراض کی طرح ڈاکٹری اصطلاحات میں ایک کی بجائے دو الفاظ ہیں: (۱) میلانیوریا جس کا ذکر تیسرے مقالہ (مقالۂ ماہ جنوری ۱۹۳۹ء) میں ہوچکا ہے۔ (۲) میلانیورے سس، جس کا عنوان اس وقت قائم کیا گیا ہے:

"میلانیورے سس (سیاہ پیشاب: بول سوداوی) "میلانیوریا" کا مترادف ہے"

میلانیورین: سوداءِ قارورہ

سوداوی قارورہ سے جو سوداوی مادّہ نکال کر علیحدہ کر لیا جاتا ہے اُس کو ڈاکٹری اصطلاح میں میلانیورین کہا جاتا ہے، جو ایسے دو کلمات سے مرکب ہے جس کے معنے "سودا، اور پیشاب" ہیں۔

Melanurin. A black substance from morbid urine in certain rare cases. (Dorland)

"میلانیورین (سوداء بولیہ): ایک سیاہ مادّہ (کالا جوہر)، جو شاذونادر ہی امراض کے قارورہ میں پایا جاتا اور اس سے حاصل کیا جاتا ہے" (ڈارلینڈ)

میلانونی کیا: ظفرہ سوداویہ: ناخون سوداوی

جب میں ڈاکٹری کتب میں قلب وجگر سے لے کر بال اور ناخون تک میں سوداء کا اعتراف اور اس کے رگ وپے اور ذرہ ذرہ میں خلط سیاہ کا جلوہ پاتا ہوں، تو قدرتاً میرا ذہن تیزی کے ساتھ اس مسلّمہ حقیقت کی طرف بار بار منعطف ہوجایا کرتا ہے کہ

طبّ جدید دراصل طبّ قدیم کے بحران انتقالی کی صورت ہے،

جو زبان واصطلاحات کی تاریکیوں، اور اختلافِ بیان کی تاریک اور پیچ در پیچ کوٹھریوں میں جاکر کچھ اس طرح رُوپوش ہوگئی ہے کہ اچھوں اچھوں کو اس کا اصلی روپ دکھائی نہیں دیتا۔ اس طرح وہ دھوکہ کھا کر واقعات کے خلاف نہ معلوم کیا کچھ زبان سے نکال دیا کرتے ہیں، جس کے بعد انہیں پچھتانا اور لجانا پڑتا ہے، اور اپنے قول کی توجیہ وتاویل کے لئے، شرق وغرب تک، اور ہندوستان سے امریکہ و انگلستان تک کوئی سہارا نہیں ملتا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس علمی جنگ اور فنی جہاد کے بعد کم از کم پچاس سال کے لئے تو معاندین کی گستاخ زبانوں پر مہر لگ گئی۔ اور اب ایک مدّت تک فضا میں یہ آواز نہ گونج سکے گی کہ

"اخلاط کا کوئی وجود نہیں، اور سودا، ایک بے حقیقت متخیلہ ہے"

اب تو راستہ صاف ہے، ناخن اور بال کی کھال کھینچ کر آپ سودا، نکال سکتے، اور منکرین کی نگاہوں کے سامنے رکھ کر، بہ زور اس کا اعتراف کرا سکتے ہیں: سنیئے:

Melanonychia (mel-an-o-nik-e-ah) [Gr. μελας : black + ονυξ : nail]

Blackening of the nail (Dorland)

"میلا نونی کیا (ظفرہ سوداویہ : ناخون سوداوی) : یہ لفظ یونانی ہے، جو دو کلمات سے مرکب ہے : (۱) میلاس (سودار : سیاہ) ــ (۲) اونکس (ظفرہ، ناخون) + ناخون کا سیاہ ہو جانا (ناخون میں سوداویت کا لاحق ہو جانا"۔

میلانوکرواس : سوداوی چہرہ بشرہ

جب کسی مریض کا گورا اور سفید چہرہ بشرہ سیاہ ہو جاتا ہے، تو ہمارے اطباء اُسے ایک نظر دیکھتے ہی حکم لگا دیتے ہیں کہ اس میں سوداویت لاحق ہو گئی ہے، یا اس کا چہرہ بشرہ سوداوی ہے۔ اسی کو دوسری اصطلاح میں سحنہ سوداویہ کہا جاتا ہے۔ یہ ایک دل چسپ حقیقت ہے کہ اس کے لئے بھی ڈاکٹری میں اسی قسم کی اصطلاح موجود ہے :

Melanochroous
Melanochrous } [Gr. μελας : black + κρωα : color]. Having a dark complexion (Dorland)

"میلان کرواس (یا) میلان کرس [یہ یونانی الفاظ دو کلمات سے مرکب ہیں : (۱) میلاس (سوار : سیاہ)، (۲) کروا (رنگ)]۔ وہ شخص جس کا چہرہ بشرہ سیاہ ہو، سوداوی سحنہ کا آدمی"۔

سوداوی بال : کالے بال

علامات و تشخیص مزاج میں جس طرح چہرہ بشرہ کا رنگ دیکھا جاتا ہے، اسی طرح بالوں کا رنگ بھی تشخیص مزاج میں امداد کرتا ہے۔ یہ گذشتہ حوالوں میں آ چکا ہے کہ جلد اور بالوں کے اندر مادہ سوداویہ (میلانین) کی کافی مقدار پائی جاتی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ ہر شخص کے بال رنگ کے لحاظ سے ایک جیسے نہیں ہوتے، اور یہ بھی مسلم ہے کہ جس قدر مادہ سوداویہ کی مقدار بالوں میں زیادہ ہوگی، اسی قدر ان میں سیاہی غالب ہوگی۔ چنانچہ ایسے سیاہ بال والوں کو ڈاکٹری اصطلاح میں میلانوکومس کہا جاتا ہے :

Melanochomous [Gr. μελας : black + κομη : hair]. Having black hair. (Dorland)

"میلانوکومس [یہ یونانی لفظ دو کلمات سے مرکب ہے : (۱) میلاس : سیاہ، سودار + (۲) کومی : بال] وہ شخص جس کے بال سیاہ ہوں"۔

میلانوپے تھی : مرض سوداوی

ہمارے یونانی اطباء اگر کسی مرض کو "مرض سوداوی" لقب سے یاد کرتے ہیں، تو اس کی وجہ تو یہ ہے کہ وہ بدن انسان کے اندر ایک سیاہ خلط کے قائل ہیں، جس کو وہ لوگ سوداء کہتے ہیں۔ لیکن جو لوگ سوداء کے قائل نہیں، انہیں کیا حق ہے کہ کسی مرض کو مرض سوداوی کہیں۔

لیجئے مرض سوداوی کی یونانی اصطلاح کی طرح آج ہم آپ کے سامنے ڈاکٹری بھی ان کے لغت سے نکال کر پیش کر دیتے ہیں جن امراض میں بدن کی جلد اور دوسری ساختیں سیاہ ہو جایا کرتی ہیں، اُنہیں ڈاکٹری میں میلانوپے تھی کہا جاتا ہے، جو مرض سوداوی کا لفظی ترجمہ ہے :

Melanopathy (mel-an-opath-e) [Gr μελας : black + παθος illness]. Any disease characterized by abnormal pigmentation of the skin or tissues. (Dorland).

"میلانوپے تھی (مرض سوداوی) ، یہ یونانی لفظ دو کلمات سے مرکب ہے : (۱) میلاس (سودار)، (۲) پے تھوس (مرض)"۔

"میلانوپے تھی (مرض سوداوی) وہ مرض جس میں غیر طبعی طور پر جلد یا دوسری ساختیں سیاہ رنگ سے رنگین ہو جاتی ہیں"۔

میلانائک ڈیزیز مرض سوداوی | اسی طرح گا ہے اسی قسم کی سوداوی بیماری کے لئے ڈاکٹری میں دوسری اصلاح میلانائٹ ڈیزیز بھی بولی جاتی ہے۔ "روز اینڈ کارلس کی سرجری" میں ان کے مؤلفین جگر کی رسولیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

The liver is also involved secondarily in "melanotic disease" of the skin or retina.

(P. 1178, 10th edition)

"نیز جگر ثانوی طور پر بھی جلد یا طبقہ شبکیہ کے "مرض سوداوی (میلانائک ڈیزیز) میں شریک ہو جاتا ہے (یعنے ثانوی طور پر جگر میں بھی جلد یا طبقہ شبکیہ کا وہی مرض سوداوی لاحق ہو جاتا ہے)"+

میلانورے جیا: انفجار سودا، استفراغ سوداء

جب سوداوی مواد خون سے چھنٹ کر پاخانہ کے ساتھ خارج ہوتے ہیں تو پاخانہ کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے سیاہ دستوں کو ڈاکٹری میں میلانورے جیا (انفجار سوداء) کہا جاتا ہے:

Melanorrhagia (mel-an-o-ra-ge-ah) [Gr. μελας : black + ρηγνυναι: to burst forth]. The free and frequent discharche of faces darkened with blood pigments. (Dorland).

"میلانورے جیا (استفراغ سوداء) [یہ یونانی لفظ دو کلمات سے مشتق ہے: (۱) میلاس جس کے معنے سوداء (سیاہ) کے ہیں؛ (۲) رہجنی نائی جس کے معنے پھوٹ پڑنے (انفجار) کے ہیں] سیاہ پاخانہ کا بکثرت اور بار بار خارج ہونا جس میں سیاہی خون کے مواد تلوینہ (صباغ) سے حاصل ہوئی ہو"

اسی حالت کو گا ہے "میلانوریا" (ادرار سودا) بھی کہا جاتا ہے:

میلانوریا: اِدرار سودا، استفراغ سوداء

Melanorrhea (melanoreah) [Gr. μελας: black + ρωα: flow]. Same as "melanorrhagia" (Dorland).

"میلانوریا (ادرار سوداء)؛ یہ یونانی لفظ دو کلمات سے ماخوذ ہے: (۱) میلاس جس کے معنے سَوداء کے ہیں؛ (۲) رہ ئیا جس کے معنے سیلان و ادرار (بہنے) کے ہیں۔"

"یہ میلانورے جیا کا مترادف ہے"

میلانو پلے کیا: طبقۂ سوداویہ

بعض سوداوی امراض میں مختلف مقامات کی جھلیاں سیاہ ہو جاتی ہیں جس سے کالے رنگ کے دھبے پڑ جاتے ہیں ان دھبوں کو ڈاکٹری میں میلانو پلے کیا کہا جاتا ہے جس کا لفظی اور حرفی ترجمہ طبقۂ سوداویہ ہے:

Melanoplakia (mel-an-o-pla-ke-ah)

[Gr. μελας: black + πλαξ: plate]. The formation of pigmented patches on the mucous membrane of the mouth in certain diseases, as stomatitis, jaundice, etc. (Dorland).

میلانو پلے کیا (طبقۂ سوداویہ)؛ یہ یونانی لفظ دو کلمات سے مرکب ہے: (۱) میلاس جس کے معنے "سودا" کے، (۲) پلاکس جس کے معنے طبقہ کے ہیں۔"

"میلانو پلے کیا (طبقۂ سوداویہ)؛ ان رنگین رقبوں اور سیاہ دھبوں کو کہتے ہیں، جو منہ کی غشاء مخاطی

کی سطح پر ورم دہن (قلاع: منہ آنا) اور یرقان وغیرہ جیسے بعض امراض میں پیدا ہو جاتے ہیں "

بلیک واٹر فیور: کالے پانی کا بخار

"کالے پانی" کے لفظ سے غالباً آپ کا ذہن "جزیرہ انڈمان" کی طرف منتقل ہو گیا ہوگا، جہاں بڑے مجرموں کو "حبس دوام بعبور دریائے شور" کی سزا کے لئے روانہ کیا جاتا تھا۔ اس غلط فہمی کو آپ جلد ہی دور کر دیں، یہ "بلیک واٹر" کا لفظی ترجمہ ہے۔ یہاں "کالے پانی" سے مراد "سیاہ پیشاب" ہے جو اس بخار کی ایسی ممتاز علامت ہے کہ یہی اس کی وجہ تسمیہ بن گئی + امراض سوداوی کے ذیل میں مناسب ہے کہ "کالے پانی کا بخار" بھی ذکر کر دیا جائے: اس بارے میں کالے صاحب کا لغت (بلیکس میڈیکل ڈکشنری) ملاحظہ فرمائیے:

Black water Fever is a disease which occurs in Central Africa, the Southern States of America, the West Indies, and some parts of Southern Europe, and in which the urine is dark red or black from blood pigment.

Causes are not certain. Some book upon it is of a malarial nature, others as due to overdosage with quinine for malaria.

"بلیک واٹر فیور (کالے پانی کا بخار) ایک مرض ہے، جو وسط افریقہ، ریاست ہائے جنوبی امریکہ، شرق الہند، اور جنوبی یورپ کے بعض حصوں میں نمودار ہوا کرتا ہے، اور جس میں خون کے رنگین مواد کی وجہ سے قارورہ سیاہی مائل سرخ (احمر قانی) یا قطعاً سیاہ ہوا کرتا ہے۔"

اسباب: اس بخار کے اسباب یقینی طور پر معلوم نہیں ہیں: بعض رائے رکھتے ہیں کہ یہ حقیقتاً موسمی تپ (حمی اجامیہ: ملیریل فیور) کی قسم سے ہے؛ اور بعض کا خیال ہے کہ اس قسم کا بخار دراصل کونین (برکین) کی زیادتی مقدار کا نتیجہ ہے جو تپ موسمی کے واسطے استعمال کی جاتی ہے "

سودا اور امراض سوداویہ کے مجرمین دمنکرین کو "کالے پانی" تک پہونچانے کے بعد اب میں اس عنوان کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ میرے خیال میں امراض سوداویہ کی فہرست ڈاکٹری بیانات ومسلمات کے مطابق یک جائی طور پر اتنی بڑی ہو چکی ہے کہ شاید طب قدیم کی کسی ضخیم کتاب میں بھی، جو سویدائے قلب اور دل کی گہرائیوں سے سودا کو تسلیم کرتی ہے، اس سے وسیع فہرست نہ مل سکے۔

مجھے بڑے اعتماد کے ساتھ اب یہ اندازہ ہے کہ اتنی بڑی فہرست کے دیکھ لینے، اور مختلف مصنفین کے اقوال پڑھ لینے کے بعد کسی مخالف کے دل ودماغ میں اتنی توانائی باقی نہیں رہ سکتی کہ اس کی زبان ان الفاظ کے ادا کرنے کے لئے جنبش کھا سکے کہ

جسم انسان میں سوداء کا کوئی وجود نہیں

اگر میرا یہ خیال صحیح ہے تو میری اس طویل وعریض تحریر کا مقصد پورا ہو چکا، جو تین چار ماہ سے اب تک جاری تھا۔ اب ہمیں علم الاخلاط کی دوسری وادیوں میں چلنا، اور دوسرے سنگلاخ مراحل کو عبور کرنے کے لئے فرصت نکالنا چاہیئے۔ اس لئے مجھے اجازت دیجئے کہ اس مقالہ کو اسی منزل پر ختم کر کے میں آپ سے رخصت چاہوں +
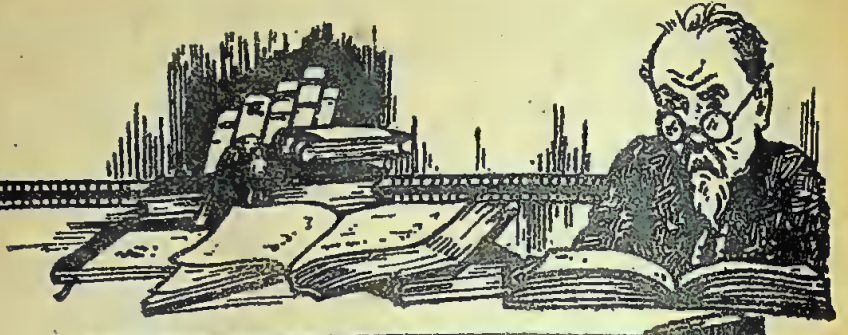
ترجمہ کلیاتِ نفیسی (جلد دوم)

سائز ۲۰×۳۰/۸ ضخامت ۵۱۴ صفحے، قیمت عہ/۲
پتہ: دفتر المسیح، قرول باغ، دہلی
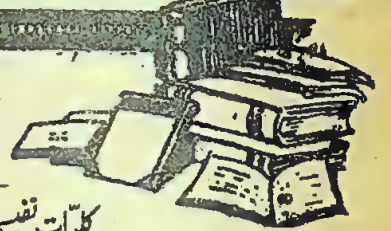
کلیاتِ نفیسی کے ترجمہ کی یہ دوسری جلد ہے۔ پہلی جلد دفتر المسیح سے ۱۹۳۴ء میں شائع ہوئی تھی اس چار سال کے دوران میں اگرچہ ہمارے مکرم فاضل حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب اس کام کو پورا نہیں کرسکے، لیکن جامعہ طبیہ کی انتظامی اور درس و تدریس کی ذمہ داریوں کے باوجود جو علمی کام اُنہوں نے انجام کو پہونچایا ہے وہ خود مستقل حیثیت رکھتے ہیں۔ بہرحال اس جلد کے ساتھ ترجمہ کلیاتِ نفیسی کا کام بھی تکمیل کو پہونچ گیا۔ ترجمہ کے سلیس اور بامحاورہ ہونے میں تو کلام کی گنجائش نہیں۔ کیوں کہ فاضل کبیر نے اس باب میں ایک خاص شہرت اور نیک نامی حاصل کرلی ہے۔ بلاشبہ وہ اس زمانہ کے بہترین طبی مترجم ہیں۔ کلیات نفیسی کا یہ ترجمہ محض ترجمہ ہی نہیں ہے، بلکہ قابل مترجم نے چند اور ضروری باتوں کا بھی خیال رکھا ہے جنہوں نے اس کو بعض دوسرے ترجموں سے ممتاز کردیا ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ ترجمہ عربی متن کے ساتھ شائع کیا گیا ہے جس سے عربی اور اُردو دونوں زبانیں جاننے والے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اصل اور ترجمہ کی یک جائی کو ممکن ہے کہ بعض طبیعتیں پسند نہ کرتی ہوں، لیکن ہماری رائے میں بعض متداول کتابوں کا ترجمہ فی الحال متن کے ساتھ ہی ہونا چاہیئے۔ دوسری نمایاں خصوصیت اس ترجمہ کی یہ ہے کہ مترجم نے کتاب کے مشکل مقامات کو واضح کرنے کے لئے نوٹوں کا اضافہ کیا ہے اور یہ نوٹ بعض بعض جگہ اتنے مفصل ہیں کہ ان کو کتاب کی شرح کہا جاسکتا ہے۔ کتاب کے آخر میں دو فہرستیں شامل کی گئی ہیں۔ پہلی فہرست تو ان مستقل عنوانوں کی ہے جو خود علامہ نفیس نے کتاب میں قائم کئے ہیں۔ دوسری فہرست مترجم نے مرتب کرکے اضافہ کی ہے۔ تاکہ قارئین کتاب ذیلی عنوانوں کو بھی صفحہ وار جلد سے جلد پاسکیں۔ متن والے ترجموں میں اکثر کتابت کا یہ نقص دیکھا جاتا ہے کہ وہ ہم آہنگ نہیں ہوتے۔ چوتھی سطر کا ترجمہ کبھی کبھی مقابل کی ساتویں یا آٹھویں سطر میں بھی پایا جاتا ہے۔ اسی طرح صفحوں کے فرق پر بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ دفتر المسیح نے اس ترجمہ کی کتابت میں اس نقص کو بھی رفع کردیا ہے۔ ترجمہ اکثر جگہ سطر بہ سطر ہے، اگر کہیں ترجمہ کی عبارت بڑھ گئی ہے تو اصل کی مقابل جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہے، تاکہ پڑھنے والوں کو وقت نہ ہو۔ صفحہ کا فرق تو غالباً اس کتاب میں کسی جگہ نہیں ہے۔ بہرحال یہ ترجمہ ہر لحاظ سے کامیاب ہے۔ اُمید ہے کہ نہ صرف طبی درس گاہیں اس سے فائدہ اُٹھائیں گی۔ بلکہ عام شائقین طب کی ضرورت کو بھی یہ کتاب پورا کرے گی۔ کتابت صاف، کاغذ عمدہ سفید، طباعت روشن اور قیمت مناسب ہے۔

ترجمہ علاج الامراض

سائز ۱۸×۲۲/۸، ضخامت ۳۳۲، قیمت تین روپے۔
پتہ: منیجر صاحب کتب خانہ پروفیسر فضل الرحمٰن خاں صاحب، کچا باغ، دہلی

اشرف الحکماء حکیم شریف خاں صاحب مرحوم کی مشہور کتاب علاج الامراض کا یہ سلیس اور ملخص اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب کے مترجم جناب حکیم مولوی فضل الرحمٰن خاں صاحب نے بہت کوشش اور کاوش سے کام لیا ہے۔ اور اس ترجمہ میں صرف ان ہی نسخوں کو منتخب کرکے درج کیا ہے جو شریف خانی اطبا کے مسلسل تجربوں سے مفید ثابت ہو چکے ہیں۔ لائق مترجم کی اس جدت نے اس ملخص ترجمہ کو اطبا اور طلبا کے لئے زیادہ مفید بنادیا ہے۔ شروع میں ۱۰ صفحوں کی ایک مفصل فہرست شامل ہے۔ جو پڑھنے والوں کو امراض اور متعلقہ مرکبات کو دیکھنے میں سہولت بہم پہنچاتی ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ علاج الامراض کا یہ ترجمہ مقبول ہوگا اور اطبا اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کریں گے۔ کتابت، کاغذ اور طباعت موزوں ہے۔

اجمل القانون

سائز ۱۸×۲۲/۸، ضخامت ۲۵۲ صفحے، قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔
پتہ: منیجر صاحب کتب خانہ حکیم محمد حنیف صاحب ہاشمی، یونانی شفاخانہ، نئی دہلی۔

جناب حکیم مولوی محمد حنیف صاحب ہاشمی نے محمد بن محمود کے مشہور رسالہ "قانونچہ" کو نیا لباس پہنا کر طب قدیم اچھی خدمت انجام دی ہے۔

'قانونچہ' کے کئی اُردو ترجمے شائع ہو چکے ہیں لیکن حکیم صاحب موصوف نے موجودہ زمانہ کے لحاظ سے اس میں حذف و اضافہ کیا ہے۔ قدیم و جدید معلومات کے اختلاف کو دور کرنے کے ساتھ ساتھ بعض بعض مقامات پر مسائل کی تطبیق کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ اصطلاحات میں طبی ناموں کے ساتھ ڈاکٹری ناموں کے اضافہ کا بھی التزام کیا گیا ہے عکسی اور دستی تصویریں جو اس کتاب میں شامل کی گئی ہیں۔ طلبا کے لئے نہایت مفید ثابت ہوں گی۔ غرض حکیم صاحب نے مبتدیوں کے لئے 'اجمل القانون' کو مفید بنانے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کی ہے۔ اور ہمارا خیال ہے کہ وہ اس کوشش میں بہت حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ یہ کتاب جس مقصد کے لئے لکھی گئی ہے، وہ پورا ہوگا۔ کتابت کی بعض غلطیوں کو چھوڑ کر بحیثیت مجموعی یہ کتاب کاغذ اور طباعت کے لحاظ سے بھی اچھی ہے۔

تحائف الاطبا،

سائز ۲۲×۱۸، ضخامت ۲۹۶ صفحے، قیمت دو روپے۔
پتہ: منیجر صاحب رسالہ حکیم حاذق، گجرات (پنجاب)

رسالہ حکیم حاذق، مفید طبی خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس کا سال نامہ تحائف الاطبا، کے نام سے شائع ہوا ہے جس میں اطبا کے مجربات حاصل کر کے جمع کئے گئے ہیں۔ رسالہ کے ایڈیٹر جناب حکیم محمد عبد الرحیم جمیل نے اس کام میں خاصی تن دہی اور محنت سے کام لیا ہے رسالہ کی ترتیب میں اگرچہ کچھ خامیاں نظر آتی ہیں لیکن بحیثیت مجموعی اس کی ترتیب کا معیار عام طبی رسالوں سے بلند ہے۔ 'تحائف الاطبا' میں چار سو سے کچھ زیادہ مجربات کا ذخیرہ ہے۔ اور طبیبوں کی تعداد، جنہوں نے یہ مجربات شائع کرائے ہیں، چالیس پچاس سے کسی طرح کم نہ ہوگی۔ رسالہ کے آخر میں ایک مفصل فہرست لگا دی گئی ہے جس میں امراض وار مجربات کے نام، ان کے نمبر اور صفحوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ بہرحال تحائف الاطبا مجربات کا اچھا خاصا ذخیرہ ہے۔ مجربات کی تلاش میں رہنے والے اس سے یقیناً بہت دل چسپی لیں گے۔ اس مخصوص نمبر کی قیمت دو روپے ہے۔ شائقین مندرجہ بالا پتہ سے منگوائیں۔

تحفۂ لقمان

سائز ۲۶×۲۰/۸، ضخامت ۱۶۲ صفحے، قیمت ایک روپیہ۔
پتہ: منیجر صاحب رسالہ 'لقمان'، نظام آباد، ضلع گوجرانوالا (پنجاب)

رسالہ 'لقمان'، بھی ایک طبی خادم ہے۔ اس کا سال نامہ 'تحفۂ لقمان'، کے نام سے نکالا گیا ہے۔ یہ سال نامہ کسی خاص موضوع کے لئے مخصوص نہیں ہے، بلکہ مدیر رسالہ جناب حکیم عبد الرحیم صاحب جلیل نے اپنے ناظرین کی تواضع بعض مفید اور دل چسپ طبی مضمونوں سے کی ہے، اور مجربات کا ایک اچھا خاصا ذخیرہ بھی نذر کیا ہے۔ کیمیا سے دل چسپی رکھنے والوں کی خاطر بھی کی گئی ہے۔ طبی حکایات جو اس سال نامہ میں درج کی گئی ہیں وہ یقیناً عام اطبا کے لئے کارآمد ہیں۔ علاج الانسان باجزاء الحیوان، نباتاتی جواہر، حمّی فصلی، وغیرہ مضامین مطالعہ کے لائق ہیں۔ مجموعی حیثیت سے یہ سال نامہ پسندیدہ اور مفید ہے، امید ہے کہ شائقین اس کی قدر کریں گے۔ سال نامہ کی علیحدہ قیمت ایک روپیہ رکھی گئی ہے لیکن رسالہ لقمان کے خریداروں کو خریداری کی قیمت میں ہی دیا جاتا ہے۔

خوش وقت (ہفتہ وار)

سائز ۲۶×۲۰/۴، ضخامت ۲۴ صفحے، قیمت سالانہ صرف دو روپے۔
پتہ: منیجر صاحب اخبار خوش وقت، شاہ درہ، دہلی۔

اخبار 'خوش وقت' کی پانچ اشاعتیں ہماری نظر سے گذر چکی ہیں۔ جو توقعات اس اخبار سے ہم نے وابستہ کی تھیں وہ برابر پوری ہو رہی ہیں۔ جناب مولوی احسان الحق صاحب نے یہ اخبار جاری کر کے اُردو صحافت کی ایک بڑی کمی کو پورا کر دیا ہے۔ 'خوش وقت' اُردو کا غالباً واحد معمائی اخبار ہے جس میں وسیع نقطۂ نظر سے بظاہر معمولی تفریح کو حقیقتاً مفید اور کارآمد بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ معموں کے اندراج میں مختلف استعدادوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ بچوں کے لئے مخصوص معمّے اُردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں درج کئے جاتے ہیں۔ جن سے اُن کی ذہنی استعدادیں نمایاں ترقی ہو سکتی ہے معموں کے علاوہ 'خوش وقت' ادبی اور سیاسی مضامین بھی پیش کرتا ہے۔ سیاسی نوٹ سنجیدہ اور ادبی مضمونوں کا معیار خاصا بلند ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ اس اخبار کی پبلک کی طرف سے قدر کی جائے گی۔ اور مولوی احسان الحق صاحب اپنی قابلیت کو 'خوش وقت' کے ترقی دینے میں صرف کر سکیں گے۔ اخبار کا سائز مناسب اور کتابت و طباعت بہتر ہے۔ نمونہ کا پرچہ ہمدرد صحت کے حوالے سے مفت منگایا جا سکتا ہے +

مراسلات

جامعہ طبیہ دہلی اور حکومت یوپی

طبِ یونانی کے ہمدردوں کے لئے عموماً اور جامعہ طبیہ دہلی کے معاونین، سرپرستوں اور شاگردوں کے لئے خصوصاً یہ خبر نہایت طمانیت بخش ثابت ہوگی کہ بورڈ آف انڈین میڈیسن حکومت صوبہ متحدہ نے جامعہ طبیہ دہلی کے اعلیٰ انتظامات، بہترین طریق تعلیم اور ہندوستان بھر کے چیدہ اور ماہرین اساتذہ کی اس طبی درس گاہ میں خدمات کا لحاظ کرکے اس کو باضابطہ طور پر تسلیم کرلیا ہے، جس کی وجہ سے جامعہ طبیہ دہلی کے سند یافتگان کو حقوق رجسٹری حاصل ہونے کے ساتھ وہ حقوق قانونی حاصل ہوں گے جو ایک رجسٹرڈ پریکٹشنر طبیب کو حاصل ہونے چاہئیں۔ ہم بورڈ آف انڈین میڈیسن حکومت صوبہ متحدہ کی اس علم دوستی، احساس فرض اور وقت شناسی کے دل سے مداح اور شکرگذار ہیں۔

پچھلے سال بورڈ آف انڈین میڈیسن صوبہ متحدہ کے معزز و بااثر رکن جناب شفاء الملک حکیم محمد عبدالحسیب صاحب دریابادی نے جامعہ طبیہ کو خود بغور ملاحظہ فرماکر جو گراں قدر خیالات ظاہر فرمائے تھے اسکے پیش نظر حکومت صوبہ متحدہ کے اس اقدام کا نتیجہ جامعہ طبیہ کے لئے "حق بہ حق دار رسید" کا مصداق ہے۔ حکیم محمد مظہر الدین اجملی پروفیسر جامعہ طبیہ دہلی

"جامعہ طبیہ دہلی کے متعلق اس خبر کو ہم نے مسرت کے ساتھ سنا۔ حکومت یو۔پی نے یہ اقدام کرکے طبِ قدیم کے ساتھ اپنی دلچسپی کا ثبوت دیا ہے جامعہ کے لائق اور فاضل کارکنان اس باب میں مبارک باد کے مستحق ہیں۔"

ہمدرد صحت

آیورویدک اینڈ یونانی انجمن طبیہ، میرٹھ

آیورویدک اینڈ یونانی انجمن طبیہ کا سالانہ اجلاس ۲۹ جنوری ۱۹۳۹ء کو فخرِ قوم مسٹر آصف علی صاحب بار ایٹ لا، ایم۔ ایل۔ اے رئیس اعظم دہلی کی صدارت میں منعقد ہوا انجمن کے اعلانوں کے مطابق کل صبح ہی سے میرٹھ کے بازاروں میں غیر معمولی چہل پہل نظر آتی تھی کیونکہ صوبہ کے مختلف مقامات سے وید اور اطبا صاحبان کثیر تعداد میں جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ جلسہ ٹھیک دو بجے شروع ہوا۔ اور صاحب زادہ خان بہادر حاجی شیخ محمد رشید الدین احمد صاحب رئیس اعظم صدر مجلس استقبالیہ نے اپنے مطبوعہ خطبۂ استقبالیہ سے افتتاح فرمایا۔ تحریک صدارت کے بعد چند مؤثر اور کامیاب نظمیں پڑھی گئیں خطبۂ صدارت وقتی، مبسوط اور نہایت جامع تھا۔ پھر رئیس الاطبا جناب حکیم فرید احمد صاحب عباسی، حکیم خواجہ رضوان احمد صاحب پروفیسر طبیہ کالج دہلی اور دیگر معزز مقررین نے اپنے اپنے خیالات سے صوبہ کے مختلف شہروں کے اطبا، وید اور دیگر سربرآوردہ شرکا کو مستفیض فرمایا۔ تقریباً ۲۵ تجاویز منظور کی گئیں جن میں حکومت کو وفد بھیجنے، میموریل بھیجنے، بورڈ کی ہیئت ترکیبی کو درست کرنے اور حکومت یو۔پی سے دیسی طبوں کو کامیاب بنانے والی تجاویز نہایت ضروری اور اہم تجاویز تھیں۔ پھر فوٹو لینے کے بعد جناب صدر کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور جلسہ بخیر و خوبی مجموعی حیثیت سے نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

قابل مبارکباد ہیں خاں صاحب جناب حکیم محمود الحق صاحب، جناب پنڈت رام سہائے جی شرما وید شاستری۔ جناب حکیم مولوی محمد مظہر الدین صاحب سکریٹری انجمن، پنڈت پریم نرائن صاحب جین وید راج اور دیگر سرگرم منتظمین جن کی سعی و حسن انتظام سے اہل میرٹھ کو یہ زرین موقع ہاتھ آیا۔

سکریٹری شعبۂ نشر و اشاعت، آیورویدک اینڈ یونانی انجمن طبیہ یو۔پی میرٹھ

صوبہ جات متحدہ میں جمعیۃ طلبۂ قدیم دہلی طبیہ کالج کا قیام

۸۔ فروری ۱۹۳۹ء کو شہر لکھنؤ میں ڈاکٹر محمد امین صاحب (فاضل الطب والجراحت) کے مکان پر زیر صدارت حکیم سید وجیہہ الحسنین صاحب (فاضل الطب والجراحت) طبیہ کالج دہلی کے اولڈ بوائز کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ ان کی ایک انجمن قائم کی گئی جس کا نام "جمعیت طلبۂ قدیم طبیہ کالج دہلی" (صوبۂ متحدہ) رکھا گیا۔

انجمن کے حسب ذیل عہدہ دار بالاتفاق منتخب ہوئے۔

(۱) حکیم محمد امین صاحب صدر۔ (۲) حکیم وجیہہ الحسنین صاحب۔ (۳) حکیم فضل احمد صاحب بدایونی۔ نائب صدر۔ (۴) حکیم عبدالقوی صاحب دریابادی۔ سکریٹری۔ (۵) حکیم ہیرالال صاحب جون پوری (۶) حکیم قسیم الدین صاحب، (ضلع مظفر نگر) جوائنٹ سکریٹری۔

انجمن کے اغراض و مقاصد فی الحال حسب ذیل رکھے گئے ہیں۔ (۱) صوبہ متحدہ میں طبیہ کالج دہلی کے سند یافتہ اطبا میں اتحاد عمل پیدا کرنا (۲) بقاء و ترقی طب یونانی کے لئے صوبہ کی سرگرم کار و مستند، انجمن طبیہ کے ساتھ اشتراک عمل کرنا (۳) یو۔پی کے ان حکیموں کے حقوق کی حفاظت کرنا جنہوں نے طبیہ کالج دہلی سے سند حاصل کی ہے۔ انجمن کے دستور العمل کی تیاری کے لئے حسب ذیل تین صاحبان کی ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے۔ (۱) حکیم وجیہہ الحسنین صاحب (۲) حکیم محمد امین صاحب (۳) حکیم عبدالقوی صاحب دریابادی۔ یہ کمیٹی دستور العمل تیار کرکے، انجمن کے دوسرے جلسہ میں بغرض بحث و منظوری پیش کرے گی۔ اس کے بعد جلسہ میں ذیل کی دو اہم تجاویز بالاتفاق رائے پاس کی گئیں۔

(۱) جمعیت طلبۂ قدیم طبیہ کالج دہلی (صوبۂ متحدہ) کا یہ جلسہ حکومت یو۔پی سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ اس انجمن کے دو نمائندے بورڈ آف انڈین میڈیسن میں (جو نئے میڈیسن بل کے ماتحت از سرِ نو قائم ہوگا) لئے جائیں، اس لئے طبیہ کالج دہلی ہندوستان بھر میں قدیم ترین مرکزی طبی درس گاہ ہے، اور دیسی طب کے دونوں شعبوں (ویدک اور یونانی) کی علمی و عملی تعلیم کے سلسلہ میں نمایاں مرکزی حیثیت اسے حاصل ہے اور اس کے سند یافتہ حضرات اس صوبہ میں بہ تعداد کثیر مطب کر رہے ہیں۔ (۲) اس جمعیت کے قیام اور اغراض و مقاصد کی اطلاع، مختلف اخبارات و طبی رسائل میں اس غرض سے شائع کی جائے کہ جہاں کہیں اس صوبہ میں طبیہ کالج دہلی یا مدرسہ طبیہ دہلی کے سند یافتہ اطبا موجود ہوں وہ جلد از جلد انجمن کی ممبری قبول فرمائیں، اور اپنے پتہ سے سکریٹری انجمن (حکیم عبدالقوی۔ خاتون منزل گولہ گنج۔ شہر لکھنؤ) کو اطلاع دیں۔

نیازمند عبدالقوی دریابادی (فاضل الطب والجراحت)

باب الصحت — تیمارداری
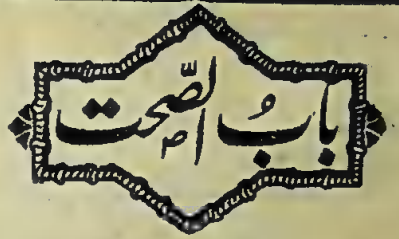
از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

مرض کو رفع کرنے اور صحت حاصل کرنے کے لئے ہمیں تین امور کی ضرورت ہوتی ہے۔

اول۔ صحیح تیمارداری۔ دویم طبیب یا معالج کا مشورہ۔ سویم۔ صحیح دوا۔

اگر ان تینوں میں سے کوئی جزو بھی ناقص ہو تو مریض جلد صحت یاب نہیں ہو سکتا۔

چونکہ حکیم یا ڈاکٹر مریض کے پاس چند منٹ کے لئے آتا، اور پھر ہدایات دینے اور نسخہ تجویز کرنے کے بعد چلا جاتا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ مریض زیادہ مدت کے لئے ایسے لوگوں کے ہاتھ میں رہتا ہے جو اس کی تیمارداری کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے تیمارداری کے ضروری اصولوں کو جاننا ہر گھربار والے شخص کا فرض ہے۔

اگر تیماردار ہوشیار اور باخبر ہو تو وہ بیمار کو امراض کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ بلکہ اکثر اوقات مناسب تیمارداری سے ہی مریض صحت یاب بھی ہو جاتا ہے لیکن اگر ان اصولوں سے غفلت کی جائے تو صرف دوا سے مریض کا صحت یاب ہونا آسان کام نہیں۔

دوا قوتِ بدن کی مدد کرتی ہے اور تیمارداری کا اصلی مقصد مریض کو زیادہ سے زیادہ آرام و سہولت پہونچانا ہے۔ چنانچہ تیماردار کو تندرست لوگوں سے علیحدہ رکھنا، اس کے بدن، لباس اور بستر کو پاک و صاف رکھنا، تازہ ہوا، سورج کی روشنی، پاکیزہ پانی، نیند اور آرام و سکون وغیرہ نعمتوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچانا تیمارداری میں شامل ہے۔

تیماردار سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ وہ خود حکیم یا ڈاکٹر بن جائے۔ بلکہ یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ طبیب یا ڈاکٹر کے آنے تک علاج و معالجہ کی فوری ضروریات کو پورا کرے۔ اور بیمار کو زیادہ سے زیادہ آرام و سہولت میں رکھے۔ تیماردار ایسا ہونا چاہئیے جو ہوشیار اور تیز عقل ہو۔ جو کچھ سامان گھر میں موجود ہو اس سے بہتر سے بہتر کام لے سکے۔ مرض کو بڑھنے سے روکے، اور مریض کو مرض کی الجھنوں سے بچائے۔ اس کی طاقت کو قائم رکھے، پھرتیلا، مستقل مزاج اور ہنس مکھ ہو۔ تیماردار کو اپنے فرائض سے باخبر اور آگاہ ہونا لازم ہے اور چاہئیے کہ وہ مریض کو ہمیشہ تسلی و تشفی دیتا رہے اور اپنے جسم، لباس اور ہاتھوں کو پاک و صاف رکھے۔ اور مریض کی کیفیت میں جو تغیر رونما ہو یا جو نئی بات دیکھے اُسے نوٹ کرلے لیکن اپنے نوٹ میں کسی بات کو بڑھا چڑھا کر نہ لکھے۔

تیماردار کو مریض کی کیفیات پر گہری نظر رکھنی چاہئیے۔ مثلاً چاہئیے کہ وہ:۔

مریض کے بخار کا درجہ اور نبض کی رفتار فی منٹ معلوم کرے۔ اور مندرجہ ذیل امور پر نگاہ رکھے۔

۱۔ لرزہ یا کپکپی	۲۔ نیند کی کیفیت	۳۔ درد کی کیفیت	۴۔ مریض کی وضع
۵۔ جلد کی حالت و رنگت	۶۔ زبان کی کیفیت	۷۔ بھوک اور پیاس کی حالت	۸۔ سانس کی کیفیت
۹۔ کھانسی اور بلغم کی کیفیت	۱۰۔ پیشاب اور پاخانہ کی حالت	۱۱۔ پیشاب کی مقدار	۱۲۔ قلب کی حالت (بے چینی و گھبراہٹ)
۱۳۔ دواؤں کے اثرات	۱۴۔ متلی و قے	۱۵۔ نقاہت و کمزوری وغیرہ وغیرہ	

حرارت بدن اور رفتار نبض

متعدی امراض اور بخاروں میں مریض کی حرارت اور رفتار نبض کو معلوم کرنا ضروری ہوتا ہے۔ حرارت بدن بذریعہ تھرمامیٹر معلوم کرنی چاہئیے اور نبض کی رفتار گھڑی ہاتھ میں لے کر دیکھنی چاہئیے۔ گویا یہ معلوم کریں کہ ایک منٹ میں نبض کتنی دفعہ حرکت کرتی ہے۔

تندرستی کی حالت میں بدن کی حرارت ۹۸،۴ درجہ اور ضربات نبض ۷۵ فی منٹ ہوا کرتی ہیں۔

لرزہ یا کپکپی

لرزہ یا کپکپی ایک نہایت معنی خیز علامت ہے۔ لرزہ عموماً بخار کی علامت ہوتا ہے۔ لیکن اگر کسی آپریشن (جراحی عمل) کے بعد مریض کو سردی لگنے لگے تو مقام اپریشن میں پیپ پڑنے کی دلیل ہے۔

نیند

نیند کے متعلق یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ مریض حسب معمول آرام سے سوتا ہے یا جاگتا رہتا ہے۔ نیند سے چونک کر اٹھتا ہے یا کروٹیں بدلتا رہتا ہے

خواب میں بڑبڑاتا ہے یا کسی خاص وضع سے لیٹا رہتا ہے۔

نوٹ۔ پیٹ، انتڑیوں اور پھیپھڑوں کے مریض ایک پہلو پر لیٹا کرتے ہیں۔

(۲) سل کے بیماروں کے پھیپھڑوں میں جب غار پڑ جاتے ہیں تو وہ عموماً اسی پہلو پر لیٹتے ہیں جس طرف غار ہوتے ہیں۔

(۳) جب سانس میں تنگی ہو تو مریض بہت ہی کم بستر پر لیٹتا ہے۔ بلکہ عموماً وہ بیٹھا رہتا ہے۔

(۴) جب مریض کے معدہ یا انتڑیوں میں تکلیف موجود ہو تو وہ اپنی ٹانگوں کو سکیڑ کر رکھتا ہے۔

(۵) قولنج اور درد حیض کی صورت میں مریض کو سخت بے چینی ہوتی ہے اور وہ بار بار پہلو بدلتا رہتا ہے۔

(۶) گٹھیا اور نقرس کے مریض بے حس و حرکت بستر پر پڑے رہتے ہیں۔

درد

اگر مریض کو درد کی تکلیف رہی ہو تو تیماردار درد کی جگہ اور اس کی کیفیت کو نوٹ کرے اور یہ بھی دیکھے کہ درد کتنی دیر تک رہا ہے۔ اور کیوں کر رفع ہوا ہے۔ درد کی تکلیف ایک دم ختم ہوئی یا آہستہ آہستہ۔ پرانی بیماریوں کبھی درد کی تکلیف محض وہم کی وجہ سے بھی ہوا کرتی ہے۔ بہر حال ان کیفیتوں کو معالج کے علم میں لانا ضروری ہے۔

نوٹ۔ درد و تکلیف کی صورت میں مریض کے چہرے پر شکن اور پیشانی پر اضطراب کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔

(۲) شدید دردوں میں مریض کے چہرے کا رنگ فق ہو جاتا ہے۔

جلد کی حالت

تیماردار کو مریض کی جلد کی کیفیت کا بھی خیال رکھنا چاہئیے۔ اور دیکھنا چاہئیے کہ وہ خشک ہے یا تر پسینہ آتا ہے یا نہیں۔ جلد پر چھوٹے چھوٹے دانے اور پھنسیاں موجود ہیں یا نہیں۔ جلد کھردری ہے یا ملائم۔ اگر جلد پر کوئی داغ یا ورم ہو تو اُسے بھی نوٹ کرلے۔ جلد کی رنگت کو بھی ملحوظ رکھے۔ اور اگر اس میں کوئی غیر طبعی تبدیلی ظاہر ہو تو اُسے بھی نوٹ کرے۔

نوٹ۔ حمّی محرقہ بطنی (ٹائی فائیڈ فیور) میں ۱۰، ۱۱ روز کے بعد مریض کے سینہ پر باریک دانے ظاہر ہوا کرتے ہیں جنہیں مبارکی کہتے ہیں۔

(۲) طاعون کے مرض میں چڈھے، بغل، یا بُنِ گوش کا مقام متورم ہو جاتا ہے۔

(۳) سوزاک میں کنج ران کے اندر بھیں نکل آتی ہیں۔

(۴) چہرے کا رنگ خون کی کمی کی وجہ سے پھیکا، یرقان کی وجہ سے زرد، سرطان اور ہیضہ کی وجہ سے نیلا، اور آتشک کی وجہ سے مٹیالا ہوتا ہے۔

(۵) سلّ کے مریض کے رخساروں پر ایک خاص قسم کی سُرخی پائی جاتی ہے جسے حمرت دق کہتے ہیں۔

(۶) گردہ کی بیماریوں میں آنکھوں کے پپوٹے اور جگر کے بیماروں میں پاؤں پر ورم ہوتا ہے۔

زبان

حالتِ مرض میں زبان کی حالت بھی مختلف ہوتی ہے اسے بھی نوٹ کرنا چاہئیے۔ مثلاً دستوں کے مرض میں زبان سُرخ، بخاروں میں میلی سکتہ میں زبان ورمائی ہوئی، لقوہ اور فالج میں زبان ٹیڑھی اور حمّی محرقہ (ٹائی فائیڈ فیور) نمونیا، سل، دق اور شراب خوری کی حالت میں زبان میں کپ کپی (لرزش) پائی جاتی ہے۔

بھوک و پیاس

شدید مرضوں میں مریض کی بھوک کم ہو جاتی ہے اور پیاس زیادہ لگتی ہے۔ اس لئے تیماردار کو خیال رکھنا چاہئیے کہ کھانا کھانے کے بعد مریض کے معدہ کی کیا حالت رہی۔ مریض غذا رغبت سے کھاتا ہے یا اصرار سے۔ مریض کسی خاص چیز کی خواہش کرتا ہے یا نہیں۔

تنفس

پھیپڑہ اور قلب کے مرضوں میں مریض کا سانس تیز ہوا کرتا ہے۔ اس لئے دن میں کئی بار بلا اطلاع مریض کے سانس کی آمد و رفت کو شمار کرنا چاہئیے کہ وہ ایک منٹ میں کتنی دفعہ سانس لیتا ہے۔ یہ کیفیت مریض کے سینہ یا پیٹ کو دیکھ کر معلوم ہو سکتی ہے۔

نوٹ۔ جوان اور تن درست آدمی ایک منٹ میں ۱۸ دفعہ سانس لیتا ہے۔

کھانسی و بلغم

اگر مریض کو کھانسی کی شکایت ہو تو معلوم کریں کہ کھانسی خشک ہے یا اس کے ساتھ بلغم بھی نکلتا ہے۔ کھانسی کے ساتھ سینہ میں درد ہوتا ہے یا نہیں۔ کھانسی کی کیفیت تشنجی ہے یا غیر تشنجی۔

نوٹ۔ جن مریضوں کو کھانسی آتی ہو، ان کا بلغم اور تھوک ہمیشہ اُگال دان میں لینا چاہیئے جس میں کسی قدر کاربالک ایسڈ یا فینائل ڈالا گیا ہو۔

بول و براز

جب مریض رفع حاجت سے فارغ ہو تو تیماردار کو اس کا پاخانہ بھی دیکھ لینا چاہیئے تاکہ معلوم ہو کہ اجابت فراغت سے ہوئی ہے یا قبض سے۔ پاخانہ پتلا ہوا ہے یا سخت۔ اس میں آنوں یا خون وغیرہ تو موجود نہیں، وغیرہ۔

اگر پاخانہ معالج کے ملاحظہ کے لئے رکھنا ہو تو اُسے صاف پلیٹ میں لے کر ڈھک کر رکھنا چاہیئے۔ اسی طرح تیماردار کو مریض کے پیشاب پر بھی نظر رکھنی چاہیئے کہ اُس کی رنگت کیا ہے۔ پیشاب کھُل کر آتا ہے یا رُک کر۔ بار بار آتا ہے یا دیر سے۔ جلن سے آتا ہے یا بغیر جلن و سوزش کے۔

اگر مریض کا پیشاب رُکا ہوا ہو تو اس کی خبر فی الفور معالج کو دینی چاہیئے۔ کیونکہ اس کا تدارک جلد ضروری ہے۔

نوٹ۔ (۱) ہسٹیریا میں پیشاب بار بار آتا ہے

(۲) ذیابطیس کے مریض کے پیشاب کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے۔

(۳) دیوانگی، رعشہ، فالج، ضربہ وسقطہ، تکان اور پسینہ کی زیادتی سے پیشاب کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔

دوائی اثرات

دواؤں کے اثرات کو بھی دیکھنا، تیماردار کا کام ہے۔ دوائیں مختلف تاثیریں رکھتی ہیں بعض دوائیں قابض ہوتی ہیں بعض ملیّن، بعض مدر (پیشاب لانے والی) اور بعض معرّق (پسینہ لانے والی) بعض محرک ہوتی ہیں اور بعض مُسکّن وغیرہ۔

چنانچہ مریض کو جو دوا دی جائے، اس کا اثر ویسا ہی ظاہر ہونا چاہیئے۔ ورنہ اُس کی خبر معالج کو دینی ضروری ہے۔

تیماردار کے فرائض

تیماردار کو چاہیئے کہ مریض کو تن درست لوگوں سے علیحدہ، گھر کے کسی ایسے کمرے میں رکھے جو فراخ، خشک اور پاک و صاف ہو۔ یہ کمرہ ایسا ہو جہاں تازہ ہوا اور روشنی کا بخوبی گذر ہو۔ تنگ و تاریک، میلے اور سیلے کمرہ میں مریض کو رکھنا جہاں تازہ ہوا اور روشنی کا گذر نہ ہو، نہایت مضر ہے۔

مریض کو ایسے کمرہ میں رکھنا چاہیئے جو موسم کے لحاظ سے گرم یا سرد بنایا جاسکے۔ سردی کے موسم میں کمرہ کے اندر انگیٹھی جلائی جاسکتی ہے۔ لیکن یہ احتیاط رہے کہ کمرے میں دھواں نہ ہو اور کوئلوں کی گیس جمع نہ ہونے پائے۔ اس لئے کمرہ کی ایسی کھڑکیاں کھُلی رکھنی چاہئیں جن سے ہوا سیدھی مریض کے پاس نہ پہونچے گرمی کے موسم میں کمرہ کے دروازوں میں ٹٹیاں لگوانا بہتر ہے۔

مریض کے کمرہ میں فالتو اسباب اور فرش وغیرہ نہ ہونا چاہیئے اور بیمار کی چارپائی کمرے میں اس طرح بچھائیں کہ وہ ہوا کے سرد جھونکوں سے محفوظ رہے، اور تیماردار اور معالج حسب ضرورت چارپائی کے ہر طرف بآسانی پھر سکے۔

مریض کا بستر صاف و سُتھرا ہونا چاہیئے، اور اُسے ہر دوسرے روز تیز دھوپ میں رکھ کر خشک کر لینا چاہیئے۔ مریض کے کمرہ میں ایک چھوٹی سی الماری بھی ہونی چاہیئے جس میں دوا، پھل اور مریض کی غذا وغیرہ رکھی رہے۔ اس کے علاوہ مریض کے تھوکنے کے لئے اُگال دان، پیشاب کے لئے پیشاب کا مخصوص برتن۔ پاخانہ کے لئے بیڈ پین، جسم کی حرارت معلوم کرنے کے لئے تھرمامیٹر، سر پر برف لگانے کے لئے ربڑ کی تھیلی، اور سینک کرنے کے لئے ربڑ کی بوتلیں وغیرہ موجود ہونی چاہئیں۔

تیماردار کو مریض کا لباس بھی جلد تبدیل کر دینا چاہیئے کیوں کہ مرض کی حالت میں بدن کے مسامات سے کثیف مادّے زیادہ خارج ہوتے ہیں۔ اور لباس جلد میلا ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مریض کا بدن بھی پاک صاف رکھنا ضروری ہے۔ ہندوستان میں مریض ہوا اور پانی سے بہت پرہیز کرتے ہیں اور اس قدر میلے کچیلے رہتے ہیں کہ اُن سے گھِن آتی ہے۔ نہ ہاتھ منہ دھوتے ہیں، نہ کنگھی کرتے ہیں، نہ دانت صاف رکھتے ہیں۔ لیکن یہ نہایت بُری بات ہے۔ تیماردار کو چاہیئے کہ وہ ہر صبح و شام مریض کا ہاتھ منہ دُھلائے۔ کلی کرائے، برش سے دانت صاف کرائے۔ بالوں میں کنگھی کرے۔ غرضے کہ جس قدر صفائی ممکن ہو اس سے غفلت نہ کرے، اگر معالج اجازت دے تو مریض کا بدن گیلے تولیہ سے پونچھ دیا کرے۔

تیماردار کو چاہیئے کہ وہ مریض کے کمرہ میں شور و غل یا کانا پھوسی نہ ہونے دے اس سے مریض پریشان ہوتا ہے۔ اور نہ مریض کے سامنے معالج کے علاج پر نکتہ چینی کرے۔ کیونکہ اس سے مریض کے خیالات منتشر ہو جاتے ہیں۔ اور وہ استقلال سے علاج نہیں کرا سکتا۔

مریض کے ہاتھ پاؤں کو آہستہ آہستہ ہاتھ سے دبانا اور اُسے لطیفوں سے ہنسانا ورزش کا کام دیتا ہے۔ تیماردار کو چاہیئے کہ وہ اپنا بدن، لباس اور منہ

ہاتھ پاک و صاف رکھے اور جتنی دفعہ وہ مریض کو ہاتھ لگائے، اپنے ہاتھوں کو دھو ڈالا کرے۔ علاوہ ازیں مریض کے کمرہ میں کبھی کچھ نہ کھائے، وغیرہ

مریض کے متعلق ہدایات

بیماری کی حالت میں چوں کہ بدن کی قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ اس لئے بیمار کو زیادہ سے زیادہ آرام کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر مریض سو رہا ہو تو اُسے غذا یا دوا کے لئے ہرگز نہ جگانا چاہیئے۔

غذا مریض کو مناسب غذا دینا دوا سے بھی زیادہ ضروری ہوتا ہے۔ کیوں کہ ایک تو مرض کی حالت میں جسم ویسے ہی زیادہ تحلیل ہو کر کمزور ہو جاتا ہے۔ پھر اگر اسے مناسب غذا بھی میسر نہ آئے تو کمزوری زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

مریض کو غذا وقت مقررہ پر دینی چاہیئے۔ اور ایسی غذا تجویز کرنی چاہیئے جو مریض کے مناسب حال ہو اور وہ اُسے رغبت سے کھائے بعض مریضوں کے لئے غذا کا تعین ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً چیچک، حمیٰ محرقہ، سرسام وغیرہ میں غذا معالج کی ہدایت کے مطابق دینی چاہیئے۔

ہندوستان میں ایک عجیب و غریب کلیہ قائم ہے کہ لوگ ہر مریض کے لئے مونگ کی دال یا کھچڑی بتاتے ہیں۔ یہ نہایت غلط طریقہ ہے۔ کیونکہ ضعف و نقاہت کی حالت میں اگر اس غذا پر بس کیا جائے تو مریض کو سخت نقصان پہونچتا ہے۔ اس لئے معالج کی اجازت سے مریض کو پھلوں کا پانی، دودھ، ساگو دانہ، ارا روٹ، دلیہ، فیرنی، شوربا، چپاتی، توس اور رسک وغیرہ دے سکتے ہیں۔

بعض امراض غذا میں بدپرہیزی سے عود کر آتے ہیں۔ اس لئے مریض کی غذا ہلکی اور جلد ہضم ہو جانے والی ہونی چاہیئے، انتڑیوں اور معدہ کے امراض میں غذا پر خاص توجہ ضروری ہے۔

مریض کو ہر بار ایک ہی قسم کی غذا دینے سے بھوک کم ہو جاتی ہے اور طبیعت اُکتا جاتی ہے۔ اس لئے غذا میں مناسب تبدیلی ضروری ہے۔ اور بلا ضرورت غذا پر پرہیز کی پابندیاں نہیں لگانی چاہیئں۔ کیونکہ اس سے مریض کمزور ہو جاتا ہے۔

نوٹ ۔ اگر مریض کا منہ خشک رہتا ہو تو اُسے سیال غذا مثلاً دودھ، آش جو، گلوکوس یا پھلوں کا رس دیں۔ اگر منہ خشک نہ ہو تو چاول، کھچڑی، ارا روٹ اور چپاتی دینے میں بھی کوئی ہرج نہیں ہے۔ غرض جب تک کوئی امر مانع نہ ہو غذا میں ہمیشہ مریض کی خواہش اور رغبت کو ترجیح دیں۔

حرکت و سکون

جو مریض زیادہ کمزور ہوں اور تھوڑی حرکت سے بھی تکلیف محسوس کریں۔ انہیں اُٹھانے اور بٹھانے میں بڑی احتیاط رکھنی چاہیئے۔ خاص کر پھیپھڑوں اور دل کے مریضوں کو دفعتاً اٹھا کر بٹھانے اور لٹانے سے پرہیز کریں۔ کیونکہ اس سے کبھی دل کی حرکت بند ہو کر مریض مر جاتا ہے۔

ایسے مریضوں کی جو خود حرکت نہ کر سکتے ہوں کروٹ بدلتے رہنا چاہیئے اور جہاں جہاں ہڈیوں کے ابھار موجود ہوں مثلاً کولھے، کندھے اور ریڑھ کی ہڈی کے نیچے نرم روئی کے تکیئے رکھیں تاکہ مریض زخم بستری سے محفوظ رہے۔

دوا پلانا

مریض کو جو دوا پلائی ہو اُسے ہمیشہ وقت مقررہ اور ٹھیک مقدار میں دینی چاہیئے۔ اگر مریض کو ایک وقت دوا نہ دی گئی ہو تو دوسرے وقت ۲ خوراک دوا ایک ہی دفعہ ہرگز نہ دیں۔ دوائیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔

۱۔ داخلی استعمال یا پینے کی دوا۔ ۲۔ خارجی استعمال یا مالش وغیرہ کی دوا۔

ان دونوں قسم کی دواؤں کو علیحدہ علیحدہ رکھنا چاہیئے۔ اور ہر دفعہ استعمال سے پہلے دوا کے لیبل کو پڑھ لینا چاہیئے۔ اس کے علاوہ کبھی بھی مریض کو اندھیرے میں دوا نہ دینی چاہیئے، اور مالش کی دواؤں کو استعمال کرنے کے بعد اپنے ہاتھوں کو خوب دھو ڈالنا چاہیئے۔

فضلات مریض

اگر مریض کے ناک منہ، آنکھ، یا کان سے کوئی رطوبت بہتی ہو تو اُسے رومال، روئی یا کاغذ سے صاف کر کے فوراً جلا دینا چاہیئے اور رطوبت کی کیفیت کو نوٹ کرنا چاہیئے۔

تیمارداری کا مضمون بہت وسیع ہے۔ چنانچہ متعدی اور لگنے والے امراض کی تیمارداری، ناگہانی حادثات میں تیمارداری، زچہ و بچہ کی تیمارداری، لڑائی اور جنگوں میں زخمی سپاہیوں کی تیمارداری، آتش زدگی اور ڈوبے ہوئے کی تیمارداری وغیرہ اپنے اپنے مقام پر خود بڑے اہم مضامین ہیں جن پر انشاء اللہ آئندہ فرصت میں کچھ عرض کروں گا ۔+

بیگن اور ٹماٹر کا مکالمہ

ازجناب حکیم محمد احسن صاحب، قادری، طبیہ میڈلسٹ طبیب سرکاری، ریاست بھوپال

کہا بازار میں ایک روز بیگن نے ٹماٹر سے
کہ تیرے ظلم بے جا سے ہوا ہوں میں بہت عاری

ہُوا ہے جب سے تیری عمدگی کا علم لوگوں کو
نہیں کرتا کوئی بازار میں میری خریداری

بڑھائی اس قدر عزّت تری فیشن پرستوں نے
کہ میری شکل وصورت سے ہوئی لوگوں کو بیزاری

خدا کی شان ہے ایک روز تیرا وہ زمانہ تھا
کہ میرے سامنے رہتی تھی تیری سرد بازاری

ہمیشہ تو نے گم نامی سے کاٹی زندگی اپنی
تری ہستی سے ہم جبیسوں کو رہتی تھی گراں باری

بہت سستا ہوں میں اور ہر جگہ کثرت سے ملتا ہوں
پکانے میں مرے مشکل نہ کچھ پکنے میں دُشواری

لگایا تاج مخمل سر پہ میرے دست قدرت نے
عطا کی ہے خدا نے سبزیوں کی مجھ کو سرداری

تروتازہ ہوں رنگت خوش نما ہے صاف ستھرا ہوں
عیاں برگ وشجر سے کلکِ قدرت کی ہر گُل کاری

غریبوں کے لئے مرغ مسلّم ہے مِرا بھُرتہ
پسند آتی ہے لوگوں کو سفر میں میری ترکاری

سُنی تقریر خاموشی سے بیگن کی ٹماٹر نے
مگر غصّہ سے اس کی لال رنگت ہو گئی ساری

کہا اے بھائی تو واقف نہیں اپنی حقیقت سے
کہ دھوکہ دے رہی ہے تجھ کو تیری زشت پنداری

مزے میں تیرے تلخی ہے شباہت تیری بھونڈی ہے
نہ سیرت تیری اچھی ہے نہ صورت میں طرح داری

نہیں کھانے سے تیرے فائدہ کچھ جسم انساں کو
شکم میں جا کے تو کرتا ہے اظہارِ جفا کاری

یہ تیرے تغذیہ کا لازمہ ہے جسم انساں میں
فسادِ خون، خارش، دردِ سر تبخیر و بیداری

علامت تیرے کھانے کی مریضوں میں یہ دیکھی ہے
فسادِ رنگ قارورہ وجودِ نبض منشاری

میری چٹنی مفرّح ہے میرا سالن مقوّی ہے
نباتی روح کے جوہر ہیں مجھ میں داخل وساری

امیروں میں مری عزّت غریبوں میں مری شہرت
ہر اک فرد بشر رکھتا ہے مجھ سے رسم دل داری

درستی کو مزے کی ڈالتے ہیں مجھ کو سالن میں
مری ترشی سے آجاتی ہے کھانے میں مزے داری

چمک سے میرے رخساروں کی روشن ہیں محل خانے
شعاعوں سے مری ہوتی ہے عالم میں ضیا باری

خدا نے تاج کانٹوں کا ترے سر پر لگایا ہے
ملی ہے غیب سے تجھ کو جہاں میں ذلّت وخواری

قدامت پر تو اپنی ناز کر اتنا نہ اے بینگن
جہاں میں چند روزہ ہے یہ سب تیزی وطرّاری

تو اپنی ذات میں بہتر میں اپنی قوم میں برتر
کسی صورت تجھے لازم نہیں میری دل آزاری

چو بر رُوئے زمیں باشی توانائی غنیمت جاں
کہ دوراں ناتوانیہا بسے زیر زمیں دارد

علم اور حکمت کے خزانے

شائقین علم کے لئے ایک زرّین موقع

اُردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے۔ اسی لئے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب، عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کماحقہ پورا کر دیا ہے اس کی اشاعت خاص جو ہر سال اسکی سالگرہ کی تقریب میں ہر جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جاسکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ طبع کرائے جائیں لیکن اسکے لئے موقع نہیں ملسکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچ سو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچسو جلدیں مکمل کی جاسکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ اب جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانیکے بعد دفتر میں انکی جلدیں مکمل کرالی ہیں جو جولائی ۳۵ء سے جون ۳۶ء تک اور جولائی ۳۶ء سے جون ۳۷ء تک اور جولائی ۳۷ء سے جون ۳۸ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں انہیں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور تجدید و اعادۂ شباب و درازیٔ عمر، پھر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں تازہ جلد جولائی ۳۷ء سے جون ۳۸ء تک میں گذشتہ سال کا عظیم الشان عورت نمبر ہے جسکی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علماء اور حکماء متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے، جسکے پشتے پر رسالہ کا نام سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے۔

اِن جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ۳۵ء۔۱۹۳۶ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر تھا اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے ہیں جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے۔ ۳۶ء۔۱۹۳۷ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے۔ اور جس میں بچوں کی پرورش اور انکی طبیعت، اور انکے کھیل انکی عادات اور اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر آپ کو انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں ملسکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچہ سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے مشکل حاصل ہو سکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ ۳۷ء۔۱۹۳۸ء کی تازہ جلد میں گذشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون ۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر بھی ہو تو شائقین اور قدرشناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے "ہمدرد صحت" کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑے گی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ایک ہزار یا ساٹھ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دلچسپ مرقعے کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطباء ہی کے لئے ضروری نہیں۔ بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کرینگے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچہ کے مضامین سے ہو جائے گا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس کے حلقہ میں ہندوستان کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور صحافی قلم کے نتائج افکار جابجا نظر آئیں گے

مینیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

مزاحیہ

بیماری

از جناب کوثر صاحب چاندپوری

موجودہ زمانہ میں بیماری کی صحیح تعریف نہیں کی جا سکتی۔ اس وجہ سے نہیں کہ اس دور کے انسانوں میں کہ ایسی رگ یا پٹھے کا اضافہ ہوگیا ہے جس کی تشریح سمجھ میں نہیں آسکی۔ بلکہ محض اس وجہ سے کہ آج کل تندرستی میں بھی "بیماری" لاحق ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں آدمی اپنے اپنے نزدیک تو بیمار ہوتا ہے لیکن حقیقتاً اُسے بیمار نہیں کہا جا سکتا، یا واقعی وہ بیمار ہوتا ہے مگر آخر وقت تک اپنی نسبت تندرستی کا گمان رکھتا ہے، ان حالات میں بیماری ایسی "تن درستی" کو بھی کہہ سکتے ہیں جو مریض کی سمجھ میں نہ آئے اور ایسی بیماری کا نام بھی "تن درستی" رکھا جا سکتا ہے جسے معالج نہ سمجھ سکے۔

بیماریاں ہزاروں قسم کی ہوتی ہیں۔ بعض بیماریاں حقیقی ہوتی ہیں بعض اختیاری، بعض نمائشی ہوتی ہیں بعض اضطراری، بعض سیاسی ہوتی ہیں بعض ملکی و قومی حقیقی بیماریوں کی اکثر اقسام بھی "مراق" کی پیداوار ہیں جس کے مریضوں کی سالانہ تعداد ہندوستان میں کسی طرح جرمن میں تیار ہونے والے ہوائی جہازوں اور جاپان میں بننے والے کھلونوں سے کم نہیں ہوتی۔ لیکن اس قسم کی بیماریاں اُمرا کے لئے مخصوص ہیں یا پھر اُن حضرات سے تعلق رکھتی ہیں جو بیک وقت شاعر بھی ہیں اور فیلسوف بھی، یعنے شعر کہتے وقت فلاسفر، اور دنیا کی پیچیدگیوں کو سُلجھاتے وقت شاعر اور نتیجہ کے لحاظ سے نہ شاعر نہ فیلسوف۔ رہی اختیاری بیماری تو وہ زیادہ تر اسکول کے لڑکوں کو ہوتی ہے یا پنشن پر ہٹنے والے تجربہ کار بوڑھوں کو دفعتاً اس وقت ہو جاتی ہے جب ان کی مدتِ ملازمت تو ہوگئی ہو بیس بائیس سال کی مگر تنخواہ میں فی سال ایک روپے کا بھی اضافہ نہ ہوا ہو اور کہیں دوسری جگہ سے دوگنی تنخواہ پر اتفاقیہ ان کی مانگ آجائے یا اندوختہ کو نذر حماقت کرنے کے لئے یہ جوتوں کی تجارت کا ارادہ کرلیں۔ اس صورت میں یا تو ان کی بینائی کم ہو جاتی ہے یا پیشاب میں شکر آنے لگتی ہے یا دل کی حرکت بڑھ جاتی ہے۔ اور ڈاکٹری تحقیقات کی رو سے دل کی حرکت کا تیز ہو جانا موت کے فرشتہ کی توجہ کا اہم ترین ثبوت ہے۔ اسی لئے فوراً ہی انہیں پنشن دے دی جاتی ہے۔ اختیاری بیماری کی ایک دلچسپ قسم وہ ہے جس میں فوجی افسران لڑائی چھڑتے ہی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اکثر نازک دماغ بہادر تو روانگی کا حکم موصول ہوتے ہی "اسہال" کا شکار ہو جاتے ہیں بعض ساحل بمبئی یا کراچی پر پہونچ کر دریا کی خوف ناک موجوں کو دیکھ کر سہم جاتے ہیں اور انہیں کوئی ایسی بیماری لاحق ہو جاتی ہے، جس کے لئے سمندری ہوا راس نہیں آیا کرتی۔ جو شیر دل ان سے بھی زیادہ بہادر ہوتے ہیں۔ اور بیوی بچوں کے رونے چلانے سے لے کر جہاز کی روانگی تک ہوش رُبا مناظر کا ان کے دل و دماغ پر کوئی اثر نہیں ہوتا وہ عین میدان جنگ میں گولوں اور توپوں کی آتش باری سے خوف زدہ ہو کر صرف ذرا جان بچانے کے لئے پاگل ہو جاتے ہیں۔ اور "سند طبی" کی رُو سے ان کی واپسی حق بجانب قرار دے دی جاتی ہے۔

اختیاری بیماری کی ایک قسم اور بھی ہے۔ مگر یہ بہت بڑے افسران کو ہوا کرتی ہے جب ان کا اپنے عہدے پر قائم رہنا سیاسی مصلحتوں کی بنا پر خلاف قانون ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں فوراً انہیں تبدیل آب و ہوا کی ضرورت پیش آجاتی ہے۔

ان کے علاوہ بھی اختیاری بیماریوں کی چھوٹی چھوٹی قسمیں ہیں جو صرف معالج کی صورت دیکھ کر یا ایسی صورت میں جب کہ معالج کو بے ادائے فیس مریض نے اپنے گھر بلایا ہو، پیدا ہو جاتی ہیں اور آدمی محض اس بنا پر اس زرین موقعہ سے فائدہ اُٹھانے کے لئے تیار ہو جاتا ہو کہ نہ معلوم آئندہ وقت پر کوئی نبض دیکھنے والا ملے یا نہ ملے، لاؤ آج ہم بھی اپنا ہاتھ دکھا دیں، یا پھر اس وجہ سے بیماری لاحق ہو جاتی ہے کہ معالج کو معقول فیس دی گئی ہے تو کیوں نہ اس سے پورا کام لیا جائے۔ چنانچہ ایسی صورتوں میں بعض اوقات گھر کا گھر بلکہ محلہ کا محلہ بیمار ہو جاتا ہے۔ کسی کو قبض کی شکایت ہو جاتی ہے، کسی کو بدہضمی کی، کسی کو تپ لازم کا شبہ ہو جاتا ہے، کسی کو کھانسی آنے لگتی ہے۔ غرض گھر کے ہر جاندار کو کوئی نہ کوئی روگ لگ جاتا ہے اور برسات کی خود رو گھاس کی طرح بیماریاں زمین سے اُبلنے لگتی ہیں، اور ایک دو، تین —— دس، بیس، بلکہ بے شمار مریض آجاتے ہیں۔ کبھی تو بخیل قسم کے مریض یہ بھی کرتے ہیں کہ فیس چندہ کر کے جمع کر لیتے ہیں۔ اور محلہ کی دو چار پردہ نشین عورتوں کو، جو برقعہ اوڑھ کر سینما تو دیکھ آتی ہیں مگر ڈولی میں بیٹھ کر

معالج کے گھر تک آنا جائز نہیں رکھتیں، کھڑکیوں کی راہ سے جمع کرلیا جاتا ہے۔ ایک نبض دیکھ چکنے کے بعد فوراً چوڑی کی جھنکار پر کوئی صاحب بول اُٹھتے ہیں ـــــ "خالہ اُؤ تم بھی ہاتھ دکھا دو اور آپا ذرا آپ بھی تو اپنا ہاتھ نکال دو پردہ سے۔ اماں تم بھی تو آنکھ دکھانے کو کہہ رہی تھیں، دو سال سے تمہاری آنکھوں کی بینائی کم ہوتی جارہی ہے۔ اور صغریٰ تو بھی آجا ادھر کو! بھلا شرماتی کیوں ہے کوئی غیر نہیں ہے یہاں! ارے ذرا باہر سے بٹّن کو بھی پکار لینا کوئی، اس کا پیٹ بھی بہت بڑھ گیا ہے، دن بھر کھاتی رہتی ہے۔"

اس طرح مریضوں کی تعداد خلافت کمیٹی کے ممبروں سے دوگنی ہوجائے گی۔ اور معالج کے قدوم مرض لزوم کی برکت سے ذرا سی دیر میں مریض کا دولت خانہ "شفا خانہ" بن جائے گا۔ اس قسم کے مریضوں کی تعداد کم کرنے کا سب سے اچھا طریقہ تو یہ ہے کہ بڑے بڑے خوف ناک، مہلک اور متعدی امراض کے نام بتا کر کہدیا جائے کہ آپ کے بائیں پھیپھڑے میں داغ پڑ گیا ہے فوراً بھوالی چلے جایئے۔ اور آپ کے خون میں "پاگل کتے" کے زہر کا اثر پایا جاتا ہے، آپ کو "کسولی" جانا چاہیئے۔ اور ان میں جو سب سے زیادہ شرمیلا مریض ہو اس کو غور سے دیکھ کر انگریزی میں مرض کا نام لے کر پوچھیے۔ "تمہیں کبھی "گنوریا" تو نہیں ہوا؟"

وہ کانوں پر ہاتھ رکھ کر فوراً کہے گا "کبھی نہیں، جناب مجھے تو کبھی گنوریا نہیں ہوا۔"

"آپ کے والد صاحب کو؟"

"انہیں بھی نہیں ہوا"

"اور آپ کے دادا صاحب کو؟"

مریض خاموش رہے تو جواب کا انتظار کئے بغیر ہی کہیے، ـــــ "اور پردادا صاحب کو ضرور ہوا ہوگا۔ اچھا آپ ذرا اپنے خون کا امتحان کرا لیجیے۔"

اب وہی ایک مریض رہ جائے گا جسے آپ کے توسّط سے ہدف قضا بننے کی ضرورت ہو۔ تو آپ مختار ہیں۔ چاہے انجکشن لگا کر مار ڈالیں، چاہے آپریشن کرکے شہادت کی موت ماریں۔

اضطراری بیماری کبھی کبھی بڑے شہروں میں دیکھی یا سُنی جاتی ہے۔ حال ہی میں ایک دیہاتی بزرگ شہر میں وارد ہوئے۔ اور ایک بہت بڑے معالج کے مطب میں پہونچ کر نہایت اضطراب اور سراسیمگی کے عالم میں بولے "میری نبض دیکھ لوگے کیا تم؟"

"ہاں، ضرور دیکھیں گے" یہ کہہ کر انھوں نے مریض کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ جواب ان کی کرسی کے قریب اکڑوں بیٹھ چکا تھا۔ دیر تک غور کرنے کے بعد اُنہوں نے فرمایا، "بھائی تمہیں تو کوئی بیماری نہیں معلوم ہوتی۔ نبض بالکل اچھی ہے۔"

"اچھی ہے تو پھر جانے دو" مریض اُٹھتے ہوئے بولا اور سلام کرکے جانے ہی والا تھا کہ معالج کی نکتہ سنج نگاہ زمین پڑی اور ایک چھوٹے سے انبار کی طرف اشارہ کرکے اُنہوں نے غصّہ کے ساتھ فرمایا "ارے یہ کیا؟"

"یہی تو بیماری ہے صاحب اور مجھے شکایت ہی کیا ہے" مریض بولا اور نہایت عجلت کے ساتھ مطب سے نکل گیا۔

اسی بیماری کے ایک مریض، جو پولس میں ملازم تھے۔ اور رات کو گشت میں جانے سے پہلے تھوڑی سی افیون کھا لیا کرتے تھے، رات کو ایک بجے حسب معمول ایک گولی کھا کر اور وردی پہن کر گھر سے نکلے۔ اور جاگتے رہو، جاگتے رہو کی دو چار مہیب صدائیں لگا کر رفع ضرورت کے لئے ایک ویران گلی میں گھس گئے، معلوم نہیں کتنی دیر بیٹھے رہے۔ آخر ایک مرتبہ کچھ خطرہ محسوس کرکے بیٹھے ہی بیٹھے چلا کر بولے جاگتے رہو! پھر جو آنکھیں کھول کر دیکھا تو سارا محلہ جاگ رہا تھا، اور اونچی اونچی عمارتوں پر دھوپ کی روشنی پھیلتی جارہی تھی، جھنجلا کر فرمانے لگے "لاحول ولاقوۃ صبح ہوگئی!"

اب رہی ملکی و قومی بیماری ـــــ اس کے متعلق ہمیں صرف اتنا معلوم ہے کہ اس کے مریض ہمیشہ بے موت ہی مرجاتے ہیں۔

از جناب حکیم مولوی عبد الحفیظ صاحب راج پوُری، ندوی

جذام عربی لفظ ہے جو جذم سے مشتق ہے اس کے لغوی معنے قطع کرنے یا کاٹنے کے ہیں۔ چونکہ اس مرض کے عوارض و نتائج اس قسم کے نمودار ہوتے ہیں کہ بدن کھدر کھدر کر اور انگلیاں کٹ کٹ کر جھڑنے لگتی ہیں۔ اس لئے اس حالت کو جُذام کہتے ہیں۔

جائے وقوع

جذام وہ نامبارک مرض ہے جس کا تذکرہ تورات جیسے صحیفۂ آسمانی کے اندر بھی موجود ہے۔ اور اس کو ابنائے آدم کے لئے ایک لعنت قرار دیا گیا ہے۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ یہ مرض امراض خبیثہ اور متعدی بیماریوں کا سرتاج ہے۔ اس کے متعلق ذرا سی غفلت بھی مصیبت کا پہاڑ بن جاتی ہے اور تھوڑے ہی دنوں میں سارا بدن تہس نہس ہو جاتا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب بہت سے ممالک کی فضا اس موذی مرض سے زہریلی تھی۔ مگر اصول ارتقاء کے مطابق رہائش و آرائش کی پاکیزگی اور تہذیب و تمدن کی تدریجی ترقی نے اس کے جال سے انسانوں کو نجات دلانی شروع کی۔ چنانچہ اب بعض علاقے ایسے ہیں جہاں سے اس کا بوریا بستر اُٹھ چکا ہے اور اگر کہیں ہے بھی تو برائے نام۔ اس کی خصوصیت نہ صرف منطقۂ حارہ و معتدلہ کے اندر ہے۔ بلکہ ممالک باردہ کے اندر بھی اس کی کثرت رہی ہے۔ تقریباً چودھویں و پندرھویں صدی عیسوی کی تاریخیں اس کے عام ہونے کی شہادت دے رہی ہیں۔ ایشیا، یورپ، جنوبی افریقہ، چین اور ہندوستان اس کے مرکز قرار دئے جاتے ہیں۔ گذشتہ مردم شماری کے لحاظ سے ہندوستان کے اندر جذامیوں کی تعداد ایک لاکھ سے کچھ زیادہ ہے۔ خصوصاً ذیل کے علاقوں کے نام لئے جانے ضروری ہیں۔ برما، آسام، بنگال کے مغربی حصے، بہار و اُڑیسہ کے مشرقی علاقے، صوبۂ مدراس کے متصل رقبے، صوبۂ متوسط کے نصف جنوبی خطے، صوبۂ بمبئی کے وسطی حصے اور اس سے متصلہ مملکت نظام کی جنوبی مغربی آبادی، کشمیر کے پہاڑی حصے، نیپال کا جنوبی مغربی حصہ، پنجاب، راج پوتانہ، میسور اور وسط ہند وغیرہ۔

ماہیّت

التہاب دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جس میں ملتہب مقام پر آغاز خراش سے ہلاکت و بربادی شروع ہو جاتی ہے۔ دوسرے وہ التہاب جس میں اوّلاً مقام ماؤف پر تکاثر کی کیفیتیں نمودار ہوتی ہیں، اور پھر تباہی و بربادی کی ابتدا ہوتی ہے۔ اس دوسری قسم کو اصطلاح میں التہاب حُبیبی کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس التہاب کی خصوصیت یہ ہے کہ جسم کے مختلف اعضا میں گلٹیاں سی بننی شروع ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ ماہرین نے نہ صرف جذام کو بلکہ تدرن (دق وسل)، آتشک، مرض توت الجلدی، سراجہ اور فطریت شعاعیہ کو بھی التہاب حُبیبی کے عنوان میں بیان کیا ہے۔ اور یہ جذام، آتشک اور سوزاک صرف انسان کو لاحق ہوتے ہیں۔ مگر آتشک گاہے گاہے بندروں کو بھی ہو جاتی ہے۔

جراثیمی نظریہ:- ڈاکٹر ہن سین نے سنہ ۱۸۷۴ء میں عصائے جذام (جذام کے جراثیم) کو دریافت کیا تھا۔ یہ جراثیم اپنی شکل و صورت کے لحاظ سے سیدھے یا ذرا ٹیڑھے اور نازک ہوتے ہیں۔ جو عصائے درنی (دق کے جراثیم) کی طرح سر پھلائے ہوئے غیر بذری اور غیر متحرک ہوتے ہیں، رنگ کے لحاظ سے گرام مثبت ہیں۔ اور گرام ہی کے طریقہ سے رنگے بھی جاتے ہیں۔ یہ بھی عصائے درنی کی طرح صائم حموض ہیں۔ مگر رنگوں کو قبول کرنے میں ان سے کم تیز رنگ کے طالب ہیں۔ رنگنے پر عصا، جذام کے اندر موٹے موٹے دانے کثرت سے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ جو اسے عصائے درنی سے ممتاز کرتے ہیں۔ ماہرین علم الجراثیم نے جذام کے جراثیم کی کاشت کی بابت بہت کوشش کی مگر ابھی تک کامیابی نہیں ہوئی۔ اسی وجہ سے ان کی خاطر خواہ ویکسین تیار نہیں ہو سکی۔ یہ جراثیم اپنی رہائش کے لحاظ سے نسیج مذبی کے اندر بکثرت رہتے ہیں۔ خلیات کے اندر گچھے کے گچھے بھرے پڑے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ نسیجی تجاویف۔ عروق صدیدی کی دیواروں، غدد جلدی، ناک کے غدد، غدد جاذبہ، گلے اور منہ کی رطوبتوں میں پائے جاتے ہیں مگر یہ اعصابی دھبّوں میں نہیں ہوتے۔ کیونکہ دھبّے درصل اعصاب کے ماؤف ہونے کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ البتہ اعصابی گرہوں میں کم و بیش مل سکتے ہیں۔ اور اپنے صفات کے لحاظ سے حُبیبی، گرام مثبت، صائم حموضی، خلوی، کاشت نہ ہونے والے اور خرگوش میں جذام پیدا کرنے والے عصا ہوتے ہیں۔ ان کی چھان بین کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اولاً ان کی سمّیتیں دوران خون میں شامل ہو کر جسم کے بہت سے حصوں کو تباہ کرتی ہیں۔ اس کے بعد یہ جراثیم بہ نفس خبیث حملہ آور ہوتے ہیں جن کی خردبین کے ذریعہ شناخت ہوتی ہے۔

مگر یہ حقیقت بالکل ظاہر ہے کہ آج سے سینکڑوں برس پہلے متقدمین اپنے مخصوص الفاظ میں اس اصلیت کی عقدہ کشائی کر چکے ہیں انکے
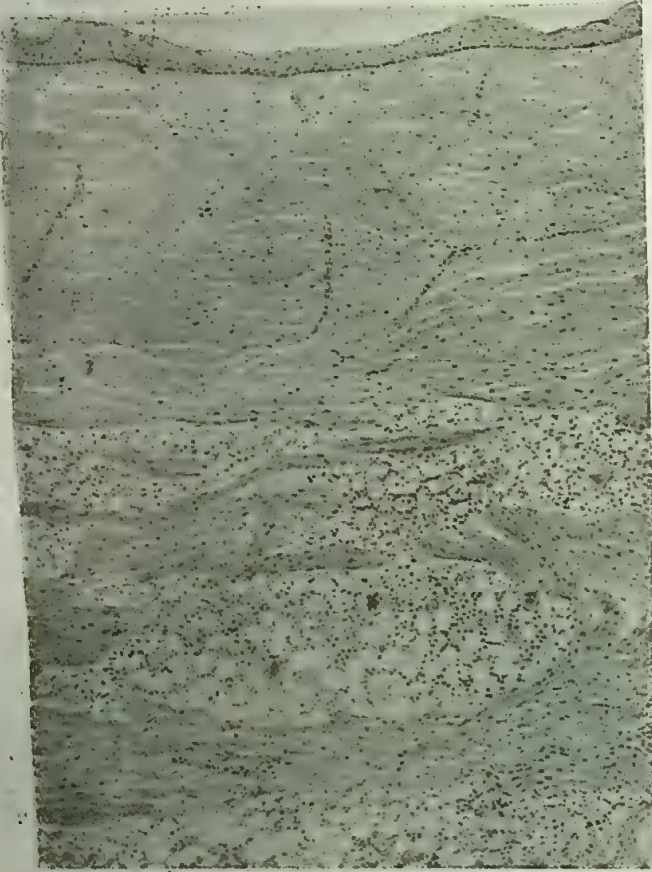
جذام گرہ دار میں جلد کا
خوردبینی منظر
جلد کی گہری ساختوں میں عفریتی
خلیّات کا اجتماع

جذام میں پاؤں کی ہڈیوں کی حالت -
ہڈیاں مرض کی وجہ سے چھوٹی
اور نازک ہوگئی ہیں -

جذام سِلّی

چہرہ اور جسم پر مرض کا اثر نمایاں ہے۔

جذام خدری

ہاتھ اور پاؤں جھڑ گئے ہیں لیکن چہرہ پر مرض کا اثر نہیں ہے۔

جذام سِلّی کا اثر چہرہ اور ہاتھوں پر۔

مقولہ کا مفہوم یہ ہے کہ سودا اپنی احتراقی کیفیت اور مقدار کی کثرت کی وجہ سے سارے جسم میں پھیل کر انسان کے عزیز ترین سرمایہ (خون) پر مسلط ہو جاتا ہے اور خون کے اندر اتنی بھی صلاحیت نہیں چھوڑتا کہ اعضا اور ساختوں کو غذا فراہم کر سکے۔ اور طبیعت کے اندر اتنی بھی سکت باقی نہیں رہتی کہ اس سمیت اور تعفن کے کوہ گراں کو دفع کر سکے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حیض کی حالت میں جماع کرنے سے جو بچے پیدا ہوتے ہیں۔ ان مرض جذام کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہوتی ہے۔

طریق تعدیہ:۔ یہ نہایت چھوت دار مرض ہے۔ اس کی چھوت براہ راست تن درست آدمی کو لگ جاتی ہے۔ خصوصاً اگر اس مرض کا مادہ کسی خراش یا زخم پر لگ جائے تو علامات مرض جلد از جلد نمودار ہونا شروع ہوتی ہے۔ ابھار دار کوڑھ جس میں مریض کے جسم پر گرہ دار زخم ہوتے ہیں۔ اس کی ناک بہتی رہتی ہے وہ زیادہ چھوت دار ہے۔ جذامی کے مستعملہ تولیہ، رومال، لباس، اسباب خورد و نوش کے استعمال، مچھروں، پسوؤں، اور کھٹملوں کے ذریعے انسان مبتلائے مرض ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر سکین نے جذامیوں کے پیشاب اور جذامی عورت کے دودھ سے بھی جراثیم علیحدہ کئے ہیں۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جذام کے جراثیم کی رسائی کے کیا کیا ذرائع ہو سکتے ہیں۔ اور سب سے اہم مسئلہ وراثت کا ہی جس کے متعلق ہر دور کے ماہرین ایک زبان نہیں ہیں۔ بعض وراثت کے قائل ہیں اور بعض اس سے انکار کرتے ہیں۔

وراثت کے دلائل

(۱) یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض جذامیوں کے بچے جذامی ہوتے ہیں۔ مگر ایسی صورت میں چند احتمالات ہیں کہ آیا یہ بچہ آتشکی مولود کی طرح جذامی پیدا ہوا تھا۔ یا سل والے والدین کی اولاد کی طرح جذام کی طرف میلان و صلاحیت تھی۔ یا مبتلائے مرض کے پاس رہنے کی وجہ سے بچہ جذامی ہو گیا۔

(۲) علم الجراثیم کا یہ مسلمہ مسئلہ ہے کہ کسی مرض میں اس کے جراثیم کا ملنا اور نہ ملنا اس مرض کے وجود و عدم وجود پر قطعی شہادت نہیں ہے۔ لہٰذا استقرار نطفہ کے وقت جذام کے جراثیم کی غیر موجودگی مرض جذام کی نفی نہیں کر سکتا۔ اس کے علاوہ جب پیشاب دودھ کے اندر سے جراثیم علیحدہ کئے جا سکتے ہیں تو خون کے اندر سے جذام کے جراثیم اور انکی سمیتیں شناخت کرنا بعید نہیں ہے۔

(۳) علماء ہومیوپیتھک، حاملین ویدک، بعض ایلوپیتھک والے، اور ماہرین طب اسلامی متعدی و موروثی دونوں خیالات کے ہم نوا ہیں۔

عدم وراثت کے دلائل

(۱) جذامی والدین کے بچے جذامی نہیں ہوتے۔ چنانچہ سرد ممالک :۶۰ ابچے تجربتہً جذامی والدین سے علیحدہ کر دیئے گئے ہیں اور علیحدہ ہی ان کی نشو و نما ہوئی تو وہ بالکل صحیح و سالم ہے۔

(۲) یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اولاً بچوں کو جذام ہوا پھر والدین کو ہو گیا۔

(۳) آغاز مرض کے کچھ ہی روز بعد مریض نامرد ہو جاتا ہے۔ حالانکہ وراثت کی صورت میں تین ہی نسلوں کے بعد جذام ناپید ہو جاتا ہے۔ مگر ایسا نہیں دیکھا جاتا۔

(۴) جذامی جراثیم سوائے خرگوش کے صرف انسان ہی کی ساختوں کو اپنی رہائش کے لئے چنتا ہے اور ان کا تعدیہ عام طور پر چھونے یا اسی قسم کی باتوں سے ہو جاتا ہے۔

(۵) شیر خوار بچوں میں جذام نہیں ہوتا۔

بہرحال بالعموم وراثت کے لئے تین چیزیں لازمی قرار دی جاتی ہیں۔ اولؔ کرم منی کے اندر جرثومۂ مرض کا ملنا۔ دوئمؔ بیضۂ انثی کے اندر جراثیم کا پایا جانا۔ سوئمؔ دوران خون کے ذریعہ سے جراثیم کا جنین کے اندر منتقل ہونا۔

اسباب

اصولی حیثیت سے اس کے اسباب درج ذیل ہیں۔ (۱) زمین کی طبعی خاصیت۔ (۲) غذا کی نوعیت۔ (۳) لوگوں کی عادت و طرز معاشرت۔ اس کی اصطلاحی توضیح یہ ہے کہ جراثیم اور ان کی سمیت کا انتشار، دوسرے الفاظ میں جذام دو وجہوں سے پیدا ہوتا ہے کبھی محض سودا سے، اور کبھی سودائے بلغمی کی آمیزش سے جس کے اندر اعضا کٹ کٹ کر گرتے ہیں۔ اور ان کی حس باطل ہو جاتی ہے۔ کبھی سودائے صفراوی سے پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے اعضا گل گل کر گرنے لگتے ہیں اور اس کا شفایاب ہونا دشوار ہوتا ہے۔ ویدک نقطۂ نگاہ سے اس کی تفصیل یہ ہے کہ دودھ اور مچھلی ساتھ ساتھ کھانا، دودھ، دہی اور سرکہ جیسی متضاد چیزوں کا ایک ساتھ کھانا، حد سے زیادہ غلیظ یا رقیق و ثقیل غذائیں کھانا، قے دبول وبراز روکنے کی عادت، تخمہ کی حالت میں غذا کا استعمال، ریاضت شاقہ کے بعد غسل کرنا، تل، مولی، مچھلی اور دہی کا بکثرت اور مدت تک استعمال، دودھ میں ... [illegible]

ملا کر پینا، سخت بدہضمی کی حالت میں جماع کرنا اور مرض آتشک کا ہونا۔ یہ مرض ۱۰ سے ۳۰ برس کے اندر ہوتے دیکھا گیا ہے۔ ادھیڑ عمر میں بہت کم ہوتا ہے۔ عورتوں کے مقابلہ میں مرد اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

اقسام محققین آیورویدک نے اوّلی تقسیم میں مہاکشٹ اور کشدر کشٹ کو بتایا ہے۔ پھر ثانوی تقسیم میں مہاکشٹ کی سات قسمیں اور کشدر کشٹ کی گیارہ قسمیں بیان کی ہیں۔ سشرت نے داد کو بھی جو تمام بدن پر ہو اور اس کے کنارے سیاہ ہوں مہاکشٹ میں شمار کیا ہے۔ لیکن متاخرین نے ان تمام قسموں پر نظر غائر ڈال کر اپنے تجربات اور تحقیق کی بناء پر جذام کی تین قسمیں بیان کی ہیں۔ جذام گرہ دار، جذام خدری، اور جذام مرکب۔ قدیم اصطلاحی الفاظ میں ان تینوں قسموں کا اظہار اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ ایک متقرح جو سودائے صفراوی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور دوسرا غیر متقرح جو سودائے بلغمی سے ظاہر ہوتا ہے۔

(۱) جذام گرہ دار۔ یہ بالعموم سرد ممالک میں ہوتا ہے اور اس کی مدت حضانت (چھوت کی علامتیں ظاہر ہونے تک کا زمانہ) مختلف ہوتی ہے۔ یعنے چھوت لگنے کے ہفتوں، مہینوں اور برسوں کے بعد سبب کے ضعف و قوت کے لحاظ سے علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ مدت حضانت میں مریض بالعموم کمزور ہو جاتا ہے طبیعت میں تکدر، سوئے ہضم اور غنودگی کی شکایت رہتی ہے۔ جوڑوں میں درد اور بے ترتیب بخار کی آمد کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ ان علامتوں کے ساتھ ساتھ فوراً بعد جسم کے بعض حصوں پر مثلاً بازو اور رانوں پر خصوصاً چہرہ اور کان کی لو پر سرخ چمکدار چٹے، دھبے یا داغ پڑنے لگتے ہیں۔ یہ چٹے ذکی الحس ہوتے ہیں۔ ان میں التہابی ترشحات ابتدا ہی سے موجود ہوتے ہیں۔ یہ چٹے کچھ دنوں کے بعد کملا کر غائب ہو جاتے ہیں اور اپنی جگہ پر بھورے رنگ کا دھبہ چھوڑ جاتے ہیں۔ مگر چند ہی دنوں کے بعد دوبارہ بخار کے ساتھ انہیں دھبوں پر سرخ سرخ چھوٹے چھوٹے دانے نمودار ہونے شروع ہوتے ہیں۔ جو آپس میں مل کر اور حجم میں بڑھ کر گانٹھیں اور ابھار بنا دیتے ہیں۔ یہ گرہیں حجم میں مٹر سے لے سیم کے بیج تک اور بعضوں نے بیضہ مرغ تک بیان کی ہیں۔ ان کی بالائی جلد پر بال بالکل نہیں ہوتے۔ اور جائے وقوع کے لحاظ سے ہاتھ، کلائی، بازو، رانوں، کنج ران، احشاء اور غدد جاذبہ کے علاوہ چہرہ پر بکثرت ملتی ہیں جن کو بہ خوبی ہاتھ سے پکڑ کر ہلایا جا سکتا ہے۔

چنانچہ ان ہی گرہوں کی کثرت کی وجہ سے چہرہ شیر کے چہرہ کی طرح ڈراؤنا اور گھناؤنا ہو جاتا ہے۔ غالباً اسی وجہ سے عربی کتب میں اس مرض کو **دَاءُ الاَسَد** کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ترشحات کے باعث اعصاب پر دباؤ پڑنے سے کبھی ان گرہوں میں بے حسی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کبھی تحلیل ہو کر صرف گہرا نشان رہ جاتا ہے۔ اور پھوٹ کر گرہیں زخم دار ہو جاتی ہیں اور ان سے رطوبت بہتی رہتی ہے۔ ناک کا بانسہ بیٹھ جاتا ہے۔ رخسار کچھ لٹک جاتے ہیں۔

(۲) جذام خدری۔ گرم ممالک میں اس کی کثرت ہے۔ اس میں ابتدائی علامات تقریباً جذام گرہ دار ہی کی طرح ہوتی ہیں۔ مگر جب گول سفید اور زردی مائل دھبے جلد پر نمودار ہوتے ہیں۔ تو دن بدن ان کی گولائی بیضوی اور بے ڈول قسم کے دھبوں میں بدلتی جاتی ہے۔ ان کا حاشیہ ابھرا ہوا، ذکی الحس اور مرکزی حصہ قدرے نیچے کو دبا ہوا سفید اور بے حس ہو جاتا ہے۔ اور ان دھبوں کی پیدائش کے ساتھ ہی محیطی اعصاب خصوصاً عصب زندی اسفل، عصب متوسط، عصب شظوی اور عصب صافن کے اضلاع میں تیز سنسناہٹ یا جھنجھناہٹ یا چبن اور درد کا احساس ہوتا ہے۔ اور اعصاب کے بعد عضلات متاثر ہوتے ہیں۔ ان کی لاغری و کمزوری کے بعد نمایاں استرخا ہو جاتا ہے۔ جلد، ہڈیاں اور مفاصل کا تغذیہ خراب ہو جاتا ہے انگلیاں ٹیڑھی ہونے لگتی ہیں یا جھڑنی شروع ہو جاتی ہیں ہتھیلی کا گوشت جذب ہو کر اس کی شکل شیر یا چیل کے پنجہ کی طرح ہو جاتی ہے بعض مریضوں میں جذام خدری کی ابتدائی علامتیں یہ ہوتی ہیں کہ ہاتھ پاؤں سن ہو جاتے ہیں۔ ان کے جوڑوں میں درد ہوتا ہے۔ اگر ان بے حس مقامات پر سوئی چبھوئی جائے یا انگارہ سے جلایا جائے تو بھی کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ گویا گرمی سردی اور درد کا بالکل احساس نہیں ہوتا۔ پھر ان دھبوں پر آبلے بن کر بغیر کسی قسم کے احساس کے پھوٹ جاتے ہیں۔ اور شدت مرض میں وہی مذکورہ بالا علامتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ یعنے اطراف خصوصاً انگلیوں اور ہتھیلیوں کا گوشت گل جاتا ہے۔ یا اس میں جھڑنے کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

(۳) جذام مرکب۔ اس مرض میں جذام خدری اور جذام گرہ دار دونوں قسم کی علامتیں ملتی ہیں۔ چنانچہ کبھی جذامی ابھار پیدا ہو کر اعصاب ماؤف ہو جاتے ہیں اور کبھی اعصاب ماؤف ہو کر گرہیں ظاہر ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور کبھی دونوں قسم کی علامات ہوتی ہیں۔ مگر جذام مرکب بہت کم دیکھا گیا ہے۔

ان تینوں قسموں کے علاوہ دو قسمیں اور بھی بیان کی جاتی ہیں یعنے جذام ابیض ، اور جذام الطفار جذام ابیض میں جسم کے مختلف مقامات پر سرخ سرخ داغ پڑنے کے بعد گٹھلیاں نہیں پیدا ہوتیں۔ بلکہ وہاں کی جلد کی رنگت سفید ہو کر مقام ماؤف بے حس ہو جاتا ہے۔ جذام ابیض اور برص کے درمیان فرق یہ ہے کہ برص کے داغ کے کنارے ہمیشہ صاف ہوتے ہیں یعنے ابھرے ہوئے نہیں ہوتے ، اور نہ داغ کے مقام کی جلد بے حس ہوتی ہے برخلاف جذام ابیض کے کہ اس کے کنارے ابھرے ہوئے ہیں۔ اور مقام ماؤف میں حس بھی نہیں رہتی۔ اور جذام الطفار میں ناخن ہڈیوں کے مانند بوسیدہ ہو جاتے ہیں۔

تشخیص اعمال وعلامات

علامات منذرہ یہ ہیں کہ ظہور مرض سے پہلے جلد کا رنگ بدل جاتا ہے۔ جلد نہایت ملائم اور چکنی ، اور کبھی کھُردری ہو جاتی ہے مقام ماؤف پر یا تو کثرت سے پسینہ آتا ہے یا دھوپ لگنے سے بھی پسینہ نہیں آتا۔ سوزش وخارش ہوتی ہے۔ زہریلی مکھیوں کے کاٹنے سے چکتے پڑنے لگتے ہیں۔ پھوڑے پھنسیاں نمودار ہونے لگتی ہیں۔ درد ہوتا ہے۔ زخم کے بھرنے پر بھی جلد خشک رہتی ہے۔ خون کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ چھونے کی قوت گاہے باطل اور گاہے ناقص ہو جاتی ہے۔

انتباہ :- جب اعضا کی جلد میں تغیرات ، خارش اور درد پیدا ہو جائے ، قوت لامسہ زائل ہو جائے ، کپ کپی چڑھتی رہے اور پسینہ بکثرت آئے تو یقین کر لینا چاہیئے کہ خون کے اندر مرض کا مادہ سرایت کر گیا ہے۔ اور اگر منہ وزبان خشک رہیں بدن کھُردرا اور اورام وبثور نکلتے رہیں ان میں سوئیاں چبھتی ہوئی معلوم ہوں تو مواد مرض کے گوشت میں سرایت کر جانے کی علامتیں ہیں اور اگر مذکورہ بالا علامتوں کے علاوہ زخم ترقی کر جائیں ، لولا پن آجائے تو سمجھنا چاہیئے کہ مرض کا مادہ چربی میں سرایت کر گیا ہے۔ اور اگر ناک بیٹھ جائے ، آنکھوں کا رنگ سرخ ہو جائے ، گلا بیٹھ جائے ، تو ان سے ہڈی میں مادہ سرایت کر جانا ظاہر ہوتا ہے اور مایوس کن علامت یہ ہے کہ اعضا پھٹ جائیں ، ان سے پیپ و مواد ہر وقت نکلتا رہے آنکھیں انگاروں کی مانند سرخ ہو جائیں۔ آواز بیٹھ جائے اور علاج سے کچھ فائدہ نہ ہو۔

شروع شروع میں جب جذامی گرہوں کو شگاف دیا جاتا ہے تو وہ سفید وشفاف نظر آتی ہیں۔ اور مزمن ہونے کی صورت میں ان کا رنگ بھورا ہو جاتا ہے۔ جذامی گرہوں میں نہ تجبن ہوتا ہے اور نہ حقیقی درنی جناتی خلیات ملتے ہیں۔ برخلاف تدرن کے کہ اس جناتی خلیات بھی ملتے ہیں اور تجبن بھی ہوتا ہے۔

جذام گرہ دار میں زخموں سے فلم بنائی جاتی ہے مگر قرحہ نہ ہونے کی صورت میں عصبی گرہوں میں سوئی چبھو کر مصل الدم سے سلائڈ بنایا جاتا ہے اس صورت میں ماہرین کا طریقہ یہ ہے کہ ذیل نیلسن کے طریقہ سے رنگ کر خوردبین کے نیچے دیکھتے ہیں۔ اسی طرح ناک رطوبت سے فلم بنا کر معائنہ کیا جاتا ہے۔ اور جو لوگ جذامی ماحول سے آتے ہیں ان کے بلغم کا معائنہ فلم بنا کر کیا جاتا ہے۔ جس کے ذریعہ سے تشخیص ہو جاتی ہے کہ جذام کے جراثیم ہیں۔ یا درنی عصار کا دور دورہ ہے۔ جذامی گرہوں کے اردگرد کی ساختوں کو لے کر اگر خوردبین سے دیکھا جائے تو کریات بیضار کے مانند گول اور مخروطی شکل کی بشری خلیات اور جذام کے جراثیم ملیں گے۔ اسی طرح مقام ماؤف کے غدد جاذبہ کو دیکھا جائے تو وہ سخت ور مائے ہوں گے۔ شگاف دینے پر ان کا رنگ زردی مائل نظر آئے گا اور جذام کے جراثیم سے غدد بھرے ہوئے نظر آئیں گے۔ جگر میں زردی مائل سفید دھاریاں اور نقاط پائے جائیں گے جو جراثیم سے بھرے ہوں گے۔ خصیے اور ان کی اردگرد کی ساختوں میں ضمور اور لیفی ساخت پیدا ہو کر قوت باہ زائل ہو جائے گی۔ قناۃ غذائیہ کبد اور طحال میں فساد شحمی پایا جائے گا۔ جذام خدری کی صورت میں بے حس مقام سے تھوڑی سی جلد کاٹ کر پیرافین سے منجمد کر کے خوردبین سے معائنہ کیا جاتا ہے۔

مدت وانجام مرض

ابتدائے مرض سے لیکر ۲۰ سال تک جذامی زندہ رہ سکتے ہیں۔ اور موت عموماً السداد حنجرہ ، تعفن الدم ، زخم حلق عوارض شش وکلیہ ، عام جسمانی نقاہت اور بالآخر اسہال یا پیچش ، یا نمونیہ یعنے ذات الریہ وغیرہ سے ہوتی ہے۔

حفظ ماتقدم

(۱) جذامی کو کھلی ہوا میں تندرستوں سے الگ کوٹھی خانہ میں رکھنا بہتر ہے۔ اور روزانہ نیم یا گندھک کے صابون سے نہلا کر صاف ستھرا رکھنا اور زود ہضم وہلکی غذائیں دینا لازمی ہے۔

(۲) جذام کے زخموں پر پٹی باندھنی چاہیئے تاکہ فاسد مادہ دوسروں کو نہ لگے۔ ان کے بول وبراز ، تھوک وبلغم اور زخموں کے مواد کو زمین میں گہرا دبانا ، پٹیوں اور خراب کپڑوں کو جلا دینا ، ان کے کپڑوں اور دیگر رہائش وآرائش کے سامان کو پاک وصاف رکھنا ، فریضہ اور اخلاقی وظیفہ سمجھنا چاہیئے

(۳) جذامیوں کو کسی قسم کا پیشہ اور تجارت نہ کرنی چاہیئے۔ بلکہ بستیوں اور آبادیوں میں مانگنے کی غرض سے بھی نہ آنے دینا چاہیئے۔ اسی طرح

ان کو روپیہ پیسہ بھی نہ دینا چاہیئے۔ بلکہ غلہ کی قسم کی چیزیں خیرات کرنی چاہئیں۔ ورنہ دوسروں سے لین دین کے وقت تعدیہ اور چھوت کا قطعی امکان ہوگا۔ اسی طرح جذامی والدین کے بچوں کو ان سے علیحدہ رکھنا چاہیئے اور حق تو یہ ہے کہ جذامی خود لوگوں سے دور اور آبادی سے علیحدہ رہے۔ الغرض جذامی کے پاس بھولے سے بھی نہ پھٹکنا چاہیئے۔ اور اگر ضرورت ہو تو فاصلہ سے گفتگو کرلی جائے۔ اسلام کے قانون میں اس قسم کی واضح ہدایتیں موجود ہیں۔

اصول علاج

چونکہ جذام عموماً دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک زخم دار جو سودائے صفراوی سے ہوتا ہے اور دوسرا وہ جو سودائے بلغمی سے وجود میں آتا ہے۔ لہٰذا اول الذکر صورت میں تنقیح اور ترطیب ماء الجبن وغیرہ سے پہونچانی چاہیئے۔ اور مؤخر الذکر صورت میں تلئین طبیعت مسہل معتدل اور تنقیہ کے بعد مناسب دواؤں کا استعمال مفید ثابت ہوتا ہے۔

علاج:۔ اصل علاج سے پہلے منضج پلاکر مسہل دینا چاہیئے۔ نسخہ منضج:۔ برگ شاہترہ ۲ ماشہ، گل حنا دو ماشہ، گل منڈی ۴ ماشہ گل سرخ ۴ ماشہ، عناب ۵ عدد، صندل سرخ ۴ ماشہ، افتیمون ۴ ماشہ، بسفائج فستقی ۴ ماشہ کو پانی میں بھگو کر جوشاندہ یا خیساندہ بناکر شربت عناب دو تولہ، شربت ورد ۲ تولہ ملاکر پلائیں۔ پندرہ روز کے بعد جب نضج ہوجائے تو تخم خرپزہ ۴ ماشہ، تخم کاسنی ۴ ماشہ، گل نیلوفر ۴ ماشہ، بادیان ۴ ماشہ، مکوئ خشک ۲ ماشہ، گل سرخ ۴ ماشہ، برگ سنائے مکی نو ماشہ، مغز فلوس خیار شنبر ۹ ماشہ، شیر خشت دیسی ۴ تولہ اور ہلیلہ جات ملاکر مسہل دیں، اور ہر مسہل کے بعد دو روز کا وقفہ دیں۔ اور نسخہ تبرید استعمال کرائیں۔ خمیرہ گاؤزباں ورق نقرہ میں لپیٹ کر کھلائیں اوپر سے شیرہ عناب عرق جذام میں نکال کر شربت جذام ڈال کر پلاتے رہیں۔

سفوف جذام:۔ چوب چینی، بابچی، ہلدی، برگ قنب، تخم چاول موگرا سب چیزیں ہم وزن لے کر سفوف بنائیں اور ۳ ماشہ یہ سفوف کھا کر اوپر سے ۵ تولہ یہ عرق پی لیں۔

عرق جذام:۔ شاہترہ، چرائتہ، سرپھوکہ، گل حنا، گل نیم، گل سرخ، گل نیلوفر، گل بکائن، گلوئے نیم، ثمر نیم، ثمر بکائن، پوست ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی، آملہ، نیل کنٹھی، افتیمون، بسفائج، افسنتین، بادرنجبویہ، تخم کاسنی، تخم خیارین، تخم خرفہ، تخم خرپزہ، تخم کدو صندل سرخ، صندل سفید ہر ایک پانچ تولہ، منڈی ۴۰ تولہ، برم ڈنڈی ۲۰ تولہ، برادہ شیشم ۲۰ تولہ، برادہ آبنوس ۲۰ تولہ، برادہ نیم ۲۰ تولہ پوست نیم ۴۰ تولہ، پوست بکائن ۵ سیر، بابچی ۵ تولہ، تخم پنواڑہ تولہ۔ سب چیزوں کو مناسب پانی میں بھگوئیں اور عرق کشید کریں۔ اس میں سے ۵ تولہ عرق لے کر اور ماء الجبن شیر بزہ تولہ ملاکر شربت جذام حل کر کے پلائیں۔

شربت جذام۔ چوب چینی، عشبہ مغربی، عناب، گل نیلوفر، برگ گاؤزباں، شاہترہ، آلو بخارا، تخم کاسنی، بسفائج فستقی افتیمون، افسنتین، برادہ صندلین۔ سب چیزیں چھٹانک چھٹانک بھر لے کر چار سیر پانی میں بھگو دیں پھر جوش دیکر چھان لیں اور ڈیڑھ سیر شکر ملاکر قوام کرلیں۔ اور رات کو حب جذام استعمال کریں۔

حب جذام۔ چاول موگرا، چوب چینی، صمغ عربی تینوں چیزیں ہم وزن لے کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور دو گولیاں کھلا کر ذیل کا عرق شہد ملاکر پلادیں۔

عرق نیم۔ اوکھ کا سرکہ ایک من لے کر اس میں ۵ سیر برگ نورستہ نیم ڈال دیں اور ایک ہفتہ کے بعد نکال کر پھینک دیں۔ پھر گل نیم پانچ سیر ڈالیں اور ایک ہفتہ کے بعد نکال کر پھینک دیں۔ پھر نبولی پانچ سیر نیم کوب کر کے ڈالیں۔ اور ایک ہفتہ بھیگنے کے بعد نکال کر پھینک دیں۔ اب اس سرکہ میں چنے کی روٹی ۱۰ سیر اور جو کی روٹی ۱۰ سیر ملاکر عرق کشید کریں۔

نوٹ:۔ اگر جذامی کو آتشک بھی ہو تو حب جذام میں آدھی رتی سنکھیا سفید فی خوراک کے لحاظ سے ملاکر گولیاں بنائیں اور استعمال کرائیں۔ جذام مزمن میں جب کسی تدبیر سے نفع نہ ہو تو اکسیر جذام کو استعمال کرنا چاہیئے۔ مگر مریض کی طاقت اور موسم کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے۔

اکسیر جذام۔ بلادر سوا چار سیر لے کر ان کی ٹوپیاں اتار دیں۔ پھر بلادر کو خشک کر کے پانی سے دھو ڈالیں، اس کے بعد انہیں خشک کر کے چوگنے پانی میں خوب ابالیں۔ یہاں تک کہ صرف سوا دو سیر پانی رہ جائے۔ اب سوا چار سیر دودھ ملاکر پھر پکائیں۔ جب پک کر صرف سوا دو سیر پانی اور دودھ رہ جائے تو اتنا ہی گھی ملاکر پھر پکائیں حتیٰ کہ دودھ پانی جل کر صرف گھی رہ جائے تو سوا سیر شکر ملاکر خوب حل کریں، پھر اسے اتار کر مرتبان میں سات روز تک پڑا رہنے دیں۔ اس کے بعد یہ دوا بقدر مناسب استعمال کرائیں اور دوران استعمال میں ریاضت، آگ، دھوپ، ترش چیز،

گوشت، دہی، تیل کی مالش اور جماع سے پرہیز کرائیں۔ جن لوگوں کو یہ دوا راس نہ آئے انہیں یہ دوا استعمال نہیں کرانی چاہیئے۔

غذا و پرہیز مریض کو زود ہضم و لطیف غذائیں کھلائیں۔ نفاخ و ثقیل چیزوں سے بچائیں۔

جذام کا علاج جو بذریعہ انجکشن و تلقیح کیا جاتا ہے۔ درج ذیل ہے۔

۱۔ سوڈیم ہائیڈنو کارپیٹ	۱ سی سی کا ہفتہ میں دو بار زیر جلد ٹیکہ کریں۔
۲۔ فارماسول چال موگرا	½ سی سی سے ۲ سی سی تک روزانہ وریدی ٹیکہ کریں۔
۳۔ چال موگرین	۱ سے ۲ سی سی تک ہفتہ میں دو بار عضلاتی تلقیح کریں۔
۴۔ انٹی لیپرول	۱ سی سی کا ہفتہ میں دو دفعہ عضلے میں ٹیکہ کریں۔
۵۔ الی پول	۱ سی سی کا ہفتہ میں دو دفعہ عضلے میں ٹیکہ کریں۔
۶۔ ایوی نل	۱ سے ۴ سی سی تک ہفتہ میں ایک بار زیر جلد ٹیکہ کریں۔
۷۔ سال گانال	۱۰۰ء گرام کا ہفتہ میں ایک بار وریدی تلقیح کریں۔
۸۔ ای۔ سی۔ سی۔ او	½ سے ۵ سی سی کا ہفتہ میں دو بار زیر جلد ٹیکہ کریں۔
۹۔ کریازوٹڈ ہائڈنو کارپس آئل	(۴ فی صدی لوشن) ۱ سی سی کا ہفتہ میں ایک دفعہ عضلاتی تلقیح کریں۔
۱۰۔ ایتھل ایسٹر آف مورہک ایسڈ	۲ سی سی کا ہفتہ میں دو بار عضلہ میں ٹیکہ کریں۔
۱۱۔ زمنبل کاپر	۲ سی سی کا روزانہ عضلہ میں ٹیکہ کریں
۱۲۔ سال گزنال۔ بی	ایک ایمپیول کا ہفتہ میں ایک دفعہ عضلے میں ٹیکہ کریں۔
۱۳۔ چال گرول	۲ سی سی کا ہفتہ میں ایک دفعہ عضلہ میں ٹیکہ کریں
۱۴۔ ایسکسی نول	ایک ایمپیول کا ہفتہ میں ایک دفعہ زیر جلد ٹیکہ کریں۔

(یہ مضمون شرح اسباب، مخزن حکمت، مخزن الجواہر، دوار الغرب، علم الجراحت، علم الامراض جدید، مرج البحرین اور کتاب التلقیح وغیرہ سے ترتیب دیا گیا ہے۔) +

شہد کی مکھی کے فوائد

شہد کی مکھیاں، ان کا شہد، ان کا زہر، اور ان کا موم قدیم ترین زمانے سے بطور دوا کے استعمال کئے جاتے رہے ہیں۔ شہد کی مکھیوں اور انکی پیداوار کی اہمیت انسان نے تمام دوسرے جانوروں کی پیداوار سے بیشتر معلوم کرلی تھی۔ بقراط، جالی نوس، بوعلی سینا اور پلائینی جیسے حکمائے شہد کی مکھیوں کو بہت مفید اور اپنے زمانہ کی سب سے زیادہ ہردل عزیز دوا بتایا ہے۔ پسی ہوئی مکھیوں کو شہد میں ملاکر آشوب چشم پر، درد کرنے والے دانتوں پر، سوجے ہوئے مسوڑھوں پر حتّٰی کہ ڈھیٹ پھوڑوں وغیرہ پر لگایا جاتا تھا۔ شہد کی مکھیاں شہد میں پکاکر پیچش کے لئے استعمال کی جاتی تھیں۔ جالی نوس کا مقولہ ہے کہ اگر شہد کی مکھیوں کو شہد کے ساتھ پیس کر ایسے سروں پر لگایا جائے کہ جنکے بال گر گئے ہیں تو دوبارہ بال نکل آتے ہیں۔ تازہ تازہ مار کر پانی میں ڈالی ہوئی مکھیاں اگر روزانہ ایک کھالی جائے تو دیوانے کتے کے کاٹے سے آرام ہو جاتا ہے۔ جلی ہوئی شہد کی مکھیوں کی راکھ اگر شہد میں ملاکر استعمال کی جائے تو وہ آنکھ کی تمام بیماریوں کے لئے مفید خیال کی جاتی ہیں سفوف کی شکل میں شہد کی مکھیاں، سرطان کے لئے، استسقا کے لئے، ضعف بصر کے لئے اور دماغی خرابیوں کے لئے مفید تسلیم کی جاتی ہیں ہومیوپیتھی میں بھی اپس، وجع مفاصل، التہاب مفاصل اور نوبتی بخاروں کے لئے بہترین دوا خیال کی جاتی ہے۔ آٹھویں صدی عیسوی کا مشہور فرانسیسی فاتح نقرس میں مبتلا ہوگیا تھا اور کسی طرح آرام نہ ہوتا تھا۔ بالآخر شہد کی مکھیوں سے کٹوا کر اچھا گیا۔

خوش رہنے کا نسخہ

اپنے دن کے پیالے میں ہر روز علی الصباح بارہ حصے ایمان، گیارہ حصے جرأت، دس حصے صبر، نو حصے عمل، آٹھ حصے اُمید سات حصے وفاداری، چھ حصے فکر و تدبر، پانچ حصے مہربانی، چار حصے آرام، تین حصے عبادت الٰہی، دو حصے تخیل ڈال کر اس میں نہایت احتیاط کے ساتھ ایک حصہ عزم ملادیا کرو۔

بقراط کے اقوال

"ناگہانی اور بلا ظاہری اسباب کے اگر تکان محسوس ہو تو وہ بیماری کی علامت ہے"۔

"جو لوگ کہ دیکھنے میں بہت موٹے تازے ہیں ان میں دبلے آدمیوں کی بہ نسبت امراض کا مقابلہ کرنے کی قوت کم ہوتی ہے"۔ لیکن زمانۂ حال کے انسانوں کا یہ خیال ہے کہ موٹے آدمی زندگی کی پہاڑی پر سے بہت آرام کے ساتھ لڑھکتے چلے آتے ہیں۔"

"بوڑھے فاقہ کشی کی تکلیف کو ادھیڑ عمر والوں کی بہ نسبت زیادہ آسانی سے برداشت کرلیتے ہیں، جوانوں سے یہ تکلیف بہت مشکل سے برداشت ہوتی ہے اور بچے تو بالکل ہی نہیں برداشت کر سکتے۔ خصوصاً وہ بچے جو ذرا دوسروں کی نسبت سے زیادہ کھلنڈرے ہوں"۔

"ایسے بدن جو نشو و نما پارہے ہیں ان میں بہت زیادہ ہوتی ہے اس لئے ان کو غذا کی سب سے زیادہ ضرورت ہے اور اگر انہیں کافی غذا میسر نہ آئے تو وہ گھلنے لگتے ہیں۔ بوڑھوں میں حرارت بہت کم ہوتی ہے، اس لئے انہیں ایندھن کی ضرورت بھی زیادہ نہیں ہوتی۔ کیونکہ بہت زیادہ ایندھن جھونکنے سے آگ بجھ جائے گی"۔

کھانے پینے کی جو اشیاء ایسی ہوں کہ وہ مفید تو کم ہوں لیکن مزہ دار زیادہ ہوں وہ ان ماکولات اور مشروبات کی بہ نسبت بہتر ہیں جو مفید لیکن بدذائقہ ہوں"۔

سردی کے موسم میں غذا کی کثرت مفید ہے، گرمیوں میں اسکی قلت"۔ کیا موجودہ زمانے کے اطبا اس سے زیادہ عقل کی کوئی بات بتا سکتے ہیں۔

یا اسے اس سے زیادہ واضح طریق پر کہہ سکتے ہیں۔

نیند اور آرام

ایسی عادت اختیار کرنی چاہیئے کہ جسم اور دماغ دونوں کو آرام میسر آسکے۔ صرف کام چھوڑ دینے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ آرام میسر آگیا اگر جسم یا دماغ میں تناؤ کی کیفیت بدستور باقی ہے۔ ایسے پیشوں کے متعلق یہ خیال اور بھی زیادہ صحیح ہے کہ جن میں جسمانی محنت بہت کم ہوتی ہے۔ یہ طریقہ بہت ہی مناسب ہے کہ لیٹ کر تمام جسم کو بالکل ڈھیلا کر دیا جائے اور آنکھیں بند کر لی جائیں اور ٹھنڈی، پُرسکون اور اندھیری جگہ میں آدھ گھنٹہ تک دوپہر کے وقت آرام کیا جائے۔ ایسے پیشے کہ جن میں سخت محنت کرنی پڑتی ہے ان میں تھوڑے تھوڑے وقفہ سے بار بار آرام کرنے کی ضرورت ہے جتنی دیر آرام کیا جائے اتنی دیر گہرے سانس لیتے رہیں۔

صحت انسانی پر شور و غل کا اثر

بعض بے سُرے شور و غل بھی کبھی کبھی اپنی نوعیت اور ماحول کی وجہ سے خوش گوار معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک اولاد پر فخر کرنے والی ماں کو اپنے نوزائیدہ بچے کی "ہاؤں ہاؤں" بالکل ایک فردوسی نغمہ معلوم ہوتی ہے، ایک بھوکے پیاسے آدمی کھانے کے گھنٹے کی ہیبت ناک گونج بہت ہی خوش آیند محسوس ہوتی ہے۔ اور شرابیوں کو شمپین کی بوتل کے کاگ اُڑنے کا دناٹا تو اس قدر بھلا لگتا ہے کہ فوراً دل مسرور ہو جاتا ہے۔ بین باجے کی آواز اسکاٹ لینڈ کے ایک باشندے کے دل میں جوش اور امنگ پیدا کرتی ہے لیکن اس کا پڑوسی انگریز اسی آواز کے اثر سے غصہ سے آگ بگولا ہو جاتا ہے۔ ہم میں کسی کی بھی یہ تو خواہش نہیں ہوا کرتی کہ پُرمسرت شور و غل کو بند کر دیں لیکن اور بہت سے شور و غل ہیں جو ہم میں بیشتر آدمیوں کے لئے سامعہ فگار ثابت ہوتے ہیں۔ وہ ہمارا مزاج برہم کر کے ہمیں برافروختہ کر دیا کرتے ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ ہماری صحت کے لئے بہت ہی مضر ثابت ہوں۔

آخر وہ چیز کیا ہے جو بعض آوازوں کو ناخوش آیند بنا دیا کرتی ہے؟ سب سے پہلی تو یہ بات ہے کہ تمام بے سُری آوازیں کانوں کو تکلیف دیتی ہیں مثال کے طور پر پڑوسی کے کتے کے بھونکنے کی آواز، رات کے وقت بلیوں کا چھت پر لڑنا، موٹروں کے بگل کی بھیانک آوازیں۔ موٹر سائیکلوں کی دہشت ناک پھٹ پھٹ، سڑکوں پر دودھ کے خالی برتنوں کا باہمی تصادم، اور کسی قدر نیچے اُڑتے ہوئے ہوائی جہازوں کا گھرّاٹا سب ایسی آوازیں ہیں جو کانوں کو برداشت نہیں ہوتیں۔

لیکن یہ بھی ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ ہمیں صرف ایسے ہی شور ناگوار گزرتے ہیں جو دوسرے کر رہے ہوں۔ آپ کتنا ہی شور و غل کریں مگر وہ ہمیں برا نہیں معلوم ہوتا۔

اسی طرح یہ بھی ایک حقیقت ہو کہ اچھے خاصے سریلے راگ بھی اگر وہ دفعتاً اور بڑے زور سے ہمارے کانوں میں پڑیں تو سخت تکلیف دہ معلوم ہوتے ہیں، جیسا کہ اکثر اس وقت ہوتا ہے جب ہم یکایک ریڈیو کی مشین چلاتے ہیں۔

حاملہ عورتوں کی غذا

دودھ دو یا ڈھائی سیر، آدھ پاؤ گوشت جس میں مچھلی کلیجی، گُردے اور بھیجا سب شامل ہیں۔ ایک انڈا، آدھی چھٹانک پنیر۔ ایک چھٹانک مکھن، پاؤ بھر آلو، ڈیڑھ چھٹانک پکی ہوئی بند گوبھی۔ چار عدد دال کے پکے ہوئے تازہ پھل۔ ذرا ایک قسم کی اور ترکاریاں۔ اور اس کے علاوہ بے چھنے آٹے کی روٹی اور دلیا ایسے کھانے کہ جن میں شکر زیادہ ہو یا میدہ سے بنے ہوئے ہوں ان سے پرہیز لازم ہے۔

اسپتالوں کی بدبو اور شور

شرم وحیا کی وجہ سے عورتوں کے چہرہ پر سرخی دوڑ جاتی ہے۔ خوف کی وجہ سے بچوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں گھناونی چیزوں کو دیکھ کر اچھے خاصے مضبوط آدمیوں کا بھی جی متلانے لگتا ہے اور اکثر تے ہو جاتی ہے۔ ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ ہمارے فوری جذبات کا ہمارے اندرونی اعضا کے فعل پر بہت کافی اثر پڑتا ہے۔ اس اصول سے اسپتالوں کے انتظام میں بہت بدلی جاسکتی ہے اسپتالوں میں بسی ہوئی بو خوش گوار بھی ہو سکتی ہے اور ناخوش گوار بھی۔ لیکن بہترین بات یہی ہوگی کہ سرے سے قطعاً بو ہی نہو۔ پاخانے

کے برتنوں کی بدبو جو کبھی کبھی آتی ہے اور ان دواؤں کی بدبو جو کہ بدبو مارنے کے لئے مستعمل ہوتی ہیں بہت ہی قابل اعتراض چیزیں ہیں، صابون اور لوشنوں کی بو اگرچہ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ ہر چیز صاف ستھری ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ مریض کو یہ بھی یاد دلاتی رہتی ہیں کہ وہ بیمار ہے اور اس کے دل پر خوف طاری کر دیتی ہیں۔ موجودہ زمانے کے صفائی اور کھلی ہوا کے انتظامات کے پیش نظر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسپتالوں کی بُو کوئی ناقابل تدارک مصیبت نہیں ہے۔

شور وغل ایک اور نفسیات پر اثر کرنے والا عنصر ہے۔ شور سے مراد ناخوش گوار آواز کا ناقابل برداشت مقدار میں سامعہ تک پہونچنا ہو۔ ایک خوش گوار آواز جو کہ صاف طور سے سنائی دیتی ہو شاید ہی کسی کے آرام میں خلل پڑتا ہو۔ لیکن ایک ایسے ناگوار شور سے جو کہ صاف سنائی نہ دیتا ہو غالباً کوئی چیز زیادہ تکلیف دہ نہیں ہوتی۔ یہ ممکن تھا کہ اس قسم کی اور بھی بہت سی مثالیں دے دی جاتیں۔ لیکن جو کچھ کہا جا چکا ہے وہی اس بات کے لئے کافی ہے کہ ذمہ دار اصحاب کو اس طرف متوجہ کر دے کہ مریض کو جسمانی آرام پہونچا کر یہ ممکن ہے کہ ہم اس کے لئے دماغی سکون مہیا کر دیں کہ جس سے اسے بہت فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

مصر قدیم میں "خود مسمومی" کے متعلق معلومات

ہیروڈوٹس کے بیان کے مطابق جو کہ قبل مسیح پانچویں صدی کا مصنف تھا اور سب سے قدیم مورخ تسلیم کیا جاتا ہے قدیم مصری امعاء مستقیم اور قولون کے باقاعدہ کام کرنے کی اہمیت کو اچھی طرح جانتے تھے۔

ہیروڈوٹس نے لکھا ہے کہ "ہر مہینے میں تین دن تک متواتر وہ جلاب لیا کرتے ہیں اور قے کر کے اپنی صحت کو بحال کرتے ہیں اور ان کا یہ خیال ہے کہ تمام بیماریاں جو انسان کو ہوتی ہیں وہ صرف اس غذا سے پیدا ہوتی ہیں جو کہ وہ کھاتے ہیں۔ کیونکہ اور ہر لحاظ سے مصری لیبیا والوں کے سوا تمام قوموں کی بہ نسبت زیادہ تن درست ہیں۔"

مصر کے قدیم لوگ غذا کو بہت ہی اہمیت دیتے تھے اور تقریباً سبزی خور تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ روحیں پھر اس دنیا میں دوسرے جسموں کے اندر حلول کر کے آتی ہیں اور جانوروں کا جون اختیار کرتی ہیں۔ اس لئے وہ کسی جانور کی جان لینے کو اسی قدر گناہ خیال کرتے تھے کہ جیسا کسی آدمی کو مار دینا۔ ان کا خیال تھا کہ ایک بکرے یا بیل کو ذبح کر کے ممکن ہے کہ ہم اپنے ہی کسی بزرگ کی جان لے لیں

دندان سازوں اور سرجنوں کا مددگار

اس دوران میں جب دندان ساز دانتوں کا معائنہ یا ان پر کوئی عمل کرتا ہی، زبان خواہ مخواہ اوپر اُٹھ جاتی ہے جس کی وجہ سے بعض اوقات مطلوبہ عمل مکمل ہی نہیں ہونے پاتا۔ یورپ کے ایک ماہر دندان سازی نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے جو آپریشن کے دوران میں زبان کو دبائے رکھتا ہے اور منہ کے اندر ٹھنڈی غیر مضر روشنی ڈالتا رہتا ہے۔ اس روشنی کی خاصیت یہ ہے کہ نہ تو آنکھوں کو خیرہ کرتی اور نہ کسی قسم کا برقی صدمہ پہنچاتی ہے۔ سرجنوں کو بھی حلق کا معائنہ یا آپریشن کرنے میں اس سے بڑی مدد ملے گی۔ کیوں کہ یہ آلہ منہ پر لگا دینے کے بعد انہیں یا ان کے اسسٹنٹ کو اپنے ہاتھ استعمال کرنے کی ضرورت نہ رہے گی۔

جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

اکسیر سیلان مازو سبز بلا سوراخ ۶ ماشہ، سہاگہ نیم بریاں ۳ ماشہ، مصطگی رومی خالص ۴ ماشہ، دال نخود بریاں مقشر ایک تولہ، سنگ جراحت ۶ ماشہ۔ سب چیزوں کو باریک کرلیں اور ڈیڑھ ماشہ، صبح و شام دونوں وقت پانی کے ساتھ پھانکیں۔

جناب حکیم مولوی سید محمد اسد علی صاحب آنریری مجسٹریٹ جودھپور

سرمہ جوتی بردھک سرمہ درخت نیم (نیم کے درخت کے تنہ میں ایک سال تک سرمہ محفوظ رکھیں اور پھر نکال کر کام میں لائیں) ایک چھٹانک کالے سرس کے بیج ۳ ماشہ، کافور بھیم سینی ۲ ماشہ، مامیران چینی ۲ ماشہ، سنگ بصری ۲ ماشہ، سفیدہ کاشغری ۶ ماشہ، ہلیلہ سیاہ ۳ ماشہ، پھٹکری بریاں ۱½ ماشہ، مصری بیکانیری ۲ ماشہ، ناخن فیل ۲ ماشہ، تخم کھرنی ۳ ماشہ، سمندر جھاگ تین ماشہ۔ گل چنبیلی ۱۰۰ عدد تل کے پھول ۱۰۰ عدد، دانہ الائچی خورد ۳ ماشہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر ایک بوتل عرق گلاب اور ایک بوتل ہری سونف کے پانی میں خوب کھرل کریں

فوائد:۔ اس سرمہ کے استعمال سے روہے، لگرے، سلاق، پڑبال، شب کوری، رتوندہ، ابتدائی موتیا بند، دھند، غبار، سفیدی ناخنہ وغیرہ شکایتیں رفع ہوجاتی ہیں۔ اور روزمرہ کے استعمال کے لئے ایک تحفہ ہے۔

بواسیر کے جدید تجربات

جناب حکیم محمد احسن صاحب قادری، طبیب سرکاری ریاست بھوپال

بواسیر خونی ۔ نیم کی لکڑی کا پیالہ اور اسی کا گھونٹہ بنوالیں اور ٹپاری (کنگھی بوٹی) کے پھل ۲۰ عدد ۔ نیم کے سبز پتے ۲۰ عدد۔ کالی مرچ ۵ عدد ۶ تولہ پانی میں گھونٹ کر اسی پیالہ سے تین چار دن صبح کے وقت پی لیں اس سے اکثر مریضوں کو فائدہ ہوا ہے۔

دیگر:۔ پتھرچٹا بوٹی کی پتی نو ماشہ، الائچی سفید ۱ عدد، باریک پیس کر گولی بنا کر ۹ دن تک روزانہ کھائیں۔ مرض بواسیر کو زائل کرتی ہے۔

دیگر:۔ ایک تولہ مستی بوٹی۔ ۱ تولہ پانی میں پیس کر ایک تولہ شکر ملا کر چند روز پئیں۔ اس سے بواسیر کا خون بند ہو جاتا ہے۔

دیگر:۔ تمباکو کا گل باریک پیس کر مکھن میں ملائیں اور مسّوں پر لگائیں۔ اس سے مسّے پژمردہ ہو جاتے ہیں۔ چند مریضوں کی تکلیف اس سے رفع ہوگئی ہے

دھونی برائے بواسیر خونی و بادی:۔ لنگور کی مینگنی السی کے تیل میں ڈبو دیں۔ پہلے تین دن تک رات کو نو ماشہ اجوائن گرم پانی سے کھادیں پھر چوتھے دن تھوڑی سی مینگنی تیل میں سے نکال کر آگ پر رکھیں اور مسّوں پر دھونی دیں۔ ۱۰ دن تک عمل کرنے سے انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

بواسیر خونی و بادی کے لئے:۔ رسوت، گوگل، تخم ٹپاری، مغز بنولہ، مغز نیم، مغز بکائن، ہر ایک ۳ ماشہ۔ سب کو کُٹ روندہ کے پانی میں باریک پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک گولی صبح اور ایک شام کو پانی کے ساتھ کھاتے رہیں۔ کبھی ناغہ بھی کر دیا کریں۔ ان گولیوں سے قبض رفع ہوتا ہے، تبخیر بند ہو جاتی ہے، مسّے بیٹھ جاتے ہیں۔ خون نہیں آتا اور رفتہ رفتہ بواسیر سے نجات مل جاتی ہے۔

جناب حکیم پنڈت مدن گوپال رمپال ویدک اینڈ یونانی طبیہ کالج امرتسر

اکسیر درد دمنبر ۱ رال، گندھک اور اجوائن خراسانی کو ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں اور چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور بوقت ضرورت

پانی میں گھس کر لگائیں۔

فوائد:۔ ہر قسم کے درد کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔

اکسیر درد نمبر ۲ رال، سہاگہ، قلمی شورہ اور گندھک ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں۔ اور بیر کے برابر گولیاں بنالیں۔ حسب ضرورت ایک گولی آب لیموں میں گھس کر لگائیں۔

فوائد:۔ یہ دوا بھی ہر قسم کے درد کے لئے مفید ہے۔

جناب کوی راج حکیم بیج ناتھ خار امرتسری ایچ۔ پی۔ یو (امرتسر)

اکسیر آتشک نمبر (۱) مردار سنگ ایک تولہ، کوٹھ میٹھا ایک تولہ، نیلا تھوتھا ۲ ماشہ۔ سب چیزوں کو ادرک کے پانی میں کھرل کرکے بیر کی گٹھلی کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک گولی صبح کے وقت ادرک کے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ ان گولیوں سے آتشک کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ زخم جلد بھر جاتا ہے۔ ان گولیوں کے دوران استعمال میں کھٹی چیزوں سے پرہیز کریں۔ اور دودھ، مچھلی اور انڈا بھی نہ کھائیں۔

اکسیر آتشک نمبر (۲) لونگ سوا تولہ، سیماب مصفےٰ سوا تولہ، فل فل سیاہ سوا تولہ، عاقر قرحا سوا تولہ، باؤ بڑنگ سوا تولہ، رومی مصطگی ۱ تولہ اجوائن ایک چھٹانک، گڑ ایک چھٹانک، بھلاوہ ۱۲ عدد۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور صبح کے وقت چار گولیاں پانی کے ساتھ کھا کر پان کھالینا چاہیئے۔

فوائد:۔ سات دن کے استعمال سے آتشک کیا جذام تک دور ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہڈیوں اور جوڑوں کا درد اور ان کی سوجن دور ہو جاتی ہے۔ بھروسہ کی چیز ہے۔ غذا دودھ اور چاول۔

چٹنی کھانسی بکری کے سوا چھ سیر پیشاب کو آگ پر رکھ کر گاڑھا کریں اور اس میں مندرجہ ذیل اشیاء کا اضافہ کریں۔ سفوف بلیلہ آدھ پاؤ، سفوف فل فل دراز ایک چھٹانک، کشتہ فولاد ایک چھٹانک، کٹیلی کے پھلوں کا سفوف آدھ پاؤ۔ بس دوا تیار ہے۔ دو ماشہ سے سوا تولہ تک ہمراہ آب گرم استعمال کرائیں۔ فوائد:۔ وہ کھانسی جسے حکیموں اور ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا ہو، صرف تین دن یہ دوا استعمال کرانے سے جاتی رہتی ہے۔

جناب حکیم محمد توحید الحق صاحب روحانی کشن گنج

معجون روحانی ثعلب مصری ۸ تولہ، اسگندھ ۸ تولہ، کشتہ خبث الحدید ۳ تولہ، کشتہ سہ دھاتہ ایک تولہ، مصری دیسی ۲۱ تولہ، شہد خالص ۲۱ تولہ ترنجبین ۲۴ تولہ، حسب معمول معجون تیار کریں۔ خوراک ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک رات کو سوتے وقت گائے کے دودھ کے ساتھ۔

فوائد:۔ مردوں کے جریان اور احتلام کی شکایتوں کے لئے اکسیری دوا ہے، نہایت مقوی معدہ وجگر ہے۔ دودھ، گھی اچھی طرح ہضم ہو جاتا ہے قبض دائمی کی شکایت کو دور کرتی ہے، خون کافی مقدار میں پیدا کرکے چہرے کو سرخ وسفید بناتی ہے

اکسیر النساء ثعلب مصری دو تولہ، گوند کیکر ۲ تولہ، زنجبیل دو تولہ، چکنی ڈلی دو تولہ، مازو سبز دو تولہ، سب کو باریک کرکے قند سیاہ کہنہ دس تولہ میں ملا کر رکھیں، اور ۶ ماشہ صبح اور ۶ ماشہ شام کو گائے کے دودھ کے ساتھ دیں۔

فوائد:۔ سیلان الرحم، پرسوت، کثرت حیض، درد کمر، وغیرہ شکایتوں کو یہ دوا بہت جلد رفع کرتی ہے۔

تصدیق حسب ذیل نسخے تجربہ میں صحیح ثابت ہوئے ہیں۔ (۱) اکسیر دق۔ اشاعت خاص دق وسل صفحہ ۱۲۹۔ از جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی (۲) کشتہ توتیا۔ اشاعت خاص دق وسل صفحہ ۱۳۲۔ از جناب حکیم کریم بخش صاحب آڈہ اکبر شاہ۔
(۳) سرمہ اکسیر چشم۔ ستمبر ۱۹۳۰ء۔ صفحہ ۴۱۔ از جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب، جودھ پور +

(حکیم غلام احمد قیصر)

لندن کے ہسپتالوں کے مستند نسخے

مُرتّبہ :۔ ای ڈبلیو لوکس اینڈ ایچ بی سٹیلن
ازجناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب، چغتائی، لاہور

ایکوالبیومن

سفیدی بیضۂ مرغ ۲ عدد
پانی ۱۸ اونس
ایکوا اورنج فلاور ۸۵ منم

سب چیزوں کو بلوری جار میں ڈال کر خوب ہلائیں۔ پھر چھان کر رکھ لیں۔ یہ پانی پیاس کو بجھاتا ہے اور تسکین دیتا ہے۔

ایکوا امپیریل

پوٹاسیم بوروٹارٹریٹ ۱۷۵ گرین
شکر ۵۲۵ ״
پانی ۲۰ اونس

سب چیزوں کو ملا کر خوب ہلائیں۔ پھر چھان کر استعمال کریں۔ فوائد:۔ اوپر کے مُطابق۔

کیٹاپلازما کے اولین

کے اولین ۹ اونس ۱۰۰ گرین
ایسڈ بورک ۳۱۵ ״
تھائی مول ۳½ ״
میتھل سیلی سلیٹ ۱۴ منم
اولیم منتھا پپ ۲½ گرین
گلیسرین ۶ اونس

سب چیزوں کو ملا کر خوب کھرل کریں۔ پھر اس قدر گرم کریں کہ پیسٹ کی طرح بن جائے۔ محلل اورام و مسکن اوجاع ہے۔

یوریتھرل بوگیز (شیاف احلیلی)

(۱) ایسڈ ٹینک ۱ گرین
افیون ۱ ״
اولیم تھیوبروما ۱۵ ״

سب چیزوں کو ملا کر ایک شیاف مناسب لمبائی کا بنائیں اور پیشاب کی نالی میں رکھیں۔ سوزاک کے دوسرے درجہ میں مفید ہے۔

(۲) بسمتھ سب نائٹریٹ ۱۰ گرین
لیڈ ایسی ٹیٹ ½ ״
اولیم تھیوبروما ۱۵ ״

شیاف بنا کر پیشاب کی نالی میں رکھیں۔
سوزاک کے دوسرے اور تیسرے درجہ میں مفید ہے۔

(۳) کوکین ½ گرین
اولیم تھیوبروما ۱۵ ״

شیاف بنا کر پیشاب کی نالی میں رکھیں۔
مُسکّن درد ہے۔

(۴) آئیڈوفارم ۵ گرین
مارفیا ہائیڈروکلور ¼ ״
اولیم تھیوبروما ۱۵ ״

شیاف بنا کر نالی میں رکھیں۔
سوزاک و قرحہ کے لئے مفید ہے۔

کلوڈین

(۱) امونیم اکتھو سلفونیٹ ۵ اونس
ایتھر ۵ ״
کلوڈین ۲۰ ״

سب چیزوں کو ملا کر محفوظ رکھیں۔ متورم مقام پر اس کا ضماد کریں۔ محلل اورام و مسکن درد ہے

(۲) آئیڈوفارم ۲ اونس
فلی کیبل کلوڈین ۲۰ ״

دونوں چیزوں کو ملا کر محفوظ رکھیں۔ اور زخم و جراحت پر لگائیں۔

(۳) سیلول ۲ اونس
ایتھر ۲ ״
کلوڈین ۱۵ ״

سب چیزوں کو ملا کر محفوظ رکھیں۔ زخم، رگڑ اور چوٹ پر لگائیں۔

نیزل ڈوش (ناک کا غسول)

سوڈا بائی کارب ۳۰۰ گرین
بوریکس ۳۰۰ ״
سوڈا کلورائیڈ ۳۰۰ ״
شکر ۳۰۰ ״
پانی ۲۰ اونس

سب چیزوں کو ملا کر محفوظ رکھیں اور بقدر ایک اونس لوشن میں ایک اونس گرم پانی ملا کر ناک میں سڑکیں نزلہ زکام، اور التہاب غشاء انف کے لئے مفید ہے۔

آئی لوشن (قطور چشم)

امونیا کلورائیڈ ۱۷½ گرین
کافور ۱۷½ ״
زعفران ۹ ״
زنک سلفیٹ ۴۴ ״
الکحل (۷۰ فی صدی) ۲ اونس
پانی ۲۰ ״

ترکیب تیاری۔ الکحل میں زعفران اور کافور حل کر لیں، اور امونیا کلورائیڈ اور زنک سلفیٹ کو پانی میں۔ پھر دونوں کو محلولوں کو ملا کر ۲۴ گھنٹے کے بعد صاف کر لیں رمد چشم، آشوب، سبل اور ککروں کے لئے نہایت عمدہ دوا ہے۔

کنفکشن سناء ایٹ جیلپ

سناء ۲ اونس
جلاپا ۲۴۰ گرین
زنجبیل ۲۴۰ ״
کشنیز خشک ۲۴۰ ״
آرد ملیٹھی ۲۴۰ ״
ایسڈ پوٹاشیم ٹارٹریٹ ۲۴۰ ״
ٹریکل ۱۲ اونس

سب چیزوں کو ملا کر معجون بنا لیں۔ خوراک آدھے اونس سے ایک اونس تک۔ قبض کشا ہے۔

ڈی کاکشن بارلے (بارلے واٹر)

پرل بارلے ۲ اونس
پانی ۲۰ اونس

نرم آگ پر اس قدر جوش دیں کہ پانی ۱۲ اونس باقی رہ جائے۔ چھان کر پلائیں (آش جو ہے)

الگزر ایسی ٹو مارفین ایٹ ٹرپن

ایسی ٹو مارفین ہائیڈروکلورائیڈ ۹ گرین
ٹرپن ہائیڈریٹ ۸۷½ ״
الکحل (۹۰ فی صدی) ۱۰ اونس
گلیسرین ۵ ״
سیرپ پرونی ورجنی ۲۰ ״

سب چیزوں کو ملا کر الگزر بنا لیں۔ اور چائے کے چمچہ بھر چٹائیں۔ سل و دق کی ہٹیلی کھانسی کے لئے اکسیر ہے۔

(باقی آئندہ)

خریداران رسالہ ہمدرد صحت سے التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں +

"مینیجر"

یورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دواؤں کے راز

(سلسلہ کے لئے دیکھئے ہمدرد صحت بابت ماہ اپریل ۱۹۳۸ء)

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، لاہور

۱

ٹیبلائیڈ کس کاراسگراڈا ایٹ جنشن کمپونڈ

ایکس ٹریکٹ کس کاراسگراڈا ۲ گرین
ایکس ٹریکٹ نکس وامیکا ۱/۵ ”
ایکس ٹریکٹ بیلاڈونا ویریڈس ۱/۱ ”
ایکس ٹریکٹ جنشن ۱ ”
کیپسیکم ۱/۱۰ ”

سب چیزوں کو ملا کر ایک گولی بنالیں اور رات کو سوتے وقت کھلائیں۔ مزمن قبض اور بواسیر کے لئے نافع ہے۔

۲

ٹیبلائیڈ کیتھارٹک کمپونڈ

ہائیڈرارجرائی سب کلورائڈ ۱ گرین
ایکس ٹریکٹ کیلوسنتھ کمپونڈ ۱ ۱/۲ ”
ایکس ٹریکٹ جیلپ ۱ ”
پوڈوفیلم پوج ۱/۴ ”

سب چیزوں کو ملا کر ایک گولی بنالیں اور سوتے وقت کھلائیں۔ مسہل ہے۔

۳

ٹیبلائیڈ ایپی نین

ایپی نین ۱/۲۲۰ گرین
کوکین ہائیڈروکلورائیڈ ۱/۲ ”
پانی ایک سی سی

یہ مقامی مخدر دوا ہے، دانت اکھاڑنے سے پہلے اس کا ٹیکہ کرتے ہیں۔

۴

ٹیبلائیڈ کوڈائنا ایٹ نکس وامی کا

کوڈائنا فاسفیٹ ۱ گرین
ایکس ٹریکٹ نکس وامی کا ۱/۴ ”

ایک گولی بنالیں۔ اور بعد غذا دیں۔ ذیابیطس کے لئے مفید ہے۔

۵

ٹیبلائیڈ کافی بنٹ

سوڈا بائی کارب ۳ گرین
ایکس ٹریکٹ کافی ۱/۴ ”
سیریم اوگزی لیٹ ۱/۴ ”
ایمونیا بائی کارب حسب ضرورت
اولیم منتھا پپ حسب ضرورت

سب کی ایک گولی بنالیں۔ اور ایک گولی منہ میں رکھ کر چوسیں۔ ہاضم و مشتہی ہے۔ معدہ کی ترشی کو زائل کرتی ہے۔

۶

ٹیبلائیڈ کالچیین ایٹ نکس وامیکا کمپونڈ

کالچیین ۱/۲ گرین
ایکسٹریکٹ نکس وامی کا ۱/۴ ”
ایکس ٹریکٹ ہائیوسائمس ویریڈی ۱/۲ ”
ایکس ٹریکٹ جنشن حسب ضرورت

سب کی ایک گولی بنالیں اور ہر چوتھے گھنٹے ایک ایک گولی دیں۔ گنٹھیا اور نقرس کے لئے مفید ہے

۷

ٹیبلائیڈ کالچی سی کمپونڈ

ایکس ٹریکٹ کالچی سی ۱/۲ گرین
ایسڈ سیلی سیلک ۲ ”

ایک گولی بنالیں نقرس اور گنٹھیا کے دردوں کے لئے مفید ہے۔

۸

ویپرول کلوروفارم ایٹ ایتھل آیوڈائیڈ کمپونڈ

کلوروفارم ۱۰ منم
ایتھل آئیوڈائیڈ ۵ ”
منتھول ۱/۲ گرین

سب چیزوں کو ملا کر ایک کیپ سول میں بھر لیں اور جب ضرورت ہو اُسے رومال میں توڑ کر سونگھیں۔ دمہ کے دورے کو یہ دوا رفع دفع کرتی ہے

۹

ٹیبلائیڈ جنجا منٹ

سوڈا بائی کارب ۵ گرین
ایمونیا بائی کارب حسب ضرورت
جنجرین ”
سیکرین ”
اولیم منتھا پپ ”

ایک گولی بنالیں اور جب ضرورت ہو منہ میں رکھ کر چوسیں۔ نفخ کو دور کرتی اور معدہ کی ترشی کو زائل کرتی ہے۔

۱۰

ٹیبلائیڈ گائیوسائی ایٹ کونین کمپونڈ

گائیوسائی ریزن ۲ گرین
سلفر پریسی پٹیٹ ۲ ”
کونین سیلی سلیٹ ۱/۲ ”

سب کی ایک گولی بنالیں اور صبح و شام بعد غذا کھلائیں۔ پرانی گنٹھیا کے لئے نافع ہے۔

۱۱

ٹیبلائیڈ ہکسامین اینڈ میتھے لین بلیو

ہکسامین (یوروٹروپین) ۳ گرین
میتھے لین بلیو ۱/۴ ”

ایک گولی بنالیں، سوزاک کے لئے مفید ہے

۱۲

ٹیبلائیڈ ہائیڈراسٹین کمپونڈ ایٹ کوٹارنین ہائیڈروکلورائیڈ

ہائیڈراسٹین ہائیڈروکلورائڈ ۱/۴ گرین
ارگوٹین ۱/۲ ”
کنے بین ٹینیٹ ۱/۲ ”
کوٹارنین ہائیڈروکلورائیڈ ۱/۴ ”

ایک گولی بنالیں اور رات کو سوتے وقت کھلائیں۔ استحاضہ اور کثرت طمث کے لئے اکسیر ہے۔

۱۳

ٹیبلائیڈ ایرے ڈین کمپونڈ

ایرے ڈین ۲ گرین
ایکس ٹریکٹ ہائیوسائمس ویریڈی ۱/۲ ”
پل ریہائی کمپونڈ ۱ ۱/۲ ”

سب چیزوں کو ملا کر ایک گولی بنالیں۔ امراض کبد میں عجیب فائدہ مند دوا ہے

(باقی آئندہ)

جوابات

(۱۳۹) **فوری نعوذ** (الف) آپ کا یہ خیال کہ طب یونانی ایسے نسخوں سے خالی ہے غالباً صحیح نہیں ہے۔ طب یونانی میں بھی اور ڈاکٹری میں بھی بہت سے ایسے تیر بہدف اور بے خطا نسخے موجود ہیں کہ جن سے مطلوبہ فائدے حاصل ہو سکتے ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ آپ ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہیں تو یہ غالباً ممکن نہ ہوگا۔ آپ بفضلہٖ ڈاکٹر ہیں اور خود خیال فرما سکتے ہیں کہ فرسودہ اور ناکارہ اعصاب کو پھر کار آمد بنانا کتنا مشکل کام ہے۔ آپ فالج کے مریض کو ایک دو روز میں تو اچھا نہیں کر سکتے۔ اور فالج میں بھی کیا ہوتا ہے، یہی کہ اعصاب ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ صبر و تحمل کے ساتھ اگر آپ مریض کا علاج کریں تو یونانی طب میں بھی بہت کچھ ہے اور ڈاکٹری میں بھی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) امساک کے بہترین نسخے طب یونانی میں موجود ہیں۔ صرف معلومات کا ہونا ضروری ہے۔ اس قسم کے بھی نسخے ہیں کہ صرف خارجی استعمال سے کافی امساک ہو جاتا ہے۔ جناب کی تشفی کے لئے صرف ایک نسخہ لکھتا ہوں۔ اس کو بنا کر تجربہ کیجئے امید ہے کہ پسند ہوگا۔ مہندی کے تازہ پھول پاؤ سیر لے کر ڈیڑھ سیر پانی میں ہلکی آگ پر اس قدر پکائیں کہ پاؤ بھر پانی رہ جائے۔ پھر پانی کو چھان کر اس قدر پکائیں کہ پانی قوام کی شکل اختیار کرلے۔ پھر اس میں دو تولہ پرانا گڑ شریک کر کے تبارہ پکائیں جب ایک جان ہو جائے، تو گولیاں جنگلی بیر کے برابر بنالیں۔ کھانا کھانے کے آدھے گھنٹہ بعد ایک گولی پانی یا دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ نسخہ نشہ والی چیزوں سے بالکل پاک ہے، یہی اس نسخہ کی صفت ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کشتہ فولاد دو تولہ، کشتہ سنہ ہاتہ ۳ تولہ، کشتہ نقرہ ایک تولہ، مومیائی خالص ایک تولہ، کشتہ طلا ۳ ماشہ، عنبر اشہب ۶ ماشہ، کستوری خالص ۶ ماشہ، جند بیدستر ۶ ماشہ، اسٹرکنین ۵ گرین۔ سب چیزوں کو خیساندہ پوست خشخاش میں کھرل کر کے ۲-۳ رتی کی گولیاں بنائیں۔ روزانہ ایک گولی کھانا کھانے کے بعد دودھ کے ساتھ کھائیں۔ مطلوبہ فوائد ظاہر ہوں گے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) فوری امساک کے لئے تو آپ کو نسخے مل جائیں گے۔ لیکن فوری نعوذ کے لئے تقویت دل و دماغ اور بے فکری کی سخت ضرورت ہے اور ایسے کا ملنا آج کل مشکل ہے، اس لئے کسی تیر بہدف نسخہ کا کامیاب ہونا بھی مشکل ہے۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(ہ) حب جالی نوس کا نسخہ علاج الامراض سے بنا کر استعمال کرایئے۔ اور طلاء مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرایئے۔ کافور ایک ماشہ، سہاگہ تین ماشہ، قرنفل ۱۲ عدد فلفل سیاہ ۱۶ اعدد۔ پانی میں حل کر کے شیاف بنالیں۔ اور وقت ضرورت پانی میں گھس کر طلا کریں۔ یہ نسخہ بھی علاج الامراض کا ہے میں نے کئی مریضوں پر تجربہ کیا ہے۔ اس سے فوری نعوذ حاصل ہوا۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) جناب من۔ ایسے نسخوں کا کال نہیں ہے۔ لیجئے یہ نسخہ تیار فرمالیجئے۔ گندھک آملہ سار مصفّٰی ایک تولہ، پارہ مصفّٰی ایک تولہ، زہر مہرہ اصلی ایک تولہ، فادزہر حیوانی ۱۸ ماشہ، تج، لعاب مصری، شقاقل مصری، کمرکس بہ شیر برگ پروردہ ہر ایک ایک تولہ، جائفل ۳ ماشہ، افیون ایک ماشہ، زعفران ۳ ماشہ، ماہی ستقنقور ۱ تولہ، ریگ ماہی ایک تولہ، کشتہ فولاد ۳ ماشہ، کشتہ طلاء ۳ ماشہ، کشتہ چاندی ۶ ماشہ، کشتہ قلعی ایک تولہ، موتی اصلی ایک ماشہ، عنبر اشہب ۱۲ رتی، مشک خالص ۱۸ ماشہ، آب بھنگ دو تولہ، روح گلاب سوا تولہ، روح بید مشک ۱ تولہ۔

ترکیب تیاری۔ گندھک اور پارہ کی کجلی کر کے سب دواؤں کو کوٹ چھان لیں۔ اور آب بھنگ، روح گلاب و بید مشک میں کھرل کر کے ایک ایک رتی کی گولیاں تیار کرلیں۔ خوراک ایک یا دو گولی دودھ کے ساتھ۔ (سید جلال الدین مخدومی)

(۱۴۰) **منہ کی بدبو**۔ (الف) آپ کا ہاضمہ خراب ہے۔ معدہ بہت دیر میں غذا کو نکالتا ہے اور وہ وہاں پڑے پڑے سڑتی رہتی ہے۔ اسی کی بدبو آپ منہ میں اور ڈکاروں میں محسوس کرتے ہیں اور اسی بدہضمی کی وجہ سے احتلام کی کثرت ہے۔ آپ اپنے کھانے کے اوقات مقرر کیجئے، بہتر ہو کہ صرف دو وقت کھائیں۔ بہت ہی زود ہضم غذائیں استعمال کیجئے، دودھ، دہی، اور پھل بہ کثرت استعمال کیجئے، شام کا کھانا اندھیرا ہونے سے پہلے ہی کھا لیجئے۔ صبح ہی صبح شہر کے باہر تین چار میل ٹہل آیا کیجئے۔ دوا کے طور پر یہ نسخہ چند روز استعمال کر ڈالئے:- سوڈا بائی کارب ۱۰ گرین، ٹنکچر کارڈیمم کمپونڈ ۱۰ منم، ٹنکچر نکس وامیکا ۵ منم، سیرپ اورنشیائی ایک ڈرام، ایکوا اینی سی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ اس کے علاوہ مختلف کمپنیوں کا بنایا ہوا "چارکول" آتا ہے، وہ خرید لیجئے اور اس کی ہدایات کے مطابق استعمال کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کو منہ کی خرابی نہیں ہے بلکہ معدہ خراب ہے تاہم کسی مقامی طبیب یا ڈاکٹر سے اپنے منہ کا بھی معائنہ کرا لیجئے کہ پائیریا کی شکایت تو نہیں ہے۔ دواخانہ ہمدرد سے انوشدارو لولوی منگا کر استعمال کیجئے، شکایت جاتی رہے گی اگر پائیریا کی شکایت ہے تو اس کا مناسب علاج کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) منہ سے بدبو عام طور سے پائیریا کی وجہ سے آتی ہے کسی قابل دندان ساز سے پائیریا کا علاج کرائیں۔ ضعف ہضم کی شکایت بھی پائیریا کی وجہ سے معلوم ہوتی ہے بجائے احتلام روک آلہ لگانے کے آپ احتلام کی اصلی وجہ معلوم کر کے اس کا مستقل علاج کیوں نہیں کرا لیتے۔ (ڈاکٹر عبد الرحمن ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ پٹنہ)

(د) ایک تو آپ کا ہاضمہ خراب ہے۔ دوسرے منہ صاف نہیں رکھا جاتا۔ صبح سویرے پوٹاشیم کلوریٹ ۱۰ گرین۔ تھوڑے سے پانی میں حل کر کے غرارے کریں۔ مسواک بلا ناغہ کھانا کھانے کے بعد کیا کریں۔ احتلام کے لئے پوٹاشیم برومائڈ ایک گرین رات کو سوتے وقت پانی میں حل کر کے چند روز استعمال کریں۔ فائدہ ہوگا۔ اور ہاضمہ کے لئے یہ نسخہ استعمال کریں:- سوڈا بائی کارب ۲۰ گرین، اسپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ منم، ٹنکچر جنجر ۱۰ منم، اسپرٹ کلوروفارم ۱۰ منم، ایڈا ایکوا منتھا پپ ایک اونس۔ (ڈاکٹر محمد اکرم صدیقی میڈیکل آفیسر)

(ہ) روزانہ فروٹ سالٹ پیا کریں۔ آلۂ احتلام مفید چیز نہیں ہے۔ بلکہ مضر ہے۔ احتلام کے لئے سیال مسکن استعمال کریں جس کا نسخہ کئی بار ہمدرد صحت میں شائع ہوا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(و) کیکر کی مسواک صبح کے وقت کرتے رہیں اور رات کو سوتے وقت مربہ ہلیلہ ایک عدد، نیم گرم دودھ جس میں روغن بادام ۶ ماشہ ملا لیا گیا ہو، کے ساتھ کھائیں۔ صبح کو مربہ آملہ ایک عدد دودھ کے ساتھ استعمال کرتے رہیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ز) جوارش کمونی ۶ ماشہ میں کشتہ نمک سیاہ ایک سرخ، جوہر اجوائن دو چاول، جوہر پودینہ دو چاول، سوڈا بائی کارب دو چاول ملا کر صبح کے وقت ہمراہ عرق پودینہ ۳ تولہ، عرق بادیان ۳ تولہ کھائیں۔ اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالینوس ۶ ماشہ کھائیں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ح) آپ کا ہاضمہ یقیناً خراب ہے۔ آپ بعد طعام جوارش جالینوس نو ماشہ ہمراہ عرق بادیان ۱۰ تولہ استعمال کر لیا کریں۔ اور چت سونے کی عادت چھوڑ دیں، احتلام روک آلہ سے ممکن ہے کہ اور کوئی خرابی پیدا ہو جائے۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(ط) معدہ اور آنتیں درست حالت میں نہیں ہیں۔ کسی مقامی طبیب سے رجوع کیجئے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(۱۴۱) **روغن ارنڈی کی صفائی**:۔ (الف) آپ حکیموں اور ڈاکٹروں سے اپنے مرض کے متعلق مشورہ لینے کی بجائے یہ کوشش کیوں کرتے ہیں کہ وہ آپ کی تجارتی اغراض میں مدد کریں۔ تیل صاف کرنے کے نسخے اگر آپ کو درکار ہیں تو کتابوں کا مطالعہ کیجئے۔ صدہا نسخے مل جائینگے، اپنی بیماری کے متعلق اگر آپ نسخہ کی طالب ہیں تو ازراہ کرم مرض کے حالات لکھ کر بھیج دیجئے حکماء اور ڈاکٹر مرض تشخیص کر کے نسخہ لکھ دیں گے یہ رسالہ ہمدرد صحت ہے اور اس سے صرف صحت کے متعلق ہی خدمات لینی چاہئیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) روغن ارنڈ سوا سیر میں برادہ صندل سفید ایک چھٹانک ملا کر رکھیں اور دن میں دو بار ہلا دیا کریں۔ دو دن کے بعد مقطر کریں۔ بُو جاتی رہے گی، خوشبو آ جائے گی اس کے بعد روغن کو بوتلوں میں بھر کر ۲۔۳ قطرہ تیزاب گندھک ڈال کر کارک لگا کر بوتل کو خوب زور سے ہلائیں۔ تاکہ تیزاب روغن میں مل جائے۔ آٹھ دس گھنٹے بعد روغن ارنڈ صاف شفاف تیل اوپر آ جائے گا اور نیچے گاد ہوگی۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) روغن بید انجیر اور آب لیموں ہم وزن لے کر ہلکی آگ پر پکائیں۔ جب رطوبت پانی جل جائے تو تیل چھان کر رکھ لیں۔ (حکیم قاضی سید طاہر حسن عارفی)

(۱۴۲) **بہرا پن**:۔ (الف) مریض کو کسی کانوں کے امراض کے ماہر کو دکھایئے، بغیر دیکھے نسخہ نہیں لکھا جا سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ مولین آئل (ہومیوپیتھک دوا ہے) دو دو قطرے کان میں ٹپکائیں۔ اور ۳ قطرہ صبح ۳ قطرہ شام کو دو تولہ پانی میں ملا کر مریض کو پلا دیا کریں۔ چند دن کے مسلسل استعمال سے شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) بغیر پوری طرح کانوں کے دیکھے کسی کے کم سننے کی وجہ دریافت نہیں کی جا سکتی۔ موٹاپا کئی قسم کا ہوتا ہے، اور پھر ممکن ہے کہ وہی پرانی بیماری دوبارہ عود کر آئی ہو، مریضہ کا اچھی طرح معائنہ کرا کر قابل معالج سے علاج کرائیں۔ (ڈاکٹر سعید الرحمٰن ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ بقہ)

(د) کانوں میں روغن بادام تلخ دونوں وقت نیم گرم دو دو قطرے ڈالا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) شیرہ مغز بادام ۵ دانہ، شیرہ چہار مغز ایک تولہ، شیرہ خشخاش ۶ ماشہ، شیرہ بادیان ۶ ماشہ، نشاستہ گندم ۵ ماشہ، شیرہ چرونجی ۶ ماشہ پانی میں نکال کر شربت عناب ۴ تولہ شامل کر کے ہر روز صبح کے وقت پئیں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(و) مریض کو دیکھنے کی ضرورت ہے مقامی طبیب کو دکھایئے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(۱۴۳) **پیشاب کی کثرت**:۔ (الف) مریض کے پیشاب کا پھر کیمیاوی امتحان کرایئے۔ اگر خدانخواستہ شکر آتی ہو تو "انسیولن" کے انجکشن لگوایئے۔ پیشاب کی کثرت کا دوسرا سبب عصبی کمزوری بھی ہوتا ہے، آپ نے صرف پیشاب اور پیاس کی زیادتی کی علامات لکھی ہیں۔ اگر مریض ضعف اعصاب میں مبتلا ہو تو مقوی اعصاب دواؤں سے علاج کرایئے پیشاب کی زیادتی اعصاب میں طاقت آنے پر دور ہو جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید الصمد بریلوی)

(ب) بہترین اور کم خرچ نسخہ ارسال ہے انشاء اللہ شفا ہوگی۔ دارچینی قلمی کو خوب باریک کر کے ایک ایک ماشہ کی پڑیاں بنا لیں۔ ایک پڑیہ صبح ہی صبح پھانک کر اوپر سے دو گھونٹ پانی پی لیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) حب بلادر عنبری ایک ایک گولی دونوں وقت استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) مریض کا معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) مندرجہ ذیل عرق سہ آتشہ طیار کرا کے استعمال کرائیں۔ بیخ پلاس، بیخ ببول، ثمر ببول، گل ببول، بیخ مولسری، بیخ جامن، انار، دودھی خورد، شگوفہ آکھ گل نیلوفر، گل منڈی، تخم خرفہ، تخم کاہو، بہمنین، بیخ گولر، برگ برگد ہر ایک دو تولہ سب چیزوں کو پانی میں بھگو کر حسب معمول عرق کشید کریں۔
(حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(و) آپ کسی مقامی طبیب کے مشورہ سے یہ نسخہ استعمال کرایئے:۔ **نسخہ**:۔ گلو، برگ جامن، کشتہ قلعی، مرجان سرخ، صدف مروارید، طباشیر، حب الآس مقشر، صمغ عربی، کشنیز خشک، گل نیلوفر، گل گاؤزبان، مروارید ناسفتہ، گل سرخ، کتیرا، تخم خرفہ، صندل سفید، کافور، گلنار فارسی، گل ارمنی، تخم خشخاش، مغز چلغوزہ، موصلی سیاہ، تخم سروالی۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر سفوف بنائیں۔ اور گولر کے درخت کی اندرونی چھال ایک تولہ رات کو پانی میں بھگو کر صبح پانی نتھار کر تین ماشہ سفوف کے ساتھ پلائیں۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(ز) حسب ذیل معجون بنا کر استعمال کرایئے:۔ قسط شیریں، کندر، سعد کوفی، جفت بلوط، دارفلفل ہر ایک ۵ ماشہ، زنجبیل ۳ ماشہ، فلفل سیاہ ۲ ماشہ

سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سہ چند شہد خالص میں معجون تیار کریں۔ ۳ ماشہ صبح اور ۳ ماشہ شام کے وقت استعمال کریں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۴۴) **ہر قسم کے جریان کا نسخہ:-** آپ نے ہماری معلومات میں "یہ مفید" یا غیر مفید کا اضافہ فرمادیا کہ جریان کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کیونکہ میں جریان کی "ہر قسم" سے واقفیت نہیں رکھتا۔ اس لئے معذور ہوں کہ ایسا نسخہ نہیں لکھ سکتا جو "ہر قسم" کے جریان کے لئے مفید ہو۔ غالباً آپ کو بھی ایسا نسخہ اپنے مرض کے لئے درکار نہیں ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ آپ کو بیک وقت ہر قسم کا جریان تو ہو نہیں سکتا۔ (ڈاکٹر سعید لصمد بریلوی)

(ب) ہر قسم کے جریان کو ایک ہی نسخہ کس طرح مفید ہو سکتا ہے۔ آپ کا یہ سوال صحیح نہیں ہے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) یہ سفوف دافع جریان، ممسک اور مغلظ منی ہے۔ میرا خاص مجرب ہے۔ سنگھاڑہ خشک ۶ ماشہ، گوند کتیرا ۶ ماشہ، نشاستہ ۶ ماشہ، تال مکھانہ ۶ ماشہ، ثعلب مصری ۶ ماشہ، مازو ۶ ماشہ، مصطگی ۶ ماشہ، نبات سفید ہم وزن۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ اور بقدر ۹ ماشہ روزانہ ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔
(ڈاکٹر محمد اکرم صدیقی، میڈیکل آفیسر)

(د) بیال مسکن استعمال کیجئے۔ مجرب نسخہ ہے۔ پوٹاسیم برومائیڈ، سوڈیم برومائیڈ ہر ایک سوا تولہ، لیومی نل سوڈا سوا ماشہ، شربت نارنج ۵ تولہ، عرق بادیان ۵ تولہ۔ سب چیزوں کو حل کر کے بوتل میں ڈال لیں۔ اور کھانا کھانے کے بعد دن میں تین مرتبہ چائے کے چمچہ بھر ذرا سے پانی میں ملا کر پیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) بیس تولہ فولاد کو گرم کر کے سرسوں کے تیل میں ۱۰۱ مرتبہ بجھائیں۔ پھر اس کا برادہ کر کے آب برگ برگد ایک بوتل میں کھرل کریں اور مٹی کے پیالوں میں گل حکمت کر کے گج پٹ کی آگ دیں۔ اس فولاد کو ۱۰۱ مرتبہ آب برگ برگد ایک بوتل میں کھرل کر کے بدستور کشتہ کریں۔ پھر اس کشتہ کو آب انار ترش میں حل کر کے پانچ سے دس قطرہ تک دہی میں ملا کر کھائیں۔ یہ فولاد محلول اکسیر ہے، جریان منی اور سینکڑوں امراض کو رفع کر کے جسم کو مضبوط بنا دیتا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام)

(و) مغز نارجیل ۶ تولہ، سبوس اسپغول ۶ تولہ، کشتہ قلعی ۶ ماشہ، نبات سفید سائیدہ ۱۲ تولہ۔ پہلے نارجیل کو چھیل کر کدوکش میں باریک کرلیں۔ پھر کشتہ قلعی اور سبوس اسپغول شامل کر کے سفوف تیار کرلیں۔ خوراک ایک تولہ ہمراہ شیر گاؤ صبح کے وقت۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(ز) کوئی ایسا نسخہ جو کسی مرض کے لئے سو فی صدی کامیاب ہو دنیا میں موجود نہیں ہے۔ جریان کے اسباب بہت ہیں اور مریض کے حالات اور اسباب کو پیش نظر رکھ کر نسخہ کی تجویز اطباء کا فرض ہے۔ آپ کے سوال سے تجارت کی بو آتی ہے۔ خدا کے واسطے ایسا کر کے پبلک کو دھوکہ نہ دیجئے اگر معالجہ کا شوق ہو تو طبیہ کالج دہلی میں داخل ہو کر باضابطہ تعلیم حاصل کر لیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۴۵) **بول فی الفراش۔** (الف) بچے کا راتوں کو پیشاب کرنا مقامی خراش کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ اور کمزوری اعصاب کے باعث بھی۔ آپ ایک کافی مدت تک اس کو یہ نسخہ پلائیں۔ ٹنکچر بیلاڈونا ۸ منم، اسٹنس سیرپ ۴۸ منم، گلیسرین ۱۵ منم پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایک رتی سہاگہ بریاں ۶ ماشہ جوارش کمونی میں رکھ کر بعد غذا نگل جایا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) حب بلادر عنبری استعمال کریں صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) طباشیر ایک تولہ، سم الفار ایک ماشہ، نبات سفید ایک تولہ۔ تینوں چیزوں کو چند گھنٹے تک کھرل کر کے رکھ لیں۔ خوراک ایک سرخ رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ہ) جفت بلوط ۶ ماشہ، مصطگی رومی ۶ ماشہ، سعد کوفی ۶ ماشہ، ہلیلہ سیاہ ۶ ماشہ، قند سفید دو تولہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ خوراک ۵ ماشہ ہمراہ آب تازہ۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(و) جوارش مصطگی ۶ ماشہ روزانہ رات کو سوتے وقت استعمال کرائیے اور تل کی بنی ہوئی چیزیں بھی کھلاتے رہیئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۴۶) **سفید داغ:-** (الف) جہاں تک دیکھے بغیر اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ مجھے بھی آپ کے ڈاکٹروں کی رائے صحیح اور ان کا مشورہ ماننے کے قابل معلوم ہوتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جو مقام سُن ہے وہاں یہ دوا لگا دیں۔ خردل ولایتی ایک تولہ، عقرقرحا نو ماشہ، تخم ترب ۶ ماشہ، سیاہ مرچ ۶ ماشہ۔ سب کو باریک کر کے سرکہ میں ملا کر حسب ضرورت سُن جگہ پر لگا دیں۔ جہاں سفید داغ ہیں وہاں بیخ انجیر جنگلی کو سرکہ میں گھس کر ضماد کریں۔ دو چار بار کے لگانے سے جب آبلہ پڑ جائے تو استعمال ترک کردیں اور بعد صحت دوبارہ لگا دیں۔ اسی طرح دو چار مرتبہ کے الٹ پھیر سے سفید داغ جاتے رہیں گے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) داغ پر بتھوے کے پتے دن میں تین چار بار مل دیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) مطبوخ ہفت روزہ استعمال کرانے کے بعد ہلیلہ خورد پہلے روز ایک عدد، دوسرے روز دو عدد اسی طرح ایک عدد روزانہ بڑھا کر سو عدد تک پہونچائیں اور پھر ایک عدد کم کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجہ)

(ہ) انجکشن سے بھی فائدہ کی امید ہے اور یونانی علاج سے بھی فائدہ ہو سکتا ہے۔ فی الحال آپ بابچی ایک تولہ، گندھک آملسار ۶ ماشہ کا سفوف بنا لیجئے اور ۱۰ ماشہ روزانہ صبح کے وقت عرق مرکب مصفی خون ۵ تولہ اور شربت مصفی دو تولہ کے ساتھ کھائیے۔ پوست بیخ انجیر ایک تولہ، فلفل سیاہ ۷ عدد پانی میں پیس کر داغ پر اور سُن جگہ پر لگائیے۔ انشاء اللہ بہت جلد فائدہ ہوگا۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۴۷) **ضعف باہ:-** (الف) آپ کے مریض کی شفایابی کی امید کم ہے۔ بجلی کے ذریعہ سے علاج کرا دیکھئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ نے یہ نہ لکھا کہ اب فالج کا کس قدر اثر باقی ہے، آپ کو چاہیئے کہ مریض کی مفصل کیفیت تحریر کیجئے۔ فی الحال ایک نسخہ لکھتا ہوں جو فالج میں مفید ہے۔ اور

قوت رفتہ کو بھی واپس لانے میں مفید ثابت ہو گا۔ گندھک آملہ سار مصفیٰ ایک تولہ۔ بال چھڑ، کٹ شیریں، تج، مصطگی رومی، سونٹھ، لونگ، جاوتری ہر ایک ۶ ماشہ۔ فلفل سیاہ، تخم خرفہ، انیسون، اجوائن دیسی، زیرہ سیاہ، پودینہ خشک ہر ایک نو ماشہ۔ مویز منقےٰ سب دواؤں کے برابر، شہد خالص کف گرفتہ سہ چند۔ حسب معمول معجون بنالیں۔ خوراک نو ماشہ سے دو تولہ تک ہمراہ عرق بادیان۔ یا معجون لنا جس کا نسخہ طبی کتابوں میں ہے بنا کر استعمال کرائیے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) حب اذاراقی ۳ عدد رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) اگر مریض معائنہ کرا کے استقلال کے ساتھ باقاعدہ علاج کرائے تو آرام ہو جائے گا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) حب جالی نوس ۲ ماشہ، ماء العسل ۵ تولہ کے ساتھ روزانہ صبح و شام کھائیے۔ اور عضو مخصوص، کنج ران اور پیڑو پر روزانہ روغن موم کی مالش کیجئے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(۱۴۸) **پسینہ کی کثرت**:- (الف) آپ ایک عرصہ دراز تک چالیس چالیس بوندوں کی مقدار میں ایسٹنس سیرپ ذرا ذرا سے پانی میں ملا کر دن میں تین مرتبہ پیتے رہیئے اس کے علاوہ تین یا چار شیشیاں "انکریٹون" کی استعمال کر ڈالیئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) صبح ہی صبح ایک چھٹانک مربائے سیب پانی سے دھو کر اور اس میں طباشیر سائیدہ ۴ رتی، دانہ الائچی خورد سائیدہ ۲ رتی، زہر مہرہ خطائی سائیدہ ۲ رتی۔ مروارید سائیدہ ایک چاول ملا کر ایک عدد ورق نقرہ لپیٹ کر کھلائیں۔ اور سہ پہر کو بھی یہ دوا اسی طرح کھلائیں۔ اور بورک ایسڈ ۴ رتی سوا پاؤ نیم گرم پانی میں ملا کر کلی کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) ۵ تولہ عرق عشبہ میں شربت عناب ایک تولہ ملا کر صبح کے وقت پئیں اور مربہ آملہ ایک عدد ورق نقرہ میں لپیٹ کر سہ پہر کے وقت کھائیں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن)

(د) حالات نامکمل ہیں مفصل لکھ کر نسخہ تجویز کرائیے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(۱۴۹) **روغن خضاب**:- (الف) بازار میں کئی ایک خضاب تیل کی صورت میں بکتے ہیں۔ پھر خواہ مخواہ بیچارے اطبا کو خضاب سازی میں مصروف کرنے سے کیا حاصل؟ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایسا تیل موجود ہے جس کو آٹھ دس دن دونوں وقت لگانے سے بال سیاہ ہو جائیں گے۔ قیمت ایک اونس (۲۰ تولہ) آٹھ آنے ہے۔ ناپسند ہو تو واپس کر کے قیمت منگا لیجئے گا۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) ایسا نسخہ ملنا ناممکن ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) خضاب تو بہت سے آپ کو بنے بنائے دوا فروشوں اور دکانداروں سے مل سکتے ہیں۔ لیکن ایسا جادو اثر خضاب تیل کی شکل میں ملنا تو کچھ غیر ممکن معلوم ہوتا ہے۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(ہ) فکر میں ہوں۔ کوشش کر رہا ہوں۔ اب تک اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) وسمہ، آملہ، اخروٹ کا چھلکا، مہندی کے پتے، لالہ کے پتے، ہر ایک تین ماشہ، مازو ۲ عدد۔ سب دواؤں کو نیم کوفتہ کر کے ایک سیر پانی میں پکائیں۔ جب آدھا پانی رہ جائے تو اس میں روغن مورد ۲ تولہ، لادن ۲۵ ماشہ ملا کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب پانی جل جائے تو تیل کو صاف کر کے رکھ لیں۔ اور روزانہ مالش کریں۔ ایک دفعہ لگانے سے بال سیاہ نہ ہوں گے۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۵۰) **بہرا پن**:- (الف) ثقل سماعت دور کرنے کے لئے کئی ایک آلے ہیں۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ کان کے امراض کے کسی ماہر خصوصی سے مشورہ کر لیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ہاں ایسا آلہ بھی ایجاد ہوا ہے جس کو اگر لگایا جائے تو بہرے آسانی سے بات سن سکتے ہیں۔ فی الحال آپ موبین آئل (ہومیوپیتھک دوا) دو دو قطرے کان میں ڈالیں اور تین تین قطرے ذرا سے پانی میں ملا کر صبح و شام پلائیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) روغن بادام تلخ نیم گرم کانوں میں ڈالا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آب ترب ۱ تولہ، آب پیاز ۱ تولہ، روغن بادام تلخ ۱ تولہ ملا کر ہلکی آگ پر پکائیں پھر تیل کو صاف کر کے کان میں ڈالا کریں۔ ۹ ماشہ اطریفل کشنیزی روزانہ رات کو کھائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) آپ ہمدرد دواخانہ سے اطریفل کشنیزی منگا کر کچھ مدت تک استعمال کریں۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(و) شہد خالص، آب برگ نیم سبز، آب پیاز۔ تینوں چیزوں کو ایک ایک تولہ لے کر ملا لیں۔ اور دونوں وقت کانوں میں ٹپکائیں۔ خمیرہ گاؤزباں جدوار عود صلیب والا ۵ ماشہ عرق گاؤزباں ۲ تولہ کے ساتھ روزانہ صبح کے وقت کھائیے۔ برابر استعمال کرنے سے فائدہ ہو گا۔ آلۂ ثقل سماعت سننے کی آسانی کے لئے آپ استعمال کر سکتے ہیں۔ اس میں کوئی نقصان نہیں ہے۔ البتہ بولنے والوں کو اس کے دہانہ میں منہ ڈال کر بولنے کی تکلیف ہو گی۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(۱۵۱) **بواسیری بوٹی**:- (الف) بواسیری بوٹی کوئی نہیں ہے یہ سب بعض اصحاب کے اختراعی نام ہیں۔ تاکہ اس پردہ میں بندگان خدا کو لوٹا جا سکے۔ اس بوٹی کا اصلی نام کسونڈی ہے۔ اسی کو سمرون یا کسونجی بھی کہتے ہیں۔ اگر اس کی لکڑی کو چند دن ہاتھ میں رکھا جائے تو آرام رہتا ہے۔ لیکن بواسیر بالکل نہیں جاتی اگر کسونڈی کی لکڑی کا چھلا بنا کر انگلی میں پہنا جائے تو بواسیر کے لئے مفید ہے۔ سوم کلپا لتا ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگا لیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(۱۵۲) **محرروں کا فالج**:- (الف) دماغی کام کرنے والوں کو عام طور پر ضعف اعصاب لاحق ہو جاتا ہے۔ اور جو لوگ دماغی کام کے ساتھ ساتھ جسمانی ورزش نہیں کرتے اور بیشتر اوقات کرسی پر بیٹھے بیٹھے یا چارپائی پر لیٹے لیٹے گزارا کرتے ہیں۔ اُن کے جسم میں ایک فاسد مادہ کہ جس کا نام یورک ایسڈ ہے جمع ہوتا

رہتاہے اس کے جمع ہوجانے سے جوڑوں میں درد ہوجاتا ہے، اور اعصاب بھی اگر کمزور ہیں تو ملتہب ہوجاتے ہیں۔ تمام جسم کے اعضاء سست اور ناکارہ ہوجاتے ہیں۔ آپ کا ہاتھ اسی طرح سست رہ ہوگیا ہے۔ آپ مستقل طور پر کروشن سالٹ کا استعمال شروع کردیجئے۔ اس سے یورک ایسڈ کے اخراج میں مدد ملے گی۔ روزانہ جسمانی ورزش کیا کیجئے۔ ہاتھ پر میٹھے تیل میں کافور ملاکر مالش کرایئے۔ اور مندرجہ ذیل نسخہ چند روز استعمال کرڈالئے۔ ایسڈ نائٹرو ہائیڈروکلورک ڈل ۱ منم، ٹنکچر نکس وامی کا ۸ منم، ٹنکچر جنشین کمپونڈ ۲۰ منم، اسپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ منم، سیرپ اورنشیائی ایک ڈرام پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہوجائے یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں بعد غذا استعمال کی جائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) رعشہ کے لئے مہینہ میں چند دن بال چھڑ (جٹاماسی) سات ماشہ نیم کوفتہ کو سوا پاؤ پانی میں رات کے وقت بھگو دیا کریں۔ پھر صبح کے وقت اس کا زلال لے کر اور شہد خالص دو تولہ ملاکر ایک ایک گھونٹ تین تین گھنٹے بعد پئیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) ایک تولہ معجون فلاسفہ رات کو سوتے وقت استعمال کرتے رہیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) معجون اذاراقی ۳ ماشہ میں کشتہ فولاد دو چاول ملاکر عرق اونٹ کٹارہ پانچ تولہ کے ساتھ کھائیں۔ اور روغن سرخ ہاتھوں پر رات کو سوتے وقت مل لیا کریں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ہ) ہاتھوں میں خالص سرسوں کے تیل کی مالش کیجئے۔ اور ہر پندرہ منٹ پر لکھتے لکھتے ہاتھوں کو سیدھا کرلیا کیجئے مسلسل نہ لکھئے۔ انشاءاللہ چند دنوں میں آپ کی شکایت رفع ہوجائے گی۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۵۳) **قد میں اضافہ**:- (الف) اگر آپ نے ایک دو سال پہلے اس طرف توجہ کی ہوتی، تو کامیابی کے امکانات بہت زیادہ تھے۔ اب بھی آپ کسی ڈاکٹر کے مشورہ سے تھائرائڈ گلینڈ کا استعمال کیجئے۔ بہت ممکن ہے کہ قد میں ایک آدھ انچ کی زیادتی ہوجائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ناممکن ہے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) ورزش سے آپ کا ڈیل کچھ دنوں میں کچھ نہ کچھ بڑھ سکتا ہے۔ اس کے لئے جمناسٹک کی لٹکنے والی والی ورزش اُلٹی اور سیدھی کرنی چاہیئے لیکن پابندی اور باقاعدگی شرط ہے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۵۴) **روغن سنکھیا**:- (الف) سم الفار سفید بلوری ۲ تولہ، اور سوڈا (جس سے کپڑا دھوتے ہیں) ۳ تولہ کو آدھ سیر پانی میں گھول کر تام چینی کے پیالہ میں رکھ کر ہلکی آگ پر پکائیں۔ جب پانی جل جائے تو سم الفار کو نکال کر چینی کی طشتری میں رکھ کر رات کو شبنم میں چھوڑ دیں۔ صبح کے وقت سم الفار کا روغن یا پانی آپ کو ملے گا۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ب) سنکھیا کا خالص تیل ذرا مشکل سے نکلے گا۔ تاہم اگر آپ کو شوق ہے تو نسخہ حاضر ہے۔ پوست بیضۂ مرغ میں ۶ ماشہ سم الفار رکھ کر دوسرے پوست سے بند کرکے گل حکمت کرلیں اور روغن کنجد میں معلق کرکے پکائیں۔ سم الفار روغن ہوجائے گا۔ مگر سم الفار کو چرچٹہ کے لحاف استر میں رکھنا پڑے گا۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ج) سنکھیا کے تیل بنانے کی اُلجھن میں آپ کیوں پڑتے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ سے بنا بنایا ہی منگا لیجئے۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(د) آپ کو سنکھیا کا تیل کس مطلب کے واسطے درکار ہے؟ (حکیم ڈاکٹر کشن داس)

(۱۵۵) **حل طلب معمہ**:- (الف) جس طرح بمبئی کا ہفتہ وار اخبار "السٹریٹڈ ویکلی" اپنے معموں پر تیس تیس اور چالیس چالیس ہزار روپے انعام دیا کرتا ہے، اسی طرح اگر آپ نے بھی ایک معقول رقم کا اعلان فرمایا ہوتا تو شاید اس کے حل کرنے کی طرف طبیعت راغب ہوجاتی۔ بصورت موجودہ تو یہ "سنگ بے نمک لیسیدن" کا گناہ کون کرے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اس نسخہ کا حل کئی بار رسالہ میں شائع ہوچکا ہے۔ ہمدرد صحت کے پچھلے فائل دیکھئے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) "شرح رباعیات طب یوسفی مسمّٰی بہ المعالجۃ الموربۃ بالنسخ المجربۃ" مصنفہ حکیم عبدالعلیم ڈپٹی نصراللہ خاں احمدی خورجوی مرحوم مطبوعہ نول کشور لکھنؤ ۱۸۹۳ء کے صفحہ ۵۲ میں یہ معمہ درج ہے۔ دریں علاج بواسیر پنج نسخہ اند۔ ومعمہ حل طلب مذکورہ نسخہ نخستین آں است۔ نسخہ دوم وسوم وچہارم وپنجم نیز معمہ حل طلب است۔ رسالہ شارح مذکور "نسخۂ اکسیر در علاج بواسیر" بزبان اردو مطبوعہ جام جمشیدی میرٹھ ۱۲۶۵ھ میں ان کا حل موجود ہے۔ دفتر ہمدرد صحت یا اور کسی کے پاس رسالہ مذکور ہو تو مہربانی کرکے رفاہ عام کے لئے ان پانچوں نسخوں کا حل ہمدرد صحت میں شائع فرمادیا جائے۔ مجھے اس اردو کے رسالہ کی ضرورت ہے خواہ کسی مطبع کا ہو پرانا ہو یا نیا۔ (حکیم عبدالرحمٰن دیہاتی طبیب)

(۱۵۶) **نیند کی کمی**:- (الف) "ویرونل" ایک خواب آور دوا کی گولیاں بازار میں ملتی ہیں۔ چند روز ان کا استعمال کرکے دیکھئے۔ یہ ضرور یاد رکھئے کہ کسی خواب آور دوا کا مسلسل استعمال اچھا نہیں ہوتا۔ ان سے بوقت ضرورت کام نکال لینا چاہیئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پاسیفلورا انکارنیٹا (ہومیوپیتھک دوا ہے) پانچ بوند ایک اونس پانی میں ملاکر پی لیجئے ضرور نیند آجائے گی۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) خواب آور نسخے جتنے بھی آپ کو ملیں گے ان کا دائمی استعمال نقصان دہ ہوگا۔ اگر تفکرات ذہنی نہ ہوں تو نیند فارغ اوقات میں خصوصاً جب نیند کا آنا ضروری ہو آجاتی ہے۔ عارضی استعمال کے لئے میڈینال (ایک پیٹنٹ دوا) ایک ٹکیہ پانی سے نگل لیا کریں۔ لیکن اس کی مداومت نہ کیجئے گا۔ (ڈاکٹر عبدالرحمٰن، ایم۔ بی، ایس۔ یقہ)

(د) پوٹاسیم برومائیڈ ۸ گرین اور کلورل ہائیڈرس دس گرین کو پانی میں حل کرکے پی لیں۔ گہری نیند آجائے گی۔ مگر اس کا عادی ہونا نقصان دہ ہے۔ (ڈاکٹر محمد اکرم صدیقی میڈیکل آفیسر)

(ہ) دو چاول لیومی نل سوڈا پانی میں حل کرکے پی لیجئے۔ نہایت خواب آور ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(و) نیند لانے والی دواؤں کا اثر صحت جسمانی پر خراب پڑتا ہے۔ اس لئے ایسی دواؤں سے پرہیز کرنا چاہیئے (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ز) روغن لبوب سبعہ سر پر ملیں۔ اور مغز بادام شیریں ۵ دانہ، خشخاش ۶ ماشہ، چہار مغز ایک تولہ، چرونجی ۶ ماشہ، نارجیل ۶ ماشہ، تخم کاہو ۳ ماشہ دانہ الائچی ۲ اعدد۔ حسب معمول حریرہ بنا کر پئیں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ح) دوار الشفا ایک ماشہ خمیرۂ گاؤزباں سادہ ایک تولہ میں ملا کر روزانہ استعمال کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۵۷) عوارض کثرتِ جماع:۔ (الف) آپ ضعف اعصاب میں مبتلا ہیں۔ کثرتِ جماع سے یک سر احتراز فرمایئے۔ مقوی غذاؤں اور دواؤں کا استعمال رکھیئے۔ درد کے مقام پر میٹھے تیل اور کافور کی مالش کرایا کیجئے۔ انکرے لوٹن آپ کے لئے ایک اچھی دوا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دواء المسک معتدل دو ماشہ اور خمیرۂ گاؤزباں عنبری ۳ ماشہ کھا کر اوپر سے پاؤ سیر دودھ پی لیں۔ یہ دوا صبح و شام دونوں وقت استعمال کریں۔ رات کو سوتے وقت دو تولہ مکھن میں اسگند ناگوری سائیدہ دو ماشہ، مشک خالص ایک چاول، مروارید سائیدہ ایک چاول، اور شکر ایک تولہ ملا کر چاٹ لیا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کثرتِ جماع سے پرہیز کریں۔ اور ایک تولہ معجون فلاسفہ رات کو سوتے وقت کھا لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) حضرت نہ تو آپ کثرتِ جماع کو چھوڑیں گے اور نہ ہم علاج کر سکیں گے۔ آپ فنا فی المجامعت کی منزل کے قریب پہونچ چکے ہیں صرف درجۂ شہادت باقی ہے۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ھ) از راہ کرم آپ اپنی حالت پر رحم فرمائیں اور جماع کو ترقی نہ دیں۔ اور معجون فلاسفہ ۶ ماشہ میں کشتہ طلا ایک چاول، کشتہ قلعی ایک سرخ ملا کر صبح کے وقت دودھ کے ساتھ کھائیں۔ اور رات کو سوتے وقت صرف معجون فلاسفہ ۶ ماشہ کھا لیا کریں۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(و) مقامی معالج کی طرف رجوع کیجئے اس طرح کام نہیں چلے گا۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ز) آپ معجون اسرار الاطبا، ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگا کر یا خود بنا کر ۱۰ ماشہ صبح و ۱۰ ماشہ شام گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم ڈاکٹر لطیف دا)

(۱۵۸) بھیم سینی کافور:۔ کافور ۲ تولہ، ناگرموتھا ایک تولہ، جاوتری ایک تولہ، عود سیاہ، صندل، جس ہر ایک چار تولہ، سرد چینی، زیرہ سفید، بال چھڑ، لونگ، زعفران، تخم الائچی کلاں، کستوری، عطر چنبیلی، سمندر جھاگ، جائفل ہر ایک دو تولہ۔ سب دواؤں کو خوب کھرل کر کے حسب دستور جوہر اڑائیں۔ بس یہی جوہر اصلی کافور بھیم سینی ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۵۹) ورم عامّہ وغیرہ:۔ (الف) مریضہ کے حالات آپ نے بہت ہی ناکافی لکھے ہیں۔ قبض دور کرنے کے لئے "پیٹرولاگر" اس کی ہدایات کے مطابق استعمال کیجئے۔ اور کوئی نسخہ حالات سے لاعلمی کی صورت میں نہیں لکھ سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آبِ مکوہ سبز پھاڑا ہوا دو تولہ، آبِ کاسنی سبز پھاڑا ہوا تین تولہ میں شربت بنفشہ دو تولہ ملا کر دونوں وقت پئیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) چہرے پر ورم کا آنا کسی اندرونی بیماری (خصوصاً کمزوری خون) پر دال ہے۔ بول اور خون کا معائنہ کرا کے اصلی وجہ دریافت کریں۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن ایم۔ بی۔ ایس)

(د) بوٹی نگند باری ۶ ماشہ، اور مرچ سیاہ ۵ دانہ روزانہ ایک چھٹانک پانی میں پیس چھان کر پی لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ھ) آپ نے یہ نہیں تحریر کیا کہ یہ شکایت کتنی مدت سے ہے۔ بہتر یہ ہوگا کہ آپ کسی مقامی قابل طبیب سے باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(و) (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۶۰) کمر وغیرہ کا درد:۔ (الف) مریض کو دیکھے بغیر تشخیص دشوار اور تجویز ناممکن ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جب تک مریض کے مفصل حالات نہ معلوم ہوں، دوا تجویز کرنی بے کار ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مقامی معالج کی طرف رجوع کیجئے اس طرح کام نہیں چلے گا۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۶۱) کان بہنا:۔ (الف) بچی کو مچھلی کا تیل پلایئے، چائے کے ایک چمچہ کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ دیجئے۔ کیلسیم کے انجکشن لگوایئے اور "پروٹوسل" کی آدھی آدھی گولی روزانہ دو مرتبہ کھلایئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) انزروت ۱ ماشہ، شہد خالص ایک تولہ میں خوب حل کر لیں۔ اور کان کو نیم کی پتی سے جوش دئے ہوئے پانی سے صاف کر کے اس دوا کے تین قطرے کان میں ٹپکائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) روغن نیم نیم گرم کر کے کان میں ڈالا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) ہائیڈروجن پر وکسائڈ سے کان روزانہ صاف کر کے جواب نمبر ۱۰ والا تیل کان میں ٹپکا دیا کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۶۲) ہاتھ پیروں کی جلن:۔ (الف) مریضہ کمزور ہیں، اور ضعف ہضم میں مبتلا ہیں۔ ہر مرتبہ کھانے کے بعد یہ نسخہ استعمال کرایئے:۔ سوڈا بائی کارب ۵ اگرین، پٹاسی سائٹراسی ۱۰ گرین، ٹنکچر نکس وامی کا ۵ منم، اکوا منتھا پپ اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد اس کا استعمال کیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گل نیم دو ماشہ، اور خاکسی دو ماشہ کو رات کے وقت عرق بادیان ۱۰ تولہ میں بھگو دیں، پھر صبح کو عرق نتھار کر دو تولہ شربت بنفشہ ملا لیں، اور صبح و شام دونوں وقت پلائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(بقیہ مضمون صفحہ ۴۸ پر)

سوالات؟

ضوابطِ اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے۔ لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں۔
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو دو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں۔
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں، شائع نہیں ہو سکے گا۔
(٦) رسالہ کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے، ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہرحال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہونگے جن کے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ استعمال کئے گئے ہوں۔

منیجر "ہمدرد صحت"

---

(۱٦۴) ایک مریض جس کی عمر ۲٦ سال ہے ۱۰ سال سے مرگی کے مرض میں مبتلا ہے۔ مہینہ میں چار پانچ بار دورے پڑتے ہیں۔ تھرتھراہٹ آدھ گھنٹہ تک رہتی ہے جس وقت غشی آنے لگتی ہے تو ہر چیز گردش کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ مریض حبشی ہے۔ دوا تجویز کرتے وقت اس کا بھی خیال رکھا جائے۔ (خریدار نمبر ۸٦۹۹)

(۱٦۵) میری عمر ۵۴ سال ہے عرصہ تیس سال سے دو چار دس پندرہ دن کے بعد آدھے سر کا دورہ گاہے دائیں گاہے بائیں طرف ہوتا ہے، جس کے باعث نسوں اور پٹھوں میں تیزاب کی سی گرمی، سر گرم، بدن میں معمولی حرارت، ناک سے سفید پانی و دماغ سے بلغم کا گرنا، قبض رہنا، پیشاب کا کم و بیش آنا وغیرہ شکایتیں ہیں۔ اطبا کرام خوش ذائقہ اور کم خرچ نسخہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ٦۹۵۰)

(۱٦٦) میرے ایک انیس سالہ عزیز کو تین چار سال سے نزلہ و زکام کی وجہ سے بعض دفعہ وقت واحد میں کئی چھینکیں آتی ہیں۔ کچھ دن آرام اور کچھ دن یہی تکلیف رہتی ہے۔ مقامی ڈاکٹروں اور حکیموں نے معمولی نمک کو پانی کے ذریعہ ناک میں پہنچانے کا مشورہ دیا۔ بہت سے مقوی دماغ خمیرے بھی استعمال کئے۔ مگر فائدہ نہ ہوا
(خریدار نمبر ۵۸۰۳) و (۷۲۲۹)

(۱٦۷) یوں تو میری عام جسمانی صحت پہلے ہی سے خراب ہے۔ لیکن قابل توجہ دماغ کی کمزوری ہے۔ ذرا سے مطالعہ سے سر میں گرانی اور درد پیدا ہو جاتا ہے۔ اب کوئی چھ مہینے سے چکر آنے شروع ہو گئے ہیں۔ اور دن بدن ترقی پر ہیں۔ مزاج کچھ اس قسم کا واقع ہوا ہے کہ نہ تو ٹھنڈی چیزیں ہی موافق آتی ہیں نہ گرم۔ پانچ سال سے شادی شدہ ہوں۔ ابھی تک کوئی اولاد نہیں ہے۔ (خریدار نمبر ۱٦۷۷)

(۱٦۸) سفوف یا معجون کی صورت میں مجھے بھنگ کے ایک ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جو برانڈی کے سے خواص رکھتا ہو اور خلاف قانون نہ ہو۔ اور اسے آسانی سے تیار کیا جا سکے اور استعمال میں کسی موسم کی قید بھی نہ ہو۔ (خریدار نمبر ۸۰۲۸)

(۱٦۹) ۱۸ سالہ مریضہ کے ہاں، شادی کے ایک سال بعد ایک لڑکا پیدا ہوا، جو دس مہینے کا ہو کر مر گیا۔ اس کے پانچ بعد ۳ مہینے کا حمل ضائع ہو گیا۔ پھر ایک سال بعد ایک لڑکی پیدا ہو کر ۳ ماہ میں گزر گئی۔ لڑکی کے گزرنے کے بعد ایک سال تک باقاعدہ حیض جاری رہا۔ اب تین سال سے حیض بھی بند ہو گیا ہے۔ مریضہ کمزور ہے حکما کرام توجہ فرمائیں۔ مجامعت کرنے سے خون آنے لگتا ہے۔ (خریدار نمبر ۳۷۸۲)

(۱۷۰) دو سال ہوئے کہ مجھے اپنا گلا بڑھا ہوا معلوم ہوا، جب سے کبھی کبھی لال مرہم کا استعمال کیا۔ لیکن سوائے آبلے پڑنے کے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ لوگ کہتے ہیں کہ کیلا اس مرض میں نقصان دیتا ہے۔ کیا یہ صحیح ہے۔ میری عمر ۱۹ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۸۳۱۲)

(۱۷۱) مخلوق کی عضوی خرابیوں کا علاج بجلی کے ذریعہ سے اگر کیا جائے تو کیا مستقل فائدہ امید ہے؟ (خریدار نمبر ۵۳۲۰)

(۱۷۲) چار سال سے کچا کچا بلغم آتا ہے۔ پرانا جریان اور ضعف جگر بھی ہے۔ اطبا کرام کوئی زود اثر نسخہ تحریر فرمائیں۔ بہت سے علاج کر چکا ہوں کوئی آرام نہیں ہوا
(خریدار نمبر ۷۸۱۸)

(۱۷۳) ایک شادی شدہ مریض جس کی عمر ۳۲ سال ہے، گردن کے نیچے دونوں شانوں کے درمیان درد میں مبتلا ہے۔ یونانی اور ویدک علاج کئے اور سالورسن کے انجکشن بھی لگوائے گئے لیکن کچھ افاقہ نہ ہوا۔ درد بدستور موجود ہے۔ گرم چیزوں کے استعمال سے درد زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ کبھی کبھی جسم کے اعضا پھڑکتے رہتے ہیں۔ پاخانہ اچھی طرح ہوتا ہے۔ (خریدار نمبر ۸۱٦۸)

(۱۷۴) اگر کسی صاحب کے پاس کتاب مجمع البحرین مصنفہ شاہ خیراللہ عثانی برائے فروخت موجود ہو تو مجھے مطلع فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۷۸۵٦)

(۱۷۵) مریض کی عمر ۴۰ سال ہے۔ بظاہر صحت اچھی اور چہرہ رونق دار ہے۔ ہاضمہ بھی خاصا ہے۔ مگر دل و دماغ کی کمزوری کی عام شکایت ہے۔ مدت سے سرعت میں مبتلا ہیں۔ اب ضعف باہ کی علامتیں ظاہر ہونے لگی ہیں۔ مجرب نسخہ تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۷۳۷۴)

(۱۷٦) پیشاب میں رطوبت بیضیہ یعنے البومن کیوں آتی ہے۔ اور یونانی میں اس کا کیا علاج ہے؟ کیا رطوبت بیضیہ کو روکنے کے لئے کسی یونانی نسخہ کا تجربہ کیا

گیا ہے۔ اگر کسی طبیب صاحب کو اس میں کامیابی ہوئی ہے تو نسخہ لکھ کر ممنون فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۵۹۸۵)

(۱۷۷) دیہ لوگ دستوں، جسم کے عمومی ورم، پانڈو روگ اور سنگ رہنی میں کلپ کے طریقہ پر علاج کرتے ہیں۔ غذا میں دہی اور دودھ دیتے ہیں۔ نمک اور پانی بند کر دیتے ہیں۔ اس طریقہ علاج کی مفصل کیفیت سے مطلع فرمائیں۔ (ڈاکٹر سید محب حسنین نمبر ۴۶۵۵)

(۱۷۸) میرے ایک دوست کو (عمر ۲۷ سال ہے) پانچ سال سے ڈکار بکثرت آتے ہیں دودھ پینے سے شکایت بڑھ جاتی ہے فعل انہضام بھی خراب ہے" ایکس رے" سے معدہ مسترخی نظر آیا ہے۔ (خریدار نمبر ۸۰۵۵)

(۱۷۹) میری اہلیہ کو ۶، ۷ مہینے سے بھگندر (نسچولا) کی شکایت ہے چنے کی دال کے برابر مقعد کے کنارے پر نشان ہے جو ہفتہ میں ایک دو بار پک کر بڑھ جاتا ہے، اور خفیف سا مواد نکل جاتا ہے۔ بعد اس کے فوراً ہی منہ بند ہو جاتا ہے۔ اطبا کوئی ایسی دوا تجویز کریں کہ بھگندر کا منہ کھل جائے تاکہ بیرونی دوا استعمال ہو سکے اور مرض بھی جلد جاتا رہے۔ مریضہ کی عمر ۳۰ سال ہے۔ (ایک خریدار

(۱۸۰) میری عمر ۳۱ سال ہے۔ مجھے کافی مدت سے دانتوں کی تکلیف ہے مسوڑھوں سے خون جاری رہتا ہے۔ جو غالباً غذا کے ساتھ بھی مل کر عام صحت پر مضر اثر ڈال رہا ہے۔ مسوڑھے پلپلے ہیں۔ نیچے کے جبڑے کے دانتوں کی جڑیں کھل گئی ہیں۔ دبانے سے خون کے ساتھ سفید رطوبت بھی نکلتی ہے جو غالباً پیپ ہوگی۔ دانت اکھڑوانے کے تصور سے ہی تکلیف ہوتی ہے کیوں کہ جوانی میں پوپلا بن جاؤں گا۔ حالانکہ ابھی ایک شادی کا اور ارادہ ہے۔ (خریدار نمبر ۷۰۲۳)

(۱۸۱) میرا قد ۵ فٹ ۸ اِنچ ہے لیکن قد کے مطابق جسم نہایت پتلا اور دیکھنے میں کمزور نظر آتا ہے۔ مجھے اکثر صفرا کی شکایت رہتی ہے۔ آج کل سردی کے دنوں میں بھی شربت استعمال کرنے سے صحت اچھی رہتی ہے۔ مجھے دو تین دفعہ ٹائیفائڈ بخار ہو چکا ہے۔ اس کے سوا اور کسی قسم کی بیماری نہیں ہوئی۔ نظر کچھ کمزور ہے عینک لگاتا ہوں عمر ۱۹ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۸۶۸۸)

(۱۸۲) مریض کی عمر ۲۰ سال ہے۔ آتشک اور سوزاک میں مبتلا رہ چکا ہے۔ آج کل دماغ میں طرح طرح کی آوازیں معلوم ہوتی ہیں۔ سنائی بھی کم دیتا ہے۔ قبض ہے پاخانہ کے وقت کانچ باہر نکل آتی ہے۔ اور کبھی خون بھی آ جاتا ہے۔ (خریدار نمبر ۷۶۵۱)

(۱۸۳) میرے ایک دوست کو پسینہ بہت زیادہ آتا ہے۔ چہرہ ہر وقت تر بتر رہتے ہیں۔ سردی میں بھی یہی حال ہوتا ہے۔ عمر ۲۸ برس ہے۔ اطبا کرام توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۶۳۰)

(۱۸۴) ایک عورت کا گلا ہر بیس پچیس دن کے بعد درما جاتا ہے۔ منہ میں چھالے پڑ جاتے ہیں۔ اور آخر کار دست آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ دو تین دن کے بعد پھر طبیعت ٹھیک ہو جاتی ہے۔ یہ عارضہ ایک سال سے جاری ہے۔ (خریدار نمبر ۵۴۷۴)

(۱۸۵) ایک عورت کے سر میں سخت درد رہتا ہے حیض باقاعدہ اور وقت پر نہیں آتا۔ ہاتھ پاؤں میں بہت جلن رہتی ہے۔ سوم روگ کی بھی شکایت بہت ہے۔ آسان اور مجرب نسخے درج کریں۔ (خریدار نمبر ۶۷۴۹)

(۱۸۶) میری آواز خراب ہے، کوئی ایسی دوا بتائی جائے جس سے آواز سریلی ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۳۳۲۲)

(۱۸۷) دو سال سے میرے جگر و معدہ میں بے حد حرارت پیدا ہو گئی ہے۔ بہت سے علاج کئے جن سے وقتی فائدہ ہوتا ہے۔ ہمدرد صحت میں بھی دو مرتبہ حکما کو متوجہ کیا گیا اور بتائے ہوئے نسخے استعمال کئے گئے لیکن مفید اثر نہ ہوا۔ اب کیفیت یہ ہے کہ ہاتھوں اور آنکھوں میں سوزش اور جسم میں ہر وقت گرمی کا اثر رہتا ہے غذا کے بعد خصوصاً پیاس زیادہ ہو جاتی ہے۔ اگر کسی گرم چیز کا استعمال کر لیا جائے تو جسم کی حرارت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور احتلام کثرت سے ہونے لگتا ہے۔ زیادہ محنت کرنے یا زیادہ دور تک چلنے سے تمام جسم میں آگ بھڑک اٹھتی ہے جو کچھ دیر کے بعد خود بخود کم ہو جاتی ہے بعض وقت جسم کے اعضا پھڑکتے ہیں۔ دل کی حرکت بھی اعتدال پر نہیں۔ جسم میں خشکی پیدا ہو گئی ہے۔ پشت پر چیونٹیاں سی چلتی معلوم ہوتی ہیں۔ کمر میں درد رہتا ہے۔ قارورہ سرخ ہے۔ میں نہایت عاجزی سے حکما کی توجہ منعطف کراتا ہوں تاکہ اس طویل مرض سے نجات پا سکوں۔ میری عمر ۳۰ سال ہے اور میں شادی شدہ ہوں۔

بقیہ مضمون صفحہ ۴۶ سے آگے

(ج) جگر کی اصلاح کسی مقامی طبیب سے کرائیے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) رحم میں ورم ہو گیا ہے کسی ہوشیار مقامی معالج کی طرف رجوع کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۶۳) **دائمی قبض وغیرہ**:- آپ اپنے بچے کو یہ نسخہ استعمال کرائیے:- فیری سلف ۲ گرین۔ کونین سلف ۲ گرین، ایسڈ سلفیورک ڈل ۱۰ منم، میگ سلف ایک ڈرام، لائکر آرسینی کیلس ۲ منم، سیرپ اورنشیائی ایک ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ بعد غذا استعمال کی جائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مرض کی علامتوں میں بخار وغیرہ کا ذکر نہیں۔ حالات مفصل ہونے چاہئیں۔ چہرہ اور آنکھوں پر ورم کا ہونا بذات خود کوئی بیماری نہیں، بلکہ کسی اور بیماری کے وجود کی ایک علامت ہے۔ تاہم یہ نسخہ جو کہ عموماً مفید ثابت ہوا ہے تجربہ کر کے دیکھ لیں۔ فیرائی سلفیٹ ۲ گرین، میگنیشیم سلفیٹ ۳۰ گرین، ایسڈ سلفیورک ڈل ۵ منم، پانی تا ایک اونس۔ اس دوا کی دن میں دو خوراکیں صبح و شام کھانے کے آدھے گھنٹے بعد دیں۔ (ڈاکٹر عبدالرحمٰن ایم۔ بی۔ بی۔ ایس)

(ج) گل بنفشہ ۳ ماشہ، مویز منقیٰ ۵ دانہ، بادیان ۳ ماشہ، بیخ کاسنی ۳ ماشہ، برگ جھاؤ ۳ ماشہ، کوخشک ۳ ماشہ، انجیر زرد ۲ عدد، گاؤزباں ۳ ماشہ عرق مکوہ، عرق بادیان ہر ایک آٹھ تولہ میں جوش کر کے چھان لیں اور شربت دینار ۳ تولہ ملا کر صبح کو، اور معجون دبید الورد ۷ ماشہ، آب مکوہ سبز آب کاسنی سبز ہر ایک دو تولہ، شربت بزوری ۱۰ تولہ کے ساتھ شام کے وقت دیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

تو آیندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کریجیے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں۔ ماہرین فن اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں۔ انشاءاللہ آپ بھی اسی خادم ملک و فن دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہونگے! خادم منیجر ہمدرد دواخانہ دہلی

درسِ صداقت

"خدا خوب جانتا ہے کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا۔"

شہیدِ فنِ ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ بانیٔ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

دولابی
ذیابیطس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب دوا تیار ہو گئی ہے اس دوا کو تیار کرنے کا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہے، اور اس کا نام "دولابی" ہے، ذیابیطس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی" اکسیر صفت ہے۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابیطس کی وجہ سے جو عوارض گردہ۔ جگر، ہیضہ وغیرہ میں واقع ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی اصلاح کرتی ہے +
قیمت فی شیشی
چوبیس خوراک ۲ روپے
عرق عنبر
خواص، اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے غشی کو دور کرتا ہے، اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے اور بواسیر اور خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اس کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے۔ فوری اثر کرتا ہے +
ترکیب استعمال، ۵ ماشہ عرق میں ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر پئیں یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیاء سے پرہیز
قیمت فی بوتل
دو روپیہ آٹھ آنے
کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا
اکسیر سعال (رجسٹرڈ)
انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی پر اور سلامتی پر دارومدار ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہے تو وہ صحت کے لیے نہایت مضر ہوتا ہے آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔
"اکسیر سعال" ان شکایات کا کامیاب علاج ہیں اور چند روز کے استعمال سے طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے۔ اور تکلیف دہ مرض رفع ہو جاتا ہے۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہے اس کو قوت سے بدل دیتی ہے۔
ترکیب استعمال، ایک قرص شہد یا مکھن میں ملا کر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے۔
قیمت فی شیشی (۴۸ خوراک) ایک روپیہ چار آنہ
فساد خون اور پھوڑے پھنسی اور آتشک وغیرہ کے لیے دو نایاب دوائیں
معجون مصفی خاص!
یہ معجون فساد خون پھوڑے پھنسی کے لیے اکسیر ثابت ہوئی ہے چند ہی روز میں خون کو صاف کر کے بدن کو کندن بنا دیتی ہے دیرینہ سے دیرینہ امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہے۔ خارش کو رفع کرتی ہے۔ آتشک کے لیے نہایت مفید ہے زخموں کو خشک کر کے جان فرسا تکلیف سے نجات دیتی ہے گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی کامیاب تجربہ کیا گیا ہے عجیب چیز ہے۔ قیمت فی ڈبہ دس تولہ ۱۰ دو روپیہ آٹھ آنے + ترکیب استعمال۔ ۶ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص ۴ تولہ پانی میں ملا کر اس کے ساتھ استعمال کریں۔
ترش اور گرم اشیا سے پرہیز ضروری ہے۔
شربت عشبہ خاص
عشبہ کے بے نظیر خواص طب قدیم و جدید میں مسلم ہیں۔ درحقیقت عشبہ امراض خون کی مفید ترین دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام سے بنایا گیا ہے اور اس میں دوسری مفید ادویہ شامل کر کے اس کے خواص میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہے۔ خون کو صاف کر کے بدن کی خارش و پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہے، اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت کی شفا بخشی ملاحظہ فرمائیں۔ ترکیب استعمال، چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت پانی میں ملا کر معجون مصفی خاص ۶ ماشہ کھا کر اوپر سے شربت پی لیں۔
ترش اور گرم اشیا سے پرہیز۔ قیمت فی بوتل جو بیس روز کے لیے کافی ہے دو روپے

مفصل شاندار باتصویر مع جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے۔

"SHARBAT AKSIR KHAS"
Registered
شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ
یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے قیمت فی شیشی جو دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ۸) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ذوبانی
Zubani
تلی کے مریضوں کیلئے
تندرستی کا پیغام
تلی کی تمام شکایات کیلئے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے
ہمدرد دواخانہ جن ادویات پر بجا ناز کرسکتا ہے۔ ان میں یہ ایک دوا "ذوبانی" بھی ہے
خوبی یہ کہ مقدار خوراک بہت کم
اور فائدے حد سے زیادہ!
تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے
نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر پرچہ ترکیب ہمراہ دوا
تار کا پتہ "ہمدرد دہلی"
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰

KHAMERA NUZULI
JAWAHARWALA

KULZAM
قلزم
رجسٹرڈ
یہ دوا ایک ہی ایک جادو ہے۔ اس کی ایک شیشی وقت پر پورے دواخانہ کا کام دیتی ہے۔ ہر قسم کے درد، چوٹ، زخم، سوجن، طاعون، ہیضہ اور زہریلے جانوروں کے کاٹے کیلئے اکسیر ہے۔ پیٹ کی تمام شکایتوں کو یہ دوا دور کرتی ہے۔ گھر پر اور سفر میں قلزم کی ایک شیشی ضرور اپنے پاس رکھئے۔
قیمت فی شیشی ایک روپیہ
ہمدرد دواخانہ یونانی - دہلی
دانت کا درد
کان کا درد
ہیضہ
گٹھیا
پیٹ کا درد
جل جانا
سانپ کا کاٹنا
سر کا درد
کتے کا کاٹ کھانا

آج کل ہندوستان میں دق اور سل جیسی خطرناک بیماریاں کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہوجاتی ہیں۔ سینکڑوں خوش وخرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتم کدہ بنے ہوئے ہیں۔ اطبائے کرام جن کا فرض ہے کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجے کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کرکے پیام صحت پہنچائیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ان کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں۔ **ھمدرد دواخانہ** میں جو خدمت خلق دفن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہے اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے دنیا میں طب یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظم دواخانہ ہے۔ اس مرض کے متعلق ایک عرصے سے تجربات کیے جارہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمد للہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ

اب ہم اس قابل ہوگئے کہ دق سل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مژدہ صحت سنائیں تاکہ وہ ان جان لیوا امراض کے چنگل سے رہائی حاصل کرسکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں تو

ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیارشدہ لاثانی وصحت بخش مجربات خصوصی

اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے پچھتر فی صدی ایسے مریض جن کا مرض تیسرے درجے تک پہنچ گیا تھا۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ محض پوست واستخواں کا ایک مجموعہ تھے۔ ان دو عجیب وغریب دواؤں کے استعمال سے تندرست وتوانا ہوگئے ہیں۔ جراثیم مرض کا قلع قمع ہوگیا۔ مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کررہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے عیال کے لیے سرمایہ عیش وعشرت ہوگئے۔ ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن انتہائی درجات میں بھی چالیس روز میں صحت کلی حاصل ہوجاتی ہے۔

ترکیب استعمال وہدایات بالکل آسان وسادہ ہیں۔ صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے ماالحیات ۵ تولہ پی لیجئے اور ترش وثقیل چیزوں سے پرہیز کیجئے۔ فواکہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجئے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو، ساگودانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہے۔

قرص سحر (رجسٹرڈ) قیمت فی قرص دو آنے۔ **ماءُ الحیات** (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف دو روپے

نوٹ:۔ ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ ۵۵ دستور العمل بک کو ملاحظہ فرمالیجئے۔ تاکہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہوجائے زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہے۔ ریلوے پارسل کے لیے چہارم قیمت پیشگی بھیجنی چاہیئے۔

Regd. No. L. 27

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI

OUR TUBERCULOSIS NUMBER

This special issue contains matter of interest not only to members of the medical profession but to all who are interested in combating this dreadful disease and those whose families have been the victims of its ravages. Doctors, Hakims and Vaids will find in it valuable informations regarding the latest methods of diagnosis and treatment, and it contains articles from distinguished medical men of several foreign countries throwing light on the extent of the disease in their country and the measures undertaken to safeguard their people from the attacks of this insidious and ruthless enemy. To the general public our Tuberculosis Number will serve the purpose of an encyclopædia, telling them all they should know to keep themselves immune and to ensure timely and intelligent treatment for those unfortunates who happen to contract the disease. We consider this moment specially opportune for our Tuberculosis Number because of the nationwide effort now being made under the inspiration and guidance of Her Excellency Lady Linlithgow to fight the disease in this country, and hope that our service to this great cause will be welcomed and appreciated.

As in all our previous special issues, we have combined scientific with literary interest, and set an example of how the two may be combined for common benefit. Our readers may therefore expect a wide variety of reading material attractive in itself and grouped round a central theme.

Over 350 pages.

PRICE

Special Edition As. 12 : Ordinary Edition As. 8

Postage One Anna.

EDITOR: HAKIM H. ABDUL HAMEED

Subscription YEARLY ONE RUPEE.

HAMDARD MANZIL, DELHI.

SINGLE COPY TWO ANNAS.

ماہوار مصوّر طبی رسالہ
ہمدردِ صحت
بیادگار
شہیدِ فنِ ہمدردِ خلائق حکیم حافظ عبدالمجیدؒ بانیٔ ہمدرد دواخانہ دھلی
مُرتبہ
حکیم حاجی عبدالحمید
امراض
قیمت سالانہ
فی پرچہ
2 ANNAS
ONE RUPEE INDIA 1917
مقامِ اشاعت:- ہمدرد منزل لال کنوآں دہلی
SAMI.33

جلد ۷ | اپریل سنہ ۱۹۲۹ء | نمبر ۱۰

فہرست مضامین

عکسی تصاویر:- (۱) مسیح الملک حکیم حافظ اجمل خاںؒ (۲) سر محمد یامین خاں صاحب ایم۔ ایل۔ اے، (مرکزی) (۳) اجمل ڈے۔

قیمت سالانہ ایک روپیہ | ممالک غیر (برما وغیرہ) سے تین شلنگ | فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

خان صاحب عبد اللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھاپا اور ایچ ایم محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت دہلی سے شائع کیا

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص

دق و سل

ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر علم و فن کا ایک ایسا کارنامہ ہے جس کی نظیر مشرقی زبانوں میں مشکل ہی سے ملے گی اِس میں دق و سل کے متعلق ایسے ایسے پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں اور ڈاکٹروں کے لئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے بلکہ یہ ان لوگوں کے لئے بھی انتہائی کارآمد ثابت ہوگا جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس کا مطالعہ ان کے سامنے ہندوستان کی حالت زار کا صحیح نقشہ پیش کردے گا اور ان کو ممالک غیر سے اپنے ملک کی حالت کا مقابلہ کرنے میں کوئی دشواری نہیں رہے گی۔ ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس نے دنیا بھر کے ماہرین فن کی قلمی خدمات حاصل کی ہیں۔ چنانچہ اس نمبر میں یورپ، امریکہ اور اسٹریلیا وغیرہ براعظموں کے پندرہ سے زیادہ ماہرین فن نے مضامین لکھے ہیں۔ صرف اسی حقیقت سے آپ کو اس نمبر کے افادہ کا اندازہ ہوجائیگا ہندوستان کے ماہرین میں سے تقریباً سو ماہرین ایسے ہیں جنہوں نے اس اشاعت کے اوراق کو زینت دی ہے ان قلمی معاونوں میں طبیب، ادیب، مزاحیہ نویس اور شاعر غرض سب ہی شامل ہیں۔ یہ نمبر ان اصحاب کو بھی دعوتِ فکر دے گا، جو ہر معاملہ کو صرف علمی نقطۂ نظر سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ دق و سل نمبر ادبی ذوق رکھنے والوں کی تسکین بھی پوری طرح کردے گا اور ان کو یہ محسوس کرادیگا کہ علم و ادب کو آپس میں کس طرح سمویا جاسکتا ہے۔ یہ نمبر ان مریضوں کے لئے چراغ ہدایت کا کام دیگا جو اس وقت اس موذی مرض کی کسی نہ کسی شکل میں مبتلا ہیں۔ یہ اشاعت خاص ان گھرانوں کو ہلاکت کے غار میں گرنے سے بچاسکے گی جن میں دق کی اموات ہوچکی ہوں۔ اور تیمارداروں کو دق کے بیماروں کی تیمارداری سکھائے گی۔ غرض یہ اشاعت خاص دق و سل کی ایک ایسی انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں اس موضوع پر ہر عنوان سے بحث ملے گی۔ فہرست مضامین ہمارے اس دعوے کی تصدیق کے لئے کافی ہے۔ اگر آپ اس عظیم الشان نمبر کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی اس کا بندوبست کیجئے۔ اس کے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) یا تو آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ لفافہ میں رکھ کر بھیجدیجئے اس صورت میں نہ صرف یہ دق و سل نمبر آپ کے پاس پہونچ جائے گا۔ بلکہ اگست ۳۸ء سے جون ۳۹ء تک گیارہ مہینے کے رسالے ہر مہینے آپکے پاس پہونچتے رہیں گے اور آپ کے پاس جون ۳۹ء میں ہمدرد صحت کی ایک عظیم الشان جلد موجود ہوگی جس کی ضخامت گیارہ سو صفحات سے کسی طرح کم نہ ہوگی اور آپ حیرت کرینگے کہ ایک روپے میں اتنا علمی اور فنی مواد کس طرح دیا جاسکتا ہے (۲) اور اگر آپ کو صرف دق و سل نمبر مطلوب ہے تو اس کی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ڈاک ۱؎) لفافہ میں رکھ کر آج ہی بھیجدیجئے۔ چند روز میں آپ کے سامنے یہ عظیم الشان نمبر موجود ہوگا۔ قیمت اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے۔ معمولی ایڈیشن ۸؍ قیمت سالانہ مع اشاعت خاص معمولی صرف عہ؍

مینیجر ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

ہمدرد صحت کا دق و سل نمبر یورپ اور امریکہ کے مشاہیر فن کی نظر میں

ڈاکٹر ایچ العطاس معتمد صحت و اجتماع معاونت، انقرہ (ترکی)

محترم حکیم صاحب

آپ کا مکتوب مورخہ ۵ جولائی سنہ ۳۸ء اور رسالہ "ہمدرد صحت" کا خاص نمبر پہنچا جس میں "سل و دق" پر غیر معمولی مقالات اور بیش قیمت معالجات درج ہیں۔ یہ قیمتی رسالہ ہماری وزارت کے کتبخانہ کی زینت رہیگا۔ میں آپکی عنایتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کامیاب رسالہ پر آپکو تبریک اور مبارکباد عرض ہے۔

وزارت صحت و امداد باہمی — دستخط ڈاکٹر العطاس

ڈاکٹر سیوری سوونن سکرٹری آف دی فینش نیشنل انٹی ٹیوبر کلوسس ایسوسی ایشن، ہلسنکی (فن لینڈ)

ایڈیٹر صاحب رسالہ "ہمدرد صحت": دہلی

"ہمدرد صحت" کا نہایت دلچسپ "دق و سل نمبر" ملا۔ میں اسکے لئے آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے رسالہ کے اوراق کو اچھی طرح دیکھا۔ لیکن زبان کی غیریت کیوجہ سے بہت کم سمجھ سکا۔ لیکن اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہ اشاعت خاص ایک بڑی سائنٹفک قدر و قیمت کی مالک ہے، اور ظاہری اعتبار سے بہت خوبصورت ہے میری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیے۔ — سیوری سوونن

سر رابرٹ فلپ ایڈنبرگ یونیورسٹی اسکاٹ لینڈ

ڈیر سر

مجھے افسوس ہے کہ طبیعت کی ناسازی اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے باعث میں آپکے پانچویں جولائی کے مراسلہ کا جواب نہ دیسکا۔ اسی خط کے بعد ہمدرد صحت کا خاص ٹیوبر کلوسس نمبر بھی پہنچا۔ اب میں مسرت کے ساتھ اس حیرت انگیز اور ضخیم ٹیوبر کلوسس نمبر کیلئے جو آپنے شائع کیا ہے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور آپ کو وسیع جد و جہد پر مبارکباد دیتا ہوں جو کہ آپنے ہندوستان کے باشندوں میں دق کے خلاف جنگ کرنے کیلئے جاری کی ہے اور جسکی بڑی شہادت آپکے رسالہ میں موجود ہے۔ روئے زمین کی دوسری قوموں کی طرح ہندوستان کو بھی اس بڑے مسئلہ کا مقابلہ کرنا ہے۔ میں خلوص کیساتھ یقین کرتا ہوں کہ اس جہاد میں شریک ہو کر جس کو ہر ایکسی لنسی وائسرائن نے شروع کیا ہے آپکو بھی اس خطرناک مرض کی روک تھام میں وہی کامیابی حاصل ہوگی جو دوسری قوموں نے اپنے علم اور استقلال سے حاصل کی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ سر دست میں کوئی دوسرا مضمون آپ کے رسالہ کے لئے نہیں لکھ سکا۔ لیکن ایک دوسرے پیکٹ میں، میں آپکو اپنے مجموعہ مضامین کی ایک جلد بھیج رہا ہوں۔ جو میں نے ٹیوبر کلوسس کے متعلق جمع اور شائع کئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ہندوستان میں جو کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ میری ہمدردی کی نشانی کے طور پر آپ اسے قبول کرینگے۔

آپ کا مخلص (سر) رابرٹ فلپ

ڈاکٹر جازف ہولوس ایم۔ ڈی۔ نیویارک

ڈیر مسٹر حمید

میں آپ کے رسالہ "ہمدرد صحت" کے پہنچنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے اتنے بہترین طور پر مرتب کئے ہوئے رسالہ کے دیکھنے کی مسرت بہت کم حاصل ہوئی ہے میں نے نہایت غور کے ساتھ اس کے تمام صفحات دیکھے اور ہر صفحہ کے ساتھ مجھ پر یہ حقیقت زیادہ واضح ہوتی گئی کہ میری تعلیم میں کچھ کمی ہے یعنی میں آپ کی زبان نہیں جانتا۔ اس سے پہلے میں نے یہ کمی کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ لیکن اب میرا دل چاہتا ہے کہ کاش میں اسے پڑھ سکتا اور سمجھ سکتا بہر حال انگریزی فہرست مضامین سے مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ اس کے اندر کیا چیزیں ہیں۔ اور میں شک کے بغیر یہ کہتا ہوں کہ اس میں آپ نے بہترین مواد جمع کرنے کا انتظام کیا ہے، اپنے نام کو ایسے معزز اور قابل احترام ہستیوں کے ساتھ دیکھ کر میں فخر محسوس کرتا ہوں۔ آپ اپنے ملک "ٹیوبر کلوسس" کے انسداد کے لئے عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اگر آپ خون کو جراثیم امراض سے محفوظ کر دینے کے خاص طریقہ علاج میں دلچسپی رکھتے ہیں تو میں بڑی خوشی کے ساتھ ہر ممکن طریقہ پر اپنی خدمات پیش کرتا ہوں۔ مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ لیڈی لن لتھ گو جیسی قابل احترام ہستی نے ہندوستان میں انسداد دق و سل کے کاموں میں کتنی دلچسپی لی ہے دق اور سل کی مختلف صورتیں آپکے خوبصورت ملک کیلئے بدنما لعنت بنی ہوئی ہیں اور ہر ایکسی لنسی کا یہ بہترین شریفانہ عمل ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کو اس کام کیلئے وقف کر دیا ہے۔ ایک دوسرے پیکٹ میں میں نے اپنی تازہ ترین کتاب آپکے پتہ پر بھیجی ہے جو لیڈی لنلتھگو کے نام سے منسوب ہے۔ مہربانی کر کے آپ اس کو انکے پاس بھیج دیجئے۔ اس سے پہلے میں اپنی تصنیف آپ کے پاس بھیج چکا ہوں۔ امید ہے کہ وہ مل گئی ہوگی۔

آپ کا مخلص:۔ جازف ہولوس

ہمدرد صحت کا دِق و سل نمبر اور مشاہیر صحافت

جناب مولٰنا عبد الحق صاحب سکرٹری انجمن ترقی اُردو۔ اورنگ آباد

حکیم حاجی عبد الحمید صاحب نے زیر نظر نمبر کو مرتب کر کے نہ صرف ایک فنی اور علمی فرض کو ادا کیا ہے بلکہ رفاہ عام کا ایسا مفید کام کیا ہے جو ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ اگرچہ حکیم صاحب موصوف اپنے نیک نام اور مشہور عالم "ہمدرد دواخانہ" دہلی کے ذریعہ سے بھی قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں لیکن "ہمدرد صحت" کی افادی حیثیت سب پر فائق ہے۔

"دق و سل" کی یہ اشاعت خاص ۲۵۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس نامراد بیماری کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر نہ صرف ہندوستان کے بڑے بڑے حکیموں، تجربہ کار ڈاکٹروں، ہوشیار ویدوں بلکہ یورپ، امریکہ، آسٹریلیا کے دق و سل کے ماہرین و متخصصین نے بھی پُر از معلومات بحث نہ کی ہو۔ گویا یہ نمبر ہماری زبان میں مشرق و مغرب کے مایہ ناز اطباء کے سالہا سال کے تجربات کا نچوڑ اور ان کی طبی کاوشوں کا مرقع ہے۔

مضمون نگاروں کی تصویریں تو ان گنت ہیں ہی۔ لیکن ماؤف پھیپھڑوں، ان کے غار، گلٹیوں، خون چوسنے والے اور پھیپھڑوں پر انکے مہیب اور تباہ کن اثرات کی بھی بھیانک تصویریں دیدی گئی ہیں۔ چند جدول اور نقشے بھی ہیں۔ غرض ایک اعلٰی اور معیاری رسالہ کیلئے علم و فن کی اس نئی روشنی میں جن جن لوازم کی ضرورت ہو وہ سب اس نمبر میں بدرجہ اتم موجود ہے اگر فاضل مرتب نسخوں کے اندراج میں ذرا احتیاط سے کام لیتے تو اچھا ہوتا۔ (رسالہ اردو)

جناب رام لال صاحب ورما ایڈیٹر تیج ویکلی دہلی

دہلی کا مشہور ماہانہ رسالہ ہمدرد صحت، فن طب، صحت عامہ، قدیم و جدید طریقہ ہائے علاج اور حیات و تندرستی کے متعلق بہترین معلومات و ہدایات کا ایک ذخیرہ ہوا کرتا ہے۔ لیکن اس کی اشاعت خاص جو سال میں ایک مرتبہ صرف ایک موضوع پر تمام معلومات کا مخزن بنکر دنیا کے سامنے آتی ہے۔ اس کا جواب صحافتی دنیا میں ملنا مشکل ہے۔ اس سال ہمدرد صحت کا خاص نمبر امراض "دق و سل" سے تعلق رکھتا ہے اس مہلک بیماری اور اسکے متعلق معلومات اور طریقہ علاج کی جو اہمیت ہے وہ اسی سے ظاہر ہے کہ اس وقت دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں، جہاں ایک خاص محکمہ دق و سل کے انسداد کیلئے قائم نہ ہو۔ ہمدرد صحت کے زیر نظر نمبر میں دق اور سل کے متعلق بعض ایسے پہلوؤں سے بحث کیگئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں اور ڈاکٹروں کیلئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے بلکہ ان لوگوں کیلئے بھی بہت کارآمد ہے جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس نمبر کی ہمہ گیری کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ یورپ، امریکہ، آسٹریلیا وغیرہ کے پندرہ بیس ماہرین دق و سل نے اس نمبر کیلئے خاص مضامین لکھے ہیں اور ہندوستان کے تقریباً ایک سو ماہرین فن نے اس کی قلمی معاونت میں شرکت کی ہے مزید براں اسمیں ادیبوں، افسانہ نویسوں، مزاحیہ نگاروں اور شاعروں نے بھی حصہ لیا ہے اور ایک فنی رسالہ میں اس دلچسپ امتزاج سے کام لینا ایڈیٹر ہمدرد صحت حکیم حاجی عبد الحمید صاحب کا قابل تحسین کارنامہ ہے اس نمبر کے متعلق اس سے زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ دق و سل کی ایک بہترین انسائیکلوپیڈیا ہے جو ۲۲×۲۹ ½ کی تقطیع کے ۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہے رنگین تصویر اور آرٹ کی تصویروں کے علاوہ متعدد مضامین کی تشریح بھی تصویروں کے ذریعہ کی گئی ہے کتابت، طباعت اور کاغذ نفیس ہے اور ان تمام خوبیوں پر اس مرقع علم و فن کی قیمت اعلٰی ایڈیشن ۱۲ اور معمولی ۸ رہے۔ "تیج ویکلی" ۱۲ ستمبر ۳۸ء

روزنامہ ٹریبیون لاہور

ہمدرد صحت کا دق و سل نمبر لاجواب ہے۔ یہ نمبر صرف اطبا اور فن ہی کے لئے مفید اور دلچسپ نہیں ہے بلکہ یہ ان لوگوں کیلئے بھی کارآمد ہے جو اس خوفناک بیماری سے کسی نہ کسی شکل میں دوچار ہیں ڈاکٹر حکیم اور وید سب ہی اس نمبر میں دق و سل کے اسباب اور اسکے معالجے پر جدید بہترین معلومات پائینگے۔ عوام کیلئے بھی یہ نمبر ایک انسائیکلوپیڈیا کا کام دیگا جو انکو اس بیماری سے محفوظ و مصون کرنے کیلئے زیادہ سے زیادہ معلومات بہم پہنچائے گا۔

(ٹریبیون مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۳۸ء)

جناب مفتی شوکت علی صاحب فہمی ایڈیٹر اخبار دین و دنیا دہلی

معاصر ہمدرد صحت نے جو دہلی کا ممتاز طبی رسالہ ہے حال ہی میں اپنا ایک خاص نمبر دق و سل شائع کیا ہے۔ یہ نمبر تقریباً تین سو صفحات پر مشتمل ہے جس میں بیشمار تصاویر دی گئی ہیں اور جسے اس قدر شاندار بنا دیا گیا ہے کہ بلاشبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کا کوئی طبی رسالہ آج تک اتنا شاندار نمبر شائع نہیں کر سکا ہے۔

"ہمدرد صحت کا دق و سل نمبر درحقیقت دق اور سل جیسے موذی مرض پر لاجواب اور بے نظیر مضامین کا ذخیرہ ہے جس میں دق اور سل کے امراض کے جملہ پہلوؤں پر اس خوبی کے ساتھ بحث کیگئی ہے کہ شاید ہی آجتک کسی ایک کتاب میں اتنا مفید مواد یکجا مل سکے۔

"ایسی حالت میں کہ ہندوستان میں یہ موذی مرض نہایت تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے جناب حکیم حاجی عبد الحمید صاحب دہلوی کا یہ کارنامہ ملک اور قوم کی بہترین خدمت ہے حکیم صاحب موصوف نے یہ لاجواب نمبر شائع کر کے بلاشبہ اس مرض کے سلسلہ میں وہ مواد فراہم کر دیا ہے جو اسوقت تک ناپید تھا اور جسکے منظر عام پر آنیکے بعد ہزاروں اور لاکھوں گھر اس موذی مرض سے محفوظ ہو جائینگے۔ اس خاص نمبر کا ٹائٹل اسقدر ہیبت ناک ہے کہ اسکے دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ موت کا فرشتہ ہماری طرف ہاتھ بڑھا رہا ہے غرضیکہ ہر لحاظ سے یہ نمبر نہایت مکمل اور کارآمد ہے ہندوستان کے کسی گھر اس نمبر سے خالی نہ رہنا چاہیئے ہمارا خیال ہے کہ جو حضرات اسوقت اس خاص نمبر کو حاصل کرنے میں کوتاہی سے کام لیں گے وہ اس نایاب ذخیرہ کو آیندہ چلکر کسی قیمت کو بھی حاصل نہیں کر سکینگے کیونکہ یہ کتاب نہیں ہے بلکہ خاص نمبر ہے جو چند روز میں ختم ہو جائیگا اور اس کا دوبارہ طبع ہونا ناممکن ہے۔ قیمت اعلٰی ایڈیشن ۱۲ر معمولی ایڈیشن ۸ر اور جو حضرات سال بھر کیلئے ایک روپیہ دیکر ہمدرد صحت کے خریدار ہونگے ان سے اس خاص نمبر کی قیمت کچھ نہیں لیجائے گی۔

(دین و دنیا۔ مورخہ ۔ا جولائی ۳۸ء)

جناب مولانا سعید احمد صاحب ایم اے ایڈیٹر رسالہ برھان دہلی

ہندوستان کا سب سے زیادہ مشہور اور کم قیمت طبی پرچہ۔ ہمدرد صحت، دہلی ہر سال کسی خاص موضوع پر اپنا ایک خاص اور ضخیم نمبر شائع کرتا ہے۔ چنانچہ اس رسالہ کا تپ دق و سل نمبر بڑے اہتمام کیساتھ شائع ہوا ہے اور گذشتہ نمبروں کی طرح ہر لحاظ سے کامیاب ہے۔ اس خاص نمبر میں مشرق و مغرب کے اساتذہ فن کے قیمتی مضامین دق اور سل کے مختلف پہلوؤں کے متعلق درج ہیں جن میں بڑی محنت اور جانکاہی سے کام لیا گیا ہے ہمارا خیال ہے کہ کسی انسائیکلوپیڈیا میں دق اور سل کے متعلق جسقدر تحقیقی مضامین ہو سکتے ہیں وہ سب اس میں جمع ہیں۔ آخر میں حسب معمول "ادبیات" کے زیر عنوان متعدد طبی افسانے ہیں جو زبان و بیان اور افادیت کے اعتبار سے دلچسپ ہیں۔ دق اور سل کی صحت گاہوں کے حالات بھی ہیں اور ہندوستانیوں کی صحت عامہ کے متعلق اعداد و شمار بھی۔ کتابت و طباعت عمدہ اور دیدہ زیب۔ ارباب ذوق کو اسکی قدر کر کے حکیم عبد الحمید صاحب کی کوششوں کی عملی داد دینی چاہیئے۔

ہمدرد صحت کی آئندہ اشاعت خاص

ضبطِ تولید یا برتھ کنٹرول

ہمدرد صحت کے خاص نمبر کی اشاعت کا زمانہ قریب آتا جا رہا ہے۔ ۵ جولائی کے آنے میں اب صرف تین مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ اِن تین مہینوں میں سے اپریل کا مہینہ تو مئی اور جون کی مشترک اشاعت کی ترتیب میں ختم ہو جائے گا۔ پھر مئی اور جون کے صرف دو مہینے اشاعت خاص کے لئے رہ جاتے ہیں۔ ان ہی دو مہینوں میں ادارہ کو وہ سب کچھ کرنا پڑتا ہے جس کا نتیجہ ایک خاص نمبر کی صورت میں مقررہ وقت پر ظاہر ہوتا ہے۔

ہم نے ہمیشہ اس بات کی تمنا کی ہے کہ اشاعت خاص کی ترتیب وتہذیب کے معیار کو بلند کرنے کے لئے ہمیں زیادہ وقت اور زیادہ اطمینان میسر آجائے۔ لیکن اس تمنا کو نہ پہلے پورا ہونا تھا، اور نہ اب وہ پوری ہوتی معلوم ہوتی ہے۔ بہرحال اِن تمام رکاوٹوں کے باوجود جس طرح ہم نے پہلے اشاعت خاص کو نکالا اور اس کے معیار کو بلند کیا ہے اسی طرح اس سال بھی یہی کوشش ہوگی، کہ ہمدرد صحت کی اشاعت خاص نہ صرف شائع ہی کی جائے بلکہ اس کا معیار بھی نسبتاً بلند ہو۔

مقصد تحریر اس تحریر کا مقصد، جیسا کہ معلوم ہے، یہ ہے کہ ہم اپنے ناظرین کو اشاعت خاص کے موضوع اور اس کے پروگرام کے متعلق اطلاع دے دیں اور اپنے قلمی معاونین سے درخواست کریں کہ وہ اشاعت خاص کی تسوید وترتیب میں ہماری مدد کریں۔

موضوع کا انتخاب اشاعت خاص کے لئے موضوع کا انتخاب بھی جوئے شیر لانے سے کسی طرح کم نہیں ہوتا عموماً انتخاب کے لئے کئی کئی موضوع سامنے آتے یا سامنے لائے جاتے ہیں۔ پھر ان پر بحث وتمحیص کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ ہر موضوع کے اِفادی پہلوؤں کی جانچ پڑتال ہوتی ہے۔ ہم پر یہ اخلاقی فرض بھی عائد ہوتا ہے کہ ہم اپنے ناظرین، جن میں حکیم، وید، ڈاکٹر، ہومیوپیتھ، طبیب وغیر طبیب، ادیب، عالم، امیر وغریب اور بیمار وتن درست، سب ہی طبقوں کے اصحاب ہیں، کی مختلف طبیعتوں کا بھی حتی الامکان پاس کریں۔ ان باتوں کے علاوہ ہم کو خود ادارہ کی مخصوص ذمہ داریوں کا لحاظ بھی کرنا پڑتا ہے، کہ انتخاب کئے ہوئے موضوع پر بہترین مواد کی فراہی کے کیا کیا ذرائع ہوں گے اور اُن ذریعوں سے کامیابی کی اُمید کس حد تک ہے۔ غرض اس قسم کے "تحفظات" کے بعد کہیں جا کر موضوع کا انتخاب عمل میں آتا ہے اور غور وبحث کا سلسلہ اکثر اُس وقت تک جاری رہتا ہے، جب تک کہ ان سطروں کے لکھنے کا وقت سر پر نہیں آجاتا۔

ضبط تولید لیکن اس سال جس موضوع پر عمل آرائی ہونے والی ہے، اس کا انتخاب مہینوں کے غور وتامل کے بعد نہیں ہوا۔ بلکہ دق وسل نمبر سے فارغ ہوتے ہی ایک موضوع ذہن میں آگیا اُس کے بعد اس کو ہر معیار پر پرکھا جاتا رہا۔ اور ہمیں یہ دیکھ کر اطمینان ہوتا رہا کہ پیش نظر موضوع ہر لحاظ سے مناسب وموزوں ہے۔

ہمیں اس موقع پر اس حقیقت کو ماننے میں ذرا تامل نہیں کرنا چاہیئے کہ ہمارا یہ موضوع اپنے اندر کچھ اچھوتا پن نہیں رکھتا بلکہ ظاہری نظروں میں یہ ایک پامال مضمون معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہ بھی ایک واقعہ ہے کہ ہماری زبان میں اب تک اس موضوع پر خالص علمی اور طبی نقطہ ہائے نظر سے گویا کچھ لکھا ہی نہیں گیا ہے۔ اگر کچھ خامہ فرسائی بھی کی گئی ہے، تو وہ محض اس کے ایک عامیانہ عنوان پر کی گئی ہے۔ اور اس کی وجہ سے ایک مخصوص طبقہ میں ضبط تولید کی تحریک شک وشبہ کی نظر سے دیکھی جانے لگی ہے۔

اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں شاید اصحاب علم و نظر کو ذرا پس و پیش نہیں ہوگا کہ برتھ کنٹرول یا ضبط تولید کی تحریک محض حمل کو روکنے یا مانع حمل آلات کو فٹ کرنے یا استقرار کی صلاحیت کو ختم کر دینے والی دواؤں کو استعمال کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اس تحریک کی بنیاد میں بعض اہم علمی حقائق کارفرما ہیں، جن کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کی آبادی کو، جو غیر معمولی طور پر بڑھتی جا رہی ہے، کس طرح متوازن رکھا جائے۔ اور آبادی کی کثرت سے دنیا میں جو معاشی الجھنیں پیدا ہو رہی ہیں اُن کے تدارک کی کیا صورتیں ہوں۔ برتھ کنٹرول کی ابتدائی شکل، جو تمدن جدید نے پیدا کی، مانع حمل طریقوں سے کوئی واسطہ نہیں رکھتی تھی۔ بلکہ نسلیات کے عالموں کے ایک گروہ نے بعض حقائق کی بنا پر دنیا کو نسلوں کی خصوصیات قائم رکھنے اور ان کے عیوب کی اصلاح کرنے کی طرف متوجہ کیا تھا۔ غرض اِن داعیات میں سے کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جس پر تفکر یا تدبر کفر ٹھہرے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کل عوام نے غلط فہمیوں کی بنا پر اصلاح نسل اور دنیا کی آبادی کو متوازن رکھنے کا صرف ایک ہی ذریعہ سمجھ رکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ جس طرح بھی ہوسکے حمل کی آفتوں سے خود بھی بچا جائے اور دوسروں کو بچایا جائے، خواہ اس خبط میں امراض و آلام کی کتنی ہی گرم بازاری کیوں نہ ہو جائے۔ بات یہ ہے کہ اس قسم کے طریقے اصحاب نظر کی ایک جماعت کے لئے اپنے اندر کوئی کشش نہیں رکھتے۔ اور ایک جماعت ایسی بھی ہے، جو ان طریقوں کو مناسب پیش بندیوں کے ساتھ روا رکھ سکتی ہے، بشرطیکہ اِن طریقوں کا نتیجہ خاطر خواہ نکلے۔ اور آسمان سے گر کر کھجور میں اٹکنے کی مثل صادق نہ آئے۔

ہم اپنے آپ کو اس دوسری جماعت میں شریک سمجھتے ہیں۔ ہم مانع حمل طریقوں کو بھی کفر نہیں سمجھتے۔ کیونکہ داعی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم کو اس معاملہ میں ایک واضح ہدایت دی ہے کہ جب آپ کے پاس ایک صحابی نے آکر کثرتِ اولاد کی شکایت کی تو آپ نے ان کو بیوی کی رضامندی سے عزل اختیار کرنے کا مشورہ دیا۔ آں حضرت کے اس ارشاد سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ شارع اسلامؐ اور شریعت اسلام نے اجتماعی مسائل میں اپنے پیروؤں کے مصالح کو نظر انداز نہیں کیا، بلکہ ان مسائل کو وقت اور حالات کے مطابق طے کرنے کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ بھی جائز ہے کہ اگر معاشیات اور اجتماعیات کے علما کے نزدیک دنیا کی اجتماعی مصیبتوں کا واحد حل آبادی کو گھٹانے میں ہو تو ہم امتناع حمل کے طریقوں کی تبلیغ کر سکتے ہیں۔ لیکن اس اجازت کے یہ معنے کسی طرح نہیں ہو سکتے کہ حمل کو روکنے کے طریقوں ہی کو اپنا واحد مطمح نظر بنا لیا جائے، خواہ علم وظائف الاعضاء (فزیالوجی) اور علم الادویہ اِن طریقوں کی صحت کی تصدیق کریں یا نہ کریں۔ اور خواہ ہم کو ان طریقوں کی بدولت اپنی صحت یا بعض اوقات اپنی جان عزیز ہی کیوں نہ برباد کرنی پڑے۔

حقیقت یہ ہے کہ غلط سلط مانع حمل طریقوں کی اشاعت سے کہیں زیادہ آج کل اس بات کی ضرورت ہے کہ ضبط تولید اور امتناع حمل کے متعلق عوام کو صحیح علمی اور طبی نقطۂ نظر سے آگاہ کیا جائے۔ یہ طریق کار اگرچہ بظاہر کچھ بہت زیادہ دلچسپ معلوم نہیں ہوتا لیکن اسے کیا کہیے کہ عوام کی حقیقی ضرورت اسی سے پوری ہو سکتی ہے۔

ہمدردِ صحت کا ادارہ اس سال ضبط تولید کو اپنی اشاعت خاص کا موضوع بنا کر اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کی طرف قدم اُٹھا رہا ہے۔ اُسے کس حد تک اپنے اس مقصد میں کامیابی ہوگی اس کا اندازہ کچھ تو ہمارے نیچے کے پروگرام سے ہو سکتا ہے۔ لیکن صحیح اندازہ اسی وقت ہوگا جب ہم شائقین کے ہاتھوں میں برتھ کنٹرول نمبر پہونچا دیں گے۔ ہم اس کوشش میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھیں گے کہ اس نمبر کو ضبط تولید کے متعلق ہر قسم کی معلومات کا مخزن بنا دیں۔

ضبط تولید یا برتھ کنٹرول نمبر میں کیا ہوگا؟

اب ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ضبط تولید نمبر کے لئے بابوں اور فصلوں کی جو تفصیل اس ہمارے ذہن میں ہے، ناظرین کے سامنے رکھ دیں۔ اس سے نہ صرف عام ناظرین اس بات کا اندازہ کر لیں گے کہ آئندہ اشاعت خاص کن کن بحثوں اور عنوانوں کی حامل ہوگی۔ بلکہ ہمارے قلمی معاونوں کو بھی اپنے لئے مضمون کا عنوان منتخب کرنے میں آسانی ہوگی۔

اشاعت خاص کے بابوں اور فصلوں کے عنوان قائم کرنے میں اگرچہ ہم کافی غور و فکر سے کام لے رہے ہیں۔ پھر بھی نہیں

قطعی و جامع کہنا مشکل ہے۔ کیوں کہ یہ بہت ممکن ہے کہ مجوزہ موضوع کا مزید مطالعہ ہم کو اپنے پروگرام میں ردّ و بدل کرنے پر مجبور کر دے۔ تاہم یہ ردّ و بدل غالباً جزوی ہوگا۔ اہم تبدیلیاں کرنے کی ضرورت شاید واقع نہیں ہوگی۔

پہلا باب ضبط تولید کی تاریخ اور اُس کی اہمیت

اس باب میں کوشش کی جائے گی کہ ضبط تولید پر تاریخی اور علمی نقطۂ نظر سے بحث کی جائے اس سلسلہ میں ہم مواد فراہم کرنے کی فکر میں ہیں۔ زمانۂ قدیم میں اس مسئلہ کی نوعیت پر بحث کرنے سے اگر ہم معذور بھی رہے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ضبط تولید کی موجودہ تحریک، اس کے داعیات، وسعت اور نتائج پر مفصل بحث اس باب میں پیش کی جائے گی۔

دوسرا باب مردانہ اور زنانہ اعضائے تناسل کی تشریح

ضبط تولید اور امتناع حمل کے مباحث کو سمجھنے کے لئے تشریح کے اِس حصہ کا ہونا اس اشاعت خاص میں ضروری ہے۔ دقیق فنّی مباحث کو اس باب میں جگہ دینے کی غالباً ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے ہم سادہ اور سلیس زبان میں اس باب کو مرتب کریں گے۔

تیسرا باب استقرار حمل

اس باب میں استقرار حمل کی کیفیت پیش کی جائے گی۔ کیونکہ اس کے بغیر بھی ضبط تولید نمبر نامکمل رہے گا۔ ناظرین بعض مسائل کو سمجھنے میں اس باب سے فائدہ اُٹھائیں گے۔

چوتھا باب ضبط تولید کی موجودہ تحریک مختلف ممالک عالم میں

یہ باب اپنی نوعیت کے لحاظ سے بہت اہم ہوگا۔ ناظرین اس باب کے مطالعہ سے دنیا کے اکثر ممالک میں ضبط تولید کی موجودہ تحریک کی ابتداء، اس کے نشوونما اور نتائج سے واقف ہوسکیں گے۔ ہم نے اس سلسلہ میں خط و کتابت کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ اُمید ہے کہ ہم کو بہت سے ممالک سے براہ راست معلومات حاصل کرنے میں کامیابی ہوگی۔ اگر بعض ممالک سے ہم کو مطلوبہ معلومات حاصل نہیں ہوسکیں گی تو ہم کوشش کریں گے کہ دوسرے ذرائع سے ان کے ہاں کی ضبط تولید کی تحریک (اگر واقعی ان ممالک میں اس تحریک کا وجود ہو) کا جائزہ لیں۔

پانچواں باب ضبط تولید اور معاشیات

ضبط تولید کو معاشیات سے گہرا تعلق ہے۔ اور اس تحریک کے بعض علم برداروں کا نعرہ بھی یہی ہے کہ دنیا کی موجودہ معاشی الجھنوں کا مقابلہ ضبط تولید سے کیا جاسکتا ہے ہم کوشش کریں گے کہ اس عنوان پر بعض ماہرین سے مضامین حاصل کرکے قارئین کی معلومات میں اضافہ کریں۔

چھٹا باب ضبط تولید اور اخلاق معاشرت

ضبط تولید کی تحریک کے مخالفین کا سب سے بڑا اعتراض اس تحریک پر یہی ہے کہ اخلاق اور موجودہ معاشرت کی بنیادیں اس کی کامیابی سے متزلزل ہو جائیں گی۔ اس کے مقابلہ میں موافقین بھی اپنے دلائل رکھتے ہیں۔ ہم اس باب میں موافق و مخالف دونوں گروہوں کی رائوں کو جمع کریں گے تاکہ ناظرین کو حقیقتِ حال تک پہنچنے میں مدد ملے۔

ساتواں باب ضبط تولید اور مذاہب عالم

ضبط تولید کے متعلق دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کا نقطۂ نظر اس باب میں پیش کیا جائے گا۔ ہم کوشش کریں گے کہ یہ باب ناظرین کی معلومات میں اضافہ کرنے والا ہو۔

آٹھواں باب ضبط تولید کے متعلق مشاہیر کی رائیں

ضبط تولید کے متعلق دنیا کے مشاہیر کی رائیں معلوم کرنا بھی دلچسپی اور فائدے سے خالی نہیں ہے۔ ہم

کوشش کریں گے کہ اس باب میں ان آرار کو کسی نہ کسی طرح جمع کر کے ناظرین کی ضیافت طبع کا سامان بہم پہونچائیں۔

نواں باب ضبط تولید یا امتناع حمل کے ذرائع

اس باب کو ہم چار فصلوں میں تقسیم کر دیں گے۔

پہلی فصل میں ضبط تولید کے قدرتی ذرائع پر بحث ہوگی

دوسری فصل میں ضبط تولید کے دوائی ذرائع کو بحث میں لایا جائے گا۔ اس سلسلہ میں جو موشگافیاں کی گئی ہیں، ان کی تفصیل ناظرین کو اس فصل میں ملے گی۔

تیسری فصل میں ضبط تولید کے آلی ذرائع کی تفصیلات قلم بند کی جائیں گی۔

چوتھی فصل میں امتناع حمل اور ضبط تولید کے وضعی ذرائع معرض بحث میں آئیں گے۔ ہمیں اُمید ہے کہ یہ باب بحیثیت مجموعی بہت کارآمد اور مفید معلومات کا حامل ہوگا۔

دسواں باب مجرّبات

اس باب میں ہمارے بے شمار طبابت پیشہ ناظرین اُن مجرّبات کو ناظرین کے لئے وقف کریں گے جو ضبط تولید اور امتناع حمل کے لئے مخصوص ہیں توقع کی جاتی ہے کہ یہ باب نہ صرف عام ناظرین بلکہ طبیبوں اور ویدوں کے لئے بھی مجربات کا ایک بیش بہا ذخیرہ ثابت ہوگا۔

گیارھواں باب ادبیات

اس باب میں موضوع کی مناسبت سے افسانے نظمیں اور کارٹون وغیرہ ہوں گے۔ ہم کوشش کریں گے کہ اس باب کو دلچسپ اور مفید بنانے کے لئے ہندوستان کے مشہور افسانہ نویسوں اور ادیبوں سے افسانے اور مضمون حاصل کریں۔ اُمید ہے کہ ہمیں اپنی کوشش میں کامیابی ہوگی۔ اور ناظرین کی طبیعت کے بار کو دور کرنے میں یہ باب ناکام ثابت نہیں ہوگا۔

ہمدرد صحت کی آئندہ اشاعت خاص کا مختصر سا خاکہ ناظرین اور قلمی معاونین کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ ہمارا پروگرام دونوں کے لئے دلچسپ اور مفید ثابت ہوگا۔ ہم اس موقع پر اپنے قلمی معاونین سے خصوصیت کے ساتھ درخواست کریں گے کہ وہ ہم کو اس اہم بار کے اٹھانے میں اپنی روایات کے مطابق مدد دیں۔ اور جلد سے جلد اپنے پسندیدہ عنوان سے ادارہ کو مطلع کر دیں۔ تاکہ ادارہ اپنے کاموں کا صحیح اندازہ کر کے عمل کی طرف قدم اُٹھا سکے۔ ہمیں یقین ہے کہ جس طرح ہم نے پہلے اپنے معاونین اور کرم فرماؤں کی مدد سے ہمدرد صحت کی پچھلی خاص اشاعتوں کو کامیاب بنایا تھا اُسی طرح بلکہ اُس سے بھی زیادہ ضبط تولید نمبر کو کامیاب بنا سکیں گے۔

عَبدُ الحَمِید

مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں رح
جن کی یاد میں پچھلے دنوں طبیہ کالج
دهلی میں یوم اجمل منایا گیا

سر محمد یامین خاں، ایم-ایل-اے، (مرکزی)
یوم اجمل کے صدر

اجمل ڈے

طبیہ کالج دہلی میں یوم اجمل کا جلسہ ۲۳ مارچ سنہ ۳۹ع کو سر محمد یامین خاں، ایم - ایل - اے، (مرکزی) کی صدارت میں منایا جا رہا ہے

علم اور حکمت کے خزانے

شائقینِ علم کے لئے ایک زرّین موقع

اُردو کی طبّی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے اسی لئے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبّی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے آج سے چند سال پیشتر کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبّی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبّی ضرورت کو کما حقہٗ پورا کر دیا ہے اسکی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سال گرہ کی تقریب میں ۱۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جا سکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف ۲ جلدیں بطور فائل دفتر میں موجود ہیں۔ قدر دانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ طبع کرالئے جائیں لیکن اس کے لئے موقع نہیں مل سکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھکر بارہ جلد ول کے تقریباً پانچ سو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچ سو جلدیں مکمل کی جا سکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں چنانچہ اب ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانے کے بعد دفتر نے انکی جلدیں مکمل کرالی ہیں جو جولائی سنہ ۳۴ء سے جون سنہ ۳۵ء تک اور جولائی سنہ ۳۵ء سے جون سنہ ۳۶ء تک اور جولائی سنہ ۳۶ء سے جون سنہ ۳۷ء کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور تجدید و اعادۂ شباب اور درازی عمر" پر، نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا لاثانی ذخیرہ ہیں تازہ جلد جولائی سنہ ۳۷ء سے جون سنہ ۳۸ء میں گذشتہ سال کا عظیم الشان عورت نمبر ہے جس کی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علما اور حکما متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے جس کے پشتے پر رسالہ کا نام سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جا سکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ سنہ ۳۴-۳۵ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع "اعادۂ شباب اور درازی عمر" تھا اور اسکے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے ہیں جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے۔ سنہ ۳۵-۳۶ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے الاطفال کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور انکی طبیعت اور ان کے کھیل، ان کی عادات و اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر آپکو انگریزی زبان کے طبّی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچے سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہیں اور وہ فنی کتابیں بھی اُردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ سنہ ۳۶-۳۷ء کی تازہ جلد میں گذشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں، جو جون سنہ ۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شائقین اور قدر شناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبّی مضامین کے جو ماہ بہ ماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرّب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑیگی یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۱۰۶۲ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دلچسپ مرقعے، کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطبا ہی کے لئے ضروری نہیں ہیں بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کرینگے، ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچے کے مضامین سے ہو جائیگا، ہماری زبان کے نہ صرف طبّی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس کے حلقہ میں ہندوستان کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے۔

مینیجر مکتبہ ہمدرد صحت ہمدرد منزل لال کنواں دہلی

طب قدیم اور طب جدید میں تفاوت راہ

(بسلسلۂ اشاعت ہمدرد صحت دسمبر ۱۹۳۸ء)

(از جناب مولانا حکیم محمد یحییٰ خاں صاحب صدر دائرہ طبیہ، راولپنڈی)

اس امر کی تصریح کے بعد، کہ یورپ نے جو کچھ پایا ہے، عربوں ہی سے پایا ہے (جیسا کہ اس کے محققین کو بھی اعتراف ہے) مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ہم یورپ اور عربستان کے درمیانی واسطہ اندلس کی اسلامی حکومت کے زوال کے بعد کی تاریخِ طب پر ایک طائرانہ نظر ڈال لیں۔ اس سے طبِ قدیم و طبِ جدید کے مخصوص ارتقائی کوائف، اور باہمی تفاوت وغیرہ کے علم کے علاوہ سلسلۂ مضمون بھی مکمل ہو جائے گا۔

طبِ اسلامی کا عہدِ زرین

اسلامی طب کا رہوارِ ترقی، اقبال و کامرانی کی شاہراہ پر برق رفتاری سے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اگرچہ فن کی علمی و عملی ترقی کی بنیاد اس سے بہت پہلے ہی پڑ چکی تھی۔ لیکن بارہویں صدی عیسوی سے ترقی و کمالِ فن کے جو دروازے کھولے گئے اُن کے باعث فنِ طب کا فیضان اس درجہ وسعت اور اتنی ہمہ گیری سے پھیلا کہ اس سے پہلے کی تاریخ اس کی مثال پیش کرنے میں قاصر ہے۔

اس عہدِ زریں میں بڑے بڑے باکمال اور نامور اطبا و فضلاءِ فن اوجِ شہرت پر پہنچے۔ بہت سی عظیم الافادہ کتابیں لکھی گئیں۔ کتنے ہی نئے مسائل و مباحث پیدا ہوئے۔ جدید اور مفید تحقیقات کا انکشاف ہوا۔

الغرض اس عہد میں طبِ اسلامی نے ہر شعبہ میں نمایاں ترقی حاصل کی۔ دورِ اوّل محض اخذ و نقل کا زمانہ تھا۔ دورِ ثانی بحث و نظر میں کٹ گیا اور اب یہی زمانہ تھا، کہ تنقیح و تہذیب کے مدارج طے کرنے کے بعد طبِ اسلامی کے تمام پہلوؤں کو وسعت و افادیت سے بہرہ ور کیا جاتا۔

تاریخی شہادت

چنانچہ صفحاتِ تاریخ بتلاتے ہیں۔ کہ اس دور میں اسلامی طب نے فی الواقع انتہائی ترقی کی۔ "الاسباب و العلامات" جیسی مقبول و معروف کتاب کا مصنف نجیب الدین سمرقندی، اسی دور میں پیدا ہوا۔ جو امامِ فن سمجھا جاتا تھا۔ اسی طرح علامہ علاء الدین علی بن حزم القرشی، جو آٹھویں صدی ہجری میں ہوا ہے اور جسے "جالینوس العرب" کا خطاب دیا گیا ہے۔ اسی عہدِ سعادت سے تعلق رکھتا ہے۔

اس دور میں جہاں بہت سی بیش قیمت کتابیں مرتب ہوئیں، وہاں ان کی شروح و تلخیصات کا سلسلہ بھی بے حد وسیع ہوا۔

علمی اصول و نظایر کے اعتبار سے بھی اس عہد میں معتدبہ ترقی ہوئی۔ بہت سے مفید و جدید اصول وضع ہوئے۔ جنہوں نے طبّ کی افادیت کو بیش از بیش وسعت بخشی۔

اصولِ علاج میں مشرقی امزجہ کی رعایت

شیخ ابو منصور صاعد رئیس الاطبا بغداد نے یہ مذہب پیش کیا، کہ بیماری کے معالجہ میں حاد اور حار دوائیں استعمال کرنے سے حتی الامکان گریز کرنا چاہیئے۔ اُن کی جگہ سرد تر چیزوں کا استعمال زیادہ بہتر، اور مشرقی امزجہ کے عین موافق ہے۔ چنانچہ شربت بزوری، اور اصول تبرید وغیرہ ایجادات اسی کی مرہون منت ہیں۔ اس مذہب کو بے حد مقبولیت حاصل ہوئی۔ اور متفقہ طور پر اختیار کر لیا گیا۔

صرف علمی، نظری اور عملی تجرباتی لحاظ سے ہی اس عہد میں نمایاں ترقی نہیں ہوئی بلکہ ترویج و اشاعت کے وسائل، اور انتظامی[1] و معاشی پہلوؤں پر بھی کافی توجہ دی گئی۔ لیکن یہاں ان تفصیلات میں جانے کی نہ ضرورت ہے نہ فرصت۔ جو ضمنی اشارات عرض کئے ہیں وہ صرف

---

[1] اگرچہ طب کے انتظامی معاملات کی اصلاح میں ضروری قدم خلفائے عباسیہ کے ابتدائی دورِ حکومت میں ہی اٹھائے جا چکے تھے۔ چنانچہ اخبار الحکماء قفطی، اور طبقات الاطباء ابن اصیبعہ میں آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ موجودہ زمانے کے ٹیکس ایکٹ کی طرح ان دنوں بھی عطائیوں اور عطاروں پر ٹیکس لگائے جاتے تھے۔ اور ان کی شدید نگرانی کی جاتی تھی۔ تاکہ اطباء کے حقوق میں دست اندازی نہ کرنے پائیں۔ اس زمانہ میں ہی پہلے پہل تمام اطباء کا معیاری امتحان لینے کے لئے رئیس الاطباء مقرر ہونے شروع ہوئے۔ چنانچہ المقتدر باللہ کے عہد میں سب سے پہلے سنان بن ثابت نے جو بغداد میں رئیس الاطباء کے منصب پر فائز تھا۔ تقریباً ایک ہزار اطباء کا امتحان لیا۔ جن میں سے سات سو کامیاب ہوئے جنہیں طبی عملیات (پریکٹس) کی اجازت دی گئی۔ اور سند عطا ہوئی۔ اور باقیوں کو روک دیا گیا۔ بعد میں اس معاملہ میں مزید توجہات بھی مبذول کی گئیں۔ لیکن سب سے زیادہ مہتم بالشان اور مفید عملی قدم بارہویں صدی کے بعد ہی اٹھائے گئے۔ خانپوری

اسی اہمیت کے پیش نظر زیب قرطاس کر دیئے ہیں۔ کہ ان سے متعلق چند ضروری گذارشات پیش کرنی مدنظر ہیں۔

یہ علمی، عملی اور تحقیقاتی ترقیاں ایک طویل عرصہ تک جاری رہیں۔ یہاں تک کہ اسلامی حکومت مرکزیہ کے تباہ ہونے پر اسلامی حکومت مرکز کے تباہ ہونے پر اسلامی تہذیب و مدنیت کی دوسری روایات کی طرح اس فن پر بھی غربت و ادبار کا سایہ پڑ گیا۔

اسلامی و یورپی طب میں حدِ فاصل

طبِ مغرب کی ارتقائی تاریخ پر نگاہ ڈالنے سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بنیادی اینٹ طبِ عربی ہے، وہاں یہ بھی روشن ہو جاتا ہے کہ ایک مدت کے بعد جب اندلس کی عظیم الشان اسلامی سلطنت کے مٹ جانے پر مغرب کو اسلامی علوم و فنون سے واقفیت و آگہی حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ نہ رہا۔ تو وہ ایک عرصہ تک جمود و تعطل کی آغوش میں رہتے رہتے آخر کار جادۂ قدیم سے بھٹک گیا۔

ادھر مشرق میں طب اسلامی کے ارتقاء کا عظیم و جلیل پرچم لہرا رہا تھا۔ اور اُدھر مغرب میں طبِ یورپی، اس قدیم العدیل طب کے فیضانی علوم و مسائل سے محروم رہی جاتی تھی۔

اجمال کی مختصر تفصیل

ہم ابھی ابھی لکھ چکے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں شیخ ابو منصور صاعد ابن بشر رئیس الاطباء بغداد کا نیا طبی مذہب جاری ہوا۔ لیکن افسوس ہے کہ یورپ کو اس کی خبر نہ ہو سکی۔ اور اس مفید نظریہ سے محرومی کا نتیجہ یہ ہوا کہ طبِ یورپ نے اپنے معالجات و عملیات میں حار اور حاد، دواؤں کو تو رکھ لیا۔ لیکن مبردات و مرطبات سے فائدہ نہ اٹھایا۔ یہی باعث ہے کہ اس کی دوائیں بسا اوقات نقصان رساں ثابت ہوتی ہیں۔

تیز اور زہریلی دوائیں ممکن ہے کہ ایک مرض کو تو افاقہ بخش دیں۔ لیکن اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ بدن انسان کے اعضا کے لئے لازمی طور پر مضر ہیں۔..... چنانچہ بہت سے نامور ڈاکٹروں کی معترفانہ تصریحات اس بارہ میں ہمارے پیش نظر ہیں۔

مرض کا معالجہ اور مریض سے بے پروائی

علاوہ ازیں طبِ یورپی میں مختلف امزجہ پر ایک ہی دوا بے رعایت استعمال کی جاتی ہے جس کا مختلف مزاجوں پر لازمی و اصولی طور پر مختلف اور متفاوت اثر ہونا چاہیئے۔ اس کے نتائج بھی بسا اوقات خطرناک صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ مشہور امریکن ڈاکٹر راجسن، اس غلطی کو شدید طور پر محسوس کرتا ہے اور مریض کو نظر انداز کر کے صرف مرض کا علاج کرنے کی حکمت عملی کے خلاف احتجاجی طور پر اظہار رائے کرتا ہے۔

مریض کے لئے نظام اغذیہ سے لاعلمی

اسی طرح اغذیۃ المرضیٰ کے لئے طبِ یورپ کوئی دستور و نظام نہیں پیش کر سکتی۔ حالاں کہ غذا کا مریض کی صلاحِ مزاج، اعانتِ طبع پر گہرا اثر ہے۔

یہ تمام چیزیں یورپ کی اس لاعلمی کی آئینہ دار ہیں۔ جو اُسے اُندلس کے درمیانی واسطہ کے بیچ میں سے ہٹ جانے پر لاحق ہوئی۔ چنانچہ آپ دیکھتے ہیں۔ کہ طبِ قدیم میں تازہ بہ تازہ، نَو بہ نَو، مؤثر اور لطیف مطبوخ اور نقوع وغیرہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ لیکن یورپ کی طب ان سے محروم ہے۔ اطباءِ مغرب ہر دوا کو الکحل میں تیار کرتے ہیں۔ نیز تازہ رسوں، جوشاندوں اور خیساندوں وغیرہ کی جگہ محفوظ ادویہ برتتے ہیں۔ حالانکہ الکحل کو متفقہ طور پر بدن انسان کے اعصاب و عضلات کے لئے مضر بلکہ مہلک تسلیم کیا گیا ہے۔

بازگشت

جدید تحقیقات نے واضح کیا ہے۔ کہ دواؤں اور غذاؤں کا بہترین جوہر وٹامین (حیاتین) جو بدن کی پرورش میں نہایت مفید ہے اور جس کی کمی کے باعث مختلف عوارض و امراض ظہور پذیر ہوتے ہیں، تازہ اور نو تیار رسوں اور جوشاندوں کی نسبت محفوظ دواؤں میں بہت ہی کم ہوتا ہے۔ لفٹننٹ کرنل ہیرلڈ براؤن۔ آئی۔ ایم۔ ایس، تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ خالص، نو تیار اور تازہ نباتی ادویہ ان محفوظ دواؤں سے بہت زیادہ مفید اور مؤثر ہیں۔ جو ہماری لیبارٹریز میں کیمیاوی تراکیب اور قلوی استحالات وغیرہ کے پے چیدہ اعمال سے الکحل میں تیار کی جاتی ہیں۔ اور یہ کھلی بات ہے۔ کہ ان جوہروں میں اصل دوا کے خواص و افعال بہت کم رہتے ہیں۔ بلکہ اکثر حالتوں میں ان کی مفید اور دوائی تاثیرات کا نشان تک باقی نہیں رہتا۔"

چنانچہ اسی قسم کی اور تصریحات کے بعد مغربی طب میں بھی تازہ جوشاندوں، خیساندوں اور نوتیار رسوں کا استعمال ہونے لگا ہے۔

طب مغرب، آغوش طب قدیم سے نکل کر

حقیقت یہ ہے۔ کہ مشرق سے قطع تعلق ہو جانے کے بعد طب مغرب اس کے ان فیوض وبرکات سے یکسر محروم ہو گئی۔ جن کی بنا پر اس کے قصر مستقبل کی دیوار اٹھائی گئی تھی۔

زمانۂ متاخرین میں جو اہم اور عظیم الشان تالیفات مدوّن ہوئیں۔ ان سے بھی یورپ فائدہ نہیں اٹھا سکا۔ چنانچہ علامہ قرشی اور سمرقندی کی تالیفات اور ان کے شروح وتراجم یورپ تک نہیں پہنچے۔ علاوہ ازیں بہت سے اہم اصول یا تو اسے فراموش ہو گئے۔ یا کافی علم وآگہی نہ ہونے کی بناء پر انہیں ترک کر دیا گیا۔ جن کے نتیجہ میں یورپ کی طب کا ایک حصہ بالکل ناکارہ اور کمزور ہو کر رہ گیا۔ چنانچہ یورپین ڈاکٹر خود معترف ہیں کہ وہ امراض عصبی، امراض مزمنہ، لقوہ، فالج اور استرخاء وغیرہ کے معالجہ کا خاطر خواہ اہتمام نہیں کر سکتے۔ سچ ہے ؎

برسنگ امتحان نہ شود ہم عیار زر | آں مس کہ سرز تربیت کیمیا کشد

تربیتِ حواس کا فقدان

اسی طرح یورپ نے تشخیص کے نظری داد راکی وسائل سے بھی قطع نظر کیا۔ صرف آلات کی غیر شعوری وقتوں پر تشخیص ایسے اہم اور مشکل فن کو ڈال دیا۔ جس کا انجام یہ ہوا۔ کہ نہ تو ابتدائی مدارج میں اطبائے مغرب تشخیص مرض پر قادر ہو سکے۔ اور نہ انجام مرض کے متعلق آلاتِ تشخیص نے کچھ رہنمائی کی۔ تربیتِ حواس نہ ہونے کے باعث وہ دقیق وپیچیدہ تشخیصی نکات میں دُرِ مقصود ڈھونڈھنے میں ناکام رہے اور پیش بینی کی حذاقت وبالغ نظری سے محروم۔ وللہ درمن قال ؎

بغیر دل ہمہ نقش ونگار بے معنی است | ہمیں ورق کہ سیاہ گشتہ، مدعا اینجاست

اس بات کا اعتراف کرنے کے باوجود کہ طب مغرب نے نئے آلات وتحقیقات کی مدد سے طبی تکشف وتجربہ میں قابل ذکر ولائق اعتنار حد تک ترقی کی ہے، اس بات کا ذکر کئے بغیر نہیں رہا جاتا کہ طب قدیم سے بچھڑ کر، طبِ مغرب منفعت کی صداقت سے کچھ اس درجہ خالی اور تہی دست ہو چکی ہے، کہ اب اس کی ہمہ نوع ترقیاں، سرمایہ دارانہ جاہ وجلال اور ارتقائی شوکت وتجمل وغیرہ کوئی چیز بھی اس خلا کو پُر اور اس نقصان کی تلافی نہیں کر سکتی۔

دلائل واستشہاد

آپ میں سے بعض دوست اس تلخ نگاری پر متعجب ہوں گے۔ اس لئے میں آپ کو حاملین طب جدید میں سے بعض ماہرین فن کے وہ اقوال سنانا چاہتا ہوں۔ جو میرے اس قول پر دلیل کا حکم رکھتے ہیں۔

ایوانس لکھتا ہے: "ہمارے زمانہ کی طب نہایت مشکوک ہے اور بالکل ناتسلی بخش۔ اس میں نہ کوئی معقولیت ہے اور نہ یہ قابل اعتماد ہے۔" ڈگلس میکلیگن کا بیان ہے "میں ایک پرانا ڈاکٹر ہوں۔ پھر بھی اگر آپ سچ پوچھیں تو مجھے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہم اندھیرے میں ٹک ٹوئیے مارتے پھر رہے ہیں"۔

اسی طرح اسٹیلی کوپر کا خیال ہے "ہماری طب کی ترقی بیماروں کو قتل کرنا ہے اور بس"۔

گویا اکبر الہ آبادی نے سچ کہا تھا ؎

جان ہی لینے کی حکمت میں ترقی دیکھی | موت کو روکنے والا، کوئی پیدا نہ ہوا

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ حقیقت بھی نظر انداز نہیں کرنی چاہیئے کہ طب مغرب نے اپنی خداداد ہمتِ عمل سے ترقی و کامرانی کی انتہائی منزلیں طے کر لی ہیں۔

طب قدیم کا عملی انحطاط اور طب جدید کی بال کشائی

تاریخ کا عمیق مطالعہ ہم پر واضح کرتا ہے کہ جب تک حکماء واطبائے اسلام میں علمی ونظری اور فلسفیانہ تالیفات کا رواج نہیں ہوا طبِ قدیم کا عملی پہلو نہایت شاندار رہا۔ لیکن جب مسلمانوں کو فلسفہ کے دلچسپ نظری مباحث میں لذت آنے لگی۔ تو طب کے خشک مسائل کا مزا کرکرا ہونے لگا۔

اخبار الحکماء کی روایت ہے کہ عضد الدولہ کے حکم سے علی بن عباس (مجوسی طبیب) نے ایک کتاب لکھی۔ جس کا نام ملکی "تھا چونکہ یہ کتاب علم وعمل طب پر مشتمل اور نہایت خوش انداز اور جید الاسلوب تھی۔ اس لئے ایک مدت تک غایت درجہ قبولیت کے ساتھ متداول رہی یہاں تک کہ ابن سینا نے کتاب "قانون" لکھ کر اس کی عظمت کو کم بلکہ زائل کردیا۔ قفطی کے الفاظ یہ ہیں:۔

الی ان ظهر کتاب القانون لابن سینا فمالوا الیه وترکوا الملکی بعض الترک والملکی فی العمل ابلغ والقانون فی العلم اثبت۔

یہاں تک کہ ابن سینا کی کتاب قانون منصۂ شہود پر آئی اور لوگوں نے ملکی کو ترک کرنا شروع کیا اور اس کی طرف مائل ہوگئے۔ ملکی عمل میں اعلیٰ ہے اور قانون علم میں پختہ ہے۔

بوعلی سینا کی اس مشہور عالم کتاب میں اگرچہ اس عصر کی اور کتابوں کی بہ نسبت فلسفہ کی لاگ بہت کم ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ اسی قانون سے یہ راہ کھلتی ہے۔

متاخرین کا ذوق تفلسف

چنانچہ اس کے بعد یہ مذاق کچھ اتنا پھیلا اور عام ہوا۔ کہ ہر طرف سے گویا فلسفہ کی بوچھاڑ شروع ہوگئی قانون کی شرحوں پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ طب کو فلسفہ اور دوسرے علوم مروجہ میں کس قدر خلط ملط کردیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ جب تک اور علوم وفنون میں کامل دستگاہ نہ پیدا کی جائے طب میں قابلیت بہم پہنچانا ایک ناممکن سی بات معلوم ہوتی ہے میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ طب میں فلسفہ وغیرہ کی آمیزش جائز تھی یا ناروا۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ ذوق تفلسف نے عملی کام کرنے کی صلاحیت تو پہلے ہی سے کم کردی تھی۔ اب طبی علم کو بھی فلسفہ نے مشکل ومحال بنادیا۔ نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ فلسفہ کی دلچسپی نے طب کی خشکی پر پورا پورا قابو پالیا اور طب ایک عقدہ لاینحل بن کر رہ گئی۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

ممکن ہے کہ ان سطور سے کسی صاحب کو غلط فہمی پیدا ہو اور وہ حقائق وشواہد کی مسلمہ ومفوضہ برہانیت سے آنکھیں بند کرکے مغربی اطبا اور شیدایان طب جدید کی طرح یہ اعتراض کردیں کہ طب قدیم کے اصول ومسائل کی حقیقی بنیاد محض نظری فلسفہ اور دلائل کلامیہ وغیرہ ہیں، جو عملی لحاظ سے قابل قبول نہیں ہوسکتے۔ اور برخلاف اس کے طب مغرب کی بنیاد مشاہدات اور تجربات پر استوار ہوتی ہے۔ اس لئے طب قدیم ایک مہمل اور ناکارہ سی چیز ہے۔ اور طب جدید قابل عمل ولائق قبول۔

لیکن دراصل یہ اعتراض بالکل بے معنی اور لغو ہے۔ اور اس قسم کی غلط فہمی محض جہالت اور دیوانگی ہے ع حبك الشئ یعمی ویصم۔

تاریخ طب واطبا کا ایک ایک صفحہ ہمیں اس امر کی شہادت بہم پہنچائے گا۔ کہ طب قدیم ایک سائنس ہے۔ اور اس کی بنیاد مشاہدات[1] پر ہے۔ ہم نے بعض ضمنی مباحث کے ماتحت اس پر روشنی ڈال دی ہے کہ نظری فلسفہ اور دلائل کلامیہ کا محض تدوین علم کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ اور یہ چیزیں فن کی علمی واصولی حیثیت کو روشن کرتی ہیں۔ نہ کہ محل اعتراض ہیں ع

خیال کن، تو کجائی، دما کجا، واعظ!

طب جدید کا دور ترقی

لیکن طب مغرب کو قدرت نے ایسے اسباب ووسائل مہیا کردیئے کہ وہ اس قسم کی علمی وعملی افتادوں سے مامون وہ محفوظ رہ کر ترقی وتدریج کی منزلوں کی طرف بڑھنے لگی۔

تیرھویں صدی عیسوی تک محض عربی طب واطبا سے اخذ ونقل کا سلسلہ جاری رہا۔ لیکن اس کے بعد مونٹ پلیئر اور بولوگنا کی درس گاہوں سے چند فاضل مغربی اطبا ایسے نکلے جنہوں نے طب کی علمی وعملی ترقیوں کی طرف توجہ مبذول کی۔

سولھویں صدی تک اس کام میں کوئی قابل رشک نمایاں کامیابی نہ ہوئی۔ پھر اس کے بعد اسلامی طب کو سنگ بنیاد قرار دے کر اس پر علمی وعملی ترقیات کی دیوار کھڑی کرنے کی کوشش شروع کی گئی۔ چنانچہ علم الکیمیا۔ دواسازی اور علم التشریح وغیرہ میں نمایاں

[1] اس بحث کی تفصیل وتنقیح کا سلسلۂ مضمون سے کوئی تعلق نہیں اور معنت میں تطویل واطناب سخن میں الجھ جانے کا خوف ہے ورنہ میں اس اعتراض کے جواب میں تاریخی حقائق، فنی مسائل، اصولی مباحث اور عملی مشاہدات کے ساتھ ساتھ یورپ کے علمبرداران سائنس کے معترفانہ بیانات پیش کرکے بہت سی غلط فہمیاں یا بزعم خود غلطیوں کا ازالہ کردیتا۔۔۔۔۔ اور سچ تو یہ ہے کہ کوئی ایسا شخص، جسے عقل کے ساتھ کسی قدر انصاف سے بھی حصہ ملا ہو اس قسم کا اعتراض کر ہی نہیں سکتا۔ لیکن پھر بھی ایسے دوستوں کو مزید اطمینان خاطر کے لئے فاضل کبیر الدین صاحب کا سلسلۂ مضامین ایک مرتبہ ضرور دیکھنا چاہیئے۔

تحقیقات واکتشافات کا اضافہ ہوا

اسی دوران میں مائیکل سرویٹس نے خون کا دورۂ صغیرہ دریافت کیا اور ڈاکٹر سر ولیم ہاروے نے دورانِ خون کا نظریہ پیش کیا۔

سترھویں صدی عیسوی کے بعد تحقیق واکتشاف کا ایک غیر معمولی اور نا متناہی کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ علم التشریح میں قابل ذکر اور لائق قبول اضافے ہوئے۔ غددات عمومی ومقامی کی دریافت، متعدی امراض اور ان کے جراثیم کی تحقیقات، چیچک کا ٹیکہ اور معالجات امراض وغیرہ کے اکتشافات نے طب جدید کا دامن علم وعمل کے آب دار موتیوں سے بھر دیا۔

اس کے بعد نئی نئی ایجادات اور آلات نے طبی تحقیق واکتشاف کے وسائل واسباب کو اس قدر وسیع کر دیا۔ کہ اس کی تفصیل پر زبان قلم قادر نہیں۔ اور نہ اس کے کوائف حیطۂ بیان میں آسکتے ہیں۔ ان اسباب وآلات نے مختلف علمی وعملی تحقیقات کو منتہائے تکمیل تک پہنچانے کے علاوہ بہت سے جدید طرقِ طب وعلاج ایجاد کرنے میں بھی انتہائی مدد دی۔

اور پھر اب تو بجلی اور فوٹوگرافی وغیرہ کے کمالات نے طب کی توسیع وترقی میں وسعتِ خیال سے بھی کہیں زیادہ گنجائش اور فراخی پیدا کر دی ہے۔　ع　اللہ کرے حسنِ عمل اور زیادہ

تاہم مجھے کہنا پڑتا ہے کہ طب جدید کتنی ہی بلند پروازی کرے، لیکن اس رفعتِ مقصود تک پہنچنا بہت مشکل ہے۔ جہاں طبِ قدیم کا جھنڈا گڑا ہوا دکھائی دیتا ہے، کسی نے کیا خوب کہا ہے:-

بناوٹ سے زلفیں لاکھ بل کھایا کریں لیکن　　یہ ممکن ہی نہیں ہے ہووے پیچ وتاب اپنا سا

آج بھی قدرت کی عربدہ کاریوں نے　ع　مہ تمام ہلال وہلال شد مہ بدر۔ کی سی کیفیت پیدا کر رکھی ہے۔ اور طبِ مغرب اپنی ظاہر فریبی کے طفیل عوام کی توجہ جذب کئے ہوئے نظر آتی ہے اور اس کا پیکر رنگین بڑوں بڑوں کو دعوت لغزش دے رہا ہے اور ادھر طبِ قدیم اپنی گذشتہ شان وتجمل کے ماتم میں مصروفِ نوحہ خوانی ہے۔

اگر آنکھوں میں دیکھنے کی قوت ہے تو دیکھ سکو گے کہ طبِ قدیم اپنی شہرۂ آفاق عظمت وافادیت کے باعث طب جدید کو قدم قدم پر شکست دے رہی ہے۔ اور ہر قدم پر خم ٹھونک کر اُسے کہتی ہے ؎

آ۔ شانے سے شانے کو ہلا دیکھ　　قد میں ہم ہی بلند ہوں گے

خواجہ حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ نے غالباً اسی حقیقت کو ان الفاظ میں پیش کیا ہے ؎

کسے کہ محرم رازِ صباست می داند
کہ باوجود خزاں بوئے یاسمن باقی است

نبض

سائز ۲۰×۲۶/۱۶، ضخامت ۲۰۸ صفحے، قیمت ایک روپیہ چار آنے۔
پتہ:۔ منیجر صاحب شعبہ تصنیف و تالیف، طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی، علی گڈھ۔

طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی کے شعبہ تصنیف و تالیف نے ہماری زبان میں طبی تالیفات کے جو "بہ تعداد کم تر اور بہ قیمت بہتر" اضافے کئے ہیں، ان میں رسالہ نبض بھی اچھی جگہ پانے کا مستحق ہے۔ اس رسالہ کے مؤلف جناب حکیم مولوی عبد اللطیف صاحب وائس پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ نبض کی بحث ہماری طبی کتابوں کا ایک اہم جزو ہے اور تصنیف و تالیف کا ذوق رکھنے والے ہر طبیب نے اس پر کچھ نہ کچھ لکھنے کی کوشش کی ہے، لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہ بحث ابھی تشنۂ تسہیل معلوم ہوتی ہے۔ اطباء قدیم نے نبض کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ اتنا اُلجھا ہوا ہے کہ اس کے سمجھنے کے لئے معمولی قابلیت سے ذرا اونچا ہونا ضروری ہے۔ پھر حاشیہ چڑھانے والوں اور شارحین نے نبض کے بیان کو فلسفہ اور طبیعیات کے مسائل کا اچھا خاصہ گورکھ دھندا بنا دیا ہے۔

رسالہ نبض کے مؤلف نے باوجود فلسفی الطبع ہونے کے اپنی اس تالیف میں طبی کتابوں کے اس عام نقص کو نظر انداز نہیں کیا ہے اور حرکت نبض اور محرک نبض وغیرہ عنوانوں میں فلسفہ اور طبیعیات کے جو مسائل لانے پڑے ہیں، مؤلف نے انہیں بھی حتی الامکان عام فہم بنانے کی کوشش کی ہے۔ سرسری طور پر اس رسالہ کے بعض مقامات پڑھنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہونچے ہیں کہ حکیم عبد اللطیف صاحب نے اس رسالہ کو اطبا اور طب کے طلباء کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کی ہے۔ رسالہ کے آخری باب میں نبض پر مختلف اثرات کے عنوانوں سے جو تفصیلات فراہم کی گئی ہیں وہ یقیناً ہر طبیب کے مطالعہ کے لائق ہیں۔ رسالہ کو زیادہ دل چسپ اور مفید بنانے کے لئے ڈاکٹر گرونر کے ترجمہ قانون سے چینی اطباء کی نبض کے متعلق بعض اختراعات کو بھی درج کیا ہے۔ اور ویدک کی ایک کتاب "ناری وگیان" سے بھی نبض کا بیان اس رسالہ میں شامل کر دیا ہے، کتابت اور طباعت اچھی ہے۔ کاغذ سفید اور وزنی لگایا گیا ہے۔ قارئین کی سہولت کے لئے رسالہ میں عکسی تصویریں اور نقشے بھی لگا دیئے گئے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ مؤلف کی اس علمی خدمت کی قدر کی جائے گی۔

اصطلاحات ادویہ

سائز ۱۸×۲۲، ضخامت ۴۲۴ صفحے، قیمت تین روپے۔
پتہ:۔ منیجر صاحب کتب خانہ پروفیسر فضل الرحمٰن خاں صاحب، کچّا باغ، دہلی۔

طبی دار الترجمہ والتالیفات نے پروفیسر فضل الرحمٰن خاں صاحب کی زیر ہدایت یہ لغات ادویہ تالیف کیا ہے۔ اس لغت میں تمام متداول کتب ادویہ سے دواؤں کے نام جمع کرکے ان کے عام فہم نام لکھے ہیں۔ دار الترجمہ نے اس بات کا بھی اہتمام کیا ہے کہ مطالعہ کرنے والوں کو عربی اور فارسی ناموں کے علاوہ اس لغات میں بعض مشہور ویدک اور ڈاکٹری دواؤں کے نام اور ان کے طبی مرادف مل جائیں۔ یہ کتاب طبیبوں اور عطاروں کے لئے بہت کار آمد ثابت ہوگی، اور ان کو مطوّل کتب ادویہ کے مطالعہ سے ایک حد تک بے نیاز کر دے گی۔ کتابت و طباعت اچھی ہے کاغذ عمدہ لگایا گیا ہے۔

فروق الامراض

سائز ۲۰×۲۶/۱۶ ضخامت ۲۸۸ صفحے، قیمت دو روپے۔
پتہ:۔ منیجر صاحب محافظ صحت، قرول باغ، دہلی۔

رسالہ فروق الامراض، جو اس وقت ہمارے سامنے ہے، علم التشخیص کے ایک اہم شعبہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس شعبہ میں ان علامات فارقہ

سے بحث ہوتی ہے جن کے ذریعہ سے ہم مختلف امراض کی مختلف علامتوں کی گروہ بندی کرتے ہیں۔ اور پھر مرض کی صحیح تشخیص کے لئے اپنے علم اور تجربہ سے فیصلہ کرتے ہیں۔ تشخیص کا یہ شعبہ کوئی نیا شعبہ نہیں ہے۔ بلکہ اطبائے قدیم نے خود بعض بعض مقامات پر علامات کی گروہ بندی سہولت کے خیال سے کی ہے۔ لیکن طب جدید میں اس شعبہ پر زیادہ توجہ دی جانے لگی ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ معالجین کے لئے اس قسم کی کتابیں بڑی آسانی کا باعث ہوتی ہیں۔ آج کل جہاں طب قدیم کی کتابوں کو ملکی زبان میں منتقل کرنے کا اہتمام ہو رہا ہے۔ وہاں طب جدید کو بھی طبیبوں سے روشناس کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ رسالہ فروق الامراض اس رجحان کا عملی ثبوت ہے۔ جناب حکیم مولوی نذیر الدین احمد صاحب پروفیسر طبیہ کالج دہلی نے اس رسالہ کو تالیف کرکے طب و اطبا کی اچھی خدمت انجام دی ہے۔

رسالہ فروق الامراض، سات بابوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں نظام عصبی کے امراض کی تفصیلات ہیں اور دوسرے میں نظام ہضم کے امراض کی۔ اسی طرح امراض نظام بول، امراض نظام تنفس، امراض نظام دم، امراض حادّہ عامّہ اور امراض مزمنہ عامّہ کی تشخیصی علامات کو جمع کیا گیا ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ نہ صرف طبیب اس رسالہ کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائیں گے، بلکہ طلبا، کے لئے بھی یہ رسالہ مفید اور کارآمد ثابت ہوگا: اگر امراض کے ناموں کی صفحہ وار فہرست مرتب کرکے اور لگا دی جاتی تو دیکھنے والوں کو اور سہولت ہو جاتی۔

معینُ الاطبّا کا معالجات نمبر

سائز ۲۰×۲۶/۸، ضخامت ۷۰ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔

پتہ:۔ منیجر صاحب رسالہ معین الاطبا، للیانی ضلع شاہ پور (پنجاب)

رسالہ معین الاطبا، کا معالجات نمبر جناب ملک محمد یار خاں صاحب علوی کا مرتب کیا ہوا ہے۔ اس میں طب عملی، حکایات اطبا، طبی چٹکلے، اور متفرقات وغیرہ عنوانوں سے مضامین جمع کئے ہیں۔ پہلے عنوان پر اسباب و ماہیت امراض تشخیص اور معالجات پر بحثیں ہیں۔ ہر بحث مختلف حکیموں کے قلم سے لکھوائی گئی ہے۔ معالجات کے سلسلہ میں دق و سل اور امراض مخصوصہ مردان وغیرہ پر زیادہ توجہ کی گئی ہے۔ امید ہے کہ اس رسالہ کے مطالعہ سے اطبا فائدہ اٹھائیں گے۔ شائقین اوپر کے پتہ سے منگائیں۔

کلام عربی، حصہ اوّل و دوم

سائز ۱۸×۲۲/۸ ضخامت حصہ اول ۱۰۴ صفحے قیمت ۱۰/ر۔ حصہ دوم ۱۱۲ صفحے، قیمت دس آنے (۱۰/ر)

پتہ:۔ حافظ محمد سعید صاحب ہاشمی، تاجر کتب، کوچہ چیلان، دہلی۔

مفتاح العربیہ المعروف کلام عربی کے یہ دونوں حصے جناب قاضی زین العابدین صاحب سجّاد میرٹھی (مولوی فاضل، فاضل دیوبند) مترجم العبرات اور انتخاب صحاح ستّہ وغیرہ کی تالیف ہیں۔ ان رسالوں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہو کہ مؤلف نے عربی زبان کے اُن شائقین کا خاص لحاظ رکھا ہے جو باوجود فرصت نہ ہونے کے اپنے شوق کو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ رسالے جدید تعلیمی تجربوں کی روشنی میں لکھے گئے ہیں۔

ان میں صرف و نحو کے ضروری و منتخب مسائل، روزانہ ضروریات زندگی سے متعلق جملے اور مکالمے، قرآن کریم اور حدیث شریف کے اقتباسات، کثیر الاستعمال امثال و اقوال، مفید و دلچسپ لطائف و حکایات، جدید طرز کے خطوط و رقعات اور سنہ ۱۹۳۸ء کے اخبارات و رسائل کے انتخابات، اسباق کی صورت میں اچھی ترتیب کے ساتھ جمع کر دیئے گئے ہیں۔ ہر سبق میں عربی عبارت کے ساتھ اس کا ترجمہ درج ہے۔ اور تمام کتاب با اعراب ہے۔ رسالوں کو زیادہ مفید بنانے کے لئے حصہ اوّل کے آخر میں ڈیڑھ ہزار ضروری الفاظ کی ایک اردو۔ عربی ڈکشنری اور حصہ دوم کے آخر میں ۱۳۵۰ نئے عربی الفاظ اور ان کا اُردو ترجمہ شامل کیا گیا ہے۔ معمولی اردو جاننے والے کلام عربی کی مدد سے اپنی عربی کی استعداد میں غیر معمولی ترقی کر سکتے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ یہ رسالے بہت مقبول ہوں گے۔ شائقین اوپر کے پتہ سے طلب فرمائیں۔

رسالوں کی کتابت اور کاغذ عمدہ ہے اور ٹائیٹل آرٹ پیپر کا لگایا گیا ہے۔

نوٹ:۔ خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنا خریداری ضرور تحریر کریں۔

قومی صحت کا درد رکھنے والے

ذیل میں ان اصحاب کے اسمار گرامی درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے ہمدرد صحت کے لئے خریدار مہیا فرمائے اور اس طرح اُنہوں نے نہ صرف ہمدرد صحت سے اپنی دلی وابستگی کا ثبوت دیا۔ بلکہ ملک و قوم کی ایک اہم ضرورت کو پورا کرنے میں معاون ہوئے۔ ہمیں اُمید ہے کہ یہ دردمند اصحاب آئندہ بھی اپنی کوششوں کو اسی طرح جاری رکھیں گے اور اسی کے ساتھ توقع ہے کہ ہمدرد صحت کے اور ناظرین بھی اس طرف اپنی توجہ منعطف کریں گے۔ "ہمدرد صحت"

نوٹ:۔ ناموں کی ترتیب رجسٹر کے مطابق ہے

نمبر	نام	تعداد	
(۱)	جناب شیخ قادربخش صاحب، اٹاوہ	ایک	خریدار
(۲)	" مسٹر جلال، اٹارسی	۱	"
(۳)	" سید بادشاہ صاحب، علی گڈھ	۴	"
(۴)	" ریاض الحسن صاحب، نارنول	۱	"
(۵)	" حسن شاہ صاحب، پشاور	۱	"
(۶)	" عبدالقدوس صاحب، علی گڈھ	۱	"
(۷)	" محمد یونس صاحب، سیمنٹ ورکس، بنجور	۱	"
(۸)	" منشی وھاب گل صاحب، میختر	۱	"
(۹)	" محمد حیات صاحب، عمرپور	۱	"
(۱۰)	" محمد اسماعیل صاحب، بھوپال	۱	"
(۱۱)	" منشی وھاب گل صاحب میختر	۱	"
(۱۲)	" محمد ضامن علی صاحب، کلکتہ	۱	"
(۱۳)	" محمد امیرالدین صاحب، گیا	۱	"
(۱۴)	" فضل احمد محمد اقبال صاحبان بنیاں	۱	"
(۱۵)	" محمد شفیع صاحب، فضل بھیرو	۱	"
(۱۶)	" حکیم محمد حبیب اللہ صاحب سہ ہوری، حیدرآباد دکن	۱	"
(۱۷)	" حکیم محمد عبدالغفور صاحب، قصور	۱	"
(۱۸)	" ڈاکٹر غلام محی الدین صاحب، مرغا	۱	"
(۱۹)	" محمد یوسف الدین صاحب، ناگوری، اکولہ	۱	"
(۲۰)	" حاذق الحکما حکیم عزیزالرحمٰن صاحب، امرتسر	۲	"
(۲۱)	" محمد کریم الدین صاحب، صیغہ دار معین آباد	۲	"
(۲۲)	" محبوب احمد صاحب ملتان	۱	"
(۲۳)	" فیاض احمد اقبال احمد صاحب، بلیا	۲	"
(۲۴)	" حکیم عبدالکریم صاحب کناکور	۱	"
(۲۵)	" مولوی عزیز محمد صاحب، کشتوارڑ	۱	"
(۲۶)	" حکیم محمد حبیب اللہ صاحب سدہوری حیدرآباد دکن	۱	"
(۲۷)	" سید آفتاب علی صاحب نائب تحصیلدار مھوہ	۲	"
(۲۸)	" سید محمد میاں صاحب سب انسپکٹر رام گڑھ	۱	"
(۲۹)	" حکیم و عامل سید خادم حسین، مکٹسر	۱	"
(۳۰)	" مولوی ممتاز علی صاحب، لکھنو	۲	"
(۳۱)	" این۔ این کٹی صاحب، رائچور	۱	"
(۳۲)	" رمضان محمد خاں، ٹنڈو باگو	۱	"
(۳۳)	" حکیم سید توصیف حسن صاحب، جام نگر	۱	"
(۳۴)	" حکیم سید غلام مرتضٰے صاحب، ٹنڈو محمد خاں	۱	"
(۳۵)	جناب مستری میلا سنگھ، ٹکسیلا	۱	خریدار
(۳۶)	" محمد ابراہیم یوسف صاحب، بمبئی	۱	"
(۳۷)	" حکیم بہاری لال شرما، ملتان	۱	"
(۳۸)	" حکیم سید منظفرالدین احمد صاحب، ٹونک	۱	"
(۳۹)	" سیماب اکبرآبادی	۱	"
(۴۰)	" حکیم منشی محمد کرم الدین صاحب، لاہور	۱	"
(۴۱)	" حکیم محمد مختار صاحب، بھوپال	۱	"
(۴۲)	" حکیم عبدالسلام صاحب، بنارس	۱	"
(۴۳)	" رائے زادہ جگن ناتھ صاحب، عثمان کھٹر	۱	"
(۴۴)	" حکیم کور بچن سنگھ، بے سنگھ، والا	۱	"
(۴۵)	" حکیم محمد ابراہیم صاحب، صمصامی، بانٹوہ	۳	"
(۴۶)	" عبدالرزاق صاحب، سورت گڑھ	۱	"
(۴۷)	" حکیم مبین احمد صاحب، حیدرآباد	۲	"
(۴۸)	" حکیم قاضی عطاءُاللہ صاحب لعلورونک	۱	"
(۴۹)	" طلا محمد صاحب کمپونڈر، یفہ	۱	"
(۵۰)	" نوتن داس صاحب، سلطان کوٹ	۱	"
(۵۱)	" حکیم عطا حسین صاحب، جالندھر	۱	"
(۵۲)	" دی پبلک میڈیکل ہال، جھوجا خالصہ	۱	"
(۵۳)	" حضرت کامل صاحب، جون پور	۲	"
(۵۴)	" حکیم محمد ظہیرالدین صاحب، گوجرانوالہ	۱	"
(۵۵)	" غلام صمدانی صاحب، دھار	۱	"
(۵۶)	" حکیم مدن لال صاحب، کوہ مری	۱	"
(۵۷)	" حکیم قادربخش محمد دین صاحب حویلی لکھا	۴	"
(۵۸)	" حاذق العصر حکیم محمد یحیٰے صاحب، خان پوری	۲	"
(۵۹)	" ہمشیرہ احسان علی صاحب، لاہور	۲	"
(۶۰)	" حکیم خزان سنگھ، نانک سری چک ۴۵	۱	"
(۶۱)	" حکیم میر معین الدین صاحب، حیدرآباد دکن	۱	"
(۶۲)	" رائے زادہ جگن ناتھ صاحب، خانپوری	۱	"
(۶۳)	" حکیم فضل اللہ صاحب، شکارپور	۱	"
(۳۴)	" خان صاحب حکیم حافظ یوسف حسن صاحب بہاری	۱	"
(۶۵)	" حکیم نربھے سنگھ صاحب، دہلی	۱	"
(۶۶)	" حکیم مقبول شاہ صاحب وارثی، دہلوی	۲	"
(۶۷)	" محمد علاؤالدین صاحب، اورنگ آباد	۱	"
(۶۸)	" حکیم عبدالمنان صاحب، آگریاں	۲	"

میرا آپریشن

آج سے پچیس سال پہلے اپنی طبی تعلیم سے فارغ ہو کر میں قصبہ مولین میں آکر ٹھیرا تھا۔ اُس وقت میرا یہ ارادہ نہ تھا کہ میں اس چھوٹے سے الگ تھلگ قصبہ میں مستقل طور پر بس جاؤں گا۔ بلکہ میں چاہتا تھا کہ یہاں عارضی طور پر اُس وقت تک ٹھیرا رہوں، جب تک کہ میرے پاس کسی بڑے شہر میں شاندار دماغی امراض کا مطب کھولنے کے لئے کافی روپیہ جمع نہ ہو جائے۔ میں نے دماغی امراض کی تعلیم خاص طور پر کالج میں کئی سال رہ کر حاصل کی تھی۔

مولین کی خاموش اور پُر سکون زندگی مجھ پر اور میری بیوی پر اثر ڈالے بغیر نہ رہی۔ ہم وہاں اتنے آرام اور اطمینان سے رہنے لگے کہ جلد ہی ہم نے کسی بڑی جگہ جانے اور دماغی امراض کا مطب کھولنے کا ارادہ چھوڑ دیا۔ میں نے اگرچہ دماغی جرّاحی کا امتحان پاس کیا تھا لیکن اس طرف میرا زیادہ رجحان نہیں تھا۔ اس لئے میں نے عام ڈاکٹر بن جانا خوشی سے قبول کر لیا۔

مولین جیسے مختصر سے قصبہ میں دماغی جرّاحی کے مریض تو کہاں ملتے۔ پورے پچیس سال میں مجھے ایک بار بھی دماغ کا آپریشن کرنے کو نہیں ملا۔ وہاں جو کچھ تھا۔ وہ بخار، نزلہ اور کھانسی کے کیس تھے یا پھر رسولیوں پر پلاسٹر لگانا، پھوڑوں پر نشتر لگا دینا، ان کی مرہم پٹی اور زچگی کرانے کا کام تھے۔ اس محدود طبابت میں اگر عمل جرّاحی کا کوئی اہم مریض میرے پاس آتا تو میں اُس کو شہر کے مستند سرجن کے پاس بھجوا دیتا۔ کیوں کہ میں جانتا تھا کہ میں اب زیادہ سے زیادہ ایک لائق دیہاتی ڈاکٹر ہوں۔

جس دن کا واقعہ میں ناظرین کو سنانا چاہتا ہوں، اُس دن میں اپنی بیوی بچوں کے ساتھ بیٹھا لنچ کھا رہا تھا کہ اتنے میں ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔ میری بیوی ٹیلیفون پر گئیں اور بات کی۔

ایک لمحہ میں وہ میری طرف پلٹیں اور کہا "ٹیلیفون پر ہیرلڈ ہے اور وہ آپ سے بات کرنی چاہتا ہے۔"

ہیرلڈ سپنسر میرا بڑا ہی قریبی دوست اور ہم پیشہ تھا۔ اور مولین کے چھوٹے سے ہسپتال کا بڑا ڈاکٹر تھا۔

"ہیلو، ہیرلڈ" میں نے رسیور اُٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو، میں ہوں ہیرلڈ۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ فوراً سیدھے ہسپتال آجائیں۔" اس کی آواز میں گھبراہٹ اور پریشانی صاف معلوم ہو رہی تھی۔

"خیر تو ہے؟" میں نے پوچھا۔

"تم نے رچرڈ لارنس کا نام تو سنا ہی ہوگا۔ وہی مشہور مصنف"

"بے شک"

"وہ یہاں ہسپتال میں ہے"

میں یہ سن کر تعجب میں پڑ گیا۔ مجھے یقین نہیں آتا تھا کہ اتنا بڑا شخص ہمارے حقیر قصبہ میں کس طرح آسکتا ہے۔ آخر میں نے ہیرلڈ سے پوچھا "کیا رچرڈ لارنس واقعی یہاں مولین میں ہے؟"

"ہاں، ہاں، میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ وہ اپنی بیوی اور معتمد کے ساتھ ویلز سے لندن جاتے ہوئے یہاں سے گذر رہا تھا کہ راستہ میں بے ہوش ہو گیا"

"تمہارے خیال میں اس کا سبب کیا ہے؟"

"میرا خیال ہے کہ اس کے دماغ میں رسولی ہے۔ لیکن مجھے اپنی رائے کا یقین نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں تم کو بلا رہا ہوں۔ کیونکہ دماغی امراض کے متعلق تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔"

"بہت اچھا، میں ابھی ہسپتال پہونچ رہا ہوں۔"

ٹیلیفون پر بات ختم کر کے میں فوراً ہسپتال کی طرف روانہ ہوگیا۔ جب میں وہاں پہونچا تو میں نے ہیرلڈ اور اس کے مددگار ڈاکٹر سمتھ کو دو اجنبی مرد و عورت سے باتیں کرتے ہوئے پایا۔ ہیرلڈ نے آگے بڑھ کر ان کا تعارف مجھ سے کرایا کہ آپ ہیں مسز لارنس اور آپ ہیں مسٹر ہارٹ، لارنس صاحب کے سکرٹیری۔ مجھے وہ دونوں کچھ پریشان اور ڈرے ہوئے معلوم ہو رہے تھے۔

میرے سوالوں کے جواب میں لارنس صاحب کی بیوی نے مجھے بتایا کہ اُس کے خاوند پچھلے مہینوں سے تکلیف محسوس کر رہے تھے۔ اور ان کے سر میں اکثر شدت کا درد اُٹھتا تھا۔ ویلز میں اُنہوں نے کسی ڈاکٹر سے اپنی تکلیف کے متعلق مشورہ نہیں کیا۔ اب وہ لندن پہونچ کر اپنے دوست اور مشہور دماغی جرّاح مسٹر چارلس آرلنگٹن کو دکھانا چاہتے تھے۔ لیکن ابھی ہو لین چند ہی میل رہا تھا کہ لارنس کو یہ حادثہ پیش آیا۔ اور وہ بے ہوش ہوگئے۔

جب میں مسز لارنس سے باتیں کر چکا تو میں نے مریض کے کمرہ میں جا کر اس کا معائنہ ضروری سمجھا۔ ہیرلڈ اور سمتھ میرے ساتھ چلے۔ راستہ میں میں نے ہیرلڈ سے پوچھا "کیا تم نے مسز لارنس سے کہدیا ہے کہ اُس کے شوہر کو کیا بیماری ہے؟"

"نہیں، میں نے اس سے کچھ کہنے کی بجائے تمہارے معائنہ کے نتیجے کا انتظار مناسب سمجھا۔"

"ہیرلڈ، مجھے تو تمہاری تشخیص غلط معلوم ہوتی ہے۔"

"اگر ایسا ہو، تو اس کا مجھے ذرا بھی خیال نہ ہوگا۔"

میں نے کمرے میں جا کر مریض کو غور سے دیکھا۔ اگرچہ دماغی رسولی کے مریض سے دوچار ہوئے مجھے پچیس سال ہو چکے تھے۔ لیکن مریض کے سطحی امتحان ہی نے بتا دیا تھا کہ وہ بہت خطرناک قسم کی دماغی رسولی میں مبتلا ہے۔ جب میں اپنا کام ختم کر چکا تو ہیرلڈ نے مجھ سے پوچھا "تمہاری کیا رائے ہے؟"

"وہ یہ تو دماغی رسولی ہے"

"کیا تم کو اپنی رائے کے ٹھیک ہونے کا یقین ہے؟"

"اگرچہ مجھے ایسے مریض کو دیکھنے کا اتفاق پچیس سال سے نہیں ہوا ہے۔ لیکن مجھے اپنی تشخیص بالکل صحیح معلوم ہوتی ہے۔"

"تو پھر اب ہم کو کیا کرنا چاہیئے۔ مریض اس قابل بھی تو نہیں ہے کہ اسے کہیں اور پہونچا دیا جائے۔"

"بے شک تمہارا خیال صحیح ہے۔ مریض کو بچانے کی صرف ایک ہی صورت باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ جلد سے جلد سے جلد کسی بہترین سرجن کو یہاں بلوایا جائے۔ رسولی بڑی خبیث قسم کی ہے۔"

ہم تینوں یہ باتیں کر کے کمرے سے نکلے اور سیدھے مریض کی بیوی اور اس کے سکرٹیری کے پاس گئے۔ وہاں میں نے مسز لارنس سے انتہائی نرم آواز سے کہا "مجھے افسوس ہے کہ آپ کے شوہر کے دماغ میں خطرناک قسم کی رسولی ہے اور ان کی حالت نازک ہے۔ مسز لارنس نے جب یہ بات سنی تو غم کا پہاڑ اس پر ٹوٹ پڑا آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ اس کے ہاتھ دفعتاً دل کے پاس گئے اور وہ سسکیاں لے لے کر رونے لگی۔ ڈاکٹر سمتھ آگے بڑھے اور مسز لارنس کو تسلی و تشفی دینے کی کوشش کی۔ اس دوران میں لارنس صاحب کے سکرٹیری مسٹر ہارٹ نے مجھ سے مخاطب ہو کر پوچھا " اب آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟"

میری قطعی رائے یہ ہے کہ مسٹر لارنس کے دماغ پر جلد سے جلد عمل جرّاحی ہونا چاہیئے اور اس کے لئے مسٹر آرلنگٹن کو فوراً یہاں یہاں لانا چاہیئے۔

"بہت اچھا، میں ابھی اُن کو لاتا ہوں" ہارٹ نے جواب دیا۔ "ٹیلیفون کہاں ہے؟"

"برانڈے کے نیچے میرے دفتر میں ہے۔" ہیرلڈ نے کہا۔ اس کے بعد ہارٹ لڑھکتا پڑھکتا برانڈے کے نیچے گیا۔ اور دس منٹ کے بعد خاک ہوا۔ ہم سب وہیں بیٹھے رہے۔ اس کے چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ جس مقصد کے لئے ٹیلیفون پر گیا تھا۔ اس میں اسے کامیابی نہیں ہوئی۔ آخر اس نے بتایا کہ آرلنگٹن اپنے چند دوستوں کے ساتھ کشتی میں سیر کو چلا گیا ہے۔ جب مسز لارنس نے یہ سنا تو اس نے چلا کر سکرٹیری سے کہا کہ اُسے ڈاکٹر کو کہیں نہ کہیں سے ضرور لانا چاہیئے۔

میں نے جب یہ بات سنی تو میرے دماغ میں لندن کے اور سرجنوں کے نام آنے لگے۔ میں ان میں سے کسی ایک کا نام پیش کرنے ہی والا تھا کہ دفعتاً ہارٹ کی انگلیوں کو حرکت ہوئی۔ جیسے کوئی شخص کسی اُلجھن کو دور کرنے میں کامیاب ہوگیا ہو۔ آخر اُس نے کہا "میرے دماغ میں ابھی ایک تجویز آتی ہے۔ میں ابھی ٹیلیفون پر جا کر بی۔ بی۔ سی (برٹش براڈ کاسٹنگ کمپنی) سے بات کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ میں ابھی آرلنگٹن کو ریڈیو کے ذریعہ سے فوری پیغام (ایس او ایس)

پہونچوا دوں گا۔ اور ڈاکٹر صاحب آپ تیار رہیئے تاکہ براڈ کاسٹنگ والوں کو اگر صورتِ حال کی نزاکت کا یقین دلانا ہو تو آپ میری مدد کر سکیں"۔ ہم یہ باتیں کر کے مسز لارنس کی طرف متوجہ ہوئے۔ وہ سکریٹری کی تجویز سُن چکی تھی۔ اس نے اس سے اتفاق ظاہر کیا۔ مسٹر ہارٹ فوراً ٹیلیفون پر گئے۔ اور براڈ کاسٹنگ والوں سے آرلنگٹن کے لئے ایک فوری پیغام نشر کرنے کا وعدہ لے لیا۔ پھر ہم سب سمتھ کے ریڈیو سٹ کے ارد گرد جمع ہو گئے اور پیغام کے نشر ہونے کا انتظار کرنے لگے۔ تھوڑی دیر میں ریڈیو کا پروگرام کاٹا گیا۔ پھر وہ اعلان کیا گیا جس کے ہم منتظر بیٹھے تھے۔

"مسٹر چارلس آرلنگٹن کے لئے ایک ضروری پیغام ہے۔ ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ مسٹر رچرڈ لارنس کے ایک ناگہانی آپریشن کے لئے فوراً مولین پہونچیں"۔

پانچ منٹ کے اندر ہی اندر مولین کے ہسپتال میں ملک بھر سے ٹیلیفونوں کا ایک طوفان سا آگیا۔ لوگوں کے طرح طرح کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے ہم اُکتا گئے۔ لیکن جس ٹیلیفون کی ہم کو ضرورت تھی اس کا اب تک پتہ نہیں تھا۔ آخر ایک گھنٹے کے بعد مسٹر آرلنگٹن کی نرس کا ٹیلیفون آیا جس نے ہمیں بتایا کہ آرلنگٹن کی کشتی بندرگاہ پر پہونچ چکی ہے اور ڈاکٹر صاحب ابھی کسی گاڑی کو پکڑ کر زیادہ سے زیادہ تین گھنٹے میں مولین پہونچ رہے ہیں۔

اس اطلاع سے ہمیں ایک حد تک اطمینان ہوا لیکن جب میں نے مریض کا جا کر معائنہ کیا تو معلوم ہوا کہ اس کی زندگی آہستہ آہستہ لیکن یقینی طور پر ختم ہو رہی ہے۔ میں نے ہیرلڈ اور سمتھ سے صاف صاف کہدیا کہ آرلنگٹن کے آنے تک مریض کا بچنا مشکل ہے۔ پھر میں ہر دس پندرہ منٹ کے بعد مریض کو جا جا کر دیکھتا رہا اور ہر دفعہ اس کو خراب سے خراب حالت میں پایا۔ آخر میری قوت برداشت نے جواب دے دیا۔ میرے دل و دماغ ایک قسم کے بوجھ میں دبے ہوئے معلوم ہونے لگے۔ میرے لئے یہ مشکل ہو گیا کہ میں اپنی آنکھوں کے سامنے مریض کو مرجانے دوں اور کچھ نہ کر سکوں۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر آرلنگٹن وقت پر نہیں پہونچ سکے تو پھر کیا ہوگا ہم کو کیا کرنا چاہیئے۔ کیا مجھے مریض پر عمل جراحی کر ڈالنا چاہیے۔ اس خیال کا آنا تھا کہ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میری رگوں میں خون جم رہا ہے۔ ایک طرف مریض کی خراب حالت تھی۔ دوسری طرف مجھے اپنی کمزوریوں نے ستا رکھا تھا۔ آخر کار بہت کش کش کے بعد میں نے ارادہ کیا کہ مجھے خود آپریشن کر دینا چاہیئے۔

جب آرلنگٹن کے آنے میں ایک گھنٹہ رہ گیا۔ تو میں نے مریض کو جا کر پھر دیکھا۔ اس دفعہ اُس کی حالت بہت گر چکی تھی۔ وہ ایک گھنٹے تک جیتا نہیں معلوم ہوتا تھا۔ چند نہایت کش کش کے لحوں میں، میں نے پھر اپنے آپ سے سوال کیا کہ مجھے اپریشن کرنا چاہیئے یا نہیں۔ آخر کار اس دفعہ میں نے اپریشن کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا اور فوراً ایک نرس سے کہا کہ ہیرلڈ اور سمتھ کو میرے پاس لے آئے۔ جب وہ دونوں آگئے تو میں نے لارنس کی نازک حالت کی انہیں اطلاع دی۔ ہیرلڈ نے جب یہ سنا تو بے یار و مددگار آدمی کی طرح اپنی بے چارگی اپنے ہاتھ اور کندھوں کی حرکت سے ظاہر کی۔

"تو پھر ہم کیا کر سکتے ہیں ؟"

"ہیرلڈ، میں تو مریض کا آپریشن کر رہا ہوں"۔ جب ہیرلڈ نے میری زبان سے یہ سنا تو اس کی آنکھیں ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ باہر نکلی آرہی ہیں

"گریگری، کیا تم پاگل ہو رہے ہو ؟"

"بھئی، وہ مر رہا ہے بس آدھ گھنٹے کا مہمان معلوم ہوتا ہے"۔

"گریگری، تم جو کچھ کہہ رہے ہو شاید اس کو سمجھ نہیں رہے ہو۔ تم کو آپریشن کرنے کی جرأت نہیں کرنی چاہیئے۔ تم سرجن نہیں ہو !"

"یہ آپریشن نہیں بلکہ قتل ہوگا" سمتھ نے کہا۔

"گریگری، اگر تم نے آپریشن کیا، ہیرلڈ نے کہا، اور خدانخواستہ اُلٹی سیدھی بات ہو گئی تو اس سے تمہاری شہرت عامہ کو سخت نقصان پہونچے گا۔ لوگوں کو یہ کہنے کا موقع مل جائے گا کہ تم نے یہ آپریشن محض اپنی شان دکھانے کے لئے کیا ہے۔ تم اس حرکت سے بدنام ہو جاؤ گے"۔ میں نے ہیرلڈ کی جب یہ بات سُنی تو کہا ہاں جو کچھ تم کہہ رہے ہو صحیح ہے لیکن یہ بات بھی میری نیک نامی میں کوئی اضافہ نہیں کرے گی کہ میں نے لارنس کو اپنے سامنے مرنے دیا۔ اور اس کی مدد کے لئے ہاتھ تک نہیں ہلایا۔ اگر مسز لارنس اجازت دے دیں تو پھر میں ہر خطرے سے دوچار ہونے کے لئے تیار ہوں۔

دونوں ڈاکٹروں نے جب میرا یہ ارادہ دیکھا تو ایک دفعہ پھر اُنہوں نے مجھے سمجھانے کی کوشش کی لیکن میں پکا ارادہ کر چکا تھا۔ آخر کار ہیرلڈ نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اور مجھ کو آپریشن میں مدد دینے کے لئے تیار ہو گیا۔ سمتھ نے بہرحال اس کام میں کوئی حصّہ لینے سے صاف انکار کر دیا۔ پھر ہیرلڈ اور میں مسز لارنس اور مسٹر ہارٹ کے پاس پہونچے۔ میں نے مسز لارنس سے مریض کی حالت ٹھیک ٹھیک بیان کر دی اور اس سے کہدیا کہ اگر مریض پر فوراً عمل جراحی نہیں

کیا گیا تو اس کی زندگی ختم ہو جائے گی۔ پھر میں نے آپریشن کے لئے اس کی اجازت مانگی۔ مسز لارنس تھوڑی دیر تک سکتہ میں پڑی رہی چہرے سے اندرونی غم کا صاف اظہار ہو رہا تھا آخر اُس نے دھیمی آواز سے کہا۔

"اچھا، اچھا میری طرف سے تم کو اجازت ہے"

"میں مریض کو بچانے کی کوشش میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھوں گا" میں نے جواب دیا۔

مسز لارنس کے پاس سے رخصت ہو کر ہم مریض کے کمرے میں آئے۔ میں نے ہیرلڈ سے آپریشن کے لئے فوری انتظامات کے لئے کہا اور خود آپریشن کے کمرے میں چلا گیا۔ وہاں جب میں ایپرن وغیرہ پہن رہا تھا تو یکایک میری حالت غیر ہو گئی میں سر سے پاؤں تک کپکپا رہا تھا میرا دل اتنے زور زور سے ہل رہا تھا کہ اس کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔ بڑی کوشش کے بعد میں نے اپنے آپ پر قابو پایا۔ اتنے میں ہیرلڈ اور دو نرسیں مریض کو اُٹھا کر کمرے میں لے آئے سمتھ بھی ساتھ تھا لیکن اُس نے اپنے متعلق فوراً ہی صاف کہہ دیا کہ وہ صرف آپریشن دیکھنے کے لئے آیا ہے۔ بہرحال۔ جب ہیرلڈ اور نرسیں اپنے ہاتھوں کو جراثیم سے پاک کر رہے تھے تو میں نے مریض کو جھک کر دیکھا۔ اس وقت نہ معلوم کس وجہ سے میرے ہوش وحواس قائم ہو گئے تھے۔ جب ہیرلڈ نے اپنا کام کر لیا تو اس نے ایک دفعہ پھر مجھے سمجھانے کی کوشش کی۔ لیکن میں نے سوال کا جواب دینے کی بجائے اسے مریض کو کلوروفارم سنگھانے کا حکم دیا۔ پھر کمرے میں ایک خاموشی چھا گئی۔ لیکن میں پھر سر سے پاؤں تک کانپ رہا تھا۔ جب مریض پر کلوروفارم کا پورا اثر ہو گیا۔ تو میں نے آپریشن کرنا شروع کر دیا۔ مجھے یہ دیکھ کر بڑا ہی تعجب ہوا کہ میرے ہاتھ کس قدر یکسانیت، پھرتی اور صفائی سے اپنا کام کر رہے ہیں۔ میری ہمت بڑھ گئی تھی۔ اور مجھے یقین ہو گیا تھا کہ یہ آپریشن ضرور کامیاب ہو گا۔

مجھے اپریشن کرتے ہوئے بیس منٹ گذرے ہونگے کہ دفعتاً ہیرلڈ نے میرے کندھوں کو ہلایا۔ میں نے اس کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو اس نے کہا کہ اب کچھ کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ لارنس مر چکا ہے۔ ادھر سمتھ نے بھی دھیمی آواز سے ہیرلڈ کی تائید کی۔ جب میں نے یہ سنا تو میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ معدہ اندر ہی اندر قلابازیاں کھا رہا ہے۔ آنکھوں کے سامنے دنیا اندھیر معلوم ہو رہی تھی آخر میں اپنے آپ کو سنبھال کر دبے پاؤں ہیرلڈ کے دفتر میں پہونچا۔ وہاں بھی ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ تمام دنیا کی بدبختیاں سمٹ سمٹا کر مجھ میں جمع ہو گئی ہیں۔ سمتھ کے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے تھے کہ یہ آپریشن نہیں بلکہ قتل ہو گا۔ آہ! پھر میں نے اپنے دل میں کئی دفعہ سوال کیا کہ آخر میں کون تھا آپریشن کرنے والا۔ مجھ کو دماغی جراحی کے متعلق کیا تجربہ تھا۔ اور کیوں میں نے آپریشن کرنے کی جرات کی۔

میں اپنی اسی اُدھیڑ بن میں تھا کہ میں نے قریب کے کمرے سے دل کے پار ہو جانے والی چیخ سنی۔ مسز لارنس کو اپنے شوہر کے مرنے کی خبر ہو گئی تھی اور وہ اس غم میں چلا چلا کر رو رہی تھی۔ میں نے جب یہ حال دیکھا تو مجھ سے ہسپتال میں نہیں ٹھیرا گیا۔ میں وہاں سے باہر نکلا ہی تھا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ باہر کھڑے ہیں۔ یہ لوگ قصبہ ہی کے تھے اور آپس میں ایک دوسرے سے چپکے چپکے باتیں کر رہے تھے۔ شاید ان کو میرے آپریشن کرنے اور پھر لارنس کی موت واقع ہو جانے کی اطلاع ہو گئی تھی جب میں ان کے سامنے سے گذر رہا تھا تو میں نے محسوس کیا کہ جب وہ میری طرف دیکھتے ہیں تو ان کی نظر اور ان کا چہرہ ایک خاص قسم کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ مجھے اس وقت ہیرلڈ کا کہنا یاد آیا کہ لوگ یہی سمجھیں گے کہ تم نے اس قسم کا آپریشن صرف اپنی شان دکھانے کے لئے کیا۔ ہاں، اس وقت تو ہیرلڈ کا کہا سچ ثابت ہوا۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ واقعی ان لوگوں کے دماغوں میں یہی خیال چکر لگا رہا ہے۔

بہرحال میں جیسے تیسے گھر پہونچ گیا۔ وہاں جب میں نے دیکھا کہ بیوی بچوں میں سے کوئی بھی گھر پر نہیں ہے تو میں نے اطمینان کا سانس لیا۔ اور ایک کوچ پر لیٹ کر اپنے حواس کو قائم کرنے کی کوشش کرنے لگا لیکن ان کو نہ قائم ہونا تھا نہ ہوئے۔ مرحوم لارنس کا چہرہ میری آنکھوں میں پھر رہا تھا اس کی موت کو جب میں اپنی طرف منسوب دیکھتا تھا تو دنیا تاریک نظر آتی تھی۔

گھر کے اندر میں یہی پیچ وتاب کھا رہا تھا کہ ایک گھنٹے بعد ہیرلڈ کا ٹیلیفون آیا۔ اس نے مجھے اطلاع دی کہ ڈاکٹر آرنگٹن ہسپتال پہونچ گئے ہیں بیٹے چھوٹتے ہی سوال کیا کہ کیا اُنہوں نے لاش کا معائنہ کر لیا ہے۔ اس کے جواب میں ہیرلڈ نے بتایا کہ ڈاکٹر موصوف آج واپس نہیں جائیں گے اور کل صبح ہی پوسٹ مارٹم کریں گے۔ ذرا سے وقفے کے بعد ہیرلڈ نے آہستہ سے پوچھا "ڈاکٹر گریگری، کیا تم کل صبح یہاں آؤ گے؟"

"ہاں، میں کل وہاں ضرور موجود ہوں گا۔"

"ٹھیک، میرا بھی یہی خیال تھا"

"اور، گریگری تم لوگوں کے کہنے سننے کا ذرا خیال نہ کرنا۔ مجھ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ تم نے وہی کیا ہے جس کو تم اپنے خیال میں صحیح سمجھتے تھے" (بقیہ صفحہ [illegible])

لٹویا میں سل و دق کے خلاف کوشش

از ڈاکٹر این، ویٹرا چیف انٹی ٹیوبر کلوسس سیکشن، محکمہ حفظان صحت، لٹویا

"حکومت لٹویا کے محکمۂ حفظانِ صحت نے ہماری درخواست کے جواب میں ایک مختصر سا مضمون ارسال
کیا ہے جس میں لٹویا کی دق و سل کے خلاف کوشش کے مجمل حالات ہیں۔ قارئین ہمدرد صحت کی دلچسپی
کے لئے ہم اس مضمون کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ مضمون ہمیں پچھلے ہی مہینے میں ملا ہے۔ تاخیر
کی ذمہ داری دفتر ہمدرد صحت پر عائد نہیں ہوتی۔" (ہمدرد صحت)

لٹویا بحر بالٹک کے سواحل پر ایک مختصر سی مملکت ہے جس کا رقبہ ۶۵۷۹۱ مربع کلومیٹر اور آبادی ساڑھے انیس لاکھ نفوس پر مشتمل ہے اس کا
پایۂ تخت ریگا دریائے داگادا کے کنارے ایک خوش نما شہر ہے۔ لٹویا کے باشندوں کی زبان قدیم سنسکرت سے ملتی جلتی ہے اور اس کا فن لینڈ
یا جرمنی وغیرہ ہم سایہ ممالک کی زبانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ جنگ عظیم تک یہ ملک سلطنت روس میں شامل تھا لیکن اب اسے ایک خود مختار جمہوریہ کی
حیثیت حاصل ہے۔

سل و دق کے انسداد کی سرگرمیاں

لٹویا کو سل و دق کے حملوں سے اکثر نقصان پہونچتا رہا ہے۔ لیکن روسی عہد حکومت میں ملک کو
ان خوف ناک مرضوں کی تباہ کاریوں سے نجات دلانے کے لئے کبھی کوئی مؤثر قدم نہیں اُٹھایا
گیا لیکن لٹویا نے حصولِ آزادی کے بعد اپنی توجہ اس جانب مبذول کی، اور خاص کر ۱۹۲۴ء سے انسداد سل و دق کے سلسلہ میں حکومت کی سرگرمیاں زیادہ
بڑھ گئی ہیں اور کئی صحت گاہیں (سینے ٹوریمز) قائم کی جا چکی ہیں۔

انسداد مرض کے لئے قانون کی مدد

۱۹۳۶ء میں جمہوریہ لٹویا نے انسداد سل و دق کے لئے ایک قانون بنایا ہے اور اس پر
عمل درآمد کرنے کے لئے محکمہ حفظان میں دق و سل ایک مستقل شعبہ قائم کر دیا گیا ہے
اس قانون کی رو سے ہر ڈاکٹر کا فرض ہے کہ وہ سل کے تمام مریضوں کے نام، پتے اور مرض کی کیفیت سے محکمۂ حفظان صحت کو مطلع کر دے جس شخص پر سل
کا حملہ ہو وہ مستند ڈاکٹروں سے علاج کرانے پر قانوناً مجبور ہے۔ اور اگر وہ اپنے علاج میں غفلت کرے، تو قانون کی نگاہ میں مجرم سمجھا جاتا ہے۔ جن لوگوں کا
مرض بڑھ جائے وہ سرکاری ہسپتالوں اور صحت گاہوں میں علاج کرانے پر مجبور ہیں اور اگر وہ غریب ہوں تو ان کے علاج اور سفر وغیرہ کے خرچ حکومت برداشت
کرتی ہے۔ اس قانون کی رو سے تمام کارخانوں اور فیکٹریوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی حدوں میں انسداد سل و دق کے لئے تدابیر حفظ ماتقدم کے لئے عمل کریں
اور علاج کے سلسلہ میں اپنے مریض ملازموں کو پوری سہولت بہم پہونچائیں۔

لٹویا کی صحت گاہیں

لٹویا میں حکومت کی صحت گاہوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔
(۱) سل ریوی کی صحت گاہیں جن میں بہ یک وقت ۲۰۷ مریضوں کے قیام کا انتظام ہے۔ ۹
(۲) ہڈیوں کی سل کی صحت گاہیں جن میں بہ یک وقت ۳۱۰ مریضوں کے قیام کا انتظام ہے۔ ۲
(۳) سل ریوی میں مبتلا بچوں کے لئے صحت گاہیں جن میں ۱۶۵ بچوں کے قیام کا انتظام ہے۔ ۲
(۴) ان مریضوں کے لئے صحت گاہیں جن کا مرض آخری درجہ کو پہونچ چکا ہے ان میں بہ یک وقت ۲۷۲ مریضوں کا انتظام ہے۔ ۴
(۵) شفاخانوں میں سل و دق کے مریضوں کے وارڈ۔ ۳

اس کے علاوہ ایسے مختلف ادارے قائم کئے گئے ہیں جہاں رہ کر ہر عمر کے لوگ اپنی صحت اور طاقت کو بحال کر سکتے ہیں۔ دق کے مریضوں کی دیکھ بھال
کے لئے نو مراکزِ صحت (ہیلتھ اسٹیشن) قائم ہیں اور امید ہے بہت جلد نئی صحت گاہوں اور شفاخانوں کا افتتاح عمل میں آئیگا۔ غریب مریضوں کے علاج کی
اخراجات زیادہ زیادہ تر حکومت برداشت کرتی ہے۔ اور ملک کی خیراتی انجمنیں بھی اس معاملہ میں حکومت کے ساتھ کامل اشتراک عمل کرتی ہیں، حکومت نے

جو قانون مرتب کیا ہے اس کی رُو سے دیہات کے باشندوں کو دوائیں اُن کی حیثیت کے مطابق یا تو کم قیمت پر دی جاتی ہیں یا بالکل مفت۔ جمہوریہ کو امید ہے کہ ان انتظامات سے ملک کو امراض سل و دق کی تباہ کاریوں سے جلد نجات مل جائے گی۔

تیمارداری

(۲)

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، لاہور

وبائی اور متعدی امراض

وبائی اور چھوت والے امراض عموماً اس وجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ لوگ حفظان صحت کے اصولوں کی پابندی نہیں کرتے، غریب لوگ تنگ و اندھیرے مکانوں میں رہتے ہیں۔ ان کو مناسب غذا میسر نہیں آتی بلکہ وہ خراب کھانے پینے کی چیزیں استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ پوشاک کی کمی، اور آب و ہوا کے بُرے اثرات بھی ان کو بیمار ڈالتے رہتے ہیں۔ امیر لوگ اپنے نوکروں سے ایسے کام کراتے ہیں جن سے ان کی صحت برباد ہوجاتی ہے اس لئے وبائی اور متعدی امراض سے بچنے کے لئے سب سے پہلا اصول لوگوں کو حفظان صحت کی تعلیم دینا ہے۔ اس غرض کے لئے مدرسوں میں حفظان صحت کی تعلیم، عوام میں پبلک جلسے، اشتہارات، پمفلٹ، اخبارات، ریڈیو کی تقریریں، اور سینما کے ذریعہ سے ان اصولوں کو ذہن نشین کرانا از حد ضروری ہے۔

تمام متعدی امراض طفیلی کرموں اور خوردبینی جراثیم سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے بعض امراض ایک دوسرے کے ساتھ لگنے سے لگ جاتے ہیں اور بعض غیر محسوس طریقہ سے ایک شخص سے دوسرے تک پہونچ جاتے ہیں۔

ان امراض کو پھیلانے اور بڑھانے میں مکھیاں کھٹمل، جوئیں، مچھر، پسّو اور چوہے وغیرہ بہت مدد کرتے ہیں۔ مثلاً مکھیاں ہیضہ، ٹائی فائڈ، دق اور چیچک وغیرہ مرضوں کو پھیلاتی ہیں اور کھٹمل، جوئیں اور پسّو، تپ محرقہ ہذیانی (ٹائیفس فیور) گردن توڑ بخار وغیرہ پھیلاتے ہیں اور مچھر ملیریا بخار اور ہڈی توڑ بخار (ڈنگو فیور) پیدا کرتے ہیں۔ پسّو جذام کے جراثیم کو اور چوہے طاعون کو پھیلاتے ہیں وغیرہ۔ اس لئے متعدی اور وبائی امراض سے خود بچنے اور دوسروں کو بچانے کے لئے اِن جانوروں کو جہاں تک ہوسکے، تباہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

چھوت والے امراض کے جراثیم اندھیری غلیظ اور سیلی جگہوں میں پرورش پاتے ہیں اور روشنی دھوپ اور صفائی سے ہلاک ہوجاتے ہیں۔ اس لئے پاکیزہ ہوا سورج کی روشنی، عمدہ غذا صاف ستھرا پانی، بدن، لباس، بستر، اور مکان کی صفائی، گلیوں، کوچوں، بازاروں اور شہروں کی صفائی اور معمولی روزانہ ورزش کے ذریعہ سے ان امراض کی داروگیر سے ہم بہت حد تک بچ سکتے ہیں۔

چھوت والے متعدی مرضوں کی تیمارداری میں تین باتوں کو ہر وقت سامنے رکھنا چاہیئے۔

(۱) مریض کو تن درست لوگوں سے بالکل الگ تھلگ کامل آرام و سکون سے رکھیں۔

(۲) تیماردار خود بھی ایسی احتیاطوں کو ملحوظ رکھے جس سے وہ مرض کی چھوت سے محفوظ رہ سکے۔

(۳) مرض کے بڑھنے اور پھیلنے سے جہاں تک ممکن ہو روکا جائے۔

(۱) چھوت والے تمام مریضوں کو تن درست لوگوں سے بالکل علیحدہ کردیں اور مریض جو مادہ مرض خارج کرے اس پر جراثیم کو ہلاک کرنے والی مناسب دوائیں ڈال کر یا آگ میں جلاکر فوراً بے اثر بنادیں۔ مریض کے پہنے ہوئے لباس، بستر اور چارپائی وغیرہ کو تیز دھوپ یا "گرم انجن" میں رکھ کر پاک (ڈس انفیکٹ) کراتے رہیں۔ اگر گھر والوں کو اتنی توفیق نہ ہو تو پھر مریض کو کسی قریب کے ایسے ہسپتال میں پہونچادیں جہاں متعدی امراض کا علاج ہوتا ہو۔

(۲) تیماردار کو چاہیئے کہ مرض کی زد سے بچنے کے لئے مناسب ٹیکے لگوالے۔ مثلاً ہیضہ، طاعون، چیچک اور انفلوئنزا وغیرہ کا ٹیکہ۔ تیماردار کا بیرونی لبادہ سوتی کپڑے کا ہو جو آسانی سے دُھل سکے، اور اپنے ہاتھ کاربالک صابن اور گرم پانی سے صاف رکھے۔ اور ایسے ان باتوں کو بھی

خیال میں رکھنا چاہیئے:۔

(۱) بلاضرورت مریض کے پاس نہ ٹھہرے۔ (۲) جب مریض کو ہاتھ لگائے تو اپنے ہاتھ تیز گرم پانی اور کاربالک صابن سے صاف کرلیا کرے۔
(۳) مریض کی سانس کی ہوا سے جہاں تک ممکن ہو بچے۔ (۴) دوسرے تن درست لوگوں کو بے ضرورت مریض کے کمرے میں نہ آنے دے۔
(۵) خود بھی تن درست لوگوں سے زیادہ نہ ملے جلے۔ (۶) مریض اور مرض کے نتیجوں سے نہ ڈرے بلکہ اپنے دل کو ہمیشہ مضبوط رکھے۔ (۷) کوئی چیز مریض کے کمرے میں نہ کھائے۔

(۳) (۱) ہر چھوت والے مرض کی خبر محکمہ حفظان صحت کو دے تاکہ اُس کی روک تھام کی تدابیر پر عمل کیا جا سکے۔ (۲) بیمار کے کمرے سے تمام غالیچے، دریاں پردے، پہننے کے کپڑے اور فالتو اسباب کو اُٹھوا دے۔ (۳) بیمار کے کمرہ کی کھڑکیاں تازہ ہوا اور سورج کی روشنی کے لئے کھُلی رکھے۔ (۴) مریض کے کمرہ میں تعفن اور بدبو کو دُور کرنے والی دواؤں کو چھڑکتا اور جلاتا رہے۔ مثلاً فینائل کا چھڑکنا یا لوبان، عود، صندل اور اگر وغیرہ کی دھونی دینا مفید ہے۔ (۵) مریض کو اس وقت تک تن درست لوگوں سے علیحدہ رکھے، جب تک کہ مرض کی چھوت کا اندیشہ ہو۔ مثلاً چیچک اور خسرہ کے مریضوں میں جب تک جسم سے چھلکے اُتر نہ جائیں، اور مریض غسل نہ کرلے اُسے باہر جانے اور تن درست لوگوں سے ملنے کی اجازت نہ دے۔ (۶) مریض کی قے، دست، بلغم، تھوک اور پیشاب پاخانہ کو ایسے برتن میں لے جس میں فینائل ڈالا گیا ہو۔ اور ناک و منہ کی رطوبت پونچھنے کے لئے جو کپڑے استعمال کرے اسے فوراً جلا دیا کرے۔ (۷) صحت کے بعد مریض کا بستر اور لباس اُبلتے پانی میں ڈال کر آدھ گھنٹہ تک جوش دے تاکہ وہ مرض کے زہر سے پاک و صاف ہو جائیں مریض کے کمرے کو بھی اچھی طرح پاک کرائے۔ (۸) مریض کے تمام برتنوں کو بالکل علیحدہ رکھے۔ اور استعمال کے بعد انہیں ابلتے پانی میں ڈال دیا کرے۔ (۹) مریض کے جھوٹے کھانے کو جلا ڈالے یا فینائل ڈال کر نالی میں بہادے۔ (۱۰) اگر مریض مرجائے تو اس کے لباس، بستر اور چارپائی وغیرہ کو جلا دے۔ خیرات نہ کرے۔

چھوت والے مرضوں کے ظاہر ہونے پر محکمہ حفظان صحت کو اطلاع دینی بہت ضروری ہے۔ خاص کر خسرہ، چیچک، خناق وبائی، طاعون، ہیضہ، حمّی محرقہ (ٹائی فائیڈ بخار)، گردن توڑ بخار، سُرخ بادہ، محرقہ ہذیانی (ٹائیفس فیور)، نزلہ وبائی (انفلوئنزا) سل ودق اور جذام وغیرہ کے مریضوں کی خبر دینے میں کبھی غفلت نہ کی جائے

نوٹ۔ خسرہ، چیچک، حمّی محرقہ، کالی کھانسی، کزاز، گردن توڑ بخار، سُرخ بادہ اور ہیضہ کے امراض عموماً بچوں کو ہوا کرتے ہیں۔ سل ودق، خناق، خنازیر، کزاز، گردن توڑ بخار، طاعون، ہیضہ، انفلوئنزا اور حمّی محرقہ جوانوں کو اور دمہ، سرطان اور سل بوڑھوں میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔

تیمار دار کے کام

سخت چھوت والے مرضوں میں مریض کے جسم کی حرارت اور نبض کی رفتار معلوم کرتے رہیں۔ اور ان مریضوں میں تھرمامیٹر ہمیشہ بغل یا چڈھے میں لگائیں۔

جو مریض مرض کے زہر کی وجہ سے بے ہوش پڑے ہوں ان کے منہ میں کبھی تھرمامیٹر نہ لگائیں۔

سخت بخاروں میں مریض کا بدن تولیہ سے پونچھ دیں یا اُسکے سر کو سرد رکھیں۔

سخت کمزوری کی حالت میں برانڈی، ڈیجی ٹیلس اور اسپرٹ الیمونیا ایرومیٹک وغیرہ معالج کی اجازت سے دیں۔ مریض کو تازہ پھلوں کا رس خوب پلاتے رہیں۔ گلوکوس کا شربت بھی طاقت کو قائم رکھتا ہے۔

بعض مشہور متعدّی امراض

چیچک۔ یہ سخت چھوت دار مرض ہے جس کا مادہ اُن چھلکوں سے ہوا میں اُڑ کر دُور دُور پہونچ جاتا ہے جو مریض کے بدن سے اُترتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ دوسرے متعدّی مرضوں سے زیادہ خطرناک مرض ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ جب مریض کے بدن سے یہ چھلکے اور کھرنڈ اتر رہے ہوں تو اُس کے بدن پر کاربالک آئل کی مالش کی جائے۔ اور چھلکوں کو آگ میں جلا دینا چاہیئے۔

دق سل، خناق وبائی اور انفلوئنزا۔ ان مرضوں کی چھوت کا مادہ منہ اور ناک کی رطوبتوں میں ہوتا ہے، مریض کے کھانے

پینے کے برتنوں پر بھی یہ لعابات جمے رہتے ہیں اور مریض کے لباس اور بستر پر بھی مادۂ مرض موجود ہوتا ہے۔ ایسے مریضوں کی کھانسی حد درجہ چھوت والی ہوتی ہے۔ مریض کا بلغم یا کھنکار اگر دیوار یا فرش پر پڑا رہے اور خشک ہو جائے تو مدت تک اس سے بھی چھوت کا اندیشہ رہتا ہے اس لئے ایسے مریضوں کی تھوک اور بلغم کو احتیاط سے جمع کر کے جلا دینا چاہیئے۔

خناق کے مریض کا اگر دم رکنے لگے تو بہت جلد سرجن کی خدمات حاصل کرنی چاہئیں۔ ورنہ مریض کے مرجانے کا ڈر ہوتا ہے۔

محرقہ ہذیانی (ٹائیفس بخار) اس مریض کا سانس بھی نہایت متعدی ہوتا ہے۔ اس لئے تیماردار کو مریض کے سامنے نہ بیٹھنا چاہیئے

ٹائی فائیڈ بخار۔ اس مرض کا مادہ زیادہ تر مریض کے پیشاب پاخانہ میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان کو باہر پھینکنے سے پہلے ان پر کاربالک ایسڈ یا دار چکنے کا آبی محلول یا فینائل ڈال دیا جائے تاکہ جراثیم ہلاک ہو جائیں۔

نوٹ:۔ ایسے مریضوں کو صرف سیال غذا دیں اور انہیں حرکت سے باز رکھیں۔

خسرہ۔ اس مرض کی چھوت مریض بچہ کی ناک کی رطوبت میں موجود ہوتی ہے

طاعون سخت متعدی مرض ہے جو افلاس، گنجان آبادی، عدم صفائی اور چوہوں سے پیدا ہوتا ہے۔ طاعون کی گلٹیوں کی پیپ حد درجہ چھوت والی چیز ہے۔ طاعون ریوی سانس کے ذریعہ تندرست لوگوں کو لگ جاتا ہے۔ جب کہیں طاعون پھوٹ پڑے تو طاعون کا ٹیکہ لگوانا چاہیئے اور جہاں تک ممکن ہو کھلی ہوا اور روشنی میں رہنا چاہیئے۔ بدن کو زخم و خراش، پسوؤں اور جوؤں کی کاٹ سے بچانا چاہیئے۔

ہیضہ۔ سخت متعدی اور مہلک مرض ہے۔ اس مرض کا سبب غذا کی خرابی ہوتی ہے اور یہ مرض مکھیوں کے ذریعہ سے پھیلتا ہے۔ جب ہیضہ وبا کے طور پر پھیلا ہوا ہو تو خالی معدہ گھر سے باہر نہ جائیں۔ مرض کی چھوت پانی، دودھ اور کھانے کی چیزوں سے لگتی ہے۔ کھانا ہمیشہ وقت پر اور تازہ کھائیں۔ باسی اور مشکوک چیزیں کبھی منہ میں نہ ڈالیں۔

وبا کے دنوں میں سوڈا واٹر برف اور مٹھائیوں کا استعمال قطعاً بند کر دیں۔ اور گرم چاء، گرم گرم دودھ، اولین، سکنجبین لیموں اور سنگترے کا رس وغیرہ استعمال کریں اور پیٹ کو ہر وقت گرم رکھیں۔ کھانے پینے کی تمام چیزوں کو مکھیوں کے حملوں سے محفوظ رکھیں۔ اور ایسے موسم میں جلاب وغیرہ سے پرہیز کریں۔ مریض کے پیشاب پاخانے اور قے و دست پر فوراً بے بجھا چونا یا فنائل ڈال دیں۔ مریض کے تندرست ہو جانے کے بعد اس کے لباس، بستر اور چارپائی اور اس کے کمرے کو پاک (ڈس انفیکٹ) کریں۔

پیچش۔ اس مرض کے جراثیم بھی مریض کے پاخانے میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ مریض کے پاخانے پر فی الفور چونہ یا فینائل ڈالنی چاہیئے۔

ملیریا۔ یہ مرض مچھروں کی کاٹ سے پھیلتا ہے اس لئے رات کو مسہری لگانا، پانی کے گڑھوں اور سیلی جگہوں کو خشک مٹی سے بھرنا، مچھروں کے رہنے کی جگہوں پر مٹی کا تیل ڈالنا مفید تدبیریں ہیں۔ (باقی آئندہ)

سل کی ابتداء

از جناب عزیز احمد صاحب پنڈارا روڈ سینے ٹوریم۔ بلاسپور

سل کی ابتدائی علامتیں معلوم کرنا تشخیص و علاج کے لئے مفید ہوگا اس خیال سے یہ چند سطریں پنڈارا روڈ سینے ٹوریم کے رکارڈ سے مرتب کر کے پیش کی جاتی ہیں۔

پچھلے دو سال (۱۹۳۷ء۔۱۹۳۸ء) میں ۲۵۲ مریض یہاں زیر علاج تھے۔ ان میں سے ۲۰ مریض ایسے تھے جو سل میں مبتلا ہونے سے پہلے بالکل تندرست تھے۔ ایک صاحب کو ایسے تھے کہ میڈیکل کالج کے داخلہ کے دوران میں جب ان کا طبی معائنہ ہوا تو معلوم ہوا کہ انہیں سل ہے اور عکس ریز سے اس کی تائید ہوئی۔ باقی ۱۹ مریض ایسے تھے جنہیں یکایک کھانسی ہوئی اور کھانسی میں بہت سا خون آیا۔ اس کے بعد فوراً ہی عکس ریز کے ذریعہ سے سل کی تشخیص کی گئی۔

باقی ۲۳۲ مریض سل میں مبتلا ہونے سے پہلے مختلف شکایتوں میں مبتلا تھے۔ بہت ممکن ہے ان میں چند مریض ایسے بھی ہوں جو شروع سے سل میں مبتلا ہوں لیکن ان کی تشخیص ہوئی ہو۔ ان ۲۳۲ مریضوں میں سے ۱۲۸ مریض صرف اتنا بتا سکتے تھے کہ سل کی تشخیص سے پہلے اُنہیں فلاں فلاں شکایت تھی۔ لیکن ان کے معالج کی کیا تشخیص اس وقت تھی انہیں معلوم نہیں تھی۔ باقی ۱۰۴ مریض معالج کی تشخیص سے واقف تھے۔

(۱) ۱۲۸ مریضوں میں سے ۹۹ کو بخار کی شکایت تھی جس میں اکثر کو کھانسی بھی تھی۔

۲۹ مریضوں کو صرف کھانسی تھی۔ بخار نہیں۔

(الف) بخار کے ۹۹ مریض مختلف عرصہ تک بخار میں مبتلا تھے۔

۲	کو ۲ ہفتہ سے بخار تھا	دونوں کو کھانسی کے بغیر	۵	کو ۷ ماہ سے بخار تھا	سب کھانسی کے ساتھ
۱	" ۳ " "	کھانسی کے ساتھ	۶	" ۸ " " "	ایک بغیر کھانسی کے
۸	" ۱ ماہ " "	۲ بغیر کھانسی کے	۳	" ۹ " " "	سب کو کھانسی کے ساتھ
۱۷	" ۲ " " "	سب کھانسی کے ساتھ	۱	" ۱۰ " " "	"
۱۰	" ۳ " " "	"	۲	" ۱۱ " " "	"
۱۰	" ۴ " " "	"	۱۵	" ایک سال سے " "	"
۳	" ۵ " " "	"	۴	" " " "	"
۱۳	" ۶ " " "	ایک بغیر کھانسی کے			چھ بغیر کھانسی کے

(ب) یہی حالت ان ۲۹ مریضوں کی ہے جنہیں صرف کھانسی تھی اور بخار نہ تھا۔

۱	کو ۱ ہفتہ سے کھانسی تھی	۱	کو ۸ ماہ سے
۲	" ۱ ماہ " "	۱	" ۱۰ " "
۲	" ۲ " " "	۱	" ۱۱ " "
۳	" ۳ " " "	۱	" ایک سال "
۳	" ۴ " " "	۶	" ایک سال سے زیادہ مدت سے
۱	" ۵ " " "		
۵	" ۶ " " "		

(یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ بہت سے مریض بخار کو محسوس نہیں کرتے اگرچہ بخار ۱۰۰ ڈگری تک ہو) یہ ۱۲۸ مریض صرف بخار، کھانسی یا دونوں میں مبتلا تھے۔ مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ سل کی تشخیص سے پہلے وہ کس مرض میں گرفتار تھے یا ان کے معالج کی کیا تشخیص تھی۔

(۲) دوسرے ۱۰۴ مریض جو اپنے مرض کی تشخیص سے آگاہ تھے وہ بھی دو قسموں میں تقسیم ہو سکتے ہیں، ان میں سے ۷۰ بخار والے اور ۳۴ بغیر بخار والے تھے۔

(الف) ۷۰ مریض جنہیں بخار ہوتا تھا وہ حسب ذیل مرضوں میں مبتلا پائے گئے۔ ۷۔ ذات الجنب (ورم غشاء الریہ)

۱۵۔ انفلوئنزا

۲۴۔ ملیریا

۶۔ ٹائی فائڈ

۴۔ نمونیہ

۴۔ امراض حلق

(ب) ۳۴ مریض جنہیں بخار نہیں ہوتا تھا۔ ان شکایتوں میں مبتلا تھے

۹۔ گٹھیا

۲۔ پرانا سوزاک

۲۔ ناصور مقعد

۱۔ ذیابیطس

۱۔ کرم امعاء

۲۔ پرانی پیچش

۳۔ پرانا قبض

۱۰۔ ضعف ہضم

۳۔ ہڈی کی چوٹ

سل کی علامتیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ (۱) وہ جو سینے سے تعلق رکھتی ہیں مثلاً کھانسی آنا، بلغم یا خون آنا، درد ہونا وغیرہ (۲) جو مادہ فاسد کے جسم میں سرایت کرنے کی وجہ سے ہوتی ہیں مثلاً بخار۔ کھانے کی خواہش نہ رہنا، سستی، اور کام کاج میں دل نہ لگنا وغیرہ۔

پہلے قسم کی علامتیں ۵۷ مریضوں میں شروع سے تھیں۔ یعنی　۲۹ کو کھانسی

۱۹ کو خون آنا (نفث الدم)

۹ کو درد سینہ وپشت

دوسرے قسم کی علامتیں ۱۹۴ مریضوں میں شروع سے تھیں۔ یعنی　۱۶۹ کو بخار

۲۵ کو ضعف ہضم وغیرہ

مرض سل خاص قسم کے جراثیم کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مگر محض ان جراثیم کے پھیپھڑوں کے اندر جانے سے مرض پیدا نہیں ہوتا۔ مرض اس وقت ہوتا ہے کہ جب بدن کی رطوبتیں ان جراثیم کو ضائع نہ کرسکیں۔ ایسی حالت میں یہ جراثیم پھیپھڑوں کے اندر گھر کرلیتے ہیں۔ اور تیزی کے ساتھ بڑھنے لگتے ہیں اوپر کے اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص کسی قسم کے مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو اس وقت اس کی جسمانی حالت ایسی ہوجاتی ہے کہ جراثیم سل کو جگہ بنانے اور بڑھنے کے لئے اچھا موقع مل جاتا ہے۔ یا یوں کہیئے کہ جب ایک قسم کا مادۂ فاسد جسم کے اندر پہلے سے جمع ہو تو دوسرا مادہ فاسد اگر اور آجائے تو جسمانی رطوبتیں دُگنا کام ہوجانے کی وجہ سے فاسد مادے کو آسانی سے خارج نہیں کرسکتیں۔ مندرجہ بالا اعداد سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ جب مریض مدت تک کسی مرض میں مبتلا ہو تو سل ہوجانے کا ہمیشہ اندیشہ رہتا ہے۔ لہذا اگر ذرا بھی شبہ ہو تو ضروری احتیاط عمل میں لانی چاہیئے۔

بقیہ مضمون صفحہ ۲۱ پر سے

"ہیرلڈ، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھ کو اپنے دوست سے یہی توقع تھی"

دوسرے دن صبح کو میں اُٹھا اور ہسپتال جانے کی تیاری کرنے لگا۔ جب میں وہاں پہونچا تو معلوم ہوا کہ ڈاکٹر آرلنگٹن پوسٹ مارٹم کررہے ہیں میں اپنے دوست کے دفتر میں جاکر بیٹھ گیا اور نتیجے کا انتظار کرنے لگا۔

انتظار کے یہ لمحے بھی مجھے ہمیشہ یاد رہیں گے۔ میں سوچتا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ لیکن یہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ سوچ کیا رہا ہوں۔ مجھ پر واقعی خوف کا غلبہ تھا مجھ کو ڈاکٹر آرلنگٹن کے سامنے آتے ہوئے ہراس معلوم ہورہا تھا اور میں بڑی مشکل سے اپنے آپ کو ہسپتال سے بھاگ نکلنے سے روک سکا۔

کوئی آدھ گھنٹے بعد جب دفتر کا دروازہ کھلا تو میں نے دیکھا کہ ایک لمبا تڑنگا اور ممتاز شکل وصورت کا انسان میرے سامنے موجود ہے میں فوراً سمجھ گیا کہ یہی ڈاکٹر آرلنگٹن ہیں۔ اُنہوں نے میرا نام لے کر میرے خیال کی تصدیق کردی پھر نرم آواز سے کہا،

"میں چارلس آرلنگٹن ہوں۔ تم نے بہت اچھا کیا کہ میرا انتظار کئے بغیر آپریشن کردیا"

میں نے جب یہ بات سُنی تو میری جان میں جان آئی اور آرلنگٹن کی طرف شکرگذاری کے انداز میں دیکھنے لگا۔ لیکن میری زبان سے اب بھی کوئی لفظ نہیں نکلا۔ آخر ڈاکٹر صاحب نے خود ہی اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا "اس انجام سے مسٹر لارنس کو کوئی چیز بھی نہیں بچا سکتی تھی۔ وہ تو موت کے دروازے پر پہنچ چکے تھے"

اب ذرا میری ہمت بندھی اور میں نے لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا "تو پھر، پھر میرا عمل جراحی تو مسٹر لارنس کی موت کا ذمہ نہیں ہے؟"

"نہیں، ہرگز نہیں، بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ جتنا کام بھی تم نے کیا ہے وہ بہتر اور تعریف کے قابل تھا" اس کے بعد ڈاکٹر آرلنگٹن نے مسکراتے ہوئے کہا "ڈاکٹر گریگری، اگر تم دماغی جراحی کا کام پہلے ہی سے اختیار کرلیتے۔ تو تم آج دماغ کے بہترین جراح ہوتے"

تن درستی کا ترانہ

جناب حکیم محمد احسن صاحب قادری، طبیہ میڈلسٹ، طبیب سرکاری، باڑی۔ بھوپال

(ہمارے کرم فرما حکیم احسن صاحب مہارت طب کے علاوہ شعر و سخن کا بھی ذوق رکھتے ہیں۔ ہم ان کی یہ نظم شکریہ کے ساتھ شائع کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ قارئین اس کے افادی پہلو سے بھی بہرہ اندوز ہوں گے۔ ہمدرد صحت)

تن درستی بہت غنیمت ہے
لازم انساں کو قدرِ صحت ہے

دل مسرّت سے گر ہے مالا مال
بادشاہی کی کیا حقیقت ہے؟

نعمتِ زندگی کی قدر کرو
اس سے کیا بڑھ کے مال و دولت ہے؟

تن درستی بحال رکھو تم
سب کو دنیا میں اس کی حاجت ہے

حُسن ہر عضو سے ٹپکتا ہے
تن درستی بدن کی زینت ہے

ہر ادا میں ہے اس کی لُطفِ حیات
ہر جھلک میں بہارِ قدرت ہے

تن درستی کا بول بالا ہے
تن درستوں کی سب میں عزّت ہے

پہلے صحت ہی تم کرو حاصل
تم کو حاصل اگر معیشت ہے

صاف معدہ اگر رہے اپنا
پھر تو لازم قیامِ صحت ہے

ہو نہ کوئی بھی مبتلائے مرض
اے خدا! یہ بڑی مصیبت ہے

کوئی بیمار کا شریک نہیں
خود ہی وہ جھیلتا مصیبت ہے

تن درستی ہے جس بشر کی خراب
بدنما اس کی شکل و صورت ہے

دل سے عزّت کرو طبیبوں کی
طب کی لازم تمہیں حمایت ہے

تن درستی تمہیں عطا کی ہے
یہ خدا کی بڑی عنایت ہے

خود ہو بیمار حضرتِ احسن
واہ! کیا آپ کی طبابت ہے

تنگ دستی اگر نہیں غالب
تن درستی ہزار نعمت ہے

اسقاطِ حمل

از جناب حکیم مولوی عبدالحفیظ صاحب جے راج پوری ندوی

تعریف:۔ حمل ٹھہرنے کے بعد اگر چاند کے ساتویں مہینے سے پہلے جنین بچہ دانی سے نکل جائے یا خارج کر دیا جائے تو اُس کو طب کی اصطلاح میں اسقاطِ حمل کہتے ہیں۔ اور اگر اس کے بعد ہو تو اُس کو اسقاط جنین (مس کیرج) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ خود بخود اسقاط پہلے اور آخری تین مہینوں میں ہوتا ہے۔ پہلے تین مہینوں کے اسقاط میں دو درجے پیش آتے ہیں یعنے رحم کی گردن (عنق الرحم) کا پھیلنا اور جنین کا خارج ہونا۔ مگر آخری مہینوں میں ایک تیسری حالت نمایاں طور پر پیش آتی ہے جس کو اخراج مشیمہ کہتے ہیں۔

زیادہ تر اسقاط ابتدائی مہینوں میں ہوتے ہیں جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ غشاء ساقطہ کے اندر کثرت سے رگیں ہوتی ہیں اور جنین کو رحم کو جوڑنے والی چیزیں نہایت نازک اور غیر مکمل ہوتی ہیں۔ عموماً اسقاط ایسے دنوں میں ہوتا ہے جن میں عورت کو ایام کی عادت ہوتی ہے۔ کیوں کہ اس وقت رحم میں اجتماعِ خون ہوتا ہے اور انعکاسی احساسات اشتعال پذیر ہوتے ہیں۔ جو مختلف عورتوں میں مختلف ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایسی عورتیں بھی دیکھی گئی ہیں جو ریل کا سفر کر رہی ہیں۔ اور اتفاقیہ گاڑی لڑ گئی مگر ان کا حمل ساقط نہ ہوا، بہ خلاف ان عورتوں کے جو ادنیٰ ٹھوکر سے بھی جنین کو نکال باہر پھینکتی ہیں۔

جن عورتوں کے ہاں بچے زیادہ پیدا ہوتے ہیں ان کے حمل بھی زیادہ گرتے ہیں اور کم بچے دینے والی عورتیں اسقاطِ حمل کے مرض میں کم مبتلا ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ جو عورتیں جلد جلد حاملہ ہوتی ہیں ان میں اسقاط کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے تحقیق و تلاش سے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ ایسی بہت کم عورتیں دیکھی گئی ہیں جن کا تمام عمر میں ایک مرتبہ بھی حمل نہ گرا ہو۔

اسباب اس کے دو قسم کے اسباب ہوتے ہیں۔ سابقہ۔ واصلہ۔

اسباب سابقہ:۔ والدین کی طرف سے آتشک یا کوئی سمّی مواد کا اثر ہو۔

اسباب واصلہ:۔ غشاء ساقطہ میں سیلان خون کا ہونا، جنین کا رحم کے اندر مر جانا، رحم کے عصبی مرکزوں میں تحریک کا پیدا ہونا۔ آتشک، دق و سِل، حمل کے زہریلے امراض، جیسے کا زہر، مختلف قسم کے بخار، دوران خون پر اثر کرنے والے امراض، مثلاً امراض قلب، امراض جگر حمل گرانے کی دوائیں، امراض گردہ اور انفعالات نفسانیہ وغیرہ۔

اسباب کی تفصیل:۔ (۱) امور خارجی:۔ کثرت جماع، تیز مدرات (پیشاب لانے والی دوائیں)، یا مسہلات کا استعمال، بدن سے بہ کثرت خون کا اخراج، سخت ورزش، متواتر فاقہ کشی، بیرونی صدمے اور حادثے، غم و غصہ کی زیادتی، اور اسپرین، کونین، اِپی کاک، ارگٹ وغیرہ اور دوسری مضر رحم اور تیز دواؤں سے اسقاط ہو جاتا ہے۔

(۲) جسمانی عوارض:۔ مثلاً اعضا میں ضعف و لاغری کثرتِ اسہال ہیضہ، پیچش، طاعون، کثرتِ ریاح، مزاج کی خرابی، مٹاپا، آتشک و سوزاک اور آنتوں کے کیڑے وغیرہ۔

(۳) امراض رحم:۔ مثلاً رحم کی رسولی، اختناق رحم، رحم کا ٹیڑھا پن، سیلان رحم، ورم رحم، رحم کا چھوٹا پن، نفخہ رحم، خصیۃ الرحم کی رسولی قلت حیض، کثرتِ حیض، رحم کا ٹل جانا، رحم کی غشاء مخاطی کا ورم، ورم قاذف اور ناجائز طور پر اسقاط کرانا۔

(۴) جنین اور اس کے متعلقات کی خرابیاں:۔ مثلاً آنول کی ساخت کا چربی میں بدل جانا، نال کے امراض، رطوبت جنین کی زیادتی جھلیوں کا تناؤ، جنین کا زیادہ قوی ہونا، رحم میں جنین کا مر جانا، جنین کی کمزوری و لاغری، مشیمہ کا تعلق رحم سے کمزور پڑ جانا، اور جنین کی رطوبت کا بہ جانا۔

قسمیں جب اسقاط شروع ہو جاتا ہے تو اس وقت یا تو کامل اسقاط ہوتا ہے یا ناقص۔ بعض وقت حاملہ کسی سخت مرض میں مبتلا ہوتی ہے تو عام جسمانی کمزوری کی وجہ سے بھی اسقاط ہو جاتا ہے کبھی ارادۃً حمل گرایا جاتا ہے۔ یعنی حاملہ کی مرضی کیفیت کی وجہ سے یا کسی ضعف کی زیادتی

کی وجہ سے یا حاملہ کی جان خطرے میں پڑ جانے کے خوف سے طبیب حمل گرانے کا مشورہ دیتا ہے۔ کبھی ناجائز طور پر غلط کار عورتیں حمل گروا یا کرتی ہیں۔ کبھی بعض عوارض سے حمل گر جاتا ہے۔ مثلاً سخت محنت یا ڈر جانے سے۔ بعض عورتوں کو بلا کسی نمایاں سبب کے ایک خاص مہینہ میں اسقاط ہو جایا کرتا ہے بعضوں کے بچے خاص مہینہ میں رحم کے اندر مر کر ساقط ہو جاتے ہیں۔

علامتیں

حاملہ کو خون آنا ——— رحم کی گردن کا پھیلنا ——— رحم کی اندرونی چیزوں کا باہر آجانا۔ اس کی توضیح یہ ہے کہ پہلے حاملہ کی طبیعت سست ہو جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹوٹتے ہیں۔ کمر اور پیڑو میں گرانی محسوس ہوتی ہے، پھر درد شروع ہوتا ہے، جو قطن کے مہروں سے آہستہ آہستہ پیٹ کی طرف آتا ہے اور درد قولنج سے مشابہ ہوتا ہے۔ پھر رحم میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد انقباض ہوتا ہے، اور درد بڑھتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ رحم سے خون آنے لگتا ہے بعض عورتوں میں جریان خون کم اور بعضوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ خون آنے کے ساتھ ہی رحم پھیل جاتا ہے اس کے بعد رحم کی چیزیں باہر نکلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ جو اسقاط کی قطعی دلیل ہیں۔ ظاہری علامتیں یہ ہوتی ہیں کہ پستانوں کی سختی جاتی رہتی ہے۔ ان کا حجم گھٹ جاتا ہے۔ جب اسقاط کا وقت قریب ہوتا ہے تو اکثر حاملہ کے سر میں گرانی ہوتی ہے۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ آنکھوں کے ڈھیلوں میں درد اور بدن میں لرزہ ہوتا ہے کبھی ہلکا ہلکا بخار بھی ہو جاتا ہے۔

عوارض

اسقاط کے بعد اگر آنول (مشیمہ) دو تین روز تک خارج نہ ہو تو وہ رحم کے اندر متعفن ہو جاتی ہے اس وقت جو خون اور رطوبتیں رحم سے بہتی ہیں سخت بدبودار ہوتی ہیں۔ اور کبھی آنول کے بدبودار ٹکڑے خون وغیرہ کے ساتھ خارج ہوتے ہیں۔ اس دوران میں متعفن مواد کا زہر دوران خون کے ذریعہ سے تمام بدن میں سرایت جاتا ہے جس کی وجہ سے فساد خون کے امراض، سرخ بادہ حمّی حادہ اور سرسام تک نوبت پہنچتی ہے۔ اور آخیر میں مریضہ کے ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

تشخیص

سب سے پہلے تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ مریضہ کو واقعی حمل ہے یا نہیں۔ اگر حمل ہو تو اسقاط کی علامتوں کا غور سے مطالعہ کرنا چاہیئے اس کے علاوہ دوسرے امراض کے حالات سے بھی اسقاط کی تشخیص لازمی ہے۔ مثلاً حمل خارج الرحم، رحم کا مسہ یا رسولی اور سرطان الرحم وغیرہ سے۔ اس کے بعد معلوم کرنا چاہیئے کہ یہ اسقاط کس قسم کا ہے

حفظ ما تقدم

پیش بندی کے طور پر اسقاط کے تمام اسباب سے حاملہ کو محفوظ رکھنے کی کوشش کریں۔ اگر عوارض جسمانی یا رحم کے امراض اسقاط کے اسباب ہوں تو ان اعراض و امراض کے مطابق مناسب تدبیروں پر عمل کرنا چاہیئے۔ اسقاط سے حاملہ کو تقریباً ان ہی مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے جو طبعی وضع حمل کے وقت پیش آتی ہیں۔ حمل پورے دنوں سے جتنا ہی قریب ہوگا اتنا ہی اسقاط کے درد دکھ میں کمی ہوگی، اور جریان خون بھی نسبتاً کم ہوگا۔ اسقاط کے بعد زچہ کی پوری نگہداشت کرنی چاہیئے اور کم از کم آٹھ دس تک سکون میں رکھا جائے۔ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو رحم میں طرح طرح کے امراض شروع ہو جائیں گے بعض اوقات رحم میں ایسے امراض ہو جاتے ہیں کہ پھر حمل ہی قرار نہیں پاتا۔ مسکن دوائیں استعمال کرنی چاہئیں۔ افیون کے مرکبات اس مرض میں خصوصیت کے ساتھ مفید ہوتے ہیں۔ اگر رحم ٹل گیا ہو تو دایہ سے ٹھیک کرائیں۔ ورزش اور جماع سے قطعاً پرہیز کرائیں۔ مرہم داخلیون لگائیں۔

علاج

اگر قرار حمل کے بعد اسقاط کے ابتدائی آثار شروع ہو جائیں، پیڑو اور رانوں میں درد کم ہو، سیلان خون اور اخراج رطوبت زیادہ نہ ہوا ہو، فم رحم ابھی کھلا نہ ہو اور جنین بھی اپنی جگہ سے ہٹا نہ ہو تو ایسے وقت بچہ کے روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس موقع کے لئے چند مفید نسخے لکھے جاتے ہیں۔

پینے کا نسخہ - گل ارمنی سائیدہ ایک ماشہ، دم الاخوین سائیدہ ایک ماشہ، سنگ جراحت سائیدہ ایک ماشہ، دانہ الائچی کلاں سائیدہ ایک ماشہ کہربائے شمعی سائیدہ ایک ماشہ، طباشیر کبود سائیدہ ایک ماشہ، آملہ مربیٰ ایک عدد، سیب مربّے میں ملا کر کھلائیں۔ پھر حب الاس ۳ ماشہ، تخم کنوچہ ۳ ماشہ تخم خرفہ سیاہ ۳ ماشہ، بیخ انجبار ۳ ماشہ کا شیرہ پاؤ بھر عرق گاؤزبان اور چھٹانک بھر عرق گلاب میں نکال کر ۲ تولے شربت انار ملا کر پلا دیں۔

اس کے ساتھ مندرجہ ذیل فرزجہ بھی استعمال کرائیں۔

شب یمانی ۶ ماشہ، مازو سبز ۶ ماشہ، گلنار فارسی ۶ ماشہ، اقاقیا ۶ ماشہ، پوست انار ۶ ماشہ۔ ان سب چیزوں کو ببول کے ہرے پتوں کے پانی میں پیس کر کام میں لائیں۔

ان دونوں نسخوں کے ساتھ یہ ضماد بھی ناف کے نیچے لگائیں۔ **نسخہ**:- گل ملتانی ۶ ماشہ، مازو سبز ۶ ماشہ، گلنار فارسی ۶ ماشہ، افیون دو ماشہ، پوست انار ترش ۶ ماشہ۔ ان سب چیزوں کو پانی میں پیس کر ضماد کریں۔

مگر جب یقین ہو جائے کہ اسقاط لازم ہے خون زیادہ نکل رہا ہے اور درد میں بھی زیادتی ہے تو اس وقت معاملہ طبیعت مدبرہ کے اوپر چھوڑ دینا چاہیئے یا اسقاط میں مدد دینے والی دوائیں پلائی جائیں تاکہ جلد از جلد مریضہ کو تکلیف سے نجات مل جائے۔ ایسے وقت میں یہ جوشاندہ تھوڑا تھوڑا پلانا مفید ہوگا۔ **نسخہ**:- مشک طرامشیع ۲ تولہ، پوست املتاس ۲ تولہ، پوست اخروٹ ۲ تولہ، پوست خربزہ ۲ تولہ، تخم خیارین دو تولہ، تخم قرطم دو تولہ، بادیان ۲ تولہ، ابہل دو تولہ، پرسیاؤشاں ۲ تولہ، ڈوڈہ کپاس دو تولہ، بیخ بانس ۵ تولہ۔ ان تمام دواؤں کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب ایک تہائی رہ جائے تو دس تولہ قند سیاہ ملا کر چھان لیں اور بجائے غذا کے تھوڑا تھوڑا پلاتے رہیں۔

اگر اسقاط عادتاً ہمیشہ ہو جایا کرتا ہو تو استقرار حمل کے تیسرے ماہ سے معجون نشادہ عاج والی بقدر ۶ ماشہ سات مہینے تک ہمراہ شربت انار وغیرہ کھلاتے رہیں۔ اور اگر کسی خاص مہینے میں اسقاط ہو جایا کرتا ہو تو اس ماہ میں بالخصوص نگہداشت کرنی چاہیئے اور ان تمام تدابیر کا لحاظ رکھنا چاہیئے جو پہلے لکھی جا چکی ہیں۔ اسی طرح اگر کسی خاص مہینہ میں جنین مرجایا کرتا ہو تو اس کے اسباب کو معلوم کرکے تدارک کیا جائے۔

غذا و پرہیز

اگر مریضہ بہت زیادہ کمزور ہو تو ابتدا میں آب انار شیریں، دودھ، آب سنترہ، بیضہ نیم برشت، کھچڑی اور آش جو وغیرہ دینا چاہیئے۔ اس کے ساتھ قوت کے اضافہ کے ساتھ غذا میں بھی اضافہ کرتے جائیں۔ قبض کا خیال رکھنا چاہیئے اگر بالفرض قبض ہو جائے تو ہلکی دست لانے والی دواؤں سے کام نکالیں۔

علاج بالتلقیح

(۱) ان چیوٹرین ایس۔ ایک سی سی لے کر زیر جلد تلقیح کریں۔ مانع اسقاط ہے۔

(۲) کارپس لوٹیم " " " " "

(۳) مارفین۔ ½ گرین لے کر زیر جلد تلقیح کریں۔ مسکن درد اور مانع اسقاط ہے۔

(۴) گرڈوی ٹول۔ ایک ایم پیول کا زیر جلد ٹیکہ کریں۔ مانع اسقاط ہے۔

اگر اسقاط حمل نہ رکتا ہو تو پچوٹرین کی ایک سی سی لے کر زیر جلد تلقیح کریں۔ اس سے جلد اسقاط ہو جائے گا۔

اسقاط کے لئے منتخب نسخے

(۱) مقل ازرق ۶ ماشہ، مُرکی ۶ ماشہ، ابہل ۶ ماشہ۔ تینوں دواؤں کوٹ چھان کر بادام کے برابر قرص بنالیں۔ اور ایک قرص کی دھونی دیں۔

(۲) صبر زرد، مرکی، تخم موٴ، ہر ایک ایک ماشہ۔ تینوں چیزوں کو آکھ کے دودھ میں کھرل کرکے شیاف بنالیں اور ایک شیاف فرزجت کے وقت اندام نہانی میں رکھوائیں۔ (۳) کپڑا تھوہڑ کے دودھ میں تر کرکے اندام نہانی میں رکھوائیں۔ (۴) مُرکی کو گڑ میں ملا کر چٹا دیں۔ (۵) دودھ اور لہسن کو جوش دے کر پلانے سے فوراً اسقاط ہو جاتا ہے۔ (۶) سرکہ خالص میں نمک لاہوری ملا کر جوش دیں جب آدھا رہ جائے تو تین روز تک مناسب مقدار میں پلائیں۔

معلومات

شہد کی مکھیوں کی عقل

چند سال گذرے کہ میونخ یونی ورسٹی کے پروفیسر کے، فان، ذیش نے اس بات کی تحقیق کی کوشش شروع کی تھی کہ ایسا کیوں ہوتا ہے کہ جہاں کسی ایک شہد کی مکھی کو کھانے کی کوئی چیز ملی، اور بس ذرا دیر میں اسی مکھی کے چھتے کی صدہا مکھیاں وہاں پہونچ گئیں۔ پروفیسر مذکور نے تجربہ کی خاطر ایسے چھتے تعمیر کئے جن میں شیشے کی کھڑکیاں لگی تھیں، اور شہد کی مکھیوں کو پانچ رنگوں سے رنگ دیا تاکہ وہ اُڑتے میں بھی بآسانی پہچانی جاسکیں۔
اب یہ دیکھا گیا کہ سب سے پہلی مکھی جسے کسی جگہ کچھ کھانے کی چیز دستیاب ہوئی واپس اپنے چھتے میں آئی۔ اور جس قدر سامانِ خوراک وہ لائی تھی اُسے چھتے میں رکھکر ناچنا شروع کردیا۔ پورے ایک منٹ تک وہ داہنے اور بائیں کو اپنا بدن موڑتی رہی اور پھر دوسری جگہ جاکر اسی قدر زور سے ناچنا شروع کردیا۔ چھتے کی دوسری مکھیاں اس ناچنے والی کے پیچھے جمع ہوگئیں۔ اور اس کی حرکات کا بغور مطالعہ شروع کردیا۔ حرکت کے ساتھ ساتھ ناچنے والی کے جسم سے ایک خاص خوشبو بھی نکلتی تھی جو کہ اشارہ کا کام دیتی تھی یہ خوشبو پیٹ کے ایک مخصوص غدہ سے پیدا ہوتی تھی، جب ناچ ختم ہوگیا تو ایک ایک کرکے مکھیاں چھتے میں سے نکلنا شروع ہوئیں۔ ان سب کو اس مخبر مکھی کی حرکات سے نہ صرف یہ معلوم ہوگیا تھا کہ کس سمت کو جانا ہے بلکہ یہ بھی کہ کسی خاص قسم کے پھولوں کے ملنے کی توقع ہے۔ صرف چند ہی منٹ میں ان سب نے اس جگہ کا پتہ چلالیا ناچنے والی کے پیچھے پیچھے جاکر نہیں۔ بلکہ بطور خود۔

شہد کی مکھیاں وقت پہچانتی ہیں

کیمبرج یونی ورسٹی کے شعبۂ حیوانیات کی ڈاکٹر میتھا بلڈ ہرٹز کا بیان ہے کہ شہد کی مکھیاں وقت معلوم کرسکتی ہیں۔ مختلف رنگ پہچان سکتی ہیں۔ ڈاکٹر موصوفہ اپنا کام صبح کے ٹھیک نو بجے شروع کرتی ہیں۔ اور جب ہی کیمبرج کی گھڑیوں میں نو بجتے ہیں تو تیس یا بتیس مکھیاں ہر روز ان کی لیبوریٹری (معمل) کے دروازے میں آموجود ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر موصوفہ کا بیان ہے کہ چونکہ شہد کی مکھیوں کے کان نہیں ہوتے اور اگر کان ہوتے بھی تب بھی وہ گھنٹے گن نہیں سکتیں۔ تو ضروری ہے کہ اُن کے پاس کوئی ان کی اپنی گھڑی ہوتی ہے کہ جو انہیں وقت بتاتی ہے۔ ان کے دوسرے دعوے کے متعلق بھی ایک مدت دراز تک تجربے کئے گئے ہیں اور اخبارات کا بیان ہے کہ ان کی سچائی میں ذرا سا بھی شبہ نہیں ہوسکتا۔

کونین کی دریافت کا باعث ایک حادثہ

سنکونا (کونین کا درخت) کی دریافت کا باعث محض ایک اتفاقی حادثہ تھا۔ واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ پیرو دیا کے جنگل میں قدیم امریکی باشندوں کا ایک قبیلہ رہتا تھا، جو جنگل کے پھلوں پر گذران کیا کرتا تھا۔ اور ایک ایسے تالاب سے پانی پیا کرتا تھا جو بہت گہرا تھا۔ اور کبھی سوکھتا نہ تھا۔ ایک روز رات کو بڑے زور کی آندھی آئی جس سے سنکونا کے کچھ درخت اکھڑ کر پانی میں جا پڑے۔ ان کی وجہ سے پانی ایسا کڑوا اور بھاری ہوگیا کہ استعمال کے قابل ہی نہ رہا۔ قبیلہ کو وہ جگہ چھوڑنی پڑی۔ اور وہاں سے رخصت ہوتے وقت وہ اپنے دو بیمار آدمیوں کو کہ جن کو بخار رہتا تھا، مرنے کے لئے چھوڑ گئے۔ جب پیاس سے ان کا دم نکلنے لگا تو یہ سوچ کر کہ مرنا تو ہے ہی ان دونوں نے اسی تالاب کے پانی سے اپنی پیاس بجھائی۔ انہیں یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی کہ ان کے بخار میں پانی پینے کے بعد بہت کمی ہوگئی اور وہ کسی قدر چلنے پھرنے لگے۔ انہوں نے پھر تو بار بار یہ پانی پیا اور ان کا بخار بہت جلد جاتا رہا۔ اور جسمانی طاقت واپس آگئی۔ شفا پاتے ہی وہ پھر اپنے قبیلے میں جا ملے اور اس انکشاف کی سب حقیقت اہل قبیلہ کو سنائی اس طرح سنکونا کے خواص کا علم

پھیلا اور بڑھتے بڑھتے یہاں تک عام ہوگیا کہ اب دنیا کے ہر گوشے میں اس کے مرکبات اہل طب کے استعمال میں ہیں۔

شیشے کے نئے نئے استعمال

جب سے شیشہ عالم وجود میں آیا اس وقت سے اس وقت تک وہ بس شیشہ ہی تھا یعنی ایک نازک خستہ اور بآسانی ٹوٹ جانے والا مادہ کہ جو حرارت کو بھی نہیں برداشت کر سکتا۔ اور چنک ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ لیکن اب شیشے کے برتنوں میں کھانا پکانا ایک روزمرہ کی بات ہو چکی ہے۔ کیونکہ سائنس کے تجربوں کی بدولت ایک ایسی قسم شیشے کی وجود میں آگئی ہے کہ حرارت سے نہیں ٹوٹتی۔ اب ایسا شیشہ بھی نئی موٹروں میں لگایا جا رہا ہے کہ جو صدمات کو برداشت کر سکے۔ نیز حفاظتی عینکوں میں بھی اسی شیشے کا استعمال ہوتا ہے جو کہ مزدور لوگ استعمال کرتے ہیں۔ تاکہ اگر پتھر کے ٹکڑے آکر لگیں تو شیشہ نہ ٹوٹے اور آنکھ محفوظ رہے یہ نہ ٹوٹنے والا شیشہ اس طرح بنایا جاتا ہے کہ شیشے کی دو چادروں کو ایک نہ ٹوٹنے والے سیمنٹ کے ذریعہ سے باہم چپکا دیا ہے۔ چپکانے کا یہ خیال سب سے پہلے ایک فرانسیسی دواساز کے دل میں پیدا ہوا تھا۔ جب کہ اس کے ہاتھ سے دوا کی ایک بوتل گر پڑی۔ اور اس نے دیکھا کہ بوتل میں اندر کے رُخ جو دوا کی تہ جم گئی تھی۔ اس نے بوتل ٹوٹ جانے کے باوجود اس کے سب ٹکڑوں کو اپنی اپنی جگہ قائم رکھا اور دوا کا ایک قطرہ بھی نہ گرا۔ اس سے بھی زیادہ مضبوط شیشے کی ایک قسم چند سال ہوئے جرمنی میں تیار کی گئی ہے۔ یہ بالکل فولاد کی پتلی چادر کی طرح موڑی جا سکتی اور چھوڑ دینے پر پھر اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہے۔ حال ہی میں جرمن سائنس دانوں نے ایک اور شیشہ کھڑکیوں میں لگانے کے لئے ایجاد کیا ہے۔ اس میں ایک سمت کو ایسا مصالحہ لگا ہوتا ہے کہ جس میں سے صرف ایک رُخ کو روشنی گذر سکتی ہے اور دوسرے رُخ سے کچھ نظر نہیں آتا۔ اس قسم کی کھڑکیاں دماغی بیماروں کے اسپتالوں میں لگائی گئی ہیں تاکہ ڈاکٹر تو مریضوں کی سب حرکات کا معائنہ کر سکیں اور مریض ڈاکٹر کو نہ دیکھ سکے۔

حوالیٔ قلب کا درد

دل کے آس پاس درد ممکن ہے کہ قلب کے کسی مرض کی علامت ہو لیکن ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کسی اور ایسی بیماری کی وجہ سے ہو جو کسی درجے میں بھی خطرناک نہ ہو۔ مثال کے طور پر سینہ کا درد صرف بدہضمی کے باعث سے ہو سکتا ہے۔ پھیپھڑے اور ہوا کی نالیوں کی کسی معمولی سی بیماریوں کے سبب سے بھی۔

قلب کے امراض رکھنے والے مریضوں کو بالکل ان ہدایات کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنی چاہیئے کہ جو ان کے معالج کی طرف سے انہیں ملی ہوں۔ عام طور پر مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل درآمد ضروری ہے:۔

(۱) اس حقیقت کو تسلیم کر لو کہ تمہیں ایک مستقل روگ لگ گیا ہے، اور راضی بہ رضا رہ کر اپنی باقی زندگی کو پُرسکون طریقہ پر زندگی بسر کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔

(۲) دم پھول جانا یا چڑھ جانا خطرے کی گھنٹی ہے اسے اچھی طرح پہچاننا چاہیئے، اور جونہی یہ کیفیت رونما ہو فوراً سب کام بند کر دینا چاہیئے۔

(۳) ٹریم یا ریل پر چڑھنے کے لئے دوڑنا ہرگز نہ چاہیئے۔ جب تک لفٹ مل سکے اس وقت تک زینہ پر چڑھنا نادانی ہے۔ اگر بدرجہ مجبوری زینے پر چڑھنا ہی پڑے تو جس وقت دم پھولے اسی جگہ ٹھہر کر دم لے لینا چاہیئے۔

(۴) سردی سے جسم کی حفاظت لازمی ہے۔ ایسے لوگوں سے دور رہنا چاہیئے جو زکام میں مبتلا ہوں یا کسی اور متعدی بیماری کے مریض ہوں اگر نزلہ زکام ہو ہی جائے تو بستر پکڑ لینا چاہیئے، اور تاوقتیکہ ڈاکٹر اجازت نہ دے بستر نہ چھوڑنا چاہیئے۔ چند روز بستر پر زیادہ لیٹنے سے ممکن ہے کہ زندگی کے دن بہت کافی بڑھ جائیں۔

(۵) ہر قسم کی شراب اور تمباکو سے کامل احتراز لازم ہے۔

(۶) بسیار خوری سخت مضر ہے اپنا وزن معمول سے کسی قدر کم ہی رکھا جائے تو بہتر ہے۔

(۷) غصہ میں کبھی آپے سے باہر نہ ہونا چاہیئے۔

(۸) فکر اور پریشانی کو پاس نہ آنے دینا چاہیئے۔ نہ کاروبار کے متعلق فکر کرنا چاہیئے اور نہ اپنے مرض کے متعلق۔ فکر سے حالات کی اصلاح ہونے سے رہی، الٹا نقصان ہی پہونچ جائے گا۔

(۹) معالج جب اور جتنی مرتبہ تمہیں دیکھنا چاہے اسے دکھاتے رہو۔

(۱۰) اپنے دل کو اور اس کے مرض کو اہمیت تو دو لیکن اتنی اہمیت نہ دو کہ اس کا اثر تمہاری زندگی پر پڑے۔ ایسا ہوا تو تم بقیہ عمر کے واسطے بستر سوار بن جاؤ گے۔

سوء ہضم کا خاص سبب مالی پریشانیاں ہیں

ڈاکٹر والٹر سی، الوہرکیس کا بیان ہے کہ مالی پریشانی بدہضمی کا خاص سبب ہے۔ روزانہ ڈاکٹروں کے پاس ہزار ہا مریض پیٹ کی شکایت کرتے ہوئے آتے ہیں۔ لیکن ان میں سے پورے پچاس فی صدی ایسے ہوتے ہیں کہ جنہیں دوا کی ایک ایک مستقل ماہانہ آمدنی کی یا اکٹھی ایک معقول رقم کی ضرورت ہے جو انہیں ان کی مالی مصیبت سے چھٹکارا دلا سکے۔

عصبی قسم کے سوء ہضم کے جس میں کہ صرف ہاضمہ کا فعل خراب ہو جاتا ہے، بہت سے اسباب ہیں۔ لیکن ان میں سے سب سے عام سبب تکان، پریشانی اور ذکاوت حس ہیں۔ طب سے ناآشنا عوام کو بس یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایسا فتور انہضام کہ جس میں معدہ اور امعاء میں کوئی خرابی نہ ہو سب سے زیادہ عام ہے اور اس سے مریض کو کوئی خاص نقصان نہیں پہونچا کرتا۔

جب کسی تنگ مزاج اور جھگڑالو عورت سے یہ کہا جاتا ہے کہ نہ تو اس کے معدے میں زخم ہے اور نہ پتے میں پتھری تو اسے بہت مایوسی ہوتی ہے اور اکثر اسے غصہ آجاتا ہے۔ وہ کسی طرح اس بات کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتی کہ اس کی یہ سب تکلیف کسی عضو میں خرابی نہ ہونے کے باوجود ہو سکتی ہے۔ اور وہ اس بات کے لئے تیار نہیں ہوتی کہ مہینوں تک اپنی اصلاح آپ کرے جو کہ شفا پانے کے لئے ضروری ہے۔

بہت سے آدمی اس بات کو تو آسانی سے سمجھ جاتے ہیں کہ شدید خوف کی وجہ سے انہضام کا فعل بگڑ جاتا ہے اور دست وغیرہ آنے لگتے ہیں۔ لیکن ان کی سمجھ میں یہ کسی طرح نہیں آتا کہ مستقل طور پر قائم رہنے والی پریشانی بھی اسی طرح فتور ہضم پیدا کر سکتی ہے۔ لیکن واقعہ یہی ہے بیمار بچے کے لئے ہر وقت کڑھنا، آوارہ مزاج، بدمزاج خاوند کی حرکتوں پر ہر وقت کا رنج و غم یا ایسا کاروبار کہ جس میں برابر نقصان ہوتا رہے سب کی سب ایسی باتیں ہیں کہ جو ہاضمہ کو خراب کر دیتی ہیں۔

بہت سے ایسے خوف کہ جن کی وجہ سے ہاضمہ میں فتور لاحق ہو جائے بے بنیاد یا قابل مضحکہ ہوتے ہیں۔ اور مریض خود بھی اس بات کو جانتے ہیں۔ شروع میں تو ایسے خوف و ہراس کو دل سے دور کرنا بہت دشوار معلوم ہوتا ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ ان پر غلبہ پا لیا جاتا ہے اور بہترین درستی حاصل کی جا سکتی ہے۔

اعصاب جسمانی کی اس بطور خود تعلیم و تربیت کے زمانے میں مریضوں کو ایک مہربان اور ذی عقل طبیب سے بہت بڑی مدد مل سکتی ہے لیکن آخری کامیابی یا ناکامی کا انحصار تمام تر مریض کی اپنی قوت ارادی کی مضبوطی پر ہے۔ اگر قوت ارادی مضبوط ہے تو کامیابی یقینی ہے بصورت دیگر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

سانپ کے کاٹے کا علاج

مرکزی تحقیقاتی ادارہ کسولی کی کامیاب کوشش

مرکزی تحقیقاتی ادارہ کسولی میں سانپ کے کاٹے کا ایک سیرم تیار ہوا ہے جس کی برما، عراق، سیلون اور ایران میں بڑی مانگ ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سنہ ۱۹۳۷ء میں ان ملکوں نے اس سیرم کے ۸٫۰۶۰ ٹیوب خریدے اور اس کی مانگ دن بہ دن بڑھتی جاتی ہے۔

حسب ذیل اعداد سے اندازہ ہوگا کہ یہ سیرم سال بہ سال زیادہ مقدار میں تیار کیا جا رہا ہے۔

سال	ٹیوب
۱۹۳۳	۴۳۴۲ ٹیوب
۱۹۳۴	۵۱۷۳ "
۱۹۳۵	۵۹۸۳ "
۱۹۳۶	۷۱۶۰ "
۱۹۳۷	۷۷۷۳ "

ادارہ میں بعض مزید تجربات ہو رہے ہیں۔ جن سے یہ سیرم گرم آب و ہوا میں زیادہ دن رکھنے سے خراب نہ ہو سکے۔

نوٹ:۔ خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیں۔

مراسلات

طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی کی جمعیۃ طلبائے قدیم

مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا تیسرا سالانہ جلسہ ۱۴ مارچ ۱۹۳۹ء کو منگل کے دن جناب حکیم ملک عنایت اللہ صاحب نسیم ڈی۔ آئی۔ ایم ایس (علیگ) بہ مقام سلطان جہاں منزل علی گڈھ منعقد ہوا۔ جلسہ میں ہندوستان کے مختلف حصوں سے اولڈ بوائز تشریف لائے تھے۔ جناب صدر کے بصیرت افروز اور فاضلانہ خطبہ صدارت کے علاوہ جس میں آپ نے فن طب کی عظمت و برتری اور موجودہ حالات میں فن کی ترقی و بہبود کے ذریعوں کے متعلق اظہار خیال تھا مسلسل کئی گھنٹے کی بحث کے بعد قواعد و ضوابط میں چند ضروری ترمیمیں اور مندرجہ ذیل رزولیوشن منظور ہوئے

(۱) مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ جلسہ آل انڈیا کانگریس کے اس رویّہ کے خلاف پرزور اظہار ناراضگی کرتا ہے کہ اس نے تری پورہ میں ایلوپیتھی، ہومیوپیتھک اور آیورویدک ڈسپنسریوں کے ساتھ یونانی ڈسپنسری قائم نہیں کی۔ یہ اجلاس کانگریس ہائی کمانڈ کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہوئے اس سے مطالبہ کرتا ہے کہ کانگریس کے سالانہ یا صوبہ جاتی اجتماعوں میں ویدک اور ایلوپیتھی ڈسپنسریوں کے ساتھ یونانی ڈسپنسریوں کا بھی انتظام کرے۔

(۲) مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ جلسہ حکومت یوپی کے اس اچھے اقدام پر جو کہ اس نے دیسی طبوں کی ترقی کے لئے اٹھایا ہے دلی مبارک باد پیش کرتا ہے اور حکومت کی توجہ اس نامناسب اور غیر مساویانہ رویّہ کی جانب مبذول کراتا ہے جو آیورویدک اور یونانی ڈسپنسریوں کے قیام میں اختیار کیا گیا ہے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت جلد سے جلد آیورویدک اور یونانی ڈسپنسریاں مساوی تعداد میں قائم کرکے فن پروری اور غیر متعصبانہ ذہنیت کا ثبوت دے۔

(۳) مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ جلسہ سرحد، سندھ، پنجاب، بہار، آسام، اڑیسہ، بنگال، سی پی، بمبئی اور مدراس کی حکومتوں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ بھی صوبہ جات متحدہ کی دیسی ڈسپنسریاں قائم کریں۔ اور طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی علی گڈھ کے اطبا کی خدمات حاصل کرکے پبلک کو صحیح اور سائنٹی فک علاج سے فائدہ اُٹھانے کا موقعہ دیں۔

(۴) مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ جلسہ گورنمنٹ یو۔پی سے مطالبہ کرتا ہے کہ بورڈ آف انڈین میڈیسن میں طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی کے کم سے کم دو طبیب ضرور لئے جائیں۔

(۵) مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ جلسہ اُن اولڈ بوائز سے جو اب تک ایسوسی ایشن کے ممبر نہیں ہیں اپیل کرتا ہے کہ جلد سے جلد ایسوسی ایشن کے ممبر بنیں۔ اور یہ جلسہ تمام اولڈ بوائز سے ایسوسی ایشن کی مالی امداد کے لئے بھی اپیل کرتا ہے۔

(۶) مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ جلسہ ہندوستان کے مختلف صوبوں کے اولڈ بوائز سے اپیل کرتا ہے کہ مادر درسگاہ کی ترقی و بقا کے لئے زیادہ سے زیادہ قابل امیدواروں کو داخلہ کے لئے بھیجا جائے۔

قرار پایا کہ تمام تجویزوں کی نقلیں اور کارروائی کی تفصیل منشور طبی رسالوں اور قومی اخبارات کو بھیجی جائیں۔

(حکیم آغا شمس الحسن سکریٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن)

طبیہ کالج امرتسر میں اندھے پن پر جلسہ

۲۱ فروری ۱۹۳۹ء کے دن چار بجے شام کو طبیہ کالج کی اپنی عمارت میں اندھے پن پر ایک جلسہ زیر صدارت عالی جناب خان صاحب چودھری ڈپٹی فضل الدین صاحب ممبر لیجسلیٹو اسمبلی و رئیس اعظم امرتسر ہوا۔ جلسہ طلبا کالج کے علاوہ دیگر حضرات اور شائقین فن نے بھی شرکت کی سب سے پہلے مسٹر معراج الدین سٹوڈنٹ فرسٹ ایر کلاس طبیہ کالج امرتسر نے آنکھ کی اہمیت پر تقریر کی۔ اس کے بعد جناب حکیم محمد علی صاحب سکریٹری طبیہ کالج نے عالمانہ پیرائے میں آنکھ کی تشریح، اس کے افعال، ضعف بصارت کے اسباب، حفظ ماتقدم اور علاج پر ایک مبسوط تقریر کی۔ اس کے بعد جناب حکیم محبوب عالم صاحب پرنسپل کالج نے وہ اصول بتائے جن سے نظر کی حفاظت ہو سکے۔ پھر جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب ایم۔ بی۔ بی ایس ریٹائرڈ

سول سرجن پروفیسر تشریح کالج نے ماہیتِ بصر اور ضعف نظر کے اسباب پر فاضلانہ تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد حکیم محمد جان صاحب ڈرگز انسپکٹر وسپروائزر شفاخانہ جات میونسپلٹی و پروفیسر علم الادویہ طبیہ کالج نے بازاری حکیموں اور عطائیوں سے جو نقصانات آنکھوں کو پہونچ رہے ہیں اُن کی تفصیل بیان کی۔ جناب حکیم محمد عبدالرحمٰن خاں صاحب عباسی آنریری پروفیسر طبیہ کالج امرتسر نے اندھے پن سے بچنے کی تدبیروں پر روشنی ڈالی۔ آخر میں نیچے کا رزولیوشن بالاتفاق پاس کیا گیا۔ اور صاحب صدر کے شکریہ کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

رزولیوشن

طبیہ کالج امرتسر کا یہ جلسہ حکومت ہند سے پرزور درخواست کرتا ہے کہ آنکھوں جیسے شریف عضو کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ ایسے احکام جاری کرے جن کی رو سے عطائی اور جاہل معالج آنکھوں کے سرمے یا اور اسی قسم کی دوسری دوائیں قطعاً فروخت نہ کر سکیں۔

زبدۃ الحکما حکیم منظور احمد خاں ایم۔ اے وائس پرنسپل طبیہ کالج امرتسر

آیورویدک اینڈ یونانی طبی کلب امروہہ (یو۔پی) کا بارہواں سالانہ اجلاس

آیورویدک اینڈ یونانی طبی کلب امروہہ کا شاندار جلسہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۹ء کو زیر صدارت جناب حکیم سید محمد معصوم حسن صاحب رئیس وسابق آنریری مجسٹریٹ منعقد ہوا۔ جلسہ میں اطبا، وید اور ڈاکٹر صاحبان کے علاوہ معززین شہر بھی ایک کثیر تعداد میں شریک تھے۔ سب سے پہلے جناب سید رشید علی صاحب میونسپل کمشنر و جنرل سکرٹری مسلم لیگ و صدر مجلس استقبالیہ نے اپنا خطبۂ صدارت پڑھا جس میں خصوصیت کے ساتھ موجودہ گورنمنٹ صوبہ یو۔پی کی اس پالیسی پر جس کے ذریعہ سے وہ ۱۴۶ وید اور ۴۶ اطبا کا تقرر کر رہی ہے، پُرزور احتجاج کیا اور تجدید فن اور اتحاد اطبا و وید صاحبان کی ضرورت پر کافی روشنی ڈالی۔ اس کے بعد صدر محترم نے اپنا بلیغ خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا جس میں دیسی علاج کا دیگر رائج الوقت طریقوں سے مقابلہ کیا اور یہ ثابت کیا کہ ہندوستان کو اپنے دیسی طریقہائے علاج سے ہی فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ موصوف نے بھی تجدید فن اور اتحاد پر کافی زور دیا۔ اہم وضروری خطبات کے بعد جناب سید علی رضا صاحب نقوی (علیگ) سابق جنرل سکرٹری طبی کلب نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ حضرت تاباں نقوی امروہوی اور جناب دیدرام کمار صاحب نے دیسی طریقہ علاج و اطبا و وید صاحبان کی موجودہ حالت پر پُرزور نظمیں جو معنوی و علمی خصوصیات کے اعتبار سے درسِ عبرت تھیں، ارشاد فرمائیں۔ آخر میں چند تجاویز پیش ہو کر منظور ہوئیں۔

(۱) آیورویدک اینڈ یونانی طبی کلب امروہہ کا یہ عام جلسہ اپنے پُرخلوص کارکن جناب حکیم محمد تمکین احمد خاں مرحوم کے انتقال پُرملال پر اظہار تاسف کرتے ہوئے ان کے واسطے دعائے مغفرت کا خواہاں ہے، اور اُن کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

محرک۔ جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب نقوی جنرل سکرٹری طبی کلب۔ (موید) وید اودہم چند صاحب اور حکیم محمد عین الحق صاحب

(۲) آیورویدک اینڈ یونانی طبی کلب امروہہ کا یہ عام جلسہ گورنمنٹ (یو۔پی) سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ گرام سدھار کے سلسلہ میں جو ۱۴۶ وید اور ۴۶ اطبا کا تقرر صوبہ میں حکیموں اور ویدوں کے تناسب اور طب یونانی کی عام پسندیدگی کے لحاظ سے غیر مناسب ہے۔ ضرورت ہے کہ اطبا کی جگہوں میں اضافہ کیا جائے۔

محرک۔ ابو النظر حکیم سید طفیل حسن صاحب رضوی (موید) وید اودہم چند صاحب۔ حکیم سید علی رضا صاحب نقوی (علیگ)

(محمد مسعود عالم صدیقی سکرٹری)

بھوپ اندر طبیہ کالج کا سالانہ امتحان

بھوپ اندر طبیہ کالج پٹیالہ کے سالانہ امتحانات ۲۵ مئی ۱۹۳۹ء سے شروع ہو کر ۹ جون کو ختم ہونگے۔ پرائیویٹ طور پر امتحان میں شریک ہونے کا ارادہ رکھنے والے اپنی درخواستیں ۱۵ مئی تک بھیج سکتے ہیں۔

(پرنسپل)

تصحیح ہمدرد صحت بابتہ ماہ فروری ۱۹۳۹ء میں جو نسخہ عجیب طلا کے نام سے شائع ہوا ہے اُس میں کاتب کی غلطی سے شیر بز چھپا ہے۔ حالانکہ شیر بز لینے بکری کا دودھ ہونا چاہیئے۔ سوڈا کاسٹک بھی نمبر ۹۹-۹۰ ڈگری کا ہونا چاہیئے۔ ناظرین تصحیح کر لیں۔

جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

اکسیر اطفال — نیلا تھوتھا دتوتیا، ایک رتی، سوڈا فوردنی ۱۲ رتی، سہاگہ بریاں ۱۲ رتی۔ سب چیزوں کو اتنا کھرل کریں کہ توتیا کا نیلا رنگ باقی نہ رہے خوراک ۲ رتی سے چار رتی تک ماں کے دودھ میں ملاکر۔

فوائد:۔ قے، بدہضمی، کھانسی اور دانت نکلنے کے وقت کے مرضوں کے لئے اکسیر ہے۔

دوائے حمّیٰ — برگ سورج مکھی کو سایہ میں خشک کرکے باریک کرلیں۔ اور ایک ایک ماشہ یہ دوا صبح دوپہر اور شام کے وقت عرق بادیان، عرق گاؤزبان ایک ایک چھٹانک اور شربت بنفشہ دو تولہ کے ساتھ دیں۔ فوائد:۔ ہر قسم کے بخار خصوصًا ملیریائی بخار کے لئے اکسیر ہے۔

حبوب سعال — مغز بادام مقشر، نشاستہ گندم، رب السوس، ترنجبین، بہدانہ ہر ایک ایک تولہ منقیٰ دو تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور صبح و شام کو دو دو گولیاں منہ میں رکھ کر چوسیں۔

فوائد:۔ خشک و تر دونوں قسم کی کھانسیوں کے لئے یہ گولیاں مفید ہیں۔

حبّ عنبری — عنبر ۳ ماشہ، سم الفار ۶ ماشہ، کات سفید ۱ ماشہ کو سو عدد پان کے پانی اور پانچ تولے کریلے کے پانی میں یکے بعد دیگرے کھرل کرکے ماش کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور علی الصباح کوئی مرغن چیز کھاکر ایک گولی کھائیں۔ پھر اوپر سے گائے کا دودھ پی لیں۔

فوائد:۔ قوت باہ کی بہترین دوا ہے۔ ممسک بھی ہے۔

دافع احتلام — ست گلو، طباشیر، دانہ الائچی خورد، ہر ایک تین ماشہ، بھوسی اسپغول، مغز بادام شیریں، کشنیز خشک، تخم کاہو، تخم خرفہ، ثعلب مصری، اندر جو شیریں، بیج بند، تخم سرالی، تخم فرنج مشک، تخم تمر ہندی، بیج منڈی، ستاور، شقاقل مصری، بہمن سفید بہمن سرخ، موصلی سیاہ، موصلی سفید، تخم اٹنگن، تودری سفید، تودری زرد، زیرہ سفید، رومی مصطگی ہر ایک چھ ماشہ، نبات سفید ۱۲ تولہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور نو نو ماشہ یہ سفوف صبح اور شام کو گائے کے دودھ کے ساتھ پھنکائیں۔

فوائد:۔ جریان اور احتلام کے لئے یہ دوا نہایت ہی مفید ہے۔ مغلظ اور مقوی باہ ہے۔

جناب حکیم مولوی سیّد محمد اسد علی صاحب آنریری مجسٹریٹ

معجون اکسیر گردہ — تخم کرفس ۳۵ ماشہ، نانخواہ ۳۵ ماشہ، تخم شبت ۳۵ ماشہ، تخم گذرہ ۲ ماشہ، تخم گندنا ۳۵ ماشہ، مصطگی رومی ۲½ ماشہ، قرنفل ۲½ ماشہ، خرفہ ۳½ ماشہ، عقرقرحا ۳½ ماشہ، اسارون ۳½ ماشہ، بسباسہ ۳½ ماشہ، عودم ۱¾ ماشہ، مشک دو رتی زعفران ۲¼ ماشہ، مویز منقے ۳۰ تولہ، شکر ۳۰ تولہ۔ حسب معمول معجون تیار کریں۔ اور چالیس دن کے بعد استعمال کریں۔ خوراک ۱½ ماشہ رات کو سوتے وقت۔

فوائد:۔ یہ معجون تمام ریاحی امراض اور ریاحی دردوں کے لئے مفید ہے، گردوں کو مضبوط بناتی ہے۔ گردہ کی ریگ کو خارج کرتی ہے۔ پیشاب میں فاسفیٹس اور چربی کے اخراج کو بند کرتی ہے۔

روہوں کا سرمہ — سلفیٹ آف زنک ۲۰ گرین، کیلومل ایک ماشہ، سرمہ سیاہ (دس سال بھر تک نیم میں رکھا ہوا) ایک ماشہ، توتیا، سبز (شدہ کیا ہوا) ایک ماشہ، شورہ قلمی ایک ماشہ، دانہ الائچی خورد ایک ماشہ، پھٹکری خام ایک ماشہ، افیون خالص مصفّٰی ۵ تولہ زیرہ سفید ایک ماشہ، مرچ سفید ایک ماشہ، سہاگہ خام ایک ماشہ، سمندر جھاگ ایک ماشہ، نمک لاہوری ایک ماشہ، سرمہ اصفہانی ایک ماشہ، سرمہ چینی ایک ماشہ۔ ان سب دواؤں کو عرق گلاب یا بارش کے پانی میں دو دن تک خوب کھرل کرکے سرمہ بنالیں اور ایک ماشہ یہ سرمہ ۶ ماشہ شہد میں ملاکر رکھیں اور روزانہ تین

دن تک اس کی دو دو سلائیاں آنکھوں میں لگائیں۔ پھر ہر روز ایک ایک سلائی بڑھاتے رہیں۔

فوائد:۔ روہوں کے لئے تو یہ سرمہ عجیب الاثر ہے ہی۔ اس کے علاوہ لگرے، جالے اور پھولے کو بھی مفید ہے۔ بصارت کو تیز کرتا ہے۔

جناب حکیم عبدالاحد صاحب، شرف الدین پوری، دریاپلو

حب آتشک و سوزاک آملہ خشک، ہلیلہ سیاہ، پوست ہلیلہ زرد۔ تینوں چیزیں ایک ایک تولہ لے کر ۲۰ عدد کاغذی لیموؤں کے پانی میں خوب کھرل کریں۔ جب گولی بننے کے قابل ہو جائیں تو چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔

ترکیب استعمال:۔ ایک گولی دہی کے ساتھ روزانہ صبح کے وقت سات روز تک کھلائیں۔

پرہیز:۔ ان گولیوں کے دوران استعمال میں مونگ کی دال سے قطعی پرہیز کریں۔

فوائد:۔ آتشک کے لئے یہ گولیاں مجرب ثابت ہوئی ہیں۔ اگر ایک ہفتہ میں خاطر خواہ فائدہ نہ ہو تو چند دن ٹھیر کر ایک ہفتہ اور کھائیں۔ پیشاب کی سوزش دو تین ہی دن میں کم ہو جاتی ہے اور مریض رو بصحت ہو جاتا ہے۔ سوزاک کے اکثر مریضوں کو اس سے فائدہ ہوا۔ طبیہ کالج دہلی کے شفاخانہ میں "حب احد" کے نام سے یہ گولیاں برتی جاتی ہیں۔

جناب حکیم سید مشتاق حسین صاحب جے پور

حب چیچک دانہ الائچی کلاں، زہر مہرہ خطائی زرد رو، پودینہ خشک، بادیان، ست گلو، طباشیر، زیرہ سفید، دانہ الائچی خورد، زرنباد، عود غرقی، نمک لاہوری ہر ایک ایک تولہ، مویز منقہ ۵ تولہ، مشک خالص ۴ ماشہ۔ سب دواؤں کو باریک پیس کر ماش کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک گولی سے تین گولیوں تک دن میں ۳ بار پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد:۔ چیچک اور موتی جھرہ کی شکایتوں کے لئے یہ گولیاں نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ اگر بطور حفظ ماتقدم ان کو استعمال کرایا جائے تو یہ نامراد مرض نہیں ہونے پاتے۔ اگر مرض کی موجودگی میں انہیں کھلایا جائے تو مرض کی سختی کو کم کرتی ہیں۔ اور مریض جلد ہی اچھا ہو جاتا ہے۔ چیچک کے علاوہ یہ گولیاں بچوں کے بہت سے مرضوں کے لئے بھی کارآمد ہیں۔ میرے ہم پیشہ بھائی یہ گولیاں بنا کر ضرور رکھیں۔

گرمی توڑ شربت مغز بادام شیریں ۱۰ تولہ، مغز تخم خربزہ، مغز تخم خیارین، دانہ الائچی سفید، تخم خرفہ سیاہ ہر ایک ۲ تولہ، سہاگہ ۱۰ ماشہ، آب لیموں تازہ ۱۰ تولہ۔ آب لیموں کے علاوہ سب چیزوں کو ڈیڑھ سیر پانی میں پیس کر شیرہ نکال لیں۔ پھر اس میں آب لیموں اور شکر سفید سوا دو سیر ڈال کر شربت کا قوام بنالیں دوران قوام میں اگر چاہیں تو شربت کی سرخی بھی دے سکتے ہیں۔ ۵ تولہ یہ شربت پانی میں ملا کر صبح یا جس وقت ضرورت ہو پئیں۔ فوائد:۔ گرمی کے موسم میں یہ شربت بہت سے مرضوں کے لئے ڈھال کا کام دیتا ہے، پیاس کو روکتا ہے۔ گھبراہٹ اور بے چینی کو دور کرتا ہے۔ گرمی کے موسم میں صفرا کی زیادتی سے تکلیف اٹھانے والے اس شربت کو ضرور استعمال کریں۔

جناب حکیم مولوی سید مقبول شاہ صاحب، وارثی

حب زحیر کافور یک سرخ، اور مغز بادام شیریں ایک عدد کو کھرل کر کے ۲ گولیاں بنائیں اور آدھ آدھ گھنٹے کے وقفہ سے دیں۔ پھر اگر ضرورت ہو تو تین گولیاں تازہ بنا کر ایک ایک گھنٹے کے وقفے سے دیں۔ فوائد:۔ پیچش کے لئے یہ گولیاں نہایت مفید ہیں ایک دو دن میں ہی فائدہ ہو جاتا ہے۔

مقوی باہ و مقوی دماغ سم الفار ۳ ماشہ، زعفران ۶ ماشہ، کتھہ سفید ایک تولہ، آرد سنگھاڑہ ۲ تولہ۔ پہلے سب چیزوں کو کھرل میں باریک کرلیں۔ پھر اس میں ایک ایک بنگلہ پان ڈال ڈال کر کھرل کرتے رہیں، سو پان کھرل میں ڈالے جاچکنے کے بعد کھرل کرنا اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ دوا گولیاں بننے کے قابل نہ ہو جائیں۔ پھر ایک ایک رتی کی گولیاں بنا کر سایہ میں خشک کرلیں۔ اور ایک دو گولیاں طبیب کے مشورہ سے استعمال کریں۔ فوائد:۔ یہ گولیاں تقویت باہ کے لئے مفید ہیں۔ دماغ کو قوت پہنچاتی ہیں۔

دق بطنی کے لئے طب جدید کے مجربات

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، لاہور

۱

ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈائیلوٹ　۳۰ منم
لائیکوار ہائیڈرارجرائی پرکلورائڈ　۲۰ "
ٹنکچر کارڈیمم کمپونڈ　۳۰ "
ٹنکچر آیوڈین رکٹی فائیڈ　۵ "
ایسڈ کاربالک کرسٹل　۳ گرین
اولیم سینے من　۴ منم
ایکوا کلوروفارم　۴½ اونس

مکسچر بنالیں اور صبح وشام ایک ایک اونس کی مقدار میں غذا کے بعد پلائیں۔

۲

ایسڈ نائیٹرو ہائیڈروکلورک ڈائیلیوٹ　۱۰ منم
وائنم پپ سین　۳۰ "
ٹنکچر چرائتہ　۲۰ "
ٹنکچر کارڈیمم کمپونڈ　۲۰ "
ایکوا منتھا پپ　ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک غذا کے بعد صبح وشام دونوں وقت پلائیں۔

۳

کیلسیم کاربونیٹ پریسی پٹیٹ　۶۰ گرین
کیلسیم فاسفیٹ　۳۰ "
پوٹاسیم آیوڈائیڈ　۲۰ "
کریازوٹ　۱۲ "
سیکیرین　۲ "
میوسیلیج ٹراگاکنتھ　حسب ضرورت
کیمفور بڈین　۱ ڈرام
اولیم اینے سی　۶ منم
ایکوا اورنشیائی فلیوا　۶ اونس

اس کی بارہ خوراکیں بنالیں۔ اور دن بھر میں تین خوراکیں پلائیں۔

۴

کاڈلیور آئل　۱ ڈرام
کیلسیم ہائپوفاسفیٹ　۵ گرین
گایاکول کاربونیٹ　۲ "
میوسیلیج　حسب ضرورت
گلائی کوہیروئن　۳۰ منم
ایکوا منتھا پپ　ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار پلائیں۔

۵

اوسٹیلین　۵ منم
گایاکول　۲ "
ٹنکچر آیوڈین　۱ "
ٹنکچر کارڈیمم کمپونڈ　۱۵ "
سیرپ کیلسیائی ہائپوفاسفیٹ　ا ڈرام
سیرپ کیلسیائی لکٹو فاسفیٹ　۱ "
سیرپ کوڈائنا فاسفیٹ　۳۰ منم
ایکوا منتھا پپ　ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک غذا کے بعد صبح وشام دونوں وقت دیں۔

۶

کیلسیم کلورائیڈ　۱۰ گرین
سیرپ فیرائی آیوڈائیڈ　۲۰ منم
گلیسرین　۲۰ "
ایکوا کلوروفارم　ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔

۷

سوڈا بنزوئیٹ　۵ گرین
کیلسیم کلورائیڈ　۵ "
پوٹاسیم آیوڈائیڈ　۳ "
گایاکول　۳ منم
ٹنکچر ہائیوسائمس　۲۰ "
سپرٹ امونیا ایرومیٹک　۲۰ "
سیرپ ٹولو　۱ ڈرام
ایکسٹریکٹ گلیسیرزا لکوڈ　۲۰ منم
ایکوا کیمفر　ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔

۸

ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈائیلیوٹ　۱۰ منم
گلیسرین پپ سین　۲۰ "
گلیسرین ایسڈ کاربالک　۵ "
ٹنکچر کارڈیمم کمپونڈ　۳۰ "
ٹنکچر نکس وامیکا　۵ "
سپرٹ کلوروفارم　۱۵ "
ایکوا منتھا پپ　ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک غذا کے بعد صبح وشام دونوں وقت دیں۔

۹

سوڈا بائی کارب　۱۰ گرین
سوڈا سلفو کاربولیٹ　۵ "
گلیسرین ایسڈ کاربالک　۵ منم
گلیسرین پے پین　۳۰ "
ٹنکچر کارڈیمم کمپونڈ　۲۰ "
لائی کوار ناکا ڈائی ایسیٹس　۳۰ "
سیرپ جنجر　۱ ڈرام
ایکوا منتھا پپ　ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک کھانے سے پہلے دونوں وقت دیں۔

۱۰

ٹنکچر آیوڈین رکٹی فائیڈ　۳۴ منم
اولیم یوکلپٹس　۱۷ "
کلوروفارم　۱۷ "
مگنیشیا کارب لیوس　۱۰ ڈرام
فیرائی ایٹ امونیا سائٹریٹ　۲½ "
ایکوا　۲۰ اونس

ایک ایک اونس کی مقدار میں دن بھر میں تین دفعہ پلائیں اور دوا پلانے سے پہلے شیشی کو خوب ہلا لیا کریں۔

حبوب، کیپسے اور سفوف

۱

آئیڈوفارم　۱ گرین
کریازوٹ　۱ منم
بلو بنزوئن　۱ گرین
بالسم ٹولو　۱ "

اس کی ایک گولی بنالیں اور ایسی ایک ایک گولی صبح وشام دونوں وقت غذا کے ایک گھنٹہ بعد دیں

۲

آئیڈوفارم　۱۰ گرین
آرسینک آیوڈائیڈ　½ "
پپ سین　۲۰ "
بالسم پیرو　ا ڈرام

سب چیزوں کو خوب کھرل کرکے ۱۰ گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح وشام ہمراہ عرق گلاب دیں۔

۳

آرسینک آیوڈائیڈ — ایک گرین
سٹرکنین سلفیٹ — ۱ "
ہائیڈرارجرائی کلورائیڈ کروسیو — ۱ "
کونین سلفیٹ — ۲ ڈرام
آیڈوفارم — ۲ "
سب چیزوں کو خوب کھرل کرکے ۴۰ گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح و شام دونوں وقت غذا کے بعد دیں۔

۴

کریازوٹ — ۲۰ منم
آئیڈوفارم — ۲۰ گرین
یوکلپٹول — ۲۰ "
بالسم پیرو — ۲۰ "
سب چیزوں کو خوب کھرل کرکے ۲۰ گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح و شام دونوں وقت غذا کے بعد دیں۔

۵

گایاکول کاربونیٹ — ۱½ گرین
آئیڈوفارم — ۱ "
کونین برومائیڈ — ½ "
ایکسٹریکٹ کینبس انڈیکا — ⅙ "
سب چیزوں کو کھرل کرکے ایک گولی بنالیں اور صبح و شام ایک ایک گولی کھلائیں۔

۶

اکتھوفارم — ۲۴ گرین
ٹینےجن — ۶۰ "
گایاکول کارب — ۶۰ "
بسمتھ سب نائٹریٹ — ۱۲۰ "
سب چیزوں کو خوب کھرل کرکے ۵۰ گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی دن میں تین دفعہ کھلائیں۔

۷

بسمتھ بیٹانفتھول — ۳ گرین
کریازوٹ — ۱ منم
سیلول — ۱ گرین
زنک سلفوکارب — ۱ "
ایکس ٹریکٹ نکس وامیکا — ¼ "
ایکس ٹریکٹ جنٹن کمپونڈ — ۲ "
سب چیزوں کو خوب ملاکر ایک کیسے میں بھرلیں اور صبح و شام ایسا ایک ایک کیسہ کھلائیں۔

۸

گایاکول سنہ میٹ — ۳ گرین
بسمتھ بیٹانفتھول — ۳ "
بسمتھ سب گیلیٹ — ۳ "
ٹینےجن — ۳ "
سب چیزوں کو ملاکر ایک کیسے میں بھرلیں اور صبح و شام ایک ایک کیسہ غذا کے بعد کھلائیں۔

۹

پپ سین — ۲ گرین
کریازوٹ — ۱ منم
آیڈوفارم — ۱ گرین
بوٹل کلورل ہائیڈریٹ — ۲ "
سب چیزوں کو ملاکر ایک کیسے میں بھرلیں۔ اور صبح و شام ایک ایک کیسہ بعد غذا دیں۔

۱۰

پے پین — ۵ گرین
تھایاکول (روشے) — ۵ "
کیلسیم گلوکونیٹ — ۱۰ "
سب چیزوں کو ایک کیسے میں بھرلیں۔ اور صبح و شام ایک ایک کیسہ غذا کے بعد دیں۔

۱۱

کرائی اوجے نین — ۲ گرین
تھایاکول (روشے) — ۶ "
آئیڈوفارم — ¼ "
کیلسیم لکٹیٹ — ۱۰ "
کیلسیم کاربونیٹ — ۵ "
ٹینےجن — ۳ "
بسمتھ سب نائٹریٹ — ۸ "
کیفین سائٹریٹ — ۱ "
سب چیزوں کو ملاکر ایک کیسے میں بھرلیں اور ہر روز ایک ایک کیسہ غذا کے بعد دیں۔

۱۲

کیلسیم لکٹیٹ — ۱۰ گرین
پپ سین — ۵ "
کریازوٹ — ½ منم
گایاکول کاربونیٹ — ۳ گرین
ایسی ایک ایک پڑیہ صبح و شام غذا کے بعد کھلائیں۔

۱۳

پیرامی ڈون — ½ گرین
ناکا ڈائی ایسٹیس — ۴ "
پپ سین — ۲ "
کریازوٹ — ½ "
بسمتھ کارب — ۴ گرین
ایسی ایک ایک پڑیہ صبح و شام غذا کے بعد دیں۔

۱۴

بسمتھ کاربونیٹ — ۵ گرین
کیلسیم لکٹیٹ — ۵ "
کیلسیم ہائپوفاسفیٹ — ۵ "
سوڈا بائی کارب — ۱۰ "
گایاکول کارب — ۳ "
ایسی ایک پڑیہ صبح و شام کھلائیں۔

۱۵

بسمتھ کاربونیٹ — ۲ گرین
پپ سین — ۱ "
پنکریاٹین — ۱ "
ڈائی السیٹس — ۱ "
ایسی ایک ایک پڑیہ غذا کے بعد دونوں وقت دیں۔

۱۶

پپ سین — ۳ گرین
ڈائی ایسٹیس — ۱ "
ایکس ٹریکٹ نکس وامی کا — ⅛ "
بلواپیکاک — 1/12 "
ایسی ایک ایک پڑیہ غذا کے بعد دونوں وقت دیں۔

۱۷

ہی ٹول — ½ گرین
سٹا ئیراکال — ۵ "
آرہی نول — ½ "
لکٹوس — ۵ "
ایسی ایک ایک پڑیہ غذا کے بعد دیں۔

الکذر

۱

کریازوٹ — ۶۰ منم
گلیسرین — ۱ اونس
ٹنکچر کارڈیم کمپونڈ — ۲ "
سب چیزوں کو ملاکر محفوظ رکھیں اور ۳۰، ۳۰ قطرے ایک گھونٹ پانی کے ساتھ دو تین دفعہ دیں۔

۲

کریازوٹ ۴۰ منم۔ سپرٹ سنے من — ۴ ڈرام
ٹنکچر اورنشیائی — ۲½ اونس
گلیسرین — ۴ "
سب چیزوں کو ملاکر محفوظ رکھیں اور چائے کے چمچہ بھر ایک گھونٹ پانی کے ساتھ دیں۔

(باقی آئندہ)

جوابات

(۱۶۴) مرگی:- (الف) اتنے عرصہ دراز کا مرض جلدی سے نہیں جا سکتا۔ ایک مدت تک مسلسل دوا استعمال کرنے کی ضرورت ہے "ٹری پل برومائڈس" برابر ایک مدت تک استعمال کرتے رہیئے۔ غذا سادہ، زود ہضم اور ہلکی استعمال کیجئے۔ رنج غصہ اور فکر کو پاس نہ آنے دیجئے۔ شام کا کھانا مغرب سے پہلے ہی کھا لیا کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ہیرا ہینگ، کافور دیسی، جند بیدستر، افیون۔ چاروں دوائیں ہموزن لے کر پانی میں کھرل کریں۔ اور کالی مرچوں کے برابر گولیاں بنالیں ایک گولی صبح ایک شام پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ چند دن کے استعمال سے انشاء اللہ شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) عاقر قرحا ۵ تولہ کو باریک پیس کر مویز منقیٰ دس تولہ میں معجون تیار کریں اور دو ماشہ صبح اور دو ماشہ شام کو کھلائیں۔ دودھ کی تمام چیزوں اور کھٹائی سے پرہیز کریں۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(د) لیومی نل سوڈا دو چاول روزانہ کھایا کریں۔ پانچ دن کے بعد دو دن ناغہ کر دیا کریں۔ انشاء اللہ مہینے ڈیڑھ مہینے میں بالکل صحت ہو جائے گی (حکیم ہمایوں)

(ہ) ایارج فیقرا ۱ تولہ، تربد سفید ۱ تولہ، حب النیل ۸ ماشہ، غاریقون ۸ ماشہ، انیسون ۸ ماشہ، شحم حنظل ۲ ماشہ، نمک ہندی ۳ ماشہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر عرق بادیان کے ساتھ گولیاں بنالیں۔ اور ایک ہفتہ تک ہر روز رات کو ۴ ماشہ یہ گولیاں کھلائیں۔ ایک ہفتہ کے استعمال کے بعد مندرجہ ذیل معجون بنا کر استعمال کریں۔ نسخہ:- مروارید ناسفتہ ایک ماشہ، کشتہ مرجان ۳ ماشہ، کہربائے شمعی ۶ ماشہ، درونج عقربی ۶ ماشہ، ابریشم مقرض ۶ ماشہ، لونگ ۶ ماشہ، اشنہ ۶ ماشہ، سنبل الطیب ۶ ماشہ، دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ، دارچینی ۶ ماشہ، عود صلیب ۶ ماشہ، زعفران ۲ ماشہ، مصطگی رومی ۲ ماشہ، صندل سفید ۴ ماشہ، صندل سرخ چار ماشہ، طباشیر نقرہ ۴ ماشہ، مشک ۱ ماشہ، عنبر ۱ ماشہ۔ حسب معمول تگنے شہد میں معجون تیار کریں۔ اور تین ماشہ یہ معجون صبح کے وقت ہمراہ عرق گاؤزبان استعمال کریں۔ (حکیم گجندر سنگھ امرتسری)

(۱۶۵) درد شقیقہ:- (الف) آپ چند روز تک کیفی اسپرین کی گولیاں روزانہ استعمال کیجئے۔ ایک گولی صبح، ایک دوپہر، اور ایک شام کو کھا لیا کیجئے۔ کوشش کیجئے کہ قبض نہ رہنے پائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نوشادر کی آدھی ٹکیہ لے کر صبح ہی صبح اور شام کو پانی کے ساتھ کھلائیں۔ انشاء اللہ دو تین دن میں فائدہ ہو جائے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بہتر ہے کہ مقامی معالج سے باقاعدہ علاج کرائیے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(د) سنا مکی صاف ۹ تولہ، گل سرخ ۲ تولہ، گل بنفشہ ۲ تولہ، گل نیلوفر ۲ تولہ کو سوا سیر پانی میں رات کے وقت بھگوئیں۔ صبح جوش دے کر صاف کر کے تین پاؤ شکر میں حسب دستور شربت بنائیں اور تین تولہ شربت عرق گاؤزبان ۱۰ تولہ میں ملا کر صبح کو استعمال کریں۔

نوشادر ۶ ماشہ، کافور ۴ رتی۔ مٹی کے برتن میں تھوڑا سا پانی ڈال کر پکائیں۔ جب دوا خشک ہو جائے تو پیس کر رکھیں اور ایک دو چٹکی رات دن میں ناس کے طور پر ناک میں لیں۔ (حکیم سید مظفر الدین ٹونکی)

(ہ) اسطوخودوس ۵ ماشہ، دھنیا ۴ ماشہ، مرچ سیاہ ۱۰ عدد کو دو چھٹانک پانی میں پیس چھان کر صبح ہی پلایا کریں اور رات کو سوتے وقت اطریفل زمانی ۱ تولہ گرم دودھ کے ساتھ دیں۔ چند دن کے استعمال سے صحت ہو جائے گی۔ (حکیم ہمایوں)

(و) پہلے چند روز اطریفل زمانی بقدر ۹ ماشہ، ہر روز رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ پھر ایک مہینے تک اطریفل کشنیزی ۶ ماشہ صبح اور ۶ ماشہ شام عرق شاہترہ کے ساتھ استعمال کرتے رہیں۔ (حکیم گجندر سنگھ امرتسری)

(ز) آپ اپنے معدہ کی اصلاح کا خیال رکھیں قبض کرنے والی چیزوں سے پرہیز کریں۔ اور معجون اسطوخودوس ایک تولہ عرق بادیان ۵ تولہ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ دماغ پر روغن بادام ملیں۔ اور اسطوخودوس ۵ تولہ، گل بنفشہ کشمیری ۵ تولہ، آملہ خشک ۲ تولہ، کشنیز خشک ۲ تولہ، ہلیلہ سیاہ ۲ تولہ، ہلیلہ کابلی دو تولہ، بلیلہ دو تولہ کا سفوف بنا کر ۳۰ تولہ مصری کے قوام میں معجون تیار کریں۔ اور پانچ تولہ روغن زیتون ملا کر رکھیں۔ رات کو سوتے وقت ایک تولہ یہ معجون کھائیں۔ (حکیم شمس الدین قریشی لکھنؤ)

(۱۶۶) پرانا نزلہ زکام:- (الف) آپنے اپنے عزیز کی عام جسمانی صحت کی حالت کچھ تحریر نہ فرمائی آپ کسی ڈاکٹر کے مشورہ سے "انٹی کٹارل ویکسین" کے انجکشن ان کے لگوا دیجئے۔ اور اگر وہ لاغر اور کمزور ہیں تو مچھلی کا تیل استعمال کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) عناب ۳۰ دانے، سپستاں ۵۰ دانے، خطمی ۱ تولہ، خبازی ۱ تولہ، انجیر ولایتی ۲۰ عدد، زوفا ۳ تولہ، پرسیاوشاں ۲ تولہ، اصل السوس نیم کوفتہ ۳ تولہ، گل بنفشہ ۱ تولہ، مصری کوزہ تین پاؤ۔ حسب معمول شربت بنالیں۔ خوراک ۲ تولہ صبح، ۲ تولہ شام عرق بادیان، عرق گاؤزبان ایک ایک چھٹانک میں ملا کر۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بورہ ارمنی اور نمک طعام ۳-۳ ماشہ، گرم پانی میں ڈال کر صبح شام ناک میں پہونچائیں۔ اور بہدانہ ۳ ماشہ، عناب ۵ دانہ، سپستاں ۹ دانہ، تخم خطمی ۳ ماشہ، گاؤزبان ۵ ماشہ کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگوئیے۔ صبح مل چھان کر ۲ تولہ شربت عناب ڈال کر پیجئے۔ رات کو سوتے وقت کشتہ مرجان جواہر دار ۲ چاول خمیرہ گاؤزبان سادہ ایک تولہ میں ملا کر کھا لیا کیجئے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(د) اسطوخودوس اور کشمش کو خوب پیس کر ۲-۳ ماشہ کے قرص بنالیں۔ اور ایک قرص تازہ پانی کے ساتھ کم از کم دس دن صبح کے وقت استعمال کریں۔ (حکیم سید مظفر الدین ٹونکی)

(ھ) دائمی نزلہ و زکام کے واسطے چون پراش اولیہ (ویدک دوا) استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) تنقیہ دماغ کسی معالج سے کرائیں۔ اس کے بعد حالات سے اطلاع دیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ز) جواب نمبر ۱۶۵ پر عمل کریں۔ (حکیم گجندر سنگھ امرتسری)

(ح) فل فل سفید اور گل زوفا خشک ہم وزن لے کر سفوف بنالیں اور روزانہ صبح و شام ۶-۶ ماشہ یہ سفوف پانی کے ساتھ پھنکائیں۔ (حکیم شمس الدین قریشی)

(۱۶۷) ضعف دماغ:۔ (الف) آپ چند شیشیاں "نیوروفاسفیٹس" کی استعمال کرڈالئے۔ دماغ کے ساتھ عام جسمانی صحت بھی درست ہو جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) برگ گاؤزباں ایک تولہ، گل گاؤزباں ایک تولہ، آبریشم مقرض نو ماشہ، زہرمہرہ خطائی ایک تولہ، زعفران نو ماشہ۔ سب چیزوں کو خوب حل کرکے ۴۰ تولہ مصری کے قوام میں ملالیں اور ورق نقرہ کی ایک گڈی ملاکر رکھیں اور ۴ ماشہ سے ۸ ماشہ تک صبح و شام دونوں وقت کھلائیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) دماغی مشاغل کم کیجئے حتی الامکان تفریح اور سیر کیا کیجئے، مغز بادام ۵ دانہ سیاہ مرچ ۵ دانہ، نبات سفید دو تولہ صبح کو کھائیے اور کشتہ مرگانگ ۲ چاول خمیرہ گاؤزباں ایک تولہ میں ملاکر دودھ کے ساتھ سوتے وقت کھالیا کیجئے۔ اولاد پیدا کرنے کی فکر اور اُس کے لئے محنت بالکل ترک کردیجئے۔ صحت کے بعد اس طرف توجہ کیجئے گا۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(د) روغن بادام ۶ ماشہ گائے کے آدھ سیر گرم دودھ میں ملاکر رات کو پی لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ھ) جواب نمبر ۱۶۶ پر عمل کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۶۸) بھنگ کی معجون:۔ (الف) ازراہ کرم یہ تو تحریر فرمائیے کہ بھنگ کا سفوف یا معجون آپ کس مرض کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ بھنگ کی معجونیں تیار کرنا یا آپ کے لئے ٹھنڈائی گھونٹنا اطبا کا کام نہیں ہے۔ آپ خود ہی اپنے لئے بھنگ کا نسخہ تجویز فرما سکتے ہیں تو پھر غریب اطبا کو اس دردسری میں کیوں مبتلا کرتے ہیں کہ وہ بھنگ میں برانڈی کے اثرات پیدا کردیں۔ وہ بے چارے ان مزوں سے کہاں واقف ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) معجون فلک سیر بنا کر استعمال کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آخر کس لئے؟ برانڈی ہی کیوں استعمال نہیں کرلیتے؟ (حکیم ہمایوں)

(۱۶۹) امراض رحم:۔ (الف) آپ مریضہ کو "ایلٹرس کارڈیل" استعمال کرائیے۔ ان کی کمزوری سے نیز اس وجہ سے کہ ایک عرصے سے ماہواری بند ہے، یہ شبہ ہوتا ہے کہ انہیں خدانخواستہ دق نہ ہو۔ بہتر ہو کہ کسی ہوشیار معالج سے مشورہ کرکے اس کے متعلق اطمینان کرلیجئے۔ کمزوری کے لئے مچھلی کا تیل اور فولاد کا شربت بہت مناسب ثابت ہونگے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کسی مقامی قابل طبیب یا کسی قابل لیڈی ڈاکٹر سے علاج کرائیے۔ سوال جواب میں مریضہ کی زندگی برباد نہ کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) تعلیم یافتہ دائی سے مدد لے کر مقامی معالج کی طرف رجوع کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(د) مریضہ کا معائنہ کرکے باقاعدہ علاج کرائیں ورنہ آپ کا قیمتی وقت اور روپیہ ضائع ہوتا رہے گا۔ حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ھ) تخم گندنا ایک تولہ کا جوشاندہ بنا کر گڑ سے میٹھا کرکے صبح و شام پلایا کریں۔ اور بہروزہ اور پرانے گڑ کے شیاف بنا کر رحم میں رکھوائیں۔ انشاء اللہ بند حیض جاری ہو جائے گا۔ (حکیم ہمایوں)

(و) کثرت مجامعت سے پرہیز کریں۔ اور کسی لیڈی ڈاکٹر کے مشورے سے باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم گجندر سنگھ امرتسری)

(ز) مریضہ کا علاج کسی ہوشیار دائی کو دکھا کر کسی قابل حکیم سے کرائیے۔ (حکیم شمس الدین قریشی لکھنؤ)

(۱۷۰) گلے کا بڑھنا:۔ (الف) یہ مرض بنگال میں زیادہ ہوتا ہے اور چونکہ مرطوب ملک ہے۔ اس لئے کیلا بھی وہاں زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ شاید اسی لئے یہ قیاس کرلیا گیا ہے کہ کیلا اس مرض کو بڑھنے میں مدد دیتا ہے۔ ورنہ درحقیقت کیلے کا اس مرض سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ مرض اندرونی غدودوں کے فتور سے ہوتا ہے۔ اور غدودوں ہی کے ذریعہ اس کا علاج بھی بہتر طریق پر ہو سکتا ہے۔ آیوڈین بھی اس کے لئے خاص طور پر نافع ہے کسی مقامی ڈاکٹر سے اپنا علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کالی زیری ۳ ماشہ کو پانی میں خوب پیس کر رکھیں اور ایک ایک انگلی آدھ آدھ گھنٹے کے بعد چاٹ لیا کریں۔ دو چار دن کے عمل سے گلا درست ہو جائے گا کیلا آپ کے لئے مضر ہوگا۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آپ کا گلا بڑھا ہوا ہے۔ معلوم نہیں آپ کی مراد "گلا" سے کیا ہے۔ بغیر آپ کا مرض سمجھے ہوئے کیلے کی مضرت کے متعلق لوگوں کی کیسے تائید کرسکتا ہوں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(د) کیلا اس مرض میں ضرور نقصان دے گا۔ ٹھنڈی و بادی چیزوں سے آپ ضرور پرہیز کیجئے۔ (حکیم شمس الدین قریشی لکھنؤ)

(۱۷۱) بجلی کا علاج:۔ (الف) مستقل سے آپ کی کیا مراد ہے؟ کوئی شخص بھی کسی علاج کے متعلق یہ ذمہ نہیں لے سکتا کہ آئندہ کبھی وہ مرض ہو ہی نہیں سکتا۔ بجلی کا علاج منجملہ دیگر طریق ہائے علاج کے ایک طریقہ ہے اور اگر اس سے مرض دور ہو جائے گا تو ضرور وہ مستقل ہی طریق پر دور

ہوگا۔ لیکن مستقل کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ کسی حالت میں بھی وہ مرض پھر نہیں ہو سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) عضو کی خرابیوں کے لئے بجلی کا استعمال نقصان پہونچائے گا۔ کسی قابل و لائق طبیب کے مشورہ سے اصولی علاج کرائیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)۔

(ج) اگر بجلی کے ذریعہ سے اس مرض کا کامیاب علاج ہوتا تو ساری دنیا میں اس مرض کا کوئی فرد بشر شاکی نظر نہ آتا۔ آپ روغن موم میں روغن کافور ملا کر استعمال کریں۔ تمام شکایتیں بغیر تکلیف کے رفع ہو جائیں گی۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) میں خیال کرتا ہوں کہ مستقل فائدہ ہرگز نہ ہوگا۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) بجلی کے ذریعہ سے فوری فائدہ تو ضرور ہو جائے گا۔ لیکن آپ کامیاب و مطمئن نہیں ہو سکتے۔ (حکیم شمس الدین قریشی لکھنو)

(۱۷۲) **جریان**:۔ (الف) آپ چند شیشیاں "گریبالٹ سیرپ" کی پی ڈالئے، کچا بلغم آنا بند ہو جائے گا۔ جریان بھی اس سے کم ہو جائے گا۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ اسی کے ساتھ ساتھ "ایسٹنس سیرپ" بھی استعمال کریجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) رات کو سوتے وقت اطریفل زمانی ایک تولہ کھا کر اوپر سے عرق بادیان نیم گرم آدھ پاؤ پی لیا کریں۔ اور خمیرہ گاؤزبان عنبری ۴ ماشہ میں دو چاول کشتہ فولاد رکھ کر صبح و شام دونوں وقت کھائیے۔ چند دن کے استعمال سے سب شکایتیں دور ہو جائیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)۔

(ج) مریض کو تشخیص اور مرض کا نام لکھنے کی بجائے اپنی شکایتوں کی پوری کیفیت لکھنی چاہیئے۔ تشخیص اور تجویز اطبا کا کام ہے آپ اپنی مفصل کیفیت لکھ کر اطبا کو نسخہ تجویز کرنے کی دعوت دیجئے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(د) ستاور اور شکر سفید ہم وزن لے کر سفوف بنائیں اور دس دس ماشہ یہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ صبح و شام پندرہ دن تک استعمال کریں۔ (حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(ہ) چون پراش ادلیہ استعمال کریں۔ پوری صحت نصیب ہوگی۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) کشتہ فولاد ۲ تولہ، کشتہ سہ دھاتہ ۲ تولہ، کشتہ نقرہ ایک تولہ، مومیائی خالص ایک تولہ، کستوری اصلی، عنبر اشہب، کشتہ طلا، ہر ایک ۲ ماشہ زعفران اصلی، جند بیدستر ہر ایک ۶ ماشہ، سٹرکنین ۶ گرین۔ سب چیزوں کو خیساندہ پوست خشخاش میں کھرل کر کے ۲-۳ رتی کی گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام کھانا کھانے کے بعد دودھ سے کھلائیں۔ جریان کہنہ کو دور کرتی ہیں، مقوی باہ، مقوی جگر اور مقوی اعصاب ہیں۔ لیکن اس دوا کے استعمال سے پہلے سیال مسکن ضرور استعمال کر لیں جس کا نسخہ ماہ مارچ ۳۹ء کے پرچہ میں صفحہ ۴۳ جواب نمبر ۱۴۴ میں درج ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ز) گندھک آملہ سار اور ایک جوالہسن ہم وزن لے کر خوب کھرل کریں۔ اور آتشی شیشی میں گل حکمت کر کے روغن نکالئے اور ۵ قطرے یہ روغن ۶ ماشہ شہد میں ملا کر صبح و شام استعمال کیجئے۔ (حکیم شمس الدین قریشی لکھنو)

(۱۷۳) **عوارض آتشک**:۔ (الف) بدقسمتی سے انجکشنوں کے متعلق عوام میں بہت سی غلط فہمیاں پھیل گئی ہیں اور اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی چیز کا بھی انجکشن جسم میں داخل ہوا اور سب بیماریاں کافور ہو گئیں۔ اس صورت حالات سے بعض ڈاکٹر بھی ناجائز فائدہ اٹھا لیتے ہیں اور زبردستی کسی نہ کسی دوا کا انجکشن لگا ہی دیتے ہیں۔ آپ کے مریض کے جو انجکشن لگے وہ آتشک کے لئے لگائے جاتے ہیں۔ حالانکہ جہاں تک آپ کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے ان بے چاروں کو آتشک کبھی نہیں ہوئی۔ آپ کے مریض صاحب غالباً ضعف اعصاب میں مبتلا ہیں آپ انہیں کچھ عرصہ تک "نیورو فاسفیٹس" استعمال کرائیں اُمید ہے کہ درد بھی اسی سے جاتا رہے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا صبح و شام ۲-۳ ماشہ عرق گاؤزبان کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مریض کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(د) مطبوخ ہفت روزہ استعمال کریں۔ روغن کافور کو روغن موم میں ملا کر مالش کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) حب اذاراقی کھانا کھانے کے بعد دو دو عدد دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۷۴) **کتاب مجمع البحرین**:۔ (الف) کتاب مجمع البحرین مجلد بالکل نئی ہمارے پاس موجود ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۷۵) **ضعف باہ**:۔ (الف) خمیرہ گاؤزبان سادہ صبح و شام ایک ایک تولہ عرق بادیان کے ساتھ کم سے کم بیس دن استعمال کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد دوا المسک معتدل سادہ ۳ ماشہ، خمیرہ گاؤزبان عنبری ۳ ماشہ صبح ہی صبح عرق گاؤزبان کے ساتھ استعمال کرائیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) صبح کے وقت کشتہ گئودنتی ایک رتی خمیرہ گاؤزبان سادہ ایک تولہ میں ملا کر کھائیں۔ اور سوتے وقت معجون فلاسفہ ۹ ماشہ دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ دوران علاج میں جماع سے پرہیز کریں۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ج) روغن زرد تازہ پاؤ سیر میں الائچی خورد اور لونگ ایک ایک ماشہ ڈال کر داغ دیں۔ پھر آرد نخود بریاں اور شہد مصفےٰ ایک ایک پاؤ ملا لیں۔ مقدار خوراک دو تولہ صبح چالیس دن تک۔ (حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(د) بیخ مرجان دو تولہ اور ورق نقرہ دو تولہ کو آب گلو ۴۰ تولہ، آب ہزار دانی ۴۰ تولہ میں کھرل کریں۔ اور مٹی کے پیالوں میں بند کر کے گجپٹ کی آگ دیں اس کے بعد پھر ان بوٹیوں کے پانی میں کھرل کر کے آگ دیں۔ پانچ آنچوں میں دوا تیار ہو جائے گی۔ ایک رتی یہ دوا مکھن میں ملا کر صبح کے وقت کھائیں۔ عضو مخصوص کی مالش روغن موم اور روغن کافور ملا کر کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) جواب نمبر ۱۷۲ کی گولیاں استعمال کریں۔ تمام شکایتیں دور ہو جائیں گی۔ (حکیم ہمایوں)

(و) حب عنبر و مومیائی ہمدرد دواخانہ سے منگا کر استعمال کریں۔ (حکیم گجندر سنگھ امرتسری)

(۱۷۶) **رطوبت بیضیہ**:۔ (الف) بالعموم جب گردوں میں سوزش ہوتی ہے تو یہ رطوبت پیشاب کے ہمراہ خارج ہوتی ہے۔ یونانی طب میں اس کے متعلق کیا تجربے کئے گئے ہیں مجھے کچھ نہیں معلوم۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سپستاں، خشخاش، کوکنار، صندل سفید۔ چاروں چیزیں ہم وزن لے کر باریک کریں۔ اور برابر کی شکر ملا کر رکھیں۔ ۶ ماشہ یہ سفوف اور ایک دو چاول کا فور صبح ہی صبح منہ میں ڈال کر پانی کے ساتھ نگل جائیں۔ دوا شام کو بھی استعمال کرنی چاہیئے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) پیشاب میں رطوبت بیضیہ کیوں آتی ہے؟ اس کا ایک سبب تو ہے نہیں۔ اس کے واسطے تو مفصل مضمون کی ضرورت ہو۔ مگر اتنا عرض کرنا بھی بے جا نہ ہوگا کہ اگر مزمن امراض گردہ یا کثرتِ جماع سے رطوبت بیضیہ آنے لگے تو گردوں کو آرام دینے کے لئے معرقات سے کام لے کر اس مرض کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر دل اور پھیپھڑے کے مرضوں میں دل کے پھیل جانے کی وجہ سے خون کا شریانی دباؤ کم ہو جائے۔ اور وریدی خون کے اجتماع سے دوران خون میں دقت ہو اور پیشاب کے ثقیل اجزا کم مقدار میں خارج ہونے لگیں تو اس وقت بھی یہ رطوبت کم و بیش مقدار میں پیشاب کے ساتھ پائی جاتی ہے اس صورت میں دل کو قوت پہونچانے سے وریدی خون کا اجتماع رفع ہو جاتا ہے۔ اگر ضرورت ہو تو مدرات سے بھی کام لے سکتے ہیں۔ بہر حال مناسب یہی ہے کہ طبیب کو باقاعدہ معائنہ کرا کے مشورہ حاصل کریں۔ (حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(د) فولاد ۲۰ تولہ کو گرم کر کے سرسوں کے تیل میں ۱۰ مرتبہ بجھائیں۔ پھر برادہ کر کے آب برگ برگد ایک بوتل میں کھرل کریں اور مٹی کے پیالوں میں بند کر کے گج پٹ کی ایک سو ایک آنچیں دے کر کشتہ تیار کریں۔ پھر اس کشتہ کو آب انار ترش میں کھرل کریں اور دس قطرہ دہی میں ملا کر صبح ہی کھا لیا کریں یہ فولاد محلول اکسیری ہے، رطوبت بیضیہ، ضعف باہ وغیرہ سینکڑوں بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) اچھی کامیابی ابھی نہیں ہوئی ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۷۷) **دہی دودھ کا علاج**:۔ اس طریقہ علاج کی تفصیلی کیفیت آپ کو ویدک کی کتابوں میں مل سکتی ہے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ب) کتاب مخزن آیوروید مطالعہ فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۷۸) **ڈکاروں کی کثرت**:۔ (الف) آپ نے یہ بہت ہی عجیب بات کہی کہ عکس ریز میں معدہ مسترخی نظر آیا ہے۔ عکس ریز کے ذریعہ معدہ کے زخم نظر آ سکتے ہیں یا پھر اگر معدہ کا حجم بڑھ گیا ہو اور معدہ پھیل گیا ہو تو وہ معلوم ہو سکتا ہے۔ لیکن معدہ کا استرخا نظر آ جانا یہ تو بہت ناممکن الوقوع سی بات ہے آپ اپنے دوست کو فلپس ملک آف مگنیشیا استعمال کرائیے۔ غالباً اس سے ان کی سب شکایتیں دور ہو جائیں گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) غذا کے بعد دونوں وقت جوارش زنجبیل ۶-۶ ماشہ اور صبح و شام جوارش فنجنوش ۵-۵ ماشہ کھلائیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) جوارش مصطگی ۳ ماشہ کھانے سے آدھ گھنٹے پہلے دونوں وقت استعمال کیجئے۔ اور کھانے کے بعد نوشادر سیال ۵ قطرے پانی میں ڈال کر پیجئے۔ غذا میں بغیر مسالہ کا شوربہ اور چپاتی کھایئے۔ لیکن پیٹ بھر کر کبھی نہ کھایئے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(د) لوٹا سجی، نوشادر، سہاگہ ایک ایک تولہ لے کر جوکوب کریں۔ پھر ایک چینی کے پیالے میں دوائیں ڈال کر اسے پانی سے بھر دیں۔ ایک گھنٹے کے بعد پانی نتھار دیں۔ اس کے بعد اور پانی ڈال کر ایک گھنٹے کے بعد نتھار دیں۔ یہ عمل تین دفعہ کرنا چاہیئے۔ پھر دوا کو سایہ میں خشک کر کے اور پیس کر رکھ لیں۔ اور ایک ماشہ یہ دوا کھانا کھانے کے بعد کھایا کریں۔ ایک ہفتہ بعد آہستہ آہستہ یہ دوا کم کر کے چھوڑ دیں۔ (حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(ہ) ہینگ ایک رتی گڑ میں لپیٹ کر کھانا کھانے کے ایک گھنٹے بعد دونوں وقت نیم گرم پانی کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم گجندر سنگھ امرتسری)

(۱۷۹) **بھگندر**:۔ (الف) آپ اپنی اہلیہ کو کسی ہوشیار لیڈی ڈاکٹر کو دکھایئے، جو اعمال جراحی میں بھی ماہر ہو۔ اس کے مشورہ سے اگر بھگندر کا آپریشن کرا دیا جائے تو یہ روز روز کی تکلیف جاتی رہے گی معمولی سا آپریشن ہے کہ جس میں کوئی خطرہ وغیرہ بھی بالکل نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) توتیا کے پانی سے بھگندر کو ایک دفعہ صاف کر لیا کریں۔ اور گیلک ایسڈ ۴ ماشہ، پوست انار قندھاری ۲ تولہ، کشتہ سنگ جراحت ۴ تولہ، پھٹکری بریاں ڈیڑھ تولہ، گیرو ۶ ماشہ کو باریک کر کے رکھیں۔ اور ایک ایک ماشہ یہ دوا پانی کے ساتھ صبح و شام پھنکائیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) بارود ۲ ماشہ، روغن کنجد ۵ تولہ میں خوب حل کر کے رکھیں۔ پھر اس میں کپڑے کی بتی تر کر کے جس وقت منہ کھل جائے سوراخ کے اندر پہونچا دیں اس سے آپ کا مقصد حاصل ہو جائے گا یعنے منہ بڑھ جائے گا اور بیرونی دوا آسانی سے استعمال کی جا سکے گی۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(د) گندر پانی میں پیس کر بطور مرہم لگائیں۔ (حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(ہ) بلی کی ہڈی گھس کر لگائیں۔ درنہ رال دو تولہ، نیلا تھوتھا ۳ ماشہ روغن کنجد ۳ تولہ میں ملا کر کھرل کریں اور بھگندر میں لگایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام)

(و) ہمدرد دواخانہ کا روغن ناصور اس بارہ میں میرے خاص مجربات سے ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ز) کسی مقامی سرجن سے آپریشن کرا دیجئے۔ چند روزہ معمولی سی تکلیف کے بعد اس تکلیف دہ مرض سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا ہو جائے گا۔
(ڈاکٹر عبد الغفور میڈیکل آفیسر میردخاں)

(۱۸۰) **مسوڑھوں کا زخم**:۔ (الف) دانت اکھڑوانے سے کوئی خاص فائدہ بھی نہ پہونچے گا۔ اس لئے کوئی خاص ضرورت نہیں ہے کہ یہ زحمت گوارا کی جائے۔ آپ گوشت اگر کھاتے ہوں تو بالکل ترک کر دیجئے۔ روزانہ کم از کم دو لیموں چوس لیا کیجئے۔ غذا میں سبز ترکاریاں اور پھل بکثرت استعمال کیجئے۔ دن میں متعدد بار "ہائیڈروجن پراوکسائیڈ" سے کلیاں کیا کیجئے۔ اگر ممکن ہو تو خود اپنے منہ کی رطوبت سے ویکسین تیار کرا لیجئے اور اس ویکسین

کے انجکشن لگوائیے۔ کولی نوس یا اور کسی منجن سے روزانہ دانت صاف کیا کیجئے۔ داخلی علاج کے طور پر فولاد کا شربت استعمال کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) اگر ایک اور شادی کرنے کا ارادہ ہے تو ہرگز ہرگز دانتوں کو نہ نکلوائیے۔ اور یہ منجن رات کو سوتے وقت مسوڑھوں اور دانتوں پر ملئے۔ مازو سبز، کات سفید، پھٹکری ہر ایک چھ ماشہ، توتیا دو ماشہ، سرکہ اصلی خالص ۵ تولہ۔ دواؤں کو نیم کوفتہ کرکے کانسی کے کٹورے میں رکھ کر ملائم آگ پر پکائیں۔ جب دوائیں حل ہو کر خشک ہو جائیں تو باریک کرکے رکھیں اور آٹھ دس قطرے کاربالک ایسڈ کے اور ملالیں۔ اور منجن کی طرح دانتوں اور مسوڑھوں پر ملیں منجن ملنے کے بعد ایک گھنٹے تک کلی نہ کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مصطگی رومی، دانہ الائچی خورد، فلفل سیاہ، قرنفل، عاقرقرحا، گل دیگدان، نمک لاہوری، پھٹکری، تمباکو، خاکستر پوست بادام، سب چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں، اور صبح و شام یہ منجن دانتوں پر ملیں اور کچھ دیر کے بعد دھو ڈالیں۔ کھانے کے بعد جوارش جالی نوس ۷ ماشہ کھایا کریں (حکیم عبداللہ)

(د) مصطگی اصلی ۶ ماشہ، مازو نیم بریاں ۴ ماشہ، پھٹکری ۱ ماشہ کو السی کے دو تولہ تیل میں کھرل کرکے دن میں دو تین بار اور رات کو سوتے وقت لگائیں۔
(حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(ہ) کیکر کی مسواک صبح ہی کر لیا کریں۔ اس کے بعد روغن کا فور لگا دیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) برگ سداب خشک ۵ تولہ، سجی ۲ تولہ، چونہ ۲ تولہ، سرکہ تند حسب ضرورت۔ تینوں دواؤں کو سرکہ میں کھرل کرکے ٹکیاں بنالیں اور کوزہ میں بند کرکے آگ میں پھونک لیں۔ پھر پیس کر بہ حفاظت رکھیں اور صبح و شام دانتوں پر ملا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ز) آپ غالباً پائیوریا کے مرض میں مبتلا ہیں اگر اس مرض کا اچھی طرح علاج نہ کیا گیا تو بہت سی بیماریاں پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔ کسی ماہر امراض دندان کے مشورہ سے دانت نکلوا کر مصنوعی دانت لگوا لیجئے۔ غالباً دوسری شادی کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ (ڈاکٹر عبدالغفور میڈیکل آفیسر میردخان)

(۱۸۱) **ضعف عامہ**:- (الف) آپ کچھ عرصہ تک مچھلی کا تیل استعمال کرتے رہیئے اور اس کے ساتھ ساتھ کسی قسم کی ورزش بھی کیجئے۔ فٹ بال یا ہاکی کھیلنا آپ کے لئے بہت مناسب ورزش ہوگی۔ ایک عرصہ تک ان چیزوں کی مداومت کرنے سے آپ اتنے موٹے ضرور ہو جائیں گے کہ قد کی لمبائی بڑی نہ معلوم ہو۔ اگر ان تدبیروں سے کافی وزن نہ بڑھے تو "فیٹیلن" کے انجکشن لگوا لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خمیرہ مروارید ۴ ماشہ صبح و شام دونوں وقت عرق گاؤزباں کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) غذا میں اصلاح کیجئے۔ انار، امرود، بیر وغیرہ ٹھنڈے پھل کھایئے۔ دہی کی لسی پیجئے، روزانہ غسل کیجئے۔ اس سے اگر طبیعت درست نہ ہو تو دوا کی طرف رجوع کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(د) مریض کا معائنہ کئے بغیر نسخہ تحریر نہیں کرسکتا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) جواب نمبر ۲، اکی گولیاں کھائیں اور شربت فولاد کھانا کھانے بعد چاٹ لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۸۲) **عوارض آتشک و سوزاک**:- (الف) جو علامات آپ نے تحریر فرمائی ہیں ان کا کسی درجہ میں بھی سوزاک اور آتشک سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ علامات اس قدر ناکافی لکھی ہیں کہ کوئی صحیح رائے قائم کرنا بہت ہی دشوار ہے۔ بہتر یہی ہے کہ آپ مقامی طور پر کسی ہوشیار ڈاکٹر سے مشورہ کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) یہ سب سوزاک و آتشک کی برکتیں ہیں۔ شربت کا یہ نسخہ کسی ماہر سے تیار کراکے استعمال کیجئے۔ بیس سیر گائے کے دودھ کا عرق انبیق کے ذریعے عرق کشید کریں۔ پھر اس عرق میں عشبہ مغربی ۵ تولہ، برادہ چوب چینی، ہلیلہ سیاہ، سنارکی، عناب، گل سرخ، بادیان، برگ شاہترہ، برگ بادرنجبویہ، برادہ شیشم، گل منڈی، تخم شاہترہ، افتیمون ولایتی در پارچہ بستہ، برگ گاؤزباں، برادہ صندل سفید، برادہ صندل سرخ، تخم کاسنی، نگندبابری ہر ایک چار چار تولہ، گل نیب دو تولہ نیم کوفتہ کرکے رات کے وقت بھگو دیں۔ اور صبح دواؤں کو جوش دے کر پانی نکال لیں اور دو سیر قند میں حسب معمول شربت بنائیں۔ ا ور چار تولہ یہ شربت پانی ملا کر صبح و شام دونوں وقت پئیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مریض کو معالج کے پاس رکھ کر علاج کرانے کی ضرورت ہے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(د) روغن بادام شیریں ۶ ماشہ گائے کے آدھ سیر گرم دودھ میں ملا کر رات کو پیا کریں اور مربہ آملہ صبح کھایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) مطبوخ ہفت روزہ سے تنقیہ کریں۔ پھر حالات لکھیں۔ (حکیم ہمایوں)

(و) آتشک و سوزاک کا اثر باقی ہے۔ تازہ مکھن اور دودھ بکثرت استعمال کریں؛ دودھ اگر بکری کا ہو تو زیادہ اچھا ہے۔ (حکیم گجندر سنگھ امرتسری)

(۱۸۳) **پسینے کی کثرت**:- (الف) صرف پسینہ زیادہ آنا کوئی بیماری نہیں ہے۔ اگر کوئی مرض موجود ہے اور اس کی وجہ سے پسینہ کی یہ کثرت ہے تو اس کا آپ نے کوئی ذکر نہ فرمایا۔ پسینہ کی مقدار کم کرنے کے لئے ٹنکچر بیلاڈونا پانچ پانچ بوند کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ استعمال کرنا بہت مفید ہے۔ چند روز استعمال کرکے دیکھ لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دیکھنے کی ضرورت ہے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ج) مازو دو تولہ، گل سرخ تازہ ۳ تولہ، افیون ۲ ماشہ اور ساق انگور کو سوا سیر پانی میں جوش دیں اور ایک بوتل پانی مل چھان کر نکالیں اور پانچ چھ تولہ یہ پانی روزانہ بدن پر ملیں۔ (حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(د) کسی مقامی ماہر معالج سے جگر کی اصلاح کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۸۴) **گلے کا ورم:۔** (الف) آپ مریضہ کو فلیس آف میگنیشیا کا استعمال کرائیے۔ گلے آجانے کی صورت میں حلق کے اندر "مینڈلیس پینٹ" لگایا کیجئے۔ اس دوا کے استعمال سے چند روز میں معدہ کی تیزابی کیفیت رفع ہو جائے گی اور یہ تکلیف جاتی رہے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سعد کوفی کا سفوف ۳ ماشہ لے کر صبح و شام دہی کے ساتھ کھلائیں۔ اور گلے کے ورم کے لئے گوکھرو خشک ۹ ماشہ، مغز المتاس ایک تولہ کو ایک پاؤ دودھ میں جوش دے کر غرارہ کرائیں۔ حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ج) گل سرخ تازہ ۵ تولہ، کافور ایک ماشہ، اور سہاگہ ۶ ماشہ کو پانی میں جوش دیں اور چھان کر ایک بوتل تیار کریں۔ اور دن بھر میں چار پانچ مرتبہ غرارے کریں۔ (حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(د) صفرا کا تنقیہ کرا کے راکھ مار سیاہ ایک رتی شہد میں ملا کر تین دن تک چٹائیں۔ پھر یہ شکایت نہ ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۸۵) **درد سر:۔** (الف) چند شیشیاں "ایلیٹرس کارڈیل" کی استعمال کرا دیجئے۔ اس سے ماہواری میں باقاعدگی آجائے گی، اور درد سر بھی رفع ہو جائے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مقامی معالج کی طرف رجوع کیجئے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ج) جواب نمبر ۱۶۹ پر عمل کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) گل سپاری ۴ تولہ، گل پستہ ۴ تولہ، صمغ ڈھاک ۴ تولہ، اندر جو شیریں دو تولہ، اسگند ناگوری ۲ تولہ، کشتہ قلعی ۶ ماشہ، کشتہ مرجان ۶ ماشہ، کشتہ عقیق ۳ ماشہ، نبات سفید دو تولہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور ۳ ماشہ تک دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قبض نہ ہونے دیں (حکیم گجندر سنگھ امرتسری)

(۱۸۶) **آواز کی خرابی:۔** (الف) "برز ویلکم اینڈ کمپنی" کی بنائی ہوئی "وائس ٹیبلائڈس" استعمال کیا کیجئے۔ ان سے آواز صاف اور خوش آیند ہو جائے گی۔ رہا اس کا سُریلا ہونا تو یہ آپ کے گانے کی مشق پر منحصر ہے۔ دواؤں سے آواز کے سُر درست نہیں ہوا کرتے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کے اوتار صوت اگر قدرتی طور پر موٹے ہیں تو علاج سے فائدہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر کوئی خرابی لاحق ہو گئی ہے تو فائدہ کی امید ہے۔ برہی بوٹی ۱۰ ماشہ، خولنجان، اجوائن دیسی، فلفل دراز ہر ایک ایک ماشہ، سب کو پان کے پانی میں کھرل کر کے گولیاں بنا لیں۔ اور ایک ایک گولی منہ میں رکھ کر دن میں دو تین دفعہ چوسا کریں۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ج) مغز بادام مقشر ۶ ماشہ، مغز چلغوزہ ۶ ماشہ، انیسون، بادیان، رب السوس، صمغ عربی ہر ایک ۳۔ ماشہ، مصری کوزہ ۳ تولہ۔ سب دواؤں کو باریک پیس کر حسب ضرورت شہد کی مدد سے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور ایک ایک گولی منہ میں رکھ کر چوسا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۸۷) **حرارت جگر وغیرہ:۔** آپکے جگر کی حرارت زیادہ نہیں ہے بلکہ ضعف اعصاب میں مبتلا ہیں۔ جس قدر علامات آپ نے لکھی ہیں۔ یہ سب اعصاب کی کمزوری کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ گرم اور سرد کا خیال چھوڑ کے آپ کچھ عرصہ تک مسلسل یورو فاسفیٹس کا استعمال کیجئے اعصاب میں طاقت پیدا ہو جانے پر یہ گرمی کا غلط خیال جاتا رہیگا۔ روزانہ باقاعدہ ٹہلنے کو کھلی ہوئی سڑکوں پر جایا کیجئے۔ ٹہلنے کی مشق روزانہ زیادہ کر کے کم سے کم پانچ میل روزانہ پر پہونچا دیجئے۔ پھر تو جسم کا پھڑکنا بند ہو جائے گا۔ روزانہ سرد پانی سے غسل کیجئے اس سے عضلات کا پھڑکنا جاتا رہے گا۔ غذا زود ہضم استعمال کیا کیجئے۔ اس سے احتلام کی کثرت رُک جائے گی۔ اگر پھر بھی نہ رُکے تو چند روز تک پٹاشیم برومائڈ ۱۰۔ اگرین کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ کھا لیا کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کسی معالج کے پاس رہ کر علاج کرائیے۔ میرا بہترین مشورہ آپ کے لئے یہی ہے۔ ورنہ سوالات و جوابات کا سلسلہ لمبا ہوتا چلا جائے گا (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ج) شربت زرشک صندل والا ہمدرد دواخانہ سے منگا کر دو ہفتہ تک استعمال کریں۔ (حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(د) فولاد محلول اکسیری جو جواب نمبر ۱۷۶ میں تحریر ہے استعمال کیجئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ھ) مارچ ۱۹۲۹ء کے رسالہ کے صفحہ ۴۳ پر جواب نمبر ۱۴۴ میں سیال سکن کا نسخہ درج ہے۔ پہلے اسے ۲۰ دن تک استعمال کریں۔ پھر جواب نمبر ۱۷۲ کی گولیاں کھائیں۔ تمام شکایتیں کافور ہوں گی۔ (حکیم ہمایوں)

سوالات

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے۔ لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

(۲) سوال دوسطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔

(۳) دوسطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں۔

(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کراسکتے ہیں زیادہ سطروں کیلئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں

(۵) چارسطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کرسکتے ہیں، شائع نہیں ہوسکے گا۔

(۶) رسالہ کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہرحال ہوگا۔

(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہوجانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہرماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانے کی صورت میں ہوسکتی ہے۔

(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہوں گے جن کے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ استعمال کئے گئے ہوں۔

منیجر "ہمدردصحت"

---

(۱۸۸) بچپن میں دانتوں کی صفائی نہ کرنے سے ان پر زرد رنگ چڑھ گیا ہے۔ کئی پوڈر استعمال کئے۔ لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ مجرب نسخہ درکار ہے جس سے زردی دور ہوجائے۔ (خریدار نمبر ۴۰ ۴۵)

(۱۸۹) برہمی بوٹی کی شناخت اور طریق استعمال کیا ہے۔ (حکیم دیوانہ خریدار نمبر ۴۹۸۷)

(۱۹۰) میرے دائیں جبڑے کے نیچے ناصور کی شکل کا ایک پھوڑا ہے جو مواد سے بھر کر پھول جاتا ہے۔ چھیڑ دینے سے مواد نکل کر تھوڑے عرصہ میں زخم بھر جاتا ہے پھر چند یوم کے بعد وہی پہلی سی حالت ہوجاتی ہے۔ (خریدار نمبر ۱۸۰)

(۱۹۱) پانچ سال کے بچے کو چار سال سے یہ شکایت ہے کہ وہ کبھی کبھی اچانک تڑپنے لگ جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سکڑ جاتے ہیں۔ آنکھیں پتھرا جاتی ہیں منہ سے جھاگ آنے لگتے ہیں کبھی لیٹا رہتا ہے اور کبھی بے حس وحرکت پڑا رہتا ہے جسم کانپتا ہے۔ دورہ دو تین منٹ میں جاتا رہتا ہے۔ (خریدار نمبر ۲۳۲ ۵۷)

(۱۹۲) چار سال کی بچی کو پیدائش سے آج تک تقریباً ہر مہینے میں ایک دو بار آشوب چشم ہوجاتا ہے کبھی کبھی ناک سے خون بھی گرتا ہے اور پیشاب بعض اوقات سفیدی مائل ہوتا ہے پیشاب کے مقام میں اکثر جلن بتایا کرتی ہے۔ تینوں شکایتیں معمولی دواؤں سے عارضی طور پر جاتی رہتی ہیں لیکن جڑ کسی بیماری کی نہیں کٹتی۔ اطباء کرام توجہ فرمائیں۔ (حکیم مصطفےٰ خاں، خریدار نمبر ۴۹ ۸۰)

(۱۹۳) مجھے ایک ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جو دھات کو پشٹ اور جسم کو چست کردے۔ ہر عمر والا اُسے استعمال کرسکے اور اس کی چیزیں ہر جگہ مل سکیں۔ (خریدار نمبر ۵۲۳)

(۱۹۴) پرانا سوزاک ہوجانے کی وجہ سے جوڑوں میں درد رہتا ہے۔ اُٹھنے بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے، پیشاب کھل کر ہوتا ہے۔ قرحہ اب موجود نہیں قبض کی شکایت ہے۔ ہاتھ پیر جلتے رہتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۳۱۵ ۷)

(۱۹۵) ایک مریض کے خصیوں پر ایک سال سے سخت خارش ہوتی ہے رات دن میں کئی دفعہ دورہ ہوتا ہے اور مریض سخت بیچین ہوجاتا ہے۔ مریض کو مصفیات کا استعمال کرایا گیا لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ جلاب بھی دیا گیا ہے۔ وہی حالت ہے عمر ۴۰ برس سے زیادہ ہے۔ عورت نہیں ہے۔ (خریدار نمبر ۳ ۶۵۰)

(۱۹۶) شملہ پہاڑ پر آتشک وسوزاک کے مرض بہت پھیلے ہوئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی کم خرچ اور مجرب نسخے ایسے مل جائیں جن سے عوام کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچے میں دفتر میں ملازم ہوں میرا مقصد اس سے روزی کمانا نہیں ہے۔ (خریدار نمبر ۶۲۸۶)

(۱۹۷) میرے ایک بزرگ (عمر ۶۰ سال) عرصہ پانچ سال سے بیمار ہیں جب کوئی چیز کھاتے ہیں یا تھوڑا سا چلتے ہیں تو تمام چھاتی جلنی شروع ہوجاتی ہے بعض ڈاکٹر بتاتے ہیں کہ پھیپھڑے بڑھ گئے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ دل کے ارد گرد گلٹیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ بہت علاج کیا کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ (خریدار نمبر ۴ ۸۵۹)

(۱۹۸) چائے اور موزے کے ہر موسم میں استعمال کو کوئی ڈاکٹر صاحب مفید بتاتے ہیں اور کوئی مضر۔ اس مسئلہ پر طبی رہنمائی کی جائے۔ ڈاکٹر سعید صاحب ضرور توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۱۱ ۷)

(۱۹۹) مجھے تین سال سے گرمی کی بہت زیادہ شکایت ہے۔ حلق ومنہ خشک اور ہونٹ پھٹے ہوئے رہتے ہیں۔ بھوک بہت کم ہے پیاس کبھی محسوس نہیں ہوتی ذراسی گرم چیز (مچھلی وغیرہ) کھالی جائے۔ تو ناک سے خون آجاتا ہے حکماء کی تشخیص ہے کہ جگر اور گردوں میں بہت گرمی پیدا ہوگئی۔ تازہ خون پیدا نہیں ہوتا۔ عمر ۲۰ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۸۱۰۵)

(۲۰۰) ۴۹ سالہ مریض ذیابیطس کے لئے مجرب نسخہ کی ضرورت ہے۔ مریض کے دونوں پاؤں میں تکلیف رہتی ہے۔ تلوے جلتے ہیں۔ گوشت کھانے سے پنڈلی میں شدید اعصابی درد ہوتا ہے، جریان، بواسیر اور قبض دائمی کی شکایتیں بھی ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ ذیابیطس لاعلاج مرض ہے کیا یہ صحیح ہے؟ (خریدار نمبر ۶۱۸۴)

(۲۰۱) میرے والد کی آنکھیں بعارضہ چیچک عرصہ تین سال سے خراب ہوگئی ہیں۔ ضعف بصارت کی شکایت ہے۔ آجکل عینک زیر استعمال ہے۔ عمر

۵۴ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۴۲۱۲)

(۲۰۲) میری عمر ۱۹ سال ہو۔ قد ۵ فٹ ۳½ انچ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ ۵ فٹ ۷ انچ ہو جائے۔ اگر کوئی دوا یا قد بڑھانے والی ورزشیں ہوں تو مطلع فرمائیں۔ دوا بے ضرر ہو۔ تھائرائڈ جوہر کی طرح گنگھیے وغیرہ امراض نہ پیدا کرے۔ (خریدار نمبر ۸۴۶۶)

(۲۰۳) میری عمر ۲۲ سال کے قریب ہے۔ آٹھ سال سے ڈاکٹروں کے مشورہ سے عینک کا مسلسل استعمال کر رہا ہوں پھر بھی نظر دن بہ دن کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ پہلے عینک کا نمبر ۵، ۴ تھا اب ۵، ۶ ہو گیا ہے اور نہ معلوم میری بدقسمتی کی وجہ سے یہ کہاں تک بڑھ جائے۔ اب میری آنکھوں میں ہر وقت دھند اور غبار سا رہتا ہے اور آنکھیں چپکی رہتی ہیں۔ ڈاکٹر کے مشورہ سے ہر روز دوا بھی ڈالتا ہوں لیکن کوئی فائدہ نہیں۔ (خریدار نمبر ۸۱۱۱)

(۲۰۴) زمانۂ طالب علمی سے دائمی نزلہ کا شکار ہوں۔ رطوبتیں حلق میں جمع ہو کر منہ یا ناک کے راستے خارج ہو جاتی ہیں قبض کی شکایت سردی کے موسم میں زیادہ ہوتی ہے۔ ضعف دماغ و قلب بھی ہے۔ کوئی صاحب آزمودہ نسخہ مرحمت فرمائیں جس سے یہ سب کمزوریاں دور ہوں۔ (خریدار نمبر ۸۷۰۱)

(۲۰۵) میرے ایک دوست کو پیدائشی (Icthyosis) کی بیماری ہے۔ گرمی کے موسم میں یہ شکایت خود بہ خود جاتی رہتی ہے، اور سردی میں عود کر آتی ہے ہر چند علاج معالجہ کیا فائدہ نہ ہوا۔ کوئی معقول نسخہ تجویز کیا جائے۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی خصوصیت سے توجہ کریں۔ اس بیماری میں جلد پر مچھلی جیسے بڑے بڑے اور خشک چمکدار حلقے سے نکل آتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۸۲۱۱)

(۲۰۶) میری عمر تقریباً ۲۰ سال ہے۔ دماغ کمزور ہے۔ لکھنے پڑھنے یا اور کوئی دماغی کام کرنے سے فوراً چکرا جاتے ہیں۔ عام جسمانی کمزوری زیادہ ہے، جوڑوں میں خاص کر کمر اور گھٹنوں میں زیادہ درد رہتا ہے۔ اکثر بے خبری میں احتلام ہو جاتا ہے۔ مذی بہ کثرت خارج ہوتی ہے۔ ریاح بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ جوش کے وقت پیٹھ پر چیونٹیاں سی رینگتی معلوم ہوتی ہیں۔ (خریدار نمبر ۵۵۵۱)

(۲۰۷) مریضہ دو سال سے بائگولہ میں مبتلا ہے۔ پیٹ میں ریاح بھرے رہتے ہیں۔ گولے کو دبانے سے متلی ہوتی ہے۔ سیلان الرحم کی شکایت بھی ہے۔ جب درد کا دورہ ہوتا ہے تو اجابت میں سدے کثرت سے نکلتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۸۴۰۷)

(۲۰۸) مریضہ کی عمر ۳۲ سال ہے اور وہ مدت سے سیلان الرحم کی شکایت میں مبتلا ہے جسم کے جوڑ جوڑ میں درد ہوتا ہے۔ دل و دماغ کمزور ہیں۔ بھوک اچھی طرح نہیں لگتی۔ گرمیوں میں پسینہ کثرت سے آتا ہے جس سے زیادہ کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ اطبا کرام اس مریضہ کے حال پر رحم کر کے کوئی مجرب نسخہ تجویز فرمائیں (خریدار نمبر ۶۱۵۳)

(۲۰۹) حکمائے کرام سے گذارش ہے کہ "امرت انجن" یا "پین بام" کا نسخہ درج رسالہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۵۴۸۰)

(۲۱۰) پیشاب میں گوشت کے سے چھوٹے بڑے سرخ رنگ کے ٹکڑے نکلتے ہیں۔ پیشاب کا رنگ سفید مثل غلیظ دودھ کے ہوتا ہے جو کچھ عرصہ کے بعد جم جاتا ہے۔ پیشاب کی یہ صورت دورے کے دنوں میں ہوتی ہے۔ ہفتہ دو ہفتہ میں کبھی اس قسم کا پیشاب ہوتا ہے۔ دورے سے پہلے خصیہ میں خفیف ورم ہوتا ہے، ساتھ اس کے جاڑے کے ساتھ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ مریض کو عرصہ تک سوزاک کی شکایت رہی ہے۔ (خریدار نمبر ۵۲۲۶)

(۲۱۱) مجھے ایک ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جو جنون والوں کے لئے اکسیر اور مجرب ہو۔ دوا گولی کی صورت میں ہو اور ایک یا دو گولی قوی سے قوی معدہ والے جنونی کو استعمال کرانے سے تین چار پاخانے آ جائیں۔ خواب آور ہو اور گھبراہٹ کو فوراً دور کرے۔ (خریدار نمبر ۳۲۸۲)

(۲۱۲) مریض ورم جگر بلغمی میں مبتلا ہے۔ دائیں پسلیوں کے نیچے جگر بڑھا ہوا ہے۔ دبانے سے درد معلوم ہوتا ہے، زبان کی رنگت سفید ہے۔ بخار ہلکا رہتا ہے، پپوٹے بھاری رہتے ہیں۔ خونی بواسیر ہے، گو آج کل خون بند ہے۔ عمر ۴۰ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۸۶۴۸)

(۲۱۳) عمر ۲۰ سال ہے احتلام کی شکایت ہے۔ پاخانہ صاف آتا ہے۔ حلق سے ایک قسم کی بدبو آتی ہے۔ معلوم نہیں اس کا کیا سبب ہے۔ کسی کے قریب نہیں بیٹھ سکتا۔ (ایک خریدار)

(۲۱۴) پانچ سال پہلے ورم زائدہ دودیہ (اپنڈی سائٹس) ہوا تھا، اس کے بعد خون خراب ہو گیا۔ اب چھ مہینے سے تمام چہرہ اور گردن سرخ سرخ چٹوں سے بھر گیا ہے چٹوں میں کھجلی ہوتی ہے اور سفید بھوسی اڑتی رہتی ہے، کبھی کبھی پھنسی ہو جاتی ہے۔ اطبا کرام مجرب نسخہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۵۷)

(۲۱۵) مریض کی عمر ۵۰ سال ہے صحت اچھی ہے بچپن سے حقہ نوشی کی عادت ہے۔ ضعف ہاضمہ، یورک ایسڈ کی کثرت، مرغن و مقوی غذاؤں سے تکلیف ہونا، مہینے میں ایک دو بار ریاح بند ہونا، درد شر اعصاب شکنی اور صفرا کی زیادتی رہتی ہے۔ نمکین گرم پانی سے قے کرنے سے عارضی آرام ملتا ہے۔ بہت سی دوائیں استعمال کیں لیکن کسی سے فائدہ نہیں ہوتا۔ خریدار نمبر ۸۸۱۸)

(۲۱۶) عورتیں بچہ پیدا ہونے کے بعد عموماً ہر لحاظ سے کمزور ہو جاتی ہے۔ از راہ کرم کوئی ایسا بہترین مجرب طبی نسخہ یا غذا تجویز فرمائیں جس سے عام کمزوری طاقت میں تبدیل ہو جائے۔ عورتوں کی ورزش کے متعلق اگر کوئی انگریزی رسالہ ہو، تو تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۱۹۵)

(۲۱۷) عمر ۲۵ سال ہے۔ تقریباً بیس سال سے منہ آنے کی شکایت ہے، ہر موسم میں تکلیف رہتی ہے۔ ہونٹ، زبان، رخسارے اور حلق پر دال کے برابر سفید چھالے ہو جاتے ہیں۔ بات چیت اور کھانے پینے میں بے حد تکلیف ہوتی ہے۔ ہر ہفتہ ایک آدھ دورہ ضرور ہوتا ہے۔ مریض کا مزاج گرم و خشک سوداوی ہے۔ قبض دائمی ہے۔ حذاق سے التماس ہے کہ اپنے مجربات سے مجھ کو فائدہ اٹھانے کا موقع دیں۔ (خریدار نمبر ۴۹۴۴)

(۲۱۸) میرے ایک دوست کی شادی ۱۸ سال کی عمر میں ہوئی تھی۔ اب اس کی عمر ۲۱ سال ہے، اُسے ایک دفعہ آتشک اور پانچ دفعہ سوزاک ہو چکا ہے۔ بچپن میں خراب عادتیں بھی رہ چکی ہیں۔ گھر والی موجود ہے۔ لیکن بچہ کوئی نہیں ہوتا۔ (خریدار نمبر ۸۶۵۵)

ہمدرد صحت دہلی
۴۹
اپریل سنہ ۳۹ء
دشمن جان امراض کی فہرست
کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟
بچوں کی بیماریاں
آنکھوں کی بیماریاں
امراض جگر و معدہ
سرعت انزال
ذیابیطس
پیچش
کمزوری عضو
بالوں کی بیماریاں
کمزوری دماغ
کمزوری اعضاء بوجہ ضعف ہاضمہ
امراض مخصوصہ
ضعف قلب
ضعف جگر
ناصور
جریان
دمہ
سوزاک
آتشک
ضعف باہ
نامردی
نزلہ
اسقاط حمل
خرابی ایام
سیلان الرحم
امراض خون
بے لذتی
احتلام
دق و سل
کنٹھ مالا
پائیوریا
تلی
امراض مخصوصہ
گٹھیا
طاعون
جنون
اگر ایسا ہے
تو آئندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کر لیجیے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں۔ ماہرین فن اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں۔
انشاءاللہ آپ بھی اسی خادم ملک و فن دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہونگے۔ خادم مینیجر ہمدرد دواخانہ دہلی

درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہے کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں' یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا"

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ بانی "ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی"

MUMSIK BENAZIR
ممسک بے نظیر (رجسٹرڈ)
ممسک بینظیر (رجسٹرڈ)
کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا ہے۔ اس دوا کے خواص اس قدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپکو آج تک کسی بے ضرر اور مفید دوا استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے۔ تو ممسک بے نظیر کا تجربہ کیجئے
ممسک بے نظیر ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے۔ قوت اور امساک کے متعلق بیقدر دوائیں اب موجود ہیں۔ ان میں اور ممسک بے نظیر میں یہ فرق ہے کہ ممسک بے نظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ ممسک بے نظیر نہایت قیمتی دواؤں سے مہینوں میں تیار کی جاتی ہے
مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) تین روپیہ۔ شائقین مفت طلب فرمائیں
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
تار کا پتہ ہمدرد دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۵۵

دولابی رجسٹرڈ
عرق عنبر
ذیابطیس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب
دوا تیار ہو گئی ہے اس دوا کو تیار کرنے کا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہے،
اور اس کا نام "دولابی" ہے، ذیابطیس شکری ہو یا سادہ
دونوں اقسام میں "دولابی اکسیر صفت ہے۔ اس کی چند
خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابطیس کی وجہ سے
جو عوارض گردہ۔ جگر۔ بیضہ وغیرہ میں واقع
ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی اصلاح
کرتی ہے ÷
قیمت فی شیشی
چوبیس خوراک ۳؎ روپے
خواص، اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے غشی کو دور کرتا ہے،
اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے اور بواسیر اور خون
کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اس کو دور کرتا ہے باہ کو
قوت دیتا ہے۔ فوری اثر کرتا ہے ÷
ترکیب استعمال، ۵ ماشہ عرق میں ایک تولہ شربت انار
شیریں ملا کر پئیں یا دوسری مناسب ادویات
کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی
و ترش اشیاء سے پرہیز
قیمت فی بوتل
دو روپیہ آٹھ آنے
کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا
اکسیر سعال رجسٹرڈ
انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی پر اور سلامتی پر دار و مدار ہے یہی وجہ ہے کہ اس
میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہے تو وہ صحت کے لیے نہایت مضر ہوتا ہے آج کل ابنائے وطن
بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔
"اکسیر سعال" ان شکایات کا کامیاب علاج ہیں اور چند روز کے استعمال سے طور پر تخفیف ہونے
لگتی ہے۔ اور تکلیف دہ مرض رفع ہو جاتا ہے۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہے
اس کو قوت سے بدل دیتی ہے۔
ترکیب استعمال، ایک قرص شہد یا مکھن میں ملا کر استعمال کریں اس کے
دوران استعمال میں دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیے۔
قیمت فی شیشی (۴۸ خوراک) ایک روپیہ چار آنہ
فساد خون اور پھوڑے پھنسی اور آتشک وغیرہ کے لیے دو نایاب دوائیں
معجون مصفی خاص!
شربت عشبہ خاص

MAJUN-I-MOQUWW-I-MAIDA (REG)
MAJUN-I-MOQUWW-I-MAIDA (REG)
معجون مقوی معدہ رجسٹرڈ
یہ دوا ان اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظام ہضم جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے خراب ہو چکا ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ اعضائے تناسل کے بیشتر مریض نظام ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں یہ معجون معدہ اور آنتوں کو نہایت قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔ غذا جلد ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (بیس یوم کی دوا) دو روپے (عہ)
تار کا پتہ "ہمدرد دہلی"
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

"SHARBAT AKSIR KHAS"
Registered
شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ
یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے بھوک لگاتا ہے ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے قیمت فی شیشی جو دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔
تار کا پتہ "ہمدرد دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۷
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ذوبانی
Zubani
تلی کے مریضوں کیلیے تندرستی کا پیغام
تلی کی تمام شکایات کیلیے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے
ہمدرد دواخانہ جن ادویات پر بجا ناز کر سکتا ہے۔ ان میں یہ ایک دوا "ذوبانی" بھی ہے
خوبی یہ کہ مقدار خوراک بہت کم
اور فائدے حد سے زیادہ!
تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے
نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ مع پرچہ ترکیب ہمراہ دوا
تار کا پتہ: ہمدرد دہلی
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

ITRIFAL AZAM

मुफ़रह मुश्की
MUFARRAH MUSHKIN
مفرح مشکین
یعنی
مشک، عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مرکب
دماغی کام کرنیوالوں کیلئے عجیب چیز ہے۔ معدہ میں پہنچتے ہی دماغ اور تمام اعصاب پر اثر کرنے لگتی ہے۔ دورانِ خون کو درست اور غذا کی خواہش کو تیز کر دیتی ہے۔ تمام دن کا تھکا ہوا دماغ اس کے اثر سے از سر نو تازہ و توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) ایک روپیہ آٹھ آنے
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

KULZAM

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

کے متعلق میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ دواخانہ طب یونانی کا ایک مایہ ناز دواخانہ ہے۔ مرکبات کی تیاری میں جس دیانتداری اور پابندی اصول دواسازی سے کام لیا جاتا ہے وہ مستحق مبارکباد ہے۔ میں ہمیشہ بوقت ضرورت ادویہ ہمدرد دواخانہ سے طلب کرتا ہوں۔ میں نے ہمیشہ ان کو قابل اطمینان پایا،

عالیجناب رئیس الحکما نواب (حکمت جنگ) طبیب خاص اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

آج کل ہندوستان میں دق اور سل جیسی خطرناک بیماریاں کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہو جاتی ہیں۔ سینکڑوں خوش و خرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتم کدہ بنے ہوئے ہیں۔ اطبائے کرام کا فرض ہے کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجے کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کرکے پیام صحت پہنچائیں لیکن مشکل یہ ہے کہ ان کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں۔ **ہمدرد دواخانہ** میں جو خدمت خلق و فن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہے اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے دنیا میں طب یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظم دواخانہ ہے۔ اس مرض کے متعلق ایک عرصے سے تجربات کیے جا رہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمد للہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ

اب ہم اس قابل ہو گئے کہ دق سل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مژدہ صحت سنائیں تاکہ وہ ان جان لیوا امراض کے چنگل سے رہائی حاصل کر سکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں تو

ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ لاثانی و صحت بخش مجربات خصوصی

اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے پچھتر فی صدی ایسے مریض جن کا مرض تیسرے درجے تک پہنچ گیا تھا۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ محض پوست و استخواں کا ایک مجموعہ تھے۔ ان دو عجیب و غریب دواؤں کے استعمال سے تندرست و توانا ہو گئے ہیں۔ جراثیم مرض کا قلع قمع ہو گیا۔ مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کر رہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے عیال کے لیے سرمایہ عیش و مسرت ہو گئے۔ ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن انتہائی درجات میں بھی چالیس روز میں صحت کلی حاصل ہو جاتی ہے۔

ترکیب استعمال و ہدایات بالکل آسان و سادہ ہیں۔ صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے ماء الحیات ۵ تولہ پی لیجئے اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجئے۔ فواکہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجئے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو، ساگودانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہے۔

قرص سحر (رجسٹرڈ) قیمت فی قرص دو آنے **ماء الحیات** (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف دو روپے

نوٹ:- ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ ۵۵ دستور العمل کو ملاحظہ فرما لیجئے۔ تاکہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہو جائے زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہے۔ ریلوے پارسل کے لیے چہارم قیمت پیشگی بھیجنی چاہیئے۔

پھیپھڑوں کے امراض کے لیے ایک بہترین تقویتی دوا

صدوری (رجسٹرڈ)

دق اور سل میں پھیپھڑے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں کسی دوا سے ان کو تقویت پہنچانا ہمیشہ نہایت ضروری ہوتا ہے اس مقصد کے لئے ہمدرد دواخانہ کی "صدوری" دنیا میں بہترین دوا کہی جاسکتی ہے۔ بے شمار تجربات کے بعد ایک عرصے میں اس کو بنایا گیا ہے۔ اس کے استعمال سے خطرناک علامات فوراً رفع ہوجاتی ہیں درجہ حرارت بھی کمی پر آجاتا ہے اور مریض بہت ہی جلد اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ حاصل کرلیتا ہے۔ عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعصاب کے لئے بہترین دوا ہے۔ ایسے مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی ہوں اور پھیپھڑے کمزور ہوں ان کے لیے اس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ بچوں کے مرض کساح جس میں ہڈیاں ٹیڑھی ہوجاتی ہیں۔ یہ شربت اپنے اثرات دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

عورتوں کی صحت ملک وقوم کی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرے میں رہتی ہے۔ جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام کی بے قاعدگی یا ان کا درد کے ساتھ آنا اور خون کی کمی و زیادتی۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) باؤگولہ اور رطوبت کا غیر معمولی اخراج ہیں۔ ان سب بیماریوں کے لیے **مستورین** واقعی اکسیر ہے۔ اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں رفع ہی نہیں ہوجاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ رحم کو قوی کرکے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہوجاتی ہے۔ استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف (عہ)

حلق اور سینہ کی تمام بیماریوں کے لیے یہ عجیب وغریب دوا ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ کھانسی کو خواہ وہ بلغمی ہو یا خشک فوراً کم کرتی ہے بلغم اور دوسرے مرض پیدا کرنے والے مواد، پھیپھڑوں کو اور سینہ کی تمام ساختوں کو پاک وصاف کرتی ہے؛ اور ان کو قوت پہنچاتی ہے۔ پھیپھڑوں سے خون آنے کی ابتدائی حالت میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ دمہ، نمونیا، ذات الجنب وغیرہ امراض میں حیرت انگیز فوائد دکھاتی ہے ان کے علاوہ گلے کی خراش فوراً رفع ہوجاتی ہے بیٹھی ہوئی آواز جلد کشادہ ہوجاتی ہے نزلہ زکام کی شکایت فوراً نمایاں طور پر کم ہوجاتی ہے۔

"سعالین" کے فوائد سے بوڑھے۔ بچے۔ جوان، مرد اور عورت سب ہی یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے (۸/)

اوجاعی (رجسٹرڈ)

وجع المفاصل، عرق النسا، نقرس اور تمام عصبی دردوں کے لیے ہمدرد دواخانہ دہلی کی اوجاعی ایک خاص دوا ہے جو بے شمار تجربات کے بعد بنائی گئی ہے اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں اس کی ترکیب کیمیاوی اصول پر کی گئی ہے مذکورہ امراض میں جو جو نقائص جگر، گردہ وغیرہ میں پیدا ہوجاتے ہیں یہ دوا ان کی بھی اصلاح کرتی ہے پیشاب میں ایک خاص مادہ کی زیادتی جس کو انگریزی میں یورک ایسڈ کہتے ہیں کم کرتی ہے۔

غرضیکہ ان تمام امراض کے لیے یقیناً یہ ایک اکسیری دوا ہے۔ مرد۔ عورت ہر عمر میں اس کو بے خطر استعمال کرسکتے ہیں۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لیے کافی ہے
ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ/)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

Regd. No. L. 2790.

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI

OUR TUBERCULOSIS NUMBER

This special issue contains matter of interest not only to members of the medical profession but to all who are interested in combating this dreadful disease and those whose families have been the victims of its ravages. Doctors, Hakims and Vaids will find in it valuable informations regarding the latest methods of diagnosis and treatment, and it contains articles from distinguished medical men of several foreign countries throwing light on the extent of the disease in their country and the measures undertaken to safeguard their people from the attacks of this insidious and ruthless enemy. To the general public our Tuberculosis Number will serve the purpose of an encyclopædia, telling them all they should know to keep themselves immune and to ensure timely and intelligent treatment for those unfortunates who happen to contract the disease. We consider this moment specially opportune for our Tuberculosis Number because of the nationwide effort now being made under the inspiration and guidance of Her Excellency Lady Linlithgow to fight the disease in this country, and hope that our service to this great cause will be welcomed and appreciated.

As in all our previous special issues, we have combined scientific with literary interest, and set an example of how the two may be combined for common benefit. Our readers may therefore expect a wide variety of reading material attractive in itself and grouped round a central theme.

Over 350 pages.

PRICE

Special Edition As. 12 : Ordinary Edition As. 8

Postage One Anna.

EDITOR: HAKIM H. ABDUL HAMEED

Subscription YEARLY ONE RUPEE.

HAMDARD MANZIL, DELHI.

SINGLE COPY TWO ANNAS.

ماہنوار مصور طبی رسالہ
ہمدرد صحت
بیادگار
شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید رح بانی ہمدرد دواخانہ دہلی
مرتبہ
حاجی محمد سعید
امراض
قیمت سالانہ
ONE RUPEE INDIA 1917
فی پرچہ
2 ANNAS
مقام اشاعت:- ہمدرد منزل لال کنواں دہلی
SAM/.33

جلد ۷ | مئی و جون سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۱ و ۱۲

فہرست مضامین

عکسی تصویریں : اَسْقلی بیوس اور اُس کی بیٹی ہائی جیا مقدس سانپ کے ساتھ (۲) یونان قدیم کے سکے جن پر اَسْقلی بیوس اور سانپ کی تصویریں ہیں (۳) فرانس کے نوجوانوں کی جسمانی تربیت (۴) ۱۰۹ برس کا بوڑھا۔

خان صاحب عبد اللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھاپا۔ اور ایچ ایچ محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا

ہمدرد صحت کا دق و سل نمبر یورپ اور امریکہ کے مشاہیر فن کی نظر میں

ڈاکٹر ایچ العطاس

ڈائرکٹر صحت و اجتماع معاونت انقرہ (ٹرکی)

مخدوما حکیم صاحب

آپ کا مکتوب مورخہ ۵ جولائی ۱۹۳۹ء اور رسالہ ہمدرد صحت کا خاص نمبر پہنچا جس میں دق و سل پر بہترین مقالات اور بیش قیمت معالجات درج ہیں۔ میں نے قیمتی رسالہ ہماری وزارت کے کتب خانہ کی زینت بنایا ہے۔ آپ کی عنایتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کامیاب رسالے پر آپ کو تبریک اور مبارکباد عرض ہے۔

وزارت صحت و امداد باہمی

دستخط ڈاکٹر العطاس

سر رابرٹ فلپ ایڈنبرگ یونیورسٹی، اسکاٹ لینڈ

ڈیر سر

مجھے افسوس ہے کہ طبیعت کی ناسازی اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے باعث میں آپ کے پانچویں جولائی کے مراسلہ کا جواب نہ دے سکا۔ ابھی خط کے بعد "ہمدرد صحت" کا خاص ٹیوبرکلوسس نمبر بھی پہونچا۔

اب میں مسرت کے ساتھ اس حیرت انگیز اور ضخیم "ٹیوبرکلوسس نمبر" کے لئے جو آپ نے شائع کیا ہے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کو اس وسیع جد و جہد پر مبارکباد دیتا ہوں جو کہ آپ نے ہندوستان کے باشندوں میں دق کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جاری کی ہے اور جس کی بڑی شہادت آپ کے رسالہ میں موجود ہے۔

روئے زمین کی دوسری قوموں کی طرح ہندوستان کو بھی اس بڑے مسئلہ کا مقابلہ کرنا ہے۔ میں خلوص کے ساتھ یقین کرتا ہوں کہ اس جہاد میں شریک ہو کر جس کو ہر ایکسی لنسی وائسرائن نے شروع کیا ہے، آپ کو بھی اس خطرناک مرض کی روک تھام میں وہی کامیابی حاصل ہوگی جو دوسری قوموں نے اپنے علم اور استقلال سے حاصل کی ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ سر دست میں کوئی دوسرا مضمون آپ کے رسالہ کے لئے نہیں لکھ سکا۔ لیکن ایک دوسرے پیکٹ میں، میں آپ کو اپنے مجموعہ مضامین کی ایک جلد بھیج رہا ہوں جو میں نے ٹیوبرکلوسس کے متعلق جمع اور شائع کئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ہندوستان میں جو کوشش کر رہے ہیں اس کے ساتھ میری ہمدردی کی نشانی کے طور پر آپ اسے قبول کریں گے۔

آپ کا مخلص

(سر) رابرٹ فلپ

ڈاکٹر سیوری سوڈن

سکریٹری آف دی فنیشن نیشنل اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن ہلسنکی (فن لینڈ)

ایڈیٹر صاحب رسالہ "ہمدرد صحت" دہلی

"ہمدرد صحت" کا نہایت دلچسپ دق و سل نمبر ملا۔ میں اس کے لئے آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے رسالے کے اوراق کو اچھی طرح دیکھا لیکن زبان کی غیریت کی وجہ سے بہت کم سمجھ سکا لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ اشاعت خاص ایک بڑی سائنٹفک قدر و قیمت کی مالک ہے اور ظاہری اعتبار سے بہت خوبصورت ہے۔ میری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیے۔

سیوری سوڈن

ڈاکٹر جازف ہولوس۔ ایم۔ ڈی۔ نیویارک

ڈیر مسٹر حمید

میں آپ کے رسالہ "ہمدرد صحت" کے پہنچنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں مجھے اتنے بہترین طور پر مرتب کئے ہوئے رسالہ کے دیکھنے کی مسرت بہت کم حاصل ہوتی ہے۔ میں نے نہایت غور کے ساتھ اس کے تمام صفحات دیکھے اور ہر صفحہ کے ساتھ مجھ پر یہ حقیقت زیادہ واضح ہوتی گئی کہ میری تعلیم میں کچھ کمی ہے یعنی میں آپ کی زبان نہیں جانتا۔ اس سے پہلے میں نے یہ کمی کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ لیکن اب میرا دل چاہتا ہے کہ کاش میں اسے پڑھ سکتا اور سمجھ سکتا۔ بہر حال انگریزی فہرست مضامین سے مجھے یہ معلوم ہوگیا کہ اس کے اندر کیا چیزیں ہیں اور میں شک کے بغیر یہ کہتا ہوں کہ اس میں آپ نے بہترین مواد جمع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اپنے نام کو ایسے معزز اور قابل احترام ہستیوں کے ساتھ دیکھ کر میں فخر محسوس کرتا ہوں۔

آپ اپنے ملک میں ٹیوبرکلوسس کے انسداد کے لئے عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں اگر آپ خون کو جراثیم امراض سے محفوظ کر دینے کے خاص طریقہ علاج میں دلچسپی رکھتے ہیں تو میں بڑی خوشی کے ساتھ ہر ممکن طریقہ پر اپنی خدمات پیش کرتا ہوں۔

مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ لیڈی لنلتھگو جیسی قابل احترام ہستی نے ہندوستان میں انسداد دق و سل کے کاموں میں کتنی دلچسپی لی ہے۔ دق اور سل کی مختلف صورتیں آپ کے خوبصورت ملک کے لئے بدنما لعنت بنی ہوئی ہیں اور ہر ایکسی لنسی کا یہ بہترین شریفانہ عمل ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کو اس کام کیلئے وقف کر دیا ہے۔ ایک دوسرے پیکٹ میں میں نے اپنی تازہ ترین کتاب آپ کے پتہ پر بھیجی ہے جو لیڈی لنلتھگو کے نام سے منسوب ہے۔ مہربانی کر کے آپ اس کو ان کے پاس بھیج دیجئے۔ اس سے پہلے میں اپنی تصنیف آپ کے پاس بھیج چکا ہوں۔ امید ہے کہ وہ مل گئی ہوگی۔

آپ کا مخلص :-

جازف ہولوس

ہمدرد صحت کا دِق وسِل نمبر اَور مشاہیر صحافت

جناب مولنا عبدالحق صاحب، سکرٹری انجمن ترقی اُردو، دہلی

حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے زیر نظر نمبر کو مرتب کر کے نہ صرف ایک فنی اور علمی فرض کو ادا کیا ہے بلکہ رفاہ عام کا ایسا مفید کام ہے جو ہمیشہ یاد رہنے کے قابل ہے۔ اگرچہ حکیم صاحب موصوف اپنے نیک نام اور مشہور عالم "ہمدرد دواخانہ دہلی" کے ذریعہ سے بھی قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ لیکن "ہمدرد صحت" کی افادی حیثیت سب پر فائق ہے۔

"دق وسل" کی یہ اشاعت خاص ۲۵۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس نامراد بیماری کا کوئی پہلو ایسا نہیں۔ جس پر نہ صرف ہندوستان کے بڑے بڑے حکیموں، تجربہ کار ڈاکٹروں، ہوشیار ویدوں بلکہ یورپ، امریکہ، آسٹریلیا کے دق وسل کے ماہرین و متخصصین نے بھی پر از معلومات بحث نہ کی ہو۔ گویا یہ نمبر ہماری زبان میں مشرق و مغرب کے مایہ ناز اطبا کے سالہا سال کے تجربات کا نچوڑ اور ان کی طبی کاوشوں کا مرقع ہے۔ مضمون نگاروں کی تصویریں تو ان گنت ہیں ہی۔ لیکن ماؤف پھیپھڑوں، ان کے غار، گلٹیوں، خون چوسنے والے اور پھیپھڑوں پر انکے مہیب اور تباہ کن اثرات کی بھی بھیانک تصویریں دیدی گئی ہیں۔ چند جدول اور نقشے بھی ہیں۔ غرض ایک اعلیٰ اور معیاری رسالہ کیلئے علم و فن کی اس نئی روشنی میں جن جن لوازم کی ضرورت ہو وہ سب اس نمبر میں بدرجہ اتم موجود ہے اگر فاضل مرتب نسخوں کے اندراج میں ذرا احتیاط سے کام لیتے تو اچھا ہوتا (رسالہ اردو)

جناب رام لال صاحب ورما ایڈیٹر "تیج ویکلی" دہلی

دہلی کا مشہور ماہانہ رسالہ ہمدرد صحت، فن طب، صحت عامہ، قدیم و جدید طریقہ ہائے علاج اور حیات و تندرستی کے متعلق بہترین معلومات و ہدایات کا ایک ذخیرہ ہوا کرتا ہے۔ لیکن اس کی اشاعت خاص جو سال میں ایک مرتبہ صرف ایک موضوع پر تمام معلومات کا مخزن بن کر دنیا کے سامنے آتی ہے۔ اس کا جواب صحافتی دنیا میں ملنا مشکل ہے۔ اس سال ہمدرد صحت کا خاص نمبر امراض "دق وسل" سے تعلق رکھتا ہے اس مہلک بیماری اور اس کے متعلق معلومات اور طریقہ علاج کی جو اہمیت ہے وہ اسی سے ظاہر ہے کہ اس وقت دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں، جہاں ایک خاص محکمہ دق وسل کے انسداد کیلئے قائم نہ ہو۔ ہمدرد صحت کے زیر نظر نمبر میں دق اور سل کے متعلق بعض ایسے پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں اور ڈاکٹروں کے لئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے بلکہ ان لوگوں کیلئے بھی بہت کار آمد ہے جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں اس نمبر کی ہمہ گیری کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ یورپ امریکہ آسٹریلیا وغیرہ کے پندرہ بیس ماہرین دق وسل نے اس نمبر کیلئے خاص مضامین لکھے ہیں اور ہندوستان کے تقریباً ایک سو ماہرین فن نے اس کی قلمی معاونت میں شرکت کی ہے۔ مزید بر آں اسمیں ادیبوں افسانہ نویسوں، مزاحیہ نگاروں اور شاعروں نے بھی حصہ لیا ہے اور ایک فنی رسالہ میں اس دلچسپ امتزاج سے کام لینا ایڈیٹر ہمدرد صحت حکیم حاجی عبدالحمید صاحب کا قابل تحسین کارنامہ ہے اس نمبر کے متعلق اس سے زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ دق وسل کی ایک بہترین انسائکلو پیڈیا ہے جو ۲۲ + ۲۹ ½ کی تقطیع کے ۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہے سہ رنگی تصویر اور آرٹ کی تصویروں کے علاوہ متعدد مضامین کی تشریح بھی تصویروں کے ذریعہ کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ نفیس ہے اور ان تمام خوبیوں پر اس مرقع علم و فن کی قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۱۲ اور معمولی ۸ ہے۔ تیج ویکلی ۱۳ ستمبر ۳۸ء

لیجئے مسٹر، ہمدرد صحت کا ضبط تولید و اصلاح نسل نمبر پڑھئے۔ آپ کا سب خلجان دور ہو جائے گا۔

اس پر ضرور ایک نظر ڈال لیجیے

ہمدرد نواز!

تسلیم۔ آپ کا "ہمدرد صحت" خدا کے فضل اور آپ کی نوازشوں کی بدولت اپنی عمر کا ساتواں سال پورا کرچکا۔ جو پرچہ اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے مئی اور جون ۲۹ء کا مشترکہ پرچہ ہے۔ اسی کے ساتھ ساتواں سال ختم ہو رہا ہے دستور قدیم کے مطابق آئندہ سال کا پہلا پرچہ جولائی ۲۹ء کو شائع ہوگا، سالگرہ نمبر ہوگا۔

اس سے پہلے آپ غالباً ہمدرد صحت کے کئی خاص نمبر ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اور اگر آپ ابھی تھوڑے ہی عرصہ سے اس کے خریدار ہوئے ہیں تو ان گذشتہ خاص نمبروں کی شہرت تو ضرور ہی گوش گذار ہو چکی ہوگی۔ ہمیں اپنے منہ میاں مٹھو بننا اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ اس لئے ان اشاعت ہائے خاص کے متعلق اپنی طرف سے کچھ کہنا نہیں چاہیئے۔ جو کچھ دوسروں نے ان کے متعلق کہا ہے وہ اتنا زیادہ اور اتنا اہم ہے کہ ہم یہاں کسی طرح ان تمام حکیموں، ڈاکٹروں اور ویدوں کی رائیں نہیں لکھ سکتے جو ہم کو ہندوستان اور بیرون ہندوستان سے وصول ہوئی ہیں۔ مثال کے طور پر اس رسالہ کے کسی دوسرے صفحہ میں انہیں دیکھ لیجئے۔

خواص کی رائے آپ نے سن لی۔ اب ذرا عوام کے خیالات بھی ملاحظہ ہوں۔ اکثر اصحاب نے ہمیں یہ لکھ کر بھیجا ہے کہ یہ دیکھ کر ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ ایسے دقیق مضمون، یورپ اور امریکہ کے مشہور ترین حکماء کے خیالات کو ایسی سادہ اور سلیس زبان میں پیش کیا گیا ہے کہ ہم لوگ بھی بہ آسانی ان تحریروں کا مطلب سمجھ لیتے ہیں۔ متعدد اصحاب نے ہمارا تہ دل سے شکریہ ادا کیا ہے کہ ہماری حقیر کوشش ان کے علم میں اضافہ کا باعث بنی۔

پچھلے سال کا دق نمبر اپنی خصوصیات کے لحاظ سے تمام نمبروں سے بڑھ گیا تھا۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ بہت سے ناقدین نے اس کو دق وسل کی انسائی کلوپیڈیا لکھا ہے۔ اور یورپ، امریکہ اور آسٹریلیا سے پندرہ ماہرین نے اس کے لئے اپنے مضمون بھیجے تھے۔

آئندہ جولائی میں "ہمدرد صحت" کا چھٹا سالگرہ نمبر شائع ہونے والا ہے اور اس کے لئے جو موضوع مقرر کیا گیا ہے وہ برتھ کنٹرول یا ضبط تولید ہے پہلے سالوں کی طرح اس مرتبہ بھی کوششیں کی جا رہی ہیں کہ یہ پرچہ بھی علم و ادب اردو میں اپنی نظیر آپ ہو، اسی لئے ہندوستان، یورپ اور امریکہ آسٹریلیا کے مستند اہل الرائے سے درخواست کی گئی ہے کہ ضبط تولید اور اصلاح نسل کے متعلق اپنے خیالات اور تجربات سے ناظرین ہمدرد صحت کو مستفید فرمائیں۔ اس خاص نمبر کو شائع کرنے کی غرض و غایت ناظرین کو اس مفصل تحریر سے معلوم ہو جائے گی جو مدیر رسالہ کی طرف سے اسی اشاعت میں شائع کی جا رہی ہے۔ اس تحریر کو پڑھنے کے بعد آپ کو یہ سمجھنے میں کوئی مشکل باقی نہیں رہے گی کہ ضبط تولید یا برتھ کنٹرول نمبر کیا ہوگا۔

اس مختصر سی عمر میں "ہمدرد صحت" کیا کچھ کرچکا ہے اس کا اندازہ آپ اس کے پچھلے فائل دیکھ کر لگا سکتے ہیں اور اگر آپ کچھ عرصے سے اسے ملاحظہ فرما رہے ہیں تو اس وقت تک اندازہ فرما چکے ہوں گے۔ سال آئندہ کے متعلق غالباً آپ نے یہ فیصلہ بھی کرلیا ہوگا کہ خواہ اور تمام پرچے بند کردیئے جائیں لیکن "ہمدرد صحت" کو بند نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ گھر میں بچوں اور عورتوں کے لئے ذریعہ تعلیم ہے لیکن اگر شاید کسی سبب سے آپ کا فیصلہ اس کے خلاف بھی ہوا ہو تو ہم آپ سے یہ درخواست کرنی چاہتے ہیں کہ آپ اپنے فیصلہ پر پھر ایک نظر ڈال لیں اور فرصت کے وقت ٹھنڈے دل سے یہ سوچیں کہ صرف ایک روپیہ کے خرچ کی وجہ سے "ہمدرد صحت" جیسے مفید رسالے کے بارہ پرچے چھوڑ دینا کہاں تک قرین دانائی و کفایت شعاری ہے۔

خریداری کا سلسلہ جاری رکھنے کی صورت میں آپ کے لئے زیادہ مفید صورت یہ ہوگی کہ ایک روپیہ منی آرڈر کے ذریعہ ارسال فرمائیں۔ وی پی منگانے میں آپ کے تین آنے اور زیادہ خرچ ہوں گے اور بالکل فضول۔

یہ عرض کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جن اصحاب کا چندہ جون ۲۹ء میں ختم ہو جائے گا، اگر ان کے پاس سے منی آرڈر یا کوئی اطلاع دفتر میں موصول نہ ہوئی تو جولائی کا پرچہ یعنی "برتھ کنٹرول نمبر" بذریعہ وی پی ارسال کیا جائے گا اور اسے واپس کر دینے سے زیادہ اس پرچے پر اور اردو علم و ادب پر اور کوئی ظلم نہیں ہو سکتا

نوٹ

اشاعت خاص کی کوئی قیمت نہیں لی جاتی بلکہ ہر خریدار کو اسی ایک روپیہ میں جو "ہمدرد صحت" کا سالانہ چندہ ہے گیارہ معمولی پرچے اور ایک اشاعت خاص کا پرچہ دیا جاتا ہے جو صاحبان جولائی ۲۹ء سے خریدار ہوں گے انہیں پہلا پرچہ جو ملے گا وہ اشاعت خاص ہی ہوگا۔

نیاز مند

منیجر۔ "ہمدرد صحت" دہلی

ہمدردِ صحت کی آیندہ اِشاعتِ خاص

ضبطِ تولید یا برتھ کنٹرول

ہمدردِ صحت کے خاص نمبر کی اشاعت کا زمانہ قریب آتا جارہا ہے۔ ۵ جولائی کے آنے میں اب صرف دو مہینے باقی رہ گئے۔ اسلئے کہ اپریل کا تو سارا مہینہ مئی اور جون کی مُشترک اشاعت کی ترتیب میں ختم ہوگیا۔ اب مئی اور جون کے صِرف دو مہینے اشاعتِ خاص کے لئے رہ جاتے ہیں۔ اِن ہی دو مہینوں میں ادارہ کو وہ سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔ جس کا نتیجہ ایک خاص نمبر کی صورت میں مقررہ وقت پر ظاہر ہوتا ہے۔

ہم نے ہمیشہ اس بات کی تمنا کی ہے کہ اشاعتِ خاص کی ترتیب و تہذیب کے معیار کو بلند کرنے کے لیے ہمیں زیادہ وقت اور زیادہ اِطمینان میسّر آجائے۔ لیکن اِس تمنا کو نہ پہلے پورا ہونا تھا' اور نہ اب وہ پوری ہوتی معلوم ہوتی ہے۔ بہرحال اِن تمام رُکاوٹوں کے باوجود جس طرح ہم نے پہلے اشاعتِ خاص کو نکالا اور اس کے معیار کو بلند کیا ہے اِسی طرح اِس سال بھی یہی کوشش ہوگی' کہ ہمدردِ صحت کی اشاعتِ خاص نہ صرف شائع ہی کی جائے بلکہ اس کا معیار بھی نسبتاً بلند ہو۔

مقصدِ تحریر اس تحریر کا مقصد' جیسا کہ معلوم ہے' یہ ہے کہ ہم اپنے ناظرین کو اشاعتِ خاص کے موضوع اور اس کے پروگرام کے متعلق اطلاع دے دیں اور اپنے قلمی معاونین سے درخواست کریں کہ وہ اشاعتِ خاص کی تسوید و ترتیب میں ہماری مدد کریں۔

موضوع کا انتخاب اشاعتِ خاص کے لیے موضوع کا انتخاب بھی جوئے شیر لانے سے کسی طرح کم نہیں ہوتا عموماً انتخاب کے لیے کئی کئی موضوع سامنے آتے یا سامنے لاتے جاتے ہیں۔ پھر ان پر بحث و تحیص کا سلسلہ شروع ہوتا ہی۔ ہر موضوع کے اِفادی پہلوؤں کی جانچ پڑتال ہوتی ہے۔ ہم پر یہ اخلاقی فرض بھی عائد ہوتا ہی کہ ہم اپنے ناظرین' جن میں حکیم' وید' ڈاکٹر' ہومیوپیتھ' طبیب و غیر طبیب' ادیب' عالم' امیر و غریب اور بیمار و تندرست سب ہی طبقوں کے اصحاب ہیں' کی مختلف طبیعتوں کا بھی حتی الامکان پاس کریں۔ ان باتوں کے علاوہ ہم کو خود ادارہ کی مخصوص ذمہّ داریوں کا لحاظ بھی کرنا پڑتا ہی' کہ انتخاب کیے ہوئے موضوع پر بہترین مواد کی فراہمی کے کیا کیا ذرائع ہوں گے اور اُن ذریعوں سے کامیابی کی اُمید کس حد تک ہی' غرض اس قسم کے "تحفظات" کے بعد کہیں جاکر موضوع کا انتخاب عمل میں آتا ہی اور غور و بحث کا سلسلہ اکثر اُس وقت تک جاری رہتا ہی جب تک کہ ان سطروں کے لکھنے کا وقت سر پر نہیں آجاتا۔

ضبطِ تولید لیکن اس سال جس موضوع پر عمل آرائی ہونے والی ہی' اس کا انتخاب مہینوں کے غور و تامل کے بعد نہیں ہوا۔ بلکہ دق و سل نمبر سے فارغ ہوتے ہی ایک موضوع ذہن میں آگیا اُس کے بعد اس کو ہر معیار پر پرکھا جاتا رہا۔ اور ہمیں یہ دیکھ دیکھ کر اطمینان ہوتا رہا کہ پیشِ نظر موضوع ہر لحاظ سے مناسب و موزوں ہی۔

ہمیں اس موقع پر اس حقیقت کو ماننے میں ذرا تامل نہیں کرنا چاہیئے کہ ہمارا یہ موضوع اپنے اندر کچھ اچھوت پن نہیں رکھتا بلکہ ظاہری نظروں میں یہ ایک پامال مضمون معلوم ہوتا ہی۔ لیکن یہ بھی ایک واقعہ ہی کہ ہماری زبان میں اب تک اس موضوع پر خالص علمی اور طبی نقطہ ہائے نظر سے گویا کچھ لکھا ہی نہیں گیا ہی۔ اگر کچھ خامہ فرسائی بھی کی گئی ہی' تو وہ محض اس کے ایک عامیانہ عنوان پر کی گئی ہی۔ اور اس کی وجہ سے ایک مخصوص طبقہ میں ضبطِ تولید کی تحریک شک و شبہ کی نظر سے دیکھی جانے لگی ہی۔

اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں شاید اصحاب علم و نظر کو ذرا پس و پیش نہیں ہوگا کہ برتھ کنٹرول یا ضبط تولید کی تحریک محض حمل کو روکنے یا مانع حمل آلات کو فٹ کرنے یا استقرار کی صلاحیت کو ختم کرنے والی دواؤں کو استعمال کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اس تحریک کی بنیاد میں بعض اہم علمی حقائق کارفرما ہیں، جن کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کی آبادی کو، جو غیر معمولی طور پر بڑھتی جارہی ہے کس طرح متوازن رکھا جائے۔ اور آبادی کی کثرت سے دنیا میں جو معاشی الجھنیں پیدا ہورہی ہیں ان کے تدارک کی کیا صورتیں ہوں۔ برتھ کنٹرول کی ابتدائی شکل، جو تمدّن جدید نے پیدا کی، مانع حمل مسائل اور طریقوں سے کوئی واسطہ نہیں رکھتی تھی بلکہ نسلیات کے عالموں کے ایک گروہ نے بعض حقائق کی بنا پر دنیا کو نسلوں کی خصوصیات قائم رکھنے اور ان کے عیوب کی اصلاح کرنے کی طرف متوجہ کیا تھا۔ غرض ان داعیات میں سے کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جس پر تفکّر یا تدبّر کفر ٹھہرے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کل عوام نے غلط فہمیوں کی بنا پر اصلاحِ نسل اور دنیا کی آبادی کو متوازن رکھنے کا صرف ایک ہی ذریعہ سمجھ رکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ جس طرح بھی ہوسکے حمل کی آفتوں سے خود بھی بچا جائے اور دوسروں کو بچایا جائے، خواہ اس خبط میں امراض و آلام کی کتنی ہی گرم بازاری کیوں نہ ہوجائے۔ بات یہ ہے کہ اس قسم کے طریقے اصحاب نظر کی ایک جماعت کے لئے اپنے اندر کوئی کشش نہیں رکھتے۔ اور ایک جماعت ایسی بھی ہے، جو ان طریقوں کو مناسب پیش بندیوں کے ساتھ روا رکھ سکتی ہے، بشرطے کہ ان طریقوں کا نتیجہ خاطر خواہ نکلے۔ اور آسمان سے گر کر کھجور میں اٹکنے کی مثل صادق نہ آئے۔

ہم اپنے آپ کو اس دوسری جماعت میں شریک سمجھتے ہیں ہم مانع حمل طریقوں کو بھی کفر نہیں سمجھتے۔ کیونکہ داعی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم کو اس معاملہ میں ایک واضح ہدایت دی ہے کہ جب آپ کے پاس ایک صحابی نے آکر کثرت اولاد کی شکایت کی تو آپ نے ان کو بیوی کی رضامندی سے عزل اختیار کرنے کا مشورہ دیا۔ آں حضرت کے اس ارشاد سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ شارع اسلامؐ اور شریعت اسلام نے اجتماعی مسائل میں اپنے پیروؤں کے مصالح کو نظر انداز نہیں کیا بلکہ ان مسائل کو وقت اور حالات کے مطابق طے کرنے کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ بھی جائز ہے کہ اگر معاشیات اور اجتماعیات کے علماء کے نزدیک دنیا کی اجتماعی مصیبتوں کا واحد حل آبادی کو گھٹانے میں ہو تو ہم امتناع حمل کے طریقوں کی تبلیغ کرسکتے ہیں لیکن اس اجازت کے یہ معنے کسی طرح نہیں ہوسکتے کہ حمل کو روکنے کے طریقوں ہی کو اپنا واحد مطمح نظر بنالیا جائے، خواہ علم وظائف الاعضاء (فزیالوجی) اور علم الادویہ ان طریقوں کی صحت کی تصدیق کریں یا نہ کریں۔ اور خواہ ہم کو ان طریقوں کی بدولت اپنی صحت یا بعض اوقات اپنی جان عزیز ہی کیوں نہ برباد کرنی پڑے۔

حقیقت یہ ہے کہ غلط سلط مانع حمل طریقوں کی اشاعت سے کہیں زیادہ آج کل اس بات کی ضرورت ہے کہ ضبط تولید اور امتناع حمل کے متعلق عوام کو صحیح علمی اور طبّی نقطۂ نظر سے آگاہ کیا جائے۔ یہ طریق کار اگرچہ بہ ظاہر کچھ بہت زیادہ دلچسپ معلوم نہیں ہوتا لیکن اسے کیا کہیے کہ عوام کی حقیقی ضرورت اسی سے پوری ہوسکتی ہے۔

ہمدرد صحت کا ادارہ اس سال ضبط تولید کو اپنی اشاعت خاص کا موضوع بناکر اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کی طرف قدم اٹھا رہا ہے۔ اُسے کس حد تک اپنے اس مقصد میں کامیابی ہوگی، اس کا اندازہ کچھ تو ہمارے نیچے کے پروگرام سے ہوسکتا ہے لیکن صحیح اندازہ اسی وقت ہوگا جب ہم شائقین کے ہاتھوں میں برتھ کنٹرول نمبر پہونچادیں گے۔ ہم اس کوشش میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے کہ اس نمبر کو ضبط تولید کے متعلق ہر قسم کی معلومات کا مخزن بنادیں۔

ضبط تولید یا برتھ کنٹرول نمبر میں کیا ہوگا؟

ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ضبط تولید نمبر کے لئے بابوں اور فصلوں کی جو تفصیل اس وقت ہمارے ذہن میں ہے، ناظرین کے سامنے رکھ دیں۔ اس سے نہ صرف عام ناظرین اس بات کا اندازہ کرلیں گے کہ آیندہ اشاعت خاص کن کن بحثوں اور عنوانوں کی حامل ہوگی۔ بلکہ ہمارے قلمی معاونوں کو بھی اپنے لئے مضمون کا عنوان منتخب کرنے میں آسانی ہوگی۔

اشاعت خاص کے بابوں اور فصلوں کے عنوان قائم کرنے میں اگرچہ ہم کافی غور و فکر سے کام لے رہے ہیں۔ پھر بھی نہیں

قطعی و جامع کہنا مشکل ہے۔ کیوں کہ یہ بہت ممکن ہے کہ مجوزہ موضوع کا مزید مطالعہ ہم کو اپنے پروگرام میں ردّ و بدل کرنے پر مجبور کردے۔ تاہم یہ ردّ و بدل غالباً جزوی ہوگا۔ اہم تبدیلیاں کرنے کی ضرورت شاید واقع نہیں ہوگی۔

پہلا باب　ضبط تولید کی تاریخ اور اس کی اہمیت

اس باب میں کوشش کی جائے گی کہ ضبط تولید پر تاریخی اور علمی نقطۂ نظر سے بحث کی جائے۔ اس سلسلہ میں ہم مواد فراہم کرنے کی فکر میں ہیں۔ زمانہ قدیم میں اس مسئلہ کی نوعیت پر بحث کرنے سے اگر ہم معذور بھی رہے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ضبط تولید کی موجودہ تحریک، اس کے واعیات، وسعت اور نتائج پر مفصل بحث اس باب میں پیش کی جائے گی۔

دوسرا باب　مردانہ اور زنانہ اعضائے تناسل کی تشریح

ضبط تولید اور امتناع حمل کے مباحث کو سمجھنے کے لئے تشریح کے اس حصہ کا ہونا اِس اشاعت خاص میں ضروری ہے۔ دقیق فنّی مباحث کو اس باب میں جگہ دینے کی غالباً ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے ہم سادہ اور سلیس زبان میں اس باب کو مرتب کریں گے۔

تیسرا باب　استقرار حمل

اس باب میں استقرار حمل کی کیفیت پیش کی جائے گی۔ کیونکہ اس کے بغیر بھی ضبط تولید نمبر نامکمل رہے گا ناظرین بعض مسائل کو سمجھنے میں اس باب سے فائدہ اٹھائیں گے۔

چوتھا باب　ضبط تولید کی موجودہ تحریک مختلف ممالک عالم میں

یہ باب اپنی نوعیت کے لحاظ سے بہت اہم ہوگا۔ ناظرین اس باب کے مطالعہ سے دنیا کے اکثر ممالک میں ضبط تولید کی موجودہ تحریک کی ابتداء، اس کے نشو ونما اور نتائج سے واقف ہوسکیں گے۔ ہم نے اس سلسلہ میں خط و کتابت کا سلسلہ شروع کردیا ہے۔ امید ہے کہ ہم کو بہت سے ممالک سے براہ راست معلومات حاصل کرنے میں کامیابی ہوگی۔ اگر بعض ممالک سے ہم کو مطلوبہ معلومات حاصل نہیں ہوسکیں گی، تو ہم کوشش کریں گے کہ دوسرے ذرائع سے ان کے ہاں کی ضبط تولید کی تحریک (اگر واقعی ان ممالک میں اس تحریک کا وجود ہو) کا جائزہ لیں۔

پانچواں باب　ضبط تولید اور معاشیات

ضبط تولید کو معاشیات سے گہرا تعلق ہے۔ اور اس تحریک کے بعض علم برداروں کا نعرہ بھی یہی ہے کہ دنیا کی معاشی الجھنوں کا مقابلہ ضبط تولید سے کیا جاسکتا ہے ہم کوشش کریں گے کہ اس عنوان پر بعض ماہرین سے مضامین حاصل کرکے قارئین کی معلومات میں اضافہ کریں۔

چھٹا باب　ضبط تولید اور اخلاق و معاشرت

ضبط تولید کی تحریک کے مخالفین کا سب سے بڑا اعتراض اس تحریک پر یہی ہے کہ اخلاق اور موجودہ معاشرت کی بنیادیں اس کی کامیابی سے متزلزل ہوجائیں گی۔ اس کے مقابلہ میں موافقین بھی اپنے دلائل رکھتے ہیں۔ ہم اس باب میں موافق و مخالف دونوں گروہوں کی رائوں کو جمع کرینگے تاکہ ناظرین کو حقیقتِ حال تک پہنچنے میں مدد ملے۔

ساتواں باب　ضبط تولید اور مذاہب عالم

ضبط تولید کے متعلق دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کا نقطۂ نظر اس باب میں پیش کیا جائے گا۔ ہم کوشش کریں گے کہ یہ باب ناظرین کی معلومات میں اضافہ کرنے والا ہو

آٹھواں باب　ضبط تولید کے متعلق مشاہیر کی رائیں

ضبط تولید کے متعلق دنیا کے مشاہیر کی رائیں معلوم کرنا بھی دل چسپی اور فائدے سے خالی نہیں ہے۔ ہم

کوشش کریں گے کہ اس باب میں ان آراء کو کسی نہ کسی طرح جمع کر کے ناظرین کی ضیافتِ طبع کا سامان بہم پہنچائیں۔

نواں باب ضبط تولید یا امتناع حمل کے ذرائع

اس باب کو ہم چار فصلوں میں تقسیم کردیں گے۔

پہلی فصل، میں ضبط تولید کے قدرتی ذرائع پر بحث ہوگی۔

دوسری فصل، میں ضبط تولید کے دوائی ذرائع کو بحث میں لایا جائے گا۔ اس سلسلہ میں جو موشگافیاں کی گئی ہیں، ان کی تفصیل ناظرین کو اس فصل میں ملے گی۔

تیسری فصل، میں ضبط تولید کے آلی ذرائع کی تفصیلات قلم بند کی جائیں گی۔

چوتھی فصل، میں امتناع حمل اور ضبط تولید کے وضعی ذرائع معرض بحث میں آئیں گے۔ ہمیں اُمید ہو کہ یہ باب بحیثیت مجموعی بہت کار آمد اور مفید معلومات کا حامل ہوگا۔

دسواں باب مجرّبات

اس باب میں ہمارے بے شمار طبابت پیشہ ناظرین اُن مجرّبات کو ناظرین کے لیے وقف کریں گے جو ضبط تولید اور امتناع حمل کے لیے مخصوص ہیں۔ توقع کی جاتی ہو کہ یہ باب نہ صرف عام ناظرین بلکہ طبیبوں اور ویدوں کے لیے بھی مجرّبات کا ایک بیش بہا ذخیرہ ثابت ہوگا۔

گیارہواں باب ادبیات

اس باب میں موضوع کی مناسبت سے افسانے، نظمیں اور کارٹون وغیرہ ہوں گے۔ ہم کوشش کریں گے کہ اس باب کو دل چسپ اور مفید بنانے کے لیے ہندوستان کے مشہور افسانہ نویسوں اور ادیبوں سے افسانے اور مضمون حاصل کریں۔ اُمید ہو کہ ہمیں اپنی کوشش میں کامیابی ہوگی۔ اور ناظرین کی طبیعت کے بار کو دُور کرنے میں یہ باب ناکام ثابت نہیں ہوگا۔

ہمدرد صحت کی آیندہ اشاعت خاص کا مختصر سا خاکہ ناظرین اور قلمی معاونین کے سامنے پیش کردیا گیا ہی۔ اُمید ہو کہ ہمارا پروگرام دونوں کے لیے دل چسپ اور مفید ثابت ہوگا۔ ہم اس موقع پر اپنے قلمی معاونین سے خصوصیت کے ساتھ درخواست کریں گے کہ وہ ہم کو اس اہم بار کے اٹھانے میں اپنی روایات کے مطابق مدد دیں۔ اور جلد سے جلد اپنے پسندیدہ عنوان سے ادارہ کو مطلع کردیں۔ تاکہ ادارہ اپنے کاموں کا صحیح اندازہ کر کے عمل کی طرف قدم اُٹھا سکے۔ ہمیں یقین ہے کہ جس طرح ہم نے پہلے اپنے معاونین اور کرم فرماؤں کی مدد سے ہمدرد صحت کی پچھلی خاص اشاعتوں کو کامیاب بنایا تھا اُسی طرح بلکہ اُس سے بھی زیادہ ضبط تولید نمبر کو کامیاب بنا سکیں گے

عبد الحمید

انتقاد
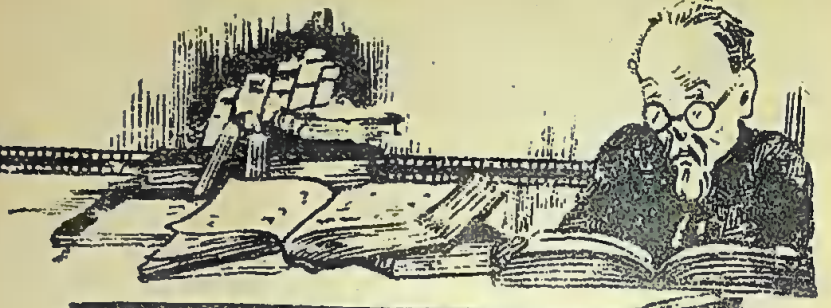
ہینگ

سائز ۱۸×۲۲/۸، ضخامت ۱۲۸ صفحے، قیمت بارہ آنے۔
پتہ:۔ مینجر صاحب دار السنیاس، بیرون کشمیری دروازہ لاہور۔

حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری نے ہینگ کے خواص اور اس کے استعمالات کو اس رسالہ میں جمع کیا ہے۔ شروع میں ہینگ کے نام مختلف زبانوں میں، اس کی پہچان اور اس کے عام افعال وخواص ہیں۔ اس کے بعد عورتوں، مردوں اور بچوں کے امراض میں ہینگ کے طبی خواص کو بتایا گیا ہے۔ آخر میں امراض دماغ، امراض گوش اور امراض صدر وغیرہ میں معالجاتی ترتیب کے مطابق ہینگ کے استعمالات اور مرکب نسخے لکھے ہیں۔ مؤلف نے اس رسالہ کو نہ صرف طبیبوں کے لئے عام فہم اور مفید بنانے کی کوشش کی ہے۔ بلکہ ایک ہی دوا کے خواص اور اس کے مرکبات کو تلاش کرنے میں خاصی محنت اور تلاش سے کام لیا ہے۔ امید ہے کہ یہ رسالہ پسند کیا جائے گا۔ شائقین اوپر کے پتہ پر ایک روپے کے ٹکٹ بھیج کر رسالہ منگا سکتے ہیں۔

مجرّبات سلطانی حصہ اوّل و دوم

سائز ۱۸×۲۲/۸ ضخامت حصہ اوّل ۱۶۰ صفحے قیمت ایک روپیہ۔
ضخامت حصہ دوم ۲۵۰ صفحے، قیمت دو روپے آٹھ آنے۔ دونوں کی قیمت تین روپے۔ پتہ: زبدۃ الحکما حکیم مولوی محمد یار خاں صاحب کھوکھر، مقام للیانی ضلع شاہ پور (پنجاب)۔

زبدۃ الحکما حکیم مولوی محمد یار خاں صاحب نے مجربات سلطانی کے نام سے اس کا پہلا اور دوسرا حصہ شائع کیا ہے۔ یہ دونوں حصے مسلسل نہیں ہیں۔ بلکہ ہر حصہ امراض کی پرانی ترتیب کے مطابق بجائے خود مکمل ہے۔ سرسری طور پر ان دونوں حصوں کو دیکھنے سے اندازہ ہوا کہ مرتب صاحب نے نسخوں کی فراہمی خاصی دل چسپی اور انہماک سے کی ہے۔ اس لئے ان کے یہ مجموعے عام کتب مجربات سے ذرا ممتاز ہیں۔ مؤلف نے زیادہ زور جناب حکیم محمد سلیم اللہ صاحب مرحوم لاہوری کے مجرّبات اور طریقۂ علاج پر دیا ہے اور اس میں کوئی شک بھی نہیں کہ مرحوم حکیم صاحب کی طبی شخصیت اسی تخصیص کی مستحق تھی۔ مؤلف نے خود اپنے مجربات کے علاوہ ان نسخوں کو ان مجموعوں میں شامل کیا ہے جو ان کو وقتاً فوقتاً ملتے رہے۔ بہر حال حکیم مولوی محمد یار خاں صاحب کی محنت قابل تحسین ہے۔ ہمیں امید ہے کہ مجرّبات کے شائقین "مجربات سلطانی" کو مفید پائیں گے۔ کتابوں کی کتابت وطباعت خاصی ہے۔ کاغذ رف ہے۔

رہنمائے تعلیم کا دق نمبر

سائز ۲۰×۳۰/۸، ضخامت ۳۶۰ صفحے، قیمت دو روپے۔
پتہ:۔ مینجر صاحب رسالہ رہنمائے تعلیم، رام گلی، لاہور۔

رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور کا ایک پرانا تعلیمی اور ادبی رسالہ ہے جس کو سردار صاحب ماسٹر جگت سنگھ کا علمی ذوق نہ صرف جاری رکھے ہوئے ہے، بلکہ اس میں تنوع اور رنگا رنگی پیدا کرنے کا بھی ذمہ دار ہے۔ چنانچہ اس رسالہ کا دق نمبر اس وقت ہمارے سامنے ہے اور ہمارے خیال کی ہر صورت میں تائید کر رہا ہے۔

اس نمبر کو ڈاکٹر بی۔ ایس موہن صاحب سپرنٹنڈنٹ بیج ناتھ سینے ٹوریم نے مرتب کیا ہے۔ اور اس کو عوام کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کی ہے۔ اور اس کوشش میں وہ بہت حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ ان چند مضمونوں کو چھوڑ کر جو خالص طبی نقطۂ نظر سے لکھے گئے ہیں، باقی تمام مضامین عام فہم اور دل چسپ ہیں۔ دق کی ابتدا، اس کی قسمیں، اس کے صحت گاہی اور دوائی علاج کی تفصیلات، عام متفرق معلومات جو مریض اور تیمار دار دونوں کے کارآمد ہیں۔ اس نمبر میں متفرق طور پر جمع کی گئی ہیں۔ بعض دستی

تصویروں سے مطالب کے وضاحت میں مدد ملی ہے۔ ہندوستان اور بیرون ہندوستان کی صحت گاہوں کے عکسی مناظر بھی اس نمبر کی زینت ہیں۔ غرض یہ نمبر جس خاص نقطۂ نظر سے مرتب کیا گیا ہے اس میں وہ کامیاب ہے۔ ہماری رائے میں اس قسم کے نمبروں کی عوام میں زیادہ سے زیادہ اشاعت ہونی چاہیئے ہم رسالہ کے مالک اور اس کے ایڈیٹر صاحب کو مبارکباد کا مستحق سمجھتے ہیں۔ رسالہ کی کتابت وطباعت اچھی ہے کاغذ سفید چکنا لگایا گیا ہے۔

گل زارِ حکمت

سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت ۱۱۷ صفحے، قیمت ایک روپیہ۔

پتہ: حکیم وزیر چند صاحب نندہ پنشنر، مقام لسوہلی براستہ پٹھان کوٹ ضلع گورداس پور۔

جناب حکیم وزیر چند صاحب نندہ نے علاج بالمفردات پر گل زار حکمت کے نام سے یہ رسالہ شائع کیا ہے۔ اس میں عام ترتیب کے مطابق امراض اور ان کے علاج لکھے ہیں۔ رسالہ کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف نے مفردات کے خواص کو جمع کرنے میں محنت کی ہے۔ علاج بالمفردات معالجات کا ایک ایسا شعبہ ہے جس پر ہر معالج کو توجہ دینی چاہیئے۔ اس رسالہ کے پہلے حصے میں ۱۰۱۹ نسخے ہیں اور دوسرے حصے میں ۲۰۱۔ پہلا حصہ ترتیب وار ہے اور دوسرا متفرق۔ ہمیں اُمید ہے کہ یہ رسالہ مقبول ہوگا۔ کتابت اور طباعت خاصی ہے۔

حکمت کے بے نظیر مجربات

سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت ۸۴ صفحے قیمت ایک روپیہ۔

پتہ: حکیم وزیر چند صاحب نندہ، مقام لسوہلی براستہ پٹھان کوٹ ضلع گورداس پور۔

یہ رسالہ بھی جناب حکیم وزیر چند صاحب کی تالیف ہے۔ اس میں اُنہوں نے ایسے مجرب نسخے جمع کئے ہیں جو یا تو خود ان کے تجربہ شدہ ہیں یا وہ جو ان کو سنیاسیوں اور فقیروں سے ملے۔ آخر میں تقریباً بارہ طبیبوں اور ویدوں کے مجربات بھی ان سے حاصل کر کے اس رسالہ میں شامل کر دئے ہیں۔ جن سے اس رسالہ کی افادیت میں ضرور کچھ نہ کچھ اضافہ ہو گیا ہے۔ مجربات کی کل تعداد ۱۰۰ ہے۔ ۸۰ کشتوں کی ترکیبیں بھی نندہ صاحب نے لکھی ہیں یقین ہے کہ یہ رسالہ مجربات سے دلچسپی رکھنے والوں میں اچھی نظر سے دیکھا جائے گا۔ شائقین اوپر کے پتہ سے منگالیں۔

حکیم دکن کا امراض جلدیہ نمبر

سائز ۲۶×۲۰/۸ ضخامت ۱۱۶ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔

پتہ:- مینیجر صاحب رسالہ حکیم دکن، حیدر آباد دکن۔

"حکیم دکن" شاید جنوبی ہند کا واحد طبی رسالہ ہے جو دو تین سال سے صحافت طب کی خدمت خوش اسلوبی سے انجام دے رہا ہے۔ مدیران اعزازی کی فہرست میں جناب مولانا حکیم مقصود علی خاں صاحب صدر انجمن اطبا، یونانی کا نام بھی شامل ہے۔ اس رسالہ کے مدیر جناب حکیم محمد ظفر الدین صاحب ناصر ہیں۔ حال میں اس رسالہ نے اپنا خاص نمبر امراض جلد پر شائع کیا ہے جس میں جلد کی تشریح و منافع، فروق الامراض جلدیہ جلد کے امراض کی تقسیم تشخیص اور دستور علاج وغیرہ پر کافی مواد جمع کیا گیا ہے۔ شری، جذام، خارش، چیچک، اور برص وغیرہ امراض پر اطبا نے لیاقت سے بحث کی ہے۔ مدیر رسالہ نے اپنے فرائض کو اچھی طرح انجام دیا ہے۔ امید ہے کہ رسالہ حکیم دکن اور اس کا یہ خاص نمبر جمہور اطبا میں وقعت کی نظر سے دیکھے جائیں گے۔ کاغذ سفید ہے اور کتابت وطباعت اوسط درجہ کی ہے۔

ہماری زبان

سائز ۲۷×۱۷/۴، ضخامت ۲۰ صفحے۔ قیمت ایک روپیہ سالانہ۔

پتہ: مینیجر صاحب انجمن ترقی اُردو (ہند) دہلی۔

ہماری زبان کی نمائندہ انجمن کا یہ ایک پندرہ روزہ اخبار ہے۔ اگرچہ انجمن ترقی اُردو کی طرف سے دو سہ ماہی رسالے مدت سے شائع ہو رہے ہیں، لیکن انجمن کے مقاصد کو عام کرنے اور عوام میں زبان کے متعلق بیداری پیدا کرنے کے لئے ایک اخبار کی سخت ضرورت تھی۔ اس لئے فی الحال ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے پندرہ روزہ اخبار "ہماری زبان" کے نام سے جاری کیا گیا ہے۔

اخبار کی نوعیت اور اس کی افادیت کے متعلق تو کچھ کہنا بے کار ہی ہے، کیونکہ جن مقاصد کی سرپرستی رائٹ آنریبل سر تیج بہادر سپرو کر رہے ہوں اور جس کام کی باگ ڈور پنڈت برج موہن صاحب دتاتریہ کیفی دہلوی اور مولانا ڈاکٹر عبدالحق صاحب جیسے کارداں اصحاب کے

ہاتھوں میں ہو، اُس کے متعلق خواص کیا عوام بھی بہت کچھ سمجھ سکتے ہیں۔

"ہماری زبان" کے دو پرچے ہماری نظر سے گذر چکے ہیں۔ انہیں دیکھنے کے بعد اندازہ ہوا کہ موجودہ حالات میں اس اخبار کا وجود کس قدر ضروری تھا۔ اخبار کے لئے چند مستقل عنوان تجویز کئے گئے ہیں۔ "افکار و واقعات" کے عنوان کے نیچے ملک کی مختلف ادبی اور لسانی خبروں کو ادارہ کی طرف سے شائع کیا جاتا ہے۔ اخبار کے پہلے ہی پرچے میں اِن عنوانوں پر افکار و واقعات جمع کئے گئے ہیں: اردو دن، بنگال اردو کانفرنس، ریڈیو اور اُردو، صوبہ متحدہ میں لکھنے پڑھنے کا دن، سابق وزیر تعلیم صوبہ متحدہ کا استعفا، ناگ پور کا سمجھوتہ، کانگریس کا اجلاس، اخبارات کی آزادی، ایک ادیب کی افسوسناک موت (مولوی خلیل الرحمٰن مترجم اخبار اندلس وغیرہ)، بمبئی ریڈیو اسٹیشن کی تقریریں، اُردو اور ڈاک خانہ، یورپ کا امن وغیرہ۔

اداریہ میں بھی وقتی مسائل پر سنجیدگی اور معقولیت سے بحث کی جاتی ہے۔ پیش نظر نمبر میں علمی و ادبی مضامین کو بھی مناسب جگہ دی گئی ہے۔ یوسف قاسم عارف صاحب رئیس اعظم کلکتہ کا خطبہ صدارت بنگال اور اُردو کے عنوان سے اور سید عبدالعزیز صاحب بیرسٹرایٹ لا پٹنہ کے خیالات اردو و ہندی کے جھگڑے کی سرخی سے شائع کئے گئے ہیں۔ یہ دونوں مضمون بہت مفید اور دلچسپ ہیں۔ "ذرا سنیئے تو" کے مستقل عنوان سے ایک کالم میں واقعات پر لطیف بحث بھی کی جاتی ہے۔ خبروں کے کالم میں یہ اخبار زبان کے متعلق تازہ خبریں بھی اپنے ناظرین کو پہونچاتا ہے۔ غرض مجموعی حیثیت سے یہ اخبار اتنا کارآمد اور دلچسپ ہے کہ ہم اپنے ناظرین سے پُر زور طریقہ پر اس کی خریداری کی سفارش کرتے ہیں۔ قیمت بھی کم ہے۔ ایک روپیہ سالانہ میں زبان و ادب کی ہر قسم کی ضروری معلومات پہونچانے والا پندرہ روزہ اخبار ہر لحاظ سے سستا ہے ہمیں اُمید ہے کہ صرف تعلیم یافتہ طبقے ہی کی طرف سے اس اخبار کا خیر مقدم نہیں کیا جائے گا بلکہ زبان سے دلچسپی رکھنے والے عوام بھی معمولی سی رقم خرچ کرکے اپنے ذوق کی تسکین کرسکیں گے۔ کتب خانوں اور تعلیمی اداروں کے منتظمین کو بھی "ہماری زبان" کی سرپرستی کی طرف توجہ کرنی چاہئے "ہماری زبان" کا نمونہ "ہمدرد صحت" کے حوالہ سے ایک کارڈ ڈال کر مفت منگایا جاسکتا ہے۔

مسئلہ قومیت

سائز ۲۶×۲۰/۸ ضخامت ۴۰ صفحے، قیمت چار آنے۔
پتہ: دفتر رسالہ ترجمان القرآن، ملتان روڈ، لاہور۔

مسئلہ قومیت، جناب مولٰنا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی مُدیر ترجمان القرآن، کی تالیف ہے۔ اس میں موصوف کا ایک مفصل مضمون قومیت اسلام کے عنوان سے ہے جس میں مولانا نے دلائل و براہین سے ثابت کیا ہے کہ اسلام نسلی اور وطنی قومیت کا کسی طرح روادار نہیں ہے مولانا کے طرز انشا، اصابت فکر اور دلالت مستحکم سے اہل علم اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ عام و خاص ان کے خیالات سے مستفید ہوں گے۔ دوسرا مضمون کلمۂ جامعہ کے عنوان سے ہے۔ یہ دراصل ایک مختصر تقریر ہے جو ربیع الاول ۱۳۵۳ھ میں انجمن مجددیہ حیدرآباد کے سالانہ جلسہ میں کی گئی تھی۔ اس تقریر میں بھی مولانا نے قومیت کے متعلق اپنے خیالات کا دوسرے انداز میں اظہار کیا ہے۔ تیسرے مضمون کا عنوان "متحدہ قومیت اور اسلام" ہے۔ یہ اصل میں ایک تنقیدی مضمون ہے جو جناب مولانا حسین احمد صاحب مدنی صدر دارالعلوم دیوبند کے اسی نام کے رسالہ پر لکھا گیا تھا۔ اس مضمون میں تنقید نگار نے نہایت ذمہ داری کے ساتھ مولانا کے ان خیالات کی تردید کی ہے جو وہ وطنی قومیت کے بارہ میں رکھتے ہیں۔ بہر حال اس رسالہ کا مطالعہ تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے نہ صرف اس وجہ سے ضروری ہے کہ یہ مسئلہ ان کی قومی زندگی سے ایک گہرا تعلق رکھتا ہے بلکہ اس وجہ سے بھی کہ رسالہ کے مؤلف نے اپنے خیالات کو ذاتیات سے بلند ہو کر ظاہر کیا ہے، جس کا اس زمانہ میں کال ہے۔ شائقین اوپر کے پتہ پر سوا پانچ آنے کے ٹکٹ بھیج کر رسالہ منگا سکتے ہیں۔ رسالہ کی کتابت و طباعت عمدہ ہے۔ کاغذ چکنا لگایا گیا ہے۔

دوزخ کا کھٹکا

سائز ۱۸×۲۲/۸ ضخامت ۱۳۶ صفحے، قیمت بارہ آنے۔
پتہ:- منیجر صاحب دینی بک ڈپو، کوچہ ناہر خاں، دہلی۔

یہ رسالہ جناب مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی تالیف ہے۔ مؤلف نے اس میں ایسی حدیثیں جمع کی ہیں جن میں اعمال بد کے مرتکبین کو جہنم کا خوف دلایا گیا ہے یا اور کسی قسم کی وعید فرمائی ہے۔ رسالہ کو عام فہم بنانے کے لئے مؤلف نے علیحدہ علیحدہ عنوان قائم کر دیئے ہیں۔ عنوانوں کی تعداد ۸۷ ہے۔ اور ان عنوانوں کے ماتحت جو احادیث جمع کی گئی ہیں وہ ۹۰۰ کے قریب ہیں۔ ترجمہ سلیس (بقیہ صفحہ ۱۷پر)

آم کے چند فوائد

طبّ قدیم کے نقطہ نظر سے

ازجناب حکیم انصاری صاحب سندو تمغہ یافتہ سرکار عالی ایڈیٹر اعظم نیوز سروس والاعظم وطوفان حیدرآباد دکن

دوسرے نام (مشہور نام) آم، آنبہ (فارسی) آنبہ (عربی) آنج، نغزک (سنسکرت) امبرا، سوت، اسجا، تیلا، کانٹاہ، پنڈپھل، رسالہ، سہکار پھل، پشم جھوا، (انگریزی) مینگو (مرہٹی) آنبہ (گجراتی) آنبو۔ (ہندی) آم (کنٹری) مارین مارا۔ مارین ہنو (تلنگی) ماڑی (تامل) آمرے (لاطینی) میانگی، فیرانڈیکا (ہندوستان کی دوسری زبانوں اور حصوں میں بھی اس کے اور نام ہیں۔ جن حضرات کو معلوم ہوں ازراہِ کرم شائع کرائیں۔

شناخت ایک مشہور درخت کا مشہور میوہ ہے۔ فقط آم سے پھل ہی مراد ہوتا ہے۔ جو بے حد لذیذ اور اکثر میووں کے ذائقوں اور لذتوں کا مجموعہ مقبول خاص وعام ہے۔ آم کا درخت بہت بلند اور بڑا ہوتا ہے۔ موٹی جڑ، موٹا تنہ اور موٹی موٹی ڈالیاں، پتے جامن کے پتوں کی شکل ہیں مگر کچھ خوش بو لئے ہوئے اور پھول خوش بودار ہوتا ہے۔ کچے پھل کو کیری کہتے ہیں۔ اس وقت ان میں سے ایک قسم کی سفید دودھ سے مشابہ رطوبت (سیال مادّہ) نکلتی ہے جو تیز سوزش دار، جلانے اور زخم ڈالنے والی ہوتی ہے۔ پکے پھل میں بھی خصوصاً تخمی میں اوپر کی طرف ایک تیزابی خاصیت رکھنے والی لیس دار (چکٹ) رطوبت ہوتی ہے۔ جس کو عام طور پر "چیپ چیک" کہتے ہیں تخمی آم کے اندر گٹھلی سے چپکا ہوا ریشہ بھی ہوتا ہے، جو ناقابلِ ہضم اور سخت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ بعض میں یہ ریشے بکثرت ہوتے ہیں۔ پھل کے اندر ایک بیضوی قسم کی گولائی مائل چپٹی، دبیز اور قدرے لانبی گٹھلی ہوتی ہے۔ جس کے اوپر سخت حصہ اور اندر اوپر والے حصہ کی شکل جیسا کسیلا مغز ہوتا ہے۔ یہ مغز خشک ہونے پر نشاستہ دار ترشی مائل ہو جاتا ہے۔

مقام پیدائش ہندوستان کے ہر حصہ اور خطّہ میں آم کا درخت پایا جاتا ہے جو عمدہ اور اچھی زمینوں پر اُگتا ہے۔ اکثر اس کے باغ کے باغ نہایت خوش نما چھتری دار گھنے سایہ والے درختوں سے ہرے بھرے رہتے ہیں۔

موسم آم کے درخت برس کے بارہ مہینے ہرے بھرے رہتے ہیں۔ لیکن سردی کے موسم کی شدّت کا زمانہ اس کی خزاں کا ہوتا ہے۔ اور پتے جھڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ گرمی کے شروع میں نئے پتے آنے لگتے ہیں جو کافی چکنے چکنے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد ہی پھول اور پھر فصل ربیع سے متصل پھل لگتے ہیں۔ وسط گرما سے لے کر وسطِ برسات تک پھلوں کی پختگی اور بازاروں کی رونق اور عام وخاص سب کے کام ودہن کو لذت بخشی کا زمانہ ہوتا ہے

اقسام آم کی قسمیں تخمی، قلمی، نرمادہ، صحرائی اور باغی ہیں۔ باغی میں تخمی اور قلمی کی ہر مقام اور ہر جگہ صورت شکل اور ذائقہ کے اعتبار سے بے شمار قسمیں ہوتی ہیں۔ ہر قسم کا علیحدہ نام ہوتا ہے۔ تخمی اکثر چھوٹے اور رس دار ہوتے ہیں۔ اور قلمی بڑی جسامت کے مغز دار چاقو سے کاٹنے کے قابل ہوتے ہیں۔

مزاج بہت میٹھا پھل گرم وتر ہوتا ہے۔ جس قدر اس کی ترشی زیادہ ہوگی گرمی کم ہوگی۔ قدیم ہندی اطبا آم کو سرد وتر تصور کرتے تھے کچے آم (کیری) کا مزاج سرد وخشک ہوتا ہے۔ مگر ویدک اطبا کے نزدیک یہ گرم ہوتا ہے۔ آم کے پھول، پوست، پتے اور تخم ان سب اجزا کا مزاج سرد وخشک (بہ درجہ دوم) ہوتا ہے۔

نقصانات کیری (کچے پھل) ریاح اور صفرا پیدا کرتی ہے۔ حلق کے امراض بلغمی، صفرادی اور خونی بیماریوں ضیق النفس (دمہ) میں مضر ہے۔ پھیپھڑے، گردے اور باہ کو نقصان دیتی ہے۔ اور بعض مجربین کا خیال ہے کہ کیری بالخاصّہ حمل کو ساقط کردیتی ہے (مگر جہاں تک ہمارا ذاتی مشاہدہ اور تجربہ ہے ہم نے نہ تو کسی حاملہ عورت کا حمل کیری کھانے سے ساقط ہوتے دیکھا نہ کسی کی زبانی

سُنا۔ ممکن ہے کہ اسقاط حمل کے بعض قوی اسباب کے ساتھ اتفاق سے کیری کا بہ کثرت استعمال ہوا ہو۔ اگر قارئین میں سے کسی کو کیری کے مذکورہ اثر کی نسبت ذاتی مشاہدہ کا اتفاق ہوا ہو تو ضرور اس کی اشاعت کریں۔ (انصاری)

پختہ آم کسی قدر دیر ہضم اور ریاح پیدا کرتا اور نفاخ ہے خصوصاً ان لوگوں میں جو مراقی اور تبخیری ہوں۔ خلوئے معدہ (نہار) میں آم کھانا اشتہا کو ساقط کرتا اور قبض و معدے کی گرانی پیدا کرتا ہے۔

ترش آم، اسہال، بلغم اور صفرا کی زیادتی کا سبب ہوتا ہے۔ کسیلا آم گردے، مثانے اور پیشاب کے امراض اور کھانسی میں مضر ہے، بلغم بھی پیدا کرتا ہے۔ آم کے پھول، پوست اور پتے آنتوں میں خشکی پیدا کرتے ہیں۔ کھٹ میٹھا دمے، خوش، صفرا، اور حرارت میں اضافہ کرتا اور منہ میں چھالے پیدا کرتا ہے۔ آم کا چیپ اکثر اوقات لبوں میں خراش، مسوڑھوں میں تکلیف اور منہ میں آبلے پیدا کر دیتا ہے۔

مطلقاً آم کو عام حالات میں جگر کے لئے مضر اور استسقار (جلندھر) پیدا کرنے والا کہا جاتا ہے۔ آم کا، خواہ وہ کسی قسم کا بھی ہو کھانے کی حالت میں استعمال کرنا لازماً کھانے میں ترقی کا باعث ہو جائے گا۔ اور خون غلیان (جوش) اور خون میں غلظت پیدا کرکے (بشرطیکہ بکثرت کھایا جائے) پھنسیاں، پھوڑے اور حرارت کے اضافہ و تولید کا باعث ہو جاتا ہے۔

مصلحات کیری کے نقصانات کی اصلاح شکر سے ہو جاتی ہے۔ پختہ آم کے نقصان کا تدارک ادرک کے رس اور میٹھے دہی سے کیا جا سکتا ہے۔ پھول، پوست، تخم اور پتوں کے نقصان کی اصلاح کتیرا، شیرۂ بادام، لعاب بہدانہ اور لعاب اسپغول سے بہت کافی طور پر ہو جاتی ہے۔ آم کے چیپ کا ضرر گھی، روغن بادام، ناریل (کچا کھوپرا) گھی اور کتھ سفید کے آمیزہ سے دور ہو جاتا ہے۔ پھوڑے، پھنسیوں کے لئے، عناب، شاہترہ، سرپھوکہ ہنڈی، پوست نیم، گل سرخ، گل نیلوفر اور چرائتہ کے جوشاندے اور شربت بزوری یا شربت بنفشہ کا استعمال کافی ہوتا ہے، چند روز اس کو استعمال کرنے کے بعد دو ایک مسہل لے لئے جائیں۔

اجزاء درخت کے چند اہم فائدے

امراض دماغ: (۱) آم کا تازہ اور میٹھا رس پاؤ بھر، تازہ دودھ ایک چھٹانک، ادرک کا تازہ رس چار، کا ایک چمچہ (اگر جی چاہے تو بقدر ذائقہ شکر بھی شریک کرلی جائے) سب کو اچھی طرح ملا کر ایک مرتبہ کھالیں۔ روزانہ اسی طرح تیار کرکے استعمال کیا جائے۔

فوائد: بے حد مقوی دماغ ہے، ضعف دماغ کی وجہ سے دائمی دردِ سر، گرانی اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنے کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اور لاغری جسم بھی فربہی میں بدل جاتی ہے۔ مولدِ خون بھی ہے۔

قلب و جگر (۲) مذکورہ مرکب علاوہ فوائد مندرجہ کے قلب و جگر کو بھی قوت دیتا ہے، اور فرحت بخشتا ہے۔ قلت الدم اور زردی رنگ، خفقان و نقاہت وغیرہ کو زائل کرتا ہے۔

امراض دہن۔ حلق۔ دنداں: (۳) آم کے تازہ یا خشک پتے ایک مٹھی بھر، آم کے پھول دو تولہ، آم کے تنہ کا اندرونی پوست کچلا ہوا (اوپر کا سیاہ پوست چھیل دیا جائے) چھٹانک بھر، سب کو تین چار سیر پانی میں پکایا جائے، جب آدھا پانی رہ جائے تو چھان کر اس پانی سے غرارے اور کلیاں کی جائیں۔

ہدایت: نسخہ میں تینوں اجزا کا ہونا بہتر ہے۔ ورنہ نہ ملنے کی صورت میں اس کے دو اجزا جو مل جائیں وہ بھی کافی ہیں۔

فوائد: منہ کے تعفن اور خبیث آبلوں (قلاع آتشکی اور قلاع سیمابی وغیرہ) کو بہت جلد رفع کرتا ہے۔
تبخیر معدہ اور فساد خون سے جو آبلے ہو جاتے ہیں وہ بھی جاتے رہتے ہیں۔ کثرت سیلان لعاب اور زبان و مسوڑھوں کے بلغمی ورم کے لئے بھی مفید ہے۔

(**اضافہ**) مذکورہ نسخہ میں اگر کتھ سفید ۶ ماشہ، پوست درخت ببول دو تولہ، پوست کچنال ۲ تولہ، پوست گونڈنی ۲ تولہ

کافور ایک ماشہ۔ ان سب کا یا ان میں سے جس قدر اجزا مل سکیں اضافہ کر دیا جائے تو نسخہ اپنے اثرات میں بہت قوی ہو جاتا ہے۔

(۴) آم کی پتلی ڈالی کی لکڑی سے روزانہ مسواک کرنا منہ کی بدبو۔ (بخر الفم) کو رفع کرتا ہے۔

(۵) آم کے تازہ پتے تین چار خوب چبائیں اور لعاب دہن تھوکتے جائیں۔

فوائد:۔ چند روز مسلسل استعمال سے ہلتے ہوئے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔ مسوڑھوں کا خون رک جاتا ہے۔ اور مسوڑھوں کا ڈھیلا پن اور اُن کی کمزوری کی شکایت جاتی رہتی ہے۔ دانتوں اور مسوڑھوں کی اکثر شکایتوں میں مذکورہ ترکیب بہت مفید اور خود میری متعدد مرتبہ کی آزمائی ہوئی ہے۔

(۶) آم کے پتے، جو زرد اور خشک ہو کر خود بہ خود درخت سے جھڑ گئے ہوں قینچی سے باریک باریک کاٹ کر تمباکو کی طرح چلم یا حقہ میں بھر کر (۳ یا چار ماشہ) دھواں کھینچیں۔ دن میں کئی مرتبہ ایسا کیا جائے۔

فوائد: حلق، ناک اور تالو کے اس زخم کو جس میں ناک اور حلق کا سوراخ ایک ہو گیا ہو، مندمل کرنے کے لئے بے مفید اور آزمودہ ہے۔ مگر چالیس روز تک کم از کم ضرور استعمال کیا جائے۔

(۷) آم کے زرد اور خود بہ خود جھڑے ہوئے پتے دو تولہ، کمیلہ مصفّٰی تین ماشہ، کتھہ سفید تین ماشہ۔ تینوں چیزوں کو خوب باریک پیس کر اور چھان کر رکھ لیا جائے۔

فوائد: متعفن، گلے سڑے اور بہنے والے زخموں پر اس سفوف کو چھڑکنا بہت جلد ان کو خشک اور مندمل کرنے کی تاثیر رکھتا ہے۔

ناک کے امراض (۸) آم کے پھولوں کو سایہ میں سکھا کر باریک غبار کی طرح پیس کر رکھ لیا جائے۔

فوائد: اس سفوف کی نسوار (ناس) لینے سے شدید سے شدید نکسیر کا خون بہت جلد بند ہو جاتا ہے۔ بطور منجن ملنے سے مسوڑھوں کا خون بہنا بھی بند ہو جاتا ہے۔

امراض معدہ: (۹) کیری کو جس میں ابھی جھلی (جال) نہ پڑی ہو، سایہ میں سکھا کر باریک پیس کر ہم وزن پسی ہوئی شکر ملا کر روزانہ ایک تولہ (بہ لحاظ ضرورت کم و بیش بھی) تازہ پانی کے پھنکائیں۔

فوائد:۔ معدہ کی کمزوری، سوزش، قے، اُبکائی، متلی، لعاب دہن کی کثرت وغیرہ امراض کے لئے مفید ہے۔

آنتوں کے امراض: (۱۰) آموں کا تازہ رس، جو خوب پتلا اور میٹھا ہو، پانچ تولہ، (بعد میں رس دس تولہ بھی کیا جا سکتا ہے) میٹھا دہی تازہ ایک یا دو تولہ، ادرک کا رس چار رکا ایک چمچہ۔ سب کو خوب اچھی طرح ملا کر پی لیا جائے۔ ایسی ایک خوراک دن میں تین بار تک دی جا سکتی ہے۔

فوائد:۱۔ اسہال مزمن (پرانے دست) سنگ رہنی (غذا کا خام حالت میں دستوں سے نکلنا) آنتوں اور معدہ کی کمزوری اور بواسیر کے لئے مفید ہے۔

(۱۱) آم کی گٹھلی کا مغز (مغز خستہ انبہ) دو تولہ، پوست درخت انبہ خشک دو تولہ، برگ نورستہ آنبہ (کونپلیں) سایہ میں خشک کی ہوئی دو تولہ، گوند کتیرا ڈیڑھ تولہ۔ سب چیزوں کو باریک پیس کر روزانہ تین چار مرتبہ تین تین ماشے ٹھنڈے پانی کے ساتھ یا میٹھے دہی میں ملا کر پلا دیا جائے۔

فوائد: برسوں کے اسہال کو دنوں میں دور کرتا ہے۔

امراض خون: (۱۲) نہایت پختہ اور شیریں آم کا رس، جو پتلا اور تازہ ہو: ایک پاؤ، شیر گاؤ تازہ، آدھ پاؤ، خالص گھی ایک چمچہ اوسط، ادرک کا تازہ رس ایک چمچہ چار۔ سب کو خوب ملا کر اور پھر آدھی چھٹانک شکر حل کر کے پی لیا جائے۔ آم کا رس آہستہ آہستہ بڑھاتے رہیں۔ ایک دو مہینے تک صرف یہی مرکب استعمال میں رہے۔ اس کے سوا اور کوئی چیز غذا میں نہ کھائی جائے۔

فوائد: قلتُ الدّم (کمی خون یا انیمیا) کی شدید سے شدید صورت کو بھی دور کرتا ہے۔ خون بکثرت پیدا کرتا ہے۔ لاغر ترین جسم

بھی کافی موٹا اور طاقت ور ہو سکتا ہے۔ جسم کی خشکی، بے رونقی، زردی اور ضعف زائل ہو جائے گا۔ اس سے بہتر غذائے دوائی قلت الدم اور لاغری شدید کی ملنی مشکل ہے۔

سوداوی امراض: آم کا تازہ میٹھا رس روزانہ بقدر ہضم غذائً چند روز مسلسل استعمال کرنا اکثر امراض سوداوی، تبخیر، مراق اور سوداویت وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

امراض مثانہ: (۱۴) مغز خستہ انبہ (گٹھلی کا مغز) دو تولہ، پوست درخت آم دو تولہ، آم کی کونپلیں سایہ میں خشک کی ہوئی ۲ تولہ مغز بادام شیریں ایک تولہ، کتیرا ۶ ماشہ۔ سب چیزوں کو باریک پیس کر چھ چھ ماشہ صبح وشام پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد: سلسل البول (بلا اختیار پیشاب کا نکلنا) کثرت بول، تقطیر البول (قطرہ قطرہ پیشاب کا آنا) اور غلظت بول (پیشاب میں گاداور گاڑھا پن ہونا) کے لئے بے حد مفید ہے۔

امراض مردانہ: (۱۵) آم کا تازہ میٹھا پتلا رس پاؤ بھر، سفوف ستاور چھ ماشہ، سفوف ثعلب ۶ ماشہ، تازہ دودھ چھٹانک بھر، ادرک کا رس ۶ ماشہ پیاز کا رس ایک تولہ، انڈے کی زردی ایک عدد، عمدہ گھی ایک تولہ، زعفران ۲ رتی (گلاب کے عرق ایک تولہ میں حل کر کے) سب چیزوں کو خوب اچھی طرح ملا کر آدھی چھٹانک یا ایک چھٹانک باریک پسی ہوئی مصری شریک کر کے پی لیا جائے۔ ہر روز کا مرکب اسی روز بنا کر استعمال میں لایا جائے۔ دو ہفتے بعد اس کا نصف وزن یا پورا نسخہ تیار کر کے شام کو بھی استعمال کیا جائے۔

فوائد: تقویت باہ، تولید منی، تولید خون، فربہی، تقویت جسم اور اعضائے رئیسہ کے لئے بہترین غذائے دوائی ہے۔ مفرح بھی ہے اور مقوی بھی۔ بدن کو کافی سرخ وسفید بناتی ہے

(۱۶) آم کی چھوٹی کیری کا سفوف ۵ تولہ، سونٹھ ایک تولہ، ثعلب مصری ایک تولہ، ستاور ایک تولہ، موصلی سفید ایک تولہ، کشتہ قلعی اور کشتہ مرجان تین تین ماشہ، شکر سفید ہم وزن لے کر باریک پیس کر روزانہ چھ چھ ماشہ صبح وشام دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد: سیلان منی، سیلان مذی و ودی، جریان، سرعت انزال و ذکاوت حس کو دور کرتا اور مولد و مغلظ منی ہے۔ کسی قدر ممسک بھی ہے۔

عورتوں کے امراض: (۱۷) آم کے تازہ خشک پتے ایک تولہ، آم کے تازہ خشک پھول ایک تولہ، پوست درخت آم ایک تولہ باریک پیس کر دایہ سے حمول کرایا جائے۔ ان تینوں اجزا کے جوشاندے سے آب دست بھی کرایا جا سکتا ہے۔

فوائد: سیلان الرحم اور شرم گاہ کی گندگی کو دور کرتا ہے اور شرم گاہ کو تنگ کرتا ہے۔

بالوں کے امراض: (۱۸) آم کی سالم کیری، جس کی گٹھلی ابھی سخت نہ ہوئی ہو، تین سیر، تلوں کا خالص تیل ایک سیر، بھنگرے کا رس پانچ سیر، سب چیزوں کو ایک لوہے کے گھڑے میں بھر کر منہ بند کر کے زیر زمین چار ماہ تک دفن کر کے نکال لیا جائے۔ اور روزانہ ایک تولہ یا اس سے کم یا زائد حسب مزاج استعمال کریں۔

فوائد: سفید بالوں کو سیاہ کرنے میں موثر ترین بتایا جاتا ہے۔

جلد کے امراض: (۱۹) خام کیری میں ڈنڈی کی طرف ایک قسم کی سفید رنگ دودھ سے مشابہ رطوبت (سیال مادہ) تیزابی کیفیت رکھنے والی ہوتی ہے، اس کا لیپ کیا جائے۔

فوائد: داد اور گجکرن پر چند مرتبہ لیپ کرنا مفید ہے۔ زیر جلد رسولی کی قسم کی سخت گٹھلی کو بھی تحلیل کرتی ہے۔ تحلیل کے بعد اگر کوئی زخم پڑ جائے تو کوئی معمولی سا مرہم یا کتھہ کافور اور گھی کا مرکب لگا دیا جائے۔

ہدایت: خیال رہے کہ مذکورہ رطوبت جسم کے تندرست حصے پر نہ لگنے پائے۔ ورنہ زخم پڑ جائے گا۔

سمیات: (۲۰) آم کی گٹھلی کو محفوظ جگہ رکھدیا جائے۔ جب کم سے کم بارش کا ایک موسم گذر جائے تو اس کے اندرونی مغز کو پیس کر رکھ لیا جائے، خوراک تین سے چھ ماشہ تک ہمراہ شیرہ مغز پنبہ دانہ یا شیرہ ناریل یا صرف پانی کے ہمراہ دیں۔

فوائد: اکثر خوردنی سمیات کا تریاق ثابت ہوگا۔

متفرقات: (۲) کیری جو سخت ہو چکی ہو، بیس پچیس منٹ گرم بھوبل میں رکھیں۔ جب وہ کافی نرم اور داغ دار ہو جائے تو نکال کر پانی میں مل کر چھان لیا جائے۔ اور پانی میں بقدر ذائقہ شکر ملا کر سادہ یا برف سے ٹھنڈا کر کے شربت کی طرح پی لیں۔

فوائد: مسکن حرارت ہے۔ پیاس بجھاتا ہے۔ موسم گرما میں لُو لگنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ لُو کے مارے ہوئے مریض کو تھوڑی دیر کے بعد پلایا جائے۔ بخار، سوزش، بے چینی، دوران سر وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ دکن میں اس کا عام رواج ہے۔

نوٹ (۱): جب سے طب مغربی نے آم میں حیاتین (وٹامن) کے بہ کثرت پائے جانے کا علم حاصل کیا ہے۔ اس کو تغذیہ بدن کے لئے بہت مفید سمجھا جا رہا ہے۔ چنانچہ اب تو آم نے ہندوستان سے باہر نکل کر انگلستان اور یورپ کے بادشاہوں اور امیروں کے کام و دہن تک رسائی حاصل کر لی ہے۔ (ماخوذ از کتاب زیر تالیف "دکن کی جڑی بوٹیاں")

(۲) طبِ مغربی، طبِ اسلامی طب ویدک کے نقطۂ نظر سے آم کے موضوع پر جس قدر بھی اور مواد مل سکتا ہے، نیز اس کے دوسرے مرکبات اور فوائد وغیرہ پر اگر دوسرے اطبا اور واقف کار اصحاب بھی روشنی ڈالیں تو بہتر ہے۔

بقیہ مضمون صفحہ ۱۱ یہ ہے اور سادہ ہے ہر حدیث کے آخر میں کتاب کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ رسالہ اپنے مقصد میں بہت کامیاب ہے۔ مؤلف نے اس کی تالیف میں اہتمام کیا ہے۔ امید ہے کہ ان کی محنت ٹھکانے لگے گی اور رسالہ اور زیادہ مقبول ہو گا۔ رسالہ کا یہ تیسرا ایڈیشن ہے۔ شائقین اوپر کے پتہ سے طلب فرمالیں۔

طریقِ باغبانی

سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ضخامت ۲۰ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔
پتہ:۔ مینیجر صاحب رسالہ صنعت و حرفت، قلعہ گوجر سنگھ، لاہور

پروفیسر جسونت سنگھ صاحب کی نگرانی میں رسالہ صنعت و حرفت، کچھ مدت سے جاری ہے۔ اور وہ اپنے موضوع کی مناسبت سے مفید خدمات انجام دے رہا ہے۔ "طریقِ باغبانی" کے نام سے اس رسالہ نے حال ہی میں ایک مجموعہ شائع کیا ہے جس میں ادارہ نے اچھی معلومات سلیقہ سے جمع کی ہیں۔ باغ کے لئے موزوں زمین کی جانچ پڑتال، درختوں کے درمیان فاصلہ، پودوں کا انتخاب، مالٹوں اور سنتروں کی کھاد، فالسہ کی کاشت وغیرہ مضامین ہر اس شخص کے مطالعہ کے قابل ہیں جو یا تو اپنا باغ رکھتا ہے، یا فن باغبانی سے دلچسپی رکھتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ پبلک کی طرف سے اس رسالہ کی ہمت افزائی کی جائے گی۔ کاغذ رف ہے۔ کتابت اور طباعت اوسط درجہ کی ہے۔

سیرۃ بتول

سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ضخامت ۴۴ صفحے، قیمت چھ آنے۔
پتہ: سلیم اختر قدوسی، نام پلی جدید، مکان نمبر ۱۱، لال ٹیکری، حیدر آباد دکن۔

مولوی اعجاز الحق صاحب قدوسی نے سیرۃ بتول کے نام سے ایک مختصر رسالہ تالیف کیا ہے جس میں خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے حالات زندگی تحریر فرمائے ہیں۔ شروع سے ۲۷ صفحے تک عام حالات ہیں۔ اس کے بعد حضرت فاطمہؓ کے اخلاق و عادات، معاشرت، اولاد اور ان کی فضیلتوں پر اقوال و تفصیلات جمع کی گئی ہیں۔ مؤلف نے احتیاط کے خیال سے ان کتابوں کا حوالہ بھی دے دیا ہے جن سے انہوں نے یہ حالات لئے ہیں۔ مقصدِ تالیف خود مؤلف کی زبان میں یہ ہے کہ اسے چھوٹی چھوٹی بچیاں بھی آسانی سے پڑھ سکیں۔ بلا شبہ یہ رسالہ صرف بچیوں ہی کے لائق نہیں ہے۔ بلکہ لڑکیوں اور مسلمان عورتوں کو بھی اس کے مطالعہ سے اپنی زندگیاں سدھارنی چاہئیں۔ رسالہ ہر اعتبار سے مفید اور کار آمد ہے۔ کتابت اور طباعت عمدہ ہے، کاغذ سفید چکنا لگایا گیا ہے۔ شائقین سات آنے کے ٹکٹ اوپر کے پتے پر بھیج کر رسالہ منگا سکتے ہیں۔

مئی اور جون کی مشترکہ اشاعت

یہ اشاعت جو آپ کے ہاتھ میں ہے مئی اور جون کی مشترکہ اشاعت ہے جس کی ضخامت ڈیوڑھی ہے اس کے بعد جون کا پرچہ علیحدہ شائع نہیں ہوگا بلکہ ۵ جولائی ۱۹۲۹ء کو انشاء اللہ ضبطِ تولید یا برتھ کنٹرول نمبر شائع ہو گا جس کی نظیر ہندوستانی رسالوں میں نہیں مل سکے گی۔
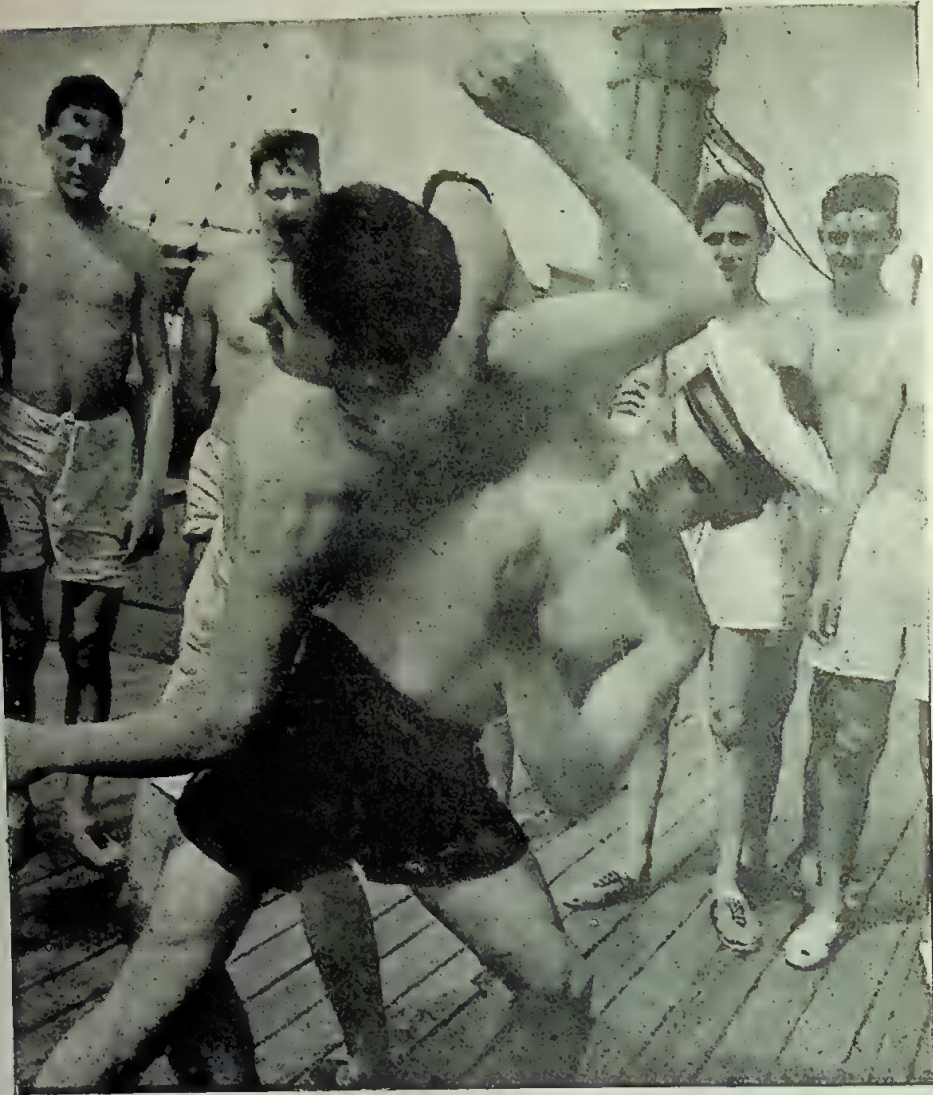
فرانس کے نوجوانوں کی
جسمانی ترتیب۔
اکھاڑے میں کشتیاں
هورهی هیں۔

فتح گڈھ (یو-پی) کا ایکسو نو برس کا بوڑھا جو غدر کے
زمانے میں سپاهی تھا اور جو اب بھی مضبوط اور توانا هے۔

اَس قلی بیُوس اور اس کی بیٹی هائی جیا
مقدس سانپ کے ساتھ۔

یونان قدیم کے سکّے جن پراس قلی بیُوس اور
سانپ کی تصویریں هیں ۔

تاریخ الاطباء

اس قلی بیوس اول و دوم

از جناب حکیم ڈاکٹر اختر حسن صاحب صدیقی، انچارج میونسپل یونانی ڈسپنسری۔ احمد آباد

فروری ۱۹۳۹ء کے ہمدرد صحت میں اس قلی بیوس کی تصویر دیکھ کر، میں نے اور میرے بعض ہم پیشہ احباب نے اس قلی بیوس اول و دوم کے حالات معلوم کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم میں سے اکثر حضرات، اطبائے قدیم، کے تاریخی حالات دکوائف سے عام طور پر بے خبر ہیں، کیوں کہ علاج معالجہ کی مشغولیتوں کی وجہ سے کتب بینی کا موقعہ ہی کم ملتا ہے۔ اور جو ملتا ہے وہ ہماری علمی بدمذاقی کی نذر ہو جاتا ہے اور یہ توفیق نہیں ہوتی کہ ہم قدما کے کارنامے معلوم کر کے عبرت حاصل کریں۔ بہرحال اس قلی بیوس اول و دوم کے مختصر حالات لکھتا ہوں ممکن ہے کہ ناظرین ان سے دلچسپی لیں۔

اس قلی بیوس کے نام کے دو حکیم گذرے ہیں۔ اس قلی بیوس اول یونان کا رہنے والا ذکی الفہم اور کامیاب طبیب تھا۔ اس کو الہامی حکیم کہا جاتا ہے۔ اسی کی تصویر رسالہ ہمدرد صحت میں چھاپی گئی ہے۔ اگر آپ تصویر کو غور سے ملاحظہ فرمائیں گے۔ تو آپ کو اس قلی بوس کے ہاتھ میں خطمی کے درخت کی ایک ٹیڑھی سی لکڑی دکھائی دے گی۔ اس لکڑی پر ایک سانپ کی تصویر بنی ہوئی ہے۔ خود اس قلی بوس ڈاڑھی لمبی اور سر بہت بالوں والا ہے۔ جسم کا اوپر کا حصہ ننگا ہے اور نیچے کا حصہ کپڑوں سے ڈھکا ہوا ہے۔ یہ تصویر اس مجسّمے سے لی گئی ہے جو یونانیوں نے اپنے بعض معتقدات کی بنا پر بنایا تھا۔ مثلاً لمبی ڈاڑھی سے اس کے بوڑھے ہونے کو ظاہر کیا گیا ہے جو وسعت تجربہ پر دلالت کرتا ہے۔ لاٹھی پر سانپ کی تصویر کا کندہ ہونا واضح کرتا ہے کہ ایک طبیب کو سانپ کی طرح چست و چالاک اور پھرتیلا ہونا چاہیئے اور ایسی لکڑی کا ایک طبیب کے ہاتھ میں ہونا اس چیز کو بتاتا ہے کہ ایسے زہریلے کیڑوں کی موجودگی میں طبیب کا وجود دنیا میں کس قدر ضروری ہے۔ گویا اس قلی بیوس، کا مجسمہ اور تصویر بھی سمجھنے والے کے لئے بے معنی نہیں ہے۔

اس قلی بیوس کا زمانہ تقریباً چار سو سال قبل مسیح ہے تشخیص امراض میں اس خصوصیت یہ تھی کہ مریض کی صورت دیکھ کر اور مرض کو سمجھ کر علاج تجویز کر لیا کرتا تھا اور عموماً وہ صحیح نتیجے پر پہونچا کرتا تھا۔ اس غیر معمولی قابلیت کی وجہ سے اس کے ہم وطن اس کو الہامی حکیم کہتے تھے اور دیوتاؤں کی طرح اس کی پرستش ہونے لگی۔ چنانچہ اس کے نام پر ایک بڑا شفاخانہ بنایا گیا، جہاں ہر قسم کے مایوس مریضوں کا علاج ہوتا تھا۔ اس خیال سے کسی کو بھی اختلاف نہیں کہ میدان طب کا سب سے پہلا کامیاب طبیب اس قلی بیوس ہی ہے۔ علاج میں اس کی اس غیر معمولی کامیابی کی وجہ بعض لوگوں نے یہ بیان کی ہے کہ یہ بانی علم و حکمت اور موجد فن طب استاذ الحکما ہرمس اول یعنے حضرت ادریس علیہ السلام کا خاص شاگرد تھا۔ پھر غیر معمولی قابلیت کی وجہ سے حضرت ادریس علیہ السلام نے اس کو اپنا خلیفہ بنا دیا تھا۔ کچھ مدت تک یہ حکیم بابل میں رہا۔ پھر وہاں سے یونان چلا آیا۔ مختصر یہ ہے کہ یونانیوں کے مبالغہ آمیز خیالات کو نظر انداز کر دینے کے بعد بھی اس قلی بیوس کا مرتبہ طب کی دنیا میں بہت بلند ہے۔ لیکن افسوس نا اہلوں سے فن شریف کو بچانے کے خیال نے اس کے مجربات اور طریقۂ علاج کو عام نہ ہونے دیا۔ حتیٰ کہ اپنے دونوں بیٹوں کو (ماخون اور بدلیریوس جو خود بھی بڑے طبیب اور سیاست داں تھے) وصیت کر گیا کہ "علوم صدریہ کو کسی پر ظاہر نہ کریں اور فن شریف کی تعلیم ہر کس و ناکس کو نہ دیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے بعد عرصہ تک فن طب عمومیت حاصل نہ کر سکا۔ اور اس کا میاب علاج معالجہ دیوتاؤں کی کرامتیں سمجھی جاتی رہیں۔

اس کی عمر تقریباً ۹۰ سال کی ہوئی ہے جس میں سے ۵۰ سال تحصیل علوم اور سیاحت میں صرف ہوئے اور ۴۰ سال علم و عمل کی دنیا میں بسر ہوئے۔ اس کے تقریباً بارہ ہزار شاگرد تھے جن کو صرف زبانی تعلیم دی جاتی تھی۔ نہ خود اس نے کوئی کتاب شائع کی اور نہ اس کا کوئی شاگرد اس کی ہدایت اور وصیت کی وجہ سے ایسا کرنے کی جرأت کر سکا۔ انجام کار کچھ مدت کے بعد فن طب بجائے ترقی کرنے کے زوال میں آگیا۔ اور اگر اسی خاندان کا ایک طبیب حکیم بقراط اصلاح حال کی طرف توجہ نہ کرتا تو یقیناً فن بالکل مردہ ہو کر رہ جاتا۔ اسی حکیم نے اس کمزوری کو محسوس کیا۔ اور چند مختصر کتابیں اس فن میں تصنیف کیں۔

اَس قلی پوس کے چند مشہور اقوال ذیل میں درج ہیں۔

(۱) فرصت کا وقت گذرا ہوا دن سمجھو، آج کا دن کام کا وقت ہے، اور آنے والا دن نئی اُمیدوں سے وابستہ ہے! یعنی جو کچھ کرنا ہو ابھی کر ڈالو۔ ماضی و مستقبل بھروسے کے قابل نہیں ہیں۔

(۲) انسان موجودہ وقت کی ہمیشہ بُرائی کیا کرتا ہے لیکن جب یہ وقت گذر جاتا ہے تو اس کی تعریف کرنے لگتا ہے اور اگلے کو روتا ہے اس لئے موجودہ وقت کی بجائے بُرائی کرنے کے قدر کرنی چاہیئے۔

(۳) عابد بے علم، اس بیل کی مانند ہے جو اندھا دھند ایک دائرہ میں چکر لگایا کرتا ہے اور کبھی یہ نہیں سمجھتا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔

اَس قلی پوس دوم

اَس قلی پُوس اوّل و دوم کے درمیان ۱۴۲۰ سال کا زمانہ ہے۔ اس درمیان میں کوئی مجدد فن اور امام وقت پیدا نہیں ہوا۔ اور پہلوں کی اندھی تقلید ہوتی رہی۔ اس قلی پُوس دوم نے پُرانے نظریات و تحقیقات پر ناقدانہ نظر ڈالی۔ اور کافی غور و خوض کے بعد افلاطن کی اس رائے کو بہتر خیال کیا کہ معالجہ میں تجربہ اور قیاس دونوں سے کام لیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد بقراط نے اس خیال کو دلائل، و براہین سے اس درجہ مضبوط کر دیا کہ کسی معترض کو اعتراض کی گنجائش باقی نہ رہی۔ طب کی تاریخ سے بہت سے بے خبر حضرات آج بڑی آسانی سے کہدیتے ہیں کہ طب میں محض عقلی دلائل سے کام لیا جاتا ہے۔ تجربہ اور مشاہدہ کو ضروری نہیں خیال کیا جاتا؟ حالانکہ اس فن کی بنیاد ابتدا ہی سے تجربہ اور قیاس پر رکھی گئی ہے۔ اَس قلی پُوس دوم کے بہت سے شاگرد تھے لیکن ان میں سے تین شاگردوں نے (جو اسی خاندان کے افراد تھے) نمایاں حیثیت حاصل کی۔ ان میں سے دو ماغاسطنیس، اور ارخش، اس کے انتقال کے کچھ ہی مدت بعد فوت ہو گئے۔ البتہ بقراط بن ایرقلس نے حق شاگردی اچھی طرح ادا کیا۔ اور فن کو کافی ترویج دی۔ تعلیم و تعلم میں اپنے پرائے کی کوئی تخصیص باقی نہ رکھی۔ کیونکہ اس کا خیال تھا کہ فن کو پردۂ راز میں رکھنا اور سینوں کے اندر ہی محبوس رکھنا فن کی موت کے مترادف ہے۔

اس قلی پوس دوم نے ۱۱۰ سال کی عمر پائی، ۹۵ سال علم طب کی خدمت میں صرف کر دیئے۔ صرف پندرہ سال کی عمر میں بہ تحصیل علوم ضروریہ سے فراغت حاصل کر چکا تھا۔

طبّ یُونانی کا آدم

از جناب حکیم عبدالرحیم صاحب، رحمانی: جلال آبادی

فروری ۱۹۳۹ء کے ہمدرد صحت میں اَس قلی پوس، کو لباس تصویر میں عوام سے روشناس کرایا گیا تھا۔ یہ یونان کی مردم خیز اور علم پرور سرزمین کا وہ گوہر آبدار ہے، جو اگرچہ مسیح سے سترہ سو سال پیشتر اس عالم آب و گل میں آیا، مگر اس چشمۂ فیض کی شفاف و شیریں لہریں آج تک دنیا کو سیراب و شاداب بنا رہی ہیں۔ اور رہتی دنیا تک اس کا نام صفحۂ عالم پر منقش و منور رہے گا۔

یہ مرد دانا بقول بعض طب یونانی کا آدم اور بانی اوّل ہے۔ انگریز مورخین اس کو اَس کلو پیوس کہتے ہیں۔ یہ اپنی زندگی میں علم و فضل، پاکیزگی و نیکی اور حذاقت و فطانت کے سبب اس درجہ مرجع خلائق اور مقبول تھا، کہ اس کے عہد کے جلیل القدر علماء و حکما اس کے حلقۂ درس میں بیٹھنا اپنے لئے سعادت و افتخار خیال کرتے تھے۔ حکیم بقراط اس کو "ابی وابیکم اَس قلی پیوس" کے الفاظ سے یاد کرتا ہے۔ پچاس سال تک فن طب کی اعلیٰ خدمات انجام دینے اور عوام کی چارہ گری کرنے کے بعد جب یہ عالم بقا کو سدھارا، تو مرنے کے بعد بھی عقیدت کیش یونانی برسوں تک اس کا بُت بنا کر پوجتے رہے۔ اور "رب الشفاء" کے لقب سے اس کو پکارتے اور امراض و آلام سے رستگاری و نجات کا ذریعہ سمجھتے رہے۔ اس کی قبر پر ایک ہزار چراغ جلائے جاتے تھے۔

بعض مورخین کی رائے ہے کہ یہ حضرت ادریس کے شاگردوں میں سے تھا۔ اور بقراط بھی اسی کی نسل سے تھا جس نے سب سے پہلے طب کو علمی و عقلی قواعد کے ماتحت مرتب و مدون کیا۔ اس قلی بوس مرض استسقا کے علاج میں ایسا ماہر تھا کہ مستسقی کی گردن علیحدہ کر کے اور بعض کے شکم سے جمع شدہ پانی نکال کر پھر گردن جوڑ دیتا تھا اس کے دو بیٹے بھی تھے۔ ان میں سے ایک نے سب سے پہلے فصد کا طریقہ ایجاد کیا۔ کہا جاتا ہے کہ "ہائی جیا" نامی اس کی ایک لڑکی بھی تھی جو مریضوں کے علاج اور تیمارداری میں دستگاہ رکھتی تھی۔

اس کا مندر یونان کی ایک نہایت پرفضا اور صحت پرور پہاڑی پر بنا ہوا تھا۔ اس مندر میں بیمار چٹائیوں اور چارپائیوں پر لیٹے رہتے اور اس قلی بوس کے مجسمہ سے صحت و شفا کی دعائیں مانگتے رہتے تھے۔ مریض خواب میں اس کی زیارت سے مشرف ہوتا۔ اور اپنے مرض کی تمام کیفیت عرض کرتا جس کی دوا خواب ہی میں بتا دی جاتی تھی۔ مگر خواب ایسے پیچیدہ ہوتے تھے کہ ان کی تعبیر سوائے پجاریوں کے اور کوئی نہیں بتا سکتا تھا۔ اسی وجہ سے پجاری ہی معالج بنتے تھے۔ مندر کے پجاری دعائیں سکھانے علاوہ کھانے اور لگانے کی دوائیں بھی دیا کرتے تھے۔ مریض صحت اور شفا پانے کے بعد اپنے مرض کا تمام حال سونے یا چاندی کی پتری پر لکھ کر مندر میں رکھ دیتا اور نذر و نیاز چڑھا کر رخصت ہو جاتا تھا۔ اس طریقے سے جب یہاں کے پجاریوں کو بہت سے امراض کی شناخت اور علاج سے آگاہی ہو گئی تو پھر خود علاج کرنا شروع کر دیا۔ اس طریقے سے طب کی ابتدا یونان میں ہوئی اور اس کے موجد اول کے یہ مختصر حالات ہیں۔

مرزا جی۔ کہیے منشی جی، صاحب زادے کی شادی میں کیا دیر دار ہے؟
منشی جی۔ حضرت کیا بتاؤں، آج کل کے بچوں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ صاحب زادے اپنی شادی کے متعلق ۱۵ ر جولائی ۱۹۳۹ء کو فیصلہ سنائیں گے۔
مرزا جی۔ ۱۵ ر جولائی! اس کا مطلب؟
منشی جی۔ اجی وہ ۵ ر جولائی کو ہمدرد صحت کا برتھ کنٹرول نمبر نکل رہا ہے۔ صاحب زادے کا ارادہ ہے کہ وہ اس نمبر کا مطالعہ کر کے شادی کریں گے۔

مزاحیہ

از جناب کوثر صاحب چاندپوری

جس اصُول پر ہاتھی کی نسبت کسی محقق نے کہا تھا کہ اوّل تو یہ گاجر ہے ورنہ انڈا تو ضرور ہی ہے، اسی اصُول پر ڈاکٹر کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ وہ چلتی پھرتی قوت ہے یا بولتی چالتی زندگی۔ موت اس لئے کہ اس کے پاس انجکشن کی پچکاری ہوتی ہے۔ جو بعض اوقات سانس داخل ہونے سے پہلے ہی دَم نکال دیتی ہے۔ اور زندگی اس بنا پر کہ وہ کونین اور ٹنکچر آیوڈین کا موجد ہے۔ اگر یہ دونوں باتیں پایۂ تحقیق کو نہ پہونچیں تو پھر اس کے وجود کو امیروں کے لئے بیماری اور غریبوں کے لئے مایوسی سمجھ لیجئے کہ امرار کو فیس کی ضرورت سے وہ ہمیشہ بیمار اور غربار کو اپنی زحمت کے خیال سے ہمیشہ مایوس رکھتا ہے۔ پھر بھی زندگی میں، جس کی حدیں پیدا ہونے سے مرنے کے دو گھنٹہ بعد تک ہیں بلکہ مرنے پر بھی جس کی حد دَم نکلنے کے ایک گھنٹہ پہلے سے رہتی دنیا تک ہے، نہ امیر اس سے بچ سکتے ہیں نہ غریب۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زندگی مستقل بیماری ہے اور موت دائمی مایوسی۔

اس موقعہ پر زندگی اور موت کی جو حدیں مقرر کی گئی ہیں ان کا تعلق علمی اور منطقی دلائل سے نہیں بلکہ مشاہدات اور تجربات سے ہے اور ان کا دائرہ یقیناً اتنا ہی وسیع ہے جتنا دلائل و براہین کا۔ فرق اتنا ہے کہ حجتیں خواہ کتنی ہی معقول ہوں۔ لاٹھی کے سامنے منقطع ہو جاتی ہیں۔ مگر مشاہدے اور تجربے کا سلسلہ نہ موتیا بند ختم کر سکتا ہے نہ پھولا۔ ہاں تو مرنے کے دو گھنٹہ بعد تک کی مدّت کو جس میں مردے کے متعلق عالم بالا میں جہنمی یا جنتی ہونے کا فیصلہ ہو چکتا ہے، اس لئے زندگی میں شمار کیا گیا ہے کہ اکثر سخت جان انسانوں پر ڈاکٹر کو مر کر جی اُٹھنے کی بدگمانی ہو جاتی ہے۔ اور اتنی دیر وہ مصنوعی تنفس جاری کرلنے اور اپنے انجکشن کی آزمائش پر صرف کر دیتا ہے۔ چونکہ ایسے "مردے" کو جو ڈاکٹر کے نزدیک زندہ ہو طبی اصول کے موافق زندہ ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ اس لئے مجبوراً اس کی "حیات ابدی" کے ابتدائی دو گھنٹے زندگیٔ مختصر ہی میں شامل سمجھے جائیں گے۔ رہا دَم نکلنے سے ایک گھنٹہ پہلے کا وقت تو اس کی ذمہ داری صرف تھرمامیٹر کے غلط استعمال پر عاید ہو سکتی ہے، جو کبھی کبھی مریض کی بغل تک پہونچنے کی بجائے اس کی "روئی کی بنڈی" کے کسی گوشہ میں پہونچ جاتا ہے، اور ڈاکٹر اس زندہ مریض کو "مردہ" کہہ کر چل دیتا ہے۔ موجودہ زمانے میں ایسے لوگ تو دست یاب ہو جائیں گے جنھوں نے ریل تو دیکھی ہو مگر ریل کا انجن نہ دیکھا ہو لیکن ایسا ایک آدمی بھی نہ ملے گا جو بیمار ہوا ہو، مگر ڈاکٹر زیارت سے محروم ہو۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ بیماری بڑھتے بڑھتے ڈاکٹر یا ڈاکٹر گھٹتے گھٹتے بیماری بن جاتا ہے، بلکہ بات یہ ہے کہ موت سے کچھ پہلے سب سے بڑی نحوست جو ملک الموت کو راستہ بتاتی ہے وہ یہی ڈاکٹر ہے جو کبھی قانون کی طاقت سے کبھی اخلاق اور ہمدردی کی قوت سے اور کبھی صرف موت کے زور سے گھر میں داخل ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر کی خصوصیت ہے کہ مریض کے گھر پر وہ بہت ہی مہربان، شفیق اور غم گسار ہوتا ہے۔ کیونکہ یہاں فیس کی امید کارفرما ہوتی ہے جس کا دینا اور لینا دونوں اخلاق میں داخل ہیں۔ لیکن ہسپتال میں اپنی کرسی پر جب وہ "آلۂ سینہ بین" کو جیب میں ڈال کر بیٹھ جاتا ہے تو اسے فرائض انجام دینے کی مشین یا غصہ کی پوٹ کے علاوہ کسی چیز سے تشبیہ نہیں دی جا سکتی۔ یہاں صرف تنخواہ کی پابندی ہوتی ہے جس کا دینا تو قطعی اخلاق میں داخل ہے مگر لینے کو محض اصول کہہ سکتے ہیں یا مجبوری اور عادت۔ اس وقت اس میں نہ غم گساری ہوتی ہے نہ شفقت، نہ انسانیت نہ تہذیب۔ محبت کی جگہ اس کی ناک پر غصہ اور شفقت کی جگہ ہاتھ میں قلم ہوتا ہے، جس سے وہ جلدی جلدی تاریخ بدلتا رہتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر غلطی سے کوئی اُسے اپنا دوست یا ہمدرد سمجھ کر خصوصیت کے لب و لہجہ میں ذرا جھک کر بات چیت شروع کر دے تو سب سے پہلے وہ کرسی سے اُٹھ کر بھاگ جانے کے ذرائع پر غور کرے گا یا دخل دینے والے "حیوان ناطق" کے مغالطہ کو رفع کرنے کی سعی۔ کیونکہ اسے معلوم ہے کہ مریض اتنا اپنے لئے خطرناک نہیں جتنا دوسرے کے لئے! اور یہ بات بغیر کسی اختلاف کے طے ہو گئی ہے کہ ڈاکٹر کو اپنی صحت سے جتنی محبت ہوتی ہے اتنی "بیوی" اور "نرس" سے بھی نہیں ہوتی۔ لہذا ایسے پُرخطر موقعہ پر وہ اگر چپت نہ مار سکے گا تو ڈانٹنے ڈپٹنے میں قطعی دریغ نہ کرے گا! اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ ہسپتال میں ہے جہاں سے مریض مر کر نکلتا ہے یا اچھا ہو کر۔ اور اسے خدمت کے معاوضہ میں تنخواہ ملتی ہے جس پر نہ کسی کی موت کا اثر ہے نہ صحت کا۔ اور اس اعتبار سے وہاں جسمانی حاضری کی ضرورت ہے دماغی حاضری کی نہیں۔ ظاہر ہے کہ تعلقات جسم کے ساتھ نہیں ہوتے۔ بلکہ دماغ کے ساتھ ہوتے ہیں اور ہسپتال میں بیٹھے ہوئے ڈاکٹر کا دل اور دماغ دونوں بیوی کے کمرے

میں ہوتے ہیں۔ یا کسی نرس کے قدموں میں اُسے مریض کے اچھے بُرے سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ یہ سب باتیں اس کے ضابطہ میں فیس سے وابستہ ہیں۔ اور فیس کے متعلق سب کو معلوم ہے کہ چاہے "قبرستان" میں مل جائے لیکن ہسپتال میں نہیں ملتی۔ اسی لئے وہ ایک مقررہ وقت تک آٹا پیسنے کی مشین کی سی عجلت سے مریضوں کی ایک بڑی تعداد کو نسخہ یا دھکی دے کر واپس کر دیتا ہے۔ یا پھر اس طرح خاموش ہو جاتا ہے کہ دیکھنے والو شبہ ہوتا ہے کہ ہسپتال میں بولنا اس کے لئے قانوناً ممنوع ہو چکا ہے۔ اور اُسے یہاں محض لکھنے، گھور کر دیکھنے یا کبھی کبھی بے نیازانہ مسکرا دینے کے علاوہ کسی اور امر کی اجازت نہیں۔

ایک بہت ہی مشہور مگر بدصورت ڈاکٹر، جس کو نہ قبول صورتی کے اعتبار سے سخت کلامی اور بد لگامی کا حق تھا، نہ کمال فن کے لحاظ سے اپنی کرسیٔ مطب پر جلوہ افروز تھے۔ ایک بوڑھا مریض جوان کے والدِ محترم سے دبلا اور غریب سہی مگر کم عمر نہ تھا، قریب آکر کہنے لگا "ڈاکٹر صاحب، صبح کو چائے کے ساتھ کچھ ناشتہ کرنے کو جی چاہتا ہے کیا کھاؤں؟"

"جوتے کھاؤ!" ڈاکٹر صاحب بولے

مریض حیران تھا کہ بیمار میں ہوں اور ہذیان ہو رہا ہے ڈاکٹر صاحب کو۔ اس نے پھر کہا "صاحب، میں ناشتہ کے متعلق پوچھ رہا ہوں کیا کھاؤں؟"

"الگ ہٹو ——— بک بک مت کرو" ڈاکٹر صاحب نے فرمایا

مریض تو ہٹ جاتا لیکن وہ جانتا تھا کہ اس کے ہٹنے سے مرض کسی طرح نہ ہٹے گا وہ بولا "کچھ تو بتا دو۔ مرا جاتا ہوں! دوپہر تک میں صبر نہیں کر سکتا"

"صبر نہیں کر سکتے تو جاؤ جہنم میں! ——— کھالو بازار سے جمال گوٹہ منگا کر"

مریض جانتا تھا کہ میں ڈاکٹر سے بات کر رہا ہوں جس کے یہاں سنکھیا تو دیا جا سکتا ہے مگر جمال گوٹہ نہیں بتایا جاتا۔ اس نے پھر کہا "میرے ساتھ مذاق مت کرو"

لیکن ڈاکٹر صاحب مذاق نہیں کر رہے تھے بلکہ بڑی سنجیدگی سے گفتگو کر رہے تھے۔

ڈاکٹر کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ وہ وقت کا بڑا پابند ہوتا ہے۔ بورڈ پر لکھے ہوئے اوقات کے خلاف کوشش کرنے سے خدا تو مل سکتا ہے اور اکثر مل جاتا ہے۔ مگر ڈاکٹر نہیں مل سکتا۔ اگر کسی فریب سے مریض ملاقات میں کامیاب بھی ہو جائے تو ڈاکٹر اسے دیکھنے پر کسی طرح آمادہ نہیں ہوتا۔

ایک صاحب سخت اضطراب و وحشت کے عالم میں ڈاکٹر کے یہاں پہونچے۔ پہلے آہستہ آہستہ آوازیں دیں۔ پھر ذرا بلند آواز سے پکارا۔ لیکن ڈاکٹر جو گھڑی کی سوئی کو دیکھتا ہے مریضوں کی آوازیں کیوں کر سُن سکتا ہے جو اکثر بے ہنگام ہوتی ہیں۔ آخر اُنہوں نے بہت خفا ہو کر پکارا گویا اپنی کوئی حاجت لے کر نہیں آئے بلکہ وارنٹ لے کر آئے ہیں جس کے لئے کسی وقت کی قید نہیں۔ ڈاکٹر صاحب باہر آئے۔ مریض بولا "جناب! مجھے دیکھ لیجئے"

"ابھی وقت نہیں ہوا دیکھنے کا" ڈاکٹر صاحب نے کہا

"وقت نہیں ہوا کیا معنے؟"

"ان کاموں کے لئے میں نے ایک وقت مقرر کر دیا ہے۔ اور میں بھی اس وقت کا پابند ہو گیا ہوں جب وقت آتا ہے تو میں خود ہسپتال پہونچ جاتا ہوں"

"بجا ہے اپنے کتے کو بھی تو وقت کا پابند بنایئے کہ وہ بھی اُسی وقت راہ چلتوں کو کاٹا کرے جب آپ ہسپتال میں ہوا کریں"

"اچھا کیا کتے نے کاٹ لیا آپ کو؟"

"جی ہاں!"

"پھر آپ فوراً کتوں کے ہسپتال جایئے"

"لیکن میں نے کسی کو نہیں کاٹا میرے کتے نے کاٹا ہے" مریض نے کہا

"جی ہاں! میں سمجھ گیا۔ آپ کو انجکشن کی ضرورت ہے۔" ڈاکٹر نے کہا۔

" مگر ڈاکٹر صاحب! کتا آپ ہی کا تھا۔"

"میرا تھا! ——— اچھا ذرا زخم دکھایئے۔" ——— وقت کا انتظار کرنے میں کتے کی جان کا خطرہ تھا، اس لئے ڈاکٹر صاحب نے فوراً زخم کی مرہم پٹی کی، پھر اطمینان کا سانس لے کر بولے "جیک نے آج تک کسی کو نہیں کاٹا یہ پہلا موقعہ ہے!"

" جناب مجھے جیک نے نہیں کاٹا، ٹانگرے کاٹا ہے۔"

"ٹانگرنے، وہ تو میرے یہاں کی نرس کا کتا ہے۔"

"جی ہاں، میں نرس سے ملنے جا رہا تھا۔ کتے نے دوڑ کر کاٹ لیا۔"

"پھر آپ نے زخم بھی انہیں کو دکھایا ہوتا اس زخم کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ آپ نے میرا بہت وقت ضائع کیا۔"

"اچھا، میں معافی چاہتا ہوں آپ اپنی نرس سے ٹیلیفون پر کہہ دیجئے کہ وہ مجھ سے اسی وقت مل لیں۔"

"لیکن میں انہیں ٹیلی فون نہیں دے سکتا۔ اور وہ ٹیلی فون پر اب آتی بھی نہیں۔ مجھ سے کچھ خفا ہو گئی ہے۔ وہ کم بخت میرے حکم سے کسی سے مل سکتی تو ———"

"اچھا تو یوں کہیئے ڈاکٹر صاحب، آپ بھی میری طرح بیمار ہیں۔"

"کیوں آپ کو کیا مرض ہے؟

مرض ——— ! مجھے ٹانگرے کاٹ لیا ہے نا!"

"لیکن مجھے تو نہیں کاٹا" ڈاکٹر صاحب بولے!

"بجا ہے، کاٹا نہ ہو لیکن زخم تو آپ کے بھی ہے!"

علم اور حکمت کے خزانے

شائقین علم کے لئے ایک زرّین موقع

اُردو کی طبّی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے اسی لئے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبّی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبّی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام وخواص کی ہر طبّی ضرورت کو کما حقہٗ پورا کر دیا ہے اسکی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سالگرہ کی تقریب میں جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے، اور اسکی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جاسکی تھیں جو چندہی روز میں شائقین علم نے حاصل کرلی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ طبع کرالئے جائیں۔ لیکن اس کے لئے موقع نہیں ملسکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھکر تازہ جلدوں کے تقریبًا پانچسو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تا کہ آخر میں پانچسو جلدیں مکمل کی جاسکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ اب ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانیکے بعد دفتر میں ان کی جلدیں مکمل کرالی ہیں جو جولائی ۳۴ء سے جون ۳۵ء تک اور جولائی ۳۵ء سے جون ۳۶ء تک اور جو ۳۶ء سے جون ۳۷ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں! اسمیں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور تجدید اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر" پرنیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی ۳۷ء سے جون ۳۸ء میں گذشتہ سال کا وہ عظیم الشان عورت نمبر ہے جسکی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علما اور حکما متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی جسکے پشتے پر رسالہ کا نام سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذراسی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ۳۵و۳۴ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع "اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر" تھا اور اسکے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے جن میں ہر ایک علم وحکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے ۳۶و۳۵ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "اطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور انکی طبیعت اور ان کے کھیل، انکی عادات واطوار اور انکے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جنکی نظیر آپ کو انگریزی زبان کے طبّی پرچوں میں بھی نہیں ملسکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچہ سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اُردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں ۳۷و۳۶ء کی تازہ جلد میں گذشتہ سال کے عجیب وغریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں۔ جو جون ۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جسکی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شائقین اور قدر شناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبّی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقینًا اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑے گی یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۱۰۶۲ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دلچسپ مرقعے کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم وحکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطبّا ہی کے لئے ضروری نہیں ہیں بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم وادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریں گے ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچہ کے مضامین سے ہو جائے گا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبّی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جسکے حلقہ میں ہندوستان کے منتخب طبیب وادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جابجا نظر آئیں گے۔

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں دہلی

سنگِ گردہ
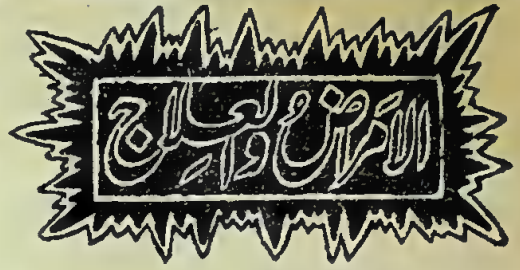
از جناب زبدۃ الحکماء آغا رشید احمد خاں صاحب شیدا، امرتسر

مرض سنگ گردہ جس کو عربی میں حصاۃ الکلیہ ۔ انگریزی میں رینل کیل کولس اور اردو میں گردے کی پتھری کے نام سے یاد کیا جاتا ہے دور حاضرہ میں بہت زیادہ پھیلنے کی وجہ سے خاص اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے ۔

کیفیت مرض اس مرض میں گردے کے اندر ریت یا کم وبیش مقدار و حجم کی پتھریاں بن جاتی ہیں جن سے گردہ کے مقام پر درد گاہے ٹیس اور کبھی خلش ہوتی ہے ۔ پیشاب بند ہو جاتا ہے یا رک رک کر نہایت تکلیف کے ساتھ قطرہ قطرہ اور کبھی خون ملا ہوا آتا ہے ۔ پیشاب میں بعض اوقات رسوب ارضی (فاسفیٹ اگزلیٹ یا یوریٹس وغیرہ) پائے جاتے ہیں ۔ جو قارورہ کے کیمیاوی امتحان سے معلوم ہو سکتے ہیں ۔

یادداشت ۔ یہ بات واضح رہے کہ پتھری گردہ میں اس مقام پر پیدا ہوتی ہے جہاں خون سے پیشاب الگ ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب یہاں کی قوت ممیزہ (تمیز یا علیحدہ کرنے والی قوت) کمزور ہو جاتی ہے تو خون کا حصہ پیشاب میں مل کر بول کو زلالی بنا دیتا ہے ۔ یا پتھری کے پیدا ہونے کا مقام حوض الکلیہ ہے ۔ جو غالب مادہ کے لحاظ سے مختلف اقسام فاسفیٹس، یوریٹس وغیرہ کی صورت اختیار کر لیتی ہے ۔

مرض کی قسمیں پتھری کو محققین نے چار قسموں میں تقسیم کیا ہے ۔ یعنی (۱) یوریٹس (۲) فاسفیٹ (۳) اگزلیٹ (۴) سمینین جوان مذکورہ تینوں قسم کی پتھریوں کا مرکب ہو ۔ مگر بالعموم حضرت انسان کے گردوں کو یوریٹس اور اگزلیٹ کی ہی پتھریوں کا شکار دیکھا گیا ہے ۔

اسباب اگرچہ یہ مرض بلا لحاظ جنس و عمر ہر ایک مرد و عورت کو ہو جاتا ہے ۔ لیکن بہ نسبت جوانی کے بڑھاپے میں کم اور بہ نسبت عورتوں کے مردوں کو زیادہ ہوتا ہے ۔ خصوصاً وہ لوگ اس مرض میں زیادہ مبتلا دیکھے گئے ہیں جن کے خاندانوں میں نقرس، گٹھیا اور آتشک وغیرہ امراض موجود ہوں ۔ کثرت مے نوشی، گوشت خوری، انڈے یا اسی قسم کی حیوانی غذاؤں کا کثرت سے استعمال، تیز مصالحہ دار چیزیں، نہروں کا پانی، نقص تغذیہ، جگر کی خرابی، ضعف کلیہ اور ریاضت نہ کرنا وغیرہ اس مرض کے خاص اسباب ہیں ۔

علامتیں پتھری اگر خاص گردہ کے اندر ہو تو مریض اکثر اپنے ہاتھ سے مقام گردہ کو دبا کر اسی طرف کو جھکائے رکھتا ہے اور خفیف درد اور بھاری پن کی اکثر شکایت کرتا ہے ۔ اکثر اوقات ایک لمبے عرصہ تک سوائے بوجھ کے مریض اور کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتا ۔ صرف مقام ماؤف کو دبانے یا ٹکور کرنے سے آرام محسوس کرتا ہے ۔ لیکن ایسی ہلکی علامتوں کی موجودگی میں بھی بے پروائی ہرگز کام نہیں لینا چاہئیے بلکہ فوراً علاج کی کوشش شروع کر دینی چاہئیے ۔ اور اگر پتھری حوض گردہ میں ہو تو اس کی علامات جلد نمایاں ہو جاتی ہیں ۔ مقام ماؤف پر کاٹنے والا درد، پیشاب میں کم وبیش خون کا آنا سخت حرکات کے بعد خصوصاً شدت درد کے ساتھ خون کا آنا وغیرہ ۔ عکس ریز کی ایجاد سے پہلے پتھری معلوم کرنے کا یہ ایک طریقہ تھا کہ مریض کو گھوڑے، اونٹ یا کسی رتھ وغیرہ میں سوار کر کے ایسے طریقہ سے اس کو ہچکولے دیتے تھے کہ اگر مریض کے گردہ میں پتھری موجود ہوتی تو اس کو پیشاب کے ساتھ خون کی مقدار زیادہ آنے لگتی اور درد زیادہ ہو جاتا تھا ۔ ان سخت حرکات سے جو ہچکولے مریض کو لگتے تھے ۔ ان سے پتھری اگر چھوٹی مقدار میں ہوتی تو پھسل پھسل کر بذریعہ حالبین خارج ہو جاتی اور مریض کو اس موذی مرض سے چھٹکارا مل جاتا ۔ اور اگر وہ بڑی ہوتی تو ہچکولوں سے پھسل تو ضرور جاتی ۔ لیکن راستہ میں آ کر کسی مقام پر اٹک کر ایسی تکلیف پہونچاتی جس کا اندازہ کچھ وہی شخص لگا سکتا ہے جو اس مرض کا مریض ہو ۔ یہاں تک کہ مارے درد کے چیخ و پکار سے بے پانی کی مچھلی کی طرح ایک محشر بپا کر دیتا اور قولنج کلوی میں مبتلا ہو جاتا تھا ۔ بار بار قے ہوتی ہے ۔ متلی سے آنتیں اکٹھی ہو جاتی ہیں ۔ درد بجلی کی رو کی طرح گردہ سے اٹھ کر خصیوں تک محسوس ہوتا ہے ۔ نبض میں سرعت اور چہرہ زرد ہو جاتا ہے اور کچھ دقفہ کے بعد یہ دورہ موقوف بھی ہو جاتا ہے ۔ جس سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ پتھری یا تو واپس حوض گردہ میں

یں چلی گئی ہے یا مثانہ میں اتر گئی ہے۔ پہلی صورت میں تو اسی طرح سے دورے پڑتے رہتے ہیں۔ دوسری صورت میں مثانہ اس مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگر پتھری حالبین میں ہی مسدود ہو کر راستہ کو بند کر دیتی ہے تو اس جانب کا گردہ بہت جلد اپنے کام کو چھوڑ دیتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ دوسرا گردہ بھی اسی کی تقلید میں اپنے شغل سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ کچھ مدت کے بعد مریض کا پیشاب بند ہو کر تسمم الدم پیدا ہو جاتا ہے۔

یہ ہو سکتا ہے کہ گردہ کی پتھریاں دانہ مٹر سے لے کر چھوٹے اخروٹ کے برابر تک پائی جائیں لیکن عموماً گردے میں چھوٹے چھوٹے چنے برابر سنگریزے ہی پائے جاتے ہیں جن کی تعداد دو تین یا چار تک ہوتی ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دورہ کے وقت جو پیشاب آتا ہے اس میں نسبتاً خون کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اور گاہے مقام مرض پر زخم بھی ہو جاتا ہے اور اس میں سے پیپ آنے لگتی ہے۔ مذکورہ بالا تشخیصی علامات کے علاوہ اس مرض کی ایک اور مخصوص علامت یہ بھی ہے کہ کیمیادی امتحان سے قارورہ یورک ایسڈ کی بہت کافی مقدار پائی جاتی ہے

نکات وھل ایات :- اس مرض کو علاماتِ فارقہ کے ذریعہ سے ان مشابہ امراض سے تشخیص کیا کرتے ہیں۔

دردِ قولنج :- یہ درد معا، قولون کی رفتار کے مطابق ہوتا ہے دبانے سے نہیں دبتا۔ ریاح کی زیادتی کی وجہ سے پیٹ میں تناؤ ہو جاتا ہے، پیشاب میں خون بالکل نہیں آتا۔

سنگ مرارہ :- جگر کے مقام سے درد کی ٹیس اٹھتی ہے اور بجائے خصیتین کی طرف جانے کے کندھوں کی طرف اس کا رخ ہوتا ہے۔ یا کبھی کبھی گردن کے مہروں تک بھی درد محسوس ہوتا ہے۔ اس مرض میں پیشاب کے ساتھ خون نہیں آتا۔ البتہ کبھی پاخانے میں چھوٹی چھوٹی کنکریاں پائی جاتی ہیں۔ اس کے دورہ کے بعد مریض کو اکثر یرقان ہو جاتا ہے۔

دردِ زائدہ اعور :- اس کا درد پیٹ میں ناف کے قریب ہوتا ہے۔ اور یہیں تک محدود رہتا ہے۔ اس میں بھی پیشاب کے ساتھ خون نہیں آتا۔

مرض کا انجام

گردہ کی ساخت میں جب تک کوئی اہم نقص نہ پیدا ہو۔ اس وقت تک اس کا انجام کسی خطرناک صورت میں نہیں ہوتا لیکن جب قولنج کلوی کے دورے پڑنے شروع ہو جائیں۔ اور گردہ میں ورم کے آثار نمایاں ہونے لگیں تو پھر خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ بہرحال اس مرض کو ایک معمولی مرض تصور نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اس کا فوری تدارک ضروری ہوتا ہے

علاج

بطور حفظ ماتقدم نفرسی اور آتشکی مزاج والوں کو گوشت، شراب، انڈے اور اسی نوعیت کی دوسری چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ صبح و شام تفریح اور ورزش کریں اور جلدی ہضم ہو جانے والی چیزیں کھائیں۔ سبزیاں، پھل، سنگترے اور انار اپنی غذا میں شامل کریں۔ دورے کے وقت فوراً ٹنکچر بیلاڈونا (صبغ یبروج الصنم) دس دس بوند کی مقدار میں ہر تیسرے گھنٹے کے بعد ایک اونس پانی میں ملا کر پلاتے رہیں۔ نیم گرم پانی بہ کثرت پلائیں۔ اور حتی المقدور مریض کو حرکت کرنے سے بچائے رکھیں۔ سکون کے بعد روغن عقرب کی مقام ماؤف پر مالش کریں۔ اور تکمید کریں۔ اور نیچے کی دوائیں کھلائیں جو میری مجرب ہیں۔

معجون عقرب ۱ ماشہ ہمراہ شربت بزوری ۳ تولہ و عرق بادیان ۔ ۸ تولہ ۔ کشتہ حجر الیہود ۲ چاول ہمراہ جوارش زرعونی ۵ ماشہ ۔ پنچال کبوتر صحرائی کی سپیدی ۸ رتی ، ۲ چاول کشتہ حجر الیہود ، ۲ چاول جوا کھار اور ۴ رتی پوٹاسیائی سائٹریٹ کو کھرل میں پیس کر سفوف بنائیں ۔ اور نیچے کی دواؤں کے شیرہ کے ساتھ پھنکائیں ۔ دوائیں : کاکنج ۵ ماشہ ، گوکھرو ۷ ماشہ ، تخم تربز ۴ ماشہ ، کلتھی ۵ ماشہ ، گل داؤدی ۷ ماشہ شورہ قلمی ۴ رتی ۔ شیرہ پانی میں نکالا جائے اور ۴ تولہ شربت بزوری ملا کر اس کو میٹھا کر دیا جائے ۔ میں نے بخل کو بالائے طاق رکھ کر اپنا مجرب نسخہ لکھ دیا ہے ۔ امید ہے کہ ناظرین ہمدرد صحت اس سے فائدہ اٹھائیں گے ۔ مرکب دوائیں ناظرین کو ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگا لینی چاہیئں ۔

پھیپھڑے کی سل کی علامتیں اور اس سے بچنے کی تدبیریں

از جناب حکیم مولوی عبداللہ خاں صاحب نصر پروفیسر طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ

پھیپھڑے کی سل ایک متعدی مرض ہے، جس کی ابتدا پھیپھڑوں میں مخصوص متعدی جراثیم کی چھوت سے ہوتی ہے۔ ان جراثیم کے بڑھنے اور پھیلنے کا انحصار مناسب زمین، مریض کی موروثی استعداد یا قوتِ مدافعت کی کمزوری پر ہے۔ نقص تغذیہ، جیسے کہ ہم اس مرض میں بحث کریں گے عموماً عصی درنی (سل کے جراثیم) اور دوسرے خوردبینی جراثیم کے پھیپھڑوں میں بڑھنے اور اُن کے سمی افرازات کے اثر انداز ہونے کا نتیجہ ہوتا ہے سوائے اس صورت کے جب کہ اس (نقص تغذیہ) کا کوئی معین اور نمایاں سبب موجود نہ ہو۔

ضروری ہدایتیں

سل ریوی میں علاج کے لئے ضروری ہدایتیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ جسم کی ساخت، اس کی ترکیب، ڈیل ڈول اور نمو کے اُن نقائص کو روکنا یا ان کی اصلاح کرنا جو مرض پیدا کرتے ہیں۔

۲۔ پھیپھڑے کے مقامی امراض کی روک تھام۔ کیونکہ ان امراض کی وجہ سے سل پیدا ہونے کی استعداد پھیپھڑوں میں پیدا ہو جاتی ہے خصوصاً اس وقت جب کہ اور بدنی استعداد موجود نہ ہو۔

۳۔ مرض کو پھیلنے سے روکنے کے لئے ایسے ذریعے اختیار کئے جائیں جن سے تن درست لوگوں کو اس کی چھوت نہ لگے۔ کیونکہ یہ مرض عموماً بیماروں کے جراثیم تن درست لوگوں میں منتقل ہو جانے سے پھیلتا ہے۔

۴۔ حتی الامکان مرض میں مبتلا اعضاء کے مرضی اثرات سے پھیپھڑوں کی ساختوں اور عام جسم کو بچائے رکھنے کی کوشش کرنا۔

۵۔ بخار اور دوسری بدنی تکلیفیں جو نظام جسم میں مرض کی چھوت کی وجہ سے لاحق ہو رہی ہوں، کم یا بالکل رفع کرنا اسی طرح مقامی التہاب کو دور کرنا۔

۶۔ پھیپھڑوں کے ماؤف حصوں سے پیدا شدہ نزلی، التہابی اور فسادی تغیرات کو کم کرنا اور روکنا۔

۷۔ ناقص ہضم کو درست کرنا اور اعضاء کی قوت مدافعت کو جملہ تدابیر کے ذریعہ سے جو ہمارے بس میں ہوں قوی کرنا مثلاً پرہیز، دوا، روشنی اور تازہ ہوا کا معقول انتظام۔

۸۔ مختلف تکلیف دینے والی علامتوں کو رفع کرنا اور متعدد اہم عوارض کا علاج کرنا جن کا ظہور دوران مرض میں ہوتا ہے

حفظ ماتقدم

پھیپھڑے کی سل سے بچانے کے لئے حسب ذیل باتیں پیش نظر رکھنی چاہئیں۔

(الف) مسلول والدین سے اولاد میں اثر پہونچنے سے روکنا۔

(ب) مرض کی استعداد کی موجودگی میں مرض کو بڑھنے سے روکنا۔

(ج) ان خلاف صحت حالات، عادات اور ماحول سے بچانا جن کے متعلق یہ علم ہو چکا ہے کہ یہ سل کی چھوت اور ترقی میں مدد دے سکتے ہیں

(د) مریضوں سے تن درستوں میں مرض کے جراثیم کی چھوت کو روکنا۔

مرض کی چھوت لگ جانے کے اور بھی بے شمار ذریعے ہیں۔ لیکن سل کی موروثی استعداد بجائے خود تعدیہ (چھوت) کو بڑھانے میں شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ حفظ ماتقدم کے نقطۂ نظر سے اس امر کا جاننا ضروری ہے کہ ایک مدت کے بعد ان میں مرض رونما ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس وہ اپنے بچوں کو ایسی بدنی پہونچاتے ہیں جو بہ نسبت دوسروں کے عصائے درنیہ (سل کے جراثیم) کے تعدیہ کی مدافعت کی طاقت کم رکھتے ہیں۔

جن لوگوں میں سل کی موروثی استعداد موجود ہو، ان میں شادی بیاہ نہیں کرنا چاہئے۔ اور جو خاندان فی الحقیقت سل کے مریض ہوں ان میں ہرگز شادی نہیں کرنی چاہیئے۔

جن لوگوں میں اس مرض کی استعداد پائی جائے، ان میں مرض کو روکنے کے لئے بہترین اور مؤثر تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

جو بچہ سلی استعداد لئے ہوئے پیدا ہوا ہو، اس کی نہایت احتیاط سے نگہداشت کرنی چاہیئے۔ ماں میں اگر سلی میلان موجود ہو تو اُسے اپنی اولاد کو ہرگز دودھ نہیں پلانا چاہیئے۔ کیونکہ ایسی صورت میں ماں اور بچے دونوں کے لئے خطرہ اور نقصان ہے۔ بلکہ ایسے بچوں کے لئے کسی تن درست دودھ پلانے والی کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ اور بجائے شہر کی گنجان آبادی میں محبوس کرنے کے اسے کسی پُر فضا اور کھلے مقام میں رکھنا چاہیئے۔

بچے کا سینہ اور دوسرے اعضا، تنگ لباس سے ہرگز کسے ہوئے نہ ہونے چاہئیں۔ بلکہ لباس ایسا ہو کہ بچہ نہایت آزادی اور سہولت سے حرکات کر سکے دایہ کو اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ بچے کو کسی ایسی بدنما وضع میں رکھنے سے باز رہے، جو اس کے سینہ کو بھینچ دے اور اس کے جسم کی آزادانہ نشوونما میں خلل ڈالے۔ جلد کی سطح کے اس احساس کو (جو مستعدین سل میں عام ہوتا ہے) رفع کرنا چاہیئے۔ کیوں کہ ایک حد تک ریوی خراش اور اس کی زیادتی احساس کا دیباچہ ہوتی ہے۔ بچے کی عمر کے ابتدائی مہینوں ہی سے نرم اور صحت بخش تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ جو بعد میں بہت بہت مضبوط اور قوی نظام کے قائم مقام ہو سکیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے یہ ایک آسان اور عمدہ طریقہ ہے کہ بچے کے صبح کے غسل کے بعد اس کے جلد کی سطح کو جلد جلد سمندر کے ٹھنڈے پانی یا ایسے پانی سے جس میں سمندر کا نمک حل کر لیا ہو اور ایک یا دو چمچہ بھر سپرٹ ملائی گئی، اسفنج کرنا چاہیئے۔ یہ طریقہ بالخصوص تنفس کے افعال کو تحریک دیتا ہے اور صحت افزا اور قوت بخش اثر رکھتا ہے۔

جب تن درست اور حسب منشا دایہ نہ ملے تو پھر بچے کو گائے کا تازہ دودھ دیں۔ دودھ دینے میں صفائی کا پورا پورا خیال رکھیں۔ دودھ کو جوش دیں۔ اور پانی ملا کر کسی قدر پتلا کر لیں اور ملک شوگر ملا کر پلائیں۔ دانت نکلنے کے زمانہ میں دودھ میں قدرے یخنی بھی ملائی جا سکتی ہے۔ اگر دانت نکلنے کی رفتار سُست ہو یا مشکل سے نکل رہے ہوں۔ تو ایسی حالت میں چونے کا کوئی مرکب مفید ہوتا ہے

عام رکھ رکھاؤ کے علاوہ اِن بچوں کو زمانہ طفلی کے عام امراض، بالخصوص خسرہ، کالی کھانسی اور حمیٰ قرمزیہ سے محفوظ رکھنے کا خیال رکھنا چاہیئے خسرہ اور کالی کھانسی ایسے بچوں کے لئے بالخصوص خطرناک ہوتے ہیں جن میں سل کی استعداد موجود ہو۔ کیوں کہ اعضائے تنفس کے نزلی اور اجتماع دم کے حملے جو ان امراض کے ساتھ مدت تک مسلسل رہتے ہیں، انہیں سل ریوی کے لئے زیادہ مستعد کر دیتے ہیں۔ بچوں کو معمولی سی ٹھنڈ سے بھی بچا کر رکھنا چاہیئے۔

جب بچہ پانچ چھ سال کی عمر کو پہونچ جائے تو نہایت دانش مندی اور احتیاط سے اُسے تن درست اور مضبوط بنانے کی طرف توجہ مبذول کرنی چاہیئے تاکہ اس کا جسم مناسب طور سے پرورش پا سکے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے کھلی فضا میں آزادانہ ورزش، عاقلانہ تدابیر سے جمناسٹک کی کسرت کرائیں۔ لیکن سخت ورزش سے بچانا چاہیئے۔ سرد اسفنج، سرد تر پٹیاں، یا بہت ہلکا سرد ڈوش روزانہ کرائیں۔ بچے کے سونے کے کمرہ میں کھڑکیاں کھلی رکھیں تاکہ روشنی اور ہوا کی بخوبی آمد و رفت ہو سکے۔

بڑھے ہوئے لوزتین اور غدد جب وہ نمایاں طور سے بڑھے ہوئے ہوں یعنی تنفس میں مزاحم ہو رہے ہوں اور سینے کی وسعت کو گھٹا رہے ہوں تو انہیں قطع کر کے خارج کر دیں۔

سلی مزاج کے بچوں کی تعلیم اور سکول کے زمانہ میں بھی سخت نگرانی کی ضرورت ہو۔ اسکول کے کھچا کھچ بھرے ہوئے کمروں میں زیادہ انہماک سے مطالعہ کرنے سے روک دینا چاہیئے۔ جسمانی اور دماغی قوتوں سے حد سے زیادہ کام لینے سے بچانا چاہیئے اور مطالعہ کے دوران بیٹھک کو صحیح رکھنے کی ہدایت کرنی چاہیئے۔

زندگی کے چند ایسے دور ہوتے ہیں جو بالخصوص ان لوگوں کے لئے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں جو موروثی طور سے سل کے لئے مستعد ہوتے ہیں۔ یعنے پہلے اور دوسرے دانت نکلنے کا زمانہ، نُہضت اور ابتدائے بلوغت اور بیس تیس سال کے درمیان کا زمانہ۔

زمانہ نہضت کے دوران میں ہمیں نقص تغذیہ کے خلاف چارہ جوئی کرتے رہنا چاہیئے۔ کھلی فضا میں صحت بخش مشاغل، بیرونی ورزشیں جاری رکھنی چاہئیں اس کے ساتھ ہی ساتھ دماغ کے لئے صحت بخش غذائیں ہوں۔ عمر کے اس حصہ میں یہ جملہ احتیاطی تدابیر معقول اور ضروری ہیں ایسی صورت میں جب کہ طاقت اور قوت ہاضمہ نمو کی وجہ سے نمایاں طور سے کمزور دکھائی دیں تو یہ زیادہ بہتر ہو گا کہ ایسے مریضوں کو موسم سرما میں تو دھوپ میں رکھیں اور موسم گرما میں صحت افزا پہاڑوں یا ساحل سمندر پر رکھا جائے۔ دونوں حالتوں میں مریض کے لئے ایسی جگہ تلاش کرنی چاہیئے جو کھلی اور الگ تھلگ ہو۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۳۲ پر)

حیات بخش دھوپ

سورج کی چمکدار کرنوں کا اثر ہمارے خون پر حیرت انگیز ہوا کرتا ہے۔ وہ ہمارے خلیات میں قبولِ غذا کا مادّہ زیادہ کرتی ہیں۔ اور اس طرح جسمانی نشوونما کو ترقی دیتی ہیں! اندھیرے میں اگر پودے لگائے جائیں تو ٹھٹھر کر رہ جاتے ہیں۔ پودوں کی حالت کے مشاہدے سے یہ بات بھی سمجھ میں آجاتی ہے کہ کانوں کے اندر کام کرنے والے کیوں اس قدر پیلے پڑجاتے ہیں۔ دھوپ کی وجہ سے تمام جسم کی قوت عمل ترقی پاتی ہے۔ بالخصوص عضلات کی۔ اور اس کی وجہ سے بھوک بڑھ جاتی ہے۔

ایک بوڑھا دیو

"ویجیٹیرین میسنجر" کے بیان کے مطابق مانچسٹر کا رہنے والا ہوریشیو۔ آر۔ گڈون کی عمر اس وقت اسّی سال کی ہے لیکن وہ اب بھی ایک دن میں بائیسکل پر نوّے میل کا سفر طے کرلیتا ہے ۱۸۸۵ء میں اس نے متواتر اُنیس روز تک چل کر بائیسکل پر دو ہزار چون میل کی مسافت طے کی تھی۔ گویا روزانہ ایک سو آٹھ میل چلاتا تھا۔ اپنی اس غیر معمولی قوت کا باعث وہ یہ بتاتا ہے کہ تمباکو یا شراب کا قطعاً استعمال نہیں کرتا۔ اور گزشتہ تیس سال سے اس نے گوشت بھی چھوڑ رکھا ہے۔

شوقیہ کام صحت کا ذریعہ ہیں

اس زمانے میں طبیعت کا گرا گرا رہنا اور دل پر مایوسی کا عالم طاری رہنا انسانی صحت کے دو بڑے دشمن ہیں اور ان کا بہترین تدارک علم اور علم کو کام میں لانا ہیں۔ یعنے مختلف چیزوں کا علم حاصل کرکے اس علم کو شوقیہ کاموں میں لگانا۔ اس قسم کا عصبی اضمحلال دور کرنے کے لئے کاموں میں دلچسپی کا ہونا ضروری ہے۔ اور دلچسپی ہمیشہ ایسے کاموں سے پیدا ہوتی ہے جو اپنی ایجاد ہوں اور جن کے ذریعہ سے آدمی کو اپنی قابلیت اور اپنے علم کے اظہار کا موقع ملے۔ ایک مصروف کار مرد اور خانہ داری کی ذمہ داریوں میں الجھی ہوئی عورت کو دوسرے لوگوں پر کہ جو اتنے مصروف نہ ہوں بہت کچھ تفوق حاصل ہے (اگرچہ اپنے اس تفوق کا انہیں احساس نہیں ہوتا۔ یہ حقیقت قابل لحاظ ہے کہ ایسی عورتیں کہ جنہوں نے علم حاصل کرکے اپنی زندگی کا ایک مخصوص مقصد بنا لیا ہو ان عصبی فرسودگی کی یہ کیفیت ان عورتوں کی بہ نسبت بہت کم طاری ہوتی ہے کہ جو کنویں کی مینڈک کی طرح اپنی دنیا اپنے گھر تک محدود کرلیں اور باقی دنیا سے کوئی واسطہ نہ رکھیں۔

اسی طرح ایک اور حقیقت بھی دیکھنے میں آتی ہے اور وہ یہ کہ اکثر ایسے مرد کہ جن کی زندگی بہت مصروف گذری ہے جب ملازمت یا کاروبار چھوڑ کر آرام کی زندگی بسر کرنا شروع کرتے ہیں تو ایک دم سے ان کی صحت خراب ہوجاتی ہے۔ روزمرہ کے مشاغل کو اور اپنے مقصد زندگی کو چھوڑ کر یہ لوگ ایسا محسوس کرتے ہیں کہ وہ اپنا سب کچھ کھو بیٹھے ہیں۔ اور فرصت اور آرام کی جس زندگی کی انہیں تلاش تھی اس کا کچھ بھی لطف نہیں ملتا۔ اس قسم کے لوگوں کے لئے یہ اور بھی زیادہ ضروری ہے کہ کوئی شوقیہ مشغلہ اختیار کریں یا اپنے لئے کوئی ایسا طریق زندگی وضع کرلیں جس سے انہیں انس اور شغف پیدا ہوجائے اور جو اس کام کی جگہ لے لے کہ جو وہ چھوڑ رہے ہیں۔

ان کے لئے ایک یہ تدبیر بھی مناسب ہے کہ خدمت شہر یا رفاہ عامہ کے کاموں میں حصہ لینا شروع کردیں۔ اور اس طرح ان کی وہ قوت عمل جو بیکاری کی وجہ سے اضمحلال اور فرسودگی اعصاب کا باعث بن جاتی۔ مفید کاموں میں صرف ہونے لگے گی۔ اس بات کا احساس کہ وہ خلق اللہ کی خدمت کر رہے ہیں اور اپنے کاروبار سے الگ ہوجانے کے بعد بھی اس قابل ہیں دوسروں کے کام آسکیں ان کے دلوں کو حقیقی مسرت سے

بھر دے گا۔ اور اس سے یہ بھی ہو گا کہ ان کو چند رفقاء کار مل جائیں گے جن کی صحبت بجائے خود زمانہ کہولت کو ان سے دور رکھنے میں مدد دیگی۔

گرم حمام

دن بھر کے کام کے بعد یا ایسی کسی اور حالت میں کہ جب جسم تکان سے چور ہو، تیز گرم پانی سے غسل سب سے زیادہ تسکین بخش اور راحت رساں ہوا کرتا ہے۔ تیز گرم پانی میں بہت دیر تک نہ نہانا چاہیئے اور یہ بھی اچھا ہے کہ اگر کوئی نگران شخص قریب ہو تا کہ اگر کوئی حادثہ رونما ہو تو مدد کر سکے۔ کیونکہ یکایک جسم پر جلتا جلتا پانی ڈالنے سے یہ ممکن ہے کہ نہانے والے کو انتہائی کمزوری سی محسوس ہو یا شاید غش آجائے۔

مناسب طریقہ یہ ہے کہ غسل خانے کی کنڈی لگا کر نہ نہایا جائے اور دس منٹ سے زیادہ غسل نہ کیا جائے۔ دس منٹ کے بعد پانی کو بتدریج اتنا ٹھنڈا کر لینا چاہیئے کہ اس کا درجہ جسم کے برابر ہو جائے۔ اگر ایسا کیا جائے گا تو گرم حمام کا پورا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔

جتنے عرصہ تک گرم پانی سے غسل کیا جائے تو پیشانی اور گردن پر سرد پانی کا کپڑا رکھے رہنا چاہیئے اور اسی طرح دل کے مقام پر بھی۔ نزلہ یا زکام اگر شروع ہو رہا ہے تو اس قسم کا گرم حمام اُسے فوراً روک دے گا۔ اگر جسم کو سخت سردی لگی ہے تو گرم حمام اس کے خراب اثرات کو زائل کر کے جسمانی حرارت کو اعتدال پر لے آئے گا۔ اور پھیپھڑے بیماری سے محفوظ رہیں گے۔ پیٹ کے مروڑ اور درد اور زیر ناف درد اس طریقہ کے غسل سے بہت جلد رفع ہو جاتے ہیں۔ اور کوئی دوا ان موقعوں پر اس قدر مفید ثابت نہیں ہوتی۔

حربہ جنگ کے طور پر گیس کا استعمال

زمانۂ حال کے حربہائے جنگ میں شاید کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جس سے اتنا خوف معلوم ہوتا ہو کہ جتنا گیس سے۔ لیکن اس کے باوجود بعض ماہرین فن کی یہ رائے ہے کہ اس سے زیادہ مطابق انسانیت اور غیر ضرر رساں اور کوئی حربہ نہیں ہے۔ گیس کے اثر سے آنکھیں اندھی اور جسم مفلوج ہو جاتا ہے اور اس طرح سپاہی لڑنے کے بالکل ناقابل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کے اثر سے بدن کے چیتھڑے نہیں اُڑتے اور بالعموم انسان مرتا نہیں۔

ان کا مقولہ یہ بھی ہے کہ ایسا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ گیس کے حملوں کے ذریعہ سے بڑے بڑے شہروں کا صفایا کیا جا سکتا ہے۔ اگر ایسا کرنا ہو تو گیس کے بموں پر بے انتہا دولت صرف ہوگی اور بمبار طیاروں کی اتنی تعداد کی ضرورت ہوگی کہ فراہم نہیں ہو سکتی۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ کسی بڑے شہر کو بالکل نیست و نابود کر دینے کے لئے کچھ بھی نہیں تو تین ہزار طیارے درکار ہوں گے۔ گیس کے بم گرائے جانے کے ایک گھنٹہ بعد گیس منتشر ہو کر غائب ہو جائے گی۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ تین ہزار طیارے بیک وقت بم برسائیں تا کہ گیس کا ایسا بادل قائم ہو سکے کہ جو لوگوں کو مفلوج کر دے۔ اگر گیس کے بادل کی گہرائی اتنی زیادہ بھی ہو کہ جس سے لوگ مر سکیں تب بھی اگر لوگ اپنے مکانوں کے دروازے اور کھڑکیاں بند رکھیں، تو نقصان کا بہت کم اندیشہ ہے۔

اپنا منہ بند رکھو

اس نام کی ایک کتاب ۱۸۷۵ء میں لندن کے ڈاکٹر جیارج کیٹلن نے لکھی تھی۔ وہ لکھتا ہے کہ "انسان کے علاوہ دنیا میں کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جو منہ کھول کر سوتا ہو، اور انسانوں میں یہ غیر قدرتی عادت صرف ان طبقوں تک محدود ہے جو اپنے آپ کو مہذب کہتے ہیں۔ اور طرح طرح کی عیش پرستیوں میں اور مصنوعی گرمی میں پرورش پاتے ہیں۔

انسان کی جسمانی بناوٹ ہی اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ اس کو منہ کھلا رکھ کر سونے کی عادت غیر قدرتی ہے۔ اور یہ کہ دوسرے جانوروں کی طرح قدرت نے انسان کو بھی یہی عادت دی ہے کہ وہ منہ بند کر کے سویا کرے تا کہ نتھنوں کے قدرتی راستے سے اس کے پھیپھڑوں میں آزادانہ ہوا جا سکے۔

حبشیوں کے بچے جانوروں کے بچوں کی طرح قدرت کے منشا کے مطابق ناک سے سانس لیتے ہیں۔ اور سوتے میں اپنا منہ بند رکھتے ہیں۔ اگر کوئی بچہ اس عادت سے مستثنیٰ ہو اور اپنا منہ کھلا رکھتا ہو تو ماں زبردستی بلکہ ایک حد تک بے رحمی کے ساتھ اس کا منہ اس وقت تک بند کئے رہتی ہے جب تک کہ وہ ناک سے سانس نہ لینے لگے اور اس طرح عمر بھر کے لئے اس کی عادت مطابقِ فطرت کر دیتی ہے۔

منہ کھول کر سونا بالکل غیر قدرتی چیز ہے۔ انسان اور حیوان دونوں کو راحت بخش نصیب نہیں ہوتی جب تک کہ وہ منہ کھول کر سانس لیں۔

اور اسی پھیپھڑوں پر بار پڑتا ہے جو کہ سونے والے کے چہرے پر علاماتِ تکلیف سے یا خواب میں چونک چونک پڑنے سے ظاہر ہوتا ہے۔

"اگر میں آئندہ نسلوں کے لئے کوئی اصول بتانا چاہوں تو وہ صرف یہ تین الفاظ ہوں گے کہ "منہ بند رکھو"۔

"میری عمر بہت کافی ہے اور میں نے بہت دنیا دیکھی ہے مجھے کبھی کوئی بوڑھا یا معمر آدمی ایسا نہ ملا جو اپنا منہ کھلا رکھتا ہو اور جس کا جبڑا لٹکا رہتا ہو۔ تو پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ جوانوں میں ایسے لوگ بہ کثرت دیکھنے میں آتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ انسانوں کی وہ نوع جو منہ کھلا رکھ کر سوتی ہے۔ وہ کبھی بڑھاپے کی عمر کو نہیں پہونچتی اور بچپن ہی میں مرجاتی ہے۔"

انسان کا منہ اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس میں غذا ڈالی جائے۔ چبائی جائے۔ اور معدہ کے حوالے کر دی جائے۔ نتھنے اس لئے بنے ہیں کہ ان کے نازک اور ریشہ دار استر کے ذریعہ سے ہوا گرم اور صاف ہو کر پھیپھڑوں میں جائے۔ وہ پھیپھڑوں کے دروازے کے پاسبان ہیں۔ اور دوران خواب میں ہوا کی پیمائش کر کے دونوں پھیپھڑوں میں برابر مقدار بھیجتے رہتے ہیں۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کے اندر روح یا زندگی کا سانس نتھنوں کے راستے پھونکا گیا تھا، پھر کیوں نہ ہم اسی راستے سے سانس لے کر اپنی زندگی کو قائم رکھیں۔

پاؤں کی تکلیفیں

اعداد و شمار سے ظاہر ہو رہا ہے کہ پاؤں کی تکلیفوں کے مریض برابر بڑھتے جا رہے ہیں ان ہی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ دس جوان آدمیوں میں سے ہر نو آدمی کسی نہ کسی طرح کی پیروں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اور اس تعداد میں ۶۸ فی صدی عورتیں ہیں اور ۳۲ فی صدی مرد۔ اس کا سبب سمجھ میں آسکتا ہے۔ کیونکہ عورتوں کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے پیر چھوٹے چھوٹے اور نازک نظر آئیں اور اس لئے وہ ایسے جوتے پہنتی ہیں جو چھوٹے ہوں، یا ایسے جوتے استعمال کرتی ہیں جن کی شکل وصورت پیر کی قدرتی شکل سے مختلف ہوتی ہے۔ اعداد و شمار کی مزید تحقیق سے معلوم ہوا کہ پیر کی شکایتوں میں مبتلا عورتوں کی تعداد ستر فی صدی تیس اور پچاس کے درمیان عمر والیاں ہوتی ہیں۔ اور بیس سے کچھ زائد فی صدی اٹھارہ اور تیس کے درمیان عمر کی۔

پیروں کی ان تکالیف کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ آٹھ اور چودہ سال کے اسکول جانے والے بچوں کے پیروں کا معائنہ کرنے پر معلوم ہوا کہ اسی فی صدی لڑکیاں اور پینسٹھ فی صدی لڑکے اس بلا میں مبتلا ہیں۔ اس نوع کی شکایتیں خاص طور سے ایسے جوتوں کے استعمال سے پیدا ہوتی ہیں۔ جو پاؤں میں ٹھیک نہ ہوں۔ اُن لوگوں کو یہ شکایتیں بہت ہی عام ہوتی ہیں کہ جن کو زمانہ طفولیت ہی میں بہت چھوٹے چھوٹے جوتے پہننے کا عادی بنا دیا جائے۔

ہندوستان میں غذائی جائزے کے نتیجے

آدمی جتنا زیادہ دولت مند ہوتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ وہ مرغن غذا کھاتا ہے۔ انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن کی غذائی مشاورتی کمیٹی نے غذائی جائزہ کے بعد معلوم کیا ہے کہ ہندوستان میں یہ خصوصیت ہے کہ دولت کے اضافہ کے ساتھ لوگوں کی خوراک زیادہ مرغن ہوتی ہے۔

یہ جائزہ چار طبقے کے لوگوں یعنی آسام کے قلیوں بنگال کے متوسط زراعت پیشہ لوگوں کلکتہ کے اہل ثروت اور فیروز پور پنجاب کے ایک مشترک متوسط طبقہ کے لوگوں کی غذاؤں پر مشتمل تھا معلوم ہوا ہے کہ آسام کے قلیوں کی غذا میں لحمی اجزاء، چربی، چونے، وٹامن اے، وٹامن سی اور لوہے کی کمی ہوتی ہے۔ بہت سے خاندانوں میں دودھ نہیں پایا جاتا۔ گو متوسط درجہ کے زراعت پیشہ لوگوں کی خوراک بہتر ہوتی ہے۔ اگرچہ اس میں چربی اور لحمی اجزاء کی کمی پائی جاتی ہے۔ کلکتہ کے اہل ثروت کی غذا کا معیار تقریباً یورپ کی غذا کا ہے۔

غذائی جائزے کے ساتھ ساتھ بچوں کے قد وزن اور کمزوری کی بھی جانچ کی گئی۔ آسام کے بچوں کا قد اور وزن کلکتہ کے خوش حال لوگوں کے بچوں سے بہت کم اور دیہاتی بچوں کے مقابلے میں بین بین تھا۔ اگرچہ سالانہ وزن کے اضافہ کے اعتبار سے کلکتہ کے بچے بہتر تھے۔ مگر جسمانی وزن کے سالانہ فی صدی اضافہ کی شرح آسام کے مزدوروں کے بچوں کی زیادہ تھی۔ خراب غذا کے باوجود ان بچوں میں نشوونما کی قوت خوش حال طبقے کے برابر معلوم ہوتی ہے۔

فیروز پور پنجاب میں جن خاندانوں کی غذاؤں کا جائزہ لیا گیا اُن میں ہندو مسلم سکھ اور کاری گروں کا طبقہ نیز کچھ مہتر بھی شامل

تھے۔ ان لوگوں کی غذا کا معیار تقریباً کلکتہ کے خوش حال لوگوں کی غذا کا تھا۔ پنجاب کے مہتروں کی غذا بھی آسام کے قلیوں سے بہتر تھی بحیثیت مجموعی پنجاب میں بہتر غذا کھائی جاتی ہے۔

دمہ کا نفسیاتی علاج

ہارورڈ یونی ورسٹی کے ایک ماہر تحلیل نفسی نے دمہ کے ایک سو مریضوں کا کامیاب نفسیاتی علاج کیا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ بعض اوقات دمہ نفسیاتی صدمہ کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ جب اس کو دمہ کے مریضوں کی نفسیاتی تشخیص کسی صدمہ کا پتہ چلتا ہے، تو اس کا نفسیاتی علاج کرتا ہے اور اس کو اس میں برابر کامیابی حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ اسی یونی ورسٹی کے ایک دوسرے ڈاکٹر نے دمہ کی ایک نوجوان مریضہ کا علاج مصنوعی نیند سے کیا ہے۔ مگر اس کے تجربات ابھی مکمل نہیں ہوئے ہیں۔

سردی سے حرارت کا کام

جب سے دنیا کو آگ کا استعمال معلوم ہوا ہے آگ انسانی ترقی و تمدن کا نہایت اہم وسیلہ ثابت ہوئی ہے۔ کیونکہ دوسرے منافع کے علاوہ کھانا پکانے کا کام بھی اسی پر موقوف ہے اور سب سے بڑا اور اچھا فائدہ یہ ہے کہ آگ غذائی اشیا کے جراثیم کو قتل کر کے ان کو پکاتی اور انسان کے کھانے کے قابل بناتی ہے۔

مگر اب دنیا اس منزل سے بھی آگے بڑھتی نظر آتی ہے۔ امریکہ کے بعض سائنسدانوں نے ارادہ کیا ہے کہ کھانا پکانے کے لئے اب آگ کی بجائے سردی سے فائدہ اٹھائیں۔ اور صفر کے نیچے ۵۰ درجے کی تپش پر کھانا پکائیں۔ اس سلسلہ میں جو تجربات عمل میں لائے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سردی بھی کھانے کو پکاتی ہے اور کھانے کے قابل بنا کر اس میں پائے جانے والے جراثیم کو ہلاک کر دیتی ہے۔ اور اس طریقے میں خرچ کی بھی کفایت ہوتی ہے۔

ہوا سے استفادہ

کچھ دن پہلے طیاروں اور غباروں کے اڑانے کے لئے ہائیڈروجن گیس سے کام لیا جاتا تھا۔ اور ان کے خزانے اس گیس سے بھر دیئے جاتے تھے۔ مگر چند زبردست طیاروں کے گر جانے یا آگ لگ جانے کی وجہ سے ماہرین پرواز کو ہائیڈروجن گیس کے بے شمار خطرات کا علم اور احساس ہوا۔ اور انہوں نے عزم کر لیا کہ آلات پرواز میں صرف کرنے کے لئے کوئی اور ہلکی مفید گیس تیار کریں گے۔ اور آخر کار اس کام کے لئے ہیلیم گیس کو مناسب سمجھا۔

مگر ہیلیم گیس جس میں ہائیڈروجن کے مقابلے میں آتش گیری کا خطرہ ۹۵ فی صدی کم ہے نہایت کم یاب اور بیش قیمت ہے اور دنیا کے تمام ملکوں میں صرف امریکہ کسی حد تک اس گیس پر دسترس رکھتا ہے۔

ہنڈن برگ زیلن کے جل کر گر جانے کے بعد جرمنی حکومت نے ہیلیم گیس کی کچھ مقدار خریدنے کے لئے گفت و شنید شروع کی۔ مگر اہل امریکہ نے اس بہانے سے کہ جرمنی اس گیس کو جنگی ضرورتوں میں صرف کرے گا، فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔ دوسری طرف جرمنی کو اس گیس کی سخت حاجت تھی اس لئے اس نے فن پرواز کے خصوصی ماہروں اور بڑے بڑے کیمیا دانوں کو حکم دیا کہ ہوا کے بعض سبک عناصر سے ہیلیم تیار کرنے کے لئے تحقیق و تجربہ کریں۔ چنانچہ جرمنی کے مشہور کیمیا دان ڈاکٹر سیڈلرز نے بڑی دقتوں اور کاوشوں کے بعد ہوا کے سبک عناصر سے ہیلیم بنانے کا طریقہ دریافت کر لیا اور اپنے اس جدید نظریئے کو فرانک فورٹ کی کیمیائی انجمن میں بیان کیا۔

ڈاکٹر موصوف کا عقیدہ ہے کہ مصنوعی ہیلیم طبعی ہیلیم سے بدرجہا ارزاں اور مفید ہے۔ اس کے علاوہ اس میں مشتعل ہونے کا خطرہ بہت کم ہے۔

ادویہ پر چین و جاپان کی جنگ کے اثرات

جڑی بوٹیوں اور دواؤں کی تجارت پر موجودہ جنگ چین و جاپان کا بڑا اثر پڑا ہے۔ افیڈرین ایک دوا ہے جو ایک چینی علاقے میں پیدا ہونے والے خاص قسم کے انگوروں سے تیار کی جاتی ہے۔ اب کمی کی وجہ سے اس کا نرخ بہت چڑھ گیا ہے۔ اس دوا پر بہت سی دواؤں کا دار و مدار ہے، اسی طرح برٹڑوم ہے، نام کی نباتی دوا جاپان میں پیدا ہوتی ہے جو حشرات الارض کے دفع کرنے میں بہت کام آتی ہے، اس کا بھاؤ بھی کم یابی کی وجہ سے بہت تیز ہو گیا ہے۔ کیوں کہ جاپان میں مشغول ہونے کی وجہ سے اس دوا کی فرمائش پوری کرنے سے جوڑ کام کے علاج میں صرف ہوتی ہیں،

قاصر ہے۔ اب کینیا میں اس کی کاشت کرنے کی سعی کی جا رہی ہے۔ جو کامیاب ہوتی نظر آتی ہے۔

پڑھنے کے لئے اوقات خواب کی نئی تنظیم

ایک جرمن نے اپنے سونے کے اوقات عجیب طریقے سے معین کئے ہیں۔ اس کا بیان ہے کہ اس طرح وقت کی کفایت بھی ہے اور صحت بھی اچھی رہتی ہے۔ یہ شخص کوئلے کی ایک کان میں کام کرکے اپنی روزی مہیا کرتا ہے یہ آٹھ بجے صبح سے کام پر چلا جاتا تھا اور شام کو ۴ بجے سے پہلے چھٹی نہ پاتا۔ اس وقت جب شام کو گھر واپس آتا تو اتنا خستہ و ماندہ ہو جاتا کہ اسے کتابوں یا اخباروں کے پڑھنے کا موقع نہ ملتا۔ اس لئے اس نے اپنا روزانہ کا نظام الاوقات تبدیل کر دیا۔ اب وہ جیسے ہی گھر آتا ہے۔ بستر پر دراز ہو کر، آدھی رات تک کے لئے محو خواب ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد جب بیدار ہوتا ہے تو اس کی طبیعت نہایت چست و چالاک ہوتی ہے اور وہ حمام وغیرہ کرنے کے بعد پڑھنے میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اس طرح اسے صبح تک بڑے اطمینان سے پڑھنے کا موقع مل جاتا ہے۔ پھر جب کام پر جانے کا وقت آتا ہے تو بڑی مستعدی کے ساتھ بغیر کسی خستگی یا تکان کے کان کو روانہ ہو جاتا ہے۔

اس کا بیان ہے کہ اس نے اس معاملے میں طریقۂ طبیعت کا اتباع کیا ہے جس پر تمام حیوانات کاربند ہیں اور وہ غروب کے وقت سے سوتا ہے۔ اس کا عقیدہ ہے کہ آدھی رات سے پہلے ایک گھنٹہ سونا بعد کے دو گھنٹے کی نیند کے برابر ہے۔

بقیہ مضمون صفحہ ۲۷ سے

اسکول کے انتخاب کے وقت اس اسکول کو ترجیح دی جائے جو بلند مقام پر بنا ہوا ہو۔ طویل تجربہ کے بعد یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہے کہ سمندری ہوا اور سمندری غسل سلّی استعداد کو کم کرنے میں حیرت انگیز اثر رکھتے ہیں

حکمائے یورپ سلّی عوارض میں مبتلا بچوں کو کنارۂ سمندر کی صحت گاہوں میں رکھنے کے لئے پُرزور سفارش کرتے ہیں۔

جسم کا وزن آہستہ آہستہ کم ہوتے رہنا خطرے کی اولین شہادت ہوتی ہے۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ تمام وہ مریض جن کا وزن بہ تدریج کم ہو رہا ہو، سل کا شکار ہونے والے ہیں غلط ہوگا۔

کمزوری جو سل رئوی میں بطور مقدمہ کے سمجھی جاتی ہے، اکثر حالتوں میں درحقیقت مرض کی موجودگی کی پہلی دلیل ہوتی ہے۔ وہ اس وقت ہمیں حفظ ماتقدم کے لئے متنبہ کرتی ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ہم کمزور اور نازک بچوں میں بڑھتی ہوئی لاغری کو بے خبری میں بڑھنے دیں۔ ایسی حالت میں ہمیں غذا کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے

نرم اور نازک بچوں میں ان کے موافق غذا کی کافی مقدار کی بہت سختی سے پابندی کریں تاکہ وہ اپنے آپ کو سل کے حملہ سے محفوظ کر سکیں۔ ایسے اشخاص کو کھلی فضا میں نہ تھکانے والی ہلکی ریاضت مثلاً گھوڑے کی سواری یا کشتی چلانے کی ورزش نفع بخش اور مفید ہے۔

مذکورہ بالا قسم کے تمام لوگوں کو چاہیئے کہ کھلی فضا کے صحت بخش اور مقوی اثرات قبول کر لینے کے بعد نزلہ، اجتماع دم اور ہر قسم کے التہابی حملوں سے انہیں بچانا چاہیئے مثلاً تبدیلی موسم یا شدید موسم میں بے احتیاطی اور حد سے زیادہ ہیجان سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔

عموماً چھوٹے اور تنگ سینے والوں میں فضاء صدر کو وسیع کرنے، عضلات تنفس اور بالائی اعضاء کو طاقت ور بنانے اور پھیپھڑے میں ہوا کی آمد و رفت کو صحیح کرنے کے لئے جمناسٹک کی ورزشیں بے شبہ مفید ہوتی ہیں ۔

ابوبکر محمد ابن زکریا رازی کا کمالِ تشخیص

تعلق العلق فی المعدو تدبیرہٗ

از جناب حکیم مولانا محمد یحییٰ خاں صاحب شفاؔ، خان پوری، صدر دائرہ طبیہ راولپنڈی (پنجاب)

رازدانِ طبّ و حکمت، رازیٔ نیکو خصال — جامعِ فن جس کو دیتے ہیں لقب اہلِ کمال
صاحبِ فہم و بصیرت حاذقِ روشن ضمیر — صفحۂ عالم میں تھا جو آپ ہی اپنی نظیر
واقفِ اسرارِ صحت حکمت آموزِ جہاں — جس کی اِک اِک بات سے رازِ فراست تھا عیاں
اس کی عقل و فکر و دانش کا ہے شہرہ دور دور — ہے مسلّم اس کی علمیت، حذاقت، اور شعور
ذیل میں اک واقعہ لکھتا ہوں میں بہرِ مثال — جس سے ظاہر ہو رہا ہے اس کی حکمت کا کمال

سوئے بغداد آ رہا تھا رَے سے اِک مردِ جواں — راہ میں ہی نفثِ دم سے ہو گیا وہ نیم جاں
جب اسی عالم میں وہ ۔ صیدِ مرض غم مبتلا — خطۂ بغداد خوش بنیاد میں داخل ہوا
اپنی بیماری کے درمان و شفا کی کر کے آس — باصد ایقان و خلوصِ دل، گیا رازی کے پاس

غور سے رازی نے اس کو دیکھ کر تشخیص کی — پر نہ اس کی کوئی بیماری مشخص ہو سکی
نبض بھی دیکھی، کیا قارورہ کا بھی امتحاں — لیکن اس پر کچھ نہیں کھلتا تھا یہ رازِ نہاں
سوچتا تھا نفثِ دم کی کوئی بھی صورت نہیں — جس کو بیماری کہا جائے وہ کیفیت نہیں
خون تو یہ تھوکتا ہے لیکن اس کو سِل نہیں — پھیپھڑے اس کے سلامت ہیں ذرا گھائل نہیں
الغرض کوئی مرض اس کو نہ ثابت ہو سکا — نفثِ دم کیوں ہے؟ سبب اس کا نہ کچھ روشن ہوا
رازی ایسا ژرف بیں نکتہ شناسِ عقل و ہوش — جب نہ کچھ سمجھا تو مجبوراً رہا بالکل خموش

دیکھ کر یہ حال بیمار حزیں مایوس تھا
دل میں یہ سمجھا کہ بس اب میری آپہنچی قضا
اس کو رازی نے کہا تشریف اب لے جائیے
کل سویرے آکے اپنا حال پھر بتلائیے
اور دو دن تک جواں رازی کے پاس آتا رہا
پر یونہی ناکام اور مایوس اُٹھ جاتا رہا

آخر اک دن بر سبیلِ تذکرہ اس نے کہا
راستے میں پانی حوض اور نال کا میں نے پیا
جُوں ہی اس نے یہ کہا رازی خوشی سے کھل گیا
جیسے گم گشتہ خزانہ پھر سے اس کو مل گیا
شادماں ہوکر کہا اے نوجواں دل شاد ہو
کل سے تم اس قید رنج و غم سے بس آزاد ہو
آج مجھ پر ہو گئی ہے وجہ بیماری عیاں
اب شفا بخشے گا تم کو حق تعالیٰ بے گماں

قصہ کوتاہ دوسرے دن نوجواں حاضر ہوا
گندے پانی پر سے کائی لا کے دی اس کو کھلا
گرچہ اس کو کائی کھانے میں کراہیت ہوئی
پر بناچاری اسے تعمیل ہی کرنی پڑی
کائی کھاتے ہی اُسے آئی بڑی شدت سے تے
نکلی اس کے پیٹ سے کائی کے ساتھ ایک شئے
غور سے دیکھا، تو وہ ایک جونک، خوں آشام تھی
جو کہ اس مرد جوان کو خون تھکواتی رہی

اہل مجلس نے کہا رازی سے اے روشن خیال
تیری تشخیص و حذاقت کی نہیں ممکن مثال
قابل داد و ستائش ہے تیرا فہم و ذکا
تیری دانش لائق صد آفرین و مرحبا
مبداءِ فیاض کا انعام ہے یہ یالیقیں
آج اس میں کوئی انساں تیرا ثانی نہیں

(قانون شفا)

ضروری اطلاع جن اصحاب کا سالانہ چندہ اس پرچہ کے ساتھ ختم ہو رہا ہے وہ آئندہ سال کے لئے سالانہ چندہ یا بصورت دیگر ایک اطلاعی کارڈ معہ اپنے خریداری نمبر کے ۲۰ جون تک دفتر میں بھیج دیں۔ "مینجر"

علم الحیاتین

(وٹامینا لوجی)

لیبگ (۱۸۰۳-۱۸۷۳) اور بنج کے زمانہ ہی سے یہ خیال چلا آتا تھا کہ انسان کی غذا میں اگر شکر کے اجزا، (کاربوہائیڈریٹ) لحمی اجزا (پروٹین)، روغنی مادے اور مختلف نمک اگر موجود ہوں تو انسانی جسم کی پرورش اور نمو کے لئے بس اور کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔ لیکن اس صدی کے ابتدائی بیس سالوں میں نئے نئے تجربات اور مشاہدات نے اس خیال میں بالکل تبدیلی پیدا کر دی ہے اور اب روز بروز یہ بات ظاہر ہوتی چلی جا رہی ہے کہ محض ان چار بڑے بڑے عناصر پر بنی نوع انسان کے جسمانی نمو اور پرورش کا مل انحصار نہیں ہے اور یہ فعلیاتی ارتقا (فزیالوجیکل ایوولیوشن) اس بات کا شاہد ہے کہ انسانی جسم میں چند ایسے عناصر اور بھی کام کرتے ہیں جن پر قدمائے زیادہ توجہ نہیں دی تھی

شروع شروع میں جب ان نئی چیزوں کی طرف توجہ دی گئی تو ذرا حیرت کا اظہار کیا گیا۔ ۱۸۸۱ء میں فرانس کے طبیب لیونن نے انسانی غذاؤں اور جسم کی پرورش کے مسئلہ کو سنجیدگی کے ساتھ تجربہ کی کسوٹی پر کسنا شروع کیا۔ اس کے بعد ۱۹۰۵ء میں جرمنی کے طبیب پے کلہرنگ نے اس معاملہ کی بہت تفتیش کی۔ اس کی دریافتوں میں یہ بات بھی شامل تھی کہ دودھ میں بعض ایسے اجزا پائے گئے ہیں جنہیں ابھی تک پہچانا نہیں جا سکا ہے اور جسمانی نشوونما میں ان اجزا کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

مشہور طبیب ہاپکنس نے ۱۹۰۶ء میں اس بات کو ظاہر کیا کہ مصنوعی یا جزدی غذا یعنے شکر کے اجزا (کاربوہائیڈریٹس) چربی، نمک اور لحمی غذاؤں پر چوہے پوری طرح نشوونما نہیں پاتے۔ مگر جب ان کو چند نئی اور تازہ غذائیں مثلاً دودھ دیا گیا تو نمو بہت زیادہ ہوا۔ اس کی وجہ خود ہاپکنس کے نزدیک یہ تھی کہ دودھ میں بے شمار ایسے اجزا ہیں جو لحمی، شکری اور نمکین اجزا سے جدا ہیں اور بے حد کارآمد ہیں۔

یہ قدرتی عناصر تن درستی کے لئے ازبس ضروری ہیں۔ مگر غذاؤں میں ان کی مقدار اس قدر کم ہے کہ محض ان پر نشوونما کو منحصر نہیں کیا جا سکتا اور نہ وہ غذاؤں کی حیات بخش قوت کو کامل طور پر حاوی ہیں لیکن ان کے بغیر غذائیں، خواہ ان میں حیات بخش قوت کتنی ہی کیوں نہ ہو جسم انسانی کے لئے پائیدار اثر نہیں چھوڑ سکتیں۔ ان چیزوں کی حیاتیاتی قیمت جو ان کے نشاستہ دار اجزا میں پائی جاتی ہے یا نظام جسمانی کے لئے جس غیر عضوی عنصر کی ضرورت ہوتی ہے وہ ان قدرتی مادوں کو جسم میں حاصل کئے بغیر بر سر عمل نہیں لائی جا سکتی۔ اس بحث سے یہ معلوم ہوا کہ غذا کے ساتھ چند "مددگار عناصر غذائی" بھی کام کرتے ہیں اور انہیں آج کل کی اصطلاح میں "حیاتین" یا وٹیامین کہتے ہیں۔ اس اصطلاح کو سب سے پہلے فنک نے استعمال کیا۔ اور بعد میں ڈرامنڈ نے بھی کسی قدر تبدیلی کے ساتھ رواج دیا۔ ان عناصر حیات کا حیات و تندرستی کے ساتھ بے حد ربط ہے اور ان کی کمی یا عدم موجودگی کے باعث ان کا جسم عوارض و علل کا شکار ہو جاتا ہے۔

حیاتین کی نوعیت اور تقسیم

حیاتینیں غذاؤں میں بہت کم مقداروں میں لیکن بہ کثرت پائی جاتی ہیں۔ ڈاکٹر سی فنک نے ایک دفعہ ان کی چھان بین کی تھی تو ۱۱۰ پونڈ چاول کے چھلکوں میں سے صرف ۶ گرین کارآمد حیاتین دست یاب ہوئی تھی۔ لیکن اگر اور صحیح اندازہ لگایا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس چھ گرین حیاتین میں سے بھی کارگر حیاتی جز د ۰.۰۱ سے زیادہ نہ تھا۔ اس بات سے صحیح اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حیاتین کی کس قدر قلیل و خفیف مقدار انسان کے نظام جسمانی کو مکمل اور با ربط رکھتی ہے اور اس کی اہمیت کس قدر زیادہ ہے۔

حیاتین کا وجود اکثر کھانے پینے کی تازی چیزوں میں پایا جاتا ہے۔ چوں کہ اکثر حیاتینیں دیر پا نہیں ہوتیں، اس لئے ان چیزوں کی تازگی اور ان کے ذخیرہ کرنے کی حالت پر حیاتین کے کارگر رہنے نہ رہنے کا انحصار ہے۔ مختصر طور پر یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ کھانے پینے کی چیزیں جس قدر کم کھلی ہوئی رکھی ہوں اور جس قدر کم ان کو حرارت پہونچے اور جس قدر زیادہ ان میں قدرتی پن اور تازگی ہو اسی قدر ان کی افادیت زیادہ ہوگی۔ زیادہ

پکانا اور پکی ہوئی چیزوں کو بہت دیر تک معمولی درجہ حرارت پر ذخیرہ میں رکھ کر کھانا حیاتین کو کم کر دیتا ہے۔

اس وقت تک ۹ قسم کی حیاتینوں کا علم ہوا ہے اور ان کی اہمیت پہچانی گئی ہے۔ ڈاکٹر کاورڈ نے ۱۹۲۹ء میں اور ڈاکٹر گوہا اور ڈاکٹر چک اور ڈاکٹر کوپنگ نے ۱۹۳۰ء میں اور میپین نے ۱۹۳۲ء میں اپنی تحقیقات سے یہ ثابت کیا ہے کہ ان حیاتینوں کے علاوہ اور چند عناصر بھی انسان کے جسم کی نشو و نما میں کام کرتے ہیں۔ نیچے کہ نقشے سے حیاتینوں کی قسموں کا پتہ چل سکتا ہے۔

حیاتین

پانی کے محلول اجزاء

چربی کے محلول اجزاء

حیاتین د (ای)

حیاتین د (ڈی)

حیاتین الف (اے)

حیاتین ج (سی)

حیاتین ب (بی)

حیاتین ب۵

حیاتین ب۴

حیاتین ب۳

حیاتین ب۲

حیاتین ب۱

کم معلوم عناصر

حیاتین کی کمی کا اثر کیا ہوتا ہے؟

جدید انکشافات اور تحقیقات سے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ مہذب آبادیوں میں ناقص غذاؤں کی وجہ سے ہی تن درستیاں خراب ہوتی ہیں۔ "برٹش میڈیکل ریسرچ کونسل" کی رپورٹ میں اس امر پر اظہار افسوس کیا گیا ہے کہ برطانیہ کے لوگ باوجود خوش حال ہونے کے حیاتین کے بارے میں غافل ہیں اور ان کی غذائیں ان حیات بخش اجزا سے خالی ہیں یا ان میں یہ چیزیں ناقص اور کم پائی جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے عمومی صحت کی خرابی اور بیماریوں کا شکار ہونا ان لوگوں میں عام ہوگیا ہے۔

یہ بات لوگ نظر انداز کر جاتے ہیں کہ غذا کھا لینے سے جسم میں نشوونما نہیں ہوتی، بلکہ غذا میں غذائیت کا ہونا اصل چیز ہے اور جس نوعیت کی غذائیت آپ کے جسم کو درکار ہے اسی چیز کا موجود ہونا اصل مرحلہ ہے۔ بہت سے امراض کسی نہ کسی خاص حیاتین کی کمی کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً ہڈیوں کا ڈبلا ہونا اور فیل پا وغیرہ۔ لیکن اس کے علاوہ عام تندرست انسانوں میں بھی بعض حیاتینوں کی کمی بعض شدید نقائص پیدا کر سکتی ہے۔ اور بعض امراض کو دعوت دے سکتی ہے۔ مثلاً بیری بیری کے بہت سے مریض ایسے دیکھے گئے جن کی غذاؤں میں حیاتین ب کی کمی ہی اس کا سبب نہ تھی بلکہ اور چیزیں بھی تھیں۔ مگر یہ بات ضرور تھی کہ اگر ان کی غذاؤں میں حیاتین ب کافی موجود ہوتی تو یہ مرض روکا جا سکتا تھا یا اس مرض کے ازالہ میں مدد لی جا سکتی تھی۔

مختلف قسموں کی حیاتینوں کی کمی سے جو جو امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ ان کا حال آئندہ سطروں میں لکھا جاتا ہے۔

حیاتین "الف" (اے)

مکھن، مچھلی، اور دودھ پلانے والے جانوروں کے جگر میں حیاتین الف کے جو اجزا پائے جاتے ہیں وہ عمر کے ابتدائی حصہ میں انسانوں اور حیوانات کی نشوونما کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ ان کے اثرات مشاہدہ عام سے ظاہر و معلوم ہو چکے ہیں۔ زندگی کے ابتدائی زمانہ عہد نمو میں حیاتین "الف" کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ یہ بات معلوم ہوگئی ہے کہ اگر زندگی کے اس زمانے میں حیاتین "الف" کی کافی مقدار کسی جان دار کو میسر نہ آئے یا اس محرومی کا کوئی اور سبب ہو تو نشوونما میں خلل پڑ جاتا ہے۔ اور اگر آئندہ زندگی میں اس وٹامن کی کافی مقدار جسم میں پہونچائی بھی جائے تو اس کمی کا ازالہ نہیں ہوتا۔

حیاتین "الف" کی کمی کے باعث خاص طور پر آنکھ کا ایک مرض پیدا ہوتا ہے جس کا اصطلاحی نام سُلاق (بامعنی) ہے جس کو ۱۹۲۴ء میں ڈاکٹر روزبرگ اور ڈاکٹر مینڈل نے دریافت کیا تھا اور جس کی تحقیق میں ڈاکٹر میک کالم اور ڈاکٹر سماند کا بھی حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ مرض شب کوری (رات کو نہ دکھائی دینا) کے بارے میں بھی اطبا کا اتفاق ہے کہ وہ حیاتین "الف" کی کمی کے باعث رونما ہوتا ہے (بہ حوالہ ڈاکٹر فریڈریسیا اور ڈاکٹر ٹانسلی سال ۱۹۳۱ء)

یہ بات بھی معلوم ہوگئی ہے کہ اگر حیاتین "الف" کی کمی پائی جائے تو جسم بیماریوں کی مدافعت کرنے میں بے حد کمزور ہو جاتا ہے۔ [بہ حوالہ ڈاکٹر بینی سپک (۱۹۲۶ء)۔ ڈاکٹر ڈرامنڈ (۱۹۱۹ء)۔ ڈاکٹر گرین۔ اور ڈاکٹر میلن بی (۱۹۲۸ء)] آلاتِ تنفس کے امراض میں بھی غالباً اسی حیاتین کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ بعض چوہوں پر اس کا بھی تجربہ کیا گیا کہ اگر انہیں حیاتین "الف" نہ دی جائے تو کیا اثر ہوتا ہے نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ ایسے چوہے جنسی قوت سے بھی محروم ہو گئے۔ اس لئے حیاتین "الف" اے کی یہ اہمیت بھی قابل غور ہے۔

علاج الامراض میں حیاتین "الف" کو بہت سے مریضوں پر بطور مددگار دوا کے استعمال کیا گیا۔ مثلاً چیچک اور خسرہ میں۔ نتائج اُمید افزا نکلے۔ ڈاکٹر گرین اور ڈاکٹر میلن بی نے ۱۹۳۰ء میں اپنے تجربات سے عفونت الدم کے ازالہ میں حیاتین الف کا استعمال مفید پایا جس کی تصدیق ڈاکٹر میلن بی نے بھی کی ہے۔ نزلہ زکام اور کھانسی وغیرہ میں بھی اس کی امداد مدافعت مرض کے لئے مفید ثابت ہوئی ہے [بہ حوالہ ڈاکٹر ڈانلڈسن اور ڈاکٹر ٹاسکر (۱۹۳۰ء)]

حیاتین "د" (ڈی)

حیاتین "د" اکثر مچھلی کے تیل میں پائی جاتی ہے۔ اور اسے بچوں کے لئے نہایت ضروری سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ بچوں میں ہڈیوں کی ساخت

اور بمو کے لئے اس کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہڈیوں کے ٹیڑھا ہو جانے (مرض کساح: رکٹس) کا مرض بچوں میں حیاتین "د" کے نقص یا کمی کی وجہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس مرض کے سبب کے بارے میں اطبا کی دو رائیں تھیں۔ ایک گروہ تو یہ کہتا ہے کہ بیرونی اثرات اور ماحول اس کا باعث ہے اور دوسرے گروہ کا قول ہے کہ محض غذا کا نقص اس کا سبب ہے۔ ڈاکٹر ای میلن بی نے کتوں کے پلّوں پر مصنوعی طریقہ سے غذا کے نقص سے ہڈیوں کے ٹیڑھے پن کا مرض پیدا کر کے اس کا ثبوت بہم پہونچایا تھا۔ اسی سلسلہ میں ماورائے بنفشجی شعاعوں (الٹرا وائلٹ ریز) کی دریافت ہوئی [ڈاکٹر چِک (۱۹۲۳ء)] اور یہ بات ظاہر ہوئی کہ آفتاب کی شعاعوں اور غذا میں ربط موجود ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں اس سلسلہ میں کام آتی ہیں۔

حیاتین "ج" (سی)

حیاتین "ج" (سی) چونے (کلسیم) اور فاس فورس کے جسمانی اجزا کو ضابطہ میں رکھتی ہے اور ان دونوں چیزوں کو کم زیادہ نہیں ہونے دیتی۔ یہ بات دیکھی گئی ہے کہ اگر حیاتین "ج" نہ ہو تو جسم میں کلسیم اور فاس فورس کی کمی ہو جاتی ہے۔ جب ہڈیوں میں چونے کی کمی واقع ہو جائے تو ٹیڑھا پن پیدا ہو جاتا ہے کجی عظام اور لینت عظام وغیرہ امراض بھی اسی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ خون میں بھی چونے کے اجزا کم ہو جاتے ہیں۔ اور مرض کزاز رونما ہو جاتا ہے۔ [ڈاکٹر میلن بی اور ڈاکٹر پیٹی سن ۱۹۲۶ء اور ۱۹۲۸ء و ۱۹۳۲ء] ان ڈاکٹروں نے یہ رائے بھی ظاہر کی ہے کہ امراض دنداں کی وجہ بھی حیاتین "ج" کی کمی ہے۔ غرض ان حیاتینوں کی گڑبڑ سے ہڈیوں کے تقریباً سب امراض پیدا ہونے کا امکان ہے۔

حمل کے دنوں میں اور زچگی کے بعد حیاتین "ج" کی بہت زیادہ ضرورت رہتی ہے۔ حمل کے دنوں میں بچہ ماں کے جسم سے فاس فورس اور چونے کا بہت سا جزو چوس لیتا ہے۔ اس لئے اس زمانہ میں ماں کو ان اجزا کی ضرورت رہتی ہے۔ [بحوالہ ڈاکٹر سٹور ۱۹۲۶ء]۔ اگر یہ حیاتین حاملہ یا زچہ میں پوری مقدار میں نہ پہونچائی جائے، تو نہ صرف ماں کی تن درستی برباد ہو جاتی ہے بلکہ بچہ بھی مریض اور پتلا دُبلا پیدا ہوتا ہے۔ ایسے بچوں میں ام الصبیان، کُساح، (ہڈیوں کا ٹیڑھا ہو جانا) لاغری اور دانتوں کے امراض دفعتہً یا آہستہ آہستہ ظاہر ہو سکتے ہیں۔

بعض اطبائے غدہ بالائے درقیہ اور چونے کے باہمی ربط کو بھی مانا ہے۔ ان کے نزدیک چونے اور فاس فورس کا عمل ان ہی غدودوں کے واسطہ سے برسر کار آتا ہے (ڈاکٹر ٹیلر ۱۹۳۱ء)۔ ڈاکٹر ہیرس اور اِنس (۱۹۳۱ء) نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ کلسیم اور فاس فورس کے زیادہ استعمال سے ہی ان غدودوں کی رطوبت ترقی کرتی ہے۔

ڈاکٹر ہیرس اور ڈاکٹر مور نے ایک نئی دوا ایجاد کی ہے جس کا نام (ہائی پروٹامنوسسس "ڈی") رکھا ہے جو عام وٹامین ڈی سے زیادہ طاقت ور ہے اور مقدار سے زیادہ جسم میں اس حیاتین کے داخلہ سے جس خطرہ کا اندیشہ ہو سکتا ہے وہ بھی اس سے دور ہو گیا ہے یعنی یہ ...۱۰ سے ...۱ تک دی جا سکتی ہے۔ مگر اس سے پہلے عام حیاتین "ج" کی کچھ مقدار "سطح" بنانے کے لئے انسانوں کے جسم میں داخل ضرور کرنی چاہئے۔ اگرچہ اس قدر زیادہ مقدار کی جسم انسانوں کو ضرورت نہیں ہوتی اور نہ دی جاتی ہے۔ مگر اس دریافت نے دونوں میں ایک اعتدال پیدا کر دیا

حیاتین "ہ" (ای)

حیاتین "ہ" یا وٹامین "ای" کا وجود گندم کے بیج میں پایا جاتا ہے۔ اور تناسلی نظام سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ اس جوہر کی کمی یا نقص کے باعث مردوں میں قوت رجولیت نہیں رہتی۔ اور یہی چیز عورتوں میں بانجھ پن اور رحم و اندام نہانی کے دوسرے امراض پیدا کرتی ہے [بحوالہ ایونز اور بر (۱۹۲۷ء)]۔ یہ بات بھی اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ وٹامین "ای" کی مسلسل کمی کے باعث مردوں میں مردانہ قوت کا جو نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ اسے بعد میں اگر زیادہ مقدار اس حیاتین کے دینے سے پورا کرنا چاہیں تو وہ نقص دور نہیں ہو سکتا۔ لیکن عورتوں میں ایسا دیکھا گیا ہے کہ جب اس حیاتین کی مناسب مقدار دی جانے لگے تو اُن کا بانجھ پن دور ہو جاتا ہے۔ [ایونز اور بر (۱۹۲۶ء) و میسن ۱۹۲۶ء]

حال ہی میں اس بات کی طرف بھی توجہ کی گئی ہے کہ مادّہ منویہ میں اس حیاتین کے جوہر بدرجۂ اتم کارفرما نظر آتے ہیں [میسن (۱۹۲۶ء)]۔

حیاتین "ب۱" (بی۱)

حیاتین ب۱ مختلف غلّوں اور خاص کر انڈے کی زردی اور چاول کے خول میں پائی جاتی ہے۔ برٹش میڈیکل ریسرچ کونسل کی رپورٹ بابت ۱۹۳۲ء میں اس کی اہمیت پر ان لفظوں میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

"یہ بات اب بالکل مسلمہ حقیقت بن گئی ہے کہ حیاتین ب۱ نہ صرف مرض بیری بیری کی مدافعت کرتی ہے۔ بلکہ نوعمری میں جسم کے نشوونما کی بہترین مددگار ہے۔ اس کا تجربہ ننھے ننھے چوہوں پر کیا گیا۔ بالغوں میں معمولی وزن اور تن درستی برقرار رکھنے کے لئے اس کی مناسب مقدار نفع بخش تسلیم کی گئی ہے۔"

اگر حیاتین ب۱ کی مقدار کسی بڑھتے ہوئے نوعمر جاندار کو نہ ملے تو کچھ دنوں تک تو جسم کی پس ماندہ قوت سے کام لے کر چلتا رہے گا، مگر جب یہ مقدار بالکل ہی کم ہو جائے گی تو جسمانی انحطاط کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں امراض کا شکار بننے کی صلاحیت نمایاں ہو جاتی ہے۔ مریض عموماً غذا کم کھانے لگتا ہے اور حیوان سست اور نڈھال رہنے کا عادی ہو جاتا ہے۔ اس کے اعضا و جوارح کمزور ہونے لگتے ہیں۔ چوہوں میں اس حیاتین کی کمی کے باعث پچھلی ٹانگیں مفلوج ہو گئیں اور وہ بڑی مشکل سے لڑکھڑا لڑکھڑا کر چلنے لگے جسم میں حرارت کم ہو گئی۔ حیاتین ب۱ کی کمی اور نقص کے آخری درجہ میں حیوان ذرا سی بھی غذا کھانے سے انکار کر دیتا ہے اور آخر کار موت اس کے سر پر منڈلانے لگتی ہے۔

کبوتروں میں یہ علامات ذرا مختلف طور سے ظاہر ہوتی ہیں۔ ان کے اعضا مفلوج ہونے لگتے ہیں اور وہ کچھ عجیب ڈھنگ سے چلنے لگتے ہیں اس پرندہ کا سر اکڑ جاتا ہے اور وہ خود ہاتھ کا اشارہ کرنے سے گیند کی طرح لڑھک جاتا ہے۔ غرض توانائی بالکل جواب دے دیتی ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کبوتر سر ڈال دیتا ہے اور سینہ پر رکھے رہتا ہے اور ہلنا جلنا بند کر دیتا ہے۔ کھانا ذرا سا بھی نہیں کھاتا۔ اور مرنے سے پہلے رعشہ اور تشنج میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

امراض بیری بیری اور مرگی بھی حیاتین ب۱ کی کمی اور غذا کی غیر متوازن حالت کے باعث پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ان دو امراض کی بعض صورتیں ایسی ہیں کہ حیاتین ب۱ کی مقدار بطور علاج مہیا کرنے سے بھی ان کا ازالہ نہیں ہوتا۔ لیکن اگر عام حالات میں اس حیاتین کی مقدار مسلسل دی جاتی رہے تو کچھ مدت میں عمومی حالت عود کر آتی ہے [میک کریسن (۱۹۲۸ء)]۔ اس حیاتین کا نظام عصبی پر خاص اثر معلوم ہوتا ہے۔

حیاتین ب۱ بھوک کی کمی بیشی پر بھی خاصا اثر رکھتی ہے۔ اس کی کمی کے باعث بھوک کم ہو جاتی ہے اور حیوان کی غذا کم ہو جاتی ہے۔ اور اگر یہ صورت جاری رہے تو بھوک اس قدر کم ہو جاتی ہے کہ جاندار ایک دانہ بھی کھانے کو راغب نہیں ہوتا۔ اس کی حالت نڈھال ہو جاتی ہے اور پھر وہ مر جاتا ہے۔ ہمارے ملک کے نوجوانوں میں بھوک کی کمی کی عام شکایت ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حیاتین ب۱ کی کمی کے باعث یہ حالت ظاہر ہوتی ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس حیاتین کا زیادہ ذخیرہ جسم میں عرصہ تک نہیں رکھا جا سکتا۔ مثلاً چوہوں اور کبوتروں میں حیاتین ب۱ کی مقدار تین چار ہفتوں میں ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے روزانہ اس حیاتین کا خرچ ہونا اور جسم میں داخل ہونا اچھی صحت کی ضمانت ہے۔

مختلف اطبا مثلاً [کارٹر، ڈروری (۱۹۲۹ء) ہیرس اور موڈسلے (۱۹۳۰ء) کبوتروں پر اس وٹامین کی کمی کے اور تجربات بھی کئے ہیں۔ جن کے نتائج ابھی تک کوئی قطعی نتیجہ نہیں پیدا کر سکے ہیں۔ ہاں ان میں دمہ والے کی طرح ہانپنے کی سی کیفیت اس حیاتین کی کمی کے باعث پیدا ہو جاتی ہے۔

حیاتین "ب۲" (بی۲)

حیاتین ب۲ زیادہ تر انڈے کی زردی میں اور دودھ پلانے والے جانوروں کے جگر میں پائی جاتی ہے۔ اس حیاتین کی کمی کی وجہ سے خارش اور دوسرے جلدی امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ ابھی تک اس بات کا پتہ نہیں چلا ہے کہ جذام اور برص کے سلسلہ میں یہ حیاتین کچھ مفید اور کامیاب مدافعت کا باعث ہو سکتی ہے یا نہیں۔ غذا میں حیاتین ب۲ کی مقدار کا محفوظ رہنا بھی حیوانات کی نشوونما کے لئے نہایت ضروری ہے۔ یہ بات دیکھی گئی ہے کہ ایسے حیوانات جن کو سب قسم کی حیاتینیں

دی گئیں مگر "ب" سے محروم رکھا گیا تو ان میں بڑھوتری رُک گئی۔ اصل میں دیکھا جائے تو جسم کی معمولی نشوونما اور تن درستی کے لئے نیز پختہ اور کامل غذائیت کے لئے ہر حیاتین کا متناسب اور متوازن ہونا ضروری ہے

حیاتین "ب۳" "ب۴" "ب۵"
"بی ۳" "بی ۴" "بی ۵"

یہ حیاتینیں انڈے کی زردی اور گیہوں میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن ابھی تک ان کی پوری تفصیلات تحقیق کی منزل تک نہیں پہونچی ہیں۔ سردست صرف اتنا کہا جاسکتا ہے کہ حیاتین "ب۳" اور "ب۵" سے جسم میں توانائی اور وزن قائم رہتا ہے۔ "ب۴" زیادہ تر چوہوں کی غذائیت اور پرورش سے متعلق ہے چوہوں کو "ب۳" اور "ب۵" حیاتینوں کی ضرورت پرورش کے لئے نہیں ہوتی۔ پرندوں کو بھی غالباً حیاتین "ب۴" کی ضرورت لاحق نہیں ہوتی۔

مگر انسانوں کو یہ تمام حیاتینیں جسم میں داخل کرنی ضروری ہوتی ہیں۔ غالباً اس کی وجہ ہے کہ پرندے ہوا میں اڑکر بہت سے عناصر ہوا سے اپنے جسم میں داخل کرلیتے ہیں۔ مگر انسانوں کو یہ بات میسر نہیں ہے۔ اسے زمین کی پیداوار سے ان عناصر کو اخذ کرنا پڑتا ہے۔ بہت سے لوگ اس صورت حال کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ پرندے اور حشرات الارض چوں کہ جسمانی ومادی ارتقاء کے کامل نمونے انسان کے مقابلہ پر نہیں ہیں، اس لئے حیاتین کی معمولی معمولی مقدار بھی ان کی توانائی کے لئے کافی ہوجاتی ہے۔ مگر انسان چوں کہ اپنی جسامت و توانائی کی وجہ سے حیاتین زیادہ خرچ کرتا ہے اس لئے کئی قسم کے عناصر و حیاتینیں اس کے لئے ضروری ہیں۔ ایک قسم کی مکھی جس کے پر نیلے ہوتے ہیں، کو صرف حیاتین ب پر زندہ رکھا جاسکتا ہے۔ چوہے اس سے بڑھ کر ارتقائی حیثیت رکھنے والا حیوان ہے، اس لئے اُسے حیاتین "ج" اور "ب۳" اور "ب۵" کے سوا تمام حیاتینوں کی کم وبیش ضرورت ہوتی ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انسان جو انواع حیوانی میں حیات کا سب سے زیادہ عمدہ اور مکمل مظہر ہے اسے کس قدر حیاتین کی ضرورت ہوتی ہوگی۔

حیاتین کی کیمیاوی حیثیت

کچھ مدت سے حیاتینوں کے بارے میں ہماری معلومات اور علمیت میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ ایولر، ہیلس روم (۱۹۲۸) مور (۱۹۲۹) وغیرہ نے حیاتین "الف" کی چھان بین کی ہے اور اسے بالکل خالص حالت میں نکال کر رکھا گیا اور اس کا کیمیاوی تجزیہ کیا گیا۔ اس کا منکن جگر کو تسلیم کیا گیا ہے۔ مورٹن اور ہیلبورن کے نزدیک روغن جگر ماہی اور جگر حیوانی کے دوسرے روغن بہترین اجزا مہیا کرتے ہیں۔ اس پر نیلے رنگ کا خاص اثر پڑتا ہے۔ ہندوستان کی بہت سی مچھلیوں اور کیکڑے میں حیاتین "الف" کی مقدار تجربہ کرنے کے بعد زیادہ پائی گئی ہو۔ (تجربات چکرورتی کرچی اور گھوس ۱۹۳۳ء)

ہندوستان میں مسئلہ غذا

اہل ہند کی غذاؤں میں حیاتینیں یا تو بہت زیادہ مبالغہ لئے ہوئے ہوتی ہیں یا کچھ بھی ان میں نہیں ہوتا۔ ہندوستانیوں کی اکثر خوراکوں کا معائنہ کرکے دیکھا گیا ہے جس میں بہت سے نقائص پائے جاتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ اہل ہند اپنی خوراکوں کے توازن کی اہمیت کو سمجھیں اور وٹامینالوجی یا علم الحیاتین کی ظاہر کی ہوئی غذائی قدر وقیمت کی روشنی میں اپنی غذاؤں کو جانچیں۔ اور ملک میں مختلف صوبوں اور اقوام کے درمیان خوراک کے غلط یا بے ترتیب استعمال سے جو نقائص پائے جاتے ہیں انہیں دور کرنے کی کوشش کریں
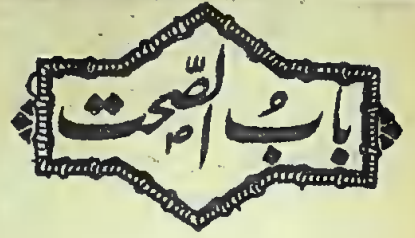
احکام اسلام کی پابندی

اور اس کا اثر عمر و صحّت پر

از جناب صدر یار جنگ مولنا حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی علی گڈھ

زمانۂ حال میں جو سیلاب خیالات کے انقلاب کا موجزن ہے، اُس نے مذہب اور اس کے احکام کو بھی اچھوتا نہیں چھوڑا ہے۔ عہدِ قدیم میں مذہبی احکام، باعتبار اکثر محض تقدس یا مذہبی ہونے کی حیثیت سے قابل تسلیم سمجھے جاتے تھے۔ اب ہر شخص ان کو اس نظر سے دیکھتا ہے کہ آیا وہ اس کی عقل کے مطابق ہیں یا نہیں جن احکام کے وجوہ وہ اپنے اصول کے مطابق معقول خیال کرتا ہے، ان کو مانتا ہے، اور جن باتوں کی علت اس کی فہم سے خارج سی ہے یا اس کے ملنے ہوئے اصول کے موافق نہیں ان کو علانیہ رد کر دیتا ہے۔ پہلے بھی لوگ مذہبی قیود سے آزاد ہو کر زندگی بسر کرتے تھے، مگر وہ اس بے قیدی کو سرمایۂ شرمندگی تصور کرتے تھے۔ اب یہ بے قیدی مایۂ فخر خیال کی جاتی ہے۔ اکثر احکام کی جانچ صحت انسانی کے اعتبار سے کی جاتی ہے۔ ایک نام آور مسلمان نے (جن کی رائے معاملاتِ اسلامی پر مسلّم خیال کی جاتی ہے) شراب کی نسبت یہ بیان کیا تھا کہ حرمتِ خمر کا حکم ملک عرب کے لئے ہے۔ کیوں کہ وہ ملک حد درجہ کا حار یابس ہے۔ نہایت سرد ملک مثل کوہ قاف اس حکم سے مستثنٰی ہیں۔ اس واسطے کہ وہاں کے باشندے اس آتش سیال کی مدد کے بغیر سردی کے حملے سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ روزے پر اس بنا پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ فاقہ صحت انسانی کے لئے مضر ہے۔ اس موقع پر یہ امر قابل لحاظ ہے کہ اس قسم کے اعتراضوں اور بے قیدیوں کو جہاں تک نظر تامل سے دیکھئے ان کا محرکِ اول آپ راحت طلبی اور خواہش نفسانی کو پائیں گے۔ اس تحریک کے بعد فلسفہ کو کھینچ کر جبریہ شہادت دلوائی جائے گی۔

حکمائے حال نے تحقیقات کے دو زبردست اصول مقرر کئے ہیں۔ ان اصول نے علمی عالم میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا ہے۔ اور گذشتہ حکمت کی صد ہا باتوں کو جو یقینی اور قطعی مانی جاتی تھیں محض بے اصل اور بادر ہوا ثابت کر دکھایا ہے۔ وہ اصول ہیں تجربہ اور مشاہدہ۔ جب تک کسی رائے کو اس معیار پر نہ پرکھا جائے اس وقت تک وہ رائے ہرگز قابل اعتماد نہیں ہوسکتی۔ پس ہم کو یہ دیکھنے کے لئے کہ فلاں امر صحت کے لئے مفرد اور فلاں شے صحت کے لئے ضروری ہے، ان لوگوں کی صحت کی تفتیش کرنی چاہیئے جنھوں نے امر اول کو اختیار کیا اور شے ثانی سے احتراز۔ اگر ان کی آنکھیں عینک کی محتاج نظر آئیں، ان کے دماغ کمزوری کے چکر میں ہوں، ان کے دلوں کو اختلاج کا دھڑکا لگ رہا ہو، اور انکی عمریں کوتاہ یا وبالِ جان ہوئی تو ہم کو سمجھنا چاہیئے کہ بے شک یہ احکام اپنی پابندی کے واسطے صحت کی قربانی چاہتے ہیں۔ اگر ہم ان کی عمروں کو طویل اور قویٰ کو ساری عمر کا رفیق پائیں تو ہم کو اپنی خلاف واقع رایوں کے ساتھ فلسفے کو بدنام نہ کرنا چاہیئے۔

سب سے زیادہ احکام اسلام کی پابندی کرنے والے صوفیا کرام اور علما ہوئے ہیں۔ جو کتابیں صوفیا و علما کے حالات میں لکھی گئی ہیں ان کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان بزرگوں کی عمریں عموماً زیادہ ہوئی ہیں۔ ہم نے تذکرۃ الحفاظ۔ ابن خلکان۔ شقائق نعمانیہ اور بعض رسائل شاہ ولی اللہؒ وغیرہ سے ایک فہرست مرتّب کی ہے۔ اس فہرست میں ساڑھے آٹھ سو سے زیادہ علمار کے سنہ ولادت و وفات لکھ کر مدتِ عمر نکالی گئی ہے۔ قبل اس کے کہ ہم اس فہرست کی تشریح کریں۔ ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ کتابیں اور ان کے مطالب کس پایہ کے ہیں۔ فن رجال کی عظمت اور جلالت کی شہادت محققین یورپ بھی دے چکے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر اسپرنگر لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے لٹریچر کی عظمت اس کے لٹریری بیوگرافی میں ہے کوئی قوم دنیا میں ایسی نہیں ہے اور نہ ہوئی ہے جس نے بارہ سو برس کے زمانے کے ہر ایک عالم کی سوانح عمری لکھی ہو۔ اگر مسلمانوں کے رجال کی کتابیں اکٹھی کی جائیں ہم غالباً ان میں پانچ لاکھ ممتاز لوگوں کی سوانح عمریوں کے بیان پائیں گے اور یہ واضح ہوگا کہ مسلمانوں کی تاریخ کا کوئی دس برس کا زمانہ بھی ایسا نہیں ہے اور نہ کوئی ایسا مشہور مقام ہے جس کے علمار کا تذکرہ نہ لکھا گیا ہو۔ یہ بیش بہا تاریخی مواد اسی قدر زیادہ باعظمت ہوتا جاتا ہے جس قدر ہم ان لوگوں کے دماغی جودت کے نتائج (اسلامی ادب اور علوم حکمت) سے زیادہ واقف ہوتے جاتے ہیں۔" (دیکھو اصابہ کا انگریزی دیباچہ مطبوعہ مقام کلکتہ ۱۸۵۳ء)

فن رجال میں جو مرتبہ امام ذہبی کی کی تصانیف کا ہے اس سے ایک زمانہ واقف ہے۔ ابن خلکان کی توثیق بھی کافی ہے کہ امام ذہبی نے جا بجا ان کا

حوالہ دیا ہے۔ ہماری تمام فہرست ان ہی دونوں کتابوں سے ماخوذ ہے۔ دوسری کتابوں سے جن عالموں کی مدت عمر لی گئی ہے ان کی تعداد بیس سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ہم نے طویل عمریں چھانٹ کر لکھی ہیں بلکہ ایک سرے سے ہم نے تمام ان علما کی عمریں لکھی ہیں جن کے سنہ ولادت و وفات ان کتابوں میں نظر پڑے یا صرف سنہ وفات درج تھے اور اس کے ساتھ بالتصریح یہ درج تھا کہ اس قدر عمر ہوئی، عام اس سے کہ عمر طویل تھی یا قصیر۔ ہم نے مزید احتیاط یہ کی ہے کہ جہاں مدتِ عمر میں اختلاف تھا۔ وہاں ہم نے اس قول کو لیا ہے جس میں عمر کم بتائی گئی تھی۔

ہماری فہرست کے دو حصے ہیں۔ ایک میں ان علما کے نام درج ہیں جن کی عمریں دراز ہوئیں۔ اس حصے میں ۵۰۰ علما کے نام ہیں۔ دوسرے حصے میں وہ علما ہیں جن کی عمر طویل نہیں ہوئی اس میں ۴۸ عالم ہیں۔

بڑی فہرست کے معائنہ سے واضح ہوتا ہے کہ منجملہ ۵۰۰ علما کے ۱۰ عالم ساٹھ برس کے تھے۔ ۴ عالم اکسٹھ برس کے۔ ۹ باسٹھ برس کے۔ ۱۴ ترسیٹھ برس کے۔ ۱۰ چونسٹھ برس کے۔ ۱۱ پینسٹھ برس کے۔ ۸ چھیاسٹھ برس کے۔ ۱۱ سرسٹھ برس کے۔ ۱۱ اڑسٹھ برس کے۔ ۹ عالم انہتر برس کے ۲۵ ستر برس کے۔ ۹ اکہتر برس کے۔ ۱۶ بہتر برس کے۔ ۲۰ تہتر برس کے۔ ۱۹ چوہتر برس کے۔ ۲۴ پچھتر برس کے۔ ۱۶ چھہتر برس کے۔ ۲۴ ستتر برس کے۔ ۲۸ اٹھہتر برس کے۔ ۱۸ اناسی برس کے۔ ۴۰ اسی برس کے۔ ۱۹ اکیاسی برس کے۔ ۲۲ بیاسی برس کے۔ ۲۲ تراسی برس کے۔ ۲۷ چوراسی برس کے۔ ۲۹ پچاسی برس کے۔ ۲۰ چھیاسی برس کے۔ ۳۰ ستاسی برس کے۔ ۲۱ اٹھاسی برس کے۔ ۳۲ نواسی برس کے۔ ۲۴ نوے برس کے۔ ۱۷ اکیانوے برس کے۔ ۱۹ بانوے برس کے۔ ۲۳ ترانوے برس کے۔ ۲۶ چورانوے برس کے۔ ۱۸ پچانوے برس کے۔ ۱۲ چھیانوے برس کے۔ ۵ ستانوے برس کے۔ ۹ اٹھانوے برس کے۔ ۴ ننانوے برس کے۔ ۱۵ سو برس کے۔ ۲ ایک سو پانچ برس کے۔ ۱ ایک سو چھ برس کے۔ ۱ ایک سو دس برس کے۔ ۱ ایک سو تیرہ برس کے۔ ۱ ایک سو سولہ برس کے۔ ۱ ایک سو اٹھارہ برس کے۔ اور ۲ ایک سو بیس برس کے۔

ابھی یہ امر بحث طلب ہے کہ ان دراز عمر بزرگوں کی زندگی ان زندہ نما مردوں کی سی تھی جن کو سکندر نے آبِ حیات کے کنارے پڑا پایا تھا، یا یہ کہ اُن کے قوٰی نے عمر کا ساتھ دیا، اور زندہ رہ کر مرے نہ یہ کہ مر مر کر جیئے اس کا فیصلہ واقعاتِ ذیل سے ہوگا۔ ابو عمر لغوی جن کی عمر ایک سو دس برس کی ہوئی اُن کی نسبت ابن خلکان نے لکھا ہے کان یکتب بیدہٖ الی ان مات۔ یعنے مرتے دم تک وہ اپنے ہاتھ سے لکھتے رہے۔

ایک لکھنا کتنی قوتوں پر دلالت کرتا ہے۔ نگاہ کی قوت پر، دماغ کی قوت پر اور ہاتھ کی قوت پر۔ قاضی شریح تابعی جلیل القدر نے سو برس کی عمر پائی۔ بہتر برس اُنہوں نے عہدۂ قضا کی خدمات انجام دیں۔ اور اس قوت اجتہاد کے ساتھ کہ ان کے فیصلے مجتہدوں کے لئے رہنما اور فقہ کے واسطے اصول قرار پائے۔ علامہ عینی نے ہدایہ کی شرح (جس کی چار ضخیم جلدیں ۱۸۰۵ صفحوں کی ہیں) جب لکھی ہے تو ان کی عمر نوّے برس سے زیادہ تھی۔ علامہ ممدوح نے شرح کے آخر میں خود اس امر کی تشریح کی ہے کہ اس کے لکھنے کا اتفاق اکثر شب کو ہوتا تھا۔ امام ابن السنی کا سن اسی سے متجاوز تھا۔ جب ان کا دمِ واپسیں رخصت ہو کر چلا تو وہ اس حالت میں تھے کہ لکھتے لکھتے قلم دوات کے منہ میں رکھا تھا اور دعا کو ہاتھ اُٹھائے تھے۔ اسی عالم میں روح عالمِ بالا کو پرواز کر گئی۔ امام ادب ثعلب نے اکیانوے برس دنیا کی سیر دیکھی۔ ایک روز جمعہ پڑھ کر بازار میں چلے آتے تھے۔ اور چلتے چلتے کتاب کا مطالعہ ہوتا جاتا تھا اتفاقاً کسی جانور کا دھکا لگا اور یہی صدمہ پیغام موت بن گیا۔ اس قسم کے واقعات تلاش سے اور بہت زیادہ مل سکتے ہیں لیکن نمونے کے لئے یہ ہی کافی ہیں۔

ان حالات کے پڑھنے کے بعد یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ کامل ہونا درازیٔ عمر کو چاہتا ہے۔ اور کتابوں میں مشاہیر و کاملین کے احوال درج ہوتے ہیں۔ پس کتابوں میں ان ہی علما کا ذکر ہے جو معمر ہوئے۔ لہذا ان کا طویل العمر ہونا اس امر کے واسطے حجت نہیں ہو سکتا کہ اس فرقے میں اکثر نے عمریں بڑی پائیں۔ مگر واقعات پر غور کرنے سے یہ خیال غلط ثابت ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ حصول کمال سال خوردگی پر منحصر نہیں، بلکہ قوتِ دماغ، جودتِ ذہن، مناسبِ طبع پر منحصر ہے۔ ذیل میں ہم ایک فہرست کم عمر علما کی لکھتے ہیں جس سے ہمارے اس خیال کی تائید ہوگی۔ جو عالم ساٹھ برس سے کم دنیا میں رہے وہ اس فہرست میں درج ہیں۔

نوٹ:۔ ہم نے یہ فہرست گنجائش کم ہونے کی وجہ سے درج نہیں کی ہے۔ "ہمدرد صحت"

جب ہم اس فہرست میں حضرت امام باقرؑ، حضرت سعید ابن جبیرؓ، امام قتادہ، امام شافعی، امام محمد، امام مسلم، امام غزالی، امام الحرمین، امام نوادی، شیخ الرئیس ابن سینا، شیخ شہاب الدین سہروردی مقتول وغیرہ مشاہیر آئمہ و حکما کے نام پاتے ہیں تو ہم کو اس فیصلے میں ذرا بھی تامل نہیں ہوتا کہ درازیٔ عمر شہرت کمال کے لئے علت تام نہیں۔ علی ابن عبد الکافی کی مستعدیٔ طلب اور جودت ذہن کی قسم کھانی چاہیئے کہ ان کو دفتر قضا سے صرف ۲۶ برس دنیا میں

رہنے کی اجازت ملی تھی تاہم اُنہوں نے اپنے کمال کا نقش صفحۂ تاریخ پر بٹھا دیا۔ اور ان کی جلالت شان اس سے خیال میں آسکتی ہے کہ وہ امام ذہبی کے اُستاد تھے۔ اس سے اس عہد کی خوبی تعلیم کا بھی اندازہ ہوسکتا ہے۔

اب ہم پھر فہرست طولانی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں فہرست مذکورہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ معمر محدث تھے جنہوں نے عفت وزہد کو داخل عادت وشامل زندگی فرمایا تھا۔ فقہا میں شیخ ابو اسحٰق شیرازی کی نسبت (جن کی عمر ۸۳ سال کی ہوئی) ابن خلکان لکھتے ہیں۔ کان فی غایۃ من الورع والتشدد فی الدین۔ یعنے تقویٰ اور احکام دین کی سختی میں انتہا کو پہونچے ہوئے تھے۔

اگر ہم اپنی نظر کو بلند کریں اور صوفیائے کرام کی عمروں تو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ یہ والا مرتبہ فرقہ اگرچہ زہد مجسم اور سراپا ریاضت تھا، تاہم بنہایت طویل العمر ہوا۔ ذیل میں ہم ایک فہرست بزرگوں کی عمروں کی بھی درج کرتے ہیں۔ یہ فہرست کمتر تذکرۃ الحفاظ و ابن خلکان سے ماخوذ ہے۔ اور اکثر خزینۃ الاصفیا (مؤلفہ مرحوم مفتی علامہ غلام سرور لاہور) سے۔ مارہرہ کے خاندان کے بزرگوں کی عمریں کاشف الاستار سے لی ہیں۔ جو اس خاندان کی ایک معتبر تاریخ ہے۔ اور مولانا فضل الرحمٰن صاحب مبرور کے سنہ ولادت و وفات ارشاد رحمانی سے نقل کئے گئے ہیں۔ خزینۃ الاصفیا وہ کتاب ہے جس سے پروفیسر آرنلڈ نے پریچنگ آف اسلام میں مدد لی ہے۔

اولیائے کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کی نسبت بہ مقابلہ علماء کے اس امر کا زیادہ خیال ہوتا ہے کہ ان کے کمال کا شہرہ ضرور طول عمر کا محتاج تھا لیکن اس خیال کی تردید کے واسطے ہمارے پاس خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ اور خواجہ باقی باللہؒ کی عمریں موجود ہیں۔ یہ بزرگ شہرت اور مرتبے میں کسی کم نہیں تاہم خواجہ اول الذکر کی عمر ۵۲ برس کی اور آخر الذکر کی چالیس برس کی تھی۔

اس سلسلے میں ایک پہلو اور قابل غور باقی رہتا ہے، وہ یہ کہ ان لوگوں کی عمروں کو دیکھا جائے جو ٹھیک اس طرز زندگی پر بسر کرنے والے نہ تھے، جس طرز پر صوفیا و علمائے زندگی بسر کی ہماری مراد سلاطین و امراء سے ہے۔ واقعات یہ بتلاتے ہیں کہ اس فرقے نے نعمت حیات کا حصہ کم پایا۔ خوبی آب د ہوا، عمدہ غذا وغیرہ امور جو عمر کو بڑھانے والے صحت کو قائم رکھنے والے ہیں، جب طبقۂ امراء کو علماء سے بہتر نصیب تھے اور اگر ان میں کوئی فرق تھا تو صرف طرز زندگی کا، تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ جو تفاوت دونوں کی عمروں میں ہے اس کا اصلی سبب طریق زندگی کا فرق ہے۔ ذیل میں ہم ایک فہرست درج کرتے ہیں جس میں خلفائے بنی اُمیہ و بنی عباس کی مدت عمر اور مختلف نامور خاندان ہائے اُمرا کی (مثل بنو حمدان۔ آل بویہ، سلجوقیہ، ایوبیہ و صلاحیہ) مدت حیات درج ہے ان میں جو لوگ کمسری میں مقتول و شہید ہوئے ان کی عمر ہم نے درج نہیں کی، البتہ جن کو بڑی عمر میں یہ حادثہ پیش آیا ان کی عمریں درج ہیں۔ ان نقشوں کے ملاحظے سے واضح ہوگا کہ سلاطین و امراء کی عمریں عموماً کم ہوئی ہیں۔ یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ سلاطین و امراء کی شب و روز کی تشویشیں اور فکریں اُن کی عمر کی جڑ کاٹتی تھیں۔ اس وجہ سے عموماً امراء و سلاطین ایسے نہ تھے جو مبتلائے تشویش رہے ہوں۔ بہت سے ایسے گزرے ہیں جو امن وسکون کی حالت میں زندگی بسر کرتے رہے۔ یہ ظاہر ہے کہ انحطاط دولت کی حالت میں جو جوان مرد سلطنت کو تھامتے ہیں ان کو بے حد تشویشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو حریف زبردست ہوتے ہیں۔ اپنا کوئی معتبر مددگار نہیں ہوتا۔ خزانہ خالی ملتا ہے اور ہر ایک سو تدبیری کی سزا موت ہوتی ہے اور ہر طرف ان کو موت کا فرشتہ گھورتا ہوا نظر آتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ بنی عباس میں بہت سے خلیفہ ایسے گذرے ہیں جو کارخانۂ خلافت کے درہم و برہم ہو جانے کی حالت میں تخت نشین ہوئے۔ ہزاروں روح فرسا تکلیفوں نے ان کا سامنا کیا تاہم وہ پوری عمر بسر کرکے دنیا سے گئے۔ ہم ان میں سے بعض کا ذکر بعد ختم فہرست ہذا کے کریں گے۔ علاوہ اس کے اگلے سلحا و علمائے بھی آسودہ زندگی نہیں پائی۔ حکام کی سختیاں، معاصرین کی ایذا رسانیاں اکثر ان کی جان کے لئے وبال رہیں۔ حکام کی تلوار اور فقہا کے کفر کے فتووں کو اُنہوں نے اپنے استیصال میں پہلو بہ پہلو پایا۔ اس پر ان کی طلب علم کی زحمتیں، مجاہدے، اور نفس کشی طرہ تھی یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ کل امراء و سلاطین آرام طلب اور نفس کے بندے تھے، اور ان کی بے کاری اور بے اعتدالی ان پر موت کو جلد مسلط کر دیتی تھی بس فرق ہے تو یہی کہ دونوں فریق کے طرز زندگی میں تفاوت تھا۔

سلاطین و امراء کی عمریں

خلفائے بنی اُمیّہ

نام	سنہ ولادت	سنہ وفات	مدت عمر
حضرت معاویہ صحابی	۰	۶۰	۷۰ سال
یزید ابن معاویہ	۲۵	۶۴	۳۹ "
معاویہ ثانی	۰	۶۴	۲۱ "
مروان (مقتول)	۰	۶۵	۶۳ "
عبد الملک	۲۶	۸۶	۶۰ "
ولید	۰	۹۶	۵۱ "
سلیمان	۶۰	۹۹	۳۹ "
حضرت عمر ابن عبد العزیز (زہر دیا گیا)	۶۱	۱۰۱	۴۱ "
یزید ابن عبد الملک	۷۱	۱۰۵	۳۴ "
ہشام	۰	۱۲۵	۵۵ "

خلفائے بنی عباس

نام	سنہ ولادت	سنہ وفات	مدت عمر
سفاح	۱۰۸	۱۳۶	۲۸ "
منصور	۹۵	۱۵۸	۶۲ "
مہدی	۱۲۷	۱۶۹	۴۲ "
ہادی	۱۴۷	۱۷۰	۲۳ "
رشید	۱۴۸	۱۹۳	۴۱ "
مامون	۱۷۰	۲۱۸	۴۸ "
معتصم	۱۸۰	۲۲۷	۴۷ "
واثق	۱۹۶	۲۳۲	۳۶ "
معتضد	۲۴۲	۲۸۹	۴۷ "
مکتفی	۲۶۴	۲۹۵	۳۱ "
القاہر	۰	۳۳۹	۵۳ "
الراضی	۲۹۷	۳۲۹	۳۲ سال
المتقی	۲۹۵	۳۵۷	۶۲ "
المستکفی	۲۹۲	۳۳۸	۴۶ "
المطیع	۳۰۱	۳۶۴	۶۱ "
الطائع	۳۲۰	۳۹۳	۷۳ "
القادر	۳۳۶	۴۲۲	۸۱ "
القائم	۳۹۱	۴۶۸	۷۶ "
المستظہر	۴۷۰	۵۱۲	۴۲ "
المقتفی	۴۸۹	۵۵۵	۶۶ "
المستنجد	۵۱۸	۵۶۶	۴۸ "
المستضیٔ	۵۳۶	۵۷۵	۳۹ "
الناصر لدین اللہ	۵۵۳	۶۲۳	۷۰ "
الظاہر	۵۷۱	۶۲۳	۵۲ "
المستنصر	۵۸۸	۶۵۱	۶۳ "

عبیدیین

نام	سنہ ولادت	سنہ وفات	مدت عمر
منصور	۳۰۲	۳۴۱	۳۹ "
مہدی بانی دولت	۲۵۹	۳۲۲	۶۳ "
الحافظ	۴۶۷	۵۴۴	۷۵ "
الظاہر	۳۹۵	۴۱۷	۳۲ "
القائم	۲۸۰	۳۳۴	۵۴ "
المعز	۳۱۹	۳۶۵	۴۶ "
المستنصر	۴۲۰	۴۸۷	۶۷ "
العزیز	۳۴۴	۳۸۶	۴۲ "
المستعلی	۴۶۹	۴۹۵	۲۶ "

امرائے متفرق

نام	سنہ ولادت	سنہ وفات	مدت عمر
ابراہیم ابن مہدی	۱۶۲	۲۲۴	۶۲ سال
حسن مہلب	۲۹۱	۳۵۲	۶۱ "
یحییٰ برکی	۰	۱۹۰	۷۰ "
فضل برکی	۱۴۷	۱۹۲	۴۵ "
احمد ابن طولون	۲۲۰	۲۷۰	۵۰ "
نظام الملک طوسی	۴۰۸	۴۸۵	۷۷ "
ابو القاسم وزیر	۳۰۷	۴۱۸	۱۱۱ "
بہاء الدولہ وزیر	۳۳۶	۴۱۶	۸۰ "
کافور اخشیدی	۰	۳۵۵	۶۵ "
صاحب ابن عباد	۳۲۶	۳۸۵	۵۹ "

آل بویہ

نام	سنہ ولادت	سنہ وفات	مدت عمر
عماد الدولہ بانی دولت	۰	۳۳۸	۵۷ "
معز الدولہ	۳۰۳	۳۵۶	۵۳ "
رکن الدولہ	۲۸۴	۳۶۶	۸۲ "
عضد الدولہ		۳۷۲	۴۸ "
فخر الدولہ	۳۴۱	۳۸۷	۴۶ "
بہاء الدولہ	۰	۴۰۳	۴۴ "

آل حمدان

نام	سنہ ولادت	سنہ وفات	مدت عمر
سیف الدولہ	۳۰۱	۳۵۶	۵۵ "
سعد الدولہ	۰	۳۸۱	۴۰ "
			۵۸۶ ۱۰ یوم

سلجوقیہ

نام	سنہ ولادت	سنہ وفات	مدت عمر
طغرل بیگ بانی دولت	۰	۴۵۷	۷۰ سال
ملک شاہ	۴۴۷	۴۸۵	۳۸ "
برکیا روق	۴۷۴	۴۹۸	۲۴ "
سنجر	۴۷۹	۵۵۳	۷۴ "
غیاث الدین	۰	۵۱۱	۳۷ " ۴ ماہ ۶ یوم

ایوبیہ و صلاحیہ

نام	سنہ ولادت	سنہ وفات	مدت عمر
نور الدین	۵۱۱	۵۶۹	۵۸ "
صلاح الدین	۵۳۲	۵۸۹	۵۷ "
الملک الافضل	۵۶۶	۶۲۲	۵۶ "
الملک الزہرا	۵۷۳	۶۳۲	۵۹ "
الملک المعظم	۵۷۸	۶۲۴	۴۶ "
الملک الناصر	۶۰۳	۶۵۶	۵۳ "
الملک الظاہر	۵۶۸	۶۱۳	۴۵ "
الملک العزیز ابن ملک ظاہر	۶۱۰	۶۳۴	۲۴ "
الملک الصالح	۶۰۰	۶۵۱	۵۱ "
الملک العادل	۵۴۰	۶۱۵	۷۵ "
الملک الکامل	۵۷۵	۶۳۵	۵۹ "
الملک المسعود	۵۹۹	۶۲۶	۲۷ "
الملک الصالح ثانی	۶۰۳	۶۴۷	۴۴ "
الملک الاشرف	۵۷۸	۶۳۵	۵۷ "
الملک الظافر	۵۶۸	۶۲۷	۵۹ "

خلفائے بنی عباس کی فہرست میں ہم دورِ انحطاط جو گویا بلاؤں کا زمانہ تھا۔ خلیفہ القادر، القائم اور المقتفی کا نام پاتے ہیں۔ ان کی عمریں طویل ہوئیں۔ یہ امر قابلِ غور ہے کہ اُن کی زندگی اُن اُصول پر بسر ہوئی جو علماء کی زندگی کے تھے۔ خلیفہ القادر کی عمر اکیاسی برس کی ہوئی۔ علامہ سیوطی نے انکی نسبت لکھا ہے کہ اس خلیفہ کا شمار فقہا میں ہے، اور امام ذہبی نے ان کو اپنے عہد کا راس الفقہا کہا ہے۔ خلیفہ القائم نے ۷۶ برس کی عمر میں وفات پائی

علامہ سیوطی نے ان کی بابت یہ ریمارک کیا ہے۔ کان.. ورعاً دیناً زاھداً عالماً۔ یعنی متقی دین دار زاہد و عالم تھے۔ خلیفہ المتقی ۶۶ برس زندہ رہے ان کی نسبت علامہ ممدوح فرماتے ہیں کان زاھداً عابداً ورعاً۔ یعنی زاہد عبادت گذار اور پرہیزگار تھے۔ امرا کی فہرست میں نظام الملک طوسی کی عمر ۷۷ برس کی ہوئی۔ اُن کی وفات کا قصہ ان کے طرز زندگی پر روشنی ڈالتا ہے۔ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ "خواجہ مذکور اپنے آقا ملک شاہ کی معیت میں اصفہان کو جا رہے تھے۔ دسویں ماہ مبارک کو روزہ افطار کر کے ہوادار پر سوار ہوئے۔ راستے میں ایک دیلمی لڑکا عرضی کے لئے کھڑا تھا۔ نیک نفس وزیر نے اس کو آگے بلایا اور عرضی لینے کا قصد کیا۔ عرضی بالائے طاق رہی اس ستم گار نے ایک خنجر کا وار خواجہ کے قلب پر کیا جس نے اس مربی علم وہنر کا خاتمہ کر دیا۔ ایک مشہور مقولہ ہے کہ تاریخ اپنے سلسلے کو دہراتی رہتی ہے۔ ایم کارنٹ پریسیڈنٹ فرانس کا واقعہ قتل کس قدر اس حادثے سے مشابہ ہے۔ اب ہم فہرست علما پیش کرتے ہیں۔ ہماری ناچیز رائے میں جو پہلو آئے وہ ہم نے عرض کر دیئے۔ اب اہل الرائے خود ہی صحیح نتیجہ نکال لیں۔

نوٹ:۔ اس کے بعد مضمون کے مؤلف صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمان خاں صاحب شروانی نے ۷۷ علمار اور صوفیا کے سنین ولادت، وفات اور مدتِ عمر کی فہرست درج کی ہے جس سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح سامنے آجاتی ہے کہ احکام اسلام کی پابندی اور اسلام کے سادہ طرز زندگی نے ان علمار وصوفیا کی نہ صرف عمریں بڑھا دی تھیں۔ بلکہ ان کی صحت کو بھی قائم رکھا تھا۔

یہ مکمل مضمون ایسٹرن لٹریچر کمپنی دہلی نے ایک رسالہ کی شکل میں شائع کر دیا ہے۔ شائقین پانچ آنے کے ٹکٹ بھیج کر یہ رسالہ منگا سکتے ہیں۔

از جناب زبدۃ الحکماء حکیم منظور احمد خاں صاحب ایم اے، وائس پرنسپل طبیہ کالج امرتسر

تمباکو کو ترکی اور عربی میں تتن، لاطینی میں نوبی لیا، سنسکرت میں بجر بھنگ، انگریزی میں ٹوبی کو، اور اردو میں تمباکو کہتے ہیں۔ یہ مشہور عالم بوٹی ہے۔ جو ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی کاشت کی جاتی ہے۔ اس کے پتے گدھے کے کان کے مشابہ ہوتے ہیں۔

تمباکو کی بہت سی قسمیں ہیں۔ بلجی، سورتی، کلکتی، بنارسی، کاربوئی، گاذرونی، طونی طلبسی، امانت خوانی، ملتانی اور لکھنوی وغیرہ۔ تمباکو کھانے یا پینے کا رواج ہر ملک میں مختلف اوقات میں ہوا۔ لیکن ابتدا کے متعلق یہ مشہور ہے کہ پہلے پہل کسی طبیب نے اپنے کسی مریض کے لئے اس کا دھواں تجویز کیا تھا۔ اور کوئلوں پر اس کے پتے ڈال کر کسی نلکی سے اس کا دھواں کھینچنے کو بتایا تھا۔ ہوتے ہوتے لمبی گردن والی چلم تک نوبت پہونچی۔ پھر اس کے نیچے بانس کی نلکی تجویز ہوئی۔ پھر اس نلکی کے لئے ایک صراحی اور دوسری نلکی بن گئی۔ ایک رات وہ صراحی پرنالے کے نیچے رکھی گئی۔ رات کو بارش کی وجہ سے اس میں اسی قدر پانی بھر گیا۔ جتنی کہ ضرورت تھی۔ حسب معمول صبح جب مریض اس کو استعمال کرنے لگا۔ تو اس میں سے گڑ گڑ کی آواز سنائی دی۔ مریض نے حیران ہو کر آواز کا سبب معلوم کیا تو سوائے پانی کے کوئی چیز معلوم نہ ہوئی۔ بالآخر ایک شاندار حقہ بن گیا۔ جو اس وقت تک چلا آتا ہے۔

اگرچہ اس دلچسپ کہانی کی کوئی تحریری شہادت موجود نہیں ہے، تاہم اگر تمباکو کا سب سے پہلا رواج دینے والا کسی طبیب ہی کو مان لیا جائے تو چنداں مضائقہ نہیں۔ کیوں کہ ضرورت کے وقت سنکھیا، افیون یا اسی قسم کی دوسری زہریلی چیزیں بھی طبیب تجویز کر دیا کرتے ہیں جس سے ان کا منشاء اس مرض کا دفعیہ ہوتا ہے نہ کہ اس کو رواج دینا۔ لیکن اگر کوئی تن درست آدمی مریض کی دیکھا دیکھی زہریلی چیزوں کا استعمال کر کے طبیب مورد الزام ٹھہرائے تو یہ سخت ناانصافی ہے۔ تمباکو کو جس مریض کے لئے تجویز کیا گیا ہوگا اس کا یہی علاج ہوگا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ہر کس وناکس کا اس کو استعمال استعمال کرنا کس طبیب کی رائے کا نتیجہ ہے۔ تمباکو کے نقصانات کے مقابلہ میں اس کے فوائد صفر کا درجہ رکھتے ہیں۔ یہ مشاہدہ ہے کہ حقہ پینے والے بالعموم امراض سینہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ چنانچہ سکھ حضرات کو ہندو مسلم حضرات کے مقابلہ میں دمہ کا حملہ بہت ہی کم ہوتا ہے۔

ردی اور ناقص تمباکو جس میں چونہ، برگ آک، سجی، کلر شور یا اسی قسم کی مضر صحت اشیاء ملائی گئی ہوں بس زہر سے کچھ ہی کم رہ جاتا ہے۔ اس کے نقصانات تو اظہر من الشمس ہیں۔ لیکن میں آپ کو خالص تمباکو کے نقصانات دکھانا چاہتا ہوں۔ تاکہ آپ معلوم کر لیں کہ یہ کس قدر بُری اور مہلک چیز ہے۔ اس کا دھواں کھینچنا یا نسوار لینا یا پان وغیرہ میں رکھ کر کھانا سب ایک ہی حکم کے ماتحت ہیں۔ صاحب محیط لکھتے ہیں کہ "دخان تمباکو

بسبب ارضیت مظلم ومخرب حواس ومسخن ومحلل جمیع اعضاء ومضعف دماغ وقلب ومضر مزاج معتدل وحار و باعضائے یابس است. مجاری را خشک مے سازد۔ وبداں سبب قوت جاذبہ کم مے شود۔ از جذب کیموس باز ماند وسبب یبوست محدث یبوست اعضاء ولاغری بدن وخشکی ودرشتی جلد ودق شیخوخت مے گردد۔ وگاہے موجب امراض مختلفہ وعوارض مختلط مے شود کہ علاج آنہا مشکل مے گردد۔ مضر ریہ ومحدث سرفہ است و ایضاً بصاحبان خفقان وقلب حار مضر۔ واستعمال وسعوط آں صاحب دماغ حار را مضر ومحدث ہزال وخشکی است۔ بالجملہ تمباکو مضر دل ودماغ است خصوصاً صفراوی وسوداوی مزاج را محدث تشنگی وسدر وخفقان وتکدر حواس ومغلظ خون ہست۔"

یعنی تمباکو کا دھواں کھینچنا بوجہ یبوست وارضیت کے آدمی کو اندھا اور اس کے حواس کو خراب کر دیتا ہے۔ تمام اعضائے بدن کو اپنی حرارت ناری کے ساتھ گرم کر کے تحلیل کرتا اور دل ودماغ کو بالکل کمزور کر دیتا ہے۔ معتدل مزاج اور گرم مزاج والوں کے لئے سخت مضر ہے۔ تمام اعضاء اور مجاری کو خشک کر دیتا ہے جس سے اعضاء کی قوت جاذبہ کم ہو کر جذب اخلاط سے رک جاتی ہے۔ نیز اعضاء کی یبوست، بدن کی لاغری وخشکی اور جلد کا کھردرا پن بڑھ کر دق تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔ علاوہ ازیں بعض اوقات تمباکو سے اس قسم کے خطرناک اور ردی امراض پیدا ہو جاتے ہیں جن کا اچھا ہونا ناممکن ہے۔ غرض کہ تمباکو پھیپھڑوں کا دشمن، مضر قلب۔ اور کھانسی دمہ اور خفقان پیدا کرتا ہے۔ اس کی نسوار گرم طبیعت والوں کے دماغ اور جگر کے لئے سخت مضر اور بدن کو خشک اور دبلا کرنے والی ہے۔ بہرحال تمباکو دل ودماغ، جگر اور پھیپھڑوں کے لئے سخت مضر ہے۔ صفراوی، اور سوداوی مزاج والوں کو اس سے پیاس، خفقان اور تکدر حواس کی شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور خون گاڑھا ہو جاتا ہے۔

جدید تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ تمباکو میں ایک سخت قسم کا زہر ہے جس کو نکوٹین کہتے ہیں۔ اس کا ایک قطرہ ایک کتے کے ہلاک کرنے کے لئے کافی ہے۔ حقے کے پانی میں نکوٹین موجود ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے جس جگہ وہ پانی ڈالا جائے، کتنا ہی نہیں آتا۔ چھوٹے چھوٹے پرندے تو نکوٹین کی بو سے ہی مر جاتے ہیں۔ یہ تجربہ میں آئی ہوئی بات ہے کہ حقے کی نے کا میل چھپکلی اور سانپ کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اگرچہ تمباکو عضلات کو ڈھیلا کرنے کی وجہ سے کچلے کے زہر کو دور کرنے اور مرض تشنج میں مفید ہے، لیکن بقول ڈاکٹر مسی صاحب ۲۰ یا ۳۰ گرین تمباکو کا جوشاندہ رفع تشنج کے لئے دوبارہ سہ بارہ دینے سے کئی مریض جان سے جا چکے ہیں۔ صاحب مخزن رقم طراز ہیں کہ امریکہ کے مشہور ڈاکٹر رش صاحب و ڈاکٹر ڈڈ ورڈ صاحب و پروفیسر سلمان صاحب و پروفیسر پانڈ صاحب اور انگلستان کے ڈاکٹر نکلسن صاحب اور ڈاکٹر ریچرڈسن صاحب وغیرہ اس بات پر متفق ہیں کہ تمباکو کے کثرت استعمال سے بلکہ بعض اوقات اس کے اوسط استعمال سے بھی اکثر دماغی امراض مثلاً درد سر، دوران سر، ضعف حافظہ، سکتہ، مراق، فالج، بے خوابی، دیوانگی، ضعف بصارت، اندھا پن، بحۃ الصوت، کھانسی، سل، کمزوری، خفقان، ضعف باہ، نامردی اور اسی قسم کے بے شمار امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ طبیہ کالج میں ایک طالب علم سگرٹ نوشی کی کثرت کے باعث مالیخولیا مراقی میں مبتلا ہو کر کالج چھوڑنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

کچھ مدت کا ذکر ہے کہ ایک مریض کثرت حقہ نوشی کے باعث مرض بے خوابی میں مبتلا ہو گیا۔ پانچ دفعہ ماء الجبن کرانے پر بھی اس کی صحت درست نہ ہوئی۔ کچھ عرصہ ہوا کہ ایک قصاب جو ہر وقت حقہ منہ میں رکھتا تھا، حقہ پیتے پیتے اسے ایسا اچھو آیا کہ جان بحق ہو گیا۔

جس طرح تاش کا کھیلنا قمار بازی کا دیباچہ ہے اسی طرح حقہ نوشی عام نشوں کی ابتدا ہے۔ اس کے بے شمار نقصانات کو دیکھ کر بعض بادشاہ بھی اپنے اپنے وقت میں اس کے انسداد کی کوشش کرتے رہے۔ انگلستان کی ملکہ الزبیتھ (۱۵۳۲-۱۶۰۳) نے تمباکو نوشی کی ممانعت میں ایک تحریری حکم نافذ فرمایا۔ اس کے بعد بادشاہ جیمس (۱۶۳۳-۱۷۰۱) نے تمباکو نوشی پر سخت جرمانہ مقرر فرمایا۔ اور اس کے جانشین شاہ چارلس نے اس کے حکم کو بحال رکھا۔ صاحب خلاصۃ التواریخ لکھتے ہیں کہ جہانگیر بادشاہ نے اپنی سلطنت کے چودہویں سال، جب کہ وہ لاہور میں تھا تمباکو نوشی کی سخت ممانعت کر دی تھی۔ اور حکم دیا تھا کہ جو کوئی تمباکو پئے گا اس کے ہونٹ کاٹ دئے جائیں گے۔ چنانچہ اکثر اشخاص کو جنہوں نے اس حکم کی خلاف ورزی کی تھی، منہ کالا کر کے گدھے پر سوار شہر کے چاروں طرف پھرایا گیا۔

نکوٹین انسان کے پھیپھڑوں اور دل دماغ پر ایسا برا اثر کرتی ہے کہ دماغ اور حرام مغز کے اعصاب ڈھیلے ہو کر گوناگوں خطرناک امراض پیدا کر دیتے ہیں۔

بعض جگہوں کے تمباکو میں نکوٹین اس کثرت کے ساتھ ہوتی ہے کہ ہلکا تمباکو پینے والے اس کا ایک کش لگانے سے بھی بے حال ہو جاتے

ہیں۔ ٹھنڈا پسینہ، خفقان، دوران سر اور اُبکائی وغیرہ شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں بعض دفعہ نئے نئے شوقین جن کو حقہ پیتے ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہو، ہلکے تمباکو پینے سے بھی ان ہی علامات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ تازہ تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ ہونٹوں کا ایک پھوڑا جس کو ایپو کو پکیلیا کہتے ہیں۔ اور بعض دفعہ ہونٹوں کا سرطان تمباکو نوشی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اگر تمباکو نوشی بند نہ کی جائے تو مرض بڑھتا جاتا ہے حتیٰ کہ گلے کے تمام غدد جاذبہ مبتلائے مرض ہو کر موت کو زیادہ قریب لے آتے ہیں۔ بعض لوگ پھیپھڑے کے ایک مخصوص مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ان کے پھیپھڑے ہوا سے بھر کر پھول جاتے ہیں۔ مگر ہوا باہر نہیں نکل سکتی۔ عموماً ان لوگوں میں یہ مرض پایا جاتا ہے جن کو دم کشی بطور پیشہ کے کرنی پڑتی ہے، مثلاً گویئے، قوال، باجہ بجانے والے۔ تمباکو نوش بھی بالعموم اس مرض کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ڈاکٹر آسلر صاحب اپنی تصنیف میں تمباکو نوشی سے پیدا ہونے والے مرضوں کی تین قسمیں کی ہیں۔

(۱) خفقان۔ اختلاج قلب، دردِ دل جس کو ڈاکٹری میں انجائنا پکٹورس کہتے ہیں۔

(۲) تمباکو نوشی سے خون رقیق اور کم ہو جاتا ہے۔ جس سے خون کا دورہ سست ہو کر ضعف دماغ اور غشی پیدا ہو جاتی ہے۔ شریانوں کی اندرونی سطح نہایت نازک ہو جاتی ہے۔ اور ان کے اندر چونے کے باریک ذرات چمٹ جاتے ہیں۔ اور ان کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ معمولی صدمہ سے وہ پھٹ جائیں۔

(۳) معدہ، جگر اور انتڑیاں، تمباکو نوشی کے باعث غذا کو ہضم کرنے سے قاصر ہو جاتی ہیں۔ بلکہ ان کے اندر ایک قسم کا لیسدار مادہ جمع ہو کر ان کی ساخت کو بگاڑ دیتا ہے۔ ڈاکٹر موصوف کی رائے ہے کہ اگر تمباکو نوشی کی عالم گیر دبا یک لخت رُک جائے تو پچاس فیصدی امراض میں کمی ہو جائے گی۔ اس کا دعوےٰ ہے کہ آتشک اور تمباکو نوشی چند امراض کے سوا باقی تمام امراض انسانی کا موجب ہیں۔

مذہبی پہلو

جہاں تک میرا مطالعہ ہے کہ وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ دنیا کا کوئی مذہب اس کی اجازت نہیں دیتا بلکہ بعض مذاہب نے تو اس کو قطعاً حرام قرار دیا ہے۔ اسی لئے گورنمنٹ نے ریل گاڑیوں کے ڈبوں پر حقہ نوشی کی ممانعت کا اشتہار لگا کر واضح کر دیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے ساتھی کی مرضی کے بغیر حقہ نوشی کرے گا تو اُسے گرفتار کیا جائے گا۔ سکھ مذہب کی ابتدا کے وقت تمباکو نوشی شروع ہو چکی تھی۔ اس لئے اس نے تمباکو نوشی کو سختی کے ساتھ حرام قرار دیا ہے۔ مسلمانوں میں بھی اس بارے میں علما کے تین خیال ہیں ایک جماعت تو اس کو قطعی حرام قرار دیتی ہے۔ اس کا دعوےٰ ہے کہ تمباکو شیطان کے پیشاب سے پیدا ہوا ہے اور پیغمبر اسلام نے اس کے متعلق پیش گوئی فرما کر اس مخالفت فرمائی ہے۔ علماء کا یہ گروہ علاقہ سوات و بنیر میں موجود ہے۔ وہاں کے بعض پیر لوگوں کو مرید بناتے وقت تمباکو نہ پینے کی بھی قسم لیتے ہیں۔ دوسرا گروہ اس کو مباح قرار دے کر اس کا پینا اور نہ پینا برابر خیال کرتا ہے۔ تیسرا گروہ اس کو مکروہ جان کر بزم لفظوں میں اس کی ممانعت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک علمائے اس طرف کلی توجہ نہیں فرمائی۔ اور اس کی ترقی برابر ہوتی جارہی ہے۔

غایتہ الاوطار میں، جو فقہ کی ایک کتاب ہے اس کو حرام لکھا ہے۔

اس کے علاوہ حضرت اُم سلمہ فرماتی ہیں کہ حضور صلعم نے ہر نشہ پیدا کرنے والی اور فتور ڈالنے والی چیز کی ممانعت فرمائی ہے۔

بہر حال تمباکو کیا بہ لحاظ حفظان صحت اور کیا بہ لحاظ مذاہب ناقابلِ استعمال اور مکروہ چیز ہے۔ ہر شخص کو اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

کونین فراہم کرنے کا مسئلہ

پولٹیکل سروے آف انڈیا کی تازہ سالانہ رپورٹ بابتہ ۳۸-۱۹۳۷ء میں حرفت اور دواسازی کے مقصد کے لئے ہندوستانی پودوں کی روز افزوں اہمیت کے مسئلہ پر دلچسپ روشنی ڈالی گئی ہے۔

رپورٹ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال ہندوستان اور باہر کے ملکوں کے بے شمار لوگوں کو اقتصادی اہمیت رکھنے والے پودوں کے متعلق مختلف معلومات فراہم کی گئیں۔ مثلاً دواسازی میں کام آنے والے پودے، لاکھ، دیا سلائی کے کام کی لکڑی، چارے کے کام

میں آنے والی گھاس، رال، چپڑا، گوند پیدا کرنے والے پودے وغیرہ مفصل معلومات حاصل کرنے کے لئے بوٹینیکل سروے آف انڈیا (شعبہ حرفت ہندوستانی عجائب خانہ) میں تجارت پیشہ اصحاب اور طلبا کثیر تعداد میں آئے۔ یونی ورسٹی کے پروفیسر اور طلبا کو بھی پودوں کی تجارت کے سلسلہ میں مستند اور قابل قدر معلومات فراہم کی گئیں۔

حرفتی شعبہ میں اس سال ۲۴۲ نئے پودوں کے نمونوں کا اضافہ ہوا۔

ان میں دوا سازی اور تیل بنانے کے کام میں آنے والے پودے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ موگا اور بھاگل پور وغیرہ کے دیسی رنگے ہوئے ریشمی کپڑوں کو نمائش کے لئے گیلری میں رکھا گیا۔ اور کاغذ تیار کرنے کی ترکیبوں کی تصویروں کا بھی اضافہ ہوا۔

کونین کی فراہمی

کونین کی فراہمی کے مسئلہ میں پبلک کی دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ تین طریقے ہیں جن سے پیداوار میں اضافہ ہو سکتا ہے (۱) سنکونا کی کاشت زیادہ رقبہ زمین میں ہو۔ (۲) سنکونا کی زیر کاشت زمین کو زیادہ پیداوار کے قابل بنایا جائے (۳) چھال کی عمدگی پر زور دیا جائے۔

اول الذکر طریقے کے متعلق حال ہی میں شاہی زرعی تحقیقاتی کونسل نے تحقیقات کی ہے جس کی رپورٹ شائع ہونے والی ہے۔ باقی دو امور پر باقاعدہ تحقیقات کی ضرورت ہے

سال کے ابتدا میں ۱۳۰۹۴۱ پونڈ کونین اسٹاک میں تھی، اور خاتمہ پر ۱۲۵۶۴ پونڈ ہی کے علاوہ ۱۳۰۰۰ پونڈ کونین چھال کی شکل میں تھی۔ کل آمدنی ۴۴۸۰۷۰ روپیہ ہوئی۔

مائیں زیادہ کیوں مرتی ہیں؟

انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن کی امداد سے حال میں آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف ہائجین اینڈ پبلک ہیلتھ نے کلکتہ میں ایک سال کی مسلسل تحقیقات کے بعد معلوم کیا ہے کہ مرنے والی زچاؤں میں سے تقریباً ۹۶،۳ فی صدی زچاؤں کی جانیں بچائی جا سکتی ہیں۔ اس تحقیقات میں ہر قسم کی احتیاط کی گئی تھی۔ لیکن اس شرح اموات میں غلطی کا امکان تسلیم بھی کر لیا جائے تو بھی اس میں شک نہیں کہ ملک میں زچاؤں کی موتوں کی تعداد افسوس ناک حد تک زیادہ ہے۔

اموات کے اسباب

کل ۸۸۷ اموات کی تحقیقات کی گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ ان میں سے ۷۰۱ اموات براہ راست وضع حمل کی خرابی سے اور ۱۸۶ اموات زچگی سے متعلقہ امراض کی وجہ سے پیش آئیں۔ وضع حمل کے سلسلہ میں سب سے زیادہ اموات عفونت اور کمی خون کے باعث اور زچگی سے متعلقہ امراض میں سے ۴۸ فی صدی اموات سل و دق کی وجہ سے ہوئیں۔

اموات کے اسباب میں کمی خون سب سے زیادہ اہم ہے کیونکہ عفونت میں بھی کمی خون کو بڑا دخل ہے۔ کمی خون کے اسباب مثلاً غذا، اقتصادی حالات، پردہ، ذاتی اور متعلقہ امراض کے سلسلہ میں بھی تحقیقات کی گئی۔ امید کی جاتی ہے کہ بہت جلد کمی خون کی مختلف اسباب کی مکمل تحقیقات ہو جائے گی۔ اور یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ ان کا زچہ کی صحت پر کیا اثر پڑتا ہے۔

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ بحیثیت مجموعی ہندوستانی عورتوں کا خون صحت کے اعتبار سے یورپ کی عورتوں کے خون سے کسی طرح کم نہیں +

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب۔ ایم۔ آر۔ اے۔ ایس لندن، ایف۔ ٹی۔ ایس۔ ایم، ایم۔ بی۔ جودھپور

اکسیر نسیان ہلیلہ زرد کا چھلکا دو تولہ، آملہ دو تولہ، فلفل سیاہ چھ ماشہ، فلفل دراز چھ ماشہ، سونٹھ ۶ ماشہ، مغز کشنیز ۳ تولہ، بادیان ایک تولہ، کشتہ عقیق ایک ماشہ، کشتہ طلا، ایک ماشہ، کشتہ نقرہ ایک ماشہ، مغز بادام شیریں ۴ تولہ، مغز پستہ ۴ تولہ، دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ، ورق طلا ۱۲ عدد، ورق نقرہ ۲۵ عدد۔ سب چیزوں کو یک جان کریں، اور چار تولے روغن بادام شیریں ڈال کر خوب حل کریں پھر تگنی مصری کا گاڑھا قوام تیار کر کے دوائیں اس میں ملا دیں۔ اور ۲۱ روز کے بعد ۳ ماشہ صبح اور ۳ ماشہ شام گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔

فوائد:۔ ضعفِ دماغ اور اعضائے رئیسہ کی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ طالب علموں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے عمدہ چیز ہے

سفوف مقوی باہ قرنفل ۴ سرخ، مازو ۴ سرخ، شنگرف رومی ایک سرخ، ریگ ماہی ایک ماشہ، دارچینی ایک ایک ماشہ افیون خالص ۶ سرخ، سلاجیت شدہ ۴ سرخ، عنبر اشہب ۴ سرخ، بسباسہ ۶ سرخ، جوز بوا ۴ سرخ، کائیفل ۶ سرخ، زعفران ۱۰ سرخ، ورق طلا ۱۰ سرخ، ورق نقرہ ۱۰ سرخ، نمک چکنی ۲ سرخ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور پہلے دن ایک ماشہ یا نصف ماشہ پھانک کر اوپر سے گائے کا دودھ پئیں۔ چار روز کے بعد ۲۔۲ رتی دوا اور ساتھ ہی دودھ کا اضافہ کرنا شروع کر دیں اور ۳ ماشہ تک پہونچائیں۔ غذا میں انڈے کی زردی بھی نیم برشت کھلائیں۔ **فوائد**:۔ تقویت باہ کے لئے عجیب الاثر تحفہ ہے۔

جناب ڈاکٹر محمد محفوظ عالم صاحب قریشی طوق کوٹلوری

مصفی اعلےٰ برگ شاہترہ، سرپھوکہ، برگ گز، تخم کاسنی، گل بکائن، گل کاسنی، مکو خشک، افتیمون ولایتی بصرہ بستہ گل نیم ہر ایک پانچ تولہ، برادہ شیشم، برادہ آبنوس ہر ایک دو تولہ، منڈی مع برگ و بیخ و بار و گل ایک پاؤ، عناب کلاں، گل نیلوفر ہر ایک ۵ تولہ، بسفائج فستقی، چوب چینی وردی، عشبہ مغربی ہر ایک ۱۰ تولہ، گل گاؤزباں ۲۰ تولہ، درونج عقربی ایک تولہ۔ رات کو سب چیزوں کو پندرہ سیر پانی میں بھگو دیں۔ صبح کے وقت ۸ سیر عرق کشید کریں۔

خوراک:۔ آدھ پاؤ عرق اور شربت عناب دو تولہ۔ صبح و شام دونوں وقت

فوائد:۔ سوداوی امراض میں خصوصاً تنقیہ کے بعد اس عرق کا استعمال بہت مفید ہوتا ہے۔ کچھ دنوں تک پرہیز کے ساتھ اس کو پیتے رہنے سے خون صاف ہو کر جسم چمکنے لگتا ہے۔ میرا معمول مطب ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ پندرہ سیر سے زیادہ پانی میں دوا نہ بھگوئیں اور نہ آٹھ سیر سے زیادہ عرق کھینچیں۔ اور تمام دوائیں تازہ اور ٹھیک وزن سے لی جائیں۔

بخاروں کے پانچ مجرب نسخے

(جناب حکیم محمد فضل الٰہی صاحب اکمل صدیقی سیالکوٹ)

حب ابیض ست گلو ایک تولہ، بنسلوچن کبود ایک تولہ، زہر مہرہ خطائی ایک تولہ، دانہ الائچی خورد ایک تولہ، کونین سلفاس ۶ ماشہ کشتہ صدف مروارید ی ۶ ماشہ، کشتہ ابرک سفید ۶ ماشہ، کشتہ گئودنتی ۶ ماشہ۔ کشتہ مرجان ۶ ماشہ، کافور دیسی ۳ ماشہ گوند سفید ۳ ماشہ۔ سب دواؤں کو بہت باریک پیس کر لعاب اسپغول میں چنے کے برابر گولیاں تیار کر لیں۔ اور ایک ایک گولی دن میں ۳ بار مناسب

بدرقہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ دوا کے استعمال سے پہلے معدہ کی صفائی ضروری ہے۔ ضرورت کے مطابق دو دو گولیاں بھی دی جاسکتی ہیں۔

فوائد: ملیریا بخاروں کے دفعیہ میں "حب ابیض" ہزاروں دفعہ کی آزمائی ہوئی بے خطا اور مجرب گولیاں ہیں۔

حب صحت افزا جوزمائل، افیون، مرچ سیاہ، اقاقیا۔ چاروں چیزیں برابر کی لے کر حسب معمول چنے کے برابر گولیاں تیار کرلیں اور ایک گولی نوبت سے ۲ گھنٹے پہلے اور دوسری گولی بخار ہونے سے ایک گھنٹے پہلے گرم پانی کے ساتھ دیں۔ انشاء اللہ پہلے ہی روز نفع معلوم ہوگا ورنہ تنقیہ کرنے کے بعد دوسرے تیسرے دن تو ضرور فائدہ ہوجاتا ہے۔ اور بخار کی باری رک جاتی ہے۔

فوائد: نوبتی بخاروں کو دفع کرنے میں نہایت مفید و مجرب اور معمول مطب گولیاں ہیں کونین سے بھی زیادہ فائدہ کرتی ہیں۔

حبّ ھندی مغز کرنجوہ ۵ تولہ، فل فل دراز ۲ تولہ، برگ کیکر ۲ تولہ، زیرہ سفید ۲ تولہ، شب یمانی بریاں ۲ تولہ، کشتہ گئو دنتی ۲ تولہ سب دواؤں کو کوٹ پیس کر گوند کے لعاب سے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک دو گولیاں ضرورت کے مطابق پانی یا سونٹے وغیرہ کے ساتھ معدہ کی صفائی کے بعد دیں۔

فوائد: ہر قسم کے بخاروں میں مفید ہے خصوصاً ملیریا اور بلغمی بخاروں میں تو بہت ہی مفید و معمول مطب گولیاں ہیں۔

سفوف ست گلو ست گلو خانہ ساز ایک تولہ، طباشیر نیل گوں ایک تولہ، دانہ ہیل خورد ایک تولہ، مصری کوزہ ۶ تولہ۔ سب چیزوں کو باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔ اور ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک دن میں تین چار بار پانی یا مناسب عرقوں کے ساتھ دیں۔ **فوائد:** ہر قسم کے بخاروں میں بے خطر دیا جاسکتا ہے۔ مفید و مجرب اور سہل الحصول معمول مطب دوا ہے۔

اکسیر حمّٰی گل مدار خشک ایک تولہ، ابرک سفید مقرض ایک تولہ، ست گلو خالص خانہ ساز ایک تولہ، مصری کوزہ ۳ تولہ۔ سب چیزوں کو باریک پیس کر سفوف کرلیں۔ اور چار رتی سے ایک ماشہ تک یہ سفوف پانی یا کسی مفید شربت یا عرق کے ساتھ استعمال کرائیں۔

فوائد: یہ دوا بلغمی اور فصلی بخاروں میں خصوصاً اور دوسرے بخاروں میں عموماً فائدہ کرتی ہے۔ تنقیہ کے بعد اکسیری اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ ضرور تجربہ کریں۔ اور نتائج سے دیگر ناظرین کو بھی آگاہ فرمائیں۔

جناب حکیم سید ریاض الحسن شاہ صاحب گیلانی حاذق الحکماء، شاہ کوٹ

ملذّذ خاص عطر گلاب ایک تولہ، عطر موتیا ایک تولہ، چربی مرغی (جس نے انڈا نہ دیا ہو) ½ چھٹانک، مشک خالص ۳ ماشہ، عقرقرحا ۶ ماشہ، کباب چینی ۶ ماشہ، زعفران ۶ ماشہ۔ سب چیزوں کو خوب کھرل کرکے رکھیں، اور حسب معمول استعمال کریں۔

مصفّی خون نیلا تھوتھا دو تولہ، مردار سنگ ایک تولہ، کتھہ سفید ۶ ماشہ، گندھک آملہ سار ۶ ماشہ، دار چکنا ۳ ماشہ۔ سب چیزوں کو کوار گندل کے پانی میں خوب کھرل کرکے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور ایک گولی عرق منڈی ۱ تولہ کے ساتھ دیں۔

فوائد: یہ گولیاں خون کو صاف کرتی ہیں۔ آتشک کے عوارض کو دور کرتی ہیں۔

حب ممسک شدھ کردھوج ۱ ماشہ، کشتہ سونا ایک ماشہ، جائفل ۶ عدد، جاوتری ۶ ماشہ، کستوری ۳ ماشہ، لونگ ۶ ماشہ، زعفران ۶ ماشہ۔ سب دواؤں کو برانڈی میں کھرل کرکے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک گولی حسب معمول ایک گھنٹہ پہلے استعمال کریں۔ **فوائد:** ممسک ہے اور مقوی باہ ہے۔

اکسیری دواؤں سے دق وسل کا علاج

(نقل و اخذ کے حقوق محفوظ ہیں)

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی بیرون دہلی دروازہ، لاہور

دق وسل کے معالجات کے سلسلہ میں میں آج اُن اکسیر صفت دواؤں کا اظہار کرتا ہوں جن کی مثال دنیاء طب پیش کرنے سے

قامرہے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

(۱) کشتہ زرنیخ طبقی

ہڑتال طبقی ایک تولہ کا عمدہ ٹکڑا لے کر ململ کے کپڑے میں پوٹلی باندھیں اور اسے لحم بقر ایک سیر روغن زیت نصف سیر، مرچ سرخ دو تولہ، نمک ا تولہ، پیاز ۱۰ تولہ، لہسن ۵ تولہ کے ساتھ چولھے پر چڑھا کر نرم آگ پر اس قدر بھونیں کہ لحم بقر اچھی طرح بریاں ہو جائے۔ دوران عمل میں چمچہ برابر چلاتے رہیں۔ جب یہ مرکب ٹھنڈا ہو جائے تو ہڑتال کو نکال لیں۔ اور باقی مرکب کو زمین میں دفن کردیں۔

ہڑتال کو برگ حنا تازہ ایک پاؤ، اور برگ نورستہ نیم تازہ ایک پاؤ کے نغدہ میں رکھ کر مٹی کے کوزہ میں بند کریں اور سات دفعہ نہایت مضبوطی اور عمدگی کے ساتھ گل حکمت کرکے خشک کرلیں۔ پھر تین سیر دودھ میں اُپلوں کی اُسوقت آگ دیں۔ جب اُپلوں کا دھواں بند ہو جائے۔ آگ سرد ہو جانے پر ہڑتال نکال لیں۔ سفید براق کشتہ شدہ برآمد ہوگا۔

خوراک ۱/۲ چاول ہمراہ ست گلو ایک سرخ، طباشیر ۲ سرخ، دانہ الائچی خورد ایک سرخ، جوہر کافور ۲ برنج۔

ترکیب جوہر کافور۔ کافور دیسی ۵ تولہ کو آدھی بوتل برانڈی میں حل کرکے بطریق معروف جوہر اڑالیں۔

(۲) روح الماس

کشتہ ابرک سفید ۳ تولہ اور کشتہ الماس ایک سرخ لے کر روح گلاب میں تین دن تک خوب کھرل کرکے سفوف بنالیں اور آدھی رتی یہ دوا ہمراہ شیر گاؤ کھلائیں۔ دق وسل کی بہترین دوا ہے۔

ترکیب کشتہ ابرک۔ ابرک سفید ۵ تولہ کو اول محلوب کرلیں۔ پھر اس میں سیماب مصفےٰ (شنگرف والا) ۳ ماشہ شامل کرکے آب گذر (سرخ) مقطر ۲۰ تولہ کے ساتھ اس قدر کھرل کریں کہ تمام پانی خشک ہو جائے پھر قرص بنا کر مٹی کے کوزہ میں بند کریں اور سے گل حکمت کرکے ۵ سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر نکال لیں اور مزید سیماب مصفےٰ ۳ ماشہ اضافہ کرکے آب گذر ۲۰ تولہ میں کھرل کرکے یہی عمل کریں۔ اسی طرح ۲۱ مرتبہ آگ دینے سے ابرک کا کشتہ تیار کرلیں۔

ترکیب کشتہ الماس۔ ریزہ الماس ایک سرخ کو اول مطبوخ حب القلت ۵ تولہ، حلتیت ۳ تولہ، سینڈھا نمک ۳ تولہ، درخبرہ ۳ تولہ میں ۱۲۰ مرتبہ سرد کریں۔ پھر ریزہ مذکور کو برگ نورستہ درخت کریر کے نغدہ میں ملفوف کرکے گولا سا بنالیں اور اس پر ۲ دفعہ کپڑ مٹی کرکے خشک کریں جب گولا اچھی طرح خشک ہو جائے تو اُسے اُوپر اور نیچے سے بالمقابل سلائی کے ساتھ چھید دیں۔ اور ۵ سیر اُپلوں کی آگ میں پھونک لیں۔ الماس پُھکا ہوا نکلے گا۔

دیگر۔ ریزہ الماس کو دانہ بلادر میں ملفوف کرکے نیچے اوپر کشتہ قلعی (ارزیر) ایک تولہ فرش و لحاف کرکے کوزہ گلی میں بند کرکے گل حکمت کرلیں۔ اور ایک سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ اس طرح گیارہ مرتبہ یہی عمل کریں۔ الماس کشتہ ہو جائے گا۔

(۳) کشتہ طلا فک الحجاب

برادہ طلا خالص ایک تولہ اور پارہ مصفےٰ ۳ تولہ کو ایک ہفتہ تک روح گلاب میں کھرل کریں پھر بطریق معروف جوہر اڑالیں جس قدر پارہ بصورت جوہر حاصل ہو اُسے وزن کریں اور کمی کو جدید پارہ سے پورا کرکے پھر روح گلاب میں کھرل کریں اور ہفتہ بھر کے بعد جوہر اُڑائیں اسی طرح ۱۱ سے ۲۱ مرتبہ کریں۔ یہاں تک کہ برادہ طلا کشتہ ہو جائے اور سیماب کے ساتھ کھرل کرنے سے پارہ کو عقد نہ کرے۔

خوراک چاول برابر ہمراہ ادویہ مناسبہ۔ دق وسل کے عجیب نفع بخش دوا ہے۔

(۴) کرپور آسو

شراب عمدہ اعلےٰ قسم ۱ سیر، مشک کافور ۱/۴ تولہ، دانہ الائچی خورد ۸ تولہ، ناگر موتھا ۸ تولہ، سونٹھ ۸ تولہ، اجوائن ۸ تولہ، فلفل سیاہ ۸ تولہ۔ سب دواؤں کا سفوف کرکے شراب میں ڈالیں۔ اور ایک مہینے تک محفوظ رکھیں۔ پھر نتھار کر شیشیوں میں بھرلیں۔ اور ۵ سے ۱۰ بوند تک ہمراہ عرق گلاب دیں۔ **فوائد:۔** دق بطنی کے لئے نہایت مفید شے ہے۔

مرگ مد آسو

شراب اعلیٰ قسم سواچھ سیر، کستوری نیپالی ۲ تولہ، خالص شہد ۳ سیر ۱ تولہ، پانی ۳ سیر ۱ تولہ، سفوف فلفل سیاہ ۱ تولہ، سفوف قرنفل ۱ تولہ، سفوف جائفل ۱ تولہ، سفوف فلفل دراز ۱ تولہ، سفوف دارچینی ۱ تولہ۔ سب دواؤں کو شیشے کے مرتبان میں ڈال کر ایک ماہ تک رکھیں پھر نتھار کر محفوظ کرلیں۔ خوراک ۱۵ بوند۔

فوائد: یہ دوا ضعف و نقاہت اور مرض کے انتہائی درجوں میں دی جاتی ہے اور حالت نزاع میں بھی اس سے طاقت گویائی عود کر آتی ہے۔

جناب حکیم مولوی سید مقبول شاہ صاحب وارثی

حب جریان و احتلام

میں نے یہ نسخہ کئی سال ہوئے کسی کتاب میں دیکھا تھا۔ چونکہ تجربہ کرنے کا شوق مجھ کو دامن گیر رہتا ہے اس لئے اس کو بنا کر سینکڑوں مریضوں پر تجربہ کیا اور نہایت مفید پایا۔ **نسخہ:**۔ برگد (بڑ) کے پختہ پتے زرد رنگ کے جو خود بخود گرتے ہیں، ایک من جمع کر کے برتے ہوئے مٹی کے گھڑوں میں بھر کر بھگو دیں۔ ۲۴ گھنٹے کے بعد کڑھائی میں پتے اور پانی کو الٹ کر پکانا شروع کریں۔ جب آدھا پانی جل جائے تو کڑھائی کو نیچے اتار کر ٹھنڈا کریں۔ پھر پانی کو چھان کر پتے پھینک دیں اور پانی کو اتنا پکائیں کہ اس کا افیون کی طرح قوام ہو جائے۔ اس قوام میں حسب ذیل دواؤں کا سفوف ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی سے شروع کر کے چار گولیوں تک پہونچائیں۔ گولی پانی یا دودھ کے ساتھ استعمال کی جائے۔

سفوف بھوپھلی ۵ تولہ، سبوس دو تولہ اور مغز تخم املی ۲ تولہ۔

فوائد:۔ جریان اور احتلام کے لئے عجیب گولیاں ہیں۔ سرعت کی شکایت کو رفع کرتی ہیں۔

فوری نعوظ کی دوائیں

ہمارے ایک کرم فرما ڈاکٹر صاحب نے فروری ۱۹۳۹ء کے ہمدرد صحت میں ایک سوال شائع کرایا تھا میرا ارادہ تھا کہ اس سوال کا فوری جواب دوں۔ مگر عدیم الفرصتی نے معذور رکھا۔ یہ خیال پیدا ہوا کہ اطبا کرام کی دریادلی ضرور ڈاکٹر صاحب کی تسلی کر دے گی۔ مارچ کے ہمدرد صحت میں دریادلی کا مظاہرہ تو ضرور ہوا لیکن ذرا کم۔ فوری نعوظ کی دوائیں گو کم یاب ہیں لیکن نایاب نہیں۔ میرے برادر اکبر حافظ مولوی عبد القادر صاحب رضا مرحوم سابق طبیب خاص مہاراجہ کپورتھلہ نے صرف فوری نعوظ کے ایک نسخہ سے بہت شہرت حاصل کی تھی۔ اکثر اطبا کے پاس یہ نسخہ میرے علم میں موجود ہے۔ بھائی صاحب کے انتقال کے بعد یہ نسخہ مجھکو بھی ملا۔ اور میں نے اسے تیار کر کے شائقین پر آزمایا حقیقتاً یہ نسخہ اکسیر ہے۔ نسخہ میں ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں خصوصاً اور تمام اطبا کرام اور شائقین کی خدمت میں عموماً پیش کرتا ہوں۔

خراطین دہنی، کافور بھیم سینی، افیون، مشک، ست سلاجیت کو ہم وزن لے کر ماہی رہو کے پتے میں ایک دن تک کھرل کر کے زیرہ سیاہ کی طرح زیرہ بنا کر سایہ میں خشک کریں۔ اور ایک زیرہ وقت سے پہلے پیشاب کی نالی میں رکھ کر کرشمہ دیکھیں۔

نوٹ:۔ خراطین دہنی ہونے چاہئیں یعنی وہ خراطین جو انسان کے منہ کے راستہ سے نکلا ہو۔

فوری نعوظ کے لئے طلا کا بھی ایک نسخہ لکھتا ہوں۔ یہ بھی عمدہ چیز ہے۔ سیماب ۶ ماشہ اور شہد ایک تولہ لے کر لوہے کی کڑھائی میں اتنا کھرل کریں کہ یک جان ہو جائے۔ پھر بقدر مناسب اسے ایک پٹی پر لگا کر چڑھائیں۔ چند منٹ کے بعد ہی مقصد پورا ہونا شروع ہو جائے گا۔

جناب حکیم ابو محمد اعظم صاحب شاگرد جناب حکیم ڈاکٹر سید محمد غوث صاحب، مدراس

دافع تپ دق و سل

ست گلو ۳ تولہ، تخم کاسنی ۳ تولہ، تخم پالک ۱ تولہ، خوب کلاں ۳ تولہ، سرطان ہندی سوختہ ۱ تولہ، تخم خرفہ ۳ تولہ، گاؤزباں ۱ تولہ، تخم بستان افروز ایک تولہ، تخم حماض ایک تولہ، تخم کاسنی ۱ تولہ، تخم اسگن ۶ ماشہ الائچی خورد ۳ تولہ، نبات سفید ۵ تولہ، ترنجبین ۳ تولہ، گل سرخ ۳ تولہ، سریشم ماہی ۳ ماشہ، صدف ایک تولہ، زہر مہرہ ایک تولہ، سنگ شب ایک تولہ، طباشیر ایک تولہ۔ سب دواؤں کا باریک سفوف کر کے رکھیں اور ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ صبح و شام دونوں وقت عرق گاؤزباں کے ساتھ دیں۔

سفوف سوزاک جدید

نمک سنگ دو تولہ، شورہ قلمی ۲ تولہ، ریوند چینی دو تولہ، زیرہ سفید دو تولہ، کباب چینی ایک تولہ۔ پھٹکری بریاں ۶ ماشہ۔ سفوف کر کے روزانہ ۴ ماشہ یہ سفوف دودھ کی لسی کے ساتھ استعمال کریں۔ انشاء اللہ ایک ہفتہ میں صحت ہو جائے گی۔

سفوف سوزاک کہنہ

مازو ایک تولہ، پھٹکری بریاں ایک تولہ، گیرو ۱ تولہ، نبات سفید تین تولہ۔ سفوف کر کے روزانہ صبح و

(باقی)

یورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دواؤں کے راز

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

۱۔ ٹیبلائیڈ فیرائی ایٹ آرسینک کمپونڈ

نسخہ ۱۔ فیرائی ہائپو فاسفیٹ ۲ گرین
کونین سلفیٹ ۱ ″
آرسینک ٹرائی اوکسائیڈ ۱/۵۰ ″
سٹرکنین سلفیٹ ۱/۵۰ ″

ایک گولی بنالیں اور بعد غذا کھلائیں
مقوی باہ و مولد خون دوا ہے۔

۲۔ ٹیبلائیڈ فیرائی ایٹ آرسینک ٹرائی اوکسائیڈ ایٹ ڈیجی ٹیلین

نسخہ: فیرائی فاسفیٹ سالیوبل ۳ گرین
آرسینک ٹرائی اوکسائیڈ ۱/۱۰۰ ″
ڈیجی ٹیلین ۱/۱۰۰ ″

ایک گولی بنالیں اور بعد غذا کھلائیں۔ مقوی قلب اور مولد خون دوا ہے۔

۳۔ ٹیبلائیڈ فیرائی سائٹریٹ کمپونڈ

نسخہ۔ فیرائی ایمونیا سائٹریٹ ۳ گرین
کونین سلفیٹ ۱ ″
آرسینک ٹرائی اوکسائیڈ ۱/۲۰ ″

ایک گولی بنالیں اور بعد غذا کھلائیں
مقوی و مولد خون دوا ہے۔

۴۔ ٹیبلائیڈ فیرائی ایٹ سٹرکنیا فاسفیٹ

نسخہ۔ فیرائی فاسفیٹ سالیوبل ۱ گرین
سٹرکنین فاسفیٹ ۱/۳۲ ″

ایک گولی بنالیں اور بعد غذا کھلائیں۔
مقوی و مولد خون دوا ہے۔

۵۔ ٹیبلائیڈ ٹانک کمپونڈ

نسخہ۔ فیرائی پیرفاسفیٹ ۲ گرین
کونین ہائی سلفیٹ ۱ ″
سٹرکنین سلفیٹ ۱/۱۰۰ ″

ایسی ایک ایک گولی بعد غذا صبح و شام دیں مقوی اعصاب ہے۔

۶۔ ٹیبلائیڈ لکسی ٹیول ویجی ٹیبل

نسخہ۔ ایکسٹرکیٹ کیلوسنتھ کمپونڈ ۱ گرین
ایکسٹرکیٹ جلیپ ۱/۲ ″
پوڈافلین ریزن ۱/۴ ″
لیپٹنڈرین ۱/۲ ″
ایکسٹرکیٹ ہائیوسائمس ویریڈی ۱/۴ ″
ایکسٹرکیٹ ٹرکسیکم ۱/۲ ″
اولیم منتھاپپ ۱/۲ منم

اس کی ایک گولی بنالیں اور رات کو سوتے وقت کھلائیں اس سے صبح کھل کر اجابت ہوجاتی ہے

۷۔ ٹیبلائیڈ لیتھیا بنزوایٹ کمپونڈ

نسخہ۔ لیتھیم بنزوایٹ ۳ گرین
سلفر پریسی پٹیٹ ۲ ″
کونین سیلی سلیٹ ۱/۲ ″

ایسی ایک گولی صبح و شام بعد اغذا دیں۔
امراض بول میں مفید شے ہے۔

۸۔ ٹیبلائیڈ نکلیو لیسیتھین کمپونڈ

نسخہ۔ نکلین ۱/۴ گرین
لیسے تھین ۱/۲ ″
پوٹاسیم گلیسرو فاسفیٹ ۱ ″
کیلسیم گلیسرو فاسفیٹ ۱ گرین

ایسی ایک ایک گولی بعد غذا دیں۔ دق سل میں مفید ہے

۹۔ ٹیبلائیڈ پے پینا

نسخہ۔ پپ سین ۱ گرین
پن کریاٹین ۱ ″
کیلسیم لکٹو فاسفیٹ ۱ ″

ایسی ایک ایک گولی دن میں تین دفعہ کھلائیں
دق بطنی کے لئے مفید ہے

۱۰۔ پے پیول پپ سین ایٹ زائی مین

نسخہ۔ پپ سین ۲ گرین
زائی مین ۳ ″

بعد غذا ایسی ایک ایک گولی کھلائیں۔
سل بطنی کے لئے اکسیر ہے۔

۱۱۔ پے پیول پپ سین ایٹ بسمتھ ایٹ نکس وامی کا

نسخہ۔ پپ سین ۳ گرین
بسمتھ سب نائٹریٹ ۲ ″
ایکسٹرکیٹ نکس وامی کا ۱/۶ ″

ایک گولی بنالیں اور بعد غذا صبح و شام کھلائیں۔
سل بطنی کے لئے مفید ہے۔ مقوی اعصاب ہے۔

۱۲۔ پے پیول پپ سین ایٹ بسمتھ ایٹ زائی مین

نسخہ۔ پپ سین ۱½ گرین
بسمتھ سب نائٹریٹ ۲ ″

زائی مین ۱½ گرین۔ ایسی ایک ایک گولی بعد غذا صبح و شام دیں۔ امراض شکم کے لئے اکسیر ہے

مراسلات

مجلس مذاکرہ طبیہ کالج کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۳۹ء کو طبیہ کالج دہلی میں ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد ایم۔ ایل۔ اے (مرکزی) کی صدارت میں مجلس مذاکرہ طبیہ کا سالانہ جلسہ ہوا سب سے پہلے معلومات عامہ کے سلسلہ میں تھرڈ ایر اور فورتھ ایر کا تحریری امتحان ہوا جس میں حکیم شیخ محمد سعید آزاد فائنل ایر برادر جناب شیخ عبدالغنی صاحب ایڈوکیٹ دہلی، دونوں جماعتوں میں اوّل آئے۔ اور مجلس مذاکرہ کی جانب سے جو کالج کی سب سے بڑی علمی جماعت ہے ان کو اول درجہ کا تمغہ دیا گیا۔ اس کے بعد ایک پر تکلف پارٹی دی گئی جس میں شہر کے معززین بھی شریک ہوئے۔

اس کے بعد رات کے آٹھ بجے نواب صاحب باغپت کی صدارت میں ایک شاندار بزم مشاعرہ منعقد ہوئی جس میں حضرت بہزاد، حضرت ساغر، حکیم آزاد انصاری، حضرت نہال سیوہاروی وغیرہ شعرائے شرکت کی۔ (نامہ نگار)

طبّی انجمن تلہ گنگ

مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۳۹ء کو طبّی انجمن تلہ گنگ (پنجاب) کا ایک جلسہ زیر صدارت حکیم راجیشور صاحب مہتہ کامل طب و جراحت دہلی منعقد ہوا۔ جلسہ میں بہ اتفاق رائے یہ پاس ہوا کہ انجمن پنجاب گورنمنٹ کے اس اقدام پر جو وہ پنجاب کے اطبا کے رجسٹریشن کے سلسلہ میں کر رہی ہے، اظہار خوشنودی کرتی ہے اور پنجاب گورنمنٹ سے اُمید کرتی ہے کہ وہ مستند اور قابل قدر طبّی اداروں کی معاونت کرتے ہوئے سند یافتہ اطباء کو جائز حقوق عطا کرے گی۔ اور نام نہاد اور فرضی حکیموں و ویدوں سے پنجاب کو پاک کر کے قدیم طریقہ ہائے علاج کی صحیح معنوں میں سرپرستی کرے گی۔

سکرٹیری طبّی انجمن تلہ گنگ ضلع اٹک (پنجاب)

یونانی اینڈ آیورویدک طبیہ کمیٹی۔ دینانگر

وقت کی اہمیت و نزاکت کے پیش نظر مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۳۹ء کو دینانگر (ضلع گورداس پور) کے اطبا و وید صاحبان کا ایک عام اجلاس زیر صدارت حکیم رام لما داصاحب منعقد ہوا۔ جلسہ میں طب قدیم کی ترقی کے لئے یونانی اینڈ آیورویدک طبیہ کمیٹی دینانگر کے نام سے ایک انجمن کی بنیاد رکھی گئی اور حسب ذیل اصحاب عہدہ دار منتخب کئے گئے۔

صدر حکیم مست رام صاحب۔ نائب صدر اوّل حکیم محمد علی صاحب۔ نائب صدر دوم پنڈت نیل کنٹھ صاحب وید۔ سکرٹیری حکیم حبیب الرحمٰن صاحب منشی فاضل۔ اسسٹنٹ سکرٹیری حکیم نانک چند صاحب۔ خزانچی گنیش داس صاحب وید۔

حبیب الرحمان منشی فاضل سکرٹیری یونانی اینڈ آیورویدک طبیہ کمیٹی)

جمعیت سندیافتگان بھوپندرا طبیہ کالج پٹیالہ

سندیافتگان بھوپندرا طبیہ کالج پٹیالہ کی تنظیم و فنی احیا کے لئے ایک طبی انجمن جمعیت سندیافتگان بھوپندرا طبیہ کالج پٹیالہ کے نام سے چند سال پہلے قائم کی گئی تھی۔ لیکن ابتدائی مشکلات سے انجمن عہدہ برآنہ ہوسکی اور نہ عملی زندگی میں کوئی مؤثر قدم اُٹھا سکی۔ اب ارباب جمعیت نے سند یافتگان بھوپندرا طبیہ کالج پٹیالہ کی کمل تنظیم کا تہیہ کر لیا ہے۔ کیونکہ ہندوستان کا دستور اساسی سال گذشتہ سے ایک حد تک تبدیل ہو چکا ہے۔ اور صوبہ جاتی آزادی کے اس دور میں ہم طب قدیم کو زندہ رکھنے کے لئے اگر کوئی مؤثر قدم اُٹھا سکے تو یقیناً ہماری متزلزل کشتی طب کبھی ٹھکانے ضرور لگے گی۔ ورنہ مخالف ہوا اسے بحر ذخار میں دھکیل دے گی۔ لہٰذا برادران فن و سندیافتگان بھوپندرا طبیہ کالج سے دردمندانہ درخواست ہے کہ اپنی پہلی ہی فرصت میں جمعیت کے رُکن بن کر فنی تنظیم کو استوار کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

پچھلے سال حکومت پنجاب نے طبی ایڈوائزری کمیٹی کا انعقاد زیر صدارت جناب انسپکٹر صاحب جنرل شفاخانہ جات پنجاب کیا ہے جس سے توقع

کی جاتی ہے کہ مستقبل قریب میں طبی اصلاحات ملنے والی ہیں۔ اور ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے منظم ہو جانا چاہیئے۔ اپنے نام درج کرانے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں۔

نیاز مند۔ حکیم سید ریاض الحسن گیلانی "حاذق الحکما" جنرل سکرٹیری جمعیت سند یافتگان بھوپندر اطبیہ کالج، شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ (پنجاب)

اطبّا میں ایک نئی وبا

جب سے بورڈ آف انڈین میڈیسن کے مقاصد کو عمل میں لانے اور سند فروشی کی وبا کو دور کرنے کی خاطر پنجاب طبی کانفرنس و دیگر جماعتوں نے جہاد شروع کیا ہے، اس وقت سے نام نہاد جماعتوں کی طرف سے نام نہاد کالج طبی کمیٹیاں اور کانفرنسیں بن گئی ہیں۔ اور انہوں نے عجیب طریقہ سے سند فروشی شروع کردی ہے۔ تھوڑا عرصہ ہوا جب پنجاب کے ایک طبی رسالے کی جانب سے رسالے یا کتابوں کے خریداروں کو سندیں ملنی شروع ہوگئی تھیں۔ اس صورت حال کو دیکھ کر دوسری خود غرض طبی جماعتوں نے اپنے اپنے عہدے داران و حواریوں کے درمیان سندیں تقسیم کرنی شروع کردیں۔ امرتسر میں ایک دو ایسے کالج موجود ہیں جن کا منظور شدہ کالجوں میں سے کسی ایک کے ساتھ الحاق بھی نہیں ہے محض اپنی غرضوں کی خاطر کالج قائم کئے ہیں۔ ایسے نام نہاد کالجوں نے کچھ عرصہ سے محض روپیہ کمانے کی خاطر اشتہار بازوں و شہرت کے بھوکے لوگوں کو مسیح الطب، شمس الطب، سرتاج الحکما، نباض الہند اور افسر الحکما وغیرہ عجیب و غریب خطابات دینے شروع کئے ہیں۔ اگر اس عالم گیر مرض کے انسداد کے لئے تمام باا ثر طبی کمیٹیوں نے فوراً کوئی قدم نہ اٹھایا، تو یہ مرض وبائی صورت اختیار کرلے گا۔ پھر اس کا انسداد اطبا کے لئے سخت مشکل ہوجائے گا۔ اس لئے میں پنجاب گورنمنٹ، پنجاب طبیہ کانفرنس اور ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی کے ارکان کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہوں۔ تاکہ یہ مرض ابتدا میں ہی رک جائے۔ اور پبلک بھی ان جھوٹے خطابات کے پھندوں میں پھنس کر تباہ نہ ہو۔

سکرٹیری مجلس دار التجارب امرتسر

بقیہ مضمون صفحہ ۵۲ یہ ہے

شام تین تین ماشہ یہ سفوف دودھ کی لسی کے ہمراہ پھنکا دیا کریں۔

نوٹ:۔ اگر اسی کے ساتھ پروٹارگل یا ٹرائی پافلیوین کے سلوشن سے روزانہ ایک وقت پچکاری بھی کرلیا کریں تو جلدی فائدہ ہوجائے گا۔

جناب ایم۔ آر لطیق صاحب ریوان

حب جریان جوزبوا، ببا سہ، قرنفل، دارچینی۔ اسپند، افیون ہر ایک تین ماشہ، کنجد سیاہ ۲۱ ماشہ۔ ترکیب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد خالص کی مدد سے جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک گولی رات کو غذا سے دو گھنٹے بعد ایک پاؤ دودھ کے ساتھ کھائیں۔

فوائد:۔ یہ گولیاں، سرعت اور کثرت احتلام کے لئے مفید ہونے کے علاوہ ممسک بھی ہیں۔ جو صاحب اس نسخہ کو تیار کرکے استعمال کریں وہ نتیجہ سے ضرور مطلع کریں۔

دوائے حمّی اطفال تخم تلسی، زیرہ سفید، فلفل سیاہ، طباشیر، ست گلو۔ سب دوائیں ہم وزن کوٹ پیس لیں۔ اور شہد کی مدد سے مونگ کے برابر گولیاں بنالیں، اور ماں کے دودھ میں حل کرکے بچے کو دن میں دو تین بار دیں۔

فوائد۔ بخار کے لئے بہت مفید ہے۔

تصدیق ہمدرد صحت بابتہ ماہ فروری ۱۹۲۹ء میں صفحہ ۲۹ پر طلائے نایاب کا جو نسخہ جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب جودھ پوری نے شائع کرایا ہے۔ اسے میں نے بنا کر تجربہ کیا۔ بے حد مفید پایا۔ نیز سرمہ اکسیر چشم و اکسیر ناصور جن کے نسخے ہمدرد صحت بابت ماہ دسمبر ۱۹۲۸ء صفحہ ۱۴ پر شائع ہوئے ہیں، بے حد مفید ہیں۔

حکیم مقبول شاہ وارثی دہلوی

جوابات

(۱۸۸) دانتوں کا میل :- (الف) غالباً آپ سگرٹ یا سگار پینے کے عادی ہیں۔ دانتوں پر یہ زنگ میل کا نہیں بلکہ تمباکو کا ہے۔ اگر میل ہوتا تو اچھی طرح دانت مانجھنے سے چھٹ جاتا۔ تمباکو نوشی ترک کر دیجئے اور روزانہ کسی اچھے منجن سے دانت صاف کیا کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آم کے سبز پتے لے کر دانتوں سے کچل کر دانتوں پر مَلا کریں۔ دانت صاف ہو جائیں گے۔ اور دانتوں کے سب امراض جاتے رہیں گے۔
(حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) پہلے کسی دندان ساز سے جمے ہوئے میل کو صاف کرائیے۔ اس کے بعد یہ منجن استعمال کرتے رہیں۔ اگر معدہ درست حالت میں نہ ہو تو اس کا بھی علاج کرائیں۔ نسخہ منجن۔ مصطگی رومی، دارچینی، الائچی، کپور کچری، کباب چینی، زنجبیل، فلفل سیاہ، کتھ، نیلا تھوتھا، زیرہ سفید، کشنیز خشک ہر ایک ایک تولہ نمک سنگ دو تولہ۔ باریک پیس کر منجن بنالیں۔ اور صبح شام دونوں وقت دانتوں پر ملیں۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم)

(د) کیکر کی مسواک سب سے بہتر ہے اور دانہ الائچی خورد، عاقر قرحا، قرنفل، سجی سفید، کیسر کشمیری ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں۔ اور دو چند شہد میں ملا کر رکھ لیں۔ اور صبح و شام دانتوں پر ملا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) گیرو، چاک مٹی ہر ایک دو تولہ، نمک لاہوری ۲ ماشہ کو باریک کر کے رکھ لیں۔ اور نرم مسواک یا برش پر لگا کر روزانہ دانتوں کو صاف کریں۔ اگر اس سے خاطر خواہ کامیابی نہ ہو تو دندان ساز سے صاف کرالیں۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) دانتوں کے میل کے لئے یہ منجن بنا کر لگایا کیجئے۔ مرچ سیاہ ۳ ماشہ، مشک کافور ۳ ماشہ، یوکلپٹس آئل۔ ۱ قطرے، پھٹکری ۶ ماشہ، سوڈا ۶ ماشہ خاکستر چھالیہ ایک تولہ، چاک خالص دو تولہ۔ سب چیزوں کو خوب پیس کر منجن بنائیں (حکیم ہمایوں)

(۱۸۹) برہمی بوٹی :- (الف) جڑی بوٹی کی کتاب کامل بک ڈپو لاہور سے منگوا کر برہمی کی پوری شناخت، فوائد ہمہ میں ملاحظہ کریں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ب) برہمی بوٹی کی صحیح شناخت تو اسی وقت ممکن ہے جب اُسے دیکھ لیا جائے۔ ورنہ ذرا ذرا سی فرق کی اکثر بوٹیاں ایسی ہوتی ہیں جو اثر کے لحاظ سے بالکل مختلف ہوتی ہیں۔ لہذا کسی عطار خانے میں جا کر ملاحظہ فرمایئے۔ اور طریق استعمال کے متعلق یہی جواب کافی سمجھیئے کہ اسے تنہا سفوف بنا کر بھی استعمال کرتے ہیں۔ اور شربت و معجون وغیرہ کی صورت میں بھی دیتے ہیں۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ب) برہمی ہندوستان کی بہت ہی مشہور اور مایۂ ناز بوٹی ہے۔ اس کے پتے ہلکے سبز گولائی لئے ہوئے اور کنارے دندانہ دار ہوتے ہیں۔ بیل کی طرح زمین پر پھیلتی ہے، پتوں میں کسی قدر خوش بو بھی ہوتی ہے، اس کو سفوف، گولیوں اور معجون کی شکل میں استعمال کرتے ہیں، مفرداً استعمال کرنی ہو تو سیاہ مرچ اس کے ساتھ اصلاح کی غرض سے شامل کرتے ہیں۔ اس کے مرکبات چند سطروں میں بیان نہیں کئے جاسکتے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ج) برہمی بوٹی کی شناخت کے لئے چند سالم تازہ پودے منگوا کر دیکھ لیجئے۔ ترکیب استعمال اس وقت بتائی جاسکتی ہے جب یہ معلوم ہو کہ آپ کو کس مرض میں اسے استعمال کرنا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۹۰) جبڑے کا ناصور :- آپ اپنا ناصور کسی اچھے ڈاکٹر کو دکھایئے۔ غالباً آپ کے جبڑے کی ہڈی خراب ہوگئی ہے اگر ایسا ہے تو فوراً آپریشن کرا ڈالیئے۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پہلے کسی لائق جراح یا ڈاکٹر سے شگاف دلوا کر مواد صاف کرا دیجئے، پھر گلنار، سماق، عدس مسلم، جوز السرو، عود صلیب، گو خشک، کشنیز، صندل سفید مازو، ہر ایک نو ماشہ لے کر نیم کوفتہ کریں اور عرق گلاب و سرکہ انگوری پاؤ بھر میں جوش دے کر کلیاں کریں۔ بعدہٗ روغن گل نیم گرم کر کے ایک کلی کریں۔ پھر زخموں پر مرہم کافوری لگا دیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) چھیڑ دینے سے اگر آپ کی مراد صرف یہ ہے کہ کسی نوکیلی چیز کی نوک گڑا دی جاتی ہے اور بس۔ تو برادرم یہ کافی نہ ہوگا کسی ہوشیار ڈاکٹر سے ایسا آپریشن کرائیے جس سے کُل مواد نکل جائے۔ پھر مرہم کی بھی ایسی دوا ہونی چاہیئے جو مواد کو بخوبی خشک کر دینے والی ہو۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) رال سفید دو تولہ اور نیلا تھوتھا ۲ ماشہ پیس کر روغن کنجد ۲ تولہ میں ملا کر کھرل کریں۔ کھرل کرتے وقت پانی کا چھینٹا دیتے جائیں سفید مکھن کی طرح مرہم تیار ہو جائے گا۔ یہ مرہم صبح و شام ناصور میں لگایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) مقامی طبیب کی نگرانی میں مصفیات کا استعمال شروع کیجئے اور اسی دوران میں ناصور کا آپریشن کرا لیجئے۔ ناصور اچھا ہو جانے پر بھی کافی دنوں تک مصفیات استعمال کرتے رہیئے۔ انشاء اللہ اس صورت میں کامیابی ہوگی۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) ہمدرد دواخانہ کا روغن ناصور استعمال فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۹۱) ام الصبیان :- (الف) بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہے۔ علاج میں غفلت نہ کیجئے۔ ورنہ عمر بھر کو یہ روگ لگ جائے گا۔ "ٹریبل برومائڈس" ایک پیٹنٹ دوا ہے۔ اس کی ایک یا دو شیشیاں استعمال کر کے دیکھئے اگر فائدہ معلوم ہو تو کچھ عرصہ تک اس کا استعمال جاری رکھئے۔ بچے کو غذا بہت ہی ہلکی اور زود ہضم دیجئے۔ اور تا حد امکان اسے کھلی ہوا میں رکھئے کسی قسم کی دماغی محنت اس سے نہ لیجئے۔ ایسے اسباب بھی نہ پیدا ہونے دیجئے کہ جن سے اس کے دل کو رنج پہونچے یا غصہ آئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بچے کا علاج بغیر دیکھے مناسب نہیں۔ کسی مقامی معالج سے باقاعدہ علاج کرائیے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آپ کا بچہ مرض ام الصبیان میں مبتلا ہے اس مرض کی اہمیت و پیچیدگی کا تقاضا تو یہی ہے کہ معائنہ کے بعد علاج کیا جائے۔ تاہم ایک مجرب نسخہ لکھتا ہوں۔ نسخہ:۔ صبر زرد، مرمکی اور سہاگہ ہم وزن پیس کر مونگ کے برابر گولیاں بنالیں اور صبح و شام ایک ایک گولی کھلاتے رہیں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم

(د) جواب نمبر ۱۶۴ (اپریل ۱۹۳۹ء) پر عمل کیجئے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ہ) سیال مسکن کا ایک چھوٹا چمچہ صبح و شام دونوں وقت بچے کو پلا دیا کریں۔ پندرہ بیس دن میں صحت ہو جائے گی۔ سیال مسکن کا نسخہ مارچ ۱۹۳۹ء کے رسالہ صفحہ ۴۳ پر جواب نمبر ۱۴۴ میں درج ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۹۲) **آشوب چشم**:۔ (الف) آپ بچی کو مچھلی کا تیل استعمال کرائیے۔ چار کے آدھے چمچے سے شروع کیجئے اور بڑھا کر دو چمچے روزانہ تین وقت تک پہنچا دیجئے مکھن، دودھ اور بالائی خوب کھلائیے، موسم کے تمام پھل آزادانہ دیجئے، مسلسل چھ مہینے تک ایسا کرتے رہیئے۔ خدا نے چاہا تو سب شکایتیں ہمیشہ کے لئے دور ہو جائیں گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گھی کوار کا گودا لے کر اس پر نمک لاہوری و ہلدی چھڑک دیں۔ پھر گرم کر کے آنکھ پر رکھیں۔ اور پٹی باندھ دیں۔ دن میں تین چار بار یہ عمل کریں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) بچی کے مزاج میں حرارت و یبوست کا پتہ چلتا ہے۔ اس لئے ترپھلہ کے جوشاندے سے اس کی آنکھیں دھویا کریں۔ اور روغن بادام شیریں و روغن کدو ملا کر سر پر لگایا کریں۔ آملہ مربے۔ ٹھنڈی ترکاریاں، ٹھنڈے پھل، دہی اور گھی وغیرہ زیادہ کھلائیں۔ مغز تخم خربزہ ۲ ماشہ، مغز تخم خیارین ۲ ماشہ تخم خشخاش سفید ۲ ماشہ، مغز تخم تربوز ۲ ماشہ، تخم کاسنی ۲ ماشہ پانی میں پیس کر شربت بزوری بارد ۲ تولہ ملا کر صبح شام پلایا کریں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) بچی کو دیکھ کر صحیح مشورہ دیا جا سکتا ہے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ہ) بچی کو شیرہ برگ شیشم تازہ صبح و شام شربت بزوری ملا کر پلایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۹۳) **دھات پشٹ**:۔ (الف) مجھے کتابوں سے نسخے نقل کرنے کی فرصت نہیں۔ اور نہ ایسے نسخوں پر کوئی اعتماد۔ آپ مریض کے حالات لکھیئے تو میں نسخہ تجویز کر سکتا ہوں۔ آپ کے "مقوی باہ" نسخے کے لئے کہ جس کا اشتہار ہر اخبار میں نظر آتا ہے، میں نسخہ بہم نہیں پہونچا سکتا۔ مہربانی کر کے کتابوں کا مطالعہ کیجئے۔ اور خود ہی نسخہ تلاش کر لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بھوسی اسپغول ۴ تولہ، مغز تم ہندی بریاں ۳ تولہ، تعلب مصری، تخم کونچ ایک تولہ، خولن جان ۶ ماشہ، کشتہ قلعی بھنگ والا ۲ ماشہ، کشتہ نقرہ گل سرخ والا ۱ ماشہ۔ سب چیزوں کو باریک کر کے ہم وزن مصری سائیدہ ملالیں۔ اور ۹ ماشہ شام کو ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) ہر عمر والا ایک ہی قسم کا نسخہ استعمال کر کے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ کیونکہ ہر عمر اور ہر مزاج کے انسان کے لئے مختلف نسخے تجویز کرنے پڑتے ہیں۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) ہر مرض کے اسباب، علامات مختلف ہوتے ہیں۔ اس لئے کوئی ایک دوا ہر مریض کے لئے ہر موسم میں مفید نہیں ہو سکتی۔ (حکیم لالہ سری رام دوبگا)

(ہ) ایسا نسخہ جو دھات پشٹ اور جسم کو چپٹ کر دے اور اس کے اجزا ہر جگہ مل سکیں، آپ کو بھی مل سکتا ہے۔ لیکن ہر عمر والے کے لئے قابل استعمال ہونے کا مطلب اگر مفید ہونا ہے تو کوئی ایسا نسخہ جو ایک عمر کے مختلف انسانوں کے لئے بھی مفید ہو نہیں مل سکتا۔ اس کے لئے آپ کو نسخہ کے ساتھ طبیب بھی رکھنا پڑے گا۔ حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) جریان کے لئے سفوف موصلی سفید ۳ ماشہ ہر روز صبح و شام دودھ کے ساتھ پھانک لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۹۴) **جوڑوں کا درد**:۔ (الف) پرانے سوزاک کے لئے انجکشن اکثر مفید ثابت ہوتے ہیں۔ بہتر ہو کہ آپ کسی ڈاکٹر سے انجکشن لگوالیں۔ کھانے کی دواؤں میں آپ کو "بولیرون" سے بہت فائدہ ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اسگند ناگوری ۵ تولہ اور رومی مصطگی خالص ۲۰ تولہ کو کوٹ چھان کر باریک کریں۔ اور سوا تولہ مکھن میں ۳ ماشہ یہ سفوف اور حسب خواہش شکر سفید ملا کر علی الصباح چاٹ لیا کریں۔ اسی طرح دونوں وقت استعمال کریں۔ چند دن میں شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) قرحہ موجود نہیں، پیشاب کھل کر ہوتا ہے اور غالباً جلن بھی نہ ہوگی۔ لہذا کچھ خوف کی بات نہیں۔ درد مفاصل وغیرہ کے لئے یہ نسخہ مناسب ہوگا۔ معجون چوب چینی ۶ ماشہ پہلے کھالیں۔ اوپر سے شاہترہ ۶ ماشہ، عشبہ مغربی ۶ ماشہ، سورنجان شیریں ۶ ماشہ، بوزیدان ۴ ماشہ، ہلیلہ سیاہ ۶ ماشہ، عرق مصفی خون ۵ مر میں جوش دے کر چھان لیں اور شربت عناب ۴ تولہ ملا کر صبح و شام دونوں وقت پئیں۔

(د) باقاعدہ مطبوخ ہفت روزہ کا مسہل لے کر جوہر مشتے کا استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) شاہترہ، چرائتہ، سرپھوکہ منڈی ہر ایک سات ماشہ، عناب ۵ دانہ، ہلیلہ سیاہ، سورنجان، بوزیدان ہر ایک پانچ ماشہ، برگ سنا رکی ۳ ماشہ گرم دودھ میں رات کو بھگو دیں۔ صبح جوش دے کر مل چھان لیں۔ اور شربت عناب ۲ تولہ ملا کر پی لیں۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) کسی مقامی ماہر معالج کی طرف رجوع فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۹۵) **خصیوں کی خارش**:۔ (الف) آپ نے حالات مرض بہت ہی ناکافی لکھے ہیں۔ اس مرہم کی چند روز تک مالش کر کے دیکھئے۔ سیلی سلک ایسڈ ۳۰ گرین، زنک اوکسائڈ ۲ ڈرام، اکتھیال ۲ ڈرام، ویسلین ایک اونس۔ مرہم بنالیا جائے۔ روزانہ ایک مرتبہ گرم پانی اور صابون سے

مقام ماؤف کو اچھی طرح صاف اور خشک کرکے اس مرہم کی مالش کی جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گوا پوڈر، کراسوفینک ایسڈ ایک ایک ماشہ، کیلومل دو ماشہ، گندھک آملہ سار ۶ ماشہ، بورک ایسڈ ۹ ماشہ۔ سب چیزوں کو باریک کرکے، اتولہ ویسلین میں ملالیں۔ پھر حسب ضرورت خصیوں پر لگاکر کچھ دیر تک آہستہ آہستہ مالش کریں۔ دن میں دو تین بار لگانے سے چار پانچ دن میں شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) خارش کی کوئی وجہ آپ نے نہیں لکھی کسی طرح کی بے اعتدالی تو نہیں ہوئی؟ بہت ممکن ہے کہ جلاب کے ذریعہ پورا تنقیہ نہیں کیا گیا ہو ایسی حالت میں مصفیات سے کوئی فائدہ نہیں ہوا کرتا یا بہت کم ہوتا ہے۔ پھر یہ بھی نہیں لکھا کہ خارجی طور سے کسی قسم کا مرہم وغیرہ لگایا یا نہیں؟۔

(حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) مطبوخ ہفت روزہ کا باقاعدہ مسہل لیں اور مشک کافور مکھن میں ملاکر خصیوں پر لگایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) گندھک عمدہ لے کر گھی اور دودھ کے ذریعہ سے صاف کرلیں۔ اس کے بعد سفوف بناکر رکھیں۔ ایک ماشہ یہ سفوف تولہ بھر مکھن میں ملاکر روزانہ صبح کے وقت کھالیا کریں۔ اور مرہم گندھک (سلفر آئنٹ منٹ) دن میں دو دفعہ مقام خارش پر مل دیا کریں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(و) نگندبابری ۱۰ ماشہ، مرچ سیاہ ۱۰ دانے کو روزانہ تین چھٹانک پانی میں پیس کر چھکا ہی پی لیا کریں۔ انشاء اللہ دو ہفتہ میں صحت ہوگی (حکیم ہمایوں)

(۱۹۶) آتشک و سوزاک:- (الف) آپ نے سوزاک و آتشک کو ایسی معمولی بیماریاں تصور کرلیا ہے کہ بس کوئی چٹنی بٹی آپ کو بتادی گئی اور آپ نے سینکڑوں مریضوں کا علاج کرلیا۔ آتشک کا مخصوص علاج "سیلورسن" کے انجکشن ہیں لیکن ناواقف فن لوگوں سے ان کا لگانا ممکن نہ ہوگا سوزاک کے لئے کم خرچ تو نہیں۔ لیکن ہاں بہت ہی مفید دوا "ایولیرون" ہے۔ اس کی گولیاں کھلانے سے آرام ہوجاتا ہے۔ اور خارجی علاجوں کی ضرورت نہیں پڑتی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) زیادہ بہتر ہے کہ آپ اس کام کو طبیبوں اور ویدوں کے لئے ہی رہنے دیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ دفتر میں ملازم ہیں، حکیم یا ڈاکٹر نہیں ہیں۔ پھر آپ کو کیا حق حاصل ہے کہ معالجہ کی ذمہ داری اپنے سر لیں بہتر یہی ہے کہ اپنا کام کرتے رہیں اور گورنمنٹ سے اس کا مطالبہ کریں کہ وہ ان امراض کی کثرت کو روکے ورنہ میں کہوں گا کہ آپ لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) جواب نمبر ۱۹۴ پر عمل کریں۔ (حکیم لالہ سری رام صاحب دوساجھ)

(ہ) ہمدرد صحت ماہ اپریل ۱۹۳۹ء (صفحہ ۲۰) میں گولیوں کا نسخہ جو میری جانب سے شائع ہوا ہے، بنائیے اور مخلوق کو فائدہ پہونچائیے۔

(حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(و) سوزاک کے لئے سینٹل فلیو اس کیوب ایٹ کو کی ۵ ابوند دن میں تین مرتبہ شربت بزوری کے ساتھ کھلادیا کریں۔ آتشک کے لئے پوست بیخ مدار ۲ رتی، نگندبابری ۱۰ ماشہ اور مرچ سیاہ ۱۰ دانے کو تین چھٹانک پانی میں پیس چھان کر پلادیا کریں۔ دو ہفتہ میں صحت ہوجائے گی (حکیم ہمایوں)

(۱۹۷) سوزش سینہ وغیرہ:- (الف) آپ اپنے معمر مریض کو "ملک آف میگنیشیا" استعمال کرائیے۔ یہ ایک پیٹنٹ دوا ہے۔ ہر جگہ انگریزی دوا فروشوں سے ملتی ہے۔ اور ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ہوتی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گولر کا شربت پلائیے اور گولر کی ترکاری کھلائیے۔ شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) پھیپھڑے کا بڑھنا یا دل کے اردگرد گلٹیاں نکل آنا ایسی چیزیں نہیں ہیں جس کو مریض کے معائنہ کے بغیر تشخیص کرلیا جائے۔ پھر ظاہر ہے کہ مرض کی تشخیص کے بغیر کوئی نسخہ تجویز کرنا یا کوئی دوا بتانا بدترین جرم ہے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) مریض کو دیکھے بغیر مشورہ نہیں دیا جاسکتا۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) معائنہ ضروری ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۹۸) چائے اور موزے:- (الف) چائے کا استعمال ہر موسم میں کیا، کسی موسم میں بھی مفید نہیں ہے۔ روزانہ ایک اور زیادہ سے زیادہ دو پیالیوں تک تو اجازت دی جاسکتی ہے۔ لیکن اس سے زیادہ ہر موسم میں مضر ہے۔ صرف ایک دو پیالیوں تک اگر محدود رہے تو ہر موسم میں اس کا استعمال جائز ہے۔ موزے پہننے کے لئے کسی موسم کی تخصیص میری سمجھ سے باہر ہے۔ جس طرح آپ باقی تمام جسم پر کرتا پاجامہ سب کچھ پہنے رہ سکتے ہیں، اسی طرح موزے بھی ہر موسم میں پہن سکتے ہیں۔ موزوں کا استعمال عادت سے متعلق ہے۔ جو لوگ ان کے عادی نہیں، انہیں سردی کے موسم میں بھی ان سے ایک الجھن سی معلوم ہوتی ہے اور جن لوگوں کو عادت ہے وہ گرمی میں موزے کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ یہ خیال کہ گرمیوں میں موزوں سے صحت کو کوئی نقصان پہونچتا ہے اور اسی طرح یہ خیال بھی کہ جاڑوں میں ان سے صحت کو کوئی فائدہ پہونچ سکتا ہے، بے بنیاد ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ڈاکٹر صاحبان کا خیال درست ہے۔ حالات اور اسباب کے ماتحت چائے اور موزے مفید بھی ہیں اور مضر بھی۔ اگر اس کی تشریح کی جائے تو کئی صفحوں کی ضرورت ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بے شک چائے اور موزے کا ہر موسم میں استعمال کسی کے لئے مفید ہے اور کسی کے لئے مضر بس اسی قدر سمجھ لیجئے، اور جس ڈاکٹر نے مفید بتایا ہے اس جگہ یہ غور فرمائیے کہ کیوں مفید بتایا ہے اور جس نے مضر کہا ہے وہاں یہ دیکھئے کہ کیوں مضر کہا ہے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی گونڈوی)

(د) چائے کا استعمال ہر شخص کے لئے کسی موسم میں مفید بتانے کی گنجائش نہیں ہے۔ چائے کے متعلق تمام اطباء کرام و بیش اختلاف کے ساتھ مضر کہتے

قائل ہیں اور تجربات و مشاہدات کی موجودگی میں دلائل و براہین کا بیان وقت کو ضائع کرنا ہے۔ بعض وقت دواءً مفید ہو سکتی ہے جیسا کہ سنکھیا مفید ہوتی ہے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) چائے اگر کبھی کبھی کسی ضرورت کے موقع پر استعمال کر لی جائے تو کوئی ہرج نہیں۔ ورنہ اکثر اس قسم کی چیزیں مضر ہی ثابت ہوتی ہیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۹۹) منہ اور ہونٹوں کی خشکی

(الف) آپ کے خون میں کیلسیم کی کمی ہے۔ یا تو آپ "کولائیڈل کیلسیم" کے انجکشن لگوالیں، یا اگر انجکشنز لگوانا گوارا نہ ہو تو روزانہ تین پڑیاں "کیلسیم لیکٹیٹ" کی پانچ پانچ رتی کی مقدار میں کھا لیا کریں۔ پھل بالخصوص سنگترے آپ کے لئے بہت مفید ہیں روزانہ چار چھ کھا لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ جوان ہی نہیں بلکہ نوجوان ہیں۔ ۲۰ سال کی عمر، ماشاءاللہ! پھر یہ شکایتیں تعجب کی بات ہے! جگر اور گردوں میں بہت گرمی پیدا ہو جانے کی صورت میں تو پیاس ضرور محسوس ہوگی اور آپ اس سے انکار کرتے ہیں۔ اگر گرم غذاؤں کا استعمال ہی گرمی و خشکی کا سبب ہے تو انہیں ترک کر کے ٹھنڈی چیزیں کھائیے۔ ساری شکایتیں جاتی رہیں گی۔ ورنہ اگر کوئی دوسری بات ہو جسے آپ چھپا رہے ہیں تو جب تک صاف صاف نہ بیان کیجئے گا صحیح مشورہ دینا ناممکن ہوگا۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) پوست ہڑ زرد، پوست بہیڑہ، پوست آملہ، برنج کشنیز، برنج بادیان۔ برادہ صندل سفید، دانہ الائچی خورد ہر ایک تین تولہ، روغن بادام دس تولہ، مصری دوچند ملا کر حسب معمول معجون تیار کریں۔ اور دو تولہ یہ دوا گائے کے تازہ دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) انار کا پانی ۴ تولہ صبح و شام پی لیا کیجئے۔ چند روز میں یہ شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) آپ تازہ پھل سیب، انگور، رنگترہ اور انار بکثرت کھایا کریں۔ دودھ، گھی، مکھن، بالائی، چھاچھ اور دہی خوب کھائیں۔ غذا میں سبزیاں، اور ترکاریاں زیادہ کریں۔ اگر ضرورت ہو تو کسی طبیب کی رائے سے تنقیۂ صفرا کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۰) ذیابیطس

(الف) مریض کے پیشاب کا کیمیاوی امتحان کرا کے بہ تحقیق طور پر معلوم کر لیجئے کہ پیشاب میں شکر آتی ہے۔ یہ لکھنے کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ آپ نے بیماری کا نام لکھ دیا ہے لیکن اس کی علامات نہیں لکھی ہیں۔ اگر ذیابیطس ہو تو "انسولین" کے انجکشن لگوائیے ان سے بین فائدہ محسوس ہوگا۔ ذیابیطس لاعلاج تو نہیں مگر ہاں عسیر العلاج ضرور ہے۔ قبض رفع کرنے کے لئے "پیٹرولاگر" کا استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ذیابیطس لاعلاج مرض ہرگز نہیں ہے۔ مگر آپ کا مریض چند وجوہ کی بنا پر اسی وقت صحت یاب ہو سکتا ہے جب اس کا معائنہ کے بعد علاج کیا جائے گا۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) ذیابیطس کے لئے جواب نمبر ۱۷۶ کا کشتہ فولاد بنا کر استعمال کریں۔ یہ کشتہ ضعف گردہ و مثانہ، ضعف معدہ، ضعف امعاء، ضعف جگر، جریان منی، سرعت انزال اور سیلان الرحم وغیرہ امراض کے لئے اکسیر ہے (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) یہ مرض لاعلاج تو نہیں ہے، لیکن علاج کے لئے مریض کو معالج کے پاس رہنا چاہیئے، تاکہ تغیر حالات کے وقت مناسب ادویہ دی جا سکیں اور معالج پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنی نگرانی میں علاج کر سکے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) حب بلادر عنبری صبح و شام بعد از غذا دودھ سے کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۱) ضعف بصارت

(الف) آپ نے ایک مبہم سا لفظ لکھ دیا کہ "آنکھیں خراب ہو گئی ہیں" آنکھوں کی خرابی یہ ہو کہ وہ بار بار دُکھنے آجاتی ہوں، لیکن نظر ٹھیک ہو، اور یہ بھی کہ نگاہ کم زور ہو گئی ہو۔ اگر نگاہ کم زور ہو گئی ہے تو آنکھوں کا باقاعدہ امتحان کرا کے صحیح نمبر کا چشمہ لے لیا جائے۔ اور اگر دُکھنی آجاتی ہیں تو مقامی طور پر کسی ہوشیار معالج سے علاج کرایا جائے۔ ضعف بصارت دور کرنے کے لئے ڈاکٹر بیٹس کی ورزشیں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ اکثر آنکھوں کے معالج خصوصی ان سے واقف ہیں کسی ایسے ماہر خصوصی کی رائے سے چند روز مخصوص ورزش کر ڈالئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) معائنہ کی ضرورت ہے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) مندرجہ ذیل نسخہ جملہ امراض چشم کے لئے ہزارہا مریض استعمال کر کے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ نسخہ:- مامیران چینی، کافور بھیم سینی اور کاجل ہر ایک ایک ماشہ کو آب پیاز میں گھس کر شہد ایک تولہ ملا کر قطرہ قطرہ آنکھوں میں ٹپکایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) ۲ ماشہ برگد کے پتوں کے پانی میں خوب حل کریں۔ جب سرمہ کی طرح ہو جائے تو صبح اور شب کے وقت چاندی کی سلائی سے آنکھوں میں لگائیں اور خمیرہ گاؤزباں عنبری جواہر والا ۶ ماشہ روزانہ صبح کے وقت کھائیں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) نرگسی سرمہ یا کحل الجواہر کا استعمال کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۲) قد کی بڑھوتری

(الف) تھائرائڈ اور پیراتھائرائڈ غددوں کا ست ہی ایک ایسی چیز ہے کہ جو آپ کے قد میں دیگر ان غددوں کی رطوبت کی کمی کی وجہ سے قد چھوٹا ہے، کچھ اضافہ کر سکے۔ یہ آپ نے کہاں سے سن لیا کہ تھائرائڈ کے استعمال سے گھیگے کا مرض ہو جاتا ہے۔ ہر چیز کا ضرورت سے زیادہ استعمال مضر ہوتا ہے۔ اسی طرح تھائرائڈ کے غیر ضروری استعمال سے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لیکن ضرورت کے مطابق استعمال سے کسی مضرت کا اندیشہ نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جمناسٹک کی اُلٹی سیدھی مسلسل ورزش کرنے سے آپ کا قد بڑھ سکتا ہے۔ کوئی دوا نہ کھانی چاہیئے۔ البتہ عمدہ غذائیں ضرور کھاتے رہئے

(حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) وقت اور روپیہ برباد کرکے بس تجربے کرتے رہیئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) جواب نمبر ۱۵۲ (مارچ ۱۹۳۹ء) پر عمل کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) قد بڑھانے کے لئے اُلٹا سیدھا لٹکنے کی ورزشیں شاید مفید ہوں گی۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۳) بصارت کی بڑھتی ہوئی کمزوری ۔ (الف) آپ کے لئے ڈاکٹر بیٹس کی مجوزہ ورزشیں بہت مفید ہوں گی کسی امراض چشم کے ماہر خصوصی سے مشورہ کرکے ان ورزشوں پر عمل پیرا ہو جائیے۔ اس کے علاوہ سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ اپنی عام جسمانی صحت کو درست کیجئے مچھلی کے تیل کا استعمال آپ کے لئے بہت ہی مفید ہوگا۔ روزانہ چار کے دو چمچے تین مرتبہ پیا کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دیکھنے کی ضرورت ہے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی، کوٹلور)

(ج) نسخہ جو جواب نمبر ۲۰۱ میں تحریر ہے ضرور استعمال کیجئے۔ اکسیر اعظم ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) آنکھوں کا معائنہ کرنے کے بعد دوائیں بتائی جا سکتی ہیں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) بعد از تنقیۂ دماغ ایک تولہ اطریفل کشنیزی صبح کے وقت کھایا کریں۔ اور نو ماشہ اطریفل اسطوخودوس رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ۔ ناریل تازہ، مکھن اور کوزہ مصری خوب کھائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۴) دائمی نزلہ ۔ (الف) سب سے پہلے تو آپ "اینٹی کتارل ویکسین" کے انجکشن لگوایئے۔ اس کے بعد برابر کچھ عرصہ تک "گریپالٹس سیرپ" پیتے رہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خمیرہ نزلی جواہر والا ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگوا کر استعمال کیجئے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) امراض سینہ نزلہ اور زکام دائمی کے لئے چون پراش اولیہ مفید ہے۔ ورنہ پوست ہڑ زرد، پوست بہیڑہ، پوست آملہ، برنج کشنیز، اسطوخودوس ہر ایک ۵ تولہ، مرچ سیاہ ایک تولہ، روغن بادام ۱۰ تولہ حسب معمول کوٹ چھان کر رکھیں اور نو ماشہ یہ دوا گائے کے دودھ کے ساتھ صبح و شام کھایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) کشتہ مرجان جواہر والا دو چاول خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ میں ملا کر صبح کے وقت اور اطریفل اسطوخودوس ۶ ماشہ سوتے وقت کھائیں۔ چالیس دن کے اندر اندر شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) خمیرہ نزلی جواہر والا استعمال فرمائیں۔ قبض کے لئے بادام روغن شیریں ۶ ماشہ ایک پاؤ گرم دودھ میں ملا کر روزانہ رات کے وقت پی لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۵) "اکتھائی اوسس" ۔ (الف) "سگنولین" ایک پیٹنٹ دوا ہے۔ اس کا دو فی صدی طاقت کا مرہم (ویسلین کے ساتھ) کسی انگریزی دوا فروش سے بنوا لیجئے۔ اور ماؤف مقامات پر اس مرہم کی روزانہ مالش کرائیے۔ اس کے علاوہ روزانہ مندرجہ ذیل نسخہ کی تین خوراکیں صبح دوپہر اور شام کو استعمال کرائیے۔

لائکر آرسینی کیلس ۲ بوند، فیری ایٹ کوئنائینی سائٹراس ۲ گرین۔ ٹنکچر کواشیا ۲۰ بوند، شربت نارنج ایک ڈرام پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ بات ضرور یاد رکھنی چاہیئے کہ اس پینے کی دوا کا استعمال ہر پندرہ روز کے بعد دس روز کے لئے ترک کر دینا چاہیئے۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مقامی معالج کی طرف رجوع کیجئے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) مرض کا نام لکھنے کی بجائے مریض کی شکایتیں لکھیئے تاکہ اطبا غور کر سکیں اور شکایات و حالات کے مطابق نسخہ تجویز کر سکیں۔ ورنہ ہر مرض کی لئے قرابادینوں میں نسخے بھرے پڑے ہیں وہاں سے تلاش کر لیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(د) بغیر معائنہ کے نسخہ تجویز کرنا مشکل ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۶) کثرت احتلام وغیرہ ۔ (الف) آپ سوء ہضم اور ضعف اعصاب میں مبتلا ہیں۔ کچھ عرصہ تک مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کیجئے ایسڈ نائٹرو ہائیڈرو کلورک ڈل ۱۰ بوند، فیری ایٹ امونیائی سائٹراس ۵ گرین، ٹنکچر نکس وامی کا ۵ بوند، ٹنکچر جنشین کمپاؤنڈ ۲۰ بوند، میگ سلف ½ ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ بعد غذا استعمال کی جائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کی بیماری بہت پیچیدہ اور اُلجھی ہوئی ہے۔ اس لئے بغیر دیکھے مفید مشورہ نہیں دیا جا سکتا۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) گودہ کنوار گندل دھو کر ایک سیر پختہ گھی میں پکائیں۔ پھر اس میں ثعلب مصری، ستاور، موصلی سفید، موصلی سینبل ہر ایک ۵ تولہ اور مصری سائیدہ دو سیر ملا کر رکھ لیں۔ خوراک ۵-۵ تولہ صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) آپ جن حرکات کی وجہ سے اس مصیبت میں گرفتار ہوئے ہیں سب سے پہلے ان سے قطعی توبہ کیجئے۔ اور پھر مقامی طبیب سے علاج کرائیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) سیال مسکن استعمال کریں۔ نسخہ مارچ ۱۹۳۹ء کے پرچہ میں صفحہ ۴۳ پر جواب نمبر ۱۴۴ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۷) اختناق الرحم ۔ (الف) مریضہ کو "الگزر برومو ویلیرین" کا استعمال کرائیے۔ غذا ہلکی اور زود ہضم دیجئے۔ پھلوں کا استعمال

مفید ہوگا۔ کوشش کیجئے کہ مریضہ کو قبض نہ رہنے پائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مقامی معالج کی طرف رجوع کیجئے۔ اور استقلال کے ساتھ باقاعدہ علاج کرائیے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) اجوائن دیسی، سونف، سونٹھ، مرچ سیاہ، زیرہ سیاہ، کلونجی بھنی، دارچینی، کیسر کشمیری، مومیائی کانی، اجوکھار، نمک سیاہ، بیج اندرسہ سفید گل، ہر ایک دو تولہ، کھانڈ تمام دواؤں سے دوچند کوٹ کر سفوف بنالیں۔ اور دو تولہ یہ دوا گائے کے دودھ کے ساتھ صبح کو کھالیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) جوارش جالی نوس ۷ ماشہ کھا کر اوپر سے بادیان ۵ ماشہ، مویز منقے ۷ دانہ، تخم کشوث ۵ ماشہ، عرق بادیان ۸ تولہ، عرق کو ۸ تولہ میں پیس کر چھان لیں اور شربت دینار ۲ تولہ ملاکر صبح کے وقت پلادیا کریں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) ہمدرد دواخانہ کی دوا اکسیر شفا منگاکر مریضہ کو استعمال کرائیں اکسیری دوا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۸) **سیلان الرحم**:۔ (الف) سیلان الرحم کے بہت سے مختلف اسباب ہوا کرتے ہیں۔ بہتر تو یہی ہے کہ کسی ہوشیار لیڈی ڈاکٹر سے (دائی سے نہیں) مشورہ کرلیا جائے۔ اگر کوئی اندرونی خرابی موجود ہو تو اس کا علاج کرایا جائے۔ معمولی حالات میں یہ نسخہ کافی ہے:۔

فیری سلف ۲ گرین، کونین سلف ۲ گرین، ایسڈ سفیورک ڈل ۱۰ بوند، میگ سلف ۱/۲ ڈرام، ٹنکچر کواشیا ۲۰ منم، سربت نارنج اک ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ کھانے کے بعد پلائی جائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مدت سے سیلان الرحم کی شکایت میں مبتلا ہونا معمولی بات نہیں ہے۔ پھر دوسری بیماریاں بھی شامل ہیں۔ ایسی حالت میں اطباء کرام مریضہ کے حال پر رحم کرکے یہی مشورہ دے سکتے ہیں کہ معائنہ کراکر باقاعدہ علاج کرائیے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) سپاری پاک استعمال کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) قابلہ سے مدد لے کر علاج کرائیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) کشتہ مرجان ایک رتی خمیرہ گاؤزباں عنبری نو ماشہ میں ملاکر مریضوں کو صبح و شام دونوں وقت کھلائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۹) **امرت انجن**:۔ (الف) ان دونوں دواؤں کا صحیح نسخہ ان کے موجد ہی سے آپ کو مل سکتا ہے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ب) امرت انجن کا نسخہ آئندہ ماہ مجربات کے کالم میں شائع کرادوں گا۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۱۰) **عوارض سوزاک وغیرہ**:۔ (الف) مریض کا سوزاک ابھی تک اچھا نہیں ہوا ہے۔ کچھ عرصہ تک "یو لیرون" کا استعمال کرائیے بلکہ "آرتھے گون" کے انجکشن بھی اگر لگوادیں تو بہتر ہوگا۔ پیشاب کا کیمیاوی اور خوردبینی امتحان بھی کرالیجئے۔ لرزہ اور تپ سوزاک کے اثر سے ہے سوزاک اچھا ہونے پر یہ چیزیں خود بخود جاتی رہیں گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پیشاب کا امتحان کرائیے پھر رپورٹ شائع کرائیے۔ دورہ سے جو مرض آپ کو ہوتا ہے وہ غالباً "سائجر" ہے جسے یونانی میں "قیلۃ الماء" کہتے ہیں۔ اگر میری اس تشخیص کی دوسرے حکما سے تصدیق ہو جائے تو پھر مجھ سے مجرب نسخے طلب کرلیں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) فولاد محلول اکسیری بناکر استعمال کریں۔ نسخہ جواب نمبر ۱۶۰ (اپریل ۱۹۳۹ء) کے پرچہ میں درج ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) کشتہ سنگ جراحت ایک ماشہ کھا کر اوپر سے تخم خیارین، تخم خربزہ، خارخسک ہر ایک تین ماشہ، آب کوہ سبز ۸ تولہ میں پیس چھان کر شربت بزوری ۳ تولہ ملاکر صبح شام دونوں وقت پلائیں۔ اور دونوں وقت کھانے کے بعد جوارش جالی نوس سات سات ماشہ کھلائیں۔ (حکیم عبدالاحد)

(ہ) کسی مقامی ماہر معالج کی طرف رجوع فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۱۱) **جنون**:۔ (الف) سب سے بہتر یہ ہوگا کہ آپ مریض کو آگرہ کے پاگل خانہ میں داخل کرادیں۔ وہاں ان کا علاج بہترین طریق پر ہوسکے گا جنون ایسی بیماری نہیں ہے جس کا علاج چند گولیوں سے کیا جاسکے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) "اکسیر شفا" ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگالیجئے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) سنکھ پشپی بوٹی دو سیر پختہ کا دو سیر عرق کشید کرکے ۱۰ تولہ صبح ۱۰ تولہ شام کو پلادیا کریں جنون کے لئے ازحد مفید ہے۔ (حکیم لالہ سری رام)

(د) ہمدرد دواخانہ کی دوا "اکسیر شفا" جنون کے لئے بہت مجرب چیز ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۱۲) **ورم جگر**:۔ (الف) جگر کے مقام پر سینکنا سب سے زیادہ ضروری ہے گرم پانی کے لئے ربڑ کی بوتلیں بکتی ہیں ایسی ایک بوتل خرید کیجئے اور اس میں گرم پانی بھر کر ہر وقت سینکتے رہیئے۔ یہ نسخہ پینے کے لئے دیکھیے:۔ امونیم کلورائڈ ۵ گرین، سوڈا سلفاس ۵ گرین، ایسڈ نائیٹرو ہیڈرو کلورک ڈل ۱۰ بوند، ٹنکچر نکس وامی کا ۵ بوند، لیکوئڈ ایکسٹرکٹ آف ٹرگزیکم ۱۰ بوند، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ ایسی ایسی روزانہ تین خوراکیں پی جائیں۔ غذا میں دودھ اور پھلوں کے عرق کے سوا چند روز کچھ نہ دیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) معجون دبید الورد سات ماشہ پہلے کھالیں۔ اوپر سے بر نجاسف ۳ ماشہ، بادیان ۲ ماشہ، بیخ بادیان نیم کوفتہ ۲ ماشہ، بیخ کاسنی نیم کوفتہ ۲ ماشہ، مویز منقے ۹ دانہ، تخم کشوث بصرہ بستہ ۲ ماشہ، تخم ہیواہ ۲ ماشہ، گل غافث ۲ ماشہ کا جوشاندہ شربت دینار ۲ تولہ ملاکر پی جائیں۔ پھر شام کو پھوک کا جوشاندہ بدستور معجون اور شربت کے ساتھ نوش کریں۔ اور مغز فلوس ۳ ماشہ، گل بابونہ ۳ ماشہ، ناخونہ ۳ ماشہ، سنبل الطیب ۳ ماشہ کو پانی میں پیس کر روغن گل اضافہ کرکے نیم گرم جگر پر لیپ کریں۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) مریض کا معائنہ کرکے باقاعدہ علاج کرائیے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) گل بنفشہ ۶ ماشہ، مویز منقیٰ ۹ دانہ، بادیان ۶ ماشہ، بیخ کاسنی ۶ ماشہ، گاؤزبان ۵ ماشہ، تخم کشوث (پوٹلی میں باندھ کر) ۵ ماشہ، پانی میں جوش دیکر چھان لیں۔ اور خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ ملا کر خاکسی ۶ ماشہ چھڑک کر صبح و شام دونوں وقت پی لیں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۱۳) کثرت احتلام:- (الف) منہ سے بد بو آنے کے چند اسباب ہو سکتے ہیں۔ مسوڑھوں سے خون یا پیپ آنا، حلق کے غدودوں کا ورم، پھیپھڑوں کے بعض امراض اور معدہ میں غذا کا سڑنا۔ آپ کی تحریر سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ غالباً آپ کا معدہ اپنا کام ٹھیک طور پر نہیں کرتا۔ اور غذا اس میں پڑی سڑتی رہتی ہے۔ انگریزی دواؤں میں پسا ہوا کوئلہ آتا ہے۔ کسی انگریزی دوا فروش سے یہ خرید لیجئے۔ اور ہر مرتبہ کھانے کے تین گھنٹے بعد تقریباً دس رتی کی ایک پڑیہ پھانک لیا کیجئے۔ ہاضمہ کا فعل درست کرنے کے لئے یہ نسخہ استعمال کرتے رہیئے:۔

سوڈا بائی کارب ۔اگرین، ٹنکچر کارڈیم کمپاؤنڈ ۔امنم، ٹنکچر کارمی نیٹو ۔امنم، ایکوا منتھا پپ اتنا کہ سب ایک اونس ہو جائے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کی جائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) احتلام کی شکایت کے لئے نسخہ لکھ دینا تو معمولی بات تھی مگر ساتھ ہی چونکہ حلق کی بد بو بھی ہے اور بغیر دیکھے اس کا اصلی سبب نہیں معلوم ہو سکتا لہذا مقامی معالج کی طرف رجوع کیجئے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) ثعلب مصری اور تخم ریحاں ہم وزن کوٹ کر بقدر ایک تولہ دودھ کے ساتھ صبح کے وقت پھانک لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) مریض کو دیکھنے کی ضرورت ہے (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) سیال مسکن استعمال فرمائیں۔ انشاء اللہ ضرور صحت ہوگی (ملاحظہ ہو جواب نمبر ۱۴۴، مارچ ۱۹۳۹ء)۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۱۴) خرابی خون وغیرہ:- بغیر دیکھے کوئی صحیح رائے قائم نہیں کی جا سکتی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مقامی طبیب سے منضج و مسہل کے ذریعہ سے تنقیہ کرائیے۔ اس کے بعد "مصفیٰ اعلیٰ" جس کا نسخہ "مجربات" میں میری طرف سے شائع ہوا ہے استقلال سے استعمال کیجئے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) فساد خون کے لئے جواب نمبر ۱۹۴ کے مطابق عمل کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) آپ مقامی طبیب کی نگرانی میں منضج پی کر باقاعدہ مسہل لیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) بوٹی رتن جوت دیسی آبی ۶ ماشہ اور مرچ سیاہ ۷ دانہ روزانہ آدھ پاؤ پانی میں پیس چھان کر پی لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۱۵) یورک ایسڈ کی کثرت:- (الف) "ریڈیوریم" ایک پیٹنٹ دوا ہے۔ غالباً اس سے یہ تمام شکایتیں دور ہو جائیں۔ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ لگی (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) مقامی معالج سے باقاعدہ اصولی علاج کرائیے۔ کیونکہ آپ کا مرض پیچیدہ ہے (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) مریض کا معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرانا چاہیئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) غذا میں مناسب اصلاح کیجئے، سبزی چپاتی کھائیے۔ کھانا ہمیشہ بھوک سے کم کھائیے۔ پھل استعمال میں رکھیئے۔ صبح اٹھ کر ایک تولہ بادیان کا شربت بنا کر پی لیا کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۱۶) عورتوں کی عام کمزوری:- (الف) زچگی سے کمزور عورتوں کے لئے سینے ٹوجن ایک نہایت کارآمد دوا ہے۔ میسرز برٹ ورتھ اینڈ کو کلکتہ کو لکھ کر ایسی کتابوں کی فہرست منگا لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) دوا یا غذا کی تجویز میں عورت کے مزاج، جسمانی کیفیت، زمانہ زچگی اور موسم وغیرہ کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، اس لئے جب تک تمام کیفیتوں کا علم نہ ہو کوئی طبی نسخہ نہیں لکھا جا سکتا۔ اس قسم کے مجرب نسخے قرابادینوں میں درج ہیں (حکیم عبدالاحد

(ج) بتیسہ استعمال فرمائیں۔ یونانی دواخانوں سے یہ دوا مل سکتی ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۱۷) منہ آنا:- (الف) منہ میں لگانے کے لئے سہاگہ اور شہد بہت اچھی چیزیں ہیں۔ اس کے علاوہ معدہ کی تیزابی کیفیت کم کرنے کے لئے "ملک آف میگنیشا" کا اگر استعمال کیا جائے تو بہت مفید ثابت ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی) (ب) مقامی طبیب سے منضج و مسہل کے ذریعہ سے تنقیہ سودا کرائیے۔ پھر "مصفیٰ اعلیٰ" ایک عرصہ تک استعمال کیا کریں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ مصفیٰ اعلیٰ کا نسخہ مجربات کے صفحوں میں دیکھئے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) ترپھلہ دو تولہ رات کو بھگو کر صبح کو مل چھان کر پی لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)۔ (د) مقامی طبیب سے رجوع کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد

(ہ) قلمی شورہ، کتھ سفید، الائچی خورد، گل سرخ ہر ایک ۶ ماشہ، کافور ایک ماشہ، طوطیا سبز بریاں ۱ رتی کو خوب باریک پیس لیں اور دن بھر دو تین بار منہ میں چھڑک دیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۱۸) عوارض آتشک:- (الف) آپ کو اس بات پر تعجب ہے کہ آپ کے دوست کو پانچ مرتبہ سوزاک اور ایک مرتبہ آتشک ہو چکنے پر شادی ہونے کے باوجود ان کے ہاں بچہ کیوں نہیں پیدا ہوتا۔ اور مجھے اس بات پر حیرت ہے کہ اتنی مرتبہ سوزاک اور آتشک میں مبتلا ہونے کے بعد وہ اس وقت فرائض زوجیت ادا کرنے کے قابل ہی کیسے ہیں۔ جب کہ آپ کے فرمانے کے بموجب وہ اوائل عمر میں غلط کاریوں کے بھی مرتکب ہو چکے ہیں۔ میرے خیال میں انہیں اسی پر خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اب تک زندہ اور شریک زندگی سے حظ اندوز ہونے کے قابل ہیں ورنہ انہوں نے تو اپنی زندگی تباہ کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا۔ (ڈاکٹر سعید احمد

(ب) ہر شخص کو اپنے افعال کا نتیجہ بھگتنا ضروری ہے۔ انعقاد حمل میں کونسی چیز مانع ہے اس کا پتہ چلانا چاہیئے۔ آپ کے دوست کا معائنہ کئے بغیر صحیح رائے قائم کرنی مشکل ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ حمل نہ ٹھہرنے کا سبب شوہر کی بجائے بیوی میں موجود ہو۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

سوالات؟

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں۔
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطروں کے لئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں۔
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں، شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) رسالہ کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے، ورنہ تعمیل نہ ہو گی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہو گا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہوں گے جن کے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ یا لفافے استعمال کئے گئے ہوں۔ مینجر "ہمدرد صحت"

---

(۲۱۹) مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک برقی آلہ ایسا ایجاد کیا گیا ہے جس سے چیچک کے داغ بالکل تو نہیں لیکن کچھ ضرور مٹ جاتے ہیں۔ ازراہ مہربانی اطباء کرام مطلع فرمائیں کہ اس کے استعمال سے کوئی نقصان تو نہ ہو گا۔ اور کیا عورتوں کے چہرے پر سے فضول بال اور جھائیں ودانے وغیرہ کے داغ بھی بھی اس آلے سے ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتے ہیں۔ (ایک ناظر)

(۲۲۰) انجکشنوں کی ایک کتاب میں جذام کے چودہ انجکشن بتائے گئے ہیں۔ ان میں تجربتہً کون سے انجکشن نہایت مفید و اعلیٰ ثابت ہوئے ہیں۔ اور وہ کس جگہ سے مل سکتے ہیں۔ جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی خصوصیت سے توجہ فرما کر کے مطلع فرمائیں۔ (ڈاکٹر عبد الغنی اپر گھر خریدار نمبر ۵۲۲۹)

(۲۲۱) ایک تین برس کی بچی کو مہینہ ڈیڑھ مہینے کے بعد پیشاب رک جاتا ہے۔ اور نہایت تکلیف کے ساتھ ہوتا ہے۔ کسی مقررہ زمانے کے بعد یہ شکایت نہیں ہوتی ہی بلکہ گذشتہ ایک برس کے اندر تین چار بار یہ شکایت ہو چکی ہے۔ بعض مرتبہ پیشاب خارج ہو کر جم جاتا ہے اور کبھی اس کی رنگت سفیدی مائل ہوتی ہے۔ کن چیزوں سے پرہیز کرانا چاہیئے؟ (خریدار نمبر ۸۴۸۸)

(۲۲۲) مجھ کو معجون کے ایک ایسے نسخے کی ضرورت ہے۔ جس کی خوراک ۲-۳ ماشہ سے زیادہ نہ ہو اور جو سیروں دودھ اور مکھن ہضم کر سکے (خریدار نمبر ۸۰۹۱)

(۲۲۳) مجھے چار سال سے ذیابیطس ہے۔ پیشاب دو دو گھنٹے بعد ہوتا ہے۔ پیاس کی شدت زیادہ ہے۔ کوئی صاحب نہایت مفید و مجرب نسخہ معہ پرہیز درج رسالہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۵۹۰)

(۲۲۴) کیا اسپرٹ کے چولھے یا بجلی کے سامان سے خوراک کو گرم کرنے یا پکا کر استعمال کرنے سے صحت پر برا اثر پڑتا ہے؟ (خریدار نمبر ۴۴۳۸)

(۲۲۵) میرے ایک دوست (مجرد عمرہ ۲۰ سال، کو دو تین سال سے خون آلود پاخانہ بتیوں کی صورت میں ہوتا ہے۔ پیچش اور بواسیر کے علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہوا معلوم ہوتا ہے کہ انتڑیوں میں کوئی خرابی ہے۔ اطبائے کرام ازراہ کرم اس کا آسان علاج تحریر فرمائیں۔ قبض کی شکایت اکثر رہتی ہے اور معدہ بھی کمزور ہے۔ (خریدار نمبر ۸۲۶۷)

(۲۲۶) مجھے بوٹی موسا کانی کی ضرورت ہے۔ سنا ہے کہ یہ بوٹی پھولوں کی رنگت کے لحاظ سے تین قسم کی ہوتی ہے۔ مجھے سرخ اور سفید پھول والی کی ضرورت ہے جس کی ایک ہی شاخ زمین سے نکلتی ہے۔ لمبائی قریباً چار انگل ہوتی ہے۔ اگر کوئی صاحب مہیا کر سکیں تو واجبی قیمت سے مطلع فرمائیں۔
(رائے نیاز علی خاں، فوجی اسکول، سرائے عالمگیر۔ جہلم)

(۲۲۷) میرے ایک دوست قابل انجنیر ہیں۔ تن درستی کی حالت میں اکثر اپنے جسم پر تجربہ کے طور پر بجلی کا استعمال کرتے تھے۔ اور عیاش بھی ضرور تھے۔ پندرہ سال سے ان کو ضعف اعصاب کا عارضہ ہے۔ اب پانچ سال سے نقل و حرکت سے بھی مجبور ہیں۔ یہاں تک کہ خورد و نوش میں دوسرے شخص کے محتاج ہیں۔ ہاتھ پاؤں حرکت نہیں کرتے۔ دو سال سے جسم پر ورم بڑھتا جاتا ہے اور جسم دوگنا ہو گیا ہے۔ دماغ اور زبان بہت اچھا کام کرتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۵۱۲۱)

(۲۲۸) بچوں کے لئے ایک ایسے شربت کی ضرورت ہے جو دانت نکلنے کے وقت کی ساری تکالیفوں کو دور کر سکے نسخہ شربت خواہ دیسی ہو یا انگریزی (خریدار نمبر ۸۴۶۲)

(۲۲۹) مجھے ایسے طلا یا روغن کی ضرورت ہے جس میں پان و پٹی کی ضرورت نہ ہو بلکہ اس کی صرف مالش ہی کافی ہو اور وہ عضو مخصوص کے نقائص کو دفع کر کے کامل نعوذ پیدا کر سکے۔ نیز اس میں شراب اور سور کی چربی وغیرہ کوئی نجس چیز شامل نہ ہو۔ (خریدار نمبر ۵۱۱۱)

(۲۳۰) نوجوان عورتوں کی سکڑی ہوئی بے معلوم چھاتیوں کو اصلی حالت میں لانے کے لئے آزمودہ و سہل نسخے درکار ہیں۔ (خریدار نمبر ۶۰۵۲)

(۲۳۱) تین چار مہینے سے مجھے نامکمل آنت اترنے کی شکایت ہو گئی ہے یہ آنت اتر کر عضو مخصوص کی جڑ تک آجاتی ہے جس کی وجہ سے کوئے میں بھی کبھی

کبھی ہلکا ہلکا درد محسوس ہوتا ہے۔ قبض رہتا ہے یا دست آنے لگتے ہیں۔ آنت کے نیچے لٹک آنے سے کھانا ہضم نہیں ہوتا اور بھوک میں
بھی کمی ہے۔ یہ شکایت دائیں طرف ہے۔ پٹی لگانے سے کچھ آرام ملتا ہے لیکن زیادہ دیر لگانے سے وہی آنت کچھ لٹک آتی ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۸۱)

(۲۳۲) میرے بائیں گھٹنے میں سات مہینے سے کبھی کبھی وقت درد ہو جاتا ہے۔ ورم بھی رہتا ہے۔ عکس ریز سے معلوم ہوا ہے کہ ہڈی بالکل ٹھیک ہے۔ میں
دق کا مریض ہوں حالت اچھی ہے بخار نہیں ہوتا۔ (خریدار نمبر ۸۱۶۴)

(۲۳۳) سفید رنگ کے کشتہ طوطیائے سبز بنانے کی ترکیب مطلوب ہے (خریدار نمبر ۴۶۴۳)

مجھے صبح اٹھتے وقت کچھ سستی سی محسوس ہوتی ہے۔ بہت کوشش کرتا ہوں کہ جلد اٹھوں مگر طبیعت نہیں چاہتی۔ ہاضمہ قریب قریب ٹھیک ہے۔ کبھی
کبھی بدہضمی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ پھل کھانے کا بہت شوق ہے۔ کون سے پھل زیادہ مفید ہوتے ہیں اور انہیں کس وقت کھانا چاہیئے؟ ورزش
کرنے کو بہت طبیعت چاہتی ہے کس وقت کی جائے اور کس طریقہ سے! اطبار کرام سے بادب التجا ہے کہ اس مسئلہ پر کوئی بہترین مشورہ دیں۔ میری
عمر ۲۲ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۶۲۵۹)

(۲۳۴) ہاضمہ خراب ہے۔ سر میں درد رہتا ہے۔ تمام بدن میں ریاح پھرتے رہتے ہیں اور بے چینی پیدا کرتے ہیں۔ دل کمزور ہے۔ ہونٹ چپکتے ہیں۔ منہ میں
لعاب پیدا ہوتا رہتا ہے۔ عمر ۶۰ سال۔ نسخہ درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۸۶۵۹)

(۲۳۵) سر کے بال سنہری کرنے کا کوئی تیل یا کوئی نسخہ تحریر فرمایئے۔ (ایک ناظر)

(۲۳۶) مریض کی عمر ۶۲ سال ہے۔ اس کو چوبیس گھنٹے میں ۳۵ یا ۴۰ مرتبہ پیشاب آتا ہے۔ جب پیشاب آتا ہے تو نائزہ میں مثل سوزاک والوں کے درد ہوتا ہے
جب مریض پیدل چلتا ہے تو بول زلالی آتا ہے اور جب گھوڑے پر سواری کرتا ہے تو بول خونی آتا ہے اور سخت درد ہوتا ہے، جب وہ آرام سے رہے
تو خون نہیں آتا۔ ہاں گرم چیزیں کھانے سے خونی بول آجاتا ہے۔ بہت سے علاج کئے لیکن کوئی فائدہ نہیں۔ (خریدار نمبر ۸۴۳۱)

(۲۳۷) ایک شخص نے ایک نسخہ میں اصلی، سیاہ رنگ کا سنکھیا تجویز کیا ہے، جو سفید کپڑے پر سیاہ لکیر چھوڑ دے۔ ایسا سیاہ سنکھیا ہوتا ہے یا نہیں اگر ہوتا
ہے تو کہاں سے دستیاب ہو سکے گا؟ (خریدار نمبر ۶۷۸۴)

(۲۳۸) ایک سال سے میرے بھائی کے ہاتھ کی بعض انگلیوں کے ناخونوں کی گولائی کے ساتھ ساتھ جلد سفید ہو گئی ہے۔ اور بھی دو چار جگہ چھوٹے چھوٹے
سفید دھبے ہو گئے ہیں۔ متفرق علاج کئے لیکن فائدہ نہیں ہوا، خاص طور سے توجہ کی ضرورت ہے۔ (خریدار نمبر ۷۸۳۹)

(۲۳۹) میرا مقام آج کل ہمالیہ کی ترائی میں ہے۔ یہاں کی آب و ہوا مرطوب ہے۔ نزلہ زیادہ ہوتا ہے۔ ہاضمہ بھی اچھا نہیں ہے۔ شاید تلی اور جگر بڑھ گئے ہیں!
اطبار کرام مناسب ادویہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۵۸۲۳)

(۲۴۰) اٹھارہ سال کے ایک لڑکے کی بائیں آنکھ میں جالا ہے۔ اور اس نے پوری آنکھ کو گھیر لیا ہے۔ دوسری آنکھ بہت بڑی اور خوبصورت ہے۔ جالا چیچک
کی وجہ سے ہے جو پانچ سال کی عمر میں نکلی تھی۔ حکمائے کرام توجہ کر کے کم قیمت اور با اثر نسخہ تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۵۲۹)

(۲۴۱) اطبار کرام تیل کا کوئی ایسا نسخہ تحریر فرمائیں جو زخم، ورم، درد وغیرہ کے لئے مفید ثابت ہو۔ اگر کان میں اسے ڈالا جائے تو کان کا درد رفع ہو جائے
اور ڈاڑھ میں لگایا جائے تو ڈاڑھ کا درد دور ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۶۱۹۳)

(۲۴۲) مجھے ایسے مجرب نسخے کی ضرورت ہے جس کے استعمال سے جوڑوں کا درد، چمک اور ورم جاتا رہے۔ اور پرانا سیلان اور ورم رحم اور اعضا شکنی ہمیشہ
کے لئے جاتی رہے۔ دوا مقوی دل دماغ ہو اور خون زیادہ مقدار میں پیدا کرے۔ (خریدار نمبر ۶۱۵۲)

(۲۴۳) میری عمر ۴۵ سال ہے، پیشہ وکالت ہے۔ بار بار زکام اور نزلہ ہو جاتا ہے چھینکیں ہر وقت آتی رہتی ہیں۔ ناک خشک رہتی ہے دائیں نتھنے میں سے
اکثر خون نکلتا ہے۔ پیشاب سفید گاڑھا آتا ہے، شکر نہیں آتی۔ معائنہ ڈاکٹری کرایا ہے۔ ہاضمہ کمزور ہے۔ تشخیص مرض اور مجرب نسخے سے
مطلع فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۸۳۴)

(۲۴۴) میرے والد صاحب (عمر ۶۰ سال) ۴ سال سے شقاق اطراف میں مبتلا ہیں۔ ہاتھ اور پاؤں کی ہتھیلیوں میں شقاق پیدا ہو جاتا ہے، موسم کی
کوئی قید نہیں کبھی کبھی شکایت بالکل جاتی رہتی ہے (خریدار نمبر ۵۸۲۹)

(۲۴۵) پیٹ کے کیڑے خارج کرنے کے لئے کوئی مجرب دوا لکھئے۔ دوا خواہ ڈاکٹری ہو یا یونانی۔ (خریدار نمبر ۵۱۹۹)

(۲۴۶) مریضہ (عمر ۲۶ سال) چھ سال سے شادی شدہ ہے۔ پہلے تین سالوں میں چھ سات مہینے حیض بندرہ کر ہفتے ہفتے بھر شدید درد کے ساتھ خون خارج ہوا۔ بالآخر کلسی
کے مانند بھورے رنگ کا ایک ٹکڑا خارج ہوا پہلے دو مہینوں میں حمل کی علامات متلی وغیرہ بھی پائی گئیں۔ دائیاں اس شکایت کو رحم کا بے جگہ ہونا اور اٹھراہ بتاتی ہیں۔
لیڈی ڈاکٹروں نے اٹرس کارڈ یل۔ فلورنائیز، اور ڈش کے استعمال کی تاکید کی۔ ان چیزوں کا تین سال سے استعمال جاری ہے حیض کا خون معمولی طور پر جاری
ہوتا ہے۔ وقفہ ہر چھبیسویں روز ہے۔ اب شکایت یہ ہے کہ ذہنی کاموں، رنج، خوف اور حیض کی حالت میں بائیں کولہے کی گہرائی میں سامنے کی طرف ایک ناگوار کھٹک
سی محسوس ہونے لگتی ہے۔ مریضہ کی نازک حالت کی وجہ سے تین سال سے مانع حمل طریقوں پر عمل ہے۔ حکیم اور ڈاکٹر صاحبان زیادہ سے زیادہ توجہ
فرمائیں۔ کیا مریضہ اب مانع حمل پرہیز ہٹا سکتی ہے؟ (خریدار نمبر ۸۳۲۷)

احوال واقعی

زندگی حرکت اور عمل کا نام ہے، جمود اور سکون فی الحقیقت موت کی علامات ہیں۔ کوئی انسانی جماعت زندہ کہلانے کی مستحق نہیں ہے جب تک کہ اس میں قوتِ عمل نہ ہو اور وہ اپنی قوت کو صحیح مصرف میں نہ لگائے۔ طبِ یونانی کی دنیا میں ایک عرصۂ دراز سے جمود چھایا ہوا تھا۔ جالینوس اور بوعلی سینا کے بتائے ہوئے آفتاب ومہتاب درخشاں ضرور تھے لیکن ان کی روشنی کے راستے میں ہماری غفلت اور سستی کا ابر حائل تھا۔ اللہ کی زمین ہمارے سامنے پڑی تھی۔ اللہ کی پیدا کی ہوئی معدنیات کے ہر طرف انبار لگے تھے، اور اللہ کی بخشی ہوئی نباتات کے خودرو گلزاروں سے ملک کی زمین لہلہا رہی تھی۔ لیکن ہمارے سکون اور ہماری بے عملی نے ہماری آنکھوں کے آگے پردے ڈال دیے تھے اور ہم بزعم خود یہ سمجھ کر کہ ہمیں عرفانِ کامل حاصل ہو چکا ہے اور ہمارے اسلاف کی تحقیقاتیں جو طب کی دنیا میں انھوں نے کی تھیں صرف ہمارا حصہ ہیں اطمینان کے ساتھ پڑے سو رہے تھے۔

دنیا میں ہمارے علاوہ اور بھی انسان آباد تھے لیکن وہ ہماری طرح غافل اور بے عمل نہ تھے انھوں نے بقراط کی تحقیقاتیں چھوڑیں نہ جالینوس کی۔ وہ شیخ الرئیس اور رازی کے خزانوں پر حملہ آور ہوئے، اور چرک اور شسرت کے تہ خانوں کا بھی انھوں نے جائزہ لے لیا۔ دنیا میں انھیں علم وحکمت کے نام سے جو چیز جہاں ملی انھوں نے لے لی اور پھر ان سنگین بنیادوں پر اپنی تحقیقاتوں کی دیواریں چننی شروع کر دیں۔ ہمیں یہ چیزیں اچھی معلوم ہوں یا بری ہمیں اپنی کمزوری اور غلطی کا احساس خوشگوار معلوم ہو یا ناخوش آیند حقیقتیں بہرحال حقیقتیں ہی رہیں گی اور دنیا رطب کی تاریخ صرف اس سبب سے بدلی نہیں جا سکتی کہ اس تاریخ میں کچھ واقعات ایسے ہیں کہ جن سے ہماری غفلت اور ہماری جمود کی پردہ دری ہوتی ہے

دنیا نے جالینوس کی وفات کے بعد اپنی رفتار بند نہیں کی تھی اور آج وہ اس منزل سے بہت آگے ہے کہ جہاں جالینوس ورارسطو اسے چھوڑ گئے تھے، کاروانِ طب آہستہ آہستہ جرس کاررواں کی ہمت افزا صداؤں میں قدم بڑھاتا ہی چلا جا رہا ہے اور اب وہ مقامات بہت پیچھے رہ گئے ہیں کہ جہاں بوعلی سینا نے اس قافلہ کی قیادت کی تھی۔

ممکن ہے کہ قافلہ غلط راستے پر پڑ گیا ہو اور دوراہہ پر پہنچ کر اس نے کعبے کی بجائے ترکستان کی راہ اختیار کر لی ہو لیکن وہ بہر صورت وبہر حال آگے بڑھ رہا ہے اور اب اگر ہم جاگیں اور اس قافلہ کو صحیح راستے پر ڈالنے کے لیے واپس بھی لانا چاہیں تب بھی ہمیں انتہائی تیزی کے ساتھ اس منزل تک تو ضرور جانا ہی پڑے گا کہ جہاں قافلہ پہنچ چکا ہے۔

ہمدرد دواخانہ

ہمارا خیال ہمیں خواہ کتنے ہی فریب دے لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ کاروانِ طب کی قیادت حاصل کرنے کے لیے ہمیں لازمی طور پر جلد سے جلد اس بلندی پر پہنچنا پڑے گا کہ جہاں وہ قافلہ پہنچ چکا ہے اور یہی وہ تلخ حقیقت تھی جسے چند ہی روز پیشتر دنیائے طب کی دو عظیم ترین ہستیوں نے محسوس کیا تھا۔ ان میں سے ایک ہستی مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور دوسری شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید صاحب کی۔ مسیح الملک نے اپنی تمام توجہ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اپنی تمام عمر عزیز دہلی کے طبیہ کالج کے قیام واستحکام پر صرف کر دی، اور شہید فن نے ہمدرد دواخانہ یونانی کی بنیاد ڈالی۔

طبیہ کالج کا قیام اس لیے ضروری تھا کہ ہندوستان بھر میں طالبانِ فن کے لیے کوئی ایسی درسگاہ موجود نہ تھی جہاں انھیں طب قدیم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری کی جدید ترین تحقیقاتوں سے آگاہی اور وقوف حاصل ہو سکے اور اعلیٰ پیمانہ پر ایک ایسے دواخانہ کی تعمیر کہ جہاں بہترین قدیم وجدید اصولوں کے مطابق دوائیں تیار ہو سکیں اس لیے ناگزیر کہ اطبا کی بے توجہی اور عام دواسازوں کی ہوس نے اچھی خالص اور پراثر دوائیں بازاروں میں ناپید کر دی تھی جس کی وجہ سے طبِ یونانی روز بروز بدنام ہوتی چلی جا رہی تھی۔ کالج اس لیے تھا کہ صحیح نسخے لکھنے والے پیدا ہوں اور ہمدرد دواخانہ اس لیے تھا کہ وہ ہندوستان بھر کو قابلِ اعتبار اور عمدہ دوائیں مہیا کرے نئی نئی دواؤں کے متعلق تجربے اور تحقیقاتیں کرے۔ پرانی اور آزمودہ دواؤں کے مرکب جدید طریقہائے دواسازی کے مطابق ایسی صورت اور ایسے اسلوب تیار کرے کہ

وہ ترقی یافتہ دنیا کے لیے قابل قبول ہوں اور طبِ قدیم کے لیے باعثِ فخر و ناز۔ مسیح الملک نے اپنی کوششوں سے طبِ یونانی کے جسدِ مردہ میں روح پھونکی اور حکیم عبدالمجید صاحب نے یونانی دواؤں کے اندر اثر کوٹ کوٹ کر بھر دیا۔

آج جس طرح طبیہ کالج کے تعلق کا نام آتے ہی کسی حکیم کے متعلق یہ یقین ہو جاتا ہے کہ وہ طبِ قدیم کے علاوہ طبِ جدید کا بھی ماہر ہے اسی طرح دواؤں کے معاملہ میں "ہمدرد دواخانہ" کا نام بھی اس بات کی ضمانت سمجھا جاتا ہے کہ وہ دوا صحیح الترکیب، خالص اور قوی الاثر ہوگی۔ ہمدرد دواخانہ کی دوا دنیائے دواسازی میں خشل کا سونا ہے جسے کسوٹی پر کسنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔

ہمدرد دواخانہ کے بعض حالات

"ہمدرد" دواخانہ کا قیام ۱۹۰۵ء میں عمل میں آیا تھا اور اب وہ اپنی عمر کے تیئیس ۲۳ سال پورے کر کے چوبیسویں ۲۴ میں قدم رکھ چکا ہے۔ دواخانہ کی یہ انتہائی بدنصیبی تھی کہ دستِ اجل نے اسے اپنے بانی کی نگرانی اور سرپرستی سے ہمیشہ کے لیے محروم کر دیا لیکن اگر یہ صحیح ہے کہ خادمانِ ملت کی موت درحقیقت ان کی حیاتِ جاوید ہوا کرتی ہے تو بلا اندیشہ تردید کہا جا سکتا ہے کہ گو حکیم حافظ عبدالمجید صاحب آج اپنے پیکرِ خاکی میں یہاں موجود نہیں ہیں لیکن انکی روح اس دواخانہ پر طاری و ساری ہے انکے فیضانِ تربیت نے انکے فرزند اکبر یعنی حکیم حاجی مولوی عبدالحمید صاحب کے اندر وہ تمام خوبیاں مجتمع کر دیں کہ جو حکیم صاحب مرحوم میں تھیں اور بلا کسی مبالغہ کے کہا جا سکتا ہے کہ پرانے حکیم صاحب اب از سر نو جوان ہو کر اس دواخانہ کی نگرانی فرما رہے ہیں۔ وہی دردِ قوم، وہی ذوقِ خدمت اور وہی صدق و خلوص جو مرحوم حکیم صاحب کی خصوصیات تھیں ہمیں اس نوجوان دل کے اندر بھی نظر آ رہے ہیں اور جس وقت تک حکیم صاحب مرحوم کی یہ خصوصیتیں دواخانہ کے ہر شعبہ پر چھائی ہوئی ہیں اس وقت تک یہ کہنا کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے کہ حکیم عبدالمجید صاحب ہم سے رخصت ہو گئے۔ "ہمدرد" دواخانہ اپنے نئے سرپرست کی نگرانی میں روز افزوں ترقی کر رہا ہے اور ہمیں خدا کی ذات سے یقین واثق ہے کہ وہ بہت جلد ترقی اور عروج کی اس منزل پر پہنچ جائے گا کہ جہاں اسے پہنچانے کی اس کے بانی کو تمنا تھی۔

دواخانہ سے ہماری توقعات

"ہمدرد" دواخانہ کے موجودہ سرپرست حکیم حاجی مولوی عبدالحمید صاحب ہیں اور آپ کی ذات گرامی جن انسانی خوبیوں سے متصف ہے انہیں دیکھ کر اس دواخانہ کے مستقبل کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ آپ ماشاءاللہ ایک بہت ہی صحیح القویٰ اور تندرست نوجوان ہیں اور مسلسل پندرہ پندرہ گھنٹے روزانہ کام کرنے پر بھی ہمیشہ خوش اور بشاش رہتے ہیں۔ آپ بہت ہی عالی ہمت ہیں اور علوِ ہمت کا سب سے بڑا ثبوت انکی منکسر المزاجی کے ذریعہ سے مل جاتا ہے۔ حد سے زیادہ خلیق، حد سے زیادہ نیک اور صحیح معنوں میں صالح جوان ہیں اور ان خوبیوں کے ساتھ علم اور عقلِ سلیم نے مل کر انہیں عام سطح سے بہت کچھ بلند کر دیا ہے۔ شروع ہی سے آپ کی طبیعت کو طب سے رغبت تھی اور بچپن ہی سے آپنے دواخانہ کے کاموں میں دلچسپی لینی شروع کر دی تھی، یہی وجہ ہے کہ دواخانہ کا ایک شعبہ بھی ایسا نہیں ہے کہ جس کے کام سے وہ پورے واقف نہوں بلکہ غالباً یہ کہنا بھی بالکل صحیح ہے کہ دواخانہ میں صرف انہیں کی ایک ایسی شخصیت ہے کہ جو ہر کام میں ماہر ہے۔ دواخانہ میں ان کی موجودگی ماہرینِ فن کے لیے کہ جو دیانتداری اور محنت سے اپنا کام کرتے ہوں موجبِ ہمت افزائی ہوتی ہے اور محنت سے جی چرانے والوں یا کام کو ایک مصیبت سمجھ کر بیگار ٹالنے والوں کی دال نہیں گلنے پاتی۔ ایک طرف تو اتنی سخت محنت اور دوسری طرف اس قدر کڑی نگرانی۔ ان دونوں چیزوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس دواخانہ میں خراب اور کم قیمت دواؤں کی خرید، دواؤں کے ساتھ کسی دوسرے جزو کی آمیزش اور نسخوں کی دواؤں کے وزن میں کمی بیشی ایسے گناہ ہیں کہ جن کا خیال بھی کسی کام کرنے والے کے دل میں نہیں آ سکتا۔ دواسازی کا فن جس حد تک ذلیل اور مکروہ ہو گیا تھا اب اس دواخانہ کی کوششوں کی بدولت اسی قدر باعزت اور قابلِ اعتبار ہوتا جا رہا ہے اور ہمیں امید ہے کہ وہ زمانہ اب دور نہیں ہے کہ جب ہم فخر کے ساتھ سر اونچا کر کے دنیائے جدید کو یہ بتا سکیں کہ طبِ قدیم کی دواسازی ہرگز ہرگز کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جسے ذلت و حقارت کی نگاہ سے دیکھا جا سکے۔ اور یورپ اگر اپنے بہت سے کارخانہ ہائے دواسازی پہ ناز کرتا ہے تو ہندوستان بھی اپنے ایک دواخانہ پر فخر کر سکتا ہے۔

انتظامات

ایک ہندوستانی اور ملکی دواخانہ کے ذکر میں انتظامات کا عنوان دیکھ کر ممکن ہے کہ بعض مغرب زدہ اصحاب کے لبوں پر حقارت آمیز تبسم

نمودار ہوجائے۔ لیکن ایسے اصحاب جو یہاں تشریف لاکر اس دواخانہ کا معائنہ فرماتے ہیں تو ان کے لبوں پر اس قسم کا تبسم نمودار نہیں ہوتا اور وہ اکثر منہ کھولے ہوئے دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔

"ہمدرد" دواخانہ کا کاروبار بحمد اللہ تعالیٰ بہت ہی وسیع پیمانہ پر جاری ہے اور کُل نظام تین شعبوں پر منقسم ہے۔ دواخانہ کا ایک بڑا حصہ مقامی خریداروں کی ضرورتیں مہیا کرنے کے لیے مخصوص ہے جسے دوسرے الفاظ میں "دُکان" کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔ اس دوکان کی وسعت کا کچھ تھوڑا سا اندازہ تو آپ کو یہ معلوم کرنے کے بعد ہوجائے گا کہ بیس افراد کا عملہ صرف اس دوکان سے متعلق ہے، اور زیادہ صحیح اندازہ آپ کو ان مریضوں کے اعداد و شمار معلوم کرکے ہوگا جو اس دوکان سے دوائیں خریدتے ہیں۔ ایسے مقامی خریداروں کی تعداد کہ جنہوں نے گزشتہ سال اس دوکان سے دوا خریدی ۶۵۹۳۷۳ تھی۔

دواخانہ کا دوسرا حصہ اس کے لمبے چوڑے گودام ہیں۔ ایک گودام میں صرف مفرد دوائیں رہتی ہیں اور اس کا نام گودام مفردات ہے۔ یہ ایک بہت ہی طویل و عریض عمارت ہے اور اس میں دس آدمی کام کرتے ہیں۔ اس عملہ کا ایک افسر ہے جس کے فرائض میں یہ بات داخل ہے کہ ہر دوا کو اپنی آنکھ سے دیکھے اور وقتاً فوقتاً ہر پرانی خراب اور بے اثر دوا کو منیجر دواخانہ کے حکم سے ضائع کرتا رہے اور جو نئی دوا خریدی جائے اس کے متعلق پورے طور پر اطمینان کرے کہ وہ تازہ، عمدہ اور صحیح الاثر ہے اور اس کے بعد اسے اچھی طرح صاف کراکے مناسب مقام پر رکھوائے۔

(۲) "گودام مرکبات" اس گودام میں تمام مرکب دوائیں رہتی ہیں اور یہ بھی گودام مفردات کی طرح بہت بڑی عمارت ہے، بسہولت کار کی غرض سے اسے پانچ حصوں میں تقسیم کردیا گیا ہے۔ ایک حصے میں صرف عرقیات اور شربت ہیں۔ دوسرے میں گلقند اور مربہ جات۔ تیسرے میں خمیرے اور تھوڑی مقدار والی معجونیں۔ چوتھے میں اطریفل اور کثیر مقدار والی معجونیں اور پانچویں میں سفوف، گولیاں اور مرہم وغیرہ اس گودام میں پندرہ[۱۵] آدمی کام کرتے ہیں اور ایک ہوشیار اور تجربہ کار افسر کی نگرانی میں بہت ہی قابل اور معتبر دواساز ہر قسم کے مرکبات تیار کیا کرتے ہیں اور فی الحقیقت دواخانہ کا یہی وہ شعبہ ہے کہ جس نے "ہمدرد دواخانہ" کی ایسی لازوال شہرت قائم کردی ہے۔ کوئی ایسا مرکب کہ جس کی تیاری میں ذرا سی بھی خرابی واقع ہوگئی ہو نگران افسر کی نگاہوں سے نہیں بچ سکتا اور جب تک کہ پورے طور پر مطمئن نہ ہو گودام کے اندر جگہ نہیں پا سکتا۔

(۳) "گودام سٹاک" اس گودام میں صرف بوتلیں خالی بکس اور پارسل بھیجنے کے متعلق دیگر ضروری اشیاء رکھی جاتی ہیں اور یہ تمام چیزیں اس قدر کافی مقدار میں مہیا رکھنی پڑتی ہیں کہ صرف ان چیزوں کے لیے عمارت کا ایک کافی بڑا حصہ مخصوص ہوگیا ہے۔

ان گوداموں کے علاوہ دواخانہ سے متعلق تین علیحدہ علیحدہ دفتر ہیں۔ ایک تو "ہمدرد" دواخانہ کا دفتر ہے جس کا تمام تعلق بیرونجات کی فرمائشوں کی بہم رسانی اور دواخانہ کے ہر قسم کے دوسرے کاروبار سے ہے۔ اس دفتر میں بارہ آدمی کام کرتے ہیں، دوسرا دفتر رسالہ "ہمدرد صحت" کا دفتر ہے جو ماہوار اس دواخانہ سے شائع ہوا کرتا ہے اور جس کے متعلق بلا اندیشہ تردید کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت اُردو کے طبی رسائل میں اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ "ہمدرد صحت" کی ادارت کے فرائض حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے خود اپنے ذمہ لے رکھے ہیں۔ تیسرا دفتر مجلس تشخیص و تجویز ہے جو تین بہت ہی تجربہ کار اور لائق طبیبوں پر مشتمل ہے۔ اس مجلس تشخیص کی صدارت بھی حکیم عبدالحمید صاحب ہی سے متعلق ہے۔ یہ مجلس ان تمام مریضوں کے خطوط پر غور اور بحث کیا کرتی ہے جو بیرونجات سے اپنا حال لکھ کر بھیجدیتے ہیں اور طالب دوا ہوتے ہیں۔ پورے غور و خوص کرنے کے بعد مجلس تشخیص ایسے مریضوں کی بیماریاں تشخیص کرکے مناسب اور مفید نسخے ان کے لیے تجویز کردیا کرتی ہے۔

انتظامات کے اس مجمل اور مختصر ہی سے ذکر سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ یہ دواخانہ عمدہ اور قابل اعتبار دوائیں مہیا کرنے کے متعلق کس قدر سعی بلیغ کرتا ہے۔ نیز یہ کہ جو دوائیں مفرد ہوں یا مرکب اس دواخانہ سے نکلتی ہیں وہ عام ہندوستانی دواؤں کی سطح سے بلحاظ اثر و قوت کس قدر بلند ہوتی ہیں۔ یہ فخر اسی دواخانہ کو حاصل ہے کہ ہندوستان کے بڑے بڑے حکماء نیز نوابان اور مہاراجگان جنہیں علم طب سے دلچسپی ہے اس دواخانہ پر کامل اعتماد رکھتے ہیں۔

سنہ ۱۹۳۲ء میں ہز ایکسی لنسی راجہ راجایان یمین السلطنت مہاراجہ سر کشن پرشاد صاحب بہادر جی سی آئی ای سابق صدر اعظم دولت آصفیہ حیدرآباد دکن نے بھی اس دواخانہ کا معائنہ فرمایا تھا اور ہمیں فخر ہے کہ ہز ایکسی لنسی نے دواخانہ کی کوششوں کو پسند فرماکر اظہار ہمدردی و طمانیت فرمایا تھا۔

"ہمدرد" انسٹی ٹیوشن

"ہمدرد" دواخانہ کی دواؤں نے دنیائے دواسازی میں ایک مفید اور خوشگوار انقلاب پیدا کر دیا ہے، ماہرین فن کی نظروں میں اب اسکی دواؤں کی حیثیت ایک معیاری حیثیت ہے۔ اس دواخانہ نے گزشتہ چونتیس ۳۴ سال میں فن دواسازی کے متعلق بہت سی ایجادات کی ہیں، جن کی بدولت ہندوستانی دواسازی بھی اب ایک باقاعدہ اور مستقل فن کی صورت اختیار کرتی جاتی ہے اور یہ ایک ایسی خدمت ہے کہ جو ہندوستان کے اندر طب یونانی کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گی۔ ان ایجادات کے علاوہ چونکہ "ہمدرد" دواخانہ دواسازی اور عطاری کے ماہرین کی بھی ایک جماعت پیدا کر رہا ہے جو اطراف ملک میں پھیل کر فن طب کی خدمات انجام دے رہی ہے اس لیے اب یہ محض ایک دواخانہ ہی نہیں ہے بلکہ دواسازی کا ایک بہت ہی مفید انسٹی ٹیوشن ہے جو نہایت خاموشی کے ساتھ فن طب کی اور خلق اللہ کی خدمت میں رات دن لگا ہوا ہے۔

"ہمدرد" دواخانہ کے متعلق یہ کہنا غالباً مبالغہ میں داخل نہ ہوگا کہ فن طب اور فن دواسازی کی جیسی جلیل القدر اور اہم خدمات اس نے انجام دی ہیں ان کی نظیر مشکل ہی سے مل سکے گی۔ بالخصوص اس لیے کہ یہاں دوائیں ہی تیار نہیں ہوتیں بلکہ دواساز بھی تیار کیے جاتے ہیں، اور ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھ کر کیا ارباب علم اور ہمدردان ملک سے یہ توقع کرنی مناسب نہیں ہے کہ وہ تا حد امکان اس مفید انسٹی ٹیوشن کو ترقی دینے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

"جمعیۃ حاسدان ونقالان"

خدا شرّے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

اس سلسلے میں ہمیں اپنے معزز ناظرین سے "جمعیۃ حاسدان ونقالان" کا تعارف بھی ضروری معلوم ہوتا ہے یہ کلیہ ہے کہ دنیا میں ہر چیز کے دوست دشمن سب ہی ہوتے ہیں "ہمدرد" دواخانہ ملک وفن کی کیسی ہی بیش بہا خدمات انجام دیتا ہو۔ بقول سعدیؒ "گل است سعدی و در چشم دشمنان خارست" کا مصداق ہے۔ چنانچہ ایک جمعیۃ گو وہ کتنی ہی ناقابل اعتنا ہی اس کی مخالفت کے لیے دہلی میں قائم ہے جس کو "ہمدرد" کی ترقی ایک آنکھ نہیں بھاتی اور اس کا پروگرام یہ ہے کہ "ہمدرد" دواخانہ کے خلاف جہاں تک اس سے ہو سکے پروپگنڈا کرے اور دواخانہ کی ہر ہر چیز کی نقل کر کے پبلک کو دھوکہ دے کر فائدہ حاصل کرے لیکن مخالفت کے باوجود اپنے ناجائز فائدے کے واسطے اس کو اس کے سوا کوئی تدبیر نظر نہیں آتی کہ کسی نہ کسی شکل میں دواخانہ ہمدرد سے تعلق ظاہر کرے لیکن اہل نظر خوب جانتے ہیں کہ ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی اور حقیقت شناس نظریں دودھ اور پانی علیحدہ کر ہی لیتی ہیں خدا تعالےٰ کا فضل ہمیشہ دواخانہ کے شامل حال رہا ہے اس لیے جس قدر اس کی مخالفت کی جاتی ہے اسی قدر اس کا نتیجہ دواخانہ کے حق میں اچھا نکلتا ہے سچ ہے ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔

دعوت

آخر میں اس تمام سمع خراشی اور تضیع اوقات کی معافی چاہتا ہوں اور آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ جب آپ دہلی تشریف لائیں تو ہمدرد دواخانہ میں بھی ضرور قدم رنجہ فرمائیں تاکہ آپ بچشم خود دواخانہ کے کاروبار کا معائنہ فرما سکیں۔ امید ہے کہ آپ طب یونانی کے عظیم الشان دواخانہ کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔

قبولیت کا امیدوار

منیجر

ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی

کی

"مرکّب دواؤں کی عمدگی اور نفاست کے لئے"

حضرت مسیح الملک کا اظہار مسرّت

اور

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس دہلی

کی

سند

ذیل میں کانفرنس مذکور کی سند کے الفاظ درج کئے جاتے ہیں تاکہ پبلک کو اس بات کا اندازہ ہو جائے کہ "ہمدرد دواخانہ" کے متعلق ہندوستان کی سب سے بڑی طبّی انجمن، اور دنیا کے طبیب اعظم نے کس رائے کا اظہار کیا ہے:-

بخدمت شریف جناب مینیجر صاحب ہمدرد دواخانہ دہلی!

آپ نے سنہ ۱۹۲۵ء کی ویدک اینڈ یونانی نمائش میں داخلہ کے لئے جو نمائشی اشیاء مرحمت فرما کر طبّی فنون کے ساتھ اپنی ہمدردی اور بہی خواہی کا گرانقدر ثبوت دیا اس کا دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

یہ بات زیادہ موجب مسرت ہے کہ نمائش اشیاء کی جانچ کنندہ کمیٹی کے معائنہ کے بعد آپکی چیزوں کے متعلق امور مندرجہ ہیڈنگ کی بابت پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ اور اسکو مستند قرار دیئے جانے کی سفارش کی ہے۔ لہٰذا کمیٹی مذکور کی پسند کردہ مندرجہ بالا امور کے لئے آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس یہ باضابطہ تحریری سند آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہے۔

(پریسیڈنٹ) مسیح الملک حکیم (اجمل) خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ

آنریری سکریٹری
مان سنگھ (وید)

(۱) اس سے پہلے کی تمام فہرستیں منسوخ کی جاتی ہیں اور اب ادویہ کی قیمتیں اس فہرست کے مطابق چارج کی جائیں گی (۲) خریدار قدیم ہوں یا جدید ہمیشہ خط میں اپنا نام مع لقب ڈاک خانہ و ضلع نیز اگر ریلوے پارسل منگانا ہو تو نام اسٹیشن مع لائن صاف و خوشخط تحریر کریں۔ اگر پتہ صاف پڑھنے میں نہ آیا تو تعمیل نہ ہوگی (۳) زیادہ وزنی فرمائش کی تعمیل پیشگی قیمت آنے پر یا کافی اطمینان ہونے پر کیجائیگی (۴) اکثر اصحاب ریلوے پارسل طلب فرماکر بلٹی واپس کر دیتے ہیں جس سے کارخانہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ لہٰذا اگر ریلوے پارسل منگانا ہو تو نصف یا کم از کم چہارم قیمت (تخمینی) پیشگی بھیج دیں۔ تاکہ آرڈر کی تعمیل کی جاسکے اور خط و کتابت میں دیر نہ لگے (۵) فرمائشی نسخہ بھی پوری یا آدھی قیمت پیشگی آنے پر تیار ہوگا۔ اگر قیمت نہ آئے گی تو دواخانہ بطلب قیمت خط روانہ کرے گا اور پھر قیمت اور خط کا جواب ملنے پر آرڈر کی تعمیل ہوگی۔ بہتر یہ ہو کہ پہلے نسخہ بھیج کر قیمت دریافت کریں (۶) تمام پارسل نہایت احتیاط اور حفاظت سے پیک کیے جاتے ہیں۔ راستے کی غیر معمولی بے عنوانیوں سے اگر پارسل ٹوٹ جائے یا دیر سے پہنچے یا گم ہوجائے تو کارخانہ ذمہ دار نہیں (۷) ڈاک خانہ کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ ساڑھے پانچ سیر کا پارسل روانہ ہوتا ہو جس کا محصول ڈاک آٹھ آنے فی سیر کے حساب سے دو روپے گیارہ آنے (۲؍۱۱) ہوتا ہو۔ اگر بوتل کا پارسل ڈاک خانے کے ذریعے منگانا ہو تو پہلے امور ذیل کو بغور ملاحظہ کیجیے۔ عرق کی بھری بوتل کا وزن ڈیڑھ سیر اور شربت کی ایک بوتل کا وزن پونے دو سیر ہوتا ہو اور حفاظت کی غرض سے جس چوبی بکس میں ایک بوتل بند کی جاتی ہو اس کا وزن تخمیناً آدھ سیر ہوتا ہو اور جس میں دو بوتلیں بند کی جاتی ہیں اس کا وزن ایک سیر ہوتا ہو۔ اور پھر علی التواتر وزن بڑھتا جاتا ہو اس واسطے مناسب ہے، کہ فرمائشی ادویہ کے اوزان کا پہلے اندازہ کرکے ڈاک خانے کے ذریعے فرمائش منگائیں، چونکہ ریلوے کے ذریعے محصول میں کفایت ہوتی ہو اس لیے زیادہ وزن کی فرمائش جہاں تک ممکن ہو ریلوے کے ذریعے منگانی چاہیے بعض اوقات فرمائشی ادویہ کی قیمت سے محصول ڈاک و پیکنگ وغیرہ کا خرچ دو چند سہ چند بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہو۔ لہٰذا فرمائش لکھتے وقت ادویہ کے محصول وغیرہ کا خوب سوچ سمجھ کر اندازہ کرلیا جائے اور جہاں تک ممکن ہو معمولی قیمت کی مفرد ادویہ اور از قسم شربت و عرق و مربے وغیرہ ریلوے کے ہی ذریعے نصف قیمت پیشگی بھیج کر منگائیں، (۸) ہر آرڈر کی تعمیل اسی روز یا دوسرے روز کردی جاتی ہو اگر فرمائش کی تعمیل میں دیر لگے تو سمجھنا چاہیے کہ تاخیر کی کوئی خاص وجہ ہو اور ایسی حالت میں کارخانہ کو معذور سمجھنا چاہیے۔ اگر فرمائش میں زیادہ چیزیں ہوں تو لکھنا چاہیے کہ تمام دوائیں روانہ ہوں یا جو مرکب دوا تیار نہ ہو یا از قسم مفرد نہ ملتی ہو تو اس کو چھوڑ دیا جائے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھنا چاہیے کہ بعد میں وہ دوا جو چھوڑ دی گئی ہو روانہ کی جائے یا نہیں (۹) اگر شربت یا عرق یا مربے کا پارسل ڈاک خانہ کے ذریعہ منگانا ہو تو بقدر محصول رقم پیشگی بھیج دینی چاہیے ورنہ تعمیل نہ ہوگی (۱۰) تمام مرکب دوائیں پورے اجزا و صحت وزن کے ساتھ قابل اطمینان طریقہ پر تیار کی جاتی ہیں اور قیمت بھی مناسب رکھی گئی ہو تاہم بخیال ہمدردی و فائدہ رسانی مرکبات کی تیاری پر طبیبوں کو اور عطاروں کو طلب کرنے پر ۱۲؍۸ فی صدی کمیشن دیا جاتا ہو۔ اگر فرمائش کے خط میں کمیشن طلب نہ ہوگی یا بعد میں ہوگی تو پھر کمیشن نہ دیا جائے گا کیونکہ کارخانہ کا رکارڈ اس سے خراب ہوتا ہو (۱۱) محصول پارسل و پیکنگ اور خرچہ وی، پی وغیرہ ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا اگر کوئی صاحب پارسل منگاکر ویلیو واپس کردیں گے تو ڈاک پارسل کا محصول اور ریلوے پارسل کا کرایہ آمد و رفت و ڈیمرج و نقصان وغیرہ ان کو دینا ہوگا (۱۲) ۸ آٹھ آنے سے کم کی فرمائش بذریعہ وی، پی روانہ نہ ہوگی۔ اس لیے قیمت پیشگی بذریعے ڈاک یا منی آرڈر آنی چاہیے۔

نوٹ

دہلی میں سیر اسی روپیہ کا اور تولہ ایک روپیہ کا مروج ہو اور اسی اوزان کے حساب سے دوائیں دی جاتی ہیں۔

منیجر

مریضوں سے سوالات

اگر آپ کو اپنے مرض کی دوا اِس فہرست میں نہیں ملی ہی یا آپ کو ہم سے ہی مشورہ لینا ضروری ہی تو اپنے مرض کی پوری کیفیت لکھئے اور ساتھ ہی مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات بھی ضرور لکھئے۔ سوالات کی عبارت نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف سوالات کا نمبر لکھ کر ہاں یا نہیں یا اَور جو ضروری حال ہو لکھد یجئے اِس طریق سے تشخیص میں اچھی مدد ملیگی یہی طریقہ بیرونجات کے مریضوں کے لئے تشخیص مرض اور تجویز دوا کا ہے۔

مردوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) عمر کیا ہے؟ (۲) جسم فربہ ہی یا لاغر۔ وزن کیا ہی؟
(۳) کس کس موسم میں مرض کی شکایت زیادہ رہتی ہی؟
(۴) گرم یا سرد کن اشیار سے نقصان زیادہ رہتا ہی۔
(۵) پاخانہ دن میں کتنی مرتبہ اور کس کس وقت ہوتا ہی؟
(۶) پیشاب دن میں کتنی مرتبہ اور کس کس وقت ہوتا ہی۔
(۷) پاخانہ اور پیشاب کا رنگ و قوام کیسا ہی۔
(۸) بھوک اچھی لگتی ہے یا کم؟
(۹) پیاس زیادہ لگتی ہے یا کم؟
(۱۰) منہ کا ذائقہ کیسا ہے؟
(۱۱) پیشہ کیا ہے؟
(۱۲) آپ کی جائے سکونت کی آب و ہوا کیسی ہی؟
(۱۳) مرض کتنے عرصے سے ہی؟

ضعفِ مردمی کے متعلق خاص سوالات

(۱۴) کبھی سوزاک یا آتشک تو نہیں ہوا؟
(۱۵) اگر ہوا ہی تو کتنا عرصہ گزرا۔ اب کوئی شکایت باقی ہی یا نہیں؟
(۱۶) پیشاب سے پہلے یا بعد میں سفید رطوبت تو خارج نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہی تو کتنے عرصے سے ہی؟
(۱۷) مُشت زنی یا اغلام کی عادت رہی ہی تو کتنے عرصہ تک؟
(۱۸) کیا عضو میں کجی لاغری اور کوتاہی ہی؟
(۱۹) جوش قوت پورے طور پر ہوتا ہی یا کم یا بالکل نہیں ہوتا؟
(۲۰) مادۂ تولید کا قوام رقیق ہی یا غلیظ؟
(۲۱) احتلام کتنے روز کے بعد ہوتا ہی کوئی صورت دکھائی دیتی ہی یا نہیں
(۲۲) کیا سُرعت انزال کی شکایت ہی؟
(۲۳) شادی ہوئے کتنا عرصہ گزرا (۲۴) کوئی اولاد ہی یا نہیں؟
(۲۵) کسی نشیلی چیز کی عادت تو نہیں؟

عورتوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) عمر کیا ہے؟ (۲) شادی ہوئی یا نہیں؟
(۳) کوئی اولاد ہے یا نہیں؟
(۴) مرض کتنے عرصے سے ہی؟
(۵) کبھی غشی کا دورہ ہوا یا نہیں؟
(۶) اگر ہوا ہی تو شادی سے قبل یا بعد؟
(۷) ایام ماہواری ہر مہینے وقت مقررہ پر ہوتے ہیں یا نہیں؟
(۸) ماہواری خون کی رنگت اور قوام کی حالت کیا ہی؟
(۹) کمر میں درد رہتا ہی یا نہیں؟
(۱۰) حمل ہی یا نہیں۔ اگر ہے تو کتنے دن کا؟
(۱۱) شکایات مرض حمل کے زمانہ میں پیدا ہوئیں یا پہلے سے ہیں؟
(۱۲) اسوقت تک کوئی حمل ساقط تو نہیں ہوا اگر ہوا ہی تو کتنے دن کا؟
(۱۳) رحم سے کسی قسم کی رطوبت تو خارج نہیں ہوتی اگر ہوتی ہی تو کس رنگ کی؟
(۱۴) خاوند کو اگر کوئی سوداوی بیماری مثل آتشک سوزاک وغیرہ ہو چکی ہو تو اس کا اظہار اگر ممکن ہوسکے تو کردیا جائے۔

بچّوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) بچے کی عمر کیا ہے؟
(۲) کتنے عرصے سے بیمار ہی؟
(۳) دُودھ پیتا ہے یا چھڑادیا ہی؟
(۴) کوئی دانت یا ڈاڑھ نکل چکی ہی؟
(۵) پیٹ میں گرانی یا نفخ تو نہیں ہی؟
(۶) بچہ پاخانہ پیشاب کرتے وقت روتا تو نہیں ہی؟
(۷) پاخانہ میں چھوٹے چھوٹے کیڑے تو نہیں نکلتے؟
(۸) سوتے میں بچہ ڈرتا ہے یا نہیں؟
(۹) کبھی بیہوشی کا دورہ تو نہیں ہوتا؟

عِلاجُ الامراض

ذیل کے نقشے سے یہ معلوم ہوگا کہ اس فہرست میں کن کن امراض کے لئے کون کون سی ادویہ ہیں!

ان صفحات میں صرف کثیر الوقوع امراض اور کثیر الاستعمال اور مجرب ادویہ ہی کا ذکر کیا گیا ہے

نمبر دوا	ادویہ
	متعدی اور وبائی امراض
	کھانسی ودمہ
۱۰۱	حب سرفہ
۱۰۷	حب سعال
۱۰۹	حب ضیق النفس
۱۱۵	سفوف دمہ
۲۹۸	شربت اعجاز
۳۲۵	شربت فریادرس
۴۵۳	کشتہ ابرک کلاں
۴۸۸	لعوق آب تربوز
۴۹۰	لعوق سپستاں
۴۹۵	لعوق ضیق النفس
۲۴	اکسیر سعال
	سل ودق
۸۰	حب جواہر
۱۵۰	خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا
۲۸۵	سفوف ناصری
۲۹۸	شربت اعجاز
۴۱۴	عرق ہرا بھرا
۴۲۲	قرص سرطان
۴۲۳	قرص طباشیر ملین
۴۳۱	قیروطی آرد کرسنہ
۴۵۴	کشتہ عقیق
صفحہ ۸۱	کشتہ طلا مرواریدی
۶۰ ″	قرص سحر (رجسٹرڈ)
۶۰ ″	مارالحیات (رجسٹرڈ)
۴۴۸	لعوق آب تربوز والا

نمبر دوا	ادویہ
۴۴۹	لعوق آب نیشکر والا
۵۹۹	مارالذہب
۴۶۳	کافورستیال
	ہیضہ
۶۶	جوارش کمونی
۶۹	حب پپیتہ
۲۷۹	سکنجبین سرکہ
۲۸۲	سکنجبین نعناع
۳۸۳	عرق پودینہ
۳۹۶	عرق گلاب
۴۶۳	کافورستیال
صفحہ ۶۱	قتل زم (رجسٹرڈ)
	پیچش
۸۷	حب پیچش
۲۷۹	دوائے سیاہ پیچش
۲۶۰	سفوف طین
۲۷۴	سفوف مویا
۳۱۳	شربت حب الاس
صفحہ ۶۱	تیج (رجسٹرڈ)
	طاعون
تتمہ	حب طاعون عنبری
۳۸	تریاق وبائی
	امراض خبیثہ
	آتشک
ص ۶۸	اکسیر فرنگ
۷۴	جوہر منقے
۷۶	جوہری

نمبر دوا	ادویہ
۱۲۰	حب کتھہ
۱۷۹	روح عشبہ
۴۴۶	کشتہ گئودنتی
۵۵۳	معجون عشبہ
۶۰۵	مرہم آتشک
	خنازیر (کنٹھ مالا)
۹	اطریفل غددی
صف ۷۶	روغن اکسیر خنازیر
	سوزاک
۱۹	اکسیر سوزاک
۱۶۹	دوا کڑھائی والی
۲۲۷	روغن سوزاک جدید
۲۲۸	روغن صندل
۲۶۳	سفوف کشتہ قلعی
۲۶۸	سفوف مامیران
۴۱۳	عرق سوزاک
۴۱۸	قرص سوزاک
	جذام
۷۶	جوہری
۴۰۳	عرق مطبوخ
۵۱۵	معجون جذام
صف ۶۴	معجون مصفی خاص
۶۴ ″	شربت عشبہ خاص
	امراض خون
	کمی خون
۲۹۲	شربت فولاد
۳۳۴	شربت مویز

نمبر دوا	ادویہ
۳۸۹	عرق عنبر
۳۹۵	عرق ماء اللحم عنبری
۴۱۷	فولاد ستیال
ضمیمہ	شربت اکسیر خاص (رجسٹرڈ)
	خرابی خون
۶	اطریفل شاہترہ
۳۲۳	شربت عناب
۳۳۲	شربت مرکب مصفی خون
۴۰۲	عرق مرکب مصفی خون
صف ۶۴	معجون مصفی خون
۶۴ ″	شربت عشبہ خاص
	امراض عامہ
	بخار
۸۸	حب تپ بلغمی
۹۷	حب ربع
۱۱۶	حب غافث
۱۲۳	حب تپ لرزہ
۱۴۶	حب حمیٰ
۴۲۴	قرص غافث
۴۲۸	قرص گل
	وجع مفاصل (گٹھیا)
۸۲	حب اسگند
۱۰۳	حب سورنجان
۱۹۶	روغن موم
۲۱۵	روغن قسط
۲۱۷	روغن کچلہ
۲۲۹	روغن سورنجان

نمبر دوا	ادویہ
۵۳۳	معجون چوب چینی
۵۴۹	معجون سورنجان
صفہ ۸۴	معجون اوجاع
	امراض دماغ
۴	اطریفل زمانی
۱۶	اطریفل ملین
۴۲۹	قرص مثلث
	ضعف دماغ
۸	اطریفل مقوی دماغ
۷۵	جواہر مہرہ
۸۰	حب جواہر
۱۵۷	خمیرہ گاؤزبان عنبری
۱۵۸	خمیرہ گاؤزبان عنبری خاص
۱۶۰	خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا
۲۰۰	روغن بادام شیریں
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ
۲۳۰	روغن مقوی دماغ
۴۴۸	کشتہ مرجان جواہر والا
صفہ ۸۵	مفرح مشکیں (رجسٹرڈ)
	صرع وسکتہ
۸۴	حب ایارج
۱۰۸	حب صرع
۱۵۹	خمیرہ گاؤزبان عود صلیب والا
۵۴۱	معجون ذبیب
	فالج، لقوہ، رعشہ
۲۷	برشعشا
۳۶	تریاق فاروق
۸۱	حب اذاراقی
۱۷۳	دواء المسک حار جواہر والی
۲۰۹	روغن سرخ
۲۱۱	روغن شفا
۲۱۵	روغن قسط
۲۱۹	روغن کلاں
۵۱۹	معجون اذاراقی
۵۲۷	معجون تلخ

نمبر دوا	ادویہ
۵۳۲	معجون جوگراج گوگل
۵۶۴	معجون لنا
	مالیخولیا
۱۴۸	خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا
۱۵۱	خمیرہ ابریشم عود مصطگی والا
۱۶۲	خمیرہ مروارید نسخہ کلاں
۱۶۳	خمیرہ زہر مہرہ
۲۹۲	شربت روح افزا
۲۹۶	شربت احمد شاہ
۴۶۸	گلقند سیوتی
	بیخوابی (سہر)
۲۰۰	روغن بادام شیریں
۲۰۳	روغن بنفشہ
۲۱۶	روغن کاہو
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ
	نزلہ وزکام
۴	اطریفل زمانی
۴۷	برشعشا
۳۷	تریاق نزلہ
۹۲	حب جدوار
۱۳۳	حب فولادی
۱۴۵	حب نزلہ
۱۴۹	خمیرہ ابریشم سادہ
۱۶۴	خمیرہ نزلی جواہر والا
۱۵۳	خمیرہ خشخاش
۳۲۵	شربت فریادرس
۴۴۷	کشتہ مرجان سادہ
۴۴۸	کشتہ مرجان جواہر والا
۴۹۰	لعوق سپستان
	امراض چشم
	ضعف بصر
صفہ ۶۳	سرمہ نرگسی (رجسٹرڈ)
۴۵۷	کحل شفا
۴۵۸	کحل الجواہر
	آشوب چشم
۲۸	برود کافوری

نمبر دوا	ادویہ
۹۹	حب سرخ
۱۰۵	حب سیاہ
۴۶۰	کحل سیاہ
	آنکھ کی خارش
۲۶	باسلیقون کبیر
۴۵۷	کحل شفا
	ناخونہ
۲۶	باسلیقون کبیر
۴۶۲	کحل گل کنجد
	نزول الماء
۴۵۶	کحل چکنی دوا
	امراض گوش
	دردگوش، درد دندان
۱۹۹	روغن بادام تلخ
۲۰۵	روغن ترب
	ثقل سماعت (بہرا پن)
۱۹۹	روغن بادام تلخ
۲۱۰	روغن سماعت کشا
	امراض بینی
	بخر الانف (ناک کی بدبو)
۴	اطریفل زمانی
۲۲۰	روغن گل
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ
	امراض دہن
	گندہ دہنی
۱۳	اطریفل کشنیزی
۶۲	جوارش عود ترش
۲۴۲	سنون مجلی
۵۰۹	مربہ زنجبیل
	قلاع (منہ آنا)
	ذرور چھالوں والا
	سیلان اللعاب (رال بہنا)
۶۶	جوارش کمونی
۷۰	جوارش مصطگی نسخہ کلاں
۸۱	جوارش عود شیریں
	امراض دندان

نمبر دوا	ادویہ
	لکنت
۳۶	تریاق فاروقی
۴۴۶	کشتہ گئودنتی
۱۶۷	دوائے لکنت
	درد دندان
۲۳۷	سنون تمباکو
۲۳۹	سنون زرد
	تحریک دندان (دانت ہلنا)
۲۳۶	سنون پوست مغیلان
۲۴۰	سنون سپاری
۲۴۱	سنون کلاں
	امراض گلو
	بحۃ الصوت (آواز بیٹھنا)
۱۰۲	حب آواز کشا
۱۲۸	حب مغز بادام
	امراض قلب
	ضعف قلب
۶۰	جوارش شہنشاہی
۷۵	جواہر مہرہ
۸۰	حب جواہر
۱۵۵	خمیرہ صندل
۱۶۳	خمیرہ زہر مہرہ
۱۷۵	دواء المسک معتدل جواہر والی
۲۹۳	شربت روح افزا
۳۲۱	شربت سیب شیریں
۳۲۲	شربت صندل
۳۸۱	عرق بید مشک
۳۹۵	عرق گذر عنبری
۴۵۴	کشتہ عقیق
۵۶۹	معجون نقرہ
۵۸۱	معجون طلاء
۵۹۲	مفرح شیخ الرئیس
۵۹۷	مفرح یاقوتی معتدل
صفہ ۸۵	مفرح مشکیں (رجسٹرڈ)
	خفقان
۱۴۸	خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا

نمبر دوا	ادویہ
۱۵۰	خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا
۱۶۲	خمیرہ مروارید بنسخہ کلاں
۲۹۵	شربت ابریشم سادہ
۱۷۱	دواء المسک بارد جواہر والی
۲۹۳	شربت روح افزا رجسٹرڈ

غشی

نمبر دوا	ادویہ
۱۶۲	خمیرہ مروارید بنسخہ کلاں
۲۹۳	شربت روح افزا
۳۸۱	عرق بید مشک
۳۹۴	عرق گند
۳۹۶	عرق گلاب
۴۶۸	گلقند سیوتی

امراض معدہ

متلی و قے

نمبر دوا	ادویہ
۵۱	جوارش انارین
۶۲	جوارش عود ترش
۶۹	جوارش مصطگی
۲۸۱	سکنجبین لیموں
۳۰۰	شربت انار شیریں
۳۲۴	شربت فالسہ
۳۲۵	شربت نارنج
۳۸۳	عرق پودینہ

درد معدہ

نمبر دوا	ادویہ
۵۲	جوارش جالینوس
۵۵	جوارش زنجبیل
۶۶	جوارش کمونی
۶۷	جوارش کمونی کبیر
۶۹	حب پپیتہ
۹۴	حب حلتیت
۱۱۹	حب کبد نوشادری
۲۷۶	سفوف نمک سلیمانی
۲۹۰	سفوف الاملاح
۶۲۴	نمک جالینوس
۶۲۶	نمک مرگانگ
ص۸۷	حبوب مقوی معدہ

ضعف معدہ

نمبر دوا	ادویہ
۵۲	جوارش جالینوس
۲۹۲	شربت فولاد
۳۷۲	عرق فولاد
۴۰۷	عرق نانخواہ
۴۳۹	کشتہ خبث الحدید
۴۴۳	کشتہ فولاد
صفحہ ۸۱	کشتہ فولاد سونے چاندی والا
۴۴۹	کشتہ مرگانگ
۵۴۷	معجون سنگدانہ مرغ
۵۹۸	مالتی بسنت
۶۲۲	انوشدارو لولوی
۶۲۴	نمک جالینوس
۶۲۶	نمک مرگانگ
۴۱۷	فولاد ستیال
ص۸۷	حبوب مقوی معدہ
۶۲ ،،	معجون مقوی معدہ (رجسٹرڈ)

قبض

نمبر دوا	ادویہ
۴	اطریفل زمانی
۱۶	اطریفل ملین
۶۸	جوارش کمونی مسہل
۱۴۱	حب قبض کشا
۱۹۷	روغن ارنڈی
۳۳۸	شربت ملین
۴۳۲	قرص ملین

دیدان (پیٹ کے کیڑے)

نمبر دوا	ادویہ
۲	اطریفل دیدان
۴۷۰	گندھک ستیال

بواسیر

نمبر دوا	ادویہ
۹۸	حب رسوت
۱۱۷	حب بواسیر بادی
۱۱۸	حب بواسیر خونی
۱۲۹	حب مقل
۲۶۱	سفوف فولادی
۳۴۷	ضماد بواسیر
۵۲۳	معجون بواسیر
۵۲۷	معجون خبث الحدید

نمبر دوا	ادویہ
۶۱۵	مرہم سائیدہ چوب نیم والا

اسہال

نمبر دوا	ادویہ
۴۷	جوارش آملہ
۶۱	جوارش طباشیر
۷۰	جوارش مصطگی بنسخہ کلاں
۲۶۰	سفوف طین
۲۷۴	سفوف مویا
۳۰۱	شربت انجبار
۳۱۳	شربت حب الآس
۵۹۸	مالتی بسنت

امراض جگر و طحال

ورم جگر

نمبر دوا	ادویہ
۱۱۹	حب کبد نوشادری
۲۱۲	روغن افسنتین
۳۱۶	شربت دینار
۳۲۷	شربت کثوث
۳۴۸	ضماد جالینوس
۳۷۵	عرق افسنتین
۳۷۹	عرق برنجاسف
۴۰۴	عرق مکوہ
۴۳۱	قرص زرشک

ضعف جگر

نمبر دوا	ادویہ
۱۱۹	حب کبد نوشادری
۱۴۲	حب حیات
۱۷۵	دواء المسک معتدل جواہر والی
۱۷۸	دواء الکرکم کبیر
۲۹۲	شربت فولاد
۴۳۹	کشتہ خبث الحدید
۴۴۳	کشتہ فولاد
ص۸۱	کشتہ فولاد سونے چاندی والا
۵۴۰	معجون دبید الورد
۴۱۷	فولاد ستیال

استسقاء

نمبر دوا	ادویہ
۱۷۸	دواء الکرکم کبیر
۳۱۶	شربت دینار
۳۲۷	شربت کثوث
۳۲۷	شربت درد مکرر
۳۷۲	عرق فولاد
۴۰۷	عرق نانخواہ
۵۴۰	معجون دبید الورد
۵۶۲	معجون کلکلانج

عظم طحال و ورم طحال

تلی بڑھ جانا اور تلی کا ورم

نمبر دوا	ادویہ
۲۱	اکسیر طحال
۸۳	حب استخار
۲۶۹	سفوف طحال
۳۰۲	شربت انجیر
۳۴۶	ضماد اشق
۳۵۰	ضماد طحال
۳۵۴	ضماد کبریت
ص۶۱	ذروبانی (رجسٹرڈ)

امراض گردہ و مثانہ

سنگ گردہ و مثانہ

نمبر دوا	ادویہ
۲۱۴	روغن عقرب
۲۳۳	سفوف قلت
۲۹۴	شربت آلو بالو
۳۷۷	عرق انناس
۴۳۰	کشتہ حجر الیہود
۱۶۶	دوائے سنگ
۵۲۷	معجون تلخ
۵۳۵	معجون حجر الیہود
۵۴۸	معجون سنگسر ماہی
۵۵۴	معجون عقرب

ضعف گردہ و مثانہ

نمبر دوا	ادویہ
۵۴	جوارش زرعونی عنبری بنسخہ کلاں
۲۸۰	سکنجبین بزوری
۳۰۵	شربت انناس
۴۸۲	لبوب کبیر
۵۵۵	معجون فلاسفہ

ذیابیطس

نمبر دوا	ادویہ
۲۵۳	سفوف ذیابیطس
۴۲۰	قرص ذیابیطس

نمبر دوا	ادویہ
۴۶۶	قرص کاکنج
۴۲۵	قرص کافوری
۴۳۷	کشتہ بیضہ مرغ
۷۵ص	دوالی (رجسٹرڈ)

امراض جلد

خارش

نمبر دوا	ادویہ
۶	اطریفل شاہترہ
۱۷۹	روح عشبہ
۳۴۶	سفوف شاہترہ
۳۴۹	ضماد جرب
۳۸۵	عرق شاہترہ
۴۱۲	عرق شیر مرکب
۶۱۲	مرہم کافور
۶۴ص	معجون مصفی خاص
۶۴"	شربت عشبہ خاص

برص

نمبر دوا	ادویہ
۲۴۵	سفوف برص
۳۵۱	ضماد برص

داد

نمبر دوا	ادویہ
۱۴۳	حب داد
۳۵۲	ضماد داد

پھنسیاں وغیرہ

نمبر دوا	ادویہ
۱۲۷	حب مصفی خون
۱۸۹	روح عشبہ
۲۸۶	سفوف شاہترہ
۳۲۳	شربت مرکب
۳۸۴	عرق چوب چینی بنسخہ خاص
۳۸۵	عرق شاہترہ
۳۸۶	عرق عشبہ
۴۰۲	عرق مرکب
۴۰۳	عرق مطبوخ
۴۱۱	عرق شیر معتدل الملک
۵۱۷	معجون چوب چینی بنسخہ خاص
۵۵۳	معجون عشبہ
۵۸۴	معجون چوب گزوالی
۶۰۷	مرہم جدوار

امراض مخصوص مردان

جریان وکثرت احتلام

نمبر دوا	ادویہ
۲۰	اکسیر احتلام
۱۱۱	حب اکسیر جریان
۱۶۸	دوائے ڈپٹی صاحب
۱۷۶	دواء الترنجبین
۲۴۶	سفوف بیجبند
۲۲۷	سفوف اسپغول
۲۶۲	سفوف خستہ تمرہندی
۲۶۶	سفوف گوند کتیرا
۲۷۱	سفوف مغلظ وممسک
۴۴۵	کشتہ قلعی
۲۵۱	کشتہ نقرہ
۴۸۱	لبوب صغیر
۴۸۲	لبوب کبیر
۵۱۸	معجون آرد خرما
۵۲۸	معجون ثعلب
۵۶۱	معجون کلاں
۵۷۰	معجون جریان خاص
۸۵ص	منشالی
۶۲"	قرص جریان

سرعت

نمبر دوا	ادویہ
۷۷	حب نشاط
۹۳	حب المسک
۱۱۲	حب ممسک طلائی
۱۱۴	حب ممسک عنبری
۱۳۴	حب ممسک السرخ
۵۳۱	معجون جلالی

ضعف باہ

نمبر دوا	ادویہ
۲۲	الاحمر
۲۳	تریاق باہ معتدل الملک
۹۱	حب جالینوس
۱۰۴	حب عجیب
۱۱۰	حب مقوی معتدل الملک
۱۱۵	حب عنبر مومیائی
۱۳۶	حلوائے بیضہ مرغ
۱۳۸	حلوائے گذر سر گنجشک والا
۱۴۰	حلوائے ثعلب
۲۷۸	سفوف اعظم
۳۳۴	شربت مویز
۳۹۸	عرق ماء اللحم بنسخہ خاص ذوآتشہ
۴۰۰	عرق ماء اللحم عنبری بنسخہ کلاں
۴۰۹	عرق شہ زور
۴۴۱	کشتہ طلا ر کلاں
۴۵۱	کشتہ نقرہ
۸۱ص	کشتہ طلا مرواریدی
۴۷۹	لبوب الاسرار
۴۸۲	لبوب کبیر
۴۷۷	لبوب اعظم
۵۱۴	معجون اکسیر باہ
۵۲۸	معجون ثعلب
۵۲۹	معجون جالینوس لولوی
۵۳۱	معجون جلالی
۵۳۴	معجون اعظم
۵۶۱	معجون کلاں
۵۶۶	معجون مروح الارواح
۵۷۴	معجون مومیائی
۵۸۷	معجون شباب آور (رجسٹرڈ)
۸۵ص	ممسک بینظیر (رجسٹرڈ)
۶۶۵	حب خاص
۶۶۶	حب احمر
۵۹۹	ماء الذہب
۶۳ص	حب مبہی خاص (رجسٹرڈ)
۷۶"	روغن مقوی
۸۲"	معجون مقوی وممسک

لاغری وکجی

نمبر دوا	ادویہ
۱۸۲	دوائے مالش
۱۸۳	دوائے مکور
۳۶۳	طلا کیمیا تاثیر
۳۶۴	طلا پیہ شیر والا
۳۶۵	طلا اکسیر
۳۶۷	طلا مشک والا
۳۶۸	طلا عجیب
۳۶۹	طلا سرخ
۳۶۲	طلا شباب آور (رجسٹرڈ)
۳۷۱	طلا الماس
۶۳ص	طلا اعظم (رجسٹرڈ)

امراض مخصوص زنان

بندش حیض

نمبر دوا	ادویہ
۱۲۴	حب مدر
۳۴۰	شربت مدر
۹۱ص	ماہواری (رجسٹرڈ)

کثرت حیض

نمبر دوا	ادویہ
۱۷۷	دوائے خاص
۲۸۳	سفوف حابس
۲۸۷	سفوف خاص
۵۴۶	معجون سپاری پاک

سیلان الرحم

نمبر دوا	ادویہ
۱۲۵	حب مرواریدی
۱۳۷	حلوائے سپاری پاک
۱۷۷	دوائے خاص
۲۸۷	سفوف خاص
۵۴۶	معجون سپاری پاک
۵۷۲	معجون موچرس
۶۲۷	ناشف

اسقاط

نمبر دوا	ادویہ
۹۵	حب حمل
۵۳۶	معجون حمل عنبری علویخان
۵۳۸	معجون نشارہ عاج والی

ورم رحم

نمبر دوا	ادویہ
۶۰۸	مرہم داخلیون
۶۱۱	مرہم زردی بیضہ مرغ

امراض بچگان

نمبر دوا	ادویہ
۱۸	اکسیر الاطفال
۶۲ص	نونہال

دق اور سل کے مریضوں کو مژدۂ صحت
آج کل ہندوستان میں دق اور سل جیسی خطرناک بیماریاں بہت کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہو جاتی ہیں۔ سینکڑوں خوش و خرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتمکدہ بنے ہوئے ہیں اطبائے کرام جن کا فرض ہے کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجہ کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کر کے پیام صحت پہنچائیں لیکن مشکل یہ ہے کہ ان کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں ہمدرد دواخانہ میں جو خدمت خلق و فن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہے اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے دنیا میں طب یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظم دواخانہ ہے اس مرض کے متعلق ایک عرصہ سے تجربات کئے جا رہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمدللہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ:۔
اب ہم اس قابل ہو گئے کہ دق سل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مژدہ صحت سنائیں تاکہ وہ ان جان لیوا امراض کے چنگل سے رہائی حاصل کر سکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں۔ تو
ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ ۲ دولا ثانی و صحت بخش مجربات خصوصی
یعنی
قرص سحر (رجسٹرڈ)
اور
ماء الحیات
استعمال کیجئے
اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے ۵۰ فیصدی ایسے مریض جن کا مرض دوسرے درجہ سے گذر گیا تھا۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ محض پوست و استخواں کا ایک مجموعہ تھے، ان دو عجیب و غریب دواؤں کے استعمال سے تندرست و توانا ہو گئے ہیں جراثیم مرض کا قلع قمع ہو گیا۔ مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کر رہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے اہل و عیال کے لئے سرمایہ عیش و مسرت ہو گئے۔ ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن انتہائی درجات میں بھی ۴۰ روز میں صحت کلی حاصل ہو جاتی ہے +
ترکیب استعمال و ہدایات
بالکل آسان و سادہ ہے صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈالکر اوپر سے ماء الحیات ۵ تولہ پی لیجئے اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجئے۔ فواکہات میں انار۔ انگور سنگترہ استعمال کیجئے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو ساگودانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہے۔
قرص سحر (رجسٹرڈ) قیمت فی قرص دو آنہ + ماء الحیات (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لئے کافی ہے صرف دو روپے
نوٹ:۔ ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ ۵۴ دستور العمل کو ملاحظہ فرمائیے تاکہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہو جائے زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہے۔ ریلوے پارسل کے لئے چہارم قیمت پیشگی بھیجنی چاہئے +

KULZAM
کان کا درد

دق اور سل میں پھیپھڑے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں. کسی دوا سے ان کو تقویت پہنچانا ہمیشہ نہایت ضروری ہوتا ہو اس مقصد کے لئے ہمدرد دواخانہ کی "صدوری" دنیا میں بہترین دوا کہی جاسکتی ہے بیشمار تجربات کے بعد ایک عرصہ میں اس کو بنایا گیا ہو اسکے استعمال سے خطرناک علامات فوراً رفع ہوجاتی ہیں۔ درجۂ حرارت بھی کمی پر آجاتا ہی اور مریض بہت ہی جلد اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ حاصل کرلیتا ہی عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعصاب کے لیے بہترین دوا ہی ایسے مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی ہوں اور پھیپھڑے کمزور ہوں ان کے لئے اس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا بچوں کے مرض کساح جس میں ہڈیاں ٹیڑھی ہوجاتی ہیں۔ یہ شربت اپنے اثرات دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔

پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کے لیے نہایت ضروری ہی لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرہ میں رہتی ہی جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام کی بیقاعدگی یا ان کا درد کے ساتھ آنا اور خون کی کمی و زیادتی اختناق الرحم (ہسٹریا) باؤ گولہ اور رطوبت کا غیر معمولی اخراج ہیں ان سب بیماریوں کے لیے **مستورین** واقعی اکسیر ہی۔ اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں ہی رفع نہیں ہوجاتیں بلکہ عورتوں کی عام جسمانی صحت پر اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ رحم کو قوی کر کے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہوجاتی ہی استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جاسکتا ہی۔

ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہی۔

قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لیے کافی ہی صرف ایک روپیہ (عہ)

سعالین رجسٹرڈ — اوجاعی! رجسٹرڈ

حلق اور سینہ کی تمام بیماریوں کے لیے یہ عجیب و غریب دوا ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہی کھانسی کو خواہ وہ بلغمی ہو یا خشک فوراً کم کرتی ہی بلغم اور دوسرے مرض پیدا کرنے والے مواد پھیپھڑوں اور سینہ کی تمام ساختوں کو پاک و صاف کرتی ہی۔ اور انکو قوت پہنچاتی ہی پھیپھڑوں سے خون آنے کی ابتدائی حالت میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ دمہ۔ نمونیا۔ ذات الجنب وغیرہ میں حیرت انگیز فوائد دکھاتی ہی ان کے علاوہ گلے کی خراش فوراً رفع ہوجاتی ہی بیٹھی ہوئی آواز جلد کشادہ ہوجاتی ہی۔ نزلہ زکام کی شکایات فوراً نمایاں طور پر کم ہوجاتی ہیں۔

سعالین کے فوائد سے بوڑھے، بچے۔ جوان، مرد اور عورت سب ہی یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہی

قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ ۸/

وجع المفاصل، عرق النساء، نقرس اور تمام عصبی دردوں کے لیے ہمدرد دواخانہ دہلی کی **اوجاعی** ایک خاص دوا ہے جو بیشمار تجربات کے بعد بنائی گئی ہی اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں۔ اس کی ترکیب کیمیاوی اصول پر کی گئی ہی۔ مذکورہ امراض میں جو جو نقائص جگر، گردہ وغیرہ میں پیدا ہوجاتے ہیں یہ دوا ان کی بھی اصلاح کرتی ہے، پیشاب میں ایک خاص مادہ کی زیادتی جس کو انگریزی میں یورک ایسڈ کہتے ہیں کم کرتی ہے۔

غرضیکہ ان تمام امراض کے لیے یقیناً یہ ایک اکسیری دوا ہے۔ مرد۔ عورت ہر عمر میں اس کو بے خطر استعمال کرسکتے ہیں۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہی۔

قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لیے کافی ہے ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

طلاء مقوی خاص (رجسٹرڈ)

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جا رہا ہے۔ لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشٹائناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انھوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلاء کے اجزا اور اس کی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نتیجہ سامنے آیا۔ علم طب سے واقفیت رکھنے والے صاحب علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غدی علاج بھی رہا ہے اس کے علاوہ عضو کی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہے۔

یہ طلا قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہے خصوصاً جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضاء تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہے پھر ان کی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلاء مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینے سے آزمایا جا رہا ہے اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو صاحب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلاء سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

قیمت فی شیشی آٹھ روپے (عہ)

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوف عجیب رجسٹرڈ

جریان احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصہ سے ایک ایسے کامیاب اور موثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت کم ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ الحمد للہ آج دو سال تک بیشمار تجربات کے بعد ہم "سفوف عجیب" کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا ان کی کوئی اور صورت ہو۔ ان میں بہر حال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں۔ لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہے اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہے۔ اب یہ سفوف جریان احتلام، سرعت انزال اور رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلظت پیدا ہو جاتا ہے سفوف عجیب اس سے مبرا ہے۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ کم استطاعت مریض اس عجیب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ دو سال کے عرصہ میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہے یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۲۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے (عہ)

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مسوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے مسوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہے اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہے مسوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہے اور کچھ عرصے کے استعمال سے مسے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جانگسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہے۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

معجون مقوی رحم

ہمدرد دواخانہ کے مطب میں اس عجیب و غریب موثر معجون کا تجربہ تقریباً ڈیڑھ سال سے ہو رہا ہے اسکی کامیابی کے بعد بصد اطمینان عام ضرورتمندوں کے لیے پیش کیجاتی ہے یہ معجون عورتوں کے اکثر امراض کیلیے اکسیر ہے، عام کمزوری کو رفع کرنیکے علاوہ سیلان رحم سیلان غددی اور اندرونی اعضا تناسل کے ورم کو دفع کرنیمیں بہت کامیاب ثابت ہوئی ہے رحم اور اسکے متعلق اعضا خصیۃ الرحم اور نلونکو قوت پہنچاتی ہے ایام ماہواری کی خرابیونکو رفع کرتی ہے اگر خون کم آتا ہو تو اسکو مناسب مقدار میں خارج کرتی ہے اگر زیادہ آتا ہو تو اسکو اعتدال پر لے آتی ہے بعض موقعوں پر اختناق الرحم ہسٹریا والی عورتونکو اس سے ایسا فائدہ ہوا جو ہمارے لیے بھی تعجب کا باعث ہوا بہر حال عورتونکو اس دوا سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے خوراک ۶ ماشہ رات کو سوتے وقت ہمراہ شیر گاؤ یا ویسے ہی کھائیں۔ ثقیل اور بادی چیزوں سے پرہیز۔ قیمت فی شیشی ۲۰ دن کے لیے (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مرکبات ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی!

(الف)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴	اطریفل زمانی	خواص۔ دماغ کا تنقیہ کرتا ہے۔ مالیخولیا و مراق کے لیے بہت مفید ہے۔ درد سر قولنج اور تبخیر کو رفع کرتا ہے۔ اس کی ملاومت (برابر استعمال کرتے رہنا) نزلہ کا قلع قمع کر دیتی ہے۔ ہر مزاج والے کو موافق آتا ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ سے ۹ ماشہ تک ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا تنہا بغیر کسی چیز کے استعمال کریں۔ ترش و بادی اشیا سے پرہیز۔	فی سیر ۶؍ فی تولہ ۰؍
۶	اطریفل شاہترہ	خواص، فساد خون اور خارش وغیرہ امراض کے لیے نہایت مفید ہے۔ آتشک کی گرمی دور کرنے کے لیے نہایت مجرب چیز ہے۔ ترکیب استعمال، ۷ ماشہ سے ایک تولہ تک عرق مرکب مصفی خون کے ساتھ یا بغیر کسی چیز کے صبح کو استعمال کریں۔ گرم و ترشی سے پرہیز۔	فی سیر ۶؍ فی تولہ ۰؍
۸	اطریفل مقوی دماغ	خواص، دماغ کو قوت بخشتا ہے۔ آنکھوں کی روشنی کو قایم رکھتا ہے۔ نزلہ درد سر حار کے لیے نہایت مفید ہے۔ ترکیب استعمال، صبح یا سوتے وقت ۹ ماشے استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۱۲؍ فی تولہ ؍
۹	اطریفل غدودی	خواص۔ خنازیر یعنی کنٹھ مالا کے لیے مفید ہے اور معدہ اور دماغ کو فضلات سے پاک کرتا ہے۔ ترکیب استعمال، صبح کو ۹ ماشے عرق مرکب کے ساتھ یا تنہا یا بغیر کسی چیز کے استعمال کرنا چاہیے۔ بادی اور ترشی سے پرہیز۔	فی سیر صمہ؍ فی تولہ ا؍
۱۳	اطریفل کشنیزی	خواص۔ درد سر اور درد چشم اور کان کی بیماریوں کے لیے جو معدہ کی تبخیر کی وجہ ہوں مفید ہے۔ دماغ کو قوت دیتا ہے۔ اور معدہ کی تبخیر کو بند کرتا ہے۔ بواسیر کو روکتا ہے۔ ترکیب استعمال، ایک تولہ رات کو سوتے وقت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا ایسے ہی استعمال کریں۔	فی سیر ؍ فی تولہ ؍
۱۴	اطریفل مقل	خواص، بادی و خونی دونوں بواسیر کے لیے مفید ہے۔ قبض کو رفع کرتا ہے، بالخصوص خونی بواسیر کو روکتا ہے۔ ترکیب استعمال، صبح یا رات کو سوتے وقت بغیر کسی چیز کے تنہا استعمال کریں۔	فی سیر ۶؍ فی تولہ ۰؍
۱۶	اطریفل ملین	خواص۔ دماغی بیماریوں کے لیے مفید ہے اور پرانے درد سر کو زائل کرتا ہے معدہ اور آنتوں کے درد کو دور کرتا ہے اور قبض کشا ہے۔ ترکیب استعمال۔ رات کو سوتے وقت ۹ ماشے یہ دوا نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔	فی سیر ۶؍ فی تولہ ۰؍
۱۸	اکسیر اطفال	خواص۔ اس دوا کا ہر مکان میں رہنا طبیب یا ڈاکٹر کا کام دیتا ہے، خورد سال بچوں کے واسطے نہایت ہی مفید ہے۔ معدے کو صحیح حالت میں رکھنا بدہضمی کو رفع کرنا اور پیٹ کی ہر قسم کی خرابیوں کی اصلاح کرنا اور قدرتی نشو و نما کو قایم و برقرار رکھنا اس کا خاص فعل ہے، غرضے کہ اسم بامسمّٰی ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ڈبیہ پر چسپاں ہے۔	فی ڈبیہ ۸؍ آٹھ آنے
۱۹	اکسیر سوزاک	خواص، یہ سفوف سوزاک کے قرحہ کو بہت جلد بھر دیتا ہے، بارہا کا مجرب ہے۔ ترکیب استعمال، ۵ ماشے یہ سفوف حسب ذیل ادویہ کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے۔ شیرہ تخم خیارین تین ۳ ماشے شیرہ تخم خربزہ ۳ ماشے۔ شیرہ خارخسک ۳ ماشے۔ شیرہ بادیان ۳ ماشے پانی میں باریک پیس کر شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر سفوف کھائیں اور اوپر سے دوا پی لیں یا صرف شربت بزوری ۴ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی ڈبیہ ؍
۲۰	اکسیر جریان	خواص۔ مادہ تولید کی اصلاح کرتا ہے۔ رقت و کثرت احتلام کو رفع کرتا ہے۔ بارہا کا مجرب ہے۔ ترکیب استعمال، ۷ ماشہ یہ اکسیر صبح کو گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ کھٹی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فی ڈبیہ ؍
۲۱	اکسیر طحال	خواص۔ طحال کے واسطے اکسیر ہے مرض کیسا ہی پرانا ہو اس کے استعمال سے شفائے کلی ہو جاتی ہے۔ تلی کے ورم کو تحلیل کرتی ہے اور اس کی سختی کو دور کرتی ہے۔ معدہ کو قوت پہنچاتی ہے۔ ترکیب استعمال، ۲ ماشے یہ دوا ۵ تولہ پانی میں ملا کر صبح و شام کھانا کھانے کے بعد استعمال کریں۔	فی شیشی ایک روپیہ ؍

نوٹ:۔ باقی اطریفلوں کے نام اور مختصر خواص اور قیمتیں آخر میں لگی ہوئی فہرست تتمہ میں دیکھیے۔ "منیجر"

قیمت		خواص اور ترکیب استعمال		نام دوا	نمبر دوا

اکسیر فرنگ رجسٹرڈ یہ دوا آتشک کے لیے تیر بہدف ثابت ہوئی ہے نئے اور پرانے ہر قسم کی آتشک میں اکسیر ہے ابتدا مرض میں استعمال کرنے سے مرض کو بالکل نیست و نابود کر دیتی ہے سوداوی اثرات اور آتشک کے عوارض کو زائل کر دیتی ہے۔ غرضیکہ یہ دوا آتشک کی بہترین دوا ہے، فی شیشی ۳۰ گولی تین روپے

الاحمر ۲۲ خواص۔ تقویت باہ کے لیے بے نظیر دوا ہے۔ عام جسمانی کمزوری کو رفع کرتی ہے بے انتہا خون صالح پیدا کرتی ہے اعصاب کو قوی کرتی ہے اور حرارت غریزی کی محافظ ہے۔ عجیب موثر چیز ہے۔ فی تولہ (مـ؏ـہ) اٹھارہ روپے

ترکیب استعمال، ۲ چاول سے ۴ چاول تک لبوب کبیرہ ماشے یا معجون جالینوس لولوی ۵ ماشہ یا کسی اور مناسب بدرقہ کے ساتھ کھائیں۔

قیمت: ٹکیہ ۱۲ خوراک ایک روپیہ

۲۳ — جنون اور ہسٹیریا کی اکسیر دوا — اکسیر شفا

ہر قسم کے جنون کے لیے دنیا میں بہترین دوا ہے اس کے بے نظیر فوائد کو عام طور پر تسلیم کیا گیا ہے جنون کے عوارض میں بہت جلد تخفیف ہو جاتی ہے جنون جو اختناق الرحم (باؤ گولہ) کی وجہ سے ہو اس کے لیے عجیب و غریب چیز ہے اس کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہے لیکن عام طور پر زیادہ سے زیادہ ۴۰ روز کا استعمال پورے فائدے کے لیے کافی ہے قیمت فی قرص دو آنے (۲/)

ترکیب استعمال، ایک قرص صبح کو شربت روح افزا ۴ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔ اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

اکسیر سعال رجسٹرڈ ۲۴ (کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا) انسانی زندگی کا دارومدار پھیپھڑوں کی تندرستی اور سلامتی پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اس میں کوئی نقص پیدا ہو جاتا ہے تو صحت کے لیے نہایت مضر ثابت ہوتا ہے آج کل ہمارے اہل وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت زیادہ مبتلا نظر آتے ہیں "اکسیر سعال" اس شکایت کا کامیاب علاج ہے۔ چند روز کے استعمال سے مرض میں حیرت انگیز طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے اور یہ تکلیف دہ مرض رفع ہو جاتا ہے۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہے اس کو قوت سے بدل دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۴۰ قرص ایک روپیہ چار آنے (عـ۴ـہ)

ترکیب استعمال، ایک قرص شہد یا مکھن میں ملا کر استعمال کریں۔ اس کے استعمال کے دوران میں مکھن اور دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے۔

ب

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۷	برشعثا	خواص، زکام، نزلہ، مالیخولیا وغیرہ اور فالج ضعف اعصاب ورعشہ و نسیان، درد قولنج۔ درد معدہ و جگر کے لیے بہت ہی مفید دوا ہے، ہر مطب میں یہ دوا کثرت سے برتی جاتی ہے۔ ترکیب استعمال، صبح یا رات کو سوتے وقت ایک ماشہ یہ دوا عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔ ترش و بادی چیزوں کا پرہیز۔	فی سیر ۱۵ـ/ فی تولہ ۳/

ت

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۳	تریاق باہ	خواص، مغلظ منی، نافع جریان، محرک باہ، ممسک و مقوی اعضاء رئیسہ ہے اس میں نشہ کرنے والی کوئی دوا نہیں ہے۔ ترکیب استعمال، تین ماشے کھا کر اوپر سے پاؤ سیر دودھ پی لیں۔	فی تولہ ۸/
۳۵	تریاق [illegible]	خواص، یہ دوا معدہ اور آنتوں کو قوت دیتی ہے اور کمزوری معدہ کی وجہ سے جو دست آتے ہیں ان کو روکتی ہے۔ ترکیب استعمال، دو چاول یہ دوا معجون سنگدانہ مرغ ۵ ماشے کے ساتھ استعمال کریں۔	فی سیر ۳۰ـ/ ٹکیہ ۱۵ خوراک ۸/
۳۷	تریاق نزلہ	خواص، نزلہ کو روکتا ہے اور کھانسی کے لیے مفید ہے اگر کچھ عرصہ تک استعمال کیا جائے تو نزلہ کی دائمی شکایت جاتی رہتی ہے۔ ترکیب استعمال، صبح یا رات کو سوتے وقت ایک تولہ استعمال کرنا چاہیے، ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۶/ فی تولہ ./

ج

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۷	جوارش [illegible]	خواص، معدہ اور دل کو قوت دیتی اور دل اور جگر کی ناملائم حرارت کو کم کرتی خفقان اور تبخیر کو مفید ہے اور صفراوی دستوں کو روکتی ہے۔ دماغ کو بھی قوت دیتی ہے (ترکیب استعمال)، ۷ ماشے یہ جوارش صبح کو عرق گاؤزبان بارہ تولہ یا ہمراہ آب تازہ کھائیں۔	فی سیر ۶/ فی تولہ ./
۴۹	جوارش [illegible]	خواص، بدہضمی و معدہ کی سردی کو دور کرتی ہے اور بادی بواسیر کا استیصال کرتی ہے۔ پیٹ کو بڑھنے نہیں دیتی کھانا کھانے کے بعد اس کا استعمال غذا کو اچھی طرح ہضم کرنے میں مددگار ہوتا ہے نفخ نہیں ہونے دیتی اور ریاحی درد کو دور کر دیتی ہے نہایت مفید چیز ہے۔ ترکیب استعمال صبح کو یا دونوں وقت غذا کے بعد ۷ ماشے یہ جوارش استعمال کریں۔ بادی اشیا سے پرہیز۔	فی سیر ۳/ فی تولہ ۔/
۵۱	جوارش انارین	خواص، معدہ اور جگر کو قوت دیتی اور اشتہا پیدا کرتی ہے اور حرارت کو تسکین دیتی ہے۔ ترکیب استعمال، ۹ ماشے یہ جوارش صبح یا جس وقت ضرورت ہو پانی کے ساتھ استعمال کرنی چاہیئے۔	فی تولہ ا/

نوٹ:۔ الف، ب، ت کی باقی دوائیں آخر میں لگی ہوئی فہرست تمہ میں دیکھئے "منیجر"

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
٥٢	جوارش جالینوس	خواص۔ معدہ کو قوت دیتی ہے۔ درد کمر زائل کرتی ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ گندہ دہنی اور ریاح کو دور کرتی ہے، پیشاب جو سردی سے آتا ہو، روکتی ہے۔ بادی بواسیر اور گردہ و مثانہ کی ریگ کو دفع کرتی ہے۔ اشتہا پیدا کرتی ہے قبض کو رفع کرتی۔ بالوں کی سیاہی قایم رکھتی، درد سر اور بلغمی کھانسی کو نافع ہے۔ حکیم جالینوس کا مجوزہ نسخہ ہے۔ ترکیب استعمال، ۹ ماشے یہ جوارش عرق بادیان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا قدرے پانی کے ساتھ استعمال کریں بادی و ثقیل اشیاء سے پرہیز	فی سیر ۶؍ فی تولہ ۱؍
٥٣	جوارش زرعونی سادہ	خواص، گردہ و جگر کو قوت دیتی مادہ تولید کو بڑھاتی ہے باہ کو قوت دیتی اور کمزوری کو زائل کرتی ہے۔ ترکیب استعمال، ۷ ماشے یہ جوارش صبح کو عرق بادیان ۷ تولہ عرق گذرہ ۵ تولہ یا صرف عرق انناس ۵ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ یا قدرے پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ بادی و ترش اشیاء سے پرہیز۔	فی سیر ۸؍ فی تولہ ۱؍
٥٤	جوارش زرعونی عنبری بنسخہ کلاں	خواص۔ گردہ مثانہ و جگر و دماغ کو قوت دیتی ہے۔ پشت کو مضبوط کرتی ہے۔ معدہ کی اصلاح کرتی ہے۔ بلغمی و سوداوی امراض مثلاً زیادتی پیشاب، درد سر، بلغمی کھانسی و نقرس وغیرہ امراض کے لیے نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ ریاح کو دور کرتی مادہ تولید کی پیدائش کو بڑھاتی اور باہ کو قوت دیتی ہے اور بالوں کی سیاہی کو قایم رکھتی ہے۔ ترکیب استعمال، آلات تولید اور گردہ و مثانہ کو قوت دینے کے واسطے ۵ ماشے جوارش کشتہ فولاد دو چاول کے ساتھ استعمال کریں۔ اگر گردہ کے ضعف سے ریگ آتی ہو یا پیشاب میں شکر یا چربی دار مادہ خارج ہوتا ہو تو یہ جوارش ۵ پانچ ماشے کشتہ زمرد ۲ چاول اور عرق انناس آٹھ تولہ شربت بزوری دو تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔ نوٹ:- اس جوارش کو صرف کشتہ فولاد یا صرف کشتہ زمرد یا صرف جوارش بھی استعمال کر سکتے ہیں۔	فی سیر ۱۰؍ فی تولہ ۴؍
٥٧	جوارش سفرجل مسہل	خواص، درد قولنج کو زائل کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ معدے کو قوت دیتی ہے، دست آور ہے اور دستوں کے ذریعے خراب اور فاسد مادے کو خارج کر کے معدہ اور امعاء کو پاک کرتی ہے۔ جگر کی حرارت کو کم کرتی ہے۔ ترکیب استعمال صبح یا رات کو سوتے وقت ایک تولہ عرق بادیان یا نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کرنی چاہیے۔ قابض چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۸؍ فی تولہ ۱؍
٦٢	جوارش عود ترش	خواص، معدے کو قوت دیتی اشتہا پیدا کرتی ہے، غذا کے ہضم ہونے میں مدد دیتی ہے۔ رطوبت اور بلغم کو تحلیل کرتی ہے۔ بھوک لگاتی اور صفرا کی زیادتی سے جو خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں ان کے لیے بالخصوص مفید ہے۔ ترکیب استعمال، ۷ ماشے صبح کو تنہا بغیر کسی دوا کے یا دوسری مناسب دویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترشی کا پرہیز	فی سیر ۱۲ روپے فی تولہ ۱؍
٦٣	جوارش عود شیریں	خواص۔ معدے کو قوت دیتی ہے قبض کو دور کرتی ہے اشتہا کو ترقی دیتی ہے۔ ترکیب استعمال، ۹ ماشہ یہ جوارش عرق بادیان ۱۰ تولہ کے ساتھ یا تنہا ویسے ہی استعمال کی جاتی ہے۔ بادی و ترشی کا پرہیز۔	فی سیر ۱۲ روپے
٦٦	جوارش کمونی	خواص معدے کی سردی اور سوء ہضم اور کھٹی ڈکاروں کو دور کرتی ہے اور بخار کو جو معدے کی خرابی سے ہو زائل کرتی ہے اور رطوبت کو خشک کرتی ہے معدے کو پاک و صاف رکھتی ہے قبض کو رفع کرتی ہے اور ہچکی اور شہوت کلبی کو دور کرتی ہے۔ ترکیب استعمال، ۷ ماشے سے ایک تولہ تک صبح کو عرق بادیان ۶ تولہ عرق عنب الثعلب ۶ تولہ یا اور مناسب دویہ کے ساتھ یا صرف پانی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے، ٹھنڈی مرطوب اور بادی چیزیں نہ کھائیں ہلکی غذا کھائیں مگر بھوک سے کم۔	فی سیر ۸؍ فی تولہ ۱؍
٦٩	جوارش مصطگی	خواص، معدہ و جگر کی سردی کو دور کرتی ہے اور منہ سے پانی بہنے کو اور پیشاب کی کثرت اور دستوں کو روک دیتی ہے، خفقان کو دور کرتی و ضعف معدہ کے لیے مفید ہے۔ ترکیب استعمال ایک تولہ یہ جوارش صبح کو ہمراہ عرق بادیان یا صرف پانی سے استعمال کی جائے، مرطوب نفاخ اور دیر ہضم غذاؤں سے پرہیز	فی سیر ۸؍ فی تولہ ۱؍
٧١	جوارش پودینہ	خواص، معدہ کی خرابی اور کمزوری کو دور کرتی ہے بھوک پیدا کرتی ہے اور کھانا خوب ہضم کرتی ہے نہایت مفید دوا ہے۔ ترکیب استعمال، ۷ ماشہ یہ جوارش عرق بادیان ۱۲ تولہ یا قدرے پانی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے، بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز	فی سیر ۱۲ روپے فی تولہ ۱؍
٧٤	[illegible]	خواص سوداوی امراض آتشک و گٹھیا عرق النساء وغیرہ امراض کے لیے اکسیر ہے اختلاج قلب اور توحش کے لیے جو سوداوی بخارات سے ہو فائدہ مند ہے۔ پرانے سوزاک میں بمشورہ طبیب اس کا استعمال نمایاں فوائد دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ چاول یہ دوا مویز منقیٰ میں رکھ کر اس کو چاروں طرف سے بند کر کے اس طرح نگلیں کہ دانتوں کو نہ لگے گھی دودھ خوب کھائیں	فی ماشہ ۱۲؍ فی تولہ ۱۰؍
٧٥	جواہر مہرہ	خواص اعضائے رئیسہ دل دماغ کو نہایت قوت دیتا ہے۔ حرارت عزیزی کی حفاظت کرتا ہے، امراض کے بعد جو کمزوری رہ جاتی ہے اس کو زائل کر کے اصلی قوت بخشتا ہے طب یونانی کی کامیاب دواؤں میں سے ہے۔	فی ماشہ ۱۰؍ ۵ اقراص ۱۲؍

نوٹ:- باقی جوارشیں آخر میں لگی ہوئی فہرست قیمت میں ملاحظہ فرمائیے۔ "مینجر"

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		ترکیب استعمال: چاول یہ جواہر مہرہ خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ یا دوا المسک معتدل جواہر والی ۵ ماشہ میں ملا کر استعمال کی جاتی ہے	
۷۶	خمیری	خواص۔ سوداوی امراض مثلاً آتشک وگٹھیا وغیرہ کے لیے ایک کامیاب اور نفیس دوا ہے۔ آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونو کے لیے نہایت مفید ہے۔ رعشہ، فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے مریض کو محفوظ رکھتی ہے۔ ترکیب استعمال، یہ دوا کیپ شول میں محفوظ ہے اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں مکھن دودھ وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیے۔	فی خوراک ۱ر

ح

حب نشاط۔ یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی وممسک ہیں۔ سرعت کو دور کرتی ہیں کسی قسم کا نقصان نہیں کرتیں جیساکہ اس مطلب کی دوسری ادویہ کرتی ہیں۔ کوئی نشے کی چیز اس کا جزو نہیں۔ اپنے مطلب کی اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ سرعت کی شکایت کو دور کرتی ہیں۔ لذت وتفریح کا سامان بھی ہے۔ جریان کو دور کرتی اور باہ کو قوت دیتی ہیں۔ ایک ہی تجربہ اس کی خوبیوں کو ظاہر کردے گا۔ بازاری ممسک دواؤں میں نہ معلوم اور کیا کیا شامل ہوتا ہے لیکن نشہ کی چیزیں ہر حالت میں خراب اور برا اثر دکھاتی ہیں۔ حبِ نشاط اس سقم سے پاک ہے۔ ممسک دوا کے استعمال پر واقعی اور جائز ضرورت سے جو لوگ مجبور ہیں ان کے لیے بے ضرر اور مفید دوا ہے، قیمت فی درجن ایک روپیہ دو آنے (۱؍۲ر)

ترکیب استعمال۔ خاص وقت میں ایک گھنٹے پیشتر ایک گولی دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۷۹	حب پپیتہ	خواص، خرابی ہضم اور درد شکم کے لیے بہت مفید ہے ہیضہ کے دنوں میں اس کا استعمال زہریلے اثرات سے بچاتا ہے مفید چیز ہے۔ ترکیب استعمال، کھانا کھانے کے بعد یا بوقت ضرورت دو گولیاں کھائی جاتی ہیں۔	فی تولہ ۲ر
۸۰	حب جواہر	خواص اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہے حرارت غریزی کی حفاظت کرتی ہے اور بیماری کے بعد جو کمزوری باقی رہ جاتی ہے اسکو دور کرتی ہے (ترکیب استعمال: خوراک ایک گولی دوا المسک معتدل ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ میں ملا کر کھائیں۔	فی درجن ۱؍۴ر
۸۴	حب ایارج	خواص۔ مرگی، پرانے درد سر اور امراض چشم میں فائدہ دیتی ہیں۔ دماغ کو فضلات سے پاک کرتی ہیں دماغ کے تنقیہ کے لیے خاص طور پر فائدہ مند ثابت ہوئی ہیں۔ ترکیب استعمال، جب چار گھڑی رات باقی ہو اس تک ۳ ماشے سے ۹ ماشے تک یہ گولیاں ورق نقرہ میں لپیٹ کر عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ کھا کر سو رہیں اور صبح کو مسہل پی لیں، تیسرے پہر کو مونگ کی کھچڑی کھائیں، نوٹ:۔ یہ گولیاں طبیب کی رائے سے استعمال کریں۔	فی تولہ ۲ر
۸۷	حب پیچش	خواص یہ گولیاں پیچش کے لیے نہایت مفید ہیں۔ درد اور مروڑ کو بہت جلد افاقہ ہو جاتا ہے گولی کے استعمال کے ایک گھنٹہ بعد آرام ہونا شروع ہو جاتا ہے اکثر دوسری گولی کھانے کی نوبت نہیں آتی ایسی چیزیں احتیاطاً ہر گھر میں رہنی چاہئیں۔ ترکیب استعمال، ایک گولی سوتے وقت یا جس وقت ضرورت ہو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ اگر آنتوں میں سدے ہوں تو پہلے روغن ارنڈی سے رفع قبض کرلیں، گولی کے استعمال کے ایک گھنٹہ بعد تک کسی قسم کی حرکت نہ کریں۔	فی درجن ۶ر
۹۲	حب جدوار	خواص یہ گولیاں باہ کو قوت دیتی ہیں۔ سرور ونشاط پیدا کرتی ہیں دماغ کو قوت دیتی ہیں۔ جریان میں بھی نافع ہیں اور رقت وسرعت کے لیے مفید ہیں اور افیون کی عادت کو چھڑاتی ہیں۔ کھانسی ونزلہ کو روکتی ہیں۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی یا دو گولیاں صبح کو یا رات کو سوتے وقت خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ یا عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا رات کو سوتے وقت گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزیں نہ کھائیں۔	فی تولہ ۱؍۴ر

حب المسک ۹۳۔ یہ گولیاں قوت باہ کے لیے اکسیر ہیں۔ استعمال کے دو گھنٹے بعد نعوظ سے بے تاب کردیتی ہیں نہایت بیش قیمت اجزا جیسے مشک عنبر مروارید یاقوت وغیرہ سے تیار کی جاتی ہیں اسی وجہ سے ان کی قیمت زیادہ ہے قیمت ایک درجن ۱۰ر نصف درجن ۵ر تین گولیاں ۳ر

ترکیب استعمال۔ ایک گولی صبح یا شب کو آدھ سیر دودھ تازہ کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۹۵	حب حمل	خواص، بانجھ عورت کے لیے نہایت مفید ہیں۔ خدا کے فضل سے اس شکایت کو دور کرتی ہیں اور فرزند نرینہ کی خوشخبری دیتی ہیں اور ان خرابیوں کو جن کے سبب اولاد پیدا نہیں ہوتی دور کردیتی ہیں۔	فی درجن ۱۲ر

نوٹ:۔ بقیہ گولیوں کے نام اور ان کے مختصر خواص اور قیمتیں آخر میں لگے ہوئے تتمہ میں ملاحظہ فرمائیے۔ "منیجر"

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		ترکیب استعمال، ہر مہینے ایام ماہواری کے بعد ایک گولی معجون دو چرس ماشہ کے ساتھ ۳ روز متواتر صبح و شام استعمال کریں۔	
۹۶	[illegible]	خواص، یہ گولیاں سوزاک کے لیے نہایت مفید ہیں نئے سوزاک کو ایک روز میں اور پرانے سوزاک کو جس میں کیسا ہی قرحہ پڑ گیا ہو تین روز میں نیست و نابود کر دیتی ہیں۔ پیپ خون کی آمد مطلق بند ہو جاتی ہے۔ ترکیب استعمال ا گولی صبح ا گولی شام کو ۵ تولہ چھاچھ میں گھول کر پچکاری کی جاتی ہے نوٹ پچکاری گولیوں کیساتھ دیجاتی ہے	فی شیشی ۸ ؍
۹۹	[illegible]	خواص، یہ گولیاں آشوب چشم کو دور کرتی ہیں آنکھوں کی سرخی کو کاٹتی ہیں، درد کو تسکین دیتی اور مواد کو تحلیل کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال، ایک گولی پانی میں گھس کر آنکھوں کے پپوٹوں پر نیم گرم صبح، دوپہر، اور شام کو لیپ کریں	فی درجن ۲ ؍
۱۰۱	[illegible]	خواص۔ خشک کھانسی کو جس میں قے ہو جاتی ہے نہایت مفید ہیں، نزلہ کو روکتی ہیں اور گلے کی خراش کو دور کرتی ہیں۔ شدت نزلہ میں جو خفیف حرارت محسوس ہوتی ہے اس کو جلد دور کرتی ہیں پہلی خوراک سے ہی فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ ترکیب استعمال، کھانسی کے وقت بچوں کو ایک گولی اور بڑوں کو دو گولیاں تک دیجاتی ہیں ترش و بادی چیزوں سے پرہیز	فی تولہ ۴ ؍
۱۰۲	حبّ آوازکشا	خواص۔ آواز بستہ کو صاف کرتی ہیں اور نہایت مفید ہیں (ترکیب استعمال) ایک گولی صبح و شام منہ میں رکھ کر گھلائیں۔	فی درجن ا ؍
۱۰۵	[illegible]	خواص، آنکھوں کے لیے نہایت مفید ہیں آنکھوں کے درد سرخی میل کو دور کرتی ہیں اور آنکھ کے مواد کو تحلیل کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال، ایک گولی پوست خشخاش کے پانی میں گھس کر پپوٹوں پر لیپ کریں۔	فی درجن ۳ ؍
۱۰۸	[illegible]	خواص۔ مرگی میں نہایت مفید ہیں اورام الصبیان یعنی بچوں کی مرگی کو بھی رفع کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال ایک گولی ماں کے دودھ میں گھس کر پلائیں اور بچہ کی ماں کو ترشی و بادی سے پرہیز کرائیں۔ بڑی عمر کے مریض تین گولیاں صبح کو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں ثقیل اور دیر ہضم غذائیں نہ کھائیں	فی درجن ۲ ؍
۱۰۹	حب ضیق النفس	خواص۔ دمہ کے لیے نہایت مفید ہیں ضیق النفس کے دورے کو روک دیتی ہیں۔ ترکیب استعمال، ا گولی شب کو سوتے وقت عرق گاؤزبان ۲ تولہ کے ساتھ صرف ا گولی ہی استعمال کی جائے ترشی و بادی سے پرہیز	فی درجن ۳ ؍
۱۱۲	[illegible]	خواص۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی ممسک و مقوی باہ ہے اور خوش کیف ہے۔ ترکیب استعمال ایک گولی مباشرت سے دو گھنٹے پیشتر غذا ہضم ہو جانے کے بعد پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی درجن ۸ ؍
۱۱۳	[illegible]	خواص۔ امساک پیدا کرتی ہیں اور تفریح بخشتی ہیں۔ ترکیب استعمال ایک گولی مباشرت سے دو گھنٹے پیشتر غذا ہضم ہو جانے کے بعد پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی درجن ۶ ؍
۱۱۴	[illegible]	خواص۔ یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی ممسک ہیں۔ سرعت انزال کی شکایت رفع کرنے میں بے نظیر ثابت ہوئی ہیں۔ ترکیب استعمال، ایک گولی مباشرت سے دو گھنٹے پیشتر غذا ہضم ہو جانے کے بعد پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	

حبّ عنبر مومیائی ۱۱۵

خواص۔ تقویت باہ کے لیے یہ گولیاں نہایت مفید ہیں۔ نوجوانی کی غلط کاری سے اعضائے تناسل و اعضائے رئیسہ میں جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اس کو دور کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ کو قوت دے کر کمزوری کی تمام شکایتوں کو دور کرتی ہیں۔ مباشرت کے بعد ان کا استعمال بہت مفید ہے۔ قوت میں کمی نہیں ہونے دیتیں اور ان کے استعمال کے بعد قوت عود کر آتی ہے۔
ترکیب استعمال، دو گولیاں رات کو سوتے وقت پاؤ سیر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت فی درجن ایک روپیہ (عہ ؍)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۱۷	حب بواسیر بادی	خواص، یہ گولیاں بواسیر کے لیے نہایت مفید ہیں۔ سوزش کو رفع کرتی ہیں مسوں کو خشک کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال دو گولیاں تازہ پانی کے ساتھ کھائی جاتی ہیں۔ مسوں پر ضماد بواسیر لگائیں۔	فی درجن ۲ ؍
۱۱۸	حب بواسیر خونی	خواص۔ یہ گولیاں خونی بواسیر کے لیے مفید ہیں۔ ترکیب استعمال۔ دو گولیاں صبح کو تازہ پانی کے ساتھ کھائی جاتی ہیں۔	فی درجن ۲ ؍
۱۱۹	[illegible]	خواص۔ امراض جگر کے لیے نہایت مفید ہیں جگر کی سختی اور جگر بڑھ جانے اور زیادتی بلغم سے جگر کے مجاری میں جو سدے پڑ جاتے ہیں ان کو دور کر دیتی ہیں۔ قبض اور گرانی شکم کو رفع کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال، دو گولیاں دونوں وقت کھانے کے بعد استعمال کریں۔ دیر ہضم غذا اور گرم اشیا نہ کھائیں	فی درجن ا ؍

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت

حب مروارید ۱۲۵ یہ گولیاں عورتوں کے لیے نہایت مفید ہیں عورتوں کی ان مخصوص اور پوشیدہ شکایتوں کو دور کرتی ہیں جوانکی تندرستی اور قوت کو آہستہ آہستہ بالکل خراب کردیتی ہیں اور جوانی میں بڑھاپے کی حالت پیدا کردیتی ہیں رحم سے سفید رطوبت کا جاری رہنا جریان منی وغیرہ ان شکایتوں کے نام ہیں اور ان کے جو نتیجے کچھ عرصے کے بعد ظاہر ہوتے ہیں وہ دردانگیز ہیں سفید رطوبت جو رحم سے جاتی ہے وہ عورت کو نہایت کمزور کردیتی ہے یہ گولیاں اس کو دور کرتی ہیں۔ سیلان کو روکتی ہیں جریان کو کھوتی ہیں۔ قیمت فی درجن بارہ آنے (۱۲؍)
ترکیب استعمال: ایک ایک گولی صبح و شام عرق عنبرہ ۵ تولہ کے ساتھ یا دودھ کے ساتھ استعمال کی جائے۔ گرم بادی اور ثقیل اشیا سے پرہیز۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۲۶	حب [illegible]	خواص۔ یہ گولیاں عورتوں کے رحم کی رطوبت خشک کرکے تنگی پیدا کرنے میں بے نظیر ہیں۔ ترکیب استعمال۔ شب کو ایک گولی اندام نہانی میں رکھ دی جائے اور صبح کو علیحدہ کردی جائے۔	فی درجن ۶؍
۱۳۱	حب [illegible]	خواص۔ یہ لذت کی نہایت عمدہ دوا ہے طرفین پر یکساں اثر کرتی ہے اور بہت ہی کیفیت دیتی ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی چنبیلی کے تیل میں گھس کر وقت سے تھوڑی دیر پہلے سر عضو پر لیپ کریں۔	فی درجن ۱۲؍
۱۳۴	حب ممسک سرخ	خواص۔ یہ گولیاں نہایت ممسک ہیں اور مبہی ہیں اور اکثر مزاج پر یکساں اثر دکھاتی ہیں۔ مجرب ہیں۔ ترکیب استعمال۔ جماع سے ایک گھنٹہ پہلے ایک گولی پاؤ سیر دودھ کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔	فی درجن ۱۲؍
۱۳۶	حلوائے بیضۂ مرغ	خواص باہ کو قوت دیتا ہے گردہ و مثانہ کو طاقت بخشتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے چہرہ کو سرخ بناتا ہے نہایت لذیذ خوشبودار اور سریع التاثیر ہے۔ (ترکیب استعمال) صبح کے وقت دو تولہ سے پانچ تولہ تک استعمال کیا جاتا ہے۔	فی سیر صمہ؍
۱۳۷	حلوائے سپاری پاک	خواص۔ گردوں کی کمزوری کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے ہاضمہ کو قوی کرتا ہے اولاد خواہ مرد کے قصور سے نہ ہوتی ہو خواہ عورت کے دونوں کی مایوسی کو دور کرتا ہے اور فرزند نرینہ کی خوشی دیتا ہے چہرہ کا رنگ نکھارتا ہے پرسوت کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہے رطوبت خشک کرکے تنگی پیدا کرتا ہے۔ ترکیب استعمال: ایک تولہ سے دو تولہ تک صبح کو چالیس دن یہ دوا استعمال کریں۔ اولاد نہ ہوتی ہو تو عورت و مرد دونوں کو کھانی چاہیے۔ ترش و بادی چیزیں نہ کھائیں۔	فی سیر صہ؍ پانچ روپے

حلوائے مغز سر کنجشک والا ۱۳۸ قوت باہ کے لیے مفید ہے مادہ تولید کی پیدائش کو ترقی دیتا ہے ممسک ہے اور سرعت کو مفید ہے گردہ و مثانہ کے ضعف اور درد کمر کو کھوتا ہے جسم کو فربہ کرتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے۔ فی تولہ ۱؍ فی سیر صمہ؍
ترکیب استعمال۔ دو تولہ صبح کو استعمال کرنا چاہیے۔ ترش و بادی چیزیں نہ کھائیں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۴۰	[illegible]	خواص باہ کو ترقی دیتا ہے درد کمر کو رفع کرتا ہے سیلان منی اور سستی کو دفع کرتا ہے چہرہ کو سرخ کرتا ہے بدن کو قوی و فربہ کرتا ہے۔ ترکیب استعمال صبح کو ایک تولہ کھاکر اوپر سے گائے کا دودھ پاؤ سیر پی لیں۔ ترش و بادی اشیا سے پرہیز۔	فی تولہ ۱؍
۱۴۳	حب داد	خواص۔ یہ گولیاں داد کے لیے نہایت مفید ہیں چند روز کے استعمال سے داد بھوسی کی طرح اڑ جاتے ہیں۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی کو لیموں کے پانی میں یا سادہ پانی میں گھس کر لیپ کریں۔	فی درجن ۶؍
۱۴۴	حب [illegible]	خواص۔ یہ گولیاں امراض سوداوی کو دور کرتی ہیں آتشک کو زائل کردیتی ہیں اور تنقیہ کے بعد بہت فائدہ دیتی ہیں اور وجع المفاصل کو جو آتشک کی وجہ سے ہو دور کردیتی ہیں اور سوداوی دستوں کو روکتی ہیں۔ عجیب و غریب ہیں ترکیب استعمال: ایک گولی صبح اور ایک گولی شام پانی کے ساتھ حلق سے اتار لیں تا استعمال دوا مونگ کی دال اور کدو کے دراز نہ کھائیں۔ باقی اور کسی چیز کا چنداں پرہیز نہیں۔	شیشی ۲۰ گولی ۱۰؍
۱۴۶	حب [illegible]	خواص یہ گولیاں بخار کو خواہ کیسا ہی پرانا کیوں نہ ہو بیخ و بن سے کھو دیتی ہیں اور بارہا کی مجرب ہیں۔ ترکیب استعمال۔ دو گولیاں سرد پانی کے ساتھ بخار نہ ہونے کی حالت میں استعمال کی جائیں۔	فی شیشی ۴۰ گولی ۱۲؍
۶۶۵	حب خاص	خواص۔ ضعف باہ کی ایک مخصوص چیز ہے بدن کو قوت دیتی ہے اور اعضا رئیسہ کو قوی بناتی ہیں ان کے چند روزہ استعمال سے پٹھوں میں حرکت قوت آجاتی ہے دماغی ضعف دور ہو کر سستی دور ہو جاتی ہے بھوک خوب لگتی ہے خون کی پیدائش	فی درجن ۴؍

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		زیادہ کرتی ہو ان کے چند روز استعمال سے بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں' ترکیب استعمال' ایک گولی صبح کو پاؤ سیر دودھ کے ہمراہ۔	
۶۶۶	حب جسمی	خواص' یہ گولیاں مردانہ قوت کو قایم رکھتی ہیں اور ضعف باہ کو دور کرنے میں عجیب الاثر ہیں' جوانی کی بے اعتدالیوں' یا پیرانہ سالی سے جو کمزوری ہوتی ہو اس کو دور کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال' جوان آدمی ایک ہفتہ تک نصف گولی مکھن یا دودھ کے ساتھ استعمال کریں اس کے بعد ایک گولی تک استعمال کر سکتے ہیں۔ بوڑھے آدمی اول ہی میں ایک گولی استعمال کریں۔ ترشی و بادی اور مجامعت سے دوران استعمال میں پرہیز کیا جائے عام طور پر موسم سرما میں اس کا استعمال مناسب ہو موسم گرما میں گرم مقامات پر اس کے استعمال کی اجازت نہیں۔	فی درجن ۸؍

خ

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۴۸	خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا	خواص' اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہو' خیالات فاسد اور خفقان کو نافع ہو۔ امراض سوداوی کو مفید ہو۔ اور بیماری کے بعد جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہو اس کو جلد زائل کر دیتا ہو۔ نہایت نفیس چیز ہو۔ ترکیب استعمال' ۳ ماشے سے ۵ ماشے تک یہ خمیرہ صبح کو عرق گاؤزبان' ۲ تولہ عرق گذر ۵ تولہ یا دوسری مناسب دوا کے ساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کیا جاتا ہو۔ کھٹی و بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۱۰؍ فی تولہ ۱۲؍
۱۵۰	خمیرہ ابریشم عنبری والا	خواص خفقان اور وحشت کو دور کرتا ہے۔ قوت باصرہ اور حافظہ کو ترقی دیتا ہو۔ معدے کو قوت دیتا ہو نیز سل و دق و خشک کھانسی میں نہایت مفید ثابت ہوا ہو۔ ترکیب استعمال' ۶ ماشہ یہ خمیرہ صبح کو عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا صرف خمیرہ استعمال کیا جاتا ہو۔	فی سیر ۱۰؍ فی تولہ ۸؍
۱۵۶	خمیرہ گاؤزبان سادہ	خواص۔ دل و دماغ اور بصارت کو قوت دیتا ہو وسواس خفقان و مالیخولیا کے لیے نہایت مفید ہو۔ ترکیب استعمال ایک تولہ یہ خمیرہ صبح کو چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھائیں۔	فی سیر ۸؍
۱۵۷	خمیرہ گاؤزبان عنبری	خواص دل و دماغ اور بصارت کو قوت دیتا ہو۔ دماغی کام کرنے والوں کے لیے عمدہ چیز ہو۔ ترکیب استعمال چھ ماشہ یہ خمیرہ صبح کو استعمال کریں۔ کھٹی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۱؍
۱۵۸	خمیرہ گاؤزبان عنبری خاص	خواص۔ اعضائے رئیسہ دل' دماغ کو قوت دیتا ہو۔ بصارت کو قائم رکھتا ہو اور حافظہ کو ترقی دیتا ہو۔ ہر قسم کی کمزوری کو زائل کرتا ہو۔ روح پر اس کا اثر جلد محسوس ہوتا ہو۔ ترکیب استعمال ۵ ماشے یہ خمیرہ عرق گذر ۵ تولہ شربت انار ترش دو تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۸؍
۱۵۹	خمیرہ گاؤزبان عنبری جدوار عود صلیب والا	خواص عام کمزوری کو زائل کرتا ہو اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہو اعصاب کے ضعف کو دور کرتا ہو۔ دماغ اور حافظہ کے لیے بہت مفید ہو۔ زیادہ عرصے تک بیمار رہنے سے جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہو اس کو زائل کر دیتا ہو۔ مرگی' رعشہ' لقوہ' فالج کے اثرات کا ازالہ کرتا ہو۔ بچوں کے مرض ام الصبیان اور عورتوں کی بیماری اختناق الرحم میں نافع ہو عمدہ چیز ہو بیش قیمت ادویہ سے تیار کیا جاتا ہو۔ ترکیب استعمال' ۳ ماشے سے ۷ ماشے تک یہ خمیرہ کشتہ مرجان ۲ چاول' عرق گاؤزبان' ۲ تولہ' عرق گذر ۵ تولہ' شربت ابریشم سادہ ۲ تولہ کے ساتھ یا صرف کشتہ مرجان جواہر والا کے ساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کریں۔	فی تولہ ۶؍ چھ آنے
۱۶۰	خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا	خواص' دل اور دماغ کو قوت دیتا ہو۔ دماغی کام کرنے والوں کے لیے نہایت مفید ہو دماغ کو روشن اور شگفتہ رکھتا ہو اور زیادتی محنت سے اس کو کمزور نہیں ہونے دیتا۔ بینائی اور حافظہ کو ترقی دیتا ہو اور خیالات فاسدہ کو دور کرتا ہو تفریح پیدا کرتا ہو اور دماغ کی خشکی دفع کرتا ہو' ترکیب استعمال' ۵ ماسے سے ۷ ماشے تک یہ خمیرہ کشتہ مرجان ۲ چاول یا دیگر مناسب ادویہ کے ساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۳؍ ورق طلا والا فی تولہ ۶؍
۱۶۱	خمیرہ مروارید	خواص' دماغ اور دل کو قوت دیتا ہو خفقان اور گھبراہٹ کو دور کرتا ہو۔ موتی جھرہ اور چیچک میں بھی دل کی گھبراہٹ کے لیے دیا جاتا ہو۔ ترکیب استعمال' ۳ ماشے سے ۶ ماشے تک یہ خمیرہ صبح و شام استعمال کیا جائے۔	فی تولہ ۴؍
۱۶۲	خمیرہ مروارید نسخہ کلاں	خواص دل اور دماغ کو قوت دیتا ہو بہت سا خون نکل جانے یا دستوں کی وجہ سے جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہو اس کو اور ہر قسم کی کمزوریوں کو دور کرتا ہو ضعف قلب اور خفقان میں بہت مفید ہو موتی جھرہ و چیچک میں جو گھبراہٹ اور دل پر گرمی ہوتی ہو اسے جلد زائل کرتا ہو سچے موتی اور جواہرات اور ورق طلا جیسے قیمتی اجزا سے بنایا جاتا ہو اعلیٰ درجہ کی چیز ہو اس کا مزاج معتدل ہو۔ ترکیب استعمال' یہ خمیرہ صبح و شام تین ماشے سے لے کر ۵ ماشے تک استعمال کرنا چاہیئے۔	فی تولہ ۱۰؍

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۶۳	[illegible]	خواص۔ خفقان وحشت مالیخولیا اور مراق کے لیے بہت مفید ہے اور تشنگی دور کرتا ہے تقویت قلب میں بے مثل ہے۔ ترکیب استعمال، ۳ ماشے صبح یا سہ پہر کو استعمال کریں۔ گرم و بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۸ر

نزلہ، زکام و کمزوری دماغ کی بے خطا دوا

خمیرہ نزلی جواہر والا ۱۶۴

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم وکیل منصف اور دیگر دماغی کام کرنے والے اکثر زکام نزلہ کمزوری دماغ وغیرہ شکایات میں مبتلا ہوتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کی وجہ سے اکثر ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں ان تمام اصحاب کے لیے یہ عجیب و غریب بے خطا دوا بنائی گئی ہے اس دوا کے بہترین فوائد کو دیکھ کر طب یونانی کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اس کے استعمال سے اس کا قلع قمع ہو جاتا ہے طرفہ یہ کہ دوا ر اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعف اعصاب کو دور کرتی ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امرض سے رہائی حاصل کریں تو آپ کو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں مل سکے گی اس کی قدر آپ استعمال کے بعد ہی کر سکتے ہیں، خوش رنگ ہے اور خوش ذائقہ ہے۔ ترکیب استعمال، ۶ ماشہ یہ خمیرہ صبح کو یا رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل اور زیادہ سرد اشیا سے پرہیز کرنا چاہیے۔ قیمت فی تولہ صرف چار آنے رکھی گئی ہے جو اس کے بیش بہا فوائد کے اعتبار سے بہت کم ہے۔

گردہ اور مثانہ وغیرہ کی پتھری کا دنیا میں بہترین معالجہ

دوائے سنگ رجسٹرڈ نمبر ۱۶۶

گردہ اور مثانہ کی پتھری کے لیے بہترین دوا ہے پتھری کو آہستہ آہستہ ٹکڑے ٹکڑے کرکے نکال دیتی ہے درد گردہ کو رفع کرتی ہے اور اکثر آپریشن وغیرہ کی تکلیف سے بچا لیتی ہے۔ قیمت فی تولہ چار روپے۔
ترکیب استعمال، ا رتی یہ دوا ایک تولہ سکنجبین بزوری یا شربت آلو بالو میں ملا کر دیں غذا زود ہضم ہلکی چیزیں دینی چاہئیں چاول اور ثقیل و بادی چیزوں سے پرہیز۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۶۷	دوائے لکنت	خواص۔ لکنت اور ہکلے پن کے لیے یہ دوا نہایت مفید ثابت ہوئی ہے بچوں میں نقل کرنے کی فطری عادت ہوتی ہے، بعض بچے ہکلے اور لکنت والے اشخاص کی نقل اتارنے لگتے ہیں اور بالآخر خود بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس قسم کی لکنت کے لیے یہ دوا مفید ثابت ہوتی ہے لیکن پیدائشی لکنت ہکلے پن میں کامیاب نہیں ہے۔ ترکیب استعمال، ایک ماشہ یہ دوا رات کو سوتے وقت زبان پر اچھی طرح مالش کریں اور اسی طرح صبح کو۔	فی شیشی ۸/۱عہ
۱۶۸	دوائے جریان [illegible]	خواص۔ جریان کے لیے مفید ہے خصوصاً اس جریان میں جس کا سبب رطوبت کی کثرت ہو اور دافع قبض ہے۔ ترکیب استعمال ا رتی یہ دوا ایک تولہ بالائی میں ملا کر صبح کو کھائیں۔ لال مرچ اور ترش چیزوں سے پرہیز۔	فی ماشہ ۳ر
۱۷۱	دواء المسک بارد جواہر والی	خواص خفقان و توحش کو جلد روک دیتی ہے اور روح کو فوراً قوت پہنچاتی ہے۔ اعضاء رئیسہ کو قوی کرتی ہے اور خیالات فاسدہ اور دل کی گرمی کو دور کرتی ہے۔ دل کو فرحت دیتی ہے۔ ترکیب استعمال ۶ ماشے یہ دوا عرق گذر ۷ تولہ عرق عنبر ۲ تولہ کے ساتھ یا صرف دوا ہی استعمال کریں۔	فی سیر للعہ۴ / فی تولہ ۸ر
۱۷۳	دواء المسک [illegible] جواہر والی	خواص۔ روح قلب اور دماغ کو قوت دیتی ہے اور وحشت اور مالیخولیا اور امراض باردہ مثل فالج لقوہ رعشہ کے لیے مفید ہے۔ ضعف معدہ کو دور کرتی ہیں اور رطوبات معدہ کو تحلیل کرتی ہے نہایت مفید اور زود اثر ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشے دواء المسک عرق بادن ۵ تولہ عرق گذر سادہ ۵ تولہ عرق عنبر ۳ تولہ نبات سفید ۳ تولہ کے ساتھ استعمال کی جائے بلا کسی بدرقہ بھی یہ دوا استعمال کی جا سکتی ہے۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر للعہ۴ / فی تولہ ۸ر
۱۷۵	دواء المسک معتدل جواہر والی (؟)	خواص۔ سوداوی خفقان مالیخولیا کے لیے مفید ہے دل اور جگر اور معدہ کو قوت دیتی ہے اور سوداوی بخارات کو تحلیل کرتی ہے۔ قیمتی فوائد رکھتی ہے۔ بیماری کے بعد کی کمزوری کو جلد رفع کرتی ہے۔ ترکیب استعمال ۳ ماشے سے ۷ ماشے تک یہ دواء المسک صبح کو مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کی جائے مندرجہ ذیل ادویہ کے ساتھ استعمال کریں تو زیادہ مفید ہوتی ہے عرق عنبر ۴ تولہ عرق گذر ۴ تولہ عرق بادیان ۴ تولہ مصری ۲ تولہ	فی سیر للعہ۳۰ / فی تولہ ۶ر / نشانی تولہ ۲ر
۱۷۷	دوائے [illegible]	خواص مستورات کے ایام ماہواری کو باقاعدہ کرتی ہے خون حیض کی کثرت کو جس کا بعض اوقات بند ہونا مشکل ہو جاتا ہے اس دوا کی صرف ۴ خوراکیں بند کر دیتی ہیں ۲ سے ۳ ماشے یہ دوا صبح و شام پاؤ سیر دودھ یا پانی کے ساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۲ر
۱۸۲	دوائے مالش	خواص یہ دوا ان لوگوں کے لیے ہے جو جوانی کی غلط کاریوں سے اپنے ہاتھوں آپ تباہ ہو چکے ہیں دوائے مالش رگوں پٹھوں کی جملہ خرابیوں کو زائل کر کے پوری قوت پہنچاتی ہے نہایت مفید ہے۔ ترکیب استعمال کنج ران جسے چڈھا بھی کہتے ہیں اور عضو کے	فی شیشی عہ/۱

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		چاروں طرف ہلکے ہاتھ سے اچھی طرح نیم گرم مالش کریں۔ بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد کوئی طلا بھی استعمال کریں	
۱۸۳	دوائے ...	خواص۔ اس دوا کے بھی وہی فوائد ہیں جو دوائے مالش کے ہیں۔ اگر دونوں یکے بعد دیگرے استعمال ہوں تو بہت جلد فائدہ ظہور میں آتا ہے۔ ترکیب استعمال: یہ دوا ایک تولہ کپڑے میں باندھ کر پوٹلی بنائیں اور دو تولہ تل کے گرم تیل میں پوٹلی گرم کرکے عضو پر ٹکور کریں۔ یہ عمل پندرہ منٹ تک جاری رہنا چاہیئے۔ نوٹ: بہتر یہ ہے کہ دوائے مالش ایک ہفتہ تک استعمال کی جائے اس کے بعد دوائے ٹکور ایک ہفتہ استعمال کی جائے اگر زیادہ ضرورت محسوس ہو تو طلاء کیمیا تاثیر جو آسی فہرست میں درج ہے تیسرے ہفتہ سے شروع کردیں اس کے دوران میں اگر کوئی مقوی استعمال کی جائے تو سونے پر سہاگہ ہے۔	فی ڈبیہ ۱۲؍

رجسٹرڈ **دولابی**

ذیابطیس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب دوا تیار ہوگئی ہے اس دوا کو تیار کرنے کا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہوا اور اس کا نام "دولابی" ہے۔ ذیابطیس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں دولابی اکسیر صفت ہے اس دوا کی چند خوراکیں مرض کی قوت توڑ دیتی ہیں ذیابطیس کی وجہ سے جو عوارض جگر و گردہ وغیرہ میں پیدا ہوجاتے ہیں ان کی بھی اس دوا سے اصلاح ہوجاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک تین روپے (سے)

عرقیات کی روحیں !!

نمبر	نام دوا	ترکیب استعمال	قیمت
۱۸۴	روح شاہترہ	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں اور عرق کے فوائد و ترکیب استعمال عرقیات میں ملاحظہ کیجئے۔	فی بوتل ۱۰؍
۱۸۵	روح کیوڑہ	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملاکر استعمال کریں۔	〃 ۳؍
۱۸۶	روح گاؤزبان	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔	〃 ۱۲؍
۱۸۷	روح گلاب	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔	〃 ۳؍
۱۸۸	روح مکوہ	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔	〃 ۱۲؍
نمبر ۱۸۸ (ا)	روح منڈی	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔	〃 ۱۲؍
〃 ۱۸۸ (ب)	روح پودینہ	تین تولہ یہ روح باؤ تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔ فوائد وغیرہ عرقیات میں ملاحظہ فرمائیں۔	〃 ۱۲؍
〃 ۱۸۸ (ج)	روح بید مشک	دو تولہ یہ روح بارہ تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔	〃 ۶؍
〃 ۱۸۸ (د)	روح بادیان	دو تولہ یہ روح بارہ تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔	〃 ۱۲؍
۱۸۹	روح ...	خواص، تمام سوداوی امراض و آتشک میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہے۔ پھوڑے اور پھنسیوں کو بہت جلد خشک کرتی ہے۔ خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے۔ ترکیب استعمال ۴ تولہ یہ روح ایک تولہ مصری ڈال کر استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں کا پرہیز۔	فی بوتل دو روپے

روغنیات

روغن سوزاک جدید:۔ یہ روغن نئے اور پرانے سوزاک کے لیے اس قدر مفید ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ سوزاک کو چند ہی روز میں مستقل فائدہ بخشتا ہے۔ جلن کو رفع کرتا ہے۔ قرحہ کو بھرتا ہے۔ ہر موسم کا استعمال بے خطر ہے۔ قیمت فی شیشی ایک تولہ ایک روپیہ (عہ)

ترکیب استعمال ایک ماشے یہ روغن بتاشہ میں ڈال کر منہ میں رکھیں اوپر سے شربت بزوری ۴ تولہ پانی میں گھول کر پیئیں۔ سرخ مرچ اور گرم اشیا سے پرہیز

نمبر	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۹۶	روغن ... خاص	خواص، یہ روغن عصبی دردوں کے واسطے بے نظیر بلکہ اکسیر ہے۔ گٹھیا، ذات الجنب، درد قولنج وغیرہ میں نہایت مفید ہے۔ جلے ہوئے مقام پر لگانے سے فوراً آرام ہوجاتا ہے۔ نیم گرم مالش کریں۔	فی تولہ ۶؍
۲۰۰	روغن ...	خواص، اعضا کی خشکی کو رفع کرتا ہے قبض کو دور کرتا ہے اور دماغ کو قوت دیتا ہے۔ نیند لاتا ہے اور کم خوابی کی شکایت میں نافع ہے۔ دست لانے میں اعانت کرتا ہے۔ ترکیب استعمال، اگر قبض آنتوں کی خشکی کی وجہ سے ہو تو ۶ ماشے سے ایک تولہ تک آدھ پاؤ نیم گرم دودھ کے ساتھ سوتے وقت استعمال کریں۔ تقویت دماغ اور نیند لانے کے لیے دماغ پر مالش کریں۔	فی سیر ... فی تولہ ۲؍
۲۰۴	روغن بیضہ ...	خواص تقویت دماغ اور تقویت باہ کے لیے مفید ہے اور قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ ترکیب استعمال، دماغ پر مالش کیا جائے اور باہ کے لیے بطور طلا کام میں لایا جائے۔	فی تولہ ۴؍

نوٹ:۔ باقی روغنوں کے نام اور ان کی قیمتیں آخر میں لگے ہوئے تتمہ میں دیکھئے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۰۹	روغن [illegible]	خواص۔ فالج، لقوہ، ضعف اعصاب کے لیے مفید ہے، چوٹ کا درد دور کرتا ہے اورام کو تحلیل کرتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ نیم گرم مالش کیا جائے۔ ٹھنڈے پانی اور ہوا سے بچیں۔	فی تولہ ۴ر
۲۱۰	روغن [illegible]	خواص و ترکیب استعمال۔ امراض حارہ کے بعد کسی تیز حار مادہ سے حرارت کے باعث ثقل سماعت پیدا ہو جاتا ہے اور کم سننا اور اونچا سننا اور کان کا بجنا وغیرہ شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان شکایتوں میں یہ روغن بہت مفید ہے۔ دن میں دو تین مرتبہ اس کے نیم گرم قطرے کان میں ٹپکائیں۔	فی تولہ ۲ر
۲۱۶	روغن کاہو	خواص و ترکیب استعمال، درد سر، دماغ کی خشکی کو رفع کرتا ہے بے خوابی کو دور کرتا ہے اور فوراً نیند لاتا ہے اس کو سر پر ملیں۔	فی تولہ ار
۲۱۸	روغن [illegible]	خواص و ترکیب استعمال، درد سر حار اور بے خوابی کو (جو خشکی کی وجہ ہو) دور کرتا ہے۔ دماغ کو قوت دیتا ہے۔ نہایت مفید تیل ہے۔ بقدر ضرورت سر پر مالش کرنی چاہیئے۔	فی سیر ۵ر فی تولہ ار
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ	خواص، دماغ کی خشکی کو دور کرتا ہے اور میٹھی نیند لاتا ہے اور مرض سہر (بے خوابی) جس میں کسی وقت نیند نہیں آتی بہت نافع ہے۔ ناک کے زخم کو بھرتا ہے خاص نگرانی میں اور خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے۔ ترکیب استعمال، دماغ پر اس کو مالش کرنا چاہیئے اور اچھی طرح جذب کر دینا چاہیئے ناک کے زخم کے لیے ۳ قطرے ٹپکائیں۔	فی تولہ ۲ر
۲۲۸	روغن صندل	خواص یہ روغن پرانے سوزاک کو فائدہ دیتا ہے قرحہ کو بھرتا ہے سوزاک کی جلن دور کرتا ہے۔ مجرب ہے۔ ترکیب استعمال، ایک ماشہ یہ روغن بتاشہ میں رکھ کر منہ میں ڈالیں اوپر سے شربت بزوری دو تولہ پئیں۔	فی تولہ ۱۲ر
۲۲۹	روغن سورنجان	خواص۔ یہ تیل کمر اور پنڈلیوں کے درد اور وجع المفاصل ونقرس وغیرہ کے لیے بہت مفید ہے۔ ترکیب استعمال، نیم گرم درد کی جگہ مالش کریں اور سرد ہوا سے مقام ماؤف کو حتی الامکان بچانا چاہیئے۔	فی تولہ ار
	روغن ناصور	خواص دنیا میں ناصور کے لیے بہترین دوا ہے ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں، بے خطا اور مجرب ہے۔ ترکیب استعمال۔ ناصور کو نیم کے پانی یا صابن سے صاف کر کے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی میں یہ لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں۔ نوٹ:۔ شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے۔	فی شیشی ۸ر
	روغن اکسیر خنازیر	خواص، یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہے اسی فی صدی خنازیری مریض اس دوا سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہے، ترکیب استعمال، بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک گلٹی پر مالش کریں اس کے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ ایک شیشی ایک مریض کے لیے کافی ہے۔	فی شیشی تین روپے

روغن مقوی

یہ روغن قوت باہ کے لیے ایک عجیب چیز ہے حیرت انگیز قوت پیدا کرتا ہے۔ سیروں دودھ اور گھی ہضم کرتا ہے۔ غذا کو جزو بدن بناتا ہے۔ اس روغن کو استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجیئے اور پندرہ روز کے بعد پھر اپنا وزن کیجئے پھر دیکھئے آپ کا کتنا وزن بڑھا۔ ہزاروں سست اور لاغر اصحاب اس کے چند روزہ استعمال سے چست اور فربہ ہو گئے ہیں بعض اوقات جسم میں غیر معمولی ترقی کی وجہ سے پہچاننے میں تامل ہوتا ہے۔
ترکیب استعمال، دو رتی سے تین رتی تک یہ روغن صبح کو یا شب کو پاؤ سیر دودھ یا تولہ بھر مکھن میں ملا کر استعمال کریں۔ دوران استعمال میں دودھ اور گھی حسب قدر ہضم کرگیں استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل اشیا سے پرہیز کریں۔ قیمت فی شیشی چھ ماشہ دو روپے (۲ر)

س

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۳۵	[illegible]	خواص۔ دانتوں اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے اور دانتوں کی ہر قسم کی بیماریوں کو رفع کرتا ہے اور مسوڑھوں سے خون آنے کو بند کرتا ہے۔ مسوڑھوں کا گوشت اگر گل بھی گیا ہو تو پھر پیدا کرتا ہے اور منہ کو خوشبودار کرتا ہے۔ ترکیب استعمال سوتے وقت دانتوں پر ملیں اس کے بعد کلی نہ کریں صبح کو مسواک یا برش سے دانت صاف کر دیں۔	فی تولہ ۲ر
۲۳۶	[illegible]	خواص، ہلتے ہوئے دانتوں کو جماتا ہے بشرطیکہ جگہ نہ چھوڑ چکے ہوں اور مسوڑھوں کی حفاظت کرتا ہے دانتوں کی نگہداشت کرتا ہے اور انھیں جلا دیتا ہے۔ غرضکہ دانتوں کے واسطے عمدہ چیز ہے۔ ترکیب استعمال اس منجن کو دانتوں پر مل کر تھوڑی دیر کلی نہ کریں۔ شب کو مل کر سونا زیادہ مفید ہے۔	فی تولہ ار
۲۳۷	[illegible]	خواص و ترکیب استعمال، دانتوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا، مسوڑھوں کی خراب رطوبت کو جذب کرتا۔ نزلہ کی رطوبت کو جو دانتوں پر گر کر درد پیدا کرتی ہو دور کرتا ہے ڈاڑھ کے درد کو رفع کرتا ہے۔ رات کو یا بوقت ضرورت	فی تولہ ار

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		دانتوں پر ملیں۔ اس کے استعمال کے بعد آدھ گھنٹہ تک پانی استعمال نہ کریں۔	
۲۴۲	سنون مجلّے	خواص و ترکیب استعمال۔ دانتوں کو جلا دیتا ہے اور منہ کو خوشبودار اور صاف کرتا ہے دانتوں پر ملیں اس سنون کو حل کر کلی بھی کر سکتے ہیں۔	فی تولہ ۱ر
۲۴۳	سنون مستی	خواص و ترکیب استعمال۔ دانتوں کو جلا دیتا ہے اور ہونٹوں پر دھڑی جماتا ہے منہ کو خوشبودار اور صاف کرتا ہے حسب معمول دانتوں پر ملیں	فی تولہ ۱ر
۲۴۴	سفوف زریں	خواص۔ معدہ کو قوت دیتا ہے ہضم اچھا کرتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے درد شکم کو فوراً رفع کرتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے معدے کے ضعف کو زائل کرتا ہے اور دافع قبض ہے اور ریاحی بواسیر کے لیے مفید ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ یہ سفوف کھانا کھانے کے بعد یا جس وقت ضرورت ہو استعمال کریں۔	شیشی ۵ تولہ ۸ر
۲۶۴	[illegible]	خواص سوزاک کا قرحہ بھر دیتا ہے اور اس دیرپا آزار سے نجات دلاتا ہے جریان کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ اوّل دن، دوسرے دن ڈیڑھ ماشہ۔ تیسرے دن تین ماشہ یہ سفوف شربت بزوری چار تولہ یا اور مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کریں۔ لال مرچ گرم اور ترش اشیا سے پرہیز۔	فی تولہ ۴ر

سفوف مغلظ و ممسک ۲۷۱

رقت و سرعت انزال کی شکایت کو رفع کرتا ہے اور مادہ تولید کو غلیظ کرتا ہے اور نہایت مبہی و ممسک ہے۔ جریان کیسا ہی زیادتی کے ساتھ ہو خدا کے فضل و کرم سے ۲۱ روز میں صحت کلی ہو جاتی ہے۔

ترکیب استعمال، ۶ ماشہ یہ سفوف صبح کو پاؤ بھر گائے کے تازہ دودھ کے ساتھ استعمال کریں کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔ قیمت فی ڈبیہ ۲۱ خوراک ۱۲ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۷۶	[illegible]	خواص، معدہ کو قوت دیتا ہے کھانا خوب ہضم کرتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا بھوک بڑھاتا جسم میں قوت اور تازگی پیدا کرتا ہے، سستی اور کاہلی کو دور کر کے تمام اعضا کو قوت بخشتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ یہ سفوف غذا کے بعد یا سوتے وقت پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بچوں کو باندازہ عمر اس سے کم مقدار میں استعمال کرائیں۔ قابض و بادی اشیا سے پرہیز۔	فی سیر ۶ر، فی تولہ ۱ر
۲۷۷	سفوف ... الرئیس	خواص۔ معدہ کو قوت دیتا ہے بھوک بڑھاتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے ہضم اچھا کرتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ شیخ بوعلی سینا نے اس نسخہ کو تجویز فرمایا ہے۔ ترکیب استعمال ۳ ماشہ یہ سفوف بعد غذا یا جس وقت ضرورت پیش آئے استعمال کرنا چاہیئے۔	فی سیر ۶ر، فی تولہ ۱ر

سفوف اعظم ۲۷۸

یہ سفوف باہ کے لیے اکسیر ہے کیسی ہی باہ سے ناامیدی ہو گئی ہو خدا کے فضل سے ایک ہفتہ کے استعمال سے اصلی حالت ہو جائے گی۔ ۳ ماشہ یہ سفوف گائے کے دودھ پاؤ سیر کے ساتھ استعمال کی جائے۔ قیمت فی شیشی ایک ہفتہ کے لیے دو روپے (۲ر)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۸۳	[illegible]	خواص کثرت حیض کو روکتا ہے۔ ایام ماہواری کو باقاعدہ کرتا ہے۔ رحم کی خراب رطوبت خشک کرتا ہے۔ جریان اور سیلان رطوبت کو مفید ہے۔ رحم کی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ نیز بواسیر کے خون کو روکتا ہے۔ ترکیب استعمال ۷ ماشہ صبح کو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	۱۵ خوراک کی ڈبیہ ۱۲ر
۲۹۰	سفوف الاملاح	خواص معدہ کو قوت دیتا ہے بھوک لگاتا ہے قبض کو رفع کرتا ہے۔ معدہ کے ضعف اور ریاحی درد کو زائل کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۴ رتی یہ سفوف جوارش کمونی ۹ ماشہ میں ملا کر استعمال کریں۔ بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۱۲ر

شربت فولاد ۲۹۲

معدے کو قوت دیتا ہے۔ جگر کو خاص طور پر تقویت بخشتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے بھوک لگاتا ہے قوت جسمانی کو ترقی دیتا ہے، چہرے کو خوش رنگ بناتا ہے۔ بیماری کے بعد کی کمزوری کو دور کرتا ہے ضعف معدہ کی وجہ سے جو دست آتے ہیں ان کو روکتا ہے۔ نیز طحال و جگر بڑھ جانے کو مفید ہے، پرچہ ترکیب شیشی پر چسپاں ہے۔ بیس تولہ کی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے (۱۸ر)

ط

موجودہ میڈیکل سائنس کی روشنی میں ترتیب دیا ہوا ہمدرد دواخانہ کا ایک بے نظیر طلاء

طلا شباب آور ۳۶۲ (رجسٹرڈ)

یہ طلا ہمدرد دواخانہ کی مخصوص چیز ہے اس کے اجزا کو میڈیکل سائنس کی روشنی میں ترتیب دیا گیا ہے اس حیثیت سے یہ طلا اس قدر مفید ہو گیا ہے کہ اس کے متعلق کچھ لکھنا فضول ہے۔ یہ طلا عضو مخصوص کی تمام خرابیوں کو رفع کر کے نہایت قوت پہنچاتا ہے اس کے اجزا سریع النفوذ ہیں۔ عجیب و غریب چیز ہے۔ قیمت فی شیشی صرف (عہ) ر پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

نوٹ:- باقی سفوفوں اور شربتوں کے نام اور قیمتیں آخر میں لگی ہوئی فہرست تتمہ میں دیکھئے۔ "مینجر"

نمبر دوا	نام دوا	خوص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۶۳	طلاء کیمیا تاثیر	خوص۔ اس زمانہ میں جہاں تک دیکھا گیا ہے فی صدی نوے بلکہ پچانوے ابنائے وطن کمزور اور ضعف باہ کے شاکی ہیں جس کی وجہ زیادہ تر بچپن کی غلط کاری اور جوانی کی بے عنوانیاں ہوتی ہیں اور پھر غضب یہ ہے کہ شرم کے مارے کسی حاذق طبیب سے رجوع نہیں کرتے ہیں اور نہ اپنا درد دل کہتے ہیں اور دل کی حسرت دل ہی میں لیے ہوئے دنیا سے سفر کر جاتے ہیں لہٰذا ان حضرات کے واسطے جو اپنے آپ کو تباہ کر چکے ہوں اور از کار رفتہ و مایوس ہو کر موت کو زندگی سے بہتر سمجھنے لگے ہوں یہ طلا نہایت ادر جستجو سے تیار کیا گیا ہے فی الواقع یہ کیمیا تاثیر طلا ہے اور لطف یہ ہے کہ بالکل بے ضرر ہے نہ آبلہ پیدا کرتا ہے نہ سوزش اور نہ بے چینی پیدا ہوتی ہے اور اگر دو ہفتہ پابندی شرائط کے ساتھ اس کا استعمال کیا جائے تو عضو کی کمزوری و سستی کو خواہ وہ کسی سبب سے ہو زائل کر کے از سر نو طاقت اور برانگیختگی پیدا کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۴ رتی سر اور سیون بچا کر مالش کریں اور اوپر سے بنگلہ پان یا معمولی پان نیم گرم کر کے کچے سوت سے باندھیں اور صبح کو کھول دیں اور سرد پانی سے پرہیز کریں اور جماع سے جب تک طلا کا استعمال رہے قطعی پرہیز کریں۔ اگر کچھ دانے نکل آئیں تو طلا موقوف کر کے چنبیلی کا تیل لگائیں۔ جب آرام ہو جائے تو پھر شروع کر دیں۔	فی تولہ للعہ چار روپے
۳۶۴	طلاء پیشم شیر والا	خوص۔ کثرت جماع اور دیگر عوارض کے باعث عضو مخصوص میں اگر خرابی واقع ہو گئی ہو اس کو دور کرنا اور رطوبت ردیہ کو جذب اور تحلیل کر کے عروق و اعصاب کو قوت دینا اس کا خاص اثر ہے۔ چند روز کے استعمال سے ضعف اور سستی کی جملہ شکایتیں زائل ہو جاتی ہیں اور زائل شدہ قوت عود کر آتی ہے قابل قدر اور عجیب و غریب چیز ہے۔ ترکیب استعمال، حسب الترکیب طلا مذکورۂ بالا۔	فی تولہ لعہ چھ روپے
۳۶۵	طلاء اکسیر	خوص، وہ نوجوان کہ جنھوں نے اپنے ہاتھوں اپنی جوانی کو خاک میں ملایا ہو اور قوت مردانگی کو زائل کر دیا ہو یا وہ شخص جو تجرد زیادتی سن کی وجہ سے معذور ہو گئے ہوں ان کے واسطے یہ طلا نہایت مفید ہے کجی اور سستی کو دور کرتا ہے۔ رگوں اور پٹھوں کو مضبوط بنا دیتا ہے دو ہفتے استعمال کریں۔ ترکیب استعمال، حسب الترکیب طلاء مذکورہ بالا۔	فی شیشی چار رُپے
۳۶۶	طلاء مجلوقی	خوص، یہ طلا ان لوگوں کے لیے ہے جو جوانی کی غلط کاریوں سے تباہ ہو چکے ہوں رگوں اور پٹھوں کی جملہ خرابیوں اور کجی کو زائل کر کے پوری قوت پہنچاتا ہے نہایت مفید ثابت ہوا ہے اس کے لیے موسم اور وقت کی قید نہیں ہر موسم اور ہر وقت استعمال کر سکتے ہیں۔ اور خوبی یہ ہے کہ صرف نیم گرم مالش کی جاتی ہے نہ باندھنے کا جنجال ہے اور نہ کپڑے خراب ہونے کا احتمال۔ کوئی دوا اس میں ناپاک اور بدبودار نہیں۔ دوسری خوبی یہ ہے کہ کسی قسم کا کسی جگہ درد ہو اس طلا کی چند روزہ مالش سے کافور ہو جاتا ہے مجلوقین کے لیے اس کا استعمال کم از کم ایک ماہ اور زیادہ سے زیادہ تین ماہ تک کافی ہوتا ہے۔ اگر کامل فائدہ اٹھانا ہو تو اس عجیب و غریب طلاء کا استعمال کریں۔ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ ترکیب استعمال اس کو نیم گرم کر کے تمام عضو پر خوب مالش کریں۔ سرد پانی سے حتی الامکان اور مجامعت سے قطعی پرہیز۔	فی شیشی جو تین ماہ کے لیے کافی ہے دو روپے (عہ)
۳۶۷	طلاء بنگ والا	خوص۔ باہ کو قوت دیتا ہے کمزوری کو دور کرتا ہے اور عصبی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ اعصاب میں طاقت اور برانگیختگی پیدا کرتا ہے۔ قیمتی اجزا سے بنایا جاتا ہے اور قیمتی فوائد بخشتا ہے۔ پہلے ہی دن اپنا اثر دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ بقدر چار رتی یہ طلا سر اور سیون بچا کر مالش کیا جائے اور اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم کر کے باندھ دیا جائے اس ترکیب کے بغیر بھی یہ طلا فائدہ دیتا ہے یعنی معمولی طور پر مالش کرنے سے بھی جلد اثر دکھاتا ہے۔	فی تولہ عہ دو روپے
۳۶۸	طلاء عجیب	خوص، اعضائے تناسل کے تمام نقائص کو دور کرتا ہے اور چند ہی مرتبہ کے استعمال سے قوت پیدا کرتا ہے۔ پٹھوں کو قوی کرتا اور رگوں میں جو خراب رطوبت پیدا ہو جاتی ہے اس کو تحلیل کرتا ہے اپنے خوص میں عجیب الاثر ہے۔ ترکیب استعمال بقدر چار رتی یہ طلا سر اور سیون بچا کر مالش کریں اور اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم کر کے باندھ دیا جائے سرد پانی اور جماع سے پرہیز۔	فی شیشی عہ
۳۶۹	طلاء نسخ	خوص اعضائے تناسل کے تمام نقائص دور کرتا ہے اور چند ہی مرتبہ کے استعمال کے بعد قوت پیدا کرتا ہے ذرا آبلہ پیدا کرتا ہے۔ بقدر ۴ رتی سر اور سیون بچا کر مالش کیا جائے اور اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم کر کے باندھ دیا جائے سرد پانی اور جماع سے پرہیز۔	فی تولہ عہ
۳۷۰	طلاء اعجاز	خوص وہ تمام خرابیاں جو بیہودہ افعال سے اکثر نوجوانوں کو لاحق ہو جاتی ہیں اور وہ شرم سے اس کا اظہار نہیں کرتے اور رفتہ رفتہ لطف زندگی کھو کر بصد حسرت کف افسوس ملتے ہوئے راہی عدم ہو جاتے ہیں ان کے لیے یہ طلا واقعی اعجاز اثر ہے اور اس کے استعمال سے قوت رفتہ رفتہ عود کر آتی ہے اعصاب میں توانائی پیدا کرتا ہے آبلہ و سوزش سے بالکل مبرا ہے ہر موسم اور ہر مذہب کے لوگ بلا کراہت استعمال کر سکتے ہیں	فی شیشی دو روپے

قیمت	خواص اور ترکیب استعمال	نام دوا	نمبر دوا
	ترکیب استعمال شب کو بہتی گرم کر کے سار و سیون چھوڑ کر مالش کریں اوپر سے پان گرم کر کے باندھیں سرد پانی اور مجامعت سے پرہیز		
فی گولی للعہ چار روپے	خواص۔ عجیب و غریب طلا ہے جس کے فوائد کا چرچہ عام ہے ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے۔ عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہے سست اور بیکار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں۔ کجی۔ لاغری کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے اور اس کے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہے۔ ترکیب استعمال ⅛ گولی کا ½ حصہ روغن چنبیلی میں گھس کر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں اوپر سے پان باندھیں مجامعت سے پرہیز۔	طلاء الماس	۳۷۱

عرق فولاد ۳۷۲

نہایت ہاضم مقوی اعصاب و مقوی معدہ ہے۔ عمدہ خون پیدا کر کے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے بواسیر خونی و بادی کے لیے خاص طور پر مفید ہے معدہ و جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے۔ صبح ۵ تولہ عرق میں ۱ تولہ مصری ملا کر پی لیں۔ قیمت فی بوتل چار روپے (للعہ)

عرق روح افزا ۳۷۴

دل اور دماغ اور جگر کو نہایت قوت بخشتا ہے معدہ کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے اور ہاضمہ کو بجید قوی کرتا ہے اور اعلیٰ درجہ کا مشتہی ہے غذا کو جزو بدن بناتا خون صالح کثرت سے پیدا کر کے چہرے کو خوش رنگ بناتا سستی و کاہلی کو دور کر کے طبیعت میں بشاشت اور شگفتگی اور جسم میں چستی و تازگی پیدا کرتا ہے ہر قسم کے ضعف کو خواہ کسی وجہ سے ہو دفع کرتا ہے اور گئی ہوئی قوت کو واپس لاتا ہے محرک باہ ہے سالہا سال تجربہ کیا ہمیشہ تیر بہدف ثابت ہوا قریب قریب ہر مزاج پر یکساں فائدہ دکھاتا ہے بلا قید موسم استعمال کیا جاتا ہے نہایت جانفشانی اور خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے قابل استعمال و عدیم المثال ہے قیمت فی بوتل تین روپے (سے ۳ر) ترکیب استعمال۔ چار تولہ عرق میں ۹ ماشہ مصری ملا کر صبح یا سہ پہر کے وقت استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔

قیمت	خواص اور ترکیب استعمال	نام دوا	نمبر دوا
فی بوتل تین روپے	خواص اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہے پھوڑے پھنسیوں کو اور خون کی ہر خرابی کو دور کرتا ہے چہرے کا رنگ نکھارتا ہے قوت باہ کے لئے مفید ہے عقل و حواس کو تقویت دیتا ہے معدہ کو قوت دیتا ہے ہضم طعام میں اعانت کرتا ہے مفرح قلب ہے اور طبیعت کو شگفتہ رکھتا ہے۔ ترکیب استعمال ۵ تولہ یہ عرق دن کو کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد پی لیں ایک دم نہ پئیں بلکہ تھوڑا تھوڑا پئیں۔	عرق مجیٹھ مصفی	۳۸۴
فی بوتل عہ ۲ر	خواص اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے غشی کو دور کرتا ہے اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے بواسیر کے خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اس کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال ۵ تولہ عرق میں ایک تولہ شربت انار شیریں میں ملا کر یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیا سے پرہیز۔	عرق عنبر	۳۸۹
فی بوتل عہ ر	خواص دق نہایت خوفناک اور سخت مرض ہے مریض کی جان لیکر پیچھا چھوڑتا ہے جب یہ بیماری مریض پر پورا قبضہ کر لے تو آرام ہونا مشکل ہو جاتا ہے اس لیے بہت جلد ایسے مریض کی خبر گیری کرنی چاہیئے مرض کے ترقی کرنے سے قبل اس کا علاج کرنا چاہیئے عرق ہزار اجوبہ نہایت محنت اور جستجو سے تیار کیا ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے دق کے مریض کو سرسبز اور شاداب بنا دیتا ہے مسکن حرارت ہے جگر اور پھیپھڑوں کو قوت پہنچاتا ہے۔ ترکیب استعمال ۱۰ تولہ یہ عرق شربت اعجاز یا شربت بنفشہ ۲ تولہ یا اور مناسب دوا کے ساتھ پلائیں۔ لال مرچ اور ترشی کا پرہیز۔	عرق ہزار اجوبہ	۴۱۴

غ

قیمت	خواص اور ترکیب استعمال	نام دوا	نمبر دوا
فی ڈبیہ ۱۲ر	خواص۔ چہرے پر ملاحت اور خوبصورتی پیدا کرنا ہو تو ہمارا غازہ حسن افزا استعمال کیجیے، چہرے کی جھائیاں، داغ مہاسہ کو دور کرتا ہے اور چہرے کے رنگ کو صاف اور شفاف بنا دیتا ہے جلد کو نرم اور خوشبودار کرتا ہے۔ ترکیب استعمال رات کو ۲ ماشہ یہ غازہ قدرے پانی میں نیم گرم کر کے چہرے پر مالش کریں صبح منہ دھو ڈالیں۔	غازہ حسن افزا	۴۱۶

ف

قیمت	خواص اور ترکیب استعمال	نام دوا	نمبر دوا
فی تولہ عہ دو روپے	خواص ضعف معدہ و جگر کے لیے خاص چیز ہے بیماری کے بعد جو نقاہت پیدا ہو جاتی ہے اسکو بہت جلد زائل کرتا ہے جسم میں از سر نو تازگی و قوت پیدا کرتا ہے کمی خون اور خرابی خون (انیمیا) وغیرہ امراض میں اسکے فوائد حیرت انگیز ہیں خون کے سرخ دانوں کی تعداد میں اضافہ کرتا ہے اور انہیں سرخی خون (ہیموگلوبین) کی مقدار کو زیادہ کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد دو وقت ۵، ۵ قطرے پانی میں ملا کر پئیں۔	[illegible]	۴۱۷

ق

قرص سوزاک ۴۱۸

یہ دوا سوزاک کا بہترین معالجہ ہے جلن کو فوراً رفع کر دیتی ہے سوزاک کے جراثیم کو ہلاک کرتی ہے سوزاک کے لیے اکسیر ہے اور پرانے سوزاک کے لیے تریاق ہے۔ ترکیب استعمال ۲ قرص شربت بزوری ۲ تولہ کے ساتھ اگر دودھ کی لسی کے ساتھ استعمال کی جائے تو زیادہ مناسب ہے۔ فی شیشی ۱۰ خوراک دو روپے (عہ ۲ر)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۱۹	قرص عود رجسٹرڈ	یہ دوا تبخیر کے لیے بے حد مفید ثابت ہوئی ہے معدہ اور جگر کی زائد حرارت کو اعتدال پر لاتی ہے صفرا کی زیادتی کو رفع کرتی ہے دائمی نزلہ درد سر کی شکایت اس کے استعمال سے چند روز میں رفع ہو جاتی ہے غذا کے ہضم میں مدد دیتی ہے خفقان قلب کو نافع ہے مقوی دماغ جگر ہے، ترکیب استعمال دو دو قرص کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت پانی کے ساتھ استعمال کریں، گرم، ثقیل، بادی اشیا سے پرہیز۔ قیمت فی شیشی اسی قرص دو روپے (عہ)	
۴۳۲	قرص ملین	خواص۔ یہ دوا قبض کے لیے نہایت مفید ہے معدہ اور آنتوں کو فضلات سے پاک کرتی ہے آنتوں کی قوت دافعہ کو قوی کرتی ہے قبض کی وجہ سے جو امراض پیدا ہو جاتے ہیں درد سر، درد گوش آشوب چشم وغیرہ کو زائل کرتی ہے۔ یہ ایک نہایت بے ضرر اور ہلکی قبض کشا چیز ہے۔ ترکیب استعمال، دو یا تین قرص رات کو نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ثقیل اشیاء سے پرہیز	فی درجن ۱ر

کشتہ جات اور کشتوں کی ٹکیاں

خریداروں کی آسانی کے لیے اب کشتوں کی ٹکیاں بھی تیار کی گئی ہیں ایک ٹکیہ کی ایک خوراک مقرر ہے اب اختیار ہے چاہے ٹکیاں منگائیں چاہے کشتہ جات اصلی صورت میں منگائیں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۳۵	کشتہ طلا جدید	خواص سونے کا ایک خاص کشتہ ہے یہ ارواح اور حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے تمام اعضاء رئیسہ کو قوت بخشتا ہے اور جسم میں جس قدر قوتیں ہیں سب کو فائدہ پہنچاتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے اور غذاؤں کو جزو بدن بناتا ہے چند ہی روز میں اپنا اثر دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ چاول یہ کشتہ دواء المسک معتدل جواہر والی ۵ ماشہ یا لبوب کبیر ۵ ماشہ یا مکھن ایک تولہ میں استعمال کریں، ترشی کا پرہیز۔	ایک ماشہ عہ، ٹکیاں ۱۵ خوراک چار روپے
۴۳۶	[illegible]	خواص جریان کے لیے نہایت مفید ہے مادہ تولید کو بڑھاتا اور غلیظ کرتا ہے قوت مردمی کی حفاظت کرتا ہے اور جگر کو قوت پہنچاتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ چاول یہ کشتہ معجون آرد خرما ایک تولہ یا مکھن ایک تولہ میں ملا کر کھائیں۔	ایک ماشہ کی شیشی ۱ر، ٹکیاں ۱۵ خوراک ۵ر
۴۴۰	کشتہ زمرد	خواص و ترکیب استعمال جگر کو قوت دیتا ہے کھانسی کے لیے نافع ہے اس جریان کو جو مثانہ کی حرارت سے ہو مفید ہے زیادتی پیشاب کو روکتا ہے، مفرح قلب ہے، ۱ چاول یہ کشتہ ہمراہ جوارش زرعونی عنبری بنسخہ کلاں ۵ ماشہ یا جوارش زرعونی سادہ استعمال کیا جائے۔ گرم اشیاء کا پرہیز۔	فی تولہ ٹکیاں ۱۵ خوراک ۹ر
۴۴۱	کشتہ طلا کلاں	خواص و ترکیب استعمال اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے ارواح و حرارت غریزی کی حفاظت کرتا جسمانی قوتوں کو قائم رکھتا ہے اور باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اعلیٰ درجہ کا مقوی دماغ اور ہاضم ہے، ۲ چاول یہ کشتہ لبوب کبیر ۵ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ ماشہ یا دواء المسک جواہر والی ۵ ماشہ یا معجون جالینوس لولوی ۴ ماشہ یا مکھن ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کیا جائے بادی اور ترش اشیا سے پرہیز۔ روغن غذا دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال مفید ہوگا۔ نوٹ:۔ اس سے قبل اس کشتہ میں سونے کے ذرات قائم و نمودار رہتے تھے جس کی وجہ سے اکثر طبیب و وید صاحبان کا یہ اعتراض تھا کہ یہ کشتہ نہیں ہے کشتہ وہ ہے جو خاک ہو جائے اس لیے اب ہم نے اس کو دوسری ترکیب سے تیار کیا ہے جو نہایت عمدہ اور بالکل غبار ہو گیا ہے اور فوائد میں پہلے سے زیادہ بہتر ثابت ہوا ہے۔	فی ماشہ عہ، ٹکیاں ۱۵ خوراک للعہ ر
۴۴۳	کشتہ فولاد	خواص و ترکیب استعمال معدہ و جگر کے لیے بہت مفید ہے بلغم تحلیل کرتا ہے خون کی اصلاح کرتا ہے ضعف معدہ کو زائل کرکے چہرے پر رونق لاتا ہے، ۲ چاول یہ کشتہ جوارش بسباسہ ۷ ماشہ یا جوارش جالینوس ۷ ماشہ یا دواء المسک معتدل جواہر والی ۷ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔	فی تولہ ٹکیہ، ۱۵ خوراک ۹ر
۴۴۵	کشتہ قلعی	خواص و ترکیب استعمال جریان کے لیے مفید ثابت ہوا ہے، سرعت رقت کثرت احتلام کو رفع کرتا ہے اس کے علاوہ معدہ باہ کو قوت دیتا ہے ۲ چاول یہ کشتہ لبوب کبیر ۵ ماشہ یا معجون آرد خرما ایک تولہ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ ترش و بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۸ر، ۱۵ خوراک ۲ر
۴۴۷	کشتہ مرجان سادہ	خواص و ترکیب استعمال دل کو قوت دیتا ہے اور کھانسی کے لیے مفید ہے۔ دو چاول یہ کشتہ خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۷ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان سادہ ایک تولہ میں ملا کر استعمال کریں۔	فی تولہ ۸ر ٹکیاں ۱۵ خوراک ۳ر
۴۴۸	کشتہ مرجان جواہر والا	خواص و ترکیب استعمال تقویت دماغ و جگر کے لیے نہایت مفید ہے ضعف دماغ کی وجہ سے نزلہ و زکام، کھانسی، درد سر وغیرہ کی جو شکایات پیدا ہو جاتی ہیں ان سب کے واسطے مفید ہے۔ دو چاول یہ کشتہ خمیرہ گاؤزبان جواہر والا میں ملا کر کھائیں۔	فی تولہ للعہ ٹکیہ ۱۵ خوراک ۱۲ر
۴۴۹	[illegible]	خواص و ترکیب استعمال معدہ کو قوت دیتا ہے اور جگر کے لیے بہت مفید ہے اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے۔ دو چاول یہ کشتہ جوارش بسباسہ ۷ ماشہ یا جوارش جالینوس ۷ ماشہ میں ملا کر استعمال کریں۔	فی تولہ ٹکیہ ۱۵ خوراک ۹ر
۴۵۰	[illegible]	خواص و ترکیب استعمال عورتوں اور مردوں دونوں کے جریان کے لیے بہت مفید ہے اعضاء رئیسہ کو قوت دیتا ہے علی الخصوص قلب کو فرحت دیتا ہے۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے عورتوں کی سیلان رطوبت کو روکتا ہے۔ دو چاول یہ کشتہ خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ ماشہ یا مفرح بارد ۵ ماشہ میں ملا کر استعمال کریں۔ ترشی و بادی سے پرہیز۔	فی تولہ للعہ ٹکیہ ۱۵ خوراک دو روپے

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۵۱	کشتہ [illegible]	خواص و ترکیب استعمال۔ جگر معدہ اور دماغ کی کمزوری کو زائل کرتا ہے۔ مثانہ کو قوت دیتا ہے غذا کو خوب ہضم کرتا ہے باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اور جسم کو فربہ اور چست کرتا ہے۔ دو چاول یہ کشتہ دواء المسک ۲ ماشے یا انوشدارو ۷ ماشے یا خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۷ ماشے یا لبوب کبیر ۷ ماشے یا مکھن ایک تولہ میں ملا کر استعمال کریں۔ ترشی و بادی کا پرہیز۔	فی تولہ لعہ / ۱۵ قرص ۹ /
۴۵۲	کشتہ [illegible] جوہر دار	خواص و ترکیب استعمال تمام اعضاء رئیسہ کو قوت دیتا ہے۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتا فعل ہضم کو قوی بناتا ہے مقوی باہ ہے اور مادہ تولید کی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ روح میں لطافت پیدا کرتا ہے اور چند روز میں چہرہ کو بارونق بنا دیتا ہے ۲ چاول کشتہ لبوب کبیر ۵ ماشہ یا دواء المسک جواہر والی ۵ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ ماشہ میں ملا کر استعمال کیجائے۔ ترشی و بادی سے پرہیز۔	فی تولہ سے / ٹکیاں ۱۵ خوراک ۸ /
۴۵۳	کشتہ [illegible]	خواص۔ فالج، لقوہ، کھانسی، دمہ اور خدر وغیرہ امراض کو رفع کرتا ہے اور ضیق النفس کے درد کو جلد روک دیتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ چاول یہ کشتہ ایک تولہ شہد میں ملا کر سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل چیزیں نہ کھائیں	فی تولہ ٹکیہ / ۱۵ خوراک ۶ /
	کشتہ [illegible]	خواص جسمانی قوت کو بڑھانے میں عجیب چیز ہے خون صالح بکثرت پیدا کرتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے دودھ مکھن اور دیگر غذائیں بہت اچھی طرح جزو بدن کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ معدہ اور جگر قوی ہو جاتا ہے۔ برص کے لیے بھی مفید ہے۔ ترکیب استعمال ۲ چاول یا ۱ قرص بالائی یا مکھن میں استعمال کیا جائے تقویت باہ کے لیے لبوب کبیر میں استعمال کرنا چاہیے۔	فی تولہ لعہ / ۱۵ قرص ۱۲ /
	کشتہ فولاد [illegible] والا	خواص فولاد کا یہ مرکب کشتہ دل دماغ اور جگر کے لیے ایک خاص چیز ہے خون صالح بکثرت پیدا کرتا ہے چہرے کو سرخ و سفید کرتا ہے ضعیف معدہ اور جگر کے لیے نہایت مفید ہے جسم کو فربہ کرتا ہے مقوی غذائیں جزو بدن بناتا ہے۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے۔ ترکیب استعمال دو چاول یا ایک قرص دواء المسک معتدل جواہر والی یا لبوب کبیر یا جوارش جالینوس میں استعمال کرنا چاہیے۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۱۲ / ۱۵ قرص ۱۲ /
	کشتہ طلا و مروارید	خواص۔ یہ سونے اور سچے موتیوں کا ایک نہایت مؤثر کشتہ ہے جو بہت اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے اعضاء رئیسہ دل دماغ و جگر کو نہایت تقویت پہنچاتا ہے۔ عام جسمانی کمزوری جو بیماری کے بعد پیدا ہو گئی ہو بہت جلد رفع کرتا ہے محرک باہ ہے مریضان دق کو یہ کشتہ بہت مفید ثابت ہوا ہے ان کی قوت کی نگہداشت کرتا ہے پھیپھڑوں کو قوت دیتا ہے کھانسی میں مفید ہے ۲ چاول یہ کشتہ مناسب بدرقہ کے ساتھ دینا چاہیے عام کمزوری کیلئے دواء المسک معتدل جواہر والی اور مریضان دق کیلئے خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا یا مفرح بارد کے ہمراہ	فی ماشہ عہ / قرص ۱۵ خوراک پانچ روپے (صہ)

کحل شفا ۴۵۷

دنیا میں آنکھیں بڑی نعمت ہیں آنکھوں کی قدر انسان کو اس وقت ہوتی ہے جب کسی قسم کی تکلیف پیدا ہوتی ہے ورنہ کچھ قدر و حفاظت نہیں کی جاتی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تھوڑی سی عمر میں کمزوری بصارت کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے یہاں تک کہ عینک کے خوگر ہو جاتے ہیں۔ یہ سرمہ ہم نے خاص طور پر بیش قیمت اجزاء سے تیار کیا ہے جو تمام امراض چشم میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بینائی نہایت طاقت بخشتا ہے نیز جالا۔ پھولا۔ ناخونہ۔ خارش۔ نزول الماء وغیرہ کی شکایتوں کو رفع کرتا ہے اور خاص طور پر آنکھوں کو قوت بخشتا ہے عجیب غریب چیز ہے۔ اس سرمہ کی دو دو سلائیاں سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

کحل الجواہر ۴۵۸

خواص۔ اس سرمہ میں جواہر ڈالے جاتے ہیں یہ آنکھ کی بینائی کو قائم رکھتا ہے آنکھوں کی بہت سی شکایتوں سے محفوظ رکھتا اور نظر میں قوت پیدا کرتا ہے فی زمانہ مطالعہ اور افکار و اشکال دماغی کی کثرت یا حفظ بصارت سے بے پروائی اور عام جسمانی کمزوری کی وجہ سے کمزوری نظر کی شکایت عام ہو گئی ہے لیکن یہ سرمہ پیدا شدہ شکایات کو روکتا ہے اور ہر سن و سال میں آنکھوں کی شکایتوں کو دور کرتا ہے اگر عینک کی محتاجی قدرتی عینک کو بیکار رکھتی ہے اگر بغیر چشمہ کے کام نہیں ہو سکتا تو یہ سرمہ اس کو دور کرنے کے لیے حاضر ہے خواہ آنکھوں کو شکایت ہو یا نہ ہو یہ سرمہ بہر حال مفید ہے اور آنکھوں کو آفات مرض سے بچاتا ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنے (عہ) ترکیب استعمال۔ اس سرمہ کی ایک ایک سلائی سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۶۳	کافوزان	خواص، یہ کافور کا اعلیٰ درجہ کا مرکب ہے سل و دق میں نہایت مفید ہے ان امراض کے جراثیم کو ہلاک کرتا ہے فساد ہوا کے ضرر سے جسم کو محفوظ رکھتا ہے وباء ہیضہ کے زمانہ میں اس کا استعمال بطور حفظ ماتقدم اس سخت متعدی مرض سے حفاظت کرتا ہے نفث الدم (خون تھوکنے) میں فوری اثر دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال چار پانچ قطرے پانی میں ڈال کر استعمال کریں۔	فی تولہ عہ /

گ

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۷۰	[illegible]	خواص، یہ دوائی تریاق فوائد رکھتی ہی جسم کے زہریلے اثرات کو زائل کرتی ہی فساد خون کے لیے مفید ہی پیٹ کے کیڑوں کو ہلاک کرتی ہی غذا کی خواہش کو زیادہ کرتی ہی، ترکیب استعمال اس دوا کے چار قطرے ۵ تولہ پانی میں حل کر کے استعمال کریں۔	فی تولہ عہ

لبوب

لبوب اعظم ۴۷۷

یہ لبوب نہایت بیش قیمت ادویہ کا ایک نہایت نفیس مرکب ہے قوت باہ اور اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت پہنچاتا ہی۔ مادہ منویہ کو غلیظ کرتا ہی اور اس کی پیدائش کو زیادہ کرتا ہی نہایت بے ضرر چیز ہی۔ آپ اس کو ہر موسم میں خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی دس تولہ چار روپے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہی۔

لبوب کبیر ۴۸۲

خواص۔ قوت باہ کو ترقی دینے میں عجیب چیز ہی۔ اعصاب کو مضبوط کرتا ہی، رنگ نکھارتا ہی دل و دماغ کو قوت دیتا ہی گردوں کو قوی کرتا ہی، مادہ تولید کو کثرت سے پیدا کرتا ہی کمزوری کو زائل کرتا ہی قوت بڑھانے میں عجیب الفعل ہی ایسی چیز ہی کہ لوگ بار بار منگاتے ہیں قوت باہ کے لیے عمدہ چیز ہی، فی سیر سٹھ روپے فی تولہ ۳ ر۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک یہ دوا کشتہ قلعی ۴ چاول یا کشتہ طلا ۲ برنج کے ساتھ استعمال کیا جائے اگر ماء اللحم بنسخہ خاص ۵ تولہ اوپر سے پی لیا جائے تو اور زیادہ مناسب ہوگا۔ دودھ کے ساتھ یا صرف لبوب بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

م

معجون مقوی و ممسک

یہ معجون قوت مردمی کے لیے حیرت انگیز چیز ہی بے انتہا ممسک ہی پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہی باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہی۔ دل عیش و نشاط کا مرکز بنجاتا ہی ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہی۔ قیمت فی تولہ دعہ ر ترکیب استعمال ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں یا خاص ضرورت سے ۱ گھنٹہ قبل یکماشہ استعمال کریں۔

معجون اکسیر باہ ۵۱۴

یہ معجون باہ کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہی قوت مردمی کو قائم رکھتی ہی عضو مخصوص کی تمام خرابیوں کو دور کرتی ہی پٹھوں میں طاقت اور سختی پیدا کرتی ہی خون صالح پیدا کرتی ہی۔ رقت کو دور کرتی ہی جوش اور قوت کو برقرار رکھتی ہی۔ غرض باہ کی ہر شکایت کے لیے اکسیر ہی۔ ترکیب استعمال۔ ۵ ماشے یہ معجون شیر گاؤ پاؤ سیر کے ساتھ یا رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ (۱۰ ر)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۱۷	معجون [illegible]	خواص، حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتی ہی اعضا کے درد کو زائل کرتی ہی باہ کو قوت دیتی ہی معدہ کے ضعف کو دور کرتی ہے مصفی خون ہی۔ چہرہ کا رنگ نکھارتی ہی جو لوگ محرور المزاج ہوں ان کو بہت قوت اور فائدہ دیتی ہی۔ ترکیب استعمال، کمزور اشخاص ساڑھے چار ماشہ اوسط درجہ کی طاقت والے ۹ ماشہ اور قوی اشخاص ایک تولہ یہ معجون تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ اس معجون کی بڑی خوبی یہ ہی زیادہ پرہیز کی ضرورت نہیں۔	فی تولہ ۴ ر
۵۱۸	معجون [illegible]	خواص۔ رقت اور سرعت کو دور کرتی ہی باہ کو قوت دیتی ہی مادہ تولید کی خرابی کی اصلاح کرتی ہی اور جریان کو روکتی ہی۔ یہ معجون کسی قدر قبض بھی کرتی تھی مگر اب اس میں ایسے اجزا شامل کیے گئے ہیں جو قبض نہیں ہونے دیتے۔ ترکیب استعمال ا تولہ یہ معجون کشتہ قلعی ۲ چاول میں ملا کر استعمال کریں۔ ترش و بادی اشیا سے پرہیز۔	فی سیر ۶۰ ر فی تولہ ۰ ر
۵۲۸	معجون [illegible]	خواص باہ کو قوت دیتی اعصاب میں صلابت پیدا کرتی اور خشکی کو زائل کرتی جریان و رقت کو کھو دیتی ہی عمدہ اور موثر چیز ہی، ۷ ماشہ یہ معجون عرق ماء اللحم عنبری بنسخہ کلاں ۵ تولہ یا عرق گندم ۵ تولہ شربت انار ۲ تولہ کے ساتھ یا صرف معجون ہمراہ شیر گاؤ، ترشی و بادی سے پرہیز۔	فی سیر ۳۰ ر فی تولہ ۶ ر

معجون جالینوس لولوی ۵۲۹

خواص، جالینوس نے اس معجون کے سات فائدے لکھے ہیں (۱) قوت مردمی اور خواہش کو قائم رکھتی ہی (۲) گردہ اور دیگر اعضا تناسل کے درمیانی عروق نیز مثانہ و انثیین و حلیل کو جو غلط کاری اور کثرت جماع سے متاثر ہو گئے ہوں اور دوران خون میں مزاحم ہونے میں نہیں اعتدال کے ساتھ قوی کرتی اور اپنے ذاتی فعل نعوذ کے لیے بیدار کرتی ہی اور حالت طبعی تک پہنچاتی ہی (۳) پٹھوں میں قوت اور سختی پیدا کرتی ہی اور جوش قوت کو برقرار رکھتی ہی (۴) مرد کی عظمت قائم رکھتی ہی (۵) چہرے کا رنگ نکھارتی ہی (۶) اچھی مقدار میں خون صالح پیدا کرتی ہی (۷) اعضا خاص کی زائل شدہ قوت کا بدل پیدا کرتی ہی ہر عضو کی کمزوری کیلئے نافع ہی۔ فی تولہ (۸ ر) ۵ ماشے سے ۷ ماشہ تک یہ معجون استعمال کی جائے قوی اثر بنانے کے لیے کشتہ طلا ۲ برنج یا ماء اللحم خاص دو آتشہ ۵ ماشہ کے ساتھ بشرطیکہ موسم سرما ہو اگر گرمی یا برسات کا موسم ہو تو عرق بید مشک ۵ تولہ یا صرف دودھ کے ساتھ استعمال کی جائے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت

معجون حمل عنبری علوی خانی ۵۳۶

خواص۔ جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو ان کے لیے بہت مفید ہو۔ تیسرے مہینے (حمل کے) سے اس کا استعمال شروع کیا جائے پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہوگا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہو عمدہ چیز ہو، ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ معجون عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ صبح استعمال کی جائے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے (۸ر)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۴۶	[illegible]	باہ کو قوت دیتی ہو سرعت کو زائل کرتی ہو۔ عورتوں کے جریان کی مخصوص دوا ہو استقرار حمل میں ممد ہو عورتوں کی عام کمزوری کو رفع کرتی ہو نہایت مفید اور مجرب دوا ہو ترکیب استعمال ۱ تولہ یہ معجون پاؤ بھر دودھ کے ساتھ یا صرف معجون استعمال کی جاتی ہو ترشی و بادی کا پرہیز	فی سیر صمہ / فی تولہ ار
۵۵۳	معجون عشبہ	خواص، گھٹیا کے درد، آتشک، جذام اور فساد خون کی بیماریوں کے لیے نہایت مفید ہو معمولات مطب میں سے ہو۔ ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ معجون عرق شاہترہ ۶ تولہ عرق عشبہ ۶ تولہ کے ساتھ یا صرف معجون استعمال کریں بادی اور ترش اشیا سے پرہیز۔	فی سیر ۸ر / فی تولہ ۰ر
۵۵۴	[illegible]	خواص۔ گردہ و مثانہ کی پتھری کو توڑ کر بسہولت پیشاب کے راستہ نکالتی ہو گردہ و مثانہ کو قوی کرتی ہو۔ ترکیب استعمال ۳ ماشے سے ۷ ماشے تک صرف یہ معجون شیرہ تخم کرفس ۱۰ ماشہ شیرہ بادیان ۵ ماشہ عرق بادیان ۱۲ تولہ شربت بزوری ۲ تولہ کے ساتھ	فی سیر عنہ / فی تولہ ۴ر
۵۵۵	[illegible]	خواص باہ کو بڑھاتی ہو مادہ تولید کی پیدائش کو زیادہ کرتی ہو بھوک لگاتی سلسل البول اور درد کمر اور درد گردہ و وجع المفاصل کو دور کرتی ہو چہرے کا رنگ صاف کرتی ہو بدبوئے دہن کو زائل کر کے منہ کو خوشبودار بناتی ہو مسلمہ طور پر مفید ہو۔ ترکیب استعمال ۹ ماشے یہ معجون رات کو سوتے وقت استعمال کریں کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۸ر / فی تولہ ۰ر

معجون مروح الارواح

خواص۔ یہ معجون ایک پراسرار چیز ہو۔ حرارت عزیزی کو قوت دیتی ہو اعضاء رئیسہ کی طاقت بڑھاتی ہو جسم کو فربہ اور قوی کرتی ہو عقل اور حافظہ کو زیادہ کرتی ہو مرطوب بیماریوں کو زائل کرتی ہو دھات کے روگ کو مٹاتی ہو۔ اور مادہ تولید کو اس قابل بناتی ہو کہ اولاد پیدا ہو، تکان اور کمزوری کو دور کرتی ہو اور قوت کو زائل نہیں ہونے دیتی حکماء کی رائے ہو کہ اگر اس معجون کو کسی طبیب حاذق کا مشورہ لیکر استعمال کیا جائے تو جو شخص ایک شادی کر کے بھی پشیمان اور ناکام ہو اس ناکام شخص کو اس کی آرزو سے پانچ حصہ زیادہ قوت حاصل ہو جائیگی اس کے اجزا نادر اور قیمتی ہونے کے علاوہ مشکل سے دستیاب ہوتے ہیں اور اس کو خاص ترکیب اور خاص اہتمام سے بنایا جاتا ہو۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔
ترکیب استعمال: صرف ایک ماشہ یہ معجون استعمال کی جائے اس سے زیادہ ہرگز نہ استعمال کی جائے۔ عرق عنبرہ ۵ تولہ عرق ماء اللحم خاص دو آتشہ ۵ تولہ یا کسی اور مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کرنا زیادہ مفید ہو۔ دودھ کے ساتھ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

معجون جریان خاص ۵۷

خواص۔ جریان ایسا موذی مرض ہو جو انسان کے جسم کے اندر ہی اندر گھن کی طرح کھا لیتا ہو جوہر انسان کو پانی کی طرح بہا دیتا ہو جوانی کو خاک میں ملانیوالا قوت جسمانی کو برباد کرنیوالا یہی موذی مرض ہو اس قاطع نسل مرض کے واسطے یہ معجون اکسیر کا حکم رکھتی ہو معدہ میں غلظت پیدا نہیں ہوتی بفضل خدا صرف ۲۰ یوم کے استعمال سے یہ شکایت رفع ہو جاتی ہو۔
قیمت فی ڈبیہ برائے ۲۰ یوم (عہ) ترکیب استعمال، ایک تولہ یہ معجون پاؤ سیر دودھ کے ساتھ صبح کو استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔

معجون مومیائی ۵۷۴

خواص۔ تمام اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہو اور جماع کے بعد فوراً استعمال کرنے سے زائل شدہ قوت کا جلد بدل کر دیتی ہو اور کمزوری کو باقی نہیں رہنے دیتی۔ عجیب اثر رکھتی ہو۔ قیمت فی تولہ دو روپے (عہ)
ترکیب استعمال، ایک ماشہ سے تین ماشے تک یہ معجون عرق عنبر پانچ تولہ کے ساتھ یا صرف معجون استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔

معجون نقرہ ۵۷۹

دل اور دماغ کو قوت دیتی ہو جسم میں خوشگوار حرارت پیدا کرتی ہو اور خفقان کو زائل کرتی ہو۔ حرارت عزیزی کو برانگیختہ کر کے قوت قائم رکھتی ہو۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ)
ترکیب استعمال ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک یہ معجون عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا صرف یہ معجون استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت

معجون طلا ۵۸۱
خفقان اور امراض سوداوی کو زائل کرتی ہے دل و دماغ کو بیحد طاقت بخشتی ہے تمام اعضاء رئیسہ و شریفہ کو قوت دیتی ہے اور حرارت غریزی کو بڑھاتی اور تمام قوتوں کو قائم رکھتی ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے (عہ)
ترکیب استعمال، ۲ ماشہ یہ معجون بیدمشک ۵ تولہ یا عرق برگ تنبول ۵ تولہ یا دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

معجون اوجاع
یہ معجون ہر قسم کے ریاحی درد کے لیے اکسیر صفت ہے خصوصاً گٹھیا نقرس کے پرانے مریض اس سے حیرت انگیز طور پر صحت یاب ہو چکے ہیں اس معجون کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ غلیظ مواد کو اجابت کی راہ خارج کرتی ہے اور بتدریج مریض کو صحت در کر دیتی ہے قبض کشا بھی ہے۔ فی تولہ صرف ۲ر ترکیب استعمال، رات کو سوتے وقت ۶ ماشہ معجون استعمال کریں ثقیل اور ترش چیزوں سے پرہیز۔

معجون شباب آور ۵۸۷ رجسٹرڈ

قوت مردمی کی لاثانی دوا۔ یہ معجون ہمدرد دواخانہ دہلی کی مایۂ ناز دواؤں میں سے ہے قوت مردمی کے لیے اس کے خواص تریاق سے کم نہیں۔ یہ بات بلا مبالغہ کہی جا سکتی ہے کہ ہزاروں مایوس مریض اس کے استعمال سے شفایاب ہو گئے۔

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ نے اس معجون کا نسخہ برسوں تجربات کے بعد بہت غور و کاوش سے مرتب کیا تھا الحمد للہ جو خوبیاں وہ اس معجون میں پیدا کرنا چاہتے تھے اس میں ان کو پوری پوری کامیابی حاصل ہوئی اسکی ایک سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ معجون زہریلی اور منشی اشیاء مثلاً بھنگ سنکھیا۔ کچلہ وغیرہ سے قطعی پاک ہے بلکہ اسکی یہ قوتیں مشک عنبر مروارید زمرد جیسی بیضرر مقویات سے حاصل کی گئی ہیں اب آپ سمجھ لیجیے کہ یہ معجون اپنے اثرات میں ہر لحاظ سے کس قدر کامیاب ہوگی اسکے مختصر خواص جن کا ایک مدت سے تجربہ کیا جا رہا ہے یہ ہیں۔ یہ معجون باہ کی ہر شکایت کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قوت مردمی کو بے انتہا فائدہ کرتی ہے خون اور مادہ تولید کو بڑھاتی ہے۔ حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتی ہے عصبی کمزوریوں کو دور کر کے سختی پیدا کرتی ہے۔ معدہ اور جگر کی اصلاح کرتی ہے۔ غذا کو جزو بدن بنا کر کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتی ہے اس کے استعمال سے چند روز بعد ہی چہرہ شگفتہ اور خوش رنگ ہو جاتا ہے اعضاء رئیسہ دل دماغ اور جگر کو اس کے استعمال سے خاص قوت حاصل ہوتی ہے۔ سرعت انزال کے لیے مفید ترین چیز ہے جریان منی جو کمزوری اعضاء تناسل کی وجہ سے ہو بہت جلد رفع کرتی ہے۔ جماع سے دو گھنٹہ پیشتر اگر اس کا استعمال کیا جائے تو امساک پیدا کرتی ہے اگر جماع کے بعد استعمال کیا جائے تو قوت میں کمی نہیں ہونے دیتی۔ اسکی خوبیاں اسکے استعمال کے بعد ہی ظاہر ہو سکتی ہیں۔ قیمت بہ نظر ہمدردی بہت کم رکھی گئی ہے یعنی فی تولہ صرف ایک روپیہ (عہ)

ترکیب استعمال، ۳ ماشہ یہ معجون صبح یا شب کو پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

نوٹ:۔ موسم سرما میں اگر یہ معجون عرق ماء اللحم بہ نسخہ خاص دو آتشہ نمبر ۳۹۸ کے ساتھ استعمال کی جائے تو سونے پر سہاگہ ہے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۸۹	مفرح یاقوتی بارد	خواص، قلب کو قوت دیتی ہے اختلاج کو زائل کرتی ہے۔ حرارت کو تسکین دیتی ہے فوراً اثر دکھاتی ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ مفرح عرق گذر ۱۲ تولہ کے ساتھ ۲ تولہ مصری ڈال کر یا صرف مفرح استعمال کریں۔	فی تولہ ۸ر

مفرح یاقوتی معتدل
خواص۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتی ہے اور اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ضعف اسہال اور امراض رحم کے لیے بیحد مفید ثابت ہوتی ہے اشتہا پیدا کرتی ہے اور ہر قسم کی کمزوری کو دور کرتی ہے مقوی جگر ہے
قیمت ۱۲ار ترکیب استعمال ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک شربت روح افزا ۲ تولہ یا دودھ کیساتھ یا صرف مفرح استعمال کریں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۸۹	[illegible]	خواص معدے اور امعاء کو قوت دیتی ہے ضعف معدہ کے سبب جو دست آتے ہیں ان کو بند کرتی ہے۔ ترکیب استعمال چار چاول یہ دوا معجون سنگدانہ مرغ ۶ ماشہ کے ساتھ استعمال کی جائے۔	فی تولہ ۱۲ر ٹکیاں ۱۵ خوراک ۱۲ار
۵۹۹	ماء الذہب	آج تک سونا جن جن صورتوں میں استعمال کیا جاتا رہا ہے ان سب میں اس کی یہ صورت زیادہ سریع التاثیر ثابت ہوتی ہے، اس قیمتی دھات کے فوائد عرصہ دراز سے مسلم ہیں درحقیقت جسم کی ہر قسم کی کمزوری کے لیے سونا ایک خاص چیز ہے اس دوا کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ فوراً خون میں جذب ہو کر اپنا اثر شروع کر دیتی ہے اعضاء رئیسہ پر اس کا بہت جلد اثر معلوم	

قیمت	خواص اور ترکیب استعمال	نام دوا	نمبر دوا
فی ماشہ تقریباً ۲۰ قطرے ڈیڑھ روپے (عـ)	ہوتا ہی اور جسم میں ایک نئی قسم کی قوت پیدا ہو جاتی ہی معدہ پر اس کا اثر غذا کی خواہش زیادہ ہونے کی صورت میں محسوس ہوتا ہی سل اور دق کے مریضوں کو خاص بدرقہ کے ساتھ استعمال کرانے سے اس میں مرض کے خلاف توانائی پیدا ہو جاتی ہی ضعف باہ وغیرہ کے مریض اس سے خاص فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ **ترکیب استعمال** ضعف عامہ کے لیے اس دوا کے دو تین قطرے عرق ماء اللحم عنبری ۵ تولہ کے ساتھ یا عرق گاؤزبان ۱۰ تولہ کے ساتھ یا صرف پانی میں ڈال کر استعمال کرنے چاہئیں دق وغیرہ کے مریضوں کو عرق ہرا بھرا یا عرق گذر عنبری کے ساتھ اور ضعف باہ کے مریض اس کو عرق ماء اللحم بنسخہ خاص دو آتشہ میں ڈال کر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ مکھن وغیرہ حسب برداشت کر سکتے ہیں۔	ماء الذہب	۵۹۹
فی تولہ للعہ آٹھ روپے	یہ کیمیاوی طریق سے بنایا ہوا موتیوں کا پانی ہی اور نہایت لطیف بضرر اور مفید چیز ہی امراض قلب و ضعف عامہ میں اس کے فوائد قابل اعتماد ہیں آلات ہضم پر اس کا اثر خاطر خواہ پایا گیا ہی موتی جھرہ اور تقویت قلب کے لیے خاص چیز ہی۔ **ترکیب استعمال** ۵ قطرے عرق گاؤزبان ۵ تولہ یا صرف پانی میں ڈال کر استعمال کریں۔	ماء اللؤلؤ (رجسٹرڈ)	۶۰۰
فی شیشی ایک تولہ عـ۸ـر	مشک عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مجموعہ۔ یہ مفرح نہایت قیمتی اجزا سے تیار کیجاتی ہی اور دماغی کام کرنے والوں کے لیے آب حیات سے کم نہیں ہی صبح کو اسکی ایک خوراک اس بات کی کافی ضمانت ہی کہ آپ کا دماغ اور جسم تمام دن بے تکان مصروف عمل رہیگا معدہ میں پہنچتے ہی تمام اعصاب پر غیر معمولی اثر کرتی ہی تمام دن کے تھکے ہوئے جسم اور دماغ اس سے از سر نو توانا ہو جاتے ہیں غرضکہ حیرت انگیز فوائد رکھتی ہی جو تجربہ سے ہی ظاہر ہوں گے۔ ایک شیشی میں ۱۲ خوراک دوا ہے۔	مفرح مشکی (رجسٹرڈ)	
فی شیشی تین روپے	احتلام جسم انسان کا نہایت خوفناک دشمن ہی اس کے لیے مثالی دنیا میں لاثانی دوا ہی ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات" نے اس کو بے شمار تجربوں کے بعد بہت ہی کاوش سے تیار کیا ہی احتلام ایک دو خوراک میں ہی رک جاتا ہی طرفہ یہ ہے کہ اعضا تناسلیہ میں کسی قسم کا نقص یہ دوا پیدا نہیں کرتی بلکہ ان کو ایک حد تک قوی بنا دیتی ہی۔ ایک مریض کے لیے مثالی کی ایک شیشی بالکل کافی ہوتی ہی۔ فی شیشی ۲۴ خوراک تین روپے (للعہ)	مثالی (رجسٹرڈ)	
فی شیشی تین روپے للعہ	اب کوئی شخص مایوس و ناکام نہیں رہے گا کیونکہ ممسک بے نظیر (رجسٹرڈ) کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا اس دوا کے خواص اس قدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہی اگر آپکو آجتک اس قسم کی سریع الاثر اور مفید دوا استعمال کرنیکا اتفاق نہیں ہوا ہی تو ممسک بے نظیر کا تجربہ کیجیے۔ ممسک بے نظیر جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہی ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہی قوت اور امساک کے متعلق جس قدر دوائیں موجود ہیں ان میں اور ممسک بے نظیر میں فرق یہ ہی کہ ممسک بے نظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی، ممسک بے نظیر میں مشک عنبر یاقوت، زمرد، مومیائی جیسی قیمتی ادویہ شامل ہیں اور یہ دوا مہینوں میں نہایت کوشش سے تیار ہوتی ہی۔ ہمدرد دواخانہ اس دوا پر بجا طور پر ناز کر سکتا ہی مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔	ممسک بے نظیر (رجسٹرڈ)	

نمک جالینوس ۶۲۴

خواص۔ اس کے اجزا ترکیب کا رخ خصوصیت سے معدہ اور اس کے تمام افعال کی جانب ہی سچ پوچھئے تو جسم کی مشین میں معدہ ہی ایک جادو کی تپلی ہی جس کو تمام جسم پر خاص اقتدار حاصل ہی دل و دماغ و جگر اور مغز استخواں سے لیکر بدن کی کھال تک سب اسکے محتاج ہیں معدہ کا عمل صحیح ہو تو کوئی خلط اعتدال سے زیادہ پیدا نہ ہو گی۔ کثرت بلغم سے تپ زکامی اور امراض سینہ و صدر اکثر فالج و وجع المفاصل وغیرہ امراض پیدا ہوتے ہیں اسی طرح مواد کی کثرت طرح طرح کے عوارض پیدا کرتی ہی ریاح کی کثرت سے تبخیر اور طرح طرح کے درد جسم پر قابض ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً درد گردہ و پسلی و فم معدہ درد شکم و بواسیر وغیرہ نمک جالینوس معدہ میں داخل ہو کر اس تمام آلائشوں سے پاک و صاف کرتا ہی اور امعاء میں غذا کے ساتھ داخل ہو کر ہر ایک ردی مادہ کو دفع کرتا ہی ہمیشہ خون صالح پیدا کر کے جسم کو تازگی، چہرہ کو آب و تاب دماغ کو روشنی دل کو سرور آنکھوں کو بصارت و حافظہ کو تیزی بخشتا ہی نمک جالینوس کا دائمی استعمال اکثر امراض سے محفوظ رکھتا ہی۔ ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہی۔ قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ (۸/)

قیمت	خواص اور ترکیب استعمال	نام دوا
فی تولہ ۸/ ۱۵ قرص ۱۲/	**خواص** امراض معدہ کے لیے بیحد مفید ہی غذا کو جلد ہضم کرتا ہی گرانی شکم اور نفخ کو رفع کرتا ہی جسم کو ردی مواد سے پاک و صاف کرتا ہی بلغم چھانٹتا ہی۔ **ترکیب استعمال** ۴ چاول یا ایک قرص جوارش جالینوس یا جوارش آملہ میں ملا کر بعد غذا رات کو سوتے وقت کھانا چاہیے۔	نمک ہاضم

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۶۲۵	[illegible]	معدہ و جگر کے امراض میں مفید ہے عظم جگر (جگر بڑھ جانا) میں فائدہ کرتا ہے فعل ہضم میں اعانت کرتا ہے اور گردہ کو فائدہ پہنچاتا ہے کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت ۵ قطرے تھوڑے پانی میں ملا کر پینے چاہئیں۔	فی تولہ ۱۲ر

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں؟
حبوب مقوی معدہ (رجسٹرڈ) ضرور استعمال کریں!
یہ گولیاں معدہ کے تمام امراض کے لیے مفید ہیں کھانے کو جلد ہضم کرتی ہیں۔ ریاح کو تحلیل کرتی ہیں۔ درد معدہ و شکم کو دور کرتی ہیں۔ بدہضمی و متلی کو رفع کرتی ہیں اور ملین بھی ہیں۔ عجیب و غریب چیز ہیں۔ قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ غریب لوگ بھی اس کے فوائد سے محروم نہ رہیں۔ ترکیب کا پرچہ ہمراہ ہوتا ہے۔ تقریباً سو گولی کا بکس آٹھ آنے (۸/)
ادویہ مندرجہ ذیل بہ نظر رفاہ عام بلا قیمت پیش کی جاتی ہیں
ان ادویات میں سے جس دوا کی ضرورت ہو بلا تامل کارخانہ سے طلب فرمائیں فوراً پیش خدمت کیجائیں گی
بیرونجات والے اصحاب صرف ایک آنہ کا ٹکٹ محصول کے لیے روانہ فرمائیں +
سرمہ مفید
یہ سرمہ امراض چشم کے لیے نہایت مفید ہے بینائی کو قوت دیتا ہے۔ آشوب چشم کو دور کرتا ہے، دھند، ناخونہ، جالا، کو بھی مفید ہے۔ سوتے وقت بطور سرمہ کے استعمال کرنا چاہیے +
گولیاں خشک کھانسی
یہ گولیاں بچوں اور بڑوں کی خشک کھانسی میں نہایت مفید ہیں۔ سوتے وقت ایک گولی منہ میں رکھ کر اس کا عرق چوستے رہیں ایک دم سے نگل نہ جائیں ترش اشیاء سے پرہیز
گولیاں بلغمی کھانسی
یہ گولیاں بلغمی کھانسی کے لیے نہایت مفید ہیں یہانتک کہ کئی کئی برس کی کھانسی کو فائدہ بخشتی ہیں سوتے وقت ایک گولی منہ میں رکھ کر عرق چوستے رہیں۔ ایک دم سے نگل نہ جائیں نہایت مفید ہیں۔ ترش اشیاء کا پرہیز۔
پاک صابن (رجسٹرڈ)
نماز روزہ روحانی عبادت ان سب کی قبولیت طہارت پر موقوف ہے عام طور سے صابن جن طریقوں سے اور جن اشیاء سے تیار ہوتے ہیں انکا پاک ہونا ناممکن ہے اسلیے حسب ایماء علماء کرام "پاک صابن" جسکے تمام اجزاء پاک و طاہر ہیں نہایت احتیاط سے حکیم آغا منصب علی صاحب نے یونانی ادویات سے مرکب کرکے چند علماء دین کے آگے تیار کیا ہے اور بہت سے علماء دین کی خدمت میں پیش کرکے بعد استعمال بہترین سندات حاصل کی ہیں پاک صابن کی خصوصیات آج تک کسی صابن کو میسر نہیں حسب ذیل ہیں:۔ شراب، چربی، اور تمام قابل اعتراض اجزاء سے مبرا ہے۔ میل کاٹتا۔ تمام جلدی امراض کو دور کرتا ہے، جلد کو صاف کرکے ملائم کرتا اصلی رنگ نکھارتا۔ بدن میں خشکی نہ کرنا۔ جسم میں خوشبو پیدا کرنا اس کا اصلی جوہر ہے، نہایت خوشبودار، مفرح اور نفیس ہے قیمت فی بکس جس میں تین ٹکیاں ہیں ایک روپیہ (عہ)
محصول ڈاک بذمہ خریدار
سرمہ نور العین (رجسٹرڈ)
دھند۔ خارش چشم۔ جالا۔ ناخونہ۔ سرخی چشم، ڈھلکا ضعف بصارت اور روہوں کے لیے مفید ہے۔ دہلی کے طبیبوں اور ویدوں کے سارٹیفکٹ اس سرمہ کے بارے میں موجد نے حاصل کیے ہیں۔ قیمت تین ماشہ (۹/) چھ ماشہ ایک روپیہ (عہ) پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا +
روغن داد
بغیر تکلیف کے داد کے لیے مفید ثابت ہوا ہے اور بلا مضرت ہے، داد کو دور کرتا ہے۔
قیمت:۔ فی شیشی ایک تولہ آٹھ آنے (۸/)
قیمت:۔ چھ ماشہ کی شیشی چار آنے (۴/)
حکیم حافظ عبدالمجید اینڈ سنز۔ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تتمہ

جو مرکب اَدوِیہ آپ کو پچھلے صفحوں میں نہیں ملی ہیں انکے نام مختصر خواص اور قیمتیں ردیف وار یہاں ملاحظہ فرمائیے

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۱	اطریفل مسیح الملک	دماغ اور حافظہ کو قوت دیتا ہے۔ درد سر کو زائل کرتا ہے۔	۹ ماشہ	فی تولہ ار
۲	اطریفل اسطوخودوس	دماغ اور معدہ کو فضلات سے پاک کرتا ہے برابر استعمال کرتے رہنے سے بالوں کی سیاہی قائم رہتی ہے	۹ 〃	〃 ۱۰ر
۳	اطریفل دیدان	پیٹ کے کیڑوں کو صاف کرتا ہے مقوی معدہ بھی ہے۔	۹ 〃	〃 ۱۰ر
۵	اطریفل سنائی	مالیخولیا کی بعض قسموں میں مفید ہے قبض کشا اور درد سر کو زائل کرتا ہے۔	۹ 〃	〃 ۱۰ر
۷	اطریفل صغیر	مقوی دماغ ہے بادی بواسیر کے لیے سودمند ہے۔	ایک تولہ	〃 ـر
۱۰	اطریفل فولادی	بادی اور خونی بواسیر کے لیے مفید ہے۔	۶ ماشہ	〃 امر
۱۱	اطریفل کبیر	دماغ اور معدہ کو قوت دیتا ہے۔ نزلہ کو روکتا ہے۔	۹ 〃	〃 ۱۰ر
۱۵	اطریفل افتیمون	سوداوی امراض کے لیے بہت مفید ہے قبض کشا ہے۔	۹ 〃	〃 ۱۰ر
۱۷	انقردیائے کبیر	فالج، لقوہ اور صرع وغیرہ بلغمی امراض کو دور کرتی ہے۔	۴ 〃	〃 ۲ر
		ب		
۲۶	باسلیقون کبیر	ابتدائی نزول الماء میں مفید ہے۔ بینائی کو قوت دیتا ہے۔	ایک ایک سلائی	〃 ۸ر
۲۸	برود کافوری	یہ دوا آنکھوں کی سرخی کو کاٹتی ہے اور آشوب کی بیقراری کھوتی ہے۔	〃	〃 ۸ر
۲۹	بنادق البزور	یہ دوا سوزاک کے قرحہ کو بھرتی ہے اور پیشاب کی جلن کو رفع کرتی ہے۔	۶ ماشہ	〃 ار
		ت		
۳۶	تریاق فاروق	زہروں کے اثرات کو زائل کرتا ہے۔ بلغمی امراض میں کارآمد ہے۔	۱ 〃	〃 ۸ر
۴۰	تریاق مثانہ	گردہ اور مثانہ کی بیماریوں کو دور کرتا ہے پیشاب کی جلن کو رفع کرتا ہے۔	۹ 〃	〃 ار
		ج		
۴۶	جوارش آملہ لولوی مسیح الملک	مقوی معدہ اور قلب ہے ضعف معدہ کیوجہ سے آنے والے دستوں کو روکتی ہے۔	۶ 〃	〃 ۶ر
۴۸	جوارش آملہ عنبری نسخہ کلاں	صفراوی دستوں اور تبخیر کو روکتی ہے معدہ اور قلب کو قوت دیتی ہے۔	۶ 〃	〃 ۶ر
۵۰	جوارش تمر ہندی	صفراوی دستوں اور قے کو روکتی ہے ہیضہ کے دنوں میں کارآمد ہے۔	۹ 〃	〃 ۱۰ر
۵۵	جوارش زنجبیل	ضعف معدہ اور تمام بلغمی امراض کے لیے مفید ہے ہاضمہ کو درست کرتی ہے۔	۷ 〃	فی سیر ۶ فی تولہ ار
۵۶	جوارش سفرجلی قابض	قے اور دستوں کو روکتی ہے۔ جگر کی حرارت کو کم کرتی ہے۔	۹ 〃	〃 ے 〃 ـر
۵۸	جوارش شاہی	دل و دماغ کو قوت دیتی ہے خفقان اور تبخیر کو دور کرتی ہے۔	۹ ماشہ فی تولہ ار	جوہر والی 〃 ۳ر
۵۹	جوارش شہریاراں	معدہ اور جگر کی سردی کو دور کرتی ہے۔ قولنج اور عسر البول میں مفید ہے۔	۹ ماشہ	فی تولہ ـر
۶۰	جوارش شہنشاہی عنبری	دل و دماغ کو قوت دیتی ہے۔ خفقان اور وحشت کو دور کرتی ہے۔	۶ 〃	〃 ۱۲ر
۶۱	جوارش طباشیر	خراب بخارات سے دماغ کو محفوظ رکھتی ہے صفراوی دستوں کو روکتی ہے۔	۹ 〃	〃 ـر
۶۴	جوارش فلافلی	معدہ کی غلیظ ریاحوں کو تحلیل کرتی ہے ہاضمہ کو قوی کرتی ہے۔	۶ 〃	〃 ۱۰ر
۶۵	جوارش قرطم	ملین ہے۔ پیشاب کھول کر لاتی ہے مقوی معدہ ہے۔	ایک تولہ	〃 ـر
۶۷	جوارش کمونی کبیر	درد معدہ اور قولنج کو رفع کرتی۔ ہاضم ہے معدہ اور دل کو قوت دیتی ہے۔	۹ ماشہ	〃 ۱۰ر
۶۸	جوارش کمونی مسہل	معدہ کو خراب مادوں سے پاک و صاف کرتی ہے ریاح کو خارج کرتی ہے۔	۹ 〃	〃 ۱۰ر
۷۰	جوارش مصطگی نسخہ کلاں	معدہ کی سردی اور ضعف کو زائل کرتی ہے تبخیر کو روکتی ہے۔	۹ 〃	〃 ار
۷۲	جوارش کمونی اکبر	معدہ کی خراب رطوبتوں کو تحلیل کرتی ہے۔ ہاضمہ کو درست کرتی ہے۔	۹ 〃	〃 ۱۰ر

ح

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
الف ۷۷	حب نار مشک	پیٹ کی گرانی کو دور کرتی ہیں۔ دست آور ہیں۔	ایک عدد	فیدرجن ۳ر
۷۸	حب مسکین نواز	قبض کو دور کرتی ہیں۔ بلغمی بخاروں کو زائل کرتی ہیں۔	ایک عدد	فیدرجن ۳ر
۸۱	حب اذاراقی	مقوی اعصاب ہیں۔ بلغمی مزاج والوں کے لیے مفید ہیں۔	۲ عدد	فیتولہ ۴ر
۸۲	حب اسگند	وجع المفاصل اور درد کمر کے لیے مفید ہیں۔ تنقیہ کے بعد بہت فائدہ دیتی ہیں	۲ عدد	〃 ۱ر
۸۳	حب اشجار	تلی کی زیادتی اور اس کے ورم کو تحلیل کرتی ہیں ہاضم ہیں	۲ عدد	〃 ۱ر
۸۶	حب بچلونہ	غذا کو ہضم کرتی ہیں معدہ کو قوت دیتی ہیں۔	۲ عدد	〃 ۱ر
۸۸	حب تپ بلغمی	یہ گولیاں بلغمی بخاروں کو دور کرتی ہیں بہ کثرت مستعمل ہیں	۲ 〃	〃 ۲ر
۹۰	حب تنکار	دائمی قبض کو رفع کرتی ہیں۔ مقوی معدہ ہیں اور بھوک لگاتی ہیں	۳ 〃	〃 ۱ر
۹۱	حب جالینوس	مقوی باہ و مقوی اعصاب ہیں چستی و چالاکی پیدا کرتی ہیں۔	۲ 〃	〃 ۱۲ر
۹۴	حب حلتیت	معدہ کو قوت دیتی ہیں۔ کھانا خوب ہضم کرتی ہیں۔ محلل ریاح ہیں۔	۲ 〃	〃 ۲ر
۹۷	حب ربع	چوتھیا بخار کو رفع کرتی ہیں۔	۲ 〃	〃 ۲ر
۹۸	حب رسوت	بواسیر خونی اور بواسیری دستوں کو روکتی ہیں۔	۲ 〃	〃 ۴ر
۱۰۰	حب سرخبادہ	بچوں کے سرخبادہ کے لیے مفید ہیں۔	۱ 〃	〃 ۲ر
۱۰۳	حب سورنجان	پٹھوں کے اور جوڑوں کے دردوں کے لیے مفید ہیں قبض کشا ہیں	۸ 〃	〃 ۱ر
۱۰۴	حب عجیب	مقوی باہ اور مقوی اعصاب ہیں۔	۱ 〃	۲۰ گولیاں عہ
۱۰۶	حب شبیار	دماغ اور معدے کے فضلات کو خارج کرتی ہیں	۵ 〃	فی تولہ ۲ر
۱۰۷	حب سعال	بلغمی کھانسی کے لئے بہت مفید ہیں۔ عمر کی کوئی قید نہیں	۲ 〃	فیدرجن ۱ر
۱۰۹	حب ضیق النفس	دمہ کے لیے بہت مفید ہیں۔ دورے کو روکتی ہیں۔	۱ 〃	〃 ۳ر
۱۱۰	حب مقوی باہ معتمد الملک	مقوی باہ ہیں اور بے ضرر ہیں۔	۱ 〃	〃 عہ
۱۱۷	حب بواسیر بادی	بادی بواسیر کے لیے بہت مفید ہیں۔ مسوں کو خشک کرتی ہیں۔	۲ 〃	〃 ۲ر
۱۲۰	حب کتھ	آتشک میں بہت مفید ہیں سوداوی مادوں کو زائل کرتی ہیں۔	۱ 〃	〃 ۳ر
۱۲۱	حب گل پستہ	بلغمی کھانسی کے لیے بہت مفید ہیں۔ سینے کو بلغم سے صاف کرتی ہیں۔	۲ 〃	فی تولہ ۱ر
۱۲۲	حب لب الخشخاش	نزلہ زکام اور گلے کی خراش کو رفع کرتی ہیں۔	۲ 〃	〃 ۴ر
۱۲۳	حب تپ لرزہ	جاڑے بخار (ملیریا) کے لیے مفید ثابت ہوئی ہیں۔	۱ 〃	ڈبہ ۵۰ گولیاں ۸ر
۱۲۴	حب مدر	ایام ماہواری کی خرابی رفع کرتی ہیں ان سے حیض کھلکر ہوجاتا ہے۔	۳ گولیاں صبح، دوپہر، شام	فی درجن ۶ر
۱۲۷	حب مصفی خون	فساد خون کے لیے بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔	۴ عدد	فی تولہ ۲ر
۱۲۸	حب مغز بادام	پرانی کھانسی کے لیے بہت مفید ہیں۔ پھیپھڑے کے زخم کو بھرتی ہیں۔	۳ 〃	〃 ۲ر
۱۲۹	حب مقل	ریاحی بواسیر کو دور کرتی ہیں قبض کشا ہیں۔	۳ 〃	〃 ۲ر
۱۳۰	حب مومیائی سادہ	تقویت باہ کیلیے بہت مفید ہیں۔ مباشرت کے بعد سستی نہیں ہونے دیتیں۔	۲ 〃	〃 ۸ر
۱۳۲	حب مقوی باہ عجیب	قوت باہ کے لیے بہت مفید ہیں۔	۴ 〃	فیدرجن ۶ر
۱۳۳	حب فولادی	کمزوری اعصاب اور نزلہ کیلیے سودمند ہیں مقوی دماغ ہیں، بدرقہ خمیرہ گاؤزبان عنبری	۱ 〃	〃 ۱۲ر
۱۳۹	حلوائے موچرس	سیلان منی اور سلسل البول کی شکایت کو رفع کرتا ہے باہ کو قوی کرتا ہے۔	۱ تولہ	فی تولہ ۱ر
۱۴۱	حب قبض کشا	عادتی قبض کے مریضوں کے لیے ان کا استعمال بہت مفید ہے بے ضرر ہیں۔	۱ عدد	شیشی ۴۰ گولیاں ۸ر
۱۴۲	حب حیات	ضعف معدہ اور صلابت جگر کے لیے بہت مفید ہیں۔ ہاضم طعام ہیں۔	۱ 〃	۲۰ گولیاں ۱۰ر
۱۴۵	حب نزلہ	نزلہ زکام کے لیے مفید ہیں دماغ کو قوت دیتی ہیں۔ درد سر کو رفع کرتی ہیں۔	۲ 〃	۴۰ 〃 ۶ر
۱۴۷	حب سیم	خون صالح پیدا کرتی ہیں۔ ضعف دماغ اور نزلہ زکام کو دور کرتی ہیں۔	۱ 〃	فی درجن عہ
	حب طاعون عنبری	یہ گولیاں طاعون کیلیے اکسیر ہیں زمانہ طاعون میں انکا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔	۲ 〃	〃 ۶ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
۱۴۹	خمیرہ ابریشم سادہ	دل و دماغ اور بصارت کو قوت دیتا ہے خفقان و مالیخولیا کو رفع کرتا ہے۔	۹ ماشہ	فیتولہ ار
۱۵۱	خمیرہ ابریشم عود مصطگی والا	مراق اور خیالات فاسدہ کو دور کرتا ہے مقوی دل و دماغ و معدہ ہے۔	۶ "	" ۸ر
۱۵۲	خمیرہ بنفشہ	ملین طبع ہے۔ دماغ کی ترطیب کرتا ہے۔	۴ تولہ	فی سیر علہ ر
۱۵۳	خمیرہ خشخاش	نزلہ و زکام کو رفع کرتا ہے نزلہ کو سینے پر گرنے نہیں دیتا۔ کھانسی میں مفید ہے۔	۱ تولہ	" عار
۱۵۴	خمیرہ صندل ترش ورق طلا والا	تپ صفراوی اور قے میں بہت مفید ثابت ہوا ہے گرانی شکم کو زائل کرتا ہے۔	۶ ماشہ	فیتولہ ۸ر
۱۵۵	خمیرہ صندل سادہ	دل و دماغ کو قوت دیتا ہے خفقان کے لیے مفید ہے۔	۱ تولہ	" ۱۰ر
		د		
۱۶۹	دوا کڑھائی والی	نئے اور پرانے سوزاک کے لیے مفید ہے۔ قرحہ کو بھرتی ہے۔	۱ ماشہ یا ۱ قرص	فیتولہ ۸ر ۱۲ قرص عہ
۱۷۰	دوائے سیاہ مسہل	اخراج سوداو بلغم اور آتشک کے مادہ کو زائل کرنے میں بہت کار آمد ہے۔	۲ رتی	دو ماشہ ۸ر
۱۷۲	دوار المسک بارد سادہ	خفقان اور توحش کو دور کرتی ہے۔ دل کو فرحت دیتی ہے۔	۶ ماشہ	فیتولہ ۲ر
۱۷۴	دوار المسک حار سادہ	فالج، لقوہ اور رعشہ وغیرہ امراض میں اس کا استعمال بہت مناسب ہوتا ہے	۶ ماشہ	" ۴ر
۱۷۶	دوار الترنجبین	مقوی باہ ہے احتلام و سرعت اور جریان کی شکایت رفع کرتی ہے۔	۱ تولہ	" ار
۱۷۸	دوار الکرکم کبیر	مقوی جگر ہے استسقار کے لیے مفید ہے جگر و طحال کا ضعف جلد زائل کرتی ہے،	۶ ماشہ	" ۲ر
۱۷۹	دوائے سیاہ پیچش	سدے اور پیچش کو خواہ اسکی وجہ سے خون آتا ہو یا نہ آتا ہو دور کرتی ہے۔	۶ ماشہ	" ار
۱۸۱	دیاقوزہ	خشک کھانسی کے لیے مفید ہے نزلہ کو روکتا ہے سینے کو صاف کرتا ہے۔	۱ تولہ	فیتولہ۔ فی سیر عار
		ر		
۱۹۰	رب انار ترش	اسہال صفراوی اور قے کو روکتا ہے معدہ اور دل کو قوت دیتا ہے۔	۲ تولہ	فی سیر عہر
۱۹۱	رب انار شیریں	پیاس کو فرو کرتا ہے، دل و دماغ کی گرمی دور کرتی ہے، مقوی معدہ ہے۔	۲ "	" عہر
۱۹۲	رب انگور ترش	خون صالح پیدا کرتا ہے مقوی جگر اور فرحت بخش ہے۔	۲ "	" عہر
۱۹۳	رب انگور شیریں	دل اور جگر کو قوت دیتا ہے۔ مفرح ہے۔	۲ "	" عہر
۱۹۴	رب بہی شیریں	قلب و جگر کو قوت دیتا ہے، قے اور دستوں کو روکتا ہے۔	۲ "	" عار
۱۹۵	رب جامن	دستوں کو روکتا ہے جگر اور معدہ کی حرارت کو تسکین دیتا ہے۔	۲ "	" عار
۱۹۷	روغن ارنڈی	دست آور ہے۔ سدوں کو نکالتا ہے پیچش میں مفید ہے۔	۳ "	فی سیر عہر
۱۹۸	روغن بابونہ	اندرونی ورموں کو تحلیل کرتا ہے، درد کو تسکین دیتا ہے۔	بقدر ضرورت	فیتولہ ۱۰ر
۱۹۹	روغن بادام تلخ	کان کے درد کو سکون دیتا ہے۔ بہرے پن کے لیے مفید ہے۔	بقدر ضرورت	فیتولہ ۳ر
۲۰۲	روغن بلساں	زخم کو بھرتا ہے ورموں کو تحلیل کرتا ہے۔ مقوی اعصاب ہے۔	۱ ماشہ	" ۵ر
۲۰۳	روغن بنفشہ	نزلہ اور درد سر کے لیے مفید ہے دماغ کی خشکی اور بیداری کی شکایت دور کرتا ہے۔	بقدر ضرورت	" ار
۲۰۵	روغن ترب	کان کے درد کو دور کرتا ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔	"	" ار
۲۰۷	روغن زفت	رطوبت کو خشک کرتا ہے۔ دوران خون تیز کرتا ہے۔	"	" ۲ر
۲۰۸	روغن زیتون	ورموں کو تحلیل کرتا اور چہرے کو صاف کرتا ہے۔	"	" ار
۲۱۱	روغن شفا	فالج، لقوہ اور گٹھیا کے درد میں بہت مفید ہے۔	"	" ۴ر
۲۱۲	روغن افسنتین	معدہ اور جگر کے ورموں کو تحلیل کرتا ہے۔	"	" ار
۲۱۵	روغن قسط	فالج، رعشہ، لقوہ اور تشنج وغیرہ کے لیے مفید ہے مقوی اعصاب ہے۔	"	" ۴ر
۲۱۷	روغن کچلہ	جوڑوں کے درد کو تسکین دیتا ہے مقوی اعصاب ہے۔	"	" ۴ر
۲۱۹	روغن کلاں	فالج، لقوہ اور رعشہ کے لیے مفید ہے بیش قیمت چیزوں سے بنایا جاتا ہے،	"	" ۴ر
۲۲۰	روغن گل	ابتدائے سرسام میں مفید ہے دماغ کو بخارات سے محفوظ رکھتا ہے۔	"	" ۱۰ر
۲۲۲	روغن گندم	سخت اورام کو تحلیل کرتا ہے۔ داد اور گنج کو دور کرتا ہے۔	"	" ۸ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
۲۲۶	روغن مصطگی	جگر کی سختی کو دور کرتا ہی، معدے اور اعصاب کو قوت دیتا ہے۔	بقدر ضرورت	فی تولہ ۱ر
۲۳۰	روغن مقوی دماغ	دل کو قوت دیتا ہے، درد سر اور نزلہ کو دور کرتا ہی۔	〃	〃 ۴ر
		س		
۲۳۱	سفوف ملین	قبض کشا ہے، پیٹ کی گرانی کو رفع کرتا ہے۔	۶ ماشہ	فی تولہ ۰ر
۲۳۲	سفوف لودھ	حالت حمل میں خون آنے کی شکایت کو رفع کرتا ہی۔	۶ ماشہ	۱۲ خوراک ۱۰ر
۲۳۳	سفوف قلت	گردہ و مثانہ کی پتھری کو توڑ کر نکال دیتا ہے۔	۹ ماشہ	۱۰ خوراک ۱۰ر
۲۳۴	سفوف عود	مقوی معدہ اور ہاضم طعام ہے، ریاح کو تحلیل کرتا ہی۔	۴ ماشہ	۱۵ خوراک ۵ر
۲۳۸	سفوف چوب چینی	مسوڑھوں سے خون آنے کو روکتا ہی، منہ کو صاف کرتا ہی۔	بقدر ضرورت	فی تولہ ۱ر
۲۳۹	سنون زرد	ڈاڑھ کے درد کو دور کرتا ہے دانتوں کے میل کو صاف کرتا ہے۔	〃	〃 ۱ر
۲۴۰	سنون سپاری	مسوڑھوں سے خون آنے کو روکتا ہے۔	〃	〃 ۱ر
۲۴۱	سنون کلاں	دانتوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہی، دانتوں کو صاف کرتا ہی۔	〃	〃 ۱ر
۲۴۵	سفوف برص	بدن کے سفید داغوں کو دور کرتا ہے چالیس دن تک استعمال کیا جاتا ہی۔	۶ ماشہ	〃 ۲ر
۲۴۶	سفوف بیجبند	احتلام و جریان کے لیے بہت مفید ہے، ذکاوت حس کو دور کرتا ہے۔	۹ ماشہ	فی تولہ ۰ر
۲۴۸	سفوف چٹکی	بچوں کے بہت سے امراض کے لیے مفید ہی ہاضمہ درست کرتا ہی دستوں کو روکتا ہی،	۱ ماشہ	〃 —ر
۲۵۱	سفوف دمہ	دمہ کے لیے بہت مفید ہے، بلغمی کھانسی کو دور کرتا ہی۔ بدرقہ خمیرہ گاؤزبان۔	۱ رتی	〃 ۶ر
۲۵۲	سفوف ذیابیطس	ذیابیطس شکری ہو یا غیر شکری دونوں کے لیے بہت مفید ہے۔	۶ ماشہ	〃 ۱ر
۲۵۳	سفوف بنفشہ	قبض کشا ہی۔ درد سر کو جو قبض کی وجہ سے ہو دور کرتا ہی۔	۱ تولہ	〃 ۰ر
۲۵۴	سفوف سرخ	سوزاک کے لیے مفید ہے، پیپ کو بند کرتا ہی، خوب پیشاب لاتا ہے۔	۳ تولہ	فی تولہ ۲ر
۲۵۶	سفوف سیلان	رحم سے رطوبت آنے کو بند کرتا ہے عورتوں کے لیے بہت مفید ہے۔	۱ تولہ	〃 ۱ر
۲۵۸	سفوف جریان دہ سالہ	یہ سفوف جریان کے لیے بہت مفید ہے	۱ تولہ	〃 ۰ر
۲۵۹	سفوف طحال	تلی کے ورم اور سختی کو دور کرتا ہی۔ مقوی معدہ بھی ہی۔	۳ ماشہ	〃 ۱ر
۲۶۰	سفوف طین	صفراوی اور خونی دستوں کو روکتا ہے۔	۶ ماشہ	〃 ۱ر
۲۶۱	سفوف فولادی	بواسیر کا خون بند کرتا ہے۔ مقوی معدہ ہی۔	۳ ماشہ	〃 ۱۲ر
۲۶۲	سفوف خستہ تمر ہندی	مقوی باہ ہی۔ مادہ تولید کو غلیظ کرتا ہے۔ کم خرچ بالانشین ہے۔	۶ ماشہ	〃 ۱ر
۲۶۳	سفوف کشتہ قلعی	پرانے اور نئے سوزاک کے لیے بہت مفید ہی۔ جریان سوزاکی کو نفع کرتا ہی۔	۶ ماشہ	〃 ۲ر
۲۶۶	سفوف گوند کتیرے والا	جریان کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے۔	۹ ماشہ	〃 ۱ر
۲۶۷	سفوف لونگا	سنگرہنی، ضعف معدہ اور تبخیر کے لیے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔	۶ ماشہ	〃 ۱ر
۲۶۸	سفوف مامیران	سوزاک کے قرحہ کو بھرتا ہے جلن کو رفع کرتا ہی۔ مجرب ہے۔	۶ ماشہ	〃 ۲ر
۲۶۹	سفوف کنول گٹہ	جریان کو دور کرتا ہے، مادہ تولید کو غلیظ کرتا ہے۔	۶ ماشہ	〃 ۱ر
۲۷۲	سفوف مقلیاثا	پیچش اور مروڑ کو دور کرتا ہی۔ بواسیر ریحی کے لیے مفید ہے۔	۳ ماشہ	〃 ۱ر
۲۷۳	سفوف مولف	مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کرتا ہی۔ کثرت احتلام کی شکایت کو رفع کرتا ہے۔	۶ ماشہ	فی تولہ ۱ر
۲۷۵	سفوف نعناع	ریاح کو تحلیل کرتا ہی غذا کو ہضم کرتا ہے مقوی معدہ ہے۔	۳ ماشہ	〃 ۰ر
۲۷۹	سکنجبین سادہ	صفرا کی حدت کو توڑتی ہے، پیاس کو زائل کرتی ہے۔	۳ تولہ	فی بوتل ۱۲ر
۲۸۰	سکنجبین بزوری	صفراوی بخاروں کے لیے مفید ہی، جگر اور طحال کے فضلات کو خارج کرتی ہے۔	۳ تولہ	〃 ۱۲ر
۲۸۱	سکنجبین لیموں	صفراوی قے اور دستوں کو روکتی ہی، پیاس بجھاتی ہے۔	۲ تولہ	〃 ۱۲ر
۲۸۲	سکنجبین نعناع	صفرا کی حدت کو توڑتی ہے ہضم غذا میں مدد دیتی ہے۔	۳ تولہ	〃 ۱۲ر
۲۸۵	سفوف ناصری	نئے اور پرانے بخاروں کے لیے مفید ہے۔ کھانسی کو دور کرتا ہے۔	۶ ماشہ	فی تولہ ۳ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۲۸۶	سفوف شاہترہ	خون کی حدت کو زائل کرتا ہے اور ہر قسم کے جلدی امراض کے لیے اکسیر ہے۔	۶ ماشہ	۲۰ خوراک ۱۲ر
۲۸۷	سفوف خاص	سیلان الرحم اور درد کے لیے اکسیر ہے حیض کی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔	۶ ″	۲۰ ″ عہ
۲۸۸	سفوف فضہ	خفقان اور ضعف قلب کو دور کرتا ہے مفرح بارد میں ملا کر استعمال کریں۔	ایک رتی	فی تولہ ۶ سے
۲۸۹	سفوف اصل السوس	جریان منی و دودی کے لیے مفید ہے۔ ذکاوت حس کو زائل کرتا ہے۔	۹ ماشہ	″ شر

ش

نمبر دوا	نام شربت	قیمت فی بوتل	نمبر دوا	نام شربت	قیمت فی بوتل	نمبر دوا	نام شربت	قیمت فی بوتل
۲۹۴	شربت آلو بالو	ایکروپیہ (عہ)	۲۹۵	شربت ابریشم سادہ	عہ	۲۹۶	شربت احمد شاہ	عہ
۲۹۷	شربت اسطوخودوس	ایکروپیہ (عہ)	۲۹۸	شربت اعجاز	عہ	۲۹۹	شربت انار ترش	۱۴ر
۳۰۰	شربت انار شیریں	۱۴ر	۳۰۱	شربت انجبار	۱۴ر	۳۰۲	شربت انجیر	۱۴ر
۳۰۳	شربت انگور ترش	۱۴ر	۳۰۴	شربت انگور شیریں	۱۴ر	۳۰۵	شربت انناس	عہ
۳۰۶	شربت بزوری بارد	۱۲ر	۳۰۷	شربت بزوری حار	۱۲ر	۳۰۸	شربت بزوری معتدل	۱۰ر
۳۰۹	شربت بنفشہ	۱۰ر	۳۱۰	شربت بہی	۱۴ر	۳۱۱	شربت تمر ہندی	۱۴ر
۳۱۲	شربت توت سیاہ	۱۲ر	۳۱۳	شربت حب الآس	۱۴ر	۳۱۴	شربت حماض	عہ
۳۱۵	شربت خشخاش	۱۴ر	۳۱۶	شربت دینار	عہ	۳۱۷	شربت زنگترہ	۱۴ر
۳۱۸	شربت زوفا سادہ	عہ	۳۱۹	شربت زوفا مرکب	عہ	۳۲۰	شربت شفا	عہ
۳۲۱	شربت سیب شیریں	۱۴ر	۳۲۲	شربت صندل	عہ	۳۲۳	شربت عناب	۱۰ر
۳۲۴	شربت فالسہ	عہ	۳۲۵	شربت فریاد رس	عہ	۳۲۶	شربت فواکہ	عہ
۳۲۷	شربت کثوث	عہ	۳۲۸	شربت کیوڑہ	۱۴ر	۳۲۹	شربت گاؤزبان	عہ
۳۳۰	شربت گڑہل	۱۴ر	۳۳۱	شربت لوکاٹ	۱۴ر	۳۳۲	شربت مصفی خون	عہ
۳۳۳	شربت مسہل	۶ر	۳۳۴	شربت مویز	عہ	۳۳۵	شربت نارنج	۱۴ر
۳۳۶	شربت نیلوفر	۱۰ر	۳۳۷	شربت ورد مکرر	عہ	۳۳۸	شربت ملین	عہ
۳۴۰	شربت مدر	شیشی پاؤ بھر عہ	۳۴۱	شربت بادام	عہ	۳۴۲	شربت گدر	عہ

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۳۳۹	شیاف ابیض	آنکھوں کی سرخی کو کاٹتا ہے اور درد چشم کو دور کرتا ہے۔	ایک عدد	فی درجن ار

ض

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۳۴۶	ضماد داشق	تلی کے ورم کو تحلیل کرتا ہے اور بڑھی ہوئی تلی کو گھلا دیتا ہے تیز سرکہ میں ملا کر لگائیں	بقدر ضرورت	فی تولہ ار
۳۴۷	ضماد بواسیر	بواسیر کے مسوں کو مرجھا دیتا ہے بواسیری درد کو رفع کرتا ہے	″	″ ار
۳۴۸	ضماد جالینوس	ورم جگر اور ورم معدہ کیلئے یہ ضماد بہت ہی مفید ہے عضلات و اعصاب کی سختی دور کرتا ہے۔	″	″ ار
۳۴۹	ضماد جرب	تر خارش کے لیے بہت مفید ثابت ہوا ہے تین ہی دن میں خارش کو دور کرتا ہے۔	″	″ ار
۳۵۱	ضماد برص	یہ لیپ برص کے داغوں کو دور کرتا ہے۔ سرکہ میں حل کر کے کام میں لائیں۔	″	فی ڈبیہ ۸ر
۳۵۲	ضماد داد	داد کو دور کرتا ہے اور اس کو بھوسی کی طرح اڑا دیتا ہے۔	″	فی تولہ ار
۳۵۳	ضماد شیر شتر والا	رحم کے ورم اور سختی کو دور کرتا ہے۔ نلوں کے درد کو دور کرتا ہے۔	″	″ اار
۳۵۵	ضماد مہاسہ	مہاسوں کو دور کرتا ہے۔ جلد کو صاف کرتا ہے، رات کو ملیں۔	″	″ ار

ع

نمبر دوا	نام عرق	قیمت فی بوتل	نمبر دوا	نام عرق	قیمت فی بوتل	نمبر دوا	نام عرق	قیمت فی بوتل
۳۷۵	عرق افسنتین	۸ر	۳۷۶	عرق الائچی	۸ر	۳۷۷	عرق انناس	۱۰ر
۳۷۸	عرق بادیان	۰۲ر	۳۷۹	عرق برنجاسف	۴ر	۳۸۰	عرق بید سادہ	۵ر
۳۸۱	عرق بیدمشک قسم اول	۱۴ر نمبر دوم ۸ر	۳۸۲	عرق پان	۱۰ر	۳۸۳	عرق پودینہ	۴ر
۳۸۴	عرق چوب چینی خاص	۳ے ر	۳۸۵	عرق شاہترہ	۰۲ر	۳۸۶	عرق عشبہ	۸ر
۳۸۷	عرق برگ تنبول	۱۲ر	۳۸۸	عرق عناب	۱۰ر	۳۹۰	عرق فواکہ	عہ ر
(ب)	عرق کاسنی	۳ر	۳۹۱	عرق کیوڑہ نمبر ۱ و ۲ و ۳	عہ ر، ۱۲ر، ۸ر	۳۹۲	عرق گاؤزبان	۰۲ر
۳۹۳	عرق گذر بہ نسخہ دیگر	عہ ر	۳۹۴	عرق گذر سادہ	۴ر	۳۹۵	عرق گذر عنبری بہ نسخہ کلاں	۲/ع ر
۳۹۶	عرق گلاب نمبر ۱، ۲، ۳	۱۴ر، ۱۲ر، ۸ر	۳۹۷	عرق ماء الجبن	۱۰ر	۳۹۹	عرق ماء اللحم سادہ	عہ/۸ ر
۴۰۰	عرق ماء اللحم عنبری بہ نسخہ کلاں	للعہ ر	۴۰۱	عرق ماء اللحم مکوہ کاسنی والا	۱۰ر	۴۰۲	عرق مرکب مصفی خون	۴ر
۴۰۳	عرق مطبوخ ہفت روزہ	۸ر	۴۰۳	عرق مطبوخ (خشک ادویہ)	۶ر	۴۰۴	عرق مکو	۰۲ر
۴۰۵	عرق منڈی	۰۲ر	۴۰۶	عرق بہار نارنج	عہ ر	۴۰۷	عرق نانخواہ	۸ر
۴۰۸	عرق نیلوفر	۴ر	۴۰۹	عرق شہ زور	للعہ ر	۴۱۰	عرق شیر معتمد الملک	عہ/۸ ر
۴۱۱	عرق ہاضم	شیشی ۱۰ تولہ ۶ر	۴۱۲	عرق شیر مرکب	۸ر	۴۱۳	عرق سوزاک	۹ خوراک ۲/ع ۴ر

ق

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص !	پوری مقدار استعمال		قیمت	
۴۲۰	قرص ذیابیطس	ذیابیطس کو دور کرنے میں یہ قرص بہت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ بدرقہ شربت انار شیریں	۶	ماشہ	فی تولہ	۱ر
۴۲۱	قرص زرشک	تپ محرقہ میں مفید ہیں، معدہ اور جگر کو قوی کرتے ہیں، بدرقہ عرق گاؤزبان	۴	"	"	۱ر
۴۲۲	قرص سرطان	تپ دق اور سل میں مفید ہیں کھانسی کو زائل کرتے ہیں۔ ہمراہ شربت اعجاز	۳	"	"	۱ر
۴۲۳	قرص طباشیر ملین	سل اور تپ دق محرقہ میں نہایت مفید ہیں قبض کشا ہیں بدرقہ مناسب	۳	"	"	۱ر
۴۲۴	قرص غافث	بلغمی اور پرانے بخار میں مفید ہیں۔ جگر کی حرارت کو زائل کرتے ہیں۔	۴	"	"	۱ر
۴۲۵	قرص کافور	دق اور تپ محرقہ میں مفید ہیں۔ دل کو قوت دیتے ہیں۔ بدرقہ مناسب	۳	"	"	۱ر
۴۲۶	قرص کاکنج	گردہ اور مثانہ کے قرحہ کو بھرتے ہیں۔ بدرقہ شربت بزوری	۶	"	"	۲ر
۴۲۷	قرص کہربا	منہ سے خون آنے (نفث الدم) کو روکتے ہیں۔ بذریعہ شربت خشخاش	۶	"	"	۱ر
۴۲۸	قرص گل	تپ بلغمی کو دفع کرتے ہیں۔ بدرقہ عرق مکوہ۔	۶	"	"	۱ر
۴۲۹	قرص مثلث	پورے اور آدھے سر کے درد کو دفع کرتے ہیں نزلہ بند ہیں پانی میں گھسکر کنپٹی پر لگائیں،	ایک	عدد	فی درجن	۳ر
۴۳۱	قیروطی آرد کرسنہ	درد پہلو، ضیق النفس اور نمونیا کے لیے بہت مفید دوا ہے گرم کر کے مالش کریں۔	بقدر ضرورت		فی تولہ	۰ر

ک و گ

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص !	پوری مقدار استعمال		قیمت	
۴۳۷	کشتہ بیضہ مرغ	ذیابیطس کے لیے مفید ہے جریان کو روکتا ہے۔ بدرقہ جوارش مصطگی۔	۴	چاول	فی تولہ	عہ ر
۴۳۸	کشتہ حجر الیہود	سنگ گردہ و مثانہ کو خارج کرتا ہے، بدرقہ معجون عقرب یا معجون حجر الیہود۔	۱	سرخ	"	۸ر
۴۳۹	کشتہ خبث الحدید	معدہ کی خراب رطوبت کو جذب کرتا ہے مقوی معدہ و جگر ہے، بدرقہ دواء المسک	۴	چاول	"	۸ر
۴۴۲	کشتہ ابرک سفید	دمہ اور کھانسی میں بہت مفید ہے۔ بدرقہ شہد خالص،	۴	"	"	عہ ر
۴۴۴	کشتہ قرن الائل	بلغمی کھانسی اور خنازیر کے لیے مفید ہے۔ بدرقہ خمیرہ گاؤزبان عنبری۔	۴	"	"	عہ ر
۴۴۶	کشتہ گئودنتی	آتشک، وجع المفاصل اور عرق النساء میں مفید ہے۔ بدرقہ منقیٰ کا دانہ	۴	"	"	۸ر
۴۵۴	کشتہ عقیق	پھیپھڑے کے زخم کو بھرتا ہے دل کو قوت دیتا ہے، بدرقہ خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا	۴	"	"	۲/ع ر
۴۵۵	کشتہ صدف	عورتوں اور مردوں کے جریان کے لیے مفید ہے بدرقہ خمیرہ گاؤزبان عنبری	۴	"	"	عہ ر
	کشتہ فولاد سرد	معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے گرم مزاج والوں کے لیے مناسب ہے، بدرقہ دواء المسک معتدل	۴	"	"	للعہ ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
	کشتہ سرب	جریان کے لیے بے حد مفید ہے، بدرقہ معجون آرد خرما	۴ چاول	فیتولہ للعہ ر
۴۵۶	کحل چپکنی دوا	یہ دوا نزول کے لیے مفید ہے، دھند جالے اور پھولے کو کاٹتی ہے۔	ایک ایک سلائی	فی ماشہ ۴ر
۴۵۹	کحل بیاض	آنکھ کے جالے، پھولے اور ناخونے کو کاٹتا ہے۔	″ ″ ″	فیتولہ ۴ر
۴۶۱	کحل روشنائی	ضعف بصارت کو دور کرتا ہے۔ ناخونہ کو کاٹتا ہے۔	بقدر معمول	″ ۶ر
۴۶۲	کحل گل کنجد	آنکھوں کے پھولے اور جالے کو کاٹتا ہے۔ ناخونہ کو زائل کرتا ہے۔	″	″ ۱۲ار
۴۶۳	کافور سیال	سل اور دق کے لیے مفید ہے۔ خون کے تھوک کو بند کرتا ہے۔	۵ قطرے	″ عہ ر
۴۶۸	گلقند سیوتی	خفقان اور وحشت کو دور کرتا ہے۔ مفرح قلب ہے۔	۲ تولہ	فی سیر عا ر
۴۶۹	گلقند گلاب	ملین ہے۔ مقوی معدہ اور جگر ہے۔ ہاضمہ کو درست کرتا ہے۔	۴ تولہ	″ ۱۲ار

ل

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۴۷۸	لبوب معتدل	مادہ تولید کی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے، گردہ اور مثانہ کی کمزوری کو زائل کرتا ہے، بدرقہ ماء اللحم خاص	۹ ماشہ	فیتولہ ۲ر
۴۷۹	لبوب الاسرار	دل دماغ اور اعصاب کو قوت دیتا ہے، مادہ تولید کو بڑھاتا ہے، بدرقہ شیر گاؤ یا ماء اللحم دو آتشہ	۶ ″	″ ۴ر
۴۸۰	لبوب بارد	کثرت احتلام کو روکتا ہے۔ باہ کو قوت دیتا ہے۔ بدرقہ دودھ۔	۱ تولہ	″ ۸ر
۴۸۱	لبوب صغیر	باہ کو قوت دیتا ہے، گردے اور مثانہ کی خرابی کو رفع کرتا ہے، بدرقہ ماء اللحم عنبری یا دودھ	۹ ماشہ	″ ار
۴۸۸	لعوق آب تربوز والا	سل اور خشک کھانسی کے لیے بہت مفید ہے، بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ تولہ	″ ار
۴۸۹	لعوق آب نیشکر والا	سل اور خشک کھانسی کے لیے مفید ہے، پھیپھڑوں کو قوی کرتا ہے، بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ ″	فی سیر عہ ۸ر فیتولہ ار
۴۹۰	لعوق سپستاں	نزلہ اور کھانسی کے لئے مفید ہے، بلغم کو سینہ سے صاف کرتا ہے، بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ تولہ	″ ۴ہ ر ″ ″ ر
۴۹۱	لعوق خیار شنبری	نزلہ اور خشک کھانسی کے لیے مفید ہے، قبض کشا ہے، بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ تولہ	″ عہ ۸ر فیتولہ ۰ر
۴۹۲	لعوق کتاں	دمہ کے لیے مفید ہے، سینے کی جلن کو رفع کرتا ہے، بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ تولہ	″ ″ ″ ″ ۰ر
۴۹۳	لعوق معتدل	نزلہ زکام اور کھانسی کے لیے مفید ہے، نزلہ حار کو غلیظ کرتا ہے۔	۱ ″	″ ″ ″ ″ ۰ر
۴۹۴	لعوق نزلی	نزلہ کے لیے مفید ہے، نزلی کھانسی کو رفع کرتا ہے۔	۱ ″	″ ″ ″ ″ ۰ر
۴۹۵	لعوق ضیق النفس	دمہ کے لیے مفید ہے، ذائقہ کے اعتبار سے خوشگوار ہے۔	۱ ″	″ ″ ″ ″ ۰ر
۴۹۶	لعوق بہدانہ	نزلہ اور کھانسی کے لیے مفید ہے۔ حرارت کو کم کرتا ہے۔	۱ ″	″ ″ ″ ″ ۰ر
۴۹۷	لعوق بادام	مقوی دماغ ہے۔ سینے کی خشکی کو رفع کرتا ہے۔	۱ ″	فی تولہ ار

م

نمبر دوا	نام دوا	قیمت	نمبر دوا	نام دوا	قیمت	نمبر دوا	نام دوا	قیمت
۵۰۴	مربہ آملہ نمبر ۱ و ۲ و ۳	عہ ۸ر عا ر ۱۲ار فی سیر	۵۰۵	مربہ انناس	فی سیر عہ ر	۵۰۶	مربہ بہی	فی سیر عا ر
۵۰۷	مربہ بیگری	فی سیر عا ر	۵۰۸	مربہ پیٹھہ	″ ۱۲ار	۵۰۹	مربہ زنجبیل	″ عا ر
۵۱۰	مربہ سیب	فی سیر عا ر	۵۱۱	مربہ گزر	″ ۱۲ار	۵۱۲	مربہ ناشپاتی	″ عا ر
۵۱۳	مربہ بلیلہ نمبر ۱ و ۲	″ عہ ر ۱۲ار						

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
۵۱۵	معجون جذام	جذام کے لیے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے، آتشک وغیرہ کے اثرات کو زائل کرتا ہے۔	۱ تولہ	فیتولہ ار
۵۱۶	معجون پیاز	مقوی باہ ہے، مادہ منویہ کو زیادہ پیدا کرتی ہے، زہریلے اثرات سے محفوظ رکھتی ہے، بدرقہ دودھ	۹ ماشہ	″ ۸ر
۵۱۹	معجون اذاراقی	نہایت مقوی اعصاب ہے، فالج لقوہ رعشہ کے لیے مفید ہے۔ بدرقہ عرق بادیان	۲ ″	″ ۲ر
۵۲۰	معجون لبد	خون بند کرنے میں نہایت مؤثر ہے، خونی بواسیر کو روکتی ہے، بدرقہ مناسب۔	۶ ماشہ	″ ۴ر
۵۲۳	معجون بواسیر	بواسیر کے دستوں کو روکتی ہے۔ آنتوں کو قوت دیتی ہے، بدرقہ عرق بادیان	۹ ″	″ ۸ر
۵۲۵	معجون مقوی باہ مسیح الملک	یہ معجون باہ کے لیے مقوی ہونے کے علاوہ اعضائے رئیسہ کو بھی قوت دیتی ہے، بدرقہ دودھ	۹ ″	″ ۲ر
۵۲۶	معجون بزوری	مثانہ کی خرابیوں کو رفع کرتی ہے، گردہ و جگر کو طاقت دیتی ہے، بدرقہ کچھ نہیں۔	۱ تولہ	″ ار
۵۲۷	معجون تلخ	مثانہ اور گردہ کی پتھری کو توڑ کر نکالتی ہے، فالج، لقوہ اور رعشہ میں مفید ہے۔ بدرقہ پانی۔	۶ ماشہ	″ ار

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
۵۳۱	معجون جلالی	خواہش کو زیادہ کرتی ہے مقوی اعصاب اور ممسک ہے، بدرقہ ماء اللحم خاص یا دودھ	۶ ماشہ	فی تولہ ۸ر
۵۳۲	معجون جوگراج گوگل	فالج لقوہ اور رعشہ وغیرہ تمام امراض دماغی میں مفید ہے اعصاب کو قوت دیتی ہے بدرقہ عرق بادیان	۶ ماشہ	〃 ار
۵۳۳	معجون چوب چینی	وجع المفاصل اور تمام اعضا کے دردوں کو دور کرتی ہے مصفی خون ہے۔ بدرقہ عرق عشبہ۔	۹ 〃	〃 ۵ر
۵۳۴	معجون اعظم	نہایت مقوی باہ ہے دماغ اور گردوں کو طاقت دیتی ہے معتدل مزاج ہے، بدرقہ دودھ۔	۶ 〃	۱۰ تولہ ۳ے ر
۵۳۵	معجون حجر الیہود	گردہ اور مثانہ کی پتھری اور ریگ کو خارج کرتی ہے اور ان اعضاء کو قوت دیتی ہے بدرقہ عرق بادیان	۱ تولہ	فی تولہ ار
۵۳۷	معجون خبث الحدید	خونی بواسیر کو دور کرتی ہے معدے کو قوت دیتی ہے بھوک بڑھاتی ہے، بدرقہ عرق بادیان	۶ ماشہ	〃 ۲ر
۵۳۸	معجون اعجاز	یہ معجون بڑھاپے میں نہایت مفید ثابت ہوتی ہے تمام اعضاء کو قوت دیتی ہے بھوک لگاتی ہے۔	۱ تولہ	۲۰ تولہ عہ ر
۵۳۹	معجون اکسیر البدن	یہ معجون بہت سے جلدی امراض کو دفع کرتی ہے مسلسل ایک سال تک استعمال کرنے سے بال سفید ہونیکا خطرہ کم ہو جاتا ہے	۹ ماشہ	فی تولہ ار
۵۴۰	معجون دبید الورد	ضعف جگر اور استسقا کیلئے بہت مفید ہے محلل اورام ہے معمول مطلب ہے۔ بدرقہ عرق بادیان،	۹ 〃	〃 ۵ر
۵۴۱	معجون ذبیب	صرع کے لیے مفید ہے۔ دماغی بطون کے سدوں کو کھولتی ہے مقوی اعصاب ہے، بدرقہ ماء العسل	۹ 〃	〃 ار
۵۴۲	معجون راح المومنین	ضیق النفس اور خفقان کے لیے مفید ہے۔ اشتہا پیدا کرتی ہے۔ بدرقہ عرق گاؤزبان۔	۶ 〃	〃 ار
۵۴۳	معجون عجیب	مقوی باہ و ممسک ہے۔ سرعت انزال کو رفع کرتی ہے۔ بدرقہ دودھ۔	۱ تولہ	۲۰ تولہ عہ ر
۵۴۴	معجون زنجبیل	عورتوں کی بہت سی شکایتوں کو دور کرتی ہے خراب رطوبتوں کو جذب کرتی ہے حیض کو درست کرتی ہے	۹ ماشہ	فی تولہ ار
۵۴۵	معجون سناء	دست آور ہے۔ دماغ کا تنقیہ کرتی ہے۔ دردسر کو دور کرتی ہے۔ بدرقہ پانی	۱ تولہ	〃 ۰ر
۵۴۷	معجون سنگدانہ مرغ	معدہ اور آنتوں کو قوت دیتی ہے ضعف ہضم کو دور کرتی ہے محلل ریاح ہے۔ بدرقہ پانی۔	۹ ماشہ	〃 ار
۵۴۹	معجون سورنجان	گٹھیا اور نقرس اور دوسرے جوڑوں کے دردوں کے لیے عجیب چیز ہے ملین ہے۔ 〃	۱ تولہ	〃 ۰ر
۵۵۰	معجون سہاگ سونٹھ	یہ دوا عورتوں کے بہت سے امراض کیلئے ویدک کی ایک خاص دوا ہے رحم کی خرابیوں کو رفع کرتی ہے۔	۱ تولہ	〃 ار
۵۵۱	معجون سیر علوی خاں	بلغمی امراض کیلئے اکسیر صفات کی معجون ہے، موسم سرما میں اسکا استعمال بہت سے امراض سے نجات دلاتا ہے۔	۶ ماشہ	〃 ار
۵۵۲	معجون صندل	خفقان کیلئے عجیب و غریب معجون ہے دل دماغ کو قوت دیتی ہے تبخیر کو روکتی ہے۔ بدرقہ عرق بید مشک،	۹ 〃	〃 ار
۵۵۶	معجون فنجنوش	بواسیر کے لیے مفید ہے۔ معدہ کو قوت دیتی ہے۔ غذا ہضم کرتی ہے۔ بدرقہ پانی۔	۹ 〃	〃 ار مشک والی ہر تولہ
۵۵۷	معجون فوتنجی	معدہ اور جگر کے درد کو دور کرتی ہے پرانے بخار کو زائل کرتی ہے۔ ہچکی بند کرتی ہے۔ بدرقہ پانی۔	۱ تولہ	فی تولہ ۰ر
۵۵۸	معجون فستر طم	معدہ کو قوت دیتی ہے۔ قبض کشا ہے اور پیشاب کھول کر لاتی ہے۔ بدرقہ عرق بادیان۔	۱ 〃	〃 ار
۵۵۹	معجون حیات	مقوی معدہ و جگر ہے۔ قبض کشا ہے۔ محافظ صحت ہے۔ بدرقہ پانی۔	۱ 〃	〃 ۰ر
۵۶۰	معجون ارز بر مسیح الملک	دافع جریان ہونیکے علاوہ مقوی باہ اور مغلظ منی ہے اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہے۔ بدرقہ دودھ۔	۹ ماشہ	〃 ۲ر
۵۶۱	معجون کلاں	باہ کو قوت دیتی ہے، جریان و سیلان رحم کو روکتی ہے۔ مرد و عورت دونوں کیلئے مفید ہے۔ 〃	۶ 〃	〃 ۴ر
۵۶۲	معجون کلکلانج	استسقا کیلئے مفید ہے، درد قولنج کو تسکین دیتی ہے مدر بول ہے۔ بدرقہ عرق بادیان۔	۱ تولہ	〃 ۰ر
۵۶۳	معجون کندر	سلسل البول دبار بار پیشاب آنا کیلئے مفید ہے گردہ اور مثانہ کو قوت دیتی ہے۔ بدرقہ کشتہ بیضہ مرغ	۹ ماشہ	〃 ۰ر
۵۶۴	معجون لنا	فالج لقوہ اور رعشہ کے لیے مفید ہے اختلاج معدہ کو روکتی ہے۔ بدرقہ مناسب۔	۶ ماشہ	〃 ار
۵۶۵	معجون نانخواہ	غذا کو جلد ہضم کرتی ہے معدہ کو فضلات سے پاک کرتی ہے بھوک لگاتی ہے، بدرقہ پانی۔	۹ 〃	〃 ۰ر
۵۶۸	معجون مغلظ	مادۂ منویہ کو غلیظ کرتی ہے اور اسکی اصلاح کرتی ہے جریان کے لیے مفید ہے، بدرقہ دودھ۔	۱ تولہ	〃 ار
۵۶۹	معجون مقل	بادی اور خونی بواسیر کے لیے مفید ہے معدہ کی خرابی کو دور کرتی ہے بدرقہ عرق بادیان۔	۹ ماشہ	〃 ۰ر
۵۷۲	معجون موچرس	سیلان رحم کے لیے مفید ہے۔ رحم کی خراب رطوبت کو خشک کرتی ہے۔ بدرقہ پانی۔	۱ تولہ	〃 ار
۵۷۳	معجون ریگ ماہی	مادہ تولید کو بڑھاتی ہے۔ باہی و محرک ہے۔ بدرقہ دودھ۔	۶ ماشہ	〃 ۴ر
۵۷۵	معجون نانخواہ مشک والی	غذا کو ہضم کرتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے معدہ اور گردہ کو قوی کرتی ہے دونوں وقت کھائیں۔	۶ 〃	〃 ۲ر
۵۷۶	معجون نجاح	سوداوی امراض کے لیے مفید ثابت ہوئی ہے بدرقہ عرق شاہترہ۔	۱ تولہ	〃 ۰ر
۵۷۷	معجون نسیان	حافظہ کو قوی کرتی ہے طلباء اور دماغی کام کرنے والوں کے لیے مفید ہے۔ بدرقہ عرق بادیان،	۶ ماشہ	〃 ۲ر
۵۷۸	معجون نشاستہ عاج والی	جن عورتوں کے حمل ساقط ہو جاتے ہیں انکے لیے یہ معجون بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ بدرقہ شربت انار	۶ 〃	〃 ۴ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۵۸۲	معجون اسپند سوختنی	قوت مردمی کے لیے مفید ثابت ہوئی ہی۔ حرارت غریزی کو ابھارتی ہی۔ بدرقہ دودھ	۹ ماشہ	فی تولہ ۱ر
۵۸۳	معجون بہمنین	جریان کے لیے مفید ہی، رقت سرعت اور احتلام کو دور کرتی ہی؛ بدرقہ دودھ	۶ ماشہ	〃 ۲ر
۵۸۵	معجون ماسک البول	پیشاب کی زیادتی کو روکتی ہی۔ مثانہ کو قوی کرتی ہی، بدرقہ پانی۔	۶ ماشہ	〃 ۲ر
۵۸۶	معجون بلیلہ جات	معدہ اور دماغ کو طاقت دیتی ہی، قبض کو دور کرتی ہے۔ بدرقہ پانی۔	۱ تولہ	〃 ٹر
۵۸۸	مفرح اعظم	اعضاء رئیسہ کو قوت دینے میں عجیب چیز ہی معدہ اور ہاضمہ کی اصلاح کرتی ہی بدرقہ عرق عنبر	۶ ماشہ	فی تولہ ۵ر
۵۹۰	مفرح دل کشا	دلکو قوت دینے میں بینظیر ہی خیالات فاسد دور کرتی ہی نشاط آور ہی بدرقہ عرق عنبر وغیرہ	۶ ماشہ	〃 ۸ر
۵۹۱	مفرح سوسنبری	مسہل کے بعد جو ضعف اعضاء رئیسہ پر طاری ہو جاتا ہی اسکے لیے یہ مفرح بہت کارآمد ہی۔	۶ ماشہ	〃 ۳ر
۵۹۲	مفرح شیخ الرئیس	ضعف دل خفقان سوداوی وحشت اور عام کمزوری کو دور کرتی ہی، بدرقہ مناسب	۶ ماشہ	〃 ۴ر
۵۹۳	مفرح کبیر	یہ مفرح دماغی امراض کے لیے بہت مفید ہی عام ناتوانی کو زائل کرتی ہی بدرقہ مناسب	۶ ماشہ	〃 ۶ر
۵۹۴	مفرح بقراط	یوں تو یہ مفرح تمام اعضاء رئیسہ کو قوی کرتی ہی لیکن قلب کی تفریح میں خاص اثر رکھتی ہی،	۶ ماشہ	〃 ۸ر
۵۹۵	مفرح بارد سادہ	خفقان کو دور کرتی ہی ضعف قلب و دماغ کو دور کرتی ہی۔ بدرقہ مناسب۔	۶ ماشہ	〃 ۱ر
۵۹۶	مفرح معتدل	خفقان اور مراق کو رفع کرتی ہے تفریح پیدا کرتی ہے۔	۶ ماشہ	〃 ۶ر
۶۰۴	مرہم باسلیقون	ہر قسم کے ورم اور سختی کو رفع کرتا ہی امراض رحم میں بھی کارآمد ہی۔	بقدر ضرورت	فی تولہ ۲ر
۶۰۵	مرہم آتشک	یہ مرہم آتشک کے زخموں کو جلد بھر دیتا ہی۔ خارش کو رفع کرتا ہی۔	〃	〃 ۲ر
۶۰۶	مرہم اشق	خنازیر کی گلٹیوں اور رسولیوں کو تحلیل کرتا ہی۔ نیم گرم لیپ کرنا چاہیے۔	〃	〃 ۱ر
۶۰۷	مرہم جدوار	زخموں کو بھرتا ہی۔ گلٹیوں کو تحلیل کرتا ہے دردوں کو سکون دیتا ہی۔	〃	〃 ۲ر
۶۰۸	مرہم داخلیون	ورم رحم کی مخصوص دوا ہی سختی کو رفع کرتا ہی طاعونی گلٹیوں کو تحلیل کرتا ہی	〃	〃 ۱ر
۶۰۹	مرہم رال	خراب گوشت کو زخم سے دور کرتا ہی۔ ناصور کو بھرتا ہی۔	〃	〃 ۱ر
۶۱۰	مرہم رسل	زخم کو صاف کرکے جلد بھرتا ہی قدیم معتبر نسخہ ہی جدید تجربوں نے اسکے فوائد کو اچھا ثابت کیا ہی،	〃	〃 ۲ر
۶۱۱	مرہم زردی بیضہ مرغ	رحم کی سختی کو دور کرنے میں عجیب ہی ورم کو تحلیل کرتا ہی۔	〃	〃 ۲ر
۶۱۲	مرہم کافور	زخم کی سوزش کو رفع کرتا ہی اور ان کو بھرتا ہی۔ ورم کو تحلیل بھی کرتا ہے۔	〃	〃 ۲ر
۶۱۳	مرہم مخترع	ہر قسم کے دنبل کیلئے مفید ہی دنبل کو پکاتا ہی اور پھر اسکو صاف کرکے مندمل کر دیتا ہی۔	〃	〃 ۲ر
۶۱۴	مرہم ناصور	ناصور کو بھرتا ہی اور پھر زخم پیدا نہیں ہونے دیتا۔	〃	〃 ۲ر
۶۱۵	مرہم سائیدہ چوب نیم والا	بواسیر کے مستوں کو خشک کر دیتا ہی اور مستوں کے درد اور خارش کو رفع کرتا ہی۔	〃	〃 ۱ر
		ن		
۶۲۱	نوشدارو معتمدالملک والی	دل اور جگر کو قوت دیتی ہی اور تقویت معدہ میں بینظیر ثابت ہوئی ہی۔	۶ ماشہ	فی تولہ ۴ر
۶۲۲	نوشدارو سادہ	معدہ کو قوت دیتی ہی۔ دستوں کو روکتی ہے۔	۹ ماشہ	〃 ٹر
۶۲۳	نوشدارو لولوی	معدہ اور جگر کو قوت دیتی ہی، خفقان کو دور کرتی ہے مقوی قلب ہے،	۷ ماشہ	〃 ۴ر

Regd. No. L. 279
MONTHLY
HAMDARD-I-SEHAT
FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI
OUR TUBERCULOSIS NUMBER
This special issue contains matter of interest not only to members of the medical profession but to all who are interested in combating this dreadful disease and those whose families have been the victims of its ravages. Doctors, Hakims and Vaids will find in it valuable informations regarding the latest methods of diagnosis and treatment, and it contains articles from distinguished medical men of several foreign countries throwing light on the extent of the disease in their country and the measures undertaken to safeguard their people from the attacks of this insidious and ruthless enemy. To the general public our Tuberculosis Number will serve the purpose of an encyclopædia, telling them all they should know to keep themselves immune and to ensure timely and intelligent treatment for those unfortunates who happen to contract the disease. We consider this moment specially opportune for our Tuberculosis Number because of the nationwide effort now being made under the inspiration and guidance of Her Excellency Lady Linlithgow to fight the disease in this country, and hope that our service to this great cause will be welcomed and appreciated.
As in all our previous special issues, we have combined scientific with literary interest, and set an example of how the two may be combined for common benefit. Our readers may therefore expect a wide variety of reading material attractive in itself and grouped round a central theme.
Over 350 pages.
PRICE
Special Edition As. 12 : Ordinary Edition As. 8
Postage One Anna.
EDITOR: HAKIM H. ABDUL HAMEED
Subscription
YEARLY
ONE RUPEE.
DELHI.
SINGLE COPY
TWO ANNAS.

حاصل کرنے کے لیے امتحان بھی کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اسی غرض کے لیے استعمال کے بعد رفالے کو اُتار کر اس میں نصف تک پانی بھر دیا جاتا ہے اور بہ سہولت دیکھ لیا جا سکتا ہے کہ اس میں سے کسی جگہ سے پانی رستا تو نہیں ہے۔ اگر اس میں سے پانی بالکل نہ رستا ہو اور مزید حفاظت کی غرض سے اس کے ساتھ مانع حمل کیمیاوی ادویہ کا بھی استعمال کر لیا گیا ہو تو یہ اس بات کی پوری ضمانت ہے کہ کوئی خوینہ منویہ رحم تک نہیں پہنچا۔ اور اس بات کا یقین مرد و عورت دونوں کو اور بالخصوص عورت کو ایّام ماہواری کے غیر معمولی طور پر چڑھ جانے کی حالت سے (جیسا کہ بعض اوقات ہوا کرتا ہے) پیدا ہونے والی جس جان کاہ ذہنی کاوش اور فکر و پریشانی سے بچا سکتا ہے، وہ محتاجِ بیان نہیں۔

مردانہ رفالے کے استعمال میں جماع کی وضع اور ہیئت میں آزادی ہوتی ہے۔ اور دوسرے مانعِ حمل ذرایع کے مقابلے میں کوشش اور مہارت سے جماع کا پورا لطف بھی اُٹھایا جا سکتا ہے۔

رفالے کے استعمال پر جو اعتراضات کیے جاتے ہیں ان میں سے بعض اہم اور ظاہر ہیں اور بعض محض تعصّب، جہالت اور غلط فہمی پر مبنی ہیں۔ چنانچہ اس پر سب سے بڑا اور وزنی اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اس کے عین وقت پر چڑھانے سے (کیوں کہ یہ اسی وقت چڑھایا جا سکتا ہے جب کہ عضو حالت نعوذ میں ہو) فعل جماع کے حقیقی لطف و سرور میں تکلیف دہ اور انقباض انگیز رخنہ اندازی ہوتی ہے اور بعض لوگوں میں تو اس کے چڑھاتے وقت نعوذ ہی زائل ہو جاتا ہے، جو بعد میں کسی تحریک سے بھی جلدی پیدا نہیں ہو سکتا۔ سوائے ان اشخاص کے جو قوی الباہ ہوتے ہیں اور نہایت احتیاط سے پوری ہوشیاری اور قوتِ ارادی کے ساتھ اس کا استعمال کر سکتے ہیں، دوسرے اشخاص اس کو پسند نہیں کرتے بلکہ وہ بھی جو کئی سال تک نہایت کامیابی کے ساتھ اس کا استعمال کرتے رہتے ہیں اور بالآخر ایک دن اس سے تنگ آ کر نفرت کرتے ہوئے اسے ترک کر دیتے ہیں۔ عورتوں کے لیے ہمیشہ اس طریقِ عمل کا اختیار کرنا اور بھی ناقابل برداشت اور نفرت انگیز ہوتا ہے۔ اس نفرت کے اسباب غالباً نطفے کے لیے اُن کی فطری طلب کا تقاضا اور مرد کے مواد منویّہ میں پائے جانے والے نمکیات، چونے اور حیاتین کے طبعی اجزا کی فطری اشتہا ہوا کرتی ہے۔ پس زیادہ بہتر یہ ہے کہ منع حمل کے لیے رفالے کا استعمال مسلسل نہیں بلکہ کبھی کبھار کیا جائے، جب کہ ایک بچّے کی پیدائش کے بعد دوسرے بچّے کی پیدائش تک کافی وقفہ ڈالنا مقصود ہو۔ حمل کو ہمیشہ یا ایک طویل مدّت تک روکنے کے لیے یہ طریقہ دوسرے مانع حمل طریقوں کے ساتھ یکے بعد دیگرے یا بدل بدل کر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

رفالے کے مقابلے میں عورتوں کے استعمال کے لیے فم رحم کو خوینہ منویّہ کے نفوذ سے محفوظ رکھنے کی غرض سے بہت سی دوائیں اور آلات ایجاد ہو چکے ہیں، جن کی ایجاد سے عورتوں نے خود بھی زمانۂ قدیم سے بہت دل چسپی لی ہے۔ چنانچہ زمانۂ قدیم میں عورتیں جماع سے قبل رال دار یا نباتی مرکبات سے پتّوں کو آلودہ کر کے اندام نہانی میں رکھ لیا کرتی تھیں۔ اسی طرح اٹھارویں صدی عیسوی کے آخر اور انیسویں صدی عیسوی کے شروع کی مشاہیر عالم عورتوں اور بیگمات کے خطوط اور یادداشتوں میں سے مطالعہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ ناچ اور کھانے کی رسمی دعوتوں میں ایسے مواقع سے پیدا ہونے والے "امکانی نتائج" سے محفوظ رکھنے کیلیے ایک قسم کے "محافظ اسفنج" رکھ کر اپنی حفاظت کر لیا کرتی تھیں۔ اور جاپانی عورتیں رحم کے منہ پر چاولوں سے بنے ہوئے کاغذوں کے باریک ٹکڑے لگا کر حمل سے محفوظ رہنے کے لیے اپنی مہارت میں اب تک مشہور ہیں۔

سنہ ۱۸۸۱ء میں ہالینڈ کے ڈاکٹر مین سنگا نے اس غرض کے لیے ربڑ کی ایک ٹوپی ایجاد کی جو اب تک اس کے نام سے مشہور ہے۔ اور بقول اس کے "بے چاری عورت کے ہاتھ میں مرد کی درندگی کے خلاف ایک ڈھال کا کام دیتی ہے" جے سراٹ گرن نے اس ٹوپی کو ہالینڈ میں جو اس کا جنم بھوم تھا بہت شہرت دی۔ اور اب یہ انگلستان اور امریکہ میں بکثرت استعمال ہوتی ہے۔ اُن ممالک میں جہاں انگریزی زبان بولی جاتی ہے۔ اسے "ڈچ کیپ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے جو حفاظت ہوتی ہے اسے بڑھانے اور زیادہ یقینی بنانے کے لیے اس کے ہمراہ کیمیاوی مانعات حمل کا استعمال بھی کرایا جاتا ہے۔ اس طرح مین سنگا کی ٹوپی روز افزوں زیادتی اور وسعت کے ساتھ استعمال کی جا رہی ہے۔ گو بعض مقامات میں اس کے اصلی نام اور ساخت کی بعض جزئیات میں کم و بیش تغیر بھی کیا جا چکا ہے۔ یورپ کے مختلف ممالک کے وہ ڈاکٹر جو عملی ضبط تولید میں بہت زیادہ تجربہ رکھتے ہیں، (مثلاً ڈنمارک میں لیون بیک انگلستان نارمن ہیئر اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں کوپر وغیرہ) اس طریق کی حمایت کرتے ہیں۔ جرمنی میں ضبط تولید کے مشاورتی مراکز (برتھ کنٹرول ایڈوائزری سینٹرز)

اور جنسی ہدایتی مراکز (سکیس ایڈوائز سینٹرز) کے حکام اور مشیران طبی میں بھی مین سنگا کی ٹوپی ہر دل عزیزی میں بڑھ رہی ہے۔ جب کہ بینلڈکس اور میگنس ھرسک فیلڈ لنسرٹ کی شہادتوں سے دیکھا جاسکتا ہے۔

اس ٹوپی کی شکل، صحیح طریق عمل اور اس کا استعمال ذیل کی تصویروں سے ظاہر ہے۔

(۲)

(۱)

(۳)

۱ مین سنگا کی ایجاد کردہ ٹوپی۔

۲ یہ تصویر ٹوپی کے کناروں کو بوقت استعمال اندام نہانی میں داخل کرنے سے پہلے جس طرح دبایا جاتا ہے اس کو ظاہر کرتی ہے۔

۳ لگنے کے بعد اندام نہانی میں ٹوپی مذکور کی صحیح وضع قیام کو ظاہر کیا گیا ہے۔ جب کہ عورت اپنے پاؤں کے بل سامنے کو منہ کرکے بالکل سیدھی کھڑی ہوئی ہو۔ باریک دانے دار لکیر اندام نہانی کی دیوار کے اس پھیلاؤ واضح کرتی ہے جو ٹوپی کے کنارے سے پیرڑو کی ہڈی کی جائے ملاپ کے زیریں کنارے کے نیچے بنتی ہے۔ موٹی دانے دار لکیر ٹوپی کے گنبد کی طبعی حدود کو ظاہر کرتی ہے

یہ ٹوپی ہمیشہ اس وقت استعمال کرنی چاہیے جب آنتوں کو براز سے اور مثانہ کو پیشاب سے خالی کرلیا جائے۔ یعنے بول و براز سے فارغ ہونے کے بعد اسے استعمال کرنا چاہیے۔ کیوں کہ آنتوں یا مثانے کے بھرے ہوئے ہونے کی حالت میں اسے استعمال کرنے سے یہ پوری مضبوطی کے ساتھ اپنی صحیح وضع قیام کو حاصل نہیں کرسکتی اور اکثر پوری محافظت میں ناکام رہ جاتی ہے۔

اگر یہ ٹھیک طور پر چڑھ جائے تو فم رحم کے سامنے اندام نہانی میں ایک پردہ سا قائم کرکے حوینہ منویہ کو رحم کے اندر جانے سے قطعی طور پر روک دیتی ہے اور منع حمل کے مقصد میں کامیاب ہوتی ہے۔ بے احتیاطی سے چھوٹے حجم کی ٹوپیاں استعمال کرنے پر اکثر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ چوں کہ مختلف عورتوں کے فم رحم اور اندام نہانی میں اختلاف ہوا کرتا ہے، بلکہ ایک ہی عورت کے مختلف حالات مثلاً بچوں کی تعداد وضع حمل کی دقتوں، اسقاط حمل اور دوسرے حوادث و امراض رحم وغیرہ سے ان میں فرق ہوجایا کرتا ہے، اس لیے حجم اور طول و عمق وغیرہ کے

لحاظ سے یہ ٹوپیاں بہت سی قسموں کی تیار ہو کر فروخت ہوتی ہیں۔

مین سنگا کی ٹوپی اور اسی قسم کی دوسری تمام ٹوپیوں کے استعمال میں ذیل کی باتوں کو خصوصیت کے ساتھ سامنے رکھنا چاہیئے۔

(۱) حسب ضرورت صحیح حجم کی ٹوپی کا انتخاب کیا جائے۔ بلکہ اس کے لیے زیادہ بہتر ہے کہ کسی ماہر طبیب یا طبیبہ سے مشورہ کر لیا جائے بقول ڈاکٹر والڈی اس سلسلے میں ہر تیسرے یا چھٹے مہینے کسی ماہر طبّی مشیر سے مشورہ لیتے رہنا چاہیے۔

(۲) ٹوپی کا استعمال چند مرتبہ کی مشق سے اچھی طرح سیکھ لیا جائے بلکہ زیادہ بہتر یہ ہو کہ پہلی مرتبہ کسی ماہر طبّی مشیر سے ٹوپی لگوالی جائے۔ اور اُسی سے اس کے لگانے کے متعلق مزید ہدایات لے کر صحیح طور پر لگانے اور اس کے بعد یہ دیکھنے کی مشق کر لی جائے کہ ٹوپی صحیح طور پر لگ گئی ہے۔

(۳) ٹوپی کو لگانے سے پہلے اندر باہر سے کسی قاتلِ حوینات شیرے (جیلی) وغیرہ کے ساتھ طلا کر لیا جائے تاکہ وہ بغیر درد و تکلیف کے بسہولت چڑھائی جاسکے۔

(۴) استعمال کرنے سے پہلے بول و براز سے فارغ ہو کر آنتوں اور مثانے کو خالی کر لیا جائے۔ اس کے بعد نیم دراز ہو کر کمر کے بل چت لیٹ کر یا اُکڑوں کھڑے ہو کر اور ٹانگوں اور گھٹنوں کو پوری طرح کھول کر غرض کہ حسبِ منشاء و تجربۂ ذاتی مناسب ہیئت اختیار کر کے بائیں ہاتھ کی انگلیوں کے ساتھ فرج کے دہانے کو زیادہ سے زیادہ کھولیں اور ٹوپی کے کناروں کو دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور تیسری یا چوتھی انگلی میں دبا کر اس کے گنبد کو اوپر سے قدرے آگے اور نیچے سے قدرے پیچھے کی طرف اور پیالہ نما حصے کو اس کے برعکس سامنے اور پیچھے کو جھکا کر اندامِ نہانی میں داخل کر دیں۔ ٹوپی کے اوپر کے کنارے کو بالکل نہ چھوئیں۔ بلکہ زیرین کنارے کو پہلی انگلی سے مدد لے کر آہستہ آہستہ اور پیچھے کے رُخ دھکیلتے رہیں۔ حتیٰ کہ وہ نظروں سے غائب ہو جائے اگر دہانہ تنگ ہو تو ٹوپی کو قدرے ایک طرف مروڑ بھی لیا جاسکتا ہے۔ لیکن عورت کو یہ ضرور خیال رکھنا چاہیے کہ ٹوپی کا پیالہ نما حصہ بخوبی آگے کی طرف رہے۔ اس کے بعد ٹوپی کے زیرین کنارے کو پہلی انگلی کی نوک کے ساتھ جو اندامِ نہانی میں داخل کر لی جاتی ہے، حتی الامکان پہلے اندر اور پھر سامنے کی جانب پیڑو کی ہڈی کی طرف دبا دیا جاتا ہے۔ اس کنارے کو التحام عانی کے زیرین مؤخر کنارے کے عین پیچھے قیام پذیر ہو جانا چاہیے۔ اگر یہ اس طرح ٹھیک لگ جائے تو اس کے کنارے کا پچھلا حصہ اندامِ نہانی کے بالائی پچھلے نشیب پیچھے کی طرف بخوبی بیٹھ جاتا ہے۔ اور کنارے کا زیرین سامنے والا حصہ مذکورہ بالا طریق پر ٹھیک نہ لگے تو ٹوپی بھی درست طور پر نہیں لگتی۔ اسے نکال کر دوبارہ صحیح طور پر لگانے کی کوشش کرنی چاہیئے

(۵) ٹوپی لگ چکنے کے بعد اور جماع سے فوراً پہلے انگلی کو اندامِ نہانی میں داخل کر کے یہ اطمینان ضرور کر لینا چاہیے کہ ٹوپی ٹھیک لگی ہوئی ہے اگر ضرورت ہو تو اُسے کھینچ کر سیدھا اور ٹھیک کر لینا چاہیے۔ جماع کے وقت عضو مردانہ کو کنارے کے پیچھے سے اندامِ نہانی میں گزارنا چاہیئے۔ فراغت کے چند گھنٹوں کے بعد یا اگلی صبح کو وہی ہیئت اختیار کر کے جس میں کہ ٹوپی چڑھائی گئی تھی ٹوپی کو اتار لیں۔ اس کے لیے پہلی انگلی کو ذرا ٹیڑھا کر کے اندامِ نہانی میں داخل کریں اور کنارے کے زیرین اگلے حصے کو انگلی کے اگلے سرے سے اٹکا کر باہر کھینچ لیں۔ ٹوپی کو نکالنے کے بعد فوراً تیز پانی کی دھار سے دھو کر اور تولیے وغیرہ سے اُسے دبا دبا کر خشک کر کے صاف ستھرے رومال یا چھوٹے سے تولیے میں لپیٹ کر ایک بند بکس میں رکھ دیں۔ اُسے لپیٹ کر ہرگز نہیں رکھنا چاہیے۔ کیوں کہ اکثر اوقات شکنوں کے مقام پر دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔ اگر اس سے ناگوار قسم کی بُو آنے لگے تو فوراً اسے پھینک دیں اور اس کی بجائے نئی ٹوپی کا استعمال کریں۔

کتنے عرصے تک ٹوپی مذکور کو اندامِ نہانی میں رکھا رہنا چاہیے؟ اس کے متعلق خود اس کے موجد ڈاکٹر مین سنگا کی یہ تجویز تھی کہ یہ ایک ہی وقت میں بغیر اُتارے یا چھیڑے چھاڑے مسلسل کئی کئی دن تک لگائی رکھی جاسکتی ہے۔ اکثر اوقات اب تک بھی اسی ہدایت کی پیروی کی جاتی ہے۔ لیکن غالباً یہی وجہ اس طریق کی بدنامی کا باعث ہوئی ہے۔ کیوں کہ اس طریقِ عمل کے بعد ابتداءً میں جو حصول مقصد میں ناکامیاں رُونما ہو چکی ہیں۔ ان کا ایک بہت بڑا سبب یہ نامناسب ہدایت بھی تھی۔ تمام جدید طبّی ہدایات اس بات پر متفق ہیں کہ اس قسم کی ٹوپی کو ایک وقت میں مسلسل بارہ گھنٹے سے زیادہ ہرگز نہیں لگائے رکھنا چاہیے۔ اس کا مسلسل ہفتوں پہنے رہنا نہ صرف صحت و صفائی کے منافی ہے بلکہ اکثر اوقات حصول مقصد میں بھی ناکامی کا باعث ہوتا ہے۔ اس قسم کی ٹوپیوں کو روزانہ بلا ناغہ سوتے وقت پہنے رہنا بھی بُرا ہے۔ اس سے نہ صرف اکثر عورتوں کو ایسی اشیائے سے نفرت ہو جاتی ہے۔ بلکہ ان میں کم و بیش ہٹیلی قسم کے سیلان الرّحم کی شکایت بھی پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ صحیح طریقِ عمل

یہ ہے کہ جماع سے پہلے مذکورہ بالا طریق پر اس ٹوپی کو کیمیاوی مانع حمل مرکبات لگا کر پہن لیا جائے اور جماع کے چند گھنٹے بعد یا زیادہ سے زیادہ اگلی صبح کو نکال کر اندام نہانی کو ڈوش کر کے صاف کر لیا جائے۔ اس طریق کیمیاوی مرکبات کی آمیزش کے ساتھ استعمال کرنے کے فوائد تو یہ ہیں کہ

(ل) اگر ٹوپی صحیح حجم کی ہو، ٹھیک طور پر چڑھائی گئی ہو اور کیمیاوی مرکب جو اس کے ہمراہ استعمال کیا جائے، عمدہ اور خالص قسم کا ہو تو منع حمل کے مقصد میں عملاً پوری طرح کامیابی حاصل ہو جاتی ہے۔

(ب) اسے بوقت ضرورت عورت بذات خود آزادانہ بغیر مرد کی رضامندی اور مشورے کے کام میں لا سکتی ہے۔

(ج) اس میں اندام نہانی کی دیواریں مرد کے مواد منویہ کے ضروری اجزا پوری طرح جذب و ہضم کر سکتی ہیں۔

اس طریق پر جو اعتراض وارد ہو سکتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

(ل) یہ تمام عورتوں کے لیے یکساں مفید اور کارآمد نہیں ہو سکتا۔ رحم کی وضع اور ہیئت کی بعض خرابیاں اسے قطعاً ناقابل عمل یا ناکام بنا سکتی ہیں۔ فم رحم اور اس کی گردن وغیرہ کی سوزشی حالتوں میں اسے ہرگز استعمال نہیں کرایا جا سکتا۔

(ب) اس کے حجم وغیرہ کے لحاظ سے صحیح انتخاب اور درست طور پر لگانے کے لیے ہر عورت کو اکثر ماہر مشیر طبی کی ضرورت ہوتی ہے اس کے بعد بھی وقتاً فوقتاً طبی معائنے کی احتیاج رہتی ہے۔

(ج) فعل جماع میں پوری آزادی حاصل نہیں ہو سکتی اور طرفین بالخصوص عورت کو قطعاً کوئی حظ حاصل نہیں ہوتا۔

ان امور کے پیش نظر فلین سنگا کی ٹوپی میں ترقی و اصلاح کی بہت کچھ گنجائش ہے۔ جو حتی الامکان روز بروز کی جا رہی ہے اس کا ربڑ نسبتاً باریک کر دیا گیا ہے، اور شکل بجائے بالکل مدور ہونے کے بیضوی کر دی گئی ہے اس کی ایک ترمیم شدہ شکل "میٹری سالس" کے نام سے موسوم ہے جو حسب ذیل تصویر کے مطابق ہوتی ہے۔

یہ مضبوطی کے ساتھ اپنی جگہ پر قائم رہتی ہے لیکن اس میں بھی بعض نقائص ہیں۔ ان کی بجائے وہ ٹوپیاں زیادہ بہتر ہوتی ہیں، جو مندرجہ ذیل تصویر کے مطابق ھاخ اور سمتہ کے اُس چھلّے کی شکل پر تیار کی جاتی ہیں، جنہیں سیلان الرحم میں رحم کو صحیح وضع قیام پر رکھنے کے لیے پہنایا جاتا ہے

لیکن ابھی تک ان میں مزید اصلاح کی ضرورت ہے۔

مین سنگا کی مذکورہ قسم کی ٹوپیوں کے علاوہ ایک اور قسم کی ٹوپیاں بھی منع حمل کے لیے مستعمل ہیں جنہیں فم رحم یا گردن رحم کی ٹوپیوں (پورشیو کیپس۔ سرویکل کیپس) کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔ یہ بھی مین سنگا کی ٹوپیوں کی طرح ربڑ سے ہی تیار ہوتی ہیں لیکن ان کی شکل مندرجہ ذیل تصاویر کے مطابق ہوتی ہے۔ (تصویریں صفحہ ۵۸ پر)

تصویر ۴ میں لگانے کے بعد اس ٹوپی کی صحیح وضع قیام کو ظاہر کیا گیا ہے۔

(۱)

ان میں سے "مزپا" قسم کی ٹوپی بھدّی، بھاری اور چوڑدار ہونے کی وجہ سے ناقابلِ استعمال ہے۔ باقی تینوں قسموں کی ٹوپیاں اگر عمدہ بنی ہوئی ہوں اور صحیح طریق پر استعمال کی جائیں، تو یکساں مفید ہیں۔

(۲)

ان کے چڑھانے کا طریق وہی ہے جو اوپر ظاہر کیا گیا ہے۔ عورت پہلے ٹوپی کو صاف اور اندر باہر سے غیر چربیلے تر کرنے والے کیمیاوی مانع حمل مرکّب کے ساتھ تر کرے۔ اس کے بعد عورت ایڑیوں کے بل، جس قدر نیچی سے نیچی چار زانو ہو کر بیٹھ سکتی ہو، بیٹھ کر بیرونی اعضائے نسلی اور ہاتھوں کو پاک صاف کرے۔ بعدہٗ ٹوپی کے کناروں کو ذرا سا ایک دوسرے کی طرف دبا کر اور اس کی مقعّر یعنے گہری جانب اوپر اور آگے کی طرف یعنے مین سنگا کی ٹوپی کے بالکل برعکس رکھ کر اندامِ نہانی میں داخل کرے اور اوپر کو دھکیل کر فمِ رحم تک پہنچا دے۔ آخر میں انگلی کے ذریعے دبانے سے وہ فمِ رحم کی گردن کے گرد مضبوطی کے ساتھ بیٹھ جاتی ہے۔ اب عورت کو چاہیے کہ وہ انگلی ڈال کر اچھی طرح یقین کر لے کہ ٹوپی ٹھیک چڑھ گئی ہے اور اس کے گنبد میں ربڑ کے نیچے رحم کا منہ اور گردن بخوبی محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ وہ اس غرض کے لیے پیٹ کے زیرین عضلات نیچے کی طرف سکیڑنے سے

(۳)

سہولت اور امداد بھی حاصل کر سکتی ہے۔ تھوڑی سی مشق اور احتیاط کے بعد اس قسم کی ٹوپی کا لگانا چنداں مشکل نہیں۔ اسے بھی جماع سے فارغ ہو کر چند گھنٹے کے بعد اُتار دینا چاہیے۔ لیکن اُتارنے سے پہلے اور بعد میں اندامِ نہانی کے اندر نیم گرم پانی کے ساتھ ڈوش کر لینا چاہیے۔ کبھی اس قسم کی ٹوپیوں کے کناروں پر ریشمی تاگے یا فیتے بھی لگے ہوئے ہوتے ہیں جنہیں پکڑ کر کھینچ لینے سے انہیں اُتارنے میں سہولت مقصود ہوتی ہے۔ لیکن بغیر ایسے دھاگے کی ٹوپیاں زیادہ بہتر ہوتی ہیں۔ اُتارنے کے بعد اسے بھی اُسی طرح صاف کر کے محفوظ رکھنا چاہیے جس طرح مین سنگا کی قسم کی ٹوپیوں کے متعلق اوپر درج کیا جا چکا ہے۔

(۴)

اس قسم کی صحیح ٹوپی کے انتخاب میں بھی اگر کسی خاص مشیر طبی سے

مشورہ لیا جائے اور اس سے ٹوپی فٹ کرائی جائے تو زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ ٹوپی کا کنارہ معتدل دبازت کا ٹھوس یا اندر سے خالی ہونا چاہیئے جو بسہولت موڑا جا سکے۔ گنبد کی اونچائی بھی مناسب اور معتدل ہونی چاہیئے۔ بہت چھوٹا گنبد ٹوپی کے مضبوطی سے لگنے میں حارج ہوتا ہے اور ٹوپی اپنی جگہ سے پھسل جاتی ہے۔ اور بہت اونچا گنبد جماع کی لذت میں حارج ہوتا ہے۔ انگریز عورتیں اس قسم کی ٹوپیوں میں سے میری سٹوپس کی مجوزہ "پروریس" یا "رشل" قسم کی ٹوپیاں زیادہ استعمال کرتی ہیں جن کے گنبد "مزپا" قسم کی ٹوپی کے برابر ہوتے ہیں۔ لیکن جرمنی میں ڈاکٹر والڈی کی مجوزہ "گیموفائل" نامی ٹوپیاں نسبتاً زیادہ رائج ہیں۔ یہ بمقابلہ عام ٹوپیوں کے باریک نازک اور اُسی قسم کے باریک ربڑ سے تیار کی جاتی ہیں جس سے رفالے تیار کیے جاتے ہیں۔ ذیل کی تصویر میں اس قسم کی ٹوپی فم رحم پر لگی ہوئی دکھائی گئی ہے۔

اس قسم کی ٹوپیوں کے فوائد اور نقائص حسب ذیل ہیں :-

فوائد (ا) اندام نہانی کی تمام دیوار مردانہ عضو سے ملاقی ہو سکتی ہے، (ب) حبل کے عضلاتی انقباض میں پوری آزادی ہوتی ہے۔ (ج) جماع کی وضع اور حرکات وغیرہ میں نسبتاً زیادہ آزادی ہوتی ہے۔ (د) فم رحم مرد کے مادہ منویہ کا بخوبی احساس کر سکتا ہے۔ وغیرہ۔
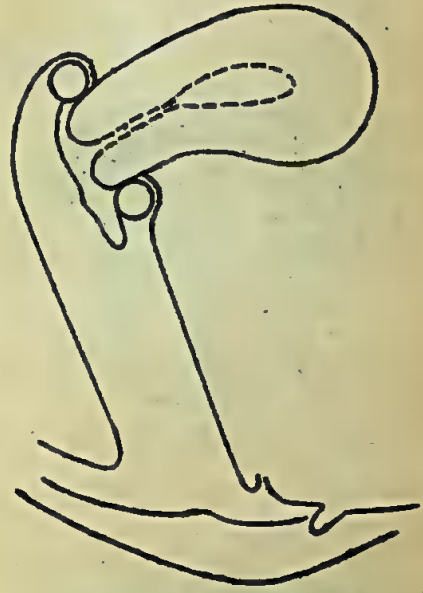
نقائص: (ا) بعض مقامی امراض اور مخصوص قسم کی خلقی خرابیوں میں اس قسم کی ٹوپیوں کا لگانا ناممکن ہوتا ہے (ب) تمام عورتوں میں یہ ٹوپی استعمال کرنا مشکل ہوتا ہے۔ بالخصوص ان عورتوں میں جن کے اندام نہانی بہت لمبے ہوتے ہیں اور وہ خود جسیم و لحیم ہوتی ہیں (ج) بمقابلہ مین سنگا قسم کی ٹوپی کے اس قسم کی ٹوپی کم قابل اعتماد ہوتی ہے۔ کیوں کہ اس کے کنارے اس خوبی کے ساتھ فٹ نہیں ہوتے جس طرح مین سنگا قسم کے ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ بھی کیمیاوی مانع حمل مرکبات کا استعمال ضروری ہے۔

آخر الذکر قسم کی ٹوپیوں کے مانند لیکن ان سے کسی قدر چھوٹی بجائے ربڑ کے بالعموم دھات یا سیلولائڈ کی بنی ہوئی ٹوپیاں بھی استعمال ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض مشہور ٹوپیوں کی تصاویر ذیل میں درج ہیں :

اگلے صفحہ کی تصویر میں اس قسم کی دھات کی ٹوپی فم رحم پر چڑھی ہوئی دکھائی گئی ہے۔

کافا اور وُلمیر وغیرہ ان کی بہت سفارش کرتے ہیں اور گو بہ ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان سے تحفظ کی نسبتاً زیادہ ضمانت ہوسکتی ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ بہ مقابلہ مذکورہ ٹوپیوں کے کم کامیاب اور زیادہ خطرناک ہوتی ہیں۔ ان کا چڑھانا اور لگانا بھی نسبتاً زیادہ دقت طلب ہوتا ہے انہیں ہر ماہ ایام ماہواری کے اختتام پر کسی ماہر طب سے لگوانا چاہیے۔ اور پھر جب ایام ماہواری شروع ہونے والے ہوں تو عورت کو چاہیے کہ خود انہیں اتار دیا کرے۔ سادہ اور تنگ ٹوپیوں سے اعضائے نسلی میں احتقان دموی اور سوزش وغیرہ کی شکایتیں پیدا ہوسکتی ہیں۔ ذیل کی تصاویر کے مطابق اس قسم کی پیچیدہ ٹوپیاں اور بھی زیادہ خطرناک ہوتی ہیں۔

اس قسم کی ٹوپیوں میں سے خاص "اورگا" نامی ٹوپی جو سیلولائڈ کی بنی ہوئی ہوتی ہے کیمیاوی مانع حمل دواؤں کے ہمراہ خاص خاص ہوشیار اور محتاط عورتیں بالخصوص جن میں سیلان الرحم کی مطلق شکایت نہ ہو اور رحم کی گردن طبعی شکل اور متوسط حجم کی ہو، تجربۃً اور کبھی کبھی استعمال کرسکتی ہیں۔ لیکن مسلسل چار دن سے زیادہ اسے ہرگز نہیں پہنے رہنا چاہیے۔ اسی طرح "معمولی اورگا" اور "ٹارنکیپی" نامی ٹوپیاں بھی بشرطیکہ سیلولائڈ کی بنی ہوئی ہوں، اڑتالیس گھنٹے سے زیادہ مسلسل نہ پہنی رہیں۔

مانع حمل اسفنج وغیرہ: ٹوپیوں کے علاوہ مانع حمل اسفنج، جو بعض اوقات قدرتی اسفنج سے کاٹے ہوئے ہوتے ہیں اور بعض اوقات مصنوعی طور پر مسام دار ربڑ وغیرہ کے تیار کیے ہوئے ہیں، یا بعض اوقات باریک ریشمی جال میں ولایتی جاذب روئی کے گولے سے بنا کر بھی اس غرض کے لیے کام میں لائے جاتے ہیں: جماع سے پہلے اندام نہانی کے اندر، جس قدر دور سے دور تر ممکن ہوسکتا ہے، لے داخل کرلیا جاتا ہے۔ اگر یہ کافی بڑے ہوں اور صحیح طور پر فم رحم کے سامنے اور اس کی گردن کے اردگرد ٹھونس لیے گئے ہوں تو بلا شبہ مواد منویہ اور حوینات کو رحم میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ بالخصوص جب کہ انہیں کسی قاتل حوینات محلول میں تر کرکے استعمال کیا جائے۔ اس غرض کے لیے عام طور پر بورک ایسڈ، سٹرک ایسڈ، پھٹکری حتیٰ کہ لائی سول اور دیگر قوی اور خطرناک قسم کی کیمیاوی دواؤں کے محلول بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ لیکن خانگی استعمال کے لیے سرکے یا صابن کا ہلکا محلول سب سے بہتر ہوتا ہے۔ گو اس سے بھی بعض عورتوں میں ناخوش گوار اثرات ظاہر ہوسکتے ہیں

کیمیاوی مانع حمل مرکبات: کیمیاوی مانع حمل مرکبات براہ راست رحم میں مواد منویہ کو داخل ہونے سے نہیں روک سکتے۔ اس لیے ان پر تنہا اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ انہیں آلات وغیرہ کے ہمراہ استعمال کرنے سے منع حمل میں کافی کامیابی ہوسکتی ہے۔ کسی مانع حمل کیمیاوی مرکب میں سب سے پہلے یہ خصوصیت ہونی چاہیے کہ وہ جس قدر جلد سے جلد ممکن ہو حوینات منویہ کو بے حرکت اور ہلاک کردے۔ دوسرے وہ حوینات

منویّہ کے لیے مہلک ہونے کے باوجود اعضار کی ساختوں کے لیے نہ تو مقامی طور پر ہی مضرّت رساں ہو اور نہ زوجین میں سے کسی ایک کے نظام بدنی میں جذب ہو کر کوئی خراب اثر کرے۔ مختصراً بہترین مانع حمل کیمیادی دوا وہ ہوسکتی ہے جو حوینات کے لیے زہر ہو، لیکن بدنی اعضار کے لیے بے ضرر ہو۔ اس قسم کی مخصوص دوا کونین ہے۔ یہ حوینات منویہ کو ہلاک کرتی ہے۔ لیکن جس قلیل مقدار میں یہ استعمال کی جاتی ہے، اس میں بدن انسانی کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتی۔ بلکہ اس کے برعکس بدن پر اچھا اثر کرتی ہے۔ شاذ اشخاص کے لیے استعدادِ مزاج کی وجہ سے کونین مضر ثابت ہوتی ہے۔ کیوں کہ ان کی غشار مخاطی میں اس سے خراش ہو جاتی ہے اور تمام بدن پر دھپڑ نکل آتے ہیں۔ پارے کے مرکبات گو حوینات پر مہلک اثر کرتے ہیں، لیکن بدنی ساختوں کے لیے بھی خطرناک ہوتے ہیں۔ اس لیے بطور مانع حمل دوا کے قطعی ناموزوں ہیں۔ کیمیادی مانع حمل مرکبات میں حوینات کو ہلاک کرنے کی خاصیت کے علاوہ موادِ منویّہ کو جلد از جلد جامد کر دینے کی صفات بھی ہونی چاہئیں۔ تاکہ حوینات کی حرکت رک جائے اور مرکب کی دوسری قاتل حوینات دواؤں کے عمل سے ہلاک ہو جائیں۔ اس غرض کے لیے تیزاب شیر (لیکٹک ایسڈ) بہترین چیز ہے۔

مختلف کیمیادی مانع حمل مرکبات کا طریقِ عمل مختلف ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ شیافات عموماً حوینات کو اپنے اندر پھنسا کر اور ان کی حرکتِ ذاتی کو روک کر انہیں ہلاک بھی کر دیتے ہیں۔ تمام جھاگ پیدا کرنے والے، سریش دار اور روغنی قسم شیافات اسی طرح عمل کرتے ہیں۔ لیکن کوکا بٹر والے شیاف زیادہ موزوں نہیں ہوتے۔ ان کی بجائے وہ مرکبات زیادہ بہتر ہوتے ہیں جو جلاٹین اور گلیسرین میں تیار کیے جاتے ہیں چنانچہ ذیل کا مرکب مجوزہ وان ڈی والڈی اس غرض کے لیے بہترین ثابت ہوتا ہے۔

نسخہ: جلاٹین ۱۰۰ گرام، گلیسرین ۱۰۰ گرام، آب مقطر ۱۰۰ گرام، کونین ہائیڈروکلور ۱۰ گرام۔ جلاٹین کو نرم آنچ پر پانی میں حل کر کے گلیسرین ملا دیں اور بہ خوبی ملا کر یک جان کرتے ہوئے کونین ملاتے رہیں، حتّٰی کہ پانی خشک ہو کر دوا مناسب قوام پر آجائے۔

جو لوگ یہ دوا خود تیار کرنا پسند نہ کریں یا کسی مقامی دواخانے سے بھی حسب مرضی تیار نہ کرا سکیں اور بنی بنائی دوا لے کر استعمال کرنا چاہیں تو انہیں "کنٹراپان کیپ شول" مخصوص مانع حمل غلاف استعمال کرنے چاہئیں جو جلاٹینی غلاف میں ذیل کے سیّال کو ملفوف کر کے بنائے جاتے ہیں۔ کونین ۱ فی صدی، بورک ایسڈ ۳ فی صدی، اکسی سائنائیڈ آف مرکری ۰٫۲ فی صدی۔ یہ شیاف اندام نہانی کے اندر فم رحم کے قریب اور اس کی گردن کے اردگرد رکھ دیے جاتے ہیں۔ یہ بدنی حرارت کے عمل سے پگھل کر مطلوبہ مقصد کو پورا کرتے ہیں۔ پس انہیں نہ تو ضرورت سے زیادہ سخت اور خشک ہونا چاہیے اور نہ زیادہ نرم۔

شیافوں کی طرح مانع حمل مزبّد اقراص بھی بغیر کسی خاص آلے کے استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ بھی اندام نہانی میں حرارت کے عمل سے پگھل کر وہاں جھاگ پیدا کر دیتے ہیں اور حوینات منویّہ کو رحم میں داخل ہونے سے روک دیتے ہیں۔ یہ کئی قسم کے بازار میں فروخت ہوتے ہیں۔ مزبّد اقراص بہت سخت اور خشک ہونے چاہئیں۔ وہ بدبودار بھی نہ ہوں۔ ان قرصوں سے اندام نہانی میں آکسیجن اور کلورین یا کاربونک ایسڈ گیس پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ "اگرسائیٹ" نامی مخصوص اقراص میں اوّل الذکر اور "سیموری" اور "سوگال" نامی مخصوص اقراص میں آخر الذکر یعنے کاربانک ایسڈ گیس ہوتی ہے۔ لیکن مانع حمل عمل کے لحاظ سے دونوں یکساں مؤثر ہیں۔ البتہ "اگرسائیٹ" والڈی اور کائی اونکا نامی محققین کی آرار کے مطابق نسبتاً زیادہ بہتر ہوتے ہیں۔ مزبّد اقراص فی الحقیقت بہترین قسم کی مانع حمل دوائیں ہیں۔ لیکن بعض دیگر مانعِ حمل ذرائع کے ہمراہ یہ ایسی عورتوں میں مفید ہوسکتی ہیں جنہیں سیلان الرحم کی شکایت ہو لیکن بقول کسٹز انہیں جماع سے بجائے دو تین منٹ کے پندرہ بیس منٹ پہلے اندام نہانی میں رکھنا بہتر ہوتا ہے۔ اور اگر یہ اس عرصے میں بھی پوری طرح حل ہو کر مطلوبہ جھاگ پیدا نہ کریں تو ان کی بجائے دوسری دوائیں (شیافات یا شیروں) کا استعمال کرنا چاہیے۔

نہایت اہم قسم کی کیمیادی مانع حمل دوائیں وہ ہیں جو تر کرنے والے شیروں (جیلیز) کی شکل میں ہوتی ہیں۔ ان میں سے بیشتر نیم سیّال پھیلنے والی ادویہ مثلاً آئرش موس، کتیرا، اگاراگار، سریش (جلاٹین) نشاستہ آمیز گلیسرین یا ان سب کے مجموعے میں تیزابات، قابضات، مضادِ عفونت یا حوینات کو ہلاک کرنے والی اشیار کی آمیزش سے تیار کی جاتی ہیں۔ ذیل کے نسخے سے اس قسم کی شیرہ نما دوا خود دوا ساز سے تیار کرائی جاسکتی ہے۔ نسخہ: مرہم گلیسرین حسب ضرورت، بورک ایسڈ ۱۰ فی صدی، لیکٹک ایسڈ ۱ فی صدی۔

بورک ایسڈ کی بجائے ایسی ٹک ایسڈ یا کوئی دوسری خاص قاتل جوینات دوا بھی شامل کی جا سکتی ہے۔ اگر ان شیرہ نما دواؤں کو آلاتِ مانع حمل کے ہمراہ استعمال کرایا جائے تو یہ پوری حفاظت کر سکتی ہیں، لیکن یہ گلیسرین کی موجودگی کی وجہ سے مقامی ساختوں کے لیے نفع بخش نہیں ہوتیں۔ کیوں کہ یہ اندام نہانی میں بہت زیادہ رطوبت پیدا کر دیتی ہیں، جو تن درست زوجین کے لیے نفرت انگیز ہوتی ہے۔ لیکن ایسی عورتوں میں جن کے بالائی اعضائے نسلی (دفم رحم وغیرہ) میں مزمن التہابی کیفیت ہو، یہ نفع بخش بھی ہو سکتی ہے۔

مانع حمل شیروں کو خاص قسم کی نلکیوں میں بھر کر شیشے کی نالی کے ذریعے سے اندام نہانی میں داخل کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ذیل کی تصویر سے ظاہر ہے:
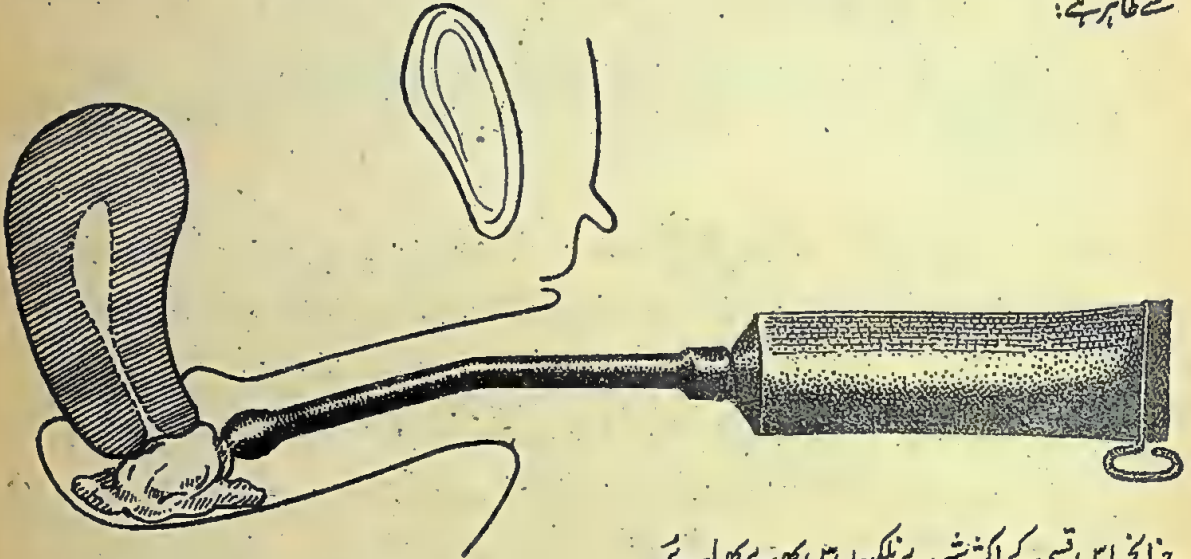
چنانچہ اس قسم کے اکثر شیرے نلکیوں میں بھرے بھرائے فروخت ہوتے ہیں۔ اور بعض کے ساتھ نالی بھی لگی ہوتی ہے اگر بغیر نالی کے ہوں تو انہیں خاص قسم کی ربڑ کی نالی کے ذریعے سے داخل کرنا چاہیے جس کی تصویر ذیل میں درج ہے:-

مقدار کے لحاظ سے نہ تو شیرہ زیادہ داخل کرنا چاہیے نہ بہت کم۔ چنانچہ تقریباً ۴ سی سی کی مقدار اکثر کافی ہوتی ہے نالی کو جراثیم سے بالکل پاک و صاف کر کے اندام نہانی میں داخل کرنا چاہیے۔ اور کام میں لا چکنے کے بعد فوراً اس کے منہ کو اچھی طرح صاف کر کے کبس میں رکھ دیں۔ تاکہ وہ گرد و غبار سے محفوظ ہو جائے۔ اس قسم کے مانع حمل شیرے بیسیوں کی تعداد میں خاص ناموں سے بازار میں فروخت ہوتے ہیں، لیکن بقول والڈی ان سب میں سے "ویٹنٹی کس" اور کانفی ڈول" زیادہ معمول و مشہور اور بہتر ہیں۔ انہیں تازہ حالت میں استعمال کرنا چاہیئے۔ ویٹنٹی کس کی ترکیب میں دیگر اجزا کے علاوہ چائنوسول، پھٹکری اور بورک ایسڈ اور کانفی ڈول کی ترکیب میں ایلیمینیم ایسی ٹیٹ، ٹارٹرک ایسڈ، ایسی ٹک ایسڈ، بورک ایسڈ، پوٹاسیم، ارتھو آکسی چنول، السلفیوکم اور نباتی شیرے وغیرہ اجزا شامل ہوتے ہیں۔

غسولات: اب ہمیں ایک نظر پانی یا دوسرے اُن قاتل جوینات محلولات پر بھی ڈالنی چاہیے جو اندام نہانی کے لیے مستعمل ہیں صحت کی حالت میں گو اعضائے نسلی کی صفائی نہایت ضروری ہے، لیکن اس کے لیے عورت کو بلا ضرورت ڈوش وغیرہ ہرگز نہیں کرنا چاہیے لیکن مانع حمل مقاصد کے لیے ڈوش کرنا ضروری ہے تاکہ مواد منویہ کے علاوہ مانع حمل ادویہ یا آلات کے استعمال سے پیدا ہونے والی رطوبت سے اندام پاک و صاف ہو جائے۔ لیکن اس کے لیے بجائے مخصوص قسم کی ربڑ کی پچکاریوں یا پمپوں وغیرہ سے کام لینے کے شیشے کے عام ڈوش کین سے کام

لینا چاہیے جس کے ساتھ ربڑ کی مطہر نلکی اور مناسب قسم کے شیشے وغیرہ کی ایسی نالی لگی ہو جسے اُبال کر بسہولت اور بخوبی مطہر کر لیا جاسکے اور جسے اندام نہانی میں داخل کرنے کے بعد اندام کا منہ کسی قدر بند رہے۔ تاکہ پانی یا محلول کا داخلہ بہ نسبت اخراج کے کسی قدر زیادہ ہو سکے۔ ڈوش کر کے بل لیٹ کر اور ٹانگوں کو تھوڑا سا کھول کر کافی پانی (۳-۴ پائنٹ) کے ساتھ کرنا چاہیے۔ تاکہ اندام نہانی اور اس کی چنٹیں بخوبی پاک و صاف ہو سکیں۔ لیکن جماع کے فوراً بعد ڈوش ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ دو سے بارہ گھنٹے کے بعد ڈوش کرنا زیادہ موزوں ہے۔ کیوں کہ فوراً بعد ڈوش کرنے سے عورت کو جسمانی اور روحانی دونوں قسم کے ضرر کا اندیشہ ہے۔ البتہ جب بغیر آلات یا ادویات مانع حمل کے تنہا ڈوش ہی سے مانع حمل غرض کا پورا کرنی مقصود ہو تو اس وقت جماع کے فوراً ہی بعد ڈوش کرنا چاہیے۔ لیکن اس صورت میں مانع حمل ضمنی ذرائع کو بھی کام میں لانا چاہیے۔ ڈوش بجائے قاتل حوینات محلولات کے صاف مقطر پانی سے کرنا چاہیے۔ پانی کا درجۂ حرارت ۹۵ درجہ فارن ہیٹ ہو اور ڈوش کین کو دو فٹ تک اونچا رکھنا چاہیے۔ تنہا ڈوش کا استعمال مانع حمل مقاصد میں بہت کم کامیاب ہوتا ہے۔ بالخصوص جب کہ انزال کے وقت رحم کا منہ کھلا ہو۔ اور مواد منویہ براہ راست اس کے اندر خارج ہوں۔

اندرون رحم استعمال کیے جانے والے آلات مانع حمل: یہ بھی ابتداءً اسی اصول پر وضع کیے گئے تھے جس پر اندام نہانی میں استعمال کیے جانے والے آلات۔ لیکن بہت جلد اُن کی ساخت اور طریق عمل میں تبدیلی پیدا ہو گئی۔ پہلے یہ چھوٹے چھوٹے قرصوں کی شکل میں بنائے گئے تھے جو فم رحم پر ڈھکنے کی مانند لگا دے جاتے تھے۔ پھر اُنہوں نے بٹنوں کی سی شکل اختیار کر لی۔ ان کا چپٹا سرا باہر رہتا تھا اور پنسل کی مانند لمبا کمانی دار سرا جوفِ رحم میں داخل کر دیا جاتا تھا۔ جب یہ ظاہر ہوا کہ یہ آلات حوینات کو رحم میں داخل ہونے سے پوری طرح روکنے میں ناکام رہتے ہیں۔ تو اسی اصول کو وسعت دے کر ذیل کی تصاویر کے مطابق آلات بنائے گئے جو تمام جوف رحم کو بھر دیتے ہیں۔

لیکن مزید تجربات سے معلوم ہوا کہ اندرون رحم استعمال کیے جانے والے آلات حوینات منویہ کو ہمیشہ رحم میں داخل ہونے سے روک نہیں سکتے۔ اگر یہ عمل کرتے بھی ہیں تو ایک دوسرے طریق پر یعنے استقرار حمل کو روک کر یا حمل قرار پا چکنے کے بعد اسقاط کر کے عمل کرتے ہیں۔ اس قسم کے جدید ترین آلات کی تصاویر حسب ذیل ہیں:

یہ بہت بڑی تعداد اور مختلف اقسام میں تیار
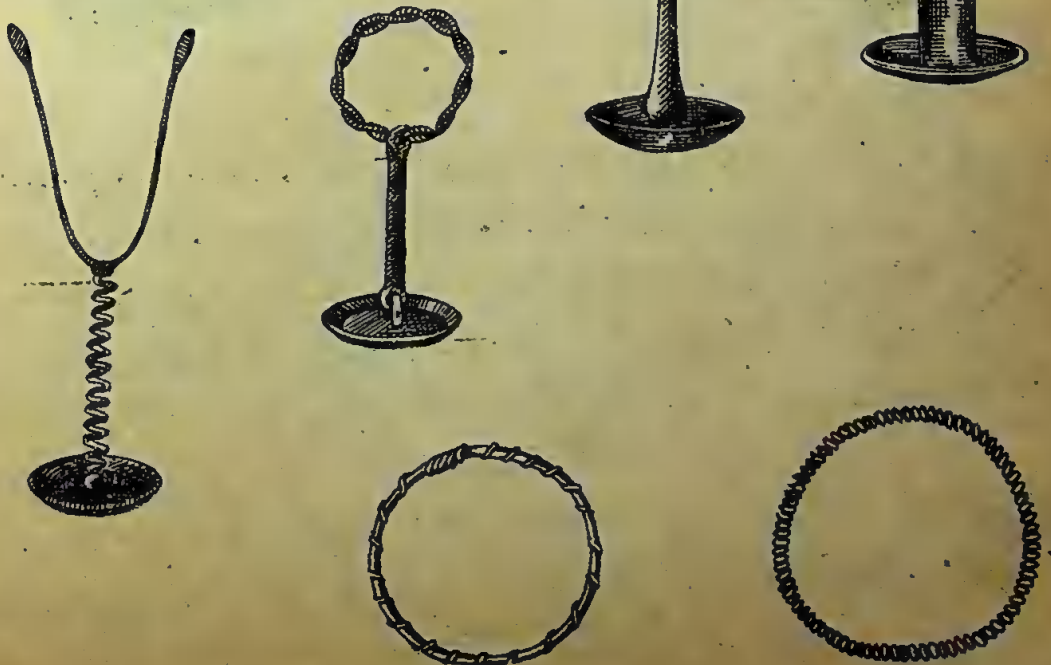
ہوتے ہیں۔ عام طور پر دھات وغیرہ کے بنے ہوئے ہوتے ہیں ان کے بازو یا دستے عموماً سونے کے اور چھلّے ریشم یا اُس ریشمی تانت کے بنے ہوئے ہوتے ہیں، جن سے جرّاحی عملیات (آپریشن) کے بعد زخموں کو سیا جاتا ہے۔ یہ آلات ایک مرتبہ پہننے یا لگانے کے بعد مہینوں بلکہ برسوں تک پہنے رکھے جاسکتے ہیں لیکن بغیر ماہر ڈاکٹروں کی مدد کے صحیح طور پر پہنے نہیں جاسکتے۔ چوں کہ سر یسٹ، واستھرڈ، کوگس برگ، ویٹکن مین اور والڈی وغیرہ محققین نے کافی علمی تجربوں کے بعد انہیں خطرناک بلکہ بعض حالات میں مہلک تک ثابت کردیا ہے۔ اس لیے اب قریب قریب تمام مغربی ماہرین ان کے استعمال کی مذمّت اور مخالفت کرتے ہیں۔ ہم جگہ کی کمی کی وجہ سے ان آلات کے تفصیلی بیان سے پرہیز کرتے ہیں۔

چوتھی فصل

منعِ حمل کے جراحیاتی ذرائع

(از جناب حکیم ڈاکٹر لطافت حسین صاحب راشد میڈیکل آفیسر رہٹی (بھوپال))

مانعِ حمل جراحی عملیات میں دو قسم کے عملیات شامل ہیں :-

(۱) جو ہمیشہ کے لیے عورت کو بانجھ اور ناقابلِ اولاد بنا دیتے ہیں یا مرد میں عقم پیدا کر دیتے ہیں۔

(۲) جو عارضی طور پر اسی وقت تک کے لیے حمل کو روکتے ہیں جب تک کہ از سرِ نو جراحی عمل کر کے ضروری اصلاح نہ کر دی جائے۔

(۱) اوّل الذکر عملیات میں عورتوں کی قاذف نالیوں کا باندھ دینا یا کاٹ کر نکال دینا وغیرہ، یا رحم کو کُلّی یا جزوی طور پر قطع کر کے نکال دینا یا خصیۃ الرحم کو کاٹ کر نکال دینا وغیرہ شامل ہیں لیکن دورِ حاضرہ میں رحم اور خصیتین الرحم کے مانعِ حمل عملیاتِ جراحی کو سخت خطرناک، شدید نقصان رساں اور غیر معقول سمجھ کر ترک کر دیا گیا ہے۔ اور اب بیشتر قاذف نالیوں اور شاذ و نادر رحم یا ہر دو پر بانجھ پن کا عملِ جراحی کیا جاتا ہے۔ ان عملیات کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ حوینۂ منویہ اور بیضۂ انثی قاذف نالیوں میں آزادی کے ساتھ پہنچ کر نہ مل سکیں۔ پہلے پہل لنگرین نے سنہ ۱۸۹۰ء میں قاذف نالیوں پر اس قسم کا عملِ جراحی کیا تھا، اس نے شکم کو پیڑو کے اوپر سے کھول کر ہر دو قاذف نالیوں میں ریشمی دھاگے کے بند لگا دیئے تھے۔ اس کے بعد بھی کئی ڈاکٹروں نے یہی عملیہ کیا۔ بلکہ بعض نے گاہے ایک ایک کی بجائے دو دو بند لگائے، لیکن اس عملیے کے بعد منعِ حمل کے مقصد میں اکثر اوقات ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا تھا جس کی وجہ ایل فرنکل نے یہ ثابت کی تھی کہ اس عملیے سے اکثر اوقات قاذفین کا سوراخ کُلّی طور پر مسدود نہیں ہوتا۔ اس کے بعد اور بھی کئی محققین مثلاً فون برگر اور کالی وڈا وغیرہ نے فرنیکل کی تصدیق کی۔ اس کے بعد بیوٹنر نے قاذفین پر دو بند لگا کر درمیان سے قطع کر دینے کا عملیہ کیا۔ کیٹرل نے یہی عملیہ بجائے شکم پر سے کرنے کے اندامِ نہانی کے راستے نیچے سے کرنے کی ہدایت کی۔ فرنٹس مذکورہ طریق پر بند لگا کر اور دونوں بندوں کے قریب قریب سے کاٹ کر قاذفین کا کچھ ٹکڑا ہی نکال دیا کرتا تھا۔ فریڈ مان قاذفین کو کچل دیا کرتا تھا لیکن یہ تمام عملیات بھی بعض اوقات حیرت انگیز طور پر ناکام ثابت ہوئے ہیں لیکن میڈ لینز اور والٹ ہارڈ نے فریڈ مان کے عملیے میں تھوڑی تھوڑی سی ترمیم کر کے نہایت کامیاب بنا لیا۔ نیومان نے قاذفین اور رحم کے مقامِ اتصال پر عملیہ جراحی کے ذریعے سے رحم کی دیوار کے کچھ حصّے کو مثلث شکل میں قطع کر کے نہایت عمدہ نتائج حاصل کیے۔ اس کے بعد بیٹ مان نے تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ نیومان کے مذکورہ عملیے کو خاص طریق پر (جن کی تفصیلات اس جگہ طوالت کا باعث ہوں گی) زیادہ قابلِ عمل اور کامیاب بنانے کی کوشش کی اسی طرح سٹوکل، اہل اور ایچ فیری نڈ وغیرہ نے اس عملیے میں مزید جدتیں کیں لیکن رحم کو قطع کرنے کے عملیات سوائے ان خاص حالات کے، جن میں خود رحم کسی مرض سے شدید ضرر پا چکا ہو یا سن رسیدگی میں ایام ماہواری کو روک کر مریض کو فائدہ پہنچانا مقصود ہو، صرف مانعِ حمل اغراض کے لیے اب نہیں کیے جاتے۔ رحم کے اندر استر کرنے والی جھلّی کو کھُرچ دینے کا نیم جراحی اعمال بھی مستقل طور پر عقر پیدا کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں لیکن یہ نہایت مضرت رساں ہوتے ہیں اسی طرح فر ددیب ہاکس اور پیراوڈ نکوف نے قاذف نالیوں کے سرے کو برقی داغ دے کر بند کرنے سے عقر پیدا کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ اس کے بعد وان میکولکز ایڈیکی کے اس عملیے میں مزید اصلاحات کر کے اسے زیادہ یقینی بنانے کی کوشش کی لیکن ابھی یہ عملیہ عام طور پر رائج نہیں ہو سکا۔

مردوں میں منعِ حمل کے عملیاتِ جراحی میں سے خصیوں یا قضیب کا قطع کر کے نکال دینا اب متروک ہو چکا ہے البتہ مردوں میں مستقل منعِ حمل کے لیے جو مجاریٔ منویہ یا قنواۃِ دافقہ میں بند لگا دینے یا انھیں کاٹ دینے کے سادہ ترین عملیاتِ جراحی ہیں وہ بھی

سوائے ان مجنونوں اور مجرموں کے، جن میں اصلاحِ نسل کے خیال سے قطعِ نسل لازمی قرار دیا جائے، منعِ حمل کی اغراض کے لیے عمل میں نہیں لائے جاتے۔ البتہ حال ہی میں اسے اعادۂ شباب کی غرض سے اشٹائناخ کے عملیے کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جس میں افزائشِ نسل کو اعادۂ قوّت و شباب کی غرض پر لازمی طور پر قربان کر دینا پڑتا ہے لیکن ہمیشہ کے لیے ناقابلِ تولید بنا دینے والے عملیاتِ جراحی ضبطِ تولید کے لیے عمل میں لانے نامناسب ہیں۔ انھیں صرف اسی وقت کام میں لانا چاہیئے، جب کہ طبّی یا مجلسی ضروریات کے ماتحت اصلاحِ نسل کے لیے اُن کی شدید ضرورت ہو۔

(۲) عارضی عقر یا عقم پیدا کرنے والے عملیاتِ جراحی میں ان باتوں کو خصوصیت کے ساتھ پیشِ نظر رکھا جاتا ہے۔ اوّل تو یہ کہ جن اعضاء پر عملِ جراحی کیا جائے انھیں حتی الامکان کم سے کم نقصان پہنچنے کا احتمال ہو اور وہ جب تک بے عمل رہیں ان کی قوتِ عمل پوری طرح موجود رہے۔ دوسرے ان اعضاء کا اصلاحی عملیہ سادہ ترین ہو جو انھیں کسی طرح کا ضرر نہ پہنچائے اس قسم کے بہت سے عملیاتِ جراحی کیے جاتے ہیں۔ مگر ان میں بہت کم ایسے ہیں جو اوپر کی شرائط کو پورا کرتے ہیں۔ بلکہ ان میں سے اکثر، گو عارضی عقر کے لیے مفید بیان کیے جاتے ہیں، لیکن فی الحقیقت وہ دائمی عقر پیدا کرتے ہیں۔ عارضی عقر کے عملیاتِ جراحی زیادہ تر عورتوں میں دونوں خصیتین الرحم اور قاذفین پر کیے ہیں۔ اور ان کی مندرجۂ ذیل چار صورتیں ہیں :-

(۱) **خصیتین الرحم کے عملیات** (ا) خصیتین الرحم کو جوفِ عانہ میں استر کرنے والے پردۂ باریطون کے اندر ملفوف کر دینا۔ (ب) خصیتین الرحم کو باریطون کے باہر ملفوف کر دینا۔

(۲) **قاذفین پر کیے جانے والے عملیات** (ا) قاذفین (بالخصوص قاذفین کے آزاد کنارے) کو پردۂ باریطون کے اندر ملفوف کر دینا (ب) قاذفین کو پردۂ باریطون کے باہر ملفوف کر دینا۔

مذکورۂ بالا چاروں عملیات مختلف ماہرین نے مختلف طریقے پر کیے اور کرتے ہیں۔ ابھی تک ان میں اصلاح اور ترقی کی کوششیں جاری ہیں۔ اور دورِ حاضرہ کے بعض مشہور ماہرین خصوصیت کے ساتھ اس طرف توجہ مبذول کیے ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں وان ڈی والڈی کا عملیہ بالفاظ لیٹود دیگر عملیات کے مقابلے میں نسبتاً زیادہ کامیاب ثابت ہوا ہے۔ اس میں پیڑو پر سے شکم کھول کر رباطِ عریض کو قاذفین اور خصیتین الرحم کے ساتھ کسی قدر اوپر کو اٹھایا جاتا ہے۔ اس کے بعد خصیۃ الرحم کے قریب سے قاذف نالیوں کے خصیۃ الرحم والے سرے کو اس طرح کاٹ دیا جاتا ہے کہ خصیتین الرحم اور قاذفین کے جانبی حصّوں کے درمیان کا فاصلہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور خصیتین الرحم زیادہ سہولت کے ساتھ حرکت کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد رباطِ عریض کی دونوں تہوں میں خصیتین الرحم کے زیرین کنارے کے متوازی ایک ایک شگاف کر دیا جاتا ہے جو اپنے وسیع ترین مقام پر خصیتین الرحم کے محیط سے کسی قدر چھوٹا ہوتا ہے اب خصیتین الرحم کو مناسب احتیاط کے ساتھ اس طرح ان شگافوں میں داخل کر دیا جاتا ہے کہ قاذف نالیوں کا ان سے چسپاں ہونے والا سرا اپنی طبعی ہیئت میں رباط کے پیچھے رہتا ہے۔ اور نالی خود بھی جھکتی نہیں ہے۔ اس کے بعد ان شگافوں کو احتیاط سے سی دیا جاتا ہے۔ اور اگر ضرورت ہو تو دو بڑے ٹانکے لگا دیئے جاتے ہیں اس کے بعد رحمی مثانی حصّۂ باریطون کو سی دیا جاتا ہے وغیرہ۔ خود ڈاکٹر لیٹود کا بھی اس غرض کے لیے ایک مخصوص عملِ جرّاحی ہے جو والڈی کے مذکورہ عملیے سے صرف اس قدر اختلاف رکھتا ہے کہ وہ بجائے خصیتینُ الرّحم کی طبعی جگہ بدلنے کے عموماً قاذفین کی جگہ اور ہیئت کو بدلتا ہے۔ چناں چہ انھیں رحم کے سامنے کی سطح پر لا کر اور باریطون سے ملفوف کر کے سی دیتا ہے۔ اس عملیے میں رباطِ مستدیر سے بھی ایک حد تک بدل جاتی ہے۔ گویا کہ عارضی مانعِ حمل عملیاتِ جراحی کی جو مندرجہ بالا تقسیم کی گئی ہے اس میں سے والڈی کا عملیہ قسمِ اوّل لیٹود کا عملیہ قسمِ دوم سے متعلق ہے۔ اسی طرح بولانو بھی لیٹود کے طریق پر ہی عملِ جراحی کرتا ہے۔ لیکن اس کی شق الف کے مطابق اور ایلفری بھی لیٹود کے طریق پر عمل کرتا ہے لیکن شق ب کے مطابق سیلھم، نورن برگر، لیف فری لنڈ، فیل سٹکر، سٹوکل اور ہرسک برگ وغیرہ اطالوی ماہرین بھی آخر الذکر عملیے ہی کو کم و بیش اختلاف کے ساتھ کام میں لاتے ہیں، البتہ سکوٹزر کا عملیہ قسمِ دوم کی شق الف کا عملیہ ہے، جس میں قاذفین کے آزاد سروں کو

بارلیطون کے اندر ملفوف کیا جاتا ہے۔ لیکن تجربات سے ایک حد تک واضح ہو چکا ہے کہ نتائج کے لحاظ سے قاذفین پر عارضی مانع حمل عملیات جراحی کے مقابلے میں خصیتین الرحم پر کیے جانے والے عارضی مانع حمل عملیات کم مضر اور زیادہ کام یاب ہوتے ہیں۔ اس لیے ماہرین کے نزدیک قسم اول کے عملیات کو قسم دوم کے عملیات پر ترجیح دی جاتی ہے۔

والڈی کے مذکورہ عملیے کے علاوہ بلیوم برگ بھی ۱۹۱۲ء سے اس قسم کا عملیہ کرتا ہے؛ وہ رباط عریض کی تھیلی بنا کر ان میں خصیتین الرحم کو ملفوف کر دیتا ہے۔ یہ عملیہ پیڑو کے اوپر سے شکم چاک کر کے بھی کیا جاسکتا ہے۔ اور اندام نہانی کے اندر سے بھی کیا جاسکتا ہے، چناں چہ بلیوم برگ ہمیشہ اسے اندام نہانی کے راستے ہی کیا کرتا ہے۔

مردوں میں عارضی عقم پیدا کرنے والا فی الحقیقت کوئی قابلِ ذکر عمل جراحی نہیں ہوتا۔ بعض لوگوں نے میکا کے قدیم عملیے کے مطابق قضیب کی جڑ میں سیون کے مقام پر یا صفن کے سامنے یا پیچھے سے سوراخ کر کے مجریٰ بول کے اندر سے نیا راستہ بنانے کے عمل کی تجویز کی ہے، تاکہ بوقت انزال مواد منویہ کا اخراج حسب خواہش بجائے اندام نہانی کے اندر کرنے کے اس مصنوعی راستے سے باہر کر دیا جاسکے اور حمل قرار نہ پاسکے۔ یہ عمل نہ صرف یہ کہ نہایت نامناسب اور خطرناک ہے بلکہ اس کا اصل مقصد منع حمل میں کماحقہ کام یاب ہونا بھی مشتبہ ہے۔

عارضی مانع حمل عملیات جراحی بھی اسی وقت اور انہی حالات میں نہایت سوچ بچار کر اختیار کرنے چاہئیں جن میں مستقل عقر و عقم پیدا کرنے والے عملیاتِ جراحی اختیار کرنے کی ہدایت کی جاسکتی ہے۔ منع حمل کے لیے اول تو بہتر یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو عملیاتِ جراحی کے علاوہ دوسرے طریقوں ہی سے کام نکالا جائے اور اگر عملِ جراحی سے کام لینا ہی ناگزیر ہو تو اس صورت میں مستقل عقر و عقم پیدا کرنے والے عملیات کی بجائے حتی الامکان عارضی عقم و عقر پیدا کرنے والے عملیات جراحی کو اختیار کرنا بہتر ہے۔

پانچویں فصل

امتناعِ حمل کے وضعی ذرائع

از جناب حکیم ڈاکٹر قاضی عظیم اللہ صاحب ایڈیٹر رسالہ "ہیلتھ میسیج" لاہور

امتناعِ حمل اور ضبطِ تولید کے وضعی ذرائع میں جماع کے وہ تمام اوضاع اور طریق شامل ہیں جو اس مقصد میں ممد و معاون ہوتے ہیں۔ یہ بیشتر اعضائے نسلی کی تشریح اور افعال پر مبنی ہیں۔ جماع کے مختلف مانع حمل طریقوں میں عزل، نیویارک (امریکہ) کے فرقہ اونیڈا کے بانی جے۔ اتیچ۔ نوئیس کا طریقِ جماع جو عام طور پہ "کریزا" کے نام سے مشہور ہے اور جو اس نے ۱۸۶۶ء میں معلوم کیا تھا، جماع سکسنی اور جماعِ ناقص الدخول خصوصیت کے ساتھ قابلِ ذکر ہیں

عزل۔ قدیم رومی اور ایرانی مخصوص طریقِ جماع ہے جس میں عین انزال کے وقت مرد عورت سے جدا ہوتا ہے۔ اسے انگریزی میں کوئٹس انٹراپٹس دِد ڈرال، اور اونانیسم کنجہ گیلس کہتے ہیں۔ اس طریق کا عادتاً اور ہمیشہ استعمال مضرت رساں ہوتا ہے اور اس حقیقت پر تمام ماہرینِ امراضِ نسواں، ماہرینِ جنسیات اور ماہرینِ امراضِ اعصاب متفق ہیں۔ عملی طور پر نتائج کے لحاظ سے بھی یہ اکثر ناکام ثابت ہو چکا ہے۔ جس کی وجہ خواہ اخراجِ عضو میں تاخیر ہوتی ہو یا انزال میں سرعت یا صفائی و طہارت میں بے پرواہی وغیرہ۔ اس طریقِ جماع کا عام رواج بیشتر دوگونہ جہالت (ایک تو اس کے خراب اثرات کے متعلق جہالت اور دوسرے اس کے علاوہ اس سے دوسری زیادہ بہتر اور کامیاب تر مانع حمل ذرائع سے جہالت) اور سستی پر مبنی ہے۔

اب بعض اسباب سے اس قسم کے جماع کی ایک اور شکل نکلی ہے جسے جماع طویل (کوئٹس پرولانگٹس) کے نام یاد کیا جاتا ہے۔ اس میں توجہ کو جماع سے ہٹا کر کسی دوسری طرف مثلاً سو تک گننے، کوئی ریاضی کا سوال حل کرنے یا شعر و شاعری وغیرہ پر لگا کر زمانۂ جماع کو زوجہ کی تشکلیں اور خوشی کے خیال سے فی الامکان زیادہ سے زیادہ طویل کیا جاتا ہے۔ گو یہ طریق مذکورہ طریقِ عزل سے زوجہ کے لئے بلاشبہ نسبتاً کم ضرر رساں ہو مگر مرد کے لیے اس سے بھی زیادہ مضرت رساں ہے۔

کریزا۔ اس طریقِ جماع میں عضو کو اندامِ نہانی کے اندر داخل کر کے بغیر جماعی حرکات کے سکون کی حالت میں رکھا جاتا ہے۔ جب اس کی سختی اور خیزش و انتشار رفع ہو جاتا ہے یا بشرط مجبوری جب کہ اس سے انزال کا خدشہ قوی ہو جاتا ہے تو اس سے پہلے ہی بغیر انزال کے علیحدگی اختیار کر لی جاتی ہے۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس طرح بعض اوقات عضو کو ایک گھنٹے سے بھی زیادہ عرصے تک اندام نہانی میں رکھا جا سکتا ہے اور انزال کو خیالِ محبت کے روحانی پہلوؤں پر مرتکز کر کے روکا جاتا ہے عادتاً ہمیشہ اس طریق کا استعمال عورت اور مرد دونوں کے لیے یکساں طور پر عصبی اور ذہنی نقائص کا موجب ہوا کرتا ہے۔ چناں چہ میری سٹوپس نے نسبتاً بہت تھوڑے اشخاص میں تحقیق کر کے تین میں اس قسم کے واقعات کا ثبوت دیا ہے۔ کوپر بھی اس پر اصرار کرتا ہے کہ جو لوگ پہلے پہل اس طریق کو کام میں لائیں انھیں چاہیئے کہ وہ کیمیاوی مانع حمل ادویہ کا بھی اس کے ساتھ ضرور استعمال کریں۔ اس طریق پر بعض مذہبی خیال کے وہ لوگ زیادہ عمل کرتے ہیں جو خاص مجبوریوں کی وجہ سے ضبطِ تولید تو کرنا چاہتے ہیں لیکن مذہبی اثرات کے ماتحت اس کے لیے جدید مانع حمل طریقوں کو اختیار کرنے کے مخالف ہوتے ہیں۔

جماع سکسنی۔ اس طریق کو پہلے پہل ھنس فرڈی نے بیان کیا تھا۔ اس میں جب مادہ تولید انزال کے لیے خارج ہونے لگتا ہے تو مرد اسے خاص مشق کے ذریعے سے مجری بول کی جڑ پر انگلی یا ایڑی کے ساتھ دبا کر بجائے باہر اندام نہانی میں خارج کرنے کے اندر کی طرف اپنے مثانے میں خارج کر لیتا ہے۔ یہ طریق مشکل اور خاص مشق کا محتاج ہونے کی وجہ سے زیادہ رائج نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ کریزا کا طریق اگر نسبتاً کم مضر ہے تو

یہ اس سے بھی زیادہ مضر ہے۔

جماع ناقص الدخول۔ اس میں جماع کے وقت عضو کو پوری تکمیل کے ساتھ داخلِ اندام نہیں کیا جاتا۔ بالخصوص عین انزال کے وقت تو عضو کو زیادہ سے زیادہ باہر کھینچ کر حتی الامکان فم رحم سے زیادہ سے زیادہ نیچے عموماً فرج کے دہانے پر مادّہ تولید کو خارج کیا جاتا ہے تاکہ وہ جلد باہر نکل جائے۔ اس کے ساتھ جماع کی وضع بھی عموماً وہی اختیار کی جاتی ہے، جو اس مقصد میں مُمد و معاون ہوتی ہے۔

جماع کی اوضاع۔ وضع کے لحاظ سے مانعِ حمل اغراض کے لیے بالعموم وہ وضع اختیار کی جاتی ہے جس میں مادّہ تولید بجائے فم رحم کے اندر یا اس کے قریب تر خارج ہونے کے اس سے دُور اور اندام نہانی کے زیرین حصے یا دہانۂ فرج پر خارج ہو۔ اس غرض کے لیے بہت سی وضعیں ہو سکتی ہیں، جن پر تفصیلی بحث اس مختصر مضمون میں غیر ممکن ہے۔ اگر موقع ہؤا تو انشاء اللہ کسی دوسرے مضمون میں ان سب پر تفصیل سے بحث کی جائے گی۔ لیکن طبعی وضع میں جس میں مرد عورت کے اوپر ہوتا ہے مرد کو چاہیئے کہ عضو کو ایسے زاویے سے داخل کرے جس سے وہ فم رحم پر جا کر ٹکرانے کی بجائے اندام نہانی کی پچھلی دیوار کے ساتھ ٹکرائے جیسا کہ ذیل کی تصویر سے ظاہر ہے۔ (تصویر ۱)
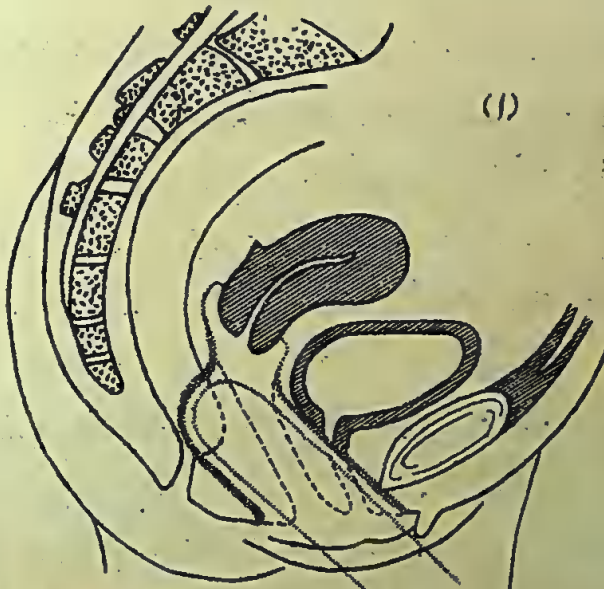
اسی طرح وضع خلفی میں یعنی پیچھے کی طرف سے جماع کرنے کی صورت میں عضو ایسے زاویے سے داخل کیا جاتا ہے جس میں وہ بجائے فم رحم یا اس کے قریب پہنچنے کے اندام نہانی کی دیوار کے ساتھ ٹکراتا ہے۔ (تصویر ۲)
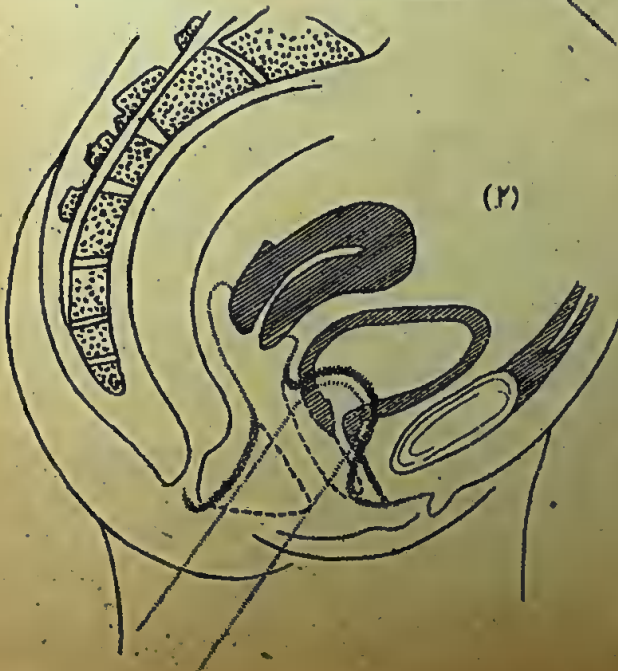
وضع معکوس، جس میں عورت مرد کے اوپر ہوتی ہے، جیسا کہ بعض اشخاص کا خیال ہو سکتا ہے، اس مقصد کے لیے زیادہ بہتر نہیں ہوا کرتی ہے۔ البتہ بیٹھ کر جماع کرنا بھی اس مقصد میں بہت حد تک معاون ہوتا ہے، وغیرہ۔ اگر ان اوضاع کے ہمراہ پہلے سے اندام نہانی کے اندر کوئی مانع حمل کیمیاوی دوا داخل کر لی گئی ہو اور جماع کے تھوڑی دیر بعد ڈوش کر لیا جایا کرے تو ضبطِ تولید کے مقصد میں اکثر کامیابی ہوتی ہے۔ اور گو یہ غیر طبعی اوضاعِ جماع بھی ہیں کی حقیقی لذّت سے مرد کو کم و بیش

حد تک محروم کر دیتی ہیں تاہم منعِ حمل کے مقاصد میں دوسرے طریقوں سے نسبتاً کم مضر ہوتی ہیں۔

جماع کے بعد کی حرکات اور ریاضتیں۔ یہ عموماً عورت کی طرف سے اس خیال سے کی جاتی ہیں کہ موادِ منویہ اندامِ نہانی سے فوراً خارج ہو جائیں اور رحم کے اندر داخل ہو کر استقرارِ حمل کا باعث نہ ہو سکیں۔ چناں چہ جماع کے فوراً بعد اٹھ کر چلنا پھرنا یا اُچھلنا کودنا یا اکڑوں بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر دونوں ٹانگوں کو تھوڑا سا کھول کر تیزی کے ساتھ پے در پے بدن کو اوپر سے نیچے کی طرف حرکت دینا یا پیٹ کو سُکیڑنا اور پھیلانا یا چار زانو بیٹھ کر سیون کے عضلات کو زور سے پے در پے سُکیڑنا یا زور زور سے کھانسنا اور نسوار لے کر چھینکنا نیز فوراً پیشاب کر دینا وغیرہ، اس قسم کی حرکات اور ریاضتوں میں شامل ہے۔ ان سے گو کامل تحفظ تو نہیں ہوتا لیکن دوسرے ذرائع کے ساتھ مانعِ حمل مقصد میں ایک حد تک مدد ضرور حاصل ہوتی ہے۔ البتہ ان کا جماع کے فوراً بعد اختیار کرنا طبیعت کے طبعی تقاضے کے خلاف ہوتا ہے، نیز چوں کہ عورت کو موادِ منویہ کے ضروری اجزاء کافی مقدار میں جذب کرنے کا موقع نہیں ملتا، اس لیے بلاشبہ عورت کی روحانی اور بعض اوقات بدنی صحت پر بھی ضرور کم و بیش خراب اثر پڑتا ہے۔

چھٹی فصل

مانعِ حمل شعاعی ذرائع

شعاعِ رانتجینی (عکس ریز) اور ریڈیم کی شعاعوں کے ذریعے سے عارضی اور مستقل عقر پیدا کرنے کے تجربات بھی نہایت کامیابی کے ساتھ کیے جاتے ہیں۔ چناں چہ سب سے پہلے مینفریڈ فرینکل اور گاس نے ۱۹۱۱ء میں عکس ریز کے ذریعے سے عورتوں میں عارضی عقر پیدا کرنے کے کامیاب تجربات کیے۔ گو ۱۸۹۷ء میں بیوٹنر نے اس سلسلے میں تجربات کرنے کی ترغیب دی تھی۔ اور اس کے چند سال بعد ایلبرس سکونبیرگ نے اس موضوع پر ایک کتاب بھی شائع کی تھی اس کے بعد ۱۹۱۶ء میں پنکس نے ریڈیم کی شعاعوں کے ذریعے سے اسی قسم کے عارضی یا مستقل عقر کا امکان ظاہر کیا اور کابلینک، کفربرگ اور سکیڈل نے عملی تجربات کے بعد اس کی تصدیق کی۔

یہ شعاعیں عورتوں کے خصیتین الرحم اور مردوں کے خُصیوں پر کم و بیش عرصے کے لیے ڈالی جاتی ہیں، جن سے ان کی قوتِ عمل سست اور بعض اوقات باطل ہو جاتی ہے۔ آخر الذکر صورت میں ان اشخاص کی جنسی خصوصیات بھی قریب قریب بالکل زائل ہو جاتی ہیں، جن پر یہ عمل کیا جاتا ہے، اور جن میں عارضی عقر بھی ان شعاعوں کے عمل سے پیدا ہوتا ہے ان میں بھی خاص خاص قسم کے جنسی نقائص پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً عورتوں میں ایامِ ماہواری بند ہو جاتے ہیں وغیرہ۔ ان کے علاوہ ذہنی طور پر ان پر نہایت خراب اثرات مترتب ہوتے ہیں۔ اس لیے اب ماہرینِ شعاعی طریق سے عارضی یا مستقل عقر کے پیدا کرنے کے اس وقت تک حق میں نہیں ہیں، جب تک کہ مزید تجربات سے ان کے نقائص کی اصلاح نہ ہو جائے اور ان کے طریقِ عمل پر پوری طرح قدرت حاصل نہ ہو جائے۔

(بقیہ صفحہ ۱۶) اوسٹرین، لیوٹین، ایکسٹریکٹ کارپس لیوٹیم، پرد داون، فوی کیولین اور غدہ نخامیہ کے افرازات (پیچوئیٹرین) کے تجربات کیے جا چکے ہیں۔ گو یہ تجربات مانعِ حمل نتائج کے لحاظ سے ایک حد تک امید افزا ہیں لیکن اپنے غیر یقینی اثرات کی وجہ سے ابھی تک اس قابل نہیں ہیں کہ ان پر عموماً عمل درآمد کیا جا سکے۔

ساتویں فصل

منع حمل بذریعہ تلقیح

ازجناب حکیم مولوی حافظ قیسم الدین صاحب فاضل طب وجراحت، کھاتولی

یہ بات اب کسی بیان کی محتاج نہیں کہ عورتوں کے جسم میں مرد کے مواد منویہ جذب ہوکر اس کی جسمانی صحت پر نہایت عمدہ اثر کرتے ہیں۔ چناں چہ نئی شادی شدہ عورتوں کی شادی کے بعد کے فوری تغیرات اظہر من الشمس اور ضرب المثل ہیں۔ یہ بھی ثابت ہوچکا ہے کہ اگر یہ مواد ضرورت سے زیادہ عورت کے بدن میں جذب ہوتے رہیں تو نہ صرف ان کی صحت پر بُرا اثر کرتے ہیں بلکہ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ عورت کے بدن میں مدافعانہ عمل پیدا کرکے اس میں ایک حد تک بانجھ پن پیدا کردیتے ہیں۔ چناں چہ ان عورتوں میں جو کثرت جماع کی عادی ہوتی ہیں، بانجھ پن کا باعث ان ہی مواد کی زیادتی کو سمجھا گیا ہے۔ ان ہی اصولوں پر میچنی کاف اور لینڈ سینر وغیرہ محققین نے مادہ حیوانوں میں اسی نوع کے نر جانوروں کے مادۂ تولید کو زیر جلد یا اندرون ورید ٹیکے کرکے ثابت کیا ہے کہ ایسی ماداؤں کے خون میں ایسے اجزاء پیدا ہوجاتے ہیں جو حونیۂ منویہ کو ہلاک کردیتے ہیں۔ ڈٹلو نے نر خرگوش کا مادہ منویہ مادہ خرگوش میں ٹیکہ کرکے اس میں کم و بیش عرصے کے لیے عارضی عقر پیدا کردیا ہے۔ ۲ سے ۵ سی سی کی مقدار میں تازہ مادہ منویہ ہر ایک مادہ خرگوش کے کان کی ورید میں ٹیکہ کیا گیا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ٹیکہ کی ہوئی مادہ خرگوش کا آبِ خون نکال کر حونیاتِ منویہ پر ڈال کر خوردبین کے نیچے دیکھا گیا کہ اس عمل سے حونیاتِ منویہ کی پہلے حرکت بند ہوگئی اور اس کے بعد وہ گچھا بن کر غائب ہوگئے۔ اس طرح کے چند ٹیکوں سے کئی خرگوشنیاں بانجھ ہوگئیں اور یہ بانجھ پن ان میں چار ماہ تک قائم رہا۔ لیکن اس عمل سے مادہ خرگوش کے خصیتین الرحم کا فعل بالکل غیر متاثر رہا اور وہ انڈے پکانے کا کام برابر انجام دیتے رہے۔

ڈٹلو کے نتائج کی تصدیق دوسرے محققین نے بھی کی ہے۔ میک کارٹنی نے اسی طرح بائیس ہفتوں تک بانجھ پن پیدا کردیا۔ نادمن ھینی نے انسانوں میں اُس کے تجربات کرکے ظاہر کیا ہے کہ اکثر تجربات میں خاوندوں کا مادہ منویہ بیویوں میں ٹیکہ کیا گیا تھا۔ مگر بعض حالات میں بجائے خاوند کے دوسرے تن درست مردوں کے مادہ تولید کے ٹیکے کیے گئے تھے۔ ہر عورت میں ہفتہ وار ٹیکہ کیا جاتا تھا اور دوسرے ٹیکے میں پہلے کی نسبت خاص طریق پر تیار کیے ہوئے مادہ تولید کا ایک قطرہ بڑھا دیا جاتا تھا۔ ہر عورت میں تادہ ٹیکے کیے گئے تھے۔ ٹیکوں کے دوران میں کوئی عورت حاملہ نہیں ہوئی ٹیکوں کے ختم ہوجانے کے کچھ عرصے بعد تمام ٹیکہ کی ہوئی عورتوں میں سے تین عورتیں حاملہ ہوئیں۔ روسی ڈاکٹروں بالخصوص نیلٹ ستاخ اور ھوڈن نے اسی اصول پر تجربات کرکے بعض یقینی نتیجے حاصل کیے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ مردوں کی بجائے بیلوں کے مواد منویہ کے ٹیکے کرکے بھی عورتوں کو عارضی طور پر بانجھ کیا جاسکتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔ ان ٹیکوں کے بعد عورتوں میں بعض مقامی اور عمومی علامات مثلی، بخار وغیرہ پیدا ہوجاتی ہیں اور وہ بہت جلد رفع بھی ہوجاتی ہیں۔ اس قسم کے تجربات تیس عورتوں پر کیے گئے تھے ان میں سے چار تو دورانِ علاج ہی میں حاملہ ہوگئی تھیں۔ دو میں ٹیکے ناکام رہے تھے اور چوبیس میں ڈھائی ماہ سے لے کر ایک سال سے زیادہ عرصے تک عارضی بانجھ پن پیدا ہوگیا تھا۔

ان ہی اصولوں پر ٹیکہ کی ہوئی عورتوں کے منیع سیال خون سے ٹیکے کرکے دیکھا گیا ہے۔ مگر اس کے نتائج اور بھی کم دیرپا ثابت ہوئے ہیں۔ اسی طرح عورتوں کے خصیتین الرحم سے خاص مواد حاصل کرکے مردوں میں ٹیکے کرکے بھی تجربات کیے گئے۔ گلٹیوں کے مخصوص موادِ محرکہ (باطنی افرازات) مثلاً خاص جوہر بانقراس (انسولین) وغیرہ۔ غرض کہ اس وقت تک ذیل کے موادِ محرکہ سے تجربات کیے جاچکے ہیں ان کے علاوہ دوسری بے نالی کی گلٹیوں کے مخصوص موادِ محرکہ (باطنی افرازات)، مثلاً جوہر بانقراس (انسولین) (بقیہ صفحہ ۶۱)

آٹھویں فصل

منع حمل اور وید ک

از جناب ویدراج کرشن دیال صاحب شاستری امرت سر

مستورات کو مرض بانجھ پن سے نجات دلاکر اولاد پیدا کرنے کے قابل بنانے یا استقرار حمل کے لیے جہاں یقینی اور فائدے مند دواؤں یا ترکیبوں کی عام دنیا کو سخت ضرورت ہے، وہاں بعض اوقات خاص خاص حالات میں انسان کو ایسی ادویہ کی بھی تلاش رہتی ہے جو عورت کی صحت کو برقرار رکھتے ہوئے مانع حمل ہوں۔ اگرچہ ترکِ مباشرت اس کا ایک ہی بے ضرر اور یقینی علاج ہے تاہم یہاں چند نسخے ایسے درج کیے جاتے ہیں جو بوقت ضرورت استعمال کرنے سے فائدے مند ثابت ہو سکتے ہیں۔ مگر ہم اپنے ناظرین سے اس امر کے لیے دست بستہ التماس کرتے ہیں کہ ان کو زناکاری یا بدمعاشی کی خاطر ہرگز ہرگز استعمال نہ کریں۔ ہم نے ان نسخوں کو محض ایسے دنیاداروں کے فائدے کے لیے درج کیا ہے جو غربت کے باعثِ کثرتِ اولاد سے نالاں ہوں یا جن کی بیوی کسی خاص مرض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے نہایت کمزور ہوگئی ہو اور وہ اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ رہی ہو۔

مانع حمل نسخے

(۱) فل فل دراز، واوڑنگ، سہاگہ سفید۔ تینوں چیزوں کو ہم وزن لے کر باریک پیس لیں اور اس میں سے بقدر ۶ ماشے دوا لیکر حیض کی ابتدا سے پانچویں روز پانی کے ہمراہ استعمال کرائیں۔ اس کے استعمال سے حمل قرار نہیں پائے گا۔

نوٹ:۔ یہ سفوف برابر چار پانچ روز استعمال کرنا چاہیئے۔

(۲) مغز تخم ہرڑ ۴ تولہ اور مصری ۴ تولے کو پیس کر عورت کو چار روز تک پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اس سے عورت کا حیض آنا بند ہو جائے گا۔ جب حیض نہ آئے گا تو اولاد بھی نہ ہو سکے گی۔

(۳) دودھک یا ہزار دانی کی جڑ بقدر ۱ تولہ بکری کے دودھ میں بطور ٹھنڈائی پیس کر حیض کے بعد چار روز تک استعمال کرنے سے حیض آنا بند ہو جائے گا۔

(۴) پکھ نکھشتر میں دھتورے کی جڑ لاکر عورت کی کمر میں باندھ دیں۔ اس عمل سے بھی حمل قرار نہیں پاتا۔

(۵) تخم ڈھاک کی راکھ بقدر ۳ ماشے حیض کے بعد چند روز تک ٹھنڈے پانی کے ہمراہ استعمال کرانے سے حمل نہیں ٹھیرتا۔

(۶) سفوف چترہ بقدر ۳ ماشے اور گڑ ۱ تولہ، روغن سرسوں ۲ تولے میں ملاکر استعمال کرنے سے حمل نہیں ٹھیرتا۔

(۷) ہینگ ۱۰ ماشے کو تیل سرسوں ڈھائی تولے میں ملاکر پانچ روز تک استعمال کرانے سے حمل نہیں ٹھیرتا۔

(۸) حیض آنے کے بعد چار پانچ روز کریلے کا رس ڈھائی تولے کی مقدار میں روزانہ پلانے سے حمل نہیں ٹھیر سکتا۔

(۹) پرانا گڑ ۱ تولہ اور اڑد کا آٹا ۶ ماشے حیض کے بعد چند روز تک کھانے سے حمل نہیں ٹھیر سکتا۔

(۱۰) تخم ڈھاک پیس کر سفوف بنائیں۔ پھر اس کو گھی میں چرب کرکے برابر وزن کا شہد ملالیں اور حیض کے بعد اس میں روئی کا پھایہ لت پت کرکے رحم میں رکھیں۔ اس عمل سے حمل بالکل قرار نہیں پا سکتا۔

(۱۱) کچھر کا بول اور ایسا پانی جس میں لوہا گرم کرکے لوہار لوگ بجھاتے ہیں، بقدر چار چار تولے روزانہ پلانے سے حمل نہیں ٹھیر سکتا۔

(۱۲) ہاتھی کی لید خشک کرکے باریک پیس لیں۔ اور اس میں شہد ملاکر بقدر ایک ایک تولہ چند روز تک استعمال کرائیں۔ اس

کے استعمال سے عورت کو زندگی بھر حمل نہیں ٹھیر سکتا۔

(۱۳) پاکھان بھید اور مہندی دونوں کو ملاکر بطور مہندی ہاتھوں و پاؤں پر لگانے سے عورت کو حمل نہیں ہو سکتا۔

(۱۴) پہلی مرتبہ ہونے والی زچہ کا خون اگر کوئی عورت اپنے سارے جسم پر مل لے تو عمر بھر حمل نہیں رہ سکتا۔

(۱۵) تالیس پترا تولہ گیرو ا تولہ کو بطور ٹھنڈائی گھوٹ کر پینے سے عورت حاملہ نہیں ہو سکتی۔

(۱۶) ڈھاک کے تخم بطور ٹھنڈائی گھوٹ کر پینے سے عورت کو حمل نہیں ٹھیر سکتا۔

(۱۷) ۲ تولے بیر کی لاکھ پاؤ بھر پانی میں جوش دیں۔ جب چھٹانک بھر پانی رہ جائے تو اسے چھان لیں اور ۲ تولے روغن سرسوں ملاکر چند روز بعد حیض استعمال کرائیں۔ گربھ (حمل) نہیں ٹھیر سکتا۔

(۱۸) پرانا گڑ ۴ تولے حیض کے بعد متواتر آٹھ روز تک کھلانے سے حمل نہیں ہو سکتا۔

(۱۹) ہاتھی کی تازہ لید کو نچوڑ کر ا تولہ رس نکالیں اس میں ا تولہ شہد ملاکر چند روز استعمال کرائیں۔ اس سے ساری زندگی عورت کو حمل نہیں ہو سکتا۔

(۲۰) تلوں کے تیل میں نمک ملاکر اگر مرد بوقت مجامعت اپنے عضو مخصوص اور حشفے پر لگائے تو اس عمل سے بھی حمل نہیں رہ سکتا

(۲۱) سفوف ہلدی بقدر ا ماشہ تا ۳ ماشے حیض کے بعد متواتر دس بارہ دن تک استعمال کرتے رہنے سے حمل نہیں ٹھیرتا۔

(۲۲) مجامعت کے بعد رحم میں سیاہ مرچ رکھنے سے حمل نہیں ٹھیر سکتا۔

(۲۳) حیض کی ابتدا سے چار روز بعد مغز تخم ارنڈ ایک عدد سالم پانی کے ہمراہ نگلوانے سے پورے ایک سال تک حمل نہیں ٹھیر سکتا۔

(۲۴) آدمی کے کان کا میل اور ایک باقلے کا دانہ لے کر پشمینے کے کپڑے میں باندھ کر عورت گلے میں لٹکالے۔ جب تک یہ گلے میں رہے گا، حمل نہیں ٹھیر سکتا۔

(۲۵) حیض کے چار روز بعد چنبیلی کی ایک کلی پانی کے ہمراہ نگلوانے سے ایک سال تک حمل نہیں ٹھیر سکتا۔

(۲۶) مجامعت کے وقت مینڈک کی ہڈی عورت اپنی کمر میں باندھ لے تو حمل نہیں ٹھیر سکتا۔

(۲۷) بچے کا پہلا دانت جب گرنے لگے تو عورت کو چاہیئے کہ اس کو زمین پر نہ گرنے دے۔ ہاتھ ہی میں لے لے۔ اور اس کو چاندی کے تعویذ میں رکھ کر دائیں بازو پر باندھے۔ اس سے حمل نہیں ٹھیر سکتا۔

(۲۸) بھوہڑ کی لکڑی کی راکھ ا ماشہ میں ایک ماشہ کھانڈ ملاکر برابر اکیس روز تک عورت کو پانی کے ہمراہ استعمال کرائیں اس سے زندگی بھر حمل نہیں ٹھیر سکتا۔

(۲۹) مازو سبز کو پانی میں گھس کر روئی کا پھایہ تر کریں اور بوقت مجامعت رحم میں رکھیں۔ حمل قرار نہیں پاتا۔

(۳۰) نوشادر اور پھٹکری کو پیس کر رحم میں رکھ کر مجامعت کرنے سے بھی حمل نہیں ٹھیرتا۔

علم اور حکمت کے خزانے

اردو کی طبّی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے۔ اسی لیے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبّی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبّی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبّی ضرورت کو کما حقہٗ پورا کر دیا ہے۔ اس کی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سال گرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شایع ہوتی ہے اپنی نوعیّت اور جامعیّت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف پندرہ بیس جلدیں مکمّل کی جاسکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں۔ قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گزشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لیے دوبارہ طبع کرا لیے جائیں لیکن اس کے لیے موقع نہیں مل سکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچ سو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچ سو جلدیں مکمّل کی جاسکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ ان جلدوں کے تمام پرچے مکمّل ہو جانے کے بعد دفتر میں ان کی جلدیں مکمّل کرا لی ہیں جو جولائی سنہ ۳۴ء سے جون سنہ ۳۵ء تک اور جولائی سنہ ۳۵ء سے جون سنہ ۳۶ء تک اور جولائی سنہ ۳۷ء سے جون سنہ ۳۸ء تک اور جولائی سنہ ۳۸ء سے جون سنہ ۳۹ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور تجدید و اعادۂ شباب اور درازی عمر پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی سنہ ۳۷ء سے جون سنہ ۳۸ء میں گزشتہ سال کا وہ عظیم الشان عورت نمبر ہے جسکی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علماء اور حکما متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟ اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجیے کہ سنہ ۳۵-۳۴ء کی جلد میں ایک تو مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع اعادۂ شباب اور درازئ عمر تھا۔ اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے سنہ ۳۶-۳۵ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے۔ اور جس میں بچوں کی پرورش اور انکی طبیعت اور ان کے کھیل، ان کی عادات و اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر انگریزی زبان کے طبّی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچے سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہیں اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ سنہ ۳۸-۳۷ء کی جلد میں گزشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون سنہ ۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شائقین اور قدر شناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے۔ سنہ ۳۹-۳۸ء کی تازہ جلد میں پچھلے سال کا عظیم الشان دق نمبر اور گیارہ مہینے کے پرچے شامل ہیں۔ دق نمبر وہی ہے جس میں چودہ مضامین یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ بر اعظموں کے ہیں ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبّی مضامین کے جو ماہ بماہ شایع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرّب اور آزمودہ صد ہا نسخے ملیں گے۔ جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر آپ کو صرف کرنی پڑیگی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے۔ محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۱۰۶۲ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دل چسپ مرقعے کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطبّا ہی کے لیے ضروری نہیں بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریں گے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچے کے مضامین سے ہو جائیگا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبّی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس کے حلقے میں ہندوستان بھر کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے۔

مینیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل۔ لال کنواں، دہلی

مزاحیہ

کارٹون

SAMI 39

بیوی: کیا آپ کو کچھ یاد ہے کہ میرے چہرے کو دیکھ کر آپ کب حیرت میں پڑ گئے تھے؟
خاوند: ہاں، خوب اچھی طرح، نکاح کے بعد جب میں نے آپ کا گھونگٹ الٹا تھا!

بیوی: میں نے آج ایک بڑا ہی خوب صورت بچہ دیکھا ہے۔
شوہر: (جو اپنی خرچیلی بیوی کی ہر فرمائش پر کہہ دیتا تھا کہ روپیہ لے جاؤ اور بازار سے خرید لاؤ) بہت خوب! تو پھر تجوری میں سے روپیہ نکالو اور کسی دوکان سے اپنی پسند کا بچہ خرید لاؤ۔

ہمدرد منجن

SAMI-39.

ایک سہیلی: میرے شوہر بھی مجھ سے اسی طرح بپھرے رہتے تھے جس طرح تمہارے شوہر اس وقت بیٹھے ہیں۔

دوسری سہیلی: مجھے تو منہ کی بدبو اور دانتوں کے میلے پن کی شکایت ہے۔ تمہیں کیا تھا؟

پہلی سہیلی: مجھے بھی تو یہی شکایتیں تھیں لیکن جب سے ہمدرد منجن لگانا شروع کیا ہے اس وقت سے میری صحت بھی اچھی ہے اور خانگی زندگی بھی۔
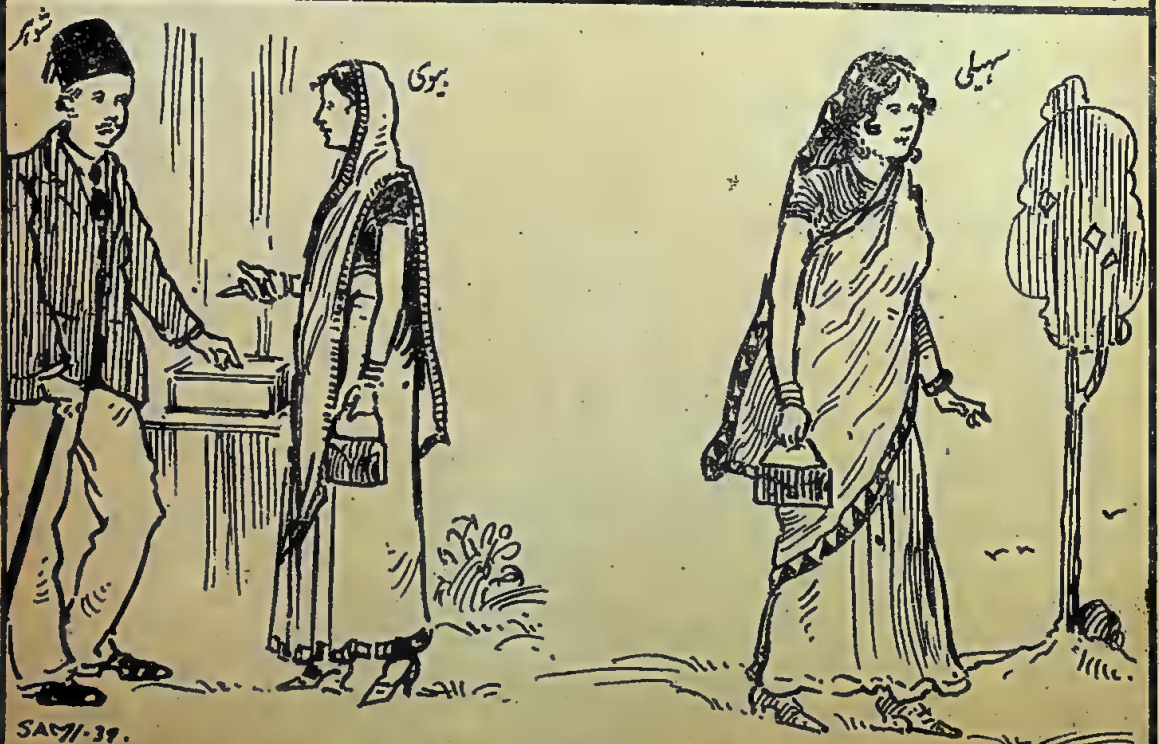
شوہر

بیوی

سہیلی

SAMI-39.

شوہر: ذرا اپنی سہیلی کو دیکھنا۔ اس کو ساری کیسی اچھی لگ رہی ہے۔ ایک تم ہو جیسے کپڑے میں لپٹا ہوا جاپانی کھلونا۔

بیوی: وہ ہمدرد دواخانے کا ضماد شباب پابندی سے لگاتی ہے۔

شوہر: تو تم کو کس نے منع کیا ہے۔ تم کیوں نہیں یہ دوا لگاتیں (صفحہ ۲۴۸)

نویں فصل
متفرق ذرائع

ہندوستان کی خواتین اور ضبط تولید

محترمہ ڈاکٹر میری اسٹوپس ڈی۔ ایس سی، پی ایچ ڈی۔ لنڈن

محترمہ ڈاکٹر میری سٹوپس صاحبہ انگلستان میں برتھ کنٹرول کی تحریک کی روحِ رواں ہیں۔ ہماری درخواست پر موصوفہ نے یہ مضمون ارسال فرمایا ہے جسے ہم شکریہ کے ساتھ نذر ناظرین کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ ڈاکٹر صاحبہ کے خیالات سے فائدہ اُٹھایا جائے گا۔

"ہمدردِ صحت"

ہندوستان کی خواتین کے لیے بھی ضبطِ تولید کے محفوظ طریقوں کا علم اسی قدر ضروری ہے جس قدر انگلستان یا کسی دوسرے ملک کی عورتوں کے لیے۔ یہ مسئلہ کسی خاص قوم یا طبقے سے نہیں بلکہ پورے عالمِ نسواں سے تعلق رکھتا ہے۔ عورت چاہے کتنی ہی دولت مند کیوں نہ ہو متواتر اور پیہم حمل سے اُس کی قوت زائل ہو جاتی ہے اور اُس کے نتائج نوزائیدہ بچے کو برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ جن لوگوں کو ضبطِ تولید پر عمل پیرا ہونے کے وجوہ معلوم کرنے کا شوق ہو وہ میری مختصر کتاب "وائز پیرنٹہُڈ" (عاقلانہ والدینیت) یا مقابلتاً ضخیم کتاب "کنٹراسپشن، اٹس تھیوری، ہسٹری اینڈ پریکٹس" (ضبطِ تولید کا نظریہ، تاریخ اور عمل) کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ ان کتابوں میں جو طریقے بیان کیے گئے ہیں اُن پر تمام دُنیا میں عمل کیا جاتا ہے۔ میں اس مضمون میں صرف ایک یا دو ایسے مسائل بیان کرنا چاہتی ہوں جن کا تعلق خاص طور پر ہندوستانی خواتین سے ہے۔ کیوں کہ وہاں بہت سخت گرمی پڑتی ہے۔ رسل و رسائل کے ذریعوں کی کمی ہے اور لوگ غیر معمولی طور پر افلاس زدہ ہیں۔

ہندوستان میں دولت مند عورتوں کی تعداد اُنگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔ غریب عورتوں کی عظیم الشان اکثریت کے لیے ہمیں خاص طریقے ایجاد کرنے پڑیں گے۔ کیوں کہ غریب عورتیں اندامِ نہانی کے لئے ربر کی ٹوپیاں اور پیسریاں خرید نہیں سکتیں۔ اور وہ جدید ساخت کے مختلف آلات ہر مرتبہ صحیح طریقے پر لگا بھی نہیں سکتی ہیں۔ میں نے اپنی کتاب "برتھ کنٹرول ٹوڈے" (موجودہ ضبطِ تولید) میں اسفنج اور تیل کا نہایت آسان طریقہ درج کیا ہے۔ افسوس ہے کہ اس کا خرچ بھی ہندوستان کی غریب عورتوں کی استطاعت سے باہر ہے۔ لہٰذا میں مجبور ہوں کہ افلاس زدہ ہندوستانی عورتوں کے لئے کوئی خاص طریقہ تجویز کروں۔ اس طریقہ میں خاص فائدہ یہ ہے کہ عورتوں کو کچھ خرچ کرنا نہیں پڑے گا اور اس کے لئے جو چیز بھی ضروری ہو وہ عورتیں بازار سے خریدنے کے بجائے خود اپنے گھروں میں تیار کر سکیں گی۔ طریقہ یہ ہے کہ تھوڑی سی صاف دھنی ہوئی روئی لے کر اُس کی گدّی بنالی جائے جو ہتھیلی کے برابر چوڑی اور انگوٹھے کے برابر موٹی ہو۔ اس گدّی پر آہستہ آہستہ دھاگا اِدھر اُدھر لپیٹ دیں۔ تاکہ روئی جمی رہے۔ اس کے بعد پیالی میں تھوڑا سا تیل (جس سے غریب ہندوستانی گھروں میں عام طور پر کھانا پکایا جاتا ہے) نکالیں اور اس میں گدّی کو تر کر دیں۔ جب گدّی تیل کو خوب اچھی طرح جذب کرلے تو اُسے آہستہ سے دبا کر تیل کی زائد مقدار نکال دیں اور خواب راحت سے پہلے اندامِ نہانی میں رکھ لیں۔ اس گدّی کو رحم کی گردن تک پہنچ جانا چاہیے۔ کیوں کہ جن جراثیم سے استقرارِ حمل ہوتا ہے وہ رحم میں داخل نہ ہو سکیں گے۔ بہتر یہی ہے کہ گدّی کو عین موقع پر استعمال کرنے کے بجائے خواب گاہ میں داخل ہونے سے پیشتر ہی لگا لیا جائے، تاکہ ہم آغوشیوں کی لذّت میں کوئی فرق نہ پڑنے پائے۔

گدّی کو مجامعت کے بعد ہی جسم سے باہر نکال لینا مناسب نہیں ہے۔ بلکہ صحیح طریقہ یہ ہے کہ اُسے رات بھر جسم کے اندر رہنے دیں تاکہ چکنائی سے جراثیم تلف ہو جائیں۔ اُسی وقت گدّی کو باہر نکال لینے سے بعض جراثیم کے رحم کے اندر داخل ہو جانے کا امکان رہتا ہے۔ صبح جب خواب راحت سے بیدار ہوں تو غسل کے وقت گدّی کو جسم سے نکال کر نذرِ آتش کر دیں۔

میں نے ضبط تولید کا جو آسان ترین طریقہ ظاہر کر دیا ہے اُس کی بنا پر مجھے اندیشہ ہے کہ تجارتی حلقوں میں میرے خلاف اظہارِ ناراضگی کیا جائے گا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ہندوستانی بہنوں کے نام میرا یہ پیام درحقیقت ان کے لئے راحت و مسرت کا پیام ثابت ہوگا۔

دولت مند اور تعلیم یافتہ ہندوستانی عورتوں کے لیے جدید سائنٹی فک طریقوں کا استعمال زیادہ مناسب ہے۔ "رشیل" "کلینوکیپ" "ڈچ کیپ" وغیرہ مختلف اقسام کے آلے قابلِ اعتماد ہیں اور انہیں اپنے جسم کی اندرونی ساخت کے مطابق منتخب کیا جا سکتا ہے۔ یہ تمام آلات اچھے ہیں لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ انہیں صحیح طریقے پر لگایا جا سکے۔

جو دولت مند اور تعلیم یافتہ خواتین اعلیٰ اقسام کی پیسریوں کے استعمال کی عادی ہیں اور ان کے لیے "گریز" (چکنائی) وغیرہ ولایت سے منگاتی ہیں انہیں بھی ایک خاص دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ یہ کہ یورو پین ممالک سے جب "گریز سپوزیٹریز" ہندوستان پہنچتی ہیں تو گرم آب و ہوا کے اثر سے وہ عموماً پگھل جاتی ہیں اور قابلِ استعمال نہیں رہتیں اگرچہ یورو پین ممالک میں اب ایسی قسموں کی گریزیں تیار ہونے لگی ہیں جو ہندوستان میں آتے آتے پگھل نہیں جاتیں لیکن ان میں بھی ایک دُشواری یہ ہے کہ ہندوستانی عورتوں کے اجسام میں چونکہ سرد ممالک کی عورتوں کے اجسام سے زیادہ گرمی ہوتی ہے اس لئے یورو پین ممالک کی تیار کردہ گریزیں بسا اوقات ہندوستانی عورتوں کے لیے اس قدر مفید ثابت نہیں ہوتیں جس قدر یورو پین ممالک کی عورتوں کے لیے۔ اس دُشواری کو رفع کرنے کے لیے ہم نے اپنے کلینک میں خاص طور پر ایسی گریزیں تیار کرائی ہیں جو گرم ممالک کی خواتین کے لئے بغیر کسی شک وشبہ کے کارآمد ثابت ہو سکتی ہیں۔ اس مقصد کے لیے "کلینوکیپ" بہترین ہے۔ اس بات کی سخت ضرورت ہو کہ ہندوستان میں لیڈی ڈاکٹروں اور سند یافتہ دائیوں کی ایسی معقول تعداد ہونی چاہیئے جو صرف یہی نہیں کہ پیسریوں کے صحیح طریقہ انتخاب و استعمال سے واقف ہوں، بلکہ ہندوستانی عورتوں کو ان کے استعمال کا صحیح طریقہ بتا بھی سکیں۔ اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کی پیسری بھی صرف اسی صورت میں کارآمد ہو سکتی ہے جب کہ اُسے ہر مرتبہ صحیح طریقے پر لگایا جا سکے۔

خان صاحب: کیوں بابوجی، ہم کو تو ضبط تولید کے چکر میں رکھا اور خود یہ چار چار بچے لیے پھر رہے ہو؟

بابوجی: خاں صاحب، ان کو تم ایک ہی سمجھو، کیوں کہ یہ چاروں ایک ساتھ پیدا ہوئے ہیں۔

ضبطِ تولید کا انفرادی حق اور بہترین مانعِ حمل تدابیر

از جارج ریلے اسکاٹ۔ ایف۔ پی ایچ۔ ایس۔ (انگلینڈ) ایف۔ آر۔ اے۔ آئی۔ ایف۔ زیڈ۔ ایس، کیمبرج (انگلستان)

حمل کی روک تھام کا جواز

ضبطِ تولید کا نظریہ، اگرچہ کم و بیش تین ہزار برس پرانا ہے لیکن اس پر روادارانہ توجہ اور عمل کی ضرورت کا احساس اسی زمانے میں ہوا ہے۔

سب سے پہلے مالتھوس اور اُس کے پیروؤں نے دنیا کی حد سے زیادہ بڑھتی ہوئی آبادی کو روکنے کے لیے ضبطِ تولید کی ضرورت پر زور دیا تھا۔ گو اِن لوگوں کے دلائل بنیادی حیثیت سے غیر صحیح اور بڑی حد تک مغالطہ آمیز تھے لیکن یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ ایسے وقت میں، جب کہ ضبطِ تولید کے نظریے کی ہر طرف سے شدید مخالفت ہو رہی تھی اور یہ اندیشہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں مخالفین کو اس معاملہ میں قانونی امداد نہ حاصل ہو جائے، ان لوگوں نے ضبطِ تولید کے نظریے کو عام کرنے اور اُسے مقبول بنانے میں بڑا کام کیا۔

اس نظریے کی سب سے زیادہ مخالفت مذہبی نقطۂ نظر سے کی جاتی رہی ہے لیکن حال ہی میں جب طبی نقطۂ نظر سے تلے اُوپر کے حمل کے نقصانوں پر روشنی ڈالی جانے لگی تو ضبطِ تولید کے نظریے کو قبولِ عام کی سند بھی ملتی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مذہبی مخالفت میں بڑی حد تک کمی ہو گئی۔

یہ حقیقت ہے کہ بیشتر حالات میں حمل عورت کی صحت بلکہ اُس کی جان تک کے لیے خطرہ ثابت ہوتا ہے اور چوں کہ بہ کثرت صورتوں میں یہ خطرہ لاحق رہتا ہے اس لیے یہ مناسب ہوگا کہ یہاں کسی قدر تفصیل سے ان صورتوں کا جائزہ لیا جائے۔

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ عورت کے قوائے جسمانی پر وضعِ حمل کا بہت سخت بار پڑتا ہے۔ اور اس بار یا تھکان کا اثر عورت کے قویٰ سے اسی وقت دور ہو سکتا ہے جب وضعِ حمل کے بعد کافی عرصہ تک اُسے آزاد رہنے کا موقع مل سکے۔ پچھلے وقتوں میں اکثر عورتیں برابر ایک سال کے فصل سے وضعِ حمل مشقتوں میں مُبتلا ہوتی رہی ہیں۔ گویا پچھلے وضعِ حمل کا اثر ابھی اس کے قوئے سے اچھی طرح دُور نہیں ہوتا تھا کہ ان پر مزید بار پڑ جاتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ متواتر بچہ کشی کے باعث اگر عورت اپاہج، ناکارہ اور ہمیشہ کی روگی نہ بھی رہتی تھی تب بھی اُس کی صحت کو گھن لگ جاتا تھا۔ اور وہ اپنی عمر سے کئی برس آگے نظر آنے لگتی تھی۔ اور پھر بچوں پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ اُن کی جسمانی اور دماغی نشو و نما ماں کی عدم توجہی کے باعث پوری نہیں ہو سکتی تھی۔ کیوں کہ غریب ماں کو ہر وقت اپنی ہی پڑی رہتی تھی۔ اسے اتنا وقت ہی نہیں ملتا تھا کہ وہ بچوں کی بھی خبر گیری کر سکتی۔ اس کے ساتھ اکثر صورتوں میں یہ بھی ہوتا تھا کہ بیمار ماں کے بچے خود بیمار، حقیر، زرد رُو، حواس باختہ اور جسمانی اعتبار سے ناکارہ ہوا کرتے تھے۔

ان ہی شواہد کے بعد ماہرینِ طب اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ وضعِ حمل کے بعد دوسری مرتبہ استقرارِ حمل میں ماں کو اتنی مدت ملنی چاہیئے کہ وہ اپنی تھکان بھی دور کر سکے اور اس کا بچہ بھی شیر خواری کی عمر سے آگے بڑھ جائے۔ ایک اور دوسرے حمل کے درمیان یہ وقفہ حالات کے اعتبار سے متعین کیا جا سکتا ہے۔ تین یا چار برس کا وقفہ مناسب ہے لیکن کم سے کم دو برس کا وقفہ ضروری ہے۔ عام طور پر اس وقفے کی اہمیت کا احساس دلانے کے لئے ابتدا میں ماہرینِ طب نے یہ تلقین شروع کی تھی کہ وضعِ حمل کے بعد ایک مدت تک تعلقات جنسی سے پرہیز کیا جائے حالاں کہ وہ خود بھی اپنے دل میں یہ اچھی طرح سمجھتے تھے کہ اُن کی یہ نصیحت ایک بڑی اکثریت کے لئے محض بے اثر تھی۔ بالآخر متواتر تجربوں کے بعد وہ یہ نتیجہ نکالنے میں کامیاب ہوئے کہ اس مسئلہ کا مؤثر حل صرف مانعِ حمل تدابیر ہی ہو سکتی ہیں۔

جس طرح شادی شدہ عورت کی صحت اور تن درستی کی خاطر ایک اور دوسرے حمل کے درمیان مناسب فصل لازمی ہے، اسی طرح بعض خاص حالات میں یہ بھی ضروری ہے کہ ایک سے پانچ برس تک یا اس سے بھی زیادہ مدت تک حمل قائم نہ ہونے دیا جائے۔ ان خاص حالات میں شدید بیماری یا اہم آپریشن کا ذکر مثالاً آ سکتا ہے جن میں حمل قائم نہ ہونے دینا نہ صرف عورت پر احسان کرنا ہے بلکہ

اس بچے کو بھی بعد کی اُن بیماریوں اور مصیبتوں سے بچانا ہے جو ایک بیمار ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کی صورت میں اُسے پیش آسکتی ہیں۔

اسی کے ساتھ بیشتر صورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں نہ تناسب وقفہ کافی ہوسکتا ہے اور نہ حمل کو ایک لمبی مدت تک کے لیے ملتوی کردینے سے کام چلتا ہے۔ بلکہ ضرورت ہوتی ہے کہ ہمیشہ کے لیے بچوں کی پیدائش ہی کو بالکل روک دیا جائے۔ ایسے حالات جن میں بچوں کی پیدائش بالکل ہی روک دینے ضرورت ہوتی ہے، دو صورتوں میں تقسیم ہوسکتے ہیں:۔

(۱) جب حمل کے دوران میں یا وضع حمل کے وقت عورت کی صحت خراب ہونے یا اُس کی جان کے لالے پڑجانے کا اندیشہ ہو۔

(۲) جب "مقاربت" کا نتیجہ ایک نامکمل اور جسمانی اور دماغی حیثیت سے ایسے ناکارہ بچے کی شکل میں نکلے جس کے دنیاوی وجود کا باعث ہونا اخلاقی جُرم کے ہم پلہ سمجھا جائے۔

ان میں پہلی صورت جن بیماریوں کے باعث پیش آتی ہے وہ یہ ہیں رعشہ، سوزش گردہ، اختلاج قلب، آتشک، سوزاک، دِق، ذیابطیس، گھینگا، زیادتی افراز درقیہ اور التہاب قناتِ فلوپی وغیرہ وغیرہ۔ ان میں سے چاہے کوئی سی بیماری ہو، حمل کے باعث اس میں شدت پیدا ہوتی لازمی ہے۔ بلکہ اکثر صورتوں میں ان بیماریوں کی موجودگی میں حمل کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یا تو عورت ہمیشہ کی رُوگی رہتی ہے یا اپنی جان سے جاتی رہتی ہے۔

دوسری صورت میں بچے کے ناکارہ پیدا ہونے کی ذمہ داری یا تو اُس کے باپ پر ہوتی ہے یا ماں پر۔ اور بیشتر صورتیں ایسی بھی ہیں کہ ماں باپ کے خاندانی امراض اور کمزوریوں کا ورثہ بچوں کو ملتا ہے۔

معاشی نقطۂ نظر سے، ضبط تولید کے نظریے کی حمایت میں عام طور پر افلاس کی دلیل کافی وزنی خیال کی جاتی ہے۔ افلاس کی بعض صورتیں تو ایسی ہیں کہ ان میں چند دنوں حمل کو ملتوی رکھنا مناسب ہوتا ہے اور اکثر صورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ جن میں بچوں کی پیدائش کو بالکل ہی روک دینا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ مذہبی طبقوں میں بھی جو پہلے ضبط تولید کے نظریے پر توجہ دینے تک کے روادار نہیں تھے، اب اس بات کا رفتہ رفتہ احساس ہونے لگا ہے کہ افلاس ضبط تولید کے لئے ایک معقول وجہ جواز ہوسکتا ہے۔

اس نئی روشنی کے دور میں یہ ایک مُسلّمہ حقیقت ہے کہ بچوں کی صحیح اصول پر پرورش بہت مہنگی ثابت ہوتی ہے۔ اسی کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ اس عام کساد بازاری میں بڑھتی ہوئی بے کاری اور بے روزگاری نے سوسائٹی کے اُن کندھوں پر، جو پہلے ہی اپنی ذمہ داریوں کے بوجھ سے جھکے پڑتے تھے ایک اور بے پناہ وزن رکھ دیا ہے۔ یہ دونوں باتیں ایسی نہیں ہیں کہ ہم اس نظریے پر غور کرنے کے سلسلے میں انہیں نظرانداز کرسکیں۔

ضبط تولید کا استحقاق یعنی انفرادی طور پر اپنے حالات کی روشنی میں یہ طے کرنے کا حق، کہ آیا کچھ دنوں کے لئے حمل کو ملتوی کرنا مناسب ہے یا بچوں کی پیدائش کو بالکل ہی روک دینا ضروری ہے، ابھی عام طور پر تسلیم نہیں کیا گیا ہے۔ اور ایسے لوگ بھی بہت کم ہیں جو اس کو اپنا جائز حق سمجھتے ہیں۔ برخلاف اس کے مذہبی حلقے ضبط تولید کے انفرادی استحقاق کی دلیل کو عیش پسندی کے مرادف سمجھتے ہیں۔ اور قومی معاشرتی اور جسمانی نقطہ نظر سے اُس کی حمایت کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔

لیکن میں ضبط تولید کے نظریے کے حامی اور علم بردار کی حیثیت سے یہ رائے رکھتا ہوں کہ ہر شادی شدہ جوڑے کو یہ حق حاصل ہے کہ اس معاملے میں کسی خیال یا اثر سے مرعوب ہوئے بغیر خود ہی ایک مناسب فیصلہ کرلیا کرے بلکہ میں یہاں تک کہتا ہوں کہ افراد کے اس حق سے انکار کرنا شخصی آزادی کے قانون کی صریح خلاف ورزی ہے، جو نہ صرف ناجائز اور ناروا حرکت ہے بلکہ قابلِ تعزیر بھی ہے۔

حمل کو روکنے کی عملی تدبیریں

ضبط تولید کی ضرورت اور اس نظریے پر عمل کرنے کے انفرادی حق کو تسلیم کرچکنے کے بعد یہ معلوم کرنا بہت ضروری ہوجاتا ہے کہ ایسے حالات میں، جن میں حمل روکنا مناسب معلوم ہو، کون سی عملی تدبیریں

اختیار کی جائیں جو مؤثر بھی ثابت ہوں اور جن پر ضرورت مند افراد آسانی سے عمل بھی کر سکیں۔

اُن بیسیوں مانع حمل تدابیر میں سے، جو صرف عورتوں سے متعلق ہیں، کسی ایک مؤثر تدبیر کو منتخب کر لینا بہت مشکل کام ہے۔ اور وہ عورتیں جنہیں کبھی اس قسم کی ضرورت نہیں پڑی اور نہ تجربہ ہوا اُن کے لئے تو یہ انتخاب بہت ہی پریشان کن ثابت ہوتا ہے۔

بعض مانع حمل تدابیر ایسی ہیں جن پر بہت زیادہ خرچ آتا ہے لیکن چند ایسی بھی ہیں جن پر برائے نام خرچ کے ساتھ عمل کیا جا سکتا ہے اسی کے ساتھ چند تدابیر ایسی ہیں جن کے ساتھ فنی اعتبار سے عمل کی مشکلات وابستہ ہیں اور بعض ایسی بھی ہیں جنہیں نفیس طبیعتیں برداشت نہیں کر سکتیں۔ بہرحال تدابیر مانع حمل کے انتخاب میں مذکورہ بالا باتوں کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ مثلاً کسی ایسے شادی شدہ جوڑے کے لیے جو زیادہ خرچ کا متحمل نہیں ہو سکتا، مہنگے آلات تجویز کر دینا محض بے معنی بات ہے یا ایسے نفیس مزاج افراد کے لیے ایسی سستی تدابیر کی سفارش کرنا جن پر عمل کرنے سے ان کی طبیعت گھبرائے یا پھر کوئی ایسا عمل تجویز کرنا، جو طبی حیثیت سے پیچیدہ ہو اور جس پر وہ حاوی نہ ہو سکیں، ہمیشہ بے کار اور بے اثر ثابت ہوتا ہے۔ تدابیر مانع حمل تجویز کرنے والوں پر سب سے بڑا اعتراض مجھے بھی ہے کہ یہ لوگ مانع حمل تدابیر کی سفارش کرتے وقت افرادِ متعلقہ کے مزاج اور مذاق کا اندازہ نہیں کرتے اور نہ خرچ کا سوال ان کے زیرِ غور آتا ہے۔

اِن ہی وجوہ کی بنا پر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ہماری موجودہ معلومات کے ماتحت کوئی ایک اصول ایسا متعین نہیں کیا جا سکتا جسے ضبط تولید کے سلسلے میں ہر شخص استعمال کر سکے اور سب کے لئے وہ یکساں مفید بھی ثابت ہو۔ بہ الفاظ دیگر، کوئی مانع حمل تدبیر آج تک ایسی دریافت نہیں ہوئی جس کے متعلق ہم یہ کہ سکیں کہ وہ ہر طرح کے حالات میں ہر شخص کے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکے گی۔ علاوہ اس کے مانع حمل تدابیر کے سلسلے میں مردوں کی ذمہ داریوں کو پسِ پُشت ڈال دینا اور اس پر زور دیتے رہنا، کہ ان تدابیر سے صرف عورتوں ہی کا تعلق ہے، بڑی سخت غلطی ہے۔ اس لیے کہ بیشتر حالات میں جس طرح مرد اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں پہلو تہی اور بے پروائی کرتا ہے اُسی طرح عورتیں بھی سُستی، بے پروائی یا ناواقفیت کے باعث ان تدابیر پر اس طریقے سے عمل نہیں کرتیں جو کامیابی کے لئے بہت ضروری ہوتا ہے بعض حالات میں حمل کو روکنے کی تدابیر اختیار کرنے کی پُوری پوری ذمہ داری عورت پر ہوتی ہے اور بعض صورتوں میں مرد پر لیکن ایسی صورتیں بہت زیادہ افسوس ناک ہوتی ہیں جن میں عورت کی صحت کو برقرار رکھنے کی خاطر مانع حمل تدابیر اختیار کرنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ لیکن یہ تدابیر محض اس لئے ناکام رہتی ہیں کہ مرد عدم واقفیت یا ایسی تدابیر پر عدم اعتماد کے باعث اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کرتا اور عورت غریب صحیح طریقہ عمل سے ناواقفیت کے باعث حمل کو روکنے میں کامیاب نہیں ہوتی۔

اس اعتبار سے ضبط تولید کے نظریے کے سلسلے میں مناسب طریقہ یہی ہو سکتا ہے کہ مجرّب قسم کی متعدد مانع حمل تدابیر کا ذکر کر دیا جائے۔ اور ان کے انتخاب کا حق افراد کو دے دیا جائے کہ وہ جس تدبیر کو اپنے لئے مناسب سمجھیں طبی مشورے کے بعد اُسے اختیار کر لیں۔

میں اس مضمون میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کر سکتا کہ عورتوں اور مردوں سے متعلق اُن مجرّب ترین تدابیر کا سرسری ذکر کر دوں جو آج کل رائج ہیں۔

عورتوں کے لیے تدبیریں

(۱) ربڑ کی پیسری: آج تک جس قدر مانع حمل تدابیر دریافت ہوئی ہیں یہ تدبیر سب حالات میں سب سے بہتر اور مؤثر ثابت ہوئی ہے۔ البتہ پیسری کا صحیح قطر معلوم کرنا اور اُس کے پہنانے کے متعلق ہدایات حاصل کرنا ضروری ہے۔ بلکہ مناسب تو یہ ہے کہ پہلی مرتبہ یہ پیسری کسی ماہرِ فن کی امداد سے پہنوائی جائے۔ اس کا اثر کئی گُنا زیادہ ہو سکتا ہے اگر اس کے ساتھ مانع حمل مرہم بھی استعمال کیا جائے۔

لیکن بعض بیماریاں ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں یہ تدبیر کامیاب نہیں ہوتی مثلاً ہبوط الرحم، تشقّقِ صفاق، پُرانا قبض، پردۂ بکارت کی موجودگی نتق مثانہ مہبلی اور استرخاء معاء مستقیم وغیرہ وغیرہ۔ اسی کے ساتھ بعض حالات میں اس کے استعمال میں مشکلیں پیش آتی ہیں اور بعض حالات ایسے ہوتے ہیں کہ خرچ کی زیادتی کے باعث اس کا استعمال نہیں ہو سکتا۔

(۲) اسفنج یا ڈاٹ: دو انچی قطر کا ربر اسفنج یا روئی اور صاف کپڑے کی چھوٹی سی گدّی بنا کر رحم کے منہ پر رکھ دی جائے۔ یہ گدّی

یا ربر اسفنج اتنا بڑا ہونا چاہیئے کہ رحم کا راستہ پوری طرح بند ہو جائے لیکن گدی یا اسفنج کو اندر داخل کرنے سے پہلے حسب ذیل مرکب میں تر کر لینا چاہیئے۔

روغن زیتون۔ لیک ٹک ایسڈ سولیوشن (ایک فی صدی کا) لے کر ہر کے میں حل کر لیا جائے۔ اس نسخے پر برائے نام خرچ آتا ہے، اسفنج کا ٹکڑا چند پیسوں میں خریدا جا سکتا ہے۔ اور اگر روئی یا کپڑے کی گدی استعمال کی گئی تو ان چند پیسوں کے خرچ سے بھی نجات مل جاتی ہے۔ یہ تدبیر ہنگامی ضرورتوں کے وقت بھی، جب پیسری میسر نہ آئے، نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔

(۳) ربڑ کی ٹوپی: بعض خاص صورتوں میں جہاں پیسری استعمال نہ کی جا سکے وہاں یہ ٹوپی مفید ثابت ہوتی ہے۔ یہ ٹوپی رحم کی گردن پر لگا دی جاتی ہے۔

(۴) "گریفن برگ چھلا": چاندی یا سونے کے تاروں کا بٹا ہوا چھلا رحم کے منہ پر پہنایا جاتا ہے۔ اس سے حمل نہیں ٹھہرنے پاتا لیکن ضرورت اس کی ہے کہ کوئی ماہر طب اس کو پہنائے اور کچھ مدت کے بعد اس کا معائنہ بھی کرتا رہے۔ اس اعتبار سے یہ بہت قیمتی نسخہ ہے۔ البتہ نفیس مزاج عورتوں کے لیے یہ مناسب ہے۔ اس لیے کہ انہیں چھلے کی موجودگی بالکل محسوس نہیں ہوتی اور نہ اس سے مجامعت میں کسی قسم کی روک ہوتی ہے۔ یہ چھلا زیادہ سے زیادہ بارہ مہینے تک مسلسل لگا رہتا ہے اور بارہ مہینے کے بعد اُس کے معائنہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۵) مجامعت کا مناسب وقت: یہ طریقہ اگرچہ مدت سے بے اثر سمجھا جاتا ہے لیکن حال ہی میں اوگینو اور کنوس اور بعض اور لوگوں نے "نئی تحقیقات" کے بعد یہ بتایا ہے کہ عورت کے لیے یہ ممکن ہے کہ وہ اپنا قبول حمل کا زمانہ معلوم کر سکے۔ اس طریقۂ عمل میں ان لوگوں کے لیے بڑی کشش ہے جو مذہبی خیال یا اور وجوہ سے دوسری قسم کی مانع حمل تدابیر اختیار کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ لیکن طبی اور آلاتی تدابیر اگر آسانی سے حاصل ہو سکیں تو اس طریقۂ عمل کی رائے نہیں دی جا سکتی البتہ مزید احتیاط کے طور پر دوسری تدابیر کے ساتھ اس پر بھی عمل کیا جا سکتا ہے۔

مردوں کے لیے تدبیریں

(۱) کنڈوم یا فرنچ لیٹر: آج دنیا میں کسی اور مانع حمل آلے کی اتنی فروخت نہیں ہے جتنی اس چیز کی ہے۔ اور جب سے ربڑ کی مصنوعات میں زیادہ نفاست پیدا ہونے لگی ہے اُس وقت سے یہ چیز (یعنی فرنچ لیٹر) ان سب مانع حمل آلات میں، جو ہمیں میسر آ سکتے ہیں، سب سے بہتر اور مفید تر ثابت ہو رہی ہے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ کنڈوم اچھے اور بڑھیا قسم کے ربڑ کا استعمال کیا جائے اور سائز موزوں ہو۔ لیکن اس کا خیال رہے کہ اس کے چڑھانے اور اُتارنے میں نہایت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ بہت سے آدمی ایسے ہیں جو کنڈوم استعمال نہیں کر سکتے یا جو یہ محسوس کرتے ہیں کہ کنڈوم کے استعمال کے بعد مباشرت میں طرفین کو لطف حاصل نہیں ہو سکتا۔

اس طریقۂ عمل کا ایک تاریک پہلو بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ بے چارے غریب آدمی اس چیز کو آزادی سے استعمال نہیں کر سکتے اس لیے کہ یہ بہر حال قیمتی چیز ہے۔

(۲) عـزل: ایک صورت یہ بھی ہے لیکن اس پر کچھ زیادہ اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ صرف وقتی اور ہنگامی ضرورتوں کے لیے یہ "نسخہ" مناسب ہے۔

مشترکہ تدبیریں

بعض مشترکہ تدبیریں ایسی ہیں جو بہت حد تک بے خطا ثابت ہو سکتی ہیں۔ مثلاً عورت پیسری یا ربڑ کی ٹوپی استعمال کرے اور مرد فرنچ لیٹر۔ اور اگر عورت اسفنج استعمال کرے تو مرد کنڈوم استعمال کرلے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت پیسری یا اسفنج استعمال کرے اور مرد عزل کرے۔ لیکن یہ تدبیر کنڈوم استعمال کرنے کے مقابلہ میں بہت کم اعتبار کے لائق ہے۔ اگر کسی خاص وجہ یا سبب کی بنا پر مرد اس قسم کی احتیاطی نہ کر سکے تو پھر عورت کو دوہری تدبیریں خود کرنی چاہئیں۔ مثلاً پیسری کے ساتھ ربڑ کی ٹوپی۔ یا اسفنج یا گدی کے ساتھ طبی مرہم یا جھاگ پیدا کرنے والی ٹکیاں استعمال کرے +

ضبط تولید

از جناب لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب ایم۔بی۔سی۔ایچ۔بی (ایڈنبرگ) ایم۔ڈبلیو۔ایل۔ایس۔آر۔(برلن)

ضبط تولید پر اس قدر مضامین یورپ میں لکھے جا چکے ہیں کہ اب کوئی نئی بات اس پر لکھنے کے لئے نہیں سوجھتی۔ ہاں کسی اچھے مضمون کا ملخص ترجمہ آپ کے ضبط تولید نمبر کے لیے بھیج دیتا۔ لیکن اب علالت کی وجہ سے وہ بھی نہیں کر سکتا۔ اب آپ کا یہ نمبر چھپ جائے تو دیکھوں کہ کہیں کوئی بات رہ تو نہیں گئی۔

یورپ میں حرام کاری حد درجے بڑھی ہوئی ہے۔ حاملہ عورت کو کچھ مہینے بیکار رہنا پڑتا ہے جس سے اس کی آمدنی کم ہو جاتی ہے۔ اس لیے وہاں کی آزاد عورتوں میں مانع حمل ذرائع کے مقابلے میں پیٹ گرانے کے اسباب بہ کثرت رائج ہیں۔ بہرحال جو چیزیں اکثر مانع حمل یا مسقط حمل ہوتی ہیں۔ ان کی نوعیتیں زیادہ تر یہ ہوتی ہیں:

(۱) عورت سے صحبت کرنے کے زمانے کی قید (یعنی "زمانہ محفوظ" میں)۔ (۲) صحبت کے آسن (۳) وہ دوائیں جو اندام نہانی میں مل ملا جاتی ہیں (۴) وہ جھلیاں (مردانہ اور زنانہ رفالے) جو عضو تناسل پر یا اندام نہانی میں رکھی جاتی ہیں (۵) بعد فراغت ڈوش (۶) بعد فراغت عورت کا ایک ٹانگ پر اچھلنا (۷) ایام کے دنوں میں پوٹاشیم پرمگنیٹ اگرین تھیلین بلو ایک گرین کی گولی بنا کر دن میں تین بار چار روز تک کھلانا (۸) مجامعت کے بعد حیض کے دنوں میں پہلے ڈوش دیا جائے۔ پھر ہاتھ دھو کر اُلٹے ہاتھ کی دو انگلیاں فرج میں داخل کر کے رحم کے منہ کو تلاش کیا جائے۔ اس کے بعد اس میں ایک سلائی (قثاطیر) یا ٹھوس سلائی ایک انچ تک داخل کر دی جائے۔ اس کے چھ گھنٹے کے بعد خفیف درد شروع ہو کر رحم سے خون وغیرہ خارج ہو جاتا ہے۔ مگر یہ کام وہی کر سکتا ہے جو علم تشریح سے پوری طرح واقف ہو (۹) ایک انچ لمبی ایک قسم کی بنی بنائی لکڑی بھی ملتی ہے جس کو رحم کے منہ میں رکھ کر چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ وہاں کی رطوبت سے پھولتی جاتی ہے۔ چار گھنٹے بعد اُسے نکال لیتے ہیں۔ رحم سے خون وغیرہ قطعی خارج ہو جاتا ہے (۱۰) پہلے ایام پر مقصد پورا نہ ہو تو نمبر ۸ اور ۹ دوسرے اور تیسرے مہینے بھی حیض کے مقررہ دنوں میں کر سکتے ہیں۔ چوتھے ماہ اگر کیا گیا اور چھوٹا سا بچہ نکل پڑا تو اس کے سر پر زخم ہو گا جس سے ڈاکٹر صاحب، اگر اُنہوں نے بغیر مشورہ، اجازت اور ضرورت (یعنی ماں کی جان بچانے کی غرض کے علاوہ) کیا ہے تو پکڑے جائیں گے اور برسوں قید خانے میں رہیں گے اور ڈگری تک چھن جائے گی۔

ضبط تولید عورت کی کن کن بیماریوں اور جسم کے قدرتی بگاڑوں کی حالت میں کیا جاتا ہے، اس کی لمبی فہرست ہے۔ مذہب اور قانون کی تفصیل مجھے معلوم نہیں مگر عقل یہ کہتی ہے کہ مجامعت کا لطف اس سے خراب ہو جاتا ہے۔ عورت کی صحت پر بہت ہی بُرا اثر ہوتا ہے۔ ان جکڑبندیوں کی مصیبت کو، اگر میں عورت ہوتا تو نہ پسند کرتا۔ رہا روٹی کا سوال تو میاں اگر اللہ تعالےٰ پر سچا اعتقاد ہے تو وہ خود انتظام کر دیتا ہے۔ پُرانے زمانے میں قحط، وبائیں اور بیسیوں قسم کے ذریعے اسی بڑھتی ہوئی آبادی کے خلاف رہتے تھے تو اب جنگ ہے مختصراً یہ ہے کہ میں ضبط تولید کے خلاف ہوں اور یورپ بھی اس کے خلاف ہوتا جا رہا ہے۔ ایک ادنیٰ ذریعہ ضبط تولید کا تعویذ گنڈہ ہے۔ آپ یقین کریں یا نہ کریں ایک بزرگ ..... شاہ ہماری ہی بستی میں اس بات کے داعی ہیں کہ وہ اسے روک سکتے ہیں۔ ان کے دروازے پر میں اکثر موٹریں دیکھتا ہوں اور غربا بھی کبھی کبھی، مگر بہت کم اس غرض سے ان کے درِ دولت پر حاضر ہوتے ہیں۔ قرآن شریف کی آیت لکھ کر تعویذ دیتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ تم ایمان والوں کو اللہ ہی مصیبتوں سے بطفیل تمہارے رسول بچانے والا ہے۔ میں نے قصداً یہ آیت نہیں لکھی۔ میں ایک گنہ گار بندہ ہوں، میں تو حاجت مند سے یہی کہوں گا کہ اگر تجھے واقعی ضبط تولید کی ضرورت ہے تو راتوں کو تنہائی میں رو رو کر اپنی حاجت بیان کر۔ وہ سب کچھ جاننے والا ہے اور تیرا بہترین رب۔

مگر ضبط تولید کی ترقی تو فیشن ہے۔ اور یہ ترقی پر ہے۔ لیکن یہاں تو مطلب معشوق کا حُسن برقرار رکھنا اور مباشرت کی بے فکریاں ہیں لیکن یہ بات غلط ہے اس لیے کہ جب مادہ منویہ فرج ہی کے لئے بلکہ عورت کی جسمانی توانائی کے لئے ایک ضروری چیز ٹھہرے تو پھر اس کا بہم نہ پہنچانا عورت کی صحت کو ضرور برباد کرے گا۔

چوتھا باب

ضبطِ تولید کے مجرّبات

جناب خان صاحب حکیم سراج الدین احمد خاں صاحب فرّاش خانہ، دہلی

(۱) تخم کاکنج تین تین عدد روزانہ پانی کے ساتھ طہارت کے بعد تین دن تک کھلائیں۔ مانع حمل دوا ہے۔

(۲) گھونگچی سرخ کے بھی یہی خواص ہیں۔ اسے بھی کاکنج کی ترکیب کے مطابق استعمال کرائیں۔

جناب شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد خاں صاحب بمبئی

ایک مرتبہ وطن سے بمبئی آتے ہوئے جھانسی کے اسٹیشن پر حکیم سید عباس علی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ اُنہوں نے مجبور کیا کہ ایک دو روز کے لیے جھانسی میں ٹھیر جاؤں۔ میں ان کے ہمراہ مکان پر گیا اور دو روز مجھے وہاں قیام کرنا پڑا۔ اتفاقاً شہر میں اطلاع ہو جانے کی وجہ سے مریضوں کا ہجوم ہو گیا۔ ایک غیر مسلم عورت آخر وقت تک بیٹھی رہی۔ جب تمام مریض چلے گئے تو اس نے اپنا بیان شروع کیا کہ "میرا شوہر بہت غریب اور صرف پندرہ روپے ماہوار کا ملازم ہے، جب سے میری شادی ہوئی ہے ہر سال ایک بچّہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ نواں بچہ میری گود میں ہے۔ میں بچے جننے اور پالنے کی زندگی سے تنگ آگئی ہوں۔ میرا شوہر اتنے بڑے کنبے کی ضرورتیں کسی طرح پوری نہیں کر سکتا۔ کوئی ایسی دوا بتا دیجیے کہ یہ سلسلہ ختم ہو۔ میں ہرگز زندگی بھر اب بچّے نہیں چاہتی۔"

اُسی زمانے میں دوران شکار میں ایک دیہاتی نیم حکیم سے حمل روکنے کا ایک نسخہ معلوم ہوا تھا۔ مجھے اس کا تجربہ کرنا منظور تھا۔ لہٰذا میں نے اس کو بتا دیا کہ تم گائے کا تازہ پتّہ لے کر صرف ایک ایک قطرہ دونوں کانوں میں ڈال لو آئندہ بچّہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد میں بمبئی چلا آیا۔ دو سال بعد مجھے پھر جھانسی جانے کا اتفاق ہوا تو وہ عورت روتی ہوئی پھر آئی اور اس نے بیان کیا کہ "گائے کا پتّہ کانوں میں ڈالنے سے بچے پیدا ہونے بالکل بند ہو گئے ہیں مگر دوسرے سال جھانسی میں پلیگ پھیلا تو سب بچے ایک مہینے کے اندر ہی اندر مر گئے میری گود اب خالی ہے۔ میرا دل بچوں کے لیے بے پانی کی مچھلی کی طرح تڑپتا ہے۔" مجھے اس دوا کا صحیح ردِّ عمل تو معلوم نہ تھا۔ مگر اس کی طمانیتِ خاطر کے لیے میں نے کھوپرے کا خالص تیل سُرخ رنگ کی شیشی میں بھر کر ایک مہینے دھوپ میں رکھنے کو کہا اور اس میں سے دو دو قطرے کان میں ڈالنے کے لیے بتا دیے۔ اور فرزجہ کا معمول مطب نسخہ (جس کے اجزار کفِ دریا ۵ ماشہ، سمندر جھاگ ۸ ماشہ، بہروزہ ۳ ماشہ، نمک لاہوری ۳ ماشہ ہیں) اسکو استعمال کرنے کے لیے سمجھا دیا۔ اس کے بعد مجھے اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہوا۔ اس واقعہ کا میرے دل پر بہت گہرا اثر ہوا اور مجھے اس بات کا قطعی یقین ہو گیا کہ خدائے تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت کو اگر کوئی ٹھکراتا ہے تو مالک بے نیاز اس سے وہ نعمت چھین لیتا ہے اور اس کو ہمیشہ کے لیے اس سے محروم کر دیتا ہے۔ اسی لیے آج تک اپنی عمر میں پھر کبھی اس چیز کے استعمال اور مزید تجربے کی نوبت نہیں آئی۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب ایم۔آر۔اے۔ایس جودھپور

(۱) بجوّ کے پتّے کو کیلے کے پانی میں خوب کھرل کریں۔ پھر اس میں ۶ ماشہ سہاگہ اور ذرا سا روغن کنجد ملا کر ڈیڑھ ڈیڑھ ماشے کے شیاف بنا لیں۔ اور ایک شافہ ہر روز رات کو سوتے وقت رحم میں رکھا کریں۔ تین مہینے تک یہ عمل کرنے سے استقرار نہیں ہوتا۔ اور رحم بھی ناکارہ نہیں ہوتا

(۲) آم کی بجلی ایک عدد لے کر پانچ تولے روغن کنجد میں جلالیں۔ پھر تیل کو صاف کر کے رکھیں اور مجامعت سے پہلے مرد و عورت دونوں

اس تیل کو لگا لیا کریں۔

(۳) روغن حنظل خالص اور شہد خالص ہم وزن ملا کر رکھیں اور مجامعت سے پہلے لگائیں۔

جناب حکیم مولوی حاجی عبداللطیف صاحب رائل فزیشن ریاست راج گڈھ

مکرمی سلام مسنون۔ عنایت نامہ بطلب تجربات ملا۔ ضبط تولید مسئلے کو میں اہل یورپ کی جدت طراز، آزاد پسند اور خود غرض طبیعتوں کی پیداوار سمجھتا ہوں، اس لیے اس کے عمومی رواج کے حق میں میری رائے شاید بہت سے حضرات سے مختلف ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ خالص علم و فن کے لحاظ سے بعض مواقع ایسے آجاتے ہیں کہ جب عورتوں کی عام کمزوری کی وجہ سے اُن کے لیے حمل کا ہونا خطروں سے خالی نہیں۔ ایسی حالتوں کے لیے اساتذہ فن نے مجرّبات تجویز کیے ہیں۔ جس میں سے بعض تجربات کی کسوٹی پر اکثر و بیشتر مفید ثابت ہوئے ہیں اور خود ہمارے بھی تجربہ میں آئے ہیں۔ چنانچہ آپ کے ایماء گرامی کے احترام میں ایک مجرّب نسخہ درج ذیل کرتا ہوں۔ اُمید ہے کہ معزز ناظرین و خواتین صحیح موقعہ پر اس سے فائدہ اُٹھائیں گے۔ اسی کے ساتھ یہ بھی عرض ہے کہ فائدہ اُٹھانے والے حضرات و صاحبات ہمدرد صحت کے آئندہ صفحات میں دوا کی تاثیر سے دوسروں کو بھی مطلع فرمائیں۔ نسخہ مجرّب حسب ذیل ہے۔

سفید یا زرد چنبیلی کی کلیاں خشک کرلی جائیں۔ اور پھر ان کو باریک پیس کر سفوف بنا لیا جائے۔ حیض سے پاک ہونے کے بعد تین ماشے یہ سفوف روزانہ صبح کو دو گھونٹ تازہ پانی کے ساتھ تین روز تک نوش کرلیا کریں۔ یہ عمل تین مہینے تک کرنا چاہیئے۔ یعنی ہر مہینے تین روز تک مذکورۂ بالا سفوف کھانا چاہیئے۔ تین مہینے میں نو روز کھایا جائے گا۔ اور حیض سے پاک ہو کر ایک ہفتہ تک مجامعت سے پرہیز کیا جائے۔

ہم نے بعض ایسی کمزور خواتین کو اس کا استعمال کرایا جن کو وضع حمل کے وقت کئی کئی گھنٹے تک غشی رہا کرتی تھی اور اس قدر مفید پایا کہ آج دس گیارہ سال کا عرصہ ہو گیا مگر ان کو بفضلہ تعالیٰ حمل نہیں قرار پایا۔ حالاں کہ عمر کے اعتبار سے اب بھی وہ اس قابل ہیں کہ اُن کے اولاد ہو سکتی تھی۔ یہ بات بھی قابل گزارش ہے کہ جو صاحب اس کا استعمال فرمانا چاہیں وہ اپنے آپ ہی ہمدرد صحت سے نقل کر کے دوا کا استعمال نہ شروع کر دیں۔ بلکہ بہتر یہ ہو گا کہ کسی طبیب کا مشورہ اور ہدایت حاصل کر کے اس سے فائدہ اُٹھائیں۔

جناب حکیم محمد احسن صاحب طبیب کاری مفصلات بھوپال

(۱) بانجھ ککوڑے کی جڑ ۳ ماشہ ۵ تولے دودھ میں پیس چھان لیں اور بعد غسل ایام ماہواری دو دن تک عورت کو پلائیں۔ مانع حمل ہے۔

ککوڑہ ایک بیل کا پھل ہے جس کی ترکاری پکاتے ہیں۔ برسات میں کریلے کے ساتھ آتا ہے۔ اخروٹ کے برابر گول اور کریلے کی طرح کانٹوں دار مگر کڑوا نہیں ہوتا۔ بانجھ سے مراد وہ درخت ہے جس میں پھل نہ آئے۔ صرف پتّے اور پھول لگیں۔

(۲) مجامعت کے بعد نمک کے پانی سے ڈوش لیں۔ نطفہ قائم نہیں ہو گا۔ سادے پانی میں اتنا نمک ملائیں کہ اس میں خاصی شوریت پیدا ہو جائے۔

(۳) اوندر کنی بوٹی جس کو دُرکتی اور موساکنی یا اذن الفار بھی کہتے ہیں، ۱ تولہ اور پارہ ۱ ماشہ لے کر کھرل کریں۔ اور ۳ گولیاں بنالیں بعد فراغت ایام تین دن میں تینوں گولیاں پانی کے ساتھ صبح نہار منہ نگل لیا کریں۔ کھرل کرنے سے پارہ نکل جاتا ہے صرف بوٹی باقی رہ جاتی ہے لہٰذا پارہ کو نکل جانے دیں صرف بوٹی کی گولیاں بنالیں اس دوا سے منہ آجاتا ہے۔ اس کے لئے جوالنے کے جوشاندے میں تھوڑا سا ارنڈی کا تیل ملا کر کلیاں کرائیں۔ اوندر کنی ایک بیل ہے جو کھیتوں میں ہر موسم میں ملتی ہے۔ اُس کے پتّے چوہے کے کان کے مشابہ ہوتے ہیں۔

جناب حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر صاحب چاند پوری

(۱) پاکی کے بعد کانچ کے سات مسلم دانے نگل جانے سے حمل قائم نہیں ہوتا مسلسل سات روز استعمال کئے جائیں۔

حکیم اکبر حسین الہ آبادی

حکیم ہمایوں لائل پوری

حکیم پرس رام وتس
ایڈیٹر رسالہ « صدائے طب»
موگا

حکیم ابوالحسن محمد احسان الحق

حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی

حکیم اجیت سنگھ منچن آبادی

حکیم کبیر احمد مہنگانوی

حکیم لالہ سری رام
ایڈیٹر رسالہ "حکمت طبعی"

حکیم محمد انوار الحق انوار تھانوی

حکیم غوث محی الدین حیدرآبادی

(۲) ارنڈ کا مسلم چھلا ہوا بیج ایک عدد پاکی کے بعد نگل لیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک دانے سے ایک سال تک حمل قائم نہیں ہوتا، مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ دو یا تین دانے کھائے جائیں تو اس مہینہ تو ضرور ہی اس کی مانع حمل تاثیر پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے اس کے دو تین دانے کھانے سے بعض عورتوں کو خفیف سا نفخ ہو جاتا ہے۔ میں اس کا تجربہ کرچکا ہوں۔

(۳) بقول انطاکی جماع یا پاکی کے بعد آدھ سیر گلاب نہار منہ پی لیا جائے تو سال بھر تک حمل نہیں ٹھہرتا۔

(۴) ابو منصور کا قول ہے کہ نیل ہندی ۴ ماشہ عورت کو کھلا دیا جائے تو سال بھر تک استقرار حمل نہیں ہوتا۔

(۵) حیض سے فارغ ہونے پر برگ تلسی کا قہوہ تین دن تک پینا مانع حمل تاثیر رکھتا ہے۔

جناب حکیم مولوی کریم بخش صاحب آرہ اکبر شاہ

(۱) حیض سے فارغ ہونے کے بعد تخم سنبھالو باریک پیس کر بقدر دو ماشہ دس دن تک روزانہ صبح کے وقت پانی کے ساتھ پھنکائیں۔ تین مہینے تک یہ عمل کرنے سے استقرار نہیں ہوتا۔

(۲) آب زہرہ گاؤ ایک ایک بوند دونوں کانوں میں ڈالنے بھی عورت ہمیشہ کے لیے بانجھ ہو جاتی ہے۔

(۳) جنگلی کبوتر کی بیٹ ۱؍ ماشہ بیس کرات کو پانی میں بھگوئیں۔ صبح کو زلال لے کر عورت کو پلائیں۔ تین دن تک یہ پانی پلانے سے حمل قرار نہیں پاتا۔

جناب حکیم پرس رام صاحب وتس آنریری مجسٹریٹ، موگا

(۱) سہاگہ تیلیہ خام، پیپل، باؤ برنگ، کونپل درخت کریر، اسپند سوختنی۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر ہاتھی کی لید کے نچوڑے ہوئے پانی میں ایک ہفتہ تک کھرل کرکے خشک کرلیں۔ اور حیض سے پاکی کے بعد تین ماشے کی مقدار میں یہ دوا پوست درخت جھاؤ دو تولہ اور گڑ دو تولہ کے جوشاندے کے ساتھ دو دو دن تک دیں۔ تین مہینے تک یہ دوا استعمال کرانے سے ضبط تولید کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔

(۲) کرم دانہ ایک تولہ لے کر پانی میں شیرہ نکالیں اور فراغت حیض کے بعد صرف ایک دن عورت کو پلانے سے مقصد پورا ہو جاتا ہے۔

(۳) حیض سے فراغت کے بعد مغز تخم ارنڈ ایک ایک عدد دو دن تک پانی کے ساتھ نگل وادیں۔ اور تیسرے دن ایک مغز جھاؤ کی پوست کے جوشاندے کے ساتھ دینے سے تین برس تک حمل قرار نہیں پاتا۔

جناب حکیم وزیر چند صاحب نندہ، بسوہلی

(۱) باؤ برنگ، پیپل اور سہاگہ۔ تینوں چیزیں ہم وزن لے کر سفوف بنا لیا جائے۔ اور چھ ماشے کی مقدار میں یہ سفوف حیض کے دوران میں ایک ہفتے تک عورت کو پانی کے ساتھ دیا جائے اس دوا سے آئندہ حمل نہیں ٹھیرے گا۔

(۲) حیض کے دنوں میں اگر عورت بنولے کے خالص تیل کا حمول کرلیا کرے تو اس سے بھی ضبط تولید کا مقصد پورا ہوتا ہے۔

(۳) حیض کے دنوں میں جو عورت روزانہ چار تولے پرانا گڑ پی لیا کرے وہ بھی حمل سے محفوظ رہے گی۔

جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، لاہور

(۱) سہاگہ اور دارچینی ہم وزن لے کر سفوف بنالیں اور ۴ رتی کی مقدار میں یہ دوا ہمراہ عرق بادیان کچھ مدت تک دیں مانع حمل ہے۔

(۲) مرکی اور نوشادر ہم وزن سفوف بنالیں اور چار رتی یہ دوا گل قند میں ملاکر مجامعت سے دو گھنٹے پہلے کھلائیں۔

(۳) زعفران کشمیری، پوست املتاس، فلفل سیاہ، سہاگہ بریاں اور جوا کھار ہم وزن لے کر خوب باریک کرلیں اور لعاب گھی کوار کے

ساتھ چنے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک ایک گولی صبح و شام دونوں وقت پانی کے ساتھ ایک مہینے تک دیں۔

(۴) کالی زیری، تخم ہلیلہ کابلی، ناگ کیسر، نرکچور، سیاہ دانہ اور کائے پھل ہم وزن لے کر سفوف بنالیں۔ اور دو ماشے یہ سفوف عرق گاؤزباں کے ساتھ مجامعت سے دو گھنٹے پہلے دیں۔

(۵) ریوند چینی ۱ تولہ، نوشادر ۱ تولہ، دارچینی ۱ تولہ، تخم رائی ۱ تولہ، شکر سرخ ۳ تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ اور ۲ ماشے یہ سفوف پانی کے ساتھ مجامعت سے دو گھنٹے پہلے دیں۔

(۶) مرکی، زعفران، ایلوا، دارچینی اور حلتیت۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر حسب معمول چنے برابر گولیاں بنالیں اور دو گولیاں مجامعت سے دو گھنٹے پہلے کھلائیں۔

(۷) کوئنہ زقوم ۲ تولہ اور مرچ سیاہ ۱ تولہ کا سفوف بنالیں۔ ایک ماشہ یہ دوا شربت کا کنج چار تولے کے ساتھ مجامعت سے دو گھنٹے پہلے دیں۔

(۸) بیخ پتھر چٹی، ترپھلہ اور پیپل ۲۔۲ ماشے لے کر تین چھٹانک پانی میں جوش دیں۔ پھر پانی چھان کر شہد سے میٹھا کر کے عورت کو مجامعت سے دو گھنٹے پہلے پلادیں۔ مانع حمل دوا ہے۔

جناب حکیم پیر محبوب الٰہی صاحب نیاز صدیقی (زبدۃ الحکما میڈلسٹ) گوجرانوالا

(۱) کوڑی زرد اور شاخ مرجان ہم وزن لے کر انگاروں پر جلالیں۔ اس کے بعد دونوں چیزوں کو کھرل کر کے رکھ لیں۔ ایام ماہواری کے بعد تین دن تک یہ دوا تین ماشے کی مقدار میں صبح نہار منہ پانی کے ساتھ دے دیا کریں۔ مانع حمل دوا ہے۔

(۲) اگر عورت صبح اُٹھ کر ایک لونگ پانی کے ساتھ کھالیا کرے تو حمل قرار نہ پائے گا۔

جناب حکیم مولوی شمس الاسلام صاحب "کامل طب و جراحت" طبیب میونسپل کمیٹی رہتک

(۱) مشک کافور دو تولہ، مردار سنگ دو تولہ، کف ابابیل اصلی دو تولہ (اصلی ہمدرد دواخانہ دہلی سے ملے گا) تینوں دواؤں کو عرق گلاب سہ آتشہ ۱ تولے میں تین روز تک کھرل کر کے کالی مرچ کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک سے تین گولیوں تک ایام سے پاک ہونے کے بعد شربت نیلوفر ۴ تولہ کے ساتھ، ۷ روز تک کھلائیں اور پھر سات روز کا وقفہ دے کر شروع کردیں۔ اسی طرح تین مرتبہ سات سات روز کا وقفہ دے کر سات سات دن تک کھلائیں۔ ایک مہینے میں تین مرتبہ سے زیادہ نہ کھلائیں۔ ایک ماہ کا دور پورا کرنے کے بعد ایک سال تک حمل قرار نہ پائے گا۔ یہ گولیاں آتشک کے لیے بھی بے مثال ہیں۔ راقم کا خاص مجرب نسخہ ہے۔ ناظرین ہمدرد صحت کی قدر کریں کہ اس کے ذریعہ سے کیسے کیسے گوہر نایاب آپ کے سامنے آجاتے ہیں۔

جناب حکیم مولوی کبیر احمد صاحب ہنگانوی

(۱) پیپل، باؤ بڑنگ اور سہاگہ چوکیہ۔ تینوں چیزیں ہم وزن لے کر سفوف بنالیں اور چھ ماشے کی مقدار میں بعد فراغت ایام پانچ دن تک روزانہ پانی کے ساتھ پھنکانے سے نطفہ قرار نہ پائے گا۔

(۲) مغز تخم پلاس کو جلا کر راکھ کرلیں۔ پھر جماع سے پہلے ۲ ماشہ کی مقدار میں یہ راکھ پانی کے ساتھ عورت استعمال کرلیا کرے۔ اس سے حمل نہیں ٹھیرتا۔

(۳) عورت اگر چنبیلی کی کلی کبھی کبھی نہار منہ نگل لیا کرے تو بھی استقرار حمل نہیں ہوگا۔

(۴) مغز تخم پلاس، شہد اور گھی ہم وزن لے کر باریک پیس لیں۔ اور جماع سے پہلے بطور فرزجہ اسے استعمال کیا جائے۔

(۵) اگر مرد روغن کنجد میں نمک حل کر کے لگائے اور مجامعت کرے تو ایسی صورت میں بھی حمل قرار نہ پائے گا۔

جناب حکیم مولوی عبد اللطیف صاحب بہاری پروفیسر بھوپندر اطبیہ کالج پٹیالہ

(۱) اکسیر ضبط تولید: تخم نیل ا تولہ، تخم ستیاناسی ۴ ماشہ، تخم لاجونتی ا تولہ، مرداریدنا سفتہ ۳ ماشہ، ورق نقرہ ا تولہ۔ سب دواؤں کو بہت باریک کر کے ۱۴ پڑیاں بنالیں اور صبح وشام ایک پڑیہ گائے کے دودھ کے ساتھ ایک ہفتہ تک حیض سے فراغت کے بعد استعمال کریں نہایت مفید مانع حمل دوا ہے۔

جناب حکیم ڈاکٹر ابو الافضال خدا بخش صاحب، کمانڈ

(۱) کونپل کریل اور اسبند سوختنی ہم وزن کوٹ چھان لیں اور نو ماشے کی مقدار میں یہ سفوف پاکی کے بعد ایک ہفتے تک روزانہ صبح کے وقت پانی کے ساتھ کھلائیں۔

(۲) جو عورت حیض سے فراغت کے بعد تخم نیل ساڑھے چار ماشے کی مقدار میں پانی کے ساتھ کھالے، وہ تمام عمر حاملہ نہ ہوگی۔

(۳) جو عورت ایک ہفتے تک قلمی شورہ تین ماشے کی مقدار میں پانی کے ساتھ کھائے وہ بھی تمام عمر حمل سے محفوظ رہے گی۔

جناب حکیم گجندر سنگھ صاحب گجراج امرتسر

مانع حمل: روغن کنجد دو تولہ، نمک طعام ۶ ماشہ، آب پیاز دو تولہ۔ آب پیاز میں نمک کو حل کرلیں۔ پھر اس میں روغن کنجد شامل کر کے نرم آنچ پر پکائیں۔ جب پانی جل جائے اور روغن رہ جائے تو صاف کر کے شیشی میں بھرلیں۔ اس روغن کے چند قطرے جماع سے پیشتر حشفہ پر لگالیں۔

جناب حکیم لالہ سری رام صاحب دیباجہ کائیں نور

(۱) موم کو پسے ہوئے نمک میں ملا کر بذریعہ پتال جنتر آتشی شیشی میں حسب معمول روغن کشید کریں اور وقتاً فوقتاً رحم میں لگادیا کریں۔ مانع حمل تیل ہے۔

(۲) مرغی کے ایک انڈے کی زردی میں نوشادر ایک ماشہ ملا کر ہلکی آگ کے اوپر رکھ دیں۔ اور آہستہ آہستہ ہلائیں۔ تھوڑی دیر میں تیل نکل آئے گا۔ یہ تیل بھی مانع حمل ہے۔

(۳) مشک کافور ۲۰ تولہ، آب لیموں اسیر، دیسی شراب ایک بوتل، آک کا دودھ چالیس تولہ۔ ان سب چیزوں کو کھرل کر کے گولیاں بنالیں اور آتشی شیشی میں بذریعہ پتال جنتر روغن کشید کریں۔ اس تیل کو مکھن میں لگا کر رحم میں لگائیں۔ حمل نہیں ٹھیرے گا۔

جناب حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم صاحب قریشی طوق، کونگور

(۱) منع حمل یا حمل نہ ٹھہرنے کے لیے بہترین ترکیب یہ ہے کہ جماع کے بعد عورت فوراً کھڑی ہوجائے اور اوپر سے نیچے اور پیچھے کی طرف ۹-۱۰ بار کودے یا چھلانگ لگائے۔

(۲) روغن کنجد خالص، روغن سرسوں اور پتہ گاؤ۔ تینوں چیزیں ہم وزن لے ملا لیجئے اور جماع سے پہلے لگالیجئے۔ اس سے استقرار بھی نہیں ہوتا اور موجب لذت ہے۔

(۳) انیسون، تخم کرفس، رازیانہ، فودنج، مشک طراشیع ہر ایک ایک تولہ، سنبل الطیب، دارچینی، تج، حب بلساں، ابہل، قسط، عود بلساں ہر ایک چھ ماشہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر چنے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک یا دو گولیاں جماع کے وقت عورت کو کھلائیں حمل کے

روکنے میں آزمودہ ہے۔

(۴) برگ سداب ۷ ماشہ، ابھل ۴ ماشہ، سقمونیا ۲ ماشہ، آب آہن تاب سے ملا کر فرزجہ کے طور پر استعمال کو بھی مانع حمل ہے۔

(۵) چوہے کی مینگنی یا ہاتھی لید باریک کرکے شہد میں ملا کر فرزجہ کرنا یا صرف ہاتھی کی لید کے پانی میں کپڑا آلودہ کرکے حمول کرنا بھی مانع حمل ہے۔

(۶) مغز تخم بیدانجیر ا عدد یا گھونگچی ا عدد مسلم پاکی کے بعد فوراً عورت کو کھلانا ایک سال کے لیے مانع حمل ہے اور دو عدد دو سال کے لیے۔

(۷) بقول شیخ الرئیس بوعلی سینا جماع کے بعد فلفل سیاہ کا حمول کرنا مانع حمل ہے۔

(۸) نوشادر اور پھٹکری دو دو ماشہ قدرے پانی میں پیس کر کپڑا آلودہ کرکے بعد حیض رکھیں۔ رحم کا منہ کچھ دن کے لیے بند ہو جاتا ہے

(۹) ایام ماہواری کے شروع ہونے سے چار روز پہلے سے لے کر اس کے موقوف ہو کر طہارت کے بعد سے کم از کم ایک ہفتہ تک جماع نہ کریں

(۱۰) جماع کے بعد عورت کو سرد پانی پلانا بھی مانع حمل ہے۔

جناب حکیم آغا منصب علی صاحب، دہلی

(۱) ضبط تولید یا حمل کو روکنے کے لیے یوں تو کھانے کی اور لگانے کی بہت سی دوائیں ہیں لیکن ان میں سے کسی کے متعلق یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ وہ فائدہ ہی کرے گی۔ میرے خیال میں منع حمل کے لیے یہ تدبیر سب سے زیادہ کارگر ہے کہ باریک سوراخوں والا اسفنج کا اتنا بڑا ٹکڑا لیا جائے جو عورت کی اندام نہانی میں آجائے اور اندر جا کر رحم کے منہ پر چھا جائے اس ٹکڑے میں ریشم کا ڈیڑھ دو فٹ لمبا ڈورا باندھ لیا جائے۔ پھر مجامعت سے پہلے اسفنج کو سرسوں کے تیل یا گلیسرین میں تر کرکے اندام نہانی میں رکھیں۔ فراغت کے بعد ڈورے کو گھسیٹ کر اسفنج کو باہر نکال لیا جائے۔ اور صابون سے دھو کر رکھ لیا جائے۔ دوسری بار جب ضرورت ہو تو اسی طرح کام میں لایا جائے۔ یہ تدبیر اس وقت بالکل مکمل ہو جاتی ہے۔ جب مجامعت کے بعد کسی قاتل جراثیم محلول سے اندام نہانی کو پچکاری کے ذریعہ سے دھو بھی لیا جائے۔ اس غرض کے لیے پوٹاشیم پرمنگنیٹ کا ہلکا محلول کام میں لایا جا سکتا ہے۔

جناب حکیم حافظ محمد یوسف صاحب صدیقی ماہلانوالا (پنجاب)

اکسیر مانع حمل: تخم نیل ایک تولہ، تخم ستیاناسی نو ماشہ، تخم لاجونتی ایک تولہ، مروارید ناسفتہ ۳ ماشہ، ورق نقرہ ایک تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر باریک سفوف بنالیں۔ اور برابر کی چودہ پڑیاں بنا کر حیض سے فراغت کے بعد ایک ہفتہ تک ایک ایک پڑیہ صبح و شام دونوں وقت پانی کے ساتھ عورت کو پھنکائیں۔

اس نسخے کا اثر ایک سال تک رہتا ہے۔ اگر ضرورت ہو تو دوسرے سال پھر یہ دوا استعمال کرائیں۔

جناب حکیم ابوالحسن احسان الحق صاحب امرتسر

(۱) سفوف نجات: تخم ستیاناسی، تخم نیل، تخم کاکنج، گھونگچی سفید۔ ہر ایک ایک تولہ، مروارید ناسفتہ ڈیڑھ ماشہ، ورق نقرہ، تخم لاجونتی ہر ایک ۶ ماشہ، بیخ ستیاناسی ۴ ماشہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور تین ماشہ یہ سفوف پانی کے ساتھ صبح نہار منہ پاکی کے بعد سات دن تک پھانکیں۔ اس دوا کے استعمال سے ایک سال تک استقرار نہیں ہوتا۔

(۲) حب اختیاری: تخم ستیاناسی، کاکنج، مشک طرامشیع، انیسون رومی، تخم کرفس، بادیان، پودینہ خشک، قسط شیریں، عود بلساں، لاجونتی، ابھل ہر ایک تین ماشے۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر شہد کی مدد سے چنے برابر گولیاں بنائیں۔ اور حیض سے فراغت کے بعد برابر ایک مہینے تک دو دو گولیاں صبح و شام دونوں وقت پانی کے ساتھ کھائی جائیں۔ اس دوا سے ایک سال تک حمل قرار نہیں پاتا۔

جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

(۱) دس تولے روغن کنجد میں پانچ تولے ایسی ٹک ایسڈ ملاکر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب ایسی ٹک ایسڈ جل جائے تو تیل کو صاف کرکے رکھیں جماع کے فوراً بعد عورت اس تیل کا پھایہ اپنے اندام نہانی میں کھڑی ہو کر رکھے اور تین چار گھنٹے بعد نکال دے۔

(۲) چار تولے پودینہ سبز کے پانی میں ایک تولہ روغن کنجد میں ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب پودینے کا پانی جل جائے تو تیل کو صاف کرکے رکھیں اور مذکورہ بالا ترکیب کے مطابق استعمال کریں۔

(۳) بیر بہوٹی تازہ ۲ عدد کو آب ادرک تازہ میں کھرل کرکے مجامعت سے پہلے حشفے پر لگایا جائے۔

(۴) اگر عورت مجامعت کے بعد پھٹکری کے تیز لوشن سے اندام نہانی میں پچکاری کر لیا کرے تو حمل قرار نہیں پاتا۔

جناب حکیم محمد رحمت علی صاحب ہمایوں، لائل پوری

(۱) بیر بہوٹی کو روغن یاسمین میں خوب حل کرکے رکھیں اور جماع سے پہلے بطور حمول استعمال کریں۔ مرد بھی مجامعت سے پہلے اُسے حشفے پر لگائے۔ جب تک اس دوا کا استعمال رہے گا اس وقت تک حمل قرار نہ پائے گا۔

(۲) شہد بھی ایک بے ضرر مانع حمل چیز ہے۔ بہتر یہ ہے کہ شہد میں ڈبویا ہوا روئی کا پھایہ جماع سے پہلے عورت کے اندام نہانی میں رکھ دیا جائے۔ اور جماع کے ۴ گھنٹے بعد اُسے نکال دیا جائے۔

(۳) نیم کی نبولیوں کے مغز کا خالص تیل منی کے کیڑوں کو ہلاک کرنے کے لیے بہت بے خطا چیز ہے۔ یوں بھی بے ضرر ہے۔ ایک روئی کا پھایہ اس تیل میں تر کرکے جماع سے پہلے اگر عورت کے پوشیدہ مقام میں کافی دور تک دھکیل دیا جائے تو حمل نہیں ٹھہرتا۔ کیوں کہ اس پھایے کی وجہ سے مادہ رحم کے اندر نہیں جا سکتا اور پھایے پر لگے ہوئے مادّے کے کیڑے وہیں کے وہیں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس پھایے کو تین چار گھنٹے بعد نکال دیں۔

(۴) اگر عورت ہم بستری سے پہلے نو دس ماشہ سفوف پودینہ پانی سے پھانک لیا کرے تو حمل سے محفوظ رہے گی۔

جناب حکیم کرم الٰہی صاحب صوفی چک رائب

(۱) لاجونتی نو ماشہ، تخم ستیاناسی ایک تولہ، تخم تیل ایک تولہ، مروارید ناسفتہ ایک ماشہ۔ چاروں دواؤں کا سفوف کرکے چوبیس پڑیاں بنالیں۔ اور بعد فراغت حیض صبح و شام پانی کے ساتھ ۱۲ دن تک یہ سفوف استعمال کرائیں۔ حیض بدستور جاری رہنے کے باوجود قبولیت نطفہ کی استعداد رحم سے مفقود ہو جائے گی۔

(۲) مغز بیدانجیر ۳ عدد نہار منہ کھانے سے حمل قرار نہیں پاتا۔

جناب منشی دیوی دیال صاحب وید، کنجاہ ضلع گجرات

ضبط تولید یا برتھ کنٹرول کا معاملہ اس قدر نازک ہے کہ کسی شخص کو بغیر کافی غور کیے اس میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہیے۔ اس معاملے میں کسی ماہر فن کی رہنمائی نہایت ضروری ہے۔ اکثر ہوتا یہ ہے کہ لوگ آپ ہی اپنی سمجھ سے اُلٹی سیدھی دوائیں استعمال کر لیتے ہیں جن سے ہمیشہ نقصان ہی ہوتا ہے۔ کرمی ایڈیٹر صاحب رسالہ ہمدرد صحت نے منع حمل کے لیے مجھ سے چند مجربات مانگے ہیں۔ وہ میں اشاعت کے لیے بھیج رہا ہوں۔ لیکن سچا مشورہ وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔ سچ پوچھیے تو برتھ کنٹرول کی سب سے اعلیٰ اور بے ضرر تدبیر ضبط نفس ہے۔

(۱) پھٹکری سفید کو کوٹ چھان کر رکھیں، اور بقدر ۳ ماشے اسے نہار منہ پانی کے ساتھ ہفتے میں ایک بار پھنکا دیا کریں۔

(۲) کندر عمدہ سائیدہ ۶ ماشے لے کر ہر روز پانی کے ساتھ عورت پھانک لیا کرے۔ مانع حمل ہے۔

(۳) شہد خالص نو ماشے میں نیم کے پتوں کا پانی ۹ ماشے ملا کر رکھیں۔ اور تہائی دوا روئی میں لتھیڑ کر حیض کے بعد رات کو سوتے وقت اندام نہانی میں تین دن تک رکھوائیں۔ صبح شافہ نکال کر پھینک دیا کریں۔

جناب ڈاکٹر اجیت سنگھ صاحب جاگیردار۔ ایم۔ بی۔ ایس منچن آباد

(۱) تخم سن اور رائی ہم وزن لے کر تھوڑے کے دودھ میں کھرل کریں اور چلغوزے کے برابر شیاف بنالیں۔ ہر مہینے ایام سے فراغت کے بعد ایک شافہ تین دن تک عورت اپنے اندام نہانی میں رکھے۔ ایک مہینے تک اس دوا سے حمل قرار نہیں پاتا مجرب ہے۔

(۲) پھٹکری، کونین اور بورک ایسڈ کو ہم وزن لے کر کھرل کرلیں۔ پھر چار رتی یہ دوا ۶ ماشے مکھن ملا کر عورت مجامعت سے پہلے اپنے اندام نہانی میں پہنچا دے۔ روئی میں لتھیڑ کر بھی یہ دوا استعمال کی جاسکتی ہے۔

(۳) تخم نیل، تخم سن، تخم ستیاناسی، تخم لاجونتی، حرمل، گھونگچی، کوڑی زرد، نرکچور۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں۔ پھر خچر کے خون یا بہدانہ کے لعاب میں چنے برابر گولیاں بنالیں۔ ہر مہینے پاکی کے بعد ایک ایک گولی پانی کے ساتھ صبح نہار منہ سات دن تک کھلائیں لگاتار تین مہینے تک کھلاتے رہنے سے تین سال تک حمل قرار نہیں پاتا۔ مجرب دوا ہے۔

جناب حکیم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب فاضل طب و جراحت امرتسر

(۱) اگر مغز تخم ارنڈ ایک دانہ عورت کو حیض کے بعد کھلایا جائے تو ایک سال تک حمل نہ ہوگا۔ اگر دو دانے کھلائیں جائیں تو دو سال تک استقرار نہ ہوگا۔ گھونگچی سفید کی بھی یہی تاثیر ہے۔

جناب حکیم غوث محی الدین صاحب ایل۔ سی۔ پی۔ ایس۔ حیدرآباد دکن

(۱) مادہ خچر کے اندام نہانی میں ایک صاف نرم کپڑا رات بھر تک رکھا رہنے دیں۔ پھر وہ کپڑا نکال کر عورت حیض سے فراغت ہونے کے بعد اپنے اندام نہانی میں رکھے اور دس بارہ گھنٹے کے بعد نکال دے۔ اسی طرح یہ عمل تین مہینے تک جاری رکھیں۔ تمام عمر حمل نہیں رہے گا۔

(۲) حیض کے بعد جب کا کنج، عدد متواتر تین ماہ تک استعمال کرنے سے تمام عمر حمل قرار نہیں پاتا۔

(۳) سرگین فیل، کاکنج، کلونجی، کائے پھل، بیٹ کبوتر ہر ایک تین ماشہ، کوڑی زرد ۶ ماشہ، تخم ستیاناسی ۳ ماشہ، تخم نیل ۳ ماشہ، کالی زیری تخم بلیلہ زرد، ناگیسر، نرکچور، گھونگچی، لاجونتی ہر ایک ۳ ماشہ۔ سب چیزوں کو باریک کرکے ۲۔۲ ماشے کی مقدار میں حیض سے فراغت کے بعد برابر دو ہفتے تک روزانہ استعمال کریں۔ تین مہینے تک یہ دوا استعمال کرنے سے آیندہ حمل نہیں ٹھہرتا۔

جناب حکیم چراغ الدین صاحب گورداسپور

(۱) ایلوا ۶ ماشہ اور پوست آملہ نو ماشہ لے کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں اور حیض سے فراغت کے بعد یا نفاس کے دوران میں دو دو گولیاں روزانہ پانی کے ساتھ پندرہ دن تک استعمال کی جائیں۔

(۲) گھونگچی سفید دو دو عدد روزانہ نفاس کے دنوں میں تین دن تک پانی کے ساتھ کھائی جائیں۔

جناب حکیم رفیق احمد صاحب حاذق مستند طبیہ کالج، نجیب آبادی،

(۱) خچر کے سُم کو جلا کر باریک کرلیں۔ اور ایک ماشہ کی مقدار میں تین دن تک پانی کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ مسقط حمل ہے اور مجربین کا قول ہے کہ اس اسقاط کے بعد پھر قبول حمل کی استعداد باقی نہیں رہتی۔

(۲) سرگین فیل خشک ساڑھے تین ماشہ کی مقدار میں شہد کے ساتھ اگر عورت چار ہفتے تک کھائے تو وہ ہمیشہ کے لیے بانجھ ہو جاتی ہے۔ کتاب رباعیات یوسفی میں لکھا ہے۔

در منع قبول حمل یک نکتہ ز من — بشنو کہ نکو تر است از دُرِّ عدن
ہر زن کہ بروث فیل شہدش بدہند — ہرگز نہ شود ز ہیچ کس آبستن

(۳) سیندور ۳ رتی کی شہد سے گولی بنا کر پاکی کے بعد دینے سے بھی عورت عمر بھر کے لیے بانجھ ہو جاتی ہے۔

(۴) کہا جاتا ہے کہ اکثر طوائفوں کا معمول ہے کہ وہ کسی کنواری لڑکی کا پہلی دفعہ کا خونِ حیض اپنے تمام جسم پر مل لیتی ہیں اور اس طرح استقرار سے چھٹکارا حاصل کرتی ہیں

جناب حکیم چرنجی لال صاحب شرما وید، موضع الیسٹرو

(۱) ڈھاک کے بیج نہایت احتیاط سے جلا لیے جائیں۔ اس کے بعد ان کی راکھ کے برابر ہینگ ملا کر پیس لیں۔ اور ایک ماشہ یہ دوا حیض کے دنوں میں روزانہ پانی کے ساتھ پھانکی جائے۔ یہ دوا ایک سنیاسی صاحب کی بتائی ہوئی ہے اور تجربے سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔

(۲) دنداسہ چھٹانک بھر لے کر نیم کوفتہ کر لیں اور اسے ایک بوتل پانی میں ہلکی آنچ پر جوش دے لیں۔ پھر پانی چھان کر بوتل میں بھر لیں اور حیض کے دنوں میں صبح و شام دونوں وقت عورت کو پلائیں۔ اس دوا سے استقرار نہیں ہوتا۔ بعد میں اگر حمل منظور ہو تو ایک ہفتے تک کانجی کا استعمال کریں

جناب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب قادری امرتسر

(۱) کوڑی زرد، قلب الحجر، خاکستر فضلہ فیل، برگ حنا، حب الاس، تخم ستیاناسی، تخم نیل، بادرنگ، لاجونتی، گھونگچی سفید ہر ایک ایک تولہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ فراغت کے بعد تین تین ماشے یہ سفوف نو دن تک صبح و شام دونوں وقت گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

(۲) تھوہر سائے میں خشک کر کے جلا لیں۔ پھر اس میں ہم وزن شکر سفید ملا کر پیس لیں۔ اور اکیس دن تک یہ دوا ایک ماشہ کی مقدار میں پانی کے ساتھ استعمال کریں مستقل بانجھ پن پیدا ہو جاتا ہے۔

(۳) بادرنج، مشک طرامشیع، اجھل، لاجونتی، تخم بلساں، مصطگی، مردار سنگ ہر ایک تین ماشے۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ ایام سے فارغ ہو کر عورت یہ دوا ایک ہفتے تک دو دو ماشہ کی مقدار میں صبح نہار منہ پانی کے ساتھ استعمال کر لیا کرے ایک سال تک حمل نہ ٹھیرے گا۔

جناب حکیم عبدالستار صاحب الجوہر منڈی

(۱) ایک دائی کا معمول ہے کہ وہ منع حمل کے لیے روغن تخم نیل ساڑھے چار ماشے کی مقدار میں عورت کو ایام حیض کے بعد دو تین دن تک پلاتی ہے۔

(۲) تخم نیل ۶ ماشہ، تخم ستیاناسی ۶ ماشہ، لاجونتی ۹ ماشہ، مردار سنگ ایک ماشہ۔ چاروں چیزوں کا کوٹ چھان کر سفوف بنا لیں اور اس کی چار پڑیاں بنا کر عورت کو حیض سے فراغت کے بعد صبح و شام دونوں ایک ایک پڑیہ پانی کے ساتھ دو دن تک دیں۔ اس دوا سے خون حیض بدستور جاری رہتا ہے۔ لیکن عورت ہمیشہ کے لیے بانجھ ہو جاتی ہے۔

جناب حکیم محمد حیات صاحب ثابت

(۱) کالی زیری، تخم ہلیلہ کابلی، ناگ کیسر، نرکچور، کلونجی، کائے پھل ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ سب چیزوں کو باریک پیس کر شہد

کی مدد سے چنے برابر گولیاں بنالیں۔ اور حیض کے بعد ایک ہفتے تک ایک ایک گولی صبح وشام پانی کے ساتھ عورت کو دیں۔

جناب حکیم مولوی شمس الحق خاں صاحب امرتسر

(۱) برگ تلسی سبز، پوست ہلیلہ زرد، ابھل، تینوں چیزیں نو نو ماشے لے کر تین چھٹانک پانی میں جوش دیں۔ پھر پانی صاف کرکے مصری سے میٹھا کرلیں۔ ایام سے فراغت کے بعد تین دن تک یہ نسخہ پلائیں۔ ضبط تولید کے لیے نہایت مجرب ہے۔

(۲) سداب ۱ تولہ، نطرون ۹ ماشے، ابھل ۹ ماشے، تینوں چیزوں کو ہرے پودینے کے پانی میں پیس لیں۔ اور فتیلے میں یہ دوا لگاکر پاکی کے بعد تین دن تک رات کو سوتے وقت اپنے اندام نہانی میں رکھ لیا کرے۔ صبح فتیلہ نکال کر پھینک دیا جائے۔ یہ نسخہ بھی مجرب ہے۔

جناب حکیم عبدالاحد صاحب شرف الدین پوری، دریاپور

(۱) کونپل کریل اور اسپند سوختنی ہم وزن لے کر سفوف بنالیں اور ۶ ماشہ یہ سفوف حیض سے فراغت کے بعد صبح پانی کے ساتھ سات روز تک کھلائیں۔ مانع حمل ہے۔

جناب عمدۃ الحکما حکیم مولوی محمد یار خاں صاحب ایڈیٹر رسالہ معین الاطبا، شاہ پور

دوا مانع حمل: زرد کوڑیاں ۲۵ عدد لے کر انگاروں پر جلالیں۔ پھر انہیں ٹھنڈا کرکے باریک پیس لیں اس کے بعد چھٹانک بھر شکر سرخ اس دوا میں ملاکر سات پڑیاں بنالیں۔ اور سات دن تک ایک ایک پڑیہ ہر روز صبح کو نہار منہ پانی کے ساتھ پھنکائیں۔ دوا حیض شروع ہوجانے کے دن سے شروع کی جائے۔ اس دوا کا یہ خاصہ ہے کہ اس کے سات دن کے استعمال سے حمل آیندہ کبھی نہیں ہوتا۔ اگر یہی مقصود ہو تو یہ دوا استعمال کرنی چاہیئے۔

جناب حکیم مقبول شاہ صاحب وارثی، دہلوی

(۱) جامن کے خشک پھول تین ماشے لے کر سرکے میں تر کریں اور معہ سرکے کے کھاجائیں۔ یہ دوا حیض کے دنوں میں سات دن تک روزانہ کھانی چاہیئے۔

(۲) بیری کے درخت کی زرد رنگ کی گرہیں، اسبند بریاں اور تخم سن۔ تینوں چیزوں کو ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں۔ اور ماہواری کے دنوں میں سات دن تک روزانہ یہ سفوف ۶ ماشے کی مقدار میں پانی کے ساتھ پھانکیں۔ اگر تین مہینے تک یہ دوا جاری رکھی جاسکے، تو ضبط تولید کا مقصد حاصل ہوجاتا ہے۔

(۳) پنیر مایہ خرگوش ساڑھے تین ماشے روغن سوسن میں حل کرکے حمول کرنے سے بھی حمل قرار نہیں پاتا۔

جناب حکیم مولوی سید محمد غوث صاحب فاضل طب، بھوپال

معجون مانع حمل: سلیخہ، کلونجی، ابھل، جندبیدستر، مرکی، اشق ہر ایک ۹ ماشے، گھونگچی سفید، بیخ حنظل، فرفیون، گوگل، زعفران ہر ایک ساڑھے چار ماشے۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر آب برگ بید انجیر سبز ۵ تولے اور شہد خالص ۱۰ تولے میں حسب معمول معجون تیار کریں اور پاکی کے بعد ۳ ماشے کی مقدار میں یہ معجون تین دن تک روزانہ صبح کے وقت پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ مانع حمل مجرّب دوا ہے۔

نوٹ: اس معجون کو بلاضرورت استعمال نہ کیا جائے جس عورت کی صحت کے لیے حمل واقعی خطرہ ہو وہی اسے استعمال کرے۔

(۲) فل فل سیاہ ۳ ماشہ، نمک اندرانی ۳ ماشہ کا حمول اگر بعد جماع کیا جائے تو حمل قرار نہیں پاتا۔

پانچواں باب

ضبط تولید کی موجودہ تحریک مختلف ممالک میں

انگلستان اور ویلز

ضبط تولید یا برتھ کنٹرول ایک ایسی اصطلاح ہے، جس کے معنی یہ ہیں کہ مجامعت سے پرہیز کیئے بغیر استقرار حمل کو اختیار میں رکھا جائے۔ اور پیدائش کی حدبندی کی جائے، خواہ اس کے لیئے کیمیادی ذرائع استعمال کرنے پڑیں یا آلات سے کام لینا پڑے۔ یہ اصطلاح غالباً پہلی بار مسز مارگریٹ سینگر نے اپنی کتاب "باغی عورت" (۱۹۱۴ء) میں استعمال کی تھی۔

مانع حمل دواؤں اور آلات کا سائنٹیفک استعمال بھی اسی زمانہ کی پیداوار ہے۔ برتھ کنٹرول کے خیالات کی اشاعت اس وقت سے بہت ہونے لگی جب کہ ۱۸۷۷ء میں چارلس بریڈلا اور مسز اینی بیسنٹ کی گرفتاری "فلسفہ کے پھل" نامی رسالہ کے سلسلہ میں ہوئی۔ یہ رسالہ ایک امریکن ڈاکٹر چارلس نولٹن کی تصنیف تھا۔ انگلستان اور ویلز میں اس رسالے کی اشاعت ممنوع قرار دی گئی تھی۔ لیکن ان دونوں نے حکومت کے اس فیصلے کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ مقدمہ چلایا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ رسالہ کھلے بندوں بکنے لگا۔ اور برتھ کنٹرول کے خیالات کی اشاعت بے روک ٹوک ہونے لگی۔ اس کے بعد ہی ڈاکٹر ڈریسڈیل کی سرکردگی میں برتھ کنٹرول کی ایک انجمن مالتھوسین[1] لیگ کے نام سے قائم کی گئی۔ لیگ نے چھوٹے چھوٹے خاندانوں کے حق میں زوردار پروپگنڈا شروع کردیا۔ ایک رسالہ بھی اس مقصد کے لیے جاری کیا گیا۔ اور ڈاکٹر ڈریسڈیل، ان کی بیوی اور ڈاکٹر ویکری نے اپنی زندگیاں مانع حمل طریقوں کو عام کرنے کے لئے وقف کردیں۔ وہ خاص کر غریب لوگوں میں جا جا کر اپنے خیالات کی زور شور سے اشاعت کرتے تھے۔

ان مبلغین کا نظریہ یہ تھا کہ انسان کی دو اہم جسمانی اور روحانی ضرورتوں یعنے غذا اور محبت کی اگر کسی چیز سے تسکین ہو سکتی ہے تو وہ حمل سے بچنا ہے۔ ان کا یہ بھی خیال تھا کہ غربت، نفس کشی اور ناجائز جنسی تعلقات کا خاتمہ جلدی شادی کرلینے کے رواج اور مختصر خاندان رکھنے کی صورت میں ہو سکتا ہے۔ ۱۸۸۱ء میں ان کوششوں سے ہالینڈ، بلجیم، فرانس اور جرمنی وغیرہ یورپ کے ملکوں میں مالتھوسین لیگیں قائم ہوگئیں۔ ۱۹۲۱ء میں انگلستان کی لیگ نے لندن کے جنوب میں برتھ کنٹرول کلینک کھولا جس میں ڈاکٹر من سنگا کے طریقے پر غریب عورتوں کو حمل سے بچنے کی ہدایتیں دی جاتی تھیں۔ ۱۹۲۲ء میں لندن میں برتھ کنٹرول کی ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی گئی۔

امریکہ میں مسز مارگریٹ سینگر کی سرکردگی میں برتھ کنٹرول لیگ ۱۹۲۱ء میں قائم کی گئی ان کی کوششوں سے اس تحریک نے جاپان، چین اور ہندوستان میں بھی جنم لیا اور ان ممالک میں برتھ کنٹرول کی انجمنیں قائم ہوگئیں۔ امریکہ کی انجمن ضبط تولید نے دوسرے ملکوں کے ان قوانین کو ختم کرانے کی بے انتہا کوشش کی، جن کے ذریعہ سند یافتہ ڈاکٹروں کو منع حمل کے متعلق ہدایات دینے کی اجازت نہیں تھی۔ اس کے ساتھ اس لیگ نے جابجا کلینک جاری کرائے جہاں والدین کو طب و حفظان صحت کی رو سے مشورے دئے جاتے تھے۔ برتھ کنٹرول پر پابندی عائد کرنے والے قوانین کو منسوخ کرانے کا کام ۱۹۱۹ء سے "انجمن والدین" نے بھی شروع کر رکھا تھا۔

امریکہ کی برتھ کنٹرول لیگ کے اہتمام میں برتھ کنٹرول کی چھٹی بین الاقوامی کانفرنس بھی ۱۹۲۶ء میں امریکہ کے صدر مقام نیویارک میں ہوئی۔

[1] ڈاکٹر ٹی۔ آر۔ مالتھوس (۱۷۶۶-۱۸۳۴) کی طرف منسوب۔ مالتھوس نے یہ نظریہ پیش کیا تھا کہ آبادی کی حد سے زیادہ تیزی سے بڑھنا تمدن کے لیے ہلاکت کا پیغام ہے۔ اس لیے ضبط نفس سے کام لے کر اسے روکنا چاہیئے۔

شرح پیدائش میں کمی: یہ اور اسی قسم کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ شرح پیدائش میں فوری کمی واقع ہو گئی۔ اس کمی کے اسباب اگرچہ ماہرین نے اور بھی گنوائے ہیں۔ لیکن ضبط تولید کے خیالات کی عام اشاعت اس کا سب سے اہم سبب سمجھی گئی ہے۔ اٹھارویں صدی سے پہلے تک آبادی تقریباً متوازن تھی۔ لیکن سنہ ۱۷۵۰ء اور سنہ ۱۸۰۰ء کے درمیان انگلستان اور ویلز کی آبادی ۶۵۰۰۰۰۰ سے بڑھ کر ۹۰۰۰۰۰۰ تک جا پہنچی۔ انیسویں صدی میں یہ تعداد ۹۰۰۰۰۰۰ سے گزر کر ۳۲۵۰۰۰۰۰ ہو گئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آبادی کی یہ حیرت انگیز زیادتی قومی خوش حالی، علم طب اور علم حفظان صحت کی ترقی کی وجہ سے ہوئی۔ غرض سنہ ۱۸۷۶ء میں ان ملکوں کی آبادی کمال کے نقطہ پر پہنچ گئی تھی۔ اس کے بعد جو انحطاط شروع ہوا ہے وہ اب تک قائم ہے۔

۱۲۵ سال کا یہ زمانہ جس میں آبادی نہایت تیزی سے بڑھی، انسانی تاریخ کا ایک ممتاز واقعہ ہے۔ اس سے آبادی کی حد بندی کا اہم سوال سامنے آگیا۔ کیوں کہ ہر ملک کی حکومت کا فرض ہے کہ وہ متعلقہ آبادی کو کافی حد تک خوش حال رکھنے کے ذرائع کو قائم رکھے۔

اس سلسلے میں سنہ ۱۹۱۶ء کے تحقیقاتی کمیشن متعلقہ شرح پیدائش کی رپورٹ دل چسپی سے پڑھی جائے گی۔ کمیشن نے ایک جگہ لکھا ہے کہ اس بیان میں کوئی صداقت موجود نہیں ہے کہ دنیا کی آبادی آج کل قدرتی ذرائع پیداوار سے آگے بڑھ رہی ہے، بلکہ اس کے برخلاف خیال یہ ہے کہ قدرت کے خزانوں سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کے لیے آبادی کی زیادتی بہت ضروری ہے۔ اس حالت میں یہ سوال قطعی پیدا نہیں ہوتا کہ انسان کی معاشرت کا موجودہ معیار گر جائے گا۔ مثال کے طور پر گیہوں کی پیداوار کو لیجیے۔ سلطنت برطانیہ کے اندر سنہ ۱۹۰۱ء کے مقابلے میں سنہ ۱۹۱۱ء میں ۵۰ فی صدی گیہوں کی پیداوار بڑھ گئی۔ اور پیداوار کی اس زیادتی میں مغربی کنیڈا کی ترقی اور خوش حالی کو بڑا دخل تھا۔ (ملاحظہ ہو نوآبادیات کے شاہی کمیشن کی یادداشت سنہ ۱۹۱۵ء)

انگلستان اور ویلز کی شرح پیدائش کی کمی کا سبب مردم شماری کی رپورٹوں سے بھی واضح ہو سکتا ہے۔ مردم شماری والے ایک رپورٹ شادی شدہ جوڑوں کی بارآوری کے متعلق بھی مرتب کرتے ہیں۔ اس رپورٹ کی تیرھویں جلد، جو سنہ ۱۹۱۱ء میں شائع ہوئی ہے ہمیں بتاتی ہے کہ ٹھیک مردم شماری کے دن جب ۴۵ سال سے اوپر کی شادی شدہ عورتوں کے ہاں شرح پیدائش کا جائزہ لیا گیا تو وہ پہلے مقابلہ میں کہیں کم نکلی۔ یعنی جب کہ سنہ ۱۸۵۱ء اور سنہ ۱۸۶۱ء کے درمیان ایسے سو جوڑوں کی شرح پیدائش ۷۳۸ تھی تو اب سنہ ۱۸۸۱ء اور سنہ ۱۸۸۶ء کے درمیان گھٹ کر ۶۳۲ رہ گئی۔ یہ کمی ۱۴ فی صدی سے بھی زیادہ تھی۔ تازہ اعداد و شمار اس سے بھی زیادہ کمی ظاہر کرتے ہیں۔ سنہ ۱۸۸۱ء کے تخمینی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۲۰۶۰۰۰۰۰ لوگوں کے ہاں ۸۳۶۰۰ بچے پیدا ہوئے، جب کہ سنہ ۱۹۲۴ء میں ۳۸۷۴۶۰۰۰ اشخاص میں ان کی تعداد صرف ۷۲۹۹۰۰ تھی۔

برطانیہ کے رجسٹرار جنرل اپنی رپورٹ کے دس سالہ ضمیمے (سنہ ۱۹۲۱ء سے متعلق) میں پیشہ ور لوگوں کی شرح اموات (متعلق سنہ ۱۹۲۱-۲۳ء) اور شرح پیدائش اور بچوں کی شرح اموات (متعلق سنہ ۱۹۲۱ء) کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سنہ ۱۹۱۱ء میں پیشہ ور لوگوں کے تین اہم گروہوں کو ان پانچ طبقوں کے گروہوں سے علیحدہ رکھا گیا تھا جن کا ذکر مردم شماری کی رپورٹوں میں آتا ہے۔ لیکن اب سنہ ۱۹۲۱ء میں کوئلوں کی کانوں میں کام کرنے والوں، کپڑا بننے والوں اور زراعتی مزدوروں کو بھی تربیت یافتہ مزدوروں کے بعد درمیانی طبقے میں شامل کر لیا گیا ہے۔ پھر بھی شرح پیدائش میں معمولی سی زیادتی نظر آتی ہے۔ جب کہ یہ شرح باقی چاروں طبقوں کے لوگوں میں بہت ہی گھٹ گئی ہے۔ مندرجہ ذیل نقشے سے بیان کی تصدیق ہو سکتی ہے۔

۱۹۱۱ء اور ۱۹۲۱ء میں معاشرتی طبقوں کے اندر جائز بچوں کی شرح پیدائش اور شرح اموات

	۵۵ سال کی عمر کے اندر اندر کے شادی شدہ مردوں میں جائز بچوں کی شرح پیدائش فی ہزار					بچوں کی شرح اموات				
	شرح ان سالوں میں		سب طبقوں میں اس کی شرح فی صد		۱۹۲۱ء کی شرح فی صد اس سال میں	شرح ان سالوں میں		سب طبقوں میں اس کی شرح فی صد		۱۹۲۱ء کی شرح فی صد اس سال میں
	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء
۱۔ اعلیٰ اور متوسط طبقہ	۱۱۹	۹۸	۷۳	۷۰	۸۲	۷۶	۳۸	۶۱	۴۸	۵۰
۲۔ درمیانی طبقہ	۱۳۲	۱۰۴	۸۱	۷۴	۷۹	۱۰۶	۵۵	۸۵	۷۰	۵۲
۳۔ تربیت یافتہ کام کرنے والے	۱۵۳	۱۴۱	۹۴	۱۰۰	۹۲	۱۱۳	۷۷	۹۰	۹۷	۶۸
۴۔ درمیانی طبقہ	۱۵۸	۱۶۲	۸۹	۱۱۵	۱۰۳	۱۲۲	۸۹	۹۸	۱۱۳	۷۳
۵۔ غیر تربیت یافتہ کام کرنے والے	۲۱۳	۱۷۸	۱۳۱	۱۲۶	۸۴	۱۵۳	۹۷	۱۲۲	۱۲۳	۶۳
سب طبقے	۱۶۲	۱۴۱	۱۰۰	۱۰۰	۸۷	۱۲۵	۷۹	۱۰۰	۱۰۰	۶۳

ان اعداد و شمار سے یہ بخوبی ظاہر ہو جاتا ہے کہ شرح پیدائش کا معاشرتی حالت سے بہت گہرا تعلق ہے جس طبقے میں جتنی زیادہ خوش حالی ہوگی، اس کی شرح پیدائش اتنی ہی کم ہوگی۔ جب ہم اعلیٰ اور متوسط طبقے کی حالت سنہ ۱۹۱۱ء اور سنہ ۱۹۲۱ء کے اعداد و شمار کے آئینے میں دیکھتے ہیں تو ہم کو یہ حقیقت واضح طور پر نظر آجاتی ہے۔

یورپ کی طرح امریکہ اور آسٹریلیا میں بھی اعلیٰ اور متوسط طبقوں کی شرح پیدائش کی کمی کا یہی حال ہے۔ اور واقعات بتا رہے ہیں کہ ہندوستان میں بھی قدرت کا یہی کھیل دیکھا جا سکتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر ملک میں اس صورت حال کے اسباب مختلف ہیں مثلاً فرانس میں نپولین کا مجموعۂ قوانین بالواسطہ اس صورتِ حال کا ذمہ دار ہے۔ کیوں کہ اس مجموعے کی دفعات املاک کی تقسیم پر زور دیتی ہیں اور ہندوستان یہی نتیجہ معاشرت اور مذہب کی ملی جلی الجھنیں پیدا کرتی ہیں۔

معاشرتی طبقوں میں شرح پیدائش کے اس بیّن اور امتیازی فرق کو اور زیادہ واضح کرنے میں ضبط تولید وغیرہ کے خیالات نے حصہ لیا۔ درمیانی یا غریب طبقے کے لوگوں کے پاس اوّل تو اتنا وقت ہی کہاں تھا کہ برتھ کنٹرول کے متعلق نئی نئی تحقیقاتوں سے کتابوں اور رسالوں کے ذریعہ سے واقف رہتے۔ پھر ان کے پاس ضبط تولید کے آلات اور اس کی دوائیں خریدنے کے لیے پیسہ کہاں سے آتا! اس کو برخلاف اعلیٰ اور متوسط طبقے کے لیے یہ رکاوٹیں نہیں تھیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس تحریک کی نشوونما سے مذکورہ طبقوں میں شرح پیدائش، جو پہلے ہی قدرتاً کم تھی، اب اور بھی گر گئی۔ پروفیسر وتیھم نے اندازہ لگایا ہے کہ ہر طبقے یا قوم کو اپنی تعداد ضروری حد تک متوازن رکھنے کے لئے اپنی ہر شادی شدہ جوڑے میں چار بچوں کے اوسط کو قائم رکھنا پڑتا ہے۔ جس نسبت سے یہ اوسط گرے گی اسی نسبت سے قوم یا طبقے کی

آبادی غیر متوازن رہے گی۔

دنیا کی آبادی پر جب ہم معاشرتی طبقات کے نقطۂ نظر سے دیکھتے ہیں تو ایک ساتھ کئی اہم سوال سامنے آجاتے ہیں۔ وہ یہ کہ کیا ہمارے پاس نسلوں اور نسلوں کے میل جول کے متعلق کوئی قابل اعتماد معیار موجود ہے؟ اور کیا دنیا کی آبادی میں گڑبڑ واقع ہورہی ہے جب کہ اعلیٰ طبقات اپنی آبادی کو بڑھانے میں پیچھے رہے چلے جارہے ہیں اور کم درجے کے لوگوں کی آبادی بڑھتی جارہی ہے؟ ان اہم سوالوں کا تسلی بخش جواب دینا ہمارے لیے بڑا مشکل ہے۔ کیوں کہ ہمارا علم انسان کی قسموں کے متعلق بہت محدود ہے اور یہ بتانا بھی دشوار ہے کہ مستقبل کی تہذیب میں ان قسموں کی قدر و قیمت کیا ہوگی سب سے بڑھ کر نسلی اور ملکی تعصبات ہیں جو ہمارے راستے میں حائل ہیں۔ تاہم علم کی تازہ شہادتوں نے اتنا تو ضرور بتادیا ہے کہ نسلوں کا جبلّی اختلاف اتنا وزنی نہیں ہے جتنا کہ اسے بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ کہ جن چیزوں کو ہم انسانیاتی اختلافات سمجھتے ہیں وہ بھی بہت حد تک علمی اور تہذیبی ماحول کے تابع ہیں۔

نیشنل برتھ ریٹ کمیشن: سنہ ۱۹۱۶ء میں برطانیہ کی اخلاق عامّہ کی کونسل نے برطانوی قوم میں شرح پیدائش کی جانچ کے لیے ایک کمیشن مقرر کیا۔ گورنمنٹ برطانیہ نے اس کام کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے اپنی طرف سے بھی اس کمیشن میں دو ممبروں کا اضافہ کیا۔ ان میں سے ایک اعداد و شمار کے مہتمم اعلیٰ ڈاکٹر ٹی سی سٹیونسن تھے اور دوسرے سر آرتھر نیوشوم، حکومت کے شعبۂ طب کے افسر اعلیٰ تھے۔ یہ کمیشن ۴۳ ممبروں پر مشتمل تھا اور علم و نظر کا کوئی ایسا ضروری شعبہ نہیں تھا جس کی نمایندگی اس کمیشن میں نہ ہوئی ہو۔ ماہرین طب سائنس داں، معاشیات والے، اعداد و شمار کے ماہر اور تعلیمی اور مذہبی اداروں کے مشاہیر غرض سب ہی اس کمیشن میں شامل تھے۔ اس کمیشن نے اپنی پہلی رپورٹ "گھٹتی ہوئی آبادی، گھٹنے کی اسباب اور اثرات" کے نام سے سنہ ۱۹۱۶ء ہی میں شائع کی۔ اس کے بعد سنہ ۱۹۲۰ء میں دوسری رپورٹ "آبادی کا مسئلہ اور والدین" پیش کی۔ پھر "امراض خبیثہ کی روک تھام" کے عنوان سے تیسری رپورٹ سنہ ۱۹۲۱ء میں نکلی چوتھی رپورٹ کا موضوع "نوجوانی اور نسل" تھا اور یہ سنہ ۱۹۲۳ء میں عوام کے سامنے آئی۔

کمیشن کے سامنے ستر سے زیادہ ماہرین نے مسئلے کے ہر پہلو پر شہادتیں دیں۔ اور پبلک کے سامنے ضبط تولید کے اخلاقی پہلو کے متعلق کیتھولک چرچ، چرچ آف انگلینڈ اور آزاد چرچ والوں کے خیالات آئے۔ کمیشن نے اپنی تحقیقات چار نقطوں پر جاری رکھی۔

(۱) شرح پیدائش میں کمی کی نوعیت اور اس کی وسعت (۲) بیان کئے ہوئے اسباب کی تحقیقات (۳) کمی کے اثرات (۴) شرح پیدائش کی کمی کے معاشرتی اور اجتماعی پہلو۔

یہ رپورٹیں تمام متعلقہ محکموں مثلاً وزارت صحت اور تعلیمی بورڈ وغیرہ کو غور و فکر کے لیے دی گئیں۔ انگلستان اور ویلز کے علاوہ بھی یہ رپورٹیں دنیا کے اکثر ممالک میں اہمیت کی نظر سے دیکھی گئیں۔ اخبارات میں خوب تنقیدیں ہوئیں۔ مسٹر سڈنی ویب نے ان پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کمیشن نے اہلی زندگی کے ان خود ساختہ قواعد و ضوابط کی وسعت، نوعیت اور ان کے اخلاقی پہلوؤں کے متعلق نہایت صفائی اور نہایت غیر جانب داری سے مواد فراہم کیا ہے، جو آج متمدن دنیا کے بڑے حصے میں رواج پارہے ہیں۔

آبادی کی کمی کے معاشی پہلو: کمیشن کی رپورٹ کے اس حصے میں چند ماہرین معاشیات کی شہادتیں اس بات کو پُر زور طریقے پر ظاہر کرتی ہیں کہ برطانیہ میں شرح پیدائش کی کمی سے یہ نتیجہ کسی طرح نہیں نکلتا کہ اس قوم کی برتر حیثیت کو نقصان پہنچا ہے۔ اس کے برخلاف دوسرے شہادت دینے والوں کو اصرار ہے کہ اگر شرح پیدائش میں زیادتی منظور ہے یا آئندہ مزید کمی کو روکنا ہے یا اگر اس کی ضرورت ہے کہ شرح پیدائش کی نوعیت یا خصوصیت کی نگرانی ہو تو یہ باتیں اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتیں جب تک کہ چند معاشی اور معاشرتی تبدیلیاں نہ ہو جائیں مثلاً ہر شخص اپنی روزی کی طرف سے بالکل مطمئن ہو کہ وہ اسے باقاعدگی کے ساتھ ملتی رہے گی اور ہر شخص کو اپنی معمولی تعلیم اور پیشوں وغیرہ کی تعلیم اور مشق کے لیے یکساں مواقع حاصل ہوں اور ان باتوں کا نتیجہ یہ ہو کہ ہر شخص کی آمدنی اور اس کے رہنے سہنے کا معیار کافی حد تک برابر ہو جائے اگر یہ تبدیلیاں حاصل ہو جائیں تو ان سے نہ صرف افلاس کے ہول ناک خطرے ہی کم ہو جائیں گے بلکہ یہ ان محرکات کو بھی کم زور کردیں گے، جو اعلیٰ درجے کے صنّاعوں اور متوسط طبقے کو دیر سے شادی کرنے اور مختصر سا کنبہ رکھنے کی طرف سے اُکساتے رہتے ہیں۔ کانوں والے اضلاع کو چھوڑ کر

اگر ہم زیادہ شرح پیدائش رکھنے والے معاشرتی طبقوں کی دماغی اور جسمانی حالات کا جائزہ لیں تو ہم کو اس حقیقت سے ضرور دوچار ہونا پڑے گا کہ وہ بہت کم درجے کی زندگی بسر کر رہے ہیں کمیشن کے سامنے جب یہ حالات آئے تو اس نے بہت سوچ بچار کے بعد یہ نتیجہ نکالا کہ مخصوص طبقوں کی یہ معاشرتی بدحالی غالباً خراب ماحول کی وجہ سے ہے۔ کمیشن نے دماغی جسمانی حالات اور معاشی حالات میں امتیاز پیدا کرنے کے رجحان پر بھی اظہار ناپسندیدگی کیا ہے۔ کمیشن اس مفروضے کو بھی نہیں مانتا کہ معاشرتی طبقوں میں جو وسیع خلیجیں حائل ہیں وہ محض بچپن کے نشو و نما کے اختلافات کی وجہ سے ہیں بلکہ اس کا خیال ہے کہ ماحول کے عناصر اکثر فطری قابلیتوں کے راستے میں روڑا اٹکاتے ہیں۔ کمیشن کے سامنے بعض شہادت دینے والوں نے اس بات کی بھی سفارش کی کہ شرح پیدائش کی کمی کو روکنے کے لیے حکومت کی طرف سے کنبوں کو بونس اس شکل میں دیا جائے کہ جن کنبوں کی سالانہ کمائی مجموعی طور پر دو سو پونڈ سے زیادہ نہ ہو ان کے سب بچوں کے حق میں حکومت بیمہ کرا دے۔ تاکہ چودہ سال کی عمر تک پہنچنے کے بعد بچے اپنی مزید تعلیم کو جاری رکھ سکیں اور زندگی کو شروع کرنے کے اچھے مواقع حاصل کر سکیں۔ اس کے علاوہ انکم ٹیکس کا حساب کتاب کرتے وقت میاں بیوی کی آمدنیوں کو علیحدہ علیحدہ مانا جائے۔ کیوں کہ موجودہ صورت میں کماؤ مرد اور کماؤ عورت کے درمیان شادی کا رشتہ ایک عذاب بن جاتا ہے اور دونوں کی آمدنی ایک ہی جگہ شمار کر کے ٹیکس کی شرح بڑھالی جاتی ہے۔ اگر کسی کنبے کی مجموعی آمدنی سات سو پونڈ سالانہ کے اندر اندر ہو تو اس کو ہر بچے کے حق میں علیحدہ علیحدہ رقم کی چھوٹ ملنی چاہیئے۔ تعلیم کا سستا اور وسیع انتظام کیا جائے اور بڑے کنبے کے بچوں کے لیے ہر اسکول میں اسکالر شپ یا امدادی تعلیم کا بندوبست ضروری ہو۔

انسانی زندگی کی قدر و قیمت کے درجے کا انحصار اس کی پیدائشی خصوصیت اور ماحول پر ہے۔ کسی مخصوص ملک میں آبادی کی کثرت اسی وقت تک مناسب ہو سکتی ہے جب کہ اس ملک کے باشندوں کے زندگی بسر کرنے کے طریقے ملک کے جغرافیائی ماحول اور قانون کے مطابق معیاری رہیں۔ آبادی کو ایک حد کے اندر رکھنے کے بارے میں جو سب سے مضبوط اور آسانی سے سمجھ میں آنے والی دلیل دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ کام کرنے والے طبقوں کو صنعتی کاروبار کے محدود ہونے کی وجہ سے ہمیشہ مقابلہ ہوتا رہتا ہے۔ ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ اسے کارخانے میں کام پر لگا لیا جائے۔ پس اگر ہم کارخانے والوں کو مزدوروں کے کھپانے کے لیے مجبور بھی کریں تو اس کا نتیجہ سوائے اس کے اور کیا نکل سکتا ہے کہ وہ مزدوری کی رقم کو زیادہ مزدوروں میں تقسیم کر دیں گے۔ اگر دولت کی مساوی تقسیم کے اصول کو مان لیا جائے تو اس سے بھی یہ خطرے دور نہیں ہوتے کہ لوگوں کے زندگی بسر کرنے کا معیار زیادہ پست ہوتا چلا جائے گا اور ان میں آبادی بے تحاشا بڑھے گی جس سے ملک اور قوم اچھی توقعات نہیں باندھ سکتے۔ چند سال ہوئے کہ عورتوں کی ایک انجمن نے جس کی ممبروں کی تعداد بتیس ہزار تھی، کارخانوں میں کام کرنے والی عورتوں کی مادری زندگی کے تجربات کے متعلق تحقیقات کی تھی۔ انجمن نے تحقیقات کے بعد جو رپورٹ پیش کی وہ بڑی قیمتی معلومات سے بھری ہوئی ہے اس میں مزدور پیشہ عورتوں کے بہت سے خط درج ہیں، جن میں اُنہوں نے اپنی غذا کی نوعیت، زچگی سے پہلے کی طبی امداد اور آرام کے دنوں کی تفصیلات لکھی ہیں۔ یہ تفصیلات اکثر صورتوں میں اس قدر تکلیف دہ تھیں کہ رپورٹ مرتب کرنے والیوں نے اپنے بیان کو ان فقروں پر ختم کیا ہے کہ "یہ خطوط عورتوں میں مخصوص قسم کے خیالات اور جذبات کا ایک ڈھانچہ ہمارے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ ان خیالات، جذبات اور حقائق کو سامنے رکھ کر ہر شخص زندگی کے موجودہ سانچے اور نئے نئے خیالات کی رَو کو دیکھ سکتا ہے۔ یہی اسباب ہیں جن کی وجہ سے عورتیں بچہ کشی سے انکار کر رہی ہیں۔"

شرحِ پیدائش میں کمی کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ جنگ عظیم کے بعد سے زمینوں کی قیمتیں اتنی بڑھ گئیں کہ لوگ ناکافی گنجائش کے مکان بنانے لگے۔ اور ان مکانوں میں رہنے بسنے والے نہ تو خود تن درستی کے اعتبار سے اچھے ہوتے ہیں اور نہ وہ ملک کی چاق و چوبند آبادی میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ بہر حال جہاں تک ضبط تولید کے مسئلے کی وسعت کا تعلق ہے، مذکورہ بالا کمیشن کا خیال ہے کہ جب ہم اپنے ملک کی سرحد سے گزر کر دوسرے ملکوں کے حالات کا جائزہ لیتے ہیں تو ہم کو آبادی کے بڑھنے کے امکان اور اس کے معاشی اور معاشرتی اصلاح کے امکانات صاف دکھائی دیتے ہیں۔ آسٹریلیا اور کینیڈا میں بہت سے وسیع علاقے ایسے ہیں جن کی آبادی بس برائے نام ہے، حالاں کہ اس بات کا بہت امکان ہے کہ اگر ان علاقوں کو آباد کیا جائے تو نہ صرف وہ آبادیاں اچھے معیار پر زندگی بسر کر سکتی ہیں بلکہ زمین کی کاشت اور اس کے قدرتی ذخیروں سے

وہاں بڑے بڑے صنعتی ادارے نشوونما پا سکتے ہیں۔ دنیا میں اجناس کے نرخوں کی جو زیادتی پائی جاتی ہے۔ وہ قدرت کے وسیع ذخیروں سے فائدہ نہ اٹھانے کی وجہ سے ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ فطرت کے عطیوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھائیں تو ہم کو لازماً آبادی کو بڑھانے کی طرف توجہ کرنی پڑے گی

اس موقع پر ہمارے سامنے ایک اہم سوال آجاتا ہے وہ یہ کہ کیا ہم مشرق کے تبدیل وطن کرنے والوں کے دباؤ کو اگر اور کچھ نہیں تو بغیر ان کی ناراضی مول لیے روک سکتے ہیں جب کہ ہمارا ارادہ ہے کہ ان زمینوں کو صرف سفید فام آبادی کے لیے مخصوص رکھیں۔ اگر برطانوی قوم کی نظر میں اپنے قومی ٹائپ کی کچھ قدر و قیمت ہے تو کیا ہمیں اس ٹائپ کو دنیا میں پھیلانے کی خواہش نہیں ہے؟ برطانوی شخص اس سوال کا جواب اثبات ہی میں دے گا۔ اس کے بعد ضرورت بالکل عیاں ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ برطانوی قوم کو نہ صرف اپنی خاطر بلکہ دوسرے پس ماندہ ممالک میں تہذیب و تمدن کی سربراہی کرنے کے لیے اپنی موجودہ شرح پیدائش پر زیادہ سے زیادہ غور و فکر کی ضرورت ہے۔ اس بارے میں یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم جس توازن کے ساتھ اپنی قوتوں کو اپنی آبادی بڑھانے میں صرف کریں اسی توازن سے اپنی قومی خصوصیات کو بھی قائم رکھنے کی بھی کوشش کریں۔ اس مسئلے کا مشکل پہلو اگر کوئی ہے تو یہ ہے کہ ہم اپنی آبادی کو بڑھانے کے لیے پست درجے کے لوگوں سے کام نہ لیں بلکہ ہم کو اپنے اچھے "ذخیرے" سے اس معاملے میں مدد لینی چاہیئے۔ اس "ذخیرے" کو پیش بیں اور نفس پر قابو رکھنے والا ہونا چاہیئے۔ یہاں تک تو ہمارا ذاتی یا قومی نقطۂ خیال تھا۔ دوسری طرف ہم کو یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ نوآبادیاں بھی کم زور "ذخیروں" سے تبدیل وطن کرنے والوں کو قبول نہیں کریں گی۔ نوآبادیوں کے مدبر ابھی سے اس قسم کی ناگہانی آفتوں سے بچنے کی تدبیریں سوچ رہے ہیں۔

ان سب باتوں کے علاوہ تبدیلِ وطن کا معاملہ بجائے خود ایک اہم معاملہ ہے۔ اگر اس چیز کو اس مقصد کے پیش نظر جائز قرار دیا جائے کہ زیادہ آبادی والے ملکوں کا معاشی دباؤ ان پر سے کم کیا جائے اور کم آبادی والے ملکوں کا توازن قائم ہو تو اس کا نتیجہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ آخر الذکر ملک تو ایک صدی کے اندر اندر خوب آباد ہو جاتے ہیں لیکن اوّل الذکر یعنے زیادہ آبادی والے ملکوں کی آبادی پھر اتنی ہی کی اتنی ہو جاتی ہے اس لیے تبدیلِ وطن کی تدبیر کو کامیاب بنانے کی ایک ہی صورت ہے کہ زیادہ آبادی والے ملکوں پر زور دیا جائے کہ وہ اپنی آبادی کو متوازن رکھنے کے لیے ضبط تولید کے ذرائع سے کام لیں۔

اشاعت کا کام: ضبط تولید کے کاموں کو انگلستان اور ویلز میں ترقی دینے کا سہرا ڈاکٹر میری سٹوپس کے سر ہے۔ اس خاتون کی کتابیں ملک کے طول و عرض میں تیزی سے پھیل گئیں اور لوگ ان کو ذوق و شوق سے پڑھنے لگے۔ اور ڈاکٹر ہالی ڈے سدرلینڈ اور ڈاکٹر سٹوپس کے واقعہ نے بھی اس آگ کو ہوا دی۔ خاتون موصوفہ کی کسی تحریر سے ڈاکٹر سدرلینڈ کے خلاف ہتک کا پہلو نکلتا تھا۔ ڈاکٹر صاحب بھی دبنے والے آسامی نہیں تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ معاملہ خوب اُچھلا اور لوگوں نے ضبط تولید کے مسئلے سے غیر معمولی دل چسپی لی۔ اس کے بعد ڈاکٹر سٹوپس نے اپنے شوہر کے ساتھ ایک ادارے کی بنیاد ڈالی جس میں تعمیری ضبط تولید پر زور دیا جاتا تھا اور ماؤں کو بھی مناسب مشورے دینے کا انتظام تھا ۱۹۲۲ء میں اس خاتون نے ضبط تولید پر ایک جامع رسالہ شائع کیا جس کا نام "منع حمل کا نظریہ، تاریخ اور اس کا عمل" تھا۔ ۱۹۲۴ء میں شرح پیدائش کے کمیشن نے ایک خاص کمیٹی ون چسٹر کے بشپ کی صدارت میں بنائی جس میں طب، صحت عامہ، تعلیم، عمرانیات اور مذہب کی نمایاں شخصیتیں لی گئیں۔ اس کمیٹی کا مقصد یہ تھا کہ ضبط تولید کے اخلاقی پہلوؤں کو روشنی میں لایا جائے۔ اس کمیٹی کی رپورٹ بہت سے ماہرین کی شہادتوں کے ساتھ مئی ۱۹۲۵ء میں شائع ہوئی۔ یہاں ہم اُن چار نتیجوں کو بیان کرتے ہیں جن پر یہ کمیٹی پہنچی تھی:

(۱) حمل کو روکنے کی چیزوں کا استعمال اس بات کی علامت ہے کہ ہماری تہذیب میں مصنوعی عناصر جو پہلے ہی سے زیادہ تعداد میں تھے، اب زیادہ ترقی پر ہیں۔ ان چیزوں کے استعمال سے لوگوں کو سادہ صحت مندانہ اور فطری زندگی بسر کرنی مشکل اور بعض حالتوں میں ناممکن ہو گئی ہے۔

(۲) اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض حالتوں میں حمل پر قابو پانا طبی اور معاشی لحاظ سے ضروری اور قرینِ مصلحت ہوتا ہے لیکن اس قسم کی تمام صورتوں میں گرد و پیش کے تمام حالات کو بہترین علمی مشورے اور اخلاقیات کی روشنی میں جانچ لینا چاہیے۔

(۳) ضبط تولید کا اعلیٰ اصول ضبط نفس ہے۔ اس قسم کا ضبط نفس میاں بیوی کی باہمی رضامندی سے ہونا چاہیے اور اس کی بنیاد میں خدمت خلق اور قربانی کے جذبات کارفرما ہونے چاہئیں۔ ضبط تولید کے لیے مانع حمل چیزوں کی عام پسندیدگی کے اس زمانے میں یہ باتیں اگرچہ عجیب سی معلوم ہوتی ہیں لیکن انسانیت کی حقیقی ترقی فطری اصولوں کے زیادہ سے زیادہ احترام میں پوشیدہ ہے۔ مذکورۂ بالا اصول کے برتنے کا نتیجہ زندگی کی انتہائی سادگی میں ظاہر ہوتا ہے اور پھر اس کی ضرورت ہی نہیں رہتی کہ معاشی اور معاشرتی مواد کو انسانیت کے جسم سے خارج کرنے کے لیے اصلاحوں کے تیز نشتر استعمال کیے جائیں۔

(۴) ضبط تولید کے جواز کے لیے سب سے زیادہ معاشی مسائل کو سامنے لایا جاتا ہے۔ مزدوری کی کمی، رہنے سہنے کے لیے ناکافی گنجائش وغیرہ ایسی باتیں ہیں جو واقعی وزنی ہیں۔ لیکن ان معاشی گتھیوں کو مانع حمل دواؤں یا آلوں سے سلجھانے کی کوشش دو برائیوں میں سے ایک کم درجے کی برائی قبول کرنے کے مرادف ہے۔ معاشی مسائل مناسب حال اصلاحی تحریکوں ہی سے حل ہونے چاہئیں۔

طبّی تحقیقات: مذکورہ بالا مخلوط کمیٹی کی رپورٹ کے بعد کمیشن نے تیرہ ارکان کی ایک خالص طبّی کمیٹی بنائی۔ اس کمیٹی میں طب اور علم افعال الاعضا کے بڑے بڑے ماہرین شامل تھے۔ کمیٹی کے صدر چیرنگ کراس ہسپتال کے سینیر سرجن چارلس گبس، ایف۔ آر۔ سی۔ ایس۔ تھے اور نائب صدر سر آرتھر نیو شام، کے۔ سی۔ بی۔ ایم۔ ڈی، سابق لیکچرار جان ہاپکنس یونی ورسٹی بالٹی مور تھے۔

اس طبّی کمیٹی نے تحقیقات کے لیے حسب ذیل نکات سامنے رکھے:

(۱) لفظ "طبّی" کا جب استعمال کیا جائے گا تو اس کا مدعا یہ ہوگا کہ کنبوں میں شرح پیدائش کی کمی کے اسباب کی تحقیق کی جائے اور متعلقہ لوگوں پر اس کے ان اثرات کا مطالعہ کیا جائے جو ان کے جسم اور دماغ پر اس سے مرتب ہوتے ہیں۔

(۲) "صحت" کی اصطلاح میں وہ فعلیاتی اور نفسیاتی عناصر بھی شامل ہیں جو طبعی زندگی کو متاثر کرتے ہیں

(۳) مخصوص مسائل جو تحقیقات کے لیے تجویز کیے گئے ہیں، یہ ہیں:

(الف) حمل پر اختیار حاصل کرنے کے ذریعوں کی طبّی تحقیقات۔

(ب) خواہش نفسانی کو دبانے کا جزوی یا کلی اثر اہلی زندگی میں۔

(ج) علم الحیات اور علم وظائف الاعضا کی رُو سے بیان کیا ہوا "محفوظ زمانہ" کس حد تک قابل اعتبار ہے۔

(د) حمل کو روکنے والی چیزیں، متعلقہ اشخاص کی اولاد پیدا کرنے کی قابلیت اور ان کی صحت پر کیا اثر کرتی ہیں۔

اس طبّی کمیٹی نے بہت سے ماہرین فن کے علاوہ ضبط تولید کی مشورہ گاہوں کے نمایندوں کی شہادتیں قلم بند کیں۔ ان کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حمل کو روکنے والی چیزوں کے اثرات کے متعلق اعداد و شمار کی تفصیلات کا جہاں تک تعلق ہے، کسی علمی اصول کے ماتحت نہیں معلوم ہوتے بلکہ صرف یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان اثرات کو صرف اعداد و شمار کے تابع رکھنے کو کافی سمجھا گیا ہے۔ اس معاملے میں صحیح صحیح معلومات علمی اصول پر مرتب کیے ہوئے اعداد و شمار سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ اور ان اعداد و شمار کو مرتب کرنے کے لیے نہایت صحیح قوتِ مشاہدہ کی ضرورت ہے۔ امریکہ میں کمیٹی کے سامنے جو شہادتیں دی گئیں وہ معقول اور قابل قبول تھیں کیوں کہ نیویارک میں ابھی چند سال ہوئے کہ منع حمل کی تحقیقات کے لیے ایک اسکیم مرتب کی گئی تھی اور اس کے مطابق کچھ کام کیا گیا تھا لیکن صحیح نتیجوں پر پہنچنے کے لیے اور چند سال تک علمی اصولوں پر کام کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔

طبّی کمیٹی نے شہادتوں پر اپنی تحقیقات کے نتیجے پیش کرنے میں پہلے غلطیوں کے ان دو سرچشموں پر توجہ کی ہے جن کے متعلق خیال ہے کہ انہوں نے اس موضوع پر لکھی ہوئی کتابوں کے اثرات کو زائل کر دیا ہے۔

(۱) شادی شدہ جوڑوں میں ایک اچھی خاصی تعداد ان عورتوں اور مردوں کی بھی ہوتی ہے جو یا تو قدرتی طور پر بانجھ ہوتی ہے یا کسی مرض یا مانعِ حمل چیزوں کے استعمال کے بعد وہ اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتی۔

(۲) مرد اور عورت کی باہمی زندگی کا جہاں تک تجزیہ کیا گیا ہے اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ایک بچے سے دوسرے بچے کی

پیدا ہونے کی درمیانی مدت اتنی کم نہیں ہوتی جتنی کہ عام طور پر سمجھی جاتی ہے۔ اس لیے اس معاملے پر جو کچھ لکھا گیا ہے، حقائق اس کی تصدیق نہیں کرتے۔

جوان جوڑے میں دو پیدائشوں کا درمیانی وقفہ عموماً دو سال ہوتا ہے تیس سال کی عمر کے بعد یہ وقفہ عموماً بڑھ جاتا ہے۔ ہم نے یہ اوسط ضبط تولید کی موجودہ تحریک کے زمانے میں نہیں نکالا ہے۔ بلکہ پہلے کی بہت سی انسانی جماعتوں کا عموماً اس اندازے اور اوسط پر اتفاق تھا۔

مندرجہ بالا حقائق کی وجہ سے کمیٹی اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ حمل کو روکنے والی چیزوں کا استعمال اکثر بے موقع اور بے محل کیا جاتا ہے لوگ ایسے موقعوں پر بھی ان چیزوں کا استعمال کرتے ہیں جب استقرار حمل نہیں ہوتا۔

طبّی کمیٹی کی تحقیقات کے نتیجے: کمیٹی نے اوپر کی سب باتوں کو سامنے رکھ کر اور اس حقیقت کو بھی سمجھ کر کہ اس کی تحقیقات کا دائرہ صرف طب اور حفظان صحت تک محدود ہے اپنی تحقیقات کے حسب ذیل نتیجے پیش کیے ہیں:

(۱) لوگوں کی بڑی تعداد حمل کو روکنے کی تدبیروں میں اُلجھی ہوئی ہے۔

(۲) شاید یہ تعداد تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے۔

(۳) شرح پیدائش میں کمی جزوی طور پر یا شاید کلّی طور پر اس بات کا نتیجہ ہے کہ مانع حمل طریقوں کی اشاعت غیر معمولی طور پر کی گئی ہے۔

(۴) حیوانوں پر تجربات کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تعداد بڑھنے یا نہ بڑھنے کا انحصار بہت حد تک ان کی خوراک پر ہے۔ اسی حقیقت سے ہم اس نتیجے پر بھی آسانی سے پہنچ سکتے ہیں کہ انسانوں میں خوراک شرح پیدائش پر اثر ڈالتی ہے اگرچہ یہ بات پھر بھی تحقیق کے لیے باقی رہ جاتی ہے کہ ایک ہی قسم کی غذا کھانے والی انسانی جماعتوں میں پیدائش کی شرح کا اختلاف کیوں واقع ہوتا ہے۔

کمیٹی نے بہت تفصیل کے ساتھ ضبط تولید کے ان ذریعوں کا مطالعہ کیا ہے۔ جو عموماً لوگوں میں رواج پائے ہوئے ہیں۔ کچھ جوڑے ایسے بھی ملے جو مقصد کو حاصل کرنے کے لیے خاص تعلقات ہی کو ختم کر چکے تھے اور بہت سے لوگوں نے ریڈیم اور عکس ریز کی شعاعوں سے مدد لے کر مستقل بانجھ پن کو ترجیح دی تھی۔ ہم یہاں ان ذریعوں کی تفصیل مضمون لمبا ہو جانے کے خوف سے نہیں بیان کر سکتے۔ جو ناظرین ان کو معلوم کرنے کے شائق ہوں۔ انہیں کمیٹی کی اصل رپورٹ کا مطالعہ کرنا چاہیئے

کمیٹی نے ایسی بہت سی شہادتیں بھی فراہم کی ہیں جن سے غذا کے مخصوص نقصوں کی وجہ سے شرح پیدائش پر اثر پڑتا ہے اور حمل کو روکنے والی چیزوں کے استعمال سے لوگوں کی صحت پر جو نتیجے ظاہر ہوتے ہیں کمیٹی نے ان کو کھول کر بیان کیا ہے۔

آلات کے ذریعے سے حمل کو روکنے کی کوشش طبعیٔ طور پر لوگوں کے لیے پریشان کُن ہوتی ہے۔ لیکن جو لوگ ان آلات کو استعمال کرتے ہیں۔ وہ خواہ عارضی طور پر اپنی قوت باہ کو زائل ہی کر بیٹھیں یا نامرد ہی ہو جائیں۔ مگر یہ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ان کی ظاہری صحت پر آلات کے استعمال کا خراب اثر نہیں پڑتا۔ اس موقع پر یہ بات بھی نہیں بھلانی چاہیئے کہ ایک غیر مطمئن شخص کے لیے ہر طرف خطرے ہی خطرے ہیں۔ اگر وہ اپنے جذبات کی تسکین کے لیے دوسرے راستے نکالتا ہے تو اس کی گھریلو زندگی میں خوشی اور مسرت کا نام تک نہیں رہتا۔ اس کے علاوہ سوزاک اور آتشک جیسے خبیث مرضوں کی چھوت کا اندیشہ ہمیشہ لگا رہتا ہے۔

عورتوں پر مانع حمل چیزوں کے جو نتیجے ظاہر ہوئے وہ بھی قابل لحاظ ہیں۔ بہت سی عورتوں کی عام صحت میں اُن سے نمایاں طور پر ترقی پائی گئی، خواہ وہ ترقی اس وجہ سے ہو کہ بار بار کے حمل سے انہیں چھٹکارا ملا۔ یا بے روک ٹوک محبت کا یہ کرشمہ ہو۔ بہرحال یہ نتیجہ ظاہر ہوا۔ برخلاف اس کے بعض عورتیں ان چیزوں کے استعمال سے مزاج کی چڑچڑی ہو گئیں یا انہیں اعصاب کی کوئی اور سخت بیماری لاحق ہو گئی۔ ان سب عورتوں میں ایسی عورتیں بھی تھیں جنہیں بعض خاص اسباب کی بنا پر حمل سے بچنے کا طبّی مشورہ دیا گیا تھا اور ایسی بھی جو اولاد کی کثرت سے تنگ آ چکی تھیں۔

مانعِ حمل چیزوں کا جواز: بعض مواقع ایسے بھی ہیں جن میں مانعِ حمل طریقوں کا استعمال طبّی لحاظ سے ضروری ہو جاتا ہے۔ وراثت میں آنے والے امراض مثلاً بعض قسم کا پاگل پن یا آتشک وغیرہ کی روک تھام کے لیے یہ طریقے یقیناً کارآمد ہیں۔ قلب کے بعض اٹل امراض، مرض برائٹ اور سل و دق وغیرہ امراض کو پھیلنے سے روکنے کا کام بھی ان سے بہ خوبی لیا جا سکتا ہے۔ بعض مرضی صورتیں ایسی بھی ہیں کہ ان کی موجودگی میں اگر عورت کو حمل قرار پا جائے تو یقیناً عورت کی جان خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ مثلاً جوف عانہ کی بدوضعی، بعض قسم کی رسولیاں، شدید کمزوری اور وریدی امراض جو بار بار زچگی سے پیدا ہو گئے ہوں۔

طبّی کمیٹی کی عام رائے: کمیٹی نے لکھا ہے کہ ابھی تک کوئی ایسی کامیاب مانعِ حمل چیز دریافت نہیں ہوئی جو بالکل یقینی اور سادے طریقے سے استعمال کی جا سکے اور بے ضرر بھی ہو۔ کمیٹی کے لیے کسی مانعِ حمل طریقے کے متعلق اطمینان اور یقین حاصل کرنا اس وجہ سے ناممکن ہو گیا کہ ہر شخص اپنے اپنے طریقے کی پرزور وکالت کرتا تھا۔ اس لیے ان حالات میں یہ ضروری ہو گیا کہ جب کسی خاص ضرورت کے وقت مانعِ حمل طریقوں کا استعمال لازم ہو تو اس وقت ان طریقوں کی فائدہ رسانی کی پوری پوری جانچ کر لی جائے۔ اس موقع پر مشورہ دینے والے کے سامنے یہ دو اہم سوال رہنے چاہئیں کہ آیا وہ مستقل طور پر عورت کو حمل سے بچانا ضروری سمجھتا ہے یا عارضی طور پر اور یہ کہ عورت کے لیے اس تدبیر کو اختیار کرنا لازمی ہے یا محض مناسب۔

آخر میں کمیٹی نے اپنی یہ رائے ظاہر کی ہے کہ شادی شدہ مردوں اور عورتوں کو مانعِ حمل طریقے معلوم کرنے اور مشورہ گاہوں سے مشورے حاصل کرنے میں ہرگز کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کرنی چاہیے۔ خواہ یہ لوگ طبّی ضرورت کی وجہ سے اس طرف مائل ہوئے ہوں یا وہ غربت اور بچہ کشی سے تنگ آ کر ضبطِ تولید پر آمادہ ہوئے ہوں۔ اس معاملے میں جو چیز سب سے زیادہ توجہ میں رکھنے کے قابل ہے وہ بچوں اور خاندان کی فلاح و بہبود کا خیال ہے۔ لیکن جب خاندان میں صرف ایک بچہ ہو یا بچوں کی پیدائش کے درمیان کافی وقفہ موجود ہو تو ظاہر ہے کہ اس وقت اس قسم کی تدابیر کی طرف مائل ہونا یا کرنا کسی طرح بھی فلاح نہیں کہلا سکتا۔ طبّی کمیٹی نے کئی سال تک اپنا کام جاری رکھا۔ آخر برتھ ریٹ کمیشن نے اس کے بعد سنہ ۱۹۲۷ء میں ایک اور کمیٹی مقرر کی جس نے معاشی نقطہ ہائے نظر سے تحریکِ ضبطِ تولید کی چھان بین کی۔

ایک دوست: یار، تمہیں جب دیکھو ان ہی "ضمیموں" کے ساتھ۔ کوئی حد بھی ہے۔ ایک گود میں ہے، دو بچے پیچھے چلے آ رہے ہیں۔ ایک شاید پیٹ میں ہو گا۔ اور شادی کو ابھی چار سال بھی پورے نہیں ہوئے؟

دوسرا دوست: تو پھر اپنی ترکیب کیوں نہیں بتا دیتے؟

پہلا دوست: بھئی سچ بات تو یہ ہے کہ میں دہلی کے ہمدرد دواخانے کی دوا "مانعی" پابندی سے استعمال کرتا ہوں۔ نتیجہ تم دیکھ ہی رہے ہو۔ (مانعی کی قیمت فی شیشی ۲ روپیہ)

ناروے، سوئیڈن اور ڈنمارک میں آبادی کا مسئلہ

از مسٹر ڈی۔ وی۔ گلاس۔ لندن

تنظیم آبادی کے مسئلے میں اسکنڈی نیوین ممالک یعنے ناروے، سوئیڈن اور ڈنمارک کی مثال مغربی یورپ کے دوسرے ممالک سے کسی طرح مختلف نہیں۔

ان ممالک میں تقریباً ساٹھ برس سے برابر شرح پیدائش گھٹتی چلی جارہی ہے اور اب تک کوئی صورت ایسی نہیں اختیار کی جاسکی جس سے پیدائش کی شرح کو زیادہ یا بلند کیا جاسکے۔ حتےٰ کہ اموات کی کمی کی کوشش بھی پیدائش کی کمی کو پورا نہ کرسکی۔

ان ممالک کے پانچ برس کے اعداد وشمار یعنی سنہ ۱۹۳۱ء سے لے کر سنہ ۱۹۳۵ء تک کی شرح پیدائش کی جانچ پڑتال کا یہ نچوڑ ہے جو ہم نے اوپر بیان کیا۔ اور خود ان ممالک کے صاحبِ بصیرت افراد سے بھی یہ نتیجہ پوشیدہ نہیں۔ چنانچہ شرح پیدائش کی کمی اور اس کے اثرات سے بچنے کے لیے ان تینوں ممالک میں کوئی عملی قدم اٹھانے سے پہلے مبصرین کی طرف سے ان ممالک کی مستقبل کی آبادی سے متعلق مختلف نظریات بھی پیش ہوچکے ہیں۔

سنہ ۱۹۳۶ء میں پروفیسر ایس۔ ڈی۔ وکسیل نے سوئیڈن سے متعلق پانچ تخمینے پیش کیے تھے جن میں سے دو میں اُنہوں نے یہ بتایا تھا کہ مستقبل میں یہاں کی آبادی میں اور کمی ہوگی۔

سنہ ۱۹۳۱ء میں ڈاکٹر ایڈالف جنسن نے تین تخمینے قائم کیے تھے اور ان میں سے ایک میں اُنہوں نے مستقبل میں شرح پیدائش کی کمی کا اندازہ کیا تھا۔ اور دوسرے تخمینے میں آبادی کے ٹھیراؤ کا۔ اس کے بعد سوئیڈن کی آبادی کے مسئلے کے متعلق کمیشن کی وہ رپورٹ شائع ہوئی جس میں پروفیسر مرڈال اور پروفیسر وکسل شریک تھے۔ اس رپورٹ میں ان پروفیسروں نے جو تخمینے کیے ہیں ان میں سے آخری تخمینوں کو علیحدہ کرکے باقی تخمینوں کی صحت پر ابھی گفتگو نہیں کی جاسکتی۔ اس لیے کہ اندازے کی خاطر پیدائش کا جو مفروضہ اُنہوں نے تسلیم کیا ہے، اس کی تصدیق گذشتہ برسوں کے اعداد وشمار سے نہیں ہوتی۔

لیکن ان تخمینوں کا مقصد اسکنڈی نیوین ممالک میں پیدائش کے مسئلے کو حل کرنے سے زیادہ یہ تھا کہ اُس ذہنیت کو درست کیا جائے جو پیدائش کو محدود کرنے کے متعلق عام طور پر پیدا ہوگئی ہے اور صحیح معنوں میں پیدائش کے مسئلے کو عملی طور پر حل کرنے کی کوشش سنہ ۱۹۳۴ء کے آخر میں اس کتاب کے بعد سے شروع ہوئی ہے جو گنار مرڈال اور الوانے شائع کی تھی۔ اس کتاب نے سوئیڈن کی سمجھدار پبلک میں ہلچل مچادی۔ اور سوئیڈن میں سمجھدار پبلک کا تناسب چوں کہ انگلستان کی سمجھدار پبلک سے زیادہ ہے، اس لیے صحیح معنوں میں سوئیڈن کے سارے ملک میں آبادی کے موضوع سے عام دلچسپی پیدا ہوگئی۔ اور اس کا ثبوت اس سے بھی ملتا ہے کہ سنہ ۱۹۳۶ء کے درمیان تک اس کتاب کی سولہ ہزار کاپیاں فروخت ہوگئیں۔ جو انگلستان کی آبادی کے اعتبار سے ایک لاکھ کاپیوں کے برابر ہوئیں۔ اور یہ ایسی نمایاں تعداد ہے کہ کسی بہت دلچسپ ناول کو بھی بہت شاذ نصیب ہوتی ہے۔

اس کتاب میں پیدائش کے اُن نظریوں کو جانچا گیا ہے جو عام طور پر مروّج ہیں۔ اسی کے ساتھ کمی پیدائش کے امکانی نتائج پر محاکمہ کیا گیا ہے۔ اور جدید معلومات کی روشنی میں ان حلوں کو پیش کیا گیا ہے جس سے پیدائش کی کمی کو دور کیا جاسکتا ہے۔

غرض اس کتاب نے آبادی کے مسئلے کو معاشرتی اور معاشی حیثیت سے ان ممالک کے آگے پیش کیا اور یہ ثابت کیا ہے کہ موجودہ حالت اگر برقرار رہی تو ان ممالک کی آبادی کے لیے دو ہی صورتیں باقی رہ جاتی ہیں۔ (۱) افلاس و ناداری (۲) خاندانوں کی حصار بندی۔

اس کتاب کو چوں کہ دو ذمہ دار، ممتاز اور حامی جمہوریت معاشرتی کام کرنے والوں نے پیش کیا تھا۔ اس لیے یہ اسکنڈی نیوین ممالک کے مسئلہ آبادی پر غور کرنے کے لیے بطور بنیاد تسلیم کرلی گئی اور بہت جلد سوئیڈن کی پارلیمنٹ میں ایک غیر سرکاری ممبر نے یہ تحریک

پیش کردی کہ اس مسئلے کی تحقیقات کے لئے ایک شاہی کمیشن مقرر کیا جائے۔ چنانچہ اس تحریک کے مطابق مئی سنہ ۱۹۳۵ء میں مسئلہ آبادی کی تحقیق کے لیے سویڈن میں ایک شاہی کمیشن مقرر کردیا گیا اور ماہرین نے اس مسئلے کے چھوٹے سے چھوٹے جزو کی تحقیقات شروع کرکے کمیشن کے ساتھ اشتراک عمل کیا۔

سویڈن کی یہ قدیم روایت ہے کہ ملک کی حکومت میں ماہرین کی راؤں اور تحقیقاتوں کو بڑا دخل ہے۔ چنانچہ اس مسئلے میں بھی ماہرین نے حکومت کی مدد کی اور اس موضوع پر ایک درجن سے زیادہ رپورٹوں کے ذریعہ سے اس کے ہر ہر شعبے پر روشنی ڈالی۔

اسی سال سنہ ۱۹۳۵ء میں ڈنمارک میں بھی ایک شاہی کمیشن مقرر ہوگیا۔ لیکن ناروے میں اب تک ایسی کوئی عملی کوشش نہیں ہوئی۔ بہرحال اس وقت صرف سویڈن ہی ایسا ملک ہے جس میں مسئلہ آبادی کے سلسلے میں ایک مخصوص پالیسی بنائی جاسکی ہے۔ اس لئے اس مضمون میں اسی ملک سے متعلق ان تجاویز کا ذکر ہوگا جو اس موضوع پر پیش اور منظور ہوئیں۔

آبادی کا مسئلہ: پہلی بات اس سلسلے میں یہ معلوم کرنی ضروری ہے کہ آبادی کے مسئلے کو اسکنڈی نیوین ممالک (ناروے، سویڈن اور ڈنمارک) ڈکٹیٹروں کے ممالک جرمنی اور اٹلی بلکہ فرانس اور بلجیم سے بھی مختلف طریقے سے حل کیا گیا ہے۔ ان ممالک میں خاص کر جرمنی اور اٹلی میں ایسے قوانین بنائے گیے ہیں جن کی رُو سے اسقاط اور ضبطِ تولید کے پروپیگنڈے کو بھی جرم قرار دیا گیا ہے لیکن اسکنڈی نیوین ممالک میں یہ اصُول تسلیم کیا گیا ہے کہ پیدائش کے مسئلے کو والدین کے اختیار تمیزی پر چھوڑ دیا جائے۔ چنانچہ سویڈن کی کمیشن نے تو اس مسئلے پر اپنی رائے یہ لکھی ہے کہ جو ملک معاشی حیثیت سے گرا ہوا ہو اُسے بچوں کی زیادہ سے زیادہ پیدائش کے چکر سے گراں بار نہیں کرنا چاہیے۔ اور ڈنمارک کے کمیشن نے یہ رائے دی ہے کہ پیدائش کے مسئلے میں کسی قسم کی تہدید روا نہ رکھی جائے۔ چنانچہ ان ممالک میں ان نظریوں کو تسلیم کرلینے کا عملاً یہ نہایت دلچسپ نتیجہ برآمد ہوا کہ ایک طرف پیدائش بڑھانے کے سلسلے میں حوصلہ افزا تدابیر اختیار کی گئیں۔ اور دوسری طرف ضبط تولید کی مفید تدابیر رائج کرنے میں لوگوں کو آسانیاں بہم پہنچائی گئیں۔ اگرچہ ابھی تک عملاً ضبط تولید کے ادارے سویڈن میں قائم نہیں ہوئے ہیں لیکن ڈنمارک کے ہر ضلع میں ایسے ادارے ایک قانون کے ماتحت قائم کیے جارہے ہیں جو پہلے یکم اپریل سنہ ۳۸ء میں نافذ ہونے والا تھا لیکن بعد میں یکم اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء تک ملتوی کردیا گیا۔

ڈنمارک کے اس قانون کو جس کی رو سے ضبط تولید کے ادارے قائم کیے جارہے ہیں، آبادی کے مسئلے کی تحقیقاتی کمیٹی کی دریافت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک اور کمیٹی کی تحقیقات کا نتیجہ ہے جو آبادی کے مسئلے کی چھان بین کے سلسلے میں ضبط تولید اور اسقاط کی بحث اور اُن کے اثرات کی جانچ کے لیے قائم کی گئی تھی۔ لیکن یہ حقیقت ہے دلچسپ کہ یہ تسلیم کرنے کے باوجود کہ ڈنمارک میں شرح پیدائش گھٹ رہی ہے، حکومت نے ضبط تولید کیلئے بھی ایک قانون وضع کر ڈالا۔ اور اس طرح ان پچھلے قوانین کو خود ہی منسوخ کردیا جن میں ضبط تولید کا پروپگنڈا بھی ممنوع تھا اور اسقاط کو جرم کی حیثیت دے دی گئی تھی۔

سچ پوچھیے تو ان ممالک میں ایسے قانون کی ضرورت تھی۔ اس لیے کہ ڈنمارک میں سرے سے ضبط تولید کا ادارہ ہی نہ تھا اور لوگ ضبط تولید کے معاملے میں اپنے محلّے کے ڈاکٹروں سے مشورہ کرلیا کرتے تھے اور ایسے لوگوں کا تناسب بھی کم تھا۔ سویڈن میں ضبط تولید کے پانچ ادارے قائم ہیں جن میں ایک پرائیویٹ ہے اور چار ادارے میونسپلٹیوں کی نگرانی میں ہیں۔ ان اداروں کے اندر سنہ ۱۹۳۵ء میں صرف چھ سو آدمی مشورہ وعلاج کے لیے آئے تھے۔ اس صورت حال سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ آبادی کے بڑے حصّے کے نزدیک اسقاط ہی پیدائش کو روکنے کا واحد اور موثر ذریعہ سمجھا جاتا رہا ہے۔ ناروے کی حالت البتہ کسی قدر بہتر ہے۔ یہاں ضبط تولید کے بارہ ادارے ہیں جن پر میونسپلٹیوں کی نگرانی قائم ہے۔ لیکن یہ مشتبہ ہے کہ ان بارہ اداروں میں ہر سال بارہ ہزار مریض بھی رجوع کرتے ہیں۔ اس اعتبار سے ضبط تولید کے معتبر اُصول سوائے آبادی کے ایک محدود طبقے کے عام نہیں ہیں۔ چنانچہ سویڈن اور ناروے کے شاہی کمیشنوں نے ابھی حال میں اپنی رپورٹوں میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اسقاط کے متعلق جو قانونی تہدید ہے اس میں وسعت دی جانی ضروری ہے۔ سویڈن کمیشن کی رپورٹ (سنہ ۱۹۳۵ء) اور ناروے کمیشن کی رپورٹ (سنہ ۱۹۳۶ء) میں حکومت پر یہ زور دیا گیا ہے کہ معاشرتی ضروریات کے پیش نظر اسقاط کو غیر قانونی افعال سے خارج کردینا ضروری ہے۔ اگرچہ

ناروے میں ابھی تک اس سفارش پر کوئی عمل نہیں ہوا لیکن سوئیڈن میں ۱۰ مئی سنہ ۱۹۳۸ء کو یہ قانون منظور ہوگیا ہے جس کی رُو سے جان کو
خطرے اور صحت کے اندیشے کی بنا پر یا ڈاکٹری مشورے کے ساتھ اسقاط کا فعل ناجائز نہیں رہتا۔

افزائشِ نسل کی حوصلہ افزائی: افزائش نسل کے سلسلے میں سوئیڈن اور ڈن مارک کی حکومتوں نے حوصلہ افزائی کی
دو صورتیں اختیار کی ہیں۔ پہلی صورت تو یہ ہے کہ نوجوانوں کو شادی کی ترغیب اس طرح دی جا رہی ہے کہ شادی شدہ جوڑے کو حکومت
سے قرض دیا جائے تاکہ بچوں کی پیدائش اور ان کی پرورش والدین پر بار نہ ثابت ہو۔ دوسری صورت یہ ہے کہ بچے تن درست پیدا کرنے کی
ترغیب دی جاتی ہے تاکہ وہ اچھے شہری ثابت ہو سکیں۔ پہلی صورت کے ماتحت سوئیڈن کی حکومت نے مکان اور اس کی ضروریات کے
لئے قرضہ دینا منظور کیا ہے اور یہ قرضے یکم جنوری سنہ ۱۹۳۸ء سے ایک قانون کے ماتحت حکومت کے ایک قرضہ فنڈ میں سے دیے جا رہے ہیں۔
جس کی نگرانی سنٹرل بنک اور اس کی شاخوں کے سپرد ہے۔

شادی شدہ جوڑوں کو قرضہ دینے کی جو شرطیں رکھی ہیں، ان میں اہم شرطیں یہ ہیں کہ قرضہ ان افراد کو مل سکتا ہے جن کی شادی
ہو چکی ہو۔ ایسے افراد کی درخواستیں شادی کے بعد چھ مہینے کے اندر پیش ہونی چاہئیں۔ اور ایسے افراد کو بھی قرضہ مل سکتا ہے جو شادی کرنا چاہتے
ہوں۔ ایسے افراد کو درخواست کے ساتھ اس قسم کے گواہ پیش کرنے ہوتے ہیں کہ واقعی ان دونوں کی نیت شادی کرنے کی ہے۔ قرضے کی مقدار
ایک ہزار "کرونز" (سوئیڈن کا سکہ) ہوتی ہے اور ادائی مع سود کے پانچ برس میں کرنی ضروری ہوتی ہے۔

سوئیڈن کے اس قانون کو جرمنی کے قانون پیدائش سے کوئی نسبت نہیں ہے۔ اس لئے کہ سوئیڈن کے قانون قرضہ میں نسل
اور جسمانی تن درستی کی کوئی قانونی پابندی نہیں ہے اور نہ یہ قرضہ بطور انعام دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس قرضے کا حکومت کی طرف سے
سود بھی معاف نہیں ہے۔ اور نہ بچوں کے پیدا ہونے کے بعد یہ قرض یا اس کا کوئی حصہ معاف ہو سکتا ہے۔ اصل میں پروفیسر میرڈال کے
قول کے مطابق سوئیڈن کی حکومت نے یہ قرضہ محض اس لیے منظور کیا ہے کہ نوجوانوں کو شادی کے بعد اسباب کرایہ پر لینے اور اپنی
کمائی کی ایک بڑی مقدار کرایہ کے نذر کرنے سے بچایا جائے۔ اور چوں کہ شادی کے ابتدائی برسوں میں اخراجات میں کمی رہتی ہے اس لئے
انھیں یہ ہدایت ہوتی ہے کہ جس قدر جلد ہو سکے وہ اپنا قرضہ ادا کر دیں۔

جرمنی میں شادی کے قرضے کے سلسلے میں یہ حکم بھی دیا جاتا ہے کہ شادی شدہ عورتیں اپنے اپنے مکانوں میں گھریلو کام کریں۔ نوکریاں
نہ کریں۔ لیکن سوئیڈن میں شادی شدہ عورت کے لئے اس میں کوئی قید نہیں ہے بلکہ اس کے برخلاف آبادی کے کمیشن نے خاص طور پر سفارش
کی ہے کہ شادی شدہ عورتوں کے ملازمتوں کے حقوق کی حکومت کی طرف سے حفاظت کی جائے۔

حکومت سے قرضہ حاصل کرنے کے لئے آمدنی کی بھی کوئی شرط نہیں لگائی گئی ہے۔ لیکن یہ بالکل ظاہر ہے کہ یہ قرضہ ان لوگوں کو دیا جاتا ہے
جن کی آمدنیاں حقیقتاً بہت کم ہوتی ہیں۔ اسی کے ساتھ سوئیڈن میں ابتدائی تعلیم کا انتظام مفت ہے اور ثانوی تعلیم پر بھی برائے نام خرچ پڑتا ہے
لیکن یونی ورسٹیوں کی تعلیم کی تحریص کا حکومت کی طرف سے کوئی اہتمام نہیں کیا جاتا۔ وہ طالب علم جو یونی ورسٹی کی ڈگریاں لینی چاہتے ہیں،
بنکوں سے قرض حاصل کرتے ہیں اور بنک بھی ان طالب علموں کو پرونوٹوں پر روپیہ قرض دے دیتے ہیں۔ اس طرح جب کوئی طالب علم یونی ورسٹی
کی ڈگری حاصل کر کے باہر آتا ہے تو وہ اپنے آپ کو کسی نہ کسی بنک کا بقدر دس ہزار کرونز قرض دار پاتا ہے۔ اور یہ اتنا بڑا بار اس کے کندھوں
پر ہوتا ہے کہ وہ ابتدائی عمر میں شادی نہیں کر سکتا۔

"شادی قرض" پر ابھی کوئی صحیح رائے نہیں قائم کی جا سکتی۔ اس لیے کہ اس قانون کو منظور ہوئے ابھی بہت کم مدت ہوئی ہے اور ایسے
قرضوں کے لیے حکومت نے صرف ۲۰ لاکھ کرونز کی رقم منظور کی ہے، جس کے معنے یہ ہوئے کہ زیادہ سے زیادہ تین ہزار لوگوں کو قرض دیا جا سکتا ہے۔
۳۹-۱۹۳۸ء کے لیے البتہ ۶۰ لاکھ کرونز کی حکومت سے منظوری مانگی گئی ہے جس کے بعد قرضے زیادہ وسیع انداز میں دیے جا سکتے ہیں۔

بہر اس "شادی قرض" کے اثرات کا اندازہ اس دریافت کے بعد ہو سکتا ہے کہ آیا اس قرض کے بعد شادیوں کی رفتار زیادہ تیز ہو گئی
یا پیدائش کی شرح اضافہ ہوا۔ اگر "شادی قرض" سے نو عمری کی شادیوں کی تعداد بڑھ گئی تو بھی گھٹتی ہوئی آبادی کے مسئلے کا حل نہیں نکل سکتا

اس لیے کہ نوعمری کی شادیوں کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ نسلیں کم زور اور پست قامت ہوں۔ اسی کے ساتھ یہ بھی ممکن ہے کہ شادیوں میں اضافہ بھی محض برائے نام ثابت ہو۔ اس لیے کہ سویڈن میں صرف ۱۹۳۴ء یعنے ایک برس میں غیر شادی شدہ عورتوں سے جو بچے پیدا ہوئے ہیں ان کا تناسب کل زندہ آبادی میں چودہ فی صدی ہوا ہے۔ اس حساب سے اگر اس قانون کے بعد میں یہ ثابت بھی کیا جاسکے کہ شادیوں کی تعداد بڑھ گئی ہے تو یہ سمجھنے کا امکان پھر بھی باقی رہتا ہے کہ "شادی قرض" کی وجہ سے پرانے ناجائز رشتوں کو قانونی جواز حاصل ہوگیا ہے۔ غرض شادی کی شکل میں تبدیلی اور اضافے کی صورت میں بھی اس کمی پیدائش کا حل نہیں نکل سکتا جو ساٹھ برس سے ان ممالک میں محسوس ہورہی ہے۔

غیر شادی شدہ ماؤں اور بچوں کی پرورش کا مسئلہ: قانون شادی کے علاوہ غیر شادی شدہ ماؤں اور بچوں کی پرورش کے سلسلے میں بھی سویڈن کی حکومت نے نہایت اہم قدم اٹھایا ہے۔ ۱۹۱۶ء میں دوسرے ممالک میں ایک قانون منظور ہوا تھا جس میں غیر شادی شدہ عورتوں اور بچوں کی پرورش قانونی سرپرست کے ذریعے سے ہوا کرتی ہے۔ اور یہ اس وقت تک جاری رہتی ہے جب تک بچہ قانونی عمر تک نہ پہنچے۔ یعنی اٹھارہ برس کا نہ ہوجائے۔ یہی قانون سویڈن میں جاری تھا۔ لیکن ۱۹۳۵ء میں یہ محسوس ہوا کہ گزارے کی جو رقم عدالت سے منظور ہوا کرتی تھی، اضلاع کے بچوں کے لیے پندرہ سے بیس کرونر اور شہروں میں بیس سے تیس کرونر ماہوار، وہ رقم بچوں کو اکثر صورتوں میں بہت دیر کرکے ملا کرتی تھی۔ اس کمزوری کو دور کرنے کے لیے سویڈن کی پارلیمنٹ نے ۱۹۳۷ء میں یہ قانون پاس کیا کہ جس باپ پر کسی بچے کی پرورش قانوناً واجب ہو اس کو حکومت ایک سال کے گزارے کی رقم اپنے پاس سے پیشگی دے گی اور بالاقساط اس سے وصول کرلے گی۔

اس طرح کی پیشگی رقم کا ۷۵ فی صدی حصہ مرکزی حکومت دیتی ہے اور ۲۵ فی صدی اس ضلع کے خزانے ملتا ہے جس ضلع میں وہ بچہ رہتا ہے۔

ماؤں اور بچوں کو وظیفے: آبادی کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے سویڈن کی حکومت نے یہ قوانین تو منظور کرلیے ہیں اور باقی تجاویز ایک کمیٹی کے سپرد کردی ہیں۔ یہ کمیٹی ملک کی معاشی حالت کی روشنی میں ان پر غور و خوض کررہی ہے۔ البتہ اس سلسلے میں دو اور تدابیر سویڈن کی حکومت نے ایسی اختیار کی ہیں جن کا ذکر اس جگہ کیا جاسکتا ہے۔

اول یہ کہ ایسی مائیں جن کی ذاتی یا جن کے خاوندوں کی سالانہ آمدنیاں، جن پر انکم ٹیکس ادا ہوتا ہے، تین ہزار کرونر سے کم ہوں، انہیں ۷۵ کرونر کی رقم حکومت کی طرف سے یک مشت زچہ خانے کے خرچ کے نام سے مل جاتی ہے۔ یہ قانون سویڈن کی پارلیمنٹ نے ۱۹۳۷ء میں پاس کیا ہے۔

اسی سال دوسرا قانون یہ پاس ہوا کہ ایسے یتیم بچے جن کے باپوں کا پتہ نہ ہو یا وہ بچے جن کے والدین ان کی پرورش کے ناقابل ہوں، حکومت کی طرف سے الاؤنس پائیں گے۔

جس ضلع میں جو بچہ رہتا ہے اس ضلع کی معاشی حالت کے اعتبار سے یتیم بچوں کے لیے ہر سال ۳۰۰- ۳۶۰ یا ۴۲۰ کرونر بطور الاؤنس دیے جاتے ہیں۔ لیکن اس الاؤنس میں کمی ہوجاتی ہے اگر ایک ہی خاندان کے دو یا دو سے زیادہ بچے یتیم ہوں اور حکومت کو ان سب کو الاؤنس دینا پڑے۔

اسی طرح اگر کسی خاندان کی آمدنی مختلف ضلعوں کے اعتبار سے ۶۰۰ - ۸۰۰ یا ایک ہزار کرونر سالانہ کی ہو تو گرانٹ بقدر ۲۰ فی صدی کم کردی جاتی ہے۔ لیکن دو برس سے چھوٹے بچوں کے لیے ہر سال ۶۰ کرونر کی رقم بڑھا بھی دی جاتی ہے۔ یتیم بچوں کے علاوہ دوسرے بچوں کے لیے جو الاؤنس مقرر ہیں وہ یتیم بچوں کے الاؤنس سے ۶۰ کرونر کم ہیں۔ لیکن ہر صورت میں ۱۶ برس کی عمر کو پہنچتے ہی بچے کا الاؤنس بالکل بند کردیا جاتا ہے۔

زیر غور تجویزیں: ان مختلف تجاویز کے علاوہ جو تنظیم آبادی کے سلسلے میں مستقبل قریب میں روبہ عمل آنے والی ہیں ایک تجویز ٹیکس کی بھی ہے۔ آبادی کے کمیشن نے یہ تو سفارش کی تھی کہ خاندانوں کے چھوٹے بڑے ہونے کے اعتبار سے ٹیکس میں مدارج قائم ہونے چاہئیں اور غیر شادی شدہ افراد پر نئے ٹیکس لگنے چاہییں۔ لیکن ٹیکس کی اسپیشل کمیٹی نے غیر شادی شدہ افراد پر ٹیکس کی تجویز کو منظور نہیں کیا

البتہ خاندانوں کو ٹیکس سے مستثنیٰ کرنے کی حکمت علمی کو تسلیم کرلیا۔

تنظیم آبادی کے کمیشن نے ایک تجویز یہ بھی پیش کی ہے کہ ابتدائی اسکول کے بچوں کو ایک وقت کا کھانا ملنا چاہیئے۔ کھانے میں روٹی مکھن اور دودھ کے علاوہ کوئی پکی ہوئی چیز شامل ہو۔ ابتداءً یہ تجویز ابتدائی اسکول کے صرف ۲۰ فی صدی بچوں کے لیے ہے لیکن توقع ہے کہ دس برس کی مدت میں سب طالب علم اس تجویز سے فائدہ اُٹھا سکیں گے۔

اس کے علاوہ کمیشن نے یہ سفارش بھی کی ہے کہ زچگی خانوں میں ڈاکٹروں کو یہ اجازت ہونی چاہیے کہ وہ ایسی ماؤں اور بچوں کے لیے جو کم غذا کا شکار ہوں، دودھ، پھل اور ترکاریاں فراہم کرسکیں۔ اسی کے ساتھ ایک تجویز یہ بھی ہے کہ بڑے بڑے خاندانوں کے لئے دودھ اور مکھن کی رعایتی قیمتیں مقرر ہونی چاہئیں۔

غذا کے علاوہ اس کمیشن نے بچوں کے لباس کے متعلق بھی سفارش کی ہے۔ اس کے خیال میں ہر بچے کو جس کی عمر ۷ برس سے ۱۵ برس کے درمیان ہو ۶۵ کرونر ہر سال لباس کے لیے ملنے چاہئیں اور جو بچے سات برس سے نیچے ہوں انہیں ۴۵ کرونر دئے جانے چاہئیں اس اسکیم پر اندازہ ہے کہ حکومت کا دو کروڑ ۲۰ لاکھ کرونر سالانہ خرچ آئے گا۔ کمیشن نے خاندان کے الاؤنس کی سفارش نہیں کی ہے۔ اس لیے کہ اس کی رائے میں بچے کے اوپر کے ضروری خرچ اگر حکومت برداشت کرلے تو خاندان پر کوئی بار بچے کی پرورش کا نہیں پڑسکتا۔

ڈن مارک میں تنظیم آبادی کے قوانین اور تجاویز: یہ بتایا جاچکا ہے کہ تنظیم آبادی کے سلسلے میں ڈن مارک اور ناروے میں بہت کم علمی اقدام ہوا ہے۔ لیکن سویڈن کے قوانین اور تجاویز کا ان دونوں ملکوں پر براہِ راست اثر پڑا ہے۔ ڈن مارک اور ناروے کے تنظیم آبادی کے کمیشنوں نے تقریباً ان ہی سفارشوں کو اپنے اپنے ملک کے لیے قبول کرلیا ہے جو سویڈن میں پیش کی گئی تھیں۔

یہ تو آپ معلوم کرچکے ہیں کہ ڈن مارک میں ضبط تولید کے ادارے پہلے سے قائم ہیں۔ چنانچہ ڈن مارک کے کمیشن نے تنظیم آبادی کے سلسلے میں اپنی دو رپورٹیں حکومت ڈن مارک کے سامنے پیش کی ہیں۔ ایک رپورٹ میں ضرورت مند ماؤں کی امداد کی سفارش کی ہے اور یہ سفارش اسی انداز پر کی گئی ہے جس انداز پر سویڈن میں منظور ہوچکی ہے۔ اسی کے ساتھ سرکاری طور مکانوں کی تعمیر کا مسئلہ ہے۔ اس کو بھی اُنہوں نے تقریباً سویڈن کے کمیشن ہی کے انداز پر طے کیا ہے جس میں یہ ضروری رعایت بھی رکھی ہے کہ اگر ۳ بچے ہوں تو مکان کے کرایہ میں ۳۰ فی صدی، چار بچے ہوں تو ۴۰ فی صدی اور ۵ بچے ہوں تو ۵۰ فی صدی "ریبیٹ" دیا جائے۔

سرکاری مکانوں کی تعمیر کے سلسلے میں ڈن مارک کی حکومت نے سنہ ۱۹۳۶ء میں بڑی رقموں سے پبلک کی امداد کی اور سنہ ۱۹۳۷ء کے آخر تک کوپن ہیگن (دار السلطنت) کی ۲۰ فی صدی رقم اپنی سرکاری مکانوں میں تقسیم ہوگئی ہے۔ اس کے علاوہ پرائیویٹ عمارتوں کی تعمیر میں بھی حکومت نے ۷۰ فی صدی خرچ برداشت کیا ہے۔ اور ان دونوں صورتوں میں جو رقم حکومت نے پبلک کو بطور قرض دی ہے اس پر ۴½ فی صدی سود لگایا ہے یعنی بازار سے ایک فی صدی کم۔ لیکن سنہ ۱۹۳۶ء کے بعد مکانوں کی تعمیر کے سلسلے میں سرکاری امداد کی درخواستیں اس میونسپلٹی کے توسط سے پیش ہونے کی ہدایت کی ہے جس میونسپلٹی سے درخواست کنندہ تعلق رکھتا ہے۔ یہ انتظام اس وقت تک ہے جب تک تنظیم آبادی کا کمیشن اس قسم کی امداد کے متعلق کوئی جدید سفارشیں پیش نہ کرے۔

ناروے میں تنظیم آبادی کے قوانین اور تجاویز: ناروے میں مکانوں کی تعمیر اور صحت بخش انداز پر اُن کی درستی کی طرف توجہ نہیں کی گئی اور نہ اس سلسلے میں حکومت نے روپیہ خرچ کیا۔ دو ایک شہروں میں میونسپلٹیوں نے مکانوں کی تعمیر کے لیے روپیہ دیا بھی ہے۔ لیکن عام حالت ناروے کے مکانوں کی بالکل ناقابل اطمینان ہے۔ البتہ ماؤں اور بچوں کی پرورش کے لیے چند اہم اقدام کیے گئے ہیں۔ مثلاً سنہ ۱۹۱۵ء سے ناروے میں ان ماؤں کو جو بہت زیادہ تنگ دست ہیں، حمل اور زچہ خانے کے زمانے تک الاؤنس دیا جاتا ہے۔ اور زچہ خانے کے چھ ہفتے کی مدت کے لیے تو انہیں ۴۵ سے ۱۱۰ کرونر تک حکومت کی طرف سے خرچ کے لیے دیے جاتے ہیں اور بچہ پیدا ہونے کے ایک مہینے تک ۳۵ سے ۱۱۰ کرونر تک ملتے ہیں اور دوسرے مہینے سے چھ مہینے تک ۲۰ سے ۸۵ کرونر تک انہیں دیے جاتے ہیں۔

ابتدائی اسکولوں کے بچوں کے لیے حکومت کی طرف سے ناشتے کا انتظام ہے۔ سب سے پہلے ابتدائی اسکولوں کے بچوں کو ناشتہ

دینے کی تجویز پروفیسر کارل شوز نے سنہ ۱۹۳۱ء میں "اوسلو" میں پیش کی تھی جسے حکومت نے منظور کرلیا اور ناروے کے تقریباً ہر اسکول میں یہ ناشتہ دیا جاتا ہے۔ ناشتہ میں مکھن، بسکٹ، پنیر، آدھا سنترا یا سیب ہوتا ہے۔ سنہ ۱۹۳۶ء میں ان ہی پروفیسر شوز نے یہ تجویز پیش کی کہ ستمبر اور مئی کے درمیان سب بچوں کو ناشتے کے وقت ایک چمچہ کاڈ لیور آئل کا بھی ملنا چاہیے۔ چنانچہ اب اس کا بھی اضافہ کردیا گیا ہے۔

سنہ ۱۹۳۴ء میں ناروے میں ایک کمیٹی اس مقصد کے لیے بنائی گئی تھی کہ وہ خاندان کے الاؤنسوں کے متعلق غور کرکے رپورٹ پیش کرے۔ چنانچہ اس کمیٹی نے ابھی حال میں اپنی رپورٹ شائع کی ہے۔ اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں یہ لکھا ہے کہ اگرچہ مکان اور طبی امداد بہترین ضروریات زندگی میں سے ہیں اور ان کو فراہم کردینے سے بہت کچھ پبلک کی خدمت ہوسکتی ہے، لیکن ایسے ملک میں جہاں آبادی چھدری چھدری ہو۔ اور ذرائع حمل ونقل سست اور مہنگے ہوں تو وہاں خاندانوں کو نقد الاؤنس دیے دینے سے اس مسئلے کا بہترین طریقے پر حل ہوسکتا ہے خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ یہ الاؤنس بچوں کی ماؤں کو ملتا رہے۔

الاؤنس دینے کا طریقہ یہ تجویز کیا ہے کہ سب سے پہلے بچے کے لیے ۱۰۰ سے ۱۲۰ کرونر تک دوسرے بچے کے لیے ۹۰ کرونر اور تیسرے بچے کے لیے ۵۰ کرونر سالانہ دیے جائیں۔

اس حساب سے حکومت کا سالانہ خرچ ۶۶ لاکھ کرونر ہوتا ہے ورنہ اگر ہر بچے کو ۱۰۰ سے ۱۲۰ کرونر سالانہ دے گیے تو اندازہ ۸۲ لاکھ کرونر تک پہنچ جاتا ہے۔ اسی کے ساتھ اس روپے کی فراہمی کے لیے کمیٹی نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ "ٹرن اوور ٹیکس" میں اضافہ کردیا جائے اس وقت ایک فی صدی ٹرن اوور ٹیکس کے ذریعہ سے حکومت ناروے کو ۳۰ لاکھ کرونر وصول ہو رہے ہیں۔ لیکن یہ ابھی تجویز ہے اور نہیں کہا جا سکتا کہ ناروے کی حکومت اِسے کب منظور کرے۔

حاصل کلام: بہرحال اوپر کے بیان سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسکنڈینیوین ممالک میں تنظیم آبادی کے جو مختلف مسائل پیدا ہوگئے ہیں ان سب میں پوری پوری دلچسپی لی جا رہی ہے اگرچہ ڈن مارک اور سویڈن میں تنظیم آبادی کے لیے جو اقدام ہوئے ہیں ان کے مناسب اثرات کے متعلق ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا، تاہم ان قوانین اور تجاویز سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ یہ ممالک تنظیم آبادی کے مسئلے میں جمہوری ممالک کی حکمت عملی پر کام کر رہے ہیں۔ کیوں کہ اُنہوں نے پیدائش اطفال کے معاملے کو والدین کے اختیار تمیزی پر چھوڑ دیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان تجاویز کا اثر پیدائش پر چاہے اچھا ہو یا بُرا، یہ واقعہ ہے کہ تجاویز سب کی سب نہایت مناسب اور معاشرتی حیثیت سے پسندیدہ ہیں۔

انگلستان میں ممکن ہے ہم لوگوں کو آبادی کے گھٹنے کا کوئی خطرہ نہ ہو، اس لیے ہماری آبادی ۴ کروڑ کی ہے اور سویڈن کی ۶۰ لاکھ کی ڈن مارک کی ۳۰ لاکھ کی اور ناروے کی ۲۰ لاکھ، لیکن پھر بھی جو بات اس وقت ہم پر اثر انداز ہے وہ یہ کہ ہمارا ملک اس قدر تو مال دار ہے اور منظم آبادی کے سلسلے میں ہم نے اب تک بہت کم توجہ کی ہے۔ اور جس قدر توجہ ہم نے کی بھی وہ بھی مارے باندھے کی! گویا ہم نے یہ کام ان ممالک کے لیے چھوڑ دیا ہے جن کو ہم اپنے ملک سے غریب تر سمجھتے ہیں تاکہ وہ پہل کریں اور ہمیں اس سلسلے میں راستہ دکھائیں۔

ایشیا میں آبادی کے مسائل

(چین، جاپان اور ہندوستان)

لارڈ ہارڈر کی صدارت میں ۲۹ نومبر ۱۹۳۲ء کو ضبطِ تولید کی بین الاقوامی کانفرنس کا اجلاس ہوا۔ اس کی سب سے پہلی نشست میں "مشرق میں آبادی کے مسائل" پر غور کیا گیا۔ صدر نے ایشیا کے مسائلِ تولید اور دیگر متعلقہ امور پر نظر ڈالی اور بین الاقوامی مرکزِ ضبطِ تولید کی کارگزاریوں کا ذکر کیا۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ ضبطِ تولید کے جس قدر بھی وسائل اختیار و وضع کیے جائیں وہ بے ضرر، دیرپا اور آسان ہوں اور جنہیں علمی دماغ والے لوگ بھی قبول کر سکیں۔

جلسہ میں برٹرنیڈ رسل اور مارگریٹ سینگر کے پیغامات، جو کانفرنس کے لئے بھیجے گئے تھے، پڑھ کر سنائے گئے۔ اس کے بعد مختلف اہل الرائے حضرات کی تقریریں اس موضوع پر ہوئیں، جن کے اہم حصے یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

پروفیسر اے۔ ایم۔ کار۔ سانڈرس آپ نے کہا کہ مشرق میں آبادی کے مسائل کے متعلق ایک مغربی بھلا کیا رائے دے سکتا ہے۔ آبادی کا نظریہ مغرب میں دوسرے زاویۂ نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور مشرق میں اس کے پہلو کچھ اور ہے۔

آپ نے مسئلۂ آبادی کو پہلی بار علمی طور پر پیش کرنے والے مفکر مالتھس (۱۸۳۴ - ۱۷۶۰) کا ذکر کیا جس نے یہ تنبیہ کی تھی کہ آبادی کو روکے بغیر بڑھنے کی اجازت دے دی جائے تو وہ خوف ناک حد تک بڑھ جاتی ہے، اس لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ شادی بیاہ سے احتراز کر کے یا شرحِ پیدائش کو گھٹا کر آبادی کو خوف ناک وسعتوں تک بڑھنے سے روکا جائے۔ آبادی کا گنجان ہونا جس طرح نقصان دہ ہے اسی طرح آبادی کی کمی بھی لوگوں میں اقتصادی بلندی اور معاشرتی معیار کی اونچائی نہیں پیدا ہونے دیتی۔ قدیم تہذیبوں کی ترقیاں میں جہاں اور چیزیں بھی کام کرتی تھیں وہاں محدود گھرانے کا تصور بھی ان لوگوں میں موجود تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان میں ایسی رسمیں اور پابندیاں موجود تھیں کہ بچوں کی تعداد محدود رہتی تھی۔ خواہ وہ مباشرت سے پرہیز کر کے نتیجہ حاصل کرتے تھے۔ یا بچوں کو پیدا کر کے مار ڈالتے تھے۔ قحط، وبائیں اور دوسرے آفات سماوی وارضی بھی آبادی کو کم کرنے میں مدد دیتے تھے۔ مگر مشرق میں غیر محدود خاندان کا رواج عرصۂ دراز سے چلا آرہا ہے، بالخصوص چین اور ہندوستان میں۔ لیکن جاپان اس سے مستثنیٰ ہے۔ کم سے کم سو برس پہلے تک تو وہاں محدود خاندانوں کا رواج عام تھا۔

مغرب میں خاص کر یونانیوں میں محدود خاندان کا عام رواج تھا۔ مگر جب عیسائیت نے بچہ کُشی کو حرام قرار دیا تو اس کی وجہ سے آبادی میں معتد بہ اضافہ ہونا شروع ہو گیا۔

جب یورپ میں صنعتی دورِ انقلاب آیا تو آبادی غیر محدود خاندان کے رواج کے باعث بڑھنی شروع ہوئی۔ لیکن چونکہ صنعتی انقلاب کے باعث لوگوں کی معاش کا کافی بندوبست ہوتا جا رہا تھا۔ اس لئے زیادتیٔ آبادی کا مضر پہلو کم دکھائی دیا۔

اس سے پہلے کہ میں رضاکارانہ اور غیر رضاکارانہ چھوٹے خاندان کے رواج پر گفتگو کروں، اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں کہ آبادی کی روک تھام کے لئے اگر واحد نہیں تو بہترین ذریعہ ضبطِ تولید ہے۔ محدود و مختصر خاندان کا رواج نئے زمانے میں مغربی یورپ سے پہلے شروع ہوا، اور اب جنوبی و مشرقی یورپ میں بھی وہ بڑھ رہا ہے۔ یہ صورتِ حال صرف صنعتی ممالک میں ہی نہیں بلکہ زراعتی ممالک اور رقبے بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ امریکہ میں بھی محدود خاندانوں کا رواج بڑھ رہا ہے۔ جدید عہد میں یہ رواج رضاکارانہ ہے۔ پہلے زمانہ میں سوائے وبائی قحطوں اور آفات کے اور کوئی ذریعہ آبادی روکنے کا نہ تھا۔

مغرب میں ضبط تولید کی تحریک اور اس کے حق میں بے محابا پروپیگنڈے کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مغربی وسطی یورپ میں آبادی تیزی کے ساتھ کم ہو رہی ہے، اور یہ خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ آیندہ دس بیس سال میں بہت سی نسلیں غائب ہو جائیں گی۔ اٹلی اور فرانس میں آبادی کی کمی کو بہت زیادہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ اس لئے اب مغرب میں عموماً اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ آبادی کو اقتصادی اور معاشرتی حالات کے مطابق بنایا جائے اور رضاکارانہ طور پر مختصر اور محدود خاندان کی جو ہوا چل رہی ہے اسے نسلی تحفظ کی خاطر حد میں رکھا جائے۔ ضبط تولید بے شک ضروری چیز ہے اور اس کے لئے مانع حمل تدابیر ہی کارگر ذریعہ ہیں، لیکن ساتھ ہی دوسرے ذریعوں کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ دیر میں شادی کرنے کا رواج جن ملکوں میں موجود ہے ان میں آبادی کی غیر معمولی زیادتی کبھی نہیں ہونے پاتی۔ آئرش فری اسٹیٹ ہی کو لیجئے جہاں دیر میں شادی کا عام رواج ہے۔ اور اس رواج کی بدولت وہاں مدت سے آبادی یکساں حالت پر قائم ہے۔ اس کانفرنس کے اہل الرائے کا فرض ہے کہ وہ مغرب کے تجربات سے اہل مشرق کے لئے کوئی لائحۂ عمل طے کریں ہم نے مغرب میں جو طریقہ جاری کیا ہے اس کو کم و بیش عالم گیر بنا دینا چاہیئے۔

مسٹر ہیرلڈ کاکس میں یہاں صرف ہندوستان کا ذکر کروں گا۔ یہاں اوائل عمر کی شادیاں، بچّوں کی زیادتی اور ان کی اموات کی ذمہ دار ہیں۔ ہندوستان میں جنسی معلومات فراہم کرنے کا بھی کوئی خاص بندوبست نہیں ہے۔ ضبطِ تولید کی تحریک یہاں بھی اسی قوت سے چلائی جانی چاہیئے جس طرح وہ چین میں شروع ہو چکی ہے۔ ضرورت ہے کہ عورتوں کو ضبطِ تولید کے وسائل کی تعلیم دی جائے۔ مغرب میں اس سے بہتر اور کوئی تحریک نہیں ہو سکتی کہ مشرق کو اس ضروری امر سے واقف کرایا جائے۔

ڈاکٹر سی۔ وی۔ ڈرائسڈیل ضبط تولید کی تحریک کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ دنیا کی آبادی کو متوازن رکھا جائے۔ تو اس میں اتنا غلو مناسب ہے کہ کوئی عظیم الشان شہر ایک مختصر سی آبادی بن کر رہ جائے اور نہ اس کی طرف سے اتنی لاپرواہی درست ہے کہ آبادی تو بے تحاشا بڑھتی چلی جائے لیکن اس کی پرورش کا سامان میسر نہ ہو۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ معاش کے وسیلوں اور آبادی کو ہموار رکھا جائے۔ اگر کوئی قوم اس سال یا آیندہ سالوں کے لئے اپنی ضرورت کے مطابق آمدنی فراہم نہیں کر سکتی یا وہ اپنی پیداوار کو بڑھانے کے ذریعے اختیار نہیں کر سکتی تو اس کو یہ حق کسی طرح نہیں پہنچتا کہ وہ آبادی کو بڑھاتی چلی جائے اگر اس نے اس معاملے میں سہل انگاری سے کام لیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کھانے والے زیادہ اور آمدنی کم ہو جائے گی۔ اور آخرکار بہت سی معاشرتی خرابیاں، اقتصادی تباہیاں اور مختلف قسم کی بیماریاں اپنا بازار گرم کر دیں گی۔ اس صورتِ حال کی واضح مثال ہم کو ہندوستان میں ملتی ہے۔ وہاں برطانوی ہند میں ایک ہزار کی آبادی میں ۳۶ بچّوں کی پیدائش کا اوسط ہے اور شرح اموات ۲۷ ہے۔ یعنی فی ہزار ۱۹ نفوس کی فاضل شرح اموات ہے۔ ہندوستان کی ساری آبادی ۳۵۰ ملین ہے اس سے اندازہ لگایا ہے کہ تقریباً ۷۰ لاکھ سالانہ جانیں ضائع ہوتی ہیں۔ ہندوستان کا اوسطِ عمر صرف تیس سال ہے۔ یہ اور اسی قسم کی اور باتوں کا نتیجہ ہے کہ عورتیں اپنی عمرِ طبعی سے نصف منزل تک ہی پہنچ کر ختم ہو جاتی ہیں۔

افسوس ہے کہ چین کے اعداد و شمار حاصل نہیں ہیں مگر وہاں کی حالت بھی ایسی ہی خراب ہوگی جیسی ہندوستان کی ہے۔

جاپان والوں نے شرح پیدائش کو کم کر کے بڑھتی ہوئی شرح اموات کو کم کر دیا ہے۔ جاپان میں ۱۸۸۰ء میں شرح پیدائش ۲۷، اور شرح اموات صرف ۱۱ فی ہزار تھی۔ اور یہ شرح ایسی ہے جو تقریباً کسی بھی مغربی ملک کے مقابلہ پر رکھی جا سکتی ہے۔ اب جاپان میں مغربی تہذیب اور نئے تمدن کی وجہ سے آبادی ضبط میں آگئی ہے۔ شرح پیدائش ۳۴ فی ہزار تک بڑھ گئی ہے۔ لیکن سائنس کی ترقی، نئے اصول تندرستی اور میڈیکل سائنس کے انکشافات اس وقت تک کچھ نہیں کر سکتے جب تک شرح اموات زیادہ ہو اور آبادی بڑھتی چلی جا رہی ہو۔ جاپان میں اس وقت ۲۰ فی ہزار اموات کی زیادتی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی تک وہاں آبادی بہت زیادہ ہے اس کی کل آبادی ۷۰ ملین ہے جس میں سے ۱۴ لاکھ افراد سالانہ ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جاپان اپنی اراضی بڑھانے اور وسائلِ معاش کے ترقی دینے کے لیے بے چین رہتا ہے۔ شکر ہے کہ مارگریٹ سینگر کا مشن، جو چین، جاپان اور ہندوستان میں پہنچ چکا ہے، آبادی کی اس رفتار کو کم کرنے میں کامیاب ہو رہا ہے۔

مسٹر ڈی۔ وی کرّی (ہندوستان) چین، جاپان اور ہندوستان جیسے ممالک میں آبادی کو روکنے کے لیے مانع حمل تدابیر کی ضرورت ہے۔ لیکن جہالت اور قدامت پرستی کی وجہ سے اس کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ضرورت ہے کہ لوگوں کو پہلے اچھی تعلیم سے بہرہ ور کیا جائے۔ اس کے بعد مانع حمل تدابیر کی اہمیت انہیں خود بہ خود معلوم ہو جائے گی۔

مسٹر ای یوگوچی (جاپان) جاپان جیسے ملک میں شرح کی زیادتی سیاسی و تمدنی اعتبار سے بہت زیادہ قابل توجہ بن چکی ہے اور اس کی طرف فوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اگرچہ جاپان میں ضبط تولید کی تعلیم بڑھ رہی ہے۔ امیر اور غریب گھرانوں کے لوگوں میں اس کا پروپیگنڈا ہو رہا ہے، اخبارات و رسائل کے ذریعہ کام کیا جا رہا ہے، بین الاقوامی مجلس ضبط کی سرگرمیاں، میری سٹوپس کا لٹریچر اور مارگیرٹ سینگر کے وعظ سب ہی اپنی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، لیکن جاپان کے مسائل آبادی کا پورا حل اس طرح نہیں ہو سکتا۔

چند سال کی بات ہے کہ جاپان میں ہر سال ۷،۰ لاکھ سالانہ آبادی کی زیادتی رہی ہے۔ اور گذشتہ سال تو دس لاکھ کا اضافہ ہو گیا یعنی ۱۱۴ نفوس فی گھنٹے کا اوسط رہا۔ اس سے جاپان کی افزائش نسل و آبادی کا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔

جاپان کی آبادی تو بے شک بڑھ رہی ہے لیکن اس کی پرورش کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ اسے پناہ لینے کے لئے نہ اب کہیں جگہ مل سکتی ہے، نہ اس کی فالتو آبادی کو کوئی اپنے ہاں بسانے کے لئے تیار ہے۔ سیاسی اور اقتصادی پابندیاں لوگوں کی آزاد نقل و حرکت پر بھی پہرہ بٹھائے رکھتی ہیں۔ وبائیں قحط وغیرہ بھی ملک کی عام ترقی اور علم طب کے فروغ کے باعث ملک میں نہیں پائے جاتے ضرورت ہے کہ جاپان کا معیار زندگی بلند کیا جائے اور اس کی تجارت کو فروغ دیا جائے۔ صرف برتھ کنٹرول ان کی بڑھتی ہوئی آبادی کا حل نہیں ہے۔ سیاسی اور اقتصادی امور بھی اس کے حل میں دخیل ہیں۔

پروفیسر چین، طا۔ ٹسنگ ہوا، یونی ورسٹی، پی پنگ، (چین) چین میں اب بھی زیادتی آبادی کا رونا ہے اس کے لوگ زراعت پر گزارہ کرتے ہیں لیکن فاضل آبادی کے باعث اس ملک میں عجیب پریشانی ہے۔ ایک اعلیٰ درجے کی صنعتی ترقی جب تک چین میں نہ ہو اس وقت تک اس کی وسیع آبادی کی پرورش کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ چین میں شرح پیدائش کا اضافہ صرف پانچ فی صدی ہے، لیکن اس کے باوجود ۱۳۹ سال میں چین کی آبادی کے دوگنے ہونے کا خطرہ ہے۔ اگر سیاسی معاشرتی اور اقتصادی میدانوں میں چین نے کوئی ترقی نہ کی تو اس بڑھتی ہوئی آبادی کی پرورش کا کوئی بندوبست نہ ہو سکے گا۔ چین کا معیار زندگی بہت گرا ہوا ہے اور جوں جوں آبادی بڑھے گی یہ معیار اور بھی کم ہوتا چلا جائے گا۔ قحط بہت ظاہر ہوتے ہیں۔ پچھلے دو ہزار سال میں اس قدر قحط پڑے ہیں کہ فی سال ایک کا اوسط لگایا جا سکتا ہے مزدوروں کی بے چینی، معاشرتی انقلابات اور سیاسی اضطراب نے ملک کی حالت اور بھی خراب بنا رکھی ہے۔ جو لوگ معاش سے لگے ہوئے ہیں ان کی اُجرت بالکل ناکافی ہے۔ مزدور پیشہ آبادی کی آمدنی کا اندازہ لگایا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ فی سال اوسط آمدنی ۴۰۰،۰۰ چینی ڈالر ہے اور اوسط اخراجات بھی تقریباً یہی ہے۔ ایک عام خاندان کے لئے بڑا خرچ خوراک کا ہے جس میں نصف آمدنی ختم ہو جاتی ہے۔ کاشت کاروں کی حالت بھی چین میں کچھ بہت زیادہ اچھی نہیں ہے۔ ایک کھیت کی اوسط وسعت ۳،۶ ایکڑ سے زیادہ نہیں ہے۔ اس قدر مختصر قطعۂ زمین سے جس قدر بھی پیداوار ہوتی ہے وہ چھ سات آدمیوں کے کنبے کے لئے بڑی مشکل سے کافی ہوتی ہے لیکن اگر فصلیں خراب ہو جائیں تو پھر لوگوں کی تباہ حالی کا منظر دیکھا نہیں جا سکتا۔

تباہیاں زیادہ تر قحط اور سیلاب سے آتی ہیں اور اس کا اثر شہری مزدوروں پر بہت برا پڑتا ہے۔ اگر کاشت کار اور مزدور اپنی آبادی کو کم کرنے کے لیے محدود کنبے کا بندوبست کریں تو ان کی بہت سی پریشانیوں اور مصیبتوں کا انسداد ہو سکتا ہے۔ نہ صرف غریب اور مزدوری پیشہ طبقہ اس پریشانی میں مبتلا ہے، بلکہ امیروں میں بھی اولاد بہ کثرت ہے۔ چینی لوگ طبعاً کثیر الاولاد ہوتے ہیں۔ فی کس اوسطاً ۹ ر ۳ شرح

پیدائش ہے۔

ضبط تولید بہترین ذریعہ اس پریشانی اور کثرت آبادی کو روکنے کا ہے۔ پی پنگ میں ہم نے اس کا کام شروع کیا جس سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ لوگ برتھ کنٹرول کی تحریک سے آگاہ ہوتے جاتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ آزاد اداروں کے ذریعہ سے مانع حمل تدابیر کی عمومی تعلیم کا بندوبست کیا جائے اور جو قدیم تعصبات اس کے خلاف پائے جاتے ہیں۔ انہیں دلائل کی مدد سے ختم کیا جائے۔ چھوٹے خاندان رکھنے کے حق میں رائے عامہ کو ہموار کیا جائے۔ حکومت کا تعاون بھی حاصل کیا جائے یعنی ضبط تولید کو قومی پیمانے پر چلانے کے لئے قانون اور اقتصادی مدد لینے کے لئے حکومت سے رجوع کیا جائے۔

ڈاکٹر بی۔ ڈنلپ

پروفیسر سانڈرس نے کہا ہے کہ پہلے زمانے میں لوگ بچہ کشی کے ذریعے سے آبادی کی افزائش کو روکا کرتے تھے۔ لیکن برتھ کنٹرول بچہ کشی نہیں ہے۔ مالتھس نے ٹھیک کہا ہے کہ جس قدر شرح پیدائش بڑھے گی اسی قدر اموات کا سلسلہ بھی وسیع ہوگا۔ کسی آبادی کے معیار خوش حالی کے برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ شرح اموات کم سے کم ہو اور لوگ عمر طبعی کو پہنچیں۔ جاپان میں آبادی اس قدر گنجان ہے کہ اگر پیدائش روک بھی دیا جائے تو کچھ حاصل نہ ہوگا۔ میری رائے میں "دو بچوں کا سسٹم" جاپان میں عام مروج ہونا چاہیئے۔ مگر جاپان والے خاص کر شہنشاہی سیاست کے مدبرین اس قدر قلت کو گوارا نہیں کریں گے۔ اگر ایشیا میں آبادی کا توازن قائم ہو جائے تو اس سے دنیا کی تجارت کو بڑا فروغ ہوگا۔ دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ ایشیائی اس قدر طاقت ور اور دولت مند ہو جائیں گے کہ وہ یورپیوں کو اپنے اپنے ملکوں سے بالکل خارج کر دیں گے۔ ضرورت ہے کہ اہل ایشیا ضبط تولید کی قدر وقیمت سے بروقت آگاہ ہوں۔

مسٹر ہیرلڈ کاکس

مسٹر گیری اور دوسرے لوگ ابھی تک اس خیال میں ہیں کہ برتھ کنٹرول کی وجہ سے اچھے خاندان اپنے کنبے کو کم کر دیں گے اور نامعقول اور کمتر درجہ کے خاندان اپنی تعداد بڑھا لیں گے۔ یہ عام اعتراض ہے اس قسم کی صورت حال کا تدارک اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ اچھے نسب کی عورتیں کمتر درجے کی عورتوں کو سمجھائیں اور سکھائیں کہ وہ کن طریقوں سے بڑے خاندان کو روک سکتی ہیں۔ اگر شرح پیدائش کو نہ روکا گیا تو آبادی کی کثرت یقیناً جنگ کو لازمی بنا دے گی۔ جنگ عظیم سے پہلے جرمن شہنشاہ نے صاف صاف کہا تھا کہ جرمنی کو نئی اور بڑھتی ہوئی آبادی کو قابو میں رکھنے کے لئے کسی جنگ میں کودنا ہوگا۔ چین، جاپان اور ہندوستان میں بھی یہی حال ہے۔ اپنے ملک کی وسعت و وسائل کی حالت کا اندازہ لگائے بغیر جب تک لوگ آبادی بڑھاتے رہیں گے تباہیوں کا سلسلہ جاری رہے گا اگر جنگ ہوئی تو باقی بچے ہوئے لوگ کیسے ہوں گے؟ کیا بہترین آدمی جنگ میں جا کر ہلاک ہو جائیں گے۔ اور باقی ہماری آیندہ نسل کے مورث ہوں گے؟ یہ اہم سوال ہیں جنہیں پہلے سوچ لینا چاہیئے۔

ڈاکٹر راجین کانتا داس (ہندوستان)

ہندوستان کی آبادی سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے مطابق ۳۵۳ ملین ہے کل دنیا کی آبادی ۲۰۲۴ ملین ہے۔ یہ نسبت میں کل دنیا کی آبادی کا ۱۷٫۴ فی صدی ہے اور روس کو چھوڑ کر سارے یورپ کی آبادی تمام دنیا کی نسبت سے ۱۸٫۸ فی صدی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان قریب قریب یورپ کے برابر آبادی رکھتا ہے۔ چین میں ۴۵۳ ملین آبادی ہے اس کے بعد دنیا میں سب سے بڑی آبادی ہندوستان میں پائی جاتی ہے۔

سنہ ۱۹۲۱ء کے بعد سے ہندوستان کی آبادی میں ۱۰٫۶ فی صدی کا اضافہ ہو چکا ہے۔ سنہ ۱۹۱۱-۱۹۲۱ء میں اس کے مقابلے میں صرف ۱٫۲ فی صدی کا اضافہ ہوا تھا۔ اس دہائی کو ہندوستان کی گزشتہ پچاس سالہ تاریخ میں پیدائش اطفال کے لحاظ سے بدترین دہائی کہا جاتا ہے آبادی کی کمی کی وجہ یہ بھی تھی کہ سنہ ۱۹۱۸-۱۹ء میں ایک نہایت خوفناک طاعون بھی آیا تھا۔ گزشتہ دہائی طاعون کی وبا سے محفوظ رہی اور آبادی میں اضافہ تقریباً اتنا ہی ہوا جتنا سنہ ۱۸۸۱-۱۸۹۱ء میں ہوا تھا (۹٫۶ فی صدی)

اگر ہم ہندوستان کی وسعت کو سامنے رکھ کر سنہ ۱۸۷۱ء سے سنہ ۱۹۳۱ء تک کی مدت میں آبادی کی زیادتی پر غور کریں تو ہم کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ صرف ۳۰٫۷ فی صدی ہے جو حقیقت میں کچھ زیادہ نہیں کہی جا سکتی۔ کیونکہ اسی زمانے میں اٹلی کی آبادی ۵۴٫۹ فی صدی

بڑھی۔ اور انگلستان و ویلز میں ۶ء۵، ۷ فی صدی اور جاپان میں ۲ء۷، ۹ فی صدی کا اضافہ ہوا۔ تقریباً اسی قدر آبادی اور ممالک میں بھی بڑھی۔ ماسوا فرانس کے کہ جہاں ساڑھے سال میں صرف ۶ء۰، ۱ فی صدی کا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔

ہندوستان کے اندر حال ہی میں آبادی بڑی تیزی کے ساتھ بڑھی ہے۔ سنہ ۱۹۲۶-۳۰ء کے چار سال کے عرصے میں برطانوی ہند میں زیادتی پیدائش کے اعداد ۹ فی صدی ہیں۔ اور فرانس میں ۵ء۱ فی صدی، بلجیم میں ۴ء۹ فی صدی، برطانیہ میں ۴ء۹ فی صدی، جرمنی میں ۶ء۶ فی صدی، اٹلی میں ۸ء۱۰ فی صدی اور جاپان میں ۹ء۱۳ فی صدی ہیں۔

ہندوستان میں شرح پیدائش اور شرح اموات دونوں زیادہ ہیں۔ اسی چار سال کی مدت میں فی ہزار آبادی میں پیدائش و اموات کی شرح ۲ء۳۳ اور ۲ء۲۴ تھی۔ (برطانوی ہند میں) فرانس میں ۲ء۱۸ اور ۷ء۱۶، بلجیم میں ۶ء۱۸ اور ۷ء۱۳، برطانیہ میں ۲ء۱۷ اور ۳ء۱۲، جرمنی ۶ء۱۸ اور ۸ء۱۱، اٹلی میں ۸ء۲۶ اور ۰ء۱۶، اور جاپان میں ۴ء۳۴ اور ۵ء۱۹ تھی۔

اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ انگلستان، بلجیم، فرانس اور جرمنی کے مقابلے میں پیدائش و اموات کی شرح میں ہندوستان میں دگنی تھیں جاپان کے مقابلے میں شرح پیدائش ذرا کم تھی مگر شرح اموات ۲۰ فی صدی زیادہ تھی اور آیندہ بھی شرح زیادہ رہے گی۔ کیونکہ شرح اموات بہت تیزی سے گھٹتی ہے

مستقبل قریب میں کیا ہونے والا ہے؟ بہت کم امید ہے کہ ہندوستان میں شرح پیدائش گھٹ جائے۔ شادیوں کی زیادتی اور وہ بھی ابتدائی عمر کی شادی اور قدامت پسندی وغیرہ ایسے اسباب ہیں جو ہندوستان میں بچوں کی تعداد برابر بڑھا رہے ہیں اور جن کی وجہ سے قریب کے زمانے میں کوئی خاص تبدیلی ہوتی دکھائی نہیں دیتی۔ اس کے مقابلے میں شرح اموات کی کمی کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ کیونکہ طول و عرض ملک میں تن درستی اور صحت و صفائی کا عام پروپیگنڈا ہو رہا ہے، تربیت اطفال، زچگی کی احتیاط، ملیریا کو روکنے کی تدابیر، ہسپتالوں کے قیام اور دیگر امور کے باعث لوگوں کی صحت و تن درستی اور حفظ ماتقدم کا بہت اچھا بندوبست ہو رہا ہے۔ اور ان چیزوں کا اثر شرح اموات کی کمی میں ضرور ظاہر ہوگا۔ اس کے علاوہ ہندوؤں میں بیواؤں کی شادی ہو رہی ہے۔ اس لیے بلوغ سے پہلے بچوں کو مباشرت سے منع رکھنے کا قانون، دودھ پلانے کی مدت کی لمبائی، اسقاط اور بچہ کشی وغیرہ اسباب مل جل کر بھی ہندوستان کی آبادی کے اضافے کا موجب ہوں گے۔

اندازہ ہے کہ سنہ ۱۹۶۰ء تک آبادی ۴۷۰ ملین تک بڑھ جائے گی۔ یعنے ایک نسل کے بعد ۳۳ فی صدی زیادہ۔

پیدائش و معاش

اگر آبادی بڑھے تو وسائل معاش بھی ساتھ کے ساتھ بڑھنے چاہئیں اس کے لئے مناسب سرمایہ اور معقول محنت کی ضرورت ہے۔

دنیا میں خشکی ۲ء۵۷ ملین مربع میل ہے۔ اس میں سے ہندوستان ۲ء۳ فی صدی یا ۸ء۱ ملین مربع میل پر محیط ہے۔

ہندوستان میں انسان کے رہنے سہنے کی جگہ دوسرے ملکوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ مثلاً سنہ ۱۹۳۱ء میں آبادی کی گنجائش ہندوستان میں ۵ء۷ مربع کلومیٹر تھی۔ فرانس میں ۷۶، اٹلی میں ۱۳۴، جرمنی میں ۱۳۹، جاپان میں ۱۷۱، برطانیہ میں ۱۹۴، ہالینڈ میں ۲۴۰، اور بلجیم میں ۲۶۸ تھی۔

دوسری چیز یہ ہے کہ کاشت کے لئے زمین زیادہ سے زیادہ مل سکے، نئے ممالک جیسے امریکہ، کنیڈا اور آسٹریلیا میں تو یہ آسانی موجود ہے مگر یہاں ذرا مشکل ہے۔ قدرتی ذخیروں کے معاملے میں بھی امریکہ، برازیل، کنیڈا اور آسٹریلیا کو ہندوستان پر برتری حاصل ہے ہندوستان میں جنگلات ہیں تو بہت متموّل۔ مگر خوبی کے لحاظ سے وہ کم درجے کے ہیں اور وسعت و تعداد تو بہت ہی کم ہے۔ ہندوستان میں ماہی گیروں کی صنعت بھی کچھ نہیں ہے۔ کانیں ہیں تو اچھی مگر وسعت اور تعداد میں کم ہیں۔ جو کچھ بھی وسائل قدرت نے ہندوستان کو دئے ہیں وہ بھی کچھ کم نہیں ہیں۔ لیکن ان کو ترقی دینا اور ان سے بہتر کام لینا انسان کی کوشش پر منحصر ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس پر توجہ کم کی گئی

ہے اور پیدائش کی زیادتی کے ساتھ ان وسائل معاش کی ترقی مقابلتاً ذکر کے قابل نہیں ہے۔ حالاں کہ ہندوستان اب بھی اپنے وسائل کی گوناگوں نوعیّت کی وجہ سے قابلِ لحاظ ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ کچھ عرصے سے کاشت کاری اور زرعی اعمال کو ترقی دینے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ مثلاً سنہ ۱۹۰۱ء سے سنہ ۳۱-۱۹۳۰ء تک کے زمانے میں گائے، بھینسیں اور دوسرے مویشی ۱۴۸ ملین سے بڑھ کر ۱۵۳ ملین ہو گئے۔ ہل اور بیل گاڑیوں کی تعداد بالترتیب ۱۳،۸ ملین اور ۲،۸ ملین سے ۲۵ ملین اور ۶،۷ ملین ہو گئی ہے۔ یعنی ہلوں میں ۸۰ فی صدی اور بیل گاڑیوں میں ۱۳۰ فی صدی اضافہ ہوا۔

ذرائعِ آب پاشی کی زیادتی اور وسعت کی وجہ سے سنہ ۲۷-۱۹۲۶ء میں یو۔پی میں غلّے کی پیداوار ۱۰ فی صدی بڑھ گئی ہے۔ چاول ۳۰ فی صدی، گیہوں ۴۷ فی صدی اور روئی ۷۷ فی صدی بڑھی۔

سنہ ۱۹۰۱-۱۹۰۰ء سے سنہ ۳۱-۱۹۳۰ء تک کے زمانے میں صنعتوں نے بھی ترقی کی ہے۔ مثلاً جنگلات کی پیداوار اور رقبہ میں ۸۱ ملین ایکڑ اور ۲۶۰ مکعّب فٹ سے ۸۷،۹ ملین ایکڑ و ۳۲۲ مکعب فٹ تک اضافہ ہو چکا ہے۔ کانوں کی پیداوار میں ۷،۶ پونڈ ملین سے ۱۷،۷ ملین پونڈ کی مالیت تک اضافہ ہو چکا ہے۔ روئی اور سوتی کپڑے کی پیداوار میں علی الترتیب ۳۵۳ ملین پونڈ (پیمانہ) اور ۸۹ ملین پونڈ کی بڑھوتری ہو گئی ہے۔ سب صنعتوں کو اگر دیکھا جائے تو ۱۱۰ فی صدی کا اضافہ ہو چکا ہے۔

مگر یہ اضافہ کچھ زیادہ معنی نہیں رکھتا۔ بالخصوص غذائی چیزوں کا اضافہ آبادی کی زیادتی کے مقابلے میں بہت حقیر ہے۔ علاوہ ازیں باشندوں کی بہت معمولی تعداد نئی صنعتوں پر اپنی معاش کا حصر رکھتی ہے۔ مثلاً سنہ ۱۹۲۱ء میں ۱۱،۲ فی صدی ہندوستان کی آبادی صنعتوں پر دارومدار رکھتی تھی۔ اٹلی میں ۲۴ فی صدی تھی، ۲۸،۴ فی صدی فرانس میں، ۳۸،۱ فی صدی جرمنی میں اور ۳۹،۷ فی صدی انگلستان و ویلز میں۔ ہندوستان میں ۶۶،۴ فی صدی یا سب آبادی کا دو تہائی زراعت پر دارومدار رکھتا ہے۔ اور اب تک اس ملک میں زراعت ہی سب سے بڑا وسیلۂ معاش ہے۔ صنعت یہاں بہت ہی کم ہے۔ تقریباً ہر صنعتی سامان اسے باہر سے لینا پڑتا ہے اور اس کے مقابلے میں بہت سی خام چیزیں، غلّہ اور دیگر چیزیں بہت زیادہ مقدار و تناسب میں دوسرے ملکوں کے حوالے کر دینی پڑتی ہیں۔

آبادی کی وسعت: ہندوستان عرصۂ دراز سے آبادی کی کثرت کا شکار ہے۔ اس کی غذا کی پیداوار بہت کم ہے۔ اگر اندازہ لگایا جائے تو ۱۰۰ میں سے صرف ۷۵ کے لئے سامان خورونوش بہم پہنچتا ہے۔ طبعیاتی اور تمدّنی عناصر کو سامنے رکھ کر سوچا جائے تو فی کس ہندوستان میں ۱،۵ ایکڑ قابلِ کاشت زمین کی ضرورت ہو گی جس کے مقابلے میں تخمینہ شدہ ضرورت امریکہ میں ۲،۶ ایکڑ، انگلستان میں ۲،۵ ایکڑ، فرانس میں ۲،۳ ایکڑ اور ڈنمارک میں ۱،۸۳ ایکڑ ہے۔ لیکن ہندوستان میں ۵۵ فی صدی سے زیادہ زمین کی کاشت نہیں ہو سکی ہے۔ اور نہ شاید اس میں ابھی کچھ زیادہ اضافہ ہو۔ اس سے صرف ۱۷،۶ ملین آبادی کی پرورش ہو سکتی ہے یعنی زیادہ سے زیادہ ۵۰ فی صدی افراد کی پرورش کا انتظام ہے۔ اگر صرف قوّتِ لایموت (اتنی خوراک جو بس زندہ رہنے کے لئے کافی ہو) کو لیا جائے تو آبادی کی وسعت ۱/۴ کی حد تک ہو گی۔ اور اگر تعیّشاتِ زندگی کو بھی لیا جائے تو ۱/۲ کی حد تک شمار کی جا سکتی ہے۔ بہرحال مدّعا یہ ہے کہ آبادی کی کثرت پرورشِ نفوس کے امکانات کو کم کر رہی ہے۔

کثرتِ آبادی کے نتائج: کثرتِ آبادی کا پہلا اثر تو قحط کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ سنہ ۶۱-۱۸۶۰ء سے سنہ ۰۱-۱۹۰۰ء تک کے زمانے میں سات چھوٹے بڑے قحط ہندوستان میں پڑے۔ جن سے ۵۴۰۰۰ مربع میل کا رقبہ متاثر ہوا اور زیادہ سے زیادہ ۴۷۵۰۰۰ مربع میل تک ان قحطوں کا اثر پہنچا۔ ۲۰ سے ۶۰ ملین آبادی پر اس کے نتائج مرتب ہوئے۔ سنہ ۱۸۹۵ء اور سنہ ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء کے قحطوں میں ۵۰ لاکھ کے قریب آبادی ان کی نذر ہو گئی۔

اگرچہ اس صدی کے شروع ہونے کے بعد سے کوئی عالم گیر قحط ہندوستان میں نہیں پڑا ہے۔ مگر پھر بھی مقامی قحط اکثر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ہندوستانیوں کی مالی حالت برابر گر رہی ہے۔ مثلاً سنہ ۱۹۲۴ء فی کس آمدنی کا اوسط ۷۴ روپے سالانہ ہے اور جاپان میں ۲۹۴ روپے، اٹلی میں ۳۵۱ روپے، جرمنی میں ۷۱۵ روپے، فرانس میں ۷۴۱ روپے۔ انگلستان میں ۱۳۱۹ روپے اور امریکہ میں ۱۷۷۱ روپے ہیں۔

آبادی کی کثرت کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے کہ آئے دن وبائیں آتی رہتی ہیں سنہ ۱۹۱۸-۱۹ کے انفلوئنزا نے ۵ء۸ ملین آبادی کا صفایا کر دیا عوام میں لوگ زیادہ مرتے ہیں۔ بچوں کی شرحِ اموات بھی زیادہ ہے۔ عالمگیر جہالت بھی اسی کا نتیجہ ہے۔ ۳۵۳ ملین کی آبادی میں سے صرف ۲۸ ملین یا ۸ فی صدی لوگ پڑھے لکھے ہیں۔ (بحساب مردم شماری سنہ ۱۹۳۱ء)۔ سکول جانے کی عمر یعنے ۵ سے ۱۴ سال کے عمر کے بچوں کی تعداد ۲۷ لاکھ ہے۔

انسدادی تدابیر: ان سب باتوں کے پیشِ نظر اب بحث یہ ہے کہ کس طرح ہندوستان کی آبادی کو روکا جائے یا اس کے لئے مناسب غذا اور سہولت کا بندوبست کیا جائے۔ انسدادی تدابیر کے طور پر ہمارے سامنے تین تدبیریں آتی ہیں۔ (۱) پیداوار کو زیادہ کرنا (۲) فالتو آبادی کو ملک سے باہر بھیج دینا (۳) سوچ سمجھ کر ضبطِ تولید کا رواج۔

ہندوستان اپنے سرمائے محنت اور اراضی کا ½ حصہ بالکل بے کار کرتا رہتا ہے۔ اس لئے اگر جدید آلات کی مدد سے صنعت اور کاشت کاری کو ترقی دی جائے تو پیداوار کی زیادتی میں کوئی شک نہیں۔ اگر کارکردگی ترقی کر جائے تو دوگنے سے تگنے تک پیداوار بڑھ سکتی ہے اور زندگی کی اہم چیزیں اور عام اشیا خورونوش آسانی کے ساتھ سب کے لئے مہیا ہو سکتی ہیں اور افلاس کی رفتار کم کی جا سکتی ہے۔

مگر پیداوار کا بڑھانا آسان کام نہیں ہے۔ ہندوستان میں قابلِ کاشت زمین پہلے ہی سے کام آئی ہوئی ہے۔ اس پر اگر مزید بار ڈالا گیا تو کوئی اہم نتیجہ ظاہر نہیں ہوگا۔ رہ گیا سرمایہ تو معمولی معمولی آمدنی کے باعث بچت کی گنجائش ہی نہیں رہتی کہ لوگ روپیہ بچا کر زراعت و صنعت میں حصہ لے سکیں۔ علاوہ ازیں ۵۸ کروڑ روپے کا فوجی بجٹ اس پر سوار رہتا ہے۔ اور ۲۸۷ ملین پونڈ سود اسے اپنے قومی قرضوں پر ادا کرنا پڑتا ہے۔ ۶۰۰ ملین پونڈ غیر ملکی تجارتی کاموں میں لگانا پڑتا ہے۔ ہندوستان میں مزدور کی حالت بہت خراب ہے۔ جہالت اور تن درستی کی خرابی، ملیریا، داد اور دیگر بیماریوں کی کثرت ساحلی علاقوں پر مزدوروں کی کارکردگی کو کم کرتی رہتی ہے۔

اگر ہندوستان سخت ترین کفایتی تدابیر اختیار کر بھی لے اور اس کا صنعتی نظام درست ہو بھی جائے تو تیس چالیس سال سے پہلے کوئی معقول نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ اور اسے اپنا معیارِ زندگی اونچا کرنے کے لئے کافی عرصہ لگے گا۔

اس سوال کا دوسرا حل یہ ہے کہ فاضل آبادی کو دوسرے مقامات پر بھیج دیا جائے۔ ہندوستان میں کم از کم ۱۰۰ ملین آبادی فاضل ہے۔ دُنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں ہے جو اس قدر وسیع آبادی کو جذب کر سکے۔ ۳۰ لاکھ سالانہ ہندوستان کی آبادی بڑھ رہی ہے۔ اس کی مالی حالت بھی ابھی ایسی اچھی نہیں ہے کہ وہ کوئی نو آبادی دنیا میں خرید کر اس آبادی کو رکھ سکے۔ ہندوستانیوں کی تعداد برطانوی اور غیر برطانوی نو آبادیوں میں ۲۰ لاکھ سے زیادہ نہیں ہے۔ اور وہ بھی ۱۰۰ سال کے ترکِ وطن کے بعد۔

برتھ کنٹرول ہی واحد فوری علاج ہے: پس ہندوستان کی بڑھتی ہوئی فاضل آبادی کی روک تھام کا مؤثر ترین فوری علاج یہی ہے کہ اس کے باشندے سوچ سمجھ کر ضبطِ تولید پر کاربند ہوں۔ لوگ رضاکارانہ طور پر اس کے لئے خود تیار ہوں اور عوام کو ضبطِ تولید کی اہمیت زیادہ سے زیادہ بتائی جائے۔

ہندوستان کی حکومت سے مدد کی بہت زیادہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ ہندوستان عجیب و غریب ملک ہے۔ اس کی ایک زبان نہیں، ایک مذہب نہیں، ایک تمدن نہیں۔ اسی لئے اس کے باشندوں کا نصب العین بھی ایک نہیں۔ اگر حکومت تمام باتوں کو چھوڑ کر کسی قسم کے معاملے میں دخل دینے کے لیے تیار بھی ہو جائے تو اس پر چاروں طرف سے یورش ہو جائے۔ ہاں یہ لوگوں کا کام ہے کہ وہ خود ہی اس سلسلے میں متحد ہو کر کچھ کام کریں۔

حکومت میسور مبارک باد کی مستحق ہے کہ اس نے سب سے پہلے ضبطِ تولید کے ہسپتال اور کلینک اپنے ہاں کھولے ہیں۔ مدراس کی حکومت بھی اپنی میونسپلٹیوں میں ایسے مرکز کھولنے والی ہے۔ ہندوستان میں جہاں لڑکے کی پیدائش رواجاً اور مذہباً ضروری ہے اور جہاں اولاد کو عطیۂ الٰہی ماننے میں سب قومیں برابر کی شریک ہیں، تولید کی زیادتی کو روکنا آسان کام نہیں ہے، اس کے لئے مذہبی عقائد، فلسفۂ زندگی اور سیاسی، معاشرتی اور صنعتی پس منظر میں یکسر تبدیلیاں پیدا کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اور ان تبدیلیوں کے لئے عام ابتدائی تعلیم کا

جبر یہ کیا جانا، عام حق رائے دہی، ذات پات کے بندھن کا ٹوٹنا، پیداوار کو صنعت کارانہ اصول پر مبنی کرنا اور عام معیار زندگی کو اونچا کرنا ضروری ہے۔ جب تک عوام میں بیداری پیدا نہ ہوگی زندگی کے اخلاقی اور ذہنی پہلوؤں کی قدر افزائی کا صحیح جذبہ پیدا نہ ہوگا اور جب تک مادّی اشیار کی قدر و قیمت لوگ نہ پہچانیں گے اس وقت تک خاندان کے افراد کی تعداد عقل و فہم پر مبنی نہ ہوگی اور نہ ضبط تولید کا صحیح احساس پیدا ہوگا اور جب تک یہ تمام باتیں نہ ہوں گی اُس وقت تک عام خوش حالی اور تن درستی پیدا نہ ہوگی۔

مس ایلینور رتھبون رکن پارلیمنٹ

پروفیسر داس کے خوف ناک اعداد و شمار دیکھ کر بڑا دکھ ہوتا ہے۔ آبادی اگر زیادہ ہو جائے تو معیار زندگی کا اونچا کرنا جس قدر دشوار ہو جاتا ہے اس کا اندازہ ہر سمجھ دار شخص کر سکتا ہے۔ تعلیم کی ترقی گزشتہ دس سال میں نہایت کم رہی ہے یعنی ۱،۷ سے ۸ فی صدی کے درمیان۔ ہندوستان کے مسائل آبادی کا ایک یہ پہلو بھی قابل غور ہے کہ ۲۵ سے ۳۰ سال کی عمر کی عورتیں بہت مرتی ہیں اور دیگر معاشرتی برائیوں کی وجہ سے عورتوں کی جانیں زیادہ ضائع ہوتی ہیں۔ ہر مردم شماری پر ہم یہ دیکھتے ہیں کہ عورتوں کی تعداد مردوں کے مقابلے میں آہستہ آہستہ کم ہو رہی ہے۔ باقاعدہ دایہ گری کی عدم موجودگی اور پردے کے رواج مستورات کی زندگی کو خطرے میں ڈالنے کے عام اسباب ہیں۔ شاردا ایکٹ کے بننے سے پہلے چھ ماہ میں چھوٹی عمر کی شادیوں کا ایک طوفان اُمنڈ آیا تھا۔ ہر شخص نے خوف زدہ ہو کر اپنے بچّوں کو بیاہ دیا۔ کچھ نہیں تو کوئی ۵۰ لاکھ بچّوں کو شادی کے طوفان کے حوالے کر دیا گیا ۳۰ لاکھ لڑکیاں اور بیس لاکھ لڑکے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بچّہ بیواؤں کی تعداد بہت زیادہ بڑھ گئی۔ پانچ سال کی عمر سے کم کی "بیواؤں" کی تعداد ۱۵۰۰۰ سے ۳۰۰۰۰ ہو گئی۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ صحت عامّہ پر مزید روپیہ خرچ کرے۔ چھوٹی عمر کی شادی کی بُرائی اچھی طرح لوگوں کے ذہن نشین کرائے۔ بہت سی عورتوں میں معاشرتی کام کرنے کا ذوق ترقی کر رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ صغر سنی کی شادیوں کو روکنے، محدود خاندان کے نظریئے اور زچگی کی موتوں کو کم کرنے کے لئے یہ عورتیں زور دیں۔ کم تعلیم یافتہ عورتوں کو بتائیں کہ اپنے وسائل کے مطابق اپنے خاندان کو رکھنا چاہیئے۔ ہندوستان میں زچگی کے باعث امراض کی کثرت ہے، ہندوستان کی مردم شماری کے کمشنر کا اندازہ ہے کہ ان کی تعداد دو لاکھ سالانہ تک پہنچتی ہے۔ یعنے ۲۰ عورتیں فی گھنٹہ کے حساب سے مرتی ہیں۔ پروفیسر داس نے بالکل ٹھیک تجویز کیا ہے کہ عورتوں کو مزید حق رائے دہی ملنا چاہیئے۔ تاکہ وہ اپنے اہم مسائل کے متعلق ملک کو متاثر کر سکیں اور حکومت سے قوانین و ضوابط تیار کرا سکیں۔

مسز حیدری بھٹّاچارجی (ہند)

ایک مقرّر نے ابھی کہا ہے کہ مغرب میں صنعتی انقلاب کے باعث آبادی میں اضافہ ہوا تھا ہندوستان میں بھی اس کو ایک سبب بتایا جا سکتا ہے۔ زیادتی آبادی کو اقتصادی معاملات سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک اقتصادی اور سیاسی مسائل کا حل نہ ہو زیادتی آبادی کا مسئلہ مؤثر طریقے پر حل نہیں کیا جا سکتا اس کی مثال جاپان اور جرمنی ہیں جو پہلے اپنی آبادی کے درست رکھنے کی فکر میں ہیں۔ میں تو یہی کہوں گی کہ جہالت کے باعث کم عمری کی شادی عمل میں آتی ہے ورنہ تعلیم یافتہ اور متوسّط درجے کے لوگوں میں اس کا وجود نہیں ہے۔ اور نہ ان کی عورتیں ایسی خراب حالت میں ہیں جیسی نیچے کے طبقہ کی۔ ان کی عمریں اور طریق بود و باش تقریباً وہی ہیں جو کسی دوسرے ملک کی عورتوں کے۔ ضرورت ہے کہ عوام تک ضبط تولید کا پیغام پہنچایا جائے۔

پروفیسر کار ساندرز

مغرب نے صنعتی انقلاب سے فائدہ اُٹھا کر زیادتی آبادی کے بُرے اثرات کا مقابلہ کر لیا یہ محض ایک اتفاق تھا۔ مگر مشرق کا معاملہ اس سے بالکل مختلف ہے۔ یہاں وہ ذرائع اور مادّی ترقی کے وسائل حاصل نہیں اس لئے معاشرتی کام کرنے والوں کو ضبط تولید کی تبلیغ کرتے ہوئے یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ اس کا غلط استعمال نہ ہو اور اسے غیر معاشرتی ضرورتوں کے لئے استعمال نہ کیا جائے جس خاندان یا طبقے کے محدود کرنے کا سوال ہو اس کی آمدنی کا تطابق اور دیگر امور کو زیر غور لانے کے بعد یہ نسخہ تجویز کرنا چاہیئے۔

صدر جناب صدر کی جانب سے برتھ کنٹرول کا رزولیوشن پیش ہو کر متفقہ طور پر منظور ہوا۔

مشرق میں ضبطِ تولید کا عملی مسئلہ

۲۵ نومبر سنہ ۱۹۳۳ء کی شام کو لارڈ ہورڈر کی صدارت میں برتھ کنٹرول کانفرنس لندن کی تیسری نشست ہوئی۔

صدر نے اس امر پر اظہار مسرت کیا کہ آج کی شام "مشرق میں ضبط تولید کے عملی مسائل" کا معاملہ زیر غور ہے۔ اور نہ صرف ایشیا کے بہترین دماغ، جو اس مسئلہ کو سوچ سکتے ہیں یہاں موجود ہیں بلکہ چین، جاپان، سیلون اور ہندوستان کے طبی نمایندے بھی اس کانفرنس میں شریک ہیں۔ سب سے پہلے آپ نے ڈاکٹر ہلینا رائٹ سے درخواست کی کہ وہ اس مسئلے پر اپنے خیالات ظاہر فرمائیں۔ ڈاکٹر رائٹ عرصہ دراز تک کین سنگٹن کے برتھ کنٹرول کلینک میں میڈیکل آفیسر رہ چکی ہیں اور چین میں بھی ایک عرصے تک ان کا قیام رہا تھا۔

ڈاکٹر ہلینا رائٹ

میں ضبط تولید کے عملی پہلوؤں پر بہت زیادہ طوالت کے ساتھ گفتگو نہیں کروں گی بلکہ موضوع کا مرکز صرف چین رکھوں گی جہاں میں اپنے خاوند کے ساتھ پانچ سال تک رہ چکی ہوں۔ اس سلسلے میں میں پانچ بنیادی عناصر کا ذکر کروں گی جو کسی طبی پروگرام کو چلانے اور بالخصوص مشرق کے کسی ملک میں کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے میری رائے میں ضروری ہیں۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ آپ کو ضبطِ تولید کی تعلیم کا بندوبست کرنا پڑے گا۔ یہ مسئلہ ایسا سیدھا سادا نہیں ہے کہ ذرا سی دیر میں لوگوں کو سمجھا دیا جائے۔ اس کا عملی پہلو خصوصاً اہم ہے۔ یہ ایک نہایت پیچیدہ اصطلاحی مسئلہ ہے اور مناسب و ضروری تعلیم و تربیت کے بغیر آپ اس کی حقیقتیں لوگوں کو سمجھا نہیں سکتے۔ دوا کی شیشی میں سے دوا پی لی جائے اور مریض اچھا ہو جائے یہ تو بالکل اور بات ہے۔ مگر تمام طبی کارگزاریوں میں صرف دوا ہر جگہ کام نہیں دیتی۔ ضبط تولید طبی کارگزاریوں میں اہم ترین اور پیچیدہ مسئلہ ہے، جس کے لئے مناسب تلقین اور مسلسل عملی مظاہرات کی ضرورت ہوتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ضبطِ تولید کی تعلیم کے لئے ہوش مند ڈاکٹر اور نرسیں حسب ضرورت موجود اور مہیا ہوں۔ تیسری بات یہ ہے کہ اس سلسلے میں کیا کیا ذریعے عملاً داخل ہیں۔ چوتھی ضرورت یہ ہے کہ ملک کی آب و ہوا کا صحیح اندازہ کیا جائے۔ کیوں کہ جن چیزوں سے مانع حمل دوائیں تیار کی جائیں گی، ان کی تیاری میں یہ چیز ضرور اثر انداز ہوتی ہے پانچویں چیز وہ ذرائع اور وسائل ہیں جن سے اس باب میں مدد مل سکتی ہے۔

چین کی عورتوں میں عام افلاس پایا جاتا ہے۔ پچاس فی صدی سے زیادہ عورتیں مانع حمل چیزوں کے اخراجات کو برداشت نہیں کر سکتیں اس لئے جس قدر کوشش اس سلسلے میں کی جاتی ہے اس کا بڑا بوجھ خود رفاہ عامہ کے کام کرنے والوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ پھر دوسری مشکل یہ ہے کہ ہمارے نقطۂ نظر سے تعلیم یافتہ عورتیں بہت ہی کم ہیں۔ جاہل عورتیں زیادہ ہیں۔ ان کو ضبط تولید کی تعلیم دینا از حد دشوار ہے۔ تعلیم یافتہ اور کسی قدر خوش حال عورتیں بڑے بڑے شہروں میں ملتی ہیں اور ایسے شہروں میں کلینک قائم کرکے اس مسئلے کو حل کیا جا سکتا ہے، مگر ہزاروں لاکھوں گاؤں اور دیہات میں، جو ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہیں، نادان اور بے سمجھ عورتوں کی لاکھوں کی تعداد کو مطلوبہ طریقوں کا عامل بنانا بڑا مشکل ہے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ کام کرنے کا میدان در اصل یہی ہے۔

اب دوسرے اہم عنصر ڈاکٹروں اور نرسوں کو لیجئے۔ اس بارے میں میں یہی کہوں گی کہ میرے تجربے میں چین کی عورتوں کے لئے بہترین معالج خود چینی خواتین ہو سکتی ہیں۔ اُن میں قدرتی طور پر مردوں سے علاج کرانے کے خلاف ایک عصبیت پائی جاتی ہے۔ اس وجہ سے ہمیں جس قدر چینی عورتیں مل سکیں فراہم کرنی چاہئیں۔ دوسری مناسب اور ضروری بات یہ ہے کہ ڈاکٹر چینی مرد ہوں اور نرسیں چینی عورتیں ہوں۔ ضبط تولید کی تعلیم دینے کے سلسلے میں مرد ڈاکٹروں سے کام نہیں چل سکتا۔ گو بعض ڈاکٹروں نے اپنی لیاقت اور شہرت سے عورتوں میں ہر دل عزیزی حاصل کرلی ہے مگر اُصولاً اس کام کے لئے خواتین ہی موزوں ہیں۔

جب ڈاکٹروں اور نرسوں کا معقول انتظام ہو جائے تو کسی مرکزی مقام پر ایک تعلیم گاہ بنائی جائے بلکہ اگر کئی مرکزوں پر یہ تعلیم گاہیں ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ ان تعلیم گاہوں کا مقصد ڈاکٹروں اور نرسوں کو ضبطِ تولید کی تعلیم دینا ہو۔ پیکن کے سب سے بڑے ہسپتال کی ڈاکٹری

مس لنگ، نارتھ کینگٹن کے ہسپتال میں آئی تھیں اور وہ یہاں سے کام سیکھ گئی ہیں۔ وہ چین کی عورتوں کو ضبط تولید کی تعلیم دینے کے لئے پیکن میں بہت جلد کام شروع کرنے والی ہیں۔ اگر اس سلسلے میں چین کے ڈاکٹروں اور نرسوں سے خط وکتابت کرکے ڈاکٹری تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ اور طالبات کی جماعت سے کارآمد افراد لے لئے جائیں تو مناسب ہے۔ طبی اخبارات میں مضامین لکھے جائیں۔ لندن کے "چینی خانے" اور چینی طالب علموں سے اس سلسلہ میں مدد لی جائے۔ اور اس علم کو چین میں فروغ دینے کے امکانات پر غور کیا جائے۔

اب میں مانع حمل تدابیر کی طرف آتی ہوں۔ مانع حمل تدبیروں میں اہم چیزیں ربڑ کے بنے ہوئے آلات ہیں۔ یہاں ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ انگلستان سے لے جاکر ربڑ کی چیزیں چین میں فروخت کرنا عقل مندی نہیں ہے۔ اگر اس تحریک کو چلانا ہے تو خود چین ہی میں اِن اشیار کی تیاری اور فروخت کا انتظام اعلیٰ پیمانے پر کرنا ہوگا۔ اس وقت جو کارخانے ایسی چیزیں تیار کر رہے ہیں ان کی حوصلہ افزائی کرنی ہوگی۔ جو کارخانے اس وقت ربڑ کے تلے بنا رہے ہیں کیا وجہ ہے کہ وہ ربڑ کے رفالے (کنڈومز) نہ تیار کر سکیں۔ بعض آدمیوں کو چاہیئے کہ وہ اس معاملہ پر اقتصادی پہلوؤں کی جانچ کریں۔

ربڑ کی چیزوں کے علاوہ چینی عورتوں کے لئے اس عام طریقے کی بھی سفارش کی جاسکتی ہے جو مفید و کارآمد ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ خراب سوت یا روئی کی ایک گدّی سی بناکر اس میں ڈورا باندھ دیا جائے۔ اور عورت اس کو ہلکے سرکے میں ترکرکے مباشرت سے پہلے اندام نہانی میں رکھے اور فراغت کے بعد گدی نکال کر جلادے۔ یہ طریقہ اگرچہ ذرا الجھن کا ہے لیکن غریب عورتیں اس کو آسانی سے کرسکتی ہیں۔ اور ہمارا مقصد غریبوں کے لئے مفید تجویزیں سوچنا ہے۔ روئی، خراب سوت، سرکہ وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جو چین کے غریب سے غریب گھرانے میں ہر وقت رہتی ہیں۔ اس کے علاوہ جو عورتیں ذرا استطاعت رکھتی ہوں وہ بازار سے بنے بنائے اسفنج لاکر اور اسے سرکے میں ترکرکے کام میں لاسکتی ہیں۔

مانع حمل دواؤں کی نوعیت بھی چین میں قابل لحاظ ہے۔ ایسی دوائیں جو جسمانی حرارت سے گھل کر اپنے اثرات دکھاتی ہیں، وہ چین میں کارآمد نہیں ہوسکتیں۔ کیوں کہ چین ایک گرم ملک ہے اور وہاں کی عورتوں اور مردوں کے قویٰ اور ان کی جسمانی حرارت سرد ممالک کے باشندوں کے مقابلے میں کم ہوتی ہے۔ چین میں غالباً ایسی دوائیں ہی کارآمد ہوسکتی ہیں جو پانی میں حل ہوسکیں اور بوقت ضرورت ان کو اندام نہانی میں ڈال لیا جائے۔

"بین الاقوامی دفتر معلومات ضبط تولید" کو چاہیئے کہ وہ اپنا ایک نمایندہ چین میں بھیجے جو ربڑ کی مانع حمل اشیار کی تیاری کے بارے میں اپنے مشاہدات ایک رپورٹ کی صورت میں پیش کرے۔ اور اس سلسلے کی دشواریوں اور دقتوں کا بھی جائزہ لے۔ لوگ کہتے ہیں کہ گرم ملکوں میں ربڑ خراب ہوجاتا ہے۔ مگر ربڑ کی مانع حمل چیزوں کو اگر ہوا بند ٹین کی نلکیوں میں رکھا جائے تو میرے تجربے کے مطابق دو سال تک کچھ نہیں بگڑتا۔

اس تحریک کی کامیابی کے لیے ہم کو چین میں جن لوگوں کی مدد کی ضرورت ہے، میں یہاں ان کا تعارف کراتی ہوں۔ ڈاکٹر چنگ پولن ایک مشہور استاد ہیں ٹینٹسین کے ایک ٹیکنیکل کالج میں پڑھاتے ہیں اور بااثر آدمی ہیں۔ ڈاکٹر مکسلویل جو پیکن کے امریکن ہسپتال میں ایک ماہر علم الجنین ہیں۔ ایک امریکن ڈاکٹرنی مس ایلن سمالی ہیں جو ایک مرکز جاری کرنے کے لئے خود ہی کوشاں ہیں۔ شنگھائی کے ڈاکٹر الیسی ٹاور بھی اس کام میں دل چسپی لے رہے ہیں۔

مسز لیو چیھ

میں ایک بالکل معمولی عورت کی حیثیت سے آبادی کے مسئلے پر گفتگو کروں گی۔ سنہ ۱۹۲۶ء کی مردم شماری کے اعتبار سے چین کی آبادی ۲۵۴ فی مربع میل افراد پر مشتمل ہے۔ سنہ ۱۹۲۶ء میں اٹلی کی آبادی ۹ء۳۴۳ فی مربع میل تھی اور جاپان میں ۴۷۰ء۱ افراد فی مربع میل۔ اس لئے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ چین میں غیر معمولی طور پر آبادی بڑھی ہوئی ہے۔ چین میں جانے والے یورپینوں کو تو بے شک چین میں زیادتی آبادی کا نقشہ دکھائی دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چین میں آبادی مناسبت کے ساتھ منقسم نہیں ہے میں قومی نقطۂ نظر سے اس مسئلے پر بحث نہیں کرنا چاہتی، ہاں لے سائنٹی فک نقطۂ نگاہ سے ضرور اہمیت دیتی ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ اہل چین ضبط تولید کے کاموں میں شروع ہی سے دل چسپی لے رہے ہیں۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں زمانہ زچگی کی صحت کے لیے جو کمیٹی بنی تھی اس کے مقاصد میں بھی

یہ بات شامل تھی کہ برتھ کنٹرول کے طریقے دریافت کرے۔ اس کمیٹی کی حاصل کردہ معلومات سے ہم کو معلوم ہے کہ چین میں بیس لاکھ بچے سالانہ ضائع ہوتے ہیں۔ اگر لوگوں کا معیار زندگی بہتر بنا دیا جائے اور انسدادی تدابیر اختیار کی جائیں تو ضبط تولید کی تحریک کارآمد و مفید نتائج پیدا کر سکتی ہے۔

اس کمیٹی کے ماتحت ایک کلینک بھی کھولا گیا جہاں ضبط تولید سے متعلق اعداد و شمار اور تفصیلات جمع کی گئیں۔ ان تفصیلات سے معلوم ہوا کہ خوش حال لوگ تو ضبط تولید پر آمادہ ہیں لیکن مزدور اور زراعت پیشہ لوگ جنہیں اس کی زیادہ ضرورت ہے اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ عوام میں ضبط تولید کا وسیع پروپیگنڈا کیا جائے۔ اور جو تعصبات اور توہمات اس سلسلے میں لوگوں کے دلوں میں بیٹھے ہوئے ہیں انہیں دور کیا جائے۔

آخر میں میں پھر اس تحریک کی ضرورت کو تسلیم کرتی ہوں کیوں کہ اس کے بغیر شرح اموات کی زیادتی کو نہیں روکا جا سکتا اور نہ اُن آدھے سے زیادہ مرجانے والے بچوں کا تدارک ہو سکتا ہے جو خواہ مخواہ عورتوں کی صحت کو برباد کرنے کے علاوہ قوم پر ایک بوجھ بھی چھوڑ جاتے ہیں۔

ڈاکٹر پی۔ ڈبلیو۔ لیمب

آپ نے برتھ کنٹرول انٹرنیشنل سینٹر کا شکریہ ادا کیا۔ پھر ان مشکلات کا ذکر کیا جو چین میں ضبط تولید کے کام کرنے والوں کو پیش آتی ہیں۔ یہاں زندگی کا مرکز فرد واحد نہیں ہے بلکہ خاندان اور گھرانے ہیں۔ پرانے تعصبات ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا کہ جوں جوں وقت گزرتا جائے گا لوگ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھتے جائیں گے۔

ڈاکٹر کاٹو (جاپان)

آپ نے جاپان کی آبادی کے بارے میں اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ جاپان کی ملکی آبادی ۱۹۲۵ء میں ۵۹,۷ ملین تھی۔ ۱۹۳۰ء میں یہ ۶۴,۴ ملین ہو گئی۔ آبادی کا پھیلاؤ ۴۱۲ افراد فی مربع میل ہے اور پیدائش کا اوسط ۲,۱ ملین ہے۔ مردہ بچوں کی پیدائش ۱, ملین ہے۔ اموات ۱,۱ ملین ہیں۔ ان اعداد و شمار سے نتیجہ نکلتا ہے کہ ۹۱۴۰۰۰ بچے بڑھے۔

مسز مارگریٹ سینگر ۱۹۲۲ء میں جاپان آئیں اور اسی وقت سے آبادی کے غیر متناسب بڑھاؤ کو روکنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس تحریک کی بہت مخالفت ہو رہی ہے حتّٰی کہ ڈاکٹر لوگ بھی اس کے خلاف ہیں۔ علاوہ ازیں جن لوگوں کو برتھ کنٹرول کی چنداں حاجت نہیں وہ اس کے شائق ہیں اور جن کو سخت ضرورت ہے وہ اس کے خواہاں نہیں۔ جاپان میں آجکل سوائے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور امیر آدمیوں کے کوئی بھی ضبط تولید پر کاربند نہیں۔ متوسط درجے کے لوگ ماں یا بچوں کے لئے نہیں بلکہ اقتصادی مجبوریوں کے باعث ضبط تولید کو قبول کرتے ہیں۔ جاپان میں گندے مکانات اور ان میں پیدا ہونے والے بچوں کی تعداد بھی کافی ہے۔ صرف بڑے بڑے شہروں میں برتھ کنٹرول کلینک قائم ہیں۔

آپ نے اس پر بھی زور دیا کہ یہ تحریک بین الاقوامی ہونی چاہیئے، یہ نہ ہو کہ ایک ملک تو آبادی کم کرے اور دوسرا آبادی کو ترقی دیے جائے۔

ڈاکٹر مینن (ہندوستان)

آپ نے کہا میرا انڈین میڈیکل سروس سے تعلق رہا ہے اور ۱۳۔۱۴ سال سے میں اس ملک میں بھی پریکٹس کر رہا ہوں۔ ہندوستان کے بارے میں برتھ کنٹرول کے مسئلے پر کچھ باتیں کہنی چاہتا ہوں۔

بات یہ ہے کہ جہاں تک ضبط تولید کے مقصد کا تعلق ہے اس پر ہندوستان میں قدیم ترین زمانے سے کسی نہ کسی طرح عمل ہوتا رہا ہے لیکن مذہبی نقطہ نظر سے اس تحریک کی سخت مخالفت کی جاتی ہے۔ مگر دیکھا یہ گیا ہے کہ متعصب اور کٹر مذہبی لوگ بھی اس پر خفیہ طریقے سے عمل کر لیتے ہیں۔ مگر وہ آپ سے یہی کہیں گے کہ برتھ کنٹرول گناہ ہے۔ بہرحال ہندوستان کا معاملہ ہی دگرگوں ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ پہلے ہمارے لئے روٹی کا تو انتظام کرو۔ ہم بھوکے مر رہے ہیں۔ تعلیم ان میں نہیں۔ معاشرتی اصلاح کے محتاج ہیں۔ اقتصادی حالت ان کی تباہ ہے۔ بھلا ایسے حالات میں کیا کام ہو سکتا ہے۔ دوسرے ذرائع سے ان خرابیوں کی اصلاح اور حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ برتھ کنٹرول کا مسئلہ بھی لوگوں کی نظروں سے اوجھل نہیں ہے۔ اب اس تحریک سے ہندوستانی دلچسپی لے رہے ہیں۔ رہ گیا اس مسئلہ کا عملی پہلو تو میں مردوں کے لئے ربڑ کی تھیلیوں کے استعمال کو بہترین ذریعہ ضبط تولید کا سمجھتا ہوں میری رائے میں ان کی قیمت بہت ہی کم ہونی چاہیئے۔ یعنے دو پیسے فی عدد سے زیادہ نہ ہو۔

سب سے آخر میں یہ ضرور کہوں گا کہ لوگوں کی تعلیمی اور مجلسی اصلاح سب سے پہلے ہونی چاہیئے بعد میں ان تحریکوں کو آسانی کے ساتھ چلایا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر ایگنس سکاٹ[1] (ہندوستان)

مجھے اس مسئلے کے بارے میں کچھ زیادہ کہنا نہیں ہے۔ ۱۰۰ میں سے ۹۹ عورتیں جنہوں برتھ کنٹرول کے بارے میں مجھ سے مشورہ لیا ان کے ہاں اولاد مرے سے تھی ہی نہیں جب سے میں لندن آئی ہوں اور یہاں آ کر اس تحریک کے جائزے کا موقع ملا ہے تو میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ سب سے پہلے اس بات کی ضرورت ہے کہ عورت اور مرد دونوں ضبط تولید کے لئے تیار ہوں۔ مگر ہندوستان میں میں نے یہ خواہش کم ہی دیکھی ہے۔ بہرحال جو کچھ بھی ہو ہمیں ضبط تولید کے لئے آسان سے آسان طریقہ بتانا چاہیئے۔ میری ایک مریضہ کے ہاں ۱۹ بچے ہو چکے تھے میں نے اُس سے کہا کہ میں تمہارے خاوند سے اولاد کے بارے میں بات کروں گی۔ اس پر وہ مریضہ بولی "نہیں، نہیں، خدا نے جس قدر اولاد ہمارے مقدر میں لکھی ہے وہ ہو کر رہے گی" یہ ہے ہندوستان کی عورت اور یہ ہے اس کی ذہنیت۔ ہندوستان میں مناسب پروپیگنڈے کی ضرورت ہے۔ یہاں سے کوئی ماہر تبلیغ واشاعت وہاں جائے۔ خود ہندوستانیوں کو بھی اس کام میں ہاتھ بٹانا چاہیئے۔ ہندوستان میں کل ۴۰۰۰ ڈاکٹرنیاں ہیں اور آبادی ۳۵۰ ملین ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کمی کی طرف بھی توجہ دی جائے۔ اور ابھی اپنی تمام توجہ کلینک کھولنے کی طرف صرف کرنی چاہیئے۔ بلکہ فی الحال پروپیگنڈا ضروری ہے۔

مسز ولیسٹ بروک (سیلون)

سیلون کی آبادی ۵½ ملین ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ وہ ۴۰ ملین آبادی کو پال سکتا تھا سیلون میں لوگ تعلیم یافتہ ہیں۔ سوسائٹیاں ہیں اور ادارے ہیں اور وہاں برتھ کنٹرول کا کام عمدگی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اگرچہ ابھی ترقی کی بہت کچھ گنجائش ہے۔ ڈاکٹر ڈی سلوا جلد ہی ایک کلینک وہاں کھولنا چاہتی ہیں۔

ڈاکٹر سیسل آئی۔ بی۔ دوگ

آپ نے میجک لالٹین سے مختلف مانع حمل تدابیر کو دکھایا اور سمجھایا۔ اُنہوں نے مختلف آلات اور دواؤں کے فائدوں اور نقصانوں کو واضح کیا۔ آخر میں اُنہوں نے کہا کہ اس وقت ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ مانع حمل چیزیں کم سے کم قیمت میں مہیا ہوں۔ جب تک یہ نہ ہوگا، اس وقت تک ضبط تولید کا مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ دوائیں اور آلات بے ضرر ہونے چاہئیں۔

ڈاکٹر میری سٹوپس

میں نے اور مارگیرٹ سینگر نے سات برس پہلے چین میں جا کر ضبط تولید کا پروپیگنڈا کیا تھا۔ اور ہندوستان کے لئے بھی ایک پمفلٹ لکھا تھا جس میں ڈاکٹر ہلینا رائٹ کے بتائے ہوئے سوت کی گولے کی ترکیب کی سفارش کی تھی۔ مگر بجائے سرکہ کے میں نے تیل استعمال کرنے کی سفارش کی تھی۔ کیوں کہ میری رائے میں سرکہ سے زیادہ تیل مانع حمل ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ پمفلٹ ہندوستان کی کئی زبانوں میں ترجمہ ہو کر کافی مقبول ہو چکا ہے۔

مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ سب سے پہلا کلینک جو دنیا میں کسی حکومت نے قائم کیا وہ میسور گورنمنٹ کا برتھ کنٹرول کلینک تھا اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل ہند اپنی ضرورتوں سے واقف ہو رہے ہیں۔ چین، جاپان اور ہندوستان کے لوگوں سے میری خط و کتابت ہوتی رہتی ہے اور میں اُنہیں سمجھاتی ہوں کہ اُن کی ضروریات کے مطابق مانع حمل تدابیر کیا کیا ہیں۔

ڈاکٹر ہلینا رائٹ نے کھوپرے، ناریل کے مکھن اور دوسرے روغنوں کے استعمال کو مانع حمل تدابیر میں عام گولیوں اور قرصوں پر ترجیح دی ہے۔ تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ ۲۰ ہزار کیسوں میں روغنی مانع حمل تدابیر خشک یا جھاگ پیدا کرنے والی چیزوں کی نسبت زیادہ بے ضرر اور کامیاب ثابت ہوئیں۔ میں نے پانچ سال کی ریسرچ کے بعد کل ہی کہیں دیکھا کہ ایک روغنی چیز ایسی تیار کر لی گئی ہے تو ۱۰۸ درجہ حرارت پر آسانی کے ساتھ رکھی جا سکتی ہے اور مشرقی ممالک میں اس کو تیار کر کے بھیجا جا سکتا ہے۔ میری رائے میں ہندوستان اور چین وغیرہ غریب ملکوں میں سوت یا دھجی کی گولی کسی روغن یا تیل میں ڈبو کر اگر رکھی جائے تو غریب سے غریب آدمی ایک کارآمد

[1] آپ تیس سال سے ہندوستان میں ہیں اور ہیلتھ کمیشن کی ۱۴ سال سے ممبر ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۱۲۳ پر)

چھٹا باب

ضبط تولید اور معاشیات

از جناب ڈاکٹر سید جعفر حسین صاحب ایم۔ اے۔ استاد معاشیات و عمرانیات، جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

مسئلہ آبادی کا مفہوم اور اُس کی خصوصیات: دنیا کی معاشی تاریخ کا مطالعہ کرنے والوں سے یہ حقیقت مخفی نہیں ہے کہ ہر ملک اور ہر زمانے میں آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ ہمیشہ مفلسی اور محتاجی میں مبتلا رہا ہے۔ گزشتہ زمانے کا کیا ذکر موجودہ زمانے کے ان ممالک میں بھی، جو متمدن اور ترقی یافتہ خیال کئے جاتے ہیں، بہت سے نفوس ایسے ہیں جنہیں پیٹ بھر کر غذا نہیں ملتی، جنہیں اوڑھنے پہننے کو کافی کپڑا میسر نہیں اور جن کے رہنے سہنے کے لیے کوئی معقول ٹھکانہ نہیں۔ مفلس، محتاج آفت زدہ و پریشان، مقروض اور گروی گانٹھوں کے جھگڑوں میں گرفتار یورپ ہی نہیں بلکہ متمدن، ترقی یافتہ، نوجوان، دولت مند اور جاندار امریکہ میں لاکھوں باشندے بے روزگاری کا شکار اور بے کاری کی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ کروڑوں آدمی افلاس اور محتاجی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ لاکھوں فاقہ کشی کی مصیبت جھیل رہے ہیں اور انتہائی تنگ دستی سے گزر کر رہے ہیں۔

اس عالمگیر بے روزگاری اور پریشانی کا سبب حقیقت میں وہ زائد آبادی ہے جس کی ضرورت ماحول کے بدل جانے سے باقی نہیں رہی ہے۔ جدید تحقیق نے اس امر کو بخوبی واضح کر دیا ہے کہ میکانکل ترقیوں بالخصوص ذرائع آمد و رفت کے انقلاب نے مسئلہ آبادی کی نوعیت کو یک لخت بدل دیا ہے۔ گزشتہ صدی کے اوائل تک ہر ملک کے لئے یہ ضروری تھا کہ اپنی آبادی کے لیے جس قدر کھانے پینے کی چیزوں کی ضرورت ہو وہ اندرون ملک ہی پیدا کرے۔ مگر صنعتی ترقی، ریلوں اور دخانی جہازوں کی ایجاد نے دور دراز ممالک سے نہ صرف غلے بلکہ دودھ، دہی مکھن، ترکاری اور گوشت جیسی جلد سڑ جانے والی چیزوں کی درآمد نہ صرف ممکن بلکہ آسان اور نفع بخش کر دی ہے۔ اس طرح مسئلہ آبادی کی ملکی یا قومی نوعیت بدل کر عالمی یا بین الاقوامی ہو گئی ہے۔ علاوہ ازیں میکانیت کی حیرت انگیز ترقی نے پیدائش دولت کو آسان اور انسانوں کے اشتراک عمل کو کم کر دیا ہے۔ یعنی یہ کہ دولت کا پیدا کرنا بہت زیادہ آسان ہو گیا ہے اور اس پیدائش دولت کے لئے انسانوں کی ضرورت کم ہو رہی ہے۔ جیسے جیسے زمانہ گزرتا جاتا ہے میکانی ترقیوں کی وجہ سے برسر کار اشخاص بے کار ہوتے جا رہے ہیں۔ معمولی کام کاج کرنے والے افراد کی اہمیت کم ہو رہی ہے مگر اس کے باوجود قسم اور مقدار دولت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جس کا نتیجہ دولت کی فراوانی اور عالمگیر بیکاری میں نمودار ہو رہا ہے۔ چنانچہ بجز صورت جنگ کے ہر ملک و ہر زمانے میں بے کاروں کی ہمیشہ ایسی عظیم تعداد رہی ہے۔ زمانہ جدید میں ہمیں کسی ملک میں بھی ایک بھی ایسی مثال نہیں ملتی کہ صلح و امن کے زمانے میں تمام طلب گاران محنت کو کمائی کے معقول وسائل میسر آ رہے ہوں جب وقتاً فوقتاً کساد بازاری مثل وبا کے پھیلنے لگتی ہے تو بے روزگاروں کی تعداد میں اور اضافہ ہو جاتا ہے اور مفلس، محتاج فاقہ کش، پریشان افراد کی تعداد کروڑوں تک پہنچ جاتی ہے۔ خلقت انسانی کا یہ جم غفیر کیا زائد از ضرورت مخلوقات عالم میں نہیں شامل کیا جا سکتا؟ کیا بے روزگاروں کی اس عظیم تعداد کا بار کماؤ پوتوں پر نہیں پڑ رہا ہے؟ کیا یہ لوگ حقیقت میں زائد آبادی میں شمار کیے جانے کے مستحق نہیں ہیں؟ اور کیا ان کا وجود بقیہ آبادی کے لیے بجائے سہارے کے بوجھ کے مماثل نہیں ہے؟

میکانی ماحول کے بدل جانے اور صورت حالات میں تغیر پیدا ہو جانے کی وجہ سے مسئلہ آبادی کی تحلیل کا دار و مدار اب مقدار غذا پر نہیں رہا۔ لہٰذا عصر جدید میں تعداد آبادی کا تقابل مقدار دولت سے کرنا بے سود و بے معنی ہے۔ کیوں کہ تا وقتیکہ لوگ برسر خدمت نہ ہوں اور کسی نہ کسی طرح کچھ نہ کچھ کماتے نہ ہوں ان کے لیے یہ ناممکن ہے کہ اس دولت سے فائدہ اٹھائیں جو فی الوقت پیدا ہو رہی ہے یا بآسانی پیدا کی جا سکتی ہے۔ سرشت انسانی کی بدترین طینتوں میں وہ انتہائی خود غرضانہ ذہنیت ہے جس کی وجہ سے وہ نہ تو خود دولت سے فائدہ

اٹھاتا ہے اور نہ دوسروں کو فائدہ اٹھانے کا موقع دیتا ہے۔ نہ خود اس کثیر دولت کو استعمال کرتا ہے اور نہ مفلسوں، محتاجوں، غریبوں، ننگوں، بھوکوں اور فاقہ کشوں کو اس کثیر دولت سے مفت فائدہ اٹھانے کا موقع دیتا ہے۔ یہی سرشت انسانی ہے جو اپنے نفع کے لیے دوسروں کی مسرتوں کو ہی نہیں بلکہ دوسروں کی زندگی کو بھی قربان کرنے کے لیئے ہر وقت آمادہ رہتی ہے۔ اپنے عادات واخلاق پر فخر کرنے والے اور مذہبیت وروحانیت پر ناز کرنے والے ہندوستانیوں کا طرز عمل دیکھئے کہ انتہائی قحط اور پریشانی کے زمانے میں، جب کہ لاکھوں مخلوقِ خدا چاول کے دانے دانے اور روٹی کے ٹکڑے ٹکڑے کے لیے ترس رہی تھی، وہ اپنی منڈیوں کا غلہ نفع کی خاطر بیرونی ممالک کو برآمد کر رہے تھے۔ چنانچہ معاشیات ہند کے مسلم الثبوت اُستاد رومیش چندر دت لکھتے ہیں کہ "۱۸۷۷-۱۸۷۶ء جب ہندوستان انیسویں صدی کے سخت ترین قحط کے بالکل قریب تھا اس نے دوسرے سالوں کے مقابلہ میں زیادہ غلہ برآمد کیا"۔ [1]

اسی طرح واڈیا اور جوشی نے اپنی مشترکہ تصنیف "ہندوستان کی دولت" (The wealth of India) میں لکھا ہے کہ "جب سینکڑوں اور ہزاروں آدمی فاقہ سے ایک صوبہ میں مر رہے تھے تو قریب کے صوبے منوں گیہوں اور غلہ دنیا کے دوسرے حصوں کو بھیج رہے تھے"۔ [2]

ہمیں اسی قسم کے انسانوں کی سرشت کو پیش نظر رکھتے ہوئے مسئلہ آبادی کی ماہیت اور نوعیت پر غور کرنا چاہیئے۔ لہذا پیدائش دولت کی آسانیوں سے مسئلہ آبادی حل نہیں ہو سکتا اور صرف دولت کی فراوانی سے افلاس نہیں مٹ سکتا۔ آج اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ پیداشدہ دولت زیادہ سے زیادہ اشخاص کے درمیان تقسیم ہو۔ اور تقسیم دولت کے لئے یہ لازمی ہے کہ پیدائش دولت میں زیادہ سے زیادہ اشخاص شریک رہیں تاکہ انہیں اپنی محنت کا معاوضہ ملے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ میکانی ترقی لوگوں کو پیدائش دولت میں شریک ہونے سے محروم کر رہی ہے اور موجودہ نظام معاشرت وسیاست کے تحت انہیں مفت میں دولت ملنی محال ہے۔ لہذا یہ اور بھی ضروری ہے کہ تعداد آبادی اور ذرائع معاش یا تعداد خدمات میں توازن رکھا جائے۔ چنانچہ جدید تحقیق کا یہ سب سے بڑا کارنامہ ہے کہ اس نے اس حقیقت کا انکشاف کیا کہ مسئلہ آبادی کا مرکزِ ثقل ذرائع معاش ہے نہ کہ مقدار دولت۔ لہذا مسئلہ آبادی کی اہمیت کا اندازہ کرنے کے لیے تعداد آبادی کا تقابل ذرائع معاش سے کرنا چاہیے نہ کہ اس مقدار دولت سے جو پیدا کی جا رہی ہو یا پیدا کی جا سکتی ہو، اس لئے یہ ثابت کرنا سعی لاحاصل ہے کہ موجودہ دولت میں کس قدر زیادہ اضافہ کیا جا سکتا ہے یا یہ کہ موجودہ زمانہ میں کس قدر دولت پیدا ہو رہی ہے۔ دیکھنا ہے کہ پیداشدہ کیوں کر تقسیم ہو رہی ہے اور تقسیم دولت میں حق دار ہونے کے لیے کتنے افراد برسرِ روزگار ہیں۔ یاد رہے کہ موجودہ زمانے میں مسئلہ آبادی کی نوعیت بالکل بدل گئی ہے وہ ملکی اور قومی مسئلہ نہیں رہا ہے بلکہ بین الاقوامی ہو گیا ہے۔ اس کا انحصار مقدار دولت پر نہیں رہا بلکہ اس کا دارومدار اب ذرائع معاش پر ہو گیا ہے۔ میکانیت میں آئے دن ترقی ہوتی چلی جا رہی ہے جس کی وجہ سے انسانوں کی کھپت کے مواقع کم تر ہوتے جا رہے ہیں مگر آبادی ہے کہ تیز رفتار سے بڑھتی چلی جا رہی ہے جس کا لازمی نتیجہ طبقہ واری تصادم، فرقہ واری مناقشات، بے کاری، بے روزگاری، تعطل، پریشانی، فاقہ کشی، مصیبت زدگی، افلاس اور محتاجی ہے۔

پس ہندوستان کے مسئلہ آبادی پر غور کرتے وقت ہمیں اس امر کا خیال رکھنا چاہیے کہ آیا جس رفتار سے ہندوستان کی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے اسی رفتار سے ذرائع معاش بھی بڑھ رہے ہیں یا نہیں؟ اگر اس سوال کا جواب ایجاب میں ہو تب بھی فخر و مسرت کی کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ کیوں کہ ترقی کے معنی یہ نہیں ہیں کہ جس معیار پر گزشتہ نسلوں نے زندگی گزاری تھی اسی معیار پر ہم بھی زندگی گزار دیں۔ ترقی کے لیے یہ لازمی ہے کہ معیار زندگی بتدریج بلند ہوتا جائے اور ہر نسل کا معیار آرام گزشتہ نسل کے معیار آرام سے بلند تر ہو۔[3] اسی مفہوم کو

---

[1] "عہد وکٹوریہ میں ہندوستان کی معاشی تاریخ" صفحہ ۳۴۹ پانچواں ایڈیشن۔

[2] "ہندوستان کی دولت" از واڈیا اور جوشی صفحہ ۲۷۷

[3] اس موضوع پر میں نے تفصیل اور وضاحت سے ایک اور مضمون میں بحث کی ہے جو "معیار زندگی۔ عمرانیاتی تشریح و توضیح" کے عنوان سے کلیہ جامعہ عثمانیہ کے سہ ماہی رسالے "مجلہ عثمانیہ" (جلد چہارم۔ شمارہ دوم و سوم بابتہ ۱۳۴۰ف) میں شائع ہوا ہے۔

واضح کرنے کے لیے مسئلہ آبادی کے محققین نے آبادی کے متعلق ایک نہایت اہم نظریہ پیش کیا ہے جسے نظریہ موافق توازن آبادی (Optimum Theory of Population) کہتے ہیں:-

نظریہ موافق توازن آبادی: نظریۂ موافق توازن آبادی سے مراد یہ ہے کہ ذرائع معاش اور تعداد آبادی میں موافق تناسب رہنا چاہیے۔ واقعہ یہ ہے کہ ہر زمانے اور ہر ملک میں حقیقی حالات کے تحت آبادی کی ایک خاص تعداد ہی انسانوں کے شایانِ شان معقول معیار آرام سے زندگی گزار سکتی ہے۔ کیوں کہ ہر ملک اور ہر زمانے میں حقیقی حالات کی وجہ سے ذرائع معاش مقررہ و معینہ ہوتے ہیں۔ بالفاظ دیگر ہر ملک کی عمرانی و معاشرتی، قومی و سیاسی، صنعتی و زراعتی، تجارتی و کاروباری فنی تعلیمی، تمدنی و معاشی حالت و حیثیت، قابلیت و استطاعت کے موافق اس ملک میں ایک خاص تعداد آبادی ہی کو معقول معیار زندگی پر پالنے کی صلاحیت رہتی ہے۔ اگر ملک کی آبادی اس حد وانتہا کو نہ پہنچ جائے تو ملک میں فلاح و بہبودی کے آثار جا بجا نظر آئیں گے کیوں کہ آبادی کی تعداد سے زیادہ ذرائع معاش کی تعداد رہے گی۔ اسی طرح اگر ذرائعِ معاش کے اضافے کے ساتھ ساتھ آبادی میں بھی اضافہ ہو تو آبادی اور ذرائع معاش میں موافق توازن رہے گا جس کا نتیجہ عام مرفہ الحالی اور خوش حالی ہوگا۔ برخلاف اس کے اگر ذرائع معاش سے زیادہ روزگار کے متلاشی افراد ہوں اور ان طلب گارانِ روزگار کی تعداد میں تیز رفتار سے اضافہ ہوتا جائے تو نتیجہ پریشان حالی، سراسیمگی، غربت اور افلاس ہوگا۔

اس تشریح سے ظاہر ہے کہ ہر ملک میں ایک خاص تعداد میں افراد کو پالنے کی سکت ہوتی ہے۔ اگر حالات بدل جائیں تو یہ تعداد بھی حالات کے موافقت یا عدم موافقت کی وجہ سے زیادہ یا کم ہو جائے گی۔ مثلاً اگر سیاسی اندھیر کے بجائے مملکتی خوش انتظامی قائم ہو جائے، مصلحینِ معاشرت کی کوششوں کی وجہ سے ملک کی عمرانی زندگی معاشی جدوجہد کے لیے فیض رساں ہو جائے، راجا اور پرجا، رعایا اور عہدے دار ایک دوسرے کے بہی خواہ ہو جائیں، عام تعلیم کے علاوہ صنعتی و زراعتی تجارتی و کاروباری تعلیم کا وسیع پیمانے پر انتظام کر دیا جائے، صنعت و حرفت کی سرپرستی معاشرت و سلطنت کرنے لگیں، ملک میں ایسے سپوت پیدا ہوں جن کی رہنمائی قوم تسلیم کرے اور ان کے ہدایات پر عمل پیرا ہو تو لازماً ملک کی عام استطاعت بڑھ جائے گی اور وہ معقول معیار آسائش پر زیادہ تعداد میں آبادی کو پال سکے گا۔ یعنی ملک کی متوازن آبادی (Optimum Population) بڑھ جائے گی۔ برخلاف اس کے اگر ملک میں سیاسی بدنظمی شروع ہو جائے، مصلحین معاشرت کا فقدان ہو، رہبران کامل عنقا ہو جائیں، سپوتوں کے بجائے کپوت پیدا ہونے لگیں، خود غرضیاں حدِ اعتدال سے تجاوز کر جائیں، سلطنت معاشی جدوجہد میں بے جا مداخلت کرنے لگے، صنعت و حرفت کس مپرسی کی حالت میں پڑی رہیں، صنعتی و زراعتی مدرسے بند کر دیئے جائیں، پیشہ اور کاروبار کی تعلیم کا معقول انتظام نہ رہے اور عام تعلیم بھی ناقص ہو تو اس ملک میں زوال کے آثار جا بجا نظر آئیں گے۔ ذرائع معاش کم ہو جائیں گے اور اس ملک کی آبادی کو معقول معیار آرام پر پالنے والی صلاحیت کم ہو جائے گی۔ اصطلاحی زبان میں اسی مفہوم کو یوں ادا کیا جاتا ہے کہ اس ملک کی متوازن آبادی کم ہو جائے گی۔

نظریہ موافق توازن آبادی کو بہ خوبی سمجھنے کے لیے چار مختلف النوع ممالک کی حالت پر غور کیجیے۔ ایک طرف انگلستان اور جاپان اور دوسری طرف چین و ہندوستان۔

انگلستان اور جاپان معاشی نقطہ نظر سے بجا طور پر ترقی یافتہ کہلاتے ہیں کیوں کہ علاوہ سیاسی خوش انتظامی و ملکی آزادی کے ان ملکوں کی عمرانی و معاشرتی، کاروباری و تجارتی، زراعتی و صنعتی، تمدنی و معاشی حالت باوجود کئی خرابیوں اور برائیوں کے بہ حیثیت مجموعی اطمینان بخش اور نیم ترقی یافتہ ممالک کے لیے قابلِ رشک ہے۔ خصوصاً تعلیمی حالت بہت اچھی ہے۔ علاوہ ابتدائی جبری تعلیم کے ہر قسم کی تعلیم کا معقول انتظام ہے اور لکھوکھا تعلیم گاہوں اور درس گاہوں میں قوم کو تجارتی، زراعتی، کاروباری، پیشہ وری، صنعتی یا فنی تعلیم سے فائدہ اٹھانے کا موقع حاصل ہے اور ان مواقع سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب و تحریص کی جاتی ہے۔ ساتھ ہی اقبال و خوش نصیبی سے ایسے افراد پیدا ہو جاتے ہیں جنہیں قومی ترقی سے سچی ہمدردی ہوتی ہے اور وہ اپنے کاموں میں مستغرق ہونے کے باوجود قوم کی تربیت کے لیے وقت اور موقع ڈھونڈ نکالتے ہیں اور اپنی کوشش سے لاکھوں کو فیض پہنچاتے ہیں۔ کسی کو علم و ادب کی دھن ہے۔ کوئی تحقیق و تفتیش میں بے خود ہے۔ کسی کو

کاروبار میں انقلاب پیدا کرنے کی خواہش ہے۔ کوئی اپنی چرب زبانی اور سحر بیانی سے قوم کو تیز رفتار سے ترقی کرنے کی ہمت دلا رہا ہے۔ کوئی بڑے بڑے بنک قائم کر رہا ہے، کسی کو زراعت سے دلبستگی ہے اور کسی کو نوآبادیات کی ترقی کا شوق ہے۔ مگر باوجود ان گوناگوں کاموں اور مختلف النوع خدمتوں کے یہ مشترکہ خصوصیت عام ہے کہ سب کے دل میں قوم کی سچی ہمدردی موجزن ہے۔ غرضیکہ ہر ایک اپنی اپنی دھن میں مست ہے اور اپنی انتہائی صلاحیت سے ہر ممکن طریقے پر ملک کی نفع بخش خدمت کرنے میں مگن ہے۔

برخلاف ان ممالک کے چین و ہندوستان کی حالت پر غور کیجئے۔ دونوں محکوم۔ ایک ظاہراً آزاد۔ مگر باوجود ظاہری آزادی کے حقیقی غلام۔ دونوں غافل، دونوں جاہل اور دونوں کاہل! نہ حکومت رعایا کی رفیق و مددگار نہ رعایا حکومت کی ہمدرد و بہی خواہ۔ آپس میں لڑائی، حکومت سے لڑائی، بھائی بھائی سے لڑائی، نہ خلوص نہ استقلال نہ ہمت نہ کمال، اتحاد و اتفاق، باہمی ہمدردی، یک جہتی، اولوالعزمی اور جفاکشی بحیثیت قومی خصوصیات کے مفقود ہیں۔ شاذ و نادر ہی ہمیں ایسے لوگ ملتے ہیں جن میں فرض شناسی کا جوہر ہو۔ ورنہ عام طور پر لاپرواہی اور بے حسی سب پر طاری ہے ایسی صورت میں ان ممالک کی آبادی اگرچہ چالیس چالیس کروڑ تک پہنچ گئی ہے مگر حقیقت میں یہ ممالک معقول معیار آرام پر ۱۰ کروڑ کو بھی نہیں پال سکتے۔ اس کے یہ معنے ہوئے کہ اگرچہ ہندوستان کی حقیقی آبادی ۳۵ کروڑ ہے مگر اس کی متوازن آبادی فی الحال موجودہ حالات کا اعتبار کرتے ہوئے صرف ۵ کروڑ تصور کی جا سکتی ہے محض اس لئے کہ چین اور ہندوستان کی حقیقی آبادی موافق توازن آبادی کی حد سے تجاوز کر چکی ہے۔ ان ملکوں میں بیماریوں اور وباؤں کی کثرت ہے، محتاجی اور مفلسی چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے اور غربت و فاقہ کشی کی وہ شدت و وسعت ہے کہ اس کی مثال روئے زمین پر کہیں اور نہیں ملتی! شرم و غیرت سے اور ندامت و خجالت سے ہمیں اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ باوجود کئی ہزار سالہ مشرقی تہذیب و تمدن کے اور باوجود صدیوں کی مغربی حکومت کے آج ہندوستان دنیا کا مفلس ترین ملک ہے اور ذرائع معاش کی ایسی قلت ہے کہ اگر سب کو معقول معیار آرام پر زندگی گذارنے کا موقع ملے تو آج ہندوستان کی "متوازن" آبادی ۵ کروڑ کے لگ بھگ نظر آئے گی۔ حالاں کہ حقیقتاً یہاں کی آبادی ۳۵ کروڑ سے زائد ہے۔ تو کیا اس کے معنے یہ ہوئے کہ ہندوستان میں کثرتِ آبادی ہے اور یہ ملک کثیر الآباد ہے؟ مغربی علماء اور انگریز حکام کی اکثریت اس نتیجہ پر پہنچ چکی ہے کہ ہندوستان کثیر الآباد ملک ہے۔ مگر اس خیال کی تردید کے لئے یہ کہنا کافی ہے کہ ہندوستان میں توسیع کاشت اور ترقی صنعت کے بے شمار امکانات ہیں۔ ساتھ ہی ہندوستان کی کثرت آبادی سے انکار کرنا بھی ممکن نہیں۔ کیوں کہ بڈھوں اپاہجوں اور معذوروں کے علاوہ ہندوستان کے کروڑوں افراد محتاجی و مفلسی میں مبتلا ہیں اور لاکھوں بے روزگار پائے جاتے ہیں۔ پھر کیا تعجب اگر کوئی یہ نتیجہ اخذ کرے کہ ہندوستان کثیر الآباد ملک ہے اور کثرت آبادی کے سبب غربت و ناداری کا دور دورہ ہے جس کا نتیجہ بیماریوں اور وباؤں کی کثرت، اور فاقوں اور قحطوں کی وسعت و شدت میں ظاہر ہوتا ہے۔ غرض یہ کہ اس سوال کے جواب میں کہ آیا ہندوستان کثیر الآباد ہے، اقرار و انکار دونوں ناممکن ہیں۔ اس کا خاطر خواہ جواب اسی صورت میں دیا جا سکتا ہے جب کہ جدید تحقیق کی روشنی میں کثرت آبادی کا مفہوم واضح کیا جائے۔

کثرت آبادی کا عمرانی تجزیہ و تشریح: کثرت آبادی کے مفہوم کی عمرانیاتی تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ کثرت آبادی کی دو قسمیں ممکن ہیں جن کو مطلق کثرت آبادی اور اضافی کثرت آبادی کہا گیا ہے۔ اس تشریح کے مطابق وہی ملک مطلق معنے میں کثیر الآباد کہا جا سکتا ہے جو باوجود ممکن سیاسی خوش انتظامی اور ممکن بہترین معاشی نظام کے اتنے ذرائع معاش فراہم نہ کر سکے جو تمام آبادی کے لئے کافی ہوں۔ یعنی یہ کہ تمام پیدائش دولت کے طریقے اختیار کرنے، تمام قدرتی دولت کے ذرائع سے فائدہ اٹھانے اور تمام جدید دریافت کردہ طریقوں پر منطبق کرنے اور انسانوں کی انتہائی اہلیت کے مطابق بہترین تعلیم اور حکومت کا معقول ترین انتظام ہونے کے باوجود بھی اگر کسی ملک میں اتنی دولت نہ پیدا کی جا سکے جو تمام آبادی کے لیے کافی ہو تب کہیں ہم اس ملک کو مطلق معنے میں کثیر الآباد کہیں گے۔ ان ممکن بہترین حالات کے تحت میں جب موجودہ آبادی کے لیے ذرائع معاش ناکافی ہوں اور یہ زاید آبادی کسی طرح بھی پیدا آور کام نہ کر سکے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس ملک میں مطلق کثرت آبادی ہے۔ صحرائے اعظم میں بسنے والی آبادی کی غربت کا بڑا راز یہ معاشی جغرافیائی حقیقت ہے کہ کسی طرح بھی اس صحرائے اعظم کو ایک سرسبز اور شاداب ملک میں نہیں بدلا جا سکتا۔ کم از کم انسانی عقل و فراست سے یہ باہر ہے۔ اور انسانوں کا ذخیرۂ معلومات اس

قسم کا کرشمہ دکھانے سے فی الحال قاصر ہے۔ کیوں کہ بنی نوع انسان کو کوئی ایسی ترکیب معلوم نہیں جس سے صحراؤں (ڈیزرٹس) کو مثل شمالی ہندوستان کے زرخیز ہو جائے۔ اور اسی طرح وہاں کروڑوں کی تعداد میں انسانی مخلوق آباد ہو سکے۔ اسی طرح وہ ممالک جہاں قدرتی خزانوں کے دفینے موجود نہ ہوں، جہاں قیمتی دھاتیں مفقود اور مفید دھاتوں کی کانیں معدوم ہوں، صنعتی ترقی سے قدرتی طور پر محروم کر دیئے گئے ہیں اور ہم کبھی توقع نہیں کر سکتے کہ وہ کسی طرح بھی بہت زیادہ ذرائع معاش مہیا کر سکیں گے۔ قدرتی مجبوریوں کے آگے عقل انسانی عاجز آجاتی ہے۔ معاشی موانع کے سامنے فراست بشری قاصر ہو جاتی ہے۔ اسے اپنی مجبوری و بے بسی کا دل شکن احساس ہوتا ہے اور اسے اپنی بے بضاعتی و بے اختیاری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ مگر یہ مجبوری و بے بسی، بے بضاعتی و بے اختیاری اُسی وقت پیدا ہوتی ہے جب قدرتی حالات یک لخت خلاف ہوں اور بہتری کی کوئی گنجائش نہ ہو۔ مگر ہم جانتے ہیں کہ بہت کم حصہ ہائے ممالک ہیں جہاں قدرتی موانعات اور معاشی جغرافیائی خصوصیات کی وجہ سے توسیع زراعت و ترقی صنعت و حرفت قطعی طور پر ناممکن ہو۔ یہ تو ہم باور کر سکتے ہیں کہ قطبین کی قرب جوار کی وسیع زمینوں سے انسان فی الحال متمتع نہیں ہو سکتا مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ چین سے غربت، ایران سے افلاس اور ہندوستان سے محتاجی معاشی جغرافیائی اسباب کی بنا پر دور نہیں کی جا سکتی۔ کیوں کہ مثل افریقہ اور امریکہ کے یورپ اور ایشیا کے اکثر حصوں میں ترقی صنعت اور توسیع زراعت کے وسیع امکانات ہیں۔ کم از کم معاشی جغرافیائی خصوصیات ایسی نہیں جو ترقی میں سدِّ راہ ہوں۔ لہٰذا ان ممالک میں جہاں افراد کی غلطیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے یا جماعتوں کی غلط کاریوں اور نادانیوں کے سبب سے اقوام کی بدعقلی اور بدنظمی کی بنا پر کافی ذرائع معاش مہیا نہ کیے جا سکتے ہوں اور آبادی کی ایک کثیر تعداد فلاکت و ناداری، مفلسی و محتاجی اور تہیدستی و فاقہ کشی میں مبتلا رہتی ہو، صرف اضافی کثرت آبادی پائی جاتی ہے۔ بالفاظ دیگر یہ ممالک صرف اضافی معنے میں کثیر الآباد ہیں۔

کثرت آبادی کی اس تقسیم سے واقف ہونے کے بعد اب ہم آسانی سے اس سوال کا جواب دے سکتے ہیں کہ ہندوستان کثیر الآباد ہے یا نہیں۔ اس سوال کا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ ہندوستان مطلق معنے میں کثیر الآباد نہیں ہے بلکہ ہندوستان میں اضافی کثرت آبادی پائی جاتی ہے۔ کیوں کہ ہندوستان میں اب بھی توسیع زراعت کے متعدد ذرائع موجود ہیں اور ترقی صنعت کی بھی بہت گنجائش ہے۔ ماہرین زراعت نے اندازہ کیا ہے کہ اگر ہندوستان میں توسیع کاشت کے اُن تمام ذرائع سے استفادہ کیا جائے جن کا علم بنی نوع انسان کو ہو چکا ہے تو موجودہ زرعی پیداوار کی مقدار میں دس گنا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ موجودہ زرعی پیداوار کے متعلق ہم نے تخمینہ کیا تھا کہ وہ صرف ۵ کروڑ افراد کو انسانوں کے قابل معقول معیار آرام پر پالنے کے لیے کافی ہے۔ لہٰذا اس صورت میں جب کہ ہندوستان کی زرعی پیداوار دس گنی ہو جائے گی۔ ہندوستان کم از کم ۵۰ کروڑ انسانوں کو معقول معیار آرام پر پال سکے گا۔ اگر توسیع زراعت کے ساتھ ساتھ ہم ترقی صنعت و حرفت کے لیے بھی کوشاں رہیں تو ہندوستان کے لیے یہ بآسانی ممکن ہے کہ وہ ایک ارب انسانوں کو اعلیٰ معیار آرام پر پال سکے۔ جو حالت ہندوستان کی ہے اس سے بہتر یا بدتر تمام ممالک مشرق و مغرب کی ہے۔ ہر جگہ بالخصوص مشرق میں ہم کو یہی صورت حال نظر آتی ہے کہ قدرت کے لامحدود ذرائع کو نظر انداز کیا جا رہا ہے اور تجارتی دفینوں اور قدرتی ذرائع تکثیر دولت سے کماحقہٗ فائدہ نہیں اُٹھایا جا رہا ہے۔ جرمنی کے ممتاز ماہر معاشیات پروفیسر پینگ نے اندازہ کیا ہے کہ وادی میسیسپی اور امیزون میں اتنے وسیع قطعات موجود ہیں جن پر تمام یورپ کی آبادی منتقل کی جا سکتی ہے۔ صرف جنوبی امریکہ میں جس کا رقبہ ہندوستان کے مجموعی رقبے سے دوگنا ہے ڈیڑھ دو ارب انسانوں کو پالنے کی صلاحیت ہے۔ حالاں کہ وہاں کی حقیقی آبادی صرف ۲۲ کروڑ ہے اس کے یہ معنی ہوئے کہ صرف جنوبی امریکہ میں اب بھی ۱۰۰ گنے اضافے کی گنجائش موجود ہے۔ اگرچہ توسیع زراعت و ترقی صنعت کے بے شمار ذرائع ہر جگہ نظر آتے ہیں مگر ساتھ ہی ہر جگہ دائمی بے روزگاری، شدید افلاس اور وسیع غربت پائی جاتی ہے۔ باوجود ان بے شمار قدرتی ذرائع کے انسان صدیوں سے مصیبت کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ نوکریاں نہ ملنے کی ہر جگہ شکایت ہے۔ تعلیم یافتہ بے روزگاروں کی تعداد ہر ملک میں تیزی سے بڑھ رہی ہے اور تقریباً ہر پیشے میں فالتو لوگوں کا وجود مصیبت کا باعث ہو رہا ہے۔ انہی عجیب و غریب حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ بظاہر متضاد نتائج اخذ کیے جا سکتے ہیں کہ آج دنیا کے کسی ملک میں مطلق کثرت آبادی نہیں پائی جاتی حالاں کہ ہر ملک میں اضافی کثرت آبادی پائی جاتی ہے۔ امریکہ اور انگلستان جیسے دولت مند اور طاقت ور ملکوں میں اضافی کثرت

آبادی کی تمام نشانیاں موجود ہیں۔ لاکھوں تعلیم یافتہ ہنرمند اور محنت پسند افراد نوکریوں کے متلاشی ہیں۔ لاکھوں انتہائی تنگ دستی سے پست ترین معیار زندگی بسر کر رہے ہیں۔ لاکھوں بے خانماں برباد بھٹکتے پھر رہے ہیں۔ نہ ان کو رہنے سہنے کو ٹھکانہ، نہ پہننے اوڑھنے کو کافی لباس ہے نہ کھانے پینے کے لیے صحت بخش غذا میسر ہے۔ پھر دیکھیے تو امریکہ ایک وسیع براعظم ہے، جس کا رقبہ ہندوستان کے رقبے سے سات گنا زیادہ ہے اور انگلستان کے قبضہ میں ایک وسیع سلسلہ مقبوضات و نوآبادیات کا ہے جس کا مجموعی رقبہ انگلستان کے رقبے سے ڈیڑھ سو گنا زیادہ ہے۔ اس وسعت و شہنشاہیت، تعلیم و میکانیت اور علم و دانش کے باوجود بیسویں صدی کی روشن خیال اور جمہوری حکومت کے انگلستان میں ۲۰ لاکھ سے زیادہ بے روزگار اور نصف کروڑ سے زیادہ انتہائی مفلسی و محتاجی میں گزر کرنے والے انگریز ہیں۔ جب انگلستان و امریکہ کی یہ حالت ہو تو ہندوستان و چین کا کیا ذکر! جب بہار عالم کی یہ شان ہو تو خزاں کا کیا ٹھکانہ! جب حاکم سلطنت کی خودمختار رعایا کے لاکھوں افراد غربت میں بسر کر رہے ہیں تو محکوم سلطنتوں کی آبادی کا کیا ذکر! جب متمدن ممالک میں بسنے والی مہذب قومیں افلاس و ناداری میں گرفتار ہوں تو "قدیم ممالک میں بسنے والی" "دقیانوسی" اور "جاہل" قوموں کا کیا ذکر! وہ تمام برائیاں جو یورپ اور شمالی امریکہ میں پائی جاتی ہیں تمام ایشیائی ممالک میں وہ چند شدت و وسعت سے نظر آتی ہیں۔

ہندوستان کا مسئلہ آبادی: ہندوستان کی جدید مردم شماری کی رپورٹیں یوں تو ۲۰ ضخیم جلدوں میں بیس ہزار سے زیادہ صفحوں کی شائع ہوئی ہیں۔ مگر ان میں اہم ترین صفحات وہ ہیں جن میں ہندوستان کی بڑھتی ہوئی آبادی کے خطرات سے آگاہ کیا گیا ہے ہندوستان کی آبادی جس کی تعداد سنہ ۱۹۲۱ء میں ۳۲ کروڑ تھی، سنہ ۱۹۳۱ء میں یعنی صرف دس سال کے قلیل عرصے میں ۳۵ کروڑ سے بھی بڑھ گئی۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ اب تک چالیس کروڑ کے لگ بھگ پہنچ چکی ہوگی اس تیز رفتار اضافہ آبادی کی اہم ترین وجہ وہ امن و امان ہے جو برطانوی تسلط کی وجہ سے ہندوستان کو حاصل ہے۔ وہ بین الاقوامی لڑائیاں جو انگریزوں کی آمد آمد تک ہوا کرتی تھیں، مفقود ہو گئیں اور جو لاکھوں افراد لوٹ اور غارت گری میں تہ تیغ کر دیے جاتے تھے۔ تلواروں سے محفوظ ہیں۔ ساتھ ہی ہماری معاشرتی رسوم و رواج ہیں، جو مغربی اثرات اور سیاسی قوانین کی مجبوری سے تبدیلیاں ہو رہی ہیں ان سے بھی آبادی کی رفتار زیادہ تیز ہو رہی ہے۔ بچپن کی شادی، ستی اور طفل کشی تو قانوناً ممنوع ہیں مگر بیواؤں کی دوبارہ شادی کی رسم اب عام ہوتی جا رہی ہے۔ پرانے زمانے کی مہیب یادگاریں اب صرف دو رہ گئی ہیں۔ جن کی وجہ سے آبادی انتہائی تیزی سے نہیں بڑھ رہی ہے یعنی قحط اور وبائیں۔ قحطوں اور وباؤں کی وجہ سے لکھوکھا انسان بے وقت موت کا شکار ہوتے ہیں۔ وہ آبادی کو تیز رفتاری سے بڑھنے نہیں دیتے۔ مگر ان کا وجود ہر ملک و مذہب کے لیے، ہر تہذیب و تمدن کے لیے ایک بدنما داغ اور انسان کے لیے، جو خود کو اشرف المخلوقات سمجھتا ہے، ایک شرم ناک اور غیرت انگیز واقعہ ہے۔ ہندوستانی قحطوں اور وباؤں کی طولانی داستان عقل انسانی کے لیے عبرت ناک اور حساس دلوں کے لیے ناقابل برداشت قصہ ہے، بمقابلہ عہد قدیم و قرون وسطیٰ کے نہ صرف قحطوں کی شدت و وسعت میں اضافہ ہو رہا ہے، بلکہ وبائیں بھی بہت زیادہ پھیل رہی ہیں۔ اس کے باوجود آبادی بڑھتی جا رہی ہے۔

مثل تمام افلاس زدہ اور غیر تعلیم یافتہ ممالک کے ہندوستان میں شرح پیدائش اور شرح اموات زیادہ ہیں۔ انگلستان میں فی ہزار نفوس سالانہ ۲۲ بچے پیدا ہوتے ہیں اور ۱۲ افراد مرتے ہیں۔ لہذا انگلستان کی شرح بقا دس فی ہزار سالانہ ہے۔ برخلاف اس کے ہندوستان میں فی ہزار نفوس سالانہ ۴۵ بچے پیدا ہوتے ہیں مگر ۳۵ مرتے ہیں جس کی وجہ سے ہندوستان کی شرح بقا دس فی ہزار سالانہ رہ جاتی ہے مگر چونکہ آبادی ۳۵ کروڑ پر مشتمل ہے لہذا سالانہ ۳۵ لاکھ اشخاص کا اضافہ ہو رہا ہے اور ان کا بوجھ زیادہ تر زراعت اور کماؤ پوتوں پر پڑ رہا ہے۔

زراعت کے متعلق تو ہم سب جانتے ہیں کہ یہ ہندوستان کا اہم ترین ذریعہ معاش ہے جس پر آبادی کے تقریباً ۷۰ فی صدی اشخاص کا دارومدار ہے۔ ہم سے یہ حقیقت بھی مخفی نہیں کہ زراعت پر آبادی کا بار سال بہ سال بجائے کم ہونے کے آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے اور اس کی اصلی وجہ صنعتی تنزل اور تجارت کی نہایت سست رفتار ترقی ہے صنعتی تنزل اور تجارت کی سست رفتاری کی وجہ، جیسا کہ ہم میں سے اکثر

کو معلوم ہے، حکومت اور معاشرت کی غفلت ولاپرواہی ہے۔ کاروبار کی سرپرستی حکومت و معاشرت کی طرف سے جھینک جھینک کر کی جاتی ہے۔ اسی طرح تجارتی اور پیشہ وری تعلیم کا انتظام انتہائی طور پر غیر تشفی بخش ہے۔ اس تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ ملک میں کاروبار چلانے والے معتبر، محنت پسند اور حوصلہ مند اشخاص کی تعداد بہت ناکافی ہے۔ تاجروں کو قومی ضروریات اور جدت پسند زمانے کے رجحانات سے ناواقفیت ہے۔ تجدید کا حوصلہ تو درکنار تقلید کا مادہ بھی نہیں۔ اسی لیے ہماری بہت سی صنعتیں یورپ اور امریکہ کی صنعتوں سے کم از کم نصف صدی پیچھے ہیں۔ ندامت سے اقرار و اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ وہ صنعت بھی جسے علم و ادب سے سب سے گہرا تعلق ہے یعنی طباعت و اشاعت زبوں حالت میں ہے۔ دیسی زبانوں میں شائع ہونے والی کتابوں کا ذکر نہیں ہندوستان میں چھپی ہوئی اکثر انگریزی کتابوں ہی کو دیکھئے آپ فوراً امریکی اور یورپی صنعت کی بلندی اور ہندوستانی طباعت کی پستی کو محسوس کریں گے۔ جو حال طباعت و اشاعت کا ہے اس سے بدتر عالم جمود و سکون میں ہندوستانیوں کی اکثر صنعتیں، کارخانے، تجارت گاہیں اور کاروبار ہیں۔

ان حالات کے تحت یہ کس طرح ممکن ہے کہ ذرائع معاش میں اضافہ ہو سکے۔ یا یہ کہ ہندوستانیوں کو خدمات کے مواقع زیادہ ملیں اور زیادہ تعداد میں نوکریاں ہندوستانیوں کے لیے مختص کی جائیں۔ دنیا میں بغیر محنت و مشقت کے، بغیر ایثار و قربانی کے، بغیر جد و جہد کے، بغیر کوشش و مستقل مزاجی کے اور بغیر بخت و اقبال کے کسی کو پھل نہیں ملتا۔ بخت و اقبال پر ہمارا زور نہیں، مگر کیا محنت و مشقت کو، ایثار و قربانی کو، کوشش و مستقل مزاجی کو ہم اپنا مطیع نہیں کر سکتے؟ بہر طور حکومت کی مصلحتوں اور قوم کی خصوصیتوں کی وجہ آج ہندوستان کی یہ حالت ہو گئی ہے کہ ذرائع معاش کی رفتار اضافہ نہایت سست اور آبادی میں اضافے کی رفتار نہایت تیز ہے۔ آپ کو سن کر سخت حیرت ہو گی کہ جدید مردم شماری کی روئیداد کے مطابق ہندوستان میں ان لوگوں کی تعداد جو کسی نہ کسی طرح بھلے بُرے طور پر کماتے ہیں صرف ۱۶ کروڑ ۸۰ لاکھ ہے[1] حالاں کہ ہندوستان میں ۱۵ تا ۵۵ عمر کے افراد کی تعداد ۱۸ کروڑ ۸۰ لاکھ ہے[2]۔ بالفاظ دیگر اگر ہم ۱۵ برس سے کم اور ۵۵ سے زیادہ عمر والے افراد کی تعداد اس خیال سے منہا کر دیں۔ کہ وہ پیدائش دولت میں حصہ نہیں لیتے، تو یہ تلخ حقیقت ایک ڈراونی شکل میں سامنے آجاتی ہے کہ ہندوستان میں ان لوگوں کی تعداد جو بے روزگار ہیں ۱ کروڑ ۹۰ لاکھ ہے۔ ان ۱ کروڑ ۹۰ لاکھ بے روزگاروں کا بار کماؤ پوتوں پر پڑ رہا ہے اور آپ کو ہندوستان کے گوشے گوشے میں ایسے لوگ نظر آئیں گے جو دس دس بارہ بارہ افراد کو پال رہے ہیں اور اس بوجھ سے خود پسے چلے جا رہے ہیں۔ ان ۱ کروڑ ۹۰ لاکھ بے روزگاروں کے جم غفیر میں ۵ ہزار سے زیادہ وہ لوگ ہیں جو ہماری اور آپ کی طرح ڈگری یافتہ ہیں۔ کوئی بی۔ اے ہے، کوئی ایل۔ ایل۔ بی ہے، کوئی ایم۔ اے ہے، کوئی ایم۔ ایس سی ہے، کوئی ایم۔ ڈی ہے مگر باوجود ان ڈگریوں کے بے روزگار ہیں[3]! اور ان ۵ ہزار میں ۳۰ برطانوی یونی ورسٹیوں کے اعلیٰ ڈگری یافتہ ہیں جنہیں کہیں کوئی خدمت نہیں ملتی۔

یہ ہے ہندوستان کی عظیم بے روزگاری اور قلت معاش کا حال۔ اسی بے روزگاری اور قلت معاش کی وجہ سے قومی صحت ناگفتہ بہ حالت میں ہے۔ بیماری کی شدت و کثرت ہے۔ وبائیں آئے دن پھیلتی رہتی ہیں عام شرح اموات زیادہ اور بچوں کی شرح اموات زیادہ ہے۔ جس کثرت سے ہندوستان میں شیر خوار بچے مرتے ہیں اس کا اندازہ آپ کو ان اعداد سے ہو گا کہ سالانہ جو بچے پیدا ہوتے ہیں ان میں ۵ سال

---

[1] دیکھئے (Statistical Abstract for British India from 1922 to 32) سرکاری اشاعت مطبوعہ دہلی ۳۴ء صفحہ ۴۰، ان برسر خدمت افراد کی تعداد میں ان "پیشہ وروں" کا بھی لحاظ کیا ہے جن کے ذرائع معاش "غیر پیدا آور" ہیں چنانچہ سرکاری اصطلاح کے بموجب یہ (Unproductive Means of occupation) ہیں! ان لوگوں کی تعداد جو "غیر پیدا آور" خدمت انجام دینے کے باوجود کماؤ پوتوں میں شمار کیے جاتے ہیں ½ ۱۷ لاکھ ہے!!

[2] ملاحظہ ہو "خلاصہ اعداد و شمار" مطبوعہ دہلی ۱۹۳۲ء صفحہ ۲۵۔

[3] ایک مؤقر اخباری اطلاع کے بموجب مگر حیرت ہے کہ ہٹن صاحب نے ڈگری یافتہ بے روزگاروں کی تعداد ½ ۲ ہزار سے کم لیعنی صرف ۲۲۲۲ بتائی ہے۔ سرکاری اعداد و شمار میں شبہ کرنا کفر ہے مگر قرائن سے سرکاری اعداد صحیح نہیں معلوم ہوتے ہٹن صاحب نے یہ اعداد "ہندوستان کی مردم شماری" کی رپورٹ (۱۹۳۱ء) جلد اول صفحہ ۳۲ پر دئے ہیں۔

کے اندر ہی فی لاکھ اطفال میں ۵۵ ہزار موت کا شکار ہوتے ہیں۔

اسی طرح سالانہ بھارت ماتا نصف کروڑ شیر خوار معصوم اور بھولے بھالے کم سن بچوں کو ملک کے سپرد کرتی ہے۔ اس تلخ داستان کے سلسلۂ نامتناہی کا خاتمہ صرف من مانے طور پر ہی کیا جا سکتا ہے اور اب صرف اس سوال کا جواب دینا باقی رہ جاتا ہے کہ ان حالات کے تحت مسئلہ آبادی کیوں کر حل کیا جا سکتا ہے۔

مسئلۂ آبادی کا حل

پچھلے صفحوں میں ہم نے اس امر کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ موجودہ زمانے میں مسئلہ آبادی کا دارومدار مقدار دولت پر نہیں رہا۔ بلکہ اس کا تعلق ذرائع معاش سے ہو گیا ہے۔ کیوں کہ مشینوں کے اس عہد میں پیدائش دولت بہت زیادہ آسان ہو گئی ہے اور اس کثیر مقدار دولت کو پیدا کرنے کے لیے نسبتاً و مقابلتہً بہت کم اشخاص کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم نے نظریہ موافق توازن آبادی کے بیان سے اس امر کو بھی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہر ملک و ہر زمانے میں موجودہ حالات سیاسی و معاشرتی کے مدنظر ملک میں صرف ایک خاص تعداد آبادی ہی کو انسانوں کے شایان شان اور معقول معیار آرام پر پالنے کی صلاحیت رہتی ہے۔ اور ہم نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ آج اکثر ممالک میں اضافی کثرت آبادی پائی جاتی ہے۔ اس تحقیق کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم یہ بیان کرتے ہیں کہ مسئلہ آبادی کیوں کر حل کیا جا سکتا ہے۔

تحلیل مسئلہ آبادی کی صرف دو صورتیں ممکن ہیں ایک تو یہ کہ جس رفتار سے آبادی میں اضافہ ہو رہا ہو اسی رفتار سے ذرائع معاش فراہم کیے جائیں۔ تاکہ کوئی شخص جو محنت کا متلاشی ہو، روزی نہ ملنے کی وجہ سے ضروریات زندگی سے محروم نہ رہے۔ اگر کسی وجہ سے یہ ناممکن ہو، کہ جس رفتار سے آبادی میں اضافہ ہو رہا ہو۔ اسی رفتار سے ذرائع معاش میں بھی اضافہ کیا جائے، تو پھر مسئلہ آبادی کو حل کرنے کی دوسری صورت صرف یہی ہو سکتی ہے کہ آبادی کی زیادتی کی رفتار کو کم کیا جائے۔ ذرائع معاش کی رفتار اور اضافہ آبادی کی رفتار میں تناسب اور موافق توازن قائم رہنا چاہیئے۔ ورنہ بہت زیادہ عرصے تک یہ بے تناسبی قائم نہیں رہ سکتی۔ یہ قوانین قدرت کا اٹل دستور ہے کہ بنی نوع انسان کو موقع دیا جائے کہ وہ دانش مندی سے، محنت و مشقت سے، باہمی رواداری و باہمی اختلاط سے، یک جہتی اور باہمی امداد سے، آبادی کے مسئلے کو حل کرے اور صرف اسی صورت میں مداخلت کرے جب کہ انسانی مخلوق اس اہم ترین مسئلہ کی تحلیل سے بے فکر ہو جائے۔ مثل جانوروں کے اپنی پود بڑھاتی رہے۔ اور اس بڑھتی ہوئی آبادی کے لیے ذرائع معاش فراہم نہ کرے جب اس ابدی جہالت اور گمراہی میں قومیں زندگی بسر کرتی ہیں تو قدرت کچھ دنوں صبر و تحمل سے کام لے کر انسان کو متعدد مواقع دیتی ہے کہ وہ اپنی غلطیوں کو محسوس کریں۔ ان غلط کاریوں سے باز آئیں اور گزشتہ بداعمالیوں کی تلافی کریں۔ مگر جب ان پر بھی انسان جہالت اور گمراہی میں مبتلا رہتا ہے تو مجبوراً قدرت کو مداخلت کرنی پڑتی ہے اور وہ اپنی مرضی کے مطابق اس مسئلے کو حل کر دیتی ہے۔ بھونچال، طوفان آندھیاں اور زلزلے اگر ہزاروں کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دیتے ہیں، تو خوفناک بین الاقوامی لڑائیاں اور بھیانک جنگیں لاکھوں کو فنا کر دیتی ہیں۔ اس پر بھی جو زائد آبادی بچ رہتی ہے وہ قحطوں اور بالخصوص وباؤں کے ذریعے سے کروڑوں کی تعداد میں ملک عدم پہنچائی جاتی ہے۔ بے شمار مرتبہ انسان کو ان غلطیوں کا خمیازہ بھگتنا پڑا اور بے شمار ایسے اجتماعی گناہوں کا کفارہ انسانوں کو اپنی روحانی راحت اور اپنی جسمانی حیات سے ادا کرنا پڑا۔ متعدد مرتبہ بنی نوع انسان کو یہ تلخ تجربہ ہوا کہ قدرت کا انتقام نہ صرف بے رحمانہ، جابرانہ اور ظالمانہ ہوتا ہے۔ بلکہ یہ بھی کہ جب وہ انتقام پر آتی ہے تو اچھے برے میں، نیک و بد میں، عاقل و جاہل میں اور امیر و غریب میں تفریق و امتیاز نہیں کرتی۔ انسان کو پے در پے یہ تلخ تجربے ہوئے مگر اس کے باوجود آج بھی وہ اجتماعی طور پر اسی قدر جاہل اور گمراہ ہے جس طرح آج سے صدیوں قبل وہ جہالت و گمراہی میں مبتلا تھا۔

تمام علوم عمرانی اس بات پر متفق ہیں کہ ترقی کے صحیح معنے یہی ہیں کہ ہر نسل کا معیار آرام و معیار زندگی گزشتہ نسل کے معیار زندگی اور معیار آرام سے بلند تر ہو ترقی کا مفہوم چاہے کچھ ہو، لیکن یہ لازمی ہے کہ آنے والی نسلوں کا معیار زندگی موجودہ نسل کے معیار زندگی سے بہتر و بلند تر ہو۔ یہ ایک قطعی فیصلہ ہے جس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسی طرح تمام موقر ماہرین معاشیات و عمرانیات اس امر پر

متفق ہیں کہ معیارِ زندگی کے ساتھ ساتھ معیارِ آرام کا بلند ہونا بھی لابدی اور ضروری ہے۔ اس بات پر بھی وہ متفق ہیں کہ معیارِ آرام کو بلند تر کرنے کے لئے پیدائشِ دولت اہم تر تقسیمِ دولت میں منصفانہ طریق اور مساوات قائم کرنا ضروری ہے۔ یعنی یہ کہ جب تک پیدائشِ دولت کی افزونی کے ساتھ ساتھ تقسیمِ دولت میں مساوات اور انصاف کا زیادہ لحاظ نہ رکھا جائے گا قوم کا معیارِ آرام بلند ہونا ناممکن ہے۔ ہمیں اس تحقیق کے مدِ نظر ہندوستان کے مسئلہ آبادی پر غور کرنا چاہیئے۔ ہندوستان کے مسئلہ آبادی کا لُبِ لباب یہ ہے کہ کیا جس رفتار سے ہندوستان کی آبادی بڑھ رہی ہے اسی رفتار سے ذرائعِ معاش میں بھی اضافہ ہو رہا ہے؟ اور کیا ملک کے موجودہ ذرائعِ معاش موجودہ آبادی کے لیے کافی ہیں؟ ان دونوں کا جواب معاشیاتِ ہند کی تمام مستند کتابیں اور حکومتِ ہند کی تمام رو ئیدادیں نفی میں دیتی ہیں۔ کس قدر ناواقف اور کوتاہ نظر ہیں وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ توسیعِ زراعت کے بے شمار امکانات ہیں۔ ترقیِ زراعت کے لامحدود ذرائع ہیں۔ دنیا کے طول و عرض میں ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں بلکہ بلا مبالغہ اب بھی کروڑہا ایکڑ زمین بے کار پڑی ہے کیا ان سے استفادہ نہیں کیا جا سکتا؟ طعن آمیز لہجے میں اشتراکیت کے مشہور حامی فریڈرش انگلز (Friedrich Engels) نے صحیح کہا ہے کہ "کثرتِ آبادی کا ذکر ہی مضحکہ انگیز ہے! صرف وادی مسیسی پی اور آموزن (امریکہ) میں اس قدر غیر افتادہ زمین ہے کہ اس پر تمام یورپ کی آبادی منتقل کی جا سکتی ہے۔ اب تک دنیا کی قابلِ کاشت زمین کا صرف ایک تہائی حصہ زیرِ کاشت ہے اور اس تہائی حصہ زمین کی پیدائش دریافت شدہ طریقہ ہائے زراعت ہی کے انطباق سے چھ گنی بلکہ اس سے بھی زیادہ کی جا سکتی ہے۔"

اس میں شک نہیں کہ فریڈرش انگلز کا خیال بڑی حد تک صحیح ہے۔ معاشی جغرافیے کے نقطہ نظر سے توسیعِ زراعت و ترقیِ صنعت و حرفت کے جو وسیع امکانات ہیں ان کا ذکر کیا جائے تو وہ الف لیلہ کا قصہ معلوم ہوں۔ حالانکہ حقیقت میں یہ امکانات نظری نقطہ نظر سے ظہور میں آ سکتے ہیں۔ ساری دقتیں اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب کہ ان امکانات کی عملی ترجمانی ہونے لگتی ہے۔ قومی بغض و حسد کا بنی نوعِ انسان پر ایسا تسلط ہے کہ آزاد توطن کی عام اجازت ہونا تو درکنار امریکہ، آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ میں بسنے والے یہ بھی نہیں چاہتے کہ ان ہی کے ہم نسل، ہم مذہب، ہم قوم اور ہم رنگ افراد آن کر اُن کے ملک میں بسیں۔ وہ یہ بھی نہیں چاہتے کہ ان ہی کی ذات اور ایمان والے ان ہی کی تہذیب اور تمدن پر چلنے والے ان ہی کی پیروی کریں۔ چنانچہ بین الاقوامی آزاد توطن کی اب کسی ملک میں اجازت نہیں۔ صرف محدود پیمانے پر بین الاقوامی توطن کی اجازت ہے وہ بھی زیادہ تر صرف عیسائیوں، گوروں، تعلیم یافتہ لوگوں اور پیسے والوں کے لئے۔ ان کے لیے بھی توطن آسان نہیں۔ کیوں کہ آئے دن توطن میں نئی نئی دقتیں پیدا کی جا رہی ہیں۔ کچھ دنوں سے تو دنیا یہ عجیب و غریب منظر بھی دیکھ رہی ہے کہ ایک ہی شہنشاہیت بلکہ ایک ہی سلطنت میں بین الصوبے داری توطن میں بھی دقتیں پیدا کی جا رہی ہیں۔ جب طاقت ور اور مختار قوموں کے افراد کو توطن کی اجازت نہیں ملتی تو غریب ہندوستانیوں کا کیا ذکر! ان کا جو حشر غیر ممالک میں نہیں بلکہ شہنشاہیت برطانیہ کے دوسرے علاقوں میں ہو رہا ہے، وہ ایک دردانگیز اور عبرت آگین داستان ہے۔ لہٰذا ہندوستانیوں کے مسئلہ آبادی کو حل کرنے کے لیے یہ خیال عملی اعتبار سے لایعنی ہے کہ وہ توطن اختیار کر سکتے ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں غیر ممالک کو جا کر وہاں از سرِ نو آباد ہو سکتے ہیں۔ ساری دنیا میں کوئی ملک ایسا نہیں جہاں ہمارا جانا نفع بخش ہو سکتا ہو اور ہم وہاں جا سکتے ہوں، جا سکنا تو درکنار ہم وہاں سے بھی نکالے جا رہے ہیں جہاں ہم میں سے چند جا کر آباد ہو گئے تھے۔ یہی حال توسیعِ زراعت اور ترقیِ صنعت و حرفت کا ہے۔ دنیا میں آج جو شور ہے وہ قلتِ غذا کا نہیں بلکہ غذا کی فراوانی کا ہے۔ تجارت کی سرد بازاری کا سبب یہ نہیں کہ دولت کی پیدائش کم ہو گئی ہے بلکہ یہ کہ تیار شدہ مال کے خریدار مفقود ہوتے جا رہے ہیں کاربار پر سستی اس لئے نہیں چھائی ہوئی ہے کہ کارخانے نہیں بلکہ اس لئے کہ کارخانے نفع بخش طور پر نہیں چلائے جا سکتے۔ ان حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کیا یہ کہنا مہمل نہیں ہے کہ توسیعِ زراعت و ترقیِ صنعت و حرفت کے چوں کہ بے شمار ذرائع موجود ہیں اس لئے اضافہ آبادی کی وجہ سے کوئی خطرہ پیدا نہیں ہوتا۔ اور تحدیدِ آبادی کی فی الحال کوئی ضرورت نہیں۔ اس قسم کے مہمل خیالات علمی نقطہ نظر سے ناقابلِ لحاظ ہیں۔ محض اس لئے کہ وہ عملاً ظہور میں نہیں آئے۔ مسئلہ آبادی کے حل کا دار و مدار توسیعِ زراعت اور ترقیِ صنعت و حرفت کے امکانات پر نہیں ہے اور نہ اس امر پر کہ کس قدر دولت پیدا کی جا سکتی ہے، بلکہ مسئلہ آبادی کا تمام دار و مدار ان حقائق پر ہے کہ کس قدر دولت درحقیقت پیدا ہوتی ہے اور وہ کیوں کر

تقسیم ہوتی ہے۔ ہو سکتا تو بہت کچھ ہے دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہو رہا ہے اور کیوں کر ہو رہا ہے۔ امکانات تو یقیناً موجود ہیں۔ توقعات بھی قائم کی جا رہی ہیں۔ اُمیدیں بھی کی جا رہی ہیں اور دعائیں بھی مانگی جا رہی ہیں۔ مگر نہ تو امکانات ظہور میں آئے ہیں نہ توقعات پوری ہوتی ہیں۔ نہ اُمیدیں بر آتی ہیں اور نہ دعائیں سنی جاتی ہیں۔ نہ تو اتنی دولت پیدا ہوتی ہے جس قدر کہ پیدا کی جا سکتی ہے اور نہ پیدا شدہ دولت معقول طور پر تقسیم ہونے پاتی ہے۔ لہٰذا بحث یہ نہیں ہے کہ تمام یورپ کی آبادی کے لیے وادیٔ مسس سپی و آموزوں میں جگہ ہے یا نہیں بلکہ یہ کہ آزاد ترکِ وطن کی عام اجازت ہے یا نہیں۔ سوال یہ نہیں ہے کہ دولت پیدا کی جا سکتی ہے یا نہیں بلکہ یہ کہ دولت مساوی طور پر تقسیم ہو رہی ہے یا نہیں! ماہرین معاشیات نے اس حقیقت کو اچھی طرح ثابت کر دیا ہے کہ صرف پیدائش دولت سے افلاس کا مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ اس کے لیے لازمی ہے کہ تقسیم دولت کا مسئلہ بھی حل کیا جائے۔ مگر ہم تقسیم دولت کے مسئلے کو حل کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی پیدائش دولت میں میکانیت کا حصہ سال بسال بڑھ رہا ہے جس کی وجہ سے تقسیم دولت اور دولت نکاسی میں ناقابل بیان دقتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ اور ہماری سیاست و معاشرت تقسیم دولت میں مساوات پیدا کرنے کی بجائے تقسیم دولت کی ناہمواریوں کو قانوناً روا اور اخلاقاً جائز رکھ کر دولت کی مساوی تقسیم میں مزید دقتیں پیدا کر رہی ہے۔ ہماری معیشت، سیاست، اور معاشرت کی غفلت اور نادانی کا یہ حال ہے کہ آبادی کی تیز رفتاری بڑھتی جا رہی ہے جس کا لازمی نتیجہ خصوصاً ہندوستان میں یہ ہے کہ ہمارا معیار زندگی بلند ہونے نہیں پاتا۔ تعلیم و تربیت کے ذریعے سے اگر ہم ذرائع معاش میں اضافہ کرتے ہیں تو اس سے بھی ہمارا معیار زندگی بلند نہیں ہوتا کیوں کہ ذرائع معاش کی رفتار اضافے سے زیادہ آبادی کی رفتار اضافہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کے طول و عرض میں آج بھی اسی قدر غربت پائی جاتی ہے جس طرح آج سے صدیوں قبل پائی جاتی تھی اور بے شمار افراد بھوک اور فاقہ کشی کی مصیبتیں جھیل رہے ہیں خصوصاً قحط یا خشک سالی کے زمانے میں ناقابل برداشت دقتوں کا سامنا کرتے ہیں۔ شرح پیدائش کی زیادتی اور شرح اموات کی زیادتی کا نتیجہ لازمی طور پر یہ ہوتا ہے کہ یہاں کی شرح بقا معمولی ہے۔ مگر ذرائع معاش میں اضافے کی رفتار چوں کہ نہایت سست ہے۔ اس لئے ہندوستان کے اضافہ آبادی کا بار بہت بڑھ رہا ہے۔ حالیہ تحقیق اور معاشیات ہند کے حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے مسئلہ آبادی ہند کی تحلیل کی صرف یہی صورت ہو سکتی ہے کہ ضبط تولید یا تحدید نسل کی تحریک کو وسیع ترین پیمانے پر کامیاب بنانے کی ممکن کوشش کی جائے۔ اس کا ذریعہ نہ صرف تعلیم ہو بلکہ یہ بھی کہ جا بجا سرکاری طور پر تمام شفاخانوں میں ضبط تولید کے لیے عمل گاہیں قائم کی جائیں۔ ہندوستان میں ان لوگوں کی عظیم اکثریت ہے جو اس تحریک کے سراسر مخالف ہیں اور نام نہاد مذہبی اعتقادات اور فرقہ وارانہ تعصبات کی وجہ سے اس قسم کی تمام تجاویز پر حقارت آمیز الفاظ میں سخت تنقید کرتے ہیں۔ مگر نفس موضوع پر متانت و سنجیدگی علمیت و عقلیت سے تبصرہ کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ چوں کہ ہندوستان کی غربت کا ایک بڑا سبب ہندوستان کی اضافی کثرت آبادی ہے۔ اس لیے ہندوستان کے لیے یہ ناگزیر ہے کہ وہ اپنی آبادی کی تعداد میں کمی کرے جس کا معقول ترین طریقہ ضبط تولید اور تحدید نسل ہے۔ بالخصوص اس لیے کہ ہندوستان کے لئے خارجی ترکِ وطن عملاً ناممکن ہے اور زراعت، صنعت اور حرفت کی توسیع کی معقول توقع نہیں۔ جو کچھ سست ترین رفتار سے ترقی و توسیع زراعت و صنعت و حرفت میں ہو رہی ہے، وہ معیار زندگی اور معیار آرام کی بلندی کے لیے صرف ہونی چاہیئے نہ کہ مزید اضافہ آبادی کی پرورش کے لیے۔ اگر ہندوستان کو سوراج یا "پورنا سوراج" مل جائے تب بھی اس کے لیے کم از کم نصف صدی کے لیے ناممکن ہو گا کہ وہ ۳۵ کروڑ افراد کو معقول معیار آرام پر پال سکے۔ وہ زیادہ سے زیادہ ۲۰ کروڑ افراد کو پال سکے گا۔ اور موجودہ محکومیت یا نیم غلامی کی حالت میں تو معقول معیار آرام پر زیادہ سے زیادہ ۱۰ کروڑ افراد پل سکتے ہیں۔ لہٰذا ہر لحاظ سے ہندوستان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی تعداد میں کمی کرے جس کے لیے بہترین طریقہ تحدید نسل اور ضبط تولید ہے۔

ضبط تولید یا تحدیدِ نسل کا مفہوم: ضبط تولید سے مراد وہ طریق ہے جس کی بدولت افزائش انسانی میں موانعات پیدا کئے جائیں اور جنسی یا صنفی تلطف (Sexual Satisfaction) میں رکاوٹ پیدا کیے بغیر پیدائش اطفال کو محدود کیا جائے۔ یہ ایک واقعہ ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ دنیا میں بہ کثرت بچے ماں باپ کی مرضی کے خلاف پیدا ہوتے ہیں اور محض اس وجہ سے کہ اکثر والدین میں بچوں کی پرورش و نگہداشت، تعلیم و تربیت کی صلاحیت نہیں ہوتی، وہ قبل از وقت فوت ہو جاتے ہیں یا غربت و جہالت میں گزر کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

ہندوستان کی زیادہ شرح اموات کا ذکر کرتے ہوئے مولوی الیاس برنی صاحب نے لکھا ہے کہ "پریشانی، صدمات اور زیرباری کے سوا ہندوستان کی اعلیٰ شرح پیدائش کا اور کیا نتیجہ ہے۔ جہاں موت کا بازار اس قدر گرم ہو وہاں پیدائش کی کیا خوشی۔ اس سے ہزار درجہ بہتر ہے کہ بچے کم پیدا ہوں، اور زیادہ زندہ رہیں۔ افلاس و ناداری، عام جہالت اور اصول حفظ صحت کی ناواقفیت بھی کثرت اموات کا باعث ہو۔ ممکن ہے کہ مالی حالت کی درستی اور تعلیم کی اشاعت سے شرح اموات کچھ گھٹ جائے لیکن یہ بھی ضرور ہے کہ شرح پیدائش میں کچھ تخفیف ہو۔ والدین کی نوعمری میں کمزور بچے پیدا نہ ہوں اور وہی لوگ شادی بیاہ کریں جو بچوں کو اچھی طرح پرورش بھی کر سکیں۔" (معیشت الہند جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن سنہ ۱۹۲۹ء صفحہ ۵۰) رائے بھگوان داس کیلانے جو کتاب مدنیات کے متعلق ہندی بھاشا میں لکھی ہے اس میں بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔

خواہش اولاد ایک فطری جذبہ ہے جو ہر تندرست انسان میں پیدا ہوتا ہے اور اس جذبے کی کافی تشفی ہو جاتی ہے جب دو تین یا زیادہ سے زیادہ چار پانچ بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔ مجھے اس شخص سے ملنے کی حسرت ہی رہی جس کی آمدنی قلیل ہو اور جو تین یا چار بچوں کا باپ ہونے کے باوجود اولاد ہونے کی تمنا رکھتا ہو۔ ہاں یہ اور بات ہو کہ وہ اس اولاد کو بھی چاہے جو اس کی خواہش اور تمنا کا نتیجہ نہیں، بلکہ اس کے جنسی جذبات، اور اس کی مجبوریوں کا نتیجہ ہو۔ انسان کی جنسی احتیاجات تمام جسمانی احتیاجات سے زیادہ طاقتور ہوتی ہیں اور ان ہی کی تسکین کی خاطر وہ جنسی تعلقات قائم کرتا ہے جس کا نتیجہ اکثر صورتوں میں پیدائش اولاد ہوتا ہے۔ یہ غیر متمنّیٰ اور غیر ضروری اولاد والدین کی خوشی کا باعث نہیں ہوتی وہ ان کی تمناؤں کا نتیجہ ان کی آرزوؤں کا ثمر، ان کی خواہشوں کا پھل نہیں ہوتی بلکہ یہ فالتو اولاد اُن کی مالی پریشانیوں کا باعث اُن کی فکروں کا سرچشمہ اور ان کیلئے سوہان روح ہوتی ہے۔ کیوں کہ یہ اولاد ان کی دلی مرادوں کا نہیں بلکہ ان کی خواہشات نفسانی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ میں ایسے متعدد اشخاص کو جانتا ہوں جو یہ معلوم کرکے کہ ان کی رفیقۂ حیات ایک نئی ہستی کو عالم وجود میں لانے والی ہیں، یہ خیال کرکے خاموش ہو جاتے ہیں کہ ازماست کہ برماست! میرے عزیزوں اور قریبی دوستوں میں بھی ایسے متعدد احباب ہیں جو باوجود قلیل آمدنیوں کے کثیر العیال ہیں۔ مگر وہ عقلاً کثیر العیالی کو دولت اولاد سے تعبیر کرنے پر آمادہ نہیں۔ باوجود شفقت پدری کے وہ کثرت اولاد کو ایک بار محسوس کرتے ہیں اور اگرچہ وہ پہلی اولاد کی آمد کے خوشی خوشی منتظر رہتے ہیں مگر وقفے وقفے سے ولادتوں کے سلسلہ لامتناہی کو پسند نہیں کرتے یہ اور بات ہے کہ وہ ماحول کی مجبوری اور علم و عمل کی ناواقفیت کی وجہ سے اس سلسلے کو حسب دل خواہ محدود نہیں کر سکتے۔

تحدید نسل اور ضبط تولید کی ضرورت لکھ پتیوں اور کروڑ پتیوں کو نہیں بلکہ کم اور متوسط آمدنی والے انسانوں کو ہے تاکہ خود ان کی اور اولاد کی زندگی کثرتِ اطفال کی وجہ سے ایک مصیبت نہ ہو جائے اور راحت و آرام کے بجائے کوفت اور مصیبت میں ان کی زندگی نہ گزرنے لگے۔ موجودہ ہندوستان کی فرقہ وارانہ اور نام نہاد مذہبی فضا میں ہم توقع نہیں کر سکتے کہ تحدید نسل کے زرّین مسلک پر وسیع پیمانے پر عمل شروع ہو سکے گا۔ سلطنت کے لیے یہ ناممکن بھی ہوگا کہ وہ اس طریقے کو کامیاب بنانے کے لیے اپنی طرف سے کسی قسم کی پیش قدمی کرے اور اس کو مخالفین میں مقبول عام بنانے کے لیے تبلیغ کرے اور ابھی سے قانون کے ذریعہ سے لوگوں کو مجبور کرنے کی بے سود کوشش کرے۔ خود ہماری دانش مند اور مصلحت آمیز حکومت اس اصول کو تسلیم نہ کرے گی کہ تحدید نسل اور ضبط تولید کے مخالفین میں ان خیالات کی اشاعت کرے۔ مگر حکومت یہ ضرور کر سکتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کا فرض ہونا چاہیے کہ وہ تحدید نسل کے خواہش مندوں اور ضبط تولید کے موافقین کی ہر ممکن امداد کرے۔ تمام بڑے بڑے دواخانوں میں ضبط تولید کے متعلق لوگوں کو مشورہ دینے کے لیے اور بوقت ضرورت طلب گاروں کو عملی امداد دینے کے لیے برتھ کنٹرول کلینکس قائم کرے اس کی شدید ترین ضرورت کا احساس آپ کو اس وقت ہو سکے گا کہ ان بے شمار خاندانوں کی مالی پستی اور ان لکھوکھا معصوم بچوں کا خیال کریں جو والدین کی غربت اور والدین کی بیماریوں کی وجہ سے یا تو قبل از وقت فوت ہو جاتے ہیں یا نہیں تو زندہ درگور رہتے ہیں وہ بھی کس طرح کہ ان کی فطری طاقت اور توانائی غذا کی قلت اور قسم غذا کی خرابی کی وجہ سے ابتر سے بدتر ہوتی جاتی ہے اور وہ گوناگوں بیماریوں اور وباؤں میں مبتلا ہو کر لقمۂ اجل یا دائم المریض بن جاتے ہیں۔ اگر صحیح اور تندرست اولاد کو ہماری معاشی پستی سینکڑوں کو دائم المریض، ہزاروں کو نحیف اور ناتواں اور لاکھوں کو موت کا شکار بناتی ہے تو کیا اس سے یہ بہتر نہیں کہ کثرت

اولاد کے بجائے معقول تعداد اولاد رہے اور ہر شخص اپنی مالی حیثیت کے مطابق پرورش اولاد کی ذمہ داری لے؟ ہندوستان میں نہ صرف ان غریبوں کی اولاد مصیبت اور آفت بن رہی ہے۔ بلکہ ان سے بدتر حال اُن بدقسمتوں کا ہے جن کے والدین جذامی ہیں، مخبوط الحواس ہیں، اور امراض خبیثہ میں مبتلا ہیں۔ جن کے امراض کی ان کی معصوم اولاد نابینا، اپاہج اور مخبوط الحواس پیدا ہوتی ہے۔

ہماری قابلِ ناز تہذیب و شائستگی، ہماری قابلِ فخر حکومت و سلطنت، ہمارا قدیم و باوقار تمدن، ہمارا ترقی یافتہ اور روشن خیال زمانہ حیوان، جانوروں، پرندوں، اور مویشیوں کی نسل کو بہتر بنانے کے لیے کوشش کر رہا ہے۔ مگر کیا یہی حکومتی اور قومی ادارے انسانوں کی نسل کو بہتر بنانے کے لیے کوشش نہیں کریں گے؟ ہماری روحانیت پر ناز کرنے والا ہندوستان اگر جدت کی صلاحیت نہیں رکھتا تو کیا معقول اور مفید طریقوں کو منطبق کرنے کی بھی اور ان پر عمل پیرا ہونے کی بھی استعداد نہیں رکھتا؟ ہم میں جدت کی صلاحیت نہیں تو کیا ہم میں تقلید کی بھی توفیق نہیں؟ اگر ہم بے زبان مویشیوں اور پرندوں کی حفاظت کرتے ہیں تو کیا ہم میں معصوم بچوں کی جان اور صحت کے تحفظ کا احساس نہیں؟ کیا وہ وقت عن قریب آنے والا ہے جب کہ ہم اپنی غفلت سے بیدار ہو کر دلیری اور جواں مردی سے اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے کوشش کریں گے؟

اعتذار و شکریہ: افسوس ہے کہ معاشیات اور ضبط تولید کے عنوان سے مضمون کا بندوبست ہم وقت پر نہیں کر سکے۔ اس لیے ہم اس باب کی تکمیل کے لیے جناب ڈاکٹر جعفر حسین صاحب ایم۔ اے کے اس مضمون سے کر رہے ہیں جو رسالہ جامعہ دہلی کی فروری و مارچ سنہ ۳۶ء کی اشاعتوں میں شائع ہوا ہے۔ اس کے لیے ہم ڈاکٹر صاحب کے اور رسالہ جامعہ دونوں کے شکر گزار ہیں۔ "ہمدرد صحت"

شوہر: ہاتھ جل گیا ہے تو ہمدرد مرہم کیوں نہیں لگا لیتیں؟

بیوی: دیکھتے نہیں، ڈبیہ ساری خالی ہو چکی ہے۔ میں نے ابھی تو جلی روٹی پر مرہم لگایا گیا ہے۔ تم نے کہا تھا کہ جو جگہ جل جائے اس پر یہ مرہم لگا دینا۔

شوہر: خدا تم کو عقل دے، یہ مرہم جسم کی جلی جگہ پر لگانے کے لیے ہے یا جلی ہوئی روٹی پر۔ اب مجھے ہمدرد دواخانے سے ایک ڈبیہ اور لانی پڑی۔ (قیمت فی ڈبیہ آٹھ آنے)

مختلف ممالک میں ضبط تولید کی تحریک کا جائزہ

قانونی اور معاشی نقطہ نظر سے

ضبطِ تولید اس صدی کا نہایت ہنگامہ خیز مسئلہ ہے۔ ہنگامہ خیز اس اعتبار سے کہ اس نے قدیم اخلاقی اور مذہبی روایات کو تہ و بالا کر ڈالا اور معاشی حیثیت سے پست اقوام کے زاویہ ہائے نظر پلٹ دیئے۔ لیکن ضبط تولید کا تخیل کوئی نیا نہیں۔ زمانۂ قدیم سے متمدن اقوام میں یہ خیال کسی نہ کسی انداز میں ضرور پایا جاتا تھا البتہ اس مسئلے کی خالص علمی تحقیق اور انفرادی اور اجتماعی طور پر سیاسی اور معاشی حیثیت سے اس کے اثرات کی جانچ پڑتال اسی صدی میں ہوئی۔

دوسرے لفظوں میں اسے یوں سمجھیے کہ معاشی بے ترتیبی اور عالم گیر سیاسی بے چینی کے بڑھتے ہوئے سیلاب میں (جو جنگ عظیم کے اثرات مابعد تھے) جب متمدن اقوام کے قدیم سیاسی اور معاشی مسلّمات کے پیر اُکھڑنے لگے تو انہیں اس طوفان کے زور کو توڑنے اور اس پر کامیابی کے ساتھ قابو حاصل کرنے کے لیے نئے بند باندھنے کی فکر ہوئی ——— مسئلہ چوں کہ اہم تھا اس لیے اس کے مقابلے کا بھی پورا پورا اہتمام ہوا۔ نئے نئے نظریے، نئے نئے اصول زیرِ بحث آئے۔ اور مدت کی ردّ و قدح، غور اور تجربے کے بعد چند ایسے نئے سیاسی اور معاشی نظریئے دریافت ہو گئے جن سے جنگ عظیم کے اثرات مابعد کا مقابلہ ممکن ہو گیا۔ ان نظریوں میں ایک نظریہ ضبط تولید بھی ہے لیکن ہر جگہ اس نظریے کی حیثیت محض معاشی نہیں رہی۔ کہیں اسے قومی اور سیاسی نقطہ ہائے نظر سے پرکھا گیا اور کہیں اس پر مذہبی اور اخلاقی حیثیت سے احتساب ہوا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اس نظریے کی نوعیت میں تنوع پیدا ہو گیا اور مختلف پہلوؤں سے اس پر ردّ و قدح کا لاانتہا ہی سلسلہ شروع ہو گیا۔ چنانچہ تقریباً بیس برس سے اس نظریے کے موافقین اور مخالفین میں برابر کش مکش جاری ہے اور ظاہر ہے کہ یہ کش مکش اس وقت تک جاری رہے گی جب تک زاویۂ نظر میں اختلاف باقی ہے۔

ایک خالص معاشی نظریے کو اس طرح توڑ مروڑ کر سیاسی یا مذہبی عینک سے دیکھنا بظاہر بڑی زیادتی معلوم ہوتی ہے لیکن فی الحقیقت ایسا نہیں ہے۔

ضبطِ تولید کا تعلق جس قدر معاشیات سے ہے اسی قدر سیاسیات سے ہے۔ اگر ایک طرف اس کی معاشی حیثیت میں کلام کی گنجائش نہیں ملتی تو دوسری طرف کسی خاص سیاسی حکمت عملی پر اس کے اثرات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس اعتبار سے اگر اس نظریے کے موافقین اس کو محض معاشی عینک سے دیکھنے میں حق بجانب ہیں تو اس کے مخالفین وہ طبقہ جو معاشی بے ترتیبی پر سیاسی قوت و اقتدار کو ترجیح دیتا ہے، اس نظریے کے سیاسی اثرات کو جانچنے میں غلطی پر نہیں ہو سکتا۔

اصل بات یہ ہے کہ جنگ عظیم کے بعد سے قوموں کا سیاسی توازن ٹھیک نہیں رہا ہے۔ قوت و اقتدار کی غیر مساوی تقسیم کی باعث آپس میں ایسی سخت بدگمانیاں اور بے اعتمادیاں پیدا ہو گئی ہیں اور اس شدت سے انتقامی کش مکش شروع ہو گئی ہے کہ کم زور اقوام کا آزاد وجود خطرے میں پڑ گیا ہے۔ اس سیاسی ہڑبونگ کے زمانے میں ظاہر ہے کہ کم زور قومیں اور وہ قومیں جو براہ راست قوت و اقتدار کی غیر مساوی تقسیم کا شکار ہوئی ہیں، کسی ایسی تجویز یا تحریک پر غور نہیں کر سکتیں، جس سے کسی نہ کسی انداز میں اُن کی "انفرادی" قوت پر اثر پڑے۔ چنانچہ یورپ کی جن اقوام نے باوجود انتہائی معاشی بے ترتیبی کے اس نظریے کو قبول نہیں کیا بلکہ قانون کی مدد سے اس کی نشر و اشاعت کو روک دیا وہ یا تو سیاسی اقتدار کی کش مکش میں مصروف ہیں یا پھر انفرادی حیثیت سے اس قدر کم زور ہیں کہ اپنی معاشی بہبودی کی خاطر بھی وہ اس تحریک کو قبول کرنے کی ہمت نہیں کر سکتیں۔

برخلاف اس کے وہ قومیں جو سیاسی حیثیت سے کم زور نہیں ہیں اور نہ سیاسی اقتدار کی کش مکش میں مبتلا ہیں، اس تحریک کو

عام طور پر قبول کر رہی ہیں۔ وہاں اُسے اخلاقی اور قانونی امداد بھی حاصل ہے اور اس کی تبلیغ اور اشاعت پر بھی کوئی پابندی عاید نہیں۔

یہاں ایک بات اور صاف کردینی مناسب معلوم ہوتی ہے۔ ضبطِ تولید کی سیاسی حیثیت کے متعلق اوپر جس قدر گفتگو ہوئی ہے اُس کا تعلق آزاد قوموں سے ہے، اُن قوموں سے نہیں جو سیاسی حیثیت سے محکوم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے اس جگہ ضبطِ تولید پر مذہبی نقطۂ نگاہ بھی پیش نہیں کیا۔ اس لیے کہ مذہبی حیثیت سے اس نظرئے کی مخالفت عموماً اُن قوموں کی طرف سے ہوئی ہے جو سیاسی حیثیت سے آزاد نہیں ہیں۔ اور جو قومیں آزاد ہیں وہ اس نظریے کی مذہبی حیثیت تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔

مختصر یہ کہ آج تک ضبطِ تولید کی حمایت یا مخالفت دو ہی پہلوؤں سے ہوئی ہے۔ معاشی یا سیاسی ——— اور اس مخالفت کا میدان ہے یورپ اور امریکہ۔ ایشیائی ممالک میں ابھی تک اس کی حیثیت "ایک علمی نظریے" کی سی ہے جس پر مختلف حیثیتوں سے نقد و بحث جاری ہے۔ البتہ جاپان اور مصر نے پچھلے برسوں میں اس تحریک سے اپنی دل چسپی کا اظہار کیا ہے اور ہندوستان اور چین میں اس کی مقبولیت کے آثار ملتے ہیں جس سے خیال ہوتا ہے کہ شاید آیندہ دس برس میں یورپ اور امریکہ کی طرح ایشیا میں بھی اس تحریک کے لیے میدان پیدا ہو جائے گا۔

اس سلسلے میں غالباً اُن ممالک کا ذکر دل چسپی سے پڑھا جائے گا جہاں اس وقت ضبطِ تولید کی حمایت یا مخالفت میں قوانین مدوّن ہو چکے ہیں یا ہونے والے ہیں۔ سہولت کی خاطر ہم ان ممالک کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔

(۱) وہ ممالک جہاں ضبطِ تولید کو شخصی حق تسلیم کر لیا گیا ہے۔

(۲) وہ ممالک جہاں ضبطِ تولید کو قابلِ تعزیر جرم قرار دیا گیا ہے۔

اوّل الذکر ممالک کا تذکرہ ہم ایشیا اور ایشیا میں بھی ہندوستان سے شروع کرتے ہیں، جہاں اگرچہ اس تحریک کو ابھی اس قدر اہمیت حاصل نہیں ہوئی ہے کہ اس کی مخالفت یا موافقت میں قوانین مدوّن ہوتے، تاہم یہاں کے سمجھ دار طبقے میں اس تحریک سے کافی دل چسپی پیدا ہو گئی ہے

وہ ممالک جہاں ضبطِ تولید کی آزادی ہے

ہندوستان: ہندوستان میں ضبطِ تولید کی تحریک سے سب سے پہلے غالباً ریاست ٹراونکور نے دِل چسپی لی۔ سنہ ۱۹۳۴ء میں ٹراونڈرم کی میونسپلٹی نے ایک تجویز میں ریاست کی حکومت سے یہ مطالبہ کیا کہ ریاست کے ہر ضلع میں ضبطِ تولید کے ادارے قائم کیے جائیں اور جسمانی حیثیت سے کم زور عورتوں کو جو بچے پیدا کرنے کے ناقابل ہیں، ضبطِ تولید کی آسانیاں بہم پہونچائی جائیں لیکن اس وقت ریاست کی حکومت نے یہ تجویز منظور نہیں کی تھی اس لیے ٹراونڈرم کی میونسپلٹی نے بھی تجویز سنہ ۱۹۳۶ء میں پھر منظور کی۔

ٹراونکور کے بعد "آل انڈیا کوچین ویمن کانفرنس" کے گیارھویں اجلاس میں جو ۱۳ راکتوبر سنہ ۱۹۳۶ء کو ریاست کوچین میں منعقد ہوا تھا یہ مسئلہ اُٹھا۔ اس کانفرنس میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ ریاست کوچین عوام میں ضبطِ تولید کے اصول کی نشر و اشاعت کی ذمّہ داری اپنے اوپر لے۔

اسی سال "نیشنل کاؤنسل آف ویمن" اور "آل انڈیا میڈیکل کانفرنس" نے اپنے کراچی کے اجلاسوں میں ضبطِ تولید کی حمایت میں قراردادیں منظور کیں۔ اس کے دو برس بعد یعنی سنہ ۱۹۳۸ء میں آل انڈیا ویمن کانفرنس نے ضبطِ تولید کی حمایت کی۔

آل انڈیا میڈیکل کانفرنس کراچی میں ڈاکٹر تاراچند لال وانی نے اپنی تقریر میں یہ بتایا کہ گاندھی جی نے تجرّد کے ذریعے سے جو ضبطِ تولید کی تلقین کی ہے اس پر عام طور پر عمل نہیں کیا جا سکتا ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ مؤثر مصنوعی تدابیر عام کی جائیں جو ضبطِ تولید کے سلسلے میں کامیاب ثابت ہو چکی ہیں۔

مصر: مصر کی مردم شماری کی رپورٹوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ پچھلی تیس برس کی مدت میں مصر کی آبادی میں بقدر ۴۷ فی صدی اضافہ ہوگیا اور اب تک برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ اس بڑھتی ہوئی آبادی نے مصر میں جو معاشی پیچیدگیاں پیدا کردی ہیں، ان کو دور کرنے کے لیے مصر کے ذمہ دار اداروں نے ضبط تولید کی تبلیغ شروع کردی۔ اسی دوران میں یہ بحث آپڑی کہ مذہباً ضبط تولید جائز ہے یا ناجائز۔ اس بحث کو سلجھانے کے لیے جنوری سنہ ۱۹۳۷ء میں مصر کے مفتی اعظم حضرت شیخ عبدالمجید سالم نے یہ فتویٰ صادر کردیا کہ ضبط تولید اگر معاشی حیثیت سے ضروری ہو اور اس سے صحت پر کوئی مضر اثر نہ پڑے تو اس پر عمل کرنے سے شرع شریف یا احکام اسلامی کی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔ اس فتوے کے صادر ہونے کے بعد، اپریل سنہ ۱۹۳۷ء کو مصر کے طبی ادارے نے اپنے خاص اجلاس میں ضبط تولید اور تنظیم آبادی کی حمایت میں تجاویز منظور کیں اور اس بات پر زور دیا کہ ایک کمیشن ملک کا دورہ کرے اور کسانوں اور عام لوگوں کی معاشی حالت کے متعلق ایک رپورٹ پیش کرے۔ اس کانفرنس میں ڈاکٹر ونڈل کلی لینڈ نے تقریر کرتے ہوئے بڑی دلچسپ بات کہی کہ "اگر انسان خود اپنی آبادی پر قابو حاصل نہ کرے گا تو پھر یہ کام قدرت کو کرنا پڑے گا۔ اور قدرت یہ کام قحط اور وباؤں کے ذریعے سے کیا کرتی ہے"۔

چین: چین میں ضبط تولید کی تحریک سنہ ۱۹۳۰ء سے چل رہی ہے۔ شہر پی پنگ اس تحریک کا مرکز ہے جہاں ضبط تولید کا ایک ادارہ بھی قائم ہے۔ ڈاکٹر ڈارد تھی رٹن، جو اس ادارے کے انچارج ہیں، نے اگست سنہ ۱۹۳۶ء میں اپنے ادارے کے متعلق یہ رپورٹ دی کہ پچھلے پانچ برس میں ۸۵۲ مریض اس ادارے سے رجوع ہوئے۔ ان میں ۴۲۰، اخباروں میں اشتہار دیکھ کر آئے اور ۳۱۹ ڈاکٹروں کی مشورت سے آئے اور ۱۱۳ دوسرے ذریعوں سے ہمارے ادارے میں داخل ہوئے۔ ان میں ۱۰۱ عورتوں کے ایک ایک بچہ تھا، ۵۰۷ عورتوں کے دو سے پانچ بچے تھے، اور ۱۲۷ عورتیں ایسی تھیں جن کے ۶ سے دس بچے تھے۔ اور ان سب نے ضبط تولید کی دوائیں طلب کرتے وقت ایک ہی قسم کا عذر پیش کیا یعنے معاشی مشکلات، بچوں کی کثرت اور خرابی صحت۔

سنہ ۱۹۳۵ء چین کی "میڈیکل الیسوسی ایشن" نے کینٹن میں اپنا خاص اجلاس کیا تھا جس میں اس نے ضبط تولید کو صحت عامہ کے لیے ضروری قرار دیا۔ اس تجویز کے منظور ہونے کے بعد چین میں ضبط تولید کی سرگرمیوں کو گویا حکومت کی منظوری حاصل ہوگئی۔ اور اب چین کا ہر ڈاکٹر ضبط تولید کے متعلق عام پبلک کو مؤثر اور منظم اصول تلقین کرنے پر آزاد ہے۔

جنوبی افریقہ: پچھلے سات برس سے جنوبی افریقہ میں ضبط تولید کی تحریک سے دلچسپی کا اظہار ہو رہا ہے۔ لیکن جولائی سنہ ۳۶ء تک حکومت نے اس تحریک کو فروغ دینے کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ ستمبر سنہ ۱۹۳۶ء میں البتہ حکومت جنوبی افریقہ کے سکرٹیری محکمہ صحت نے ضبط تولید کی ضرورت کا اعتراف کیا اور اعلان کیا کہ حکومت عن قریب ایک ایسا ادارہ قائم کرنے والی ہے جو عورتوں کی صحت کی حفاظت کرے گا اور کمزور عورتوں کو مؤثر مانع حمل تدابیر اختیار کرنے کا مشورہ دے گا۔

دوسرے سال یعنی سنہ ۱۹۳۷ء میں اس کمیٹی نے بھی اپنی رپورٹ شائع کردی جو پچھلے تین برس سے جنوبی افریقہ کی معاشی حالت کے متعلق تحقیقات کر رہی تھی۔ اس کمیٹی نے یہ رائے دی ہے کہ حکومت ایک ایسا ادارہ قائم کرے جہاں عورتوں اور بچوں کی صحت کو برقرار رکھنے کے مشورے دیے جائیں اور موجودہ خاندانوں کی حفاظت کے سلسلے میں ضبط تولید کے صحیح اصول تلقین کیے جائیں۔ کمیٹی نے یہ رائے جنوبی افریقہ کے عام حالات کا جائزہ لے کر ظاہر کی ہے۔ خاص کر ان خاندانوں کو پیش نظر رکھا ہے۔ جہاں زچہ خانوں کی وجہ سے بیماریوں نے مستقل ڈیرے ڈال دیے ہیں اور معاشی بے سرو سامانی کے باعث بچوں کی تربیت اچھی طرح نہیں ہوسکتی۔

انگلستان: ضبط تولید کے سلسلے میں سب سے زیادہ سرگرمی غالباً انگلستان میں ظاہر ہوئی۔ اس تحریک سے دلچسپی تو وہاں ایک مدت سے پائی جاتی تھی۔ لیکن عملاً اس تحریک کی حمایت سنہ ۱۹۳۰ء سے شروع ہوئی ہے۔ جب کہ "نیشنل برتھ کنٹرول الیسوسی ایشن" کی بنیاد پڑی۔ اس ادارے

کا مقصد یہ ہے کہ "سائنٹی فک مگر سہل اور مؤثر مانعِ حمل تدابیر کا مشورہ دے کر شادی شدہ افراد کو خرابیِ صحت اور افلاس میں مبتلا ہونے سے بچایا جائے"۔

ابتدا میں اس ادارے کی شاخیں انگلستان کے صرف دو بڑے شہروں میں تھیں۔ لیکن اس ادارے کی تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۳۷ء کے آخر تک انگلستان کے مختلف شہروں میں اس ادارے کی ۶۰ شاخیں قائم ہو چکی تھیں۔ اور ان سب شاخوں میں صرف ایک سال میں ضبطِ تولید کے ۱۲،۶۳۰ مریضوں کا مرجوعہ رہا۔

فروری ۱۹۳۶ء میں اس ادارے کی طرف سے لارڈ ہورڈر کی سرکردگی میں ایک وفد انگلستان کے وزیرِ صحت کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے مطالبہ کیا کہ محکمۂ صحت کے مقامی ذمہ دار افسروں کی نگرانی میں ایسے ادارے قائم ہونے چاہئیں جن میں ضبطِ تولید کی ہدایات بھی شادی شدہ افراد کو ملا کریں۔ اسی مطالبے کی بنا پر وزیرِ صحت نے مئی ۱۹۳۷ء میں محکمۂ صحت کے مقامی ذمہ دار افسروں کے نام احکام جاری کر دیے اور انہیں ہدایت کی کہ صحتِ عامہ کی حفاظت کی خاطر اس تحریک سے دلچسپی لیا کریں۔ چنانچہ انگلستان اور ویلز میں عورتوں اور مردوں کے ۴۲۳ شفاخانوں میں سے ۹۵ شفاخانے ایسے ہیں جہاں "ضبطِ تولید کے مریضوں کا علاج" ہوتا ہے اور باقی شفاخانے مریضوں کو کسی سرکاری یا غیر سرکاری ڈاکٹر یا ہسپتال سے رجوع ہونے کی سفارش کر دیتے ہیں۔

ان سرگرمیوں کے علاوہ اس تحریک کو انگلستان میں قانونی امداد بھی ملی۔ ۳۱ جنوری ۱۹۳۸ء سے انگلستان میں ایک نیا قانونِ طلاق رائج ہوا ہے۔ اس قانون کی رو سے بدچلنی، ظلم و زیادتی یا تین برس تک علیحدگی یا دیوانگی کے باعث بھی طلاق ہو سکتی ہے۔ اس سے پہلے جو قانون انگلستان میں رائج تھا اس میں طلاق حاصل کرنے کے لیے صرف بدچلنی کی شرط تھی۔

مارچ ۱۹۳۸ء میں دارالعوام میں ایک مسودۂ قانون پیش کیا گیا جس میں حکومت سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ مانعِ حمل دواؤں اور چیزوں کی فروخت پر پابندی عائد کی جائے کہ وہ اٹھارہ برس سے کم عمر کے غیر شادی شدہ افراد کے ہاتھ یہ چیزیں نہ بیچیں۔ اس بل میں ضرورت مندوں کے ہاتھ ان اشیاء کے فروخت کرنے کی ممانعت نہیں تھی اور نہ باقاعدہ دوائیں فروخت کرنے والوں کو ایسی اشیاء رکھنے سے منع کیا گیا، بلکہ مقصد اس بل کا یہ تھا کہ مانعِ حمل دوائیں اور اشیاء اس انداز سے ضرورت مندوں تک پہنچائی جائیں کہ نہ اُن کا اشتہار غیر شادی شدہ افراد کے لیے باعثِ ترغیب ہو اور نہ غیر ذمہ دار قسم کے دوا فروش ان اشیاء کو غیر موزوں ہاتھوں تک پہنچا سکیں۔

۱۹۳۴ء میں بھی تقریباً اسی مضمون کا ایک مسودۂ قانون لارڈ ڈاسن نے پارلیمنٹ میں پیش کیا تھا مگر اس زمانے میں پارلیمنٹ نے اس مسودے کو منظور نہیں کیا تھا۔

فرانس، ضبطِ تولید کے متعلق فرانس کا نظریہ برطانیہ سے مختلف ہے۔ سیاسی حیثیت سے فرانس کو زیادہ سے زیادہ آبادی کی ضرورت ہے۔ اس لیے ضبطِ تولید کی وہ کھلم کھلا حمایت نہیں کر سکتا۔ لیکن ملک میں حکومت چونکہ جمہوری اصول پر قائم ہے، اس لیے اس تحریک کی مخالفت بھی قانوناً جائز نہیں رکھی گئی۔ البتہ حکومت کی طرف سے بالواسطہ افزائشِ نسل کی مختلف انداز میں تحریص ضرور دی گئی۔ ہے چنانچہ ۱۹۱۶ء میں ایک کمیشن ملک کی معاشی حالت کی جانچ کے لیے مقرر ہوا تھا اور اس کمیشن نے بڑے بڑے خاندانوں کو حکومت کی طرف سے ماہوار الاؤنس دینے اور بچوں کی مفت تعلیم کی سفارش کی تھی۔ حکومتِ فرانس نے ان سفارشوں کو منظور کر لیا۔ اور اس وقت سے برابر فرانس کے غریب اور بڑے بڑے خاندانوں کو الاؤنس دیے جا رہے ہیں اور بچوں کی تعلیم کا برائے نام خرچ پر اہتمام کیا جا رہا ہے۔ ۱۹۳۷ء میں حفاظتِ بچگان کی بین الاقوامی کانفرنس پیرس میں ہوئی تھی۔ جس میں ڈاکٹر بون راسن نے بتایا کہ اس وقت فرانس میں ۲۲۲ دفاتر ہیں جن کے ذریعے سے مستحقین کو الاؤنس تقسیم ہوتا ہے۔ اور ان خاندانوں کی تعداد جنہیں الاؤنس دیا جاتا ہے، ۱۹ لاکھ اور افراد کی تعداد ۵۵ لاکھ ۵۰ ہزار ہے اور جو رقم الاؤنس میں تقسیم ہوتی ہے اس کی مقدار ۳۰ لاکھ فرینک کے لگ بھگ ہے اور عنقریب اس میں ۱۵ لاکھ فرینک کا اور اضافہ کیا جانے والا ہے۔

اسپین: دسمبر ۱۹۳۶ء میں کٹالونیا کی جنرل کونسل نے ایک قانون منظور کیا جس میں اسقاط کے لیے آپریشن کرنے کا صرف ان ہسپتالوں کو مجاز گردانا گیا ہے جنہیں حکومت کا لائسنس حاصل ہو یا جنہیں حکومت نے خود قائم کیا ہے۔ اس قانون کی رو سے جو عورت اسقاط کا آپریشن کرانا چاہے اُسے پہلے یہ ثابت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ اسقاط اس کی صحت یا معاشی مشکلات کا واحد علاج ہے۔ اگر وہ یہ ثابت نہ کر سکے تو اس کا آپریشن نہیں ہو سکتا۔ اور سوائے سرکاری ہسپتالوں کے کہیں اور اسقاط کا آپریشن کرنا جرم قرار دیا ہے۔ اس قانون کی نگرانی کے لیے حکومت اسپین نے ایک کونسل بنائی ہے جو ہر مریض کے حالات کا باقاعدہ اندراج رکھتی ہے اور یہ تحقیق کرتی ہے کہ اسقاط کا آپریشن معاشی ضرورت پر ہوا یا صحت کی۔ اس قانون کا مقصد یہ ہے کہ عطائی ڈاکٹروں کی مداخلت کو جس سے عورتوں کی صحت تباہ ہو جاتی ہے دور کیا جائے۔ لیکن یہ اُس وقت کا اسپین ہے جب اس پر جمہوری طرز کی حکومت تھی۔ اب یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جنرل فرینکو کی حکومت میں بھی کٹالونیا میں یہی قانون رائج رہے گا یا اسے منسوخ کر دیا جائے گا۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ: امریکہ کی تقریباً ہر ریاست میں ضبط تولید کے مختلف شعبوں مثلاً مانع حمل اشیاء، اسقاط، اور رحم کے اخراج کے متعلق قوانین موجود ہیں۔ اور یہ سب قانون مختلف تجربوں کے بعد ۱۹۲۳ء سے ۱۹۳۶ء تک بنائے گئے ہیں۔

ان قوانین کی رو سے مانع حمل چیزوں کی فروخت کو قابو میں کیا گیا ہے تاکہ یہ چیزیں غیر ذمہ دار ہاتھوں میں نہ پہنچ سکیں۔ اسقاط کی جائز اور ناجائز صورتوں کو متعین کیا گیا ہے اور سرکاری ڈاکٹروں اور اداروں کی طرف سے ان پر نگرانی قائم کی گئی ہے۔ رحم کو جسم سے علیحدہ کر دینے کے متعلق بھی اکثر ریاستوں میں قانون بنائے گئے ہیں اور اس سلسلے میں ان شرائط کا بھی تفصیل سے اعلان کر دیا گیا ہے۔ جن کا ایسی ضرورت کے موقع پر پایا جانا ضروری ہے۔ غرض ضبط تولید کے ہر شعبے کو امریکہ کی حکومتوں نے قانون کے ذریعے پابند کر دیا ہے اور مقصد اس سے یہ ہے کہ ضبط تولید کے نام سے کسی قسم کی بے اعتدالی نہ ہونے پائے اور ضرورت مندوں کو اس سلسلے میں مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ریاست ہائے امریکہ میں بھی جمہوری طرز کی حکومت ہے۔ اس لیے ضبط تولید کو وہ قانوناً نہیں روک سکتیں۔

فن لینڈ: ۱۳ جون ۱۹۳۵ء کو فن لینڈ میں بچے پیدا کرنے کے ناقابل بنانے کے متعلق ایک خاص قانون منظور کیا گیا ہے، جس کی رو سے معذور، اپاہج، پاگل اور احمق افراد کو بچے پیدا کرنے کے ناقابل ٹھیرایا گیا ہے اور ان لوگوں پر اس آپریشن کو جائز قرار دیا ہے۔ ایسی عورتیں بھی آپریشن کرا سکتی ہیں جنہیں سخت قسم کی بیماریاں ہیں اور جو یہ سمجھتی ہیں کہ ان کی بیماریاں ان کے بچوں میں پہنچ جائیں گی۔ ایسے شرابیوں پر بھی آپریشن کیا جا سکتا ہے جن کی اولاد میں اس عادت بد کے سرایت کر جانے کا اندیشہ ہو۔

اس قانون کی نگرانی کے لیے حکومت فن لینڈ نے ایک طبی بورڈ قائم کیا ہے۔ ہر مریض کو اس بورڈ کے آگے پیش ہونا پڑتا ہے اور اس بورڈ کی تصدیق کے بعد اس پر آپریشن کیا جاتا ہے۔ اسی کے ساتھ اگر بورڈ کسی مریض کے متعلق یہ حکم لگا دے کہ اس کو بچہ پیدا کرنے کے ناقابل بنا دینا ضروری ہے اور وہ مریض اس فیصلے کو نہ مانے تو وہ اس فیصلے کے بعد تیس دن کے اندر اندر سپریم کورٹ میں اپیل کر سکتا ہے۔

استھونیا: استھونیا میں یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے اسقاط اور بچہ پیدا کرنے کے ناقابل بنانے کا قانون رائج ہے۔ اس قانون میں اس قسم کی دفعات رکھی گئی ہے کہ موروثی پاگل، جسمانی اور دماغی حیثیت سے کم زور اور ایسے افراد جنہیں سخت قسم کی موروثی بیماریاں ہوں، انہیں اسقاط پر مجبور کرنا یا بچہ پیدا کرنے کے ناقابل بنا دینا جائز ہے۔ استھونیا کی حکومت نے دو کمیشن مقرر کیے ہیں۔ ان کمیشنوں کا یہ فرض ہے کہ اسقاط یا بچہ پیدا کرنے کے ناقابل بنا دینے کے مریضوں کے متعلق ایک فیصلہ کرے۔ یہ فیصلہ بعد میں محکمہ صحت میں پیش ہوتا ہے۔ جہاں اس کی تصدیق ہوتی ہے یا اُسے رد کر دیا جاتا ہے۔ اور آخری اپیل اس کی "سپریم ٹریبول" میں ہوتی ہے اس قانون کی رو سے اسقاط یا بچہ پیدا کرنے کے ناقابل بنا دینے کی درخواست اس مریض کی طرف سے پیش ہونی چاہیے جو اس کا خواہش مند ہے۔ یا دو سرکاری ڈاکٹروں کی تصدیق سے ہونی چاہیے اور جب یہ بالکل طے ہو جائے

کہ کسی مریضہ کے لیے اسقاط ضروری ہے یا کسی کو بچہ پیدا کرنے کے ناقابل بنا دینا لازمی ہے تو پھر آپریشن کے سوا اس مریض کے لیے کوئی چارہ نہیں رہتا۔ ان کمیشنوں کا کام بالکل پردے میں رکھا جاتا ہے اور حکومت کی طرف سے سخت ہدایت ہے کہ اس قسم کے مریضوں کا کسی حالت میں پردہ فاش نہ کیا جائے۔

ناروے، ڈن مارک اور سوئیڈن ، یکم اپریل ۱۹۳۰ء سے ڈن مارک میں اسقاط کے متعلق ایک نیا قانون نافذ ہوا ہے۔ جس کی رو سے ایک حاملہ عورت کو حسبِ ذیل صورتوں میں اپنا حمل گرانے یا گروانے کی اجازت ہے۔

عورت کی جان کا خطرہ ہو یا حمل ناجائز ہو اور اس کی رپورٹ پولس میں درج کرادی گئی ہو، یا یہ اندیشہ ہو کہ بچہ معذور اپاہج یا موروثی بیماریوں کا حامل ہوگا۔ لیکن حمل صرف تین مہینے کے اندر اندر گرایا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد نہیں۔ البتہ جان کے خطرے کی صورت میں اس مدت کے بعد بھی آپریشن کیا جاسکتا ہے۔ مگر ہر صورت میں آپریشن مستند ڈاکٹر سے کرایا جانا چاہیئے۔ جو عورت کسی غیر مستند ڈاکٹر کے ذریعے سے اسقاط کی کوشش کرتی ہے اس قانون کی رو سے سزا کی مستوجب ٹھیرتی ہے۔

اسکنڈی نیویا (ناروے، ڈن مارک اور سوئیڈن) کے ممالک میں یہ قانون صرف ڈن مارک میں منظور ہوا ہے۔ سوئیڈن اور ناروے میں ابھی ایسا کوئی قانون نہیں ہے بلکہ ان ممالک میں چوں کہ آبادی کی کمی ہے۔ اس لیے حکومت کی طرف سے جہاں ضبطِ تولید کی آزادی ہے وہاں افزائشِ نسل کی ترغیب بھی بڑے بڑے خاندانوں کو الاؤنس دیکر دی جارہی ہے۔ ان ممالک میں بھی طرزِ حکومت جمہوری ہے۔

وہ ممالک جہاں ضبطِ تولید جُرم ہے

جرمنی ؛ جرمنی میں، جب سے نازی حکومت قائم ہوئی ہے، ضبطِ تولید کی تحریک اور اسکی نشر و اشاعت کو قانوناً جُرم قرار دے دیا گیا ہے۔ تنظیمِ آبادی کی خاطر اگرچہ ایسے قانون بھی جرمنی کی نازی حکومت نے بنادئے ہیں، جن کی رو سے معذوروں اپاہجوں اور موروثی مریضوں کو بچہ پیدا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ بلکہ ایسے لوگوں کو قانوناً عملِ جرّاحی کے ذریعے سے بچہ پیدا کرنے کے ناقابل بنادیا جاتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ضبطِ تولید کے ہر شعبے کو قانوناً ناجائز قرار دے دیا ہے۔ اس کے برخلاف افزائشِ نسل کی ترغیب اس طرح دی گئی ہے کہ کنواروں پر ٹیکس ہے۔ بڑے بڑے خاندانوں کو ہر نئے بچے پر حکومت کی طرف سے الاؤنس مقرر ہے اور شادی شدہ عورتوں کو کوئی پیشہ اختیار کرنے سے روک دیا گیا ہے۔

جرمنی کی معاشی حالت نہایت خراب ہے۔ افراد کا معیارِ زندگی دوسرے مہذب ممالک کے مقابلے میں گرا ہوا ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہاں ضبطِ تولید کی تحریک اس لیے قبول نہیں کی گئی کہ جرمنی میں "آمریت" (ڈکٹیٹرشپ) قائم ہے اور جرمنی کا آمر جرمن نسل کو ایک زبردست فوجی طاقت بنانے پر تُلا ہوا ہے۔ اس کے نزدیک معاشی بے ترتیبی کو درست کرنے کی واحد تدبیر یہ ہے کہ جرمن سلطنت کی حدیں بڑھائی جائیں اور کم زور مگر زرخیز علاقوں پر قبضہ جماکر جرمن نسلوں کو ان علاقوں میں پھیلا دیا جائے۔

اٹلی ، جرمنی کی طرح اٹلی میں بھی ضبطِ تولید کی تحریک اور اس کی تبلیغ دونوں جرم ہیں۔ اٹلی میں بھی چوں کہ آمریت ہے اور حکومت کا انداز بالکل فوجی اصول پر ہے۔ اس لیے نسل روکنے یا گھٹانے کی کوئی صورت وہاں جائز نہیں ہے۔

اٹلی کی معاشی حالت جرمنی سے بھی زیادہ خراب ہے۔ لیکن اس کی درستی کے متعلق اٹلی کا آمر بھی وہی رائے رکھتا ہے جو جرمنی کے آمر کی رائے ہے یعنی اطالوی باشندوں کے پھیلنے اور بڑھنے کے لیے نئے نئے علاقے اور نوآبادیاں قوت سے حاصل کی جائیں۔ ضبطِ تولید کو قانوناً ممنوع قرار دے کر افزائشِ نسل کی ترغیب نئے نئے انداز سے دی گئی ہے مثلاً خاندانوں کو الاؤنس، بچوں کی مفت تعلیم و تربیت اور ان عورتوں کو نقد انعام جنہوں نے زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کیے ہوں۔ چنانچہ دسمبر ۱۹۳۷ء میں سینیور مسولینی نے وینس ۹۴ ماؤں کو زیادہ بچے پیدا کرنے کے صلے میں نقد انعام دیے۔ ان میں نیپلس کی ایک ماں تو ایسی تھی جس کی شادی کو کل گیارہ برس ہوئے تھے۔ لیکن اِس

دوران میں اس نے دس بچے پیدا کئے۔ اور ایک اور عورت مسولینی کے آگے ایسی پیش ہوئی جس کے نو بچے ہو چکے تھے۔ ان دونوں عورتوں کو سب سے زیادہ انعام ملا۔

سوویٹ روس: روس میں کچھ دنوں تک ضبط تولید کی تحریک پر پابندی نہیں تھی لیکن ۱۹۳۶ء کے بعد سے سوویٹ روس میں اسقاط کو قانوناً ممنوع قرار دے دیا گیا اور قانون طلاق پر نظر ثانی کرکے علیحدگی کو طرفین کے لیے مشکل بنا دیا گیا ہے۔

سوویٹ روس میں بھی فوجی طرز کی حکومت ہے اگرچہ عقیدے میں یہ سوشلسٹ ہے۔ معاشی حالت یہاں کی بھی اچھی نہیں ہے لیکن روس کے پاس علاقے بہت وسیع ہیں اور وہ سب غیر آباد پڑے ہوئے ہیں۔ اس لیے روس کی بڑھتی ہوئی آبادی کو پھیلنے میں کوئی دقت نہیں ہو سکتی اور قدرتی ذرائع معاش بھی روس کے پاس اور ملکوں سے زیادہ ہیں۔ اس لیے معاشی بے ترتیبی کی درستی کے متعلق اس کا نظریہ یہ ہے کہ روس کے قدرتی خزانوں پر قبضہ کرکے معاشی وسائل بڑھائے جائیں۔

روس کے اس نئے قانون کے بعد ۱۹۳۷ء میں روس کی پیدائش کی شرح بقدر ۶۵ فی صدی بڑھ گئی اور علاقوں کی پہلے جو کثرت تھی وہ آدھی بھی نہ رہی۔

رومانیہ: یکم جنوری ۱۹۳۷ء سے رومانیہ میں جنسی تعلقات کے متعلق ایک نیا قانون نافذ ہوا ہے اس قانون کی رو سے جو مرد اپنی عورت کا گزارہ ادا نہیں کرتا اس کے لیے تین مہینے کی سزا تجویز کی گئی ہے۔ چکلہ قائم کرنے کی قانوناً ممانعت ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کو تین سے سات برس تک کی سزا دی جاتی ہے۔ اسقاط سخت جرم ہے۔ جو ڈاکٹر اسقاط کرائے اسے اور جو عورت اسقاط پر راضی ہو، دونوں کے لیے سزائے قید تجویز ہوئی ہے۔ اسقاط کے عمل میں اگر عورت کی صحت خراب ہو جائے یا وہ مر جائے تو ڈاکٹر کو لمبی قید کی سزا دی جاتی ہے۔ شادی شدہ عورت اگر اسقاط کرتی ہے تو اس کو قید کی سزا دی جاتی ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ اس قانون میں یہ گنجائش بھی رکھی گئی ہے کہ اگر عورت کی جان کا خطرہ ہو یا عورت کی صحت خراب رہنے کا اندیشہ ہو تو اسقاط جائز ہو سکتا ہے۔ مگر اس کے لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ دو ڈاکٹر تصدیق کریں اور جانچ کرنے والا آفیسر اس کی منظوری دیدے۔

رومانیہ میں شاہی ہے لیکن کمی آبادی کا سوال وہاں پیدا ہو گیا ہے یہ قانون اسی لیے وہاں نافذ کیا گیا ہے۔

جاپان: جاپان ضبط تولید کے معاملے میں بالکل اٹلی اور جرمنی کے نقش قدم پر تو نہیں ہے، لیکن ضبط تولید کی یہاں بھی قانوناً ممانعت کر دی گئی ہے۔ ابتداء میں یہاں ضبط تولید کے پرچار پر کوئی روک ٹوک نہ تھی۔ بیرونس شیڈ زورشی متو یہاں کی بڑی سرگرم کارکن تھیں اور اُنہوں نے ضبط تولید کا ایک ادارہ بھی اپنے طور پر ٹوکیو میں قائم کر رکھا تھا۔ لیکن ۱۹۳۷ء میں انہیں ٹوکیو پولس نے متنبہ کیا کہ وہ اپنا ادارہ بند کر دیں اور ضبط تولید کا پرچار روک دیں۔ لیکن اُنہوں نے یہ بات نہیں مانی۔ پولس نے اُن کو گرفتار کر لیا اور جبراً اُن کا ادارہ بند کر دیا۔ اب جاپان میں ضبطِ تولید کے متعلق ہر قسم کی کوشش قانوناً ممنوع ہے۔

جاپان کی معاشی حالت بھی بہت خراب ہے لیکن وہاں بھی فوجی انداز کی حکومت ہے اور چین کے وسیع علاقوں پر جاپانیوں کی نظر ہے جو انہیں معاشی بے ترتیبی سے نجات دے سکتے ہیں۔ اسی پالیسی کے ماتحت آئے دن جاپان چین پر تاخت کرتا رہتا ہے اور اب تقریباً تین برس سے چین اور جاپان کی مستقل جنگ چھڑی ہوئی ہے۔

بقیہ مضمون صفحہ ۱۱۵ اور بے ضرر اور سستی مانع حمل ترکیب سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ اس موقع پر مسٹر گیری (ہندوستان) نے گریفن برگ چھلے کی کارآمد یا بے کار ہونے کے متعلق سوال کیا تو ڈاکٹر ہلینا نے اس کے جواب میں کہا کہ ان کی رائے میں وہ بہت زیادہ بھروسے کی چیز نہیں۔ اور مشرق میں تو اس کے استعمال کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

تقریروں کے بعد چیرمین لارڈ ہورڈر نے ۶۰ مندوبین کا، جو اس کانفرنس میں شریک تھے شکریہ ادا کیا اور دو بین الاقوامی مرکز "ضبط تولید" کے کاموں اور اس کے سلسلے میں مدد دینے والوں کو مبارک باد دی +

ساتواں باب

ضبط تولید اور نفسیات

ارتقائے صنفیت اور ضبط تولید کا نفسیاتی مطالعہ

از جناب ع۔ ح۔ جمیل علوی صاحب۔ ایم۔ اے، ممبر برٹش سائیکالوجیکل سوسائٹی، گوجرانوالا

۱۔ انسانی حیات کا مقصد تنازع للبقا ہے۔

۲۔ ارتقا کی پہلی منزل: ا۔ شفاہی درجہ۔ ب۔ مبرزی درجہ۔ ج۔ پیچیدگی کا درجہ

۳۔ ارتقا کی دوسری منزل

۴۔ ارتقا کی تیسری منزل: ا۔ تناسلی اور قبل تناسلی درجوں کا فرق۔ ب، شادی اور ضبط تولید۔ ج۔ صنفی فعلیات۔ د۔ پیش لذت۔ ہ۔ ضبط تولید اور اس کے نقصانات۔ (۱) پیش لذت کے نقصانات۔ (۲) عضوی شہوت کے نقصانات۔

۵۔ ارتقا کی چوتھی منزل۔ ارتفاع۔

"ہر ایک معاملۂ محبت میں حیاتیاتی پیچیدگی ہی موجود نہیں ہوتی، بلکہ معاشرتی تعلیمی، ذہنی۔ شہری، سیاسی، اقتصادی اور اکثر اوقات مذہبی پیچیدگیاں بھی موجود ہوتی ہیں۔ اگر شادی محض حیاتیاتی مسئلہ ہی ہوتی اور اگر انسان حیوانوں کی طرح بس بچے پیدا کرنے کی خاطر مباشرت میں مشغول رہتا تو صنفی جبلّت کا حل نہایت ہی آسان ہو جاتا۔" "ایڈلر"

۱۔ انسانی حیات کا مقصد تنازع للبقا ہے: علمائے نفسیات انسان کے افعال کو مختلف جبلّات سے واضح کرتے ہیں۔ شاید "لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم" کہنے کا مقصد یہی ہے کہ انسانی مشین نہایت ہی پیچیدہ اور تنازع للبقا کے اصول کی مدد سے ارتقا کی آخری منزل تک پہنچ چکی ہے۔ اگر انصاف کی نظر سے غور کیجئے تو یہ کہنے میں ذرہ برابر بھی تامل نہ ہوگا کہ حیاتِ انسانی کا دار و مدار صنفی جبلت پر ہے۔ یہ اسی لیے ہے کہ یہ جبلت جب پایۂ تکمیل کو پہنچتی ہے تو اس سے فرحت حاصل ہوتی ہے۔ اور جب تک یہ اپنا مقصد حاصل نہیں کر لیتی انسانی حیات کی توانائی میں ایک کش مکش اور بے چینی سی جاری رہتی ہے۔ اس توانائی کو اصطلاح میں "شہوت" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ہماری تمام جدّ و جہد اور زندگی کا انتہائے مقصود یعنے تنازع للبقا اسی توانائی سے ہی ممکن ہے۔

مسئلہ ارتقا ایک ایسی مسلّمہ حقیقت ہے کہ جس سے انکار کرنا ایک لمحے کے لیے بھی ممکن نہیں۔ ڈارون کا کارنامہ ہم کبھی بھی فراموش نہیں کر سکیں گے۔ جس نے اپنی پیہم کوششوں اور تحقیقات سے ایک ایسا اصول وضع کیا ہے جو صرف حیات کو ہی واضح نہیں کرتا، بلکہ تہذیب و تمدن، مذاہب اور خود انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر پردۂ ظلمت اُٹھاتا ہے۔ ہمیں یہ اسی اصول کی بدولت ہی علم ہوتا ہے، کہ ارتقا کی آخری بلندی تک پہنچنے کے لیے بقائے اصلح اور تنازع للبقا اصولِ ارتقا کے دو مختلف پہلو ہیں، جو انسان کو پستی سے اُٹھا کر اوجِ ثریا تک پہنچا دیتے ہیں۔ اس تدریجی ترقی کو ممکن بنانے کے لیے احسن الخالقین نے ہماری توانائی یعنی شہوت کو صنفی جبلت کے ساتھ ملحق کر کے اسے بدرجۂ اتم سرور اور لذت پہنچانے والا بنایا ہے۔ یہ محض اس لیے کہ سرکش انسان کہیں اپنے فطری غرور میں آکر اپنی حیات کے مقصد یعنی تنازع للبقا سے غافل نہ ہو جائے۔ یہاں سے یہ معلوم ہوگا کہ صنفی جبلت اور توانائی کو واضح کرنے کی تمام تر کوششیں اسی زرّیں اصول

کے ماتحت ہوں گی۔ اگر ہم اس اصول سے انحراف کریں گے۔ تو ہمارا اصل مقصد فوت ہو جائے گا۔

فرائڈ نے، جنہیں اس موجودہ صدی کا ڈارون کہا جائے تو بجا ہے، اپنے مشاہدات سے یہ واضح کیا ہے کہ صنفی جبلّت بچّے کی پیدائش سے ہی موجود ہوتی ہے۔ یہ جبلّت زندگی کے پہلے روز سے ہی متحرک ہوتی ہے۔ لیکن چوں کہ اس جبلّت کا مقصد اور اظہار مختلف طریقوں سے ہوتا ہے، اس لیے غلط طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ جبلّت سن بلوغ تک پہنچنے سے پہلے انسان میں پیدا ہی نہیں ہوتی۔ بچّے کے نشوونما میں مندرجہ ذیل خاصیّتیں خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

ا۔ صنفی جبلّت کا مقصد محض سرور اور لذّت حاصل کرنا ہے۔ یہ اسی لیے ہے کہ بچّہ ایسے منطقات پر، جہاں سے سرور حاصل ہوتا ہے، مراجعت کرنے کا خواہش مند ہوتا ہے۔ اس کی سیرت اور اطوار سے فوراً پتہ چل سکتا ہے کہ وہ شہوت کی تسکین کا کس حد تک خواہش مند ہے۔

۲۔ اس کی محبت سراسر ذاتی اغراض پر مبنی ہوتی ہے۔ اور اس کا تعلق براہِ راست طبعی تسکین سے ہوتا ہے۔

۳۔ اگر وہ اس تسکین کی خاطر اپنے "انا" سے مقابلہ نہ کر سکے تو اس کی ایسی خواہشات ممتنع کر دی جاتی ہیں جو بے شعوری میں پہنچ کر بے شمار عصبی تکلیفوں کا باعث ہوتی ہیں۔

۲۔ ارتقا کی پہلی منزل: ا۔ صنفی جبلّت کو مختلف ارتقائی منازل میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پہلی منزل پیدائش سے ہی شروع ہوتی ہے۔ اس وقت یہ فرض کیا جاتا ہے۔ کہ شہوت جسم کے مختلف حصوں میں بکھری ہوتی ہے لیکن کچھ مدت بعد ہی ایک ایسا منطقہ بن جاتا ہے جس سے صنفی قسم کی لذّت حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس پہلے درجے کو "شفاہی درجہ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس درجے میں بچہ اپنی صنفی خواہشات منہ کے ذریعے سے پوری کرتا ہے۔ شروع شروع میں بچّے کو صنفی لذّت سے آگاہ کرنے کے لیے قدرت نے اس جبلّت کو خوراک کی جبلّت کے ساتھ ملحق کر دیا ہے تاکہ بچّہ خوراک حاصل کرنے کے ساتھ ہی اس بے پناہ لذّت سے آشنا ہو جائے۔ اور فی الحقیقت ہوتا بھی ایسا ہی ہے کہ فوراً ہی بچہ محض سرور حاصل کرنے کی خاطر ماں کی چھاتی کو اپنے منہ میں لیتا ہے اور چوستا ہے۔ یہ لذّت سراسر صنفی لذّت سے پُر ہوتی ہے۔ چند ماہ کے بعد بچّہ ماں کی چھاتی کی بجائے ربڑ کی کھٹنی یا اپنا انگوٹھا ہی چوس چوس کر اس لذّت سے وقتاً فوقتاً بہرہ اندوز ہوتا رہتا ہے ہمیں یہ بخوبی علم ہے۔ کہ جب تک صنفی لذّت تسکین حاصل نہ کر لے ہمیں کسی پہلو چین نہیں آتا۔ بچّے بھی اس ہمہ گیر اصول سے باہر نہیں۔ ایک مرتبہ لذّت حاصل کرنے کے بعد اس کی بار بار یہی خواہش ہوتی ہے کہ وہ پھر اس لذّت میں مبتلا ہو۔ اس قسم کے فعل سے اسے وہی "انتہائی شہوت" حاصل ہوتی ہے جو ایک بالغ انسان کو مباشرت کے اختتام کے قریب۔

ان جبلّی حرکات کا مقصد کے لحاظ سے ایک خاص درجہ ہوتا ہے جسے "شہوت خود روائی" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یعنے اس میں بچّے کی صنفی جبلّت کا کوئی مفعول نہیں ہوتا، جس کے تعلق کی بنا پر وہ اس جبلّت سے لذّت حاصل کر سکے۔ وہ ایسی لذّت اپنی ذات سے ہی حاصل کرتا ہے اور اس مقصد کے لیے وہ کسی دوسرے کا محتاج نہیں۔ صحیح نشوونما کے لیے یہ اشد ضروری ہے کہ بچہ اس درجے سے آگے بڑھے ورنہ یہ خطرہ لاحق ہوگا کہ کہیں بچّہ ایسی صنفی خواہش کو ہی اپنا مقصدِ اعلیٰ قرار دے لے اور اس کی توانائی اس ابتدائی درجے میں ہی ضایع نہ ہو جائے۔

ب۔ دوسرا درجہ مبرزی صادی درجہ ہے۔ اس درجے میں پہنچ کر بچّے کو پہلی مرتبہ یہ علم ہوتا ہے کہ چوسنے میں اتنی صنفی لذّت نہیں جتنی کہ بول و براز خارج کرنے میں بچّہ اپنے ایسے افعال میں بدرجۂ غایت لذّت حاصل کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے مبرزی دینی کارے دارد والا معاملہ ہے۔ بچّہ بلاضرورت ہر وقت اور ہر جگہ اپنا براز خارج کرنے کا از حد خواہش مند ہوتا ہے۔ بچہ صرف مبرز اور عضو تناسل سے ہی لذّت حاصل نہیں کرتا، بلکہ خارج شدہ اس کے لیے نہایت ہی قیمتی ہوتا ہے۔ اس کے ثبوت میں ان عصبی مریضوں کے واقعات پیش کیے جا سکتے ہیں جن کے تجربے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ اس درجے میں حیوانوں کی طرح اپنے براز سے کھیلنے سے خاص قسم کی صنفی لذّت اور سرور حاصل کیا کرتے تھے۔ واقعہ بھی یہی ہے کہ براز اُن کے نزدیک اپنے جسم کا ایک قیمتی حصّہ ہوتا ہے جسے محض لذّت کی خاطر وقتاً فوقتاً خارج کرتے رہتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس درجے میں بچے جمع ہو کر پوشیدہ کھیلوں میں مشغول رہتے ہیں۔ مقصد کے لحاظ سے اس درجے کا نام "نرگسی درجہ"

رکھا گیا ہے۔ کیوں کہ بچّہ اپنے جسم کو محبوب قرار دے کر شہوت کو اپنے ہی جسم پر منتقل کر لیتا ہے۔

ج۔ تیسرے درجے میں، جسے طفلی صنفیت کا تناسلی درجہ کہا جاتا ہے، بچّہ والدین میں سے کسی کو اپنا محبوب چُن لیتا ہے۔ مقصد کے لحاظ سے اس کو پیچیدگی کا درجہ کہا جاتا ہے۔ کیوں کہ اس درجے کا اثر بعد کی زندگی پر بہت ہی گہرا پڑتا ہے۔ اس درجے میں تناسلی اعضا اور محبّت خاص حصّہ لیتے ہیں۔ یہ درجہ گویا ارتقار کی آخری منزل کا ایک دُھندلا سا عکس ہے، جس میں پہنچ کر بچّے کو کم وبیش انہیں احساسات سے مستفید ہونا ہے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر جونز صحیح طور پر تحریر کرتے ہیں کہ قبل تناسلی درجے اور تناسلی درجے میں گہرا تعلق ہوتا ہے۔ اگر بچّے میں کوئی ایک قبل تناسلی درجہ خاص طور پر نمایاں ہے تو اس کی اصلی صنفی زندگی شروع ہونے پر وہی درجہ ممتاز ہوگا۔ مثلاً اگر شفاہی درجہ خاص طور پر نمایاں ہے تو بلوغ پر نوجوان کی شہوت کا مقصد محض بوسہ بازی یا اسی قسم کا کوئی اور فعل ہوگا۔ فرائڈ کو اسی بنا پر اصرار ہے کہ صحیح نشوونما کے لیے یہ اشد ضروری ہے کہ بچّہ اُن کا تمام درجوں کو کامیابی سے طے کرے تاکہ صنفی زندگی میں پہلے درجے خاص حیثیت نہ رکھیں۔

۳۔ ارتقا کی دوسری منزل۔ استواری زمانہ

: یہ ایک ایسی منزل ہے جہاں صنفی نشوونما یک دم رُک جاتا ہے اسے استواری درجے کا نام بھی دیتے ہیں۔ گویا یہ استحکام کا درجہ ہے جس میں آنے والی صنفیت کے درجے کی زبردست تیاری کی جاتی ہے۔ صنفیت کا نشوونما اس لیے رُک جاتا ہے کہ آنے والی صنفیت کے پودے کے بونے کے لیے مناسب زمین مہیا کی جائے۔

۴۔ ارتقا کی تیسری منزل

(ا۔ تناسلی اور قبل تناسلی درجے کا فرق۔ ب۔ شادی اور ضبط تولید۔ ج صنفی فعلیات د۔ بیش لذّت۔ ھ۔ ضبط اور اس کے نقصانات۔)

ا۔ ارتقا کی تیسری منزل بہت ہی پیچیدہ ہے۔ بلوغ کے وقت صنفیت اپنے پورے زوروں پر موجود ہوتی ہے۔ شہوت کا ایک ایسا طوفان اُمنڈ آتا ہے جس کا بارگراں انسان اپنے نحیف کندھوں پر نہیں اُٹھا سکتا اور پکار پکار کہتا ہے "ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا بہ"
اس منزل کے مقاصد کو صحیح طور پر سمجھنے کے لیے ہمیں ایک نظر پھر قبل تناسلی درجے پر ڈالنی ہوگی۔ ہم پہلے یہ بیان کر چکے ہیں کہ اس درجے کی شہوت کا مقصد محض لذت حاصل کرنا ہے۔ یہ لذّت انانیت سے پُر ہوتی ہے۔ نہ تو معاشرت کے مفاد کو مدّنظر رکھا جاتا ہے اور نہ حیات کے اصول اعلیٰ یعنے تنازعُ للبقا کو۔ اپنے جسم سے مختلف طریقوں سے لذت حاصل کرنا دراصل کسی اعلیٰ مقصد کا پیش خیمہ ہے۔ جس کے فعل کو آسان اور ہمہ گیر بنانے کے لیے یہی طریقے مُمد ثابت ہوئے ہیں۔ ممکن تھا کہ اگر یہ لذّت شہوت کے ساتھ موجود نہ ہوتی تو انسان اپنی زندگی کے مقصد اعلیٰ کو حاصل کرنے کے لیے نہ تو بے قرار ہی نظر آتا اور نہ اُس سے دلچسپی کا اظہار کرتا۔

اس کے برعکس اصلی تناسلی درجے کا مقصد معاشرت کو تنازع للبقا کی خاطر فائدہ پہنچانا ہے۔ قبل تناسلی درجہ انفرادی اصولوں کو قیمتی گردانتا ہے اور اس کا مقصد محض اتنا ہے کہ تغذیے اور اخراج کے افعال کو بدرجۂ غایت لذیذ بنا کر افراد کے نشوونما کی حفاظت کرے۔ لیکن بالغ ہونے پر ایسی تمام لذّتیں تولید کے فعل کی تابع ہوتی ہیں۔ کیوں کہ تولید کا مقصد نوعِ انسانی کی نشوونما اور حفاظت ہے۔ بلوغ کا زمانہ ایسا عہد تغیر ہے جس میں تغذیے اور اخراج کے افعال کی لذّتیں فعل تولید کی دلچسپیاں بڑھانے کے لیے ہیں۔ خالق ارض وسمانے اس جبلّی تحریک کو، جس کا اصل مقصد تنازع للبقا کے لیے نوعِ انسانی کی خدمت کرنا ہے، پہلے پہل ایسی تحریکات سے ملحق کر دیا ہے۔ جو محض شخصی فوائد سے وابستہ ہیں۔

ب۔ مندرجہ بالا مقصد کی روشنی میں ہم شادی کی رسم کی تشریح کرتے ہیں جو سماج کی حفاظت کے لیے نہایت ہی ضروری ہے۔ دوسری بہت سی حیاتیاتی تحریکوں کی طرح صنف کو بھی حیاتیاتی دائرے سے نکال کر خالص معاشرتی اقلیم میں اعلیٰ دار فع درجہ دیا گیا ہے۔ شادی کا مقصد ہی یہی ہے کہ فعل تولید کو ایک نہایت ہی مقدس فعل قرار دیا جائے جو معاشرت کی بہبودی کے لیے ضروری نہیں بلکہ انسان کو اس مقصد اعلیٰ کی تلاش میں خضرِ راہ کا کام دیتا ہے۔ لیکن واہ رے گم راہ انسان، کہ اس نے ان تمام اصولوں سے منہ موڑ کر صنفی جبلّت کو لذت پہنچانے والے فعل تک ہی محدود کر دیا۔ اور اس سے اور زیادہ لذّت حاصل کرنے کی خاطر فاحشات میں مشغول ہو گیا۔ سرکشی کی یہ انتہا ہے کہ محض لذّت سے بہرہ اندوز ہونے کے لیے اس نے بیسویں صدی کی تہذیب سے پورا پورا فائدہ حاصل کر کے اہم علمی انکشافات کو اپنا ممد بنایا ہے کاش اسے اپنے

مقصد کا علم ہوتا اور معلوم ہوتا کہ اس مقصد اعلیٰ سے مُنہ موڑنا قوم کی تباہی کی دلیل ہے۔

مختلف ذرائع میں سے انسان نے "ضبط تولید" کے غلط معنے سمجھ کر اسے بھی اپنی نفسانیت کا آلۂ کار قرار دیا ہے۔ صنفی زندگی کے مختلف ارتقائی دور پر ایک سرسری نگاہ ڈالنے کے بعد اب ہم اس قابل ہو گئے ہیں کہ ضبط تولید کے مفہوم کو سمجھ سکیں۔ اور اس کے ان خطرات سے آگاہ ہو سکیں جو اس کے غلط معنوں سے وابستہ ہیں۔

ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ بالغ ہونے پر صنفیت کا ایک خاص مقدس مقصد ہوتا ہے۔ یعنی تولید جو بقائے نسل انسانی اور بالآخر تنازع للبقا کے لیے نہایت ہی ضروری ہے۔ دوسری ایسی تمام لذتیں جن کا تعلق قبل تناسلی درجے سے ہے۔ اور جس سے انسان طفلیت میں ہی آگاہ ہو چکا ہے، مقصد تولید کے تابع ہیں۔ اور یہ سب "تیاری کے درجے" کا حکم رکھتی ہیں۔ اس سقم کو بخوبی ذہن نشین کرنے کے لیے ہمیں نہایت ہی اختصار سے صنفی فعلیات پر غور کرنا ہوگا۔

ج۔ سن بلوغ میں جہاں اور بہت سی تبدیلیاں ظہور میں آتی ہیں وہاں صنفی نظام میں بھی بے شمار تبدیلیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ ایسی تبدیلیاں خارجی اعضائے تناسل میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں، جن میں استواری زمانے کے دوران میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی تھی۔ ان کے ساتھ ہی اندرونی اعضائے تناسل میں اس حد تک تبدیلی رونما ہوتی ہے کہ نئے صنفی مقصد (تولید) کی خاطر صنفی سیال (مرکبات، تیار کیے جاتے ہیں یا صنفی سیال وصول کرنے کے لیے اندرونی اعضائے تناسل قابل بنائے جاتے ہیں۔ الغرض مستقبل کے استعمال کے لیے ایک نہایت ہی پیچیدہ صنفی نظام بن جاتا ہے۔

اس پیچیدہ نظام کو محرک کرنے کے لیے ہیج کی ضرورت پڑتی ہے۔ مشاہدات سے پتہ چلتا ہے کہ ہیجات تین طریقوں سے اس مشین کو محرک کر سکتے ہیں۔ اولاً یہ فعل خود اختیاری ہوتا ہے، جس میں نظام اعصاب کے بعض مرکز اور حرام مغز محرک ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ دو اور مرکز بھی ہیں جو صنفی افعال میں حصہ لیتے ہیں۔ ان میں سے ایک دماغ کے پیندے میں اور دوسرا خود دماغ میں۔ ان علی الترتیب (حرام مغزی) ب (پیندی) اور ج (دماغی) مراکز کے نام سے پکارا ہے۔ یہ تینوں مرکز اس طریقے سے آپس میں وابستہ ہیں کہ ایک مرکز کی تحریک تمام دوسرے مرکزوں پر پہنچ جاتی ہے۔ یہ تحریک کسی ایک مرکز سے شروع ہوتی ہے۔ لیکن بالعموم الف اور ج سے۔ الف میں تحریک اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اعضائے تناسل کسی ایک طریقے سے محرک ہوں۔ ج میں یہ تحریک کسی لفظ یا فقرے کے سننے یا کہنے یا کسی موزوں فعل کے ملاحظہ کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر یہ تحریک محض الف تک ہی محدود ہو تو خارج ہونے کا تمام عمل نفس کو مؤثر کیے بغیر طے ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حالت نیند میں۔ لیکن بالعموم الف سے پیدا ہوتی ہوئی تحریک ب تک پہنچ جاتی ہے۔ اس صورت میں فعلیاتی تناؤ یا جوش محسوس کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر یہ تحریک ج تک پہنچ جائے تو یہ واضح طور پر صنفی خواہش بن جاتی ہے۔ اگر ادراک کے ذریعے سے یہ تحریک ج میں پیدا ہو تو یہ طبعی طور پر ب تک پہنچ جائے گی۔ اور اس کا کچھ حصہ الف تک۔ جہاں پہنچ کر ایسی فعلیاتی تبدیلیاں ظہور میں آئیں گی۔ جو انزال کا پیش خیمہ ہیں۔ ج کی صورت (نفسیاتی) میں بے چینی کا احساس موجود ہوتا ہے جو عضو تناسل کی تبدیلیوں کے ساتھ ہی یا اس سے ذرا قبل پیدا ہو جاتا ہے۔ اعضائے تناسل کی یہ تبدیلی صنفی فعل کی تیاری کی دلیل ہے۔

صنفی اشتعال میں قبل تناسلی درجے والی تمام لذتیں تیاری کا کام دیتی ہیں۔ یہاں تک کہ آنکھ جس کا بظاہر صنفی فعل سے دور کا بھی واسطہ نہیں، صنفی برانگیختی میں نمایاں حصہ لیتی ہے۔ اس طرح جسم کے تمام اعضا کو بالعموم لیکن شہوانی منطقات کو بالخصوص (مثلاً عورت کی چھاتی) چھونے سے کسی شخص کو برانگیختہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس طریقے سے وہ شہوت جو ایسے شہوانی منطقات پر جمع ہوئی ہے۔ کسی خاص مقصد کے حصول کرنے کے لیے اعضائے تناسل کی طرف منہ موڑ لیتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو شہوت کے مختلف منطقات پر بکھرے رہنے کے باعث صنفی فعل میں لذت نسبتاً بہت ہی کم ہوتی ہے۔ ان تمام منطقات کی ادراکی لذت ایک صحیح اور بڑی لذت کا پیش خیمہ ہے۔

د۔ مباشرت اور وہاں سے ضبط تولید کو صحیح طور پر سمجھنے کے لیے ہمیں اس ابتدائی لذت کی جس کو اصطلاح میں "پیش لذت"

یا مختصراً "عیاشی" کہا جاتا ہے۔ میکانیت پر غور کرنا ہوگا۔ یہ تو پہلے ہی بیان کیا جا چکا ہے کہ قبل تناسلی اور تناسلی درجہ کا آپس میں نہایت ہی گہرا تعلق ہے۔ جو نسا شہوانی منطقہ قبل تناسلی درجے میں بہت زیادہ نمایاں رہ چکا ہے، تناسلی درجہ میں بھی وہی ممتاز ہوگا۔ طبعی صنفیت کا یہ تقاضا ہے کہ ان شہوانی منطقات میں کوئی بھی امتیازی حیثیت نہ رکھے۔ بلکہ تمام کے تمام مل کر کسی حقیقی لذّت کو حاصل کرنے کے لیے محض پیش لذّت یا "عیاشی" کا ہی کام دیں۔ ان تمام منطقوں کا مباشرت میں صرف اتنا ہی کام ہے کہ خود برانگیختہ ہو کر لذّت کی کچھ مقدار پیدا کر دیں۔ یہ لذت جوش یا بے چینی کو زیادہ کر دیتی ہے اور اس سے صنفی فعل کی تکمیل کے لیے عضلی توانائی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس فعل کے آخری سے پہلے درجے کے استعمال کے لیے بھی ایسے شہوانی منطقے کا برانگیختہ ہونا ضروری ہے۔ مثلاً حشفہ کا اصلی تناسلی منطقہ اس چیز سے برانگیختہ ہوتا ہے جو اس کام کے لیے موزوں ہے۔ جیسے مہبل کا غشائے مخاطی (لعاب دار پردہ)۔ اس استعمال سے جو لذت حاصل کی جاتی ہے، اس کی مدد سے ایسی اضطراری عضلی توانائی پیدا ہوتی ہے جو صنفی سیال کو سطح تک پہنچا دیتی ہے۔ یہ آخری لذت سب سے شدید قسم کی ہوتی ہے۔ اور اپنی میکانیت کے لحاظ سے پہلی تمام لذّتوں سے مختلف ہے۔ یہ لذّت محض انزال سے پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ تمام تر ایسی تسکینی لذّت ہوتی ہے جس سے شہوت کا جوش عارضی طور پر مدّہم پڑ جاتا ہے۔

ان دو مختلف لذّتوں کو ایک دوسرے سے علیحدٰ کرنے کے لیے انہیں دو مختلف ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ایسی لذت جو مباشرت کی تکمیل سے پیدا ہوتی ہے "اتمامی لذّت" (یا علّت غائی) کے نام سے تعبیر کی جاتی ہے اور وہ لذّت جو شہوانی منطقات کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔ اسے "پیش لذّت" کا نام دیتے ہیں۔ پیش لذّت وہی لذت ہے جو طفلی صنفی جبلّت سے پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اس کے برعکس اتمامی لذّت ایک نئی لذت ہے۔ اور اس کا الحاق ان حالتوں سے جو سن بلوغ میں پہلے پہل ظاہر ہوتی ہیں۔ شہوانی منطقات کے جدید افعال کا فارمولا یہ ہے۔ "شہوانی منطقات پیش لذّت کی مدد سے زیادہ سے زیادہ مقدار میں ایسی مسرت بخش لذّت پیدا کرنے کے کام آتے ہیں، جو بچپن کے زمانے میں پیدا کرتے چلے آئے ہیں"۔

۷۔ یہ ہے مختصراً صنفی نظام کی فعلیاتی کیفیت جو اگرچہ بہت پیچیدہ ہے لیکن اپنے افعال اور مقصد کے لحاظ سے بالکل صاف۔ چاہیے تو یہ تھا کہ انسان اپنی حیات کا مقصد اعلیٰ حاصل کرنے کے لیے اس مقدس نظام سے کماحقہ فائدہ حاصل کرتا۔ لیکن بھلا اس کی بے چین طبیعت کب آرام کرتی ہے۔ اس نے اس کو کسی اور ہی مقصد کے لیے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ یہ صنفی جبلّت جس کا مقصد تنازع للبقا کے لیے راستہ صاف کرنا تھا، اب انسان کی عیش و عشرت کے کام آنے لگی۔ یوں تو کئی طریقوں سے اس جبلّت کو عیاشی میں استعمال کیا جاتا ہے لیکن اعلیٰ تہذیب کے اس موجودہ دور میں سب سے مہذّب طریقہ جو قانون کی نظروں میں جائز اور متمدن ممالک کے لیے ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ "ضبط تولید" ہے۔ واہ رے انسان تیری عیاری۔ کہ تو نے عیاشی کی خاطر ضبط تولید کے غلط مفہوم لے کر سینکڑوں طریقے اس مقدس جبلّت کو مقرر شدہ راستے سے ہٹانے کے لیے ایجاد کیے ہیں۔ صرف اتنا ہی ظلم نہیں بلکہ سب سے بڑھ کر اپنے کارناموں کو فخریہ ذکر کرتے ہوئے اپنے اس شعبے کی ایجادوں پر نازاں ہے کہ اس موجودہ صدی میں اس نے مؤثر اور نہایت ہی مفید طریقے ایجاد کیے ہیں لیکن وہ یوں نہیں کہتا کہ قدرت کے قوانین کی خلاف ورزی کر رہا ہے اور علّت غائی تک پہنچنے کے لیے ہاتھ پاؤں مارنا عار خیال کرتا ہے۔

ضبط تولید کے حامیوں کے تمام دلائل کا لُبّ لباب صرف اتنا ہے کہ آبادی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو معاشرت کی خاطر روکنا اشد ضروری ہے۔ لیکن کاش اسے سمجھ ہوتی کہ روزی رساں صرف ایک ہی ذات ہے۔ جو انسان کو متنبہ کر رہی ہے۔ "ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق نحن نرزقھم وایاکم ان قتلھم کان خطأ کبیرا" سبحان اللہ اس رزاق حقیقی نے صاف اور واضح الفاظ میں فرما دیا ہے کہ تمام جاندار اشیاء کی روزی اس کے اپنے ذمے ہے۔ اگر انسان اس مقصد کو ملحوظ رکھتے ہوئے نسل کشی کرے تو کیا یہ خطأ کبیرا اور قتل عمد نہیں؟ لیکن اس جاں گداز پہلو کو چھونا ہمارا کام نہیں۔ ہم کو تو صرف اتنا ہی دیکھنا ہے کہ نفسیات میں ضبط تولید کے مرّوجہ طریقوں کی کیا اہمیت ہے۔

ضبط تولید میں خواہ کوئی سا طریقہ استعمال کیوں نہ کیا جائے اس کا مقصد صرف اتنا ہی ہے کہ صنفی جبلّت سے پوری پوری لذّت حاصل

کرنے کے باوجود اس کو اپنی علّت غائی تک نہ پہنچنے دیا جائے۔ اس کو ضروری قرار دینے کے لیے بہانہ یہ تراشا جاتا ہے کہ اگر اس جبلت نے اپنا مقصد حاصل کر لیا تو ہماری نازک اندام بیگمات کی صحت پر بہت بُرا اثر پڑے گا۔ گویا اس جبلّت کو پیدا کرتے وقت قدرت اس حقیقت سے آگاہ نہ ہو کر ایک فاش غلطی کی مرتکب ہوئی ہے۔ اب انسان اس طبعی فعل کو اپنی قوّت ارادی کے زور سے خود اپنے ہاتھ میں لے کر غلطی کا ازالہ کرنے کے لیے تیار رہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا قوانین فطرت کی خلاف ورزی کرنا واقعی انسانی صحت کے لیے ضروری ہے؟

(۱) آیئے، اس سوال پر صنفی فعلیاتی روشنی میں ٹھنڈے دل سے غور کیجئے۔ ضبط تولید کا مقصد قبل تناسلی درجوں پر مراجعت کرنا ہے اور ان کے مطابق بغیر علّت غائی کے اتمامی لذّت حاصل کرنا ہے۔ یعنی صنفی جبلّت کے عنصر کو زبردستی دو قابلِ تقسیم حصوں میں بانٹنے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے۔ اتمامی لذّت کو علّت غائی سے علیحدہ قرار دے کر اُسے پیش لذّت کے گروہ میں دھکیلا جاتا ہے۔ عضو تناسل کو جس کا کام محض اتمامی لذّت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا تھا، ایک شہوانی منطقہ تک ہی محدود کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی تمام کوششیں چوں کہ محض پیش لذّت کی قسم کی ہوتی ہیں، اس لیے انسان ہیجان شہوت کی انتہا تک پہنچنے کے لیے ان کو زیادہ سے زیادہ طول دیتا چلا جاتا ہے۔ کیوں کہ اب اس فعل کا مقصد سوائے انتہائے لذّت کے اور کچھ نہیں۔ صنفی جبلّت اب عیش تک ہی محدود ہے۔ اس سے آگے اس کا راستہ مسدود ہے۔

فرائڈ نے، جو غالباً صنفی سائنس کے بہت بڑے عالم ہیں۔ اس خطرے سے آگاہ کیا ہے جس کا تعلق براہ راست "پیش لذّت" درجے کو طول دینے سے ہے۔ اگر صنفی جبلّت کے اصلی مقصد کو تلاش نہ کیا جائے۔ اور اسے محض "پیش لذّت" تک ہی مسدود کر دیا جائے، تو اس مرضیاتی کیفیت سے پیش لذّت اور قبل تناسلی درجے میں نہایت ہی گہرا تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ اس پر عمل درآمد کرنے سے ایک بڑا خطرہ یہ لاحق ہو جاتا ہے کہ طبعی صنفی غایت کی تکمیل ناممکن ہو جاتی ہے۔ پیش لذّت میں کوشش یہ کی جاتی ہے کہ شہوت شہوانی منطقات پر زیادہ سے زیادہ مقدار میں جمع ہو تاکہ ہیجان شہوت ذرا دیر سے پیدا ہو۔ اس سارے فعل کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ شہوت کا رُخ شہوانی منطقات کی طرف (جن میں عضو تناسل بھی غیر طبعی طریقے سے ایک ایسا ہی منطقہ بن جاتا ہے) تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور اس نظام کے درہم برہم ہونے سے صنفی توانائی یا قوت رجولیت ناقص اور نہایت ہی کم زور ہو جاتی ہے اس فعل کو متواتر جاری رکھنے سے یہ صنفی راستہ بہت ہی مختصر ہو جاتا ہے یہی اس نظام کے ناقص ہونے کی قوی دلیل ہے۔ صنفی نظام کو بگاڑنے کی قدرت سزا ضرور دیتی ہے۔ گو اس کی علامات بعد میں ظاہر کیوں نہ ہوں۔ یہاں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ صنفی جبلّت کی مراجعت یا تقہقر سے خالص قسم کی صنفی لذّت حاصل کی جاتی ہے اور ضبط تولید میں مباشرت کا مقصد سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہی عیاشی ہے، جس کے خطرے سے آگاہ کرنے کے لیے قرآن حکیم میں ضبط تولید کے خلاف جو آیات ہیں۔ ان کے ساتھ ہی فاحشات سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَلا تقتلوا اولادکم مِنْ اِملاق ط نحن نرزقکم وایّاھم۔ ولا تقربُوا الفواحِش ما ظھرَ منھا وبطن (انعام - ۲ع)

خدارا انصاف کیجئے کہ پیش لذّت کو ہی اپنا مقصد اعلیٰ قرار دے لینا اور ارتقا کی پہلی منزل پر ہی مراجعت کرنا فواحش میں سے نہیں تو کیا ہے؟ اگر صنفی جبلّت سے مراد محض لذّت ہی حاصل کرنا ہے تو کیا یہ لذت سراسر حیوانی قسم کی نہ ہوگی؟ کیا یہ انسان کے شایانِ شان ہو سکتی ہے؟۔

(۲) صنفی فعلیات میں ماہرین تجزیۂ النفس نے بیشتر مریضوں کے مشاہدات سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ صنفی سیّالوں کا اجتماع محض اعضائے تناسل میں ہی نہیں ہوتا بلکہ تمام شہوانی منطقات میں ایسے منطقے ان سیالوں سے جو صنفی غدّوں سے نکل کر خون کے ذریعے سے جسم کے تمام حصوں میں تقسیم ہوتے ہیں، متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ایسے صنفی سیّال جسم کے تمام حصوں میں مختلف مقدار میں موجود ہوتے ہیں مقدار کی کمی بیشی کا باعث اکثر فعلیاتی اور نفسیاتی اسباب ہیں۔ طبعی صورت میں اس اجتماع کی مقدار اعضائے تناسل میں بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور جسم کے دوسرے شہوانی منطقوں میں بہت کم۔ چنانچہ صنفی تحریک کے وقت عضو مخصوص میں فعلیاتی تبدیلیاں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ لیکن غیر طبعی صورت میں شہوت کے اجتماع کا مرکز اعضائے تناسل کی بجائے دوسرے اعضا ہوتے ہیں۔ اس لیے

اُن میں وہی فعلیّاتی اور نفسیّاتی تبدیلیاں موجود ہوتی ہیں۔ فرنزی اس عمل کو جس کے ذریعے سے شہوت کا اجتماع اعضائے تناسل سے جسم کے دوسرے اعضاء کی جانب منتقل ہوتا ہے "عضوی تناسلیت" اور ایسی شہوت کو "عضوی شہوت" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

جیسا کہ ہم پہلے تحریر کر چکے ہیں ضبطِ تولید کے حامی زیادہ سے زیادہ "عضوی شہوت" حاصل کرنے کے درپے ہوتے ہیں۔ لیکن چوں کہ کوئی ایک خاص عضو اُن کے زیرِ نظر نہیں ہوتا، اس لیے تمام شہوانی منطقے جن میں اعضائے تناسل بھی شامل ہیں، تناسلیت سے بھرپور ہو جاتے ہیں۔ اور تمام منطقے متفقہ کام کرنے کی بجائے اپنی اپنی شہوت کا حصہ اپنے ہی میں جذب رکھتے ہیں نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ چوں کہ شہوت کا کوئی خاص مرکز نہیں ہوتا، اس لیے یہ تمام اعضاء شہوت کے مسدود ہونے کی وجہ سے اس کے مضر اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اگرچہ ان تمام منطقات میں فعلیّاتی تبدیلیاں ملاحظہ نہیں کی جا سکتیں، لیکن نفسیّاتی ادراکات اس امر کے شاہد ہیں کہ ان تمام اعضا میں شہوت کی مقدار کہیں زیادہ ہو جاتی ہے اور نتیجتاً یہ اعضا دردناک اشتداد کے احساس کے حامل ہو جاتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں طبعی انسانوں میں شہوت کی مقدار طبعی اور متناسب رہنے سے نہایت ہی خوش گوار احساسات پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ضبطِ تولید میں چوں کہ شہوت کی مقدار تمام اعضا میں منتشر ہو جاتی ہے۔ اس لیے اس کا نتیجہ اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے اور وہی اعضا ناخوش گوار احساسات پیدا کرنے کا باعث بن جاتے ہیں۔

مرضیاتِ نفسی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی ناکام اشتہا شہوت خود روائی کے درجے سے زیادہ نہیں۔ مریض پھر ایک دفعہ قبل تناسلی درجے سے حظ اُٹھانے کے لیے یہ لائحۂ عمل مرتب کر لیتا ہے۔ قدرت کے خلاف بغاوت پیدا کرنے کی پاداش میں اسے سزا یہ ملتی ہے کہ یا تو وہ جماع مقطوع میں مشغول ہو کر اپنے اور اپنی بیوی کے لیے عصبی تشویش خرید لیتا ہے۔ یا شہوت خود روائی میں بہت زیادہ مشغول ہو کر عصبی نہاکت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور یا جب اس فعل کی تکرار سے اس کے اعضا نرگسی یا عضوی شہوت سے بھر جاتے ہیں، تو وہ مراق کا شکار ہو جاتا ہے۔ مرض خواہ کونسی صورت اختیار کرے۔ یہ عام فہم اصول ہے کہ شہوت اس طریقے سے مسدود کر کے اسے جسم کے تمام منطقات پر لذّت کی خاطر صرف صنفی نظام کو کمزور کرنا ہی نہیں، بلکہ ضبطِ تولید کے غلط اصولوں پر عمل درآمد کرنے والوں کو بے شمار عصبی تکالیف میں مبتلا کرنا ہے۔ ماہرینِ تجزیۃ النفس کو یہ بخوبی علم ہے کہ ان کے تشویشی ہسٹریا اور عصبی نہاکت کے بیشتر مریض ضبطِ تولید کے اصولوں پر کاربند رہ چکے ہیں۔ صرف یہی نہیں۔ بلکہ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ اُن کی مرضیاتِ نفسی میں ضبطِ تولید نے ہی چنگاری کا کام کیا ہے۔ الغرض یہ ہے انجام ضبطِ تولید کے ان حامیوں کا جو اپنی بیگمات کی صحت کو سب سے مقدم جان کر نہ صرف انہیں تباہ کرتے ہیں بلکہ اپنے صنفی نظام کو تباہ کر کے صنفی جبلّت کی توانائی کو اپنے ہاتھوں برباد کر دیتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

۵۔ ارتقا کی چوتھی منزل۔ ارتفاع: لیکن باوجود ان تمام نقائص کے ضبطِ تولید بقائے اصلح کے لیے نہایت ہی ضروری ہے۔ یہ درست ہے۔ اس حقیقت سے انکار کرنا میں گناہ کبیرہ خیال کرتا ہوں۔ بقائے اصلح کے لیے ضبطِ تولید لازم و ملزوم ہیں۔ لیکن ضبطِ تولید سے کیا مراد ہے؟ اس کا جواب قارئین کرام کو مندرجہ ذیل چند سطور میں ملے گا۔

ارتقا کی پہلی تین منزلوں میں ہم نے دیکھا ہے کہ صنفی جبلّت نے کس طرح محض لذّت اور سرور حاصل کرنے سے اپنا مقصد، معاشرت کی بہبودی اور بقائے نسلِ انسانی میں تبدیل کر لیا ہے۔ اب ارتقا کی آخری منزل، جو کلیتہً انسان کی قوّتِ ارادی کے ماتحت ہے، یہ مطالبہ کرتی ہے کہ حیاتِ انسانی کے مقصدِ اعلیٰ کو براہِ راست چھوا جائے اور بقائے اصلح کو اپنا اصول قرار دیا جائے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کا ہمارے پاس ایک ہی آلہ ہے یعنی شہوت یا صنفی جبلّت کی توانائی۔

اس روشنی میں اب ہم ضبطِ تولید کے معنوں پر غور کرتے ہیں۔ ضبطِ تولید سے یہ مراد ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی۔ کہ صنفی جبلّت کو ہم دو ناقابلِ تقسیم گروہوں میں بانٹ کر ایک کو تو لذّت اور سرور کی خاطر بجنسہٖ ویسے ہی رہنے دیں۔ اور دوسرے کو محض اپنی نفسانی اغراض کے لیے اپنی صحت خطرے میں ڈال کر ترک کر دیا جائے۔ یہ بالکل ویسا ہی ہے جیسے بھوک ہڑتال سے ہم یہ مراد لیں کہ اناج کی قسم کی چیزیں ناجائز ہیں

لیکن بھوک کی جبلّت کی تکمیل کے لیے ہم دودھ اور پھلوں کا استعمال جائز قرار دیں۔ انصاف اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ضبط تولید سے مراد جبلّتِ تولید یعنے صنفی جبلّت کو بجنسہٖ ضبط میں لانا ہے۔ یعنی اس سے صنفی قسم کی لذّت حاصل کرنے کی بجائے کسی اور اعلیٰ وارفع لذّت حاصل کرنے میں استعمال کیا جائے۔

ماہرین تجزیۃ النفس کا اس بات پر اصرار ہے کہ ہماری تہذیب اور ہمارے تمدن کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ ہم اس جبلّت کو کسی اور روحانی کام میں تنازع للبقا کی خاطر استعمال کریں۔ اصطلاح میں اس فعل کو "ارتفاع" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس اصطلاح سے مراد شہوت کا اظہار کسی ایسی عملی حرکت میں کرنا ہے جو معاشرت کی نگاہ میں نہایت ہی پسندیدہ فعل ہے۔ فرائڈ تحریر کرتے ہیں "ہمارا اعتقاد ہے کہ تنازع للبقا کی ضرورت کے ماتحت تہذیب کی عمارت قدیم ہیجانات کے سردو کی قربانیوں سے بنی ہے اور یہ بہت حد تک ہمیشہ نئے سرے سے بنتی رہتی ہے۔ کیوں کہ ہر وہ شخص جو سماج میں حصہ لیتا ہے ایک متحدہ مفاد کی خاطر اپنی جبلّی لذّتوں کی قربانی کو دُہراتا ہے"۔ اس مقصد کی خاطر دوسری تمام جبلّی طاقتوں سے زیادہ صنفی طاقت کام آتی ہے۔ صنفی جبلّت کی توانائی (شہوت) ارتفاع کے عمل سے اپنے صنفی مقصد یعنی علت غائی سے ہٹ کر اس دوسرے مقصد کی طرف منتقل ہو جاتی ہے، جس سے صنفی لذّت مفقود ہو جاتی ہے اور جو معاشرتی لحاظ سے کہیں زیادہ مفید ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کام بڑا کٹھن کام ہے۔ کیوں کہ ہر زینے پر صنفی جبلّت مراجعت کی کوشش کرتی ہے۔ اس حقیقت کو مدّنظر رکھتے ہوئے فرائڈ کو اصرار ہے کہ اس فعل کا بے شعور ہونا ضروری ہے۔ جب بے شعوری میں اس ہیجان پیدا کرنے والی جبلّت کو کسی اور مقصد کے لیے استعمال کیا جائے گا تو اس سے وہی سرور اور وہی لذّت حاصل ہوگی جو عوام کو صنفی جبلّت کی تکمیل میں حاصل ہوتی ہے۔

قدرت ہم سے اس بات کی خواہش مند ہے کہ ہم اپنے حیات کے مقصد اعلیٰ کی خاطر معاشرتی لذّت انفرادی لذّت پر ترجیح دیں۔ یہی انسان کے ارتقا کا آخری دور ہے جس میں صنفیت تنازع للبقا کے لیے اپنی پوری کوشش صرف کر دیتی ہے۔ جب انسان اس بلند مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے تو اس میں تنازع للبقا کے لیے وہ قوت اور توانائی پیدا ہو جاتی ہے کہ دیکھنے والے انگشت بدنداں رہتے ہیں اور اسے معجزہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ لیکن تنازع للبقا کی اصلیت کا یہی راز ہے کہ انفرادی لذّتوں کو قربانی کی بھینٹ چڑھایا جائے۔ کیوں کہ قوم کی عمارت بغیر اہم قربانیوں کے کبھی بھی پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچتی۔

ہاں، شاید آپ اس بیان کو شک کی نگاہ سے دیکھیں لیکن صنفی جبلّت کے "ارتفاع" کی حمایت میں تاریخ کے اوراق کھلے ہوئے ہیں زیادہ دور نہ جایئے۔ حضرت کمال اتاترک کی حیرت انگیز شجاعت کو آج معجزہ سمجھا جاتا ہے اور ان کے حل کی ناممکن سی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن اگر ان کی غیر معمولی شجاعت اور توانائی کو نفسیاتی روشنی میں دیکھا جائے تو اس مشکل کا حل بالکل آسان ہو جاتا ہے۔ آپ کی زندگی اس دور میں ارتفاع کی ایک بہترین مثال ہے۔ آپ کی حیرت انگیز ترقی کا راز ہی اسی میں مضمر ہے کہ آپ نے تنازع للبقا کی خاطر انفرادی قسم کی لذت سے محظوظ ہونے سے انکار کر دیا۔ قدرت نے اس عظیم الشان قربانی کا اجر یہ دیا کہ ان کا نام نامی ابدالآباد تک زندہ کر دیا۔ اور واقعی ان کی قربانی تھی بھی اسی قابل کہ آنے والی نسلوں کے لیے خضرراہ کا کام دے۔ الغرض اُنھوں نے ارتقا کی آخری منزل پر پہنچنے سے ناممکن کو ممکن بنا دیا۔

مختصراً ضبط تولید اسی عظیم الشان قربانی کا نام ہے۔ اگر ہم اس اہم قربانی کے اہل ہیں تو ترقی کے زینے ہمارے لیے کھلے ہیں ورنہ ہمارا یہ فرض ہے کہ ضبط تولید کے اصول کو ہم بدنام نہ کریں۔ اور دوسروں کو گم راہ نہ کریں۔ اگر صنفی جبلّت کو ارتفاع کر سکتے ہیں تو قدرت ہماری کوششوں کو نظرانداز نہیں کرے گی۔ لیکن اگر ہم ارتقائی منزل پر قدم رکھنے کے ناقابل ہیں، تو خواہ مخواہ کیوں ہم ضبط تولید سے غلط مفہوم لے کر قدرت کے خلاف جنگ کریں؟

آٹھواں باب
علمِ اصلاحِ نسل
(یوجنکس)

علم اصلاحِ نسل کو انگریزی میں یوجنکس (Eugenics.) کہتے ہیں یہ درصل یونانی لفظ یوجنس (εὐγενής) ہے جس کے معنی "عمدہ اور اچھی نسل" کے ہیں۔

اس علم کا مقصد یہ ہے کہ کس طرح انسان کی زندگی کی موروثی بنیادوں کو ترقی دی جاسکتی ہے یا ان کی خرابیوں کو روکا جاسکتا ہے۔ یہ اصطلاح ہم اُس موقع پر بھی استعمال کرسکتے ہیں جب ہمیں مذکورہ بالا مقاصد کو عمل میں لانے والی تدابیر کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہو۔

اس علم کے سب سے پہلے محقق سر فرانسس گالٹن (۱۸۲۲-۱۹۱۱) نے اصلاحِ نسل کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:-

"اصلاحِ نسل ایک علم ہے ان وسیلوں اور ذریعوں کا جو معاشرتی نظام کے ماتحت ہوتے ہیں اور جو آنے والی نسلوں کی نسلی خصوصیات کو جسمانی اور دماغی دونوں اعتبار سے اچھی یا بُری طرح متاثر کرتے ہیں۔"

جدید یا قدیم؟ علم اصلاحِ نسل کو شاید کچھ اصحابِ علم وہ نوعیت دینے کے لیے تیار نہ ہوں جو وہ اکثر جدید علوم کو یہ الفاظ کہہ کر دیتے ہیں کہ "فلاں علم کی داغ بیل پُرانے زمانوں میں پڑچکی تھی اور اب اس زمانے میں اس نے غیر معمولی ترقی کی ہے۔" ظاہری نظر سے دیکھا جائے تو علم اصلاحِ نسل کے بالکل نئے ہونے کا خیال کافی وزنی معلوم ہوتا ہے۔ کیوں کہ یہ انیسویں صدی کا آخر اور بیسویں صدی کی ابتدا ہی تھی جس میں عوام نے اس علم کا ہنگامہ سُنا۔ اس سے پہلے نہ تو شاید کسی نے اصلاحِ نسل کو یہ معنی پہنائے جو اب اس کے جسم کی زینت ہیں۔ اور نہ کسی کو خالص علمی نقطۂ نظر سے نسلیات پر بحث کرنے کا موقع ملا۔ علم اصلاحِ نسل کی اس جدید حیثیت کے ہوتے ہوئے بھی اصحابِ نظر جانتے ہیں کہ یہ علم دوسرے مسئلوں کی صورت میں متقدمین کے سامنے رہا ہے۔

پُرانے زمانے میں دیہاتی زندگی گذارنے والوں اور زراعت پیشہ لوگوں نے جب نباتات اور حیوانات کو اپنی خصوصیات اپنے قائم مقام نباتات اور حیوانات میں منتقل کرتے دیکھا ہوگا تو ان کے دماغ میں لازماً یہ خیال بھی آیا ہوگا کہ انسان میں بھی نسلی خصوصیات اسی طرح منتقل ہوتی ہیں۔ اس کے بعد ان کے دماغ میں یہ بات بھی آجانی غیر ممکن نہیں معلوم ہوتی کہ اس قسم کے مظاہر قدرت میں انسان بھی کافی دخل رکھتا ہے۔ اور یہ کہ رسم و رواج، شادی بیاہ اور توالد و تناسل کے سلسلے موروثی اثرات اِدھر سے اُدھر پہنچانے میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔

پرانے زمانے میں اصلاحِ نسل کی نوعیت اس موقع پر ہمیں تاریخ سے پہلے کے زمانے کو مجبوراً نظرانداز کرنا پڑے گا۔ ورنہ کس کو نہیں معلوم کہ زمانۂ قدیم میں مصر اور بابل و آشوریہ کے لوگ تمدن و تہذیب کی بہت سی منزلیں طے کرچکے تھے اور ان میں نسلیات سے لگاؤ کا ہونا بہت ہی اغلب ہے۔ اب بھی اگر ہم اثریات کی تحقیقات کا مطالعہ اس مخصوص نقطۂ نظر سے کریں تو ہم کو وہاں اصلاحِ نسل کا خیال کسی نہ کسی صورت میں ضرور مل جائے گا۔

اسرائیلی:- یہودیوں کی تاریخ قبل از تاریخی نوعیت بھی رکھتی ہے اور تاریخی بھی۔ یعنی اُس کا ابتدائی دور محض قصہ کہانیوں اور سینہ بسینہ روایتوں پر مشتمل تھا لیکن اس کا ایک مستقل دور ایسا بھی ہے جسے حقیقی تاریخ کے آئینے میں دیکھا اور پرکھا جاسکتا ہے۔ دونوں دوروں کے متعلق اصحابِ علم کو معلوم ہے کہ وہ کس قدر نسلی تفاخر کے دور تھے۔ یہودیوں کے خیال میں دنیا میں اگر خدا کی کوئی برگزیدہ قوم تھی تو وہ یہودی قوم تھی۔ تمام انسانیت کی طرف سے نفرت کا بیج یہودیوں کے دل میں نشوونما پاکر تناور درخت بن گیا تھا۔ اور اب بھی یہ قوم نسلی تفاخر کے اچھے اور بُرے نتیجوں کا ایک مُرقع ہے۔ اسرائیلیوں کے معاشرتی نظام کا جن لوگوں نے مطالعہ کیا ہو وہ جانتے ہیں کہ ان میں بعض ایسی رسمیں اور پابندیاں موجود تھیں جن کا لازمی نتیجہ اصلاحِ نسل کی صورت میں نکلنا چاہیئے۔ یہ لوگ غیر نسل و قوم میں شادی بیاہ کرنے میں بڑے محتاط تھے۔ سخت سزاؤں کی وجہ سے زنا کا رواج نسبتاً ان میں کم پایا جاتا تھا۔ اسی وجہ سے ان میں متعدی امراض کم واقع ہوا کرتے تھے۔ یہ اور اسی

قسم کے اور رسم و رواج کی وجہ سے اسرائیلیوں میں نسلی خصوصیات نسبتاً زیادہ مدت تک قائم رہیں۔

آریہ ہندو:۔ آریہ ہندوؤں کی تہذیب اور فلسفے کی بنیاد، اگر غور کیا جائے، تو بڑی حد تک اصلاحِ نسل کے مقاصد پر رکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ ان کے فلسفے کا بنیادی اصول یہی تھا کہ سب انسان برابر نہیں ہوتے بلکہ انسان انسان میں فرق ہوتا ہے۔ کوئی انسان اعلیٰ ہے تو کوئی ادنیٰ، کوئی مضبوط ہے تو کوئی کمزور، کوئی اچھے دماغ کا ہے تو کوئی بُرے دماغ کا۔ ان آریوں کا یہ بھی خیال تھا کہ اس قسم کے امتیازات کو خاص حالات کے ماتحت پائدار بنایا جا سکتا ہے۔ قدیم آریوں کا خیال تھا کہ دنیا کا فائدہ اسی میں ہے کہ اعلیٰ دماغ و صفات کے انسانوں کو آگے بڑھایا جائے اور ادنیٰ صفات کے لوگوں کو پیچھے رہنے دیا جائے۔ چناں چہ آریہ تہذیب جہاں جہاں پہنچی، اس نے اپنی حکومت و اثر کو اسی نسل امتیاز کی بنیاد پر قائم کیا۔ اور یہ اصول ان کے عقلی، دماغی اور مذہبی دائروں پر آج تک حاوی نظر آتا ہے۔ اسی فلسفے کے ماتحت منو اور نروانے بیاہ شادی کے قوانین وضع کیے۔ اور لوگوں کو برہمن، چھتری، ویش اور شودروں میں تقسیم کر کے اُنھیں قوانین کے لیے آہنی پنجے میں جکڑا کہ ہر گروہ نسلی طور پر دوسرے گروہ سے ہمیشہ کے لیے علیحدہ ہو گیا۔[1]

یُونانِ قدیم:۔ یونانِ قدیم کی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ موروثی خصوصیات کے متعلق غالباً سب سے پہلے میگارا کے فلسفی تھیوگنس Theognis نے لکھا ہے۔ یہ فلسفی چھٹی صدی قبل مسیح میں موجود تھا۔ اس نے اس بات پر رنج کا اظہار کیا ہے کہ پالتو جانوروں کی دیکھ بھال اور ان کی پرورش تو خوب کی جاتی ہے، لیکن انسانی وجود کو ان جانوروں کے برابر بھی درجہ حاصل نہیں۔ اسپارٹا میں لگرگس کے مجموعۂ قوانین کی بعض دفعات میں بھی اصلاحِ نسل کے نقطۂ نظر کو ظاہر کرتی ہیں۔

یونان کے فلسفیوں میں جس شخص نے اس مسئلہ پر واضح طریقے پر لکھا وہ افلاطون ہے۔ اشتراکِ املاک کے ساتھ ساتھ اس نے اشتراکِ ازواج کی بھی حمایت کی ہے۔ اور اس تجویز پر اس نے اپنی کتاب "جمہوریہ" (دی پبلک) میں کافی بحث کی ہے۔ حکمرانوں اور سپاہیوں کے لیے شادی بیاہ کرنا اور الگ الگ خاندان رکھنا اس نے اپنی ریاست میں ممنوع قرار دیا ہے۔ بوڑھے تجربے کار فلسفی حکمرانوں کا یہ کام ہے کہ مقررہ وقتوں پر تن درست نوجوان مرد عورتوں کو جمع کر دیں اور ان کے اختلاط سے جو اولاد پیدا ہو، ان کو اس کا علم ہی نہ ہو کہ ان کے والدین کون ہیں۔ بچوں کو پیدا ہوتے ہی جمہوریہ ماؤں سے لے کر خود پرورش کرے۔ افلاطون کی خواہش ہے کہ شخصی خاندان کی خود غرضیوں اور تنگ نظریوں کو مٹا کر ریاست کے دو اعلیٰ طبقوں کو بس ایک خاندان بنا دے۔ تاکہ یہ محدود خاندانی تعلقات ان طبقوں کی یگانگت میں خلل نہ ڈالیں۔ عورتوں کو معمولی فکروں سے نجات ملے اور وہ بڑے بڑے کاموں میں مردوں کے ساتھ کام کر سکیں۔[2]

اسلام:۔ اسلام نے نسلی تفاخر کی شدید مذمت کی ہے۔ اس کے پیغامِ مساوات میں اس کی گنجائش ہی نہیں تھی کہ انسان انسان کے ساتھ نفرت آمیز اور ظالمانہ سلوک روا رکھیں۔ اس کے نزدیک بس وہی بڑا ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (الحجرات ع ۲)

تم میں وہی سب سے زیادہ معزز اور شریف ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

قرآن شریف میں جہاں نسلی تفاخر کی مذمت کی گئی ہے وہاں انسان کی اس جبلت سے بھی چشم پوشی نہیں کی گئی ہے کہ وہ مدنیت الطبع ہے۔ اور گروہوں، خاندانوں، اور قبیلوں میں بٹ کر رہنا اس کی فطرت میں داخل ہے لیکن اس تقسیم کا مقصد قرآن کی پُرحکمت زبان میں کیا تھا۔

وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا (الحجرات ع ۲)

ہم نے تم کو مختلف شاخوں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔

یعنی یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ اس لیے نہیں کہ تم اس پر نسلی تفاخر کی بنیاد قائم کرو۔ غرض اسلام نے نسل کے مسئلے کو جو دنیا میں خواہ مخواہ کے جدال و قتال کا موجب بنا ہوا تھا، اس عجیب طریقے پر حل کیا ہے۔ اس نے انسان کی مدنیت پر دباؤ ڈالے بغیر مسئلے کی اصل نوعیت واضح کی ہے۔ اسلام نے قبائل و جماعتوں کے مخصوص معاشرتی معاملات کو بھی نظر انداز نہیں کیا ہے۔ کفو کے مسئلے کی اس نے غالباً اسی لیے حمایت کی کہ لوگ آپس میں شادی بیاہ کر کے اپنی معاشرت کو متوازن رکھیں اور

---

[1] ناظرین کو اس موقع پر مسٹر این۔ ڈی مہتہ کا رسالہ "ہندو یوجنکس" کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

[2] افلاطون کی اصل گفتگو کے مطالعہ کے لیے ناظرین کو "ریاست" مترجمہ ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب ایم اے۔ پی ایچ ڈی۔ کی پانچویں کتاب کے صفحے ۲۹۰ سے ۳۲۳ تک دیکھنی چاہئیں۔

اس کے طبی فائدوں سے متمتع ہوں۔ کون نہیں جانتا کہ آپس ہیں شادی بیاہ کرنے سے نہ صرف نسلی خصوصیات کی حفاظت کا بندوبست مناسب طریقہ پر ہو جاتا ہے بلکہ اس سے اصلاحِ نسل کا منفی مقصد بھی حاصل ہو جاتا ہے یعنی ایک نسل یا ایک قبیلے کے امراض دوسری نسل اور دوسرے قبیلوں میں منتقل نہیں ہونے پاتے۔ اصلاحِ نسل کی تجویزوں کا رُخ دو اہم مقاصد کی طرف ہوتا ہے۔ اوّل یہ کہ جو لوگ جسمانی اور دماغی نقائص میں مبتلا ہوں ان کو نسل پیدا کرنے سے روکنا۔ دوم یہ کہ اہل لوگوں کو بچے پیدا کرنے کی ترغیب دینا۔

دوسرے مقصد کے متعلق تو کچھ کہنا ہی فضول ہے کیوں کہ اسلام اور شارع اسلام نے رہبانیت یا دنیا سے الگ تھلگ رہنے اور شادی بیاہ نہ کرنے کی سخت مخالفت کی ہے۔ اور لوگوں کو ازدواج کی ترغیب دینے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا ہے۔ پہلے مقصد کے حاصل کرنے کے لیے جہاں کفو کا مسئلہ موجود ہے وہاں سخت متعدی امراض میں مبتلا لوگوں سے معاشرتی تعلقات نہ رکھنے پر بھی بڑا زور دیا ہے۔ چنانچہ کوڑھیوں کے متعلق ایک حدیث اس طرح وارد ہوتی ہے۔

فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ فِرَارَکَ مِنَ الْاَسَدِ ۔ کوڑھیوں سے اس طرح بھاگو جس طرح تم شیر سے بھاگتے ہو۔

ظاہر ہے کہ جب کوڑھیوں اور مبروصوں سے اس طرح معاشرتی تعلقات قطع کر لیے جائیں گے تو پھر ان کو شادی بیاہ کرنے اور اپنی نسل پیدا کر کے متعدی امراض کو منتشر کرنے کا موقع ہی کہاں ملے گا۔ پاگلوں اور مخبوط الحواس لوگوں کے متعلق کوئی تصریح ہماری نظر سے نہیں گذری۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس میں تصریح کی کوئی خاص ضرورت بھی نہیں تھی۔ اس قسم کے لوگوں کا فطری طور پر ہی انسان معاشرتی بائی کاٹ کرتا ہے۔ کسی نے نہ سنا ہوگا کہ کسی باپ نے اپنی بیٹی کسی پاگل یا مخبوط الحواس سے جان بوجھ کر بیاہ دی ہو۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کے دورِ عروج میں دماغی امراض میں مبتلا لوگوں کے لیے دنیا میں پہلی مرتبہ اجتماعی طور پر کافی بندوبست موجود تھا۔ مؤرخ طبری نے لکھا ہے کہ ۸۸ھ ہجری میں خلیفہ ولید بن عبد الملک اموی نے مریضانِ جُذام کے قیام اور معالجہ کے لیے ایک علیحدہ جگہ بنا دی تھی۔ خلفائے عباسیہ کے عہد میں "دار المجانین" کے نام سے شہر کے باہر علیحدہ شفاخانے موجود تھے جن میں پاگلوں کا علاج معالجہ ہوتا تھا۔ اور جب تک ان کو صحت نہیں ہو جاتی تھی وہ وہیں رہتے تھے۔ بہرحال اس بیان سے اتنا ضرور واضح ہو گیا کہ اصلاحِ نسل کے مقاصد کے ساتھ اسلام نے معقول طور پر عملی ہمدردی کی ہے اور اپنے پیروؤں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے۔ سر فرانسس گالٹن سے پہلے اصلاحِ نسل کے متعلق مختلف انسانی گروہوں کے جو جو خیالات تھے ان کی ایک جھلک ناظرین اوپر صفحوں میں دیکھ چکے ہیں۔ سترھویں صدی میں راہب کیپے نیلا نے "سورج کا شہر" نامی کتاب لکھی۔ اس کتاب میں بھی اصلاحِ نسل کے متعلق افلاطون کے خیالات کا عکس صاف نظر آتا ہے[1]۔

اصلاحِ نسل کے متعلق جدید تحقیقات ۔ اب ہم اصلاحِ نسل کے متعلق جدید تحقیقات اور جدید مسائل کی تشریح کرتے ہیں۔

یہ بات تو سب ہی اچھی طرح جانتے ہیں کہ انسان کی جسمانی ساخت، اخلاق و عادات اور دماغی قوتیں بنانے میں جس طرح ماں باپ کی طرف سے ورثے میں آئی ہوئی چیزیں اپنا کام کرتی ہیں، اسی طرح انسان کا گرد و پیش اس پر اثر انداز ہوتا ہے۔ جس طرح کسی صنعت کو دیکھ کر ہم بتا سکتے ہیں کہ اس کا مادّہ، جس سے وہ بنی ہے، کیسا ہے، اور جس کاریگر نے اسے بنایا ہے وہ کس قسم کا ہے، اسی طرح ایک انسان کو دیکھ کر یہ سمجھ سکتے ہیں کہ اس کا مورث کون ہے اور اس کا گرد و پیش کیا ہے۔

لفظ "اصلاحِ نسل" ہر اُس تجویز یا خاکے کو احاطہ کر لیتا ہے جو انسانوں کی نسل اور خصوصیتوں کو ترقی دینے کے لیے عمل میں لائی جاتیں۔ اسی لیے اصلاحِ نسل کی تجویزیں، اصلاحِ معاشرت کے مقاصدوں کو پورا کرتی ہیں۔ لیکن بنیادی اصولوں کے مطابق یہ تجویزیں کسی علم یا شعبۂ علم کے ان مقاصد سے ممتاز ہیں جو انسان کی وراثت اور اس کے اثرات کی تو تحقیقات کرتے ہیں، لیکن اُس کے ماحول سے ان کو کوئی بحث نہیں ہوتی۔

اصلاحِ نسل کے مقاصد کو اچھی طرح حاصل کرنے کے لیے وراثت کے اثرات اور ماحول کی کارفرمائیوں کو بیک وقت سامنے رکھنا پڑتا ہے۔ اصلاحِ نسل کے عالموں کا بس یہی کام نہیں ہے کہ وہ نسلی خصوصیات کو ترقی دینے کی تجویزیں سوچتے رہیں، بلکہ ان کا فرض

[1] ملاحظہ ہو "انسائیکلوپیڈیا آف ماڈرن نالج" جلد ۳۔ ص ۱۳۳۲

یہ بھی ہو کہ وہ انسانوں کی موجودہ نسلی خصوصیات کا بھی گہرا "مطالعہ" کریں۔ گالٹن نے اپنے بیان میں لفظ "مطالعہ" کی وضاحت کی ہو۔ اگرچہ بحیثیت مجموعی یہ بیان اسی بات کو ظاہر کرتا ہو کہ اس کے پیش نظر اسی قسم کا مطالعہ تھا جو آگے چل کر اصلاح کی تجویزوں کی بنیاد بن جائے لیکن یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ مظاہرِ قدرت کا مطالعہ ایک علیحدہ چیز ہے اور حاصل کیے ہوئے علم کو بہتر طریقے پر مخصوص مقاصد کے لیے استعمال کرنا دوسری چیز ہو۔ اب ہم علمِ اصلاحِ نسل کو خواہ فن یا عملی علم مانیں یا محض علم، لیکن یہ حقیقت بہرحال ماننی چاہیئے کہ اس سلسلے میں کوئی عملی قدم اٹھانے سے پہلے موضوع کے ہر پہلو کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ بہرحال جو لوگ علم اصلاحِ نسل سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کو ان نتائج سے آگاہ ہونا چاہیئے، جو نسلیات کے عالموں نے غور و فکر سے حاصل کیے ہیں۔

اصلاحِ نسل کی تجویزوں کی بنیاد۔ علم اصلاحِ نسل کے متعلق تجویزوں اور خاکوں کی بنیاد ہمیں ان معلومات پر رکھنی چاہیئے جو ہم کو انسان کی جبلّی خصوصیات کے متعلق حاصل ہیں۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں حبشیوں کا گرد و پیش اور ماحول بھی وہی ہو جو سفید رنگ کے لوگوں کا ہے، لیکن وہ ایک دوسرے سے اس قدر ممتاز ہیں کہ ہر معمولی شخص بھی اس کو دیکھ اور سمجھ سکتا ہو۔ اس امتیاز کی وجہ سوائے نسلی خصوصیات کے اور کیا ہو سکتی ہے؟ اب ان دو آدمیوں پر غور کیجیے جو ایک ہی ماں کے پیٹ سے ساتھ ساتھ پیدا ہوئے تھے اور جو ایک ہی حامل خلیے کی تقسیم سے دو ہوئے تھے، وہ دونوں اب اپنی زندگی میں ایک دوسرے سے اپنے مزاج اور اپنی عادت میں نہایت مختلف ہیں۔ اس اختلاف کی وجہ ہم کو گرد و پیش یا ماحول میں ملے گی۔ ان دو قسم کے مطالعوں کے بعد اب ہم ایک یتیم خانے میں پہنچتے ہیں۔ اور وہاں کے یتیم بچوں کے حالات کا جائزہ لیتے ہیں۔ وہاں ہم کو دوسری ہی چیزیں دعوتِ فکر دیتی ہیں۔ بچے ایک دوسرے سے اپنی جبلّی خصوصیات میں نمایاں طور پر مختلف ہیں۔ ان کی جبلّی خصوصیات بس ایسی ہی ہوتی ہیں جیسے بھیڑوں یا بکریوں کے ایک گلّے میں پائی جاتی ہیں۔ ان کی دماغی قابلیتیں اور جسمانی خصوصیتیں سب ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔ یہ اور اسی قسم کی دوسری مثالوں سے ہم ایک عام نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ انسانوں کے درمیان اختلافات بہت حد تک موروثی نوعیت رکھتے ہیں۔ یہ نتیجہ ان حقائق سے پیدا ہوا ہو کہ ایک ہی قسم کے تمام بچے تجربات اور ماحول کے اختلاف کے باوجود ایک دوسرے سے اتنے مختلف نہیں ہوئے جتنے کہ وہ یتیم بچے جو ماحول کی یک رنگی کے باوجود مختلف رہے۔ ہمارے اس بیان سے ناظرین کو غلط فہمی میں نہیں پڑنا چاہیے۔ کیوں کہ انسانوں کے درمیان بعض اختلافات تمام و کمال ماحول کے اختلافات کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ ایک بچہ پیدائش کے وقت کسی حادثے کا شکار ہو جانے کی وجہ سے غبی اور بے عقل رہ سکتا ہے۔ لیکن غبی بچوں میں سے کم از کم تین چوتھائی موروثی طور پر ہی غبی نکلتے ہیں۔ ہمارے اس بیان کا مطلب صاف لفظوں میں یہ ہو کہ جب ہم انسان کو ذہانت، مزاج، عادات و خصائل، جسمانی حالت اور اسی قسم کے بے شمار دوسرے امتیازات پر تحقیق کی نظر ڈالتے ہیں تو ہم کو معلوم ہو جاتا ہو کہ بہت زیادہ اختلافات کسی حد تک اور بہت سے بہت حد تک وراثتی اختلافات کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہمیں جبلّی عادات و خصائل کو خاص طور پر سامنے رکھنا چاہیئے۔ کیوں کہ وہ زیادہ تر وراثت ہی کے ذریعہ سے والدین سے بچوں میں آتے ہیں اور یہ بات کہ وہ کن طریقوں سے اولاد میں منتقل ہوتے ہیں۔ علم الوراثت کا ایک مستقل باب ہیں۔ علم الوراثت نے موجودہ صدی میں بہت زیادہ ترقی کر لی ہے۔ اسی وجہ سے اب ہم اس قابل ہو گئے ہیں کہ وراثت کی میکانیت کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔ اب جب کہ ہم مخصوص قسم کے مسائل سے دوچار ہیں اور ہمارے سامنے موجودہ معلومات کا ایک ذخیرہ بھی ہو تو ہم ایک عام تبصرے کی خاطر یہ ظاہر کر سکتے ہیں کہ ہم کو اس سے پہلے کیا معلوم تھا اور کن کن چیزوں سے ہم بے خبر تھے۔ یہ بات تو ہر شخص جانتا ہو کہ ہر چیز اپنی مثل پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہو۔ لمبے قد والوں کے ہاں اکثر لمبے ہی بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اور قابل بچے اکثر قابل ماں باپ ہی کے ہاں جنم لیتے ہیں۔ لیکن ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس کا جواب اب ہم بہت حد تک موجودہ علوم کی روشنی میں دے سکتے ہیں۔

جن مسائل پر ہم نے ابھی بحث کی ہے ان کے متعلق علم الحیات کی مختلف شاخوں کے عالم ہم کو بہت کچھ بتا سکتے ہیں لیکن ان کا یہ علم ہمیں نسلی خصوصیات کو ترقی دینے کی تجویزیں سجھانے میں قاصر رہے گا۔ اسی لیے ہم کو حصولِ مقصد کی خاطر دوسرے علوم مثلاً علم المعاشرت وغیرہ کی طرف توجہ کرنی پڑے گی جن کے احاطہ تحقیق میں یہ بات داخل ہو کہ انسانی آبادی میں نسلی خصوصیتوں کی تقسیم کی کیا کیا صورتیں ہیں۔ انسان آپس میں ایک دوسرے سے فطرت کی بخشی ہوئی غیر معمولی اہلیتوں کی وجہ سے بہت زیادہ ممتاز ہوتے ہیں۔ یہ ہو سکتا ہو کہ

یہ اہلیتیں خواہ وہ دماغی یا جسمانی تمام کی تمام یا ان میں سے اکثر ایک مخصوص حلقے میں یا کسی ایک جماعت میں یا مخصوص پیشے والوں ہی میں پائی جائیں۔ اس کے برخلاف جبلی خصوصیتیں ہم کو اس طرح تقسیم کی ہوئی مل سکتی ہیں، کہ ان کے مخصوص اوسط کو ہم مندرجۂ ذیل پیشے والوں میں، خواہ وہ کسی معاشرتی طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور خواہ کسی جگہ سکونت رکھتے ہوں، قریب قریب یکساں پائیں گے۔

جسمانی خصوصیات جبلی طور پر جن مختلف صورتوں میں منتقل ہوتی ہیں، ان کے متعلق ہم کو فی الحال بہت کم معلوم ہے۔ بس ہم اتنا ہی سمجھتے ہیں کہ کانوں میں یہ کام کرنے والے اور زراعت پیشہ لوگ معمولی کام کرنے والوں کے مقابلہ میں زیادہ تنومند اور مضبوط ہوتے ہیں۔ ہاں جبلی طور پر دماغی خصوصیات کی تقسیم کے متعلق ہم کو بہت کچھ علم ہے۔ ذہانت کے امتحان کے بہت سے طریقے ماہرین نے معلوم کر لیے ہیں۔ اُن کی مدد سے ہم ہر شخص کی دماغی قابلیت کا صحیح صحیح اندازہ کر سکتے ہیں۔ یہ طریقے حال ہی میں برطانیہ اور امریکہ میں اجتماعی اور انفرادی ذہانت کی پیمائش کے لیے وسیع صورت میں کام میں لائے گئے ہیں۔ سنہ ۱۹۱۲ء میں نارتھمبرلینڈ کے سکولوں کے ۱۳۵۹۵ بچوں کی ذہانت کی پیمائش کی گئی۔ بچوں کی عمریں ۱۱ سے ۱۳ کے درمیان تھیں۔ اس پیمائش کے منتظمین نہ صرف ہر بچے کے ذہنی حاصل قسمت سے واقف ہو گئے بلکہ اجتماعی طور پر بھی اس قابل ہو گئے کہ پیشوں کے لحاظ سے ذہانت کی تقسیم کا معیار معلوم کر سکیں۔ ذہانت کا معمولی معیار ۱۰۰ مانا گیا۔ جو بچے اس معیار سے بڑھ گئے ان کو معیار سے بلند مانا گیا اور جو اس سے کم نکلے وہ معمولی معیار سے کم درجے میں رکھے گئے۔ نیچے کے اعداد و شمار سے ہمارا مطلب ناظرین اچھی طرح سمجھ جائیں گے۔

باپ کے مشغلے	بچوں میں ذہانت کا معیار	باپ کے مشغلے	بچوں میں ذہانت کا معیار
مختلف پیشے والے	۱۱۲٫۲	مزدوروں کی نگرانی کرنے والے	۱۰۲٫۷
انتظام کرنے والے	۱۱۰٫۰	راج وغیرہ	۱۰۲٫۰
بڑی بڑی تجارتیں کرنے والے	۱۰۹٫۳	دھات کا کام کرنے والے اور جہاز بنانے والے	۱۰۰٫۹
بحری اور بری فوج میں کام کرنے والے، پولیس والے اور ڈاکیے	۱۰۵٫۵	متفرق صنعتی کام کرنے والے۔	۱۰۰٫۶
		کانوں میں کام کرنے والے اور شکاری	۹۷٫۶
دکانوں کی رکھوالی کرنے والے	۱۰۵٫۰	زراعت پیشہ	۹۷٫۶
انجنیر	۱۰۲٫۹	کم درجہ کا کام کرنے والے	۹۶٫۰

اس تفصیل سے یہ تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ جن طبقوں کی معاشی اور معاشرتی حالت جتنی بلند ہے، ان کی ذہانت کا معیار بھی اتنا ہی بلند ہے۔ بعض اور تحقیقاتوں سے بھی یہی نتیجہ نکلا ہے۔ بہرحال اس مرحلہ پر ہمیں ان تینوں نکتوں کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔

پہلا نکتہ تو یہ ہے کہ ہمیں معاشرتی حالات کے علم کے متوقع نتیجوں کو نظر انداز نہ کرنا چاہیے۔ معاشرتی حالات دراصل اپنے اندر ایک میکانی عمل رکھتے ہیں اور وہ عمل ہر پود میں قابل تر افراد کو چھان پھٹک کر باہر نکال لیتا ہے اور اس عمل کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ افراد اپنے ماں باپ کے معاشرتی طبقے سے آگے کے طبقے میں اپنی جگہ نکال لیتے ہیں۔ اور ہمارا موجودہ نظام معاشرت بھی ان افراد کی مدد کرتا ہے۔ ان کو آزاد فضا میں سانس لینے دیتا ہے۔ سکولوں اور کالجوں میں وظیفوں کے ذریعے سے ان کی ہمت افزائی کی جاتی ہے۔ چوں کہ اس طرح ترقی کیے ہوئے اشخاص کے بچے بھی فطری طور پر اپنے ماں باپ کی ذہانت کے وارث ہونے کا میلان رکھتے ہیں۔ اس لیے یہ بات تعجب انگیز ہو گی کہ اگر اعلیٰ معاشرتی طبقوں کے افراد متوسط طبقے کے افراد کے مقابلے میں ذہنی اعتبار سے زیادہ قابل و فائق نہ ہوں۔

دوسرا نکتہ جو سامنے رکھنا چاہیے یہ ہے کہ معاشرتی طبقوں میں جو چیز دراصل اختلاف کا باعث ہے، وہ ذہانت یا دماغی قابلیت ہے۔ اور ذہانت کی پیمائش اب نہایت صحت کے ساتھ کی جا سکتی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ پیشہ ور معاشرتی طبقے اپنے مزاج، اپنے جذبات اور اپنی جسمانی خصوصیات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہو سکتے ہیں، لیکن ہم ان اختلافات کی توجیہہ اس طرح کر سکتے ہیں کہ کسی بھی انسان کا مزاج اور اس کی جسمانی حالت کو بگاڑنے اور سنوارنے میں سوسائٹی بڑی حد تک دخل رکھتی ہے۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ ہم اس معاملہ میں فیصلہ کن معلومات نہیں رکھتے۔

تیسرا یاد رکھنے کے قابل نکتہ یہ ہے کہ کسی مخصوص معاشرتی طبقے کے ذہنی اعتبار سے ممتاز ہونے اور فطری صلاحیتوں کے حامل ہونے کی وجہ سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ وہ طبقہ دوسرے معاشرتی طبقوں سے اخلاق و اطوار میں بھی ممتاز ہے۔

ہمارے لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم فطری صلاحیتوں والے افراد کی آنے والی نسل میں صلاحیتوں کی تقسیم کا گہرا مطالعہ کریں۔ اس مطالعہ سے اس مسئلے پر روشنی ڈالی جاسکے گی کہ انسانوں کی نسلی خصوصیات میں کوئی تبدیلی واقع ہو رہی ہے یا نہیں۔ مسئلے کی صحیح صورت یہ ہے کہ پہلے ہم انسانی آبادی میں غیر معمولی فطری صلاحیتیں رکھنے والوں اور عام منتقل شدہ موروثی خصوصیات کے حاملوں کو علیحدہ علیحدہ کریں۔ پھر اس بات کا اندازہ لگائیں کہ آنے والی پود میں اپنی اپنی خصوصیات منتقل کرنے میں کون سا گروہ آگے بڑھا ہوا ہے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اس قسم کی تحقیقاتیں خاص طور پر کی گئی ہیں۔ ان کے نتیجوں سے جو چیز بار بار سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ اول الذکر لوگ اپنی غیر معمولی صلاحیتیں آخر الذکر لوگوں کے مقابلے میں بہت کم اپنے بچوں کو بطور وراثت منتقل کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ دماغی نقائص رکھنے والے اپنے نقائص آنے والی نسل میں کچھ زیادہ ہی منتقل کر ڈالتے ہیں۔ نسلوں میں ذہانت کی تقسیم کے ان طریقوں کی تحقیق ہم ایک اصول اور قاعدہ کے ماتحت کر سکتے ہیں۔

طبقوں میں غیر متوازن آبادی کا مسئلہ۔ اس سے پہلے کہ ہم نسلی خصوصیات کی تجویزیں سوچیں یہ نہایت ضروری ہے کہ اُن کار فرما عناصر کا علم حاصل کر لیا جائے جو کنبوں کو مختصر بنانے میں اثر رکھتے ہیں۔ کیوں کہ ایک طرف جب کہ کچھ تجویزیں بعض مخصوص معاشرتی گروہوں میں اولاد زیادہ پیدا ہونے کا سبب ہوتی ہیں تو دوسری طرف بہت سی تجویزیں ایسی بھی ہیں جو مخصوص لوگوں میں بچوں کی پیدائش کو کم کرنے کی طرف رُخ رکھتی ہیں۔ بہر حال اب تو یہ بات سب نے مان لی گئی ہے کہ بعض مخصوص طبقوں میں بچوں کے کم پیدا ہونے اور مختصر کنبے رہ جانے کا اہم اور فوری سبب ضبط تولید کے علم کی عمومیت ہے۔ لیکن ہم کو اس مرحلے پر پہنچ کر اپنی تحقیقات کو روک نہیں دینا چاہیئے بلکہ اس کو جاری رکھ کر اس بات کا کھوج لگانا چاہیئے، کہ بعض مخصوص طبقوں میں ضبط تولید کے طریقوں کو کیوں زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اور باقی ماندہ طبقے کس وجہ سے ان طریقوں میں دلچسپی نہیں لیتے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس صورتِ حال کے بہت سے اسباب ہیں۔ اس سے پہلے کہ ہم ان اسباب کو گنوائیں، ناظرین کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ضبط تولید کی موجودہ تحریک اور اس کے جاری کیے ہوئے طریقے سوسائٹی کے ہر طبقے میں یکساں طور پر پھیلے ہوئے نہیں ہیں۔ اگر سوسائٹی میں ایک طبقہ ایسا ہے جو ان طریقوں کی باریکیوں تک کو جانتا ہے تو دوسری طرف ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو اُن سے واقف ہی نہیں یا واقف ہونے کے اسباب ہی بہم نہیں رکھتا۔ اجرت پر کام کرنے والوں اور مزدوروں کے طبقے کو لیجیئے۔ یہ طبقہ زندگی کی معاشرتی منزلوں کو جلدی جلدی طے کرتا ہے۔ اور اپنا اوسط آمدنی زندگی کے ابتدائی سالوں ہی میں حاصل کر لیتا ہے یعنی جب اس کے افراد انیس بیس سال ہی کے ہوتے ہیں تو وہ اپنی پوری مزدوری حاصل کرنے لگتے ہیں۔ اور زندگی کی جو سہولتیں ان کو میسر آنی ہوتی ہیں ان سے وہ جلد ہی فائدہ حاصل کرنے لگتے ہیں۔ اسی مناسبت سے مزدور کی زندگی کے اور کام بھی جلدی شروع ہو جاتے ہیں۔ ضروریات کی وجہ سے شادی بھی جلدی کر لیتا ہے اور اُس کے نتیجے میں اس کے ہاں اولاد کی کثرت بھی ہوتی ہے اس طبقے کے برخلاف پیشہ ور لوگوں کا طبقہ اپنا اوسط آمدنی عموماً چالیس سال سے کم عمر میں حاصل نہیں کرتا۔ اور کمی آمدنی کی وجہ سے ازدواجی زندگی میں قدم رکھنے سے بھی جھجکتا رہتا ہے۔ پھر جب آمدنی کا سوال حل ہو جاتا ہے تو وہ شادی کرتا ہے لیکن عمر کا یہ وہ حصہ ہوتا ہے جب کہ انسان میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت فطرتاً ہی کم ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ مزدوروں کو اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت پر اتنا خرچ نہیں کرنا پڑتا جتنا خرچ کرنے پر ایک پیشہ ور مجبور رہتا ہے۔ پیشے کی تعلیم اور مزدوروں کی معمولی تعلیم کے اخراجات میں جو بڑا فرق ہے اس کو ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پیشہ ور اُن اخراجات کے بھیانک تصور سے لرزہ براندام رہتا ہے۔ اور زیادہ اولاد سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک بات اور ذہن میں رکھنی چاہیے کہ بے چارہ پیشہ ور اپنی اولاد پر بہت کچھ خرچ کر دینے کے باوجود اس سے اپنے لیے اکثر کچھ بھی حاصل نہیں کرتا۔ پیشہ ور کی اولاد جب چالیس کی عمر تک پہنچ کر کچھ کمانے اور کھلانے کے قابل ہوتی ہے تو اس وقت تک وہ خود قبر میں جا سوتا ہے۔ اس کے مقابلے میں مزدور چالیس کی عمر تک اپنا ایک یا کئی مددگار حاصل کر لیتا ہے اور اس کے بعد اکثر وہ خود بھی "شغل تکثیر اولاد" جاری رکھتا ہے۔ اور پھر اس کی اولاد بھی اپنے "کام" میں مصروف ہو جاتی ہے۔ غرض یہ اور اسی قسم کے اسباب ہیں جو معاشرتی طبقوں کی نسل کو غیر متوازن بنا رہے ہیں۔ اسی لیے اصحاب غور و فکر سمجھتے ہیں کہ جب تک

اس قسم کے اسباب کا اچھی طرح مطالعہ نہ کر لیا جائے گا اس وقت تک صورتِ حال کی اصلاح کے لیے مؤثر تجویزیں نہیں پیش کی جا سکتیں۔ اگر ہم یہ تجویزیں سوچ بھی لیں تو اس وقت بھی ہم پیش گوئی نہیں کر سکتے کہ پیشِ نظر مقاصد اُن تجویزوں سے بالکل اسی طرح حاصل ہو جائیں گے جس طرح ہم چاہتے ہیں بہر حال اس طرح افلاس و غربت کو دور کرنے کا مسئلہ واضح طور پر سامنے آ جاتا ہے۔ اگر ہم کنبوں کے چھوٹے بڑے ہونے نہ ہونے کے متعلق کوئی عملی قدم اٹھائیں تو سب سے پہلے اس قدم کے صحیح یا غلط اور اچھے یا بُرے ہونے کا اندازہ کر لینا نہایت ضروری ہے۔

نسلی انحطاط کے اسباب۔ مندرجہ بالا صورتِ حال کو اچھی طرح تمام پہلوؤں سے سمجھ کر ہی نسلی ترقی کے لیے تجویزیں سوچی جا سکتی ہیں تجویزیں سوچتے وقت ہمارا نقطۂ خیال جس حقیقت کی طرف مرکوز رہتا ہے وہ یہ ہے کہ نسلی انحطاط کا کیا سبب ہے، اور تجویزوں کا فوری مقصد یہ ہوتا ہے کہ بڑھتے ہوئے انحطاط کو روکا جائے۔ ہماری سوسائٹی میں ایسے لوگ بڑی تعداد میں موجود ہیں جو اپنے جسم و دماغ کے پیدائشی نقائص کی وجہ سے نہ صرف خود ہی معقول طریقے پر زندگی بسر کرنے کے ناقابل ہوتے ہیں بلکہ وہ دوسروں کے لیے بھی ایک بوجھ بنے رہتے ہیں۔

دماغی نقص رکھنے والے، خواہ پیدائشی طور پر یہ کیفیت اپنے ساتھ لائیں یا بعد میں وہ اپنی دماغی خصوصیات کھو بیٹھے ہوں، برابر اپنی تعداد بڑھا رہے ہیں۔ یہ تعداد پچھلی نسل کے مقابلے میں موجودہ نسل کے اندر بھی بڑھی ہوئی ہے۔ دماغی نقص رکھنے والوں کے جب خاندانی حالات کی تحقیقات کی گئی تو معلوم ہوا کہ اوسطاً ان کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو ایک یا کئی کئی ایسے رشتے دار رکھتی ہے جو ہی قسم کے دماغی نقائص میں پہلے مبتلا رہ چکے ہیں۔ اگر دماغی نقائص کی یہی گرم بازاری انسانی جماعتوں میں موجود ہے تو سمجھا جا سکتا ہے کہ ان کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے جو ہم کو سرکاری طور پر اعداد و شمار سے معلوم ہوتی ہے۔ حال کی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ دماغی نقائص اپنا نشانہ خاص خاص خاندانوں کو بنا لیتے ہیں۔ اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو وراثت کو ایک خاص فعّال عنصر ثابت کرتی ہے۔ بہر حال نقائص کی ان مخصوص صورتوں میں وراثت کوئی خاص اور اہم علامت کو ظاہر نہیں کرے گی۔ اِس طرح اُس قسم کا معمولی درجہ کا دماغی نقص، جو حُمق اور ضعفِ عقل کے زُمرے میں آتا ہے، عموماً مخصوص خاندانوں میں نہیں پایا جاتا۔ اس کے متعلق تو بس یہی سمجھا جاتا ہے کہ وہ انسانی جماعت میں کچھ برابر برابر ہی تقسیم ہے۔ اور اس کو گرد و پیش کے عناصر اور قبل ولادت کے موثرات کا نتیجہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ دماغی نقائص کا خاندانوں کو مرکز بنانا اس لحاظ سے نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ وہ عموماً اونچے طبقے میں پائے جاتے ہیں۔ اور ان کو کمزوریٔ دماغ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ بہر حال یہ اور اسی قسم کے پیدائشی نقائص نے غربت و افلاس، جرائم، شراب خوری اور مہلک امراض کے معاشرتی مسائل کو زیادہ پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اگر ہم نسلی مسئلوں کو سلجھانے کی دُھن میں لگ جائیں تو ہمیں کوئی شک نہیں کہ ہمیں ان کا حل مل جائے گا۔ کیوں کہ ابھی دنیا میں ایسے آدمیوں کی کمی نہیں ہے جو قدرت کی فیّاضی سے دماغ و جسم کی غیر معمولی صلاحیتیں لے کر پیدا ہوتے ہیں اور ان ہی وجہ سے یہ بالکل ممکن ہے کہ ہم اپنی نسلی خصوصیات مقررہ اوسط تک یا اس کے قریب قریب پہنچا دیں۔ آپ انسان کی تاریخ کے اوراق ایک ایک کر کے الٹ جائیے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ تاریخ اُس جد و جہد اور کش مکش کا ایک مسلسل باب ہے، جو انسان نے اپنے ماحول اور گرد و پیش کو مغلوب کر کے موافق بنانے میں کی ہے۔ لیکن اگر انسان چاہتا ہے کہ اس کی کامیابیاں عارضی نہ ہوں بلکہ وہ دوررس نتیجوں کی حامل ہوں تو اس کے لیے اپنے گرد و پیش کو ہی مغلوب کر لینا کافی نہ ہوگا بلکہ ان اسباب کی تلاش بھی ضروری ہوگی، جو نسلِ انسانی کو تباہی کے غار کی طرف لے جاتے ہیں۔ ہم کو نسلی انحطاط کو روکنا ہی نہیں پڑے گا بلکہ اس کی ترقی کے وسائل بھی مہیا کرنے پڑیں گے ہمیں اس سرچشمے کی جانچ پڑتال بھی کرنی پڑے گی جہاں سے ہماری نسلیں آ رہی ہیں یا آنے والی ہیں۔ ہمارا فرض ہوگا کہ اس سرچشمے کی حقیقی خرابیوں کو دُور کرنے کے لیے قدم اٹھائیں، ایسے قدم جو انسانوں میں نسلی ماحول کے متعلق عزیمت اور ارادہ کی روح پھونک دیں۔

اصلاحِ نسل کی تجویزوں کے مقاصد۔ اصلاحِ نسل کی تجویزیں اپنے اندر دو اہم مقاصد رکھتی ہیں۔

(۱) جو لوگ قطعی طور پر جسمانی اور دماغی نقائص میں مبتلا ہوں انھیں بچے پیدا کرنے سے روک دینا۔

(۲) جو لوگ بچے پیدا کرنے کے اہل ہوں اور ان کی دماغی اور جسمانی حالت بھی صحیح ہو تو ان کی ہمت افزائی کرنا۔

(۱) پہلے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے یہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے کہ ہم پاگل، مخبوط الحواس، جُذام اور آتشک وغیرہ میں مبتلا لوگوں کو شادی کرنے اور اولاد پیدا کرنے سے روک دیں۔ روس میں ناقابلِ علاج دماغی امراض کے مریضوں کے لیے شادی قانوناً ممنوع قرار

دی گئی ہے۔اسی طرح ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی اکثر ریاستوں میں پاگلوں، مخبوط الحواسوں، جذامیوں، خطرناک مجرموں اور شرابیوں کو شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ان ریاستوں میں بعض ریاستیں ایسی ہیں جن میں اُوپر کی صفات والے انسانی گروہوں پر یہ معاشرتی پابندیاں عائد ہیں اور بعض ایسی ہیں جنہوں نے بعض خاص خاص گروہوں کو پابندِ قانون کیا ہے۔ان ملکوں کی مثالوں کی موجودگی میں یہ بات تعجب سے سُنی جائے گی کہ برطانیہ میں اِس قسم کی کوئی پابندی موجود نہیں ہے۔

ہم کو اس موقع پر ایک بات اور صاف کر دینی چاہیئے کہ آنے والی نسلوں کو جسمانی اور دماغی نقائص سے پاک وصاف کرنے کے لیے صِرف یہی کافی نہیں ہے کہ ہم مخصوص نقص دار گروہوں کو شادیاں کرنے سے روک دیں۔کیوں کہ شادیاں نہ ہونے کے باوجود یہ لوگ توالد و تناسل کے سِلسلے کو جاری رکھ سکتے ہیں۔ اور دماغی خرابیوں والوں سے تو یہ خطرہ زیادہ لاحق ہوسکتا ہے۔ان ہی موقعوں کے لیے ماہرینِ اصلاحِ نسل نے مریض مردوں اور مریض عورتوں کو آبادی سے بالکل علیحدٰہ کر دینے اور بعض صورتوں میں ان کی توالد و تناسل کی صلاحیت کو بالکل ختم کر دینے پر زور دیا ہے متمدن ممالک میں خطرناک لوگوں کو عام آبادی سے الگ کر دینے پر کسی نہ کسی حد تک تو عمل ہو رہا ہے لیکن یہ کہنا صحیح نہیں ہوگا کہ ان ممالک کی حکومتوں نے اصلاحِ نسل کے خیال سے یا اِن نقص دار لوگوں سے بچوں کی پیدائش کو روکنے کی خاطر ایسا کیا ہے۔ہاں یہ صحیح ہے کہ ایسا کرنے سے عام صحت مند انسان اور خود مریض بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔برطانیہ میں اس وقت پچاس ہزار سے زیادہ ایسے دماغی نقائص میں مبتلا لوگ موجود ہیں جو یا تو عام آبادی سے علیحدٰہ رکھے گئے ہیں یا ان کی دیکھ بھال رکھی جاتی ہے۔اگر ہم اس علیحدٰہ رکھنے کے اخراجات پر غور کریں تو یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی یہ سودا خاصا مہنگا ہے۔ اور یہ شاید بہت مشکل سے ممکن ہوگا کہ ہم ذرا کم خطرناک مریضوں کو بھی علیحدٰہ رکھنے کے اخراجات کو برداشت کر سکیں، خصوصًا ان مریضوں کو جو جزوی یا کلی طور پر اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی اہلیت بھی رکھتے ہوں۔اسی قسم کی مشکلات کی وجہ سے بعض حلقے توالد و تناسل کی صلاحیت ہی کو ختم کر دینے کا مشورہ دیتے ہیں۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی اڑتالیس ریاستوں میں سے تیئیس کے اندر سنہ ۱۹۲۶ء میں ناقابل مرد و عورت دونوں کو بانجھ بنا دینے کا قانون نافذ کر دیا گیا ہے۔اس قانون کی رُو سے بانجھ بنانے کے چھ ہزار اپریشن کیے گئے ۔ تجویزیں سوچتے سوچتے یہ بات بھی سامنے آئی کہ شادی کرنے کا لائسنس دینے سے پہلے فریقین کے خاندانی اور موجودہ حالات کو بھی روشنی میں لاکر تحقیق کیا جائے اور لائسنس دینے میں تحقیقات کے نتائج کو اتنی اہمیت دی جائے کہ جتنی اہمیت کے وہ حقیقتًا مستحق ہیں۔ اور یہ کام یہیں پر ختم نہیں ہونا چاہیئے بلکہ فریقین کو لائسنس دیتے وقت ایک تصدیق نامہ بھی اس کے ساتھ شامل کر دینا چاہیئے۔اس تصدیق نامے کے اندر سادہ زبان میں وراثت کے قانون کی تفصیلات لکھی ہُوئی ہوں ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے جو قانون بنائے جائیں ان کی نوعیت بھی محض قانونی نہیں چاہیے بلکہ اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ ہم لوگوں کو ان کے فرائض اور ذمہ داریاں بتانے اور سمجھانے میں پورے اتریں۔تاکہ مخدوش لوگ خود اپنی مرضی سے توالد و تناسل کا سلسلہ قائم نہ کریں۔

یہ بات جو اوپر کہی گئی ہے، ایسی نہیں ہے کہ آپ اس پر سرسری نظر ڈالتے ہوئے گزر جائیں علم اصلاحِ نسل کے مقاصد اگر کبھی عمدگی کے ساتھ پُورے ہوئے تو وہ اُسی وقت ہوں گے جب لوگوں میں بغیر کسی خارجی دباؤ کے خود بخود نسل و قوم کی ضروریات کو سمجھنے کی اہلیت پیدا ہو جائے گی اور وہ رضامندی سے ماہرین کی قیود اپنے اوپر عائد کر لیں گے۔اس کے برخلاف اگر معاملہ رضامندی سے آگے بڑھا تو اس کو ہم ہمت افزا صورت حال نہیں کہہ سکتے۔اس قسم کی غیر رضامندانہ صورت کی مثال ہم کو جرمنی سے مل سکتی ہے۔جہاں اصلاحِ نسل کی خاطر لوگوں کے ضمیر کی آزادی کا پاس نہیں کیا جا رہا ہے۔اس قسم کی زبردستیوں کا نتیجہ اصلاحِ نسل کے مقاصد کے لیے کسی طرح مفید نہیں نکل سکتا۔ اُسی قسم کے خطرات کو سمجھ کر گالٹن اور اس کے متبعین نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اصلاحِ نسل کے معاملے میں لوگوں پر زبردستی کرنے کی بجائے ان میں اصلاحِ نسل کا ضمیر پیدا کیا جائے

ناقابل لوگوں کو بانجھ بنانا۔ وہ لوگ ، جو موروثی نقائص پوشیدہ طور پر اپنے اندر رکھتے ہیں اور جو بظاہر تن درست معلوم ہوتے ہیں، ایک بڑی تعداد میں موجود ہوتے ہیں۔اب اگر اِن لوگوں کے شادی اور محبت کرنے کے حق کو سلب کر لیا جائے تو یہ کوئی آسان کام نہیں ہے اور نہ یہ صورت قابلِ عمل ہے۔اس لیے اس قسم کی صورت میں علم اصلاحِ نسل کا مقصد صرف یہیں پہنچ کر حاصل ہو جاتا ہے کہ اس قسم کے جوڑوں کو بے اولاد ہی رکھا جائے لیکن اس مقصد کو حاصل کرنا بڑا مشکل مرحلہ ہے۔منع حمل کے جو طریقے اب تک دریافت ہو چکے ہیں ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ اس پر ہم بے خطر ہو کر عمل کر سکیں یا اس کی کامیابی بالکل یقینی ہو۔اسی لیے بعض ماہرین نے ناکامی سے بچنے کے لیے عملِ جرّاحی کے ذریعے سے متعلقہ اشخاص ،

خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں، کو بانجھ بنا دینے کی ترغیب دی ہے۔ اس ترغیب کا اثر ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں نمایاں طور پر ظاہر ہوا ہے۔

اس موقع پر ہمیں ناظرین کو ایک بات ضرور بتا دینی چاہیے کہ عمل جراحی کے ذریعہ سے اس شخص کو بانجھ بنا دینے اور پالتو جانوروں کے بیضے نکال کر اختہ کر دینے میں بڑا فرق موجود ہے۔ ناقابل عورتوں یا ناقابل مردوں کو بانجھ بنانے کے لیے بیضے نہیں نکالے جاتے بلکہ مردوں میں حبل المنی کا فوطوں سے تعلق منقطع کر کے ان کے سروں کو باندھ دیا جاتا ہے۔ اور عورتوں میں یہی عمل فلوپی انبوبات (فلوپین ٹیوبز) پر کیا جاتا ہے۔ اس صورت سے مرد اور عورت کے مادّوں کے حوینات کو آپس میں ملنے سے ہمیشہ کے لیے روک دیا جاتا ہے۔ مرد اور عورت میں اس قسم کے اعمال جراحی جنسی اعمال پر اثر انداز نہیں ہوتے اور نہ ان کی وجہ سے مرد یا عورت میں جسمانی یا دماغی لحاظ سے کوئی نقص واقع ہوتا ہے۔ مردوں کے اپریشن کو اصطلاح طب میں انقطاع الحبل (ویسکٹومی) کہتے ہیں۔ اور یہ اپریشن بہت سادہ اور معمولی ہے لیکن عورتوں میں یہی عمل جراحی سخت نوعیت کا ہے کیوں کہ بغیر شکم کو چاک کیے نہیں کیا جاسکتا۔ اسی لیے معمولی امراض کی موجودگی میں عورتوں کے فلوپی انبوبات کو بجلی کے ایک مخصوص آلے سے بند کر دیا جاتا ہے۔ لیکن ابھی یہ طریقہ تجربے کی حد سے آگے نہیں بڑھا ہے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی بہت سی ریاستوں میں دماغی نقائص رکھنے والوں اور خطرناک قسم کے موروثی عارضوں میں مبتلا لوگوں کو بانجھ بنانے کے لیے قانون بنا دیے گئے ہیں۔ کہنے کو تو یہ قانون ہیں اور ناقابلوں کو جبری طور پر بانجھ بنانا اس کا کام ہے لیکن عملاً متعلقہ لوگوں کی ان کی یا ان کے نگرانوں کی مرضی کے بغیر بانجھ نہیں بنایا جاتا۔ البرٹا، برٹش کولمبیا، کینیڈا، سوئزرلینڈ اور جرمنی میں بانجھ بنانے کے قوانین بنائے جاچکے ہیں اور بہت سے ملکوں میں قانون بنانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ حکومت برطانیہ نے سنہ ۱۹۳۲ء میں ایک کمیٹی اس مقصد کے لیے بنائی تھی۔ اس کمیٹی نے ایک متفقہ رپورٹ میں اس بات کی سفارش کی تھی کہ دماغی نقائص رکھنے والوں اور ایسے لوگوں کے لیے رضائی طور پر قانونی حدیں بنا دی جائیں۔ جو کسی اہم دماغی خرابی میں مبتلا ہوں اور اس خرابی کے متعلق یہ یقین ہو جائے کہ وراثت کے ذریعہ سے آیندہ نسل میں منتقل ہو سکتی ہے۔

ناقابل لوگوں کو بانجھ بنا دینے کے معاملے نے نہ صرف مختلف سیاسی خیالات رکھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کیا بلکہ ان لوگوں نے اس مقصد میں عملی ہمدردی کی۔ لیکن رومن کیتھولک چرچ نے اس معاملے میں بھی اس طرح مخالفت کی جس طرح اس نے ضبط تولید اور امتناع حمل کے مسئلے میں کی تھی۔ برطانیہ کے مدبرین نے بانجھ بنا دینے کی ضرورت کو تو تسلیم کر لیا لیکن انھوں نے جرمنی کی نازی حکومت کی طرح اس کو جبریہ لوگوں سے منوانے پر آمادگی ظاہر نہیں کی۔ ناقابل لوگوں کو جبریہ بانجھ کر دینے کے اصول سے نہ صرف انسان کی آزادی اور اس کے ضمیر کی حرمت ہی بحال نہیں رہتی بلکہ ہمارا اصل مقصد اصلاح نسل بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ لوگ قانون کے ڈر سے اپنے موروثی نقائص کو چھپائیں گے۔ اور علمی نقطۂ نظر سے مسئلہ پر غور کرنے کی صلاحیت سے بھی وہ محروم ہو جائیں گے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ بانجھ کر دینے کا رضامندانہ طریقہ کا وسیع استعمال موروثی نقائص کو آہستہ آہستہ ہی دور کر سکے گا اور ہم کو اس معاملے میں صبر و تحمل کی اس وجہ سے بھی ضرورت ہے کہ موروثی نقائص رکھنے والوں میں سے بہت سے ایسے ہوتے ہیں جن کو یہ نقائص ایسے لوگوں سے ملتے ہیں جو بذاتِ خود تو کسی نقص میں مبتلا نہیں ہوتے لیکن ان میں نقائص کو منتقل کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ بس یہی اس مسئلہ کی پیچیدہ ترین صورت ہے۔ وہ لوگ جو تناسلی نقائص کو چھپی ہوئی صورت میں لیے پھرتے ہیں، بظاہر کئی کئی بچے تن درست حالت میں پیدا کر سکتے ہیں اور کئی کئی سال کی عمر تک ہم کو ان کے مبتلائے مرض ہونے کا شبہ تک نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ بہت سے تناسلی نقائص انسان میں ایسے بھی ہو سکتے ہیں جن کا سراغ آیندہ نسل میں اس وقت تک نہیں لگتا جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو جائے۔

اوپر بیان کی ہوئی مشکلات کے علاوہ ایک بڑی مشکل وہ ہے جو سیاست دان اور مدبرین اپنے نقطۂ خیال کو واضح کرتے ہوئے پیش کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ موروثی طور پر ناقابل لوگوں کی ذرا سی تعداد کی خاطر یہ کہاں تک صحیح اور قرین انصاف ہو سکتا ہے کہ ہم بظاہر تن درست افراد کی ایک بڑی تعداد کی پیدائش کو قربان کر کے رکھ دیں۔ مدبرین کا اعتراض بڑی حد تک صحیح ہے کیوں کہ زیادہ متمدن ممالک میں آبادی کی جو خوفناک کمی واقع ہو رہی ہے، وہ کسی طرح بھی ان ملکوں کی فوجی اور اقتصادی حالت پر اپنا اثر ڈالے بغیر نہ رہے گی۔ اس لیے ماہرین علمِ اصلاح نسل کے لیے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ وہ سیاسی مدبرین کے اعتراض کا فوری تدارک سوچیں اور نسلی خصوصیات کو قائم رکھنے اور ان کو ترقی دینے کی تجاویز کو آبادی کی کثرت کے بجا مطالبے سے ہم آہنگ کریں۔

(۲) یہاں تک تو مخدوش لوگوں سے نسل کی جسمانی اور دماغی خصوصیات کو محفوظ رکھنے کا سوال تھا اب ہم صحیح الجسم اور صحیح الدماغ لوگوں میں توالد و تناسل کی ہمت افزائی کے سوال کو بحث میں لانا چاہتے ہیں۔ اس سوال کو جب قانونی نقطۂ نظر سے دیکھا جاتا ہے تو سب سے پہلے مختلف ٹیکسوں کا مسئلہ سامنے آجاتا ہے۔ اکثر اوقات ٹیکسوں کو ایسے اندھا دھند طریقے سے عائد کر دیا جاتا ہے کہ معاشرتی گروہوں کے اختلاف کا ان میں ذرا بھی پاس نہیں ہوتا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انکم ٹیکس کے قانون میں شادی شدہ بال بچے دار جوڑوں اور غیر شادی شدہ افراد میں نمایاں لحاظ رکھا جائے۔ ایک ماہرِ اصلاحِ نسل اس بات کی بھی تمنا رکھتا ہے کہ نسل کے محافظ لوگوں میں ذمہ داری کا احساس پیدا کیا جائے۔ اور وہ احساس اس قسم کا ہو کہ وہ نہ صرف نسل و قوم کے محافظ ہیں بلکہ ان کی خصوصیات کو چار چاند لگانا بھی ان ہی کے احاطۂ اختیار میں ہے۔ اگر یہ احساس ایسی صورت میں پیدا کر دیا جائے اور پھر وہ مستقل صورت بھی اختیار کرلے تو پھر اصلاحِ نسل کے مسئلے کو بہت کچھ حل شدہ سمجھئے۔ اس کے برخلاف صورتِ حال بعض اوقات یہ سامنے آتی ہے کہ اس میدان میں ہمارے اٹھائے ہوئے قدموں کا رُخ مخدوش لوگوں سے نسل کو بچانے کی طرف تو ضرور ہوتا ہے لیکن غیر مخدوش اور صحیح و سالم القویٰ لوگوں کی ہمت افزائی اور داد دینے کا کچھ بھی بندوبست ہم نہیں کرتے۔ پہلی صورتِ حال کے سلسلے میں جو تجویزیں عمل میں لائی گئی ہیں یا وہ جو آیندہ عمل میں لائی جائیں ان کے متعلق ان تین نکتوں کو سامنے رکھنا چاہیئے۔

(الف) اس بات میں تو اتفاق رائے ہو جانا کچھ بھی مشکل نہیں ہے کہ کون لوگ اولاد پیدا کرنے کے قابل ہیں اور کون اس ذمہ داری کو اٹھانے کے اہل نہیں ہے۔ ہاں اس درجے کو متعین کرنے میں رائیں مختلف ہو سکتی ہیں جس میں کہ کسی آدمی کو شادی کرنے سے روکنے اور توالد کا سلسلہ جاری کرنے سے روکا جا سکتا ہے۔

(ب) اس بات کی بہت سی شہادتیں موجود ہیں کہ نسل کی اعلیٰ مطلوبہ خصوصیات کچھ مخصوص قسم کی ناخوش گوار خصوصیتوں پر ہی موقوف نہیں ہیں یا یہ کہ اعلیٰ و نادر اوصاف رکھنے والے انسان پاگلوں یا مجنونوں ہی کے ہاں جنم لیتے ہیں یا ان کے لیے دماغی برتری کے ساتھ میرگھویا ہونا بھی ضروری ہے۔ اس لیے یہ خطرہ تو بے بنیاد ہے کہ مخدوش قسم کے لوگوں کو توالد و تناسل سے روک دینے سے اعلیٰ و نادر اوصاف ہی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ بلکہ ان بندشوں کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نسل کی خصوصیات کو اور جِلا پانے کا موقع مل جائے گا۔ اور آبادی میں اعلیٰ و نادر اوصاف والے انسان زیادہ پیدا ہوں گے۔

(ج) یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ اگر ہم مخدوش لوگوں کو توالد و تناسل سے باز رکھنے میں پوری طرح کامیاب ہو گئے تو اصلاحِ نسل کا مقصد نسبتاً جلد حاصل ہو جائے گا۔ دماغی نقائص کے معاملے میں یہ چیز یقین کی حد تک خیال میں آسکتی ہے۔ اگر آپ نے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے کہ دماغی یا ذہنی نقص اسی طرح موروثی طور پر اولاد میں منتقل ہوتے ہیں جس طرح اور دوسری رجعی یا واپس آنے والی خصوصیات تو پھر مخدوش لوگوں سے آنے والی نسلوں کو نجات دلانے کا اندازہ کرنا ہمارے لیے کچھ مشکل نہیں رہے گا۔ اگر ہم موجودہ انسانی آبادی میں احمق اور دماغی اعتبار سے ناکارہ لوگوں کا اوسط نکالنے کی کوشش کریں تو وہ غالباً فی دس ہزار میں سو ہوگا۔ اب اگر ہم اصلاحِ نسل کی تجویزوں پر عمل شروع کردیں تو ماہرین کا اندازہ ہے کہ پہلی ہی نسل میں دماغی ناکاروں کی تعداد گھٹ کر ۱۰۰ سے ۸۲،۶ فی ہزار رہ جائے گی۔ اور دوسری نسل میں ۶۹،۴ اور تیسری میں ۵۹،۲ فی ہزار ہو گی۔ اگر موانع پیش نہ آئے تو غور کرنے کا مقام ہے کہ ہم دنیا کو دماغی ناکاری دینے میں کس حد تک کامیاب ہو سکیں گے۔ اگرچہ ان اعداد و شمار پر بہت کچھ قیل و قال کی گنجائش ہے لیکن ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں ذرا چون و چرا نہیں کرنا چاہیئے کہ توالد و تناسل کے معاملے میں اصلاحِ نسلی نقطۂ نظر سے پابندیاں عائد کر دینے سے نسل کے دماغی نقائص بہت تیزی سے کم ہو جائیں گے۔ پھر ایک بات اور بھی ہے کہ دماغی نقائص آبادی کے ہر طبقے میں یکسانیت کے ساتھ تو بٹے ہوئے ہیں نہیں، اس لیے جس حد تک جو جو نقائص مخصوص طبقوں میں موجود ہوں گے۔ اسی مناسبت سے ان کو رفع کرنے میں وقت زیادہ لگے گا۔ اور جہاں تک صحیح الجسم اور صحیح الدماغ لوگوں کی ہمت افزائی کا تعلق ہے یہ بات بھی صاف ہے کہ ہماری تجویزیں ان کے حق میں کچھ بہت زیادہ کامیاب نہیں ہوں گی۔ البتہ مخدوش لوگوں کی روک تھام میں ہم شاید بہت کچھ کر گزریں گے۔ ہمت افزائی والی تجویزیں متعلقہ اشخاص کے بوجھ کو ضرور کم کر دیں گی لیکن داد کا پورا حق ہم سے شاید ادا نہیں ہوگا۔

اصلاحِ نسل کے کاموں کی موجودہ نوعیت۔ بیسویں صدی میں اصلاحِ نسل کا بس یہ کام ہوا ہے کہ اصلاحِ نسل کے مسائل

کی تحقیقات کی داغ بیل پڑی اور تجاویز کو عوام سے روشناس کرانے کی کوشش کی گئی۔ یہ تو ایک مانی ہوئی بات ہے کہ اصلاحِ نسل کی تجاویز میں اکثر تجویزیں ایسی ہیں جن کی تحقیقات موجودہ مستقل علوم کے دائرۂ تحقیق میں آتی ہے لیکن اس مسئلے کا تحقیق کا اپنا علیحدہ میدان بھی ہے۔ مثال کے طور پر وراثت کے ذریعے سے منتقل ہونے والی خصوصیات کی تقسیم کا معاملہ علمِ اصلاحِ نسل کے دائرے کے علاوہ اور کہیں جا ہی نہیں سکتا۔

بہرحال انگلستان اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اصلاحِ نسل کے علم کا خاصا چرچا ہے۔ وہاں اس علم کے مسائل کی تحقیقات کے لیے ادارے موجود ہیں۔ اصلاحِ نسل کے ریکارڈ کا دفتر، جس کے صدر ڈاکٹر سی۔ بی۔ ڈیون پورٹ ہیں سنہ ۱۹۱۰ء میں قائم کیا گیا تھا۔ یہ دفتر درحقیقت واشنگٹن کے کارنیجی انسٹی ٹیوشن کے شعبہ علم توالد و تناسل کا ایک حصّہ ہے اور کولڈ سپرنگ ہاربر نیویارک میں قائم ہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں جب مشہور ماہر علم اصلاحِ نسل سرفرانسس گالٹن کا انتقال ہوا تو انہوں نے اپنے وصیت نامہ میں پینتالیس ہزار پونڈ کی رقم اس علم کی ترقی کے لیے بھی وقف کی۔ اس وقف سے یونی ورسٹی کالج لندن میں اس علم کا شعبہ قائم کیا گیا اور پروفیسر کارل پیرسن اس کے نگران مقرر کیے گئے۔

جن لوگوں نے اب تک اس علم سے دل چسپی لی ہے وہ اب اس کو اچھی طرح محسوس کرنے لگے ہیں کہ اصلاحِ نسل جیسے اہم مسئلے کی کمل چھان بین حکومت کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ حکومت ہی کے ذریعے سے وقتاً فوقتاً یہ ممکن ہے کہ اسکول میں تعلیم پانے والوں کی جسمانی اور دماغی خصوصیات کی جانچ کی جا سکے۔ حکومت کو مشورہ دینا چاہیئے کہ وہ اپنی نگرانی میں ایک مستقل شعبہ قائم کرے تاکہ عوام ضروری معلومات اور اعداد و شمار سے واقف ہو سکیں اور ماہرین کو مسائل کے سمجھنے اور تجاویز کو صحت کے ساتھ مرتب کرنے میں آسانی ہو۔ خوشی کی بات ہے کہ سویڈن میں علم الحیات نسلی کا ادارہ سنہ ۱۹۲۲ء میں بمقام اپلاسہ قائم کر دیا گیا ہے۔ یہ ادارہ حکومت کے چھ نامزد کردہ ممبروں کی نگرانی میں اپنا ابتدائی کام کر رہا ہے۔ توقع ہے کہ اصلاحِ نسل کے سلسلے میں قانون سازی کے لیے اس ادارے کی تحقیقات سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔

اصلاحِ نسل کی انجمنیں بھی اب چند ملکوں کے ساتھ مخصوص نہیں رہی ہیں۔ تقریباً ہر متمدن اور نیم متمدن ملک میں اس قسم کی انجمنیں قائم ہو گئی ہیں۔ جن کا مقصد یہ ہے کہ اصلاحِ نسل کی ٹھوس تجویزوں کو عوام تک پہنچائیں اور ان میں اصلاحِ نسل سے عام دل چسپی پیدا کریں۔

عبد الحمید

اولاد اور سیاست

لیڈر:- دیکھو، تمہاری حماقت سے آج میں صرف تین ووٹوں سے ہار گیا۔

بیوی:- وہ کس طرح؟

لیڈر:- اگر آج پنڈت درگا داس کی طرح ہمارے ہاں بھی بہت سے لڑکے ہوتے تو وہ سب مجھ کو ووٹ دیتے اور یہ روز بد دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔

نواں باب

متفرّقات

ضبطِ تولید اور اُس کی ضرورت

از مسز مارگریٹ سینگر نیویارک (امریکہ)

ضبط تولید کیا ہے ؟

حمل روک کر شرح پیدائش پر قابو حاصل کرنے کا نام ضبط تولید ہے۔ یہ یاد رہے کہ حمل روکنے سے کسی جان کا ضائع کرنا لازم نہیں آتا۔ اس لئے کہ حمل کے ابتدائی دنوں تک جنین محض بے جان ہوتا ہے۔

رہا شرح پیدائش پر قابو حاصل کرنے کا خیال تو اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ بچوں کی ایک مخصوص تعداد تو پیدا کی جائے لیکن اس کے بعد اُن کی پیدائش کو روک دیا جائے۔ بلکہ پیدائش کو قابو میں رکھنے کا صرف یہ مطلب ہے کہ جس طرح ہم اپنی موٹروں پر قابو رکھتے ہیں، اپنے وقت، اپنی بھوک اور اپنی وسائل معاشرت کو قابو میں رکھتے ہیں اسی طرح اپنے بچوں کی پیدائش پر اس انداز سے قابو حاصل کرلیں کہ :۔

(۱) ماں کی صحت پر بُرا اثر نہ پڑے۔

(۲) بچہ کسی موروثی بیماری کا شکار نہ ہو۔

(۳) باپ کے کمانے کی قوت نہ جواب دے دے۔

(۴) معیارِ زندگی ایسا ہو کہ بچوں کی پرورش ممکن ہو سکے۔

برتھ کنٹرول سے اصل میں مردوں اور عورتوں میں اپنی اپنی ذمّہ داریوں کا احساس پیدا کرنا مقصود ہے۔ اگر عام لوگوں کو اولاد کے متعلق اپنی حقیقی ذمّہ داریوں کا احساس ہونے لگے تو نہ اس قدر بے حساب بچے پیدا ہوں نہ اُن کی نشو و نما اور تربیت میں اس قدر بے پروائی جائز رکھی جائے اور نہ صحت کے اعتبار سے وہ نکمے اور ناکارہ ثابت ہوں۔

ضبطِ تولید کی ہمیں ضرورت کیوں ہی ؟

اس لئے کہ جسمانی اور معاشی کمزوریاں ہمیں اس پر عمل کرنے کے لئے مجبور کر رہی ہیں۔

وہ عورتیں جو دق، اختلاج قلب، گردوں کی خرابی یا دوسری سخت بیماریوں میں مبتلا ہیں وہ عموماً حمل کے دوران میں یا وضع حمل کے وقت مرجاتی ہیں۔ صرف امریکہ میں پچھلے سال ایسی بیس ہزار سے زیادہ مائیں حمل کا شکار ہوئی ہیں۔ اور ایسی مائیں تو بے حساب ہیں جو حمل کے بعد ہمیشہ کی روگی بن کر رہ گئی ہیں۔ جو عورتیں ان بیماریوں کے باعث مریں یا اسقاط کے باعث ان کی جان گئی، درحقیقت ان کی جانیں مفت ضائع ہوئیں۔ اگر وقت پر اُن کو ضبط تولید کے متعلق ضروری ہدایات مل جاتیں تو یقیناً اتنی جانیں ضائع نہ ہوتیں۔

اسقاط کے باعث امریکہ میں جس قدر عورتوں کی جانیں جاتی ہیں وہ حقیقتاً ہماری تہذیب پر ایک بدنما دھبہ ہیں۔ ڈاکٹر ٹاسگ کا اندازہ یہ ہے کہ امریکہ میں ہر سال پندرہ ہزار عورتیں اسقاط سے مرتی ہیں اور یہ ایسی مہیب تعداد ہے کہ اس کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

ضبط تولید کی نہ صرف ماؤں کی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے ضرورت ہے بلکہ اس لئے بھی اس کی ضرورت ہے کہ بچوں کی شرح اموات

کو کم کرنے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ بچوں کی نشو و نما پر تین صورتوں کا براہ راست اثر ہوتا ہے۔

اوّل باپ کی آمدنی کا۔ باپ کی آمدنی بڑھتی ہے تو خاندان کے زیادہ سے زیادہ افراد کی زندگیاں بڑھ جاتی ہیں۔ آمدنی گھٹتی ہے تو بچوں کی بڑی تعداد موت کا شکار ہو جاتی ہے۔

دوسری صورت جو بچوں کی صحت اور نشو و نما پر اثر ڈالتی ہے وہ اُن کے پیدا ہونے کا وقفہ ہے۔ اگر ہر بچے کی پیدائش میں تین یا چار برس کا وقفہ ہوتا ہے تو ماں کو اپنی صحت درست کر لینے کا موقع حاصل ہوتا ہے اور معاشی حیثیت سے دوسرے زچہ خانے کا خرچ بھی اتنے دنوں میں جوڑا جا سکتا ہے۔ علاوہ اس کے اعداد و شمار سے پتہ چلا ہے کہ پانچویں بچے کے مقابلے میں دوسرے بچے کے لئے جینے کا زیادہ قرینہ موجود ہے اور بارھویں بچے کے مقابلے میں پانچواں بچہ عموماً جی جاتا ہے۔ اس دنیا میں ۶۰ فی صدی بارھویں بچے یا تو پیدا ہونے کے فوراً ہی بعد مر جاتے ہیں یا مشکل سے ایک برس کی زندگی گزار کر رخصت ہو جاتے ہیں۔ ان اعداد و شمار پر غور کیجئے اور سوچئے کہ بچوں کی شرح اموات کا اس قدر مہیب ہونا بہتر ہے یا یہ بہتر ہے کہ کم سے کم بچے پیدا ہوں زیادہ سے زیادہ جئیں۔ اور جو قوتیں ان میں اللہ تعالیٰ نے ودیعت کر دی ہیں ان کو نشو و نما دے کر دنیا کی تعمیر میں حصہ لیں۔ ماؤں کی صحت اور بچوں کی جانوں کا آج دنیا میں کس قدر بے دردی سے اسراف ہو رہا ہے؟ وہ جانیں ضائع کی جا رہی ہیں جن سے منظّم صورت میں دنیا کے سنوارنے کا کام لیا جا سکتا ہے۔

تیسرے وہ حکومت جو پاگلوں، احمقوں، معذوروں، اور امراض خبیثہ کے مریضوں کو بچّے پیدا کرنے کی اجازت دیتی ہے وہ ایسی حکومت ہے جسے اپنی رعایا کی فلاح اور بہبود سے کوئی دلچسپی نہیں۔ خیال تو کیجئے کروڑوں روپیہ آج صرف امریکہ میں خیرات کے نام سے ذہین اور کماؤ شہریوں سے محض اس لئے وصول کیا جاتا ہے کہ ناکارہ، معذور اور مریض شہریوں کے "گلوں" کی پرورش ہو سکے! یعنی ناکارہ انسانوں کے ایسے ریوڑ کو جسے مہذب سوسائٹی میں پیدا ہی نہ ہونا چاہیئے تھا۔

نوجوان جوڑوں کو شادی کے ابتدائی برسوں ہی میں ضبط تولید پر عمل کرنا چاہیئے۔ عورت کے لئے ۲۲ برس اور مرد کے لئے ۲۵ برس سے کم عمر میں بچہ پیدا کرنا جائز نہیں البتہ اس عمر کو پہنچ کر دونوں کے قویٰ میں اس قدر پختگی آجاتی ہے کہ وہ تن درست بچہ پیدا کر سکتے ہیں۔ اس اصول پر نہ صرف اس لئے عمل کرنا ضروری ہے کہ اس سے ماں باپ دونوں کی صحت برقرار رہتی ہے اور بچہ بھی تن درست پیدا ہوتا ہے بلکہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ شادی کے دو تین برس بعد تک، اگر بچّہ کا قدم درمیان میں نہ آئے تو میاں بیوی میں زیادہ اُنس اور محبت پیدا ہو جاتی ہے اور گھر میں بڑا سکھ اور چین حاصل رہتا ہے۔ لیکن ہر حالت میں بچّے کی پیدائش کے سلسلے میں باپ کی معاشی ذمّہ داریوں کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

ضبط تولید دنیا کی ساری معاشی اور معاشرتی بیماریوں کا واحد علاج تو نہیں ہے لیکن یہ اس قدر مؤثر اور اس قدر زود اثر علاج ہے کہ اگر اس سے کام لیا گیا تو لاکھوں مردوں اور عورتوں کی معاشی مشکلات دور ہو سکتی ہیں۔

وہ لوگ جو بچّہ پیدا کرنے کی اخلاقی ذمّہ داریوں کا پورا پورا احساس رکھتے ہیں، اصل میں اپنے اس مستحسن خیال سے ایک نئی دنیا بنا رہے ہیں۔ اور "تعمیر و تنظیم نسل" کے سلسلے میں آیندہ تجربات کا ایک نیا باب کھول رہے ہیں۔ ایسا باب جو اب سے پہلے کی تاریخ میں نہیں کھولا گیا تھا۔

نتیجہ امتحان سالانہ ۱۹۳۹ء جماعت افضل الحکماء و اکمل الحکماء جامعہ طبیہ دہلی

۱۔ آل حسن (۲۱۴) ۲۔ اختر الحق (۲۷۵) دویم ۳۔ بشیر احمد (۲۱۵) ۴۔ بھیم سین (۲۷۷) اوّل ۵۔ سید مبارک شاہ (۲۲۴)۔

۶۔ غلام تونسوی (۲۲۴) ۷۔ محمد مختار چشتی (۲۱۴) ۸۔ محمد نعمت اللہ خاں (۱۹۶) ۹۔ وکیل احمد (۲۷۳) سویم

۵۶۔ محمد یونس (۳۴) کامیاب امتحان ضمیمہ علم الجراحت جو کہ امتحان فاضل الاطباء ۱۹۳۷ء میں باقی رہ گیا تھا۔ ۶۲۔ دینددیال جین (۸۳) کامیاب امتحان ضمیمہ حمیات قانون

نوٹ:۔ (۱) صرف کامیاب طلباء کے نام دیئے گئے ہیں (۲) باقی نتائج بھی جلد شائع کئے جائیں گے۔ (دستخط رجسٹرار)

جمہوریہ ترکیہ میں حفظان صحت اور آبادی کا مسئلہ

ہمارے مکرم ڈاکٹر ایچ العطاس معتمد صحت و اجتماع معاونت انقرہ نے ہماری درخواست پر ہمدرد صحت کے ضبط تولید نمبر کے لیے ایک مفصل مضمون ارسال فرمایا ہے۔ مضمون میں نہ صرف جمہوریہ ترکیہ کی شرح پیدائش و اموات پر بحث کی گئی ہے بلکہ حفظ صحتِ عامّہ کی تفصیلات بھی اس میں جمع کی گئی ہیں۔ ہم فی الحال اس مضمون کے وہی اقتباسات شایع کررہے ہیں جو ہمارے موضوع سے براہ راست تعلق رکھتے ہیں۔ مکمل مضمون انشاء اللہ آئندہ کسی اشاعت میں پیش کیا جائے گا۔ مضمون فرانسیسی زبان میں تھا۔ اس کا ترجمہ کرلیا گیا ہے۔ "ہمدرد صحت"

ٹرکی نے اپنے مجاہد اعظم غازی مصطفےٰ کمال اتاترک کی زیر قیادت غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر زندگی کے جس نئے دور میں قدم رکھا اُس میں ٹرکی کا پہلا قدم یہ تھا کہ قومی فوز و فلاح کے لیے تعمیری پروگرام مرتّب کیے جائیں۔ صدیوں کی خوں ریز لڑائیوں نے ترکی قوم کی آبادی بہت کم کردی تھی اور اصول حفظانِ صحت کی جانب سے عام بے پروائی نے ترکوں کی شرح پیدائش کو غیر معمولی طور پر گھٹا دیا تھا۔ قومی نشاۃ ثانیہ کے بعد ہی ترک مدبّرین کے سامنے اہم ترین سوال یہ تھا کہ ترک قوم کی صحت کی نگہداشت کرکے اس کی شرح پیدائش کو بڑھایا جائے۔

اس مقصد عظیم کے لیے جمہوریہ ترکیہ میں صحت عامّہ کا ایک مستقل شعبۂ وزارت قائم کیا گیا جس نے ملک کے بہترین ماہرین طب کو مجتمع کرکے ترکی قوم کی صحت کے متعلق ضروری معلومات حاصل کیں۔ بعض حالات میں غیر ممالک کے ڈاکٹروں سے بھی امداد لی گئی۔ ان ماہرین طب کی رپورٹیں چار سال تک مکمل نہ ہوسکیں۔ اس کے بعد حکومت نے حفظانِ صحت عامّہ کیلئے ایک مستقل مسودۂ قانون مرتب کرکے ترکی پارلیمنٹ کے سامنے پیش کیا جو طویل بحثوں کے بعد ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۳۰ء کو منظور ہوگیا۔ ۶ مئی سنہ ۱۹۳۰ء کو مندرجہ بالا قانون کا نفاذ ملک میں کردیا گیا اور وزارت صحت عامّہ کی جانب سے اس پر پوری سختی کے ساتھ عمل درآمد کیا جاتا ہے۔ اس قانون (نمبر ۱۵۹۳) کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ دفعہ ۵ کے مطابق شعبۂ طب تمام و کمال وزارت صحت عامّہ کے ماتحت کردیا گیا اور ٹرکی میں اب حکیم یا ڈاکٹر اس وقت تک پریکٹس نہیں کرسکتا جب تک وزارت مذکورہ کو اس کی قابلیت اور مہارت فن کے متعلق پورا یقین نہ ہوجائے۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ پیشۂ طبابت نااہل لوگوں کے ہاتھ سے نکل کر صرف سند یافتہ اور تجربہ کار اشخاص تک محدود ہوگیا ہے۔ قانون کی چھٹی دفعہ کے مطابق ملک میں کوئی سیرم یا ویکسین کو اُس وقت تک رائج نہیں کیا جاسکتا جب تک وزارت صحتِ عامّہ اس دوا کے تمام کیمیاوی اجزا کی جانچ پڑتال کے بعد اس کے مفید و کارآمد ہونے کی تصدیق نہ کردے۔ اس طرح ملک میں اشتہاری دوافروشوں کا بالکل سدّباب ہوگیا ہے۔ اس کے علاوہ ابتدائی مدرسوں کے نصاب میں حفظان صحت کی تعلیم لازمی قرار دی گئی ہے اور ہر استاد اپنے شاگردوں سے ان قواعد پر عمل کرانے کیلیے مجبور ہے۔ اسی طرح ٹرکی کے تمام کارخانوں میں مندرجہ بالا قانون کی ضروری دفعات پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے۔ اور اگر کسی کارخانے کا مالک ان احکام پر عمل نہ کرسکے تو وہ مستوجب سزا قرار پاتا ہے۔ قانون کی رُو سے وزارت صحت عامّہ کو پروپیگنڈے کے لیے مختلف مراکز قائم کرنے کا حق حاصل ہے جہاں سے تحریر و تقریر کے ذریعے سے عوام کو حفظان صحت کے ضروری اصول سے مطلع کیا جاتا ہے اور ان مراکز حفظان صحت کے تمام مصارف حکومت برداشت کرتی ہے۔

حفظان صحت کی سپریم کونسل، مندرجہ بالا قانون کی رو سے وزارتِ صحت عامّہ کی نگرانی میں حفظان صحت کی ایک مجلس اعلیٰ ہے، جس کی صدارت کے فرائض وزیر یا نائب وزیر صحتِ عامّہ انجام دیتا ہے۔ مجلس اعلیٰ کے نو ارکان ہیں جنہیں خود وزیر صحت عامّہ مقرر کرتا ہے اور اسی کو انہیں برطرف کرنے کا حق حاصل ہے۔ اس کے اجلاس سال میں تین مرتبہ فروری، مئی اور نومبر کے مہینوں میں منعقد ہوتے ہیں اور ہر اجلاس مہینے کی ۱۰ تاریخ تک منعقد ہوجانا چاہیئے۔ اس کا کورم پانچ ممبروں کا ہے اور کونسل کو حق حاصل ہے کہ وہ قابل اور با اثر ماہرین طب کو مستقل یا ہنگامی طور پر اپنی مجلس کا ممبر مقرر کرے۔ ملک میں حفظان صحت کی یہی سپریم کونسل ڈاکٹروں کو پریکٹس کے لیے سندیں عطا کرتی ہے، اور ملک میں جو دوائیں ایجاد کی جائیں کیمیاوی امتحان کے بعد ان کی تصدیق کرتی ہے۔

سپریم کونسل کی جانب سے ہر بڑے شہر میں ایک "ڈائرکٹر" مقرر کیا جاتا ہے جو اپنے ضلع کے تمام طبیبوں اور دوا فروشوں کی نگرانی کے علاوہ درس گاہوں، کارخانوں اور دکانوں میں اصول حفظان صحت پر عمل درآمد کرتا ہے۔ میونسپلٹیوں کے سینٹری انسپکٹران ہی ڈائرکٹروں کے ماتحت ہوتے ہیں اور وزارت صحت عامہ کی سپریم کونسل کے سامنے بھی ڈائرکٹر ہر بات کے لیے جواب دہ ہوتا ہے۔ بعض شہروں میں یہ "ڈائرکٹر" اعزازی بھی ہیں۔ لیکن عام طور پر انہیں سرکاری ملازموں کی حیثیت حاصل ہے۔ اور اس عہدے پر بالعموم کسی مشہور اور تجربے کار ماہر طب کو متعین کیا جاتا ہے۔

(اس کے بعد مضمون میں میونسپلٹیوں کی نگرانی، سرحدوں کی دیکھ بھال، متعدی امراض سے فوجوں کی حفاظت، جراثیم امراض کی پیدائش کو روکنے کی تدبیریں، تپ دق اور پلیگ کے مریض، پبلک عمارتوں کی نگرانی اور چیچک کا ٹیکہ وغیرہ اہم سرخیاں ہیں۔)

امراض تناسلی کا انسداد: قانون صحت عامہ کی رُو سے ٹرکی میں ہر وہ شخص جو سوزاک اور آتشک وغیرہ میں مبتلا ہو جائے اس بات پر مجبور ہے کہ وہ اس مقام کے کسی ڈاکٹر کو اور اگر ڈاکٹر موجود نہ ہو تو پولیس افسر کو فوراً اپنے مبتلائے مرض ہونے کی اطلاع کردے۔ اس کے بعد ڈاکٹر یا پولیس افسر کا یہ فرض ہوگا کہ وہ مریض کے نام اور پتے سے محکمۂ حفظان صحت کو مطلع کردے۔ اگر کوئی شخص اپنے مرض کو چھپانے کی کوشش کرے گا تو وہ قانون کی نگاہ میں مجرم قرار پائے گا۔ اور اسے قید و جرمانے کی سزائیں دی جاسکتی ہیں۔ محکمۂ حفظان صحت کے حکام کو اختیار ہے کہ جس شخص کے متعلق اُنہیں یہ شبہ ہو کہ وہ سوزاک یا آتشک میں مبتلا ہے تو اس کا فوراً بغیر کسی نوٹس کے معائنہ کرلیں۔ کوئی شخص معائنہ کرانے سے انکار نہیں کرسکتا اور اگر انکار کرے گا تو محکمۂ حفظان صحت اس کے خلاف قانون صحت عامہ کی دفعہ ۱۰۰ کے ماتحت قانونی کارروائی کرےگا۔

سوزاک و آتشک کے مریضوں کو علیحدہ رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایسے امراض کا علاج کرنے کے لیے ملک میں جابجا شفاخانے قائم کردیے گئے ہیں۔ لیکن جہاں اس قسم کا مخصوص شفاخانہ نہ ہو وہاں کسی عام ہسپتال میں مریض کو علیحدہ رکھ کر اس کے علاج کا انتظام کیا جاتا ہے۔ غریبوں کے مصارف علاج حسب معمول حکومت ادا کرتی ہے۔ محکمۂ حفظان صحت کی طبی کونسل امراض سوزاک و آتشک کے متعلق برابر پروپیگنڈا کرتی ہے اور اس پروپیگنڈے کا خاص مقصد یہ ہوتا ہے کہ والدین کی غلط کاریوں کے نتائج سے بچوں کو بچایا جائے۔

شاہدانِ بازاری کی نگرانی: قانون صحت عامہ کی دفعہ ۱۲۸ کی رو سے شاہدانِ بازاری کی نگرانی وزارت صحت عامہ کے ذمّے ہے جسے مقامی افسران محکمۂ صحت انجام دیتے رہتے ہیں۔

دفعہ ۱۲۹ کی رُو سے ہر اُس بازاری عورت کو اپنا پیشہ ترک کرنے پر قانوناً مجبور کیا جاسکتا ہے جس کے متعلق یہ شبہ ہو کہ وہ تپ دق، برص، جذام، ضیق النفس، سوزاک اور آتشک وغیرہ متعدی امراض میں مبتلا ہے یا پہلے مبتلا رہ چکی ہے۔ ایسی تمام عورتوں کے نام مقامی طور پر مشتہر کردیے جاتے ہیں۔ اور ان کی نقل میونسپلٹی یا محکمۂ حفظان صحت کے دفتر میں آویزاں رہتی ہے۔ اگر کوئی عورت حکومت کی جانب سے نوٹس مل جانے کے بعد اپنے پیشے کو ترک نہیں کرتی تو وہ قانوناً سزائے قید کی مستوجب قرار پاتی ہے۔

ڈاکٹروں، محکمۂ حفظان صحت اور پولس کے آدمیوں کو ہر وقت بغیر کسی قسم کی اطلاع دیے ہوئے عصمت فروشی کے اڈّوں میں داخل ہونے اور طوائفوں کو معائنہ کرنے کا حق حاصل ہے۔

اگر کسی شخص کے متعلق یہ شبہ ہو کہ وہ متعدی و تناسلی امراض میں گرفتار ہے تو پولس اس کو شاہدانِ بازاری کے مکانات داخل ہونے سے حکماً روک سکتی ہے۔

عصمت فروشی کے مراکز میں شراب اور دوسری نشہ آور چیزوں کا استعمال ممنوع ہے۔ اگر کسی طوائف کے متعلق یہ اطلاع ہو جائے کہ اس کے مکان پر مسکرات کا استعمال کیا جاتا ہے تو حکومت اس کا لائسنس منسوخ کرسکتی ہے۔

زچاؤں کی نگہداشت اور افزائش نسل: قانون صحت عامہ کا چھٹا حصہ افزائش نسل اور زچاؤں کے متعلق ہے۔ دفعہ ۱۵۱ کی رُو سے وزارت صحت عامہ کے فرائض میں یہ بھی داخل ہے کہ وہ ملک کی شرح پیدائش کو بڑھانے اور زچاؤں کو امراض سے بچانے کے لیے تمام ضروری تدابیر اختیار کرے اور پروپیگنڈے کے ذریعے سے والدین کو حفظانِ صحت کے ضروری اصول سے مطلع کرے۔ زچاؤں کی دیکھ

بھال اور انہیں بچوں کی پرورش کے متعلق ضروری ہدایات دینے کے لیے حکومت تربیت یافتہ دائیوں اور نرسوں کا انتظام کرتی ہے اور اُن کی خدمات بغیر کسی معاوضے کے پبلک حاصل کر سکتی ہے۔

جو عورتیں فیکٹریوں اور کارخانوں میں کام کرتی ہیں وہ وضع حمل سے ایک مہینے پہلے اور وضع حمل کے بعد ڈاکٹری سارٹیفکٹ پیش کرنے پر پوری تنخواہ کے ساتھ رخصت کی مستحق ہیں۔

دفعہ ۱۵ کے مطابق حکومت ہر سال اپنے بجٹ میں ایک ایسی رقم منظور کرے گی جو ان غریب عورتوں کو مالی امداد کے طور پر دی جائے گی جن کے ۸ بچے زندہ موجود ہوں۔ اس دفعہ کا مقصد یہ ہے کہ ملک میں افزائش نسل کی حوصلہ افزائی ہو۔ حکومت کی جانب سے مختلف مقامات اور موقعوں پر ایسے اجتماعات کا انتظام ہے جہاں صحت مند بچوں کی نمائش کی جاتی ہے اور والدین کو انعامات دیے جاتے ہیں۔

جو عورتیں یا مرد متعدی امراض میں مبتلا ہوں یا مبتلا رہ چکے ہوں اُنہیں قانوناً شادی سے روکا جاسکتا ہے۔

بچوں کی حفاظت: بچوں کی حفاظت و نگہداشت کے مسئلے پر حکومت پروپیگنڈا کر کے لوگوں کو بتائے گی کہ بچوں کی پرورش کے صحیح طریقے کیا ہیں۔

ملک میں ایسے کھلونوں، مٹھائیوں اور ایسی تمام دوسری چیزوں کی درآمد و فروخت ممنوع ہے جن کے استعمال سے بچوں کی صحت پر بُرا اثر پڑے یا ان کی جان کے لیے خطرہ ہو۔ جو سوداگر ایسی چیزوں کی درآمد، فروخت اور نمائش کریں گے وہ قانون کی نگاہ میں مجرم قرار پائیں گے۔ حکومت وقتاً فوقتاً ایسے تمام کھلونوں اور دوسری چیزوں کی فہرست شایع کرتی رہتی ہے

چھ سال کی عمر تک کے لاوارث بچوں کی حفاظت اور پرورش و کفالت کی ذمہ دار مقامی میونسپلٹیاں ہیں جس مقام پر میونسپلٹی نہ ہو وہاں "مجلس اکابر" اس فرض کو انجام دینے کے لیے منجانب حکومت مجبور ہے۔ چھ سال کی عمر کے بعد ان لاوارث بچوں کی تعلیمی ذمہ داری ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن پر عاید ہوتی ہے۔ ہر اُس مقام پر جس کی آبادی دس ہزار نفوس سے زیادہ ہو، میونسپلٹی بچوں کے علاج اور ان کی غذا کے متعلق مشورہ دینے کے لیے ایک شفاخانہ قائم کرنے پر مجبور ہے۔ جن مقامات کی آبادی چالیس ہزار سے زیادہ ہو وہاں کی میونسپلٹی اپنے شفاخانے کے ساتھ "دودھ خانے" کا بھی انتظام کرے گی۔ جہاں بچوں کے واسطے خالص دودھ مہیا کیا جائے۔ اور غریب والدین کے بچوں کو میونسپلٹی کے خرچ پر دودھ مفت دیا جائے

ایک لاکھ اور اس سے زیادہ آبادی کے شہروں میں میونسپلٹیاں باشندوں کی ضرورت و سہولت کے مطابق بچوں کے لیے متعدد شفاخانے اور "دودھ خانے" قائم کریں گی۔

ہر مدرسے میں بچوں کی جسمانی صحت کا معائنہ ضروری ہے۔ اُستادوں کا فرض ہے کہ ہر بچے کی صحت کا ایک رجسٹر رکھیں جس کے ضروری اندراجات سے معلوم کیا جاسکے کہ بچے کی صحت ترقی پذیر ہے یا زوال پذیر۔

بارہ سال سے کم عمر کے بچوں کو، خواہ وہ اپنے والدین ہی کے ساتھ ہوں، شراب خانوں میں داخل ہونے کی ممانعت ہے اور شراب خانوں کے مالکوں کا فرض ہے کہ اس قاعدے پر سختی سے عمل درآمد کریں۔

بارہ سال کی عمر تک کے بچے ازروئے قانون سگریٹ نوشی نہیں کر سکتے۔ اور نہ سگریٹ فروشوں کو ان کے ہاتھ سگریٹ فروخت کرنے کی اجازت ہے۔

بارہ سال تک کی عمر کے بچوں کو سینما، تھیٹر، رقص خانوں اور شراب خانوں میں کام کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اسی طرح کان کنی کے لیے بھی اس عمر تک کے بچوں کو ملازم نہیں رکھا جاسکتا۔

ہر مقام کی میونسپلٹی بچوں کی سیر و تفریح کے لیے کوئی جگہ مختص کرنے پر مجبور ہے۔ ان مقاموں پر میونسپلٹی کی جانب سے بچوں کو تعلیمی فلمیں بھی دکھائی جاتی ہیں۔

مسئلۂ نسل اور مصر

استاذ محمد محمود حسن۔ سکرٹری نیابت عیاط۔ قاہرہ

نسل کا مسئلہ مصر میں بڑی اہمیت اختیار کر رہا ہے۔ عام و خاص سب اُس کی طرف متوجہ ہیں۔ کوئی کنبہ ایسا نہیں جو یہ حساب نہ لگا رہا ہو کہ اس کے افراد زیادہ ہیں اور آمدنی محدود ہے۔ اور افراد کی کثرت سے مصارف ناقابل برداشت حد تک پہنچ گئے ہیں۔ اہل قلم اس مسئلے پر بہت کچھ خامہ فرسائی کر چکے ہیں یہاں تک کہ دار الافتا نے فتویٰ بھی دے دیا ہے۔ اس فتوے سے کچھ لوگ خوش ہیں اور کچھ لوگ ناراض ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ یہ مسئلہ دو حیثیتیں رکھتا ہے۔ ایک شرعی حیثیت اور دوسری قومی و اجتماعی۔ اس سے پہلے کہ ہم اِن دونوں حیثیتوں پر بحث کریں یہ بات بتا دینی چاہتے ہیں کہ جو لوگ نسل کے مسئلے سے زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں اور تحدید نسل کی طرف بہت زیادہ میلان رکھتے ہیں، وہ طبقۂ متوسط کے لوگ ہیں طبقہ مالی کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ اُس کے پاس بڑی بڑی جائدادیں اور مال و متاع موجود ہے۔ اُسے اس مسئلے کا کیا فکر ہو سکتا ہے۔ اُس کے نزدیک اولاد کی کثرت و قلّت یکساں ہے۔ اب رہا غربا اور کاشتکاروں کا طبقہ جو ملک کا سب سے بڑا طبقہ ہے، تو اُس کی توجہ تحدید نسل کی طرف کبھی مبذول نہیں ہو سکتی اور نہ انہیں اولاد کے متعلق کوئی دشواری ہے۔ ان کے نزدیک اولاد ثروت کا مفہوم رکھتی ہے کیوں کہ ایک کاشتکار جو کثیر الاولاد ہو زیادہ کاشت کر سکتا ہے اور اسے اپنی اولاد سے مواشی کے چرانے اور زراعت کے کاموں میں پوری مدد مل سکتی ہے۔ جن کاشتکاروں کی اولاد زیادہ ہے وہ اپنے ہم چشموں میں زیادہ عزت رکھتے ہیں۔

طبقہ متوسط ملک کا وہ طبقہ ہے جو صاحب غور و فکر ہے اور ملک کی خوش حالی اُس پر منحصر ہے۔ مصر کے ہر گوشے میں اور زندگی کے ہر شعبے میں اُس کی جدوجہد کو دخل ہے۔ لیکن یہی طبقہ سب سے بڑھ کر تحدید نسل کے لئے بے قرار نظر آتا ہے۔

مذہبی حیثیت

انسان کو اپنی ذات سے جو محبت ہے اور جو انانیت اُس میں پائی جاتی ہے اس سے اللہ تعالیٰ کو پوری آگاہی ہے۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ انسان فوری فائدے کا آرزو مند رہتا ہے اور بہت عاقبت نا اندیش ہے۔ اسی بنا پر مختلف صورتوں میں وہ تحدید نسل کے لئے آمادہ ہے اور شیطان نے اُس کے اعمال کو خوش نما بنا دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ انسان کو واضح اور روشن طور پر راستہ دکھا دے۔ اُس کا دل مطمئن کر دے اور روزی وغیرہ کی طرف سے اُسے جو اندیشہ ہے وہ رفع ہو جائے اس لئے ارشاد کیا کہ ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق نحن نرزقھم وایاکم ان قتلھم کان خطأ کبیرا (مفلسی سے ڈر کر اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ اُسے اور تمھیں ہم روزی دیتے ہیں۔ اُس کا قتل بڑی خطا ہے)

یاد رکھیئے کہ اگر اولاد کی کثرت ہوگی تو اس سے خدائے بے نیاز کے خزانوں میں کچھ کمی واقع نہ ہوگی۔ خدا کے قبضے میں تو آسمان و زمین ہے اور اُس نے روزی دینے کا وعدہ کیا ہے۔ خدا سے بڑھ کر وعدہ کو پورا کرنے والا کون ہے؟ انسان کو چاہیئے کہ وہ اس آیۂ کریمہ پر پورا اعتقاد رکھے اور یقین کرے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے لئے روزی کی نئی راہیں نکالے گا اور اسے تنگ دستی کی مصیبت سے نجات دے گا۔ اور کلام الٰہی کے ان مطالب کو ہمیشہ پیش نظر رکھے کہ الشیطان یعدکم الفقر و یامرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرۃ منہ و فضلا (شیطان تمھیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور بری باتوں کا حکم دیتا ہے اور اللہ تم سے مغفرت اور اپنے فضل کا وعدہ کرتا ہے)

اعتراض کیا جاتا ہے کہ منع حمل اور تحدید نسل کو قتل اولاد سے جس کا مضمون اس آیت میں ہے کوئی علاقہ نہیں ہے۔ لیکن یہ اعتراض غلط ہے علمی طور پر یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ انسانی حیات کا پہلا درجہ منی کے وہ کیڑے ہیں جو صلب پدر میں زندہ موجود ہوتے ہیں اور خوردبین سے دیکھنے پر اُن کا متحرک ہونا نظر آتا ہے جو ان کی زندگی کا ثبوت ہے۔ یہ صورت رحم مادر میں پہنچنے سے پہلے ہوتی ہے۔ پس کوئی ایسا عمل جو ان کو رحم میں جانے سے روکے یا اِن کو ہلاک کر دے، بلا شبہ وہ قتل کا عمل ہے۔ پس آج اگر کوئی شخص کسی ذریعے سے منع حمل کی کوشش کرتا ہے تو وہ تنگ دستی کے خوف سے قتل اولاد کے جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر کے معاملے کو یک سوا و فیصل کر دیا اور اس مسئلے کے متعلق ہمارے جو اختلافات تھے ان کو رفع کر دیا۔ اس سلسلے میں عربوں کی حالت پر غور کیجئے۔ بلاشبہ وہ ننگ و عار کی بنا پر اپنی لڑکیوں کو زندہ درگور کرتے تھے لیکن اپنے بیٹوں کے ساتھ ان کا یہ برتاؤ نہ تھا حالانکہ وہ عموماً کثیر الاولاد تھے اور ساتھ ہی انتہا درجے کے غریب اور تنگ دست۔ وہ جنگ و جدل کے مواقع پر اپنی کثیر الاولادی کو مایۂ فخر و ناز قرار دیتے تھے۔

سوشل اور قومی حیثیت

اب سوشل اور قومی نقطۂ نظر سے اس مسئلے پر غور فرمائیے۔ دیکھئے یہ متوسط طبقہ جو تحدید نسل پر زور دے رہا ہے، درحقیقت ملک کا بہترین اور روشن ترین طبقہ ہے۔ یہی وہ طبقہ ہے جس میں علماء اور مختلف علوم و فنون کے ماہرین پیدا ہوئے ہیں۔ عظمائے مصر اور ملک کے مردان کار آپ کے سامنے ہیں، یہ سب کے سب اسی طبقے سے تعلق رکھتے ہیں چنانچہ سعد زاغلول، مصطفےٰ نحاس، طلعت حرب، شیخ محمد عبدہ اور شیخ مراغی کی شخصیتیں اس حقیقت کی گواہ ہیں

عقل و ہوش اور فہم و ذکا کی صفات باپ دادا سے اولاد میں بطور میراث منتقل ہوتی ہیں۔ پس کیسی غلط تجویز ہوگی کہ ملک کو ایسی ہوش مند نسل سے محروم کر دیا جائے اور خاص کر ایسے زمانے میں جب کہ جانوروں کی نسل کشی کا اور اچھی نسل کے جانوروں کو ترقی دینے کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ بہرحال کسی طرح یہ مناسب نہیں کہ ایسے طبقے کا توالد و تناسل محدود کر دیا جائے جس کے افراد اپنی صلب میں علم و دانش کے خزانے رکھتے ہیں۔

ایمان کی بات یہ ہے کہ اس طبقے سے ایسی عورتیں اور ایسے مرد نکلے ہیں جو قوم کے لئے باعث ناز و افتخار ہیں۔ پس کس قدر افسوس ہے کہ لوگ تحدید نسل کے ذریعے سے عیش و راحت اور بے فکری کی زندگی بسر کریں اور اپنی قابل اولاد سے اپنے عزیز وطن کو محروم کر دیں۔ حالاں کہ اس طبقے کی بڑھنے پر رزق کے نئے نئے دروازے کھل سکتے ہیں اور ملک کی حالت کچھ سے کچھ ہو سکتی ہے۔ وہ اولاد جسے ابتدا ہی سے ناز و نعمت کی جگہ جفاکشی اور شدائد کی عادتیں ڈالی گئی ہوں اطراف عالم میں پھیل کر انقلاب پیدا کر سکتی ہے اور ایک ابھرنے والی قوم کی یہی صفات ہوتی ہیں۔ اس وقت، جب کہ وطن کو ہر قسم کے رضاکاروں کی ضرورت ہے اور وہ اپنے آپ کو اجنبیوں کی دست برد سے بچانا چاہتا ہے، تحدید نسل کی صدا کس قدر بے ہنگام ہے۔

جو لوگ افلاس کے خوف سے تحدید نسل کی حمایت کر رہے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ مصر میں روزی کی کمی نہیں۔ یہ وہ ملک ہے جس کے ذرائع و وسائل دیکھ کر اغیار کے منہ میں پانی بھر آتا ہے اور وہ دور دراز سے آ کر یہاں ٹھہر جاتے ہیں اور زندگی کا لطف اٹھاتے ہیں۔ کیا اس حقیقت کے باوجود بھی اہل مصر کو کثرت اولاد کا خوف ہو سکتا ہے اور کیا وہ خیال کر سکتے ہیں کہ اہل مصر کے لئے مصر کا میدان تنگ ہے یا رحمت خداوندی ان کی طرف سے آنکھ بند کر لے گی اور انہیں روزی نہیں ملے گی؟ تحدید نسل کے حامیوں کو چاہیئے کہ وہ ان خیالات سے باز آئیں اور جناب الٰہی میں توبہ کریں انہ کان توابا۔

جارج مینڈل
(۱۸۲۲-۱۸۸٤)
قانون توارث کے مشہور محقّق
مضمون "صنف" کے سلسلے میں آپ کی
تصویر بمطالعہ دل چسپی سے خالی
نہیں ھے-
(صفحه ۱٦۱)

ڈاکٹر سگمنڈ فرائڈ
آپ مشہور ماھر نفسیات ھیں - آپ ھی کے نام کا حوالہ
ع - ح - جمیل علوی صاحب کے مضمون « ارتقائے
صنفیت اور ضبط تولید کا نفسیاتی مطالعه » میں باربار
آیا ھے (صفحه ۱۳۵)

ڈاکٹر محمد حسین رکن دارالترجمہ، جامعہ عثمانیہ
حیدرآباد دکن

صنف

از جناب ڈاکٹر محمد حسین صاحب۔ رکن دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ۔ حیدر آباد دکن

ذیل کا گراں قدر مضمون ہمارے مخلص کرم فرما ڈاکٹر محمد حسین صاحب رکن دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ کی دماغی کوشش و کاوش کا نتیجہ ہے۔ یہ موضوع نہایت پیچیدہ ہے اور سائنس کے اعلیٰ ترین اور نہایت دقیق حیاتیاتی مسائل سے تعلق رکھتا ہے، جن کے سمجھنے کے لئے علم الخلایا، (Cytology) مینڈل کے قانونِ توارث، وغیرہ وغیرہ جیسے دقیق علمی مسائل کی ابتدائی واقفیت ضروری ہے۔ ظاہر ہے کہ یہاں اِن کے مبادیات سے بحث کی نہ تو گنجایش ہے اور نہ موقع۔ عام ناظرین اس سے یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ سائنس نے کم از کم اقلیم حیات کے ادنےٰ ترین انواع میں تعیین صنف پر بہت سی صورتوں میں قابو حاصل کر کے اس کی روشنی میں ان مسائل کا اطلاق عملاً بعض اعلیٰ تر حیوانات پر بھی کر لیا ہے، جس سے ایک امید افزا مستقبل کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔ "ہمدردِ صحت"

اعلیٰ تر حیوانات میں ہر فرد مذکر ہوتا ہے یا مونث۔ حالت تذکیر حیوانات منویہ کی پیدائش کو مستلزم ہے اور حالت تانیث بیضہ کی پیدائش کو۔ مذکر وہ فرد ہے جو کار آمد حیوانات منویہ کو بنانے اور ان کو مقام استقرار تک پہنچانے کے آلات سے تمام و کمال آراستہ ہو۔ اس کے برعکس مونث وہ فرد ہے جو کار آمد بیضوں کے بنانے اور ان کو مقام استقرار تک پہنچانے کے سامان سے اچھی طرح مسلح ہو۔ پیش از ولادت جنینی تغذیہ اور بچے کی پرورش کی خدمت بھی اُسی کے سپرد ہوتی ہے۔

بالغ نر اور مادہ کے امتیازی خصائص

اعلیٰ حیوانات میں مذکر و مونث کو مندرجہ ذیل خصوصیات کے ذریعے سے تمیز کیا جا سکتا ہے:۔ (۱) مذکر میں خصیتین اور مونث میں مبیضین کی موجودگی (۲) اضافی آلات تناسلی، یعنی مجاری اور متعلقہ غدد جو مُولّدات (Gonads) کی رطوبتوں اور حاصلات کو منتقل کرنے میں حصہ لیتی ہیں، ان کا اختلاف (۳) بیرونی اعضائے تناسل کا اختلاف (۴) بعض استخوانی اور جلدی خصوصیات۔ اس کے علاوہ دوسری نسبتاً غیر واضح خصوصیات جو افعال اعضا، حیاتیاتی کیمیا یا نفسیات سے متعلق ہوتی ہیں

صنفوں کا تفرق

موجودہ صدی کے آغاز میں خیال کیا جاتا تھا کہ استقرار کے وقت بیضہ بے صنف ہوتا ہے، اور بعد میں اُن حالات سے جو کہ بیضہ کے نشو و نما پر اثر انداز ہوتے ہیں، صنف متعیّن ہوتی ہے۔ لیکن اب یہ خیال غلط سمجھا جاتا ہے اور یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ صنف اسی وقت ہی متعیّن ہو جاتی ہے جب کہ بیضہ بارور ہوتا ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب توام بچے ایک ہی بیضے سے نمویاب ہوئے ہوں تو اُن دونوں کی صنف ایک ہی ہوتی ہے۔ تعیینِ صنف کا میکانیہ بھی دریافت ہو چکا ہے اور اس کو اس طرح بیان کیا جاتا ہے۔

تعیین صنف کا میکانیہ

اعلیٰ حیوانات میں نر اور مادہ کے خلیات کے نواتوں کے اندر لونی اجسام (Chromosomes) کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک صنف کے اندر ان کا عدد طاق اور دوسری کے اندر جفت ہوتا ہے، اس کو اس طرح ظاہر کیا جاتا ہے:۔ نر (XO) اور مادہ (XX) بعض اوقات ایک دوسرا اختلاف پایا جاتا ہے یعنی نر میں لونی اجسام کے دونوں جزو باہم غیر مماثل ہوتے ہیں، لیکن مادہ میں وہ مماثل ہوتے ہیں، جس کو اس طرح ظاہر کیا جاتا ہے: نر (XY) اور مادہ (XX)۔ چنانچہ اعلیٰ حیوانات میں مذکر تخم میں دو قسم کے جزو ہوتے ہیں، اور تخم کو دو ازواجی (Digamic) کہا جاتا ہے۔ جب اخصاب (باروری) واقع ہوتا ہے، تو ایک جزو (خواہ X خواہ Y) مذکر تخم سے نکلتا ہے اور ایک جزو (دونوں میں سے کوئی ایک X) مونث میں سے نکلتا ہے، اور یہ دونوں متحد ہو کر

ایک بارور شدہ بیضہ بناتے ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ بارور شدہ بیضے کی دو شکلیں ہو سکتی ہیں یعنی (X Y) اور (X X)، جن کے مطابق بارور شدہ بیضہ مذکر ہوگا یا مونث۔ مذکر بارور شدہ بیضے میں ایک جزو باپ کی طرف سے اور دوسرا جزو ماں کی طرف سے ماخوذ ہوتا ہے۔ اسی طرح مونث میں بھی ایک جزو باپ کی طرف سے اور دوسرا جزو ماں کی طرف سے ماخوذ ہوتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ مذکر بارور شدہ بیضے میں دونوں جزو غیر مماثل ہوتے ہیں، اور مونث میں دونوں جزو مماثل۔

صنفی مربوطیت

SEX—LINKAGE

اگر باپ کا (X) جزو ایک مغلوب ارثی خاصے (Recessive character) کا حامل ہو اور (Y) جزو اس میں مداخلت نہ کرتا ہو، تو جس وقت تعیینِ صنف کا میکانیہ عمل میں آئے گا باپ کے (X) جزو کا محمولہ ارثی خاصہ بھی مونث بارور شدہ بیضے میں چلا جائے گا اور اس طرح ایسا مونث فرد پیدا ہوگا جو کہ ارثی خاصہ ظاہر کرے گا، لیکن مذکر فرد میں چونکہ باپ کا صرف (Y) جزو داخل ہوا ہے، لہٰذا وہ ارثی خاصہ ظاہر نہیں کرے گا۔ اگر ارثی خاصہ مونث کے لونی اجسام کے جزو (X) پر محمول ہو اور مذکر کے لونی اجسام کے اجزا اس کے حامل نہ ہوں، تو باروری کے وقت اس کے برعکس نتیجہ مترتب ہوگا، یعنی مذکر فرد میں ارثی خاصہ پایا جائے گا اور مونث فرد اس سے مبرا ہوگا۔ ان نتائج کو اس طرح ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ (a کا نشان مغلوب ارثی خاصہ ظاہر کرتا ہے)

	مذکر	مونث		مذکر	مونث
(۱)	(Xa Y)	(X X)	باروری کے بعد	(X Y)	(X Xa)
(۲)	(X Y)	(X Xa)	”	(Xa Y)	(X X)

یہ سب واقعات نزفیت (Haemophilia) کی حالت میں ثابت کئے جا سکتے ہیں۔

عدم افتراق

NON-DISJUNCTION

مندرجہ بالا مثال ۱ میں ایک استثنائی صورت پیش آسکتی ہے، یعنی باپ کے لونی اجسام کا جزو (x a) جو کہ ارثی خاصہ کا حامل ہے (X Xa) میں جاتے وقت اپنے (Y) جزو سے متفرق نہ ہو، اور ایک پیچیدہ شکل ظہور میں آتے، یعنی Y (X Xa) ایسی صورت میں ارثی خاصہ ظاہر کرنے والا فرد مونث نہیں ہوگا بلکہ مذکر کی خصوصیات ظاہر کرے گا کیوں کہ اس کے ساتھ (Y) جزو چپکا ہوا ہے۔ اس مظہر کو عدم افتراق (Non-disjunction) کہتے ہیں، اور اس کا ثبوت ڈروسوفیلیا (Drosophilia) مکھی کی نوع پر کئے ہوئے تجربات سے ملتا ہے۔

خُنثیت

GYANDROMORPHISM

ڈروسوفیلیا مکھی کی نوع میں ایک اور محیّر العقول مظہر پیش آتا ہے، یعنی بعض افراد ایک حصے میں مذکر اور دوسرے میں مونث ہوتے ہیں اور ان دونوں حصوں کے درمیان ایک واضح خطِ امتیاز موجود ہوتا ہے۔ اگر یہ فرض کیا جائے کہ ایسا فرد (خنثیٰ) مونث کی حیثیت سے زندگی شروع کرتا ہے، یعنی (X X) ترکیب کا ہوتا ہے، تو بارور شدہ بیضے کی ابتدائی تقسیمات میں ممکن ہے کہ بعض دختر خلیات میں ایک ہی دختر (X) داخل ہو اور دوسرا دختر (X) داخل ہو اور اس طرح ان میں دو (X) کی بجائے صرف ایک ہی (X) پایا جائے، یعنی اب ان کے ترکیبی اجزا (X X) کی بجائے (X O) ہو جائیں، جس سے مذکر نتیجہ حاصل ہوگا۔

یقینی عوامل کا توازن

تجربات سے ثابت ہوتا ہے کہ صنف کی تعیین کا وظیفہ محض لونی اجسام میں ہی نہیں پایا جاتا، بلکہ بعض دیگر عوامل پر بھی منحصر ہوتا ہے۔ لہٰذا مجمل طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ صنف کی تعیین اس توازن پر منحصر ہے جو کہ مذکر آفریں (M) اور مونث آفریں (F) عوامل میں پایا جاتا ہے۔ جب تک کہ مذکر آفریں (M) عوامل مونث آفریں (F) عوامل پر غالب رہیں گے، ایک مذکر فرد پیدا ہوگا۔ لیکن اگر اس کے برعکس مونث آفریں

عوامل غالب رہیں تو مونث فرد پیدا ہوگا۔ اور اگر یہ دونوں اقسام مساوی مقدار میں ہوں تو ایک بین صنفیہ (Intersex) ظہور میں آئے گا۔ اگر نمو کے دوران میں ایسے حالات پیش آئیں جو اس توازن کو درہم برہم کردیں تو ان حالات کے مطابق تذکیر یا تانیث میں فرق آجائے گا۔

نموی فعلیات

فقری حیوانات میں فرد کی ارثی ترکیب کو اس وقت نہایت تقویت حاصل ہوتی ہے جب کہ صنفی غدد نمودار ہوتے ہیں۔ جب ایک مرتبہ خصیتین یا مبیضین نمودار ہو جاتے ہیں تو یہی اضافی صنفی آلات اور دیگر صنفی خصائص پر اقتدار رکھتے ہیں۔ اس کے برعکس حشرات (Insects) میں صنفی خصائص محض لونی اجسام کی فعالیت کا مظہر ہوتے ہیں اور وہ صنفی غدد کے رہین منت نہیں ہوتے۔

جب پتنگے (Moth) کے انواع یا جغرافیائی اقسام کی بذریعہ بجانت (Crossing) دوغلی نسل پیدا کی جاتی تو ان دوغلوں (Hybrids) کے اندر علاوہ طبعی افراد کے، بہت سے غیر طبعی افراد پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر طاقت ور نوع کے مذکر افراد اور کمزور نوع کے مونث افراد کے درمیان بجانت کی کیا جائے، تو غیر طبعی افراد میں تذکیر کا رجحان پایا جائے گا۔ چنانچہ مختلف ذیلی انواع کو انتخاب کر کے ہر درجے کی تذکیر پیدا کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح اگر طاقت ور نوع کے مونث افراد اور کمزور نوع کے مذکر افراد کے درمیان بجانت کی جائے، تو تانیث کا رجحان پیدا کیا جاسکتا ہے اور ذیلی انواع کا انتخاب کر کے مختلف درجہ کی تانیث پیدا کی جاسکتی ہے۔
مندرجہ بالا بیان سے ظاہر ہوگا کہ اس طرح ہر درجہ اور ہر قسم کے بین صنفیات (Intersexes) تجربۃً پیدا کئے جاسکتے ہیں اور ان کو ایک تدریجی سلسلے کے طور پر ظاہر کیا جاسکتا ہے۔

بین صنفیت کس طرح ظہور میں آتی ہے؟

بین صنفیے وہ افراد ہیں جو ایک خاص مدت تک مذکر کی حیثیت سے نمو پاتے ہیں اور اس کے بعد مونث بن جاتے ہیں۔ ان کو "زمانی بین صنفیے" (Time-intersexes) بھی کہتے ہیں۔ بین صنفیت میں تمام اعضا مساوی طور پر متاثر نہیں ہوتے بلکہ بعض پہلے متاثر ہوتے ہیں اور یہ وہ ہوتے ہیں جو سب سے آخر میں نمویاب ہوتے ہیں۔ اسی طرح بعض اعضا بعد میں متاثر ہوتے ہیں اور یہ وہ ہوتے ہیں جو کہ سب سے پہلے نمویاب ہوتے ہیں۔ اس کو "بین صنفیت کا قانون زمانی" (Time-law of intersexuality) کہتے ہیں۔

ایک نسل جو دوسری نسل سے بہت مختلف ہو، ان کے درمیان بجانت کرنے پر جو بین صنفیت پیدا ہوتی ہے اس کی حسب ذیل توجیہ ہو سکتی ہے:۔ غالباً بعض نسلوں میں مذکر آفرین (M) عوامل زیادہ سرعت سے پیدا ہوتے ہیں، اور دوسری نسلوں میں مونث آفرین عوامل زیادہ آہستہ پیدا ہوتے ہیں۔ اب ان کے درمیان بجانت کرنے سے جو بارورشدہ بیضہ بنتا ہے اس میں پہلے پہل تو مونث صنف متعین ہوتی ہے۔ اس کے کچھ مدت بعد جب مذکر آفرین عوامل (M) بڑھ کر مونث آفرین عوامل (F) پر غالب آجاتے ہیں تو مذکر صنف نمودار ہو جاتی ہے۔ اس طرح بعض نسلوں میں مونث آفرین عوامل زیادہ سرعت سے پیدا ہوتے ہیں اور دوسری میں مذکر آفرین عوامل آہستہ پیدا ہوتے ہیں، تو دوسری قسم کا بین صنفیہ ظہور میں آتا ہے۔ تمام نسلوں کو ایک سلسلے کی صورت میں ظاہر کیا جاسکتا ہے جس میں اُن کے مذکر آفرین یا مونث آفرین عوامل کی رفتار پیدائش ظاہر ہوتی ہے۔

ایک دوسری قسم کا بین صنفیہ "ہارمون" کی پیدائش کے ساتھ وابستہ ہے۔ بعض اوقات اگر مذکر میں خصیتین اپنا افراز پیدا نہ کرتے رہے ہوں تو اس کے نتیجے کے طور پر دونوں قسم کے اضافی صنفی اعضا نمویاب ہوتے ہیں، جس کے یہ معنی ہیں کہ وہ فرد جو در اصل مذکر تھا خصیتیں کے فعال نہ ہونے سے اب مونث بن گیا ہے۔ جب خصیتین دوبارہ فعال ہو جاتے ہیں تو نر کے ثانوی صنفی خصوصیات نمویاب ہو جاتے ہیں۔

صنفی انقلاب

اعلیٰ حیوانات میں صنف کی تبدیلی ہونا بمشکل سمجھ میں آسکتا ہے۔ مگر بعض حیوانات میں انقلاب صنف بہت آسانی سے دیکھا جاسکتا ہے، مثلاً گستورا مچھلی (Oyster) میں۔ یہ زندگی کے پہلے ایک دو سال

میں نر ہوتی ہے اور پھر یکایک مادہ بن جاتی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ مادہ کی حیثیت سے وہ بیضے پیدا کرنے کے بعد اور اس وقت جب کہ وہ ابھی حاملہ ہی ہوتی ہے، پھر ایک بار نر بن جاتی ہے۔

صنفی انقلاب، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے، بعض صورتوں میں اس وجہ سے واقع ہوتا ہے کہ ارثی ترکیب کے اندر ہی انقلاب کے عوامل موجود ہوتے ہیں، اور اگر نمو کے دوران میں ان پر کوئی اثر نہ پڑے اور حالات غیر موافق نہ ہوں تو صنفی انقلاب واقع ہو جائے گا۔ دوسری صورتوں میں بارور شدہ بیضہ پر بیرونی عوامل اثر انداز ہوتے ہیں، اور اس طرح فعلیاتی حالت کا اختلال ہو کر صنفی انقلاب واقع ہو جاتا ہے۔ مثلاً درجۂ تپش بڑھانے سے مذکر بیضہ مونث بن جاتا ہے، یا باروری میں تاخیر کرنے سے ایسا ہی اثر ہوتا ہے۔ جنینی زندگی میں فعلیاتی اختلال سے بھی صنفی انقلاب رونما ہو سکتا ہے۔ اسی طرح بعد جنینی زندگی میں بھی فعلیاتی اختلال صنفی انقلاب ظہور میں آسکتا ہے، مثلاً تدرّن (Tuberculosis) کے اثر سے یا بعض غدد کا پیوند لگا دینے سے۔

صنفی تناسب

صنفی تناسب، کسی گروہ کے اندر صنفوں کا عددی تناسب ہے۔ اس میں عام طور پر ۱۰۰ مونثوں کے مقابلے میں مذکروں کی تعداد سے ظاہر کی جاتی ہے۔ اس کا اندازہ فرد کی زندگی میں تین خاص موقعوں یعنی استقرار حمل، ولادت اور پختگی پر لگایا جاتا ہے اور ان تناسبات کو علی الترتیب اولی، ثانوی، اور ثالثی کہتے ہیں۔

ثالثی صنفی تناسب

اس کے مطالعے کے لئے ہمیں صرف انسان کے متعلق اعداد حاصل ہیں۔ ثالثی صنفی تناسب ثانوی کے مماثل ہوتا ہے، بجز اس صورت کے جب کہ ولادت کے بعد مردوں کی اموات عورتوں کی نسبت زیادہ ہوئی ہوں۔ اس کا سبب ایک تو حرفتی خطرات ہیں۔ اس کے علاوہ بعض نامعلوم اسباب بھی ہیں جو مردوں کے منتخب اموات کی توجیہہ کرتے ہیں۔

ثانوی صنفی تناسب

یہ اولی کے مماثل ہوتا ہے، بجز اس صورت کے جب کہ استقرار حمل کے بعد صنفی طور پر منتخب اموات واقع ہوں۔ ہر نوع کے لئے ایک مقررہ تناسب پایا جاتا ہے، جو مختلف انواع میں مختلف ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ نسل کے لحاظ سے بھی اختلاف ظاہر کرتا ہے۔ مختلف حالات، مثلاً مختلف موسم اس کے اختلاف کا باعث ہوتے ہیں بین نوعی یا بین قسمی ہجانت کرنے سے اس تناسب پر بہت اثر پڑتا ہے۔ ہجانت کا اثر تناسب پر اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے: (۱) سفید نسلوں کے درمیان ہجانت کرنے سے اس سے زیادہ مرد پیدا ہوتے ہیں جتنے کہ خالص جفتیوں میں ہوتے ہیں (۲) رنگ دار نسلوں کے درمیان ہجانت کرنے سے زیادہ عورتیں پیدا ہوتی ہیں بہ نسبت اُس وقت کے جب کہ خالص جفتی کی جائے (۳) سفید اور رنگ دار نسلوں کے درمیان ہجانت عمل میں لانے سے اس سے زیادہ عورتیں پیدا ہوتی ہیں کہ جتنی خالص جفتیوں میں ہوتی ہیں۔ ہر بعد کے حمل میں ثانوی صنفی تناسب گھٹ جاتا ہے۔ جنگ کے بعد زیادہ مرد پیدا ہوتے ہیں۔

ثانوی صنفی تناسب کے یکساں نہ ہونے کے اسباب

ثانوی تناسب ہمیشہ ۱۰۰ سے اوپر اور ثالثی ہمیشہ ۱۰۰ سے کم ہوتا ہے مُردہ ولادتوں کا صنفی تناسب زندہ ولادتوں کے مقابلے میں، اور اسقاطات حمل کا صنفی تناسب مردہ ولادتوں کے مقابلے میں ہمیشہ زیادہ ہوتا ہے۔ گویا جس قدر استقرار حمل کے زمانے سے قریب پہنچتے جائیں مردوں کی اموات زیادہ ہوتی جاتی ہیں گویا اولی صنفی تناسب اس صنفی تناسب کے مقابلے میں بہت زیادہ ہوگا کہ جتنا حمل کے آخری زمانے میں پایا جاتا ہے۔

یہ صنفی طور پر منتخب اموات بعض ارثی مربوط الصنف خاصوں کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ دوزواجی (Digamic) حیوانات میں جب ایسا خاصہ (x) پر محمول ہو تو باروری کے بعد یہ ہر مذکر میں اپنا اثر کرتا ہے، لیکن مونث میں تاوقتیکہ دو (x) جمع نہ ہوں اس کے ظاہر ہونے کا امکان نہیں ہوتا، لہٰذا زیادہ نروں میں مربوط الصنف خاصہ ظاہر ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ خاصہ حیوان کی بقا کے لئے مضر ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں ایک مربوط الصنف خاصہ ظاہر کرنے والے حیوان کے ہلاک ہو جانے

کا خطرہ ہے، اور چونکہ مذکر زیادہ تعداد میں یہ خاصہ ظاہر کرتے ہیں، لہٰذا ان اموات کی تعداد اس سے زیادہ ہوتی ہے جتنی کہ مونثوں میں ہوتی ہے۔

عورت کا مرد سے زیادہ دیر جدا رہنا بھی صنفی تناسب کو بڑھا دیتا ہے

کیونکہ عورت میں حمل کم ہوتے ہیں اور اس کی صحت اچھی رہتی ہے۔ ناجائز اولاد میں تناسب کم ہو جاتا ہے کیونکہ قبل الولادتی نگرانی اور پابندئ اصول صحت کا فقدان پایا جاتا ہے اس طرح بعض قوموں میں جو اعلیٰ صحی اصولوں پر کاربند ہوتی ہیں تناسب زیادہ ہو جاتا ہے۔ رنگ دار نسلوں اور سفید نسلوں سے پیدا شدہ دوغلوں میں یہ تناسب کم ہو جاتا ہے، لیکن سفید نسلوں سے پیدا شدہ دوغلوں میں یہ زیادہ ہو جاتا ہے۔

اولی صنفی تناسب

اگر دونوں قسم کے زواج (Gamits) مساوی مقدار میں پیدا ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ اولی صنفی تناسب کیوں نہ برابر ہو۔ تاہم بعض اشکال میں یہ زواج مساوی مقدار میں پیدا نہیں ہوتے۔
اس کی وجہ یہ ہے کہ (X) اور (Y) لونی اجسام قطبی جسم کے مقابلے میں اس طرح ترچھے واقع ہوتے ہیں کہ (X) کا قطبی جسم میں چلا جانا نسبتاً زیادہ آسان ہوتا ہے اور اس لئے مونث افراد زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ تپش کو زیادہ یا کم کر کے اس تناسب پر اثر ڈالا جا سکتا ہے۔ تجربتاً ثابت کیا جا سکتا ہے کہ مختلف حیوانات منویہ بیضے تک پہنچنے کے لئے باہم مقابلہ اور مسابقت کی جدوجہد کرتے ہیں۔

کیمیائی کاشفات صنف کی شناخت کے لیے

میانولاف (Manoiloff) نے ایک کاشفہ ایجاد کیا ہے جس کے ذریعے حاملہ عورت میں صنف کی شناخت کی جا سکتی ہے
یہ کاشفہ مصلی پروٹینوں کے درجۂ انکاز پر منحصر ہے۔ ایک اور معتبر مصلیاتی کاشفہ لٹج اور مرٹز (Luttge & Mertz) کا ہے۔

ضبط تولید کی اشتہاری دوائیں اور آلات

امریکہ میں دھوکے بازی اور "سائنٹی فک" غلط بیانیوں کا طوفان

جناب ڈاکٹر ڈیوڈ ایچ کلیسر، ایم۔ڈی۔ نیویارک (امریکہ)

"جناب ڈاکٹر ڈیوڈ کلیسر ایم۔ڈی کا یہ مضمون ہم مسرت کے ساتھ ترجمہ کرکے ناظرین ہمدرد صحت کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ یہ مضمون کئی لحاظ سے سبق آموز ہے۔ جہاں اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ امریکہ جیسے متمدن ملک میں سائنس کے نام پر کیا کیا ہو رہا ہے وہاں ہم ہندوستانیوں کے لیے بھی یہ سبق موجود ہے کہ ہمیں افراط و تفریط سے بچ کر کس طرح اپنے لئے راہِ عمل تلاش کرنی چاہیئے۔ ہمیں اُمید ہے کہ یہ مضمون دل چسپی سے پڑھا جائے گا۔"

"ہمدرد صحت"

جدید طبی سائنس کی دنیا میں کسی نئے انکشاف یا دریافت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ صرف عوام کی نظریں اس کی طرف حیرت و تعجب کے ساتھ اُٹھ جاتی ہیں بلکہ اس دریافت کو علمی میدان سے نکال کر تجارتی بنا دیا جاتا ہے۔ وہ جھٹ عام تجارت کی چیز بن جاتی ہے اور روپیہ بٹورنے والے اپنے کیسے اس کی بدولت بھرنے شروع کر دیتے ہیں۔ علمی انکشاف کرنے والے تو کچھ بھی نہیں کماتے مگر اُن کی عرق ریزی سے دوکان داروں کی بے شک چاندی بن جاتی ہے۔

اس کام کے لئے اشتہاری پروپیگنڈے سے کام لیا جاتا ہے۔ اشتہاروں میں دواؤں یا آلوں کے ذکر کی بُنیاد وہ ہمیشہ اُسی سائنٹی فک نظریے اور دریافت پر رکھتے ہیں جس کا چرچا اُس وقت ہو رہا ہو۔ عبارت ایسی ہوتی ہے کہ عوام غلط راستے پر پڑ کر دھوکہ کھاتے ہیں۔ اور بہت سی اشتہاری چیزوں سے یقینی طور پر نقصان اُٹھاتے ہیں۔

اس قسم کے اشتہارات تقریباً ہر قسم کے اخباروں اور رسالوں میں چھپتے ہیں۔ بعض فحش قسم کے اشتہارات اکثر ایسے اخباروں اور رسالوں میں بھی دیکھے جاتے ہیں جو نہایت معزز و موقر گھرانوں میں جاتے ہیں۔ اور وہ ان میں بھی پائے جاتے ہیں جو صرف سنسنی پیدا کرنے والے اور ارزاں لٹریچر کو پسند کرتے ہیں۔ زیادہ تر یہ اشتہار بازی اور پروپیگنڈا ڈاک کے ذریعے سے عمل میں آتا ہے۔ اگر کسی نے بدقسمتی سے کسی اشتہار کے جواب میں کوئی خط لکھ دیا یا کچھ دریافت کر لیا تو بس شامت ہی آگئی۔ اس کا نام فہرست میں درج کر لیا جائے گا۔ ایسے خریداروں کی لمبی لمبی فہرستیں ایک تاجر سے دوسرے تاجر کے ہاتھ بڑی بڑی رقموں پر فروخت ہوتی ہیں، اور وہ آپ کا پیچھا اُس وقت تک نہیں چھوڑتے جب تک کہ آپ ان سے کوئی چیز نہ خرید لیں یا انتقال فرما جائیں۔

بالکل یہی حال مانع حمل آلوں اور دواؤں کا بھی ہے۔ ایک مدت سے لوگ مانع حمل تدابیر کو "اسقاط حمل" کے مترادف سمجھتے رہے ہیں، لیکن اسقاط حمل اور امتناع حمل میں بہت فرق ہے۔ اسقاط یا تو حادثے کی وجہ سے ہوتا ہے یا مصنوعی طریقوں سے مجرمانہ کوشش کے باعث، لیکن تدبیر مانعِ حمل ایک بالکل دوسری چیز ہے۔

چند سال ہوئے کہ کچھ محبِّ انسانیت لوگوں نے ایک تحریک اس امر کی شروع کی تھی کہ اگر مردوں اور عورتوں کو جو ذی فہم اور انجام پر نظر رکھنے والے ہوں، مانع حمل تدابیر کی صحیح تعلیم و تربیت دی جائے تو یہ نتیجے حاصل ہو سکتے ہیں۔

(۱) بچے کم پیدا ہوں گے۔ اور آبادی کی بڑھتی ہوئی رفتار قابو میں آجائے گی۔ (۲) ہر آنے والے بچے کا ہم فراخ دلی کے ساتھ خیر مقدم کر سکیں گے اور اس کی آمد ہمارے لئے بوجھ نہیں ہوگی۔ (۳) ہر بچے کی ہم بہتر طریقوں پر تعلیم و تربیت کا بندوبست کر سکیں گے۔ (۴) اس طرح جو اولاد ہوگی وہ عمدہ تربیت اور دیکھ بھال کے باعث تن درست، ذہین اور اعلیٰ صفات رکھنے والی، تمیزدار اور شائستہ ہوگی۔ اور بے کار اولاد کی نسبت چند کارآمد بچے

گھرانے اور ملک کے لیے زیادہ نفع بخش اور قابلِ فخر ثابت ہوں گے۔

ان محبِّ انسانیت لوگوں کو اس تحریک کو آگے بڑھانے اور عوام کو اپنا مطلب سمجھانے میں اِن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

(۱) ایک ایسے مانعِ حمل نسخے یا ترکیب کی دریافت جو واقعی کامیاب ہو، اور متوسط طبقے کے لوگ بھی اُن سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ اور ان کو عمومی طور سے استعمال کیا جا سکے۔

(۲) تدابیرِ مانعِ حمل ایسی ہوں جنہیں ہر عورت نہیں تو کم از کم اکثر عورتیں انہیں استعمال کر سکیں، خواہ وہ عورتیں عام تعلیم عقل و تمیز اور مالی حالت کے لحاظ سے کسی درجے میں بھی ہوں۔

(۳) قانون حارج تھا۔ مذہبی بزرگ اس تحریک کے درپے تھے۔ خود اہلِ علم اور خاص کر ماہرینِ طب اس تحریک کے خلاف تھے۔

(۴) سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ تدابیرِ مانعِ حمل اور ضبطِ تولید کی تعلیم ایسی ہونی چاہیئے کہ ہر عورت ان سے فائدہ اُٹھا سکے۔ لیکن اس مقصد کو حاصل کرنے میں بہت سی دقتیں حائل تھیں اور اب بھی حائل ہیں۔

اِن لوگوں نے اپنے کام کو زیادہ وسیع اور مؤثر بنانے کے لیے ایک جماعت اس ملک میں بنائی جس کا نام "امریکن برتھ کنٹرول لیگ" رکھا گیا ایک اور جماعت بنی جس کا نام "برتھ کنٹرول کلینک" تھا۔ اسی طرح "نیشنل برتھ کنٹرول کلینک ریسرچ بیورو" کا قیام بھی عمل میں آیا۔ آخرالذکر نے ایک میگزین بھی جاری کیا۔ جس کا نام "برتھ کنٹرول میگزین" رکھا گیا۔ تمام انجمنوں کو، جو اس سلسلے میں جاری ہوئیں، مختلف ریاستوں اور صوبوں میں پھیلایا گیا۔ چھوٹے چھوٹے قصبوں اور شہروں میں عورتوں کی مالی امداد سے ڈاکٹروں نے کلینک جاری کیے جہاں امیر اور غریب لوگوں کو ضبطِ تولید کی تعلیم دی جا سکتی تھی اور ان کا معالجہ بھی ہو سکتا تھا۔ یہ تمام کام نہایت عمدہ اخلاقی معیار اور علمی بنیادوں پر ہو رہا تھا۔ جو لوگ اس سلسلے میں کام کر رہے تھے وہ برتھ کنٹرول یا مانعِ حمل تدابیر کو علمی اور عملی طریقوں سے لوگوں کو سمجھاتے تھے۔

روپے کے پجاریوں نے اس صورتِ حال کا جائزہ لیا۔ ان کو یہ بات صاف نظر آنے لگی کہ اگر برتھ کنٹرول کی تحریک کو سامنے رکھ کر اشتہار بازی کی جائے تو متعلقہ آلوں اور دواؤں کی فروخت سے بہت کچھ روپیہ کھینچا جا سکتا ہے۔ پبلک تو ایسی چیزیں لینے کے لیے ہر وقت تیار ہوتی ہی ہے ان کے لیے میدان زرّیں کھلا ہوا دکھائی دیا۔ اُن کے اشتہارات میں علمی نظریوں کی آڑ لے کر یہ دکھایا جاتا ہے کہ ان کی بنائی ہوئی شے سَو فی صدی کامیاب اور سائنٹفک ہے۔

امریکن پبلک کے سامنے چھپے ہوئے اشتہاروں کا ایک سیلاب تھا جو چلا آ رہا تھا۔ مانعِ حمل دواؤں اور آلوں کی کوئی شکل اور نوعیت ایسی نہیں ہے جسے امریکن پبلک کے سامنے یہ لوگ نہ لے آئے ہوں۔ اس سلسلے میں سب سے زیادہ برنم کمپنی کی شہرت ہوئی۔ پیسریاں، ٹکیاں، ربڑ کی تھیلیاں اور گدّیاں غرض سب ہی کچھ اخبارات کے ذریعے سے بکنے لگا۔ حتّٰی کہ صرف سوچنے سے مانعِ حمل تدابیر اختیار کرنا تک اشتہار کی عالم گیر لُوٹ سے نہ بچ سکا۔ ہر اشتہاری اعلان اس چیز کا دعوے کرتا ہے کہ یہ چیز سَو فی صدی گارنٹی کے ساتھ حمل کو روکتی ہے۔

بعض اشتہاری اپنے اشتہار کچھ ایسے شاندار طریقے سے شائع کرتے ہیں۔ گویا ان کا تعلق ایک بڑے طبی حلقے سے ہے۔ مگر یہ سب کچھ جھوٹ ہوتا ہے پہلے پہلے ضبطِ تولید کی چیزیں دواخانوں تک محدود تھیں مگر اب بیچنے والوں نے شاید ہی کوئی جگہ چھوڑی ہو، جہاں وہ یہ چیزیں نہ لئے پھرتے ہوں۔ الزابیتھ گریٹ نے اپنی کتاب "نئی جمہوریت" میں لکھا ہے کہ گیس سٹیشن، گیرج، ریسٹورانٹ، سوڈا خانے، حجّام خانے، گھوڑ دوڑ اور سٹے کے اڈّے، سگار فروش۔ جوتے کی پالش کی دوکانیں اور حد یہ کہ بساطیوں اور پنساریوں تک کی دوکان پر مانعِ حمل چیزوں کی فروخت کا اہتمام آپ دیکھ سکتے ہیں۔

اکثر اخباروں اور رسالوں میں مانعِ حمل تدابیر کا بڑا زور شور ہوتا ہے۔ طبی رسالہ تو شاید ہی کوئی ہو جس میں برتھ کنٹرول کا اشتہار نہ ہو۔ ہر اونچے درجے کے ادبی رسالے میں بھی عورتوں کے لیے خوب صورت تصاویر اور لکھت کی رنگ برنگی کے ساتھ عورتوں کے پڑھنے کے لئے مواد پیش کیا جاتا ہے۔ عبارت ایسی لکھی جاتی ہے کہ اس کی تان بس اسی پر ٹوٹتی ہے کہ عورتوں کی تن درستی مانعِ حمل تدابیر کے استعمال سے قائم رہتی ہے۔ بے ہودہ جنسی رسالوں کا تو پھر کچھ پوچھنا ہی نہیں ہے جن میں سوائے ان خرافات کے شاید اور کچھ ہوتا ہی نہیں۔

مانعِ حمل دواؤں اور آلوں کے بنانے والے اس پر بھی بس نہیں کرتے بلکہ وہ پھیری لگا کر آرائش کی چیزیں بیچنے والوں اور والیوں کو بھی

یہ چیزیں دے دیتے ہیں، جو گھر گھر گلی گلی کمیشن لے کر یہ چیزیں بیچتے پھرتے ہیں۔ غیر معروف اور اَن پڑھ عورتوں تک ان لوگوں کی آسانی کے ساتھ رسائی ہو جاتی ہے۔ بیچنے والی عورتیں خصوصاً بڑی چرب زبان ہوتی ہیں اور لچھے دار باتوں سے ہر ایک کو اپنا گاہک بنا لیتی ہیں۔ اس طرح امریکن پبلک کو برتھ کنٹرول کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ صحیح بات لوگوں تک پہنچتی ہی نہیں ہے۔ اگر ایسا ممکن ہوتا تو دھوکے باز اشتہاری کبھی اس طرح نہ نکلتے "برتھ کنٹرول لیگ" نے اندازہ لگایا ہے کہ سو تدابیر میں سے چالیس نہایت مہمل اور فریب دہ ہوتی ہیں۔ اور چالیس یوں ہی سی کار آمد معلوم ہوتی ہیں۔ اور ایک بھی طریقہ سو فی صدی قابل اطمینان نہیں ہوتا۔ اس میں شک نہیں کہ عام لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔ اور اشتہاری بھی اس بات کو خوب سمجھتے ہیں وہ چاہتے ہی یہ ہیں کہ لوگ اس راز سے واقف نہ ہونے پائیں۔

ضبط تولید اور امتناعِ حمل کے مسائل ایسے نہیں ہیں کہ ان پر ہر کس و ناکس بے سمجھے بوجھے عمل کرنا شروع کر دے جو عورت ضبط تولید کی خواہش ظاہر کرے، اُس کے حالات کا اخلاقی نقطۂ نظر سے جائزہ لیا جانا ضروری ہے، اس کے بعد اُس کی ضرورت یا عدم ضرورت کا فیصلہ ڈاکٹر تمام جسمانی حالات کو ملحوظ رکھ کر کرے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ اس سلسلے میں اُس کو اپنے خاوند کی عملی ہمدردی بھی حاصل ہو۔ عورت کو ہوشیار ہونا چاہیئے اور شراب خوری اور دوسری صحت کو برباد کرنے والی عادتوں سے بھی وہ پاک ہو۔ اُسے اپنے جسمانی اور روحانی رہنماؤں سے بھی رابطہ رکھنا لازمی ہے۔ یہ ہیں وہ مخصوص حالات جو نہ صرف ضبط تولید کو ہی جائز قرار دیتے ہیں بلکہ اس کی کامیابی کے بھی ضامن ہیں۔ لیکن ابھی تک مرد کے لئے یا عورت کے لئے یا مرد و عورت دونوں کے لئے کوئی ایسا طریقہ سائنس کو معلوم نہیں ہوا ہے جو سو فی صدی ٹھیک اور محفوظ ہو۔

اگر بہترین صورت حال مہیا ہو جائے کے بعد بھی کوئی تدبیر سو فی صدی مکمل و محفوظ نہیں ہے تو اشتہاری دواؤں اور آلوں پر بھلا کیا بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ جاہل سے جاہل آدمی کو بھی یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ شاذ و نادر ہی کوئی کار آمد چیز اس طرح خرید سکتا ہے۔ لوگوں سے اگر کہا جائے تو انہیں یقین نہیں آتا کہ انہیں اُلّو بنایا جا رہا ہے۔ مثال کے طور پر ربڑ کے آلے ہی کو لے لیجئے، اس آلے کا اشتہار خوب زور سے دیا جاتا ہے ایک محقق کا کہنا ہے کہ امریکہ میں یہ آلے ۵ لاکھ روزانہ تیار ہوتے ہیں ایک اور محقق کہتا ہے کہ ۳۱ ملین ہر سال امریکہ میں فروخت ہو جاتے ہیں۔ لیکن "برتھ کنٹرول لیگ" کے تحقیقاتی شعبے کا کہنا یہ ہے کہ ۵۰ فی صدی عورتیں جنہوں نے یہ آلہ استعمال کیا، حاملہ ہو گئیں۔ اور یہ ساخت کے اعتبار سے اس قدر نامکمل ہے کہ اس کو بے کار محض سمجھنا چاہیئے۔

دائیگسٹ رسالہ "مینو فیکچرنگ کیمسٹ" میں لکھتا ہے کہ بازار میں عام طور پر جو چیزیں ملتی ہیں اُن میں ۵۷ فی صدی مہمل ثابت ہوئی ہیں اور صرف ۲۰ فی صدی معمولی طور پر خراب تھیں مگر حمل کو روکنے میں مشکوک۔

اس کے بعد مانعِ حمل تدابیر کے سلسلے میں "محفوظ زمانے" اور "غیر محفوظ زمانے" کا ذکر آتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بیوی کے ساتھ خاص خاص دنوں میں، جب وہ حمل قبول کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو صحبت کی جائے۔ اس میں شک نہیں کہ ابتدا میں یہ چیز علمی نوعیت کی تھی اور تحقیقات ہو ہی رہی تھی کہ تجارت پیشہ لوگوں نے اس کو بھی اپنی "بدچلنی" کا موضوع بنا لیا۔ یہ طریقہ صرف تعلیم یافتہ، ذہین اور خود رضامند میاں بیوی میں محدود حد تک ہو سکتا ہے۔ ہم نے اس بات کو بار بار ظاہر کیا ہے کہ یہ طریقہ بھی سو فی صدی کامیاب اور قابلِ اطمینان نہیں ہے۔ اس تدبیر کی خاص مخالفت نہیں ہوئی اور اہل کلیسہ نے بھی اُسے پسند کیا۔ بس اب کیا تھا لوگوں نے اس سلسلے میں کتابیں پر کتابیں چھاپنی شروع کر دیں دس آنے سے تین روپے تک کی کتابیں نکل پڑیں جن کے مطالعے اور معائنے کے بعد ہم اس ہی نتیجے پر پہنچے ہیں کہ جب تک عورت اور مرد کے جذبات مرتفع نہ ہوں، ان میں عقل و تمیز نہ ہو اور تعاون عمل پر بہترین طور پر آمادہ اور کاربند نہ ہوں ان کو ان کتابوں کا صحیح علم ہی حاصل نہیں ہو سکتا۔ نہ ان آلات کے استعمال صلاحیت ان میں پیدا ہوتی ہے۔

لیکن تجارت یہاں پر ہی آ کر ختم نہیں ہو جاتی۔ ایسے مذہبی وعظ وضع یا تالیف کیے گئے ہیں جو پادری گرجاؤں کے ممبروں پر سے کہتے ہیں۔ ان وعظوں میں نہایت خوب صورتی کے ساتھ شادی اور خوش آیند اہلی زندگی کا خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔ اور آخر میں کسی کتاب کے خریدنے کی سفارش ہوتی ہے جس کے منافع میں سے ۲۵ فی صدی گرجا کو امداد کے طور پر ملنے کی خوش خبری بھی ہوتی ہے۔ مذہب کو بیوپار بنانے کے سلسلے میں یہ آخری رکیک حرکت ہے جو کی جا رہی ہے۔

ہم کو ضبط تولید پر بھروسہ ہے اور اس کو اچھا تسلیم کرتے ہیں۔ وہ وقت جلد آرہا ہے جب قانوناً لوگوں کو اس کی صحیح اور سچی تعلیم و تربیت آسانی کے ساتھ دینے کی صورتیں پیدا ہو جائیں گی۔ لیکن اس ضمن میں ایک تنبیہ سُن لیجئے۔ وہ یہ کہ:-

عام اشتہاری تدابیر مانع حمل بے کار ہوتی ہیں۔ اکثر ایسی چیزیں مکمل فریب ہوتی ہیں۔ شاید ہی کوئی کام کی چیز کہیں ملے۔ اس لئے ہم اپنے ناظرین سے کہتے ہیں کہ چیزیں خریدتے وقت ہوشیار اور ہوش مند رہیں۔

اگر کبھی کو کسی ایک خاص شے کے بارے میں کچھ شک ہو تو کسی معقول کلینک کو لکھ کر دریافت کر لینا چاہیئے۔ کلینک والے آپ کو حقیقت سے آگاہ کر دیں گے۔

اگر کوئی عورت ضبط تولید پر عمل کرنا چاہتی ہے تو اُسے چاہیئے کہ کسی معقول اور مشہور مرکز ضبطِ تولید میں جائے جسے قومی سوسائٹی اپنے پیسے سے چلا رہی ہو اور اس کا تعلق کسی بیوپار سے نہ ہو۔ ایسی جگہ جاکر تربیت حاصل کرنے سے حمل روکنے کی عاقلانہ تدابیر معلوم کرے۔

ضبط تولید اور اصلاحِ نسل

از جناب حکیم عبدالرحیم صاحب رحمانی، جلال آبادی

برتھ کنٹرول یا ضبطِ تولید عہد حاضرہ کا نہایت دل چسپ مسئلہ ہے، جس کی بحث میں موافق و مخالف جماعتیں نہایت شغف و انہماک سے حصّہ لے رہی ہیں۔ حامیانِ ضبطِ تولید اس کی ترویج و اشاعت کو ملک و قوم کی اہم خدمت خیال کرتے ہیں۔ غلاموں کی تعداد میں اضافہ نہ ہونے کی اس کو بہترین تدبیر بتاتے ہیں مفلسی و بے روزگاری کا واحد علاج بھی ضبط تولید بتایا جاتا ہے۔ اس کے حامیوں میں پڑھی لکھی اور روشن خیال عورتوں کی تعداد زیادہ ہے۔ یہ عورتیں ہر جگہ اس کے متعلق تقریریں کرتی ہیں۔ اخباروں میں مضامین لکھتی ہیں اور دلائل و براہین سے یہ عوام کے ذہن نشین کرایا جا رہا ہے۔ کہ چوں کہ بارِ حمل، وضع حمل اور بچے کو دودھ پلانے کے سبب عورتوں کی صحت و خوب صورتی اور شباب و جوانی وقت سے پہلے رخصت ہو جاتی ہیں، اور عورتیں طرح طرح کے امراض کا شکار ہو کر نذر اجل ہوتی رہتی ہیں، اس لئے عورتوں کو فرائض مادری کے انجام دینے کے واسطے کبھی بھی آمادہ نہ ہونا چاہیئے۔ بچوں کی کثرتِ اموات کو روکنے اور آبادی کو متوازن رکھنے کا وسیلہ بھی برتھ کنٹرول کو بتایا جاتا ہے۔ غرض کہ ضبط تولید کو ہر طرح سراپا برکت و راحت ثابت کر کے ہندوستانیوں کی ہر تکلیف و مصیبت کے دفعیہ کے واسطے صرف یہی نسخہ تجویز کیا جاتا ہے۔

مخالف جماعت ضبط تولید کو ملک و قوم کے واسطے مضر، مہلک اور تباہی خیال کرتی ہے۔ اور اس کا خیال ہے۔ کہ اس تحریک کی اشاعت سے مرد و عورت میں زنا و عیاشی بڑھ جائے گی۔ اور عورتیں اپنے زنانہ اوصاف و فرائض کھو بیٹھیں گی۔

ضبط تولید کی ابتداء: یہ تحریک موجودہ زمانہ کی پیدوار نہیں ہے۔ بلکہ ہر زمانے میں دور اندیش لوگوں نے اس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے، اور پرانے طبیبوں اور ویدوں نے بھی اپنی کتابوں میں اس کا حوالہ دیا ہے اور وقت ضرورت استعمال کرنے کے واسطے اس قسم کے نسخے اور تدبیریں لکھی ہیں۔

یورپ میں جنگ عظیم کے بعد اس کو عالم گیر تحریک بنانے کے واسطے ہر قسم کے پروپیگنڈے کو استعمال کیا گیا۔ دراصل اس تحریک کی تہ میں مغربی عورتوں کا جذبۂ آزادی کام کر رہا ہے۔ اور فی زمانہ جب کہ مغربی عورت اپنے تمام اطوار و کردار، رفتار و گفتار، لباس اور بالوں وغیرہ کو ختم کر چکی ہے تو اب وہ اس کی خواہش مند ہے کہ قدرتی نسوانی فرائض بھی انجام نہ دے اور ہر طرح گُل چھرّے اڑائے۔ اس شوق میں یہ ایک ایسی صنف بنتی چلی جا رہی ہے۔ جو نہ مرد ہے اور نہ عورت ہے

مغربی متوالیوں کو دے نہ عورت کا خطاب   یہ مجسم ہو گئے ہیں کچھ گنہگاروں کے خواب

ضبطِ تولید کا مقصد: آج کل برتھ کنٹرول یا ضبطِ تولید کی تحریک کو جس صورت میں پیش کیا جارہا ہے وہ یہ ہے کہ اولاد حسبِ مرضی پیدا ہو، لیکن وظیفۂ زوجیت کا سلسلہ برابر جاری رہے۔ اس مطلب کے واسطے روزانہ مانعِ حمل ترکیبیں، آلات اور دوائیں ایجاد ہوتی رہتی ہیں۔ مگر چوں کہ استقرارِ حمل کے واسطے مرد کے مادۂ منویہ کے صرف ایک کیڑے کا عورت کے بیضۂ انثیٰ سے ملنا کافی ہے اور آج تک جس قدر ایجادات ہوئیں، ان میں سے کسی کے متعلق یہ فیصلہ نہیں کیا جاسکا کہ فلاں دوا یا ترکیب اس مقصد کے لئے یقینی مفید ہے۔ ان مانعِ حمل چیزوں کی ناکامی کا مغربی ملکوں کے ماہر و مشہور ڈاکٹروں نے ان الفاظ میں اعتراف کیا ہے کہ "جدید سائنس نے برتھ کنٹرول کے واسطے اب تک جو جو ذریعے اختیار کئے ہیں وہ کسی نہ کسی اعتبار سے ضرور قابلِ اعتراض ہیں۔" پھر یہ اشیاء اتنی مہنگی ہیں کہ ہر شخص ان کو بار بار خرید نہیں سکتا ہے۔ اور ان کے استعمال کے طریقوں سے بھی صرف "روشن خیال اور آزاد عورتیں" ہی واقف ہوسکتی ہیں۔ ورنہ مشرق کی باحیا خواتین تو ان کا نام لینا بھی پسند نہیں کرتیں۔ ہاں اکثر ڈاکٹروں نے یہ ضرور بیان کیا ہے۔ کہ ان دواؤں یا ترکیبوں سے زنانہ اعضاءِ تناسل میں کوئی خرابی یا نقص پیدا ہونے کا ضرور احتمال ہے۔ استقرارِ حمل کی صلاحیت کو بالکل مسدود کرنے کے واسطے اب تک سوائے رحم نکال دینے کے اور کوئی ترکیب یقینی طور پر معلوم نہیں ہوئی ہے۔ مگر یہ ترکیب ضبطِ تولید کی بجائے "بچہ کشی" کے نام سے موسوم کی جاسکتی ہے۔ اور یہ طریقہ ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ دردِ سر کے ازالہ کے واسطے سر کو کاٹ دیا جائے۔

درحقیقت برتھ کنٹرول یا ضبطِ تولید مانعِ حمل آلات کو فٹ کرنے یا استقرارِ حمل کی صلاحیت کو ختم کردینے والی دواؤں کے استعمال کا نام نہیں ہے اور نہ انسان کو اس میں کامیابی حاصل ہوسکتی ہے۔ کیوں کہ یہ منشاءِ قدرت کے بالکل خلاف ہے۔ زندگی و موت ایک ایسی طاقت کے قبضہ واقتدار میں ہے جس کے سامنے انسان کی تمام عقل مندیاں اور علمی کارگذاریاں ہیچ و ناکارہ ہیں۔ بلکہ اس تحریک کا اصل مقصد یہ ہے کہ دنیا کی آبادی میں جو روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور اولاد کی کثرتِ پیدائش سے جو معاشی و اقتصادی کش مکش بڑھتی جارہی ہے، اس کے انسداد و تدارک کی کوئی بہترین سہل الحصول تدبیر اختیار کی جائے۔ اور جو بچے پیدا ہوں وہ ہر طرح تن درست و توانا ہوں۔ نسلیات کا مقصد بھی اس تحریک سے یہی تھا۔ افلاطون نے بھی کم زور اور دائم المرض بچوں کو تلف کردینے کی رائے دی ہے زیادہ سادہ الفاظ میں یوں کہہ لیجئے کہ ضبطِ تولید ان طریقوں اور ہدایتوں پر عمل کرنے کا نام ہے جن کے ذریعہ سے صحت در اور صحیح الاعضاء اولاد محدود تعداد میں پیدا ہو۔ یعنے ہمیں مانعِ حمل ترکیبوں کی بجائے اصلاحِ نسل کے طریقوں کی ضرورت ہے۔ اور اس کے متعلق معلومات غریبوں میں پھیلانی چاہئیں۔ کیوں کہ غریبوں ہی میں اولاد کی زیادتی ہے اور معاشی و اقتصادی اُلجھنوں میں بھی یہی جماعت گرفتار ہے۔ مگر تعجب انگیز امر یہ ہے کہ امراء و تعلیم یافتہ طبقہ جس کو نہ بے روزگاری و مفلسی کا خطرہ ہے اور نہ اُن کے اولاد زیادہ پیدا ہوتی ہے، مانعِ حمل ترکیبوں کا سب سے زیادہ شائق ہے۔ اور اس تحریک کے متعلق بہت زیادہ واقفیت و آگاہی بھی اسی جماعت کو ہے۔ حالانکہ یہ افراد اپنی تفریح و آسائش میں جس قدر روپیہ برباد کرتے ہیں اتنی رقم میں دو چار بچوں کی پرورش و تربیت بخوبی ہوسکتی ہے۔ مگر چوں کہ یہ اشخاص اس پردے میں حظِ نفسانی اور لذاتِ شہوانی کے بھیڑیے بننا چاہتے ہیں۔ اس لئے اس تحریک کو اقتصادی بحالی کا ذریعہ اور عورتوں کی صحت کی محافظ کہہ کر رواج دے رہے ہیں۔ اور عیاشی و فحاشی کی لعنت کو دلآویز و خوب صورت شکل میں عام کررہے ہیں۔ ورنہ عورتوں کی صحت و خوب صورتی پر حمل اور وضعِ حمل سے کوئی خراب اثر نہیں پڑتا۔ بلکہ استقرارِ حمل اور بچے کی پیدائش سے عورتوں کی رعنائی و تن درستی میں اضافہ اور خوشی و راحت میں ترقی ہوتی ہے۔ اور ازدواجی زنجیر میں اولاد ہی ایک ایسی میخ ہے کہ جس سے فریقین میں رشتۂ اُلفت و محبت زیادہ مستحکم و مضبوط ہوتا ہے اور عورت و مرد کو قلبی راحت اور روحانی مسرت حاصل ہوتی ہے۔

اصلاحِ نسل کی ہدایات: یہ درست ہے کہ ہندوستان کی کثیر آبادی غریب و مفلس ہے، یہ بھی سچ ہے کہ یہاں کے اقتصادی و معاشی حالات خراب ہیں۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ عورتوں کی تن درستی روز بروز خراب ہوتی جارہی ہے۔ اس سے بھی انکار نہیں ہے کہ یہاں بچوں کی پیدائش و اموات کی زیادتی ہے، مگر ان تمام مصیبتوں کا سدّباب مانعِ حمل ترکیبوں پر عمل کرنے سے نہیں ہوسکتا ہے۔ کیوں کہ ضبطِ تولید کا وعظ کہنے والے ایسی معاشرت پر عامل ہیں کہ جس میں صنفِ لطیف و قوی کی آمیزش، شراب و کباب، جذبات انگیز و شہوت خیز تفریحات و مناظر شامل ہیں اور ان عادات کی تہ میں مالی و جسمانی اور اخلاقی و ذہنی تباہیاں پوشیدہ ہیں، اس لئے اقتصادی و معاشی بحالی اور صحت در بچوں کی پیدائش کے واسطے اصلاحِ

نسل کے طریقوں پر عمل کرنے، طرزِ معاشرت میں اصلاح اور معیارِ زندگی کو سادہ بنانے کی ضرورت ہے۔

عورتوں کی بحالیٔ صحت: ضبط تولید کے حامی حمل، وضع حمل اور رضاعت کو عورتوں کی خرابی کی سب سے بڑی وجہ بیان کرتے ہیں مگر یہ وجہ زیادہ قوی نہیں ہے۔ کیونکہ ماہرین نے مختلف تجربوں کے بعد یہ بتایا ہے کہ حمل اور وضع حمل سے عورت کی تن درستی اور خوب صورتی پر کسی خراب اثر ہونے کی بجائے خوش گوار اور صحت بخش اثر ہوتا ہے۔ اور بعض امراض کا استیصال ہو جاتا ہے اور اگر بالفرض ایسا ہی ہے جیسا کہ ضبط تولید کے حامیوں کا خیال ہے تب بھی انسانیت و شرافت کا تقاضہ یہ ہونا چاہیئے کہ بقائے نوع کے واسطے ہر شخص کچھ نہ کچھ ایثار تو ضرور کرے۔ قدرت تو بقائے نسل کے واسطے ہر ماہ عورت کے جسم سے خون کی ایک مقدار ضائع کرتی رہتی ہے۔ عورتوں کی خرابیٔ صحت کی اصل وجہ یہ ہے کہ اعلیٰ طبقہ تو جدید تمدّن اور تہذیب نو کی رو میں بہا چلا جا رہا ہے۔ اور وہ اپنے جذبات پر کنٹرول کرنے کو توہین اور خلاف تہذیب خیال کرتا ہے۔ اور تمام باتوں میں احتیاط و اعتدال کو چھوڑے ہوئے ہے۔ رہا متوسط و غریب گروہ وہ اپنی مفلسی و لاعلمی کے سبب معاون صحت ذریعوں اور وسیلوں کو اختیار کرنے سے مجبور ہے۔ ان تمام باتوں کا یہ نتیجہ ہے کہ ہر دو فریقین کی عورتیں ہمیشہ کی روگی اور کمزور ہیں۔ اس کا تدارک قوانین صحت پر عمل کرنے اور اعتدال و احتیاط کو معمول بنانے سے ہو سکتا ہے۔

تجدید ولادت و انسداد اموات بچگان: بچّوں کی پیدائش و اموات دوسرے ملکوں کے مقابلہ میں زیادہ ہے اور جو بچے زندہ رہتے ہیں۔ ان میں نحیف البدن اور ناقص الاعضاء زیادہ ہوتے ہیں۔ اس کی اصلاح کے واسطے چھوٹی عمر کی شادیوں کو روکا جائے۔ چوں کہ کم عمری میں انسان کے اعضاء و قویٰ پورے طور پر نشو و نما حاصل کئے ہوئے نہیں ہوتے ہیں، اس لئے ایسی عمر میں جو اولاد پیدا ہوتی ہے۔ وہ اول تو زندہ کم رہتی ہے اور یہ مشاہدہ ہے کہ جس عورت کے بچّے جلدی جلدی مرتے ہیں۔ اس کے یہاں بچّوں کی پیدائش بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اس سلسلے کی وجہ سے بچوں کی پرورش پورے طور پر نہیں ہوتی ہے۔ اور عورت کی تن درستی و زندگی اس مرحلے کو طے کرتے کرتے برباد ہو جاتی ہے اور جو اولاد زندہ بھی رہتی ہے وہ بہت نحیف و کمزور ہوتی ہے۔ اور ان بچوں کی دماغی، ذہنی اور جسمانی حالت ناقص و نامکمل رہتی ہے۔ شادی کے وقت تک ہر دو جنسوں کو نیکی و پاکیزگی کی زندگی بسر کرنے کی تاکید و ہدایت کی جائے۔ حمل قرار پانے کے بعد فرائض زوجیت کی ادائیگی سے کنارہ کشی اختیار کی جائے اور وضع حمل کے بعد کم از کم دو سال تک قطعی جماع نہ کریں اس پرہیز کے زمانے میں میاں بیوی کو صبح و شام سرد پانی سے غسل، سادہ غذا، گاہ گاہ فاقہ، رفع قبض اور دماغی و جسمانی کام میں مشغول رہنا چاہیئے۔ تاکہ مباشرت کی طرف زیادہ توجہ نہ ہو۔

اقتصادی و معاشی بحالی: آمدنی کی کمی اور افلاس کی زیادتی کو دیکھتے ہوئے اس کی ضرورت ہے کہ طرز معاشرت بالکل سادہ ہو۔ طبّی اصول اور مذہبی قواعد کے ماتحت زندگی بسر کی جائے۔ غذا سادہ اور ایسے اجزا پر مشتمل ہو جو جسم کی پرورش کے واسطے تو مفید ہو مگر اشتعال انگیز و محرک نہ ہو۔ شراب و کباب، چا، و قہوہ، حقہ، پان، سگرٹ، گرم و تیز مصالحے وغیرہ جسم کی پرورش کرنے کی بجائے امراض کے حملہ کرنے میں امداد دیتے ہیں۔ اور اسراف بے جا بھی ہے۔ اس لئے ان تمام چیزوں اور عادتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ لباس ایسا ہو جو جسم کی حفاظت تو بخوبی کرے مگر عریاں اور بھڑکیلا نہ ہو۔ شہوت خیز اور جذبات انگیز مناظر و تفریحات مثلاً سینما، تھیٹر وغیرہ میں حصّہ نہ لیں۔ عریاں و فحش لٹریچر کا مطالعہ نہ کیا جائے۔ جماع میں اعتدال کو ملحوظ رکھیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ برتھ کنٹرول کی بجائے اپنی ذات اور نفس پر کنٹرول کیا جائے۔ اور ضبط نفس و احتیاط کے خوگر ہوں۔ مگر ضبط نفس کا یہ مطلب نہیں ہے، کہ بالکل راہبانہ زندگی بسر کی جائے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ ہر کام میں احتیاط و اعتدال کے ساتھ افراط و تفریط سے بچتے ہوئے انجام دیا جائے۔ آنے والی نسلیں ان ہدایات پر اس حالت میں کاربند ہو سکتی ہیں، جب کہ وہ اپنے بڑوں کو ان پر عمل پیرا ہوتے دیکھیں۔ ورنہ آج کل کی تعلیم سے لوگوں کی زندگیاں جس ماحول میں گذر رہی ہیں اور اُن کے بچے جس فضا میں پرورش و تربیت حاصل کر رہے ہیں وہ سراسر شہوت انگیز، محرک جذبات اور جادۂ صحت سے بہت دور ہے۔ اور ان حالات میں ضبط تولید محال اور اقتصادی بحالی دور از قیاس ہے۔ فی زمانہ امراء کی دیکھا دیکھی غریبوں میں بھی عادتیں جڑ پکڑتی جا رہی ہیں، چوں کہ ان کے پاس خواہشات نفسی کی تکمیل کے وافر ذریعے نہیں ہوتے، اس لئے یہ افراد اپنی محکوم بیوی کو ہی تختہ مشق بناتے ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ بچوں کی کثرت پیدائش و اموات اور عورت کی تن درستی کا زوال ہے۔

ضبط تولید کی ضرورت

از جناب مولانا نیاز صاحب فتح پوری

جس حد تک جذبات یا عواطف کا تعلق ہے انسان وحیوان دونوں میں زیادہ فرق نہیں۔ لیکن جو چیز انسان کو عام حیوانات سے جُدا کر دیتی ہے وہ اُس کی عقل و فراست ہے، یعنی ایک حیوان اس چیز سے معرّا ہے اور انسان کی تمام ترقیاں اسی سے وابستہ ہیں۔ پھر چوں کہ یہ دور عقل و فراست کا دور ہے اس لئے جذبات وعواطف کے مقابلے میں زیادہ تر اُسی کے احکام پر عمل کیا جاتا ہے اور مسئلہ ضبط تناسل بھی منجملہ ان چند مسائل کے ہے جن میں جذبات پر عقل و مصلحت کو ترجیح دی جاتی ہے۔

اب مختصراً موافق و مخالف دونوں جماعتوں کے دلائل بھی سن لیجئے:۔

ضبط تناسل کے محرکین کی ایک دلیل تو یہ ہے کہ جس طرح انسان تمام خواہشات میں عقل کا پابند ہے، اسی طرح خواہش تناسل میں بھی اس کو مصالح معاشرت وتمدّن کا پابند ہونا چاہیئے۔ غذا کی خواہش انسان کی فطری خواہش ہے لیکن وہ ہمیشہ اس امر کی احتیاط رکھتا ہے کہ نامناسب یا زیادہ غذا سے اس کی صحت کو نقصان نہ پہونچے۔ اسی طرح تناسل کے باب میں بھی مصلحتِ خاندانی صحت ذاتی، اقتصاد اور تربیت صحیحہ کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ اس وقت دنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو ضعیف العقل ہیں، سقیم الاعضاء اور نہایت خراب صحت رکھتے ہیں، اس لئے ان کو اگر افزائش کے لیے آزاد چھوڑ دیا گیا تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ نوع انسانی میں بے کار و ناکارہ افراد کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اور اس سے دنیا کی اقتصادی حالت اور ملکی و ملّی ترقی کو جتنا نقصان پہنچ سکتا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ کرۂ زمین محدود مساحت رکھتا ہے اور انسان کا سلسلۂ تناسل غیر محدود ہے، اس لئے اگر ضبط تولید سے کام نہ لیا گیا تو ایک وقت آئے گا جب کثرت آبادی سے (اور آبادی بھی وہ جس میں زیادہ حصہ ناکارہ افراد کا ہے) زمین پر آزادی سے سانس لینے کی جگہ باقی نہ رہے گی اور لامحالہ حرب واستعمار کے مصائب اور بڑھیں گے۔

چوتھی دلیل یہ ہے کہ کثرتِ تناسل کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مزدور جماعت کے افراد بڑھیں گے۔ اس لیے لازماً اُن میں تصادم وتزاحم پیدا ہوگا اُجرت میں کمی ہوگی اور معیشت ومعاشرت خراب ہو کر تمدّن کو سخت نقصان پہنچے گا۔ برخلاف اس کے اگر ان کی تعداد کم ہوگی تو اُجرتیں بڑھیں گی اور ان کی معاشرت بلند ہو کر نظام تمدّن پر اچھا اثر پڑے گا۔

مخالفین کی دلیل یہ ہے کہ ضبط تناسل ارادۂ خداوندی اور منشا فطرت کے خلاف ہے۔ اور اس حجت کو زیادہ تر اہل مذاہب پیش کرتے ہیں۔ کیوں کہ ان ہی کو افزائش نسل کا زیادہ شوق ہے اور اپنے جذبۂ شہوانی کو ضبط کرنے میں وہی سب سے زیادہ کمزور واقع ہوئے ہیں۔ چنانچہ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ جہاں کیتھولک عیسائیوں کی جماعت زیادہ ہے وہاں بہ نسبت پروٹسٹنٹ عیسائیوں کے نسل زیادہ بڑھتی ہے۔

مادّی علماء کا اعتراض اسباب عمرانی کی بنا پر یہ ہے کہ جن طبقوں میں اولاد کی کمی کی شکایت ہے وہ اونچے اور متوسط طبقے ہیں اور ان ہی طبقوں پر ملک وقوم کی علمی و دماغی ترقیاں منحصر ہیں۔ لیکن حالت یہ ہے کہ ان طبقوں میں افراد کی کمی کو ہمیشہ طبقۂ عمال پورا کیا کرتا ہے۔ یعنی رفتہ رفتہ نیچے کے طبقے کے لوگ متوسط اور اعلیٰ طبقے تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس لئے اگر اس جماعت میں ضبط تناسل کا رواج ہو گیا تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ متوسط اور اعلیٰ طبقے دونوں آہستہ آہستہ کم ہوتے جائیں گے اور تمدنی وعلمی ترقیوں کو سخت نقصان پہنچے گا۔

فرانس میں ایک زمانے تک ضبط تناسل کی اتنی احتیاط کی گئی کہ عرصے تک ان کی آبادی بجائے بڑھنے کے برابر گھٹتی رہی۔ برخلاف اس کے جرمنی نے افزائش نسل کی کوششیں برابر جاری رکھیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ فرانس نے اس خطرہ کو محسوس کیا اور آخر کار اس کو بھی ادھر توجہ ہوئی، اور ان خاندانوں کے وظائف مقرر کئے جن میں اولاد زیادہ ہوتی ہے۔

ایک امریکن خاتون مسز مارگریٹ سینگر نے ضبطِ تولید کی ایک کانفرنس میں اہلِ امریکہ کو مخاطب کر کے کہا کہ "اگر امریکہ دوسری قوموں کے لئے اپنے ملک کے دروازے اس لئے بند کرتا ہے کہ ان کے امتزاج سے یہاں کی نسل خراب ہو جائے گی تو اُسے اس پر بھی توجہ کرنی چاہیئے کہ خود ملک کے اندر ناقابل افراد کی زیادتی نہ ہو۔ درآں حالیکہ اس کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا۔ اور امریکہ میں بیماروں اور مجرموں اور ناقص العقل لوگوں کی آبادی بڑھتی جا رہی ہے۔"

اسی جلسے میں انگریزوں کے ایک نمائندے مسٹر بلانڈ نے کہا کہ "مدنیت کا مستقبل دُنیا کے مسئلہ آبادی کو حاصل کرنے پر موقوف ہے، یعنی یہ کہ ہم کو دنیا کی لغو و ناکارہ آبادی زہریلی گیس کے ذریعہ سے کم کرنا پڑے گی یا ضبطِ تناسل سے۔ اگر آج کرۂ عطارد کا بسنے والا کوئی فرد کرۂ ارض پر آ جائے تو وہ ہماری موجودہ حضارت کو دیکھ کر حیران رہ جائے کہ یہ کیسی قوم ہے جو ایک طرف نسل بھی بڑھاتی ہے اور دوسری طرف ان کے ہلاک کرنے کی بھی فکر میں ہے۔"

اس وقت دنیا میں تقریباً ایک ارب ۵۰ لاکھ نفوس پائے جاتے ہیں اور موجودہ پیداوارِ غذا کسی نہ کسی طرح ان کے لیے کافی ہو جاتی ہے لیکن اگر ازدیادِ نسل کا یہی عالم رہا تو ایک صدی میں موجودہ آبادی دو چند سے زیادہ بڑھ جائے گی (کیوں کہ ہر سال ۵ ملین آبادی بڑھ رہی ہے) اور ضرورت ہو گی کہ کم از کم ۰۰ ملین ایکڑ زمین اور قابلِ زراعت پیدا کی جائے۔ درآں حالیکہ اس کا کسی طرح امکان نہیں۔ اس لئے لامحالہ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ قلتِ غذا کثرتِ امراض اور تصادم باہمی کی وجہ سے مصائبِ دنیا زیادہ بڑھ جائیں گے۔ مسٹر ہارلڈ کاکس نے دورانِ تقریر میں ظاہر کیا کہ "اس تلخ حقیقت کو کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ سطحِ زمین بہت محدود ہے اور انسان کی قوتِ تناسل غیر محدود۔ اس لیے اگر نسل کشی کو کم نہ کیا گیا تو ایک دن وہ آئے گا جب انسان ایک ایک انچ جگہ کے لیے باہم کشت و خون پر مجبور ہو گا اور نظامِ تمدن درہم برہم ہو جائے گا۔"

بہر حال اس وقت متمدن دنیا کا میلان زیادہ تر اسی طرف ہے کہ نسلِ انسانی کو بڑھنے سے روکا جائے اور صرف ایسے افراد کا اضافہ کیا جائے جو صحت جسم و عقل کے لحاظ سے دنیاوی ترقی میں معاون ثابت ہوں۔

ہندوستان میں بھی یہ تحریک روز افزوں ترقی کر رہی ہے اور ہر چند اس وقت تک کوئی عملی قدم اس طرف نہیں اُٹھایا گیا لیکن اس خیال کا پیدا ہو جانا ہی دلیل ہے اس امر کی کہ کبھی نہ کبھی وقت اس پر عمل ہو کر رہے گا۔ رہا اس امر کا فیصلہ کہ یہاں کے لئے یہ تحریک قابلِ عمل ہے یا نہیں، چنداں دُشوار نہیں۔

یہ امر مسلم ہے کہ دنیا میں جب کبھی کوئی انقلاب پیدا ہوا ہے اس کا تعلق ہمیشہ ذہنِ انسانی سے رہا ہے نہ کہ جسمِ انسانی سے یا دوسرے الفاظ میں یوں سمجھیے کہ کام ہمیشہ "کیفیت و احساس" نے کیا ہے نہ کہ "مقدار و تعداد" نے۔ اس لیے ظاہر ہے کہ کسی ملک میں ناکارہ افراد کی زیادتی کبھی باعثِ برکت نہیں ہو سکتی۔ بلکہ بجائے فائدہ کے اس سے مضرت پہنچتی ہے۔

کیا اس حقیقت سے انکار ممکن ہے کہ اگر ہندوستان کی آبادی بجائے ۳۶ کروڑ کے صرف ۱۰ کروڑ ہوتی تو یہ ملک اس وقت تک اس غلامی کی حالت میں پایا جاتا۔ یقیناً اس سے بہت قبل بے داری و قوتِ عمل پیدا ہو جاتی اور اتنے کثیر افراد کو کسی ایک مرکز پر لانے کی زحمت گوارا نہ کرنی پڑتی۔ پھر اقتصادی دشواریوں کو دیکھئے تو ہندوستان کی سب سے بڑی لعنت یہی ہے کہ بیمار و ضعیف، بے عقل و مجنون افراد میں برابر اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور عسرت و افلاس اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اس کا چارہ بہ جُز اس کے اور کوئی نہیں کہ فطرت پھر ان کو ہلاک کر ڈالے۔ اس لیے اگر افزائشِ نسل صرف اس لئے چاہی جاتی ہے کہ ہم بار بار ان کی ہلاکت کا تماشہ دیکھتے رہیں تو کیا اس سے زیادہ مناسب یہ نہیں ہے کہ ابتدا ہی سے ہم اس کی احتیاط کریں اور ہلاکت کی اس مسابقت میں بجائے فرشتۂ موت کا ساتھ دینے کے فرشتۂ امن و سکون کی راہ میں آسانیاں بہم پہنچائیں۔

نوٹ

خریداران رسالہ ہمدردِ صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ "مینجر"

دسواں باب

ضبط تولید اور مذاہبِ عالم

اسلام اور ضبط تولید

مصر کے ایک فاضل بزرگ حضرت حسن البنا نے جمعیۃ طبیہ مصر کے ایک جلسے میں ضبطِ تولید یا تحدید نسل کے موضوع پر جو خیالات ظاہر کیے ہیں وہ ایک مصری رسالہ سے ترجمہ کر کے ناظرین کی معلومات و بصیرت کے لیے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

حضرت الاستاذ حسن البنا نے حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"حضرات، ہم کو جمعیۃ طبیہ کا شکر گزر ہونا چاہیئے کہ اس نے ہمیں تحدید نسل کے نازک مسئلے پر اظہارِ خیال کا موقع دیا۔ آپ لوگوں کی خدمت میں عرض ہے کہ میں اس موضوع پر جو کچھ کہوں گا وہ صرف مذہبی نقطۂ نظر سے ہوگا، اور یہ میرے ذاتی خیالات ہیں میں یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا کہ عامۂ مسلمین اِن خیالات میں مجھ سے متفق ہیں یا نہیں۔

"حضرات، واضح رہے کہ اسلام کا نظام ایک مکمل نظام ہے جو ہر حالت اور ہر شُعبے پر حاوی ہے۔ اس نظام کو ہر مادی و روحانی مسئلے کا حل دے کر تمام عالم کے لیے قرار دیا گیا ہے۔ اسلام ایک خیالی مذہب نہیں ہے بلکہ ایک دینِ فطرت ہے جو حقائق سے بحث کرتا ہے اور حقائق پر مبنی ہے۔ لیکن آپ غور فرما سکتے ہیں کہ کوئی مذہب خواہ کیسا ہی عدل و راستی کا حامل ہو اگر وہ زبردست قوت نہیں رکھتا جس کے ذریعے سے اپنے اصول پھیلا سکے اور جس کے ذریعے سے زبردستوں کو مظالم سے روک سکے اور زیر دستوں کے لیے امن و امان بہم پہنچا سکے تو وہ ایک غیر مؤثر اور بے دست و پا مذہب ہے۔

اسی بنا پر اسلام نے جہاد کو فرض کیا ہے۔ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ جہاں اور جس جگہ ضرورت ہو حق کی مدد کی جائے۔ البتہ جہاد کے لیے جو قوت حاصل کی جائے اسے کسی ناروا غرض کے لیے استعمال میں نہ لایا جائے جیسا کہ قرآنِ کریم میں ارشاد ہوا ہے حتیٰ لا تکون فتنۃ ویکون الدین للّٰہ (اُن سے یہاں تک لڑو کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کا ہو جائے) بہتر یہ ہے کہ قوت حق کے ساتھ ہو۔ ارباب قوت کے لیے قوت کوئی بُری چیز نہیں۔ بلکہ افراد و اقوام کے لیے ایک مایۂ ناز وصف ہے۔ البتہ اگر قوت سے ستم رانی اور جبر و جور کا کام لیا جائے تو بُرا ہے۔ اسی لیے مذہب نے حکم دیا ہے کہ واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ (اور ان کے لیے جتنی تمھارے بس میں ہو قوت مہیا کرو) ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ ولا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ الا تعدلوا۔ اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ (کسی قسم کی دشمنی تمھیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم عدل سے پھر جاؤ۔ عدل پر قائم رہو کہ عدل پرہیزگاری سے قریب تر ہے)

جب اسلام کا حکم یہ ہے کہ قوت پیدا کی جائے تو یہ بات بھی واضح ہے کہ قوت کثرتِ افراد ہی سے پیدا ہو سکتی ہے اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ وہ چیز بھی واجب ہے جس پر واجب کی ادائگی منحصر ہے پس ہمیں چاہیے کہ اس سے ہم ایک نتیجہ منطقی طبیعی پیدا کریں۔ یعنی اسلام نسل بڑھانے کا حکم دیتا ہے ترغیب دیتا ہے اور دعوت دیتا ہے نہ کہ وہ ضبط و تحدید نسل کا حامی ہے۔

اس امر کے ثبوت و وضاحت کے لیے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ قدسیہ موجود ہیں جن میں شادی بیاہ کی ترغیب دی گئی ہے۔ جس کا منشا صرف توالد و تناسل ہے۔

اس سلسلے میں جو احادیث نبوی موجود ہیں اُن میں سے ایک دو یہاں نقل کی جاتی ہیں۔

عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی احببت امرأۃ ذات حسب ومنصب ومال الا انھا لاتلد افأتزوجھا، فنھاہ، ثم اتاہ الثانیۃ فقال لہ مثل ذالک ثم اتاہ الثالثۃ فقال لہ تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم رواہ ابو داؤد والنسائی والحاکم

(معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے ایک عورت سے محبت ہے۔ وہ صاحب مال ومنصب اور صاحب نسب ہے۔ کیا میں اس سے شادی کر لوں۔ حضورؐ نے اسے منع فرمایا۔ وہ شخص دو بارہ حاضر ہوا اور حضورؐ سے یہی جواب پایا پھر تیسری بار حاضر ہوا تو حضورؐ نے فرمایا ایسی بیویوں سے شادی کرو جو محبت کرنے والیاں اور کثیر الاولاد (معلوم ہوتی) ہوں۔ کیوں کہ میں دوسری امتوں کے مقابلے میں اپنی اُمت کی کثرت پر فخر کروں گا)

وعن معاویۃ بن حیدۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوداء ولود خیر من حسناء لاتلد وانی مکاثر بکم الامم رواہ الطبرانی"

(معاویہ بن حیدہؓ نے رسول اللہ سے روایت کی ہے کہ اولاد والی حبشن بے اولاد حسینہ سے بہتر ہے اور میں دوسری امتوں کے مقابلے میں تمھاری کثرت پر فخر کروں گا)

نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن العزوبۃ للقادر علی الزواج۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جو شادی کر سکتے ہیں مجرد رہنے سے منع فرمایا ہے)

یہ بنیادی اصول ہیں جو تمام مسلمانوں میں مسلّمہ ہیں۔ اب مسئلے کے دوسرے پہلو پر غور فرمائیے۔ اسلام ایک عالم گیر مذہب ہے۔ ہر قوم اور ہر ملک کے لیے ہے۔ دائرہ اسلام میں جو لوگ ہیں وہ اپنے طبائع اور حالات کی بنا پر مختلف ہیں۔ اس لیے اسلام نے حالات کی بنا پر ہر قسم کی آسانیاں پیدا کی ہیں۔ ضرورت ممنوعات کو جائز قرار دیتی ہے۔ مصالح کی بنا پر قواعد کلیہ میں مستثنیٰ صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان وجوہ پر بہت سے مسائل مختلف فیہ ہو گئے ہیں۔ چناں چہ یہ مسئلہ بھی مختلف فیہ ہے۔

اس اختلاف کو ہم اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ عزل کی حُرمت میں احادیث موجود ہیں اور اسے موؤدہ صغریٰ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چناں چہ ائمہ فقہا نے ان احکام کی بنا پر اُسے مُطلقاً حرام قرار دیا ہے۔ بعض ایسی احادیث بھی ہیں جن سے عزل کا جواز ثابت ہوتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے۔ فقہا کے ایک فریق نے ان احادیث کی بنا پر عزل کو مطلقاً یا بکراہت جائز قرار دیا ہے۔

ایک تیسرا گروہ بھی ہے۔ جس نے بیوی کی اجازت سے عزل کو جائز ٹھیرایا ہے۔ اور اسی اصول پر منع حمل اور تقلیلِ نسل کے لیے دواؤں کے استعمال کا فتویٰ دیا ہے۔

بعض ارباب فقہ نے عزل کو جائز قرار دے دیا ہے لیکن دواؤں سے یا کسی اور ذریعے سے تقلیل نسل کی کوشش کو حرام ٹھیرایا ہے۔ ان لوگوں میں مالکیوں کا بیشتر حصہ اور بعض شافعی فقہا شامل ہیں۔ چناں چہ برزلی نے قاضی ابو بکر بن عربی سے نقل کیا ہے کہ ایسی دواؤں کا استعمال حرام ہے جو مرد کو نامرد اور عورت کے رحم کو ٹھنڈا (بیکار) کر دیں۔ خطاب نے جزولی کا یہ مقولہ نقل کیا ہے کہ "انسان کے لیے جائز نہیں کہ وہ نسل کو کم کرنے والی دوائیں استعمال کرے"۔ اسی طرح صاحب معیار نے لکھا ہے کہ ائمہ کے نزدیک وہ دوائیں اور وہ وسائل حرام ہیں جو رحم کو ناقابل اولاد بنائیں۔

شرح احیا میں عماد بن یونس اور معزبن عبدالسلام سے، جو شافعیوں کے امام ہیں، منقول ہے کہ عورت کے لیے مانع حمل دوا کا استعمال ممنوع ہے۔ ابن یونس کے نزدیک شوہر کی رضامندی پر بھی یہ امر بدستور ناجائز رہتا ہے۔

ادویہ کے استعمال سے حیوان منوی کو مار ڈالنا جب کہ منی رحم میں پہنچ چکی ہو، ایک مختلف فیہ مسئلہ ہے۔ فقہا نے دو حالتیں قرار دی ہیں۔ استقرار حمل کے بعد ایسا کرنا بالاجماع ناجائز ہے۔ استقرار حمل سے پہلے بعض کے نزدیک جائز اور بعض کے نزدیک حرام۔ حلت وحرمت کی وجوہ وہی ہیں جو اوپر بیان کی گئیں۔

اب اصل مسئلے کی طرف رجوع کرکے غور فرمائیے کہ اسلام نے ہر حالت میں قوت بڑھانے اور مسلمانوں کی تن درستی برقرار رکھنے کی طرف کس قدر توجہ دلائی ہو۔ حضرت اسماء بنت یزید نے روایت کی ہے کہ آں حضرتؐ نے غیل سے روکا ہے اور ان الفاظ میں روکا ہو کہ لاتقتلوا اولادکم سرّا (اپنی اولاد کو پوشیدہ طور پر قتل نہ کرو) غیل یہ ہو کہ عورت بچے کو دودھ پلا رہی ہو اور اُسی زمانے میں شوہر اُس سے مقاربت کرے۔ اس سے دُودھ پیتا بچہ کم زور ہو جاتا ہو اور اس کم زوری کا اثر جوانی میں بھی آشکار ہوتا ہے۔

اب یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ مذہب اسلام نے نسل کو ترقی دینے اور قوت پیدا کرنے کی زبردست ترغیب و تاکید کے ساتھ اگر ہمیں اس کے عمل کی بھی اجازت دی ہے تو اس اجازت سے کن حالات میں فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ہمارے نزدیک اس موقع پر امورِ ذیل پیشِ نظر رکھنے چاہئیں

(۱) آیا حالات نسل بڑھانے کے داعی ہیں یا نسل گھٹانے کے؟

(۲) کیا قوی دلائل اور صحیح قرائن سے یہ بات ثابت ہو کہ نسل کو محدود کرنا بہتر ہے اور نسل کو بڑھانا ہمارے معاشرتی حالات کو بدتر بنا دے گا؟

(۳) کیا معاشرتی حالات کی اصلاح کا اس کے سوا کوئی اور ذریعہ بھی ہے؟

(۴) کیا ہمیں پورا بھروسہ ہے کہ تحدیدِ نسل سے شدید مضرتیں پیدا نہ ہوں گی؟

(۵) تحدیدِ نسل سے جو مضرتیں پیدا ہوں گی ان کے لیے کافی بندوبست کرلیا گیا ہے؟

(۶) اس مقصد کے لیے جو ذرائع اختیار کیے جائیں گے کیا وہ شرعاً جائز ہوں گے؟

(۷) کیا وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہو کہ تحدیدِ نسل کی اجازت سے بقدرِ ضرورت ہی فائدہ اٹھایا جائے گا اور کیا اس سے وہی لوگ فائدہ اٹھائیں گے جن کو فائدہ اٹھانا چاہیے اور کیا تحدیدِ نسل کی ہوا چل پڑنے کے بعد اس کا روکنا ممکن ہوگا؟

(۸) اس اجازت کو کسی فردِ واحد کے ساتھ مخصوص رکھنا بہتر ہے یا اس مسئلے کو ضابطۂ عام بنا دینا؟

(۹) کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ تحدیدِ نسل کی مضرتوں کا جو علاج تجویز کیا گیا ہو وہ غلط ثابت ہو اور اس طرح مشکلات میں کچھ اور اضافہ ہو جائے

(۱۰) کیا مسلمانانِ عالم کی مجموعی تعداد پر مقامی تقلیلِ نسل اثر انداز ہو کر دیگر اقوامِ عالم کے مقابلے میں سیاسی اکثریت کے تناسب کو پست نہ کرے گی

حضرات، میں نے اس جلسے میں فاضل مقررین کی تقریریں سُن کر جو نتیجہ نکالا ہو وہ یہ ہو کہ دانش مندانِ قوم اس وقت نسل بڑھانے کی ضرورت سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ سیاسی اور جنگی حیثیت سے جو مشکلات ان کے سامنے ہیں اُن کا حل صرف یہی ہے۔

نسل بڑھنے کی جن مضرتوں کا رونا رویا جاتا ہے وہ تمام تر اقتصاد، صحت عامہ اور معاشرتی حالات پر مبنی ہیں۔ کثرت نسل کو ان سے کوئی تعلق نہیں ہو۔ ان تباہیوں کا سبب اولاد نہیں ہو بلکہ معاشرت کا حدِ مناسب سے زیادہ بلند کردینا ہو۔ ماؤں کی جہالت بھی ایک حد تک ذمّے دار ہے اور بہت سے دوسرے اسباب ہیں جن کو اس وقت شمار نہیں کیا جاسکتا۔

حضرات، اگر جہلا اور کاشتکاروں کے طبقے پر نظر ڈالی جائے تو ماننا پڑے گا کہ اُن کے لیے اولاد ثروت اور راس المال کا حکم رکھتی ہے اور وہ کثرتِ اولاد کے سخت حاجت مند ہیں۔

صورت حال یہ ہے کہ جو طبقہ تحدیدِ نسل پر عمل کرنا چاہتا ہے وہ ملک کا تعلیم یافتہ طبقہ ہے۔ حالاں کہ اس طبقے کی تعداد بڑھنے کی ضرورت ہو اور اس کی تعداد کا کم ہونا قوم کے لیے مضر ہے۔ افسوس یہ ہو کہ جو لوگ تربیت اولاد کی پوری قدرت رکھتے ہیں وہ بھی کثرت اولاد سے بھاگنا چاہتے ہیں۔ اس بنا پر ہمیں سخت اندیشہ ہے کہ آگے چل کر شدید مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے اور اس ملک کو جو اہل ملک کی کثرت کا حاجت مند ہے اور اپنے خدام کے لیے نہ ترسنا پڑے۔

پس مناسب یہ ہے کہ تحدیدِ نسل کے مسئلے کو عام نہ کیا جائے بلکہ اُسے مخصوص افراد کے لیے مخصوص حالات میں مخصوص رکھا جائے۔

واللہ اعلم بالصّواب۔

ضبط تولید اور عیسائیت

از جناب کارڈنل بورن آرچ بشپ آف ویسٹ منسٹر

دنیا بھر کے عیسائیوں کے سب سے بڑے اور منظم ادارے کی تعلیمات اپنے اندر مخصوص قسم کی دلچسپی رکھتی ہیں۔ کیتھولک عقیدہ مستقل اور کلی روایات کی بناء پر ظاہر ہوا ہے۔ اور مقدس نظام پاپائی کی مسلسل ہدایات اُس کو ملتی رہی ہیں۔ یہ عقیدہ کوئی دینیات کے عالموں کی رائے نہیں ہے بلکہ ایک ایسی اتھارٹی کا ناطق فیصلہ ہے جس کے متعلق ہر کیتھولک جانتا ہے کہ وہ عیسائیت کے اخلاقیات کی تعبیر میں غلطی نہیں کرسکتی۔ بس ایک کیتھولک کے لیے تو اتنی ہی بات کافی ہے لیکن اگر مسئلۂ زیر بحث کی توجیہہ کرنی ہے تو وہ اس طرح ہو سکتی ہے :-

(۱) مذہب نہ تو اخلاقی طور پر اور نہ اپنے قوانین کے ذریعے سے کسی شخص سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بچوں کی پیدائش اور اُن کی تعداد بڑھانے میں حصہ لے اور نہ اس کو اس بات پر اعتراض ہے کہ کوئی شخص شادی کر کے بھی زہد و پرہیزگاری کی زندگی بسر کرے۔ اگر کوئی شخص ایسا کرنا چاہے تو وہ بے تکلف کرسکتا ہے لیکن لوگوں کو اس بات سے سختی سے منع کردیا گیا ہے کہ وہ مصنوعی ذریعوں سے پیدائش کو روکیں یا قدرت کے مقاصد میں روڑے اٹکائیں۔ ضبط تولید ممنوع ہے کیوں کہ یہ غلط ہے اور اُس کی ہمرکابی میں وہ ابتدائی اور بنیادی غلطیاں بھی ہوتی ہیں، جو کلیسہ کے قانون اور روایات کے خلاف ہیں۔ ممانعت کی بُنیاد در اصل اعلیٰ فطری قوانینِ اخلاق پر قائم ہے جن کو نہ تو کوئی بڑے سے بڑا انسان تبدیل کرسکتا ہے اور نہ ان کو معطل کرسکتا ہے۔ اس قسم کی غیر اخلاقی تحریکیں تو غیر کیتھولک لوگ ہی قبول کرسکتے ہیں بشرطیکہ اُن کا اخلاقی قانون عیسائیت کے خلاف فلسفۂ اخلاق پر مبنی ہو۔

(۲) جس طرح طبیعات کے قوانین غیر ناطق چیزوں پر استدلال کی بنیادیں قائم کرتے ہیں، ٹھیک اسی طرح دنیائے انسانیت میں ایک قانون جاری و ساری ہے۔ جو انسان کی انفرادی اور اجتماعی خواہشوں کو تسکین دینے اور اُس کے ظاہری و باطنی قوتوں کے استعمال میں توازن قائم رکھتا ہے۔ اپنی ارادی اور غیر ارادی حرکات و سکنات میں انسان کو اپنی ہی نوع کے قوانین پر عمل کرنا چاہیئے، جو اپنے مخصوص آزاد عناصر کی وجہ سے "اخلاقی" قانون کہلاتے ہیں۔ جو کام اِن قوانین اخلاق کے مطابق عمل میں آتے ہیں وہ درحقیقت درست ہوتے ہیں اور اخلاقی طور پر ان کو اچھا کہتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو افعال ان قوانین کا احترام نہیں کرتے وہ اخلاقی لحاظ سے خراب اور بد ہیں۔ اس قسم کے افعال و اعمال کی قدر و قیمت کو ہم ایک حد تک اُن نتائج سے جانچ سکتے ہیں جو وہ کسی فرد یا کسی قوم پر ظاہر کریں۔ درحقیقت یہ مسئلہ اس نوعیت کا ہے کہ اس کے لئے امدادی استدلال کی ضرورت ہے۔ ضبط تولید کی جسمانی، گھریلو اور معاشرتی برائیاں تو اور لوگوں نے ہی بیان کردی ہیں یہاں مجھے اِن کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ہم اس مسئلے کے صرف افادی پہلو پر غور کریں اور اُسی کو اپنا مطمحِ نظر بنالیں تو وہ بھی ضبط تولید کی غلطیوں کو واضح کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ اس لئے ہم کو بلا واسطہ طور پر خود نفس فعل ہی میں حقیقت کو ٹٹولنا چاہیئے۔ محض اس کے اثرات اور نتائج اس کے لئے کافی نہیں ہیں۔ جہاں تک پیچیدہ ساختوں اور بناوٹوں کا تعلق ہے، وہ یا ان میں سے ہر ایک ساخت اسی وقت تک اچھی حالت میں رہ سکتی ہے جب کہ وہ قدرتی طریقوں پر استعمال کی جائے۔ ضبط تولید بھی بالکل اسی طرح برائی اور غلطی ہے جس طرح اور کوئی غیر فطری جنسی بُرائی ہوا کرتی ہے، اس لئے کہ اس سے جنسی خواہشات کی تسکین ایک ایسے طریقے پر ہوتی ہے جو اس فعل کے فطری مقصد کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔

(۳) انسان کا اخلاقی اور فطری قانون خدا کے نہ تبدیل ہونے والے قانون کا ایک حصہ ہے جو لوگ اس قانون کے خلاف چلتے ہیں ان کے لیے خدا نے سزا کا قاعدہ مقرر کر رکھا ہے۔ ضبطِ تولید واضح طور پر ایک برائی ہے اس وجہ سے کہ یہ ایک گناہ ہے یعنی یہ خدا کے خلاف ایک جارحانہ قدم ہے، وہ خدا جس کا صرف خوف ہی تمام دانائیوں کی ابتدا ہے۔ اور تجربہ ہم کو بتاتا ہے کہ گناہ کے ارتکاب کا خوف ہی ایک ایسا معقول سبب ہے جو انسان کو برائیوں سے بچاتا رہتا ہے۔

(۴) جو کام بنیادی اور فطری طور پر بد ہو وہ کسی طرح بھی برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ خواہ اس کو معقول قرار دینے میں حالات کو کتنا ہی ضروری بتایا جائے اور خواہ اس کام کے کرنے میں نیت بظاہر کتنی ہی نیک ہو۔ اِس اصول کے منطقی استعمال میں اگر ذرا بھی نرمی سے کام لیا جائے تو اس کے معنی یہ ہونگے کہ ہم اس مسلمہ اور غیر اخلاقی عقیدے کی حمایت کریں گے کہ کاموں کے نتیجے ہی اس کے ذریعوں کو حق بجانب ثابت کرتے ہیں۔ (بقیہ صفحہ ۱۸۱)

ہندو مذہب اور ضبط تولید

از جناب پروفیسر این۔ ایس پھڈکے، ایم۔ اے۔ راجہ رام کالج، کولھاپور

جنسی تعلقات کے سلسلے میں ہندو مذہب کے احکام کا جائزہ لینے سے پہلے یہ مناسب ہوگا کہ ہم اُس زمانہ کو سمجھیں جس زمانے میں یہ احکام صادر ہوئے ہیں۔ آریہ جب ہندوستان میں آئے اور یہاں کے قدیم باشندوں کو زیر کر کے زرخیز زمینوں میں پھیل پڑے تو انہیں ہندوستان پر اپنے قبضے کو بحال رکھنے کے لئے سب سے پہلے اپنی نسل بڑھانے کی فکر ہوئی۔ چنانچہ ویدوں میں جگہ جگہ ایسی دعائیں درج ہیں جن میں دیوتاؤں سے "بہت سی گائیں" اور "بہت سے بیٹے" مانگے گئے ہیں۔ بلکہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ ویدوں کی کوئی دعا ایسی نہیں ہے جن میں "گائیں اور بیٹے" نہ طلب کئے گئے ہوں۔ اِن ہی دعاؤں میں سے کچھ منتر یاد دعائیں وہ ہیں جو شادی کے وقت پڑھی جاتی ہیں۔ ایسے موقع پر لڑکی کا باپ دولھا کو مخاطب کر کے کہتا ہے :۔

"میں اپنی لڑکی تمہارے نذر کرتا ہوں تاکہ تم نسل بڑھاؤ اور سوسائٹی کی خدمت کرو۔"

اور دولھا اپنی دلھن کو مخاطب کر کے کہتا ہے :۔

"ہم تم دونوں مل کر نسل بڑھائیں گے یا بہت سے بیٹے پیدا کریں گے۔"

اور دیوتاؤں سے دعا کرتا ہے :۔

"میری بیوی دس بیٹوں کی ماں بنے"

ان منتروں سے یہ ظاہر ہے کہ آریوں کو اُس وقت اس کی ضرورت تھی کہ زیادہ سے زیادہ اُن کی نسل بڑھے اور قدرت کے بکھرے ہوئے خزانوں پر ان کا قبضہ ہو جائے۔ لیکن آج ؟ کیا آج بھی وہی حالات ہیں جو اس زمانے میں پائے جاتے تھے ؟ شاستروں کے زمانے میں دیوتاؤں کا شکر اس طرح ادا کیا جاتا تھا۔

"مالک تیری عطا بے حساب ہے ہم میں یہ قدرت نہیں کہ ہم اس سب کو سمیٹ سکیں"

لیکن کیا اس زمانے میں بھی یہ دعا صحیح ثابت ہوتی ہے ؟ خیر یہ بحث دوسری ہے۔ اس وقت کہنا صرف یہ ہے کہ اچھی توانا اور تن درست اولاد پیدا کرنا اور بات ہے اور کثرت سے اولاد پیدا کرنا بالکل دوسری چیز ہے۔ چنانچہ اس زمانے میں بھی جب کہ آریوں کو زیادہ سے زیادہ اولاد کی ضرورت تھی، یہ نکتہ اُن کی نظر سے اوجھل نہیں ہوا تھا۔ سمرتیوں میں اسی مسئلے پر روشنی ڈالتے ہوئے انسانی زندگی کے چار دور تسلیم کئے گئے ہیں اُن میں سے پہلا دور ایسا ہے جس میں سختی سے برہم چاری یعنی مجرد رہنے یا عورت سے پرہیز کرنے کا حکم ہے۔ اور باقی تین دور انسان کے اختیار تمیزی پر چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ مجرد رہنے کا اصول اس نظریے کے ماتحت وضع کیا گیا ہے کہ مجرد رہنے یا عورت سے ایک خاص مدت تک پرہیز کرنے سے انسان کی طاقت، ذہانت اور زندگی بڑھتی ہے۔ بدنیاوال کیا سمرتی میں لکھا ہے :۔

"عورت کے ایام حیض سے فراغت کے فوراً بعد کی چار راتیں، اور چندر ماسی اور اماوس کو مباشرت سے پرہیز کیا جائے اور باقی راتوں میں بھی صرف طاق تاریخ کی راتوں میں مباشرت کی جاسکتی ہے۔"

اور منو مہاراج کہتے ہیں :۔

"ایک شادی شدہ انسان بھی برہم چاری کہلائے گا اگر وہ ہر پندرہ دن میں آٹھویں چودھویں اور پندرھویں رات کو عورت سے مباشرت نہ کرے۔"

ان احکام سے یہ بات بالکل صاف ہو جاتی ہے کہ قدیم آریہ مفکروں کے نزدیک مباشرت کا مقصد صرف افزائش نسل تھا اور اس کے لئے انہوں نے اپنے پیروؤں کو یہ یقین دلایا ہے کہ جو شخص سوائے اس مقصد کے کسی اور مقصد سے مباشرت نہ کرے گا وہ شادی شدہ ہونے کے باوجود "برہم چاری" کے اعزاز کا مستحق ہوگا۔

یہ احکام دراصل اس خیال کے ماتحت صادر ہوتے ہیں کہ عورتوں کے "وقفہ کے دنوں" میں کچھ دن ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں حمل قرار پاتا ہے اور کچھ دن ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں حمل قرار نہیں پاتا۔ چنانچہ آریوں کی ایک بہت پرانی طبی کتاب میں لکھا ہے :-

"جس طرح سورج کے غروب ہوتے ہی کنول کا منہ بند ہو جاتا ہے اسی طرح ایام حیض کے بعد عورتوں کے رحم کا منہ سکڑ جاتا ہے"

اس کے یہ معنے ہوئے کہ ایام حیض کے بعد سولہ دن ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں حمل قرار نہیں پاتا۔ یہی رائے آریوں کی ایک اور قدیم اور معتبر طبی کتاب چرک میں ظاہر کی گئی ہے اور یہی بات بھاؤپرکاش میں بتائی گئی ہے منوسمرتی میں بھی اسی خیال کے ماتحت چند راتوں میں مباشرت جائز اور چند میں ناجائز قرار دی گئی ہے۔ خاص کر منوسمرتی کا یہ حکم توجہ کے قابل ہے :-

"عورتوں کے ساڑھے چار دن کے ایام حیض کے بعد کی سولہ راتوں سے پہلی چار راتیں اور گیارھویں اور تیرھویں رات مباشرت کرنی منع ہے اور باقی دس راتوں میں مباشرت کی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کے بعد آٹھ راتیں بھی مباشرت کے لئے ہمیشہ سے بند ہیں۔ جو شخص اس اصول کی پیروی کرے گا وہ شادی شدہ ہونے کے بعد بھی برہمچاری کہلائے گا"

قدیم آریوں کی ان تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورت کے "وقفے کے دن" دو دوروں میں تقسیم ہیں ایک دور حمل کے لئے سازگار ہوتا ہے لیکن دوسرا دور سازگار نہیں۔ ان دوروں کی تقسیم سے ہم میں سے وہ حضرات جو ضبط تولید کے سلسلے میں بھی شاستروں کے احکام سے گریز نہیں کرنا چاہتے، کام لیتے ہیں۔ بہر حال موجودہ حالات میں جو اہل فکر ہندوستان میں ضبط تولید کے مسئلے پر غور کر رہے ہیں وہ اس نتیجے کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں کہ ضبط تولید کا بہترین اصول ضبط نفس یعنی عورت کی مقاربت سے زیادہ سے زیادہ پرہیز ہے۔ چنانچہ اٹھارہویں صدی میں یہی اصول مالتھوس کو پسند آیا تھا اور آج مہاتما گاندھی جیسے صاحب فکر بھی اسی اصول کو ترجیح دیتے ہیں۔

اس بیان کو ختم کرنے سے پہلے آریوں کی قدیم طبی کتابوں سے دو ایسی عبارتیں یہاں نقل کی جاتی ہیں جن میں توانا اور تندرست اولاد پیدا کرنے کے متعلق ہدایتیں درج ہیں۔ ایک قدیم طبی کتاب میں لکھا ہے :-

"اگر ۲۵ برس سے کم عمر کے باپ سے سولہ برس سے کم عمر کی عورت کے حمل قرار پائے گا تو یا تو وہ ساقط ہو جائے گا یا اگر بچہ پیدا ہوگا تو بہت کم جئے گا۔ اور اگر جیتا بھی رہا تو کمزور، ہمیشہ کا مریض اور جسمانی حیثیت سے معذور ہوگا۔ اس لئے کہ اس عورت کے رحم میں جس کا لڑکپن ابھی دور نہیں ہوا ہے یہ صلاحیت نہیں ہوتی کہ تندرست بچہ پیدا کرے"

اور سشرت میں لکھا ہے :-

"جب سولہ برس کی تن درست عورت اور پچیس برس کے توانا مرد میں مقاربت ہوگی تو نہایت تن درست بیٹا پیدا ہوگا۔ لیکن مرد اور عورت اگر اس عمر سے کم ہیں تو اول تو حمل قرار نہیں پا سکے گا اور اگر حمل ہو بھی گیا اور بچہ پیدا بھی ہوا تو بہت کمزور، ہمیشہ کا بیمار اور بدقسمت ہوگا"

ہندوؤں کی مذہبی اور طبی کتابوں کے اوپر کے سارے اقتباسات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگرچہ آریوں کو زیادہ سے زیادہ نسل بڑھانے کی ضرورت تھی لیکن نسل وہ توانا اور تن درست پیدا کرنا چاہتے تھے۔ کمزور اور ہمیشہ کے روگیوں کا سوسائٹی میں اضافہ پسند نہیں کرتے تھے اس اصول کا اگرچہ انہوں نے اپنی طرف سے کوئی نام نہیں مقرر کیا ہے لیکن فی الحقیقت یہی تنظیم نسل و آبادی ہے جو برتھ کنٹرول یا ضبط تولید کا اصلی مقصود ہے۔
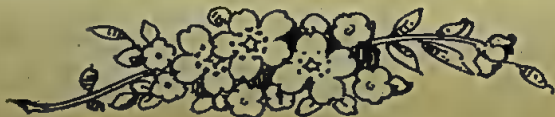
ضبط تولید اور سکھ مذہب

از جناب حکیم گجندر سنگھ صاحب گجراج ایڈیٹر رسالہ "خوش دل" امرتسر

گربھ روک ، ضبط تولید یعنے برتھ کنٹرول کا مسئلہ اس وقت ہر شخص کی زبان پر ہے ۔"روٹی روٹی" کی آواز ہر ملک میں سنی جاتی ہے اپنی زندگی کے گزارنے کے لیے ہر انسان کو اس کی ضرورت کے مطابق خوراک نہیں مل رہی ۔ اور تو اور غریب افلاس زدہ ہندوستان کے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سپوت کئی کئی دن اور رات فاقے میں گزارتے ہیں ۔ ہمارے ملک کی اوسط آمدنی صرف پانچ پیسے فی کس روزانہ ہے ، اس "آمدنی" میں ایک شخص کو دودھ ، گھی وغیرہ صالح خون پیدا کرنے والی غذائیں تو علیحدہ رہیں ، پیٹ بھر کر کھانے کے لیے سوکھی روٹی بھی میسر ہونی مشکل ہے بھارت ورش میں سینکڑوں نہیں ہزارہا لوگ ایسے بھی ہیں ، جو اپنا گزارہ تو نہیں کر سکتے ، مگر قدرت کے زبردست ہاتھوں نے ان کو زیادہ مصیبتوں میں ڈالنے کے لیے ایک دو نہیں ۔ بلکہ درجنوں بچّوں کا باپ بنا دیا ہے ۔ ان کمزور اور فاقہ کش والدین کی نحیف و ناتوان اولاد کو پھر تمام زندگی مصیبت و الم میں گزارنی پڑتی ہے ۔ کیوں کہ ملک میں کام نہ ہونے کی وجہ سے وہ تمام بے روزگار بن کر والدین پر عوام پر اور ملک پر ایک بوجھ ہوتے ہیں اور غربت کی زندگی میں باقاعدہ تربیت نہ ملنے کی وجہ سے یہ بچے ایک لائق ، پُر امن اور تہذیب یافتہ شہری بننے سے قاصر رہتے ہیں ۔ غیر تربیت یافتہ لوگ جس قدر ملک کے لیے خطرناک ہوتے ہیں ۔ وہ ظاہر ہے ۔ موجودہ فرقہ وارانہ خیالات اور دیگر امن سوز حرکات محض ان غیر تربیت یافتہ انسانوں ہی کی بدولت ہیں ۔

دنیا کے تمام مذاہب اور ان کے بانیوں نے ہمیشہ خدا کی مرضی کے عین مطابق چلنے کا حکم دیا ہے ۔ گورو صاحب نے فرمایا ہے ۔

"جیَی میں آوے خصم کی بانی تیرڑا کری گیان وے لالو"

یعنے جو خدا تعالیٰ کا حکم ہے وہی کرنا چاہیئے

ایک یہ بھی حکم ہے ۔ کہ "سوئی کم کمائے ۔ جت مکھ اوجلا"

یعنی وہ کام کر جس میں تمہاری بہتری ہو ۔

اس لیے اگر کسی انسان کے ہاں اولاد کی کثرت ہو اور اُس کے پاس کھانے یا کھلانے کے لیے کافی نہیں یا اس کی بیوی کی صحت حمل کا بار برداشت نہیں کر سکتی تو اس کی بہتری اسی میں ہے کہ سلسلۂ تولید کو بند کیا جائے ۔

سکھوں کی روحانی مقدّس کتاب شری گورو گرنتھ صاحب میں یہ بھی تحریر ہے ۔ کہ

"موہ ایسے ونج سیو لینیں کاج جت گھٹے مول نت ودھے دیاج"

یعنی مجھے ایسے کام سے غرض نہیں ہے ۔ جس سے اصل میں کمی واقع ہو اور سود بڑھتا جائے ۔ اس لیے عورت کو اگر اصل خیال کیا جائے تو اولاد ایک سود کے مانند ہے لہذا ایسے کام سے بچنا چاہیے جس سے اصل یعنے عورت کی صحت تباہ ہو ۔ اور سُود یعنے اولاد بڑھے ۔ کیوں کہ قانونِ قدرت کے مطابق تا وقتیکہ حمل کو روکنے کے اسباب پر عمل نہ کیا جائے حمل کا بارگراں عورت کی صحت کو کمزور کرنے کا موجب ہے ۔

مگر بزرگ یعنی سکھ مذہب کے گورو صاحبان شری گورو گرنتھ صاحب میں فرماتے ہیں کہ : جو لوگ خدا کی بندگی نہیں کرتے ان کی زندگی بے فائدہ ہے ۔ کیوں کہ ہر دو بشر کے لیے ضروری ہے کہ رازقِ مطلق کی عبادت کرے ۔ اگر کوئی شخص اُس کی اطاعت نہیں کرتا یا کسی عورت کی اولاد خدا کی نافرمان ہے ، تو فرماتے ہیں کہ وہ عورت کیوں بیوہ نہ ہو گئی یا اسکو عقیم کیوں نہیں کر دیا گیا ۔

"جن ہر ہردے نام نہ بسیو تن مات کیجئے ہر بانجھ"

یعنے وہ شخص جس کے دل میں خدا کا نام نہیں ہے ، اس کی ماں کو بانجھ یعنی عقیم کردو

"جیہ کل پوت نہ گیان بچاری بدھوا کس نہ بھئی مہتاری"

یعنی اگر کسی شخص کو گیان نہیں ہے یا پرماتما کی بھگتی کا شوق نہیں ہے تو اس کی ماں اس کی پیدائش سے پہلے بدھوا (بیوہ) کیوں نہ ہوگئی۔
اسی طرح ایک بزرگ فرماتے ہیں۔ کہ

"جننی جنے تو بھگت جن۔ کی درتہ کی سور   نا ہے تو جننی بانجھ رہو۔ کاہے گوادے نور"

یعنی عورت کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں کہ اے عورت اگر تجھے اولاد پیدا کرنی ہے تو خدا کی بندگی کرنے والے بھگت پیدا کر۔ یا درتہ یعنی غنی پیدا کر یا سور یعنی بہادر پیدا کر۔ ورنہ اے عورت! اگر تو مندرجہ بالا صفات کی مالک اولاد پیدا نہیں کر سکتی۔ تو بانجھ رہ۔ کیوں فضول حمل کا بار برداشت کرکے اپنا نور یعنی چہرے کا جلال اور صحت کو تباہ کرتی ہے۔

ظاہر ہے، کہ ہر انسان کے ہاں اگر اولاد ہونی ہو تو مندرجہ بالا صفات کی مالک ہونی چاہیئے۔ ورنہ اس کے بعد اولاد کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور خرگوش کے بچوں کی طرح اولاد پیدا کیے جانا کوئی قابلِ تعریف فعل نہیں ہے۔

(بقیہ ص۲۲) (۵) ہمارے قانون کو قبول کرنے میں جو سب سے بڑی مشکل پیش آتی ہے وہ اس حقیقت کے سامنے آکر بہت کم ہو جاتی ہے کہ عیسائی شادی ایک مقدس رشتہ ہے جو اپنے ساتھ خدا کی برکت اور فضل لاتا ہے اور جس سے شادی شدہ لوگ تمام تکلیفوں کو برداشت کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں وہ اپنے ماحول سے مناسبت پیدا کر لینے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ بچوں کو پالنے کی صبر آزما کوشش میں مصروف رہتے ہیں اور اگر کبھی عورتوں کو حمل سے بچانے یا خود فعلِ جماع کو چھوڑ دینے کی ضرورت آپڑے تو وہ گناہ سے بچ کر خوشی سے ضبطِ نفس کی زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ یہی ہے وہ مقدس رشتہ جو عیسیٰ مسیحؑ اور چرچ کی یگانگت کو ظاہر کرتا ہے جس سے انسان اتنی اعلیٰ شان کو پاسکتا ہے اور خدا کے بیٹوں سے جنت کو آباد کر سکتا ہے۔
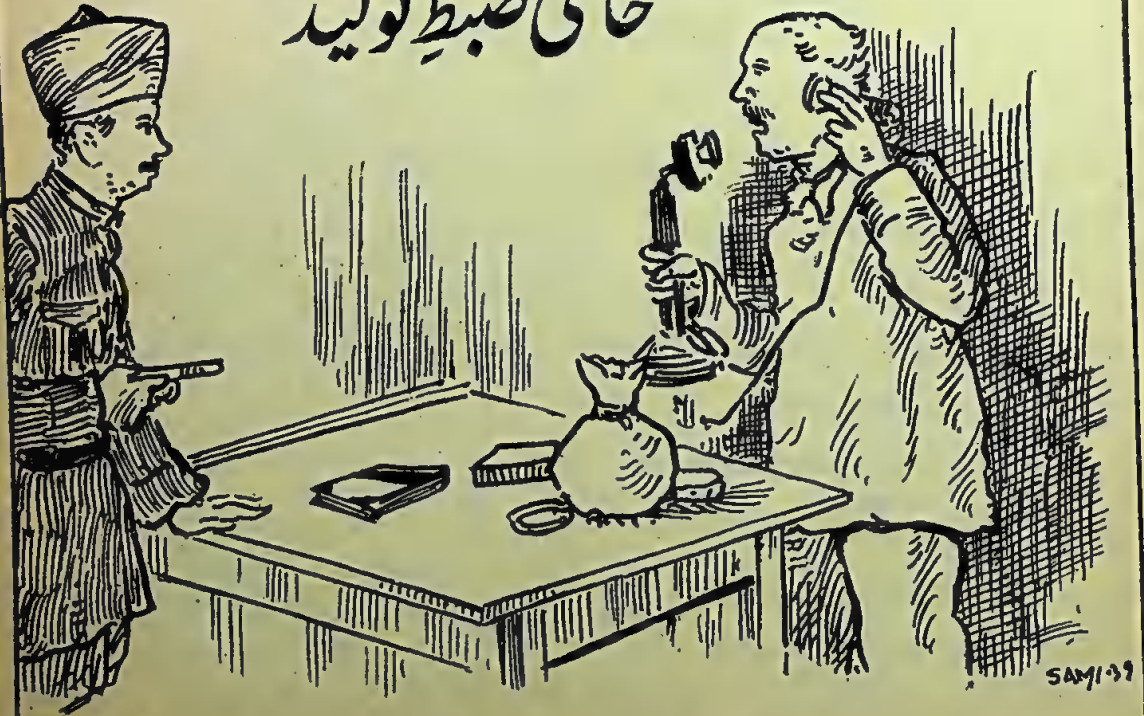
چور: (اپنی بیوی سے جو ضبط تولید کی ضرورت سے زیادہ حامی ہے) ہیلو، ہیلو، دیکھو تمہارا خیال ٹھیک ہے۔ میں بھی ضبط تولید کا حامی ہوں۔
بیوی: یہ کیسے؟ ابھی تو تم برتھ کنٹرول کی مخالفت کرکے گئے ہو؟
چور: مجبوری کا نام توبہ ہے۔ میں موقع واردات پر مع مال گرفتار ہو گیا ہوں۔ اب سات سال سے پہلے کیا آنا ہوگا۔

گیارہواں باب

ضبطِ تولید و اصلاحِ نسل اور مشاہیر عالم

اس باب کے متعلق ہمیں افسوس ہے کہ وہ ہمارے معیار کے مطابق مرتب نہیں ہو رہا ہے۔ اشاعت خاص کے دوسرے بابوں پر اتنی توجہ رہی کہ اس باب کا کچھ خیال ہی نہیں آیا اور جب کبھی اس کی طرف دھیان بھی گیا تو اس کو معمولی سا عنوان سمجھ کر نظر انداز کر دیا گیا لیکن جب اس باب کو مرتب کرنے کا وقت بالکل ہی قریب آگیا تو عملی نقطۂ نظر سے غور کرنے کا موقع ملا۔ اس وقت ہمیں اندازہ ہؤا کہ یہ کام اتنا آسان اور سرسری نہیں تھا جتنا کہ اسے سمجھ لیا گیا تھا۔ محض برتھ کنٹرول وغیرہ کی کتابوں کی مدد سے اس کام کو پورا کرنا ممکن نہیں۔ دوسرے ذرائع علم بھی آخر کہاں تک کام دیں، کوئی مخصوص کتاب یا مضمون بھی اس عنوان پر نظر سے نہیں گزری۔ یہ اور اسی قسم کی اور باتیں ایک ایک کرکے اس وقت سامنے آئیں جب اشاعت خاص کا کام تکمیل کی منزلیں طے کر رہا تھا۔ دو چار دن میں نہ یہ ممکن تھا کہ رائیں براہِ راست حاصل کی جائیں اور نہ کتابوں کا اچھی طرح مطالعہ ہی ہو سکتا تھا۔ اس صورتِ حال کی موجودگی میں اس باب کو چھوڑ دینے ہی کا خیال تھا لیکن تلاش کا سلسلہ جاری رہا۔ آخر چند روز میں تین پینتیس رائیں جمع کرنے میں ہم کامیاب ہو گئے۔ اس طرح یہ باب ناظرین کے سامنے آ تو رہا ہے لیکن اس شکل میں نہیں جو ہمارے خیال میں تھی۔

ہم ان آراء کو یہاں قارئین کی سہولت کے خیال سے چار عنوانات میں تقسیم کرکے درج کرتے ہیں (۱) مشاہیر علم و ادب (۲) مشاہیر سیاست (۳) مشاہیر فن (۴) متفرق رائیں

(۱) مشاہیر علم و ادب

حضرت علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ:۔

شریعت اسلامی نے اجتماعی مسایل میں مصالح امت کو نظر انداز نہیں کیا اور اس کے تصفیے کو اہلِ علم پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ حالات و مقتضائے وقت کے مطابق ان کا فیصلہ کر لیں۔ اس لیے اگر حظِ نفس مقصود نہ ہو حقیقی ضرورت موجود ہو اور فریقین رضامند ہوں تو جہاں تک میرا علم میری رہنمائی کرتا ہے۔ شرعاً ضبطِ تولید قابلِ اعتراض نہیں ہے۔ اصول شرعی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی خاوند اپنی بیوی کو اگر وہ اولاد کی خواہش مند ہو اولاد پیدا کرنے پر بالکراہ مجبور نہیں کر سکتا لیکن دنیا میں اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس کا بیشتر حصہ محض حظ نفس پر مبنی ہے۔ اور محض حظِ نفس کے لیے ایسا کرنا میرے نزدیک حرمت کے درجے تک پہنچتا ہے۔

یورپ میں یہ چیز بہت عام ہو رہی ہے اور وہاں زیادہ تر حظِ نفس ہی کی خاطر ایسا ہو رہا ہے۔ بعض صورتوں میں یہ چیز وہاں کے طرزِ معاشرت کی پیدا کردہ مجبوریوں کا لازمی نتیجہ ہے۔ اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ بعض مخصوص صورتوں اور حالتوں میں یہ چیز ہندوستان میں بعض حقیقی مجبوریوں کی بنا پر کی جاتی ہے لیکن عام طور پر اب ہندوستان میں جو کچھ ہو رہا ہے یا ہونے والا ہے، وہ سب یورپ کے پروپگنڈے کے اثرات ہیں۔ اس قسم کے لٹریچر کا ایک سیلاب ہے جو ہمارے ملک میں بہہ نکلا ہے۔ بعض دوسرے وسائل بھی ان کی تشویق و ترویج کے لیے اختیار کیے جا رہے ہیں۔ حالاں کہ ان کے اپنے ممالک میں، جیسا کہ اخبارات مظہر ہیں، آبادی کو گھٹانے کی بجائے بڑھانے کے وسائل اور تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ اس تحریک کی ایک بڑی غرض میرے نزدیک یہ ہے کہ یورپ کی اپنی آبادی اس کے اپنے پیدا کردہ حالات کی بنا پر جو اس کے اختیار و اقتدار سے باہر ہیں بہت کم ہو رہی ہے اور اس کے مقابلے میں مشرق کی آبادی روز بروز بڑھ رہی ہے اور اس چیز کو یورپ اپنی سیاسی ہستی کے لیے خطرۂ عظیم سمجھتا ہے۔ یہ چیزیں ان مستند کتابوں کی بنا پر

کہہ رہا ہوں جو میرے مطالعے سے گزر چکی ہیں۔ میری رائے میں اس بارے میں اصلی چیز ضبطِ نفس ہے۔ اور اسے تمام موجودہ مصنوعی طرق ضبطِ تولید پر بے انتہا ترجیح ہے۔ کیوں کہ بعض اطبار کی رائے میں یہ تمام طریقے اور ادویہ بالخصوص عورت کی صحت کے لیے بے حد مضر ہیں۔

شرعی پہلو سے میں نے جو رائے دی ہے وہ ماہر شریعت کی حیثیت سے نہیں دی۔ محض اپنے علم و مطالعے کی بنا پر دی ہے۔

(رسالہ الحکیم لاہور ماہ نومبر ۱۹۳۶ء)

ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور

میری رائے میں برتھ کنٹرول اس صدی کی نہایت اہم اور بڑی مفید تحریک ہے۔ نہ صرف اس اعتبار سے کہ یہ عورتوں کو بے ضرورت بچہ کشی کی زحمتوں سے بچاتی ہے بلکہ اس حیثیت سے کہ دنیا کی آبادی کو کم کر کے صحیح معنوں میں امن قائم رکھتی ہے۔ اس لیے کہ جب قوموں کی آبادی اپنی حد سے نہ بڑھے گی تو افراد قوم کے کھانے کے لیے روٹی اور پھیلنے کے لیے مزید زمین کا سوال ہی پیدا نہ ہوگا۔ اور جب یہ سوال پیدا نہ ہوگا تو قوموں اور ملکوں کے درمیان جنگ نہ ہوگی۔ اور ہر قوم اپنی ہی سرحدوں میں اطمینان و سکون کی زندگی بسر کرے گی۔ اور افلاس زدہ ملکوں میں تو، جیسا کہ ہندوستان ہے — بے سوچے سمجھے زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کر کے انھیں بے شمار تکلیفوں میں مبتلا کرنا اور اپنے خاوندوں کی ذلت اور بربادی کا باعث بننا ظلم بلکہ جرم ہے۔ (خط بنام مارگریٹ سینگر از کتاب "مائی فائٹ فار برتھ کنٹرول" صفحہ ۲۸۹)

ایچ۔ جی۔ ویلز (مشہور سائنس داں اور مصنف):-

میں حیران ہوں کہ لوگ کس طرح کسی مسئلے کی مخالفت کرتے ہیں جب کہ اسے سمجھتے نہیں؟ کیوں کر کسی فعل سے باز رہنے کا اعلان کرتے ہیں جب کہ اسے جانتے نہیں؟ — میری رائے میں ہر مہذب آدمی کو برتھ کنٹرول کے اصولوں کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اس لیے کہ ناواقف آدمی سوسائٹی کا ایسا گندہ جز ہے جو اپنی گندگی میں اپنے ہمسایوں کو بھی سان دیتا ہے۔

(از پیش لفظ رسالہ پیرنٹ ہڈ مصنفہ میکائیل فیلڈنگ)

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد

بظاہر کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ برتھ کنٹرول کے معاملے میں شرع مداخلت کرے یہ ایک خالص طبی اور اجتماعی مسئلہ ہے اگر اصحاب علم محسوس کریں کہ سوسائٹی کے مصالح کے تحفظ کے لیے اس کی ضرورت ہے تو ضرور اس کے حق میں رائے دے سکتے ہیں۔ اس طرح کی تمام باتوں کو مصالح مرسلہ میں سمجھنا چاہیئے اور ان کا دروازہ پوری طرح باز ہے۔ مذہبی اور اخلاقی نقطۂ نگاہ سے صرف یہ بات کہی گئی ہے کہ اگر برتھ کنٹرول کے طریقے عام ہو گئے تو غیر شادی شدہ عورتوں کو جو اندیشہ ہوتا ہے وہ جاتا رہے گا۔ لیکن یہ اعتراض چنداں وقیع نہیں معلوم ہوتا۔ جو بگڑنے والی ہوتی ہیں وہ بگڑتی ہی ہیں۔ محض اس اندیشے کی دیوار پر اخلاقی روک قائم نہیں رہ سکتی۔ بلاشبہ ضبطِ نفس اصل آئیڈیل ہے، لیکن معلوم ہے کہ وہ عملاً چل نہیں سکتی۔ کم از کم اس وقت تک کا انسانی تجربہ یہی ہے۔ ایسی حالت میں جو لوگ طبی منزلی، خاندانی، اجتماعی اور اقتصادی مقتضیات پر زور دیتے ہیں، یقیناً ان کی دلائل کی قوت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

عزل کے متعلق دونوں طرح کی روائتیں موجود ہیں۔ اور تطبیق کی صورت یہی نکالی گئی ہے کہ اصل جواز ہے بشرطے کہ کوئی ایک فریق ہی نہیں بلکہ فریقین چاہیں۔

ہٹلر والے معاملے میں بھی میں کوئی شرعی رکاوٹ محسوس نہیں کرتا۔ شریعت علل و اسباب کی منکر نہیں بلکہ ان کی رعایت پر زور دیتی ہے۔ اگر ماہرینِ فن کو یقین ہو جائے کہ فلاں مرد یا عورت لاعلاج حد تک پہنچ گئے ہیں اور اب ان سے سوسائٹی اور نسل کو تعدیے کا یقینی اندیشہ ہے تو یقیناً حکومت ایسا جبری انتظام کر سکتی ہے کہ تعدیہ روکے۔ اب اگر کوئی بے ضرر عملِ جراحی ایسا نکل آیا ہو کہ انھیں ضرر رسانی سے معطل کر دیا جاسکتا ہے اور ان کی ہستی کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا تو اس کے اختیار کرنے سے شرع کیوں مانع ہو؟

البتہ اگر دوسرے وسائلِ مؤثر کام میں لائے جاسکتے ہیں تو یقیناً ترجیح ان ہی کو ہوگی۔

(رسالہ الحکیم لاہور نومبر سنہ ۱۹۳۶ء)

مسز سروجنی نائیڈو:-

ضبطِ تولید پر سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ اس سے ملک میں بداخلاقی پھیل جائے گی یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں خوبیاں اور برائیاں نہ ہوں تعلیم و دولت جیسی مفید اور کارآمد چیزوں کو اچھے اور بُرے دونوں طریقوں سے استعمال کر سکتے ہیں۔ غالباً سماج کی یہ حرکت نہایت ہی نامناسب ہوگی اگر وہ دولت و تعلیم کو محض اس لیے ممنوع قرار دے دے کہ چند افراد اسے بُرے طریقے سے استعمال کرتے ہیں۔ اگر ہم یہ تسلیم کریں کہ ضبطِ تولید کی تحریک ملک میں بداخلاقی پیدا کرے گی تو پھر میں آپ سے یہ پوچھ سکتی ہوں کہ کیا یہ بے حیائی و بداخلاقی نہیں کہ اس دنیا میں ایسے بچّوں کا وجود ہو جسے نہ ان کے والدین اور نہ سماج کھانے کے لیے روٹی، پہننے کے لیے کپڑا، رہنے کے لیے مکان دے سکتا ہو۔ کیا یہ بداخلاقی نہیں کہ ایسی قوم کی تشکیل کی جائے، جن کی نہ ابتدائی تعلیم ہے اور نہ وہ شہری حقوق و فرائض سمجھ سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں کیا یہ عمرانی گناہ نہیں ہو کہ ایک عورت کو اس کی مرضی کے خلاف وضعِ حمل کی تکلیف و مصیبت برداشت کرنے کے لیے مجبور کیا جائے؟ (تقریر وومنز کانفرنس کراچی سنہ ۱۹۳۵ء)

پروفیسر جولین ہکسلے (مشہور سائنس داں)

ہماری موجودہ عہد کی زندگی میں خوش گوار انقلاب کے لیے ضبطِ تولید بہترین وسیلہ ہو لیکن یہ چیز مستقبل میں اچھا یا بُرا جو اثر بھی ہمارے لیے پیدا کرے گی اس کا انحصار ہو اس بات پر کہ ہم اس بارے میں کیا نصب العین اور رجحان رکھتے ہیں (سائنس آف لائف)

سر رائیڈر ہیگرڈ (مشہور مصنف):-

ہمارے ملک کو اگر جزیروں کے باشندوں کی کثرتِ اولاد سے سبق لینا ہے اور افریقہ جیسے ممالک کی مثال ہمارے لیے ہوش ربا ثابت ہو سکتی ہے تو میں اس تحریک کی ضرور تائید کروں گا۔ یہ برطانوی شہنشاہیت کو قائم رکھنے اور ہماری تھوڑی سی نسل کو مکمل و مضبوط بنانے میں بہترین مدد ہے۔ (کنٹرول آف پیرنٹ ہڈ)

جی۔ کے۔ چسٹرٹن (مشہور شاعر اور ناول نویس):-

سائنس انسان کو مجبور کرے گی کہ وہ اصلاحِ نسل کے نام پر گھوڑوں اور بیلوں کی طرح اپنی نسل حاصل کرے اور ہر شخص کو مشکوک نظروں سے دیکھے بلکہ انسان کو شادی کے حق سے محروم کر دے۔

مسٹر اے۔ جے۔ ہائی سین (ماہرِ اقتصادیات)

جب شرحِ پیدائش کم ہوتی ہے تو شرحِ آمدنی بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ یہ واقعہ ہے کہ پچاس سال پہلے ملک ہالینڈ میں شرحِ پیدائش زیادہ رہی اور اس ملک نے ۱۸۹۵ء میں اس نظریے کو تسلیم کرادیا کہ افزائشِ نسل کو روکنے کی ضرورت ہے۔ اس اصول کے مطابق ملک اپنی اقتصادی ضروریات کو کنٹرول میں رکھ سکتا ہے۔ جتنے منہ کھانے والے اتنی ہی ہاتھ کمانے والے۔ زیادہ منہ پیدا کرنا اور کمانے والے ہاتھوں کی کمی ملک میں نکبت و افلاس پیدا کرے گی۔

پروفیسر کارپنٹیر (شکاگو)

کسی قوم کی ترقی و فروغ افزائشِ نسل کے ساتھ گھٹتا بڑھتا ہے۔ قوم میں جب تک اپنے افراد کے تندرست و توانا رکھنے اور مکمل پرورش کا سامان نہ ہو ایسی قوم کی طاقت جلد زائل ہو جائے گی۔ (ہیومن ریلیشن اینڈ پوپولیشن)

پروفیسر یونین (امریکہ)

اس وقت تک کوئی ملت تباہ و برباد نہیں ہوتی جب تک کہ اس کے افراد کی پیشانیوں پر کمزوری اور مختلف عوارض کے آثار ظاہر نہ ہو جائیں۔ جب کسی قوم میں یہ علامتیں ظاہر ہو جائیں تو اسے لازم ہے کہ پیدائش کا سلسلہ بند کر کے موجودہ آبادی کی تن درستی کی کوشش کرے ورنہ جو انجام روما، یونان، اور کارتھیج کی آبادی کا ہوا وہی ایسی ملت کا ہوگا۔

(تھیوری آف پوپولیشن)

سر ولیم بیلیس (مشہور ماہر علم الحیوان) :-

میرے خیال میں تدابیر مانع حمل کے صرف دو بڑے فائدے ہو سکتے ہیں۔ اول یہ کہ عورت کی صحت متواتر حاملہ ہونے سے خراب ہو جاتی ہے اور جو اولاد اس طرح پیدا ہوتی ہے وہ بھی کم زور اور ہمیشہ کی روگی ہوتی ہے۔

دوسرے ان تدابیر سے زوجین میں الفت و محبت بڑھتی ہے۔ (از پیش لفظ کتاب "برتھ کنٹرول" مصنفہ میری اسٹوپس)

سر جیمس بر۔ ایم۔ ڈی، ایل۔ ایل۔ ڈی۔

فطرت کا یہ اصول ہے کہ وہ ہر شئے کو اس کے ماحول کے موافق تیار کرتی ہے اور ہمیشہ ترقی کی طرف چلتی ہے۔ یہی حال ہمارا بھی ہے کہ کوئی آدمی اس دنیا میں آنے کا خود ذمے دار نہیں ہے خواہ وہ کیسا ہی بد شکل اور ناکارہ ہو۔ اس لیے ہماری ہمدردی کا تقاضا ہے کہ ہم اس کے لیے آرام و آسائش بہم پہنچائیں لیکن یہ ہمارا اخلاقی فرض ہونا چاہیئے کہ ہم اس کو اپنی جیسی ناکارہ اولاد پیدا کرنے سے روکیں کیوں کہ بحالت موجودہ ایک چوتھائی اس قسم کی ناکارہ مخلوق آئندہ ایک نصف نئی نسلیں پیدا کر دے گی جس کا نتیجہ یہ گا کہ ⅕ حصہ آبادی کو ⅘ ناکارہ حصے کو پرورش کا خرچ برداشت کرنا پڑے گا۔ (از تقریظ بر کتاب "برتھ کنٹرول" مصنفہ میری سٹوپس)

ڈاکٹر وی وینکٹا راما ریڈی پروفیسر اقتصادیات۔ بلگام:-

اس نظریے کے لیے ہندوستان میں تجربے کا وسیع میدان ہے اور ضرورت ہے کہ کھلے دل کے لوگ اس کی اہمیت کو اب سمجھ لیں (ایکس ٹینشن لکچرز)

مشاہیر سیاست

ایڈولف ہٹلر ڈکٹیٹر جرمنی

"............ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ برّ اعظم امریکہ میں آباد جرمن نسل کے لوگوں نے اپنی پاکیزگی کو برقرار رکھتے ہوئے اس ملک پر اپنا قبضہ جما لیا ہے اور آئندہ بھی اس وقت تک وہ اپنی دہی شان قائم رکھنے میں ہر طرح کام یاب رہیں گے جب تک کہ ادنیٰ نسل کی قوموں سے ربط ضبط بڑھا کر وہ اپنی خوبیوں کو تباہ و برباد نہ کر دیں گے۔ اور دوغلی اولاد پیدا کرنے کی غلطی کے مرتکب نہ ہوں گے۔"

("میری جدوجہد" صفحہ ۱۵۵)

"یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ نسلی پاکیزگی میں کوئی خرابی پیدا ہو جانے سے خاندانی اہمیت و عظمت ہمیشہ کے لیے خاک میں مل جاتی ہے۔ جس خاندان سے یہ پاکیزگی غائب ہو جاتی ہے وہ آہستہ آہستہ تباہی و بربادی کی دلدل میں پھنس جاتا ہے۔"

("میری جدوجہد" صفحہ ۱۶۸)

"حکومت کو ماؤں اور شیرخوار بچوں کی حفاظت کر کے اور بچوں کی محنت و مزدوری کو خلاف قانون قرار دے کر قومی صحت کے معیار کو بلند کرنا چاہیے۔ اُسے لازمی کسرتوں اور ورزشوں کو قانونی طور پر لازمی قرار دیتے ہوئے کھیلوں کے کلبوں کو خوب وسیع پیمانے پر سرکاری امداد دے کر قوم کے نوجوانوں، مردوں اور عورتوں کی جسمانی صحت کو بہتر بنانے کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔"

("میری جدوجہد" میں "ہمارے پروگرام کے پچیس اہم نکات" صفحہ ۳۶۳)

گاندھی جی

میری نہ تو یہ خواہش ہے اور نہ مجھے اس کی اُمید ہے کہ آپ انضباط ولادت کا پرچار کرنے لگیں۔ آپ کی شان یہی ہے کہ آپ حق اور عفت کی پاک شمع کو روشن رکھیں اور جو بے چارے اس تلاش میں ہیں اُنہیں روشنی دکھائیں لیکن ایک عاقبت اندیش ماں یا باپ کو اس کی تلاش ناعاقبت اندیشوں سے زیادہ ہوگی۔ وہ شخص جو انضباط ولادت کی ضرورت کو سمجھتا ہے آسانی سے ضبطِ نفس کی منزل تک پہنچ سکتا ہے۔ (ضبط نفس اور نفس پرستی)

مسٹر ونسٹن چرچل

محض افلاس کو ہم وجہ منع حمل قرار نہیں دے سکتے۔ کیونکہ افلاس ذہنی قابلیت میں سدِّ راہ نہیں ہوتا۔ ہاں اور ایسے اسباب ہیں جن کو ضبط تولید کے جواز میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

مشاہیرِ فن

ڈاکٹر وان۔ڈی۔ والڈی (مشہور طبیب اور ماہر جنسیات)

میں اپنے مریضوں کو کبھی یہ مشورہ نہ دونگا کہ وہ شادی کے بعد ضبط تولید کا مقصد حاصل کرنے کے لیے ضبطِ نفس کے اصول پر کاربند ہوں۔ کیوں کہ یہ میاں بیوی کے لیے نہایت درجے نقصان دہ عمل ہے۔ یہ فعل شادی کے مقصد کو ہی شکست دے دیتا ہے۔ خاص کر اس حالت میں کہ شادی دو دلوں کے باہم ملنے سے ہوئی ہو۔ جنسی تعلقات ختم ہونے کے بعد میاں بیوی کی مسرت و شادمانی بالکل تباہ ہو جاتی ہے۔ یہ طریقہ طرفین کے لیے یکساں ضرر رساں ہے۔ کیوں کہ یہ ازدواج کے مقصد سے ٹکراتا ہے۔

(آئیڈیل میرج)

ڈاکٹر میری سٹوپس۔ پی۔ ایچ۔ ڈی (برتھ کنٹرول کی مشہور داعیہ)

ہندوستانی خواتین کے لیے بھی ضبط تولید کے محفوظ طریقوں کا علم اسی قدر ضروری ہے جس قدر انگلستان یا کسی دوسرے ملک کی عورتوں کے لیے۔ یہ مسئلہ کسی خاص قوم یا طبقے سے نہیں بلکہ پورے عالم نسواں سے تعلق رکھتا ہے۔ عورت چاہے کتنی ہی دولت مند کیوں نہ ہو، متواتر حمل سے اس کی قوت زائل ہو جاتی ہے۔ اور اس کے نتیجے نوزائیدہ بچے کو برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

(میرج ہائی جین)

ڈاکٹر مارگریٹ سینگر (امریکہ کی مشہور داعیہ ضبط تولید)

شرح پیدائش پر قابو حاصل کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بچوں کی ایک مخصوص تعداد تو پیدا کی جائے، لیکن اس کے بعد ان کی پیدائش کو روک دیا جائے۔ بلکہ قابو میں رکھنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ جس طرح ہم اپنے موٹروں پر اختیار رکھتے ہیں، اپنے وقت، اپنی بھوک اور اپنے وسائلِ معاش پر قابو رکھتے ہیں، اسی طرح ہم اپنے بچوں کی پیدائش پر کنٹرول حاصل کریں۔ برتھ کنٹرول سے اصل میں مردوں اور عورتوں میں اپنی اپنی ذمہ داریوں کا احساس پیدا کرنا مقصود ہے۔ (رسالہ چرچ اینڈ سوسائٹی فروری سنہ ۱۹۳۲ء)

ڈاکٹر ہلینا رائٹ۔ ایم۔ ڈی۔

بعض ریاستوں میں طلاق کم ہو رہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ بہتر ازدواجی زندگی کے قائل ہو رہے ہیں اور اس باب میں ان کتابوں سے، جو عیاشی کے خلاف اور برتھ کنٹرول کی تائید میں عقل کی روشنی کے ساتھ لکھی گئی تھیں، بہت مدد ملی ہے۔

(سیکس سائیڈ آف لائف)

ڈاکٹر ڈی۔ رابنسن

انسان کی فطرت کا تقاضا ہے کہ اگر اعتدال کو قابو میں نہ رکھا جائے تو ہر معقولیت کی حد ختم ہو جاتی ہے۔ پیدائش قوم کا ضروری مسئلہ ہے اور اسے اعتدال سے آگے بڑھنے سے بچانا انسانیت کی عین خدمت ہے۔ (پائینرنگ ان برتھ کنٹرول میتھڈس)

ڈاکٹر ہرمن، ایچ۔ روبن ایم۔ ڈی (مشہور فاضل جنسیات) ہالینڈ۔

ایک سلیم الدماغ انسان ننگے بھوکے، اپاہج اور بے کار افراد کی متواتر پیدا ہونے والی تعداد اور بے شمار بھیڑ کو دیکھے گا تو وہ کیسے اس نظارے کو برداشت کر سکے گا۔ بالخصوص وہ بھیڑ ہندوستان اور چین میں دکھائی دیتی ہے۔ یہ نظارہ کس قدر ہوش رُبا، دل شکن اور جگرخراش ہے۔ اس حالت میں ضبط تولید کی مخالفت غالباً انتہائی بے رحمی ہے جو ہم برت سکتے ہیں۔

ضبط تولید کا علم اور عمل ورثے میں ملنے والے اُن امراض کا قلع قمع کر دے گا جو صدیوں سے ایک دوسرے میں منتقل ہوتے چلے آرہے ہیں

ڈاکٹر پال پوپنیو۔ صدر "ادارہ تعلقات خانگی"۔ لاس انجلز امریکہ

امریکہ میں طلاقوں کی بھرمار اور شادیوں کی ناکامی کو روکنے کے لیے مسئلۂ آبادی کو ضبط قانون میں لانے کی جو کوششیں اب تک ہوئی ہیں۔ ان پر دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہے اور بہتر ہے کہ امریکہ چین بننے سے پہلے ہی اپنی سیدھی راہ آبادی کے بارے میں اختیار کرلے۔

(واٹ از رونگ ود آور کونٹی نینٹ)

ڈاکٹر کاٹو (ٹوکیو)

"تحریک ضبط تولید کے جاپان میں پھلنے پھولنے کے امکانات کم ہیں۔ کیونکہ جن لوگوں کو اس کی چنداں ضرورت نہیں وہ اس کے شائق ہیں اور جن کو اس کی سخت ضرورت ہے وہ اس کے خواہاں نہیں۔ جاپان میں آج کل سوائے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور امیر آدمیوں کے کوئی بھی ضبط تولید پر کاربند نہیں۔ ضبط تولید کی تحریک بین الاقوامی ہونی چاہیے۔ یہ نہ ہو کہ ایک ملک تو اپنی آبادی کم کرے اور دوسرا اسے ترقی دیتا جائے۔

(برتھ کنٹرول ان ایشیا)

ڈاکٹر کیتھرائن ہمینٹ ڈیوس جنرل سکرٹری بیورو آف سوشل ہائیجین

ایک ہزار شادی شدہ عورتوں کی زندگی کا تجزیہ کرنے میں ہم پہلے دو سال تک لگے رہنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ایک متوسط درجے کا بالغ امریکن مسئلۂ اولاد سے بالکل نابلد ہے۔ لذت کشی سے سب واقف ہیں مگر ضبط نفس کے طریقوں اور خانگی افزائش کو روکنے کے ذرائع سے سب ناواقف ہیں۔ ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب دیہاتی عورتوں کی کامل جہالت اور اس کے قومی نقصانات کو اپنی نظر سے دیکھا۔ کیا اہل دین کثیر الاولاد غریبوں کے گھروں میں جا کر ان کی تکلیفیں بھی دیکھتے ہیں یا اعتراض ہی کرتے ہیں۔

(بیورو سیریز بلیٹن ۲ع)

ڈاکٹر رابرٹ اے روس، ایم۔ ڈی۔ اور گلیڈیز ایچ۔ گروز۔

ہر عورت کے لیے گھر کے کام اور ابتدائی تعلیم کی طرح تربیت جنسی کی دانش مندانہ تعلیم کی ضرورت واضح کردینی چاہیے۔ پریس اور فضول گو واعظین کے غوغا سے شائستہ شہریوں کو اپنے خیالات اس بارے میں متزلزل نہیں کرلینے چاہئیں۔ (دی میریڈ وومن)

ڈاکٹر بارنس۔ ایم۔ ڈی۔

اس حقیقت کے پیش نظر کہ موجودہ حالات کے برقرار رہتے ہوئے ہماری قوم کے آدمیوں کے لیے روزگار دستیاب ہونا بہت ہی دشوار ہے، یہ مناسب ہوگا کہ ہماری آبادی کی تعداد گھٹا دی جائے۔

ہمیں اس بات پر پورا زور دینا چاہیے کہ جن آدمیوں میں دماغی نقائص موجود ہیں اور وہ معلوم بھی کرلیے گئے ہیں تو ان کو اجازت نہ دیں کہ وہ آئندہ نسل میں بھی اپنی یہ دماغی خرابیاں منتقل کردیں۔

کوئی ایسی تدبیر ضرور ہونی چاہیے جو آختہ کردینے کے مترادف ہو۔

یہ عوام کی بھلائی کا کام ہوگا اگر ضبط تولید کا علم جاہل مزدور پیشہ عورتوں تک پہنچا دیا جائے جو اس علم سے ابھی تک بالکل محروم ہیں۔

ڈاکٹر جارج ریلے اسکاٹ ایم۔ ڈی

ضبط تولید کے ہسپتالوں کا ذکر تعریفی الفاظ کے سوا اور کسی طرح نہیں جا سکتا۔ اگر عوام الناس ان سے پورا پورا فائدہ اُٹھانے لگیں تو یہ ادارے اپنا کام بہتر طریق پر انجام دے سکیں گے۔ ان ہسپتالوں میں ماہرین فن کے مشورے، ضروری معلومات اور ضبط تولید کے آلات کم قیمت پر مہیا کیے جاتے ہیں۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود یہ ادارے ایک وسیع پیمانے پر فائدہ نہیں پہنچا سکتے نہ معلوم کیوں عوام ان ہسپتالوں میں جاتے ہوئے شرماتے ہیں، اور ان محلوں کی آبادی کی اکثریت کہ جن میں یہ ہسپتال واقع ہیں ان سے فائدہ نہیں اُٹھاتی۔

(انسائی کلوپیڈیا آف سیکس)

ڈاکٹر گلیڈیز ایم۔ کاکس

ضبط تولید کے جتنے ذرائع اس وقت تک معلوم ہیں ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جس پر پورا بھروسہ کیا جاسکے، اگرچہ یہ ضرور ہے کہ بعض طریقوں کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ زیادہ کامیاب ہیں۔ بہت زیادہ طریقے ایسے ہیں کہ ان میں تکلیف ہوتی ہے اور عاقبت اندیشی سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ ان کے استعمال میں شخصی اور انفرادی عنصر کو بہت اہمیت حاصل ہے، اور یہ بھی ہے کہ بہت زیادہ ساز و سامان اور عظیم الشان پیمانے پر اہتمام ہر ایک طریقے کو ضرورت مندوں کی نگاہ میں ناقابلِ قبول بنا دیتا ہے۔ غریب آدمیوں کے لیے اپنی قیمت کے لحاظ سے صرف معدودے چند ہی ایسے طریقے ہیں جو مناسب کہے جاسکیں، اور اکثر مسلسل ان طریقوں کا استعمال مالی مشکلات کی وجہ سے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ بہت سی عورتیں مذہبی یا اخلاقی بنا پر اس قسم کے آلات کو ناپسند کرتی ہیں جو ان کے اندام نہانی میں رکھی جائیں۔ پھر اگرچہ بعض طریقے ایسے ضرور ہیں کہ انہیں غیر مضرت رساں کہا جاسکتا ہے لیکن موجودہ اور رائج الوقت طریقوں میں سے بیشتر کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا۔

متفرق رائیں

مسٹر جسٹس میکارڈی۔ لندن

مجھے یقین ہے کہ جو لوگ آج افلاس زدہ اور معذور طبقے میں برتھ کنٹرول کی تبلیغ کی مخالفت کرتے ہیں ان پر آئندہ نسلیں لعنت بھیجیں گی۔ میرے نزدیک برتھ کنٹرول کے مخالف نہ صرف معاشرتی ارتقاء کے خلاف ہیں بلکہ مفلس آبادی کے بہترین مفاد کے بھی دشمن ہیں۔

جس وقت تک ضبط تولید کے متعلق علم اور واقفیت کو اسی طرح چھپایا اور دست رسِ عوام سے باہر رکھا جائے گا اس وقت تک اسقاط حمل کی وارداتیں برابر عام ہی ہوتی چلی جائیں گی۔ میں نے بالکل صاف صاف بات کہدی ہے۔

لارڈ ڈاسن (انگلستان کا مشہور عالم معاشیات)

بے کاری اور مفلسی دور کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ آبادی ملک کے وسائل خوراک و پرورش کے عین مطابق رکھی جائے۔

ڈاکٹر رابرٹ برٹن (۱۶۴۰ - ۱۵۷۷)

پیدائش کے متعلق پہلے لوگ کیسے سمجھ دار تھے کہ جس گھر میں کوئی کمزور یا عیب دار بچہ پیدا ہوتا تھا تو اس خیال سے اُس کو ہلاک کر دیا کرتے تھے کہ آئندہ وہ بڑا ہو کر کمزور نسل نہ چھوڑے اور دنیا کے لیے بوجھ نہ بنے۔ ایسی پابندیاں جو نسلوں کو بگڑنے سے روکیں عین انسانیت ہیں۔ (انٹروڈکشن ٹو ریس کنٹرول اِن ارلی ارابیا)

از سر جیمیس مرچنٹ، کے۔ بی۔ ای

انگلستان نے اپنی نو آبادیوں میں بڑھتی ہوئی آبادی کو پھیلا دیا ہے۔ مگر جزیرۂ برطانیہ میں سانس گھٹنے تک کی نوبت پہنچ چکی ہے مذہبی متعصبوں کی پروا نہ کرو۔ اور جہاں تک ہو سکے انگلستان کی آبادی کو اعتدال میں لانے کی کوشش کرو۔ (برتھ ریٹ اینڈ امپائر)

پادری اولیور ایم بٹر فیلڈ (مشہور عالم دین مسیحی)

ایک پادری کی حیثیت سے مجھے اٹھارہ سال کام کرتے ہوئے ہو گئے ہیں، اس دوران میں میں نے سینکڑوں نکاح پڑھائے لیکن یہ دیکھا ہے کہ یوں تو لوگ کافی تعلیم یافتہ ہوتے ہیں، مگر ازدواج کے ضروری مسائل، بالخصوص اولاد کی کمی بیشی اور تدبر سے، جو آبادی کے مسئلے کے سلسلے میں سب کو برتنا چاہیے، اکثر لوگ بالکل جاہل ہوتے ہیں۔ شادی شدہ زندگی میں تناسل کی لذت بہترین جذبۂ تسکین ہے" مگر اس کا کس قدر بے باکانہ اور بے لگامی سے استعمال ہو رہا ہے۔ (فیملی گائڈنیس سروس اِن نیویارک)

لارڈ ہورڈر لندن :- غیر متوازن آبادی، بڑھتی ہوئی بے روزگاری، اور عورتوں اور بچوں کی گرتی ہوئی صحت جسمانی کے مسائل کا اگر عملاً کوئی مؤثر اور مناسب حل ہو سکتا ہے تو وہ "برتھ کنٹرول" ہے۔ +

بارھواں باب

"ادبیاتِ ضبط تولید"

تولید کی روک تھام

از جناب پنڈت برج موہن صاحب دتاتریہ کیفی دہلوی

رشید: پڑھنے میں اتنی مستغرق۔ یا اللہ تیری پناہ! آدمی اتنا بھی کتاب کا کیڑا نہ بن جائے۔ اب چھوڑ دبھی یہ کیا رسالہ سا لیے بیٹھی ہو۔

نسیمہ: (اُٹھتے ہوئے) اے توبہ۔ آتے ہی ہل چل مچادی۔ (تبسم) پیارے رشید ضبط تولید پر کسی نے کیا اچھا لکھا ہے۔

رشید: اچھا، نسیمہ بیگم اب ضبط تولید کا پرچار کرنے والی ہیں۔ اس کا لٹریچر تو عرصہ سے تمہارے مطالعے میں ہے۔

نسیمہ: (چائے بناتے ہوئے)۔ ہم دونوں کے۔ لیکن رشید یہ مسئلہ صرف پڑھنے اور گفتگو میں لاکر بھلا دینے والا نہیں۔ اس کی اہمیت ہندوستان میں دن بہ دن بڑھتی جاتی ہے۔

رشید: ڈاکٹروں کا ابھی تک اس پر اتفاق نہیں ہوا ہے کہ تولید و تناسل کی بندش صحت کو نقصان نہیں پہنچاتی۔ اس ملک میں اتنی وسعت ہے کہ موجودہ آبادی سے دُگنی نہیں تو ڈیوڑھی آبادی با فراغت سما سکتی ہے۔ یہ حلوا اور مٹر کے شامی تو بڑے لذیذ ہیں۔

نسیمہ: اب میں نے بازار کی مٹھائی اور پیسٹری سب بند کردی ہے نا۔ وہ جنس اچھی نہیں لگتے۔ یہ سب گھر کی بنی چیزیں ہیں۔ ہاں، فراغت سے پروفیسر صاحب کا مطلب جگہ کی گنجائش معلوم ہوتا ہے۔ یہ کس نے کہا کہ محض رہنے کے لیے ہندوستان کی سرزمین کافی نہیں۔

رشید: واقعی کتنا مزے دار حلوا ہے۔ اسے کھاکر تو سچ مچ نئے دانت آتے ہیں۔

نسیمہ: (مسکراتے ہوئے) مردوں کا دل ہر نئی چیز پر بہت چلتا ہے۔

رشید: خدا کی قسم جی چاہتا ہے پکانے والے کا ہاتھ چوم لوں۔

نسیمہ: تو جاؤ بورچی خانہ میں اور ماما کے ہاتھ چوم لو۔

رشید: (کھسیانی ہنسی) تو کیا تم نے نہیں بنائیں یہ چیزیں؟

نسیمہ: میں آپ نہیں بناتی۔ پاس بیٹھ کر ماما سے بنواتی ہوں۔ خیر۔

رشید: تو تمہارے ہاتھ چومنے چاہئیں۔ نسیمہ: پہلے منہ دھو آیئے۔ ہونٹوں پر حلوے کی چکنائی لگی ہے نا۔ ہاں تو، مکانی گنجائش کا سوال تو ہمارے ملک کے بارے میں بے محل ہے۔ ہم اس مسئلے پر معاشی پہلو سے نظر ڈال سکتے ہیں۔ اور یہ ثابت ہے کہ ہندوستان مغربی ملکوں کے مقابلے میں ہی نہیں بلکہ ویسے بھی نہایت مفلس ملک ہے۔ ہندوستان میں فی کس سالانہ آمدنی کا اوسط چوبیس روپے سے ساٹھ روپے تک قرار دیا گیا ہے۔ ساٹھ روپے سالانہ آمدنی ہر متنفس کی جو گویا سرکاری حساب سے نکالی گئی، اگر بغیر کسی احتیاط اور قطع برید کے صحیح مان لیں تو بھی ہر ہندوستانی کے لئے برتھ کنٹرول ممکن التعمیل نہیں ٹھیر سکتا۔

رشید: وہ کیوں؟

نسیمہ: سنتے جایئے۔ تولید کی روک تھام میں کم سے کم بارہ روپے سال کا خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے۔

رشید: یہ آپ نے حساب لگایا ہوگا؟

نسیمہ: جی۔ میں نے نہیں۔ یہ حساب لارڈ ہورڈی نے لگایا ہے۔ اور وہ بھی اپنے ملک کے لیے۔ یہاں اس کا دگن سمجھیے۔ کیوں کہ اس کام

کی سب چیزیں باہر سے آتی ہیں۔

رشید: اچھا بیگم صاحب۔ مانا۔ پھر۔

نسیمہ: پھر یہ کہ۔ ہماری آبادی آدھی سے زیادہ دیہاتی ہے اور باقی شہری۔ پیدائش کا اوسط دیہاتی آبادی میں زیادہ اور شہری آبادی میں کم ہے۔

رشید: اور اموات کا اوسط؟

نسیمہ: وہ شہری آبادی میں زیادہ ہے۔

رشید: پھر تو شہری آبادی کو ضبطِ تولید کی ضرورت نہیں۔ بلکہ شہر والوں کو اپنی آبادی بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

نسیمہ: بے روزگاری شہری آبادی ہی سے تعلق رکھتی ہے۔

رشید: اور جو یہ ہر صوبے میں، کانگریسی ہو یا اسلامی، زمینداروں اور کسانوں کی فلاح اور قرض داری سے متعلق قانون پاس ہو رہے ہیں؟

نسیمہ: اس کی علتِ غائی کچھ اور ہے۔ خیر ہم اس وقت صرف اقتصادی اور طبی پہلو سے ضبطِ تولید پر غور کر رہے ہیں۔

رشید: تو تمہاری رائے میں دیہاتی آبادی میں ضبطِ تولید کی ضرورت نہیں۔

نسیمہ: ہاں نہیں۔ دیکھو نا، گاؤں میں سات برس کا بچہ دن بھر گائیں اور بھیڑ بکری چرا کر معاشی زندگی میں شریک ہو جاتا ہے۔ اس سے چھوٹے بچے چیل کوّوں سے چوزوں کی رکھوالی کرتے ہیں۔ اماں آٹا پیستی ہے، گھی مکھن نکالتی ہے دھان کوٹتی ہے اور باپ کھیت پر ہوتا ہے مگر شہر میں یہ حال ہے کہ پندرہ برس کی عمر سے کوئی لڑکا اقتصادی اشتراکِ عمل سے عاری ہوتا ہے۔ لڑکیوں کا تو ذکر ہی فضول ہے۔ اور وہ بھی یوں کہ میٹرک پاس کرا کے یا آٹھویں نویں تک پڑھا کر دکاندار باپ اسے اسکول سے دکان پر لے آتا ہے۔ غیر تجارتی آبادی میں بیس برس بلکہ اکثر پچیس برس سے پہلے کوئی لڑکا کسبِ معاش کے قابل نہیں ہوتا۔

رشید: لیکن کچھ مدت کے بعد دیہاتی آبادی بھی ہماری جیسی ہو جائے گی۔ اخباروں میں آئے دن آتا ہے کہ دیہاتی آبادی کو فی صدی کم سے کم اتنا حصہ ملازمتوں میں دیا جائے۔ جب وہ زیادہ تعداد میں ملازمتیں کر کے شہروں اور قصبوں میں رہنے لگیں گے تو ایک دو نسل کے بعد ہمارے جیسے ہو جائیں گے۔ اور ان کو بھی ضبطِ تولید کی ضرورت پڑے گی۔

نسیمہ: پہلے ہمیں عہدِ حاضر کو دیکھنا ہے۔

رشید: شوق سے دیکھو۔ لیکن طبی رائے تو ضبطِ تولید پر متفق نہیں۔

نسیمہ: آپ کو شیکسپیر، ملٹن، ہیرڈیتھ اور کولیرج کے سوا کسی اور میں دلچسپی ہی نہیں۔ خیر، ڈاکٹری رائے کا خلاصہ یہ ہے کہ نہایت شائستہ اور تعلیم یافتہ شخص ضبطِ تولید کو عمل میں لا سکتے ہیں اپنی صحت کو نقصان پہنچائے بغیر۔

رشید: مانا۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ میڈیکل گروپ کا ایف۔ ایس۔ سی۔ پاس کر کے تم ڈاکٹری میں کیوں نہ گئیں۔ سیاسیات اور معاشیات لے کر بی۔ اے کیوں کیا۔

نسیمہ: یہ پوچھو ابا سے۔ جب تو وہ باہر نوکری پر تھے۔ بھائی نے سٹ پٹ کر کے داخل کرا دیا۔ اب ادھر تیسرا سال آیا اُدھر ابا پنشن لے کر آ گئے اور اُنہوں نے ہزار حجتوں کے باوجود یہ ہرگز منظور نہ کیا کہ لڑکی سنڈے لڑکوں کے ساتھ ڈاکٹری پڑھے (تبسم) ان کو آپ کے ہم جنسوں سے بہت بدگمانیاں ہیں۔

رشید: (مسکراتے ہوئے) یہ ان کا صرف بزرگانہ حسنِ ظن ہے۔ خیر۔ یہ اُنہوں نے اچھا ہی کیا۔ ورنہ تم ہر وقت تھرمامیٹر لیے میرے سر پر سوار ہوتیں۔ ابھی یہ حال ہے کہ گیارہ بجے اور تم نے بجلی کی گھنڈی اوپر کو کر دی۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ عورت میں نرس پن کا مادہ فطرت نے کیوں ڈال دیا ہے۔ بھئی اس وقت ذہن موضوع پر حاوی ہے۔ طبیعت لڑ رہی ہے۔ قلم چل رہا ہے مگر حکم ہوتا ہے کہ لکھتے لکھتے پانچ گھنٹے ہو گئے، اب کل۔

نسیمہ: میر صاحب والا مناقب' یہ آپ کے ساتھ رعایت برتی جاتی ہے۔ ورنہ جیسا دماغ فرسا کام آپ کا ہے اس میں ہر گھنٹے کے بعد پندرہ منٹ کی آسائش اور تفریح ضروری ہے۔

رشید: (ہنستے ہوئے) ارے مار ڈالا، ظالم۔

اتنے میں حامد اور محمود اور زہرہ اسکول سے آتے ہیں۔ حامد بارہ برس کا ہے اس سے دو برس چھوٹا محمود اور زہرہ کی عمر سات سال ہے حامد ایک لفافہ اور رجسٹر باپ کو دیتا ہے۔ لفافے میں اس کی تنخواہ ہے رجسٹر پر دستخط کرا کے چپراسی کو واپس کردیا جاتا ہے جو باہر منتظر تھا۔ رشید نوٹوں کا لفافہ بیوی کو دے دیتا ہے۔ نسیمہ بچوں کو ناشتہ دیتی ہے۔

حامد: ابا جان، میری بائیسکل اب نکمی ہوگئی ہے۔ کھڑ کھڑ کرتی ہے۔ لڑکے کھڑ کھڑیا کہہ کر چڑاتے ہیں۔ مجھے نئی بائیسکل لے دیجئے۔

محمود: تو میں بھی نئی سائیکل لوں گا۔ اس کا روغن میلا ہو گیا ہے۔

رشید: روغن اور کرادیں گے بیٹا۔

محمود: سائیکل پرانی ہی رہی۔

نسیمہ: ارے ابھی تو لی ہے تین مہینے ہوئے۔

محمود: حامد جو نئی سائیکل لے گا۔ میں کیوں نہ لوں

زہرہ: امی جان۔ میری گڑیا بڑھیا ہوگئی۔ مجھے نئی گڑیا لادو۔

رشید: بھئی اپنی امی جان سے کہو وہی سب کو چیزیں لاکر دیتی ہیں۔

سب بچے ماں کو چمٹ جاتے ہیں۔ وہ سب سے وعدے وعید کرتی ہے اور باہر کھیلنے کو بھیج دیتی ہے۔

رشید: آج کل بچوں کے مزاج بہت اونچے ہو گئے ہیں۔ سائیکل وائیکل کسی کو نہیں چاہیئے۔ زہرہ کو نئی گڑیا البتہ لے دو۔

نسیمہ: حضرت یہ سوال نئی گڑیا کا یا نئی سائیکل کا نہیں۔ ہم اس وقت خاندانی جمعیت کی اوسط کی حد پر پہنچے ہوئے ہیں۔

رشید: اس سے مطلب؟

نسیمہ: مطلب یہ کہ دو ہم اور تین اللہ رکھے بچے۔ معاشیات میں ایک خاندان کے لیے اقتصادی اوسط پانچ نکالا گیا ہے۔ اور اصل بات یہ ہے کہ اس سے زیادہ ذمے داری اٹھانے کا دعویٰ ہم کو کرنا بھی زیبا نہیں۔ زیبا کیا معنی اس فضول خیالی کا ہمیں حق ہی نہیں۔

رشید: یعنی ہم کو ضبط کیا قطع تولید کی بسم اللہ کرنی چاہیئے۔ میں پراونشل ایجوکیشنل سروس میں آ نہیں سکتا جبتک ولایت کی سند حاصل نہ کروں۔ تمہارے سوا سو سے بہت ہوئے دو سو ہو گئے۔ وہ بھی کبھی جاکر۔ اور بچوں کی ضرورتیں بڑھتی ہی جائیں گی۔ رہی کتاب جو ختم ہونے کو ہے۔

نسیمہ: ہاں۔ اسی لیے خاندان میں ایزادی کا ہمیں کوئی حق نہیں۔ اور میرے خیال میں کتاب کو آپ اس وقت وہیں چھوڑ دیں جہاں وہ ہے۔ باقی حصّے کے مفصل نوٹ قلم بند کرلیں۔ اور اسے آکسفورڈ میں ختم کریں۔

رشید: خوب۔ وہ کیوں کر؟

نسیمہ: کہ آپ تعلیمی رخصت کی درخواست ابھی دے دیں۔ استحقاقی رخصت بھی کئی مہینوں کی جمع ہے اور سیدھے آکسفورڈ چلے جائیں۔

رشید: آکسفورڈ چلے جائیں!! اور تم یہاں سوا سو روپلی میں سب کچھ کرلوگی۔

نسیمہ: مجھے پوری بات تو کرنے ہی نہ دی۔ آپ سنیں تو۔ ہماری بنک کی میعادی امانت دو مہینے میں پک جائے گی۔ اس سے زاد راہ اور کئی مہینوں کا خرچ اچھی طرح چل جائے گا۔

رشید: اور تم یہاں بچوں ــــ

نسیمہ: (بات کاٹ کر)۔ الٰہی توبہ! ۔ بات تو پوری کرلینے دو۔ پھر تمہاری استحقاقی تنخواہ اور تعلیمی رخصت کا الاؤنس کام آجائے گا اس کے بعد میں یہ سمجھتی ہوں کہ میں حضرت کی کچھ خدمت کرسکوں گی۔

رشید: کیوں کہ اُس وقت تک اکسیر کی کٹھالی دم پخت ہوجائے گی۔

نسیمہ: اکسیر وکسیر نہیں۔ اب میں ٹیوشن لینی شروع کردوں گی۔ اسکول کی کئی لڑکیوں کے گھر سے ٹیوشن کے تقاضے ہو رہے ہیں۔ لیجیے اقتصادی سرانجام اور ضبطِ تولید دونوں کام ہوگئے اور بیچ سے جھنجھٹ بھی نہ ہوئی۔ دو برس تو یوں نکل گئے۔ اور پھر ہمیں اس کی عادت سی پڑجائے گی جیو چھٹی ہوئی۔

رشید: چھٹی ہوئی یا کچھ۔ مگر بیگم ذرا اِدھر تو آؤ مجھے کچھ کہنا ہے۔

نسیمہ: ارے تو یہاں کون تیسرا بیٹھا ہے کہو جو کہنا ہے۔

رشید: (مسکراتے ہوئے) دانا کہہ گئے ہیں دیوار ہم گوش دارد۔ کوئی بات کان میں کہنے کی ہوتی ہے۔

نسیمہ: (رشید کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُٹھتے ہوئے) تو آؤ باہر بغیا میں چلیں۔ وہاں تو دیواریں نہیں۔ اگرچہ مرزا غالب کو جنگل میں یاد آگئی تھیں۔ رشید یہ تمہارے شاعر بھی نیم پاگل ہوا کرتے ہیں۔ کہنے لگے:

شوریدگی کے ہاتھ سے ہے سر وبالِ دوش
صحرا میں یا خدا کوئی دیوار بھی نہیں

پروفیسر صاحب: (بچوں کی طرف اشارہ کرکے) کیا ضبطِ تولید کا یہی مطلب ہے؟

ڈاکٹر صاحب: (جو ضبطِ تولید کے بڑے حامی ہیں) آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ یہ بچے میرے نہیں ہیں۔ میری تو ابھی شادی بھی نہیں ہوئی ہے۔

ہمارے بعض ادیب اور شاعر

پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی دہلوی

مولانا سید ابن الحسن، فکر ایم۔اے

حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر چاندپوری

ملا رموزی

ہمارے بعض ادیب اور شاعر

حضرت اکبر حیدری۔ دہلی

ایم۔ایم۔اسلم۔ لاہور

"برتھ کنٹرول"

(از جناب مولانا سید ابن الحسن فکر - ایم اے)

بیوی ہے ایک رحمتِ خالق ترے لیے — خود رہ کے اعتدال پہ رکھ اس سے میل جول

رحمت کو اپنے واسطے زحمت بنا نہ تُو — عقلِ سلیم پر نہ چڑھالے جنوں کا خول

حسن و صحت کی اصل یہی اعتدال ہے — زرّیں یہ جنس ہی اسے آنکھوں میں اپنی تول

نعمت ہے اس جہان میں اولاد بھی مگر — کثرت سے ان کی راستہ افلاس کا نہ کھول

ہر پھر کے آ نہ جا اسی نقطے پہ بار بار — ہر چند کہتے ہیں کہ ہے دُنیا ضرور گول

ہو بحرِ تنگ دستی و افلاس میں نہ غرق — حسن و صحت کے بیش بہا موتیوں کو رول

ساقیِ دل نواز کی فیّاضیوں کو دیکھ — پیمانہ اک طرف نہیں خُم کا بھی ہول تول

بیوی ہے یا کوئی زچگی کی مشین ہے — اس ناتواں اسیر کے دِل کو ذرا ٹٹول

جاتی رہیں گی سب قدِ رعنا کی چستیاں — پیراہنِ جمال میں آخر پڑے گا جھول

شیریں بھی ہے لطیف بھی یہ شربتِ حیات — افکارِ تلخ کا کبھی زہر اس میں تو نہ گھول

اولاد کی ہوس میں تُو ناداں بنا نہ رہ — میزانِ عقل و ہوش میں جنسِ عمل کو تول

اچھی نہ ہوگی ان کی جو تعلیم و تربیت — بازار میں بکیں گے یہی کوڑیوں کے مول

ہر فعل میں نتیجۂ آخر پہ رکھ نگاہ — اس ڈھول کی جہاں میں کھلے گی کبھی تو پول

موجود ہر قدم پہ ہے عبرت ترے لیے — آنکھوں سے دیکھ، کانوں سے سُن منہ سے کچھ نہ بول

گلشن سرور و امن کا بن جائے گھر ترا
گر ساتھ اعتدال کے ہو "برتھ کنٹرول"

مزاحیہ

ضبط تولید

از جناب شوکت تھانوی صاحب

ضبط تولید کے سیاسی پہلو کو گاندھی جی سے سمجھیے اور طبی پہلو کو حکیم عبدالحمید صاحب سے۔ شرعی پہلو پر خواجہ حسن نظامی صاحب سے فتویٰ لیجیے اور غیر شرعی پہلو پر ہم سے کہیے تو ہم کچھ عرض کر دیں۔ غیر شرعی سے ہماری مراد گھریلو پہلو ہے جس کا کوئی تعلق نہ سیاست سے ہو نہ طب سے نہ شرع سے اور نہ دنیا کی کسی اور بات سے، بلکہ صرف اس سے ہے کہ ہم دو بچوں کے ماشاءاللہ باپ ہیں اور آیندہ کے لیے کچھ قسم سی کھائے ہوئے ہیں کہ باپ بننے کی غلطی اب ہم سے سرزد نہ ہوگی۔ دراصل سوال یہی ہے کہ آخر اس قسم کی کیا وجہ ہو سکتی ہے اور ہم نے کیوں دنیا کی آبادی کے اضافے کو جہاں تک اپنی ذات کا تعلق ہے ختم کرنے کا قطعی ارادہ کر لیا ہے۔

حضرات! یہ ایک ٹریجڈی ہے اور اس کو صرف پتھر کا دل رکھنے والے ہی سُن سکتے ہیں کہ زندگی کی سب سے بڑی حماقت یعنی شادی ہم سے غیر ارادی طور پر سرزد ہو گئی اور خمیازے سے خالی الذہن رہ کر والدین کے اشارے پر مارے سعادت مندی کے ہم دولہا بنے۔ ہماری آزادی زندگی بھر کی آزادی کا جنازہ برات کی شکل میں اُٹھایا گیا۔ سہرے کے زیرِ سایہ اس آزادی کی تجہیز و تکفین ہوئی اور بلعوض پندرہ ہزار روپے سکۂ رائج الوقت، کہ نصف جس کے ساڑھے سات ہزار روپیہ سکۂ رائج الوقت ہوتے ہیں، اپنے بچوں کی ماں کو عقد میں قبول کر کے ہم انسان کی بجائے شوہر بن کر رہ گئے۔ یہ ایک آزمودہ نکتہ اور ایک تجربے کا گُر آپ کو بتاتے ہیں کہ اس قسم کی حماقت نہایت حسین نہایت معطر نہایت سحر انگیز اور نہایت غلط فہمی میں مبتلا کر دینے والی ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ یقین جانیے کہ اس عذاب کو ہم نے نہایت ہنس ہنس کر، جی ہاں، بہت خوش ہو ہو کر، اپنے سر لیا۔ مارے اکڑ کے زمین پر پیر نہ رکھتے تھے۔ حجلۂ عروسی کی خوش بوئیں گویا اپنے کو خود اُڑتا ہوا محسوس کرتے تھے نئی دلہن کے معطر گھونگھٹ کے اندر عیش و عشرت کی ایک کائنات تھی جو سمٹ کر آ گئی تھی۔ وہ سُسرال جس وقت اپنے کو ہماری کنیز کہتی تھیں تو حماقت ملاحظہ فرمائیے ہم واقعی اپنے کو ان کا آقا سمجھ لیتے تھے۔ ایں قدر اور ایں قدر سالیاں دولہا بھائی کہہ کہہ کر اور بھی دماغ خراب کیے ہوئے تھیں سسرال کی مدارات نے اپنی اوقات کو سمجھنے کی صلاحیت باقی نہ رکھی تھی اور سسرالی ملازمین اس ادب سے دولہا میاں کہتے تھے کہ خود بہ خود دولہا میاں کی گردن میں ایک کھنچاؤ، چال میں ایک وقار، چہرے پر ایک متانت اور دل میں خود اعتمادی کا ایک پندار سا پیدا ہو جاتا تھا۔ مختصر یہ کہ ایک منٹ کے لیے بھی یہ غور کرنے کی مہلت نہ ملتی تھی کہ ہم کس بُری طرح بے وقوف بنائے جا رہے ہیں۔ خیر یہ سب کچھ تو وقتی قصے اور چار دن کی چاندنی تھی۔ نیا دولہا جب پُرانا ہو جاتا ہے تو سُسرالی دسترخوان کا پلاؤ خود بہ خود خشکہ اور شیرمال رفتہ رفتہ روٹی بن جاتی ہے۔ اسی طرح دلہن کا جہاں گھونگھٹ اُٹھا وہ محض بیوی نظر آنے لگتی ہے۔ مگر رونا تو یہ ہے کہ اس درجے پر پہنچ کر اور شادی کے نشے اُترنے کے بعد بھی ہم کو اس حماقت کا احساس نہ ہو سکا۔ بلکہ اب ہم دونوں دولہا دُلہن نہیں بلکہ میاں بیوی کے درمیان کچھ ایسی غلط فہمی پیدا ہو گئی کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے پرستار بن کر رہ گئے۔ وہ میکے جا رہی ہیں تو ہم شعراء کے دواوین سے ہجر و فراق والے تمام شعر اپنی بیاض پر اُتارنے میں مصروف ہیں۔ ان کا خط آ رہا ہے تو جواب لکھنے میں اپنی پوری ادبیت اور شعریت کا کلیجہ نکال کر رکھ دیتے ہیں ان کو خط لکھنا بہترین مشغلہ ہے تو ان کا خط پڑھنا مقصدِ زندگی نظر آ رہا ہے۔ ایک ایک خط ایک ایک ادبی تصنیف کا درجہ رکھتا ہے اور دونوں طرف سے یہی کوشش ہے کہ ایک کی محبت دوسرے پر سبقت لے جائے۔ اس کوشش کا اندازہ خطوط کے القاب سے ہوا کرتا تھا۔ مثلاً اُنھوں نے لکھا،

"میرے من مندر کی مورت، اپنی پجارن کا سلام قبول کرو۔"

ہم نے جواب میں لکھا: "میرے جذبات کے کلیسا میں مسکرانے والی وینس۔ سجدۂ محبت پیش کرتا ہوں۔"

اُنھوں نے لکھا: "دن کے خیالوں اور رات کے خوابوں کے مالک۔ سلام۔"

ہم نے جواب دیا: "میرے خیال و خواب کی ملکہ۔ تو میرے ہر نفس میں ہے۔"

کاہے کو لیلیٰ نے ایسے خطوط مجنوں کو اور مجنوں نے ایسے خطوط لیلیٰ کو لکھے ہوں گے مگر ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم دونوں آپس میں ایسی ہی خط و کتابت کرتے تھے۔ ہم میں سے ہر ایک کا ہر ایک خط مثنوی زہر عشق اور مثنوی عالم خیال ہوا کرتا تھا یقین جانیے کہ اگر ان خطوط کو شائع کر دیا جائے، کہ ہر جملے کے بعد ایک شعر اور ہر شعر کے بعد ایک پھڑکتا ہوا ایسا جملہ ہوتا تھا جس سے عشق ٹپکتا ہوا محسوس ہوتا تھا اور ہم دونوں بجا طور پر سمجھتے تھے کہ دنیا کے افسانہائے عشق و محبت میں سب سے زیادہ کامیاب افسانہ ہم دونوں کا ہے۔ ہم دونوں مدتوں اس فریب میں مبتلا رہے۔ شادی کے بعد پانچ سال تک اس غلط فہمی نے طول کھینچا مگر ہم دونوں میں سے کوئی بھی اس عشق و محبت سے اُکتایا نہیں کہ ناگاہ شادی کے پانچویں سال اس خاکسار کو یتیم ہونا پڑا اور والد صاحب نے انتقال فرما کر اپنے بندۂ عشق فرزند کو فکر معاش میں مبتلا کر دیا۔ بیگم صاحبہ نے خانہ داری کا چارج لے لیا اور ان کا عاشق جاں باز شوہر ملازمت کے لیے گھر سے نکلا۔ ملازمت تو خیر مل گئی مگر گھر کی ذمہ داری کچھ ایسی گراں محسوس ہونے لگی کہ وہ راز و نیاز اور وہ عشق و محبت ایک ایک کر کے رخصت ہونے لگے اور ان کی جگہ دفتری معاملات، تنخواہ کا خیال، ہر مہینے کی یکم کا تصور، تخفیف اور ترقی کی الجھنیں، بڑے صاحب کی خوشنودی اور چھوٹے صاحب کی برہمی کے خیالات لینے لگے، اور گھر کا پروگرام صرف یہ رہ گیا کہ صبح اُٹھے، ناشتہ کیا، کچھ دفتر کے فائل اُلٹے پلٹے، کھانا کھایا اور دفتر چلے گئے۔ دفتر سے واپس آئے تو چاروں شانے چت گویا مر کر پڑ رہے۔ بیگم باورچی خانہ میں ہیں تو ہم دیوان خانہ میں۔ وہ کوٹھے پر ہیں تو ہم نیچے۔ وہ پان بنا رہی ہیں تو ہم حقہ پی رہے ہیں اور اگر کبھی اتفاق سے تصادم ہی ہو گیا تو جذبات کے کلیسا میں مسکرانے والی وینس اپنے "من مندر کی مورت" سے عجیب و غریب قسم کی باتیں شروع کر دیتی ہے:

"آپ نے دیکھا اب کی مرتبہ کتنا خراب گھی دے گئی ہے یہ گھی والی۔ کوکو جم بھی نہیں موا مونگ پھلی کا تیل ہے۔"

ہم نے کہا: "تو اب آئے تو اس سے کہنا کہ یہ کیا حرکت ہے۔"

وہ بولیں: "یہ نتیجہ اس کا ہے کہ آپ گھر کے کاموں سے بے فکر ہیں۔ اگر بازار سے اچھا گھی خود جا کر لا دیتے تو کیوں یہ موا مرہم کھانے کو ملتا مگر آپ کو تو جیسے کوئی فکر ہی نہیں ہے۔"

ہم نے کہا: "اب میں کیا کیا کروں۔ کہیے تو دفتر میں مروں کہیے گھر کی خبر لوں اور خدمت گاری شروع کر دوں۔"

وہ بولیں: "دودھ موا آرہا ہے کہ جیسے نل کا پانی نہ گت کی چاء بنتی ہے نہ ملائی اترتی ہے۔"

ہم نے کہا: "اچھا میں دودھ والے کو ڈانٹ دوں گا۔"

من مندر کی مورت اور وینس کے مجسمے میں اب یہ نون تیل لکڑی کی باتیں ہونے لگیں اور دل چاہنے لگا کہ یہ مسماۃ بات ہی نہ کریں تو اچھا ہے۔ زندگی سے بیزاری کی ابتدا ہو چکی ہے مگر عقل مندی ملاحظہ ہو کہ اب تک اپنی اس غلطی کا احساس نہیں ہے، جو بصورت شادی ہم سے سرزد ہو چکی ہے بلکہ حماقت بالائے حماقت یہ کہ شادی کو پانچ سال ہو چکنے کے بعد اب ہم دونوں کو صاحب اولاد نہ ہونے کا غم ستانے لگا۔ محلے پڑوس کے ننھے ننھے بچے جب اپنی تتلی زبان میں اپنے اپنے باپ کو پکارتے تھے تو یہاں ایک تیر سا سینہ پر ایسا لگتا تھا کہ ہائے ہائے بیگم کو بھی یقیناً والدہ نہ بننے کا غم اندر ہی اندر گھلا رہا ہو گا۔ مگر وہ زبان سے کچھ نہ کہتی تھیں۔ مگر پرائے بچوں کو اُٹھا اُٹھا کر کلیجے سے لگانا اور سلولائڈ کے بچوں کے لیے کرتا ٹوپی سینا آخر کچھ تو معنی رکھتا تھا۔ ایک دن ہم نے اُن سے بھی قبلوا لیا کہ ان کو اولاد کا ارمان کس قدر ہے۔ ہمسائی کے بچے کو گود میں لیے ہوئے تشریف جو لائیں تو ہم نے شرارت سے پوچھا۔

"ارے، یہ، یہ کب ہوا؟"

کہنے لگیں: "اے واہ۔ ہمسائی کا بچہ ہے۔ مجھے بڑا اچھا لگتا ہے اور یہ بھی میرے پاس بہت آتا ہے۔"

ہم نے کہا: "پرائی چیز پر اترانا آپ ہی کو اچھا لگتا ہو گا۔"

کہنے لگیں "پھر جب اپنی نہ ہو چیز تو کوئی کیا کرے۔"

یہ کہہ کر انہوں نے کچھ ایسی ٹھنڈی سانس لی کہ گویا بچہ ہونے کی عمر گذر چکی ہے اور وہ بے اولادی رہ گئی ہیں۔ مگر ان کی (بقیہ صفحہ ۲۰۴ پر)

کثرت اولاد

یہ مانا ہم نے بڑھ جاتی ہے اس سے نسلِ انسانی
مگر پھر دشمنِ جاں بھی ہے بچوں کی فراوانی

بہت تکلیف دہ ہے کثرتِ اولاد کا ہونا
زن و شوہر کو اس سے ہوتی ہے بے حد پریشانی

اگر دو تین بچے ہوں تو ان سے دل بہلتا ہے
مگر جب ان کی کثرت ہو تو بڑھتی ہے پریشانی

حقیقت پر نظر ڈالو تو عورت ایسی ہستی ہے
کہ جس کی ہر جھلک میں ہے نمایاں شانِ یزدانی

یہی مادر ہے بچوں کی یہی بیوی ہے شوہر کی
یہی شے ہے جہاں میں باعثِ تخلیقِ انسانی

حقیقت میں یہ عورت ہی کی ہمت ہے جو کرتی ہے
گوارا اپنے اوپر اس قدر تکلیفِ جسمانی

بڑی مشکل سے عورت جھیلتی ہے جسمِ نازک پر
ولادت کی مصیبت اور رضاعت کی پریشانی

صحت عورت کی بچوں ہی میں پوری ہو کے رہتی ہے
کھڑے رہتے ہیں ہر دم سامنے امراضِ نسوانی

کوئی بچہ بغل میں ہے کوئی جھولے میں سوتا ہے
غذا کا کوئی طالب ہے کوئی ہے مانگتا پانی

ذرا سی دیر بھی آرام کی مہلت نہیں ملتی
ہمیشہ ہر گھڑی رہتی ہے وہ بچوں میں دیوانی

کہیں ایسا نہ ہو تکلیف پہنچے اس کے بچوں کو
وہ کرتی ہے ہمیشہ جان و دل سے ان کی نگرانی

ضرورت ہر بشر کی بڑھ گئی ہے اس زمانے میں
معیشت کے تجسس میں اسے رہتی ہے حیرانی

بھلا کیسے گزر ہو کثرتِ اولاد میں اس کی
کہاں تک ہو سکے اس کی معیشت میں فراوانی

اگر افلاس کی حالت میں ہو اولاد کی کثرت
تو پھر کافور ہو جاتا ہے اس کا حظِّ انسانی

یہ فکریں وقت سے پہلے پیامِ موت لاتی ہیں
انہی قصوں میں کٹتی ہے ہمیشہ عمرِ انسانی

خدایا کوئی بیماری نہ دے معصوم بچوں کو
کہ ان کی وجہ سے ہوتی ہے گھر بھر کو پریشانی

عطا کر اس قدر اولاد یا رب اپنے بندوں کو
کہ جن کی پرورش میں ہو زن و شوہر کو آسانی

کسے اولاد دنیا میں بری معلوم ہوتی ہے
مگر تکلیف پہنچاتی ہے اس کو تنگ دامانی

تم اب کیوں جھینکتے ہو اپنے کرتوتوں پر اے احسن
"چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی"

(حکیم محمد احسن)

ضبط تولید کا انجام

از جناب مولانا سید ظہور احمد صاحب شاہ جہان پوری

شادی کے آٹھویں دن اکبر خاں نے اپنی خوب صورت دلہن سے مسکرا کر کہا "سلطانہ، میں تمہیں جو دوا پلا رہا ہوں اس کی تاثیر سے تم واقف ہو؟"

سلطانہ : آپ ہی فرما رہے تھے کہ یہ طاقت کی دوا ہے۔

اکبر : ہاں طاقت کی دوا ہے۔ اس لحاظ سے طاقت کی دوا ہے کہ اس کے پینے سے حمل قرار نہیں پاتا اور عورتیں بچوں کی پیدائش، پرورش اور دُکھ درد سے محفوظ رہتی ہیں۔ جو عورت ان مصیبتوں سے محفوظ ہے اس کی طاقت، جوانی اور خوب صورتی برقرار رہے گی۔

سلطانہ : اگر اس دوا کی یہی تاثیر ہے تو یہ کوئی اچھی دوا نہیں۔

اکبر : سلطانہ، یہ نہ کہو۔ یہ بڑی اچھی دوا ہے۔ دوا تم استعمال کرتی ہو اور طاقت میں محسوس کرتا ہوں۔

سلطانہ : (مسکرا کر) یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔

اکبر : (ہنس کر) میں سمجھاتا ہوں۔ تم کو معلوم ہے کہ میں انجنیری کے محکمے میں صرف سو روپے ماہوار کا ملازم ہوں۔

سلطانہ : ملازمت سے اور اس دوا سے کیا تعلق ہے؟

اکبر : سنو تو سہی، بڑا تعلق ہے۔ اس محکمے میں زیادہ سے زیادہ ترقی اس قدر ممکن ہے کہ آگے چل کر میری تنخواہ ڈیڑھ سو ہو جائے۔ آج کل ڈیڑھ سو روپے میں کیا ہو سکتا ہے۔ دو میاں بیوی بھی مشکل سے زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ بچوں کی پرورش تو ناممکن ہے۔ تنخواہ کے علاوہ میری کچھ آمدنی نہیں۔ اب تم ہی بتاؤ کہ ہماری اس محدود آمدنی میں کوئی تیسرا شریک ہو جائے گا تو ہمیں تکلیف اٹھانی پڑے گی یا نہیں۔

سلطانہ : میں تو بچپن سے یہ سنتی آئی ہوں کہ جو آتا ہے اپنا رزق لے کر آتا ہے۔ اگر خدا ہمیں بچے دے گا تو وہ اپنا نصیب ساتھ لائیں گے۔

اکبر : یہ نصیب کا معاملہ ہی ایسا ہے جس نے ہم لوگوں کو تباہ کیا ہے میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم آئیں تو کون سا رزق اپنے ساتھ لائیں یہی سو روپے کی آمدنی ہے جس میں ہم دونوں شریک ہیں۔ مکان کا کرایہ، لباس، خوراک، نوکر کی تنخواہ، مہمانوں کی تواضع، بیماری اور دنیا بھر کے مصارف اسی رقم سے وابستہ ہیں۔ اب کیا یہ حماقت نہ ہوگی کہ ہم جان بوجھ کر اور مصارف بڑھائیں اور مصارف بھی ایسے جن سے بچنے کی کوئی صورت نہیں، یعنی بچے پیدا کریں۔

سلطانہ : پھر ہم کیا دنیا سے نرالا کام کریں گے۔ جب سے دنیا قائم ہے یہی دستور چلا آ رہا ہے۔ شادی ہوتی ہے اور پھر بچے بھی پیدا ہوتے ہیں۔

اکبر : (ہنس کر) تم بچوں کی بڑی شائق معلوم ہوتی ہو۔

سلطانہ : اور آپ کو شاید بچوں سے نفرت ہے۔

اکبر : بے شک، کیوں کہ بچے ہماری آسائش اور لطف میں خلل ڈالتے ہیں۔ جو چیز تمہارے حسن و شباب کو وقت سے پہلے ختم کر دے اور جو چیز مجھے مالی تفکرات میں مبتلا کر کے وقت سے پہلے بوڑھا کر دے مجھے قدرتاً اس سے نفرت ہونی چاہیے۔

سلطانہ : میرے خیال میں تو تمہاری باتیں دنیا سے نرالی ہیں۔

اکبر : سلطانہ، تم جانتی ہو کہ میں گریجویٹ ہوں۔ میں نے بہت کچھ پڑھا ہے۔ میں نے بہت کچھ دیکھا ہے۔ تم گھر میں مقید، ایک جاہل لڑکی ہو۔ تمہیں کیا خبر کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ تم کیا جانو کہ ملکی افلاس دور کرنے کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ بچوں کی پیدائش روک دی جائے۔ انصاف کرو کہ تم مجھ کو زیادہ عزیز ہو یا بچے۔ میں تم کو زیادہ عزیز ہوں یا بچے۔ ہم میاں بیوی نہیں بننا چاہتے۔ ہم ہمیشہ دولہا دلہن رہنا چاہتے ہیں۔ اور میری

خواہش ہے کہ میرے اس خیال بلکہ اس تمنا کی تم مخالفت نہ کرو۔
سلطانہ کی بڑی بڑی رسیلی آنکھیں اکبر کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔ اکبر کے آخری فقروں نے جادو کا کام کیا اور یہ مباحثہ بہت جلد محبّت کی گرم جوشیوں میں تبدیل ہوگیا۔

۲

محبّت کے دن اور محبت کی راتیں تیزی سے گذرنے لگیں۔ شادی کو تین ماہ گزرے تھے کہ اکبر کو اپنی غلط فہمی کا احساس ہوا۔ اس نے یہ سمجھ کر کہ ضبط تولید کی دوانے فطرت کے راستے بند کر رکھے ہیں، اپنے جذبات کو بے عنان کر دیا تھا۔ لیکن تیسرے مہینے معلوم ہوا کہ ضبط تولید کی دوا کے موجد نے جتنے دعوے کئے تھے وہ سب غلط ہیں اور خدا کے فضل سے سلطانہ چند ماہ میں بچّہ کی ماں بننے والی ہے جس کے ساتھ ہی اکبر کو بھی ناگزیر طور پر باپ بننا پڑے گا۔ یہ علم اکبر کے لئے بہت تکلیف دہ تھا۔ وہ اولاد کے تخیل سے بہت خائف تھا۔ اُس کے ذہن نشین ہو گیا تھا کہ ادھر بچّہ پیدا ہوا اور ادھر بیوی ایک پیرزال میں تبدیل ہوئی وہ بچّے کی پیدائش کو مالی مشکلات کا پیش خیمہ سمجھتا تھا۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ کسی معاملے میں زیادہ احتیاط برتتے ہیں وہ عموماً حادثے کا شکار ہوتے ہیں اور جو لوگ فطرت کے معاملات میں دخل دینا چاہتے ہیں فطرت اُن سے ضرور چھیڑ چھاڑ کرتی ہے۔ اکبر کو جب بیوی کے حمل کا حال معلوم ہوا تو اُس نے مخفی طور پر اسقاط حمل کی انتہائی کوشش کی۔ حمول استعمال کیے گئے شافے رکھے گئے۔ یونانی اور ڈاکٹری دواؤں کی متعدد بوتلیں خالی ہوگئیں لیکن اس گولہ باری نے فطرت کے فولادی پھاٹک پر ذرا بھی اثر نہیں کیا اور بچّہ پوری حفاظت کے ساتھ لال قلعہ میں پرورش پاتا رہا۔ آخر کار وقت آیا کہ غنچہ سربستہ شگفتہ ہو کر آغوشِ مادر کو معطر کرے پہلے بچّے کی پیدائش میں عموماً دقتیں پیش آتی ہیں اور خاص کر نازک اندام لڑکیوں کی تو جان پر بن جاتی ہے۔ سلطانہ لوچ لچک اور نزاکت میں شاخِ گل سے بڑھ کر تھی۔ اس پل صراط کو عبور کرنا اس کے لئے بہت دشوار تھا۔ اکبر کا خیال تھا کہ محلے کی دائی جس کے ہاتھوں ایک پڑوسی کے ہاں چھ سات بچے پیدا ہوئے تھے، اس مرحلے کے لیے کافی ثابت ہوگی اور دس پانچ روپے میں یہ مشکل حل ہو جائے گی۔ لیکن دن کے چار بجے سے دردِ زہ شروع ہو کر ساری رات گزر گئی اور فطرت کے بندِ نقاب کو ذرا جنبش نہ ہوئی۔ دائی نے کہا کہ معاملہ اس کی قابلیت سے بالاتر ہے۔ کسی اور کو بلایا جائے۔ مریضہ کی حالت لحظہ بہ لحظہ نازک ہو رہی تھی۔ اکبر کی سسرال کے تمام مرد و عورت جمع تھے۔ آخر کار شہر کی بڑی لیڈی ڈاکٹر کو بلایا گیا اور خدا خدا کر کے دوسرے دن میاں اکبر کے خلف رشید تین چار سو روپے برباد ہو جانے کے بعد رونما ہوئے۔ ایک ماہ صاحب فراش رہ کر سلطانہ تندرست ہوگئی اور اس کے آتشیں رخساروں اور برق پاش آنکھوں نے اکبر کا یہ خیال ایک حد تک کم زور کر دیا کہ بچّے کی پیدائش عورت کی رعنائیوں کو یک لخت ختم کر دیتی ہے۔ سلطانہ کے پاس بچّے کے لئے شفقت تو بہت تھی لیکن دودھ نہ تھا اور اس لیے زچّہ خانے کی زیر باری کے ساتھ بچّے کی پرورش کے لئے میاں اکبر کو پندرہ بیس روپے کا مستقل صرفہ برداشت کرنا پڑا۔ اس پر مستزاد صرفہ مانع حمل دواؤں کا تھا۔ لیکن جس وقت ڈاکٹر اسے اطمینان دلا رہے تھے اس وقت قدرت مسکرا رہی تھی۔ کیوں کہ صرف چھ ماہ کی مدّت میں اس نے یہ "مژدۂ دل خراش" پھر سنا کہ اس کے جذبات محبت کو سلطانہ پھر ایک مجسّمے کی صورت میں پیش کرنے والی ہے۔ یہ سن کر اکبر بدحواس ہوگیا۔ وہ ڈاکٹروں کے پاس گیا جو اُسے اطمینان دلا رہے تھے کہ یہ ایسی دوا ہے کہ تمہارے گھر تو کیا پڑوس میں بھی بچّہ نہ ہوگا۔ ڈاکٹروں نے اکبر کا بیان سن کر اپنی ہار مان لی اور بمقتضائے "واخر العلاج الکیّ" (آخری علاج داغنا ہے) اس سے کہا کہ تمہاری بیوی میں اتنی زبردست قوت انفعال ہے اور رحم کی ساخت کچھ ایسی نطفہ گیر و بچّہ کش واقع ہوئی ہے کہ کوئی مانع حمل دوا اثر نہیں کر سکتی۔ تمہارے لئے بہترین مشورہ یہ ہے کہ رحم نکلوا دو۔ اس کے بغیر ضبط تولید کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔

۳

اب کے اکبر کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ دو بچّوں کا باپ بن کر اکبر بے چین تھا کہ کسی طرح بیوی کے آپریشن سے فراغت حاصل کرے لیکن اس مقصد کے لئے بمبئی کا سفر ضروری تھا اور احتمال تھا کہ سفر میں چار پانچ سو روپیہ ضرور صرف ہو جائے گا۔ اکبر پہلے ہی سے پانچ سو روپے کا مقروض ہو چکا تھا اب اس کے سوا چارہ کار نہ تھا کہ مکان کو رہن رکھ کر اپنے آپ کو آئندہ کی گراں باریوں سے بچائے۔ پانچ ہزار کا مکان دو ہزار میں رہن رکھا گیا۔ بیس روپے ماہوار سود کی رقم کا اور اضافہ ہوا۔ اگر آپریشن کے لئے بمبئی کا سفر نہ کیا جاتا تو شاید مصارف کی یہ گراں باری نہ ہوتی،

لیکن اکبر کی سسرال کا ہر متنفس نہایت شورہ پشت، بداخلاق اور جہالت کے اوصاف سے متصف تھا۔ اگر ان لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ سلطانہ کے ساتھ اس بے رحمی کا برتاؤ کیا جا رہا ہے تو وہ اکبر کے خون کے پیاسے ہو جاتے۔ اکبر اپنی بیوی کے دو بھائیوں سے بہت ڈرتا تھا۔ کیوں کہ اُن کی جہالت، سرکشی اور شورہ پشتی شہر میں ضرب المثل تھی۔ ان وجوہ سے اکبر کی خواہش تھی کہ آپریشن نہایت خاموشی کے ساتھ عمل میں آئے اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔ بہر حال سلطانہ کے تن درست ہوتے ہی اس نے سفر کا ارادہ کیا۔ چوں کہ سلطانہ کے بچّے ماں کے دودھ سے محروم تھے اور اُن کے لئے انّا رکھی گئی تھی اس لئے ضرورت نہ تھی کہ اس سفر میں بچوں کو ہمراہ لیا جاتا۔ اکبر نے اپنے پیر صاحب کی قدم بوسی اور سلطانہ کو مرید کرانے کا بہانہ کیا تھا۔ بمبئی پہنچ کر اس نے اپنی خوش دامن کو لکھ دیا کہ پیر صاحب اپنی خانقاہ میں نہ تھے بلکہ سفرِ حجاز کے ارادہ سے بمبئی میں رونق افروز ہیں، اس لیے ہم لوگ بمبئی آ گئے ہیں۔ اکبر اور سلطانہ دو ماہ تک بمبئی میں رہے۔ آپریشن کامیاب رہا اور بہت جلد صحت ہو گئی۔ صحت کے بعد ان "فارغ البال" میاں بیوی نے دو ہفتے بمبئی کی سیر کی اور اس کے بعد وطن کو واپس ہوئے۔ جس وقت اکبر بمبئی جا رہا تھا اس کے بچّے کے دانت نکل رہے تھے اور یہ زمانہ بچّوں کے لئے جیسا تکلیف دہ اور خطرناک ہوتا ہے وہ صاحبِ اولاد جانتے ہیں۔ انّا نے کچھ زیادہ احتیاط نہیں کی۔ بچّے کی حالت بگڑتی گئی۔ سلطانہ جب بہت سے کھلونے لے کر بمبئی سے واپس آئی تو اس نے بچّے کو نیم جاں پایا۔ غریب بہت پریشان ہوئی۔ بڑی کوشش سے علاج کیا گیا لیکن پیاس بخار اور دستوں کی شکایت کسی طرح رفع نہ ہوئی اور بچّے کی جان لے کر رہی۔ اس حادثے سے اکبر ضبطِ تولید کا شائق ہونے کے باوجود متاثر ہوا اور سلطانہ تو مدت تک سوگوار رہی۔ سلطانہ اس خیال سے اور بھی زیادہ غمگین و افسردہ تھی کہ آئندہ کے لیے اس کی نسل کا سلسلہ منقطع ہو چکا تھا۔ اب لے دے کر چند ماہ کی ایک بچّی باقی تھی جو اس کی تمام زندگی کا سہارا تھی۔

۴

اکبر کو اگرچہ اپنا مستقبل روشن نظر آتا تھا کیوں کہ وہ نخلِ آرزو کی بیخ کنی کر چکا تھا لیکن اس کی موجودہ حالت بہت نازک تھی۔ وہ اپنے مکان پر ایک ہزار روپے اور لے چکا تھا۔ کیوں کہ آمدنی کسی طرح خرچ کو کافی نہ ہوتی تھی۔ سود میں اس نے اب تک ایک پیسہ ادا نہیں کیا تھا اور معاہدے کے مطابق ہر ششماہی پر سود شاملِ اصل ہو کر سود در سود کا حساب جاری تھا۔ اکبر نے جتنی کوشش ضبطِ تولید میں کی اگر اتنی کوشش ضبطِ نفس میں کرتا تو اسے ایسی مشکلات کا سامنا نہ ہوتا۔ آخر کار تین سال کی مدّت میں اُسے اپنے مکان سے ہاتھ دھو کر کرایہ کے مکان میں جانا پڑا جس کے یہ معنی تھے کہ آمدنی کا چوتھا حصّہ اس بے کار مگر ضروری مصرف پر صرف ہونے لگا۔ شاید دو بچوں کی پرورش میں اس سے زیادہ رقم صرف نہ ہوتی اگر عاقبت نااندیش اکبر کو معلوم ہوتا کہ ضبطِ تولید ضبطیِ جائداد کی صورت اختیار کرے گا۔ لیکن قسمت کے پلٹے بھی عجیب ہیں۔

جس زمانے میں اکبر مالی مشکلات کی وجہ سے بدحواس اور سراسیمہ ہو رہا تھا اُسی زمانے میں ایک نیا انجنیر بدل کر آیا اور کچھ ایسے اتفاقات پیش آئے کہ وہ اکبر پر بہت مہربان ہو گیا۔ یہ مہربانیاں جب آگے بڑھیں تو ایک دن افسر نے اپنے ماتحت کی خستہ حالی اور پریشانی کا سبب پوچھا۔ اکبر نے اپنی مالی بربادیوں کا افسانہ دردناک الفاظ میں کہہ سنایا۔ افسر نے مہربان ہو کر مشورہ دیا کہ تم اپنے کسی دوست یا عزیز کے نام سے ہمارے محکمے میں ٹھیکیداری شروع کر دو۔ اُمید ہے کہ چند روز میں تمہاری مالی مشکلات رفع ہو جائیں گی۔ اکبر خاں نے ایسا ہی کیا اور یہ تدبیر بہت مفید ثابت ہوئی۔ اس میں شک نہیں کہ روپیہ لگانے میں بڑی دقّت واقع ہوئی لیکن انجنیر صاحب کی مہربانی سے پیشگی روپیہ مل گیا۔ اس پہلے ٹھیکے میں آٹھ سو روپے کا منافع ہوا۔ اس کے بعد دوسرا اور تیسرا ٹھیکہ ملا۔ یہاں تک کہ اکبر خاں نے ٹھیکیداری کے کاروبار کے لیے ایک مستقل ملازم کی خدمات حاصل کر لیں جو تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ہی ٹھیکیداری کے کاموں سے بھی اچھی طرح واقف تھا۔ ایک سال میں اکبر خاں کو چار پانچ ہزار روپیہ بچ رہا اور اس طرح نہ صرف تمام مشکلات رفع ہو گئیں بلکہ دولت مندی کی ایک شاہ راہ اس کے سامنے آ گئی۔

انجنیر صاحب کی مہربانیاں اُس کے حال پر بدستور باقی تھیں۔ دوسرے سال بھی اس نے ٹھیکیداری کا سلسلہ جاری رکھا اب کے اس نے چند بڑے ٹھیکے لیے اور خود بھی چھٹی لے کر کام میں مصروف رہا جس سے بہت زیادہ منافع ہوا۔ دوسرے سال کے اختتام پر اس کے پاس بارہ ہزار روپے کے قریب نقد موجود تھا۔

اِدھر تو مالی خوش حالی کی یہ صورتیں تھیں اور اُدھر خانگی مصائب نے اکبر کا دل پژمردہ کر رکھا۔ اس کی اکلوتی بچی مرگی کے عارضے میں مبتلا

ہوئی۔ ممکن ہے کہ ضبط تولید کے لیے جو دوائیں مسلسل استعمال کی گئیں اور اسقاط کے لئے جو حول وغیرہ کام میں لائے گئے اُن کے اثرات نے لڑکی کے اعصاب و دماغ کے ساتھ یہ سلوک کیا ہو۔ ایک دن وہ بالا خانے کی گیلری میں کھڑی تھی کہ مرگی کا دورہ پڑا اور لڑکی نے کچھ ایسا جھٹکا کھایا کہ گیلری سے سنگین فرش پر آ پڑی۔ سر پاش پاش ہوگیا۔ اُسی وقت ڈاکٹروں کا ہجوم ہوگیا۔ روپیہ پانی کی طرح صرف کیا گیا لیکن بے سود۔ ۲۴ گھنٹے کے اندر بچی نے دم توڑ دیا۔

اکبر کو جواب بچّوں کی تعلیم و تربیت کو بہت آسان سمجھتا تھا اور مالی خوش حالی کے مظاہرے کے لیے بچّوں کی ضرورت محسوس کرتا تھا، اس حادثے سے بہت صدمہ ہوا۔ سلطانہ کا تو پوچھنا ہی کیا ہے۔ اس دائمی غم سے زندہ درگور ہو رہی تھی۔ اکبر ایک ماہ تک گھر سے باہر نہیں نکلا اسی اثنا میں انجنیر صاحب کا بھی تبادلہ ہوگیا۔ اب اکبر کے لئے دو ہی صورتیں تھیں۔ یا تو وہ اپنی ملازمت پر برقرار رہے اور ٹھیکیداری کا خیال چھوڑ دے یا ملازمت ترک کر کے باقاعدہ ٹھیکیدار بن جائے۔

۵

اکبر خاں ٹھیکیداری سے اچھی طرح واقف ہو چکا تھا اور جانتا تھا کہ اس کام کی نسبت وہ ٹھیکیداری میں زیادہ منفعت حاصل کر سکتا ہے لہٰذا اس نے استعفا دے دیا اور ٹھیکیداری کا کام کُھلّم کُھلّا شروع کر دیا۔ یہ واقعہ ہے کہ اگر کام کرنے والے میں سلیقہ ہو تو روپے سے روپیہ حاصل ہوتا ہے۔ ادھر تو اکبر خاں نے ٹھیکیداری کا کام شروع کیا اور اُدھر اینٹوں کے پزاوے کا انتظام کیا۔ اسی طرح چونے کے طیار کرنے کا کارخانہ بھی قائم کیا۔ اسی اثنا میں ایک پل کی تعمیر کا بڑا ٹھیکہ اُسے ملا جس میں ساٹھ ہزار کی بچت ہوئی۔ غرض دو تین سال کی اُلٹ پھیر میں اکبر خاں کا کاروبار لاکھوں سے متجاوز ہوگیا۔ گریجویٹ ہونے کی بنا پر وہ بہت جلد حکام اور امرا کے طبقے میں روشناس ہوگیا۔ عالی شان مکان، نوکر چاکر، موٹر اور ہر قسم کا سامان راحت و امارت مہیا ہوگیا۔ خدا نے ایسی دن دونی رات چوگنی ترقی دی کہ بے حساب خرچ کرنے پر بھی بے حساب دولت باقی تھی۔

اکبر خاں کے لیے دُنیا جنّت کا نمونہ تھی لیکن اس جنّت میں بھی وہ بعض اوقات جہنّم کا عذاب محسوس کرتا تھا۔ یہ عذاب کیا تھا؟ بے اولادی کا صدمہ! ایک درد لا دوا۔ خود کردہ را علاجے نیست کی مصداق۔ تیر از کمان جستہ کی مثال! وہ عرصے تک اس غم میں گُھلتا رہا، یہ غم اس خیال سے اور بھی زیادہ بڑھ گیا تھا کہ اکبر خاں کے کنبے میں کوئی قریبی رشتے دار نہ تھا اور یہ ساری دولت بیوی کے کنبے میں منتقل ہو جانے والی تھی۔ بیوی کے کنبے کو اکبر خاں دِلی طور پر ناپسند کرتا تھا اور ان لوگوں سے اُسے ایسی روحانی اذیت پہنچی تھی کہ ان پر ایک پیسہ بھی صرف کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ اُس نے اپنی ان خانگی مشکلات کا تذکرہ مخصوص احباب سے کیا تو اُنہوں نے بہترین حل اس کے سامنے پیش کیا۔ حل یہ تھا کہ اکبر خاں دوسری شادی کریں۔ اکبر خاں کی عمر چالیس بیالیس سال سے زیادہ نہیں تھی۔ قویٰ بہت اچھے تھے تعلیم تھی۔ دولت تھی۔ بے اولادی کا معقول عذر تھا ان حالات میں دوسری شادی کا ہونا کیا دشوار تھا۔ اُلٹے پیغام آنے لگے۔ خوش حال لوگ اپنی لڑکیاں دینے پر رضامند تھے۔ شہر میں اس دوسری شادی کا اچھا خاصہ چرچا ہوگیا۔ جب سلطانہ کو اس شادی کا حال معلوم ہوا تو اس کے سینے پر ایک تیر لگا۔ وہ اس بنا پر بہت زیادہ آزردہ اور افسردہ تھی کہ بے اولادی کے عذر پر دوسری شادی کی جا رہی تھی۔ وہ تنہائی میں رو رو کر اپنے گزشتہ واقعات یاد کر رہی تھی۔ بچّوں کا پیدا ہونا، مانع حمل دواؤں کا استعمال، خداداد نعمتوں کا ٹھکرانا، اکبر کے کبھی نہ بھولنے والے وعدے اور باہمی عیش و عشرت کے عہد و پیمان۔ اور اب ان سب کا یک لخت فراموش کر دینا۔ سلطانہ اپنی جسمانی بربادی اور دائمی نامرادی پر آٹھ آٹھ آنسو روتی تھی۔

جب سے اکبر کو دوسری شادی کا خیال پیدا ہوا تھا وہ سلطانہ کی طرف سے کسی قدر بے پروا ہوگیا تھا۔ اکبر کی بے رُخی سے سلطانہ کے دل میں غم کے ساتھ غصّے کے جذبات بھی پیدا ہونے لگے۔ ایک دن اس نے موقع پا کر اکبر سے گفتگو کی۔ اُسے اس کے وعدے یاد دلائے۔ اپنی بربادی اور ہمیشہ کے لیے بے نام و نشان ہو جانے پر توجہ دلائی۔ رو رو کر درخواست کی کہ وہ دوسری شادی کے خیال سے باز آئے لیکن اکبر، جسے تموّل نے بالکل بدل دیا تھا، سلطانہ کی آہ و زاری سے متاثر نہ ہوا اور نہ اُسے اپنے عہد و پیمان یاد آئے اس نے سلطانہ کی درخواست حقارت کے ساتھ ٹھکرا دی۔ اس کا لہجہ سخت تھا۔ اس کے الفاظ دِل شکن تھے۔ اس کی باتوں سے نفرت و حقارت ظاہر ہوتی تھی جس بے کس عورت کو اس نے برباد کیا تھا اب اس کی صورت دیکھنے کا روادار نہیں تھا۔

۶

اکبر کے اس طریق عمل سے سلطانہ کے دل میں غم و غصے کی آگ بھڑک اُٹھی۔ اُسے انتقام کا خیال آنے لگا۔ شادی کا چرچا سُن کر سلطانہ کے بھائی معمول سے زیادہ آنے جانے لگے۔ وہ تنہائی میں موقع پاکر سلطانہ کے سامنے اکبر کی اس حرکت پر قہر و غضب کا اظہار بھی کرتے تھے۔ سلطانہ نے جب بھائیوں کو اس طرح آمادۂ مخالفت دیکھا تو اس کا انتقامی جذبہ اور تیز ہو گیا۔ ایک دن وہ ماں کی علالت کا حال سن کر میکے چلی آئی۔ نقد و زیور جس کی وہ بذاتِ خود مالک تھی اپنے ساتھ لائی۔ سلطانہ کی ماں بھی داماد کی دوسری شادی سے بہت برافروختہ تھیں۔ سلطانہ سے ضبط نہ ہو سکا اس نے ضبط تولید اور اس سلسلے میں آپریشن کی ساری داستان کہہ سنائی اور ماں نے حرف بحرف بیٹوں تک پہنچا دی۔

سلطانہ کے بھائیوں کو ان واقعات کا معلوم ہونا تھا کہ قیامت آگئی۔ وہ شعلۂ جوّالہ بن گئے۔ ان کے غصے کی انتہا نہ رہی انہوں نے قسم کھائی کہ اکبر خاں سے ضرور انتقام لیں گے۔ سلطانہ ہمیشہ اپنے بھائیوں کو شوہر کی مخالفت سے روکتی رہتی تھی لیکن اس موقع پر خود مخالف تھی۔ اُس کے دل میں آگ لگ رہی تھی۔ اُس نے بھائیوں کی مخالفت کو دبانے کی جگہ اور اُکسایا۔ سلطانہ کے بھائی شورہ پشتی کے علاوہ مکاری جعل سازی اور دھوکے بازی میں بھی جواب نہیں رکھتے تھے اور پھر انتقام کا جذبہ سادہ لوح اشخاص کے سامنے بھی نئی راہیں لے آتا ہے۔ سلطانہ کے بھائیوں میں کچھ صلاح ہوئی اور انہوں نے سلطانہ سے کہا کہ اگر تم دو ہزار روپے صرف کرو تو پورا پورا انتقام لیا جا سکتا ہے۔ ہم جان و مال کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ البتہ دوسری شادی کو ہمیشہ کے لیے روک دیں گے۔

سلطانہ نے دو ہزار کے نوٹ بھائیوں کی نذر کیے۔ سلطانہ کے بڑے بھائی دانش مند خاں نے آبادی سے تین چار میل کے فاصلے پر ایک مکان حاصل کیا جو ایک اجنبی کی معرفت لیا گیا اور بہت کم معاوضہ پر مل گیا۔ اس نے چار مضبوط آدمی اس مکان میں ملازم رکھے جو جرائم پیشہ تھے اور خوفناک سے خوفناک جرم کے لیے ہر وقت تیار تھے۔ دانش مند خاں نے اس مکان میں ضرورت کی تمام چیزیں فراہم کیں اس کے بعد وہ ایک ڈاکٹر سے ملا جو جرائم پیشہ اشخاص کی مرہم پٹی کیا کرتا تھا اور آپریشن میں ان کا ہاتھ صاف تھا۔ وہ ہیجڑوں کے معالجے میں خاص طور پر مشہور تھا اور جب اس جماعت میں کوئی نیا ممبر شامل کیا جاتا تھا تو ڈاکٹر صاحب بھی زخم کے اندمال تک دو چار بار معائنہ کر کے فوری علاج و مشورہ کی امداد دیا کرتے تھے جس کے لیے پیر مخنثاں انہیں کافی معاوضہ دیتا تھا۔ ڈاکٹر صاحب درحقیقت کوئی سند یافتہ ڈاکٹر نہ تھے بلکہ ایک سرکاری شفاخانے کے شعبۂ سرجری میں اُنہوں نے پندرہ سولہ تک کمپونڈری کر کے آپریشنوں کا عملی تجربہ حاصل کیا تھا۔ لالچ بُری چیز ہے اور ڈاکٹر حکیم ایسے بہت کم ہیں جو لالچ سے محفوظ ہوں۔ دانش مند خاں نے ایک ہزار کے معاوضے پر ڈاکٹر صاحب کو اپنے مقصد کے لیے تیار کیا۔ ان تمام کاموں کی تکمیل کے بعد اب صرف ایک کام باقی رہ گیا تھا یعنی کسی بہانے سے اکبر خاں کو اس مکان تک لے آنا تو دانش مند خاں کے لیے یہ کچھ مشکل کام نہ تھا۔ اُنہوں نے اپنے ایک مخلص جرائم پیشہ کو آمادہ کر لیا کہ وہ ایک ٹیکسی لے کر اکبر خاں کو اس مکان میں پہنچا دیں۔ یہ بہانہ کافی تھا کہ یہ مکان فروخت ہو رہا ہے۔ بیس ہزار کی جائداد چار پانچ ہزار میں مل جائے گی۔ اکبر اپنی نئی بیوی کو آبادی کے باہر رکھنے کا خواہش مند تھا اس لیے فوراً مکان دیکھنے اور معاملہ کرنے پر رضامند ہو گیا۔

۷

ٹیکسی سے اُتر کر اکبر خاں نے مکان کے حصۂ زیرین کا معائنہ کیا۔ پھر وہ بالائی منزل پر پہنچا۔ جو شخص رہنمائی کر رہا تھا وہ یہ کہہ کر کہ آپ چلیے میں آتا ہوں، نیچے رہ گیا۔ اکبر خاں نے ہال میں قدم رکھا ہی تھا کہ یکایک بغلی کمروں سے چھ نقاب پوش سیاہ لبادوں میں بدن کو چھپائے ہوئے نکل آئے۔ دو نقاب پوشوں نے دونوں ہاتھ پکڑ لیے۔ دو ٹانگوں سے چمٹ گئے۔ ایک مصنوعی پستول سینہ کی طرف تان کر کھڑا ہو گیا کہ آواز نکلی اور ابھی ختم کیا۔ چھٹے نے رسیاں لے کر ہاتھ پاؤں اچھی طرح جکڑ دیے۔ اس کارروائی کے بعد اکبر کو پلنگ پر ڈال دیا گیا۔ سب سے پہلے اس کو حکم دیا گیا کہ اپنے منشی کے نام اس مضمون کا خط لکھو کہ میں ایک فوری ضرورت سے ایک ماہ کے لیے بمبئی جا رہا ہوں۔ قلم دوات کاغذ مہیا کیا گیا اور ایک ہاتھ کھولا گیا۔ اکبر نے بے چون و چرا اس حکم کی تعمیل کی۔ اس کے بعد ایک نقاب پوش نے

اکبر سے کہا کہ آپ کچھ فکر نہ کریں۔ اس مکان میں آپ کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔ تمام ضرورتیں پوری کی جائیں گی۔ البتہ آپ پر ایک عمل جرّاحی کیا جائے گا جو زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس دن آپ کو صاحب فراش رکھے گا اور تن درست ہوتے ہی آپ کو آزاد کر دیا جائے گا۔ ان تمام خدمتوں کا آپ سے کچھ معاوضہ نہیں لیا جائے گا۔

اکبر خاموشی کے ساتھ یہ احکام سنتا رہا اُس نے متعدد سوال کئے لیکن ہر ایک پر یہی جواب ملا کہ عنقریب آپ کو سب کچھ معلوم ہو جائے گا تھوڑی دیر کے بعد ایک پست قامت سیاہ پوش چہرہ پر نقاب ڈالے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔ اُس نے اکبر خاں کو کلوروفارم سنگھایا اس کے بعد ختم تولید کا آپریشن شروع ہوا جو بڑی کامیابی کے ساتھ چند منٹ میں ختم ہو گیا۔ مرہم پٹی سے فارغ ہو کر مریض کو ہوشیار کر دیا گیا۔ بند شیں بھی کھول دی گئیں۔ دو نقاب پوش تیمار داری کیلئے دائیں بائیں موجود تھے کئی گھنٹے تک ڈاکٹر صاحب بھی موجود رہے اور جب مریض کو پیشاب آگیا تو وہ مطمئن ہو کر اور دوسرے دن آنے کا وعدہ کر کے چلے گئے۔ یہ تھا اس بربریت کا جواب جو غریب سلطانہ کے ساتھ برتی گئی تھی اور یہ تھا وہ شرعی قصاص جو بحکم الانف بالانف اور الاذن بالاذن سلطانہ کے قوی اور شورہ پشت بھائیوں نے اپنی کم زور اور بے کس بہن کی طرف سے لیا۔

المختصر ڈاکٹر صاحب اپنے کام میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ پندرہ بیس دن کے عرصے میں مریض بالکل صحت یاب ہو گیا گویا "دہن بر چہرہ زخمے بود و بہ شد"

جب اکبر بالکل تن درست ہو گیا تو ایک نقاب پوش نے اس سے کہا کہ آج آزاد کیے جاؤ گے لیکن یاد رکھنا اگر تم خاموش نہ رہے اور اپنی زبان سے ایک لفظ بھی نکالا تو اسی مکان اور اسی پلنگ پر تمہیں ذبح کر دیا جائے گا۔ لیکن نقاب پوش کی یہ تاکید غیر ضروری تھی۔ کیونکہ ایسی باتیں ہمیشہ صیغۂ راز میں رہتی ہیں اور انسان کبھی زبان پر نہیں لاتا۔

(بقیہ مضمون ص۱۹۵)

یہ ہمارے دل میں پیوست ہو کر رہ گئی اور ہم نے کچھ اس طرح گڑگڑا کر دعا کی کہ لیجئے صاحب ایک سال کے اندر ہی اندر صاحب اولاد بھی بن گئے اور دوسرا سال ختم بھی نہ ہونے پایا تھا کہ ایک صاحب زادے اور موجود۔ کچھ تو زچہ خانے کے اخراجات اور کچھ صاحب زادے نمبر ایک کی علالت وغیرہ کے تجربات نے آنکھیں کھول دیں اور اب ہم نے غور کیا کہ یہ ہر سال کا کیلنڈر بن تو ٹھیک نہیں ہے۔ یہ دو بچے ہو گئے ہیں خدا ان ہی کو جلائے اور صاحب عمر کرے۔ چنانچہ صاحب وہ دن اور آج کا دن کہ پھر کوئی تیسری غلطی ہم سے سرزد نہ ہوئی۔ مگر یہ دو غلطیاں ہی کیا کم ہیں جن کا خمیازہ زندگی بھر انشاء اللہ بھگتنا پڑے گا۔

اب ملاحظہ فرمائیے کہ بیگم صاحبہ معہ اپنے دونوں صاحب زادوں کے پہاڑ پر تشریف فرما ہیں اور دونوں بچوں کا باپ یہ خاکسار یہاں لکھنؤ میں۔ ان کا خط آیا ہے کہ بڑے بچے کو ٹائی فائڈ ہو گیا ہے اور موتی جھرہ کے دانے سینے پر نظر آئے ہیں۔ یہاں یہ حال ہے کہ نہ رات کی نیند ہے نہ دن کا آرام حکیم عبد الحمید صاحب برتھ کنٹرول نمبر کیلیے مضمون مانگ رہے ہیں اور ہم ہیں کہ برتھ کنٹرول پر عامل نہ ہونے کی اس حماقت میں مبتلا۔ لکھیں تو کیا لکھیں اور نہ لکھیں تو دوسروں کو درس عبرت کیوں کر دیں۔ کاش یہ برتھ کنٹرول نمبر پہلے سے شائع ہوا ہوتا اور ہم اس کو دیکھ کر صاحب اولاد ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کرتے۔

کثرتِ اولاد کی "برکتیں"

(از حضرت اکبر حیدری)

پھر رہے ہیں ہر گلی کوچے میں بچے بے شمار
تربیت جن کو میسر ہے نہ تعلیمی شعار

تن پہ کپڑے ہیں نہ جوتی ہے نہ ٹوپی ہے نہ کوٹ
جسم کی رگ رگ سے ظاہر ہے کہیں گرنے کی چوٹ

گالیاں لب پر ہیں پتھر ہاتھ میں آنکھوں میں شر
جنگ کا میدان ہے ان کے لیے ہر راہ گزر

باپ نالاں ہیں کہ ہیں نورِ نظر آوارہ گرد
ماں زباں سے کچھ نہیں کہتی مگر "اُف" آہ سرد

باپ ماں بے چارے آخر کیا کریں معذور ہیں
مفلسی سے چور ہیں افلاس سے مجبور ہیں

کثرتِ اولاد سے دونوں کے دونوں ہیں نڈھال
تن درستی ماں نے کھوئی باپ نے سیکھا ملال

فکر ہی دن رات آخر ابِ کریں تو کیا کریں
زندہ در گور بن کر تا بہ کے رویا کریں

کاش ان سے کوئی کہہ دے۔ کاش یہ سمجھیں ذرا
روکنا اولاد کا ہے ایسی حالت میں روا

یہ اگر پیدا نہ ہوتے گردشِ ایام سے
باپ ماں کی زندگی کٹتی بڑے آرام سے

افسانہ

قدرت کا تازیانہ

از جناب ایم۔ ایم۔ اسلم صاحب لاہور

غلام ملکوں کی ذہنیت عام طور پر پست ہوتی ہے ان کا طائرِ خیال کبھی بلندیوں پر پرواز نہیں کرتا۔ ان کے ہاں اندھی تقلید کا مرض کچھ اس قدر ترقی کر جاتا ہے کہ آزاد اقوام ان کا مذاق اڑانے لگتی ہیں۔ غلام لوگ ذوقِ نظر سے یکسر محروم ہوتے ہیں۔ مفلسی ناداری، فرقہ بندی، حسد اور رقابت ان کے گھر کی دربانی کرتے ہیں۔ جینے کو تو سب ہی جیتے ہیں۔ زندگی کے چار دن ہر کوئی اپنی اپنی وسعت اور ہمت کے مطابق بری بھلی طرح کاٹ لیتا ہے۔ امیروں کی حرص و ہوس ہر زمانے اور ہر دور میں غریبوں کا خون چوستی ہے اور غریبوں کی آرزو ہی ہر سانس کے ساتھ ان کے لئے سوہان روح بنی رہتی ہے۔ لیکن ایک آرزو یا حسرت دونوں طبقوں میں یکساں ہوتی ہے یعنی اولاد کی تمنّا۔ یہ تمنّا یا خلش ہر شخص کو بے قرار رکھتی ہے۔

بے اولادوں کا گھر تو اُس مقام کی طرح ہوتا ہے جہاں روحیں اداس اداس پھرتی رہتی ہیں، جہاں زندگی کیفِ حیات سے نا آشنا ہوتی ہے۔ کوئی غلام ہو یا آزاد، امیر ہو یا غریب اولاد کا ارمان سب ہی اپنے دل میں لئے رہتے ہیں۔ لیکن ذرا قدرت کی نیرنگیاں بھی تو دیکھئے۔ کوئی ایک بچے کے لئے ترستا ہے اور کسی کے لئے اولاد کی کثرت زحمت بن جاتی ہے۔ اور پھر اس دور میں فیشن کی تقلید اور عیش پرستی کے ہاتھوں انسان کی جو مٹی پلید ہو رہی ہے۔ اس کی تو کچھ پوچھئے ہی نہیں۔

دور کیوں جایئے، اسی شہر میں جواہر لعل مہاجن کی ہی مثال لے لیجئے۔ گو لچھمی اس کی گھر کی لونڈی تھی مگر اس کا شجرِ حیات ثمرِ حیات سے خالی تھا۔ چندراوتی اُس کی دھرم پتنی، دیکھنے میں تو موسم بہار کا پھول تھی، لیکن اس غریب کے دل کا کنول ہمیشہ مرجھایا ہوا ہی رہتا۔ لیکن کیوں؟ وہ بے اولاد تھی۔ یہ قوانین قدرت سے سرتابی کرنے کی سزا تھی۔ یہ فیشن پرستی اور عیش پسندی کا جرمانہ تھا۔

جواہر لعل اپنی ناؤ کا آپ ہی کھویا تھا۔ نہ کسی کا ڈر نہ خوف۔ دولت مند بھی تھا اور تعلیم یافتہ بھی۔ لیکن بُری صحبت نے اُسے کچھ آوارہ بنا دیا تھا۔ جوانی کا عالم تھا اور طبیعت لاابالی پائی تھی۔ وہ باغ حسن کا گلچیں تھا۔ کلی کلی پر جان چھڑکتا اور ہر گلِ نو کو گلے کا ہار بنانے کے لئے مال و زر نچھاور کرتا۔ لیکن کب تک؟ جب سماج کے تازیانے کا خوف پیدا ہوا تو شادی کا جُوا گردن میں ڈلوانا ہی پڑا اور بیوی بھی وہ ملی کہ چندے آفتاب و چندے ماہتاب! لیکن وہ بھی فیشن پرستی کی دلدادہ۔ کند ہم جنس با ہم جنس پرواز! جواہر لعل چاہتا تھا کہ چندراوتی کی بہارِ حسن خزاں کی تلوّن مزاجیوں سے محفوظ رہے۔ ایک روز باتوں باتوں میں اس نے ہنسکر کہا:

"چندراوتی، بس اب بھگوان ایک بچہ دے دیں۔"

"اے توبہ!" چندراوتی نے ہنس کر کہا "یہ ابھی سے کیا سوجھی آپ کو"

"شادی سے مطلب بھی تو یہی ہوتا ہے" جواہر لعل نے جواب دیا۔

"دیکھا جائے گا" چندراوتی نے کہا۔ "ابھی تو عمر پڑی ہے۔"

"بچوں کے بغیر تو گھر سونا سونا نظر آتا ہے" جواہر لعل نے کہا۔

"مجھے تو بھگوان اس جنجال میں نہ ڈالے" چندراوتی نے جواب دیا

"کسی کے بس کی بات تھوڑی ہی ہے" جواہر لعل نے کہا

"ہے کیوں نہیں" چندراوتی نے بل کھا کر کہا۔

"میرا تو خیال تھا" جواہر لعل بولا۔ "کہ عورت کو اولاد کی ہمیشہ خواہش ہوتی ہے۔"

"کچھ ضروری نہیں" چندراوتی بولی "بچوں کے بغیر بھی زندگی بسر ہو سکتی ہے"

"لیکن اس کے لئے کچھ تو کرنا پڑتا ہے"۔

"تو کچھ ہرج ہے کیا؟" چندراوتی نے مسکرا کر کہا۔ "بشرطیکہ آپ مجھے بچے پیدا کرنے کی مشین نہ سمجھیں۔"

"سوچ لو!" جواہر لعل نے بھی مسکرا کر جواب دیا۔

دونوں ہنسنے لگے۔

راجندر دوست بھی تھا اور جواہر لعل کا صلاح کار بھی۔ کوئی آج سے نہیں بلکہ جب سے دونوں نے ہوش سنبھالا تھا۔ ایک روز دونوں میں کچھ چندراوتی کے متعلق باتیں ہو رہی تھیں۔ راجندر بولا

"سچ ہے خدا شکر خورے کو شکر دے ہی دیتا ہے۔"

"ہاں ہے تو ٹھیک" جواہر لعل نے کہا "لیکن جب شکر پر مکھیاں بھن بھنانے لگیں تو طبیعت کھٹی ہو جاتی ہے۔"

"بیٹھنے ہی کیوں دو" راجندر نے کہا

"تمہاری تو وہی بات ہے"۔ جواہر لعل ہنس کر بولا۔ "کہ پوچھی زمین کی اور کہی آسمان کی۔ بات تم نے سمجھی نہیں اور جواب جھٹ دے دیا۔"

"تم صاف صاف کہو تو کچھ سمجھ میں بھی آئے۔"

"بال بچوں کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟" جواہر لعل نے پوچھا

"ارے!" راجندر نے اس ارے کو کھینچ کر کے کہا "ابھی سے، پہلے ایک تھے پھر دو ہوئے اب تین ہونے کی سوجھنے لگی۔"

"بھگوان بچائے اس زحمت سے"۔ جواہر لعل نے ہنس کر کہا

"تم بچوں کو زحمت سمجھتے ہو۔ ذرا گھر والی سے تو پوچھ دیکھو، بچے پیدا کرنا عین فطرت کے مطابق ہے۔"

"فطرت کو تو تم رکھو چھپر پر" جواہر لعل بولا "اب رہی چندراوتی، تو اسے تو بچوں کے خیال سے بھی وحشت سی ہونے لگتی ہے"

"مذاق کرتی ہوگی تم سے، بے وقوف عورت ماں بن کر اپنی مسرت کی معراج حاصل کرتی ہے۔ بے اولادوں کا گھر میں کبھی دیکھا کیسا قبرستان سا معلوم ہوتا ہے۔"

"جی ہاں گھر تو قبرستان معلوم ہوتا ہی ہے۔ لیکن کبھی عورت کی بے چارگی پر بھی غور کیا تم نے۔ دو ایک بچوں کی ماں بننے کے ساتھ ہی بڑھاپا چھانے لگتا ہے۔"

"بالکل غلط ہے" راجندر نے جواب دیا "عورت کی صحت اچھی ہو تو رنگ روپ خوب کھلتا ہے۔"

"تم یہ بتاؤ کہ اگر کوئی اس مصیبت سے بچنا چاہے تو کیا کرے؟"

"مصیبت کیسی؟"

"وہی جو شادی کا نتیجہ ہوتی ہے۔"

"اولاد؟" راجندر نے تعجب سے پوچھا

"ہاں اولاد!"

"اور یہ دھن دولت!" راجندر نے پوچھا

"اسے کون اپنے ساتھ لے گیا ہے؟"

"لے تو کوئی نہیں گیا۔ لیکن یہ ایک امانت تو ہے"

"امانت!" جواہر لعل نے تعجب سے پوچھا۔ کیسی امانت؟ کس کی امانت؟"

"تمہاری اولاد کی، باپ بیٹے کی وراثت کا امانت دار ہوتا ہے"

"چھوڑو میرے یار! تم ابھی سے یہ وراثت کا جھگڑا کیا لے بیٹھے۔ میں چاہتا ہوں کہ چندراوتی کچھ عرصے اولاد کے دھندے سے بچی ہی رہے"

"چندراوتی سے بھی پوچھ لیا" راجندر نے پوچھا

"کہہ تو چکا اس کی بھی یہی مرضی ہے"

"تم جانو، لیکن پچھتاؤ گے"

"تم مطلب کی بات کرو"۔ جواہر لعل بولا "ہے کوئی آزمودہ دوا"

"کیوں نہیں، تیر بہدف!"

"اس سے ہو گا کیا؟"

"ہونا کیا ہے" راجندر نے ہنس کر کہا "بس راستہ بند"

دونوں ہنسنے لگے۔

جواہر لعل کا موٹر ڈرائیور کمار جوان آدمی تھا۔ ایک بوڑھی ماں تھی۔ جواہر لعل سے اسے پچیس روپے تنخواہ ملتی تھی رہنے کو مکان بھی جواہر لعل نے پڑوس میں دے رکھا تھا۔ بڑھیا کو بیٹے کی شادی کی بڑی تمنا تھی۔ عموماً اسی کوشش میں لگی رہتی۔ آخر بہت دوڑ دھوپ کے بعد ایک غریب گھرانے میں کمار کی بات ٹھہر ہی گئی۔ جب بیاہ کے دن قریب آئے تو کمار نے ایک مہینے کی تنخواہ سیٹھ سے پیشگی مانگی۔

"کیوں کیا ضرورت آپڑی ہے!" جواہر لعل نے پوچھا۔

"سرکار!" کمار نے شرما کر کہا "شادی کی تاریخ قریب آگئی ہے"

"شادی کر کے کیا لوگے"

"کچھ ہرج ہے سرکار؟"

"کل ہی تو بڑھیا کہہ رہی تھی کہ پچیس میں گزران نہیں ہوتی"۔ جواہر لعل نے کہا "دو کی پچیس میں نہیں ہوتی تو تیسرے کی کیسے ہوگی"

"بھگوان مالک ہے سرکار، بال بچے ہو جائیں گے۔ بڑھیا کا دل بہلا رہے گا۔ باقی رہی گزران کی بات تو سرکار، جو پیدا کرتا ہے وہ جینے کا سامان بھی کر دیتا ہے"

کمار کی شادی ہو گئی۔ اور دو ڈھائی سال بعد بھگوان نے ایک بچی بھی عطا کر دی۔ لیکن پانچ سال گذرنے کے بعد بھی چندراوتی کی گود ابھی خالی تھی اور خالی تو ہونی ہی تھی۔ کیونکہ وہ دوائیں جو محض شوقیہ استعمال کی گئی تھیں اب اپنا اثر دکھا رہی تھیں چندراوتی کے پاس دھن بھی تھا اور حسن بھی۔ صحت بھی اچھی تھی لیکن وہ چیز جس سے عورت کی زندگی کامران کہلاتی ہے، اس سے وہ محروم تھی۔

چندراوتی صوفے پر بیٹھی تھی اور کمار کی جورو شانتی فرش پر بیٹھی اپنی بچی کو دودھ پلا رہی تھی۔ لیکن چندراوتی جس نگاہوں

سے بچی کو دیکھ رہی تھی وہ نگاہیں حسرتوں اور ارمانوں کی ایک دل خراش داستان سُنا رہی تھیں۔

"بہت پیار ہے تمہیں بچی سے" چندراوتی نے مسکرا کر پوچھا

"جگر کا ٹکڑا پیارا نہ ہو تو کون پیارا ہوگا، رانی" شانتی نے محبت بھری نگاہوں سے بچی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، "بھگوان آپ کی گود بھی ہری کریں"۔

"باپ کی آواز تو ابھی سے پہچانتی ہے"۔

"رانی!" شانتی مسکرا کر بولی "ہم تو جیتے ہی اُس کے لئے ہیں"۔

"اور جو دو چار اور آگئے؟

"غریبوں کے لئے ایک ہی کافی ہے"۔ شانتی بولی "اب تو بھگوان آپ کو دیں"

"نصیب کی بات ہے" بے ساختہ چندراوتی کے منہ سے نکلا۔

"کچھ نقص ہے کیا؟" شانتی نے پوچھا۔

"بھگوان جانیں"۔

"کچھ علاج نہیں کیا آپ نے۔ بڑے بڑے وید اور حکیم موجود ہیں"۔

دونوں میں ابھی قسم کی باتیں ہو رہی تھیں کہ سیٹھ جواہر لعل کہیں سے آگیا اور شانتی بچی کو گود میں لے، اٹھ کر چلی گئی۔

"کیسے آئی تھی شانتی؟" جواہر لعل نے پوچھا

"ایسے ہی آگئی تھی" چندراوتی نے جواب دیا

"کچھ مانگنے ہی آئی ہوگی۔ بس اسی لئے تو اولاد ایک مصیبت ہے"۔

"آپ تو خوش ہوں گے کہ بھگوان نے آپ کو اس مصیبت میں نہیں ڈالا"۔

"اور تم!" جواہر لعل نے ذرا ہنس کر پوچھا

"میری بات رہنے دیجئے آپ"

"دل تو تمہارا ابھی چاہتا ہوگا"

"اور آپ کا؟" چندراوتی نے شوہر کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"بچہ ہوگا تو یہ گلاب کے پھول مرجھا جائیں گے"۔ جواہر لعل نے انگلی سے بیوی کا گال چھو کر کہا۔

"چھوڑیئے بھی!" چندراوتی شوہر کا ہاتھ جھٹک کر بولی "آپ کو تو ہر وقت مذاق ہی سوجھتا ہے۔ میری سنئے! آپ دوسری شادی کرلیں"۔

"کیوں؟" جواہر لعل نے تعجب سے پوچھا۔

"بچہ ہو جائے گا"

"مجھے تو ضرورت نہیں"

"مجھے تو ہے"

"کیوں؟"

"آپ کا اور آپ کے خاندان کا نام روشن ہوگا"۔

"ابھی کیا جلدی ہے"، جواہر لعل بولا۔ "چندراوتی، اب تو تم میری ہو۔ بچہ ہوگیا تو بس مجھے بھی بھول جاؤ گی"۔ (بقیہ صفحہ ۲۱۱ پر)

مِزاحیات

ضبط تولید

ازجناب کوثر صاحب، چاند پوری

یہ ہماری اور آپ کی یعنے ساری دنیا کے ہیچمدان انسانوں کی بدقسمتی ہے کہ ڈاکٹر قسم کے اشرف المخلوقات ہماری آپ کی نسلوں کو ضبط تولید کے ذریعے سے محدود کر رہے ہیں۔ حالاں کہ وائسرائے بہادر کی سرپرستی میں جانوروں کی تعداد میں برابر اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ انسان کا وظیفۂ حیات محض افزائش نسل تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ وہ نہ بار برداری کے کام آسکتا ہے نہ اُس کو ہل میں جوتا جاسکتا ہے اور غریب جانور یہ سب کام کرلیتا ہے۔ وہ تو غنیمت جانیئے کہ یورپ میں ہٹلر کی عنایت سے جنگ عظیم کے آثار پیدا ہوگئے ہیں ورنہ سنہ ۱۹۴۰ء میں لازمی طور پر یہ طے ہوجاتا کہ جو عورت عمر بھر میں ایک بچے سے زیادہ اولاد پیدا کرے اُسے کم سے کم پھانسی کی اور زیادہ سے زیادہ حبس دوام کی سزادی جائے۔ مشرقی ذہنیت کے انسانوں کا خیال ہے کہ یہ سب کچھ عیش و عشرت اور اس سلسلے میں ناجائز وسائل کی بہم رسانی کے لئے ہو رہا ہے۔ حالاں کہ واقعہ یہ ہے کہ دنیا میں بے کاری انسانوں سے کچھ زیادہ ہوگئی ہے اور اس مہلک وبا کے متعلق طے ہوچکا ہے کہ آدمیوں نے اوران کے نوزائیدہ بچوں نے، جو بالغ ہو کر کالجوں کی تعلیم سے یقیناً بے کار ہو جاتے ہیں، اس کو پھیلانے میں زیادہ حصہ لیا ہے اور عقل مندی کا تقاضا ہے کہ پہلے خرابی کی جڑ کاٹ ڈالنی چاہیئے۔ بے کاری کی جڑ چوں کہ وہ بچے ہیں جو ہر نو ماہ کے بعد ہندوستانی عورت کے بطن سے لازمی طور پر جنم لیتے ہیں لہذا کوئی وجہ نہیں کہ انہیں اس آزادی سے پیدا ہونے دیا جائے کہ ہر سال دس بیس ہزار بی۔ اے پاس کرنے والے بے کار عالمِ وجود میں آجائیں اور ان کی جگہ یونی ورسٹیوں کی تیز مشین دوسرے لڑکوں پر اپنا عملِ بے کاری شروع کردے اور اس طرح ریل کی پٹری پر لیٹ کر جان دینے کے باوجود ایک جگہ کے لیے چھ ہزار درخواستیں موصول ہوجائیں۔ جب تک دنیا میں عشق و محبت کا وجود ہے اور قدرت صرف "انسان" پیدا کرنے کی جگہ "مرد و عورت" کی تخلیق پر جداگانہ انتخاب کی طرح اصرار کرتی رہے گی اور انسانوں کی پیدائش کا مخلوطِ انتخاب جاری نہ ہوگا شادی کو، جو "ضبط تولید" کے امکانات کو کمزور کرنے کا سب سے پہلا سبب ہے، کسی طرح نہیں روکا جاسکتا۔ کیوں کہ شادی مرد کے نقطۂ نظر سے محبت کا نتیجۂ حسین ہے اور عورت کے خیال سے پردے میں بیٹھ کر پیٹ بھرنے کا پُرامن ذریعہ۔ اس لئے بے کاری کا ملیریا پھیلانے والے بچوں کا انسداد یا "استیصال" ایسی صورت سے ممکن ہے کہ ان کے والدِ محترم کو جو پہلے ہی سے بچوں کو مضمون نگاری، تصویر کشی، صفائی، اطمینان و سکون، آئینہ، کنگھا، کتاب، کاغذ، سفید چادر، چینی کے برتن، قلم اور عینک کا پیدائشی دشمن سمجھتا ہے۔ ضبط تولید کا کوئی ایسا عمل سکھا دیا جاتا کہ یا تو ماں کے پیٹ ہی سے برسرِ روزگار بچے پیدا ہوں یا پھر اُس وقت دوسرا بچہ پیدا ہو جب پہلا بچہ پڑھ لکھ کر ملازم نہیں تو مقرر ہی بن جائے۔ اور اس کی ایک تقریر سے کافی چندہ جمع ہوجائے۔ اس میں ایک آسانی تو یہ ہے کہ پہلا بچہ ماں باپ کی آنکھوں کے سامنے تاجر، مضمون نگار، یا کم از کم کلکٹر ہو جائے گا اور دوسرے "نورِ العین" کے عالمِ وجود میں آنے تک والدِ محترم پر فالج گر پڑے گا اور "بچاری ماں" ولادت کے دس پانچ دن بعد عالمِ بالا کو سدھار جائیں گی اور "وفات حسرت آیات" کے جلی عنوانات سے ان کے انتقال کی خبریں اخباروں میں چھپ جائیں گی۔ پھر اس خاندان کے بقیۃ السیف اسے اپنی روزی کا وسیلہ بنالیں گے۔ کوئی تو یہ مشہور کرے گا کہ نومولود بچہ ایک بڑے زبردست ادیب، فاضل روزگار، عالم، اخبار نویس اور فخر الاطبا کا کمسن بچہ ہے۔ اس کی سرپرستی پوری قوم کے فرائض میں داخل ہے۔ لہذا از راہ امداد فوراً بذریعہ منی آرڈر ذیل کے پتے پر بھیج دیا جائے۔ کوئی یہ اعلان کرے گا کہ بچہ اپنے پچھلے جنم کے عجیب و غریب حالات بیان کرتا ہے اور ایک خاص وقت میں اپنی گزشتہ زندگی کا افسانہ سنا دیتا ہے۔ جو لوگ اس کی زیارت کرنا چاہیں پانچ روپے پیشگی ارسال فرما کر ٹکٹ محفوظ کرلیں۔ لیجئے بے کاری کا مسئلہ حل ہوگیا۔ اور غریب والدین پر بھی کوئی بوجھ نہ پڑا۔ ایسی صورت میں کون عقل مند ہوگا، جو ضبط تولید کی برکت سے انکار کرنے کی جرأت کرے مگر عورتیں جو بیسویں صدی میں بھی بے عقل نہیں تو ناقص العقل ضرور ہیں ضبط تولید کا نام سنتے ہی کوسنے لگتی ہیں۔ چنانچہ ہمارے پاس دفتر ہمدرد صحت سے جب متعدد لمبے لمبے رنگین لفافے پہنچے تو ایک ناقص العقل نے انہیں دیکھ کر

اشاعتِ خاص

ہمدردِ صحت دہلی

ضبطِ تولید و اصلاحِ نسل

مرتبہ
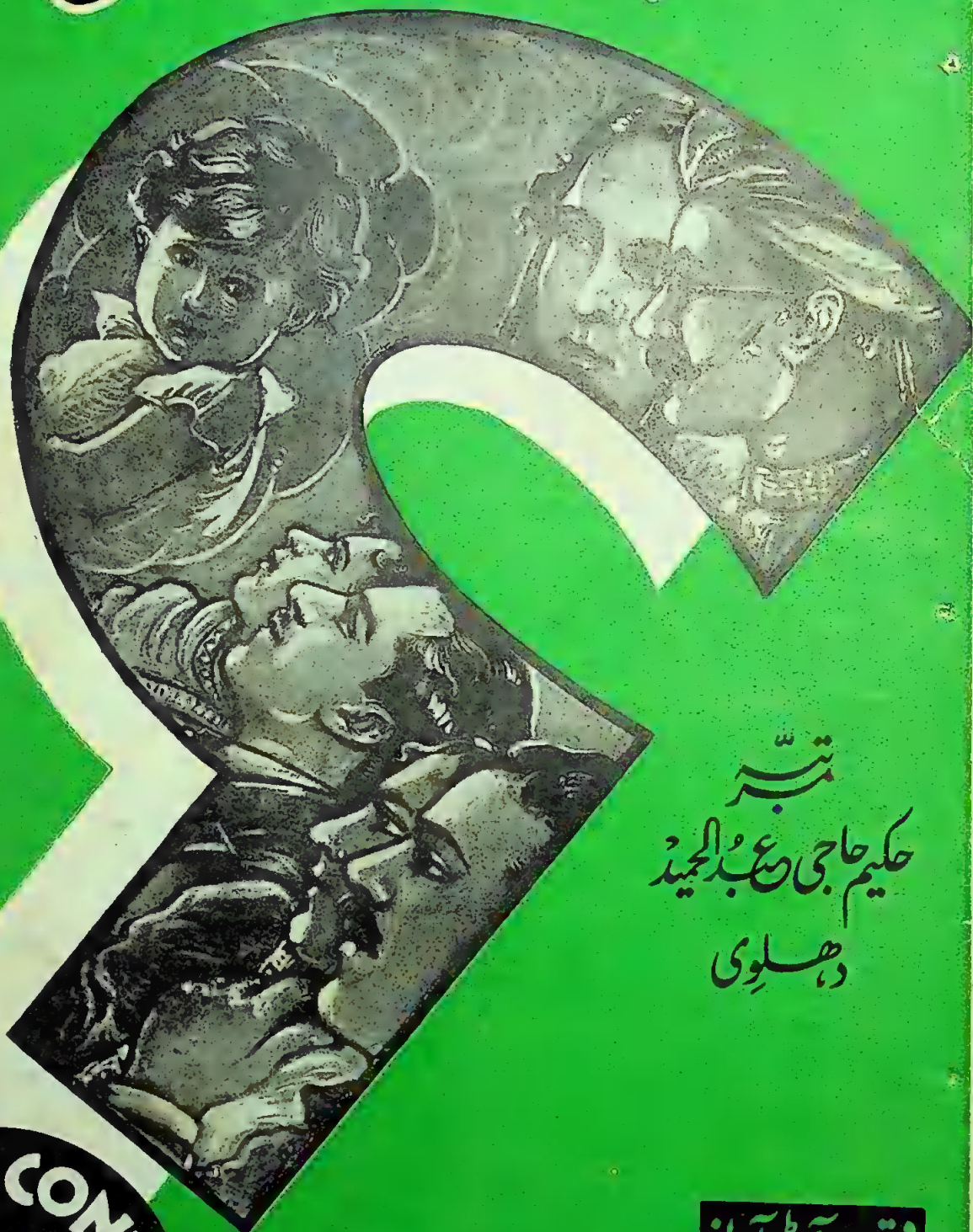
حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

قیمت آٹھ آنے

مقام اشاعت ہمدرد منزل دہلی

اشاعتِ خاص
ہمدردِ صحت دہلی۔
ضبطِ تولید و اصلاحِ نسل
ہمدردِ صحت کا یہ خاص نمبر معلومات کا ایک ایسا خزانہ ہے جس کی نظیر آپ کو مشرقی زبانوں میں مشکل ہی سے ملے گی۔ ضبطِ تولید اور اصلاحِ نسل کے مسئلوں کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جس پر اس نمبر میں بحث نہ کی گئی ہو۔ ضبطِ تولید کی حیرت انگیز تاریخ، برتھ کنٹرول کے قدرتی، آلی و کیمیاوی، جراحیاتی، شعاعی، تلقیحی اور دوائی غرض ہر ذریعوں پر اس تفصیل سے بحث کی گئی ہے کہ پڑھنے والے کا اطمینان ہو جاتا ہے۔ ہر مضمون کو عکسی یا لیتھو کی پاکیزہ تصویروں سے سمجھایا گیا ہے۔ اس نمبر سے آپ کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ دنیا کے مختلف ملکوں میں ضبطِ تولید کی تحریک کا کیا حال ہے۔ ہمارا یہ نمبر خالص علمی نقطۂ نظر رکھنے والوں کو علی الاعلان دعوتِ غور و فکر دے گا۔ کیوں کہ ضبطِ تولید کے معاشی، معاشرتی، نفسیاتی، اصلاحِ نسلی اور مذہبی پہلوؤں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو معرضِ بحث میں نہ آیا ہو۔ ضبطِ تولید کے متعلق تقریباً چالیس مشاہیر علم و ادب و سیاست کے اقوال اس نمبر کی زینت ہیں۔ "ادبیاتِ ضبطِ تولید" کا باب اس قدر ہنگامہ آفریں ہے کہ یقین دلانے سے بھی کسی کو یقین نہ آئے گا کہ علم و ادب کو اس خوبی سے سمویا جا سکتا ہے۔ ہماری زبان کے مشہور ارکان ادب و شعر کے شاہکار آپ کو چالیس صفحے کے اس باب میں ملیں گے۔ ہمارے اس نمبر کے صفحوں پر ناظرین کو نہ صرف ہندوستان کے اربابِ قلم کے مضامین ملیں گے بلکہ یہ فخر ہماری زبان کے رسالوں میں صرف "ہمدردِ صحت" کے لیے مخصوص ہے کہ اس کے قلمی معاونین میں یورپ امریکہ اور دوسرے براعظموں کے ماہرین شامل ہیں۔ اس عظیم الشان نمبر کے مضامین کی فہرست ہمارے دعووں کی تصدیق کے لیے کافی ہے۔
اس نمبر کے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں:- (۱) اگر آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ لفافے میں رکھ کر ہم کو بھیج دیں گے تو نہ صرف یہ خاص نمبر آپ کے پاس پہنچ جائے گا بلکہ اگست ۱۹۳۹ء سے جون ۱۹۴۰ء تک گیارہ مہینے کے رسالے ہر مہینے آپ کے پاس پہنچتے رہیں گے۔ جون ۱۹۴۰ء میں ہمدردِ صحت کی گیارہ سو صفحوں کی جلد کے آپ مالک ہوں گے اور حیرت کریں گے کہ صرف ایک روپے میں اتنا علمی اور ادبی مواد کس طرح دیا جا سکتا ہے (۲) اگر آپ کو صرف ضبطِ تولید نمبر درکار ہے تو اس کی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ڈاک ایک آنہ) لفافے میں رکھ کر آج ہی بھیج دیجیے۔ چند ہی دن میں آپ کے پاس یہ حیرت انگیز نمبر پہنچ جائے گا۔
قیمت
اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے (۱۲/) محصول ڈاک ایک آنہ (۱/)
معمولی ایڈیشن آٹھ آنے (۸/) محصول ڈاک ایک آنہ (۱/)
اعلیٰ ایڈیشن
بارہ آنے
محصول ڈاک ایک آنہ
مقامِ اشاعت
ہمدرد منزل لال کنواں دہلی
معمولی ایڈیشن
آٹھ آنے
محصول ڈاک ایک آنہ
قیمت سالانہ معہ اشاعتِ خاص (معمولی) ایک روپیہ
(یہ معمولی ایڈیشن ہی)
ممالکِ غیر سے تین شلنگ

فہرست تصاویر

بلاک کی تصاویر

شخصی

فنی

لیتھو کی تصاویر

فنی

فہرست مضامین

اِشارات

ہمدردِ صحت کی اشاعتِ خاص "ضبطِ تولید و اصلاحِ نسل" حاضر ہے اور شاید اُس سے کچھ بہتر صورت میں حاضر ہے جس کی توقع آج سے ایک ڈیڑھ مہینے پہلے کی جا رہی تھی، جب کہ غیر ممالک کے ماہرین کے مضامین معمول سے کم آ رہے تھے۔ اور ہم کو یہ نظر آ رہا تھا کہ برتھ کنٹرول نمبر کچھ ہلکا پڑے گا اور ناظرین اس کو محسوس کیے بغیر نہیں رہیں گے۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ اُس نے تلافی کے لیے نئی نئی راہیں کھول دیں۔ غیر ممالک کے مضامین واقعی کم وصول ہوئے مگر اشاعتِ خاص کو موجودہ شکل میں پیش کرتے ہوئے ہمیں شرمندگی نہیں اٹھانی پڑ رہی ہے۔

ممالک غیر سے مضامین کم آنے کے اسباب کو ہمیں دوسرے ملکوں خصوصًا یورپ کے ملکوں کی موجودہ سیاست میں تلاش کرنا پڑے گا ہم کو یہاں ہندوستان میں بیٹھ کر وہاں کے حالات کا اندازہ بھی مشکل ہے۔ اور یہ بات تو اور بھی سمجھ سے باہر معلوم ہوتی ہے کہ اہلِ علم و اصحابِ قلم کا سیاسیات اور اس کی الجھنوں سے کیا تعلق ہو سکتا ہے لیکن جب ہم نے اپنے دوست ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب قریشی۔ ایم۔ اے۔ پی ایچ۔ ڈی کی زبانی یورپ کے حالات سُنے تو ہم کو معلوم ہو گیا کہ وہاں کا توازن کس قدر بگڑا ہوا ہے! اور کسی باشندے کا بھی ان سے اثر نہ لینا کتنا غیر ممکن ہے (ڈاکٹر صاحب انگلستان اور یورپ کے دوسرے ممالک میں دو سال تک قیام کر کے حال ہی میں وطن واپس تشریف لائے ہیں۔ ہم ان کو ڈاکٹریٹ کی کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں)

ہماری موجودہ اشاعتِ خاص اُس خاکے سے بہت کچھ مختلف صورت میں ناظرین کے سامنے آ رہی ہے جو ہم نے آج سے تین مہینے پہلے پیش کیا تھا۔ خود اشاعتِ خاص کے نام نے بھی طوالت اختیار کر لی ہے، یعنی محض ضبطِ تولید نمبر کی بجائے اب وہ "ضبطِ تولید و اصلاحِ نسل نمبر" ہے۔ ہم نے اس طوالت کو اس لیے برداشت کر لیا ہے کہ ہمیں علم اصلاحِ نسل کے متعلق بہت کچھ مواد اس اشاعت میں جمع کرنے کا موقع ملا ہے اور اس وجہ سے بھی کہ ضبطِ تولید اور اصلاحِ نسل کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

ہمارے تجویز کیے ہوئے پروگرام کے خلاف اہم تبدیلی ترتیب کے سلسلے میں ہوئی ہے۔ علم و مطالعہ اور ناظرین کے لیے سہولت کے خیال نے ہم کو بتا دیا کہ اشاعتِ خاص کی ترتیب کیا ہونی چاہیئے۔ اور یہ کہ مجوزہ ترتیب میں کہاں کہاں ترمیم کی ضرورت ہے۔ ہم نے یہ تبدیلیاں اور ترمیمیں بلا تکلف کیں اور رسالے کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کی۔ بابوں کی تعداد ہمارے پروگرام میں گیارہ تھی لیکن موجودہ ترتیب میں ان کی تعداد تیرہ ہے۔ اصلاحِ نسل، نفسیات اور متفرقات کے ناموں سے تین بابوں کا اضافہ کیا گیا۔ ایک باب، جو اخلاق و معاشرت کے عنوان سے تھا، حذف کرنا پڑا۔

پہلی ترتیب میں اس بات کا بھی کچھ زیادہ خیال نہیں رکھا گیا کہ ضبطِ تولید کی طبی اور فنی بحثوں کو ایک طرف اور دوسرے علوم کے مباحث کو دوسری طرف علیحدہ قرینے سے رکھا جائے۔ لیکن اس ترتیب میں ہم نے اس نقص کو دور کر دیا ہے۔ ناظرین کو اب ہر بحث اپنے اپنے موقع پر ملے گی۔ بے ترتیبی کی وجہ سے مطالعے میں خلل پڑنے کا اندیشہ اب نہیں رہا۔

ضبطِ تولید کے تاریخی حصے (پہلا باب) کے متعلق ہم نے لکھا تھا کہ "زمانۂ قدیم میں اس مسئلے کی نوعیت پر بحث کرنے سے گر ہم معذور بھی رہے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ضبطِ تولید کی موجودہ تحریک، اس کے داعیات، وسعت اور نتائج پر مفصل بحث اس باب

میں پیش کی جائے گی"۔ اس باب میں ضبطِ تولید کی موجودہ تحریک کی تفصیلات تو موجود ہی ہیں لیکن توقع کے خلاف ہمیں ضبطِ تولید و منعِ حمل کا سُراغ قدیم تمدنوں اور تہذیبوں میں بھی لگانے کا موقع مل گیا۔ اس تاریخی بحث میں صرف وہی چیزیں شامل کی جاسکی ہیں جو ہمیں اس مضمون کی تحریر تک حاصل ہو سکیں۔ مضمون ختم کر دینے کے بعد جو راہیں ہم پر کھلیں ان کا کوئی نتیجہ یہاں پیش نہیں کیا جا سکا۔

تاریخی بحث دراصل اپنے اندر بڑی وسعت رکھتی ہے۔ اگر اس اشاعتِ خاص کو ضبطِ تولید اور منعِ حمل کی تاریخ کے لیے وقف کیا جانا ممکن ہوتا تو یقیناً ہم کو ان کتابوں اور حوالوں کی مزید چھان بین کی ضرورت پڑتی، جن کا ذکر ہم نے اپنے مضمون میں جا بجا کیا ہے۔ مثلاً یہودیوں کی فقہ کے مجموعے تالمود ہی کو لے لیجیے جس میں معاشرت اور معیشت کی خاصی تفصیلات موجود ہیں اور جن سے تنظیمِ نسل اور اصلاحِ نسل کے مباحث پیدا کیے جا سکتے ہیں لیکن ہم نے ان کو ہاتھ تک نہیں لگایا اور محض چند سطریں اپنے مطالعے کی بنا پر لکھ دیں۔ اسی طرح مصرِ قدیم مخطوطوں کا مطالعہ بھی مباحث کو وسیع کرنے میں مدد دیتا، لیکن ہم نے اپنے مضمون میں ان کے متعلق یوں ہی سا اشارہ کرنے اور چند تصویریں شائع کر دینے پر اکتفا کیا ہے۔ بہرحال یہ تاریخی بحث اپنے اندر بہت کچھ گنجائش رکھتی ہے۔ اور ہم نے اپنے مضمون میں صرف وہی چیزیں شامل کی ہیں جنھیں ہمارے محدود صفحات برداشت کر سکیں یا وہی چیزیں جو ہم کو وقت پر میسر آگئیں۔ ہمیں امید ہے کہ تاریخی حصّہ نامکمل ہونے کے باوجود ناظرین کے لیے کشش اور دلچسپی کا باعث ہوگا۔

دُوسرے باب میں ہم نے استقرارِ حمل پر بحث کی ہے۔ جدید معلومات اور انکشافات کو اس میں شامل کیا ہے۔ ضبطِ تولید نمبر میں اس بحث کا ہونا ضروری تھا۔ ہمیں یقین ہے کہ ضبطِ تولید اور منعِ حمل کے فنّی مباحث کو سمجھنے میں ناظرین کو اس باب سے سہولت ہوگی۔

تیسرا باب تمام تر فنّی مباحث پر مشتمل ہے۔ یہی وہ باب ہے جس کو ہم نے اپنے پروگرام میں محض چار فصلوں میں تقسیم کیا تھا لیکن اب یہ باب نو فصلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل "قدرتی ذرائع" میں ایک مضمون تو ڈاکٹر ہیں۔ پیٹرسن (لندن) کا "ضبطِ تولید کے لیے قدرت کا انتظام" ہے اور دوسرا "ضبطِ تولید کی بے ضرر اور واحد تدبیر" کے عنوان سے اٹرسٹ (ہالینڈ) کے مشہور ماہرِ فن ڈاکٹر جی۔ جے ہالٹ کا ہے۔ دوسری فصل "ضبطِ تولید بذریعۂ ادویہ" کی تسوید ہمارے مکرم حکیم ڈاکٹر سیّد علی کوثر صاحب چاندپوری نے کی ہے۔ "آلی اور کیمیاوی ذرائع" کی تیسری فصل جناب ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب ایل۔ ایچ۔ ایم۔ ایس کی کاوش کا نتیجہ ہے اور جراحیاتی ذرائع پر ہمارے مکرم حکیم ڈاکٹر لطافت حسین صاحب رآشد نے روشنی ڈالی ہے۔ امتناعِ حمل کے وضعی اور شعاعی ذرائع پر ہمارے کرم فرما حکیم ڈاکٹر قاضی محمد عظیم اللہ صاحب نے اپنا زورِ قلم دکھایا ہے۔

منعِ حمل بذریعۂ تلقیح اور منعِ حمل و ویدک کی فصلیں علی الترتیب ہمارے معاونین جناب حکیم حافظ قسیم الدین صاحب اور جناب کرشن دیال صاحب وید امرتسری نے مرتب فرمائی ہیں۔ تیسرے باب کی آٹھ فصلیں تو اس طرح پوری ہوئیں اور نویں فصل کو ہم نے "متفرق" کا نام دے کر اس میں وہ مضامین جمع کر دیئے ہیں جو اسی باب سے تعلق رکھتے تھے۔ اس فصل کے مضامین میں ایک اہم مضمون ڈاکٹر میری سٹوپس پی ایچ۔ ڈی کا ہے جو انھوں نے اشاعتِ خاص کے لیے ارسال فرمایا ہے! ور دوسرا مضمون کیمبرج کے ماہرِ ضبطِ تولید ڈاکٹر جارج ریلے سکاٹ کا "ضبطِ تولید کا انفرادی حق اور بہترین مانعِ حمل تدابیر" پر ہے۔ اسی فصل میں "ضبطِ تولید" کے عنوان سے ایک ننھا سا مضمون ہمارے مخلص عنایت فرما لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب کا ہے۔ غرض چالیس صفحوں کا یہ فنّی باب ہر لحاظ سے اس قابل ہے کہ ناظرین اسے غور سے پڑھیں۔ اس باب میں تقریباً وہ تمام مباحث آگئے ہیں جو منعِ حمل کے سلسلے میں جدید تحقیقات نے ہمارے سامنے پیش کیے ہیں۔ ہم تہ دل سے ان معاونین کے شکرگزار ہیں جنھوں نے اس باب کو چار چاند لگائے ہیں۔ ممالکِ غیر کے کرم فرماؤں کا ہمیں خصوصاً شکریہ

ادا کرنا چاہیے جنھوں نے ہماری استدعا پر اتنے دور دراز سے مضامین ارسال فرمائے اور ناظرینِ ہمدرد کو اپنے گراں قدر خیالات اور تجربات سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیا۔

چوتھا باب ضبطِ تولید اور منعِ حمل کے مجرّبات کے لیے وقف ہے۔ اس باب میں تقریباً چالیس طبیبوں، ویدوں، ڈاکٹروں کے مجرّبات درج ہیں۔ ہمیں توقع نہیں تھی کہ یہ باب اسی قدر وسعت کے ساتھ مرتب ہو جائے گا۔ لیکن ہمارے قلمی معاونین نے ہماری درخواست کی لاج رکھ لی اور اپنے اپنے مجرّبات نہایت کشادہ دلی کے ساتھ ارسال فرما دیے۔ ہم بھی اپنے ان معاونین کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ یہ باب معالجوں کے علاوہ عوام کے لیے بھی کارآمد ثابت ہوگا۔

پانچویں باب کا عنوان "ضبطِ تولید کی موجودہ تحریک مختلف ممالکِ عالم میں" ہے۔ اسی باب کے لیے ہم نے یورپ اور ایشیا کی بعض حکومتوں کو لکھا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ بعض حکومتوں کا جواب اب تک نہیں آیا۔ بعض حکومتوں کے جوابات آئے کہ ان کے ممالک میں یہ تحریک قانوناً ممنوع ہے۔ حکومتِ روس نے ہم کو اطلاع دی تھی کہ وہ عنقریب ہم کو اس سلسلے میں تفصیلات بہم پہنچائیں گی لیکن یہ تفصیلات اب تک وصول نہیں ہوئیں۔ حکومتِ ترکیہ کی وزارتِ صحت کے معتمد ڈاکٹر العطاس صاحب نے کسی ماہر کا ایک مضمون ارسال فرمایا ہے، جس میں حکومتِ ترکیہ کی ان کوششوں کی تفصیلات ہیں جو وہ اصلاحِ نسل اور ازدیادِ نسل کے لیے کر رہی ہے۔ اس مضمون کے اقتباسات بھی ہم اس نمبر میں شائع کر رہے ہیں۔ حکومتِ مصر نے ہم کو عربی کا ایک رسالہ بہم پہنچا دیا جس میں ضبطِ تولید کے بہت سے پہلوؤں پر بحث تھی چناں چہ اس رسالے میں سے دو مضامین کا ترجمہ ہم اپنے اس نمبر میں شائع کر رہے ہیں۔

ممالکِ غیر میں ضبطِ تولید کی تحریک کا جائزہ لینے میں، ہمیں یقین تھا کہ جمعیۃ الاقوام سے بڑی مدد ملے گی لیکن جمعیۃ الاقوام بے چاری کی جو درگت موجودہ سیاست کے ہاتھوں ہو رہی ہے اسے اخبار دیکھنے والے اچھی طرح جانتے ہیں خط تو بھیجا جاتا ہے جنیوا اور جواب آتا ہے لندن سے اور وہ بھی بے ڈھنگا کہ جس کا نہ سر ہے نہ پیر۔ اندر لیٹر فارم پر تو جنیوا ٹائپ کیا ہوا ہوتا ہے لیکن باہر لفافے پر مہر ہوتی ہے لندن کے ایک ڈاک خانے کی۔ اس خط میں کسی قسم کی بھی معلومات بہم پہنچانے سے معذوری ظاہر کی گئی تھی۔ حالاں کہ ہمیں معلوم تھا کہ غالباً ۱۹۳۱ء میں جمعیۃ الاقوام نے ایک کمیشن اس تحریک کا جائزہ لینے کے لیے مقرر کیا تھا اور اس کمیشن نے ایک رپورٹ بھی پیش کی تھی اور وہ شائع بھی ہوئی تھی۔ یہ رپورٹ ہم نے یہاں کئی جگہ سے حاصل کرنے کی بڑی کوشش کی لیکن ہمیں اس میں کامیابی نہیں ہوئی مجبوراً ہم کو دوسرے ذرائع سے کام لینا پڑا۔

انگلستان اور ویلز میں اس تحریک کی تفصیلات انسائی کلوپیڈیا برٹانیکا میں مل گئیں۔ سکنڈی نیوین ممالک (ناروے، سوئیڈن اور ڈنمارک) کی تفصیلات مسٹر ڈی۔ ڈی گلاس (لندن) کے ایک مضمون سے حاصل ہوئیں۔ "ایشیا میں آبادی کے مسائل" اور "مشرق میں ضبطِ تولید کا مسئلہ" یہ دو مضامین ضبطِ تولید کی اس بین الاقوامی کانفرنس کی رپورٹ سے مرتب کیے گیے ہیں جس کا اجلاس لارڈ ہارڈر کی صدارت میں بمقام لندن (۱۹۳۳ء) ہوا تھا۔ اس باب میں ایک مضمون آپ کو "مختلف ممالک میں ضبطِ تولید کی تحریک کا جائزہ" کے عنوان سے بھی ملے گا۔ یہ مضمون اُن مختلف معلومات کا مجموعہ ہے جو ہمیں انگلستان اور امریکہ کے رسائل سے حاصل ہوئیں۔ بہر حال حوصلہ شکن صورت حال کے باوجود ہم مختلف ممالک میں ضبطِ تولید کی تحریک کا جائزہ لینے میں آخر کامیاب ہو ہی گئے۔ ہمیں امید ہے کہ ناظرین کے لیے یہ باب دل چسپی سے خالی نہ ہوگا۔

"ضبطِ تولید اور معاشیات" چھٹے باب کا عنوان ہے۔ اس عنوان پر ہم اپنے کسی کرم فرما سے براہِ راست کچھ نہیں لکھوا سکے۔

لیکن اس موضوع پر ایک مضمون معزز رسالہ "جامعہ" کے ایک نمبر میں شائع ہوا تھا۔ ہم نے اسی مضمون سے اپنے اس باب کو رونق دی ہے۔ یہ مضمون جناب پروفیسر سید جعفر حسین صاحب ایم۔ اے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن کا ہے۔ ہم اس موقع پر جناب پروفیسر صاحب اور رسالہ جامعہ کا شکریہ ادا کرنا اپنا خوش گوار فرض سمجھتے ہیں۔

ہمارے فاضل عنایت فرما جناب ع۔ ح۔ جمیل علوی صاحب ایم۔ اے کی عنایت اور ہمدرد نوازی سے ہم کو ایک نیا باب (ساتواں) "ضبطِ تولید اور نفسیات" قائم کرنے کا موقع مل گیا۔ جمیل صاحب نے "ارتقائے صنفیت اور ضبطِ تولید" کے نام سے جو مضمون سپردِ قلم فرمایا ہے وہ اربابِ علم میں نہایت وقعت کی نظر سے دیکھا جائے گا۔ مضمون میں نفسیاتی تجزیے سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ضبطِ تولید کی موجودہ نوعیت انسانیت کے لیے تباہ کن ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ علم دوست ناظرین نفسیات کا فیصلہ بھی توجہ سے سنیں گے۔

"علم اصلاحِ نسل" کا آٹھواں باب بھی نیا ہے جو ہمارے پروگرام میں شامل نہیں تھا۔ اس مسئلے پر تھوڑی بہت بحث کرنے کا ارادہ تو پہلے بھی تھا لیکن اس کو ایک مستقل باب بنانے کا خیال ہمیں اسی وقت آیا جب کہ یہ مضمون کافی حد تک ہمارے لیے تسلی بخش ہو گیا۔ اس مضمون میں ہم نے قدیم تہذیبوں میں اصلاحِ نسل کی نوعیت پر بھی تھوڑی سی بحث کی ہے۔ اس کے بعد موجودہ علم اصلاحِ نسل کی تاریخ، اس کے داعیات و مقاصد اور اس کی موجودہ نوعیت کو واضح کیا ہے۔ ممکن ہے کہ اس مضمون کو اربابِ علم وقعت کی نگاہ سے دیکھیں۔

بڑھائے ہوئے بابوں میں ایک باب "متفرقات" (نواں) بھی ہے۔ اس باب کو انتظامی ضروریات نے پیدا کیا۔ اس میں وہ مضمون درج کر دیئے گئے ہیں جو یا تو دیر میں وصول ہوئے یا دیر میں تیار ہو سکے یا وہ جو مستقل بابوں میں سے کسی میں نہیں کھپتے تھے۔ اس باب میں سب سے پہلا مضمون امریکہ کی مشہور داعیۂ ضبطِ تولید مسز مارگریٹ سینگر کا ہے۔ مسز موصوفہ امریکہ میں تشریف نہیں رکھتی تھیں بلکہ غیر ممالک کے دورے پر تھیں۔ لیکن ان کے دفتر نے ہم کو ان کا ایک مضمون اور تازہ تصویر ارسال کر دی تھی ہم یہ مضمون اور تصویر اس اشاعت میں درج کر رہے ہیں۔ دوسرا مضمون "جمہوریہ ترکیہ میں حفظانِ صحت اور آبادی کا مسئلہ" اور تیسرا "مسئلہ نسل اور مصر" ہے۔ ان دونوں مضمونوں کے متعلق ہم اوپر کی سطروں میں لکھ چکے ہیں۔ چوتھا مضمون "ضبطِ تولید کی اشتہاری دوائیں اور آلات" کے عنوان سے ڈاکٹر ڈیوڈ ایچ کلیسر (نیویارک) کا ہے، جس میں انہوں نے بڑی کار آمد اور مفید باتیں لکھی ہیں۔ جناب حکیم عبد الرحیم صاحب جلال آبادی نے "ضبطِ تولید اور اصلاحِ نسل" کے عنوان سے اصلاحی نقطۂ نظر سے اظہارِ خیال کیا ہے۔ اسی باب میں آپ کو ایک نہایت اہم علمی مضمون "صنف" کے عنوان سے ملے گا۔ یہ مضمون ہمارے نئے کرم فرما جناب ڈاکٹر محمد حسین صاحب رکن دار الترجمہ، جامعہ عثمانیہ کا ہے۔ ہمارے قدیم اور مخلص عنایت فرما جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب خود تو مصروفیت کی وجہ سے کوئی مضمون نہیں بھیج سکے لیکن انہوں نے ڈاکٹر محمد حسین صاحب سے یہ مضمون لکھوا کر ارسال فرمایا ہے اس طرح انہوں نے ہم کو ایک فاضل فن سے متعارف کرا دیا۔ امید ہے کہ فاضل عثمان آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رکھیں گے۔ اور فاضل محمد حسین بھی "ہمدردِ صحت" کو فراموش نہیں فرمائیں گے۔ ہماری زبان کے مشہور ادیب اور فاضل مولانا نیاز فتح پوری نے بھی "ضبطِ تولید کی ضرورت" واضح فرمائی ہے۔ امید ہے کہ ناظرین اس باب کو جو بظاہر تو متفرق ہے لیکن درحقیقت اپنے اندر اچھے اچھے جواہر ریزے رکھتا ہے، غور سے ملاحظہ فرمائیں گے۔ اور فاضل مضمون نگاروں کے خیالات سے فائدہ اٹھائیں گے۔

دسواں باب "ضبطِ تولید اور مذاہبِ عالم" کے لیے وقف ہے اس باب میں اسلام، عیسائیت، ہندو مذہب اور سکھ مذہب کے متعلق مضامین آپ کو ملیں گے۔ اسلام اور ضبطِ تولید کے عنوان پر حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب مدظلہٗ قلم اٹھانے کا وعدہ فرما چکے تھے لیکن وقت کے وقت غیر معمولی علالت کی وجہ سے حضرت موصوف اپنا وعدہ پورا نہیں فرما سکے۔ امید ہے کہ مفتی صاحب جلد تن درست ہو جائیں گے اور ہمارے ناظرین کو آئندہ کسی اشاعت میں ان کے خیالات سے مستفید ہونے کا موقع ملے گا۔ اس موقع پر ہم نے اسلام کے نقطۂ نظر کی وضاحت کے لیے مصر کے ایک علمی رسالے سے مصر کے ایک بزرگ حسن البنا کے ایک خطبے کا ترجمہ پیش کر دیا ہے۔ مضمون "عیسائیت اور ضبطِ تولید" انسائی کلو پیڈیا برٹانیکا سے لیا گیا ہے۔ پروفیسر این۔ ایس پھڈکے (کولہاپور کالج) نے ہندو مذہب کے نقطۂ نظر کی وضاحت کی ہے اور حکیم گجندر سنگھ صاحب گجراج نے "ضبطِ تولید اور سکھ مذہب" پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ بہر حال یہ باب اگرچہ تشنہ ہے لیکن قابلِ مطالعہ ہے۔

گیارھواں باب "ضبطِ تولید و اصلاحِ نسل اور مشاہیرِ عالم" کی ترتیب جس طرح عمل میں آئی اس کا تذکرہ ہم نے اس باب کے شروع میں کر دیا ہے۔ بارھواں باب "ادبیاتِ ضبطِ تولید" کے متعلق آخر ہماری توقعات پوری ہوئیں۔ تقریباً چالیس صفحوں کا یہ باب ناظرین کی طبیعت کے بار کو دور کرنے میں اسی طرح کامیاب ہوگا جس طرح ہم حضرت کیفی دہلوی، حضرت فکر ایم۔ اے، جناب شوکت تھانوی، حکیم احسن، مولانا سید ظہور احمد صاحب، حضرت اکبر حیدری، جناب ایم۔ اسلم لاہوری، حضرت نیر اورنگ آبادی اور جناب ملا رموزی صاحب کو شریکِ بزم کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اس باب میں افسانے بھی ہیں اور افسانچے بھی، نظمیں بھی اور مزاحیے بھی، کارٹون بھی اور مرقعے بھی اور پھر ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است، ممکن نہیں ہے کہ کوئی صحیح المذاق ہمارے ادیبوں اور شاعروں کی قلم کاریوں سے محظوظ نہ ہو۔ اس نمبر میں ٹائیٹل اور کارٹون ہندوستان کے مشہور مصور اور کارٹونسٹ مسٹر سمیع نے تیار کیے ہیں، جو خود ان کے کمالِ فن پر شاہد ہیں۔ ہم ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرنے میں بڑی مسرت محسوس کر رہے ہیں۔

تیرھویں باب کے متعلق چند الفاظ اور کہنے ہیں۔ یہ باب ہمارے پروگرام میں ابتدا ہی سے شامل نہ تھا۔ بلکہ اس کی کتابت بھی بہت پہلے ہو چکی تھی، لیکن گنجائش کی کمی کے خیال سے اس کو سب سے آخر میں شامل کرنے کے لیے رکھ چھوڑا تھا۔ آخر جب سب رسالے کے صفحوں کو مرتب کیا گیا تو اس باب کے انیس صفحوں میں سے صرف آٹھ صفحے شامل کیے جا سکے۔ اب ناظرین کو باقی مضمون کے لیے کسی آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا پڑے گا۔

سب سے آخر میں مجھے مہتمم کتابت حافظ منشی محمد احمد صاحب خوش نویس اور ناظم طباعت خاں صاحب عبد اللطیف خاں صاحب مالک لطیفی پریس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ جن کے اہتمام میں رسالے کی کتابت وقت سے پہلے ہی ہو گئی اور جن کے انتظام میں طباعت کا مرحلہ نہایت خوبی سے طے ہو گیا اور سب سے بڑی بات یہ کہ وقت پر طے ہو گیا۔

۳۰ جون سنہ ۱۹۳۹ء — عبد الحمید

پہلا باب

ضبطِ تولید و منع حمل تاریخ کی روشنی میں

ضبط تولید و منع حمل کا ابتدائی یا انفرادی استعمال کب اور کس طرح ہوا، یہ ایک ایسا مسئلہ ہی جس کا تشفی بخش جواب دینا انسان کی موجودہ تاریخ سے کسی طرح ممکن نہیں ہی۔ ہماری تاریخ زیادہ سے زیادہ دو سوا دو ہزار برس پرانی ہی لیکن انسان اور انسانیت اس سے کہیں زیادہ پرانی ہی، اتنی پرانی جس کا اندازہ ہی بتانے میں علم الانسان کے ماہرین میں اختلاف ہی۔ کوئی انسان کو پانچ سات ہزار برس پرانا بتاتا ہی تو کوئی اس کا سلسلہ لاکھوں برس کی تاریکی میں جاکر ڈھونڈتا ہی۔ بہر حال انسان خواہ کتنا ہی پرانا کیوں نہ ہو لیکن اس میں شک نہیں کہ اس کی اجتماعی زندگی کا آغاز زمانۂ تاریخ سے دو چار ہزار برس پہلے ہی ہوا ہی۔ اسی لیے ہم ضبط تولید یا منعِ حمل کی تاریخ کا سلسلہ بس انسان کی اجتماعی زندگی کے آغاز سے قائم کرسکتے ہیں۔

ضبط تولید کو حقیقی طور پر معاشرتی یا اجتماعی مسئلہ یا تحریک بنے ہوئے تو سو سوا سو برس ہوئے ہیں جب کہ فرانسس پلیس (۱۷۷۱-۱۸۵۴) اور رچرڈ کارلائل (۱۷۹۰-۱۸۴۳) نے اس کے حق میں پروپگنڈا شروع کیا لیکن اس کی منفرد نوعیت کو ہمیں انسانی زندگی کے اجتماعی نقطے ہی سے ماننا پڑے گا۔

مصر قدیم میں مانع حمل چیزوں کا استعمال۔ اس سے پہلے کہ ہم برتھ کنٹرول یا ضبط تولید کی تاریخ کے متعلق قلم اٹھائیں ناظرین کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ اس کی طبی تاریخ اس کی معاشرتی یا اجتماعی تاریخ سے کہیں زیادہ پرانی ہی۔ حمل کو روکنے کے لیے سب سے پرانا "لکھا ہوا" نسخہ کاہن کے پیپائرس کی ایک عبارت میں ملتا ہی، جو ۱۸۵۰ء قبل مسیح میں لکھی گئی تھی۔ یہ "کتاب" مصر قدیم کے کھنڈرات کی کھدائی میں ہاتھ لگی تھی۔ اس نسخے میں گوند کا ٹکڑا بطور شافہ اندام نہانی میں رکھنے کو لکھا گیا ہی۔ موجودہ کیمیاوی تجزیے سے یہ بات ثابت ہوچکی ہی کہ گوند اندام نہانی میں تخمیری کیفیت پیدا کرکے لیکٹک ایسڈ میں تبدیل ہوجاتا ہی۔ اور یہ وہی طبی فارمولا ہی جس کے ماتحت اس زمانے میں بھی مانع حمل جیلیاں اور ربڑ کے مانع حمل آلات پر لگانے کے لیے مختلف قسم کے مرکبات بنائے اور استعمال کیے جاتے ہیں۔

زمانہ قبل از تاریخ کے تولیدی "مسائل"۔ اب ہمیں پرانے زمانے میں مانع حمل دواؤں کا جائزہ لینے سے پہلے ذرا اس وقت کے عام معاشرتی حالات پر بھی نظر ڈال لینی چاہیے۔ حقیقت یہ ہی کہ ہم اس معاملے میں جتنا بھی غور کریں گے اتنا ہی زیادہ ہم پر یہ بات عیاں ہوتی چلی جائیگی کہ حمل سے بچنے کا جو واضح مفہوم اس وقت ہمارے سامنے آتا ہی وہ زمانہ قبل از تاریخ کے انسان میں نہیں پایا جاتا تھا۔ کیوں کہ یہ چیزیں حقیقتاً تہذیب و تمدن کے لازمی اجزا ہیں۔ یہ اور بات ہی کہ حمل کو روکنے یا اس کے بچنے کا جو مقصد آج کل لیا جاتا ہی اسے وہ لوگ دوسرے ذرائع سے حاصل کرلیتے تھے۔ ان میں آبادی کو تناسب کے اندر رکھنے کا خیال بہت حد تک پایا جاتا ہی اور شاید اُسی وجہ سے ان میں بعض ایسی رسمیں پائی جاتی ہیں جو آج کل کی تہذیب میں کسی طرح گوارا نہیں کی جاسکتیں۔ اگر ان کی آبادی غیر معمولی طور پر بڑھ جاتی اور اس کی معاش کا بندوبست نہ ہوسکتا تو وہ بلا تکلف زائد افراد کو مار کر آبادی کو متوازن کردیا کرتے تھے۔ حمل کو ساقط کردیا جاتا تھا، بچوں کو مار دیا جاتا تھا، مباشرت پر پابندیاں عائد کردی جاتی تھیں اور نکھٹو بڈھوں کو تو بلا تکلف فنا کے گھاٹ اتار دیا جاتا تھا۔

علم الانسان (انتھراپولوجی) کے ماہرین نے اب تک ہمارے سامنے جو کچھ پیش کردیا ہی، اُس کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اس علم کی رُو سے جب ہم مختلف براعظموں کے مختلف قبائل کے حالات کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ نتیجہ فوراً ہمارے سامنے آجاتا ہی کہ قدیم زمانے کے لوگ نہ صرف

پیپائرس دراصل ان مخطوطوں کو نام دیا گیا ہی جو مصریات (ایجپٹالوجی) کے ماہروں کو وقتاً فوقتاً مصر قدیم کے کھنڈرات کی کھدائی میں ہاتھ لگے۔ پیپائرس سے پہلے جو نام ہوتا ہی وہ عموماً اس ماہر مصریات کا نام ہوتا ہی جس نے وہ مخطوطہ حاصل کیا ہو یا اسے پڑھا ہو۔ اب تک پانچ یا چھ مطوّل مخطوطے اور چند چھوٹے چھوٹے ایسے حاصل ہوسکے ہیں جو محض طب سے متعلق ہیں بعض مخطوطوں کے نام یہ ہیں: (۱) ایبرس پیپائرس (۲) ہرسٹ پیپائرس (۳) برلن میڈیکل پیپائرس (۴) کاہن پیپائرس (۵) لندن میڈیکل پیپائرس

حمل سے بچنے بچانے کی خواہش رکھتے تھے، بلکہ جادو اور ٹوٹکوں کے علاوہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے بعض قابل عمل طریقے بھی ان کو معلوم تھے۔ یہ اور بات ہے کہ یہ طریقے بجائے خود کس حد تک مؤثر تھے۔ ان طریقوں کی نوعیت کے متعلق غور کرنے سے ہم اسی نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ مختلف قسم کے غلط سلط تجربوں سے اتفاقیہ طور پر وہ کبھی کبھی کوئی کارآمد بات بھی معلوم کر لیتے تھے اور پھر اس کو عمومی طور پر آزمایا جاتا تھا۔

ہم کو اپنے مذکورۂ بالا خیال کی تائید میں پھر علم الانسان کی طرف جانا پڑے گا۔ اب تک کی انسانیاتی تحقیقات یہ ظاہر کرتی ہیں کہ قبل از تاریخ کا انسان جنسی معاملات کے اندر لاعلمی کی گہری تاریکی میں تھا۔ بعض اثری شواہد (وہ مشاہدے جو علم الآثار پر مبنی ہوں) سے پتہ چلتا ہے کہ شاید اس کو مجامعت اور اس کے بعد نو مہینے میں بچہ پیدا ہو جانے کے درمیان مخصوص تعلق کا بھی اچھی طرح علم نہ تھا۔ استقرار کے متعلق فعلیاتی پیچیدگیوں کا علم تو ایک طرف رہا۔ بہر حال اس میں کوئی شک نہیں کہ قدیم ترین لوگوں میں جنسی معاملات کے علم کی حقیقی نوعیت کے متعلق ماہرین فن مختلف الرائے ضرور ہیں لیکن اس حقیقت کو سب ہی تسلیم کرتے ہیں کہ مانع حمل طریقوں کے متعلق ان کا علم محض اتفاقیہ اور بے سمجھے بوجھے تجربوں کی بنا پر تھا۔ انسانِ قدیم کی یہ صورتِ حال صرف مانع حمل یا تولیدی مسائل ہی تک محدود نہیں تھی بلکہ اس کا ہر فعل حیات کی ان ہی ابتدائی منزلوں سے گزر رہا ہے۔

زمانہ قبل از تاریخ سے ذرا پہلے۔ اب ہم کو بالکل ہی قدیم انسان کو یہیں چھوڑ کر آگے بڑھنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ زمانہ قبل از تاریخ سے ذرا پہلے انسان اپنی آبادی کو متوازن رکھنے کے لیے کیا کیا کرتا تھا۔ اب پہلے کی سی لاعلمی کی گہری تاریکی نہیں تھی۔ اب وہ مجامعت اور بچے پیدا ہونے کے تعلق کو سمجھتا تھا۔ اسی وجہ سے ضرورت کے وقت مجامعت کے فعل سے بچنے کی کوشش کرتا تھا۔ عزل کا عام رواج بھی اس عہد میں ملتا ہے۔ شمال مغربی امریکہ کے قدیم قبائل کے معاشرتی حالات کی جب تحقیقات کی گئی تو معلوم ہوا کہ ان میں ایک خاص قسم کے زنانہ رفالے (فیمیل کنڈم) کا رواج ہے، جسے وہ ضرورت کے وقت عورت کی اندام نہانی میں رکھ دیتے تھے۔ یہ رفالہ ایک درخت کے ڈوڈے سے بنایا جاتا تھا۔

ہم نے اوپر کی سطروں میں قدیم زمانے کے لوگوں کے متعلق اشارتاً یہ لکھا ہے کہ وہ معاشی اسباب کی بنا پر اپنی آبادی کو متوازن رکھتا تھا۔ اس فقرے کے پڑھنے والے کا ذہن شاید اسی طرف گیا ہوگا کہ ہمارا یہ قدیم انسان آبادی کے گھٹنے بڑھنے کا شعوری علم رکھتا تھا۔ اور اسی کے ماتحت وہ عمل درآمد کرتا تھا۔ اور وہ جو مانع حمل ترکیبوں یا چیزوں کو استعمال کرتا تھا تو لازماً استقرار وغیرہ کی پوری کیفیت کا علم بھی اس کو ہونا چاہیے۔ لیکن ذرا سے تامل کے بعد ہی ہماری سمجھ میں یہ بات آسکتی ہے کہ اس کی یہ تمام "اختراعات" محض اتفاق کا نتیجہ ہی ہو سکتی ہیں۔ کیوں کہ حمل کو روکنے یا اس سے بچنے کے ذرائع کا مفصل علم اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہم اپنے قدیم انسان کو ماہر افعال الاعضاء (فزیالوجسٹ) نہ مان لیں اور اس کے متعلق یہ بھی نہ سمجھ لیں کہ وہ ہماری طرح مہذب و متمدن تھا اور حمل کو روکنے کے ذرائع کو ایسے وقت کام میں لاتا تھا جب کہ عورتوں میں متعدد اولادوں کے نقصانات اس کو معلوم ہو جاتے تھے اور عورت کو بحیثیت "نصف کائنات" ہونے کی وہ بھی ہماری طرح قابلِ احترام سمجھتا تھا۔ یہ صحیح ہے کہ قدیم زمانے کی عورت کو رسم و رواج کی رو سے یہ حق ملا ہوا تھا کہ وہ چاہے تو حمل کو گرا دے یا اپنے بچے کو مار ڈالے لیکن یہ صحیح نہیں ہے کہ اس عہد کے لوگ حمل کو روکنے یا اس سے بچنے کی عمومی اور مؤثر تدبیریں جانتے تھے۔ اس لیے یہ ممکن ہے کہ ضبط تولید یا برتھ کنٹرول کا مقصد حمل سے بچنے کی تدبیروں کی بجائے دوسرے ذریعوں سے حاصل کیا جاتا ہو۔

چین قدیم۔ چین کی تہذیب بھی قدیم تہذیبوں میں سے ایک ہے۔ جب ہم اس کے مخطوطات پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی حمل پر قابو حاصل کرنے کی کم و بیش خواہش موجود ہے لیکن اس خواہش کو وہاں پھلنے پھولنے کا موقع نہیں ملا۔ کیوں کہ اس ملک میں آباؤ اجداد کی پوجا کا عام رواج تھا۔ اور "فرزندانہ سعادت مندی" کے اصول تہذیب کو بہت حد تک متاثر کیے ہوئے تھے۔ بہر حال وہاں مانع حمل ذرائع کی نوعیت زیادہ تر جادو ٹوٹکوں ہی کی رہی اور علمی حیثیت سے وہ طریقے قابلِ ذکر نہیں ہیں۔

ہند قدیم۔ پہلی صدی عیسوی اور چھٹی صدی عیسوی کے درمیان جو عاشقانہ رنگ کی کتابیں سنسکرت زبان میں تصنیف کی گئیں، ان کے مطالعے سے ہمیں کم و بیش بیس "نسخے" حمل کو روکنے کے ملتے ہیں لیکن ان کی نوعیت بھی عجیب و غریب قسم کی ہے۔ اگر ہم ان کو موجودہ علمی ذرائع سے جانچیں تو ان کی تصدیق و تطبیق کسی طرح نہیں ہو سکتی۔ بہر حال ان کی موجودگی سے ماہرین علم الانسان کے اس کلیے کی تصدیق
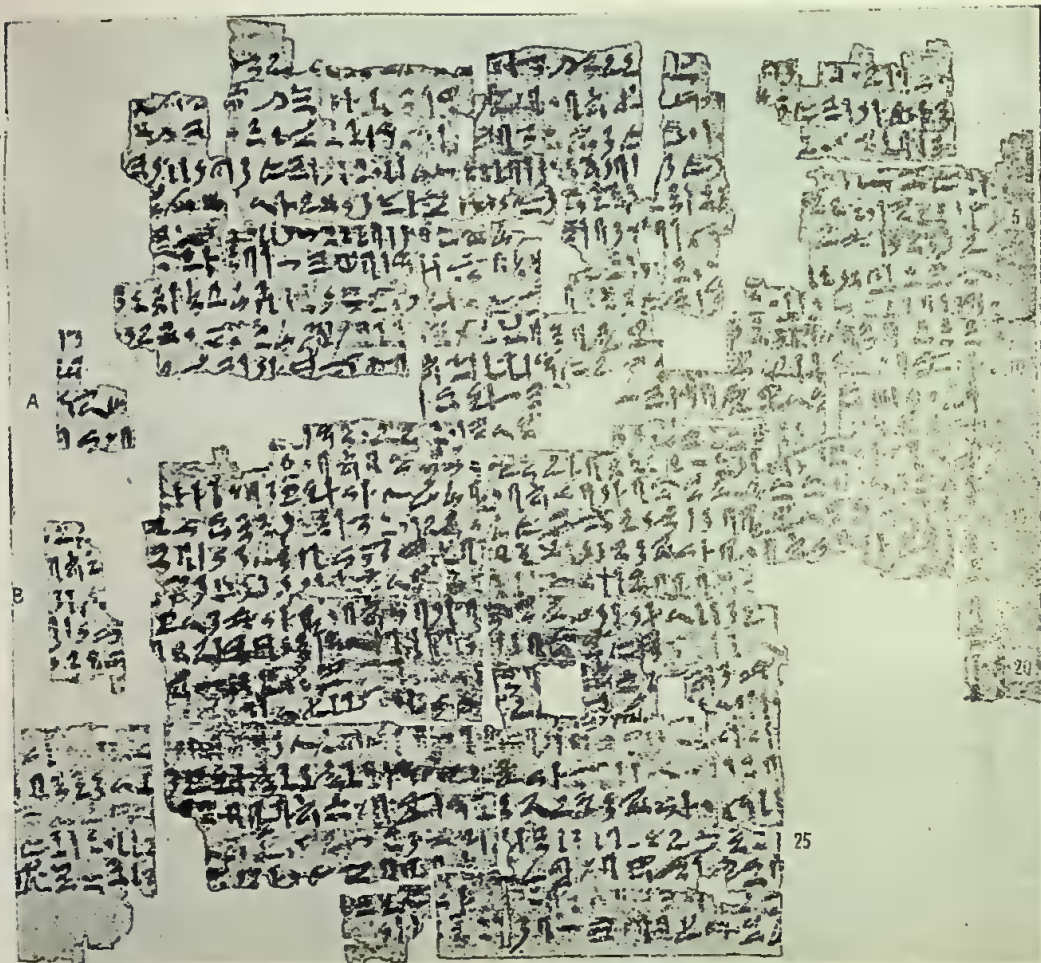
کاھن پیپائروس کا ایک۔ صفحہ۔ جس میں منع حمل کے لئے بھی ایک نسخہ لکھا ھوا ھے۔
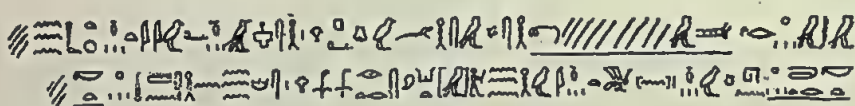
NO. XXI.
NO. XXII.
NO. XXIII.

اوپر کی دونوں تصویریں پٹری پیپائروس سے لی گئی ھیں۔ ان میں بھی مانع حمل نسخے لکھے ھیں۔
اوپر کی عبارت ھیروگلیف خط میں ھے۔
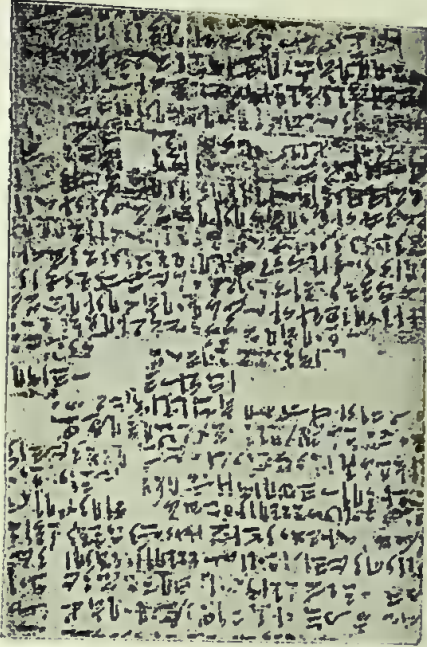
کاھن پیپائروس کا تیسرا صفحہ
اس صفحے میں بھی منع حمل کے
متعلق اشارات موجود ھیں
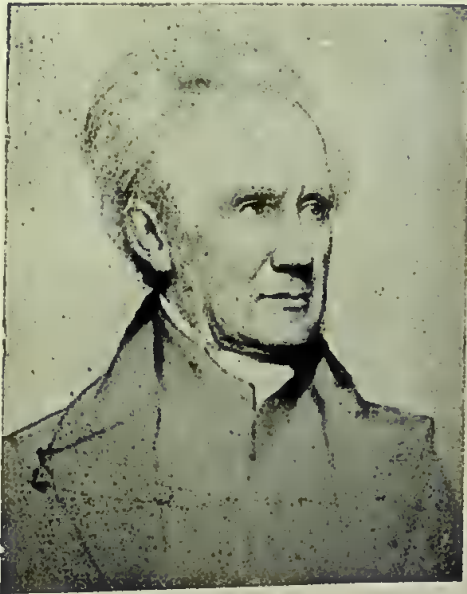
فرانسس پلیس
(۱۷۷۲-۱۸۵۴)
تحریک ضبط تولید کا مشہور داعی

رچرڈ کارلائل
(۱۷۹۰-۱۸۴۳)
فرانسس پلیس کا دست راست

ضرور ہوتی ہو کہ تہذیب و اجتماع کے ہر چھوٹے بڑے مرکز میں نامعلوم زمانے سے تولید پر قابو حاصل کرنے اور خواہ مخواہ کی بچہ کشی سے بچنے کی خواہش موجود ہو۔

مصر اور بابل و آشوریہ:- مصر قدیم کا نظام طب جس قسم کا تھا اس سے تاریخ داں صاحب ناواقف نہیں ہو سکتے۔ اس کے تہذیب کے سینکڑوں مسلسل سالوں میں علاج معالجے کا دار مدار جادو ٹوٹکوں پر رہا۔ اور "معالجین" کا حقیقی منصب در اصل مندروں کے پجاریوں یا کاہنوں کا تھا۔ اس لیے ہم کو مصریات (ایجپٹیالوجی) کے بہت کچھ علم کے باوجود کسی "خالص طبیب" کا نام نظر نہیں آتا لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اس قدیم ترین تہذیب کے آخر دور میں علاج معالجہ ایک مستقل صورت اختیار کرنے لگا تھا۔ اگر اس تہذیب کو اور زیادہ دنیا میں رہنے کا موقع ملتا تو حقیقی علم طب کی وہ تشکیل ہو جاتی جو بعد میں یونانی اور رومی تہذیبوں میں ہوئی۔ بابلی تہذیب میں طب کو بہت کچھ فروغ ہوا۔ یہاں تک کہ یونانی علم طب کے اولین علم بردار مصر، بابل اور آشوریہ کے معالجین کے سامنے زانوئے شاگردی تہ کرتے تھے۔ بہر حال مصر قدیم کی طب اور معاشرت کے متعلق ہمارے پاس جو پرانا اور نیا اثریاتی مواد موجود ہو اس کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہو کہ یہاں کے لوگ بھی تولید پر قبضہ حاصل کرنے کی خواہش رکھتے تھے۔ اور کاہن پیپائرس وغیرہ مخطوطات کی عبارتیں ہمارے اس خیال کی تائید کرتی ہیں۔

اس موقع پر ہمارا مقصد طب کی تاریخ لکھنا نہیں ہو بلکہ قدیم نظام ہائے طب میں سے ضبط تولید یا منع حمل کے نشانات کا کھوج لگانا ہو مصر قدیم اور بابل و آشوریہ کے مراکز تہذیب میں چوں کہ طب حقیقی معنوں میں طب نہیں ہوئی تھی، اس لیے ہم کو اپنے مقصد میں ناکامی ہی ہوتی ہے۔ ہاں اتنا ضرور پتہ چلتا ہے کہ انسانی تہذیب کے یہ اولین علم بردار اپنے دلوں میں اس خواہش کو تو ضرور لیے پھرتے تھے کہ انھیں کسی نہ کسی طرح تولید پر اختیار حاصل ہو جائے لیکن اس کے لیے ان کے پاس علمی اور عملی ذرائع موجود نہ تھے۔ اور بس اپنی بھڑاس جادو اور ٹوٹکوں سے نکالا کرتے تھے۔

یونان و روم۔ مصر اور بابل کی تہذیبوں کے بعد یونان اور روم کی تہذیبوں کا دور آیا۔ یونان میں علم طب کو بہت فروغ ہوا۔ اس کی بنیادیں معقولیت پر استوار کی گئیں۔ بہت سے نامور طبیب اس زمانے کے ایسے ہیں جن کے نام اب تک تاریخ طب میں جگمگا رہے ہیں۔ رومی تہذیب اور علوم و فنون کی طرح طب میں بھی یونان ہی کی خوشہ چیں رہی۔ اس کے بعد اسلام کی آمد سے جہاں اور علوم و فنون میں بہار تازہ آئی، وہاں علم طب کا ستارہ بھی چمکا۔ اور اس کے ہر شعبے میں قابل ذکر ترقیاں ہوئیں۔

یونان میں سورانوس (Soranos) اور ایٹیوس (Aëtios) دو قابل ذکر ہستیاں پیدا ہوئیں جنھوں نے علم الجنین اور مانع حمل دواؤں کے متعلق بہت کچھ معقول اور علمی مباحث پیدا کیے۔ سورانوس دوسری صدی مسیحی میں پیدا ہوا اور ایٹیوس چھٹی صدی کا ایک طبیب ہے۔ سورانوس نے جو کچھ لکھا ہو ایٹیوس نے اس کی بہت حد تک تصدیق و خوشہ چینی کی ہے۔ ان دونوں سے پہلے ارسطو (چار سو سال قبل مسیح) نے اپنی کتاب تاریخ حیوان میں ان مباحث پر قلم اٹھایا تھا۔ ارسطو کے بعد لیکریٹیوس (ایک صدی قبل مسیح) پھر پلائنی اور ڈیسقوریدوس (پہلی صدی عیسوی) نے مانع حمل دواؤں اور علم الجنین پر اپنے خیالات ظاہر کیے ہیں۔ بہر حال ان مسائل پر اطبا اور حکما نے جو کچھ لکھا ہو وہ بس ان ہی تک محدود رہا۔ عوام کو ان کے متعلق بالکل آگاہی نہیں ہوئی۔ یہی لیے یہ قیاس کیا جاتا ہو کہ عوام میں اس قسم کی معلومات کو پھیلانے میں طبیبوں سے کہیں زیادہ دائیوں نے کام کیا ہے۔

اسرائیلی۔ جس زمانے کی تہذیبوں کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں اُسی زمانے میں ایک مخصوص قسم کی تہذیب ایک مخصوص خطے میں پرورش پا رہی تھی۔ یہ تہذیب اسرائیلیوں کی تہذیب ہے۔ یہ لوگ تاریخ میں قدیم عبرانی بھی کہلاتے ہیں اور ان کا مجموعہ قوانین اور شرح تالمود کے نام سے مشہور ہو۔ یہ شرح دو حصوں میں تقسیم ہو۔ پہلا حصہ دوسری صدی عیسوی میں لکھا گیا اور دوسرا حصہ چوتھی اور پانچویں کے درمیان لکھا گیا۔ تالمود میں منع حمل کے متعلق عزل ہی کا ذکر موجود نہیں ہو بلکہ اندام نہانی میں رکھنے کی بعض چیزوں کی تفصیلات بھی موجود ہیں یہ چیزیں اسفنجی قسم کی ہوتی تھیں اور تالمود کی مخصوص زبان میں "موخ" کہلاتی تھیں۔ یہی نہیں بلکہ عزل اور منع حمل کے تدبیروں کے متعلق تالمود میں اخلاقی اور طبی نقطہ ہائے نظر سے بھی بحث کی گئی ہے۔ قدیم زمانے کی اور جماعتوں کی طرح عبرانی بھی بانجھ عورتوں کو نفرت اور ذلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور اس بات کی کوئی شہادت موجود نہیں ہے کہ وہ کسی درجے میں بھی مانع حمل طریقوں کی ہمت افزائی کرتے تھے۔

جاپان ۔ جاپان میں بھی مانع حمل طریقوں کی کوئی تاریخ ہمارے سامنے نہیں ہے۔ جاپانیوں میں عورت کے اندام نہانی کے لیے ایک سخت قسم کی تھیلی کا جو رواج پایا جاتا ہے وہ بھی تاریخی لحاظ سے قدیم جاپانیوں تک نہیں پہنچتا یہی حال بانس کے کاغذ کی بنی ہوئی گدیوں کا ہے۔ یہ گدیاں اب بھی جاپانیوں میں رائج ہیں اور تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ مذکورہ بالا گدیوں اور تھیلیوں کا رواج جاپان میں زیادہ سے زیادہ سترھویں صدی سے شروع ہوا ہے۔ تھیلی کو جاپانی زبان میں "کبوتوگاتا" اور گدی کو "مسوگامی" کہتے ہیں۔

طبِ اسلامی میں منع حمل کے ذرائع

اب ہم قدیم تہذیبوں کا جائزہ لیتے ہوئے اسلامی تہذیب کے نشو و نما کے زمانے تک پہنچ گئے ہیں۔ یہ زمانہ گویا انسانیت کے شباب کا زمانہ تھا طفلانہ حرکتیں اب ختم ہو چکی تھیں۔ ہر مسئلے پر سنجیدگی اور معقولیت کے ساتھ گفتگو ہونے لگی تھی۔ اسلام نے عقل کی پُرجوش طرف داری کر کے انسانیت کے شباب کو نکھار دیا تھا۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اسلامی تہذیب کے نشو و ارتقا کے زمانے میں جہاں اور علوم و فنون کو حیاتِ نو حاصل ہوئی وہاں علم طب اور اس کے مختلف شعبے بھی ترقی کرتے کرتے کہیں سے کہیں پہنچ گئے۔ تاریخِ طب جس طرح بقراط اور جالینوس کو فراموش نہیں کر سکتی اسی طرح وہ رازی، ابن سینا کو بھی نہیں بھلا سکتی۔

طب کے مختلف شعبوں میں ایک اہم شعبہ وہ بھی ہے جو اس وقت ہمارا موضوع بحث ہے۔ رحم میں نطفے کا استقرار، اس کی بڑھوتری، بڑھوتری کی کیفیت، مقررہ مدت کے بعد بچے کی پیدائش، زچگی کے طریقے، دایہ گری، حمل پر قابو حاصل کرنے کا میلان، طبی یا غیر طبی وجوہ کی بنا پر اس کو روکنے کے ہیئتی، دوائی اور آلی ذریعوں پر بحث، غرض یہ اور اسی نوعیت کے اور مباحث ایسے تھے جن پر اسلامی اطبا نے علمی اور طبی نقطۂ نگاہ سے بحث کی ہے ان اطبا نے یونانی اطبا خصوصاً سورانوس اور ایٹیوس سے بھی ان مباحث میں استفادہ کیا ہے۔

مشہور اسلامی اطبا میں سے بہت کم ایسے ہوں گے جنھوں نے امتناعِ حمل کے متعلق تھوڑا بہت نہ لکھا ہو۔ جس شخص کی نظر کے سامنے ان اطبا کی کاوش و تحقیقات کا مجمل سا خاکہ بھی ہو وہ بھی اس حقیقت کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اسلامی اطبا کے بیانات کس حد تک معقولیت پر مبنی تھے۔ اور کن چیزوں نے انھیں اپنے دور کا طبی قائد بنا رکھا تھا۔ اس موقع پر ہم مشہور عالمِ مسائل ضبطِ تولید نارمن ای۔ ہمز۔ پی ایچ۔ ڈی کی چند سطریں نقل کرنا کافی سمجھتے ہیں۔ موصوف لکھتے ہیں:۔

"اس موقع پر ذرا اس صورتِ حال کو سامنے لائیے کہ ایک طرف تو یہ مبنی بر عقل طب (طبِ اسلامی) عرب، ایران اور مصر کے نامور طبیبوں کی علمی کاوشوں کی بدولت پھل پھول رہی تھی اور طب کی کتابیں اور طب کے رسالے دنیا میں سائنس کی روشنی پھیلا رہے تھے اور دوسری طرف عیسائیت کے غیر علمی (ان سائنٹفک) اور گم نامی پسند رسم و رواج یورپ کے جسم و دماغ پر ایک نقاب کی طرح پڑے ہوئے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ جب یورپ کی عیسائی دنیا بس ایک دوسری دنیا کے خیال میں غرق تھی اور اُس میں امتناعِ حمل وغیرہ کے جدید خیالات کو قبول کرنے کی استعداد ہی نہیں رہی تھی۔ اُس زمانے کا کیتھولک چرچ امتناعِ حمل وغیرہ پر اسی شدّ و مدّ سے لے دے کرتا تھا جس طرح وہ آج کر رہا ہے۔ اب خدا خدا کر کے اس چرچ کے لوگ امتناعِ حمل کے اس ذریعے کو قابلِ قبول سمجھنے لگے ہیں جس کو اصطلاحاً "زمانہ محفوظ" کہا جاتا ہے لیکن ظرفہ یہ ہے کہ یہ "زمانہ محفوظ" غیر علمی (ان سائنٹفک) چیز ہے۔ اور وہ کسی طرح بھی حمل سے بچنے کا قطعی ذریعہ نہیں ہے[1]"

اب ہم چاہتے ہیں کہ اسلامی اطبا کی پیش کردہ معلومات کا اس ڈھنگ سے جائزہ لے لیں کہ مضمون بھی زیادہ لمبا نہ ہو اور مقصد بھی پورا ہو جائے اسی لیے ہم نے ایک آدھ جگہ کے علاوہ باقی مقامات پر صرف کتابوں کے حوالوں اور ان کی عبارتوں کے ترجمے پر اکتفا کیا ہے۔ اور اصل عبارت طوالت کے خوف سے نہیں لکھی ہے۔

مطلوبہ جائزہ لینے کے لیے ہم اسلامی اطبا کو تین دوروں میں آسانی سے تقسیم کر سکتے ہیں۔ پہلے دور کے اطبا کو ہم متقدمین کے نام سے یاد کریں گے اور دوسرے اور تیسرے دور کے اطبا کے لیے متوسطین اور متاخرین کے الفاظ مناسب ہیں۔

[1] ملاحظہ ہو انسائیکلوپیڈیا سکسوئیس۔ صفحہ ۴۹ مضمون نارمن۔ ای۔ ہمز۔ پی ایچ۔ ڈی۔

اطبا ء متقدمین میں حسب ذیل اطبا کے اسماء ملتے ہیں جنھوں نے اپنی تصنیفات میں منع حمل کا ذکر کیا ہے (۱) ابی الحسن علی بن سہل ربن الطبری مُصنّف فردوس الحکمت (۲) ابوبکر محمد بن ذکریا رازی (۳) علی ابن عباس المجوسی (۴) شیخ بوعلی ابن سینا (۵) اسمٰعیل ابن الحسین الجُرجانی صاحب تذکرہ خوارزم شاہی (۶) ابن الجامی مُصنّف کتاب الارشاد لمصالح الانفاس والاجساد

اطبا ء متوسطین میں ابن البیطار، داؤد انطاکی اور غیاث ابن محمد المتطبیب الاصفہانی مصنف مِراۃ الصحت کے نام قابل ذکر ہیں

اطبا ء متاخرین میں ہم ہندوستان کے بعض مشہور طبی مصنّفین و مولّفین کو شمار کر سکتے ہیں مثلاً حکیم علوی خاں، حکیم محمد اکبر ارزانی، حکیم شریف خاں، حکیم محمود خاں، حکیم اعظم خاں۔

ہم اس مضمون میں اطبا ء متاخرین کی تحریرات کو معرض بحث میں نہیں لائیں گے۔ کیوں کہ اس دور میں منع حمل اور اس کے متعلقہ مسائل کوئی نادر نوعیت ہی نہیں رکھتے تھے۔ چناں چہ ان اطبا میں سے بعض نے منع حمل، اسقاط، بندش حیض اور عورتوں کے دُوسرے مخصوص امراض پر دل کھول کے لکھا ہے۔ اور اب ہر شخص کے دسترس میں وہ کتابیں ہیں۔ اور وہ ان کو بطور خود مطالعہ کر سکتا ہے۔

ابی الحسن علی بن سہل ربن الطّبری یہ مشہور طبی کتاب فردوس الحکمت کے مصنّف ہیں اور طب میں ابوبکر محمد بن ذکریا رازی کے اُستاد ہیں۔ فردوس الحکمت اب سے دس بارہ برس پہلے تک ایک نایاب کتاب تھی آخر سنہ ۱۹۲۸ء میں گب میموریل ٹرسٹ کے ارکان کی نگاہ انتخاب ہی نادر کتاب پر پڑی۔ انھوں نے ڈاکٹر محمد زبیر صدیقی پی ایچ۔ ڈی سے اس کو ایڈٹ کرا کے مطبع آفتاب برلن سے شائع کرا دیا۔ اب یہ کتاب اطبا کی دسترس میں ہے۔

ہم نے جب اس کتاب کو منع حمل کے نقطۂ نظر سے دیکھا تو اس میں اس نام کا کوئی مستقل باب تو نظر نہیں آیا لیکن عورتوں کے امراض پر مصنّف نے اس عمدگی سے لکھا ہے کہ اس کو دوسری صدی ہجری کا مصنّف کہنے میں پس وپیش ہونے لگتا ہے۔ اس کتاب کے ۲۷۳ سے ۲۸۵ تک کے صفحے ہمارے لیے جاذب توجہ ہیں۔ سترھویں باب میں آپ کو امراض رحم پر مفصل بحث ملے گی۔ اٹھارھویں باب میں امراض رحم کی علامتوں کا تذکرہ ہے۔ اور انیسواں باب "علاج الرّحم و تسہیل الولادت" کے نام سے ہے۔ اس باب میں مصنّف نے امراض رحم کے معقول علاج لکھے ہیں۔ صفحہ ۲۷۹ پر احتباس المشیمہ فی الرّحم کے لیے جو نسخہ تجویز کیا ہے اس کے اجزا سب کے سب وہی ہیں جن کو دوسرے اطبا نے منع حمل کے عنوان میں لکھا ہے۔ صفحہ ۲۸۰ پر عسر ولادت کے لیے جہاں ربن الطّبری نے ٹوٹکے کی قسم کا ایک "نسخہ" لکھا ہے، وہاں اس نے ایک عمدہ نسخہ بھی لکھا ہے جسے مانع حمل نہیں تو کوئی مُسقطِ حمل ضرور قرار دیا جائے گا۔ غرض اس مصنّف کو اگر یہ اندازہ ہو جاتا کہ چودھویں صدی میں منع حمل اور ضبط تولید کے مسائل اتنی اہمیت اختیار کر لیں گے تو وہ ایک باب ان کے لیے بھی وقف کر دیتا اور آج ہم اس کو قائد منع حمل کی حیثیت سے ناظرین سے روشناس کرا رہے ہوتے۔

ابوبکر محمد بن ذکریا الرّازی رازی نے علم الجنین اور علم الولادت پر کئی بیش بہا مقالات سپرد قلم کیے ہیں۔ اس کی عظیم الشان کتاب الحاوی آج تک طبع نہیں ہوئی بلکہ اس کے قلمی نسخوں کی تعداد بھی انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔ لاطینی زبان میں الحاوی کے بعض اجزا کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ لیکن اب وہ بھی نادر ہے۔ الحاوی کے علاوہ رازی کی ایک تصنیف "خلاصۃ التجربات" کے نام سے ہے۔ ہمارے اطبا میں سے شاید ہی کسی کو رازی کی اس کتاب کا علم ہو۔ اس کتاب کا ایک نسخہ قسطنطنیہ کے کتب خانے میں اور ایک شاید مصر کی شاہی لائبریری میں محفوظ ہے۔ ایک نسخہ ڈاکٹر سرل ایلگڈ وارہم (انگلینڈ) کے پاس ہے۔ ڈاکٹر موصوف نے اپنے اسی نسخے کی ایک فصل کا ترجمہ کر کے ماہرین ضبط تولید کی خاطر شائع کرنے کے لیے دیا ہے۔ ہم اس فصل کا ترجمہ ناظرین کی معلومات میں اضافے کی غرض سے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اس فصل کے مطالعے سے یہ اندازہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے کہ رازی نے منع حمل پر کتنی وسعت سے بحث کی ہے اور یہ کہ اس کے بتائے ہوئے نسخے اور طریقے کس حد تک معقولیت پر مبنی ہیں۔

"فصل چوبیسویں۔ اعضائے تناسل اور پستان کی تشریح اور استعمالات کے بیان میں۔ اور اس بیان میں کہ

رحم کے افعال و وظائف کیا ہیں اور عورتوں کی مخصوص بیماریوں کے اسباب، علامتیں اور علاج کیا ہیں۔ حمل کی تشخیص، اس کے مظاہر اور اس کو روکنے کی تدبیریں اس فصل میں بیان کی گئی ہیں۔

"کبھی کبھی یہ نہایت ضروری ہو جاتا ہے کہ مادہ منویہ رحم کے اندر نہ جانے پائے۔ مثال کے طور پر یہ اس وقت ہوتا ہے جب عورت کے حاملہ ہونے میں خطرہ ہو، یا مادہ منویہ کا (بعض اسباب کی بنا پر) باہر نکل جانا ہی ضروری ہو۔ مادہ منویہ کو اندر داخل ہونے سے روکنے کے کئی طریقے ہیں۔ پہلا طریقہ تو یہ ہے کہ انزال کے وقت مرد عورت سے علیحدہ ہو جائے تاکہ مادہ رحم کے باہر (یعنی اندام نہانی میں) خارج ہی نہ ہو۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ عورت سے علیحدہ ہوئے بغیر ہی انزال کو روک دے۔ یہ طریقہ مشق سے حاصل ہوتا ہے۔ تیسرا طریقہ یہ ہے کہ مجامعت سے پہلے عورت کے اندام نہانی میں بعض دواؤں کی گولیاں یا شیاف بنا کر رکھے جائیں۔ تاکہ رحم کا سوراخ (منہ) ان سے بند ہو جائے اور مادہ منویہ ان سے ٹکرا کر باہر نکل آئے۔ اس قسم کی دوائیں یہ ہیں: کرنب، شحم حنظل، ہزار جشان، خبث الحدید، گوند، زفت، بیل کا پتہ، پوست انار اندرونی، چوپایوں کے کان کا میل، پھلی کیکر، ہاتھی کی لینڈیاں، سقمونیہ اور چونہ۔ ان دواؤں کو یا تو مفرد استعمال کرنا چاہیئے یا ان کو مرکب کر کے۔

"اگر مادہ منویہ رحم کے اندر داخل ہو جائے تو اس کو نکالنے کے بھی چند طریقے ہیں۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ مباشرت کے بعد عورت مرد دونوں تیزی سے علیحدہ ہو جائیں۔ پھر عورت کئی بار چھینکیں لے اور بلند آواز سے پکارے۔ پھر وہ پیچھے کی طرف سات یا نو بار جلدی جلدی کودے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ دواؤں کو رحم پر استعمال کیا جائے۔ جیسے نوسادر، شکر، اشنان اور اسی قسم کی مدر حیض چیزیں اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے کام میں لائی جا سکتی ہیں۔ بعض صورتوں میں اوپر والی دواؤں کی گولیاں بھی کارآمد ہوتی ہیں۔ تیسرا طریقہ یہ ہے کہ مجامعت کے بعد عورت اپنے پنجوں کے بل بیٹھ کر کودتے اور اپنی ناف کو انگوٹھے سے ملے۔ اسی طرح خراب بوئیں سونگھنے یا بعض دواؤں کی دھونی اندرونی اعضا میں دینے سے بھی اسقاط ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی دوائیں ہم نے اس فصل میں لکھی ہیں جس میں ہم نے بچہ جلدی اور آسانی سے پیدا ہونے کا حال لکھا ہے۔ یا عورت اسقاط کے لیے اس قسم کی دوائیں کھلائے جو جسم میں جا کر ہنگامہ پیدا کر دیں اور جس کے نتیجے میں حمل گر جائے۔

"اگر ان طریقوں سے بھی مقصد حاصل نہ ہو اور مادہ منویہ رحم میں جا کر قائم ہی ہو جائے تو پھر سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ عورت اپنے اندام نہانی میں سلائی داخل کر کے رحم کا منہ کھول دے۔ سلائی لکڑی کی بھی بنائی جا سکتی ہے۔ لکڑیوں میں خبازی کی جڑ کی لکڑی بہتر ہے۔ احتیاط کے طور پر یہ ضروری ہے کہ سلائی کا باہر کا سرا ایک ڈورے میں بندھا ہوا ہو اور وہ ڈورا ران میں باندھ لیا جائے کہ سلائی زیادہ آگے نہ چلنے پائے اور اس کے اندر رہ جانے کے خوف سے بھی نجات ملے۔ اس عمل میں نہایت احتیاط کی ضرورت ہے۔ سلائی آہستہ آہستہ داخل کی جائے۔ اگر ایک دفعہ سلائی داخل کرنے سے کام نہ چلے تو اس کام کو دوبارہ اسی وقت شروع نہ کریں (بلکہ ایک دو دن بعد کریں۔) دوبارہ یہ عمل کرنے سے عورت کو درد کی تکلیف ہو جائے گی۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ رحم کے منہ میں سلائی چلی جاتی ہے اور وہ اپنا کام بھی کر دیتی ہے، لیکن اس کی کوئی ظاہری علامت سامنے نہیں آتی۔ اس لیے اس عمل کے نتیجے کو ایک دو ہفتے انتظار کر کے دیکھنا چاہیئے کیوں کہ پھر ایام شروع ہو جاتے ہیں اور عورت پاک و صاف ہو جاتی ہے۔ بعض لوگ لکڑی یا لوہے کی سلائی استعمال کرنے کی بجائے کاغذ کی باریک سرے والی بتی سی بنا لیتے ہیں اور اس بتی کو ادرک کے پانی میں تر اور خشک کر کے اندام نہانی میں رکھ دیتے ہیں۔ بتی کے ایک سرے پر ریشم کا ڈورا باندھ دیتے ہیں۔ تاکہ بتی باہر نکالنے میں دقت نہ ہو۔ اس عمل سے مقصد جلدی حاصل نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے ہر روز بتی کو بدلنا پڑتا ہے۔ یہاں تک کہ ہفتہ دو ہفتے میں ایام شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ عمل بے ضرر بھی ہے۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ بعض اوقات (کاغذ کی خرابی یا بتی اچھی سخت نہ بنانے کی وجہ سے) بتی اندام نہانی کی رطوبت سے جلد ہی نرم ہو جاتی ہے ایسی حالت میں بتی باہر آ جاتی ہے اور اس کا عمل نہیں ہوتا۔ گویا بتی کے لیے سخت قسم کا

کا غذ ہونا چاہیئے ، بہر حال یہ عمل ہے بہت اچھا۔

" ہم نے کھانے یا لگانے کی جن چیزوں کا ذکر کیا ہے ان سے نتیجہ اکثر خاطر خواہ ظاہر ہوتا ہے۔ مریضہ پر جب یہ اعمال کیے جا رہے ہوں تو اس وقت یہ دھیان رکھنا چاہیئے کہ وہ اس قسم کے شوربے وغیرہ نہ کھائے جن میں قابض، ٹھنڈی اور تیز قسم کی چیزیں داخل کی گئی ہوں۔ مریضہ کو ٹھنڈے پانی، تربوز، آڑو اور اسی قسم کی نفاخ اور بادی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اس کو ہر روز گرم پانی سے غسل کرنا چاہیئے۔ اُسے اپنے پیٹ اور رحم کو نرم کرنے والی دواؤں کے جوشاندوں یا خیساندوں سے دھارنا چاہیئے یا تیل کی مالش کرنی چاہیئے۔ مریضہ کو غذائیں بھی نرم، ملین اور زود ہضم دینی چاہئیں، جیسے انڈے اور پیاز کا شوربہ یا چوپایوں کی دُمبہ پرندوں کی چربی میں ملا کر دینی چاہئیں۔ شوربے وغیرہ میں زعفران اور پیاز ڈالنی چاہیئے کھانے کے لیے روغن بادام بھی اچھی چیز ہے۔ جوان پرندوں کا گوشت اور ان کے بچے بھی خوب ہیں[1]۔"

علی ابن عباس المجوسی کتاب الملکی کے مشہور مصنف نے منع حمل پر جو کچھ لکھا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ مجوسی نے اس موضوع پر جس انداز سے اظہار خیال کیا ہے وہ غور کے قابل ہے۔ (کتاب الملکی باب اٹھائیسواں مطبوعہ بولاق۔ مصر جلد ۲ صفحہ ۲۴۰۔)

" حمل کو روکنے کے متعلق اس کتاب میں کچھ لکھنا ضروری نہیں تھا کیوں کہ خطرہ ہے کہ کہیں بدنام اور خراب چال چلن کی عورتیں ہمارے بیان سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں لیکن بعض مواقع ایسے آجاتے ہیں جب حمل کو روکنے کی ضرورت آپڑتی ہے خصوصاً اس وقت جب عورت کا رحم چھوٹا ہو یا وہ کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو کہ حمل کی وجہ سے دورانِ زچگی میں مریضہ کے مرجانے کا خوف ہو۔ سوائے ان صورتوں کے طبیب کو چاہیئے کہ وہ مانع حمل دوائیں اور ترکیبیں کسی عورت کو نہ بتائے نہ وہ حیض کو کھولنے والے نسخے تجویز کرے، نہ اسقاط وغیرہ کے کاموں میں حصہ لے۔ ہاں اگر قابلِ اعتماد عورت کو واقعی منع حمل کی ضرورت ہو تو وہ نسخہ تجویز کر دے۔

اگر عورت مجامعت سے پہلے اپنے اندام نہانی میں ملح اندرانی داخل کرلے اور مرد بھی اس کام سے پہلے یہی چیز اپنے عضو پر لگائے تو حمل قرار نہیں پاتا۔ اگر عورت کرنب کے پتے یا پھول مجامعت سے پہلے اندام نہانی میں رکھ لے تو اس سے بھی استقرار نہیں ہوتا۔ یہی نتیجہ اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب عورت دوران مجامعت میں یا اس کے بعد سداب کے ہرے پتوں کا پانی یا پنیر مایۂ خرگوش اپنے اندام نہانی میں رکھ لے۔ ورق الغراب کا بھی یہی خاصہ ہے۔"

شیخ ابُو علی ابن سینا۔ ابن سینا کی کتاب قانون کے متعلق کچھ کہنا فضول ہے یہی وہ کتاب ہے جو تقریباً ایک ہزار برس سے ہمارے درسیات کا محور بنی ہوئی ہے۔ تعجب ہوتا اگر شیخ منع حمل کے مسئلے کو نظر انداز کر جاتا۔ اس نے ایسا نہیں کیا۔ وہ دور رس نظر رکھتا تھا۔ اس نے اس معاملے میں بہت تفصیل سے لکھا، اتنی تفصیل سے کہ بعد کے آنے والے اطباء کے بیانات اسی کے بیان کی خوشہ چینی بجنسہٖ یا کچھ ردّ و بدل کے ساتھ کرتے رہے۔ اب ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ اِس فاضل نے ضبط تولید یا منع حمل کے مسئلے کو کن کن مقامات سے چھیڑا ہے۔ کتاب قانون مطبوعہ مصر کی کتاب ثالث کے صفحہ ۵۷۹ پر ہمیں حسب ذیل فصل ملتی ہے:

فصل فی منع الحمل۔ طبیب کو کبھی بعض عورتوں میں منع حمل کی بھی ضرورت پیش آتی ہے۔ اُن عورتوں میں جو کہ عمر کے لحاظ سے چھوٹی ہوں اور زچگی سے ان کی موت کا اندیشہ ہو، وہ عورتیں جو رحم کے کسی مرض میں مبتلا ہوں، وہ عورتیں جن کا مثانہ ضعیف ہو۔ کیوں کہ ثقل جنین کی وجہ سے بسا اوقات ان کا مثانہ پھٹ جاتا ہے اور مریضہ کو سلسل البول کی شکایت ہو جاتی ہے جو آخر عمر تک رہتی ہے۔ منع حمل کی تدابیر میں سے ایک تدبیر یہ ہے کہ جماع اس ہیئت سے نہ کیا جائے جس پر جماع کرنے سے عموماً حمل واقع ہوتا ہے۔ اور جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ (۲) دونوں (زوجین) کے انزال میں تخالف پیدا کیا جائے (۳) اسی طرح بوقت انزال مرد عورت دونوں بہت جلد جُدا ہو جائیں۔ اگر اس پر بھی استقرارِ حمل کا شبہ رہ جائے

---

[1] ملاحظہ ہو میڈیکل ہسٹری آف کنٹراسپشن از ڈاکٹر نارمن۔ ای ہمز پی ایچ۔ ڈی صفحہ ۱۳۷ و ۱۳۸ –

تو (۴) عورت کو چاہیئے کہ جماع سے فارغ ہو کر پیچھے کی جانب سات یا نو مرتبہ کودے اس سے بسا اوقات منی رحم سے خارج ہو جاتی ہے اور استقرارِ حمل نہیں ہوتا البتہ آگے کی جانب کُودنے سے بسا اوقات منی خارج نہیں ہوتی (۵) اخراج منی پر عورت کو چھینکوانا بھی اعانت کرتا ہے (۶) اور وہ امر جس کی منع حمل میں رعایت رکھنا ضروری ہے یہ بھی ہے کہ جماع سے پہلے اور جماع کے بعد فرج میں قطران کا حمول کریں۔(۷) اور اس کو ذکر پر ملیں (۸) اسی طرح روغن بلساں اور اسفیداج کے استعمال کا بھی یہی فائدہ ہے۔(۹) ایک اور نسخہ جو منع حمل کے لیے کار آمد ہے یہ ہے کہ تخم انار اور پھٹکری کا حمول مجامعت کے بعد کریں۔(۱۰) یا عورت پاکی کے دنوں میں کرنب کے بیج اور اس کے پھول اس مقصد کے لئے اندام نہانی میں رکھے ان چیزوں کا استعمال اگر مجامعت سے پہلے اور بعد میں بھی کیا جائے تو اس سے بھی یہی مقصد حاصل ہوتا ہے (۱۱) خصوصاً اس وقت جب اس میں روغن قطران اور جوشاندۂ فوتنج بھی شامل کر لیا جائے (۱۲) اگر فراغتِ حیض کے بعد اون کے صوفے میں ورق الغراب رکھ کر حمول کیا جائے تو اس سے بھی استقرار نہیں ہوتا (۱۳) خصوصاً اس وقت جب ورق الغراب کے رس میں اس گدی کو تر کر لیا جائے (۱۴) اگر شحم حنظل، ہزار جشان، خبث الحدید، گندک، سقمونیہ اور تخم کرنب کا حمول روغن قطران میں بنا کر کیا جائے تو حمل قرار نہیں پاتا (۱۵) مرچ سیاہ کا حمول بعد جماع بھی مانع حمل ہے۔(۱۶) اسی طرح صرف ہاتھی کی لینڈیاں بھی حمل کو روکتی ہیں (۱۷) ہاتھی کی خشک لینڈیوں کا دھواں عورت کے اعضاء تناسل تک پہنچانے سے بھی یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے (۱۸) جماع کے بعد اگر عورت بادروج کا پانی تین اوقیہ پی لے تو حمل نہیں ٹھیرتا (۱۹) اگر مرد روغن کنجد اپنے حشفے پر لگا کر جماع کرے تو بھی عورت پیٹ سے نہیں ہوتی۔(۲۰) اگر عورت حیض کے بعد بلاب کے پتوں کا حمول کر لے تو حمل سے محفوظ رہتی ہے“

شیخ نے منع حمل کے جواز کے لیے جن دلیلوں سے کام لیا ہے وہ آج بھی اسی طرح قوی ہیں جس طرح آج سے ایک ہزار برس پہلے تھیں ہم نے شیخ کی عبارت کا ترجمہ کرتے وقت جان کر مانع حمل نسخوں اور تدبیروں پر نمبر ڈال دئے ہیں تاکہ ان کی تعداد بھی متعین ہو جائے اور ناظرین کو سمجھنے میں بھی آسانی ہو۔اول الذکر پانچ تدبیروں کی تصدیق موجودہ علم تشریح و افعال الاعضاء کی رو سے کرنی مشکل ہے۔البتہ جو دوائی تدبیریں اس نے لکھی ہیں وہ سب کی سب معقولیت پر مبنی ہیں۔اور آج بھی ہم ان کے اثرات سے انکار نہیں کر سکتے۔

اسمٰعیل بن الحسین الجرجانی۔اسمٰعیل الجرجانی کے ذخیرۂ خوارزم شاہی کی ضخیم جلدیں اب بھی بہت سے اطباء کے کتب خانوں کی زینت ہوں گی یہی وہ قابلِ ذکر طبی تصنیف ہے جو پہلی بار اپنے زمانے کی روش کے خلاف عربی زبان کی بجائے فارسی زبان میں لکھی گئی اسمٰعیل الجرجانی خوارزم شاہ کا درباری طبیب تھا اور اس نے اپنی یہ عظیم الشان تصنیف اسی کے نام معنون کی تھی۔اس تصنیف کو جرجانی نے ۹ کتابوں، ۷۵ بابوں اور ۱۰۷ فصلوں پر تقسیم کیا ہے۔چنانچہ چودھواں باب ”در باز داشتن آبستنی“ کے لیے وقف ہے ہم ذیل میں اس باب کا ترجمہ پیش کرتے ہیں“

”چودھواں باب حمل قرار نہ پانے کے بیان میں۔جب عورت کی عمر کم ہو، اس کا مثانہ کمزور ہو اور اس بات کا خوف ہو کہ اس کے حاملہ ہو جانے سے کوئی ناگہانی آفت ظاہر ہو جائے گی (مثلاً سلس البول اور انشقاق رحم) تو پھر مصلحت یہی ہوتی ہے کہ عورت کو حمل سے بچانے کی تدبیریں کی جائیں۔ان تدبیروں میں سے بعض تدبیریں یہ ہیں کہ مجامعت کے دوران میں مرد عورت کو بہت زیادہ اپنی طرف نہ کھینچے اور اس کی رانوں کو اوپر نہ اٹھائے اور جلدی ہی اس سے علیحدہ ہو جائے مرد کو اس کی بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ طرفین کا ساتھ ساتھ انزال نہ ہو۔جب مرد عورت سے علیحدہ ہو جائے تو پھر اس سے سات بار خوب اُچھلنے کُودنے کے لیے کہے تاکہ مادّہ منویہ اس کے اندام نہانی سے جُدا ہو جائے۔جماع کے بعد عورت کو چھینکوانے سے بھی مادہ باہر آ جاتا ہے۔اگر مرد اپنے سر قضیب کو روغن کنجد سے تر کر کے مجامعت کرے تو حمل قرار نہیں پاتا۔اس صورت میں مادّہ پھسل کر باہر آ جاتا ہے۔اور اندام نہانی میں اٹکا نہیں رہتا۔یہی بات روغن بلساں اور قطران سے حاصل ہوتی ہے اسفیداج کو ان دونوں روغنوں میں سے کسی کے ساتھ لتھیڑ کر اندام نہانی میں رکھنے اور پھر جماع کرنے سے بھی حمل نہیں ٹھیرتا۔اگر

عورت شگوفہ کرنب اور اس کے بیجوں کو پیس کر پاکی کے بعد اور مجامعت سے پہلے حمول کرے تو وہ حمل سے نہیں رہتی۔ خصوصاً اس وقت جب اس میں قطران شامل کرلیا جائے۔ مجامعت کے بعد یا پہلے تین اوقیہ بادرج پینے سے بھی استقرار نہیں ہوتا۔ شحم حنظل، ہزار جشان، خبث الحدید، گندک، سقمونیہ، تخم کرنب کو خوب کوٹ کر قطران میں شیاف بنائیں اور مجامعت کے بعد اندام نہانی میں رکھیں۔ یہ شیاف مانع حمل ہیں۔ انار کے اندر کے زرد چھلکے اور پھٹکری کا حمول بعد جماع بھی مفید ہے۔

ابن الجامی ابن الجامی کے نام سے شاید ہمارے اطبار واقف نہ ہوں گے۔ لیکن اس کی ایک تصنیف "کتاب الارشاد لمصالح الانفاس والاجساد" کے نام سے قاہرہ کے شاہی کتب خانہ میں محفوظ ہے۔ یہ طبیب مذہباً یہودی تھا اور سلطان صلاح الدین فاتح ایوبی (۱۱۹۳-۱۱۷۱) کے دربار میں ایک طبیب کی حیثیت سے مامور تھا۔ اس کی کتاب کے متعلق ہمیں اور کچھ تو معلوم نہیں ہوسکا، البتہ اس نے اپنی کتاب میں منع حمل کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس کا علم ہم کو ڈاکٹر ہمز کی کتاب میڈیکل ہسٹری آف کنٹراسپشن سے ہوا ہے۔ ڈاکٹر ہمز کو اس کتاب کے وجود کی اطلاع قاہرہ کے ڈاکٹر میکس میرہوف ایم۔ ڈی، پی ایچ۔ ڈی نے دی ہے۔ اور اصل عبارت اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی اشاعت کے لیے انھوں نے ہی بھیجا ہے۔ ہم آیندہ سطروں میں کتاب الارشاد لمصالح الانفاس والاجساد کے منع حمل والے ٹکڑے کی اصل عبارت اور اس کا ترجمہ پیش کرتے ہیں:-

"مانعات الحمل۔ واما ما یمنع الحمل فان یطلی الذکر بعصارۃ البصل قبل وقت الجماع وکذلک اذا احتملت بعصارۃ النعنع وکذلک الفوتنج وبزر الکراث اذا احتمل بعد الطھر فان خاصیۃ منع الحمل واحتمال الفرازج المتخذۃ من المر والجاؤشیر والسذاب والخربق معجونۃ بمرارۃ ثور وقیل ان اطعمت المراۃ الباقلہ علی الریق لم تحمل او یطلی الذکر بای دھن کان فعل مثل ذلک"

ترجمہ:- حمل کو روکنے کے ذرائع:- پیاز کا پانی نکال کر جماع سے پہلے عضو پر لگانے سے حمل قرار نہیں پاتا۔ اسی طرح اگر عورت ایام حیض سے فراغت کے بعد آب نعناع اور فودنج اور تخم گندنا کا حمول کرے تو وہ حمل سے محفوظ رہے گی یہ حمول خصوصاً منع حمل کی تاثیر رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ مر، جادشیر، سداب اور کٹکی بیل کے پتے میں فرزجہ بنا کر رکھنے سے حمل قرار نہیں پاتا۔ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ حمل کو روکنے کے لیے اگر عورت صبح نہار منہ باقلے کے دانے کھالیا کرے تو اپنے مقصد میں کامیاب ہوگی۔ یہی نتیجہ اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب مرد کسی قسم کا بھی تیل عضو پر لگا کر مجامعت کرے۔

ابن البیطار ضیاء الدین ابو محمد عبداللہ ابن احمد ابن البیطار الملاقی کی عظیم شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ علم الادویہ کی تحقیقات کے سلسلے میں ان کے کارناموں کی عظمت کا اعتراف یورپ اور ایشیا دونوں ہی جگہ کیا گیا۔ شاید ہی کوئی اہم یورپین زبان ہو جس میں ابن البیطار کی کتاب جامع الادویہ المفردہ کا ترجمہ نہ کیا گیا ہو۔ ۱۸۷۷ء میں اس کتاب کی پہلی جلد کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں لوشین لیکلرک نے کرکے شائع کیا۔ پھر دو ہی سال کے بعد ۱۸۸۳ء میں اس کی دوسری اور تیسری جلد بھی طبع کرکے شائع کردی گئی۔ جرمنی زبان میں اس کتاب کا ترجمہ ڈاکٹر سونتھیمر نے کیا اور سنہ ۴۲-۱۸۴۰ء میں اس کو دو جلدوں میں چھپوا کر شائع کیا، ابن البیطار کی ایک کتاب اور علمی حلقوں میں وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ اس کتاب کا نام "المغنی" ہے اور اس میں مصنف نے ادویہ کی ترتیب امراض وار کی ہے۔ ابن البیطار ۱۱۹۷ء میں پیدا ہوا اور ۱۲۴۸ء مطابق ۶۴۶ ہجری میں بمقام دمشق انتقال ہوا۔ اس نے ادویہ کے خواص کی چھان بین اور نئی دوائیں دریافت کرنے کے لیے بحر روم کے تمام ممالک کو چھان مارا۔ ڈاکٹر جارج سارٹن نے انٹروڈکشن ٹو دی ہسٹری آف سائنس کی دوسری جلد کے کئی صفحے ابن البیطار کی تعریف و توصیف کے لیے وقف کردئے ہیں (۶۶۳-۶۶۳) بہرحال یونانی طب میں دیسقوریدوس اور اسلامی طب میں ابن البیطار کے نام فاضلان علم ادویہ کی

حیثیت سے ہمیشہ چمکتے رہیں گے۔

ابن البیطار نے اپنی کتاب جامع کی ترتیب میں جن جن ماہرین سے استفادہ کیا ہے ان کے نام کے حوالے اس نے دیئے ہیں۔ دیسقوریدوس روفس اور جالینوس کے ناموں کے علاوہ رازی، ابن سینا، مجوسی، اسمٰعیل الجرجانی، الادریسی، اسحاق ابن عمران، ابن زہر وغیرہ کے نام بھی "جامع" میں جا بجا ملتے ہیں۔

ابن البیطار کی کتاب "جامع" میں منع حمل کے لیے تقریباً گیارہ خوردنی دوائیں ملتی ہیں اور پانچ دوائیں ایسی ہیں جن کے شیاف اس مقصد کے لیے کارآمد بتائے گئے ہیں اور چار ٹوٹکے کی قسم کی چیزیں ہیں۔ ہم اس موقع پر تفصیل میں پڑے بغیر دواؤں کے نام اور ٹوٹکوں کی نوعیت لکھنے پر اکتفا کریں گے۔

منع حمل کے لیے خوردنی دوائیں (۱) پنیر مایہ خرگوش (۲) پنیر مایہ بارہ سنگا (۳) صدف یا خرمہرہ (۴) سفید اقواق کے پتے تنہا یا خچر کے گردے یا خصیوں کے ساتھ (۵) برگ اور تخم سداب (۶) خبث الحدید (۷) فنجن کشت کی جڑیں یا اس کے پتے شراب کے ساتھ۔ (۸) بادنجان (۹) "کرم" سرکہ کے ساتھ (۱۰) نر خرگوش کا پنیر مایہ تین دن تک بعد حیض (۱۱) لونگ

منع حمل کے لیے شیاف کی دوائیں (۱) ہرنی کا پنیر مایہ (۲) بیج لبلاب (۳) ہاتھی کی لینڈی شہد کے ساتھ (۴) قطیطنہ گھاس (۵) ایدو صارون (۶) شہد کے ساتھ

ٹوٹکے کی قسم کی چیزیں۔ ابن البیطار نے ابن زہر کی کتاب "الخواص" کے حوالے سے لکھا ہے کہ (۱) "اگر عورت بھیڑیے کے پیشاب پر موت دے تو وہ حاملہ نہیں ہوتی (۲) اور اگر وہ بھیڑیے کا دایاں خصیہ لے کر اس کو تیل کے ساتھ ملے پھر اس کو اون میں رکھ کر حمول کرے تو اس کی تمام جنسی خواہشات مُردہ ہو جاتی ہیں۔" (۳) اگر کوئی عورت بچے کے دودھ کا دانت زمین پر گرنے سے پہلے اٹھالے اور پھر اس کو چاندی کے پتر میں رکھ کر بطور تعویذ اپنے پاس رکھے تو وہ حاملہ نہیں ہوگی۔ (۴) ابن البیطار توسطس کی کتاب "زراعت" کے حوالے سے لکھتا ہے کہ اگر عورت چند تخم حماض لے کر ان کو اون کے کپڑے میں لپیٹ کر اپنے بائیں بازو پر باندھ لے تو اس کو استقرار نہیں ہوتا۔ اور یہ بات اس وقت تک رہتی ہے جب تک کہ وہ "تعویذ" اس کے بازو پر بندھا رہے۔

داؤد انطاکی۔ داؤد انطاکی نے اپنے تذکرے میں منع حمل کا ذکر کیا ہے لیکن اس نے عجیب انداز سے اس مسئلے پر قلم اٹھایا ہے۔ دواؤں کو چھوڑ کر اس نے زیادہ تر تعویذ گنڈوں اور ٹوٹکوں پر اپنی توجہ صرف کی ہے۔ تعجب ہوتا ہے کہ ایک طبیب کو ان چیزوں سے کیا تعلق ہے۔ ناظرین خود ہی اس کے تذکرے کے صفحات ۲۹۴ و ۲۹۵ ملاحظہ فرمائیں۔ ہم نے ان صفحوں کو پڑھ تو لیا ہے لیکن انھیں سمجھنے سے معذور رہے ہیں۔

الاصفہانی۔ غیاث ابن محمد المطبیب الاصفہانی نے اپنی کتاب "مراۃ الصحت" سلطان بایزید (۱۴۸۱ - ۱۵۱۲) کے نام سے معنون کی تھی۔ مصنف نے لکھا ہے کہ اس نے اس کتاب کو سنہ ۸۹۹ ہجری میں مکمل کیا ہے۔ اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ انگلستان کے ڈاکٹر سی۔ ایل۔ گڈ کے پاس ہے۔ اس کتاب میں منع حمل پر بحث موجود ہے۔ دواؤں میں اکثر ان ہی دواؤں کا ذکر ہے جنھیں متقدمین نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ مثلاً پنیر مایہ خرگوش خچر کے کھر، خبث الحدید، لوہے کا زنگ، ہاتھی کی لینڈیاں اور مرچ سیاہ وغیرہ۔ یہ سب چیزیں مصنف نے کھانے کے لیے لکھی ہیں۔

اسلامی طب میں منع حمل کے ذرائع کا بیان ختم ہوا۔ جو حوالے ہم کو سرسری طور پر کتابیں دیکھنے میں مل سکے، انھیں ہم نے یہاں جمع کر دیا ہے۔ اگر اس قسم کے بیانات کو بنظر غائر تلاش کیا جائے تو ابھی اور کامیابی کی توقع ہے۔ طوالت کے خوف سے ہم نے اسلامی طب کے مانعات حمل پر تنقید و تبصرہ بھی نہیں کیا ہے۔ اس کام کو ہم کسی اور وقت کے لیے اٹھا رکھتے ہیں۔

"طبِّ عوام" اور امتناعِ حمل کے ذرائع

بقراط اور جالینوس، رازی اور ابن سینا، ہاروے اور گرے کی طبوں سے ہر طبابت پیشہ کم وبیش آگاہی رکھتا ہے لیکن ان طبوں کے علاوہ ایک طب اور بھی تو ہے جس کے بانی مبانی عوام ہوتے ہیں۔ اس طب میں دلیل ومشاہدہ، تدبر و تفکر، منطقی یا غیر منطقی دلائل، مزاج و اخلاط، نبض و قارورہ، مسماع الصدر اور تھرمامیٹر، موسم اور ماحول غرض کسی چیز سے بحث نہیں کی جاتی۔ بس لے دے کے ایک "تجربہ" ہے جس کے بل بوتے پر "طب عوام" کی "شاندار" عمارت کی بنیاد نہ صرف قائم ہے بلکہ بعض بعض جگہ اس کی "عظمت" کے سامنے ہماری طب بے چاری پانی بھرتی معلوم ہوتی ہے۔ اس طب کے حاملین کے لیے کسی تعلیم اور کسی تربیت کی ضرورت نہیں۔ دنیا کا تقریباً ہر غیر طبیب کم وبیش اس طب کا علم بردار ہوتا ہے۔ اس طب کے لیے کسی کتاب، رسالے اور نسخے کی ضرورت نہیں، ہر عامی کا سینہ اس کے حقائق کا مدفن ہوتا ہے۔ اس کے لیے کسی موسم کی قید نہیں۔ ہر موسم میں اس کا چراغ جلتا ہے۔ اس کے لیے کسی ملک کی تحدید نہیں ہر ملک میں ہر شہر ہر قریے میں اس کے مبلغین پائے جاتے ہیں۔ اس کے لیے کوئی زمانہ مخصوص نہیں۔ ہر زمانے میں یہ پائی گئی ہے، اب بھی پائی جاتی ہے اور شاید آئندہ بھی پائی جاتی رہے گی۔ غرض اس "ہمہ گیر نظامِ طب" کا بھی ہم کو جائزہ لینا ہے اور دیکھنا ہے کہ امتناعِ حمل کے مسئلے میں اس طب نے کیا کیا کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں اور اس باب میں اس کے فتوے کیا ہیں۔

طبِ عوام میں بھی منع حمل کے بہت سے "نسخے" پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ مدتیں گزرنے کے بعد بھی اُن کی نوعیت غیر علمی یا غیر عقلی ہی رہتی ہے۔ اس طب میں زیادہ زور جادو ٹوٹکوں پر دیا جاتا ہے۔ تعویذوں سے بھی کام چلتا ہے۔ کپڑوں میں گرہ باندھ کر رحم اور دوسرے آلاتِ تخلیق پر بھی گرہ بندھی ہوئی سمجھی جاتی ہے۔ بہرحال امتناعِ حمل کے متعلق اس طب کے علم برداروں کی جگر کاویوں اور ایجاد پروریوں کے نتیجے چند مانع حمل نسخے بھی ہیں جن کے متعلق نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کس حد تک کامیاب ہیں اور کس حد تک ناکام۔

ان نسخوں یا ترکیبوں میں ایسی ترکیبیں بھی ہیں جن کو مستثنیات میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ جنوب مشرقی پولینڈ اور جزائر یوکرائن کی دیہاتی عورتوں میں حمل سے بچنے کے لیے اسفنج کا استعمال پایا جاتا ہے لیکن ہمارے علم کے موجودہ ذریعے یہ بتانے سے قاصر ہیں کہ ان میں اس کا استعمال کب سے شروع ہوا ہے۔ اسی طرح ہم اس بات سے بھی لاعلم ہیں کہ جرمنی، ہنگری اور بے نیٹ کی عورتوں میں اندام نہانی کے اندر حمل کو روکنے کے لیے موم کا استعمال کب سے چلا آرہا ہے۔ سٹائی ریا اور اوبرلینڈ کی عورتوں میں یہ خوفناک رواج پایا جاتا ہے کہ وہ بچہ کُشی سے بچنے کے لیے اندام نہانی میں گودڑ اور چیتھڑے بھر لیتی ہیں۔ اسی قسم کا رواج افریقہ کے وحشی قبایل میں دیکھا گیا ہے۔ محققین نے معلوم کیا ہے کہ قسطنطنیہ کی قدیم عورتیں ضبط تولید کے مقصد کے لیے ایک گدّی سی بنا کر اندر رکھ لیا کرتی تھیں۔ یہ گدّی اسفنج کے ٹکڑوں سے خاص شکل میں بنائی جاتی تھی۔ اور اسفنج کو لیموں کے پانی میں بھگو لیا جاتا تھا۔ غالباً کم وبیش یہ رواج اب بھی مخصوص طبقوں کی عورتوں میں پایا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ طریقہ اپنی افادی نوعیت کے اعتبار سے تاریخی اور طبی اہمیت رکھتا ہے[1]۔

یونانِ قدیم کا جہاں تک تعلق ہے ہم کو معلوم ہے کہ وہاں کے عوام میں پنجہ مریم اور تخم فنجن کشت کو حمل کے روکنے میں بڑی اہمیت حاصل تھی۔ جب تھیس موفوریا کا تہوار ایتھنز میں منایا جاتا تھا تو اس وقت وہاں کی بیاہی عورتیں تخم فنجن کشت یا اسی قسم کے پودوں کے بیج یا ان کے مختلف اجزا اپنے بستروں پر بکھیر دیا کرتی تھیں۔ ان چیزوں کے متعلق عام خیال یہ تھا کہ وہ جنسی خواہشات کے جوش کو ٹھنڈا کردیتی ہیں[2]۔

قدیم روم میں بھی عورتوں کے اندام نہانی میں رکھنے کے لیے کچھ ترکیبیں مستعمل تھیں، جن کا نتیجہ بانجھ ہونے کی صورت میں ظاہر ہوتا تھا یہ بات بھی کچھ ٹوٹکے ہی کی طرح معلوم ہوتی ہے کہ وہاں کے لوگ اس مقصد کے لیے عورتوں کو بے پھل کے درختوں کے بیج کھلایا کرتے تھے یا ان کو چائے کی طرح پلاتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ جس طرح یہ بیج اچھا خاصا درخت اگا دینے کے باوجود اس درخت کو بے ثمرہ رکھتے ہیں

---

[1] انسائی کلوپیڈیا سکسولیس۔ ص ۴۹ ۔ [2] ملاحظہ ہو، سر جے، جی، فریزر کی کتاب فوکلور ان دی اولڈ ٹسٹمنٹ مطبوعہ لندن سنہ ۱۹۱۹ء ص ۱۱۶۔

اسی طرح عورتوں کو بھی مجامعت کے باوجود بے اولاد رکھیں گے۔ اس قسم کے درختوں میں بید اور حور (پوپولس) قابلِ ذکر ہیں۔ خصوصاً وہ درخت جو زئیس دیوتا کی بے اولادی بیٹی پرسیفون کے جنگل میں اُگے ہوں۔

جرمنی کے لوگوں میں زمانۂ حال تک یہ خیال نہ معلوم کب سے چلا آرہا تھا کہ بید کا درخت عورت کو بانجھ کر دیتا ہے۔ ماٹ بھی اولس نے لکھا ہے کہ وہاں بید کے درخت کے پتوں کے متعلق عام خیال تھا کہ اگر انھیں محض پانی کے ساتھ کھا لیا جائے تو وہ حمل کو قائم نہیں ہونے دیتے۔ اور اگر انھیں پانی میں بھگو کر بطور خیساندہ استعمال کریں تو وہ شہوت کو مردہ کر دیتے ہیں[1]۔

سٹائی ریا (آسٹریا کا ایک صوبہ) کے لوگوں میں یہ اعتقاد پایا جاتا ہے کہ لوہار کی ناند کا پانی اگر عورت کو پلا دیا جائے تو اس سے بانجھ پن پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہاں اس مقصد کے لیے زنک ٹنکچر، روغنِ بلساں، شہد اور دوسری قسم کے ملینات کے ساتھ ایلوا اور مرکی کے استعمال کا بھی رواج ہے۔ مسٹروی نوسل نے لکھا ہے کہ قابلِ اعتماد اطلاعات کے مطابق سٹائی ریا کی وادیوں کی غیر شادی شدہ عورتیں موجودہ اسفنجوں کی بجائے ریشم کے کپڑوں کی دھجیاں حمل کو روکنے کے لیے اب تک استعمال کرتی رہی ہیں۔

بولسٹ اور کہلے نے جب اسکنڈی نیویا (سویڈن، ڈنمارک اور ناروے) کے قصے کہانیوں کی تحقیقات کی تو ان کو معلوم ہوا کہ نہ صرف حمل کو روکنے کے لیے بلکہ تازہ حمل کے نتائج سے بچنے کے لیے جرمانی لوگوں میں گنڈوں اور ٹوٹکوں کا بہت رواج ہے۔ ٹوٹکوں میں چکی کو بہت سے کام انجام دینے پڑتے ہیں۔ اس کے چکروں سے طرح طرح کے مطلب لیے جاتے ہیں۔ مثلاً اگر آدھی رات کے وقت چکی کے پاٹ کو چار مرتبہ اُلٹے چکر دیئے جائیں اور چکی میں توقع کے مطابق ہونے والے بچوں کی تعداد کے مطابق گیہوں کے دانے ڈال دیئے جائیں تو اس سے ان کے اعتقاد میں نہ صرف یہ کہ ہونے والے بچے ہی مر جاتے ہیں بلکہ پیٹ کے بچے بھی ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بولسٹ اور کہلے کا بیان ہے کہ عورت جب اس ٹوٹکے کے مطابق چکی چلاتی ہے تو اس میں سے بچوں کے چیخنے چلانے کی آوازیں آتی ہیں اور خون کے قطرے ٹپکتے ہیں۔ ایک ٹوٹکہ یہ بھی ہے کہ عورت مذکورہ بالا خیال کے مطابق گنے ہوئے دانے ایک دم خود ہی نگل جاتی ہے گویا اس طرح وہ آنے والے بچوں کا خاتمہ کر دیتی ہے، یا بچوں سے بچنے کے لیے سیب اور کیلیں کنویں میں ڈالتی ہے، یا وہ اپنی بہنوں کی قبروں پر علیحدہ علیحدہ جا کر کہتی ہے کہ "مجھے اولاد کی ضرورت نہیں ہے"۔

روس کے بعض علاقوں میں عورتیں بچوں کی پیدائش کو روکنے کے لیے لیکو پوڈیم (ایک بے پھول کا پودا جس سے ایک قسم کا سفوف مُدِّل بنایا جاتا ہے) کا خیساندہ تیار کر کے پیتی ہیں یا صبح نہار منہ گرم پانی کا ایک گلاس ہر روز پیتی ہیں۔

استھونیا (اب تو یہ ایک چھوٹی سی جمہوریت ہے لیکن انقلاب سے پہلے روس کے بالٹک مقبوضات میں شامل تھی) کی عورتیں بچے کی پیدائش کو روکنے لیے پارہ پی لیتی ہیں۔ خیوا (مغربی ترکستان۔ ازبک سوشلسٹ جمہوریہ) میں منعِ حمل کے لیے ایک خاص قسم کی بوٹی پانی میں بھگو کر پی جاتی ہے۔ تاتاری عورتیں سرخس کا خیساندہ بنا کر پیتی ہیں۔ سائبیریا (روس) کی عورتیں بچوں سے بچنے کے لیے سفید سیسے کی ایک خاص مقدار ماہواری ایام شروع ہونے کے وقت کھا لیتی ہیں۔ اس سے ان کے خیال میں دوسرے مہینے کے ایام شروع ہونے تک عورت حمل قبول نہیں کرتی۔

بالائی مصر کی عورتیں حمل کی "آفت" سے بچنے کے لیے ایام کے بعد تین پھنکیاں جلی ہوئی کوڑی کے سفوف کی صبح نہار منہ پھانک لیتی ہیں۔ الجیریا کی عورت جب بار بار کے حمل سے تنگ آ جاتی ہے تو ناسپاتی کے درخت کے پتے اور شورہ بوٹی کچے خاص مقدار میں لے کر پانی میں جوش دیتی ہے اور پانی چھان کر پی جاتی ہے۔ یا کچے انجیروں کا پانی پی لیتی ہے۔ ان دوائی تدبیروں کے ساتھ وہ مانعِ حمل تعویذ بھی اپنے سر پر باندھتی ہے۔ اس تعویذ میں چار خانے سے بنے ہوئے ہوتے ہیں اور ان خانوں میں شاید قرآن شریف کی کچھ آیتیں لکھی ہوئی ہوتی ہیں۔ حجاز کے بعض مقامات خصوصاً مکے کی عورتیں بے مانگی اولاد کو روکنے کے لیے لکڑی کا ایک چھوٹا سا بکس گلے میں ڈال کر سینے پر لٹکا لیتی ہیں۔ اس بکس میں خرگوش کی مینگنیاں ہوتی ہیں۔

[1] "ووومن" از پلوس اینڈ بارٹلز جلد ۲ صفحہ ۲۹۰

مجمع الجزائر ملایا کے متعلق ہمارے ایک مہربان محقق کا بیان ہے کہ جب وہاں کی عورت کو حمل سے بچنا ہوتا ہے تو وہ مباشرت اور اس کے متعلقہ اعمال سے اپنے آپ کو بے پروا اور کچھ غیر جانب دار سا بنا لیتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ حاملہ نہیں ہوتی ممکن ہے کہ بعض صحاب کی سمجھ میں یہ بات نہ آئے اور وہ اس پر اعتراض کر بیٹھیں لیکن نفسیاتِ عضوی کے علما محقق موصوف کے بیان کی تصدیق کرنے میں ذرا پس وپیش نہیں کریں گے۔

طبِ عوام کے "یہ مجرّبات" ہم نے اپنے ایک مضمون سے اقتباس کر کے یہاں لکھ دیئے ہیں۔ پورا مضمون طوالت کے خیال سے درج نہیں کیا گیا۔ ہم اسے ہمدردِ صحت کی کسی آئندہ اشاعت میں ناظرین کی دلچسپی کے لیے شائع کر دیں گے۔

اوپر کی تفصیلات سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ حمل کو روکنے یا بچّوں کی تعداد کو ایک خاص حد کے اندر اندر رکھنے کی خواہش موجودہ زمانے کی پیداوار نہیں ہے۔ بلکہ یہ خواہش ہر گزرے ہوئے دَور کے ہر طبقے اور ہر عمر کی عورتوں میں کم و بیش پائی جاتی تھی۔ اس خواہش کی قوت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے جائز اور ناجائز عقلی اور غیر عقلی اور نفع بخش و ضرر رساں غرض سب ہی قسم کے طریقے ہزارہا سال تک آزمائے جاتے رہے ہیں۔ بانجھ عورتیں اگرچہ قدیم زمانے میں نفرت کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھیں لیکن پیدائش کو حد سے آگے نہ بڑھنے دینے کا خیال بھی ان میں پایا جاتا تھا۔ موجودہ زمانے میں منعِ حمل کا خیال تو نیا نہیں ہے لیکن ہاں یہ چیز نئی ضرور ہے کہ ایسی مانعِ حمل دوائیں اور ترکیبیں معلوم کی جائیں جو ہر طرح سے کامیاب ہوں۔ انسان اپنی مرضی سے اولاد پیدا کر سکے۔ طریقے طرفین کے لیے نقصان دہ نہ ہوں اور ان کو عمومی طور پر، اگر چاہیں، تو استعمال کیا جا سکے۔

ضبطِ تولید کی تاریخ جدید

سنہ ۱۸۰۰ء سے ضبطِ تولید یا برتھ کنٹرول کی ترقیاں کچھ ایسی مختلف نوعیت کی ہوگئی ہیں کہ ان کا احاطہ آسان نہیں رہا ہے اور اس مسئلے کا جامع و مانع خلاصہ پیش کرنا تو یقیناً مشکل ہے۔ جب ہم ضبطِ تولید کی جدید و قدیم تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم کو ان دونوں میں جو نمایاں فرق معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ضبطِ تولید کے قدیم داعیات کی نوعیت کچھ انفرادیت لیے ہوئے ہے۔ اس کے برخلاف ضبطِ تولید کی جدید تاریخ کا نمایاں اور اہم پہلو یہ ہے کہ وہ علم المعاشرت کا ایک ایسا مسئلہ بنا ہوا ہے، جس میں ماہرین مختلف الرائے ہیں۔ ہمارے خیال میں موازنہ کرنے والے کے سامنے جو سوال سب سے پہلے آموجود ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر واقعی ضبطِ تولید کے مسئلے کا علم المعاشرت سے اتنا ہی گہرا تعلق ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ وہ موجودہ صدیوں میں جا کر اُبھرا ہے، اور کیوں اس سے پہلے گزشتہ تہذیبوں میں اس مسئلے نے معاشرتی صورت اختیار نہیں کی۔ اس سوال کا تشفی بخش جواب دینا تو مشکل ہے۔ ہاں اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ پہلے زمانے میں اس مسئلے کے اُبھرنے کے مواقع بہت کم تھے۔ اور یہ زمانہ اس کے لیے سازگار ثابت ہوا ہے۔ اس کے علاوہ پچھلے زمانوں میں تہذیب کی ترقی کی رفتار بھی سست تھی اور اب وہ تیز قدموں سے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ اور اپنے ساتھ ممتاز قسم کے مسائل لا رہی ہے۔

ان خاص حالات پر نظر ڈالنے سے پہلے، جو معاشرت کی جدید تحریکوں سے وابستہ تھے، اس چیز کا سمجھ لینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ضبطِ تولید کی تحریک اس وقت ہی صحیح معنوں میں تحریک بنی جب سنہ ۱۸۸۰ء کے لگ بھگ انگلستان میں مالتھوزین لیگ قائم ہوگئی اور اس کے بعد انگلستان میں ڈاکٹر میری اسٹوپس نے اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں مسز مارگریٹ سینگر نے ضبطِ تولید کے حق میں ایک عام ہم کا آغاز کر دیا۔ لیکن اگر ہم ذرا گہری نظر سے ضبطِ تولید کے معاشرتی داعیات کا کھوج لگائیں تو ہم کو معلوم ہو جائے گا کہ اس خاص مقصد کے حق میں سنہ ۱۸۲۰ء میں فرانسس پلیس (۱۷۷۱-۱۸۵۴) نے پُرزور آواز اُٹھائی۔ یہ شخص انگلستان کا رہنے والا تھا۔ اور اس کے پروپگنڈے کا مرکز بھی یہی ملک تھا۔ اسی زمانے میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے اندر بھی رابرٹ ڈیل اوون (۱۸۰۱-۱۸۷۷) اور چارلس نالٹن (مصنّف "فلسفے کا پھل") نے اپنی تحریروں سے اس تحریک کے لیے راستہ صاف کیا۔ اس کے بعد سنہ ۱۸۶۰ء میں بھی یہ تحریک اُبھری تھی لیکن اُس وقت کوئی قابلِ ذکر کام نہیں ہوا تھا۔ بہرحال مالتھوزین لیگ اور اس کے بعد کی تحریکوں ہی نے لوگوں کے خیالات کو متاثر کیا اور وہ ضبطِ تولید کی اہمیت کو سمجھنے لگے۔ اب ان میں اپنے بچّوں کی تعداد کو مرضی کے مطابق رکھنے اور اپنی اجتماعی اور انفرادی

آزادی کو قائم رکھنے کی خواہش پیدا ہو گئی تھی اور یہ چیزیں اِس مقصد کی بالکل ضد تھیں کہ ضبطِ تولید کو آبادی کی غیر معمولی بڑھوتری کو روکنے کا ایک ذریعہ سمجھا جائے۔

مالتھوس اور پلیس۔ سنہ ۱۷۹۸ء میں جب مالتھوس کا مقالہ منظرِ عام پر آیا تو اس پر موافق خیالات کا اظہار کیا گیا لیکن جب سنہ ۱۸۰۳ء میں اس مقالے کو تنقیح و تجدید کے بعد دوبارہ چھپوایا تو اس پر بہت لے دے کی گئی۔ مالتھوس نے بڑھتی ہوئی آبادی کو تمدن کے لیے ایک خطرہ ثابت کیا تھا اور آبادی کو متوازن رکھنے کے لیے اس نے تجویز کیا تھا کہ لوگ شادیاں کرنے سے باز آئیں یا بڑی عمر میں جا کر شادیاں کریں یا بدرجۂ آخر اپنے اوپر خود خلاقی پابندیاں عائد کریں۔ مالتھوس کی ان تجاویز سے فرانسس پلیس نے سخت اختلاف کیا۔ پلیس نے بتایا کہ مالتھوس نے مسئلے کا جو "حل" دریافت کیا ہے وہ شیخ چلی کا سا منصوبہ معلوم ہوتا ہے اور اس کی حیثیت گڈون کے اس مثالی جزیرے سے کسی طرح مختلف نہیں ہے، جس کا نقشہ اس نے اپنی کتاب "پولٹیکل جسٹس" (سیاسی انصاف) میں کھینچا ہے۔ اعتراض کرنے والے کا منشا یہ تھا کہ مالتھوس نے انسان کے کندھوں پر اتنا بوجھ رکھ دیا ہے، جسے وہ کسی طرح نہیں اٹھا سکتا۔ فرانسس پلیس نے پیش گوئی بھی کی کہ مغربی دُنیا غربت اور اسی قسم کے دوسرے معاشی مسائل کو مستقل طور پر حل کرنے کے لیے شادیوں کو بند کرنے یا دیر میں کرنے پر بھی عمل نہیں کر سکے گی۔ یہ پیش گوئی بھی بہت بڑی حد تک درست ثابت ہوئی۔

فرانسس پلیس کے متعلق یہاں یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ وہ ایک مزدور آدمی تھا اور اپنے خیالات اور معتقدات کی دنیا آباد کرنے میں وہ اپنا ہی زیرِ بارِ احسان تھا۔ اس کی تمام زندگی فقر و فاقے میں بسر ہوئی۔ وہ نیم تعلیم یافتہ آدمی تھا۔ بچپن میں اس کا شرابی باپ گھر میں بند کر کے قمچیوں سے اس کی خوب خبر لیتا تھا۔ اسی لیے اس کو مزدور پیشہ جماعت کی بدبختیوں کا خوب اندازہ تھا یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنے "عملی معتقدات" کی روشنی میں اپنی تمام زندگی معاشرت و معیشت کی بے توازنی کو کم کرنے کے لیے وقف کر دی۔ ضبطِ تولید کی تحریک بھی ان ہی تحریکوں میں سے ایک تحریک تھی جس کو اس نے اپنے اصلاحی مقاصد کو حاصل کر لینے کے لیے آگے بڑھایا۔ بہرحال اس میں کوئی شک نہیں کہ مالتھوس کا مقالہ ساکن فضا میں ہلچل ڈالنے والا ضرور ثابت ہوا لیکن اس کو ضبطِ تولید کے بنیادی اور اہم محرکات میں شامل کرنا مشکل ہے۔ یہ بات بھی معنی خیز ہے کہ ضبطِ تولید کی معاشرتی تحریک نے اسی صدی میں بال و پر نکالے جب آبادی تعجب انگیز حد تک بڑھ رہی تھی اور جب کہ انفرادیت، عقلیت، لذتیت، مادیت اور شہریت کی ریل پیل تھی اور دنیا خصوصاً مغربی دنیا میں صنعت و تجارت اور نسوانی تحریکیں زور پر تھیں۔

معالجین کی کارفرمائیاں۔ ضبطِ تولید کی تحریک کو جہاں معاشرت و معیشت کے گوناگوں مسائل نے ضروری بنایا ہے وہاں ہمارے علاج پیشہ حضرات نے بھی اس کو لازمی قرار دینے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ انھوں نے قدرت کے کاموں میں مداخلت کرتے ہوئے "ضبطِ موت" کی بنیاد ڈالی۔ انیسویں صدی میں آبادی کی غیر معمولی کثرت کے اور اسباب کے علاوہ ایک سبب یہ بھی تھا کہ علمِ طب اور علمِ حفظِ صحت نے غیر معمولی ترقی کر لی تھی۔ لوگوں کو موت کے پنجے سے بچ نکلنے کے بہت سے ذریعے ہاتھ لگ گئے تھے۔ علمِ حفظانِ صحت کے عام ہو جانے کی وجہ سے بیماریوں میں بڑی روک تھام ہو گئی۔ بیماریوں کی کمی کی وجہ سے فرشتۂ موت کی سرد بازاری ہو گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بڈھے کھوسٹ اور بچے، جو ذرا ذرا سے جھٹکوں میں قبرستانوں کو جا بساتے تھے، اب آبادی پر بار بنے بیٹھے تھے۔ اور اس بار کی وجہ سے معاشرت و معیشت کا نظام اُلٹ پلٹ رہا تھا۔ اسی لیے مسئلے کی صحیح صورت اکثر مقامات پر یہ تھی کہ وہاں درحقیقت شرحِ پیدائش میں تو قابلِ لحاظ اضافہ نہیں ہوا تھا بلکہ شرحِ اموات نسبتاً کم ہو گئی تھی۔ اس صورتِ حال میں کون ہے جو حاملینِ طب و حفظِ صحت کو الزام سے بری کر سکے۔ یا وہ کون حاملِ طب ہے جو الزام کو قبول کرنے کے سوا اس سے بچ نکلنے کی کوشش کرے۔ یہی اسباب ہیں جن کی وجہ سے انیسویں صدی اتنی کثیر آبادی کو اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے کہ تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔

ضبطِ تولید کی سرگرمیوں کا آغاز ہم اس جگہ طوالت کے خوف سے ان تمام معاشرتی محرکات کا ذکر نہیں کر سکتے، جنھوں نے ضبطِ تولید کی موجودہ تحریک کو معاشرتی اور معاشی مسئلہ بنا کر اصحابِ غور و فکر کے سامنے پیش کیا۔ یہ تفصیل ایک علیحدہ باب چاہتی ہے۔ اور غالباً طبی نقطۂ نظر سے

رابرٹ ڈیل اوون
(۱۸۰۱-۱۸۷۷)
امریکہ میں ضبط تولید کی تحریک
کے اولین علم برداروں میں سے ایک

ٹی-آر- مالتھوس
(۱۷۶۶-۱۸۳٤)
عہد جدید میں ضبط تولید کا سب سے پہلا داعی

مسز اینی بینسٹ
(۱۸٤۹-۱۹۳۳)

چارلس بریڈ لا
(۱۸۳۳-۱۸۹۱)

ان دونوں کے نام تحریک ضبط تولید کی تاریخ میں اس وجه سے نمایاں هیں کہ انھوں نے چارلس ناولٹن (۱۸۰۰-۱۸۵۰) کی تصنیف کو چھاپ کر شایع کیا جسے حکومت نے خلاف قانون قرار دیا تھا ۔طول طویل مقدمے کا نتیجه یه هوا کہ کتاب " فلسفے کے پھل " کی اشاعت عام هوگئی

مسئلے کی چھان بین کرنے کے سلسلے میں ہمیں ان بحثوں سے، جہاں تک ممکن ہو دور ہی رہنا چاہیئے۔

فرانسس پلیس کا نام اوپر آ چکا ہے۔ اس کی عملی سرگرمیوں کی صورت یہ ہوتی ہے کہ وہ ضبطِ تولید کی تحریک کو تقویت دینے اور اس کو عام کرنے کے لیے دستی اشتہارات لکھنے شروع کرتا ہے۔ اور ان کو غریبوں میں مفت تقسیم کرتا ہے۔ اشتہاروں کے مضمونوں کی نوعیت زیادہ تر طبی ہوا کرتی تھی۔ غریبوں اور مزدوروں تک اپنے خیالات کو ان اشتہاروں کے ذریعے سے پہنچانے کے لیے اُس نے ہر ممکن وسیلہ اختیار کیا۔ مزدوروں کے لیڈروں کو اپنا ہم نوا بنا کر اس نے اپنی تحریک کو مقامی مزدوروں تک پہنچانے کی کوشش کی۔ ان لیڈروں نے زبانی پروپگنڈا بھی کیا اور پلیس کے اشتہارات بھی خوب تقسیم کیے۔ دستی اشتہاروں کے علاوہ پلیس نے چھوٹے چھوٹے پمفلٹ بھی لکھے اور ان کو ممکن طریقے سے غریبوں تک پہنچایا۔ انگلستان کا مشہور فلسفی جان سٹوارٹ مل (۱۸۰۶-۷۳) ان دنوں ایک نوجوان لڑکا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں جب یہ اشتہار پہنچے تو وہ بھی پلیس کے کاموں میں دلچسپی لینے لگا۔ وہ اپنے نوجوان ساتھیوں کو ساتھ لے کر گھر گھر پہنچتا اور ضبطِ تولید کے اشتہار تقسیم کرتا۔ اس طرح یہ اشتہار لندن کے بہت سے غریب اور متوسط گھرانوں میں پہنچائے گئے۔

ضبطِ تولید کی تحریک کے اس زمانے میں ہم ایک اور شخصیت کو نمایاں حصّہ لیتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ یہ شخصیت رچرڈ کارلائل[1] (۱۸۴۳-۱۷۹۰) کی ہے۔ کارلائل نے فرانسس پلیس سے تعلیم بھی حاصل کی تھی بعد میں جب پلیس نے اپنی تحریک شروع کی تو کارلائل بھی اس کا پُرزور حامی بن گیا۔ کارلائل بہت جوشیلا اور دلیر شخص تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ ضبطِ تولید کے طبی، معاشرتی اور معاشی غرض ہر پہلو پر اظہارِ خیال کرنے کی پریس کو آزادی نہیں ہے تو اس نے اس کے خلاف جدوجہد کی۔ آخر یہ پابندیاں اٹھوا کر ہی اس نے دم لیا۔ کارلائل کی عادت تھی کہ وہ جب کسی چیز کے پیچھے پڑ جاتا تھا تو کچھ نہ کچھ کر کے ہٹتا تھا۔ جب وہ ضبطِ تولید کی تائید پر اُتر آیا تو اس میدان میں بھی اپنے قلم کے بعض نقوش چھوڑ گیا۔ اس نے سب سے پہلے اِس موضوع پر ایک چھوٹا سا رسالہ "محبت کیا ہے" کے نام سے ۱۸۲۵ء میں لکھا۔ یہ رسالہ اگرچہ دلچسپ اور اثر پیدا کرنے والا تھا لیکن اس کا اخلاقی پہلو کم زور تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اعتراضوں کا شکار بنا۔ ان اعتراضوں اور تنقیدوں نے اس رسالے کو خاصا مشہور کر دیا۔ ۱۸۲۶ء میں کارلائل نے اِس رسالے میں ترمیم اور اضافہ کر کے "ہر عورت کے مطلب کی کتاب یا محبت کیا ہے" کے نام سے شائع کیا۔ اِس رسالے کی اہمیت اس سے ہی ظاہر ہوتی ہے کہ یہ انگریزی زبان میں سب سے پہلا رسالہ تھا جس میں ضبطِ تولید کے طبی، معاشی اور معاشرتی پہلوؤں پر بحث کی گئی تھی۔ ۱۸۲۲ء میں فرانسس پلیس نے ایک کتاب "آبادی کے مسئلے کی تفصیلات اور اس کے ثبوت" کے نام سے لکھی تھی لیکن پلیس نے مصلحتاً اس میں ضبطِ تولید کے طبی پہلو پر بحث نہیں کی تھی۔ اگرچہ معاشی اور معاشرتی پہلوؤں پر بحث کے معاملے میں یہ کتاب تاریخی حیثیت رکھتی ہے اور مصنّف کی قابلیت کا ثبوت اس سے ملتا ہے۔

اسی زمانے میں ایک رسالے نے فرانسس پلیس کے اشتہارات اپنے صفحوں میں شائع کرنے شروع کر دیئے۔ اس سے ہی ایک علمی جنگ کی بنیاد پڑی جس میں ایک طرف فرانسس پلیس اور جان اسٹوارٹ مل تھے جو ضبطِ تولید کی حمایت میں "قلمی جہاد" کر رہے تھے اور دوسری طرف مشہور صحافی (جرنلسٹ) ٹی۔ جے۔ وولر اس تحریک کی سرگرم مخالفت کر رہا تھا۔ اس مباحثے میں تقریباً وہ تمام مسائل زیرِ بحث آ گئے جو آج بھی امتناعِ حمل کی موافقت اور مخالفت میں پیش کیے جاتے ہیں۔

انگلستان میں ضبطِ تولید کی یہ تحریک، جس کی سربراہی پلیس، مل اور کارلائل کر رہے تھے، آٹھ دس سال تک زور شور سے جاری رہی۔ اس کے بعد وہ ٹھنڈی پڑ گئی۔ لوگوں کی دلچسپیاں، جو مذکورہ مباحثے کی وجہ سے پیدا ہو گئی تھیں، اب ختم ہو گئی تھیں۔ تحریک کے اس دور کے متعلق یہ کہنا مشکل ہے کہ واقعی وہ بااثر ثابت ہوا۔ ہاں اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ شرحِ پیدائش میں کوئی قابلِ ذکر اور نمایاں کمی واقع نہیں ہوئی۔

ریاست ہائے متحدہ میں ضبطِ تولید کی ابتدا

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں معاشرتی بنیادوں پر ضبطِ تولید کی تحریک کی ابتدا غالباً اس وقت ہوئی جب نیویارک سے ۱۸۳۰ء میں رابرٹ ڈیل اوون (۱۸۰۱-۱۸۷۷) کی کتاب "اخلاقی فعال الاعضا"

---

[1] یہ انقلابِ فرانس کا مشہور مورخ اور فلسفی تھامس کارلائل (۱۷۹۵-۱۸۸۱) نہیں ہے۔

یا آبادی کے مسئلے پر ایک مختصر اور واضح رسالہ" کے نام سے شائع ہوئی لیکن اس کتاب کے شائع کرنے سے پہلے اووِن اس کتاب کے مطالب یا خلاصہ اپنے رسالے "فری انکوائرر" میں شائع کر چکا تھا۔ ان مضمونوں کا شائع ہونا تھا کہ موافق و مخالف آرا کا اظہار شروع ہو گیا۔ اووِن کے دوستوں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ اپنے خیالات واضح اور مکمل طور پر ایک مستقل کتاب کی صورت میں پیش کرے۔ چناں چہ اس نے مندرجہ بالا نام سے کتاب شائع کر دی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے سے ذرا پہلے کارلائل کی "ہر عورت کے مطلب کی کتاب" فلاڈلفیا (امریکہ) سے شائع ہو چکی تھی۔ بعض تحقیق کرنے والوں کا خیال ہے کہ امریکہ میں سب سے پہلے کارلائل کی کتاب کا خاکہ نیو ہارمونی پریس انڈیانا سے شائع ہوا اور اسی وجہ سے امریکہ کے عوام میں ضبطِ تولید کے متعلق اختلاف آرا کی بنیاد پڑی۔ اووِن نے کارلائل کی کتاب کے مطالب و دلائل کو اپنی کتاب کی بنیاد تو ضرور بنایا ہے۔ لیکن کارلائل کے سخت لب و لہجے سے اووِن نے پرہیز کیا ہے۔ شاید اسی وجہ سے اس نے اپنی کتاب کا نام بھی "اخلاقی افعال الاعضاء" (مارل فزیالوجی) رکھا۔ بہر حال چند سال تک کارلائل اور اووِن وغیرہ کی کتابیں ہی امریکہ میں ضبطِ تولید کی تحریک کا مرکزی نقطہ رہیں۔ سنہ ۱۸۳۲ء میں ڈاکٹر چارلس نا ولٹن (۱۸۰۰۔ ۱۸۵۰) نے اپنا مشہور رسالہ "فلسفے کے پھل" کے نام سے شائع کیا۔ یہ رسالہ عجیب و غریب خیالات کا حامل تھا اگرچہ اس کا لہجہ تلخی لیے ہوئے تھا۔ اس کتاب کے پہلے ایڈیشن کا کوئی نسخہ اب شاید کہیں محفوظ نہیں ہے۔ کاپی رائٹ والا نسخہ کانگریس کی لائبریری کی آگ میں جل گیا (۱۸۵۱)۔ دوسرے ایڈیشن کا صرف ایک نسخہ ہارورڈ کالج کی لائبریری کے محافظ خانے میں موجود ہے۔ دوسرا ایڈیشن غالباً ابنر نیلینڈ نے بوسٹن سے شائع کیا تھا۔ یہ شخص اُس وقت ملک کے آزاد خیالوں میں بہت سربرآوردہ تھا اور رسالہ "بوسٹن انویسٹی گیٹر" کو بہت قابلیت سے مُرتب کرتا تھا۔

نا ولٹن کی کتاب نہ صرف اس وجہ سے ہماری توجہ کو جذب کرتی ہے کہ وہ امریکہ کے ایک ڈاکٹر کی ضبطِ تولید کے مسئلے پر سب سے پہلی طبّی کتاب تھی بلکہ اس وجہ سے بھی کہ اس کتاب میں مصنف نے حقیقتاً مکمل اور اطمینان بخش مواد پیش کیا تھا۔ اس وقت جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ نا ولٹن نے اس مسئلے کی تفصیلات کو بہت حد تک اس طرح سمجھ لیا تھا جس طرح ہم سمجھتے ہیں، تو ہم کو تعجب ہوتا ہے۔ وہ امتناعِ حمل کی تفصیلات کو سمجھنے ہی میں اپنے وقت کا امام نہیں تھا بلکہ اپنے پیشے میں بھی وہ اپنے ہم عصروں سے ممتاز تھا۔ کتاب "فلسفے کے پھل" میں بڑی قابلیت سے امتناعِ حمل کی فنی بحثوں کے علاوہ مسئلے کے معاشرتی، معاشی اور اصلاحِ نسلی پہلوؤں پر بھی فاضلانہ بحث کی گئی ہے۔

نا ولٹن کا دعویٰ ہے کہ سب سے پہلے اُسی نے کیمیاوی دواؤں کے مہبلی غسول ایجاد کیے ہیں۔ اس کا یہ دعویٰ کسی حد تک صحیح بھی معلوم ہوتا ہے۔ کیوں کہ مانعِ حمل دواؤں کی جو تاریخ ہمارے سامنے ہے اس سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ ان مخصوص قسم کے غسول کا تذکرہ سب سے پہلے نا ولٹن ہی نے کیا ہے۔

نا ولٹن کی کتاب "فلسفے کے پھل" کے ابتدائی ایڈیشن اب نایاب ہیں۔ ابتدائی دو ایڈیشنوں کا تذکرہ ہم اوپر کر چکے ہیں۔ سنہ ۱۸۳۹ء میں اس کتاب کا جو نواں ایڈیشن شائع ہوا، اس کے دو صرف نسخے ہم کو معلوم ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سنہ ۱۸۳۹ء تک اس کتاب کے تقریباً دس ہزار نسخے فروخت ہو چکے تھے۔ نواں ایڈیشن خود نا ولٹن کی نظرِ ثانی کے بعد شائع ہوا تھا۔ کتاب کا یہی ایڈیشن سنہ ۱۸۷۷ء میں ہارورڈ میڈیکل سکول کے جدید خیال کے طلبا نے چندے کی رقم سے دوبارہ چھپوایا۔

مانعِ حمل ذرائع ۔ اگر ہم امتناعِ حمل کے ذرائع پر فنی نقطۂ نظر سے غور کریں تو ہم کو معلوم ہو جائے گا کہ انیسویں صدی کی سب سے اہم ایجادیں ربڑ کا رخالہ (کنڈم) اور مین سنگا کی ربڑ کی پیسری ہیں۔ آخر الذکر چیز دنیا بھر کے کلینکوں میں عموماً استعمال کی جاتی ہے۔ عنق الرحم (رحم کی گردن) کے لیے ربڑ کی ٹوپیاں مانعِ حمل مقصد کے لیے کس نے ایجاد کیں، اس کا پتہ نہیں چل سکا۔ ہاں اتنا معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۷۰ء یا سنہ ۱۸۸۰ء کے لگ بھگ ان ٹوپیوں کا اشتہار انگلستان میں شائع ہوا تھا یہی زمانہ امریکہ میں بھی اس چیز کے رواج کا سمجھا جاتا ہے۔

انیسویں صدی کی آخری چوتھائی میں مانعِ حمل شیافوں کی تیاری میں جو ترقیاں ہوئی ہیں وہ بھی نظر میں رکھنے کے قابل ہیں۔

عموماً یہ شیافے ناریل کے مکھن پر بنائے جاتے تھے اور ان میں ایسی دوائیں شامل کی جاتی تھیں جن کے متعلق خیال تھا کہ وہ مادہ منویہ کے کیڑوں کو مارنے والی ہیں۔ اسی زمانے میں تکی بے تکی کیمیاوی تحقیقات" اس بارے میں ہوتی رہی۔ افسوس ہے کہ ان "تحقیقاتوں" کی جانچ پڑتال ماہرین نہیں کر سکے۔ اور نہ ان بے چاروں کے بس کی بات تھی۔ جس کی جو بات سمجھ میں آتی تھی اُسے وہ کیمسٹری کی طرف منسوب کر دیتا تھا۔ بہر حال پچھلے دس پندرہ سال میں بیکر اور ووج ہی کی دو شخصیتیں نمایاں نظر آتی ہیں جنھوں نے مانع حمل دواؤں کے اجزا اور ان کے عمل پر کیمیاوی نقطۂ نظر سے بحث و تحقیق کی ہے۔ ووج نے ایک جامع رسالہ بھی اس مسئلے پر سپردِ قلم کیا ہے۔ ان تمام باتوں کے باوجود یہ بات آسانی سے کہی جاسکتی ہے کہ امتناع حمل کے کیمیاوی ذریعوں پر جو معلومات ہمیں معلوم ہو چکی ہیں انھیں اب تک ان لوگوں تک رسائی نصیب نہیں ہوئی جنھیں کہ حقیقتاً ان کی ضرورت ہے۔

کیمیاوی ذرائع کی حقیقی نوعیت۔ یہ حقیقت یقیناً تعجب سے سنی جائے گی کہ جن شیافوں کے متعلق زور شور سے دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ان کا طریق عمل کیمیاوی ہے وہ درحقیقت عضوی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ جو شیافے عموماً بنائے جاتے ہیں اور جن کے متعلق کہا یا بتایا جاتا ہے کہ ان کے اجزا کے عمل کا رخ قتلِ کرم کی طرف ہے وہ اکثر صورتوں میں یا تو راستے میں رکاوٹ پیدا کر کے اپنا عمل کرتے ہیں یا مہبل کے عضلی طبقات کو سکیڑتے ہیں یا ان کی وجہ سے رحم کا منہ وقتی طور پر بند ہو جاتا ہے یا وہ اندام نہانی میں سیلانِ رطوبت کو بڑھا دیتے ہوں۔ بہر حال یہ یا اسی قسم کی اور صورتیں لگا ہے گا ہے اپنا عمل کر دکھاتی ہیں اور قتلِ کرم کی نوبت کم ہی آتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ابھی تک ان دواؤں کی تعداد بہت تھوڑی سی ہے جو قاتلِ کرم بھی ہوں اور جنھیں بے خطر اندام نہانی میں بھی پہنچایا جا سکے اور جو کیمیاوی تجربے سے بھی صحیح ثابت ہو چکی ہوں۔ قاتلِ کرم دوائیں پہلے زمانے میں بھی اطبا کو معلوم تھیں۔ اس زمانے میں یقیناً اس میں اضافہ ہوا ہے لیکن یہ اضافہ اتنا زیادہ ہرگز نہیں ہے جتنا کہ عموماً سمجھا جاتا ہے۔

حمل روکنے کی ترکیبوں کی حقیقت۔ حمل کو روکنے کی عجیب و غریب ترکیبیں معلوم کرنے کے لحاظ سے بیسویں صدی شاید نمایاں رہے گی۔ طرفہ یہ ہے کہ یہ ترکیبیں اکثر و بیشتر پڑھے لکھے اصحابِ فن کی طرف سے بڑے زور شور کے ساتھ پیش کی جاتی ہیں لیکن کچھ ہی مدت میں ان ترکیبوں کے نقصانات منظرِ عام پر آجاتے ہیں۔ حال ہی میں گریفن برگ صاحب نے ایک چھلا ایجاد کیا تھا۔ جسے رحم کی گردن پر مستقل طور پر فٹ کر دیا جاتا تھا۔ اور اس طرح رحم کے منہ کو ہمیشہ کے لیے یا اس وقت تک کے لیے مقفل کر دیا جاتا تھا جب تک کہ ڈاکٹر ہی آ کر اس کو نہ اتارے، یا ضرورت کے وقت وہی نہ چڑھا جائے۔ چڑھانے اور اتارنے کی ان مصیبتوں کے باوجود حمل سے بچنے والے جذباتی لوگوں نے اس ترکیب کو محض اس لیے اختیار کرنا شروع کر دیا کہ بچوں کے پاپ سے تو نجات ملی لیکن اس چھلے کو بہت سی استعمال کرنے والیاں اب بھی ایسی ہوں گی جو تجویز کرنے والوں کو یاد کر رہی ہوں گی۔

ترکیبوں کا یہ سلسلۂ دراز ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔ اب بھی اس قسم کے شوشے چھوٹتے رہتے ہیں، گو پہلے کے مقابلے میں اب ذرا ان میں کمی ہے۔ فی الحال حمل کو روکنے کے لیے عموماً یہ میلان پایا جاتا ہے کہ ربڑ کی تھیلی (رفالہ) کے ساتھ قاتلِ کرم جیلی کا استعمال کیا جائے۔

ضبطِ تولید یا برتھ کنٹرول کے اس تاریخی بیان میں شاید یہ بیان کسی قدر دلچسپی کا باعث ہوتا اگر ہم موجودہ زمانے کی مانع حمل کیمیاوی دواؤں اور ترکیبوں کی تعداد بتا سکتے۔ بعض ماہرین نے ان چیزوں کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اِن کا آپس میں اس قدر اختلاف ہے کہ مطالعہ کرنے والے کے لیے کسی صحیح نتیجے پر پہنچنا ممکن نہیں معلوم ہوتا۔ تاہم اندازہ لگایا گیا ہے کہ دو سو سے پانچ سو تک ایسی ترکیبیں اور کیمیاوی دوائیں موجود ہیں جو موجودہ زمانے میں امتناعِ حمل کے لیے استعمال کی جا رہی ہیں۔ یہ موقع تفصیل کا نہیں ہے۔ ناظرین کو ان چیزوں کا علم حاصل کرنے کے لیے فنی کتابوں کی طرف رجوع کرنا چاہیے یا مختصر معلومات کے لیے اس اشاعت کے تیسرے باب کو دیکھنا چاہیے۔

حاصلِ کلام

ضبطِ تولید یا برتھ کنٹرول کی طبی اور معاشرتی تاریخ کا مطالعہ ہم کو حسب ذیل نتیجوں پر پہنچاتا ہے:۔

(۱) ہر زمانے کے ہر طبقے میں حمل سے بچنے یا اس کو روکنے کی خواہش پائی گئی ہے۔ یہ خواہش اس قدر عمومی حیثیت رکھتی ہے کہ اس کے

بالکل ختم کر دینے کی کوشش یقیناً بے نتیجے ثابت ہوگی۔ اس لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ ضبطِ تولید کی خواہش کی عمومیت اور اس کے متعلقہ عمل کے درمیان واضح امتیاز اور تفریق پیدا کی جائے اور سوسائٹی کے ہر طبقے میں نئی نئی معلومات بہم پہنچانی چاہئیں ایسی معلومات جو قابلِ اعتماد، بے ضرر اور مؤثر مانعاتِ حمل پر مشتمل ہوں۔

(۲) چوں کہ حمل سے بچنے بچانے کی خواہش کا استیصال ناممکن ہے اس لیے بہترین طریقۂ کار یہی ہے کہ اس خواہش کی عمدگی اور عقل مندی سے رہنمائی کی جائے۔

(۳) علاج پیشہ اصحاب کو ضبطِ تولید وغیرہ تحریکوں کے سلسلے میں اپنے لیے راہِ عمل تلاش کر لینی چاہیئے۔ اگر وہ اس معاملے میں دخل دینے کے لیے تیار نہیں ہیں تو یقیناً دوسرے پیشے والوں کو لوگوں کی یہ ضرورت پوری کرنے کے لیے آگے بڑھنا پڑے گا۔

(۴) ضبطِ تولید اور امتناعِ حمل کی تاریخ کے مطالعے سے یہ حقیقت بھی روزِ روشن کی طرح سامنے آجائے گی کہ مذاہب خصوصاً عیسوی مذہب کے دو ہزار سالہ لعنت و ملامت کے باوجود یہ تحریکیں بڑھتی رہیں۔ ان کی عمومیت میں اضافہ ہوا۔ ان کے طریقہ ہائے کار کی نوعیتوں میں وسعت پیدا ہوئی۔ حمل کو روکنے کی خواہش نہ دبی۔ حد یہ کہ آج یہ مسئلہ انسان کی معاش، معاشرت اور اس کی نسل کی اصلاح کا ایک اہم مسئلہ ہے اور کوئی صاحبِ نظر اس کی اہمیت کو نظر انداز کر کے آگے نہیں بڑھ سکتا۔

(۵) منعِ حمل کی دوائی تاریخ بہت پرانی ہے لیکن اس مسئلے کے معاشرتی پہلو کی اہمیت سنہ ۱۸۲۰ء اور اس کے بعد ہی میں منظرِ عام پر آئی، جب کہ دوسرے معاشرتی مسائل بھی سائنس کی گود میں پرورش پا رہے تھے۔

(۶) علمِ طب کا فوری مقصد ضبطِ تولید وغیرہ تحریکوں کے متعلق فی الحال یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ دلیلوں اور ثبوتوں کا ڈھیر لگانے میں مصروف رہے یا ان کے جائز و ناجائز ہونے کی بحثوں میں ہی اُلجھا رہے، بلکہ صحیح طریقِ کار یہ ہوگا کہ مسائل کے حل کے لیے تجربات و تحقیقات کو رو بہ نما بنایا جائے۔

(۷) علمِ طب کے علم برداروں کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اپنے پیشے کے معاشی، معاشرتی اور اصلاحِ نسلی مسائل کے اور پہلوؤں سے بھی واقف ہوں۔ اگر موجودہ علمِ طب نے اس باب میں کوتاہ نظری یا لاپروائی سے کام لیا تو اسے یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اپنے منصبی فرائض کو معقول طریقوں سے پورا نہیں کر سکے گا اور آخر میں اُسے مُنہ کی کھانی پڑے گی۔

(۸) ہم کو اپنا کام چیخ پکار کرنے والوں کی پروا کیے بغیر جاری رکھنا چاہیئے۔ کیوں کہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اس کا ہر دور اپنے ساتھ متوازن اور جچی تلی آبادی رکھتا تھا۔ اسی کے ساتھ انیسویں صدی کے ہولناک اعداد و شمار بھی ہم نہیں بھول سکتے جب کہ دنیا میں انسانی آبادی کی اتنی ریل پیل ہوئی کہ تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اس وقت بھی اگرچہ بعض ممالک اپنی آبادی متوازن رکھتے ہیں لیکن اکثریت ایسے ہی ممالک کی ہے کہ جن کی آبادی تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ان ممالک کا معاشی و معاشرتی توازن ختم ہو رہا ہے۔ ان تمام باتوں سے قطعِ نظر ہمارے سامنے خالص طبی وجوہ بھی تو موجود ہیں، جو ہمیں اس کام کی تکمیل کے لیے اب بھی اُکسا رہے ہیں اور آیندہ بھی اُکساتے رہیں گے۔ مثلاً یہی ایک چیز ہے کہ عورت کی صحت کی خاطر اور بچے کی عمدہ پرورش کے لیے دو پیدائشوں کے درمیان کافی وقفہ ہو۔

(۹) یہ ہو سکتا ہے کہ ضبطِ تولید اور منعِ حمل کے میدان کے سر ہو جانے کے بعد بعض طبقے مانعِ حمل طریقوں کا ناجائز استعمال کریں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس افراط اور غلو کا نتیجہ وقتی طور پر اچھا نہ نکلے، لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ نہ تو افراط و غلو زیادہ مدت تک چل سکتا ہے اور نہ اس کے اثرات دائمی ہو سکتے ہیں۔ علم المعاشرت کا ہر مبصر فطرتِ انسانی کا یہ نکتہ آپ کو بتا سکتا ہے کہ جب کبھی کوئی معاشرتی تحریک اپنی حدوں سے آگے نکل کر شدت اختیار کر لیتی ہے تو لازماً توازن کو قائم و برقرار رکھنے کے لیے ردِ عمل کی قوتیں اپنا کام کرنے لگتی ہیں۔ جب ہر معاشرتی تحریک میں یہ اصول کارفرما ہے تو پھر ضبطِ تولید کی تحریک اس سے کیوں مستثنیٰ ہو؟

عبد الحمید

رفالہ یا کنڈوم
تاریخ کی روشنی میں

رفالہ یا قضیب پوش وہ آلہ ہے جو حمل اور متعدی بیماریوں سے بچنے کے لیے غالباً سب سے زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اس کی ساخت کی موجودہ ترقی اور اس کا عمومی استعمال زیادہ سے زیادہ ایک صدی کی بات ہے لیکن وہ اپنے پیچھے ایک دلچسپ تاریخ بھی رکھتا ہے۔ اِس زمانے کا تعین تو تقریباً ناممکن ہے جب سے انسان نے قضیب پوش تیار کیا یا اُسے استعمال کیا۔

قدیم زمانے کا انسان مردانہ غلاف بہت سے مقاصد کے لیے استعمال کرتا تھا اس کا مقصد اس سے یہ بھی ہوتا تھا کہ اپنے آپ کو لگنے والی بیماریوں اور کیڑوں مکوڑوں کے کاٹنے سے محفوظ رکھے۔ کبھی شرم وحیا کا جذبہ اس کے استعمال کا سبب بنا۔ کبھی اظہار شان وشوکت اس کا مقصد قرار پایا۔ کہیں پیدائش کو ترقی دینے کے لیے اس نے تعویذ گنڈے کا کام دیا تو کہیں اس کو بھوت پریت کے اثر سے محفوظ رکھنے کا آلہ سمجھا گیا۔ برازیل کے ایک قبیلے کے لوگ اپنے آپ کو ایک مقامی مرض سے محفوظ رکھنے کے لیے پام کے پتوں سے ایک مخروطی شکل کا آلہ بناتے تھے اور اسے عضو پر لگاتے تھے۔ مسٹر سی۔ جوبرٹ نے لکھا ہے کہ وہ اس مقصد کے لیے چھوٹا سا ناریل بھی استعمال کرتے تھے۔ اس ناریل میں آگے کی طرف ایسا سوراخ بنا لیا جاتا تھا جو پیشاب کرنے کے لیے کھول لیا جاتا تھا اور پھر بند کر دیا جاتا تھا۔ کارخ نے لکھا ہے کہ برازیل کے ابیکوا نامی قبیلے میں کیلے کے ہرے پتوں سے ایک قسم کا غلاف بنایا جاتا ہے اور اُسے عضو پر چڑھایا جاتا ہے۔ اسی نوعیت کے غلافوں کا رواج جنوبی افریقہ وسطی برازیل، میلن شیا اور پولن شیا میں پایا جاتا ہے۔

مسٹر ٹیبولی نے لکھا ہے کہ آج سے چھ ہزار برس پہلے مصر قدیم کے لوگ بہت سے قسم کے غلاف بنانے اور استعمال کرتے تھے۔ غلاف چمڑے کے بھی ہوتے تھے اور دہات کے بھی۔ یہ غلاف عموماً خصیوں کے لیے بنائے جاتے تھے جن سے ان کے خیال میں مجامعت کے وقت خصیوں کی حفاظت ہو جاتی تھی۔

مسٹر بلنچرڈ نے بتایا ہے کہ روڈیشیا کے زولو لوگ مرض بلہارزیا (ایک مرض جو سانپ کی قسم کے ایک زہریلے جانور کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ جانور افریقہ کے بعض مقامات میں پایا جاتا ہے) سے بچے رہنے کے لیے ایک تونبے نما غلاف استعمال کرتے ہیں۔ مسٹر فسٹر کا خیال ہے کہ مصر قدیم کے لوگ جو غلاف استعمال کرتے تھے تو ان کا مقصد بھی غالباً بلہارزیا سے اپنے آپ کو بچانا ہوتا تھا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بلہارزیا میں مبتلا لوگ شرم کے مارے اس قسم کے غلاف عضو اور فوطوں پر چڑھا لیتے تھے تاکہ وہ اس بدشکلی کو عورتوں سے چھپا سکیں جو مرض بلہارزیا ان کے عضو مخصوص میں پیدا کر دیتا تھا۔

مردانہ غلاف جو روڈیشیا کے زولوس نامی قبیلے کے لوگ مرض بلہارزیا سے بچنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

اس اشاعت میں ہم مصر قدیم کے ایک دیوتا بَیس کی تصویر شائع کر رہے ہیں۔ یہ تصویر اس مورت سے لی گئی ہے جو مصریات (ایجپٹالوجی) کے عالموں کے ہاتھ دندیراہ کے مندر کی کھدائی میں لگی تھی۔ اس مندر کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ کلیوپٹرا اور ٹالمی کے زمانے میں بنایا گیا تھا۔ بَیس کی یہ تصویر اگرچہ ۱۸۸۹ء میں عالم مصریات مسٹر مسن برو نے شائع کر دی تھی لیکن کسی نے بھی اُس وقت دیوتا کے عضو تناسل کی مخصوص ہیئت کے متعلق کچھ غور نہیں کیا۔ آخرکار مسٹر فسٹر نے دلائل سے ثابت کیا کہ دیوتا کے عضو پر مخصوص قسم کا غلاف چڑھا ہوا ہے اور یہ کہ اُس وقت اس قسم کے غلافوں کا رواج عام تھا۔ اگرچہ مسٹر موصوف نے یہ تو نہیں بتایا کہ عضو غلاف پوش رکھنے کا مقصد

دراصل کیا گیا تھا۔ تاہم اگر ہم اُسے ضبطِ تولید کے مقصد سے متعلق نہ بھی کر سکیں تب بھی بیماریوں سے محفوظ رہنے اور خوش نمائی پیدا کرنے کا آلہ اُسے ضرور تسلیم کرنا پڑے گا۔ بہرحال بعض ماہرین کا کہ ہمارے موجودہ کنڈوم یا رفالے کا باوا آدم بہی غلاف ہے۔ ماہرین نے اپنے خیال کو حق بجانب ثابت کرنے میں بَیس کی دیوتائی نوعیت کو سامنے رکھا ہے جس کے متعلق مسٹر ایران کا پختہ خیال ہے کہ وہ آرائش کا دیوتا تھا۔

مصری دیوتا بیس، مردانہ غلاف چڑھائے ہوئے

ڈاکٹر مارٹن سی۔ کاہن کے جوکا نامی قبیلے اور جنوبی امریکہ میں عورتیں اپنے اندام نہانی میں ایک کرتی ہیں۔ اس ڈنٹھل کا ایک سرا باہر کا سرا دخول کے لیے چھوڑ دیا زنانہ رفالہ بن جاتا ہے۔ ڈنٹھل کی وہ نرم ہوتا ہے۔ جوکا قبیلے کے لوگ ہوتے ہیں۔ ان میں شادی سے چرچا ہے۔ شادی کرنے میں بھی یہ ان باتوں کے ہر شادی شدہ جوڑے نے لکھا ہے کہ ڈچ گائینا کے حبشیوں یہ رواج پایا جاتا ہے کہ وہاں کی مخصوص درخت کا ڈنٹھل داخل نسیم رجسم پر پڑ جاتا ہے، اور جاتا ہے۔ اس طرح یہ ایک قسم کا لمبائی عموماً پانچ انچ ہوتی ہے اور جنسی معاملات میں بہت آزاد واقع پہلے مجامعت اور زنا وغیرہ کا بہت لوگ کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ باوجود کا کنبہ بس دو یا زیادہ سے زیادہ تین اولادوں سے آگے نہیں بڑھتا۔ اس تحدید کی وجہ جہاں "ڈنٹھلی مانع حمل" نسخہ ہے وہاں یہ بھی ہے کہ ان لوگوں میں شرح اموات بے حد زیادہ ہے اور حمل کو گرانے کا رواج بھی پایا جاتا ہے۔

مائی نوس اور پسی فیا کے قدیم قصص و روایات کے مطابق یہ شہادت ملتی ہے کہ روم کے قدیم شاہی شہر میں چمڑے کی سی کسی چیز کا بنا ہوا ایک قسم کا غلاف تیار کر کے استعمال کیا جاتا تھا۔ انٹی نیوس لبرلس کے بیان کے مطابق مائی نوس نے اپنی محبوبہ کو ترغیب دی کہ وہ اپنے اندام نہانی میں بکری کا مثانہ رکھ لے۔ اس بیان کی جانچ پڑتال کرنا ہمارے بس کا روگ نہیں ہے۔ مورخین ہی اس معاملے میں ہماری مدد کر سکتے ہیں۔ ہماری نظر سے ابھی اس قسم کا بیان نہیں گزرا ہے۔ لیکن اگر یہ بیان صحیح ہے تو پھر اس سے اتنا ہی ثابت ہوتا ہے کہ بعض لوگوں نے ضبطِ تولید یا حمل کو روکنے کے لیے یہ ترکیب نکالی۔ مگر اس بات کی کوئی شہادت موجود نہیں ہے کہ اس زمانے میں لوگ حمل سے بچنے کے لیے حیوانی جھلیاں عموماً استعمال کرتے تھے۔

رفالے کی ابتدائی نوعیت

رفالے یا کنڈوم کی ابتدائی نوعیت کے متعلق غالباً سب سے پہلا بیان ہمیں فیلوپی اس کی کتاب "ڈی ماربو گالی کو" میں ملتا ہے۔ یہ کتاب سنہ ۱۵۶۴ء میں لکھی گئی۔ اس کے بعد وہ چھاپی بھی گئی۔ فیلوپی اس اٹلی کا ایک ماہر تشریح ابدان اور آتشک کا محقق معالج تھا۔ آتشک کے حفظ ماتقدم کے طور پر جہاں اس نے اور بہت سی تدابیر اپنی کتاب میں لکھی ہیں، وہاں اس نے بڑی شد و مد سے کتان کے ایک غلاف کے موجد ہونے کا بھی دعوےٰ کیا ہے۔ اُس نے بتایا ہے کہ آتشک سے بچنے کی تدبیر یہ ہے کہ خواہش مند کتان کے کپڑے کا ایک ٹکڑا لے کر اپنے حشفہ پر باندھے پھر گھونگھٹ کو حشفے پر چھوڑ دے اور مجامعت سے پہلے حشفے کو لعاب دہن یا لوشن سے تر کر کے مصروف ہو۔ اس ترکیب کے ساتھ اس نے مزید احتیاط کے لیے یہ بھی مشورہ دیا ہے کہ حفاظت کا خواہش مند کتان کا کپڑا پیشاب کی نالی میں داخل کرے۔ فیلوپی اس صاحب نے آخر میں لکھا ہے "میں نے اس ترکیب کو گیارہ سو آدمیوں پر آزمایا ہے۔ میں خدائے لایزال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان میں سے ایک بھی آتشک میں مبتلا نہ ہوا۔"

ہمیں یہاں فیلوپی اس صاحب کی اس "عظیم الشان" ایجاد سے تو بحث نہیں ہے جو اُنہوں نے آتشک میں مبتلا ہونے والوں کے لیے دنیا کے سامنے پیش کی، نہ اُس بے چارے محتاط شخص کی حالتِ زار پر ترس آ رہا ہے جو ڈاکٹر صاحب کی بتائی ہوئی ترکیب کے مطابق اپنی

[1] دی بش نیگروز آف ڈچ گائنا مطبوعہ سنہ ۱۹۳۱ء

پیشاب کی نالی میں کتان کا کپڑا گھسیڑ کر اس کے نتائج سے کراہ رہا ہوگا، نہ ان کی اس قسم سے سروکار ہے جس میں آپ نے خدائے لایزال کو بھی گواہ بنانا ضروری سمجھا ہے اور نہ ان گیارہ سو لوگوں کی تعداد پر شبہ ہے جن پر ڈاکٹر صاحب نے بہ نفس نفیس تجربہ فرمایا ہے۔ البتہ ہم کو جس چیز سے یہاں مطلب ہے وہ ڈاکٹر صاحب کی پڑیچ ہے جس سے کنڈم یا رفالے کی ابتدائی نوعیت کے متعلق قیاس لگایا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر فیلوپی اس نے کچھ ایسی گھڑی اپنے "تجربات عالیہ" کو قلم بند فرمایا تھا کہ اُن کے بعد ان کا "کتانی رفالہ" نہ صرف طب والوں ہی کا محل نظر رہا، بلکہ عوام بھی غلط یا صحیح طریقے پر اس سے دلچسپی لیتے رہے۔ آخر سنہ ۱۶۷۱ء میں میڈم ڈی سیوینگنے سے نہیں رہا گیا تو انہوں نے اس کتانی رفالہ کے اثرات کے متعلق کہہ دیا کہ "یہ لذت اندوزی کی راہ میں ایک روڑا ہے اور ایک مکڑی کا جالہ ہے جسے عظیم الشان خطرے کے مقابلے میں تانا گیا ہے۔ سبحان اللہ! یہ کیا سربستہ راز ہے!"

اب ہم سولہویں اور سترھویں صدیوں کو اسی حال میں چھوڑ کر آگے بڑھتے ہیں۔ اٹھارہویں صدی کی ابتدا میں ایک انگریز طبیب ڈینیل ٹرنر (Danial Turner) نے اپنی ایک کتاب میں آتشک کی بحث میں لکھا ہے کہ "کنڈوم ہمارے عیاشوں اور اوباشوں کے ہاتھ میں ایک حفاظتی ہتھیار ہو تو ہو لیکن میں نے تو یہ سنا ہے کہ بہت سے لوگ کنڈوم کو استعمال نہ کرنے کو اس بات پر ترجیح دیتے ہیں کہ وہ آتشک یا سوزاک میں مبتلا ہو جائیں۔ ان لوگوں کا بیان ہے کہ یہ لذت اندوزی کو کم کرتا ہے اور حس کو زائل کر دیتا ہے[1]۔"

ڈینیل ٹرنر نے کنڈم کا لفظ تو استعمال کر دیا۔ اور اس کی برائی بھی کر دی لیکن اس نے آلہ کی اور کوئی تفصیل نہیں دی اور نہ یہ بتایا کہ یہ لفظ کہاں سے نکلا ہے اور اس نے یہ لفظ کہاں دیکھا ہے۔ اندازِ بیان یہ بتاتا ہے کہ اس نے یہ لفظ کہیں اور دیکھا ہے لیکن ہمارا موجودہ علم اُس کا سُراغ لگانے سے قاصر ہے۔

ڈینیل ٹرنر کے اُنیس برس بعد سنہ ۱۷۳۶ء میں ڈاکٹر اسٹرک (Astruc) نے بھی کنڈم کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ انگلستان کا ایک مشہور عیاش جھلی کی بنی ہوئی صاف اور بے سیون کی تھیلیاں استعمال کرتا تھا۔ جسے انگریزی میں کنڈم کہتے ہیں۔ اسٹرک کے اس بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کنڈم کا وجود اس زمانے میں واضح طور پر موجود تھا۔ اور اس وقت یہ عیاشوں کے لیے سامان تفریح بنا ہوا تھا۔

رفالے کی ابتدائی صورت کے متعلق یہ نظریہ بھی بظاہر معقول معلوم ہوتا ہے کہ بوچڑ خانہ اس کی جائے پیدائش ہے۔ قصائیوں کو ذبح کیے ہوئے جانوروں کی نرم اور مضبوط جھلیوں سے ہمیشہ واسطہ پڑتا ہے۔ غالباً کسی قصائی کو آتشک اور سوزاک سے بچنے کے خیال نے یہ سُجھایا ہو کہ چلو اس جھلی کو عضو پر باندھ کر کارروائی کریں۔ اس کے بعد اس نے اس ترکیب کو کارآمد پایا۔ اور بعد میں اس نے اور لوگوں کو بھی یہ بات بتا دی۔

بہرحال ہم کنڈم کی ابتدا کے متعلق خواہ کچھ ہی خیال کریں لیکن یہ بات تو بالکل تحقیق شدہ ہے کہ مذکورہ بالا نوعیت کے کنڈم یا بالفاظ دیگر غلاف کو متعدی بیماریوں سے بچاؤ کے لیے تو بےشک استعمال کیا گیا لیکن استعمال کرنے والوں یا ایجاد کرنے والوں کے پیش نظر حمل سے بچنے بچانے کا کوئی مقصد اس وقت نہ تھا۔ امتناع حمل کے لیے غلاف کا استعمال بہت بعد کی بات ہے۔

کنڈوم کی لفظی تحقیق: لفظ کنڈم کے استعمال کا سراغ ہم نے اٹھارویں صدی کی ابتدا تک تو لگا لیا ہے لیکن اب تک محققین اس بات میں مختلف ہیں کہ یہ لفظ درحقیقت کہاں سے نکلا ہے اور اس کے معنی کیا تھے اور بعد میں اس کی ساخت میں کیا کیا تبدیلیاں ہوئیں۔

جب ہم فنی یا غیر فنی کتابوں میں متعدی بیماریوں کے مباحث کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس لفظ کے رواج کا سہرا ڈاکٹر کنڈوم یا کنٹن (Condom or Conton) کے سر ہے۔ یہ ڈاکٹر صاحب شاہ چارلس دوم (۱۶۶۰ - ۱۶۸۵) کے درباری طبیب یا صرف درباری تھے۔ اور ان کے نام سے یہ لفظ نکل پڑا۔ اب یہ بات، کہ اس لفظ کے ان کے نام پر نکل پڑنے کے کیا اسباب ہیں، بہت کچھ حاشیہ آرائی کا سبب بنی ہوئی ہے۔ لوگ طرح طرح کے قصے بیان کرتے ہیں۔ مثلاً بعض لوگوں کا بیان ہے کہ شاہ چارلس عیاش طبیع

---

[1] ڈینیل ٹرنر کی کتاب سفلس (آتشک) مطبوعہ ۱۷۲۴ء صفحہ ۸۴

انسان تھا۔ جب اُس کی ناجائز اولاد بہت بڑھنے لگی تو اُس نے اپنے درباری طبیب کنڈم سے اس کا مداوا تجویز کرنے کے لیے کہا۔ کنڈم نے بہت سوچ بچار کے بعد ایک آلہ بنا کر چارلس کو دیا جس سے خاطر خواہ نتیجہ ظاہر ہوا۔ چارلس کے دربار سے ڈاکٹر کنڈم کی بڑی عزت افزائی کی گئی۔ اس کو نائٹ خطاب دیا گیا۔ یہ بات چھپی نہیں رہ سکی۔ لوگوں کو اس آلے اور اس کی کارکردگی کا جلد ہی علم ہوگیا اور یہ آلہ کنڈم ہی کے نام سے مشہور ہوگیا۔ اس ذلّت آمیز شہرت سے بچنے کے لیے بعد میں کنڈم کو اپنا نام بھی بدلنا پڑا۔

ڈاکٹر کنڈم کی شخصیت کے متعلق مسٹر فرڈی اور ہیولاک نے بہت تحقیقات کی لیکن اس کا انہیں کوئی سراغ نہیں لگ سکا۔ موجودہ زمانے کے ایک محقق نے بھی جب کنڈم کی شخصیت کا پتہ لگانے کا بیڑہ اُٹھایا تو اُسے بھی اس میں ناکامی ہوئی۔ اُسے سب سے زیادہ تعجب اس بات پر ہے کہ کنڈم ہی کے زمانے کے ایک مشہور روزنامچہ نویس سموئل پے پس (۱۷۰۳-۱۶۳۳) نے بھی اس چیز کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ پے پس کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ جزوی باتوں کا بھی اپنے روزنامچہ میں ذکر کیے بغیر نہیں رہتا۔ تعجب ہے کہ اتنا اہم واقعہ اس کے زمانے میں ہو اور وہ اس کا ذکر تک نہ کرے۔ بہر حال لفظ کنڈم جہاں تک ہماری موجودہ معلومات کا تعلق ہے، سب سے پہلے ٹرنر کے "آتشک" نامی رسالے میں استعمال ہوا ہے۔ اس کے بعد ہماری نظر بوسمنٹ روزنامچہ نویس کے ۵ اردسمبر ۱۷۶۳ء کے روزنامچے پر پڑتی ہے۔ اس میں وہ ایک رنڈی کو اس طرح مخاطب کرتا ہے "تم کنڈم کا استعمال تو جانتی ہی ہو۔ کنڈم، میری بیٹی، وہی کنڈم جو قانون بھی ہے اور شریعت بھی" ۱۷۸۵ء کی لکھی ہوئی بازاری زبان کی ایک ڈکشنری میں بھی لفظ کنڈم ملتا ہے۔ گرٹینز نے ۱۷۸۸ء میں اس کا حوالہ بھی دیا ہے۔ پھر ۱۸۰۱ء میں سویڈیر نے اس کی تقلید کی۔ فرڈی اور بلوچ تو اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ لفظ کنڈم فرانس کے ایک گاؤں کے نام سے منسوب ہے۔ یہ گاؤں ضلع گرس میں واقع ہے۔ بعد میں فرڈی نے اپنا خیال بدل دیا۔ اب اس کے خیال میں یہ لفظ لاطینی لفظ کنڈس (Condus) سے نکلا تھا جس کے معنے چھپانا، حفاظت کرنا اور نگہ رکھنے کے ہیں۔ فرڈی نے لکھا ہے کہ اگر یہ لفظ کسی شخصیت کا نام نہیں تو اس کو انگریزی لغت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مسٹر رچرڈ نے بتایا ہے کہ اس لفظ کا آخذ فارسی لفظ کیندو یا کوندو ہے جو ایک ایسے "برتن" کے لیے بولا جاتا تھا جو جانوروں کی اوجھڑی سے بنایا جاتا تھا اور جس میں ایران کے لوگ غلّہ بھر کر رکھتے تھے۔ رچرڈ کا قیاس یہ بھی ہے کہ زمانۂ وسطیٰ کے ایک عالم نے حیوانی اجزا سے بنے ہوئے مخصوص "برتن" کو مذاقاً کنڈم کے لفظ سے یاد کر دیا تھا۔ بہر حال لفظ کنڈم ایک عقدہ ہے اور ماہرین اس کی ایسی تحقیق پیش نہیں کر سکے جس کو سب لوگ متفقہ طور پر قبول کر لیتے۔ ہم نے اس لفظ کی تحقیقی منزلوں کو یہاں اس لیے ذکر کر دیا ہے کہ اس کی تحقیق سے ضبط تولید یا مانع حمل چیزوں کے استعمال کے زمانے کا تعین ہو سکتا تھا۔

بہر حال کنڈم یا رفالہ نہ صرف ماہرین کے درمیان ایک اختلافی مسئلہ ہے بلکہ اس نے دو قوموں کے درمیان بھی رسہ کشی تک نوبت پہنچا دی ہے۔ فرانس والوں کا خیال ہے کہ رفالہ انگریزوں کی ایجاد ہے اسی لیے وہ کنڈم یا رفالے کو "لاکپوٹ انگلیسی" یعنے انگریزی ٹوپی کہتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں انگریزوں کا دعویٰ ہے کہ اس ایجاد کا سہرا فرانس کے سر ہے اسی لیے وہ اس کو "فرنچ لیٹر" یا فرانسیسی خط کہتے ہیں۔ بہر حال دونوں قوموں میں سے ایک بھی کنڈم کے موجد ہونے کا "اعزاز" قبول کرنے کے لیے آمادہ نہیں ہے۔

کنڈوم نئے زمانے میں: کنڈوم یا رفالے کے بنانے اور اس کے بکنے بکانے کا سراغ اٹھارھویں صدی میں تو بخوبی لگتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سترھویں صدی کے آخر میں یہ آلہ بننے اور بکنے لگا تھا۔ روبن ڈبلیس نے اپنی کتاب "طب کی ترقی" میں ایک گمنام شخص کے حوالے سے لکھا ہے کہ اُس زمانے میں کنڈموں کا مخزن زناکاری کے اڈے تھے اور رنڈیاں ان کو خود ہی بیچتی تھیں۔ اٹھارھویں صدی کے ایک صاحب قلم نے لکھا ہے کہ میڈم ڈی۔ سینٹ انجے کنڈم اور اسفنج کے استعمال کی سفارش کیا کرتی تھی۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے، کہ تلمود (یہودیوں کی فقہ کا مجموعہ۔ جن کی تدوین سن ۲۰۰ تا ۵۰۰ء میں ہوئی) کے زمانے سے فرانسس پلیس کے زمانے تک صرف یہی عورت ہے جس کا حوالہ ادبیات میں آتا ہے اور فرانسس پلیس وہی شخص ہے جو ضبط تولید کی تحریک کا بانی سمجھا جاتا ہے۔ کاسانووا (۱۷۹۸-۱۷۲۵) نہ صرف کنڈم کے متعلق علم رکھتا تھا بلکہ وہ اُسے استعمال بھی کرتا تھا۔ اس نے اس کے عجیب عجیب نام بھی تجویز کیے ہیں، مثلاً "سواری کا انگریزی کوٹ" "انگریزی پوشاک جو پہننے والے کو مطمئن رکھتی ہے" "محافظ غلاف"

"بیچے کی ٹوپی" کہیں کہیں وہ کنڈم کو انگریزوں کی ایک ایسی ایجاد بتاتا ہے جو جنسی تعلقات کے خطروں کے لیے ڈھال کا کام دیتی ہے۔
کاسانووا کے اس اظہار خیال سے اتنا اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ کنڈم کے استعمال کے نتیجے سے بالکل مطمئن تھا۔ لیکن ایک جگہ جوش میں آکر وہ یہ بھی لکھ دیتا ہے کہ "مجھے کیا پڑی ہے کہ میں اپنے آپ کو مردہ کھال سے منڈھ لوں۔ حالانکہ سب جانتے ہیں کہ میں اچھا خاصہ چلتا پھرتا زندہ آدمی ہوں۔" بہرحال کاسانووا نے کنڈم کو نہ صرف متعدی امراض کی چھوت سے بچنے کے لیے استعمال کیا بلکہ اُسے حمل رد کرنے کے مقصد میں بھی برتا۔ اور اس کی تحریر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ کنڈم کے درست یا خراب ہونے کا امتحان اس کو منہ سے پھُلا کر کرتا تھا۔

گرٹینرنے لکھا ہے کہ اٹھارھویں صدی کے دوران میں مچھلی کی کھال کے بنے ہوئے رفالے پیرس، برلن اور سنٹ پیٹرس برگ میں عام طور پر بکتے تھے۔ اٹھارھویں صدی کے آخر میں رفالوں کی فروخت کے لیے دستی اشتہارات پہلی بار لندن میں شائع کیے گئے۔ ان اشتہاروں میں ان کے ملنے کا پتہ درج تھا۔ اس عہد کے مشہور ہجو نگار گروس (Grose) کی نظر جب ان اشتہاروں پر پڑی تو اس نے دل کھول کر مسز فلپ (اشتہار دینے والی) کی ہنسی اُڑائی۔ اس کے "شرمیلے شرمیلے" اندازِ تحریر اور اس کے پینتیس سالہ تجربات کے نچوڑ یعنی کنڈم پر خوب لے دے کی۔ مسز فلپ ہی پر بس نہیں بلکہ گروس کے ہجو نگار قلم نے اُس عہد کے شاید ہی کسی عطائی کو چھوڑا ہو۔ بہرحال مسز فلپ کے اشتہار سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ تجارت سے دس سال تک برطرف رہنے کے بعد اس نے پھر اس میں قدم رکھا۔ اور اس وقفے میں اس نے اپنی اس ایجاد کے مکمل کرنے میں صرف کیے۔ بہرحال مسز فلپ کا یہ اشتہار غالباً ۱۷۷۶ء میں شائع ہوا جس میں کنڈم یا رفالے کی فروخت کا اعلان تھا مسٹر گروس کی تفصیلات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مدت کے بعد مسز فلپ نے اپنا یہ کاروبار ایک اور عورت مسز پرکنس کے ہاتھ فروخت کر دیا اس کے بعد کے واقعات کے متعلق متضاد بیانات موجود ہیں۔ بہرحال صورت ایسی پیدا ہوئی کہ مسز فلپ نے پھر اس تجارت میں قدم رکھا۔ اور لوگوں کی توجہ ان دونوں مسزوں کی مخالفانہ اشتہار بازی سے کنڈم کی طرف ہونے لگی۔ گروس نے اپنی "گائڈ" میں ان اشتہاروں کی نقلیں درج کی ہیں۔

کنڈم کے عام ہونے کے سلسلے میں ہمیں مسز فلپ کے اس بیان سے شاید کچھ مدد ملے کہ اس کی فروخت کا دائرہ جلد ہی وسیع ہو گیا اور اس کے پاس غیر ممالک مثلاً فرانس، اسپین، پرتگال، اٹلی وغیرہ سے فرمائشیں آتی تھیں: اس نے اپنے پینتیس سالہ تجربے کی ڈینگیں بھی ہر اشتہار میں خوب ماری ہیں۔ غالباً مسز فلپ کی یہ تجارت اس زمانے کے لحاظ سے کافی ترقی کر گئی تھی۔ کیوں کہ ہمیں دوسرے ذرائع سے معلوم ہے کہ وہ یہ مخصوص رفالے خود ہی فروخت نہیں کرتی تھی۔ بلکہ تھوک کے طریقے پر عطاروں، دواسازوں اور پھیری والوں کو دیتی تھی۔ ایک اور اشتہار میں مسز فلپ نے یہ بھی لکھا کہ "غیر ممالک سفیر، غیر ملکی لوگ، شرفا اور جہاز کے کپتان وغیرہ جب کبھی لمبے سفر کے لیے نکلیں تو اپنے اور سامان کے ساتھ یہ "سامان" بھی رکھیں جو ہم آرڈر وصول ہونے کے ذرا دیر بعد ہی مہیا کرتے ہیں۔"

مسٹر سی۔ جے۔ ایس۔ تھامپسن، جو لندن قدیم کے ایک مشہور عطار تھے مسز فلپ کے تجارت کے بھیدوں کو اچھی طرح جانتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ رفالے بھیڑ کی خشک تانت سے بنائے جاتے تھے اور ان کی فروخت پہلے پہل کونٹ گارڈن (لندن) قریب کے دو شراب خانوں میں ہوتی تھی جن کے نام اَرُ اور روز تھے۔ روز کا شراب خانہ سٹوارٹ کے بادشاہوں کے زمانے میں ایک مشہور سرائے ہونے کی وجہ سے گذرگاہ خاص و عام تھا۔ بہرحال رفالے کی ابتدائی تیاری کے متعلق ہمارے پاس تحریری شہادتیں نہیں ہیں اس لیے کوئی بات یقین کے ساتھ نہیں کہی جا سکتی اور نہ یہ بات صحت کے ساتھ بتائی جا سکتی ہے کہ سب سے پہلے رفالے کی فروخت کس جگہ ہوئی۔ بہرحال اٹھارھویں صدی کے اس رفالے یا غلاف کو ہم یا تو فیلوپی اس کے "کتانی غلاف" کا وارث قرار دے سکتے ہیں یا رومن کے "مثانوی غلاف" کو اس کا مورث اعلیٰ مان سکتے ہیں۔ فیلوپی اس کے بعد اس قسم کے غلاف بنانے کے لیے لمبا بھیڑ، بکری اور گائے کے بچوں کی کانی آنتیں (معا عور) بھی استعمال کی جاتی تھیں۔

حاصل کلام، حاصل کلام یہ ہے کہ کنڈم یا رفالے کا عمومی استعمال اس وقت تک شروع نہیں ہوا جب تک کہ گارڈن اور ہنکوک نے گندھک وغیرہ ربڑ میں مخصوص طریقے پر شامل کر کے مختلف چیزیں بنانے کی ترکیب معلوم کر لی۔ اس کے بعد ٹائر وغیرہ کی ایجاد سے جہاں آمد و رفت کے طریقوں میں انقلاب عظیم آیا وہاں نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے انسان کی جنسی زندگی میں کیا کیا تبدیلیاں پیدا کیں۔ ربڑ کے غلاف یا کنڈم یا رفالے جب تیار ہو کر بازار میں آگئے تو ہر جنسی یا طبی کتابوں کے اوراق انکی "ذکر خیر" سے بھرے نظر آنے لگے اور ان کو "محافظ امراض متعدی" اور "آلہ حمل روک" تسلیم کیا جانے لگا۔

عبد الحمید

دوسرا باب

استقرارِ حمل

اس سے پہلے کہ ہم استقرارِ حمل کی کچھ کیفیت قلم بند کریں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بیضۃ النسا کی طرح مرد کے حوینات منویہ کا بھی کچھ ذکر کر دیں۔ یہی حوینات مرد کے مادۂ تولید کے اہم اجزا ہوتے ہیں اور ان ہی میں سے کوئی ایک عورت کے انڈے باردار کر دیتا ہے اور یہی کیفیت استقرارِ حمل کی اوّلین بنیاد ہے۔

اس حوینے کا جسم تین بڑے اجزا پر مشتمل ہوتا ہے۔ (۱) سر (۲) جسم (۳) دم اور اس کی کل لمبائی [illegible] انچ ہوتی ہے۔ اس کا سر اس کے اہم ترین اجزا میں سے ہے اس کی لمبائی حوینے کی کل لمبائی کا ۱/۱۰ ہوتی ہے۔ سر میں ہی نواۃ (نیوکلی اس) ہوتی ہے جو بیضۃ النسا کی نواۃ کے ساتھ مل جاتی ہے۔ حونیہ کا سر چپٹا اور نیزہ کی طرح نوک دار ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے یہ بیضۃ النساء کے اوپر کے غلاف کو پھاڑ کر اندر گھس جاتا ہے۔ سر کے نیچے ڈنڈے
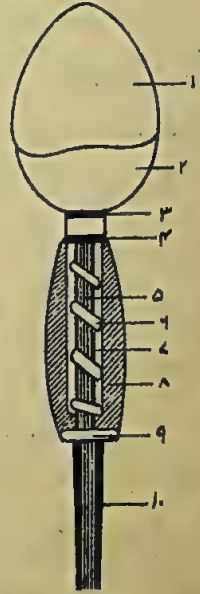
(۱) سر کے اجزا اصلیہ (۲) سر (۳) گردن کا اگلا مرکز (۴) گردن کا پچھلا مرکز
(۵) محوری خیطی ساخت (۶) پیچدار غلاف (۷) خیطی ساخت کا غلاف
(۸) خلوی غلاف (۹) مدوّر خلا (۱۰) خیطی ساخت کا آخری حصہ

کی شکل کا جسم ہوتا ہے جو ایک لمبی دم میں ختم ہوتا ہے۔ دم اتنی لمبی ہوتی ہے کہ پورے حونیہ کا ۴/۵ حصہ اس سے بنتا ہے۔ حونیہ حرکت کرتے وقت گھوم کر اپنی دم کو تیزی سے ہلاتا ہے۔ اس طرح حرکت کر کے آگے بڑھتا ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ یہ ایک منٹ میں ۱/۸ انچ مسافت طے کر لیتا ہے۔ تیزابوں اور تیز کھاری چیزوں کے اثر سے مر جاتا ہے۔ زیادہ گرمی بھی اس کے موافق نہیں آتی۔ انسان کے جسم کی معمولی حرارت میں اور ہلکی کھاری رطوبت کے اندر، جو رحم اور قاذفین میں ہوتی ہے، یہ کم از کم دو ہفتے تک زندہ رہ سکتا ہے لیکن اس طویل العمری میں وہ بیضۃ النساء کو باردار کرنے کی سکت نہیں رکھتا۔

بیضۃ النسا کی مفصل تشریح ہم نے خصیۃ الرحم کی تشریح میں کی ہے اسی میں بیضہ کی پیدائش کے مفصل حالات اور حویصلے کے انشقاق اور سفر قاذفی کی تفصیلات موجود ہیں۔ جو صاحب اس سلسلے میں پوری واقفیت حاصل کرنا چاہیں ان کو مندرجۂ بالا مقامات کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

حاملہ ہونے کے بعد بیضۃ النسا میں عمل تکاثر شروع ہو جاتا ہے۔ خوردبینی مشاہدے نے واضح کر دیا ہے کہ حاملہ ہوتے ہی بیضۃ النساء میں تبدیلیاں شروع ہو جاتی ہیں اور یہ عمل ۱۵،۲۰ گھنٹے کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے۔ عمل تکاثر سے مراد یہ ہے کہ بیضہ کی نواۃ میں یکسانیت کے

شکست وریخت اور بڑھوتری شروع ہوجاتی ہے یہ خیال رکھنا چاہیے کہ بیضہ کے بیرونی غلاف میں اس عمل تکاثر کا اثر نہیں ہوتا۔ بیضہ کا غلاف اسی طرح قائم رہتا ہے لیکن نواۃ کی تقسیم در تقسیم اور پھر ان کی ایک مستقل حیثیت میں افزائش کی وجہ سے غلاف بیضہ بھی بڑھتا چلا جاتا ہے۔ حاملہ نواۃ کے پہلے ایک کے دو حصے ہوجاتے ہیں۔ اور پھر ان دونوں کے بھی ایک ایک دو دو مستقل خلیات بن جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ برابر جاری رہتا ہے اور کچھ ہی دن میں ایک خلیے کے سینکڑوں ہزاروں خلیات بن جاتے ہیں۔ اگر حمل قاذف نالی میں واقع ہوا ہے جیسا کہ اکثر ہوتا ہے تو یہ تمام مذکورہ تبدیلیاں قاذف ہی میں شروع ہوجاتی ہیں۔ یہاں تک کہ رحم میں پہنچنے تک حاملہ بیضۃ النسار کی شکل شہتوت کے دانے کی طرح دانہ دار ہوتی ہے اور وہ سینکڑوں مستقل خلیات میں تقسیم ہوچکا ہوتا ہے۔ اس شہتوت نما جسم کو انگریزی میں ماریولا (Morula) کہتے ہیں۔ یہاں اتنا اور سمجھ لینا چاہیے کہ یہ تقسیم شدہ خلیات ان ہی ساختوں اور ان ہی خواص کے حامل ہوتے ہیں۔ جو حاملہ بیضہ میں موجود ہوتے ہیں۔ جس طرح حاملہ بیضہ میں خود بیضہ کے اجزا اصلیہ کرد موسوز (Choromosomes) اور حوینہ منویہ کے اجزار اصلیہ موجود ہوتے ہیں اسی طرح منقسم تا متکاثر خلیات میں یہ اجزار موجود ہوتے ہیں اور ان میں اجزا اصلیہ کی تعداد بھی مساوی ہوتی ہے جب شہتوت نما جسم رحم میں پہنچ جاتا ہے یا رحم ہی میں حاملہ بیضہ یہ شکل اختیار کرلیتا ہے تو اس میں تکاثر اور تقسیم کے علاوہ اور تبدیلیاں بھی شروع ہوجاتی ہیں۔ اور یہ تبدیلیاں رحم کی ساخت میں پیوست ہونے سے بہت پہلے اور حاملہ ہونے کے تقریباً بیس پچیس روز کے بعد شروع ہوتی ہیں۔ شہتوت نما جسم میں پہلی تبدیلی یہ ہوتی ہے کہ اس کے اندر کے کچھ خلیات کسی خاص تحریک سے، جس کی نوعیت کا صحیح علم ابھی تک نہیں ہوا ہے، چپٹے ہونے شروع ہوجاتے ہیں۔ ان کے سکڑنے سے شہتوت نما جسم میں ایک گول ساخلا پیدا ہوجاتا ہے اور اس خلا میں ایک قسم کی رطوبت بھر جاتی ہے۔ اس رطوبت کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ان ہی اجزار غذائیہ سے تعلق رکھتی ہے جو قدرت نے شہتوت نما جسم کی پرورش کے لیے اس کے گردوپیش مہیا کردیئے ہیں۔

شہتوت نما جسم
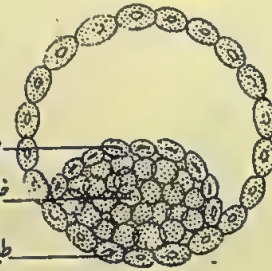
اس تبدیلی کے بعد شہتوت نما جسم، جو پہلے ٹھوس تھا، اب ٹھوس نہیں رہتا۔ بلکہ اس کی شکل کیسہ کی سی ہوجاتی ہے۔ اسی حالت میں اس مختصر سے مجموعۂ خلیات کو کیسہ نما جسم (Blastocyst) کہتے ہیں۔ کیسہ نما جسم میں جو خلیات ہوتے ہیں وہ ایک تکیے کی طرح رطوبت بھرے کیسے میں ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور جو خلیات رطوبت اور تکیے کے چاروں طرف چپٹے ہوکر ایک طبقے کی صورت میں اس تمام کیسہ نما جسم کو گویا گھیرے رہتے ہیں طبقہ غذائیہ کہلاتے ہیں۔ کیوں کہ اس کیسے کو غذا پہنچانے کا کام اسی کے سپرد ہوتا ہے لیکن یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اس طبقے کا جنین کے اصلی طبقات سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن جو خلیات مجتمعہ رطوبت کے چاروں طرف موجود ہوتے ہیں اور جو چپٹے ہوجاتے ہیں ایک طبقہ بناتے ہیں جس کو اندرونی طبقہ (Entoderm) کہتے ہیں۔ اس طبقے اور اس رطوبت کی وجہ سے بند تھیلی بن جاتی ہے۔ اسی تھیلی کو اصطلاح میں کیسہ محیّہ (Yolk sac) کہتے ہیں۔ اس کے بعد کیسہ محیہ کے اوپر اور تکیے کے خلیات میں اسی نوعیت کی ایک اور تبدیلی ہوتی ہے۔ اسی تبدیلی کا نتیجہ تکیے میں ایک اور گہرائی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس گہرائی کو تجویف کیسہ (Amniotic cavity) کہتے ہیں۔

شہتوت نما جسم کی ترقی

طبقہ غذائیہ
خلیات مجتمعہ
طبقہ غذائیہ

تجویف کیسہ کے اندر جن خلیات کا استر ہوتا ہے وہ بھی کیسہ محیہ کے خلیات کی طرح چپٹے ہوجاتے ہیں اور ایک اہم طبقہ بنالیتے ہیں۔ یہی طبقہ بیرونی طبقہ (Ectoderm) کہلاتا ہے۔ کیوں کہ جنین کے جسم کا بیرونی حصہ اور اس کے متعلقات اسی طبقے سے بنتے ہیں یہ طبقہ تجویف کیسہ میں بہت نمایاں ہوتا ہے۔ یہ دونوں اندرونی اور بیرونی طبقے جنین کے جسم کی ساخت میں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ تیسرا درمیانی اہم طبقہ جو جنین میں اس کے عضلات، ہڈیاں، احشار، عروق و اعصاب اور اعضائے تناسل وغیرہ بناتا ہے ان ہی اندرونی اور بیرونی طبقوں کے بڑھاؤ سے بنتا ہے۔ تجویف کیسہ کا طبقہ (بیرونی طبقہ) کیسہ محیہ کی طرف بڑھتا ہے۔ اور کیسہ محیہ کا (اندرونی طبقہ) تجویف کیسہ کی طرف بڑھتا ہے۔ اسی طرح دونوں کی تہ بر تہ افزائش سے درمیانی

شہتوت نما جسم میں مزید نشوونما

طبقہ غذائیہ
کیسہ محیہ
تجویف کیسہ
طبقہ غذائیہ

دو پرتہ طبقہ (Mesoderm) عالم وجود میں آجاتا ہے۔ درمیانی طبقے کے دو پرتوں میں سے ایک پرت تو کیسہ محیہ کے اندرونی پرت پر پھیل جاتا ہے۔ اور دوسرا پرت طبقہ غذائیہ کے اندرونی جانب مفروش ہوتا ہے۔ اس طرح ان دونوں میں سے ایک کا تعلق احشاء سے ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس کو طبقہ احشائی (Splanchnopleure) کہتے ہیں۔ اور دوسرا پرت جسم کے بیرونی اعضاء سے متعلق ہو کر طبقہ جسمانی (Somatopleure) کہلاتا ہے۔ اور جب جنین کی جھلیاں پورے طور پر نشو و نما پا جاتی ہیں تو ان میں یہ پرت نسیج واصل کی صورت میں موجود ہوتا ہے۔ یہ دوسرا پرت جو طبقہ غذائیہ کے اندرونی جانب لگتا ہے مع طبقہ غذائیہ کے کہلاتا ہے۔ اور درمیانی طبقہ کی دونوں تہوں کے درمیان

جنین کے نشو و نما کے ابتدائی درجے
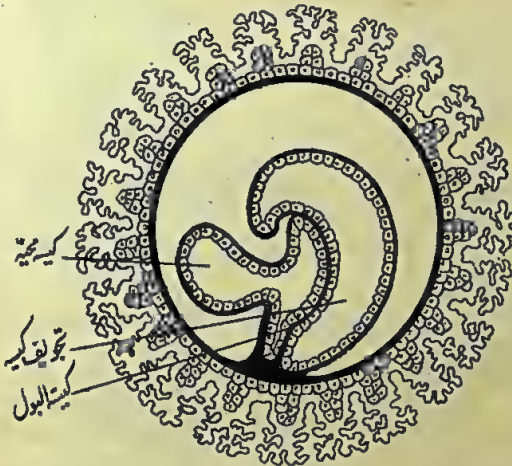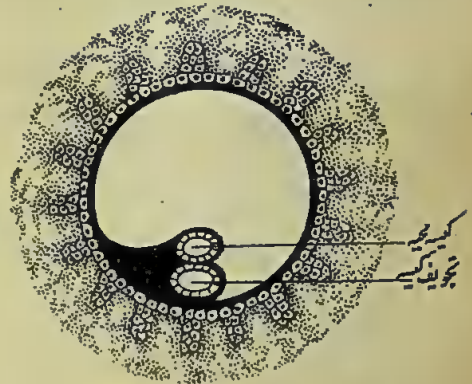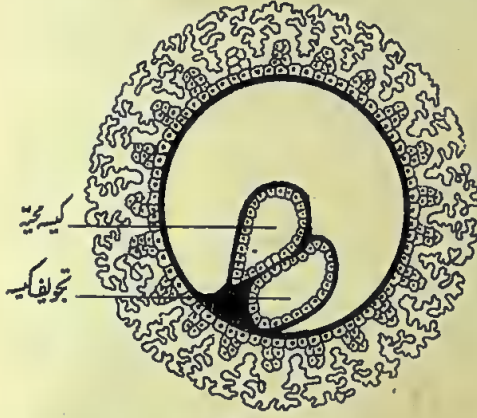
جو جگہ ہوتی ہے اس سے جسم کی تجویفیں بن جاتی ہیں۔ درمیانی طبقہ جنین کے پچھلے سرے اور طبقہ غذائیہ کے درمیان ایک مضبوط ساخت بناتا ہے۔ جو بعد میں قمع بطنی (Belly stalk) کہلاتی ہے۔ یہ دبیز ساخت جنین کی نال بنانے میں بڑا حصہ لیتی ہے۔ کیوں کہ جنین کی رگیں جو بعد میں نال بن جاتی ہیں۔ اسی قمع بطنی میں نشو و نما پاتی ہیں۔

تجویف کیسہ میں بھی طبقہ غذائیہ موجود ہوتا ہے کیوں کہ اس کا تعلق بھی بہر حال بیرونی طبقہ غذائیہ سے ہے۔ اس کے علاوہ درمیانی طبقے کا پرت بھی ہوتا ہے۔ لیکن اس تجویف میں یہ غذائی طبقہ اور مذکورہ پرت اس طرح واقع ہوتے ہیں، کہ درمیانی طبقے کا پرت اس کے اوپر کا پرت بناتا ہے اور طبقہ غذائیہ اس کے اندر کا پرت بناتا ہے اور جب جنین کی جھلیاں پورے طور پر نشو و نما پا جاتی ہیں تو ان میں تجویف کیسہ کا پرت بلغمی نسیج واصل کی صورت میں موجود ہوتا ہے اور جنین کی بیرونی جھلی یہی طبقہ غذائیہ ہوتا ہے۔

رحم کی ساختیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر جب ہم جنین کے ابتدائی نشو و نما پر ایک نگاہ ڈال رہے ہیں، رحم اور اس کی ساختوں کے تغیرات پر بھی کچھ روشنی ڈالیں۔ تاکہ متوازی طور پر ہم قریبی حالات کا مطالعہ کر سکیں۔

جب حاملہ بیضۃ النسا قاذف نالی کی مسافت طے کرکے آٹھ دس روز میں منزل مقصود رحم میں پہنچا ہو تو اس سے پہلے ہی وہاں کافی تغیرات ہو چکتے ہیں۔ رحم کی اندرونی جھلی یعنی غشاء مخاطی اس خاص تحریک سے، جو انشقاق بیضہ اور باروری بیضہ اور سفر بیضہ وغیرہ کی وجہ سے عام آلات تناسل میں عموماً اور خصیتین الرحم اور قاذفین اور رحم میں خصوصاً پیدا ہوجاتی ہے۔ خون کی غیر معمولی آمد کی وجہ سے اچھی خاصی موٹی ہوجاتی ہے۔ غشاء مخاطی، شرائین، اور وریدیں بھی پھول جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ یہ اپنے موجودہ حجم کی وجہ سے باہم مل کر جوف رحم کو بھر دیتی ہے۔ جوف رحم کے یہ تغیرات تقریباً اسی قسم کے ہوتے ہیں جو ہر ماہ حیض کے وقت ہوا کرتے ہیں۔ مگر اب بیضۃ النسا کے حاملہ ہوجانے کی وجہ سے یہ تغیرات اور بھی نمایاں ہوتے ہیں۔ اور رحم کے جس مقام پر حاملہ بیضہ آکر قیام پذیر ہوتا ہے۔ اس جگہ کی غشاء مخاطی اور بھی پھول کر دبیز ہوجاتی ہے اور جب تک جنین کا تعلق نال کے ذریعے سے براہ راست دوران خون سے نہیں ہوجاتا، اس وقت تک اس کی پرورش غشاء مخاطی سے ہی وابستہ رہتی ہے۔

جنین کا ابتدائی نشوونما۔ اس مختصر سی ضروری گفتگو کے بعد اب ہم پھر جنین کے ابتدائی نشوونما کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ بیضۃ النسا کو ہم نے تقریباً پچیس روز میں کیسہ محیہ اور تجویف کیسہ اور جنین کے جسم کے تین اہم طبقات پر مشتمل چھوڑا تھا۔ عضاء کی ساخت اور ان کی تقسیم کے لحاظ سے موجودہ حلقہ کی بیرونی اور اندرونی طبقات کے درمیانی خلا کو مقام جنین کہتے ہیں۔ اس مرحلہ میں اگر مقام جنین کا خوردبینی معائنہ کیا جائے تو وہ ایک بیضوی شکل کا معلوم ہوگا جس کے اندر رنگین نقاط پائے
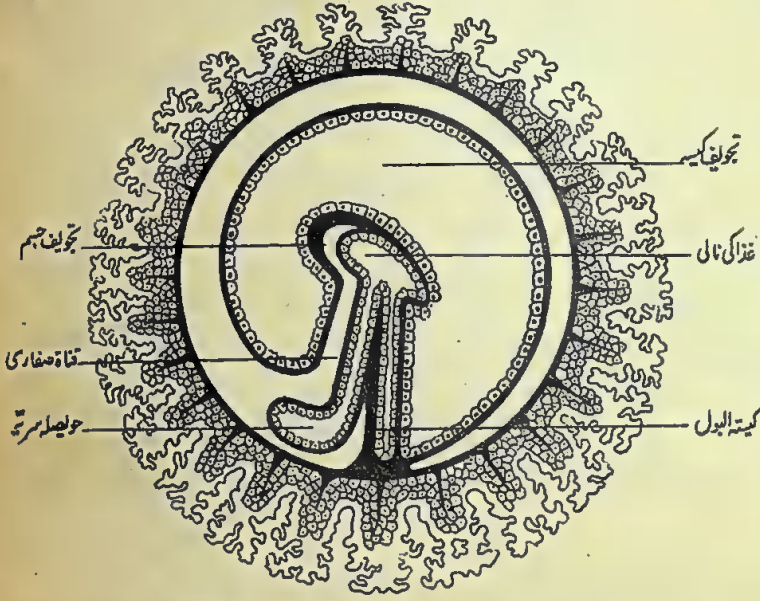
جاتے ہیں۔ کہیں یہ رنگ بالکل ہلکا ہوتا ہے کہیں ذرا گہرا۔ اور ایک جگہ بہت زیادہ گہرا ہوجاتا ہے۔ رنگ کا اختلاف اس مقام پر خلیات کے کم و بیش اجتماع پر دلالت کرتا ہے۔ ہلکے رنگ میں خلیات کا اجتماع بے رنگ مقامات کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ ذرا گہری جگہوں میں ایک جگہ بیرونی درمیانی اور اندرونی طبقات سب کے سب مل جاتے ہیں۔ آخر الذکر سب سے گہرے نقطے پر نشوونما یافتہ خلیات انتہائی تعداد میں موجود ہوتے ہیں۔ اس گہرے نقطے سے ایک دھاری سی نکل کر آگے کو بڑھتی ہے اس کو جنین کی ابتدائی لکیر (Primitive streak) کہتے ہیں۔ اس ابتدائی لکیر کے درمیان میں ایک گہرے رنگ کی پتلی سی لائن ہوتی ہے۔ اس کو ابتدائی خط (Primitive groove) کہا جاتا ہے۔ اس ابتدائی خط کے سرے پر سامنے اور اوپر کی طرف ایک گہرا سا نقطہ ہوتا ہے۔ یہ نقطہ ہن سن (Hensen's node) ہے۔ نقطہ ہن سن سے ایک اور لکیر اوپر کو جاتی معلوم ہوتی ہے یہ سر کا ابھار (Head process) ہے ابتدائی لکیر کے سامنے جنین کے بیرونی طبقے کا دبیز حصہ آجاتا ہے۔ جو پیچھے کی طرف تو چوڑا ہوتا ہے اور ذرا اوپر چڑھ کر یہ طبقہ دو پرت بنا لیتا ہے۔ یہ دونوں پرت سامنے کی طرف پھر مل جاتے ہیں۔ ان کے درمیان کی نالی حرام مغز کی نالی (Medullary groove) کہلاتی ہے۔ ابتدائی لکیر کے قریب والے رنگین نقطے کی گہرائی میں جنین کے تینوں مستقل طبقے ملے رہتے ہیں۔ اس کے نیچے تو کیسہ محیہ ہوتا ہے اور اوپر تجویف کیسہ ہوتی ہے مقام جنین کے علاوہ اور تمام اجزا کا تعلق جنین کے نشوونما سے براہ راست ہوتا ہے۔

جنین اس درجے میں ایک چپٹی سی ٹکیہ کی شکل میں ہوتا ہے اور کیسہ محیہ کی رطوبت والی سطح پر تیرتا ہے۔ اس سے آگے جو درجہ شروع ہوتا ہے اس میں جنین کے اندر خمیدگی شروع ہوجاتی ہے۔ ایسی حالت میں تجویف کیسہ بڑھنے لگتی ہے اور جنین کے اوپر اور نیچے کے دونوں سروں تک وسیع ہوجاتی ہے۔ اس کے بعد یہ تجویف جنین کو چاروں طرف سے اچھی طرح گھیر لیتی ہے۔ لیکن نیچے نالی کی طرح ایک حصہ کھلا رہتا ہے۔ اس نالی کا اندرونی حصہ کیسہ محیہ سے بنتا ہے جو اس کے باقی حصے سے مڑکر علیحدہ ہوجاتا ہے۔ جنین کی خمیدگی کا سلسلہ ابھی قائم رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے جنین کے پیٹ کی طرف کی

سطح بالکل بند ہو جاتی ہے۔ لیکن جنین کی نالی کا وہ حصہ جو کیسہ محیہ سے ملا ہوا' باقی رہتا ہے یہی حصہ جنین کی غذا کی نالی ہوتا ہے۔ اس درجے میں کیسہ محیہ حویصلہ سریہ (Umbilical Vesicle) ہو جاتا ہے اور جو نالی حویصلہ سریہ کو جنین کی غذا کی نالی سے ملاتی ہے، وہ قناۃ صفاری (Vitelline duct) کہلاتی ہے۔ قناۃ صفاری کے پچھلے حصے میں ایک چھوٹی سی نالی اور پیدا ہو جاتی ہے جس کو کیسہ بول (Allentcis) کہتے ہیں۔ یہ نالی جنین کے اندرونی طبقے سے بنتی ہے۔ پرندوں اور رینگنے والے جانوروں کا کیسہ بول بہت اہمیت رکھتا ہے۔ ان کی مشیمہ اس کیسے سے بنتی ہے۔ لیکن جنین کے نشو و نما میں اس کو کوئی اہمیت حاصل نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک بند نالی کی شکل میں قمع بطنی کے اندر پڑا رہتا ہے، لیکن اس کا وہ حصہ جو جنین کے اندر ہوتا ہے جنین کا مثانہ بناتا ہے۔

تجویف کیسہ میں جو دباؤ کی وجہ سے رطوبت کا غیر معمولی اجتماع ہو جاتا ہے۔ اس رطوبت کو رطوبت تجویفی (Liquor amnii) کہتے ہیں۔ یہ رطوبت تجویف کے پیدا ہوتے ہی اس میں آجاتی ہے۔ ابتداءً معمولی مقدار میں بڑھتی رہتی ہے۔ لیکن حمل کے دوسرے مہینے سے اس کی مقدار بہت بڑھنے لگتی ہے۔ اس حالت میں اس رطوبت کی مقدار جنین کے جسم کی نسبت سے کہیں زیادہ ہوتی ہے جنین کے نشو و نما اور افزائش کے ساتھ ساتھ یہ رطوبت بھی بڑھتی رہتی ہے۔ لیکن جنین اور رطوبت میں جو تناسب ابتدا میں پایا جاتا ہے وہ اب قائم نہیں رہتا۔ پھر بھی رطوبت برابر بڑھتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ حمل کے آخری ایام میں اس رطوبت کی مقدار ماحول اور عورتوں کی جسمانی کیفیات کے پیش نظر ڈھائی پاؤ سے ڈیڑھ سیر تک ہوتی ہے۔ اس رطوبت کی اس مقدار سے بھی کمی یا زیادتی حالت مرض میں شمار کی جاتی ہے۔ اس رطوبت کا رنگ ہلکا زرد ہوتا ہے اور اس کا وزن مخصوص پانی کے وزن سے کچھ بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ یعنی ۱۰۱۰ ہوتا ہے۔ اس کی کیفیت کھاری ہوتی ہے اور اس کے اندر کلورائڈ اور فاسفیٹ وغیرہ نمکیات بھی موجود ہوتے ہیں اور کچھ البیومن بھی ہوتی ہے اور جنین کی گلٹیوں کا مادہ اور اس کی جلد کے چھلکے بھوسی اور رواں وغیرہ موجود ہوتا ہے اس رطوبت سے فائدہ یہ ہوتا ہے کہ جنین بیرونی صدموں، چوٹوں سے بہت حد تک محفوظ ہوتا ہے اور اندرونی طور پر متصلہ اعضاء کا دباؤ براہ راست جنین پر نہیں پڑتا اور وضع حمل کے وقت اسی دباؤ سے رحم کی گردن پھیل کر جنین کے نکلنے کا راستہ فراخ کر دیتی ہے اور بچے کے اخراج اس رطوبت سے بہت آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

تجویف کیسہ جب جنین کے چاروں طرف بڑھ چکتی ہے۔ تو قناۃ صفاری اور کیسہ محیہ مل کر قمع بطنی کے ساتھ لگ جاتے ہیں۔ آخر میں یہ سب مل کر نال بنا لیتے ہیں اور درمیانی طبقے کے دونوں پرتوں کے درمیان کی بند جگہ آئندہ صفاق اور غشاء الریہ کی تجویف بناتی ہے۔

اب تک ہم جنین کے نشو و نما پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالتے رہے اور ہماری کوشش یہ بھی رہی کہ اس دقیق اور اہم مضمون کو حتی الامکان صاف و سلیس زبان میں کیا جائے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ مضمون کی دقت نے نہ تو ہم کو اپنے مقصد میں پورے طور پر کامیاب ہونے دیا اور نہ اسکی وسعت ہمارے لیے سمٹ سمٹا کر محدود ہوئی۔ بہر حال ہمدرد صحت کی موجودہ اشاعت خاص کا مقصد علم الجنین کی تفصیلات پر بحث کرنا نہیں ہے اس لیے اب ہم اس سلسلے میں اُن اعضاء واحشاء کے نام گنوا دینا چاہتے ہیں' جو جنین کے تینوں مذکورۂ بالا اہم طبقوں سے بنتے ہیں۔ چناں چہ بیرونی طبقے سے جسم کا بیرونی حصہ یعنی جلد اور اُس کے ملحقات یعنی بال اور ناخن وغیرہ بنتے ہیں، اور مغز و حرام مغز، آنکھ، ناک، کان وغیرہ آلات جو اس خمسہ کے حتی پرت اور معاء مستقیم کے زیرین حصے کے اندر استر کرنے والی غشاء مخاطی بنتی ہے اندرونی طبقے سے جسم کے احشاء کے غدد، غذا کی نالی کا استر (جو منہ سے مبرز تک ہے) اور حنجرہ، قصبۃ الریہ اور ہوائی کیسوں اور مثانہ اور مجری بول کا استر بنتا ہے، درمیانی طبقے سے عضلات، ہڈیاں، کریاں، احشاء، خون اور اعضاء تولید و اعضاء بول بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ رحم کے اندر جنین میں جو مسلسل نشو و نما اور تغیرات واقع ہوتے رہتے ہیں، ان کا بھی اختصار کے ساتھ گاہے گاہے مطالعہ مناسب معلوم ہوتا ہے یا جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ

پہلے ہفتے میں جنین اکثر قاذف نالی میں ہوتا ہے اور وہیں اس کا تکاثر شروع ہو جاتا ہے۔

دوسرے ہفتے میں جنین کی لمبائی ۱/۱۲ انچ ہوتی ہے۔ نقطہ قلب پیدا ہو جاتا ہے جنین کے اوپر کے غلاف بننے لگتے ہیں۔

تیسرے ہفتے میں جنین کی لمبائی محض ۱/۸ انچ ہوتی ہے اور بل کھا کر ترچھا ہو جاتا ہے۔ دماغ، آنکھ، ناک اور کان کے نقاط ظاہر ہو جاتے ہیں۔

چوتھے ہفتے میں اس کی لمبائی ½ انچ۔ وزن تقریباً ایک ماشہ یا کچھ زیادہ۔ جسامت چھوٹی مکھی کے برابر ہوتی ہے شکل گاؤدم اور سر بڑا اور دم چھوٹی باریک، آنکھوں کے مقام پر دو سیاہ نقطے پڑ جاتے ہیں۔ اور دل کے دو حصے ہو جاتے ہیں پھیپھڑے اور بانقراس (لبلبہ) بھی نمایاں ہونے لگتے ہیں اور منہ و دہن کے مقام پر ایک گہرا نشان ہوتا ہے۔

پانچویں ہفتے میں ہاتھ پاؤں بننا شروع ہو جاتے ہیں ہنسلی اور نیچے کے جبڑے کی ہڈی میں مرکزی نقطہ پیدا ہو جاتا ہے اور شریان اعظم اور شریان الریہ بھی نمایاں ہو جاتی ہے۔

چھٹے ہفتے میں آنکھ، ناک، کان کے سوراخ نمایاں ہو جاتے ہیں۔ ریڑھ کا ستون۔ کھوپری اور پسلیاں سب نرم ساخت کی بنی ہوئی ہوتی ہیں دماغ کے غلاف، مثانہ، گردے، اور زبان و حنجرہ کے ابھار ظاہر ہو جاتے ہیں۔ سر و دھڑ علیحدہ نظر آتے ہیں۔ وزن تقریباً دو ماشے ہوتا ہے۔

ساتویں ہفتے میں عضلات ظاہر ہوتے ہیں، اور بازو، ران، پنڈلی، بالائی جبڑے کی ہڈیوں میں پیدا ہو جاتے ہیں۔

آٹھویں ہفتے میں کلائی اور کولھے کی ہڈیوں میں مراکز پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور تھوک کے غدود، کلاہ گردہ اور تلی بننے لگتی ہے اور پاؤں اور ہاتھوں کی انگلیوں میں تمیز کی جا سکتی ہے۔

نویں ہفتے میں جنین کی لمبائی ایک انچ ہوتی ہے اور وزن ۴ ماشے ہوتا ہے اور غلاف قلب، پتہ اور خصیے نمایاں ہو جاتے ہیں۔

تیسرے مہینے میں لمبائی ڈھائی یا تین انچ، وزن سوا یا ڈیڑھ تولہ اسی عرصے میں بال و ناخن بننے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور جنسیت کا امتیاز بھی ہو سکتا ہے اور نال بھی بن جاتی ہے۔

چوتھے مہینے میں طول اندازاً چھ انچ۔ وزن دو ڈھائی چھٹانک دماغ کی لپٹیں بننی شروع ہو جاتی ہیں اور جلد کے نیچے چربی پیدا ہو جاتی ہے۔

پانچویں مہینے میں جنین کی لمبائی کم و بیش دس انچ اور وزن سوا پاؤ کے لگ بھگ ہوتا ہے۔ سر پر بال نظر آنے لگتے ہیں پسینہ کے غدود اور غدد لمفاویہ نمایاں ہو جاتے ہیں اور دانتوں کے مراکز پیدا ہو جاتے ہیں۔

چھٹے مہینے لمبائی بارہ انچ اور وزن آدھ سیر کے قریب ہوتا ہے۔ آنکھیں بند ہوتی ہیں اور پلکیں بن جاتی ہیں۔

ساتویں مہینے میں لمبائی سولہ انچ وزن پونے دو سیر ہوتا ہے۔ سر پر بال خوب گھنے ہو جاتے ہیں۔ ناخن انگلیوں کے سرے تک نہیں پہنچتے۔ دماغی لپٹیں خوب ظاہر ہو جاتی ہیں۔ آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ خصیے فوطوں میں آ جاتے ہیں۔

آٹھویں مہینے میں لمبائی ۱۷، ۱۸۔ انچ اور وزن کم و بیش ڈھائی سیر۔ جلد کے نیچے چربی کی مقدار بڑھ چکتی ہے چہرے کی جھریاں کم ہو جاتی ہیں۔ جسم گول ہو جاتا ہے۔ ناخن انگلیوں تک آ جاتے ہیں۔

نویں مہینے میں لمبائی ۱۸۔ ۲۰ انچ۔ وزن ساڑھے تین سیر یا کچھ کم و زیادہ۔ جلد کا رنگ گلابی ہوتا ہے اور اس کی سطح چکنی ہوتی ہے جلد پر رواں کم ہو جاتا ہے۔ اگر جنین لڑکا ہے تو لڑکی کی نسبت زیادہ وزنی ہوتا ہے۔ اعداد و شمار سے ثابت ہوا ہے کہ لڑکیوں کی نسبت لڑکے زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں ۱۰۰ اور ۱۰۶ کا تناسب ہوتا ہے۔ اگر عورت کی عمر زیادہ ہو اور اس وقت بچے پیدا ہونے شروع ہوں تو لڑکوں کی پیدائش کا تناسب ۱۳۰ تک پہنچ جاتا ہے۔ اور بچے کا وزنی یا کم وزنی ہونا ماں باپ کے قد و قامت اور ان کے طرز معاشرت پر موقوف ہوتا ہے۔

تیسرا باب

ضبطِ تولید اور منعِ حمل کے ذرائع

پہلی فصل: قدرتی ذرائع

ضبطِ تولید کے لیے قدرت کا انتظام

از ڈاکٹر ڈکٹر سی پٹرسن، ایم۔ڈی، ایف۔ اے۔ سی۔ ایس، لندن؛

کسی گھرانے کی مسرت اور بہبودی کے لیے پیدائش اولاد کا مسئلہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اگر کسی شادی شدہ جوڑے کو یہ راز معلوم ہو جائے کہ اپنی مرضی کے مطابق اولاد پیدا کرنے اور نہ کرنے کا اختیار کیونکر حاصل ہوتا ہے تو یقیناً وہ بہت سے افکار و آلام سے آزاد ہو جائے گا۔ کچھ روز پہلے عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ قدرتی و فطری ذرائع سے ضبطِ تولید کے مقاصد کا حاصل کرنا ممکن نہیں ہے۔ صرف عوام ہی کا نہیں بلکہ اطبّا کا بھی یہ خیال تھا کہ کسی وقت اور کسی ایّام میں مرد اور عورت کی مباشرت عورت کے حاملہ ہو جانے کا باعث ہو سکتی ہے۔ اکثر ملقوں میں یہ عقیدہ اب تک موجود ہے۔

لیکن طبّی تحقیقات نے گذشتہ چند برس کے اندر عورت کی بارآوری اور غیر بارآوری کے ایام کا راز معلوم کر لیا ہے۔ قدرت نے خود عورت کی تخلیق ہی میں ایک ایسا نظام مرتّب کر دیا ہے کہ وہ بعض ایّام میں حاملہ ہو سکتی ہے اور بعض ایّام میں مرد کی مجامعت کے باوجود حاملہ نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ اس طرح کے کچھ مبہم خیالات پہلے سے موجود تھے۔ لیکن سائنٹفک طریقے پر اس دریافت کو مکمل اور منظم کرنے کا سہرا دو ماہرین کے سر ہے۔ ایک جاپانی ماہرِ طب ڈاکٹر کے۔ اوگینو اور دوسرا آسٹریا کا سائنس داں ڈاکٹر ایچ نوس۔

ان دونوں نے اپنے طویل اور مسلسل تجربات کی بنا پر عورت کے حائضہ ہونے کی تاریخوں سے اس کی بارآوری اور غیر بارآوری کے ایام کا پتہ لگا لیا ہے، اور ایک ایسا صحیح اور قابلِ عمل پیمانہ بنا دیا ہے جس کا تعلق دنوں کے شمار سے ہے اور جس نے مرد اور عورت دونوں کے لئے فطری ذرائع سے ضبطِ تولید کا کام بہت آسان کر دیا ہے۔ چوں کہ بعض دواؤں اور آلات کا استعمال آج کل ضبطِ تولید کے سلسلے میں ضروری سمجھا جانے لگا ہے، اور یہ طریقہ آئینِ فطرت کے خلاف ہے، اس لیے ماہرین نے فطری طریقے کا نام "نیچرل برتھ کنٹرول" رکھا ہے۔ اس میں ایک سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس سے صرف وہی لوگ فائدہ نہیں اٹھا سکتے جو اولاد کی کثرت نہیں چاہتے یا دوسرے الفاظ میں اپنے خاندان کو محدود کرنا چاہتے ہیں، بلکہ وہ لوگ بھی، جو اولاد سے محروم ہیں اس پر عمل کر کے اولاد کی نعمت حاصل کر سکتے ہیں۔

بعض قدرتی اسباب اور جسمانی نقائص کو چھوڑ کر اکثر حالات میں اولاد سے والدین کی محرومی کا سبب بھی یہی ہوتا ہے کہ وہ "عورت کی بارآوری کے ایّام سے واقف نہیں ہوتے۔ بہرحال "نیچرل برتھ کنٹرول" کا مقصد یہ ہے کہ وہ عورت کے ایام حیض ایام بارآوری اور ایامِ غیر بارآوری میں ایک صحیح رشتہ قائم کر دے اور ضبطِ تولید کے عامل کو یہ معلوم ہو جائے کہ کن ایّام میں مباشرت سے عورت کے حاملہ ہونے کا امکان زیادہ ہوتا ہے اور کن ایام میں یہ امکان کم ہوتا ہے اور کن ایام میں نہیں ہوتا۔ بروسلز (بلجیم) میں "لیمبرٹ فاؤنڈیشن" کے نام سے ایک زنانہ کلینک ہے جس میں سنہ ۱۹۳۰ء سے اب تک ہزاروں عورتوں پر برتھ کنٹرول کے قدرتی ذرائع کے تجربات کیے جا چکے ہیں جو نوّے فی صدی کامیاب ہوئے ہیں اور دس فی صدی اس لیے ناکامیاب ہوئے ہیں کہ بعض حالات میں خود بیوی یا اُس کے شوہر نے دنوں کا حساب لگانے میں غلطی کی تھی اور بعض حالات میں حیض کے ایّام صحیح اور معیّن وقفوں کے بعد شروع نہیں ہوئے تھے۔ اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ پانچ فی صدی

ناکام یابی خود ہماری معلومات کی کمی اور تحقیقاتی نقائص کے باعث تھی جب بھی ۹۵ فی صدی کامیابی کا ریکارڈ بھی بہت شان دار اور مکمل کہا جائے گا۔

مانعِ حمل ادویہ و آلات کے حامیوں کے تمام دعووں کے باوجود یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہمارا وہ جسمانی نظام، جو تن درست اور معتدل حالت میں ہو، قدرت کے ہاتھوں اس لیے نہیں بنایا گیا ہے کہ اس پر میکانی ذرائع اور کیمیاوی مرہموں سے حملہ کیا جائے۔ ناتن درست جسم اور بگڑے ہوئے نظام کی بات اور ہے، اور یقیناً اس کو ہماری ماہرانہ طبی امداد کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن ہر تن درست جوڑے کے لئے صحیح لائحہ عمل یہی ہے کہ وہ ضبطِ تولید کے فطری ذرائع سے فائدہ اُٹھانے کی پوری کوشش کرے۔

نیچرل برتھ کنٹرول کی خوبیاں اور نتائج بھی بہت مفید اور اہم ہیں:۔

(۱) یہ وہ طریقہ ہے جو کسی کے ذوقِ سلیم اور جذبۂ حسن پرستی کو مجروح نہیں کرتا۔ نہ اس سے عورت یا مرد کے احساسِ خودداری اور عزتِ نفس کو ٹھیس لگتی ہے اور نہ اس طریقے میں کوئی بات قانونِ صحت یا مذہبی روایت کے خلاف ہے۔

(۲) شادی کی سیج پر بدکاری کے اڈوں کا ماحول پیدا نہیں ہوتا اور بسترِ عروسی ان تمام حرکتوں سے پاک اور محفوظ رہتا ہے جو شاہدانِ بازاری کے ہوس خانوں کے لیے مخصوص ہیں۔

(۳) عورت ایسے متعدد امراض سے بچ جاتی ہے جو کثرتِ جماع، یا غیر فطری موانعِ حمل کے باعث اُس کو لاحق ہو جاتے ہیں۔

(۴) اولاد سے محروم جوڑے اکثر اولاد کی نعمت بھی حاصل کر لیتے ہیں۔

ڈاکٹر نوس (آسٹریا) اپنے تجربات سے اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ تمام عورتیں ہر ماہ کے مخصوص ایام میں "بار آور" رہتی ہیں، یعنی اگر اُن سے مجامعت کی جائے تو حاملہ ہو سکتی ہیں اور مخصوص ایام میں قطعاً "غیر بار آور" ہو جاتی ہیں یعنے مجامعت کے باوجود ان کو حمل قرار نہیں پا سکتا۔ ڈاکٹر موصوف نے عورت کی غیر بار آوری اور بار آوری کے ایام اور حدود کا پتہ لگا لیا ہے۔ لیکن یہ دونوں ایام عورت کے ایامِ حیض سے تعلق رکھتے ہیں اور حیض کے دنوں کی تعداد اور سائکل یعنے "دور" سے براہ راست متاثر ہوتے ہیں۔ مثلاً جس عورت کے حائضہ ہونے کا دور پورے اٹھائیس روز کا ہوتا ہے، یعنے ہر اٹھائیس روز کے اختتام پر اس کے ایامِ حیض شروع ہو جاتے ہیں تو ڈاکٹر نوس کی رائے کے مطابق وہ عورت خونِ حیض کے اجرا کے روز سے دس روز کے اندر تک کبھی حاملہ نہیں ہو سکتی۔ اور صرف گیارھویں روز سے سترھویں روز تک حاملہ ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد پھر اٹھارھویں روز سے ابتدائے ایامِ حیض تک بالکل غیر بار آور ہو جاتی ہے اور اس کے رحم میں حمل نہیں قرار پا سکتا عورت کی انتہائی بار آوری کا زمانہ حیض کے آیندہ ایام سے پہلے چودھویں روز سے سولھویں روز تک ہوتا ہے۔

ان ایام میں بار آوری کی انتہائی صلاحیت کا سبب یہ ہے کہ یہی وہ وقت ہے جب عورت کے رحم میں "مادری خلیات" پیدا ہوتے ہیں۔ چند دنوں کی اس مدت میں بھی سب سے زیادہ بار آوری کا وہ دن ہوتا ہے جس دن یہ مادری خلیات یعنی انڈے "جوان" ہو کر رحم سے خارج ہوتے ہیں۔ ہر اس عورت کے رحم میں جس کا دورِ حیض اٹھائیس دن کا ہوتا ہے، ان مادری خلیات کی پیدائش ایامِ حیض کی ابتداً سے تقریباً چودھویں روز شروع ہوتی ہے اس مدت سے دس دن پہلے اور اس کے اختتام کے دس دن بعد تک عورت کی غیر بار آوری یعنے حاملہ نہ ہونے کے ایام ہوتے ہیں۔

بہتر یہ ہے کہ عورت کی بار آوری کے ایام کو ہر ماہ میں زیادہ دس دنوں تک محدود سمجھ لیا جائے اور دنوں کو اس طرح تقسیم کیا جائے: مادری خلیات یعنے انڈوں کی پیدائش اور اخراج کے لیے تین دن۔ اتفاقی تبدیلیوں کے لیے ایک دن، رحم کے اندر مادری خلیات کی زندگی کے لیے ایک دن، مرد کے مادۂ منویہ کی طاقت بار آوری کی بقا کے لیے دو دن۔ ان سات دنوں میں حسب ذیل اضافہ بھی کر دیجیے یعنی عورت کے ایامِ حیض میں بے ترتیبی یا تبدیلی کے لیے تین دن۔ اور حفظ ماتقدم کے خیال سے ان تین دنوں میں سے دو دن مندرجہ معین سات دنوں سے پہلے اور ایک دن بعد میں رکھ دیجیے۔

اب دس روز کی یہ مدت بار آوری کے ممکن ایام کہے جا سکتے ہیں۔ سات دنوں کے معین وقفے میں حمل کا قرار پانا "اغلب"

ہوگا اور وہ ایک دن جو رحم سے "انڈوں" کے اخراج کی ابتدا کا دن ہے استقرار حمل کے لیے "یقینی" سمجھا جائے گا۔

ان تجربات میں اب کوئی شبہ باقی نہیں رہا ہے۔ تحقیقات سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ عورت کی "بارآوری" ابتدائے حیض کے دسویں دن شروع ہوتی ہے۔ اور سترھویں روز تک استقرار حمل کا امکان زیادہ رہتا ہے اور تیرھویں روز یہ بارآوری انتہائی نقطہ پر پہنچ جاتی ہے۔ یہ مدت ڈاکٹر اوگینو کے نظریے کے مطابق بھی ہے جو آیندہ ایام حیض سے پندرہ روز پہلے کی مدت کو بارآوری کی مدت قرار دیتے ہیں مندرجہ ذیل نقشہ ملاحظہ کیجیے:۔

دورِ حیض کے ایام پہلے روز سے اٹھائیسویں روز تک	استقرار حمل کے "اغلب" ایام ڈاکٹر نوس کے نظریے کے مطابق	استقرار حمل کے "اغلب" ایام ڈاکٹر اوگینو کے نظریے کے مطابق	جن دنوں میں مادری خلیات (انڈے) پیدا ہوتے ہیں	جن دنوں میں رحمی ابھرن "کرم منی" موجود اور سرگرم عمل رہتے ہیں	ابتدائی "انڈوں" میں طاقت پیدا ہونے کے ایام	انتہائی مدت جس میں استقرار حمل کا ذرا سی امکان ہو سکتا ہے
۱	*	*	*	*	*	*
۲	*	*	*	*	*	*
۳	*	*	*	*	*	*
۴	*	*	*	*	*	*
۵	*	*	*	*	*	*
۶						
۷						
۸						
۹						
۱۰	۱۰	۱۰				۱۰
۱۱	۱۱	۱۱				۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲			۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳			۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵		۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶		۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷		۱۷		۱۷
۱۸				۱۸		۱۸
۱۹						۱۹
۲۰						۲۰
۲۱						
۲۲						
۲۳						
۲۴						
۲۵						
۲۶						
۲۷						
۲۸						

اس نقشے میں ۲۸ دنوں کا "دورِ حیض" رکھنے والی عورت کے ایام بارآوری و استقرار حمل دکھائے گئے ہیں (ستاروں سے ایام حیض اور دنوں کے شمار سے ایام بارآوری ظاہر ہیں)

(نوٹ: اس نقشے میں جن دنوں کے نیچے خط کھینچ دیئے گئے ہیں وہ زیادہ اہمیت رکھتے ہیں اور صاف ظاہر ہے کہ مختلف نظریے اس بات پر متفق ہیں کہ چودھواں دن استقرار حمل کے لیے سب سے زیادہ امکان رکھتا ہے)

اس نقشے سے نوس اور اوگینو دونوں کے فارمولوں کی اہمیت اور باہمی مطابقت صاف ظاہر ہو جاتی ہے۔ نوس کے خیال میں گیارھواں، بارھواں، تیرھواں، چودھواں، اور پندرھواں دن زیادہ اہم ہے، یعنی اگر ان پانچ دنوں کے اندر شوہر اور بیوی میں مجامعت ہو تو استقرار حمل کا قرینہ بہت زیادہ ہے۔ ڈاکٹر اوگینو کی رائے میں تیرھویں دن سے سترھویں دن تک عورت کی بارآوری زیادہ نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ لیکن دسویں دن سے سترھویں دن تک کا وقفہ دونوں کے خیال میں برابر اہمیت رکھتا ہے اور تمام نظریوں کے مطابق ابتدائے حیض سے چودھواں روز وہ ہے جس دن عورت کے "مادری خلیات" رحم میں جوان ہو کر مرد کے "کرم منی" سے ملنے اور حاملہ ہو جانے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ احتیاط کے خیال سے ابتدائے حیض سے دسویں روز اور بیسویں روز کی درمیانی مدت کے اندر ان والدین کو مجامعت نہیں کرنی چاہیئے جو ضبط تولید کے عامل ہونا چاہتے ہیں۔ یہی وہ مدت ہے، جو کثرت اولاد نہ چاہنے والوں کے لیے پرہیز کی طالب ہے اور اولاد کے خواہش مندوں کے لیے باب رحمت ہے۔ اٹھائیس دنوں میں باقی جتنے دن ہیں وہ عورت کی غیر زرخیزی کے ایام ہیں اور ان دنوں میں مجامعت کرنے

سے اغلب قرینہ یہی ہے کہ عورت کو حمل نہیں قرار پائے گا۔

یہ وہ نظریہ ہے جو تجربے سے کامیاب ثابت ہو چکا ہے۔ جاپان کے ڈاکٹر اوگینو نے اپنے کلینک میں کئی برس تک ایسی عورتوں کا ایک طویل ریکارڈ رکھا تھا جو "ایام ممنوعہ" میں اپنے شوہر کے پاس نہیں جاتی تھیں اور مجامعت سے قطعاً پرہیز کرتی تھیں۔ اور باقی ایام میں مجامعت سے پرہیز نہیں کرتی تھیں، اور شوہروں کے بستر پر جاتی تھیں۔ پانچ سال کے اندر ان ہزاروں عورتوں میں سے ایک عورت بھی حاملہ نہیں ہوئی ڈاکٹر نوس کا ریکارڈ یہ ہے کہ ۲۰۲ تن درست جوڑوں نے عورت کی "غیر زرخیزی" کے ایام میں ۳۰۰۵ مرتبہ مجامعت کے ازدواجی فرائض انجام دیے لیکن اس کا نتیجہ کسی ایک عورت کے بھی حاملہ ہونے کی صورت میں ظاہر نہیں ہوا۔ اس لیے اگر ہم اس حقیقت کو تسلیم کریں تو بے جا نہ ہوگا کہ تمام عورتیں جنسی جوش اور بارآوری کی ایک خاص مدت رکھتی ہیں، اور باقی ایام میں وہ "پُرسکون" اور "غیر بارآور" رہتی ہیں۔ تمام مادہ جانوروں میں بھی یہی بات دیکھی جاتی ہے۔ لیکن اُن میں اور انسان میں فرق یہی ہے کہ اوّل الذکر کی نفسانی خواہش مخصوص اوقات اور موسموں پر اُبھرا کرتی ہے اور مؤخر الذکر یعنے انسان اپنی قوت متخیلہ کو کام میں لا کر ہر وقت ہیجان میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ یہ اضطراب و ہیجان عورت کے "غیر بارآور" ایام میں مباشرت سے لطف اندوز ہونے کا باعث تو ہو سکتا ہے، لیکن استقرار حمل اور پیدائش اولاد کا باعث نہیں ہو سکتا۔ انسان میں ضبط تولید کے لیے قدرت کا بہترین انتظام یہی ہے۔

ضبط تولید کی بے ضرر اور واحد فطری تدبیر

از جناب ڈاکٹر جے۔ جی۔ ایچ ہالٹ، ایم۔ ڈی اٹرشٹ۔ (ہالینڈ)

ضبط تولید کا عملی پہلو آج کل ایک عالمگیر نزاعی مسئلہ بن گیا ہے۔ بہت سے ماہرین اور مصنفین کو اسی پر اصرار ہے کہ اس سلسلے میں جو فنی اصول اور تدابیر مانع حمل اُنھوں نے وضع کر دی ہیں وہ بے ضرر اور بے خطا ہیں۔ لیکن ان کے مقابلے میں ایسے ماہرین کی بھی کمی نہیں جو سرے سے ضبط تولید کی کسی غیر فطری اور کیمیاوی تدبیر کو بے ضرر اور بے خطا نہیں تسلیم کرتے۔

ابتدا ہی میں یہ بات صاف طور پر بتا دینی ضروری ہے کہ آج تک ضبط تولید کے متعلق کوئی ایسی کیمیاوی تدبیر دریافت نہیں ہوئی جو بے خطا کہی جا سکے اور نہ ہو سکتی ہے۔ اور نہ اب تک کوئی ایسا عمل وضع ہوا جو ضبط تولید کے معاملے میں سب کے لیے یکساں مفید اور کارآمد ثابت ہو سکے۔

البتہ ایک طریقہ ہے بے ضرر اور بڑی حد تک بے خطا اور یہ بالکل فطری طریقہ ہے۔ اس پر عمل کرنے کے لیے نہ کیمیاوی مرکبات کی ضرورت ہے اور نہ غیر فطری آلات کی۔

اگر اس فطری طریقے پر اُن اصولوں کے ماتحت عمل کیا جائے جو میں نے اپنی کتاب "شادی اور دوری پرہیزگاری" (میریج اینڈ پری اوڈک ابسٹی نینس) میں تفصیل سے بتا دیے ہیں تو یہ اس قدر مفید اور کامیاب ثابت ہو سکتا ہے کہ بے تکلف ہر غیر فطری مانع حمل تدبیر کے مقابلے میں اُسے رکھا جا سکتا ہے۔ یہاں اس کا موقع نہیں کہ میں اپنے مقرر کردہ اصولوں کی تفصیلات میں پڑوں۔ اس کے لیے آپ کو میری کتاب کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ البتہ اس مضمون میں اپنے فطری طریقۂ عمل کے متعلق چند مخصوص باتیں بتاؤں گا اور اس سلسلے میں اپنے چند ذاتی تجربات پیش کروں گا۔

کچھ دنوں پہلے تک یہ خیال عام تھا کہ ایک جوان عورت ہر وقت حاملہ ہو جانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ لیکن آج یہ قطعی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ ایک سے دوسرے ایام حیض کے درمیانی وقفے میں صرف چند دن ایسے ہوتے ہیں جن میں عورت حاملہ ہوتی ہے۔ ہر عورت کے

متعلق ان مخصوص دنوں کا پتہ لگالینا چوں کہ اصولاً آسان نہیں۔ اس لیے اب تک جدید سائنس اس بارے میں اپنی ایک قطعی دریافت پیش نہیں کرسکا ہے۔

یہاں یہ بتادینا دلچسپی سے خالی نہیں کہ ہندوستان کے قدیم ہندو یہ جانتے تھے کہ عورتوں کے حاملہ ہونے کے چند مخصوص دن ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کی تین ہزار برس پہلے کی طبی کتاب چرک میں لکھا ہے کہ "عورت ایام سے فراغت کے فوراً ہی بعد کے دنوں میں حاملہ ہوسکتی ہے۔" ——— اور ان کا یہ کلیہ آج بھی عموماً صحیح ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح یاسودھرا کی مرتبہ کتاب کام شاستر میں بھی یہ لکھا ہے کہ "چوپائے ہمیشہ ایام حیض کے بعد کے دنوں میں جفتی کھاتے ہیں۔ اور انسان بھی جب بچے پیدا کرنے چاہتے ہیں تو یہی کرتے ہیں" ——— اس بیان کا وہ حصہ کہ حیوانوں کے گیابن ہونے کا زمانہ وہی ہے جو عورتوں میں ایام حیض کے بعد کا ہوتا ہے، صحیح نہیں ہے لیکن یہ بالکل صحیح ہے کہ ماداؤں کے حاملہ ہونے کا ایک خاص وقت ہوا کرتا ہے اور یہ بات عملاً بھی ثابت ہے۔

حیض چوں کہ صرف ایپ یا اچھے قسم کے بندر کی مادہ یا عورت ہی کو ہوا کرتا ہے، اس لیے اُن کے گیابن ہونے کے بھی مخصوص دن ہوتے ہیں جیسی کہ اس موسم میں بھی یہ دن متعین ہوتے ہیں جسے عموماً بچہ کشی کا موسم کہا جاتا ہے۔

بندریوں کے "وقفے کا دور" (یعنے ایک حیض کے اختتام سے دوسرے حیض کے آغاز تک کا درمیانی زمانہ) عموماً ۲۰ دن سے لے کر ۳۰ دن تک ہوتا ہے اور مسٹر ہارٹ مین کا، جو بندروں کے تعلقاتِ جنسی کے بڑے ماہر ہیں، بیان ہے کہ بندروں کے کئی جوڑوں کو اُنہوں نے ایام حیض کے بعد مختلف دنوں میں ۴۲۰ مرتبہ جفتی کھاتے دیکھا لیکن ان میں سے صرف ۵۲ بندریاں ایسی نکلیں جو حاملہ ہوئیں اور ان ۵۲ میں سے ۴۹ بندریوں نے ایام حیض کے گیارھویں اور سولھویں دن جفتی کھائی تھی۔

یہ قدیم ہندو تحریرات کا ذکر تھا۔ اس سلسلے میں سُشرت کا بیان بھی توجہ کے قابل ہے وہ لکھتا ہے "عورتوں کے حاملہ ہونے کا وقت صرف بارہ دن تک رہتا ہے یعنے اس وقت تک جب تک اُرتوا، دکھائی دے" ——— اس پر کاویراتھنانے یہ حاشیہ دیا ہے کہ "یہ قید اس لیے لگائی گئی ہے کہ حیض کے سولہ دن بعد عورت کے رحم کا منہ بند ہوجاتا ہے" گویا اس کا مطلب یہ ہے کہ سُشرت نے جو قید لگائی ہے اُس کے بعد حمل ٹھیرنا ناممکن ہے۔ چنانچہ اسی مطلب کو خود سُشرت نے اس طرح ادا کیا ہے "جس طرح سورج کے غروب ہوتے ہی کنول کا منہ بند ہوجاتا ہے اسی طرح حمل کا وقت گزرجانے پر عورت کے رحم کا منہ بھی بند ہوجاتا ہے" ——— ان تحریرات سے پتہ چلتا ہے کہ قدیم زمانے کے ہندو عورتوں کے حاملہ ہونے کے مخصوص دنوں کا اچھی طرح علم رکھتے تھے۔

اسی طرح بابل کے تالمود (یہودیوں کی فقہ کا دوسرا مجموعہ جو بابل میں چوتھی اور پانچویں صدی عیسوی کے درمیان مرتب کیا گیا) میں بھی اس کا ذکر ہے چنانچہ ربّی یوحنا نے تالمود کے ایک باب باولی ننداح کی تفسیر میں عورتوں کے حاملہ ہونے کے مخصوص دنوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔

یہ مخصوص دن عموماً کون سے ہوتے ہیں؟ اس زمانے میں یہ صلاحیت ہم میں بے شک موجود ہے کہ ہم ہر عورت کے حاملہ ہونے کے مخصوص دنوں کا پتہ چلا سکیں۔ ہر عورت کے مخصوص ایام کا علیحدہ علیحدہ پتہ چلانے کی اس لیے ضرورت ہے کہ اس معاملے میں کوئی سی دو عورتیں ایسی نہیں پیش کی جاسکتیں، جن کے "ایامِ مخصوص" ایک ہی سے ہوں۔ اس اعتبار سے ہر عورت کے متعلق تاریخوں کا بالکل علیحدہ ریکارڈ ہونا چاہیئے اور یہ ریکارڈ جس قدر زیادہ ایام حیض کی تاریخوں کی جانچ کے بعد مرتب ہوگا اسی قدر زیادہ صحیح اور قابلِ اعتماد ہوگا۔ دو فطری اصول اس پر کامیابی کے ساتھ منطبق ہوسکیں گے۔ لیکن ایک مکمل صحیح ریکارڈ بنانے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ سال بھر یا اس سے زیادہ کے ایام حیض کی تاریخیں نوٹ کی جائیں۔ بلکہ مقصد صرف یہ ہے ایام کی تاریخیں تواتر کے ساتھ اس طرح دریافت ہوجائیں کہ "وقفے کے دور" کا ایک صحیح اندازہ قائم ہوسکے۔

یہاں میں اپنے فطری اصول کی کامیابی کو ثابت کرنے کے لیے چند اعداد و شمار پیش کرتا ہوں جو میں نے خود جمع کیے ہیں۔

چند نوجوان جوڑوں نے ایک یا زیادہ بچے پیدا کرنے سے پہلے ۷۶۱۰ مرتبہ مباشرت کی ان میں سے ۵۳۲۷ مرتبہ ایام حیض شروع ہونے سے گیارہ دن پیشتر تک کے مباشرت کے اعداد ہیں اور ۲۲۸۳ مرتبہ کی مباشرت ایام حیض کے ۱۶ دن بعد تک کی گئی۔ ذیل میں سہولت کی خاطر ایام حیض سے پہلے اور بعد کی مباشرت کے نقشے مع نتائج درج کیے جاتے ہیں۔

"ہولٹس" کا بنایا ہوا، ایام حیض سے پہلے نوجوان جوڑوں کی ۵۳۲۷ مرتبہ کی مباشرت کا نقشہ (جن سے حمل نہیں قرار پایا۔

حیض سے پہلے کے ایام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مباشرت کی تعداد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ان ۵۳۲۷ مرتبہ کی مباشرت میں سے ایک میں بھی حمل قرار نہیں پایا باقی ۲۲۸۳ مرتبہ کی مباشرت جو ایام حیض کے بعد کے دنوں میں کی گئی اس کا نقشہ یہ ہے:۔ ہولٹس صاحب کا بنایا ہوا ایام حیض کے بعد نوجوان جوڑوں کی ۲۲۸۳ مرتبہ کی مباشرت کا نقشہ (جن سے حمل نہیں قرار پایا)

حیض کے بعد کے ایام	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۴۰	۰	۰	۰	×	۱	۱	۱	۱	۱	۰			۱	۱		
۳۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰			
۳۸	۰	۰	۰	۰	۱	۱	۱	۱	۰	۰	۱					
۳۷	۱	۰	۰	۱	۱	۱	۰	۰	۱	۰	۲					
۳۶	۰	۰	۱	۱	۲	۵	۳	۲	۲	۰	۱	۰	۰	۰	۰	۱
۳۵	۰	۰	۱	۲	۷	۶	۴	۲	۲	۱	۰	۱				
۳۴		۱	۱	۵	۱۰	۱۳	۱۰	۴	۵		۱	۲		۱		
۳۳	۰	۱	۳	۴	۱۵	۱۱	۱۵	۸	۱۰	۲	۰	۱	۱		×	
۳۲	۱	۱	۷	۸	۱۷	۲۱	۱۷	۱۲	۷	۴	۲		×	×		
۳۱	۰	۳	۷	۱۰	۲۸	۳۰	۳۰	۲۰	۱۱	۱	۲		۱			
۳۰	۵	۱۰	۱۸	۳۱	۴۷	۶۱	۴۵	۲۰	۱۱	۲	۲	۱				
۲۹	۱۰	۲	۱۵	۴۰	۷۹	۷۱	۶۵	۲۲	۵	۳	۱					
۲۸	۹	۹	۳۳	۵۵	۹۱	۱۰۱	۷۴	۲۲	۶	۲						
۲۷	۱۴	۱۰	۳۵	۷۳	۹۷	۸۹	۵۸	۱۹	۳	۱						
۲۶	۸	۷	۲۹	۴۶	۶۲	۳۸	۳۱	۷	۱							
۲۵	۴	۴	۱۳	۳۳	۴۵	۱۲	۷	۱								
۲۴	۰	۰	۴	۲۳	۱۶	۲	۲	۱								
۲۳	۱	۱	۴	۱۴	۴	۲										

"وقفہ کا دوران" "ایام حیض" شروع ہونے کے دن

ان نقشوں کو پیش کرنے کے بعد میں یہ اعلان کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ یہ قدرتی اصول ضبط تولید کے معاملے میں کسی بہتر سے بہتر مانع حمل تدبیر سے کم نہیں اور خوبی اس میں یہ ہے کہ اس سلسلے میں نہ کسی دوا کی ضرورت پڑ اور نہ مہنگے آلات کی +

دوسری فصل

ضبط تولید بذریعہ ادویہ

از جناب حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر صاحب چاندپوری۔ بھوپال

ضبط تولید نے موجودہ زمانے میں جو اہمیت حاصل کرلی ہے اس کے پیشِ نظر اکثر لوگوں کو یہ غلط گمانی ہوتی ہے کہ یہ مسئلہ یورپ کی سیاسی و اقتصادی ضروریات کی پیداوار ہے۔ حالاں کہ حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ ضبط تولید کی ضرورت پر قدیم زمانے میں بھی توجہ کی گئی تھی۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ عہد قدیم کے ارباب علم و فن نے اس کو صرف فن کے نقطۂ نظر سے دیکھا تھا اور جن عورتوں کی جسمانی حالت یا ان کی عمر اور صحت کے لئے حمل کی برداشت مشکل تھی ان ہی عورتوں کی مخصوص ضروریات تک اس کے دائرۂ عمل کو محدود رکھا تھا۔ عیش و عشرت یا ہوس رانی و نفس پرستی کی شیطانی خواہشات کی تسکین سے ان کا مطمح نظر بہت ارفع و اعلیٰ تھا اور اس مسئلے کی باگ ڈور صرف ارباب علم و تحقیق کے ہاتھوں میں تھی۔ عورت کی نرم و نازک انگلیاں اس سے مس نہ ہوتی تھیں۔ یورپ میں تقریباً دو صدی پہلے تک ضبط تولید کو سیاسی و اقتصادی روشنی میں دیکھا گیا۔ مدبرین یورپ کی علمی کوششوں کو عورت کی صحت و تن درستی سے زیادہ دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی کی روک تھام مقصود تھی۔ صرف یہی خیال تھا جس نے محققین یورپ کے التفات خاص کو دعوتِ عمل دی اور ان کی توجہات سے بات کہیں کی کہیں پہنچ گئی۔ لیکن جذبات کی وہ چنگاری جو حسن و جمال اور شباب و رعنائی کے نازک اور خرمن سوز احساس نے وہاں کی عورت کے بے چین دل میں سلگا دی تھی اور جو ابھی غیرت و حمیت کی گرم راکھ میں دبی ہوئی تھی، ضبط تولید کی مہم کا آغاز ہوتے ہی ایک دم سے مشتعل ہوگئی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یورپ کی عورت نے ضبط تولید کے مسئلہ پر بہت زیادہ توجہ کی اور اس سلسلے میں بہت سی فحش کتابوں کی اشاعت بھی ہوئی جن کو اہل علم عام طور پر پبلک میں پیش کرنے کی جرأت نہ کرسکے۔

اس میں شک نہیں کہ ارضِ فرنگ کے نکتہ نواز محققوں نے ضبط تولید کے متعلق بہت سی ایسی دوائیں پیش کیں جو مفید بھی ہیں اور آسان بھی۔ اس کے علاوہ اُنہوں نے حمل کو روکنے کے آلی ذرائع پر بھی غور کیا اور اکثر اس قسم کے آلات تیار کیے جن کو عورت کی صحت کے لیے تو ضرور خطرناک کہا جائے گا مگر مانع حمل ہونے کی حیثیت سے وہ یقیناً کامیاب اور مفید ہیں۔

مانع حمل دوائیں جو جوینۂ منی کے لیے مہلک اثرات کی حامل ہیں گذشتہ چند سال میں کثرت سے عالمِ وجود میں آئیں۔ اس قسم کی دوائیں کو جو جوینہ کش ہوتی ہیں ڈاکٹری اصطلاح میں اسپرے سائٹڈ (کرم منویہ کو مارنے والی) کہتے ہیں۔ کیوں کہ انسان کے مادۂ تولید میں جو حیوانات صغیر پائے جاتے ہیں ان کو اسپرمٹیوزوا کہتے ہیں۔ اسی قسم کی سینکڑوں نہیں ہزاروں دوائیں تیار ہو چکی ہیں۔ موجدین نے ان کو نہایت سلیقے کے ساتھ مشتہر بھی کیا ہے۔ تاہم مانع حمل دواؤں کا انتخاب کرتے وقت ابھی کافی احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس لیے یاد رکھنا چاہیئے کہ مانع حمل دوا اس قسم کی ہونی چاہیئے جو رحم یا مرد کے عضو تناسل کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے۔ اگر دوا رحم کے اندر بھی چلی جائے یا دورانِ خون میں جذب ہو جائے تو جسم کے کسی حصّہ پر اس کا کوئی مضر اثر نہ پڑے۔ اور ان خصوصیات کی دوا استعمال کرنے کے بعد بھی اگر عورت حاملہ ہو جائے تو جنین کو اس سے کسی قسم کی اذیت نہ پہنچے۔

ڈاکٹری نقطہ نظر سے جو دوائیں منع حمل کے لئے استعمال کی جاسکتی ہیں اور جو دوائیں جوینہ کش خیال کی گئی ہیں ان کا مختصر تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ امر ضروری نہیں ہے کہ جو دوا قاتل جراثیم ہو وہ لازمی طور پر جوینہ کش بھی ہو۔

(۱) سیماب کے مرکبات۔ سیماب کے مرکبات بہت جلد جوینات منی کو ہلاک کر ڈالتے ہیں اور ان مرکبات کو آج کل کثرت سے مانعِ حمل حمولات پر استعمال کیا جارہا ہے۔ مگر مرکبات سیماب کا استعمال بہت احتیاط سے کرنا چاہیئے تاکہ مرد و عورت اس کی زہریلی

تاثیر سے محفوظ رہیں۔ اس قسم کے حمول بھی تیار ہو چکے ہیں جن میں پارہ شامل ہے اور اُن کی سمیت کا کوئی اثر مرد و عورت پر نہیں ہوتا۔ ان حمولات میں کنٹراپان (Cuntrapan) عمدہ دوا ہے۔ اس کے علاوہ پروفی کول (Prophycol) اور ویجی فارمس (Vagiforms) بھی اچھی دوائیں ہیں۔

(۲) **بورک ایسڈ کے مرکبات**۔ بورک ایسڈ بھی حوینہ کش ہے۔ اور اکثر دوائیں جن میں بورک ایسڈ شامل ہے، بطور مانع حمل استعمال ہو رہی ہیں۔ ان میں سے چند دواؤں کے نام یہ ہیں:

کیروس (Keros) اینٹی پارٹ (Antipart) لیکٹی کول (Lactikol) میٹوری (Metory) لوکورول (Lucorol)

(۳) **ایسی ٹک ایسڈ** یعنی تیزاب سرکہ۔ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ یہ بھی حوینہ کش ہے۔ موجودہ زمانے میں اس کو منع حمل کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ جماع کے بعد فوراً ایک اونس سرکہ ایک کوارٹ پانی میں ملا کر اندام نہانی میں بذریعہ ڈوش پہنچا دیا جائے تو منی کے کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں اس مقصد کے لئے ایسی ٹک ایسڈ کا لوشن ۱ : ۲۰۰۰ کی طاقت والا بھی استعمال کیا جا سکتا ہے تیزاب سرکہ کی حوینہ کش تاثیر کی تحقیقات ہو جانے پر اس سے اکثر مانع حمل شیاف اور حمول تیار کیے گئے ہیں۔ مثلاً اینٹی بیان (Anti Bian) مل سان (Milsan) ایکس (Aces)

(۴) **لیکٹک ایسڈ**۔ رحم اور اندام نہانی کی رطوبتوں میں قدرتی طور پر لیکٹک ایسڈ پایا جاتا ہے۔ مگر اس مقدار میں نہیں کہ حوینات منی پر مہلک اثر ڈال سکے۔ اگر ان رطوبات میں لیکٹک ایسڈ کی وجہ سے ترشی زیادہ ہو جائے تو حوینات منی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اکثر مرکبات جن میں لیکٹک ایسڈ داخل ہے استعمال کیے جا رہے ہیں

چند مرکبات کے نام یہاں درج کیے جاتے ہیں: لیکٹی کول (Lactikol) بائی رول (Byrol) کنفی ڈول (Confidol)۔ باقی مرکبات وہی ہیں جو پہلے لکھے جا چکے ہیں۔

(۵) **کاربونک ایسڈ**۔ اس میں حوینات منی کو ہلاک کرنے کی نہایت اچھی تاثیر موجود ہے یہ دوا اس قسم کے تمام حمولات میں مستعمل ہے جو اندام نہانی میں جھاگ پیدا کرتی ہیں۔ ان جھاگوں میں کاربن ڈائی اوکسائڈ گیس کافی مقدار میں موجود ہوتی ہے جو منی کے کیڑوں کو مار ڈالتی ہے ذیل کے مرکبات میں کاربونک ایسڈ شامل ہے۔

اے سیم (Asem) فائنیل (Finil) برکون (Bircon) اور بھی بے شمار ایسے مانع حمل مرکبات تیار ہو گئے ہیں جن میں کاربونک ایسڈ داخل کیا جاتا ہے۔

(۶) **ایلم۔ (پھٹکری)** ضبط تولید کے اکثر قدیم حمولات میں ایلم یعنے پھٹکری کا جزو شامل ہے۔ تحقیقات جدیدہ نے بھی اس کو مانع حمل تسلیم کیا ہے۔

حوینہ کش حمولات میں وہی حمول اچھا سمجھا جاتا ہے جو حوینہ منی کو ہلاک کر دے اور بہت جلد اس کی یہ تاثیر ظاہر ہو جائے، اس میں کوئی زہریلا اثر نہ ہو۔ اندام نہانی اور عضو تناسل میں سوزش پیدا نہ کرے۔ جھلی کی باریک چنٹوں میں یکساں طور پر پھیل جائے۔ ان تمام باتوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے بے شمار شیاف جلیال اور مزبد (جھاگ پیدا کرنے والے) قرص اور غسول ترتیب دیئے گئے ہیں اور اس کثرت سے فروخت ہو رہے ہیں کہ تقریباً ہر جگہ دست یاب ہو جاتے ہیں۔ یہاں چند اچھے مرکبات درج کئے جاتے ہیں:

شافے: (۱) ایکس (Aces) (۲) کنٹراپان (Contrapun) (۳) گائن اولا (Gyanovula) (۴) جرمی کون (Jerm-a-cone) (۵) لاواگال (Lavagal) (۶) مانس (Manns) (۷) پیراپرم (Puraperm) (۸) پروفائی کول (Prophycol) (۹) انگرز (Ungers) (۱۰) ویجی نال (Veginal)

مزبد قرص: (۱) اگری سٹ (Aggressit) (۲) اینٹی پارٹ (Antipart)

(۳) برکون (Bircon) (۴) برلائڈ (Birloid) (۵) فائی نل (Finil)

جیلیاں: (۱) بے سی لوسان (Bacillosan) (۲) بائی الیکٹن (Biolaktin)

(۳) ہکسی کول (Hexycul) (۴) ہائی جی اولین (Hygeolene) (۵) جیل لیک (Jell lac)

(۶) لوکورول (Lucorol) (۷) ٹارٹری کول (Tartrikol)

ان کے علاوہ اکثر مزید جیلیاں بھی مستعمل ہیں اور ڈوش کے ذریعے سے بھی اندام نہانی کو دھونا مفید خیال کیا گیا ہے۔ بلکہ حمول، شافوں اور دوسرے آلی مانعات حمل کے بعد بھی ڈوش کے ذریعہ سے اندام کا دھونا بہتر اور ضروری خیال کیا گیا ہے۔

حمول کا طریقہ اور اس کے نقائص: حمولات کو اندام نہانی میں پہنچا کر فم رحم کے قریب رکھ دیا جاتا ہے اور پانچ منٹ یا زیادہ سے زیادہ دس منٹ کے بعد جماع کیا جاتا ہے۔ اس عرصے میں حمول اندام نہانی کی رطوبتوں میں گھل جاتا ہے اور گھلنے کے بعد مہبل کی دیواروں اور فم رحم پر پھیل جاتا ہے۔ اور ان کی دوائیں جوہر منی پر مہلک اثر کرتی ہیں۔ مگر بعض حالات میں یہ حمول اپنے مقصد کے لحاظ سے بے کار ثابت ہوتے ہیں اور عورت حاملہ ہو جاتی ہے۔ اسی لئے تنہا حمول کافی نہیں سمجھا جاتا بلکہ اس کے ساتھ عنق پوش یا زنانہ رفالہ کا استعمال بھی لازمی خیال کیا جاتا ہے۔ مانع حمل شیافات میں ایک زبردست نقص یہ ہے کہ ان کا حجم بڑا ہوتا ہے اور ان کا عمل شروع ہونے کے لئے کافی وقت چاہیئے۔ اگر شیاف کے حل ہونے سے پہلے ہی مرد کو انزال ہو جائے گا یا حمول کے حل ہونے کے بعد بھی جماع جاری رہیگا تو دوا اندام نہانی سے نکل جائے گی اور مقصد فوت ہو جائے گا۔ شیاف کے مقابلے میں جیلیاں زیادہ مفید ثابت ہوتی ہیں۔ یہ اندام نہانی میں بہت جلد پھیل جاتی ہیں اور ان میں جو دوائیں شامل ہوتی ہیں ان کا عمل جلد شروع ہو جاتا ہے ان کے لئے جماع کرنے کی غرض سے وقت کی کمی یا زیادتی ضروری نہیں۔

مزبد اقراص: اس قسم کی ٹکیوں کو اندام نہانی میں رکھ لیا جاتا ہے اور یہ مہبل کی رطوبت میں حل ہو کر جھاگ پیدا کرتی ہیں۔ ان ٹکیوں میں عام طور پر ایسڈ اور سوڈا بائی کارب شامل ہوتا ہے۔ لیکن ان اقراص کے لئے ضروری ہے کہ اندام نہانی میں رطوبت کافی مقدار میں موجود ہو جس میں یہ حل ہو سکیں۔ ورنہ ان کے استعمال سے کوئی خاص فائدہ نہ ہوگا جن عورتوں کے اندام نہانی میں رطوبت کی قلت ہو ان کو جب یہ قرص استعمال کرائے جائیں تو پہلے ان کو گرم پانی میں بھگو لینا چاہیئے۔

مزبد اقراص کے نقائص ۔ یہ اقراص موسمی تغیرات سے بہت جلد اثر پذیر ہوتے ہیں۔ برسات کے موسم میں یہ بالکل خراب ہو جاتے ہیں۔ اکثر ٹوٹ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر اندام نہانی یا فم رحم میں زخم ہوتا ہے تو ان کے جھاگوں سے تکلیف اور درد کا اندیشہ رہتا ہے۔ ان کے استعمال کے بعد ڈوش کرنا بھی لازمی ہے ورنہ اگر قرص کا کوئی حصہ حل نہ ہوا اور ویسے ہی مہبل کی دیوار سے چمٹا رہا تو مہبل میں ورم، خراش یا سوزش پیدا ہو جانے کا خوف ہے۔

ڈوش: وظیفہ زوجیت ادا کرنے کے بعد اندام نہانی کو ڈوش سے دھو دیا جائے تو استقرار حمل کے اندیشہ سے کافی حد تک اطمینان ہو جاتا ہے کیونکہ اندام نہانی کی دیواروں سے مادہ منویہ دھل کر بہ جاتا ہے اور حمل کا اندیشہ نہیں رہتا۔ اول تو صرف سادہ شیر گرم پانی ہی اس مقصد کے لئے کافی ہے۔ اور ایسے شیر گرم پانی سے جس میں کسی دوا کی آمیزش بھی ہو مہبل کو دھو لینا حمل سے محفوظ رہنے کا ایک اچھا ذریعہ ہے لیکن زیادہ اطمینان حاصل کرنے کے لئے پانی میں بعض دوائیں بھی شامل کی جا سکتی ہیں۔ ڈوش کے پانی میں ان دواؤں کو ملا لینا منع حمل کے لئے یقینی نہ لائی سول، مرکری کلورائڈ، کھانے کا نمک، سرکہ، صابون۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی دوائیں اسی مقصد کے لیے مستعمل ہیں۔ لائی سول کو اطمینان بخش جوہر کش نہیں ہے۔ مگر مہبل کو دھونے کے لئے اس کا بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ پانی میں اس کو زیادہ مقدار میں نہ ملانا چاہیئے۔ ورنہ خراش پیدا ہونے کا خوف ہے۔

اس کے علاوہ اس کا مسلسل استعمال بھی مناسب نہیں اس کے متواتر استعمال سے اندام نہانی کی دیواریں سخت اور موٹی ہو جاتی ہیں۔ مرکری کلورائڈ یعنی دار چکنہ بہت تیز جوہر کش دوا ہے اس کا لوشن ۱:۲۰۰۰ کی طاقت کا نہایت قوی جوہر کش ہے۔

تیسری فصل

آلی اور کیمیاوی ذرائع

از جناب ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب ایل۔ایچ۔ایم۔ایس۔ دہلی

اس فصل میں امتناع حمل کے وہ ذرائع بیان کیے جائیں گے جو جویئہ منویہ (سپرمیٹوزوا) کو اس کی جائے قرار یعنے رحم میں داخل ہونے یا داخل ہوکر بھی بیضۂ انثیٰ (اوم) کے ساتھ ملنے سے روکتے ہیں۔ ان آلی اور کیمیاوی ذرائع کے علاوہ رحم میں استعمال کیے جانے والے جراحی طریقوں پر بھی ضروری بحث کی جائے گی۔

آلی اور کیمیاوی ذرائع مانع حمل کو یہ بڑی فوقیت حاصل ہے کہ یہ بمقابلہ جراحی اعمال مانع حمل کے محفوظ اور بہ سہولت عمل میں لائے جاسکتے ہیں اور ان کو ہر موقع پر حسب منشا رد یا اختیار کیا جاسکتا ہے۔ جراحی اعمال عقم اگر لازمی طور پر آخری اور ناقابل اصلاح نہ بھی ہوں تو بھی ان میں بعد کی اصلاح کی بہت کم استعداد ہوتی ہے۔ لیکن آلی اور کیمیاوی ذرائع کی جہاں یہ ایک خوبی ہے کہ وہ ہر موقع و محل کے مطابق حسب منشا اختیار کیے جاسکتے ہیں۔ وہاں یہ ان کا ایک بہت بڑا عیب بھی ہے۔ کیوں کہ انہیں ہر اس موقع پر عمل میں لانا پڑتا ہے جب کہ استقرار حمل کا امتناع مطلوب ہو۔ اور ان کے اس بار بار کے متواتر استعمال میں اگر کبھی بے احتیاطی ہو جائے، جس کا اکثر امکان ہوتا ہے، تو بالعموم تمام محنت برباد ہو جاتی ہے اور ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہر قسم کے مانع حمل ذرائع میں کم و بیش فکر و بے اطمینانی اور بے لطفی و کراہت کا ہونا ناگزیر ہے۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ ان نقائص کی وجہ سے ان کے اکثر اور مسلسل اختیار کرتے رہنے سے انسان کی ذہنی اور نفسانی قوتوں پر خصوصیت کے ساتھ کم و بیش برا اثر پڑتا ہے کیوں کہ ان سے جنسی تعلقات میں جو کامل لطف و سرور اور تسکین و تسلی اسے حاصل ہونی چاہیئے وہ کماحقہ حاصل نہیں ہو سکتی۔ فی الحقیقت کوئی مانع حمل ذریعہ ایسا کامل، بے عیب اور طلسمی موجود نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے، جو مذکورہ بالا نقائص سے پاک و مبرا اور پورے طور پر مؤثر ہو۔

مختلف مانع حمل طریقوں کی باہمی خوبیوں کو بہتر طریقے پر سمجھنے کے لیے سب سے پہلا لازمی عنصر یہ ہے کہ آیا وہ جوینہ یا رطوبت منویہ کو براہ راست فم رحم میں داخل ہونے سے روکتے ہیں یا نہیں۔ آلی ذرائع اگر صحیح طور پر کام میں لائے جائیں تو ضرور ایسا کر سکتے ہیں۔ پس اگر جوینات منویہ مردانہ عضو سے سیدھے فم رحم کے اندر خارج ہو جائیں (جیسا کہ بعض مغلوب الشہوۃ زوجین میں اکثر ہوا کرتا ہے) تو کیمیاوی مرکبات ہمیشہ اندام نہانی (مہبل۔ ویجائنا) کے اندر فم رحم کے قریب یا اس کی گردن کے ارد گرد رکھے جاتے ہیں جو نہ تو انہیں ہلاک کر سکتے ہیں اور نہ اُن کی حرکت کو روک سکتے ہیں۔ گاہے ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ مادہ منویہ جب پہلے پہل عضو مردانہ سے کود کر خارج ہو تو اپنی قوت سے کیمیاوی شیرے وغیرہ کی اس قلیل مقدار کو جو فم رحم کی حفاظت کے لیے اندام نہانی میں اس کے ارد گرد یا قریب رکھی ہوتی ہے، رحم کے اندر ہی بہالے جائے۔ اور اس طرح جوینات منویہ کے لیے رحم میں داخل ہونے کا راستہ صاف ہو جائے پس ان دو اسباب سے خالص اور عمدہ اجزا سے تیار کیے ہوئے کیمیاوی مرکبات بھی اگر دیگر تدابیر یا آلی ذرائع کے ساتھ ترکیب دے کر کام میں نہ لائے جائیں تو ان کے ناکام ہو جانے کے اکثر کافی امکانات ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس آلی ذرائع فم رحم کے سامنے پردہ سا تان کر انزال کے دوران میں جوینات (مواد منویہ) کو براہ راست فم رحم میں خارج یا داخل ہونے سے روک دیتے ہیں لیکن سوائے رفالے (کنڈوم) کے باقی تمام آلات بعض اوقات کلیتاً روکنے میں ناکام رہتے ہیں۔ پس نہ تو آلی اور نہ کیمیاوی مانعات حمل تنہا جوینات منویہ کے حملوں سے رحم کے سوراخ کو پورے طور پر محفوظ رکھنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اگر ان ہر دو ذرائع کو ملا کر کامل ہوشیاری کے ساتھ صحیح طریق پر کام میں لایا جائے تو گو ان میں سے ہر ایک علیحدہ علیحدہ پوری حفاظت نہیں کر سکتا، لیکن ایک ساتھ مل کر بہت حد تک حفاظت کا امکان پیدا کر دیتے ہیں۔ اگر دونوں کے ملا کر استعمال کرنے کے بعد بھی کبھی ناکامی ہو تو یا تو اس کا باعث مستعملہ اشیا کی ساخت کے نقائص ہوتے ہیں (جیسا کہ کبھی کبھی ہوا کرتا ہے) اور یا ان کے استعمال میں بے پرواہی

اور غلطی ہوا کرتی ہے (جیسا کہ اکثر ظاہر ہوتا ہے)

اس مضمون میں قلت گنجائش کی وجہ سے ان تمام آلی وکیمیاوی مانع حمل اشیاء کا (جن کی تعداد کم از کم ایک سو پچاس سے زیادہ ہے اور روز بروز بڑھ رہی ہے) تفصیلی تذکرہ تو غیر ممکن ہے جو مانع حمل اغراض کے لیے مشتہر یا استعمال کی جارہی ہیں۔ اس لیے صرف ان اشیاء پر بحث کی جائے گی جو یا تو عام مستعمل اور اکثر حالات میں مفید و مؤثر ہوتی ہیں اور جن کی نشر و اشاعت اور پروپیگنڈا تو کافی ہے لیکن فی الحقیقت ناقابلِ اعتماد اور یقینی طور پر مضرت رساں ہیں۔

مردانہ غلاف یا رفالہ: (کنڈوم یشیتھ۔ فرنچ لیٹر) ہی مرد کے لیے صرف قابلِ عمل اور مؤثر مانع حمل ہے جو نعوذ یافتہ مردانہ عضو کو پہنا دیا جاتا ہے۔ اگر یہ دیانت داری کے ساتھ عمدہ مواد سے تیار کیا ہوا ہو اور پوری احتیاط کے ساتھ لگایا جائے تو بلا شبہ اب تک تمام مانع حمل آلات میں نہایت سادہ اور محفوظ ترین آلہ ہے۔ گو یہ بغیر کسی کیمیاوی مرکب کے بھی کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر اسے پہننے کے بعد باہر سے کسی غیر چربیلے سریش دار قاتل حوینات مرکب کے ساتھ طلا کر لیا جائے تو نہ صرف دوہری حفاظت ہی کی ضمانت ہو جاتی ہے، بلکہ ادخال میں سہولت اور حس میں بھی زیادتی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ اس لیے بھی نہایت اہم اور ضروری ہے کہ خشک رگڑ سے (کیوں کہ مردانہ عضو سے خارج ہو کر ترکرنے والی رطوبت رفالہ کے اندر ہی بند رہ جاتی ہے) رفالے کی نازک ساخت کے پھٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مزید برآں حشفہ اور اندامِ نہانی کی زیادہ حساس اور نازک قسم کی غشائے مخاطی میں سوزش اور خراش پیدا ہو سکتی ہے۔ اگر عورت جماع سے اپنے اندامِ نہانی میں مذکورہ قاتل حوینات ترکرنے والے مرکب سے طلا کرے تو اس صورت میں بھی یہ مقاصد حاصل ہو جاتے ہیں بلکہ عورت کو ایک حد تک اطمینان ہو جاتا ہے کہ اس نے خود ہی کچھ نہ کچھ حفاظتی تدابیر اختیار کر لی ہیں۔ اگر مرد رفالے کے ساتھ کیمیاوی محافظت کا استعمال کرنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ رفالہ پہننے سے پہلے اس کے خالی نوک دار سرے میں، بھی نصف چائے کے چمچے بھر ترکرنے والی دوا ڈال لے اور رفالہ پہن چکنے کے بعد اس کی بیرونی سطح پر بھی مناسب مقدار میں اس دوا کا طلا کر لے لیکن ترکرنے والی دوا نہ تو زیادہ مقدار میں طلا کرنی چاہیے۔ نہ کم۔ اور رفالہ بھی نہ بہت بڑا ہونا چاہیے نہ تنگ۔ اول الذکر صورت میں اُس کے اُتر جانے کا اور آخر الذکر صورت میں اس کے پھٹ جانے کا امکان ہوتا ہے۔ رفالے کو حشفے پر بہت تنا ہوا بھی نہیں پہننا چاہیے بلکہ اس کی نوک پر تھوڑی سی جگہ خالی چھوڑ دینی چاہیے۔ البتہ اس بات کی احتیاط کر لینی چاہیے کہ اس میں سے ہوا پوری طرح خارج ہو جائے ورنہ اس کے پھٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مشق سے رفالے کے صحیح طور پر پہننے میں مہارت حاصل ہو سکتی ہے۔ اس طریقِ عمل میں کامیابی کا بہت کچھ انحصار استعمال کیے جانے والے رفالے کی نوعیت اور صفات پر ہے۔ بازاروں میں عام طور پر دست یاب ہونے والے رفالے ربڑ کے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ بعض کے متعلق مشہور ہے کہ وہ مچھلی کی کھال سے تیار کیے ہوے ہوتے ہیں حالاں کہ وہ فی الحقیقت بھیڑ بکری کے جوان بچوں کی کانی آنت (سیکم) سے تیار کیے جاتے ہیں۔ لِٹلوں نامی محقق کا دعوے ہے کہ آخر الذکر رفالوں میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ وہ غشیہ مخاطیہ میں ہرگز خراش یا سوزش پیدا نہیں کرتے، جیسا کہ ربڑ کے رفالے بعض اوقات کر دیا کرتے ہیں۔ لیکن زیادہ بہتر یہی ہے کہ ربڑ کے رفالے استعمال کیے جائیں۔ کیوں کہ تانت کے مذکورہ رفالوں میں اکثر سوراخ ہوتے ہیں اور وہ پھٹ جانے کے لیے زیادہ مستعد ہوتے ہیں۔ اگر ربڑ کو جیسا کہ اوپر تجویز کیا گیا ہے، ترکر کے استعمال کیا جائے تو وہ بھی ہرگز خراش یا سوزش پیدا نہیں کرتے۔ بہرحال عمدہ قسم کی چیز کا استعمال کرنا لازمی ہے سستے رفالوں کا استعمال غلط اور خطرناک قسم کی کفایت شعاری میں داخل ہے۔ نئے اور تازہ بنے ہوے رفالوں میں بہ نسبت پُرانے اور بوسیدہ رفالوں کے پھٹنے کی استعداد کم ہوتی ہے۔ پس عقل مندی یہی ہے کہ عمدہ قسم کی چیز حسب ضرورت تھوڑی تعداد میں صرف ایسے بڑے بڑے دکانداروں سے خریدی جائے، جن کے ہاں نکاسی عام اور زیادہ ہو۔ رفالے کو جیبی کابیوں یا کوٹ وغیرہ کی جیبوں میں کاغذوں وغیرہ کے اندر لپیٹ کر رکھنے کی بجائے ہوا دار، معتدل حرارت، تاریک اور خشک الماریوں یا بکسوں میں محفوظ رکھا جائے۔ اور ایک مرتبہ استعمال کیے ہوئے رفالے کو دوبارہ ہرگز استعمال نہ کیا جائے، گو دھونے کے بعد صاف اور خشک کر کے اور فرینچ چاک کا سفوف اس پر چھڑک کر اور لپیٹ کر رکھنے سے دوسری مرتبہ بھی ایک ہی رفالے کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس میں نہایت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس کے باوجود دوبارہ استعمال کیے جانے والے رفالے ہمیشہ مفید و مؤثر نہیں ہوا کرتے۔ منع حمل کے لیے رفالے کے استعمال میں ایک اور فائدہ یہ بھی ہے کہ اُسے استعمال کے بعد فوراً کامیابی کا یقین

مسز مارگریٹ سینگر
ضبط تولید کی مشہور داعیہ
(مضمون صفحہ ۱۵۴ پر)

ڈاکٹر جارج ریلے سکاٹ
ایف-پی ایچ-ایس، ایف-آر-اے-آئی،
ایف-زیڈ-ایس؛ کیمبرج (انگلینڈ)
(مضمون صفحہ ۷۴ پر)

ڈاکٹر جے-جی-ہالٹ
ایم-ڈی اٹرشٹ (ہالینڈ)
(مضمون صفحہ ۴۱ پر)

پوچھا "یہ کیا ہے؟"

ہم نے کہا "خط ہے!"

فرمایا، "خط تو ایسا نہیں ہوا کرتا!"

ہم نے کہا، "پھر پارسل سمجھ لیجئے!"

وہ بولیں، "پارسل! ——— اچھا اس میں ہے کیا؟"

"خط!"

"خط تو پارسل میں نہیں آیا کرتا!"

"تو پھر مجھے سچا سمجھئے اور یقین کیجئے کہ یہ خط ہے!"

"اچھا مان لیا ہم نے خط ہے۔ مگر کیسا خط ہے اُس میں کیا لکھا ہے؟"

ہم نے کہا "سُنیے یہ لکھا ہے کہ زیادہ بچّے پیدا کرنے سے بڑی خرابیاں واقع ہو رہی ہیں۔ جو عورتیں ہر سال ایک بچّے کا اضافہ کر دیتی ہیں وہ سخت بے وقوف ہیں ان کے گھروں میں بچّوں کی کثرت کے باعث نہ تو صفائی ہو سکتی ہے نہ مضمون لکھنے کے لئے سکونِ خاطر میّسر آسکتا ہے، اس لئے اب یہ تجویز کیا گیا ہے کہ بچّوں کی پیدائش محدود کر دی جائے، یعنی ہر سال بچہ پیدا کرنے کی اجازت نہ دی جائے بلکہ جب تک ایک بچّہ پڑھ لکھ کر شادی بیاہ کے قابل نہ ہو جائے اُس وقت تک دوسرا بچّہ پیدا نہ ہو۔"

"کس نے ایسی باتیں لکھی ہیں خط میں۔ اُس کے سو پچاس بچّے ہوں گے جو اُکتا گیا۔ ہمارے تو اللہ رکھے ابھی لے دے کے سات ہیں اور ابھی ان کا دیکھا ہی کیا ہے۔"

"میں کہتا ہوں سات بھی تو بہت ہیں۔ پھر بھی اطمینان نہیں کہ ان سات پر ہی تصفیہ ہو جائے گا۔ فرض کرو ان سات بچوں کے والدین میں آئندہ کے لئے کوئی سمجھوتہ نہ ہوا اور اسی رفتار سے سیاہ مینار کی یہ نسل بڑھتی رہی تو انجام کیا ہوگا؟"

"کیسے سیاہ مینار کا؟ ——— ذرا ہوش میں رہو۔ تم نے مجھے مُرغی بنا دیا۔ لگے آگ ایسے مذاق میں۔ آخر تم کیوں اُکتا رہے ہو میرے بچّوں سے۔ اللہ ہر شخص کو تو یہ نعمت عطا کرتا نہیں۔ دنیا میں اور عورتیں بھی تو ہیں عمر بھر سے اولاد کو ترس رہی ہیں۔ مگر آج تک ایک چوہے کا بچّہ بھی ان کے نہیں ہوا!"

"بس وہی عورتیں اس قابل ہیں کہ ہندوستان کے اچھے اچھے نوجوانوں سے اُن کی شادیاں ہوں اور ان کی نسل کو خوب ترقی دی جائے تاکہ رفتہ رفتہ زیادہ بچّے پیدا کرنے والی "عورتیں" معدوم ہو جائیں اور اُن کی جگہ وہ عورتیں حاصل کریں جن کے یا تو سرے سے کوئی بچہ ہی نہ ہو یا ہو تو ساری عمر میں ایک یا بہت سے بہت دو۔ آدمی ایسی ہی نیک بخت عورتوں سے شادی کر کے آرام کی زندگی بسر کر سکے گا۔ یہ تو نہ ہو گا کہ ایک بچّہ توے کی سیاہی سے منہ کالا کئے اور ہونٹوں تک ناک کا فضلہ جمع کئے باپ کے سینہ پر بیٹھا ہے۔ دوسرا ماں کے پتانوں سے چمٹا ہوا ہے۔ تیسرا ٹھنڈے پانی کے گھڑے میں چولھے کی راکھ گھول رہا ہے۔ چوتھا محلّہ کے بچّوں سے لڑ رہا ہے۔ کوئی رات بھر جاگے ہوئے اباجی کو ٹھیک دوپہر کے وقت جب وہ اپنے کام کاج سے فارغ ہو کر آرام سے پڑے سو رہے ہوں، یہ کہہ کر جگا رہا ہے، اباجی، آپا نے نوچ لیا امّاں روٹی نہیں دیتیں!"

وہ جھینپ کر بولیں "بچّوں ہی کے دَم سے ہے یہ رونق۔ بچّے نہ ہوں تو یہ چہل پہل کہاں سے آئے؟"

"اگر اسی شئے کا نام آپ کے یہاں چہل پہل ہے تو میں دعا کروں گا خدا آپ کو سال میں دو بچّے عطا فرمائے!"

عورتوں کے مقابلے میں عام طور پر مردوں کے دلوں میں "ضبطِ تولید" کی خواہش زیادہ پائی جاتی ہے۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ بیسویں صدی کا مرد عزم و ارادے کے لحاظ سے تو عورت بنتا جا رہا ہے مگر محبت کے معاملے میں اس کو نہ مرد کہا جا سکتا ہے نہ عورت ذمّہ داری کے بوجھ سے وہ گھبراتا ہے۔ پھر برف، سوڈا، چائے، سینما دیکھنے اور کلب کی زندگی نے اُسے اتنا خود غرض بنا دیا ہے کہ بچّوں کو وہ اپنی

آمدنی میں شریک کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ بیوی کو کپڑا سینے اور روٹی پکانے میں مہارت نہ ہوتی یا ہوٹل میں سستی روٹی مل جایا کرتی تو وہ اسے بھی شریک زندگی بنانا پسند نہ کرتا۔ اوّل تو ہندوستان کا، کالا صاحب، جو عام طور پر صاحبانِ عالی شان کی اندھی تقلید کرنا ہی زندگی کی سب سے بڑی کامیابی خیال کرتا ہے، بچّوں کے نام ہی سے گھبراتا ہے۔ اگر کسی وقت بیوی کی محبت آمیز التجاؤں سے اس کے دل میں اولاد کی آرزو بھی پیدا ہوتی ہے تو وہ سب سے پہلے یہ دعا مانگتا ہے کہ خدا کرے بیوی کے پیٹ سے پورے دس سال کا بچّہ پیدا ہو تا کہ گھر کی صفائی پر اس کا کوئی اثر نہ ہو۔

مردوں کو ضبط تولید کی حمایت کرنے سے یہ فائدہ بھی ہے کہ جب ان کی پہلی بیوی کا انتقال ہو جاتا ہے تو دوسری شادی کرتے وقت انہیں ان سوالوں کے جواب دینے میں بڑی آسانی ہوتی ہے کہ "آپ کے کوئی بچّہ تو نہیں؟" کیا عُمر ہے اُس کی؟"

"جی نہیں، خدا کے فضل سے آٹھ بچّے ہیں"۔

"آٹھ! ——— خدا کی پناہ! ایسی صورت میں مجھے آپ سے یہی عرض کرنا پڑے گا کہ آپ شادی نہ کریں!"

"پھر بچّوں کی پرورش کیوں کر ہوگی؟"

"کوئی ملازمہ رکھ لیجئے"۔

"آپ کے کوئی بچّہ تو نہیں!" ——— حقیقت میں یہ ایک بنیادی سوال ہے جس کے جواب باصواب پر دوسری حسب منشأ شادی کا انحصار ہے، اسی لئے اخبارات میں شادی کی ضرورت میں سب سے زیادہ قابلِ توجہ بات یہی ہوتی ہے، اور کوئی ضرورت ایسی نہیں جس میں لڑکی کے حسن و جمال کی تعریف کے بعد یہ الفاظ کافی زور دے کر نہ لکھے جاتے ہوں۔ "لڑکے کا کنوارا یا رنڈوا (اولاد نہ دارد) ہونا لازمی ہے"۔ اور چوں کہ موت و حیات سب ہی کے ساتھ لگی ہوتی ہے اس لئے یہ ضروری نہیں کہ ایک شادی کے بعد دوسری شادی کی ضرورت واقع نہ ہو۔ نہ یہ لازمی ہے کہ سُسرال والے اتنے بے وقوف ہوں جو پچاس سال کے بوڑھے کا پیامِ شادی بھی منظور کریں اور اس کے ایک درجن بچّوں کی نگرانی کے بوجھ کو بھی اپنی لڑکی کے سر ڈال دینا گوارا کریں۔ چنانچہ ضرورت واقع ہونے پر ہندوستان کا پچاس سالہ بوڑھا، جو بدقسمتی سے جذبات کے لحاظ سے جوان ہوتا ہے، محض اسی بنا پر رنڈوا مر جاتا ہے کہ لڑکی والے "اولاد نہ دارد" والی شرط سے ایک انچ نیچے نہیں اُترتے اور لڑکا (ہندوستانی اصطلاح میں شادی کا ہر اُمیدوار عام اس سے کہ جوان ہو یا بوڑھا لڑکا ہی کہلاتا ہے) شادی کے لئے بیس سال سے زیادہ کی عورت پسند نہیں کرتا۔ وہ برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن بھی چاہتا ہے اور جوانی کی راتیں امنگوں کے دنوں کا بھی مطالبہ کرتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے جیتے جی نہ تو کوئی ایسی وبا آتی ہے کہ اولاد نہ دارد والی شرط پوری ہو جائے نہ ایسی رواداری اور ایثار کی لہر پیدا ہوتی ہے کہ ضد اور ہٹ آدمی کی سرشت سے خارج ہو جائے۔ اگر کسی صورت سے (جس میں دھوکہ، فریب، اپنی جگہ دوسرے آدمی کی تصویر بھیج دینا بیٹے کو بھائی بتانا وغیرہ سب داخل ہے) ایسے آدمی کی شادی ہو بھی جاتی ہے تو اولاد اس کے حق میں سب سے بڑی دشمن ثابت ہوتی ہے۔ اور اس کی زندگی عذاب اور مصیبت بن جاتی ہے۔ اُس کی بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ شوہر کو دنیا میں بیوی سب سے زیادہ عزیز ہوتی ہے، اور بیوی کو کائنات میں سب سے زیادہ جس چیز سے نفرت ہوتی ہے وہ اُس کی سوتیلی اولاد ہے جس میں سے ہر بچّہ عمر میں اُس کے بڑے بھائی سے بڑا ہوتا ہے۔ اور جب وہ اُس کم سن لڑکی کو "اماں" کہہ کر پکارتا ہے تو اس کے شباب و رعنائی کے آبگینے میں سخت ٹھیس لگتی ہے۔ اور محض اس لیے کہ چالیس سال سے پہلے اُسے اماں کہنے والا گھر میں کوئی باقی نہ رہے وہ شوہر کی حماقت کے اس پورے سیٹ کو یا تو قبر میں پہنچانے کی تمنا رکھتی ہے یا جیل خانے میں بھیجنے کی آرزومند۔ اور ضبطِ تولید پر جان دینے والا مردان دونوں صورتوں پر رضامند ہو جاتا ہے۔ اگرچہ حقیقت میں ایسی اولاد کے لئے باپ کا گھر قید خانہ بھی ہوتا ہے اور قبر بھی۔

ہمارے ایک مہربان اپنی ایک "عزیزہ" کی شادی کرنا چاہتے تھے۔ اشتہارات بھی دئے جا رہے تھے اور خطوط بھی لکھے جا رہے تھے آخر بہت دور سے پیام آیا، "میری پہلی بیوی کا انتقال ہو چکا ہے۔ میرے صرف ایک لڑکا ہے جو مجھ سے بالکل الگ رہتا ہے۔ اُمید ہے آپ مجھے اپنی فرزندی میں قبول کریں گے ڈیلی نوٹ میں سرخی سے درج تھا ——— "مکرر آنکہ خدا کے فضل و کرم سے مجھے اِس

وقت چار سو روپے ماہانہ تنخواہ ملتی ہے "۔

ایک لڑکا اور وہ بھی الگ رہنے والا کسی صورت سے بھی رشتہ میں حائل نہ ہو سکتا تھا۔ فوراً جواب دے دیا گیا کہ منظور ہے۔ فلاں تاریخ کو آ کر مل جایئے۔

تاریخ مقررہ پر معزز مہمان کے استقبال اور قیام کا نہایت معقول اور پُرتکلف اہتمام کیا گیا۔ عین وقت پر ایک خوب صورت نوجوان اور پچاس سے اوپر کا ایک بوڑھا جو عنقریب ہی پچپن سالے میں مُلازمت سے علیحدہ ہو جانے والا تھا، اپنی لمبی ڈاڑھی پر خضاب کی سیاہی کا ملمع کئے ہوئے اور منہ کے پوپلے پن کو سفید مصنوعی دانتوں کی بتّیسی سے چھپائے ہوئے آگیا۔ سب نے نوجوان کو بے حد پسند کیا لیکن گھر اور اسٹیشن تک کی مختصر مسافت ہی میں یہ معمہ حل ہو گیا کہ شادی کے لیے "بڑے میاں" امیدوار ہیں نوجوان ان کا الگ رہنے والا سعادت مند بیٹا ہے، جو باپ کی شادی کے انتظامات میں حصہ لینے کی غرض سے آگیا ہے۔ یہ راز کُھلتے ہی میزبان غضب ناک ہو گئے اور اُنہوں نے اس پیر فرتوت کو راستہ ہی سے ٹالنے کی تدبیریں شروع کر دیں۔ گھر پہنچتے پہنچتے ان کے پیٹ میں مصنوعی درد ہونے لگا، اور بڑے میاں کو مع ان کے نوجوان بیٹے کے ایک دوسرے شخص کے مکان میں ٹھہرا دیا گیا۔

اگلے دن میزبان نے اپنے ہوم ڈپارٹمنٹ کے مشورے سے بڑے میاں کو اطلاع دی کہ اگر آپ اپنے صاحب زادے کا رشتہ کرنا چاہیں تو ہمیں منظور ہے۔ آپ کا سایۂ عاطفت" کسی طرح پسند نہیں، وہاں سے تحریری جواب موصول ہوا" الحمد للہ علی ذالک صاحب زادے کی دو بیویاں موجود ہیں۔ اُمیدوار شادی بندہ ہے نہ کہ بندہ زادہ"۔ اس کے بعد یہ مہم نہایت شاندار طریقے سے پسپا ہو گئی۔ ان حالات کے پیشِ نظر جب مرد کی طرف سے ضبط تولید کا کوئی عملی اقدام ہوتا ہے تو ہمیں اس کی نیت پر شبہ ہونے لگتا ہے۔ لیکن حال ہی میں ہم نے بڑے سوچ بچار کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ ضبط تولید کو عام کرنے سے پہلے کوئی ایسا قانون بھی بنا دیا جائے جس سے "نکاح ثانی" اگر بالکل ممنوع نہ ہو تو اس کے لئے عمر ہی کی کوئی قید لگا دی جائے تاکہ مردوں کو اس علمی ترقی سے کوئی ناجائز فائدہ نہ پہنچ جائے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی طے ہو جانا چاہیئے کہ تیس سال کے کم عمر کے امیدوارانِ شادی پر، خواہ ان کی کتنی ہی اولادکیوں نہ ہو، اولاد نہ دار د والی دفعہ عاید نہ کی جائے۔ چاہے آیندہ ضبط تولید پر کاربند ہونے کے لیے کسی عہد نامہ پر ان کا "نشانِ انگشت" ثبت کرا لیا جائے۔

بقیہ صفحہ ۲۰۷

زمانے نے کئی کروٹیں بدلیں۔ شانتی کے اوپر نیچے پانچ بچے ہوتے۔ لیکن چندراوتی اس سوکھی شاخ کی طرح تھی جس میں پھول پتی کبھی آتی ہی نہیں۔ جواہر لعل کا نشہ بھی اب اتر چکا تھا۔ اور اسے بھی یہ تمنا تھی کہ بھگوان دل بہلانے کو ایک بچہ دے دے۔ لیکن جس شجر کو دیمک چاٹ چکی ہو اس کا ہرا ہونا معلوم۔ جوانی کی غلط کاری رنگ لا رہی تھی۔ ناعاقبت اندیشی کی سزا اب مل رہی تھی۔ ان کا گھر واقعی ایک قبرستان کی طرح تھا جہاں ہر وقت وحشت برستی تھی۔

شانتی غربت کی وجہ سے اولاد کی کثرت سے پریشان تھی۔ اور چندراوتی جس کے ہاں دولت کا مینہ برستا تھا ایک بچے کے لئے ترس رہی تھی۔ دونوں بڑی عقیدت سے ہر روز مندر جاتیں۔ ایک صرف ایک بچے کے لئے ہاتھ جوڑ جوڑ کر اور ماتھا رگڑ رگڑ کر التجائیں کرتی اور دوسری دیوی کے سامنے اپنی ناداری کا دکھڑا رو رو کر اولاد سے پناہ مانگتی۔ لیکن نہ چندراوتی کی فریاد پر دیوی کا دل پسیجتا اور نہ شانتی کی غربت پر دیوی کو ترس آتا۔ دونوں کو دیوی سے شکایت تھی۔

بھگوان کی دیا سے شانتی کا کلیجہ تو ٹھنڈا تھا۔ لیکن جواہر لعل کی غلط کاریوں کی سزا جانے چندراوتی کو کیوں مل رہی تھی۔ ممکن ہے کہ وہ آئین قدرت کی خلاف ورزی کرنے کی سزا بھگت رہی ہو۔

کُشتگانِ ضبطِ تولید

(جناب مولانا سیّد ظہور احمد صاحب شاہ جہاں پوری)

آج ناگاہ اُٹھائی جو تصوّر میں نظر
کچھ عجب عالمِ ارواح میں دیکھا منظر

ایک انبوہ ہے تا حدِّ نظر روحوں کا
بلکہ یُوں کہیے کہ ہنگامہ ہے مجروحوں کا

دیکھیے جس کو وہ مغمُوم نظر آتا ہے
نالہ زن صورتِ مظلُوم نظر آتا ہے

زرد رُخسار ہیں، لب خشک ہیں، آنکھیں پُرنم
شورِ ماتم سے عیاں ہے خلشِ نشترِ غم

حسرت آلود ہیں کس درجہ نگاہیں اِن کی
دِل کو بے چین کیے دیتی ہیں آہیں اِن کی

بے کسی اور اُداسی کا سراپا ہیں یہ
غم و اندوہ کی اُجڑی ہوئی دُنیا ہیں یہ

ان کا یہ حالِ زبوں دیکھ کے جی بھر آیا
نالہ بن کر یہ سخن میری زباں پر آیا

کِس ستمگر نے ستایا ہے تمھیں کون ہو تم؟
کِس نے مٹّی میں ملایا ہے تمھیں کون ہو تم؟

کس مصیبت میں ہو کچھ حال سُناؤ تو سہی؟
کون لایا ہے یہاں تم کو بتاؤ تو سہی؟

سُن کے یہ بات دیا مجھ کو یہ روحوں نے جواب
آہ کیا عرض کریں آپ سے ہم خانہ خراب

ہم وہ آنسو ہیں جو گرتے ہی زمیں پر مِٹ جائیں
ہم وہ کلیاں ہیں جو وا ہونے سے پہلے مُرجھائیں

ضبطِ تولید کی تلوار چلی ہے ہم پر
تن میں آیا بھی نہ تھا دم کہ بنی ہے دَم پر

شِکوۂ غیر سے لبریز نہیں دِل اپنا
کہیں کِس مُنہ سے کہ خود باپ ہی قاتل اپنا

اس طرح کا ہے کہ ہم سوختہ جاں روتے تھے
عیش سے خوابگہِ صلب میں ہم سوتے تھے

محو تھے خوابِ گراں میں کہ پکارا ہم کو
خود غرض باپ نے، ہاں باپ نے مارا ہم کو

بطنِ مادر کی طرف بھی ہمیں جانے نہ دِیا
اِس قدر لطف بھی ہستی کا اٹھانے نہ دیا

ولولے عالمِ فانی کے تھے کیا کیا دِل میں
لے کے آئے تھے ازل سے یہ تمنّا دِل میں

اگر اس بزم میں ہم لوگ بھی شامِل ہوتے
کیا تعجب ہے کہ ہم بھی کِسی قابل ہوتے

پھُولنے پھلنے کے کیا کیا نہ کیے تھے ساماں
ہم نے سوچے تھے ترقی کے ہزاروں عنواں

سیکھ کر علم و ہنر نازشِ دوراں ہوتے
اِن فضاؤں میں ہم اِک ماہِ درخشاں ہوتے

ہم میں ہوتا کوئی عالِم، کوئی مشہور طبیب
کوئی شاعر، کوئی علّامہ وقت اور ادیب

کوئی سیّد، کوئی شبلی، کوئی حالی بنتا
کوئی ہم پایۂ داؤد و غزالی بنتا

باغِ دنیا میں نئے پھُول کِھلاتے آکر
اِس شبستاں میں نئی شمع جلاتے آکر

اکثریت میں نئی شان نِکلتی ہم سے
قوم اور ملک کی تقدیر بدلتی ہم سے

بسکہ تعدادِ بنی نوع بڑھاتے ہم لوگ
بستیاں مشرق و مغرب میں بساتے ہم لوگ

رہ گئے دِل ہی میں افسوس سب ارماں دل کے
کارنامے کوئی دیکھے پدرِ قاتل کے

سُن، ذرا غور سے سُن، اے پدرِ نفس پرست
بادۂ عیش سے تا چند رہے گا بدمست

نامناسب ہے مکافاتِ عمل سے غفلت
دیکھ آمادۂ تعزیر ہے دستِ قدرت

عالمِ غیب سے آتی ہے صدا اے قاتل
رنگ لائے گا یہ خونِ شہدا اے قاتل

افسانہ

سُندرا

از فاضل ادیب مولانا حکیم محمد یوسف صاحب نیرؔ اورنگ آبادی

۱

آدھی رات کا سماں ہے۔ تند اور تیز ہوا کے سنّاٹے سُنسان جنگل میں دلوں کو سہما رہے ہیں۔ درختوں کے پتوں کی کھڑکھڑاہٹ سے رونگٹے کھڑے ہو ہو جاتے ہیں۔ شبِ تار میں بکھرے ہوئے تارے غول بیابانی کی آنکھوں کی طرح چمک رہے ہیں۔ جواں مرد سے جواں مرد کا پتّا بھی اس ہول ناک تنہائی میں پانی ہوا جاتا ہے۔ بڑ کے ایک پُرانے درخت کے نیچے آگ روشن ہے۔ چولھا جل رہا ہے۔ کڑھائی چڑھی ہوئی ہے اُس میں گُلگلے تلے جا رہے ہیں۔ مضبوط شاخ میں پینگ پڑی ہوئی ہے۔ اور ایک جوان حسینہ بالکل عُریاں اُلٹی لٹکی ہوئی اپنے دونوں پاؤں میں پینگ کی رسیاں باندھ کر جھونٹے لے رہی ہے۔ لمبے بال شبِ ہجر کا افسانہ بن کر فضائے بسیط کو مہکا رہے ہیں۔ اور ہر جھونٹے میں وہ ایک تھالی میں سے آٹے کا گلگلا بنا کر کڑھائی میں تلتی اور دوسرے میں نکالتی جاتی ہے۔ سکوت اور خموشی کے عالم میں حسینہ کی اُمنگ کے جوش و خروش میں منہمک ہے۔ اس کام کو وہ ایسے دل سے انجام دے رہی ہے کہ دنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہیں۔ اُنتالیس گلگلے تیار ہو کر ایک صاف اور ستھری تھالی میں جمع ہو چکے ہیں۔

یکایک زمین پر پڑے ہوئے خشک پتّوں کی کھڑبڑاہٹ نے حسینہ کو چونکا دیا۔ سکوت اور خموشی کی مُہر ٹوٹ گئی۔ خلاف توقع کسی کے دبے پاؤں آنے کی آواز سُن کر اُس نے تھرّائی ہوئی آواز میں کہا "انسان ہے یا شیطان کوئی پاس آئے گا تو جلتا ہوا کڑھائی کا تیل انڈیل دوں گی" پھر وہ کانپتے ہوئے ہاتھ سے چالیسواں گلگلا ڈالنے لگی تو وہ کڑھائی میں جانے کی بجائے زمین پر جا پڑا۔

خالدؔ اس روشنی کو دور سے دیکھ کر ایک خیالی اُمید پر ادھر آنکلا تھا۔ وہ پولیس کا اعلیٰ افسر تھا۔ علاقے میں قتل کی وارداتیں اکثر ہو رہی تھیں اور زیادہ تر عورتیں ہی تلوار کے گھاٹ اتاری جا رہی تھیں۔ اس نے قریب پہنچ کر یہ حیرت انگیز تماشا دیکھا تو بے ساختہ زبان سے "اچنبا" نکل گیا۔ حسینہ نے غصّے کے جوش اور سسکیوں کی آواز میں اجنبی کو چلے جانے کو کہا۔ مگر بے سود۔ خالدؔ نے کہا۔ "میں اس راز سے واقف ہوئے بغیر یہاں سے نہ ٹلوں گا۔ جن، بھوت اور شیطان کوئی بھی میرے ارادوں کی زنجیر کو نہیں توڑ سکتے۔ مگر جب تک تو ننگی ہے میں اپنی نگاہوں کو تجھ سے دوچار نہیں کر سکتا۔ تو اگر عفیفہ اور پاک دامن ہے تو میں عصمت کا پورا نگہبان اور محافظ۔ لیکن اس گتھی کو سُلجھانا میرا فرض اوّلین ہے۔ کیا عجب ہے کہ تو بھی کسی کارستانی کا شکار ہو اور کارسازِ مطلق نے تیرے بچانے کے لئے ہی مجھے بھیجا ہو"۔

حسینہ غصّے اور رنج کی وجہ سے ایک خلجان میں تھی۔ پھر بھی اُس نے اپنے حواس درست کرنے کی کوشش کی۔ پہلے ان شعلوں کو بجھایا جو چولھے میں بھڑک رہے تھے۔ روشنی کے مدہم کرنے پر اپنے نفیس ریشمی ساڑھی اور قمیص وغیرہ پہن کر سارا زیور زیب تن کیا۔ اس کے بعد کانپتے ہوئے ہونٹوں سے ایک شیریں اور سُریلی آواز میں اجنبی کو یوں مخاطب کیا:۔

"اے انسان! اگر تو فرشتۂ رحمت ہے تو سُن، میں ایک مشہور خاندان کی پاک باز خاتون ہوں مجھ پر رحم کر اور اپنا راستہ لے۔ لیکن اگر تیری نیت میں فساد ہے تو یہ کھولتا ہوا تیل میرے اور تیرے لئے دوزخ کا عذاب بن سکتا ہے۔ اور یہ یاد رکھ ایک شریف عورت اپنی عصمت پر ہزار جانیں قربان کر سکتی ہے"۔

پاک باز خالد قریب پہنچا۔ دھندلی سی روشنی میں باعصمت عورت کے چہرے پر غلط انداز نگاہ ڈالتے ہی اسے معلوم ہو گیا کہ عورت ایک بہشتی حور ہے یا راجہ اندر کے اکھاڑے کی اپسرا۔ اللہ، اللہ! کس قدر حسین۔ مگر کسی ہول ناک منصوبے کی شکار۔ اُس نے سنجیدگی کے ساتھ اس سے پوچھا۔

"بہن! آپ یہ خیال نہ کریں کہ میں ایک مسلمان ہوں اور آپ ہندو۔ اسلام ہم کو۔ کم زوروں کی دست گیری کرنا سکھاتا ہے۔ اگر آپ

واقعے کو صحیح صحیح بیان کر سکیں تو ممکن ہے کہ حقیقت نظر کے سامنے آجائے۔ میں نے اس وقت تک جو کچھ سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی زندگی خطرات کے عین غار کے کنارے سے کچھ دور نہیں معلوم ہوتی "حسینہ کی ذرا ڈھارس بندھی، دل کڑا کر کے کہنے لگی" شریف آدمی سے یہی توقع ہونی چاہیئے۔ میرے لئے رات دوزخ کی پہلی رات سے کم نہیں ہے۔ مگر افسوس میرے بڑے مضبوط اور اہم منصوبے کو آپ نے خاک میں ملا دیا کاش! آپ ادھر سے نہ گزرتے! مگر اب حالات کے چھپانے سے کوئی مفید نتیجہ بھی نہیں نکل سکے گا"

خالد :- میں آپ کو بہن کہہ چکا ہوں بحیثیت ایک بھائی کے میرا فرض ہے کہ آپ کی دُہری حفاظت کا خیال رکھوں لیکن میری یہ نادانستہ غلطی قابل معافی ہے۔ آخر فرمایئے تو وہ کیا منصوبہ تھا جس کے تار و پود بکھر گئے۔ کیا ممکن نہیں کہ آپ اطمینان کے ساتھ اپنے منصوبے کی اب تکمیل کریں۔ اور میں ایک وفادار بھائی کی طرح چوکی پہرے کی خدمت ادا کر سکوں۔

حسینہ :- میں کتنی بد نصیب ہوں اور قسمت اور فطرت کے خلاف کوششوں کا معما۔ تقدیر کی سرد مہری دیکھئے کہ چالیس گلگلوں میں صرف ایک باقی رہ گیا تھا۔ آپ یہاں آنے سے پہلے کچھ آہٹ پیدا ہوتے ہی گلگلا ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ اور میرے امن و سکون کے خرمن میں آگ لگ گئی۔ اس وقت میرا سینہ آتش غم سے تنور بن رہا ہے۔ آج کی یہ تاریخ اور ساعت شاید آپ اب ایک برس کے بعد ہی آئے گی! اُس وقت تک کون جیتا ہے اور کون مرتا ہے۔

خالد :- بہن اس مُعمے کو میں نہیں سمجھا ذرا کھول کر بیان فرمایئے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ میرا یکایک یہاں آنا تقدیر کے طاقت ور ہاتھ کا کرشمہ ہے۔

حسینہ : کچھ بھی ہو یہ خواب شیریں پھر کبھی نظر نہ آئے گا۔ یہ جوش تخیل خواب و خیال ہو کر رہ جائے گا۔ اور یہ چند لمحے جن کو راحت اور مسرت کی تمہید بنانے میں ایک بھاری مصیبت اُٹھائی تھی پھر کبھی موج دریا کی طرح واپس نہ آئیں گے۔

خالد : اسی معمے کو تو میں حل کرانا چاہتا ہوں۔

حسینہ : سُنئے۔ آپ بھائی بنے ہیں تو میرے راز کو ہمیشہ کے لئے اپنے سینے میں رکھئے گا۔ اور اب میری آبرو خدا کے یا آپکے ہاتھ ہے۔

خالد : آپ کے ناموس کا پورا احترام میرا فرض ہے۔ ہاں تو راز کیا ہے؟

حسینہ : میں مشہور ساہو رام پرشاد صاحب کی بیوی ہوں۔ پہلی بیوی سے اولاد نہیں ہوئی۔ اور قسمت دیکھئے کہ مجھ سے بھی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ سینکڑوں جتن کئے مگر اس خاندان کا نام لیوا ابھی تک خواب و خیال ہی میں ہے۔ یہ آخری تدبیر تھی جو ادھوری گئی اور اب تو امید کا ٹمٹماتا ہوا چراغ بھی گل ہو گیا۔ دتا کے مندر میں ایک برہم چاریہ گسائیں رہتے ہیں۔ اُنہوں نے اس نامراد پر رحم کر کے ۳ چلے اولاد کی دعا کی غرض سے اسی جنگل کی ایک گمنام باولی پر کھینچے ہیں۔ ان کا حکم ہے کہ ٹھیک ایک بجے رات کے میں اکیلی رات کو نئے کپڑے بدل کر اور زیور پہن کر اس بڑ کے سایہ میں چالیس گلگلے تلوں۔ اسی طرح کہ بالکل برہنہ ہو کر اُلٹی لٹکی ہوئی لمبے لمبے جھونٹے لیتی جاؤں اور گلگلا کڑاہی میں ڈال دوسرے جھونٹے پر نکالتی جاؤں اور رکھتی جاؤں۔ اس بے اندازہ تکلیف کو اولاد کی امید میں جس طرح برداشت کیا ہے آپ کی آنکھوں نے دیکھ لیا۔ مگر چالیسواں گلگلا پڑنے نہ پایا تھا کہ آپ کے ناگہانی آجانے سے سارا طلسم ٹوٹ کر رہ گیا۔ اب یہ گھڑی اگلے سال ہی نصیب ہو گی۔

خالد : کیا اس عمل کے لئے کوئی خاص گھڑی معین کی گئی تھی اور اب گسائیں صاحب کہاں چلّہ کھینچ رہے ہیں؟

حسینہ : گھڑی اور وقت مقرر ہو چکا تھا۔ رات کے ایک بجے حسب ہدایت میں نکلی۔ یہاں لکڑیاں وغیرہ جمع کر کے ننگی ہوئی اور گلگلے تلنے کا عمل اسی طرح شروع کیا کہ خود پینگ ایک شاخ میں باندھی اور اُلٹی لٹک کر ہر جھونٹے میں ایک گلگلا تلنے لگی۔ ہاں، ہمارے گسائیں مہاراج یہاں سے قریبًا دو فرلانگ ویران اور شکستہ باولی کے کنارے اپنا تیسرا چلّہ توڑنے کے لئے میرے انتظار میں ہوں گے۔ (ماتھے پر ہاتھ مار کر) یا قسمت۔

خالد : ابھی تو وہ یہی سمجھیں گے کہ پکانے کا کام پورا نہیں ہوا۔ اس لئے اتنی اجازت دو کہ میں خود جا کر ان کے درشن کر لوں۔ پھر اگر کوئی تدبیر نکل سکتی ہو تو چرن لے کر اُن سے بگڑا کام بننے کی سفارش کروں۔

حسینہ کچھ نہ سمجھ سکی اور کرپا کی درخواست کر کے خاموش ہو گئی۔

خالد بارہا اسی جنگل کو چھان چکا تھا۔ پچھلے سال اسی پُرانی باوٗلی میں ایک عورت کی لاش نکلی تھی مگر اب تک قاتل کا کھوج نہ لگا تھا۔

غور کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ آج یہ دوسرا شکار ہے۔ افسوس یہ حسین عورت کتنی بھولی ہے۔ اسی خیال میں وہ دبے پاؤں بڑھا جا رہا تھا کہ دور ہی سے چاپ سن کر گشائیں نے آواز دی "سندرا، کیا گلگلے پورے تلے گئے؟"

خالد اس وقت تک خاموش رہا جب تک کہ اس عفریت پر یکایک جھپٹ پڑنے کا پورا موقع حاصل نہ کر لیا۔ پھر یکایک اس پر عقاب کی طرح ٹوٹ پڑا جس کے چنگل سے شکار کا چھوٹنا محال ہے۔ گشائیں چند منٹ میں زیر تھا اور اس کی مذبوحی حرکتیں قید و بند میں ختم ہو چکی تھیں مشکیں کسنے کے بعد خالد نے اپنا نام بتایا اور کہا کہ اب وہ اس کی قید میں ہے۔ اور اب اس کے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ بے چون و چرا اپنے آپ کو حوالے کر دے۔ گرفتاری کے بعد خالد نے جیب سے بیڑی نکالی اور اُس کے سامان کا جائزہ لیا۔ اس کی حیرانی ناقابل بیان تھی جب اس نے ایک تیز خنجر بے نیام، پھانسی کے لئے رسّی اور باؤلی میں لٹکا کر ڈالنے کے لئے ایک خاص قسم کا ٹوکرا وہاں دیکھا۔ خالد نے بجلی کی سی تیزی کے ساتھ اسی رسّی سے گشائیں جی کو پاس کے درخت سے باندھ دیا۔ پھر وہ تیزی سے بڑھ کے درخت کے نیچے پہنچا اور حسینہ (سندرا) کا نام لے کر کہا "گشائیں جی کا حکم ہے کہ آپ ابھی ایک گھنٹہ یہیں ٹھیریے۔ وہ عمل پورا کر کے آپ کو خود بلا لیں گے" حسینہ مسرت کے آنسوؤں میں اُچھل پڑی اور کہنے لگی "کیا آپ کو میرا نام گشائیں مہاراج نے بتایا ہے۔ کیا بھائی آپ ہی کے قدموں کی کرپا سے میری محنت ٹھکانے لگ جائے گی حکم پانے پر ضرور مجھے وہاں حاضر کیجیے"

خالد: گشائیں مہاراج ہی سے آپ کا نام سنا ہے۔ اُمید ہے کہ انتظار کی تکلیف تھوڑی دیر اور گوارا کر لیں گی۔ میں ان فرائض کو بلاشبہ پورا کروں گا جن کی روداد میں بہن سندرا کے جان و مال، ننگ و ناموس اور عزت کا سوال جلی حرفوں میں لکھا ہوا ہے۔"

حسینہ ان الفاظ کے معنی نہ سمجھ سکی۔ مگر اپنے عمل پر ایک سرسری نگاہ ڈال کر دل ہی دل میں کچھ سوچنے لگی "کیا اے میرے بھگوان، اولاد کی تمنا میں میری یہ بے محل جرأت نازیبا تھی! یہ میرا دل تیز حرکت کیوں کرنے لگا۔ میرا دماغ بے چینیوں کا ایک پنکھا بنا ہوا ہے کیا اب میرے لئے عقل اور سمجھ کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ اس وقت میری عصمت ایسے شخص کے ہاتھ میں ہے جو مذہب کے اعتبار سے مجھ سے منزلوں دور ہے مگر دھرم میں کتنا پاک باز ہے۔ مجھے شبہ نہ کرنا چاہیئے۔ اے رام! میری لاج اب تیرے ہی ہاتھ ہے"

ان خیالات میں حسینہ کو چھوڑ کر اُس نے اپنے چند آدمیوں کو نگرانی کے لئے اُس پاس چھوڑ دیا اور دو ایک آدمیوں کو ساتھ لے کر گشائیں مہاراج کی ڈنڈوت کے لئے پہنچ گیا۔ راستے میں جہاں تہاں کاشتکار ملے پنچوں کی حیثیت سے ان کو بھی جمع کر لیا۔

۲

اندھیری رات تھی۔ ۳ بجے کا وقت۔ اس ہولناک سناٹے میں ایک ٹوٹی ہوئی باؤلی سے چند قدم کے فاصلہ پر ببول کے درخت سے جکڑا ہوا گناہ کا پیکر دھندلکے میں غول بیابانی کا سایہ نظر آ رہا تھا۔ خالد نے جیبی لالٹین سے جب اپنے ہمراہیوں کو اس کے درشن کرائے تو دیکھنے والوں کا پتا پانی ہو گیا۔ اور خنجر وغیرہ دیکھ کر تو سب کے سب دم بخود رہ گئے۔ ایک پنچ کی زبان سے بے اختیار نکلا "اے پرمیشور! ایسے رشی منی اور یہ کرتوت! یہ ساری سنسار بھسم کیوں نہیں ہو جاتی" اتنے میں خالد کے حکم سے بہت سے جھاڑ جھنکاڑ اور سوکھی لکڑیوں کے انبار ذرا دیر میں جمع ہو گئے۔ اور تمام جنگل روشنی سے چراغاں نظر آنے لگا۔ اس وقت رشی مہاراج کو درخت سے کھلوا کر ہتکڑیاں پہنائی گئیں اور پنچ نامہ لکھا جانا شروع ہوا۔

"آپ کا نام؟"

(کچھ تامل کے بعد) "شرما"

"دھندا کیا ہے؟"

"پوجا پاٹ جپنا"

"اس سنسان جنگل میں آج کیا کام تھا؟"

"ہم گشائیں لوگ جنگل بیابانوں میں ہی اپنے مالک سے لو لگاتے ہیں۔ عبادت کے سوا میرا اور کیا کام ہو سکتا ہے"

"آپ جیسے عابد کو آلاتِ قتل کی ضرورت کیا پڑ گئی ؟"

"کیا جان بچانا فرض نہیں ہے جنگل کے درندوں سے بچنے کے لیے اور ان کو ٹھکانے لگانے کے لئے یہ حفاظتی تدبیر ہے"

"کیا آپ سُندرا سے واقف ہیں ؟" (کاٹو تو لہو نہیں بدن میں)

"کون سُندرا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ پولیس کے لوگ ہیں۔ مجھے شکار بنا کر کسی پھندے میں پھنسانا چاہتے ہیں۔ ابھی کسی ظالم نے ناحق مجھے سامنے ببول کے درخت سے جکڑ دیا تھا۔ اس کے بعد یہ نیا سینما دیکھ رہا ہوں۔ سنیئے، ابھی میں صبر اور ضبط کے ساحل پر ہوں۔ ورنہ ایک پھونک میں جلا کر خاک سیاہ کر سکتا ہوں۔ بے گناہوں پر یہ ستم! سندرا کیسی، بدچلن عورت کا الزام میرے سر تھوپنے کا ارادہ ہے۔ تریا چتر سے خدا بچائے۔ ہوگی کوئی سندرا، اس نے دال میں کچھ کالا دیکھ کر میرے نام کا آسرا لیا ہوگا۔ کیا اس نام کی کوئی عورت میری نیکی اور شہرت سے غلط فائدہ اُٹھانا چاہتی ہے ؟"

خالد کے جوش کی حد نہ تھی۔ جب بے گناہ بھولی اور اولاد کی بھوکی سندرا کے دامن عصمت پر یہ نکتہ چینیاں سنیں تو ضبط کے ساتھ پوچھا "مہاراج جب میں یہاں پہنچا اور میرے پاؤں کی چاپ پر آپ نے سُندرا کا نام لیا تو میں نے ایک یقین کامل پر آپ کے شیطنیت کو ملیامیٹ کرنے کی نیت سے آپ کے گرفتار کرنے میں اپنی جان تک کی پروا نہیں کی۔ ممکن تھا کہ کوئی اور گُرگا بھی اِدھر اُدھر لگا ہوا ہو۔ مگر میرا قیاس بتا رہا تھا کہ آپ تنہا ارتکاب جرم کے عادی ہیں۔ چنانچہ پچھلے سال بھی اسی باؤلی میں ایک عورت کی لاش پھولی اور بگڑی ہوئی پائی گئی تھی۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ بے گناہ کون تھی ؟"

شرما : (تیور چڑھا کر) فقیروں سے دل لگی نہ کیجئے۔ میں جاہل فقیر نہیں ہوں۔ بی۔ اے کی ڈگری میرے پاس ہے۔ ڈاکٹری میں امتحان دے کر سارٹیفکٹ حاصل کیا ہے۔ اور برسوں اپنے فرائض ادا کرنے کے بعد اس دنیا کو تیاگ کر کے اپنے مالک کی یاد میں زندگی گزارنے لگا ہوں تو اب آپ جیسے مہربان مجھے قاتل خونی اور کیا کیا بتانے آئے ہیں۔ میں پولیس والوں کو خوب جانتا ہوں اصل مجرموں تک کبھی دست رس نہیں ہوتی۔ بے گناہوں کو چکر میں ڈال کر ہمیشہ ایکٹ کرتے رہتے ہیں اور پیٹ کا دوزخ بے گناہوں کے مضغۂ گوشت سے بھرنے کا مشغلہ پیدا کر لیتے ہیں۔

خالد نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا "سیدھی اُنگلی سے گھی نہیں نکل سکتا۔ جن اور پڑھا ہوا جن! اس کو شیشے میں اُتارنے کے طریقے کچھ اور ہیں" پھر اس نے جمعدار رام سنگھ کو حکم دیا، سندرا اس ہیبت ناک راز کا طلسم توڑنے میں آج کی رات میجک لال ٹین ثابت ہوگی تم ذرا مہاراج کو سمجھا کر پنچوں کے ساتھ سامنے والے بڑ کے درخت کی سیدھ میں چلے جاؤ میں اور سندرا دونوں وہاں ملیں گے "

رام سنگھ سمجھانے کے معنی سمجھتا تھا۔ پنچوں سے ہٹا کر اسے الگ لے گیا۔ بے شرم شرما نے جن واقعات کو بے نقاب کرنا شروع کیا ان کے سُننے سے دل لرز جاتا ہے۔ مگر اس نے کہا پنچوں کے روبرو بیان ہونا چاہیئے۔ تھوڑی دیر میں پنچ وغیرہ بڑ کے نیچے پہنچ کر آئینۂ حیرت بنے رہے یہاں سندرا مشہور و معروف سیٹھ کی بیوی، یہ ہولناک جنگل بیابان، بستی سے دور، پوجا پاٹ کا یہ سامان اور گلگلوں کے تلنے تلانے کا یہ عنوان یاالٰہی یہ ماجرا کیا ہے۔ تنہا اور بے بس آخر کیا افتاد ہے۔

۳

خالد سندرا سے تمام واقعات کہہ چکا تھا۔ مگر اس کو باور کرنے میں تامل تھا۔ بھلا مہاراج گسائیں ایک فرشتۂ رحمت، ان پر شیطان بن جانے کی بدگمانی۔ کیا بارہا میں نے اُن کی پاکی اور پاک دامنی کا امتحان نہیں کر لیا۔ انہی خیالات کی اُلجھن میں سندرا کے سامنے گسائیں صاحب قید و بند میں جکڑے جکڑائے آگئے۔ سندرا چاہتی تھی کہ چرن لے لیکن کسی خاص رہنمائی نے اس کو سنبھالا اور اس کا دماغ اُن پُراسرار بھول بھلیوں سے نکلنے کے لئے تیار ہو گیا جس کا منتر ہر قدم پر اس کے عقائد کی زنجیر بنا ہوا تھا۔

خالد : "مہاراج، کیا اس عفیفہ کو پہچانتے ہو ؟" گسائیں نے آنکھیں نیچی کر لیں۔ اور کہا "اب مجھے یقین ہے کہ میرے گناہوں کی آخری منزل آپہنچی۔ خالد کا نام دھوپ سے زیادہ اُجلا ہے۔ اس لئے میں اپنی مختصر کہانی بے کم و کاست سنا کر اپنے جرائم کا اعتراف کروں گا وقت آچکا ہے جو فردِ

اٹل ہے۔ پھر کیوں پردے ڈالتا رہوں۔ میرا نام شرما نہیں ہے۔ میں کولھاپور ریاست کے ایک چھوٹے سے گاؤں کا رہنے والا ہوں۔ قوم کا بڑھئی ہوں نام میرا نام ہے۔ بچپن سے گھر سے نکلا۔ ماں سوتیلی تھی۔ باپ نے بہت کچھ کام پر لگانا چاہا اور محبت کے دلاسے دیتا رہا۔ مگر ماں کی چال ایک آنکھ نہ بھائی۔ وہ باپ کی نگاہ سے اوجھل اور کھیل بھی کھیلتی رہتی تھی۔ پہلا نقش یہی ہے جس نے مجھے عورتوں سے بدگمان کر دیا۔ گھر سے نکل کر پھرتا پھراتا میں پونا پہنچا وہاں ایک جگہ دھوتیاں دھو کر اور ساڑھیاں کھنگال کر دن کاٹ رہا تھا کہ ایک پردیسی بابو صاحب نے جو سررشتہ تعلیم میں نوکر تھے، روزانہ میری حالت دیکھ کر ترس کھایا اور مجھے ذہین پا کر مدرسے سے امداد دلوانی شروع کی۔ اتفاقاً میں ہمیشہ اول آیا اور وظیفہ پاتا رہا۔ یہاں تک محنت اور ٹیوشن میرے دونوں ہاتھ تھے۔ اور میں نے بی اے کے بعد ڈاکٹری تعلیم بھی حاصل کر لی۔ سوچنے والے سوچ لیں کہ عمل کے میدان میں میری امیدوں کا سمندر کتنا موجزن ہوگا۔ سرمایہ میرے پاس نہ تھا اور تعلیم کے خوان نعمت پر آئے دن سینکڑوں گھان تازہ بتازہ اُتارے جا رہے تھے۔ مگر کسی کو یہ فکر نہ تھی کہ پیٹ کو ٹکڑا اور بدن کو چیتھڑا تک نہیں۔ ہر شخص نوکری کے خبط میں بدحواس ہے آخر یہ کھیت سمندر کی تہ کے سوا اور کہاں ہو سکتی ہے۔ تاہم اس خبط سے میرا دماغ زیادہ پریشان نہ ہو سکا اور میں نے سمجھ لیا کہ لیلائے غلامی کے جتنے مجنوں نظر آتے ہیں ہر ایک کی زندگی نجاستوں میں بھری ہوئی ہے۔ کتوں سے زیادہ ایک ہڈی پر اس فرضی انسانیت کی رال ٹپکی پڑتی ہے۔ مجھے نوکری ملنے والی نہ تھی اور ڈاکٹری کا پیشہ اختیار کرنے میں یہ موانع تھے کہ ہر شہر و قصبے کے ہر ایک محلّے میں مریضوں کی تعداد سے زیادہ ڈاکٹر حکیم برسات کی سی پیداوار بنے ہوئے تھے۔ ناچار میری طبیعت نے "ہم خرما و ہم ثواب" کا خوش گوار نسخہ سوچا جس نے اس وقت تک مجھے کبھی کنھیا بنایا اور کبھی راجہ اندر۔ میں ضبطِ تولید کی حمایت میں اہل قلم کی دیکھا دیکھی بعض مضامین پرچوں وغیرہ میں اُگلتا رہتا تھا لیکن یہ روش مجھے اپنے اصولِ حیات کے خلاف نظر آئی۔ کشنا دائی جس سے میرے ناجائز تعلقات بھی تھے، میری رازدار تھی۔ ہم دونوں میں عورتوں کے اندر پروپگنڈا کرنے کے صلاح و مشورے ہونے لگے۔ آخر یہ طے پایا کہ دائی میرے متعلق یہ مشہور کرے کہ شرما مہاراج استریوں کو اولاد کی دولت سے مالا مال کر دیتے ہیں یہ پروپیگنڈہ بہت زیادہ کامیاب ہوا۔ کیوں کہ شیطان نے مہاتماؤں کا جامہ پہن لیا تھا اور طبقۂ نسواں میں دیوتاؤں کی حیثیت سے اکثر میرے تذکرے ہوتے تھے۔ کشنا میری داشتہ معمولی صورت کی عورت تھی مگر نفاست اور صفائی نے ہمیشہ اُسے اُجالے رکھا۔ پہلے پہل صورت سے کشنا پیاری سی نظر آنے لگی۔ وہ حسین تو نہ تھی مگر جوانی خود ایک حسن ہے۔ میں نے حالات سے تاڑ لیا اور جب تیسرا مہینہ لگا تو اسقاطِ حمل کرانے کے سوچ بچار میں پڑ گیا۔ یہ وجہ بھی۔ یہ خوف تھا کہ اگر ماں باپ پر یہ راز کھلا تو میرا کھیل بگڑ جائے گا میری عقیدت کا بازار ٹھنڈا ہو جائے گا۔ اور مجھ جیسے تیرہ بخت (مفلس) آدمی کا پھر کہیں ٹھکانا نہیں رہے گا۔ اس لیے دھوکے کی محبت سے کشنا کو رضامند کر لیا "کیوں کشنا، ضبطِ تولید کیسی اچھی چیز ہے تم پڑھی لکھی ہو۔ میرے مضامین ضبطِ تولید پر پڑھے ہوں گے۔ کیا ضبطِ تولید کا منشا اسقاطِ حمل سے پورا نہ ہوگا؟"

"کشنا رضامند ہو گئی اور فرضی مریضہ کے علاج کا بہانہ کر کے ہم دونوں ایک فرضی مقام پر جا ٹھیرے میں نے جمال گوٹے کا تیل کشنا کے فم رحم میں لگا کر حمل گرا دیا۔ رسم و رواج کے خوف سے اس تکلیف کو کشنا جھیل گئی۔ مگر اس کی صحت پر بُرا اثر پڑا۔ مختصر یہ کہ اس کی نگاہ میں امیدوں کا تارا صرف ایک میں رہ گیا تھا اور ہوس رانیوں نے اس کو میرا آلۂ کار بنا دیا تھا۔ ایک ہی سال میں کشنا کی سازش سے میں نے تین عورتوں کو اس طرح اپنی خواہشوں کی بھینٹ چڑھا دیا کہ کانوں کان خبر نہ ہوئی ان کا زر و زیور اتنا مل گیا تھا کہ کچھ دن کے لئے میرا دلدّر پار ہونے لگا تھا مگر اب خود کشنا مجھے اپنے کرتوت کی راہ میں حائل نظر آنے لگی اور نفرت بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہونچ گئی کہ میں خود اسی کو ٹھکانے لگانے کی فکر میں پڑ گیا بظاہر کشنا سے میرے تعلقات شیر و شکر کی طرح گھلے ملے رہے مگر اسقاطِ حمل کے بعد رحم اتنا ذکی الحس ہو گیا کہ ذرا سا چھوا اور حمل موجود۔ یہ ایک چھوئی موئی کا تماشا تھا۔ وہ ماں باپ کی بدگمانیوں سے نجات پانے کے لئے الگ رہنے لگی تھی اور سارا بار مجھ پر پڑ گیا تھا۔ آخر کار ایک دن اس کو بھی میں نے اس تنگ حجرے میں سلا دیا جہاں تین عورتیں ہمیشہ کے لئے ایک تلخ نیند سو رہی تھیں۔

۴

"اس خوف سے کہ کشنا کے والدین کو شبہ نہ ہونے پائے، میں بار بار اُن سے ملتا رہا اور ان ہی کے سر یہ چھدّا رکھنے کی کوشش کرتا رہا کہ وہ معصوم تھی۔ آپ صاحبوں نے اس کے دل میں بدگمانیوں کا ناصور پیدا کر دیا وہ اکثر کہتی تھی کہ ہردوار جاؤں گی اور تیرتھوں کے سیر و سفر

وقت گزاروں گی۔ آخر وہ بات کی دھنی نکلی۔ افسوس! جانے سے پہلے مجھ سے مشورہ نہ کیا ورنہ تیرتھوں کی مشکلات سمجھا دیتا۔

" خیر! کہنے کی بات یہ تھی کہ حمل نہ ٹھہرنے کے لئے میں ہمیشہ پوٹاشیم پرمگنیٹ کی پچکاریاں استعمال کرتا رہا اور اس کو بھی کراتا رہا۔ حیوانات منویہ کے قتل اور فنا میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ مگر حمل تھا کہ ذرا سا بہانہ ملا اور اٹل معاملہ بن گیا۔ فرنچ لیٹر کا استعمال بھی ایک کھلونا بنا رہا لیکن ضبط تولید کا لاینحل معمّا آج تک نہ حل ہونا تھا نہ ہوا۔ حالانکہ سینکڑوں اندرونی نسخے عقر و بانجھ پن کا مرحلہ طے کرانے میں استعمال کرائے گئے۔ ہاتھی دانت کے برادے کا سفوف اور نہیں معلوم کیا کیا سینکڑوں جتن کیے گئے یہاں تک کہ تدبیریں ٹھنڈی پڑ گئیں اور اس کو بھی ٹھنڈا کر دینے کی نوبت آگئی۔

" ان خوں ریزیوں نے مجھے ایک سفّاک درندہ بنا دیا تھا۔ اب میں نے جان بچانے کے لئے پارسائی کا بہروپ لیا۔ اور اس کے نباہنے میں مختلف روپ بدلنے کی کوششیں جاری ہیں۔ آخر یہ فیصلہ کر لیا کہ جس طرح بھی ہو روپیہ جمع کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے میں نے پچھلے سال ایک ایسی عورت کو اسی باؤلی کی قبر میں پہنچا دیا جو میری رازدار بن گئی تھی اور مالدار بھی تھی۔ اب میں اقرار کرتا ہوں کہ سندرا، ایک مشہور سیٹھ جی کی بیوی جو اس وقت میرے سامنے موجود ہے، میرا ساتواں شکار تھی۔ مگر شاید کوئی نیکی اس کے آڑے آگئی پچھلے سال جس عورت کو اس باؤلی میں دفن کر چکا ہوں اُسی کے طفیل سُندرا تک رسائی ہوئی۔ اولاد کی بھوکی تھی۔ میں نے بارہا اس کی استقامت کا امتحان لیا یہ ثابت قدم ثابت ہوئی آج نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس کی جان اور عصمت مشہور پولیس افسر خالد کی بدولت بچ رہی ہے ورنہ انجام بالکل ظاہر تھا"

سُندرا یہ ماجرا سن رہی تھی مگر اپنی داستان تک واقعات کا سلسلہ پہنچنے پر چکرائی اور بے ہوش ہوگئی۔ خالد نے پنچوں کے روبرو مصنوعی شرما کا بیان ختم کیا۔ ملزم اور سب کے دستخط لئے اور سندرا کو نور کے تڑکے سے پہلے اس طرح اس کے مکان پر پہنچا دیا کہ واقعات کے چرچے کبھی وقت تک سکوت کے حجاب میں خاموش پڑے رہیں اور تحقیقات کامل کے بعد اس طرح بے نقاب کئے جائیں کہ بھولی سُندرا کا دامن عصمت دھبوں سے بالکل بچا رہے۔

بابوجی: لیلا، یہ کُتّا تو بڑا خوب صورت ہے۔ اس کا ایک بچّہ اب کی بار ہم کو دینا۔
لیلا: بابوجی، یہ تو ناممکن ہے۔ میری طرح یہ کُتّا بھی ضبط تولید پر کاربند ہے۔

اولاد علی خاں

میرا یہ عقیدہ ہے کہ ایک خاص ہی لعنت — اس شخص پہ ہے جس کے ہو اولاد بکثرت
اک شخص سے اولاد علی خاں نے سُنا تھا — اولاد اگر ہو تو ہے اک طرح کی رحمت
اَب کیا تھا۔ جو اولاد کا ایک لام بندھا ہے — ہوتی ہی نہیں گھر کو اَب اولاد سے فرصت
اولاد تو ہر سال بڑھی جاتی ہے لیکن — تنخواہ نہیں ہوتی مگر حسبِ ضرورت
بچّوں کے اس ایثار سے یُوں خوش ہیں یہ مذکُور — سمجھے ہیں گورنمنٹ کی ایک خاص سی نعمت
وہ لیجیے پھر اُمید ہے اولاد کی اُن کو — افلاس میں آنے کو ہے اولاد کی دولت
پھر پھُولے سماتے نہیں اولاد علی خاں — پھر دل پہ عقیقہ کے تصوّر سے ہے فرحت
پھر قرض بڑھا، دیگ پکی، یاروں نے کھایا — لیکن وہ سمجھتے ہی نہیں اس کو مُصیبت
اک فوج لیے پھرتے ہیں بچّوں کی ہمیشہ — بیوی سے ملا ہے اُنھیں یہ مالِ غنیمت
دو ماہ بھی آرام سے رہتی نہیں بیوی — ہو جاتی ہے اولاد کی واں پھر کوئی صُورت
بچّوں کا ہے یہ حال کہ سب کالے ہی کالے — یعنی کہ نہ اُن کی کوئی صُورت ہے نہ سیرت
اولاد علی خاں کے مگر دل کی ہے ٹھنڈک — جب دیکھتے ہیں ان کو تو ہوتی ہے مسرّت
الحمد کہ لڑکے بھی جواں ہو گئے اَب تو — ماں باپ میں ہے اب بھی مگر اتنی مروّت
بچّوں کو بڑھائے چلے جاتے ہیں اب بھی — اس کام سے دونوں کو نہ کلفت ہے نہ نفرت
کھانے کو نہیں ہے مگر اولاد مُسلسل — سرکار کے ذمّے ہے معاش اور معشیت
بچّے تو ہیں اولاد علی خاں کے مگر اَب — جھگڑا ہے کہ اِمداد کرے ان کی حکومت
کھانے کو دے، تعلیم کو دے، ورنہ یہ بچّے — ہو جائیں گے کچھ روز میں اک اور صعوبت

یہ کثرتِ اولاد ہی تو اصل میں دِق ہے
جاہل سے کہے کون مگر اس کی حقیقت؟

(مُلّا رموزی)

انجمن ترقیٔ اولاد کا اسپیشل اجلاس

از جناب مولانا سید ظہور احمد صاحب شاہجہاں پوری

یہ معلوم ہوتے ہی کہ دہلی کا نامور طبی رسالہ "ہمدردِ صحت" "ضبطِ تولید" کے نام سے ایک خاص نمبر عنقریب شائع کررہا ہے انجمن ترقیٔ اولاد کے ممبروں اور حامیوں کو بڑی تشویش پیدا ہوئی۔ اُن کو فکر ہوا کہ اس نمبر کی اشاعت سے پبلک میں غلط فہمی پیدا نہ ہو اور لوگ غلط اسباب و توجیہات اور مالی خوش حالی کا سبز باغ دیکھ کر اپنی بیخ کنی کے لیے نہ آمادہ ہوجائیں۔ اس لئے اُنھوں نے ضرورت محسوس کی کہ اپنی انجمن کا ایک اسپیشل اجلاس ہمدردِ صحت کی اشاعت سے پہلے منعقد کریں اور اس سلسلے میں بحث و تنقیح کے بعد جو مفید صورت سامنے آئے وہ مفادِ عامہ کے لیے ہمدردِ صحت میں اشاعت کے لیے بھیج دیں۔

چنانچہ مئی کی ۳۱ تاریخ کو یہ اسپیشل اجلاس پریڈ کے کھلے میدان میں رات کے ۱۲ بجے منعقد ہوا۔ یہ اجلاس آل انڈیا حیثیت رکھتا تھا۔ سرحد، پنجاب، دہلی، یوپی، بہار، بنگال، مدراس، اور بمبئی وغیرہ صوبوں کے نمایندے شریک تھے۔ حاضرین میں عوام، انگریزی تعلیم یافتہ، علما، طبیب، وید اور ڈاکٹر موجود تھے۔

واضح رہے کہ انجمن ترقیٔ اولاد میں صرف وہی لوگ ممبر بنائے جاتے ہیں جو صاحبِ اولاد اور ترقیٔ اولاد کے حامی ہوں۔ جو شخص جس قدر کثیر الاولاد ہوتا ہے اُسی قدر اُسے اہمیت دی جاتی ہے۔ چنانچہ منشی عمر دراز خاں صاحب کو اس بنا پر اسپیشل اجلاس کا صدر منتخب کیا گیا کہ وہ چار بیویوں کے شوہر، سترہ لڑکوں اور لڑکیوں کے باپ، دس پوتوں اور پوتیوں کے دادا اور تیرہ نواسوں اور نواسیوں کے نانا تھے۔

جلسے کی کارروائی تلاوت کلام مجید سے شروع ہوئی۔ قاری صاحب نے سورۂ تکویر کی تلاوت فرمائی اور جس وقت وہ وَاِذَا الْمَوْءٗدَۃُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ پر پہنچے اس وقت حاضرین پر رقّت طاری ہوگئی۔ کیوں کہ ضبط تولید کا مسئلہ بھی تقریباً اسی آیت کے ماتحت آتا ہے۔ تلاوت کے بعد مسٹر اولاد حسین اسٹیج پر آئے۔ آپ نے فرمایا کہ "حضرات، سب سے پہلے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ضبط تولید کا مطلب آپ کو سمجھا دوں۔ ضبط تولید سے مراد ہے اولاد کی روک تھام، یعنی دو جوان مرد و عورت شادی کریں جنسی تعلقات سے لُطف اندوز ہوں لیکن اس شراب کے خمار اور اس "درق الخیال" کی موجوں سے اپنے آپ کو بچائیں یعنی اولاد کی پیدائش کو روکیں۔ کسی کا جی چاہے تو ایک آدھ بچّہ ہوجانے دے اور جو شخص ایک بچے کا بھی روادار نہ ہو وہ شروع ہی سے ضبط تولید کی کارروائی پر عمل پیرا ہوجائے۔

"حضرات، میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ حامیانِ ضبطِ تولید کے لیے ضبط تولید کی کیا صورتیں ہیں۔ (۱) صورت تو یہ ہے کہ حضرتِ شوہر "عزل" فرمائیں یعنے دِل کھول کر عیشِ داد دیتے رہیں لیکن جب دیکھیں دریائے شباب میں تموّج پیدا ہورہا ہے اور سیماب جوانی امادۂ پرواز ہے تو فوراً بلکہ فوراً سے کچھ پہلے کروٹ بدل لیں اور دست خود دہانِ خود یا عطائے تو بہ لقائے تو، یا میاں کی جوتی اور میاں کی چاند پر عمل کرکے "مادہ ذی رفق" کا قصہ ختم کر ڈالیں۔ (۲) دوسری صورت یہ ہے کہ ربڑ کے وہ آلات استعمال کیے جائیں جو اس مقصد سے لیلیٰ اور مجنوں دونوں کے لیے بنائے گئے ہیں اور اگرچہ مجرّبین کے نزدیک وہ التذاذ کو کسی قدر کم کردیتے ہیں، لیکن چوں کہ مادّہ تولید آسمان سے گرکر کانٹوں میں اُلجھ جاتا ہے، کاسۂ چشم حریصاں کی طرح صدف کو پُر دُر ہونے سے محفوظ رکھتے ہیں۔ (۳) تیسری صورت یہ ہے کہ عورت کو بے رحم بنا دیا جائے یعنی دربہ ہی پھونک دیا جائے اور نخل آرزو کی جڑ ہی کاٹ ڈالیں۔ سُنا ہے کہ یورپ میں آئے دن ایسے آپریشن ہوتے رہتے ہیں اور ہندوستان میں بھی اس کی تقلید ہو رہی ہے۔"

اس مختصر تقریر کے بعد مولانا سبط عباس اپنی جگہ سے اُٹھے اور اُنھوں نے مجمع کو مخاطب کرکے فرمایا کہ "صاحبانِ ضبط تولید کی حقیقت تو آپ کو معلوم ہوگئی۔ اب میں اس معاملہ پر کچھ مزید روشنی ڈالنی چاہتا ہوں۔ حضرات۔ اس مسئلے کو طب سے صرف اس صورت میں تعلق ہوتا ہے کہ عورت ایسی کمزور یا ناقص الاعضا ہو کہ وہ حمل کی گراں باری اور وضع حمل کی دُشواری کو برداشت نہ کرسکے لیکن حامیانِ

ضبطِ تولید کو اس سے بحث نہیں۔ وہ بچوں کی پیدائش روکنے یا کم کرنے کی وجوہ حسب ذیل قرار دیتے ہیں۔ (۱) یہ کہ اولاد کی پیدائش سے عورت کا حسن و شباب وقت سے پہلے رخصت ہو جاتا ہے۔ (۲) حالات موجودہ میں بہت کم لوگ اس قابل ہیں جو بچوں کی پرورش اور تعلیم وغیرہ کا بوجھ اُٹھا سکتے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ وہ بچوں کی پیدائش کو روکیں۔ (۳) بچوں کی تعلیم و تربیت کی وجہ سے ہر شخص کے مصارف اتنے بڑھ گئے ہیں کہ وہ کافی آمدنی رکھنے پر بھی مفلس شمار ہوتا ہے اور اس طرح قومی افلاس روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ حضرات ان عذرات کو پیش نظر رکھ کر بہت آسانی سے فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ ضبط تولید کا مسئلہ کوئی طبی مسئلہ نہیں ہے بلکہ ایک اقتصادی اور معاشرتی مسئلہ ہے اور اس لیے میری ناچیز رائے میں ارباب بنفشہ و بہدانہ کو یا اہل گلگینا سلف و سوڈا بائی کارب کو اس طرف کچھ زیادہ التفات کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ بلکہ اس کے متعلق ملک کے ماہرینِ اقتصاد اور مصلحانِ معاشرت بہترین رہنمائی کر سکتے ہیں۔"

مولانا سبط عباس کی تقریر کو بڑی پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا اور حاضرین اس سے بہت متاثر ہوئے۔ اس کے بعد قاضی ابو المحاسن صاحب اسٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ "میں مولانا سبط عباس صاحب کے ایک ایک لفظ کی تائید کرتا ہوں ان کی تقریر بنیادی نکات کا حکم رکھتی ہے اور میں جو کچھ عرض کروں گا اُسے ان نکات ہی کی شرح سمجھنا چاہیئے۔ حضرات، یہ واقعہ ہے کہ ضبط تولید کا مسئلہ ایک معاشرتی مسئلہ ہے۔ اگر طب نزلہ و سعال سے آگے قدم رکھنا چاہے تو مجھے اس کی ہمہ گیری اور وسعت سے انکار نہیں بلاشبہ ایک طبیب ہماری غذاؤں پر تبصرہ کر سکتا ہے۔ ہمیں مشورہ دے سکتا ہے کہ ہم کس موسم میں کیسا لباس پہنیں۔ ہماری ازدواجی زندگی میں بھی اُس کی رائیں مفید ہو سکتی ہیں لیکن صرف طبی حدود تک۔ اور یہ طبی مشورے اتنے حقیر ہیں کہ کوئی تن درست آدمی اپنی خوراک و پوشاک اور اپنے صنفی جذبات کے متعلق طبیب یا ڈاکٹر سے استصواب نہیں کرتا۔ یہی حالت ضبط تولید کی ہے کہ اس کا طبی پہلو اتنا کم زور ہے کہ اس سلسلے میں شیخ دجالی نوس کی ارواح مقدسہ کو اپنی قندیلوں سے نکلنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ جب طبی پہلو کمزور ہے تو ہمارے مکرم مدیر ہمدرد صحت کا اس طرف توجہ فرمانا یہی معنی رکھتا ہے کہ محترم حاجی صاحب فرائض کی ادائیگی کے ساتھ نوافل و مستحبات کو بھی نہیں چھوڑنا چاہتے۔"

اس تقریر کے بعد حکیم ایوب صاحب انصاری نے فصاحت و بلاغت کے ساتھ ترقی اولاد کی ضرورت ثابت کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا سبط عباس کی پُر مغز تقریر کی زبردست تائید کے ساتھ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ نئی روشنی والے ضبط تولید کے متعلق بالکل تاریکی میں ہیں۔ حضرات، یہ خیال کہ اولاد کی پیدائش سے عورتوں کا حسن و شباب قبل از وقت ختم ہو جاتا ہے جز وہم۔ جز خبط اور جز اندیشۂ باطل کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ کیا یہ واقعہ نہیں کہ موتیا اور چمیلی میں جب پھول آتے ہیں تو ان کی بہار بڑھ جاتی ہے۔ درختوں میں جب پھول لگتے ہیں تو پہلے سے زیادہ حسین ہو جاتے ہیں۔ بیسویں صدی کے ان لال بجھکڑوں سے کوئی پوچھے کہ عورت بھی کیا سلولائیڈ کا کوئی جاپانی کھلونا ہے یا بربا کی گڑیا ہے یا پتنگ کی ڈور ہے کہ دوچار گھسّوں میں مانجھا اُڑ کر کچا دھاگا نکل آئے گا۔ کاش یہ قدرت کی طلسم کاریوں سے واقف ہوتے جو حمل سے وضع حمل تک بروئے کار آتی ہیں اور ان کو قوت مدبّرۂ بدن کا علم ہوتا جو ہر وقت بدل ما یتحلل اور تلافی مافات میں مصروف رہتی ہے۔ حضرات، بچوں کی پیدائش کو روکا جائے یا نہ روکا جائے ان لوگوں کی یہ دعا تو کبھی قبول نہیں ہو سکتی کہ "چودہ برس کا سن ترا لاکھوں برس رہے"۔ عمر کے ساتھ ساتھ حسن و شباب کا زوال پذیر ہونا لابدی ہے۔ بہار و خزاں توام ہیں۔ اگر کوئی عورت تمام عمر دوشیزہ رہے تو اسے بھی چند روز میں حسن و شباب سے رخصت ہونا پڑے گا۔ اگر کوئی عورت قدرتی طور پر یا اپنی کوشش سے وظیفہ تولید سے بچی ہو ہے تو وہ بھی اپنے وقت پر بلکہ اس سے پہلے ہی انحطاط و زوال کا شکار ہوگی۔ عورتوں کے حسن و شباب کا برقرار رہنا یا زوال پذیر ہونا بڑی حد تک اس کی قدرتی ساخت پر موقوف ہے اور کسی حد تک خوشی اور بے فکری پر۔ بچوں کی پیدائش کو، جو ایک وظیفۂ قدرت اور فریضۂ زن اور لازمۂ صحت و شباب ہے، الزام دینا اور اسے تکلیف و تکلف سے تعبیر کرنا سخت کم فہمی و نادانی ہے۔ لا یکلف اللّٰہ نفساً الا وسعھا۔ حضرات، میں اپنے دعوے کے ثبوت میں مشاہدات کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ آپ نے دیکھا ہوگا اور آپ دیکھیں گے کہ بہت سی عورتیں جو تین چار بچوں کی ماں بن چکی ہیں، حسن و شباب میں اُن دوشیزہ لڑکیوں سے زیادہ جاذب نظر ہیں جو ابھی لم یطمثھن انس

کی مصداق ہیں۔ حضرات، معاف فرمایئے گا اگر میں بہ حیثیت طبیب کے اس مشاہدہ کی طرف آپ کو متوجہ کروں کہ سب سے زیادہ قلیل الاولاد یا بے اولاد طبقہ شاہدانِ بازاری کا ہے لیکن اس قلت توالد کے باوجود وہ کس قدر جلد اپنا شباب کھو بیٹھتی ہیں۔ اس حقیقت سے اگر آپ نہیں تو صدہا دل فروشانِ نیم شبی آگاہ ہیں۔"

اس دل چسپ تقریر کے بعد شمس الحکما، بدر الاطبا، نجم الفلاسفہ، مسیح دوراں حکیم عبد الرحمٰن خاں صاحب رئیسِ اعظم، جو بفضلِ خدا ۶۵ سال کی عمر میں ۱۱ بچوں کے باپ ہیں اور شب و روز اس تعداد کو ایک درجن تک پہنچانے میں مصروف رہتے ہیں، اسٹیج پر تشریف لائے اور حسبِ ذیل الفاظ میں مجمع پر پھول برسانے لگے :- "جناب صدر و حاضرینِ جلسہ، میرے مکرم دوست مسٹر اولاد حسین نے جو تقریر ارشاد فرمائی ہے وہ میرے خیال میں کسی قدر تشنہ ہے۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس تقریر پر تبصرہ کروں۔ حضرات، فاضل مقرر نے ضبطِ تولید کی تین صورتیں بتائی ہیں (۱) عزل (۲) آلات کا استعمال (۳) رحم کا آپریشن۔ اب ان ہر سہ امور کے متعلق غور فرمایئے۔ حضرات، عزل کو لیجئے، یعنے عین وقت پر فریقین کی علیحدگی۔ انصاف فرمایئے کہ معمولی سمجھ کا آدمی بھی کیا اس صورت کو مناسب قرار دے سکتا ہے۔ کیا یہ صورت جانبین کی تن درستی کے لیے انتہائی مضرت نہیں رکھتی۔ کیا اس ناگہانی علیحدگی پر فریقِ ثانی کی رگ رگ سے یہ صدا نہ نکلے گی کہ اُف بے مروّت ناوک افگن آفریں صد آفریں + دل کا دل زخمی کیا پیکاں کا پیکاں لے چلا! اور کیا وہ حسرت آلود نیم باز آنکھیں غالبؔ کا یہ شعر دُہرا رہی ہوں گی کہ "ترے تیرِ نیم کش کو کوئی میرے دل سے پوچھے + یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا"۔ کیا اس صورت میں اخراجِ کامل اور انجذاب فطری نہ ہونے کی بنا پر مجاری میں عفونت اور جراحت اور دیگر عوارض کا زبردست احتمال نہیں ہے اور کیا فریقِ ثانی کو اس طرح "درمیانِ قعرِ دریا تختہ بند" کرنے بلکہ منجدھار میں چھوڑ دینے سے یا طوفان میل کا ایک دم بریک باندھنے سے اور ایک بے بس کے دل کی دل ہی میں رہ جانے سے قوی اندیشہ نہیں ہے کہ ہسٹریا اور اسی طرح کی ہزاروں بلائیں ایک پیکرِ ناز کو گھیر لیں گی۔ کیا فریقین کی یہ تکلیفیں اور علاج کی زیر باریاں حسن و جوانی اور شادمانی کے لیے اولاد کی پرورش سے کچھ کم غارت گر ثابت ہو سکتی ہیں۔ دوسری صورت یعنی ربر کی ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلنا بھی عزل کے قریب ہے اور اس سے بھی وہی نقصانات رونما ہو سکتے ہیں جن کا میں نے تذکرہ کیا ہے۔ اب رہی تیسری صورت یعنے رحم کا آپریشن تو حضرات! میرے خیال میں یہ انتہائی بربریت اور بہیمیت ہے اگر کچھ لوگ فطرت کی اس بیخ کنی کے لیے تیار رہیں تو فرمایئے کہ اُن کی ذہنیت اور مخنثوں کی ذہنیت میں کیا فرق ہے۔ پھر مخنثوں کو بنی نوع کے دامن کا داغ اور انسانیت کے لیے باعثِ ننگ و عار کیوں ٹھیرایا جائے۔ اور اس گروہ کو بھی اسی طبقے میں کیوں نہ قرار دیا جائے۔" اس پُر مغز تقریر کے بعد جناب ملک التجار گوپال کرشن اینڈ سنز کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے فرمایا کہ "صاحبان، ضبطِ تولید کے طبّی پہلو پر تو بحث کی گئی۔ لیکن اقتصادی پہلو کو ابھی تک واضح نہیں کیا گیا۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس عنوان پر اپنے ناچیز خیالات ظاہر کر دوں۔ حضرات، حامیانِ ضبطِ تولید فرماتے ہیں کہ اس وقت افرادِ ملک کی موجودہ حالت ایسی ہے کہ اولاد کی پرورش کا بوجھ اُٹھانا دشوار ہو گیا ہے۔ میرے نزدیک یہ محض غلط فہمی ہے۔ دلوں سے یہ مغالطہ دور ہو جانا چاہیئے یہ اولاد کا قصور نہیں ہے۔ معاشرت کی خرابی ہے۔ اگر قبض کی وجہ سے آنکھ یا ناک میں درد ہو تو کوئی لائق طبیب آنکھ نکلوانے یا ناک کٹوانے کا مشورہ نہ دے گا بلکہ قبض رفع کرے گا جس کے ساتھ ہی آنکھ یا ناک کا درد رفع ہو جائے گا۔ پس انفرادی یا قومی افلاس بچّوں کی پیدائش اور پرورش روکنے سے دور نہیں ہو سکتا بلکہ اس مقصد کے لیے معاشرت کی اصلاح ضروری ہے۔ میں اپنے ذاتی تجربے اور مشاہدے کی بنا پر کہتا ہوں کہ نوّے فی صدی ایسے افراد موجود ہیں کہ اگر ان کی ماہانہ مصارف پر ایک کفایت شعار آدمی نظر ڈالے تو پچاس فی صدی بلکہ اس سے بھی زیادہ مصارف غیر ضروری نظر آئیں گے۔ غور فرمایئے کہ شادی و غم کے مواقع پر جھوٹی عزّت اور بے جا رسوم کے لیے صدہا بلکہ ہزار ہا روپے کی بربادی، زمانۂ عروسی کی فضول خرچیاں۔ خورد و نوش میں اعتدال کو ملحوظ نہ رکھنا، سگرٹ، پان، اور چائے پر آمدنی کا نمایاں حصہ برباد ہو جانا۔ غیر ضروری مہمانداریاں اور دعوتیں، نامناسب سیر و تفریح، بائسکوپ، لباس میں روپے کی نمائش۔ تہواروں کے موقع پر آمدنی کی اجازت سے زیادہ خرچ۔ پہلے بے احتیاطیاں ناعاقبت اندیشیاں اور پھر علاج و دوائیں خواہ مخواہ روپے کی بربادی، سودی لین دین غرض معاشرت کی خرابیاں کہاں تک گناؤں۔ آپ اپنی معاشرت

کی اصلاح فرمایئے۔ ضروری اور غیر ضروری مصارف میں امتیاز پیدا کیجئے۔ خوراک ولباس میں سادگی اختیار کیجئے۔ بچوں کو بھی سادہ طریقوں سے پرورش کیجئے۔ بیوی کو دو گھنٹے سے زیادہ محبوبہ نہ بنایئے بلکہ بیوی ہی رہنے دیجئے تاکہ ماماٗیں اُسے اپاہج بنا کر آپ کی جیب خالی نہ کردیں۔ عروسانہ دل چسپیوں کی عمر اس سے زیادہ نہ سمجھیئے کہ "اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمی ماند"۔ اس نفس کشی، کفایت شعاری اور احتیاط کے بعد اپنی اپنی آمدنی کا جائزہ لیجئے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ نہ صرف اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا پورا انتظام کرسکیں گے بلکہ شاید ایک دو لاوارث بچوں کی بھی امداد کرسکیں گے۔ حضرات، میرے ساٹھ سال کے مشاہدات بتاتے ہیں کہ اعلیٰ تعلیم اور اعلیٰ قابلیت حاصل کرنا تموّل کا محتاج نہیں۔ جو لوگ ہندوستان کی علمی، ادبی اور سیاسی دنیا میں آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے وہ زیادہ تر ایسے ہیں جن کے ماں باپ غریب تھے۔ پس مصارف کے اندیشے سے اولاد کی پیدائش کو روکنا یا کم نا سراسر نادانی اور کوتاہ نظری ہے۔"

اس کے بعد شیخ رحیم اللہ صاحب کمپونڈر لوگوں کی روک تھام کے باوجود اسٹیج پر آگئے۔ لوگ اُن کی گرم مزاجی اور انتہا پسندی سے واقف تھے اس لیے ڈرتے تھے کہ مبادا شیخ صاحب کی تقریر اشتعال انگیز اور فتنہ خیز نہ ہو۔ لوگ ہاں ہاں کرتے رہے لیکن شیخ صاحب نے اپنی تقریر شروع کردی۔ آپ نے فرمایا "دوستو، مجھے اب آثار اچھے نظر نہیں آتے۔ کیا کہتے ہیں آپ نے سنا ہوگا کہ یورپ میں برہنگی کا رواج ہو رہا ہے۔ کیا کہتے ہیں کہ ہندوستان بھی ضرور اس کی تقلید کرے گا۔ لیکن کیا کہتے ہیں دیکھ لینا کہ اس کا نتیجہ کیسا خوفناک نکلے گا۔ دوستو، یہ ضبطِ تولید کا راگ بھی یورپ کی تقلید میں الاپا جا رہا ہے۔ کیا کہتے ہیں اس کا انجام بھی آپ دیکھ لیں گے۔ پہلے ہم سے کہا گیا کہ صاحب ایک سے زیادہ بیویاں نہیں ہونی چاہئیں۔ ایک بیوی سے نکاح کرو۔ ایک سے۔ اب یار لوگ فرماتے ہیں کہ بچوں کی پیدائش کو روکو۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اب اس کے بعد یہ صورت ہوگی کہ کہاں کی بیوی کہاں کی اولاد۔ آپریشن کراؤ اور ہجڑوں کے کٹڑے میں جا کر آباد ہو جاؤ۔ نے غم دُزد نے غم کالا۔ مزے سے تالیاں بجائیں۔ منہ چڑھایا اور پوری فارغ البالی کے ساتھ زندگی گزار دی۔ دوستو ——— "
شیخ صاحب کی تقریر کے ہر جملے پر قہقہوں اور تالیوں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی۔ وہ ابھی کچھ اور فرمانا چاہتے تھے لیکن اُن کے عُریاں فقروں سے خوف زدہ ہو کر صاحب صدر نے اُن کو روک دیا۔ اگرچہ حاضرین کا تقاضا تھا کہ شیخ صاحب اپنی تقریر جاری رکھیں۔ اب اس ہنگامے میں کسی سنجیدہ تقریر کی توقع نہ تھی اس لیے صاحب صدر نے اس آخری تجویز کے ساتھ جلسہ برخاست کیے جانے کا اعلان کیا کہ اس جلسہ کی کارروائی اور تقریروں کا خلاصہ رسالہ ہمدرد صحت کو بغرض اشاعت بھیجا جائے۔ صاحب صدر نے حاضرین کو مخاطب کرکے یہ بھی فرمایا کہ رسالۂ موصوف کا ضبطِ تولید نمبر بغور مطالعہ کیا جائے اور اگر حامیانِ ضبطِ تولید کی طرف سے کوئی غلط فہمی پھیلائی گئی ہو تو اس کا دندان شکن جواب دیا جائے۔ اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ کیوں کہ حاضرین کا بیشتر حصہ ایسا تھا جو رات کو اپنے بستروں سے غیر حاضر رہنا پسند نہیں کرتے اور مقاصد ترقیٔ اولاد کے منافی خیال کرتے ہیں۔

"ماحول" کی کارفرمائیاں

یہ مُرقّع ہمارے کارٹونسٹ نے مضمون "علم اصلاح نسل" (صفحہ ۱۲۳) پڑھ کر بنایا ہے "ماحول" اس علم میں ایک وسیع معنی رکھتا ہے

تیرھواں باب

مردانہ اعضائے تناسل کی تشریح

از جناب حکیم حافظ محمد قسیم الدین صاحب صدیقی۔ کھانولی

مندرجۂ بالا اعضا کی مفصل اور مکمل تشریح بیان کرنے کا نہ یہاں موقع ہو اور نہ گنجایش۔ اِس لیے اس موقع پر جس قدر تشریحی معلومات کی ضرورت ہے، پیش کی جاتی ہیں۔ مردوں کے اعضائے تناسل میں مندرجۂ ذیل اعضا شامل ہیں :۔

(۱) غدۂ مذی (۲) اوعیۃ المنی (۳) خصیتین۔

(۴) قضیب (۵) مجری البول (۶) غدد ودی۔

نوٹ :۔ پہلے دو اعضا، جوف عانہ کے اندر واقع ہیں۔ اور باقی جوف عانہ سے باہر ہیں۔
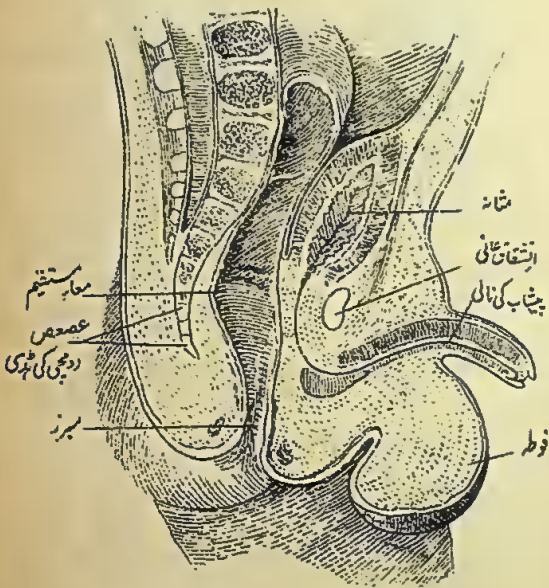
غدۂ مذی یا غدۂ قدامیہ (پراسٹیٹ گلینڈ) یہ ایک چھوٹی اور سخت گلٹی ہی جو مثانے کی گردن کے سامنے اور مجریٰ بول کے ابتدائی حصے کے گرد اور معا مستقیم کے اوپر واقع ہی اس کی شکل قدرے مخروطی اور رنگت پھیکی ہوتی ہی۔ اس کا طول سوا انچ عرض ایک انچ اور دبازت پون انچ ہوتی ہی وزن تقریبًا دو تولے ہوتا ہی۔ مجریٰ بول یعنی پیشاب کی نالی اُس کی بالائی سطح کے نزدیک اس کے درمیان سے ہوکر گزرتی ہی۔ اِس کی نالیاں جو تعداد میں بارہ سے بیس تک ہوتی ہیں، مجریٰ بول کے عرف جبلی میں کھلتی ہیں۔ اِس گلٹی میں ایک سفید لعاب دار رطوبت پیدا ہوکر خارج ہوتی ہے جس کو مذی کہتے ہیں۔ اِس کا فایدہ متقدمین نے یہ بتایا ہی کہ اس سے مجریٰ بول تر ہوجاتی ہی اور بوقت انزال منی آسانی سے خارج ہوجاتی ہی۔ لیکن متاخرین کا خیال ہی کہ یہ رطوبت خصیے کی رطوبت سے مل کر منی کا ایک حصہ بن جاتی ہی۔ بڑھاپے غدۂ مذی عمومًا بڑھ جاتا ہی اور اِس کی نالیوں میں ریگ کی مانند ایک مادہ جمع ہوجاتا ہی۔ اِس گلٹی کے بڑھ جانے سے مجریٰ بول کے ابتدائی حصے پر غیر معمولی دباؤ پڑتا ہی جس سے پیشاب رک جانے کی شکایت پیدا ہوجاتی ہی۔ معا مستقیم کی راہ انگلی داخل کرکے اِس گلٹی کے ورم وغیرہ کا امتحان کیا جاسکتا ہے۔ یہ گلٹی مبرز کے دہانے سے ڈیڑھ قیراط اوپر کی طرف واقع ہی۔

اوعیۃ المنی (ویسی کیولی سیمی نیلس) یہ دو غشائی تھیلیاں ہیں جو مثانے اور معا مستقیم کے مابین غدۂ مذی کے پیچھے اور مجریٰ منی کے بیرونی جانب واقع ہیں۔ ان کا فایدہ منی کو جمع کرنا اور اس میں ایک اور قسم کی رطوبت کا اضافہ کرنا ہے۔ یہ تھیلیاں ایک پیچ دار صورت میں ایک غلاف کے اندر ملفوف ہوتی ہیں۔ یہ تھیلیاں ڈھائی انچ لمبی اور آدھی انچ چوڑی ہوتی ہیں۔ ان کی بالائی سطح بذریعہ نسیجِ واصل مثانے سے چسپاں اور زیرین سطح بذریعہ لفافۂ مستقیمیہ مثانیہ کے معا مستقیم سے علیحدہ رہتی ہیں۔ یہ کیسے غیر پیچیدہ صورت میں پانچ چھ انچ لمبے اور پتلے قلم کے برابر دبیز ہوتے ہیں۔ اوعیۂ منی پچھلی جانب بند ہوتی ہیں اور سامنے کے جانب مجریٰ بول سے مل کر قاذف المنی یا قناۃ واقفہ (ایجا کولیٹری ڈکٹ) بناتی ہیں جو مجریٰ بول کے

عُرف جبلی کے سامنے جیب کاسی میں کھلتی ہے۔

خصیے یا انثیین (ٹیس ٹس) یہ دو چھوٹی بیضوی شکل کی گلٹیاں ہیں جو حبل المنی (سپرمیٹک کارڈ) کے ذریعے فوطے میں لٹکی ہوتی ہیں۔ جنین میں یہ گلٹیاں پیٹ کے اندر صفاق کے پیچھے اور گردوں کے نیچے رہتی ہیں لیکن پیدائش سے ڈیڑھ دو مہینے پہلے بذریعہ مجری اُربیہ (انگیونل کینال) فوطے میں آجاتی ہیں۔ فوطے کے اندر خصیوں کے اوپر تین جھلیوں کا غلاف ہوتا ہے۔

(۱) طبقۂ غمدیہ (۲) طبقۂ بیضاء (۳) طبقہ عروقیہ۔

طبقۂ غمدیہ (ٹیونیکا ویجائے نیلس) یہ صفاق کا بڑھاؤ ہے جو خصیے کے ساتھ پیٹ سے فوطے میں اُترتے وقت ہوجاتا ہے۔ اغشیۂ مائیہ کی طرح اس کے بھی دو پرت ہوتے ہیں۔ ایک پرت تو فوطے کی اندرونی جانب اور دوسرا پرت خصیے کے بیرونی جانب طبقہ کے اوپر ہوتا ہے۔ ان دونوں پرتوں کے درمیان ایک رطوبت رہتی ہے جو ان کو تر اور چکنا رکھتی ہے۔ کبھی یہ رطوبت طبعی مقدار سے زیادہ جمع ہوجاتی ہے تو مرض قیلۃ الماء (ہائی ڈروسیل) پیدا ہوجاتا ہے۔

طبقۂ بیضاء (ٹیونیکا البوجینا) یہ ایک مضبوط لیفی پردہ ہے جو دونوں طبقوں کے درمیان رہتا ہے اس کی پچھلی سطح سے ایک چنٹ نکل کر خصیے کو درمیان میں سے دو حصوں میں تقسیم کردیتی ہے اس کو غشاء منصف الخصیہ (میڈی اس ٹینیم ٹس ٹس) کہتے ہیں۔ اس کے دونوں طرف سے بکثرت شاخیں نکل کر بہت سے لوتھڑوں میں تقسیم کردیتی ہیں۔ ان لوتھڑوں کے اندر منی پیدا ہوتی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہر ایک خصیے میں ان کی تعداد تقریباً ۴۰۰ ہوتی ہے۔ یہ لوتھڑے ایک قسم کے نالی دار لحم غددی ہیں جن کی نالیاں (انابیب منویہ) ہر ایک لوتھڑے کی چوٹی پر پہنچ کر باہم ملتی ہوئی پندرہ بیس نالیاں بناتی ہیں۔ ان کو عروق خارجہ کہا جاتا ہے۔ یہ طبقہ بیضاء کو چھید کر خصیے سے منی اغدیدوس تک لے جاتی ہیں۔ اور پھر وہاں سے پیچ و خم کھا کر اغدیدوس کا سر بن جاتی ہیں۔ پھر ساری نالیاں مل کر ایک نالی میں تمام ہوتی ہیں جو نہایت پیچیدہ ہوتی ہے۔ اس سے اغدیدوس کا جسم اور دم بنتی ہے اغدیدوس (اپیڈیڈمس) خصیے کی پچھلی سطح کے بیرونی کنارے کے چپٹے اور تنگ حصے کو کہتے ہیں۔ ہر ایک خصیہ تقریباً ڈیڑھ سے دو انچ تک لمبا ایک انچ چوڑا اور سوا انچ دبیز اور ۶ سے ۸ درہم تک وزنی ہوتا ہے۔
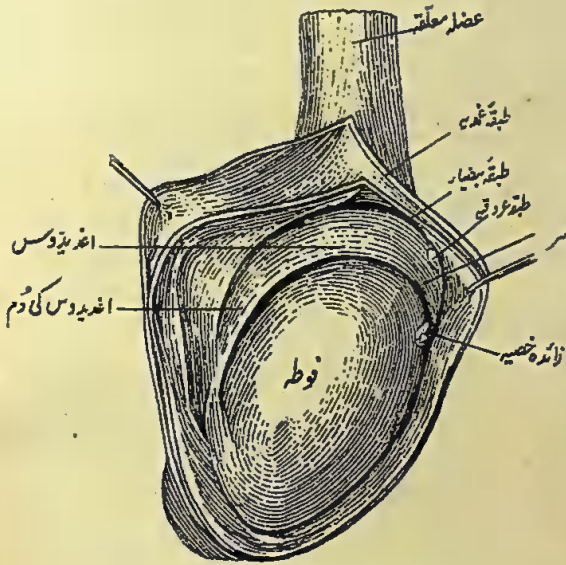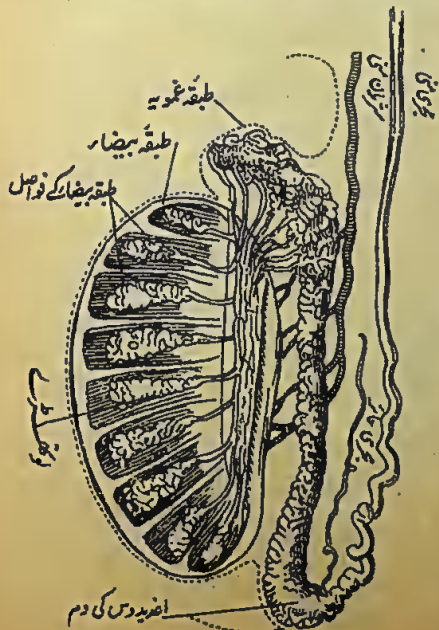
طبقۂ عروقیہ یا مشیمیہ (ٹیونیکا ویسی کیولوسا) اس طبقے کے اندر خصیے کی رگیں ہوتی ہیں جن سے خصیے کی پرورش ہوتی ہے۔ اسی واسطے اس کو طبقہ مشیمیہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ طبقہ سفید طبقے کے نیچے پایا جاتا ہے۔

خصیوں کے متعلقات۔ اس سلسلے میں مندرجۂ ذیل اشیاء ہیں (الف) صفن (ب) حبل المنی (ج) مجریٰ منی۔ ان کا تذکرہ بھی اختصار کے ساتھ سلسلے وار ملاحظہ فرمائیے۔

صفن یا فوطہ (سکروٹم)، یہ ایک جلدی تھیلی ہی۔ جو بذریعہ ایک درمیانی خط کے جس کو عفرط کہتے ہیں دو پہلوی حصوں میں منقسم ہے۔ یہ خط سامنے ذکر کی زیرین سطح کے درمیانی خط سے اور پیچھے عجان کے درمیانی خط سے گزرتا ہوا مقعد تک پہنچتا ہی۔ بایاں کیسہ بہ نسبت دائیں کے زیادہ لمبا ہوتا ہی کیوں کہ اس جانب کا معلاق الخصیہ زیادہ طویل ہوتا ہی۔ صفن کی بیرونی شکل مختلف حالات میں مختلف ہوتی ہی مثلاً گرمی، ضعف اور بڑھاپے میں وہ لمبا اور ڈھیلا سردی، جوانی اور قوت کی حالت میں چھوٹا، شکن دار اور خصیوں سے پیوستہ ہوتا ہی۔

حبل المنی یا معلاق الخصیہ۔ (سپرمیٹک کارڈ) اس ڈوری کے ذریعے سے ہر ایک خصیہ صفن میں لٹکا رہتا ہی۔ ڈوری مجریٔ منی، شریان الخصیہ، ورید الخصیہ، اعصاب خصیہ اور عروق جاذبہ سے مل کر بنتی ہی۔ اور یہ سب چیزیں بذریعۂ نسیج و اصل باہم چسپاں رہتی ہیں۔ یہ ڈوری پیٹ میں مجری اربیہ کے اندر ترچھے طور پر گزرتی ہوئی اوّل عضلہ موربہ باطنہ کے نیچے اور لفافہ مستعرضہ کے اوپر اس کے بعد عانہ کے نزدیک پہنچ کر رباط الاربیہ کے اوپر وتر مشترک کے سامنے سے شکم کے بیرونی سوراخ سے نکل کر صفن میں داخل ہوتی ہی۔

مجریٔ منی (واس ڈیفرینس) یہ نالی بوقت ضرورت خصیوں سے منی کو لاکر اوعیہ منی میں ڈالتی ہی۔ یہ نالی دراصل اغدیدوس کے زیرین سرے کا بڑھاؤ ہی، جو وہاں سے شروع ہوکر خصیے کی پچھلی سطح اور اغدیدوس کی اندرونی جانب سے اوپر کو چڑھتی ہوئی شکم کے بیرونی سوراخ کی راہ مجری الاربیہ میں داخل ہوتی ہی۔ اور مجریٔ مذکور کو طے کرتی ہوئی شکم کے اندرونی سوراخ سے تجویف بطن میں داخل ہوکر شریان حرقفی ظاہر کو عبور کرتی ہو اور شریان شراسیفی باطن کو عبور کرکے حالب کے اندرونی جانب سے قاعدۂ مثانہ اور معاء مستقیم کے مابین پہنچتی ہے۔ اس کے بعد اوعیہ منی کے مجری سے مل کر قاذف المنی بن جاتی ہے اور مجری البول کے پہلے حصے میں "جیب کاسی" کے اندر کھلتی ہی۔ مجری منی کے چھونے سے تانت کی طرح سخت محسوس ہوتی ہی۔ اور حبل المنی کے پیچھے اور باہر کی طرف رہتی ہی۔ اس کے تین پرت ہیں (۱) بیرونی پرت لیفیہ (۲) اندرونی پرت مخاطیہ۔ (۳) درمیانی پرت عضلیہ +

قضیب یا ذکر (پے نس)

قضیب جماع کے لیے مخصوص عضو ہی۔ مجریٔ بول کا اکثر حصہ اس سے گزرتا ہی۔ اس کے تین حصے بیان کیے گئے ہیں۔ (۱) جڑ (۲) جسم۔ (۳) سر یعنی حشفہ۔

جڑ۔ قضیب کی جڑ تین حصوں سے مرکب ہوتی ہی دو جانبی جو اجسام اجوف کے ابتدائی حصے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کو ساقِ قضیب کہتے ہیں۔ اور ایک درمیانی حصہ جو جسم اسفنجی کا آخری جز ہوتا ہی اُس کو بصلہ کہا جاتا ہی۔ جانبی حصے سرین کی ہڈی کے سامنے کی طرف غشا لیفی کے ذریعے چسپاں ہوتے ہیں۔ درمیانی حصہ عظم العانہ کے مقامِ اتصال سے ملحق ہوتا ہے اور رباط معلق کے ذریعے مقام پر مضبوطی کے ساتھ قایم رہتا ہے۔

جسم۔ یہ دو جسم اجوف و ایک جسم اسفنجی سے مرکب ہی جو جلد

اور غشائے سے ملفوف ہوتے ہیں۔ اجسام اجوف سے قضیب کا بڑا حصہ بنتا ہے۔ جسم اجوف کے اندر خانے ہوتے ہیں جن کے اندر نسیج انتصابی ہوتا ہے۔ اس پر رگوں کا جال ہوتا ہے۔ انتشار قضیب کے وقت نسیج انتصابی سکڑ کر اس جال پر دباؤ ڈالتی ہے اور خون واپس نہیں جاتا اور قضیب کا حجم وغیرہ بڑھ جاتا ہے۔ نسیج انتصابی کے ذریعے سے قضیب میں استادگی پیدا ہوتی ہے جسم اسفنجی میں مجریٰ بول کا حصہ زیادہ رہتا ہے۔ یہ اجسام اجوف سے نیچے واقع ہے۔

سر (حشفہ) یہ کسی قدر مخروطی شکل کا ہوتا ہے۔ سرے پر مجریٰ بول کا سوراخ (احلیل) ہوتا ہے۔ اس کی جڑ پر گول کنارے کو کلیل الحشفہ اور اس کے پیچھے تنگی کو عنق الحشفہ کہتے ہیں۔ حشفے کے کنارے اور گردن پر بہ کثرت چھوٹی چھوٹی گلٹیاں ہوتی ہیں جن سے ایک قسم کی بدبودار سفید رطوبت مترشح ہوا کرتی ہے۔ حشفہ کے زیرین جانب ایک چنٹ ہوتی ہے جو اس کو قلفہ سے ملائے رکھتی ہے اس کو قید القلفہ کہتے ہیں۔

مجری البول یعنی پیشاب کی نالی (یُوریتھرا) یہ ایک غشائی نالی ہے جو مثانے کی گردن سے شروع ہو کر احلیل میں ختم ہوتی ہے۔ اس کا طول قریباً ۸ یا ۹ انچ ہوتا ہے اس کے تین جزیا حصے ہیں (۱) جز مذدی (۲) جز غشائی (۳) جز اسفنجی۔

جز مذدی۔ یہ حصہ غدۂ مذی سے گھرا ہوا ہوتا ہے اس حصے میں وسعت اور انبساط کی قابلیت زیادہ ہے۔ اس کے صحن میں ایک اُبھار نظر آتا ہے جس کو عُرف جبلی کہتے ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ منی کو واپس مثانے میں نہیں جانے دیتا۔ اس کے پہلوی جانب اور سامنے ایک نشیب ہوتا ہے۔ جس میں غدۂ مذی کی نالیاں کھلتی۔ اس کو جیب المذی یا جیب کاہی کہتے ہیں۔

جز غشائی۔ یہ نہایت تنگ حصہ ہے جو غدۂ مذی کے سرے اور جسم اسفنجی کے پھیلاؤ کے مابین واقع ہے۔ اس کی لمبائی بالائی جانب پون انچ اور نیچے کی طرف آدھ انچ ہوتی ہے جسم اسفنجی کا پھیلاؤ زیرین جانب پیچھے کی طرف اُبھرا ہوا ہوتا ہے۔ اس حصے کے گرد عضلہ عاصرہ لگا رہتا ہے۔

جز اسفنجی۔ یہ سب سے لمبا حصہ ہے جو تقریباً چھ انچ لمبا ہوتا ہے۔ یہ قضیب کے جسم اسفنجی کے اندر واقع ہے اور جز غشائی کے انتہائی مقام سے شروع ہو کر احلیل تک پہنچتا ہے۔ اس کا قطر تقریباً ½ انچ ہے۔ جز اسفنجی اپنے اگلے اور پچھلے سروں پر کشادہ ہوتا ہے۔ چناں چہ اس کے پچھلے پھیلاؤ کو قسم متوسع اور اگلے کو حُفرۂ زورقیہ کہتے ہیں جو حشفہ کے اندر ہوتا ہے۔

غدد ودی (کوپرس گلینڈ) یہ دو چھوٹی چھوٹی مٹر کے دانے کے برابر زرد رنگ کی گلٹیاں ہیں جو مجریٰ بول کے جز غشائی کے اگلے حصے کے نیچے واقع ہیں۔ ان کی نالیاں مجری بول کے قسم متوسع میں کھلتی ہیں جن کا طول تقریباً ایک انچ ہوتا ہے۔ اس غدہ میں جو رطوبت پیدا ہوتی ہے اس کو ودی کہتے ہیں۔ اس رطوبت کا فائدہ یہ بتایا گیا ہے کہ یہ رطوبت پیشاب کی نالی کو تر کر کے پیشاب کی تیزی کو کم کر دیتی ہے۔ اور پیشاب نالی سے بآسانی خارج ہو جاتا ہے۔ لیکن متاخرین کا خیال ہے کہ خصیے کی رطوبت سے مل کر یہ رطوبت منی کا ایک حصہ بن جاتی ہے اور اسے معتدل بنا دیتی ہے ◆
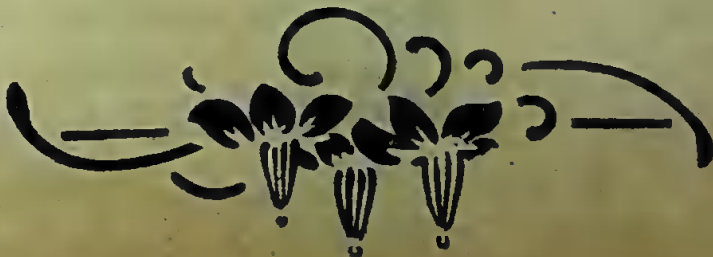
زنانہ اعضائے تناسل کی تشریح

بیرونی اعضائے تناسل

بیرونی اعضائے تناسل سے مراد عورتوں کے وہ اعضا ہیں جو باہر ہی سے دکھائی دیں یا دکھائی دے سکیں۔ ان کی اوپر سے نیچے تک سلسلہ وار تفصیل یہ ہے:- (۱) رکب یا جبل زہرہ (۲) دونوں شفر کبیر (۳) دونوں شفر صغیر (۴) بظر (۵) دہلیز الفرج۔ (۶) بصلۃ الدہلیز (۷) ثقبہ مجری بول (۸) ثقبہ مہبل (۹) پردہ بکارت (۱۰) غدد ودی (۱۱) حفرہ زورقیہ۔

اب ہم ان اعضا کی مختصر تشریح اور ان کے افعال و وظائف لکھتے ہیں۔

رکب۔ اگر عورت کو کھڑا کر کے اس کے اعضائے تناسل کا معائنہ کیا جائے تو رکب کے سوا اور کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی۔ رکب کو حدبہ عانیہ اور جبل الزہرہ بھی کہتے ہیں جبل الزہرہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ قدیم یونانی و رومی علم الاصنام میں زہرہ (وینس) کو عشق و محبت کی دیوی مانا جاتا تھا اور اس وقت دیوی دیوتاؤں کی طرف اپنی چیزوں کے انتساب کا میلان بھی طبعی تھا۔ اس لیے انہوں نے عورت کے جسم کے اس خاص حصے کو زہرہ کی طرف منسوب کرنا مناسب سمجھا۔ جبل الزہرہ کے لغوی معنی زہرہ کی پہاڑی کے ہیں۔ ڈاکٹری کتابوں میں بھی اس کا یہ نسبتی نام یعنی مونس وینیرس لکھا جاتا ہے۔

یہ ایک گول سی بلندی ہے۔ جو عظم العانہ کے اتصال کے سامنے واقع ہے۔ اور تقریباً تین انچ چوڑی اور آدھا انچ موٹی ہوتی ہے۔ بلوغ کے ساتھ اس پر بال پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کی ساخت میں سب سے اوپر جلد ہے جس میں تین قسم کے چھوٹے چھوٹے غدود بکثرت پائے جاتے ہیں (۱) غدد دہنیہ یعنی وہ غدود جن میں ایک خاص قسم کی چکنی رطوبت پیدا ہوتی ہے۔ یہ رطوبت اس جگہ کی جلد کو چکنا اور نرم رکھتی ہے (۲) غدد عرقیہ یعنی پسینہ لانے والے غدود (۳) غدد شعریہ یعنی وہ غدود جو بالوں کی پیدائش کے لیے بالوں کا مادہ پیدا کرتے ہیں۔

جلد کے نیچے ایک خانے دار جھلی میں بہت سی چربی بھری رہتی ہے جس کی وجہ سے اس مقام پر چربی کی ایک گدی سی بن جاتی ہے۔

دونوں شفر کبیر۔ شفر عربی میں لب کو کہتے ہیں۔ عورتوں کے اعضائے تناسل میں اس عضو کی شکل بھی لب جیسی ہے۔ اس لیے اس کو شفر کہہ دیا گیا ہے۔ یہ دائیں اور بائیں دونوں طرف ہوتے ہیں۔ ان سے متصل اور اندر کو دو اور چھوٹے لب بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ ابھری ہوئی ساخت درحقیقت رکب یا جبل الزہرہ ہی کا بڑھاؤ ہے۔ اور اپنی ساخت اور منافع میں بہت کچھ اسی سے ملتی جلتی ہے۔ یہ جبل الزہرہ سے شروع ہو کر نیچے اور پیچھے کو گزرتی ہوئی مقعد سے تقریباً ایک انچ اوپر سیون (عجان) کی اگلی حد پر مل کر ختم ہوتی ہے مجمع موخر کے سامنے غشاء مخاطی کی ایک ہلالی چنٹ پائی جاتی ہے جس کو قیدالفرج کہتے ہیں اور جو عموماً پہلی ولادت کے وقت پھٹ جاتی ہے۔ مجمع موخر اور مقعد کے مابین کی وسعت کو جو تقریباً ایک انچ ہوتی ہے۔ عجان (سیون) کہتے ہیں۔

ہر ایک لب کی ساخت میں بیرونی سطح پر معمولی جلد (جس پر بال ہوتے ہیں) اور اندرونی جانب غشاء مخاطی کا استر ہوتا ہے۔ ان کے مابین چربی اور نسیج وصل اور عروق و اعصاب کے علاوہ غدود دہنیہ بکثرت پائے جاتے ہیں۔

دونوں شفر صغیر یعنی فرج کے دونوں چھوٹے لب۔ یہ غشاء مخاطی کی دو چنٹیں ہیں جو بڑے لبوں کی اندرونی جانب واقع ہیں بن بلوغ اور جوانی کے زمانے میں اور خصوصاً فربہی کی حالت میں یہ دونوں بڑے لبوں میں تقریباً پوشیدہ رہتے ہیں لیکن بچپن میں اور بچہ پیدا ہو جانے کے بعد اور بڑھاپے میں مستقل طور پر بڑے لبوں سے باہر نکلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ان کی لمبائی دو انچ تک ہوتی ہے اور یہ بظر کے بالائی حصے سے شروع ہو کر سوراخ فرج کے نیچے اور بیرونی جانب گزر کر دونوں شفر کبیر میں ختم ہو جاتے ہیں۔ بالائی حصہ دو شاخہ ہو کر مقابل کی دونوں شاخوں سے ملتا ہے۔ اوپر والی ملی ہوئی شاخ بظر کا غلاف بناتی ہے جس کو قلفۃ البظر کہتے ہیں

اس سے ذرا نیچے دونوں طرف کی شاخیں مل کر حشفۃ البظر کے نیچے اس کی لگام بناتی ہیں جس کو قید الحشفہ کہتے ہیں۔ یہ دونوں چھوٹے لب ہمیشہ فرج سے باہر نکلے ہوئے رہتے ہیں۔ افریقہ کے بعض مقامات کی عورتوں کے لب بہت بڑے اور موٹے ہوتے ہیں۔ ان کی یہ غیر معمولی حالت فعل جماع میں حارج ہو سکتی ہے۔ اسی لیے ان پر عمل جراحی کی ضرورت پیش آتی ہے۔ افریقہ میں اس کو کٹوانے کا رواج پایا جاتا ہے۔ ان کی ساخت میں غشاء مخاطی کے علاوہ عروق و اعصاب کے جال اور غدد دھنیہ اور غدد عرقیہ کے علاوہ عضلی ریشے بھی پائے جاتے ہیں عصبی ریشوں کی زیادتی کی وجہ سے ان میں حس بھی زیادہ ہوتی ہے۔

بظر:۔ یہ ایک چھوٹا سا مستطیل شکل کا عضو ہے۔ جو جبل زہرہ سے تقریباً آدھ انچ نیچے اور چھوٹے لبوں کے دونوں بالائی شاخوں کے درمیان اور ان سے پوشیدہ ہوتا ہے اور بڑے لبوں کے ملاپ سے تقریباً آدھ انچ نیچے واقع ہے۔ یہ عضو مردانہ عضو تناسل کے قائم مقام ہے اور اسی کی طرح اپنی ساق یا جڑ کے ذریعے سے عظم الورک اور عظم العانہ کے شعبوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کی اگلی بلندی کو جو گول اور آزاد ہوتی ہے حشفۃ البظر کہتے ہیں۔ بظر عموماً اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ وہ دونوں لبوں میں چھپا رہتا ہے لیکن بعض خاص نسل کی یا گرم ممالک کی بعض عورتوں میں یہ ایک دو انچ تک لمبا ہوتا ہے۔ بلکہ افریقہ کی عورتوں میں شاذ و نادر یہ پانچ چھ انچ تک لمبا پایا جاتا ہے۔ افریقہ میں یہ عضو عموماً بڑا ہوتا ہے اس لیے وہاں اس پر ختنہ کا عام رواج ہے یعنی اس کو کاٹ کر چھوٹا کر دیا جاتا ہے۔ یہ عضو عورتوں میں شہوانی لذت کا مرکز ہوتا ہے اور اس کو چھونے یا رگڑنے سے اس میں خیزش پیدا ہوتی ہے۔

مجمع مقدم — قلفۃ البظر — دہلیز الفرج — ثقبۃ البول — فتحۃ المہبل — حفرہ زورقیہ — مجمع موخر
بظر — قید البظر — شفر کبیر — شفر صغیر — قید فرجی — مبرز

دہلیز الفرج:۔ بظر کے نیچے اور ثقبہ بول کے اوپر دونوں چھوٹے لبوں کے درمیان ایک سہ گوشہ چکنی سطح جس کی وسعت تقریباً ایک انچ ہوتی ہے، دہلیز الفرج کہلاتی ہے۔ اس کے دونوں جانب بصلۃ الدہلیز یا غدد دہلیز ہوتے ہیں۔ اسی کے درمیان سوراخ بول دکھائی دیتا ہے جو بظر سے تقریباً آدھ انچ نیچے واقع ہے۔

اس کی ساخت میں اوپر کی جلد کی بجائے غشاء مخاطی کا استر ہوتا ہے اور اس میں رطوبت پیدا کرنے والے غدد دکثرت سے پائے جاتے ہیں۔

بصلۃ الدہلیز یا غدد دہلیز:۔ دہلیز فرج پر دونوں طرف فرج سے لے کر بظر تک چھوٹے لبوں سے کچھ پیچھے جونک کی شکل کے دو جسم ہیں۔ جو عضلات بصلی اسفنجی سے پوشیدہ رہتے ہیں۔ ان کی لمبائی تقریباً ایک انچ ہوتی ہے۔ ان کا پتلا سرا بظر کی طرف اور چوڑا مدور سرا نیچے کو مائل رہتا ہے۔

اس کی ساخت میں وریدی جال کے علاوہ شریانیں اور اعصاب بھی شامل ہیں اور ان پر غشاء مخاطی کا استر ہوتا ہے اور پھولنے اور سکڑنے کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ اس کی اصطلاحاً غدہ کہہ دیا جاتا ہے۔ ورنہ حقیقتاً یہ غدہ نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے یہ ایک وریدی ساخت ہے۔ اور عورت میں وہی حیثیت رکھتی ہے جو مرد کے قصبب میں جسم اسفنجی کو حاصل ہے۔ وضع حمل کے موقع پر کبھی کبھی ان کے پچھلے سرے پھٹ جاتے ہیں جن سے شدید جریانِ خون ہوتا ہے۔

ثقبہ مجریٔ بول:۔ یعنی پیشاب خارج ہونے کا سوراخ۔ یہ سوراخ دہلیز فرج کے درمیان اندام نہانی کے سوراخ سے تقریباً ½ انچ اوپر اور بظر سے تقریباً ایک انچ نیچے واقع ہے۔ اس سوراخ کے دونوں لب آپس میں ملے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ سامنے سے پیچھے کی طرف ایک لمبی سی درز کی طرح نظر آتا ہے۔ اور غشاء مخاطی جو اس کے چاروں طرف پھیلتی ہے اس میں عموماً چنٹیں پڑی ہوئی اور کچھ

ابھری ہوئی ہوتی ہیں۔ ان چینٹوں کا وجود ان گول عضلی ریشوں سے ہوتا ہے جو اس کی ساخت میں پائے جاتے ہیں۔ اس سوراخ کے دونوں طرف کی دیواروں میں دو نالیاں سی آ کر کھلتی ہیں جن کو مجاری ثقبۃ البول کہتے ہیں۔

عورتوں کے مرض سوزاک میں پچکاری سے دوا پہنچانے کے لیے یا پیشاب بند ہو جانے کی حالت میں سلائی اسی سوراخ میں داخل کی جاتی ہے۔

ثقبۂ مہبل۔ یعنی اندام نہانی کا سوراخ۔ یہ سوراخ پیشاب کی نالی کے سوراخ سے تہائی انچ نیچے ہوتا ہے۔ اور پیچھے اور پہلوؤں پر عموماً پردہ بکارت سے گھرا ہوتا ہے۔ آگے یا اوپر کی جانب دہلیز فرج کا قاعدہ ہوتا ہے۔ غیر شادی شدہ عورتوں میں یہ سوراخ تقریباً گول اور تنگ ہوتا ہے۔ لیکن پہلی مرتبہ جماع کے بعد اس کی گولائی کچھ کم ہو جاتی ہے۔ اور بچہ کی پیدائش کے بعد ایک لمبی درز کی طرح بادامی شکل کا نظر آتا ہے۔ اوپر سے اس سوراخ کو فرج کے دونوں چھوٹے لب کم و بیش بند رکھتے ہیں۔ اسی سوراخ کی راہ حیض و نفاس کا خون آیا کرتا ہے۔ اور بچہ کی پیدائش بھی اسی سوراخ سے ہوتی ہے۔

پردۂ بکارت:۔ یہ غشاء مخاطی اور نسیج واصل سے بنی ہوئی ایک پتلی سی اور عموماً ہلالی شکل کی چینٹ ہوتی ہے۔ اس کا بالائی مقعر کنارہ اوپر عانہ کی طرف آزاد ہوتا ہے اور زیریں محدب کنارہ سوراخ فرج کے نیچے والے حصے سے ملا رہتا ہے۔ اس کی شکل عموماً ہلالی ہوتی ہے جس سے ثقبۂ مہبل کا تقریباً ایک تہائی حصہ کھلا رہتا ہے۔ اور باقی دو تہائی بند رہتا ہے۔ اسی سوراخ کے راستے سے ازالہ بکارت سے پہلے حیض کا خون جاری رہتا ہے۔ ہلالی شکل کے علاوہ اس کی اور شکلیں بھی ہوتی ہیں۔ مثلاً بعض عورتوں میں یہ پردہ تمام ثقبۂ مہبل پر لگا ہوا ہوتا ہے لیکن حیض کی آمد کے لیے اس کے بیچ میں ایک بڑا سوراخ ہوتا ہے۔ بعض عورتیں ایسی بھی دیکھی گئی ہیں جن میں ایک بڑے سوراخ کی بجائے متعدد چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوتے ہیں۔ عموماً یہ سوراخ تین چار ہوتے ہیں اور شاذونادر ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ پردہ تمام ثقبۂ مہبل پر لگا ہوا ہوتا ہے اور اس میں کوئی سوراخ نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں خون حیض خارج نہیں ہوتا لیکن اکثر اوقات یہ پردہ جماع سے پھٹ جاتا ہے اور پھر خون حیض کے اجرا کے علاوہ تمام طبعی وظائف اچھی طرح حسب معمول پورے ہونے لگتے ہیں لیکن بہت ہی کم ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس پردہ میں نسیج واصل کے ایسے سخت اجزا شامل ہو جاتے ہیں کہ وہ جماع سے بھی نہیں پھٹتا۔ ایسی صورت میں اس پر عمل جراحی کر کے پھاڑ دیا جاتا ہے۔

یہ پردہ ایام طفولیت میں دیگر اعضا کی مناسبت سے چھوٹا ہوتا ہے لیکن جوں جوں عمر بڑھتی جاتی ہے۔ یہ پردہ بھی دوسرے اعضاء کی نشوونما کے ساتھ ساتھ بڑھتا جاتا ہے۔ نیز ابتداء عمر میں فرج کے دونوں بڑے لب ایک دوسرے سے دور رہتے ہیں اس لیے یہ پردہ بھی کھنچا ہوا رہتا ہے۔ لیکن جب بلوغ کے قریب اعضائے تناسل کے مجاور اعضا میں غیر معمولی نشوونما ہو جاتا ہے اور ان کا دباؤ اعضائے تناسل ظاہری پر پڑتا ہے۔ تو اس وقت دونوں بڑے لب اور چھوٹے لب ایک دوسرے کے قریب ہو جاتے ہیں ایسی حالت میں لبوں کا دباؤ کم ہو جانے کی وجہ سے پردہ بکارت ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ شاذونادر یہ اتنا ڈھیلا ہو جاتا ہے کہ جماع کے باوجود بھی اس میں انشقاق واقع نہیں ہوتا۔ لیکن بچہ کی پیدائش کے بعد بہر حال یہ صورت باقی نہیں رہتی بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مجامعت سے پہلے ہی جریان خون یا سیلان الرحم یا کسی غیر معمولی جسمانی حرکت سے یہ پردہ پھٹ جاتا ہے۔

غدد ودی:۔ دونوں چھوٹے لبوں کے اندرونی اور زیریں جانب یہ دو غدی اجسام پائے جاتے ہیں جن کو مصر و شام کی جدید طبی کتب میں بارتھولائن گلینڈز کی مناسبت سے غدد بر تولین کہا گیا ہے۔ ان کی نالیاں جو تقریباً آدھ انچ لمبی ہوتی ہیں، پردہ بکارت سے ذرا پیچھے اور سامنے چھوٹے لبوں کی اندرونی جانب کھلتی ہیں۔ ان کی شکل گول یا کچھ بیضوی ہوتی ہے جسامت کم و بیش چنے کے برابر رنگ سرخ زردی مائل ہوتا ہے۔ اور ان سے شہوت کے وقت ایک قسم کی زردی مائل چکنی رطوبت پیدا ہو کر خارج ہوتی ہے اور فرج کو تر رکھتی ہے۔ نیز سوزاک ہو جانے کی صورت میں سوزاک کے جراثیم کی چھوت بھی ان میں لگ جاتی ہے۔

حفرہ زورقیہ:۔ یعنی کشتی نما نشیب۔ یہ دہلیز الفرج کا وہ نشیبی حصہ ہے جو اندام نہانی (ثقبۂ مہبل) کے سوراخ کے پیچھے اور مجمع موخر کے آگے واقع ہے۔ اگر قید فرجی (مجمع موخر کی اندرونی سطح کی ہلالی چینٹ) کو کسی آلہ سے باہر کی طرف کھینچا جائے تو یہ حفرہ نمایاں ہو جاتا ہے۔

عام بیان اور افعال و وظائف۔ رکب یاجبل الزہرہ اور دونوں شفر کبیر کا فائدہ یہ ہے کہ اپنے قریب کے اعضا کو خارجی اثر یا صدمے سے محفوظ رکھتے ہیں۔ دونوں شفر صغیر کی جسامت کا جسم کو فربہی اور لاغری یا طول وعرض سے کوئی خاص تعلق قائم کرنا مشکل ہے، البتہ ان لبوں کی چھوٹائی یا بڑائی شہوت کی کمی یا زیادتی پر ضرور کچھ دلالت کرتی ہے۔

بظر کے متعلق بھی یہ یقین کیا جاتا ہے کہ زنانہ اعضائے تناسل میں وہی درجہ رکھتا ہے، جو مردوں میں قضیب کو حاصل ہے۔ اور اس میں قضیب کی طرح ایک پھولنے والی ساخت ہوتی ہے جس کو جسم اجوف کہتے ہیں۔ جسم اجوف ایک مضبوط جھلی سے ملفوف ہوتا ہے، جس کے اندرونی جانب درخت کی طرح شاخیں اور زائدے نکلتے ہیں، جو جسم اجوف کو خانوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ ان خانوں میں نسیج انتصابی ہوتی ہے۔ جس میں ایک خاص قسم کی رگوں کا جال ہوتا ہے۔ بظر کی استادگی کے وقت نسیج انتصابی سکڑ کر اس جال پر دباؤ ڈالتی ہے جس کی وجہ سے جون واپس نہیں جا سکتا۔ اور بظر کا حجم کچھ بڑھ جاتا ہے۔ اور اس میں خیزش قائم رہتی ہے۔

بصلۃ الدہلیز کے افعال کو بھی بظر ہی کے ضمن میں سمجھنا چاہیے۔ کیوں کہ ان کی حیثیت مرد کے جسم اسفنجی کی سی ہے۔ اور ان کا تعلق بظر سے ہے۔ بظر کی خیزش کے وقت ان کے اندر خون کافی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے۔ اس وقت یہ خون پی ہوئی جوکوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں یہ ایک وریدی ساخت ہے۔ اور اس پر غشاء مخاطی کا اثر ہوتا ہے۔ جس سے رطوبت تراوش پا کر اس جگہ کو تر رکھتی ہے۔

پردہ بکارت کا وظیفہ کچھ مجہول سا ہے۔ ممکن ہے کہ بلوغ سے قبل آس پاس کی ساختوں کی حفاظت کا کچھ کام ان کے سپرد ہو۔ بہرحال یہ کہنا مشکل ہے کہ اگر پیدائشی طور پر پردہ بکارت موجود نہ ہو تو عورت کے اعضائے تناسل میں کیا کیا نقائص واقع ہو جائیں گے لیکن ماہرین افعال الاعضاء کا بیان ہے کہ اس کو تشریح و افعال الاعضاء کے نقطۂ نظر سے کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں ہے۔ اکثر و بیشتر اس کے افادہ کو معاشرتی و اخلاقی حیثیت سے واضح کیا جا سکتا ہے۔ غدد دہلیزی دو بادامی شکل کے غدود ہیں، جو مردوں کے غدد ودی کے قائم مقام ہیں۔ ان غدودوں کی زردی مائل، شفاف اور لیس دار رطوبت اپنی نالیوں کے راستے سے تھوڑی تھوڑی ہر وقت خارج ہوتی رہتی ہے۔ یہ رطوبت فرج کے لبوں اور دہلیز کو نرم و تر رکھتی ہے۔ جماع کے وقت ان کا فعل معمول سے بڑھ جاتا ہے۔ بڑھاپے کے زمانے میں اور کمزور اور لاغر عورتوں کے غدد ودی سے عموماً رطوبت کا اخراج زیادہ ہوتا ہے کبھی کبھی جماع کے موقع کے علاوہ بھی اس رطوبت کے غیر معمولی اخراج کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اور ناواقف اس کو سیلان الرحم سمجھنے لگتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

راہ گیر: (اندھے کا پرانا دوست اور ضبطِ تولید کا حامی) میاں حسنو، تمھاری یہ کیا حالت ہو گئی؟

اندھا: یہ سب آپ ہی کے مشورے پر عمل کرنے کا نتیجہ ہے جسینی اللہ کو پیارا ہوا آنکھوں سے میں لاچار ہو گیا۔ اگر میرا کوئی اور بچہ ہوتا تو مجھے اس طرح در در کی ٹھوکریں نہ کھلواتا۔

احوال واقعی

زندگی حرکت اور عمل کا نام ہے، جمود اور سکون فی الحقیقت موت کی علامات ہیں۔ کوئی انسانی جماعت زندہ کہلانے کی مستحق نہیں ہے جب تک کہ اس میں قوتِ عمل نہ ہو اور وہ اپنی قوت کو صحیح مصرف میں نہ لگائے۔ طبِ یونانی کی دنیا میں ایک عرصۂ دراز سے جمود چھایا ہوا تھا۔ جالینوس اور بو علی سینا کے بنائے ہوئے آفتاب و مہتاب درخشاں ضرور تھے لیکن ان کی روشنی کے راستے میں ہماری غفلت اور سستی کا ابر حائل تھا۔ اللہ کی زمین ہمارے سامنے پڑی تھی۔ اللہ کی پیدا کی ہوئی معدنیات کے ہر طرف انبار لگے تھے۔ اور اللہ کی بخشی ہوئی نباتات کے خود رو گلزاروں سے ملک کی زمین لہلہا رہی تھی۔ لیکن ہمارے سکون اور ہماری بے عملی نے ہماری آنکھوں کے آگے پردے ڈال دیے تھے اور ہم بزعم خود یہ سمجھ کر کہ ہمیں عرفانِ کامل حاصل ہو چکا ہے اور ہمارے اسلاف کی تحقیقاتیں جو طب کی دنیا میں انھوں نے کی تھیں صرف ہمارا حصہ ہیں اطمینان کے ساتھ پڑے سو رہے تھے۔

دنیا میں ہمارے علاوہ اور بھی انسان آباد تھے لیکن وہ ہماری طرح غافل اور بے عمل نہ تھے انھوں نے بقراط کی تحقیقاتیں چھوڑیں نہ جالینوس کی۔ وہ شیخ الرئیس اور رازی کے خزانوں پر حملہ آور ہوئے، اور چرک اور سسرت کے خانوں کا بھی انھوں نے جائزہ لے لیا۔ دنیا میں انھیں علم و حکمت کے نام سے جو چیز جہاں ملی انھوں نے لے لی اور پھر ان سنگین بنیادوں پر اپنی تحقیقاتوں کی دیواریں چننی شروع کر دیں ہمیں یہ چیزیں اچھی معلوم ہوں یا بری ہمیں اپنی کمزوری اور غلطی کا احساس خوشگوار معلوم ہو یا ناخوش آیند حقیقتیں بہر حال حقیقتیں ہی رہیں گی اور دنیائے طب کی تاریخ صرف اس سبب سے بدلی نہیں جا سکتی کہ اس تاریخ میں کچھ واقعات ایسے ہیں کہ جن سے ہماری غفلت اور ہماری جمود کی پردہ دری ہوتی ہے

دنیا نے جالینوس کی وفات کے بعد اپنی رفتار بند نہیں کی تھی اور آج وہ اس منزل سے بہت آگے ہے کہ جہاں جالینوس اور ارسطو اسے چھوڑ گئے تھے، کاروانِ طب آہستہ آہستہ جرس کارواں کی ہمت افزا صداؤں میں قدم بڑھاتا ہی چلا جا رہا ہے اور اب وہ مقامات بہت پیچھے رہ گئے ہیں کہ جہاں بو علی سینا نے اس قافلہ کی قیادت کی تھی۔

ممکن ہے کہ قافلہ غلط راستے پر پڑ گیا ہو اور دوراہہ پر پہنچ کر اس نے کعبے کی بجائے ترکستان کی راہ اختیار کر لی ہو لیکن وہ بہر صورت و بہر حال آگے بڑھ رہا ہے اور اب اگر ہم جاگیں اور اس قافلہ کو صحیح راستے پر ڈالنے کے لیے واپس بھی لانا چاہیں تب بھی ہمیں انتہائی تیزی کے ساتھ اس منزل تک تو ضرور جانا ہی پڑے گا کہ جہاں قافلہ پہنچ چکا ہے۔

ہمدرد دواخانہ

ہمارا خیال ہمیں خواہ کتنے ہی فریب دے لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ کاروانِ طب کی قیادت حاصل کرنے کے لیے ہمیں لازمی طور پر جلد سے جلد اس بلندی پر پہنچنا پڑے گا کہ جہاں وہ قافلہ پہنچ چکا ہے اور یہی وہ تلخ حقیقت تھی جسے چند ہی روز پیشتر دنیائے طب کی دو عظیم ترین ہستیوں نے محسوس کیا تھا۔ ان میں سے ایک ہستی مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور دوسری شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید صاحب کی۔ مسیح الملک نے اپنی تمام توجہ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اپنی تمام عمر عزیز دہلی کے طبیہ کالج کے قیام و استحکام پر صرف کر دی، اور شہید فن نے ہمدرد دواخانہ یونانی کی بنیاد ڈالی۔

طبیہ کالج کا قیام اس لیے ضروری تھا کہ ہندوستان بھر میں طالبانِ فن کے لیے کوئی ایسی درسگاہ موجود نہ تھی جہاں انھیں طبِ قدیم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری کی جدید ترین تحقیقاتوں سے آگاہی اور وقوف حاصل ہو سکے اور اعلیٰ پیمانہ پر ایک ایسے دواخانہ کی تعمیر کہ جہاں بہترین قدیم و جدید اصولوں کے مطابق دوا تیار ہو سکے اس لیے ناگزیر کہ اطبا کی بے توجہی اور عام دوا سازوں کی ہوس نے اچھی خالص اور پر اثر دوائیں بازاروں میں ناپید کر دی تھی جس کی وجہ سے طبِ یونانی روز بروز بدنام ہوتی چلی جا رہی تھی۔ کالج اس لیے تھا کہ صحیح نسخے لکھنے والے پیدا ہوں اور ہمدرد دواخانہ اس لیے تھا کہ وہ ہندوستان بھر کو قابلِ اعتبار اور عمدہ دوائیں مہیا کرے نئی نئی دواؤں کے متعلق تجربے اور تحقیقاتیں کرے۔ پرانی اور آزمودہ دواؤں کے مرکب جدید طریقہائے دوا سازی کے مطابق ایسی صورت اور ایسے اسلوب تیار کرے کہ

وہ ترقی یافتہ دنیا کے لیے قابل قبول ہوں اور طبِ قدیم کے لیے باعثِ فخر و ناز۔ مسیح الملک نے اپنی کوششوں سے طبِ یونانی کے جسدِ مردہ میں روح پھونکی اور حکیم عبدالمجید صاحب نے یونانی دواؤں کے اندر اثر کوٹ کوٹ کر بھر دیا۔

آج جس طرح طبیہ کالج کے تعلق کا نام آتے ہی کسی حکیم کے متعلق یہ یقین ہو جاتا ہے کہ وہ طبِ قدیم کے علاوہ طبِ جدید کا بھی ماہر ہے اسی طرح دواؤں کے معاملہ میں "ہمدرد دواخانہ" کا نام بھی اس بات کی ضمانت سمجھا جاتا ہے کہ وہ دوا صحیح الترکیب، خالص اور قوی الاثر ہوگی۔ ہمدرد دواخانہ کی دوا دنیائے دواسازی میں نشیل کا سونا ہے جسے کسوٹی پر کسنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔

ہمدرد دواخانہ کے بعض حالات

"ہمدرد" دواخانہ کا قیام سنہ ۱۹۰۵ء میں عمل میں آیا تھا اور اب وہ اپنی عمر کے تینتیس ۳۳ سال پورے کرکے چونتیسویں ۳۴ میں قدم رکھ چکا ہے۔ دواخانہ کی یہ انتہائی بدنصیبی تھی کہ دستِ اجل نے اسے اپنے بانی کی نگرانی اور سرپرستی سے ہمیشہ کے لیے محروم کر دیا لیکن اگر یہ صحیح ہے کہ خادمانِ ملت کی موت درحقیقت ان کی حیاتِ جاوید ہوا کرتی ہے تو بلا اندیشہ تردید کہا جا سکتا ہے کہ گو حکیم حافظ عبدالمجید صاحب آج اپنے پیکرِ خاکی میں یہاں موجود نہیں ہیں لیکن انکی روح اس دواخانہ پر طاری و ساری ہے انکے فیضانِ تربیت نے انکے فرزندِ اکبر یعنی حکیم حاجی مولوی عبدالحمید صاحب کے اندر وہ تمام خوبیاں مجتمع کر دیں کہ جو حکیم صاحب مرحوم میں تھیں اور بلا کسی مبالغہ کے کہا جا سکتا ہے کہ پرانے حکیم صاحب اب از سرِ نو جوان ہو کر اس دواخانہ کی نگرانی فرما رہے ہیں وہی دردِ قوم، وہی ذوقِ خدمت اور وہی صدق و خلوص جو مرحوم حکیم صاحب کی خصوصیات تھیں ہمیں اس نوجوان دل کے اندر بھی نظر آ رہے ہیں اور جس وقت تک حکیم صاحب مرحوم کی یہ خصوصیتیں دواخانہ کے ہر شعبہ پر چھائی ہوئی ہیں اس وقت تک یہ کہنا کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے کہ حکیم عبدالمجید صاحب ہم سے رخصت ہو گئے۔ "ہمدرد" دواخانہ اپنے نئے سرپرست کی نگرانی میں روز افزوں ترقی کر رہا ہے اور ہمیں خدا کی ذات سے یقین واثق ہے کہ وہ بہت جلد ترقی اور عروج کی اس منزل پر پہنچ جائے گا کہ جہاں اسے پہنچانے کی اس کے بانی کو تمنا تھی۔

دواخانہ سے ہماری توقعات

"ہمدرد" دواخانہ کے موجودہ سرپرست حکیم حاجی مولوی عبدالحمید صاحب ہیں اور آپ کی ذاتِ گرامی جن انسانی خوبیوں سے متصف ہے انھیں دیکھ کر اس دواخانہ کے مستقبل کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ آپ ماشاء اللہ ایک بہت ہی صحیح القویٰ اور تندرست نوجوان ہیں اور مسلسل پندرہ پندرہ گھنٹے روزانہ کام کرنے پر بھی ہمیشہ خوش اور بشاش رہتے ہیں۔ آپ بہت ہی عالی ہمت ہیں اور علوِ ہمت کا سب سے بڑا ثبوت انکی منکسر المزاجی کے ذریعہ سے ملجاتا ہے، حد سے زیادہ خلیق، حد سے زیادہ نیک اور صحیح معنوں میں صالح جوان ہیں اور ان خوبیوں کے ساتھ علم اور عقلِ سلیم نے مل کر انہیں عام سطح سے بہت کچھ بلند کر دیا ہے۔ شروع ہی سے آپ کی طبیعت کو طب سے رغبت تھی اور بچپن ہی سے آپنے دواخانہ کے کاموں میں دلچسپی لینی شروع کر دی تھی، یہی وجہ ہے کہ دواخانہ کا ایک شعبہ بھی ایسا نہیں ہے کہ جس کے کام سے وہ پورے واقف نہوں بلکہ غالباً یہ کہنا بھی بالکل صحیح ہے کہ دواخانہ میں صرف انہیں کی ایک ایسی شخصیت ہے کہ جو ہر کام میں ماہر ہے۔ دواخانہ میں ان کی موجودگی ماہرینِ فن کے لیے کہ جو دیانتداری اور محنت سے اپنا کام کرتے ہوں موجبِ ہمت افزائی ہوتی ہے اور محنت سے جی چرانے والوں یا کام کو ایک مصیبت سمجھکر بیگار ٹالنے والوں کی دال نہیں گلنے پاتی۔

ایک طرف تو اتنی سخت محنت اور دوسری طرف اس قدر کڑی نگرانی۔ ان دونوں چیزوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس دواخانہ میں خراب اور کم قیمت دواؤں کی خرید، دواؤں کے ساتھ کسی دوسرے جزو کی آمیزش اور نسخوں کی دواؤں کے وزن میں کمی بیشی ایسے گناہ ہیں کہ جن کا خیال بھی کسی کام کرنے والے کے دل میں نہیں آ سکتا۔ دواسازی کا فن جس حد تک ذلیل اور مکروہ ہو گیا تھا اب اس دواخانہ کی کوششوں کی بدولت اسی قدر باعزت اور قابلِ اعتبار ہوتا جا رہا ہے اور ہمیں امید ہے کہ وہ زمانہ اب دُور نہیں ہے کہ جب ہم فخر کے ساتھ سر اونچا کرکے دنیائے جدید کو یہ بتا سکیں کہ طبِ قدیم کی دواسازی ہرگز ہرگز کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جسے ذلت و حقارت کی نگاہ سے دیکھا جا سکے۔ اور یورپ اگر اپنے بہت سے کارخانہ ہائے دواسازی پر ناز کرتا ہے تو ہندوستان بھی اپنے ایک دواخانہ پر فخر کر سکتا ہے۔

انتظامات

ایک ہندوستانی اور ملکی دواخانہ کے ذکر میں انتظامات کا عنوان دیکھ کر ممکن ہے کہ بعض مغرب زدہ اصحاب کے لبوں پر حقارت آمیز تبسم

نمودار ہو جائے۔ لیکن ایسے صحاب جو یہاں تشریف لا کر اس دواخانہ کا معائنہ فرماتے ہیں تو ان کے لبوں پر اس قسم کا تبسم نمودار نہیں ہوتا اور وہ اکثر منہ کھولے ہوئے دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔

"ہمدرد" دواخانہ کا روبار بحمدللہ تعالیٰ بہت ہی وسیع پیمانہ پر جاری ہے اور کل نظام تین شعبوں پر منقسم ہے۔ دواخانہ کا ایک بڑا حصہ مقامی خریداروں کی ضرورتیں مہیا کرنے کے لیے مخصوص ہے جسے دوسرے الفاظ میں "دُکان" کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔ اس دوکان کی وسعت کا کچھ تھوڑا سا اندازہ تو آپ کو یہ معلوم کرنے کے بعد ہو جائے گا کہ بیس افراد کا عملہ صرف اس دوکان سے متعلق ہے۔ اور زیادہ صحیح اندازہ آپ کو ان مریضوں کے اعداد و شمار معلوم کرکے ہوگا جو اس دوکان سے دوائیں خریدتے ہیں۔ ایسے مقامی خریداروں کی تعداد کہ جنہوں نے گزشتہ سال اس دوکان سے دوا خریدی ۳۷۳۵۹۶ تھی۔

دواخانہ کا دوسرا حصہ اس کے لمبے چوڑے گودام ہیں۔ ایک گودام میں صرف مفرد دوائیں رہتی ہیں اور اس کا نام گودام مفردات ہے۔ یہ ایک بہت ہی طویل و عریض عمارت ہے اور اس میں دس آدمی کام کرتے ہیں۔ اس عملہ کا ایک افسر ہے جس کے فرائض میں یہ بات داخل ہے کہ ہر دوا کو اپنی آنکھ سے دیکھے اور وقتاً فوقتاً ہر پرانی خراب اور بے اثر دوا کو منیجر دواخانہ کے حکم سے ضائع کرتا ہے اور جو نئی دوا خریدی جائے اس کے متعلق پورے طور پر اطمینان کرلے کہ وہ تازہ عمدہ اور صحیح الاثر ہے اور اس کے بعد اسے اچھی طرح صاف کرکے مناسب مقام پر رکھوادے۔

(۲) "گودام مرکبات" اس گودام میں تمام مرکب دوائیں رہتی ہیں اور یہ بھی گودام مفردات کی طرح بہت بڑی عمارت ہے۔ سہولت کار کی غرض سے اسے پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ایک حصے میں صرف عرقیات اور شربت ہیں۔ دوسرے میں گلقند اور مربہ جات۔ تیسرے میں خمیرے اور تھوڑی مقدار والی معجونیں۔ چوتھے میں اطریفل اور کثیر مقدار والی معجونیں اور پانچویں میں سفوف، گولیاں اور مرہم وغیرہ۔ اس گودام میں پندرہ[۱۵] آدمی کام کرتے ہیں اور ایک ہوشیار اور تجربہ کار افسر کی نگرانی میں بہت ہی قابل اور معتبر دواساز ہر قسم کے مرکبات تیار کیا کرتے ہیں۔ اور فی الحقیقۃ دواخانہ کا یہی وہ شعبہ ہے کہ جس نے "ہمدرد دواخانہ" کی ایسی لازوال شہرت قائم کر دی ہے۔ کوئی ایسا مرکب کہ جس کی تیاری میں ذرا سی بھی خرابی واقع ہو گئی ہو نگران افسر کی نگاہوں سے نہیں بچ سکتا اور جب تک کہ پورے طور پر مطمئن نہ ہو گودام کے اندر جگہ نہیں پا سکتا۔

(۳) گودام سٹاک۔ اس گودام میں صرف بوتلیں خالی بکس اور پارسل بھیجنے کے متعلق دیگر ضروری اشیاء رکھی جاتی ہیں اور یہ تمام چیزیں اس قدر کافی مقدار میں مہیا رکھنی پڑتی ہیں کہ صرف ان چیزوں کے لیے عمارت کا ایک کافی بڑا حصہ مخصوص ہو گیا ہے۔

ان گوداموں کے علاوہ دواخانہ سے متعلق تین علیحدہ علیحدہ دفتر ہیں۔ ایک تو "ہمدرد" دواخانہ کا دفتر ہے جس کا تمام تعلق بیرونجات کی فرمائشوں کی بہم رسانی اور دواخانہ کے ہر قسم کے دوسرے کاروبار سے ہے۔ اس دفتر میں بارہ آدمی کام کرتے ہیں۔ دوسرا دفتر رسالہ "ہمدرد صحت" کا دفتر ہے جو ماہوار اس دواخانہ سے شائع ہوا کرتا ہے اور جس کے متعلق بلا اندیشہ تردید کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت اردو کے طبی رسائل میں اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ "ہمدرد صحت" کی ادارت کے فرائض حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے خود اپنے ذمہ لے رکھے ہیں۔ تیسرا دفتر "مجلس تشخیص و تجویز" ہے جو تین بہت ہی تجربہ کار اور لائق طبیبوں پر مشتمل ہے۔ اس مجلس تشخیص کی صدارت بھی حکیم عبدالحمید صاحب ہی سے متعلق ہے۔ یہ مجلس ان تمام مریضوں کے خطوط پر غور اور بحث کیا کرتی ہے جو بیرونجات سے اپنا حال لکھ کر بھیجدیتے ہیں اور طالب دوا ہوتے ہیں۔ پورے غور و خوض کرنے کے بعد مجلس تشخیص ایسے مریضوں کی بیماریاں تشخیص کرکے مناسب اور مفید نسخے ان کے لیے تجویز کر دیا کرتی ہے۔

انتظامات کے اس مجمل اور مختصر ہی سے ذکر سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ دواخانہ عمدہ اور قابل اعتبار دوائیں مہیا کرنے کے متعلق کس قدر سعی بلیغ کرتا ہے۔ نیز یہ کہ جو دوائیں مفرد ہوں یا مرکب اس دواخانہ سے نکلتی ہیں وہ عام ہندوستانی دواؤں کی سطح سے بلحاظ اثر و قوت کس قدر بلند ہوتی ہیں۔ یہ فخر اسی دواخانہ کو حاصل ہے کہ ہندوستان کے بڑے بڑے حکماء نیز نوابان اور مہاراجگان جنہیں علم طب سے دلچسپی ہے اس دواخانہ پر کامل اعتماد رکھتے ہیں۔

۱۹۳۲ء میں ہز ایکسی لنسی راجہ راجایان یمین السلطنت مہاراجہ سر کشن پرشاد صاحب بہادر جی سی آئی ای سابق صدر اعظم دولت آصفیہ حیدرآباد دکن نے بھی اس دواخانہ کا معائنہ فرمایا تھا اور ہمیں فخر ہے کہ ہز ایکسی لنسی نے دواخانہ کی کوششوں کو پسند فرما کر اظہار ہمدردی و طمانیت فرمایا تھا۔

"ہمدرد" انسٹی ٹیوشن

"ہمدرد" دواخانہ کی دواؤں نے دنیائے دواسازی میں ایک مفید اور خوشگوار انقلاب پیدا کر دیا ہے، ماہرین فن کی نظروں میں اب اسکی دواؤں کی حیثیت ایک معیاری حیثیت ہے۔ اس دواخانہ نے گزشتہ چونتیس ۳۴ سال میں فن دواسازی کے متعلق بہت سی ایجادات کی ہیں، جن کی بدولت ہندوستانی دواسازی بھی اب ایک باقاعدہ اور مستقل فن کی صورت اختیار کرتی جاتی ہے اور یہ ایک ایسی خدمت ہے کہ جو ہندوستان کے اندر طب یونانی کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گی۔ ان ایجادات کے علاوہ چونکہ "ہمدرد" دواخانہ دواسازی اور عطاری کے ماہرین کی بھی ایک جماعت پیدا کر رہا ہے جو اطراف ملک میں پھیل کر فن طب کی خدمات انجام دے رہی ہے اس لیے اب یہ محض ایک دواخانہ ہی نہیں ہے بلکہ دواسازی کا ایک بہت ہی مفید انسٹی ٹیوشن ہے جو نہایت خاموشی کے ساتھ فن طب کی اور خلق اللہ کی خدمت میں رات دن لگا ہوا ہے۔

"ہمدرد" دواخانہ کے متعلق یہ کہنا غالباً مبالغہ میں داخل نہ ہوگا کہ فن طب اور فن دواسازی کی جیسی جلیل القدر اور اہم خدمات اس نے انجام دی ہیں ان کی نظیر مشکل ہی سے مل سکے گی۔ بالخصوص اس لیے کہ یہاں دوائیں ہی تیار نہیں ہوتیں بلکہ دواساز بھی تیار کیے جاتے ہیں، اور ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھ کر کیا ارباب علم اور ہمدردان ملک سے یہ توقع کرنی مناسب نہیں ہے کہ وہ تا حد امکان اس مفید انسٹی ٹیوشن کو ترقی دینے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

"جمعیۃ حاسدان و نقالان"

خدا شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

اس سلسلے میں ہمیں اپنے معزز ناظرین سے "جمعیۃ حاسدان و نقالان" کا تعارف بھی ضروری معلوم ہوتا ہے یہ کلیہ ہے کہ دنیا میں ہر چیز کے دوست دشمن سب ہی ہوتے ہیں "ہمدرد" دواخانہ ملک و فن کی کیسی ہی بیش بہا خدمات انجام دیتا ہو۔ بقول سعدیؒ "گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است" کا مصداق ہے۔ چنانچہ ایک جمعیۃ گو وہ کتنی ہی ناقابل اعتنا سہی اس کی مخالفت کے لیے دہلی میں قائم ہے جس کو "ہمدرد" کی ترقی ایک آنکھ نہیں بھاتی اور اس کا پروگرام یہ ہے کہ "ہمدرد" دواخانہ کے خلاف جہاں تک اس سے ہو سکے پروپگنڈا کرے اور دواخانہ کی ہر ہر چیز کی نقل کر کے پبلک کو دھوکہ دے کر فائدہ حاصل کرے لیکن مخالفت کے باوجود اپنے ناجائز فائدے کے واسطے اس کو اس کے سوا کوئی تدبیر نظر نہیں آتی کہ کسی نہ کسی شکل میں دواخانہ ہمدرد سے تعلق ظاہر کرے لیکن اہل نظر خوب جانتے ہیں کہ ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی اور حقیقت شناس نظریں دودھ اور پانی علیحدہ کر ہی لیتی ہیں خدا تعالےٰ کا فضل ہمیشہ دواخانہ کے شامل حال رہا ہے اس لیے جس قدر اس کی مخالفت کی جاتی ہے اسی قدر اس کا نتیجہ دواخانہ کے حق میں اچھا نکلتا ہے سچ ہے ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔

دعوت

آخر میں اس تمام سمع خراشی اور تضیع اوقات کی معافی چاہتا ہوں اور آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ جب آپ دہلی تشریف لائیں تو ہمدرد دواخانہ میں بھی ضرور قدم رنجہ فرمائیں تاکہ آپ بچشم خود دواخانہ کے کاروبار کا معائنہ فرما سکیں۔ امید ہے کہ آپ طب یونانی کے عظیم الشان دواخانہ کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔

قبولیت کا امیدوار

مینیجر

ہمدرد دواخانہ یونانی - دہلی
کی
"مرکّب دواؤں کی عمدگی اور نفاست کے لئے"
حضرت مسیح الملکؒ کا اظہار مسرّت
اور
آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس دہلی
کی
سند
ذیل میں کانفرنس مذکور کی سند کے الفاظ درج کیے جاتے ہیں تاکہ پبلک کو اس بات کا اندازہ ہو جائے کہ "ہمدرد دواخانہ" کے متعلق ہندوستان کی سب سے بڑی طبّی انجمن، اور دنیا کے طبیب اعظم نے کس رائے کا اظہار کیا ہے:-
بخدمت شریف جناب مینجر صاحب ہمدرد دواخانہ دہلی!
آپ نے ۱۹۲۵ء کی ویدک اینڈ یونانی نمائش میں داخلہ کے لئے جو نمائشی اشیاء مرحمت فرما کر طبّی فنون کے ساتھ اپنی ہمدردی اور بہی خواہی کا گرانقدر ثبوت دیا اس کا دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔
یہ بات زیادہ موجب مسرت ہے کہ نمائش اشیاء کی جانچ کنندہ کمیٹی کے معائنہ کے بعد آپکی چیزوں کے متعلق امور مندرجہ ہیڈنگ کی بابت پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ اور اسکو مستند قرار دیئے جانے کی سفارش کی ہے۔ لہذا کمیٹی مذکور کی پسند کردہ مندرجہ بالا امور کے لئے آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس یہ باضابطہ تحریری سند آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہے۔
آنریری سکرٹری
مان سنگھ (وید)
(پریسیڈنٹ) مسیح الملک حکیم (اجمل) خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ

دستور العمل

(۱) اس سے پہلے کی تمام فہرستیں منسوخ کی جاتی ہیں اور اب ادویہ کی قیمتیں اس فہرست کے مطابق چارج کی جائیں گی (۲) خریدار قدیم ہوں یا جدید ہمیشہ خط میں اپنا نام مع لقب ڈاک خانہ و ضلع نیز اگر ریلوے پارسل منگانا ہو تو نام اسٹیشن مع لائن صاف و خوشخط تحریر کریں۔ اگر پتہ صاف پڑھنے میں نہ آیا تو تعمیل نہ ہوگی (۳) زیادہ وزنی فرمائش کی تعمیل پیشگی قیمت آنے پر یا کافی اطمینان ہونے پر کیجائیگی (۴) اکثر اصحاب ریلوے پارسل طلب فرما کر بلٹی واپس کر دیتے ہیں جس سے کارخانہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ لہٰذا اگر ریلوے پارسل منگانا ہو تو نصف یا کم از کم چہارم قیمت (تخمینی) پیشگی بھیج دیں۔ تاکہ آرڈر کی تعمیل کی جاسکے اور خط و کتابت میں دیر نہ لگے (۵) فرمائشی نسخہ بھی پوری یا آدھی قیمت پیشگی آنے پر تیار ہوگا۔ اگر قیمت نہ آئے گی تو دواخانہ بطلب قیمت خط روانہ کرے گا اور پھر قیمت اور خط کا جواب ملنے پر آرڈر کی تعمیل ہوگی۔ بہتر یہ ہو کہ پہلے نسخہ بھیج کر قیمت دریافت کریں (۶) تمام پارسل نہایت احتیاط اور حفاظت سے پیک کیے جاتے ہیں۔ راستے کی غیر معمولی بے عنوانیوں سے اگر پارسل ٹوٹ جائے یا دیر سے پہنچے یا گم ہو جائے تو کارخانہ ذمہ دار نہیں (۷) ڈاک خانہ کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ ساڑھے پانچ سیر کا پارسل روانہ ہوتا ہے جس کا محصول ڈاک آٹھ آنے فی سیر کے حساب سے دو روپے گیارہ آنے (۲ؔ؍۱۱) ہوتا ہے۔ اگر بوتل کا پارسل ڈاک خانے کے ذریعے منگانا ہو تو پہلے امور ذیل کو بغور ملاحظہ کیجیے۔ عرق کی بھری بوتل کا وزن ڈیڑھ سیر اور شربت کی ایک بوتل کا وزن پونے دو سیر ہوتا ہے اور حفاظت کی غرض سے جس چوبی بکس میں ایک بوتل بند کی جاتی ہے اس کا وزن تخمیناً آدھ سیر ہوتا ہے اور جس میں دو بوتلیں بند کی جاتی ہیں اس کا وزن ایک سیر ہوتا ہے۔ اور پھر علی التواتر وزن بڑھتا جاتا ہے اس واسطے مناسب ہے، کہ فرمائشی ادویہ کے اوزان کا پہلے اندازہ کرکے ڈاک خانے کے ذریعے فرمائش منگائیں، چونکہ ریلوے کے ذریعے محصول میں کفایت ہوتی ہے اس لیے زیادہ وزن کی فرمائش جہاں تک ممکن ہو ریلوے کے ذریعے منگانی چاہیے۔ بعض اوقات فرمائشی ادویہ کی قیمت سے محصول ڈاک و پیکنگ وغیرہ کا خرچ دو چند سہ چند بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ لہٰذا فرمائش لکھتے وقت ادویہ کے محصول وغیرہ کا خوب سوچ سمجھ کر اندازہ کر لیا جائے اور جہاں تک ممکن ہو معمولی قیمت کی مفرد ادویہ اور از قسم شربت و عرق و مربے وغیرہ ریلوے کے ہی ذریعے نصف قیمت پیشگی بھیج کر منگائیں،

(۸) ہر آرڈر کی تعمیل اسی روز یا دوسرے روز کر دی جاتی ہے اگر فرمائش کی تعمیل میں دیر لگے تو سمجھنا چاہیے کہ تاخیر کی کوئی خاص وجہ ہے اور ایسی حالت میں کارخانہ کو معذور سمجھنا چاہیے۔ اگر فرمائش میں زیادہ چیزیں ہوں تو لکھنا چاہیے کہ تمام دوائیں روانہ ہوں یا جو مرکب دوا تیار نہ ہو یا از قسم مفرد نہ ملتی ہو تو اس کو چھوڑ دیا جائے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھنا چاہیے کہ بعد میں وہ دوا جو چھوڑ دی گئی ہے روانہ کی جائے یا نہیں (۹) اگر شربت یا عرق یا مربے کا پارسل ڈاک خانہ کے ذریعہ منگانا ہو تو بقدر محصول رقم پیشگی بھیج دینی چاہیے ورنہ تعمیل نہ ہوگی (۱۰) تمام مرکب دوائیں پورے اجزا و صحت وزن کے ساتھ قابل اطمینان طریقہ پر تیار کی جاتی ہیں اور قیمت بھی مناسب رکھی گئی ہے تاہم بہ خیال ہمدردی و فائدہ رسانی مرکبات کی تیاری پر طبیبوں کو اور عطاروں کو طلب کرنے پر ۱۲؍۸ فی صدی کمیشن دیا جاتا ہے۔ اگر فرمائش کے خط میں کمیشن طلب نہ ہوگی یا بعد میں ہوگی تو پھر کمیشن نہ دیا جائے گا کیونکہ کارخانہ کا رکارڈ اس سے خراب ہوتا ہے (۱۱) محصول پارسل و پیکنگ اور خرچہ وی، پی وغیرہ ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا اگر کوئی صاحب پارسل منگا کر ویلیو واپس کر دیں گے تو ڈاک پارسل کا محصول اور ریلوے پارسل کا کرایہ آمد و رفت و ڈیمرج و نقصان وغیرہ ان کو دینا ہوگا (۱۲) ۸؍ آٹھ آنے سے کم کی فرمائش بذریعہ وی، پی روانہ نہ ہوگی۔ اس لیے قیمت پیشگی بذریعہ ڈاک یا منی آرڈر آنی چاہیئے۔

نوٹ

دہلی میں سیر اسی روپیہ کا اور تولہ ایک روپیہ کا مروج ہے اور اسی اوزان کے حساب سے دوائیں دی جاتی ہیں۔

منیجر

مریضوں سے سوالات

اگر آپ کو اپنے مرض کی دوا اس فہرست میں نہیں ملی ہو یا آپ کو ہم سے ہی مشورہ لینا ضروری ہو تو اپنے مرض کی پوری کیفیت لکھئے اور ساتھ ہی مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات بھی ضرور لکھئے۔ سوالات کی عبارت نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف سوالات کا نمبر لکھ کر ہاں یا نہیں یا اور جو ضروری حال ہو لکھ دیجئے اس طریق سے تشخیص میں اچھی مدد مل سکیگی یہی طریقہ بیرونجات کے مریضوں کے لئے تشخیص مرض و تجویز دوا کا ہے۔

مردوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) عمر کیا ہے؟ (۲) جسم فربہ ہے یا لاغر۔ وزن کیا ہے؟
(۳) کس کس موسم میں مرض کی شکایت زیادہ رہتی ہے؟
(۴) گرم یا سرد کن اشیاء سے نقصان زیادہ رہتا ہے۔
(۵) پاخانہ دن میں کتنی مرتبہ اور کس کس وقت ہوتا ہے؟
(۶) پیشاب دن میں کتنی مرتبہ اور کس کس وقت ہوتا ہے۔
(۷) پاخانہ اور پیشاب کا رنگ و قوام کیسا ہے۔
(۸) بھوک اچھی لگتی ہے یا کم؟
(۹) پیاس زیادہ لگتی ہے یا کم؟
(۱۰) منہ کا ذائقہ کیسا ہے؟
(۱۱) پیشہ کیا ہے؟
(۱۲) آپ کی جائے سکونت کی آب و ہوا کیسی ہے؟
(۱۳) مرض کتنے عرصے سے ہے؟

ضعفِ مردمی کے متعلق خاص سوالات

(۱۴) کبھی سوزاک یا آتشک تو نہیں ہوا؟
(۱۵) اگر ہوا ہے تو کتنا عرصہ گزرا۔ اب کوئی شکایت باقی ہے یا نہیں؟
(۱۶) پیشاب سے پہلے یا بعد میں سفید رطوبت تو خارج نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہے تو کتنے عرصے سے ہے؟
(۱۷) مشت زنی یا اغلام کی عادت رہی ہے تو کتنے عرصہ تک؟
(۱۸) کیا عضو میں کجی لاغری اور کوتاہی ہے؟
(۱۹) جوش قوت پورے طور پر ہوتا ہے یا کم یا بالکل نہیں ہوتا؟
(۲۰) مادہ تولید کا قوام رقیق ہے یا غلیظ؟
(۲۱) احتلام کتنے روز کے بعد ہوتا ہے کوئی صورت دکھائی دیتی ہے یا نہیں
(۲۲) کیا سرعت انزال کی شکایت ہے؟
(۲۳) شادی ہوئے کتنا عرصہ گزرا (۲۴) کوئی اولاد ہے یا نہیں؟
(۲۵) کسی نشیلی چیز کی عادت تو نہیں؟

عورتوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) عمر کیا ہے؟ (۲) شادی ہوئی یا نہیں؟
(۳) کوئی اولاد ہے یا نہیں؟
(۴) مرض کتنے عرصے سے ہے؟
(۵) کبھی غشی کا دورہ ہوا یا نہیں؟
(۶) اگر ہوا ہے تو شادی سے قبل یا بعد؟
(۷) ایام ماہواری ہر مہینے وقت مقررہ پر ہوتے ہیں یا نہیں؟
(۸) ماہواری خون کی رنگت اور قوام کی حالت کیا ہے؟
(۹) کمر میں درد رہتا ہے یا نہیں؟
(۱۰) حمل ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کتنے دن کا؟
(۱۱) شکایات مرض حمل کے زمانہ میں پیدا ہوئیں یا پہلے سے ہیں؟
(۱۲) اسوقت تک کوئی حمل ساقط تو نہیں ہوا اگر ہوا ہو تو کتنے دن کا؟
(۱۳) رحم سے کسی قسم کی رطوبت تو خارج نہیں ہوتی اگر ہوتی ہے تو کس رنگ کی؟
(۱۴) خاوند کو اگر کوئی سوداوی بیماری مثل آتشک سوزاک وغیرہ ہو چکی ہو تو اس کا اظہار اگر ممکن ہو سکے تو کر دیا جائے۔

بچوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) بچے کی عمر کیا ہے؟
(۲) کتنے عرصے سے بیمار ہے؟
(۳) دودھ پیتا ہے یا چھڑا دیا ہے؟
(۴) کوئی دانت یا ڈاڑھ نکل چکی ہے؟
(۵) پیٹ میں گرانی یا نفخ تو نہیں ہے؟
(۶) بچہ پاخانہ پیشاب کرتے وقت روتا تو نہیں ہے؟
(۷) پاخانہ میں چھوٹے چھوٹے کیڑے تو نہیں نکلتے؟
(۸) سوتے میں بچہ ڈرتا ہے یا نہیں؟
(۹) کبھی بیہوشی کا دورہ تو نہیں ہوتا؟

عِلاجُ الامراض

ذیل کے نقشے سے یہ معلوم ہوگا کہ اس فہرست میں کن کن امراض کے لیئے کون کون سی ادویہ ہیں!

ان صفحات میں صرف کثیر الاقوع امراض اور کثیر الاستعمال اور مجرب ادویہ ہی کا ذکر کیا گیا ہے

نمبر دوا	ادویہ
	متعدی اور وبائی امراض
	کھانسی ودمہ
۱۰۱	حب سرفہ
۱۰۷	حب سعال
۱۰۹	حب ضیق النفس
۱۱۵	سفوف دمہ
۲۹۸	شربت اعجاز
۳۲۵	شربت فریادرس
۴۵۳	کشتہ ابرک کلاں
۴۸۸	لعوق آب تربوز
۴۹۰	لعوق سپستاں
۴۹۵	لعوق ضیق النفس
۲۴	اکسیر سعال
	سل ودق
۸۰	حب جواہر
۱۵۰	خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا
۲۸۵	سفوف ناصری
۲۹۸	شربت اعجاز
۴۱۴	عرق ہرا بھرا
۴۲۲	قرص سرطان
۴۲۳	قرص طباشیر ملین
۴۳۱	قیروطی آرد کرسنہ
۴۵۴	کشتہ عقیق
صفحہ ۸۱	کشتہ طلا مرواریدی
۶۰ ؍	قرص سحر (رجسٹرڈ)
۶۰ ؍	مار الحیات (رجسٹرڈ)
۴۴۸	لعوق آب تربوز والا

نمبر دوا	ادویہ
۴۴۹	لعوق آب نیشکر والا
۵۹۹	مار الذہب
۴۶۳	کافور سیال
	ہیضہ
۶۶	جوارش کمونی
۶۹	حب پپیتہ
۲۷۹	سکنجبین سرکہ
۲۸۲	سکنجبین نعناع
۳۸۳	عرق پودینہ
۳۹۶	عرق گلاب
۴۶۳	کافور سیال
صفحہ ۶۱	قتل زم (رجسٹرڈ)
	پیچش
۸۷	حب پیچش
۲۷۹	دوائے سیاہ پیچش
۲۶۰	سفوف طین
۲۷۴	سفوف مویا
۳۱۳	شربت حب الاس
صفحہ ۶۱	پیچ (رجسٹرڈ)
	طاعون
تتمہ	حب طاعون عنبری
۳۸	تریاق وبائی
	امراض خبیثہ
	آتشک
ص ۶۸	اکسیر فرنگ
۷۴	جوہر سنگ
۷۶	جوہری

نمبر دوا	ادویہ
۱۲۰	حب کتھہ
۱۷۹	روح عشبہ
۴۴۶	کشتہ گئودنتی
۵۵۳	معجون عشبہ
۶۰۵	مرہم آتشک
	خنازیر (کنٹھ مالا)
۹	اطریفل غددی
صفحہ ۷۶	روغن اکسیر خنازیر
	سوزاک
۱۹	اکسیر سوزاک
۱۶۹	دوا کڑھائی والی
۱۶۷	روغن سوزاک جدید
۲۲۸	روغن صندل
۲۶۳	سفوف کشتہ قلعی
۲۶۸	سفوف مامیران
۴۱۳	عرق سوزاک
۴۱۸	قرص سوزاک
	جذام
۷۶	جوہری
۴۰۳	عرق مطبوخ
۵۱۵	معجون جذام
صفحہ ۶۴	معجون مصفی خاص
۶۴۷	شربت عشبہ خاص
	امراض خون
	کمی خون
۲۹۲	شربت فولاد
۳۴۴	شربت مویز

نمبر دوا	ادویہ
۳۸۹	عرق عنبر
۳۹۵	عرق مار اللحم عنبری
۴۱۷	فولاد سیال
ضمیمہ	شربت اکسیر خاص (رجسٹرڈ)
	خرابی خون
۶	اطریفل شاہترہ
۳۲۳	شربت عناب
۳۳۲	شربت مرکب مصفی خون
۴۰۲	عرق مرکب مصفی خون
صفحہ ۶۴	معجون مصفی خون
۶۴۷	شربت عشبہ خاص
	امراض عامہ
	بخار
۸۸	حب تپ بلغمی
۹۷	حب ربع
۱۱۶	حب غافث
۱۲۳	حب تپ لرزہ
۱۴۶	حب حمیٰ
۴۲۴	قرص غافث
۴۲۸	قرص گل
	وجع مفاصل (گٹھیا)
۸۲	حب اسگند
۱۰۳	حب سورنجان
۱۹۶	روغن موم
۲۱۵	روغن قسط
۲۱۷	روغن کچلہ
۲۲۹	روغن سورنجان

نمبر دوا	ادویہ
۵۳۳	معجون چوب چینی
۵۴۹	معجون سورنجان
صفحہ ۸۴	معجون اوجاع
	امراض دماغ
۴	اطریفل زمانی
۱۶	اطریفل ملین
۴۲۹	قرص مثلث
	ضعف دماغ
۸	اطریفل مقوی دماغ
۷۵	جواہر مہرہ
۸۰	حب جواہر
۱۵۷	خمیرہ گاؤزبان عنبری
۱۵۸	خمیرہ گاؤزبان عنبری خاص
۱۶۰	خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا
۲۰۰	روغن بادام شیرین
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ
۲۳۰	روغن مقوی دماغ
۴۴۸	کشتہ مرجان جواہر والا
صفحہ ۸۵	مفرح مشکیں (رجسٹرڈ)
	صرع و سکتہ
۸۴	حب ایارج
۱۰۸	حب صرع
۱۵۹	خمیرہ گاؤزبان عود صلیب والا
۵۴۱	معجون ذبیب
	فالج، لقوہ، رعشہ
۲۷	برشعشا
۳۶	تریاق فاروق
۸۱	حب اذاراقی
۱۷۳	دواء المسک حار جواہر والی
۲۰۹	روغن سرخ
۲۱۱	روغن شفا
۲۱۵	روغن قسط
۲۱۹	روغن کلاں
۵۱۹	معجون اذاراقی
۵۲۷	معجون تلخ

نمبر دوا	ادویہ
۵۳۲	معجون جوگراج گوگل
۵۶۴	معجون لنا
	مالیخولیا
۱۴۸	خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا
۱۵۱	خمیرہ ابریشم عود مصطگی والا
۱۶۲	خمیرہ مروارید نسخہ کلاں
۱۶۳	خمیرہ زہر مہرہ
۲۹۲	شربت روح افزا
۲۹۶	شربت احمد شاہ
۴۶۸	گلقند سیوتی
	بیخوابی (سہر)
۲۰۰	روغن بادام شیریں
۲۰۳	روغن بنفشہ
۲۱۶	روغن کاہو
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ
	نزلہ و زکام
۴	اطریفل زمانی
۴۷	برشعشا
۳۷	تریاق نزلہ
۹۲	حب جدوار
۱۳۳	حب فولادی
۱۴۵	حب نزلہ
۱۴۹	خمیرہ ابریشم سادہ
۱۶۴	خمیرہ نزلی جواہر والا
۱۵۳	خمیرہ خشخاش
۳۲۵	شربت فریاد رس
۴۴۷	کشتہ مرجان سادہ
۴۴۸	کشتہ مرجان جواہر والا
۴۹۰	لعوق سپستان
	امراض چشم
	ضعف بصر
صفحہ ۶۳	سرمہ نرگسی (رجسٹرڈ)
۴۵۷	کحل شفا
۴۵۸	کحل الجواہر
	آشوب چشم
۲۸	برود کافوری

نمبر دوا	ادویہ
۹۹	حب سرخ
۱۰۵	حب سیاہ
۴۶۰	کحل سیاہ
	آنکھ کی خارش
۲۶	باسلیقون کبیر
۴۵۷	کحل شفا
	ناخونہ
۲۶	باسلیقون کبیر
۴۶۲	کحل گل کنجد
	نزول الماء
۴۵۶	کحل چکنی دوا
	امراض گوش
	دردگوش، درددندان
۱۹۹	روغن بادام تلخ
۲۰۵	روغن ترب
	ثقل سماعت (بہراپن)
۱۹۹	روغن بادام تلخ
۲۱۰	روغن سماعت کشا
	امراض بینی
	بخرالانف (ناک کی بدبو)
۴	اطریفل زمانی
۲۲۰	روغن گل
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ
	امراض دہن
	گندہ دہنی
۱۳	اطریفل کشنیزی
۶۲	جوارش عود ترش
۲۴۲	سنون مجلی
۵۰۹	مربہ زنجبیل
	قلاع (منہ آنا)
	ذرور چھالوں والا لہ
	سیلان اللعاب (رال بہنا)
۶۶	جوارش کمونی
۷۰	جوارش مصطگی نسخہ کلاں
۸۱	جوارش عود شیریں
	امراض دندان

نمبر دوا	ادویہ
	لکنت
۳۶	تریاق فاروقی
۴۴۶	کشتہ گئودنتی
۱۶۷	دوائے لکنت
	درد دندان
۲۳۷	سنون تمباکو
۲۳۹	سنون زرد
	تحرک دندان (دانت ہلنا)
۲۳۶	سنون پوست مغیلان
۲۴۰	سنون سپاری
۲۴۱	سنون کلاں
	امراض گلو
	بحۃ الصوت (آواز بیٹھنا)
۱۰۲	حب آواز کشا
۱۲۸	حب مغز بادام
	امراض قلب
	ضعف قلب
۶۰	جوارش شہنشاہی
۷۵	جواہر مہرہ
۸۰	حب جواہر
۱۵۵	خمیرہ صندل
۱۶۳	خمیرہ زہر مہرہ
۱۷۵	دواء المسک معتدل جواہر والی
۲۹۳	شربت روح افزا
۳۲۱	شربت سیب شیریں
۳۲۲	شربت صندل
۳۸۱	عرق بید مشک
۳۹۵	عرق گذر عنبری
۴۵۴	کشتہ عقیق
۵۶۹	معجون نقرہ
۵۸۱	معجون طلاء
۵۹۲	مفرح شیخ الرئیس
۵۹۷	مفرح یاقوتی معتدل
صفحہ ۸۵	مفرح مشکیں (رجسٹرڈ)
	خفقان
۱۴۸	خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا

لہ نیستولہ ۲۱ر

نمبر دوا	ادویہ
۱۵۰	خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا
۱۶۲	خمیرہ مروارید نسخہ کلاں
۲۹۵	شربت ابریشم سادہ
۱۷۱	دواء المسک بارد جواہر والی
۲۹۳	شربت روح افزا (رجسٹرڈ)

غشی

نمبر دوا	ادویہ
۱۶۲	خمیرہ مروارید نسخہ کلاں
۲۹۳	شربت روح افزا
۳۸۱	عرق بید مشک
۳۹۴	عرق گند
۳۹۶	عرق گلاب
۴۶۸	گلقند سیوتی

امراض معدہ

متلی و قے

نمبر دوا	ادویہ
۵۱	جوارش انارین
۶۲	جوارش عود ترش
۶۹	جوارش مصطگی
۲۸۱	سکنجبین لیموں
۳۰۰	شربت انار شیریں
۳۲۴	شربت فالسہ
۳۲۵	شربت نارنج
۳۸۳	عرق پودینہ

درد معدہ

نمبر دوا	ادویہ
۵۲	جوارش جالینوس
۵۵	جوارش زنجبیل
۶۶	جوارش کمونی
۶۷	جوارش کمونی کبیر
۶۹	حب پپیتہ
۹۴	حب حلتیت
۱۱۹	حب کبد نوشادری
۲۷۶	سفوف نمک سلیمانی
۲۹۰	سفوف الاملاح
۶۲۴	نمک جالینوس
۶۲۶	نمک مرگانگ
ص ۸۷	حبوب مقوی معدہ

ضعف معدہ

نمبر دوا	ادویہ
۵۲	جوارش جالینوس
۲۹۲	شربت فولاد
۳۷۲	عرق فولاد
۴۰۷	عرق نانخواہ
۴۲۹	کشتہ خبث الحدید
۴۴۳	کشتہ فولاد
صفحہ ۸۱	کشتہ فولاد سونے چاندی والا
۴۴۹	کشتہ مرگانگ
۵۴۷	معجون سنگدانہ مرغ
۵۹۸	مالتی بسنت
۶۲۳	انوشدارو لولوی
۶۲۴	نمک جالینوس
۶۲۶	نمک مرگانگ
۴۱۷	فولاد سیال
ص ۸۷	حبوب مقوی معدہ
۶۲ "	معجون مقوی معدہ (رجسٹرڈ)

قبض

نمبر دوا	ادویہ
۴	اطریفل زمانی
۱۶	اطریفل ملین
۶۸	جوارش کمونی مسہل
۱۴۱	حب قبض کشا
۱۹۷	روغن ارنڈی
۳۳۸	شربت ملین
۴۳۲	قرص ملین

دیدان (پیٹ کے کیڑے)

نمبر دوا	ادویہ
۲	اطریفل دیدان
۴۷۰	گندھک سیال

بواسیر

نمبر دوا	ادویہ
۹۸	حب رسوت
۱۱۷	حب بواسیر بادی
۱۱۸	حب بواسیر خونی
۱۲۹	حب مقل
۲۶۱	سفوف فولادی
۳۴۷	ضماد بواسیر
۵۲۳	معجون بواسیر
۵۳۷	معجون خبث الحدید

نمبر دوا	ادویہ
۶۱۵	مرہم سائیدہ چوب نیم والا

اسہال

نمبر دوا	ادویہ
۴۷	جوارش آملہ
۶۱	جوارش طباشیر
۷۰	جوارش مصطگی نسخہ کلاں
۲۶۰	سفوف طین
۲۷۴	سفوف مویا
۳۰۱	شربت انجبار
۳۱۳	شربت حب الآس
۵۹۸	مالتی بسنت

امراض جگر و طحال

ورم جگر

نمبر دوا	ادویہ
۱۱۹	حب کبد نوشادری
۲۱۲	روغن افسنتین
۳۱۶	شربت دینار
۳۲۷	شربت کشوث
۳۴۸	ضماد جالینوس
۳۷۵	عرق افسنتین
۳۷۹	عرق برنجاسف
۴۰۴	عرق مکوہ
۴۳۱	قرص زرشک

ضعف جگر

نمبر دوا	ادویہ
۱۱۹	حب کبد نوشادری
۱۴۲	حب حیات
۱۷۵	دواء المسک معتدل جواہر والی
۱۷۸	دواء الکرکم کبیر
۲۹۲	شربت فولاد
۴۲۹	کشتہ خبث الحدید
۴۴۳	کشتہ فولاد
ص ۸۱	کشتہ فولاد سونے چاندی والا
۵۴۰	معجون دبید الورد
۴۱۷	فولاد سیال

استسقاء

نمبر دوا	ادویہ
۱۷۸	دواء الکرکم کبیر
۳۱۶	شربت دینار
۳۲۷	شربت کشوث

نمبر دوا	ادویہ
۳۳۷	شربت ورد مکرر
۳۷۲	عرق فولاد
۴۰۷	عرق نانخواہ
۵۴۰	معجون دبید الورد
۵۶۲	معجون کلکلانج

عظم طحال و ورم طحال

تلی بڑھ جانا اور تلی کا ورم

نمبر دوا	ادویہ
۲۱	اکسیر طحال
۸۳	حب اشخار
۲۶۹	سفوف طحال
۳۰۲	شربت انجیر
۳۴۶	ضماد اشق
۳۵۰	ضماد طحال
۳۵۴	ضماد کبریت
ص ۶۱	ذوبانی (رجسٹرڈ)

امراض گردہ و مثانہ

سنگ گردہ و مثانہ

نمبر دوا	ادویہ
۲۱۴	روغن عقرب
۲۳۳	سفوف قلت
۲۹۴	شربت آلوبالو
۳۷۷	عرق انناس
۴۳۰	کشتہ حجر الیہود
۱۶۶	دوائے سنگ
۵۲۷	معجون تلخ
۵۳۵	معجون حجر الیہود
۵۴۸	معجون سنگسرماہی
۵۵۴	معجون عقرب

ضعف گردہ و مثانہ

نمبر دوا	ادویہ
۵۴	جوارش زرعونی عنبری نسخہ کلاں
۲۸۰	سکنجبین بزوری
۳۰۵	شربت انناس
۴۸۲	لبوب کبیر
۵۵۵	معجون فلاسفہ

ذیابیطس

نمبر دوا	ادویہ
۲۵۳	سفوف ذیابیطس
۴۲۰	قرص ذیابیطس

نمبر دوا	ادویہ
۴۶۶	قرص کاکنج
۴۲۵	قرص کافوری
۴۲۷	کشتہ بیضۂ مرغ
ص ۷۵	دولابی (رجسٹرڈ)

امراض جلد

خارش

نمبر دوا	ادویہ
۶	اطریفل شاہترہ
۱۷۹	روح عشبہ
۳۴۶	سفوف شاہترہ
۳۴۹	ضماد جرب
۳۸۵	عرق شاہترہ
۴۱۲	عرق شیر مرکب
۶۱۲	مرہم کافور
ص ۶۴	معجون مصفی خاص
״ ۶۴	شربت عشبہ خاص

برص

نمبر دوا	ادویہ
۲۴۵	سفوف برص
۳۵۱	ضماد برص

داد

نمبر دوا	ادویہ
۱۴۳	حب داد
۳۵۲	ضماد داد

پھنسیاں وغیرہ

نمبر دوا	ادویہ
۱۲۷	حب مصفی خون
۱۸۹	روح عشبہ
۲۸۶	سفوف شاہترہ
۳۳۲	شربت مرکب
۳۸۴	عرق چوب چینی بنسخہ خاص
۳۸۵	عرق شاہترہ
۳۸۶	عرق عشبہ
۴۰۲	عرق مرکب
۴۰۳	عرق مطبوخ
۴۱۱	عرق شیر معتمد الملک
۵۱۷	معجون چوب چینی بنسخہ خاص
۵۵۳	معجون عشبہ
۵۸۴	معجون چوب گزوالی
۶۰۷	مرہم جدوار

امراض مخصوصہ مردان

جریان و کثرت احتلام

نمبر دوا	ادویہ
۲۰	اکسیر احتلام
۱۱۱	حب اکسیر جریان
۱۶۸	دوائے ڈپٹی صاحب
۱۷۶	دواء الترنجبین
۲۴۶	سفوف بیجبند
۲۲۷	سفوف اسپغول
۲۶۲	سفوف خستہ تمرہندی
۲۶۶	سفوف گوندکتیرا
۲۷۱	سفوف مغلظ وممسک
۴۴۵	کشتہ قلعی
۲۵۱	کشتہ نقرہ
۴۸۱	لبوب صغیر
۴۸۲	لبوب کبیر
۵۱۸	معجون آردخرما
۵۲۸	معجون ثعلب
۵۶۱	معجون کلاں
۵۷۰	معجون جریان خاص
ص ۸۵	مثالی
״ ۶۲	قرص جریان

سرعت

نمبر دوا	ادویہ
۷۷	حب نشاط
۹۳	حب الممسک
۱۱۲	حب ممسک طلائی
۱۱۴	حب ممسک عنبری
۱۳۴	حب ممسک السرخ
۵۳۱	معجون جلالی

ضعف باہ

نمبر دوا	ادویہ
۲۲	الاحمر
۳۳	تریاق باہ معتمد الملک
۹۱	حب جالینوس
۱۰۴	حب عجیب
۱۱۰	حب مقوی معتمد الملک
۱۱۵	حب عنبر مومیائی
۱۳۶	حلوائے بیضۂ مرغ
۱۳۸	حلوائے گذر سر گنجشک والا
۱۴۰	حلوائے ثعلب
۲۷۸	سفوف اعظم
۳۳۴	شربت مویز
۳۹۸	عرق ماء اللحم بنسخہ خاص و آتشہ
۴۰۰	عرق ماء اللحم عنبری بنسخہ کلاں
۴۰۹	عرق شہ زور
۴۴۱	کشتہ طلا رکلاں
۴۵۱	کشتہ نقرہ
ص ۸۱	کشتہ طلا مرواریدی
۴۷۹	لبوب الاسرار
۴۸۲	لبوب کبیر
۴۷۷	لبوب اعظم
۵۱۴	معجون اکسیر باہ
۵۲۸	معجون ثعلب
۵۲۹	معجون جالینوس لولوی
۵۳۱	معجون جلالی
۵۳۴	معجون اعظم
۵۶۱	معجون کلاں
۵۶۶	معجون مفرح الارواح
۵۷۴	معجون مومیائی
۵۸۷	معجون شباب آور (رجسٹرڈ)
ص ۸۵	ممسک بینظیر (رجسٹرڈ)
۶۶۵	حب خاص
۶۶۶	حب احمر
۵۹۹	ماء الذہب
ص ۶۳	حب مہبی خاص (رجسٹرڈ)
״ ۷۶	روغن مقوی
״ ۸۲	معجون مقوی وممسک

لاغری وکجی

نمبر دوا	ادویہ
۱۸۲	دوائے مالش
۱۸۳	دوائے مکور
۳۶۳	طلا کیمیا تاثیر
۳۶۴	طلا پیر شیر والا
۳۶۵	طلا اکسیر
۳۶۷	طلا مشک والا
۳۶۸	طلا عجیب
۳۶۹	طلا سرخ
۳۶۲	طلا شباب آور (رجسٹرڈ)
۳۷۱	طلا الماس
ص ۶۳	طلا اعظم (رجسٹرڈ)

امراض مخصوصہ زنان

بندش حیض

نمبر دوا	ادویہ
۱۲۴	حب مدر
۳۴۰	شربت مدر
ص ۶۱	ماہواری (رجسٹرڈ)

کثرت حیض

نمبر دوا	ادویہ
۱۷۷	دوائے خاص
۲۸۳	سفوف حابس
۲۸۷	سفوف خاص
۵۴۶	معجون سپاری پاک

سیلان الرحم

نمبر دوا	ادویہ
۱۲۵	حب مرواریدی
۱۳۷	حلوائے سپاری پاک
۱۷۷	دوائے خاص
۲۸۷	سفوف خاص
۵۴۶	معجون سپاری پاک
۵۷۲	معجون موچرس
۶۲۷	ناشف

اسقاط

نمبر دوا	ادویہ
۹۵	حب حمل
۵۳۶	معجون حمل عنبری علویخاں
۵۳۸	معجون نشارہ عاج والی

ورم رحم

نمبر دوا	ادویہ
۶۰۸	مرہم داخلیون
۶۱۱	مرہم زردی بیضہ مرغ

امراض بچگان

نمبر دوا	ادویہ
۱۸	اکسیر الاطفال
ص ۶۲	نونہال

جولائی سنہ ۱۹۳۹ء
ضبط تولید و اصلاح نسل نمبر
ہمدرد صحت دہلی
دق اور سل کے مریضوں کو مژدۂ صحت
آج کل ہندوستان میں دق اور سل جیسی خطرناک بیماریاں بہت کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہو جاتی ہیں سینکڑوں خوش و خرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتمکدے بنے ہوئے ہیں اطبائے کرام جن کا فرض ہے کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجہ کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کر کے پیام صحت پہنچائیں لیکن مشکل یہ ہے کہ ان کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں ہمدرد دواخانہ میں جو خدمت خلق و فن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہے اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے دنیا میں طب یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظم دواخانہ ہے، اس مرض کے متعلق ایک عرصہ سے تجربات کئے جا رہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمدللہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ:۔
اب ہم اس قابل ہو گئے کہ دق سل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مژدہ صحت سنائیں، تاکہ وہ ان جان لیوا امراض کے چنگل سے رہائی حاصل کر سکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں۔ تو
ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ دو لاثانی و صحت بخش مجربات خصوصی
یعنی
قرص سحر (رجسٹرڈ) اور ماء الحیات
استعمال کیجئے
اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے ۷۵ فیصدی ایسے مریض جن کا مرض دوسرے درجہ سے گذر گیا تھا۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ محض پوست و استخواں کا ایک مجموعہ تھے، ان دو عجیب و غریب دواؤں کے استعمال سے تندرست و توانا ہو گئے ہیں جراثیم مرض کا قلع قمع ہو گیا مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کر رہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے اہل و عیال کے لئے سرمایہ عیش و مسرت ہو گئے۔ ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن انتہائی درجات میں بھی ۴۰ روز میں صحت کلی حاصل ہو جاتی ہے +
ترکیب استعمال و ہدایات
بالکل آسان و سادہ ہے صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے ماء الحیات ۵ تولہ پی لیجئے اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجئے۔ فواکہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجئے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو، ساگودانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہے۔
قرص سحر (رجسٹرڈ) قیمت فی قرص دو آنہ + ماء الحیات (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لئے کافی ہے صرف دو روپے
نوٹ:۔ ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ ۸۵ دستور العمل ۳۸ کو ملاحظہ فرمائیے تاکہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہو جائے زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہے۔ ریلوے پارسل کے لئے چہارم قیمت پیشگی بھیجنی چاہئے +

ضمیمہ

پیچش اور دستوں کا میاب علاج

پیچ
رجسٹرڈ

پیچش اور دستوں کے لیے موثر اور بضرر دوا کی عام ضرورت کو پیچ کی ایجاد نے پورا کردیا ہی اس دوا کی ایک دو خوراکیں ہی پیچش کی تمام تکلیفوں سے نجات دیتی ہیں دستوں کا سبب خواہ کچھ ہی ہو یہ ہر موقعہ پر اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی معدہ اور آنتوں کو قوت دینے والے اجزا بھی اس میں شامل ہیں ہر گھر میں اس کا احتیاطاً رہنا ضروری ہیں

قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک (عہ)
ایک روپیہ آٹھ آنے

ذوبانی

تلی کے مریضوں کے لیے تندرستی کا پیغام

تلی کی تمام شکایات کے لیے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہی "ہمدرد دواخانہ" جن ادویات پر بجا ناز کرسکتا ہی اس میں یہ ایک دوا ذوبانی بھی ہی خوبی یہ ہی کہ مقدار خوراک بہت کم اور فائدے حد سے زیادہ، تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہی اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے، نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہی

قیمت، فی شیشی بارہ آنہ (۱۲/)
پرچہ ترکیب ہمراہ ہے،
مفصل فہرست مفت طلب فرمائیے!

حیض کی خرابیوں کا سائنٹیفک علاج

ماہواری
رجسٹرڈ

حیض کی خرابیوں کا سائنٹیفک علاج ہی! اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے سب سے بڑے خطرے کو رفع کرسکتے ہیں حیض کی کمی یا حیض کی بندش اور بیقاعدگی کے لئے اکسیری وکیمی دوا ہی ظاہری حیثیت سے اس دوا کو ہم بغیر کسی تامل کے یورپ کی بہترین پیٹنٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کرسکتے ہیں لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طب جدید کی کوئی دوا نہیں کرسکتی

مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا
ایک شیشی مہینوں کو کافی ہے

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

قلزم
KULZAM

اب کوئی شخص ناکام و مایوس نہیں رہے گا
کیونکہ ممسک بے نظیر رجسٹرڈ

کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مُراد لوگوں کو کامران بنا دیا ہے اس دوا کے خواص اسقدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپ کو آجتک اس قسم کی سریع الاثر اور مفید دوا استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے تو ممسک بینظیر کا تجربہ کیجیے۔

ممسک بینظیر جیسا کہ اسکے نام سے ظاہر ہے ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے قوت اور امساک کے متعلق جسقدر دوائیں اب موجود ہیں ان میں اور ممسک بینظیر میں یہ فرق ہے کہ ممسک بینظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی ممسک بینظیر میں مشک عنبر۔ یاقوت۔ زمرد مومیائی جیسی قیمتی ادویہ شامل ہیں، اور یہ دوا مہینوں میں نہایت کوشش سے تیار ہوتی ہے ہمدرد دواخانہ اس دوا پر بجا طور پر ناز کر سکتا ہے۔ مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی بارہ خوراک تین روپے (۳ ؎)
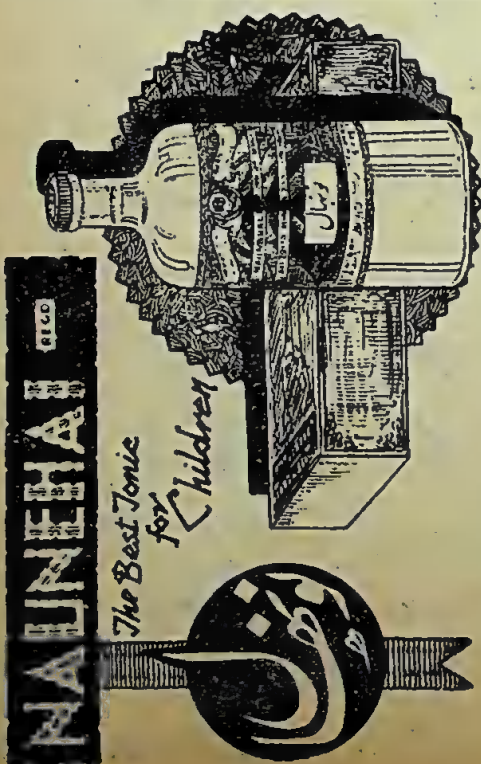
حب مبہی خاص رجسٹرڈ

باہ کے متلاشیوں کے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ ہیں۔ حلق سے اُترتے ہی اپنا اثر دکھاتی ہیں۔ سست اور بیکار اعصاب میں برقی رو کی طرح اثر کرتی ہیں عضو مخصوص کو سخت اور قوی کرتی ہیں مضر صحت اجزا سے پاک ہیں۔ بیش قیمت اور نادر ادویہ سے مرکب ہیں اس کا چند روزہ استعمال نامرد کو مرد اور مرد کو جواں مرد بنا دیتا ہے۔ جماع کی قوت میں حیرت انگیز اضافہ کرتی ہیں، جماع کے بعد قوت میں کمی نہیں ہونے دیتیں ایکبار کا تجربہ آپ کو بتا دیگا کہ "حب مبہی خاص" کیا چیز ہیں قیمت، فی شیشی بیس گولی عـــہ، دس روپے، جو ۲۰ روز کے لئے کافی ہیں

حسن کا قدرتی خزانہ آنکھ ہے!
اور آنکھ کی تمام بیماریوں کے لئے "ہمدرد دواخانہ" کا
نرگسی سُرمہ (رجسٹرڈ)

مشہور نظر کی کمزوری اور عینک کی عادت چھڑانے کیلئے دنیا میں اس سے بہتر کوئی سرمہ ایجاد نہیں ہوا آنکھوں کو روشن کرتا ہے، پھولا، ناخونہ، اور نزول الماء، دھوتا بند کیلئے اکسیر بطور پیش بندی نرگسی سرمہ کا روزانہ استعمال آنکھوں کو تمام بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی تین ماشے دو روپے۔ (عـــہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی ۔ دہلی

تریاق فشار رجسٹرڈ
مانعی رجسٹرڈ
بلڈ پریشر کے لیے عجیب مؤثر دوا
تریاق فشار اس مشہور مرض کی ایک خاص دوا ہی جسے عام طور پر بلڈ پریشر (ضغط دموی) کہا جاتا ہی۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات اس مرض کے اسباب و نتائج کا عرصہ سے مطالعہ کر رہی تھی اور ایک ایسی کامیاب دوا کی تلاش میں تھی جو اس مرض کے مریضوں کے لیے پیام صحت ہو۔ بالآخر ایک سال کے تجربات کے بعد مجلس نے ایک ایسی دوا تیار کر لی ہی جسے طب یونانی میں اس مرض کی سب سے پہلی دوا کہا جا سکتا ہی اس دوا سے غدودوں کا فعل درست ہو جاتا ہی اور خون کی رگوں (شریانوں) کی سختی کم ہو جاتی ہی جسکی وجہ سے یہ مرض لاحق ہوتا ہی عام صحت جسمانی بہت جلد درست ہونے لگتی ہی قلب کو بھی اس دوا سے طاقت حاصل ہو جاتی ہی اور وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے خون کی زیادہ مقدار رگوں کی طرف نہیں بھیجتا اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہی۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہی۔ فی شیشی (۲۰ دن کیلیے) ۳ روپے
برتھ کنٹرول (ضبط تولید) کی ایک خاص دوا
اس دوا کی زیادہ تعریف فضول ہی۔ بس اتنا ہی بتا دینا کافی ہے کہ اس مقصد کے لیے آج تک جتنی دوائیں ایجاد ہوئی ہیں ان سب میں "مانعی" سب سے بہتر اور زیادہ سے زیادہ کامیاب ثابت ہوئی ہی طرفہ یہ ہی کہ بالکل بے ضرر ہی اس کے لگانے سے طرفین کے اعضائے تناسل میں کسی قسم کی سوزش یا تکلیف نہیں ہوتی۔ اس دوا کا اثر اس طرح ہوتا ہی کہ یہ مادے کے ان کیڑوں کو جو حمل کا باعث ہوتے ہیں اندام نہانی میں ہی مار ڈالتی ہی اور ان کیڑوں کو موقعہ نہیں ملتا کہ وہ رحم میں داخل ہوں بعض صورتیں واقعی ایسی ہوتی ہیں کہ عورت کی صحت کو محفوظ رکھنے کے لیے ایسی دوا کی ضرورت ہی اس لیے اس قسم کی دواؤں کا استعمال ضرورتاً ہی کرنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی (۲ روپے) دو روپے۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہی+
ضماد شباب رجسٹرڈ
یہ لیپ عورتوں کے پستانوں کے لیے ہی اسکے استعمال سے پستانوں کا ڈھیلا پن جاتا رہتا ہی اور وہ باکرہ عورت کے پستانوں کی طرح سخت اور سڈول ہو جاتے ہیں استعمال کرنے میں کوئی دقت نہیں نہایت مفید بےضرر اور خوشبودار ضماد ہی۔
قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)
قرص حمی جدید
یہ قرص ہر قسم کے بخار کے لیے از حد مفید ثابت ہوئے ہیں خصوصاً دق و سل کے بخاروں کے لیے اکسیر کا حکم رکھتے ہیں دو تین ہی دن کے استعمال سے بخار میں کمی ہونے لگتی ہی اور مریض اپنے اندر توانائی محسوس کرنے لگتا ہی۔ جراثیم سلیہ کو تباہ کرنے میں یہ قرص اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔ یہ قرص معالج کے ہاتھ میں ایک ایسا آلہ ثابت ہوتے ہیں۔ جس کو اگر وہ ہوشیاری سے مناسب بدرقوں کے ساتھ استعمال کرے تو اس کو اکثر کامیابی نصیب ہوتی ہی۔ دق و سل کے بخار کے لیے ان قرصوں کا بدرقہ ماء الحیات یا عرق ہرا بھرا ہی۔ خوراک ایک قرص کی ہی اگر ضرورت ہو تو دن میں دو قرص استعمال کرائے جا سکتے ہیں قیمت فی درجن صرف ۱۲ر
فساد خون، پھوڑے، پھنسی اور آتشک وغیرہ کے لیے دو نایاب دوائیں
معجون مصفی خاص
یہ معجون فساد خون پھوڑے پھنسی کے لیے اکسیر ثابت ہوئی ہی چند ہی روز میں خون کو صاف کر کے بدن کو کندن بنا دیتی ہی پرانے سے پرانے امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہی خارش کو رفع کرتی ہی آتشک کے لیے نہایت مفید ہی زخموں کو خشک کر کے جانفرسا تکلیف سے نجات دیتی ہی گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی کامیاب تجربہ کیا گیا ہی عجیب چیز ہی۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۰ تولہ دو روپیہ آٹھ آنہ (۸/ ۲ر)
ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص ۴ تولہ پانی میں ملا کر اس کے ساتھ استعمال کریں۔ ترش اور گرم اشیا سے پرہیز ضروری ہی۔
شربت عشبہ خاص
عشبہ کے بنظیر خواص طب قدیم و جدید میں مسلم ہیں، درحقیقت عشبہ امراض خون کی مفید ترین دوا ہی ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام سے بنایا گیا ہی اور اسمیں دوسری مفید ادویہ شامل کر کے اسکے خواص میں غیر معمولی اضافہ کر دیا گیا ہی۔ خون کو صاف کر کے بدن کی خارش اور پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہی اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت کی شفابخشی ملاحظہ فرمائیں۔ ترکیب استعمال، چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت پانی میں ملا کر معجون مصفی خاص ۶ ماشہ کھا کر اوپر سے شربت پی لیں۔ ترش اور گرم اشیا سے پرہیز ضروری ہی۔ قیمت فی بوتل جو بیس روز کے لیے کافی ہی۔ دو روپے (۲ر)
پتہ :- مینجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی۔

طلاء مقوی خاص (رجسٹرڈ)

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جا رہا ہے. لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشٹائناخ کے عظیم الشان تجربات کو کو سامنے رکھ کر جو انھوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلا کے اجزا اور اس کی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نتیجہ سامنے آیا۔ علم طب سے واقفیت رکھنے والے صاحبوں کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غذائی علاج بھی رہا ہی اس کے علاوہ عضو کی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہے۔

یہ طلا قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہی خصوصاً جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضاء تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہی پھر ان کی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلاء مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینے سے آزمایا جا رہا ہی اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو صاحب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلاء سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

قیمت فی شیشی آٹھ روپے (۸؍)

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوف عجیب رجسٹرڈ

جریان احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصہ سے ایک ایسے کامیاب اور موثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت کم ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں. الحمد للہ آج دو سال تک بیشمار تجربات کے بعد ہم "سفوف عجیب" کو پیش کرتے ہیں. یہ ایک مانی ہوئی بات ہی کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا ان کی کوئی اور صورت ہو. ان میں بہر حال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنیوالے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں. لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہی اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہی۔ اب یہ سفوف جریان، احتلام، سرعت انزال اور رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو لے چینی اور غلظت پیدا ہو جاتا ہی سفوف عجیب اس سے مبرا ہی. ہمارا مخلصانہ مشورہ ہی کہ کم استطاعت مریض اس عجیب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔ اندازہ لگایا گیا ہی کہ دو سال کے عرصہ میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہی یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہی. قیمت فی ڈبیہ ۲۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے (۱؍۴)

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مستوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہی مستوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہی اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہی مستوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہی اور کچھ عرصے کے استعمال سے مستے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہی۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے (۱؍۸)

معجون مقوی رحم

ہمدرد دواخانہ کے مطب میں اس عجیب و غریب موثر معجون کا تجربہ تقریباً ڈیڑھ سال سے ہو رہا ہی اسکی کامیابی کے بعد بعد اطمینان عام ضرورتمندوں کے لیے پیش کیجاتی ہی یہ معجون عورتوں کے اکثر امراض کیلیے اکسیر ہی، عام کمزوری کو رفع کرنیکے علاوہ سیلان رحم سیلان غدی اور اندرونی اعضا تناسل کے ورم کو دفع کرنیمیں بہت کامیاب ثابت ہوئی ہی رحم اور اسکے متعلق اعضا خصیۃ الرحم اور نلوں کو قوت پہنچاتی ہی ایام ماہواری کی خرابیوں کو رفع کرتی ہی اگر خون کم آتا ہو تو اسکو مناسب مقدار میں خارج کرتی ہی اگر زیادہ آتا ہو تو اسکو اعتدال پر لے آتی ہی بعض موقعوں پر اختناق الرحم ہسٹریا والی عورتوں کو اس سے ایسا فائدہ ہوا جو ہمارے لیے بھی تعجب کا باعث ہوا بہر حال عورتوں کو اس دوا سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے خوراک ۹ ماشہ رات کو سوتے وقت ہمراہ شیر گاؤ یا ویسے ہی کھائیں۔ ثقیل اور بادی چیزوں سے پرہیز۔ قیمت فی شیشی ۲۰ دن کے لیے (۸؍)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مرکبات ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی!

الف

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴	اطریفل زمانی	خواص۔ دماغ کا تنقیہ کرتا ہے۔ مالیخولیا و مراق کے لیے بہت مفید ہے۔ درد سر، قولنج اور تبخیر کو رفع کرتا ہے۔ اس کی مداومت (برابر استعمال کرتے رہنا) نزلہ کا قلع قمع کر دیتی ہے۔ ہر مزاج والے کو موافق آتا ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ سے ۹ ماشہ تک ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا تنہا بغیر کسی چیز کے استعمال کریں۔ ترش و بادی اشیا سے پرہیز۔	فی سیر ۶/۲ فی تولہ ۰ر
۶	اطریفل شاہترہ	خواص، فساد خون اور خارش وغیرہ امراض کے لیے نہایت مفید ہے۔ آتشک کی گرمی دور کرنے کے لیے نہایت مجرب چیز ہے۔ ترکیب استعمال، ۷ ماشہ سے ایک تولہ تک عرق مرکب مصفی خون کے ساتھ یا بغیر کسی چیز کے صبح کو استعمال کریں۔ گرم و ترشی سے پرہیز۔	فی سیر ۶/۸ فی تولہ ۰ر
۸	اطریفل مقوی دماغ	خواص، دماغ کو قوت بخشتا ہے۔ آنکھوں کی روشنی کو قایم رکھتا ہے۔ نزلہ، درد سر حار کے لیے نہایت مفید ہے۔ ترکیب استعمال، صبح یا سوتے وقت ۹ ماشے استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۱۲/۳ فی تولہ ۰ر
۹	اطریفل غدو	خواص۔ خنازیر یعنی کنٹھ مالا کے لیے مفید ہے اور معدہ اور دماغ کو فضلات سے پاک کرتا ہے۔ ترکیب استعمال، صبح کو ۹ ماشے عرق مرکب کے ساتھ یا تنہا یا بغیر کسی چیز کے استعمال کرنا چاہیے۔ بادی اور ترشی سے پرہیز۔	فی سیر صمہ ر فی تولہ ار
۱۳	اطریفل کشنیزی	خواص۔ درد سر اور درد چشم اور کان کی بیماریوں کے لیے جو معدہ کی تبخیر کی وجہ ہوں مفید ہے۔ دماغ کو قوت دیتا ہے۔ اور معدہ کی تبخیر کو بند کرتا ہے۔ بواسیر کو روکتا ہے۔ ترکیب استعمال، ایک تولہ رات کو سوتے وقت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا ایسے ہی استعمال کریں۔	فی سیر ۴/۱۰ر فی تولہ ۰ر
۱۴	اطریفل مقل	خواص، بادی و خونی دونوں بواسیر کے لیے مفید ہے۔ قبض کو رفع کرتا ہے، بالخصوص خونی بواسیر کو روکتا ہے۔ ترکیب استعمال، صبح یا رات کو سوتے وقت بغیر کسی چیز کے تنہا استعمال کریں۔	فی سیر ۶/۸ فی تولہ ۰ر
۱۶	اطریفل ملین	خواص۔ دماغی بیماریوں کے لیے مفید ہے اور پرانے درد سر کو زائل کرتا ہے معدہ اور آنتوں کے درد کو دور کرتا ہے اور قبض کشا ہے۔ ترکیب استعمال۔ رات کو سوتے وقت ۹ ماشے یہ دوا نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔	فی سیر ۶ر فی تولہ ۰ر
۱۸	اکسیر الاطفال	خواص۔ اس دوا کا ہر مکان میں رہنا طبیب یا ڈاکٹر کا کام دیتا ہے، خورد سال بچوں کے واسطے نہایت ہی مفید ہے۔ معدے کو صحیح حالت میں رکھنا بدہضمی کو رفع کرنا اور پیٹ کی ہر قسم کی خرابیوں کی اصلاح کرنا اور قدرتی نشو و نما کو قایم و برقرار رکھنا اس کا خاص فعل ہے، غرضے کہ اسم بامسمّٰی ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ڈبیہ پر چسپاں ہے۔	فی ڈبیہ ۸ر آٹھ آنے
۱۹	اکسیر سوزاک	خواص، یہ سفوف سوزاک کے قرحہ کو بہت جلد بھر دیتا ہے، بارہا کا مجرب ہے۔ ترکیب استعمال، ۵ ماشے یہ سفوف حسب ذیل ادویہ کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے۔ شیرہ تخم خیارین تین ۳ ماشے، شیرہ تخم خربزہ ۳ ماشے۔ شیرہ خار خسک ۳ ماشے۔ شیرہ بادیان ۳ ماشے پانی میں باریک پیس کر شربت بزوری ۲ تولہ ملا کر سفوف کھائیں اور اوپر سے دوا پی لیں یا صرف شربت بزوری ۴ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی ڈبیہ ۴/۱۰ر
۲۰	اکسیر جریان	خواص۔ مادہ تولید کی اصلاح کرتا ہے۔ رقت و کثرت احتلام کو رفع کرتا ہے۔ بارہا کا مجرب ہے۔ ترکیب استعمال، ۱ ماشہ یہ اکسیر صبح کو گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ کھٹی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فی ڈبیہ ۱۰ر
۲۱	اکسیر طحال	خواص۔ طحال کے واسطے اکسیر ہے مرض کیسا ہی پرانا ہو اس کے استعمال سے شفائے کلی ہو جاتی ہے۔ تلی کے ورم کو تحلیل کرتی ہے اور اس کی سختی کو دور کرتی ہے۔ معدہ کو قوت پہنچاتی ہے۔ ترکیب استعمال، ۲ ماشے یہ دوا ۵ تولہ پانی میں ملا کر صبح و شام کھانا کھانے کے بعد استعمال کریں۔	فی شیشی ایک روپیہ ۱۰ر

نوٹ:۔ باقی اطریفلوں کے نام اور مختصر خواص اور قیمتیں آخر میں لگی ہوئی فہرست تتمہ میں دیکھیے۔ "منیجر"

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
	اکسیر فرنگ رجسٹرڈ	یہ دوا آتشک کے لیے تیر بہدف ثابت ہوئی ہے نئے اور پرانے ہر قسم کی آتشک میں اکسیر ہے ابتداء مرض میں استعمال کرنے سے مرض کو بالکل نیست و نابود کردیتی ہے سوداوی اثرات اور آتشک کے عوارض کو زائل کردیتی ہے۔ غرضیکہ یہ دوا آتشک کی بہترین دوا ہے۔ فی شیشی ۳۰ گولی تین روپے	
۲۲	الاحمر	خواص۔ تقویت باہ کے لیے بے نظیر دوا ہے۔ عام جسمانی کمزوری کو رفع کرتی ہے بے انتہا خون صالح پیدا کرتی ہے اعصاب کو قوی کرتی ہے اور حرارت عزیزی کی محافظ ہے۔ عجیب موثر چیز ہے۔ فی تولہ (مـــ۱۸) اٹھارہ روپے ترکیب استعمال، ۲ چاول سے ۴ چاول تک لبوب کبیرہ ماشے یا معجون جالینوس لولوی ۵ ماشہ یا کسی اور مناسب بدرقہ کے ساتھ کھائیں۔	ٹکیہ ۱۲ خوراک ایک روپیہ
۲۳	اکسیر شفا — جنون اور اختناق الرحم کی اکسیر دوا	ہر قسم کے جنون کے لیے دنیا میں بہترین دوا ہے اس کے بے نظیر فوائد کو عام طور پر تسلیم کیا گیا ہے جنون کے عوارض میں بہت جلد تخفیف ہوجاتی ہے جنون جو اختناق الرحم (باؤگولہ) کی وجہ سے ہو اس کے لیے عجیب و غریب چیز ہے اس کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہے لیکن عام طور پر زیادہ سے زیادہ ۴۰ روز کا استعمال پورے فائدے کے لیے کافی ہے قیمت فی قرص دو آنے (۲/) ترکیب استعمال، ایک قرص صبح کو شربت روح افزا ۴ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔ اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں۔	
۲۴	اکسیر سعال رجسٹرڈ	(کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا) انسانی زندگی کا دارومدار پھیپھڑوں کی تندرستی اور سلامتی پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اس میں کوئی نقص پیدا ہوجاتا ہے تو صحت کے لیے نہایت مضر ثابت ہوتا ہے آج کل ہمارے اہل وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت زیادہ مبتلا نظر آتے ہیں "اکسیر سعال" اس شکایت کا کامیاب علاج ہے۔ چند روز کے استعمال سے مرض میں حیرت انگیز طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے اور یہ تکلیف دہ مرض رفع ہوجاتا ہے۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہوجاتی ہے اس کو قوت سے بدل دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۴۰ قرص ایک روپیہ چار آنے (عہ/) ترکیب استعمال، ایک قرص شہد یا مکھن میں ملا کر استعمال کریں۔ اس کے استعمال کے دوران میں مکھن اور دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیے۔	
		ب	
۲۷	[illegible]	خواص، زکام، نزلہ، مالیخولیا وغیرہ اور فالج، ضعف اعصاب و رعشہ و نسیان، درد قولنج۔ درد معدہ و جگر کے لیے بہت ہی مفید دوا ہے ہر مطب میں یہ دوا کثرت سے برتی جاتی ہے۔ ترکیب استعمال، صبح یا رات کو سوتے وقت ایک ماشہ یہ دوا عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔ ترش و بادی چیزوں کا پرہیز۔	فی سیر ۱۵ روپے فی تولہ ۳/
		ت	
۳۳	تریاق باہ (مغلظ منی والا)	خواص، مغلظ منی، نافع جریان، محرک باہ، ممسک و مقوی اعضاء رئیسہ ہے اس میں نشہ کرنے والی کوئی دوا نہیں ہے۔ ترکیب استعمال، تین ماشے کھا کر اوپر سے پاؤ سیر [illegible] پی لیں۔	فی تولہ ۸/
۳۵	[illegible]	خواص، یہ دوا معدہ اور آنتوں کو قوت دیتی ہے اور کمزوری معدہ کی وجہ سے جو دست آتے ہیں ان کو روکتی ہے۔ ترکیب استعمال، دو چاول یہ دوا معجون سنگدانہ مرغ ۵ ماشے کے ساتھ استعمال کریں۔	فی سیر ۳۰ روپے ٹکیہ ۵ خوراک عہ/
۳۷	تریاق نزلہ	خواص، نزلہ کو روکتا ہے اور کھانسی کے لیے مفید ہے اگر کچھ عرصہ تک استعمال کیا جائے تو نزلہ کی دائمی شکایت جاتی رہتی ہے۔ ترکیب استعمال، صبح یا رات کو سوتے وقت ایک تولہ استعمال کرنا چاہیے، ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۶ روپے فی تولہ ۰/
		ج	
۴۷	جوارش [illegible]	خواص، معدہ اور دل کو قوت دیتی اور دل و جگر کی ناروا حرارت کو کم کرتی خفقان اور تبخیر کو مفید ہے اور صفراوی دستوں کو روکتی ہے۔ دماغ کو بھی قوت دیتی ہے (ترکیب استعمال) ۷ ماشے یہ جوارش صبح کو عرق گاؤزبان بارہ تولہ یا ہمراہ آب تازہ کھائیں۔	فی سیر ۶ روپے فی تولہ ۰/
۴۹	جوارش جالینوس	خواص، بدہضمی و معدہ کی سردی کو دور کرتی ہے اور بادی بواسیر کا استیصال کرتی ہے پیٹ کو بڑھنے نہیں دیتی کھانا کھانے کے بعد اس کا استعمال غذا کو بھی جلد ہضم کرنے میں مددگار ہوتا ہے نفخ نہیں ہونے دیتی اور ریاحی درد کو دور کردیتی ہے نہایت مفید چیز ہے۔ ترکیب استعمال صبح کو یا دونوں وقت غذا کے بعد ۷ ماشے یہ جوارش استعمال کریں۔ بادی اشیاء سے پرہیز۔	فی سیر ۸ روپے فی تولہ ۰/
۵۱	جوارش انارین	خواص، معدہ اور جگر کو قوت دیتی اور اشتہا پیدا کرتی ہے اور حرارت کو تسکین دیتی ہے۔ ترکیب استعمال، ۹ ماشے یہ جوارش صبح یا جس وقت ضرورت ہو پانی کے ساتھ استعمال کرنی چاہیے۔	فی تولہ ۱/

نوٹ:۔ الف، ب، ت کی باقی دوائیں آخر میں لگی ہوئی فہرست تتمہ میں دیکھیے۔ "مینجر"

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۲	جوارش جالینوس	خواص۔ معدہ کو قوت دیتی ہے۔ دردِ کمر زائل کرتی ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ گندہ دہنی اور ریاح کو دور کرتی ہے، پیشاب جو سردی سے آتا ہو روکتی ہے۔ بادی بواسیر اور گردہ و مثانہ کی ریگ کو دفع کرتی ہے۔ اشتہا پیدا کرتی ہے قبض کو رفع کرتی۔ بالوں کی سیاہی قایم رکھتی، دردِ سر اور بلغمی کھانسی کو نافع ہے۔ حکیم جالینوس کا مجوزہ نسخہ ہے۔ ترکیب استعمال، ۹ ماشے یہ جوارش عرق بادیان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا قدرے پانی کے ساتھ استعمال کریں بادی و ثقیل اشیاء سے پرہیز۔	فی سیر ۶؍ فی تولہ ۔؍
۵۳	جوارش زرعونی سادہ	خواص۔ گردہ و جگر کو قوت دیتی مادہ تولید کو بڑھاتی ہے باہ کو قوت دیتی اور کمزوری کو زائل کرتی ہے۔ ترکیب استعمال، ۷ ماشے یہ جوارش صبح کو عرق بادیان ۷ تولہ عرق گذرہ ۵ تولہ یا صرف عرق انناس ۵ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ یا قدرے پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ بادی و ترش اشیاء سے پرہیز۔	فی سیر ۶؍ فی تولہ ۔؍
۵۴	جوارش زرعونی عنبری بنسخۂ کلاں	خواص۔ گردہ مثانہ و جگر و دماغ کو قوت دیتی ہے۔ پشت کو مضبوط کرتی ہے۔ معدہ کی اصلاح کرتی ہے۔ بلغمی و سوداوی امراض مثلاً زیادتی پیشاب۔ دردِ سر بلغمی کھانسی و نقرس وغیرہ امراض کے لیے نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ ریاح کو دور کرتی مادہ تولید کی پیدائش کو بڑھاتی اور باہ کو قوت دیتی ہے اور بالوں کی سیاہی کو قایم رکھتی ہے۔ ترکیب استعمال، آلات تولید اور گردہ و مثانہ کو قوت دینے کے واسطے ۵ ماشے جوارش کشتہ فولاد دو چاول کے ساتھ استعمال کریں۔ اگر گردہ کے ضعف سے ریگ آتی ہو یا پیشاب میں شکر یا چربی دار مادہ خارج ہوتا ہو تو یہ جوارش ۵ پانچ ماشے کشتہ زمرد ۲ چاول اور عرق انناس آٹھ تولہ شربت بزوری دو تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔ نوٹ :- اس جوارش کو صرف کشتہ فولاد یا صرف کشتہ زمرد یا صرف جوارش بھی استعمال کر سکتے ہیں۔	فی سیر ۲۰؍ فی تولہ ۴؍
۵۷	جوارش سفرجل مسہل	خواص، درد قولنج کو زائل کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ معدے کو قوت دیتی ہے، دست آور ہے اور دستوں کے ذریعے خراب اور فاسد مادے کو خارج کر کے معدہ اور امعاء کو پاک کرتی ہے۔ جگر کی حرارت کو کم کرتی ہے۔ ترکیب استعمال صبح یا رات کو سوتے وقت ایک تولہ عرق بادیان یا نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کرنی چاہیے۔ قابض چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۶؍ فی تولہ ۔؍
۶۲	جوارش عود ترش	خواص، معدے کو قوت دیتی اشتہا پیدا کرتی ہے، غذا کے ہضم ہونے میں مدد دیتی ہے۔ رطوبت اور بلغم کو تحلیل کرتی ہے۔ بھوک لگاتی اور صفرا کی زیادتی سے جو خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں ان کے لیے بالخصوص مفید ہے۔ ترکیب استعمال، ۷ ماشے صبح کو تنہا بغیر کسی دوا کے یا دوسری مناسب دوایات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترشی کا پرہیز	فی سیر ۱۲؍ فی تولہ ۔؍
۶۳	جوارش عود شیریں	خواص۔ معدے کو قوت دیتی ہے۔ قبض کو دور کرتی ہے اشتہا کو ترقی دیتی ہے۔ ترکیب استعمال، ۹ ماشہ یہ جوارش عرق بادیان ۱۰ تولہ کے ساتھ یا تنہا ویسے ہی استعمال کی جاتی ہے۔ بادی و ترشی کا پرہیز۔	فی سیر ۱۲؍
۶۶	جوارش کمونی	خواص معدے کی سردی اور سوء ہضم اور کھٹی ڈکاروں کو دور کرتی ہے اور بخار کو جو معدے کی خرابی سے ہو زائل کرتی ہے اور رطوبت کو خشک کرتی ہے معدے کو پاک و صاف رکھتی ہے قبض کو رفع کرتی ہے اور ہچکی اور شہوت کلبی کو دور کرتی ہے۔ ترکیب استعمال، ۷ ماشے سے ایک تولہ تک صبح کو عرق بادیان ۶ تولہ عرق عنب الثعلب ۶ تولہ یا اور مناسب دویہ کے ساتھ یا صرف پانی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے، ٹھنڈی مرطوب اور بادی چیزیں نہ کھائیں ہلکی غذا کھائیں مگر بھوک سے کم۔	فی سیر ۸؍ فی تولہ ۔؍
۶۹	جوارش مصطگی	خواص، معدہ و جگر کی سردی کو دور کرتی ہے اور منہ سے پانی بہنے کو اور پیشاب کی کثرت اور دستوں کو روک دیتی ہے، خفقان کو دور کرتی وضعف معدہ کے لیے مفید ہے۔ ترکیب استعمال ایک تولہ یہ جوارش صبح کو ہمراہ عرق بادیان یا صرف پانی سے استعمال کی جائے، مرطوب نفاخ اور دیر ہضم غذاؤں سے پرہیز	فی سیر ۱۲؍ فی تولہ ۔؍
۷۱	[illegible]	خواص، معدہ کی خرابی اور کمزوری کو دور کرتی ہے بھوک پیدا کرتی ہے اور کھانا خوب ہضم کرتی ہے نہایت مفید دوا ہے۔ ترکیب استعمال، ۷ ماشہ یہ جوارش عرق بادیان ۱۲ تولہ یا قدرے پانی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز	فی سیر ۱۲؍ فی تولہ ۔؍
۷۴	[illegible]	خواص سوداوی امراض آتشک وگٹھیا عرق النساء وغیرہ امراض کے لیے اکسیر ہے اختلاج قلب اور توحش کے لیے جو سوداوی بخارات سے ہو فائدہ مند ہے۔ پرانے سوزاک میں بمشورہ طبیب اس کا استعمال نمایاں فوائد دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال، ۲ چاول یہ دوا مویز منقی میں رکھ کر اس کو چاروں طرف سے بند کر کے اس طرح نگلیں کہ دانتوں کو نہ لگے گھی دودھ خوب کھائیں	فی ماشہ ۱۲؍ فی تولہ ۹؍
۷۵	جواہر مہرہ	خواص اعضائے رئیسہ دل دماغ کو نہایت قوت دیتا ہے۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے، امراض کے بعد جو کمزوری رہ جاتی ہے اس کو زائل کر کے اصلی قوت بخشتا ہے طب یونانی کی کامیاب دواؤں میں سے ہے۔	فی ماشہ ۱؍ ۱۵ اقراص ۲؍

نوٹ :- باقی جوارشیں آخر میں لگی ہوئی فہرست قیمت میں ملاحظہ فرمائیے۔ "مینجر"

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		ترکیب استعمال، ۲ چاول یہ جواہر مہرہ خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ یا دواء المسک معتدل جواہر والی ۵ ماشہ میں ملاکر استعمال کی جاتی ہے	
۷۶	جوہری	خواص۔ سوداوی امراض مثلاً آتشک وگٹھیا وغیرہ کے لیے ایک کامیاب اور نفیس دوا ہے۔ آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونو کے لیے نہایت مفید ہے۔ رعشہ، فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے مریض کو محفوظ رکھتی ہے۔ ترکیب استعمال، یہ دوا کیپشول میں محفوظ ہے اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں مکھن دودھ وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیے۔	فی خوراک ا ر

حب نشاط۔ یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و ممسک ہیں۔ سرعت کو دور کرتی ہیں کسی قسم کا نقصان نہیں کرتیں جیساکہ اس مطلب کی دوسری ادویہ کرتی ہیں۔ کوئی نشے کی چیز اس کا جزو نہیں۔ اپنے مطلب کی اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ سرعت کی شکایت کو دور کرتی ہیں۔ لذت و تفریح کا سامان بھی ہے۔ جریان کو دور کرتی اور باہ کو قوت دیتی ہیں۔ ایک ہی تجربہ اس کی خوبیوں کو ظاہر کردے گا۔ بازاری ممسک دواؤں میں نہ معلوم اور کیا کیا شامل ہوتا ہے لیکن نشہ کی چیزیں ہر حالت میں خراب اور برا اثر دکھاتی ہیں۔ حب نشاط اس سقم سے پاک ہے۔ ممسک دوا کے استعمال پر واقعی اور جائز ضرورت سے جو لوگ مجبور ہیں ان کے لیے بے ضرر اور مفید دوا ہے، قیمت فی درجن ایک روپیہ دو آنے (۱۲/ر)

ترکیب استعمال۔ خاص وقت میں ایک گھنٹے پیشتر ایک گولی دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۷۹	حب پپیتا	خواص، خرابی ہضم اور درد شکم کے لیے بہت مفید ہے ہیضہ کے دنوں میں اس کا استعمال زہریلے اثرات سے بچاتا ہے مفید چیز ہے۔ ترکیب استعمال، کھانا کھانے کے بعد یا بوقت ضرورت دو گولیاں کھائی جاتی ہیں۔	فی تولہ ۲ ر
۸۰	حب جواہر	خواص اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہے حرارت غریزی کی حفاظت کرتی ہے اور بیماری کے بعد جو کمزوری باقی رہ جاتی ہے اسکو دور کرتی ہے (ترکیب استعمال؛ خوراک ایک گولی دواء المسک معتدل ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ میں ملاکر کھائیں۔	فی درجن ۱۲/ر
۸۴	حب ایارج	خواص۔ مرگی پرانے درد سر اور امراض چشم میں فائدہ دیتی ہیں۔ دماغ کو فضلات سے پاک کرتی ہیں دماغ کے تنقیہ کے لیے خاص طور پر فائدہ مند ثابت ہوئی ہیں۔ ترکیب استعمال، جب چار گھڑی رات باقی ہو اس تک ۳ ماشے سے ۹ ماشے تک یہ گولیاں ورق نقرہ میں لپیٹ کر عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ کھا کر سو رہیں اور صبح کو مسہل پی لیں، تیسرے پہر کو مونگ کی کھچڑی کھائیں، نوٹ:۔ یہ گولیاں طبیب کی رائے سے استعمال کریں۔	فی تولہ ۲ ر
۸۷	حب پیچش	خواص یہ گولیاں پیچش کے لیے نہایت مفید ہیں۔ درد اور مروڑ کو بہت جلد افاقہ ہو جاتا ہے گولی کے استعمال کے ایک گھنٹہ بعد آرام ہونا شروع ہو جاتا ہے اکثر دوسری گولی کھانے کی نوبت نہیں آتی ایسی چیزیں احتیاطاً ہر گھر میں رہنی چاہئیں۔ ترکیب استعمال، ایک گولی سوتے وقت یا جس وقت ضرورت ہو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ اگر آنتوں میں سدے ہوں تو پہلے روغن ارنڈی سے رفع قبض کرلیں، گولی کے استعمال کے ایک گھنٹہ بعد تک کسی قسم کی حرکت نہ کریں۔	فی درجن ۶ ر
۹۲	حب سرور	خواص یہ گولیاں باہ کو قوت دیتی ہیں۔ سرور و نشاط پیدا کرتی ہیں دماغ کو قوت دیتی ہیں۔ جریان میں بھی نافع ہیں اور رقت و سرعت کے لیے مفید ہیں اور افیون کی عادت کو چھڑاتی ہیں۔ کھانسی و نزلہ کو روکتی ہیں۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی یا دو گولیاں صبح کو یا رات کو سوتے وقت خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ یا عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا رات کو سوتے وقت گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزیں نہ کھائیں۔	فی تولہ ۱۲/ر

حب المسک ۹۳۔ یہ گولیاں قوت باہ کے لیے اکسیر ہیں۔ استعمال کے دو گھنٹے بعد نعوظ سے بے تاب کردیتی ہیں نہایت بیش قیمت اجزا جیسے مشک عنبر، مروارید یاقوت وغیرہ سے تیار کی جاتی ہیں اسی وجہ سے ان کی قیمت زیادہ ہے قیمت ایکدرجن ۱۰ نصف درجن ۵ تین گولیاں ۳/ر

ترکیب استعمال۔ ایک گولی صبح یا شب کو آدھ سیر دودھ تازہ کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۹۵	حب حمل	خواص، بانجھ عورت کے لیے نہایت مفید ہیں۔ خدا کے فضل سے اس شکایت کو دور کرتی ہیں اور فرزند نرینہ کی خوشخبری دیتی ہیں اور ان خرابیوں کو جن کے سبب اولاد پیدا نہیں ہوتی دور کردیتی ہیں۔	فی درجن ۱۲ ر

نوٹ:۔ بقیہ گولیوں کے نام اور ان کے مختصر خواص اور قیمتیں آخر میں لگے ہوئے تتمہ میں ملاحظہ فرمائیے۔ "منیجر"

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		ترکیب استعمال، ہر مہینے ایام ماہواری کے بعد ایک گولی معجون موجرش ماشہ کے ساتھ ۳ روز متواتر صبح و شام استعمال کریں۔	
۹۶	[illegible]	خواص یہ گولیاں سوزاک کے لیے نہایت مفید ہیں نئے سوزاک کو ایک روز میں اور پرانے سوزاک کو جس میں کیسا ہی قرحہ پڑ گیا ہو تین روز میں نیست و نابود کردیتی ہیں۔ پیپ خون کی آمد مطلق بند ہوجاتی ہے۔ ترکیب استعمال، اگولی صبح اگولی شام کو ۵ تولہ چھاچھ میں گھول کر پچکاری کی جاتی ہے نوٹ پچکاری گولیوں کیساتھ دیجاتی ہے	فی شیشی ۱۲؍
۹۹	[illegible]	خواص یہ گولیاں آشوب چشم کو دور کرتی ہیں آنکھوں کی سرخی کو کاٹتی ہیں، درد کو تسکین دیتی اور مواد کو تحلیل کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال، ایک گولی پانی میں گھس کر آنکھوں کے پپوٹوں پر نیم گرم صبح، دوپہر اور شام کو لیپ کریں	فی درجن ۲؍
۱۰۱	حب سعال	خواص۔ خشک کھانسی کو جس میں قے ہوجاتی ہے نہایت مفید ہیں، نزلہ کو روکتی ہیں اور گلے کی خراش کو دور کرتی ہیں۔ شدت نزلہ میں جو خفیف حرارت محسوس ہوتی ہے اس کو جلد دور کرتی ہیں پہلی خوراک سے ہی فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ ترکیب استعمال، کھانسی کے وقت بچوں کو ایک گولی اور بڑوں کو دو گولیاں تک دیجاتی ہیں ترش و بادی چیزوں سے پرہیز	فی تولہ ۴؍
۱۰۲	حب آواز کشا	خواص۔ آواز بستہ کو صاف کرتی ہیں اور نہایت مفید ہیں (ترکیب استعمال) ایک گولی صبح و شام منہ میں رکھ کر گھلائیں۔	فی درجن ۱؍
۱۰۵	[illegible]	خواص، آنکھوں کے لیے نہایت مفید ہیں آنکھوں کے درد سرخی میل کو دور کرتی ہیں اور آنکھ کے مواد کو تحلیل کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال، ایک گولی پوست خش خاش کے پانی میں گھس کر پپوٹوں پر لیپ کریں۔	فی درجن ۳؍
۱۰۸	حب صرع	خواص۔ مرگی میں نہایت مفید ہیں اور ام الصبیان یعنی بچوں کی مرگی کو بھی رفع کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال ایک گولی ماں کے دودھ میں گھس کر پلائیں اور بچہ کی ماں کو ترشی و بادی سے پرہیز کرائیں۔ بڑی عمر کے مریض تین گولیاں صبح کو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں ثقیل اور دیر ہضم غذائیں نہ کھائیں	فی درجن ۲؍
۱۰۹	حب ضیق النفس	خواص۔ دمہ کے لیے نہایت مفید ہیں۔ ضیق النفس کے دورے کو روک دیتی ہیں۔ ترکیب استعمال، اگولی شب کو سوتے وقت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ صرف اگولی ہی استعمال کی جائے ترشی و بادی سے پرہیز	فی درجن ۳؍
۱۱۲	حب ممسک طلائی	خواص۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی ممسک و مقوی باہ ہے اور خوش کیف ہے۔ ترکیب استعمال ایک گولی مباشرت سے دو گھنٹے پیشتر غذا ہضم ہوجانے کے بعد پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی درجن ۱۸؍
۱۱۳	حب ممسک	خواص۔ امساک پیدا کرتی ہیں اور تفریح بخشتی ہیں۔ ترکیب استعمال ایک گولی مباشرت سے دو گھنٹے پیشتر غذا ہضم ہوجانے کے بعد پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی درجن ۶؍
۱۱۴	حب ممسک عنبری	خواص۔ یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی ممسک ہیں۔ سرعت انزال کی شکایت رفع کرنے میں بے نظیر ثابت ہوئی ہیں۔ ترکیب استعمال، ایک گولی مباشرت سے دو گھنٹے پیشتر غذا ہضم ہوجانے کے بعد پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	

حب عنبر مومیائی ۱۱۵

خواص۔ تقویت باہ کے لیے یہ گولیاں نہایت مفید ہیں۔ نوجوانی کی غلط کاری سے اعضائے تناسل و اعضائے رئیسہ میں جو ضعف پیدا ہوجاتا ہے اس کو دور کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ کو قوت دے کر کمزوری کی مخفی شکایتوں کو دور کرتی ہیں۔ مباشرت کے بعد ان کا استعمال بہت مفید ہے۔ قوت میں کمی نہیں ہونے دیتیں اور ان کے استعمال کے بعد قوت عود کر آتی ہے۔
ترکیب استعمال، دو گولیاں رات کو سوتے وقت پاؤ سیر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت فی درجن ایک روپیہ (۱؍)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۱۷	حب بواسیر بادی	خواص، یہ گولیاں بواسیر کے لیے نہایت مفید ہیں۔ سوزش کو رفع کرتی ہیں مسوں کو خشک کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال دو گولیاں تازہ پانی کے ساتھ کھائی جاتی ہیں۔ مسوں پر ضماد بواسیر لگائیں۔	فی درجن ۲؍
۱۱۸	حب بواسیر خونی	خواص۔ یہ گولیاں خونی بواسیر کے لیے مفید ہیں۔ ترکیب استعمال۔ دو گولیاں صبح کو تازہ پانی کے ساتھ کھائی جاتی ہیں۔	فی درجن ۲؍
۱۱۹	[illegible]	خواص۔ امراض جگر کے لیے نہایت مفید ہیں جگر کی سختی اور جگر بڑھ جانے اور زیادتی بلغم سے جگر کے مجاری میں جو سدے پڑ جاتے ہیں ان کو دور کر دیتی ہیں۔ قبض اور گرانی شکم کو رفع کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال، دو گولیاں دونوں وقت کھانے کے بعد استعمال کریں۔ دیر ہضم غذا اور گرم اشیا نہ کھائیں	فی درجن ۱؍

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت

حب مروارید ۱۲۵

یہ گولیاں عورتوں کے لیے نہایت مفید ہیں عورتوں کی ان مخصوص اور پوشیدہ شکایتوں کو دور کرتی ہیں جو انکی تندرستی اور قوت کو آہستہ آہستہ بالکل خراب کردیتی ہیں اور جوانی میں بڑھاپے کی حالت پیدا کردیتی ہیں رحم سے سفید رطوبت کا جاری رہنا جریان منی وغیرہ ان شکایتوں کے نام ہیں اور ان کے جو نتیجے کچھ عرصے کے بعد ظاہر ہوتے ہیں وہ دردانگیز ہیں سفید رطوبت جو رحم سے جاتی ہے وہ عورت کو نہایت کمزور کردیتی ہے یہ گولیاں اس کو دور کرتی ہیں۔ سیلان کو روکتی ہیں جریان کو کھوتی ہیں۔ قیمت فی درجن بارہ آنے (۱۲؍)

ترکیب استعمال، ایک ایک گولی صبح و شام عرق عنبرہ تولہ کے ساتھ یا دودھ کے ساتھ استعمال کی جائے۔ گرم بادی اور ثقیل اشیا سے پرہیز۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۲۶	حب ادلی	خواص۔ یہ گولیاں عورتوں کے رحم کی رطوبت خشک کرکے تنگی پیدا کرنے میں بے نظیر ہیں۔ ترکیب استعمال۔ شب کو ایک گولی اندام نہانی میں رکھ دی جائے اور صبح کو علیحدہ کردی جائے۔	فی درجن ۶؍
۱۳۱	حب لذیذ	خواص۔ یہ لذت کی نہایت عمدہ دوا ہے طرفین پر یکساں اثر کرتی ہے اور بہت ہی کیفیت دیتی ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی چنبیلی کے تیل میں گھس کر وقت سے تھوڑی دیر پہلے سر عضو پر لیپ کریں۔	فی درجن ۱۲؍
۱۳۴	حب ممسک سرخ	خواص۔ یہ گولیاں نہایت ممسک ہیں اور مبہی ہیں اور اکثر مزاج پر یکساں اثر دکھاتی ہیں۔ مجرب ہیں۔ ترکیب استعمال۔ جماع سے ایک گھنٹہ پہلے ایک گولی پاؤ سیر دودھ کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔	فی درجن ۱۲؍
۱۳۶	حلوائے [illegible]	خواص باہ کو قوت دیتا ہے گردہ و مثانہ کو طاقت بخشتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے چہرہ کو سرخ بناتا ہے نہایت لذیذ خوشبودار اور سریع التاثیر ہے۔ (ترکیب استعمال) صبح کے وقت دو تولہ سے پانچ تولہ تک استعمال کیا جاتا ہے۔	فی سیر صہ؍
۱۳۷	حلوائے سپاری پاک	خواص۔ گردوں کی کمزوری کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے ہاضمہ کو قوی کرتا ہے اولاد خواہ مرد کے قصور سے نہ ہوتی ہو خواہ عورت کے دونوں کی مایوسی کو دور کرتا ہے اور فرزند نرینہ کی خوشی دیتا ہے چہرہ کا رنگ نکھارتا ہے پرسوت کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہے رطوبت خشک کرکے تنگی پیدا کرتا ہے، ترکیب استعمال، ایک تولہ سے دو تولہ تک صبح کو چالیس دن یہ دوا استعمال کریں۔ اولاد نہ ہوتی ہو تو عورت و مرد دونوں کو کھانی چاہیئے۔ ترش و بادی چیزیں نہ کھائیں۔	فی سیر صہ؍ پانچروپے

حلوائے مغز سر کنجشک والا ۱۳۸

قوت باہ کے لیے مفید ہے مادہ تولید کی پیدائش کو ترقی دیتا ہے ممسک ہے اور سرعت کو مفید ہے گردہ و مثانہ کے ضعف اور درد کمر کو کھوتا ہے جسم کو فربہ کرتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے۔ فی تولہ ۱؍ فی سیر صہ؍

ترکیب استعمال۔ دو تولہ صبح کو استعمال کرنا چاہیئے۔ ترش و بادی چیزیں نہ کھائیں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۴۰	حلوائے [illegible]	خواص باہ کو ترقی دیتا ہے درد کمر کو رفع کرتا ہے سیلان منی اور سستی کو دفع کرتا ہے چہرہ کو سرخ کرتا ہے بدن کو قوی و فربہ کرتا ہے۔ ترکیب استعمال صبح کو ایک تولہ کھاکر اوپر سے گائے کا دودھ پاؤ سیر پی لیں۔ ترش و بادی اشیا سے پرہیز۔	فی تولہ ۱؍
۱۴۳	حب داد	خواص۔ یہ گولیاں داد کے لیے نہایت مفید ہیں چند روز کے استعمال سے داد بھوسی کی طرح اڑ جاتے ہیں۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی کو لیموں کے پانی میں یا سادہ پانی میں گھس کر لیپ کریں۔	فی درجن ۶؍
۱۴۴	حب [illegible]	خواص۔ یہ گولیاں امراض سوداوی کو دور کرتی ہیں آتشک کو زائل کردیتی ہیں اور تنقیہ کے بعد بہت فائدہ دیتی ہیں اور وجع المفاصل کو جو آتشک کی وجہ سے ہو دور کردیتی ہیں اور سوداوی دستوں کو روکتی ہیں۔ عجیب و غریب ہیں ترکیب استعمال، ایک گولی صبح اور ایک گولی شام پانی کے ساتھ حلق سے اتارلیں تا استعمال دوا مونگ کی دال اور کدوئے دراز نہ کھائیں۔ باقی اور کسی چیز کا چنداں پرہیز نہیں۔	شیشی ۲۰ گولی ۱۰؍
۱۴۶	حب [illegible]	خواص یہ گولیاں بخار کو خواہ کیسا ہی پرانا کیوں نہ ہو بیخ و بن سے کھو دیتی ہیں اور بارہا کی مجرب ہیں۔ ترکیب استعمال۔ دو گولیاں سرد پانی کے ساتھ بخار نہ ہونے کی حالت میں استعمال کی جائیں۔	فی شیشی ۴۰ گولی عہ؍
۶۶۵	حب خاص	خواص۔ ضعف باہ کی ایک مخصوص چیز ہے بدن کو قوت دیتی ہے اور اعضا رئیسہ کو قوی بناتی ہیں ان کے چند روزہ استعمال سے پٹھوں میں حرکت قوت آجاتی ہے دماغی ضعف دور ہوکر سستی دور ہوجاتی ہے بھوک خوب لگتی ہے خون کی پیدائش	فی درجن عہ؍

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		زیادہ کرتی ہیں ان کے چند روز استعمال سے بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں' ترکیب استعمال' ایک گولی صبح کو پاؤ سیر دودھ کے ہمراہ -	
۱۶۶	حب ممسک	خواص' یہ گولیاں مردانہ قوت کو قایم رکھتی ہیں' اور ضعف باہ کو دور کرنے میں عجیب الاثر ہیں' جوانی کی بے اعتدالیوں' یا پیرانہ سالی سے جو کمزوری ہوتی ہے اس کو دور کرتی ہیں- ترکیب استعمال' جوان آدمی ایک ہفتہ تک نصف گولی مکھن یا دودھ کے ساتھ استعمال کریں اس کے بعد ایک گولی تک استعمال کر سکتے ہیں۔ بوڑھے آدمی اول ہی میں ایک گولی استعمال کریں۔ ترشی و بادی اور مجامعت سے دوران استعمال میں پرہیز کیا جائے عام طور پر موسم سرما میں اس کا استعمال مناسب ہے۔ موسم گرما میں گرم مقامات پر اس کے استعمال کی اجازت نہیں-	فی درجن ۸ر
		خ	
۱۴۸	خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا	خواص' اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے' خیالات فاسد اور خفقان کو نافع ہے- امراض سوداوی کو مفید ہے- اور بیماری کے بعد جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اس کو جلد زائل کر دیتا ہے- نہایت نفیس چیز ہے- ترکیب استعمال' ۳ ماشے سے ۵ ماشے تک یہ خمیرہ صبح کو عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق گذر ۵ تولہ یا دوسری مناسب دوا کے ساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کیا جاتا ہے- کھٹی و بادی چیزوں سے پرہیز-	فی سیر ۱۶ر فی تولہ ۱۲ر
۱۵۰	خمیرہ ابریشم عود والا	خواص خفقان اور وحشت کو دور کرتا ہے۔ قوت باصرہ اور حافظہ کو ترقی دیتا ہے- معدے کو قوت دیتا ہے نیز سل ودق و خشک کھانسی میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے- ترکیب استعمال' ۶ ماشہ یہ خمیرہ صبح کو عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا صرف خمیرہ استعمال کیا جاتا ہے-	فی سیر للعہ ر فی تولہ ۸ر
۱۵۶	خمیرہ گاؤزبان سادہ	خواص- دل و دماغ اور بصارت کو قوت دیتا ہے وسواس خفقان و مالیخولیا کے لیے نہایت مفید ہے- ترکیب استعمال ایک تولہ یہ خمیرہ صبح کو چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھائیں-	فی سیر ۸ر
۱۵۷	خمیرہ گاؤزبان عنبری	خواص دل و دماغ اور بصارت کو قوت دیتا ہے- دماغی کام کرنے والوں کے لیے عمدہ چیز ہے- ترکیب استعمال چھ ماشہ یہ خمیرہ صبح کو استعمال کریں۔ کھٹی چیزوں سے پرہیز-	فی تولہ ۱ر
۱۵۸	خمیرہ گاؤزبان عنبری خاص	خواص- اعضائے رئیسہ دل' دماغ کو قوت دیتا ہے- بصارت کو قایم رکھتا ہے اور حافظہ کو ترقی دیتا ہے- ہر قسم کی کمزوری کو زائل کرتا ہے- روح پر اس کا اثر جلد محسوس ہوتا ہے- ترکیب استعمال ۵ ماشے یہ خمیرہ عرق گذر ۵ تولہ شربت انار ترش دو تولہ کے ساتھ استعمال کریں-	فی تولہ ۸ر
۱۵۹	خمیرہ گاؤزبان عنبری جدوار عود صلیب والا	خواص عام کمزوری کو زائل کرتا ہے اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے اعصاب کے ضعف کو دور کرتا ہے- دماغ اور حافظہ کے لیے بہت مفید ہے- زیادہ عرصے تک بیمار رہنے سے جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اس کو زائل کر دیتا ہے- مرگی' رعشہ' لقوہ' فالج کے اثرات کا ازالہ کرتا ہے- بچوں کے مرض ام الصبیان اور عورتوں کی بیماری اختناق الرحم میں نافع ہے عمدہ چیز ہے بیش قیمت ادویہ سے تیار کیا جاتا ہے- ترکیب استعمال' ۳ ماشے سے ۷ ماشے تک یہ خمیرہ کشتہ مرجان ۲ چاول' عرق گاؤزبان ۷ تولہ' عرق گذر ۵ تولہ' شربت ابریشم سادہ ۲ تولہ کے ساتھ یا صرف کشتہ مرجان جواہر والا کے ساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کریں-	فی تولہ ۶ر چھ آنے
۱۶۰	خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا	خواص' دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے- دماغی کام کرنے والوں کے لیے نہایت مفید ہے' دماغ کو روشن اور شگفتہ رکھتا ہے اور زیادتی محنت سے اس کو کمزور نہیں ہونے دیتا- بینائی اور حافظہ کو ترقی دیتا ہے اور خیالات فاسدہ کو دور کرتا ہے تفریح پیدا کرتا ہے اور دماغ کی خشکی دفع کرتا ہے' ترکیب استعمال' ۵ ماشے سے ۷ ماشے تک یہ خمیرہ کشتہ مرجان ۲ چاول یا دیگر مناسب ادویہ کے ساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کریں- کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز-	فی تولہ ۳ر ورق طلا والا فی تولہ ۶ر
۱۶۱	خمیرہ مروارید	خواص' دماغ اور دل کو قوت دیتا ہے خفقان اور گھبراہٹ کو دور کرتا ہے- موتی جھرہ اور چیچک میں بھی دل کی گھبراہٹ کے لیے دیا جاتا ہے- ترکیب استعمال' ۳ ماشے سے ۶ ماشے تک یہ خمیرہ صبح و شام استعمال کیا جائے -	فی تولہ ۴ر
۱۶۲	خمیرہ مروارید [illegible] طلا	خواص دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے بہت سا خون نکل جانے یا دستوں کی وجہ سے جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اس کو اور ہر قسم کی کمزوریوں کو دور کرتا ہے ضعف قلب اور خفقان میں بہت مفید ہے موتی جھرہ و چیچک میں جو گھبراہٹ اور دل پر گرمی ہوتی ہے اسے جلد زائل کرتا ہے سچے موتی اور جواہرات اور ورق طلا جیسے قیمتی اجزا سے بنایا جاتا ہے اعلیٰ درجہ کی چیز ہے اس کا مزاج معتدل ہے- ترکیب استعمال' یہ خمیرہ صبح و شام تین ماشے سے لے کر ۵ ماشے تک استعمال کرنا چاہیے -	فی تولہ ۱ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۶۳	خمیرہ [illegible]	خواص، خفقان، وحشت، مالیخولیا اور مراق کے لیے بہت مفید ہے اور تشنگی دور کرتا ہے تقویت قلب میں بے مثل ہے۔ ترکیب استعمال، ۳ ماشے صبح یا سہ پہر کو استعمال کریں۔ گرم و بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۸ر

نزلہ، زکام و کمزوری دماغ کی بے خطا دوا

خمیرہ نزلی جواہر والا ۱۶۴

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل، منصف اور دیگر دماغی کام کرنے والے اکثر زکام نزلہ کمزوری دماغ وغیرہ شکایات میں مبتلا ہوتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کی وجہ سے اکثر ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں ان تمام اصحاب کے لیے یہ عجیب و غریب بے خطا دوا بنائی گئی ہے اس دوا کے بہترین فوائد کو دیکھ کر طب یونانی کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اس کے استعمال سے اس کا قلع قمع ہو جاتا ہے طرفہ یہ کہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعف اعصاب کو دور کرتی ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امرض سے رہائی حاصل کریں تو آپ کو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں مل سکے گی اس کی قدر آپ استعمال کے بعد ہی کر سکتے ہیں، خوشرنگ ہے اور خوش ذائقہ ہے۔ ترکیب استعمال، ۶ ماشہ یہ خمیرہ صبح کو یا رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل اور زیادہ سرد اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ قیمت، فی تولہ صرف چار آنے رکھی گئی ہے جو اس کے بیش بہا فوائد کے اعتبار سے بہت کم ہے۔

گردہ اور مثانہ وغیرہ کی پتھری کا دنیا میں بہترین معالجہ

دوائے سنگ رجسٹرڈ نمبر ۱۶۶

گردہ اور مثانہ کی پتھری کے لیے بہترین دوا ہے پتھری کو آہستہ آہستہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے نکال دیتی ہے درد گردہ کو رفع کرتی ہے اور اکثر آپریشن وغیرہ کی تکلیف سے بچا لیتی ہے۔ قیمت، فی تولہ چار روپے۔

ترکیب استعمال، ۱ رتی یہ دوا ایک تولہ سکنجبین بزوری یا شربت آلو بالو میں ملا کر دیں غذا زود ہضم ہلکی چیزیں دینی چاہئیں، چاول اور ثقیل و بادی چیزوں سے پرہیز۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۶۷	دوائے لکنت	خواص۔ لکنت اور ہکلے پن کے لیے یہ دوا نہایت مفید ثابت ہوئی ہے بچوں میں نقل کرنے کی فطری عادت ہوتی ہے، بعض بچے ہکلے اور لکنت والے اشخاص کی نقل آتارنے لگتے ہیں اور بالآخر خود بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس قسم کی لکنت کے لیے یہ دوا مفید ثابت ہوتی ہے لیکن پیدائشی لکنت ہکلے پن میں کامیاب نہیں ہے۔ ترکیب استعمال، ایک ماشہ یہ دوا رات کو سوتے وقت زبان پر اچھی طرح مالش کریں اور اسی طرح صبح کو۔	فی شیشی ۸/۱ عہ
۱۶۸	دوائے جریان	خواص۔ جریان کے لیے مفید ہے خصوصاً اس جریان میں جس کا سبب رطوبت کی کثرت ہو اور دافع قبض ہے۔ ترکیب استعمال ۱ رتی یہ دوا ایک تولہ بالائی میں ملا کر صبح کو کھائیں۔ لال مرچ اور ترش چیزوں سے پرہیز۔	فی ماشہ ۳ر
۱۷۱	دوا المسک بارد جواہر والی	خواص خفقان و توحش کو جلد روک دیتی ہے اور روح کو فوراً قوت پہنچاتی ہے۔ اعضاء رئیسہ کو قوی کرتی ہے اور خیالات فاسدہ اور دل کی گرمی کو دور کرتی ہے۔ دل کو فرحت دیتی ہے۔ ترکیب استعمال ۶ ماشے یہ دوا عرق گذر ۷ تولہ عرق عنبر ۲ تولہ کے ساتھ یا صرف دوا ہی استعمال کریں۔	فی سیر للعہ ۴؍ فی تولہ ۸ر
۱۷۳	دوا المسک [illegible] جواہر والی	خواص۔ روح قلب اور دماغ کو قوت دیتی ہے اور وحشت اور مالیخولیا اور امراض باردہ مثل فالج لقوہ رعشہ کے لیے مفید ہے۔ ضعف معدہ کو دور کرتی ہیں اور رطوبات معدہ کو تحلیل کرتی ہے نہایت مفید اور زود اثر ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشے دوا المسک عرق بادیان ۵ تولہ عرق گذر سادہ ۵ تولہ عرق عنبر ۳ تولہ نبات سفید ۳ تولہ کے ساتھ استعمال کی جائے بلا کسی بدرقہ بھی یہ دوا استعمال کی جا سکتی ہے۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر للعہ ۴؍ فی تولہ ۸ر
۱۷۵	دوا المسک [illegible] جواہر والی	خواص۔ سوداوی خفقان مالیخولیا کے لیے مفید ہے دل اور جگر اور معدہ کو قوت دیتی ہے اور سوداوی بخارات کو تحلیل کرتی ہے۔ قیمتی فوائد رکھتی ہے۔ بیماری کے بعد کی کمزوری کو جلد رفع کرتی ہے۔ ترکیب استعمال ۳ ماشے سے ۷ ماشے تک یہ دوا المسک صبح کو مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کی جائے مندرجہ ذیل ادویہ کے ساتھ استعمال کریں تو زیادہ مفید ہوتی ہے عرق عنبر ۴ تولہ عرق گذر ۴ تولہ عرق بادیان ۴ تولہ مصری ۲ تولہ	فی سیر للعہ ۳؍ فی تولہ ۶ر شافی تولہ ۲ر
۱۷۷	دوائے [illegible]	خواص مستورات کے ایام ماہواری کو باقاعدہ کرتی ہے خون حیض کی کثرت کو جس کا بعض اوقات بند ہونا مشکل ہو جاتا ہے اس دوا کی صرف ۴ خوراکیں بند کر دیتی ہیں ۳ ماشے یہ دوا صبح و شام پاؤ سیر دودھ یا پانی کے ساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۲ر
۱۸۲	دوائے [illegible]	خواص یہ دوا ان لوگوں کے لیے ہے جو جوانی کی غلط کاریوں سے اپنے ہاتھوں آپ تباہ ہو چکے ہیں دوائے مالش رگوں پٹھوں کی جملہ خرابیوں کو زائل کر کے پوری قوت پہنچاتی ہے نہایت مفید ہے۔ ترکیب استعمال، کنج ران جسے چڈھا بھی کہتے ہیں اور عضو کے	فی شیشی عہ

نوٹ:- باقی خمیروں وغیرہ کے نام اور قیمتیں آخر میں لگے ہوئے تتمہ میں دیکھئے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		چاروں طرف ہلکے ہاتھ سے اچھی طرح نیم گرم مالش کریں۔ بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد کوئی طلا بھی استعمال کریں	
۱۸۳	[illegible]	خواص۔ اس دوا کے بھی وہی فوائد ہیں جو دوائے مالش کے ہیں۔ اگر دونوں یکے بعد دیگرے استعمال ہوں تو بہت جلد فائدہ ظہور میں آتا ہے۔ ترکیب استعمال، یہ دوا ایک تولہ کپڑے میں باندھ کر پوٹلی بنائیں اور دو تولہ تل کے گرم تیل میں پوٹلی گرم کرکے عضو پر ٹکور کریں۔ یہ عمل پندرہ منٹ تک جاری رہنا چاہیے۔ نوٹ:۔ بہتر یہ ہے کہ دوائے مالش ایک ہفتہ تک استعمال کی جائے اس کے بعد دوائے ٹکور ایک ہفتہ استعمال کی جائے اگر زیادہ ضرورت محسوس ہو تو طلا، کیمیا تاثیر جو اسی فہرست میں درج ہے تیسرے ہفتہ سے شروع کردیں اس کے دوران میں اگر کوئی مقوی استعمال کی جائے تو سونے پر سہاگہ ہے۔	فی ڈبیہ ۱۲ر

رجسٹرڈ دولابی

ذیابیطس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب دوا تیار ہوگئی ہے اس دوا کو تیار کرنے کا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہے اور اس کا نام "دولابی" ہے۔ ذیابیطس شکری ہو یا سادہ دو اقسام میں دولابی اکسیر صفت ہے اس دوا کی چند خوراکیں مرض کی قوت توڑ دیتی ہیں ذیابیطس کی وجہ سے جو عوارض جگر و گردہ وغیرہ میں پیدا ہو جاتے ہیں ان کی بھی اس دوا سے اصلاح ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک تین روپے (سعہ)

عرقیات کی روحیں !!

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۸۴	روح شاہترہ	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملا کر بطور عرق استعمال کریں اور عرق کے فوائد و ترکیب استعمال عرقیات میں ملاحظہ کیجیے۔	فی بوتل ۱۰ر
۱۸۵	روح کیوڑہ	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملا کر استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۱۲ر
۱۸۶	روح گاؤزبان	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملا کر بطور عرق استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۱۲ر
۱۸۷	روح گلاب	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملا کر بطور عرق استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۱۲ر
۱۸۸	روح مکوہ	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملا کر بطور عرق استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۱۲ر
نمبر ۱۸۸ (ا)	روح منڈی	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملا کر بطور عرق استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۱۲ر
〃 ۱۸۸ (ب)	روح پودینہ	تین تولہ یہ روح بارہ تولہ پانی میں ملا کر بطور عرق استعمال کریں۔ فوائد وغیرہ عرقیات میں ملاحظہ فرمائیں۔	〃 ۱۲ر
〃 ۱۸۸ (ج)	روح بیدمشک	دو تولہ یہ روح بارہ تولہ پانی میں ملا کر بطور عرق استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۶ر
〃 ۱۸۸ (د)	روح بادیان	دو تولہ یہ روح بارہ تولہ پانی میں ملا کر بطور عرق استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۱۲ر
۱۸۹	[illegible]	خواص، تمام سوداوی امراض و آتشک میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہے۔ پھوڑے اور پھنسیوں کو بہت جلد خشک کرتی ہے۔ خاص اہتمام سے تیار کیا جاتی ہے۔ ترکیب استعمال ۴ تولہ یہ روح ایک تولہ مصری ڈال کر استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں کا پرہیز۔	فی بوتل دو روپے

روغنیات

روغن سوزاک جدید:۔ یہ روغن نئے اور پرانے سوزاک کے لیے اس قدر مفید ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ سوزاک کو چند ہی روز میں مستقل فائدہ بخشتا ہے۔ جلن کو رفع کرتا ہے۔ قرحہ کو بھرتا ہے۔ ہر موسم کا استعمال بے خطر ہے۔ قیمت فی شیشی ایک تولہ ایک روپیہ (عہ)

ترکیب استعمال، ایک ماشے یہ روغن بتاشہ میں ڈال کر منہ میں رکھیں اوپر سے شربت بزوری ۴ تولہ پانی میں گھول کر پئیں۔ سرخ مرچ اور گرم اشیا سے پرہیز۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۹۶	[illegible]	خواص، یہ روغن عصبی دردوں کے واسطے بے نظیر بلکہ اکسیر ہے۔ گٹھیا، ذات الجنب اور درد قولنج وغیرہ میں نہایت مفید ہے۔ جلے ہوئے مقام پر لگانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ نیم گرم مالش کریں۔	فی تولہ ۶ر
۲۰۰	[illegible]	خواص، اعضا کی خشکی کو رفع کرتا ہے قبض کو دور کرتا ہے اور دماغ کو قوت دیتا ہے، نیند لاتا ہے اور کم خوابی کی شکایت میں نافع ہے۔ دست لانے میں اعانت کرتا ہے۔ ترکیب استعمال، اگر قبض آنتوں کی خشکی کی وجہ سے ہو تو ۶ ماشے سے ایک تولہ تک آدھ پاؤ نیم گرم دودھ کے ساتھ سوتے استعمال کریں۔ تقویت دماغ اور نیند لانے کے لیے دماغ پر مالش کریں۔	فی سیر (عہ) ر فی تولہ ۲ر
۲۰۴	[illegible]	خواص۔ تقویت دماغ اور تقویت باہ کے لیے مفید ہے اور قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ ترکیب استعمال، دماغ پر مالش کیا جائے اور باہ کے لیے بطور طلا کام میں لایا جائے۔	فی تولہ ۴ر

نوٹ:۔ باقی روغنوں کے نام اور ان کی قیمتیں آخر میں لگے ہوئے تتمہ میں دیکھیے۔

نمبر دوا	نام دوا	خوص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۰۹	روغن [illegible]	**خوص**۔ فالج، لقوہ، ضعف اعصاب کے لیے مفید ہے، چوٹ کا درد دور کرتا ہے اورام کو تحلیل کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال**، نیم گرم مالش کیا جائے۔ ٹھنڈے پانی اور ہوا سے بچیں۔	فی تولہ ۴ر
۲۱۰	روغن معین سماعت	**خوص و ترکیب استعمال**۔ امراض حارہ کے بعد کسی تیز حار مادہ سے حرارت کے باعث ثقل سماعت پیدا ہو جاتا ہے اور کم سننا اور اونچا سننا اور کان کا بجنا وغیرہ شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان شکایتوں میں یہ روغن بہت مفید ہے۔ دن میں دو تین مرتبہ اس کے نیم گرم قطرے کان میں ٹپکائیں۔	فی تولہ ۲ر
۲۱۶	روغن کاہو	**خوص و ترکیب استعمال**، درد سر، دماغ کی خشکی کو رفع کرتا ہے بے خوابی کو دور کرتا ہے اور فوراً نیند لاتا ہے اس کو سر پر ملیں۔	فی تولہ ار
۲۱۸	روغن [illegible]	**خوص و ترکیب استعمال**، درد سر حار اور بے خوابی کو (جو خشکی کی وجہ ہو) دور کرتا ہے۔ دماغ کو قوت دیتا ہے۔ نہایت مفید تیل ہے۔ بقدر ضرورت سر پر مالش کرنی چاہیئے۔	فی سیر صہ ر فی تولہ ار
۲۲۵	روغن البوب سبعہ	**خوص**، دماغ کی خشکی کو دور کرتا ہے اور میٹھی نیند لاتا ہے اور مرض سہر (بے خوابی) جس میں کسی وقت نیند نہیں آتی بہت نافع ہے۔ ناک کے زخم کو بھرتا ہے خاص نگرانی میں اور خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے۔ **ترکیب استعمال**، دماغ پر اس کو مالش کرنا چاہیئے اور اچھی طرح جذب کر دینا چاہیئے ناک کے زخم کے لیے ۳ قطرے ٹپکائیں۔	فی تولہ ۲ر
۲۲۸	روغن صندل	**خوص** یہ روغن پرانے سوزاک کو فائدہ دیتا ہے قرح کو بھرتا ہے سوزاک کی جلن دور کرتا ہے۔ مجرب ہے۔ **ترکیب استعمال**، ایک ماشہ یہ روغن بتاشہ میں رکھ کر منہ میں ڈالیں اور اوپر سے شربت بزوری ۲ تولہ پئیں۔	فی تولہ ۱۲ر
۲۲۹	روغن سورنجان	**خوص**۔ یہ تیل کمر اور پنڈلیوں کے درد اور وجع المفاصل و نقرس وغیرہ کے لیے بہت مفید ہے۔ **ترکیب استعمال**، نیم گرم درد کی جگہ مالش کریں اور سرد ہوا سے مقام ماؤف کو حتی الامکان بچانا چاہیئے۔	فی تولہ ار
	روغن ناصور	**خوص** دنیا میں ناصور کے لیے بہترین دوا ہے ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں بے خطا اور مجرب ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ ناصور کو نیم کے پانی یا صابن سے صاف کر کے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی میں یہ لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں۔ **نوٹ**:۔ شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے۔	فی شیشی ۸ر
	روغن اکسیر خنازیر	**خوص**: یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہے اسی فی صدی خنازیری مریض اس دوا سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہے، **ترکیب استعمال**، بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک گلٹی پر مالش کریں اس کے بعد ارنڈ کا پتہ تلپان گرم کر کے باندھ دیں۔ ایک شیشی ایک مریض کے لیے کافی ہے۔	فی شیشی ے تین روپے

روغن مقوی

یہ روغن قوت باہ کے لیے ایک عجیب چیز ہے حیرت انگیز قوت پیدا کرتا ہے، سیروں دودھ اور گھی ہضم کرتا ہے۔ غذا کو جزو بدن بناتا ہے اس روغن کو استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے اور پندرہ روز کے بعد پھر اپنا وزن کیجئے پھر دیکھئے آپ کا کتنا وزن بڑھا، ہزاروں سست اور لاغر اصحاب اس کے چند روزہ استعمال سے چست اور فربہ ہو گئے ہیں بعض اوقات جسم میں غیر معمولی ترقی کی وجہ سے پہچاننے میں تامل ہوتا ہے۔

ترکیب استعمال، دو رتی سے تین رتی تک یہ روغن صبح کو یا شب کو پاؤ سیر دودھ یا تولہ بھر مکھن میں ملا کر استعمال کریں۔ دوران استعمال میں دودھ اور گھی جس قدر ہضم کر سکیں استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل اشیا سے پرہیز کریں۔ قیمت فی شیشی چھ ماشہ دو روپے (عہ ر)

س

نمبر دوا	نام دوا	خوص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۳۵	سنون [illegible] دندان	**خوص**۔ دانتوں اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے اور دانتوں کی ہر قسم کی بیماریوں کو رفع کرتا ہے اور مسوڑھوں سے خون آنے کو روکتا ہے۔ مسوڑھوں کا گوشت اگر گل بھی گیا ہو تو پھر پیدا کرتا ہے اور منہ کو خوشبودار کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** سوتے وقت دانتوں پر ملیں اس کے بعد کلی نہ کریں صبح کو مسواک یا برش سے دانت صاف کر دیں۔	فی تولہ ۲ر
۲۳۶	سنون مقوی دندان	**خوص**، ہلتے ہوئے دانتوں کو جماتا ہے بشرطیکہ جگہ نہ چھوڑ چکے ہوں اور مسوڑھوں کی حفاظت کرتا ہے دانتوں کی نگہداشت کرتا ہے اور انھیں جلا دیتا ہے۔ غرضکہ دانتوں کے واسطے عمدہ چیز ہے۔ **ترکیب استعمال**، اس منجن کو دانتوں پر مل کر تھوڑی دیر کلی نہ کریں، شب کو مل کر سونا زیادہ مفید ہے۔	فی تولہ ار
۲۳۷	سنون [illegible]	**خوص و ترکیب استعمال**، دانتوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا، مسوڑھوں کی خراب رطوبت کو جذب کرتا۔ نزلہ کی رطوبت کو جو دانتوں پر گر کر درد پیدا کرتی ہے دور کرتا ہے۔ ڈاڑھ کے درد کو رفع کرتا ہے۔ رات کو یا بوقت ضرورت	فی تولہ ار

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		دانتوں پر ملیں۔ اس کے استعمال کے بعد آدھ گھنٹہ تک پانی استعمال نہ کریں۔	
۲۴۲	سنون مجلے	خواص و ترکیب استعمال۔ دانتوں کو جلا دیتا ہے اور منہ کو خوشبودار اور صاف کرتا ہے دانتوں پر ملیں اس سنون کو مل کر کلی بھی کر سکتے ہیں۔	فی تولہ ۱ر
۲۴۳	سنون مستی	خواص و ترکیب استعمال۔ دانتوں کو جلا دیتا ہے اور ہونٹوں پر دھڑی جماتا ہے منہ کو خوشبودار اور صاف کرتا ہے حسب معمول دانتوں پر ملیں	فی تولہ ۱ر
۲۴۴	[illegible]	خواص۔ معدہ کو قوت دیتا ہے ہضم اچھا کرتا ہے۔ بھوک خوب لگاتا ہے درد شکم کو فوراً رفع کرتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے معدے کے ضعف کو زائل کرتا ہے اور دافع قبض ہے اور ریاحی بواسیر کے لیے مفید ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ یہ سفوف کھانا کھانے کے بعد یا جس وقت ضرورت ہو استعمال کریں۔	شیشی ۵ تولہ ۸ر
۲۶۴	[illegible]	خواص سوزاک کا قرحہ بھر دیتا ہے اور اس دیر پا آزار سے نجات دلاتا ہے جریان کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ اول دن، دوسرے دن ڈیڑھ ماشہ۔ تیسرے دن تین ماشہ یہ سفوف شربت بزوری چار تولہ یا اور مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کریں۔ لال مرچ گرم اور ترش اشیا سے پرہیز۔	فی تولہ ۴ر

سفوف مغلظ و ممسک ۲۷۱

رقت و سرعت انزال کی شکایت کو رفع کرتا ہے اور مادہ تولید کو غلیظ کرتا ہے اور نہایت مبہی و ممسک ہے۔ جریان کیسا ہی زیادتی کے ساتھ ہو خدا کے فضل و کرم سے ۲۱ روز میں صحت کلی ہو جاتی ہے۔

ترکیب استعمال، ۶ ماشہ یہ سفوف صبح کو پاؤ بھر گائے کے تازہ دودھ کے ساتھ استعمال کریں کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔ قیمت فی ڈبیہ ۲۱ خوراک ۱۲ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۷۶	[illegible]	خواص، معدہ کو قوت دیتا ہے کھانا خوب ہضم کرتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا بھوک بڑھاتا جسم میں قوت اور تازگی پیدا کرتا ہے، سستی اور کاہلی کو دور کر کے تمام اعضا کو قوت بخشتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ یہ سفوف غذا کے بعد یا سوتے وقت پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بچوں کو باندازہ عمر اس سے کم مقدار میں استعمال کرائیں۔ قابض و بادی اشیا سے پرہیز۔	فی سیر ۶ر فی تولہ ۰ر
۲۷۷	سفوف شیخ الرئیس	خواص۔ معدہ کو قوت دیتا ہے بھوک بڑھاتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے ہضم اچھا کرتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ شیخ بوعلی سینا نے اس نسخہ کو تجویز فرمایا ہے۔ ترکیب استعمال ۳ ماشہ یہ سفوف بعد غذا یا جس وقت ضرورت پیش آئے استعمال کرنا چاہیئے۔	فی سیر ۶ر فی تولہ ۰ر

سفوف اعظم ۲۷۸

یہ سفوف باہ کے لیے اکسیر ہے کیسی ہی باہ سے ناامیدی ہو گئی ہو خدا کے فضل سے ایک ہفتہ کے استعمال سے اصلی حالت ہو جائے گی۔ ۳ ماشہ یہ سفوف گائے کے دودھ پاؤ سیر کے ساتھ استعمال کی جائے۔ قیمت فی شیشی ایک ہفتہ کے لیے دو روپے (۲ر)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۸۳	[illegible]	خواص کثرت حیض کو روکتا ہے۔ ایام ماہواری کو باقاعدہ کرتا ہے۔ رحم کی خراب رطوبت خشک کرتا ہے۔ جریان اور سیلان رطوبت کو مفید ہے۔ رحم کی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ نیز بواسیر کے خون کو روکتا ہے۔ ترکیب استعمال ۷ ماشہ صبح کو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	۱۵ خوراک کی ڈبیہ ۱۲ر
۲۹۰	[illegible]	خواص معدہ کو قوت دیتا ہے بھوک لگاتا ہے۔ قبض کو رفع کرتا ہے۔ معدہ کے ضعف اور ریاحی درد کو زائل کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ رتی یہ سفوف جوارش کمونی ۹ ماشہ میں ملا کر استعمال کریں۔ بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۱۲ر

شربت فولاد ۲۹۲

معدے کو قوت دیتا ہے۔ جگر کو خاص طور پر تقویت بخشتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے بھوک لگاتا ہے قوت جسمانی کو ترقی دیتا ہے، چہرے کو خوش رنگ بناتا ہے۔ بیماری کے بعد کی کمزوری کو دور کرتا ہے ضعف معدہ کی وجہ سے جو دست آتے ہیں ان کو روکتا ہے۔ نیز طحال و جگر بڑھ جانے کو مفید ہے۔ پرچہ ترکیب شیشی پر چسپاں ہے۔ بیس تولہ کی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے (۱۸ر)

ط

موجودہ میڈیکل سائنس کی روشنی میں ترتیب دیا ہوا ہمدرد دواخانہ کا ایک بے نظیر طلا

طلا شباب آور رجسٹرڈ ۳۶۲

یہ طلا ہمدرد دواخانہ کی مخصوص چیز ہے اس کے اجزا کو میڈیکل سائنس کی روشنی میں ترتیب دیا گیا ہے اس حیثیت سے یہ طلا اس قدر مفید ہو گیا ہے کہ اس کے متعلق کچھ لکھنا فضول ہے۔ یہ طلا عضو مخصوص کی تمام خرابیوں کو رفع کر کے نہایت قوت پہنچاتا ہے اس کے اجزا سریع النفوذ ہیں۔ عجیب و غریب چیز ہے۔ قیمت فی شیشی صرف (۲ر) پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

نوٹ:۔ باقی سفوفوں اور شربتوں کے نام اور قیمتیں آخر میں لگی ہوئی فہرست تتمہ میں دیکھئے۔ "منیجر"

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۶۳	طلاء کیمیا تاثیر	خواص۔ اس زمانہ میں جہاں تک دیکھا گیا ہے فی صدی نوے بلکہ پچانوے ابنائے وطن کمزور اور ضعف باہ کے شاکی ہیں جس کی وجہ زیادہ تر بچپن کی غلط کاری اور جوانی کی بے عنوانیاں ہوتی ہیں اور بجز غضب یہ ہے کہ شرم کے مارے کسی حاذق طبیب سے رجوع نہیں کرتے ہیں اور نہ اپنا درد دل کہتے ہیں اور دل کی حسرت دل ہی میں لیے ہوئے دنیا سے سفر کر جاتے ہیں لہٰذا ان حضرات کے واسطے جو اپنے آپ کو تباہ کر چکے ہوں اور از کار رفتہ و مایوس ہو کر موت کو زندگی سے بہتر سمجھنے لگے ہوں یہ طلا نہایت ادر جستجو سے تیار کیا گیا ہے فی الواقع یہ کیمیا تاثیر طلا ہے اور لطف یہ ہے کہ بالکل بے ضرر ہے نہ اپاڑ کرتا ہے نہ سوزش اور نہ بے چینی پیدا ہوتی ہے اور اگر دو ہفتہ پابندی شرائط کے ساتھ اس کا استعمال کیا جائے تو عضو کی کمزوری و سستی کو خواہ وہ کسی سبب سے ہو زائل کر کے از سر نو طاقت اور برانگیختگی پیدا کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ رتی بھر اور سیون بچا کر مالش کریں اور اوپر سے بنگلہ پان یا معمولی پان نیم گرم کر کے کچے سوت سے باندھیں اور صبح کو کھول دیں اور سرد پانی سے پرہیز کریں اور جماع سے جب تک طلا کا استعمال رہے قطعی پرہیز کریں۔ اگر کچھ دانے نکل آئیں تو طلا موقوف کر کے چنبیلی کا تیل لگائیں۔ جب آرام ہو جائے تو پھر شروع کر دیں۔	فی تولہ للعہ چار روپے
۳۶۴	طلاء شمشیر والا	خواص۔ کثرت جماع اور دیگر عوارض کے باعث عضو مخصوص میں اگر خرابی واقع ہو گئی ہو اس کو دور کرنا اور رطوبت ردیہ کو جذب اور تحلیل کر کے عروق و اعصاب کو قوت دینا اس کا خاص اثر ہے۔ چند روز کے استعمال سے ضعف اور سستی کی جملہ شکایتیں زائل ہو جاتی ہیں اور زائل شدہ قوت عود کر آتی ہے قابل قدر اور عجیب و غریب چیز ہے۔ ترکیب استعمال، حسب الترکیب طلا مذکورہ بالا۔	فی تولہ سے چھ روپے
۳۶۵	طلاء اکسیر	خواص، وہ نوجوان کہ جنھوں نے اپنے ہاتھوں اپنی جوانی کو خاک میں ملایا ہو اور قوت مردانگی کو زائل کر دیا ہو یا وہ شخص جو تجرد زیادتی سن کی وجہ سے معذور ہو گئے ہوں ان کے واسطے یہ طلا نہایت مفید ہے کجی اور سستی کو دور کرتا ہے۔ رگوں اور پٹھوں کو مضبوط بنا دیتا ہے دو ہفتے استعمال کریں۔ ترکیب استعمال، حسب الترکیب طلاء مذکورہ بالا۔	فی شیشی چار روپے
۳۶۶	طلاء مجلوق	خواص، یہ طلا ان لوگوں کے لیے ہے جو جوانی کی غلط کاریوں سے تباہ ہو چکے ہوں رگوں اور پٹھوں کی جملہ خرابیوں اور کجی کو زائل کر کے پوری قوت پہنچاتا ہے نہایت مفید ثابت ہوا ہے اس کے لیے موسم اور وقت کی قید نہیں ہر موسم اور ہر وقت استعمال کر سکتے ہیں۔ اور خوبی یہ ہے کہ صرف نیم گرم مالش کی جاتی ہے نہ باندھنے کا جنجال ہے اور نہ کپڑے خراب ہونے کا احتمال۔ کوئی دوا اس میں ناپاک اور بدبودار نہیں۔ دوسری خوبی یہ ہے کہ کسی قسم کا کسی جگہ درد ہو اس طلا کی چند روزہ مالش سے کافور ہو جاتا ہے مجلوقین کے لیے اس کا استعمال کم از کم ایک ماہ اور زیادہ سے زیادہ تین ماہ تک کافی ہوتا ہے۔ اگر کامل فائدہ اٹھانا ہو تو اس عجیب و غریب طلاء کا استعمال کریں۔ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ ترکیب استعمال اس کو نیم گرم کر کے تمام عضو پر خوب مالش کریں۔ سرد پانی سے حتی الامکان اور مجامعت سے قطعی پرہیز۔	فی شیشی جو تین ماہ کے لیے کافی ہے دو روپے (عہ)
۳۶۷	طلاء رنگ والا	خواص۔ باہ کو قوت دیتا ہے کمزوری کو دور کرتا ہے اور عصبی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ اعصاب میں طاقت اور برانگیختگی پیدا کرتا ہے۔ قیمتی اجزا سے بنایا جاتا ہے اور قیمتی فوائد بخشتا ہے۔ پہلے ہی دن اپنا اثر دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ بقدر چار رتی یہ طلا سر اور سیون بچا کر مالش کیا جائے اور اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم کر کے باندھ دیا جائے اس ترکیب کے بغیر بھی یہ طلا فائدہ دیتا ہے یعنی معمولی طور پر مالش کرنے سے بھی جلد اثر دکھاتا ہے۔	فی تولہ عہ دو روپے
۳۶۸	طلاء عجیب	خواص، اعضائے تناسل کے تمام نقائص کو دور کرتا ہے اور چند ہی مرتبہ کے استعمال سے قوت پیدا کرتا ہے پٹھوں کو قوی کرتا اور رگوں میں جو خراب رطوبت پیدا ہو جاتی ہے اس کو تحلیل کرتا ہے اپنے خواص میں عجیب الاثر ہے۔ ترکیب استعمال بقدر چار رتی یہ طلا سر اور سیون بچا کر مالش کریں اور اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم کر کے باندھ دیا جائے سرد پانی اور جماع سے پرہیز۔	فی شیشی عہ
۳۶۹	طلاء سنج	خواص، اعضاء تناسل کے تمام نقائص دور کرتا ہے اور چند ہی مرتبہ کے استعمال کے بعد قوت پیدا کرتا ہے ذرا اپاڑ کرتا ہے۔ بقدر ۲ رتی سر اور سیون بچا کر مالش کیا جائے اور اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم کر کے باندھ دیا جائے سرد پانی اور جماع سے پرہیز۔	فی تولہ عہ
۳۷۰	طلاء اعجاز	خواص وہ تمام خرابیاں جو بیہودہ افعال سے اکثر نوجوانوں کو لاحق ہو جاتی ہیں اور وہ شرم سے اس کا اظہار نہیں کرتے اور رفتہ رفتہ لطف زندگی کھو کر بصد حسرت کف افسوس ملتے ہوئے راہی عدم ہو جاتے ہیں ان کے لیے یہ طلا واقعی اعجاز اثر ہے اور اس کے استعمال سے قوت رفتہ رفتہ عود کر آتی ہے اعصاب میں توانائی پیدا کرتا ہے آبلہ و سوزش سے بالکل مبرا ہے ہر موسم اور ہر مذہب کے لوگ بلا کراہت استعمال کر سکتے ہیں	فی شیشی دو روپے

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		ترکیب استعمال شب کو بھرتی گرم کر کے سر اور سیون چھوڑ کر مالش کریں اوپر سے پان گرم کر کے باندھیں سرد پانی اور مجامعت سے پرہیز۔	
۳۷۱	طلاء ممسک	خواص۔ عجیب و غریب طلا ہے جس کے فوائد کا چرچا عام ہے ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے۔ عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہے۔ سست اور بیکار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں۔ کجی۔ لاغری کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے اور اس کے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہے۔ ترکیب استعمال اگولی کا ۱/۴ حصہ روغن چنبیلی میں گھس کر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں اوپر سے پان باندھیں مجامعت سے پرہیز۔	فی گولی للعہ، چار روپے

عرق فولاد ۳۷۲

نہایت ہاضم مقوی اعصاب و مقوی معدہ ہے۔ عمدہ خون پیدا کر کے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے بواسیر خونی و بادی کے لیے خاص طور پر مفید ہے معدہ و جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے۔ صبح ۵ تولہ عرق میں ۱ تولہ مصری ملا کر پی لیں۔ قیمت فی بوتل چار روپے (للعہ)

عرق روح افزا ۳۷۴

دل اور دماغ اور جگر کو نہایت قوت بخشتا ہے معدہ کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے اور ہاضمہ کو بیحد قوی کرتا ہے اور اعلیٰ درجہ کا مشتہی ہے غذا کو جزو بدن بناتا خون صالح کثرت سے پیدا کر کے چہرے کو خوش رنگ بناتا سستی و کاہلی کو دور کر کے طبیعت میں بشاشت اور شگفتگی اور جسم میں چستی و تازگی پیدا کرتا ہے ہر قسم کے ضعف کو خواہ کسی وجہ سے ہو دفع کرتا ہے اور گئی ہوئی قوت کو واپس لاتا ہے محرک باہ ہے سالہا سال تجربہ کیا ہمیشہ تیر بہدف ثابت ہوا قریب قریب ہر مزاج پر یکساں فائدہ دکھاتا ہے بلا قید موسم استعمال کیا جاتا ہے نہایت جانفشانی اور خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے قابل استعمال و عدیم المثال ہے قیمت فی بوتل تین روپے (سے۳، ترکیب استعمال۔ چار تولہ عرق میں ۹ ماشہ مصری ملا کر صبح یا سہ پہر کے وقت استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۸۴	عرق مصفی چوب چینی	خواص اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہے پھوڑے پھنسیوں کو اور خون کی ہر خرابی کو دور کرتا ہے چہرے کا رنگ نکھارتا ہے قوت باہ کے لئے مفید ہے عقل و حواس کو تقویت دیتا ہے معدہ کو قوت دیتا ہے ہضم طعام میں اعانت کرتا ہے مفرح قلب ہے اور طبیعت کو شگفتہ رکھتا ہے۔ ترکیب استعمال ۵ تولہ یہ عرق دن کو کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد پی لیں ایک دم نہ پئیں بلکہ تھوڑا تھوڑا پئیں۔	فی بوتل تین روپے
۳۸۹	عرق عنبر	خواص اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے غشی کو دور کرتا ہے اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے بواسیر کے خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اس کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال ۵ تولہ عرق میں ایک تولہ شربت انار شیریں میں ملا کر یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیا سے پرہیز۔	فی بوتل ۶؍
۴۱۴	[illegible]	خواص دق نہایت خوفناک اور سخت مرض ہے مریض کی جان لیکر پیچھا چھوڑتا ہے جب یہ بیماری مریض پر پورا قبضہ کرلے تو آرام ہونا مشکل ہو جاتا ہے اس لیے بہت جلد ایسے مریض کی خبر گیری کرنی چاہیئے مرض کے ترقی کرنے سے قبل اس کا علاج کرنا چاہیئے عرق ہر ابھرا جو نہایت محنت اور جستجو سے تیار کیا ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے دق کے مریض کو سرسبز اور شاداب بنا دیتا ہے مسکن حرارت ہے جگر اور پھیپھڑوں کو قوت پہنچاتا ہے ترکیب استعمال ۱۰ تولہ یہ عرق شربت اعجاز یا شربت بنفشہ ۲ تولہ یا اور مناسب دوویہ کے ساتھ پلائیں۔ لال مرچ اور ترشی کا پرہیز۔	فی بوتل ۴؍

غ

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۱۶	غازہ حسن افزا	خواص۔ چہرے پر ملاحت اور خوبصورتی پیدا کرنا ہو تو ہمارا غازہ حسن افزا استعمال کیجیئے چہرے کی جھائیاں داغ مہاسہ کو دور کرتا ہے اور چہرے کے رنگ کو صاف اور شفاف بنا دیتا ہے جلد کو نرم اور خوشبودار کرتا ہے۔ ترکیب استعمال رات کو ۲ ماشہ یہ غازہ قدرے پانی میں نیم گرم کر کے چہرے پر مالش کریں صبح منہ دھو ڈالیں۔	فی ڈبیہ ۱۲؍

ف

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۱۷	[illegible]	خواص ضعف معدہ و جگر کے لیے خاص چیز ہے بیماری کے بعد جو نقاہت پیدا ہو جاتی ہے اسکو بہت جلد زائل کرتا ہے جسم میں از سر نو تازگی و قوت پیدا کرتا ہے کمی خون اور خرابی خون (انیمیا) وغیرہ امراض میں اسکے فوائد حیرت انگیز ہیں خون کے سرخ دانوں کی تعداد میں اضافہ کرتا ہے اور انہیں سرخی خون (ہیموگلوبین) کی مقدار کو زیادہ کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت ۵، ۵ قطرے پانی میں ملا کر پئیں۔	فی تولہ ۲؍ دو روپے

ق

قرص سوزاک ۱۸

یہ دوا سوزاک کا بہترین معالجہ ہے جلن کو فوراً رفع کر دیتی ہے سوزاک کے جراثیم کو ہلاک کرتی ہے سوزاک کے لیے اکسیر ہے اور پرانے سوزاک کے لیے تریاق ہے۔ ترکیب استعمال ۴ قرص شربت بزوری ۲ تولہ کے ساتھ اگر دودھ کی لسی کے ساتھ استعمال کی جائے تو زیادہ مناسب ہے۔ فی شیشی ۱ خوراک دو روپے (عہ)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۱۹	قرص عود رجسٹرڈ	یہ دوا تبخیر کے لیے بے حد مفید ثابت ہوئی ہے معدہ اور جگر کی زائد حرارت کو اعتدال پر لاتی ہے صفرا کی زیادتی کو رفع کرتی ہے دائمی نزلہ درد سر کی شکایات اس کے استعمال سے چند روز میں رفع ہو جاتی ہے غذا کے ہضم میں مدد دیتی ہے خفقان قلب کو نافع ہے مقوی دماغ جگر ہے۔ ترکیب استعمال دو دو قرص کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت پانی کے ساتھ استعمال کریں، گرم، ثقیل، بادی اشیا سے پرہیز۔ قیمت فی شیشی ۱۲۰ قرص دو روپے (عـ/)	
۴۳۲	قرص ملین	خواص۔ یہ دوا قبض کے لیے نہایت مفید ہے معدہ اور آنتوں کو فضلات سے پاک کرتی ہے آنتوں کی قوت دافعہ کو قوی کرتی ہے۔ قبض کی وجہ سے جو امراض پیدا ہو جاتے ہیں درد سر، درد گوش، آشوب چشم وغیرہ کو زائل کرتی ہے۔ یہ ایک نہایت بے ضرر اور ہلکی قبض کشا چیز ہے۔ ترکیب استعمال دو یا تین قرص رات کو نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ثقیل اشیاء سے پرہیز	فی درجن ۱۰/

کشتہ جات اور کشتوں کی ٹکیاں

خریداروں کی آسانی کے لیے اب کشتوں کی ٹکیاں بھی تیار کی گئی ہیں ایک ٹکیہ کی ایک خوراک مقرر ہے اب اختیار ہے چاہے ٹکیاں منگائیں چاہے کشتہ جات اصلی صورت میں منگائیں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۳۵	کشتہ طلا جوہری	خواص سونے کا ایک خاص کشتہ ہے یہ ارواح اور حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے تمام اعضاء رئیسہ کو قوت بخشتا ہے اور جسم میں جس قدر قوتیں ہیں سب کو فائدہ پہنچاتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے اور غذاؤں کو جزو بدن بناتا ہے چند ہی روز میں اپنا اثر دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ چاول یہ کشتہ دواء المسک معتدل جواہر والی ۵ ماشہ یا لبوب کبیر ۵ ماشہ یا مکھن ایک تولہ میں استعمال کریں، ترشی کا پرہیز۔	ایک ماشہ عـہ/ ٹکیاں ۱۵ خوراک چار روپے
۴۳۶	کشتہ بیضہ	خواص جریان کے لیے نہایت مفید ہے مادہ تولید کو بڑھاتا اور غلیظ کرتا ہے قوت مردمی کی حفاظت کرتا ہے اور جگر کو قوت پہنچاتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ چاول یہ کشتہ معجون آرد خرما ایک تولہ یا مکھن ایک تولہ میں ملا کر کھائیں۔	ایک ماشہ کی شیشی ۶/ ٹکیاں ۱۵ خوراک ۵/
۴۴۰	کشتہ زمرد	خواص و ترکیب استعمال جگر کو قوت دیتا ہے کھانسی کے لیے نافع ہے اس جریان کو جو مثانہ کی حرارت سے ہو مفید ہے زیادتی پیشاب کو روکتا ہے، مفرح قلب ہے، ۲ چاول یہ کشتہ ہمراہ جوارش زرعونی عنبری بہ نسخہ کلاں ۵ ماشہ یا جوارش زرعونی سادہ استعمال کیا جائے۔ گرم اشیاء کا پرہیز۔	فی تولہ لـلعـہ/ ٹکیاں ۱۵ خوراک ۹/
۴۴۱	کشتہ طلا کلاں	خواص و ترکیب استعمال اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے ارواح و حرارت غریزی کی حفاظت کرتا جسمانی قوتوں کو قائم رکھتا ہے اور باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اعلیٰ درجہ کا مقوی و مبہی اور ہاضم ہے، ۲ چاول یہ کشتہ لبوب کبیر ۵ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ ماشہ یا دواء المسک جواہر والی ۵ ماشہ یا معجون جالینوس لولوی ۴ ماشہ یا مکھن ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کیا جائے بادی اور ترش اشیا سے پرہیز۔ مرغن غذا دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال مفید ہوگا۔ نوٹ:۔ اس سے قبل اس کشتہ میں سونے کے ذرات قائم و نمودار رہتے تھے جس کی وجہ سے اکثر طبیب وید صاحبان کا یہ اعتراض تھا کہ یہ کشتہ نہیں ہے کشتہ وہ ہے جو خاک ہو جائے اس لیے اب ہم نے اس کو دوسری ترکیب سے تیار کیا ہے جو نہایت عمدہ اور بالکل غبار ہو گیا ہے اور فوائد میں پہلے سے زیادہ بہتر ثابت ہوا ہے۔	فی ماشہ ـــہ/ ٹکیاں ۱۵ خوراک للعہ/
۴۴۳	کشتہ فولاد	خواص و ترکیب استعمال معدہ و جگر کے لیے بہت مفید ہے بلغم تحلیل کرتا ہے خون کی اصلاح کرتا ہے ضعف معدہ کو زائل کر کے چہرے پر رونق لاتا ہے ۲ چاول یہ کشتہ جوارش تمبا ۲ ماشہ یا جوارش جالینوس ۶ ماشہ یا دواء المسک معتدل جواہر والی ۶ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔	فی تولہ ۳/ ٹکیہ ۱۵ خوراک ۹/
۴۴۵	کشتہ قلعی	خواص و ترکیب استعمال جریان کے لیے مفید ثابت ہوا ہے، سرعت، رقت، کثرت احتلام کو رفع کرتا ہے اس کے علاوہ معدہ باہ کو قوت دیتا ہے ۲ چاول یہ کشتہ لبوب کبیر ۵ ماشہ یا معجون آرد خرما ایک تولہ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ ترش و بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۸/ ۱۵ خوراک ۲/
۴۴۷	کشتہ مرجان سادہ	خواص و ترکیب استعمال دل کو قوت دیتا ہے اور کھانسی کے لیے مفید ہے۔ دو چاول یہ کشتہ خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۷ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان سادہ ایک تولہ میں ملا کر استعمال کریں۔	فی تولہ ۸/ ٹکیاں ۱۵ خوراک ۳/
۴۴۸	کشتہ مرجان جواہر والا	خواص و ترکیب استعمال تقویت دماغ و جگر کے لیے نہایت مفید ہے ضعف دماغ کی وجہ سے نزلہ و زکام، کھانسی، درد سر وغیرہ کی جو شکایات پیدا ہو جاتی ہیں ان سب کے واسطے مفید ہے۔ دو چاول یہ کشتہ خمیرہ گاؤزبان جواہر والا میں ملا کر کھائیں۔	فی تولہ للعہ/ ٹکیہ ۱۵ خوراک ۱۲/
۴۴۹	کشتہ مرجان طلائی	خواص و ترکیب استعمال معدہ کو قوت دیتا ہے اور جگر کے لیے بہت مفید ہے اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے۔ دو چاول یہ کشتہ جوارش بسباسہ ۷ ماشہ یا جوارش جالینوس ۷ ماشہ میں ملا کر استعمال کریں۔	فی تولہ ۳/ ٹکیہ ۱۵ خوراک ۹/
۴۵۰	کشتہ مروارید	خواص و ترکیب استعمال عورتوں اور مردوں دونوں کے جریان کے لیے بہت مفید ہے اعضاء رئیسہ کو قوت دیتا ہے علی الخصوص قلب کو فرحت دیتا ہے۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے عورتوں کی سیلان رطوبت کو روکتا ہے۔ دو چاول یہ کشتہ خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ ماشہ یا مفرح بارد ۵ ماشہ میں ملا کر استعمال کریں۔ ترشی و بادی سے پرہیز۔	فی تولہ للعـہ/ ٹکیہ ۱۵ خوراک دو روپے

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۵۱	کشتہ نقرہ	خواص و ترکیب استعمال۔ جگر معدہ اور دماغ کی کمزوری کو زائل کرتا ہے۔ مثانہ کو قوت دیتا ہے غذا کو خوب ہضم کرتا ہے باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اور جسم کو فربہ اور چست کرتا ہے۔ دو چاول یہ کشتہ دوا المسک ۳ ماشے یا انوشدارو ۷ ماشے یا خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۷ ماشے یا لبوب کبیر ۷ ماشے یا مکھن ایک تولہ میں ملا کر استعمال کریں۔ ترشی و بادی کا پرہیز۔	فی تولہ لعہ/ ۱۵ قرص ۹/
۴۵۲	کشتہ نقرہ جدید	خواص و ترکیب استعمال تمام اعضاء رئیسہ کو قوت دیتا ہے۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتا فعل ہضم کو قوی بناتا ہے مقوی باہ ہے اور مادہ تولید کی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ روح میں لطافت پیدا کرتا ہے اور چند روز میں چہرہ کو بارونق بنا دیتا ہے ۲ چاول کشتہ لبوب کبیر ۷ ماشہ یا دوا المسک جواہر والی ۵ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ ماشہ میں ملا کر استعمال کیجائے۔ ترشی و بادی سے پرہیز۔	فی تولہ عہ/ ٹکیاں ۱۵ خوراک ۸/
۴۵۳	کشتہ ابرک کلاں	خواص۔ فالج، لقوہ، کھانسی، دمہ اور خدر وغیرہ امراض کو رفع کرتا ہے اور ضیق النفس کے درد کو جلد روک دیتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ چاول یہ کشتہ ایک تولہ شہد میں ملا کر سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل چیزیں نہ کھائیں	فی تولہ ع/ ۱۵ خوراک ۶/
	کشتہ تامیسر	خواص جسمانی قوت کو بڑھانے میں عجیب چیز ہے خون صالح بکثرت پیدا کرتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے دودھ مکھن اور دیگر غذائیں بہت اچھی طرح جزو بدن کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ معدہ اور جگر قوی ہو جاتا ہے۔ برص کے لیے بھی مفید ہے۔ ترکیب استعمال ۲ چاول یا ۱ قرص بالائی یا مکھن میں استعمال کیا جائے تقویت باہ کے لیے لبوب کبیر میں استعمال کرنا چاہیے۔	فی تولہ لعہ/ ۱۵ قرص ۱۲/
	کشتہ فولادی سونے چاندی والا	خواص فولاد کا یہ مرکب کشتہ دل دماغ اور جگر کے لیے ایک خاص چیز ہے خون صالح بکثرت پیدا کرتا ہے چہرے کو سرخ و سفید کرتا ہے ضعیف معدہ اور جگر کے لیے نہایت مفید ہے جسم کو فربہ کرتا ہے مقوی غذائیں جزو بدن بناتا ہے۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے۔ ترکیب استعمال دو چاول یا ایک قرص دوا المسک معتدل جواہر والی یا لبوب کبیر یا جوارش جالینوس میں استعمال کرنا چاہیے۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۱۲/ ۱۵ قرص ۱۲/
	کشتہ طلا مرواریدی	خواص۔ یہ سونے اور سچے موتیوں کا ایک نہایت مؤثر کشتہ ہے جو بہت اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے اعضاء رئیسہ دل دماغ و جگر کو نہایت تقویت پہنچاتا ہے۔ عام جسمانی کمزوری جو بیماری کے بعد پیدا ہو گئی ہو بہت جلد رفع کرتا ہے محرک باہ ہے مریضان دق کو یہ کشتہ بہت مفید ثابت ہوا ہے ان کی قوت کی نگہداشت کرتا ہے پھیپھڑوں کو قوت دیتا ہے کھانسی میں مفید ہے ۲ چاول یہ کشتہ مناسب بدرقہ کے ساتھ دینا چاہیے عام کمزوری کیلئے دوا المسک معتدل جواہر والی اور مریضان دق کیلئے خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا یا مفرح بارد کے ہمراہ	فی ماشہ عہ/ قرص ۱۵ خوراک پانچ روپے (صہ)

کحل شفا ۴۵۷

دنیا میں آنکھیں بڑی نعمت ہیں آنکھوں کی قدر انسان کو اس وقت ہوتی ہے جب کسی قسم کی تکلیف پیدا ہوتی ہے ورنہ کچھ قدر و حفاظت نہیں کی جاتی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تھوڑی سی عمر میں کمزوری بصارت کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے یہاں تک کہ عینک کے خوگر ہو جاتے ہیں۔ یہ سرمہ ہم نے خاص طور پر بیش قیمت اجزا سے تیار کیا ہے جو تمام امراض چشم میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بینائی نہایت طاقت بخشتا ہے نیز جالا۔ پھولا۔ ناخونہ۔ خارش۔ نزول الماء وغیرہ کی شکایتوں کو رفع کرتا ہے اور خاص طور پر آنکھوں کو قوت بخشتا ہے عجیب و غریب چیز ہے اس سرمہ کی دو دو سلائیاں سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ/)

کحل الجواہر ۴۵۸

خواص۔ اس سرمہ میں جواہر ڈالے جاتے ہیں یہ آنکھ کی بینائی کو قائم رکھتا ہے آنکھوں کی بہت سی شکایتوں سے محفوظ رکھتا اور نظر میں قوت پیدا کرتا ہے فی زمانہ مطالعہ اور افکار و اشغال دماغی کی کثرت یا حفظ بصارت سے بے پروائی اور عام جسمانی کمزوری کی وجہ سے کمزوری نظر کی شکایت عام ہو گئی ہے لیکن یہ سرمہ پیدا شدہ شکایات کو روکتا ہے اور سن و سال میں آنکھوں کی شکایتوں کو دور کرتا ہے اگر عینک کی محتاجی قدرتی عینک کو بیکار رکھتی ہے اگر بغیر چشمہ کے کام نہیں ہو سکتا تو یہ سرمہ اس کو دور کرنے کے لیے حاضر ہے خواہ آنکھوں کو شکایت ہو یا نہ ہو یہ سرمہ بہر حال مفید ہے اور آنکھوں کو آفات مرض سے بچاتا ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنے (عہ/) ترکیب استعمال۔ اس سرمہ کی ایک ایک سلائی سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۶۳	کافور سیال	خواص۔ یہ کافور کا اعلیٰ درجہ کا مرکب ہے سل و دق میں نہایت مفید ہے ان امراض کے جراثیم کو ہلاک کرتا ہے فساد ہوا کے ضرر سے جسم کو محفوظ رکھتا ہے وبا ہیضہ کے زمانہ میں اس کا استعمال بطور حفظ ماتقدم اس سخت متعدی مرض سے حفاظت کرتا ہے نفث الدم (خون تھوکنے) میں فوری اثر دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال چار یا پانچ قطرے پانی میں ڈال کر استعمال کریں۔	فی تولہ عہ/

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
٤٧٠	[illegible]	خواص یہ دوائی تریاق فوائد رکھتی ہے جسم کے زہریلے اثرات کو زائل کرتی ہے فساد خون کے لیے مفید ہے پیٹ کے کیڑوں کو ہلاک کرتی ہے غذا کی خواہش کو زیادہ کرتی ہے ترکیب استعمال اس دوا کے چار قطرے ٥ تولہ پانی میں حل کرکے استعمال کریں۔	فی تولہ ٤ر

لبوب

لبوب اعظم ٤٧٧

یہ لبوب نہایت بیش قیمت ادویہ کا ایک نہایت نفیس مرکب ہے قوت باہ اور اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ مادہ منویہ کو غلیظ کرتا ہے اور اس کی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے نہایت بے ضرر چیز ہے۔ آپ اس کو ہر موسم میں خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے استعمال کرسکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی دس تولہ چار روپے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

لبوب کبیر ٤٨٢

خواص۔ قوت باہ کو ترقی دینے میں عجیب چیز ہے۔ اعصاب کو مضبوط کرتا ہے رنگ نکھارتا ہے دل و دماغ کو قوت دیتا ہے گردوں کو قوی کرتا ہے مادہ تولید کو کثرت سے پیدا کرتا ہے کمزوری کو زائل کرتا ہے قوت بڑھانے میں عجیب الفعل ہے ایسی چیز ہے کہ لوگ بار بار منگاتے ہیں قوت باہ کے لیے عمدہ چیز ہے۔ فی سیر ٥٠ر فی تولہ ٣ر۔ ترکیب استعمال ٥ ماشہ سے ٧ ماشہ تک یہ دوا کشتہ قلعی ٤ چاول یا کشتہ طلاء ٢ برنج کے ساتھ استعمال کیا جائے اگر ماء اللحم بنسخہ خاص ٥ تولہ اوپر سے پی لیا جائے تو اور زیادہ مناسب ہوگا۔ دودھ کے ساتھ یا صرف لبوب بھی استعمال کرسکتے ہیں۔

معجون مقوی و ممسک

یہ معجون قوت مردمی کے لیے حیرت انگیز چیز ہے بے انتہا ممسک ہے پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہے باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہے۔ دل عیش و نشاط کا مرکز بنجاتا ہے ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ دعہ ر ترکیب استعمال ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں یا خاص ضرورت سے ایک گھنٹہ قبل ایک ماشہ استعمال کریں۔

معجون اکسیر باہ ٥١٤

یہ معجون باہ کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قوت مردمی کو قائم رکھتی ہے عضو مخصوص کی تمام خرابیوں کو دور کرتی ہے پٹھوں میں طاقت اور سختی پیدا کرتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے۔ رقت کو دور کرتی ہے جوش اور قوت کو برقرار رکھتی ہے۔ غرض باہ کی ہر شکایت کے لیے اکسیر ہے۔ ترکیب استعمال۔ ٥ ماشے یہ معجون شیر گاؤ پاؤ سیر کے ساتھ یا رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ (١٠ر)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
٥١٧	[illegible]	خواص، حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتی ہے اعضاء کے درد کو زائل کرتی ہے۔ باہ کو قوت دیتی ہے معدہ کے ضعف کو دور کرتی ہے مصفی خون ہے۔ چہرہ کا رنگ نکھارتی ہے جو لوگ محرور المزاج ہوں ان کو بہت قوت اور فائدہ دیتی ہے۔ ترکیب استعمال، کمزور اشخاص ساڑھے چار ماشہ اوسط درجہ کی طاقت والے ٩ ماشہ اور قوی اشخاص ایک تولہ یہ معجون تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ اس معجون کی بڑی خوبی یہ ہے زیادہ پرہیز کی ضرورت نہیں۔	فی تولہ ٤ر
٥١٨	[illegible]	خواص۔ رقت اور سرعت کو دور کرتی ہے باہ کو قوت دیتی ہے مادہ تولید کی خرابی کی اصلاح کرتی ہے اور جریان کو روکتی ہے۔ یہ معجون کسی قدر قبض بھی کرتی تھی مگر اب اس میں ایسے اجزا شامل کیے گئے ہیں جو قبض نہیں ہونے دیتے۔ ترکیب استعمال ا تولہ یہ معجون کشتہ قلعی ٢ چاول میں ملا کر استعمال کریں۔ ترش و بادی اشیا سے پرہیز۔	فی سیر ٦ر فی تولہ ٠ر
٥٢٨	[illegible]	خواص باہ کو قوت دیتی ہے اعصاب میں صلابت پیدا کرتی اور خشکی کو زائل کرتی جریان و رقت کو کھو دیتی ہے عمدہ اور موثر چیز ہے، ٧ ماشہ یہ معجون عرق ماء اللحم عنبری بنسخہ کلاں ٥ تولہ یا عرق گذر ٥ تولہ شربت انار ٢ تولہ کے ساتھ یا صرف معجون ہمراہ شیر گاؤ۔ ترشی و بادی سے پرہیز۔	فی سیر ٣٠ر فی تولہ ٦ر

معجون جالینوس لولوی ٥٢٩

خواص، جالینوس نے اس معجون کے سات فائدے لکھے ہیں (١) قوت مردمی اور خواہش کو قائم رکھتی ہے (٢) گردہ اور دیگر اعضائے تناسل کے درمیانی عروق نیز مثانہ و انثیین و احلیل کو جو غلط کاری اور کثرت جماع سے متاثر ہوگئے ہوں اور دوران خون میں مزاحم ہوتے ہیں انہیں اعتدال کے ساتھ قوی کرتی اور اپنے ذاتی فعل نعوظ کے لیے بیدار کرتی ہے اور حالت طبعی تک پہنچاتی ہے (٣) پٹھوں میں قوت اور سختی پیدا کرتی ہے اور جوش قوت کو برقرار رکھتی ہے (٤)، مرد کی عظمت قائم رکھتی ہے (٥) چہرے کا رنگ نکھارتی ہے (٦) اچھی مقدار میں خون صالح پیدا کرتی ہے (٧) اعضائے خاص کی زائل شدہ قوت کا بدل پیدا کرتی ہے ہر عضو کی کمزوری کیلئے نافع ہے۔ فی تولہ (٨ر ٥ ماشے سے ٧ ماشہ تک یہ معجون استعمال کی جائے قوی اثر بنانے کے لیے کشتہ طلا ٢ برنج یا ماء اللحم خاص دو آتشہ ٥ ماشہ کے ساتھ بشرطیکہ موسم سرما ہو اگر گرمی یا برسات کا موسم ہو تو عرق بید مشک ٥ تولہ یا صرف دودھ کے ساتھ استعمال کی جائے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت

معجون حمل عنبری علویخانی ۵۳۶

خواص۔ جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو ان کے لیے بہت مفید ہے۔ تیسرے مہینے (حمل کے) سے اس کا استعمال شروع کیا جائے پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہوگا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہے عمدہ چیز ہے، ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ معجون عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ صبح استعمال کی جائے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے (۸)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۴۶	[illegible]	باہ کو قوت دیتی ہے سرعت کو زائل کرتی ہے عورتوں کے جریان کی مخصوص دوا ہے استقرار حمل میں ممد ہے عورتوں کی عام کمزوری کو دفع کرتی ہے نہایت مفید اور مجرب دوا ہے ترکیب استعمال ۱ تولہ یہ معجون پاؤ بھر دودھ کے ساتھ یا صرف معجون استعمال کی جاتی ہے ترشی و بادی کا پرہیز	فی سیر صمہ / فی تولہ ا
۵۵۳	معجون عشبہ	خواص، گٹھیا کے درد، آتشک، جذام اور فساد خون کی بیماریوں کے لیے نہایت مفید ہے معمولات مطب میں سے ہے۔ ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ معجون عرق شاہترہ ۶ تولہ عرق عشبہ ۶ تولہ کے ساتھ یا صرف معجون استعمال کریں بادی و ترش اشیا سے پرہیز	فی سیر ۸ / فی تولہ ۔
۵۵۴	[illegible]	خواص۔ گردہ و مثانہ کی پتھری کو توڑ کر بسہولت پیشاب کے راستہ نکالتی ہے گردہ و مثانہ کو قوی کرتی ہے۔ ترکیب استعمال ۳ ماشہ سے ۷ ماشہ تک صرف یہ معجون شیرہ تخم کرفس ۷ ماشہ شیرہ بادیان ۵ ماشہ عرق بادیان ۱۲ تولہ شربت بزوری ۳ تولہ کے ساتھ	فی سیر عنـ / فی تولہ ۴
۵۵۵	معجون فلاسفہ	خواص باہ کو بڑھاتی ہے مادہ تولید کی پیدائش کو زیادہ کرتی ہے بھوک لگاتی سلسل البول اور درد کمر اور درد گردہ وجع المفاصل کو دور کرتی ہے چہرے کا رنگ صاف کرتی ہے بدبوئے دہن کو زائل کرکے منہ کو خوشبودار بناتی ہے مسلمہ طور پر مفید ہے۔ ترکیب استعمال ۹ ماشے یہ معجون رات کو سوتے وقت استعمال کریں کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۸ / فی تولہ ۔

معجون مفرح الارواح

خواص۔ یہ معجون ایک پراسرار چیز ہے۔ حرارت غریزی کو قوت دیتی ہے اعضاء رئیسہ کی طاقت بڑھاتی ہے جسم کو فربہ اور قوی کرتی ہے عقل اور حافظ کو زیادہ کرتی ہے مرطوب بیماریوں کو زائل کرتی ہے دھات کے روگ کو مٹاتی ہے۔ اور مادہ تولید کو اس قابل بناتی ہے کہ اولاد پیدا ہو تکان اور کمزوری کو دور کرتی ہے اور قوت کو زائل نہیں ہونے دیتی حکماء کی رائے ہے کہ اگر اس معجون کو کسی طبیب حاذق کا مشورہ لیکر استعمال کیا جائے تو جو شخص ایک شادی کرکے بھی پشیمان اور ناکام ہو اس ناکام شخص کو اس کی آرزو سے پانچ حصہ زیادہ قوت حاصل ہو جائیگی اس کے اجزا نادر اور قیمتی ہونے کے علاوہ مشکل سے دستیاب ہوتے ہیں اور اس کو خاص ترکیب اور خاص اہتمام سے بنایا جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔

ترکیب استعمال: صرف ایک ماشہ یہ معجون استعمال کی جائے اس سے زیادہ ہرگز نہ استعمال کی جائے۔ عرق عنبرہ تولہ عرق ماءاللحم خاص دو آتشہ ۵ تولہ یا کسی اور مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کرنا زیادہ مفید ہے۔ دودھ کے ساتھ بھی استعمال کرسکتے ہیں۔

معجون جریان خاص ۵۷۰

خواص۔ جریان ایسا موذی مرض ہے جو انسان کے جسم کے اندر ہی اندر گھن کی طرح کھا لیتا ہے جو ہر انسان کو پانی کی طرح بہا دیتا ہے جوانی کو خاک میں ملانیوالا قوت جسمانی کو برباد کرنیوالا ایسی موذی مرض ہے اس قاطع نسل مرض کے واسطے یہ معجون اکسیر کا حکم رکھتی ہے معدہ میں غلظت پیدا نہیں ہوتی بفضل خدا صرف ۲۰ یوم کے استعمال سے یہ شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ برائے ۲۰ یوم (ع)، ترکیب استعمال، ایک تولہ یہ معجون پاؤ سیر دودھ کے ساتھ صبح کو استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔

معجون مومیائی ۵۷۴

خواص۔ تمام اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہے اور جماع کے بعد فوراً استعمال کرنے سے زائل شدہ قوت کا جلد بدل کر دیتی ہے اور کمزوری کو باقی نہیں رہنے دیتی۔ عجیب اثر رکھتی ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے (عہ)

ترکیب استعمال، ایک ماشہ سے تین ماشے تک یہ معجون عرق عنبر پانچ تولہ کے ساتھ یا صرف معجون استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔

معجون نقرہ ۵۷۹

دل اور دماغ کو قوت دیتی ہے جسم میں خوشگوار حرارت پیدا کرتی ہے اور خفقان کو زائل کرتی ہے۔ حرارت غریزی کو برانگیختہ کرکے قوت قائم رکھتی ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ)

ترکیب استعمال ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک یہ معجون عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا صرف یہ معجون استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت

معجون طلا ۵۸۱

خفقان اور امراض سوداوی کو زائل کرتی ہے دل و دماغ کو بیحد طاقت بخشتی ہے تمام اعضاء رئیسہ و شریفہ کو قوت دیتی ہے اور حرارت غریزی کو بڑھاتی اور تمام قوتوں کو قائم رکھتی ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپئے (عہ/)
ترکیب استعمال، ۲ ماشہ یہ معجون بید مشک ۵ تولہ یا عرق برگ تنبول ۵ تولہ یا دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

معجون اوجاع

یہ معجون ہر قسم کے ریاحی درد کے لیے اکسیر صفت ہے خصوصاً گٹھیا نقرس کے پرانے مریض اس سے حیرت انگیز طور پر صحت یاب ہو چکے ہیں اس معجون کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ غلیظ مواد کو اجابت کی راہ خارج کرتی ہے اور بتدریج مریض کو صحت ور کر دیتی ہے قبض کشا بھی ہے۔ فی تولہ صرف ۲/ ترکیب استعمال، رات کو سوتے وقت ۶ ماشہ معجون استعمال کریں ثقیل اور ترش چیزوں سے پرہیز۔

معجون شباب آور

قوت مردمی کی لاثانی دوا - یہ معجون ہمدرد دواخانہ دہلی کی مایۂ ناز دواؤں میں سے ہے قوت مردمی کے لیے اس کے خواص تریاق سے کم نہیں۔ یہ بات بلا مبالغہ کہی جا سکتی ہے کہ ہزاروں مایوس مریض اس کے استعمال سے شفایاب ہو گئے۔
شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ نے اس معجون کا نسخہ برسوں تجربات کے بعد بہت غور و کاوش سے مرتب کیا تھا الحمد للہ جو خوبیاں وہ اس معجون میں پیدا کرنا چاہتے تھے اس میں ان کو پوری پوری کامیابی حاصل ہوئی اسکی ایک سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ معجون زہریلی اور منشی اشیاء مثلاً بھنگ سنکھیا۔ کچلہ وغیرہ سے قطعی پاک ہے بلکہ اسکی یہ قوتیں مشک عنبر مروارید زمرد جیسی بے ضرر مقویات سے حاصل کی گئی ہیں اب آپ سمجھ لیجیے کہ یہ معجون اپنے اثرات میں ہر لحاظ سے کس قدر کامیاب ہوگی اسکے مختصر خواص جن کا ایک مدت سے تجربہ کیا جا رہا ہے یہ ہیں۔ - یہ معجون باہ کی ہر شکایت کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قوت مردمی کو بے انتہا فائدہ کرتی ہے خون اور مادہ تولید کو بڑھاتی ہے۔ حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتی ہے عصبی کمزوریوں کو دور کر کے سختی پیدا کرتی ہے۔ معدہ اور جگر کی اصلاح کرتی ہے۔ غذا کو جزو بدن بنا کر کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتی ہے اس کے استعمال سے چند روز بعد ہی چہرہ شگفتہ اور خوش رنگ ہو جاتا ہے اعضاء رئیسہ دل دماغ اور جگر کو اس کے استعمال سے خاص قوت حاصل ہوتی ہے۔ سرعت انزال کے لیے مفید ترین چیز ہے جریان منی جو کمزوری اعضاء تناسل کی وجہ سے ہو بہت جلد رفع کرتی ہے۔ جماع سے دو گھنٹہ پیشتر اگر اس کا استعمال کیا جائے تو امساک پیدا کرتی ہے اگر جماع کے بعد استعمال کیا جائے تو قوت میں کمی نہیں ہونے دیتی۔ اسکی خوبیاں اسکے استعمال کے بعد ہی ظاہر ہو سکتی ہیں۔ قیمت بہ نظر ہمدردی بہت کم رکھی گئی ہے یعنی فی تولہ صرف ایک روپیہ (عہ/)
ترکیب استعمال، ۳ ماشہ یہ معجون صبح یا شب کو پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔
نوٹ:- موسم سرما میں اگر یہ معجون عرق ماء اللحم بہ نسخہ خاص دو آتشہ نمبر ۴۹۳ کے ساتھ استعمال کی جائے تو سونے پر سہاگہ ہے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۸۹	مفرح بارد جواہر والی	خواص، قلب کو قوت دیتی ہے اختلاج کو زائل کرتی ہے۔ حرارت کو تسکین دیتی ہے فوراً اثر دکھاتی ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ مفرح عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ ۲ تولہ مصری ڈال کر یا صرف مفرح استعمال کریں۔	فی تولہ ۴/

مفرح یاقوتی معتدل

خواص۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتی ہے اور اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ضعف اسہال اور امراض رحم کے لیے بیحد مفید ثابت ہوئی ہے اشتہا پیدا کرتی ہے اور ہر قسم کی کمزوری کو دور کرتی ہے مقوی جگر ہے
قیمت ۱۲/ ترکیب استعمال ۲ ماشہ سے ۵ ماشہ تک شربت روح افزا ۲ تولہ یا دودھ کے ساتھ یا صرف مفرح استعمال کریں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۸۹	حب جنگی	خواص معدے اور امعاء کو قوت دیتی ہے ضعف معدہ کے سبب جو دست آتے ہیں ان کو بند کرتی ہے۔ ترکیب استعمال چار چاول یہ دوا معجون سنگدانہ مرغ ۶ ماشہ کے ساتھ استعمال کی جائے۔	فی تولہ ۱۲/ ٹکیاں ۱۵ خوراک ۱۲/
۵۹۹	الذہب ۶	آج تک سونا جن جن صورتوں میں استعمال کیا جاتا رہا ہے ان سب میں اس کی یہ صورت زیادہ سریع التاثیر ثابت ہوتی ہے، اس قیمتی دھات کے فوائد عرصہ دراز سے مسلم ہیں درحقیقت جسم کی ہر قسم کی کمزوری کے لیے سونا ایک خاص چیز ہے اس دوا کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ فوراً خون میں جذب ہو کر اپنا اثر شروع کر دیتی ہے اعضاء رئیسہ پر اس کا بہت جلد اثر معلوم	

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۹۹	[illegible]	ہوتا ہے اور جسم میں ایک نئی قسم کی قوت پیدا ہو جاتی ہے معدہ پر اس کا اثر غذا کی خواہش زیادہ ہونے کی صورت میں محسوس ہوتا ہے سل اور دق کے مریضوں کو خاص بدرقہ کے ساتھ استعمال کرانے سے اس میں مرض کے خلاف توانائی پیدا ہو جاتی ہے ضعف باہ وغیرہ کے مریض اس سے خاص فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ **ترکیب استعمال** ضعف عامہ کے لیے اس دوا کے دو تین قطرے عرق ماء اللحم عنبری ۵ تولہ کے ساتھ یا عرق گاؤزبان ۱۰ تولہ کے ساتھ یا صرف پانی میں ڈال کر استعمال کرنے چاہئیں دق وغیرہ کے مریضوں کو عرق ہرا بھرا یا عرق گذر عنبری کے ساتھ اور ضعف باہ کے مریض اس کو عرق ماء اللحم بنسخہ خاص دو آتشہ میں ڈال کر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ مکھن وغیرہ حسب برداشت کر سکتے ہیں۔	فی ماشہ تقریباً ۲۰ قطرے دو روپے (عہ)
۶۰۰	[illegible]	یہ کیمیاوی طریق سے بنایا ہوا موتیوں کا پانی ہے اور نہایت لطیف بے ضرر اور مفید چیز ہے امراض قلب اور ضعف عامہ میں اس کے فوائد قابل اعتماد ہیں آلات ہضم پر اس کا اثر خاطر خواہ پایا گیا ہے موتی جھرہ اور تقویت قلب کے لیے خاص چیز ہے۔ **ترکیب استعمال** ۵ قطرے عرق گاؤزبان ۵ تولہ یا صرف پانی میں ڈال کر استعمال کریں۔	فی تولہ عہ آٹھ روپے
	[illegible]	مشک عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مجموعہ۔ یہ مفرح نہایت قیمتی اجزا سے تیار کیا جاتا ہے اور دماغی کام کرنے والوں کے لیے آب حیات سے کم نہیں ہے جسکو اسکی ایک خوراک اس بات کی کافی ضمانت ہے کہ آپ کا دماغ اور جسم تمام دن بے تکان مصروف عمل رہیگا معدہ میں پہنچتے ہی تمام اعصاب پر غیر معمولی اثر کرتی ہے تمام دن کے تھکے ہوئے جسم اور دماغ اس سے از سر نو توانا ہو جاتے ہیں غرضکہ حیرت انگیز فوائد رکھتی ہے جو تجربہ سے ہی ظاہر ہوں گے۔ ایک شیشی میں ۱۲ خوراک دوا ہے۔	فی شیشی ایک تولہ عہ
	مثالی (رجسٹرڈ)	احتلام جسم انسان کا نہایت خوفناک دشمن ہے اس کے لیے مثالی دنیا میں لاثانی دوا ہے ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس کو بے شمار تجربوں کے بعد بہت ہی کاوش سے تیار کیا ہے احتلام ایک دو خوراک میں ہی رک جاتا ہے طرفہ یہ ہے کہ اعضا تناسلیہ میں کسی قسم کا نقص یہ دوا پیدا نہیں کرتی بلکہ ان کو ایک حد تک قوی بنا دیتی ہے۔ ایک مریض کے لیے مثالی کی ایک شیشی بالکل کافی ہوتی ہے۔ فی شیشی ۲۴ خوراک تین روپے (سعہ)	فی شیشی تین روپے
	ممسک بے نظیر (رجسٹرڈ)	اب کوئی شخص مایوس و ناکام نہیں رہے گا کیونکہ ممسک بےنظیر (رجسٹرڈ) کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا اس دوا کے خواص اس قدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے اگر آپکو آجتک اس قسم کی سریع الاثر اور مفید دوا استعمال کرنیکا اتفاق نہیں ہوا ہے تو ممسک بے نظیر کا تجربہ کیجیے۔ ممسک بے نظیر، جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے قوت اور مباہ کے متعلق جس قدر دوائیں موجود ہیں ان میں اور ممسک بےنظیر میں فرق یہ ہے کہ ممسک بےنظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی، "ممسک بےنظیر" میں مشک عنبر یاقوت، زمرد، مومیائی جیسی قیمتی ادویہ شامل ہیں اور یہ دوا مہینوں میں نہایت کوشش سے تیار ہوتی ہے۔ ہمدرد دواخانہ اس دوا پر بجا طور پر ناز کر سکتا ہے مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔	فی شیشی تین روپے سعہ

۶۲۴ نمک جالینوس

خواص۔ اس کے اجزاء ترکیب کا رخ خصوصیت سے معدہ اور اس کے تمام افعال کی جانب ہے سچ پوچھئے تو جسم کی مشین میں معدہ ہی ایک جادو کی تپلی ہے جس کو تمام جسم پر خاص اقتدار حاصل ہے دل و دماغ و جگر اور مغز استخواں سے لیکر بدن کی کھال تک سب اسکے محتاج ہیں معدہ کا عمل صحیح ہو تو کوئی خلط اعتدال سے زیادہ پیدا نہ ہو گی۔ کثرت بلغم سے تپ زکامی اور امراض سینہ و صدر اکثر فالج وجع المفاصل وغیرہ امراض پیدا ہوتے ہیں اسی طرح سوداکی کثرت طرح طرح کے عوارض پیدا کرتی ہے ریاح کی کثرت سے تبخیر اور طرح طرح کے درد جسم پر قابض ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً درد گردہ و پسلی و قم معدہ درد شکم و بواسیر وغیرہ نمک جالینوس معدہ میں داخل ہو کر اس تمام آلائشوں سے پاک و صاف کرتا ہے اور امعاء میں غذا کے ساتھ داخل ہو کر ہر ایک ردی مادہ کو دفع کرتا ہے ہمیشہ خون صالح پیدا کر کے جسم کو تازگی، چہرہ کو آب و تاب دماغ کو روشنی دل کو سرور آنکھوں کو بصارت و حافظہ کو تیزی بخشتا ہے نمک جالینوس کا دائمی استعمال اکثر امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔ قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ (۸ر)

نام دوا	خواص	قیمت
نمک ہاضم	خواص امراض معدہ کے لیے بیحد مفید ہے غذا کو جلد ہضم کرتا ہے گرانی شکم اور نفخ کو رفع کرتا ہے جسم کو ردی مواد سے پاک و صاف کرتا ہے بلغم چھانٹتا ہے۔ ترکیب استعمال ۴ چاول یا ایک قرص جوارش جالینوس یا جوارش کسیبا میں ملا کر بعد غذا انکو سوتے وقت کھانا چاہیے	فی تولہ عہ ۱۵ قرص ۱۲ر

ضبط تولید و اصلاح نسل نمبر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۶۲۵	[illegible]	معدہ و جگر کے امراض میں مفید ہی عظم جگر (جگر بڑھ جانا) میں فائدہ کرتا ہی فعل ہضم میں اعانت کرتا ہی اور گردہ کو فائدہ پہنچاتا ہی کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت ۵ قطرے تھوڑے پانی میں ملاکر پینے چاہئیں۔	فی تولہ ۱۲؍

دوائے خرمہرہ (رجسٹرڈ)

ڈاکٹروں کے ایک مخصوص طبقہ کا خیال ہی کہ جسم کے اندر کسی نہ کسی نمک کی کمی کی وجہ سے انسان بیمار پڑ جاتا ہی۔ لیکن ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات کا خیال ہی کہ ۷۵ فی صدی مریض ایسے ہوتے ہیں جن کے جسم میں نمکوں کی زیادہ سے زیادہ مقدار پہنچا دینے کے باوجود فائدہ نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ مجلس کی رائے میں یہ ہی کہ جسم میں نمکوں کی تقسیم جس مخصوص نظام کے سپرد ہی اس میں گڑبڑ یا اختلال واقع ہو جاتا ہی۔ اس گڑبڑ کے ذمہ دار عموماً جگر اور آنتیں ہوتی ہیں یہی وجہ ہی کہ ضعف دماغ، سر چکرانا، درد سر، پرانا نزلہ، نیند کی کمی، جی متلانا، بھوک کی کمی، صفرا کی زیادتی، تبخیر اور عام کمزوری وغیرہ ایسی شکایتیں ہیں جو معدہ اور آنتوں کے فعل کی اس گڑبڑ سے انسان میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور برابر علاج کرتے رہنے کے باوجود بھی نمایاں اور مستقل فائدہ نہیں ہوتا۔

"دوائے خرمہرہ" کو ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اسی خاص نقطۂ نظر سے ترتیب دیا ہی۔ اور لطف یہ ہی کہ اس میں کوئی چیز غیر طبعی شامل نہیں ہی۔ اس دوا کے اجزا کا رخ خصوصاً جگر اور آنتوں کی اس گڑبڑ کی اصلاح کی طرف ہی جس کا اوپر اشارہ کیا گیا ہی۔ پھر اس میں اعلیٰ قسم کے نمکیات شامل کرکے اس کے فوائد کے دائرہ کو بہت وسیع کر دیا گیا ہی۔ اب دوائے خرمہرہ مذکورہ مرضوں کو دور کرنے میں اکسیری خاصیتیں رکھتی ہی۔ یہ دوا ان لوگوں کے لیے بھی تریاق سے کم نہیں ہی۔ جو لمبی بیماریوں سے اٹھے ہوئے عام جسمانی کمزوری میں مبتلا ہوں۔ اطبا یقیناً دوائے خرمہرہ کو مناسب بدرقوں کے ساتھ استعمال کراکے نیک نامی حاصل کریں گے۔ خوراک ایک ٹکیہ مقرر ہی۔ صبح یا رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ کھائیں۔ اگر دودھ نہ ملے تو پانی کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔ کمزور بچوں کو آدھی ٹکیہ دینی چاہیئے۔ اگر مرض زیادہ تکلیف دہ ہو تو دن بھر میں دو خوراکیں اس دوا کی دی جا سکتی ہیں۔ بیماری سے اٹھے ہوئے لوگ اس دوا کو اگر دواءالمسک معتدل یا خمیرۂ گاؤزبان عنبری جواہر والا کے ساتھ استعمال کریں تو چند دن میں ان کی کمزوری رفع ہو جائے گی۔ قیمت فی درجن قرص بارہ آنے (۱۲؍)

ہمدرد کا مرہم

یہ مرہم بہت سے حادثوں اور مرضوں میں آپ کا بہترین رفیق ثابت ہوگا۔ اگر آپ کے کہیں چوٹ لگ گئی ہی تو فوراً تھوڑا سا ہمدرد کا مرہم نکال کر مالش کر دیجئے۔ ذرا سی دیر میں درد وغیرہ کی تکلیف کم ہو جائے گی۔ اگر یکایک کسی بھڑ بچھو یا کسی اور زہریلے جانور نے کاٹ لیا ہی تو اس مرہم کو لگاتے لگاتے ہی زہر کا اثر ختم ہونا شروع ہو جائے گا۔ اگر کسی عضو میں ورم ہو تو دو تین بار اس مرہم کو ہلکے ہاتھ سے مل دیجئے۔ بس ورم کافور ہو جائے گا۔ معمولی زخموں، پرانے زخموں اور ناصوروں تک کے لیے یہ مرہم اکسیر کا کام دیگا۔ ذرا سا مرہم پھایہ پر لگائیے اور زخم کو صاف کرکے لگا دیجئے۔ ناصور کے لیے یہ مرہم بتی میں لگاکر لگائیے۔ سر کے درد میں یہ مرہم پیشانی پر مل دیجئے۔ گٹھیا وغیرہ کا درد، ذرا سا مرہم سرسوں کے تیل میں ملاکر لگانے سے جاتا رہتا ہی۔ غرض ہمدرد کا مرہم کیا ہی ایک جادو ہی جو آپ کے لیے آپ کے بال بچوں کے لیے بلکہ آپ کے پڑوسیوں تک کے لیے وقت پر ہزاروں روپیہ کی دوا سے زیادہ کارآمد ثابت ہوگی۔ قیمت فی ڈبیہ صرف آٹھ آنے (۸؍)

ہمدرد کا منجن

ہمدرد کا منجن دانتوں کی ہر شکایت کیلئے مفید ہی دانتوں کے میلے پن اور منہ کی بدبو دور کرنے میں تو شاید ہی کوئی منجن اس کا مقابلہ کرے لیکن دانتوں اور مسوڑھوں کے بہت سے مرض ہمدرد منجن سے دور ہو جاتے ہیں۔ دانتوں کا ہلنا، دانتوں کی جڑوں سے خون اور پیپ کا آنا، ڈاڑھ کا درد اور دانتوں اور مسوڑھوں کے دوسرے امراض کے لیے یہ منجن آپ کو دوسرے منجنوں سے بے نیاز کر دے گا۔

خوش مزہ، خوشبودار اور خوش رنگ ہی اپنے دانتوں کی مستقل حفاظت کے لیے ہمدرد کے منجن کو ہمیشہ استعمال میں رکھیے۔

قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸؍)

عروسک (رجسٹرڈ)

یہ دوا عورتوں کے لیے مخصوص ہی اور ان کی بہت سی مخصوص شکایتوں کے لئے بڑی اثر والی چیز ہی۔ اندام نہانی کی اکثر تکلیفیں اس سے جاتی رہتی ہیں۔ یہ دوا اسفنج یا روئی میں لگاکر اندر رکھی جاتی ہی جس سے نہ صرف سیلان الرحم (سفید پانی آنا) کی شکایت جلد رفع ہو جاتی ہی بلکہ اندام نہانی کے عضلات اور اعصاب بھی مضبوط ہو جاتے ہیں اور وہاں کا ڈھیلا پن دور ہو جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے بالکل بے ضرر اور عجیب دوا ہی۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ؍)

مینجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ہمدرد صحت دہلی
ضبط تولید و اصلاح نسل نمبر
جولائی سنہ ۱۹۳۹ء
اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں؟
حبوب مقوی معدہ (رجسٹرڈ) ضرور استعمال کریں!
یہ گولیاں معدہ کے تمام امراض کے لیے مفید ہیں، کھانے کو جلد ہضم کرتی ہیں۔ ریاح کو تحلیل کرتی ہیں۔ درد معدہ و شکم کو دور کرتی ہیں۔ بدہضمی و متلی کو رفع کرتی ہیں اور ملین بھی ہیں عجیب و غریب چیز ہیں۔ قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ غریب لوگ بھی اس کے فوائد سے محروم نہ رہیں۔ ترکیب کا پرچہ ہمراہ ہوتا ہے۔ تقریباً سو گولی کا بکس آٹھ آنے (۸؍)
ادویہ مندرجہ ذیل بہ نظر رفاہ عام بلا قیمت پیش کی جاتی ہیں
ان ادویات میں سے جس دوا کی ضرورت ہو بلا تامل کارخانہ سے طلب فرمائیں فوراً پیش خدمت کی جائیں گی
بیرونجات والے صاحب صرف ایک آنہ کا ٹکٹ محصول کے لیے روانہ فرمائیں +
سرمہ مفید
یہ سرمہ امراض چشم کے لیے نہایت مفید ہے بینائی کو قوت دیتا ہے۔ آشوب چشم کو دور کرتا ہے، دھند، ناخونہ، جالا، کو بھی مفید ہے۔ سوتے وقت بطور سرمہ کے استعمال کرنا چاہیے +
گولیاں خشک کھانسی
یہ گولیاں بچوں اور بڑوں کی خشک کھانسی میں نہایت مفید ہیں۔ سوتے وقت ایک گولی منہ میں رکھ کر اس کا عرق چوستے رہیں ایک دم سے نگل نہ جائیں ترش اشیاء سے پرہیز
گولیاں بلغمی کھانسی
یہ گولیاں بلغمی کھانسی کے لیے نہایت مفید ہیں یہاں تک کہ کئی کئی برس کی کھانسی کو فائدہ بخشتی ہیں سوتے وقت ایک گولی منہ میں رکھ کر عرق چوستے رہیں۔ ایک دم سے نگل نہ جائیں نہایت مفید ہیں۔ ترش اشیاء کا پرہیز۔
پاک صابن (رجسٹرڈ)
نماز روزہ روحانی عبادات ان سب کی قبولیت طہارت پر موقوف ہے عام طور سے صابن جن طریقوں سے اور جن اشیاء سے تیار ہوتے ہیں انکا پاک ہونا ناممکن ہے اسلیے حسب ایماء علماء کرام "پاک صابن" جسکے تمام اجزاء پاک و طاہر ہیں نہایت احتیاط سے حکیم آغا منصب علی صاحب نے یونانی ادویات سے مرکب کرکے چند علماء دین کے آگے تیار کیا ہے اور بہت سے علماء دین کی خدمت میں پیش کرکے بعد استعمال بہترین سندات حاصل کی ہیں پاک صابن کی خصوصیات آج تک کسی صابن کو میسر نہیں حسب ذیل ہیں:۔ شراب، چربی، اور تمام قابل اعتراض اجزاء سے مبرا ہے۔ میل کاٹتا۔ تمام جلدی امراض کو دور کرتا ہے، جلد کو صاف کرکے ملائم کرتا اصلی رنگ نکھارتا۔ بدن میں خشکی نہ کرنا۔ جسم میں خوشبو پیدا کرنا اس کا اصلی جوہر ہے، نہایت خوشبودار، مفرح اور نفیس ہے۔ قیمت فی بکس جس میں تین ٹکیاں ہیں ایک روپیہ (عـہ)
محصول ڈاک بذمہ خریدار
سرمہ نور العین (رجسٹرڈ)
دھند۔ خارش چشم۔ جالا۔ ناخونہ سرخی چشم، ڈھلکا ضعف بصارت اور روہوں کے لیے مفید ہے۔
دہلی کے طبیبوں اور ویدوں کے سارٹیفکٹ اس سرمہ کے بارے میں موجد نے حاصل کیے ہیں۔
قیمت تین ماشہ (۹؍) چھ ماشہ ایک روپیہ (عـہ)
پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا +
روغن داد
بغیر تکلیف کے داد کو دور کرتا ہے۔
داد کے لیے مفید ثابت ہوا ہے اور بلا مضرت ہے،
قیمت فی شیشی ایک تولہ آٹھ آنے (۸؍)
قیمت چھ ماشہ کی شیشی چار آنے (۴؍)
حکیم حافظ عبد المجید اینڈ سنز۔ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
۲۷۱

تتمہ

جو مرکب ادویہ آپ کو پچھلے صفحوں میں نہیں ملی ہیں انکے نام، مختصر خواص اور قیمتیں ردیف وار یہاں ملاحظہ فرمائیے

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۱	اطریفل مسیح الملک	دماغ اور حافظہ کو قوت دیتا ہے۔ درد سر کو زائل کرتا ہے۔	۹ ماشہ	فی تولہ ار
۲	اطریفل اسطوخودوس	دماغ اور معدہ کو فضلات سے پاک کرتا ہے برابر استعمال کرتے رہنے سے بالوں کی سیاہی قائم رہتی ہے	۹ 〃	〃 ۰ر
۳	اطریفل دیدان	پیٹ کے کیڑوں کو صاف کرتا ہے مقوی معدہ بھی ہے۔	۹ 〃	〃 ۰ر
۵	اطریفل سنائی	مالیخولیا کی بعض قسموں میں مفید ہے قبض کشا اور درد سر کو زائل کرتا ہے۔	۹ 〃	〃 ۰ر
۷	اطریفل صغیر	مقوی دماغ ہے بادی بواسیر کے لیے سودمند ہے۔	ایک تولہ	〃 –ر
۱۰	اطریفل فولادی	بادی اور خونی بواسیر کے لیے مفید ہے۔	۶ ماشہ	〃 ار
۱۱	اطریفل کبیر	دماغ اور معدہ کو قوت دیتا ہے۔ نزلہ کو روکتا ہے۔	۹ 〃	〃 ۰ر
۱۵	اطریفل افتیمون	سوداوی امراض کے لیے بہت مفید ہے قبض کشا ہے۔	۹ 〃	〃 ۰ر
۱۷	القوقایائے کبیر	فالج، لقوہ اور صرع وغیرہ بلغمی امراض کو دور کرتی ہے۔	۴ 〃	〃 ۲ر
		ب		
۲۶	باسلیقون کبیر	ابتدائی نزول الماء میں مفید ہے۔ بینائی کو قوت دیتا ہے۔	ایک ایک سلائی	〃 ۸ر
۲۸	برود کافوری	یہ دوا آنکھوں کی سرخی کو کاٹتی ہے اور آشوب کی بیقراری کھوتی ہے۔	〃	〃 ۸ر
۲۹	بنادق البزور	یہ دوا سوزاک کے قرحہ کو بھرتی ہے اور پیشاب کی جلن کو رفع کرتی ہے۔	۶ ماشہ	〃 ار
		ت		
۳۶	تریاق فاروق	زہروں کے اثرات کو زائل کرتا ہے۔ بلغمی امراض میں کارآمد ہے۔	۱ 〃	〃 ۸ر
۴۰	تریاق مثانہ	گردہ اور مثانہ کی بیماریوں کو دور کرتا ہے پیشاب کی جلن کو رفع کرتا ہے۔	۹ 〃	〃 ار
		ج		
۴۶	جوارش آملہ لولوی مسیح الملک	مقوی معدہ اور قلب ہے ضعف معدہ کیوجہ سے آنے والے دستوں کو روکتی ہے۔	۶ 〃	〃 ۶ر
۴۸	جوارش آملہ عنبری نسخہ کلاں	صفراوی دستوں اور تخیر کو روکتی ہے معدہ اور قلب کو قوت دیتی ہے۔	۶ 〃	〃 ۶ر
۵۰	جوارش تمر ہندی	صفراوی دستوں اور قے کو روکتی ہے ہیضہ کے دنوں میں کارآمد ہے۔	۹ 〃	〃 ۰ر
۵۵	جوارش زنجبیل	ضعف معدہ اور تمام بلغمی امراض کے لیے مفید ہے ہاضمہ کو درست کرتی ہے۔	۷ 〃	فی سیر ۶ فیتولہ ار
۵۶	جوارش سفرجلی قابض	قے اور دستوں کو روکتی ہے۔ جگر کی حرارت کو کم کرتی ہے۔	۹ 〃	〃 ہے 〃 شر
۵۸	جوارش شاہی	دل و دماغ کو قوت دیتی ہے خفقان اور تخیر کو دور کرتی ہے۔	۹ ماشہ فیتولہ ار	جوہر والی ۳ر
۵۹	جوارش شہریاراں	معدہ اور جگر کی سردی کو دور کرتی ہے۔ قولنج اور عسر البول میں مفید ہے۔	۹ ماشہ	فی تولہ شر
۶۰	جوارش شہنشاہی عنبری	دل و دماغ کو قوت دیتی ہے۔ خفقان اور وحشت کو دور کرتی ہے۔	۶ 〃	〃 ۱۲ر
۶۱	جوارش طباشیر	خراب بخارات سے دماغ کو محفوظ رکھتی ہے صفراوی دستوں کو روکتی ہے۔	۹ 〃	〃 شر
۶۴	جوارش فلافلی	معدہ کی غلیظ ریاحوں کو تحلیل کرتی ہے ہاضمہ کو قوی کرتی ہے۔	۶ 〃	〃 ۰ر
۶۵	جوارش قرطم	ملین ہے۔ پیشاب کھول کر لاتی ہے مقوی معدہ ہے۔	ایک تولہ	〃 شر
۶۷	جوارش کمونی کبیر	درد معدہ اور قولنج کو رفع کرتی۔ ہاضم ہے معدہ اور دل کو قوت دیتی ہے۔	۹ ماشہ	〃 ۰ر
۶۸	جوارش کمونی مسہل	معدہ کو خراب مادوں سے پاک و صاف کرتی ہے ریاح کو خارج کرتی ہے۔	۹ 〃	〃 ۰ر
۷۰	جوارش مصطگی نسخہ کلاں	معدہ کی سردی اور ضعف کو زائل کرتی ہے تخیر کو روکتی ہے۔	۹ 〃	〃 ار
۷۲	جوارش کمونی اکبر	معدہ کی خراب رطوبتوں کو تحلیل کرتی ہے۔ ہاضمہ کو درست کرتی ہے۔	۹ 〃	〃 ۰ر
		ح		

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
الف ۷۷	حب نارمشک	پیٹ کی گرانی کو دور کرتی ہیں۔ دست آور ہیں۔	ایک عدد	فی درجن ۳ر
۷۸	حب مسکین نواز	قبض کو دور کرتی ہیں۔ بلغمی بخاروں کو زائل کرتی ہیں۔	ایک عدد	فی درجن ۳ر
۸۱	حب اذاراقی	مقوی اعصاب ہیں۔ بلغمی مزاج والوں کے لیے مفید ہیں۔	۲ عدد	فی تولہ ۴ر
۸۲	حب اسگند	وجع المفاصل اور درد کمر کے لیے مفید ہیں۔ تنقیہ کے بعد بہت فائدہ دیتی ہیں	۲ عدد	〃 ار
۸۳	حب اشخار	تلی کی زیادتی اور اس کے ورم کو تحلیل کرتی ہیں ہاضم ہیں	۲ عدد	〃 ار
۸۶	حب پچپلونہ	غذا کو ہضم کرتی ہیں معدہ کو قوت دیتی ہیں۔	۲ عدد	〃 ار
۸۸	حب تپ بلغمی	یہ گولیاں بلغمی بخاروں کو دور کرتی ہیں بہ کثرت مستعمل ہیں	۲ 〃	〃 ۲ر
۹۰	حب تنکار	دائمی قبض کو رفع کرتی ہیں۔ مقوی معدہ ہیں اور بھوک لگاتی ہیں	۳ 〃	〃 ار
۹۱	حب جالینوس	مقوی باہ و مقوی اعصاب ہیں چستی و چالاکی پیدا کرتی ہیں۔	۲ 〃	〃 ۱۲ر
۹۴	حب حلتیت	معدہ کو قوت دیتی ہیں۔ کھانا خوب ہضم کرتی ہیں۔ محلل ریاح ہیں۔	۲ 〃	〃 ۲ر
۹۷	حب ربع	چوتھیا بخار کو رفع کرتی ہیں۔	۲ 〃	〃 ۲ر
۹۸	حب رسوت	بواسیر خونی اور بواسیری دستوں کو روکتی ہیں۔	۲ 〃	〃 ۴ر
۱۰۰	حب سرخبادہ	بچوں کے سرخبادہ کے لیے مفید ہیں۔	۱ 〃	〃 ۲ر
۱۰۳	حب سورنجان	پٹھوں کے اور جوڑوں کے دردوں کے لیے مفید ہیں قبض کشا ہیں	۸ 〃	〃 ار
۱۰۴	حب عجیب	مقوی باہ اور مقوی اعصاب ہیں۔	۱ 〃	۲۰ گولیاں عہ
۱۰۶	حب شبیار	دماغ اور معدے کے فضلات کو خارج کرتی ہیں	۵ 〃	فی تولہ ۲ر
۱۰۷	حب سعال	بلغمی کھانسی کے لئے بہت مفید ہیں۔ عمر کی کوئی قید نہیں	۲ 〃	فی درجن ار
۱۰۹	حب ضیق النفس	دمہ کے لیے بہت مفید ہیں۔ دورے کو روکتی ہیں۔	۱ 〃	〃 ۳ر
۱۱۰	حب مقوی باہ معتمد الملک	مقوی باہ ہیں اور بے ضرر ہیں۔	۱ 〃	〃 عہ
۱۱۷	حب بواسیر بادی	بادی بواسیر کے لیے بہت مفید ہیں۔ مسوں کو خشک کرتی ہیں۔	۲ 〃	〃 ۲ر
۱۲۰	حب کتھ	آتشک میں بہت مفید ہیں سوداوی مادوں کو زائل کرتی ہیں۔	۱ 〃	〃 ۳ر
۱۲۱	حب گل پستہ	بلغمی کھانسی کے لیے بہت مفید ہیں۔ سینے کو بلغم سے صاف کرتی ہیں۔	۲ 〃	فی تولہ ۱ر
۱۲۲	حب لب الخشخاش	نزلہ زکام اور گلے کی خراش کو رفع کرتی ہیں۔	۲ 〃	〃 ۴ر
۱۲۳	حب تپ لرزہ	جاڑے بخار (ملیریا) کے لیے مفید ثابت ہوتی ہیں۔	۱ 〃	ڈبہ ۵۰ گولیاں ۸ر
۱۲۴	حب مدر	ایام ماہواری کی خرابی رفع کرتی ہیں ان سے حیض کھلکر ہو جاتا ہے۔	۲ گولیاں صبح، دوپہر، شام	فی درجن ۶ر
۱۲۷	حب مصفی خون	فساد خون کے لیے بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔	۴ عدد	فی تولہ ۲ر
۱۲۸	حب معنبر بادام	پرانی کھانسی کے لیے بہت مفید ہیں پھیپھڑے کے زخم کو بھرتی ہیں۔	۳ 〃	〃 ۲ر
۱۲۹	حب مقل	ریاحی بواسیر کو دور کرتی ہیں قبض کشا ہیں۔	۳ 〃	〃 ۲ر
۱۳۰	حب مومیائی سادہ	تقویت باہ کیلیے بہت مفید ہیں۔ مباشرت کے بعد سستی نہیں ہونے دیتیں۔	۲ 〃	〃 ۸ر
۱۳۲	حب مقوی باہ عجیب	قوت باہ کے لیے بہت مفید ہیں۔	۴ 〃	فی درجن ۶ر
۱۳۳	حب فولادی	کمزوری اعصاب اور نزلہ کیلیے سودمند ہیں مقوی دماغ ہیں، بدرقہ خمیرہ گاؤزبان عنبری	۱ 〃	〃 ۱۲ر
۱۳۹	حلوائے موچرس	سیلان منی اور سلسل البول کی شکایت کو رفع کرتا ہے باہ کو قوی کرتا ہے۔	۱ تولہ	فی تولہ ۱۰ر
۱۴۱	حب قبض کشا	عادتی قبض کے مریضوں کے لیے ان کا استعمال بہت مفید ہے بیضرر ہیں۔	۱ عدد	شیشی ۴۰ گولیاں ۸ر
۱۴۲	حب حیات	ضعف معدہ اور صلابت جگر کے لیے بہت مفید ہیں۔ ہاضم طعام ہیں۔	۱ 〃	۲۰ گولیاں ۱۰ر
۱۴۵	حب نزلہ	نزلہ زکام کے لیے مفید ہیں دماغ کو قوت دیتی ہیں۔ درد سر کو رفع کرتی ہیں۔	۲ 〃	۴۰ 〃 ۶ر
۱۴۷	حب سیم	خون صالح پیدا کرتی ہیں۔ ضعف دماغ اور نزلہ زکام کو دور کرتی ہیں۔	۱ 〃	فی درجن عہ
	حب طاعون عنبری	یہ گولیاں طاعون کیلیے اکسیر ہیں زمانہ طاعون میں انکا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔	۲ 〃	〃 ۶ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
۱۴۹	خمیرہ ابریشم سادہ	دل و دماغ اور بصارت کو قوت دیتا ہے۔ خفقان و مالیخولیا کو رفع کرتا ہے۔	۹ ماشہ	فی تولہ ۱ر
۱۵۱	خمیرہ ابریشم عود مصطگی والا	مراق اور خیالات فاسدہ کو دور کرتا ہے مقوی دل و دماغ و معدہ ہے۔	۶ 〃	〃 ۸ر
۱۵۲	خمیرہ بنفشہ	ملین طبع ہے۔ دماغ کی ترطیب کرتا ہے۔	۴ تولہ	فی سیر ۱۰ر
۱۵۳	خمیرہ خشخاش	نزلہ و زکام کو رفع کرتا ہے نزلہ کو سینے پر گرنے نہیں دیتا۔ کھانسی میں مفید ہے۔	۱ تولہ	〃 ۱۲ر
۱۵۴	خمیرہ صندل ترش ورق طلا والا	تپ صفراوی اور قے میں بہت مفید ثابت ہوا ہے گرانی شکم کو زائل کرتا ہے۔	۶ ماشہ	فی تولہ ۸ر
۱۵۵	خمیرہ صندل سادہ	دل و دماغ کو قوت دیتا ہے خفقان کے لیے مفید ہے۔	۱ تولہ	〃 ۱۰ر
		د		
۱۶۹	دوا کڑھائی والی	نئے اور پرانے سوزاک کے لیے مفید ہے۔ قرحہ کو بھرتی ہے۔	۱ ماشہ یا ۱ قرص	فی تولہ ۸ر ۱۲ اقرص ۱۰ر
۱۷۰	دوائے سیاہ مسہل	اخراج سودا و بلغم اور آتشک کے مادہ کو زائل کرنے میں بہت کار آمد ہے۔	۲ رتی	دو ماشہ ۸ر
۱۷۲	دوا المسک بارد سادہ	خفقان اور توحش کو دور کرتی ہے۔ دل کو فرحت دیتی ہے۔	۶ ماشہ	فی تولہ ۲ر
۱۷۴	دوا المسک حار سادہ	فالج، لقوہ اور رعشہ وغیرہ امراض میں اس کا استعمال بہت مناسب ہوتا ہے	۶ ماشہ	〃 ۴ر
۱۷۶	دوا السنہ تجبینؔ	مقوی باہ ہے احتلام و سرعت اور جریان کی شکایت رفع کرتی ہے۔	۱ تولہ	〃 ۱ر
۱۷۸	دوا الکرکم کبیر	مقوی جگر ہے استسقاء کے لیے مفید ہے جگر و طحال کا ضعف جلد زائل کرتی ہے۔	۶ ماشہ	〃 ۲ر
۱۷۹	دوائے سیاہ پیچش	سدے اور پیچش کو خواہ اس کی وجہ سے خون آتا ہو یا نہ آتا ہو دور کرتی ہے۔	۶ ماشہ	〃 ۱ر
۱۸۱	دیاقوزہ	خشک کھانسی کے لیے مفید ہے نزلہ کو روکتا ہے سینے کو صاف کرتا ہے۔	۱ تولہ	فی تولہ ۔ فی سیر ۱۲ر
		ر		
۱۹۰	رب انار ترش	اسہال صفراوی اور قے کو روکتا ہے معدہ اور دل کو قوت دیتا ہے۔	۲ تولہ	فی سیر ۱۲ر
۱۹۱	رب انار شیریں	پیاس کو فرو کرتا ہے دل و دماغ کی گرمی دور کرتی ہے مقوی معدہ ہے۔	۲ 〃	〃 ۱۲ر
۱۹۲	رب انگور ترش	خون صالح پیدا کرتا ہے مقوی جگر اور فرحت بخش ہے۔	۲ 〃	〃 ۱۲ر
۱۹۳	رب انگور شیریں	دل اور جگر کو قوت دیتا ہے۔ مفرح ہے۔	۲ 〃	〃 ۱۲ر
۱۹۴	رب بہی شیریں	قلب و جگر کو قوت دیتا ہے قے اور دستوں کو روکتا ہے۔	۲ 〃	〃 ۱۲ر
۱۹۵	رب جامن	دستوں کو روکتا ہے جگر اور معدہ کی حرارت کو تسکین دیتا ہے۔	۲ 〃	〃 ۱۲ر
۱۹۷	روغن ارنڈی	دست آور ہے۔ سدوں کو نکالتا ہے پیچش میں مفید ہے۔	۳ 〃	فی سیر ۱۴ر
۱۹۸	روغن بابونہ	اندرونی ورموں کو تحلیل کرتا ہے، درد کو تسکین دیتا ہے۔	بقدر ضرورت	فی تولہ ۱۰ر
۱۹۹	روغن بادام تلخ	کان کے درد کو سکون دیتا ہے۔ بہرے پن کے لیے مفید ہے۔	بقدر ضرورت	فی تولہ ۳ر
۲۰۲	روغن بلساں	زخم کو بھرتا ہے وَرموں کو تحلیل کرتا ہے۔ مقوی اعصاب ہے۔	۱ ماشہ	〃 ۵ر
۲۰۳	روغن بنفشہ	نزلہ اور درد سر کے لیے مفید ہے دماغ کی خشکی اور بیداری کی شکایت دور کرتا ہے۔	بقدر ضرورت	〃 ۱ر
۲۰۵	روغن ترب	کان کے درد کو دور کرتا ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔	〃	〃 ۱ر
۲۰۷	روغن زفت	رطوبت کو خشک کرتا ہے۔ دوران خون تیز کرتا ہے۔	〃	〃 ۲ر
۲۰۸	روغن زیتون	ورموں کو تحلیل کرتا اور چہرے کو صاف کرتا ہے۔	〃	〃 ۱ر
۲۱۱	روغن شفا	فالج، لقوہ اور گٹھیا کے درد میں بہت مفید ہے۔	〃	〃 ۴ر
۲۱۲	روغن افسنتین	معدہ اور جگر کے ورموں کو تحلیل کرتا ہے۔	〃	〃 ۱ر
۲۱۵	روغن قسط	فالج، رعشہ، لقوہ اور تشنج وغیرہ کے لیے مفید ہے مقوی اعصاب ہے۔	〃	〃 ۴ر
۲۱۷	روغن کچلہ	جوڑوں کے درد کو تسکین دیتا ہے مقوی اعصاب ہے۔	〃	〃 ۴ر
۲۱۹	روغن کلاں	فالج، لقوہ اور رعشہ کے لیے مفید ہے بیش قیمت چیزوں سے بنایا جاتا ہے،	〃	〃 ۴ر
۲۲۰	روغن گل	ابتدائے سرسام میں مفید ہے دماغ کو بخارات سے محفوظ رکھتا ہے۔	〃	〃 ۱۰ر
۲۲۲	روغن گندم	سخت اورام کو تحلیل کرتا ہے۔ داد اور گنج کو دور کرتا ہے۔	〃	〃 ۸ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
۲۲۶	روغن مصطگی	جگر کی سختی کو دور کرتا ہی، معدے اور اعصاب کو قوت دیتا ہے۔	بقدر ضرورت	فی تولہ ار
۲۳۰	روغن مقوی دماغ	دل کو قوت دیتا ہے، درد سر اور نزلہ کو دور کرتا ہی۔	"	" ۴ر
		س		
۲۳۱	سفوف ملین	قبض کشا ہے، پیٹ کی گرانی کو رفع کرتا ہے۔	۶ ماشہ	فی تولہ ۰ر
۲۳۲	سفوف لودھ	حالت حمل میں خون آنے کی شکایت کو رفع کرتا ہی۔	۶ ماشہ	۱۲ خوراک ۱۰ر
۲۳۳	سفوف قلت	گردہ و مثانہ کی پتھری کو توڑ کر نکال دیتا ہے۔	۹ ماشہ	۱۰ خوراک ۱۰ر
۲۳۴	سفوف عود	مقوی معدہ اور ہاضم طعام ہے، ریاح کو تحلیل کرتا ہی۔	۴ ماشہ	۱۵ خوراک ۵ر
۲۳۸	سفوف چوب چینی	مسوڑھوں سے خون آنے کو روکتا ہی۔ منہ کو صاف کرتا ہی۔	بقدر ضرورت	فی تولہ ار
۲۳۹	سنون زرد	ڈاڑھ کے درد کو دور کرتا ہے دانتوں کے میل کو صاف کرتا ہے۔	"	" ار
۲۴۰	سنون سپاری	مسوڑھوں سے خون آنے کو روکتا ہے۔	"	" ار
۲۴۱	سنون کلاں	دانتوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہی، دانتوں کو صاف کرتا ہی۔	"	" ار
۲۴۵	سفوف برص	بدن کے سفید داغوں کو دور کرتا ہے چالیس دن تک استعمال کیا جاتا ہی۔	۶ ماشہ	" ۲ر
۲۴۶	سفوف بیجبند	احتلام و جریان کے لیے بہت مفید ہے، ذکاوت حس کو دور کرتا ہے۔	۹ ماشہ	فی تولہ ۰ر
۲۴۸	سفوف چٹکی	بچوں کے بہت سے امراض کے لیے مفید ہی ہاضمہ درست کرتا ہی دستوں کو روکتا ہی۔	۱ ماشہ	" ۔ر
۲۵۱	سفوف دمہ	دمہ کے لیے بہت مفید ہے، بلغمی کھانسی کو دور کرتا ہی۔ بدرقہ خمیرہ گاؤزبان۔	۱ رتی	" ۶ر
۲۵۲	سفوف ذیابیطس	ذیابیطس شکری ہو یا غیر شکری دونوں کے لیے بہت مفید ہے۔	۶ ماشہ	" ار
۲۵۳	سفوف بنفشہ	قبض کشا ہی۔ درد سر کو جو قبض کی وجہ سے ہو دور کرتا ہی۔	۱ تولہ	" ۰ر
۲۵۴	سفوف سرخ	سوزاک کے لیے مفید ہے، پیپ کو بند کرتا ہی، خوب پیشاب لاتا ہے۔	۳ تولہ	فی تولہ ۲ر
۲۵۶	سفوف سیلان	رحم سے رطوبت آنے کو بند کرتا ہے عورتوں کے لیئے بہت مفید ہے۔	۱ تولہ	" ار
۲۵۸	سفوف جریان دہ سالہ	یہ سفوف جریان کے لیے بہت مفید ہے	۱ تولہ	" ۰ر
۲۵۹	سفوف طحال	تلی کے ورم اور سختی کو دور کرتا ہی۔ مقوی معدہ بھی ہی۔	۳ ماشہ	" ار
۲۶۰	سفوف طین	صفراوی اور خونی دستوں کو روکتا ہے۔	۶ ماشہ	" ار
۲۶۱	سفوف فولادی	بواسیر کا خون بند کرتا ہے۔ مقوی معدہ ہی۔	۳ ماشہ	" ۱۲ر
۲۶۲	سفوف خستہ تمرہندی	مقوی باہ ہی۔ مادہ تولید کو غلیظ کرتا ہے۔ کم خرچ بالانشین ہے۔	۶ ماشہ	" ار
۲۶۳	سفوف کشتہ قلعی	پرانے اور نئے سوزاک کے لیے بہت مفید ہی۔ جریان سوزاکی کو نفع کرتا ہی۔	۶ ماشہ	" ۲ر
۲۶۶	سفوف گوندکتیرے والا	جریان کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے۔	۹ ماشہ	" ار
۲۶۷	سفوف لونگا	سنگرہنی، ضعف معدہ اور تبخیر کے لیے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔	۶ ماشہ	" ار
۲۶۸	سفوف مامیران	سوزاک کے قرحہ کو بھرتا ہے جلن کو رفع کرتا ہی۔ مجرب ہے۔	۶ ماشہ	" ۲ر
۲۶۹	سفوف کنول گٹہ	جریان کو دور کرتا ہے، مادہ تولید کو غلیظ کرتا ہے۔	۶ ماشہ	" ار
۲۷۲	سفوف مقلیاثا	پیچش اور مروڑ کو دور کرتا ہی۔ بواسیر ریحی کے لیے مفید ہے۔	۳ ماشہ	" ار
۲۷۳	سفوف متولف	مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کرتا ہی۔ کثرت احتلام کی شکایت کو رفع کرتا ہے۔	۶ ماشہ	فی تولہ ار
۲۷۵	سفوف نعناع	ریاح کو تحلیل کرتا ہی غذا کو ہضم کرتا ہے مقوی معدہ ہے۔	۳ ماشہ	" ۰ر
۲۷۹	سکنجبین سادہ	صفرا کی حدت کو توڑتی ہے، پیاس کو زائل کرتی ہے۔	۳ تولہ	فی بوتل ۱۲ر
۲۸۰	سکنجبین بزوری	صفراوی بخاروں کے لیے مفید ہی، جگر اور طحال کے فضلات کو خارج کرتی ہے۔	۳ تولہ	" ۱۲ر
۲۸۱	سکنجبین لیموں	صفراوی قے اور دستوں کو روکتی ہی، پیاس بجھاتی ہے۔	۳ تولہ	" ۱۲ر
۲۸۲	سکنجبین نعناع	صفرا کی حدت کو توڑتی ہے ہضم غذا میں مدد دیتی ہے۔	۳ تولہ	" ۱۲ر
۲۸۵	سفوف ناصری	نئے اور پرانے بخاروں کے لیے مفید ہے۔ کھانسی کو دور کرتا ہے۔	۶ ماشہ	فی تولہ ۳ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۲۸۶	سفوف شاہترہ	خون کی حدت کو زائل کرتا ہے اور ہر قسم کے جلدی امراض کے لیے اکسیر ہے۔	۶ ماشہ	۲۰ خوراک ۱۲ر
۲۸۷	سفوف خاص	سیلان الرحم اور درد کے لیے اکسیر ہے حیض کی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔	۶ 〃	۲۰ 〃 عہ
۲۸۸	سفوف فضہ	خفقان اور ضعف قلب کو دور کرتا ہے مفرح بارد میں ملا کر استعمال کریں۔	ایک رتی	فی تولہ ۱۶ر
۲۸۹	سفوف اصل السوس	جریان منی و ودی کے لیے مفید ہے۔ ذکاوت حس کو زائل کرتا ہے۔	۹ ماشہ	〃 ۸ر

ش

نمبر دوا	نام شربت	قیمت فی بوتل	نمبر دوا	نام شربت	قیمت فی بوتل	نمبر دوا	نام شربت	قیمت فی بوتل
۲۹۴	شربت آلو بالو	ایک روپیہ (عہ)	۲۹۵	شربت ابریشم سادہ	عہ	۲۹۶	شربت احمد شاہ	عہ
۲۹۷	شربت اسطوخودوس	ایک روپیہ (عہ)	۲۹۸	شربت اعجاز	عہ	۲۹۹	شربت انار ترش	۱۴ر
۳۰۰	شربت انار شیریں	۱۴ر	۳۰۱	شربت انجبار	۱۴ر	۳۰۲	شربت انجیر	۱۴ر
۳۰۳	شربت انگور ترش	۱۴ر	۳۰۴	شربت انگور شیریں	۱۴ر	۳۰۵	شربت اناناس	عہ
۳۰۶	شربت بزوری بارد	۱۲ر	۳۰۷	شربت بزوری حار	۱۲ر	۳۰۸	شربت بزوری معتدل	۱۰ر
۳۰۹	شربت بنفشہ	۱۰ر	۳۱۰	شربت بہی	۱۴ر	۳۱۱	شربت تمر ہندی	۱۴ر
۳۱۲	شربت توت سیاہ	۱۲ر	۳۱۳	شربت حب الآس	۱۴ر	۳۱۴	شربت حماض	عہ
۳۱۵	شربت خشخاش	۱۴ر	۳۱۶	شربت دینار	عہ	۳۱۷	شربت زنگترہ	۱۴ر
۳۱۸	شربت زوفا سادہ	عہ	۳۱۹	شربت زوفا مرکب	عہ	۳۲۰	شربت شفا	عہ
۳۲۱	شربت سیب شیریں	۱۴ر	۳۲۲	شربت صندل	عہ	۳۲۳	شربت عناب	۱۰ر
۳۲۴	شربت فالسہ	عہ	۳۲۵	شربت فریاد رس	عہ	۳۲۶	شربت فواکہ	عہ
۳۲۷	شربت کثوث	عہ	۳۲۸	شربت کیوڑہ	۱۴ر	۳۲۹	شربت گاؤزبان	عہ
۳۳۰	شربت گڑہل	۱۴ر	۳۳۱	شربت لوکاٹ	۱۴ر	۳۳۲	شربت مصفی خون	عہ
۳۳۳	شربت مسہل	ع	۳۳۴	شربت مویز	عہ	۳۳۵	شربت نارنج	۱۴ر
۳۳۶	شربت نیلوفر	۱۰ر	۳۳۷	شربت ورد مکرر	عہ	۳۳۸	شربت ملین	عہ
۳۴۰	شربت مدر	شیشی پاؤ بھر عہ	۳۴۱	شربت بادام	عہ	۳۴۲	شربت گذر	عہ

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۳۳۹	شیاف ابیض	آنکھوں کی سرخی کو کاٹتا ہے اور درد چشم کو دور کرتا ہے۔	ایک عدد	فی درجن ار

ض

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۳۴۶	ضماد اشق	تلی کے ورم کو تحلیل کرتا ہے اور بڑھی ہوئی تلی کو گھلا دیتا ہے، تیز سرکہ میں ملا کر لگائیں	بقدر ضرورت	فی تولہ ار
۳۴۷	ضماد بواسیر	بواسیر کے مسوں کو مرجھا دیتا ہے، بواسیری درد کو دفع کرتا ہے	〃	〃 ار
۳۴۸	ضماد جالینوس	ورم جگر اور ورم معدہ کیلئے یہ ضماد بہت ہی مفید ہے عضلات و اعصاب کی سختی دور کرتا ہے۔	〃	〃 ار
۳۴۹	ضماد جرب	تر خارش کے لیے بہت مفید ثابت ہوا ہے تین ہی دن میں خارش کو دور کرتا ہے۔	〃	〃 ار
۳۵۱	ضماد برص	یہ لیپ برص کے داغوں کو دور کرتا ہے۔ سرکہ میں حل کر کے کام میں لائیں۔	〃	فی ڈبیہ ۸ر
۳۵۲	ضماد داد	داد کو دور کرتا ہے اور اس کو بھوسی کی طرح اڑا دیتا ہے۔	〃	فی تولہ ار
۳۵۳	ضماد شیر شتر والا	رحم کے ورم اور سختی کو دور کرتا ہے۔ نلوں کے درد کو دور کرتا ہے۔	〃	〃 ار
۳۵۵	ضماد مہاسہ	مہاسوں کو دور کرتا ہے۔ جلد کو صاف کرتا ہے، رات کو ملیں۔	〃	〃 ار

ع

نمبر دوا	نام عرق	قیمت فیبوتل	نمبر دوا	نام عرق	قیمت فیبوتل	نمبر دوا	نام عرق	قیمت فیبوتل
۳۷۵	عرق افسنتین	۸ر	۳۷۶	عرق الائچی	۸ر	۳۷۷	عرق اناناس	۱۰ر
۳۷۸	عرق بادیان	۰۲ر	۳۷۹	عرق برنجاسف	۴ر	۳۸۰	عرق بیدسادہ	۵ر
۳۸۱	عرق بیدمشک قسم اول	۱۴ر نمبر دو ۸ر	۳۸۲	عرق پان	۱۰ر	۳۸۳	عرق پودینہ	۴ر
۳۸۴	عرق چوب چینی خاص	۳روپے	۳۸۵	عرق شاہترہ	۰۲ر	۳۸۶	عرق عشبہ	۸ر
۳۸۷	عرق برگ تنبول	۱۲ر	۳۸۸	عرق عناب	۱۰ر	۳۹۰	عرق فواکہ	عہ/ر
(ب)	عرق کاسنی	۲ر	۳۹۱	عرق کیوڑہ نمبر ا و ۲ و ۳	عہ ر ۱۲ر ۸ر	۳۹۲	عرق گاؤزبان	۰۲ر
۳۹۳	عرق گذر بنسخہ دیگر	عہ ر	۳۹۴	عرق گذر سادہ	۴ر	۳۹۵	عرق گذر عنبری نسخہ کلاں	۶ر
۳۹۶	عرق گلاب نمبر ا، ۲، ۳	۱۴ر ۱۲ر ۸ر	۳۹۷	عرق مارالجبن	۱۰ر	۳۹۹	عرق ماءاللحم سادہ	عہ ۸ر
۴۰۰	عرق ماءاللحم عنبری نسخہ کلاں	للعہ ر	۴۰۱	عرق ماءاللحم مکوہ کاسنی والا	۱۰ر	۴۰۲	عرق مرکب مصفی خون	۴ر
۴۰۳	عرق مطبوخ ہفت روزہ	۸ر	۴۰۳	عرق مطبوخ (خشک ادویہ)	۶ر	۴۰۴	عرق مکو	۰۲ر
۴۰۵	عرق منڈی	۰۲ر	۴۰۶	عرق بہار نارنج	عہ ر	۴۰۷	عرق نانخواہ	۸ر
۴۰۸	عرق نیلوفر	۴ر	۴۰۹	عرق شہ زور	للعہ ر	۴۱۰	عرق شیر معتمد الملک	عہ ۸ر
۴۱۱	عرق ہاضم	شیشی ۱۰ تولہ ۶ر	۴۱۲	عرق شیر مرکب	۸ر	۴۱۳	عرق سوزاک	۹ خوراک ۶ر

ق

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص!	پوری مقدار استعمال		قیمت	
۴۲۰	قرص ذیابیطس	ذیابیطس کو دور کرنے میں یہ قرص بہت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ بدرقہ شربت انار شیریں	۶	ماشہ	فی تولہ	۱ر
۴۲۱	قرص زرشک	تپ محرقہ میں مفید ہیں۔ معدہ اور جگر کو قوی کرتے ہیں۔ بدرقہ عرق گاؤزبان	۴	″	″	۱ر
۴۲۲	قرص سرطان	تپ دق اور سل میں مفید ہیں کھانسی کو زائل کرتے ہیں۔ ہمراہ شربت اعجاز	۳	″	″	۱ر
۴۲۳	قرص طباشیر ملین	سل اور تپ دق محرقہ میں نہایت مفید ہیں قبض کشا ہیں بدرقہ مناسب	۳	″	″	۱ر
۴۲۴	قرص غافث	بلغمی اور پرانے بخار میں مفید ہیں۔ جگر کی حرارت کو زائل کرتے ہیں۔	۴	″	″	۱ر
۴۲۵	قرص کافور	دق اور تپ محرقہ میں مفید ہیں۔ دل کو قوت دیتے ہیں۔ بدرقہ مناسب	۳	″	″	۱ر
۴۲۶	قرص کاکنج	گردہ اور مثانہ کے قرحہ کو بھرتے ہیں۔ بدرقہ شربت بزوری	۶	″	″	۲ر
۴۲۷	قرص کہربا	منہ سے خون آنے (نفث الدم) کو روکتے ہیں۔ بذریعہ شربت خشخاش	۶	″	″	۱ر
۴۲۸	قرص گل	تپ بلغمی کو دفع کرتے ہیں۔ بدرقہ عرق مکوہ۔	۶	″	″	۱ر
۴۲۹	قرص مثلث	پورے اور آدھے سر کے درد کو دفع کرتے ہیں نزلہ بند ہیں پانی میں گھس کر کنپٹی پر لگائیں	ایک	عدد	فی درجن	۳ر
۴۳۱	قیروطی آرد کرسنہ	درد پہلو، ضیق النفس اور نمونیا کے لیے بہت مفید دوا ہے گرم کر کے مالش کریں۔	بقدر ضرورت		فی تولہ	۰ر

ک و گ

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال		قیمت	
۴۳۷	کشتہ بیضہ مرغ	ذیابیطس کے لیے مفید ہے جریان کو روکتا ہے۔ بدرقہ جوارش مصطگی۔	۴	چاول	فی تولہ	عہ ر
۴۳۸	کشتہ حجر الیہود	سنگ گردہ و مثانہ کو خارج کرتا ہے۔ بدرقہ معجون عقرب یا معجون حجر الیہود۔	۱	سرخ	″	۸ر
۴۳۹	کشتہ خبث الحدید	معدہ کی خراب رطوبت کو جذب کرتا ہے مقوی معدہ و جگر ہے۔ بدرقہ دواء المسک	۴	چاول	″	۸ر
۴۴۲	کشتہ ابرک سفید	دمہ اور کھانسی میں بہت مفید ہے۔ بدرقہ شہد خالص،	۴	″	″	عہ ر
۴۴۴	کشتہ قرن الائل	بلغمی کھانسی اور خنازیر کے لیے مفید ہے۔ بدرقہ خمیرہ گاؤزبان عنبری۔	۴	″	″	عہ ر
۴۴۶	کشتہ گئودنتی	آتشک، وجع المفاصل اور عرق النسا میں مفید ہے۔ بدرقہ منقیٰ کا دانہ	۴	″	″	۸ر
۴۵۴	کشتہ عقیق	پھیپھڑے کے زخم کو بھرتا ہے دل کو قوت دیتا ہے، بدرقہ خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا	۴	″	″	۶ر
۴۵۵	کشتہ صدف	عورتوں اور مردوں کے جریان کے لیے مفید ہے بدرقہ خمیرہ گاؤزبان عنبری	۴	″	″	عہ ر
	کشتہ فولاد سرد	معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے گرم مزاج والوں کے لیے مناسب ہے، بدرقہ دواء المسک معتدل	۴	″	″	للعہ ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
	کشتہ سرب	جریان کے لیے بے حد مفید ہے، بدرقہ معجون آرد خرما	۴ چاول	فی تولہ للعہ
۴۵۶	کحل چکنی دوا	یہ دوا نزول کے لیے مفید ہے، دھند جالے اور پھولے کو کاٹتی ہے۔	ایک ایک سلائی	فی ماشہ ۴ر
۴۵۹	کحل بیاض	آنکھ کے جالے، پھولے اور ناخونے کو کاٹتا ہے۔	〃 〃 〃	فی تولہ ۴ر
۴۶۱	کحل روشنائی	ضعف بصارت کو دور کرتا ہے۔ ناخونہ کو کاٹتا ہے۔	بقدر معمول	〃 ۶ر
۴۶۲	کحل گل کنجد	آنکھوں کے پھولے اور جالے کو کاٹتا ہے۔ ناخونہ کو زائل کرتا ہے۔	〃	〃 ۱۲ر
۴۶۳	کافور سیال	سل اور دق کے لیے مفید ہے۔ خون کے تھوک کو بند کرتا ہے۔	۵ قطرے	〃 [illegible]
۴۶۸	گلقند سیوتی	خفقان اور وحشت کو دور کرتا ہے۔ مفرح قلب ہے۔	۲ تولہ	فی سیر عہ ر
۴۶۹	گلقند گلاب	ملین ہے۔ مقوی معدہ اور جگر ہے۔ ہاضمہ کو درست کرتا ہے۔	۴ تولہ	〃 〃 ۱۲ر

ل

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۴۷۸	لبوب معتدل	مادہ تولید کی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے، گردہ اور مثانہ کی کمزوری کو زائل کرتا ہے، بدرقہ ماء اللحم خاص	۹ ماشہ	فی تولہ ۲ر
۴۷۹	لبوب الاسرار	دل دماغ اور اعصاب کو قوت دیتا ہے، مادہ تولید کو بڑھاتا ہے، بدرقہ شیر گاؤ یا ماء اللحم دو آتشہ	۶ 〃	〃 ۴ر
۴۸۰	لبوب بارد	کثرت احتلام کو روکتا ہے۔ باہ کو قوت دیتا ہے۔ بدرقہ دودھ۔	۱ تولہ	〃 [illegible]
۴۸۱	لبوب صغیر	باہ کو قوت دیتا ہے، گردے اور مثانہ کی خرابی کو رفع کرتا ہے، بدرقہ ماء اللحم عنبری یا دودھ	۹ ماشہ	〃 ۱ر
۴۸۸	لعوق آب تربوز والا	سل اور خشک کھانسی کے لیے بہت مفید ہے، بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ تولہ	〃 ۱ر
۴۸۹	لعوق آب نیشکر والا	سل اور خشک کھانسی کے لیے مفید ہے، پھیپھڑوں کو قوی کرتا ہے، بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ 〃	فی سیر ۶ر فی تولہ ر
۴۹۰	لعوق سپستاں	نزلہ اور کھانسی کے لئے مفید ہے، بلغم کو سینہ سے صاف کرتا ہے، بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ تولہ	〃 ۴ر 〃 ۔ر
۴۹۱	لعوق خیار شنبری	نزلہ اور خشک کھانسی کے لیے مفید ہے، قبض کشا ہے، بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ تولہ	〃 ۶ر فی تولہ ۰ر
۴۹۲	لعوق کتاں	دمہ کے لیے مفید ہے، سینے کی جلن کو رفع کرتا ہے، بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ تولہ	〃 〃 〃 ۰ر
۴۹۳	لعوق معتدل	نزلہ زکام اور کھانسی کے لیے مفید ہے، نزلہ حار کو غلیظ کرتا ہے۔	۱ 〃	〃 〃 〃 ۰ر
۴۹۴	لعوق نزلی	نزلہ کے لیے مفید ہے، نزلی کھانسی کو رفع کرتا ہے۔	۱ 〃	〃 〃 〃 ۰ر
۴۹۵	لعوق ضیق النفس	دمہ کے لیے مفید ہے، ذائقہ کے اعتبار سے خوشگوار ہے۔	۱ 〃	〃 〃 〃 ۰ر
۴۹۶	لعوق بہدانہ	نزلہ اور کھانسی کے لیے مفید ہے۔ حرارت کو کم کرتا ہے۔	۱ 〃	〃 〃 〃 ۰ر
۴۹۷	لعوق بادام	مقوی دماغ ہے۔ سینے کی خشکی کو دفع کرتا ہے۔	۱ 〃	فی تولہ ۱ر

م

نمبر دوا	نام دوا	قیمت	نمبر دوا	نام دوا	قیمت	نمبر دوا	نام دوا	قیمت
۵۰۴	مربہ آملہ نمبر ۱ و ۲ و ۳	۶ر عہ ۱۲ر فی سیر	۵۰۵	مربہ انناس	فی سیر عہ	۵۰۶	مربہ بہی	فی سیر عہ ر
۵۰۷	مربہ بیگری	فی سیر عہ ر	۵۰۸	مربہ پیٹھ	〃 ۱۲ر	۵۰۹	مربہ زنجبیل	〃 عہ ر
۵۱۰	مربہ سیب	فی سیر عہ	۵۱۱	مربہ گذر	〃 ۱۲ر	۵۱۲	مربہ ناشپاتی	〃 عہ ر
۵۱۳	مربہ ہلیلہ نمبر ۱ و ۲	〃 عہ ۱۲ر						

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
۵۱۵	معجون جذام	جذام کے لیے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے آتشک وغیرہ کے اثرات کو زائل کرتا ہے۔	۱ تولہ	فی تولہ ۱ر
۵۱۶	معجون پیاز	مقوی باہ ہے مادہ منویہ کو زیادہ پیدا کرتی ہے زہریلے اثرات سے محفوظ رکھتی ہے بدرقہ دودھ	۹ ماشہ	〃 [illegible]
۵۱۹	معجون اذاراقی	نہایت مقوی اعصاب ہے، فالج لقوہ رعشہ کے لیے مفید ہے۔ بدرقہ عرق بادیان	۲ 〃	〃 ۲ر
۵۲۰	معجون بلد	خون بند کرنے میں نہایت مؤثر ہے، خونی بواسیر کو روکتی ہے بدرقہ مناسب۔	۶ ماشہ	〃 ۴ر
۵۲۳	معجون بواسیر	بواسیر کے دستوں کو روکتی ہے۔ آنتوں کو قوت دیتی ہے، بدرقہ عرق بادیان	۹ 〃	〃 [illegible]
۵۲۵	معجون مقوی باہ مسیح الملک	یہ معجون باہ کے لیے مقوی ہونے کے علاوہ اعضائے رئیسہ کو بھی قوت دیتی ہے بدرقہ دودھ	۹ 〃	〃 ۲ر
۵۲۶	معجون بزوری	مثانہ کی خرابیوں کو رفع کرتی ہے گردہ و جگر کو طاقت دیتی ہے، بدرقہ کچھ نہیں۔	۱ تولہ	〃 ۱ر
۵۲۷	معجون تنخ	مثانہ اور گردہ کی پتھری کو توڑ کر نکالتی ہے، فالج، لقوہ اور رعشہ میں مفید ہے۔ بدرقہ پانی۔	۶ ماشہ	〃 ۱ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
۵۳۱	معجون جلالی	خواہش کو زیادہ کرتی ہے مقوی اعصاب اور ممسک ہے، بدرقہ ماءاللحم خاص یا دودھ	۶ ماشہ	فی تولہ ۸ر
۵۳۲	معجون جوگراج گوگل	فالج لقوہ اور رعشہ وغیرہ تمام امراض دماغی میں مفید ہے اعصاب کو قوت دیتی ہے بدرقہ عرق بادیان	۶ ماشہ	″ ۱ر
۵۳۳	معجون چوب چینی	وجع المفاصل اور تمام اعضا کے دردوں کو دور کرتی ہے مصفی خون ہے۔ بدرقہ عرق عشبہ۔	۹ ″	″ ۳ر
۵۳۴	معجون اعظم	نہایت مقوی باہ ہے دماغ اور گردوں کو طاقت دیتی ہے معتدل مزاج ہے، بدرقہ دودھ۔	۶ ″	۱۰ تولہ ۳ے ر
۵۳۵	معجون حجر الیہود	گردہ اور مثانہ کی پتھری اور ریگ کو خارج کرتی ہے اور ان اعضاء کو قوت دیتی ہے بدرقہ عرق بادیان	۱ تولہ	فی تولہ ۱ر
۵۳۷	معجون خبث الحدید	خونی بواسیر کو دور کرتی ہے معدے کو قوت دیتی ہے بھوک بڑھاتی ہے، بدرقہ عرق بادیان۔	۶ ماشہ	″ ۲ر
۵۳۸	معجون اعجاز	یہ معجون بڑھاپے میں نہایت مفید ثابت ہوتی ہے تمام اعضاء کو قوت دیتی ہے بھوک لگاتی ہے۔	۱ تولہ	۲۰ تولہ عہ/
۵۳۹	معجون اکسیر البدن	یہ معجون بہت جلدی مرض کو دفع کرتی ہے مسلسل ایک سال تک استعمال کرنے سے بال سفید ہونے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے	۹ ماشہ	فی تولہ ۱ر
۵۴۰	معجون دبید الورد	ضعف جگر اور استسقا کیلئے بہت مفید ہے محلل اورام ہے معمول مطلب ہے۔ بدرقہ عرق بادیان	۹ ″	″ ۳ر
۵۴۱	معجون ذہبیب	صرع کے لیے مفید ہے۔ دماغی بطنوں کے سدوں کو کھولتی ہے مقوی اعصاب ہے، بدرقہ ماءالعسل	۹ ″	″ ۱ر
۵۴۲	معجون راح المومنین	ضیق النفس اور خفقان کے لیے مفید ہے۔ اشتہا پیدا کرتی ہے۔ بدرقہ عرق گاؤزبان۔	۶ ″	″ ۱ر
۵۴۳	معجون عجیب	مقوی باہ و ممسک ہے۔ سرعت انزال کو رفع کرتی ہے۔ بدرقہ دودھ۔	۱ تولہ	۲۰ تولہ عا ر
۵۴۴	معجون زنجبیل	عورتوں کی بہت سی شکایتوں کو دور کرتی ہے خراب رطوبتوں کو جذب کرتی ہے حیض کو درست کرتی ہے۔	۹ ماشہ	فی تولہ ۱ر
۵۴۵	معجون سناء	دست آور ہے۔ دماغ کا تنقیہ کرتی ہے۔ دردسر کو دور کرتی ہے۔ بدرقہ پانی	۱ تولہ	″ ۰ر
۵۴۷	معجون سنگدانہ مرغ	معدہ اور آنتوں کو قوت دیتی ہے ضعف ہضم کو دور کرتی ہے محلل ریاح ہے۔ بدرقہ پانی۔	۹ ماشہ	″ ۱ر
۵۴۹	معجون سورنجان	گٹھیا اور نقرس اور دوسرے جوڑوں کے دردوں کے لیے عجیب چیز ہے ملین ہے۔	۱ تولہ	″ ۰ر
۵۵۰	معجون سہاگ سونٹھ	یہ دوا عورتوں کے بہت سے امراض کیلئے ویدک کی ایک خاص دوا ہے رحم کی خرابیوں کو رفع کرتی ہے۔	۱ تولہ	″ ۱ر
۵۵۱	معجون سیر علوی خاں	بلغمی امراض کیلئے اکسیر صفات کی معجون ہے، موسم سرما میں اس کا استعمال بہت سے امراض سے نجات دلاتا ہے۔	۶ ماشہ	″ ۱ر
۵۵۲	معجون صندل	خفقان کیلئے عجیب و غریب معجون ہے دل و دماغ کو قوت دیتی ہے تبخیر کو روکتی ہے۔ بدرقہ عرق بید مشک	۹ ″	″ ۱ر
۵۵۶	معجون فنجنوش	بواسیر کے لیے مفید ہے۔ معدہ کو قوت دیتی ہے۔ غذا ہضم کرتی ہے۔ بدرقہ پانی۔	۹ ″	″ ۱ر مشک والی ۲ر تولہ
۵۵۷	معجون فوتنجی	معدہ اور جگر کے درد کو دور کرتی ہے پرانے بخار کو زائل کرتی ہے ہچکی بند کرتی ہے۔ بدرقہ پانی۔	۱ تولہ	فی تولہ ۰ر
۵۵۸	معجون قسطرطم	معدہ کو قوت دیتی ہے۔ قبض کشا ہے اور پیشاب کھول کر لاتی ہے۔ بدرقہ عرق بادیان۔	۱ ″	″ ۱ر
۵۵۹	معجون حسیات	مقوی معدہ و جگر ہے۔ قبض کشا ہے۔ محافظ صحت ہے۔ بدرقہ پانی۔	۱ ″	″ ۰ر
۵۶۰	معجون ارزیر مسیح الملک	دافع جریان ہونے کے علاوہ مقوی باہ اور مغلظ منی ہے اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہے۔ بدرقہ دودھ۔	۹ ماشہ	″ ۲ر
۵۶۱	معجون کلاں	باہ کو قوت دیتی ہے، جریان و سیلان رحم کو روکتی ہے۔ مرد و عورت دونوں کیلئے مفید ہے۔	۶ ″	″ ۴ر
۵۶۲	معجون کلکلانج	استسقا کیلئے مفید ہے، درد قولنج کو تسکین دیتی ہے مدر بول ہے۔ بدرقہ عرق بادیان۔	۱ تولہ	″ ۰ر
۵۶۳	معجون کندر	سلسل البول دبا دبا پیشاب آنا کیلئے مفید ہے گردہ و مثانہ کو قوت دیتی ہے۔ بدرقہ کشتہ بیضہ مرغ	۹ ماشہ	″ ۰ر
۵۶۴	معجون لسنا	فالج لقوہ اور رعشہ کے لیے مفید ہے اختلاج معدہ کو روکتی ہے۔ بدرقہ مناسب۔	۶ ماشہ	″ ۱ر
۵۶۵	معجون نان خواہ	غذا کو جلد ہضم کرتی ہے معدہ کو فضلات سے پاک کرتی ہے بھوک لگاتی ہے، بدرقہ پانی۔	۹ ″	″ ۰ر
۵۶۸	معجون مغلظ	مادہ منویہ کو غلیظ کرتی ہے اور اسکی اصلاح کرتی ہے جریان کے لیے مفید ہے، بدرقہ دودھ۔	۱ تولہ	″ ۱ر
۵۶۹	معجون مقل	بادی اور خونی بواسیر کے لیے مفید ہے معدہ کی خرابی کو دور کرتی ہے بدرقہ عرق بادیان۔	۹ ماشہ	″ ۰ر
۵۷۲	معجون موچرس	سیلان رحم کے لیے مفید ہے۔ رحم کی خراب رطوبت کو خشک کرتی ہے۔ بدرقہ پانی۔	۱ تولہ	″ ۱ر
۵۷۳	معجون ریگ ماہی	مادہ تولید کو بڑھاتی ہے بہی و محرک ہے۔ بدرقہ دودھ۔	۶ ماشہ	″ ۴ر
۵۷۵	معجون نانخواہ مشک والی	غذا کو ہضم کرتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے معدہ اور گردہ کو قوی کرتی ہے دونوں وقت کھائیں۔	۶ ″	″ ۳ر
۵۷۶	معجون نجاح	سوداوی امراض کے لیے مفید ثابت ہوئی ہے بدرقہ عرق شاہترہ۔	۱ تولہ	″ ۰ر
۵۷۷	معجون نسیان	حافظہ کو قوی کرتی ہے طلباء اور دماغی کام کرنے والوں کے لیے مفید ہے۔ بدرقہ عرق بادیان	۶ ماشہ	″ ۲ر
۵۷۸	معجون نشارہ عاج والی	جن عورتوں کے حمل ساقط ہو جاتے ہیں ان کے لیے یہ معجون بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ بدرقہ شربت انار	۶ ″	″ ۴ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال		قیمت	
۵۸۲	معجون اسپند سوختنی	قوت مردمی کے لیے مفید ثابت ہوئی ہے۔ حرارت غریزی کو ابھارتی ہے۔ بدرقہ دودھ	۹	ماشہ	فیتولہ	۱ر
۵۸۳	معجون بہمنین	جریان کے لیے مفید ہے۔ رقت سرعت اور احتلام کو دور کرتی ہے۔ بدرقہ دودھ	۶	ماشہ	〃	۲ر
۵۸۵	معجون ماسک البول	پیشاب کی زیادتی کو روکتی ہے۔ مثانہ کو قوی کرتی ہے۔ بدرقہ پانی۔	۶	ماشہ	〃	۲ر
۵۸۶	معجون ہلیلہ جات	معدہ اور دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ قبض کو دور کرتی ہے۔ بدرقہ پانی۔	۱	تولہ	〃	۸/
۵۸۸	مفرح اعظم	اعضاء رئیسہ کو قوت دینے میں عجیب چیز ہے معدہ اور ہاضمہ کی اصلاح کرتی ہے بدرقہ عرق عنبر	۶	ماشہ	فیتولہ	۵ر
۵۹۰	مفرح دل کشا	دلکو قوت دینے میں بینظیر ہے خیالات فاسد دور کرتی ہے نشاط آور ہے بدرقہ عرق عنبر وغیرہ	۶	ماشہ	〃	۸ر
۵۹۱	مفرح سوسنبری	مسہل کے بعد جو ضعف اعضاء رئیسہ پر طاری ہو جاتا ہے اسکے لیے یہ مفرح بہت کارآمد ہے۔	۶	ماشہ	〃	۳ر
۵۹۲	مفرح شیخ الرئیس	ضعف دل خفقان سوداوی وحشت اور عام کمزوری کو دور کرتی ہے۔ بدرقہ مناسب	۶	ماشہ	〃	۴ر
۵۹۳	مفرح کبیر	یہ مفرح دماغی امراض کے لیے بہت مفید ہے عام ناتوانی کو زائل کرتی ہے بدرقہ مناسب	۶	ماشہ	〃	۶ر
۵۹۴	مفرح بقراط	یوں تو یہ مفرح تمام اعضاء رئیسہ کو قوی کرتی ہے لیکن قلب کی تفریح میں خاص اثر رکھتی ہے۔	۶	ماشہ	〃	۸ر
۵۹۵	مفرح بارد سادہ	خفقان کو دور کرتی ہے ضعف قلب و دماغ کو دور کرتی ہے۔ بدرقہ مناسب۔	۶	ماشہ	〃	۱ر
۵۹۶	مفرح معتدل	خفقان اور مراق کو رفع کرتی ہے تفریح پیدا کرتی ہے۔	۶	ماشہ	〃	۶ر
۶۰۴	مرہم باسلیقون	ہر قسم کے ورم اور سختی کو رفع کرتا ہے امراض رحم میں بھی کارآمد ہے۔	بقدر ضرورت		فیتولہ	۲ر
۶۰۵	مرہم آتشک	یہ مرہم آتشک کے زخموں کو جلد بھر دیتا ہے۔ خارش کو رفع کرتا ہے۔	〃		〃	۲ر
۶۰۶	مرہم اشق	خنازیر کی گلٹیوں اور رسولیوں کو تحلیل کرتا ہے۔ نیم گرم لیپ کرنا چاہیے۔	〃		〃	۱ر
۶۰۷	مرہم جدوار	زخموں کو بھرتا ہے۔ گلٹیوں کو تحلیل کرتا ہے دردوں کو سکون دیتا ہے۔	〃		〃	۲ر
۶۰۸	مرہم داخلیون	ورم رحم کی مخصوص دوا ہے سختی کو رفع کرتا ہے طاعونی گلٹیوں کو تحلیل کرتا ہے	〃		〃	۱ر
۶۰۹	مرہم زال	خراب گوشت کو زخم سے دور کرتا ہے۔ ناصور کو بھرتا ہے۔	〃		〃	۱ر
۶۱۰	مرہم رسل	زخم کو صاف کرکے جلد بھرتا ہے قدیم معتبر نسخہ ہے جدید تجربوں نے اسکے فوائد کو اچھا ثابت کیا ہے	〃		〃	۲ر
۶۱۱	مرہم زردی بیضہ مرغ	رحم کی سختی کو دور کرنے میں عجیب ہے ورم کو تحلیل کرتا ہے۔	〃		〃	۲ر
۶۱۲	مرہم کافور	زخم کی سوزش کو رفع کرتا ہے اور ان کو بھرتا ہے۔ ورم کو تحلیل بھی کرتا ہے۔	〃		〃	۲ر
۶۱۳	مرہم مخترع	ہر قسم کے دنبل کیلئے مفید ہے دنبل کو پکاتا ہے اور پھر اسکو صاف کرکے مندمل کر دیتا ہے۔	〃		〃	۲ر
۶۱۴	مرہم ناصور	ناصور کو بھرتا ہے اور پھر زخم پیدا نہیں ہونے دیتا۔	〃		〃	۲ر
۶۱۵	مرہم سائیدہ چوب نیم والا	بواسیر کے مسوں کو خشک کر دیتا ہے اور مسوں کے درد اور خارش کو رفع کرتا ہے۔	〃		〃	۱ر
		ن				
۶۲۱	نوشدارو معتمد الملک والی	دل اور جگر کو قوت دیتی ہے اور تقویت معدہ میں بینظیر ثابت ہوئی ہے۔	۶	ماشہ	فیتولہ	۴ر
۶۲۲	نوشدارو سادہ	معدہ کو قوت دیتی ہے۔ دستوں کو روکتی ہے۔	۹	ماشہ	〃	۸/
۶۲۳	نوشدارو لولوی	معدہ اور جگر کو قوت دیتی ہے۔ خفقان کو دور کرتی ہے مقوی قلب ہے	۷	ماشہ	〃	۴ر

BIRTH CONTROL NUMBER

VOL. 8.

OF THE

HAMDARD-I-SEHAT, DELHI

No. 1.

JULY 1939.

CONTENTS.

HAMDARD-I-SEHAT

BIRTH CONTROL NUMBER

This Special Number of the *Hamdard-i-Sehat* contains most useful, interesting, informative and educative articles regarding Birth-Control in its various aspects relating to the social, economical and moral advancement of the human race. In India the question of Birth-Control and family limitation is a much disputed question. An attempt has, therefore, been made to throw light on all the important subjects concerning Birth-Control and to collect informations from all available sources, both Indian and Foreign, as to the results of the present-day Birth-control movement. The history of Birth-control, the description of the male and female organs of procreation, the stages of pregnancy, the effects of coition, the social, economical and religious sides of birth-control, the opinions of great men and famous experts of various countries, the different natural and artificial ways of birth-control, the tried prescriptions of many experienced doctors and physicians, and the results of various Birth-control clinics and research laboratories, in fact all the phases of the subject have been provided and discussed in this number. Besides these valuable informations, a special chapter has been devoted to literary articles and poems, which has greatly enhanced its usefulness and interest. The illustrations and half-tone pictures form also a special and attractive feature.

Pages Over 288

PRICE

Special Edition
As. 12

Ordinary Edition As. 8
Postage One Anna

SUBSCRIPTION YEARLY ONE RUPEE

Editor: HAKIM H. ABDUL HAMEED

SINGLE COPY TWO ANNAS

HAMDARD MANZIL
DELHI

ماہوار مصور طبی رسالہ
ہمدرد صحت
بیادگار
شہیدِ فنِ ہمدردیِ خلائق حکیم حافظ عبدالمجیدؒ بانیِ ہمدرد دواخانہ دہلی
مرتبہ
حکیم حاجی عبدالحمید
امراض
قیمت سالانہ
ONE RUPEE INDIA 1917
فی پرچہ
2 ANNAS
مقامِ اشاعت:- ہمدرد منزل لال کنواں دہلی
SA 7/1.33

جلد (۸) اگست سنہ ۱۹۳۹ء نمبر ۲

فہرست مضامین

عکسی تصاویر:- (۱) چارلس ڈارون۔ (۲) فاضل گرامی حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب (۳) اور پروفیسر حکیم فضل الرحمٰن خاں صاحب۔

قیمت سالانہ ایک روپیہ ممالک غیر (برما وغیرہ) تین شلنگ فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

خان صاحب عبد اللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھاپا

اور ایچ۔ ایچ محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت دہلی سے شائع کیا

علم اور حکمت کے خزانے

اردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے۔ اسی لیے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہوگئے۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کما حقہٗ پورا کر دیا ہے اس کی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سال گرہ کی تقریب میں ہر جولائی کو شایع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جاسکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گزشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لیے دوبارہ طبع کرا لیے جائیں لیکن اس کے موقع نہیں مل سکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچ سو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچ سو جلدیں مکمل کی جاسکیں اور شائقین ان سے محروم چنانچہ ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہوجانے کے بعد دفتر میں ان کی جلدیں مکمل کرا لی ہیں جو جولائی ۳۴ء سے جون ۳۵ء تک اور جولائی ۳۵ء سے جون ۳۶ء تک اور جولائی ۳۷ء سے جون ۳۸ء تک اور جولائی ۳۸ء سے جون ۳۹ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں، اور تجدید و اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی ۳۷ء سے جون ۳۸ء میں گزشتہ سال وہ عظیم الشان عورت نمبر ہے جس کی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علما اور حکما متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجیے کہ سنہ ۳۵-۳۴ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر تھا۔ اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے سنہ ۳۶-۳۵ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک معرکتہ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور ان کی طبیعت اور ان کے کھیل، ان کی عادات و اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچے سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہوسکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ سنہ ۳۸-۳۷ء کی جلد میں گزشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون ۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شائقین اور قدرشناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے۔ سنہ ۳۹-۳۸ء کی جلد میں پچھلے سال کا عظیم الشان دق نمبر اور گیارہ مہینے کے پرچے شامل ہیں دق نمبر وہی ہے جس میں چودہ مضامین یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ براعظموں کے ہیں۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے صدہا مجرب نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر آپ کو صرف کرنی پڑے گی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۱۰۶۲ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دل چسپ مرقعے، کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطبا ہی کے لیے ضروری نہیں بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعے سے فائدہ حاصل کریں گے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچے کے مضامین سے ہوجائے گا ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس کے حلقے میں ہندوستان بھر کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے۔

مینجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں دہلی

مراسلات

اپیل

دنیا میں آزادی کی ہوا چل رہی ہے اور دنیا کا آسمان بدل چکا ہے لیکن نہیں بدلی تو ہماری طب قدیم۔ سورج کبھی کا طلوع ہوچکا اور ہم ہیں کہ آنکھیں بند کیے پڑے ہیں۔ یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ تعلیم یافتہ اور ترقی یافتہ ہندوستان پر طب قدیم کا کوئی خاص اثر نہیں ہے ڈاکٹری اور دوسری طبوں نے دماغوں اور جسموں پر پورا قبضہ کرلیا ہے۔

خدا مغفرت کرے مسیح الملک اعظم مرحوم ہندوستان میں ایک شخص پیدا ہوا تھا جس نے عوام اور حکومت دونوں کے سامنے ہمارے اس فن شریف (یونانی طب) کی بقائے ہستی کا سوال پیش کردیا تھا۔ اپنے کالج کا اُنہوں نے گاندھی جی سے افتتاح اسی اُمید و آرزو میں کرایا کہ ہندوستان کو ترقی نصیب ہوگی تو آنے والی حکمراں جماعتیں یونانی طب کی ترقی و حفاظت کو بھی اپنے فرائض حُب وطن میں داخل کرلیں گی۔ وہ دنیا سے کیا گیے طب قدیم کی یہ تحریک بھی فنا ہوگئی۔ مدت ہوئی کہ آل انڈیا طبی کانفرنس کا نام بھی سننے میں نہیں آتا۔ اُس کے سالانہ اجلاس، جو ملک میں حرکت و بیداری پیدا کرنے کا ذریعہ تھے، مدت سے موقوف ہیں۔ نتیجہ کیا ہوگا یہی کہ ترقی یافتہ ہندوستان ہماری طب کی ضرورت سے یہ کہہ کر قطعی انکار کردے گا کہ جب دنیا میں دوسری ترقی یافتہ طبیں (ڈاکٹری اور ویدک) اور تمام مہذب دنیا کی ضرورتوں کی کفالت کر رہی ہیں تو ہندوستان کو کیا غرض ہے کہ وہ گھنٹے کی سوئی کو پیچھے لے جائے اور مردہ یونانی طب میں از سر نو جان ڈالنے کی حماقت میں مبتلا ہو۔ برادران فن، یہ محض واہمہ اور وسوسہ نہیں ہے بلکہ واقعات ہیں۔ یو۔ پی۔ کی پنتھ حکومت نے گرام سدھار کی اسکیم اور دیسی طبوں کی آڑ میں پروپیگنڈا کرنے کے لیے وید ۱۴۶ ڈاکٹر ۶۴ اور طبیب صرف ۴۶ مقرر کرکے جو تناسب قائم کیا ہے اس سے حکومت کی کشادہ دلی کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ کیوں ہوا؟ اس لیے کہ ہم خواب غفلت میں محو اور سرشار ہیں یا اپنے ذاتی مفاد اور اختلافات میں مصروف و مبتلا ہیں۔ سابقہ حکومت یو۔ پی نے مئی سنہ ۱۹۳۱ء میں رجسٹریشن ایکٹ پاس کیا تھا۔ اُس وقت کوشش کی گئی تھی کہ اطبا یو۔ پی اپنے فنی حقوق کے تحفظ کے پیش نظر اجتماعی حیثیت سے رجسٹری کرالیں مگر بدقسمت ہندوستان اور بدنصیب اطبا کی ایک جماعت اس ایکٹ کے خلاف لکھنؤ میں پیدا ہوگئی جس کی مخالفت کا ریکارڈ موجود ہے۔ آخر کار جب اس جماعت کو اپنی اُمیدیں اور ذاتی مفاد خطرے اور تاریکی میں نظر آئے تب اس نے اپنی سیاسی غلطی کا احساس کیا اور فوراً اس قانون کے سامنے جھکی اور مجبوراً رجسٹری کا اعلان کردیا۔ غرضکہ یونانی طب قدیم ہندوستان کی ایک بھولی بسری چیز ہوچکی ہے یاد رکھیے کہ برطانوی امپیریلزم سے طب یونانی کو وہ خطرہ نہ تھا جو اب ہندوستانی حکومت سے نظر آرہا ہے۔

غرض کہ آپ کا فن شریف اس وقت موت اور حیات کی کش مکش میں ہے اور اس کی مضطربانہ نگاہیں آپ کی طرف حسرت سے اُٹھ رہی ہیں میں آپ کا خادم اور بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔ پی کا ادنی رکن ہونے کی حیثیت سے آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ ذاتیات سے بالاتر ہوکر از راہ ہمدردیٔ فن بہت جلد اپنی رجسٹری کرالیں۔ یو۔ پی انڈین میڈیسن بل حکومت منظور کرچکی ہے۔ حالات حاضرہ کا تقاضا ہے کہ فن اور حاملان فن کی ہستی کی بقا کے اہم سوال کو اجتماعی حیثیت دی جائے۔ رجسٹری کے لئے تمام درخواستیں سکریٹری صاحب بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔ پی لکھنؤ کے پتہ پر بذریعہ رجسٹری ڈاک روانہ کی جائیں اور اس کے ساتھ سند اور سرٹیفکٹ وغیرہ کی حسب قاعدہ مصدقہ نقول یا اصل روانہ کی جائیں۔ فیس رجسٹری درجہ (اے) مبلغ دس روپے اور درجہ (بی) پانچ روپے بذریعہ منی آرڈر پتہ مذکور پر بہت جلد روانہ کردی جائیں اور اس کے بعد مجھ احقر کو بھی مطلع کیا جائے تاکہ میں آپ کا خادم رجسٹریشن کمیٹی اور بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔ پی کا ممبر ہونے کی حیثیت سے آپ کی اعانت کرسکوں۔ مزید حالات اور واقعات مجھ سے معلوم کیے جاسکتے ہیں۔

میں ہوں آپ کا خادم:۔ (حکیم) **محمد ناصر الدین ظہیری**۔ ممبر بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔ پی۔ میرٹھ

جامعہ طبیہ دہلی کا سالانہ امتحان اور نئے سال کا داخلہ

جامعہ طبیہ دہلی کے سالانہ امتحانات ختم ہوکر تعطیلات کلاں شروع ہوگئیں اِس سال ایک کثیر تعداد طلبا نے امتحان میں شرکت کی۔ اب جامعہ طبیہ یکم اگست سنہ ۳۹ء کو کھلے گا اور باضابطہ تعلیم شروع ہوگی۔

جامعہ طبیہ ان مشاہیر اطبا کی نگرانی و سرپرستی میں قائم ہے جو تمام دُنیا میں اعلیٰ طبی شہرت کے مالک ہیں نیز تیس چالیس سالہ عملی و علمی تجارب کی بنا پر ماہرین تعلیم تسلیم کرلیے گئے ہیں۔ تمام ہندوستان کی طبی درس گاہوں میں ان ہی کی تصانیف پڑھائی جاتی ہیں اور جو مسیح الملک مرحوم کے رفقاء کار کی حیثیت سے اصلاح و تجدید طب کے اہم فرض میں مصروف ہیں۔ بہترین اساتذہ، بہترین نصاب تعلیم، کم سے کم مدت میں زیادہ سے زیادہ تعلیم اس درس گاہ کی خصوصیات ہیں۔ گورنمنٹ صوبۂ متحدہ سے جامعہ طبیہ رجسٹرڈ و منظور شدہ ہے۔ پراسپکٹس فارم داخلہ طلب کرنے پر بھیجا جاتا ہے۔ چونکہ نئے سال کے داخلے کی درخواستیں آنی شروع ہوگئی ہیں اور ایک معینہ تعداد میں داخلہ ہوگا۔ اس لیے امیدواران کو درخواست ہائے داخلہ وغیرہ ۲۵ جولائی سنہ ۳۹ء تک رجسٹرار جامعہ طبیہ قرول باغ دہلی کے نام بھیج دینی چاہئیں۔

ضمیمہ ضبط تولید نمبر

دُنیا بھر میں حمل سے بچنے کی عجیب و غریب ترکیبیں اور ٹوٹکے

ضمیمہ ضبط تولید کے عنوان سے ہم وقتاً فوقتاً وہ مضامین درج کرتے رہیں گے جو ہمدرد صحت کے ضبط تولید اور اصلاح نسل نمبر کے لیے ہمیں وصول ہوئے تھے اور جنہیں ہم گنجائش کی کمی کی وجہ سے اشاعت خاص میں شامل نہیں کر سکے تھے۔ مضمون "دنیا بھر میں حمل سے بچنے کی عجیب و غریب ترکیبیں اور ٹوٹکے" دراصل ہمارے اس مضمون کا ایک جزو تھا جو ہم نے "طبِّ عوام اور امتناع حمل کے ذرائع" کے عنوان سے سپرد قلم کیا تھا۔ اس مضمون کے چند اقتباسات ضبط تولید نمبر میں شائع کیے جا چکے ہیں۔ اب یہ تمام مضمون ناظرین کی دلچسپی کے خیال سے پیش کیا جا رہا ہے۔ "ہمدرد صحت"

عام طور سے خیال یہی کیا جاتا ہے کہ ہر انسانی گروہ ہر زمانے میں اولاد کو خدا کی ایک نعمت سمجھتا رہا ہے اور بانجھ عورت ہمیشہ ملعون و مطعون رہی ہے۔ یہ خیال بہت حد تک صحیح ہے لیکن اتنا صحیح نہیں کہ اس کے خلاف کبھی کوئی صورتِ حال کسی زمانے میں واقع ہی نہ ہوئی ہو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اولاد سے بچنے والا طبقہ ہر زمانے اور ہر ملک میں موجود رہا ہے۔ اور اب تو یہ طبقہ طبقہ ہی نہیں رہا بلکہ تہذیب جدید کی بدولت بڑی اکثریت میں تبدیل ہو چکا ہے۔ بہرحال آنے والی تفصیلات سے آپ کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ اولاد سے بچنے بچانے کی نوعیتیں ہر زمانے اور ہر انسانی طبقے میں کیا تھیں۔ اور لوگ اپنے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے کیا کیا جتن کرتے تھے۔

جب ہم اپنے مذکورہ بالا مقصد کی تلاش میں تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہیں تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ قدیم انسانی گروہوں میں عورت کو وقتی طور پر یا مستقل طور پر بانجھ کر دینے کی صورتیں موجود تھیں اور بچوں کی پیدائش کو روکنے کی ترکیبیں صرف اُسی وقت اختیار نہیں کی جاتی تھیں جب غیر شادی شدہ لوگ آپس میں غیر واجب طور پر مجامعت کریں، بلکہ اس وقت بھی جب لوگ جائز اور رسمی طور پر شادی کی زنجیروں میں جکڑ دیے گئے ہوں۔ اسکے علاوہ بعض انسانی جماعتوں میں یہ رواج بھی رہا ہے اور اب بھی غیر متمدن لوگوں میں پایا جاتا ہے کہ اگر کسی جوڑے کے ہاں چند مخصوص سال گزرنے سے پہلے بچہ پیدا ہو جائے تو اسے بے شرمی اور بے حیائی سمجھا جاتا ہے۔ مسٹر پارکنسن نے عورتوں کی رضامندی کے ساتھ بانجھ رہنے کے ایک عجیب و غریب محرک کا ذکر کیا ہے۔ اُنہوں نے لکھا ہے کہ نیو آئرلینڈ اور نیو ہینوور کے گاؤں کے گاؤں اور قبیلے کے قبیلے بعض اوقات آپس میں یہ قسم کھا لیتے ہیں کہ وہ بچے بالکل نہیں رکھیں گے یا نہیں پیدا کریں گے۔ ایک ضلع میں یہ رواج ہے کہ عورتیں ممانعت یا خاص عہد کی وجہ سے بانجھ ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اور یہ عہد و پیمان جماعت کے کسی بڑے کرتا دھرتا کے نام پر کیا جاتا ہے اور اس پر بڑی سختی سے قائم رہا جاتا ہے۔ پارکنسن صاحب یہاں یہ بتانے سے قاصر رہ گئے کہ آیا یہ عہد یا قسم مرحوم سردار کی کسی وصیّت کے مطابق عمل آتی تھی یا اس کے مرنے کے بعد اس کی یاد میں یہ خوفناک قسما قسمی ہوا کرتی تھی۔

مذکورہ بالا تقریباً تمام صورتوں کے متعلق ناظرین کو یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ لوگ مجامعت سے باز رہتے تھے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ اولاد سے بچنے بچانے اور استقرار کو روکنے لیے بڑے بڑے جتن کرتے تھے۔

سب سے پہلا جتن تو وہی ہے جسے عام طور پر عزل یا جماع غیر انزالی کہا جاتا ہے۔ اور جس کی توریت کے عہد نامۂ عتیق میں بڑی مذمت کی گئی ہے اور جسے کسی غیر تاریخی شخصیت کی طرف منسوب کر کے "عونان کا گناہ" بتایا گیا ہے اور جس کو اپنے اس گناہ کے کفارے کے طور پر موت سے دوچار ہونا پڑا تھا۔ بہرحال عزل ایک ایسا چلتا ہوا "نسخہ" تھا جو عہد و پیمان والے ہر شخص کو معلوم تھا۔ اس کے بعد اُن چیزوں کا نمبر آتا ہے

جن کو ہم خارجی چیزیں کہیں گے۔ یعنے شافے یا گدّیوں وغیرہ قسم کی چیزیں اندام نہانی میں رکھنا جن کی وجہ سے مادہ منویہ رحم میں نہ جانے پائے اور کرم منویہ بیضۂ انثیٰ سے نہ ملیں۔ اگر ہم اس موقع پر محض گدّیوں کے ہی ہو کر رہ جائیں اور اُن مختلف رپورٹوں کی جرح میں لگ جائیں جو اس نقطے پر موجودہ ماہرین نے پیش کی ہیں، تو اس سے شاید نہ تو ناظرین کا کچھ بھلا ہوگا اور نہ کوئی نسلیاتی تحقیق کا کام انجام پا سکے گا۔ اس لیے ہم عنقریب اُن ترکیبوں کا ذکر کریں گے جن پر انسان نے حمل کو روکنے کے سلسلے میں عمل کیا۔ ماہرین کی مذکورہ تحقیقات کے متعلق بس یہی پہلو نسلیاتی اہمیت رکھتا ہے کہ خارجی چیزوں کے استعمال کے علاوہ لوگ جادو ٹونکے کو بھی حمل روکنے میں مؤثر سمجھتے تھے۔

یونان قدیم کا جہاں تک تعلق ہے ہم کو یہ معلوم ہے کہ پنجۂ مریم اور تخم پنجنکشت کو حمل کے روکنے میں اس ملک کے لوگ بڑا مؤثر سمجھتے تھے۔ جب تھیس موفوریا کا تہوار ایتھنز میں منایا جاتا تھا تو اس وقت وہاں کی بیاہی عورتیں تخم پنجنکشت یا اسی قسم کے پودوں کے مختلف اجزا اپنے بستروں پر بکھیر دیا کرتی تھیں۔ ان چیزوں کے متعلق یہ عام خیال تھا کہ وہ جنسی خواہشات کے زور کو ہلکا کر دیتی ہیں[۱]۔

قدیم روم میں بھی عورتوں کے اندام نہانی میں استعمال کے لیے کچھ ترکیبیں مستعمل تھیں جن کا نتیجہ عورت کے بانجھ ہو جانے کی صورت میں ظاہر ہوتا تھا۔ یہ بات بھی کچھ ٹونکے ہی کی طرح معلوم ہوتی ہے کہ وہاں کے لوگ اس مقصد کے لیے عورتوں کو بے پھل کے درختوں کے بیج کھلاتے تھے یا ان کو چائے کی طرح پلاتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ جس طرح یہ بیج اچھا خاصہ درخت اُگا دینے کے باوجود اس درخت کو بے پھل کا رکھتے ہیں۔ اسی طرح عورتوں کو بھی باوجود مجامعت و مباشرت کے بے اولاد رکھتے ہیں۔ ان درختوں میں بید اور حُور (پوپلس) کے درخت قابلِ ذکر ہیں خصوصاً وہ درخت جو زیئس دیوتا کی بے اولاد بیٹی پرسیفون کے جنگل میں اُگے ہوں۔ یونان کے مشہور جنسی طبیب سورانوس نے لکھا ہے کہ جس عورت کے لیے حمل خطرناک ہو تو اُسے چاہیے کہ مباشرت سے ایام ماہواری سے پہلے اور بعد میں پرہیز کرے اور انزال کے وقت وہ اپنا سانس روکے۔ مباشرت کے بعد گھٹنے جھکا کر بیٹھ جائے اور مباشرت سے پہلے رحم کے باہر شہد، روغن بلساں، افسنتین اور دوسری سکیڑنے والی دواؤں کا مرکب تیار کر کے لبطور شافہ رکھے۔

جرمنی کے لوگوں میں زمانۂ حال تک یہ خیال نہ معلوم کب سے چلا آ رہا تھا کہ بید کا درخت عورت کو بانجھ کر دیتا ہے۔ ماٹ تھی اوکس نے لکھا ہے کہ وہاں بید کے درخت کے پتوں کے متعلق خیال تھا کہ اگر انہیں محض پانی کے ساتھ کھایا جائے تو وہ حمل کو قائم نہیں ہونے دیتے اور اگر ان کو پانی میں بھگو کر لبطور خیساندہ استعمال کریں تو شہوت کو مردہ کر دیتے ہیں۔ اور بے عصمتی کی طرف سے رغبت کو ختم کر دیتے ہیں۔ ہنڈشو نے بتایا ہے کہ کٹزن گیبن میں ۱۷۹۶ء تک یہ توہم موجود تھا کہ جو عورت ایسی ناشپاتیاں وغیرہ، جن کا قلم اقسیقانطس (ہاتھرن: ایک کانٹے دار جھاڑی) پر لگایا گیا ہو، کھائے تو حاملہ نہیں ہوگی۔

سٹائی ریا (آسٹریا) میں یہ اعتقاد پایا جاتا ہے کہ لوہار کی ناند کا پانی اگر پیا جائے تو اس سے بانجھ پن پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہاں اس مقصد کے لیے زنک ٹنکچر، روغن بلساں، شہد اور دوسری قسم کے مُلیّنات کے ساتھ ایلوا اور مرکی کے استعمال کا بھی رواج ہے۔ فوسل نے لکھا ہے کہ قابل اعتماد اطلاعات کے مطابق سٹائی ریا کی وادیوں کی غیر شادی شدہ عورتیں موجودہ محفوظ اسفنجوں کی بجائے ریشم کے کپڑوں کی دھجیاں حمل کو روکنے کے لیے اب تک استعمال کرتی رہی ہیں۔

پولیٹ اور کیلے نے جب سکنڈی نیویا (سویڈن، ڈنمارک اور ناروے) کے قصہ کہانیوں کی تحقیق کی تو ان کو معلوم ہوا کہ نہ صرف حمل کو روکنے کے لیے بلکہ تازہ حمل کے نتائج سے بچنے کے لیے جرمانی لوگوں میں گنڈوں اور ٹونکوں کا بہت رواج ہے۔ ٹونکوں میں چکّی کو بہت سے کام انجام دینے پڑتے ہیں۔ اس کے چکروں سے طرح طرح کے مطلب لیے جاتے ہیں مثلاً اگر آدھی رات کے وقت چکّی کے پاٹ کو چار مرتبہ پیچھے کی طرف چکر دئے جائیں اور چکّی میں توقع کے مطابق ہونے والے بچوں کی تعداد کے برابر گیہوں کے دانے ڈال دئے جائیں تو ان کے اعتقاد میں نہ صرف یہ کہ ہونے والے بچے ہی مر جاتے ہیں بلکہ پیٹ کے بچے بھی ضایع ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اُن کا بیان ہے کہ عورت جب اس ٹونکے کے مطابق چکّی چلاتی ہے تو اس میں سے بچوں کو چیخنے چلانے کی آوازیں آتی ہیں اور خون کے قطرے بھی نکلتے ہیں۔ ایک ٹوٹکا یہ بھی ہے کہ عورت مذکورہ بالا

[۱] ملاحظہ ہو جے۔ بی فریزر کی کتاب "فوک لور اِن دی اولڈ ٹسٹمنٹ" مطبوعہ لندن۔ صفحہ ۱۱۶۔

خیال کے مطابق گنے ہوئے دانے ایک دم نگل جاتی ہے گویا اس طرح وہ آنے والے بچوں کا خاتمہ کردیتی ہے ۔ یا وہ بچوں سے بچنے کے لیے سیب اور کیلیں کنوئیں میں ڈالتی ہے یا وہ اپنی بہنوں کی قبروں پر علیحدہ علیحدہ جا کر کہتی ہے کہ "مجھے اولاد کی ضرورت نہیں ہے "۔

گوٹ لینڈ اور اولینڈ کے متعلق لیناپوس نے لکھا ہے کہ وہاں کی عورتیں جب اپنے بچوں کی تعداد کو محدود کرنا چاہتی ہیں تو وہ شادی کی رسم کے بعد اپنے جسم کو ننگا کر کے اپنی انگلیوں سے چھوتی ہیں ۔ اب یہ عورت کے اختیار میں ہے کہ خواہ وہ صرف ایک ہاتھ کی ایک انگلی اپنے جسم پر رکھے یا دونوں ہاتھوں کی سب کی سب انگلیوں کو دھر دے ۔ لیناپوس نے اس ٹوٹکے کی زیادہ تفصیل نہیں دی ہے ، البتہ ٹرد لکا نے بوسنیا کے حوالے سے اس ٹوٹکے کے متعلق لکھا ہے کہ "جب دولہا دُلہن کو لینے کے لیے آتا ہے تو دُلہن گھوڑے کی زین پر بیٹھنے سے پہلے گھوڑے کے کسے ہوئے زیر بند میں اپنے دونوں ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرتی ہے ۔ اگر دونوں ہاتھ اس نے زیر بند میں پہنچا دیئے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ عورت تمام عمر کے لیے بچوں سے چھٹکارا پا گئی ورنہ جتنی انگلیاں داخل کرنے میں وہ کام یاب ہوتی ہے اتنے ہی سال تک وہ بے اولاد رہتی ہے "۔

سربیا دیوگوسلاویہ میں اس سے ملتی جلتی رسم کا ذکر کروس نے کیا ہے ۔ یہاں جب دُلہن دولہا کے گھر جاتی ہے تو شادی کی گاڑی میں بیٹھتے وقت وہ اپنے چوتڑ کے نیچے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں دبا لیتی ہے اور کہتی ہے کہ "میں اتنی انگلیوں پر اتنے سال بے اولادی رہنے کے لیے بیٹھتی ہوں"۔ کروس نے سربیا کی عورتوں کے اور رواجوں کا بھی ذکر کیا ہے ۔ وہ لکھتا ہے کہ سربیا کی عورت اپنی "قسمت کا فیصلہ" اس طریقے سے بھی کرتی ہے کہ وہ چند انگارے نے کر ان پر غسل کا پانی ڈالتی ہے اور کہتی ہے کہ "اگر یہ انگارے دوبارہ آگ پکڑ گئے تو میں بچے دوں گی ورنہ نہیں "۔ یہ دل چسپ صورتِ حال یہیں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ وہ بجھے ہوئے کوئلوں کو احتیاط سے رکھ لیتی ہے اور جب اس کو بچے کی خواہش ہوتی ہے تو ان کوئلوں کو پھر آگ میں ڈال کر "بند" کو کھول دیتی ہے ۔ پھر جیسے جیسے کوئلے جلتے جاتے ہیں وہ اپنے آپ کو حاملہ محسوس کرتی چلی جاتی ہے ۔ اسی خطۂ زمین کی ایک رسم اور سنیئے جب دلہن نکاح کے لیے جانے لگتی ہے تو پہلے وہ گھر کے چبوترے پر ایک کھلا تالا اور اس کی کنجی تھوڑے تھوڑے فاصلے سے رکھتی ہے اور ان کے بیچ میں سے ہو کر گزرتی ہے ۔ گرجا سے واپسی کے بعد وہ کنجی سے تالا بند کر کے رکھ لیتی ہے اور کہتی ہے کہ "اگر میں ایک دفعہ یہ تالا کھولوں گی تو میرے ہاں ایک ہی بچہ پیدا ہو گا "۔ کروس صاحب نے یہاں یہ نہیں بتایا کہ اس "بندش" کو بعد میں ختم بھی کیا جا سکتا ہے یا نہیں ۔ سربیا میں کروس صاحب کو زیادہ تحقیقات کا موقع ملا ہے ۔ اس لیے اُنہوں نے وہاں کی بہت سی رسموں کا تحقیق کے ساتھ ذکر کیا ہے ۔ ایک رسم وہاں یہ ہے کہ دلہن "شادی کے غسل" کے پانی کی گھڑیا اٹھاتے وقت جب اپنے دونوں ہاتھ پوری طرح استعمال کرتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ عمر بھر کے لیے بچوں سے فارغ رہنا چاہتی ہے ۔ ورنہ جتنے سال وہ بے اولاد رہنا چاہتی ہے اتنی ہی اُنگلیاں گھڑیا اُٹھانے میں لگاتی ہے ۔ سربیا کے ایک علاقے میں یہ رسم پائی جاتی ہے کہ دلہن گرجا جانے سے پہلے اپنی کمر میں ایک لمبا سا فیتہ باندھ لیتی ہے اور نکاح کے کمرے میں اپنے شوہر کے ساتھ داخل ہونے سے پہلے اس فیتے میں اپنی مرضی کے مطابق گرہیں باندھ لیتی ہے جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ اتنے ہی سال "فارغ البال" رہنا چاہتی ہے ۔

پٹرڈنش نے سربیا ہی کے ایک ٹوٹکے کا ذکر کیا ہے کہ جب وہاں کی کوئی عورت بچوں کی پیدائش کو روکنا چاہتی ہے تو اپنے چھوٹے بچے کے پاؤں سے گھر کے دروازے بند کر دیتی ہے ۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آئندہ اس گھر میں بچوں کا داخلہ بند ہوا ۔ جنوب کے سلاویوں (یوگوسلاویہ کی سلاوی قوم) میں جب کوئی بچہ مرجاتا ہے تو اس کے تابوت میں سر اور پاؤں کی طرف کیلیں نہیں ٹھونکتے ۔ اگر انہیں ٹھونک دیا جائے تو اس کے معنے یہ سمجھے جاتے ہیں کہ عورت عمر بھر کے لیے بانجھ ہو گئی یا اگر وہ کبھی حاملہ ہو گی تو زچگی کے وقت بڑی تکلیف اُٹھائے گی ۔ ایک رسم یہ بھی ہے کہ جب عورت کچھ سال کے لیے بچوں کی پیدائش کو روکنا چاہتی ہے تو وہ اپنے بچے کے سب سے پہلے غسل کے پانی میں اپنی انگلیاں ڈبو کر چاٹ لیتی ہے ۔ جتنی انگلیاں وہ ڈبوتی ہے اتنے ہی سال وہ اولاد کی طرف سے بے فکر رہتی ہے ۔

مسٹر کروس نے جنوبی سلاویوں کی عورتوں کی دوسری رسموں اور ٹوٹکوں کا بھی ذکر کیا ہے ۔ مثلاً جب وہاں کی کوئی عورت مزید اولاد کی خواہش مند نہیں ہوتی تو وہ کسی معصوم بچے کے ازار بند کو اپنی کمر میں باندھ لیتی ہے ۔ یا کسی مردے کی اُس پٹی کو باندھتی ہے جو مرنے

کے بعد اس کے چہرے پر باندھی گئی ہو یا اپنے مرے ہوئے بچے کے پاؤں سے گھر کا دروازہ بند کرادیتی ہے یا اپنے مردہ بچے کے تابوت کو تین بار ہلادیتی ہے۔

بوسنیا دیو گوسلاویہ کی عورتوں کے متعلق مسٹر گلک نے لکھا ہے کہ وہ اولاد کی بڑی خواہش مند ہوتی ہیں۔ ان کے دل میں بچوں کو روکنے کی خواہش اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب ان کے ہاں بچے جلدی جلدی پیدا ہو رہے ہوں یا وہ پہلے ہی سے زیادہ ہوں۔ بہرحال اس مقصد کے لئے وہ چاقو اور اپنے گھر کی چھت کو منتروں کا نشانہ بناتی ہیں۔ جتنے سال وہ بے اولاد رہنا چاہتی ہیں اتنی ہی چھت کی کڑیاں چھوڑ کر وہ درمیانی دراڑ میں چاقو گھسیڑ دیتی ہیں۔ کڑیوں کا شمار یا تو گھر کے دروازے سے کیا جاتا ہے یا کھڑکی کی طرف سے۔ اگر وہ اولاد کو بالکل ہی روکنا چاہتی ہیں تو بس اپنے آخری بچے کے پاؤں سے اپنے گھر کا دروازہ بند کرادیتی ہیں۔

روس کے بعض علاقوں میں عورتیں بچے کی پیدائش کو روکنے کے لیے لیکوپوڈیم (ایک بے پھول کا پودا جس سے ایک قسم کا سفوف مدتل بنایا جاتا ہے) کا خیسانده تیار کر کے پی لیتی ہیں یا صبح نہار منہ گرم پانی کا گلاس ہر روز پیتی ہیں۔

روس کے لوکونا جوا نامی علاقے میں جب عورتیں بے اولادی کی خواہش کرتی ہیں تو مسٹر لوونسٹم کے بیان کے مطابق کنواری لڑکی اپنے ماہواری خون کو ایک برتن میں جمع کرتی ہے۔ پھر وہ اس خون کو گاؤں کے "ملانے" کے پاس لے جاتی ہیں۔ جو اس غسل خانے کی گرم انگیٹھی میں ڈال دیتا ہے۔ اس عمل سے ان عورتوں کے خیال کے مطابق (یا شاید ان مردوں کے خیال میں بھی) بچوں کے چیخنے چلانے کی آوازیں آتی ہیں۔

مسٹر جاوورسکی نے جنوبی روس کے متعلق ۱۸۹۸ء میں حسب ذیل بیان سپرد قلم کیا ہے:

"جنوبی روس کے سکالر کی سلسلۂ کوہ میں (یہ سلسلۂ کوہ گلیشیا کے علاقے میں ہے اور اب پولینڈ کے حدود مملکت میں ہے) میں نے دو ٹوٹکے معلوم کیے۔ جنہیں اولاد سے بچنے کی خواہش رکھنے والی عورتیں استعمال کرتی ہیں۔

"(۱) جب کوئی لڑکی بے بچوں کے رہنا چاہتی ہے تو وہ اپنے سب سے پہلے حیض کے خون کے چند قطرے لیتی ہے اور جوان مرغی کے انڈے میں سوراخ کر کے اس کو داخل کرتی ہے۔ پھر وہ اس انڈے کو کمرے میں میز کے قریب گاڑ دیتی ہے۔ یہاں وہ انڈا نو دن اور نو رات پڑا رہتا ہے۔ پھر جب اُسے نکال کر دیکھا جاتا ہے تو اس میں کالے سر کے چھوٹے چھوٹے کیڑے پائے جاتے ہیں جتنے کیڑے اس میں ہوتے ہیں۔ اتنے ہی بچے اس لڑکی کے ہاں ہونے والے ہوتے ہیں۔ پھر اس لڑکی نے اگر اس انڈے کو پانی میں ڈال دیا تو اس کے معنے یہ سمجھے جاتے ہیں کہ وہ اتنے ہی بچوں کی ماں بنے گی اور اگر اس نے اسے دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا تو گویا عمر بھر کے لئے بچوں سے پیچھا چھوٹا۔

"(۲) یا پھر وہ عورت حیض کے خون کو لے کر کتان کے کپڑے پر ڈالتی ہے۔ پھر اس کی نو گرہیں اور دس پہلوؤں کی گولی سی بنا کر نو دن اور نو رات تک پہنتی ہے۔ رات کے وقت تو وہ اس "تعویذ" کو دائیں بازو پر باندھتی ہے اور دن کے وقت بائیں گھٹنے پر۔ پھر دسویں دن وہ اس کو کمرے کے ایک خاص کونے میں گاڑ دیتی ہے اور گاڑتے وقت کہتی ہے "میں تجھ کو ایک سال کے لیے نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے گاڑتی ہوں۔

"اگرچہ یہ عجیب و غریب ٹوٹکے اب بھی اسی طرح استعمال کیے جاتے ہیں۔ لیکن ان کی عملی صورتیں آگے جا کر بہت مختلف ہو جاتی ہیں اگر ضرورت پڑ جاتی ہے تو مذکورہ مقامات میں اسقاط حمل کے لیے بعض نباتی زہر بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ میں اس سے آگے کی تفصیلات معلوم کرنے سے قاصر رہا۔"

ہنگری کی عورت بھی جب اولاد نہیں چاہتی تو جادو اور ٹوٹکے کی طرف رجوع کرتی ہے۔ شب زفاف سے پہلے وہ ایک تالا لے کر بند کرتی ہے اور اس کے سوراخوں میں خشخاش بھر دیتی ہے۔ پھر اُسے پاس کے کنوئیں میں ڈال دیتی ہے۔ مسٹر جے سوی سابلوڈکس نے لکھا ہے کہ یہ ٹوٹکا ہنگری میں عام نہیں ہے اور عوام کے توہمات کے مطابق اس عمل سے شادی شدہ جوڑے کی تولیدی قوتیں ختم ہو جاتی ہیں۔

استھونیا (اب تو یہ ایک چھوٹی سی جمہوریت ہے لیکن پہلے روس کے بالٹک مقبوضات میں شامل تھی) کی عورت بچے کی پیدائش کو روکنے کے لیے پارہ پی لیتی ہے۔ خیوا (مغربی ترکستان: ازبک سوشلسٹ جمہوریہ) میں ایک خاص قسم کی بوٹی پانی میں بھگو کر پی جاتی ہے۔ سلن دین پودے کے پتوں کا تازہ رس بھی اس مقصد کے لیے پیا جاتا ہے۔ تاتاری عورتیں سرخس کا خیساندہ بنا کر پیتی ہیں۔ بیریا (روس) کی عورتیں بچوں سے بچنے کے لیے سفید سیسے کی ایک خاص مقدار ماہواری ایام شروع کے وقت کھا لیتی ہیں۔ ان سے ان کے خیال میں دوسرے مہینے کے ایام شروع ہونے تک حمل قبول نہیں کرتی۔ اور اگر یہ خاص "نسخہ" استعمال نہ کیا جائے تو عورت کے حاملہ ہونے کا امکان ہو جاتا ہے۔

بالائی مصر کی عورتیں حمل کی "آفت" سے بچنے کے لیے ایام کے بعد تین پھنکیاں جلی ہوئی کوڑی کے سفوف کی صبح نہار منہ پانی کے ساتھ لگاتی ہیں۔ الجیریا کی عورت جب بار بار کے حمل سے تنگ آجاتی ہے تو ناشپاتی کے درخت کے پتے اور شورہ بوٹی کے پتے مناسب مقدار میں لے کر پانی میں جوش دیتی ہے اور پانی چھان کر پی جاتی ہے۔ یا کچے انجیروں کا پانی نکال کر پی لیتی ہے۔ ان دوائی تدبیروں کے ساتھ وہ مانعِ حمل تعویذ بھی اپنے سر پر باندھتی ہے۔ اس تعویذ میں چار خانے بنے ہوئے ہوتے ہیں اور ان خانوں میں شاید قرآن شریف کی کچھ آیتیں لکھی ہوئی ہوتی ہیں۔

حجاز کے بعض مقامات خصوصاً مکے کی عورتیں اولاد کو روکنے کے لیے لکڑی کا ایک چھوٹا سا بکس گلے میں ڈال کر سینے پر لٹکا لیتی ہیں۔ اس بکس میں خرگوش کی بیٹ ہوتی ہے۔ جزائر فجی کی دائیوں کے متعلق مسٹر بلتھ نے بتایا ہے کہ وہ جہاں عقم یا بانجھ پن کا علاج کرتی ہیں وہاں حمل کو روکنے کے لیے بھی ترکیبیں کرتی ہیں۔ کبھی وہ ترکیبیں کارگر ہوتی ہیں اور کبھی بے کار۔ اس مقصد کے لیے وہ ایک قسم کی چھلی اور کسی ہوئی جڑیں اور سینھالو کے پتے جوش دے یا بھگو کر پلاتی ہیں۔ یہ جوشاندہ یا خیساندہ مجامعت کے بعد ہی صبح کے وقت پیا جاتا ہے اور اس کو وہ عورتیں بھی استعمال کرتی ہیں جن کی نئی نئی شادی ہوئی ہو اور وہ بھی جن کے ہاں پہلے اولاد ہو چکی ہو۔

مسٹر جیمی سن نے لکھا ہے کہ جزائر ہیبرڈس میں ایک چھوٹا سا پودا عورت بانجھ ہونے کے لیے کھاتی ہے۔

مجمع الجزائر ملایا اور آسٹریلیا کے اصلی باشندوں کا حال بھی کچھ سن لیجئے۔ آسٹریلیا کے اصلی باشندوں کی عورتیں بھی بعض ترکیبیں کرتی ہیں جن سے وہ حاملہ نہیں ہوتیں۔ اگر وہ شاذ و نادر حاملہ بھی ہو جائیں تو کچھ ہی دن میں ان کا حمل گر جاتا ہے۔ وہ اپنے پورے پیڑو کو کچھ ایسی ترکیب سے ہلاتی اور جھٹکا دیتی ہیں کہ مادہ منویہ کا یہ چارہ کیڑا بے نیل و مرام اندام نہانی سے واپس آجاتا ہے۔ مجمع الجزائر ملایا کے متعلق ہمارے ایک مہربان محقق کا بیان ہے کہ جب وہاں کی عورت کو حمل سے بچنا ہوتا ہے تو وہ مباشرت اور اس کے متعلقہ اعمال سے اپنے آپ کو کچھ بے پروا اور کچھ غیر جانب دار سا بنا لیتی ہے جس کا نفسیاتی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ حاملہ نہیں ہوتی۔ ممکن ہے کہ بعض اصحاب کی سمجھ میں یہ بات نہ آئے اور وہ اس پر اعتراض کر بیٹھیں لیکن نفسیاتِ عضوی کے علما محقق موصوف کے بیان کی تصدیق کرنے میں ذرا بھی پس و پیش نہیں کریں گے۔

گراف فیل نے نیوگنی کے علاقوں کی دیسی عورتوں کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بھی حمل کو قائم کرنے یا نہ کرنے میں عجیب طریقے پر اپنی مرضی کا دخل رکھتی ہیں اور ان کے ہاں یہ عام قاعدہ ہے کہ مباشرت کے بعد مادہ منویہ کو خاص ترکیبوں سے تمام و کمال نکال دیتی ہیں۔ اس موقع پر تشریحی اور فعلیاتی نقطہ نظر سے یہ وزنی سوال اٹھایا جا سکتا ہے کہ آیا اندامِ نہانی کے پیچ دار اور طویل و عریض راستے میں سے مادہ منویہ کا تمام و کمال اخراج ممکن بھی ہے؟ ہمارے خیال میں یہ ممکن نہیں ہے کہ مادہ منویہ کا ایک ایک قطرہ اس قسم کی ترکیبوں سے خارج ہو سکے۔ شاید اس سلسلے میں یہ بات کچھ وزن رکھتی ہو کہ عورت کی غیر معمولی مقامی جسمانی حرکات کی وجہ سے اندامِ نہانی کی ساختوں اور کرم منویہ میں "تصادم" ہو جاتا ہو اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہو کہ کرم منویہ کام آجاتے ہوں۔ بہرحال یہ مسئلہ ہے بحث طلب۔ نیوگنی کی عورتوں کے علاوہ جرمنی کی لڑکیاں بھی اس نوع کے اقدامات میں کم و بیش کامیاب سمجھی جاتی ہیں۔ آسٹریلیا کے قدیم باشندوں کی عورتیں حمل سے بچنے کے لیے خصیتین الرحم نکلوا دیتی ہیں۔ اگرچہ یہ بات مشتبہ ہے کہ وہ خصیتین الرحم کے افعال اور توالد و تناسل پر اس کے اثرات کے متعلق کچھ معلومات بھی رکھتی ہیں۔ اسی قسم کی ملتی جلتی صورت انڈونیسیا کی عورتوں میں پائی جاتی ہے۔

ڈچ انڈیز کی عورتوں کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ انہیں حمل روکنے کی وضعی ترکیبیں معلوم ہوتی ہیں۔ وسط ہند کے قدیم باشندوں کے حالات

چارلس ڈارون
(۱۸۰۹-۱۸۸۲)
نظریۂ ارتقاء کا مشہور محقق

فاضل حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب اور پروفیسر حکیم فضل الرحمن خان صاحب۔
حیدرآباد کو روانگی کے وقت دھلی ریلوے اسٹیشن پر۔
آپ دونوں اصحاب کو نظامیہ طبیہ کالج حیدرآباد دکن کی اہم خدمات تفویض کی گئی ھیں۔
کالج کا افتتاح ۲۴ جون سنہ ۳۹ ع کو عمل میں آیا۔

لکھتے ہوئے مشنری جیلن گھوس نے ایک جگہ وہاں کی عورتوں کے متعلق بیان کیا ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق رحم کو حرکت دینے پر قادر ہوتی ہیں اور وہ حمل کی "مصیبت" سے بچنے کے لیے اپنے شوہروں کی لاعلمی میں اپنے رحموں کو خاص طریقے پر دبا دیتی ہیں یا ان کو بے جگہ کرا لیتی ہیں۔ فان ڈرج ڈچ الیسٹ انڈیز کی عورتوں کا حال اس طرح لکھتا ہے کہ وہاں کی لڑکیوں میں جنسی جذبات کی نشوونما جلدی ہو جاتی ہے اس لیے ان کی تسکین کی خاطر وہ بلا توقف اُن بڑھیوں میں سے کسی ایک کی مدد حاصل کرتی ہیں جن کو وہاں کی زبان میں "ڈونیکوئن" کہتے ہیں اور مانع حمل دواؤں اور ترکیبوں کے علم کے لیے وہ مشہور ہوتی ہیں۔ یہ بڑھیاں اچھی طرح جانتی ہیں کہ کس طرح رحم خارجی طریقوں سے آگے یا پیچھے کیا جا سکتا ہے۔ وہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں پیٹ کے نچلے حصے کو خاص طریقے سے دباتی ملتی اور گوندھتی ہیں اور اندام نہانی کو بالکل ہاتھ نہیں لگاتیں۔ ان حرکات عجزانہ "کا نتیجہ مریضہ" کے حق میں کچھ زیادہ بُرا نہیں نکلتا۔ بس وہ آٹھ دس دن تک پیڑو اور گردوں میں درد محسوس کرتی رہتی ہے اور اسے جلدی جلدی پیشاب آتا ہے آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لڑکی حمل کے خطرے سے اپنے آپ کو محفوظ پاتی ہے اس کے بعد لڑکی اگر شادی کرنا چاہے یا پھر اولاد کی خواہش مند ہو تو وہ اسی قسم کی ترکیبوں سے اپنے رحم کو دوبارہ درست کرا سکتی ہے۔

مسٹر سلگمان نے برطانوی نیوگنی کے سیناگولو کے علاقے کی عورتوں کے متعلق لکھا ہے کہ جب وہ دیکھتی ہیں کہ ان کے ہاں کافی بچے پیدا ہو چکے ہیں تو وہ اپنے آپ کو بانجھ کرا لیتی ہیں۔ اس کام کو گاؤں بھر میں یا کسی بڑے گاؤں میں ایک مخصوص عورت کرتی ہے اس عورت کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ وہ نسلاً بعد نسلٍ یہ "کمالات" لے کر پیدا ہوتی ہے پھر جب محنتانہ طے ہو جاتا ہے تو وہ لازمی طور پر بانجھ بننے والی عورت سے دریافت کرتی ہے کہ اس کا شوہر اس کے ارادے سے متفق ہے یا نہیں اگر جواب نہیں میں ملتا ہے تو قابلہ صاحبہ بھی کچھ کرنے سے انکار کر دیتی ہیں وہ طریقہ کار جو یہ قابلہ انجام دیتی ہیں وہاں کی زبان میں "گنی گا بانی" کہلاتا ہے۔ اور جس عورت پر یہ عمل کیا جاتا ہے وہ "ہیگیا بانی" کہلاتی ہے۔ جس کے معنے "ناقابلِ اولاد مریضہ" ہیں۔ بہر حال قابلہ صاحبہ اپنا کام اس طرح شروع کرتی ہیں کہ "مریضہ" کو ذرا اونچی جگہ پر بٹھاتی ہیں پھر خود اس کے پیچھے جا کر اپنے آپ کو اس کی کمر سے زیادہ سے زیادہ قریب کر دیتی ہیں۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے اس کا علم سلگمان صاحب کو نہیں ہو سکا۔ ہاں اس دوران میں قابلہ کچھ منتر انہماک سے ضرور پڑھتی رہتی ہیں اور اس روحانی علاج کے ساتھ ساتھ کچھ جڑیں اور کچھ پتیاں بھی جلائی جاتی ہیں جن کا دھواں مریضہ کو سونگھنا پڑتا ہے۔ اس عمل کے ختم ہو جانے کے بعد مریضہ قابلہ کو دیکھے بغیر پیچھے کی طرف ہاتھ کر کے نذرانہ دے دیتی ہے۔

اوری قوم میں امتناع حمل کے لیے کچھ منتر خود معالج اصحاب ہی پڑھتے ہیں۔ اس قسم کے مخصوص کیسوں میں یہ اصحاب کیا کرتے ہیں اس کی تفصیل مسٹر گولڈی نے اس طرح لکھی ہے یہاں کا معالج اپنی مخصوص شہرت" کے سلسلے میں بڑا مطمئن اور خوش خوش نظر آتا ہے۔ عورت جو حاملہ ہو اور آئندہ یہ چاہتی ہو کہ اب اس کے ہاں اولاد نہ ہو تو وہ اپنے قریب کے معالج کی خدمات حاصل کر لیتی ہے اور زچگی کے وقت ان کو بلا لیا جاتا ہے۔ جب آنول خارج ہوتی ہے تو ہمارے یہ معالج اس میں سے کچھ خون لے لیتے ہیں اور وہیں آگ جلا کر یہ خون اس میں ڈال دیتے ہیں جب تک خون جلتا رہتا ہے اور اس کی چراند آتی رہتی ہے وہ گردن ہلا ہلا کر کچھ منتر پڑھتے رہتے ہیں اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ وہ عورت آئندہ "حملوں" سے محفوظ ہو جاتی ہے۔

پرانے زمانے کے لوگوں میں حقیقی مانع حمل طریقوں کا وجود بہت کم ملتا ہے اور اگر کہیں کچھ سراغ لگتا ہے تو آسٹریلیا کے اصلی باشندوں کے میکانامی عمل سے مختلف ہوتا ہے یہ عمل مرد کی پیشاب کی نالی پر کیا جاتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مادہ منویہ عورت کے اندام نہانی میں جانے کی بجائے باہر ہی خارج ہوتا ہے یہ لوگ اس عمل کو اپنے قبیلے کے سست اور مخبوط الحواس جوانوں میں کرتے ہیں۔ حمل کو روکنے کے لیے قدیم طریقے بس یہی تھے کہ لوگ عموماً عزل کرتے تھے یا عورت کے اندام نہانی میں ایک قسم کا گھاس کا بنا ہوا اسفنج رکھ دیا کرتے تھے۔ ان ترکیبوں کے علاوہ بعض ایسی ترکیبوں کا بھی پتہ چلتا ہے جن کے ذریعے سے وہ مستقل طور پر عورت میں بانجھ پن پیدا کر دیا کرتے تھے۔ اکثر وہ ترکیبیں ٹوٹکے کی نوعیت رکھتی تھیں۔ اگر کہیں کچھ دواؤں کے استعمال کا اندازہ ہوتا ہے تو وہ دوائیں ہمارے موجودہ علم الادویہ کی رُو سے اس عمل کی تصدیق نہیں کرتیں۔ یا یہ کہنا چاہیے کہ دوا جو چیزیں وہ استعمال کرتے تھے، ہم کو ان سے آگاہی نہیں ہے۔

قدیم زمانے کے لوگوں میں حمل کو گرانے کا بھی رواج تھا۔ یہ کام وہ دست کاری کے ذریعے سے بھی انجام کو پہنچاتے تھے اور اس کے لیے

دوائیں بھی استعمال کراتے تھے جو ان کے خیال میں زہریلی ہوا کرتی تھیں ۔ چھیولی قبیلے میں جب کوئی غیر شادی شدہ لڑکی اپنے منگیتر کے علاوہ کسی اور سے حاملہ ہو جاتی ہے تو سیانے کے پاس جا کر مشورہ کرتی ہے ۔ سیانہ اس کے ہونے والے خُسر سے یہ واقعہ کہہ دیتا ہے ۔ پھر وہ اور اس کے متعلقین لڑکی کو طرح طرح سے ستانا شروع کرتے ہیں ۔ وہ بے چاری ہار کر گھر سے باہر نکل جاتی ہے اور وہاں اونچی اونچی جگہوں پر سے کودتی پھر راتوں کو جھاڑیوں میں پناہ لیتی ہے اور سخت سے سخت حرکات کرتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حمل گر جاتا ہے ۔ لیکن طرفہ یہ ہے کہ اس کام یابی کا سہرا سیانے صاحب کے سر بندھتا ہے کہ ان کی " روحانی " قوتوں سے حمل گر گیا ۔ یہ اور اسی قسم کی بہت سی مثالیں ان قبیلوں میں دیکھی جا سکتی ہیں ۔ یہ سیانے وہاں کے لوگوں کی معاشرتی زندگی پر اثر رکھتے ہیں ۔ اسقاط کے متعلق ان لوگوں کا طرزِ عمل بھی مختلف ہوتا ہے ۔ کہیں تو وہ اس کے سخت خلاف ہوتے ہیں اور کہیں اس کو جائز سمجھتے ہیں ۔

ہمدرد صحت کا ضبطِ تولید و اصلاحِ نسل نمبر

از جناب ع ۔ ح جمیل علوی صاحب ایم ۔ اے ، ممبر برٹش سائیکالوجیکل سوسائٹی ، گوجرانوالا

یوں تو ہمدرد صحت کے تمام خاص نمبر علم و حکمت کا بے بہا خزانے ہوتے ہیں لیکن اس کا "ضبطِ تولید اور اصلاحِ نسل" نمبر اپنی بیش بہا خوبیوں کے باعث اپنی نظیر آپ ہی ہے ۔ معاشرت کی موجودہ ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ضبطِ تولید کا مسئلہ آج کل جتنا ضروری ہے اتنا ہی پیچیدہ بھی ہے ۔ معاشرت کی بہبودی میں لوگ اتنے محو ہو جاتے ہیں کہ ان کے ذہن میں نقصانات کا خیال تک بھی نہیں آ سکتا ۔ اگر تحقیق کی نگاہ سے دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ ضبطِ تولید اصلاحِ نسل کا محض ایک طریقہ ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ ماہرینِ نفسیات اصلاحِ نسل پر کہیں زیادہ زور دیتے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ہماری آیندہ نسلوں کی تمام خامیوں کے علاج کا راز اسی میں مضمر ہے ۔ میں تو یہاں تک کہنے کو بھی تیار ہوں کہ ہماری قوم اور ملک کی بہبودی ہی اسی سے ممکن ہے ۔

ضبطِ تولید کے مختلف طریقوں اور تیر بہدف نسخوں سے تو شاید ہی فیشن کے دلدادوں میں سے کوئی ناواقف ہو ، لیکن ضرورت اس امر کی بھی کہ ضبطِ تولید اور اس کے مختلف طریقوں پر بحث کی جائے اور اس کے فوائد اور نقصانات تعلیم یافتہ طبقے کے سامنے پیش کیے جائیں ۔ کسی اہم مضمون پر روشنی ڈالنے کا طریقہ ہی یہ ہے کہ اس کا کوئی پہلو بحث سے بچ نہ رہے ۔ "ہمدرد صحت" کا یہ خاص نمبر کم از کم اُردو زبان میں پہلی اور شاید آخری کوشش ہے اس نمبر میں ضبطِ تولید کے معاشرتی ، نفسیاتی ، اصلاحِ نسلی اور مذہبی پہلوؤں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو وضاحت سے قارئین کے سامنے پیش نہ کیا گیا ہو ۔ یہ ایک ایسا عظیم الشان مُرقع ہے جس کی نظیر عرصے تک اُردو زبان پیش نہ کر سکے گی ۔

جہاں ضبطِ تولید کا مسئلہ در پیش ہوتا ہے لوگ سائنس اور مذہب کی روشنی میں اپنے اپنے خیالات کو تقویت دیتے ہیں ثبوت دونوں اقسام کے ہی مل جاتے ہیں ۔ مخالف بھی اور موافق بھی ۔ لیکن جانچ کے قطعی فیصلے کی کوشش سب سے پہلے اسی نمبر میں ہی کی گئی ہے مختصراً مجھے ایسا کوئی موضوع معلوم نہیں ہوتا جس پر ماہرینِ فن نے مفصل روشنی نہ ڈالی ہو ۔ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ ہمدرد صحت کی یہ اشاعتِ خاص تمام بھولے بھٹکے مسافروں کے لیے خضرِ راہ کا کام دے گی

اس تمام اہم کام کے لیے قبلہ حکیم صاحب خاص طور پر شکریے اور مبارک باد کے مستحق ہیں ، جنہوں نے ناممکن کو ممکن بنانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا ۔ یہ فخر فی الحقیقت ہمدرد صحت کے لیے ہی مخصوص ہے کہ اسے حکیم صاحب جیسے فاضل مُدیر ملے ہیں ہماری زبان اس بلند پایہ اشاعت پر جتنا بھی ناز کرے بجا ہے ۔

قدرتی طریق سے عملی ضبط تولید

از ڈاکٹر جارج ریلے اسکاٹ۔ الیف۔پی۔ایچ۔ایس، الیف۔آر۔ای۔آئی کیمبرج (انگلستان)

موجودہ زمانے میں ضبط تولید کی تدبیریں اگرچہ بہت کچھ ترقی کر چکی ہیں اور مذہب اور سوسائٹی کے نظریات میں بھی ایک حد تک تبدیلی واقع ہو چکی ہے، لیکن وہ ابھی تک ازدواجی زندگی کے لیے خوش گوار ثابت نہیں ہوتیں۔ یہی وجہ ہے کہ میاں بیوی کے تعلقات اس تحریک کی وجہ سے کبھی کبھی کشیدہ نظر آتے ہیں۔

رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقوں کے اکثر پیرو ضبط تولید کی غرض سے فرزجے، شافے، اسفنج اور ربر فالوں (رفالہ: فرنچ لیٹر) کے استعمال اور دوسرے کیمیاوی و آلی تدبیروں کے شدید مخالف ہیں اور اُن کے نزدیک ضبط تولید کی اگر کوئی جائز صورت ہو سکتی ہے تو وہ صرف جماع سے پرہیز کرنا ہے۔ اس کے علاوہ ضبط تولید کی خواہش مند بعض عورتیں فرزجوں، شافوں، اسفنجوں اور عنق پوشوں کا نہ خود استعمال کر سکتی ہیں اور نہ کسی ماہر فن سے ان کا استعمال کرانا پسند کرتی ہیں۔ اسی طرح مرد بھی نہ رفالے کا استعمال ہر وقت پسند کرتا ہے اور نہ عزل پر عامل رہنا اس کے لیے ممکن ہوتا ہے۔ بعض حالات میں خواہش مندوں کی آمدنیوں کے ذریعے اس قدر کم ہوتے ہیں کہ ان کے لیے قیمتی دواؤں اور مانع حمل چیزوں کا خریدنا ممکن نہیں ہوتا۔ جوڑوں میں ایسے لوگ بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں، جن کو ان تمام مصنوعی طریقوں، شیافوں، کیمیاوی جیلیوں اور حمولوں کے استعمال سے بہت جلد نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ ان کے استعمال کو انتہائی ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے بعض لوگوں کو ان تدابیر سے دماغی اور ذہنی کوفت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ بہت سے امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جوڑے میں سے ایک ضبط تولید کا حامی اور دوسرا مخالف ہوتا ہے اور اس کش مکش سے ان کی ازدواجی زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ ان تمام باتوں کو اگر ہم سامنے رکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ضبطِ تولید کا مسئلہ ابھی تک اُلجھا ہوا اور نامکمل ہے۔

منعِ حمل کی غرض سے جماع سے پرہیز تو ایک بودا، غیر طبعی اور خلاف فطرت امر ہے۔ اور اس پر عالم شباب میں عمل کرنا محال ہے۔ اس کے علاوہ اس پر عمل کرنے سے ازدواجی زندگی کبھی خوش گوار نہیں رہ سکتی۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ قدرت نے بھی مرد و عورت کے اعضا میں ضبطِ تولید کا کوئی انتظام رکھا ہے یا نہیں۔ اگر کوئی ایسا انتظام موجود ہے تو وہ یقیناً صحیح طبعی اور بلا مضرت ہو سکتا ہے۔ چنانچہ علم حیات کے محققین نے معلوم کیا ہے کہ قدرت کا یہ عجیب و غریب انتظام زیادہ تر "عورت کے زمانۂ محفوظ" میں مستور ہے۔

اور حقیقت میں یہی ایک طریق ہے جس سے ضبطِ تولید کی تمام مشکلوں کو آسانی سے حل کیا جا سکتا ہے اور جو لوگ ضبطِ تولید پر مذہبی قیدوں اور مالی مشکلوں کی وجہ سے کاربند نہیں ہو سکتے وہ بھی اس سے پورا پورا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس تدبیر پر کچھ خرچ بھی نہیں آتا جس سے آمدنی کا سوال پیدا ہو۔ چنانچہ ہر عقل مند جوڑا جو جذبات سے بالکل اندھا نہ ہو گیا ہو، اس پر آسانی سے عمل کر سکتا ہے۔ غرض اس واحد تدبیر سے مرد اور عورت حسب معمول صحبت سے بھی بہرہ اندوز ہو سکتے ہیں اور اپنی ازدواجی زندگی کو بھی خوش گوار رکھ سکتے ہیں۔ ضرورت صرف اس قدر ہے کہ ضبطِ تولید کے خواہش مند جوڑے ہر مہینے چند گنتی کے دن، جن کی میعاد ۱۰ سے ۱۸ یوم تک ہو سکتی ہے مجامعت سے پرہیز کریں۔ اس اصول کا فلسفہ صرف اس قدر ہے کہ وہ ایام جن میں عورت قبولِ حمل کے لیے تیار ہوتی ہے وہ مہینے کے چند دن ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ہر تندرست عورت اپنی عمر میں کم از کم ۲۵ بچے جنتی لیکن ایسا شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتا ہے کہ عورت اتنے بچے جنے۔ وجہ یہ ہے کہ عورت کو قدرت نے عقیم پیدا کیا ہے اور ہر ماہ ایک قلیل مدت کے لیے اُس میں بارآور ہونے کی استعداد پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ عورت کے اس عقیم زمانے کو ہی زمانۂ محفوظ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ زمانۂ محفوظ ہر عورت میں واقع ہوتا ہے۔ لیکن مختلف طبائع اور مختلف عورتوں میں یہ اوقات کچھ اختلاف کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں۔

زمانۂ محفوظ کے متعلق پرانا نظریہ جو ڈاکٹر راسی بورکی، ڈاکٹر ٹرال، ڈاکٹر کیپل مین اور سیگل نے طبی دنیا کے سامنے پیش کیا، حقیقت میں غیر صحیح تھا۔ کیوں کہ اس نظریے کی حیثیت محض خیالی اور قیاسی تھی۔ اس لیے اس پر عمل کرنے سے ضبط تولید میں کام یابی نہ ہوسکی۔ لیکن اس زمانے کے ماہرین اوگینسو اور ناس نے اس سلسلے میں نہایت واضح معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ چنانچہ وہ عورتیں جو مصنوعی تدبیروں سے افزائشِ نسل کو روکنے کی محض مذہبی احکام کی وجہ سے مخالف ہوں یا مصنوعی طریقوں سے فی الحقیقت نفرت رکھتی ہوں یا ربڑ کے عنق پوش وغیرہ استعمال کرنے کی یا تو اہلیت ہی نہ رکھتی ہوں یا ان کے استعمال کرنے سے ان کی جنسی خواہش کم ہو جاتی ہو یا جو عورتیں ناداری کی وجہ سے ان چیزوں کو نہ خرید کرسکتی ہوں یا جو اس جہت میں ماہرین فن کا مشورہ لینے سے گھبراتی ہوں۔ یا جن عورتوں کے رحم کی حالت انزلاق و میلان وغیرہ کی وجہ سے ان آلات کے استعمال میں مانع ہو یا جو نئی شادی شدہ ہوں ان سب کے لیے زمانۂ محفوظ کا صحیح علم نہایت مفید ثابت ہوسکتا ہے

اگر ہم حیوانات کی زندگی کا مطالعہ کریں تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ نر حیوان سال کے خاص موسم اور موسم کے خاص دنوں میں، جب مادہ حیوان میں ہیجان شہوت پاتا ہے، جنسی مجامعت کے لیے تیار ہوتا ہے۔ ان دنوں کے علاوہ نہ مادہ حیوان نر کو اپنے نزدیک آنے دیتی ہے اور نہ نر مادہ کی طرف رغبت کرتا ہے۔ چنانچہ ماہرین نے معلوم کیا ہے کہ گائے کو ہر تین ہفتے کے بعد، گھوڑی کو ایک مہینے کے بعد اور کُتیا کو چھ مہینے کے بعد خواہش جماع پیدا ہوتی ہے۔ اگر ان دنوں میں ان جانوروں کو مجامعت جنسی میسر آجائے تو وہ حمل قبول کرلیتے ہیں۔ لیکن انسان کے لیے مجامعت کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ اور عورت و مرد جب چاہیں یہ کام کرسکتے ہیں۔ سوائے ان دنوں کے جب عورت ایامِ حیض میں ہو یا جب وہ حمل کی آخری منزلیں طے کررہی ہو یا وہ زچگی کی وجہ سے صاحبِ فراش ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ دوسرے حیوانوں کی طرح عورت میں بھی ہر مہینے چند دن کے لیے قبولیتِ حمل کی استعداد پیدا ہوتی ہے اور باقی دنوں میں وہ بانجھ رہتی ہے۔ اس لیے استقرارِ حمل سے بچنے کے لیے اگر عورت ان گنے چُنے دنوں میں مجامعت سے باز رہے تو وہ اپنے مقصد میں آسانی سے کام یاب ہوسکتی ہے۔

زمانہ محفوظ کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس کے متعلق چند باتیں ذہن میں رکھی جائیں۔ پہلی سادی بات تو یہ ہے کہ:

(۱) مرد کے حوینہ منی (اسپرم) اور عورت کے بیضۂ اُنثیٰ کے ملاپ کا نام حمل ہے۔ اور ان دونوں جسموں کی باوجود مجامعت، ملنے سے باز رکھنے کا نام منع حمل ہے۔

(۲) محققین کا پہلے خیال تھا کہ بیضۂ انثیٰ کی پختگی حیض کی آمد کے ساتھ ساتھ واقع ہوتی ہے۔ بعض کا یہ بھی خیال تھا کہ بیضۂ انثےٰ حیض کے دنوں میں پختہ ہوتا ہے۔ لیکن نئے زمانے کی تحقیق اس سے بالکل مختلف ہے۔ چنانچہ اب یہ تحقیق ہوا ہے کہ بیضۂ انثےٰ حیض کی آمد سے بہت پہلے پختہ ہوکر رحم میں پہنچ جاتا ہے اور حیض کی آمد اس بات کی دلیل ہے کہ بیضۂ انثےٰ حمل قبول کیے بغیر ضایع ہوچکا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ بیضۂ انثےٰ حویصلات جراف دگرائین فالی کلز میں پختہ ہوتا ہے اور پختہ ہونے کے بعد ان حویصلات کو پھاڑ کر سطح خصیۃ الرحم سے چھوٹ کر فلوپی انبوبات (فیلوپین ٹیوبز) میں داخل ہوجاتا ہے۔ اس وقت کو اصطلاح میں "یوم تبویض" (ڈے آف اوولشن) کہتے ہیں۔ اس کے بعد یہ حویصلات "جسم اصفر" میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔

(۳) بیضۂ انثےٰ کے آنے سے ۱۰ روز پہلے رحم میں کئی ایک تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ چنانچہ جسم اصفر کے افرازات کی وجہ سے رحم کی دیواریں دبیز ہوجاتی ہیں اور ان میں اجتماع خون ہوکر دیوارِ رحم نرم اور پلپلی پڑجاتی ہیں تاکہ باردار بیضۂ انثےٰ کو لینے کے لیے مستعد رہے۔ باردار بیضہ بھی اسی نرم دیوار میں آکر گڑ جاتا ہے اور نشوونما حاصل کرنے لگتا ہے۔ لیکن اگر حمل قرار نہ پائے تو بیضۂ انثےٰ کے چھوٹنے کے ۱۴ روز بعد جسم اصفر اور رحم کی دیواروں میں ایک دوسری تبدیلی شروع ہونے لگتی ہے۔ دیوارِ رحم اپنی دبازت میں کم ہوجاتی ہے اور اس کی غشاء مرجھا جاتی ہے اور اس کے ساتھ حیض جاری ہوجاتا ہے۔ چنانچہ حیض کے معنے یہ ہوئے کہ بیضۂ انثیٰ پیدا ہوکر ضایع ہوچکا ہے اور وہ تمام سامان جو قدرت نے باردار بیضہ کے خیر مقدم کے لیے مہیا کیا تھا۔ ضایع ہونا شروع ہوگیا ہے۔ اور اس کے بعد از سرِ نو نئے بیضے کے لیے نئی تعمیر اور نیا سامان پیدا ہوگا۔

(۴) جسم اصفر میں حویصلات جراف کے پیدا ہونے کے دس یا بارہ دن بعد بیضۂ انثیٰ پختہ ہوجاتا ہے۔ اور وہ ان حویصلات کو پھاڑ کر قاذف کی نالی میں داخل ہوجاتا ہے جہاں سے یہ بیضہ رحم کی طرف چلنے لگتا ہے اور چوبیس گھنٹوں کی مسافت طے کرنے کے بعد جوفِ رحم میں آگرتا ہے۔

(۵) مرد کا حوینہ منی عام طور پر قاذف نالی میں بیضۂ انثےٰ سے ملتا ہے گویا استقرار عموماً قاذف نالی میں واقع ہوا کرتا ہے۔

(۶)　بیضۂ انثیٰ چوبیس گھنٹوں میں قاذف کی مسافت کو طے کر جاتا ہے لیکن اگر یہ بیضہ قاذف میں القاح قبول کرلے تو پھر اُسے جوف رحم تک پہنچنے میں بجائے چوبیس گھنٹوں کے ایک ہفتہ لگ جاتا ہے اور دس دن کے اندر اندر وہ دیوارِ رحم میں پیوست ہو جاتا ہے۔

(۷)　قبولیت حمل کے لیے مہینے میں صرف ایک دن ایسا آتا ہے جب کہ بیضۂ انثیٰ قاذف نالی میں سے گزر رہا ہو۔

(۸)　چوں کہ بیضۂ انثیٰ کو حویصلات جراف سے چھوٹ کر صرف قاذف نالی کی مسافت طے کرنی ہوتی ہے، اس لیے قدرت کاملہ نے بیضۂ انثیٰ کو صرف چوبیس گھنٹوں کے لیے اور کرم منی کو تین روز تک قابل القاح بنایا ہے

(۹)　تین روز کی مسافت کے بعد حوینہ منی اندام نہانی سے قاذف تک پہنچ جاتا ہے اور چوبیس گھنٹوں کی مسافت طے کرنے کے بعد بیضۂ انثیٰ جوف رحم میں آگرتا ہے۔

(۱۰)　جب تک بیضۂ انثیٰ حویصلات جراف میں موجود ہوتا ہے حمل قرار نہیں پا سکتا۔

(۱۱)　جب بیضۂ انثیٰ مسافت طے کرتے کرتے مہبل میں پہنچ جائے تو بھی حمل قرار نہیں پاتا۔ وجہ یہ ہے کہ رحم اور اندام نہانی کی رطوبات سے بیضۂ انثیٰ پر البیومن کا ایک موٹا استر چڑھ جاتا ہے جسے حوینہ منی نہیں چھید سکتا۔ اسی لیے وہ بیضۂ انثیٰ میں داخل نہیں ہو سکتا اس لیے جو بیضہ قاذف میں بار دار نہ ہو وہ عموماً ضایع ہو جاتا ہے۔

(۱۲)　حیض آنے سے ۱۲ سے ۱۶ دن پہلے زمانہ استقرار (پیریڈ آف اوولشن) شروع ہوتا ہے اور ان ۵ یوم (۱۲ سے ۱۶) کے اندر اندر ہی حمل قرار پایا کرتا ہے۔ غرض انہیں پانچ دنوں میں یا تو حمل قرار پا جاتا ہے یا یہ بیضہ جوف رحم اور مہبل سے گزرتا ہوا بالآخر خارج ہو جاتا ہے۔

عورت اپنے زمانہ محفوظ کا خود تعین کر سکتی ہے　اگر تمام عورتوں میں حیض آنے کا وقت یکساں ہوتا یا الگ الگ ہر عورت کے حیض کا وقفہ برابر ہوا کرتا تو اس مسئلے کا حل اور زمانۂ محفوظ کا تعین کچھ بھی مشکل نہ ہوتا لیکن ایام ماہواری کی بے قاعدگیوں نے اس معاملہ کو بہت زیادہ پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر عورت کو بھی مقررہ اوقات اور معین دنوں میں ادرارِ حیض نہیں ہوا کرتا۔ بعض عورتوں کو یہ ادرار ایک ماہ کے بعد ہوتا ہے اور بعض کو تین ہفتوں کے بعد۔ پھر بعض میں یہ ادرار بے قاعدہ ہوتا ہے اور بعض کو باقاعدہ۔ غرض ۶۸ فی صدی عورتیں ایسی ہوتی ہیں جن کو ایام باقاعدگی سے ہوتے ہیں۔ اور عام طور پر ایسی عورتوں کا حیض ۲۸ دن کے بعد شروع ہوتا ہے۔

ایام حیض کی باقاعدگی اور بے قاعدگی معلوم کرنے کے لیے ان باتوں کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔

(۱)　کیا ایام حیض کا وقت باقاعدہ ہے؟

(۲)　اگر باقاعدہ ہے تو ادرار کتنے روز کے بعد ہوتا ہے گویا کس روز پہلے مہینے کے ایام حیض شروع ہوئے اور پھر کتنے روز بعد دوبارہ شروع ہوئے۔

(۳)　اگر ایام بے قاعدہ ہیں تو اس بے قاعدگی کی کیا کیفیت ہے؟

ان باتوں کو صحیح طور پر معلوم کرنے کے لیے کئی ماہ کا مشاہدہ ضروری ہے اور اس مشاہدے کے لیے اپنی یادداشت اور قوتِ حافظہ پر بھروسہ نہ کرنا چاہیے۔ بلکہ ان مشاہدات کو تحریر میں لانا ضروری ہے۔ ذیل میں ہم دو نقشے اس مشاہدے کے لیے دیتے ہیں جن میں سے ایک ۲۹ روزہ باقاعدہ ایام کا نقشہ ہے اور دوسرا ۲۶ سے ۲۸ روزہ کچھ بے قاعدہ ایام کا نقشہ ہے۔

ان نقشوں کے ساتھ ہی ایام کے شروع ہونے کا وقت بھی نوٹ کر لینا چاہیے تاکہ ایام کے شروع ہونے کا وقت گھنٹوں اور منٹوں تک صحیح معلوم ہو سکے۔ ان سے ہر عورت معلوم کر سکتی ہے کہ اس کے ایام باقاعدہ ہیں یا بے قاعدہ۔

نقشہ نمبر ۱
باقاعدگی ایام کا نقشہ ــــ ادرار حیض ہر ۲۹ روز بعد ہوتا ہے

برمہینہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	وقت ادرار	بیچ کے ایام وقفہ
جنوری															×																	۴ بجے شام	
فروری													×																			۳ بجے شام	۲۹
مارچ											×																					ایضاً	۲۹
اپریل									×																							۳½ بجے شام	۲۹
مئی							×																									۴½ بجے شام	۲۹
جون					×																											۵ بجے شام	۲۹
جولائی			×																													۴½ بجے شام	۲۹
اگست	×																													×		۴ بجے شام ۵ بجے ″	۲۹ ۲۹
ستمبر																												×				۴½ بجے شام	۲۹
اکتوبر																										×						۳½ بجے شام	۲۹
نومبر																								×								۴½ بجے شام	۲۹
دسمبر																						×										۴½ بجے شام	۲۹
جنوری																				×												۳¼ بجے شام	۲۹

نقشہ نمبر ۲
کچھ بے قاعدہ ایام کا نقشہ ـ ادرار حیض ۲۶ سے ۲۸ روز بعد ہوتا ہے

برمہینہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	وقت ادرار	بیچ کے ایام وقفہ
جنوری						×																										۹ بجے صبح	
فروری	×																											×				۹ بجے صبح - ۱۱ بجے صبح	۲۶ - ۲۷
مارچ																									×							۱۰ بجے صبح	۲۸
اپریل																						×										۱۱ بجے صبح	۲۸
مئی																	×															۹ بجے صبح	۲۶
جون													×																			۱۱ بجے صبح	۲۷
جولائی								×																								۸ بجے صبح	۲۶
اگست				×																												۱۰ بجے صبح	۲۷
ستمبر	×																											×				۹ بجے صبح - ۸ بجے صبح	۲۸ - ۲۶
اکتوبر																								×								۹ بجے صبح	۲۸
نومبر																				×												۸ بجے صبح	۲۷
دسمبر																	×															۱۰ بجے صبح	۲۸
جنوری													×																			۷ بجے صبح	۲۶

مثال فرض کیجئے کہ ایک عورت کو ادرار حیض ہر ۲۷ دن بعد باقاعدہ ہوتا ہے۔ اب اگر اُسے ایام ماہواری ۵ جنوری کو شروع ہوئے تو ظاہر ہے کہ دوبارہ یکم فروری کو شروع ہوں گے۔

اب اگر ہم یکم فروری سے پہلے ۱۲ سے ۱۶ دن تک کی گنتی کریں تو یہ دن ، ۱۶ سے ۲۱ جنوری ہوں گے۔ گویا ، ۱۶ سے ۲۱ جنوری تک پانچ دن احتیاط و پرہیز کے دن ہیں۔ ان پانچ دنوں میں تین روز جو ہیں منی کی مسافت کے بھی شامل کر لیے جائیں تو ۱۳ جنوری سے اجتناب لازم ہوگا۔ لیکن زمانہ محفوظ کو زیادہ یقینی بنانے کے لیے قاعدہ یہ ہے کہ بجائے تین دن کے پانچ دن پہلے اور ایک یوم بعد کا بھی جمع کر لیا جاتا ہے اس طرح سے کل زمانہ اجتناب ۱۲ جنوری

سے ۲۲ جنوری تک یعنے گیارہ دن ہوگا اور ۵ جنوری سے ۱۱ جنوری تک کا زمانہ عقیم یا محفوظ زمانہ کہلائے گا۔

اسی طرح جن عورتوں کو ۲۶ اور ۲۸ دن کے درمیان ادرار حیض ہوتا ہو ان کے لیے مناسب ہے کہ وہ ابتدائی اور انتہائی تاریخوں کو ایام حیض پر شامل کرکے حساب لگائیں گویا ۲۰ روز سے حساب لگائیں مثلاً اگر ایسی ایک عورت کو ۳ مارچ کے دن ایام شروع ہوئے ہیں تو اُس کا زمانہ حمل ۱۰ مارچ سے ۲۰ مارچ سمجھا جائے گا۔ اور اس غرض کے لیے بہترین طریق کار یہ ہے کہ کیلنڈر پر ان ایام کو قلم زن کردیا جائے اور ان ایام میں جماع سے پرہیز رکھا جائے۔ مثلاً ایک عورت کو ایام ماہواری ۴ جنوری کی صبح کو ۹ بجے شروع ہوئے اور اُسے ہر ۲۸ دن کے بعد ایام شروع ہوتے ہیں تو ایسی عورت کے ایام حمل ۱۱ جنوری سے ۲۱ جنوری تک متصور ہوں گے۔ ان ایام کو قلم زن کردینا چاہیئے۔

نام دن	جنوری				
اتوار		۵	~~۱۲~~	~~۱۹~~	۲۶
پیر		۶	~~۱۳~~	~~۲۰~~	۲۷
منگل		۷	~~۱۴~~	~~۲۱~~	۲۸
بُدھ	۱	۸	~~۱۵~~	۲۲	۲۹
جمعرات	۲	۹	~~۱۶~~	۲۳	۳۰
جمعہ	۳	۱۰	~~۱۷~~	۲۴	۳۱
ہفتہ	۴	~~۱۱~~	~~۱۸~~	۲۵	

نوٹ: جن عورتوں کو خواہش اولاد ہو تو انہیں اِنہیں ایّام میں مجامعت کرنی چاہیئے۔ کیوں کہ عقم کا ایک باعث یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ اتفاقات سے ایسی عورتوں کو جماع اس وقت ہی میسر آتا ہے جب وہ زمانہ محفوظ میں ہوتی ہیں اس لیے ازالہ عقم کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ عورت ایسے ایام میں جماع کرے جو معین حمل ہوں۔ اور اگر ان کے اندام نہانی میں حامض افرازات کی زیادتی بھی ہو تو وہ قبل جماع سوڈا فاسفیٹ کے ہلکے لوشن سے ڈوش بھی کرلیا کریں۔ ان تدابیر سے اکثر عقیم عورتیں صاحبِ اولاد ہوجاتی ہیں۔

عام عورتوں کو سمجھانے کے لیے ہم ذیل میں ایک جدول دیتے ہیں جس سے زمانہ محفوظ کا تعیین آسانی سے ہوسکتا ہے۔

وہ عورتیں جن کے ایّام ماہواری باقاعدہ ہوں اور ۲۱ روز سے ۴۱ روز بعد ٹھیک اوقات پر آتے ہوں انہیں مندرجہ ذیل ایّام میں جماع سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

(۱) اگر ایّام ۲۱ روز کے بعد آتے ہوں تو پہلے دن سے گیارھویں دن تک۔

(۲) اگر ۲۲ روز کے بعد آئیں تو دوسرے دن سے بارھویں دن تک۔

(۳) اگر ۲۳ روز کے بعد آئیں تو تیسرے دن سے تیرھویں دن تک۔

(۴) اگر ایام ۲۴ روز کے بعد آتے ہوں تو چوتھے دن سے چودھویں دن تک۔

(۵) اگر ۲۵ روز کے بعد آتے ہوں تو پانچویں روز سے پندرھویں دن تک

(۶) اگر ۲۶ دن کے بعد آتے ہوں تو چھٹے دن سے سولھویں دن تک۔

(۷) اگر ۲۷ دن کے بعد آتے ہو تو ساتویں دن سے سترھویں دن تک۔

(۸) اگر ۲۸ دن کے بعد آتے ہوں تو آٹھویں دن سے اٹھارویں دن تک

(۹) اگر ۲۹ دن بعد آتے ہوں تو نویں دن سے اُنیسویں دن تک۔

(۱۰) اگر ۳۰ روز کے بعد آتے ہوں تو دسویں دن سے بیسویں دن تک

(۱۱) اگر ۳۱ روز بعد آتے ہوں تو گیارھویں دن سے اکیسویں دن تک

(۱۲) اگر ۳۲ روز بعد ہوتے ہوں تو بارھویں دن سے بائیسویں دن تک۔

(۱۳) اگر ۳۳ روز بعد شروع ہوتے ہوں تو تیرھویں دن سے تیئیسویں دن تک

(۱۴) اگر ۳۴ روز بعد شروع ہوتے ہوں تو چودھویں دن سے چوبیسویں دن تک۔

(۱۵) اگر ۳۵ روز بعد شروع ہوتے ہوں تو پندرھویں دن سے پچیسویں دن تک۔

(۱۶) اگر ۳۶ روز بعد آتے ہوں تو سولھویں دن سے چھبیسویں دن تک۔

(۱۷) اگر ۳۷ دن بعد ہوتے ہوں تو سترھویں دن سے ستائیسویں دن تک۔

(۱۸) اگر ۳۸ یوم بعد آتے ہوں تو اٹھارویں دن سے اٹھائیسویں دن تک۔

(۱۹) اگر ۳۹ روز بعد شروع ہوتے ہوں تو انیسویں روز سے انتیسویں دن تک۔

(۲۰) اگر ۴۰ روز بعد آتے ہوں تو بیسویں دن سے تیسویں دن تک

(۲۱) اگر ۴۱ روز بعد حیض شروع ہوتا ہو تو اکیسویں دن سے اکتیسویں دن تک۔

معلومات

بچہ کشی کا ریکارڈ فرانس کی ایک عورت مادام مل ددمیو سرنے بچہ کشی کا جو ریکارڈ قائم کیا ہے اُسے غالباً دنیا کی کوئی عورت آسانی سے نہ توڑ سکے گی۔ اس نسل افزا خاتون کے پہلے سال ایک بچہ ہوا۔ دوسرے سال دو بچے، تیسرے سال تین بچے، چوتھے سال چار بچے، پانچویں سال پانچ بچے، اور چھٹے سال تو اس نے بلی یا کتیا کی طرح پورے نصف درجن بچے بیک وقت دے کر انسانی دنیا میں بالکل ایک نادر الوقوع ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔

پسینے کی گلٹیاں معدوم طبعی طور پر ہر انسان کی جلد کے نیچے بے شمار پسینے کی گلٹیاں ہوتی ہیں جن سے دن رات میں چار چھ بوند پسینہ نکلا کرتا ہے اور خون صاف کرنے کے علاوہ اس کا کام یہ بھی ہے کہ جسم کو نم اور ٹھنڈا رکھے۔ ہوسٹن میں ایک پانچ سال کا بچہ ہے جس کے بدن میں پسینے کی گلٹیاں مفقود ہیں۔ اس کے لیے اس کی ماں ہر وقت ٹب میں پانی بھرا رکھتی ہے تاکہ وہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کچھوے کی طرح غوطہ مار کر جسم کو تر کرلے۔ یہ بچہ اس وقت تک سو ہی نہیں سکتا جب تک کہ اس کے شب خوابی کے کپڑے اور بستر پانی میں خوب تر نہ کر دئے جائیں وہ دن میں بھی اسی طرح سوتا ہے کہ اس کے لیے کسی گیلی جگہ پر بستر کر دیا جائے اور بھیگی ہوئی بوریاں اس کے جسم پر لپیٹ دی جائیں۔ ایسے لوگوں کو جن کے جسم میں پسینے کی گلٹیاں موجود نہ ہوں "سنگ پشتی انسان" کہتے ہیں۔ کیوں کہ وہ کچھوؤں کی طرح تھوڑی تھوڑی دیر میں پانی پر غوطہ مارنے پر مجبور ہیں۔ جن لوگوں کے پسینے کی گلٹیاں نہیں ہوتیں ان کے دانت بھی عام طور سے نہیں نکلتے۔ مسیسی سی پی میں سات ایسے آدمیوں کے متعلق علم ہے کہ جن کے یہ گلٹیاں نہیں ہیں اور ان ساتوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ جس کے منہ میں دو سے زیادہ دانت ہوں۔

حرارت کے ذریعے سے علاج حرارت کے ذریعے سے مختلف امراض کے علاج کا طریقہ اتنے عرصے سے دنیا میں رائج ہے کہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ جب سے انسان اس دنیا میں آباد ہوا اُسی وقت سے یہ طریقہ بھی رواج پذیر ہوا۔ یہ طریقۂ علاج کسی تجربے اور تحقیقات کے نتیجے کے طور پر عالم وجود میں نہیں آیا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ یہ سبق ہمیں قدرت نے سکھا کر بھیجا تھا اور اس کے متعلق شعور ہم دنیا میں اپنے ساتھ لے کر آئے تھے۔ شاید سورج کی حیات بخش گرمی نے ہمیں اس سبق کی تعلیم دی ہو۔ غالباً جہاں تک معلوم ہے حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے ڈیڑھ ہزار برس پہلے "ایبرس پیپائرس" میں اس طریقۂ علاج کا ذکر کیا گیا ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ چھوارے کا آٹا، گیہوں کی بھوسی، سوڈا، اور انڈیلوز کے بیج برابر کی مقدار میں ملا کر اور اس کی پلٹس پکا کر دنبل یا پھوڑے پر باندھی جائے۔ اس کے علاوہ انجیل میں یہ واقعہ مذکور ہے کہ جودہ کا بادشاہ ہیزیکیا کاربنکل (ڈھنٹ پھوڑا) نکل آنے کی وجہ سے قریب المرگ ہو گیا تھا لیکن حضرت عیسیٰؑ نے آکر اس پھوڑے پر انجیروں کی پلٹس لگا دی۔

صدیوں تک لوگوں میں آتش فشاں پہاڑوں سے نکلی ہوئی گرم گرم کیچڑ سے امراض کے علاج کا دستور رہا ہے۔ مدتوں پہلے جاہل اور سادہ مزاج انسان آتش فشاں کی گرم کیچڑ کے مفید اور دافع مرض اثرات سے واقف تھے وہ اس بات کو جان گئے تھے کہ اس گرم گرم کیچڑ کو بدن پر تھوپنے یا اس میں لوٹنے سے ان کے جوڑوں کا درد رفع ہو جاتا تھا۔ گٹھیا کے درد کا یہ طریقۂ علاج آج تک بھی کامیاب ہے۔ اس علاج کا تذکرہ سب سے پہلے ۵۰ء میں پلائنی نے کیا ہے۔

یہ معلوم کرنا دل چسپی سے خالی نہ ہوگا کہ ادھر کچھ عرصے پلٹسوں کے استعمال کو وہ ہر دل عزیزی حاصل نہ رہی تھی۔ اور یہ طریقہ علاج کسی قدر بدنام ہو گیا تھا جس کا سبب ڈاکٹر برنارڈ فینٹس نے اپنی کتاب میں یہ بتایا ہے کہ لوگوں نے پلٹسوں کے فوائد کے متعلق جھوٹے جھوٹے نظریے قائم کر لیے تھے اور ایک ایسے طریقِ علاج کے متعلق جو پرانے زمانے سے رائج چلا آتا تھا، بہت سی بے سر و پا کہانیاں ایسی گھڑلی تھیں جو ناقابلِ اعتبار تھیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس علاج کی طرف سے بداعتقادی سی پھیل چلی۔ اور اس بداعتقادی کو اس بات سے اور بھی مدد ملی کہ پلٹس باندھنے کے طریقے کو زیادہ تر عوام میں ہر دل عزیزی حاصل تھی اور یہ لوگ اُسے ایسے ایسے عجیب اجزا سے ترکیب دیتے تھے جو اربابِ علم کی نظروں میں بہت کچھ مشتبہ اور اکثر مضر ہوتے تھے۔ تھوڑا زمانہ اور گزرنے پر یہ اصول قرار دے لیا گیا کہ حرارت کے ذریعے سے ماؤف عضو میں خون زیادہ پہنچانا نقصان دہ ہے۔ یہ سعادت ڈاکٹر آگسٹ بایر کی قسمت میں تھی کہ اُنہوں نے اس غلط اصول کی دھجیاں بکھیریں اور ثابت کر دیا کہ ماؤف عضو کے اندر خون کی مقدار کی زیادتی نہ صرف یہ کہ غیر مضرت رساں ہوتی ہے بلکہ مرض کے ازالے کا باعث ہوتی ہے۔ کیوں کہ جو تازہ خون اس عضو میں پہنچایا جاتا ہے اس میں جراثیم کو فنا کرنے والے اجسام موجود ہوتے ہیں جو امراض کا مقابلہ کرنے اور جراثیم کو ہلاک کرنے کے لیے قدرت کی فوج ہیں۔

اس کے بعد ڈاکٹروں نے پھر توجہ کی اور مختلف تحقیقاتوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب پھر پلٹسوں کا اور مصنوعی حرارت پہنچانے کا رواج عام ہو گیا ہے۔ اور جو طریقِ علاج کہ باوا آدم کے وقت سے چلا آتا تھا اُسے پھر عالم گیر ہر دل عزیزی حاصل ہو گئی ہے۔

بڑھاپا

آدمی کس عمر میں بوڑھا ہو جاتا ہے؟

اس سوال کا جواب ڈاکٹر ایلبرٹ ہبرڈ نے ایک مرتبہ یہ دیا تھا کہ "اچھے اور نیک لوگ ہمیشہ جوان ہی مرتے ہیں خواہ وہ کسی عمر میں بھی مریں اور کتنی ہی طویل مدت تک زندہ رہیں۔"

اس جواب پر اچھی طرح غور و فکر کرنے کے بعد ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ اِس زرّین مقولے میں لفظ "نیک" کی بجائے "مستعد" "ترقی پذیر" یا "سرگرمِ عمل" کا لفظ رکھ دیں تو مناسب ہوگا۔ اور اس کا مطلب یہ ہو جائے گا کہ جو آدمی زندگی میں پوری پوری دل چسپی لیتا ہے اور زمانے کے ساتھ ساتھ چلتا ہے اس کی عمر تو بڑھتی جاتی ہے لیکن وہ بوڑھا نہیں ہوتا۔

ایک طبیب کو ——— یا کسی اور پیشہ ور کو ——— اپنا کام کس عمر میں چھوڑ دینا چاہیئے؟

فوراً ہی جب کہ اسے اپنے کام سے دل چسپی نہ رہے یا وہ یہ محسوس کرنے لگے کہ میں اس فن کے متعلق سب کچھ جانتا ہوں اور اب سیکھنے کو کچھ باقی نہیں ہے۔

ہم سب اس بات سے واقف ہیں کہ جتنے سال ہم زندہ رہے ہیں اس سے ہماری "عمر" یا ہمارے بوڑھے ہونے کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔ ایسے بہت سے آدمی موجود ہیں جو تیس سال کی جوان عمر میں مٹی کی مورت سے زیادہ کار آمد اور کارگزار نہیں ہیں۔ اور صدہا اور ہزارہا ایسے لوگ بھی ہیں جو نوّے برس کی عمر میں بھی اپنی جماعت اور اپنی قوم کی زندگی کے لیے بہت ہی بامصرف جزو ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جس وقت تک انسان کوئی بھی مفید کام کر رہا ہے اور کسی نہ کسی درجے میں بھی دنیا کے لیے کار آمد ہے اس وقت تک اسے بوڑھا نہیں کہہ سکتے۔

آپ کو اگر اپنے ہم پیشہ لوگوں کی انجمن سے دل چسپی نہیں رہی ہے، اگر آپ کو فنِ طب کے ایک دو رسالوں کے پڑھنے کے لیے بھی وقت نہیں ملتا، اگر اپنے فن کے متعلق جو آخری کتاب آپ نے منگائی تھی وہ دس سال پُرانی ہو چکی، یا یہ کہ بعد کی تصانیف منگا تو لی گئی ہیں لیکن ان کے ورق تک نہیں لوٹے گئے ہیں، اگر جو کچھ کہ آپ نے اپنے طبیہ کالج میں پڑھ لیا تھا اسی کو آپ اپنے لیے کافی و دانی خیال کرنے لگے ہیں اور اگر آئے دن کی نئی نئی تحقیقاتوں اور جدید ترین نظریوں کے متعلق آپ کا یہ فتویٰ ہے کہ یہ سب حماقت اور سرزہ سرائی ہے تو یقین کیجیئے کہ خواہ آپ عمر کے لحاظ سے بالکل جوان ہوں لیکن اپنے فن کے لحاظ سے آپ بالکل بوڑھے ہو چکے۔

جس وقت تک کہ آپ زندہ ہیں اس وقت تک اپنے طرزِ زندگی کو اس بات کی اجازت نہ دیجیے کہ وہ آپ کی قبر بنا دے۔ زندہ

رہیئے، سیکھتے رہیئے، اور دوسروں سے محبت کرتے رہیئے تو آپ ساری عمر جوان رہیں گے۔

گھریلو حادثوں سے حفاظت

گھروں کے اندر آئے دن جو حادثے پیش آتے رہتے ہیں ان سے محفوظ رہنے کی تدابیر ایک سرکاری بلیٹین میں شایع ہوئی ہیں۔ ریلوں اور موٹروں کی حادثوں کے بعد ان گھریلو حادثوں ہی سے سب سے زیادہ جانیں ضائع ہوتی ہیں۔

گھریلو حادثوں میں دس میں سے چار خواب گاہ کے اندر وقوع میں آتے ہیں۔ لوگ سوتے سوتے اُٹھ کر مختلف ضرورتوں کے لیے اندھیرے میں اُٹھ کر بھاگتے ہیں اور چوں کہ آنکھوں میں نیند بھری ہوتی ہے کبھی کمبل یا رضائی میں اُلجھ کر کبھی چکنے فرش پر پھسل کر کبھی میز کرسی یا چارپائی سے ٹکرا کر یا کبھی دوسری اسی قسم کی چیزوں سے ٹھوکر کھاکر گرتے ہیں اور چوٹ کھا جاتے ہیں۔ مناسب طریقہ یہ ہے کہ سونے کی کمروں میں روشنی کا انتظام رہے اور آنکھ کھلتے ہی فوراً روشنی کرلی جائے۔

خواب گاہ میں آگ سے جل جانے کے حادثے بھی کثرت سے ہوتے ہیں۔ لوگ لیمپ یا لالٹین قریب رکھ کر بستر پر لیٹے لیٹے پڑھتے لکھتے ہیں اور بسا اوقات اسی حالت میں حقہ یا سگرٹ بھی پیتے ہیں۔ یہ عادت بُری ہے۔ گھروں میں زمین پر اکثر ٹوٹی ہوئی بوتلوں کے ٹکڑے، ٹین کے دھاردار کھلونے، سوئیاں، استروں کے پھل، چاقو اور قینچیاں پڑی رہتی ہیں اور ان کی وجہ سے کثرت سے حادثے ہوتے رہتے ہیں۔ غسل خانوں میں اکثر ٹائل کا فرش ہوتا ہے اور لوگ پھسل کر اس پر گرتے رہتے ہیں۔ اس قسم کی افتادوں سے فرش پر ربر کی چٹائی بچھا دینے سے حفاظت ہوسکتی ہے۔

جن مکانوں میں بجلی کے تار اچھی طرح ڈھکے ہوئے نہ ہوں یا مناسب طریقے پر لگے ہوئے نہ ہوں ان تاروں کو چھونا یا سوئچ کو ہاتھ لگانا بہت خطرناک ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ مہلک ثابت ہو۔

اکثر ایسے اتفاقات ہوئے کہ گھروں میں دواؤں کی بوتلیں رکھی ہیں اور غلطی سے دوا کی بجائے زہر کی بوتل اُٹھائی گئی اور پی گئے۔ زہروں کو کبھی پینے کی دواؤں کے ساتھ ملاکر نہ رکھنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ زہروں کی بوتلوں کے منہ پر ربڑ کی پٹیاں چڑھا دینی چاہئیں تاکہ وہ آسانی سے کھل نہ سکیں۔

دیاسلائیاں اگر بچوں کے ہاتھوں میں پہنچ جائیں تو وہ بھی خطروں کا باعث ہیں۔ کمرہ بند کرکے اور کوئلے سلگا کر رکھنا بھی یقینی طور پر ہلاکت کا باعث ہوجاتا ہے۔ کبھی کبھی گیس کے چولھوں سے بھی گیس خارج ہوکر دم گھٹنے کا سبب بن جاتی ہے۔ ان چولھوں سے آگ لگ جانے کا خطرہ بھی بہت ہوتا ہے وہ یکایک بھڑک اُٹھتے ہیں اور جو شخص قریب ہو اس کے کپڑوں میں یا چیزوں میں آگ لگا دیتے ہیں۔

بجلی کے چولھے، بجلی کی گھنٹیاں، بجلی کے کھانا پکانے کے برتن سب بہت کافی خطرناک ہوتے ہیں اور انہیں بہت احتیاط سے ہاتھ لگانا چاہیئے۔

ہمدرد صحت کا ضبط تولید و اصلاح نسل نمبر

جناب خان صاحب حکیم حافظ یوسف حسن خاں صاحب سوختہ بہاری، سکریٹری ٹاؤن ہال اسکول بہار شریف

"ہمدرد صحت" کی اشاعت خاص جو "ضبط تولید و اصلاح نسل" کے نام سے موسوم ہے نظر افروز ہوئی۔ یہ نمبر صوری و معنوی یعنی مضامین اور گٹ اپ، دونوں لحاظ سے قابل تعریف ہے۔ مضامین نہایت علمی، بلند پایہ اور پُر مغز ہیں جن کے مطالعے سے مسئلے کے الہ و ماعلیہ سے کامل واقفیت حاصل ہونے کے باعث ہر ناظر اس موضوع کا عالم فاضل اور ماہر خصوصی بن سکتا ہے۔ اتنے معلومات کثیر کا کسی ایک رسالے میں مجتمع کردینا کوئی معمولی کارنامہ نہیں۔ سدریا کو کوزے میں بند کردینا اگر ممکن ہے تو اس اشاعت خاص نے اس دریائے علم کے ساتھ حقیقتاً ایسا ہی کر دکھایا ہے۔ اسی کے ساتھ ادبی مضامین بھی شامل کرکے پرچے کو بے حد دلچسپ بنا دینے کی جدت بھی قابل داد ہے اور پھر اس کا کوڑیوں کے مول ملنا تو سونے پر سہاگہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ نمبر قدر دانان علم و فن میں اس قدر مقبولیت حاصل کرے گا کہ تھوڑے ہی عرصے میں اس کا ایک ایک نسخہ نایاب ہوکر رہ جائے گا۔

افسانہ

شیرا

از جناب مولانا سید ابن الحسن صاحب فکر ایم۔ اے دہلی

دن بھر کا تھکا ماندہ شیر علی، جو اپنے محلے والوں میں صرف شیرا کے نام سے پکارا جاتا تھا، جب گھر میں داخل ہوا تو نصف درجن بچے اس کی ٹانگوں سے لپٹ کر خوشی کا اظہار کرنے لگے۔ شیرا کے چہرے پر اُداسی چھائی ہوئی تھی۔ آج پہلی مرتبہ اُس کے ذہن میں یہ بات آئی کہ کاش میں دنیا میں اکیلا ہی ہوتا۔ اور غریب انسانوں کی اس "مختصر سی فوج" کو روزانہ رسد مہیا کرنے کا بار مجھ پر نہ ہوتا لیکن اس میں خود شیرا کا کوئی قصور نہ تھا۔ وہ بالکل مجبور تھا۔ جب وہ ۱۸ سال کا ہوا تھا تو اُس کی ماں نے اُس کی شادی کردی تھی۔ اور بہو جب اس گھر میں دولہن بن کر آئی تھی تو ساس نے قدیم رسم کے مطابق اس کی "گود بھرائی" کی رسم ادا کی تھی، اور پڑوسن کا ایک خوب صورت سا بچہ اس کی گود میں ڈال کر کہا تھا "ایسے ہی پھول جیسے بچوں سے میری بہو کا گھر بھر جائے۔" اس وقت رفیقن دلہن شرم سے زمین میں گڑ گئی تھی لیکن قدرت کا انتظام کچھ اور تھا۔ ساس جب تک زندہ رہی پوتے کا منہ دیکھنے کی تمنا ہی کرتی رہی۔ اور اس کے مرتے ہی جیسے قدرت کے کارخانہ میں روحوں کا سیلاب آگیا۔ مرحومہ کی وہ دعا جو اس نے نئی نویلی دولہن کو دی تھی اب رنگ لائی اور رفیقن کو یکے بعد دیگرے اتنی اولاد عطا کی گئی کہ اس کی گود کبھی شیر خوار بچے سے خالی نہ رہی۔ حتےٰ کہ چھ بچوں کے بعد بھی اب ساتویں کی امید تھی اور ایک مزید نونہال کی آمد کا زمانہ قریب آگیا تھا۔

شیرا بہت دیر تک کھڑا ہوا قدرت کی غلط بخشی، رفیقن کی بے چارگی اور اپنی ذمے داری پر غور کرتا ہے۔ اتنے میں رفیقن سامنے سے آتی ہوئی نظر آئی۔ شیرا نے دھیمی آواز میں کہا:۔

"سنتی ہو؟"

"کیا؟"

"آج کارخانے میں ہڑتال ہوگئی۔"

رفیقن پر جیسے بجلی سی گر پڑی۔ پیر تلے کی زمین تیزی سے نکلتی ہوئی نظر آنے لگی۔ موجودہ مصیبتیں اور بال بچوں کی مشکلات کیا کم تھیں کہ خدائے رزاق نے رہی سہی روٹی کا بھی خاتمہ کردیا۔

"اب کیا ہوگا؟" رفیقن نے سہم کر پوچھا اور اس کی آنکھوں میں آنسو کے قطرے جھلکنے لگے۔

"تم فکر نہ کرو۔ کچھ نہ کچھ سامان ہو ہی جائے گا۔ خدا نے رزق کا وعدہ کیا ہے۔"

"لیکن سرِ دست بچوں کی بھوک کا علاج تو کرنا ہی پڑے گا۔"

آج کی روٹی تو کسی طرح چلا لو۔ کل سویرے نکلوں گا نوکری تلاش کرنے۔ شہر کے کوتوال تو ہونے سے رہے۔ آخر جب محنت مزدوری ہی کرنی ٹھیری تو دس بیس روپے کسی نہ کسی طرح مہینے میں کما ہی لونگا۔"

شیرا کی ہمت دیکھ کر رفیقن کو جیسے تسلی ہوگئی۔ امید کے سنہرے پردے پر چاندی کے دس بیس سکے چمکتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ لیکن شیرا کا دل اندر ہی اندر بیٹھا جا رہا تھا۔ اس کا حال وہی جان سکتا ہے جسے "کل" کی فکر ہو۔ یہی سوچ سوچ کر اس نے رات بسر کی کہ کل کیا ہوگا؟"

کارخانہ کی ہڑتال کے نتیجوں کا انتظار کئے بغیر ہی وہ صبح سویرے نوکری یا مزدوری کی تلاش میں نکل پڑا۔ شام کو جب گھر واپس آیا تو اس کے چہرے پر مسرت کے آثار موجود تھے۔ یہ دیکھ کر رفیقن کا دل بھی شگفتہ ہوگیا۔ اس نے محبت بھرے لہجہ میں پوچھا:۔

"کیا کام مل گیا؟"

"ہاں کچھ نہ کچھ تو مل ہی گیا۔ تم جانتی ہو اس کو۔ کیا نام ہے۔ ممتاز۔ وہ آج کل براؤن کمپنی میں پندرہ مزدوروں پر میٹھ ہے نا۔ اسی نے مجھے اپنے کارخانے میں چار روپے ہفتہ پر نوکر رکھوا دیا ہے۔

"خدا بھلا کرے ممتاز کا" رفیقن نے دعا اور تشکر کے مخلوط جذبے سے متاثر ہو کر کہا۔

"یہ لو" شیرا نے ہنستے ہوئے رفیقن کی ہتھیلی پر دو روپے رکھ دیئے۔

"یہ کیا؟" رفیقن کی آنکھوں میں تعجب رقص کر رہا تھا

"بابوجی نے دو روپے پیشگی دیئے ہیں۔ باقی دو روپے ہفتے کے ختم پر ملیں گے۔"

ہفتے میں چار روپے یعنی روزانہ تقریباً آٹھ آنے۔ اس پر شیرا اور اس کے چھ بچے اور حاملہ رفیقن! انسانوں کی اس کثیر تعداد کے لئے اتنی قلیل رقم کیا حیثیت رکھتی تھی۔ پھر بھی رفیقن نے اس وقت ایسا محسوس کیا جیسے اس کے خاندان میں خوش حالی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ دکھ کی زندگی بسر کرتے کرتے انسان دکھ ہی کا عادی ہو جاتا ہے، اور دکھ ہی کو سکھ سمجھنے لگتا ہے۔ سچ کہا ہے حضرت غالب نے ؎

رنج کا خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج مشکلیں اتنی پڑیں ہم پر کہ آساں ہو گئیں

یہ دو روپے جو رفیقن کو ابھی ابھی شیرا سے ملے تھے اس بھاری خاندان کے لئے بڑی قدر و قیمت رکھتے تھے۔ اُس روز شیرا کو روٹی اور دال میں بے حد مزا آ رہا تھا۔

۲

دو سال تک کام کرنے کے بعد شیرا کی تنخواہ چھ روپے ہفتہ ہو گئی۔ اس کے لئے یہ بڑی عظیم الشان ترقی و کامیابی تھی۔ لیکن دوسری طرف قدرت مزید فیاضیوں پر تلی ہوئی تھی۔ تنخواہ میں اضافہ کے ساتھ ساتھ شیرا کے خاندان میں دو بچوں کا بھی اضافہ ہو گیا۔ یعنی اب چھ سے آٹھ ہو گئے۔ تین لڑکیاں اور پانچ لڑکے۔ اس پوری آبادی کی قیام گاہ صرف ایک تاریک کوٹھڑی تھی۔ اور وہ بھی کرایہ کی۔ ہفتہ میں ایک روپیہ مالک مکان لے جاتا تھا، باقی پانچ روپے میں بڑی مشکل سے اتنے نفوس کی روٹی چل رہی تھی۔

رفتارِ زمانہ کے ساتھ ساتھ شیرا کی اولاد کی عمریں بھی بڑھتی جا رہی تھیں۔ اس کی سب سے بڑی لڑکی چندا اب تیرہ سال کی ہو چکی تھی شیرا اور رفیقن کو روٹی کپڑے کی فکر کے ساتھ چندا کی شادی کی فکر بھی لاحق ہو گئی تھی۔ غریب مزدور کی لڑکی سے شادی کرنے کے لئے کون تیار ہوتا ہے! بڑے بڑے گھرانوں میں تو لڑکیاں آج کل بڑی عمر تک بیٹھی رہتی ہیں۔ لیکن شیرا کے احساسات میں اب تک پرانے زمانے کی خودداری بھی ملی ہوئی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ زمانہ خراب ہے۔ نہ جانے کب کوئی میری لڑکی کو بدنام کردے۔ کوئی جھوٹوں ہی کچھ کہہ دے گا تو میں اس کا کیا کروں گا۔ غریبوں کو بدنام ہوتے دیر نہیں لگتی اور امیروں کے ہزاروں عیب اُن کی دولت کے زرّین پردے میں چھپ جاتے ہیں۔ اِن پر کوئی انگلی بھی نہیں اٹھاتا اور غریبوں کو یوں بھی لوگ ذلیل سمجھتے ہیں۔ غربت و افلاس ہی اس دنیا میں سب سے بڑی رسوائی کا نام ہے۔

انہیں خیالات کی الجھنوں میں اور چندا کی شادی کی ادھیڑ بُن میں شیرا کے دن گزرتے گئے۔ رفیقن روزانہ ایک مرتبہ تقاضا کر کے اپنا فرض ادا کرتی جاتی تھی۔ ایک دن گھبرا کر اس نے کہا:۔

"سنتے ہو جی! جوان لڑکی کو کب تک بٹھا رکھو گے؟ کچھ نہ کچھ تو بندوبست کرنا ہی پڑے گا۔ اب کے محرم میں چودہ برس کی ہو جائے گی۔ دن گزرتے دیر نہیں لگتی۔ میری شادی تو بارہ برس ہی کی عمر میں ہو گئی تھی۔ مزدور کی لڑکی آخر کسی مزدور ہی سے بیاہی جائے گی۔ کوئی راجہ مہاراجہ تھوڑے ہی مل جائے گا۔ ممتاز تم پر مہربان ہے۔ اس سے ذکر کیوں نہیں کرتے؟ اس کے ہاتھ میں بہت سے مزدور لڑکے ہیں۔ کوئی تو اس کی بات مان لے گا۔ تم سے نہ ہو سکے تو ممتاز کو یہاں بلا لاؤ۔ میں خود ہی بات چیت کروں گی۔"

اس کے جواب میں شیرا "اچھا" کہہ کر چپ ہو جاتا۔

۳

اسی طرح ایک سال اور گذر گیا۔ چندا اب پورے پندرہ سال کی ہو چکی تھی۔ حسن پر شباب کی رعنائیاں سونے پر سہاگہ ہو گئی تھیں۔ غریب کی تاریک و افلاس زدہ جھونپڑی میں چندا اس طرح جوان ہوئی تھی جیسے کیچڑ میں کنول کھل پڑا ہو۔ اس کے عضو عضو پر عالم شباب کی رنگینیاں اپنی تمام جلوہ آرائیوں اور نظر شکن دل فریبیوں کے ساتھ چھائی ہوئی تھیں۔ چندا جس طرف نکل جاتی لوگوں کے دلوں پر بجلیاں گر پڑتیں اور چندا کے چاند سے

چہرے کو دیکھ کر ہر دل کی زبان حال سے یہ صدا نکلتی ہے کہ ؎

اے تماشا گاہ عالم روئے تو　　　تو کجا بہر تماشا می روی ؟

چندا کے رشتے کی بات چیت اور اس کی شادی کے لئے بر تلاش کرنے کے سلسلے میں ممتاز کی آمد و رفت شیرا کے گھر پر زیادہ ہوگئی تھی۔ بظاہر تو وہ بڑا پرہیزگار اور نیک طینت معلوم ہوتا تھا لیکن اندرونی طور پر اس کا چال چلن اچھا نہیں تھا۔ کارخانے کی جوان مزدوروں پر ہمیشہ اس کی بُری نگاہیں رہتی تھیں۔ اور میٹھ ہونے کا ناجائز فائدہ اٹھا کر ہوس رانی اور ضمیر فروشی اس کی عادت میں داخل تھی۔ شیرا کو معلوم نہ تھا کہ وہ شخص جسے وہ اپنا محسن سمجھتا ہے ایک بدترین اخلاقی کمزوری میں مبتلا ہے۔ شیرا کے گھر پر زیادہ آنے جانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ چندا کی جوانی ممتاز کی نظر میں کھپ گئی۔ وہ ہر وقت اسی فکر میں رہتا کہ چندا پر کس طرح ڈورا ڈالا جائے اور اسے اپنی ہوس ناکی کا شکار بنائے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے وہ توقع سے زیادہ شیرا کے خاندان پر مہربان ہوگیا کبھی بچوں کے لئے مٹھائیاں لاتا۔ کبھی ان کو کھلونے دیتا۔ کبھی کچھ کپڑے بنوا دیتا۔ کبھی نقد رقم ہی کسی بہانے سے لڑکوں کے ہاتھ پر رکھ دیتا۔ کثرتِ اولاد بُری چیز ہوتی ہے۔ جن غریب لڑکوں نے روکھی سوکھی روٹی کے سوا کچھ دیکھا نہ ہو ان کے لئے یہ نعمتیں ان کے ماں باپ کی خوش نودی کا باعث بھی بن گئیں۔ شیرا اور رفیقن ان مہربانیوں اور عنایتوں کا مقصد کیا سمجھتے۔ وہ اسی خیال میں خوش تھے کہ ممتاز ہماری اولاد کی کثرت اور افلاس کے باعث اتنی ہمدردی کرتا ہے۔ وہ رفتہ رفتہ ممتاز کی آمد و رفت کو اپنی گھریلو زندگی کا ایک جزو سمجھنے لگے۔ اور آنے والے خطرات کی طرف سے غافل ہوگئے۔

ممتاز کا یہ حال تھا کہ چندا جب کبھی تنہائی میں اسے مل جاتی تو وہ اسے طرح طرح کا لالچ دیتا۔ اچھے اچھے کھانے، عمدہ کپڑے اور بیش قیمت زیورات کے سبز باغ دکھاتا۔ اسی طرح دن گزرتے گئے اور چندا ممتاز کے قریب تر ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ ہاتھ میں ہاتھ ملا کر باتیں کرنے میں بھی کوئی جھجک باقی نہیں رہی۔ ممتاز ایک تجربے کار شکاری کی طرح اپنی کامیاب گرفت کا منتظر تھا۔ اور چندا جذبات کے دریا میں بہی جا رہی تھی۔ اس کو خطرے سے آگاہ کرنے والا اور اتنا کہہ دینے والا کوئی نہ تھا کہ ؎

در ہوا چند معلق زنی و جلوہ کنی　　　اے کبوتر نگراں باش کہ شاہیں آمد

آخر ایک روز وہی ہوا جو ہونے والا تھا اور ممتاز کی چکنی چپڑی اور جذبات انگیز و ہیجان آفرین باتوں میں آکر چندا اپنی عصمت جیسا بیش بہا موتی کھو بیٹھی۔ اب کیا تھا۔ ممتاز اور چندا دونوں ایک دوسرے کے لئے بے قرار رہنے لگے اور راتوں کی تاریکی میں چھپ چھپ کر ملاقاتیں ہونے لگیں۔ ایک دن ممتاز نے موقع پا کر چندا سے کہا:۔

"اس طرح ہم کب تک دنیا سے منہ چھپانے کی مصیبت گوارا کرتے رہیں گے؟ ہمیں آزاد ہونا چاہیئے"

"پھر کیا کیا جائے؟ تمھیں بتاؤ"

"تم کہو تو بمبئی چلنے کی تیاری کروں۔ وہاں میرا ایک دوست رہتا ہے۔ اچھی خاصی نوکری بھی بہ آسانی مل جائے گی اور ہم کھلی ہوا میں سانس بھی لے سکیں گے"

"بمبئی بہت دُور ہے۔ اور پھر ماں باپ......"

ماں باپ کا ساتھ تو ہر حال میں تمھیں ایک دن چھوڑنا ہی پڑے گا۔ کوئی لڑکی ہمیشہ اپنے ماں باپ کے گھر رہتی ہے؟ آخر تم یہاں کب تک پڑی رہو گی۔ پیٹ کی روٹی اور تن کے کپڑے کی بھی تو فکر کرنی چاہیئے۔ پھر جلدی کیوں نہ کی جائے۔ یاد رکھو چندا، میں تمھیں رانی بنا کر رکھوں گا رانی"

"ممتاز کی تجویز چندا کو پسند آگئی۔ یہ خیال کہ چندا رانی بنے گی، بھولی بھالی اور ناتجربہ کار چندا کے لئے ایک جام شراب بن گیا۔ وہ مستقبل کے خوش آئند خواب دیکھنے لگی اور چند روز کے بعد ایک رات کو جب تمام گھر والے غفلت کی نیند سو رہے تھے۔ چندا ممتاز کے ساتھ فرار ہوگئی۔

۴

اس حادثے نے شیرا کو بے حد غم گین بنا دیا۔ رفیقن کبھی اداس اور خاموش اور کبھی پاگل سی رہنے لگی۔ دونوں اب اپنے محلے اور جان پہچان والوں میں منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔ اس کے علاوہ جوں جوں ان کے بچوں کی عمریں بڑھتی جاتی تھیں ان کی مفلسی اور تنگ دستی اور پریشان حالی میں اضافہ ہوتا جاتا تھا۔ ابھی شیرا اور رفیقن کا پہلا زخم ہرا ہی تھا کہ ان کا سب سے چھوٹا لڑکا ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا ہوگیا۔ غریبوں کے

لئے کثرت اولاد اور افلاس لازم وملزوم ہیں۔ علاج کہاں سے ہوتا! آخر یہ بچہ جو اُن کو بہت پیارا تھا چند روز میں چل بسا۔

کسی فلسفی نے سچ کہا ہے کہ مصیبت کبھی تنہا نہیں آتی۔ بھاگنے والی چندا اور مرنے والے بچے کے غم نے ابھی شیرا اور رفیقن کی آنکھوں کا آنسو خشک نہیں ہونے دیا تھا کہ گاؤں سے شیرا کی بہن کے بیوہ ہوجانے کی خبر آئی اور چند روز کے بعد ہی اس کی بہن نوری اپنے پانچ فاقہ کش بچوں کے ساتھ اسی کے گھر میں پناہ گزیں ہوگئی۔ بھائی کی طرح بہن بھی کثرتِ اولاد اور افلاس کی مصیبتوں میں مبتلا تھی۔ دو کی اتفاقی کمی ہوجانے کے بعد بھی شیرا کے گھر میں ابھی آٹھ آدمی موجود تھے۔ اور اس پر نوری اور اُس کے بچوں کو ملا کر چھ کا اضافہ ہوا تو سب کے سب چودہ ہوگئے۔ ایک شیرا اور اتنا بڑا بار۔ کہنے والے کہتے ہیں کہ ایک کا منہ تو سونے سے بھر دیا جاسکتا ہے لیکن دس کا منہ خاک سے بھرنا بھی مشکل ہوجاتا ہے۔

مکان کا کرایہ ادا کرنے کے بعد صرف پانچ روپیہ فی ہفتے کی آمدنی اور اتنا بڑا خاندان! آخر یہ بارِ گراں شیرا سے برداشت نہ ہوسکا۔ فکر، سراسیمگی، فاقہ کشی، اور رنج وغم نے شیرا کی صحت خراب کردی۔ اسے بخار رہنے لگا۔ چند ماہ تک تو وہ کسی طرح اپنے بیمار و ناتواں جسم کو کھینچ کر کام چلاتا رہا۔ بالآخر ایک روز بستر پر پڑ ہی گیا۔

رفیقن صحیح معنوں میں اس کی رفیقۂ حیات تھی۔ وہ سب کچھ بھول گئی اور شوہر کی خدمت میں شب و روز مصروف رہنے لگی۔ اسی طرح کئی دن گذر گئے۔ شیرا اس کنبہ کا "ان داتا" تھا۔ اس کی صحت کے لئے رفیقن اور نوری دونوں نے بہت دعائیں مانگیں لیکن شیرا کا پیمانۂ زندگی لبریز ہوچکا تھا۔ وہ دعاؤں سے بھی اس کی موت کے معین وقت کو نہ ٹال سکیں۔ ایک رات شیرا نے مرض الموت کی شدید تکلیف سے کراہتے ہوئے رفیقن کو پکارا:۔

"سنتی ہو؟"

رفیقن قریب ہی بیٹھی ہوئی اپنی قسمت کو رو رہی تھی۔ شوہر کی طرف جھک کر بولی:۔

"کیا تکلیف زیادہ ہو رہی ہے؟ پانی پیوگے؟"

نہیں! تکلیف .... اب تو تکلیف کے ختم ہونے کا وقت آگیا ہے۔ رفیقن مجھے افسوس ہے کہ میں تمہیں سکھ نہیں پہنچا سکا۔ قدرت غریبوں کو کبھی سکھی نہیں ہونے دیتی۔ میرا خاندان بڑا ہے اور اولاد بھی بہت ہے۔ میرے بعد اتنے آدمیوں کا کیا حال ہوگا؟ یہی خیال مجھے آسانی کے ساتھ مرنے بھی نہیں دیتا۔ کاش میری اولاد اتنی تعداد میں پیدا نہ ہوتی"

رفیقن نے بیتاب ہوکر کہا:۔ "ایسی باتیں نہ کرو۔ حکیم صاحب کہتے تھے کہ دو چار دن میں اچھے ہوجاؤ گے"

اتنا کہتے کہتے رفیقن کا دل بھر آیا۔ وہ انتہائی ضبط کے باوجود اپنے شوہر کے سینے پر سر رکھ کر رونے لگی۔

شیرا نے لرزتی آواز میں کہا:۔ "رفیقن!" اور جھکی ہوئی رفیقن کی پیٹھ پر اپنا برف سے زیادہ ٹھنڈا ہاتھ رکھ دیا۔ شیرا کی گردن ڈھلک گئی۔ اس کا طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا اور رفیقن بے ہوش ہوگئی۔

صبح کے وقت اس کا خاندان ایک ہولناک تاریکی میں مبتلا ہوگیا۔ چند روز کے بعد رفیقن، اُس کی نند نوری اور دونوں کے چھوٹے چھوٹے فاقہ کش بچے سڑکوں پر بھیک مانگتے ہوئے نظر آئے۔ شیرا کی دنیا ختم ہوگئی اور کثرت اولاد نے عزت و خودداری کا بھی خاتمہ کردیا ؎

توڑا کر شاخ کو کثرت نے ثمر کی
دنیا میں گراں باریٔ اولاد غضب ہے

انجمن ترقّی اولاد کا اہم اجلاس

از مولانا سید ظہور احمد صاحب شاہ جہاں پوری

۰ جولائی ۱۹۳۹ء کو انجمن ترقّیٔ اولاد کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ اسپیشل اجلاس کی طرح اس جلسے کے لیے بھی پریڈ کے میدان میں انتظام کیا گیا تھا لیکن اسپیشل اجلاس کی نسبت اس جلسے میں حاضرین کی تعداد زیادہ تھی۔ اور بارش کے اندیشے سے پنڈال بھی کسی قدر مضبوط اور شاندار بنایا گیا تھا۔ ہندوستان کے ہر گوشے سے نمائندے شریک ہوئے تھے۔ جلسہ حسبِ معمول رات کے ۱۲ بجے شروع ہوا اور جب تک مسجد جامع کے مینار سے الصّلوٰۃ خیرٌ من النّوم کی صدا بلند نہیں ہوئی اس وقت تک ارکانِ انجمن، ڈیلی گیٹ اور حاضرینِ جلسہ پوری دل چسپی اور انہماک کے ساتھ جلسہ کی کارروائیوں میں مصروف رہے۔

انجمن کے پورے اجلاس اور تمام کارروائیوں کی مکمل رپورٹ ناظرینِ ہمدردِ صحت کے لیے شاید زیادہ دل چسپ و مفید نہ ہو اس لیے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ کارروائی کا صرف اتنا حصہ قلم بند کریں جو ہمدردِ صحت سے متعلق ہے۔ اب کے اجلاس میں ہمدردِ صحت کا مسئلہ ایک نمایاں اور اہم مسئلہ تھا اور گزشتہ اسپیشل اجلاس نے ممبرانِ انجمن کی نگاہ میں دہلی کے اس مشہور رسالے کو بہت زیادہ قابلِ توجہ بنا دیا تھا۔

تقریباً رات کے ڈھائی بجے تھے جب کہ مسٹر اولاد حسین نے گزشتہ اسپیشل اجلاس کا حوالہ دیتے ہوئے ہمدردِ صحت کا ضبطِ تولید نمبر حاضرین کے روبرو پیش کیا اور فرمایا "حضرات، مجھے اور نہ صرف مجھے بلکہ تمام ارکانِ انجمن ترقّیٔ اولاد کو اندیشہ تھا کہ خدانخواستہ رسالہ ہمدردِ صحت کا ضبطِ تولید نمبر ملک میں کوئی غلط فہمی نہ پھیلا دے اور اس کی یہ اشاعتِ خاص ہمارے مقاصد کے خلاف نہ واقع ہو لیکن خدا کا شکر ہے ایسا نہیں ہوا۔ اب آپ اسے ہمارے اسپیشل اجلاس کی سرگرمیوں کا نتیجہ قرار دیجئے۔ یا ملک کا عام رجحان کہیے یا ہمدردِ صحت کے لائق مدیر کی معاملہ فہمی، نکتہ رسی اور صلح کل مرنجان مرنج پالیسی سمجھیے کہ ضبطِ تولید نمبر نے ایسا صحیح راستہ اختیار کیا۔ رسالہ میں نہایت فراخ دلی اور آزاد خیالی کے ساتھ مخالف اور موافق دونوں طرح کے مضامین شایع کیے گئے ہیں۔ اور اس کے باوجود تمام رسالہ پڑھنے کے بعد سنجیدہ مزاج اور سلیم الطبع انسان یہی خیال قائم کرتا ہے کہ ہر شخص کے لیے ضبطِ تولید اچھی چیز نہیں اور سوائے مخصوص طبّی مجبوریوں کے توالد و تناسل کا سلسلہ منقطع کرنا تقاضائے فطرت اور معیارِ انسانیت کے بالکل خلاف ہے۔ حضرات میں اپنی طرف سے اور آپ کی طرف سے معزز مدیر ہمدردِ صحت کا شکریہ ادا کرتا ہوں"۔ (آوازیں بلند ہوئیں کہ "ضرور، ضرور")

اس کے بعد منشی عمر دراز خاں صاحب، جو انجمن ترقّیٔ اولاد کے ایک سن رسیدہ اور واجب الاحترام ممبر ہیں، اسٹیج پر تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا کہ "میں مسٹر اولاد حسین کے الفاظ سے کامل اتفاق کرتے ہوئے محترم مدیر ہمدردِ صحت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ضبطِ تولید نمبر نکال کر اس موضوع کو ایسا واضح کر دیا اور ضبطِ تولید کے نفع و نقصان پر ایسی مدلّل اور جامع بحثیں پیش کر دیں کہ اب ہمارے نوجوان یورپ کی کورانہ تقلید اور نئی روشنی کی تاریکیوں سے ہمیشہ محفوظ رہیں گے۔ حضرات، میں معزز مدیر ہمدردِ صحت کے لیے شکریہ کے ساتھ آپ لوگوں کی دعا بھی چاہتا ہوں اور دعا یہ کیجئے کہ خلّاقِ عالم ممدوح کو کئی درجن اولاد عطا کرے تاکہ ان کے عمل سے بھی ضبطِ تولید کی پوری پوری تردید ہو" (حاضرین کی متفقہ آواز بلند ہوئی آمین آمین۔ کسی شوخ طبع نے پکار کر کہا اور خدا ممدوح کو چار بیویاں بھی عطا کرے۔)

اس کے بعد حکیم ایوب صاحب انصاری، جو اسپیشل اجلاس میں تقریر کر چکے تھے، مقرر کی جگہ رونق افروز ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ "صاحبان، محترم مدیر ہمدردِ صحت کا شکریہ بھی ادا کیجئے، دعا بھی دیجئے لیکن اس کے ساتھ میں آپ کو ایک ضروری امر کی طرف بھی توجہ دلاؤں گا اور وہ ہمدردِ صحت کے مطالعے کا مسئلہ ہے۔ غالباً حاضرین میں بہت سے ایسے اصحاب ایسے ہوں گے جن کی نظر سے ہمدردِ صحت گزرا ہوگا اور وہ یقیناً مجھ سے اتفاق کریں گے کہ اس شان، اس معلومات، اور اس جامعیت کے ساتھ آج تک کوئی طبّی رسالہ اردو میں شایع ہوا۔ ایسی اعلیٰ کتابت، ایسی پاکیزہ طباعت، اتنی ضخامت، آرٹ پیپر کا ٹائٹل، بیش بہا مضامین، قدیم و جدید تحقیقات، طبیب اور غیر طبیب دونوں کے لیے مفید۔ ان ظاہری اور معنوی خوبیوں کے باوجود قیمت ملاحظہ کیجئے، قیمت جس نے ایوانِ صحافت کی چولیں ڈھیلی کر دی ہیں۔ یعنی ایک روپیہ، ہاں ایک روپیہ سالانہ معاذ اللہ کیا ایثار ہے، کیا خدمتِ خلق ہے،

زندہ باد، زندہ باد عبد الحمید، طبی اور علمی حقائق کے دریا بہا دئے ہیں۔ اب بھی ملک میں کوئی تشنہ لب رہ جائے تو اس کی بدنصیبی پر افسوس ہے"

(نعرہ ہائے تحسین) حکیم ایوب صاحب نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ "حضرات، ہم لوگ خیالی نہیں ہیں بلکہ عملی ہیں۔ لہٰذا اگر آپ کو میرے خیالات سے اتفاق ہے تو ان کی عملی تائید فرمایئے یعنی اپنے نام لکھوا دیجئے اور قیمت ادا کر دیجئے تاکہ میں خریداروں کی ایک فہرست مدیر ہمدرد صحت کی خدمت میں ارسال کر سکوں۔

حاضرین نے فوراً اس حکم کی تعمیل کی اور اس طرح روپے کی بارش ہونے لگی اور نام لکھوائے جانے لگے کہ کافی عرصے کے لیے جلسہ کی کارروائی ملتوی ہو گئی۔ خریداروں اور چندے کی ایک طویل فہرست مرتب ہو جانے کے بعد جب دوبارہ جلسہ شروع ہوا تو مسیح دوراں حکیم عبد الرحمٰن خاں صاحب رئیس اعظم نے گزشتہ تقریروں پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ "حضرات، میں ہمدرد دواخانے سے اچھی طرح واقف ہوں بلکہ عرصۂ دراز سے میں اپنے مطب میں اس کی بنائی ہوئی دوائیں استعمال کرتا ہوں۔ میری رائے ہو کہ انجمن ترقیٔ اولاد کے تمام ممبر اس دواخانے سے مستقل تعلقات قائم رکھیں۔ بلکہ ہر شخص اسے اپنا ایک فیملی دواخانہ خیال کرے۔ بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ اس دواخانے میں ایسی دوائیں کثرت سے موجود ہیں جو انجمن ترقیٔ اولاد کے مقاصد کو کامیاب بنانے والی ہیں۔ حضرات، ہماری انجمن کا سب سے اہم مقصد ہے کثرتِ اولاد۔ کثرتِ اولاد کے لیے اعضائے تولید اور عام جسمانی صحت کو بہتر حالت میں ہونا چاہیئے۔ آج کل عام و خاص کی جو حالت ہو وہ آپ سے پوشیدہ نہیں۔ بہت کم ایسے لوگ ہوں گے جو اپنے ظروف میں بے عیب آب تولید رکھتے ہوں۔ کوئی رقّت کا شاکی ہے کسی کو سرعت کا گلہ ہے۔ کسی کو حدّت کی تکلیف ہے۔ کسی کو قوت تولید کے فقدان کی شکایت ہے۔ اس کے علاوہ بہت کم ایسے لوگ ہوں گے جو مردوں کے امراض میں کم و بیش مبتلا نہ ہوں۔ جریان تو عالم گیر ہو گیا ہے۔ سوزاک اور آتشک وغیرہ بھی روز افزوں ترقی کر رہے ہیں صنفِ نازک کا حال تباہ ہے سیلان سے تو شاید ہی کوئی نازک ہستی محفوظ ہو۔ اختناق۔ اعوجاج، تورّم وغیرہ امراض میں مستورات کثرت سے مبتلا ہیں گویا تناسل کی گاڑی کا جو انجن دو گھوڑوں پر ہے وہ دونوں ماؤف ہیں۔ اور، حضرات، یاد رہے کہ ہم اپنے مقاصد نسلی میں ہرگز کامیاب نہ ہو سکیں گے اگر ہماری تن درستی اچھی نہ ہو گی۔ میری رائے ہو کہ انجمن کے ہزاروں ممبر جو اس جلسے میں موجود ہیں یا کسی خاص وجہ سے موجود نہیں ہیں، ایک راؤنڈ ٹیبل کیٹی بنائیں جس کے چھ سات تجربے کار اور ماہر طب ممبر ہوں۔ یہ کیٹی ممبران سے مل کر یا خط و کتابت کر کے ہر شخص کا تناسلی مرض معلوم کرے۔

"میں سب سے پہلے یہ عرض کر دوں کہ اس راؤنڈ ٹیبل کیٹی کی تمام کارروائیاں صیغۂ راز میں رکھی جائیں گی۔ اچھا تو یہ کیٹی ایک فہرست مرتب کرے جس میں ہر ممبر کی تناسلی صحت کا حال خانۂ کیفیت میں درج ہو اور ساتھ ہی اس کی رفیقِ زندگی پر بھی صحیح ریمارک ہوں۔ پھر یہ کیٹی اس مخصوص شکایت کو پیش نظر رکھ کر ہمدرد دواخانے کی کوئی دوا تجویز کر کے اُس ممبر کو ہدایت کرے کہ اس کو دواخانہ مذکور سے منگا کر استعمال کرے۔ جہاں تک میں اپنے تجربے کو وسعت دے سکا ہوں، یہ عرض کر دوں گا کہ دواخانہ ہمدرد میں ایسی صدہا مجرّب دوائیں موجود ہیں جو ہماری انجمن کے ممبروں کے لیے نہایت مفید ثابت ہو سکتی ہیں اور جنہیں استعمال کر کے ہم اپنی قومی اکثریت کو بہت کچھ ترقی دے سکتے ہیں۔ حضرات، بڑی بدنصیبی ہو گی اگر ممبرانِ انجمن اور ان کی بیویاں ان دواؤں سے فائدہ نہ اُٹھائیں۔ میں اپنے تجربے کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ جس طرح ایک ننھے سے دانے میں ایک خرمن اور ایک تناور درخت پوشیدہ ہوتا ہے اسی طرح دوا کی ایک گولی میں سینڈو اور گاما جیسے پہلوان مخفی ہوتے ہیں۔ بالکل ممکن ہے کہ آپ ایک گولی کھا کر، چند ماشہ معجون نوش فرما کر یا کسی طلاء کے ایک قطرے سے فطرت کی تلوار صیقل کر کے آج ہی رات کو ایک بچے کا باپ بننے کا سامان پیدا کر لیں۔"

حکیم عبد الرحمٰن صاحب کی تقریر بڑی دل چسپی سے سُنی گئی اور ان کی تجاویز سے تمام حاضرین جلسہ نے اتفاق کیا۔ راؤنڈ ٹیبل کیٹی کے لیے اسی وقت گیارہ ممبروں کا انتخاب عمل میں آیا جن میں چار طبیب، تین وید، ایک ڈاکٹر اور تین تجربے کار معمّر اور تعلیم یافتہ بزرگ تھے۔

اس کے بعد شیخ رحیم اللہ صاحب کپوندر اسٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ تالیوں اور قہقہوں سے پنڈال گونج گیا حالاں کہ ابھی مقرر نے ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا۔ (حاضرین میں سے ایک شخص نے پکار کر کہا، حضرات، شیخ صاحب کو مبارک باد دیجئے کہ بڑھاپے میں خدا نے توام بچے عطا کیے ہیں!) اس صدا پر شیخ صاحب نے تو کسی قدر جھینپ کر سر جھکا لیا اور حاضرین نے قہقہوں اور مبارک باد کے نعروں سے پنڈال سر پر اُٹھا لیا۔)

جب خاموشی ہوئی تو شیخ رحیم اللہ صاحب نے اپنی گرج دار آواز میں فرمایا کہ "حضرات، کیا کہتے ہیں .... بے شک کیا کہتے ہیں مدیر صاحب کا شکریہ ادا کیجے، بے شک رسالۂ ہمدرد صحت کی خریداری بھی کیجئے اور کیا کہتے ہیں بے شک آپ ان سے دوائیں بھی لیجئے۔ مجھے آپ کی ان

تمام تجاویز سے اتفاق ہے۔ لیکن کیا کہتے ہیں حضرات، میں آپ کے اس ریزولیوشن میں کچھ اضافہ چاہتا ہوں۔ بے شک ہمدرد صحت کا ضبط تولید نمبر ہمارے نقطۂ نظر سے بھی صحیح اصول پر مرتب کیا گیا ہے۔ اگر ترازو کے ایک پلڑے میں ضبط تولید کے موافق اور دوسرے پلڑے مخالف مضامین رکھے جائیں تو بلا شبہ مخالفت کا پلڑا بھاری نظر آئے گا۔ لیکن کیا کہتے ہیں حضرات، مجھے مدیر ہمدرد صحت کی ایک بات بہت ناپسند ہوئی۔ اُنہوں نے "مانعی" نام کی دوا کا اشتہار دے کر ہماری کوششوں پر پانی پھیر دیا۔ میں اس اشتہار کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہوں اور کیا کہتے ہیں میری درخواست ہے کہ آئندہ ہمدرد صحت میں ایسا کوئی اشتہار شائع نہ ہو جو توالد و تناسل کی طاقتوں کو معطل کرنے والا ہو۔ اگر کسی طبی ضرورت کی بنا پر یہ دوا ایجاد و مشتہر کی گئی ہے تو کارپردازانِ دواخانہ کو چاہیے کہ صلفی بیان لے کر دوا دیا کریں ورنہ اندیشہ ہے کہ عاقبت نا اندیش نوجوان ضبط تولید کے غلط اور مضر مقصد کے لیے اُسے استعمال کرنے لگیں اور کیا کہتے ہیں مجھے اسی قدر عرض کرنا تھا۔"

تجویز کیا گیا کہ انجمن کی جس قدر کارروائی ہمدرد صحت اور دواخانہ ہمدرد سے متعلق ہے اس کی ایک نقل بغرض اطلاع و اشاعت محترم مدیر ہمدرد صحت کی خدمت میں ارسال کی جائے۔ ....

ہمدرد صحت کا برتھ کنٹرول نمبر

"جناب حکیم حاجی عبدالحمید صاحب اپنے مشہور ماہانہ طبی و علمی رسالہ "ہمدرد صحت" کا ایک خاص سالانہ نمبر ماہ جولائی کی ابتدا میں شائع فرماتے ہیں۔ اور یہ خاص نمبر کسی ایک اہم وقتی موضوع پر معلومات کا ایک بیش بہا اور مکمل ذخیرہ ہوا کرتا ہے۔ اس سال ہمدرد صحت کی اشاعت خاص کا موضوع "برتھ کنٹرول" یعنے ضبط تولید و اصلاح نسل رکھا گیا ہے۔ یہی نمبر اس وقت ہمارے زیر نظر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ خاص نمبر ضبط تولید کے تمام تاریخی، طبی، معاشی، نفسیاتی، اقتصادی اور سماجی پہلوؤں کے متعلق معلومات کا ایک ایسا خزانہ ہے جس کی نظیر مشرقی زبانوں میں نہیں مل سکتی۔ ضبط تولید اور اصلاح نسل کے مسائل کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جو اس مجموعے میں نظرانداز کر دیا گیا ہو۔ اس نمبر کو کامیاب بنانے کے لیے نہ صرف ہندوستان کے سربرآوردہ طبی ماہروں اور مشہور اہل قلم کے مضامین حاصل کیے گیے ہیں بلکہ مغربی ممالک کے ان اطبا اور سائنس دانوں نے بھی، جو برتھ کنٹرول کے قدرتی و میکانی ذرائع پر تحقیقات میں مصروف ہیں، اس خاص نمبر میں گراں قدر حصہ لیا ہے اور اپنے افکار و تجربات کے متعلق لاجواب تحریریں اشاعت کے لیے بھیجی ہیں۔ ہمارے خیال میں مدیر رسالہ کا یہ خاص طرۂ امتیاز ہے کہ وہ اپنے موضوع کو مکمل اور جامع بنانے کے لیے ہر گوشہ کو ٹٹولتے ہیں اور ہر ماہر وقت تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔ آپ کی تلاش کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ ایک وسیع اور دقت طلب مطالعے کے بعد آپ نے ضبط تولید کے متعلق مشاہیر عالم کے وہ خیالات جمع کئے ہیں، جو سینکڑوں کتابوں اور رسالوں میں اِدھر اُدھر بکھرے پڑے ہوئے تھے۔ ریسرچ کی لائن میں اس ہمت، حوصلہ اور استقلال کی داد دیے بغیر ہم نہیں رہ سکتے۔ مختلف ممالک میں ضبط تولید کی موجودہ تحریکات پر بھی ایک پُر از معلومات ذخیرہ اس اشاعت میں شامل ہے اور برتھ کنٹرول کے تمام آلات اور ذرائع پر بھی مفصل بحثیں کی گئی ہیں اور مفید و کارآمد ہدایتیں دی گئی ہیں۔ اس خاص نمبر کی جامعیت اس امر سے بھی ظاہر ہے کہ اس کے ۲۸۴ صفحات تیرہ ابواب اور ۱۶۹ مضامین پر مشتمل ہیں۔ رسالے کی ترتیب میں ادبی و شعری پہلو بھی نظرانداز نہیں کیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک باب ضبط تولید کے متعلق نظموں، افسانوں اور کارٹونوں کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ تقریباً تمام مضامین کی تشریح عکسی یا لیتھوکی تصویروں کے ذریعہ کر دی گئی ہے تاکہ ہر شخص اِن سے فائدہ اُٹھا سکے۔ متعدد ملکی اور غیر ملکی مضمون نگاروں کی تصویریں بھی زینتِ رسالہ ہیں۔ اور تین رنگوں کا سرورق بہت ہی دلکش اور معنے خیز ہے، کتابت اور طباعت اپنی مثال آپ ہے۔" قیمت فی جلد بارہ آنے۔

ملنے کا پتہ: مینیجر رسالہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، دہلی

(تیج دیکلی دہلی - ۱۸ جولائی ۱۹۳۹ء)

از جناب حکیم محمد عبد الرشید صاحب منصب دار
ضلع کریم نگر حیدرآباد، دکن

یہ ایک وبائی اور متعدی مرض ہے جس کو انگریزی میں کالرا اور ہندی میں اکھال کھال اور سنسکرت میں لبوچکا کہتے ہیں۔

اسباب کے متعلق اطبا کے مختلف اقوال ہیں۔ لیکن اس بات میں سب متفق ہیں کہ یہ ایک خاص قسم کے زہر سے پیدا ہوتا ہے اور ایک سے دوسرے کو لگ جاتا ہے۔ یہ مرض ہوا کے بعض مخصوص اثرات کی وجہ سے پھیلتا ہے۔ ہوا میں وبائی کیفیت پیدا ہونے کے اسباب یہ ہیں :-

(۱) آبادی اور گلی کوچوں میں غلاظت کا جمع ہونا (۲) بدرروؤں اور نالیوں میں بول و براز وغیرہ کا جمع ہو کر عفونت پیدا کرنا (۳) حیوانات کا کثرت سے مرنا اور پڑے پڑے سڑ گل جانا (۴) پانی کا کھڑا رہنا اور ان میں حیوانی اور نباتی اشیاء کا کثرت سے گر کر سڑ گل جانا (۵) دن کی گرمی رات کی سردی (۶) ایک دن ہوا کا صاف چلنا دوسرے دن مکدر ہو جانا (۷) بارش کا نہ ہونا یا بے وقت ہونا (۸) ثقیل و خام غذاؤں کا استعمال (۹) میلے کچیلے رہنا (۱۰) ایسے پانی کا استعمال کرنا جس میں نہایا دھویا جاتا ہے۔

دنیا میں چند ایسے کام قدرتی طور پر انجام پاتے ہیں جن سے ہوا کا کثیف ہونا ضروری ہے۔ انسانوں اور حیوانوں کا سانس لینا، حیوانی یا نباتی چیزوں کا سڑ گل جانا جس سے مختلف ہوائیں پیدا ہوا کرتی ہیں۔ ان ہواؤں میں سے بعض تو نہایت زہریلی ہوتی ہیں اور بعض کم۔ (حیوانوں کے فضلے (بول و براز) اور زمین کے بخارات وغیرہ فاسد کرنے والے ہیں۔ زمین میں جو ایک متخلخل جسم ہے، ہوا کی آمد و رفت جاری رہتی ہے۔ اگر اسکے نیچے زہریلا مادہ رہے تو زمین کی ہوا مسامات کے ذریعے سے اوپر آکر باہر کی ہوا کو کثیف کر دے گی اور ہمارے سانس کی آمد و رفت میں دقت ہوتی ہے۔ اور یہ کثیف و غلیظ ہوا کسی ایک مقام تک محدود نہیں رہتی بلکہ ہوا کے ذریعے دوسرے مقامات تک پھیل جاتی ہے۔ روزمرہ کے کاموں سے (مثلاً نہانا، دھونا اور پکانا) جو کثافتیں پیدا ہوتی ہیں انہیں اگر احتیاط سے دور نہ کیا جائے تو بھی ہوا کثیف و فاسد ہو جاتی ہے۔ بعض پیشے بھی ایسے ہیں جن سے ہوا خراب ہوتی ہے مثلاً دباغی (کھالوں کی صفائی اور رنگائی) قصابی اور رنگ سازی وغیرہ۔

لیکن قدرتی طور پر ان خرابیوں کی اصلاح بھی خود بخود ہوتی رہتی ہے۔ کثافتوں کی پیدائش کے ساتھ ساتھ وقتاً فوقتاً ان کو دفع کرنے کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ مثلاً سخت آندھیوں سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ہوائیں بدل جاتی ہیں۔ ہواؤں کی گندگیوں کو درخت جذب کر لیتے ہیں اور نسیم یا لطیف ہوا کو ہم تک پہنچاتے ہیں۔ لیکن یہ قدرتی عمل اُسی وقت جاری رہتا ہے جب ہوا کی آمد و رفت کے لیے خاص انتظام ہو۔ مکانات کشادہ بلند اور ہوادار ہوں۔ ورنہ بند اور تنگ و تاریک مکانات میں ہوا کی آمد و رفت نہ ہونے سے یہ عمل، جس طرح چاہیئے، نہیں ہو سکتا۔

ہوا کو صاف کرنے کے لیے حکمائے عقل و علم کے زور سے بعض مصنوعی تدبیریں بھی دریافت کی ہیں جن کے ذریعے سے ہوا کی گندگی دور کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ کوئلہ جو ایک سستی چیز ہے اپنے مسامات کے ذریعے سے ہوا کو جذب کر لیتا اور بودار اور زہریلی ہوا کو صاف کرتا ہے۔ اس کو ٹوکروں میں یا تھیلوں میں بھر کر مکان یا پاخانے میں لٹکا دیں یا باریک پیس کر پاخانوں اور نالیوں میں چھڑک دیں۔ چونا مٹی اور راکھ بھی زہریلی ہوا کو جذب کرتے ہیں۔ کاربالک ایسڈ کو ٹاٹ وغیرہ یا گرم پانی میں ملا کر چھڑکنے میں بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ اس بات کو تمام عالم کے اطبا تسلیم کرتے ہیں کہ گندک جہاں جلائی جاتی ہے وہاں ہوا کے سمی اثرات زائل ہو جاتے ہیں اور ڈاکٹر لاک صاحب نے سنہ ۱۸۴۳ء میں یہ تجویز کیا کہ ایام وبا میں گندک کا کھانا بھی مفید ہے۔

زیادہ تر توجہ ان دنوں دل و دماغ کی تقویت کی جانب رکھنی چاہیے اور مرطوب و غلیظ ہوا سے پرہیز رکھنا چاہیئے۔ خوش بودار چیزوں کا گھر میں جلانا بھی نہایت مفید ہے۔ مثلاً عود خام، لوبان، صندل، کافور۔ ان کے علاوہ گوگل، ہینگ اور برگ نیم خشک کا جلانا بھی ہوا کے خراب اثر کو دور کرتا ہے۔

قیام صحت و بقائے حیات کے لیے جہاں پاک و صاف ہوا کی ضرورت ہے وہاں پاک و صاف پانی بھی ضروری ہے۔ اس کے بغیر انسان کی

زندگی محال ہے۔ جسم انسان میں دو تہائی سے کچھ زیادہ پانی ہوا کرتا ہے۔ ہماری صحت جس طرح کثیف ہوا سے خراب ہو جاتی ہے اُسی طرح کثیف پانی بھی صحت کو خراب کر دیتا ہے۔ ثقیل اور بھاری پانی سے قبض و بدہضمی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اگر پانی میں معدنی اجزا شامل ہوں تو سنگ گردہ و مثانہ، خنازیر، پیچش اور ہیضہ وغیرہ امراض پیدا ہوتے ہیں۔

ہمارے ہاں اکثر قصبات و مواضعات میں کنوؤں کا پانی زیادہ استعمال کیا جاتا ہے اور یہ تالاب اور نہر کے پانی کی نسبت صاف و پاک ہوتا ہے۔ کنویں کے پانی کی خوبی کنویں کی گہرائی اور زمین پر منحصر ہے۔ اس لیے کنواں ایسے مقام پر کھودا جائے جہاں قبرستان، دلدل اور کھنڈرات نہ ہوں۔ اور کنویں کی گہرائی کم از کم ۳۰ فٹ ہو۔

کنویں کے پانی کو پاک و صاف رکھنے کے لیے چند احتیاطوں کی ضرورت ہے۔ کنویں کی مینڈ یا منڈیر سطح زمین سے خاصی اونچی ہونی چاہیئے تاکہ ہوا کے ذریعے سے کنویں میں کثافتیں گرنے نہ پائیں۔ کنووں کے پاس نہانا دھونا نہ چاہیے۔ اور اس کے اِردگرد پانچ فٹ تک زمین ڈھلوان ہونی چاہیے۔ قریب کی زمین میں نشیب دکھاؤ اور دیگر کثافتیں نہیں ہونی چاہیئے۔ پانی نکالنے کے ڈول و رسیاں بھی پاک و صاف ہوں۔ اور ڈول چمڑے کا نہ ہو۔ کیوں کہ اس سے پانی کثیف ہو جاتا ہے۔ کنویں پر کسی قسم کا درخت سادہ یا پھول دار نہ رکھا جائے۔ اور ہر سال کم از کم ایک مرتبہ ضرور کنواں صاف کرانا چاہیئے۔

پانی میں کثافتیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک وہ جو پانی میں حل ہو جائیں دوسرے وہ جو پانی میں تیرتی ہوئی نظر آئیں۔ معدنی کثافتیں مٹی وغیرہ کی قسم کی ہوتی ہیں، جو جھیلوں، دریاؤں اور تالابوں کے پانی میں پائی جاتی ہیں۔ اور ان سے اکثر اسہال و پیچش کی شکایتیں ہو جایا کرتی ہیں۔ نباتی و حیوانی کثافتیں معدنی کثافتوں کی نسبت زیادہ مضر ہیں۔ پانی کی گندگیوں کے امتحان کے لیے ایک شفاف گلاس میں پانی بھر کر اگر کسی ہموار جگہ پر رکھ دیں تو اس میں بعض چیزیں تیرتی ہوئی یا تہ نشین دکھائی دیں گی۔ اگر ہیضہ کسی گاؤں یا قصبے میں پھوٹ پڑے تو چاہیے کہ فوراً آبادی کے تمام کنوؤں کا معائنہ کریں جس کنویں کا پانی خراب یا مشتبہ پایا جائے اس میں چونا اتنی مقدار میں ڈالا جائے کہ پورے پانی کا رنگ بدل جائے۔ پانی کے اصلی رنگ پر آنے تک اس کے استعمال سے عوام کو روکا جائے۔ دو یا ڈھائی تولہ ہیراکسیس کا ڈالنا بھی مفید ثابت ہوا ہے۔ پرمینگنیٹ آف پٹاش کے ڈالنے سے بھی پانی صاف ہو جاتا ہے۔ اس کے ڈالنے کا طریقہ یہ ہے کہ دوا کو پہلے ڈول میں ڈال کر کنویں میں ہلاتے رہیں یہاں تک کہ تمام دوا گھل کر ختم ہو جائے اور سب پانی کا رنگ بدل جائے۔

اگر ہیضے کے ظاہر ہونے کا سبب قریب کی ندی یا نالے کا پانی ہو تو چاہیئے کہ فوراً اس کے پانی کا استعمال روک دیا جائے اور ان گڑھوں میں دوائیں ڈالی جائیں، جن میں کہ پانی جمع ہو گیا ہے۔ اگر نالے کے پانی کی ابھی تھوڑی سی روانی باقی ہے تو اس میں طوطیا نیلا ڈالا جائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آبادی و نالے سے اوپر کی جانب تقریباً دو فرلانگ کے فاصلے پر جہاں پانی کی رفتار کم یا سست ہو طوطیا سبز کو ایک تھیلی میں ڈال کر جھیل پر باندھ دیں تاکہ دوا گھل گھل کر پانی کی رفتار کے ساتھ نیچے آئے۔ اس سے ندی کے پانی کی سمیت زائل ہو جائے گی۔ لیکن اس امر کی خاص نگرانی کرنی چاہیے کہ کہیں وہ پانی استعمال نہ کر لیا جائے۔

زمانۂ وبا میں سب سے بہتر یہ ہے کہ پانی کو گرم کر کے تقریباً بارہ گھنٹے کے بعد یا فلٹر کر کے استعمال کیا جائے اگر اتنا بھی نہ ہو سکے تو کم از کم ایک گھڑے پانی میں ایک ماشہ سب یمانی یا ہیراکسیس ڈال کر ملا دیں اور تھوڑی دیر کے بعد اوپر کا پانی چھان کر استعمال کیا جائے۔

پانی کے ساتھ غذا میں بھی احتیاط لازمی ہے۔ ہیضے کے زمانے میں ثقیل و غلیظ غذائیں، سبز ترکاریاں، گوشت و دودھ بہت کم استعمال کیے جائیں۔ دودھ کو تو بغیر گرم کیے ہوئے اور سڑے گلے میوے ہرگز استعمال نہ کیے جائیں۔ غذائیں گرم گرم کھائی جائیں، اس لیے کہ گرم چیزوں پر مکھی نہیں بیٹھ سکتی۔ ہیضے کے دستوں اور قے میں ایک قسم کا زہریلا مادہ ہوتا ہے۔ اگر وہ کسی طرح تن درست انسان کے حلق کے نیچے اُتر جائے تو وہ بھی ہیضے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ مکھی اس مادّے کو اپنے پاؤں کے ذریعے سے پھیلاتی ہے۔ اسی لیے ہیضے کے زمانے میں مکھیوں سے حفاظت کرنی چاہیے اور اس بات کا معقول انتظام رکھنا چاہیئے کہ کسی طرح مکھی کھانے کی چیزوں پر نہ بیٹھ سکے۔

بعض اطبا کا خیال ہے کہ جب خراب ہوا سانس کے ذریعے سے پھیپھڑے میں پہنچتی ہے تو اس کا اثر خون پر ہوتا ہے۔ اور خون کے سفید اور

سُرخ دانے جدا جدا ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہیضے میں دست دھوتے سفید رنگ کے آیا کرتے ہیں۔ چوں کہ یہ تغیرات خون میں ہوتے ہیں اور طبیعت جو مُدبّر ہوتی ہے اس مادّے کو موذی جان کرتے دست کے ذریعے سے دفع کرنا چاہتی ہے۔ اس لیے طبیعت اگر غالب ہوئی تو مریض بچ جاتا ہے ورنہ نہیں۔

اگر ہیضے کا اثر زیادہ خون پر ہو تو خون کے گاڑھے ہو جانے کی وجہ سے جسم نیلا ہو جاتا ہے اور دوران خون سُست پڑ جانے سے نبض ساقط ہو جاتی ہے۔ ایسے وقت میں اگر ایک دست بھی آ جائے تو مریض دنیا سے سدھار جاتا ہے جب مرض کا اثر کم ہو تو صورت یہ ہوتی ہے کہ آدمی کو یکایک پیٹ میں مروڑ و قراقر ہو کر تے متلی اور دست ہونے لگتے ہیں اور جوں جوں دست آتے ہیں مریض نڈھال و کمزور ہوتا جاتا ہے، جسم کی حرارت غریزی کم ہو جاتی ہے۔ پیاس سے مریض بے چین ہو جاتا ہے نبض کمزور ہو کر آخر ساقط ہو جاتی ہے چہرے کی حالت بگڑ جاتی ہے اور مُردنی چھا جاتی ہے۔ آنکھیں دھنس جاتی ہیں جسم مثل برف کے سرد ہوتا ہے۔ ہاتھ اور پیر میں سخت تشنج ہوتا ہے۔ اس وقت مریض بے پانی کی مچھلی کی طرح تڑپتا ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ناخن اور زبان نیلے پڑ جاتے ہیں۔ ہاتھ و پیر کی انگلیاں سکڑ کر ایسی ہو جاتی ہیں جس طرح ایک مدت تک پانی میں بھگونے سے ہو جائیں۔ اس زبردست گڑبڑ سے اکثر اعضاء اپنے کام چھوڑ بیٹھتے ہیں۔

مریض کا مرنے کے بعد معائنہ کیا جائے تو لاش کی حالت سکڑی ہوئی، رنگت نیلی، ہاتھ اور پیر سخت اور اینٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ موت کے بعد لاش گرم ہو جاتی ہے۔ یہاں تک درجۂ حرارت ۱۰۳ درجے کئی گھنٹے رہ کر وہ اصلی حالت پر آ جاتی ہے۔ آنتوں میں چاولوں کی پیچ جیسی رطوبت اور غشائے مخاطی نرم ملتی ہے۔ قلب پھیپھڑے اور دوسرے اعضا میں خونی دھبے پائے جاتے ہیں۔ بدن کا خون گاڑھا اور کالا ہو جاتا ہے۔ اور قلب کا دایاں اذن بطن سیاہ خون سے بھرا ہوتا ہے اور بایاں بطن و اذن خون سے خالی ہوتا ہے۔ پھیپھڑے سکڑے ہوئے ملتے ہیں۔

عوارض: مرض ہیضہ عموماً اپنے پیچھے حسب ذیل عوارض چھوڑ جاتا ہے:-

چاولوں کی پیچ کی طرح مدت تک دست دھوتے آتے رہتے ہیں۔ معدے کی جلن، پیاس کی کثرت، بے چینی، پیشاب کی رکاوٹ، ہاتھ اور پاؤں کے عضلات میں اکڑاؤ، طبیعت کی نڈھالی اور کمزوری، چہرے پر مردنی، دل کا ڈوبنا، پیٹ میں درد و نفخ، زبان کی خشکی، لب و زبان کا سفید پڑ جانا وغیرہ۔

واضح رہے کہ مرض جتنا زیادہ شدید ہوتا ہے اتنے ہی قوی اس کے عوارض ہوتے ہیں۔ شدید حالت میں دو چار گھنٹے کے اندر ہی اندر مرض کے کل درجے طے ہو جاتے ہیں۔ حالت جلد جلد بدلتی جاتی ہے اور اگر اثر شدید نہ ہو تو درجہ بدرجہ علامتیں ظاہر ہوتی جاتی ہیں جن کو عوام کی واقفیت کے لیے چار درجوں میں تقسیم کر کے ہر درجے کی علامتیں اور اس کے حالات مع کارگر علاج کے درج ذیل ہیں۔

پہلا درجہ: وبا کے دنوں میں بلا سبب اگر متلی اور پیٹ میں قراقر معلوم ہو اور پیٹ میں ہلکا سا درد بھی محسوس ہو تو بہتر یہ ہے کہ کوئی قابض دوا استعمال نہ کریں ہاں اگر عرق بادیان و پودینہ و الائچی اور سکنجبین لیموں، سکنجبین سرکہ وغیرہ دیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

اگر دست پتلے آئیں اور دھوتے برابر ہو رہی ہو اور قرائن و علامات سے ظاہر ہو جائے کہ یہ ہیضہ ہے تو ادویہ تریاقیہ مثل بیستہ، زہر مہرہ، نارجیل دریائی وغیرہ دی جائیں۔

دستوں کو فوراً بند کرنا کسی طرح مناسب نہیں ہے اگر کمزوری زیادہ ہو جائے تو مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرایا جائے

نسخہ ۱:- پارا نگا ۴ رتی، فل فل سیاہ ۲ دانہ اور بیستہ ۲ رتی عرق گلاب میں گھِس کر ہر آدھ گھنٹے کے بعد دیتے رہیں۔ یا مفرّح تریاقی یا حبِ تریاقی عرق بادیان، عرق پودینہ اور سکنجبین لیموں کے ساتھ یا عرق جواہر کے ساتھ ہر آدھ آدھ گھنٹے کے وقفے سے دیتے رہیں۔

نسخہ عرق جواہر(۱):- تیزاب گندک ۱ تولہ، سوڈا بائی کارب ۱ تولہ، ٹارٹرک ایسڈ ۲ تولہ، ست اجوائن دو تولہ، ست پودینہ ۲ تولہ، عرق گلاب ۸ ر ۔

(۱) یہ نسخے عام قرابادینوں میں مل جائیں گے۔

دیگر:- کونین ۲۰ رتی، بائی کاربونیٹ آف سوڈا سوا ماشہ، ٹارٹرک ایسڈ سوا ماشہ۔ تھوڑے سے پانی میں حل کرکے دو دو گھنٹے بعد دیا جائے۔

دیگر:- ۱۰ بوند سلفیورک ایسڈ اور دو گرین کونین کو بارہ چھٹانک پانی میں حل کرکے دو دو گھنٹے بعد دیں۔

دوسرا درجہ: دوسرے درجے میں اکثر دو یا تین دستوں کے بعد چہرہ نہایت ہی مضمحل اور مریض پست ہمت و متفکر ہو جاتا ہے۔ جسم سرد اور نبض کم زور ہو جاتی ہے۔ دست و قے برابر پیچ کے رنگ کے ہوتے ہیں۔ پیاس بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ہاتھ اور پیر میں کھنچاؤ شروع ہو جاتا ہے۔ اس درجے میں دستوں کو روکنے کی مناسب تدبیریں اختیار کی جائیں۔ حالت موجودہ اور اُس کے عوارض کو دور کرنے کی کوشش کی جائے اس درجے میں جب مرض ترقی پر ہو، متقدمین نے فصد کھولنا بے حد مفید بتایا ہے۔ چنانچہ اکثر اطبائے یورپ نے بھی تجربہ کے بعد بیان کیا ہے کہ اس درجے میں فصد کھولنا مفید ہے۔ مگر جب دوران خون رُک جائے یا نبض ساقط ہو جائے تو مفید نہیں ہو سکتا۔ دست اور قے ہیضے میں اس قدر خطرناک نہیں ہوتے جتنا کہ دوران خون کا رُک جانا۔ اس درجے میں یہ دوائیں مفید ہیں۔

حب اکسیر ہمراہ عرقیات مناسب و سکنجبین سرکہ یا عرق جواہر ایک ایک گھنٹے کے وقفے سے دیں۔

نسخہ حبّ اکسیر: گل مدار ۶ تولہ، فل فل سیاہ ۳ تولہ۔ نمک طعام ۳ تولہ، قرنفل ۹ ماشہ، نوشادر نو ماشہ، چونہ بے بجھا ۳ ماشہ، افیون ڈیڑھ ماشہ، سب چیزوں کو ادرک کے پانی میں ایک روز کھرل کریں۔ پھر دوسرے روز لیموں کے پانی میں حل کرکے چنے برابر گولیاں تیار کریں۔

دیگر:- کیلومل ۳ رتی اور افیون ایک رتی کی گولی تیار کرکے ہمراہ عرق گلاب دی جائے۔

تیسرا درجہ: تیسرے درجے میں مریض بہت جلد کم زور ہو جاتا ہے۔ آنکھیں اندر دھنس جاتی ہیں۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ پیشاب رک جاتا ہے۔ جسم مثل برف کے سرد، نبض بہت کم زور اور دل ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ زبان سرد و خشک ہو جاتی ہے۔ ٹھنڈے پسینے جاری ہو جاتے ہیں۔ پیاس کی شدّت ہوتی ہے اور بعض دفعہ ہچکی بھی آنے لگتی ہے۔

اس درجے میں گرم دوائیں ضرورت سے زیادہ استعمال کی جائیں۔ کیوں کہ اگر مریض بچ گیا تو خود بہ خود طبعی طور پر گرمی پیدا ہو جاتی ہے جب یہ درجہ آئے تو فوراً گرم دوائیں روک دی جائیں۔ البتہ جس وقت سخت کم زوری ہو اور جسم سرد ہو تو گرم دوائیں دے سکتے ہیں بعض ناواقف معالج یا خود بعض تیماردار شراب کثرت سے دیتے ہیں جو ایسی حالت میں سخت مضر ثابت ہوتی ہیں۔ البتہ عرق گلاب جس قدر ہو سکے دیا جائے یا عرق پودینہ و الائچی و دیگر مفرّح ادویہ استعمال کرائی جائیں۔ اگر اس درجے میں بے چینی، اضطراب اور قے زیادہ ہو تو رائی کی پٹی معدے پر لگائیں اور پانی کے ساتھ تھوڑا تھوڑا سرکہ دیا کریں۔ اگر حبس بول ہو تو احتیاط سے مدرّات دیے جائیں

چوتھا درجہ: چوتھا درجہ انتہائی درجہ ہے۔ اکثر مریض ابتدائی مدارج میں ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ چوتھے درجے تک پہنچنے کی نوبت بہت کم آتی ہے ابتدائے مرض سے کئی گھنٹے بعد یا شروع مرض سے دوسرے تیسرے دن مریض کی حالت میں انقلاب ہو جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ نبض بھی کچھ تیز ہو جاتی ہے آنکھیں اپنی اصلی حالت پر آنی شروع ہوتی ہیں۔ نیند بھی آنے لگتی ہے۔ لیکن اب مرض کی دو صورتیں ہوتی ہیں یا تو اجتماعِ خون کی وجہ سے آنکھیں سُرخ جسم گرم سر میں درد اور سرسامی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور مریض مر جاتا ہے یا کل علامتیں آہستہ آہستہ کم ہو کر مریض ایک مدت تک پیچش اور بخار میں مبتلا رہتا ہے اور پھر اُسے صحت حاصل ہو جاتی ہے۔ اس درجے کے علاج میں رفع سبب کریں اگر دست بند ہو گئے ہیں ہوں تو بذریعہ شافہ ایک دو دست لائیں۔ پنڈلیوں پر پچھنے لگائیں۔ اگر مریض سرسام میں مبتلا ہو کر بے ہوش ہو جائے تو فوراً سرد پانی اور سرکے میں کپڑا تر کرکے مریض کے سر پر رکھیں۔

آخر میں اُن چند ضروری تدابیر کا ذکر نا سہولت علاج کے لیے مناسب خیال کرتا ہوں جو مستند اطبا و ڈاکٹروں کے تجربے میں آچکی ہیں۔

اگر قے آنے سے طبیعت صاف ہو جائے اور مریض کی حالت پست بھی نہ ہو تو اُسے ہرگز نہ روکیں۔ اگر کم زوری بڑھ رہی ہو تو ادویہ تریاقیہ اور قے روکنے کی دوائیں دیں۔ آبِ لیموں پانچ تولہ یک بارگی یا زہر مہرہ کو گلاب میں گھس کر سکنجبین سرکہ کے ساتھ دیں۔ اگر مریض کے معدے میں سوزش زیادہ ہو تو اس پر سرد و قابض چیزیں مثل صندل و کشنیز وغیرہ کا لیپ کریں۔ اس سے قے رک جاتی ہے۔ اور چھاچ اور زرشک یا انار دانہ ترش اور نمک و فل فل سیاہ کی چٹنی دیں۔ بازو اور پنڈلیوں کو باندھیں۔ آرام سے لٹائیں۔ اگر منہ سے زیادہ پھیکا پانی آرہا ہو تو عرق الائچی، عرق بادیان اور عرق پودینہ دیں۔ مغز کنول گٹہ، طباشیر کبود کا سفوف بنا کر تھوڑا سا دیں اور بقول حکیم علوی خاں شیرۂ زنجبیل ۳ ماشہ، زرنب ۱ ماشہ اور زرنباد ۱ ماشہ

عرق کیوڑہ ۱۰ تولہ، عرق بہار ترنج میں نکال کر اور تسکین کر کے پلائیں۔ اگر دست کثرت سے آرہے ہوں تو فوراً دستوں کو روکنے کی تدابیر اختیار نہ کی جائیں کیوں کہ یہ تجربے سے ثابت ہو چکا ہے کہ مواد بند ہونے سے خطرناک صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ تدبیر جو ہر حالت اور ہر درجے میں اختیار کی جاسکتی ہے یہ ہے کہ مریض کو عرق گلاب جس قدر ہو سکے پلایا جائے۔ یا ٹھنڈے پانی میں تھوڑا سا سرکہ ڈال دیا جائے۔ یا تیزاب گندک سے ترش کیا ہوا پانی دیا جائے۔ اگر دست کو افیون وغیرہ سے بند کر دیا گیا ہو اور پیٹ ٹٹولنے اور ٹھوکنے سے دردناک معلوم ہو اور آنتیں پھول جائیں تو روغن بید انجیر ہمراہ آب لیموں دیں۔ اس کے بعد آدھ گھنٹے تک کسی قسم کی سیال چیز نہ دیں۔ اگر مریض تیل نہ پی سکے تو رُوئند بھی دیا جا سکتا ہے۔ یہ نسخہ دست، قے اور پیاس کو دور کرنے میں مفید ہے۔

نسخہ: بے بجھا چونہ ۹ تولہ، نوشادر ۱ تولہ، آب تازہ ۲ سیر، ان سب چیزوں کو ملا کر رکھ دیں۔ جب پانی ٹھہر جائے تو زلال لے کر اور اس میں لیموں کا رس ملا کر شیشہ میں بند رکھیں اور تین تولے سے ۵ تولے تک دیں۔

دیگر: کلوروڈین کو بھی اکثر ڈاکٹر صاحبان مفید خیال کرتے ہیں ۲۰ سے ۳۰ بوند تک پانی یا عرق گلاب میں حل کر کے دن میں دو تین خوراک دیں۔ جب دستوں کی رنگت سبز یا زرد ہو جائے اور وہ مقدار میں تھوڑے تھوڑے آئیں تو کلوروڈین نہیں دینی چاہیئے۔ اس کے بعد قابضات کی جانب متوجہ ہوں۔

حکیم مجوسی صاحب کا قول ہے کہ سرد پانی میں بٹھانے سے ہیضے کے مریض کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ قے اور دستوں کے لیے رُبّ ترشی ترنج مجرب ہے۔

ہیضے میں پیاس اُسی وقت زیادہ ہوتی ہے جب قے و دست کثرت سے جاری رہیں۔ ایسی حالت میں مندرجہ ذیل دوائیں تھوڑی تھوڑی مقدار میں دی جائیں۔

چھاچ، آب انار دانہ، الائچی سفید جوش دی ہوئی، زلال زرشک، تیزاب گندک ہمراہ آب۔ سرکہ ہمراہ آب۔ عرق بید مشک عرق گلاب، عرق کیوڑہ، شربت لیموں، آب برف وغیرہ۔ اگر دستوں کی وجہ سے مریض کمزور ہو جائے یا وہ غش کھا جائے تو مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں اگر نبض ساقط ہو رہی ہو تو کافور کا پانی دیا جائے۔ چنانچہ قرشی کا قول ہے کہ کافور دافع سمیت ہیضہ و عفونت ہے۔ قے کو روکتا ہے اور دورانِ خون اور نظام عصبی کے جوش کو تسکین دیتا ہے۔

حکیم ابن سہیل غشی میں چھاچ یا آبِ لیموں دینا مفید بتاتے ہیں۔ حکیم گیلانی کا قول ہے کہ کپڑے کو برف کے پانی میں بھگو کر معدے پر رکھیں اور آبِ انار و ماء اللحم یا آبِ سیب تھوڑا تھوڑا دینا قوت کو قائم رکھنے میں مفید ہے جو دوائیں قے و دست کے لیے مفید ہیں وہ تشنج کو بھی کم کرتی ہیں۔ پنڈلیوں پر رائی کی پٹی لگانے اور ہاتھ پیر دبانے سے بھی تشنج کم ہو جاتا ہے یہ نسخہ بھی مفید ہے:

نسخہ: ہینگ، زنجبیل، مرچ سرخ، کافور۔ ان سب چیزوں کی مونگ برابر گولیاں بنائیں اور ہر گھنٹے کے وقفے سے دیتے جائیں۔

دیگر: ہیڈریٹ آف کلورین دس گرین فی خوراک دینا دافع تشنج و منوم بھی ہے۔ جب قے کو روکنے یا اس کے خود بخود رک جانے سے نفخ شکم و ہچکی شروع ہو جائے تو کاسر ریاح دوائیں، مثلاً الائچی اور پودینہ وغیرہ دی جائیں عرق گلاب گرم کر کے دینے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے اگر ہچکی زیادہ ہو تو حلتیت سنگھائیں یا سبوس گندم سے معدے کے منہ پر تکمید کریں۔ یا عرق گلاب، عرق بادیان اور عرق پودینہ نیم گرم پلائیں۔ اگر مذکورہ علامات کے ساتھ درد شکم بھی ہو تو تکمید عمدہ عمل ہے۔

اب میں ان مفرد و مرکب ادویہ کا ذکر کروں گا جو اطبا میں معمول و مروج ہیں۔

(۱) حلتیت ۴ رتی، کافور خوش بو ۴ رتی، سفوف مرچ سرخ ۴ رتی، آرد ملیٹھی ۸ رتی، افیون ۲ رتی۔ تمام چیزوں کو گوند کے پانی کے ساتھ مونگ کے برابر گولیاں تیار کریں اور عرق گلاب کے ساتھ گھنٹہ گھنٹہ بھر بعد دو دو گولیاں دیں۔

(۲) پوست بیخ آکھ اور مرچ سیاہ ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں اور مونگ کے برابر گولیاں تیار کر کے کام میں لائیں۔

(۳) **عرق ہیضہ:** زرشک ۵ ماشہ، الائچی سفید ۵ ماشہ، طباشیر ۱ تولہ، برادہ صندل سفید ۵ ماشہ، آلو بخارا ۷ ماشہ، پودینہ خشک ۱ ماشہ،

انار دانہ ترش۔ ١ر، دارچینی ١ر، کافور خوش بو ٤ تولہ۔ ان تمام اجزا کو دس سیر پانی میں بھگو کر عرق کشید کرلیں۔ یہ عرق زیادہ تر ان دنوں میں مفید ہوگا جب ہیضہ موسم گرما میں ہو۔ اس کے استعمال سے تمام عوارضِ ہیضہ رفع ہو جاتے ہیں۔

(٤) **شربتِ ہیضہ**:- آبِ گل سرخ ١ر، آبِ انار ترش ١ر، آبِ غورہ ١ر، آبِ ترشیٔ ترنج ١ر، آبِ سیب مخوش ١ر، آبِ سماق ١ر، سرکہ ١ر، گل ارمنی ٨ تولہ۔ سب چیزوں کو ملا کر ایک دن رات رکھیں۔ پھر صاف کرکے برابر وزن مصری میں شربت کا قوام تیار کریں۔

(٥) **تریاقِ وبا**:- صبر زرد ٦ ماشہ، زعفران، مرکی ٣، ٣ ماشہ۔ ان تمام چیزوں کو کوٹ چھان کر محفوظ رکھیں۔ ہر روز ایک درم یہ دوا کھلانا ہیضے سے محفوظ رکھتا ہے۔

(٦) **حبّ ہیضہ**:- مغز کرنجوہ ٥ تولہ اور زرنباد ٥ تولہ کو کوٹ چھان کر روغن الائچی ایک تولہ، روغن دارچینی ١ تولہ، روغن بادیان ایک تولہ اور روغن پودینہ ایک تولہ میں ملا کر مونگ کے برابر گولیاں بنائیں اور مناسب موقع پر مناسب مقدار میں مریض کو دیں۔

ہمدردِ صحت کا ضبطِ تولید و اصلاحِ نسل نمبر

جناب حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب راشد میڈیکل آفیسر رہٹی

آپ فرماتے ہیں کہ مجھے غیر متوقع کامیابی حاصل ہوئی۔ میں کہتا ہوں کہ بالکل متوقع کامیابی۔ آپ کے پُرخلوص جذبات، خداداد ذہانت، علمی و فنی شغف اور سب سے بڑھ کر غیر معمولی ایثار آپ کے ہر ارادے اور مقصد کی کامیابی و کامرانی کے ضامن ہیں۔

رسالہ پہنچنے کی رسید ہی نہیں بلکہ اپنے زبردست فرض و ذمہ داری سے بحسن و خوبی عہدہ برا ہونے پر دلی مبارکباد قبول فرمائیے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو خدمتِ فن کے لیے دیر تک سلامت رکھتے ہوئے آپ کی ان تھک مساعی کو مقبول و بارآور فرمائے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

جناب حکیم عبدالرحیم صاحب رحمانی جلال آبادی

آج تک ہمدردِ صحت کے جس قدر خاص نمبر شائع ہوئے ہیں۔ وہ تو ماشاء اللہ اپنے اپنے عنوانات کے لحاظ سے طبی دنیا میں عجائبات میں شمار کیے جانے کے لائق ہیں ہی، مگر موجودہ برتھ کنٹرول نمبر، تو اپنے موضوع کے واقعی نہایت دلچسپ اور پُر از معلومات ہے۔ آپ نے اس خاص نمبر کی ترتیب و تہذیب میں جو محنت اور جان کاہی کی ہے وہ لائقِ صد آفرین و تحسین ہے۔ اس جدید ہنگامہ خیز و معرکہ آرا مسئلے کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جس پر طبی، مذہبی، معاشی، معاشرتی، نفسیاتی اور علمی نقطہ ہائے نظر سے بحث نہ کی گئی ہو۔ برتھ کنٹرول کی تاریخ اور اس سلسلے میں جتنے ذریعے اور وسیلے آج تک معلوم ہو سکے ہیں وہ تمام درج ہیں۔ یہ تمام باتیں تو اس نمبر کے پڑھنے سے ہی معلوم ہو سکتی ہیں۔ مگر اس کی دلچسپیاں سرورق سے ہی نمایاں ہیں۔ اس تحریک کی رفتارِ ترقی کو دیکھتے ہوئے خیال ہے کہ کچھ عرصے میں یہ ہندوستان گیر تحریک ہو جائے گی۔ اس لیے ہر ہندوستانی کو برتھ کنٹرول کے متعلق پوری واقفیت حاصل کرنے کی غرض سے ہمدردِ صحت کا برتھ کنٹرول نمبر ابھی سے محفوظ کرلینا چاہیئے۔ ضبطِ تولید نسخے اور ترکیبیں بھی کافی تعداد میں ہیں۔ جن میں سے اکثر قابلِ اکثر قابلِ اعتماد معلوم ہوتی ہیں۔

ہندوستانی غذاؤں کی قدر و قیمت اور صحت بخش خوراک کا مسئلہ

انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن کی طرف سے غذائی تحقیقات کا کام مدت سے ہو رہا ہے۔ اور نیوٹریشن ریسرچ لیبوریٹریز کونور (مدراس) کی طرف سے وقتاً فوقتاً مفید اطلاعات ہندوستان کے اخباروں اور رسالوں میں شایع ہوتی رہی ہیں۔ دو تین سال پہلے مذکورہ بالا لیبوریٹریز کے ڈائرکٹر ڈبلیو۔ آر۔ ایکرائیڈ۔ ایم۔ڈی۔ کی طرف سے ایک چھوٹا سا رسالہ "ہیلتھ بلیٹین" کے نام سے شایع کیا گیا تھا۔ اس کے بعد ۱۹۳۹ء کے آغاز میں اس رسالے کا دوسرا ایڈیشن ضروری اضافوں کے بعد شایع کیا گیا۔ ڈائرکٹر صاحب کی زبانی اس بلیٹین کی اشاعت کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستانی خوراکوں کے متعلق ان کی غذائی ماہیت اور قیمت کا تجزیہ کیا جائے تاکہ صحت عامہ کا کام کرنے والے، طبابت پیشہ، بورڈنگ ہاؤس اور ہاسٹی اداروں کے منتظمین اور غذائیات کے محققین اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ ڈائرکٹر صاحب نے آگے چل کر لکھا ہے کہ "یہ بلیٹین ہماری تجربہ گاہوں میں مرتب کیا گیا ہے۔ سٹاف کے جس جس ممبر نے جو جو تجربات کیے تھے، ان سب کو اس میں شامل کر دیا گیا ہے اس کے علاوہ ہندوستان اور بیرون ہندوستان میں شایع ہونے والی غذائی تحقیقات سے اس بلیٹین میں فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ بالخصوص آل انڈیا پبلک ہیلتھ انسٹی ٹیوٹ کے شعبۂ حیاتیاتی کیمیا اور غذائیات کی فراہم کردہ معلومات ہمارے سامنے رہی ہیں" بہر حال یہ بلیٹین بیش قیمت معلومات سے پُر ہے اور اس قابل ہے کہ اس کے مطالب سے قارئین ہمدرد صحت کو آگاہ کر دیا جائے۔

ہم اس اشاعت میں اس بلیٹین کے ترجمے کی پہلی قسط پیش کر رہے ہیں غالباً تین چار قسطوں میں یہ مضمون پورا ہو جائے گا ہم اندازے کے لیے ان عنوانوں کو درج کر رہے ہیں جن پر اس مضمون میں بحث کی گئی ہے۔

(۱) غذائی ضرورت (۲) حرارت غذائی (۳) پروٹین (۴) پروٹین کی ضرورتیں (۵) چربی کی اہمیت (۶) کاربو ہائیڈریٹ (۷) معدنی نمکیات (۸) کلسیم (چونا) (۹) پان خوری (۱۰) فاسفورس (۱۱) فولاد (۱۲) حیاتین الف (۱۳) حیاتین ب (۱۴) حیاتین ج (۱۵) پکانے سے غذائی اہمیت پر اثر (۱۶) خوراکوں کی تحقیق اور ترتیب (۱۷) خرچ کا سوال (۱۸) بچوں کی غذائیت (۱۹) بچوں کی غذائی ضرورتیں (۲۰) ماں کا دودھ (۲۱) شیر خواری کے غیر مادری طریقے (۲۲) بچوں کی خوراک کے مختلف نمونے (۲۳) بہبودیٔ اطفال کی عملی مشکلات (۲۴) نقشوں پر تشریحی نوٹ۔ "ہمدرد صحت"

غذائی ضروریات

غذائیں انسان کے جسم کے لیے ایندھن کا حکم رکھتی ہیں۔ ان میں لحمی اجزاء، چربی، نشاستی اور شکری اجزاء، حیاتین اور مختلف قسم کے کیمیا دی نمک شامل ہوتے ہیں۔ لحمی اجزاء، چربی اور نشاستی و شکری اجزا انرجی (قوت) پیدا کرنے والے اجزا کہے جاتے ہیں اور انسان کے جسم کو ان کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ یہ اجزا ایندھن کی طرح "جلتے" ہیں اور پھر ان سے قوت اور حرارت جسم میں پیدا ہوتی ہے اور انسان اپنے

روز مرّہ کے کام انجام دیتا رہتا ہے۔ حیاتین اور نمکیات جسم کے لیے اتنی قوت بہم نہیں پہنچاتے جس قدر کہ اس کی ضرورت ہوتی ہے مگر جسم کے عضوی اعمال کے لیے ان کی موجودگی از حد ضروری ہوتی ہے۔ اسی طرح غذائیت کے معاملے میں پانی کی بھی کافی اہمیت ہے۔ اور ذی روح ہستیوں کی طرح انسان کو بھی ان چیزوں کی مناسب اور معیّن مقدار ایک خاص توازن کے ساتھ اگر ملتی رہے تو زندگی برقرار رہتی ہے اور نشوونما قائم رہتا ہے۔ اگر ان چیزوں کی مقدار یا تناسب میں فرق آجائے تو جسم میں فتور پیدا ہو جاتا ہے۔ کسی ذی روح کے لئے زیادہ سے زیادہ کفایت کرنے والی غذا کون سی اور کتنی مقدار میں مہیا ہونی چاہیئے؟ اس کا اندازہ انسان نے سالہا سال کے تجربے اور مشاہدے کے بعد کیا ہے۔ علمی تحقیقات کی ہے۔ معملوں (لیبوریٹریز) میں حیوانوں کو خاص خاص نوعیت کی اور مختلف مقدار کی غذاؤں پر پال کر تجربے کیے ہیں۔ اور انسانوں کے لیے ہر ہر ملک میں غذا کا تناسب اور اجزائے غذائی کا امتحان کر کے موجودہ علم الغذا مکمل ہوا ہے۔

حرارتِ غذائی (کلوریز)

غذاؤں کی اگر کوئی جدول بنائی جائے یا کسی جدول کی خوراکوں کی اہمیت طے کی جائے تو یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہوگی کہ غذا پوری مقدار میں مہیا ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر ہم کسی بورڈنگ ہاؤس کے لڑکوں یا چند مزدوروں کے ایک گروہ کی خوراکوں کا تجزیہ کریں تو پہلی بات ہمیں یہ دیکھنی ہوگی کہ آیا انہیں کافی خوراک ملتی رہی ہے یا نہیں۔ تجزیے سے یہ بات بھی معلوم ہوئی ہے کہ بہت سے انسان معمولی اور نہایت ہی قلیل غذا پر بھی زندگی بسر کر سکتے ہیں اور وہ کم خور رہتے ہیں۔ یہ عادت کی بات ہے جب غذاؤں کا محقق لوگوں کی غذائی ضروریات طے کر رہا ہوتا ہے تو یہ عجیب و غریب نکتہ بھول جاتا ہے کہ انسان نیم فاقے کی حالت میں بھی مگن رہ سکتا ہے اور اپنے آپ کو ایسا عادی بنا لیتا ہے کہ عدمِ غذائیت کا اسے احساس بھی نہیں ہوتا۔ بہرحال غذائیات کا محقق تو صرف اسی معیار کو سامنے رکھتا ہے کہ انسان اتنی غذا استعمال کرے کہ اُسے کامل اطمینان حاصل ہو جائے اور وہ ایک قوت بخش احساس حاصل کرنے کے بعد اپنے کام بدستور کرتا رہے اور عمل کی قوت معقول حالت میں پیدا ہوتی رہے۔

غذاؤں کی مقدار کو عموماً ایک خاص پیمانے کے ماتحت جانچا جاتا ہے جنہیں کلوریز یا حرارت کی اکائیاں (ہیٹ یونٹس) کہتے ہیں۔

اس مسئلے کو سمجھنے کے لیے فرض کیجیے کہ چند قلی ہیں۔ ان کو روزانہ ۱۷ اونس چاول اور دو اونس دال فی کس ملتی ہے۔ اس کے علاوہ ان قلیوں کو اور کوئی چیز نہیں ملتی۔ مگران سے کام لینے والوں کو شکایت ہے کہ مزدور اچھی طرح کام نہیں کرتے۔ ان کا دل کام میں نہیں لگتا۔ اس موقع پر ماہر غذائیات اس بات کو معلوم کرے گا کہ جو غذا انہیں مل رہی ہے وہ فی کس فی یوم ۲۱۰۰ حراری اکائیاں (کلوریز) پیدا کرتی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک تن درست بالغ انسان کے لیے، جو ہاتھ سے کام کرتا ہے، ۲۱۰۰ حراری اکائیاں فی یوم کے حساب سے مناسب مقدار میں حرارت و قوت پیدا کر سکتی ہیں یا نہیں؟

جمعیۃ اقوام[1] نے ماہران غذا کا ایک کمیشن مقرر کیا تھا۔ اس نے قوتِ جسمانی کی ضروریات کا اندازہ اس طرح بتایا ہے۔

(الف) ایک بالغ مرد یا عورت جو ایک معمول کے مطابق زندگی بسر کر رہے ہیں اور جہاں وہ رہتے ہیں ہاں کی حرارت معتدل ہے اور کسی فرد کو کوئی جسمانی کام بھی معاشرت کے لیے نہیں کرنا پڑتا تو ایسے فرد کو دیگر افراد اور عمروں کے لوگوں کی غذائی ضروریات کے لیے ایک بنیاد سمجھا گیا ہے۔ طے پایا ہے کہ اگر ۲۴۰۰ فی یوم خالص[2] حراری اکائیاں اس فرد کو مہیا کی جائیں تو یہ مقدار حرارت کافی سمجھی جائے گی۔

(ب) اگر وہ جسمانی محنت کرتا ہو تو (الف) کی مقدار میں حسب ذیل کا اضافہ مناسب سمجھا جاتا ہے۔

ہلکا جسمانی کام	۷۵ کلوریز فی گھنٹہ (کام کرنے کا)
متوسّط درجے کا جسمانی کام	۷۵ سے ۱۵۰ کلوریز فی گھنٹہ (کام کرنے کا)

[1] "مسئلہ غذا" جلد دوم۔ رپورٹ متعلق غذا اور علم افعال الاعضا ۱۹۳۶ء۔ لیگ آف نیشنز۔ جنیوا۔

[2] خالص حراری اکائیاں (نیٹ کلوریز) سے مراد حرارت کی وہ اکائیاں ہیں جو جسم فی الواقعی جذب کرے اور وہ انسانی جسم کا جزو بن جائیں۔

سخت محنت ۱۵۰ سے ۳۰۰ فی گھنٹہ (کام کرنے کا)

نہایت شدید مشقت ۳۰۰ کلوریز فی گھنٹہ یا اور زیادہ

ہندوستان عموماً طور پر ایک زرعی ملک ہے اور "اوسط درجے کا ہندوستانی" کسی نہ کسی نوع کا جسمانی کام ضرور کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک ایسے ملک میں جہاں کا درجۂ حرارت زیادہ ہوا اور غذا زیادہ تر نباتی ہو وہاں جمعیۃ الاقوام کی طے کردہ مقدار کلوریز میں (جو بطور "بنیاد" مانی گئی ہے) مناسب کمی کر دینے کے معقول وجوہ موجود ہیں۔ فرض کیجئے کہ ایک ہندوستانی مرد ہے جو جسمانی کام کرتا ہے تو اسے تقریباً ۲۱۵۰ کلوریز کی ضرورت پڑے گی جو جمعیۃ الاقوام کے معیار سے دس فی صدی کم ہے۔ اگر ۶ گھنٹے کا متوسط درجے کا کام شمار کیا جائے تو کم سے کم حساب لگا کر بھی دیکھا جائے تو ایسے شخص کو ایک دن میں ۲۶۰۰ کلوریز کی یقیناً ضرورت محسوس ہوگی۔ اگر ایک عام قسم کے قلی، مزدور اور زرعی کارندے کو لیا جائے تو ۲۵۰۰ سے ۲۶۰۰ کلوریز فی یوم کی مقدار ہمیں قریب قریب معقول چیز نظر آئے گی۔ لیکن کاشت کار کو جسے بہت سخت مشقت کرنی پڑتی ہے، جمعیۃ الاقوام کے معیار کے مطابق بہت کافی مقدار کلوریز کی جسم میں داخل کرنی چاہیئے۔ یعنے کم سے کم ۲۸۰۰ کلوریز فی یوم سے ۳ ہزار کلوریز تک اسی طرح ورزش اور کھیل کود کے شوقین طلبہ مثلاً یونی ورسٹی کے نوجوانوں کو بھی کافی مقدار خوراک اور کلوریز کی درکار ہوگی۔ اور یہ بات تو ظاہر ہے کہ سرد ملک کے ایک لمبے آدمی کو گرم ملک کے پست قد کے مقابلے میں ہر روز زیادہ مقدار کی اور اچھے معیار کی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔

عورتوں اور بچوں کی غذائیت کا معاملہ طے کرتے وقت ایک "متوسط درجے" کے مرد کی خوراک کی نسبت سے حساب قائم کیا جاتا ہے۔ مختلف جنسوں اور عمروں کے لحاظ سے مختلف باتوں کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اور ان میں امدادی اجزا خاص طور پر شمار میں رکھے جاتے ہیں۔ ہندوستان جیسے ملک کے لیے کلوریز اور امدادی اجزائے غذائی کی حسب ذیل مقدار قریب قریب ہر حالت میں مناسب سمجھی جاتی ہے:

	امدادی اجزا	مقدار کلوریز
بالغ مرد (۱۴ سال سے اوپر)	۱٫۰	۲۶۰۰
بڑی عورت (۱۴ سال سے اوپر)	۰٫۸	۲۱۰۰
بچے ۱۲، ۱۳ سال کے	۰٫۸	۲۱۰۰
بچے ۱۰ اور ۱۱ سال کے	۰٫۷	۱۸۰۰
بچے ۸ اور ۹ سال کے	۰٫۶	۱۶۰۰
بچے ۶ اور ۷ سال کے	۰٫۵	۱۳۰۰
بچے ۴ اور ۵ سال کے	۰٫۴	۱۰۰۰

کلوریز کے اعداد کو تنو، تنو کے مکمل شمار میں تسلیم کر لیا گیا ہے۔ بچوں کی کلوریز کی ضرورت آگے بیان کی گئی ہیں۔

یہ بات ضرور سمجھ لینی چاہیئے کہ جو نقشہ یہاں دیا گیا ہے وہ ہر لحاظ سے مکمل نہیں ہے۔ اس میں کمی بیشی کی گنجائش ہے جسمانی حالت، عادات زندگی اور دوسرے اسباب کو اس میں بہت کچھ دخل حاصل ہے۔ شمالی ہندوستان کے لیے زیادہ اونچے معیار غذا کی ضرورت ہے۔ زچگی سے پہلے حمل کے دنوں میں اور دودھ پلانے کے زمانے میں عورتوں کی خوراک قریب قریب مردوں کے برابر قوت بخش ہونی چاہیئے بعض بعض حالتوں میں وہ مرد کی خوراک کے معیار سے بھی متجاوز ہو جاتی ہے۔ جمعیۃ اقوام نے یہ پیمانہ تجویز کیا ہے:-

	حرارتِ غذائی
حاملہ عورت	۲۴۰۰
عورت (دودھ پلانے کے دنوں میں)	۳۰۰۰

یہ معیار ہندوستان کی عورتوں کے لیے قطعی طور پر زیادہ ہے۔ مگر یہ بات ضرور سمجھ میں آتی ہے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو کافی عمدہ خوراک ملنی چاہیئے۔

اس ٹیبل میں مختلف غذاؤں کی قوت بخش عناصر کو ظاہر کیا گیا ہے۔ اندازہ لگانے کے بعد یہ طے کیا جاسکتا ہے کہ کس مرد یا عورت کو کون کون سی غذائیں کس مقدار میں کھانی چاہئیں تاکہ وہ کلوریز کی مطلوبہ مقدار جسم میں پہنچ کر مکمل توانائی پیدا کرے۔ اب ہم ایک بھرے گھر کو سامنے رکھ کر اس معاملے کو طے کرنے کا طریقہ سمجھاتے ہیں۔ فرض کیجئے کہ ایک کنبے میں ایک باپ ایک ماں اور تین بچے ہیں جن کی عمریں علی الترتیب ۱۰، ۸، ۶ سال ہیں۔ ان کے لیے کلوریز کی نسبت یہ ہوگی :- ۳٫۶ × ۲۶۰۰ (مندرجہ بالا نقشہ کے مطابق) بالغ مرد کی خوراک کے معیار کو سامنے رکھ کر عمر اور جنس کے اعتبار سے حسب ضرورت حساب سے کمی بیشی کرلی جاتی ہے۔ اب اگر اس کے لیے خوراکوں کا نقشہ بنانا ہو تو ایسی چیزیں تلاش کرلی جائیں گی، جن میں یہ مقررہ مقدار و نسبت کلوریز کی پائی جاتی ہو۔ اگر فرض کرلیا جائے کہ اس کنبے میں روزانہ ...، کلوریز کا صرف ہے، یعنی ہر خرچ کرنے والا ۱۹۵۰ کلوریز صرف کر رہا ہے۔ یہ خرچ ضرورت سے کم معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے زیادہ خوراک کی ضرورت ہے یا ایسی خوراک کی ضرورت ہے جس میں کمی پورا کرنے والے عناصر پائے جاتے ہوں۔ اسی طرح بڑے بڑے گروہوں مثلاً سکولوں کے بورڈنگ ھاوس، آشرم، یتیم خانے وغیرہ ہیں

خوراکوں کے نئے نقشے بناتے وقت عام منطق و عقل سے کام لینا چاہیئے۔ اس بات کو ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ بڑی انجمنوں اور اداروں میں کھانے کی "پیچھیج" بھی ہوتی ہے اور اس امر کے پیش نظر:۔ اسے ۵۰ اکلوریز تک فاضل کلوریز شمار کرنے میں کوئی خاص غلطی نہیں ہوگی تاکہ "چھیج" کا حق نکل آئے۔ خوراکوں کی معیاری حرارت ناپنے کے لیے فی کس کے حساب سے بڑے بڑے گروہوں کا معاملہ طے کرنا چاہیے۔

بچوں کے ادارے چلانے والوں کو چاہیئے کہ وہ بچوں کی مکمل خوراک کا خیال رکھیں۔ صرف بچوں کی زیادتی یا انہیں زیادہ بھرتی کر دینا ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ ان کی خوراک کا مکمل ہونا بھی ضروری ہے۔ بچے خود تو ایسے اداروں میں اگر کم خوراکی کی شکایت کرنے سے رہے۔ سپرنٹنڈنٹ وغیرہ لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اس چیز کی طرف خود بہ خود متوجہ ہوں۔

لحمی اجزاء (پروٹین)

ایک متوازن نوعیت کی غذا کے متعلق ہمارا دوسرا قدم جس جانب اُٹھتا ہے وہ ایک ایسی مکمل غذا ہے جس میں پروٹین کی مناسب مقدار ہو۔ پروٹین ہماری خوراکوں کا اہم ترین عنصر ہے۔ یہ جسم کے نشوونما اور تعمیر کے لیے مسالہ مہیا کرتا ہے۔ انسان کے جسم میں زندہ رہنے سے جو کمی واقع ہوتی ہے پروٹین بہت حد تک اس کو پورا کر دیتے ہیں۔ اس لحاظ سے اسے نظام جسمانی کی قوت کا سرچشمہ کہنا چاہیئے۔

جیسا کہ جدولوں سے ظاہر ہوگا قریب قریب ہر عام خوراک میں پروٹین کی مقدار پائی جاتی ہے۔ لحمی غذائیں جیسے دودھ، انڈے، مچھلی اور گوشت وغیرہ میں پروٹین زیادہ ہوتی ہے۔ عام غلّے جیسے چاول، گیہوں، جَو اور جوار وغیرہ میں بھی کافی حد تک پروٹین پائی جاتی ہے مگر تمام غلّوں میں سب سے کم حامل پروٹین چاول ہے۔ چاول کے باہر کے خول میں یہ زیادہ پائی جاتی ہے۔ لیکن چاول میں بہت کم پائی جاتی ہے۔ گیہوں اور دوسرے غلّے اگر زیادہ باریک پیسے جائیں تو ان میں سے پروٹین نیز حیاتین اور دوسرے نمکیات کم ہو جاتے ہیں۔ نباتی غذاؤں میں سب سے زیادہ پروٹین دالوں میں پائی جاتی ہے۔ پتّے دار ترکاریوں اور زمین کے اندر کی ترکاریوں اور پھلوں میں پروٹین زیادہ نہیں پائی جاتی لیکن اگر انہیں کسی خوراک میں مناسب طریقوں پر شامل کر کے پروٹین کی مقدار میں اضافہ کر دیا جائے تو پروٹین کی مقدار بڑھائی جاسکتی ہے۔ پھر ان کی غذائی نوعیت نظر انداز نہیں کی جاسکتی۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بڑوں کے مقابلے میں بڑھتے ہوئے بچوں کے لیے ان کے وزن کی اکائیوں کے حساب سے زیادہ پروٹین کی ضرورت پڑتی ہے۔ بچّوں کے جسم کی نئی پیدا ہونے والی ساختوں کے لیے بھی پروٹین زیادہ ہونی چاہیئے۔ اسی طرح حمل اور دودھ پلانے کے دنوں میں پروٹین کی زیادہ مقدار ضروری ہوتی ہے۔

ذیل میں دیا ہوا نقشہ عملی طور پر کام دینے کے لیے پروٹین کی صحیح مقدار کو ظاہر کرتا ہے۔

جنس اور عمر	امدادی عناصر	گرام فی یوم
مرد ۱۸ سال سے ۶۰ سال تک	۱٫۰۰	۶۵
عورت ۱۸ سال سے ۶۰ سال تک	۰٫۸۵	۵۵
لڑکا ۱۰ سے ۱۷ سال تک	۱٫۲۰	۸۰
لڑکی ۱۰ سے ۱۷ سال تک	۱٫۱۰	۷۰
بچہ ۶ سے ۹ سال تک	۰٫۹۰	۶۰
بچہ ۲ سے ۶ سال تک	۰٫۶۰ سے ۰٫۸۰ تک	۴۰ سے ۵۰ تک

آج کل کے ماہرین افعال الاعضاء (فزیالوجسٹ) جس معیار کو پسند کر رہے ہیں اُس کے پیش نظر یہ نقشہ مکمل نہیں ہے۔ اس لیے اگر غذائیت میں اضافہ کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔ مگر جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے یہ اپنی جگہ کافی زیادہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عام مالی حالت اور خوراک کے متعلق مخصوص عادتیں اس اونچے معیار تک پہنچنے میں ضرور مانع ہوتی ہیں۔

پروٹین کی کل مقدار خوراک میں کتنی ہونی چاہیئے؟ اس کا اندازہ نقشہ دیکھ کر لگایا جا سکتا ہے۔

پروٹین کی کل مقدار کے متعلق یہ دیکھنا زیادہ اہم ہے کہ کسی خوراک میں اونچے درجے کی حیاتیاتی (بایولوجیکل) نسبت پائی جاتی ہے یا نہیں۔ اس کو یوں سمجھنا چاہیئے کہ مختلف غذاؤں کی پروٹینوں میں "تیزاب حیوانی" کی مقدار کس قدر ہے۔ یہ تیزاب دراصل جسم کی عمارت کے لیے اینٹوں کا کام دیتا ہے جن پروٹینوں میں یہ عنصر تیزابی زیادہ ہوگا دراصل قدر و قیمت ایسی پروٹین کی زیادہ ہوگی۔ پروٹین کی غذائی نوعیت کے ساتھ ساتھ اس بات کو بھی سامنے رکھنا چاہیئے کہ پروٹین میں ہضم ہونے کی صلاحیت کتنی موجود ہے۔

اس نکتے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ لحمی غذاؤں کے مقابلے میں جو پروٹین نباتیتی غذاؤں سے حاصل ہوئی ہے وہ کم طاقت کی ہوتی ہے صرف نباتی پروٹینوں کی مدد سے مردانہ اور زنانہ قوت دار جسم پیدا کرنا ذرا نہیں کافی دشوار بلکہ محال ہے، جب تک لحمی اور نباتی پروٹینوں کا ایک معقول امتزاج نہ پیدا کیا جائے۔ اس وقت تک صحیح قسم کی غذائیت حاصل نہیں ہو سکتی۔ جمعیۃ الاقوام کے مذکورہ کمیشن نے اس بات پر یہ رائے ظاہر کی ہے:-

"جسم کے بڑھنے کے دوران میں حمل اور دودھ پلانے کے زمانے میں کچھ لحمی پروٹینوں کی ازبس ضرورت ہوتی ہے اور جسم کے نشوونما کے زمانے میں تو پوری پروٹین کی مقدار میں اس نوع کے پروٹین کی مقدار ہمیشہ زیادہ رکھنی چاہیئے۔"

ہم اس بات کی سفارش کر سکتے ہیں کہ یہ مقدار کم سے کم کل پروٹین کی مقدار کا ⅓ حصہ ضرور ہونا چاہیئے۔ حیوانی پروٹین حاصل کرنے کے لیے بچوں کے واسطے سب سے اچھی چیز دودھ ہے خاص کر گائے کا یا کسی اور جانور کا۔ اس بات کو سمجھانے کی خاص طور پر ضرورت ہے کہ دودھ خواہ بلائی والا ہو یا بے بلائی کا، بہرحال کارآمد ہے۔ نیز چھاچھ اور دودھ کی دوسری چیزیں بھی مفید ہیں۔ انڈے، مچھلی، کلیجی اور بھیڑ اور گائے کے گوشت میں بھی کافی اونچے درجے کی حیاتیاتی قدر و قوت پائی جاتی ہے۔

جن بڑھتے ہوئے بچوں کی خوراک میں لحمی پروٹین کی کافی مقدار میں نہ ہو تو ایسی خوراک کو قابل اطمینان نہیں قرار دیا جا سکتا۔ ہندوستان میں بچوں کے لیے "کم خرچ بالانشین متوازن غذا" (چیپ بیلنسڈ ڈائٹ) کا تیار کرنا جس میں لحمی قوت بھی کافی مقدار میں موجود ہو ایک بہت مشکل اور ٹیڑھا مسئلہ ہے۔

آنے والے نقشوں میں وہ اعداد دئے گئے ہیں جو پروٹینوں کی حیاتیاتی قدر و قیمت کو ظاہر کرتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

جناب حکیم سید ریاض الحسن شاہ صاحب گیلانی ایڈیٹر حکمت

حب اکسیر جریان:- تخم تمر ہندی کو سات دن رات دودھ میں بھگوئے رکھیں۔ دودھ روزانہ بدل دیا کریں۔ آٹھویں دن تخم تمر ہندی کا چھلکا اُتار کر سائے میں خشک کرلیں اور سفوف بنا کر رکھیں۔ دو تولے یہ سفوف آرد نخود بریاں ۲ تولہ، پوست خشخاش ایک تولہ، پوست بیخ کنیر ۶ ماشہ، آرد سنگھاڑہ ۶ ماشہ، سبوس اسپغول ایک تولہ، پوٹاشیم برومائیڈ ۶ ماشہ۔ سب دواؤں کا سفوف بنالیں اور اُسے بڑکے دودھ میں بھگودیں۔ پھر چنے برابر گولیاں بنالیں اور صبح و شام دونوں وقت دو دو گولیاں گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:- جریان اور احتلام کے لیے یہ گولیاں مفید ہیں۔ سرعت کو بھی دور کرتی ہیں۔

حب مقوی باہ:- ست سلاجیت ۶ ماشہ، زعفران ۳ ماشہ، افیون ۳ ماشہ، کچلہ مدبر ا تولہ، روغن دارچینی ۳ ماشہ، مشک ا ماشہ کا ڈلور آئل ۶ ماشہ۔ سب چیزوں کو کھرل میں ایک جان کر کے مونگ برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی رات کو دودھ کے ساتھ بعد غذا کھلائیں۔ **فوائد**:- باہ کی قوت کے لیے یہ گولیاں بہت مفید ہیں۔

اکسیر ذکاوت:- دانہ الائچی کلاں، بادیان، کشتہ قلعی دو دو ماشہ، سوڈا بائی کارب ا ماشہ، پوٹاشیم برومائڈ ۲ سرخ۔ سب چیزوں کو کھرل کریں۔ یہ ایک خوراک ہے۔ رات کو سوتے وقت یا صبح کے وقت یہ دوا دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:- سرعت کے لیے مفید ہے۔ جریان اور احتلام بھی اس سے دفع ہو جاتے ہیں۔

جناب حکیم گجندر سنگھ صاحب گجراج امرتسری

حب سعال:- کاکڑا سنگی ا تولہ، بھارنگی ا تولہ، طباشیر ا تولہ، کتیرا ا تولہ، صمغ عربی ا تولہ، شکر تیغال ا تولہ، رب السوس ا تولہ، آرد اصل السوس ا تولہ، مغز بادام ا تولہ، بہی دانہ ا تولہ، الائچی خورد ۶ ماشہ، کالپی مصری ۵ تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ پھر اسپغول کے لعاب میں چنے برابر گولیاں بنالیں۔ ضرورت کے وقت دو دو گولیاں منہ میں ڈال کر چوستے رہیں۔

فوائد:- یہ گولیاں ہر قسم کی کھانسی کے لیے مفید ہیں۔ گلے کی خراش کو دور کرتی ہیں۔

مرہم کراماتی:- کمیلہ سرخ، کتھہ سفید، طوطیا، مردار سنگ، پوست ہلیلہ زرد، چونہ سفید۔ سب دوائیں ہم وزن لے کر بہت باریک کھرل کرلیں۔ پھر ایک تولہ یہ سفوف دس تولہ تازہ مکھن میں ملا کر رکھ لیں۔ مرہم کراماتی تیار ہے۔ یا یہ سفوف ایک تولہ تین تولے بورک ایسڈ میں ملا کر بطور ذرور استعمال کریں۔

فوائد:- مرہم ہر قسم کے پھنسیوں اور آتشک کے زخموں کو دور کرتا ہے اور ذرور منہ اور حلق کے اکثر امراض کے لیے مفید ہے۔

جناب حکیم مولوی سید مقبول شاہ صاحب وارثی

سفوف ذیابیطس:- مغز پنبہ دانہ ۹ ماشہ اور شکر سفید ا تولہ لے کر سفوف بنالیں اور ۳ ماشے یہ سفوف صبح ہی صبح پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ **فوائد**:- ذیابیطس کے لیے مفید ہے۔ زود اثر ہے۔

روغن بواسیر:- پانچ تولے روغن سرسوں میں سوا تولہ رتن جوت ملا کر ہلکی آنچ پر رکھیں جب رتن جوت جل جائے تو برتن کو آگ پر

سے اُتار کر تیل چھان لیں۔ بواسیر کے مسوں پر یہ تیل لگا کر گرم پیاز ان پر باندھیں۔ چار پانچ دن میں مواد نکل جائے گا۔ اس کے بعد تین دن تک بھنگ کی ٹکیہ باندھیں۔ **فوائد**:۔ یہ علاج ہر قسم کی بواسیر کے مسوں کے لیے کارگر ہے۔

حب بواسیر:۔ برگ حنا سبز اور رسوت مصفیٰ لے کر کھرل کریں اور چنے برابر گولیاں بنالیں۔ چار گولیاں صبح اور رات کو سوتے وقت پانی یا کسی اور مناسب بدرقے کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ ہر قسم کی بواسیر کے لیے یہ گولیاں مفید ہیں۔ مسّے اس سے مرجھا جاتے ہیں۔

دق بطنی

جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، لاہور

(۱) صبح گل قند ۳ تولہ کھلائیں۔ اُوپر سے ایک تولہ رسوت کا زلال پلائیں۔ پھر تین گھنٹے بعد دیا قوزہ کھلائیں۔ بعد غذا روغن بادام شیریں چائے کے ایک چمچہ بھر پلائیں۔

(۲) خاکستر ناقوس ۶ ماشہ، لاجورد مغسول ۴ ماشہ، عود ہندی ۳ ماشہ، گل دھاوا ۳ ماشہ، دانہ ہیل خورد ۳ ماشہ۔ سب چیزوں کا سفوف بنائیں اور چار رتی کی مقدار میں یہ دوا مناسب بدرقوں کے ساتھ مریض کو دیں۔

(نوٹ) ناقوس کو کوئلوں میں تپا کر سرکہ انگوری میں سرد کریں۔ اور لاجورد کو عرق گلاب دو آتشہ میں مغسول کریں۔

(۳) تخم جوز ماثل ۱ تولہ، کافور ۱ تولہ، بھنگ ۱ تولہ، افیون ۲ ماشہ، مغز بہدانہ ۲ تولہ، کونین ۲ ماشہ، رب السوس ۲ تولہ، ست گلو اصلی طباشیر ۴ ماشہ۔ سب چیزوں کو اچھی طرح کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی ہر روز صبح کے وقت گائے کے دودھ کے ساتھ دیں۔

(۴) نئی بیاہی گائے کا سب دودھ جمع کر کے مٹی کے برتن میں رکھیں۔ پھر اس میں ہڑتال طبقی کا سفوف دو تولہ ڈال دیں اور برتن کا منہ اچھی طرح بند کر کے ایک سال تک زمین میں دفن رکھیں۔ پھر نکال لیں۔ ہڑتال سفید نکلے گی۔ ہڑتال کو کھرل کر رکھیں۔ خوراک ایک چاول مناسب بدرقوں کے ساتھ۔ اکسیری دوا ہے۔

سل:۔ (۱) سنگ جراحت ۲ ماشہ، طباشیر ۱ ماشہ، زہر مہرہ ۱ ماشہ، گوند ۱ ماشہ، گل ارمنی ۱ ماشہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور تین ماشے یہ سفوف گدھی کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

(۲) طباشیر ۲ ماشہ، تخم گاؤزباں ۲ ماشہ، ست گلو اصلی ۲ ماشہ، صمغ عربی ۱ ماشہ، سرطان ہندی سوختہ ۱ ماشہ، کوکنار ۴ سرخ، دانہ ہیل ۴ سرخ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں، اور دو ماشہ یہ سفوف گدھی کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

جناب حکیم غلام محمد خاں صاحب قیصر

حب عجیب:۔ کشتہ فولاد ۹ ماشہ، کچلہ مدبر ۱ تولہ، ست سلاجیت ۱ تولہ، مرچ سیاہ ۶ ماشہ، زعفران ۳ ماشہ۔ سب دواؤں کو اچھی طرح کھرل کر کے شہد کی مدد سے چنے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی گائے کے دودھ کے ساتھ صبح یا رات کو سوتے وقت کھائیں

فوائد:۔ یہ گولیاں نہایت مقوی معدہ اور اعصاب ہیں۔ عام جسمانی کمزوری ان سے جلد دور ہو جاتی ہے۔

روغن اکسیر:۔ کافور دیسی اور روغن زرد ہم وزن لے کر کھرل کریں۔ پھر اُسے ہلکی آنچ پر پکائیں اور شیشی میں محفوظ رکھیں۔ کان کے درد کے لیے دو قطرے نیم گرم کر کے کان میں ڈالیں۔

فوائد:۔ ہر قسم کے کان کے درد، بہرے پن، کان کی پھنسیوں اور زخموں کے لیے یہ تیل مفید اور مجرب ہے۔

ایم۔ آر نطق صاحب ریاست ریوان

حبِ آتشک :۔ برگ تھوہڑ ایک درم (۴½ ماشہ) ادرک ایک گرہ، جمال گوٹہ ایک عدد، فل فل سیاہ ۲۱ دانے۔ سب چیزوں کو باریک پیس کر ایک گولی بنالیں اور مضبوط آدمی کو ایک گولی اور کم زور کو ایک گولی کی تین خوراکیں بنا کر تین دن تک پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد:۔ آتشک کے لیے یہ دوا بہت مفید ہے۔

حبِ مقوی باہ :۔ مال کنگنی، تخم گذر، عاقرقرحا ہر ایک ساڑھے تین ماشے، لونگ اور زعفران ہر ایک پونے دو ماشے، اسبند، پوست خشخاش اور کنجد مقشر ہر ایک ساڑھے سترہ ماشے، روغن زرد اور شہد خالص ہر ایک ساڑھے تیرہ ماشے، زردی بیضہ مرغ ۵ عدد۔ دواؤں کو کوٹ چھان کر آخر کی تینوں چیزوں میں اچھی طرح ملالیں اور کابلی چنے برابر گولیاں بنالیں اور دو تین گولیاں صبح ہی صبح گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ **فوائد**:۔ یہ گولیاں مقوی باہ اور مغلظ ہیں۔ اگر مناسب بدرقوں کے ساتھ انہیں استعمال کیا یا کرایا جائے تو سرعت کی شکایت کو دور کر دیتی ہیں۔

جناب حکیم سید شاہ صدر الدین صاحب

جوشاندہ مُدر :۔ گوکھرو خورد، گوکھرو کلاں، اکھل، مشک طرامشیع، پوست املتاس، تخم کاسنی، تخم گذر، بیج بانس، برگ بانسہ۔ سب دوائیں چار چار ماشے لے کر ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش دیں۔ جب دوایک جوش آجائیں تو صاف کر کے شربت بزوری چار تولے ملا کر پلائیں اگر ضرورت ہو تو دو تین دن برابر یہ جوشاندہ دیتے رہیں۔

فوائد:۔ کمی حیض اور درد حیض وغیرہ شکایتوں کے لیے یہ جوشاندہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔

سفوف کثرت حیض :۔ گوند چنیا ا تولہ، سنگ جراحت ۲ تولہ، مائیں خورد ۶ ماشہ، نبات سفید دو تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ ۷ ماشہ یہ دوا گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ **فوائد**: حیض کی زیادتی کے لیے یہ سفوف مفید ہے۔

آتشک اور سوزاک کا ایک نسخہ

از جناب کوی دلود دیُد بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما دیُد، لاہور

ہمدرد صحت بابت اپریل ۱۹۳۹ء کے صفحہ ۳۸ پر جناب حکیم عبدالاحد صاحب کی طرف سے حب آتشک و سوزاک کا جو نسخہ شائع ہوا ہے اس میں مونگ کی دال سے پرہیز لکھا ہے۔ مگر آملہ اور ہلیلہ کے ساتھ مونگ کی دال کے پرہیز کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی ہے۔ ہم تو ان چیزوں کے ساتھ مونگ کی بڑیاں بنا کر مریضوں کو کھلاتے ہیں۔ نہ ان تینوں چیزوں کی بنی ہوئی دوا کی خوراک چنے برابر ہو سکتی ہے۔ دراصل معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ چلتے چلتے کسی جگہ لکھنے پڑھنے میں غلط ہو گیا ہے۔ آملہ کی جگہ اس میں زنگار ہے اور زنگار میں مونگ کی دال منع ہے بھیپھڑے پر برا اثر ہوتا ہے۔ اصل نسخہ ناظرین کے فائدے کے واسطے لکھ دیتا ہوں۔

زنگار ایک تولہ، کتھ سفید دو تولہ، ہلیلہ زنگی ۴ تولہ۔

سل و دق نمبر کے بعض نسخوں کی تصدیق

جناب بھگت حکیم راجہ رام صاحب

صفحہ ۱۲۹ سفوف اکسیر دق اور معجون دق۔ دونوں دوائیں اچھی اور بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔

صفحہ ۱۳۱ قرص دق۔ حکیم فضل الٰہی صاحب کا نسخہ فائدے مند ہے۔

صفحہ ۱۳۴ سفوف مسلول اور لعوق مسلول۔ حکیم شمس الاسلام صاحب کے یہ دونوں نسخے اچھے ہیں۔

صفحہ ۱۴۲ اکسیر سل۔ اس نسخے کو دو تین مریضوں پر آزمایا۔ مفید نکلا۔

صفحہ ۱۴۶ عرق مسلول اور سفوف مسلول (مجرب) یہ تپ صفراوی کے لیے از حد مفید ثابت ہوئے ہیں۔

صفحہ ۱۴۷ روغن استخوان بز۔ یہ روغن بھی اچھی چیز ہے۔

صفحہ ۱۵۰ محلوب عجیب۔ نسخہ بہت اچھا ہے۔

صفحہ ۱۵۱ دوائے نفث الدم۔ اس میں افیم کا وزن زیادہ ہے۔ اگر وزن ٹھیک کر کے استعمال کرایا جائے تو بہتر ہے۔

صفحہ ۱۵۲ دوائے مسلول۔ نسخہ اچھا ہے لیکن ایڈوفارم کا وزن زیادہ ہے۔ وزن کی تصحیح کر کے استعمال کرایا جائے۔

صفحہ ۱۵۴ تالیس آدی چورن۔ غلبۂ بلغم کی حالت میں واقعی کارآمد ثابت ہوا ہے

جناب حکیم غلام محمد خاں صاحب قیصر

(۱) ستمبر سنہ ۱۹۳۸ء صفحہ ۴۱۔ اکسیر ناصور۔ از حکیم سید محمد اسد علی صاحب۔ یہ دوا مفید ثابت ہوئی ہے۔

(۲) نومبر سنہ ۱۹۳۸ء صفحہ ۴۷۔ حب قلعی۔ از حکیم سید محمد توحید الحق صاحب۔ یہ گولیاں حسب تحریر نکلیں۔

ہمدرد صحت کا ضبط تولید و اصلاحِ نسل نمبر

از جناب ڈاکٹر سید علی کوثر صاحب، چاندپوری

ہمدرد صحت کا ہنگامہ خیز اور شاندار خاص نمبر موصول ہوا۔ برتھ کنٹرول نمبر کی ظاہری شان و شوکت ہی اس درجہ دل چسپ اور دل فریب ہے کہ آدمی دیکھتے ہی مرعوب ہو جاتا ہے۔ اس کا سرورق تیار کرنے میں اس مرتبہ کافی جدت اور حسن ذوق کا ثبوت دیا گیا ہے۔ پھر معنوی خوبیوں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ اس کے لیے آپ ایک سے زائد مرتبہ اپنے "مجاہد فن" ہونے کی بہترین اور زندۂ جاوید شہادتیں مہیا کر چکے ہیں۔ خاص نمبروں کے نکالنے میں آپ جس قدر اہتمام ایثار اور قربانی سے کام لیتے ہیں وہ آپ ہی کے لیے مخصوص ہیں۔ طبی رسائل تو رہے الگ اعلیٰ معیار کے ادبی رسائل بھی اپنے خاص نمبروں میں اس سے زیادہ مذاقِ سلیم کی نمایش نہیں کر سکتے۔

مضامین سب عمدہ، معلومات افزا، اور اچھوتے ہیں۔ تعجب ہے کہ ایسے نازک اور طوفان خیز وقت میں جب کہ نہ صرف پورا یورپ بلکہ ساری دنیا ایک سیاسی بحران میں مبتلا ہے آپ کیوں کر بیرونِ ہند سے بہترین طبی مضامین اور مشہور اہل فن کی تصاویر حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ یہ ——— آپ کا اعجاز ہے' ——— ورنہ، ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں؟ اپنی اس شاندار کامیابی پر میری دلی مبارک باد قبول فرمایئے۔ اس مرتبہ ادبی حصہ بھی پہلے سے زیادہ دل فریب اور دل چسپ ہے۔ نظمیں بھی کافی ہیں، مزاحیہ مضامین اور افسانے بھی اور رسالوں کے مقابلے میں زیادہ ہیں۔ خداوند عالم آپ کو خدمت فن کے لیے ہمیشہ زندہ اور ہمدرد دواخانے کو آپ کی مسرفانہ دست درازیوں کے لیے ہمیشہ قایم رکھے۔ میں پختہ یقین رکھتا ہوں کہ ہمدرد صحت کی پشت پر ہمدرد دواخانے کی زبردست مالی امداد نہ ہوتی تو آپ کسی طرح ایسا اعلیٰ معیار کا طبی رسالہ اتنی کم قیمت پر نہیں دے سکتے تھے۔ ایسی صورت میں اہلِ فن کا فرض ہے کہ وہ ہمدرد صحت کے ساتھ ہی ہمدرد دواخانے پر بھی ہمیشہ نظر عنایت مبذول رکھیں کہ یہ سب کچھ اُسی کے فیض کرم کا نتیجہ ہے۔

جوابات

(۲۱۹) **چیچک کے داغ دور کرنے کا آلہ** .اس آلے کے تفصیلات تو مجھے معلوم نہیں ہیں۔البتہ اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اس کا استعمال کسی درجے میں بھی مضر نہ ہوگا۔ اور غالباً اس سے ہر قسم کے داغ دور ہو سکتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) میں نے اس قسم کا برقی آلہ نہیں دیکھا، لہذا اس کے متعلق میں اپنی رائے دینے سے مجبور ہوں۔ یونانی طب میں ایسی دوائیں ہیں جن کو اگر عرصے تک استعمال کیا جائے تو چیچک کے داغ مٹ سکتے ہیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

ج آپ اپنی تن درستی، وقت اور روپیہ برباد کرنا چاہتے ہیں تو آلہ خرید کر شوق پورا کر دیکھیے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) ہاں ایک آلہ ضرور ایسا ایجاد ہوا ہے۔ میں اس کا تجربہ کر چکا ہوں۔ داغ ضرور مٹ جاتے ہیں اگر نہ بھی مٹیں تو بے معلوم رہ جاتے ہیں۔ اس آلے کی قیمت دس روپے ہے۔ نام یاد نہیں رہا۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۲۰) **جذام کے انجکشن**:۔ (الف) جذام کے لیے چال موگرا سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے اور اسی کے انجکشن سب سے زیادہ مفید ہوں گے۔ ہر جگہ انگریزی دوا فروشوں سے دست یاب ہو سکتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) میں نے انجکشن کی وہ کتاب نہیں دیکھی جس میں جذام کے چودہ انجکشن تحریر ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یونانی طب میں ایسی دوائیں موجود ہیں جن کو عرصے تک استعمال کرنے سے جذام جاتا رہے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۲۲۱) **پیشاب کی سفیدی**:۔ (الف) بچّی کے پیشاب کا امتحان کرائیے غالباً اس کے مثانے میں پتھری ہے۔ اگر قارورے کے امتحان سے یا عکس ریز کے ذریعے سے پتھری کی موجودگی ثابت ہو جائے تو جلد سے جلد آپریشن کرا کے نکلوا دیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) لڑکی کے معدے کا فعل خراب ہے۔ غذا پیشاب کے راستے خارج ہوتی ہے اور جم جاتی ہے۔ نمک ترب (مولی) ایک رتی، لعوق خیار شنبر ۳ ماشہ میں رکھ کر صبح، دوپہر، اور شام تینوں وقت دیں۔ غذا کے بعد دونوں وقت ۲-۲ ماشہ جوارش کمونی کھلائیں۔ بادی ثقیل اور قابض چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ غذا زود ہضم دیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) سرد چینی، کباب چینی، ریوند چینی، دار چینی، کیکر پھلی، دانہ الائچی خورد ست گلو اصلی۔ برادہ صندل سفید ست سلاجیت، مومیائی کانی ست بہروزہ، شورہ قلمی، جو اکھار ہر ایک ۲ ماشہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر روغن صندل ایک تولہ ملا کر رکھیں۔ اور ایک ماشہ صبح اور ایک ماشہ شام کو تازہ پانی کے ساتھ کھلایا کریں۔ قابض اور ثقیل غذاؤں سے پرہیز کرائیں کھانا وقت مقررہ پر دیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) آپ نے صرف پرہیز دریافت کیا ہے۔ پہلے تشخیص مکمّل ہونی چاہیے۔ اس کے مطابق پرہیز معلوم ہو جانا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ عکس ریز سے فائدہ اُٹھائیے اور مقامی معالج سے مشورہ کر لیجیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) پوست خربوزہ اور تخم بھوٹ ۶-۶ ماشے لے کر تھوڑے سے پانی میں شیرہ نکال لیں اور شربت بزوری سے میٹھا کر کے بچّے کو پلایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۲۲) **دودھ اور مکھن ہضم کرنے کی دوا**:۔ (الف) اس زمانے میں سیروں مکھن ہضم کرنے کے لیے آپ کو مل کہاں سے جائے گا۔ اب صرف گھی میں مختلف چیزوں کی آمیزش ہوا کرتی تھی۔ لیکن اب تو ماشاءاللہ اس فن نے کافی ترقی کر لی ہے اور اب تو خالص مکھن بھی کہیں مشکل سے ہی دیکھنے میں آتا ہے۔ سیروں دودھ اور چھٹانکوں گھی، مکھن یا بناسپتی ہضم کر لینا بہت دشوار بات نہیں ہے اور اس کے لیے کسی دوا کی بھی ضرورت نہیں ہے صرف باقاعدہ ورزش کرنا کافی ہے۔ البتہ سیروں مکھن ہضم کر لینا جیسا کہ آپ نے سوال میں لکھا ہے شاید کسی دوا سے بھی ممکن نہ ہو سکے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) زعفران ایک تولہ، بہمن سفید ایک تولہ، بسباسہ ایک تولہ، درونج عقربی ایک تولہ، ریوند خطائی ایک تولہ، شقاقل مصری ۳ تولہ، دانہ الائچی خورد ۱ تولہ، دار چینی ایک تولہ، قرنفل ایک تولہ، لوبان کوڑیالہ ۳ تولہ، اندر جو شیریں ۳ تولہ، جوز الطیب ۳ تولہ، مغز بادام مقشر ۱۰ تولہ، بہمن سرخ ایک تولہ، کبابہ ایک تولہ، تعلب مصری دو تولہ، گل سرخ دو تولہ، فرنج مشک دو تولہ، صندل سفید دو تولہ، تخم بلیون دو تولہ، تودری سرخ دو تولہ، تودری سفید دو تولہ، گل ارمنی ۱ تولہ، طباشیر ۳ تولہ۔ ابریشم مقرض خام ۳ تولہ، مشک خالص ۳ ماشہ، کہربائے شمعی ایک تولہ، مایہ شتر اعرابی ۶ ماشہ، کشتہ نقرہ ایک تولہ، کچلہ مدبر ۴ تولہ، افیون مدبر ۳ تولہ، یاقوت مدبر ایک تولہ، روغن قنب (بھنگ) ۵ تولہ، روغن زرد ایک پاؤ، کشتہ عقیق ایک تولہ، عرق بید مشک، عرق گلاب ایک ایک بوتل۔ سب دواؤں کو علیحدہ علیحدہ باریک کریں۔ پھر ان کو روغن زرد میں چرب کریں۔ اس کے بعد تین پاؤ مصری کوزہ، ۲ پاؤ شہد مصفٰے اور عرقوں کے قوام میں معجون بنائیں۔ خوراک ۶ رتی سے ایک ماشہ تک گائے کے دودھ کے ساتھ۔ اس معجون کے استعمال سے تین چار سیر دودھ اور پاؤ سوا پاؤ گھی روزانہ ہضم ہو جائے گا۔ اگر اس معجون کو زیادہ قوی کرنا منظور ہو تو فی خوراک معجون میں دو چاول کشتہ فولاد اور ایک چاول کشتہ سم الفار بڑھا دیں۔ حیرت انگیز فائدے ظاہر ہوں گے۔ گرم مزاج والوں کو یہ معجون نہ دی جائے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کچلے کو گھس کر پہلے دن ایک چاول دوسرے دن دو چاول دودھ کے ساتھ کھائیں۔ پھر جتنی مقدار تک چاہیں کچلے کی مقدار بڑھا سکتے ہیں۔ دودھ اور مکھن خوب ہضم کرے گا۔ کیا آپ ہمدرد صحت کی توسیع اشاعت کا فرض پورا کریں گے؟ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) مجھ سے گولیاں طلب کیجئے اگر آپ کو خاطر خواہ فائدہ ہوا تو نسخہ شایع کرادوں گا۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) معجون تو نہیں البتہ عرق کا نسخہ موجود ہے۔ ضرورت ہو تو تحریر فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۲۳) ذیابیطس:- (الف) آپ انسیولن کے انجکشن لگوائیں اور میٹھی چیزوں سے اور نشاستہ دار غذاؤں سے کامل پرہیز رکھیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حسب ذیل نسخہ استعمال کیجئے انشاءاللہ شکایت قطعی جاتی رہے گی۔ نسخہ: خستہ جامن دو رتی، کشتہ فولاد عمدہ اور کشتہ بیضہ مرغ چار چاول، کشتہ زمرد ایک چاول، افیون آدھا چاول، ست سلاجیت ۲ رتی۔ سب چیزوں کو باریک کریں یہ ایک خوراک دوا ہے۔ صبح ہی صبح اس کو پھانک کر اوپر سے آدھ پاؤ پانی میں چھ ماشے سرکہ جامن ملا کر پی لیں۔ مہینے سوا مہینے کے استعمال سے ذیابیطس کی شکایت رفع ہو جائے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) فولاد ۲۰ تولے کو گرم کر کے سرسوں کے تیل میں ۱۰ مرتبہ بجھا کر برادہ کریں۔ پھر آب برگ برگد ایک تولہ میں کھرل کر کے گج پٹ کی آگ دیں۔ اس کے بعد آب انار ترش میں ۱۰ بار آگ دیں۔ خوراک چار چاول دہی میں ملا کر۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) ذیابیطس مائی ہے یا شکری؟ اگر مائی ہے، یعنے پیشاب میں شکر نہیں آتی تو جواب نمبر ۱۴۳ (ہمدرد صحت مارچ ۱۹۳۹ء) میں میری طرف سے جو نسخہ شایع ہوا ہے، استعمال کیجئے۔ اور اگر شکر بھی آتی ہے تو خستہ جامن، گلو خشک، ہر ایک چار تولہ، تخم خرفہ، تخم کاہو، تخم خشخاش، گل سرخ، گلنار فارسی، گل گاؤزبان، اصل السوس مقشر ہر ایک دو تولہ، خاکستر مرجان، صدف دریائی سوختہ، کشتہ قلعی عمدہ ہر ایک ۶ ماشہ، افیون خالص ۹ ماشہ۔ سب دواؤں کو باریک کوٹ چھان کر رکھیں اور اس میں سے ڈیڑھ ماشہ سفوف صبح اور اتنا ہی شام کو لے کر پانی کے ساتھ کھائیں میٹھی اور نشاستہ دار غذاؤں سے پرہیز ضروری ہے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۲۴) اسپرٹ اور بجلی کے چولھے:- (الف) اسپرٹ کے چولھے یا بجلی کے چولھے پر کھانا پکانے سے کھانے میں کوئی مضرت نہیں پیدا ہوتی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) فوراً تو برا اثر محسوس نہیں ہوتا۔ لیکن اگر برابر اسپرٹ اور بجلی کے چولھوں سے کھانا پکانے میں کام لیا جاتا رہے تو غالباً نقصان کا باعث ہوگا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اس نئی تہذیب کی لعنت کا طوق جب سے ہم نے گلے میں ڈالا ہے اپنی طاقت اور دولت کو کھو کر طرح طرح کے امراض کا شکار ہو رہے ہیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۲۵) خون آلود پاخانہ:- (الف) "کاربارسن" کے نام سے ایک دوا آتی ہے۔ کیپ شولوں کے اندر دوا بھری ہوئی ہوتی ہے۔ روزانہ تین کیپ شول، ایک صبح ایک دوپہر اور ایک شام کو پانی کے ہمراہ نگل لیا کریں۔ غذا بہت ہی سادہ اور ہلکی کھائیں۔ اس کے علاوہ ایک ڈرام فی خوراک کے حساب سے کیسٹر آئل کا ایملشن کسی انگریزی دوا فروش سے بنوائیں اور وہ بھی تین خوراک روزانہ کے حساب سے پئیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) بادیان بریاں دو تولہ، ہڑ خورد بریاں ۲ تولہ، دم الاخوین ایک تولہ، کہربائے شمعی ایک تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور دو دو ماشے یہ سفوف صبح دوپہر اور شام تینوں وقت آب بارتنگ کے ساتھ دیں۔ رات کو سوتے وقت ایک عدد مربہ آملہ کلاں کھا لیا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آدھ سیر نیم گرم دودھ میں ۶ ماشے روغن بادام شیریں ملا کر رات کو سوتے وقت پی لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) پیچش اور بواسیر کے علاج سے فائدہ نہیں پہنچا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آنتوں میں کوئی خرابی ہے۔ امکان ضرور ہے۔ تشخیص کے بغیر علاج نہیں کیا جا سکتا۔ اگر تشخیص کے بعد تجویز صحیح نہ ہو تو بھی اچھا نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ معائنے کی سخت ضرورت ہے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۲۶) موساکنی:- (الف) برٹی موساکنی ہمدرد دواخانے سے طلب فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۲۷) ضعف اعصاب:- مریض کو اچھی طرح سر سے پاؤں تک دیکھنے کی ضرورت ہے۔ دیکھے اور امتحان کیے بغیر نسخہ تجویز کر دینا ناممکن ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کسی قابل اور لائق طبیب کی خدمت میں حاضر ہو کر اول تشخیص مرض کرائیے۔ اس کے بعد طبیب موصوف کے مشورے سے علاج شروع کیجئے سوال جواب میں وقت ضایع نہ کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مناسب تو یہ ہے کہ مریض کا معائنہ کرا کر باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) مریض کے حالات و کیفیات کا صحیح اندازہ کرنے کے لیے اس کو دیکھنا ضروری ہے اس کے بعد مناسب نسخے تجویز کیے جا سکتے ہیں۔ (حکیم عبدالاحد)

(ہ) حب اذاراقی بہ اضافہ کستوری، کشتہ فولاد اور مومیائی خالص تیار کر کے استعمال فرمائیں۔ صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۲۸) بچوں کے لئے شربت:- (الف) گرائپ واٹر اس کام کے لیے بہت اچھا ہے اگر اس کا استعمال کرایا جائے تو بچوں کے دانت بآسانی نکل آتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اس قسم کے شربت دیسی و انگریزی طریقوں سے بنے بنائے بازار میں کثرت سے فروخت ہوتے ہیں۔ ان میں سے کوئی شربت لے کر کام

چلائیے۔ یا ہمدرد دواخانہ دہلی سے شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ منگوا کر استعمال کرائیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۲۲۹) **طلاء مقوی**:۔ (الف) آپ نے عضو مخصوص کے نقائص نہیں تحریر فرمائے ہیں۔ اس قسم کے طلاؤں سے، کہ جن میں نہ پان باندھا پڑے نہ پٹی، بازار بھرے پڑے ہیں۔ تمام اخبار اور رسالے صرف ان ہی طلاؤں کے اشتہارات کی بدولت چل رہے ہیں۔ بلکہ اب تو بانی بھاپ اور بجلی کے اسپتال بھی کھل گئے ہیں۔ جن میں پان اور پٹی تو درکنار ضماد اور مالش کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیوں نہ آپ ان لاکھوں اشتہاروں میں سے اپنے لیے کوئی دوا منتخب کرلیں یا نمونوں کے طور پر تھوڑی تھوڑی مقداریں بہت سے مختلف طلا منگا کر باری باری سے آزمالیں کوئی نہ کوئی تو ضرور ہی موافق آجائے گا اور وہ نعوذ کامل جس کی آپ کو تمنا ہے ممکن ہو جائے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) روغن سانڈہ ۶ ماشہ، چربی شیر ۳ ماشہ، روغن بیضہ مرغ ۳ ماشہ، روغن بیر بہوٹی ۳ ماشہ، روغن مال کنگنی ۲ ماشہ، زعفران ۳ ماشہ، مشک خالص ۶ رتی، عنبر اشہب ۶ رتی۔ سب چیزوں کو ملا کر ۲۴ گھنٹے تک کھرل کریں اور بطور طلاء ۴ رتی یہ دوا کام میں لائیں۔ پان وغیرہ باندھنے کی ضرورت نہیں۔ بے ضرر دوا ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) روغن موم، روغن مشک کافور اور روغن گندک۔ تینوں ہم وزن لے کر ملائیں اور استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(د) روغن کبریت سے ضرورت پوری کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ھ) لائیکر امونیا فورٹ ۱۲ قطرے، بلاڈونا ۶ ماشہ، گلیسرین ۶ ماشہ، روغن جمال گوٹہ ۲ ماشہ۔ سب چیزوں کو ملالیں اور چار قطرے لے کر مالش کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۳۰) **سکڑی ہوئی چھاتیاں**:۔ (الف) نوجوانی میں عورتوں کے سینے کا دبا ہوا ہونا عام طور پر اس بات کی علامت ہے کہ پھیپھڑوں کا کوئی مرض موجود ہے۔ اگر خدانخواستہ اس قسم کا کوئی مرض ہے تو سینے کو ابھارنے کی تمام تدابیر ناکام ہوں گی۔ بہتر یہی ہے کہ کسی ہوشیار ڈاکٹر یا لیڈی ڈاکٹر سے مریضہ کا امتحان کرائیے۔ اور اس کی ہدایات پر عمل کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) انار کے پتے، پھول، کلی، جڑ، شاخ، اور پھل ہم وزن لے کر نیم کوفتہ کرلیں۔ پھر ان کو بیس گنے پانی میں ملا کر ہلکی آگ پر پکائیں جب دو حصے پانی باقی رہے تو چھان لیں اور ہم وزن دھوئی تلی کا تیل ملا کر ہلکی آنچ پر پانی کو اڑالیں جب روغن ہی روغن رہ جائے تو اسے چھان کر رکھیں اور پستانوں پر لگائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۲۳۱) **آنت اترنا**:۔ آنت اترنے کا صرف ایک ہی علاج ایسا ہے جو پورے طور پر قابل اعتماد ہے اور وہ آپریشن ہے۔ پیٹی یا کمانی لگانے سے اتنا ہی فائدہ ہوتا ہے کہ جس وقت تک کمانی لگی ہوئی ہے آنت نہیں اتر سکتی۔ اگر کمانی کے باوجود آپ کی آنت اتر آتی ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ کمانی خراب یا غیر صحیح ہے۔ کسی ڈاکٹر کی معرفت صحیح نمبر کی کمانی لے لیجئے بلکہ میں تو یہی مشورہ دوں گا کہ آپریشن کرا ڈالیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کسی قابل سرجن سے آپریشن کرالیجئے۔ دواؤں سے اس مرض کو دفع کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بہتر ہے کہ آپریشن کرالیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۳۲) **گھٹنے کا درد**:۔ (الف) آپ سب سے پہلے اپنے مسوڑوں کو خود دیکھئے یا کسی کو دکھائیے کہ وہ متورم تو نہیں ہیں یا ان سے خون یا پیپ تو نہیں نکلتی۔ اگر خون یا پیپ کا اخراج ہوتا ہے تو آپ سب سے پہلے اسی کا علاج کرائیے۔ گھٹنے کا درد خود ہی رفع ہو جائے گا۔ اگر مسوڑوں کی کوئی شکایت نہیں ہے تو "اٹیوفین" کی چند گولیاں استعمال کر لیجئے یہ شکایت دور ہو جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بندہ نواز آپ کو چاہیئے کہ کسی قابل طبیب کے مطب میں جا کر باقاعدہ علاج شروع کیجئے۔ آپ کا مرض ایسا نہیں ہے جس کا علاج سوال و جواب سے کیا جا سکے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ہمدرد صحت کے دق نمبر میں میرے مجربات شائع ہو چکے ہیں تیار کر کے استعمال کرائیں (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(د) کشتہ گئو دنتی ایک سرخ حلوا گھی کوار میں ملا کر صبح کو کھائیے اور گھٹنے پر روغن موم کی معمولی مالش کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ھ) گھٹنے کے درد کا سبب دق ہی ہے۔ اکسیر سل و دق استعمال کیجئے جس کا نسخہ پچھلے سال خاص نمبر میں میری طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ اور سلسلے میں کئی اصحاب کی طرف سے اس کی تصدیق بھی ہو چکی ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۳۳) **کشتہ طوطیا سفید**:۔ کوئی جواب نہیں آیا۔ (مینجر)

(۲۳۴) (مکرر) **ضعف عامہ**:۔ آپ کو صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ صرف اپنی عادتیں اپنی مرضی کے مطابق ڈھال لیں۔ جی چاہے یا نہ چاہے۔ اور سستی معلوم ہو یا کمزوری، بہرحال آپ ایک دو ہفتے تک طبیعت پر جبر کر کے مقررہ وقت پر ضرور بستر چھوڑ دیں۔ اور سیدھے غسل خانے میں تشریف لے جا کر ٹھنڈے پانی سے غسل کرلیں۔ سستی اور تکان دور ہو جائے گی۔ اس کے بعد آپ کم از کم دو ڈھائی میل اچھی تیز رفتار سے کسی کھلی ہوئی سڑک پر آبادی سے باہر ٹہلنے کو چلے جائیں اور واپس آئیں۔ اس کے بعد ناشتہ کریں جس میں موسم کے پھل بھی شامل ہوں۔ پھلوں کا استعمال دوپہر کے کھانے کے بعد اور رات کے کھانے کے بعد بھی صرف جائز ہی نہیں بلکہ مفید ہوگا آپ ہر ایک پھل اس کے موسم میں کھا سکتے ہیں۔ پھلوں کا استعمال بعد غذا مفید ہوتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سیب آپ کے لیے بہت مفید ہوگا۔ رات کو سوتے وقت ۲ عدد مربہ آملہ دھو کر کھا لیا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) صبح اُٹھ کر ورزش جو آپ کو پسند ہو تھوڑی دیر کیجئے۔ پھر اس کو روزانہ آہستہ آہستہ بڑھائیے۔ ورزش سے فراغت کے بعد جب پورا سکون ہو جائے تو غسل فرمائیے۔ اس کے بعد خون پیدا کرنے والا ناشتہ کیجئے۔ کھانے کے بعد خفیف مقدار میں موسمی پھل استعمال میں رکھیے۔ چند دنوں میں آپ سستی کے بغیر صبح کو اُٹھنے لگیں گے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۳۴) ضعف ہاضمہ وغیرہ:- (الف) جو علامات آپ نے لکھی ہیں وہ بالعموم اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب جسم میں وٹامن ب کی کمی ہو۔ "بیٹابین" کے نام سے ان مخصوص وٹامنز کی گولیاں بھی آتی ہیں اور انجکشن بھی۔ اگر انجکشن پسند ہوں تو انجکشن لگوائیے ورنہ گولیاں استعمال کیجئے۔ خدا نے چاہا تو ضرور فائدہ ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) غذا کے بعد دونوں وقت ۷ ماشہ جوارش کمونی استعمال کر لیا کیجئے۔ رات کو سوتے وقت معجون فلاسفہ ۹ ماشہ کھا کر اوپر سے عرق بادیان پیجیے۔ چند دن میں شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جوارش جالی نوس ۹ ماشہ ہمراہ عرق بادیان رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) جوارش کمونی سات ماشے کھانے کے بعد دونوں وقت کھائیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالی نوس نو ماشے کھایا کریں اور رات کو سوتے وقت مفرح مشکیں ایک ماشہ دودھ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۳۵) سنہری بال کرنے کا نسخہ:- (الف) جہاں تک مجھے معلوم ہے سر کے بالوں کا سیاہ ہونا کوئی مرض نہیں ہے۔ ہمدرد صحت میں بیماریوں کے متعلق مشورے دیے جاتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۲۳۶) بول خونی:- (الف) مریض کے قارورے کا کیمیاوی اور خوردبینی معائنہ کرائیے اگر شکر آتی ہو تو انسولین کے انجکشن لگوائیے اگر پیشاب میں کچھ اور اجزا آتے ہیں تو تحریر فرمائیے یا مقامی طور پر علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مقامی معالج سے علاج کرائیں۔ معائنے کی ضرورت ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) مریض کے موجودہ مرض کی پوری کیفیت لکھیے۔ معائنے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(د) اوّل اندری جلاب تین دن تک دیں۔ پھر لائیکر سنشل فلیوا کیوب ایٹ کو ۱۵-۱۵ بوند ایک گھونٹ پانی میں حل کر کے صبح دوپہر اور شام کو وقت پی کر اوپر سے دودھ کی لسی، چھاچھ یا شربت بزوری پی لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۳۷) سنکھیا سیاہ:- کوئی جواب نہیں آیا۔ (مینجر)

(۲۳۸) سفید داغ:- مریض کو دیکھے بغیر تو وہی دوائیں لکھی جا سکتی ہیں جو غالباً استعمال میں آ چکی ہوں گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) چھوٹی ہڑ پہلے روز ایک عدد دوسرے دن دو عدد صبح کے وقت کھا کر اوپر سے دودھ پی لیا کریں۔ دس دن میں دس ہڑیں کھا کر بیس دن میں ایک ایک کم کر کے ختم کر دیں۔ نتیجے سے ضرور مطلع کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) جواب نمبر ۱۴۶ (جنوری ۱۹۳۹ء) پر عمل کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۳۹) تلی اور جگر بڑھنا:- پہاڑ پر چڑھنا اور اُترنا بہت اچھی ورزش ہے۔ اگر آپ روزانہ یہ ورزش کرتے رہیں اور اتنی دور تک چڑھ کر اترا کریں کہ بھوک لگنے لگے تو آپ کو مرطوب آب وہوا کچھ نقصان نہ دیگی۔ تلی یا جگر اگر بڑھ گئے ہیں تو مقامی طور پر کسی معالج کو دکھا کر مناسب علاج کرائیے۔ روزانہ علی الصباح اگر دو گرین کی مقدار میں کونین کھا لیا کریں تو بہت اچھا ہے۔ شربت فولاد کا استعمال بھی آپ کے لیے مفید ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کھانے کے بعد جوارش جالی نوس سات ماشے اور رات کو سوتے وقت اطریفل اسطوخودوس سات ماشے کھا لیا کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد)

(۲۴۰) آنکھ کا جالا:- (الف) آنکھ کے امراض کے کسی ماہر خصوصی کو دکھائیے اگر بہت ہلکا ہلکا سا جالا ہو تو مرہموں کے استعمال سے اس کا کٹ جانا ممکن ہے اس کا بھی امکان ہے کہ اگر جالا بالکل پتلی کے سامنے ہو اور بینائی کے راستے میں حائل ہے تو آپریشن کر کے مصنوعی پتلی بنا دی جائے اور آنکھ بینا ہو جائے۔ بہرحال کسی ماہر خصوصی سے مشورہ کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حب سبز جس کا نسخہ میری جانب سے ہمدرد صحت میں شائع ہو چکا ہے استعمال کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) درحقیقت مریض کی آنکھ دیکھ کر فیصلہ ہو سکتا ہے کہ آنکھ کی سفیدی رفع ہو جائے گی یا نہیں۔ بہرحال آپ ۱ ماشہ ماشہ بھر مامیران چینی، کافور بھیم سینی اور کاجل کو آب پیاز میں گھس کر اور شہد ایک تولہ ملا کر قطرہ قطرہ آنکھ میں ٹپکایا کریں۔ ہزارہا مریض اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ (حکیم لالہ سری رام)

(د) ۲ ماشہ شیر برگد میں خوب حل کر کے آنکھ میں دونوں وقت لگائیں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۴۱) مختلف خواص کا تیل:- آپ ایک ہی تیل سے تمام کام لینا چاہتے ہیں۔ زخم بھرنے کی دوائیں الگ ہیں اور درد اور ورم دور کرنے کی الگ۔ آپ کو جو تکلیف ہو وہ لکھیے اس کے لیے نسخہ بتا دیا جائے گا۔ درد دور کرنے کے لیے بازار میں بہت سی چیزیں بک رہی ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) مشک کافور، ست اجوائن اور ست پودینہ ہم وزن لے کر شیشی میں ڈالیں اور ضرورت کے وقت روغن بادام چہار چند میں ملا کر استعمال کریں تمام ضرورتیں پوری کرے گا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) پوست بیخ آک سبز دو تولہ لے کر روغن کنجد ۴ تولہ میں جلائیں اور چھان کر خارجی طور پر استعمال کریں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۴۲) **جوڑوں کا درد وغیرہ:**۔ جوڑوں کے درد اور ورم کے لیے "ایٹوفین" کی گولیاں بہت ہی مفید ہیں۔ لیکن یہ درود شریف کی طرح ہر مرض کی دوا نہیں ہیں۔ ورم رحم اور سیلان رحم کے لیے علیحدہ دوا پلائیے۔ اور دل و دماغ کی قوت کے لیے اور خون زیادہ پیدا کرنے کے لیے فولاد کے مرکبات کا استعمال کیجیے۔ چالیس بوند فی خوراک کے حساب سے روزانہ تین مرتبہ ایسٹنس سیرپ کا استعمال بعد غذا خون بہت کافی مقدار میں پیدا کر دیتا ہے اور ایک بڑی حد تک سیلان الرحم کے لیے بھی نافع ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خط و کتابت سے کام نہیں چل سکتا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) جواب نمبر ۱۴۴ (جنوری ۳۸ء) غور سے ملاحظہ فرمائیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۴۳) **زکام و نزلہ وغیرہ:**۔ (الف) آپ کے خون میں کیلسیم کی مقدار کم ہے۔ آپ جہاں تک ممکن ہو دن رات کھلی ہوا اور دھوپ میں رہیئے۔ "دوکیلزانا" یا "کیل ریپڈ" اور کاڈلور آئل کا استعمال کیجیے یا کیلسیم کے انجکشن لگوا لیجیے۔ اور لیموں اور سنگتروں کا زکام کی حالت میں بھی بہ کثرت استعمال کیجیے۔ سب شکایتیں خدا نے چاہا تو رفع ہو جائیں گی۔ اکثر لوگ زکام کی حالت میں یا سرد موسم میں سنگترہ یا لیموں استعمال کرتے ڈرتے ہیں۔ لیکن یہ واقعہ ہے کہ ان دونوں چیزوں سے بہتر زکام اور نزلے کے لیے کوئی دوا نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مناسب تو یہ ہے کہ آپ معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں ورنہ "چون پراش اولیہ" استعمال کریں جو امراض سینہ کے لیے از حد مفید ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) کشتہ گئودنتی ۴ چاول خمیرہ گاؤزباں سادہ ایک تولہ میں ملا کر کھائیں۔ پھر اوپر سے دودھ پی لیا کریں۔ کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالینوس ۳-۳ ماشے استعمال کیجیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۴۴) **شقاق اطراف:**۔ (الف) عمر کا تقاضا ہے معمولی دواؤں سے جو مقامی طور پر مل سکیں علاج کرتے رہیئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) جوہر عشبہ استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) موم زرد میں بکری کے گردے کی چربی کو حل کر کے رکھیں اور ہاتھ پاؤں کی جلد پر روزانہ خوب ملیں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ دودھ اور پھل وغیرہ استعمال میں رکھیں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۴۵) **پیٹ کے کیڑے:**۔ (الف) پیٹ کے کیڑے عام طور پر تین قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) کیچوے (۲) کدو دانے (۳) چھوٹے۔ تینوں کے لیے علیحدہ علیحدہ دوائیں استعمال ہوتی ہیں۔ کدو دانوں کے لیے ایکسٹریکٹ فیلیس لیکوئڈ ایک بہت ہی معتبر دوا ہے۔ مقامی طور پر کسی ڈاکٹر کے مشورے سے استعمال کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) قلعی رانگ ایک تولہ کے جو برابر ٹکڑے کاٹ کر مصری ۵ تولہ کے ہمراہ کھرل کریں جب رنگ سیاہ ہو جائے تو کپڑ چھان کر کے رکھیں اور ۲ ماشے یہ دوا پانی کے ساتھ کھلائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) باؤبڑنگ، کمیلہ اور برگ نیم ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں اور ۳ گنے شہد میں معجون بنا لیں اور صبح و شام دونوں وقت ۳-۳ ماشے یہ معجون کھلائیں۔ چند روز میں کیڑے نکل جاتے ہیں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۴۶) **امراض نسائی:**۔ (الف) مرض میں کافی پیچیدگی معلوم ہوتی ہے مریضہ کو دیکھے بغیر کوئی نسخہ تجویز کر دینا مناسب نہیں ہے۔ میں آپ کو یہی مشورہ دوں گا کہ کسی نہایت ہوشیار اور تجربہ کار لیڈی ڈاکٹر کو دکھائیے اور اس کی ہدایات پر عمل کیجیے۔ ضرورت ہو تو بائیں کولہے کے جوڑ کی تصویر عکس ریز سے لے لی جائے تاکہ یہ تحقیق ہو سکے کہ جوڑ میں تو کوئی خرابی نہیں ہے۔ مریضہ کے پھیپھڑوں کا بھی امتحان آلات اور عکس ریز کے ذریعے سے ضروری ہے۔ اگر اطمینان ہو جائے کہ کوئی شدید مرض نہیں ہے تو مانع حل تدابیر ترک کر دی جائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) مریض کا معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں۔ ورنہ روپیہ اور وقت برباد ہوگا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) صحیح مشورہ کے لیے مریضہ کا معائنہ بہت ضروری ہے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

سوالات؟

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے زیادہ ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں۔
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو دو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لیے فی سطر تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں۔
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں، شایع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) رسالہ کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیے، ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہرحال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ یا لفافے استعمال کیے گئے ہیں۔ مینجر "ہمدرد صحت"

---

(۱) دودھ اور گھی کی جانچ اور پہچان کا طریقہ کیا ہے؟ ان چیزوں کا خالص حالت میں ملنا آج کل جس قدر مشکل ہو گیا ہے وہ ہر شخص جانتا ہے۔ اس لیے جانچ اور پہچان کا صحیح ہونا بہت ضروری ہے۔ لیکٹومیٹر نامی آلہ بھی چنداں مفید ثابت نہیں ہوا۔ طریقہ امتحان آسان ہو۔ (خریدار نمبر ۸۸۹۰)

(۲) میرے ایک عزیز تقریباً چھ مہینے سے ہرنیا میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ انکی بائیں طرف کی آنت اتر آئی ہے علامت صرف یہ ہے کہ زیر ناف جانگ کے پاس ایک رگ سی ابھری ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ لیٹنے سے وہ رگ ابھری ہوئی نہیں رہتی بلکہ جسم برابر ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹروں سے معائنہ کرانے کے بعد تشخیص ہوا کہ یہ ہرنیا ہے ایلوپیتھی میں اس کا علاج آپریشن کے سوا اور کچھ نہیں ہے لیکن کہتے ہیں کہ آپریشن کے بعد اکثر پھر آنت اتر آتی ہے۔ فی الحال ڈاکٹروں کے مشورے سے وہ کمانی استعمال کر رہے ہیں۔ از راہ کرم یہ بتایئے کہ یونانی طب میں اس مرض کا کوئی کارگر علاج ہے یا نہیں۔ (خریدار نمبر ۱۸۷۸)

(۳) تین برس کی بچی کو میعادی بخار رہا تھا صحت کے بعد اس کی کمر اور کولہے کے اعصاب بے کار ہو گئے اور وہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئی مختلف تیلوں کی مالش سے اب وہ چوپایوں کی طرح چلتی پھرتی ہے۔ ایک شخص نے ایک دوا تیار کرنے کو بتائی ہے جس میں ایک بوٹی "داخیک" ہے۔ اس بوٹی کا پانی نکالنے سے پہلے ہاتھوں میں تیل ملنے کی ہدایت کی گئی ہے تاکہ خارش نہ ہونے پائے۔ اس سے زیادہ بوٹی کی کوئی ماہیت نہیں معلوم ہو سکی حذاق کرام از راہ کرم بتائیں کہ یہ بوٹی کہاں سے ملے گی۔ بچی کی عمر اب ۵ سال ہے۔ (ایک ناظر)

(۴) میرا لڑکا اس وقت تین سال ۹ مہینے کا ہے۔ پہلے اسے بخار آیا کرتا تھا۔ حال میں کچھ کدو دانے پیٹ سے خارج ہوئے تو بخار جاتا رہا۔ مگر اس وقت پیٹ بڑا ہو گیا ہے۔ بدن پیلا معلوم ہو رہا ہے۔ غذا کھاتا ہے اور وہ ہضم بھی ہو جاتی ہے مگر ڈکاریں کثرت سے آیا کرتی ہیں۔ بچہ دن بہ دن کمزور ہوتا چلا جا رہا ہے۔ (خریدار نمبر ۷۱۱۵)

(۵) مریضہ کی عمر ۲۸ سال ہے۔ اس کے بائیں ہاتھ پاؤں میں دو سال سے مسّے نکل رہے ہیں۔ اس سال شکایت زیادہ ہے۔ پہلے مسّے باریک باریک سیاہ رنگ کے نکلتے ہیں، پھر بڑھ کر سفید اور گچھا سا بنا لیتے ہیں۔ ۲۲ سال سے سنگرہنی کی شکایت بھی ہے۔ (خریدار نمبر ۵۷۹۳)

(۶) ایسی دوا کی ضرورت ہے جو مٹاپے کو شرطیہ دور کرے، اور دل و دماغ کی کمزوری کو دور کر کے مادہ تولید کو بڑھائے۔ مریض کی عمر ۳ سال ہے تھائرائڈ اور اس کے مرکبات دل پر خراب اثر کرتے ہیں اس لیے وہ خارج از سوال و جواب ہیں۔ (ایک ڈاکٹر خریدار نمبر ۸۷۵۹)

(۷) میری اہلیہ کی عمر تقریباً ۲۰ سال ہے۔ ۶ سال پہلے مریضہ کے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں کچھ ابھار سرخی لیے ہوئے ظاہر ہوئے، پھر خود بخود ہتھیلی مختلف جگہ سے پھٹنے لگی۔ اور اس میں سے سوائے خون کے کچھ نہیں نکلتا تھا۔ ۶ ماہ بعد بچہ پیدا ہوا اس کے چوتڑ پر پھنسیاں نکلیں۔ اس وقت اس بچے کی عمر ۵ سال سے کم ہے۔ اس بچے کی پیدائش کے بعد مریضہ کو ملیریا بخار آیا اور بائیں ہاتھ کا مرض خود بخود جاتا رہا۔ اب دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بھی بالکل صاف ہے۔ لیکن انگلیوں کے پوروں پر سیدھی جانب زیادہ اثر ہے۔ انگلیاں خود بخود پھٹتی ہیں اور اس میں سے سوائے ذرا سے خون کے کچھ نہیں نکلتا۔ یہ ہاتھ بہت گرم معلوم ہوتا ہے اور مریضہ اس ہاتھ سے کوئی کام نہیں کر سکتی۔ عرق مطبوخ ہفت روزہ کا مسہل بھی دے چکا ہوں جونک بھی لگوا چکا ہوں لیکن سب بے سود رہیں۔ مجھے آٹھ سال ہوئے آتشک ہو چکی ہے سلوسان کے انجکشن سے بالکل آرام ہو گیا ہے۔ مریضہ کو اور کوئی شکایت نہیں ہے۔ مریضہ کی گود میں اس وقت ۱½ ماہ کا بچہ ہے۔ مریضہ کو ادرار حیض میں اس مرتبہ بھی بہت کمی رہی۔ اس سے پہلے تین بچوں کی پیدائش کے بعد بھی یہ کمی ہوتی رہی ہے۔ (خریدار نمبر ۸۴۶۳)

(۸) میری بیوی کے تقریباً نو سال سے ایام بند ہیں اس کے لیے آسان اور بے ضرر نسخہ تجویز فرمائیں۔ اس عرصے میں کافی علاج کیے لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ عمر تقریباً ۳۱ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۸۲۲۸)

(۹) ایک شادی شدہ ۱۷ سال کی لڑکی کو دس مہینے سے یہ شکایت ہے کہ اس کے پستان ماہواری ایام کے ۷، ۸ دنوں میں سخت ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد ۲۲ دن

تک آرام رہتا ہے۔ عام صحت درست ہے۔ پستانوں پر آب زن کیے گئے مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ (خریدار نمبر ۷۴۲۱)

(۱۰) ایک لڑکی کے چہرے پر مہاسے نکل رہے ہیں ابھی زیادہ تو نہیں ہیں لیکن خوف ہے کہ کہیں زیادہ نہ ہو جائیں۔ اطبائے کرام سے التجا ہے کہ کوئی نسخہ تحریر کریں خواہ وہ کتنا ہی مشکل ہو۔ لڑکی شادی شدہ ہے۔ عمر ۱۸ سال ہے۔ (ایک ناظر)

(۱۱) میرے ہاں جنوری ۱۹۳۶ء میں بچہ پیدا ہوا جو سوا مہینے زندہ رہ کر فوت ہو گیا۔ پھر ۱۹۳۸ء میں دوسرا بچہ آٹھویں مہینے پیدا ہوا جو ایک دو دن زندہ رہ کر انتقال کر گیا۔ اب پھر اُمیدواری کا تیسرا مہینہ ہے۔ اطبائے کرام سے بذریعہ ہمدرد صحت عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمائیں جسے دورانِ حمل میں استعمال کرانے سے بچہ تن درست اور طاقت ور بغیر کسی تکلیف کے پیدا ہو۔ گھر میں صحت اچھی ہے۔

اپنے متعلق یہ عرض کرنا ہے کہ مجھے آج سے بیس برس پہلے بیس سال کی عمر میں پیشاب روکنے سے بہت تھوڑی مدت (چند ماہ) کے لیے سوزاک کی شکایت ہوئی تھی۔ اس کے بعد آج تک یہ مرض کبھی ظاہر نہیں ہوا۔ اعصاب کم زور ہیں عمر ۴۰-۴۱ سال ہے۔ خاندانی حالات نہایت دردناک ہیں ایک ہی حقیقی بھائی تھا جو عین عالم شباب میں داغ مفارقت دے گیا۔ اطبائے کرام میری اس عاجزانہ درخواست پر کما حقہٗ توجہ مبذول فرمائیں تو احسان ہوگا۔ (ایک غم زدہ سائل)

(۱۲) دمے کے قطعی استیصال میں اگر کوئی صاحب کسی نسخے سے ۷۵ فی صدی کامیاب ہوئے ہوں تو خدا کے لیے شائع فرمائیں اور دورے کو روکنے کے لیے کوئی دوا بتایئے۔ (خریدار نمبر ۸۵۳۲)

(۱۳) مجھ کو گندھک سرخ اصلی کی ضرورت ہے۔ جو صاحب دے سکتے ہوں وہ اس کی قیمت سے مطلع فرمائیں۔ کیا گندھک سرخ کی کوئی حقیقت بھی ہے یا یہ فقط ہوسوں اور کیمیاگروں کی کوری باتیں ہی باتیں ہیں۔ (ایک خریدار)

(۱۴) میرا چار سالہ بچہ پیدائشی سوہضمی و نزلہ دائمی میں مبتلا ہے۔ ایک سال سے ٹانسلز بڑھ گئے ہیں ڈاکٹر کی رائے ہے کہ انہیں نکلوا دیا جائے۔ مگر کچھ لوگوں کا بیان ہے کہ یہ دوبارہ نکل آتے ہیں اور نکلوانا بے سود ہوتا ہے۔ بچے کی عام صحت خصوصاً دماغی حالت بہت کم زور ہوتی جا رہی ہے۔ (خریدار نمبر ۵۵۳۵)

(۱۵) پوست بیضۂ مرغ کے کشتہ کرنے کی ترکیب و اس کے خواص تحریر فرمایئے۔ (خریدار نمبر ۴۳۷۲)

(۱۶) میرے دائیں فوطے میں دو مہینے سے سائیکل کی سواری کی وجہ سے ورم ہو گیا ہے۔ سوزاک یا آتشک کبھی نہیں ہوا۔ ڈاکٹر ہائیڈروسیل بتاتے ہیں۔ آپریشن سے ڈرتا ہوں۔ اطبائے کرام کوئی مجرب نسخہ درج کریں۔ (خریدار نمبر ۵۴۳۸)

(۱۷) میری بائیں ٹانگ میں ٹخنے سے لے کر چوتڑ تک درد رہتا ہے پانچ سال سے یہ درد معمولی تھا اس سال اس درد میں دن بدن ترقی ہو رہی ہے عوام اس کو رینگن یا لنگڑی درد بتاتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۵۱۸۹)

(۱۸) پانچ چھ سال سے گھنے بالوں کی جگہ (سر اور ڈاڑھی) میں خارش ہوتی رہتی ہے۔ پلکوں کے بال جھڑ گئے ہیں۔ کوئی صاحب نسخہ تجویز کر کے شکر گزار فرمائیں پہلے کئی علاج کرائے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ (خریدار نمبر ۸۱۲)

(۱۹) مجھے اپنی ایک سالہ بچی کے لیے چورن کے ایسے نسخے کی ضرورت ہے جس کے استعمال سے اس کی غذا ٹھیک ہضم ہو جائے۔ دانتوں کے نکلنے کے زمانے کی تکلیفوں سے محفوظ رہے۔ فاضل اطبا توجہ فرمائیں ممنون ہوں گی۔ (والدہ نجمہ سلطان خریدار نمبر ۶۸۳۲)

(۲۰) مجھے کپڑا دھونے کے صابون کا ایسا مجرب نسخہ درکار ہے جو سہل الحصول اور کم خرچ ہو۔ علاوہ اس کے گھسے کم اور اس میں کسی طرح کی خوش بو و بدبو نہ ہو۔ تیاری خواہ تیل یا چربی میں ہو لیکن وہ ہلکا اور جھین زیادہ پیدا کرنے والا ہو۔ بنانے میں طوالت نہ ہو۔ بازاروں میں جو صابون فروخت ہوتے ہیں، ان سے اچھا ہو۔ لاگت ہر حال میں کم ہو اور نفع زیادہ ہو اگر چربی میں بنایا جائے تو چربی کی بو کس طرح زائل کی جائے؟ سوڈا کاسٹک جو عام طور پر استعمال ہوتا ہے وہ کتنے نمبر کا ہوتا ہے۔ (خریدار نمبر ۵۷۵۵)

(۲۱) میری ران کے اوپر کے حصے میں اندرونی طرف دو انچ قطر کا ہلکا سفید داغ ہے جس کو پنجابی زبان میں تھم کہتے ہیں۔ یہ داغ دس سال سے ہے۔ اب تک کوئی تکلیف نہ تھی۔ اب بھی کبھی کبھی اس کا رنگ سُرخ ہو جاتا ہے۔ جلد پر خارش ہوتی ہے اور اندر جلن سی محسوس ہوتی ہے۔ اس جگہ بال تھوڑے ہیں۔ پسینہ خوب آتا ہے (خریدار نمبر ۶۲۴۴)

(۲۲) میری عمر ۲۷ سال ہے۔ ہاضمہ خراب ہے قبض رہتا ہے۔ جریان اور احتلام کی شکایت ہے۔ دماغی کم زوری بھی ہے۔ بلا ارادہ پیشاب کے بعد قطرے آجاتے ہیں۔ کانوں میں آوازیں اور آنکھوں کے سامنے بھنگے نظر آتے ہیں۔ سرد میٹھی اور مغلظ چیزیں صحت پر بُرا اثر کرتی ہیں۔ قوت باہ کی کمی ہے۔ مجرب اور آسان نسخہ درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۸۴۹۰)

(۲۳) میرے چھوٹے بہن بھائی کم زور اور اکثر بیمار رہتے ہیں۔ ان کے لیے کسی ایسے نسخے کی ضرورت ہے جس کے استعمال سے وہ تن درست اور توانا رہیں۔ دل، دماغ اور معدے کی کم زوری کا خاص طور پر خیال رکھا جائے۔ اگر کسی دوا میں عمر کی قید ہو تو یہ بھی درج کی جائے کہ کس عمر تک کے بچے کو یہ دوا استعمال کرائی جائے۔ (خریدار نمبر ۶۸۲۷)

(۲۴) دو مہینے ہوئے کہ میری کمر میں درد ہوا تھا۔ چند اطبا کے علاج سے درد چوتڑ میں دائیں جانب آگیا۔ موجودہ حالت میں درد کبھی ران میں، کبھی پنڈلی میں اور کبھی چوتڑ میں واپس ہو جاتا ہے۔ درد کے دورے میں اگر اجابت ہو جائے یا کسی وجہ سے پسینہ آجائے تو کمی ہو جاتی ہے۔ ریاح رک جائیں تو درد میں بہت تیزی ہو جاتی ہے۔ (خریدار نمبر ۵۱۴۸)

(۲۵) جوالاکھی بوٹی کے افعال وخواص کیا ہیں اور یہ کس مقام سے دست یاب ہو سکتی ہے؟ (ایک خریدار)

(۲۶) تقریباً دو سال ہوئے کہ میرے بائیں گھٹنے میں شیشے پر گر پڑنے سے بہت بڑا زخم ہو گیا تھا۔ پانچ مہینے تک مقامی ہسپتال میں رہنا پڑا۔ زخم تو اچھا ہو گیا مگر سیدھا پاؤں بندھے رہنے کی وجہ سے بیکار سا ہو گیا۔ اس کے پٹھے اکڑ گئے ہیں۔ اب ٹانگ اچھی طرح نہیں مڑ سکتی۔ کوئی ایسا نسخہ یا ترکیب بتائیے جس سے پٹھے نرم پڑ کر ٹانگ کھل جائے۔ عمر ۲۰ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۹۰۳۶)

(۲۷) مچھروں کو دفع کرنے کے لیے کم خرچ بالانشین ترکیب مطلوب ہے۔ (خریدار نمبر ۸۳۱۱)

(۲۸) ایک لڑکا غیر شادی شدہ ہے اُس کی عمر اس وقت بیس سال ہے۔ پانچ سال تک مشت زنی اور اغلام کی عادت میں مبتلا رہا۔ ان دونوں بُری عادتوں کی وجہ سے اس کا دل، دماغ اور آنکھیں بہت زیادہ کمزور ہو گئیں اور تقریباً قریب تمام اعضا بھی کمزور ہو گئے ہیں۔ قد بہت چھوٹا رہ گیا ہے اور بدن کا رنگ بالکل سفید ہو گیا ہے۔ عضو مخصوص کی کمر پر دانے پیدا ہو گئے ہیں اور عضو مخصوص لمبائی میں چھوٹا اور کمزور ہو گیا ہے۔ بعض وقت اٹھتے بیٹھتے یا دل میں فاسد خیال آ جانے کی وجہ سے مادہ نکل آتا ہے کبھی کبھی رات کو سوتے وقت پیشاب کرنے کے بعد پیشاب کی نالی میں جلن سی پیدا ہو جاتی ہے۔ بدن میں خارش بھی ہے۔ خارش کے بعد بدن پر چھوٹے چھوٹے دھبڑ پڑ جاتے ہیں۔ مہربانی فرما کر کوئی ایسا مفید اور مجرب یونانی نسخہ مع پرہیز تحریر فرمائیں جو ان سب شکایتوں کو جلد رفع کر کے بدن میں قوت پیدا کر دے اور مریض کو سُرخ و سفید بنا دے۔ (ایک خریدار)

(۲۹) میری عمر پندرہ سال ہے اور میں غیر شادی ہوں۔ ڈھائی برس تک جلق کی عادت رہی۔ لیکن ۱½ برس سے بچا ہوا ہوں۔ دو برس سے احتلام کی شکایت ہے۔ مادہ پتلا ہے۔ ضعف معدہ، ضعف قلب، دائمی قبض اور دائمی دردسر کی شکایت ہے۔ جگر کا فعل خراب ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ موسم سرما اور برسات میں اکثر زکام کی شکایت رہتی ہے۔ پیشاب جلد جلد ہوتا ہے۔ منہ سے کچی بلغم آتا ہے۔ ڈاکٹر سعید احمد بریلوی خصوصیت سے توجہ کریں۔ اطبا لکھیں کہ کون سی غذا بہت فائدہ مند ہو گی؟ (ایک طالب علم)

(۳۰) مریضہ کی عمر ۲۵ سال ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد مریضہ کو پیشاب کبھی سُرخ اور کبھی سفید آنے لگا ہے۔ تین مہینے سے ہاتھ اور پیروں کے پوروں میں دُکھن ہے۔ مریضہ دُبلی اور کمزور ہے۔ کبھی کبھی بے ہوشی کا دورہ بھی ہوتا ہے۔ (خریدار نمبر ۶۳۵۸)

ہمدرد صحت کا ضبط تولید و اصلاحِ نسل نمبر

جناب مفتی شوکت علی صاحب فہمی ایڈیٹر اخبار دین و دنیا، دہلی

ہمدرد صحت دہلی اس وقت ہندوستان کا سب سے ممتاز طبی جریدہ ہے جو چودہ پندرہ ہزار کی تعداد میں ہر مہینے شائع ہوتا ہے اور ہندوستان کے اعلیٰ اور سنجیدہ طبقے میں بے حد مقبول ہے۔ ہمدرد صحت کے دفتر سے برابر خاص نمبر شائع ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ہمدرد صحت کا دق اور سل نمبر اُردو لٹریچر میں نایاب اضافہ تھا۔

حکیم حاجی عبدالحمید صاحب دہلوی نے حال میں ہمدرد صحت کا ضبط تولید اور اصلاح نسل نمبر شائع کر کے اُردو زبان میں ایسا مواد فراہم کیا ہے جو اس وقت تک ناپید تھا۔

ضبط تولید اور اصلاح نسل اس وقت یورپ کا اہم ترین موضوع ہے۔ لیکن ہندوستانی اس موضوع پر اس لیے قلم اُٹھاتے ہوئے ڈرتے ہیں کیوں کہ ہندوستان کی جھوٹی تہذیب ابھی تک اس مفید موضوع پر عام بحث کی اجازت نہیں دیتی۔ حکیم عبدالحمید صاحب کی جسارت کی تعریف کرنی چاہیے کہ انہوں نے اس اہم ترین موضوع پر ایک مخصوص نمبر شائع کر کے ملک و قوم کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔

یہ خاص نمبر بڑی تقطیع کے ڈھائی سو صفحات پر مشتمل ہے۔ ٹائیٹل نہایت خوش نُما۔ بیس پچیس نوٹو بلاک کی تصاویر ہیں، چالیس کے قریب لیتھو کی تصاویر ہیں اور سَو کے قریب لاجواب مضامین ہیں جو مشرق و مغرب کے ماہرین فن کے زورِ قلم کا نتیجہ ہیں۔

یہ خاص نمبر نہایت دیدہ زیب ہے اور ترتیب میں سلیقہ اور قابلیت جھلک رہی ہے۔ ضرورت ہے کہ ہندوستان کا کوئی گھر اس نمبر سے خالی نہ رہے۔ کیوں کہ یہ خاص نمبر نہیں ہے بلکہ ضبط تولید اور اصلاح نسل پر ایک نہایت مستند اور صحیح کتاب ہے۔ اس خاص نمبر کی قیمت بارہ آنے ہے۔

دشمن جان امراض کی فہرست

کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟

- بچوں کی بیماریاں
- آنکھوں کی بیماریاں
- امراض جگر و معدہ
- سرعت انزال
- ذیابطیس
- پیچش
- کمزوری عضو
- کمزوری دماغ
- بالوں کی بیماریاں
- کمزوری اعضا بوجہ ضعف ہاضمہ
- ضعف قلب
- امراض مخصوصہ
- ضعف جگر
- ناصور
- جریان
- دمہ
- سوزاک
- آتشک
- ضعف باہ
- نامردی
- نزلہ
- اسقاط حمل
- خرابی ایام
- سیلان الرحم
- امراض خون
- بے لذتی
- احتلام
- دق وسل
- کنٹھ مالا
- پائیریا
- تلی
- امراض مخصوصہ
- گٹھیا
- طاعون
- جنون

تحریر محمود ۳۹ء — شفاعت احمد

اگر ایسا ہو

توآیندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کرلیجیے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں۔ ماہرین فن اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں۔ انشاءاللہ آپ بھی اسی خادم ملک و فن دواخانہ کی دوائیں استعمال کرکے مایوس نہیں ہونگے۔ خادم مینجر ہمدرد دواخانہ دہلی

درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہے کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا"

شہید فن ہمدرد خلاق حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ بانی "ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی"

MUMSIK BENAZIR
ممسک بےنظیر (رجسٹرڈ)
ممسک بینظیر (رجسٹرڈ)
کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا ہے۔ اس دوا کے خواص اس قدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپ کو آج تک کسی پر اثر اور مفید دوا استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے، تو ممسک بےنظیر کا تجربہ کیجئے۔
ممسک بےنظیر ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے۔ قوت اور امساک کے متعلق جس قدر دوائیں اب موجود ہیں ان میں اور ممسک بےنظیر میں یہ فرق ہے کہ ممسک بےنظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ ممسک بےنظیر نہایت قیمتی دواؤں سے مہینوں میں تیار کی جاتی ہے
مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) تین روپیہ۔ شاندار فہرست طلب کیجئے۔
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

رجسٹرڈ
دولابی
عرق عنبر

مفصل شاندار باتصویر مع جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

معجون مقوی معدہ رجسٹرڈ

یہ دوا اُن اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظامِ ہضم جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے خراب ہو چکا ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ اعضائے تناسل کے بیشتر مریض نظامِ ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ معجون معدہ اور آنتوں کو نہایت قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔ غذا جلد ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (بیس یوم کی دوا) دو روپے (عہ)

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" — ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے۔ بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے قیمت فی شیشی جو دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

حَب طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہ تعالیٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں، زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے + فی درجن ۶ر

ترکیب استعمال:- بحالت مرض دو دو صبح، دوپہر، شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں۔ بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

ذوبانی
Zubani
تلی کے مریضوں کیلیے تندرستی کا پیغام
تلی کی تمام شکایات کیلیے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے
ہمدرد دواخانہ جن ادویات پر بجا ناز کر سکتا ہے۔ اُن میں یہ ایک دوا "ذوبانی" بھی ہے
خوبی یہ کہ مقدارِ خوراک بہت کم
اور فائدے حد سے زیادہ!
تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے
نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر پرچہ ترکیب ہمراہ دوا
تار کا پتہ: ہمدرد دہلی
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

TILA-I-AZAM
طلاء اعظم
طلاء اعظم رجسٹرڈ
رگھین کی غلط کاریوں اور
جوانی کی بے اعتدالیوں
کی اصلاح کرتا ہے۔ اُبھری
ہوئی مُردہ رگوں میں خون پہنچا کر
نہایت قوت بخشتا ہے۔ عضو مخصوص
کی تمام خرابیاں مثلاً کمزوری۔ لاغری۔ کجی
کوتاہی وغیرہ وغیرہ دور کرتا ہے۔ یہ سریع الاثر
طلاء اپنے فوائد کے لحاظ سے بے نظیر چیز ہے
جدید سائنٹیفک اصولوں پر سخت محنت سے
بڑی مدت میں تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی صرف تین روپے
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

KHAMERA NUZLI
JAWAHARWALA
خمیرہ نزلی جواہر والا
تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل، مُصنف اور دماغی کام
کرنیوالے اکثر زکام، نزلہ، کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا
ہو جاتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کی وجہ سے ان
امراض کا شکار نظر آتے ہیں۔ ان حضرات کیلئے یہ عجیب و غریب
دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین نتائج دیکھ کر یونانی طب کی برتری
کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے
اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ طرفہ یہ کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے
ضعف اعصاب کو مفید ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ
ان مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپکو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں ملیگی
SCHOOL
طالب علم
وکیل
مصنف
ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی (دہلی)

MAHWARI
ماہواری
MAHWARI

ماہواری (رجسٹرڈ) حیض کی خرابیوں کا سائنٹفک علاج ہے۔ اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے
سب سے بڑے خطرے کو رفع کرسکتے ہیں حیض کی کمی یا حیض کی بندش اور
بے قاعدگی کے لئے اکسیری درجہ کی دوا ہے۔ ظاہری حیثیت سے اس دوا کو ہم بغیر
کسی تامل کے یورپ کی بہترین پیٹنٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کرسکتے ہیں
لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طب جدید کی کوئی دوا نہیں کرسکتی۔
مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔ ایک شیشی مہینوں کو کافی ہے۔
قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

KULZAM
قُل زم
رجسٹرڈ
یہ دوا ایک ایسا جادو ہے۔ اسکی ایک شیشی وقت پر پورے دواخانہ کا کام دیتی ہے۔ ہر قسم کے درد، چوٹ، زخم، سوجن، طاعون، ہیضہ اور زہریلے جانوروں کے کاٹے کیلئے اکسیر ہے۔ پیٹ کی تمام شکایتوں کو یہ دوا دور کرتی ہے۔ گھر پر اور سفر میں قلزم کی ایک شیشی ضرور اپنے پاس رکھئے۔
قیمت فی شیشی ایک روپیہ
ہمدرد دواخانہ یونانی - دہلی
داڑھ کا درد
کان کا درد
ہیضہ
گٹھیا
پیٹ کا درد
جل جانا
سانپ کا کاٹنا
سر کا درد
کتے کا کاٹ کھانا

مثالی
MISALI
مثالی
احتلام جسم انسان کا نہایت خوفناک دشمن ہے۔ اس کے لئے "مثالی" دنیا میں لاثانی دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس کو بے شمار تجربوں کے بعد بہت ہی کاوش سے تیار کیا ہے۔ احتلام ایک دو خوراک ہی میں رک جاتا ہے ظرفہ یہ ہے کہ اعضائے تناسلی میں کسی قسم کا نقص پیدا نہیں کرتی بلکہ ان کو ایک حد تک قوی بنا دیتی ہے۔ ایک مریض کے لئے مثالی کی ایک شیشی بالکل کافی ہے۔
قیمت فی شیشی چوبیس خوراک تین روپیہ
مفصل فہرست مفت طلب فرمایئے
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

PAICH
پیچ (رجسٹرڈ)
پیچش اور دستوں کے لئے موثر اور بے ضرر دوا کی عام ضرورت کو پیچ کی ایجاد نے پورا کر دیا ہے۔ اس دوا کی ایک دو خوراک ہی پیچش کی تمام تکلیفوں سے نجات دیتی ہے۔ دستوں کا سبب خواہ کچھ ہی ہو ہر موقع پر یہ دوا اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ معدہ اور آنتوں کو قوت دینے والے اجزا بھی اس میں شامل ہیں۔ ہر گھر میں اس کا احتیاطاً ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)
ہمدرد دواخانہ دہلی

دقِ اور سل کے مریضوں کو مژدۂ صحت

آج کل ہندوستان میں دق اور سل جیسی خطرناک بیماریاں کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہو جاتی ہیں۔ سینکڑوں خوش و خرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتم کدہ بنے ہوئے ہیں۔ اطبائے کرام جن کا فرض ہے کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجے کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کر کے پیام صحت پہنچائیں لیکن مشکل یہ ہے کہ ان کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں۔ **ہمدرد دواخانہ** میں جو خدمت خلق و فن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہے اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے دنیا میں طب یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظم دواخانہ ہے۔ اس مرض کے متعلق ایک عرصے سے تجربات کیے جا رہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمد للہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ

اب ہم اس قابل ہو گئے کہ دق سل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مژدۂ صحت سنائیں تاکہ وہ ان جان لیوا امراض کے چنگل سے رہائی حاصل کر سکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں تو

ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ لاثانی و صحت بخش مجربات خصوصی

یعنی

قرص سحر رجسٹرڈ اور ماء الحیات

استعمال کیجئے!

اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے پچھتر فی صدی ایسے مریض جن کا مرض تیسرے درجے تک پہنچ گیا تھا۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ محض پوست و استخواں کا ایک مجموعہ تھے۔ ان دو عجیب و غریب دواؤں کے استعمال سے تندرست و توانا ہو گئے ہیں۔ جراثیم مرض کا قلع قمع ہو گیا۔ مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کر رہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے عیال کے لیے سرمایہ عیش و مسرت ہو گئے۔ ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن انتہائی درجات میں بھی چالیس روز میں صحت کلی حاصل ہو جاتی ہے۔

ترکیب استعمال و ہدایات بالکل آسان و سادہ ہیں۔ صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے ماء الحیات ۵ تولہ پی لیجئے اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجئے۔ فواکہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجئے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو، ساگو دانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہے۔

قرص سحر (رجسٹرڈ) قیمت فی قرص دو آنے۔ **ماء الحیات** (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف دو روپے

نوٹ:۔ ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ ۵۵ دستورالعمل کو ملاحظہ فرما لیجئے تاکہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہو جائے زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہے۔ ریلوے پارسل کے لیے چہارم قیمت پیشگی بھیجنی چاہیے۔

پھیپھڑوں کے امراض کے لیے ایک بہترین مقوی دوا

صدوری

وق اور سل میں پھیپھڑے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں کسی دوا سے ان کو تقویت پہنچانا ہمیشہ نہایت ضروری ہوتا ہی اس مقصد کے لئے ہمدرد دواخانہ کی "صدوری" دنیا میں بہترین دوا کہی جاسکتی ہے۔ بے شمار تجربات کے بعد ایک عرصے میں اس کو بنایا گیا ہی۔ اس کے استعمال سے خطرناک علامات فوراً رفع ہوجاتی ہیں درجہ حرارت بھی کمی پر آجاتا ہی اور مریض بہت ہی جلد اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ حاصل کرلیتا ہی۔ عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعصاب کے لئے بہترین دوا ہی۔ ایسے مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی ہوں اور پھیپھڑے کمزور ہوں ان کے لیے اس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ بچوں کے مرض کساح جس میں ہڈیاں ٹیڑھی ہوجاتی ہیں۔ یہ شربت اپنے اثرات دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

امراض رحم کے لئے ایک عجیب وغریب اکسیر!

مستورین (رجسٹرڈ)

عورتوں کی صحت ملک وقوم کی ترقی کے لیئے نہایت ضروری ہی لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرے میں رہتی ہی۔ جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام کی بے قاعدگی یا ان کا درد کے ساتھ آنا اور خون کی کمی و زیادتی۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) باؤگولہ اور رطوبت کا غیر معمولی اخراج ہیں۔ ان سب بیماریوں کے لیے **مستورین** واقعی اکسیر ہی۔ اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں رفع ہی نہیں ہوجاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہی۔ رحم کو قوی کرکے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہوجاتی ہی۔ استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جاسکتا ہی۔

ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہی۔

قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف (عہ)

سعالین (رجسٹرڈ)

حلق اور سینہ کی تمام بیماریوں کے لیے یہ عجیب وغریب دوا ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ کھانسی کو خواہ وہ بلغمی ہو یا خشک فوراً کم کرتی ہے بلغم اور دوسرے مرض پیدا کرنے والے مواد، پھیپھڑوں کو اور سینہ کی تمام ساختوں کو پاک وصاف کرتی ہی، اور ان کو قوت پہنچاتی ہی۔ پھیپھڑوں سے خون آنے کی ابتدائی حالت میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہی۔ دمہ، نمونیا، ذات الجنب وغیرہ امراض میں حیرت انگیز فوائد دکھاتی ہی ان کے علاوہ گلے کی خراش فوراً رفع ہوجاتی ہی بیٹھی ہوئی آواز جلد کشادہ ہوجاتی ہی نزلہ زکام کی شکایت فوراً نمایاں طور پر کم ہوجاتی ہی۔

"سعالین" کے فوائد سے بوڑھے۔ بچے۔ جوان، مرد اور عورت سب ہی یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے (۸؍)

اوجاعی (رجسٹرڈ)

وجع المفاصل، عرق النساء، نقرس اور تمام عصبی دردوں کے لیئے ہمدرد دواخانہ دہلی کی اوجاعی ایک خاص دوا ہی جو بے شمار تجربات کے بعد بنائی گئی ہی اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں اس کی ترکیب کیمیاوی اصول پر کی گئی ہی، مذکورہ امراض میں جو جو نقائص جگر، گردہ وغیرہ میں پیدا ہوجاتے ہیں یہ دوا ان کی بھی اصلاح کرتی ہی پیشاب میں ایک خاص مادہ کی زیادتی جس کو انگریزی میں یورک ایسڈ کہتے ہیں کم کرتی ہی۔

غرضکہ ان تمام امراض کے لیے یقیناً یہ ایک اکسیری دوا ہے۔ مرد۔ عورت ہر عمر میں اس کو بے خطر استعمال کرسکتے ہیں۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہی۔

قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لیے کافی ہی ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ؍)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

طلاء مقوی خاص رجسٹرڈ

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطلب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جارہا ہے۔ لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشٹائناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلاء کے اجزا اور اسکی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نسخہ سامنے آیا علم طب سے واقفیت رکھنے والے اصحاب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غددی علاج بھی رہا ہے اسکے علاوہ عضو کی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہے۔

یہ طلاء قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہے خصوصاً جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضائے تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہے پھر انکی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلاء مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینہ سے آزمایا جارہا ہے اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو اصحاب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اغلام اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلا سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت فی شیشی آٹھ روپے۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوف عجیب رجسٹرڈ

جریان۔ احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصہ سے ایک ایسے کامیاب اور موثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ الحمدللہ آج دو سال تک بے شمار تجربات کے بعد ہم سفوف عجیب کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا انکی کوئی اور صورت ہو ان میں بہر حال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہے اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہے۔ اب یہ سفوف جریان، احتلام، سرعت انزال و رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلظت پیدا ہو جاتا ہے سفوف عجیب اس سے مبرا ہے۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ کم استطاعت مریض اس دوا کو استعمال کرکے فائدہ اٹھائیں اندازہ لگایا گیا ہے کہ دو سال کے عرصے میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہے یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلد ہی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۲۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے۔

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مسوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے۔ مسوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہے اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہے مسوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہے اور کچھ عرصہ کے استعمال سے مسے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہے۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

معجون حمل عنبری علویخانی

خواص۔ جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو ان کے لیئے بہت مفید ہے تیسرے مہینے (حمل کے) سے اس کا استعمال شروع کیا جائے، پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہوگا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہے۔ عمدہ چیز ہے۔ ترکیب استعمال، ۵ ماشہ یہ معجون، عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ قیمت فی سیر چالیس روپے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

HAMDARD-I-SEHAT

BIRTH CONTROL NUMBER

This Special Number of the "Hamdard-i-Sehat" contains most useful, interesting, informative and educative articles regarding Birth-Control in its various aspects relating to the social, economical and moral advancement of the human race. In India the question of Birth-Control and family limitation is a much disputed question. An attempt has, therefore, been made to throw light on all the important subjects concerning Birth-Control and to collect informations from all available sources, both Indian and Foreign, as to the results of the present-day Birth-Control Movement. The history of Birth-Control, the description of the male and female organs of procreation, the stages of pregnancy, the effects of coition, the social, economical and religious sides of Birth-Control, the opinions of great men and famous experts of various countries, the different natural and artificial ways of Birth-Control, the tried prescriptions of many experienced doctors and physicians, and the results of various Birth-Control clinics and research laboratories, in fact all the phases of the subject have been provided and discussed in this number. Besides these valuable informations, a special chapter has been devoted to literary articles and poems, which has greatly enhanced its usefulness and interest. The illustrations and half-tone pictures form also a special and attractive feature.

Pages Over 288

PRICE

Special Edition As. 12

Ordinary Edition As. 8

Postage One Anna

SUBSCRIPTION YEARLY ONE RUPEE

SINGLE COPY TWO ANNAS

HAMDARD MANZIL DELHI

ماہوار مصور طبی رسالہ
ہمدرد صحت
بیادگار
شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبد المجید بانی ہمدرد دواخانہ دہلی
مرتبہ
حکیم حاجی عبد الحمید
امراض
قیمت سالانہ
فی پرچہ
2 ANNAS
ONE RUPEE INDIA 1917
مقام اشاعت:- ہمدرد منزل لال کنواں دہلی

جلد ۸ | ستمبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۳

فہرست مضامین

عکسی تصاویر: (۱) مارگیگنی (مشہور اطالوی ماہر علم تشریح) (۲) حضرت سائل دہلوی (۳) ہونٹوں کے ارتعاش سے بہرے بھی سن سکتے ہیں
دستی تصاویر: (۱) ماشنوف روسی۔

قیمت سالانہ ایک روپیہ　　ممالک غیر (برما وغیرہ) تین شلنگ　　فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

خان صاحب عبداللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھاپا اور ایچ ایچ محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا۔

ہمدردِ صحت کا ضبطِ تولید نمبر

حضرت مولٰنا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند دہلی

رسالہ ہمدرد صحت کا جولائی ۱۹۳۹ء کا خاص نمبر میں نے مطالعہ کیا اس میں مسئلہ تنظیم نسل یا ضبطِ تولید دبرتھ کنٹرول
پر ملک کے مشاہیر اور ارباب کمال کے مضامین کا قابل قدر ذخیرہ جمع کیا گیا ہے اور مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر پوری روشنی
ڈالنے کی سعی مشکور کی گئی ہے۔ ماہرین فن ڈاکٹر اور اطبا علمائے اقتصادیات اور علمائے مذاہب کے سیر حاصل ابحاث
و مضامین فراہم کرنے میں جناب حکیم حاجی عبدالحمید صاحب مدیر ہمدرد صحت و مالک ہمدرد دواخانہ مستحق تحسین و مبارکباد ہیں اس
مسئلے پر اتنا بیش بہا ذخیرہ اس سے پہلے کسی رسالے یا کتاب میں جمع نہیں کیا گیا۔ اور نہ کسی تصنیف و تالیف میں اس قدر وسعت کے
ساتھ قیمتی معلومات مل سکتے ہیں حکیم صاحب کا ذوق اور ہمت اور اس کے ساتھ دریا دلی سے بذلِ زر سزاوار شکریہ ہے۔ ناظرین
رسالہ اور اہل فن اور عامۃ الناس حکیم صاحب کے شکر گزار ہیں۔ اس سے پہلے بھی ہمدرد صحت کے خاص نمبر قبولیت عامہ کا فخر
حاصل کر چکے ہیں۔ اور حکیم صاحب کی محنت، خلوص اور خدمتِ خلق کے جذبات اور سلیقہ شعاری کا سکہ بٹھا چکے ہیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ — دہلی — ۳ اگست ۱۹۳۹ء

جناب خان صاحب حکیم حافظ یوسف حسن خاں صاحب سوری
سکریٹری ٹاؤن ہال اسکول بہار شریف

"ہمدرد صحت" کی اشاعت خاص جو "ضبط تولید و صلاح نسل" کے نام سے موسوم ہے نظر افروز
ہوئی۔ یہ نمبر صوری و معنوی یعنی مضامین اور "گٹ اپ" دونوں لحاظ سے قابل تعریف ہے مضامین
نہایت علمی، بلند پایہ اور پرمغز ہیں جن کے مطالعے سے مسئلے کے مالہٗ و ماعلیہ کے کامل واقفیت
حاصل ہونے کے باعث ہر ناظر اس موضوع کا عالم فاضل اور ماہر خصوصی بن سکتا ہے۔ اتنے معلومات
کثیر کا کسی ایک رسالے میں مجتمع کر دینا کوئی معمولی کارنامہ نہیں۔ دریا کو کوزے میں بند کر دینا اگر
ممکن ہے تو اس اشاعت خاص نے اس دریائے علم کے بھی حقیقتاً ایسا ہی کر دکھایا ہے اسی کے ساتھ ادبی
مضامین بھی شامل کر کے پرچے کو بے حد دلچسپ بنا دینے کی جدت بھی قابل داد ہے اور پھر
اس کا کوڑیوں کے مول ملنا تو سونے پر سہاگہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ نمبر قدر دانان علم و فن میں اس قدر
مقبولیت حاصل کرے گا کہ تھوڑے ہی عرصے میں اس کا ایک ایک نسخہ نایاب ہو کر رہ جائے گا"

ڈاکٹر محمد عثمان خاں، دار الترجمہ
جامعہ عثمانیہ۔ حیدر آباد دکن

کرم نامے نے ممنون فرمایا ضبطِ تولید
کی اشاعتِ خاص حسب سابق ٹھیک
وقت پر پہنچی۔ ایشیائی زبانوں میں یہ
ایک بے مثل اور جامع و مانع مرقع ہے
جس میں اس مضمون پر سیر حاصل بحث ہر
پہلو سے کی گئی ہے۔ آپ کی مساعی جمیلہ
اور حسن ترتیب مستحق
صد مبارک باد ہے۔

ڈاکٹر جارج ریلے سکاٹ، ایف۔ آر۔ اے۔ آئی۔ ایف۔ پی۔ ایچ۔ ایس، ایف۔ زیڈ۔ ایس۔ کیمبرج

ہمدرد صحت کا برتھ کنٹرول نمبر، جو آپ نے اپنی عنایت سے مجھے ارسال کیا ہے، ملا۔ نہایت شکر گزار ہوں حقیقت
میں یہ ایک عظیم الشان کارنامہ ہے جس میں مسئلے کے تمام پہلوؤں پر بڑی قابلیت سے احاطہ کیا گیا ہے اور یقیناً ہندوستان اور مشرق کے
طبابت پیشہ اصحاب اور عوام کی قابل قدر خدمت ہے۔ میں آپ کو اس کامیابی پر تہ دل سے مبارک باد دیتا ہوں +

ہمدرد صحت کا ضبط تولید نمبر

ایڈیٹر صاحب رسالہ "معارف" اعظم گڈھ

"حکیم عبد الحمید صاحب دہلوی اہم طبی مسائل پر اپنے رسالہ ہمدرد صحت کے مفید نمبر نکالا کرتے ہیں اس سے پہلے وہ مختلف مسائل پر متعدد نمبر نکال چکے ہیں۔ یہ نمبر درحقیقت پوری کتاب ہے۔ موجودہ دور کے ایک اہم اور عالم گیر مسئلہ "ضبط تولید واصلاح نسل" پر ہے۔ ضبط تولید (برتھ کنٹرول) کی دو حیثیتیں ہیں۔ ایک تو محض تعیش اور اخفائے جرم کے لیے جو آج کل یورپ میں رائج ہے یہ نہ صرف مذہب بلکہ اخلاق، انسانیت اور منشائے تخلیق کے خلاف ہے، اور اب خود یورپ میں اس کے خلاف آوازیں بلند ہونے لگی ہیں۔ لیکن بعض خاص حالات مثلاً بیماریوں کی صورت میں وہ کبھی مناسب ہو جاتا ہے اور اس صورت میں مذہباً بھی اس میں کوئی قباحت نہیں۔ اس لحاظ سے یہ نمبر اس اہم مسئلے پر نہایت مفید ہے۔ اس میں تاریخی، علمی، اقتصادی، طبی اور مذہبی مختلف نقطہ ہائے نظر سے اس مسئلے کے تمام پہلوؤں پر مبسوط و محققانہ مضامین فراہم کیے گئے ہیں۔ اس مختصر ریویو میں اس کی تفصیل کی گنجائش نہیں اس کے ابواب سے ان بحثوں کا سرسری اندازہ ہو جائے گا۔ اس میں گیارہ باب ہیں بعض ابواب میں کئی فصلیں ہیں۔ ہر باب میں اس کے متعلقہ موضوع پر نامور یونانی اطبا اور ڈاکٹروں کے محققانہ مضامین ہیں۔ جن میں یورپ کے مشاہیر فن بھی ہیں۔ غرض اس نمبر میں اس مسئلے کا کوئی پہلو چھوٹنے نہیں پایا ہے۔ ہر پہلو پر نہایت تحقیق و تدقیق کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ فن سے متعلق اور ارباب فن کی متعدد تصویریں ہیں۔ اردو میں اس موضوع پر غالباً اس سے بہتر معلومات کا ذخیرہ نہیں مل سکتا۔"

(معارف اگست سنہ ۳۹ء)

ایڈیٹر صاحب رسالہ "ساقی" دہلی

"دلی کے مشہور و معروف طبی رسالہ "ہمدرد صحت" کا یہ خاص نمبر دورِ حاضر کے اس اہم اور نزاعی مسئلے سے بحث کرتا ہے جس کا تعلق براہِ راست انسان کی عملی زندگی اور اصلاح نسل سے ہے۔

یورپ میں تو ایک مدت سے اس مسئلے کی مختلف حیثیات پر نقد و بحث جاری ہے۔ لیکن ہندوستان میں اب تک سنجیدگی اور ذمے داری کے ساتھ اس کو سمجھنے کی کوشش نہیں ہوئی تھی۔ ہمدرد صحت ہمارے شکریے کا مستحق ہے کہ اس نے اس مسئلے کو چھیڑ دیا اور اب اس پر اس قدر تحقیق اور جامعیت کے ساتھ محققین و ماہرین یورپ و ایشیا کے افکار و آرا، ملک کے آگے پیش کر دیے کہ اُن کی روشنی میں اب اس مسئلے کی مختلف حیثیات کو سمجھنا مشکل نہیں رہا۔

فی الحقیقت یہ نمبر اُردو لٹریچر میں گران قدر اضافہ ہے جس کے لیے ہم اس کے فاضل ایڈیٹر حکیم حاجی مولوی عبد الحمید کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں۔

سائز $\frac{22 \times 29}{8}$ لکھائی چھپائی نہایت دیدہ زیب، حجم تقریباً ۳۰۰ صفحات، ٹائیٹل پیج نہایت خوب صورت اور جاذب نظر۔ ان ظاہری اور معنوی خوبیوں کے ساتھ حکیم صاحب نے اس نمبر کی قیمت صرف ۱۲ر رکھی ہے جو ہمارے نزدیک مفت کے برابر ہے۔

حکیم و حافظ محمد قسیم الدین صاحب صدیقی کھاتولی

"ضبط تولید" نمبر موصول ہوا۔ عنایت و کرم کا شکریہ! آپ کی خاص اشاعتوں کا اعلیٰ معیار اور صوری و معنوی محاسن روایات میں داخل ہیں۔ ایسی بے مثال خدمت آپ ہی کا حصہ ہے۔ ناظرین ہمدرد صحت فی الواقع گھر بیٹھے ہوئے اس جام جہاں نما میں عالم طب کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ عوام کے لیے عموماً اور اطبا کے لیے خصوصاً آپ کا جریدہ فریدہ قابل قدر تحفہ ہے۔"

قیمت اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے، معمولی ایڈیشن آٹھ آنے۔ قیمت سالانہ مع اشاعت خاص معمولی صرف ایک روپیہ۔

دل دادگانِ ادب کو مژدہ

دہلی، دار الخلافہ شاہانِ سلف، اپنی نوعیت میں فرماں رواؤں کی قدر دانی، ہنر پروری اور علم دوستی کے سبب سے مصرِ ادب مشہور ہو چکا ہے۔ یہی مصرِ ادب انقلابِ زمانہ سے عہدِ غدر کے بعد سے کاملین کے اُٹھ جانے سے در و دیوار کا شہرہ رہ گیا۔ ادب، علم، تہذیب، قدیم اخلاق عامہ اور دوستی و وفا کے سکول سب غارت ہو چکے۔ اب یہاں لُٹے کھٹے بس دو ایوان رہ گئے ہیں، جو محتاجِ تعارف نہیں۔

(۱) سید وحید الدین صاحب بیخود دہلوی کا گھر۔

(۲) ابو المعظم مرزا سراج الدین احمد خاں سائل دہلوی کا مکان۔

اوّل الذکر حضرت بیخود دہلوی کے دو دیوان شائع ہو چکے ہیں جن سے اہل ذوق فائدہ ولطف اُٹھاتے ہیں۔ راقم کے والد ماجد حضرت سائل دہلوی نے اپنے ذوقِ طبع سے شعر و شاعری کی کئی بیاضیں الماریوں کی زینت بنا رکھی ہیں لیکن تاحال اپنا کلام طبع نہیں کیا، جس کا الم و افسوس بجا طور پر ان کے احباب، ان کے تلامذہ اور ان کے کلام کے شائقین کو ہے۔ حضرت موصوف سے جب اس بارے میں تذکرہ آیا تو جواب ملا "بھئی، مجھے نظر ثانی کے لیے دنیا فرصت نہیں لینے دیتی، کیوں کر چھپوا سکتا ہوں"۔ حاصل کلام بڑے اصرار اور ضد کے بعد ان کو اُس مثنوی کی اشاعت پر آمادہ کیا جو اپنی نوعیت میں بمقابلہ تمام مثنویوں کے جُدا ہے۔ اس میں مخرب اخلاق جذباتِ عشق و محبت مطلق نہیں۔ جس مقام پر محبت کے جذبات کا ذکر آیا ہے وہاں ایسی سنجیدگی اور متانت پائی جاتی ہے جس سے کوئی بد اخلاقی اور ابتذال کا شائبہ تک نہیں ظاہر ہوتا۔ یہ مثنوی مبنی ہے ایک ایسی کہانی پر جو اپنے میں ایک ایسی دل کشی رکھتی ہے کہ پڑھنے والا چاہتا ہے کہ اسے ختم کر کے ہی ہاتھ سے رکھے۔ عہدِ سابق کے اخلاق و عادات، رسوم و محاورات، طرزِ گفتگو زنانہ اور مردانہ اس میں درج ہیں۔ آئینِ دربار، قوانینِ ملک داری، حوصلہ مندی، بذل و عطا، جود و سخا اس میں آپ کو نظر آئیں گے۔ اُس عہد کی رسمیں، مختص محاورے اور وہ الفاظ جو اب سننے میں نہیں آتے مع فرہنگ اس میں موجود ہیں۔ یہ مثنوی والد صاحب نے دو ہستیوں کے اصرار سے شروع کی تھی۔ ایک ان میں سے خان صاحب مرزا محمد علی خاں بہادر ممبر کونسل ریاست ٹونک تھے۔ دوسرے خان بہادر میر ناصر علی خاں صاحب مدیر صلائے عام تھے۔ چند مہینے میں تقریباً چھ ہزار اشعار تصنیف ہوئے تھے کہ یہ دونوں حضرات راہیٔ ملکِ بقا ہوئے۔ ان کے اُٹھ جانے سے والد ایسے دل شکستہ ہوئے کہ آٹھ دس برس تک مثنوی کی طرف مطلق توجہ ہی نہ کی۔ اب ایک حادثے کی وجہ سے خود فریش ہو گئے ہیں۔ چلنا پھرنا اور اُٹھنا بیٹھنا تک دشوار ہو گیا۔ ایک گوشے میں بستر پر لیٹے رہتے ہیں۔ اپنی معذوری اور بے شغلی سے ہر وقت پُر الم رہنے کی وجہ سے ماؤفِ قلب ہونے لگے تھے اب میری گزارش اور اپنے بعض دوستوں کے اصرار سے سلسلۂ تصنیف مثنوی پھر جاری کر دیا جو ان کو اختلاجِ قلب کی آفت سے کم دوچار ہونے دیتا ہے۔ گو ابھی مثنوی تمام نہیں ہوئی ہے، لیکن میں نے یہ خیال کر کے کہ ان کے شغل میں فرق نہ آئے، یہ نیت کی ہے کہ اس کو بہ اقساط شائع کرتا رہوں۔ چنانچہ پہلی قسط میں دو ہزار شعر کا مجموعہ ہدیۂ ناظرین ہوگا۔ طباعت کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ نمونۂ کلام کے طور پر سبب تصنیف کے اشعار ذیل میں درج ہیں۔ موجودہ تقطیع سے اصل مثنوی کی تقطیع بڑی ہوگی۔ ہر صفحہ پچیس سطر کا ہوگا۔ فلس کیپ سائز متن کے حاشیے پر فرہنگِ الفاظ ہوگی۔ اس قسط کی قیمت میں نے تقریباً دہ رکھی ہے جس سے مقصود میرا ذاتی فائدہ چنداں نہیں بلکہ اس قسط کی قیمت سے آئندہ قسطیں شائع ہوتی رہیں گی۔ اس قسط کی ضخامت تقریباً ساڑھے پانچ جزو ہے۔

جس کی قیمت علاوہ محصول ڈاک آٹھ آنے ہوگی۔ یہ قیمت اس کاغذ، اس لکھائی اور چھپائی کے اعتبار سے مطلق زیادہ نہیں۔ امید ہے کہ یونی ورسٹیاں اپنے مدارس اور کالجوں کے لیے اور پرائیویٹ مدارس اپنے لیے اور ہر بیدار ادب کا مذاق رکھنے والے رؤسا اپنے کتب خانوں کے لیے مقبولیت کا خلعت عطا فرمائیں گے۔

راقم: مرزا غلام قطب الدین احمد خاں عرف محمد میاں فصیح تخلص
لال دروازہ۔ دہلی

سبب تصنیف مثنوی نورٌ علےٰ نور

والہ شعر وسخن مدت سے ہوں
بلبل ہندوستاں جس کا لقب

مجھ سے واقف ہر جہان شاعری
جس پہ نازاں ہر زباں دہلی کی آج

میرے اصناف سخن میں یہ بھی ہو
خامہ کو تکلیف جنبش کیوں نہ دوں

کر لیا جب خامہ فرسائی کا عزم
ایک نے لیلی ومجنوں کو کہا

اک نے جامی کے تتبع کو کہا
خسرو وشیریں کا آیا تذکرہ

داستاں فرہاد وشیریں کی چھڑی
دمن وعذرا کا آیا پھر دھیان

نل دمن کی چھڑ گئی پھر گفتگو
قیس ولبنیٰ کی سنی جب داستاں

دوپہر تک طے نہ پائی کوئی بات
نظم کیجیے قصۂ عہد جلال

گو یہ قصہ سن چکے ہیں کان خوب
داب شاہان سلف کیجیے رقم

چھوڑ دینا چاہیے سب کا خیال
متفق اس رائے سے سب ہو گئے

روشناس این وآں شہرت سے ہوں
جس پہ نازاں شہر دہلی کا ادب

ہوں میں رکن دودمان شاعری
ختم جس پر عز وشاں دہلی کی آج

گل شگفتہ اس چمن میں یہ بھی ہو
گر نہ دوں تو چین سے کیوں کر رہوں

منعقد کی دوستوں کی ایک بزم
چار نے یہ کہہ کے اس کو رد کیا

دس کا اس پر بھی نہ ٹھیرا مشورہ
اس پہ بھی ٹھیرا نہ باہم مشورہ

بحث اس پر بھی بہم گھنٹوں رہی
اس پہ بھی احباب نے رکھے نہ کان

پائی اس سے بھی مخالف آرزو
بیشتر نے کی نہیں کمتر نے ہاں

اک طرف بیٹھے تھے اک عالی صفات
اس طرف دوڑائیے اسپ خیال

کھو چکا ہے ہوش خوب اوسان خوب
دیکھیں زور طبع نیروئے قلم

کیوں زباں کو آپ رکھیں اپنی لال
کون سنتا تھا مری آرے بلے

ہوں نبیرہ نیر رخشاں کا میں
یعنی وہ جس کا تخلص داغ تھا

دوستوں کا یہ گمان نیک ہے
مدعا اس طرح سے ہے اور کچھ

امتثال امر یاراں فرض ہے
کھا نہ جائیں گے مجھے یاران شہر

وا کیا پھر ان پہ باب مشورت
کس لیے روح نظامی کو ستاؤ

گو رہی تا دیر باہم قیل وقال
روح خسرو کو نہ پہنچے تا ملال

نامرادی نے اسے بھی رد کیا
واقعہ ان کا نہ جانا معتبر

روح فیضی کا بھی تھا پاس ادب
کثرت آرا نہ تھی اس کی معین

توڑ کر مہر خموشی بول اٹھے
مہر و نور الدین کا لکھیے حال عشق

ہے یقیں یہ آپ کی طرز ادا
کارسازی عشق کی معلوم ہو

ذہن ناقص میں جو میرے آئی بات
دعدے سب نے لے کی حتمی چلے

خوشہ چیں نواب مرزا خاں کا میں
ہم نوائے عندلیب باغ تھا

کہتے ہیں دلی میں سائل ایک ہے
مثنوی پر تا کروں میں غور کچھ

یہ بھی ایک قابل ادا کے قرض ہے
جینے دیگا مجھ کو کیوں کر ان کا قہر

قصہ اصلی نظم ہو یا من گھڑت
دھن یہ چھوڑو راگنی کچھ اور گاؤ

چھوڑنا آخر پڑا یہ بھی خیال
مشورے سے رد ہوا یہ بھی سوال

جز غم فرقت نہ تھا اس میں مزا
قطع اس سے بھی پڑی کرنی نظر

ناموافق اس بھی تھے سب کے سبب
یہ کہانی بھی نہ ٹھیری دل نشیں

آپ کن قصوں میں جھگڑوں میں پڑے
عرض ہوں اشکال عشق اشکال عشق

اس فسانے کو بنا دے گی نیا
مثنوی ایسی ہو جس کی دھوم ہو

عرض کر دی با امید التفات
کلک و کاغذ اب مرے پالے پڑے

جو حضرات اس مثنوی کی قدر کریں اور خریدار بنیں وہ جلد از جلد موازی نو آنے کے ٹکٹ یا نقد بھیج کر ہمیں متشکر کریں تاکہ مطبع سے نکلتے ہی قسط اول کے اجزا انہیں روانہ کر دئے جائیں۔ اور دوسری قسط کے لیے منشا ظاہر کر دیں کہ وہ اپنے وقت پر بے تاخیر ارسال خدمت کر دی جائے یا نہیں۔ مثنوی کی قسطوں کا اندازہ تعداد میں تقریباً چھ یا اس سے کچھ زیادہ ہوتا معلوم ہوتا ہے۔ خریدار حضرات اپنا نام اور پتہ نہایت صاف اور مفصل اردو یا انگریزی میں لکھ کر راقم کے پاس بھیج دیں۔

مراسلات — کُل حیدرآباد یونانی طبّی کانفرنس

جناب والا! زندہ قوموں اور ترقی یافتہ ممالک میں ہر فن کے حاملین کا یہ دستور ہے کہ وہ اپنے فن کے احیاء وارتقاء اور نشر و اشاعت کی غرض سے مختلف ذرائع اور وسائل اختیار کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے فن کے محاسن اور خوبیوں کو عوام کے سامنے پیش کر سکیں۔

چوں کہ سال موجودہ طب یونانی کے ارتقائی دور اور احیار فن کے لیے ایک تاریخی سال ہے نیز صدر شفاخانہ اور نظامیہ طبّی کالج کی اجرا اور متوقعہ افتتاح سے تمام بہی خواہان فن کے دلوں میں ایک نئی اُمنگ اور پُرجوش ولولہ پیدا ہو چکا ہے جو صرف ہمارے آقائے خداوند نعمت سلطان الحکمت کی شاہانہ فیاضی اور علوم و فنون کے ارتقا کی طرف خسروانہ توجۂ عالی کا ادنے کرشمہ ہے۔

اگر ہم سے اس موقع پر نذر عقیدت پیش کرنے اور ہماری احیار ترقیٔ فن کے مساعی کو منصۂ شہود پر لانے میں کوتاہی عمل میں آئے گی تو یہ نہایت کم نصیبی اور کفرانِ نعمت کا بین ثبوت ہوگا۔ اس لیے انجمن اطبّا نے ماہ شعبان میں حسب ذیل امور کے انجام دینے کا قطعی فیصلہ کر لیا ہے اور یہ سب کچھ جناب جیسے اعلیٰ خیال، دور اندیش، فیاض اور جوش عمل رکھنے والی ہستیوں کے بھروسے پر کیا جا رہا ہے۔

کُل حیدرآباد یونانی طبّی کانفرنس کا انعقاد جس میں

تحریکات: (ا) سلطان العلوم والحکمت کے شاہانہ سرپرستیوں کے اعتراف و تشکّر میں نذر سپاس و عقیدت گزراننے کے علاوہ الحاق نظامیہ طبّی کالج بہ جامعہ عثمانیہ درس گاہ قابلات و طبیات کے قیام تعلیم دواسازان و عطاران کا انتظام، اضلاع کے اطبّا کے لیے شاہی مدسے جدید اسکیم کے اجرار کا مطالبہ، ایک طبّی کتب خانے کا اجرار اور اسی قسم کی دوسرے مفید تحریکات پیش ہوں گی۔ نیز جدید دستور کی روشنی میں اطبّا اور انجمن کا سیاسی لائحہ عمل مرتب کیا جائے گا۔

مقالات: (ب) فن سے متعلق محققانہ و فاضلانہ مقالات و مضامین تیار کرائے جائیں گے۔

طبّی نمائش: (ج) طبّی نمائش منعقد ہو گی جس میں نادر قلمی کتب، ملکی نادر و کمیاب و عجیب الاثر جڑی بوٹیاں، بہترین تازہ طبّی تصنیفات، جرّاحی کے قدیم آلات، طبّی تصاویر و مجسّمات حفظ صحت عامّہ کے متعلق معیاری نمونے، نصاب تعلیم کی طبّی سہولت کے لیے مفید سامانِ دواسازی کے آلات منتظم دواخانوں کے اسٹال ہوں گے۔

مجلس مشاورت طبّی: پیچیدہ مریضوں کے لیے فاضل اطبّا کی مجالس مقرّر کیے جائیں گی جو باہمی مشورے سے مرض کی تشخیص و تجویز کا کام انجام دیں گی۔ حیدرآباد اور طب کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہوگا کہ طبّ یونانی کے اس قدر شاندار مفید طبّی کام اعلیٰ پیمانے پر انجام دیے جائیں۔

ان تمام امور میں کامیابی کا انحصار جناب والا کی توجہات خصوصی پر منحصر ہے

امید کہ ۲۰ رجب ۵۸ھ تک حسب ذیل امور میں حصّہ لے کر اور اشتراک عمل کا ثبوت دے کر انجمن کو شکر گزار فرمایا جائے گا۔

(۱) ارسال تحریکات مفیدہ

(۲) طبّی محققانہ و فاضلانہ مقالات و مضامین

(۳) ارسال طبّی نادرات و عجائبات، قلمی کتب، نایاب عقاقیر، طبّی قدیم آلات برائے طبّی نمائش۔ (۴) آں جناب کی تالیفات و تراجم طبّی۔

(۵) رموز مطب کے تحت معالجات جن کا مکمل ریکارڈ جناب کے پاس موجود ہو مع تصاویر و نسخہ جات وغیرہ جن میں جناب کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ (۶) عطیہ لطیب خاطر جس قدر بھی جناب مناسب تصور فرمائیں (۷) زر رکنیت استقبالیہ مبلغ پانچ روپے۔ (۸) زر رکنیت انجمن اطبّا یونانی (برائے اطبّا بلدہ سالانہ (۳ے) اور برائے اطبّا اضلاع (۱۲) (۹) زر عشائیہ اگر جناب اس میں شریک ہونا چاہیں۔ ۸ عہ۔

نوٹ: تمام امور کے متعلق استفسارات و مراسلات دفتر انجمن اطبّا یونانی افضل گنج یونانی طبّی بورڈ حیدرآباد دکن سے کی جائے۔

حکیم مقصود علی خاں
صدر نشین استقبالیہ

حکیم محمد ہبۃ اللہ
معتمد استقبالیہ

یو۔پی کے اطبّا کے لیے لمحۂ فکریہ

حکومت یو۔پی نے گزشتہ دنوں دیسی طریقۂ علاج کے لیے ایک قانون، جس کا نام "انڈین میڈیسن ایکٹ" ہوگا منظور کیا ہے۔ اس کا نفاذ بہت جلد ہونے والا ہے۔ جہاں تک قانون کا مقصد ہے وہ طبِ یونانی اور ویدک کے لیے ایک مبارک قدم ہے۔ یہ ضرور ہے کہ ابھی یہ قانون اتنا مکمل نہیں ہے کہ جس کے ذریعے سے ہم دیسی طریقۂ علاج کو آسمانِ عروج پر پہنچا سکیں۔ تاہم اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ موجودہ حالات کے پیشِ نظر یہ قانون بسا غنیمت ہے۔

اس سے پہلے بھی حکومت یو۔پی نے چند سال ہوئے دیسی طریقۂ علاج کے لیے "انڈین میڈیسن بورڈ" بنایا تھا۔ مقاصد تو اس کے بھی طب کے لیے نہایت مفید تھے لیکن جہاں تک عمل کا تعلق ہے وہ سوائے قلیل تعداد میں معالجین کی رجسٹری کرنے کے اور کچھ نہ کر سکا۔ اگر اس آنے والے قانون کے ساتھ بھی سابقہ حکومت کی طرح اس حکومت کا یہ ہی رویہ ہوا کہ بس قانون بنا اور چھپ کر قانون داں حضرات کی الماریوں کی زینت ہو گیا تو ایسی حالت میں ہماری دیسی طب کا خدا ہی مالک ہے۔

بہر حال عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر اس آنے والے قانون پر نیک نیتی سے عمل درآمد کیا گیا تو نہ صرف یہ کہ ہم میں سے نا اہل معالج اس مقدس فن کی بیخ کنی سے روکے جا سکیں گے۔ بلکہ دواخانوں اور دوافروشوں کی ایک بڑی حد تک اصلاح کی جا سکے گی۔ ایک انڈین میڈیسن بورڈ کے ماتحت بہت سی طبّی درس گاہیں قائم کی جا سکیں گی۔ میں یہ مانتا ہوں کہ گزشتہ بورڈ کے ماتحت پورے طور پر طب کی پورے طور پر طب کی خدمت انجام نہ پا سکنے کی ذمّے داری ایک حد تک ہمارے محترم ممبران بورڈ پر ہی۔ کیوں کہ ان ممبروں کا یہ فرض تھا کہ وہ دیسی طب کو اور خصوصاً طبِ یونانی کو بامِ عروج پر پہونچانے کے لیے انتہائی جدّ و جہد سے کام لیتے۔ بر خلاف اس کے ان حضرات نے اپنا فرض صرف بورڈ آف انڈین میڈیسن کی ممبری تک ہی محدود سمجھا۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ ان حضرات نے بورڈ کا ممبر بن کر طبِ یونانی کو بہت بڑا صدمہ پہنچایا۔ ابھی پچھلے دنوں حکومت یو۔پی نے دیہات سدھار اسکیم کے سلسلے میں ۱۴۶ ویدک اور صرف ۴۶ یونانی دواخانے قائم کیے ہیں۔ صوبہ یو۔پی۔ کے گوشے گوشے سے ان اعداد و شمار کے خلاف آواز بلند کی گئی مگر نتیجہ خاک بھی نہیں نکلا۔ اب میں بلا کم و کاست یہ کہوں گا کہ اس صورتِ حال کی تمام ذمّہ داری ہمارے ان مسلم ممبران پر ہے جو عرصے سے بورڈ کے نامزد ممبر ہوتے چلے آئے ہیں۔ لیکن اپنے عیوب پر پردہ ڈالنے کے لیے حکومت کو مطعون کیا جاتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اس وقت حکومت کو کوتاہ نظری سے بالاتر ہو کر اس سلسلے میں عمل کرنا چاہیئے تھا۔ کیوں کہ یونانی طریقۂ علاج ہی وہ طریقۂ علاج ہے جس میں ہر مذہب و ملّت کے لوگ معالج ہیں اور ہر طبقے کے لوگ جس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ لیکن کیا کیا جائے جب کہ رجسٹرڈ ویدوں اور حکیموں کی فہرست شہادت دیتی ہے کہ وید حضرات ہزاروں کی تعداد میں اور حکیم صاحبان صرف چند سو کی تعداد میں رجسٹرڈ ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ ہمارے کہنہ مشق اطبّا نے اس سلسلے میں بورڈ کی طرف سے مجرمانہ غفلت برتی۔ لیکن یہ بھی واضح ہے کہ جن اطبّا نے اس طرف توجّہ کی اور اپنی درخواست رجسٹری کے لیے بورڈ میں پیش کی ان کی کوئی حوصلہ افزائی نہیں کی گئی۔ کیا اس کی تمام ذمّہ داری ان ممبران پر نہیں جنھوں نے ان درخواستوں پر بے جا نکتہ چینی کر کے اپنی خود غرضیوں کی پیاس بجھائی۔

بہر حال قانون مکمل ہو چکا ہے اور عنقریب نافذ ہونے والا ہے۔ اس کے نافذ ہونے کے بعد کوئی حکیم بغیر قانونی سند پیش کیے مطب نہیں کر سکے گا۔ اس کے علاوہ غیر رجسٹرڈ حکیم کسی دوسری طرح بھی طب کی خدمت کرنے کا حق نہیں رکھے گا۔ لہٰذا اجلّہ اطبّاء سے میری یہی گزارش ہے کہ وہ پہلی فرصت میں اپنا نام رجسٹرڈ کرانے کے لیے سکریٹری بورڈ آف انڈین میڈیسن لکھنؤ کے نام اپنی درخواست مع فیس رجسٹریشن ارسال کر دیں۔ اسی مہینے آپ کی رجسٹری ہو جانا نہایت ضروری ہے۔ دوسرے آپ حضرات اپنے اپنے مقام پر طبی کمیٹیاں قائم کر کے ان کا الحاق صوبہ کی انجمن طبیہ جھوائی ٹولہ لکھنؤ سے کرائیں۔ طبِ یونانی کو زندہ رکھنے کے لیے باہمی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر کوشش کرنے کی آج سے زیادہ کبھی ضرورت پیش نہیں آئی ہے۔

راقم، حکیم عبد الخالق، سہارن پور

شفاخانہ جامعہ طبیہ دہلی کی ماہانہ رپورٹ

شفاخانہ جامعہ طبیہ سے مریضوں کو مفت دوا دی جاتی ہے۔ تشخیص و تجویز بہتر اور دوائیں عمدہ ہونے کی وجہ سے روز بروز مریضوں کا ہجوم بڑھتا جاتا ہے اور ہندو، مسلمان، سکھ اور عیسائی اقوام کے مرد، عورت اور بچے شفاخانے سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ چنانچہ جولائی ۱۹۳۹ئ میں تین ہزار پچیس مریضوں نے مفت علاج کرایا۔

نیاز مند، عطاء الرحمن، معالج شفاخانہ جامعہ طبیہ، دہلی۔

خیراتی یونانی ہسپتال کا قیام

جمعیت مجالس اطبائے پنجاب نے اپنے حالیہ اجلاس میں ایک عظیم الشان خیراتی ہسپتال کے قیام کی تجویز منظور کی ہے۔ یہ ہسپتال اپنی وسعتوں اور خصوصیتوں کے لحاظ سے صوبے بھر میں پہلا یونانی ہسپتال ہوگا۔ تمام مقامی جماعتوں اور اکابر ہستیوں کا تعاون حاصل کر لیا گیا ہے۔ صوبے کی حکومت سے ہسپتال کے لیے زمین حاصل کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ ہسپتال کے لیے ایک ماہر تعمیرات نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔

حکیم عبد المجید عتیقی، حکیم غلام محی الدین، سکرٹریان جمعیت مجالس اطبائے پنجاب، لاہور

آصفک ڈبیٹنگ سوسائٹی کا سالانہ افتتاحی جلسہ

مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۳۹ء کو آصفک ڈبیٹنگ سوسائٹی کا افتتاحی جلسہ بصدارت عالی جناب حکیم مولوی عبد القیوم صاحب صدر سوسائٹی، بمقام لکچرس ہال آصفیہ طبیہ کالج منعقد ہوا۔ جلسے میں علاوہ پروفیسر صاحبان و طلبا کے دیگر طبیب صاحبان و اولڈ بوائز نے بھی شرکت فرمائی۔

بعد تلاوت کلام پاک مولوی مطلوب الحسن صاحب عارفی نے سوسائٹی کی ضرورت اور اس کے فوائد پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک پُرجوش تقریر فرمائی۔ پھر غلام عباس صاحب نے اسی موضوع پر مختصر تقریر کی اور سکرٹری کی عدم موجودگی کی وجہ سے سوسائٹی کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد حسب ذیل جدید عہدے داروں کا انتخاب عمل میں آیا۔

(۱) وائس پریسیڈنٹ :- مولوی مطلوب الحسن صاحب عارفی — محرک :- مولوی غلام عباس — مؤید : حافظ محمود الحسن صاحب

(۲) سکرٹری :- مولوی غلام عباس — محرک : مولوی نور محمد صاحب ترکی — مؤید : مسٹر صابر حسین

(۳) جائنٹ سکرٹری :- مولوی نور محمد صاحب ترکی — محرک : محمد یوسف صاحب — مؤید : مسٹر محمد نعیم

(۴) معتمد (خازن) :- مسٹر غلام محمد — محرک : حافظ محمد حنیف صاحب — مؤید : محمد ہارون صاحب

خاکسار : غلام عباس، سکرٹری آصفک ڈبیٹنگ سوسائٹی، بھوپال

مارگیگنی
(۱۶۸۲-۱۷۷۱)
مشہور اطالوی ماہر علم تشریح -

ابوالمعظم نواب سراج الدین احمد خاں صاحب
سائل دہلوی
مصنف مثنوی نورٌ علیٰ نور
اس مثنوی کے متعلق ایک اطلاع اِسی نمبر
میں شائع ہو رہی ہے۔

ہونٹوں کے ارتعاش سے بہرے
بھی کامیابی کے ساتھ "سن" سکتے ہیں۔

علم اور حکمت کے خزانے

اُردو کی طبّی صحافت میں ہمدردِ صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے۔ اسی لیے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبّی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبّی ضرورت کو کماحقہٗ پورا کر دیا ہے۔ اس کی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سال گرہ کی تقریب میں ہر جولائی کو شایع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جا سکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں قدر دانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گزشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لیے دوبارہ طبع کرا لیے جائیں لیکن اس کے لیے موقع نہیں مل سکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچ سو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچ سو جلدیں مکمل کی جا سکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں چنانچہ ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانے کے بعد دفتر میں ان کی جلدیں مکمل کرالی ہیں جو جولائی سنہ۳۴ء سے جون سنہ۳۵ء تک اور جولائی سنہ۳۵ء سے جون سنہ۳۶ء تک اور جولائی سنہ۳۷ء سے جون سنہ۳۸ء تک اور جولائی سنہ۳۸ء سے جون سنہ۳۹ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور تجدید و اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی سنہ۳۷ء جون سنہ۳۸ء میں گزشتہ سال کا وہ عظیم الشان عورت نمبر ہے جس کی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علماء اور حکما متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جا سکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجیے کہ سنہ۳۵-۳۴ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر تھا اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے۔ سنہ۳۶-۳۵ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے الاطفال کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور ان کی طبیعت اور ان کے کھیل ان کی عادات و اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر انگریزی زبان کے طبّی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچے سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بہ مشکل حاصل ہو سکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اُردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ سنہ۳۷-۳۶ء کی جلد میں گزشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون سنہ۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شائقین اور قدر شناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے۔ سنہ۳۹-۳۸ء کی جلد میں پچھلے سال کا عظیم الشان دق نمبر اور گیارہ مہینے کے پرچے شامل ہیں۔ دق نمبر وہی ہے جس میں چودہ مضامین یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ براعظموں کے ہیں۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں علاوہ بیش بہا طبّی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے صدہا مجرب نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑیگی یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصولڈاک اس کے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۱۰۶۲ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دل چسپ مرقعے، کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں نہ صرف اطبا ہی کے لیے ضروری نہیں۔ بلکہ عوام اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریں گے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ اسی پرچے کے مضامین سے ہو جائیگا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبّی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس کے حلقے میں ہندوستان بھر کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے۔

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

تشخیص علمی مع مطب یونانی اور ڈاکٹری - سائز $\frac{18 \times 22}{8}$ ، ضخامت ۲۲۴ صفحے، قیمت دو روپے -

پتہ :- مینجر صاحب کتب خانہ پروفیسر فضل الرحمن خاں، کچا باغ، باڑہ ہندو راؤ، دہلی -

"تشخیص علمی مع مطب یونانی اور ڈاکٹری" جناب حکیم مولوی فضل الرحمن خاں صاحب پروفیسر نظامیہ طبیہ کالج حیدر آباد دکن کی تالیف ہے۔ جناب پروفیسر صاحب نے یہ کتاب "صلح کل" کے اصول پر تالیف فرمائی ہے۔ وہ جہاں اس بات کے قائل ہیں کہ یونانی طریقہ علاج امراض اعضائے ہضم، عصبی امراض اور مزمن امراض کے بہترین معالجات کا حامل ہے وہاں وہ ڈاکٹری کے جراحیات، تشخیص اور بعض موثر ادویہ کے بھی مداح ہیں۔ اور آیورویدک کو کشتوں وغیرہ کی وجہ سے ممتاز مانتے ہیں۔ یہ کتاب معالجات پر ہے اور اس میں مؤلف نے ۰ہ صفحے علم تشخیص کے لئے وقف کئے ہیں۔ یہ باب جدید ڈاکٹری کتابوں سے ماخوذ ہے۔ اس کے بعد ۴۰ صفحوں کا ایک باب علاج بالمفردات کے اصول پر مرتب کیا گیا ہے اس باب میں سر سے پاؤں تک کے اکثر امراض کا ذکر آگیا ہے۔ ۴۰ صفحوں کا ایک باب مرکبات کے لئے وقف ہے۔ اس میں کثیر الاستعمال، مجرب اور معمول مطب مرکبات کے نسخے درج ہیں۔ آخر میں ۷۶ صفحوں کا ایک باب ڈاکٹری معالجات پر باندھا گیا ہے۔ مؤلف نے سہولت کے خیال سے اس باب میں پہلے تو عام طور پر کام آنے والی ڈاکٹری دواؤں کے نام لکھے ہیں۔ اس کے بعد سر سے پاؤں تک کے امراض کے معالجات مرتب کئے ہیں۔ اس باب کی ترتیب میں پروفیسر صاحب نے ڈاکٹری معالجات کی بہترین کتابیں اپنے سامنے رکھی ہیں اور ہندوستان کے ہسپتالوں کی قرابادینوں سے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔ بہرحال یہ کتاب ایک خاص ضرورت کو پورا کرتی ہے اور معالجات کے بارے میں اس مخصوص اصول کی حامی ہے، جس کو ہم نے اوپر "صلح کل" کے نام سے یاد کیا ہے۔ امید ہے کہ اس کتاب سے علاج پیشہ اصحاب کافی فائدہ اٹھائیں گے -

اسرار الخفیہ فی علم الکیمیا - سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ، ضخامت ۰ہ صفحے، قیمت دو روپے -

پتہ :- ابوحنیف حکیم مولوی منظور احمد صاحب بھور چشتی حیدری، مقام ٹھہال مغلاں، ضلع جہلم (پنجاب)۔

جناب حکیم منظور احمد صاحب بھور نے کیمیا کی کسی پرانی بیاض کا ترجمہ "اسرار الخفیہ فی علم الکیمیا" کے نام سے کیا ہے۔ افسوس ہے کہ مؤلف صاحب بیاض کی شخصیت کا کھوج لگانے میں بالکل ناکام رہے۔ لیکن اندازہ یہ ہے کہ یہ بیاض دو سو تین سو برس پہلے کی ہے۔ بہرحال یہ چھوٹا سا رسالہ دلچسپ بھی ہے اور غالباً مفید بھی۔ چھوٹے چھوٹے تقریباً پینتیس بابوں پر مشتمل ہے۔ بعض بابوں کے عنوان سنئے شاید اس کی قیمت واضح ہو جائے گی۔ پہلا باب شمس پر ہے اور دوسرا اکسیر توتیا پر۔ اسی طرح نحاس کو سفید کرنا، اکسیر شمسی، اکسیر ذہبی، ضبع اسرب، تحلیل قشر بیض، عمل کبریت و تبیض او، ماء العقاب و اعمال قمر، تخمیر النحاس، تحلیل اجساد، تعقید فرار، تصفیۂ اجساد، بیاض و جذب، قیام اجساد۔ وغیرہ عنوان ہیں، جو اس رسالے میں موجود ہیں۔ شائقین اوپر کے پتے سے رسالہ منگا سکتے ہیں۔ مترجم صاحب نے قیمت بظاہر بہت زیادہ تجویز کی ہے -

علم بدن سائز $\frac{20 \times 26}{16}$ ، ضخامت ۲۰۸ صفحے، قیمت ایک روپیہ -

پتہ :- ڈاکٹر محمد یاسین صاحب، صدیقی، اندرون پاک دروازہ ملتان

ڈاکٹر محمد یاسین صاحب صدیقی نے رسالہ "علم بدن" چونکہ مڈل یا ہائی اسکولوں کے طلبا کے لئے لکھا ہے، اس لئے اس میں دقیق فنی مباحث کو ٹھونسنا بالکل غیر مناسب ہے۔ ہائی اسکول کے طلبا کے لئے جس معیار اور جس نوعیت کے علم بدن کی ضرورت ہے اسے ڈاکٹر صاحب

نے قابلیت سے پیش کیا ہے اور اس لحاظ سے ہمارے خیال میں یہ کتاب ضرور نصاب تعلیم میں داخل ہونی چاہیئے۔ لیکن افسوس ہے کہ کتاب کا ادبی معیار قابل ستائش نہیں۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ رسالہ "علم بدن" کا مقصد طلباء کو ادبی تعلیم دینا نہیں ہے پھر بھی الفاظ کے برمحل استعمال اور محاورے و املا کی صحت ہر علم و فن کی کتاب میں ضروری ہے۔ اس اعتراض سے ہمارا مقصد قابل مؤلف کی محنت اور احتیاط کو نظر انداز کرنا نہیں ہے۔ کیوں کہ انہوں نے امکان بھر اس رسالے کو مفید اور کار آمد بنانے کی کوشش کی ہے۔ اور اس کوشش میں وہ اس حد تک کامیاب ہوئے ہیں کہ جب ہم اسکولوں کے موجودہ نصاب کی اکثر کتابوں کے ادبی معیار کا جائزہ لیتے ہیں تو ہم کو رسالہ "علم بدن" پر کوئی خاص اعتراض ہی باقی نہیں رہتا بلکہ مؤلف کی محنت کی داد دینے کو جی چاہتا ہے۔

یہ رسالہ تین بابوں پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں جسم کی تشریح کا بیان ہے۔ دوسرا باب صحت کی حفاظت کے عنوان پر ہے۔ اس میں مؤلف نے ضروری باتیں اختصار اور جامعیت کے ساتھ پیش کردی ہیں۔ تیسرے باب کا عنوان "اتفاقی صدمے اور اُن کا فوری علاج" ہے۔ اور اس میں بھی عنوان کی مناسبت سے کار آمد باتیں جمع کی ہیں۔ بہرحال "علم بدن" کے مؤلف نے اس رسالے کی تالیف سے نہ صرف علم الابدان کی گہری واقفیت کا ثبوت دیا ہے بلکہ اپنے اُس لگاؤ کو ظاہر کردیا ہے جو انہیں تعلیمی معاملات سے ہے۔ کیوں کہ اس رسالے کی زبان آسان ہے، کتابت عمدہ ہے طباعت اچھی ہے اور مطالب کو واضح کرنے کے لئے اور طلباء کی دل چسپی کے لئے بلاک کی تصویریں اس میں شامل ہیں۔

گنج شائگاں

سائز ۲۲×۱۸/۸، ضخامت ۳۱۶ صفحے، قیمت تین روپے

پتہ: ناظم دفتر دار الکتب "حبیب الاطباء"، ماہلا نوالا، ڈاک خانہ سرگودھا (پنجاب)۔

"گنج شائگان" جناب حکیم حافظ محمد یوسف صاحب صدیقی کی قابل قدر تالیف ہے۔ اس میں حکیم صاحب نے ہندوستان بھر کے ایک ہزار مشہور اور غیر مشہور اطباء کا ایک ایک مجرب نسخہ جمع کیا ہے۔ یہ کام اتنا آسان نہیں ہے جتنا یہ بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ اس کے مؤلف کو بہت کچھ دیدہ ریزی اور تلاش و محنت کرنی پڑی ہوگی۔ جو نسخے حکیم صاحب نے طبی رسالوں سے لئے ہیں وہ بھی اندھا دھند نہیں لئے ہیں بلکہ صرف اسی مجرب نسخے کو "گنج شائگاں" میں جگہ دی گئی ہے جس کے متعلق یقین تھا کہ وہ کار آمد ہے۔ شائع شدہ نسخوں کے علاوہ بہت سے نسخے اس کتاب میں ایسے بھی ہیں جو مؤلف نے کوشش سے براہ راست حاصل کئے ہیں۔ بہرحال دونوں صورتوں میں حکیم صاحب کی محنت تعریف کے قابل ہے۔ یہ تالیف نہ صرف ان لوگوں کے مطلب کی چیز ہے جو ہمیشہ مجربات کی تاک میں لگے رہتے ہیں بلکہ ان سنجیدہ معالجین کے لئے بھی کار آمد ہے جو معالجے کی ضرورت کی خاطر مجربات پر نظر رکھتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ حکیم حافظ محمد یوسف صاحب صدیقی کی یہ محنت ٹھکانے لگے گی اور شائقین کی طرف سے ان کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ کتاب کے آخر میں امراض وار مجربات کے ناموں کی فہرست لگادی گئی ہے۔ بہتر ہوتا اگر مجربات نویسوں کے نام کی ایک بجد وار فہرست اور کتاب میں شامل کردی جاتی۔ مجربات نویس اصحاب میں ہر مذہب و ملت کے اطبا کے علاوہ بعض ڈاکٹروں کے نام دکھائی دیتے ہیں۔ کتاب کی کتابت اور طباعت اچھی ہے۔ کاغذ سفید اور چکنا ہے۔

امراض مزمنہ

سائز ۲۰×۲۶/۱۶، ضخامت ۱۲۴ صفحے، قیمت بارہ آنے۔

پتہ: ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہاسپٹل۔ منٹو روڈ، لاہور۔

امراض مزمنہ کی ماہیت، تشخیص اور اصول علاج کے متعلق یہ مختصر اور جامع رسالہ جناب ڈاکٹر محمد مسعود صاحب قریشی (ہومیوپیتھ) کی تالیف ہے۔ اس رسالے میں ہومیوپیتھک نقطۂ نظر سے زیر بحث مسئلے کی اچھی طرح وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے مطالعے سے وہ تمام باتیں معلوم ہو جاتی ہیں جن کی ضرورت کسی ہومیوپیتھ کو ہوتی ہے۔ ابتدائی ۳۲ صفحوں میں تو ڈاکٹر صاحب نے ہومیوپیتھی کے بعض اصول پر روشنی ڈالی ہے۔ اس کے بعد امراض مزمنہ کی بحث شروع ہوتی ہے۔ یہ بحث بہت سلجھی ہوئی ہے جس سے نہ صرف ہومیوپیتھ ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں بلکہ وہ اصحاب بھی اس میں کشش محسوس کریں گے جو علاج کے دوسرے طریقوں کا علم حاصل کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

ڈاکٹر مسعود صاحب ہومیوپیتھی کی جو قلمی خدمات انجام دیتے رہے ہیں وہ اصحاب علم سے پوشیدہ نہیں ہیں ہمیں امید ہے کہ اُن کا یہ عمدہ رسالہ بھی مقبول ہوگا۔

مجرّباتِ حکمت سائز ۲۰×۳۰/۱۶، ضخامت ۱۲۴ صفحے، قیمت بارہ آنے۔

پتہ: مینجر صاحب مجتبائی پریس۔ میرٹھ۔

مجرّباتِ حکمت، جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے، مجرّبات کا ایک مجموعہ ہے۔ اس کے مؤلف جناب حکیم محمد بشیر الدین صاحب میرٹھی ہیں۔ حکیم صاحب نے خود ہی اس رسالے کے دیباچے میں لکھ دیا ہے کہ ان مجرّبات کے ماخذ مختلف طبّی رسالے اور بعض مشہور طبّی کتابیں ہیں اور بعض مواقع پر اُن کو بعض طبیبوں سے براہ راست بھی مجرّبات حاصل ہوئے۔ مجرّبات کی کل تعداد ۲۹۹ ہے۔ ترتیب میں کوئی خاص صورت اختیار نہیں کی گئی ہے۔ جس طرح حکیم صاحب کی بیاض میں نسخے لکھے ہوئے تھے غالباً انہیں اسی طرح چھپوا دیا گیا ہے۔ بہتر ہوتا اگر ان کو امراض وار یا ردیف وار مرتب کیا جاتا تاکہ تلاش کرنے والے کو آسانی ہوتی۔ بہرحال یہ مجرّبات کا ایک مجموعہ ہے اور مجرّبات کے شائقین اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

مسیح الملک سائز ۱۸×۲۲/۸، ضخامت ۴۰ صفحے، قیمت ایک روپیہ سالانہ

پتہ: دفتر رسالہ "مسیح الملک"، قرول باغ، دہلی۔

رسالہ مسیح الملک حال ہی میں دہلی سے جاری ہوا ہے۔ اس کے ایڈیٹر حکیم محمد مظہر الدین صاحب اجمل فاضل طب و جراحت برادر زادہ فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب ہیں۔ مسیح الملک کے دو تین نمبر ہماری نظر سے گزر چکے ہیں انہیں دیکھ کر یہ توقع قائم کی جاسکتی ہے کہ یہ رسالہ ترقی کرے گا۔ ایڈیٹر صاحب دلچسپی اور شوق سے ادارتی فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اور رسالے کے فنی معیار کو قائم کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ پیش نظر اشاعتوں میں بعض اچھے مضامین ہیں۔ رسالے کی کتابت اور طباعت عمدہ ہے۔ رسالے کا نمونہ مفت منگایا جاسکتا ہے۔

طبّی صحیفہ سائز ۲۰×۳۰/۸، ضخامت ۴۸ صفحے، قیمت ڈیڑھ روپے سالانہ

پتہ:- ناظم یو۔پی۔ طبّی سوسائٹی چاندپور ضلع بجنور (یو، پی)

"طبّی صحیفہ" کے نام سے ایک طبّی رسالہ جناب حکیم ڈاکٹر سید علی اکبر صاحب آزاد چاندپوری کی ادارت اور جناب حکیم مولوی حاجی سید ضیاء الحسن صاحب افسر الاطبّاء و پریسیڈنٹ ایگزیکیٹو کمیٹی آصفیہ طبیہ کالج گورنمنٹ بھوپال کی سرپرستی میں چاندپور سے شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اس رسالے میں حفظ صحت، تشریح، امراض اطفال اور مجرّبات وغیرہ عنوانوں سے دلچسپ اور مفید مضامین شائع ہوتے ہیں۔ یو۔پی میں طب قدیم کے پروپگنڈے کے لئے بہت سے طبّی رسائل کی ضرورت ہے لیکن افسوس ہے کہ وہاں سے اب تک کوئی کامیاب طبّی رسالہ اب تک نہیں نکالا جاسکا۔ طبّی صحیفہ امید ہے، کہ اس کمی کو پورا کرے گا۔ ہم اس رسالے کی کامیابی کے دل سے خواہاں ہیں۔ ناظرین نمونے کا پرچہ مفت طلب فرماسکتے ہیں۔

دینیات سائز ۲۰×۲۶/۸، ضخامت ۱۳۶ صفحے، قیمت دس آنے۔

پتہ: مینجر صاحب دفتر رسالہ "ترجمان القرآن" ملتان روڈ، لاہور۔

مولٰنا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کا نام مذہبی اور علمی حلقوں میں کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ مولٰنا جہاں اپنے رسالہ "ترجمان القرآن" کے ذریعے سے جدید تعلیم یافتہ طبقے میں صحیح اسلامی روح پیدا کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں وہاں انہوں نے "خرابی کے مرکز" پر بھی اپنی توجہ مبذول کر دی ہے۔ رسالہ "دینیات" اس توجہ کا ایک ثبوت ہے۔ اس رسالے میں مولٰنا نے اسلام کے اُن نونہالوں کو مذہبیت سے وابستہ رکھنے کی کوشش کی ہے جو یا تو عمداً اسلام کی سچّی روح سے بیگانہ رکھے جاتے ہیں یا ان کے لئے طریقہ کار ایسا اختیار کیا جاتا ہے جو ان کی مخصوص دماغی ساخت سے مناسبت نہیں رکھتا۔ یہ رسالہ درحقیقت ہائی سکولوں اور کالج کی ابتدائی جماعتوں کے نوجوانوں کے لئے لکھا گیا ہے۔ اور اس کا خاص مقصد یہ ہے کہ دینیات کی تعلیم کی اس عام روش کی اصلاح کی جائے جس میں زیادہ زور فقہی مسائل پڑھانے میں دیا جاتا ہے اور طالب علم کو عبادات اور احکام شریعت کی حکمتیں نہیں سمجھائی جاتیں۔ مولٰنا نے رسالے کو سات بابوں پر تقسیم کیا ہے۔ پہلے باب

میں اسلام اور کفر کی حقیقت سمجھائی ہے، دوسرے باب کا عنوان ایمان اور اطاعت، تیسرے کا نبوت، چوتھے کا ایمان مفصل، پانچویں کا عبادات، چھٹے کا دین اور شریعت اور ساتویں کا شریعت کے احکام ہے۔ ہم نے بعض عنوانات کا دلچسپی سے مطالعہ کیا۔ حقیقتاً مولٰنا نے طرزِ استدلال اور طرزِ بیان دونوں دل نشین اختیار کئے ہیں اور ایک بڑی کمی کو پورا کر دیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اسلامیہ سکول اور کالجوں میں اس رسالے کو داخل نصاب کیا جائے گا۔ مملکت آصفیہ میں یہ دسویں جماعت کے نصاب میں شامل ہے۔ طالب علموں کے علاوہ عام ناظرین بھی اس سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ نئے تعلیم یافتہ اصحاب جو اپنے مذہب سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں، اس رسالے کو نہایت دلچسپی سے مطالعہ کریں گے۔

عہدِ حاضر کے بڑے لوگ (حصہ اول) سائز ۲۰×۳۰/۱۶، ضخامت ۱۲۸ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔

پتہ: مینجر صاحب دائرہ ادبیہ، دریا گنج، دہلی۔

دائرہ ادبیہ دہلی نے اپنی سرگرمیوں کی ابتدا "عہدِ حاضر کے بڑے لوگ" سے کی ہے۔ اس سلسلے کی پہلی کڑی ہندوستان کے بڑے لوگوں کے حالات پر مشتمل ہے۔ بڑے لوگوں سے مؤلف رسالہ جناب محمد مرزا صاحب دہلوی کی مراد اُن سیاسی رہنماؤں سے ہے جو اس صدی میں کسی نہ کسی نئے سیاسی مسلک کے بانی ہوئے ہیں یا جنہوں نے عالمگیر سیاسی اور اقتصادی بے چینی سے متاثر ہو کر جدید اصولوں پر اپنے ملک اور قوم کی اصلاح و تنظیم کی ہے۔ اس تعریف کی رُو سے انہوں نے ہندوستان کے سیاسی رہنماؤں میں سے گاندھی جی، مولٰنا محمد علی، سی، آر داس اور محمد علی جناح کو منتخب کیا ہے اور ان کے حالات زندگی اختصار کے ساتھ لیکن ان کی سیرت، خصوصیات، سیاسی مسلک اور ان کے سیاسی کارناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ ہم نے اس رسالے کے بعض مقامات کو غور سے پڑھا ہے اس لئے اس رائے کے اظہار میں ہمیں ذرا پس و پیش نہیں ہے کہ مولف نے اس رسالے کو تلاش اور محنت سے مرتب کیا ہے اور اختلافی مسائل میں خاص احتیاط سے کام لیا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس قسم کے سنجیدہ رسالے، جو سیاسی تربیت کے لئے ضروری ہیں، ہمارے ملک میں عام ہوں۔ ہمیں امید ہے کہ اس رسالے کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ رسالے کی کتابت اور طباعت عمدہ اور ٹائیٹل نہایت جاذب توجہ ہے۔ رہنماؤں کی تصویروں سے بھی اس رسالے کو زینت دی گئی ہے۔ نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر یہ رسالہ اوپر کے پتے سے منگایا جا سکتا ہے۔

ساقی کا افسانہ نمبر سائز ۲۰×۳۰/۸، ضخامت ۲۲۴ صفحے، قیمت ایک روپیہ۔

پتہ: مینجر صاحب رسالہ "ساقی"، کٹرہ بڑیان، دہلی۔

دہلی کا مشہور ادبی رسالہ "ساقی" سال میں دو خاص نمبر شائع کرتا ہے جو عموماً کسی خاص صنفِ ادب سے متعلق ہوتے ہیں۔ اس وقت ہمارے سامنے اس کا افسانہ نمبر ہے جو "ساقی" کی روایات کے مطابق نہایت قابلیت اور محنت سے مرتب کیا گیا ہے۔ اردو کے ادبی رسالوں میں غالباً "ساقی" ہی کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اُس کے افسانہ نویسوں اور ڈراما نگاروں کا حلقہ نہایت وسیع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے ڈراما یا افسانہ نمبر نہایت کامیاب اور معیاری ہوتے ہیں۔ اس نمبر میں اگر مولانا عنایت اللہ صاحب دہلوی کا ترجمہ "اوتھیلو" (شکسپیر کا مشہور ڈراما) ہی ہوتا تو اس کی کامیابی ارباب ذوق کی نظر میں مسلم ہوتی، لیکن ساقی کی اس بزم میں جناب لطیف الدین احمد صاحب اکبرآبادی، ایم اسلم صاحب، مرزا عظیم بیگ صاحب چغتائی، آغا اشرف ایم۔ اے، امین حزیں سیالکوٹی، صادق الخیری ایم۔ اے، انصار ناصری اور خواجہ احمد عباس صاحب وغیرہ ادیب اور انشا پرداز بھی تو شامل ہیں جن کی قلمکاریوں نے اس افسانہ نمبر کو کامیاب تر بنا دیا ہے۔ اس نمبر میں ڈراما "اوتھیلو" (۶۰ صفحے) کے علاوہ تقریباً ۲۵ چھوٹے بڑے افسانے شامل ہیں۔ خواجہ احمد عباس صاحب کی "مسافر کی ڈائری" اور بعض بلند پایہ نظمیں بھی اس افسانہ نمبر کی دلچسپیوں میں اضافہ کر رہی ہیں۔ بہرحال یہ افسانہ نمبر ہر حیثیت سے کامیاب ہے۔ اور جناب شاہد احمد صاحب بی اے دہلوی اس کے لئے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ساقی کی سالانہ قیمت پانچ روپے ہے۔ اور سال کے دو ضخیم خاص نمبر بھی اسی قیمت میں خریداروں کو دئیے جاتے ہیں۔

سہاگ سائز ۲۰×۳۰/۸، ضخامت ۶۰ صفحے، قیمت تین روپے سالانہ۔

پتہ :- منیجر رسالہ سہاگ، ہسپتال روڈ، لاہور

"سہاگ" ایک ماہانہ زنانہ رسالہ ہے جس کی مدیرہ اقبال سلمیٰ صاحبہ ہیں۔ اس رسالے کے تین چار نمبر ہماری نظر سے گزر چکے ہیں۔ ہمیں اس رائے کے اظہار کرنے میں بڑی مسرت ہے کہ "سہاگ" قابلیت اور محنت سے مرتب کیا جا رہا ہے۔ اس رسالے کے مقاصد اصلاح معاشرت، خانہ داری کی تعلیم اور عورتوں میں بیداری کرنا ہیں۔ یہ سب مقاصد نہایت اہم ہیں۔ مضامین دل چسپ اور مفید ہیں۔ کاغذ، کتابت اور طباعت عمدہ ہے۔ اگر قابل مدیرہ کی توجہ اور محنت کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو "سہاگ" کا شمار ملک کے بہترین نسوانی رسالوں میں ہوگا۔ ناظرین چار آنے کے ٹکٹ بھیج کر نمونہ منگا سکتے ہیں۔

عدلِ عثمانی سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت ۳۲ صفحے۔ قیمت چار آنے۔

پتہ: مہتمم صاحب دار التصنیف، مولوی محلہ، بدایوں۔

یہ رسالہ مولانا عبد الحامد صاحب قادری بدایونی کی تالیف ہے جس میں سلطنت آصفیہ کے عدل و انصاف اور مذہبی رواداریوں پر اعداد و شمار کو سامنے رکھ کر بحث کی گئی ہے۔ رسالہ شروع آخر تک دل چسپ اور معلومات میں اضافہ کرنے والا ہے۔ ناظرین ساڑھے چار آنے کے ٹکٹ اوپر کے پتے پر بھیج کر یہ رسالہ منگا سکتے ہیں۔

چلڈرنز نیوز (انگریزی) سائز ۲۰×۳۰/۸، ضخامت ۳۰ صفحے۔ قیمت دو روپے سالانہ۔

پتہ: منیجر صاحب چلڈرنز نیوز، کناٹ سرکس، نئی دہلی۔

بچوں کے لیے یہ چھوٹا سا باتصویر رسالہ دس، بارہ سال سے نکل رہا ہے۔ ہم کو حال میں اس کے چند نمبر دیکھنے کا موقع ملا۔ حقیقتاً ایڈیٹر صاحب نہایت تن دہی سے اپنے کام میں مصروف ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کے دل چسپ مضامین بھی اس میں درج ہوتے ہیں اور بڑوں کے ایسے مضامین اس میں شائع کیے جاتے ہیں جو بچوں کی عقل و فہم کے مطابق ہوں۔ رنگین اور یک رنگی تصویروں کا اہتمام ہے۔ غرض، اسکول کے بچوں کے لیے یہ رسالہ مفید بھی ہے اور دل چسپ بھی۔ نمونہ ہمدرد صحت کے حوالے سے مفت منگایا جا سکتا ہے۔

دیسی طبوں کے تنزل کے اسباب

(از جناب حکیم ڈاکٹر لطافت حسین صاحب ریٹائرڈ میڈیکل آفیسر ریاستی بھوپال)

ہے بجا شیوۂ تسلیم میں مشہور ہیں ہم قصۂ درد سناتے ہیں کہ مجبور ہیں ہم
ساز خاموش ہیں فریاد سے معمور ہیں ہم نالہ آتا ہے اگر لب پہ تو معذور ہیں ہم (اقبال)

یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ دنیا کو طب سے ایک علم و فن کی حیثیت سے روشناس کرانے والے مسلمان ہی تھے اور ان ہی کے عہد سعادت اور دور ترقی میں پروان چڑھی، دکھیارے انسانوں کے لیے پیغام صحت بنی اور خداوندی رحمت ثابت ہوئی۔ مگر آج جب حقیقت سے پردہ اٹھتا ہے تو یہ دیکھ کر ہمارے دل و دماغ رنج و اندوہ سے اور کلیجے درد سے پھٹنے لگتے ہیں کہ اس طب کو مغرب کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھانے والی اُن ہی مسلمان اسلاف کی اولاد ہے جن کے علمی و فنی کارناموں سے تاریخ عالم کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔ اور جن کے پُرہیبت ناموں کے سامنے آج بھی یورپ کے حکماء اپنے سر جھکانے پر مجبور ہیں۔

آج دیسی طبوں خصوصاً طب یونانی پر ادبار اور تباہی کے جو بادل منڈلا رہے ہیں اور ان کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لیے جو تدبیریں کام میں لائی جا رہی ہیں وہ نہ صرف حد درجے خطرناک، حوصلہ شکن اور صبر آزما ہیں بلکہ ایک ہندوستانی اور پھر ایک مسلمان کے لیے انتہائی شرمناک اور اس کے دامنِ اہلیت و سعادت پر نہایت بدنما داغ ہیں۔

اسلاف کے علمی خزانوں کے تحفظ اور ان کی دائمی کاوشوں کے بچاؤ کی ذمہ داریاں ہر دردمند ہندوستانی اور ہر سچے مسلمان پر عاید ہوتی ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اہل فن ہونے کی حیثیت سے اطبا کی ذمہ داریاں تو ظاہر بھی ہیں اور قرینِ قیاس بھی۔ مگر عوام سے اس کا کیا تعلق ہے اور وہ اس بارے میں کیا کر سکتے ہیں؟ اس کا جواب بھی عرض کروں گا۔ مگر پہلے دیسی طبوں کے تنزل کے اسباب پر ایک سرسری نظر ڈال لیجیے۔

حدیثِ درد دل آویز داستانے ہست کہ ذوق بیش دہد چوں دراز تر گردد

طب کے تنزل اور زوال کے ظاہری اسباب تو بہت سے ہیں مگر سب سے اہم اسباب (۱) حکومت کی بے توجہی یا دشمنی (۲) ابنائے وطن کی سرد مہری اور مغرب پرستی (۳) اطبا کی قدامت پسندی اور ہٹ دھرمی (۴) نصاب تعلیم کے نقائص (۵) اچھی بلند پایہ اور معیاری درس گاہوں کی کمی (۶) نیم حکیموں اور خود ساختہ خاندانی طبیبوں کی کثرت (۷) طلبا طب کا طبی تعلیم کے لیے غلط انتخاب (۸) عطاروں اور دوافروشوں کی خود غرضانہ و غیر ذمہ دارانہ حرکتیں (۹) فنی پروپیگنڈے کا فقدان (۱۰) اطبا کا تشتت اور افتراق (۱۱) ڈاکٹروں کا بے جا تعصب و عناد قرار دیے جا سکتے ہیں۔ اب اگر ناگوار خاطر نہ ہو تو ذرا ہر ایک پر تفصیلی نظر بھی ڈال لیجیے۔

(۱) حکومت کی بے توجہی یا دشمنی ظاہر ہے کہ حکومت سات سمندر پار رہنے والے انگریز کی ہے۔ اور اس انگریز کی جو تجارت میں پیدا ہوتا ہے۔ تجارت میں پرورش پاتا ہے اور تجارت ہی میں مر جاتا ہے۔ اور اس انگریز کی جو مشرقی تہذیب کا دشمن، مشرقی معاشرت کا دشمن مشرقی علوم و فنون کا دشمن یہاں تک کہ مذہب اور خدا کا بھی بس برائے نام حامی ہو۔ پھر اس سے یہ توقع رکھنا کہ وہ ہمارے کسی ایسے علم یا فن کی حمایت و سرپرستی کرے گا جو اسلامی تہذیب کی یادگار ہو یا اس سے اس کا تجارتی مفاد خطرے میں پڑتا ہو یا کسی ایسی تہذیب قومیت کا تحفظ کرے گا جو اس کی تہذیب و معاشرت کے منافی ہو۔ اس قسم کی خوش خیالی ہے جیسے کسی بھوکے شیر کے سامنے بکری باندھ کر اس سے یہ اُمید رکھی جائے کہ وہ اس کی رکھوالی کرے گا۔

ہم کو اُن سے وفا کی ہے اُمید جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

غیر ملکی اور غیر ملی حکومت کو آپ دیسی طبوں کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ مگر کبھی آپ اس بات پر بھی غور فرمایا ہے کہ آپ میں زندہ رہنے اور ترقی کرنے کی کس درجے صلاحیت اور اہلیت موجود ہے آپ غیر ملکی حکومت کا تو شکوہ کرتے ہیں مگر اپنی ملکی و ملی حکومتوں کی طرف بھی کبھی آپ نے نظر اٹھا کر

دیکھا ہے کہ وہاں دیسی طبوں کے ساتھ کیا سلوک ہو رہے ہیں؟ کیا دکن کی علم پرور حکومت کے علاوہ آپ کوئی دوسری اسلامی یا ہندوستانی ریاست ایسی بتا سکتے ہیں جس میں طب کی زندگی خطرات سے گھری ہوئی نہ ہو؟ کیا یہ عبرت ناک حقیقت نہیں ہے کہ بہت سی دیسی ریاستیں جو کسی زمانے میں طب کی سرپرستی اور جانب داری میں پیش پیش تھیں آج وہی حکومتیں اس کی مکمل بربادی و عملی تخریب کی خواہش مند نظر آ رہی ہیں؟

پس ان حالات میں غیر ملکی حکومت کی بے توجہی یا اس کی مخالفت کا رونا میں نہیں سمجھ سکتا، کس حد تک جائز قرار دیا جا سکتا ہے؟ دانش مندی اور ہوش مندی کا تقاضا تو یہ تھا کہ اطبا بجائے حکومت کے اپنا ہی رونا روتے اور خود اپنے قدموں پر کھڑے ہو کر آگے بڑھنے کی کوشش کرتے اپنی قابلیت، اپنی تنظیم اور اپنے فن کی افادیت سے عوام پر اور پھر بالواسطہ حکومت پر اثر ڈالتے۔ اور پھر دیکھتے کہ ان کی کوششیں کس حد تک بار آور ہو رہی ہیں۔

(۲) ابنائے وطن کی بے مہری اور مغرب پرستی عوام کچھ تو ڈاکٹری پروپیگنڈے کے زیر اثر اور کچھ ہماری نااہلیت کے باعث اور زیادہ تر محض مغرب پرستی کے جوش میں ڈاکٹری علاج کے کچھ اس طرح گرویدہ ہوتے جا رہے ہیں گویا شفا بخشیوں کے تمام جوہر صرف طب جدید ہی کے دامن سے وابستہ ہیں۔ اور دنیا میں کوئی دوسری طب اس قابل ہی نہیں کہ اس کی طرف نظر بھر کر دیکھ ہی لیا جائے۔ کچھ تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہے جنکو بادل ناخواستہ ڈاکٹری معالجے کی طرف رجوع ہونا پڑتا ہے۔

اگر ایک طرف ہماری غفلت اور سہل انگاری قابل نفرین و ملامت ہے تو دوسری طرف ان مغرب زدہ برادران ملک و ملت کی ذہنیتیں بھی نفرت و افسوس کی مستحق ہیں جن کے جسم و خون تو ہندوستانی ہیں مگر ان کے دل و دماغ پر فرنگیت پوری طرح مسلط ہو چکی ہے۔ ان کی ظاہر بین آنکھیں مغربی تمدن اور مغربی تہذیب کی سطحی خوش نمائی اور نمائشی ٹیپ ٹاپ سے چندھیا گئی ہیں۔ اب نہ ان کو اپنے اسلاف سے تعلق باقی رہا ہے نہ اپنے مخصوص قومی کلچر سے اور نہ اپنے مذہب سے ان کو دلچسپی ہے نہ اپنی قومیت سے۔ اس مرض میں ہمارے رئیس اور امیر ہی مبتلا نہیں ہیں بلکہ ہندوستانی قومیت اور مشرقی عصبیت کے وہ بلند بانگ دعاوی کرنے والے لیڈر بھی شامل ہیں جو زبان سے تو سودیشی، ملکی، مشرقی اور ہندوستانی کی رٹ لگاتے ہیں اور گلی گلی ہندوستانی کھدر کا پرچار کرتے پھرتے ہیں۔ مگر ولایت پہنچ کر "وائٹ ہال" کے سامنے خالص انگریزی سوٹ زیب تن فرمائے ٹہلتے نظر آتے ہیں۔ ان کے دلوں میں تو دیسی علوم و فنون کی بے حد وقعت و محبت ہے مگر ان کے سینے ٹوریم میں ایک طبیب کی بھی گنجائش نہیں۔

اگر ان حضرات کے دل میں اپنے اسلاف، اپنے ملک اور اپنی تہذیب کی قدر و منزلت ہوتی تو ناممکن تھا کہ وہ دیسی طبوں کی زبوں حالی دیکھتے اور خاموش رہتے۔ جن لوگوں کے نزدیک حکومتوں میں انقلاب پیدا کر دینا، جابجا خیراتی ہسپتال کھلوانا اور دو ہا مندر قائم کرانا آسان بات ہو تو ان کے نزدیک کیا مشکل تھا کہ وہ دو چار طبی یونیورسٹیاں یا دس بیس طبی کالج یا ہزار پانسو دیسی شفاخانے اُسی شان و شوکت سے قائم کرا دیتے جس شان و شوکت سے ہندوستان کے انگریزی ہسپتال اور میڈیکل کالج وغیرہ قائم ہیں۔ ان کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ڈور تھی، ان کے ساتھ ملک کی رائے عامہ تھی وہ کیا کچھ دیسی طبوں کی خدمت نہ کر سکتے تھے۔ مگر سوال یہ ہے کہ وہ کرتے کیوں؟ کس جذبے کے ماتحت اور کس دباؤ سے متاثر ہو کر کرتے؟ افسوس جب اپنوں ہی کا یہ حال ہو تو غیر کا کیا شکوہ؟

دور گردوں میں کسی نے میری غم خواری نہ کی
دشمنوں نے دشمنی کی یاروں نے یاری نہ کی

لیکن ساتھ ہی یہ عرض کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ان تمام باتوں کی ذمہ داری بھی تمام تر اطبا ہی کے سر عائد ہوتی ہے۔ اگر اطبا میں شعور و احساس ہوتا اگر وہ جماعتی تنظیم و ہم آہنگی کے سرمایہ دار ہوتے، اگر ان میں زندگی کی تڑپ ہوتی تو وہ قوم کی مشینری کو بھی متحرک کر سکتے تھے اور ایوان حکومت کو متزلزل کر دینا بھی ان کے لیے آسان ہوتا۔

(۳) اطبا کی قدامت پسندی واضح رہے کہ اطبا کی تین قسمیں ہیں۔ (ا) قدامت پسند (ب) جدت پسند (ج) درمیانی قسم کے۔

(ا) قدامت پسند اطبا میں وہ طبیب داخل ہیں جن کی تعلیم خالص مشرقی ماحول میں ہوئی ہے اور قدیم طب کی مہارت تامہ کے باوجود علوم

جدیدہ سے ناواقف ہی نہیں بلکہ متنفر و بے زار ہیں۔ ان اطبا کا اوسط ۸۰ فی صدی ہے اس اکثریت والی قسم کے اطبار کا یہ حال ہے کہ وہ اپنی طبوں کو اور بالخصوص یونانی طب کو منزّل من السمار اور الہامی طب خیال کرتے ہوئے ہر گونہ مکمل، پورے طور پر شفا بخش، اور قطعاً ناقابل اصلاح و ترمیم سمجھے ہوئے ہیں۔ اُن کے عقیدے میں شیخ الرئیس "خاتم الاطبار" ہیں اور ان کے کسی نظریے یا اصول میں تحریف کرنا سنگین گناہ اور ناقابل معافی جُرم ہے۔ یہ حضرات نہ تو خود کوئی تحقیق و تدقیق فرماتے ہیں اور نہ کسی دوسرے طبیب کے ایسے اقدام کو جائز و مستحسن قرار دیسکتے ہیں۔ اُن کی نظر میں وہی پُرانا زبانی طرز تعلیم، وہی پُرانا طریق علاج اور وہی پُرانی کتب طبیہ اب بھی مناسب و پسندیدہ ہیں، جو آج سے ڈھائی سو برس پہلے تھیں۔ علوم جدیدہ سے استفادہ اُن کے ہاں اتنا ہی گناہ ہے جتنا شرک والحاد۔ نہ زمانے کی ترقیوں پر ان کی نظر ہے اور نہ عوام کے جدید رجحان کا ان کو احساس۔ نہ ایک طاقت ور حریف کے مقابلے میں بچھڑ جانے کا ان کو ملال ہے اور نہ حکومت کے ہاتھوں برباد ہو جانے کا قلق۔ پھر اگر حالی اور اجمل خاں رو رو کر نہ مر جائیں تو کیا کریں۔ ان ہی کے غم میں اجمل خان گھل گھل کر مر گئے اور ان ہی کا رونا حالی مرحوم نے ان الفاظ میں رویا ہے۔

وہ طب جس پہ غش ہیں ہمارے اطبا　　سمجھتے ہیں جس کو بیاضِ مسیحا
بتائے نہیں ہر تخیل جس کے بہت سا　　چھپے عیب کی طرح کرتے ہیں اخفا

فقط چند نسخوں کا ہے وہ سفینہ
چلے آتے ہیں جو کہ سینہ بہ سینہ

نہ ان کو نباتات سے آگہی ہے　　نہ اصلا خبر معدنیات کی ہے
نہ تشریح کی لے کسی پر کھلی ہے　　نہ علم طبیعی نہ کیمسٹری ہے

نہ پانی کا علم اور نہ علم ہوا ہے
مریضوں کا اُن کے نگہبان خدا ہے

نہ قانون میں آپ کے کوئی خطا ہے　　نہ مخزن میں انگشت رکھنے کی جا ہے
سدیدی میں لکھا ہے جو کچھ بجا ہے　　نفیسی کے ہر قول پر جاں فدا ہے

سلف لکھ گئے جو قیاس و گماں سے
صحیفے ہیں اُترے ہوئے آسماں سے

کاش اُس وقت بھی ہمارے اطبا کا یہ معزز گروہ اپنی کم زوریوں کا احساس کر لیتا جب کہ حالی مرحوم کے قلم و دماغ سے یہ جگر خراش الفاظ نکلے تھے تو نہ پھر اجمل خاں اعظم کو اتنی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا اور نہ ہماری طب کی یہ درگت بنتی جو آج ہمارے پیش نظر ہے اور ہم کو خون کے آنسو رلا رہی ہے۔ دورِ حاضرہ کے جدت پسند اطبا اگرچہ اپنی بساط کے مطابق بہت کچھ ہاتھ پیر مار رہے ہیں مگر پھر بھی یہ اکثریت والا طبقہ نہ تو بیدار ہی ہوتا ہے اور نہ اپنی زندگی کا کچھ عملی ثبوت دینا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مجاہدین فن کی کوششیں پوری طرح نہیں پھلتیں۔ اور قدم قدم پر ان کے کاموں میں روڑے اٹک رہے ہیں۔

(ب) جدت پسند اطبا کا تناسب میرے نظریے کے مطابق ۲۰ فی صدی ہے۔ یہ وہ اطبا ہیں جن کی تعلیم موجودہ اور نئے احول میں ہوئی ہے۔ طب جدید کی معلومات بھی اُنہوں نے حاصل کر لی ہیں۔ اس گروہ کے افراد نے کسی حد تک اپنی واقعی کم زوریوں کا احساس کر لیا ہے اور ہمہ وقت اس جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں کہ کسی طرح طبّ قدیم کو ضروری اصلاح و ترمیم کے بعد طب جدید کے ہم دوش کھڑا کر دیں وہ طب کو ایک قیاسی و تجرباتی علم سمجھتے ہوئے جدید روشنی میں اس کی تنقیح کرنا ضروری خیال کرتے ہیں۔ ان کا پختہ اعتقاد ہے کہ

سدا ایک ہی رُخ نہیں ناؤ چلتی
چلو تم اُدھر کو ہوا ہو جدھر کی

مگر پھر بھی ان کی یہ مساعی ابھی دریا میں کنکریاں پھینکنے کے مترادف ہیں۔ کیونکہ وہ بے چارے بڑی حد تک بے زر دبے پر بھی ہیں اور بے یار و

مددگار بھی۔

(ج) اطبا کی تیسری قسم میں وہ اطبا داخل ہیں جو بلحاظ اوسط و تناسب ۳۰ فی صدی ہیں اور بلحاظ تعلیم اللہ بس باقی ہوس۔ کوئی خاندانی بیاض بل جانے سے خاندانی حکیم ہے تو کوئی کسی جاگیردار اور تعلقہ دار وغیرہ کا مقبول بارگاہ ہونے کے باعث شاہی حکیم۔ کسی نے دس روپے خرچ کر کے گھر بیٹھے حاذق الحکما کی سند منگالی ہے تو کسی نے باقاعدہ طبیب سے اُردو طب کی دو ایک کتابیں پڑھ لی ہیں۔ اور اپنے کو مطب کرنے کا جائز حق دار سمجھ لیا ہے۔ کوئی صاحب صرف عطاری اور دوا فروشی کرتے کرتے کہنہ مشق اور تجربے کار حکیم بن گئے ہیں۔ غرض کہ اس فرقے کا جو طبیب بھی آپ کو ملے گا وہ کسی نہ کسی اہم ترین خصوصیت کا سرمایہ دار ہوگا۔ اس قسم کے اطبا نے جس قدر طب کی بنیادوں کو کھوکھلا کیا ہے اور جس طرح طب کی ناک کٹوائی ہے وہ محتاجِ بیان نہیں۔ جب تک یہ ممتاز و گرامی شان اطبا کا گروہ دنیا میں موجود ہے اس وقت تک کم سے کم یونانی طب کا مستقبل مجھے تو روشن نظر نہیں آتا۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ، ہوئے تم دوست جس کے اُس کا دشمن آسماں کیوں ہو۔

(۴) نصاب کے نقائص

مولانا حالی مرحوم نے اپنے مذکورۂ بالا اشعار میں بہت درد بھرے انداز سے ہماری ان ہی فنی کمزوریوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ بہ ظاہر ان کے اشعار مبالغے سے بھرے معلوم ہوتے ہیں۔ اور آپ کہہ سکتے ہیں کہ اُنہوں نے حقائق و واقعات سے چشم پوشی کرتے ہوئے یونانی طب پر حملہ کیا ہے۔ مگر میں کہوں گا کہ آپ کا یہ خیال غلط ہے۔ مولانا تاریخ سے کافی باخبر تھے اور خوب جانتے تھے کہ اسلامی حکما، علم جراحی، علم الادویہ اور علم کیمیا وغیرہ کے بہت بڑی شہرت و عظمت کے سرمائے دار تھے اور دنیا کو آج تک حکمائے اسلام کی علمی ایجادات اور فنی اختراعات کا اعتراف ہے۔ دورِ حاضرہ کے بہترین دماغ آج بھی ان ہی حضرات کے بتائے اور کھولے ہوئے راستوں پر جولانیاں دکھا رہے ہیں۔ مگر پھر بھی اُنہوں نے جو کچھ کہا ہے بالکل بجا اور درست کہا ہے۔ اِن کا روئے سخن حکمائے سلف کی طرف نہ تھا بلکہ ہماری طرف تھا۔ یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ ہمارے اطبا علوم عقلیہ اور علوم متعلقہ طب میں محض کورے ہیں اور علوم جدیدہ کی تو شاید ان کو ہوا بھی نہیں لگی۔ اناٹمی، فزیالوجی، باٹنی اور کیمسٹری کے ذرا ذرا سے خلاصے اگر پڑھ بھی لیے تو کیا اور نہ پڑھے تو کیا۔ جب تک ہمارے اطبا کلیاتِ طب، طبیعات، کیمیا، جدید اور تشریح وغیرہ ضروری و اہم علوم میں کافی عبور حاصل نہ کریں گے اس وقت تک وہ طب کے عملی میدان میں قدم رکھنے کے قابل ہو ہی نہیں سکتے۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ طب کی تعلیم ان علوم کی تعلیم پر موقوف و مشروط بھی نہیں اور نہ اُن کی طرف ہمارا ذہنی و طبعی رجحان و میلان ہے۔

علمی دنیا اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہے کہ ہمارا فلسفہ قدیم اور قدیم علم کیمیا یورپ کی جدید ترین علمی تحقیقات کے باعث بڑی حد تک کمزور و ناقابلِ تسلیم بن چکے ہیں۔ اسی طرح علم تشریح، افعال الاعضا، علم تشخیص الامراض اور علم الادویہ میں بھی اس قدر ترقیاں ہو چکی ہیں کہ دنیا حیرت سے انگشت بدنداں بنی ہوئی ہے۔ ظاہر ہے کہ ان جدید ترین تحقیقات اور علمی ترقیوں سے ناواقف طبیب کہاں تک عوام کے لیے جاذبِ نظر اور توجہ کا مرکز بن سکتا ہے۔ اور عینی مشاہدات کی خوگر دنیا کو عقلی دلائل اور روایتی براہین سے کس حد تک مطمئن کیا جا سکتا ہے۔

ان سب حالات و واقعات کے پیشِ نظر اس ضرورت کا سختی سے احساس کیا جا رہا ہے کہ طب کے نصاب تعلیم پر علوم جدیدہ کی روشنی میں کافی دوامی غور و تدبر کیا جائے اور ہندوستان کی تمام طبی درس گاہوں کے لیے ایک ایسا جامع و مانع نصاب تعلیم تجویز کیا جائے جو طب کو دورِ حاضرہ کی اہم ضروریات کے مطابق بنا سکے۔ اور ایسے تمام نقائص کو جلد از جلد دور کرنے کی عملی و سرگرم کوشش کی جائے جو طب و اطبا کے لیے انتہائی نقصان رساں ثابت ہو رہے ہیں۔

نصاب میں مختصر ترین جدید طبی کتب کے بجائے بسوط و مستند کتابیں رکھی جائیں۔ علم تشریح، افعال الاعضا، عملی تشخیص، حفظانِ صحت جراحیات، علم الجراثیم، علم نباتات، طبِ قانونی، علم السموم، تیمار داری اور جدید علم الادویہ کی تعلیم پر خاص زور دیا جائے۔ قدیم کتب طبیّہ سے مشکوک اور غیر ضروری مباحث کو قطعاً حذف کر دیا جائے۔ تشریح و جراحیات کی تعلیم کے لیے ڈسکشن کو لازمی قرار دیا جائے۔ نصاب تعلیم کی تدوین انفرادی طور پر نہ کی جائے بلکہ پہلے ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے جو ہندوستان کے ماہر طبیبوں اور ڈاکٹروں پر مشتمل ہو۔ وہ کافی غور و تدبر کے بعد نہ صرف مکمل نصاب تعلیم تجویز کرے بلکہ تمام طبی درس گاہوں کا کنٹرول بھی کرے اور دیکھے کہ کس حد تک اس کی تجویزوں کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ یہ طریقہ بے حد نازیبا اور نامناسب ہے کہ طبی درس گاہوں کا نصاب یکساں نہ ہو اور تمام طبی تعلیم گاہیں ایک نظام کے ماتحت نہ ہوں۔

طب کے نصاب تعلیم میں معیاریت، یکسانیت اور وسعت کا نہ ہونا ایک بڑا نقص ہے اور جب تک اس نقص اور خرابی کا مکمل طور پر ازالہ نہ ہو جائے یا دوسرے الفاظ میں طب کی عمارت علوم جدید کی بنیاد پر قائم نہ ہو جائے اُس وقت تک وہ "صرف چند نسخوں کا سفینہ" ہی سمجھی جائیگی۔

(۵) بلند پایہ اور معیاری درس گاہوں کی کمی بھی طب کے زوال و انحطاط کا ایک بڑا سبب ہے۔ کہنے کو تو کہا جا سکتا ہے کہ طبی کالج بہت سے ہیں۔ مگر وہ ہیں کیسے۔ یہ مت پوچھیے۔ یہ ایک افسوس ناک حقیقت ہے جس پر سے میں نقاب اُٹھانے کی جرأت نہ کرتا اگر ان کا وجود خطرات سے خالی ہوتا۔

ہندوستان کی طبی درس گاہیں عموماً تین قسم کی ہیں۔ (۱) وہ درس گاہیں جہاں طب کی تعلیم عربی زبان میں ہوتی ہے اور جدید مضامین بھی ضرورت کے مطابق پڑھائے جاتے ہیں۔ تعلیم کا دوران بھی ان کا کافی ہوتا ہے اور پبلک یا ملک میں وہ وقعت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں ایسی درس گاہیں انگلیوں پر شمار کی جا سکتی ہیں۔

(ب) وہ درس گاہیں جہاں طب کا مختصر نصاب صرف اُردو یا برائے نام فارسی میں پڑھایا جاتا ہے۔ طب جدید کے بعض اہم مضامین کا خلاصہ بھی بہ صورت لیکچر رٹوا دیا جاتا ہے اور ان کا دوران تعلیم زیادہ سے زیادہ دو یا ڈھائی سال ہے۔ اس قسم کی درس گاہیں بھی گنتی کی تین یا چار ہیں۔ اور گندم بہم نہ رسد بھُس غنیمت است کے مصداق موجب اطمینان ہیں

(ج) وہ درس گاہیں جو عمارت، اسٹاف، لائبریری اور حاضری طلباء سے قطعاً بے نیاز ہیں۔ مگر صرف ایک عالی مرتبت پرنسپل صاحب کے سائے میں پھل پھول رہی ہیں۔ یہ درس گاہیں یا "کالج" اول و دوم قسم کی طبی درس گاہوں سے بھی زیادہ ہیں اور ہندوستان کی سادہ لوح مخلوق کو خوب پیٹ بھر کر بے وقوف بنا رہی ہیں۔ پانچ روپے سے پندرہ روپے تک خرچ کر کے گھر بیٹھے نہایت شان دار مطبوعہ سند مع ایک ڈگری کے بلا کسی تعلیم و امتحان کے ہر شخص حاصل کر سکتا ہے۔

پہلی قسم کی درس گاہوں میں صرف دہلی اور علی گڈھ کے طبی کالج تو بلاشبہ مکمل درس گاہیں کہی جا سکتی ہیں۔ مگر دوسری درس گاہیں بڑی حد تک اصلاح و توجہ کی محتاج ہیں۔ اور جب تک ان میں طب جدید کی تازہ ترین مبسوط اور مستند کتابوں کی تعلیم کے ساتھ ڈسکشن و پوسٹ مارٹم نہ کرایا جائے اس وقت تک ان کو کالجوں کی صف میں ہی نہ لانا چاہیئے زیادہ سے زیادہ ان کی پوزیشن ایک طبی اسکول کی رکھی جائے۔ قسم دوم کی درس گاہیں بہت کافی اصلاح اور اضافے کی محتاج ہیں۔ ان کے منتظمین کو اپنی ذمے داریوں کا پورا احساس کرتے ہوئے ٹھنڈے دل سے یہ سوچنا چاہیئے کہ ناقص، نااہل اور نام نہاد طبیبوں کی فوج ملک و قوم کے لیے سود مند ہو سکتی ہے یا ٹھوس قابلیت اور سلیقہ اہلیت کے معدودے چند اطباء۔ آپ خوب یاد رکھیے کہ شیرنی سال بھر میں ایک یا دو بچے جنتی ہے مگر سارا جنگل ان کی گرج سے گونج اٹھتا ہے۔ اور سورنی ایک وقت میں درجنوں بچے جنتی ہے مگر معلوم بھی نہیں ہوتا کہ وہ بچے کب پیدا ہوئے۔ کہاں رہے اور کیسے ختم ہو گئے۔

اب رہیں تیسری قسم کی طبی درس گاہیں تو وہ اصلاح کی محتاج نہیں بلکہ ختم کر دیئے کی مستحق ہیں۔ جب تک ہندوستان کی سرزمین اس قسم کی نام نہاد طبی درس گاہوں سے پاک نہ ہو جائے گی اس وقت تک نہ تو یہاں کے طبی کالج ترقی کر سکتے ہیں اور نہ طب و اطباء کو صحیح معنے میں اعزاز و فروغ نصیب ہو سکتا ہے۔ کاش ہمارے درد مند و با اثر اطباء اور رہبران قوم ایسے زہریلے طبی کالجوں، ان کے منتظمین اور ان کے فارغ التحصیل ملائکۂ مرگ کے خلاف عملی و مؤثر جہاد کر کے شیخ اور رازی کی روحوں کی خوشنودی حاصل کر سکیں اور اس طرح اپنی اس گرانبار ذمے داری سے عہدہ برآ ہو جائیں جو ملک و قوم کی طرف سے طب اور حکماء سلف کی طرف سے اُن پر عائد ہوتی ہے۔

یہ بات خوب ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ اس قسم کی نام نہاد طبی درس گاہوں کا وجود جتنے زیادہ دنوں تک برقرار رہے گا اتنی ہی ہماری مشکلات و مصائب بڑھتی جائیں گی۔

میں اپنے بعض معاصرین کے اس نظریے سے متفق نہیں ہوں کہ ہندوستان میں طبی درس گاہیں جتنی زیادہ ہوں گی۔ اتنا ہی طب کو فائدہ پہنچے گا۔ بجائے اس کے اب ہماری کوشش یہ ہونی چاہیے کہ جو واقعی طبی درس گاہیں اس وقت ہندوستان میں طب کی خدمت میں مصروف ہیں ان کو زیادہ سے زیادہ معیاری اور مستحکم بنایا جائے۔ اور دور حاضرہ کے جدید ترین ترقی یافتہ علوم و وسائل کے ذریعے سے ان کو طب جدید کی مؤقر درس گاہوں

کے ہم پلہ بنانے کی سرفروشانہ جدوجہد کی جائے۔

(۶) نیم حکیموں یا خاندانی طبیبوں کی فراوانی قسم سوم کے شاندار طبی کالجوں کی بُہتات کے ساتھ دنیائے طب کے لیے ایک مصیبت عظمیٰ یہ بھی ہے کہ شہر شہر، قصبہ قصبہ، گاؤں گاؤں، گلی گلی اور کوچے کوچے اتنی کثیر تعداد میں یہ اللہ کی پیاری مخلوق پیدا ہو گئی ہو کہ طبیعت حیران ہے۔ پہلے ہی یہ مصیبت کیا کم تھی کہ ہم میں سے ہر بڈھا آدمی، ہر بڑھیا عورت، ہر سیاح اور ہر وہ شخص جو اپنے وطن سے چھ مہینے بھی کہیں باہر رہ لیا ہے خواہ مخواہ حکیم نہیں تو نیم حکیم ضرور ہی بن جاتا تھا۔ مگر اب اس پر اضافہ یہ ہو گیا ہو کہ قسم سوم کے طبی کالجوں نے اس قدر کثیر تعداد میں اپنے "ہونہار اور لائق فرزند" ہندوستان میں نکال ڈالے ہیں کہ الامان والحفیظ۔ یہ دوسری بات ہے کہ تجربہ کرنے پر وہ فخر طبابت کی جگہ قعر ہلاکت ثابت ہوں۔

اس قسم کے حکمائے نامدار نام کے تو ضرور حکیم ہوتے ہیں مگر حقیقتاً وہ کیا ہوتے ہیں یہ پوچھنے کی بات نہیں ہے۔ کوئی تو شیلانگ طبیہ کالج کا "حاذق الحکماء اوّل" ہے تو کوئی "مسیح الطب ثانی"۔ کسی نے سادھو یا سنیاسی سے مجربات حاصل کیے ہیں تو کسی کے پاس حضرت والد ماجد صاحب قبلہ مرحوم کی بیاض خاص ہے۔ کسی نے اپنی طویل العمری سے استفادہ کیا ہے تو کسی نے اپنے گھر کے کسی دائم المریض عزیز کی تیمارداری کر کے فن طبابت سیکھ لیا ہے۔ کوئی عطاری کرتے کرتے جالی نوس بن گیا ہے تو کوئی کسی حکیم کی مصاحبت یا کمپونڈری کر کے شیخ وقت بنا ہوا ہے غرضیکہ اس چمنستان طب میں قسم قسم کے پرندے ہیں اور ان کی بھانت بھانت کی بولیاں ہیں۔ ڈاکٹر میری اسٹوپس اور مسز سینگر کے مقلدین ہندوستان کی بڑھتی ہوئی آبادی سے حد درجے پریشان ہیں اور شبانہ روز عوام کو ضبط تولید کی تلقین فرما رہے ہیں۔ مگر اب تک کوئی اللہ کا بندہ ایسا پیدا نہیں ہوا یا پیدا ہوا ہو تو میرے علم میں نہیں جو طب کی اقتصادیات پر توجہ کر کے "خاندانی و شاہی حکماء" کا صحیح طور پر برتھ کنٹرول کر سکے۔ جب تک اس حد سے بڑھے ہوئے طبی توالد و تناسل پر قابو نہ پا لیا جائے اس وقت تک طب کا مستقبل تاریک و خطرناک ہی نظر آتا ہے۔

کہا جا سکتا ہے کہ بعض صوبوں کی حکومتوں اور بھوپال جیسی چند دیسی ریاستوں نے میڈیکل رجسٹریشن ایکٹ کے ذریعے سے اس طبی برتھ کنٹرول کی طرف توجہ کی ہے۔ اور جلد یا بدیر اس کے بہترین نتائج پیدا ہونے کی توقع ہے۔ مجھے بھی اس کا اعتراف ہو، بشرطیکہ یہ اقدام نیک نیتی پر مبنی ہو۔ اور اس سے اطباء کا سلسلۂ توالد ہمیشہ کے لیے ختم نہ ہو جائے۔

(۷) طلبائے طب کا طبی تعلیم کے لیے غلط انتخاب ہماری طبی درس گاہوں کی آغوش شفقت بلا تخصیص اہلیت و قابلیت ہر چھوٹے بڑے کے لیے کھلی ہوئی ہے۔ اُنہوں نے ذریعۂ تعلیم اُردو کو قرار دیتے ہوئے عربی، فارسی اور انگریزی سے بے نیازی برتنی شروع کر دی ہے۔ دیکھا جا رہا ہو کہ نااہل و ناکارہ طلباء جوق در جوق طبی کالجوں میں کھپ رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو طالب علم عربی و انگریزی سے کورا ہو، جس نے سائنس اور فلسفے کا نام بھی نہ سنا ہو جس کا مبلغ علم نہایت محدود ہو وہ طبی تعلیم کے لیے کہاں تک اہل ہو سکتا ہے اور ایسے طلبا فراغت کے بعد ملک و فن کے لیے کہاں تک مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

کیا خوب کہا ہے کسی بزرگ نے کہ "یہاں اس زمانے میں اگر کسی کے گھر ہوشیار و ذہین بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کو آرٹ و سائنس کی تعلیم دلائی جاتی ہے۔ اور کند ذہن اور غبی ہونے کی صورت میں اس کو دینیات کے مدرسے میں بھیجا جاتا ہے یا طبی اسکولوں اور کالجوں میں۔"

یہ مقولہ کس قدر حقیقت و صداقت پر مبنی ہے، اُس کو تجربات و واقعات کی روشنی میں دیکھیے۔

ترکی نے علمائے کے خلاف جہاد کیا۔ ایران نے مجتہدین کا استیصال کیا۔ افغان و عرب نے مولوی سے قطع تعلق کیا۔ یہ سب اس لیے ہوا کہ ان لوگوں کے دماغ ترقی پذیر تھے۔ اور قال اللہ و قال الرسول میں منہمک ہو کر زمانے کے مقتضیات، سیاسیات اور عوام کے رجحان ذہنی سے بے خبر رہے یا بالفاظ دیگر وہ مذہب و سیاست کو نہ سمجھ سکے۔ نتیجے میں اسلام کو اور اسلامی حکومتوں کو ان کے ہاتھوں ناقابل تلافی نقصانات پہنچ گئے۔ جب عوام نے ان کی سادہ لوحی و غلط روی کو محسوس کر لیا تو مجبوراً ان سے علیحدگی اختیار کر لی۔ بالکل یہی حال فرقۂ اطبا کا بھی ہے۔ سُنا کرتے ہیں کہ پچھلے زمانے میں اطبا حکومتوں کے مشیر دولت بھی ہوتے تھے اور وزراء اعظم بھی۔ سیاسیات میں بھی ان کی رائے وزنی ہوتی تھی اور اقتصادیات میں بھی وہ دخیل ہوتے تھے۔ مگر اب یہ باتیں قصۂ ماضی معلوم ہوتی ہیں۔ اور مشاہدات بھی کچھ ایسے ہی ہیں۔ اس زمانے میں طبیب سینیٹری انسپکٹر نہیں بن سکتا۔ اور ڈاکٹر صدر جمہوریہ اور وزیر اعظم اور خدا جانے کیا کیا بن سکتا ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ جواب بالکل واضح اور صاف ہے، طبیبوں

نے اپنی محدود علمیت اور ناکافی قابلیت سے ترقی کے تمام مواقع کھو دیے۔ ذہانت کا کوئی کارنامہ دنیا کے سامنے پیش نہیں کیا۔ مثل مشہور ہے کہ "عقل مند کی سوبلائیں دور" ذہین اور قابل انسان کبھی خاموش نہیں رہ سکتا۔ وہ ہمیشہ اُبھرنے اور اُچھلنے کے لیے بے تاب رہتا ہے۔ مگر بے وقوف اور جاہل انسان کام سے، سوسائٹی سے اور محنت سے ہمیشہ جی چراتا ہے۔

اگر موجودہ طبی تعلیم کی اُن سہولتوں اور آسانیوں کو طب و اطبا کے ساتھ "ظلم عظیم" سے تعبیر نہ کیا جائے تو کیا کہا جائے جو ہماری درسگاہوں نے پیش کر رکھی ہیں۔ ڈاکٹری تعلیم کے لیے جو قیدیں اور شرطیں عائد ہیں، بظاہر وہ کتنی ہی سخت اور ناگوار محسوس ہوتی ہوں۔ مگر ان کی سودمندی سے کبھی بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ یہ اُنہی شرطوں کی برکت ہے کہ آج ڈاکٹر ہر کام کے قابل، ہر عہدے کے حق دار اور ہر منصب کے اہل نظر آ رہے ہیں۔

طبی تعلیم کے لیے اس قدر آسانیاں بہم پہنچانا کبھی بھی جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس صورت میں اگر ایک طرف طب کی بنیادیں کھوکھلی ہو رہی ہیں تو دوسری طرف اقتصادی نقطۂ نظر سے بے کاری اور افلاس بڑھ رہے ہیں۔ کیوں کہ جس طرح ملازمت کا دروازہ طبیبوں کے لئے بند ہے اُسی طرح آزاد پریکٹس کا میدان بھی ان کے لیے تنگ ہوتا جا رہا ہے۔ اس لیے سخت ضرورت ہے کہ طبی انسٹی ٹیوشنوں کے ذمہ دار حضرات اس قدر بے جا فیاضی و دریا دلی سے باز آئیں۔ اور طبی تعلیم کے لیے اہل اور موزوں طلبا انتخاب کر کے دنیائے طب کو مرہون منت بنائیں۔ ایسا کرنا اگر ایک طرف طب و اطبا پر احسان ہوگا تو دوسری طرف ملک و قوم پر بھی احسان عظیم ہوگا۔ طبی تعلیم کے لیے ہمیشہ ایسے طلبا منتخب کیے جانے چاہئیں جو عربی و فارسی میں کم سے کم مولوی فاضل یا منشی فاضل ہوں یا اتنی ہی علمی قابلیت رکھتے ہوں اور انگریزی میں ایف۔ ایس۔ سی پاس ہوں یا کم از کم سائنس لے کر میٹرک پاس کیا ہو۔ اور ساتھ ہی اُن کے ان کے اخلاق و اطوار اور ذہانت مسلّم ہو۔

اگر ہماری طبی درسگاہیں آج ان اصولوں پر عمل پیرا ہو جائیں تو میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ چند ہی سال میں دنیائے طب میں انقلاب پیدا کیا جاسکتا ہے اور آج نہیں تو بیس برس کے بعد ایسے قابل و جید طبیبوں کی جماعت میدان عمل میں آسکتی ہے جن پر ملک و قوم بھی ناز کرے اور شیخ و رازی کی روحیں بھی فخر کریں۔ حکومت بھی ان کے سامنے سر جھکائے اور پبلک کا بھی ان سے بھلا ہو۔

(۸) عطاروں و دوا فروشوں کی خود غرضانہ و غیر ذمہ دارانہ حرکتیں طب کی بدقسمتی کہیے یا ملک کی بدنصیبی کہ ہندوستان میں عطاروں اور دوا فروشوں کا فرقہ بھی کافی اکثریت حاصل کرتا جا رہا ہے۔ جتنا یہ فرقہ طب و اطبا کے لیے ضروری و لابدی تھا۔ اتنا ہی اب وبال جان بن چکا ہے۔ اطبا کو اگر ان کے وجود سے روحانی اذیت پہنچ رہی ہے تو پبلک کو جانی و مالی نقصانات برداشت کرنے پڑ رہے ہیں۔

دس پانچ کو چھوڑ کر اگر آپ دنیائے دواسازی و عطاری کا جائزہ لیں تو یہ دیکھ کر آپ کے حیرت کی کوئی انتہا نہ رہے گی کہ ان کی دکانیں نہایت درجے نفرت انگیز، گندگی کا مخزن اور بدنظمی کا مظہر ہیں۔ مفردات کہنہ اور بوسیدہ، مرکبات چیونٹیوں اور مکھیوں کا ملغوبہ، دواؤں کے برتن میلے کچیلے اور اس پر یہ طرہ کہ عطار صاحب نہایت تند خو بدمزاج اور ضرورت سے زیادہ گراں فروش۔ طبیبوں پر نکتہ چینی میں مشاق اور نسخوں کی کتر بیونت میں ماہر۔ پھر اگر ان حالات میں بھی عوام طب سے برگشتہ و بدظن نہ ہوں تو کیا ہوں۔ اور کیوں نہ حکومت سے قانونِ دوا فروشی وضع کرنے اور عطاروں پر سرکاری کنٹرول قائم کرنے کا مطالبہ کیا جائے اور کیا غلط کہا جاتا ہے جو یہ کہا جاتا ہے کہ ایسے ننگ طبابت دوا فروشوں کی موجودگی میں طب کبھی سرسبز نہیں ہو سکتی۔

(۹) فنی پروپگنڈے کا فقدان طب ہی پر منحصر نہیں دنیا کی ہر صنعت و حرفت، ہر کاروبار ہر علم و فن حتی کہ حکومت تک صحیح پروپگنڈے کی ہر وقت محتاج ہے اور بلا منظم پروپگنڈے کے آج تک نہ کوئی صنعت ترقی پذیر ہو سکی ہے اور نہ کوئی سیاسی تحریک مقبول عام ہو سکی۔

مثال کے طور پر میں صرف ڈاکٹری اصول علاج ہی کو پیش کرتا ہوں۔ یہ اصول علاج اگرچہ حکومت کے زیر سایہ پرورش پا رہا ہے۔ مگر پھر بھی جن جن طریقوں سے اسکی نشو و ارتقا کے لیے پروپگنڈے کیے جا رہے ہیں وہ آپ کی نظر سے پوشیدہ نہیں۔ اسکولوں میں "فرسٹ ایڈ" کی تعلیم، اُمیدواران ملازمت کے لیے ڈاکٹری معائنے کی شرط، اسکول، عدالت یا کسی سرکاری ڈیوٹی سے غیر حاضری کی صورت میں ڈاکٹری سرٹیفکٹ کی مانگ، طلباء کے لیے وقتاً فوقتاً ڈاکٹری معائنے، سرکاری دفاتر میں کونین کی مفت تقسیم، ڈاک خانوں کے ذریعے کونین کی فروخت کا انتظام

ڈاکٹری علاج کرانے والوں کے لیے زیادہ سے زیادہ سہولتوں کی فراہمی صحت عامہ اور حکومت کے ذمے دار عہدوں پر ڈاکٹروں کا تقرر، ڈاکٹری تعلیم کے لیے بھاری بھاری امدادی وظائف، انگریزی ہسپتالوں پر بے دریغ روپیہ صرف کرنا، اخبارات، رسائل، درسی کتب اور مختلف قسم کے پمفلٹوں کے ذریعے سے عوام الناس کی توجہ ڈاکٹری علاج کی طرف مبذول کرانا، یہ اور اسی قسم کی باتوں کو اگر پروپیگنڈا نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے۔ ہاں اگر اطبا اور ویدوں کے ساتھ بھی حکومت کا یہ طرزِ عمل ہوتا تو بے شک وہ پروپیگنڈے کی تعریف سے نکل کر "ہمدردیٔ خلائق" کے زمرے میں آ جاتیں۔ کیا صدہا سال حکومتوں میں دخیل رہنے والے، دنیا کو طب و حکمت سے روشناس کرانے والے، مغرب و مشرق کو علوم و فنون کا درس دینے والے، تہذیب و تمدن کو بامِ کمال پر پہنچانے والے اسلاف کے جانشین اطبا اس دور میں اس قابل بھی نہیں رہے ہیں کہ ان کی طبی رائے کسی صورت سے بھی قابل تسلیم ہو وہ پبلک کی کسی حیثیت سے بھی خدمت کر سکیں۔ وہ کون سے ایسے جرم کے مرتکب ہوئے ہیں کہ اُن کے لیے یا ان کے فن کے لیے حکومت کے خزانے میں ایک پیسہ بھی نہیں؟ کیا یونانی دواؤں کے تمام خصائصِ شفا بخشی زمانے کے ساتھ ساتھ سب ہی ختم ہو چکے؟ دنیا کو طبابت کا لوہا منوا دینے والے طبیبوں کی اولاد میں کیا آج اتنی بھی صلاحیت نہیں رہی کہ وہ بیمار یا تن درست آدمی کو پہچان سکیں۔ کیا حکمائے متقدمین کے گراں مایہ علمی و فنی احسانات کا یہی بدلا ہے جو ان کے اخلاف کو دیا جا رہا ہے۔ لیکن میں پھر یہی کہوں گا کہ یہ سب باتیں اس لیے نہیں کی جا رہی ہیں کہ حکومت کو یا حکومت کے غلامانِ ازلی کو ہمارے اسلاف کے علمی کارناموں کا اعتراف نہیں، یا ہمارے فن کی جامعیت و ہمہ گیری سے وہ ناواقف ہیں۔ بلکہ محض طب مغربی کو فروغ دینے اور مشرقی اقوام کی روحانیت و خودداری کو برباد کرنے کے لیے ایک منظم جدوجہد ہے اور یورپ کے تجارتی مفاد کو تقویت پہنچانے کی ایک اہم کوشش۔ بہرکیف اغراض کچھ بھی ہوں مگر یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ صرف اسی پروپیگنڈے کی برکت سے مغربی طب اپنی تمام کوتاہیوں اور خامیوں کے باوجود زمین کے ایک بڑے حصے پر محیط ہو چکی ہے اور خاکم بدہن وہ دن زیادہ دور نہیں جب طبِ یونانی کا نام صفحۂ ہستی سے بالکل ہی مٹ کر مغربی طب اُس کی جگہ بھی لے لے گی۔ یہ صرف میرا ادّعا ہی نہیں بلکہ اس کے اسباب و علل بھی ہیں۔ قرائن و قیاسات بھی ہیں اور ثبوت و شواہد بھی۔

اور آپ خود بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اگر آپ کے جمود، تغافل اور پژمردگی کا یہی عالم رہا۔ اور آپ میں اب بھی زندگی اور خودداری کی سچی تڑپ نہ پیدا ہوئی۔

یہاں تک جو کچھ میں نے عرض کیا ہے تصویر کا ایک رُخ تھا۔ اب دوسرا رُخ بھی ملاحظہ فرمایئے۔ اوپر کی سب باتوں کو دیکھتے اور سمجھتے ہوئے بھی ہم کو اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کا احساس نہیں ہوتا۔ ہماری طبی صحافت افسوس ناک حد تک کمزور اور غیر مقبول ہے۔ ہمارے مؤلفین اور مصنفین پرانی لکیر کے فقیر، ہماری اشتہار بازی حد درجے نامعقول بلکہ شرمناک ہے۔ ہماری اجتماعی آواز مفقود اور ہماری مضمون نگاری خشک اور غیر دلچسپ ہے۔ رہی سہی ایک آل انڈیا طبی کانفرنس تھی جو اس ناموافق دور میں اندھے کی لکڑی بنی ہوئی تھی وہ بھی اجمل خاں اعظم کے ساتھ رخصت ہو گئی۔ اب کوئی ہماری منظم جماعت ہے جو تنازع للبقا کے میدان میں قدم اُٹھائے اور نہ ہمارا کوئی دردمند لیڈر ہے جو ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرے اور ہماری روح حیات کو تازہ بنائے۔ اگر کہیں اتفاق سے کسی طبی جماعت یا سوسائٹی کا نام گوش گزار ہو جاتا ہے تو وہ بھی تجارتی اغراض کے ماتحت یا کسی دوسری جماعت یا پارٹی کی مخالفت میں اور بس۔ اس قسم کی جماعتوں کا نہ کوئی عملی پروگرام ہے نہ اجتماعی نظام۔ نہ اُن کی آواز میں اثر ہے اور نہ ان کے اراکین میں ولولۂ عمل۔ یہ آپ خوب یاد رکھیے کہ جب تک اطبا ایک قائد کے پیچھے ایک نظام کے ماتحت اور ایک آواز کے ساتھ ایک مقصد کو سامنے رکھ کر میدان عمل میں قدم نہ اٹھائیں گے اس وقت تک طب کا مستقبل کبھی روشن نہیں بن سکتا۔

(۱۰) اطبا کا تشتت وافتراق

طبّ و اطبا کی ایک بدنصیبی یہ بھی ہے کہ ان میں یک جہتی و اتحادِ عمل مفقود ہے اور اس کا سرِ دست امکان بھی نہیں۔ کیوں کہ اطبا کی اکثریت مسلم قوم سے تعلق رکھتی ہے اور تشتت و افتراق قوم مسلم کی فطرت ثانیہ بن چکے ہیں۔

یہ بھی خدا کی شان ہے کہ دس ڈاکٹر ایک شخص یا ایک رائے پر متفق ہو سکتے ہیں مگر دو طبیب ایک تجویز یا ایک خیال پر اتفاق نہیں کر سکتے۔ اس کا ثبوت آپ کو اس وقت مل سکتا ہے جب آپ بحیثیت مریض کسی طبیب کے پاس بغرض علاج جائیں اور ساتھ ہی کسی دوسرے طبیب کا مجوزہ نسخہ بھی لے جا کر اُنہیں بتائیں کہ فلاں طبیب نے مرض کے لیے یہ نسخہ تجویز کیا ہے۔ پھر دیکھیے کیسا لطف آتا ہے اور حکیم صاحب کس ذہنیت کا مظاہرہ

فرماتے ہیں اور یہ تو ایک عام بات ہو چکی ہے کہ قدامت پسند اطبّاء جدّت پسندوں پر، لکھنوی اطبّاء دہلوی حکیموں پر کبھی اچھے الفاظ میں تبصرہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ایسا نہ کرنے سے ان کی شان حذاقت و مسیحانفسی میں فرق آجانے کا احتمال ہو۔ اب رہا یہ سوال کہ ڈاکٹروں میں یک جہتی و اشتراک عمل کیوں ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی تربیت روشن خیال طبقے میں ہوتی ہے۔ ان کی تعلیم کا معیار بلند ہوتا ہے۔ وہ ڈاکٹری تعلیم سے پہلے نفسیات، اقتصادیات اور سیاسیات کا مطالعہ بھی کر لیتے ہیں۔ برخلاف اس کے اطبّا میں یہ عیب کیوں پیدا ہو گئے؟ کیوں نہیں احساس خودی اور شعور اجتماعیت باقی نہیں رہے؟ باہمی اتحاد و اشتراک عمل کی صلاحیتوں نے ان کا ساتھ کیوں چھوڑ دیا؟ اس کا جواب بھی صاف ہو کہ اگر ان کی تربیت اچھے ماحول میں ہوتی، ان کا مبلغ علم وسیع ہوتا اور ان کے خیالات بلند ہوتے تو کبھی ان میں یہ عیوب پیدا نہ ہو سکتے تھے۔

کاش خدا اب بھی ہمیں دیکھنے والی آنکھیں، غور و فکر کرنے والے دماغ اور فن کے درد سے بھرے ہوئے دل عطا فرمائے۔ اور ہم ایک بار پھر اپنے قدیم علوم و فنون کی نشاۃ ثانیہ کی بہار دیکھ لیں۔

(۱۱) ڈاکٹروں کا بے جا تعصّب اور عناد ڈاکٹر صاحبان کا بے جا تعصب و عناد بھی کسی نہ کسی حد تک ایسی طبوں اور بالخصوص یونانی طب کے زوال و انحطاط کا سبب بن رہا ہے ما سوا چند مخلص اور درمند ڈاکٹر صاحبان کے اکثر ڈاکٹروں کا برتاؤ یونانی طب کے ساتھ معاندانہ اور مخالفانہ ہوتا ہے۔

غالباً وہ اطبّاء کو اپنے رزق کا سہیم اور حصے دار سمجھ کر اپنی طب دشمنی اور اسلاف کشی کا اس درجے گھناؤنا مظاہرہ کرتے ہیں کہ بناہ بخدا۔ اگر اغیار ایسا کرتے تو شاید قابل ملامت نہ ہوتے۔ مگر ہندوستانی ڈاکٹروں کو، جو بہر حال ہندوستانی اور مشرقی ہیں ایسا شرمناک برتاؤ نہیں کرنا چاہیئے۔ اور ان کو یہ سمجھتے ہوئے کہ اطبّا بھی ہماری ہی طرح دل اور جگر رکھتے ہیں اور ان کو بھی ہماری ہی طرح دنیا میں زندہ رہنے کا حق ہے، طبیبوں کے ساتھ رواداری اور حسن سلوک سے پیش آنا چاہیئے تھا۔ اگر ہمارے ساتھ اشتراک عمل کرنے میں ان کو شرم محسوس ہوتی ہو تو کم سے کم یہی سمجھ کر کہ اطبّا بھی ہمارے ہی اسلاف و اجداد کے نام لیوا ہیں، اُن کی تخریب و بیخ کنی کے خواہاں نہ ہوتے۔ وہ طب کو ناقص و ناکارہ ہی سمجھتے ہیں تو تقاضائے شرافت و سعادت یہ تھا کہ وہ اطبا کو بہ طریق احسن ان کی کمزوریوں سے آگاہ کر کے اصلاح و تکمیل میں کوشش کرتے۔ ان کے ساتھ اشتراک عمل کر کے ملک و قوم کی خدمت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیتے۔

مگر وہ ایسا اُسی وقت کر سکتے تھے جب کہ ان کے جسموں کی طرح ان کی روحیں بھی مشرقی ہوتیں۔ ان کو اپنے اسلاف، اپنے تمدن اور اپنے کلچر سے محبت و دلچسپی ہوتی۔

بہر کیف طبیبوں کو اپنے معاصرین کے سلوک و برتاؤ سے کافی طور پر سبق لینے کی ضرورت ہو اور بجائے شکوہ و شکایات کرنے کے ان کو اجتماعی قوت کے ساتھ اپنی زندگی کا ثبوت دینا چاہیئے۔

میری یہ درد بھری کہانی کافی طوالت اختیار کر چکی ہے۔ ممکن ہے کہ یہ تلخ بیانی بعض طبائع پر ناگوار اثر پیدا کرے، اس لیے اب اس ہرزہ سرائی کو اس عرض و التماس پر ختم کرنا چاہتا ہوں کہ خدارا ان باتوں پر سنجیدگی کے ساتھ غور فرمائیے۔ ٹھنڈے دل سے سوچیے اور اپنے قوائے عمل کو حرکت میں لا کر اجمل اعظم کے اس مشن کو تکمیل تک پہنچائیے جس کو لے کر وہ دنیا میں آئے تھے اور جس کو لے کر وہ ہندوستان میں اور ہندوستان سے باہر اپنے آخری لمحات تک مارے مارے پھرتے رہے اور خوب سمجھ لیجئے کہ

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

بابُ الصحت ہندوستانی غذاؤں کی قدر و قیمت اور صحت بخش خوراک کا مسئلہ

(بسلسلہ اگست سنہ ۳۹ء)

چربی

عام خوراکوں میں چربی کی ایک مقدار ضرور موجود ہونی چاہیئے۔ لیکن صحیح طور پر ہمیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ جسم کے لیے چربی کی کتنی مقدار ضروری ہوتی ہے۔ عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ۴۵ سے ۶۰ گرام (۱½ اونس سے ۲ اونس) روزانہ تک انسانوں کو چربی کھانی چاہیے۔ ہندوستان کی اکثر غذائیں چربی کے معاملے میں بہت معمولی ہوتی ہیں۔ حیوانی تیل مثلاً مکھن، گھی وغیرہ میں حیاتین الف ہوتی ہے لیکن اکثر نباتی روغنوں میں یا بناسپتی تیلوں میں یہ حیاتین کم ہوتی ہے۔ گھی کو اگر کسی بناسپتی روغن کے ساتھ ملایا گیا ہو تو ممکن ہے کہ اس میں حیاتین الف موجود ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ نہ ہو۔ مگر ایک بناسپتی تیل ایسا ہے جس میں حیاتین کی بہت کافی مقدار پائی جاتی ہے اور وہ سُرخ تاڑ کا تیل ہے یہ پام کے درخت سے حاصل کیا جاتا ہے جو مغربی افریقہ، ملایا اور برما میں بہ کثرت ملتا ہے۔ تیلوں اور چربیوں سے انسان کو جو تقویت پہنچتی ہے وہ تو ظاہر ہی ہے لیکن حسب ذیل چیزوں میں اس عنصر کا کافی ہونا تجربے سے ثابت ہے۔ ناریل، اخروٹ، سویابین اور دوسرے خشک میوے۔

شکری اور نشائی اجزاء (کاربوہائیڈریٹس)

یہ جسم کے نہایت اہم اور قوت پیدا کرنے والے اجزا ہیں۔ غلے، اور اکثر زمین دوز ترکاریوں میں یہ اجزا کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اور شکر تو سب کی سب کاربوہائیڈریٹ ہے۔ انسان کی غذا میں اس عنصر کا ہونا بہت ضروری ہے۔ لیکن اگر غذا میں یہ اجزا زیادتی کے ساتھ ہوں جیسا کہ ہندوستان کی غذاؤں میں بالعموم ہوتا ہے، تو ایسی غذا غیر متوازن ہو جاتی ہے جب غذا کا نقشہ بنایا جا رہا ہو تو اس میں ایسی غذائیں شامل کی جانی چاہئیں جن میں پروٹین، چربی، حیاتین اور نمکیات مناسب مقداروں میں موجود ہوں۔ پھر آخر میں چند ایسی چیزیں بھی شامل کر لی جائیں جن سے انسان کے جسم کو کاربوہائیڈریٹ مہیا ہوتا ہے اور توانائی حاصل ہوتی ہے۔

معدنی نمکیات

کیلسیم (چونا) فاسفورس اور فولاد کے اجزا اکثر ہندوستانی غذاؤں میں پائے جاتے ہیں۔ اور نقشوں میں یہ چیزیں ظاہر کر دی گئی ہیں۔ یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ انسانوں کی غذاؤں میں نمکیات کے جزو کے بارے میں اکثر غفلت برتی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سے عناصر ایسے ہیں جن کی جسم انسان کو ضرورت پڑتی ہے اور جو ایک متوازن غذا کے لیے ضروری ہیں۔ وجع المفاصل والے علاقوں میں آیوڈین کی کمی کے ملنے پر ہم بطور مثال سر دست یہاں بحث نہیں کرتے۔

نوٹ:۔ ہر قسم کی طبی کتابیں منیجر مکتبہ ہمدرد صحت ہمدرد منزل، لال کنواں دہلی سے منگایئے۔

چونا (کیلسیم)

چونا دودھ میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ چھاچ میں بھی یہ بہت ہوتا ہے، پنیر، لال چولائی، پالک، اور سبز پتے کی ترکاریاں بھی اپنے اندر چونے کی خاصی مقدار رکھتی ہیں۔ بچّوں کو اور چیزوں کے مقابلے میں معدنی نمکوں اور چونے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ چاول میں چونا بہت کم ہوتا ہے اور اس بات کی تو تحقیق ہو چکی ہے کہ اکثر چاول کھانے والوں کی خوراک میں نمک اور کیلسیم کی کمی اکثر امراض پیدا کر دیتی ہے۔

حاملہ عورتوں اور بچّوں کو پرورش کرنے کے دوران میں ماؤں کو کیلسیم کی کافی مقدار کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک تن درست بچہ، جس کی عمر تین مہینے کی ہو اور جس نے ماں کی چھاتی پر پرورش پائی ہے چونے کی کافی مقدار اپنے جسم میں داخل کر لیتا ہے۔ یہ چونا اس کو ماں کے دودھ سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر ماں کی خوراک میں کیلسیم کی کمی ہو جائے تو ماں کی اپنی ہڈیوں کا کیلسیم گھل گھل کر دودھ کے ذریعے سے بچّے کو ملنے لگے گا اور اس سے ماں کی تن درستی برباد ہو جائے گی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بچہ بھی بعض مرضوں کا شکار ہو جائے۔ پس چوں کہ حمل اور دودھ پلانے کے زمانے میں کیلسیم کی زیادہ مقدار کام میں آتی ہے اس لیے عورتوں کے لیے ان دنوں میں خاص طور پر دودھ کا کافی استعمال بہت ضروری ہے۔

عام درسی کتابوں میں کیلسیم کی مقدار بڑے آدمی کے لیے ۰٫۶۸ روزانہ اور ۱٫۰ گرام بچوں کے لیے روزانہ تجویز کی گئی ہے مگر اس میں بہت کچھ "گنجائش" ہے۔ ہندوستان کی اکثر غذاؤں میں بالخصوص مشین سے صاف کیے ہوئے چاول میں کیلسیم کی مقدار بہت کم ہوتی ہے اور مشکل سے کھانے والے کے جسم میں یہ غذائیں ۰٫۲ گرام کیلسیم جسم کے لیے مہیا کرتی ہیں۔ بڑھتے ہوئے نشو و نما پانے والے بچوں کے لیے روزانہ ۰٫۶ گرام کیلسیم کی ضرورت ہے۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں کے لیے کیلسیم کی یہ روزانہ مقدار اور بھی زیادہ ہونی چاہیے۔

کیلسیم حاصل کرنے کا بہترین مخزن دودھ ہے۔ سبز ترکاریاں اور بعض قسم کے جو، جوار، راگی (راگی جنوبی ہند کا ایک غلّہ ہے) میں یہ عنصر کافی ہوتا ہے۔ لیکن ان چیزوں میں جو کیلسیم پایا جاتا ہے وہ ممکن ہے دودھ کے کلسیم کے مقابلے میں اچھی طرح ہضم و جزو بدن نہ بن سکے۔ بیمار اور سست رہنے والے بچوں کے لیے دودھ کے کیلسیم کی کافی مقدار نہایت ضروری ہے۔

پان خوری:- چونا اور کتھہ لگایا ہوا پان کھانے کا ہندوستان میں عام رواج ہے۔ اس سے چونے کی ایک اچھی مقدار جسم میں پہنچ جاتی ہے ابھی تک اس بات کا ہمیں علم نہیں ہے کہ اس طریقے سے کیلسیم کی جو مقدار انسان کے جسم میں داخل ہوتی ہے اس کا جسم پر کیا اثر پڑتا ہے۔

فاس فورس

یہ عام طور پر مانا جاتا ہے کہ روزانہ کی خوراک میں ۱٫۰ گرام فاس فورس کی مقدار ضرور ہونی چاہیئے۔ اکثر غلّوں میں فاس فورس بہت ہوتا ہے، مگر دھونے، صاف کرنے اور پکانے میں فاس فورس کی اکثر مقدار ضائع ہو جاتی ہے۔ اگر کسی خوراک میں کیلسیم کی پوری مقدار مہیا ہو رہی ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کے فاس فورس کی مقدار بھی پوری طرح انسان کے جسم میں پہنچ رہی ہے۔

فولاد

خون کے سُرخ دانے نہایت اہم چیز ہیں۔ یہ پھیپھڑوں سے آکسیجن لے کر جسم کے ریشوں کو مہیا کرتے ہیں۔ یہی فولاد کے اجزا لینے اور پٹھے بنانے اور ان میں توانائی پیدا کرنے کے لیے ہوتے ہیں اُن کی پیدائش کے لیے فولاد کے اجزا کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ جب خون کے سُرخ دانے ملیریا اور میعادی بخار وغیرہ میں بہت زیادہ ضائع ہو رہے ہوں تو فولاد کے اجزا کی ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

یہ بتایا گیا ہے کہ بڑھتے ہوئے بچوں اور بڑوں کے لیے روزانہ ۲۰ ملی گرام فولاد کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہندوستان کی اکثر غذاؤں میں فولاد کی کمی ہوتی ہے۔ بعض غذاؤں میں اس کی مقدار ہوتی تو کافی ہے لیکن نسبتاً جزو بدن کم بنتی ہے اس لیے خوراکوں کی قیمت کا صحیح اندازہ کر لینا چاہیئے۔ غلّوں

دالوں اور گوشت وغیرہ میں بے شک فولاد کافی مقدار میں پایا جاتا ہے مگر درحقیقت اس کا بہت کم حصہ جزوبدن بنتا ہے۔ اگر تمام خوراک میں جو روزانہ انسان کھا رہا ہے، ۲۰ ملی گرام سے زیادہ مقدار فولاد کی پائی جاتی ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ کافی مقدار جزوبدن بن رہی ہے۔

کمی خون کی اکثر حالتوں میں اگر دوا کے طور پر فولاد دیا جائے تو وہ ایسی غذاؤں کی نسبت، جن میں فولاد کی موجودگی زیادہ ہو بہتر ثابت ہوتا ہے۔ کمی خون کی شکایت کو روکنے کے لیے اگر فولاد والی خوراکوں کا بہتر انتظام کر دیا جائے تو مرض کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ کمی خون کی شکایت حاملہ عورتوں کو اکثر ہو جاتی ہے اس لیے ان کے لیے فولاد کے اجزا کی کافی مقدار جزوبدن ہونا نہایت ضروری ہے۔

حیاتینیں

حیاتین الف (اے) : حیاتین الف تمام حیوانی تیلوں میں پائی جاتی ہے۔ دودھ میں، دہی میں، مکھن میں، خالص گھی میں، انڈے کی زردی میں، کلیجی اور مچھلیوں وغیرہ میں بھی یہ حیاتین موجود ہوتی ہے۔ حیاتین الف کا سب سے بڑا مخزن روغن جگر ماہی ہے۔ لیکن صرف حیوانی غذائیں ہی نہیں ہیں جن میں حیاتین الف کا اثر پایا جاتا ہے۔ گو نباتاتی غذائیں اس حیاتین سے خالی ہیں لیکن کیروٹین کو حیاتین الف کا عامل سمجھا جاتا ہے اور جسم میں پہنچ کر کیروٹین بھی قریب قریب وہی عمل کرتا ہے جو حیاتین الف کا ہے پس مناسب نباتی غذاؤں کے استعمال سے بھی لحمی غذاؤں کا بدل ممکن ہے۔ پتے دار ترکاریاں جیسے دھنیا سبز، میتھی، پالک، کرم کلّہ اور پکے میووں جیسے آم، پپیتا، ٹماٹر اور نارنگی وغیرہ میں کیروٹین کی کافی مقدار پائی جاتی ہے۔

آئندہ والے نقشوں میں حیاتین الف اور کیروٹین کی مقدار "بین الاقوامی اکائیوں" (انٹرنیشنل یونٹس) کی صورت میں واضح کی گئی ہیں۔ حیاتین الف کے بارے میں ہماری معلومات ابھی تک ایک خاص حد سے آگے نہیں بڑھی ہیں۔ بہر حال یہ آسانی سے تجویز کیا جا سکتا ہے کہ روزانہ غذاؤں میں حیاتین الف کی تین ہزار بین الاقوامی اکائیاں ضرور ہونی چاہئیں۔ یہ کم سے کم مقدار ہے۔ مغربی ممالک میں حیاتین الف کے اثر کو حاصل کرنے کے لیے ہر شخص حیوانی غذاؤں کو مناسب مقداروں میں کھاتا ہے۔ مگر مشرق میں حیاتین الف کے فعل والی غذائیں نہ صرف کافی مہنگی ہیں بلکہ بعض غذاؤں کے بارے میں مذہبی رکاوٹ بھی ہے۔ اس لیے حیاتین الف کے فائدے کو جسم میں پہنچانے کے لیے یہی مشورہ دیا جا سکتا ہے کہ سبز ترکاریوں کا زیادہ استعمال کیا جائے۔ مثال کے طور پر یہ بات لیجئے کہ ۳ اونس (تقریباً ۸۵ گرام) چولائی کا ساگ کم سے کم ۵ ہزار بین الاقوامی اکائیوں کی مقدار میں حیاتین الف جسم میں پیدا کر دے گا۔ اور یہ قریب قریب ایک بڑے آدمی کی ضروریات کے لیے کافی ہے۔ سکول جانے والے بچّوں کو چونکہ ہر وقت کھیل کود اور بڑھوتری کی حالت سے واسطہ رہتا ہے، اس لیے عام طور پر انہیں بڑے آدمیوں کے مقابلے میں اس حیاتین کی زیادہ مقدار کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اس مقدار کو حاصل اور قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ان کو بھی سبز ترکاریوں کے زیادہ استعمال پر آمادہ کیا جائے۔ کمزور بچوں، بیمار بچوں اور غفلت کے شکار بچوں کی تن درستی کے لیے اس حیاتین کی مناسب مقدار روغن جگر ماہی (کاڈ لیور آئل) سے مہیا ہو سکتی ہے۔ اور یہ بچے کی جسمانی تربیت کے لیے کافی ہوتا ہے۔

حیاتین الف خاص خاص غذاؤں میں مختلف مقدار میں پائی جاتی ہے۔ مثلاً دودھ اور مکھن کی طاقت اس بات پر منحصر ہے کہ مویشیوں کو کس چیز پر پرورش کیا جا رہا ہے۔ یورپ میں اس بات کا تجربہ کیا جا چکا ہے کہ "گرمی کے موسم کا دودھ" جو ایسی گایوں سے جنہیں سبز گھاس اور میٹھا چارہ ملے، کیروٹین اور وٹامین کے معاملے میں بہت زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ اور "جاڑوں کا دودھ" مویشیوں کے خشک چارے پر پلنے کی وجہ سے کم حیاتین والا ہوتا ہے۔ اگر زیادہ مدت تک کسی کھلے برتن میں گھی کو خوب تاؤ دیا جائے تو اس کا حیاتین الف جل جاتا ہے۔ سبز ترکاریوں کے بارے میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ پتوں کا رنگ جس قدر زیادہ سبز ہوگا اسی قدر ان میں کیروٹین کی مقدار زیادہ پائی جائے گی۔ اور جو ترکاری جتنی سبز ہوگی اتنی ہی وہ بہتر ہوگی۔ "جتنا سبز اتنا تازہ" کا مقولہ ترکاریوں کے معاملے میں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ معمولی طور پر پکانے سے ان ترکاریوں کی کیروٹین ضایع نہیں ہوتی۔

بہت سی غذاؤں کے لیے آنے والے نقشوں میں حیاتین الف کی ترتیب دی گئی ہے اور ان کا "کیروٹینی" مادّہ بھی بتایا گیا ہے۔ پس غذا کی تجویز کے متعلق اگر ہر دو عدد کے بین بین ایک متناسب رویّہ اختیار کیا جائے تو بہتر ہے۔ حیاتین الف کے فعل کے بارے میں مزید معلومات کی کمی کے باعث بس زیادہ سے زیادہ اب یہ کہا جاسکتا ہے کہ پتّوں والی سبز ترکاریوں میں حیاتین الف کا فعل پیدا کرنے کی قوت بہت زیادہ ہوتی ہے اور غلّوں وغیرہ میں کیروٹین حاصل کرنے کے موقعے کم پائے جاتے ہیں۔

ہندوستان میں حیاتین الف کا فعل لوگوں کی غذاؤں میں بہت ہی معمولی طور پر پایا جاتا ہے۔ اور اس غفلت کا بُرا اثر صحتوں پر پڑ رہا ہے۔ آئندہ سطور میں بتایا جائے گا کہ اس کمی سے کیا کیا نقائص پیدا ہوتے ہیں۔

حیاتین ب (بی) ؛ اس عنوان میں تمام قسموں کی حیاتینوں کو جمع کیا گیا ہے۔ حیاتین بؐ جسے عام طور پر "اکسیر بیری بیری" کے طور پر لوگ جانتے ہیں اکثر غلّوں، دالوں، انڈوں، پھلوں بیشتر سبزیوں، جگر، حلوان کے گوشت اور دودھ وغیرہ وغیرہ میں اس کی اچھی مقدار پائی جاتی ہے۔ سیلا چاول کی زیادہ خوراک کے باعث ہندوستان کے چاول خوروں میں مرض بیری بیری پایا جاتا ہے۔ کیونکہ ایسے چاول میں حیاتین بؐ کی کمی ہوتی ہے۔ اوسنا چاول (پار بائسلڈ رائس) میں جب کہ اسے مشین سے بھی صاف کیا جائے حیاتین بؐ کی مقدار برقرار رہتی ہے۔ سکول جانے والے بچوں اور عام بڑے آدمیوں کے لیے حیاتین بؐ کی روزانہ ۲ ہزار بین الاقوامی اکائیاں ضروری تسلیم کی گئی ہیں۔ یہ جاننا کہ خوراک میں یہ مقدار موجود ہے یا نہیں کچھ زیادہ دشوار نہیں ہے۔ ۴ اونس بے پسا غلّہ، ۶ اونس پتّے دار اور دیگر سبز ترکاریاں، ۲ سے ۳ اونس تک دالیں اگر روزانہ جسم میں پہنچ جائیں تو غالباً حیاتین بؐ کی مطلوبہ مقدار حاصل ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد باقی غذا خواہ مِل کے صاف کئے ہوئے چاولوں پر ہی کیوں نہ مشتمل ہو۔ ترکاریوں، دالوں اور پھلوں کی مقدار جس قدر کم ہو گی اسی قدر اس بات کی ضرورت ہو گی کہ خوراک میں مِل کے صاف کیے ہوئے چاولوں کی زیادتی نہ ہونے پائے۔ غریب لوگ جیسے معمولی ٹوٹے پھوٹے چاول، لال دھاری والے اوسیلا چاول کھاتے ہیں ان کی وجہ سے وہ مرض بیری بیری کا شکار ہوتے ہیں۔ چاول کو دھونے سے رہی سہی حیاتین بؐ بھی ان میں سے خارج ہو جاتی ہے کیوں کہ چاول پر جو قدرتی نمک چھلکے کے ساتھ پیدا ہوتا ہے وہ پالش کرنے اور دھونے سے بالکل ضائع ہو جاتا ہے دودھ جو غذاؤں میں بہترین مانا گیا ہے، حیاتین بؐ کی کچھ بہت زیادہ مقدار اپنے اندر نہیں رکھتا۔

حیاتین بؑ (ایک اصطلاح ہے جس میں کئی حیاتینیں شامل ہیں) غذا کا ایک ضروری عنصر ہے۔ غذاؤں میں یہ عنصر کس طرح ظاہر ہوتا ہے، اس کا حال آنے والے نقشوں سے ظاہر ہو گا۔ تمام غلّوں میں اس کی مقدار کم پائی جاتی ہے اور مِل کے صاف کیے ہوئے چاول میں یہ بہت کم ملتا ہے۔ بعض عام دالوں میں یہ چیز بہت کافی پائی گئی ہے مثلاً بنگالی چنے ہیں، کالے اور سُرخ چنے ہیں۔ سبز پتّوں والی ترکاریاں بعض زمین دوز ترکاریوں (آلو اور اروی وغیرہ) میں یہ کچھ نہ کچھ ضرور پائی جاتی ہے۔ عام پھل اس سے کافی خالی ہوتے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی مقدار حاصل کرنے کے لیے، انڈے کی زردی، دودھ کی بنی ہوئی چیزیں (بے ملائی کا دودھ، چھاچ، دہی اور پنیر) حلوان کا گوشت کلیجی، دالیں اور سبز ترکاریاں استعمال کرنی چاہئیں۔

"منہ آجانا" اور زبان کا کھُردرا پن حیاتین بؑ کی کمی کے باعث ظاہر ہوتا ہے یہ مرض زیادہ تر پالش کیے ہوئے چاول کھانے والوں میں ہوتا ہے۔ لیکن اور اسباب سے بھی یہ امراض ظاہر ہو سکتے ہیں اگر ½ یا ایک اونس خشک انڈے کی زردی پاؤ بھر عمدہ دودھ یا ۲ یا ۳ انڈے روزانہ کھائے جائیں تو یہ کمی پوری ہو سکتی ہے

حیاتین ج (سی) ؛ یہ حیاتین تازہ پھلوں اور ترکاریوں میں پائی جاتی ہے۔ ترکاریوں میں سبز پتّوں والی ترکاریاں اس کا بہترین مخزن ہیں۔ جب ترکاریاں خشک ہو جائیں یا سڑ جائیں تو ان کی حیاتین ج ضائع ہو جاتی ہے۔ جب دالیں اور غلّے ابتدائی حالت نمو میں ہوں اس وقت حیاتین کی مقدار ان میں نہیں پائی جاتی۔ مگر جب ان میں پھُٹاؤ شروع ہو جاتا ہے تو اندر کی گری میں اور خود پھُٹاؤ میں حیاتین ج پیدا ہو جاتی ہے سر رابرٹ میک کریسن کی کتاب "غذا" میں اس "پھٹاؤ" کی ترکیب اس طرح دکھایا گیا ہے،

"چنا، گیہوں، مٹر یا اور کوئی غلّہ بغیر دلے چوبیس گھنٹے تک پانی میں تر رکھیں۔ اس کے بعد اسے مرطوب زمین پر بچھا

دیا جائے یا کسی گیلے کمبل پر ان کو پھیلا کر اوپر سے ٹاٹ یا بوری گیلی کر کے پھیلا دی جائے۔ اس ٹاٹ پر کبھی کبھی پانی چھڑکتے رہیں۔ دو تین دن میں ان دالوں میں پھُٹاؤ پیدا ہو جائے گا اور وہ استعمال کے قابل ہوں گے۔

نمو پائے ہوئے غلّوں کو یا تو کچا کھانا چاہیئے یا زیادہ سے زیادہ دس منٹ تک پکا کر۔

جب تازہ سبزیاں نہ مل سکتی ہوں تو حیاتین ج کی مقدار جسم میں پہنچانے کے لیے اس قسم کے پھٹاؤ والے غلے استعمال کرنے چاہئیں۔ پھوٹی ہوئی دالوں میں، اسے ۵ فی ہزار ملی گرام حیاتین ج پائی جاتی ہے۔

بڑوں اور سکول کے بچوں کے لیے ایک متوازن خوراک ایسی ہونی چاہیئے جس میں ۳۰ سے ۵۰ ملی گرام حیاتین ج روزانہ شامل ہو۔ حیاتین ج حرارت کی تاب نہیں لاتی۔ اس لیے پکانے خاص کر زیادہ دیر تک پکانے کی وجہ سے یہ جوہر جل جاتا ہے۔ گرچند تازہ پھل اور پتے دار ترکاریاں اور دوسری سبزیاں اگر کسی خوراک میں شامل ہوں تو حیاتین ج کی کمی کا کھٹکا جاتا رہتا ہے۔ جن شیر خوار بچوں کو تازہ دودھ پکا کر دیا جا رہا ہو یا ڈبے کا خشک دودھ پانی میں گھول کر پلایا جا رہا ہو تو حیاتین ج کی کمی کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر بچے کو تازہ پھلوں کا رس دودھ میں شامل کر کے دے دیا جائے تو یہ اطمینان کے لئے بالکل کافی ہے۔

حیاتین د (ڈی): یہ حیاتین ہڈیوں کے ٹیڑھے ہونے اور مرض لین العظام (ہڈیوں کا نرم پڑ جانا) کو روکتی ہے۔ جگر، جگر کے روغنوں، انڈے کی زردی دودھ اور گھی میں بہ کثرت سے پائی جاتی ہے۔ دودھ اور روغن ایسے مویشیوں سے حاصل کرنے چاہئیں جن کا چارہ تازہ ہو اور کھلی ہوا اور کھلی دھوپ میں وہ رہتے ہوں۔ مچھلی کا تیل اس کا بہترین قدرتی مخزن ہے۔

حیاتین ج کھال میں سورج کی روشنی سے پیدا ہوتی ہے۔ جو بچے ہندوستان میں تاریک جگہوں میں پرورش پاتے ہیں ان میں یہ چیز مفقود رہتی ہے۔ اسی طرح شمالی ہند کی وہ عورتیں جو پردے کی پابند ہیں، مرض لین العظام میں مبتلا ہو جانے کا میلان رکھتی ہیں۔ چھوٹے بچوں میں ہڈیوں کے ٹیڑھے پن کی بیماری ہندوستان میں بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔ سب سے سستا اور بہترین علاج تو اس کا یہی ہے کہ ایسے مریضوں کو کھلی ہوا میں رکھا جائے۔ مچھلی کا تیل اور حیاتین ج کے طبی مرکبات تو قیمتی ہوتے ہیں مگر سورج تو مفت مہیا ہوتا ہے اور ہر شخص کی دسترس میں ہے۔ حیاتین ج، اور کیلسیم اور فاس فورس کی ضروریات میں بہت قریبی تعلق ہے۔ جب حیاتین ج کی مقدار جسم میں کم ہو اور کیلسیم بھی کم بنتا ہو اور فاس فورس بھی اسی وجہ سے ناپید ہو تو جسم مذکورہ بالا دونوں امراض کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے کیلسیم (چونا) خوراک میں شامل کرنے کی اہمیت اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔

اگر حیاتین ج کی مناسب مقدار برابر استعمال میں آتی رہے تو دانت ٹھیک بنتے ہیں اور مضبوط ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اگر حاملہ کو ایسی چیزیں، جن میں حیاتین ج زیادہ ہو کھلائی جاتی رہیں تو جنین کی صحت اور توانائی کی طرف سے اطمینان ہو جاتا ہے۔

(باقی)

بعض آدمی لمبے کیوں ہوتے ہیں؟

از مسٹر لوئس، ایم بُشس، ڈی۔ ڈی۔

کچھ روز ہوئے کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو لے کر میرے پاس آئی۔ اس کے گلے میں کچھ خرابی تھی۔ گلے کا علاج بہت جلد ہو گیا۔ پھر ایک دن اس کی ماں کہنے لگی کہ میرا لڑکا بہت چھوٹا اور ٹھنگنا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اپنی عمر کے دوسرے لڑکوں کی طرح یہ بھی قد آور ہو۔ اور جب بڑا ہو جائے تو اوسط درجے کے لوگوں کی طرح اس کا بھی قد بلند ہو۔ عورت کو اس وجہ سے بھی تشویش تھی کہ اس کے اپنے خاندان میں اور لڑکے کے باپ کے خاندان میں بھی لوگ ٹھنگنے زیادہ ہوتے تھے۔ مجھے اس معاملے سے دلچسپی پیدا ہو گئی اور اس کا علاج شروع کر دیا۔ اس وقت اور بھی دو ایک "مریض" اس قسم کے تھے جو غددی مرکبات استعمال کر کے اپنے جسموں کو لمبا کرنے کی فکر میں

تھے۔ مگر ابھی تک کوئی خاص نتیجہ ظاہر نہیں ہوا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ غدّہ قدامیہ (پچوٹری گلینڈ) کو دماغ کی نشوونما سے تعلق ہے اور افزائش جسمانی کا بہت بڑا انتظام اس سے متعلق ہے مگر میں نے یہ نہیں دیکھا کہ محض اس غدے یا اس کے جوہر کو کھلا دینے سے انسانوں کے قد بڑھ گئے ہوں۔

میں نے اکثر یہ بات بھی نوٹ کی ہے کہ لمبے آدمی جب اپنی زندگی کے حالات سناتے ہیں تو بالعموم یہ معلوم ہوتا ہے کہ دس اور سترہ سال کی عمر کے دوران میں، جو نشوونما کا بہترین وقت ہے، وہ بہت طویل عرصے تک بیمار پڑے رہے۔ یہ بات کچھ اس طرح پے در پے مجھے اکثر مریضوں میں معلوم ہوئی کہ مجھے جو بھی ذرا فرصت سے زیادہ لمبا آدمی اپنے کنبے کے خلاف ملتا اس کی تاریخ بہت تفصیل کے ساتھ معلوم کرتا۔ اکثر لمبے آدمیوں کے حالات میں معلوم ہوا کہ انہوں نے اپنی زندگی کا بہت بڑا حصہ بستر پر گزارا ہے۔ بلکہ میں نے تو یہاں تک دیکھا ہے کہ بڑھتے ہوئے بچوں کے لیے دو تین ہفتے کی بیماری ہی ان کے قدوں کو لمبا کرنے کا سبب بن گئی تھی۔

ماشنوف روسی

دنیا کا سب سے لمبا انسان۔ قد ۲۸۵ سنٹی میٹر

میں نے اس چیز کے بعد ہر قسم کے ٹھنگنوں کی زندگی کا مطالعہ شروع کیا۔ خاندانی ٹھنگنوں کا بھی اور بعد میں کسی مرض سے ٹھنگنے ہو جانے والوں کا بھی۔ میں نے یہ بات نوٹ کی کہ بڑھنے اور نشوونما کے زمانے میں آخرالذکر کو کو نہایت سخت محنت و مشقت اور جسمانی کام ضرور کرنا پڑا ہے۔ بعض تو میں (جاپانی اور اطالوی) بہت ٹھنگنے ہوتے ہیں۔ اور میں تو ان کے بارے میں بھی یہی سمجھتا ہوں کہ چوں کہ نشوونما پانے کے دوران میں جسمانی مشقت پر انہیں فوراً لگا دیا جاتا ہے۔ اس لیے جسم کو بڑھنے کا موقع نہیں ملتا۔ ممکن ہے کہ ناکافی نیند بھی اس کا سبب ہو۔

اس نقطے پر انسان جس قدر بھی غور کرتا چلا جاتا ہے وہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ قد کی لمبائی اس بات پر منحصر ہے کہ نشوونما پانے کے زمانے کے دوران میں بچے کی زندگی کیسے گزری۔ اگر کوئی بہت زیادہ تھک جائے یا نہایت سخت مشقت کرے خصوصاً کھڑے رہنے کی حالت میں تو قد کی بڑھوتری رک جاتی ہے۔ اس کے برخلاف اگر کوئی شخص اس دوران میں بستر پر پڑا رہے تو ہر روز کچھ نہ کچھ وقت اس کام میں ضرور صرف کرے یا کم از کم بہت کافی سوئے تو ان باتوں سے اس کے نشوونما میں یقیناً اضافہ ہوگا۔ اگر کوئی شخص کسی طویل بیماری کی وجہ سے بستر پر بہت عرصہ تک لیٹا رہے تو اس کا قد بھی معمول سے اوپر نکل جائے گا۔

ان چیزوں کا ایک قریبی مطالعہ یہ بات واضح کرتا ہے کہ درصل ایسا ہوتا کیوں ہے؟ ہمارے قد کی لمبائی دراصل ہماری ٹانگوں اور ریڑھ کی ہڈی کی لمبائی پر منحصر ہے مگر یہ بات یقین کے ساتھ نہیں کہی جاسکتی کہ ہم اپنے اعضاء کی لمبائی کو کس حد تک متاثر کرسکتے ہیں عموماً یہ چیز ورثے میں آتی ہے اور والدین سے اولاد میں منتقل ہوتی ہے۔ اس کے برخلاف ریڑھ کی ہڈی کی ساخت جُدا ہوتی ہے۔ اس میں مہرے ہوتے ہیں جو زنجیر کی کڑیوں کی طرح ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور مختلف قسم کے بندھنوں سے بندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہر مہرہ ایک دوسرے سے جُدا ہوتا ہے اور ان کے درمیان ایک چپنی سی ہوتی ہے جو لچک سکتی ہے۔ جب انسان بہت کافی عرصہ تک کھڑا رہے تو مہروں پر دباؤ پڑتا ہے اور چپنی پچکنے لگتی ہے۔ لیکن اگر دن بھر کھڑا رہنے کی بجائے رات بھر انسان خوب سوئے تو یقیناً جسم کی لمبائی میں اضافہ ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ جب اس طرح یہ چپنیاں پچک جاتی ہیں تو دوران خون بھی ریڑھ کی ہڈی کے رقبے میں کم ہونے لگتا ہے اور اگر کسی بچے کے ساتھ یہ چیز مسلسل روزانہ ہوتی رہے تو پھر اس کی ریڑھ کی ہڈی کی بڑھوتری یقیناً کم ہو جاتی ہے۔

اگر کوئی بچہ بہت عرصے تک کسی بیماری کے باعث بستر پر پڑا رہے تو ریڑھ کی ہڈی میں پچکنے کا یہ حادثہ رونما نہیں ہوتا اور دوران خون میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔ ہڈیوں کی تیز بڑھوتری کی وجہ سے قد کی لمبائی میں خاصا اضافہ ہو سکتا ہے۔ موجودہ نوجوانوں کی نسل پچھلی نسل سے کچھ زیادہ لمبی دکھائی دیتی ہے۔ بہت ممکن ہے کہ اس کی وجہ بہتر غذا بھی ہو۔ مگر درصل میں جس بات کو سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ آج کل کی نسل کے لوگوں نے اپنے زمانۂ نشوونما میں اس قدر مشقت نہیں کی ہے جیسی کہ پچھلی نسل کے لڑکے لڑکیاں کر گئے ہیں۔ غالباً اس کی ایک معقول وجہ یہ بھی یہ ہے کہ آج کل لوگ آرام اور راحت کی طرف بہت زیادہ توجہ سے کام لے رہے ہیں۔ میں ایک ایسے "مدرسہ ترقی وتادیب" سے واقف ہوں جہاں طالب علموں کو رات کے کھانے سے پہلے پندرہ منٹ تک اپنے اپنے بستروں پر لازمی طور پر لیٹ جانا پڑتا ہے۔ بہت سے اسباب کی بنا پر یہ اصول بہت عمدہ ہے۔ لڑکے بستر پر لیٹ کر ذرا آرام کر لیتے ہیں۔ ان کے جسم ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ اور پھر جو غذا جسم میں داخل ہوتی ہے وہ اچھی طرح ہضم ہوتی ہے۔ اور اس طرح لیٹنے سے بہت بڑی حد تک قد کی درازی میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ کیوں کہ ریڑھ کی ہڈی کو بڑھنے اور پھیلنے کی مہلت ملتی رہتی ہے۔

اب میں پھر اسی لڑکے کی طرف آتا ہوں جو میرے مطب میں آیا تھا۔ میں نے اس کا خوب اچھی طرح معائنہ کیا۔ لیکن کوئی غیر معمولی بات نہیں معلوم ہوئی۔ غدودوں کا نقص بھی موجود نہ تھا۔ یہ سب باتیں میں نے اس کی ماں سے کہدیں۔ مگر اس کی ریڑھ کی ہڈی کا معائنہ کرنے کے بعد میں نے یہ بات ضرور محسوس کی کہ وہ نہایت سخت بھچی ہوئی اور بڈھوں کی طرح کچھ ٹیڑھی تھی۔ اس معائنے سے معلوم ہوتا تھا کہ اس لڑکے کی ریڑھ کی ہڈی بالکل مضمحل حالت میں تھی اور اس کے ٹھنگنے ہونے کا سبب درصل یہی تھا۔

میں نے کئی سال تک اس بچے کی ریڑھ کی ہڈی کا علاج کیا۔ کر کے مہروں کو بڑھنے کا موقع دیا اور ان میں دوران خون کی روانی تیز کرنے کی تدابیر اختیار کیں۔ بعض علاجوں کے بعد ریشے نرم اور لچک دار ہونے شروع ہو گئے۔ سختی اور کرختگی پہلے سے کم ہو گئی۔ دو سال میں اس کے قد کی لمبائی کافی حد تک بڑھ گئی اور تیسرے سال اس لڑکے کا قد اس کے ہم عمر لڑکوں کے برابر ہو گیا۔ اس کے بعد قد کی لمبائی وہیں ختم نہیں ہو گئی بلکہ جوں جوں وقت گزرتا گیا اس کا قد بڑھتا رہا۔ اب وہ دوسرے لوگوں سے لمبا نظر آتا ہے۔ اس کا قد ۶ فٹ سے بھی نکلا ہوا ہے اور یہ سب کچھ بغیر کسی بیماری کی مصیبت اٹھائے ممکن ہو گیا۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ غذا اور خوراک سے انسان بڑھ سکتا ہے۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو مجھے اس میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں معلوم ہوتی۔ اس میں شک نہیں کہ معمول کے مطابق قد کی لمبائی حاصل کرنا بغیر درست خوراک کے ناممکن ہے۔ مگر ہم یہ بات بھی دیکھتے ہیں کہ بہت لوگوں کے پاس کھانے کو سب کچھ ہے اور وہ خوب کھاتے بھی ہیں، لیکن ان کے قد مختصر ہیں۔

اگر دوسرے بچوں کی طرح کوئی بچہ قد نہ بڑھا رہا ہو تو اس کی کمر کی ہڈی کا معائنہ کرنا چاہیئے۔ اگر ریڑھ کی ہڈی میں ٹیڑھا پن ہو، کرختگی ہو یا اور کوئی خرابی ہو تو ریڑھ کی ہڈی کا مناسب علاج کیا جائے جس سے صحت پر یقیناً اچھا اثر پڑے گا۔ اس میں شک نہیں کہ اگر افزائش قد کے زمانے میں یہ عمل و تدارک کر دیا جائے تو لمبائی ضرور بڑھ جاتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ بالکل درست قسم کی خوراک کا انتظام از حد ضروری ہے اور جہاں تک مناسب ہو آرام، نیند اور سکھ کی زندگی بسر کرنے کا مشورہ دیا جائے۔

"شادی کا قرآن شریف"

برتھ کنٹرول نمبر ملا۔ ترتیب، تزئین، تعبیر، تصویر غرض ہر جہت سے یہ نمبر بے مثال ہے۔ اس قدر نئی اور کارآمد معلومات اور مضامین کا اس قدر متنوع ہونا ادارت کا اعجاز نہیں تو اور کیا ہے؟ ایک دوست نے برتھ کنٹرول نمبر مجھ سے چھین لیا اور کہا "یہ تو شادی کا قرآن شریف ہے اسے تو حرز جان بنا کر رکھنا چاہیئے"۔

(ظفر قریشی بی۔ اے دہلوی)

طنز و مزاح

دَوَا!

(از جناب کوثر چاندپوری)

جس طرح دنیا میں مریض اور معالج کی ہستیاں دل چسپ ہوتی ہیں اُسی طرح دوا اور غذا کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ کائنات کی اکثر چیزیں یا تو غذا ہو سکتی ہیں یا دوا۔ آدمی کو جیتے جی ان دو چیزوں سے زیادہ کام پڑتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ غذا تو وہ انگریزی تمدن کی بدولت دن میں صرف دو بار ہی کھا سکتا ہے لیکن دوا ہر تین گھنٹے کے بعد کھاتا اور پیتا رہتا ہے۔ یعنے اب زندگی کا مدار غذا کی جگہ دوا پر رہ گیا ہے ایک اور فرق غذا اور دوا میں یہ ہے کہ غذا کو انسان سمجھ بوجھ کر کھاتا ہے اور دوا کو بغیر سمجھے سوچے۔

قدرت نے دوا مریضوں کے لیے بنائی تھی۔ لیکن جب تن درست بھی بہت سی ثقیل اور چکنی غذائیں کھا کھا کر مریض ہو گیے اور مریضوں نے ہر شہر کے باہر ایک "خاموش سینما گھر" تعمیر کر دیا تو پھر دوائیں اُن تن درست مریضوں یا مریض تن درستوں کا حصہ ہو کر رہ گئیں جو دفتروں میں کلرکی کرتے کرتے مردہ متحرک بن کر رہ جاتے ہیں اور معدے کی کم زوری کے باعث غذائیں تو ہضم نہیں کر سکتے مگر دوائیں غذاؤں کی نسبت زیادہ مقدار میں ہضم کر جاتے ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ ہندوستان کے ہر شہر میں دواؤں سے زیادہ تعداد اُن مہلک اور غیر معتبر دوا خانوں کی ہو گئی ہے جو دوائیں بناتے تو ہیں کم مگر بیچتے ہیں زیادہ۔ اور مریضوں کو اچھا تو کرتے ہیں کبھی غلطی ہی سے لیکن مار ڈالتے ہیں بالکل یقینی طور پر۔ اس طرح مریضوں اور معالجوں کا سلسلہ تو بالکل ٹوٹ گیا اور اس کی جگہ بیماروں اور قبرستانوں میں براہِ راست ایک مستقل تعلق قائم ہو گیا۔ جس کو دوا خانوں کے مطبوعہ پرچوں نے اور ڈاک خانے کے حسن انتظام نے اتنا مستحکم کر دیا کہ مریضوں کو مرنے کے لیے بھی حکیموں اور ڈاکٹروں کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ بس ایک پارسل منگا لیا اور پورے خاندان بلکہ پورے قصبے کو نہایت آسانی کے ساتھ موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ انجام یہ ہوا کہ معالج یا تو موٹر کے کسی حادثے میں آں جہانی بن کر رہ گیے یا کسی اخبار کے ایڈیٹر ہو گیے اور علاج معالجے کے فن کو ایسے بھول گئے گویا کبھی پڑھا اور سیکھا ہی نہ تھا۔ مختصر یہ ہے کہ موجودہ زمانے میں اہمیت اور تعداد کے لحاظ سے دوا نے تو اتنی ترقی کر لی کہ وہ غذا کے قائم مقام ہو گئی اور غذا گھٹتے گھٹتے مقدار کے اعتبار سے دوا کے برابر رہ گئی۔ اور امراض پائیریا سے لے کر ہیضے اور بخار تک تعداد اور مقدار دونوں حیثیتوں سے اتنے آگے بڑھ گئے کہ نہ غذا ان کا مقابلہ کر سکی اور نہ دوا۔ الغرض آدمی جس حیوان ناطق کا نام ہے وہ سر سے پیر تک بیماری بن کر رہ گیا یا کسی نقلی دوا خانے کی فہرست ادویہ۔ اس کی زندگی کا انحصار صرف چائے اور دوا پر رہ گیا۔ صبح کو ناشتہ میں بھی دوا اور دوپہر کو کھانے میں بھی دوا۔ پھر بھی کیفیت یہ ہے کہ ہندوستان سے نہ دق دفع ہوئی اور نہ ملیریا۔ حالاں کہ انسانوں خصوصاً جوانوں کی مردم شماری برابر گھٹتی جا رہی ہے۔ بچہ یا تو گرائپ واٹر کی شیشیاں پیتے پیتے دانت نکلنے یعنے غذا سے کام و دہن کو آلودہ کرنے سے پہلے ہی مر جاتا ہے یا پھر انجکشنوں کی کثرت سے بوڑھا ہو جاتا ہے۔ باوجود ہر قسم کی ترقیوں کے آدمی غریب دو چیزوں سے بالکل محروم رہ گیا، یعنے جوانی اور غذا سے۔ اگر خوش قسمتی سے کسی احمق کو شباب کے چند دن مل بھی گئے تو وہ ہندو مسلم فساد میں صرف ہو گیے۔ گویا ہندوستانیوں کی روٹی انگریزوں نے چھین لی، اور جوانی دیوانی ہونے سے پہلے ہی موت کی نذر ہو گئی۔

ملک کے دوا فروش معالجوں نے بھی تعویذ کرنے والے عاملوں کی ضد میں طے کر لیا ہے کہ ورزش، اچھی غذا، عمدہ آب و ہوا اور محتاط زندگی بسر کرنے کی ہدایت کی جگہ وہ صرف دوا ہی تجویز کریں گے۔ اس میں بھی یہ اہتمام ہو گا کہ ایک دوا صبح کے لیے ہو گی تو ایک دوپہر کے لیے۔ ایک شام کو ناشتہ کرنے کے بعد کھائی جائے گی تو دوسری رات کو سونے سے پہلے۔ مریض کو ذرا استعمال کرنے کا وقت چاہے نہ ملے مگر دوا ضرور مل جائے۔ پھر استعمال کے طریقے بھی نئے نئے ایجاد ہو گئے۔ اگر منہ سے دوا نہ کھائی جائے تو انجکشن دیا جائے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو "اینما" ہی سہی۔ غرض مریض کا منہ کھلے یا نہ کھلے دوا اس کے جسم میں کسی نہ کسی طرح ضرور پہنچ جائے۔

ایک اور مشکل یہ ہے کہ بعض دوائیں تو معالج اپنی رائے سے تجویز کرتا ہے۔ بعض مریض کے مشورے سے۔ مثلاً پیٹ کے درد کی تکلیف سے تڑپتے ہوئے مریض کو دیکھ کر طبیب اپنے مخصوص طرزِ تحریر میں کاغذ پر "ہوالشافی" کے بعد جوارش کمونی لکھ کر دے دینے تو

تو مریض اُسے دیکھتے ہی پیٹ پکڑ کر کہے گا، ”اس میں ذرا سا گل قند ملالوں تو کوئی حرج ہے کیا؟“

چوں کہ حقیقت میں کوئی حرج نہیں اس لیے ایماندار طبیب کو مجبوراً کہنا پڑیگا ”کوئی مضائقہ نہیں!“

اب مریض کا حوصلہ بڑھ جائے گا اور وہ سوال کرے گا، ”اوپر سے سونف کا عرق بھی پی لوں کیا تھوڑا سا؟“

”ضرور، یہ تو بہت اچھی چیز ہے!“ طبیب جواب دے گا۔

اگر بدقسمتی سے مریض یا اس کا تیماردار جو عموماً مریض سے زیادہ بے وقوف ہوتا ہے، کہدے کہ صاحب کوئی دوا نالش کے لیے بھی لکھ دیجیئے تو لازمی طور پر مریض کو قیروطی لکھنی پڑے گی۔ اب چاہے مریض کونی کی جگہ قیروطی کھا جائے یا قیروطی کی جگہ گونی مل ڈالے۔ بڑے لطف کی بات یہ ہے کہ دیسی علاج میں اس قسم کی غلطیاں جس قدر کثرت سے ہوتی ہیں ان کی روک تھام میں اتنی سعی نہیں کی جاتی۔ اس کی وجہ غالباً یہ اعتقاد ہے کہ موت ترکیب کی غلطی سے نہیں آتی بلکہ تشخیص اور علاج یا طبیب کی غلطی سے آتی ہے۔ گویا مریض منجن کو دانتوں پر ملنے کی جگہ اُسے کھا جائے تو ملک الموت متوجہ نہ ہوں گے البتہ موتی جھرہ میں مسہل دے دیا جائے یا سونف کی جگہ آلو بخارا لکھ دیا جائے تو مرجانے کا احتمال زیادہ قوی ہے۔ چنانچہ دوا کی ترکیب استعمال کے سلسلے میں دو چار سو سال پہلے جو عجیب و غریب حماقتیں مریضوں سے ہو جایا کرتی تھیں۔ ان سے کئی گنا بلند درجے کی بے وقوفیاں آج بھی سرزد ہو جاتی ہیں۔ اور لطف بالائے لطف یہ ہے کہ نہ تو مریض مرتا ہے نہ طبیب پر مقدمہ چلتا ہے۔ اسی نتیجہ ہے کہ ایک مریض جو کسی دواخانے دکان یا عطّار سے سرمہ اور چورن کی دو پڑیاں ایک ساتھ خرید کر گھر جاتا ہے تو رات کو سوتے وقت چورن تو آنکھوں میں لگا لیتا ہے اور سرمہ ایک گھونٹ پانی کے ساتھ پھانک لیتا ہے۔ اس حماقت کے بعد بھی مریض چورن کی تو اس لیے تعریف کرتا ہے کہ آنکھوں سے تھوڑا بہت پانی نکل گیا اور سُرمے کی محض اس بنا پر برائی کرنے لگتا ہے کہ اس میں نمک اور مرچ کچھ بھی نہیں، اور نتیجے میں وہ اندھا ہوتا ہے نہ مرتا ہے۔

ایک بزرگ تیماردار کی حیثیت سے تشریف لائے اور بیان کیا کہ مریض کو اس وقت سخت بے چینی ہے متلی بہت زیادہ ہے۔ حکیم صاحب نے فرمایا ”چھ سات آلو بخارے لے جاؤ بازار سے اور ایک ایک دانہ منہ میں ڈالتے رہو۔“

تیماردار نے دو گھنٹے بعد واپس آکر کہا، ”آلو بخارے گٹھلی سمیت جیسے کھائے تھے ویسے ہی تے میں نکل گئے کوئی فائدہ نہیں ہوا“ تفصیل معلوم کرنے پر ظاہر ہوا کہ تیماردار نے مسلم آلو بخارے پانی کے ساتھ مریض کو نگلوا دیے تھے۔

بعض اوّل درجے کے عقل مند مریض سرے سے دوا خریدنے کی زحمت ہی گوارا نہیں کرتے۔ چنانچہ اسی قسم کا ایک مریض بہت موٹے آیا اور اختلاج کی شکایت بیان کر کے نسخہ لکھنے کو کہا، حکیم صاحب نے نسخہ دیتے ہوئے حکیمانہ انداز میں کہا ”اس کو چھٹانک بھر پانی میں پیس کر ابھی پی لو!“

اگلے دن مریض پھر آیا اور نہایت عقیدت کے ساتھ بولا ”کل کے پرچے سے ہمیں بہت فائدہ ہے۔ ایک پرچہ آج اور لکھ دو،“

”لاؤ وہ نسخہ کہاں ہے؟“ ——— حکیم صاحب بولے

”کیسا نسخہ؟“ اس نے پوچھا

”وہی جو کل لکھ کر دیا تھا۔“

”وہ تو ہم نے کل ہی پی لیا۔ آج کے لیے ایک اور لکھ دو!“

معلوم نہیں کاغذ کی ساخت میں کوئی ایسی دوا استعمال کی گئی تھی جو دل کی دھڑکن کو مفید تھی یا روشنائی کی ترکیب میں کوئی ایسا جزو شامل تھا۔

دنیا کی ساری چیزیں بدل گئیں طبابت کا نصاب تعلیم بھی تبدیل ہو گیا۔ دواؤں کے اثر بدل گئے۔ حتیٰ کہ خود حکیم کی قلب ماہیت ہو گئی وہ نسخہ لکھنے میں ٹاٹ کے قلم اور بریلی کی سیاہ روشنائی کی جگہ پارکر اور سوان انک سے کام لینے لگا۔ مگر نہ بدلی تو حکیم جی کے نسخے کی ترکیب اور زبان ”کوفتہ بیختہ“ اور ”بعسل سرشتہ“ جس نقطے پر سلطنت مغلیہ کے عروج کے وقت تھا وہیں آج بھی ہے اور فارسی دانی کا یہ عالم ہے کہ آج کل گلستان

اور بوستاں پڑھانے والے معلم بھی شب آدینہ کا ترجمہ آدھی رات کرتے ہیں تو بھلا بتایئے نسخہ کی اس "علوی خاتی" زبان کو کون منشی فاضل سمجھ سکے گا۔

اس ناسمجھی کی بدولت بھی اکثر لطائف عالم وجود میں آجاتے ہیں۔ ایک مرتبہ کسی مشکل پسند طبیب نے مقوی باہ گولیوں کی ترکیب تیاری کے سلسلے میں تحریر فرمایا "بہ مبالغہ سحق نمودہ حب بیندند" عطار پورا نسخہ دے چکا تو اس نے بڑے غور سے بوتلوں اور ڈبوں کی چٹوں پر "مبالغہ" کی تلاش میں نظر دوڑائی مگر "مبالغہ" کسی بوتل اور ڈبے میں نہ تھا۔ قریب ہی "بستان المفردات" رکھی ہوئی تھی۔ اُسے دیکھا۔ میم کی ساری ردیف دیکھ ڈالی کم بخت "مبالغہ" اس میں بھی نہ ملا۔ آخر جل کر عطار نے کتاب پھینکتے ہوئے کہا ——— "آگ میں ڈال دے ایسی کتاب کو۔ غیر مشہور بوٹیوں کا نام ہی کہیں نہیں ملتا اس میں!" پھر مجبور ہو کر عطار مریض سے بولا "بھائی، اور تو سب دوائیں میں نے باندھ دیں، بس "مبالغہ" رہ گیا یہ میرے یہاں نہیں ہے کہیں اور سے لے لو" مریض بولا "ساری دوائیں تو تمہارے یہاں سے لی ہیں۔ "مبالغہ" اور کہاں سے لوں۔ تم ہی نسخہ مکمل کر کے دو" عطار خود ہی نسخہ لے کر اُٹھا اور بازار بھر یں سارے عطاروں کی دوکانوں پر ایک پیسہ لے کر گھوم آیا لیکن مبالغہ کہیں بھی نہ ملا۔ اب نے پھر مریض سے کہا "بھائی، اس وقت تو اسے چھوڑ دو کوئی دِلّی جائے گا تو ہمدرد دواخانے سے اب کی مرتبہ سیر دو سیر "مبالغہ" بھی منگا رکھوں گا پھر کبھی پورا نسخہ بنا لینا" مریض متلاشی تھا قوّتِ باہ کا، وہ سمجھا "مبالغہ" ہی اس میں خاص دوا ہے بغیر اس کے نسخہ نامکمل رہے گا۔ اس نے کہا "میں ادھورا نسخہ نہیں بناتا"

کسی نے کہا، جا کر حکیم جی سے جو پوچھ لو کہ مبالغہ کسے کہتے ہیں۔ اس کا مشہور نام کیا ہے۔ اور یہ نہ ملے تو اس کی جگہ کیا ڈالا جائے۔ مریض دوڑا ہوا حکیم صاحب کے یہاں گیا اور کہنے لگا "حکیم جی، مبالغہ، کو ہندی میں کیا کہتے ہیں؟"

"مبالغے کو؟" حکیم جی بولے۔

"ہاں آپ نے نسخے میں لکھا ہے میرے۔ اس کا مشہور نام بتاؤ۔ بازار بھر میں کہیں نہیں ملا۔"

ترکیب استعمال کے علاوہ ایک اور دشواری دوا کے وزن میں پیش آتی ہے، مریض دوکان پر دوا لینے جاتا ہے اور کافی حجّت کے بعد کسی دوا کا نرخ طے کر کے جب وہ ۲ ماشے دوا لیتا ہے اور دکاندار بغیر تولے ہوئے اُسے چھ ماشے دوا دے دیتا ہے تو وہ بگڑ کر کہتا ہے "ذرا سی اور رکھو ابھی چھ ماشے نہیں ہوئی یہ۔ پیسے مفت کے نہیں ہیں۔ پوری دوا دو۔"

دکاندار چاہے کتنا ہی سمجھائے کہ بھائی دوا کا معاملہ ہے۔ زیادہ مت لو۔ مگر مریض جب تک اپنی تسکین نہ کر لے ہرگز نہیں مانتا۔ اس قسم کے برخود غلط مریض جب ڈاکٹری علاج میں جا پھنستے ہیں تو انہیں سخت اُلجھن ہوتی ہے۔ ایک سرحدی پٹھان کو بخار آیا اور وہ ڈاکٹر صاحب کے پاس گیا ڈاکٹر صاحب نے نبض دیکھی۔ پیٹ ٹٹولا، خان صاحب بگڑ کر بولے، "بائی کیا دیکھتا ہے۔ امارا پیٹ میں بچّہ نہیں ہے!"

ڈاکٹر صاحب نے پرچہ دے کر اشارے سے بتایا "وہاں کھڑکی پر جاؤ اور دوا لے لو" پٹھان کھڑکی پر پہنچے۔ کمپونڈر نے دو ذرا ذرا سی پڑیاں دے کر کہا "ایک ابھی دودھ کے ساتھ کھا لو، ایک شام کو کھا لینا" خان صاحب خفا ہو کر بولے، ——— "اتنی سی دوائی میں کیا ہوگا بائی، اور دو؟"

"نہیں سب کچھ ہو جائے گا، تم کھاؤ تو سہی"

"بائی ام نہیں کھائے گا۔ بہت سا دوائی دو ہمیں تکلیف ہے"

"پٹھان مر جاؤ گے"

"بائی ام چھٹانک بھر دوائی سے بھی نہیں مرا"

بہت دیر تک اسی قسم کی گفتگو ہوتی رہی آخر پٹھان نے نسخہ پھاڑ کر پھینک دیا اور دوا کی پڑیاں کمپونڈر کے منہ پر مار کر بولے، "کافر کہیں کا، اسے بھی رکھ"

ہندوستان میں دوا کی ترکیب استعمال کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ چیز ہے بھی بہت اہم۔ مگر جب اس

سلسلے میں آدمی اپنی عقل کو بھی عینک کی طرح بالائے طاق رکھ دیتا ہے تو پھر ترکیب استعمال کی یہ پیچیدگیاں حماقت ہی حماقت نظر آتی ہیں۔ ایک حکیم جی کو کہیں سے بچوں کے سوکھے کی کوئی "بوٹی" ہاتھ آگئی وہ اس کے تین ٹکڑے مریض کو دے کر ہدایت کرتے ہیں: "ایک ٹکڑا چولھے کی قریب بیٹھ کر پانی میں گھس کر بچے کو دینا، دوسرا ٹکڑا گھر کے آنگن میں جہاں کسی چیز کا سایہ نہ پڑتا ہو، کھڑے ہو کر دوپہر کو پلانا اور تیسرا ٹکڑا دیتے وقت بچے کو ننگا کر کے دہلیز پر لٹا دینا" اگر اس موقع پر ان سے سوال کیا جائے "حکیم صاحب، اس کی کیا ضرورت ہے۔ ویسے ہی صبح شام دوا کیوں نہ دے دی جائے" تو وہ خفا ہو کر کہتے ہیں۔ بس تو تمہاری باتیں ہیں۔ بھائی، دوا میں ترکیب ہی تو ایک چیز ہے اور فقیر نے مجھے یہی طریقہ بتایا تھا اسے کیوں کر بدل سکتا ہوں"

بعض لوگ دوا حاصل کرتے میں عجیب عجیب احمقانہ حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ دیہاتی لوگ اکثر دواؤں کے متعلق یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اتوار یا پیر کے دن سورج نکلنے سے پہلے آدمی بالکل ننگا ہو کر بوٹی زمین سے اکھاڑے اور جب تک وہ جگہ نظر آتی رہے کپڑے نہ پہنے تو اس عمل سے دوا کی تاثیر بہت بڑھ جاتی ہے۔

ایک بزرگ کوئی بوٹی لینے جنگل گئے۔ اور اس ہدایت کے موافق اُنہوں نے زمین سے بوٹی اکھاڑ کر ہاتھ میں لی اور لمبے لمبے قدم رکھتے ہوئے آبادی کی طرف بھاگے۔ جہاں سے اُنہوں نے بوٹی اُکھاڑی تھی وہ چنوں کا کھیت تھا۔ پودوں پر پھل آچکا تھا۔ دور سے کھیت کا مالک ان کی اس حرکت کو دیکھ رہا تھا کہ کوئی شخص کھیت میں گھسا اور جھک کر اس نے ہولے اُکھاڑے پھر بھاگا۔ کئی دن سے کھیت میں چوری بھی ہو رہی تھی۔ کاشت کار خاموشی سے سب کچھ دیکھتا رہا اور موقع پا کر وہ بھی چور کو پکڑنے دوڑا۔ اب آگے آگے مفردات کے یہ ماہر اور پیچھے پیچھے غریب کاشت کار جس کے گاڑھے پسینے کی کمائی یہ لیے جا رہے تھے۔ آخر سو دو سو گز کی بھاگ دوڑ کے بعد یہ "حکیم نباتات" پکڑے گئے، جو اس وقت بالکل عریاں تھے۔ کاشت کار نے جب ہاتھ پکڑ لیا تو بولے "چھوڑ ذرا کپڑے تو پہن لینے دے" کاشت کار نے صورت دیکھتے ہی چھوڑ کر کہا "چوری کی کیا ضرورت تھی ویسے ہی مانگ لیتے! سارا کھیت ہی آپ کا ہے"

"کیسی چوری؟"

"بھلا بھاگنے کی کیا ضرورت تھی اور کپڑے کیوں اُتار دئے تھے آپ نے۔ کوئی پہچان نہ سکے، اس لیے؟"

"نہیں بھائی، میں ہولے اُکھاڑنے نہیں آیا تھا۔ ایک دوا اکھاڑنے کی غرض سے آیا تھا"

ہمدرد صحت کا برتھ کنٹرول نمبر

رسالہ ہمدرد صحت دہلی ہندوستان کا ہر دل عزیز و مقبول طبی ماہنامہ ہے۔ اس کا ہر معمولی نمبر بھی بہترین طبی مضامین کا حامل ہوتا ہے پھر اپنی مخصوص روش کے مطابق یہ ہر سال کسی خاص طبی موضوع پر جو اپنا خاص نمبر شائع کرتا ہے وہ طب یونانی کی علمی دُنیا میں ایک نمایاں شاہکار کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔ امسال اس رسالے کا خاص نمبر "برتھ کنٹرول نمبر" کے نام سے شائع ہوا ہے یہ نمبر بڑی محنت و کاوش اور تلاش و جستجو سے مرتب کیا گیا ہے۔ برتھ کنٹرول نمبر سے متعلق بحث کا کوئی علمی یا عملی پہلو ایسا نہیں ہے جس پر بہ کمال دیدہ دری داد تحقیق نہ دی گئی ہو۔ حسب روایت قدیم اس نمبر میں مشرق و مغرب کے بہترین ڈاکٹروں اور اطبا کے بلند پایہ مضامین جمع کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے اور اس لحاظ سے بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ یہ نمبر اس خاص مسئلے پر انسائیکلوپیڈیا سے کم نہیں اور گزشتہ خاص نمبروں کی طرح ہر نوع کامیاب ہے۔

آج کل برتھ کنٹرول کا مسئلہ نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام مشرق و مغرب کا اہم بین الاقوامی مسئلہ بنا ہوا ہے اور اس کے جواز یا عدم جواز اور اس کی عملی تدابیروں سے متعلق انگریزی اخبارات و رسائل میں بحثیں ہوتی رہتی ہیں۔ ہمدرد صحت کے اس خاص نمبر میں مشرق و مغرب کے تمام مختلف نظریات و افکار واضح دلائل و براہین کے ساتھ یک جا کر دئے گئے ہیں۔ اور عملی تدابیر پر بھی مبسوط بحثیں کی گئی ہیں۔ برتھ کنٹرول کی تاریخ کے سلسلے میں کئی ایک مفید و پُر از معلومات مقالات ہیں۔ مذہبی پہلو کو بھی نمایاں کیا گیا ہے۔ مشرق و مغرب کے مشاہیر علم و ادب کی آرا کا خلاصہ بھی شائع کیا گیا ہے۔ چند مضامین اعضائے انسانی کی تشریح پر نہایت کامیاب اور محققانہ ہیں۔ پھر آخر میں خشک علمی و فنی مضامین کی خشکی دور کرنے کے لیے ایک مستقل باب کے ماتحت ادبی افسانے اور نظمیں درج ہیں جو سب کے سب برتھ کنٹرول سے متعلق ہیں۔ قیمت ان سب خوبیوں کے باوجود بہت کم یعنی ایک روپیہ ۸ آنہ ہے۔ سالانہ چندہ ہمدرد صحت کے گیارہ پرچے اور خاص نمبر دونوں دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ ملک اس رسالے کی قدر کر کے حکیم عبد الحمید صاحب کی محنت و کاوش اور اعلیٰ طبی خدمات کی بجا طور پر داد دیگا۔ رسالہ بُرہان دہلی

معلومات

مفیدِ صحت کوئلہ جس طرح اسفنج سیال چیز کو چوس لیتا ہے اُسی طرح کوئلہ اگر دوا کے طور پر استعمال کیا جائے تو گیسوں کو اور جسمانی رطوبتوں کی غلاظتوں کو چوس لیتا ہے۔ جو لوگ غیر منہضم غذا سے پیدا ہونے والے ریاح کی تکلیفوں میں مبتلا ہیں انہیں اس کے استعمال سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔

کوئلہ اگر دوا کے طور پر کھایا جائے تو وہ جسم میں سے غذا کی طرح گزرتا جاتا ہے اور پاخانے میں اس کا سیاہ رنگ الگ نظر آتا ہے۔ اگر اس تمام وقت کا اندازہ کر لیا جائے جو کوئلہ کھانے کے بعد اُس کے پاخانے میں ظاہر ہونے تک لگتا ہے تو ہمیں اس بات کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے کہ ہماری غذا پیٹ میں کتنی دیر ٹھیرتی ہے اور اگر زیادہ دیر ٹھیرتی ہے تو ہم یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ ہمیں قبض ہے۔

بہت سی ہاضم دواؤں میں کوئلے کا جزو شامل ہوتا ہے لیکن اس کا پورا فائدہ اُسی وقت حاصل ہوتا ہے کہ جب اسے خالص حالت میں استعمال کیا جائے اور اس کے ہمراہ کوئی اور دوا شامل نہ ہو۔ مزے کے لئے اس کے ساتھ قند وغیرہ کی آمیزش بھی اس کے جاذب اثر کو کھو دیتی ہے۔

کوئلہ اس غرض سے بھی کھلایا جاتا ہے کہ اس سے چہرے کا رنگ صاف ہو جاتا ہے۔ سبب یہ ہے کہ کوئلہ ہر قسم کی غلاظتوں کو جذب کر کے اپنے ہمراہ لے جاتا ہے اور خون میں شامل نہیں ہونے دیتا اور جلد پر پھوڑے پھنسیاں اور مہاسے نہیں نکلنے پاتے۔

بہت باریک سفوف کی صورت میں کوئلہ دانتوں کے منجن کا بھی بہت اچھا کام دیتا ہے۔ اس سے دانت صاف اور سفید ہو جاتے ہیں اور دانتوں کے اندر غذا کے ذرات کے سڑنے سے جو تعفّن پیدا ہوتا ہے اسے بھی وہ جذب کر لیتا ہے۔

خون میں نمک کی کمی اعضا شکنی کا باعث ہوتی ہے اگر آپ اس قسم کا کوئی کام کرتے ہیں کہ جس کی وجہ سے پسینہ کثرت سے آتا ہو تو آپ کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر مرتبہ جب پانی پئیں تو گلاس میں ایک چٹکی معمولی نمک کی ملا لیں۔ اس سے آپ اس اعضا شکنی سے محفوظ رہیں گے جو گرمی کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔

مزدور، ہاتھ کا کام کرنے والے، کسان اور سفید پوش محنت پیشہ لوگ جن کا کام اس قسم کا ہے کہ انہیں بہت سا پسینہ آتا ہے ان سب کو اس بات کا خطرہ رہتا ہے کہ ان کے جسم میں نمک کا جزو کم ہو جائے۔ اس کمی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اعضا شکنی اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا لاحق ہو جاتا ہے۔ نمک پسینے کا ایک بہت ہی اہم جزو ہے۔ گرمیوں میں پسینے کے راستے سے چالیس پچاس گرام تک نمک کی مقدار جسم سے خارج ہو جاتی ہے۔

محنت پیشہ لوگوں کے لئے بہترین تدبیر یہ ہے کہ وہ ہر مرتبہ پانی کے ساتھ ایک گولی صرف نمک کی یا نمک اور گلیوکوز کی شامل کر لیا کریں۔ جن کاری گروں کو بہت محنت کا کام کرنا پڑتا ہے کہ جس سے عضلات تھک جائیں انہیں خصوصیت کے ساتھ اپنے کھانے پینے میں نمک کی مقدار بہت بڑھا دینی چاہیئے۔

نمک کی کمی کو جسم میں مختلف طریقوں سے پورا کیا جا سکتا ہے۔ جہاں بنی بنائی گولیاں نہ میسر آسکیں وہاں معمولی کھانے کا نمک پانی کے ساتھ ملا کر پیا جا سکتا ہے۔ دودھ میں نمک کی کافی مقدار ہوتی ہے اور دودھ پینے سے بھی نمک کی کمی کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ شراب سے کامل پرہیز ضروری ہے۔ گرمی کی وجہ سے خاص طور سے شکم کے عضلات میں تشنج ہوتا ہے، اور اگر مرض شدید ہو تو جی متلاتا ہے اور قے بھی ہوتا

کرتی ہے۔ بدن کا درجۂ حرارت عموماً طبعی کے قریب رہتا ہے اور نبض میں بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جسم میں نمک کی کمی اکثر مریض کے علم کے بغیر لاحق ہوا کرتی ہے۔

شراب پی کر موٹر چلانا ۔ شراب ہماری باسلیقہ حرکات کی استعداد کو زائل یا کم کر دیتی ہے اور یہ بات موٹر چلانے میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ ڈاکٹر ورنن نے ایک مصنوعی موٹر چلانے کی کل کے ذریعے سے شراب کی تھوڑی تھوڑی مقدار کے اثر کا تجربہ اور مشاہدہ کیا ہے۔ انہوں نے وسکی کے دو سے چار پیگ تک پلا کر اس بات کا اندازہ کیا کہ موٹر چلانے کے متعلق اس کا کیا اثر ہوتا ہے۔ انہوں نے دیکھا کہ شراب سے مخمور لوگوں نے زیادہ تر یہی کیا کہ موٹر کو بہت ہی تیز چلایا اور غلط طریقہ پر چلایا۔ انہیں بالعموم اس بات کی خبر ہی نہیں ہوتی کہ وہ موٹر کو تیز رفتار سے چلا رہے ہیں، لیکن ایک شخص نے عمداً اس کی چال دھیمی کر دی کیونکہ وہ محسوس کر رہا تھا کہ اسے موٹر پر پورے طور سے قابو حاصل نہیں ہے۔ کئی ایک نے یہ کیا کہ تھوڑی سی دور تک تو موٹر کو بہت ہی تیز چلایا اور پھر رفتار گھٹا کر ایک دم سے پھر تیز کر دی۔ شراب پی کر موٹر چلانے والوں نے مزاج کی رنگا رنگی کا بہت زیادہ مظاہرہ کیا نہ صرف رفتار کے متعلق بلکہ احتیاط اور راست روی کے متعلق بھی یہ اثر اس وقت بھی نمایاں تھا جب کہ شراب کی مقدار گھٹا کر صرف بیر شراب کا آدھا گلاس کر دی گئی تھی۔ ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جو یہ یقین رکھتے تھے کہ وہ شراب پی کر اپنے معمول سے بہتر طریق پر موٹر چلا رہے ہیں حالاں کہ حقیقت میں وہ بہت بدتر طریق پر چلا رہے تھے۔ مزید تجربوں سے یہ معلوم ہوا کہ ہدایتوں کے نشانات اور پولیس کے اشارات کے متعلق ہی ان کی توجہ کم نہیں ہو گئی تھی بلکہ درحقیقت اُن کی آنکھیں، اُن کے ہاتھ اور اُن کے پاؤں صحیح طور پر کام نہیں کر رہے تھے۔ لوگوں پر شراب کا اثر انفرادی طور سے بہت مختلف تھا اور اُن کی دماغی کیفیات جداگانہ تھیں۔ اس قسم کے انفرادی اثرات شراب کی نوعیت اور پینے والے کی شراب خواری کی عادت پر مبنی تھے۔

مکانوں میں گرم اور سرد ہوا کے انتظامات جب سے کہ مکانوں کے اندر حسب ضرورت گرم یا سرد ہوا پہنچانے اور اس طریق پر مکان کو گرم یا ٹھنڈا رکھنے کے انتظامات کے سامان ایجاد ہوئے ہیں اس وقت سے ان انتظامات کے موجد انجینئروں کے سامنے ایک کسی قدر دشوار مسئلہ آ گیا ہے جو بہت ہی غور طلب ہے۔ ان لوگوں نے انسانی تعیش یا راحت میں تو ضرور اضافہ کر دیا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ ایک انسانوں سے بھری ہوئی تماشا گاہ یا ہوٹل یا دفتر میں اسی سرد کردہ ہوا کا بغیر بدلے ہوئے چکر لگاتے رہنا لوگوں کی صحت کے لئے کیا کچھ خطرات بہم نہ پہنچا دے گا اگر یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ ہر چکر میں بالکل تازہ ہوا سرد کر کے پہنچائی جائے تو اخراجات میں بے حد اضافہ ہو جائے گا۔ اسی لئے یہ کیا جاتا ہے کہ ہر چکر میں بہت ہی ذرا سی تازہ ہوا اسی ہوا میں شامل کر دی جاتی ہے جو کہ چکر کاٹ کر آئی ہے۔

موجودہ حالات میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس مکان میں اس طرح ہوا پہنچائی جا رہی ہے اس میں امراض کے جراثیم کی تعداد برابر زیادہ تو نہ ہوتی رہے گی اگر جراثیم کی تعداد برابر بڑھتی رہتی ہے تو کیا اس بات کا امکان نہیں ہے کہ وہ بڑھ کر اتنی زیادہ ہو جائے کہ مکان کے مکینوں کی صحت خطرے میں پڑ جائے۔ خود اسپتالوں میں بھی یہی سوال زیر غور ہے کہ متعدی امراض کے لئے جو کمرے مخصوص ہیں ان کی ہوا کا کیا انتظام کیا جائے کیوں کہ موجودہ انتظام کے مطابق تو ان کمروں کی ہوا بھی ہوا کی عام رَو میں شامل ہو جاتی ہے حالانکہ وہ جراثیم سے لدی ہوئی ہوتی ہے۔ ہوا کی عام رَو کے ساتھ مل کر وہ لازمی طور پر پورے اسپتال میں چکر لگائے گی۔

"الف" سے لے کر "ی" تک حیاتین حیاتین کی الف، بے، تے کا رفتہ رفتہ ی تک پہونچ جانے کا خیال اب کوئی ہوائی خیال نہیں رہا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ "اے" سے شروع ہو کر وہ "زیڈ" تک پہنچ چکے ہیں۔ بس اتنی بات ہے کہ وہ سارے کے سارے ہم سے متعلق نہیں ہیں اور اس بات کی ضرورت نہیں کہ دسترخوان پر بیٹھتے ہی ہم ان میں سے ایک ایک کا نام لے کر ایک پوری تسبیح پڑھا کریں۔

اگر ہم الٹی طرف سے شروع کریں تو ویٹامن "ڈی" "ایکس اور "زیڈ" صرف جراثیم کی زندگی کے لئے اہم ہیں اور وہ انہی کے نشوونما

کے کام آتے ہیں اور اسی سرے کے ویٹامن کیڑوں کی خوراک کا ایک ضروری جزو ہیں۔ویٹامن "ٹی" تقریباً اتنی ہی اونچی ذات کا ہے جس قدر کہ اعلیٰ قسم کے جانداروں کے دوسرے ویٹامن ہیں۔یہ ویٹامن "ٹی" انڈے کی زردی اور تلوں کے تیل میں پایا جاتا ہے۔یہ انسانی خون کے اندر وہ مادہ پیدا کرتا ہے جس سے خون میں جم جانے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔گویا خون میں یہ مادہ ہو تو زخم سے بہت زیادہ خون نہیں نکل سکتا

فہرست کے تقریباً درمیان میں ویٹامن "ایل" ہے جو خمیر میں اور کلیجی میں ملتا ہے۔عورتوں کو اپنے بچوں کی پرورش کے لئے اس کی ضرورت ہوتی ہے۔فہرست کے درمیان ہی میں ایک اور ویٹامن "پی" بھی دریافت ہوا ہے۔یہ اپنی خصوصیات میں ویٹامن "سی" سے مشابہ ہے اور لیموں کے پانی میں پایا جاتا ہے۔اس کے صحیح صحیح فائدے ابھی دریافت نہیں ہوئے ہیں۔لیکن اتنا معلوم ہے کہ یہ جسم کو ویٹامن "سی" کی پیداوار میں مدد دیتا ہے۔

بالکل نئے نئے اور گم نام ویٹامن بھی دریافت ہوئے ہیں جو غلوں میں پائے جاتے ہیں۔

اب اگر اس الف بے تے کو سیدھی طرف سے لیں تو نشوونما کا ویٹامن "اے" ہے جو غالباً خوراک کے زرد رنگ کے مادوں سے کہ جیسے گاجر یا مکھن میں ہوتا ہے، جگر میں بنتا ہے۔ویٹامن "بی" کی نو حصوں پر تقسیم ہو چکی ہے جن میں سے پہلے تین حصے بہت اہم ہیں جن کے نام تھیامن، نکوٹینک ایسڈ اور ریبوفلیون ہیں۔ویٹامن جو پھلوں اور ترکاریوں سے حاصل کیا جاتا ہے اسکروی کو روکتا ہے۔ویٹامن "ڈی" جو دھوپ سے یا مچھلی کے تیل سے حاصل کیا جاتا ہے کساح کے مرض سے محفوظ رکھتا ہے۔ویٹامن "ای" جو گیہوں سے حاصل ہوتا ہے افزایش نسل کے لئے ضروری ہے۔

طویل عمری کا راز جینس لیمینس نے جو ریگا کا باشندہ ہے، حال ہی میں اپنی سوویں سال گرہ منائی ہے۔یہ شخص ابھی تک ایک کھیت پر ملازم ہے۔دوران ملاقات میں انہوں نے عمر بڑھانے کا نسخہ یہ بتایا کہ خوب محنت کی جائے۔انہوں نے کہا کہ ان کی یہ خواہش ہے کہ تمام نوجوان محنت ومشقت کی زندگی بخش خاصیت سے آگاہ ہو جائیں۔اگر وہ اس راز کو جان گئے تو ایک سو سال کی عمر کو پہنچ کر وہ سب ایسے ہی خوش وخرم ہوں گے جیسا لوگ انہیں دیکھتے ہیں۔

خون بہنے کو روکنے کا بالکل نیا طریقہ عام آدمی کا خون دو سے پانچ منٹ میں بہنا بند ہو جاتا ہے لیکن استعداد نزیفی (ہیموفیلیا) کے مریض کا خون بند ہونے میں بڑی دیر لگتی ہے۔اس مرض میں معمولی سے زخم سے اتنا خون بہتا رہتا ہے کہ مریض مرجاتا ہے، ایسے مریضوں، دوسرے خون بہنے کی بیماری کے مریضوں اور آپریشن کے مریضوں کے واسطے سائنس نے مختلف طریقوں سے خون بہنے کو روکنا معلوم کیا ہے۔حال کے ایجاد کئے ہوئے طریقوں میں سب سے نیا طریقہ زخم پر تھرابن کا چھڑکنا ہے۔جانداروں پر اس کے تجربات صحیح ثابت ہوتے ہیں۔انسانوں پر اس کے تجربات کئے جانے والے ہیں۔صرف یہ معلوم کرنا باقی رہ گیا ہے کہ یہ دوا انسان کے واسطے مضر تو نہیں ہے اور یہ کہ جراثیم تو اس میں موجود نہیں ہیں۔ ایووا یونیورسٹی کے ڈاکٹروں کی رپورٹیں بتاتی ہیں کہ ایک ذرا سی صاف تھرابن کو بہت تیز خون بہتے ہوئے جانور کے جگر پر چھڑکنے سے پانچ سیکنڈ میں خون کا بہاؤ رک گیا۔ایسی عمدہ اور خون کو جلد روک دینے والی دوا ڈاکٹروں اور جراحوں کے لئے ایک بیش بہا اور مفید دوا ثابت ہوگی تھرابن ایک بھورا سفیدی مائل سفوف ہے۔جو گائے کے خون اور پھیپھڑوں سے حاصل ہوتا ہے

سڑکوں میں نمک کا استعمال اس زمانے میں ہر چیز کو عجیب اور انوکھے مقصدوں کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔نمک جو کھانے کو خوش ذائقہ اور مزے دار بنانے کے لئے برتا جاتا تھا، اب سڑکوں کی تعمیر میں استعمال کرنا شروع کر دیا گیا ہے۔نیویارک میں سڑکوں کو مضبوط بنانے کے لئے ایک ایسا مسالا تیار کیا گیا ہے جس میں نمک بھی بڑی مقدار میں پڑتا ہے۔اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ نمک مٹی کے گارے کو جلد خشک کر کے سڑک زیادہ پائے دار بنا دیتا ہے۔نمکین سڑکوں کی تعمیر پر ساڑھے چار سو شلنگ فی میل خرچ آتا ہے۔خیال ہے کہ اگر یہ تجربہ کام یاب ثابت ہوا تو سڑکوں کی تعمیر میں نمک کا استعمال عام کر دیا جائے گا۔

جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

اکسیر سوزاک کہنہ شورہ قلمی، دانہ الائچی خورد، حجر الیہود۔ تینوں چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں اور تین ماشے یہ سفوف چنے کی دال کے دس تولے زلال کے ساتھ پھانک لیں۔

فوائد: نئے اور پرانے سوزاک کے لیے یہ دوا نہایت مفید ہے۔

بواسیر خونی و بادی کے لئے تخم کسونڈی باریک پیس کر ایک ماشہ کی مقدار میں صبح ہی صبح پانی کے ساتھ پھانک لیں۔ بیس پچیس دن تک استعمال کرنے سے دونوں قسموں کی بواسیر جاتی رہے گی۔ معمولی چیز خیال کر کے نظر انداز نہ کردیں۔

ضعف بصارت کے لیے کسونڈی کا پھول سائے میں خشک کر کے مثل سرمہ باریک کرلیں۔ اور دن میں اور رات کو سوتے وقت سلائی سے لگائیں۔ فوائد: ضعف بصارت اور رتوندہ کے لیے یہ سرمہ بہت مفید ہے۔

خنازیر۔ کنٹھ مالا کے لیے جنگلی کبوتر کی بیٹ کو جلا کر راکھ کرلیں اور اُسے تند و تیز گنے کے سرکے میں ملا کر خنازیر پر بیس پچیس دن تک دن میں دو بار لگائیں۔

سفوف دافع جریان سمندر سوکھ، بیج بند، تخم سردالی، تخم بھنگ ہر ایک ایک چھٹانک، سبوس اسپغول ڈیڑھ چھٹانک، کشتہ قلعی، کشتہ بیضۂ مرغ ہر ایک تین ماشے، کشتہ نقرہ ۲ ماشے۔ سب چیزوں کو باریک کر کے رکھیں۔ اور چار ماشے یہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ صبح کے وقت پھنکائیں۔

فوائد: جریان، احتلام اور سرعت انزال کے لیے بے حد مفید ہے۔ جلق اور کثرت جماع کے مریضوں کو خصوصیت کے ساتھ فائدہ مند ہے۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب آنریری مجسٹریٹ، جودھ پور

اکسیر جریان و جلق تال مکھانہ ۴ تولے (بڑ کے دودھ میں تین بار تر اور خشک کیا ہوا)، بنسلوچن، مصطگی، دانہ الائچی خورد، ثعلب مصری، سفید موصلی، گل ببول، برگ ببول، پھلی ببول، بیج ببول، تودری سرخ، تودری زرد، ست سلاجیت، تخم سرداِلی ہر ایک چار تولے، کشتہ نقرہ ۳ ماشے، کشتہ زمرد ۲ ماشے، کشتہ قلعی ۳ ماشے۔ ان سب دواؤں کو کوٹ چھان کر برابر کی شکر ملا کر رکھیں اور ۲ ماشے سے چھ ماشے تک یہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ پھانکیں۔ فوائد: رقت اور ضعف قلب و دماغ کے لیے اکسیر صفت ہے۔ ہمارے مطب میں برسوں سے یہ دوا کام میں لائی جارہی ہے۔

طلائے بے نظیر پیہ شیر، پیہ سوس، پیہ غوک، میل گوش فیل، زنبور ہر ایک ایک تولہ، خراطین مصفّٰی ایک تولہ، مغز سر کنجشک نر ۵ عدد، زہرہ مرغ ۳ عدد، لوبان کوڑیالہ، قرنفل، مال کنگنی، کنجد سیاہ، مغز نارجیل، موم زرد، مغز پنبہ دانہ ہر ایک ۶ ماشے۔ ان سب دواؤں کو کوٹ چھان کر چربیوں میں ملالیں اور شیاف بنا کر رہو مچھلی کے پیٹ میں بھردیں۔ اور حسب معمول روغن کھینچیں۔ چار رتی کی مقدار میں دو تین ہفتے تک استعمال کریں۔

فوائد: مجلوق، سست اور بے کار میں بھی جان پیدا کر دیتا ہے۔

جناب حافظ محمد یوسف صاحب صدیقی مدیر "حبیب الاطباء"

حبّ جریان تخم سرس مقشر، تخم تمر ہندی مقشر، ثعلب مصری۔ تینوں چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں اور بڑ کے دودھ میں بیر کی برابر گولیاں بنالیں۔ دو دو گولیاں صبح و شام دونوں وقت گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ جریان اور احتلام کو دور کرنے کے لیے یہ گولیاں عجیب خواص رکھتی ہیں۔ سرعت کو کھوتی ہیں اور مغلظ ہیں۔

تریاق الدّم چمڑا جلا ہوا اور ہلدی جلی ہوئی ہم وزن لے کر کھرل کرلیں۔ اور ضرورت کے وقت ۳ ماشے یہ دوا چاولوں کے پانی کے ساتھ یا شربت انجبار کے ساتھ دیں۔ فوائد: ہر قسم کے خونی بہاؤ کو روکنے کے لیے یہ دوا عجیب ہے۔ پیچش خونی کو دور کرتی ہے۔ کثرت حیض کی شکایت اس سے جلد رفع ہوجاتی ہے۔

حبّ بواسیر خونی گیرو، مقل، مغز نبولی۔ تینوں چیزیں ہم وزن لے کر ہرے بھنگرے کے پانی میں پیس کر بیر برابر گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح و شام دونوں وقت پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔

فوائد: خونی بواسیر کو مستقل طور پر یہ گولیاں دور کرتی ہیں۔

جناب حکیم مولوی مقبول شاہ صاحب وارثی، دہلوی

آشوب چشم کے لیے میرا تجربہ ہے کہ شیر مدار کا ضماد پیر کے انگوٹھوں کے ناخنوں پر کرنے سے آشوب چشم دور ہوجاتا ہے۔ اور افیون ۲ سرخ، نیلہ تھوتھا ۴ سرخ، ہلدی ۱ ماشہ، پٹھانی لودھ ایک ماشہ، مردار سنگ ۱ ماشہ، پھٹکری ۱ ماشہ اور مرچ سیاہ ۲ عدد کی پوٹلی بناکر کوکنار کے پانی میں تر کرکے آنکھ کو سینکنے سے ہی یہ شکایت جاتی رہتی ہے۔

داد اور کھجلی کے لیے املتاس، کنول گٹا۔ گاؤں کا ٹھاکر گائے کا مٹھا۔ اس میں دیونگر سہاگن ملائے۔ داد کھاج اور چھاجن جائے۔ یہ ایک دوہا ہے جو مجھے ہردوار کے مقام پر ایک سنیاسی نے سنایا تھا۔ گاؤں کے ٹھاکر سے مراد تخم پنواڑ اور دیونگر سے ہلدی مراد ہے اس نسخے کا میں نے بہت دفعہ تجربہ کیا۔ بہت مفید پایا۔

جناب حکیم سید شوکت علی صاحب رام پوری، حال مقیم رانی کھیت

معجون اکسیر برگ گاؤزباں ۵ تولے، بہدانہ ۱ تولہ، گل گڑھل ۱ تولہ، گل سیوتی ۱ تولہ، گل ترشہ (گل چوکہ) ۲ تولے، گل دونا مروا ۳ تولے، برادہ صندل ۲ تولے۔ تمام چیزیں رات کو ڈیڑھ سیر پانی میں بھگو کر صبح کو جوش دیں۔ اور ڈیڑھ سیر شکر میں قوام کرکے طباشیر ۱ تولہ، پوست اترج ۱ تولہ، دانہ الائچی سرخ و سفید دو تولے، عود غرقی ۲ تولے، گل گاؤزباں ۱ تولہ، زعفران ۲ ماشے اور کشنیز مقشر ۵ تولے کا سفوف بناکر قوام میں شامل کریں۔ اس کے بعد شیرۂ مغز کدو شیریں ۵ تولے، شیرہ مغز پیٹھہ ۱ تولہ، شیرہ مغز تخم خیارین ۱ تولہ، شیرہ مغز بادام ۱ تولہ اور شیرہ مغز تخم خرفہ ۱ تولہ شامل کرکے معجون بنالیں۔ اور ۲-۳ ماشے یہ معجون صبح و شام دونوں وقت ہمراہ عرق گاؤزباں استعمال کرائیں۔

فوائد:۔ یہ معجون پلیگ، سرسام، جنون اور امراض قلب وغیرہ کے لیے اکسیر صفت ہے۔ بارہا کی مجرب ہے۔

حبّ پلیگ جدوار خطائی ۶ ماشے، فلفل سفید ۳ ماشے، زیرہ کلونجہ ۳ ماشے، پیارانگا ۲ ماشے، گل ارمنی ۶ ماشہ، سماق دو تولے، مرکی ۶ ماشے، دانہ الائچی سفید ۶ ماشے، گل دونا مروا سبز ۲ تولے، جند بید ستر ۳ سرخ، گل گاؤزباں ۶ ماشے، مصطگی ۶ ماشے، اشنہ ۶ ماشے، زعفران ۳ ماشے، عود غرقی ۲ ماشے۔ تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر آب دونۂ مروا سبز میں پیس کر چنے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی صبح اور ایک شام کو ہمراہ آب دونا مروا سبز نیم گرم کھلائیں۔

فوائد:۔ یہ گولیاں پلیگ اور سرسام کے واسطے بہت مفید ہیں

جوابات!

(۱) دودھ اور گھی کی پہچان: (ل) گھی کی صحیح طور پر جانچ کیمیکل لیبوریٹری (کیمیاوی معمل) ہی میں ہو سکتی ہے۔ یا پھر ان لوگوں کی زبان جو خالص گھی کھاتے رہے ہیں۔ ملاوٹی گھی کو فوراً شناخت کر لیتی ہے۔ دودھ میں اگر پانی ملایا گیا ہو تو لیکٹو میٹر سے بالکل صحیح طور پر معلوم ہو سکتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جانچ کے طریقے معلوم کر کے آپ کو فائدہ کیا ہوگا۔ اس زمانے میں خالص دودھ یا گھی اگر کسی کو میسر آ سکتا ہے تو صرف اسی صورت میں کہ گائے یا بھینس گھر پر رکھی جائے اور اس صورت میں کسی جانچ کی ضرورت نہیں رہتی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ۵ تولے گھی میں چار ماشے سوڈا ڈال کر گرم کریں اگر گھی اصلی ہے تو دوبارہ جم جائے گا ورنہ نہیں۔ دودھ کی پہچان کے لیے لیکٹو میٹر آلہ ہی کارآمد ہے۔
(حکیم چندن لال سہگل)

(ج) گھی اور دودھ کی پہچان بس یہی ہے کہ انہیں اپنے سامنے حاصل کیا جائے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲) ہرنیا: (ل) اگر یہ صحیح ہے کہ انہیں "ہرنیا" ہی ہے تو کمانی یا آپریشن کے علاوہ اس کا کوئی اور معتبر علاج نہیں ہے۔ یہ آپ سے کسی نے غلط کہہ دیا کہ آپریشن کے بعد پھر آنت اُتر آتی ہے۔ آپریشن کے بعد اس کا اترنا ناممکن ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مرض فتق خواہ کسی قسم کا ہو خطرناک ہوتا ہے۔ اس لیے اس کے مناسب علاج میں سستی نہ کرنی چاہیے۔ فتق کا علاج شافی تو عمل جراحی ہے لیکن اگر یہ علاج نہ ہو سکے تو عارضی علاج ٹرس یعنے پٹی لگانا ہے۔ پٹی کسی ماہر سے معائنہ کرا کے لیجیے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آپریشن بہترین علاج ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) اس کا بہترین علاج آپریشن ہے۔ اس کے بعد اگر خوف ہو کہ پھر عود نہ کر آئے گا تو یہ سفوف استعمال کریں: کندر مصفےٰ، بورہ شاخ بارہ سنگا ہر ایک دو تولے۔ مگرکس، الاجور ہر ایک ایک تولہ، پھٹکری بریاں ۲ ماشے سفوف کر کے رکھیں۔ خوراک دو دو ماشے صبح و شام پانی کے ساتھ۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ)

(ہ) ہرنیا یعنے فتق کا بہترین علاج آپریشن ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۳) لنگڑاپن: (ل) مجھے "اخیک" بوٹی کے متعلق تو کچھ معلوم نہیں لیکن بچی کے علاج کے سلسلے میں یہ عرض کر سکتا ہوں کہ بچی کو جہاں تک ممکن ہو دھوپ اور کھلی ہوا میں رکھا جائے۔ مچھلی کا تیل برابر پلایا جائے اور کمر اور ٹانگوں پر معمولی سرسوں کے تیل کی مالش کی جائے۔ اسے اچھا ہونے میں عرصہ لگے گا لیکن اُمید ہے کہ خدا نے چاہا تو اچھی ضرور ہو جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بوٹی اخیک کا تو مجھے علم نہیں۔ ایک نسخہ لکھتا ہوں انشاء اللہ اس تیل کی مالش سے لڑکی چلنے پھرنے لگے گی۔ نسخہ یہ ہے: آب بوٹی ستیاناسی سبز آب مدار سبز، آب ارنڈ سبز، آب دھتورہ سبز، آب جمیشر سبز ہر ایک ایک پاؤ لے کر روغن تلخ تین پاؤ میں ملائیں اور آگ پر پکائیں۔ جب پانی جل کر تیل رہ جائے تو چھان کر بوتل میں رکھیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) روغن ہفت برگ کی مالش کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) حرام مغز کے کمر سے نیچے والے حصے کی جھلیوں میں ورم ہو گیا ہے اس کے لیے جدوار ایک رتی اور عود صلیب ایک رتی، دوالمسک سادہ ۳ ماشے میں ملا کر عرق ماء الجبن ۵ تولے کے ساتھ پلائیں۔ کمر پر روغن سرخ اور روغن موم ہم وزن لے کر مالش کریں پھر اوپر سے نیم گرم روئی باندھ دیں۔ تقریباً ایک مہینے کے علاج سے فائدہ ظاہر ہوگا۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ہ) بوٹی وغیرہ کا خیال چھوڑ دیں اور کشتہ بارہ سنگا ۴ رتی معجون کندر ۴ ماشے میں ملا کر دن میں دو بار استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ خاں)

(۴) کدو دانے: (ل) لڑکے کے پیٹ میں کدو دانے ہیں۔ اس کے پیلے پن اور کمزوری کا بھی باعث یہی ہے۔ بہتر ہو کہ آپ مقامی طور پر کسی معالج سے علاج کرائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بچے کے پیٹ میں اب بھی کیڑے ہیں۔ پہلے اس مرض کا علاج کریں یا ایک ماشہ ڈیکامالی سائیدہ دہی کی بالائی سوا تولے میں لپیٹ کر بچے کو صبح ہی صبح کھلائیں۔ اس طرح تین چار دن استعمال کرنے سے تمام کیڑے مر کر پیٹ سے نکل جائیں گے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) پیٹ میں ابھی کدو دانے موجود ہیں کسی مقامی طبیب سے علاج کرائیے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آپ بچے کو کمیلا ایک رتی اور سفوف چٹکی ۴ رتی ماں کے دودھ میں حل کر کے پلائیں۔ اس سے تمام شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔ (حکیم چندن لال)

(ہ) سنٹونین آدمی گرین قند میں ملا کر کھلائیں۔ تیسرے دن ارنڈی کے تیل کا مسہل دیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(و) بچے کا معائنہ کرا کے نسخہ تجویز کرائیے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۵) ہاتھ اور پاؤں کے مسّے: (ل) مریضہ کو دیکھے بغیر مشورہ دینا ناممکن ہے۔ اسی قدر کہہ سکتا ہوں کہ غالباً یہ کیفیت کسی مہلک مرض کا نتیجہ نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) غضب ہے ۲۲ سال سے سنگرہنی ہے اور آپ نے علاج نہیں کیا۔ مسّوں کے متعلق ذرا وضاحت سے تحریر کیجیے کہ یہ کس قسم کے ہیں۔ ان کی شکل کیسی ہے۔ اور ان میں کیا تکلیف ہے۔ میرا تو یہ خیال ہے کہ مسّوں کا نکلنا بھی سنگرہنی کی وجہ سے ہے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) مسّوں پر روغن نوشادر قائم النار لگائیں وہ ہمیشہ کے لیے نابود ہو جائیں گے اور سنگ رہنی کے لیے "سٹو درسل" کی ایک گولی کھانا کھانے سے پندرہ منٹ پہلے پانی سے نگلوا دیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) سنگ رہنی کی شکایت کے لیے بسنت مالتی ایک قرص ہمراہ معجون سنگ دانہ مرغ، ۶ ماشے کھلائیں اور مسّوں پر کاسٹک لگائیں۔
(حکیم چندن لال سہگل)

(ہ) بوٹی نگند بابری، بیخ حنظل، پھلی کیکر، پوست اندرون نیم، عشبہ مغربی، گلو سبز، چیتا، چرائتہ، مجیٹھ، وج بکلی، چوب صندل سفید سوہن کردہ، کٹائی خورد، کشنیز، دارہلد ہر ایک دس تولے، کشمش ۴۰ تولے، شہد ایک سیر، پانی ۵ سیر پختہ۔ سب چیزوں کو چینی کے بویام میں ڈال کر دھوپ میں رکھیں۔ دو ہفتے کے بعد مل چھان لیں اور پانچ سے دس تولے تک ہر روز پیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) سنگ رہنی کے لیے مالتی بسنت ایک رتی معجون سنگ دانہ مرغ ۹ ماشے میں ملا کر صبح و شام دونوں وقت استعمال کرائیے۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۶) **مُٹاپا**: (ا) آپ مریض کو چند روز تک "آیوڈوبیسین" کا استعمال کرائیے اس سے فربہی میں بیّن طور کمی آجائے گی۔ دل و دماغ کی تقویت کے لیے علیحدہ دوائیں دینے کی ضرورت ہوگی۔ اس دوا سے یہ فوائد حاصل نہ ہوں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پہلے تو مٹاپے کو دور کیجئے۔ اس کے بعد دل و دماغ کی کمزوری کا علاج کیجئے۔ یہ خیال غلط ہے کہ ایک ہی نسخے سے تمام شکایتیں دور ہو جائینگی اگر مٹاپے کو کم کرنا ہے تو نسخہ خط کے ذریعہ سے معلوم کر سکتے ہیں یا آئندہ ہمدرد صحت میں شائع کرا دیا جائے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مٹاپا دور کرنے کی شرطیہ دوا مل سکتی ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) ایک ہی دوا دونوں مرضوں کو فائدہ نہیں دیتی۔ مٹاپے کے لیے علیحدہ دوا استعمال کرنی ہوگی اور جریان منی کے لیے علیحدہ۔
مٹاپے کے لیے سفوف مہزل ۲ ماشے استعمال کرائیں اور جریان کے لیے سفوف مؤلف ۳ ماشے گائے کے دودھ کے ساتھ دیں۔ بادی اور نفاخ چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ہ) مٹاپا جدید تحقیقات کے مطابق مختلف غدد کے فعل کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔ اب جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ کس قسم کا مٹاپا لاحق ہے کوئی شافی دوا تجویز نہیں کی جا سکتی عموماً مٹاپے کے مریضوں کو سائٹرک ایسڈ دس گرین چھٹانک بھر پانی میں ملا کر ہر کھانے کے بعد دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے ایک مہینے میں سات سے چودہ پونڈ تک وزن کم ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ اگر مناسب غذا کھائی جائے اور مخصوص ورزش بھی کی جائے تو سونے پر سہاگہ ہے۔ (ایک ڈاکٹر از حیدر آباد دکن)

(۷) **سُرخ اُبھار وغیرہ**: (ا) مریضہ کو کچھ عرصے تک ڈلکنسن کا "سارساپریلا" پلائیے۔ خارجی طور پر مریضہ کے ہاتھوں کو ویسلین یا لینولین کے ذریعے سے چکنا رکھیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) یہ آپ کے کیے کی سزا ہے جو آپ کے بیوی بچوں کو بھگتنی پڑ رہی ہے۔ بہر حال نسخہ عرض ہے بنا کر مہینے سوا مہینے استعمال کرائیے۔ چرائتہ دس تولے دو سیر پانی میں رات کے وقت بھگو دیں۔ پھر صبح ہی صبح اُسے نرم آگ پر پکائیں جب ایک تہائی پانی جل جائے تو اُسے چھان کر ۶ ماشے پوٹاسی آیوڈائیڈ ملا دیں اور بوتل میں رکھیں۔ خوراک ۲ تولے صبح اور ۲ تولے شام کو۔ یہ دوا پی کر اوپر سے ۲ تولے شربت عناب چاٹ لیا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بوٹی نگند بابری ۶ ماشے اور مرچ سیاہ ۷ دانے روزانہ آدھ پاؤ پانی میں گھوٹ چھان کر پلائیں اور سفوف بھنگرہ ۳ ماشے روزانہ کھلائیں۔
(حکیم ہمایوں)

(د) میرا خیال ہے کہ آپنے مریضہ کو کبھی جوہر سنکھیا استعمال کرایا ہے یہ اسی زہر کا اثر ہے جو ہاتھوں اور پاؤں سے ظاہر ہو رہا ہے۔ بہر حال آپ مریضہ کو نقوع شاہترہ استعمال کرائیں۔ اس سے تمام شکایتیں جاتی رہیں گی۔ نسخہ یہ ہے: شاہترہ، عناب، ہلیلہ سیاہ، عشبہ مغربی، صندل سرخ، برگ سنا مکی، گل سُرخ، چرائتہ، برگ حنا اور برگ مہندی ہر ایک تین ماشے۔ سب دواؤں کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان لیں اور شربت عناب ۲ تولے داخل کر کے پلائیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ہ) جو مجرّب نسخہ جواب نمبر ۷ میں ہماری طرف سے شائع ہوا ہے تیار کر کے استعمال کریں۔ اور مالش کے لیے روغن کافور اور روغن موم ہم وزن ملا کر لگایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) سب سے پہلے باقاعدہ سودا کا تنقیہ کرائیں۔ اس کے بعد معجون عشبہ ۶ ماشے عرق عشبہ ۵ تولہ کے ساتھ استعمال کرتے رہیں۔ بیرونی طور پر قیروطی کی ہاتھ پاؤں پر مالش کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۸) **بندشِ حیض**: (ا) آپنے مریضہ کی عام جسمانی صحت کی بابت کچھ نہ لکھا۔ جو کچھ آپنے لکھا ہے اس سے کچھ اندازہ نہیں ہوتا کہ ماہواری ایام کس سبب سے بند ہیں۔ ممکن ہے کہ ان کے بدن میں خون کی کمی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ خدانخواستہ وہ دق میں مبتلا ہوں اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ ایسا کوئی سبب نہ ہو اور صرف اسی قدر ہو کہ رحم اپنا کام نہ کرتا ہو۔ صحیح علاج کے لیے یہ ضروری ہے کہ مرض کا اصل سبب معلوم ہو۔ آپ کسی ہوشیار لیڈی ڈاکٹر سے مشورہ کریں اور مرض کا سبب معلوم ہو جانے پر پھر اپنا سوال شائع کرائیں۔ حیض کا بند ہو جانا صرف ایک علامت ہے۔ بذاتِ خود کوئی مرض نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) "پل ایلوزایٹ مر" ۲-۲ گولیاں صبح، دوپہر اور شام کے وقت روزانہ کھائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) ایلوا، مرکی، سہاگہ بریاں، ہینگ (گھی میں بھون کر)، افسنتین، ہیراکسیس ولایتی ہر ایک تین ماشے۔ سب دواؤں کو دو ڈھ کپاس ۵ تولے کے جوشاندے میں کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح وشام دونوں وقت شربت بزوری دو تولے عرق سونف ۵ تولے کے ساتھ دیں۔ حیض باقاعدہ آیا کرے گا۔ جب حیض شروع ہو جائے تو دوا کا استعمال بند کر دیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) حب مدر ۲ عدد ہمراہ شربت بزوری ۲ تولے صبح اور شام دونوں وقت استعمال کرائیے۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ھ) حیض بند ہونے کے اسباب جب تک نہ معلوم ہوں اس وقت تک صحیح تشخیص ممکن نہیں ہے (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) آپ پہلے ورم رحم کا علاج کرائیں اس کے بعد مریضہ کو یہ نسخہ استعمال کرائیں۔ نسخہ:۔ تخم کاسنی، بیخ کاسنی، بیخ بادیان، مویز منقےٰ، پرسیاؤشاں، اسطوخودوس، مشکطرامشیع، پوست املتاس، پوست خربزہ، بیخ بانس ہر ایک ۶ ماشے۔ ان سب دواؤں کو پانی میں جوش دے کر چھان لیں۔ اور شربت بزوری چار تولے ملا کر پلائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) چرچٹے (جس کو پنجابی زبان میں پٹھ کنڈا اور کتا گھاس بھی کہتے ہیں) کی راکھ بقدر ۱۰ ماشے کھلائیں۔ ادرار ہوگا بہتر تو یہ ہے کہ کسی مقامی طبیب کو دکھلائیں یا ہمدرد دواخانہ کے شعبۂ تشخیص کو لکھیں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(۹) **پستانوں کی سختی:** (ل) پستان اور رحم کے باہمی تعلق کو دیکھتے ہوئے یہ چیز کچھ عجیب نہیں معلوم ہوتی۔ اگرچہ یہ ضرور ہے کہ بیشتر عورتوں میں ایسا نہیں ہوتا۔ بہرحال اگر یہ کیفیت تکلیف دہ نہیں ہے تو خواہ مخواہ اس کے متعلق فکر کیوں کریں اگر ورم یا درد بھی ہوتا ہے تو اس مخصوص زمانے میں بیلاڈونا کا پلاسٹر لگا دیا کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایام ماہواری میں "پل ایلوزایٹ مر" کا استعمال کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) آپ مریضہ کے پستانوں پر روغن زیتون کی مالش کرائیں۔ اور ستاور اور زیرہ سفید ہم وزن لے کر سفوف بنائیں اور تین ماشے گائے کے دودھ کے ساتھ پھنکائیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) فصد صافن لیں اور مدرات کا استعمال کرائیں (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ھ) موم روغن اور روغن کافور ہم وزن ملا کر لگایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) ایام کی خرابی ہے ایام کے زمانے میں خون کی بندش اور کمی کی وجہ سے چھاتیوں پر خون کا رجحان رہتا ہے۔ ایام کی بندش کے لیے وہ نسخہ مناسب ہے جو میں نے جواب نمبر ۸ میں لکھا ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۰) **مہاسے:** (ل) مہاسوں کے لیے انجکشن بہت مفید ہوتے ہیں۔ مقامی طور پر کسی ڈاکٹر سے لگوا لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مہاسوں پر سہاگہ بریاں روغن نوشادر میں حل کر کے لگایا کریں۔ تمام مہاسے دور ہو جائیں گے۔ اور آئندہ پیدا نہ ہوں گے (حکیم ہمایوں)

(ج) پوست نرنگترہ دو تولے، ہلدی، صندل سفید، بالچھڑ، ناگرموتھ، زیرہ سفید ہر ایک ۶ ماشے، مغز بادام مقشر ایک تولہ اور میدا گندم ۲ تولے۔ سب دواؤں کا سفوف بنا کر روغن چنبیلی ایک تولہ ملا دیں۔ رات کو سوتے وقت ایک تولہ یہ سفوف عرق گلاب میں حل کر کے منہ پر مل لیں۔ صبح نیم کے صابن سے منہ دھو لیں

(حکیم چندن لال سہگل)

(د) یہ غازہ استعمال کریں۔ نسخہ: نشاستہ، کتیرا، آرد نخود، آرد لوبیا ہر ایک دو ماشے، زعفران ۳ ماشے۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر رکھیں اور حسب معمول لگائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ھ) جواب نمبر ۸ کا نسخہ تیار کرا کے استعمال کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) معلوم ہوتا ہے کہ لڑکی کے کوئی اولاد نہیں ہوئی ہے۔ اولاد ہونے پر مہاسے نہیں نکلیں گے۔ فی الحال پاک صابون ہمدرد دواخانے سے طلب کر کے استعمال کرائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۱) **بچوں کی اموات:** (ل) بچے کا تن درست اور طاقت ور پیدا ہونا تو ممکن ہے لیکن یہ ناممکن ہے کہ وہ "بغیر کسی تکلیف کے" پیدا ہو جائے۔ آپ اپنے گھر میں مسلسل یہ نسخہ بقیہ مدت حمل تک استعمال کرائیے:۔

ایسٹنس سیرپ ۴ پونڈ، گریمالٹ سیرپ ۲ ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ بعد غذا استعمال کرائیے۔ اس زمانے میں ان کی غذا میں بھی گھی، مکھن، دودھ، انڈے اور پھل زیادہ مقدار میں شامل رہنے چاہئیں۔ آپ خود اگر تین چار شیشیاں "نیوروفاسفیٹس" کی پی لیں تو مناسب ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اپنی اہلیہ کو معجون معین حمل ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگوا کر دو ماہ تک تین ماشے کی مقدار میں روزانہ صبح کے وقت استعمال کرائیں۔

(حکیم چندن لال سہگل)

(ج) صدف سائیدہ، سنگ یشب، شاخ مرجان، کہربائے شمعی، طباشیر، الائچی خورد ہر ایک ۶ ماشے لے کر کھرل کر لیں اور تین ماشے یہ دوا دودھ کے ساتھ ہر روز مریضہ کو استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) حاملہ کو لال شربت استعمال کرائیں دیر نہ کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ھ) بڑ کی ڈاڑھی، ست کیکر، پوست جھڑبیری، بلاس پاپڑا، گوند (روغن زرد میں بھون کر)، سب چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں

اور تنگئے شہد میں حسب معمول معجون تیار کریں۔ خوراک نو ماشے ہمراہ شیر گاؤ۔ امید ہے کہ اس معجون سے آپ کی بیوی کے ہاں بچہ پورے دنوں کا پیدا ہوگا اور زندہ رہے گا۔ معجون ایک مہینے تک استعمال کرلیجئے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) معجون حل عنبری علوی خانی ہمدرد دواخانے سے منگا کر ۳ ماشے روزانہ صبح کو عرق گاؤزباں ۱۲ تولے شربت عناب دو تولے کے ساتھ دیں۔ (حکیم مقبول شاہ: دارنی)

(۱۲) **دمہ**: (ل) آپ کو غالباً معلوم ہوگا کہ دمہ خود کوئی مرض نہیں ہے بلکہ دل، معدہ یا پھیپھڑوں کی کسی خرابی کے باعث تنفس میں دقت ہو جاتی ہو تو اسے دمہ کہتے ہیں۔ اب آپ خود ہی خیال فرمایئے کہ یہ معلوم ہوئے بغیر کہ اصل مرض دل میں ہے یا معدے میں یا پھیپھڑے اور یہ کہ خود اس مرض کی نوعیت کیا ہے۔ آیا علاج پذیر ہے یا نہیں، کوئی اکسیری نسخہ آپ کے لیے کیسے لکھا جا سکتا ہے۔ معدے کے دمے میں بچھتر کیا، صد فی صدی کامیاب ہونے والا نسخہ دل کے دمہ میں کیا فائدہ کرے گا۔ البتہ دورے کی تکلیف یعنے دقت تنفس کو رفع کیا جا سکتا ہے اور اس کے لیے "فیلسول" "ایفیڈرین" اور "ایڈرینے لین" بہت ہی زود اثر اور بہت ہی کارآمد چیزیں ہیں۔ دمے کا استیصال کامل اسی وقت ہو سکتا ہے کہ جب اس کا اصل سبب معلوم ہو۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دمے کو دور کرنے کے لیے سفوف بوٹی سوا کلپا ۹۰ فی صدی مجرب دوا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) حب دمہ ایک عدد ہمراہ شربت زوفا مرکب دو تولے صبح و شام دونوں وقت استعمال کریں۔ ۱۵ دن استعمال کرنے کے بعد ۲ تولے روغن ارنڈ طبی اور ۲ تولے شکر سفید گائے کے دودھ میں ملا کر پی لیں۔ اس نسخے سے عموماً دمے کا عارضہ جاتا رہتا ہے۔ چھاتی پر روغن السی اور روغن تارپین ہم وزن ملا کر مالش کیا کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) کشتہ ہڑتال گئودنتی ۲ رتی، تریاق نزلہ ایک تولہ میں ملا کر صبح و شام دونوں وقت استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) امراض سینہ اور پرانے نزلے کے لیے چون پراش اولیہ ازحد مفید ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) دورے کو روکنے میں بہت زیادہ تکلیف کا سامنا ہوگا۔ بہتر ہے کہ بلغم کی گُلی کو قے کے ذریعے سے خارج کردیں۔ اس کے لیے کڑوا تو نبہ سائے میں خشک کرکے سفوف بنائیں اور صبح نہار منہ ۴ ماشے پانی سے نگلوا دیا کریں چند روز میں بذریعہ قے گُلی خارج ہو کر صحت ہو جائے گی۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۳) **گندک سُرخ**: (ل) کبریت احمر (سرخ گندک) کا نام تو اکثر سنا ہے لیکن کبھی دیکھی نہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گندک سُرخ اصلی دو روپے آٹھ آنے فی تولہ کے حساب سے ہم سے طلب کریں۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) حضور والا، کوری باتیں ہی نہیں ہیں بلکہ حقیقت ہے۔ گندک سرخ، سیاہ اور سبز ہر ایک رنگ کی کان سے نکلتی ہے۔ جہاں گندک نکلتی ہے وہاں یہ تمام قسمیں مل سکتی ہیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۴) **خرابی ہضم و نزلہ**: (ل) اگر ٹانسلز اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ سانس کی آمد و رفت میں دقت ہوتی ہے تو بے شک انہیں کٹوا دینا چاہیئے۔ یہ صحیح ہے کہ کٹوانے کے بعد پھر ان کا بڑھ جانا ممکن ہے۔ اگر معمولی حد تک بڑھے ہوئے ہیں اور تنفس میں رکاوٹ نہیں پیدا کرتے تو میں بھی یہی مشورہ دونگا کہ ہرگز نہ نکلوایا جائے۔ قدرت نے ہمارے حلق کے دروازے پر دو پہرے دار بٹھا دئے ہیں جو باہر سے داخل ہونے والے جراثیم کو روک لیتے ہیں۔ خود مریض اور متورم ہو جاتے ہیں اور پھیپھڑوں کو ضرر سے محفوظ رکھتے ہیں۔ میں نے اکثر یہ دیکھا ہے اور اب تو یورپ اور امریکہ کے مضامین بھی پڑھے ہیں کہ ٹانسلز نکلوا دینے سے بچے کو سل کا مرض نہایت آسانی سے ہو جاتا ہے۔ آپ بچے کو ایک مدت دراز تک مچھلی کا تیل اور گریالٹ سیرپ استعمال کرایئے۔ ہر وقت کھلی ہوا اور دھوپ میں رکھیے (جہاں تک ممکن ہو) انڈے، دودھ اور تازہ پھل بہ کثرت کھلایئے اور حلق میں مینڈلس پینٹ لگاتے رہیئے۔ خدا نے چاہا تو نزلہ اور زکام بھی جاتا رہے گا اور ٹانسلز بھی اچھے ہو جائیں گے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ماں، باپ، بھائی، بہن یا گھر میں رہنے والے دوسرے رشتے داروں کی صحت کا امتحان کرایئے کہ ان میں سے کسی کو دق کا مرض تو نہیں ہے۔ اگر ہے تو بچے کو مریض سے علیحدہ رکھیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ بچے کو سفوف چٹکی ایک ماشہ، عرق پودینہ ۲ تولے میں حل کرکے صبح کے وقت استعمال کرائیں۔ اور لعوق سپستاں خیار شنبری دن میں ایک دو دفعہ اور رات کو سوتے وقت تھوڑا تھوڑا چٹا دیا کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ج) کشتہ خبث الحدید اور کشتہ مرجان ایک ایک رتی خمیرہ گاؤزباں ایک تولہ میں ملا کر دونوں وقت استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(د) لال شربت فوراً استعمال کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) گلے کے غدود نکلوانا درست نہیں ہے۔ روغن بادام کے چند قطرے دودھ میں ڈال کر روزانہ دیا کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۵) **کشتہ بیضہ مرغ**: (ل) مفتاح الخزائن کا مطالعہ فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ب) پوست بیضہ مرغ کو چونے اور نمک کے پانی سے دھو کر اندر کی جھلی دور کردیں۔ پھر چھلکوں کو ایک چینی کے برتن میں ڈال کر آب لیموں اتنا ڈالیں کہ وہ چھلکوں سے تین انگل اوپر رہے جب آب لیموں خشک ہونے پر ہو تو انہیں نکال کر مٹی کے برتن میں رکھیں اور گل حکمت کرکے حسب معمول گج پٹ کی آگ دیں۔ دو یا تین آگ دینے سے اچھا کشتہ تیار ہو جاتا ہے۔ میرے تجربے میں یہ سیلان رحم اور ذیابیطس کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ سیلان میں ایک رتی یہ کشتہ معجون موچرس یا بالائی میں ملا کر دیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ج) پوست بیضہ مرغ مصفیٰ ۱۰ تولے کر آب لیموں میں کھرل کرکے قرص بنائیں اور دس سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(د) پوست بیضۂ مرغ کے خواص ہمدرد صحت میں شائع کرنے کی اجازت تو لیں۔ یہ تو اکسیر سازی ہر ایک شے فرازی کو قائم النار کرکے اکسیر بناتا ہے اور نوشادر قائم کرکے روغن نکال دیتا ہے جس کی دنیا متلاشی ہے۔ کشتہ بنانے کی ترکیب مختصر یہ ہے کہ پوست بیضہ کی اندر کی جھلی دور کرکے گھی کوار کے لعاب یا آب لیموں یا دودھ یا سرکۂ انگوری میں تر کرکے خشک کرلیں۔ پھر انہیں چونے کے بھٹے میں رکھ کر آنچ دے دیں۔ اگر ضرورت ہو تو دوبارہ آنچ دیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۶) ورم فوطہ: (ل) آپریشن سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ بالکل بے ضرر آپریشن ہے اور سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ دائمی طور پر مرض جاتا رہتا ہے۔ میں تو آپ کو یہی مشورہ دوں گا کہ آپریشن کرا ڈالیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپریشن کرائیے۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) ہلدی باریک پیس کر زردی بیضۂ مرغ میں ملا کر فوطے پر بطور پلاسٹر لگائیے۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) آپریشن آخری علاج ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) پھول ٹیسو ایک پاؤ کو پانی میں جوش دے کر اس کا بھپارہ لیں۔ پھر پانی میں سے گرم گرم پھول نکال کر فوطوں پر باندھ دیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۷) ریگن کا درد: (ل) عوام نے آپ کو ٹھیک ہی بتایا ہے۔ یہ ریگن یا رانگن ہی کا درد ہے جسے اصطلاح اطبا میں عرق النسا کہا جاتا ہے۔ آپ نے تحریر نہیں فرمایا ہے، لیکن غالباً آپ کو قبض رہتا ہے یا اعصاب بہت کمزور ہیں۔ اگر قبض رہتا ہو تو "کروشن سالٹ" اس کی ہدایتوں کے بموجب استعمال کیجئے۔ اور "لنی منٹ کیمفر" اور "لنی منٹ بیلاڈونا" ہم وزن مقدار میں ملا کر صبح و شام مالش کیا کیجئے یا پھر ایسا کیجئے کہ ایک انجکشن "ایٹوفینیل" کا لے کر کچھ انجکشن "بیٹابین" کے لگوا لیجئے۔ اگر اعصاب کمزور ہیں تو کوئی مقوی اعصاب دوا کچھ عرصے تک پی ڈالیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) جب ادارا راقی ایک عدد روزانہ کھانا کھانے کے بعد دودھ کے ساتھ ایک چلّے تک استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) سورنجان شیریں ۱ تولے، برگ سنائے کی ۱۰ ماشے، پودینہ خشک ۶ ماشے، زیرہ سیاہ ۴ ماشے، نمک سیاہ ۶ ماشے سفوف کرکے ۶ ماشے کی مقدار میں سوتے وقت کھا لیا کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) معجون سورنجان ۹ ماشے عرق عشبہ ۵ تولے کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ہ) مرض عرق النسا ہے۔ باقاعدہ علاج کریں۔ پہلے اطریفل زمانی ۹ ماشے دو روز تک کھائیں پھر یوگراج گوگل استعمال کرتے ہیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) بادیان، بوزیدان، سورنجان شیریں اور قند سیاہ کہنہ ہموزن لے کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں اور تین گولیاں رات کو سوتے وقت پانی کے ساتھ کھلائیں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(۱۸) بال جھڑ: (ل) سر اور ڈاڑھی کے بالوں میں "سگنولین" کا ۱۰ فی صدی طاقت کا مرہم لگائیے اور آنکھیں کسی ماہر امراض چشم کو دکھلائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آب لیموں تازہ ۱۰ تولے میں ۴ تولے قلمی شورہ حل کرکے رکھیں اور مقام بال جھڑ پر لگائیں۔ ایک گھنٹے بعد گرم پانی اور صابون سے دھو کر تیل لگا دیا کریں۔ دو ہفتے میں بال جھڑ دور ہو جاتا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) ڈاڑھی اور سر پر روغن بے نظیر کی مالش کیا کریں۔ اور کشتہ خبث الحدید ایک قرص اطریفل شاہترہ ۶ ماشے میں ملا کر روزانہ کھائیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) توتیا ۱ ماشے، مصری ۲ ماشے، سنگ بصری ۲ ماشے۔ تینوں چیزوں کو خوب کھرل کرکے شیاف بنالیں اور حسب معمول آنکھوں میں لگائیں (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ہ) بیری کے پتوں کے پانی سے بالوں کو دھویا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) پارہ اور گندک ایک ایک تولے کر کجلی بنائیں۔ تین ماشے یہ سفوف تل کے تیل میں ملا کر رات کو سوتے وقت مل کر سو جائیں اور صبح پاک صابون سے بال صاف کردیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۹) چورن کا نسخہ: (ل) ذرا ذرا سے بچوں کو چورنوں سے مدد دینا درحقیقت ان کی قوت ہضم کو برباد کرنا ہے۔ آپ بچی کو "گرائپ واٹر" پلائیں۔ اس سے اس کی قوت ہضم بھی بڑھ جائے گی اور دانت بھی بآسانی نکل آئیں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اطفال نمبر ۵ اکسیر الاطفال کا نسخہ لے کر تیار کر لیجئے۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) سفوف چنگی بچوں کے لیے نہایت مفید ہے خاص کر دانت نکلنے کے زمانے میں بہت سی تکلیفوں کو رفع کرتی ہے۔ ہمدرد دواخانے سے طلب فرمائیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) نمک سنگ، نمک طعام تین تین ماشے، پودینہ، زیرہ سفید، زنجبیل ہر ایک ۶-۶ ماشے کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور چار رتی کی مقدار میں کھلائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ہ) عرق بادیان، عرق پودینہ، عرق اجوائن اور عرق الائچی ملا کر پلایا کریں۔ بچی کے لیے چورن مناسب نہیں ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) سونٹھ ایک تولہ، سہاگہ بریاں ۶ ماشے، ہینگ بریاں ۳ ماشے، کالا نمک ۱ تولہ، نوشادر ۳ ماشے۔ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ۲ رتی بچے کو دیں۔
(حکیم آغا منصب علی)

(۲۰) **کپڑے دھونے کا صابن:** (ل) تمام قرابادین دیکھ ڈالی۔ بدقسمتی سے کپڑا دھونے کے صابن کا نسخہ اس میں کہیں نہ ملا۔ بہتر ہو کہ کسی ماہر فن سے مشورہ کیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) تیل مواد ۵ سیر (سوڈا کاسٹک ۷۰ ڈگری کا) سوا سیر، میدا گندم ۲ پاؤ، پانی ۱۰ سیر۔ پہلے تیل اور میدے کو ملائیں۔ دوسرے لوہے کے برتن میں سوڈا کاسٹک اور پانی ملا کر ۲ گھنٹے علیحدہ رکھیں۔ پھر سوڈے والا پانی دھار سے تیل والے برتن میں ڈالتے جائیں اور ساتھ ہی لکڑی کے گھوٹے سے گھوٹتے جائیں۔ جب قوام سخت ہو جائے تو سانچے میں بھر کر سرد ہونے دیں۔

اس تجارتی نسخے کو ظاہر کرنے کی فیس میں نے پانچ روپے رکھی ہوئی ہے اگر آپ صابن کی تجارت کرنا چاہیں تو یہ رقم میرے خیراتی یونانی دواخانے کے لیے ارسال فرمائیں۔ اگر خانگی استعمال کے لیے ہو تو کچھ نہ بھیجئے۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ج) سوڈا کاسٹک نمبر ۹۸ ایک سیر کو دو سیر پانی میں رات کو تر کر کے لپی بنائیں۔ صبح لوہے کی کڑاہی میں ایک سیر چربی اور پانچ سیر تیل ناریل پگھلا کر ایک جان کریں۔ تیل میں میدا جس قدر زیادہ ملانا ہو ملائیے اگر ایک سیر میدہ ملانا ہو تو پانی ایک سیر اور ملا کر سوڈا کاسٹک کا تیزاب دبار بنا کر ڈالیں اور چلاتے رہیں جب قوام صحیح ہو جائے تو اتار لیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) ہمدرد صحت کے صفحے مریضوں کے لیے ہیں نہ کہ تجارت کے لیے اور اطبا صابن ساز بھی نہیں ہوا کرتے۔ اس کے لیے سینکڑوں صابن سازی کے متعلق رسالے اور کتابیں حشرات الارض کی طرح بازار میں موجود ہیں ان کو دیکھئے اور فائدہ اٹھائیے۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(۲۱) **سفید داغ:** (ل) جواب نمبر ۱۸ میں سگنولین کا جو مرہم تجویز کیا گیا ہے وہی آپ بھی استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بتھوے کے پتوں کا تازہ رس دن میں چار پانچ بار داغوں پر لگائیں۔ بتھوے کا خشک ساگ کھلائیں۔ صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) تھوہر کا ایک ڈنڈا لے کر روغن سرسوں میں جلائیں پھر اسے صاف کر کے داغ پر لگائیں۔ اندرونی طور پر کوئی مصفی خون عرق یا شربت استعمال کریں۔
(حکیم چندن لال سہگل)

(د) موگرا آئل کے انجکشن لگوائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(۲۲) **ہاضمے اور باہ کی کمزوری:** (ل) آپ عصبی کمزوری میں مبتلا ہیں جو بہت ممکن ہے کہ آپ کی اپنی غلط کاریوں کا نتیجہ ہو۔ آپ کچھ عرصے تک مسلسل "نیورو فاسفیٹس" کا استعمال کیجیے۔ احتلام کی اگر کثرت ہے تو چند روز "ایلگزر برومو ویلرین" کے استعمال سے رفع ہو جائے گی۔ بہتر ہو کہ پہلے چند روز تک "برومو ویلرین" کا استعمال کر کے پھر "نیورو فاسفیٹس" شروع کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سیال مسکن کا استعمال کریں۔ اس کا نسخہ جواب ۲۷ میں ملاحظہ کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) جریان یا احتلام خود بہ خود پیدا نہیں ہوتے بلکہ یہ شہوانی خیالات کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ خیالات کو صاف رکھیں۔ نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھیں۔ بازاری ناول نہ پڑھیں، عبادت کریں۔ تیل اور ترشی سے پرہیز کریں۔ سوتے وقت ہاتھ پاؤں اور منہ دھو کر پانی پی کر نہ سوئیں۔ اور سبوس اسپغول ۶ ماشے دودھ میں ملا کر پی لیا کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) سکے کا برادہ دس تولے لے کر آب برگد ایک بوتل میں کھرل کریں اور آنچ دیں۔ اس طرح ایک ایک بوتل آب برگد میں کھرل کر کے گیارہ آنچیں دیں۔ ایک رتی یہ کشتہ مکھن میں رکھ کر صبح کے وقت کھائیں۔ قطعی آرام ہو جائے گا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ک) تخم حیات کا چھلکا دور کر کے ۲ ماشے تخم پاؤ بھر دودھ کے ساتھ صبح نہار استعمال کریں۔ قبض، جریان اور احتلام دور ہو جائے گا۔
(حکیم آغا منصب علی)

(۲۳) **عام کمزوری:** (ل) آپ اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو مچھلی کا تیل پلایا کیجئے۔ آٹھ دس سال کی عمر والوں کو ایک ایک (چار کا) چمچہ دو مرتبہ روزانہ اور ان سے چھوٹوں کو آدھا چمچہ دو مرتبہ روزانہ پلانا کافی ہوگا۔ اس کا استعمال مسلسل چند ماہ تک جاری رکھنے سے پورا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اکسیر الاطفال تیار کر لیں۔ اس کا نسخہ "الاطفال" میں ہے۔ آپ کے سب بھائی بہن اس کے استعمال سے توانا ہو جائیں گے۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) جناب نے اپنے چھوٹے بھائی اور بہن کی عمریں نہیں لکھیں اور نہ کسی خاص بیماری کا ذکر کیا ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کے لیے دوا المسک معتدل جواہر والی سے بڑھ کر کوئی دوا مفید ثابت نہیں ہوتی۔ یہ دوا آپ ہمدرد دواخانہ دہلی سے طلب فرما کر ننھے بچوں کو ۱ رتی اور بڑوں کو ایک ماشہ، نوجوانوں کو ۲ ماشے کی مقدار میں کسی عرق یا تازہ پانی کے ساتھ کھلائیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) لال شربت ہر طرح سے مفید ہے (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۴) **کمر کا درد:** (ل) آپ عرق النساء کے درد میں مبتلا ہیں جواب ۱۱ پر عمل کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حب اذاراقی دو عدد روزانہ دودھ کے ساتھ کھانا کھانے کے بعد کھایا کریں، ایک چلّے میں صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) اس درد کے لیے یہ سفوف نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ سورنجان شیریں ۱ تولے، برگ سنا مکی ۱۰ ماشے، پوست ہلیلہ زرد ۱۰ ماشے، پودینہ

خشک ۶ ماشے، نمک سیاہ ۶ ماشے۔ سفوف بنا کر ذرا سے روغن بادام یا روغن زیتون سے چرب کر کے سوتے وقت ۳ ماشے کی مقدار میں عرق اجوائن ۵ تولہ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) معجون سورنجان ۹ ماشے ہمراہ عرق عشبہ ۵ تولے صبح و شام دونوں وقت استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ہ) پہلے اطریفل زمانی ۹-۹ ماشے دو روز کھائیں۔ پھر لوگراج گوگل ۶ ماشے کچھ مدت تک استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) جواب نمبر ۷ پر عمل کریں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(۲۵) جوالا مکھی بوٹی: (ا) بوٹی جوالا مکھی ہم مہیا کر سکتے ہیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ب) جوالا مکھی نام کی بوٹی تو سننے میں نہیں آئی۔ ہاں جوالا مکھی پہاڑ کانگڑے کے نزدیک واقع ہے۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ج) جوالا مکھی بوٹی اس پتے سے منگالیں۔ چھوٹے لال بوٹی والا، بازار بلی ماران، دہلی۔ یہ بوٹی جریان کے لیے مفید ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۲۶) ٹانگ کی سختی: (ا) گرم کڑوے تیل کی مالش روزانہ آدھ گھنٹے تک کرا کے گرم پانی سے روزمرہ دھارا کیجئے۔ اس کے علاوہ "فائبرو لائسین" کے انجکشن لگوا لیجئے۔ اس سے اکڑے ہوئے پٹھے نرم ہو جاتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) روغن ہفت برگ یا روغن مال کنگنی کی مالش کیجئے۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) رتن جوت ۶ ماشے کو روغن کنجد پانچ تولے میں جوش دے کر چھان لیں اور ضرورت کے مطابق مالش کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) روغن موم اور روغن کا فور ہم وزن ملا کر مالش کیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) خالص سرسوں کا کچی گھانی کا تیل روزانہ مالش کیا کریں ٹانگ کھل جائے گی۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۲۷) مچھر: (ا) مچھروں سے محفوظ رہنے کا سب سے سستا نسخہ یہ ہے کہ جو اعضاء بدن کھلے رہتے ہیں ان پر معمولی ویسلین مل لی جائے، ناریل کا تیل بھی کا تیل اور سنترے کا تیل (سنترے کا تیل ایک پونڈ، مٹی کا تیل دو پونڈ اور ناریل کا تیل ۳ پونڈ) ملا کر سوتے وقت مل لیا کیجئے۔ مچھر پاس نہ آئیں گے۔ مکان کے تاریک حصوں اور گوشوں میں اس تیل کو چھڑکنے سے مچھر مکان سے بھی بھاگ جاتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) فلٹ اچھی چیز ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) مچھروں کو دفع کرنے کے لیے سب سے اچھی چیز تو مچھر دانی ہے اگر یہ نہ مل سکے تو تلوں کے تیل میں یوکلپٹس آئل ملا کر اور اسے ہاتھ پاؤں پر مل کر سوئیں اس کی خوشبو سے مچھر بھاگ جاتے ہیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) مچھروں کو دفع کرنے اور مارنے کے لیے گندک و نیم کے پتوں کی دھونی مکان کو بند کر کے دیجئے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۲۸) امراض مخصوصہ: (ا) جواب نمبر ۲۲ کی ہدایات پر عمل کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) صحیح اور اصولی علاج کیجئے۔ تیر تکوں سے فائدہ کی امید نہ رکھیئے۔ مندرجہ ذیل نسخوں کا یکے بعد دیگرے استعمال کیجئے۔

سیال مسکن: پوٹاشیم برومائیڈ، سوڈیم برومائڈ ہر ایک سوا تولے ایلوی نل سوڈا سوا ماشے، شربت نارنج ۵ تولے، عرق بادیان ۱۰ تولے سب کو حل کر کے بوتل میں بھر لیں۔ اور ایک چمچہ چائے بھر دن میں تین مرتبہ کھانا کھانے کے بعد صبح دوپہر اور شام کے وقت دو گھونٹ ٹھنڈے پانی میں ملا کر پی لیا کریں۔ جب جریان، احتلام اور ذکاوت حس ایک دو ہفتے کے استعمال سے دور ہو جائیں تو حب اسرار استعمال کریں۔

حب اسرار: کشتہ فولاد دو تولے، کشتہ سہ دھاتہ ۳ تولے، کشتہ نقرہ ۱ تولہ، مومیائی اصلی ۱ تولہ۔ سب چیزوں کو خیساندہ پوست خشخاس میں کھرل کر کے چار چار رتی کی گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح و شام کھانا کھانے کے بعد کھایا کریں۔ مقوی باہ اور مقوی اعصاب ہیں۔ جریان اور پرانے احتلام کو دور کرتی ہیں۔ دو ہفتے کے بعد حب خاص کا استعمال شروع کریں۔

حب خاص: کشتہ طلاء دو ماشے، الاحمر ایک ماشہ، مغز کدو شیریں ۲ ماشے، عنبر اشہب ۲ ماشے، مشک تبتی ایک ماشہ۔ حسب ضرورت عرق بید مشک میں کھرل کر کے مونگ برابر گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی کھانا کھانے کے بعد صبح و شام استعمال کریں۔ خاص چیز ہے۔

طلاء اسرار مطول: عنبر اشہب، مومیائی کانی ۶-۶ ماشے، روغن بلساں ۲ تولے، روغن زیتون ۲ تولے، مصطگی رومی ایک تولہ سب چیزوں کو کھرل کر کے آتشی شیشی میں ڈال کر نرم آنچ پر پکائیں۔ پھر خوب کھرل کر کے رکھیں اور طلاءً استعمال کریں۔ یہ طلا عضو کو فربہ اور دراز کرتا ہے اور عضو کی تمام خرابیاں دور کرتا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) جواب نمبر ۲۲ پر عمل کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) بیخ مرجان، ورق چاندی، پارہ شنگرفی ہر ایک دو تولے کر آب گلو سبز چالیس تولے، آب ہزار دانی بوٹی چالیس تولے میں کھرل کر کے حسب معمول آنچ دیں۔ پھر اس کشتے میں پارہ شنگرفی تولے ملا کر اوپر کے پانیوں میں کھرل کر کے آنچ دیں۔ گیارہ آنچوں میں بہترین کشتہ تیار ہو جائے گا۔ ایک رتی یہ کشتہ مکھن میں ملا کر مریض کو دیں۔ اور عضو پر موم روغن اور روغن کا فور ہم وزن ملا کر مالش کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) خط و کتابت سے کام نہیں چلے گا۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۲۹) کثرت احتلام وغیرہ: (ا) آپ کی عمر اب پندرہ سال ہے۔ ڈیڑھ سال سے بدعادات ترک کر دی ہیں اور ۲½ سال تک ان میں مبتلا رہے تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ آپ نے چار سال پہلے صرف گیارہ سال کی عمر میں وہ عادات بد اختیار کر لی تھیں۔ تعجب ہے۔ (بقیہ مضمون صفحہ ۴۸ پر)

سوالات؟

ضوابطِ اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں۔
(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہییں
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہیں۔

مینجر "ہمدرد صحت"

---

(۳۱) مجھے ایک ایسے ممسک اور مبہی نسخے کی ضرورت ہے جو شرعی ممنوعات اور نشے والی چیزوں سے پاک ہو۔ (خریدار نمبر ۶۳۷)

(۳۲) میری عمر ۵۰ سال ہے، مزاج دموی ہے۔ ۲۱ سال ہوئے کہ سوزاک ہوا تھا۔ اب وجع المفاصل ہے۔ غذا میں گوشت بھی کھاتا ہوں۔ (خریدار نمبر ۸۹۰)

(۳۳) ہسٹیریا (اختناق الرحم) کے لیے کوئی نسخہ مع ترکیب اور پرہیز لکھیئے۔ (خریدار نمبر ۱۰۵۷)

(۳۴) مریض ۲۴ سالہ کو تین سال سے بلغم آتا ہے۔ معدہ کمزور ہے انتڑیوں میں نفخ رہتا ہے۔ بہتیرے علاج کیے۔ پیٹنٹ دوائیں مثلاً "پیلول" "واٹر بری کمپونڈ" "لال شربت" "انجر ایملشن" "کریسول" "شربت کلزانہ" کیلسیم کی گولیاں" بھی استعمال کیں لیکن بے سود۔ متلی بھی ہوتی ہے۔ صبح کو دل خراب رہتا ہے۔ مریض شادی شدہ ہے۔ (خریدار نمبر ۶۴۸۳)

(۳۵) میری ہتھیلی اور تلووں میں پہلے خارش ہو کر آبلہ پڑ جاتا ہے۔ پھر زخم ہو جاتا ہے۔ چند دن کے بعد علاج سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ مزاج سوداوی اور بلغمی ہے بادی کی شکایت ہے۔ مجرب نسخہ مطلوب ہے۔ (خریدار نمبر ۲۸۹۶)

(۳۶) ایک طبی رسالے میں کلسیم گلوکونیٹ کے متعلق ڈاکٹر تھیوبالڈ کا بیان درج ہوا ہے کہ یہ دوا استقرارِ حمل سے بچنے کے لیے استعمال کرنی چاہیئے اس بارے میں عرض ہے کہ اطبا اور ڈاکٹر صاحبان نے اگر اس دوا کا استعمال کیا ہو تو طریقِ استعمال اور مقدار خوراک اور نتائج درج فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۴۸۷)

(۳۷) مجھے ایک ایسے مجرب، بے مزا اور ذائقے دار سفوف کی ضرورت ہے جو معدے اور آنتوں کو قوت دے اور غلیظ ریاح کو تحلیل کرے۔ سفوف تیز، گرم اور خراش دار دواؤں سے پاک اور اس کی مقدار خوراک کم ہو۔ (خریدار نمبر ۸۶۶۳ و ۴۸۵۹)

(۳۸) میری بہن کی عمر ۱۰ سال ہے۔ اُسے تین سال سے ہر وقت معدے کے درد کی شکایت رہتی ہے۔ جلابوں سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ عموماً قبض نہیں رہتا کبھی کسی چورن سے کچھ دن کے لیے درد رُک بھی جاتا ہے۔ (خریدار نمبر ۲۷۹۰)

(۳۹) بناسپتی گھی کا استعمال روز بروز بڑھتا جاتا ہے ہر طبقے کے لوگ اسے استعمال کر رہے ہیں یا استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔ اطبا کرام اپنے ذاتی تجربے کی بنا پر اس کے مفید یا مضر ہونے پر روشنی ڈالیں۔ (خریدار نمبر ۹۱۱۲)

(۴۰) مجلوق کو اس کی اصلی حالت پر آ جانے کے بعد کون سی مقوی دوائیں مالش کی اور کھانے کی دیتے رہنی چاہئیں جن سے اس کی جسمانی اور تناسلی قوت برقرار رہ سکے۔ (خریدار نمبر ۸۵۲۹)

(۴۱) کیا کوئی صاحب کسی ایسے اسکول کا پتہ بتا سکتے ہیں جہاں کمپونڈری کا امتحان دیا جاتا ہو۔ یوں تو دربھنگے میں بھی اسکول ہے لیکن وہاں میٹرک کی قید ہے امتحان اگر اردو میں ہو تو اور بہتر ہے۔ (خریدار نمبر ۶۶۶۶)

(۴۲) مریض کی عمر ۲۲ سال کی ہے۔ بواسیر خونی مسّے کے ساتھ ہے۔ ریاحی درد کی کثرت، قوام منی کا پتلا پن، حافظے کی کمزوری، دور کی شکل دکھائی نہ دینا اور موسم برسات و سرما میں بخار کی شکایت وغیرہ شکایتیں لاحق ہیں۔ معتدل دوا فائدہ کرتی ہے۔ (خریدار نمبر ۹۰۲۹)

(۴۳) ایک غیر شادی شدہ مریضہ، سیلان الرحم، درد کمر، اور ایام کی خرابی میں مبتلا ہے۔ ایام کے دنوں میں درد کی وجہ سے غشی تک ہو جاتی ہے۔ ہاضمہ کمزور ہے عام جسمانی حالت بھی کچھ زیادہ اچھی نہیں ہے کوئی مجرب نسخہ تحریر فرمائیے۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی اور حکیم اکبر حسین صاحب خاص توجّہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۶۱۶)

(۴۴) مجھے پائیریا کی شکایت ہے۔ مسوڑھوں سے اکثر خون جاری ہو جایا کرتا ہے۔ کچھ مواد بھی آتا ہے منہ میں بدبو معلوم ہوتی ہے۔ بہت سے منجن استعمال کیے لیکن کوئی فائدہ نہیں۔ (خریدار نمبر ۴۷۱۴)

(۴۵) میری عمر اس وقت ۴۴ سال کی ہے۔ پہلی بیوی کا انتقال ہو چکا ہے۔ دوسری بیوی کرنے کا آرزومند ہوں۔ مگر کمزوری کی وجہ سے پریشان

ہوں۔ جریان کی شکایت ہے۔ امساک بالکل نہیں۔ عضو کی شکایتیں بھی ہیں۔ اطبائے کرام معقول علاج تجویز فرما کر مجھے شکریے کا موقع دیں۔

(خریدار نمبر ۱ ۸۰۰)

(۴۶) میں آٹھ سال سے ذیابیطیس شکری میں مبتلا ہوں۔ بہت سے حکما کی دوائیں استعمال کر چکا ہوں۔ ڈاکٹروں سے انجکشن بھی لگوائے۔ انگریزی دوائیں بھی کھائیں۔ چاول اور میٹھی چیزوں سے بالکل پرہیز کرتا ہوں۔ لیکن کسی سے کچھ فائدہ حاصل ہوا۔ خاص توجہ فرما کر اکسیری نسخہ درج فرمائیں۔

(خریدار نمبر ۲۹۱۹)

(۴۷) ایک شخص کئی سال سے مرض سوزاک میں مبتلا ہے مختلف علاج سے مکمل صحت حاصل نہیں ہوئی۔ آج کل بھی پیپ زردی مائل آتی ہے۔ جلن بھی ہے۔ زود اثر اور مجرب نسخہ درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۸۸۴۸)

(۴۸) ازراہ کرم حسب ذیل دواؤں کے انگریزی اور لاطینی نام بتا دیجئے: اسد العدس۔ اشنان۔ اُشنہ بستانی۔ اگیا۔ انزروت۔ بستیاج۔ بگھرینڈہ (بید انجیر کی قسم۔ مالوہ میں ملتی ہے)۔ برفہ۔ بن سنگی (مہندی کے مشابہ بوٹی) بہمن۔ بیخ زریں گیاہ۔ پیارانگا۔ (خریدار نمبر ۸۹۰۸)

(۴۹) ماء الذہب بنانے کی ترکیب درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۸۶۲۲)

(۵۰) میرے سر کے چوتھائی بال سفید ہو گئے ہیں۔ عمر تیس سال ہے میں چاہتا ہوں کہ میرے تمام سر کے بال سنہری ہو جائیں اگر کسی صاحب کو کوئی نسخہ یا پیٹنٹ دوا معلوم ہو تو تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۹۹۶)

(۵۱) میرے ایک عزیز کی لڑکی (عمر ۱۴ مہینے) جب تین مہینے کی ہوئی تو بغیر کسی دوسری تکلیف کے بدن پر داغ پڑنے شروع ہو گئے۔ ان کا رنگ سیاہی مائل ہے اور جلد کے ساتھ ہموار سارے بدن پر ہیں۔ منہ پر زیادہ ہیں۔ داغ پڑنے پر ماں کا دودھ چھڑا دیا گیا ہے۔ (خریدار نمبر ۴۵۹۴)

(۵۲) ۳۰ سال کا ایک مریض ابتدائی عمر میں جلق کا عادی تھا۔ بعد میں اغلام بازی شروع کر دی پھر کثرت مجامعت کی لت پڑ گئی۔ اس کے بعد شادی ہوئی اور بچہ پیدا ہوا۔ اب پیشاب سے پہلے مادے کا اخراج ہوتا ہے۔ ہر وقت پنڈلیوں میں درد رہتا ہے۔ ہمیشہ قبض کی شکایت رہتی ہے۔ چہرے پر رونق نہیں اور رخساروں پر کالے کالے داغ ہیں۔ رگیں سست ہو گئی ہیں۔ (خریدار نمبر ۴۹۹۹)

بقیہ مضمون صفحہ ۴۶ سے آگے

کہ آپ اس قدر کم سنی ہی میں غلط کاریوں کے اہل ہو گئے تھے۔ بہر حال آپ بھی جواب نمبر ۲۲ کی ہدایتوں کے مطابق عمل کیجئے۔ آپ نے خصوصیت کے ساتھ مجھے مخاطب کیا ہے۔ اس لیے عرض کرتا ہوں کہ مریض کو دیکھے بجائے بغیر جو نسخے لکھے جاتے ہیں۔ وہ بس مچھلی کا شکار ہوتے ہیں، کبھی مچھلی پھنس بھی جاتی ہے اور کبھی سب محنت رائیگاں ہو جاتی ہے۔ علاج کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ مریض معالج کے سامنے ہو۔ آپ غذا میں گوشت، انڈے، پھل اور سبز ترکاریاں خوب استعمال کیجئے۔ دودھ گھی اور مکھن کا استعمال بھی مفید ہو گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جواب نمبر ۲۰ پر عمل کریں ان شاء اللہ صحت ہو گی۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) معائنے کے بغیر نسخہ لکھنا مشکل ہے۔ کیوں کہ مریض مجموعۂ امراض ہے۔ نزلہ اور زکام کے لیے لعوق نزلی آب تربوز والا ۶ ماشے ہمراہ عرق کاسنی دس تولے کھلائیں۔ غذا سادی اور زود ہضم ہونی چاہیئے۔ کھلی ہوا میں روزانہ سیر و تفریح کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) کشتہ قلعی ایک رتی معجون آرد خرما ایک تولہ میں ملا کر دودھ کے ساتھ کچھ دن تک استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ہ) فولاد بیس تولے کو گرم کر کے سرسوں کے تیل میں ۱۰۱ مرتبہ بجھائیں۔ پھر اس کا برادہ کر کے آب برگ برگد ایک بوتل میں کھرل کر کے کشتہ کریں۔ ۱۰۱ آنچوں میں بہترین کشتہ ہو جائے گا۔ ایک رتی یہ کشتہ معجون آرد خرما یا کسی اور مناسب بدرقے کے ساتھ استعمال کریں۔ تمام شکایتیں دور ہو جائیں گی۔ عضو پر روغن موم اور روغن کا فور ہم وزن ملا کر مالش کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) تخم حیات کا استعمال کریں۔ ملاحظہ ہو جواب نمبر ۲۲۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۳۰) **امراض مخصوصہ زناں:** (ا) شک ہوتا ہے کہ مریضہ کو حرارت رہتی ہے۔ پانچ سات روز تک روزانہ تین مرتبہ (صبح، دوپہر اور شام) تھرمامیٹر سے مریضہ کی حرارت دیکھئے۔ اگر حرارت رہتی ہے تو کسی ہوشیار لیڈی ڈاکٹر کو دکھایئے۔ یوں بغیر دیکھے نسخہ لکھنا فضول ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حب اذاراتی دو دو عدد کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) مریضہ کو صبح دواء المسک سادہ ۳ ماشے ہمراہ عرق بادیان اور شام کو خمیرہ گاؤزبان عنبری جدوار عود صلیب والا ۵ ماشہ ہمراہ عرق بادیان کچھ دن تک استعمال کرائیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) سونف، اجوائن دیسی، مرچ سیاہ، سونٹھ، زیرہ سیاہ، دارچینی، دانہ الائچی کلاں، کلونجی، میتھی، بیخ اڈوسہ، مومیائی کانی، نمک سیاہ، جوا کھار ہر ایک دو تولے۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر کھانڈ دو چند ملا کر سفوف بنائیں۔ ایک تولہ یہ سفوف نیم گرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ تمام شکایتیں دور ہو جائیں گی۔ عضو پر روغن موم اور روغن کا فور ہم وزن لے کر مالش کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہے کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بددیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا"

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ بانی "ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی"

ہمدرد صحت دہلی
۵۲
ستمبر ۱۹۳۹ء
روغن اکسیر خنازیر (رجسٹرڈ)
یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہے نوّے فی صدی خنازیری مریض اس دوا سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہے۔ ترکیب استعمال، بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک مالش کریں اس کے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ قیمت فی شیشی جو ایک مریض کے لیے کافی ہے تین روپے
اکسیر شفا (رجسٹرڈ)
ہر قسم کے جنون کے لیے دنیا میں بہترین دوا ہے اسکے بےنظیر فوائد کو تسلیم کیا گیا ہے جنون کے عوارض میں بہت تخفیف ہو جاتی ہے جنون جو اختناق الرحم (باؤ گولہ) کی وجہ سے ہو اسکے لیے عجیب و غریب چیز ہے۔ اس دوا کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہے لیکن عام طور زیادہ سے زیادہ چالیس روز کا استعمال پورے فائدہ کے لیے کافی ہے۔ ترکیب استعمال، ایک قرص صبح کو شربت روح افزا ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں
فی قرص ۳ر
جوہری
امراض سوداوی مثلاً آتشک وگٹھیا وغیرہ کے لیے
ایک کامیاب و نفیس دوا ہے۔ آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کے لیے
نہایت مفید ہے۔ رعشہ فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہے۔
ترکیب استعمال، یہ دوا کیپ شول میں محفوظ ہے اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے۔
فی خوراک
ار
معجون مقوی و ممسک
یہ معجون قوت مردمی کے لیے حیرت انگیز ہے بے انتہا ممسک ہے پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہے۔ باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہے۔ دل عیش و نشاط کا مرکز بن جاتا ہے۔ ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہے۔
ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔
قیمت، فی تولہ ایک روپیہ (عہ)
الماس طلا
ہیرے کا مشہور اور بے نظیر طلا
یہ عجیب و غریب طلا ہے جس کے فوائد کا چرچہ عام ہے ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہے سست اور بے کار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں۔ کجی۔ لاغری کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہے۔
ترکیب استعمال:۔ ایک گولی کا ⅛ حصہ لعاب دہن میں گھس کر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں۔ اوپر سے پان باندھ دیں۔
دوران استعمال میں جماع سے قطعی پرہیز۔
قیمت فی گولی چار روپے (للعہ)

MUMSIK BENAZIR
ممسک بے نظیر
ممسک بے نظیر (رجسٹرڈ)
کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا ہے۔ اس دوا کے خواص اس قدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپ کو آج تک کسی بے ضرر اور مفید دوا استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے۔ تو ممسک بے نظیر کا تجربہ کیجئے۔
ممسک بے نظیر ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے۔ قوت اور امساک کے متعلق جس قدر دوائیں اب موجود ہیں۔ ان میں اور ممسک بے نظیر میں یہ فرق ہے کہ ممسک بے نظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ ممسک بے نظیر نہایت قیمتی دواؤں سے مہینوں میں تیار کی جاتی ہے مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) تین روپیہ۔ شاندار فہرست طلب فرمایئے
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

رجسٹرڈ
دولابی
عرق عنبر
ذیابطیس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب
دوا تیار ہوگئی ہی اس دوا کو تیار کرنے کا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہی،
اور اس کا نام "دولابی" ہے، ذیابطیس شکری ہو یا سادہ
دونوں اقسام میں "دولابی اکسیر صفت ہی۔ اس کی چند
خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابطیس کی وجہ سے
جو عوارض گردہ۔ جگر ہیضہ وغیرہ میں واقع
ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی اصلاح
کرتی ہی ؛
قیمت فی شیشی
چوبیس خوراک (۳ روپے)
خواص، اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہی غشی کو دور کرتا ہی،
اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہی اور بواسیر اور خون
کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہی اس کو دور کرتا ہی باہ کو
قوت دیتا ہی۔ فوری اثر کرتا ہی ؛
ترکیب استعمال، ۵ ماشہ عرق میں ایک تولہ شربت انار
شیریں ملاکر پئیں یا دوسری مناسب دویات
کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی
و ترش اشیاء سے پرہیز
قیمت فی بوتل
دو روپیہ آٹھ آنے
کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا
اکسیر سعال (رجسٹرڈ)
انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی پر اور سلامتی پر دارومدار ہی یہی وجہ ہی کہ اس
میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہی تو وہ صحت کے لیے نہایت مضر ہوتا ہی آج کل ابنائے وطن
بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔
"اکسیر سعال" ان شکایات کا کامیاب علاج ہیں اور چند روز کے استعمال سے طور پر تخفیف ہونے
لگتی ہی۔ اور تکلیف دہ مرض رفع ہو جاتا ہی۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہی
اس کو قوت سے بدل دیتی ہی۔
ترکیب استعمال، ایک قرص شہد یا مکھن میں ملاکر استعمال کریں اس کے
دوران استعمال میں دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے۔
قیمت فی شیشی (۴۰ خوراک) ایک روپیہ چار آنہ
فساد خون اور پھوڑے پھنسی اور آتشک وغیرہ کے لیے دو نایاب دوائیں
معجون مصفی خاص!
شربت عشبہ خاص
یہ معجون فساد خون پھوڑے پھنسی کے لیے اکسیر ثابت ہوئی ہے
چند ہی روز میں خون کو صاف کرکے بدن کو کندن بنا دیتی ہی دیرینہ
سے دیرینہ امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہی۔ خارش کو
رفع کرتی ہی۔ آتشک کے لیے نہایت مفید ہی زخموں کو خشک کرکے
جان فرسا تکلیف سے نجات دیتی ہی گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی
کامیاب تجربہ کیا گیا ہی۔ عجیب چیز ہی۔ قیمت فی ڈبیہ دس تولہ عہ
دو روپیہ آٹھ آنے ؛ ترکیب استعمال۔ ۶ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص
۴ تولہ پانی میں ملاکر اس کے ساتھ استعمال کریں۔
ترش اور گرم اشیا سے پرہیز ضروری ہی۔
عشبہ کے بے نظیر خواص طب قدیم و جدید میں مسلم ہیں۔ درحقیقت عشبہ امراض
خون کی مفید ترین دوا ہی۔ ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام
سے بنایا گیا ہی اور اس میں دوسری مفید ادویہ شامل کرکے اس کے خواص
میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہی۔ خون کو صاف کرکے بدن کی خارش اور
پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہی،
اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت
کی شفابخشی ملاحظہ فرمائیں۔ ترکیب استعمال، چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت
پانی میں ملاکر معجون مصفی خاص ۶ ماشہ کھاکر اوپر سے شربت پی لیں۔
ترش اور گرم اشیا سے پرہیز۔ قیمت فی بوتل جو بیس روز کے لیے کافی ہی (عہ)

دُنیا میں سب سے مکمل اور منظم دواخانہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہی جس پر ہندوستان کے بڑے بڑے والیانِ ریاست پورا پورا اعتماد رکھتے ہیں۔ یاد رکھئے بہترین یونانی ادویہ مناسب قیمتوں پر صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتی ہیں۔

تار کا پتہ:- ہمدرد، دہلی　　ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

MAHWARI

مفصل شاندار باتصویر معہ جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے !

REGISTERED
"NAMAK JALNOOS"
— Nº 624 —

REGISTERED TRADE MARK

نمک جالینوس نمبر ۶۲۴

رجسٹرڈ

معدے اور آنتوں کو قوت دیتا اور اُن کو ردی مواد سے پاک و صاف رکھتا ہے۔ بدہضمی اور دائمی قبض کو رفع کر کے غذا کو صحیح طور پر ہضم کرنے کی صلاحت بخشتا ہے۔ خون صالح پیدا کر کے چہرہ کو خوشرنگ بنا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے

ملنے کا پتہ
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
مینوفیکچررز ہمدرد دہلی

گزشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد
۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے

MISALI
مثالی
احتلام جسم انسان کا نہایت خوفناک دشمن ہے۔ اس کے لئے "مثالی" دُنیا میں لاثانی دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربا نے اس کو بے شمار تجربوں کے بعد بہت ہی کاوش سے تیار کیا ہے۔ احتلام ایک دو خوراک ہی میں رُک جاتا ہے طرفہ یہ ہے کہ اعضائے تناسلی میں کسی قسم کا نقص پیدا نہیں کرتی بلکہ اُن کو ایک حد تک قوی بنا دیتی ہے۔ ایک مریض کے لئے مثالی کی ایک شیشی بالکل کافی ہے۔
قیمت فی شیشی چوبیس خوراک تین روپیہ (سہ)
مفصل فہرست مفت طلب کیجئے
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

PAICH
پیچ (رجسٹرڈ)
پیچش اور دستوں کے لئے مؤثر اور بے ضرر دوا کی عام ضرورت کو پیچ کی ایجاد نے پورا کر دیا ہے۔ اس دوا کی ایک دو خوراک ہی پیچش کی تمام تکلیفوں سے نجات دیتی ہے۔ دستوں کا سبب خواہ کچھ ہی ہو ہر موقع پر یہ دوا اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ معدہ اور آنتوں کو قوت دینے والے اجزا بھی اس میں شامل ہیں۔ ہر گھر میں اس کا احتیاطاً رکھنا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)
ہمدرد دواخانہ دہلی

آج کل ہندوستان میں دق اور سل جیسی خطرناک بیماریاں کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہوجاتی ہیں۔ سینکڑوں خوش وخرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتم کدہ بنے ہوئے ہیں۔ اطبائے کرام جن کا فرض ہے کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجے کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کرکے پیام صحت پہنچائیں لیکن مشکل یہ ہے کہ ان کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں۔ ھمدرد دواخانہ میں جو خدمت خلق وفن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہے اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے دنیا میں طبِ یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظم دواخانہ ہے۔ اس مرض کے متعلق ایک عرصے سے تجربات کیے جارہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمدللہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ

اب ہم اس قابل ہوگئے کہ دق سل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مژدہ صحت سنائیں تاکہ وہ ان جان لیوا امراض کے چنگل سے رہائی حاصل کرسکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں تو

ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ دولاثانی وصحت بخش مجربات خصوصی

یعنی

اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے کہ پچھتر فی صدی ایسے مریض جن کا مرض تیسرے درجے تک پہنچ گیا تھا۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ محض پوست واستخواں کا ایک مجموعہ تھے۔ ان دو عجیب وغریب دواؤں کے استعمال سے تندرست وتوانا ہوگئے ہیں۔ جراثیم مرض کا قلع قمع ہوگیا۔ مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کررہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے عیال کے لیے سرمایہ عیش ومسرت ہوگئے۔ ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن انتہائی درجات میں بھی چالیس روز میں صحت کلی حاصل ہوجاتی ہے۔

ترکیب استعمال وہدایات بالکل آسان وسادہ ہیں۔ صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے ماء الحیات ۵ تولہ پی لیجئے اور ترش وثقیل چیزوں سے پرہیز کیجئے۔ فواکہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجئے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو، ساگودانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہے۔

قرص سحر (رجسٹرڈ) قیمت فی قرص دو آنے۔ **ماء الحیات** (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف دو روپے

نوٹ: - ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ ۵۵ دستور العمل ہٰذا کو ملاحظہ فرمالیجئے تاکہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہوجائے زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہے۔ ریلوے پارسل کے لیے چہارم قیمت پیشگی بھیجنی چاہیئے۔

پھیپھڑے و چھاتی امراض کے لیے ایک بہترین تقویتی دوا

صدوری (رجسٹرڈ)

دق اور سل میں پھیپھڑے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں کسی دوا سے ان کو تقویت پہنچانا ہمیشہ نہایت ضروری ہوتا ہے اس مقصد کے لئے ہمدرد دواخانہ کی "صدوری" دنیا میں بہترین دوا کہی جاسکتی ہے۔ بے شمار تجربات کے بعد ایک عرصے میں اس کو بنایا گیا ہے۔ اس کے استعمال سے خطرناک علامات فوراً رفع ہو جاتی ہیں درجہ حرارت بھی کمی پر آجاتا ہے اور مریض بہت ہی جلد اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ حاصل کرلیتا ہے۔ عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعصاب کے لیئے بہترین دوا ہے۔ ایسے مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی ہوں اور پھیپھڑے کمزور ہوں ان کے لیے اس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ثابت ہو گا۔ بچوں کے مرض کساح جس میں ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ یہ شربت اپنے اثرات دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کے لیئے نہایت ضروری ہے لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرے میں رہتی ہے۔ جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام کی بے قاعدگی یا ان کا درد کے ساتھ آنا اور خون کی کمی و زیادتی۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) باؤ گولہ اور رطوبت کا غیر معمولی اخراج ہیں۔ ان سب بیماریوں کے لیے **مستورین** واقعی اکسیر ہے۔ اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں رفع ہی نہیں ہو جاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ رحم کو قوی کرکے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہو جاتی ہے۔ استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف (عہ)

سعالین (رجسٹرڈ)

حلق اور سینہ کی تمام بیماریوں کے لیے یہ عجیب و غریب دوا ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ کھانسی کو خواہ وہ بلغمی ہو یا خشک فوراً کم کرتی ہے بلغم اور دوسرے مرض پیدا کرنے والے مواد، پھیپھڑوں کو اور سینہ کی تمام ساختوں کو پاک و صاف کرتی ہے، اور ان کو قوت پہنچاتی ہے۔ پھیپھڑوں سے خون آنے کی ابتدائی حالت میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ دمہ، نمونیا، ذات الجنب وغیرہ امراض میں حیرت انگیز فوائد دکھاتی ہے ان کے علاوہ گلے کی خراش فوراً رفع ہو جاتی ہے بیٹھی ہوئی آواز جلد کشادہ ہو جاتی ہے نزلہ زکام کی شکایت فوراً نمایاں طور پر کم ہو جاتی ہے۔

"سعالین" کے فوائد سے بوڑھے۔ بچے۔ جوان، مرد اور عورت سب ہی یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے (۸؍)

اوجاعی (رجسٹرڈ)

وجع المفاصل، عرق النسا، نقرس اور تمام عصبی دردوں کے لیئے ہمدرد دواخانہ دہلی کی اوجاعی ایک خاص دوا ہے جو بے شمار تجربات کے بعد بنائی گئی ہے اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں اس کی ترکیب کیمیاوی اصول پر کی گئی ہے۔ مذکورہ امراض میں جو جو نقائص جگر، گردہ وغیرہ میں پیدا ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی بھی اصلاح کرتی ہے پیشاب میں ایک خاص مادہ کی زیادتی جس کو انگریزی میں یورک ایسڈ کہتے ہیں کم کرتی ہے۔

غرضے کہ ان تمام امراض کے لیے یقیناً یہ ایک اکسیری دوا ہے۔ مرد۔ عورت ہر عمر میں اس کو بے خطر استعمال کر سکتے ہیں۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لیے کافی ہے ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ؍)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطلب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جارہا ہے۔ لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشٹاناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق وبحد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلاء کے اجزا اور اسکی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نسخہ سامنے آیا علم طب سے واقفیت رکھنے والے اصحاب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غدودی علاج بھی رہا ہے اسکے علاوہ عضو کی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہے۔

یہ طلاء قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہے خصوصاً جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضائے تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہے پھر انکی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلاء مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینہ سے آزمایا جا رہا ہے اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو صحاب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اغلام اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلاء سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت فی شیشی آٹھ روپے۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

جریان۔ احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصہ سے ایک ایسے کامیاب اور مؤثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ الحمدللہ آج دو سال تک بے شمار تجربات کے بعد ہم سفوف عجیب کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا انکی کوئی اور صورت ہو ان میں بہرحال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہے اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہے۔ اب یہ سفوف جریان، احتلام، سرعت انزال و رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلاظت پیدا ہو جاتا ہے سفوف عجیب اس سے مبرا ہے۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ کم استطاعت مریض اس دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں اندازہ لگایا گیا ہے کہ دو سال کے عرصے میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہے یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے۔

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مستوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے۔ مستوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہے اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہے مستوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہے اور کچھ عرصہ کے استعمال سے مستے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہے۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

معجون حمل عنبری علویخانی

خواص۔ جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچے ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو ان کے لیے بہت مفید ہے تیسرے مہینے حمل کے اسے اس کا استعمال شروع کیا جائے، پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہوگا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہے۔ عمدہ چیز ہے۔ ترکیب استعمال، ۵ ماشہ یہ معجون، عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ قیمت فی سیر چالیس روپے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

New Regd. No. L. 4479. Old Regd. No. L. 279

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA. DELHI

BIRTH CONTROL NUMBER

This Special Number of the "Hamdard-i-Sehat" contains most useful, interesting, informative and educative articles regarding Birth-Control in its various aspects relating to the social, economical and moral advancement of the human race. In India the question of Birth-Control and family limitation is a much disputed question. An attempt has, therefore, been made to throw light on all the important subjects concerning Birth-Control and to collect informations from all available sources, both Indian and Foreign, as to the results of the present-day Birth-Control Movement. The history of Birth-Control, the description of the male and female organs of procreation, the stages of pregnancy, the effects of coition, the social, economical and religious sides of Birth-Control, the opinions of great men and famous experts of various countries, the different natural and artificial ways of Birth-Control, the tried prescriptions of many experienced doctors and physicians, and the results of various Birth-Control clinics and research laboratories, in fact all the phases of the subject have been provided and discussed in this number. Besides these valuable informations, a special chapter has been devoted to literary articles and poems, which has greatly enhanced its usefulness and interest. The illustrations and half-tone pictures form also a special and attractive feature.

Pages Over 288

PRICE

Special Edition As. 12

Ordinary Edition As. 8

Postage One Anna

Editor: HAKIM H. ABDUL HAMEED

ماہوار مصور طبی رسالہ
ہمدرد صحت
بیادگار
شہید فنِ ہمدردِ خلائق حکیم حافظ عبدالمجید بانی ہمدرد دواخانہ دہلی
مرتبہ
حکیم حاجی عبدالحمید
امراض
قیمت سالانہ
فی پرچہ
2
ANNAS
ONE
RUPEE
INDIA
1917
مقامِ اشاعت:- ہمدرد منزل لال کنواں دہلی
SAMI.33

جلد ۸ | اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۴

فہرست مضامین

قیمت سالانہ ایک روپیہ — ممالک غیر برما وغیرہ سے تین شلنگ — فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

خان صاحب عبد اللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھاپا اور ایچ ایچ محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا۔

مراسلات

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس

تمام ہندوستان کی طبی پارلیمنٹ کی نشاۃ ثانیہ کے لیے فوری اقدام

دیسی طب کے تمام بہی خواہوں کو یہ معلوم کرکے مسرت ہوگی کہ آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس یا ہندوستان میں ملکی طب کی سب سے بڑی سیاسی جماعت کو جو مسیح الملک مرحوم کی بہترین یادگار ہے اور جس کے ساتھ طبی سیاست کی ایک شاندار تاریخ متعلق ہے متحرک کرنے اور باعمل بنانے کا تہیہ کرلیا گیا ہے۔ سب کو معلوم ہے کہ اس جماعت کو اس وقت وجود میں لایا گیا تھا جب کہ دیسی طبوں کے مخالفوں نے شدید تعصب کے ساتھ اس کو فنا کرنے کے لیے مخالفت کا جھنڈا میڈیکل رجسٹریشن ایکٹ کی صورت میں بلند کیا تھا۔ لیکن اس طبی سیاسی جماعت نے مسیح الملک اعظم کی قیادت میں اپنے مخالفوں کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے جدوجہد کا ایک ڈنکا پشاور سے کلکتے تک اور کشمیر سے راس کماری تک بجا دیا تھا آخر سب نے دیکھ لیا کہ دیسی طبوں کے نام لیوا ابھی زندہ ہیں۔ تمام مخالفانہ تحریکات سرنگوں ہوگئیں اور حاملان طب جدید میں عمل کی ایک لہر دوڑ گئی۔ ہندوستان کے ہر گوشے میں سال بہ سال اس طبی پارلیمنٹ کے اجلاس ہوتے رہے اور دہلی میں ایک مضبوط مرکزی دفتر تمام ہندوستان کے طبی معاملات کی نگرانی و سرپرستی کرتا رہا۔ اس جدوجہد کے نتیجے میں ہندوستان کی مختلف صوبوں کی حکومتوں نے نہ صرف یہ کہ دیسی اطبا اور ویدوں کو بحیثیت معالج تسلیم کیا بلکہ ان طبیبوں کی سرپرستی فرمائی اور متعدد سرکاری اور نیم سرکاری طبی کالج ملک کے مختلف حصوں میں قائم ہوگئے۔

مسیح الملک کی وفات کے بعد دو اجلاس دہلی اور لاہور میں نہایت عظیم الشان پیمانے پر ہوئے۔ اس کے بعد سے اگرچہ کوئی اجلاس نہیں ہوسکا۔ لیکن مرکزی دفتر ۱۹۳۵ء تک برابر سرگرمی کے ساتھ مصروفِ عمل رہا۔ دفتر اب بھی موجود ہے۔ کانفرنس بھی زندہ ہے۔ اس کے ہوا خواہ بھی اس کو نہیں بھولے۔ اس کی ضرورت اب بھی ویسی ہی ہے جیسی کہ پہلے تھی۔ اس سلسلے میں میرے پاس مراسلات برابر موصول ہوتے رہے طبی جرائد بھی اس سلسلے میں مقالات لکھتے رہے۔ مگر افسوس کہ بعض نامساعد حالات کی وجہ سے جن کا بیان نہ کرنا بیان کرنے سے بہتر ہے ہماری محبوب کانفرنس پر ایک سکوت و افسردگی طاری ہوگئی۔ حالات کچھ ایسے نامساعد تھے کہ میں نے ایک بحرانی کیفیت پیدا کرنا مناسب سمجھا بلکہ یہ زیادہ بہتر معلوم ہوا کہ فضا کو پُرسکون ہونے دیا جائے اور ایک بہتر موقع کا انتظار کیا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو تصادم سے کانفرنس کی موت کا خطرہ تھا۔ اس وقت کانفرنس اگرچہ متحرک نہیں ہے، سرگرم عمل نہیں ہے، لیکن خدا کے فضل سے مردہ بھی نہیں ہے اور اس حالت میں ہے کہ ہر لمحہ وہ سرگرم عمل ہوسکتی ہے۔

ان تمام حالات کے باوجود اہم طبی ضروریات کو کبھی نظر انداز نہیں کیا گیا اور وقت کا جو مسئلہ بھی آیا اس پر مناسب توجہ کی گئی۔

کانگریسی دور سے پہلے ہی سابقہ حکومتیں مختلف صوبوں میں دیسی حکومتوں کی سرپرستی قبول فرما چکی تھیں۔ خصوصاً صوبہ متحدہ میں ایک اچھے پیمانے پر کام شروع ہوگیا تھا اگرچہ ان میں بعض پہلو قابل اعتراض تھے اور اب بھی ہیں لیکن ان کی اصلاح کی طرف مختلف ذرائع سے برابر توجہ مصروف رہی۔

اب کانگریسی دور میں جب کہ "انڈین نیشنل کانگریس" آٹھ صوبوں میں برسر اقتدار ہے، دیسی طبوں کے متعلق بھی سرگرمیاں جاری ہیں اور مختلف صوبوں کی حکومتیں دیسی طبوں کی سرپرستی پر پہلے سے زیادہ مائل ہیں۔ یہ سب کچھ ہماری کانفرنس کی جدوجہد کا پھل ہے۔

کیا یہ افسوس کا مقام نہ ہوگا کہ جس شاندار درخت کی بنیاد تمام ہندوستان کے طبیبوں اور ویدوں نے بیسویں صدی کے قائد

اعظم مسیح الملک مرحوم کے دستِ مبارک سے رکھوائی تھی اور اب جب کہ وہ ایک تناور شجرِ عظیم ہو چکا ہے اور اب اس پر پھل لگ رہے ہیں تو ہم دور سے بیٹھے بیٹھے دیکھتے رہیں ممکن ہے کہ آپ کی اس غفلت سے وہ پھل کڑوے ہو جائیں اور طبی سیاست صحیح رہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے غلط راستے پر چلنے لگے۔

اس لیے وقت کی اہم ضرورت ہے کہ آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کی بلا توقف جدید تنظیم کی جائے اور اپنی عظیم الشان جماعتی طاقت کو بروئے کار لایا جائے۔

اس وقت حالات ہر طرح مساعد ہیں اور کام کرنے کا یہ ٹھیک وقت ہے۔ لہذا یہ طے کیا گیا ہے کہ ملک کے تمام اطبا اور وید صاحبان کا ایک جلسہ جلد سے جلد دہلی میں منعقد کیا جائے اور کانفرنس کی جدید تنظیم عمل میں لائی جائے۔

پس آپ سے درخواست ہے کہ آپ از راہ مہربانی بتاریخ ۳ نومبر ۱۹۳۹ء بروز جمعہ بوقت ۳ بجے شام جامعہ طبیہ دہلی میں تشریف لا کر شریکِ جلسہ ہوں۔

چوں کہ آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کا سابق نظام قائم نہیں ہے۔ اس لیے فرداً فرداً کسی صاحب کی خدمت میں دعوت نامہ ارسال نہیں کیا گیا۔ بلکہ بذریعۂ اخبارات و طبی رسائل یہ اطلاع شائع کی جاتی ہے۔ اُمید ہے کہ جملہ ہمدردان فن اپنی قدیم ہمدردی سے شریک جلسہ ہو کر اپنا فرض ادا کریں گے۔ بیرون جات سے تشریف لانے والے صاحب اپنے قیام وغیرہ کے خود کفیل ہوں گے۔

خاکسار، محمد الیاس خاں

آنریری سکرٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی۔

مستندین آصفیہ طبیہ کالج کو پیام بیداری

زندگی نام ہے حرکت و عمل کا۔ سکون اور بے حسی موت کے مرادف ہے۔ جس جماعت میں تنظیم اور اتحاد نہیں اس کو ترقی، عزت اور کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ رفتار زمانہ کے لحاظ سے ضرورت تھی کہ مستندین آصفیہ طبیہ کالج باہم متحد و منظم ہو کر جماعتی شکل اختیار کریں اور طلب حقوق کے لیے اتحاد و اتفاق کے ساتھ سرگرم عمل ہوں۔ اس ضرورت کے ماتحت حسب تجویز حکیم ڈاکٹر عبد الاحد صاحب (امراؤتی) و حکیم حافظ محمد شریف صاحب ۱۰ اگست ۱۹۳۹ء کو انجمن کی بنام آصفک طبی یونین تشکیل کر دی گئی ہے۔ فیس ممبری سالانہ بیرونی حضرات سے تین روپے اور مقامی حضرات سے ڈیڑھ روپے رکھی گئی ہے۔ آپ حضرات کے الطاف قدیمانہ سے توقع ہے کہ آپ جلد از جلد تجدید اُلفت فرماتے ہوئے دست تعاون دراز فرما کر اپنی انجمن کو مضبوط بنائیں گے۔ اور اپنی فرض شناسی کا ثبوت بخشیں گے۔

آپ کے عملی اقدام کا منتظر

حکیم سید الطاف حسین ناظم آصفک طبی یونین متصل کوتوالی جدید، ریاست بھوپال

"حاذق الحکما"

"ہمدرد صحت" بابت ماہ ستمبر ۳۹ء کی اشاعت میں ایک مضمون بہ عنوان "دیسی طبوں کے تنزل کے اسباب" شائع ہوا ہے، جو ہمارے نادیدہ ہمدرد فن جناب محترم حکیم و ڈاکٹر لطافت حسین صاحب راشٹد میڈیکل آفیسر ریاست بھوپال) کے جذباتِ قلبی اور غور و فکر کا ایک ایسا عکس ہے جس سے کوئی شخص بھی اثر پذیر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں خود جس وقت اس کو پڑھ رہا تھا تو اپنے خیالات کی تائید اس میں دیکھ دیکھ کر بے اندازہ مسرت حاصل کر رہا تھا۔ گو جوں ہی اطبا کی تیسری قسم اور نیم حکیموں یا خاندانی طبیبوں کی فراوانی کے ذیل میں "حاذق الحکما"

جیسی مستند اور ہندوستان کے مایۂ ناز اور گورنمنٹ پنجاب اور یُوپی کے مسلّمہ طبی کالج کا ذکر آیا تو اس کو پڑھ کر تعجب اور افسوس بھی ہوا کہ حکیم صاحب موصوف جیسے ہمدردِ فن یہ کیا لکھ رہے ہیں۔ مگر یہ سمجھ کر کہ اس کالج اور اس کی ڈگری سے آپ کو فی الواقع کوئی دشمنی نہیں بلکہ بعض دوسری جعلی ڈگریوں سے "حاذق الحکماء" کے نام کی مشابہت سے حکیم صاحب موصوف کے ذہن میں مضمون لکھتے وقت یہی ڈگری آگئی۔

بہرحال تمام اولڈ بوائز بھوپ اندر طبیہ کالج پٹیالہ کو یقیناً حکیم صاحب کی تحریر سے صدمہ پہنچا ہے۔ اس لیے میں موصوف سے معاصرانہ طور پر عرض کرتا ہوں کہ وہ اس غلطی کی جو ان سے سہواً عمل میں آگئی ہے، اصلاح فرما کر تمام ہندوستان کے "حاذق الحکما" صاحبان اور بھوپ اندر طبیہ کالج پٹیالہ کے روحِ رواں شفاء الملک حکیم دلبر حسن خاں صاحب کے قلوب کو مطمئن فرمائیں گے۔ حاذق الحکما ایک ممتاز ڈگری ہے جو بغیر امتحان دئے حاصل ہی نہیں ہو سکتی۔

حاذق الحکما حکیم محسن علی خاں زیدی، رجسٹرڈ معالج، ایڈیٹر "حکیم الہند"، مظفر نگر یو۔پی۔

اجلاس اطبّائے زیدہ اور نظامیہ طبیہ کالج

مورخہ ۲۴ راگست ۱۹۳۹ء کو اطبا کا ایک اجلاس بمقام زیدہ اس غرض سے منعقد ہوا کہ اعلیٰ حضرت سلطان العلوم شاہ دکن خلد اللہ ملکہٗ کی خدمت اقدس میں نظامیہ طبی کالج کے اجرا، اور فضلائے طب جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب اور جناب حکیم کبیر الدین صاحب کی نظامیہ طبی کالج میں تقرری پر شکریہ ادا کیا جائے۔

صدر نے اجلاس کے شروع میں اعلیٰ حضرت شاہ دکن خلد اللہ ملکہ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے خاص طور پر علم پرور ہونے کی حیثیت سے جہاں پناہ کا تعارف کرایا کہ اس وقت ہندوستان کے اندر شاید ہی کوئی علمی ادارہ ہو جو ذات شاہانہ سے فیض یاب نہ ہوا ہو۔ مسلم یونی ورسٹی علی گڈھ، بنارس ہندو یونی ورسٹی، جامعہ ملیہ، دہلی، لیڈی ہارڈنگ میڈیکل کالج دہلی، اسلامیہ کالج پشاور وغیرہ وغیرہ کی ذات شاہانہ لکھوکھا روپے کے عطیات سے امداد کر چکی ہے اور اب بھی کر رہی ہے۔

موجودہ تاج دار دکن کے سایۂ عاطفت میں ریاست نے جو علمی، سیاسی اور اقتصادی ترقی کی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ یہاں ہر قسم کے علمی ادارے نہایت اعلیٰ پیمانے پر موجود ہیں۔ انجنیرنگ، میڈیکل، ٹریننگ اور قانون وغیرہ ہر فن کے کالج موجود ہیں۔ بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ریاست علمی، تمدنی، سیاسی اور اقتصادی لحاظ سے ہندوستان کی سب ریاستوں سے آگے ہے۔ جو بات کہ صوبوں کی حکومتیں اور ماہرین تعلیم اب محسوس کر رہے ہیں کہ یونی ورسٹی میں ذریعۂ تعلیم ہماری مادری زبان ہو، وہ مملکت آصفیہ سالہا سال پہلے محسوس کر چکی ہے۔ اور وہاں کے مشہور و معروف جامعہ عثمانیہ میں اُردو ہی ذریعۂ تعلیم ہے۔ اس سلسلے میں جامعہ عثمانیہ کے اندر طبیعات، کیمیا، علم نباتات، علم الحیوانات اور طب وغیرہ وغیرہ علوم کی کتابیں اردو میں منتقل کرنے کے لیے ایک دار الترجمہ بھی قائم ہے۔

اگرچہ طب یونانی پر بھی اعلیٰ حضرت شاہ دکن خلد اللہ ملکہٗ کے بہت احسانات ہیں، لیکن کلیہ طبیہ کے نہ ہونے سے ریاست میں ایک بہت بڑی کمی محسوس کی جا رہی تھی۔ خدا کے فضل سے ذات شاہانہ نے نظامیہ طبی کالج کے اجرا کا حکم صادر فرما کر اس کمی کو پورا کر دیا۔ مسیح الملک مرحوم کے بعد ہماری طبی کشتی کا ناخدا کوئی نہیں تھا، ناخدا نہ ہونے سے ہماری کشتی کے اجزا بھی یکے بعد دیگرے متفرق اور منتشر ہوتے جا رہے تھے کہ دنیا کے ایک بہترین علم پرور اور اولوالعزم تاجدار نے اس کی ناخدائی کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

اجمل خان اعظمؒ کی ہستی محتاج تعارف نہیں۔ ہندوستان کی سیاسی گتھیاں ان کے درِ دولت پر سلجھا کرتی تھیں۔ جہاں ملکی سیاست میں مولانا محمد علی مرحوم اور ڈاکٹر انصاری مرحوم ان کے رفقار کار تھے وہاں ان کے طبی مشن کو چلانے کے لیے عالی جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب عالی جناب حکیم کبیر الدین صاحب اور عالی جناب حکیم الیاس خاں صاحب ان کے رفقار کار تھے۔ ان تینوں فضلائے طب کی فنی شہرت محتاج تعارف نہیں۔ ان بزرگوں کے علمی اور عملی کارناموں کی ہر جگہ شہرت ہے۔ ہندوستان کے طبی کالجوں کا نصاب تعلیم ان ہی کی تصنیفات

اور تالیفات پر قائم ہے۔ اُمید ہے کہ عالی جناب حکیم کبیر الدین صاحب و عالی جناب حکیم فضل الرحمان صاحب کے تقرر سے وہ دن دور نہیں کہ نظامیہ طبی کالج ایک ماڈل کالج بن جائے گا۔

مندرجہ ذیل تجاویز بالاتفاق پاس کی گئیں۔

(۱) اطبائے زیدہ کا یہ اجلاس اعلیٰ حضرت سلطان العلوم شاہ دکن خلد اللہ ملکہٗ کا نظامیہ طبیہ کالج کے اجراء پر خلوص دل سے شکریہ ادا کرتا ہے اور اعلیٰ حضرت کی درازیٔ عمر اور اقبال کے لیے دست بدعا ہے۔

(۲) اطبا کا یہ اجلاس عالی جناب صدر اعظم صاحب ریاست حیدر آباد دکن، و عالی جناب ناظم صاحب شعبۂ طب کا فضلائے طب جناب حکیم کبیر الدین صاحب و عالی جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب کی نظامیہ طبی کالج میں تقرری پر دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور امید کرتا ہے کہ صدر اعظم اور ناظم صاحب شعبہ طب کی سرپرستی میں ان فضلائے طب کی علمی قابلیت، طبی تحقیقات اور دیرینہ تجربات سے پورا پورا فائدہ حاصل کیا جائے گا۔

(۳) قرار پایا کہ جلسے کی کارروائی اور تجاویز کی ایک ایک نقل اعلیٰ حضرت شاہ دکن خلد اللہ ملکہٗ، عالی جناب صدر اعظم ریاست حیدر آباد، ناظم صاحب شعبۂ طب، جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب اور جناب حکیم کبیر الدین صاحب نیز مختلف اخبارات کو بھیج دی جائے۔

حکیم عبد المقتدر فاضل طب و جراحت زیدہ ضلع پشاور

راول پنڈی میں مجلس اطبا کا قیام

۲۴ر جولائی ۱۹۳۹ء کو طب یونانی اور ویدک کی ترقی و ترویج اور پبلک کی طبی خدمات کے لیے حکیم پیر فتح شاہ صاحب حکیم ترلوک سنگھ صاحب اور حکیم حاکم دین صاحب کی کوششوں سے "مجلس اطبا راول پنڈی" کے نام سے ایک جماعت زیر صدارت حکیم چونی لال صاحب آف پنڈ دادخاں قائم کی گئی ہے۔ مجلس کے قیام کی اطلاع دور و نزدیک بڑے بڑے پوسٹروں کے ذریعہ سے کردی گئی ہے۔

یہ مجلس اپنے سامنے فن اور پبلک کی خدمات کے بلند عزائم رکھتی ہے طبیبوں کو چاہیئے کہ وہ اس مجلس کی سرگرمی سے مدد کریں۔

نیاز مند، حکیم نور الٰہی چشتی سکرٹری مجلس اطبا راول پنڈی۔

تنقیحات

۲۰x۲۶ ، ضخامت ۲۴۰ صفحے ، قیمت بارہ آنے۔

پتہ: دفتر ترجمان القرآن ، ملتان روڈ ، لاہور۔

ادارہ دارالاسلام لاہور نے مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی مدیر "ترجمان القرآن" کے بعض مضامین کو جمع کرکے "تنقیحات" کے نام سے شائع کیا ہے۔ یہ مضامین اسلام اور مغربی تہذیب کے تصادم کے موضوع پر ہیں۔ اور ان میں اُن مسائل پر تبصرے کئے گئے ہیں جو اس تصادم سے پیدا ہوئے ہیں۔ مندرجہ ذیل عنوانوں سے اس مجموعۂ مضامین کی غرض وغایت کا اندازہ آسانی سے ہوسکتا ہے: (۱) "ہماری ذہنی غلامی اور اس کے اسباب" (۲) "دورجدید کی بیمار قومیں" (۳) "انسانی قانون اور الٰہی قانون" (۴) "ترکی میں مشرق ومغرب کی کش مکش" (خالدہ ادیب خانم کے خطبوں کے مجموعے پر تنقید) (۵) "عقلیت کا فریب" (۶) "ہمارے نظام تعلیم کا بنیادی نقص" (۷) "ملت کی تعمیر نو کا صحیح طریقہ" (۸) "ایمان اور اطاعت" (۹) "مسلمان کی طاقت کا اصل منبع" (۱۰) "کیش مرداں نہ کہ مذہب گوسفنداں" (۱۱) "مسلمانوں کے لئے جدید تعلیمی پالیسی اور لائحہ عمل" (۱۲) "مرض اور اس کا علاج"۔

مجموعے میں مضامین کی تعداد ۱۹ ہے۔ ہر مضمون اگرچہ اپنی جگہ ایک مستقل نوعیت رکھتا ہے لیکن مقصد کے لحاظ سے ان سب کا رُخ اسلام اور مغربی تہذیب کی طرف ہے۔ ہم نے پہلے بھی مولینا کی بعض تالیفات پر تبصرہ کرتے ہوئے اُن کے طرز استدلال اور ان کے مقاصد کی بلندی کو سراہا تھا۔ اب بھی ہم مسلمانوں کے نوجوان اور تعلیم یافتہ طبقے کے لئے اُن معقول اور سلجھے ہوئے مباحث کا مطالعہ ضروری سمجھتے ہیں جو مولینا مسلمانوں کے سامنے پیش فرمارہے ہیں۔ بہرحال تنقیحات کا مجموعہ ہر حیثیت سے قابل قدر اور لائق مطالعہ ہے، کتابت اور طباعت عمدہ ہے۔

اتاترک

سائز ۲۰x۳۰/۱۶ ، ضخامت ۲۸۸ صفحے ، قیمت دو روپے۔

پتہ: کتب خانہ علم وادب ، اردو بازار ، دہلی۔

"اتاترک" غازی مصطفےٰ کمال مرحوم کی سوانح عمری ہے۔ اس کے مؤلف جناب محمد مرزا صاحب دہلوی ہیں۔ اتاترک کی یوں تو کئی سوانح عمریاں ہماری زبان میں لکھی جاچکی ہیں لیکن "اتاترک" کو غالباً ان سب پر اس وجہ سے فوقیت حاصل ہے کہ اس میں ان الزامات کو بھی چھیڑا گیا ہے جو اتاترک کے سوانح نگار ان کی سیاست اور اُس کے مختلف پہلوؤں پر عائد کرتے ہیں۔ اتاترک کے مؤلف نے قابلیت سے ان الزامات کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور مطالب کو ادا کرنے میں ایسا انداز بیان اختیار کیا ہے جو سلیس بھی ہے اور شگفتہ بھی۔ کتاب ۴۰ بابوں پر تقسیم ہے۔ اتاترک کے سوانح حیات کے علاوہ یہ کتاب درحقیقت ترکیٔ جدید کی تیس سالہ تاریخ کا دل کش اور جامع مرقع ہے۔ کتابت اور طباعت نہایت عمدہ ہے۔ ٹائیٹل نہایت شاندار ہے۔

آب حیات کے لطیفے

سائز ۲۰x۳۰/۱۶ ، ضخامت ۲۸۸ صفحے ، قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

پتہ: شیخ مبارک علی صاحب، تاجر کتب، اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور۔

شمس العلماء مولینا محمد حسین آزاد دہلوی کی تصنیف "آب حیات" سے اردو شعروادب کا ذوق رکھنے والے اچھی طرح واقف ہیں۔ "آب حیات کے لطیفے" اسی آب حیات کے لطائف کا ایک مجموعہ ہے، جسے مولینا کے نواسے جناب آغا محمد اشرف صاحب ایم۔

اے پروفیسر اردو لندن یونیورسٹی نے قابلیت سے مرتب کیا ہے۔ لطیفوں کی تعداد تقریباً ۹۰ ہے۔ اور جن شعراء کے لطائف اس مجموعہ میں موجود ہیں، ان کی تعداد ۱۹ ہے۔ امیر خسرو سے لے کر مرزا مظہر، درد، سوز، میر، جرات، انشاء، مصحفی، ناسخ، ذوق، غالب اور مرزا دبیر تک اکثر مشہور شعراء کے لطائف اس میں شامل ہیں۔ "آب حیات کے لطیفے" کے مرتب نے حتی الامکان اس بات کا بھی اہتمام رکھا ہے کہ لطیفوں کی زبان اور عبارت وہی ہے، جو اصل کتاب یعنی آب حیات کا ہے۔ بہرحال بحیثیت مجموعی آغا محمد اشرف صاحب کی یہ کوشش بڑی پسندیدہ اور مفید ہے۔ یقین ہے کہ شائقین اس مجموعے کو قدر کی نگاہوں سے دیکھیں گے۔ لطیفوں کے علاوہ اس مجموعے کی ایک اور خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں مولینا آزاد کے مفصل سوانح حیات آغا محمد باقر صاحب ایم۔ اے کے قلم سے نکلے ہوئے شامل ہیں۔ آغا صاحب موصوف بھی چوں کہ مولینا آزاد ہی کے خاندان کے چشم و چراغ ہیں اس لئے مولینا کی سوانح حیات لکھنے کے لئے ان کا قلم زیادہ موزوں تھا۔ آغا صاحب نے یہ کام خوش اسلوبی سے انجام دیا ہے۔ ان کی یہ کوشش اس وجہ سے اور بھی ہم سب کے دلی شکریے کی مستحق ہے کہ مولینا جیسے باکمال ادیب کی مکمل سوانح عمری اب تک ہماری زبان میں شائع نہیں ہو سکی ہے۔ کتاب کی لکھائی چھپائی بہت اچھی ہے۔ کاغذ سفید اور چکنا لگایا گیا ہے۔ پانچ چھ عکسی تصویریں بھی کتاب کی زینت ہیں۔

عہد حاضر کے بڑے لوگ (حصہ دوم) سائز ۲۰×۳۰/۱۶، ضخامت ۱۲۰ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔

پتہ: دائرۂ ادبیہ، دریا گنج، دھلی۔

"عہد حاضر کے بڑے لوگ" کے پہلے حصے پر ہم پچھلے مہینے تبصرہ کر چکے ہیں۔ آج ہمارے سامنے اس کا دوسرا حصہ ہے، جس میں چین اور ایران کے بڑے لوگوں کے سوانح حیات اور ان کے سیاسی کارناموں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ بڑے لوگوں سے رسالے کے مولف کی مراد سیاسی رہنماؤں سے ہے۔ اس لئے چین اور ایران کے سیاسی رہنماؤں میں جنرل چیانگ کائی شک اور رضا شاہ پہلوی کی شخصیتیں زیر بحث آئی ہیں۔ جنرل چیانگ کائی شک کے حالات ۵۶ صفحوں میں لکھے گئے۔ اور اس سلسلے میں چین اور جاپان کی موجودہ کش مکش پر بھی تفصیل سے قلم اٹھایا ہے۔ اسی طرح رضا شاہ پہلوی کے حالات میں ایران قدیم اور ایران جدید کے مختصر سے موازنے کے بعد پہلوی عہد کی ترقیوں اور شاہ کی ذاتی کمزوریوں پر تنقید کی گئی ہے۔ مجموعی حیثیت سے یہ سلسلہ بے حد مفید اور دل چسپ ہے، اور قابل مولف محمد مرزا صاحب دہلوی محنت اور تلاش سے اسے مرتب فرما رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ یہ سلسلہ مقبولیت حاصل کرے گا۔

اردو ہندی سائز ۲۰×۲۶/۱۶، ضخامت ۴۸ صفحے، قیمت چار آنے۔

پتہ: ملک دین محمد اینڈ سنز، بل روڈ، لاہور۔

ریڈیو سننے والوں کو شاید یاد ہوگا کہ آل انڈیا ریڈیو دھلی نے فروری ۱۹۳۹ء کے آخر دنوں میں "ہندوستانی کیا ہے" کے عنوان سے ہندوستان کے بعض اہل الرائے کو تقریر کی دعوت دی تھی۔ تقریر کرنے والوں میں ڈاکٹر تارا چند صاحب (آلہ آباد یونی ورسٹی)، ڈاکٹر راجندر پرشاد صاحب (صدر کانگریس) ڈاکٹر عبدالحق صاحب (انجمن ترقی اردو) ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب (جامعہ ملیہ دہلی) اور مسٹر آصف علی (ایم۔ ایل۔ اے) تھے۔ ان اصحاب کی تقریروں پر ملک کے علمی اور ادبی رسالوں اور اخباروں میں تنقیدیں شائع ہوئیں۔ بعض اصحاب قلم نے مختصر رسالوں کی صورت میں بھی اظہار خیال کیا۔ ان ہی اصحاب میں جناب ایم۔ اسلم صاحب بھی ہیں جنہوں نے "اردو ہندی" کے نام سے یہ رسالہ حال میں شائع کیا ہے۔ اس رسالے میں مولف نے اپنے نقطۂ نظر سے خاص انداز میں اوپر کی تقریروں پر تنقید و تبصرہ کیا ہے، جو بہرحال مفید اور دل چسپ ہے۔

ہندستانی سائز ۲۰×۳۰/۱۶، ضخامت ۴۴ صفحے، قیمت ایک آنہ۔

پتہ: بزم ادب عثمان شاہی، شمس منزل، حیدر آباد دکن۔

بزم ادب عثمان شاہی کے اہتمام میں مولوی سید مہدی حسین (عثمانیہ) نے ایک تقریر "ہندستانی" کے عنوان پر کی تھی

اب بزم نے اس تقریر کو ایک رسالے کی صورت میں شائع کر دیا ہے۔ اس تقریر کی محرک اور بنیاد بھی وہی تقریریں ہیں جن کا رسالہ "اردو ہندی" کی تنقید میں ذکر آیا ہے۔ مولف نے اپنی تقریر میں جا بجا تاریخی حوالے بھی دیئے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ اردو ہی دراصل ہندستانی ہے۔ تقریر دل چسپ ہے۔ ناظرین دو آنے کے ٹکٹ معتمد بزم ادب عثمان شاہی کے نام بھیج کر یہ رسالہ منگا سکتے ہیں۔

رازونیاز سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ضخامت ۴۸ صفحے، قیمت چار آنے۔ پتہ: دائرۃ الادب محلہ رودگران دہلی۔

"رازونیاز" دہلی کے ہونہار اور نوجوان شاعر جناب حبیب اشعر کے کلام کا ایک مجموعہ ہے جو کم وبیش پچاس غزلوں نظموں اور چند متفرق اشعار پر مشتمل ہے۔ اشعر کی شاعری کا موضوع فی الحال "عشق" ہے۔ اور یہ صحیح بھی ہے کیوں کہ شاعری کا گھوڑا شاید عشق کے ہنٹر کے بغیر قدم ہی آگے نہیں بڑھاتا۔ خود شاعر نے "عرض مصنف" میں اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ اس کی "یہ رنگیں بیانیاں اور نازک خیالیاں کسی شباب سے بھرپور ہستی کی چشم سحر کار کی افسوں طرازی کا نتیجہ ہیں۔ بہرحال ہمارے نوجوان شاعر کے کلام میں جوش ہے، جذبہ ہے اور روانی ہے۔ وہ مطالب کو ادا کرنے کے لیے مناسب الفاظ لانے کی کوشش کرتے ہیں اگر مشق کا سلسلہ جاری رہا اور عشق سے چھٹکارا پانے کے بعد علم و مطالعہ کا چسکا بھی لگ گیا تو بلندیٔ خیال، سلاست اور معنویت وغیرہ کا پیدا ہو جانا بھی یقینی ہے۔ یہ مجموعہ بہرحال شعر و ادب کے شائقین کے لیے دل چسپ ثابت ہوگا۔ گنجائش کی کمی کی وجہ سے ہم جناب اشعر کے کلام کا نمونہ پیش نہیں کر سکے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کے بعض بعض اشعار بہت بلند ہیں اور سننے یا پڑھنے والا بے اختیار ان کی داد دینے پر مجبور ہوگا۔

انقلابی مولوی سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ضخامت ۳۲ صفحے، قیمت ۶/-۔ پتہ:۔ شباب اردو بک ڈپو، پوسٹ بکس نمبرہ ۱۴۲، دہلی۔

مسٹر محمد رحیم جمن دہلوی نے "انقلابی مولوی" کے نام سے مولانا عبید اللہ صاحب سندھی کے سوانح حیات رسالے کی صورت میں شائع کیے ہیں۔ یہ حالات زیادہ تر اس مفصل خط سے ماخوذ ہیں جو مولانا نے لاہور کے ایک روزنامے کے مدیر کے نام لکھا تھا اور جس میں انہوں نے اپنی سوانح حیات پر اپنے قلم سے روشنی ڈالی تھی۔ "انقلابی مولوی" میں بعض حالات اور واقعات پر ذرا تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ بہرحال یہ رسالہ دل چسپ اور مفید ہے اور ہم کو ایک سرگرم عالم دین کے حالات زندگی سے روشناس کراتا ہے۔ قیمت کچھ زیادہ تجویز کی گئی ہے شائقین اوپر کے پتے سے سات آنے کے ٹکٹ بھیج کر منگا سکتے ہیں۔

اشرف القواعد سائز $\frac{20 \times 26}{16}$ ضخامت ۳۲ صفحے، قیمت چھ پیسے۔ پتہ: مولوی محمد یعقوب صاحب، کتب خانہ تعلیمی، قرول باغ، دہلی۔

اشرف القواعد کے نام سے مولوی محمد یعقوب صاحب نے تعلیم قرآن کے لیے یہ نیا قاعدہ تالیف کیا ہے۔ اس کی خصوصیتیں خود مولف کی زبانی یہ ہیں کہ (۱) تعلیم قرآن کے لیے جن قاعدوں کا جاننا ضروری ہے ان سب کو الگ الگ آسان صورت میں پیش کیا گیا ہے (۲) ہر قاعدے کو سمجھانے کے لیے نہ اس قدر طوالت اختیار کی گئی ہے کہ صرف قاعدے کے پڑھنے میں کافی وقت صرف ہو جائے اور نہ اس قدر اختصار ہی کیا گیا ہے کہ بچوں کے نازک دماغ اس کو سمجھ ہی نہ سکیں (۳) ہر قاعدے کے ساتھ اس کی مشق بھی دی گئی ہے اور اس میں صرف قرآنی الفاظ لکھے گئے ہیں (۴) بچوں کی دل چسپی کے لیے اکثر جگہ ہم وزن الفاظ منتخب کیے گئے ہیں۔ (۵) کتاب میں تمام حروف مع اعراب لکھنے کا التزام ہے۔ بہرحال یہ قاعدہ نئے ڈھنگ سے لکھا گیا ہے اور اس میں بچوں کی ذہنیت کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ کتابت اور طباعت بھی مناسب ہے۔ سائز بھی موزوں ہے۔ آخر میں استاد یا استانی کے لیے قاعدہ پڑھانے کی ہدایتیں بھی لکھ دی گئی ہیں۔ ۲/ کے ٹکٹ بھیج کر مولف کے پتے سے یہ قاعدہ منگا لیجیے۔

نور افزا متوسط قرآن مجید سائز $\frac{22 \times 29}{8}$ ضخامت ۵۰۰ صفحے، ہدیہ باختلاف کاغذ دو روپے سے پانچ روپے تک۔

پتہ منیجر صاحب کتب خانہ مطبع سعیدی، گلی شاہ تارا، اجمیری دروازہ، دہلی۔ نور افزا متوسط قرآن مجید، اس کے طابع اور ناشر نے ہمارے پاس بغرض اظہار خیال بھیجا ہے۔ ہم نے سرسری طور پر اس کی کتابت اور طباعت کا جائزہ لیا اور چند صفحے کتابت کی کوئی غلطی نکالنے کے ارادے سے بھی پڑھے۔ خوشی کی بات ہے کہ متن میں کوئی غلطی نہیں نکلی۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ناشر نے کتابت کی صحت کا کافی خیال رکھا ہے اور طباعت میں بھی خاصا اہتمام کیا ہے۔ کتابت اور طباعت کے علاوہ اس قرآن کو مترجم شائع کیا گیا ہے۔ ایک ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کا ہے اور دوسرا مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ یہ دونوں ترجمے بلاشبہ مقبول ہیں اور ناشر نے ان کو منتخب کر کے عوام و خواص کے رجحان سے واقفیت کا ثبوت دیا ہے۔ حاشیے پر بعض کتب تفاسیر کے خلاصے بھی جا بجا درج ہیں۔ شروع میں ۴۴ صفحے کا ایک مقدمہ بھی شامل ہے جس میں بعض صورتوں کے فضائل، خواص القرآن، اعمال القرآن اور قواعد قرأت کے علاوہ انبیاء علیہم السلام کے سوانح اور ان کی امتوں کے حالات درج ہیں مجموعی حیثیت سے یہ قرآن مجید کم ہدیے والے قرآنوں میں اچھا ہے۔ ہدیہ کاغذ کے اختلاف کی وجہ سے دو روپے سے پانچ روپے تک ہے۔ جلد بھی درجہ بدرجہ آٹھ آنے سے سوا روپے تک کی ہے۔ محصول ڈاک بے جلد کے قرآن شریف کا تیرہ آنے اور مجلد کا ایک روپیہ ہے۔

ہمدرد صحت کا ضبط تولید نمبر

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند دہلی

رسالہ ہمدرد صحت کا جولائی سنہ ۳۹ء کا خاص نمبر میں نے مطالعہ کیا اس میں مسئلہ تنظیم نسل یا ضبطِ تولید دبرتھ کنٹرول، پر ملک کے مشاہیر اور ارباب کمال کے مضامین کا قابل قدر ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔ اور مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر پوری روشنی ڈالنے کی سعی مشکور کی گئی ہے۔ ماہرین فن ڈاکٹر اور اطباء علمائے اقتصادیات اور علمائے مذاہب کے سیر حاصل ابحاث و مضامین فراہم کرنے میں جناب حکیم حاجی عبدالحمید صاحب مدیر ہمدرد صحت و مالک ہمدرد دواخانہ مستحق تحسین و مبارکباد ہیں۔ اس مسئلے پر اتنا بیش بہا ذخیرہ اس سے پہلے کسی رسالے یا کتاب میں جمع نہیں کیا گیا۔ اور نہ کسی تصنیف و تالیف میں اس قدر وسعت کے ساتھ قیمتی معلومات مل سکتے ہیں۔ حکیم صاحب کا ذوق اور ہمت اور اس کے ساتھ دریادلی سے بذلِ زر سزاوار شکریہ ہے۔ ناظرین رسالہ اور اہل فن اور عامۃ الناس حکیم صاحب کے شکرگزار ہیں۔ اس سے پہلے بھی ہمدرد صحت کے خاص نمبر قبولیت عامہ کا فخر حاصل کرچکے ہیں۔ اور حکیم صاحب کی محنت، خلوص اور خدمتِ خلق کے جذبات اور سلیقہ شعاری کا سکہ بٹھا چکے ہیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی ۳ اگست سنہ ۳۹ء

جناب خان صاحب حکیم حافظ یوسف حسن خاں صاحب سوری
سکریٹری ٹاؤن ہال اسکول بہار شریف

"ہمدرد صحت" کی اشاعت خاص جو "ضبط تولید و اصلاح نسل" کے نام سے موسوم ہے نظر افروز ہوئی۔ یہ نمبر صوری و معنوی یعنی مضامین اور "گٹ اپ" دونوں لحاظ سے قابل تعریف ہے۔ مضامین نہایت علمی، بلند پایہ اور پرمغز ہیں جن کے مطالعے سے مسئلے کے مالۂ و ماعلیہ کے کامل واقفیت حاصل ہونے کے باعث ہر ناظر اس موضوع کا عالم فاضل اور ماہر خصوصی بن سکتا ہے۔ اتنے معلومات کثیر کا کسی ایک رسالے میں مجتمع کر دینا کوئی معمولی کارنامہ نہیں۔ دریا کو کوزے میں بند کر دینا اگر ممکن ہے تو اس اشاعت خاص نے اس دریائے علم کے ساتھ حقیقتاً ایسا ہی کر دکھایا ہے اسی کے ساتھ ادبی مضامین بھی شامل کر کے پرچے کو بیحد دلچسپ بنا دینے کی جدت بھی قابل داد ہے اور پھر اس کا کوڑیوں کے مول ملنا تو سونے پر سہاگہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ نمبر قدردانان علم و فن میں اس قدر مقبولیت حاصل کریگا کہ تھوڑے ہی عرصے میں اس کا ایک ایک نسخہ نایاب ہو کر رہ جائے گا۔

ڈاکٹر محمد عثمان خاں، دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ۔ حیدرآباد دکن

کرم نامے نے ممنون فرمایا ضبط تولید کی اشاعتِ خاص حسب سابق ٹھیک وقت پر پہنچی۔ ایشیائی زبانوں میں یہ ایک بے مثل اور جامع و مانع مرقع ہے جس میں اس مضمون پر سیر حاصل بحث ہر پہلو سے کی گئی ہے۔ آپ کی مساعی جمیلہ اور حسن ترتیب مستحق صد مبارک باد ہے

ڈاکٹر جارج ریلے سکاٹ، ایف۔ آر۔ اے۔ آئی، ایف۔ پی ایچ۔ ایس ایف۔ زیڈ ایس کیمبرج

ہمدرد صحت کا برتھ کنٹرول نمبر جو آپ نے اپنی عنایت سے مجھے ارسال کیا ہے، ملا۔ نہایت شکر گزار ہوں۔ حقیقت میں یہ ایک عظیم الشان کارنامہ ہے جس میں مسئلے کے تمام پہلوؤں پر بڑی قابلیت سے احاطہ کیا گیا ہے اور یقیناً یہ ہندوستان اور مشرق کے طبابت پیشہ اصحاب اور عوام کی قابل قدر خدمت ہے۔ میں آپ کو اس کامیابی پر تہ دل سے مبارک باد دیتا ہوں +

G Ryley Scott

سوانحِ اطبا

حکیم محمد عالم قندھاری

آسٹریلیا میں مشرقی طب کے حیرت انگیز کارنامے

"نیوز آف دی ورلڈ" کی حال کی ایک اشاعت میں ایک مشرقی طبیب محمد عالم قندھاری کے کارناموں کا حال شائع ہوا ہے۔ ہم اس مضمون کا ترجمہ ناظرین کی دل چسپی اور معلومات میں اضافے کی خاطر پیش کرتے ہیں۔　　"ہمدرد صحت"

حکیم محمد عالم قندھاری کو برّاعظم آسٹریلیا کے باہر بہت کم لوگ جانتے ہیں لیکن یہی وہ شخص ہے جس نے طب جدید اور جرّاحی کو نہایت آسانی کے ساتھ شکست دے دی ہے اور لوگ اُس کی عقل اور "پراسرار مشرق" کے گرویدہ ہوگئے ہیں۔ جنوبی آسٹریلیا کے لوگوں کے لیے تو یہ شخص فرشتۂ رحمت سے کم نہیں ہے۔ یہاں کا بچّہ بچّہ محمد عالم قندھاری کے حیرت انگیز علاج سے واقف ہے۔ یہاں وہ ۴۵ سال سے مقیم ہے۔ اور اس دوران میں وہ ہر قوم، فرقہ اور مذہب کے بے شمار مردوں، عورتوں اور بچّوں کا علاج جڑی بوٹیوں سے کرچکا ہے بنی نوع انسان کے دکھوں کو دور کرنا اس کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد ہے اور اسی وجہ سے مقبولِ عام ہے۔ اور شاید اسی جذبۂ خدمت کو دیکھ کر اس کو قدرت نے دستِ شفا بھی عنایت کیا ہے۔ وہ ہر روز کم سے کم چھ سو مریضوں کو دیکھتا ہے جن میں عجیب و غریب امراض کے مریض بھی ہوتے ہیں۔ دنیا میں شاید ہی کوئی مرض ایسا ہو جس سے وہ دوچار نہ ہوا ہو اور اس کا علاج نہ کیا ہو۔ اسے "آج کل کا مسیح" بھی کہا جاتا ہے۔ کیوں کہ اس میں حضرت مسیح علیہ السّلام کی وہ صفات موجود ہیں جن کی وجہ سے وہ لمس ظاہری اور تاثیر باطنی سے ہر مریض کو اچھا کردیا کرتے تھے۔

ابتدا میں جب حکیم محمد عالم قندھاری اور ان کے کارناموں کا چرچا ہوا تو آسٹریلیا کے اخباروں نے اس چیز کو قابلِ التفات نہ سمجھا لیکن محمد عالم قندھاری کی روز افزوں ترقی اور شہرت نے انہیں بہت پریشان کیا، بلکہ اخبارات نے ایک قسم کی شکست محسوس کی اور آتش زیر پا ہوگئے۔ لوگ جوق در جوق اس کے پاس جاتے تھے۔ اخباروں نے اسے بدنام کرنے کے لیے ہر قسم کے ذرائع استعمال کیے۔ لیکن وہ اپنے مریضوں کے دل مسخر کرچکا تھا۔ کیوں کہ ان میں سے ایک بھی ناکام و نامراد واپس نہ جاتا تھا۔ اس کے علاج سے مریض کو ہمیشہ صحتِ کلّی ہوتی تھی۔ اس کے مطب کی اصطلاح میں "افاقہ" اور "عارضی صحت" بے معنی چیزیں ہیں۔ آپریشن کا ذکر ہی کیا ہے وہ ناپسندیدہ دواؤں کا بھی قائل نہیں ہے۔ چند جڑی بوٹیاں اور ان کے مرکّبات۔ بس یہ ہے اُس کی کل کائنات!

اس کے مریضوں کی فہرست میں اب بڑے بڑے امیر اور آسٹریلیا کے مدبّرینِ سیاست اور حکّام بھی آگئے ہیں جن میں "ایڈی لیڈ" دارالحکومت آسٹریلیا کے پولس کمشنر بھی شامل ہیں۔

آسٹریلیا کے مغربی حکیموں نے قدرتی طور پر اس کی سخت مخالفت کی۔ اس شدید نکتہ چینی کا یہ اثر ہوا کہ فقیر صفت محمد عالم کی طبیعت بہت آزردہ ہوئی اور وہ اپنے وطن قندھار واپس چلا گیا۔ مگر آسٹریلیا کے لوگوں نے پھر اُسے واپس کھینچ بلایا۔ ۱۹ ہزار دستخطوں سے ایک عرض داشت بھیجی گئی۔ اس عرض داشت پر آسٹریلیا کے گورنر اور اس کی بیوی کے بھی دستخط موجود تھے۔ اس عرض داشت سے حکیم محمد عالم بہت متاثر ہوا، اور گوشۂ عافیت سے نکل کر وہ قندھار سے آسٹریلیا پہنچا۔

لوگ حیران ہیں کہ اسے انسان کہیں یا "مجسّم معجزہ"۔ وہ طب جدید اور جرّاحی کو علی الاعلان چیلنج دیتا ہے۔ اس کے مطب کے سامنے مردوں اور عورتوں وغیرہ کا اس قدر ہجوم رہتا ہے کہ سارے اسٹریٹ کے ماہر اطبا مجموعی طور پر بھی اتنے مریض کبھی جمع نہیں کرسکتے۔ اگر محمد عالم

کی دوائیں زود اثر، مستقل اور فوری ویقینی نہ ہوتیں تو وہ ممکن ہے عدالت میں گھسیٹا جاچکا ہوتا یا جیل خانے میں سڑنے کے لیے ڈال دیا گیا ہوتا۔

ابھی حال میں ایڈلیڈ کی عدالت میں اس پر ایک مقدمہ چلا لیکن فاضل جج کا فیصلہ یہ ہوا کہ وہ بری الذمہ ہے اور اسے ۲۶ پونڈ خرچہ دلوایا جائے۔ مگر اس نے اپنے وکیل کو عدالت سے یہ روپیہ وصول کرنے سے روک دیا۔ یہاں تک کہ وکیل کو بل میں سے بھی وہ رقم وضع نہ کرنے دی اور پورا بل ادا کر کے چلا آیا۔

وہ آسٹریلیا کے ایک بہت غریب علاقے میں رہتا ہے اور اب تک ۱۸ ہزار پونڈ خیراتی کاموں میں دے چکا ہے۔

وہ اپنے علاج اور دواؤں کی قیمت نہیں لیتا۔ اس کی میز پر ایک برتن پڑا رہتا ہے جس میں مریض شکریے کے طور پر کچھ ڈال دیتے ہیں وہ انہیں جمع کر کے غریبوں اور مریضوں پر صرف کر دیتا ہے۔ خدمت النّاس کا یہ جذبہ ہی اس کے دستِ شفا کا باعث ہے۔

حکیم محمد عالم اب تک کئی کام اور پیشے اختیار کر چکا ہے مغربی آسٹریلیا میں سونے کی کانوں میں وہ خوانچہ لگایا کرتا تھا۔ وسطی آسٹریلیا میں ساربانی کا کام کرتا رہا ہے۔ کوئنزلینڈ میں قلی اور چوکی داری کا کام بھی کر چکا ہے۔ اسے ملّاحی اور کان کنی کا کام بھی آتا ہے کیوں کہ وہ یہ پیشے کر چکا ہے۔

وہ قندھار کے ایک معزّز و مؤقر خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ گزارے کے لیے اس کے پاس کافی سہارا موجود ہے۔ اس وقت اس کی عمر ۷۰ سال کی ہے لیکن وہ مشکل سے ۵۰ کا معلوم ہوتا ہے۔ دن میں بیس گھنٹے تک بھی کام کرتا ہے۔ مذہبِ اسلام کا سچّا پیرو ہے اور کسی طرح بھی امیر کبیر بننے پر رضامند نہیں ہوتا۔ وہ اس بات کا قائل ہے کہ "تم میں سردار وہ ہے جو بہترین خادمِ خلق ہو"۔

جوانی کے دنوں میں بھی وہ بہت مخیّر آدمی تھا۔ جڑی بوٹیوں کے علاج کا اُسے شروع ہی سے شوق تھا۔ جڑی بوٹیاں جمع کرنے اور اُن سے علاج کرنے کا کام ہندوستان میں بھی لوگ کرتے ہیں۔ مگر مخلص لوگوں کی کمی ہے۔ اس لیے یہ طریقۂ علاج بدنام ہو رہا ہے۔ ہندوستان کی طرح افغانستان میں بھی جڑی بوٹیوں کے علاج کا علم سینہ بہ سینہ چلا آرہا ہے۔ حکیم محمد عالم کا ایمان ویقین ہے کہ خدا نے ہر مرض کی دوا پیدا کی ہے اور اُس نے بوٹیوں میں بڑی بڑی تاثیریں رکھی ہیں۔ جراثیمی ٹیکوں اور جرّاحی کی انسانوں کو ضرورت ہی نہیں ہے۔ اس نظریے کو ثابت کرنے کے لیے اس نے طبِّ جدید کو ایک قسم کا چیلنج دے رکھا ہو لیکن ابھی کسی حریف نے سامنے آکر اس دعوتِ عام کو قبول نہیں کیا ہے۔

حکیم محمد عالم کا یقین ہے کہ لاکھوں مریضوں کے علاج نے انہیں اس بات کا یقین دلا دیا ہے کہ بوٹیوں کا اثر براہ راست بیماری پر ہوتا ہے اور وہ اسے جڑ سے اُکھاڑ کر ہمیشہ کے لیے ختم کر دیتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ نیولے کو دیکھو کہ جب سانپ ڈستا ہے تو وہ بوٹی کی تلاش میں فوراً دوڑتا ہے تاکہ اس تریاق سے سانپ کے زہر کو باطل کرے۔ آج کل کے سائنس داں بھی اس قسم کے تریاق اور بوٹی کی جستجو میں رہے ہیں۔ مگر سوائے ہندوستانی جوگیوں کے اور کوئی انہیں نہیں جانتا۔

حکیم محمد عالم کی ایک خصوصیت یہ بھی قابلِ ذکر ہے کہ وہ مریض سے بیماری کا حال نہیں پوچھتے بلکہ وہ چہرے اور نبض سے حال معلوم کر کے اندر کی ساری خرابیاں معلوم کر لیتے ہیں۔ گویا ان کی تیز آنکھیں ایک طرح کی "عکس ریز" ہیں جو جسم کے اندر جا داخل ہوتی ہیں۔

آسٹریلیا سے رخصت ہوتے وقت آپ نے فرمایا تھا۔

"لوگ اکثر مجھے ساربان کے نام سے پکارتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں ہمیشہ نئی سے نئی زمین میں "خدا کی نعمتوں" کی تلاش میں پھرتا رہتا ہوں۔ میں نے دنیا کے ہر حصے سے بوٹیاں جمع کی ہیں۔ اور ان کی شفا بخش تاثیر کا ثبوت یہ ہے کہ میرے زیرِ علاج آج دس ہزار مریض ہیں۔

"میری محنت رائیگاں نہیں گئی۔ کیوں کہ میرے پاس اس وقت ہزار ہا تصدیقیں اس امر کی موجود ہیں کہ قدرت نے تصدیق لکھنے والوں کے دکھ، درد میری امداد و معاونت سے کھو دئے۔ قدرت نے ہمارے دکھوں اور دردوں کے لیے خود ہی علاج مہیّا کر دیا ہے۔ بوٹیاں خود بہ خود پیدا ہوتی ہیں اور ہر سال از خود سوکھ کر ہمارے علاج کے لیے تیار

ہو جاتی ہیں۔ جراثیمی مواد جو بے زبان جانوروں پر ظلم کر کے اور انہیں اذیت و تکلیف کا شکار بنا کر حاصل کیا جاتا ہے، نے ابھی تک انسان کے دکھوں کو مٹانے میں کوئی کامیابی حاصل نہیں کی ہے۔ اس کے برخلاف میری دوائیں اس قسم کے ظلم یا تعدی کا نتیجہ نہیں ہیں۔ اس لیے قدرت نے شفا بھی ہزار گنا زیادہ ان میں بخشی ہے۔

" زندہ جانوروں کی چیر پھاڑ کرنے والے ناکام ہیں۔ وہ نظریہ جس کے واسطے سے لوگوں کو یقین دلایا جاتا ہے کہ جراثیمی مواد یا عمل جرّاحی فوراً اثر دکھاتے ہیں بالکل غلط ہے۔ جراثیمی مواد کا ردّ عمل ضرور مرتب ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بیماریاں زیادہ پیچیدہ اور سخت صورت میں پھر ظاہر ہو جاتی ہیں۔

" جسم انسانی میں ان دواؤں اور زہروں کا اثر یقیناً فوری ہوتا ہے۔ اور اطبا کی جیبیں بھی اسی سرعت کے ساتھ پُر ہوتی ہیں۔ لیکن بنی نوع انسان کے دکھ درد کا یہ مکمل، دیرپا اور شافی علاج نہیں ہیں۔ بلکہ اضافۂ تکلیف کا موجب ہیں۔

" جراثیمی رطوبت و مواد ایک بے کار چیز ہیں۔ نہ صرف بے کار بلکہ مضر بھی۔ میں کہتا ہوں کہ سائنس دانوں کے دماغ جو اسے ترقی دینے پر مرکوز ہیں، در حقیقت بھٹک رہے ہیں۔ وہ غلط راستے پر چل رہے ہیں۔ طب کے اس شعبے کو صفحۂ ہستی سے اس طرح مٹا دینا چاہیئے جس طرح آج سے سوا سو سال پہلے کے فارما کو پیا سے گندہ دواؤں اور فضولیات کے نام مٹا دئے گئے تھے۔

" مختلف افراد اور ادارے اندھا دھند بلکہ دیوانہ وار انعام و اکرام کی خواہش سے بے قرار ہو کر ہزاروں لاکھوں بے زبان جانوروں پر شب و روز بے پناہ مظالم ڈھا رہے ہیں۔ کیا اس کے نتیجے کے طور پر بنی نوع انسان کا کچھ بھلا ہمارے سامنے آیا ہے؟

" اور اگر کچھ نتائج برآمد ہوئے بھی ہیں تو میرے خیال میں وہ ایک غریب و ناتواں خرگوش کی جان کا بدل بھی نہیں ہیں۔ برلن، پیرس، بوڈاپسٹ اور وِیانا میں جراثیمی علاج نے مرض کی شدت کی حالت میں کوئی فائدہ نہیں پہنچایا۔ اس لیے، اے لوگو، خبردار ہو جاؤ اور آگاہی کر لو کہ ان افعال قبیحہ سے احتیاط برتنے کا وقت آگیا ہے۔ اپنے جسموں کی حفاظت کرو اور صحت و تن درستی کے بالکل سیدھے سادے اور قدرتی طریقوں کی طرف آؤ جو شافی مطلق نے ہمارے لیے خود ہی تجویز کر دئے ہیں اور یقیناً وہ انسانی طبیبوں سے زیادہ حاذق، جاننے اور دیکھنے والا ہے۔"

چند سال ہوئے حکیم محمد عالم قندھاری پھر ایک دفعہ قندھار واپس چلے گئے تھے۔ اس دفعہ پھر ایک عرض داشت ان کی خدمت میں بھیجی گئی جس میں آسٹریلیا کے ۲۷ ہزار باشندوں کے دستخط تھے۔

حکیم محمد عالم قندھاری کے پاس اس وقت تیس ہزار سے زیادہ تصدیقیں اور سندیں ہیں۔ آپ کا اعلان ہے کہ اگر ان میں سے کسی ایک کو بے اعتبار کہا جائے اور باطل قرار دیا جائے تو وہ پانچ سو پونڈ انعام خیرات کے لیے دے دیں گے۔ مگر ابھی تک کسی نے ان کے اس چیلنج کو قبول نہیں کیا ہے۔ کیوں کہ یہ بات سب جانتے ہیں کہ وہ عجیب و غریب اور پر اسرار ہستی ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ ایسے بے شمار مریض ہیں جنہیں ڈاکٹروں اور سرجنوں نے لاعلاج قرار دے دیا تھا اور انہیں محمد عالم کے علاج سے فائدہ ہو گیا۔

ایڈیلیڈ کے نہایت غریب حصّے میں وہ رہتے ہیں اور یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ سوائے جمعے کے کسی روز چھٹی نہیں کرتے۔ ہر روز آپ کے پاس چھ سو کے قریب مریض آتے ہیں۔ آپ کے دروازے پر آپ کے نام کا ایک بورڈ تک لٹکا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ شہر میں یہ بات مشہور تھی کہ حکیم صاحب سے ملنے کے لیے لوگوں کے انبوہ کے پیچھے پیچھے چلے آؤ، مکان معلوم ہو جائے گا۔

اپنی دوائیں حکیم محمد عالم خود ہی تیار کرتے ہیں۔ آپ کا مقصد زندگی "خیر کبیر بہ تعداد کثیر" ہے۔ وہ ۱۹۳۷ء میں حج کے لیے تشریف لے گئے تھے اس کے بعد سے پھر خدمتِ خلق میں مشغول ہیں +

"ہنستے ہی گھر بستے ہیں"

(از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی)

مشہور اور معروف ضرب الامثال میں سے بہت کم ایسی ہیں جو غلط ہوں۔ لیکن ان بہت سی صحیح مثلوں میں بھی اس سے زیادہ سچی مثل شاید ہی کوئی اور ہو کہ "ہنستے ہی گھر بستے ہیں"۔ گھر بسنے سے مراد یہ ہے کہ انسان خوش حالی کی زندگی بسر کرے۔ خوش حالی صرف دو چیزوں پر منحصر ہے۔ ایک تو یہ کہ اُس کے تعلّقات اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھے ہوں۔ نہ وہ گھر والوں کے لئے بلائے جان ہو اور نہ گھر والے اس کے لئے ایک بدترین مصیبت۔ خوش حالی کا دوسرا ذریعہ اچھی تن درستی ہے۔ اگر تن درستی حاصل نہیں ہے تو دنیا کی ساری نعمتیں ہیچ ہیں۔ یہ دونوں باتیں ہنسی سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ صرف ایک سچی مسکراہٹ، اور دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا ایک قہقہہ دشمنوں کو بھی دوست بنانے کے لئے کافی ہے۔ اور صحت پر تو اس کا اتنا اچھا اثر پڑتا ہے، اور نظام جسمانی کو اس قدر تقویت پہنچتی ہے کہ جو دوا کی بہت سی بوتلیں بھی نہیں پہنچا سکتیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام سے یہ مقولہ مشہور ہے کہ "دل میں اگر مسرّت کا جوش ہو تو وہ دوا کی طرح اثر کرتا ہے"۔ اسی خیال کو ڈاکٹر آئیور ہینڈل ہومز نے اپنے الفاظ میں یوں ادا کیا ہے کہ "شادمانی اور مسرّت خدائی دواؤں کا ایک سمندر ہے انسان کو چاہیئے کہ اس میں خوب دل کھول کر نہائے"۔

ابھی کچھ دنوں پہلے تک اس قسم کے مقولے اگرچہ صحیح سمجھے جاتے تھے لیکن ان کی حیثیت مقولوں سے زیادہ کچھ نہ تھی۔ ہم جانتے ضرور تھے کہ ہنسنا ہماری صحت کے لئے مفید، اور تیوری میں بل ڈالے رہنا، یا ہر وقت زمانے کی شکایتیں کرتے رہنا تن درستی کے لئے بہت ہی مضر ہے۔ لیکن اپنے اس خیال کے لئے ہمارے پاس کوئی علمی ثبوت موجود نہ تھا۔ اور سائنس کی اس ترقی کے دور میں کوئی ایسی بات منہ سے نکالنا کہ جسے ہم علمی دلائل سے ثابت نہ کر سکیں "علمی گناہ" سمجھا جاتا ہے۔ یہ کمی بھی اب پوری ہو گئی ہے اور اب بالکل صحیح علمی یا طبّی طریقے پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہنسنا اور خوش رہنا تن درستی کے لئے ازبس مفید اور ڈاکٹر ہوریس فلیچر کے قول کے مطابق صحت کے لئے اسی قدر ضروری ہے کہ جتنا غذا کا چبانا۔

ڈاکٹر واٹسن نے ایک کتاب "ہنسی اور صحت" کے نام سے شائع کی ہے جس میں ہنسی کے ذریعے سے جسمانی صحت میں ترقی کرنے کے تمام ذرائع تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ مشہور و معروف ڈاکٹر پاسکنڈ نے ڈیڑھ سو مریضوں پر تجربے کرکے یہ ثابت کیا ہے کہ ہنسنے کے عمل کے دوران میں جسم کے عضلات کا تناؤ دور ہو جاتا ہے اور تمام جسمانی بافتیں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں جس سے جسم کو اسی قسم کا آرام میسّر آجاتا ہے جیسا کہ نیند سے۔ اس کے برعکس غصّے اور نفرت کے اظہار سے یا تیوری میں بل ڈالنے سے عضلات کا تناؤ بڑھ جاتا ہے۔ اور جسم پر تکان طاری ہو جاتی ہے۔ ہنسی جسم کو آرام پہنچا کر اُس کی قوت عمل کو زیادہ کرتی ہے، اور غم و غصّے کی بدولت اس قوت میں بیّن کمی آجاتی ہے۔

کھِل کھِلا کر ہنسنے سے صرف یہی نہیں کہ جسمانی صحت کو فائدہ پہنچتا ہو، بلکہ اس سے روح کو بھی سکون اور راحت میسّر آتی ہے۔ دل کا کنول کھِل جاتا ہے اور خیالات کی پراگندگی دور ہو جاتی ہے۔ ہلکا ہلکا سا ایک سرور اور ایک کیف چھا جاتا ہے اور شرابوں کا پیدا کیا ہوا کوئی سرور اس سچّے اور قدرتی سرور کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

مسرّت اور خوش دلی کے عالم میں اگر انسان اپنی غذا کھاتا ہے تو وہ اس کے بدن کو لگتی ہے اور آسانی سے ہضم ہو جاتی ہے۔ اور غم و غصّے کی حالت میں خواہ انسان کچھ بھی کھائے لیکن تغذیہ صحیح نہیں ہوتا اور کھانا بدن کو نہیں لگتا۔ بعض ڈاکٹروں کی تو یہ رائے ہے کہ بددلی، رنج اور غصّے کی حالت میں کھانا کھانے سے نہ کھانا بہتر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہنسنے کی بدولت آلات ہضم کی ورزش ہو جاتی ہے۔ ایک مخصوص طریقے پر پیٹ کے عضلات کے ہلنے پر حجاب

حاجز اور اسی نوع کے دیگر عضلات حرکت میں آتے ہیں اور آلاتِ ہضم کو اچھی طرح ہلا دیتے ہیں جس طرح کہ ناہموار راستوں پر کسی یکے یا بیل گاڑی میں بیٹھ کر سفر کرنے سے ہل ہل کر غذا تحلیل ہو جاتی ہے۔ کھانے کے بعد اسے ہضم کرنے کے لئے معدے کی ہاضم رطوبت کی ایک بڑی مقدار میں ضرورت ہوتی ہے اور ہنسنا اس رطوبت کی پیدائش کا سبب بن جاتا ہے۔ کھانے کے بعد فوراً لیٹ جانے یا سو جانے کے اگر تھوڑی دیر تک ظرافت آمیز گفتگو کی جائے تو ہضم غذا میں بہت کافی مدد مل سکتی ہے۔ دسترخوان پر ایک پرلطف مزاحیہ تقریر دنیا بھر کے اچار چٹنی اور چورنوں سے زیادہ کارآمد ثابت ہوتی ہے۔

آلات ہضم سے قطع نظر، ہنسنا دوران خون کے آلات پر بھی بہت مفید اثر ڈالتا ہے۔ بوڑھوں میں جن کے جوڑوں میں اکڑاؤ پیدا پیدا ہو گیا ہو یا کُب نکل آیا ہو، اس کے ذریعے سے جسمانی بافتوں کی مالش ہو جاتی ہے۔ ایک مستند ڈاکٹر کا مقولہ ہے کہ "ہنسنے کے عمل سے سینے اور پیٹ کے درمیان کا پردہ جسے حجاب حاجز کہتے ہیں، تین چار انچ کے قریب اونچا اور نیچا ہو جایا کرتا ہے۔ اور اس طرح اس کے اونچا نیچا ہونے سے قلب کی اور احشاء بطنی (معدہ امعاء وغیرہ) کی مالش ہو جاتی ہے۔ قلب پر حجاب حاجز کی ان حرکات کا اثر باقاعدہ طور پر مشاہدہ کیا گیا ہے۔ اور یہ بات اب پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ اس کی بدولت قلب کے عضلات میں طاقت اور اس کی حرکتوں میں باقاعدگی پیدا ہو جاتی ہے"۔

ہنسنے کی بدولت خون کی صفائی بھی اچھی طرح عمل میں آتی ہے، اور آکسیجن کی ایک بڑی مقدار خون میں پہنچ کر اسے تروتازہ کر دیتی ہے۔ لوگ تنفس کی ورزشیں صرف اسی لئے کرتے ہیں کہ اُن کے پھیپھڑوں میں بہت سی آکسیجن پہنچ سکے۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ قدرت نے ہنسنے میں تنفس کی ایک ایسی ورزش پنہاں رکھی ہے کہ جو معمولی تنفس کی بہ نسبت سات گنی زیادہ آکسیجن پھیپھڑوں میں پہنچا دیتی ہے۔ ہم ایک مرتبہ میں تنفس کے ساتھ ہوا کے ساڑھے تین سو کیوبک سینٹی میٹر پھیپھڑوں میں بھرتے ہیں حالاں کہ پھیپھڑوں میں اس سے دس گنی زیادہ ہوا کی گنجایش ہوتی ہے اور ایک اچھا قہقہہ تقریباً ڈھائی ہزار کیوبک سینٹی میٹر ہوا ہمارے پھیپھڑوں میں پہنچا دیتا ہے۔ اتنی ہوا ملنے سے خون بالکل صاف اور نہایت سُرخ ہو جاتا ہے اور اس جسم کا نشوونما اتنی ہی اچھی طرح عمل میں آتا ہے کہ جیسے کھلی ہوئی دھوپ پا کر پودے پھولتے اور پھلتے ہیں۔

بچّے عام طور پر بہت زیادہ ہنستے ہیں اور اُن کا ہنسنا کچھ ایسا قدرتی اور طبعی ہوتا ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اُن ہی کا حصہ ہے۔ لیکن اگر طبی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو بوڑھوں کو ہنسنے کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ کیوں کہ وہ بچوں کی طرح دوڑنے، بھاگنے اور کھلی ہوا میں ورزش کرنے سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے قوےٰ یوں کہ مضمحل ہو جاتے ہیں اس لئے قلب اور پھیپھڑے اتنا زیادہ کام نہیں کرتے۔ بچوں کا شور و غل مچانا اور بے محابا ہنسنا اور کھلکھلانا ان کی بہترین ورزشیں ہیں، اور ایک مشہور ڈاکٹر لیوبیٹر کا مقولہ ہے کہ "ہمیں ایسے شخص سے بہت خبردار رہنا چاہیئے کہ جسے بچوں کی ہنسی بری لگے"۔

ایک مشہور ڈاکٹر کا مقولہ ہے کہ "انسانی ورزشوں میں ہنسنا سب سے زیادہ مفید صحت اور سب سے زیادہ حیات بخش ورزش ہے۔ اس سے بھوک بھی بڑھتی ہے اور قوت ہضم بھی۔ دورانِ خون میں بھی سرعت پیدا ہو جاتی ہے اور تنفس میں بھی۔ آنکھوں میں بھی چمک پیدا ہوتی ہے۔ اور گالوں پر بھی سرخی جھلکنے لگتی ہے۔ مرد ہو یا عورت، جو شخص بھی خندہ رو اور خندہ مزاج ہے وہ خوب کھاتا ہے، خوب سوتا ہے، خوب محنت کرتا ہے اور خوب زندگی کا لطف اٹھاتا ہے"۔

مردوں کی نسبت عورتیں کم ہنسا کرتی ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ عورتوں کا آزادانہ ہنسنا بولنا اب تک کسی قدر خلاف تہذیب خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہے کہ تقریباً ہر گھر میں مردوں کی بہ نسبت عورتوں کی دوا دارو کا خرچ زیادہ ہوتا ہے۔ وہ عموماً حکیم یا ڈاکٹر کے دروازے پر کھڑی رہتی ہیں۔ ایک بہت ہی مشہور ماہر طب نے کہا ہے کہ "اگر دنیا میں صحیح خندہ مزاجی عام ہوتی، اور ہر جگہ قہقہوں کی آوازیں گونجا کرتیں تو بہت سے اسپتال اور صحت گاہیں خالی پڑی ہوتیں، اور اکثر حکیم اور ڈاکٹر بیٹھے مکھیاں مارا کرتے۔ یہی نہیں بلکہ قوموں کی جنگ اور باہمی خون ریزیاں بھی داستان پارینہ بن جاتیں"۔ کسی نے خوب کہا ہے کہ "ہنسی امن عامہ

ہمدردیٔ خلق، اور نیک نیتی کی زبان ہے جس کے ذریعے سے وہ ایسے اشخاص گفتگو کرتے ہیں جن کے دل میں پاکیزہ خیالات اور اچھے جذبات بھرے ہوتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ ہنسی زندگی کی خوشبو ہے، جو دنیا میں پھیل کر سب کو ہمارا بہی خواہ بنا دیتی ہے اور خود ہمیں تن درست اور آسودہ حال کر دیتی ہے۔"

اب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ہمارے جسم کے نشوونما اور ہماری صحت کا انحصار چند غدودوں کی کارکردگی پر منحصر ہے ان غدودوں سے رطوبت تراوش پاکر ہمارے خون میں شامل ہوتی رہتی ہے۔ افعال الاعضاء کے ایک ماہر کا مقولہ ہے کہ "ہنسنے میں جو پیٹ اور سینے کے عضلات حرکت میں آتے ہیں اور اُن کی وجہ سے سینے اور پیٹ کے اندرونی اعضاء تمام اس طرح ہل جاتے ہیں کہ جس طرح بوتل میں پانی بھر کر اسے ہلایا جاتا ہے۔ یہ عضلاتی حرکت حلق سے لے کر زیر ناف تک جاتی ہے اور گردن، حلق اور پیٹ کے تمام غدود اس طرح ہل جاتے ہیں کہ جیسے کسی کو جھنجوڑ کر بیدار کیا گیا ہو اور ان میں تحریک پیدا ہو کر رطوبت زیادہ تراوش پاتی ہے۔ غدۂ درقیہ (تھائرائڈ) ہمارے جسم کو آیوڈین مہیا کرتا ہے جو ہماری زندگی اور ہمارے دماغی نشوونما کے لئے ازبس ضروری ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ایک غیر معمولی عقل مند انسان اور ایک کامل ابلہ اور بے وقوف کے جسم میں آیوڈین کی مقدار کا ایک گرین کے پچیس ہزار ویں حصہ کے برابر فرق ہوتا ہے۔ ہنسی کے ذریعے سے غدۂ درقیہ کو لازمی طور پر تحریک پہنچتی ہے۔ اسی طرح گردوں کے اوپر کے غدود اور پیٹ کے دیگر غدود سب ہنسی کی وجہ سے جھنجوڑ دیئے جاتے ہیں اور کہا جا سکتا ہے کہ ہنسی کی ورزش کو ہم بطور دوا کے استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہنسی دماغ اور جسم دونوں کے تناؤ کو دور کرنے کا سب سے زیادہ مؤثر اور سب سے زیادہ زود اثر ذریعہ ہے۔ اس مقصد کے لئے جو دوائیں استعمال ہوتی ہیں ان میں سے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور پھر خوبی یہ ہے کہ اس سے ناخوش گوار اثراتِ مابعد بھی نہیں پیدا ہوتے۔"

کیا علمِ طب کے اتنے بڑے بڑے ماہرین کی رائیں معلوم کرنے کے بعد بھی کوئی یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ ہنسی کی تعریف میں جو کچھ کہا جاتا ہے وہ بس لوگوں کے مقولے ہیں جنہیں علم اور فن سے کوئی واسطہ نہیں ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ دنیائے طب میں اب یہ بات مسلّم ہو چکی ہے کہ ہنسی اور خندہ مزاجی سے زیادہ کوئی چیز انسانی صحت پر خوش گوار اثر نہیں پیدا کرتی۔ اور اسی طرح غصہ، خوف اور فکر سے زیادہ ہماری صحت کا دشمن کوئی نہیں ہے۔ یہ جذبات ہمارے اعصاب کو بالکل فرسودہ، ہمارے دماغ کو بالکل ناکارہ اور ہمارے جسم کے غدودوں کو بالکل مضمحل بنا دیا کرتے ہیں۔

میں یہاں اتنی بات اور ظاہر کر دوں کہ ہنسی کی دو قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ ہم کسی بات پر خوش ہو کر خود ہنسیں اور ایک یہ کہ ہم دوسروں کی کسی خامی کا مضحکہ اڑائیں۔ دوسروں پر ہنسنے یا مضحکہ اُڑانے کا نتیجہ بالعموم خراب نکلتا ہے اور اس سے ہنسنے والے کی دناءتِ طبع کا پتہ چلتا ہے۔ یہ ہنسنا یقیناً معیوب ہے اور اس قسم کی ہنسی سے وہ دلی مسرت اور روحانی کیف بھی حاصل نہیں ہوتا جس میں ہنسی کے تمام صحت بخش اثرات مضمر ہیں۔ ممکن ہے کہ ہمیں جو یہ حکم ملا ہے کہ ہنسو کم اور روؤ زیادہ تو اس کا یہی مطلب ہو کہ دوسروں کی حالت پر ہمیں ہنسنا نہ چاہیئے بلکہ اظہارِ ہمدردی کے طور پر یا عبرت حاصل کر کے اس پر آنسو بہانا چاہیئے۔

ہمدرد صحت کا ضبط تولید نمبر

ایڈیٹر صاحب رسالہ "معارف" اعظم گڈھ

"حکیم عبدالحمید صاحب دہلوی اہم طبی مسائل پر اپنے رسالہ ہمدرد صحت کے مفید نمبر نکالا کرتے ہیں اس سے پہلے وہ مختلف مسائل پر متعدد نمبر نکال چکے ہیں۔ یہ نمبر درحقیقت پوری کتاب ہے۔ موجودہ دور کے ایک اہم اور عالمگیر مسئلہ "ضبط تولید و اصلاح نسل" پر ہے۔ ضبط تولید (برتھ کنٹرول) کی دو حیثیتیں ہیں۔ ایک تو محض تعیش اور اخفائے جرم کے لیے جو آج کل یورپ میں رائج ہے یہ نہ صرف مذہب بلکہ اخلاق، انسانیت اور منشاء تخلیق کے خلاف ہے اور اب خود یورپ میں اس کے خلاف آوازیں بلند ہونے لگی ہیں لیکن بعض خاص حالات مثلاً بیماریوں کی صورت میں وہ کبھی مناسب ہو جاتا ہے اور اس صورت میں مذہباً بھی اس میں کوئی قباحت نہیں۔ اس لحاظ سے یہ نمبر اس اہم مسئلے پر نہایت مفید ہے۔ اس میں تاریخی، علمی، اقتصادی، طبی اور مذہبی مختلف نقطہ ہائے نظر سے اس مسئلے کے تمام پہلوؤں پر مبسوط و محققانہ مضامین فراہم کیے گئے ہیں۔ اس مختصر ریویو میں اس کی تفصیل کی گنجائش نہیں اس کے ابواب سے ان بحثوں کا سرسری اندازہ ہو جائے گا۔ اس میں گیارہ باب ہیں بعض ابواب میں کئی فصلیں ہیں۔ ہر باب میں اس کے متعلقہ موضوع پر نامور یونانی اطبا اور ڈاکٹروں کے محققانہ مضامین ہیں۔ جن میں یورپ کے مشاہیر فن بھی ہیں۔ غرض اس نمبر میں اس مسئلے کا کوئی پہلو چھوٹنے نہیں پایا ہے۔ ہر پہلو پر نہایت تحقیق و تدقیق کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ فن سے متعلق اور ارباب فن کی متعدد تصویریں ہیں۔ اردو میں اس موضوع پر غالباً اس سے بہتر معلومات کا ذخیرہ نہیں مل سکتا۔"

(معارف اگست ۳۹ء)

ایڈیٹر صاحب رسالہ "ساقی" دہلی

"دلّی کے مشہور و معروف طبی رسالہ "ہمدرد صحت" کا یہ خاص نمبر دور حاضر کے اس اہم اور نزاعی مسئلے سے بحث کرتا ہے جس کا تعلق براہ راست انسان کی عملی زندگی اور اصلاح نسل سے ہے۔

یورپ میں تو ایک مدت سے اس مسئلے کی مختلف حیثیات پر نقد و بحث جاری ہے لیکن ہندوستان میں اب تک سنجیدگی اور ذمّہ داری کے ساتھ اس کو سمجھنے کی کوشش نہیں ہوئی تھی۔ ہمدرد صحت ہمارے شکریہ کا مستحق ہے کہ اس نے اس مسئلے کو چھیڑ دیا اور اب اس پر اس قدر تحقیق اور جامعیت کے ساتھ محققین و ماہرین یورپ و ایشیا کے افکار و آرا ملک کے آگے پیش کر دیے کہ اُن کی روشنی میں اب اس مسئلے کی مختلف حیثیات کو سمجھنا مشکل نہیں رہا۔

فی الحقیقت یہ نمبر اردو لٹریچر میں گراں قدر اضافہ ہے جس کے لیے ہم اس کے فاضل ایڈیٹر حکیم حاجی مولوی عبدالحمید کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں۔

سائز ۲۲ + ۲۹/۸، لکھائی چھپائی نہایت دیدہ زیب، حجم تقریباً ...۳ صفحات، ٹائیٹل پیج نہایت خوب صورت اور جاذب نظر ان ظاہری اور معنوی خوبیوں کے ساتھ حکیم صاحب نے اس نمبر کی قیمت صرف ۱۲/ رکھی ہے جو ہمارے نزدیک مفت کے برابر ہے۔

حکیم و حافظ محمد قسیم الدین صاحب صدیقی، کھاتولی

"ضبط تولید" نمبر موصول ہوا۔ عنایت و کرم کا شکریہ! آپ کی خاص اشاعتوں کا اعلیٰ معیار اور صوری و معنوی محاسن روایات میں داخل ہیں۔ ایسی بے مثال خدمت آپ ہی کا حصّہ ہے۔ ناظرین ہمدرد صحت فی الواقع گھر بیٹھے ہوئے اس جام جہاں نما میں عالم طب کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ عوام کے لیے عموماً اور اطبا کے لیے خصوصاً آپ کا جریدہ فریدہ قابل قدر تحفہ ہے۔"

قیمت اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے ۱۲/، معمولی ایڈیشن آٹھ آنے ۸/، قیمت سالانہ مع اشاعت خاص معمولی صرف ایک روپیہ (عہ) +

بابُ الصحت

ہندوستانی غذاؤں کی قدروقیمت

اور

صحّت بخش خوراک کا مسئلہ

بہ سلسلۂ ستمبر ۱۹۳۹ء

پکانے کا اثر غذا کی قدروقیمت پر کھانے کی چیزوں کو پکانے اور آنچ دینے سے ان کی ماہیت اور اثر میں بہت زیادہ تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ اُن کی خوبیاں کم ہوجاتی ہیں عموماً لوگ اس بات سے کم واقف ہیں کہ حیاتین ج معمولی درجے کی حرارت سے ضائع ہوجاتی ہے۔ اس لیے خوراک میں اگر پھلوں کو شامل کردیا جائے تو بہت اچھا ہے۔ غلوں، دالوں اور گوشت میں جو پروٹین، چربی اور شکری ونشاستی اجزا، (کاربوہائیڈریٹس)، پائے جاتے ہیں وہ معمولی حرارت پر پکانے سے ضائع نہیں ہوتے۔ مگر ترکاریوں کا معاملہ اس سے مختلف ہے اُبالنے میں ممکن ہے کہ ان کے پروٹین ضائع ہوجائیں خصوصاً جب کہ کچھ نمک بھی اُن میں شامل کیا گیا ہو۔ نمکیات حیاتین ب کے گروہ کی اکثر حیاتین خصوصاً چاول کا فاسفورس دھونے سے ضائع ہوجاتا ہے۔ دھونے سے معدنی مادّوں کا اکثر اور بیشتر حصہ دُھل کر پانی میں مل جاتا ہے۔ کھانا پکنے میں یہ مادّہ اس قدر ضائع نہیں ہوتا، جس قدر پانی سے دھونے میں ہوجاتا ہے۔ چاول کی "پیچ" کو لوگ اس کے گاڑھے پن کی وجہ سے غذائی اہمیت کی چیز سمجھتے ہیں مگر اس میں کوئی ایسی خاص بات نہیں پائی گئی۔

عام سستے قسم کے چاولوں کو صاف کرنے کے لیے بڑھیا قسم کے چاولوں کے مقابلے میں دھونا بہت ضروری ہوتا ہے تلنے سے خوراکوں کی اہمیت ضائع نہیں ہوتی، خواہ انہیں زیادہ چربی میں تلا جائے یا معمولی چربی میں۔ اگر گھی یا مکھن میں کوئی تلی جائے تو ان کی حیاتین (ا ضائع ہوجاتی ہے۔ اکثر غذاؤں کی حیاتین (اور پروٹین معمولی پکانے سے کچھ بہت زیادہ اثر پذیر نہیں ہوتے کھانے کا سوڈا (جو ایک نہایت تیز کھار ہوتا ہے) لوگ کھانے کا رنگ قائم کرنے یا جلد کھانا پکانے کی غرض سے غذاؤں میں ملا دیتے ہیں۔ اس سے حیاتین کے ضائع ہونے کے عمل میں اضافہ ہوجاتا ہے اس کے برخلاف اگر املی جیسی کوئی چیز جس میں تیزابیت زیادہ ہو، کھانے کے پانی میں ملادی جائے تو اس سے حیاتین کم ضائع ہوتی ہیں۔

ناقص غذائیت جو لوگ بچوں کے اداروں کو چلا رہے ہوں یا وہ جو غذاؤں سے عملی واسطہ رکھتے ہوں انہیں اچھی طرح دیکھ لینا چاہیے کہ آیا جو غذائیں ان کے ماتحت لوگوں کو دی جاتی ہیں وہ متوازن ہیں یا نہیں۔ غلوں کے معاملے میں خصوصیت سے دھیان دینا چاہیے کیوں کہ غلوں کی پسائی پروٹین، معدنی نمکیات اور حیاتینوں کو ضائع کردیتی ہے۔ ہندوستان میں اکثر امراض ایسے ہیں جو غذا کی کمی یا ناقص غذائیت کے باعث پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً بیری بیری کا مرض، حمل کے دوران میں کمیِ خون کے اکثر عوارض اور ہڈیوں کے امراض وغیرہ۔ بچوں کا معاملہ خاص طور پر توجہ کا مستحق ہے۔ اکثر بچے اپنی عمر سے کم وزن رکھتے ہیں۔ ان کا جسم دبلا اور قد لمبا ہوتا ہے۔ ایسے بچوں کی غذا ناقص ہوتی ہے۔ ناقص سے مراد یہ نہیں کہ انہیں کھانے کو نہیں ملتا بلکہ یہ کہ وہ غیر متوازن ہوتی ہے۔ اگر غذاؤں کی دیکھ بھال اچھی طرح ہونے لگے تو اسکول میں بچوں کے عام روگ کم ہوجائیں گے۔ جن بچوں کی غذا میں نقص ہوگا وہ سست، نڈھال، شرمیلے ہونگے۔ چاق وچوبند، شریر، تیز طرّار نہیں ہوں گے۔ کھال کی حالت ناقص غذائیت کو فوراً ظاہر کردیتی ہے۔ اگر کھال کھردری، سوکھی ہوئی اور بے رونق ہو اور اس پر چکناہٹ نہ دکھائی دیتی ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ بچے کی غذا میں بے حد نقص ہے۔ حیاتین ا کی کمی سے خاص طور پر یہ باتیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ یہ بات تو سب جانتے ہیں کہ اچھی خوراک والے مویشی یا جانور کی جلد بہت چکنی چپڑی دکھائی دیتی ہے۔ بال چمک دار ہوتے ہیں۔ اور جن جانوروں کی غذا ناقص ہوگی ان میں یہ خوبیاں نہیں پائی جائیں گی۔

یہی حالت انسان کی بھی ہے۔ عمدہ غذا پانے والے شخص کی جلد چکنی آنکھیں چمک دار اور صاف ہوں گی۔ پپوٹوں کی خشکی اور آنکھوں کی گندگی کو غذا کے ناقص ہونے کی کافی علامتیں سمجھنا چاہیئے۔ حیاتین ا کی کمی سے خصوصاً یہ باتیں پیدا ہوتی ہیں۔ منہ کا آجانا، منہ اور زبان کا موٹا ہو جانا اور زبان وغیرہ کے اکثر امراض بھی بچوں میں اس وقت ظاہر ہوتے ہیں جب وہ خراب یا ناکافی غذا سے پرورش پا رہے ہوتے ہیں۔ منہ کے اکثر امراض چاول خوروں میں پیدا ہوتے ہیں۔ کیوں کہ ان میں حیاتین ب کی کمی پائی جاتی ہے۔ اس چیز کا انسداد کرنے کے لیے اگر دودھ کا زیادہ استعمال کیا جانے لگے تو بس ٹھیک ہے۔ مسوڑھوں سے خون آنے سے بھی حیاتین ج کی کمی ظاہر ہوتی ہے۔ تازہ پھل اور ترکاریوں کا استعمال اس نقص کو دور کرتا ہے۔

غذا کے اصولوں کا خلاصہ

انسان، بالخصوص بچے صرف غلّوں پر گزارہ کر کے عمدہ صحت برقرار نہیں رکھ سکتے۔ ان کی غذاؤں میں امداد کے لیے ضروری ہے کہ دودھ، انڈے، ترکاریاں اور پھل وغیرہ ضرور شامل کئے جائیں ورنہ صحت میں نقص پیدا ہوگا۔ ان غذاؤں کو "حفاظتی" غذائیں کہا جاتا ہے کیوں کہ ان میں لحمی اجزا، حیاتینیں اور معدنی نمکیات اتنے پائے جاتے ہیں کہ وہ انسان کی جسمانی حفاظت کے لیے کافی ہوتے ہیں ان غذاؤں کو کھلانے سے کم غذائیت والی غذاؤں (مثلاً چاول) سے پیدا شدہ امراض ظاہر نہیں ہوتے۔ روغن جگر ماہی (کاڈ لیور آئل) حیاتین الف اور ج کی زیادتی کی وجہ سے بہترین "حفاظتی" حیاتین ہے۔

ہندوستان کی غذائیں اکثر ناقص ہوتی ہیں کیوں کہ ان میں "حفاظتی" غذائیں یا تو کم پائی جاتی ہیں یا ان کا تناسب صحیح نہیں ہوتا۔ ہم صحت عامہ کے کام کرنے والوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہندوستان میں لوگوں کو "حفاظتی" غذاؤں کی مقدار زیادہ کرنے کی طرف توجہ مبذول کرائیں سوسائٹی میں جن طبقوں کی خوراک کی طرف سے غفلت یا عدم توجہ برتی جاتی ہے وہ شیر خوار بچے بڑھتے ہوئے بچے، حاملہ عورتیں اور دودھ پلانے والی عورتیں ہیں۔

غذاؤں کی تحقیق اور ترتیب ذیل میں ایک مثال دے کر بتایا جاتا ہے کہ غذاؤں کی ترتیب کس طرح پیدا کرنی چاہیئے۔ فرض کیجیے کہ کوئی اسکول یا ادارہ ہے۔ اور اس ادارے کے لوگوں کی خوراک حسب ذیل چیزوں پر مشتمل ہے۔

مِیل کا چاول	۱۵٫۰۰ اونس	بھنڈی	۰٫۵ اونس
دودھ	۱۵٫۰۰ "	چولائی	۰٫۲۵ "
دال (دال ارہر)	۱٫۰۰ "	تلوں کا میٹھا تیل	۰٫۵۰ "
بینگن	۱٫۰۰ "		

اس غذا کو نیچے تصویری صورت میں ناکافی اور غیر متوازن غذا کے عنوان سے ظاہر کیا گیا ہے۔

ناکافی یا "غیر متوازن" غذا

چاول (۱۵) اونس

دودھ ایک اونس

دال ایک اونس

بے پتّے کی ترکاریاں ۱٫۵ اونس

سبز پتے دار ترکاریاں ۰٫۲۵ اونس
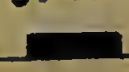
روغنی چیزیں اور تیل وغیرہ۔ اونس ۰٫۵
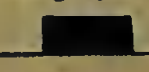
۱٬۵۰ کیلوریز ——— ایک متوسط درجے کی غذائی ضروریات سے بہت کم

صحیح "متوازن" غذا
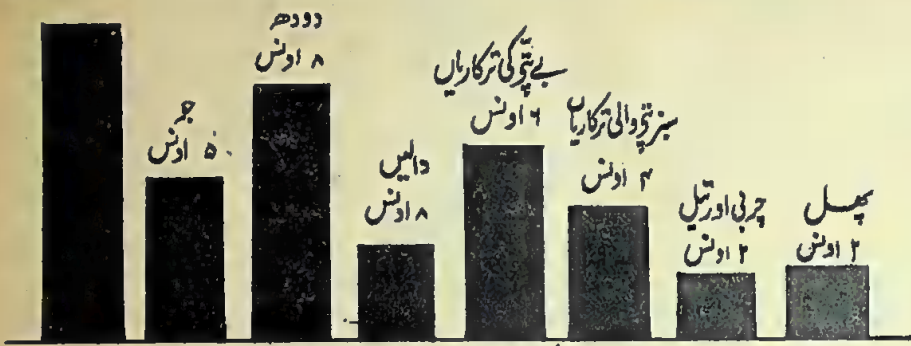
یہ تعداد ۲۶۰۰ کلوریز کے برابر ہے ۔ اور ایک متوسط درجے کی مکمل خوراک کو ظاہر کرتی ہے ۔

نوٹ اس نقشے میں غلّے کی جگہ جو دکھائے گئے ہیں ۔ اگر ان کی جگہ گیہوں کا آٹا شامل کر لیا جائے تو صولاً کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ اگر چاول کھانے والے لوگ کچھ تھوڑے سے گیہوں بھی کھایا کریں تو غذا متوازن ہو جائے گی ۔

آنے والی جدولوں کو دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ "غیر متوازن" غذا میں کلوریز (حرارت کی اکائیاں) اور نشو و نما کے دوسرے جزو کس کس مقدار میں پائے جاتے ہیں ۔

لحمی اجزاء (پروٹینز)	۳۸	گرام
چربی	۱۹	"
شکری اور نشائی اجزا (کاربو ہائیڈریٹس)	۳۵۷	"
کیلوریز (حرارت کی اکائی)	۱۷۵۰	"
کیلسیم (چونا)	۰٫۱۶	"
فاس فورس	۰٫۶۰	"
فولاد	۹٫۰۰	ملی گرام
حیاتین الف (بین الاقوامی اکائی)	۵۰۰	گرام
حیاتین ب (بین الاقوامی اکائی)	۱۶۰	"
حیاتین ج (بین الاقوامی اکائی)	۱۵٫۰	ملی گرام

اوپر کی تفصیل سے فوراً یہ بات ظاہر ہو گئی ہو گی کہ یہ غذا اپنی مقدار اور معیار کے اعتبار سے جسم کی ضرورت کے لیے ناکافی ہے اس قسم کی خوراک ہندوستان کے لاکھوں انسانوں کی عام خوراک ہے اور بطور نمونہ پیش کی جا سکتی ہے ۔

حسب ذیل طریقے سے اسی غذا کو اس قابل بنایا جا سکتا ہے کہ اسے "صحیح و متوازن" غذا کہہ سکیں ۔ مندرجہ بالا تصویری نقشے میں بھی اسی صحیح و متوازن" غذا کو ظاہر کیا گیا ہے ۔

خام (مل کا) چاول	اونس	۱۰
باجرا	"	۵
دودھ	"	۸
دال (ارہر) ۱ اونس / کالا چنا ۲ اونس	"	۳

بے پتّے کی ترکاریاں ـــــ بینگن ۲ اونس
بھنڈی ۱ ″
چھچھینڈا ۱ ″
گوار کی پھلی ۱ ″
"سیجیان" (؟) ۱ ″
} .... ۶ اونس

پتّے دار ترکاریاں ـــــ چولائی کا ساگ ۲ ″
سیجیان کے پتّے ۱ ″
پالک ۱ ″
} .... ۴٫۰ اونس

تل کا تیل .... ۲ اونس

پھل ـــــ آم ۱ ″
پکّا کیلا ۱ ″
} .... ۲ اونس

پانچ اونس باجرا اتنی ہی مقدار کے چاول کی جگہ بخوبی لے سکتا ہے اگر باجرے کو جگہ دی جائے تو پروٹین اور حیاتین بٖ کی مقدار جسم میں زیادہ مہیا ہونے لگے گی۔ دودھ کے بڑھا دینے سے کیلسیم حیاتین ا اور پروٹین کی مقدار غذا میں بڑھ جاتی ہے اور اس سے جسم نشو و نما پاتا ہے ڈالوں کی زیادتی کی وجہ سے لحمی اجزا (پروٹینز) کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے اور کیلوریز بڑھ جاتی ہیں۔ سبز پتوں والی ترکاریاں کیروٹین (حیاتین ا) کی زیادتی کا باعث ہوں گی۔ یہ چیز بقیہ غذاؤں میں مفقود ہوتی ہے۔ ان ترکاریوں کے استعمال سے حیاتین ج میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ چربی اور تیلوں کا ۲ اونس کا استعمال کیلوریز کا معتدبہ اضافہ کر دیتا ہے۔ پھلوں کا غذا میں ہونا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ حیاتین ج کی ضروریات خوب پوری ہو رہی ہیں۔ ان تبدیلیوں کے باعث حیاتین بٖ کی مجموعی مقدار جسم میں یقیناً بڑھ جائے گی۔

پس ایک "خوب متوازن غذا" کا نقشہ اس طرح تیار ہوگا۔

پروٹین	۷۳	گرام
چربی	۷۴	″
کاربوہائیڈریٹ	۴۰۸	″
حرارت کی اکائیاں	۲۵۹۰	
چونا	۱٫۰۲	″
فاس فورس	۱٫۴۷	″
فولاد	۴۴٫۰۰	ملی گرام
حیاتین الف (بین الاقوامی اکائیاں)	۷۰۰۰ سے زائد	
حیاتین بٖ (بین الاقوامی اکائیاں)	۴۰۰۰ سے زائد	
حیاتین ج (بین الاقوامی اکائیاں)	۱۷۰٫۰	ملی گرام

ایک متوسط درجے کے آدمی کے لیے کیلوریز کی مقدار پوری کرنے کے لیے اس غذا میں کافی چیزیں موجود ہیں۔ تمام نشو و نما پیدا کرنے والے عناصر خوراک "حفاظتی گنجائش" کے ساتھ اس میں پائے جاتے ہیں۔ "غیر متوازن" اور "خوب متوازن" دونوں خوراکوں میں اہم غلہ جو کھانے کے لیے دیا گیا ہو وہ چاول ہے۔ اگر چاول کی بجائے گندم یا باجرا خوراک کا بڑا جزو بن جائے تو اس حالت میں بھی غلّے اور بقیہ خوراک کا توازن وہی رہے گا جو اس حالت میں ہے۔

(باقی)

امراض کا مقابلہ کرنے کی مہم

حکومت ہند کے پبلک ہیلتھ کمشنر کا تازہ تبصرہ

سر اے۔ جے۔ ایچ۔ رسل، پبلک ہیلتھ کمشنر حکومت ہند نے ہندوستان کی صحت عامہ پر اپنی سالانہ رپورٹ اسی مہینے شائع کی ہے۔ یہ رپورٹ ۱۹۳۷ء سے متعلق ہے۔ ۱۹۳۸ء کی رپورٹ زیر تالیف ہے، جو غالباً ۱۹۳۹ء کے آخر تک شائع ہوگی۔ اس رپورٹ کا ایک کارآمد خلاصہ ہم آج ناظرین ہمدرد صحت کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ "ہمدرد صحت"

کرنل سر۔ اے۔ جے رسل نے تمہید میں لکھا ہے کہ یہ بات دیکھ کر کسی قدر خوشی ہوتی ہے کہ ہندوستان میں حفظ ماتقدم اور صحت عامہ کی تحریکوں کو فروغ حاصل ہو رہا ہے اور ایسے حالات ظاہر ہو رہے ہیں کہ صحت عامہ حقیقی معنوں میں ترقی کرے گی۔ ہندوستانیوں کی جسمانی آسائش، تن درستی اور مسرت زندگی کا مسئلہ ہر شخص کے سوچنے کی چیز ہے۔ خوشی ہے کہ اب ہندوستانی اس طرف متوجہ ہونا شروع ہو گئے ہیں۔

اس کے بعد کرنل رسل لکھتے ہیں کہ صحت عامہ کے مسائل سے عوام اب گہری دلچسپی لینے لگے ہیں۔ امراض اور جسمانی تکلیفوں کی خوف ناک دیو کا مقابلہ کرنے کے لیے اب سب جگہ لوگ آمادہ نظر آتے ہیں اور خرابی صحت کو دور کرنے کے لیے قومی نقطۂ نظر سے غور کیا جانے لگا ہے۔ کسی پبلک ہیلتھ افسر کے لیے اس سے بڑھ کر اطمینان قلب کی اور کیا بات ہو سکتی ہے کہ لوگوں میں اپنے قومی مسائلِ صحت کا صحیح ذوق پیدا ہو جائے۔

موجودہ صدی کی ابتدا سے اس وقت تک صحت عامہ کے امور و مسائل کی کیا تدریجی نوعیت رہی ہے اور کون کون سی منزلیں اس تحریک نے طے کی ہیں، اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کرنل سر رسل لکھتے ہیں:-

"ایک صحیح تصور قائم کرنے کے لیے دیکھنے والے کو چاہیئے کہ وہ ذرا دور تک دیکھے۔ تجربے کار مبصرین جب اس ملک کی گزشتہ چالیس پچاس سال کی تاریخ صحت پر نظر ڈالیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ صحت عامہ ہند کی حالت بہر طور قابل اطمینان طریقے سے ترقی کرتی رہی ہے۔ اصلاح و تدبیر کی رفتار ہر چند کہ سست رہی ہے مگر ایک خاص ضابطہ اور تدریجی نشوونما اس کی خصوصیت رہے ہیں۔ اب ہم اس رفتار کے خوش آیند نظارے لوگوں کی عام صحت پر دیکھ سکتے ہیں۔

گزشتہ دس پندرہ سال سے تو صحت عامہ کے کام اور مسائل میں خاص طور سے زیادہ ترقی ہوئی ہے اور اس بات کے یقین کرنے کے اسباب موجود ہیں کہ اگر کوئی رکاوٹ یکایک ظاہر نہ ہو گئی تو اس تحریک میں اور بھی ترقی ہوگی اور قدم اور بھی تیز پڑے گا۔ ان سالوں میں بلاشبہ ایک چیز جو نمایاں طور پر ہمیں نظر آتی ہے یہ ہے کہ حکومت اور تعلیم یافتہ آبادی نے مل کر اس ملک کی صحت کی خرابی کے اسباب تلاش کیے۔ اور ان اسباب کو دور کرنے کے لیے مل جل کر کام کیا۔ بہر حال اس ملک میں بیماریوں اور جسمانی تکلیفوں کو دور کرنے کے لیے جو کچھ کیا جا سکتا تھا کیا گیا ہے اور اُمید ہے کہ آئندہ کیا جائے گا۔"

تربیت یافتہ عملے کی ضرورت صحت عامہ (پبلک ہیلتھ) کا مسئلہ کئی پہلوؤں سے ابھی اصلاح چاہتا ہے۔ تربیت یافتہ عملے کا مسئلہ سب سے اہم ہے۔ شہروں اور دیہاتی رقبوں میں صحت عامہ کا کام کرنے کے لیے تربیت یافتہ اور صحت عامہ کے مسئلے کی اونچ نیچ سے واقف عملے کی بہت سخت ضرورت ہے۔ ۱۹۱۹ء میں جب نیا قانون حکومت ہند وضع ہوا تو صحت عامہ کے محکمے صوبوں کے احاطۂ عمل میں چلے گئے۔ اس وقت سے اس باب میں یقیناً ہم کچھ نہ کچھ تدریجی ترقی ضرور دیکھ رہے ہیں۔ بعض صوبوں میں تو اس سلسلے میں بہت کافی ترقی ہو چکی ہے۔ دوسرے صوبے بھی بہت زیادہ پیچھے نہیں ہیں۔ بہر حال یہ بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ صحت عامہ کا کام کرنے والا عملہ بہت جلد اب تمام ہندوستان میں جگہ جگہ مل سکے گا اور محض اس سبب سے کام میں جو رخنہ پیدا ہوتا تھا وہ دور ہو جائے گا۔

جب سے صحت عامّہ کے کاموں کی مرکزیت ایک جگہ سے منتقل ہو کر تمام ہندوستان کے صوبوں میں تقسیم ہوئی ہے یہ بات ضروری ہو گئی ہے کہ تمام صوبوں اور علاقوں کے صحت عامّہ کے کاموں کو ایک دوسرے سے ہم وار رکھا جائے۔ صوبوں کی سرگرمی سے مرکز اور مرکز کی خواہشوں سے صوبے آگاہ رہیں۔ اس طرح صحت عامّہ کی ترقی میں یکسانیت اور توازن پیدا کیا جائے چنانچہ اس مقصد کے لیے "صحت کی مرکزی مجلس مشاورت" (سنٹرل ایڈوائزری بورڈ آف ہیلتھ) قائم کی گئی ہے، جس میں حکومت ہند کے نمائندے، صوبوں کے وزرائے صحت، ریاستوں کے نمائندے اور مرکزی اسمبلی کے ارکان شامل ہوتے ہیں۔ ہر چند کہ اس سے بورڈ کی کوئی خاص آئینی ہیئت اور طاقت تجویز نہیں کی گئی تھی مگر اس وقت تک اس کے دو اہم اجلاس ہو چکے ہیں، اور اس کے سامنے ہمارے ملک کی صحت کے جو امور اور مسائل پیش آئے اور ان پر جو ردّ و قدح اور بحث ہوئی اس سے اس بات کا ضرور پتہ چلتا ہے کہ یہ بورڈ نہایت مفید کام کر رہا ہے اور ملک کی صحت و تن درستی کو اونچے معیار پر لانے کے لیے اس کی کوششیں ضرور کام یاب ہوں گی۔ اس کے سامنے جو میدان ہے وہ ایک عام دل چسپی کا ہے اور شاید ہی کوئی پہلو صحت عامّہ کا ایسا ہو جو اس کی نظر اور تحقیق سے باہر چلا گیا ہو۔

اس بورڈ کی مقرر کردہ ایک کمیٹی نے اپنی رپورٹ "ہندوستان میں زچگی اور بہبودیٔ اطفال کے کام" کے نام سے نہایت وسیع مطالعے اور تحقیق کے بعد شائع کی ہے۔ اس رپورٹ میں وہ پالیسی اچھی طرح بتائی گئی ہے جو ہندوستان کے مختلف صوبوں میں صحت عامّہ کے اس شعبے کے بارے میں اختیار کی جانی چاہیئے۔ اسی طرح اس بورڈ کے مقرر کردہ اور ادارے بھی صحت عامّہ کے دیگر اہم شعبوں (مثلاً جذام کی روک تھام، غذاؤں میں ملاوٹ اور جاتراؤں، میلوں اور تماشوں میں جانے میں جانے والی پبلک کے ٹیکہ لگانا وغیرہ) کی تحقیق کرتے رہے ہیں۔

مشترکہ عمومی مسائل

اس کے علاوہ بورڈ نے یہ سفارش کی ہے کہ ہر صوبے میں مقامی طور پر مشترکہ مجلسیں ماہروں کی قائم کی جائیں۔ شہری آبادی، دیہاتی آبادی، ریلوے کے ملازمین، فوجی ملازمین اور دوسری آبادیوں کی صحت کے مشترکہ عمومی مسائل کے علاوہ یہ مقامی مجلسیں صوبوں کے آپس کے معاملات اور وباؤں کی روک تھام وغیرہ کی تدبیروں پر بھی غور و فکر کرتی رہیں اور مناسب تدارک فوراً عمل میں لائیں۔ اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ صحت عامّہ کے مسائل کے باب میں مرکزی مجلس مشاورت کا دائرہ بہت وسیع ہے اور جوں جوں سال گزرتے چلے جائیں گے اس میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

دیہاتی صحت کا مسئلہ

چند سالوں سے ہندوستان میں دیہاتی صحت عامّہ کا مسئلہ بہت کافی اہمیت حاصل کر گیا ہے۔ جیسا کہ سر الگزنڈر نے ظاہر کیا ہے کہ جب سے صوبوں کو خود اختیاری حکومت ملی ہے اور انہیں وسیع اختیارات حاصل ہوئے ہیں اس وقت سے ہر جگہ یہ احساس ترقی کر رہا ہے کہ سماجی خرابیوں کا قلع قمع کیا جائے۔ اقتصادی بدحالی، صحت عامّہ کی خرابی، طریقۂ تعلیم کی اصلاح اور اسی قسم کے مسائل ہیں جو صوبوں کی حکومتوں کو اپنی طرف متوجّہ کئے ہوئے ہیں۔

صحت عامّہ کے مسائل قوم کی فلاح و بہبود کے کاموں کے ساتھ اس قدر گتھے ہوئے ہیں کہ ایک کی اہمیت دوسرے کے لیے بہت زیادہ ہو گئی ہے اور ان میں سے کسی کو بھی غیر ضروری نہیں سمجھا جا سکتا۔ حال میں کوششیں کی گئی ہیں کہ دیہات کو ترقی دی جائے اور انہیں مناسب طبی امداد بہم پہنچائی جائے۔ گاؤں میں محفوظ پانی کے نل مہیا کیے جائیں۔ حفظ ماتقدم کے وسائل پیدا کیے جائیں۔ بچّوں کی دیکھ بھال اور بہبود کا کام سنبھالا جائے اور دق، ملیریا اور جذام جیسے موذی امراض کے خلاف خاص طور پر لام بندی کی جائے۔

دیہاتی حفظانِ صحت کے معاملے میں صحت و صفائی کے قیمتی سامان مہیا کرنا عملی سیاسیات کے بالکل خلاف نظر آتا ہے۔ کیوں کہ رقبے بہت طویل و عریض ہیں اور ان میں آبادی بے حد گنجان ہے۔ محدود دیہاتی رقبوں میں مناسب طریقے پر صحت و صفائی کا انتظام کر کے دیکھا جائے تو یہ صحیح معلوم ہو سکتا ہے کہ درحقیقت ہماری ضروریات کیا ہیں۔ اس نوع کے کام کے لیے پانچ چھ صوبوں میں "راک فیلر فاؤنڈیشن فنڈ" کی مدد سے کئی "صحت گاہیں" قائم کی گئی ہیں اور ان علاقوں میں صحت کا کام بہت معقول حد تک ترقی کرتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔

خیال ہے کہ محدود علاقوں میں صحت کی حفاظت اور صفائی کا یہ کام ترقی کرتا رہے گا اور جب تمام ملک میں وسیع طریقے پر حفظانِ صحت کا مسئلہ اُٹھایا جائے گا تو یہ تجربات ہمارے لیے بہت مددگار ثابت ہوں گے۔ ان صحت گاہوں (ہیلتھ یونٹس) کے قیام کا ایک دوسرا مقصد یہ

بھی ہے کہ عملی طور پر حفظان صحت کا کام کرنے کے لیے آدمیوں کی ٹریننگ بھی کی جا سکے۔

ریسرچ کی کامیابیاں یہ بات عام طور پر معلوم نہیں ہے کہ میڈیکل ریسرچ کے معاملے میں خصوصاً گرم ممالک کے امراض کے باب میں جو کچھ بھی اس وقت تک تحقیقات ہو چکی ہیں اس کی کامیابی کا سہرا بڑی حد تک ہندوستان کے سر ہے۔

۱۸۷۶ء میں فان ڈائیک کارٹر نے میعادی بخار کے عضوی جراثیم کا پتہ چلایا اور اس کے بعد رونلڈ راس نے ملیریا پھیلانے والے مچھروں کا پتہ چلایا اور اس کے مظاہروں سے تمام دنیا کو محوِ حیرت کر دیا۔ اس کے بعد ہی "انڈین پلیگ کمیشن" مقرر ہوا جس کی تحقیقات آج بھی ہمارے لیے اس مرض کے انسداد کی بہترین بنیاد ہے۔ "کالا آزار" کے بارے میں عضوی اسباب کی تحقیق بھی ہندوستان کے ہی طبی کام کرنے والوں نے کی اور اسی ملک میں اس کے مناسب علاج کی کوششیں بھی کی گئیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ اب یہ مرض ہندوستان میں شاذ ہی دکھائی دیتا ہے۔

ہندوستان کے طبی ریسرچ کا کام کرنے والوں نے اب تک جو کارہائے نمایاں کیے ہیں یوں تو ان کی تفصیل بہت زیادہ ہے لیکن حال ہی میں ہیضے کے جراثیم عضوی کا صحیح پتہ چلا کر اُنہوں نے جو خدمت اس فن کی کی ہے اس کو تمام دنیا میں سراہا جا رہا ہے۔ چنانچہ بین الاقوامی ادارۂ صحت عامہ پیرس نے ہندوستان کے ان طبی محققین کی خوب تعریف کی ہے۔

حکومت ہند کے ماتحت کام کرنے والے ادارے، میڈیکل ریسرچ ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ ہند اور انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن نے اس وقت تک طبی اصلاح و تحقیق کے جو کام کیے ہیں اُنہوں نے ہندوستان کو ایک قابلِ فخر جگہ حاصل کرنے میں بہت مدد دی ہے۔

"انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن" کے مختلف طبی کاموں کے خرچ کا تخمینہ سات لاکھ روپے سالانہ سے بارہ لاکھ روپے سالانہ تک کیا جاتا ہے۔ میڈیکل کالجوں کے سٹاف، یونی ورسٹیوں کے پروفیسروں اور پرائیویٹ تحقیقاتی کام کرنے والوں کو تحقیقات کے لیے روپیہ دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس ایسوسی ایشن کی طرف سے مختلف یونی ورسٹیوں کے گریجوایٹوں کے لیے طبی تحقیقات کی ٹریننگ کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔ اور بہت سے لائق نوجوان اس تربیت سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ تربیت یافتہ کام کرنے والوں کا یہ جتھا روز بروز اپنی افادیت ہندوستان پر واضح کرتا رہے گا۔ کیوں کہ علمی کام کرنے والوں کا دائرہ جس قدر بڑھے گا اسی قدر ہندوستان میں امراض کا قلع قمع کرنے والی جماعت کا معیار ترقی کرے گا۔ انسدادی دواؤں کا کام روز افزوں فروغ پائے گا اور امراض اور وبائیں کم سے کم ہوتی جائیں گی۔

بندرگاہیں تین بین الاقوامی ادارے جن کا ہندوستان کی صحت عامہ اور بندرگاہی قرنطینے سے تعلق ہے یہ ہیں:۔ بین الاقوامی ادارۂ صحت عامہ پیرس، ہیلتھ آرگنائزیشن لیگ آف نیشنز اور بین الاقوامی انجمن کا دفتر سنگاپور۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے ابھی تک ۱۹۲۶ء کے بین الاقوامی میثاقِ صحت وصفائی (جنیوا) کی تصدیق نہیں کی ہے۔ مگر اس بات کی انتہائی کوشش کی جا رہی ہے کہ بین الاقوامی معیار کے مطابق بندرگاہی قوانین صحت کو لایا جائے۔ یکم اپریل ۱۹۳۶ء تک تمام بڑی بندرگاہوں کا صحتی کام مقامی حکومتوں کے اختیار میں تھا۔ مگر اس تاریخ کے بعد سے حکومت ہند نے کراچی، بمبئی، مدراس، کوچین، وزاگاپٹم، چاٹگام اور کلکتے کا انتظام اپنے قبضے میں کر کے یہاں کی صحت عامہ کے معاملات کو اور بھی زیادہ قابلِ اطمینان بنیادوں پر قائم کر دیا ہے۔

چھوت چھات کی بیماریاں اب تک تمام دنیا میں یہ خیال بلکہ یقین پایا جاتا ہے کہ ہندوستان چھوت چھات کی بیماریوں کا گھر ہے اور ساری دنیا میں جراثیم اگر پھیلتے ہیں تو ہندوستان کے گندے ذخیرے سے۔ یہ خیال تو ہندوستان کی غیر ملکی تجارت کے لیے بہت ہی مضر ہے۔ ضرورت ہے کہ اس خیال کو لوگوں کے دلوں سے دور کیا جائے۔ گزشتہ چند سالوں میں بندرگاہی صحت وصفائی کا خاص طور پر انتظام وانصرام کیا گیا ہے اور ہیضہ اور چیچک وغیرہ کے متعدی امراض کے لیے مناسب احتیاطی تدابیر اختیار کی گئی ہیں جن سے یہ امراض بڑی حد تک قابو میں آ گئے ہیں۔

غذائیت غذا کے مسئلے کی تحقیقات پر بھی خاص ترقی کی گئی ہے۔ حکومت ہند نے جمعیۃ اقوام کے ساتھ مل کر اس مسئلے کو طے کرنے کے لیے کوشش بعد میں شروع کی تھی۔ لیکن انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن کی جانب سے غذائیت کے مسئلے اور ہندوستانیوں کی صحت سے

اس کا تعلق ثابت کرنے کا کام بہت عرصے پہلے شروع کیا جا چکا تھا۔ سر رابرٹ میک کریسن نے اس سلسلے میں جو تحقیقاتی کام کئے ہیں ان کی داد نہ دینا ظلم ہوگا۔

غذائیت کے مسئلے کی تحقیقات حال ہی میں غذائیت کے مسئلے کا علمی پہلو لوگوں کی توجہ کا زیادہ مرکز بنا رہا ہے۔ لوگوں کی غذاؤں کی لیبارٹری میں تحقیق کی گئی ہے۔ لوگوں کے تجربات سے نتائج اخذ کیے گئے ہیں۔ مختلف لوگوں پر مختلف غذاؤں کے اثرات معلوم کیے گئے ہیں۔ ان سب علمی کارناموں کا مقصد یہ ہے کہ قومی حیات اور تن درستی کے باب میں ہمارے ملک کی غذاؤں کی جانچ پڑتال ہو جائے زیادہ تر لوگوں کی غذائیں ناکافی قوت والی دکھائی دی ہیں۔ ایسی حالت میں دودھ بلکہ چھاچھ تک کی اہمیت پر زور ڈالا گیا ہے۔ خصوصاً حیاتین اُکی عام کمی کو سُرخ پام کے تیل کی مدد سے دور کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ یہ روغن ہندوستان میں اب آسانی کے ساتھ مہیا کیا جا سکتا ہے۔ عملی طور پر یہ تحقیقاتیں کارآمد ثابت ہوئی ہیں۔ اس لیے بہتر یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی سفارشوں پر توجہ کی جائے جو لوگوں کی مالی حالت کے عین مطابق ہوں۔ ہندوستان ایک غریب ملک ہے اس لیے غذائیت کے مسئلے کے ساتھ اس کے مالی مسئلے کو بھی نظر میں رکھے بغیر چارہ نہیں ہے۔

ہر طبی شعبے اور تحقیقات کے کام کرنے والے دو گروہوں کے سامنے ڈائریکٹر "غذائی مرکز کونور (جنوبی ہند) نے کئی تعلیمی کورس پیش کیے اور لوگوں کو صحت عامہ کے اس کام میں ٹریننگ دینے کا بندوبست کیا۔ ان کورسوں میں شرکت کے لیے کئی صوبوں کے نمائندے اور دیسی ریاستوں کے لوگ آئے تھے۔ ان لوگوں کو علمی طریقے پر بتایا گیا کہ اپنی غذاؤں کی قدر و قیمت کو کس طرح ترقی دی جا سکتی ہے۔

لوگوں کی غذاؤں کی درستی اور صحت کے ساتھ ان کی مطابقت پیدا کرنے کے لیے یہ امر ضروری معلوم ہوا ہے کہ دودھ دینے والے جانوروں کی پرورش اور زرعی محکموں کی ترقی کے معاملے کو ضرور پیش نظر رکھا جائے۔ کیوں کہ گھی، دودھ، دہی، انڈوں اور دوسری غذاؤں کی ترقی کے بغیر کوئی مفید کام لوگوں کی تن درستی ٹھیک کرنے اور ان کی خوراکوں میں قوت پیدا کرنے کے لیے نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اسی غرض کے لیے ایک افسر مقرر کیا گیا ہے جس کا کام یہ ہوگا کہ وہ تمام صوبوں کے زرعی محکموں اور حیوانوں کی پرورش کے کام کرنے والوں کے درمیان رابطہ پیدا کرے۔ یہ شخص انسانی خوراکوں کا ماہر ہے۔ امید ہے کہ اس کی کوششیں ہندوستانیوں کے مسئلہ غذائیت کے بہت سے پیچیدہ امور کو حل کرنے میں کامیاب ثابت ہوں گی۔

اس کے علاوہ ایک "قومی مجلس غذائی" قائم کی گئی ہے جس میں غذائیت کا تحقیقاتی کام کرنے والے، دودھ دینے والے جانوروں کے محقق، زراعتی کام کرنے والے اور تعلیمی و معاشی ماہر شامل ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ صحت عامہ کے اس شعبے میں اب ہندوستان بہت کافی بیدار ہوتا جا رہا ہے۔

آئندہ عمدہ صحتیں ہوں گی سر اگزنڈر کے تبصرے سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت تک ہندوستان میں کس قدر علمی تحقیقات ہوتی رہی ہے۔ خصوصاً حال ہی میں کیا کیا کام ہوا ہے۔ زچگی کے امراض، صحت اور بہبودی اطفال کے کام، دق اور سینہ جیسے متعدی اور وبائی امراض کی روک تھام کی تدبیریں اختیار کی جا چکی ہیں۔ غرض ہندوستان کی صحت عامہ کے ہر پہلو پر نظر ڈالنے کے بعد سر اگزنڈر رسل پبلک ہیلتھ کمشنر حکومت ہند نے اپنی رپورٹ کو اس طرح ختم کیا ہے:۔

> صحت عامہ کے کاموں میں عوام و خواص بہت گہری دل چسپی لے رہے ہیں۔ امراض کو کم کیا جا رہا ہے اور صحت عامہ کے مسائل سے واقف ہونے کے لئے لوگ کوشاں ہیں۔ سرکاری اور رضاکارانہ طریق پر لوگوں کی تن درستی قائم رکھنے کی کوششیں مسلسل کی جا رہی ہیں اور عوام کی منتخب کردہ حکومتیں بالخصوص ان معاملات میں نمایاں حصہ لے رہی ہیں بلکہ بعض جگہ تو امور صحت کی وزارتیں بھی قائم ہیں اور کام نہایت سرعت و ضابطے کے ساتھ عمل میں آ رہا ہے۔ وہ اس غرض کے لئے مناسب قوانین بنا کر اپنا کام کر رہی ہیں۔
>
> ان تمام باتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ماضی کی بہ نسبت اب لوگوں میں معیار زندگی اونچا ہو رہا ہے۔ غرض اس وسیع ملک کے طول و عرض میں پبلک امور صحت سے دل چسپی فروغ پا رہی ہے۔

دانتوں کی حفاظت

جناب حکیم و ڈاکٹر محمد رحمت اللہ صاحب معروفی گورکھپور

"اگر آپ آئندہ نسلوں کو توانا اور قوم کو مضبوط دیکھنا چاہتے ہیں تو دانتوں کی حفاظت پر کامل شغف اور توجہ کے ساتھ کوشش کیجئے۔"

یہ ہیں وہ الفاظ جو پرنس آف ویلز سابق شہنشاہ برطانیہ نے ایک ڈنٹل ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے کہے تھے۔ افسوس کہ ہندوستان کی نئی نسل دانتوں کے امراض میں تیزی کے ساتھ مبتلا ہوتی جا رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کے لوگ دانتوں کی اہمیت سے ناواقف ہیں۔ یورپ میں دانتوں کی حفاظت کو اتنا اہم سمجھا جاتا ہے کہ جا بجا دانتوں کے کالج اور ہسپتال قائم ہیں، صرف دانتوں کی تعلیم کا نصاب چار سال ہے۔ اسی ایک بات سے آپ دانتوں کی اہمیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ دنیا میں دانتوں کے امراض کی بڑھتی ہوئی رو مغربی تہذیب کے "فیوض و برکات" میں سے ایک جز۔ آج سے سو برس پہلے دانتوں کے بہت سے امراض کے نام سے بھی لوگ ناواقف تھے۔ مگر تہذیب جدید کی بدولت اب یہ امراض عام ہو رہے ہیں۔ عجیب بات ہے کہ جتنی مہذب اور شائستہ قومیں ہیں ان کے دانت کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ بخلاف اس کے وہ قومیں جو تہذیب جدید کی برکتوں سے محروم ہیں۔ دانتوں کے تقریباً تمام امراض سے محفوظ ہیں۔ حالاں کہ نہ وہ منجن سے واقف ہیں نہ برش سے، نہ پوڈر و ٹوتھ پیسٹ سے۔

تہذیب جدید کا ایک پھل ہمیں یہ بھی ملا ہے کہ دانتوں کے قدیم، مفید اور سادے طریقوں کو چھوڑ کر ہم نئے فیشن کے مطابق دانتوں کو ٹوتھ برش وغیرہ سے صاف کرتے ہیں۔ حالاں کہ تازی مسواک اس سے کہیں بہتر اور کم خرچ بالا نشین ہے۔ نیم کی تازی مسواک سے دانتوں کی جراثیم مر جاتے ہیں، منہ کی عفونت زائل ہو جاتی ہے اور دانت صاف اور چمک دار ہو جاتے ہیں۔

طبیب روحانی (علیہ افضل الصلوٰۃ) نے تیرہ صدی پہلے مسواک کے استعمال کا حکم دیا اور ہمیشہ اس کی فضیلت بیان فرماتے رہے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ "اگر میری اُمت پر دشواری نہ ہوتی تو میں پانچوں وقت مسواک کے استعمال کا حکم دیتا۔" آپ نے یہ بھی فرمایا کہ "مجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے مسواک کا اتنا حکم ہوا کہ مجھے اس کے فرض ہونے کا شبہ ہو گیا۔"

مگر مسواک استعمال کرنے کی چند شرطیں بھی ہیں۔ اگر ان کو پورا نہ کیا جائے تو فائدہ کم پہنچتا ہے۔ (۱) مسواک ہمیشہ تازی استعمال کی جائے۔ (۲) مسواک کے ریشے زیادہ سخت نہ ہوں ورنہ مسوڑھوں کے چھل جانے کا خوف ہے۔ (۳) مسواک کو مسوڑھوں پر اندھا دھند سختی سے نہ رگڑیں کہ وہ چھل جائیں (۴) مسواک ہمیشہ نیم وغیرہ مانع عفونت درختوں کی ہو۔

غذا اور دانتوں کا تعلق کھانا کھانے کے بعد غذا کے چھوٹے چھوٹے ذرے دانتوں میں پھنس جاتے ہیں۔ اگر انہیں کسی تدبیر سے صاف نہ کیا جائے تو یہ ذرے متعفن ہو جاتے ہیں اور ان سے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ جراثیم ایک خاص قسم کا تیزاب پیدا کر دیتے ہیں جس سے "انیمل" (مینائے دندان) گھس جاتا ہے اور دانتوں کو سخت نقصان پہنچتا ہے، پایوریا جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

غذا جو ہم استعمال کرتے ہیں وہ بھی اپنا مفید و مضر اثر دکھاتی ہے۔ لہذا ہمیں یہ معلوم ہونے ضرورت ہے کہ کون سی غذا دانتوں کے لیے مفید ہے اور کون سی مضر؟ انسانی غذا میں تنوع زیادہ ہے۔ انسان حیوانی اور نباتی غذائیں کھاتا ہے۔ ان غذاؤں کا دانتوں پر کیا اثر پڑتا ہے اور یہ اثرات کس نوع کے ہوتے ہیں یہ سوال ذرا تفصیل طلب ہے۔

انسان کی غذا کے تین جز ہوتے ہیں۔ (۱) اجزائے لحمیہ (۲) اجزائے نشاستیہ (۳) چربی والے اجزا۔ ان تینوں میں اول الذکر اجزا دانتوں کے لیے سخت مضر ہیں۔ مگر نباتی خلیات جو پھلوں اور ترکاریوں میں پائے جاتے ہیں، دانتوں کے لیے مفید ہیں، نشاستے دار

چیزوں کے کھانے کے بعد جو لعاب دہن پیدا ہوتا ہے وہ اگرچہ بہت حد تک نقصان کی تلافی کر دیتا ہے مگر جو لوگ میدے اور نشاستے کی غذائیں زیادہ استعمال کرتے ہیں اُن کے دانتوں میں نشاستے کے چھوٹے چھوٹے اجزا رہ جاتے ہیں اور وہ متعفن ہو کر طرح طرح کے امراض پیدا کر دیتے ہیں۔ خالص شکر البتہ دانتوں کے لیے مضر ہے۔ اگر اس کو دانتوں کی تباہی و بربادی کے لیے ایک کیمیاوی شے کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ جو بچے مٹھائیاں، میدے اور نشاستے والی غذائیں زیادہ کھاتے ہیں۔ ان کے دانت عموماً کمزور اور خراب ہوتے ہیں۔

نشاستے والی غذاؤں کے استعمال کے بعد ان کی مضرت کم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ کوئی پھل ضرور کھا لیا جائے۔ اگر پھل نہ مل سکے تو گاجر، مولی، گوبھی، کچی پیاز وغیرہ بھی دانتوں کی صفائی کے لیے اچھی چیزیں ہیں۔

دانتوں کی صفائی کے طریقے دانتوں کی صفائی کے لیے سب سے عمدہ تازی مسواک ہی ہے۔ مگر موجودہ دور میں جب کہ تہذیبِ جدید کی مصروفیات انسان کو ایک منٹ کی مہلت نہیں دیتیں، تازی مسواک کا استعمال ذرا دشوار ہے، اس لیے اگر یہ میسر نہ آسکے تو پھر عمدہ برش استعمال کر لینا چاہیئے۔ آج کل چوں کہ دانتوں کے برش کا استعمال بھی بڑھ گیا ہے، اس لیے ہم برُش کی استعمال کے کچھ قواعد بیان کرتے ہیں۔

دانتوں کے بُرش بے شمار قسم کے ملتے ہیں۔ ان میں سے اچھا بُرش وہی ہے جو نہ زیادہ سخت ہو نہ زیادہ نرم۔ دانتوں کے منجن عموماً تین قسم کے ملتے ہیں۔

(۱) سفوف (ٹوتھ پاوڈر) (۲) بستہ منجن (ٹوتھ پیسٹ) (۳) سیّال (ماوتھ واش)۔

ٹوتھ پاوڈر کے استعمال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک چٹکی منجن کی لے کر دائیں ہاتھ سے خوب اچھی طرح دائیں بائیں اوپر نیچے دانتوں پر مل دیں۔ اس کے بعد ایک منٹ تک اس کو منہ میں رکھے رہیں۔ پھر برش کو دانتوں پر پھیریں کہ اوپر نیچے دائیں بائیں کوئی جگہ خالی نہ رہ جائے۔ اس کے بعد پانی سے کلّی کر کے دانتوں کو صاف کر لیں۔

اگر بستہ منجن (ٹوتھ پیسٹ) ملتا ہو تو نلکی کو دبا کر منجن باہر نکالیں اور برش لگا کر دانتوں پر ملیں اس سے منہ میں جھاگ پیدا ہوگا اسے ایک منٹ تک منہ میں روکے رہیں تاکہ منہ کے جراثیم مر جائیں اور دانتوں پر سے میل کچیل اُتر جائے۔ پھر تھوک دیں اور پانی سے منہ صاف کر لیں۔

سیال منجن بہت کم مستعمل ہوتے ہیں۔ ان کا بھی وہی طریقہ استعمال ہے جو اوپر لکھا گیا۔

ہمدرد صحت کا برتھ کنٹرول نمبر

از جناب حکیم ڈاکٹر قاضی محمد عظیم اللہ صاحب، لاہور

یقین مانیئے، برتھ کنٹرول نمبر کو دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا اس موضوع پر اتنا وافر اور کارآمد مواد آج تک اردو زبان میں نہ کسی نے بہم پہنچایا ہے اور نہ آئندہ اس برائے نام قیمت پر کسی کے بہم پہنچانے کی توقع ہے۔ باوجود آپ کی متعدد مذکورہ معذوریوں کے بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ نمبر ہمدرد صحت کے تمام سابقہ نمبروں سے سبقت لے گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمدرد صحت نے اردو صحافت میں طب کا وہ بلند معیار کر دیا، جو کسی پُرانے سے پُرانے ادبی رسالے کو بھی شاید ہی حاصل ہو۔ اللّٰھمّ زِد فزِد

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

معلومات

جراثیم کا استعمال جنگ میں جرمن جنرل اسٹاف کے سرکاری اخبار نے جنگ میں بیماریوں کے جراثیم کے متعلق حسب ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

لڑائی میں بیماریوں کے جراثیم سے کام لینے سے پہلے ہمیں خصوصیت کے ساتھ تین اہم سوالات پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ پہلا سوال یہ ہے کہ کس قسم کے جراثیم سب سے زیادہ ہلک اور نا قابل علاج اثر پیدا کرتے ہیں۔ دوسرا یہ ہے کہ ان جراثیم پھیلانے کا بہترین ذریعہ کیا ہوگا اور تیسرا یہ کہ کون سے حالات بیماریاں پھیلانے اور وبائیں طاری کرنے میں سب سے زیادہ معاون ہوتے ہیں۔

پہلے سوال کے متعلق تو یہ ہے کہ ہمیں جراثیم کی نوعیت محدود اور مختص کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس قسم کی وبائیں پھیلانا جیسی کہ زرد بخار یا گردن توڑ بخار یا چیچک ہے، بہت امید افزا ہے اور ہماری توجہ کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اس قسم کا مقصد حاصل کرنے کے لئے بس صرف اسی قدر کرنا کافی ہے کہ مکھیوں یا جوؤں کی فوجیں کی فوجیں پھیلادی جائیں جن کے خون میں ان بیماریوں کے جراثیم بھرے ہوئے ہوں، اور کروڑوں کی تعداد میں تازہ تازہ جراثیم آلود مکھیاں اور جوئیں ہر وقت تیار رکھی جائیں۔ لیکن تمام باتوں کا لحاظ کرکے اگر دیکھا جائے تو یہ مناسب ہے کہ دشمن کے ملک میں طاعون کے جراثیم پھیلا دیئے جائیں۔ طاعون کے جراثیم بہت ہی آسانی سے پیدا کر لئے جاتے ہیں۔ وہ سرد ملکوں میں اپنے زہریلے اثر کو قائم رکھتے ہیں۔ اور کبھی خطا نہیں کرتے۔

پھیلانے کا سب سے اچھا طریقہ کیا ہے؟ اس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ بہترین صورت یہی ہے کہ دشمن کے ملک میں شہری آبادی کے اندر مرض پھیلایا جائے اور جو سپاہی کہ محاذ جنگ پر ہیں انہیں چھوڑ دیا جائے۔ اگر جنگی محاذ پر وبا پھیل گئی تو اس کا اثر ہمارے سپاہیوں پر بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ وجوہ اور بھی ہیں جن کی بناء پر شہری آبادی ہی پر حملہ کرنا مناسب ہے۔ جراثیم کو دشمنوں کے ملک میں پھیلانے کے لئے ہوائی جہاز سب سے زیادہ کارآمد ثابت ہوں گے۔ ان پر اس قسم کی مشینیں لگائی جا سکتی ہیں کہ فوارے کی طرح پچکاریوں سے جراثیم آلود مکھیاں وغیرہ چھڑک دیں یا شیشے کے مرتبان یا بم اوپر سے برساتے رہیں جن میں جراثیم بھرے ہوئے ہوں تاکہ وہ زمین پر گرتے ہی ٹوٹ جائیں۔

تیسرے سوال کے متعلق یہ ہے کہ ہمیں بغور اس بات کا مطالعہ کرنا چاہیئے کہ مختلف وباؤں پر مختلف موسموں کا کیا اثر ہوتا ہے۔ اور فضا کی گرمی یا نمی جراثیم کی قوت پر اثر ڈالتی ہے۔ گرمی کے موسم میں ایسی وبائیں زیادہ موزوں ہوں گی جن کا اثر آنتوں پر ہوتا ہے جیسے پیچش اور ہیضہ اور سرد موسم کے لئے آلات تنفس پر اثر کرنے والی وبائیں زیادہ مناسب ہیں۔ اس کے علاوہ جس ملک میں وبا پھیلانی ہے اُس کی زمین کا اور لوگوں کے طرز معاشرت کا بھی لحاظ کرنا پڑے گا۔

گائے کی دودھ کی اون دو سال پہلے دینو گرانڈی ایطالیہ کا برطانی سفیر لندن میں ایک ایسی پوشاک پہنے ہوئے دیکھا گیا تھا جو ساٹھ پونڈ مکھن نکلے ہوئے دودھ سے تیار کی گئی تھی۔ فیسسٹ پارٹی کے سیکریٹری نے یہ حکم نافذ کیا تھا کہ پارٹی کے تمام جھنڈے اسی ایطالوی پیداوار کے کپڑے سے بنائی جائیں۔ اس کپڑے کا نام لینی ٹال ہے اور یہ ۱۹۳۵ء میں ایجاد کیا گیا تھا۔ یہ کیزین سے بنایا جاتا ہے۔ کیزین مکھن نکلے ہوئے دودھ کا وہ جزو ہے جو اسے دہی کے طور پر جمانے سے حاصل ہوتی ہے۔

سال ہا سال گزرے کہ دودھ اور مکھن بیچنے والی کمپنیاں اپنا بچا ہوا کیزین زمین میں دفن کر دیا کرتی تھیں۔ لیکن چند روز کے بعد یہ دیکھا گیا کہ جس زمین میں کیزین دفن کیا جاتا تھا وہ بے حد زرخیز بن گئی۔ ۱۸۹۰ء میں امریکہ کی کیزین کمپنی نے پہلی مرتبہ تجارتی اغراض کے لئے اسے تیار کرنا شروع کیا۔ اس کی تیاری کا طریقہ بہت ہی آسان ہے۔ مکھن نکلے ہوئے دودھ کو جما کر دہی بنا لیا جاتا ہے اور اس کے بعد اسے دھو کر خشک کر لیا جاتا ہے۔ خشک ہونے پر اسے پیس کر سفوف کر لیا جاتا ہے اور یہی تیار شدہ کیزین ہے۔ مکھن نکلے ہوئے دودھ میں تین فی صدی کیزین شامل ہوتا ہے۔ کیزین سب سے زیادہ کاغذ بنانے کے کام آتا ہے اور کاغذ بنانے والے تیار شدہ مال کا ستر فی صدی خرید لیتے ہیں۔ رنگ ساز اور سریش بنانے والے بھی اسے اپنے کام میں لاتے ہیں۔ کل پیداوار کا ۱۲ فی صدی وہ خرید لیتے ہیں۔

دودھ سے اون بنانے کے موجد امریکہ کے دو شخص ہیں جو حکومت امریکہ کے سرکاری کیمیا ساز ہیں۔ ایک کا نام اسٹیفن پی گولڈ ہے اور دوسرے کا ارل آف وھیٹر۔ انہوں نے کیزین سے اون تقریباً اسی طریقہ پر تیار کیا ہے کہ جس طرح سیلیولوز سے ایےین بنایا جاتا ہے۔ تیار شدہ اون خشک گھاس کے رنگ کی ہوتی ہے اور دیکھنے میں اعلیٰ درجہ کی دُھلی ہوئی اور کتی ہوئی میرینو اون کے مشابہ ہوتی ہے۔ کیزین سے بنی ہوئی اون میں کیڑا نہیں لگتا۔ موجدین کا یہ بھی دعوےٰ ہے کہ دہی جانے کی غرض سے مختلف قسم کے تیزاب دودھ میں شامل کر کے وہ اس بات پر بھی قادر ہیں کہ وہ ریشم کی طرح ملائم یا مضبوط اور سخت قسم کی اون بنا سکیں۔ اگرچہ موجدین کو بالکل صحیح اندازہ نہیں ہے کہ تجارتی مقاصد کے لئے دودھ کی اون بنانے پر کس قدر لاگت آئے گی لیکن انہیں یقین ہے کہ یہ اون بہت کافی سستی پڑے گی۔

ایسپرین کس طرح ہلاک کرتی ہے؟ کارنیل یونیورسٹی کے طبی مدرسے کے ڈاکٹر کاری ایگلسٹن نے اپنے ایک مضمون میں حسب ذیل دل چسپ بیان شائع کرایا ہے:۔ ایسپرین انسان کو اس کا درد کھو دینے کے ذریعے سے ہلاک کیا کرتی ہے۔ ہمیں درد کے متعلق غلط فہمیوں میں مبتلا نہ ہونا چاہیئے۔ درد خود ایک تکلیف دہ اور ایذا رساں چیز ہے لیکن درحقیقت ہمیں اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ درد قدرت کا سرخ جھنڈا ہے جس کے ذریعے سے ہمیں آگاہ اور خبردار کیا جاتا ہے کہ جسم کی کوئی نہ کوئی کل بگڑ گئی ہے۔ ایسپرین اس درد کو دور کر کے گویا سرخ جھنڈے کو گرا دیتی ہے اور ہم مطمئن ہو جاتے ہیں کہ سب معاملہ ٹھیک ہو گیا اور اسی اطمینان میں اس وقت تک بیٹھے رہتے ہیں جس وقت تک خرابی لاعلاج نہ ہو جائے اور کچھ بنائے نہ بن سکے۔

ہزار ہا انسان روزمرّہ صرف اس سبب سے نمونیا، سل اور امراض قلب میں مبتلا ہو کر مرتے رہتے ہیں کہ ایسپرین اُن کے درد کو دور کر کے انہیں اطمینان دلا دیتی ہے کہ کسی طرح کا خطرہ نہیں ہے۔ ایسپرین مرض کی علامات کو پوشیدہ کر دیتی ہے، اس سے حلق کا ورم دور ہو جاتا ہے، اس سے درد سر بھی جاتا رہتا ہے، اور خطرات میں گھرا ہوا شخص خود کو محفوظ تصور کرنے لگتا ہے۔ اس کے ان اثرات کی بدولت مرض چپکے چپکے اپنا کام کرتا رہتا ہے اور اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب تمام دوا دارو بے سود ہو جائے۔

نباتاتی غذا کیوں ضروری ہے؟ عام طور پر لوگوں کا یہی خیال ہے کہ ہمارے جسم سے فضلات اور غلاظتوں کے باہر نکلنے کا راستہ صرف ہماری آنتیں ہیں اور روزانہ جو پاخانہ ہم پھرتے ہیں بس وہی ایک غلاظت ہے جو ہمارے جسم سے نکلتی ہے۔

جسم انسانی کا دستور یہ ہے کہ جو غذا وہ کھاتا ہے اس کا فضلہ تو ضرور پاخانے ہی کی صورت میں خارج ہوا کرتا ہے، لیکن جسم کی دیگر غلاظتیں جمع ہو ہو کر گردوں اور بدن کی جلد کے راستوں سے پیشاب اور پسینے کی شکل میں خارج ہوا کرتی ہیں۔ گردوں اور جلد کے راستوں سے فضلات کو خارج کرنے میں ہمارے خون کے تنگ تھیلے والوں کا کام دیتے ہیں اور پانی بمنزلہ ٹھیلے کے ہوتا ہے جس پر لاد کر غلاظتوں کو شہر بدر کیا جاتا ہے۔

یہ نمک روزانہ ہمارے جسم سے چھٹانک ڈیڑھ چھٹانک کی مقدار میں خارج ہو جاتے ہیں اور ضرورت ہے کہ روزمرہ وہ کہیں سے ہمارے بدن میں داخل ہوں۔ معدنی نمکوں کو ہمارا جسم قبول نہیں کرتا اور نہ ممکن تھا کہ ہم روزانہ چھٹانک آدھ پاؤ نمک پھانک لیا کرتے۔ ہمارے جسم کی ضرورت صرف غیر معدنی یعنی نباتاتی نمک سے پوری ہو سکتی ہے اور ہماری اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے قدرت نے اپنی فیاضی سے تمام عالم نباتات ہمارے لئے پیدا کر دیا ہے۔ یہ نباتاتی دنیا گویا ہمارے جسم کے لئے کیمیاوی معمل ہیں جہاں ہمارے لئے نمک تیار ہوا کرتا ہے۔ دودھ بھی اس قسم کا نمک ہمارے بدن کے لئے مہیا کرتا ہے۔ اور خواہ ہم دودھ پئیں یا سبز ترکاریاں اور پھل کھائیں یہ نمک حسب ضرورت ہمارے جسم کو ملتے رہتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں بہت سے انسان کافی مقدار میں نہ تو دودھ پیتے ہیں اور نہ پھل اور سبزی کھاتے ہیں۔ ان لوگوں کے جسم سے غلاظتوں کا اخراج پورے طور پر نہیں ہوتا اور تمام جسمانی نظام میں ابتری پھیل جاتی ہے۔

دمے کے لئے ہیلیم یہ مشہور اور نہایت قیمتی گیس، جو پہلے جنگی غباروں کے لئے استعمال میں آتی تھی، اب دمے کے مرض کو دور کرنے کے لئے استعمال میں لائی جا رہی ہے۔ امریکہ میں بہت سے مریضوں کو، جو سانس بھی نہ لے سکتے تھے، اس گیس کی مدد سے بچا لیا گیا اور اب وہ آسانی کے ساتھ سانس لے سکتے ہیں۔

جب ان مریضوں کو دو تہائی ہیلیم اور ایک تہائی آکسیجن کا مرکب سانس لینے کے لئے دیا گیا تو ان کا سانس درست ہو گیا۔ ہیلیم ایک ایسی گیس ہے جو عام ہوا سے بہت ہلکی ہے اور نہایت خفیف ذرّوں پر مشتمل ہے۔ اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ سب سے پہلے ہیلیم گیس کا پتہ آفتاب میں لگایا گیا تھا۔ اس کے بعد اس دنیا میں اس کی سائنس دانوں کو تلاش ہوئی اور آخرکار اسے پا لیا گیا۔

جوان عمر نشے باز امریکہ کی پبلک ہیلتھ سروس کے ڈاکٹر مائیکل پیس کرنے ۷۰۲۰ مریضوں کو دیکھنے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ جوان عمر کے لوگوں کے لئے بڈھے اور ادھیڑ لوگوں کے مقابلے میں نشے بازی کے نقصانات زیادہ خطرناک ثابت ہوتے ہیں۔

آپ نے کہا کہ پہلے اس بات کے دیکھنے کی ضرورت ہے کہ شروع شروع میں نشے کا مریض کس طرح کسی خاص نشے کا عادی بنا۔ آدھے سے زیادہ مریضوں نے یہ بات بتائی کہ انہیں نشے بازی اور نشے کی دوا کھانے کی علت ۲۰ اور ۳۰ سال کی عمر کے درمیان لاحق ہوئی۔ نوجوانوں میں قدرتی طور پر نشے بازی کا جذبہ زیادہ ہوتا ہے۔ اور شاید ہی کسی شخص کو جس کی عمر پچاس سال سے اوپر ہو، کسی نشہ کا مریض اور شکار بنتا دیکھا گیا ہے۔ اگر اس سلسلے میں احتیاطی تدابیر اختیار کرنی ہوں تو شروع شروع میں ہی ان پر عمل کرنا چاہیئے۔

ہر عورت پاگل ہوتی ہے۔ ڈنمارک کے ایک پروفیسر نے عورتوں کو پیدائشی طور پر نیم پاگل قرار دیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ میں گزشتہ پندرہ برس کی تحقیق کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ عورتیں پیدائشی طور پر دماغی اعتبار سے نہایت کمزور ہوتی ہیں۔ ان کی دماغی کمزوری کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ ان میں عشق کا مادّہ ضرورت سے زیادہ پایا جاتا ہے جو دماغی کمزوری اور نیم پاگل پن کا نتیجہ ہے۔ اس کے علاوہ عورتوں میں بولنے کا مرض بھی بہت زیادہ ہے جو دماغی کمزوری کی علامت ہے نیز وہ ان چیزوں اور ان حرکات سے بہت خوش ہوتی ہیں جن سے احمق اور بیوقوف خوش ہوا کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ عورتوں میں مردوں کے مقابلے میں پاگل پن کے جراثیم بہت زیادہ ہیں۔

المونیم کا لباس دھاتوں کا تازہ ترین استعمال یہ دریافت ہوا ہے کہ ان سے بہت ہلکی قسم کے لباس بھی بنائے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ المونیم کے تاروں سے، جو ریشم کی مانند نرم ہیں، بہت ہی کم وزن کے لباس تیار کئے جا رہے ہیں۔ المونیم کا کپڑا دور سے ساٹن جیسا معلوم ہوتا ہے، اور اس میں ساٹن کی طرح شکن بھی پڑتے ہیں۔ اب تک المونیم سب سے زیادہ استعمال ہونے والی دھاتوں میں چوتھے درجے پر ہے۔ مگر توقع کی جاتی ہے کہ اس جدید ایجاد سے اس استعمال بڑھ جائے گا۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب آنریری مجسٹریٹ جودھ پور

سرمہ اکسیر نظر چھٹانک بھر صاف روئی لے کر اُسے نیم کی کونپلوں اور نیم کے پھولوں کے ساتھ کوٹ کر بتیاں سی بنالیں۔ پھر جب ڈ سوکھ جائیں تو ان کو مہندی کے دو تولے پانی میں تر کر کے سکھائیں۔ پھر سوت دو تولے کے پانی میں تر کر کے سکھائیں۔ اسی طرح سونف دو تولے، چاکسو ۲ تولے، افیون ۶ ماشے، پھٹکری گلابی ایک تولہ، مرچ سفید ایک تولہ، سرس سیاہ ایک تولہ کے پانیوں میں ایک دوسرے کے بعد تر و خشک کریں۔ اس کے بعد دوا کی چار بتیاں بنالیں۔ اور ایک چراغ میں چار تولے تل کا تیل ڈال کر ایک بتی جلائیں۔ لو کے اوپر کوئی رکابی لٹکا دیں تاکہ کاجل اس میں لگتا رہے۔ اسی طرح چاروں بتیاں جلا کر کاجل حاصل کریں۔ پھر اس سب کاجل میں مشک ۴ رتی اور زعفران ایک ماشہ ملا کر خوب حل کریں اور ایک شیشی میں بند کر کے رکھ کریں۔

فوائد:۔ اس سرمے کے بہت سے فائدے ہیں۔ تمام امراض چشم کے لیے اکسیر ہے۔ بچوں بوڑھوں کے لیے یکساں مفید ہے۔ عینک کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔

جناب حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی طوقی، کو ئلور

جامع النفع بادرنجبویہ، اسطوخودوس، گل منڈی، پوست ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ، بلیلہ، آملہ خشک، تخم خطمی، تخم خبازی، گل گاؤزبان، بہدانہ شیریں، تخم خشخاش سفید، ہر ایک ۱۰ ماشے، دارچینی ۶ ماشے، دار فلفل ۶ ماشے، پودینہ خشک ۶ ماشے، مغز پنبہ دانہ ۶ ماشے، کنجد سفید مقشر ۶ ماشے، طباشیر کبود، موصلی سفید، موصلی سیاہ، بہمن سفید، بہمن سرخ، لسان العصافیر، بیج بند، تخم اٹنگن، تخم گذر، تخم شلغم، تخم پیاز، ثعلب مصری، شقاقل مصری، ستاور، تخم تال کھانا، درنائی، تخم سروالی، تودری سفید، تودری زرد، تودری سرخ، سمندر سوکھ، میدا لکڑی، اکرکرس تج قلمی ہر ایک ۱۰ ماشے، مغز بادام شیریں مقشر، مغز اخروٹ، مغز چلغوزہ، مغز پستہ، مغز فندق ہر ایک تین ماشے، اسپوس اسپغول ۲۰ تولے، ترنجبین خراسانی مصفا ۵ تولے۔ تمام دواؤں کوٹ چھان لیں اور حسب دستور شہد خالص سہ چند کے قوام میں ملا کر ورق نقرہ ۵ عدد اور ورق طلا ۳ عدد خوب حل کر کے شیشے کے مرتبان میں رکھ لیں اور کچھ دنوں کے بعد استعمال کریں۔

خوراک ۹ ماشے سے ایک تولہ تک صبح ہی صبح عرق گاؤزباں نیم گرم ۱۰ تولے کے ساتھ۔

فوائد:۔ یہ معجون، جون ۱۹۳۹ء کو میں نے ایک مریض کے لیے تجویز کی تھی، جسے جریان اور کثرت احتلام کے ساتھ ساتھ ضعف دماغ کی وجہ سے اکثر نزلہ و زکام کا دورہ ہو جایا کرتا تھا، نیز ضعف گردہ و مثانہ، قبض اور رطوبت معدی کی شکایات بھی شامل تھیں۔ بحمد للہ کہ اس معجون سے ساری شکایتیں جاتی رہیں۔ آپ بھی موقع و محل کی مناسبت سے اسے استعمال کر کے فائدہ حاصل کریں۔

جناب حکیم حافظ محمد یوسف صاحب صدیقی، مدیر "حبیب الاطبا"

کشتہ قلعی خاص پارہ ۵ تولے، سم الفار ۲ تولے قلعی ۱۰ تولے۔ قلعی کو پگھلا کر اس میں پارہ شامل کریں۔ اس کے بعد سم الفار ملا کر ۱۰ تولے آکھ کے دودھ میں کھرل کریں۔ اس کے بعد ستار کی، برگ بھنگ، برگ حنا، اجوائن اور بھلانوہ پاؤ پاؤ بھرلے کر پانی میں پیس لیں اور حسب معمول نغدہ بنا کر دوا کی ٹکیاں اس میں رکھ دیں۔ ۲۵ سیر اُپلوں کی آنچ سے عمدہ کشتہ تیار ہو جائے گا مقدار خوراک ۲ رتی، مکھن یا ملائی میں ملا کر۔

فوائد:۔ مقوی باہ اور دافع جریان ہے۔ مادے کی کمی اور سرعت انزال کو دور کرتا ہے۔

حب آتشک رس کپور اور دار چکنا تولہ تولہ بھر لے کر ادرک میں دو دن تک کھرل کریں، پھر مونگ برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی حلوے میں رکھ کر نگل لیا کریں۔

فوائد:۔ آتشک خواہ نئی ہو یا پرانی، دونوں کے لیے یہ دوا بہت مفید ہے۔ بغیر منہ آئے یا تے وودست ہوئے شکایت جاتی رہتی ہے۔

دوائے چشم زعفران ۱ ماشہ، افیون عمدہ ۲ ماشے، پھٹکری سفید، سمندر جھاگ، نوشادر، نیلا تھوتھا، زنگار ہر ایک ۴ ماشے، صمغ عربی ۶ ماشے۔ سب چیزوں کو دو دن تک خوب کھرل کر کے رکھیں اور ایک ایک سلائی آنکھوں میں لگائیں۔

فوائد:۔ ابتدا، نزول، شب کوری، سفیدی، ناخنہ اور پڑبال وغیرہ آنکھ کے مرضوں کے لیے یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔

جناب ڈاکٹر آر۔ ایس۔ کنور صاحب، بلاس پور

اکسیر بدن عناب ۱۰ تولے، گوند چھوارہ ۲۰ تولے، پان کی جڑ ۸ تولے، برادہ آہن ۳ تولے، چنے کا بورا ۳ تولے، انگور کا رس آدھ سیر، ارنڈ کی جڑ کا چھلکا ۵ تولے، پان کے پتوں کا رس ایک پاؤ، دانہ الائچی خورد کوفتہ ۵ تولے، درخت سوہانجنے کا چھلکا ۵ تولے۔ ان سب دواؤں کو بیس سیر پانی میں بھگو کر دو آتشہ عرق کشید کریں اور دو سے چار تولے تک صبح نہار منہ پلائیں۔

فوائد:۔ مقوی اعصاب، مقوی بدن، ممسک، مہبّی، مصفّی خون اور مسمّن بدن ہے۔

اکسیر دم کشی جھڑبیری کی جڑ کا چھلکا، منقّی ہر ایک دو دو سیر پختہ، انجیر ایک سیر پختہ، دارچینی، ملیٹھی، برگ بانسہ ہر ایک ایک پاؤ پختہ، سونف ایک سیر پختہ۔ پہلے بیری کے جڑ کے چھلکوں کو ایک من پانی میں جوش دیں۔ جب بیس سیر پانی رہ جائے تو باقی دواؤں کو کوٹ کر برتن میں شامل کر دیا اور برتن چالیس روز تک دھوپ میں رکھ کر پانی صاف کر لیں۔ اگر بیمار اس دوا سے نفرت کرے تو اس کا عرق کشید کر لیں۔ دو تولے صبح اور دو تولے شام کو یہ عرق پلائیں۔

فوائد:۔ دم کشی خواہ کیسی ہی پرانی کیوں نہ ہو اس عرق سے رفع ہو جاتی ہے۔

اکسیر دنداں پھٹکری، سمندر جھاگ، مازو۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر منجن بنالیں اور ہر روز صبح اٹھ کر دانتوں پر برش یا مسواک سے ملیں

فوائد:۔ تین روز کے ہی استعمال سے دانتوں سے خون آنے کو روکتا ہے، منہ کی بدبو دور ہو جاتی ہے۔ دانتوں کی جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں

جناب حکیم انوار احمد صاحب ایاز نارڈی آصفک

لیپ پستان جو کا آٹا دہی اور سرکے میں گوندھ کر ہفتے میں تین چار دفعہ پستانوں پر لگائیں۔

فوائد:۔ پستانوں کو بڑھنے سے روکتا ہے۔

لیپ خارش مغز بادام تلخ، سنا رکی، مردار سنگ ۳،۳ درم، کنجد دس درم۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سرکے اور روغن میں پیس کر لیپ کریں۔ فوائد:۔ کھجلی کے لیے مفید ہے۔

روغن داد بڑے سوراخ دار مازوے کر نیم کوفتہ کریں۔ پھر انہیں آگ پر رکھ کر جلائیں۔ لیکن جلانے سے پہلے ایک چینی کا پیالہ مازو پر اوندھا کر رکھ دیں تاکہ مازو کا تیل اس میں جا کر لگ جائے۔ یہ تیل داد کو اچھی طرح رگڑ کر لگائیں۔ فوائد:۔ سخت قسم کے داد کے لیے نہایت مفید دوا ہے۔

جناب حکیم ابو محمد اعظم رائی پیٹ، مدراس

سفوف مسمّن بدن بادام مقشر ۱ تولہ، نشاستہ ۱ تولہ، کتیرا ۱ تولہ، نبات سفید ۳ تولہ۔ تمام چیزوں کو کوٹ چھان کر ۲-۶ ماشے دوا صبح و شام دونوں وقت گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ فوائد:۔ بدن کو یہ دوا فربہ کرتی ہے۔

منجن پائیوریا عاقرقرحا، شب یمانی۔ فل فل گرد۔ تینوں چیزیں برابر کی لے کر منجن بنالیں اور صبح وشام دانتوں پر ملیں۔

فوائد:۔ پائیوریا کے لیے یہ منجن نہایت مفید ہے۔ منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔

سفوف دافع جریان ثعلب مصری، کندر، جفت بلوط، خولنجان، تخم خشخاش سفید، مصطگی، طباشیر، گلنار۔ سب چیزیں برابر کی لے کر کوٹ چھان لیں۔ پھر ہم وزن کھانڈ ملا کر رکھیں۔ ۹ ماشے کی مقدار میں یہ سفوف صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ جریان اور احتلام کے لیے یہ سفوف نہایت مفید ہے، سرعت کو دور کرتا ہے۔

جناب حکیم لیٰسین خاں صاحب ریاست چرکھاری

سفوف کرامت شورہ قلمی ایک تولہ، ریوند چینی ایک تولہ، جوکھار ایک تولہ، زیرہ سفید ۸ ماشے۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ایک رتی سے چار رتی تک تازے پانی کے استعمال کریں۔

فوائد:۔ قلتِ حیض، درد کمر، درد پیڑو اور درد حیض کے لیے نہایت مفید سفوف ہے۔

جناب حکیم فتح محمد خاں صاحب، خان گڑھ

نارائنی چورن ستار کی ۲ پاؤ، کالادانہ ڈیڑھ پاؤ، تردی ۳ چھٹانک، نمک خوردنی ایک چھٹانک۔ سب دواؤں کو کوٹ کر شیشی میں محفوظ رکھیں اور ۳ ماشے سے ۶ ماشے تک ہمراہ گل قند کھلائیں۔

فوائد:۔ قبض کشا اور مصفی خون ہے۔ بارہا کا مجرب ہے۔ (از پنڈت رام کشن صاحب خان گڑھی)

ڈائریا پاؤڈر بیل گری، تج، گل نار، صمغ عربی ہم وزن لے کر سفوف بنائیں اور ایک ماشہ سے ۶ ماشے تک ہمراہ شربت انار کھلائیں۔ فوائد:۔ ہر قسم کے دست اور پیچش کے لیے اکسیر ہے۔ کئی دفعہ کا آزمودہ ہے (ایضاً)

کالرا پلز افیون ۳ ماشے، مرچ سرخ ۳ ماشے، ہینگ ۶ ماشے کافور ایک ماشہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر چنے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک گولی پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ فوائد: ہیضہ اور دستوں کے لیے مجرب ہے۔

سنگرہنی کپاٹ ہلیلہ سیاہ، پوست خشخاش، گیرو، کشنیز خشک، بادیان، کچور، اناردانہ، سونٹھ۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں اور ۶ ماشے یہ سفوف ہمراہ شربت انار استعمال کرائیں۔

فوائد:۔ دست، پیچش اور سنگرہنی کے لیے مفید ہے۔ اس کی پہلی خوراک اپنا اثر دکھاتی ہے۔ (ایضاً)

کورائزا مکسچر کیمفوروڈین، ایوند، امونیا کلورائڈ ۵ گرین، سوڈا اسیلی سلاس ۱۰ گرین، اکیوا ایک اونس تک، یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی تین خوراکیں استعمال کرائیں۔ فوائد:۔ نزلہ اور زکام کے لیے اکسیر ہے۔ (از لالہ چیلارام صاحب ملتانی)

اکزیما پاؤڈر کچلہ، آملہ اور سپاری کو جلا کر کوئلہ بنائیں۔ پھر اس میں گندک، طوطیا سبز، سہاگہ، کالی مرچ اور کتھ ہم وزن شامل کر کے کوٹ چھان لیں۔ پہلے زخموں پر کار بالک آئل لگا کر اوپر یہ دوا چھڑک دیں۔

فوائد:۔ نئے اور پرانے اکزیما کی مستند دوا ہے۔ (از پنڈت رام کشن صاحب خان گڑھی)

نمک شاہی نمک سنگ، نمک سانبھر، نمک سیاہ، نوشادر ہر ایک ۲ تولے، تخم کرفس، نانخواہ، فل فل سیاہ، زنجبیل، قرنفل، زیرہ سیاہ، جوزبوا ہر ایک ایک تولہ۔ سب دواؤں کو سرکۂ انگوری آدھ سیر میں ڈال کر یہاں تک جوش دیں کہ سب دوائیں ایک ذات ہو کر خشک ہو جائیں۔ اس کے بعد دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ خوراک ایک ماشہ۔

فوائد:۔ امراض معدہ کے لیے نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کو درد اور بدہضمی وغیرہ کو دور کر کے معدے کو قوت دیتی ہے۔ (ایضاً)

علم اور حکمت کے خزانے

اُردو کی طبّی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے ابھی پہلے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبّی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبّی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص میں کی ہر طبّی ضرورت کو کماحقہٗ پورا کر دیا ہے اس کی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سالگرہ کی تقریب میں ہ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جا سکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گزشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لیے دوبارہ طبع کرا لیے جائیں لیکن اس کے لیے موقع نہیں مل سکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچ سو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچ سو جلدیں مکمل کی جا سکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں چنانچہ ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانے کے بعد دفتر میں ان کی جلدیں مکمل کرا لی ہیں جو جولائی ۱۹۳۴ء سے جون ۱۹۳۵ء تک اور جولائی ۱۹۳۵ء سے جون ۱۹۳۶ء تک اور جولائی ۱۹۳۶ء سے جون ۱۹۳۷ء تک اور جولائی ۱۹۳۸ء سے جون ۱۹۳۹ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور تجدید و اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر نیز بچّوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی ۱۹۳۸ء سے جون ۱۹۳۹ء میں گزشتہ سال کا وہ عظیم الشان عورت نمبر ہے جس کی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علماء اور حکماء متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے۔

اِن جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جا سکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجیے کہ ۱۹۳۵-۳۶ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر تھا اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے پرچے جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے۔ ۱۹۳۵-۳۶ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے الاطفال کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچّوں کی پرورش اور ان کی طبیعت اور ان کے کھیل اُن کی عادات و اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر انگریزی زبان کے طبّی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچّوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچے سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اُردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ ۱۹۳۸ء کی جلد میں گزشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون ۱۹۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شائقین اور قدر شناس کے اس کو سستا ہی سمجھیں گے۔ ۱۹۳۸-۳۹ء کی جلد میں پچھلے سال کا عظیم الشان دق نمبر اور گیارہ مہینے کے پرچے شامل ہیں۔ دق نمبر وہی ہے جس میں چودہ مضامین یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ براعظموں کے ہیں۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبّی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے صدہا مجرّب نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑے گی۔ یہ رقم ۲ روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۱۰۶۲ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر ہر جلد میں ۱۰۰ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دلچسپ مرقعے، کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطبّاء ہی کے لیے ضروری نہیں بلکہ عوام اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریں گے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچے کے مضامین سے ہو جائے گا ہماری زبان کے نہ صرف طبّی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس کے حلقے میں ہندوستان بھر کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے۔

مینجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں دہلی

دقّ المحبّتہ

از جناب مولانا سید ظہور احمد صاحب، دہلی

شیخ اکبر علی شہر کے خوش حال لوگوں میں سے تھے۔ اُنہیں ورثے میں تین سو روپے ماہوار کی جائداد ملی تھی۔ آدمی منتظم اور باسلیقہ تھے۔ اس لیے یہ آمدنی ان کے مصارف کے لیے کافی سے کچھ زیادہ تھی۔ وہ پُرانے زمانے کے تعلیم یافتہ بزرگ تھے۔ اُنھوں نے اردو فارسی کی مکتبی تعلیم حاصل کی تھی۔ حساب وکتاب اور خاص کر زمینداری کے اصُول اور معاملات سے اچھی طرح واقفیت رکھتے تھے۔ بہی کھاتہ اور خسرہ کھتونی کے تو ایسے ماہر تھے کہ ان کا منشی کاغذات پیش کرتے ہوئے ہمیشہ خوف کھاتا تھا کیوں کہ شیخ صاحب کی دوربین نگاہیں پہلے ہی لمحے میں غلطیاں معلوم کر لیتی تھیں۔

شیخ صاحب اگرچہ نئی تعلیم سے ناآشنا تھے تاہم اپنی روشن خیالی اور معاملہ فہمی کی بنا پر اُنہوں نے اپنے صاحب زادوں کو انگریزی تعلیم دلوائی تھی۔ بڑے صاحب زادے تو بی۔ اے۔ کی ڈگری حاصل کر چکے تھے اور دو چھوٹے لڑکے اسکول میں پڑھ رہے تھے۔ شیخ صاحب کے بڑے صاحب زادے اختر علی نہایت خلیق، خوش مزاج اور خوش رُو نوجوان تھے۔ لیکن بدنصیبی سے آج کل صاحب فراش تھے اور مرض بھی ایسا تھا جس کا نام موت کا دوسرا نام ہے یعنے دق۔ ان کا ٹمپریچر صبح کے وقت ۹۸ یا ۹۹ ہوتا تھا۔ دوپہر سے بڑھ کر شام کے وقت سو تک پہنچ جاتا تھا کبھی کبھی موسمی تغیر یا معمولات کی تبدیلی سے بخار سو سے بھی بڑھ جاتا تھا۔

بے چارے اختر کا یہ مرض ایک دل گداز حقیقت پر مبنی تھا جن دنوں وہ بی۔ اے کا امتحان دینے کے بعد بے چینی کے ساتھ نتیجے کا انتظار کر رہا تھا اُسے ایک دوست سے ملنے کے لیے آگرے جانا پڑا۔ اس دوست کے ہاں وہ ایک بالاخانے پر ٹھیرایا گیا۔ اِس بالاخانے کے محاذ میں ایک اور بالاخانہ تھا جس کے کھلے ہوئے دریچے اندرونی مناظر کو بے نقاب کر دیتے تھے۔ اختر نے پڑوس کے اس بالاخانے پر کیا دیکھا؟ حسن مجسم، ناز سراپا پندرہ سولہ سال کی ایک لڑکی، جس کے چہرے کی معصومیّت اور سادگی بتا رہی تھی کہ وہ دوشیزہ ہے۔ حُسن کی یہ تجلّیاں سادہ دل نوجوان کے لیے عموماً خرمن سوز ثابت ہوتی ہیں۔ غریب اختر بھی پہلی نگاہ میں صبر و ہوش کی کائنات کھو بیٹھا۔ یہ منظر زیادہ عرصے تک قائم نہیں رہا اور یہ دل ربا تصویر اختر کے دل پر اپنے خوں چکاں نقش و نگار چھوڑ کر رخصت ہو گئی۔

اختر، جو ایک مسلم کالج کا گریجوایٹ تھا، اور جس نے مشاہیر یورپ کی فلسفیانہ تعلیمات کا کافی مطالعہ کیا تھا، اُس بچے کی طرح اداس تھا، جسے ایک کھلونا دیا گیا ہو اور پھر چھین لیا گیا ہو۔ اختر کی اُداسی، خاموشی اور خیال آرائی پر زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ چائے کی ٹرے لئے ہوئے ایک خادمہ نمودار ہوئی اور چند منٹ میں اس کا میزبان دوست بھی مقابل کرسی پر نظر آیا۔ اختر کے میزبان کو اس کے دلی تاثرات کا بالکل پتہ نہ تھا۔ اختر نے باتوں باتوں میں پڑوس کے رہنے والوں کا حال پوچھا لیکن اُس نے مطلق لاعلمی ظاہر کی۔

اس مکان میں اختر کا قیام آٹھ دس روز رہا اور اس دوران میں بار بار آنکھیں آپس میں دوچار ہوتی رہیں۔ ادھر جمی ہوئی نگاہیں، جن سے شوق کی بارش ہو رہی تھی، اور اُدھر گلابی ہونٹوں پر تبسّم کی لہریں ثابت کر رہی تھیں کہ "دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی"۔ ایک دن اختر نے جرأت کر کے ایک نامۂ محبّت بھی "بادِ صبا" کے توسّط سے پہنچا دیا۔ اس میں اُس نے اپنا نام اور مفصل پتہ درج کر کے خط وکتابت کی خواہش کی تھی۔ اس خط کا جواب کچھ دیر قائم رہنے والی اور پھر تبسم کے ساتھ جھک جانے والی نظر کے سوا کچھ نہ تھا۔ بہرحال اپنے والد کی طلبی پر اختر بادلِ ناخواستہ اپنے گھر واپس آگیا۔

دو تین دن کے بعد امتحان کا نتیجہ شائع ہوا۔ اور خدا کے فضل سے وہ کامیاب تھا۔ گریجوایٹ بن جانے کے بعد ماں باپ کی نظر میں اس کی اہمیّت بڑھ گئی تھی اور کسی قدر حقِ آزادی اُس کے لیے تسلیم کر لیا گیا جس کی بنا پر وہ موقع نکال کر ایک دفعہ اور آگرے پہنچا۔ اور اپنے دوست کے

بالاخانے پر مقیم ہوا لیکن ایک ہفتہ مسلسل قیام کرنے پر بھی وہ اپنے مقصد میں ناکام رہا۔ پڑوس کے بالاخانے پر اس نے سب کو دیکھا لیکن نہ دیکھا تو اُس ماہ پیکر کو جس کی تمنا اُسے وہاں کھینچ کر لے گئی تھی۔ آخر وہ "ہمہ شوق آمدہ بودم ہمہ حرماں رفتم" پڑھتا ہوا وطن واپس ہوا۔

گھر آئے ہوئے ابھی ایک ہفتہ گزرا ہوگا کہ اُسے ایک لفافہ موصول ہوا۔ اس لفافے نے آتش شوق کو اور بھڑکا دیا۔ رسم الخط پاکیزہ، عبارت دل کش، لفظ لفظ میں رعنائی، اور حرف حرف میں دل ربائی، پردے پردے میں اظہار اشتیاق، آگرے کی دعوت، تاج محل میں نظارۂ قریب کی اُمید، خط کی راقمہ کا نام "عالم آرا" تھا۔ کون عالم آرا؟ وہی جس نے آگرے میں اختر کو بہ یک نظر بندۂ بے دام بنا لیا تھا۔

یہ خط ملتے ہی اختر نے پھر سفر کی تیاری کی۔ یہ سفر پہلے سے بھی زیادہ کامیاب ثابت ہوا "لیکن بڑھی نہ بات سوال وجواب سے" ایک ہفتہ ایک خواب کی طرح گزر گیا۔ اس کے بعد نظاروں کا سلسلہ ایک دم موقوف ہوگیا اور اختر کو دل تھامے ہوئے گھر واپس آنا پڑا۔ اس طرح کے دو تین موقعے اور پیش آئے اور عالم آرا کی محبّت اختر کے دل میں پتّھر کے نقش بن کر رہ گئی۔

محبّت اپنے ساتھ مشکلوں اور مصیبتوں کا ایک طوفان لے کر آتی ہے۔ اُس کی ابتدا دل فریبیوں سے ہوتی ہے۔ اختر بھی اس اصول سے مستثنیٰ نہ رہ سکا۔ محبّت کی ان ابتدائی منزلوں کے بعد مشکلوں نے آ کے گھیر لیا۔ اختر کے والد دو بھائی تھے اکبر علی اور اصغر علی۔ والد کے انتقال پر جب جائداد تقسیم ہونے لگی تو دونوں بھائیوں میں اختلاف ہوگیا۔ یہ اختلاف دونوں بھائیوں اور ان کی بیویوں میں اس قدر بڑھا کہ ایک دوسرے کی شکل سے بے زار ہوگیا۔ شیخ صغر علی دوسرے مکان میں چلے گیے اور ملنا جلنا بالکل موقوف ہوگیا۔ ان واقعات پر سترہ سال گزر گئے۔ چوں کہ شیخ اصغر علی نے ملازمت اختیار کی تھی اس لیے وہ زیادہ تر پردیس میں رہے اور اب پنشن لے کر وطن میں آ گئے تھے۔ وطن میں آتے ہی وہ یکایک بخار میں مبتلا ہوئے اور زندگی کی اُمید باقی نہ رہی۔ شیخ اکبر علی کو جب چھوٹے بھائی کا یہ حال معلوم ہوا تو خون نے جوش مارا اور وہ بیوی بچوں کو ساتھ لے کر بے اختیار ان کے گھر چلے گئے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ اختر آگرے گیا ہوا تھا۔ سترہ سال کے بعد دونوں بھائی باہم مل کر دیر تک روتے رہے۔ لیکن اس گریہ وزاری اور بھائی کی اچانک ملاقات کا نتیجہ شیخ صغر علی کے حق میں بہت خوش گوار نکلا۔ اُنہیں شدّت کے ساتھ پسینہ آیا اور رفتہ رفتہ بخار اُتر گیا۔ دو تین دن میں بخار کا اثر بالکل زائل ہوگیا اور جسم میں کچھ قوت آنے لگی۔

اب دونوں بھائی ادھیڑ عمر کی منزل میں تھے طبیعتوں کا جوش سکون سے بدل چکا تھا۔ اُنہوں نے پچھلے سب واقعات فراموش کر دیئے۔ شیخ اکبر علی کو معلوم تھا کہ چھوٹے بھائی کی مالی حالت ان سے بہتر ہے۔ اولاد میں صرف ایک لڑکی تھی جس کا نام صغریٰ تھا۔ صغریٰ کو دیکھ کر شیخ اکبر علی اور اُن کی بیوی حیران رہ گئیں۔ حسین، نازنین، اندھیرے گھر کا اُجالا، چال ڈھال انتہائی نستعلیق۔ دونوں کا ذہن ایک ساتھ اختر کی طرف منتقل ہوا کہ اس سے اچھی بیوی اختر کو نہیں مل سکتی۔ لاکھوں روپے کی تنہا وارث، حسب ونسب کا پوچھنا نہیں۔ یہ حسن وجمال، یہ شائستگی، یہ تعلیم۔ میاں بیوی نے باہم مشورہ کر کے اختر کا پیام دیا۔ اختر خوش رُو تھا۔ گریجوایٹ تھا۔ خوش حال باپ کا بیٹا تھا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ بھتیجا تھا۔ شیخ صغر علی کے پاس اس کے سوا جواب ہی کیا تھا کہ "آپ کی لڑکی ہے آپ کو اختیار ہے"۔

الغرض یہ بات طے ہوگئی۔ اختر جب آگرے سے واپس آیا تو چچا کے آداب کو گیا۔ اس کی خواہش تھی کہ صغریٰ کو بھی دیکھے اور فیصلہ کرے کہ اُس کے انتخاب اور ماں باپ کے انتخاب میں کیا فرق ہے۔ لیکن ہندوستانی رسم درواج سے وہ شاید بے خبر تھا کہ پیام دیے جانے کے بعد ناممکن تھا کہ سسرال کا کوئی آدمی لڑکی کا سایہ بھی دیکھ سکے چہ جائیکہ منگیتر۔ البتہ جب وہ واپس ہونے لگا تو اُس نے ایک سیاہ فام نوجوان لڑکی کی جھلک پس پردہ ضرور دیکھی جس کے بدنما نقش ونگار اس کی حسن پرست آنکھوں کے لیے بہت زیادہ تکلیف دہ تھے۔ اس کے فلسفیانہ دماغ میں خیالات کا ہجوم تھا اور وہ انسانی طبائع کے اختلاف پر غور کر رہا تھا۔ "اماں جان اس لڑکی کو خوب صورت کہتی ہیں۔ صرف اس لیے کہ ایک بڑی جائداد اور شاہانہ جہیز اس کے ساتھ آنے والا ہے۔ لیکن ان کو اور ابّا جان کو معلوم نہیں کہ اگر ایک سلطنت بھی اس لڑکی کے جہیز میں آئے تو مجھے منظور نہیں۔ میں صرف 'عالم آرا' کا ہوں۔ 'مرا عہد یست با جاناں'، میں مر جاؤں گا لیکن اس عہد کے خلاف نہیں کروں گا"۔

ان واقعات پر چھ مہینے گزر گیے۔ اختر اس دوران میں کئی بار آگرے گیا لیکن اُسے ہمیشہ ناکامی ہوئی۔ تفتیش اور تلاش میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ لیکن عالم آرا کا سُراغ نہ ملا۔ کوئی خط نہیں، کوئی خبر نہیں۔ ادھر یہ ناکامیاں تھیں اور اُدھر ماں باپ شادی کے اہتمام میں

لگے ہوئے تھے۔ اختر نے جب دیکھا کہ معاملات تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں تو اُس نے بعض ہم عمروں کے ذریعے سے باپ کو اپنے خیالات سے آگاہ کیا کہ وہ کسی طرح چچا کی بیٹی سے شادی کرنے پر رضامند نہیں۔ شیخ اکبر علی اگرچہ روشن خیال تھے لیکن نہ اس قدر کہ بیٹے کی اس جسارت کو گوارا کر لیتے۔ اتنا سننا تھا کہ وہ برس پڑے۔ اختر کو بہت بُرا بھلا کہا۔ اس معاملے میں اختر کی والدہ بھی اپنے شوہر کی ہم خیال تھیں۔ اختر کو اتنا مجبور کیا گیا کہ اس کے سامنے دو راہیں تھیں۔ یا چچا کی بیٹی سے شادی کرے یا ماں باپ سے تعلقات توڑ لے۔ اگر اسے عالم آرا کا سراغ معلوم ہوتا تو شاید ماں باپ سے وہ تعلقات منقطع کر لیتا لیکن وہ بالکل تاریکی میں تھا۔ اس لیے اس کا دل شدید کش مکش میں مبتلا ہو گیا۔ اس کش مکش سے غم و غصے کی جو کیفیتیں پیدا ہوئیں، دل میں بیٹھا بیٹھا دور رہنے سے جو مستقل اضمحلال رونما ہوا اور خورد و خواب میں جو فرق آیا ان سب کا نتیجہ یہ ہوا کہ اختر کو بخار رہنے لگا، ایک خاص قسم کا بخار۔ دھیمی آنچ جو ہر وقت قائم رہتی تھی۔ بڑھتی تھی لیکن گھٹتی نہ تھی۔ چہرے کی تازگی رخصت ہو گئی۔ ہاتھ پاؤں کی طاقت جواب دینے لگی، رفتہ رفتہ صاحبِ فراش ہو گیا۔

ماں باپ کو اپنے نوجوان اور لائق بیٹے کی علالت سے بہت فکر ہوا۔ علالت کے اسباب سے وہ بالکل بے خبر تھے۔ شیخ اکبر علی شادی بیاہ کے معاملے میں بہت تنگ خیال تھے۔ وہ بیٹے کے لیے کوئی حق فرض نہیں کر سکتے تھے۔ ان کے نزدیک حُسن و محبت محض بے معنی الفاظ تھے۔ ان کے خیال میں ہر عورت بیوی بن سکتی تھی اور تعلقات زن و شوہر کا دوسرا نام محبت تھا۔ بہرحال اُنہوں نے اختر کا علاج شروع کیا۔ کچھ اپنی قدامت پسندی کی وجہ سے اور کچھ اپنے ذاتی تجارب اور مشاہدات کی بنا پر وہ ڈاکٹری کے مقابلے میں طبِ یونانی کو بہت پسند کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مقامی طبیب کا علاج شروع کیا گیا جن کی قابلیت مسلّمہ تھی اور جن کے دستِ شفا سے ہزارہا مریض شفایاب ہو چکے تھے۔ حکیم صاحب نے اختر کو دیکھا۔ مرض کی روداد سُنی۔ کئی دن تک قارورہ ملاحظہ فرمایا اور آخر کار تشخیص کیا کہ اختر دق میں مبتلا ہے۔ لیکن دق کا پہلا درجہ ہے جو عموماً علاج پذیر مانا جاتا ہے۔ دق کا نام سن کر شیخ اکبر علی کے ہوش اڑ گئے۔ اور ان کی بیوی نے رو رو کر اپنا بُرا حال کر لیا۔ شیخ صاحب کے احباب نے صلاح دی کہ علاج یونانی رکھیے لیکن یہ ضروری ہے کہ ڈاکٹروں اور ویدوں سے بھی مشورہ کر لیجیے۔ صرف ایک طبیب کی رائے پر کاربند ہو جانا مناسب نہیں شیخ صاحب کو احباب کا یہ مشورہ پسند آیا۔ اُنہوں نے ایک ہفتے میں کئی ڈاکٹروں اور ویدوں کو بلا کر دکھایا لیکن سب کا متفقہ فیصلہ یہی تھا کہ اختر کو دق ہے۔

ایک مہینہ گزر گیا حکیم صاحب نے کئی نسخے تبدیل کیے۔ پسینہ لانے کی کوشش کی۔ پرہیز اور غذا کا اہتمام کیا۔ سب کچھ کیا لیکن اختر کی حالت میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی۔ وہی درجۂ حرارت، وہی سقوطِ اشتہا، وہی اضمحلال، وہی عزلت نشینی، بات چیت سے نفرت، ہنسی اور مسکراہٹ کا نام نہیں۔ ہر وقت ایک محویت کا عالم اور چلنے پھرنے میں تکلف۔ اسی دوران میں شیخ صاحب کے ایک دوست میر صاحب آگرے سے تشریف لائے۔ آج کل شیخ صاحب کے ہاں سب سے بڑا موضوعِ سخن اختر کی علالت تھی۔ میر صاحب نے جب یہ حال سنا تو آگرے کے ایک سن رسیدہ طبیب کے علاج کا مشورہ دیا اور بتایا کہ وہ دق کے علاج میں ید طولےٰ رکھتے ہیں۔ غور و بحث کے بعد شیخ صاحب، ان کی بیوی اور ایک دو نوکر میاں اختر کو لے کر آگرے پہنچے۔ یہ وہی آگرہ تھا جہاں دق کے جراثیم اختر کے دل و جگر میں داخل ہوئے تھے۔ اسٹیشن آتے ہی دل دھڑکا۔ حافظے نے ایک ایک کر کے گزشتہ مناظر پیش کیے۔ دل میں ایک درد اُٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اختر کسی نہ کسی طرح اپنے دوست کے ہاں گیا۔ بالا خانے پر پھیرا اِدھر اُدھر دیکھا لیکن اب وہاں کیا تھا۔

دوسرے دن شیخ صاحب بیٹے کو ساتھ لے کر میر صاحب کے توسط سے حکیم صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حکیم صاحب نے اختر کو سر سے پاؤں تک دیکھا۔ بڑی توجہ کے ساتھ حال پوچھا۔ بہت سے سوال ایسے کیے جن کا تعلق طب سے نہ تھا بلکہ اختر کی پرائیویٹ زندگی سے تھا۔ اس کے بعد اختر کو دوسرے کمرے میں بھیج کر شیخ صاحب کی طرف مخاطب ہوئے اور ایک عالمانہ تقریر کی جس میں فرمایا کہ "حضور والا اسباب دق دو قسم کے ہیں، سابقہ اور بادیہ۔ جہاں تک صاحب زادے کے حالات معلوم ہوئے ہیں ان کے مرض کا سبب اسباب سابقہ میں نظر نہیں آتا۔ اس سے پہلے نہ ان کو کسی قسم کا بخار آیا، نہ تپ لرزہ کی شکایت ہوئی نہ ان کے اعضائے اندرونی میں ورم ہے نہ ان کے پھیپھڑے، سینے اور پہلو میں کبھی درد اُٹھا۔ نہ نزلہ ہوا، نہ سدّہ نہ ماساریقا نے ستایا۔ نہ معدہ و جگر میں ایسی حرارت پیدا ہوئی جو دل تک پہنچ کر دق کا باعث ہوتی۔ میرے خیال میں

ان کا مرض اسباب بادیہ پر مبنی ہے۔ بی۔ اے تک تعلیم حاصل کرنے میں طالب علم کو ایسے مواقع، تکان، بے خوابی اور بے اعتدالی کے پیش آسکتے ہیں جن سے وہ اس مرض میں مبتلا ہو جائے لیکن آپ کے صاحب زادے تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد عرصے تک تن درست رہے۔ اب ان کے غم وغصے کے سوا اور کوئی سبب نہیں جس پر ان کا مرض مبنی ہو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کہیں شادی کرنی چاہتے ہیں اور آپ سختی کے ساتھ اس کی مخالفت کر رہی ہیں اگر آپ ان کی تن درستی چاہتے ہیں تو اس کی بہترین صورت یہی ہے کہ جہاں اُس کی مرضی ہے وہاں اُس کی شادی کر دیں۔ یہی علاج علامہ قرشی اور شیخ علیہ الرحمۃ نے تجویز کیا ہے۔"

شیخ صاحب حکیم صاحب کی گفتگو سن کر حیران رہ گئے۔ جو کچھ اُنھوں نے بیان کیا تھا وہ بالکل واقعہ تھا۔ البتہ شیخ صاحب کو یہ معلوم نہ تھا کہ میاں اختر اپنی شادی کہاں کرنی چاہتے ہیں۔ حکیم صاحب نے اس طویل گفتگو کے بعد ایک نسخہ لکھ دیا اور فرمایا "اصل علاج میں نے بتا دیا ہے اگر اس کا انتظام آپ نے کر لیا تو مریض کی شفایابی یقینی ہے ورنہ ان نسخوں میں کیا رکھا ہے۔ اوسوں سے پیاس نہیں بجھتی۔"

ایک دو دن قیام کر کے شیخ صاحب مع متعلقین وطن کو واپس ہوئے۔ وہ حیران تھے کہ کیا کریں۔ ماں باپ کی محبت بھی کیا چیز ہے۔ بیٹے کا یہ حال دیکھا تو اپنی مرضی کے خلاف اس بات پر رضامند ہو گئے کہ اختر جہاں چاہے اپنی شادی کر لے۔ اختر کو جب ماں باپ کی اجازت کا حال معلوم ہوا تو اُسے بہت خوشی ہوئی۔ لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ اس اجازت سے کیوں کر فائدہ اُٹھائے۔ اُسے بدستور بخار آ رہا تھا۔ ناتوانی میں کوئی کمی نہ تھی لیکن اُس نے یہ ظاہر کر کے کہ آگرے کے حکیم صاحب کا نسخہ مفید ثابت ہوا ہے ایک بار اور آگرے کا سفر کیا۔ اپنے دوست کے ہاں ٹھیرا اور اسے تمام حالات سے آگاہ کیا۔ دوست نے حتی الامکان اپنے پڑوسی دوستوں سے تحقیق کیا لیکن افسوس کہ ایک ہفتے کی جدوجہد میں بھی کوئی نتیجہ خیز بات معلوم نہیں ہوئی۔ اسی دوران میں کئی کرائے دار اس مکان میں جو اختر کی بربادی کا باعث ہوا تھا آ کر رہے اور چلے گئے۔ الغرض کسی طرح معلوم نہ ہو سکا کہ اختر کو جس گل رعنا کی جستجو تھی وہ کس چمن کی بہار تھا۔ ایک ہفتے کے بعد اختر ناشاد و ناکام گھر واپس آ گیا۔ اس کا اضمحلال اب بڑھ گیا تھا بدن میں خون کی مقدار روز بروز کم ہوتی جاتی تھی۔ شیخ صاحب کو جب معلوم ہوا کہ اختر جس لڑکی سے شادی کرنی چاہتا ہے اس کا سراغ نہیں ملتا تو اُنھوں نے اطبا سے مشورہ کیا اور تمام روداد سنا کر دریافت کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ اطبا نے کہا "ہماری رائے میں اختر کی شادی کر دی جائے۔ ہمیں ۵۰ فی صدی یقین ہے کہ وہ تن درست ہو جائے گا۔"

شیخ اکبر علی کو اطبا کا یہ مشورہ بہت پسند آیا۔ اس کے دو سبب تھے۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنے بیٹے کی تن درستی کے آرزومند تھے۔ دوسرے یہ کہ وہ کسی طرح نہیں چاہتے تھے کہ بھائی کی دولت کہیں اور جائے اور اس کا بہترین ذریعہ یہی تھا کہ اختر کی شادی صغریٰ سے ہو جائے۔ اُنھوں نے اختر کے احباب سے کہا کہ وہ اختر کو اس شادی کے لیے آمادہ کریں۔ ساتھ ہی یہ بھی وعدہ کیا کہ اختر جس لڑکی سے شادی کرنی چاہتا ہے اگر اس کا سراغ مل گیا تو اختر کو دوسرے نکاح کا اختیار ہوگا۔ اس طرح وہ ماں باپ کی خوشی کے ساتھ اپنے دل کی خوشی کا ذریعہ نکال سکتا ہے۔

اختر کو جب یہ حال معلوم ہوا تو وہ بہت رویا۔ اس نے کہا جب مرض لاعلاج ہے تو اس کے ساتھ ایک بے گناہ کی زندگی کیوں برباد کی جا رہی ہے۔ ساتھ ہی وہ صغریٰ کے تصور سے کانپ اٹھا کیوں کہ اُس کا بھیانک چہرہ ابھی تک اس کے دماغی قویٰ کو ڈرا رہا تھا۔ کئی دن تک وہ اسی غور و فکر میں مبتلا رہا۔ آخر ماں باپ کا اصرار اس کے جذبات و خیالات پر چھا گیا اور اس نے ایک قیدی کی طرح اپنے آپ کو حوالے کر دیا۔ شادی کی طیاریاں ہونے لگیں۔ بہت کچھ سامان پہلے سے طیار رکھا تھا۔ اس لیے آٹھ دس روز میں تمام ضروریات مکمل ہو گئیں۔ شیخ صغر علی کو ان کے سسرال والوں نے سمجھایا اور بعض احباب نے بھی مشورہ دیا کہ اختر دق میں مبتلا ہے۔ اس کے ساتھ شادی کر کے لڑکی کی زندگی تباہ نہ کیجیے لیکن شیخ صغر علی کی عادت تھی کہ جس بات کا فیصلہ کر لیتے پھر اس پر ہمیشہ قائم رہتے تھے اور ان کی اسی عادت کا نتیجہ تھا کہ سترہ سال تک بڑے بھائی سے ملنا جلنا موقوف رہا۔ شیخ صغر علی نے کسی کی بات نہیں سُنی اور ہر مخالف کو یہی جواب دیا "میں زبان دے چکا ہوں۔ اپنے قول سے نہیں پھر سکتا اگر لڑکی کی قسمت اچھی ہے تو اختر شادی کے بعد تن درست ہو جائے گا۔ وہ شادی کے دوسرے دن بیمار ہو جاتا تو کوئی کیا کرتا۔ بندے کو چاہیے کہ تقدیر الٰہی پر بھی بھروسہ کرے۔"

بہر حال تاریخ مقررہ پر شادی ہو گئی۔ صغریٰ بیاہ کر اختر کے گھر آ گئی۔ شب کو سب نے گھیر کر اختر کو کمرۂ عروسی میں پہنچایا۔ اختر کمرۂ عروسی میں

اس طرح پہنچا جس طرح ایک جانور مذبح میں پہنچایا جاتا ہو۔ بہت اُداس، بہت مضمحل، بخار بدستور موجود، طبیعت بے لطف۔ اُس نے دلہن کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں کی۔ ایک آرام کرسی پر دراز ہوگیا۔ عالم آرا کے تصوّر میں اُس نے آنکھیں بند کرلیں اور تکان نے اُسے غافل کردیا۔ نسیم کے سرد جھونکو نے اُسے چونکایا۔ اب صبح کی روشنی پھیل چکی تھی۔ وہ دبے پاؤں بالاخانے سے اُتر کر مردانے میں چلاگیا۔ تمام دن افسردگی میں بسر ہوا۔ ماں باپ نے اس افسردگی کو اختر کی علالت پر محمول کیا۔ حالاں کہ یہ سب کچھ خلافِ مرضی شادی پر مبنی تھا۔ دن کے بے چین گھنٹے گزر کر پھر شام ہوئی، پھر رات آئی اور پھر اختر کو خواب گاہ میں جانا پڑا۔ اتفاقاً آج اختر کا آنا ایسے وقت ہوا کہ دُلہن بے نقاب اور بے تکلف اپنی مسہری پر بیٹھی ہوئی تھی دُلہن کو دیکھنا تھا کہ بے اختیار اختر کے مُنہ سے چیخ نکلی "عالم آرا، عالم آرا، تم یہاں کہاں" اس بے تابانہ سوال کا جواب ایک تبسم تھا اور ایک نگاہِ غلط انداز۔ اس اثنا میں اختر سے عالم بے تابی میں عجیب عجیب حرکات سرزد ہوئیں اور عجیب سوالات زبان پر آئے۔ تقریباً ایک گھنٹے میں "حجابِ نوعروساں" سے نجات ملی اور میاں بیوی نے ایک دوسرے کو اپنی داستان سنائی۔ صغریٰ نے کہا کہ میرا نام عالم آرا نہیں بلکہ صغریٰ ہے۔ میں اپنے ماموں صاحب کے ہاں آگرے گئی تھی آگرے میں ان کی بدلی ہوگئی تھی۔ جب آگرے سے وہ مہینہ پوری بدل گئے تو آگرے کی آمد و رفت موقوف ہوگئی اور اب آمد و رفت کی ضرورت بھی نہ تھی کیوں کہ مجھے معلوم ہوگیا تھا کہ قسمت مجھے اُسی طرف لیے جاتی ہے جدھر میں جانا چاہتی ہوں"۔ اختر نے گھبرا کر کہا "عالم آرا، ہاں میں تمہیں صغریٰ نہیں بلکہ ہمیشہ عالم آرا ہی کہوں گا، وہ کون لڑکی تھی جسے میں نے تمہارے ہاں دیکھا تھا اور یہ سمجھا تھا کہ وہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ وہ ایک سیاہ فام بھیانک شکل کی لڑکی؟"۔ صغریٰ بے اختیار ہنس پڑی اور بتایا کہ "اس کا نام نورجہاں ہے۔ پڑوس میں ایک تعلیمی گر رہتا ہے اس کی بیٹی ہے۔ میرے پاس اتفاقاً ملنے کے لیے آگئی تھی اور جب اُسے آپ کا حال معلوم ہوا تو آپ کو دیکھنے کی مشتاق ہوئی۔ وہ اسی کوشش میں تھی کہ آپ نے اُسے دیکھ لیا"۔

———— ایک مہینے کے بعد اختر بالکل تن درست تھا۔

ہمدردِ صحت کا ضبطِ تولید نمبر

از مولانا سید ظہور احمد صاحب

حکیم عبدالحمید صاحب کو ہو مبارک یہ کامیابی

کہ ضبطِ تولید کا یہ نمبر ہے پچھلے سب نمبروں سے فائق

ہر ایک قُلزمِ سُلک کے گوہر، ہر ایک گلشن سے پھول چُن کر

بنایا آویزۂ معارف، سجایا گلدستۂ حقائق

تمام عنوان دل نشیں ہیں، تمام ابواب دل رُبا ہیں

تمام مضموں مفید و دل کش، تمام مضموں نگار لائق

نظارۂ نوبہار کہیئے کہ جلوۂ نوعروس کہیئے

دماغ ہو کیوں نہ تازہ اس سے، نگاہ ہو کیوں نہ اس کی شائق

ہزار تحسین کی مستحق ہے وہ سیر چشمی وہ قابلیت

کہ جس سے وحشی عمل میں آئی ہے بے بہا خدمتِ خلائق

نوٹ:۔ خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ "منیجر"

وات جور (سوداوی بخار)

ترجمہ :- از سید گل زار حسین صاحب سنیاسی ، موضع فنتوالی

علامات جسم کا کانپنا ، گلے اور ہونٹوں کا سوکھنا ، چھینک اور ڈکار نہ آنا ، ماتھے پیٹ اور سارے جسم میں درد ، بخار کا اُتار چڑھاؤ ، نیند کی کمی ، زبان موٹی ، بدن کا رنگ مٹیالا یا جامنی ہو ، منہ کا ذائقہ خراب اُبکائی آنا ، پیٹ میں ہوا کا بھرنا ، ہوا کے خارج نہ ہونے سے پاخانے اور پیشاب میں رکاوٹ ، پاخانے کا رنگ کالا ہو جانا اور سر اور ہردے میں بہت درد ہونا۔ جب یہ علامات زیادہ ہو جائیں تو اس کو **وات لاوینے من پات** کہتے ہیں۔

بخار کی حرارت بڑھنے پر پیاس کی زیادتی اور طبیعت میں وہم معلوم ہوتا ہے۔ ذرا بخار کی کمی ہو تو مریض تن درست معلوم ہوتا ہے۔ بخار کی حرارت میں درجۂ حرارت ۱۰۳ سے ۱۰۵ ڈگری تک رہتا ہے۔ زیادہ ہونے پر **من پات** ہو جاتا ہے۔ بچوں کو وات جور ہو جائے تو درجۂ حرارت ۱۰۳ سے ۱۰۴ ڈگری تک رہتا ہے۔ اگر اس کے اوپر ہو جائے تو بچوں کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

علاج وات جور میں قبض کی شکایت ہوتی ہے۔ اس لیے پہلے ہلکا سا جلاب دیں۔ اگر پاخانہ صاف نہ آئے تو بخار اُتارنے والی دوا کے ساتھ ساتھ ایک دو دن جلاب بار بار دیتے رہیں۔ جلاب دینے سے جب بخار کا زور ذرا کم ہو جائے تو پھر صرف بخار روکنے والی دوا دینی شروع کریں۔ یہ اصول صرف **سام وات جور** میں ہی کام کرتا ہے **نرام وات جور** میں زیادہ جلاب بھی دے سکتے ہیں۔ کیوں کہ کبھی کبھی جلاب زیادہ دینے سے جوراتی سار ہونے کا بھی خطرہ رہتا ہے۔ اس لیے وات جور میں کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چار دست کرانے چاہئیں۔ وات جور کے مریض کو اُبالا ہوا پانی قدرے نیم گرم پینے کو دینا چاہیئے مریض جب تین چار بار مانگے تو ایک بار میں ایک ایک چھٹانک پانی پلائیں۔ تھوڑا تھوڑا دینے سے بیمار کو آرام بھی معلوم ہوتا ہے اور تکلیف بھی نہیں ہوتی۔

وات جور مردو وریچن (جلاب) چھوٹی گمھ (پیپل خورد) ایک تولہ ، کالی مرچ ایک تولہ ، واوڑنگ ایک تولہ ، سونٹھ ایک تولہ ، جلا پا ہڑہ تولے ، چترک ایک تولہ ، سیندھا نمک ۵ تولے۔ سب چیزوں کو باریک کوٹ کر کپڑے میں چھان کر شیشی میں رکھ لیں۔ اور پانچ برس سے دس برس تک کی عمر والے بچوں کو ایک ماشہ سے دو ماشے تک ، جوان اور بوڑھے آدمی کو تین ماشے سے چار یا چھ ماشے تک دیں یہ دوا بخار میں وید جب چاہے دے سکتا ہے۔ لیکن یہ دیکھ لیں کہ جور سام ہو۔ معمولی حالت میں رات کو سوتے وقت استعمال کرانا چاہیئے۔ بچوں کو یہ دوا گرم پانی میں گھول کر پلائیں۔ جوان اور بوڑھے آدمی دوا پھانک کر اوپر سے گرم پانی پی لیں۔

فائدہ :- مرض وات جور میں قبض کی شکایت اس پھنکی سے دور ہو جاتی ہے۔

ہرنیک آدی وٹیکا پوست ہلیلہ (کوٹا ہوا) ۲ تولے ، سونٹھ (ترپد) ۲ تولے ، بدھارا ۱ تولے ، سونٹھ ۲ تولے ، پیپل (گمھ) ۲ تولے ، ستاور ۲ تولے ، گلو سوکھی ۲ تولے ، واوڑنگ ۲ تولے۔ تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد کی مدد سے ایک ایک ماشہ کی گولیاں بنا لیں اور انہیں کھلے منہ والی شیشی میں احتیاط سے رکھیں۔ چھ ماشے کی مقدار میں یہ گولیاں کنکنے پانی کے ساتھ مریض کو دیں۔

فائدہ :- وات جور میں قبض ، شواس اور مندا گنی کے لیے یہ دوا مفید ہے۔

کرات آدی وٹی چرائتہ ۱ تولہ ، پت پاپڑا ۱ تولہ ، لال چندن ایک تولہ ، دیودار ۱ تولہ ، کنگی ۱ تولہ ، ناگر موتھا ۱ تولہ ، چھوٹی کٹیری ۱ تولہ سونٹھ ۱ تولہ۔ سب دواؤں کو کوٹ کر ایک مضبوط مٹی کی ہانڈی میں ڈالیں اور دو سیر پانی ڈال کر اُبالیں۔ جب پاؤ بھر پانی رہ جائے تو ہانڈی اتار کر پانی چھان لیں۔ اس کاڑھے میں ایک چھٹانک ترپھلا باریک پیس کر ملا لیں۔ پھر آگ پر دوا کو چڑھا کر گولی باندھنے کے قابل قوام بنا لیں اور گولیاں مٹر برابر بنا کر سائے میں خشک کر لیں۔ بچوں کو آدھی یا ایک گولی صبح و شام کنکنے پانی کے ساتھ دیں۔ دس برس سے ۱۶ برس کی

عمر کے لڑکے کو ایک سے دو گولیوں تک دن میں تین بار اور بڑی عمر والے کو ہر تین گھنٹے بعد دو گولیاں گنگنے پانی کے ساتھ دیں۔

فائدہ:۔ ہر قسم کے سام جور، ملیریا اور وات جور کے لیے یہ گولیاں مفید ہیں۔

دشمول کواتھ دشمول، بیل گری، کنبھاری، پاڈھل، ارلو، (شوناک)، ارنی، گوکھرو، چھوٹی کٹیلی، بڑی کٹیلی، پرشٹ پرنی، شال پرنی، راسنا، پیپل (مگھ)، پیپلا مول، کٹھ، سونٹھ، کھرینٹی، گلو خشک، نیتر بالا، دراکھشا، جوانسا، ستادر۔ یہ بائیس دوائیں برابر وزن کی لے کر جوکوب کریں اور ایک بڑی سی شیشی میں بھر کر رکھ لیں۔ بوقت ضرورت ۲ تولے یہ دوا ۱۶ تولے پانی میں ملا کر جوشاندہ بنالیں۔ بچوں کو یہ جوشاندہ ایک تولہ سے دو تولے تک اور بڑوں کو دو تولے سے چار تولے تک پلادیں۔ مرض کے مطابق دن میں تین یا چار جوشاندے دے سکتے ہیں۔

فائدہ:۔ یہ جوشاندہ وات جور کو دور کرتا ہے۔ اس جوشاندے کو اس وقت پلائیں جب بخار دو یا تین دن کا ہو جائے۔ ملیریا بخار اس دوا سے فوراً دور ہو جاتا ہے۔

وات جور ہر کواتھ چرائتہ، گلو سوکھی، نیتر بالا، چھوٹی کٹیلی، بڑی کٹیلی، گوکھرو، شال پرنی، پرشٹ پرنی، بیل گری۔ سب دوائیں ہم وزن لے کر آٹھ گنے پانی میں ڈال کر کواتھ بنائیں۔ جب چوتھائی پانی رہ جائے تو چھان لیں۔ چھوٹے بچوں کو آدھے سے ایک تولہ تک، بڑے بچوں کو ۲ تولے تک اور جوان اور بوڑھوں کو دو سے چار تولے تک یہ دوا دیں اگر ضرورت ہو تو دن میں دو تین بار بھی یہ دوا دی جا سکتی ہے۔

فائدہ:۔ وات جور کو مع علامات دور کرتا ہے مریض کو تن درست کرتا ہے۔

ہنیگلشور رس پیپل (مگھ) ۶ تولے، شنگرف مصفیٰ ۱ تولہ، میٹھا تیلیہ ۱ تولہ۔ تینوں دواؤں کو کھرل میں ڈال کر بہت باریک کریں۔ اور ایک رتی یہ دوا تھوڑے سے شہد میں ملا کر صبح و شام دونوں وقت دیں۔

فائدہ:۔ وات جور میں مفید ہے۔ بخار کی حرارت جب کم ہونے لگے تو یہ دوا ہوشیاری سے استعمال کرائیں۔ دوبارہ بخار اس سے نہیں آئے گا۔ آیورویدک کا مفید نسخہ ہے۔

ہمدرد صحت کا ضبط تولید نمبر

جناب حکیم مولانا محمد یحییٰ خاں صاحب صدر دائرہ طبیہ، راول پنڈی

یوں تو ہمدرد صحت کے فاضل مدیر، اس کی سالانہ اشاعت خاص، انتہائی اہتمام وانصراف سے شائع کرنے میں بین الاقوامی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ اور ہندوستان کے طبی صحائف تو درکنار مشہور و مقتدر علمی و ادبی جرائد کے خاص نمبروں کا ریکارڈ بھی توڑ چکے ہیں۔ لیکن اس سال "ضبط تولید و اصلاح نسل" پر آپ نے جو خاص اشاعت چھاپی ہے وہ بلا مبالغہ خاص نمبروں کی دنیا میں تہلکہ خیز دعوت کا حکم رکھتی ہے۔ ضبط تولید اور اصلاح نسل کے اہم اور پیچیدہ مباحث پر تاریخی، تفسیری، تنقیدی اور علمی نقاط نظر کے ماتحت ایسا جامع اور دل آویز مواد جمع کیا ہے جس سے ان کی مذہبی، مجلسی، آئینی اور معاشرتی حیثیت واضح طور پر آشکارا ہو جاتی ہے۔ بے شمار ملکی اہل علم و قلم کے گراں قدر مضامین و مقالات کے علاوہ متعدد یوروپین فضلاء و علماء کے مفید مضامین سے اس اشاعت کو رونق دی گئی ہے اور علمی نظریات و حقائق کی دل پسند و دماغ افروز تفصیلات کے ساتھ ساتھ مختلف النوع عملی تجربات سے اس عدیم المثال نمبر کی قیمت بڑھائی گئی ہے۔ بہ ہیئت مجموعی یہ شاندار اور معرکہ خیز اشاعت خاص ضبط تولید اور اصلاح نسل کے ہنگامی و عصری مباحث پر ایک مستقل اور مکمل کتاب کا حکم رکھتی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ اس کا پہلا تیسرا اور آٹھواں باب تو ہر ایک ذی علم ہندوستانی کے لیے قابل مطالعہ ہے۔ اسی طرح بارھویں باب میں موضوع بحث کی علمی و عملی باریکیوں کو ادب و رومانی دلآویزیوں میں کچھ ایسی خوبی سے سمو دیا گیا ہے کہ بس۔ باید و شاید۔ الحاصل یہ معرکہ خیز اشاعت خاص ہندوستانی اطبا اور معالجین کے لیے شمع راہ ہونے کے علاوہ ملکی قائدین و مفکرین کے لیے بجائے خود ایک دعوت فکر و نظر ہے۔ اُمید ہے کہ اہل نظر اس کے امعانی مطالعے کے بعد ضبط تولید کی پیچیدگیوں کو سلجھانے میں روشنی اور بصیرت حاصل کریں گے۔

جوابات

(۳۱) ممسک و مہبّی نسخہ: سوال اس زمانے میں تقریباً ہر شخص کو اسی قسم کے نسخوں کی تلاش رہتی ہے۔ ممسک اور مہبّی دواؤں سے بازار بھرے پڑے ہیں۔ ایک سے ایک اچھی چیز موجود ہے۔ آپ حسب ضرورت انتخاب کر سکتے ہیں یا پھر "مرگ انبوہ جشنے دارد" کے مطابق یہ خیال کر کے کہ سارا ملک اسی مرض میں گرفتار ہے، خاموش ہو کر بیٹھ سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کی کمزوری تو آج کل کا "فیشن" ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) کشتہ فولاد، مطابق جواب نمبر ۲۲۳ (اگست ۱۹۳۹ء) بنا کر استعمال کیجئے۔ (حکیم لالہ سری رام درساجھ)

(ج) کشتہ چاندی ۴ ماشے، جاوتری، زعفران، ریگ ماہی ہر ایک ۱ تولے، جوز بوا، سمندر سوکھ ہر ایک ۹ ماشے، زہر مہرہ سوا ماشے، مشک ۱۰ ماشے۔ سب دواؤں کو غبار کی طرح باریک پیس کر پان کے پانی میں جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں۔ ہر روز ایک گولی ڈیڑھ پاؤ دودھ سے کھائیں۔ اعلیٰ درجے کی بے ضرر، دافع سرعت و ممسک دوا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) جوز، جوتری، جدوار، سلاجیت، مومیائی، تخم دھتورہ، بیخ کونچ، تخم اُٹنگن، تخم حیات، مغز کدو، مغز پیٹھہ، مغز چلغوزہ، مغز بادام شیریں، بلادر کلاہ دور کردہ، اجوائن خراسانی، گوند چنیا، گوند کیکر ہر ایک ایک تولہ، کشتہ فولاد ایک ماشہ، کشتہ چاندی دو ماشے، کشتہ قلعی ۳ ماشے، زعفران ۳ ماشے، مشک ۴ رتی۔ تمام دواؤں کو کوٹ کر بذریعہ آب نمک چکنی کابلی چنے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) ہلیلہ کابلی، ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ زرد، آملہ مقشر، بلیلہ، پیپل، فل فل، زنجبیل، سعد کوفی، شیطرج ہندی، سنبل ہندی ہر ایک ۸ ماشے، خصیتہ الثعلب، تخم شبت، تخم گندنا، ہر ایک ۱۴ ماشے، زعفران ۳ ماشے، خبث الحدید مدبّر ۲۰ تولے۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر گنگنے شہد خالص کے قوام میں ملا کر رکھیں۔ بعد میں ۸ ماشے مشک عرق گلاب میں حل کر کے ملا دیں۔ دوا کو کسی چینی کے برتن میں ڈال کر کچھ مہینے جو میں دبائے رکھیں۔ پھر نکال کر ۹ ماشے کی مقدار میں مناسب بدرقے کے ساتھ کھائیں۔ خبث الحدید مدبّر کی جگہ اگر فولاد مدبّر ڈالیں تو دوا اور قوی ہو جائے گی۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۳۲) گٹھیا:- (ا) غذا میں گوشت بالکل ترک کر دیجئے۔ پیشاب کا خوردبینی امتحان کرائیے اگر سوزاک کے جراثیم موجود ہوں تو "یوبرن" کا استعمال کیجئے یا سوزاک کے انجیکشن لگوائیے۔ وجع مفاصل کے لیے "اٹوفین" ایک بہت ہی قابلِ اعتبار دوا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) نگند بابری، بیخ حنظل، پھلی کیکر، پوست اندرون نیم، عشبہ مغربی، گلو سبز، چینا، چرائتہ، مجیٹھ، درج، کنگھی، چوب صندل سفید سوہن کردہ، تخم نیب، کشنیز، دار ہلد، گل سرخ ہر ایک دس تولے، کشمش سبز ۴۰ تولے، شہد ایک سیر پختہ، پانی ۵ سیر پختہ۔ چینی کے برتن میں سب چیزوں کو ڈال کر ایک ہفتے دھوپ میں رکھیں۔ خوراک ۵ تولے سے ۱۰ تولے تک۔ (حکیم لالہ سری رام درساجھ)

(ب) حب اذاراقی دو دو عدد روزانہ صبح و شام غذا کے بعد کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) معجون بلادر ۳ ماشے ہمراہ عرق مصفی خون ۱۰ تولے صبح کے وقت استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۳۳) اختناق الرحم:- (ا) ہسٹیریا کے لیے "ایلگزیر برومو ویلیرین" ایک نہایت ہی مفید دوا ہے۔ ترکیب استعمال شیشی پر لکھی ہوتی ہے۔ مرچ اور دیگر تیز مسالوں سے پرہیز رکھیں۔ جہاں تک ممکن ہو ہلکی اور غذائیں کھائیں اور صاف ہوا میں رہیں۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) باقاعدہ علاج کرنے سے پوری صحت حاصل ہو سکتی ہے۔ (حکیم لالہ سری رام درساجھ)

(ج) جند بیدستر، افیون، حلتیت، کافور بھیم سینی ہر ایک ایک تولہ۔ سب دواؤں کو خوب باریک پیس کر عرق گاؤزباں کے ساتھ کالی مرچ برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی صبح اور ایک شام کو پانی سے کھلائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) دائی کا علاج کرائیں۔ ورم رحم وغیرہ کی شکایت دور ہو کر صحت ہو گی۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) اختناق الرحم کے لیے ایک مفید نسخہ درج ذیل ہے:-

عود صلیب ۱ تولہ، جند بیدستر ۱۰ ماشے، ہینگ اصلی ۳ ماشے، جدوار خطائی ۳ ماشے، سنبل الطیب ۱ تولہ، زرنباد ۳ ماشے، درونج عقربی ۳ ماشے، کافور ۱۰ ماشے، نوشادر قلمی ۲ ماشے۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر چنے برابر گولیاں بنالیں اور صبح دوپہر اور شام تینوں وقت ایک ایک گولی پانی کے ساتھ دیں۔ مریضہ کو خوش بُو، رنج اور غم سے بچائیے، زود ہضم غذا دیجئے۔ رات کو معجون نجاح ایک تولہ کھلا دیجئے۔
(حکیم سید محمد غوث بھوپال)

(۳۴) کھانسی وغیرہ:- (ا) آپ نے بیسیوں دوائیں جو استعمال ہو چکی ہیں ان کے تو نام لکھ ڈالے لیکن مریض کی شکایات کے متعلق صرف اسی قدر لکھنا کافی سمجھا کہ "تین سال سے بلغم آتا ہے، معدہ کمزور ہے انتڑیوں میں نفخ رہتا ہے"۔ بلغم آتا ہے تو کھانسی بھی ہو گی شاید حرارت بھی رہتی ہو اور معدہ کمزور ہے تو ہاضمہ کی خرابیاں بھی ظاہر ہوتی ہوں گی۔ دوائیں جتنی آپ نے لکھی ہیں سب کی سب وہ ہیں

جو دق کے مریضوں کو استعمال کرائی جاتی ہیں۔ اس لیے وہ اور بھی شک میں ڈالتی ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ مقامی طور پر کسی ہوشیار حکیم یا ڈاکٹر سے علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) چورن پراش ادلیہ کا استعمال ازحد مفید ہوگا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) مریض کا معائنہ ضروری ہے کسی مقامی ماہر سے مشورہ لیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) دونوں وقت بعد غذا جوارش جالی نوس ۹-۹ ماشے استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۳۵) **ہتیلی کے آبلے:-** (ل) آپ کو کبھی آتشک تو نہیں ہوئی اگر ہو چکی ہے تو اپنے خون کا امتحان کرائیے اور آتشک کا مادّہ موجود ہو تو اس کے لیے مخصوص انجکشن لگوائیے، اگر آتشک نہیں ہوئی ہے تو کچھ عرصے تک "سارسا پریلا" کا استعمال کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جواب نمبر ۳۲ کا نسخہ جو میری طرف سے تحریر ہے، استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) عرق مصفی پیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) برگ حنا ۲ تولے لے کر رات کو پانی میں تر کریں۔ صبح آب زلال لے کر عرق مصفیٰ خون ۵ اتولہ ملا کر پئیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۳۶) **کیلسیم گلوکونیٹ:-** (ل) "تسمّم حمل" سے آپ کی کیا مراد ہے؟ حمل میں تو کسی قسم کی سمیّت نہیں ہوتی۔ اگر آپ کی مراد اس سمیّت سے ہے جو وضع حمل کے بعد میل اور غلاظت کی بدولت سرایت کر جاتی ہے اور بسا اوقات مہلک ثابت ہوتی ہے تو اس کے لیے کیلسیم گلوکونیٹ کچھ مفید نہیں ہوتا البتہ خون میں کیلسیم کی کمی ہو جانے کی وجہ سے حاملہ عورتوں کو جو کمزوری لاحق ہو جاتی ہے اور قبول مرض کی استعداد زیادہ ہو جاتی ہے اس کمی کو پورا کرنے کے لیے کیلسیم کے مرکبات دئے جاتے ہیں اور ان میں کیلسیم گلوکونیٹ ایک اچھا اور قوی الاثر مرکب ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۳۷) **مقوی معدہ سفوف:-** (ل) دواؤں کے متعلق ذائقہ، رنگ اور بُو کی عمدگی کی شرط لگانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ خود مریض نہیں ہیں بلکہ تجارتی اغراض کے لیے نسخہ دریافت فرما رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمدرد صحت کے صفحات کو صرف مریضوں اور دکھیاروں ہی کی خدمت کے لیے وقف رہنا چاہیئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پوست ہلیلہ زرد، پوست بہیرہ، پوست آملہ، گل سرخ، دانہ الائچی خورد، برگ پودینہ، گلو سبز، چیتا، چرائتہ، مرچ سیاہ، سونٹھ، فلفل سیاہ، دارچینی، زیرہ سیاہ، کلونجی، میتھی، برگ سنا، تربد سفید مجوف مقشر، نمک سیاہ، جواکھار، نوشادر، سہاگہ بریاں، قلمی شورہ، نمک دیسی ہر ایک ایک تولہ۔ سب دواؤں کو روغن بادام ۵ تولے سے چرب کر کے رکھیں۔ خوراک ایک ماشہ ہمراہ آب تازہ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) مرچ سیاہ، نمک سیاہ، نوشادر ہر ایک تین تولے، ست پودینہ، ست اجوائن ہر ایک ۳ ماشے۔ پہلی تینوں دواؤں کو باریک کھرل کر کے ست پودینہ ملا دیں۔ جب یہ حل ہو جائے تو پھر ست اجوائن ملا کر حل کریں اور شیشی میں محفوظ رکھیں۔ مقدار خوراک ایک ماشہ بہ وقت ضرورت۔ (حکیم ہمایوں)

(د) زرشک، الائچی خورد، پودینہ خشک، سونٹھ، پیپل خورد ہر ایک ایک تولہ، نمک سیاہ، نمک لاہوری ہر ایک دو تولے، اجوائن دیسی ایک تولہ دھنیا خشک ایک تولہ، سونف ایک تولہ، ترپھلا میٹھی ایک ایک تولہ، امرت دھارا ایک ماشہ، مصری دو تولے۔ سب کو کوٹ کر سفوف بنائیں۔ خوراک ایک ماشہ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ھ) چہار نمک، نمک مولی، نمک جو، تیزپات، اجوائن خراسانی، زیرہ سفید، زیرہ سیاہ، تخم لیموں، تخم سنگترہ، ساذج ہندی، دارچینی، بوزیدان، پودینہ، بادیان، گل دھاوا۔ سب دوائیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۳۸) **دردِ معدہ:-** (ل) آپ نے مریضہ کی شکایات تفصیل سے نہ لکھیں۔ اگر زیادہ دقت نہ ہو تو عکس ریز شعاعوں کے ذریعے سے پیٹ کی تصویر لے لیجئے۔ خدانخواستہ اگر معدے میں زخم یا رسولی ہے تو اس سے معلوم ہو جائے گی۔ اگر نہیں ہے تو غالباً اس ہر وقت کے درد کا باعث ویٹامن "بی" کی کمی ہے۔ مریضہ کو "بیٹابین" یا "بیٹاکسن" استعمال کرائیے۔ یہ دونوں دوائیں ویٹامن "بی" سے تیار کی جاتی ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بچی کا معائنہ کرا کر باقاعدہ علاج کرانا مفید ہو سکتا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) حالات مفصل نہیں ہیں۔ جواب نمبر ۳۷ کا نسخہ بنا کر استعمال کرائیں۔ امید ہے کہ صحت ہو جائے گی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) جوارش جالی نوس نو ماشے صبح کے وقت اور جوارش کمونی رات کے وقت بعد غذا القدر نو ماشے کھایا کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ھ) نمک لاہوری دو سیر لے کر خوب بریاں کریں جب وہ ٹھنڈا ہو جائے تو اس میں نمک سیندھا ۱۶ تولے، نوشادر ۱۶ تولے، کچلون ۱۶ تولے، تخم کرفس آٹھ تولے، مرچ سیاہ ۵۰ تولے، مرچیا گندیا اذخر کی ۵۰ تولے، مرچ سفید ۴۰ تولے، افتیمون ۲ تولے، سنبل الطیب ۲ تولے، ہینگ ۲ تولے، زیرہ سیاہ ۲ تولے، دارچینی ۱۰ تولے، تخم گندنا ۱۰ تولے، مغز تخم معصفر ۱۰ تولے، سونٹھ ۱۰ تولے، میٹھی ۱۰ تولے انیسون ۱۰ تولے۔ کوٹ چھان کر ملا دیں۔ اور جو میں دفن کریں۔ یہ چورن جتنا پرانا ہوگا اتنا ہی زیادہ فائدے مند ہوگا۔ مقدار خوراک ۴ رتی سے ایک ماشہ تک۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(و) اپنی ہمشیرہ کو آپ جوارش کمونی ۶ ماشے ہمراہ عرق بادیان ۴ تولے، عرق پودینہ چار تولے، عرق الائچی دو تولے صبح و شام دونوں وقت چند روز تک استعمال کرائیے۔ (حکیم میر معین الدین علی حیدر آباد دکن)

(ز) آپ جوارش زرعونی ۹ ماشے میں مصطگی رومی ایک ماشہ ملا کر دونوں وقت صبح و شام استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۳۹) **بناسپتی گھی** ؛- (ا) بدقسمتی سے اس زمانے میں بناسپتی گھی اس درجہ عام ہوگیا ہے کہ اب دیہات سے بھی بھی "پوتر شدہ اور کم خرچ بالانشین" گھی بنا بنایا آتا ہے اور شہروں میں "خالص" یا گاؤں والوں کی اصطلاح کے مطابق "تخالص گھی" کے نام سے فروخت ہوتا ہے۔ مصیبت یہ ہے کہ اب چوں کہ عمدہ گھی کہیں ملتا ہی نہیں ہے اس لیے یہ بہتر ہے نہ بناسپتی گھی کے نقصانات سے ناواقف رہ کر ہی اسے استعمال کیا جائے۔ اس گھی کا کئی مرتبہ امتحان کیا جا چکا ہے اور کیمیادی ممتحنوں نے اس کے متعلق یہی رائے ظاہر کی ہے کہ اس میں وٹامن نہیں ہوتے، اور اگر کوئی اور نقصان صحت کو نہ بھی پہنچے تو یہی کیا کم ہے کہ جس غرض سے گھی کا استعمال کیا جاتا ہے وہی فوت ہو جاتی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اپنے ہاتھ سے دودھ نکال کر گھی بنایئے ورنہ گھی کھانا ہی چھوڑ دیجئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) یہاں لائل پور میں لاکھوں من تیار ہوتا ہے۔ مضر ہے۔ اس میں غذائی اجزا بہت کم ہوتے ہیں۔ اسے ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) بناسپتی گھی سے بہتر تو روغن سرسوں ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) بناسپتی گھی بہت ہی نقصان دہ ہے۔ اس سے بہتر تو کڑوا تیل کھالینا اچھا ہے۔ یہ گلے میں خراش اور کھانسی پیدا کرتا ہے۔ معدے اور پھیپھڑوں کو کمزور کردیتا ہے۔ آواز کو بھاری اور خراب کرتا ہے۔ اس سے تپ دق یا دمہ ہونے کا بھی احتمال ہوتا ہے۔ خشک کھانسی ہر وقت رہتی ہے۔ چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(و) بناسپتی گھی ہر صورت میں مضر ہے اس کے استعمال سے گلے کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۴۰) **مجلوق** ؛- (ا) جن دواؤں سے مجلوق اپنی اصلی حالت پر آگیا ہے ان دواؤں میں کیا خرابی ہے جو آپ کو کسی اور دوا کی تلاش ہوئی؟ مجلوق (جو اصلی حالت پر آچکا ہے) اور غیر مجلوق سب کے لیے اپنی "جسمانی اور تناسلی" قوتوں کے برقرار رکھنے کا بہترین ذریعہ اچھی غذا، کافی محنت اور مجامعت میں اعتدال ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مجلوق کے لیے روغن کافور اور روغن موم ہم وزن ملاکر عضو پر مالش کریں۔ ہم بستری میں اعتدال کو مدنظر رکھیں۔ سویاں، گھی، کھانڈ ہر ایک ۵ تولے کر حسب معمول پکائیں اور صبح کے وقت کھائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) مجلوق کو حب اسرار، حب خاص اور طلاء اسرار مطوّل استعمال کرائیں۔ ان دواؤں سے تمام شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔ نسخوں کے لیے جواب نمبر ۲۸ (ستمبر ۱۹۳۹ء) دیکھیئے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) سفوف عجیب اور طلاء مقوی خاص ہمدرد دواخانے سے منگا کر استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) ماہ ستمبر کے تجربات میں جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب جودھپوری کے نسخے مفید معلوم ہوتے ہیں انہیں تیار کرکے استعمال کریں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(و) تقویت کے لیے مریض کو حب بہتی خاص یا حب عنبر ہومیوپیتھی استعمال کرایئے۔ (حکیم میر معین الدین علی)

(ز) ایسے مریض کو لبوب کبیر یا معجون شمسی کھلایئے۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۴۱) **کمپونڈری کا اسکول** ؛- آپ آگرہ میڈیکل اسکول اور اندور میڈیکل اسکول سے خط و کتابت کیجئے۔ مجھے صحیح طور پر معلوم نہیں۔ لیکن غالباً ایسے لوگوں کو جنہوں نے کسی ہسپتال میں ایک سال تک کام کیا ہو اور ڈاکٹر صاحب کی سفارش ہو تو میٹریکولیشن کی قید نہیں لگائی جاتی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اردو میں کمپونڈری کا امتحان دینے کے لیے ریاست نظام میں کوئی اسکول ہو تو ہو، ورنہ سب جگہ میٹرک کی قید ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۴۲) **خاص شکایتیں** ؛- بواسیر کے لیے یہ پڑیاں استعمال کیجئے:- کریم آف ٹارٹار ۲۰ گرین، سلفر سبلائمڈ ۲۰ گرین۔ یہ ایک پڑیا ہے ایسی ایسی تین پڑیاں روزانہ استعمال کی جائیں۔ مسّوں پر "ہڈینسا" لگایا جائے۔ انگریزی دوافروشوں سے ہڈینسا کی ٹیوب مل جائے گی۔ بقیہ شکایات کے لیے سیرپ ہیموگلوبین استعمال کریں۔ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ہوتی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مردار سنگ، کف دریا، مرچ سیاہ، ہلیلہ سیاہ، خرمہرہ زرد سوختہ، مومیائی کانی، صدف صادق ہر ایک ۶ ماشے کو آب لیموں آدھ سیر میں کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح اور ایک شام کو تازہ پانی کے ساتھ کھایا کریں۔ مسّوں کے اوپر گولی کو پانی میں گھس کر لگایا کریں۔ بواسیر خونی و بادی اور مسّوں کے لیے اکسیر ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) سفوف تخم ہرمرہ ۳ ماشے روزانہ دہی کے ساتھ کھایا کریں چند یوم میں صحت ہو جائے گی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) رسوت، مغز نیم، مغز بکائن، گوگل، گندنا، تخم ہارسنگھار۔ سب دوائیں ہم وزن کوٹ چھان لیں اور مولی کے پانی میں کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک ایک گولی صبح و شام دونوں وقت پانی کے ساتھ دیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) طباشیر، الائچی خورد، ساذج ہندی، دارچینی، پودینہ، موصلیں، تودریین، شقاقل مصری، ترپھلا، عود صلیب، برہمی بوٹی ہر ایک ایک تولہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور ۴-۴ ماشے یہ سفوف صبح و شام استعمال کرائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۴۳) **سیلان الرحم وغیرہ:-** (ا) آپ نے یہ تحریر نہ فرمایا کہ مریضہ کو حرارت تو نہیں رہتی۔ اگر خدانخواستہ حرارت رہتی ہے تو پھر سب سے پہلے اس بات کا اطمینان کرنے کی ضرورت ہے کہ مریضہ کو کہیں دق تو نہیں ہے۔ اس طرف سے اگر اطمینان ہو جائے تو پھر غالباً صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ مریضہ کو ایسی دوائیں دی جائیں جن سے بہ کثرت خون پیدا ہو سکے۔ بہتر ہو کہ "کمپولن" کے انجکشن لگوا دئے جائیں۔ اور پینے کے لیے "ایسٹن سیرپ" چالیس بوند کی مقدار میں ذرا ذرا سا پانی ملا کر روزانہ تین مرتبہ استعمال کیا جائے۔ آپ نے خصوصیت کے ساتھ مجھ سے خطاب کیا ہے، اس کا شکریہ، لیکن حقیقت یہ ہے کہ مریض کو دیکھے بغیر علاج کرنا بہت ہی دشوار ہوتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سونف، اجوائن دیسی، دانہ الائچی کلاں، دارچینی، سونٹھ، مرچ سیاہ، زیرہ سیاہ، کلونجی، میتھی، مومیائی کانی، پوست بیخ اڈوسہ، سفید گل، جواکھار، نمک سیاہ ہر ایک دو تولے، کھانڈ ۲۶ تولے۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ ایک تولہ یہ سفوف کنکنے دودھ کے ساتھ صبح کے وقت کھلائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) ایام حیض سے دو چار دن پہلے سے روزانہ جوشاندہ تخم گزر ایک تولہ گڑ ۲۰ تولہ کا ایک ہفتے تک پلائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) ایام کے دنوں سے پہلے جاؤ شیر مرکی، اور جند بید ستر ہم وزن لے کر چنے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی صبح نہار منہ کھلائیں جب ایام ٹھیک طرح ہو جائیں تو سیلان الرحم کے لیے معجون سپاری پاک ۱ تولہ رات کو سوتے وقت استعمال کرائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) ایام شروع ہونے سے ایک ہفتہ پہلے یہ نسخہ استعمال فرمائیے خدا شافی مطلق ہے: تج قلمی، دارچینی، ابہل کلونجی ہر ایک ایک ماشہ، جند بید ستر ۴ ماشے۔ سب چیزوں کو باریک پیس لیں اور ۲ تولے شربت بزوری ملا کر چٹا دیں۔ اوپر سے بادیان ۱ ماشے، تخم خربزہ ۱ ماشے تخم خیارین، ۱ ماشے، انیسون ۳ ماشے، انجیر زرد ۲ عدد، تخم شبت ۴ ماشے، تخم گزر ۴ ماشے کو آدھ سیر پانی میں اچھی طرح جوش دے کر چھان لیا جائے اور ۴ تولے شربت بزوری ملا کر پلا دیا جائے۔ (حکیم سید محمد غوث بھوپال)

(و) عام صحت جسمانی کی ترقی کے لیے مریضہ کو شربت فولاد استعمال کرائیے اور ایام سے چار دن پہلے معجون مدر ۸ ماشے ہمراہ عرق بادیان ۱۰ تولے اور شربت بزوری ۴ تولے صبح و شام استعمال کرائیے۔ (حکیم میر معین الدین علی)

(ز) کشتہ مرجان، کشتہ صدف، تخم قنب، گل دھاوا، موچرس، کمرکس، صمغ عربی، کتیرا، تخم لاجونتی، تال مکھانا، ثعلب مصری، موصلیئیں، ورق نقرہ، بہمنیں ہر ایک ایک تولہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور ۶-۶ ماشے یہ سفوف صبح و شام دونوں وقت گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۴۴) **پائیوریا:-** (ا) پائیوریا درحقیقت مسوڑھوں کا مرض نہیں، بلکہ خون کا مرض ہے۔ اسی لیے صرف منجنوں کے استعمال سے زیادہ فائدہ نہیں ہوتا آپ اگر گوشت کھاتے ہیں تو بالکل چھوڑ دیجیے۔ تازہ پھل اور سبز ترکاریاں بہ کثرت کھائیے۔ ہائیڈروجن پراوکسائڈ سے روزانہ تین مرتبہ کلیاں کیجیے اور کچھ عرصے تک یہ نسخہ استعمال کیجیے: فیری سلف ۲ گرین۔ ایسڈ نائیٹرومیوری ایٹک ڈائیلیوٹ ۱ منم، لائکر آرسینی کیلس ۲ منم ٹنکچر کواشیا ۲۰ منم، گلیسرین ۱۵ منم، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ بعد غذا پینی چاہئیں یہ خیال رہے کہ اس دوا کو پندرہ روز تک استعمال کر کے ایک ہفتے کے لیے چھوڑ دینا چاہیے۔ پھر ایک ہفتے کے بعد اسی طرح پندرہ دن تک پئیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ فولاد مطابق جواب نمبر ۲۲۳ (ہمدرد صحت اگست ۱۹۳۹ء) بنا کر استعمال کیجیے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) ہمدرد دواخانے سے پائیوریا کا مکمل بکس منگوالیں صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) پٹاشیم پرمگنیٹ کے پانی سے غرارے کریں اور کاربالک آئل کی پھریری سوتے وقت مسوڑھوں پر لگائیں اور یہ منجن استعمال کریں۔ چولھے کی مٹی، بادام مسلم سوختہ، اخروٹ سوختہ، دال مسور سوختہ ہر ایک ایک تولہ، الائچی خورد، پیپل خورد، کتھ سفید، بلادر سوختہ ہر ایک تین ماشے، نیلا تھوتھہ بریاں بریاں، پھٹکری بریاں ۲-۲ ماشے، نمک لاہوری، مرچ سیاہ ۶-۶ ماشے۔ گل تمباکو سوختہ ۳ ماشے۔ ان سب کا سفوف بنا کر رکھیں اور بطور منجن استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) بیخ اذخر، عاقرقرحا، خولنجان، ہر ایک ۲ تولے، پوست ہلیلہ کابلی ایک تولہ، گل سرخ ایک تولہ، سنگ جراحت ۳ تولہ، گیرو ۲ تولہ، فل فل سیاہ ۳ تولہ، نمک طعام ۳ تولہ، لونگ، صندل سفید، طباشیر، دانہ الائچی خورد، سفیدہ کاشغری ہر ایک ایک تولہ۔ ان سب دواؤں کو باریک پیس کر بطور منجن صبح و شام استعمال کیجیے۔ (حکیم سید محمد غوث بھوپال)

(و) آملہ، گل سرخ، ہلیلہ، بلیلہ، گل انار، اقاقیا، پھٹکری، قسط، عاقرقرحا۔ سب چیزیں برابر وزن میں لے کر کوٹ چھان لیں۔ صبح و شام یہ منجن مسواک یا برش سے دانتوں اور مسوڑھوں پر ملیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(ز) مچھلی کے کانٹے جلے ہوئے، عاقرقرحا، ساذج ہندی، تیزپات، تمباکو سوختہ، پھٹکری بریاں۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر منجن بنالیں۔ اور حسب معمول لگائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۴۵) **خاص کمزوری:-** (ا) میں تو یہی مشورہ دوں گا کہ اس حالت میں جب کہ آپ کی رجولیت کی طاقت مائل بہ زوال ہے آپ نکاح ثانی کی مصیبت میں نہ پڑیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ شریک زندگی کے بغیر زندگی ایک وبال معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جس کسی کو شریک حیات بنانا ہے اس کے

جذبات کا لحاظ نہ کرنا بھی تو صریح ظلم ہے۔ آپ ڈیرو جن کمپونڈ کے انجکشن لگوالیں اور ڈیرو جن کمپونڈ ہی پینے کے لیے چند روز تک استعمال کریں۔ بس سے گئی ہوئی طاقت ایک بڑی حد تک واپس آجائے گی اور اگر آپ شادی کرنے پر تلے ہی بیٹھے ہیں تو غالباً زندگی تلخ نہ ہوگی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ فولاد مطابق جواب نمبر ۲۲۳ (ہمدرد صحت اگست سنہ ۳۹ء) بنا کر استعمال کیجئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) آپ جواب نمبر ۲۸ کی دوائیں حب امرار، حب خاص اور طلا رامسرار طول کا استعمال کریں۔ انشاء اللہ صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) ہمدرد دواخانے سے سفوف عجیب منگا کر استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) سنبل الطیب، قرنفل، دانہ ہیل کلاں، تودری زرد، تودری سرخ، خولنجان، کباب چینی، مصطگی رومی، حلتیت، درونج عقربی، زرنباد مدحرج، دارچینی، ورق نقرہ، ورق طلاء ہر ایک ۹ ماشے، بوزیدان، سورنجان، سمک صیدا، ماہی روبیاں، جوزبوا، تخم تردتیزک، تخم گندنا، بزرالبنج، ماہی شتر اعرابی، حب النیل، سعدکوفی، تخم شلغم، تخم ترب ہر ایک ۲۰ ماشے، زعفران ۳ تولے، نارجیل، مغز پستہ، مغز فندق، مغز بادام، مغز چلغوزہ، مغز خربزہ، مغز خیار، مغز تربوز، مغز کدو شیریں، مغز گردگاں، بہمن سرخ، بہمن سفید ہر ایک ۴۵ ماشے، ابریشم مقرض، خشخاش سفید، جدوار، تخم انجرہ، تخم رازیانہ، مشک خالص ہر ایک ۱۴ ماشے، زرنباد ۴۰ ماشے، عنبر اشہب ۴۰ ماشے، مصری سفید، گلقند، عسل خالص دو دو چند۔ حسب معمول معجون تیار کریں۔ ۴۰ ماشے صبح اور ۴۰ ماشے شام کو گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(و) اطریفل کشمشی ایک تولہ صبح کے وقت پانی کے ساتھ استعمال کریں اور رات کو سوتے وقت ۱۰ ماشے معجون مقوی و ممسک دودھ کے ساتھ کھائیے۔ بیرونی استعمال کے لیے طلاء اعظم مناسب ہے۔ (حکیم میر معین الدین علی)

(۴۶) **ذیابیطس:۔** (ا) ذیابیطس کے لیے "انسیولن" سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے اور اس کے انجکشن حقیقتاً اکسیر ہی کی طرح اثر کرتے ہیں۔ اگر اس کے انجکشن نہ لگوا چکے ہوں تو اب لگوا لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ذیابیطس کے لیے کشتہ فولاد جواب نمبر ۲۲۳ والا نہایت مفید ہوگا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) لیجئے، ذیابیطس شکری کا سو فی صدی مجرب علاج درج ذیل ہے۔ بڑی خوشی سے استعمال کیجئے اگر فائدہ نہ ہو تو لاگت ہم سے لے لیجئے۔ گڑمار بوٹی ایک تولہ، افیون ۳ ماشے، خستہ جامن ۶ ماشے، پنکریٹین ۱ ماشہ، پپ سین ایک ماشہ، کشتہ زمرد ایک ماشہ۔ سب دواؤں کو باریک پیس کر ان کے برابر وزن مرغ کے سنگ دانوں اور گردوں کو خشک کرکے اور پیس کر دواؤں میں ملا دیں۔ مقدار خوراک ایک ماشہ مناسب بدرقے کے ساتھ۔ (حکیم ہمایوں)

(د) کشتہ سم الفار ایک چاول اور کشتہ پوست بیضہ مرغ ایک رتی جوارش زرعونی ایک تولہ میں ملا کر رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) آپ کشتہ زمرد ایک رتی ہمراہ آب انار میخوش ۵ تولے صبح کے وقت استعمال کیجئے۔ اور سہ پہر کو سفوف گڑمار بوٹی ۶ ماشے دہی کے پانی کے ساتھ پھانک لیجئے۔ (حکیم میر معین الدین علی)

(و) گڑمار بوٹی، حجر القلب، کرم سنگ، کشتہ پوست بیضہ مرغ، ہاتھی سونڈھی بوٹی، لاجونتی، گل انار، گل دھاوا، اقاقیا، پوست بیرون پستہ، حب الاس، بیخ انجبار، کشتہ عقیق، کشتہ یشب، کشتہ مرجان۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں۔ اور تین ماشے کی مقدار میں یہ دوا صبح و شام دونوں وقت دہی کے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۴۷) **سوزاک پرانا:۔** (ا) آپ اس شخص کو "یولیرن" استعمال کرایئے۔ اُمید قوی ہے کہ اس دوا سے انشاء اللہ مرض بالکل جاتا رہے گا۔ اگر خود اسی کے جسم سے پیپ لے کر ویکسین تیار کرا لیا جائے تو اس کے انجکشن بھی بہت مفید ثابت ہوں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نسخہ جو میری طرف سے جواب نمبر ۳۲ میں تحریر ہے بنا کر استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) اندری جلاب کے بعد لائیکوار سنٹل فلیواسی کیوبب ایٹ یکو کی ۱۵-۱۵ بوندیں روزانہ دن میں چار پانچ دفعہ بتاشے میں ڈال کر کھا لیا کریں۔ اور اوپر سے مصری کا شربت، دودھ کی لسی اور چھاچھ پیا کریں۔ دو ہفتے میں بالکل صحت ہو جائے گی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) ہڑ، بہیڑہ، آملہ، رسوت، برگ حنا ہر ایک ۵ تولے لے کر تین بوتل پانی میں جوش دیں۔ جب دو بوتل رہ جائے تو چھان کر بوتلوں میں رکھیں۔ اور دن میں دو بار پچکاری کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) رسالہ ہمدرد صحت میں اکثر سوزاک کے مجرب نسخے چھپتے رہتے ہیں اُن میں سے کسی ایک کو بنا کر استعمال کر دیکھئے یا ذیل کا نسخہ بنا کر استعمال کریں مجرب ہے۔ پانچ سیر گائے کا دودھ لے کر اس قدر پکائیں کہ اس کا قوام گاڑھا ہو جائے۔ پھر اس میں شورہ دس سیر شاہی (۱۰ تولے ماشی) پنج ۶ ماشے، پترج ۶ ماشے، ناگ کیسر ۶ ماشے، الائچی خورد ۱۰ ماشے اور مصری آدھ سیر کوٹ چھان کر خوب اچھی طرح ملا دیں یہاں تک کہ وہ راکھ کی مانند ہو جائے۔ صبح و شام دونوں وقت ۳-۳ ماشے یہ دوا باسی پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔ تیل، مرچ سرخ، گڑ، شراب، قہوہ اور کھٹی چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ غذائیں: دودھ، چاول، ساگودانہ، دلیا اور کھچڑی وغیرہ دیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(و) دوا کڑھائی والی ایک ماشہ، شربت بزوری چار تولے کے ساتھ کچھ دن تک استعمال کر لیجئے۔ (حکیم میر معین الدین علی)

(ز) روغن موم، روغن بہروزہ، روغن صندل، ست سلاجیت، لوبان کوڑیالہ، کوڑی سوختہ۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر ایک جان کر کے رکھیں۔ مقدار خوراک ۲ ماشے ہمراہ شربت بزوری ۴ تولے۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۴۸) **لاطینی اور انگریزی نام**:- (ا) قرابادین یا میٹریا میڈیکا ملاحظہ فرمائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ویدک نگھنٹو قیمتی ۱۲؍ منگوا کر مطالعہ فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) جناب من جن چیزوں کے انگریزی و لاطینی کے نام یاد ہیں وہ لکھ دیتا ہوں:- اشنان کو لاطینی زبان میں کولائی کاربکس اور انگریزی میں کولایا برک کہتے ہیں۔ اشنہ بستانی لاطینی میں لائیکو پوڈیم اور انگریزی میں وولفس کلاہ کہلاتا ہے۔ اگیا کا لاطینی نام اینڈرو پوگن سلی نن تھس اور انگریزی میں روسا گراس ہے۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۴۹) **ماء الذہب**:- (ا) یونانی طریقہ تو مجھے معلوم نہیں۔ ڈاکٹری دواؤں میں جو ماء الذہب استعمال ہوتا ہے وہ بنا بنایا بافراط مل جاتا ہے۔ خود بنانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) طبی فارما کوپیا مجلد قیمتی للعہ منگوا کر مطالعہ فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) تیزاب شورہ ۲ حصے، تیزاب نمک ۴ حصے۔ ان دونوں کو ایک بڑی بوتل میں ڈال دیں۔ مگر اس کے منہ کا کچھ حصہ کھلا رہنے دیں۔ پھر اس میں سے ایک تولہ تیزاب لے کر ۶ ماشے سونا ڈال دیں۔ تھوڑی دیر میں سونا حل ہو جائے گا۔ اس محلول میں تین تولے پانی ملا لیں۔

(حکیم ڈاکٹر بشن داس) و (حکیم میر معین الدین علی)

(۵۰) **سنہری بال**:- (ا) جہاں تک مجھے معلوم ہے یہ کوئی بیماری نہیں ہے اس لیے ہمدرد صحت میں ان چیزوں کا ذکر بے جا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) ڈھاک کی لکڑی کی سفید راکھ بالوں میں ملا کریں۔ بال سنہری ہو جائیں گے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ج) آپ سر پر ہائیڈروجن لگا کر غسل کیا کریں۔ چند دن لگانے سے بال سنہری ہو جائیں گے۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۵۱) **سیاہ داغ**:- (ا) غالباً کوئی جلدی مرض ہے۔ بغیر دیکھے صحیح رائے قائم کرنا دشوار ہے۔ بہتر یہ ہے کہ مقامی طور پر علاج کرائیے۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ان داغوں پر تھوہر کے تازہ پتوں کا رس دن میں تین چار مرتبہ لگا دیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) اس کا دودھ چھڑانے سے بچے کو آرام ہو جائے گا۔ اسے بکری کا دودھ پلائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) برگ الماس، پوست درخت الماس، برگ نیم، پوست انار اور زرد چوب ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں اور کڑوے تیل میں ملا کر بدن پر ملیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(ہ) آپ نے اچھا کیا جو اس کا دودھ چھڑا دیا۔ یہ والدین کے فساد خون کا نتیجہ ہے۔ بچی کو عرق عشبہ دو تولے شربت عناب ۶ ماشے ملا کر صبح و شام دونوں وقت دیجیے۔ اور نیم کے صابون سے غسل کرائیے۔ گائے کے دودھ میں برابر کا پانی ملا کر دیجیے۔ (حکیم میر معین الدین علی)

(و) داغوں پر روغن دیودار لگائیے۔ اور گندھک مصفےٰ ایک رتی صبح و شام دونوں وقت ہمراہ عرق شاہترہ ۳ تولے شربت عناب ۶ ماشے کھلائیے۔

(حکیم شمس الحق خاں)

(۵۲) **خاص شکایتیں**:- (ا) جلق، اغلام اور کثرت مجامعت میں عمر کے چودہ پندرہ سال گزارنے کے بعد اب آپ کو اور کیا تمنا ہے؟ جو لذتیں کہ دوسرے لوگ تیس چالیس سال کی مدت میں حاصل کرتے ہیں آپ نے کثرتِ کار کی بدولت صرف چودہ پندرہ سال میں حاصل کرلیں۔ اندیشہ یہ ہے کہ دواؤں کے ذریعے سے اب بھی اگر آپ کے جسم میں کافی یا کافی قوت آگئی تو پھر آپ اپنی غلط کاریوں سے باز نہ رہیں گے۔ بہرحال آپ بھی انہی تدابیر پر عمل کیجیے جو جواب نمبر ۴۵ میں بیان ہوئی ہیں۔ لیکن خدا کے لیے اب اپنے حال پر رحم کیجیے اور اگر خدا پھر قوت دے دے تو آئندہ زیادہ محتاط زندگی گزارنے کی کوشش کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ فولاد جواب نمبر ۲۲۳ والا نہایت مفید ہوگا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) مجلوق کو حب اسرار، حب خاص اور طلاء اسرار استعمال کرائیں۔ نسخے ستمبر کے ہمدرد صحت میں (جواب نمبر ۲۸) دیکھ لیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) سفوف عجیب ہمدرد دواخانے سے طلب کر کے استعمال کرائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) حب عنبر مومیائی ایک عدد ہمراہ لبوب کبیر ۵ ماشے صبح کے وقت کھائیے۔ اور معجون جالی نوس لولوی ۶ ماشے ہمراہ عرق بادیان ۶ تولے رات کو سوتے وقت کھایا کیجیے۔ بیرونی استعمال کے لیے طلاء اعظم مفید رہے گا۔ (حکیم میر معین الدین علی)

سوالات؟

ضوابطِ اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے اجرت بھیجنی چاہیئے۔
(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں زیادہ سطور کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) رسالے کے خریداروں کو بھی سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہرحال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہیں۔

"منیجر ہمدرد صحت"

---

(۵۳) ایک عورت (عمر ۳۰ سال) کو پانچویں بچے کو دودھ پلانے کا زمانہ ختم کرتے ہی یرقان ہو گیا جو ڈاکٹری علاج سے جاتا رہا۔ لیکن دوران مرض ہی سے سینہ کم ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ کچھ دن بعد مردانہ سینہ ہو گیا جو بدنما معلوم ہوتا ہے۔ شادی کے پہلے ہی سے معمولی سیلان الرحم کی شکایت رہتی ہے۔ عام جسمانی حالت معمولی ہے۔ بہترین مجرب نسخہ سینہ بڑھانے کا درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۳۰۸۰)

(۵۴) آتشک کے لیے ایک ایسی مجرب دوا کی ضرورت ہے جو گولیوں کی شکل میں ہو اور جو ہر وغیرہ سے پاک ہو۔ کسی عمدہ مرہم آتشک کا نسخہ بھی لکھیئے۔
(خریدار نمبر ۸۲۲۲)

(۵۵) میری عمر ۰۷ سال ہے۔ دو سال سے پیشاب جلد جلد زیادہ مقدار میں ہوتا ہے۔ مقامی ڈاکٹر نے قارورے کا امتحان کیا۔ شکر قطعی نہیں ہے مگر فاسفیٹس زیادہ خارج ہوتے ہیں۔ ضعف مثانہ وسوء ہضم کی شکایتیں ہیں۔ دوا یا نسخہ چاہتا ہوں۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب خاص توجہ فرمائیں۔ خریدار نمبر ۱۰۶۳

(۵۶) میرے ایک دوست کی لڑکی جس کی عمر تقریباً ۹ سال ہے، چار پانچ سال سے رات کو بستر پر دو تین بار پیشاب کر دیتی ہے۔ تیر بہدف علاج درج فرمائیں۔ مہربانی ہوگی۔ (خریدار نمبر ۸۲۶۳)

(۵۷) ہندوستان کے مستند اور تجربے کار ماہر امراض چشم اطباء کے نام مطلوب ہیں۔ گلاکوما کا علاج کراتا ہے۔ (ایک ناظر)

(۵۸) میری بیوی کو پہلے حمل میں عسر ولادت سے بہت تکلیف ہوئی اور مشکل سے جان بچی۔ لڑکا پیدا ہوا مگر اسی وقت مر گیا۔ پھر حمل ہوا اور ڈیڑھ مہینے کے بعد ساقط ہو گیا۔ اب چھ مہینے کا حمل ہے۔ اطباء کرام کوئی ایسی دوا بتائیں کہ یہ ولادت آسانی سے ہو جائے۔ میں نے ایک طبی رسالے میں کالی فاس ۔x ۶ کی تعریف دیکھی ہے۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب خاص توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۱۵۷)

(۵۹) مجھے ناشتے کے لیے ایک ایسے نسخے کی ضرورت ہے جو مقوی اعضائے رئیسہ و شریفہ ہو خاص طور سے مقوی بصر ہو اور حافظہ کو تیز کرے۔ مفرح اور مولد خون ہو۔ بنانے کی ترکیب آسان ہو۔ ایک روز کی تیار کی ہوئی دوا کئی دن تک کام میں آسکے تو بہتر ہے۔ موسم کی کوئی قید نہ ہو۔ (خریدار نمبر ۹۱۴۷)

(۶۰) مریض کی عمر ۲۰ سال ہے۔ زیرناف، رانوں کے جوڑوں اور دبر کے اوپر خارش رہتی ہے کھجانے کے بعد جلن اٹھتی ہے۔ چند سال سے کھجاتے کھجاتے کالے داغ پڑ گئے ہیں۔ مریض زیادہ بیٹھ کر کام کرنے کا عادی ہے۔ قبض کی شکایت بھی ہے۔ عام صحت اچھی ہے۔ (خریدار نمبر ۹۱۸۶)

(۶۱) میرے بچے کی عمر ۱۸ مہینے ہے وہ پنجوں کے بل کھڑا ہوتا ہے۔ پیر کا تلوا اور ایڑی کسی وقت زمین پر نہیں ٹکاتا۔ پٹی پکڑ کر یا کسی اور چیز کے سہارے سے اگر چلتا ہے تو بھی پنجوں ہی کے بل۔ اطبائے کرام اس کی وجہ اور علاج سے مطلع فرما کر شکریے کا موقعہ دیں۔ (خریدار نمبر ۵۰۲۵)

(۶۲) ایک مریض جس کی عمر تقریباً ساٹھ برس کو پہنچ چکی ہے عرصہ ایک سال سے خود بخود حرکت نہیں کر سکتا، بلکہ دو آدمیوں کے سہارے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ مشکل سے جا سکتا ہے۔ میں نے مرض پیراپلیجیا استرخاء اسفل تشخیص کیا۔ چنانچہ اس غرض کے لیے بجلی کا علاج تجویز کیا گیا مگر مریض نے پسند نہ کیا مختلف قسم کے کچھ معمولی معالجات کیے، لیکن فائدہ محسوس نہ ہوا۔ چونکہ مریض مذکور کی ذات کے ساتھ ہزاروں لوگوں کے دینی اور دنیاوی امور وابستہ ہیں اس لیے ان کی علالت باعثِ تکلیف و رنج ہے۔ میں اپنے ہم پیشہ معززین سے عرض گزار ہوں کہ اپنے سریع الاثر نسخوں سے مطلع فرمائیں۔
(خریدار نمبر ۵۷۸۲)

(۶۳) اطباء کرام میں سے کیا کوئی صاحب تبخیر معدہ کے اسباب و اثرات اور علاج پر بصورت مضمون روشنی ڈالیں گے؟ (خریدار نمبر ۳۵۱۰)

(۶۴) میں عموماً کمزوری دماغ و چشم میں مبتلا رہتا ہوں کیا کوئی صاحب ان امراض کے لیے کوئی مجرب نسخہ لکھ کر مجھے شکر گزار فرمائیں گے؟ (خریدار ۹۰۰۰)

(۶۵) امراض چشم کے لیے کشتہ تانبہ سفید کون کون سی بوٹیوں میں تیار کیا جا سکتا ہے؟ (ایک ناظر)

(۶۶) بندے کو تقریباً دو سال سے پیشاب گدھے کے پیشاب کی طرح سفید ہوتا ہے۔ صورت یہ ہے کہ پہلے تھوڑا سا پیشاب سفید آتا ہے اس کے بعد صاف

ہو جاتا ہے۔ پیشاب کا امتحان چند دن ہوئے کرایا تھا۔ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ پیشاب میں کیلسیم خارج ہو رہا ہے اور ترشی بہت ہے۔ مہربانی فرماکر کوئی حکیم یا ڈاکٹر دوا تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۹۰۳)

(۶۷) ۳۰ سالہ مریضہ کو تقریباً ایک سال سے فیل پا کی شکایت ہو گئی ہے۔ کوئی صاحب مجرب نسخہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۷۰۹۲)

(۶۸) بچے کی عمر اس وقت ساڑھے سات سال ہے۔ شروع ہی سے اس کو یہ شکایت ہے کہ پیشاب پاخانہ ہر وقت خارج ہوتا رہتا ہے۔ پیشاب میں کچھ اس قسم کا مادہ ہے جس سے پیشاب گاہ اور چڈھے زخمی رہتے ہیں۔ اس کے چوتڑ پر ایک پیدائشی رسولی تھی۔ سول ہسپتال میں آپریشن کرا کے خارج کرائی گئی۔ بجلی کا علاج بھی کرایا گیا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ موسم سرما میں مرض زیادہ ہو جاتا ہے۔ بچے کا باپ ایک غریب آدمی ہے۔ اطبائے کرام خاص توجہ فرمائیں۔

(خریدار نمبر ۱۸۵۷)

(۶۹) مریض کی عمر ۲۴ سال ہے۔ دو تین سال تک غلط کاری میں مبتلا رہا۔ بعض دواؤں سے نقص ہضم اور جسمانی کمزوری کی شکایتیں دور ہو چکی ہیں۔ صرف لاغری اور کوتاہی کی شکایت باقی ہے۔ (خریدار نمبر ۱۸۵۵)

(۷۰) ایک لڑکی کے چہرے پر کھجلی کے دانے نکل آنے کی وجہ سے داغ پڑ گئے ہیں۔ داغ بہت ہلکے ہیں لیکن پھر بھی برے معلوم ہوتے ہیں۔ اطبائے کرام سے التجا ہے کہ وہ کوئی مجرب دوا تحریر کریں۔ (خریدار نمبر ۸۸۱۶)

(۷۱) ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی اور حکیم ہمایوں صاحب چیچک کے داغ دور کرنے کے لیے آلے کا اتہ پتہ دیں۔ اور یہ بھی بتائیں کہ اس سے جلد کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچتا۔ آلے کے ملنے کا پتہ اور اس کی قیمت بتائیں۔ (خریدار نمبر ۸۸۱۶)

(۷۲) سرکہ بنانے کی بہترین ترکیب، جو پھٹکری نوشادر تیزاب وغیرہ مرکبات سے پاک ہو، مطلوب ہے۔ (خریدار نمبر ۷۷۰۶)

(۷۳) میری لڑکی کی عمر ۱۲ اور ۱۳ سال کے درمیان ہے۔ وہ رات کو سوتے وقت دانت پیستی ہے۔ مختلف لوگوں کے بتائے ہوئے علاج بھی کیے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ لوگ دانت پیسنے کو منحوس خیال کرتے ہیں۔ اس لیے اطبائے کرام سے التجا ہے کہ وہ مکمل علاج تحریر فرما کر ثواب حاصل کریں۔ (خریدار ۸۴۹۰)

(۷۴) تین سال سے بیمار ہوں۔ ابتدا میں خارش خارش ہوئی۔ موسم گرما میں فالج ہوا۔ پیشاب خون جیسا آنے لگا۔ کافی علاج کیے گئے۔ ٹب کے پانی کا علاج بھی ہوا لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ اب پیشاب قدرے کم سرخ ہے۔ جسم کا تمام بایاں حصہ خصوصاً ہاتھ پیر کی انگلیاں جھن جھناتی ہیں۔ رنگت کالی ہو گئی ہے۔ تناؤ بھی ہے۔ جیسے کسی نے سخت پٹی کس دی ہو۔ سرد چیزوں سے کچھ فائدہ ہوتا ہے۔ معدہ بھی کمزور ہے۔ ٹب کے استعمال سے عارضی فائدہ ہو جاتا ہے۔ میری عمر ۴۰ سال ہے۔ (ایک خریدار)

درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہی کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا۔"

شہیدِ فنِ ہمدرد خلاق حکیم حافظ عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ، بانی "ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی"۔

QURS I JIRYAN
قرص جریان
جریان جیسے تباہ کن مرض کیلئے قرص جریان ایک نعمت ہے۔ جریان کا سبب خواہ کچھ ہو ہر صورت میں اپنا معجزنما اثر دکھاتے ہیں۔ اعضائے تناسل کی بڑھی ہوئی حس کو اعتدال پر لاکر صحیح حالت میں لاتے ہیں۔ اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی کثرت احتلام کو روک دیتی ہیں۔ قیمت فی شیشی جس میں ۴۰ یوم کے استعمال کی دوا ہے صرف دو روپے (عہ) پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔
تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی + ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

HUBUB MOQAVI MAIDA
MUMSIK BENAZIR

ذیابیطس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب دوا تیار ہوگئی ہی اس دوا کو تیار کرنے کا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہی، اور اس کا نام "**دولابی**" ہے، ذیابیطس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی اکسیر صفت ہی۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابیطس کی وجہ سے جو عوارض گردہ۔ جگر۔ ہیضہ وغیرہ میں واقع ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی اصلاح کرتی ہی ÷

قیمت فی شیشی
چوبیس خوراک (۲۴) ۳ روپے

خواص، اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہی غشی کو دور کرتا ہی، اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہی اور بواسیر اور خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہی اس کو دُور کرتا ہی باہ کو قوت دیتا ہی۔ فوری اثر کرتا ہی ÷

ترکیب استعمال، ۵ ماشہ عرق میں ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر پئیں یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیائے سے پرہیز

قیمت فی بوتل
دُو روپیہ آٹھ آنے

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

اکسیر سعال (رجسٹرڈ)

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی پر اور سلامتی پر دار و مدار ہی یہی وجہ ہی کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہی تو وہ صحت کے لیے نہایت مضر ہوتا ہی آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" ان شکایات کا کامیاب علاج ہیں اور چند روز کے استعمال طور پر تخفیف ہونے لگتی ہی۔ اور تکلیف وہ مرض رفع ہو جاتا ہی۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہی اس کو قوت سے بدل دیتی ہی۔

ترکیب استعمال، ایک قرص شہد یا مکھن میں ملا کر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے۔

قیمت فی شیشی (۴۰ خوراک) ایک روپیہ چار آنہ

معجون مصفی خاص!

شربت عشبہ خاص

فساد خون اور پھوڑے پھنسی اور آتشک وغیرہ کے لیے دُو نایاب دوائیں

یہ معجون فساد خون پھوڑے پھنسی کے لیے اکسیر ثابت ہوئی ہے چند ہی روز میں خون کو صاف کر کے بدن کو کندن بنا دیتی ہی دیرینہ سے دیرینہ امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہی۔ خارش کو رفع کرتی ہی۔ آتشک کے لیے نہایت مفید ہی زخموں کو خشک کر کے جان فرسا تکلیف سے نجات دیتی ہی گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی کامیاب تجربہ کیا گیا ہی۔ عجیب چیز ہی۔ قیمت فی ڈبیہ دس تولہ ۲/۸ دو روپیہ آٹھ آنے + ترکیب استعمال - ۶ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص ۴ تولہ پانی میں ملا کر اس کے ساتھ استعمال کریں۔

ترش اور گرم اشیا سے پرہیز ضروری ہی۔

عشبہ کے بے نظیر خواص طب قدیم و جدید میں مسلّم ہیں۔ درحقیقت عشبہ امراض خون کی مفید ترین دوا ہی۔ ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام سے بنایا گیا ہی اور اس میں دوسری مفید ادویہ شامل کر کے اس کے خواص میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہی۔ خون کو صاف کر کے بدن کی خارش اور پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہی، اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت کی شفا بخشی ملاحظہ فرمائیں۔ ترکیب استعمال، چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت پانی میں ملا کر معجون مصفی خاص ۶ ماشہ کھا کر اوپر سے شربت پی لیں۔

ترش اور گرم اشیا سے پرہیز۔ قیمت فی بوتل جو بیس روز کے لیے کافی ہی (۲ عہ)

مفصل شاندار باتصویر مع جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

MAJUN I MOQUWWI MAIDA (REGD)

معجون مقوی معدہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

حب طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اِکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہٖ تعالیٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں، زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے + فیدر جن ۶ر

ترکیب استعمال:- بحالت مرض دو دو صبح، دوپہر، شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں۔ بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

دُنیا میں سب سے مکمل اور منظم دواخانہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہی جس پر ہندوستان کے بڑے بڑے والیانِ ریاست پورا پورا اعتماد رکھتے ہیں۔ یاد رکھئے بہترین یونانی ادویہ مناسب قیمتوں پر صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتی ہیں۔

تار کا پتہ:۔ ہمدرد، دہلی　　ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

گزشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد

۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے

عالیجناب رئیس الحکما نواب (حکمت جنگ) طبیب خاص اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

کے متعلق میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ دواخانہ طب یونانی کا ایک مایۂ ناز دواخانہ ہے۔ مرکبات کی تیاری میں جس دیانتداری اور پابندی اصول دواسازی سے کام لیا جاتا ہے وہ مستحق مبارکباد ہے۔ میں ہمیشہ بوقت ضرورت ادویہ ہمدرد دواخانہ سے طلب کرتا ہوں۔ میں نے ہمیشہ ان کو قابل اطمینان پایا،

دق اور سل میں پھیپھڑے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں کسی دوا سے ان کو تقویت پہنچانا ہمیشہ نہایت ضروری ہوتا ہی اس مقصد کے لئے ہمدرد دواخانہ کی "صدوری" دنیا میں بہترین دوا کہی جاسکتی ہے۔ بے شمار تجربات کے بعد ایک عرصے میں اس کو بنایا گیا ہی۔ اس کے استعمال سے خطرناک علامات فوراً رفع ہوجاتی ہیں درجہ حرارت بھی کمی پر آجاتا ہی اور مریض بہت ہی جلد اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ حاصل کرلیتا ہی۔ عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعصاب کے لیئے بہترین دوا ہی۔ ایسے مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی ہوں اور پھیپھڑے کمزور ہوں ان کے لیے اس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ بچوں کے مرض کساح جس میں ہڈیاں ٹیڑھی ہوجاتی ہیں۔ یہ شربت اپنے اثرات دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

عورتوں کی صحت ملک وقوم کی ترقی کے لیئے نہایت ضروری ہی لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرے میں رہتی ہی۔ جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام کی بے قاعدگی یا ان کا درد کے ساتھ آنا اور خون کی کمی و زیادتی۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) باؤگولہ اور رطوبت کا غیر معمولی اخراج ہیں۔ ان سب بیماریوں کے لیے **مستورین** واقعی اکسیر ہی۔ اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں رفع ہی نہیں ہوجاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پہ اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہی۔ رحم کو قوی کرکے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہوجاتی ہی۔ استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جاسکتا ہی۔

ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہی۔

قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف (عہ)

سعالین (رجسٹرڈ)

حلق اور سینہ کی تمام بیماریوں کے لیے یہ عجیب وغریب دوا ہرگھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ کھانسی کو خواہ وہ بلغمی ہو یا خشک فوراً کم کرتی ہے بلغم اور دوسرے مرض پیدا کرنے والے مواد، پھیپھڑوں کو اور سینہ کی تمام ساختوں کو پاک وصاف کرتی ہی اور ان کو قوت پہنچاتی ہی۔ پھیپھڑوں سے خون آنے کی ابتدائی حالت میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہی۔ دمہ، نمونیا، ذات الجنب وغیرہ امراض میں حیرت انگیز فوائد دکھاتی ہی ان کے علاوہ گلے کی خراش فوراً رفع ہوجاتی ہی بیٹھی ہوئی آواز جلد کشادہ ہوجاتی ہی نزلہ زکام کی شکایت فوراً نمایاں طور پر کم ہوجاتی ہی۔

"سعالین" کے فوائد سے بوڑھے۔ بچے۔ جوان، مرد اور عورت سب ہی یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے (۸؍)

اوجاعی (رجسٹرڈ)

وجع المفاصل، عرق النسا، نقرس اور تمام عصبی دردوں کے لیئے ہمدرد دواخانہ دہلی کی اوجاعی ایک خاص دوا ہی جو بے شمار تجربات کے بعد بنائی گئی ہی اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں اس کی ترکیب کیمیاوی اصول پر کی گئی ہی۔ مذکورہ امراض میں جو نقائص جگر، گردہ وغیرہ میں پیدا ہوجاتے ہیں یہ دوا ان کی بھی اصلاح کرتی ہی پیشاب میں ایک خاص مادہ کی زیادتی جس کو انگریزی میں یورک ایسڈ کہتے ہیں کم کرتی ہی۔

غرضکہ ان تمام امراض کے لیے یقیناً ایک اکسیری دوا ہے۔ مرد۔ عورت ہر عمر میں اس کو بے خطر استعمال کرسکتے ہیں۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہی۔

قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لیے کافی ہی ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ۸)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

طلاء مقوی خاص (رجسٹرڈ)

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطلب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جارہا ہے لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشٹائناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلاء کے اجزا اور اسکی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نسخہ سامنے آیا علم طب سے واقفیت رکھنے والے اصحاب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غدودی علاج بھی رہا ہے اسکے علاوہ عضو کی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہے۔

یہ طلاء قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہے خصوصاً جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضائے تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہے پھر انکی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلاء مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینہ سے آزمایا جارہا ہے اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو اصحاب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اغلام اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلا سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت فی شیشی آٹھ روپے۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوف عجیب (رجسٹرڈ)

جریان۔ احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصے سے ایک ایسے کامیاب اور مؤثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کرسکیں۔ الحمدللہ آج دو سال تک بے شمار تجربات کے بعد ہم سفوف عجیب کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا انکی کوئی اور صورت ہو ان میں بہرحال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہے اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہے۔ اب یہ سفوف جریان، احتلام، سرعت انزال و رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلظت پیدا ہو جاتا ہے سفوف عجیب اس سے مبرا ہے۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ کم استطاعت مریض اس دوا کو استعمال کرکے فائدہ اٹھائیں اندازہ لگایا گیا ہے کہ دو سال کے عرصے میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہے یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے۔

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مسوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے۔ مسوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہے اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہے مسوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہے اور کچھ عرصہ کے استعمال سے مسے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہے۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

معجون حمل عنبری علویخانی

خواص۔ جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو ان کے لیے بہت مفید ہے تیسرے مہینے حمل کے سے اس کا استعمال شروع کیا جائے، پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہوگا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہے۔ عمدہ چیز ہے۔ ترکیب استعمال، ۵ ماشہ یہ معجون، عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ قیمت فی سیر چالیس روپے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY
HAMDARD-I-SEHAT
FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA. DELHI
BIRTH CONTROL NUMBER
This Special Number of the "Hamdard-i-Sehat" contains most useful, interesting, informative and educative articles regarding Birth-Control in its various aspects relating to the social, economical and moral advancement of the human race. In India the question of Birth-Control and family limitation is a much disputed question. An attempt has, therefore, been made to throw light on all the important subjects concerning Birth-Control and to collect informations from all available sources, both Indian and Foreign, as to the results of the present-day Birth-Control Movement. The history of Birth-Control, the description of the male and female organs of procreation, the stages of pregnancy, the effects of coition, the social, economical and religious sides of Birth-Control, the opinions of great men and famous experts of various countries, the different natural and artificial ways of Birth-Control, the tried prescriptions of many experienced doctors and physicians, and the results of various Birth-Control clinics and research laboratories, in fact all the phases of the subject have been provided and discussed in this number. Besides these valuable informations, a special chapter has been devoted to literary articles and poems, which has greatly enhanced its usefulness and interest. The illustrations and half-tone pictures form also a special and attractive feature.
Pages Over 288
PRICE
Special Edition
As. 12
Ordinary Edition As. 8
Postage One Anna
SAMI/39
SUBSCRIPTION
YEARLY
ONE
RUPEE
BIRTH CONTROL NUMBER 1939
SINGLE COPY
TWO
ANNAS
Editor: HAKIM H. ABDUL HAMEED
HAMDARD MANZIL
DELHI

ماہوار مصور طبی رسالہ

ہمدرد صحت

بیادگار

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید مرحوم دہلوی

بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

مقام اشاعت :- ہمدرد منزل لال کنواں، دہلی

سالانہ ایک روپیہ

کتبہ یوسف

جلد ۸ | نومبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۵

فہرست مضامین

قیمت سالانہ ایک روپیہ — ممالک غیر (برما وغیرہ) سے تین شلنگ — فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

خان صاحب عبد اللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھاپا اور ایچ ایچ محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا

مراسلات

حاذق الحکماء نہیں بلکہ "حاذق الحکماء اوّل"

ایک ضروری تصحیح

میرے محترم دوست جناب حکیم محسن علی خان صاحب مدیر رسالہ "حکیم الہند" کا نوٹ مندرجہ ہمدرد صحت ماہ اکتوبر ۱۹۳۹ء میری نظر سے گزرا۔ موصوف نے میری جو قدر افزائی فرمائی اور جن الفاظ میں میرے مضمون پر تبصرہ فرمایا وہ میرے دلی شکریے کا مستحق ہے۔

اس ذیل میں مجھے جس سہو کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے وہ واقعی سہو تھا۔ اور میں خود بھی نہایت صداقت کے ساتھ اس غلطی کا ازالہ کردینا چاہتا ہوں۔ یہ تو مجھے خیال بھی نہ تھا کہ طبیہ کالج پٹیالہ کی یہ ڈگری ہے۔ لیکن یہ یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ "شیلانگ طبیہ کالج" کی فروختنی ڈگریوں میں سے ایک ڈگری "حاذق الحکماء اول" کی بھی ہے۔ پچھلے سال کا پراسپکٹس میرے اب بھی سامنے ہے۔ اب اگر شیلانگ تجارتی طبیہ کالج نے اس ڈگری کو حذف کردیا ہو تو کہہ نہیں سکتا۔ میرے مذکورہ مضمون میں لفظ "اول" غلطی سے چھوٹ گیا ہوگا۔ بہرحال بھوپندرا طبیہ کالج کی مستند برادری اور اُس کے محترم اراکین کو مطمئن رہنا چاہیئے کہ میرا روئے سخن ان کی طرف نہ تھا۔

جملہ ناظرین کرام میرے مضمون میں جہاں کہیں حاذق الحکماء لکھا ہوا پائیں اُس کے ساتھ ہی لفظ "اول" کا اضافہ فرمالیں۔ کیونکہ "حاذق الحکماء" اور "حاذق الحکماء اول" میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اول الذکر ایک موقر و مستند ڈگری ہے اور ثانی الذکر ایک تجارتی ڈگری ہے۔ ساتھ ہی اس کے اراکین پٹیالہ طبیہ کالج سے بھی گزارش ہے کہ وہ اس امر کی تحقیقات فرمائیں کہ شیلانگ میں اب بھی یہ ڈگری فروخت ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر اب بھی اُس کی فروخت کا سلسلہ جاری ہو تو اُس کے خلاف کافی پروٹسٹ کیا جائے۔ فقط

خادم طب: لطافت حسین میڈیکل آفیسر رہٹی، گورنمنٹ بھوپال

بھوپندرا طبیہ کالج پٹیالہ کے سالانہ امتحان

مندرجہ ذیل اضلاع کے طلباء امتحان سیکنڈ ایر کلاس حاذق الحکما میں پاس ہوئے۔

نام طلباء	ضلع	نمبر حاصل کردہ	نام طلباء	ضلع	نمبر حاصل کردہ	نام طلباء	ضلع	نمبر حاصل کردہ
مدن لال	امرت سر	۲۶۷	پرکاش رام	لودہیانہ	۳۴۰	مالی رام گوتم	لودھیانہ	۳۵۹
گپتا رام	منٹگمری	۳۲۵	ترلوک سنگھ	سرگودھا	۳۲۲	گوپی ناتھ ور	کشمیر سٹیٹ	۳۴۲
سنسار چند	کرنال	۳۷۰	شندر لال	کرنال	۳۳۵	اجودھیا پرکاش	جالندھر	۳۳۷
امرناتھ اگروال	فیروزپور	۲۶۶	چھجو رام	فیروزپور	۲۶۴	ٹھاکردت شرما	راولپنڈی	۳۳۱
احمد اختر	بجنور	۲۶۱	نجم الدین احمد	کوٹہ سٹیٹ	۲۷۱	ست دیو شرما	ہشیارپور	۳۱۶
سنت رام نردلہ	پٹیالہ	۲۴۳	رتن لال	کانگڑہ	۲۷۷	ہنسراج	پٹیالہ	۲۷۲
سوہن لال کھنہ	منٹگمری	۲۵۳	پریم سنگھ	میانوالی	۳۲۸	کرشن چند بھٹناگر	سہارنپور	۳۶۱
آتما رام	انبالہ	۲۸۱	چھجو سنگھ	پٹیالہ	۲۶۹			

مندرجہ ذیل طلبا کمپارٹمنٹ میں آئے

شمبھوناتھ بھاسک سیالکوٹ، یوگندرپال انبالہ، شمشیر سنگھ چوہان انبالہ، محمد امیر داؤد قریشی بجنور یو۔ پی

نتیجہ امتحان "طبیب اکمل"

حافظ نور احمد	بہاول پور سٹیٹ	۲۶۰	پاس

پرنسپل بھوپندرا طبیہ کالج پٹیالہ

انتخاب مجلس مذاکرہ جامعہ طبیہ دہلی

دہلی۔ ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء۔ حسب دستور سابق اس سال طلبار جامعہ طبیہ کا عام جلسہ زیر صدارت افضل الحکما، مولانا حکیم عطاء الرحمن صاحب قاسمی، معالج و پروفیسر جامعہ طبیہ صدر مجلس مذاکرہ، منعقد ہوا۔ اور بہ کثرت آرا دس ممبران منتخب ہوئے! جس میں مندرجہ ذیل چھ عہدے داران منتظمہ کمیٹی منتخب ہوئے:۔

(۱) مولوی عبدالمتین صاحب (نائب صدر) (۲) رئیس الانصاری سنبھلی (ناظم) (۳) محمد انوار اللہ صاحب (نائب ناظم) (۴) گوردا س مل صاحب (خازن) (۵) مولوی عبدالقوی صاحب (ناظم دار المطالعہ) (۶) سید نجم الحسن صاحب (نائب ناظم دار المطالعہ)

دیگر حضرات: مسیح الانصاری صاحب، علی مرتضیٰ صاحب، دلاور خاں صاحب، پنڈت رادھا کرشن صاحب۔

انجمن طبیہ پنجاب لاہور

انجمن طبیہ پنجاب، لاہور کا ایک جلسہ بتاریخ ۱۴۔ اکتوبر ۳۹ء دفتر انجمن میں منعقد ہوا۔ جس میں یہ قرارداد یں اتفاق آرا سے منظور ہوئیں:۔

اول۔ انجمن طبیہ پنجاب کا یہ جلسہ حکیم محمد الیاس خاں صاحب جنرل سکرٹری آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس، دہلی کے اس مکتوب پر، جو مختلف طبی رسائل و اخبارات میں شائع ہوا ہے اور جس میں انہوں نے ہندوستان کی اس اہم طبی جماعت کو از سر نو زندہ کرنے کی طرف حاملان طب کو توجہ دلائی ہے، اظہار طمانیت کرتا ہے۔ اور صاحب موصوف کی خدمت میں درخواست کرتا ہے۔ کہ ملک کے موجودہ طبی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے وہ جلد از جلد طبیبوں اور ویدوں کو اس مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی دعوت دیں۔ تا کہ وہ کامل غور و خوض اور مبادلۂ خیالات کے بعد کوئی ایسا لائحہ عمل تجویز کر سکیں جو طب کے لئے ملک کی موجودہ سیاسی حالات کے موافق ہو۔

دوم۔ انجمن طبیہ پنجاب، لاہور کا یہ جلسہ جناب سیکرٹری صاحب کو اس امر کا یقین دلاتا ہے کہ انجمن طبیہ پنجاب اور اس کے ساتھ جن طبی جماعتوں کا الحاق ہے، وہ سب ان سرگرمیوں میں آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کے ساتھ کامل تعاون کا اظہار کریں گی اور کانفرنس مذکور کے مقاصد اور مجوزہ لائحہ عمل کو بروئے کار لانے میں سعی و کوشش کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں گی۔

حکیم آغا دوست محمد خاں تجیلی سکرٹری انجمن طبیہ پنجاب، لاہور۔

ہمدرد صحت اور ہمدرد دواخانہ

از جناب خان بہادر چودھری خوشی محمد صاحب ناظر سابق منسٹر کشمیر

کچھ عرصے سے رسالہ ہمدرد صحت میرے نام جاری ہے۔ اور میں اسے نہایت ذوق و شوق سے مطالعہ کرتا ہوں۔ حقیقتاً ہمدرد صحت ایک عجیب اور بے نظیر چیز ہے۔ اس بات کا اظہار میں اس خیال سے نہیں کرتا کہ آپ کی خدمت کردوں بلکہ اس نیت سے کہ پبلک

آپ کے ادارے سے واقف او مستفید ہو سکے۔

آج کل طبی اشتہارات اور اشتہاری اطبا کی اس قدر کثرت ہے کہ نقد و قلب میں امتیاز کرنا مشکل ہوگیا ہے۔ مگر ہمدرد صحت کے چند پرچوں کے مطالعہ سے اس نتیجہ پر پہنچنا یقینی امر ہے کہ ہندوستان کی طبی صحافت میں اس کی نظیر موجود نہیں۔ اور نہ ایسا کامیاب طبی ادارہ کوئی اور نظر آتا ہے۔ ہندوستان کا قدیم پایہ تخت دہلی اب بھی آثار قدیمہ کا محافظ اور طبّ قدیم کا مخزن ہے۔ مگر عام طبی اداروں کی یہ حالت ہے کہ نہ طبیب کا کوئی وقار ہے۔ اور نہ دوا کا کوئی اعتبار۔ دوا فروشی کا کام عموماً عطاروں کے ہاتھ میں ہے، جن کی دوکانوں میں گلی سڑی سال ہا سال کی پرانی دوائیں کھلی پڑی رہتی ہیں۔ اور وہ گرد و غبار کا خزانہ اور مکھیوں کا آشیانہ نظر آتی ہیں۔ ان ہی حالات کی وجہ سے ویدک اور طب یونانی کا پبلک کی نظروں میں اعتبار ساقط ہوگیا ہے۔ اور عام طور پر انگریزی طریق علاج کی طرف پبلک کا رجحان ہوگیا ہے۔ ورنہ فن جراحی کو چھوڑ کر، جس میں کہ انگریزی طرز علاج بلاشبہ فایق ہے، دیسی دوائیں اور قدیم طرزِ علاج اکثر امراض میں اہل وطن کے لئے زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔

غنیمت ہے کہ قدیم طبی طرز علاج میں شہر دہلی اب بھی مرکزی حیثیت رکھتا ہے اور چند طبی ادارے خاص شہرت رکھتے ہیں خصوصاً آپ کا ادارہ ہمدرد صحت عالم گیر شہرت حاصل کر چکا ہے۔ اور طبی لٹریچر اور معلومات کی اس وسیع پیمانے پر اشاعت کر رہا ہے جس کی نظیر ہندوستان میں موجود نہیں۔ اس کی مساعی صرف قدیم طبی معلومات تک ہی محدود نہیں بلکہ وہ تحقیق اور ریسرچ کا کام اس قابلیت سے کر رہا ہے کہ نہ صرف ہندوستان بلکہ ممالک یورپ اور امریکہ کے نامور ڈاکٹروں اور ماہرینِ فن نے اُس کی مساعی کی داد دی ہے۔

ہمدرد صحت کے بہت سے خاص نمبر سِل ودق، الاطفال، عورت اور ضبط تولید وغیرہ قبول عام کی شہرت حاصل کر چکے ہیں اور وہ اس قدر جامع اور مانع ہیں کہ ان مضامین کے متعلق لاسٹ ورڈ یعنی آخری فیصلہ تصور کئے جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ ہمدرد صحت کی کتابت اور طباعت وغیرہ ایسی دیدہ زیب اور جاذب توجہ ہیں۔ اور ایسے بڑے پیمانے پر اس کی اشاعت ہوتی ہے کہ بظاہر تعجب ہوتا ہے کہ اس قدر صرف کثیر کا یہ ادارہ کس طرح متحمل ہوتا ہے۔ یہ ادارے کی کامیابی کی دلیل ہے۔ اور یہ کامیابی اس بات کی دلیل ہے کہ اس دواخانے کا کام دیانت، محنت، خوش سلیقگی اور صفائی سے ہوتا ہے میری دلی دعا ہے کہ آپ کی کامیابی روز افزوں رہے۔

مجھے اس امر سے حیرت ہوتی ہے کہ آپ نے تمام ملک کے مستند اطبا، وید اور ڈاکٹر صاحبان کو ایک رشتے میں کس طرح منسلک کر لیا ہے۔ یہ کامیابی باوجود ہزار کوششوں کے ملک کے لیڈروں کو بھی نصیب نہیں ہوئی اور میرا تو خیال ہے کہ ہندو مسلم اتحاد کی تنظیم بھی آپ کے سپرد کی جائے اور خدا وہ دن جلد لائے کہ کوئی ایسا ہی کامیاب "ہمدرد ہند" ادارہ قائم ہو جائے۔ والسلام

آپ کا نیازمند:۔ احقر ناظر

ہمدرد صحت کا برتھ کنٹرول نمبر

از جناب حکیم ڈاکٹر قاضی محمد عظیم اللہ صاحب، لاہور

یقین مانیئے، برتھ کنٹرول نمبر کو دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا اس موضوع پر اتنا وافر اور کار آمد مواد آج تک اردو زبان میں نہ کسی نے بہم پہنچایا ہے اور نہ آیندہ اس قدر ارزاں قیمت پر کسی کے بہم پہنچانے کی توقع ہے۔ باوجود آپ کی متعدد مذکورہ معذوریوں کے بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ نمبر ہمدرد صحت کے تمام سابقہ نمبروں سے سبقت لے گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمدرد صحت نے اردو صحافت میں طب کا وہ بلند معیار کر دیا ہے۔ جو کسی پرانے سے پرانے ادبی رسالے کو بھی شاید ہی حاصل ہو۔ اللّٰھم زد فزد

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

ہمدرد صحت کے ضبط تولید نمبر پر دلچسپ رائیں اور تبصرے

فاضل ادیب مولانا حکیم محمد یوسف صاحب نیّر اورنگ آبادی

"ابھی ایک گھنٹہ بھی نہیں گزرا کہ ہمدرد صحت کی اشاعت خاص "ضبط تولید و اصلاح نسل" نظر افروز مطالعہ ہوئی۔ شوق کی بے تابی میں ورق گردانی اور جستہ جستہ مضامین خاص دیکھ رہا ہوں۔ ہاں، نگاہِ منتظر کے اشارے ہیں کہ پورے کا پورا رسالہ چشم زدن میں فردوس حافظہ بنا لیا جائے۔ شک نہیں، کہ دسترخوان ایک سجا سجایا الوانِ نعمت کا ذخیرہ اور لذت فردوسیوں کا سرمایہ دار ہے۔ مگر سراپا آزار اور مجھ جیسا ان ہونے دکھوں کا گرفتار ذوقِ تماشا سے لاچار ہو جاتا ہے۔ آہ! فرصت اور یک سوئی کی مہلت تو کہاں۔ اس "نظرے گزرے" کی داد بھی زبانِ قلم سے ادا کرنا مشکل ہے۔ سچ ہے بے دلی اور خامہ فرسائی گناہ بے لذت سے کم نہیں ہوتی۔ اس لیے میرا مختصر ریویو حقیقتہً ایک معافی نامہ ہونا چاہیئے۔

حیرت انگشت بدنداں ہے کہ ایک جوان پاک باز نے اپنے پاک منش باپ کی لاج رکھ لی اور وہ کام کیا جو محنت، جفاکشی اور ہمت کی ناخدائی سے رنگا رنگ خیالات اور بوقلموں کمالات اہلِ فن کو محبت کے ایک گھاٹ پر پانی پلانے کی کامیاب کوشش کا مرقع ہے..............."

مشہور افسانہ نویس جناب ایم۔ ایم۔ اسلم صاحب لاہور

مکرم و محترم جناب حکیم صاحب قبلہ

السلام علیکم۔ خیر و عافیت۔ گرامی نامہ ملا اور اشاعت خاص ضبط تولید بھی۔ دونوں کا شکریہ! میری تصویر شائع فرما کر جو مجھے نوازا گیا ہے اس کا شکریہ ادا کروں تو ایک رسمی سی بات ہوگی۔ بہر کیف تہ دل سے ممنون ہوں۔ انشاء اللہ آئندہ کسی وقت خدمت کرنے کی کوشش کروں گا۔

اشاعت خاص کے متعلق کیا عرض کروں، ہاں، اتنا کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس زمانے میں جب کہ ہندی والے اُردو کی بنیاد ہلا دینے کے درپے ہو رہے ہیں، ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر اُردو کی ایک گراں پایہ خدمت ہے اور یہ صرف اردو زبان کے ہی سر سہرا ہے کہ آج ایک اتنا مفید، اتنا جامع اور اتنا دلچسپ رسالہ اردو جاننے والوں کے سامنے ہے جس میں ہر مذاق کے آدمی کے لیے کچھ نہ کچھ موجود ہے۔

رسالے کی ظاہری شکل و صورت یورپ کے اچھے رسائل کا مقابلہ کر رہی ہے۔ مضامین کی ترتیب اور زبان کی سلاست رسالہ ترتیب دینے والے کے حسن مذاق کی شاہد ہے۔ تصاویر اور کارٹونوں سے رسالے کو مزین کرنا بہت اچھی اُپج ہے۔ اور مضمون نگار حضرات نے جس توجہ سے مضامین لکھے ہیں یہ اُردو کے حق میں ایک نیک فال ہے۔ "کشتگان ضبط تولید" بہت موثر نظم ہے۔ "سمندر" اطبی نقطۂ نگاہ سے ایک بہت دلچسپ افسانہ ہے لیکن رومانیت تشنۂ تکمیل ہے۔ رسالے کا گیارھواں باب بہت کارآمد ہے اور اس کا مطالعہ ہر نقطۂ خیال سے سودمند ہے۔ اور مدیر کی جدت طرازی کی عمدہ مثال ہے۔

"ہندو مذہب اور ضبط تولید" پر پروفیسر بھڈ کے کا مضمون بہت دلچسپ ہے۔ خاص کر پہلا حصہ بہت پرلطف ہے۔ اسی طرح حکیم گجندر سنگھ صاحب کے مضمون "ضبط تولید اور سکھ مذہب" کے اس حصے کو جس میں ایک عورت کو مخاطب کیا گیا ہے حکمت کے موتی سے تشبیہ دی جائے تو شاید مبالغہ نہ ہوگا۔

"اسلام اور ضبط تولید" پر مصری بزرگ حضرت حسن البنا کا مضمون اس قابل ہے کہ ہر مذہب و ملت کا آدمی اسے غور سے پڑھے اور سمجھنے کی کوشش کرے۔ اس مضمون کی آخری پانچ سطور بہت قابلِ غور ہیں۔

"ضبط تولید کی ضرورت" پر مولانا نیاز فتح پوری مدیر رسالہ "نگار" کا مضمون بہت قابلیّت سے لکھا گیا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ اگر "قلّت غذا، کثرت امراض اور تصادم باہمی کی وجہ سے" دنیا کے مصائب زیادہ بڑھنے کا اندیشہ ہے تو پھر قانون قدرت بھی قابل ترمیم ہے۔ لیکن کیا انسان کو اتنی دست رس ہے بھی؟

ایک مضمون ہے "مختلف ممالک میں ضبط تولید کی تحریک کا جائزہ"۔ اس میں ایک فقرہ

"ہم نے اس جگہ ضبط تولید پر مذہبی نقطۂ نگاہ پیش نہیں کیا۔ اس لیے کہ مذہبی حیثیت سے اس نظریے کی مخالفت عموماً ان قوموں کی طرف سے ہوتی ہے جو سیاسی حیثیت آزاد نہیں ہیں اور جو قومیں آزاد ہیں وہ اس نظریے کی مذہبی حیثیت تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں"

تشریح کا محتاج ہے۔ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کا قول ہے کہ ع شان مذہب سے ہی قائم ہے مگر انسان کی! آپ جس چیز میں سے مذہب کو خارج کردیں گے وہ کبھی مکمل نہیں ہوسکتی۔ اسی طرح اسی مضمون میں جہاں مصر کا ذکر ہے وہاں ڈاکٹر وِنڈل کلی لینڈ کا یہ کہنا کہ "اگر انسان خود اپنی آبادی پر قابو حاصل نہ کرے گا تو پھر یہ کام قدرت کو کرنا پڑے گا اور قدرت یہ کام قحط اور وبا کے ذریعے سے کیا کرتی ہے" محل غور ہے۔ کیوں کہ نظام قدرت "ڈسٹرکٹو" نہیں بلکہ "کری ایٹو" ہے۔

ڈاکٹر سید جعفر حسین صاحب کا مضمون "ضبط تولید اور معاشیات" ایک سیر حاصل مضمون ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس موضوع پر جس انداز سے بحث کی ہے وہ داد سے مستغنی ہے۔ لیکن جس مقام پر ڈاکٹر صاحب نے ہندوستان کی مفلسی اور ذرائع معاش کی قلت کا ذکر کیا ہے کیا خوب ہوتا جو اس مفلسی اور ذرائع معاش کی قلت کے اسباب بھی گنوا دیتے۔ ہندوستان کی تصویر جن الفاظ میں ڈاکٹر صاحب نے کھینچ کر دکھائی ہے وہ جذبات کی ترجمان اور بہت الم ناک ہے۔ لیکن افسوس تو یہ ہے کہ زعمائے ملت اسے اور بھی الم انگیز بنائے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح ہندو مسلم نفاق اسے اور بھی تباہی کی طرف کھینچے لیے جا رہا ہے۔

ساتویں باب میں "ضبط تولید اور نفسیات" ایک بہت عالمانہ خطبہ ہے اور اس میں موضوع کی بہت سی پیچیدگیوں کو حل کیا گیا ہے۔ اس مضمون میں ارتقا کو چار منزلوں میں تقسیم کیا گیا ہے اس میں جس طرح "انسانی حیات کا مقصد تنازع للبقا ہے" کے متعلق جو خیال ظاہر کیا گیا ہے، بہت غور سے پڑھنے کے قابل ہے۔ اسی طرح "ارتقا کی تیسری منزل" میں (ب) کے ماتحت شادی کی رسم پر بحث ضبط تولید کے حامیوں کو خاص توجّہ سے پڑھنی چاہیئے۔

آٹھویں باب میں حکیم صاحب کا مضمون "علم اصلاحِ نسل" کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حکیم صاحب کو اس موضوع پر کہاں تک عبور ہے۔ لطف تو یہ ہے کہ لکھنے والا ایک یونانی حکیم ہے جس کے رگ و پے میں حکمت بھری ہوئی ہے لیکن مضمون میں رومانیت بھی ہے اور افسانوی رنگ بھی۔ یونان قدیم کا ذکر کرتے ہوئے جس حصّے میں آپ نے فلاطون کا نظریہ پیش کیا ہے وہ اتنا دل چسپ ہے کہ اس سے ایک ستھرے افسانے کی داغ بیل پڑ سکتی ہے۔

اس قابلِ قدر رسالے میں ایک حصہ طبّی مضامین کا ہے جس کی قدر و قیمت سے صرف وہی لوگ واقف ہو سکتے ہیں جنہیں اس فن سے لگاؤ ہے۔ ظاہر ہے کہ طبّی مضامین روکھے پھیکے ہوں گے لیکن اس رسالے میں جتنے بھی مضامین طبّی نقطۂ نگاہ سے لکھے گئے ہیں انہیں پڑھتے ہوئے طبیعت اکتاتی نہیں اور یہی لکھنے والوں کا کمال ہے۔

شادی کا قرآن شریف

جناب مسٹر ظفر قریشی صاحب بی۔ اے، دہلوی

برتھ کنٹرول نمبر ملا، ترتیب، تزئین، تعبیر، تصویر، غرض ہر جہت سے یہ نمبر بے مثال ہے۔ اس قدر نئی اور کار آمد معلومات اور مضامین کا اس قدر متنوّع ہونا ادارت کا اعجاز نہیں تو اور کیا ہے؟

ایک دوست نے برتھ کنٹرول نمبر مجھ سے چھین لیا اور کہا یہ تو "شادی کا قرآن شریف ہے" اسے تو حرزِ جان بنا کر رکھنا چاہیئے۔

لُبّ المجرّبات سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت ۲۲۲ صفحے، قیمت دو روپے آٹھ آنے۔

پتہ:- مینجر صاحب شاہی مطب متصل جامع مسجد، دہلی۔

لُبّ المجرّبات شفاء الملک حکیم دلبر حسن خاں صاحب بھٹی مہتمم بھوپ اندر طبیہ کالج پٹیالہ کی تالیف ہے اس میں مؤلّف موصوف نے اپنے خاندانی، ذاتی اور منتخب مجرّبات حسنِ ترتیب سے جمع کیے ہیں۔ مجرّبات کی عام کتابوں کے مقابلے میں "لُبّ المجرّبات" کے امتیازات میں سے بعض یہ ہیں کہ (۱) اس میں مجرّبات کی "بھرتی" سے کام نہیں لیا گیا ہے۔ بلکہ ہر طبیب ایک سرسری نظر ہی میں معلوم کرے گا کہ لائق مؤلف نے حقیقتاً چشم دوزی سے کام لیا ہے اور بخل کے روایتی قفل پر کامیاب ضربیں بھی لگائی ہیں۔
(۲) اس مجموعے کا دوسرا امتیاز اس کی ترتیب کی خوبی ہے۔ مجرّبات کی عام کتابوں میں عموماً کوئی ترتیب نہیں ہوتی۔ اگر کوئی ترتیب قائم بھی کی جاتی ہے تو اس کو آخر تک نبھایا نہیں جاتا۔ "لُبّ المجرّبات" ترتیب کی عام خامیوں سے عموماً پاک ہے۔ اس کے لیے امراض وار ترتیب اختیار کی گئی ہے۔ ہر بڑے عنوان کے باب قائم کیے گئے ہیں اور ان کو باقاعدہ شمار میں لایا گیا ہے۔ ذیلی عنوان کی فصلیں بنائی ہیں اور پھر ہر مرض کی مختصر سی تعریف اور اس کا ڈاکٹری نام لکھنے کے بعد علاج اور مجرّبات کی سرخیوں سے نمبروار نسخے درج کیے گئے ہیں۔ (۳) کتابت اور طباعت میں معلوم ہوتا ہے کہ خاصا اہتمام کیا گیا ہے۔ لیکن مینجر صاحب شاہی مطب کی کوششیں زیادہ بارآور نہ ہوسکیں۔ تاہم اہتمام کی طرف توجہ کا یہ نتیجہ ضرور ہوا ہے کہ لُبّ المجرّبات ان حیثیتوں سے بھی عام کتابوں سے ممتاز ہے۔ کاغذ عمدہ سفید اور چکنا لگایا گیا ہے۔ جلد بندی بھی کرائی گئی ہے۔ بہر حال یہ مجموعۂ مجرّبات بہت سی حیثیتوں سے ممتاز ہے اور اس قابل ہے کہ ہر طبیب اس کو اپنے پاس رکھے۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ تیسری بار خاصی تعداد میں چھپی ہے۔ کتاب کے آخر میں ایک ضمیمہ بھی شامل ہے جس میں نسخوں کا تجربہ کرنے والوں کی تصدیقیں جمع کی گئی ہیں۔ ۲۲ بابوں میں یہ کتاب تقسیم ہے اور ۵۴۵ نسخے اس کا سرمایہ ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ مجرّبات کا یہ مجموعہ اور زیادہ مقبولیت حاصل کرے گا۔

مجرّبات محمّدی سائز ۲۰×۳۰/۱۶، ضخامت ۸۰ صفحے، قیمت چھ آنے۔

پتہ:- مینجر صاحب شفاخانہ محمّدیہ، ماہلاں والا، ڈاک خانہ سرگودھا، پنجاب۔

"اکسیری، صدری اور تجربہ شدہ مجرّبات کا یہ نایاب مجموعہ" جناب حکیم حافظ محمد یوسف صاحب کی تالیف ہے۔ مؤلف نے ۱۰۷ ذاتی اور منتخبہ مجرّبات اس رسالے میں پیش کیے ہیں۔ ترتیب امراض وار ہے۔ ترکیب تیاری، طریقۂ استعمال اور پرہیز وغیرہ کے ساتھ تمام نسخے درج ہیں۔ ایک آدھ نسخہ منظوم بھی نظر پڑا۔ بہر حال مجرّبات کے متلاشیوں کے لیے کارآمد اور مفید رسالہ ہے۔

حیات ازدواج سائز ۲۰×۳۰/۱۶، ضخامت ۶۴ صفحے، قیمت چار آنے۔

پتہ:- حکیم علی احمد صاحب، طلاق محل، کان پور۔

حیات ازدواج یا رہبرِ مباشرت کے نام سے یہ مختصر سا رسالہ جناب حکیم علی احمد صاحب کان پوری کی تالیف ہے۔ اس میں حکیم صاحب موصوف نے "مالدار اور متوسط درجے کے لیے عموماً اور مزدور، ملازمت پیشہ اور غریب طبقے کے لیے خصوصاً" جنسی معاملات پر بحث کی ہے۔ مؤلف کا منشا دراصل یہ ہے کہ نوجوانوں کو بے راہ روی سے بچایا جائے اور انہیں ضروری جنسی معلومات

سے آگاہ کر دیا جائے۔ رسالہ اپنی مختصر سی ضخامت کے لحاظ سے مفید ہے۔

تراجم علمائے حدیث ہند (جلد اول) سائز ۲۰×۳۰/۱۶، ضخامت ۴۲۵ صفحے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے۔

پتہ:۔ عبد الحی والاخوان، مقام سوہدرہ، ضلع گوجرانوالہ، (پنجاب)۔

ہندوستان میں اہل حدیث جماعت کا قیام حجۃ الاسلام حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات سے وابستہ ہے۔ گزشتہ ڈیڑھ سو سال میں اس جماعت نے ہندوستان میں خوب ترقی کی۔ دہلی اس جماعت کا مرکز رہا۔ میاں صاحب حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کا درس حدیث مشہور تھا۔ اس سے بے شمار اصحاب علم دین ہو کر نکلے اور تمام ملک میں پھیل گئے۔ نواب صدیق حسن خاں صاحب بھوپالی بھی اس جماعت میں شامل تھے۔ انہوں نے بے شمار کتابیں تصنیف و تالیف کیں اور علم حدیث کا چرچا ملک کے گوشے گوشے میں اس حد تک کر دیا کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔

"تراجم علمائے حدیث ہند" فن تاریخ و رجال کی ایک تالیف ہے جس کے مؤلف ابو یحییٰ امام خاں صاحب نوشہروی ہیں۔ اس کتاب میں جماعت اہل حدیث کے تقریباً دو سو مرحوم اور موجودہ علماء کا تذکرہ ہے۔ فی الحال مؤلف نے صرف دہلی اور یوپی کے علمائے حدیث کا تذکرہ اس پہلی جلد میں پیش کیا ہے۔ اب مؤلف کوشش میں ہیں کہ پنجاب اور بہار و بنگال وغیرہ صوبوں کے علمائے حدیث کا تذکرہ شائع کریں۔ کتاب کے شروع میں مؤلف نے سہولت کی غرض سے ۱۶ قسم کی فہرستیں شامل کی ہیں۔ مقدمہ حضرت علامہ سید سلیمان ندوی نے فرمایا ہے جس میں مؤلف کی محنت اور عرق ریزی کی داد دی گئی ہے۔ حقیقت بھی یہ ہے کہ ابو یحییٰ صاحب نے اس مجموعے کی تالیف میں بڑی جد و جہد سے کام لیا ہے۔ دو سو علماء کا تذکرہ اس قدر تحقیق و تدقیق سے پیش کرنا یقیناً شغف علم کا اچھا کارنامہ ہے۔ اس کام کے لیے مؤلف نے بہت سے سفروں کے علاوہ بیسیوں کتابوں کی ورق گردانی کی ہے۔ علمائے اہل حدیث کے علاوہ دوسرے علماء کا ذکر بھی (جو اس کتاب میں آگیا ہے) مؤلف نے ادب و احترام سے کیا ہے۔ یقیناً یہ ایک قابل ستائش فعل ہے۔ بہر حال "تراجم علمائے حدیث" اگرچہ صرف علمائے اہل حدیث کے سوانح پر مشتمل ہے، مگر علمی اور تاریخی حیثیت سے اس قابل ہے کہ اس کا عام طور سے مطالعہ کیا جائے۔ ہمیں امید ہے کہ لائق مؤلف کی ہمت افزائی کی جائے گی۔

نیرنگ خیال کا حرب و ضرب نمبر سائز ۲۰×۳۰/۱۶، ضخامت ۲۵۶ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔

پتہ:۔ مینجر رسالہ نیرنگ خیال، بیڈن روڈ، لاہور۔

لاہور کا ممتاز ادبی رسالہ نیرنگ خیال اپنے سالناموں اور خاص نمبروں کی وجہ سے خاص طور سے مشہور ہے۔ اس نے حال ہی میں "حرب و ضرب" کے نام سے ایک خاص نمبر شائع کیا ہے، جو حسب معمول مفید اور کارآمد مضامین کا ایک اچھا مجموعہ ہے۔ دنیا کے تقریباً تمام بڑے بڑے ملکوں کے متعلق ضروری معلومات کی فراہمی کے علاوہ اس نمبر میں دنیا کے موجودہ سیاسی مسئلوں پر مضامین جمع کئے گئے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اس نمبر کے مطالعے سے عوام کو کافی فائدہ پہنچے گا۔ کتابت اور طباعت اچھی ہے۔ کاغذ بھی۔ قیمت موزوں ہے۔ اوپر کے پتے پر نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر یہ نمبر منگایا جا سکتا ہے۔

خیام کا سالنامہ سائز ۲۰×۳۰/۸، ضخامت ۱۴۴ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔ پتہ:۔ مینجر صاحب اخبار خیام تحصیل بازار، لاہور۔

اخبار خیام کے سرگرم مالک حافظ محمد عالم صاحب نے اس سال بھی اپنے اخبار کا سالنامہ دھوم دھام سے شائع کیا ہے۔ تازہ اور کیف ور نظمیں، دل چسپ افسانے اور ڈرامے اور پُر از معلومات علمی مضامین۔ بس یہ خیام کے سالنامے کی مختصر سی تعریف ہے۔ علمی مضامین میں "دنیائے اسلام کا سیاسی مستقبل" اور جناب عبد القیوم صاحب ندوی کا مضمون "پانچویں صدی ہجری میں اسلامی شفاخانے" مطالعے کے لائق ہیں۔ رنگین تصاویر کا اہتمام بھی تعریف کے قابل ہے۔ اس سالنامے میں چار رنگین تصویریں جاذب توجہ ہیں۔ رنگین تصویروں کے علاوہ بہت سی یک رنگی تصویریں بھی اس اخبار کو دل چسپ بنا رہی ہیں۔ بہر حال یہ سالنامہ بہت حد تک کامیاب ہے۔ مالک اور منتظمین اس کے لیے مبارک باد کے مستحق ہیں۔

ہمدرد صحت کا ضبط تولید نمبر

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلما ہند دہلی

رسالہ ہمدرد صحت کا جولائی ۱۹۳۹ء کا خاص نمبر میں نے مطالعہ کیا اس میں مسئلہ تنظیم نسل یا ضبط تولید (برتھ کنٹرول) پر ملک کے مشاہیر اور ارباب کمال کے مضامین کا قابل قدر ذخیرہ جمع کیا گیا ہے اور مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر پوری روشنی ڈالنے کی سعی مشکور کی گئی ہے۔ ماہرین فن ڈاکٹر اور اطبا علمائے اقتصادیات اور علمائے مذاہب کے سیر حاصل بحاث و مضامین فراہم کرنے میں جناب حکیم عبدالحمید صاحب مدیر ہمدرد صحت و مالک ہمدرد دواخانہ مستحق تحسین و مبارکباد ہیں اس مسئلے پر اتنا بیش بہا ذخیرہ اس سے پہلے کسی رسالے یا کتاب میں جمع نہیں کیا گیا اور نہ کسی تصنیف و تالیف میں اس قدر وسعت کے ساتھ قیمتی معلومات مل سکتے ہیں۔ حکیم صاحب کا ذوق اور ہمت اور اس کے ساتھ دریا دلی سے بذل زر سزاوار شکریہ ہے۔ ناظرین رسالہ اہل فن اور عامۃ الناس حکیم صاحب کے شکر گزار ہیں۔ اس سے پہلے بھی ہمدرد صحت کے خاص نمبر قبولیت عامہ کا فخر حاصل کر چکے ہیں اور حکیم صاحب کی محنت، خلوص اور خدمت خلق کے جذبات اور سلیقہ شعاری کا سکہ بٹھا چکے ہیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی ۳ اگست ۳۹ء

جناب جان صاحب حکیم حافظ یوسف حسن خاں صاحب سوری

سکریٹری ٹاؤن ہال اسکول بہار شریف

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص جو "ضبط تولید و اصلاح نسل" کے نام سے موسوم ہے نظر افروز ہوئی۔ یہ نمبر صوری و معنوی یعنی مضامین اور "گٹ اپ" دونوں لحاظ سے قابل تعریف ہے مضامین نہایت علمی بلند پایہ اور پر مغز ہیں جن مطالعے سے مسئلے کے ما لہٗ و ما علیہ کے کامل واقفیت حاصل ہونے کے باعث ہر ناظر اس موضوع کا عالم فاضل اور ماہر خصوصی بن سکتا ہے۔ اتنے معلومات کثیر کا کسی ایک رسالے میں مجتمع کر دینا کوئی معمولی کارنامہ نہیں۔ دریا کو کوزے میں بند کر دینا اگر ممکن ہے تو اس اشاعت خاص نے اس دریائے علم کے ساتھ حقیقتاً ایسا ہی کر دکھایا ہے۔ اسی کے ساتھ ادبی مضامین بھی شامل کر کے پرچے کو بجید دلچسپ بنا دینے کی جدت بھی قابل داد ہے۔ اور پھر اس کا کوڑیوں کے مول ملنا تو سونے پر سہاگہ ہے مجھے یقین ہے کہ یہ نمبر قدر دانان علم و فن میں اس قدر مقبولیت حاصل کرے گا کہ تھوڑے ہی عرصے میں اس کا ایک ایک نسخہ نایاب ہو کر رہ جائے گا۔

ڈاکٹر محمد عثمان خاں، دار الترجمہ

جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن،

کرم نامے نے ممنون فرمایا۔ ضبط تولید کی اشاعت خاص حسب سابق ٹھیک وقت پر پہنچی۔ ایشیائی زبانوں میں یہ ایک بے مثل اور جامع و مانع مرقع ہے جس میں اس مضمون پر سیر حاصل بحث ہر پہلو سے کی گئی ہے۔ آپ کی مساعی جمیلہ اور حسن ترتیب مستحق صد مبارک باد ہے

ڈاکٹر جارج ریلے سکاٹ، ایف۔ آر۔ اے۔ آئی، ایف۔ پی۔ ایچ۔ ایس، ایف۔ زیڈ۔ ایس۔ کیمبرج

ہمدرد صحت کا برتھ کنٹرول نمبر جو آپ نے اپنی عنایت سے مجھے ارسال کیا ہے، ملا۔ نہایت شکر گزار ہوں۔ حقیقت میں یہ ایک عظیم الشان کارنامہ ہے جس میں مسئلے کے تمام پہلوؤں پر بڑی ہی قابلیت سے احاطہ کیا گیا ہے اور یقیناً یہ ہندوستان اور مشرق کے طبابت پیشہ اصحاب اور عوام کی قابل قدر خدمت ہے۔ میں آپ کو اس کامیابی پر تہ دل سے مبارک باد دیتا ہوں +

افسانہ

مصر کی تباہی

ازجناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی۔

کہتے ہیں۔ اور کہتے کیا ہیں شاید یہی صحیح بھی ہے کہ تہذیب وتمدن کا ظہور سب سے پہلے مصر میں ہوا تھا اور قدیم ترین تہذیب جس کا ہمیں پتہ چل سکا ہے مصری ہی ہے۔ بابل۔ نینوا، ہندوستان، ایران اور روما وغیرہ کی دوسری تہذیبیں، جن میں سے بعض مصر کی ہم عصر رہ چکی ہیں، اس کے بعد کی تہذیبیں ہیں۔ مصریوں نے ایک عرصہ دراز تک اس کرۂ زمین پر کوس لمن الملک الیوم بجایا ہے اور ان کے بادشاہوں نے جب چاروں طرف نگاہیں دوڑانے پر بھی کسی کو اپنا ہمسر اور مد مقابل نہ پایا تو علی الاعلان خدائی کے دعوے کیے اور رعایا کو مجبور کیا کہ وہ ان کی پرستش کرے۔ ہیرو ورشپ یعنے زعماء پرستی انسان کی سرشت میں ہے۔ غریب مصریوں نے جب یہ دیکھا کہ ان کا سردار یا فرماں روا اس قدر طاقت ور ہے کہ جس ملک کی جس عورت کو چاہتا ہے پکڑ لاتا ہے، جس ملک پر چڑھائی کرتا ہے اُسے فتح کرکے چھوڑتا ہے، اور جو قوم اس کی نافرمانی کرتی ہے اُسے تباہ وبرباد کر ڈالتا ہے تو ان کے سر انتہائی عقیدت مندی کے ساتھ اپنے بادشاہ کے آگے جھک گئے۔ اور انہیں کامل یقین ہوگیا کہ ہمارے بادشاہ کو خدائی اختیارات حاصل ہیں۔ عبودیت کا یہ جذبہ اس حد تک ترقی کر گیا کہ بادشاہوں کے مرنے پر ان کے متعلق یہ خیال کیا جانے لگا کہ وہ دوسرے معمولی انسانوں کی طرح موت کا شکار نہیں ہوئے ہیں بلکہ اپنے خدائی انتظامات کے لئے کسی دوسرے عالم میں چلے گئے ہیں۔ اسی خیال کی بنیاد پر انہوں نے یہ کوشش شروع کی کہ عام جان داروں یا انسانوں کی طرح ان کا جسم موت واقع ہونے کے بعد سڑنے اور گلنے سے محفوظ رہے تاکہ اگر وہ کبھی پھر اپنے پرانے چولے میں آنا پسند کریں تو آسکیں۔ علوم وفنون کی کمی نہ تھی۔ اور جب اس زمانے کے سائنس داں اسی ایک بات کے پیچھے پڑ گئے تو بالآخر انہیں کامیابی ہوگئی اور انہوں نے ایک ایسا مصالحہ ایجاد کر لیا جو اگر لاش پر لگا دیا جائے تو لاش سینکڑوں بلکہ ہزاروں برس تک محفوظ رہ سکتی ہے۔ شاہان مصر کی مومیائی ہوئی لاشیں جو اس زمانے میں نکالی گئی ہیں وہ اہل مصر کے اسی جذبۂ شاہ پرستی کی یادگاریں ہیں۔

آہستہ آہستہ جب دوسری قوموں نے بھی ترقی کی اور ان کے پاس ایسے وسائل مہیا ہوگئے کہ مصر کے ان خداؤں کا مقابلہ کر سکیں اور جب سر دربار حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے "معمولی" انسان فرعون کو ٹوکنے لگے تو رفتہ رفتہ ان کی خدائی کا طلسم ٹوٹا اور انہیں عرش سے اتر کر فرش پر آنا پڑا، لیکن صرف خدائی شکست کے یہ معنی پھر بھی نہ تھے کہ ان فراعنۂ مصر کی دنیاوی عظمت اور شاہی جبروت میں کچھ فرق آگیا تھا۔ وہ اب بھی اسی طرح تقریباً تمام دنیا کی سلطنتوں سے زیادہ طاقت ور، زیادہ متمدن، زیادہ مہذب اور زیادہ دولت مند تھے۔ بابل، نینوا، ہندوستان ایران اور یونان کی تہذیبیں بہ تدریج پیدا ہوئیں اور اپنے دور میں حیرت انگیز ترقیاں کیں بلکہ فلسفہ اور حکمت میں تو ہندوستان اور یونان تمام دنیا پر سبقت لے گئے، لیکن ان سلطنتوں کی تہذیب وترقی مصر کی قدیم تہذیب کو کوئی خراب اثر نہ ڈال سکی اور شاہان مصر بدستور اپنی قلمرو میں فرماں روائی بلکہ ایک حد تک خدائی کرتے رہے۔ اس سب سے پرانی تہذیب کو اگر کسی چیز نے حقیقی نقصان پہنچایا تو مصر وروما کی باہمی آویزش نے جو اس افسانے کا موضوع ہے۔

اِمیسس شانزدہم بادشاہ مصر اپنے تخت پر بیٹھا ہے۔ دربار آراستہ ہے امیر اور وزیر سب اپنے اپنے مرتبے اور منصب کے مطابق ادب سے نیچی نگاہیں کئے بیٹھے ہیں اور اس بات کے منتظر ہیں کہ خلاف وقت اور خلاف معمول جو دربار اس وقت منعقد کیا گیا ہے تو بارگاہ عالی سے کیا ارشاد ہوتا ہے۔ فوجی افسر اپنی زرق برق وردیاں پہنے اس انتظار میں کھڑے ہیں کہ خداوند ولی نعمت اب کس ملک پر حملے کا حکم صادر فرماتے ہیں۔

یکایک ریمیسس نے اپنی نظریں اونچی کیں اور وہ ابوالہول کا چھوٹا سا طلائی بت ہاتھ سے مسند پر رکھ دیا کہ جس سے وہ ایک

کہیں رہا تھا۔ تمام حاضرین دربار ہمہ تن گوش ہوگئے۔

رامیسس۔ مابدولت نے روما کی شاہزادی آگسٹا کے حسن کی اس قدر تعریف سنی ہے کہ مابدولت کی یہ خواہش ہوگئی ہے کہ اس حسین و جمیل شاہزادی کو اپنے حرم کی زینت بنائیں۔ روما کے شاہی خاندان کی لڑکی اگرچہ مصر جیسے ملک کی ملکہ بننے کے قابل تو نہیں ہوسکتی لیکن یہی حال تمام دوسرے ملکوں کے شاہی خاندانوں کا ہے۔ دنیا بھر میں کوئی ایسی سلطنت نہیں ہے جو مصر کا مقابلہ کرسکے اور اس کا بادشاہ ایسا ہی عالی نسب ہو کہ جیسا مصر کا ہے۔ ایسی حالت میں مابدولت جس ملک کے ساتھ بھی اس قسم کے تعلقات پیدا کریں گے وہ کسی نہ کسی حد تک مصر کی توہین کا باعث ضرور ہوگا۔ دوسرے ملکوں کی بہ نسبت روما کا بادشاہ زیادہ شریف النسل ہے۔ اس لیے اگر اسی کے ملک کو مابدولت یہ اعزاز اور یہ شرف بخشیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔ آج کا دربار اسی لیے منعقد کیا گیا ہے کہ بہی خواہان کی رائے اس بارہ میں معلوم کی جائے۔

وزیر۔ عالی جاہا! حضور کا یہ خادم، جسے حضور نے خاک سے پاک کیا ہے اور یہ قدر و منزلت بخشی ہے، زمین بوسی کے بعد تمام حاضرین دربار کی جانب سے یہ عرض کرنے کی جرأت کرتا ہے کہ حضور والا اپنی اس خواہش میں بالکل حق بجانب ہیں۔ روما کی شاہزادی کا حسن فی الحقیقت ایسا ہی ہے کہ جس نے اطراف و جوانب کے قریب قریب تمام بادشاہوں اور شہزادوں کو دیوانہ بنا رکھا ہے اور تاج پہننے والے سروں میں شاید ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ جس میں اس کا سودا نہ ہو۔ لیکن حضور جاں بخشی فرمائیں تو اس خادم درگاہ نے شہزادی صاحبہ کے متعلق جو کچھ سنا ہے وہ عرض کرے۔

رامیسس۔ کیا شہزادی کے چال چلن کے متعلق کوئی افواہ سنی ہے؟

وزیر۔ نہیں عالی جاہ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

رامیسس۔ اچھا تو بیان کرو جو کچھ تم نے سنا ہے۔

وزیر۔ (دست بستہ ہوکر) سنا گیا ہے کہ شاہزادی صاحبہ شادی کرنا ہی نہیں چاہتیں۔ اس سے پہلے ایک سے زیادہ بادشاہوں نے ان کی آرزو کی لیکن ان کی طرف سے یہی جواب ملا کہ شہزادی کسی سے بھی شادی کرنے پر رضامند نہیں ہیں۔

رامیسس۔ (کسی قدر برافروختہ ہوکر) کیا مابدولت کے پیغام کا بھی یہی جواب ہوسکتا ہے؟

(ایک خشمگیں نگاہ فوجی افسروں پر ڈالتا ہے) فوجی سپہ سالار انتہائی تعظیم کے ساتھ جھک گیا اور پھر سیدھا کھڑا ہوکر کہنے لگا۔

سپہ سالار۔ ہماری تلواروں کی چمک نے ساری دنیا کی آنکھوں میں چکاچوند پیدا کردی ہے۔ ہمارے نیزے بڑے سے بڑے سینوں کے پار ہوچکے ہیں۔ شاہنشاہ مصر کی فوج کے نام سے تمام دنیا کے بادشاہ تھرّاتے ہیں۔ کس میں ہمت ہو کہ ہمارے شاہنشاہ کے پیغام کی توہین کا خیال بھی دل میں لائے؟ روما والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ اگر اس دربار کی حکم عدولی کا خیال بھی دل میں آیا تو روما کے قلعے کی اینٹ سے اینٹ بجادی جائے گی۔ اور قصر شاہی پر گدھوں کا ہل چلوا دیا جائے گا۔ ہماری تلواروں میں وہی پرانی کاٹ، اور ہمارے بازوؤں میں وہی اگلی سی طاقت ابھی موجود ہے۔ مصر کے شہنشاہ کا حکم دنیا میں کوئی نہیں ٹال سکتا۔

رامیسس نے ایک ادائے پرغرور کے ساتھ سپہ سالار کی طرف دیکھا اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

اس کے بعد کسی کی کچھ کہنے کی ہمت نہ پڑی اور شاہی تحائف کے ہمراہ شاہی تصویر اور شاہی پیغام بادشاہ روما کے نام روانہ کردیا گیا۔

شہنشاہ روما کی اکلوتی اور لاڈلی بیٹی، جیسا کہ اس کے متعلق مشہور تھا حسن و جمال میں اپنا ثانی نہ رکھتی تھی۔ قدرت نے ایک ایسا دل کش چہرہ اور ایسا بے عیب اور سڈول جسم عطا ہوا تھا کہ جو دیکھتا تھا ہزار جان سے فریفتہ ہوجاتا تھا۔ یورپ کی شمالی قوموں کی طرح اس کا رنگ پھیکا سپید نہ تھا، بلکہ ملاحت کی ہلکی سی چاشنی نے اس میں غیر معمولی دل آویزی پیدا کردی تھی۔ اس زمانے کے بڑے بڑے بادشاہوں کے درباروں میں اس کی تصویریں پہنچ چکی تھیں، اور حقیقت یہ ہے کہ اس زمانے کے شہریاروں میں ایک بھی ایسا نہ تھا کہ جس کے صفحۂ دل پر حسین و مہ جبین آگسٹا کی تصویر نقش نہ ہو۔

حسن وجمال کے علاوہ قدرت نے آگسٹا کو دماغ بھی غیر معمولی دیا تھا۔ وہ اپنا بہت سا وقت سہیلیوں کے ساتھ بات چیت اور کھیل میں گزارنے کی بجائے دنیا کے مختلف مسائل پر غور وخوض کرنے میں صرف کیا کرتی تھی۔ مطالعہ، مشاہدہ۔ اور تجربہ یہی تین اس کے عزیز ترین مشغلے تھے، اور وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اس کے ہم عمروں میں کوئی بھی ایسا نہ تھا جو علم اور نکتہ سنجی میں اس کا مقابلہ کرسکے۔

دن رات کے غور وفکر نے اس کے چہرے پر ایک خاص قسم کی سنجیدگی اور متانت پیدا کردی تھی جو بالعموم نوجوانوں کے چہروں پر نہیں ہوتی اور عین عالم شباب میں جب کہ کھیلنے اور کھانے کے دن ہوتے ہیں، وہ اکثر وبیشتر اس قسم کی تفریحات سے الگ تھلگ ہی رہنا پسند کرتی تھی۔

ماں باپ کو چوں کہ اس سے بے حد محبت تھی اس لیئے وہ بھی اس کے مشاغل میں دخل نہ دیتے تھے اور اسے کامل آزادی حاصل تھی کہ جس طرز پر چاہے اپنی زندگی بسر کرے۔ سہیلیوں کی زبانی اس کے کانوں میں شادی اور بیاہ کے نام پڑ چکے تھے لیکن ان قصوں سے اسے کوئی خاص دلچسپی نہ تھی، اور اس قسم کے تذکرے، اگر اس کی صحبت میں شروع بھی کئے جاتے تو اکثر اس سبب سے کہ شہزادی ان کی طرف بہت کم متوجہ ہوتی تھی، ناتمام ہی رہ جاتے۔

شہزادی کی ایک سہیلی آکٹیویا تھی جس سے شہزادی بہت مانوس تھی۔ وہ ایک روز ہنستی ہوئی شہزادی کے کمرے میں آئی اور کہنے لگی،

آکٹیویا۔ میری اچھی شہزادی! آج میں ایک ایسی اچھی خبر لائی ہوں کہ جسے سنتے ہی آپ باغ باغ ہوجائیں گی لیکن پہلے میرا منہ بھرنے کے لیے موتی منگوا لیجیے۔

شہزادی۔ ہاں میں جانتی ہوں کہ وہ اچھی خبر کیا ہوگی۔ تمہاری بلی نے بچے دیئے ہوں گے جسے بخار آگیا تھا، اور اب اچھی ہوگئی ہوگی۔ یا شاید کسی ہماری سہیلی کی کہیں بات ٹھیر گئی ہوگی۔ کیوں ہے نا یہی بات؟

آکٹیویا۔ ایسے بوجھ لیا کریں تو بس بوجھ ہی لیا کریں۔ جلدی سے موتی منگوایئے میں پورے ایک کنٹھے کے موتی لوں گی، وہ جو عسدنی سوداگروں سے اس روز خریدے گئے تھے۔

شہزادی۔ اچھا اب مذاق کو رہنے دو بتاؤ کیا بات ہے۔

آکٹیویا۔ اچھا، یہ وعدہ کریئے کہ اس خبر سے اگر آپ کا دل خوش ہوجائے تو میرا انعام مجھے دیجئے گا۔

شہزادی۔ یہ وعدہ تو بہت آسان ہے میں جانتی ہوں کہ میرا دل ان خبروں سے خوش نہیں ہوا کرتا جن سے عام طور پر سب خوش ہوجاتے ہیں۔

آکٹیویا۔ اچھا، اس ذکر کو چھوڑیے۔ پہلے آپکو میں ایک تصویر دکھاؤں۔ (ریشمی جزدان جو اس کے ہاتھ میں تھا کھول کر آکٹیویا نے ایک تصویر نکالی اور شاہزادی کے ہاتھ میں دی۔ تصویر دیکھتے ہی شاہزادی کچھ مبہوت سی ہوگئی اور بس اسے دیکھتی کی دیکھتی رہ گئی)

اُسے خاموش دیکھ کر آکٹیویا نے کہا:

آکٹیویا۔ کیوں شاہزادی صاحبہ کتنی خوب صورت تصویر ہے۔

شہزادی۔ (چونک کر) ہاں یقیناً کسی بہت ہی حسین آدمی کی تصویر ہے

آکٹیویا۔ تو گویا اس کے معنی یہ ہوئے کہ بالآخر آپ کو بھی شادی کے لیے کوئی مرد پسند آہی گیا

شہزادی۔ یہ تم نے کیسے جانا؟

آکٹیویا۔ آپ کے تیوروں سے۔ دیکھیے آپ شادی بیاہ سے نفرت کرتی تھیں۔ آج آخر ایک ایسی شکل آپ کے سامنے آگئی کہ جس نے آپ پر بھی جادو کردیا۔ اب ناممکن ہے کہ آپ کو مردوں سے نفرت باقی رہے۔

شہزادی۔ مردوں سے تو مجھے کبھی بھی نفرت نہ تھی ایسے بہت سے مرد ہیں جنہیں میں اچھا سمجھتی ہوں۔

آکٹیویا۔ مردوں سے نفرت نہ تھی تو شادی سے ہمیشہ انکار کس لیے ہوتا تھا؟

شہزادی۔ بےوقوف لڑکی! اصل سبب معلوم ہوئے بغیر ہی تم نے رائے قائم کرلی۔ میں تو شادی سے اس لیے انکار کرتی ہوں کہ مجھے بچوں سے کچھ خوف سا معلوم ہوتا ہے اور شادی کا لازمی نتیجہ بچے ہیں۔

آکٹیویا۔ یہ مجھے آج ہی معلوم ہوا۔ عورت ہو کر بچوں سے نفرت یا خوف ایک بڑی ہی عجیب سی بات ہے۔ ممکن ہے کہ اس وقت آپ کی طبیعت پر یہ اثر ہو لیکن شادی کے بعد یہ خوف دور ہو جائے گا۔ اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ جس وقت پھول سا بچہ ہمک کر گود میں آئے گا تو اُس وقت آپ کو ایسا حظ حاصل ہوگا جو کسی دوسرے طریقے پر ممکن نہیں۔

شہزادی۔ (مسکرا کر) میری معلومات میں جو آپ نے اضافہ کیا ہے اس کا شکریہ۔ لیکن اب یہ بتاؤ کہ یہ تصویر کہاں سے آئی اور تم میرے پاس کیوں لائیں۔

آکٹیویا۔ یہی تو وہ خوش خبری تھی جس کا میں انعام مانگ رہی تھی۔ یہ تصویر شہنشاہ مصر رامیسس شانزدہم کی ہے۔ آج اس سے زیادہ طاقت ور، اس سے زیادہ حسین اور اس سے زیادہ دلیر بادشاہ کسی سلطنت کے تخت پر نہیں ہے لیکن میری پیاری آگسٹا کا حسن اتنا دل کش ہے کہ مغرور اور شہنشاہ مصر بھی اپنا پیغام بھیجنے پر مجبور ہو گیا۔ یہ تصویر اسی پیغام کے ساتھ آئی ہے اور اب بس آپ کے ہاں کرنے کی دیر ہے۔ ہمارے شہنشاہ کو یہ رشتہ دل سے پسند ہے لیکن وہ آپ کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں کرنا چاہتے۔

شہزادی۔ اچھا تو آپ مجھے بہلا پھسلا کر راضی کرنے کے لیے بھیجی گئی ہیں؟

آکٹیویا۔ اب یہ آپ زیادتی کرتی ہیں اُنھوں نے مجھے صرف اس لیے بھیجا ہے کہ آپ کی مرضی معلوم کرلوں۔

شہزادی۔ اس میں تو ذرا بھی شک نہیں کہ اس وقت تک جتنے بادشاہوں کی طرف سے پیغامات آئے ان میں یہ سب سے بہتر ہے میں شہنشاہ مصر کی تعریف پہلے بھی بہت سن چکی ہوں اور یہ تو ایک حقیقت ہے کہ اس سے زیادہ بڑا شاہ اس وقت کوئی نہیں ہے لیکن میں سچ کہدوں آکٹیویا، میرا جی بچوں کے خیال سے ڈرتا ہے۔ میں بلا تکلف اپنی رضامندی دے دیتی اگر مجھے یہ اطمینان ہو جاتا کہ ہماری شادی کا نتیجہ بچے اور بچوں کی کل بل نہ ہوگی میں خوب جانتی ہوں کہ میں عورت ہوں اور قدرتی طریق پر مجھے بچوں سے رغبت اور اُنس ہونا چاہیئے مگر میں کیا کروں میرا دل تو ان کے خیال سے بھی کانپ اُٹھتا ہے۔

آکٹیویا۔ تو میں بتاؤں، آپ یہاں تو ہاں کر دیجئے اور ایک خط خفیہ طور پر اسی پیامی کے ہاتھ شہنشاہ مصر کو بھجوا دیجئے اور اس میں صاف صاف لکھ دیجئے کہ جہاں تک شادی کا تعلق ہے آپ رشتے پر بہت ہی خوش ہیں لیکن اس کے نتائج سے آپ اس قدر ڈری ہوئی ہیں کہ آج تک آپ برابر شادی سے انکاری رہیں۔ مصر ہر قسم کے علم اور فن کا گھر ہے اور یہ بہت ممکن ہے کہ آپ کی درخواست پر شہنشاہ مصر اپنے حکیموں کو حکم دے دیں کہ ایسی کوئی تدبیر اختراع کی جائے جس سے شادی کے بعد بچے نہ پیدا ہو سکیں۔

شہزادی۔ اے ہٹو بھی کچھ دیوانی ہوئی ہو۔ بھلا میں رامیسس کو خط لکھوں گی۔ اور پھر اس مضمون کا۔

آکٹیویا۔ آپ اچھی طرح اس تجویز پر غور کر لیجئے میرے خیال میں تو یہ بہت ہی مناسب ہے

شہزادی۔ (مسکرا کر) اچھا میں سوچوں گی۔

شہنشاہ روما کی منظوری اور اس رشتے پر اظہار خوش نودی کا خط رامیسس کے پاس جب پہنچا تو اس نے سر دربار اسے پڑھ کر سنایا اور شادی کی تیاریوں کا حکم دے دیا۔ لیکن ایلچی اس کے علاوہ بھی ایک خط لایا تھا جو خود شہزادی آگسٹا نے رامیسس کو لکھا تھا۔ اس خط کو پڑھ کر اسے مسرت بھی ہوئی اور حیرت بھی۔ اس خیال نے تو اس کے دل کو خوشی پہنچائی کہ خود شہزادی آگسٹا بھی اس پر فریفتہ ہے۔ لیکن اس عجیب درخواست پر وہ ہکا بکا سا ہو کر رہ گیا کہ شہزادی اس بات پر مُصر ہے کہ کوئی ایسی ترکیب اختراع کی جائے کہ جس سے اولاد نہ پیدا ہو۔ رامیسس کی کسی طرح ہمت نہ پڑتی تھی کہ دربار کے حکیموں کو کوئی ایسی اختراع کرنے کا حکم دے۔ لیکن آگسٹا کی تصویر دیکھ کر اُسے آگسٹا سے بہت محبت ہو گئی تھی اور بار بار اس کا دل اسے مجبور کرتا تھا کہ پیاری محبوبہ کی اس درخواست کو رد نہ کرے۔ تقاضائے دلی سے مجبور ہو کر اس نے ایک دن دربار کے

سب سے بڑے حکیم فیلقوس کو بلایا اور اس سے تمام حالات کہہ دیئے. فیلقوس نے پہلے تو کانوں پر ہاتھ دھرے اور شہنشاہ کو سمجھانے کی کوشش کی کہ اس فضول اور بے ہودہ خیال سے باز رہے لیکن جب اس نے دیکھا کہ فہمائش کا نتیجہ شاہی غصّے کا بھڑک جانا ہوگا تو مجبوراً وعدہ کیا کہ وہ کوئی نہ کوئی ایسی چیز جلد سے جلد ایجاد کردے گا جو مانع اولاد ہو۔

شاہی شادی کے مراسم بہ عجلت تمام عمل میں آئے اور چند ہی دن میں حسین و نازنین آگسٹا نے رامیسس، مغرور و متکبر رامیسس کے لیے یہ مشغلہ پیدا کردیا کہ وہ روز و شب اس حسن کی دیوی کی پرستش کیا کرے ۔ اُدھر مصر کے علمائے سائنس کی شبانہ روز کی محنت اور تلاش بھی بے کار نہ گئی اور بہت ہی جلد متعدد ذرائع ایسے ایجاد ہوگئے جن سے حمل روکا جاسکے. کسی نے لفافے بنائے، کسی نے اوزار، اور کسی نے اس قسم کی دوائیں اختراع کیں جن سے مردانہ رطوبت میں جو کیڑے ہوتے ہیں وہ ضائع ہوجائیں اور کبھی بارآور نہ ہوں۔

اتنے کانوں تک بات پہنچ کر پوشیدہ کیسے رہ سکتی تھی؟ چند ہی روز میں ان ایجادات کے چرچے ہونے لگے اور چونکہ رعایا کے نقطۂ نظر سے یہ ایک فعل مذموم تھا اس لئے ہر طرف سے ان حکما اور علما پر لعن طعن ہونے لگی ۔ حکما، اور علما کو اگرچہ شاہی پشت پناہی حاصل تھی، لیکن عوام کی زبان بھلا کون روک سکتا ہے ۔ لوگ جو منہ میں آتا تھا وہ کہتے تھے اور مجبور ہوکر فیلقوس نے اس قسم کے مضامین شائع کرنے شروع کیئے کہ قتل اولاد یا قطع اولاد کا جو طریقہ رائج کیا گیا تھا وہ عیش پسندی کی بنا پر نہیں تھا بلکہ نازک اندام ملکہ کی صحت اس بارِ گران کی متحمل نہ ہوسکتی تھی ۔ ان مضامین میں سب سے زیادہ زور اس بات پر دیا جاتا تھا کہ حمل عورتوں کی بالخصوص نازک اور ضعیف الجثہ عورتوں کی صحت کی بربادی کا باعث ہوتا ہے اور ان کی صحت کو بربادی سے محفوظ رکھنے کے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ اس قسم کے مانع حمل طریقوں پر عمل کیا جائے۔

ان مضامین نے عوام کا جوش ایک بڑی حد تک ٹھنڈا کردیا اور ساتھ ہی ساتھ ایک چیز یہ بھی پیدا کردی کہ عیش پرست امراء کے ہاتھ ایک بہت معقول عذر جس کی معقولیت پر ملک کے بیشتر حکما گواہ تھے ہاتھ آگیا اور انہوں نے عورتوں کی صحت کی آڑ لے کر اپنے اپنے گھروں میں بچوں کی پیدائش یک قلم موقوف کردی عورتوں نے اس کے خلاف کسی قدر احتجاج کیا لیکن کچھ تو اس لیے خاموش ہوگئیں کہ "الناس علیٰ دین ملوکہم" جب ملک کی ملکہ ہی بچے پیدا کرنا نہیں چاہتیں تو کوئی "شریف" خاتون کیوں پسند کرنے لگی تھی ۔ اور کچھ اس طریقے پر خاموش کردی گئیں کہ حکما سے ان کی کم زوریٔ صحت کے سرٹیفکیٹ حاصل کرلیے گئے ۔

انتہائی سرعت کے ساتھ مصر میں منع اولاد کی وبا عام ہونے لگی اور امیروں کی دیکھا دیکھی غریبوں نے بھی ان جدید ترین اختراعات سے فائدہ اٹھانا شروع کردیا اور حق یہ ہے کہ غریب بے چارے ایک بڑی حد تک فائدہ اٹھانے میں حق بجانب بھی تھے . کیوں کہ ان کی مختصر سی آمدنی کسی طرح ایک ایسے کنبے کی پرورش کے لیے کافی نہیں ہوتی تھی جس میں آئے دن اضافہ ہوتا رہے ۔ بہت زیادہ عرصہ نہ گزرنے پایا تھا کہ مصر میں اگر کسی کے ہاں اتفاق سے بچہ ہوجاتا تو لوگ اس عجیب و غریب چیز کو دیکھنے جاتے اور وہ اس طرح عجائب خانے میں رکھ کر پالا جاتا کہ جس طرح آج کل بن مانس وغیرہ پالے جاتے ہیں. حکما اپنی اس ایجاد پر فخر کیا کرتے تھے اور شاہی دربار میں فیلقوس کا مرتبہ صرف اس لیے پہلے سے بھی زیادہ بلند کردیا گیا تھا کہ اس نے بنی نوع انسان پر اس قدر "احسان عظیم" کیا تھا۔

اس عظیم الشان ایجاد کے صرف تیس سال بعد مصر میں کوئی نوعمر آدمی اگر نظر آتا تھا تو صرف عجائب خانوں میں، اور اب کسی کسی وقت ان دماغوں میں بھی کہ جن میں اس سے بیشتر مستی اور عیش پرستی بھری ہوئی تھی یہ خیال پیدا ہونے لگا کہ اگر ملک کی پیدائش کا اوسط یہی رہا تو کہیں مصری نسل ہی فسانہ ہوجائے۔

اسی اثنا میں شہنشاہ مصر اور شہنشاہ روما میں کسی بات پر ان بن ہوگئی ۔ روما کی سلطنت اس زمانے میں روز افزوں ترقی کررہی تھی ۔ اور رومیوں نے چند ہی روز میں سارے یورپ کو تہ و بالا کردیا ۔ ملک کی وسعت میں اضافہ، اور قومی طاقت میں زیادتی ہمیشہ تھوڑا سا غرور پیدا کردیا کرتی ہے وہی شہنشاہ روما جو چند سال پہلے فرماں روائے مصر کے خوف کی وجہ سے اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دینے پر خوشی سے آمادہ ہوگیا تھا آج ایک ذرا سا اختلاف رائے بھی نہ برداشت کرسکا اور اس نے صاف الفاظ میں رامیسس کو لکھ بھیجا کہ اگر میری رائے سے اختلاف ہے تو مجھے مصر سے دور نہ سمجھو اور اس اختلاف کے نتیجے بھگتنے کے لیے تیار ہوجاؤ۔

رامیسس لاکھ ضعیف العمر ہو چکا تھا، لیکن ایک ادنیٰ سے بادشاہ کا یہ گستاخانہ پیغام سننے کے لیے ہرگز تیار نہ تھا۔ غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس نے ایلچی کے سامنے شہنشاہ روما کا وہ خط پھاڑ کر پرزے پرزے کر دیا اور ایلچی سے زبانی کہدیا کہ "بادولت کو ایسے گستاخ لوگوں کو سزا دینا خوب آتا ہے"۔

طرفین سے جنگ کی تیاریاں ہونے لگیں اور رامیسس نے یہ دیکھ کر کہ اس کے پاس فوج کی تعداد کم ہے۔ یہی مناسب سمجھا کہ خود حملہ کرنے کی بجائے دشمن کے حملے کی مدافعت پر اکتفا کرے۔ سلطنت روما کے یورپ میں فتوحات حاصل ہونے کی بدولت حوصلے بہت بڑھے ہوئے تھے۔ ان کا فرماں روا بھی ایک شیر دل اور جاں باز شخص تھا۔ اس نے خاص مصر پر حملہ کرنے کی غرض سے پیشواؤں اور منجموں سے اچھی ساعت معلوم کر کے دھاوا بول دیا۔

مصر کے بوڑھے اور ادھیڑ سپاہیوں نے جہاں تک ان سے ہو سکا مدافعت کی۔ لیکن وہ کسی طرح رومن نبرد آزماؤں کے حملے کی تاب نہ لا سکے۔ رامیسس نے اب محسوس کیا کہ اس کا لشکر جوان آدمیوں سے تقریباً خالی ہے، اور بچے اور نوجوان بھی یک سر مفقود ہیں جن کے جوان ہونے کی توقع کی جا سکے۔ بوڑھے سپاہی اور ان کی صرف تجربے کاری کہاں تک کام دیتی۔ ایک ایک کر کے رامیسس کی فوج کو مورچے چھوڑنے پڑے اور اس وقت رامیسس اس بات کے لیے آمادہ تھا کہ اگر کوئی حکیم کسی طرح موجودہ بوڑھوں کو جوان بنادے یا ایک دو برس میں ہر مصری عورت سے ایک بچہ پیدا کر کے اتنا بڑا کر دے کہ وہ میدان جنگ میں جانے کے قابل ہو جائے تو وہ اسے اپنا تمام ملک اس خدمت کے معاوضے میں دیدے۔

لیکن یہ باتیں کسی حکیم کے بس کی نہ تھیں۔ رامیسس کو شکست فاش ہوئی، اور اس نے حسین اگسٹا کو سامنے بٹھا کر یہ لفظ کہے۔

رامیسس۔ خوب صورت ناگن! تو نے مجھے تباہ کر دیا۔ مجھ ہی کو نہیں بلکہ میری تمام قوم کو۔ کاش میں کسی طرح اس وقت سمجھ جاتا کہ تیری اس عجیب درخواست کا یہ مطلب ہے تو گو تیری آرزو میں تڑپ تڑپ کر مر جاتا، مگر ہرگز ہرگز اس بات پر رضامند نہیں ہوتا کہ تو اپنی فریب کاری سے میرے ملک پر ایسی بلا مسلط کر سکے کہ جس کا اب کچھ علاج نہیں ہو سکتا۔ مجھ سے میرے وزیر اور میرے حکیم نے کہا تھا کہ اگر یہ وبا عام ہو گئی اور سب لوگوں نے منع اولاد پر عمل درآمد شروع کر دیا تو مصری قوم ہی نسل پر ختم ہو جائے گی۔ لیکن او جادوگرنی! تیری محبت نے میری آنکھیں بند کر رکھی تھیں اور میرے دماغ کو معطل کر دیا تھا۔ یہ بالکل میرے امکان میں ہے کہ میں ابھی قتل کر کے تجھے کیفر دار کو پہنچا دوں، لیکن جو تلوار کہ ہمیشہ بہادروں پر اٹھی ہے وہ ایک ذلیل اور مکار عورت پر نہیں اٹھ سکتی۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ آئندہ زندہ رہ کر تو یہ بھی دیکھے اور عمر بھر پچھتائے کہ ایک شریف اور بہادر قوم کو اپنے دام فریب میں لا کر کیسے ظالم ناہنجار اور کمینے لوگوں کو تو نے عروج پر پہنچایا ہے، شاید تیرا ضمیر تجھے آئندہ اس فعل پر ملامت کرے اور وہ تیرے لیے کافی سزا ہو گی۔

رامیسس کسی کا غلام بننے کے لیے نہیں پیدا ہوا تھا جس وقت تک تیرے بلائے ہوئے رومن کتے یہاں پہنچیں گے۔ میں دوسرے عالم میں ہوں گا۔ اچھا رخصت!

یہ کہہ کر رامیسس نے اپنی جیب سے ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکالی اور اسے کھول کر اپنے منہ کے قریب کیا۔ سبز رنگ کا ایک ننھا سا سانپ اس ڈبیہ میں سے برآمد ہوا اور اس نے رامیسس کے ہونٹ میں کاٹا۔ ایک لمحہ کے اندر رامیسس بے جان پڑا تھا۔

علم اور حکمت کے خزانے

اُردو کی طبّی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے اسی لیے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبّی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبّی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبّی ضرورت کو کما حقہٗ پورا کر دیا ہے اس کی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سال گرہ کی تقریب میں ۰ جولائی کو شایع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جاسکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں۔ قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گزشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لیے دوبارہ طبع کرا لیے جائیں لیکن اس کے لیے موقع نہیں ملسکا پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچ سو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچ سو جلدیں مکمل کی جاسکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانے کے بعد دفتر میں ان کی جلدیں مکمل کرا لی ہیں جو جولائی سنہ ۳۴ء سے جون سنہ ۳۵ء تک اور جون سنہ ۳۵ سے جون سنہ ۳۶ء تک اور جولائی سنہ ۳۷ سے جون سنہ ۳۸ء تک اور جولائی سنہ ۳۸ء سے جون سنہ ۳۹ء کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور تجدید و اعادہ شباب اور درازی عمر پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں تازہ جلد جولائی سنہ ۳۸ء سے جون سنہ ۳۹ء میں گزشتہ سال کا وہ عظیم الشان عورت نمبر ہے جس کی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علما اور حکما متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ ہے

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذراسی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجیے کہ سنہ ۳۴،۳۵ کی جلدیں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع اعادۂ شباب اور درازی عمر تھا۔ اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے سنہ ۳۵-۳۶ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "اطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور ان کی طبیعت اور ان کے کھیل ان کی عادات و اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچہ سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اُردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں سنہ ۳۷-۳۸ء کی جلد میں گزشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون سنہ ۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں۔ اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شائقین اور قدر شناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے سنہ ۳۹-۴۰ کی جلد میں پچھلے سال کا عظیم الشان دق نمبر اور گیارہ مہینے کے پرچے شامل ہیں دق نمبر دہی ہے جس میں چودہ مضامین یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ بر اعظموں کے ہیں ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبّی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے صدہا مجرب نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر آپ صرف کرنی پڑے گی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت سائز کے ۱۰۶۲ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دلچسپ کے قطعے، کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطبا ہی کے لیے ضروری نہیں بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریں گے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچے کے مضامین سے ہو جائے گا ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس حلقے میں ہندوستان بھر کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جابجا نظر آئیں گے۔

مینجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، دہلی

علم الغدد

اسرارِ غدد

از جناب فاضل ادیب مولینا حکیم سید محمد یوسف صاحب نیر (حیدرآباد دکن)

فاضل ادیب مولانا حکیم سید محمد یوسف صاحب نیر کا یہ مقالہ حال میں کسی علمی مجلس میں پڑھا گیا تھا۔ اب موصوف نے اسے "ہمدرد صحت" میں اشاعت کے لئے ارسال فرمایا ہے۔ اس عنایت کا ہم اپنے فاضل کرم فرما کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ مقالے کے متعلق کچھ کہنا لاحاصل ہے۔ نیر کا قلم جس طرح طب کا مرد میدان ہے اسی طرح اس کی جولانیاں ادب کے میدان میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ بہر حال مقالہ حاضر ہے جس کا جی چاہے اس کی طبیعت سے فائدہ اٹھائے اور جس کا جی چاہے اس کی ادبیت سے دل بہلاوے کا سامان پیدا کرلے۔ "ہمدرد صحت"

انسان بھی خدا کے بھیدوں اور کرشموں کا ایک ایسا کارنامہ ہے کہ جسے دیکھ کر بڑے بڑے عقل والوں کی عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں۔ قدما کا مقولہ ہے، من عرف نفسہ فقد عرف ربہ (جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا)

ہم اس مقولے کو اصول موضوعہ اور علوم متعارفہ کے طور پر ماننے کے بعد اگر اس میدان میں قدم بڑھائیں تو کاروان عقل کے لئے ایک دوسری رہنمائی بھی موجود ہے۔

من لم یعلم علم التشریح فھو عنین عن معرفۃ اللہ (جو شخص علم تشریح نہیں جانتا وہ بس خدا کی معرفت سے بالکل کورا ہے)

حضرات محترم! ان مقولوں کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ یہ اشاراتِ صوفیانہ اور معارفِ بزرگانہ ہیں جن کی گتھیاں ہماری عقل نہیں سلجھا سکتی۔ لیکن میں عنانت کا شرمناک دھبہ اُن پاک اور پوتر دامنوں پر لگانا گناہ سے کم نہیں سمجھتا، جن کا پہلا فرض ہے کہ علم تشریح کی نزاکتوں پر کامل دسترس حاصل کریں اور اُس مشینری کے کل پرزوں سے پوری پوری واقفیت پیدا کرلیں جن کے درست کرنے کی ذمہ داریاں انہوں نے اپنے سر لی ہیں۔

علم تشریح کے صحرائے بے پایاں میں قدم رکھنے کے بعد اس قدر حیرانیاں دماغ میں چھا جاتی ہیں کہ حکمت بالغہ کی عریاں داستان دامن گل فروش بن جاتی ہے اور طوفان مشاہدہ ہمارے لئے جنت نگاہ ہوجاتا ہے۔ اسی سمندر سے چند قطرے لے کر میں چاہتا ہوں کہ حکمتِ بالغہ کا معمولی سا کرشمہ دکھانے میں آپ صاحبوں کے قیمتی وقت سے کچھ حصہ لوں اور "کس بشنود یا نشنود" مگر عنان توجہ مبذول کرانے کی کوشش کو ہاتھ سے نہ دوں۔

اسرار غدد جسم انسانی کی تشریح دقیق میں آج علم الغدد اور اُس کے اندرونی افرازات کا نازک ترین مسئلہ ایسا معمہ بنا ہوا ہے کہ اسرار قدرت کی کاہل موشگافیاں اُسے پورا حل نہ کرسکیں۔ مگر اتنا بھید ضرور کھل چکا ہے کہ حیات انسانی سے نظام غددی کا نہایت ہی گہرا تعلق ہے۔ یاد رکھئے کہ یہ ننھے منے اجزاءِ جسمانی ہمارے جسم و دماغ کی قوتوں کو برقرار رکھنے میں ایسا حیرت انگیز عمل رکھتے ہیں جس سے عقل حیران رہ جاتی ہے۔ غدۂ درقیہ، غدہ نخامیہ اور غدۂ فوق الکلیہ (کلاہ گردہ) ان میں سے بعض کے حیرت میں ڈالنے والے خصائص اور وظائف پر ایک پرا اسرار اور دل چسپ افسانے کا گمان ہوتا ہے کیا یہ واقعات کچھ کم متعجب نہیں کہ ایک نہایت چھوٹا حقیر ترین غدۂ نخامیہ اپنے حالات کے لحاظ سے جسمانی ساخت اور اُس کی نشو و نما پر نہایت گہرا اثر ڈالتا ہے۔ وہ ایک انسان کو تو لمبا تڑنگا اور عفریت پیکر اور دوسرے کو پست قامت اور بونا بنانے کی خاصیتیں رکھتا ہے۔

ہمارے غدود میں سے ایک اور غدہ، غدۂ درقیہ، ایسے قیمتی افرازات پیدا کرتا ہے کہ جن کے بغیر نظام اعصاب اپنے مخصوص کام انجام دے ہی نہیں سکتا۔ اور ہمارے حواس خمسہ اس کے فرماں بردار ہیں۔ ایک تیسرا غدہ، غدہ فوق الکلیہ، (کلاہ گردہ) ایسی بیش بہا رطوبتیں تیار کرتا ہے جو ہمارے خون میں شامل ہو کر اعضاء اور احشاء کے بعید ترین حصوں میں عجیب و غریب تحریکیں جاری وساری کر دیتی ہیں۔

حقیقتاً نظام غدی کے متعلق جو انکشافات اب تک ہوئے اور ہو رہے ہیں وہ قدرت کے راز ہائے سربستہ تھے جن سے دنیائے طب اور سائینس میں ایک ہل چل مچ گئی ہے اور جن کے اہم دقائق و نتائج نے سب کو مبہوت اور حیرت زدہ بنا دیا ہے۔ ان غدودوں میں ہر ایک یا زائد کے افعال میں کوئی فتور آجائے تو غیر معمولی علامات اور عوارض کا ایک ایسا سلسلہ پیدا ہو جاتا ہے کہ باوجود خاطرخواہ توجہہ نہونے کے اُسے ان ہی کے فتور افعال کا نتیجہ تسلیم کیا جاتا ہے بلکہ ان کے باطنی افعال کے توازن یا عدم توازن پر بڑی حد تک ہماری جسمانی صحت، ہماری دماغی کیفیت، ہمارے ادراک اور احساسات کی نُدرت، تناسلی اعضاء کی حکومت اور ہمارے ذاتی اور نسلی شعائر کی نزاکت غرض ہمارے تمام یا اکثر قوے کی قابلیت اور اُن کے حسن و قبح کا دارومدار غدود ہی کے دامنِ کرامات سے وابستہ ہے۔

حضرات محترم! میں اشارہ کر چکا ہوں کہ نظامِ غدی کے پیچیدہ مسائل کا اب بھی پورا علم ماہرینِ فن کو نہیں ہو سکا تاہم جتنا علم حاصل ہوا ہے اُس کے نتائج یہ ہیں کہ جسم کی تکوین اور اس کی طہارت میں غدود ہی حصہ لیتے ہیں۔ فضلات کا دفع کرنا، خلیات کا پیدا کرنا، جراثیم کو گرفتار کرنا اور سمیات کو چھان کر علیحدہ کر دینا اُنہی کے افرازاتِ باطنی کے کرشمے ہیں۔ ہم اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ دوران خون یا نظام تنفس یا اور دوسرے نظامات بدن کی طرح ہرچند کہ تشریحی لحاظ سے یہ کوئی منفرد نظام نہ ہو مگر رابطۂ وظائف کے لحاظ سے یقیناً پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک منظم، منسلک اور باہم مربوط نظام ہے جس کی عملی اہمیت سے نہ انکار کیا جا سکتا ہے اور نہ اس کو نظرانداز کیا جا سکتا ہے۔ علم وظائف الاعضاء یا فعلیات کی اہم ترقیوں میں اس حقیقت کا انکشاف ہو چکا ہے کہ جسم کی بہت سی غیر مشتبہ بافتیں، جو بظاہر کوئی خاص فعل نہیں رکھتیں، حقیقتاً اپنے اعمالِ حیات اور وظائفی سرگرمیوں سے بعض ایسی اشیاء پیدا کرتی رہتی ہیں جو ہماری بافتوں میں خون گزرنے کے وقت شامل ہو جاتی اور اپنے کیمیاوی اجزا کو شریک کرتی رہتی ہیں۔ ان ہی کو قیام حیات کے لئے نہایت ضروری اور کیمیا اثر مانا گیا ہے۔

اس تمہید کے بعد ہمارے متخیلہ میں علم غُدد کے متعلق کافی وسعت اور خاصی لچک پیدا ہو جانی چاہیئے۔

غدّے کی عام ساخت پہلے ہم غدّے کی عام ساخت کا تذکرہ کرتے ہیں۔ یہ خلیوں کا ایک مجموعہ ہوتا ہے۔ اس سے اکثر ایک نالی بھی نکلتی ہے۔ ایسے غدّے کو قناتی یعنی نالی دار کہتے ہیں۔ بعض غدد غیر قناتی ہوتے ہیں اور ان کے افرازات اور مختصر مخصوص حاصلات خون میں براہ راست شریک ہوتے رہتے ہیں۔ یعنی اس وقت جب کہ خون ان میں سے گزر رہا ہوتا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف خون ہی ایک ایسی چیز ہے جو ہمارے جسم کے نازک ترین اعضا اور بافتوں کو تغذیے سے سیراب کرتا ہے۔ اس لئے جب وہ غدود کے اندر سے ہو کر گزرتا ہے تو عموماً ایسے افرازات، جن کی منزل مقصود دور دراز مقامات یا عام نظام جسمانی ہوتی ہے، خون ہی میں شامل ہو کر اپنا سفر طے کرتے ہیں۔ بعض غدود کے حاصلات بجائے نالی کے خون ہی کے توسط سے جسم کی ہر رگ و ریشے میں گردشیں کرتے اور اپنے عملیات کی برکتوں سے انہیں مالامال بناتے رہتے ہیں۔

غدود کی قسمیں حضرات محترم! غدود کے اقسام میں وہ تمام ننھی اور بڑی گلٹیاں شامل ہیں جو جلد، دہن، معدے اور آنتوں میں ملتی ہیں یا گردن، بغل اور کنج ران وغیرہ میں امراض کے جراثیم کو پکڑنے کے لئے موجود ہیں۔ اسی طرح لوزتین، غدہ توثہ، جو بچوں میں دو سال کی عمر تک موجود رہتا ہے اور پھر ٹھٹر کر ختم ہو جاتا ہے، غدد لمفائیہ، جن کو رطوبت ربز سمجھنا چاہیئے یا مخاطہ آفریں غدود جو منہ ناک، حلق اور ہوا کی نالیوں وغیرہ پر موجود ہیں اور جن سے ایک چکنی رطوبت رستی رہتی ہے، اسی طرح نظام انہضامی کے غدود، جو معدے اور آنتوں کی رطوبتوں کا سرچشمہ ہیں یا ابرازی غدود جن میں گردے، جگر، لبلبہ یا بانقراس شامل ہیں، یا خون کو صاف کرنے والے

غدے، غرض یہ سب اور ایسے بے شمار غدود ہیں جو حیات انسانی کی پُراسرار خدمت میں دن رات فطرتاً لگے رہتے ہیں اور افرازات ظاہر یا باطنی کے ذریعے سے کیمیاوی مادوں کو حفظانِ صحت کے لئے خادمانہ طور پر خون میں شامل کرتے یا نظام جسمانی کے پیچیدہ افعال کو برقرار رکھنے میں مددگار ہوتے ہیں۔ یہ ایک حیرت انگیز نظام قدرت ہے جس کے آگے ایک سمجھ بوجھ رکھنے والے انسان کو خالق کائنات کی بارگاہ میں سربسجود رہنا چاہیئے اور غور کرنا چاہیئے کہ تخلیق انسان میں ان حقیر اعضاء کو کتنی اہم اور پراسرار خدمات کا جائزہ دیا گیا ہے اور کیسے بڑے بڑے کام اُن کے سپرد کئے گئے ہیں۔

حضرات! میں اس وقت ان بعض غدود کا مختصر تذکرہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کے حیرت انگیز کاموں نے انسانی دماغ کو مسحور کر دیا ہے اور جن کی وجہ سے فن طب میں ایک ایسے نئے اور لاثانی باب کا افتتاح ہو گیا ہے، جس کے باعث حیات انسانی کی حفاظت میں اعجاز مسیحا کے تماشے نگاہ کے سامنے آجاتے ہیں۔

ان غدوں میں سے غدہ درقیہ، غدہ فوق الکلیہ (جسے کلاہ گردہ کہتے ہیں) اور غدہ نخامیہ خاص توجہ کے قابل ہیں۔ ان غدوں میں نالیاں نہیں ہوتیں اور غیر قناتی غدوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ جسم میں اور بھی ایسے غدود ہوں جو قیام صحت کے باب میں ان سے کوئی تعلق رکھتے ہوں لیکن موجودہ تحقیقات کا قدم ابھی اسی منزل تک محدود سمجھنا چاہیئے۔ اگر ان غدوں کے افعال اور خصائص میں کوئی رخنہ پڑ جائے تو صحت کی چولیں ہل جاتی ہیں اور اس کا مرکزِ ثقل ڈگمگا جاتا ہے۔ ان ہی غدود میں سے بعض کے خلاصے نازک ترین اوقات میں جسم کے اندر پہنچائے جاتے ہیں اور ان سے بڑی کامیابیاں حاصل ہوتی ہیں۔ اکثر ایسا ہوا ہے کہ بھیڑ کا غدہ درقیہ کھلانے سے بعض بے وقوفوں اور احمقوں کو فائدہ حاصل ہوا ہے۔

غدہ درقیہ اس کے دو حصے ہوتے ہیں جو ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ دونوں حصے گردن میں ہوا کی نالی کے دونوں جانب حنجرے کے بالکل نیچے پائے جاتے ہیں اور اُن میں بہت سی فضائیں موجود ہیں اور افرازی خُلایا کا استران پر لگا رہتا ہے۔ ان کا مخصوص افراز عقل والوں میں عقل و فراست کا معاون ہے۔

ابتداءِ عمر میں غدہ درقیہ اگر کسی وجہ سے ناکارہ ہو جائے تو بچوں میں ایک خاص قسم کی ابلہی نمایاں ہونے لگتی ہے اور ایسی ابلہی میں خلاصۂ درقیہ کا استعمال ہی ایک کامیاب علاج مانا گیا ہے۔ اگر جوانی یا بڑھاپے کے زمانے میں یہ غدہ بے کار ہو جائے تو ایک عجیب قسم کا مرض پیدا ہو جاتا ہے جس سے جسمانی نقص تغذیہ واقع ہو کر جسم کے بال، جلد، دماغ اور دوسری ساختیں ماؤف ہو جاتی ہیں اور اس کا خلاصہ جب دواءً استعمال کیا جاتا ہے تو اس مرض میں حیرت انگیز کامیابی نظر آتی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ غدہ درقیہ کا خلاصہ ایک خاص قسم کی ابلہی، ورم مخاطی اور غیر معمولی فربہی وغیرہ کے لئے تیر بہدف علاج ہے۔

غدہ فوق الکلیہ یا کلاہ گردہ یہ غدہ دونوں جانب کے گردوں کے اوپر ٹوپی یا چھوٹے سے تاج کی شکل میں موجود ہے۔ یہ اگر اپنے عمل سے قاصر ہو جائے تو ایک عجیب و غریب مرض کی علامتیں ظاہر ہو کر جلد کی رنگت کانسی کی طرح سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔ اور شرائین کی عضلی قوت کی گرفت میں فرق آجاتا ہے اور اُن کا تناؤ باقی نہیں رہتا۔ اس کا جوہر عام شرائین میں انقباضی قوت کے بڑھانے کی غرض سے مستعمل ہے اور اعمالِ جراحی میں خون کو اس طرح روک دیتا ہے کہ ایک قطرہ خون کا خارج نہیں ہونے پاتا۔ آج کل عموماً بچوں کی ختنہ بلا جریان خون اسی کے عمل کا نتیجہ ہیں۔

غدہ نخامیہ یہ ننھا منا غدہ قاعدۂ دماغ میں غالباً بطن اوسط کے نیچے موجود ہے۔ اب تحقیقات کے روشن نتائج نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اُس کے افعال و خواص نہایت ہی عجوبہ ہیں۔ اگر اس کا فعل غیر منتظم ہو جائے تو ایک عجیب مرض پیدا ہو جاتا ہے، جس میں فک اسفل اور ہاتھ پاؤں کی ہڈیاں حیرت ناک طور پر بڑھ جاتی ہیں اور کبیر الجسمی، عفریتیت اور ایک ہولناک ہیئت جسمانی اس غدے کے فعل کے نقص سے پیدا ہو جاتی ہے۔ عہد قدیم کے ایسے ڈھانچے علماء طبقات الارض کی کوششوں سے دستیاب ہوتے ہیں اور اب بھی بعض براعظموں میں ایسے انسانوں کی نسل کا پتہ چلا ہے جن کی کھوپریاں اور ڈھانچ عجیب ساخت کے اور غیر معمولی بڑے پائے جاتے

ہیں۔ اسی لئے بعض ماہرین کا عقیدہ ہے کہ خلاصہ نخامیہ کے استعمال سے موجودہ زمانے میں عملاً ہر انسان کو دیو بنایا جا سکتا ہے۔ اور عہدِ قدیم کے انسانوں کی طرح دیو نما انسان بنا کر حیرت انگیز تماشا دکھایا جا سکتا ہے۔

غدۂ نخامیہ کا ردِ عمل یہ بھی ہے کہ اگر اس کا کوئی خاص حصہ بےکار کر دیا جائے تو بجائے دیوپن کے اس کا عمل انسان کو حد سے زیادہ بونا بنا دیتا ہے۔ اور تمام بونوں میں جسمانی حقارت اسی غدۂ نخامیہ کے دلچسپ کھیلوں میں سے ایک کھیل ہے۔

غددِ تناسلی اگر ہم نظامِ غددی کے سلسلے میں تناسلی غدّوں کا تذکرہ نہ کریں تو نہایت اہم چیز رہ جائے گی۔ اس بات کا مجاً اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ ان میں اور مختلف جسمانی اعضاء کے مابین نہایت گہرا ارتباط اور اشتراکِ عمل موجود ہے۔ بلوغ اور شباب کی آمد آمد کے ساتھ باطنی غدد میں عموماً اور تناسلی غدد میں خصوصاً نہایت اہمیت کے ساتھ اندرونی تغیرات ہوتے رہتے ہیں جن کا اثر انسان کی آئندہ زندگی پر نہایت گہرا، نہایت دیرپا اور نہایت نمایاں پڑتا ہے اور اسی زمانے میں نوجوانانِ قوم کے عادات و خصائل، ان کے افعال و اخلاق بنتے اور بگڑتے ہیں بلکہ نوجوانانِ قوم کی تربیت اور نگرانیٔ اخلاق کا یہی وقت ہوتا ہے۔ مگر ہمارے ملک میں اس کی پروا کم کی جاتی ہے۔

یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ غددِ تناسلی میں بھی ایک باطنی افراز پیدا ہوتا ہے اور بلاشبہ یہ غدد غیر قناتی نہیں ہیں پھر بھی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ عورت اور مرد دونوں جنسوں میں ان کے باطنی افراز کی تکمیل، ان کے نشوونما کے لئے ضروری ہے۔ مثلاً عورتوں میں قد و قامت کا نمو اور تمام زنانہ باتیں اسی کے نتائجِ عمل ہیں اور مردوں میں ڈاڑھی کے بالوں کا نکلنا اور بڑھنا، آواز کا بھاری ہونا اور تمام خصائصِ مردانہ کا پایا جانا اِن ہی کا عمل ہے۔

حضراتِ محترم! ان غددِ تناسلی کے افعال و خواص اور اثرات کے متعلق گزشتہ چند سالوں میں بعض ماہرینِ فن کے انکشافات نہایت حیرت انگیز اور سراپا اعجاز ثابت ہوئے ہیں جن سے تجدیدِ شباب کے دلچسپ اور دل آویز مسئلے پر اہم اور خاص روشنی پڑتی ہے۔ انتقال اور تقلیمِ خصیہ اور ربطہ الویہ کی ساحرانہ کامیابی جس کے نتائج ناقابلِ انکار ہیں، مجددینِ شباب ڈاکٹر وواروناف اور اشٹائناخ کے کامیاب عمل کا نتیجہ ہیں۔ اور آج الشباب ولا یعود کا مسلمہ بازیچۂ اطفال بن گیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس دقیق موضوع پر کچھ اور بھی روشنی ڈالی جائے۔

تجدیدِ شباب حضرات! ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اور مدت سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ نظامِ جسم میں گلٹیاں اپنے اعمال سے اہم حصہ لیتی ہیں اور اُن ہی بنیادوں پر تجدیدِ شباب کے ایوان کی تعمیر ہوتی ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ دورانِ خون، افعالِ تنفس اور قوائے ذہنیہ کی تنظیم پر جن اعضاء کی حکومت ہے ان سے الگ تھلگ بالکل علیٰحدہ اور دور فاصلوں پر چند دوسرے اعضاء اور بھی موجود ہیں، جو اپنے افرازاتِ باطنی سے ان سب کو متاثر بناتے رہتے ہیں۔ ان کا نظامِ جسم پر اقتدار اور اثر عاملانہ حیثیت سے ہوتا ہے اور وہ الگ دنیائے جسم کے بسنے والے غدود مخصوص گلٹیوں کے نام سے موسوم ہیں۔ اور گلٹیاں ہی اپنے باطنی افرازات کی وساطت اور وسعت سے تمام اعضاء اور ارتقاءِ خلیات پر اپنا اثر اور عمل دخل رکھتی ہیں۔ یہی وہ حقیر اعضاءِ جسم ہیں جن کی امداد پر صحت کا دارومدار ہے اور یہی بقائے صحت کی بڑے حد تک ذمہ دار ہیں۔

انسانی اور حیوانی افرازات حضرات! پہلے یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ حیوانات کی گلٹیوں سے بھی وہی افرازات نکلتے ہیں جو انسان کی گلٹیاں پیدا کرتی ہیں۔ ایسی بناء پر ایک ماہرِ فن نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ان انسانی امراض میں جو کسی گلٹی کے ذبول اور انحطاط کی وجہ سے پیدا ہوئے ہوں علاج کا صحیح اور کامیاب طریقہ یہی ہو سکتا ہے کہ ایک تندرست حیوان کی مماثل گلٹی نکال کر اس کا خلاصہ مریض کو دیا جائے۔ حسنِ اتفاق کہ عملی طور سے اس نظریے کی صحت اب ثابت ہو گئی ہے اور اسی اصول پر علاج میں کامیابیاں ہو رہی ہیں۔ سوءِ ہضم میں رطوبتِ معدی کا خلاصہ، نقص الدم میں ہڈیوں کا گودا، (مخِ عظام) اور غدۂ درقیہ کے ذبول سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، ان میں خلاصۂ درقی استعمال کروانے سے حیرت انگیز کامیابیوں کے مظاہرے روزانہ تجارب کا کھلونا بن رہے ہیں۔ تاہم اتنا عرض کر دینا غیر مناسب نہ ہوگا کہ خلاصوں کا علاج اگرچہ بعض امراض میں ناگزیر اور یقین کی حد تک مؤثر ہوتا ہے لیکن یہ قباحت بھی ضرور ہے کہ یہ اثرات دیر تک نہیں رہتے اور عملِ فطرت کی یہ نقالیاں دائمی اثر نہیں رکھتیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ ان غدوں کی خفیف مقدار کا استعمال مستقل طور پر خاص تحت

تک رکھا جائے اور امراض مزمنہ ہیں اس کو چند روز کا ایک کھیل سمجھ کر ترک نہ کر دیا جائے۔ اس موقع پر میں طب یونانی کے ان دیرپا معالجات کی طرف خیالات کی رفتار کا رخ بدلنا چاہتا ہوں، جن کے عرصۂ دراز کے تجارب اور داستانیں زبانوں پر ہیں، اس لئے میری رائے ہے کہ اگر دونوں معالجات سے بالاشتراک فائدہ اٹھایا جائے گا تو نتائج ضرور دیرپا اور کارگر ہوں گے۔

حضرات! اس میں شبہ نہیں کہ اطباء قدیم بھی اس امر کے قائل معلوم ہوتے ہیں کہ غدوں میں کوئی خاص تاثیر ہے۔ اُن کے خیال میں بھیڑ اور بکری وغیرہ کی کلیجی یا اوجھڑی وغیرہ کے استعمال سے ان ہی اعضاء کو تقویت پہنچتی ہے۔ گو یہ تخیلہ صرف ایک تخیلہ تھا جو بڑے بوڑھوں کی زبانوں تک بھی جاری رہا۔ اس لئے انصاف کا فتوے نہ ہوگا کہ ہم استدلال میں اپنے ایسے ناتمام تخیلہ کو معلوماتِ جدیدہ کی سپر بنائیں۔ تاہم یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ موجودہ زمانے کے نامور مجدد شباب ڈاکٹر وارونا ف کے جدید نظریات اور حیرت انگیز عملیات سے نہ صرف باطنی غدد کے افعال کے متعلق عجیب و غریب بصیرت حاصل ہوئی ہے بلکہ علاج افرازی کے نقائص کی اصلاح کا بھی آسان طریقہ نکالا گیا ہے۔ تجدید شباب کا یہ مشہور ماہرِ فن جن دنوں انگلستان گیا تھا اس وقت اس نے اپنے علمی تجربات اور عملیات سے دنیا کو محوِ حیرت بنا دیا تھا۔ اس نے بیان کیا کہ قدیم اصولوں کی علمی تطبیق کر کے اِن ہی نظریات کو سنگ بنیاد بنایا گیا ہے جو عام طور پر مسلمات کی فہرست میں آچکے ہیں اس نے عمل تقلیم اور ترقیع کے طریقوں سے اعادۂ شباب کے لئے کو چکنا چور کر دیا اور ایک تن درست بندر کے غدے کو نکال کر انسان کے مذبول غدے کی جگہ لگا دیا اسی کا نام عمل تقلیم (پیوندکاری) ہے۔ اس عمل تقلیم کا اثر یہ ہوا کہ حیوانی گلٹی مریض کے جسم میں ایک عرصہ تک اپنے افرازات بناتی رہی اور بھاگا ہوا شباب کچھ دن کے لئے الٹے قدموں میں واپس آگیا

بڑھاپے کی ماہیت ڈاکٹر وارونا ف نے اس مسئلے کا گہرا مطالعہ کیا کہ گلٹیوں میں سے کوئی گلٹی ضرور ایسی ہونی چاہیئے۔ جس کا عمل کسی خاص افراز کا تیار کرنا اور جسمانی خلیات کے قابل حیات اجزاء کو تحریک پہنچانا ہے۔ بڑھاپا (شیب یا شیخوخت) اس امر کی دلیل ہے کہ اُس گلٹی کا فعل اس دور میں مضمحل یا مسدود ہوگیا ہے۔ اس لئے اس کا جانشین اور عامل اسی مماثل چیز کو بنا دینا ہی عمل افراز کی ایک سودمند معاونت ہوسکتی ہے۔

اس نے غور کیا کہ اگر غدہ درقیہ بیمار یا مذبول ہوتا تو اس کے نتائج ضعیفی اور بڑھاپے میں رونما ہوا کرتے اور وہ مرض جو بڈھے کو ٹیڑھا بنا دیتا ہے، عارضی ہو جاتا اسی طرح اگر غدۂ نخامیہ ماؤف ہوجاتا تو تنفس کی رفتار میں رکاوٹ اور درجۂ حرارت میں کمی واقع ہو کر ہلاکت کا سامنا ہو جاتا۔ مختصر یہ ہے کہ بڑھاپا لازماً اور یقیناً غدد تناسلی (خصیوں) کی خرابی اور ذبول کا نتیجہ ہے اور اسی راز کو آشکارا کر دینا استدلالِ عقلی کا ثبوت ہے۔

تجدید شباب حضرات! جس وقت بڑھاپے کی اسباب کا علم حاصل ہوگیا اور حقیقت بے نقاب نظر آنے لگی تو ڈاکٹر وارونا ف نے صحیح القویٰ بندر کے تناسلی غدد (خصیوں) کا پیوند مریض کے جسم میں لگانا شروع کر دیا اور یہ آزمائش قریباً صحیح اُتری اور طبعی احساسات نفسیاتی حالات یا خفتہ تناسلی جذبات میں فرسودہ قوت کے اعتبار سے بہتر صورتِ حال ظاہر ہوگئی۔ یہ نظریہ اس امر کا ثبوت ہے کہ جسم اور دماغ کے خلیات کی قابلیتِ حیات کا انحصار اسی غدے (خصیہ) کے باطنی افرازات کا ثمرہ ہے اور ایسے بوڑھوں میں جن کے قوے کی قابلیتیں بالکل زائل نہ ہو چکی ہوں، عملیات تقلیم و ترقیع بلاشبہ ایک کامیاب علاج ہوسکتے ہیں۔

ایک خطرہ حضرات! بعض لوگوں کے دماغوں نے اس خطرے کو محسوس کیا ہے کہ عمل تقلیم سے حیوانوں (بندروں) کے خواص اور عادات کا منتقل ہو جانا اور انسانوں کا بندروں کی سی حرکتیں کرنا ممکن اور قرین قیاس ہے۔ لیکن یہ غلط فہمی ہے۔ اس عملیے سے دماغ منتقل نہیں کیا جاتا بلکہ خصیوں کا ردوبدل ہوتا ہے۔ غور طلب امر یہ ہوگا کہ گلٹیوں کا حقیقی اور اصلی فعل کیا ہے؟ گلٹیوں کا فعل یہ ہے کہ دوسرے اعضاء اور احشاء میں تحریک امن پیدا کریں اور افرازات کے حصول سے ہر عضو کو قوت اور تیزی سے فرائض پر تیار کرتے رہیں۔ ایک بوڑھے اور از کار رفتہ گھوڑے میں ایک صحیح القویٰ جوان آدمی کا غدہ درقیہ چپکا دیا جائے تو گھوڑا انسان کی طرح ادراک اور شعور کا مالک نہیں ہوسکتا بلکہ اسی مخصوص طریقہ پر اپنے دماغ کو کام میں لاسکے گا جو عقل حیوانی کے حدود میں محدود ہے۔ یعنی اس کے خلیات از سرِ نو

بے دار ہو جائیں گے اور گھوڑا گھوڑا ہی رہے گا۔

ماہر اشٹائناخ اس شخص نے تجدید شباب کا ایک نہایت آسان طریقہ ایجاد کیا ہے جو ربطہ الوعا کا ایک طریقہ خاص ہے جس کو گرہ بندی کہنا چاہیئے۔ وہ مریض کے مجرائے منی میں ایک خاص ترکیب سے گرہ لگا دیتا ہے۔ جس سے ایک مخصوص افرازی ساخت کو تحریک حاصل ہوتی ہے اور وہ از سرِ نو نمو پا کر خصیے کا باطنی افراز کافی مقدار میں تیار کردینے سے تلافئ مافات کا ذریعہ ہو جاتا ہے اور اس عمل میں تقلیم وترقیع کے عملیات کی زحمتیں مریضوں کو برداشت نہیں کرنی پڑتیں۔

حضرات! ہندوستان افلاس نشان میں اس محیّر العقول طریقے کا مذاق بھی اڑایا گیا ہے۔ اس لئے کہ اس قسم کے معدودے چند علاج ہی شاید اس سرزمین پر کسی ماہرِ فن کے ہاتھ سے ہوتے ہوں گے، اور ان میں سے بعض ناکام بھی رہے ہوں گے۔ لیکن ہر معمولی علاج میں بھی کامیابی کسی معالج کے ہاتھ کا کھیل نہیں ہوا کرتی۔ تاہم اس شغف سے غدد کے اعمال، افعال اور عادات وخصائص کا کافی علم ہم کو حاصل ہوتا ہے۔

حضرات! غدد کی داستان میں ابرازی غدوں کا بیان اب تک آپ کے سامنے نہیں آیا، قلتِ وقت اس طویل داستان کی تفصیل میں حائل ہے، مختصراً یہ ہے کہ جگر، گردے، طحال، لبلبہ، جسم کے یہ بڑے غدد افعال کے لحاظ سے ابرازی غدے کہلاتے ہیں ان غدوں میں سے ہر ایک کی تفصیل کے لئے چونکہ ایک بڑے باب کی الگ الگ تفصیل ضروری ہے اس لئے ہم ہر ایک کا تذکرہ علیحدہ رسالوں کی صورت میں پیش کریں گے ۔ اس وقت اس خشک مضمون کو یہیں ختم کرکے آپ کی توجہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

نسوانی طبّی تعلیم کی اہمیّت

یہ گراں قدر مضمون محترمہ بیگم صاحبہ فاضل گرامی حکیم محمد کبیر الدین صاحب وائس پرنسپل نظامیہ طبّی کالج حیدرآباد دکن کا نتیجۂ فکر ہے۔ کل حیدرآباد طبی کانفرنس کے حال کے اجلاس میں اسے پڑھا گیا تھا۔ اسی کی بنا پر کانفرنس میں نسوانی تعلیم کے متعلق ایک اہم تجویز پاس کی گئی۔ موصوفہ زنانہ طبّیہ کالج دہلی کی ایک مستند اور تمغہ یافتہ طبیبہ ہیں۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ ان کی ذات سے حیدرآباد کی نسوانی طبّی تعلیم کی تجویز کو عملی امداد حاصل ہو سکے گی۔ "ہمدرد صحت"

جناب صدر، محترم خواتین اور معزز حاضرین!

ہمارے ملک کے اطبّا نے اپنے لیے سب کچھ کیا۔ بیسیوں طبّی درس گاہیں قائم کیں جن سے ہر سال ہزاروں طبیب فارغ ہو کر ملک و قوم کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کیا کبھی اُنہوں نے ٹھنڈے دل سے اس مسئلے پر بھی غور کیا ہے اور ان کی توجہ کبھی اُس ضعیف طبقے کی طرف بھی مبذول ہوئی ہے جو ملک کی تقریباً نصف آبادی پر مشتمل ہے اور جس کی گود میں آپ حضرات پل کر پروان چڑھے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ نسوانی طبقہ ہی وہ طبقہ ہے جس کی بہبودی قوم کی بہبودی، جس کی رفعت قوم کی رفعت، جس کی عزت قوم کی عزت، جس کی زندگی قوم کی زندگی اور جس کی موت قوم کی موت ہے اور یہ کہنا صحیح ہے کہ جہالت اور علم الابدان سے عدم واقفیت ایک حسرتناک دماغی موت ہے۔

مجھے اس کا اعتراف ہے کہ ہمدردانِ ملک نے عورتوں کی تعلیم میں بہت کچھ عملی دلچسپی بھی لی ہے اور ہماری فیاض حکومت نے بڑے بڑے اور اچھے سے اچھے مدرسے قائم کیے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ سائنس اور آرٹ کے کالج کھول دیئے۔ جن میں عورتیں بھی اعلیٰ ڈگریاں حاصل کر رہی ہیں لیکن شکایت ہے تو یہ ہے کہ اطبّاء کرام نے نسوانی طبّی تعلیم کے لیے اس کمزور طبقے کی طرف اب تک اپنی توجہ مبذول نہیں فرمائی کہ مردوں کی طرح عورتوں میں بھی طب اسلامی کو پھیلایا جائے اور نسوانی طبّی تعلیم کا انتظام کر کے نونہالانِ قوم کو اور غریب و نادار عورتوں کو، جو بروقت مناسب طبّی امداد میسر نہ ہونے کی وجہ سے خطرات میں مبتلا ہیں، ہلاکت سے بچایا جائے۔

دوسری شکل یہ ہے کہ تنگ دستی اور عام افلاس کی وجہ سے غریب عورتوں کو قیمتی دواؤں اعلیٰ طبّی ساز و سامان سے فائدہ اُٹھانے کا موقع نہیں مل سکتا۔ اس مجبوری کا نتیجہ یہ ہے کہ آئے دن ہزاروں غریب و نادار عورتیں جاہل اور ناتربیت یافتہ دائیوں کے ہاتھوں، جو ملک میں وبا کی طرح پھیلی ہوئی ہیں موت کے گھاٹ اُتر جاتی ہیں۔

جب تک عورتوں طبّی تعلیم کا رواج نہ ہو اس وقت تک میں سمجھتی ہوں کہ ہماری طب ادھوری رہے گی۔ اور جب تک عورتوں کا طبقہ طب اور حفظانِ صحت سے ناآشنا ہے، اس وقت تک ہمارا طبّی نظامِ تعلیم نامکمل رہے گا۔ ضروریات زمانہ کے لحاظ سے نسوانی طبقہ طبّی معلومات حاصل کرنے کا زیادہ اہل اور زیادہ مناسب ہے۔

عورتوں پر حمل، زچگی، بچوں کی پرورش، گھر والوں کی تیمارداری، گھر کی صفائی اور صحت بخش انتظام اور خوراک اور لباس وغیرہ کے متعلق اہم ذمے داریاں ہیں، اور ان امور میں عورتوں کی طبّی واقفیت سے قیمتی مدد مل سکتی ہے۔

حمل کا تعلق قدرت نے اِس ضعیف اور کمزور طبقے کے ساتھ رکھا ہے اس زمانے میں جنین نشو و نما پاتا ہے اس لیے اس زمانے میں جس قدر احتیاط اور حفاظت کی ضرورت ہے، وہ ظاہر ہے۔ ذرا ذرا سی بے احتیاطیوں سے حاملہ اور جنین دونوں کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے اگر حاملہ حفظانِ صحت کے اصولوں سے واقف ہے تو ان اصولوں پر کاربند ہو کر اپنا زمانۂ حمل نہایت خوش اسلوبی سے گزار دے گی اور اس کا بچہ

تن درست اور توانا ہوگا۔

وضع حمل کے وقت زچہ کو جن جن مصیبتوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ ایسے مشکل وقت میں اگر عمدہ تدابیر اور صفائی کے اصولوں کو ملحوظ نہ رکھا جائے تو زچہ اور بچہ دونوں کے لیے سخت خطروں کا سامنا ہوتا ہے۔ اس وقت کی بے احتیاطیوں کی طفیل ہزاروں مائیں مرضوں کا شکار ہو کر زندہ درگور ہو جاتی ہیں۔ ایام حیض کی خرابیاں، ورم رحم، میلان الرحم، انزلاق الرحم، انقلاب الرحم، اختناق الرحم، سیلان الرحم، بندش حیض ونفاس اور جنون جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور ان کو دور کرنے کے لیے تنگ دستی کی بنا پر مناسب تدابیر میسر نہیں آتیں اور وہ ہمیشہ کے لیے شریک زندگی ہو جاتے ہیں۔ اور آخر میں دق سل وغیرہ میں تبدیل ہو کر پیغام موت ثابت ہوتے ہیں۔

اپنے طبقے کی حالت زار دیکھ کر مجھ سے بغیر آنسو بہائے نہیں رہا جا سکتا۔ مجھے ہندوستان کی گھریلو زندگی کی حقیقت خوب معلوم ہے یہاں کی اکثر عورتیں تمام کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرتی ہیں ماما یا ملازمہ کی نوبت بہت کم آتی ہے۔ اور جب تک وہ اس کس مپرسی کی حالت میں زندہ رہتی ہیں اور ان میں اٹھنے بیٹھنے کی سکت موجود ہوتی ہے ان کو اپنے تمام فرائض مثلاً بچوں کی پرورش، کھانا پکانا، کپڑے سینا اور دھونا، شوہر کی اطاعت اور مہمان نوازی وغیرہ انجام دینے پڑتے ہیں۔ زندگی ان کے لیے ایک بار ہو جاتی ہے۔ آخر تھک کر اور مستقل طور پر صاحب فراش ہو کر وہ حسرت کے عالم میں زندگی کی آخری گھڑیاں گننے لگتی ہیں۔

ہندوستانی عورت کی زندگی کا یہ دردناک منظر اس قدر عام ہے کہ محتاج بیان نہیں۔ ان حالات میں عورتوں کے لیے طبی معلومات کا بہم پہنچانا اور نسوانی صحت کا قائم رکھنا بہت ضروری ہے۔

ملک کے نونہالوں کی پرورش اور تربیت کا اہم مسئلہ بھی نسوانی طبقے سے وابستہ ہے۔ اگر ماں طبی معلومات سے کسی قدر آشنا ہے تو اپنے بچے کی صحت ہر ممکن طریقے سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے گی اور معمولی معمولی مرضوں میں وہ کسی طبیب یا ڈاکٹر کی محتاج نہ ہوگی۔ اور شروع ہی سے اس کی غذا، اوقات آرام اور خورونوش کی صحیح پابندی کرے گی۔ بعض اوقات صرف ماں کی غفلت سے بچوں کی معمولی شکایتیں خطرناک امراض کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔

اس کے علاوہ اگر گھر کی مالکہ اس فن شریف سے واقف ہے تو بیماری کے زمانے میں گھر والوں کے لیے وہ ایک غم خوار تیماردار کی صورت میں فرشتۂ رحمت ثابت ہوگی۔ اور وہ گھر بیرونی طبی امداد سے مستغنی رہے گا۔ متعدی امراض کی روک تھام میں بھی مدد ملے گی۔

عورتوں کے ذمے گھر والوں کے کھانے پینے کی نگرانی بھی ہے، جس پر حیات انسانی کا دارومدار ہے اور جس کی بہتری پر صحت کی بہتری کا انحصار ہے۔ اگر خدانخواستہ بیوی حفظان صحت کے اصولوں سے ناواقف ہے تو انتظام غذا نامکمل اور ناقص اصولوں پر ہوتا ہے اور اس کے نتائج سارے گھر کے لیے مضر ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ کپڑوں کی صفائی اور گھر کی صفائی کا تعلق اسی طبقے کے ساتھ ہے۔ اگر گھر کی ملکہ صفائی کے اصولوں سے باخبر ہے تو گھر کو خوب صاف رکھے گی۔ کسی قسم کی غلاظت پیدا نہ ہوگی۔ تمام گھر صاف ستھرا رہے گا گھر کی تمام چیزوں سے قرینہ اور سلیقہ ظاہر ہوگا۔

ان تمام باتوں کے علاوہ امراض نسواں کا معائنہ ایک تعلیم یافتہ طبیبہ جس قدر آسانی سے کر سکتی ہے اور جو باتیں وہ معلوم کر سکتی ہے۔ نہیں طبیب محض نبض وغیرہ کے معائنے سے ہرگز نہیں معلوم کر سکتا۔ ظاہر ہے کہ طبیب کو بغیر کسی طبیبہ کی امداد کے علاج نسواں میں دشواریاں پیش آتی ہیں۔ اور یہ بات بھی ہے کہ ایک پردہ نشین مریضہ کو طبیب کے سامنے نسوانی حالات بیان کرنے میں فطرتاً تامل ہوتا ہے اس لیے عورتوں کی تشخیص ادھوری رہ جاتی ہے جس سے علاج بھی نامکمل رہ جاتا ہے۔

اس ساری سمع خراشی کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ حضرات قادر مطلق کا نام لے کر طبقہ نسواں میں طب اسلامی پھیلانے کی غرض سے تیار ہو جائیں، اور مردانہ طبی درس گاہوں کے ساتھ زنانہ درسگاہیں کھولنے کی سعی فرمائیں تاکہ بکثرت زنانہ شفاخانے قائم کیے جا سکیں۔

نسوانی طبی تعلیم کی داغ بیل ہمارے قائد اعظم عالی جناب مسیح الملک ڈال چکے ہیں۔ ملک کی غریب اور مظلوم عورتوں اور معصوم بچوں کو مناسب طبی امداد میسر نہ ہونے کی وجہ سے گھروں میں جو تباہی پھیلی ہوئی ہے، عورتیں اور بچے جس طرح بے موت مرتے ہیں، اس

سے متاثر ہو کر مرحوم نے مدرسہ طبیہ کو ترقی دینے کے ساتھ ساتھ ۱۹۰۹ء میں ایک زنانہ طبی درس گاہ کا بھی اجرا فرمایا۔ جو ۱۹۲۱ء تک ترقی کے مدارج طے کرکے کالج کے درجے کو پہنچ چکی ہے۔ اس زنانہ طبیہ کالج میں طب یونانی اور وید ک کی مکمل تعلیم دی جاتی ہے۔ اور یہاں سے بیشمار طالبات طب کی تکمیل کرکے ملک کی عورتوں اور بچوں کی گراں قدر خدمات انجام دے رہی ہیں۔

لیکن اس درس گاہ کی فارغ التحصیل طالبات ہندوستان جیسے برّاعظم کے طول و عرض میں پھیلنے کے لیے تاحال ناکافی ہیں۔ اور ملک کو اس کی اشد ضرورت ہے کہ مردوں کی طرح عورتوں میں بھی یونانی طب کو عام کر دیا جائے۔ اس لیے ہر مردانہ طبی کالج کے ساتھ ہی خواہاں ملک زنانہ مدارس قائم کریں۔ تاکہ عورتوں کو طب کی علمی اور عملی دونوں قسم کی تعلیم دی جاسکے۔ یہ شعبہ ملک کے لیے سخت ضروری ہے اطبائے کرام جلد از جلد اس طرف توجہ فرمائیں۔

مجھے یہ سن کر انتہائی خوشی ہوئی ہے کہ اس سال کُل حیدر آباد یونانی طبی کانفرنس میں اور مفید تحریکوں کے علاوہ عورتوں کی طبی تعلیم کا مسئلہ بھی درپیش ہے۔ خدا کرے کہ یہ تحریک جلد از جلد کامیاب ہو اور اس کا اثر ملک کے کونے کونے میں پھیل جائے۔

ہمارے آقائے نامدار سلطان العلوم شہنشاہ دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کی توجہات خسروانہ و عنایات شاہانہ سے جس طرح ہمارے طبی بھائی مستفیض ہو رہے ہیں، اسی طرح ہمارا غریب اور مظلوم طبقہ بھی ان شاہانہ سرپرستیوں سے خدا کرے کہ محروم نہ رہے۔

اس دورِ سعید میں، جو احیائے فن اور تجدید طب کے لیے بہترین دور ہے، خدانخواستہ اگر ہمارا طبقہ اس فن شریف کی تحصیل سے غافل رہا تو پھر اس کی بخت بیداری کی اُمید مشکل ہے اس لیے میں ان معزز اور ہمدرد اطبائے کرام کی ہمدردی کی تہ دل سے شکر گزار ہونگی جن کے توسل سے ہمارے غریب طبقۂ نسواں کی دردبھری صدا اعلیٰ حضرت سلطان العلوم شہریار دکن کے گوش مبارک تک پہنچے گی اور پھر انشاء اللہ بار آور ہوگی۔

ہیلیم گیس کی طبّی ضرورت
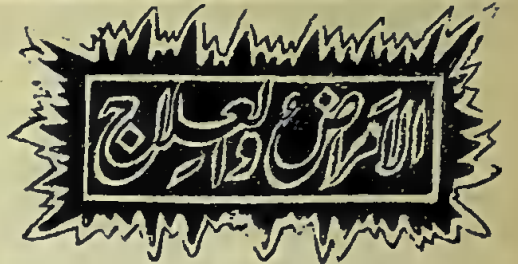
از مسٹر جارج ڈبلیو۔ گرے۔

تقریباً ستّر سال گزرے کہ آسمان پر ایک انگریز ماہر فلکیات نے ایک عجیب وغریب زردی مائل روشنی دیکھی یہ روشنی یکایک پیدا ہوئی اورختم ہوگئی۔ اپنے رنگ کے اعتبار سے وہ کچھ اس قدر عجیب وغریب تھی کہ اس کرۂ زمین پر اس جیسا رنگ انسان کے علم میں نہ تھا۔ انگریز ماہر فلکیات سر جاذف لوکیار نے یہ سمجھا کہ یہ روشنی کسی نامعلوم اجرام فلکی کا کرشمہ ہے اِس جلنے والے مادّے کا نام اس لئے "ہیلیم" رکھ دیا۔ لفظ ہیلیم یونانی زبان میں آفتاب کو کہتے ہیں۔

ڈبلیو۔ ایف۔ ہلر برینڈ پہلا امریکن شخص ہے جس نے کرۂ زمین پر ہیلیم اپنی آنکھوں سے دیکھی۔ یہ واقعہ ۱۸۹۲ء کا ہے یہ ایک سائنس داں تھا۔ اور وہ ایک بھاری معدنی چیز بھٹی میں جلا رہا تھا کہ اس میں سے بہت سے شعلے پیدا ہوئے اور اکثر ذرّے چٹخ چٹخ کر اِدھر اُدھر گرنے لگے۔ اورچیزوں کے علاوہ اس نے ایک نامعلوم اور عجیب قسم کی گیس بھی اس شعلہ پکڑنے والے مادّے میں سے نکلتی ہوئی دیکھی۔ افسوس کہ ڈاکٹر ہلر برینڈ نے اس گیس کو نائٹروجن سمجھ لیا اور ہیلیم معلوم کرنے کا ایک نہایت عمدہ موقع اس طرح ضائع ہوگیا۔

اس واقعے کے تین روز بعد ایک انگریز ماہر کیمیا ڈاکٹر سر ولیم ریمزے نے پھر اسی تجربے کو دُہرایا۔ خوش قسمتی سے اُنہوں نے پہلی بار فی الحقیقت ہیلیم گیس کا ٹھیک ٹھیک پتہ چلالیا۔ مگر تمام تجربات کے بعد یہی نتیجہ نکلا کہ یہ آفتابی گیس زمین پر بہت کم پائی جاتی ہو۔ برسوں کی تجربات کے بعد ملک ہالینڈ کے ایک ماہر طبیعات نے چند درجن مکعب فٹ گیس ہیلیم تیار کی لیکن وہ بہت ہی مہنگی تھی۔ یعنے ایک مکعب فٹ پر ۵ ہزار روپے کی لاگت آئی۔ اس زمین پر ہائیڈروجن کے بعد یہ سب سے ہلکی اور لطیف گیس ہے۔ معلوم ہوا ہو کہ یہ ہائیڈروجن سے ½ حصہ کم ہلکی ہے۔ مگر یہ اس قدر کمیاب اور ایسی قیمتی ہے کہ اسے عملی طور پر کسی فائدے کے لیے بنایا ہی نہیں جاسکتا تھا۔

مگر اب ہیلیم گیس بہ کثرت ملنے لگی ہے انتھک کوششوں کے بعد امریکہ کے محکمۂ معدنیات نے مقام ٹیکساز کے تیل کے چشموں سے یہ گیس نہایت کثیر مقدار میں حاصل کرلی ہے اور اب ایک آنہ مکعب فٹ میں مل سکتی ہے۔ اس محکمے نے ۱۵ ملین مکعب فٹ گیس بوتلوں میں بند کرکے دنیا میں فروخت کردی ہے اور اب یہ گیس ہر شخص کے پاس نہایت قلیل قیمت پر پہنچ سکتی ہے۔

شمالی امریکہ میں ہیلیم گیس کا کثیر مقدار میں پایا جانا ۱۹۰۳ء میں معلوم ہوا۔ ریاست کنساس کے جنوبی اضلاع میں ڈیکسٹر کے مقام پر ایک چشمہ تیل کا کھودا جارہا تھا کہ یکایک زمین میں سے پیلے رنگ کا دھواں نکلا۔ بجائے تیل کے اس زمین میں سے گیس نکلنے لگی۔ لوگوں نے یہ تجویز سوچی کہ نلوں کے ذریعے سے اسے فیکٹریوں اور مکانوں تک پہنچایا جائے اور روشنی کرنے یا ایندھن کے طور پر اس گیس کو استعمال کیا جائے اس قصبہ کے امیر نے تمام کارخانوں نے چھٹی کرادی اور سارے قصبے والے نکل کر ایک میدان میں امیر کی تقریر سننے کے لیے جمع ہوگئے چشمے سے لے کر اس جگہ تک جہاں تقریر ہونے والی تھی ایک نل لگایا گیا۔ امیر نے تقریر کے بعد گیس کا مظاہرہ کرنے کے لیے ایک دیاسلائی روشن کی اور پائپ کے منہ پر اسے لگایا۔ مگر دیاسلائی فوراً بجھ گئی۔ پھر دوسری بار کوشش کی گئی تب بھی دیاسلائی نہیں جلی۔ اور کوئی کامیاب مظاہرہ ممکن نہ ہوسکا گیس کا دباؤ بہت تیز تھا۔ لوگ، جو خوش خوش تھے پریشان خاطر گھروں کو واپس آئے اور یہ معاملہ دس سال تک پھر نہ اُٹھا۔ کنوئیں کو تیغہ لگادیا گیا اس کے بعد جنگ عظیم شروع ہوگئی۔ اور نہایت خوفناک طور پر لوگ اس تلاش میں لگ گئے کہ بھک سے اڑجانے والی ہائیڈروجن کے مقابلے میں کوئی ایسی گیس ملے جو زیپلین میں کام دے سکے اور اس میں آگ بھی نہ لگتی ہو۔ واشنگٹن کی حکومت نے ماہروں کے دستے کے دستے مختلف مقامات پر اس کی تحقیق وجستجو کرنے کے لیے روانہ کیے۔ چنانچہ ان کی کوششیں بھل لائیں اور شمالی ٹیکساز میں وہ چیز معلوم ہوئی جس کی تلاش تھی۔ ۱۹۱۸ء میں صلح کے وقت ریاست ٹیکساز کی ہیلیم گیس ۱۴۷،۰۰۰ مکعب فٹ تیار کی جاچکی تھی۔ ۱۹۲۵ء

میں حکومت امریکہ نے اس گیس کی نکاسی اور استعمال پر پورا قبضہ کر لیا۔ اور صرف فوجی ضروریات کے لیے (مثلاً تباہ کن جہازوں میں رکھنے اور فوجی غباروں کو اس سے بھر کر اڑانے کے لیے) اس گیس کو رکھا۔ امریکہ کے باہر اس گیس کا بھر کر بھیجنا بھی قانوناً بند کر دیا گیا۔

ریاست ٹیکساز کے مقام اماریلو پر ایک قدرتی چشمہ اس گیس کا دریافت کیا گیا اور حکومت امریکہ کے محکمہ معدنیات نے اس جگہ ۵۰ ہزار ایکڑ کا قطع آراضی گیس جمع کرنے کے لیے حاصل کر لیا ہے۔ سنہ ۱۹۲۹ء میں اس ذخیرے کا باقاعدہ افتتاح کیا گیا۔ اور سرکاری اجازت سے اس گیس کے استعمال کی جگہ جگہ اجازت بھی دی جانے لگی اور ایک نہایت عمدہ جدید ترین آلہ گیس کو جمع کرنے کے لیے یہاں نصب کر دیا گیا۔ یہ آلہ اب تک ۷۷ ملین مکعب فٹ ہیلیم گیس حاصل کر چکا ہے۔ اماریلو کے مقام پر جس قسم کا آلہ نصب ہے اس سے ۱۰۰ سال تک برابر گیس نکالی جا سکتی ہے۔ مگر امریکہ میں اس ریاست کے علاوہ کولوراڈو اور یوٹاہ کے مقام پر بھی اس گیس کے ذخیرے دستیاب ہوئے ہیں۔

اس قدر زبردست ذخیروں کے لیے خریداروں کی کیا کمی ہو سکتی ہے جب کہ ان کو یہ معلوم ہو کہ دنیا میں اس گیس کو کن کن طریقوں سے استعمال میں لایا جا رہا ہے۔ ہم یہاں اس کے صرف طبی استعمال کا ذکر کریں گے۔

ہیلیم گیس اور دفعیہ امراض اس گیس کی سب سے پہلے اور بہت زیادہ مانگ ڈاکٹروں کی جانب سے تھی۔ انہوں نے اس گیس کے طبی خواص کا پتہ چلایا۔ اس بات کو تو لوگ جانتے ہیں کہ ہماری ہوا کا ۷۹ فی صدی حصہ نائٹروجن ہے۔ ہم اس کو سانس کے ساتھ اندر کھینچ کر لے جاتے ہیں اور پھر فوراً ہی اسے باہر نکال دیتے ہیں۔ اور ہمارے پھیپھڑے ۲۱ فی صدی آکسیجن جذب کر لیتے ہیں۔

ایک ڈاکٹر نے جب یہ بات دیکھی کہ دمے کا مریض بہت بری طرح سانس لے رہا ہے اور اس کی حالت خراب ہے تو اسے فوراً یہ خیال آیا کہ اگر ہلکی ہوا اس کے آلاتِ تنفس کو بہم پہنچائی جائے تو کیا کچھ فائدہ ہو سکتا ہے؟ یہ خیال آتے ہی اس نے سوچنا شروع کیا کہ ہیلیم گیس نائٹروجن سے ۷ حصے کم ہلکی ہے اگر اس کو آکسیجن کے ساتھ ملا کر ضیق النفس کے مریضوں کو دیا جائے تو کیا حرج ہے۔ چنانچہ یہ مصنوعی ہوا تیار کی گئی اور اس مریض کو اس فضا میں سانس لینے کا موقع دیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے آلات تنفس رفتہ رفتہ درست ہو گئے اور اب اکثر ہسپتالوں میں شدید دمے کے لیے یہ طریقۂ علاج عام ہو گیا ہے۔

ایک سرکاری کمیٹی کے سامنے آزمائشی مظاہرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر ایلوین۔ ایل۔ بارخ نے فرمایا کہ:-

"دمے کے اکثر مریض مر جاتے ہیں۔ مگر نیویارک میں ہم نے جو تجربات کیے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہیلیم کے علاج سے کوئی بھی مریض ضائع نہیں ہوا۔ ۱۶ مہینے میں ۵ مہلک مریض آئے (ایسے مریض کہ جن کی نبض بھی معلوم نہ ہوتی تھی) مگر ہیلیم نے ان کے تنفس کے فعل کو بالکل درست کر دیا۔"

نہ صرف دمے میں بلکہ پھیپھڑے کے اکثر امراض میں اور سانس کی بیماریوں میں ہیلیم کے فوائد معلوم کیے گئے ہیں۔ گہرے سمندر میں غوطے لگانے والوں کو سانس کا جو مرض ہو جاتا ہے اس کے لیے ہیلیم بالخصوص بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ بہت سی بے ہوش کرنے والی دواؤں کو سانس کے ذریعے سے اندر پہنچایا جاتا ہے۔ اس ضمن میں ہیلیم گیس بھی طبی نقطۂ نظر سے بہت عمدہ چیز ثابت ہوئی ہے مگر اب تک ہیلیم بہت مہنگی پڑتی تھی۔ اس لیے امریکہ میں یہ قانون بنایا گیا کہ سرکاری ہیلیم پر سے پابندی اٹھالی جائے اور ہر شخص کو اس سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیا جائے۔ پہلے جو چیز صرف فوج اور بحری محکمے کے استعمال کی چیز تھی اب سب جگہ پہنچنے لگی ہے اور دنیا کے اکثر ممالک میں بھی جانے لگی ہے۔

بابُ الصحت — ہندوستانی غذاؤں کی قدر و قیمت اور صحت بخش خوراک کا مسئلہ

خرچ کا سوال

(بسلسلہ اکتوبر ۳۹ء)

اب خوراکوں کے خرچ کا سوال سامنے آتا ہے۔ خوب متوازن غذائیں قیمتی ہوتی ہیں اور ناقص غذائیں سستی ہوتی ہیں۔ مثلاً "ناکافی اور غیر متوازن" خوراک، جو اوپر نقشے میں دکھائی گئی ہے اور جس میں زیادہ تر چاول ہیں اور دودھ، ترکاریاں اور پھل وغیرہ کم ہیں، مہینے کے حساب سے دو روپے آٹھ آنے میں مہیا ہوگی۔ جن خوراکوں میں دودھ وغیرہ ہے وہ خوب "متوازن" ہے اور اس کی قیمت پانچ سے چھ روپے ماہانہ کے حساب سے پڑے گی۔ بس یہی وہ جگہ ہے جہاں صحت عامہ اور خوراک کا کام کرنے والوں کے لیے اصلی مصیبت پیدا ہوتی ہے۔ جو لوگ ضرورت سے کم یا ناقص غذاؤں کا استعمال کرتے ہیں وہ دراصل اس سے بہتر غذا حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہندوستان کے بہت سے بچوں کے اداروں میں تین روپے مہینے کی بلکہ اس سے بھی کم کی خوراک مہیا کی جاتی ہے۔ پس ظاہر ہے کہ اس قدر کم خرچ پر عمدہ خوراک کا مہیا ہونا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

گو جب افلاس آج کل کے معیارِ غذا کے مطابق عمدہ خوراک حاصل کرنے میں مانع ہو، تب بھی خرچ میں تھوڑی سی رقم بڑھا دینے سے چند نہایت مؤثر اور اہم تبدیلیاں پیدا کرنا بہت ممکن ہے یہ بات خاص طور پر کہی جاتی ہے کہ بچوں کی خوراک میں روزانہ ۸ اونس دودھ یقیناً شامل ہونا چاہیئے۔ اگر یہ مقدار افلاس کی وجہ سے مہیا نہ ہو سکے تو پھر اتنی ہی مقدار چھاچھ کی یا مکھن نکالے ہوئے دودھ کی یا اور اسی قسم کی کوئی چیز لے لی جائے جو کم قیمت کی ہو۔ کچھ دودھ نہ ہونے سے تھوڑا دودھ ہونا بہرحال بہتر ہے اگر "غیر متوازن" غذا کسی ہندوستانی بچے کو مل رہی ہو مگر اس کے ساتھ ۸ اونس یا بے مکھن کا دودھ اسے دیا جا رہا ہو تو بھی اس کے نشوونما اور تندرستی میں بہت معتدل اضافہ دیکھا گیا ہے۔ خوراک کی رقم میں اتنا سا اضافہ کچھ بہت زیادہ نہیں ہے اور اسے ہندوستان کے اکثر گھروں میں اب بچوں کے لیے مستقل طور پر اختیار کر لیا گیا ہے۔ اور اس سے بچوں کو کافی فائدہ پہنچ رہا ہے۔

بچوں کے گھروں میں اور عام آبادی میں چربی کا استعمال کم ہے۔ زیادہ بناسپتی تیل استعمال کرنا اور اس کے مقابلے میں غلہ کم کر دینا غلط طریقہ ہے دونوں چیزیں اپنی اپنی جگہ کارآمد ہیں۔ خالص گھی بناسپتی تیلوں کے مقابلے میں بہت زیادہ طاقت ور ہے۔

اور باتوں کے علاوہ یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ اگر غذا میں صرف چاول ہی ہوں تو اس کی جگہ گیہوں، باجرا یا جو کا آٹا استعمال کرنا شروع کر دیا جائے۔ لیکن اگر چاول کو ان چیزوں کے بدل میں نہیں لایا جا سکتا تو ایسے لوگوں کو "حفظِ صحتی غذائیں" مثلاً دودھ، سبز ترکاریاں، پھل وغیرہ ضرور استعمال کرنی چاہئیں۔

دالیں عمدہ غذائیں ہیں ان میں حیاتین ب کافی ہوتی ہے۔ دو سے تین اونس فی یوم اگر صرف غلے کی خوراک کے دوران میں انہیں کھایا جائے تو بہت مناسب ہے۔ سویابین میں حیاتین (ا اور ب، چربی اور لحمی اجزاء (پروٹینز) بکثرت پائے جاتے ہیں اگر ہندوستان میں سویابین کا استعمال بڑھانا مقصود ہو تو اس بات کی ضرورت ہوگی کہ اسے خوش ذائقہ بنانے کی ترکیبیں معلوم ہوں ورنہ وہ دیگر دالوں کے مقابلے میں کوئی خاص لذیذ غذا نہیں ہے۔ ہاں طاقت در ضرور زیادہ ہے۔ دالیں "امدادی غذاؤں" کا کام نہیں دے سکتیں۔ دالیں بہرحال دودھ، پھل

گوشت اور سبز ترکاریوں سے کم طاقت ور ہوتی ہیں۔ سبز ترکاریاں دو سے چار اونس روزانہ خوراک میں ہونی چاہئیں۔ اس سے کم مقدار میں وہ نفع حاصل نہیں ہوگا جس کی ضرورت ہے۔ ترکاریاں سستی بھی اتنی ہی طاقت بخش ہیں جس قدر کہ مہنگی۔ اگر کسی گھر میں ایسا کرنا ممکن ہو کہ ایک کیاری بنا کر اس میں ترکاریاں بولی جائیں تو بچوں کے گھر میں سبزیاں اس طریقے سے زیادہ مقدار میں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ اگر بچے ان کیاریوں کی خود ہی دیکھ بھال کریں تو بڑا اچھا مشغلہ ہے۔

بچوں کی غذا میں پھلوں کا استعمال لازمی طور پر ہونا چاہیئے۔ کیلے اکثر ہوسٹلوں میں بچوں کو دئے جاتے ہیں مگر یہ کوئی خاص طاقت ور غذا نہیں ہے۔ اس کے مقابلے میں ٹماٹر، نارنگی، سنترہ اور دوسرے رسیلے پھل اگر دئے جائیں تو حیاتین کی زیادہ مقدار بچوں کے جسم میں داخل ہوگی

غذاؤں کا عملی کام عمومی حیثیت سے

صرف غذاؤں کا مسئلہ طے کردینا صحت عامہ کا کام کرنے کے لیے ضروری چیز نہیں، بلکہ اس کے علاوہ اور بہت سے عملی کام ہیں بجائے اس کے کہ صحت عامہ کا کام کرنے والے کسی جگہ کی خوراک کا پروگرام از سر نو بدلیں، انہیں اس بات کی تحقیقات کرتے رہنا چاہیئے کہ کن کن چیزوں کا کن کن غذاؤں کے ساتھ استعمال کرنا کام کو بہتر طریقے پر چلا سکتا ہے۔ بچوں کی غذا کا مسئلہ خاص توجہ کا مستحق ہے۔ غرض کسی جہت میں بھی کام کیا جائے غذائیت کے صول ایک ہی رہتے ہیں۔ اور ان کی عملی اہمیت کو سمجھنا کامیابی حاصل کرنے کے لیے بہت ضروری ہے۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ غریبوں (جو عموماً مفلس اور جاہل ہوتے ہیں) کے بچوں کی صحت ہی غذا کی خرابی کی وجہ سے ہو۔ ہندوستان اور اس سے باہر بھی امیروں کے بچے غذا کی کمی اور خرابی غذا کی وجہ سے پیدا ہونے والے امراض میں مبتلا پائے گئے ہیں۔ اس لیے معلوم ہوتا ہے کہ بے توجہی اور لاعلمی سب سے بڑا روگ ہے۔

بچوں کی خوراک کا معاملہ اس بلیٹن کا چونکہ مقصد صرف بچوں کی خوراک کے مسئلے سے بحث کرنا نہیں ہے، اس لیے یہاں اس مبحث پر کچھ زیادہ تفصیل کے ساتھ بحث نہیں کی جاسکتی۔ اس غرض کے لیے علیحدہ شائع شدہ کتابوں اور رسالوں سے مدد لینی چاہیئے۔ اس ضمن میں انڈین ریڈ کراس سوسائٹی کے رسالے "دودھ پلانے والی اور حاملہ عورتوں کی غذا" اور "کمزور اور ناتوان بچے" پڑھنے کے قابل ہیں۔ پھر بھی بچوں کی خوراک کے معاملے میں کچھ معلومات یہاں پیش کی جاتی ہیں۔

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں کی غذا یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ بچے کی تن درستی کا بڑا انحصار حاملہ ماں اور دودھ پلانے والی ماں کی تن درستی پر ہے اور اس سلسلے میں ماں کی غور و پرداخت کی بڑی اہمیت ہے۔ اس بارے میں پچھلے کسی عنوان میں بھی اشارہ کیا جاچکا ہے اور یہاں اس بات کی طرف پھر توجہ مبذول کرائی جاتی ہے کہ ایسی عورتوں کی خوراک میں پروٹین، حیاتین اور معدنی نمکیات کی کافی مقدار کا ہونا بہت ضروری ہے۔

حمل کے آخری مہینوں اور دودھ پلانے کے آخری دنوں میں "مزید" غذا کی اہمیت اس نقشے سے ظاہر ہوسکتی ہے:

خوراک کے اجزا	ضروریات میں فی صدی اضافہ
کیلوریز	۲۵
پروٹین	۲۵
چربی	۱۰
کیلسیم (چونا)	۱۰۰
فاس فورس	۵۰
فولاد	۵۰

مختلف حیاتینوں کی ضرورتیں بھی اسی طرح بڑھادی جاتی ہیں۔

بچوں کی غذائی ضروریات ابھی تک ہندوستان میں بچوں کی غذا کا مسئلہ بہت زیادہ علمی (سائنٹی فک) طریقے پر نہیں سمجھا گیا ہے۔ اس لیے سوائے ابتدائی اور عارضی سفارشوں کے ہم کوئی اور خاص بات یہاں پیش نہیں کر سکتے۔ مختلف عمر کے بچوں کے لیے روزانہ کس قدر حرارت کی اکائیاں درکار ہوں گی، ان کا اندازہ حسب ذیل نقشے سے کیا جاسکتا ہے۔

عمر		
پہلا ہفتہ	۲۰۰	کیلوریز
پہلا مہینہ	۳۵۰	"
دوسرا مہینہ	۴۰۰	"
تیسرا مہینہ	۴۵۰	"
پانچواں مہینہ	۶۰۰	"
آٹھواں مہینہ	۷۰۰	"
بارہواں مہینہ	۸۰۰	"

یورپ اور امریکہ میں شیرخوار بچوں کے لیے جس قدر کیلوریز کی سفارش کی جاتی ہے ان سے ۲۰-۲۵ فی صدی کی حد تک کم ہیں۔ بچوں کے لیے ضروری حرارت کی اکائیوں کا اندازہ لگاتے وقت عمر اور بچے کے وزن کا ضروری خیال رکھا جاتا ہے۔ اگر بچہ لمبا تن درست و توانا ہو تو اس کے لیے زیادہ خوراک اور زیادہ کیلوریز کی ضرورت ہوگی۔ اس کے برخلاف اسی عمر کے موٹے تازے اور اچھا کھانے والے بچے کے لیے ان کی مقدار کم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے اوسط درجے کی خوراک سے ذرا کم خوراک اگر دی جائے تو کام ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی بچہ مناسب غذا نہیں پا رہا ہے تو اسے اوسط درجے کی غذا پر لگا دینا چاہیئے تاکہ اس کا وزن ٹھیک درجے پر آجائے ہر چند کہ اس سلسلے میں کوئی خاص اصول معین نہیں کیا جاسکتا اور وزن اپنی جگہ ایک اہمیت ضرور رکھتا ہے۔ مگر بہتر یہی معلوم ہوتا ہے کہ بچوں کی غذا کا مسئلہ طے کرتے وقت ان کے وزن کی بجائے ان کی عمر کا زیادہ لحاظ رکھا جائے اور اسی رعایت سے ان کی غذا مقرر کی جائے۔

ماں کا دودھ اوپر کے نقشے میں جو ضروریات کیلوریز کی دی گئی ہیں انہیں خوراک کی صورتوں میں تبدیل کر کے سمجھنا کچھ دشوار نہیں ہے۔ اکثر بچوں کی خوراک ماں کا دودھ ہے۔ دوسرے مہینے میں دودھ پینے والے بچے کو، جو صرف ماں کے دودھ پر پل رہا ہو، روزانہ ۲۰ اونس دودھ کی ضرورت ہوگی۔ کیوں کہ ایک اونس ماں کے دودھ میں ۲۰ کیلوریز ہوتی ہیں۔ اور اگر ۲۴ گھنٹے میں ۵ بار ۴، ۴ اونس دودھ پلایا جائے تو مطلوبہ مقدار پوری ہو جاتی ہے۔ ماں کی چھاتی سے ۳۰ اونس فی یوم سے زیادہ شاذونادر ہی دودھ نکل سکتا ہے۔ اس لیے چھ مہینے تک یقیناً بچے کو نہایت طاقت ور اور قوت بخش اور جزو بدن بننے والی غذا ملتی رہے گی۔ ماں کے دودھ کے علاوہ جو دودھ گائے وغیرہ کا بچے کو دیا جاتا ہے اس میں مقابلتاً پروٹین کم ہوتی ہیں۔ اس لیے جو بچے ماں کے دودھ کے علاوہ پرورش پاتے ہیں انہیں دودھ کی زیادہ مقدار درکار ہوتی ہے۔ کیوں کہ ماں کا دودھ زیادہ جزو بدن بنتا ہے۔ اور اس کا فضلہ بھی کم پیدا ہوتا ہے۔

بچوں کے لیے بہترین دودھ اس کی ماں کا دودھ ہے۔ یہ بات نہ صرف روزمرہ کے تجربے سے طے شدہ ہے۔ بلکہ عام مشاہدے اور سائنٹی فک تحقیقات دونوں نے اس کو تسلیم کر لیا ہے۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ ماں کا دودھ بالکل خالص ہوتا ہے۔ اور اس میں بیماری کے جراثیم لگ جانے کا کوئی خطرہ ہی نہیں ہوتا۔ دوسرے طریقوں سے حاصل کردہ دودھ میں یہ خطرہ رہتا ہے بالخصوص کم استطاعت اور جاہل گھرانوں میں جہاں کی رہنے سہنے کی حالت اس قدر اصول حفظان صحت کے مطابق نہیں ہوتی جس قدر کہ ہم توقع کرتے ہیں۔ اگر بچہ ماں کے دودھ پر پرورش پا رہا ہو تو یہ سمجھ لینا کہ بس اب سب کام ٹھیک ہے بالکل غلط ہے۔ اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ ماں اور بچے کی نگہداشت بخوبی کی جائے۔ امریکہ اور شمالی یورپ کی گائیں جس قدر چکنا اور عمدہ دودھ دیتی ہیں ہندوستان کی گائیں اس معاملے میں ½ بھی نہیں ہیں یہی حال عورتوں اور ان کی اولاد کا ہے۔ بچوں کو اچھا دودھ کہاں سے ملے گا جب ماؤں کو ہی مناسب غذا میسر نہیں آتی۔ ماں کے دودھ کی خوبی برقرار رکھنے اور اس مقدار و قوت میں اضافہ کرنے کے لیے اس کی غذا میں مناسب ترمیم اور اضافے کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر بچے کو ۴-۶ اونس فی ہفتہ بڑھتا ہوا دیکھ لیں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کی پرورش ٹھیک طریقے پر ہو رہی ہے۔ اگر بچے کو دودھ پلانے سے پہلے اور دودھ پلانے کے بعد تول لیا جائے تو ہفتے کے ہفتے اس طریقے سے صحت کا اطمینان ہو سکتا ہے۔ (باقی)

سویابین

سویابین کی اہمیت حال ہی میں اہل ہند پر واضح ہوئی ہے۔ اسے اگر خالص ایشیائی غلہ کہا جائے تو بے جا نہیں۔ ہزارہا سال سے یہ بیج چین کی سرزمین میں بوئے جاتے رہے ہیں۔ اس کی ڈنڈیاں کھڑی ہوئی بالوں دار ہوتی ہیں اور پتیاں تین شاخی ہوتی ہیں۔ اب یہ پودا جنوبی امریکہ میں بھی بہ کثرت بویا جاتا ہے۔ مگر اس کا مخزن چین اور جاپان ہے۔ ہندوستان میں بھی اب اس کی کاشت ہونے لگی ہے۔

تمام دنیا کے ممالک میں سویابین کی مانگ ہے۔ اسے نہ صرف غذا کے طور پر کھایا جاتا ہے بلکہ صنعتی استعمالوں میں بھی لایا جاتا ہے۔ اس کے بیجوں کا روغن اکثر طبی ضرورتوں میں بھی کام آتا ہے اور بہت سی چیزوں کے بنانے میں اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس اہمیت کی باعث سویابین کی تجارت تمام ملکوں میں دن بہ دن بڑھ رہی ہے۔ سویابین میں پروٹین اور چربی کی مقدار بہت کافی پائی جاتی ہے۔ اس لیے غذا کے طور پر اس کا استعمال بہت مفید ہے۔ صنعتی میدان میں اکثر چیزیں اس کی محتاج ہیں مثلاً صابن سازی میں سویابین کا روغن بہت اچھا ثابت ہوتا ہے۔ رنگ روغن، اکثر کیمیاوی مصنوعات اور دوائیں یہاں تک کہ آتش گیر مادہ بنانے کے لیے بھی سویابین کی ضرورت پڑتی ہے۔

سویابین کے اجزا کی اہمیت اور اس کی مرکب حالت اس بات پر منحصر ہے کہ وہ کس قسم کی سویابین ہے۔ کیمیکل لیبارٹری منچوریں ریلوے، چین نے حال میں ایک تجربہ مختلف قسم سویابینوں کا کیا تھا اس تجربے کے نتیجے کے طور پر یہ معلوم ہوا کہ اول درجے کی بہترین سویابین کے اجزائے ترکیبی یہ ہوں گے:۔

پانی	۱۶ / ۱۲	فی صدی
خام پروٹین	۱۲ / ۲۷	" "
خام چربی	۴۹ / ۱۷	" "
گھلنے والے بغیر نائٹروجن کے اجزا اور خام ریشے	۶۴ / ۲۸	" "
خاک	۵۹ / ۴	" "

طبی نقطۂ نظر سے یہ بات واضح ہے کہ ان بیجوں میں غذائیت بہت موجود ہوتی ہے۔ جہاں تک پروٹین اور چربی کا تعلق ہے شاید ہی کوئی اور بیج اس قدر اہم ہوں۔ چین اور جاپان میں چوں کہ زمانہ قدیم سے اسکی کاشت ہوتی ہے اس لیے یہاں کی سویابین بہترین مانی جاتی ہے۔ ان ممالک میں سویابین ہر شخص کی معمولی غذا میں ضرور داخل ہوتی ہے اور اس سے بہت سی دیگر غذائی چیزیں بھی تیار کی جاتی ہیں مثلاً سویابین کی "توفو" (ایک قسم کی کھیر) سویابین کی "میسو" (ایک قسم کی کھچڑی)، سویابین چٹنی ("سوہیو") اور سویابین کا آٹا وغیرہ۔ سویابین کے پودے کا ساگ چین اور جاپان میں کثرت سے کھایا جاتا ہے۔

نہ صرف ہزارہا سال کے تجربات نے سویابین کی غذائی اہمیت کو واضح کر دیا ہے بلکہ جدید سائنس کے شعبہ غذائیات کی تحقیق نے سویابین کی اہمیت کو طبی اور سائنٹی فک نظر سے تسلیم کر لیا ہے۔ یہ بات دریافت ہوئی ہے کہ سویابین میں امینو ایسڈ کی خاصی مقدار پائی جاتی ہے۔ حیوانات پر تجربہ کرنے کے بعد یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بعض دیگر نباتات بلکہ تمام سبزیوں، ترکاریوں اور غلوں میں اس قدر پروٹین نہیں پائی جاتی جس قدر سویابین میں پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس بات کا بھی علم ہوا ہے کہ سویابین میں حیاتین "ا" (اے) اور خاص کر حیاتین "ب" (بی) بہت پائی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ اور امریکہ میں نہایت اعلیٰ طریقوں سے نت نئی غذائیں سویابین کی امداد اور ترکیب سے تیار کی جا رہی ہیں اور انہیں لوگوں کی عام غذا بنانے کے لیے طبی ادارے اور صحت گاہیں خاص طور پر پروپیگنڈا کر رہی ہیں۔ جاپان میں چاول کے آٹے اور گیہوں کے آٹے کے مقابلے میں بطور بدل سویابین ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

سویابین کا تیل سویابین کے تیل کے استعمالات مختلف ہیں۔ مدت سے سویابین کے روغن کو کھانا پکانے، روشنی کرنے اور چکناہٹ پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ سویابین کے تیل میں ایک قسم کی "ہیک" سی ہوتی ہے۔ اسے جدید کیمیاوی طریقوں سے دور کر دیا گیا ہے اور اب کھانے کی تمام قسموں میں اس کا استعمال کیا جا رہا ہے اور کوئی تکلف محسوس نہیں۔ سلاڈ بنانے، سارڈین مچھلی کو ڈبوں میں بھرنے اور زیتون کے تیل میں ملانے کے لیے یہ روغن اب بہ کثرت استعمال ہو رہا ہے۔ جب سے "ہائیڈروجینیشن" کے عمل کا رواج ہوا ہے اس وقت سے یہ ممکن ہو گیا ہے کہ سیال حالت سے تیل کو منجمد کر دیا جائے۔ ایسے سخت تیلوں کی مانگ روز بروز بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ سویابین کے سخت تیل کو بھی سیال تیل پر ترجیح دی جاتی ہے۔ بہت سی چکنائیاں سویابین کی ملاوٹ سے تیار کی جا رہی ہیں۔

دوسری طرف سویابین بہت سی اہم صنعتوں میں بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔ حال ہی میں سویابین آئل کا ایک نیا استعمال یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ پینٹ کو حل کر سکتا ہے۔ اور دوسرے چند اجزا کے ساتھ مل کر اس روغن کو پینٹ میں ملا دیا جائے اور اُبال کر رکھ لیا جائے تو یہ پینٹ بہت جلد سوکھ جانے کی صلاحیت رکھتا ہے اور ایسا پینٹ جس میں جلد سوکھنے کی صلاحیت ہو بہت پسند کیا جاتا ہے۔

جنگ عظیم کے دوران میں (۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء) سویابین کو جہاں اور طریقوں سے استعمال کیا گیا وہاں یہ طریقہ بھی تھا کہ گلیسرین اور چربی والے ایسڈوں کی تیاری کے لیے سویابین کے روغن سے کام لیا گیا۔ اور اس کے لیے ایک خاص طریقہ ایجاد کیا گیا تھا۔ یہ طریقہ اب بہت مکمل اور جدید ترین نوعیت کا ہو گیا ہے۔ اس طریقے سے تیار کی ہوئی گلیسرین عام ضرورتوں کے علاوہ طبی کاموں میں بڑی مدد دے رہی ہے۔ صنعتی میدان میں بھی اس کا کام کچھ کم اہم نہیں ہے۔ بارود بنانے، صابن تیار کرنے اور دیگر کاموں کے لیے اس کا استعمال کثرت سے ہو رہا ہے مگر سب سے زیادہ ڈاکٹری دواؤں کی تیاری میں اس کا استعمال اپنے جوہر دکھا رہا ہے۔

سویابین کے استعمال کی غالباً کوئی حد نہیں معلوم ہوتی۔ جدید سائنس اس عجیب و غریب بیج کے نت نئے کاموں سے دنیا کو آگاہ کرتی رہتی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں اس بات کا علم ہوا ہے کہ امریکہ کے ایک سائنٹی فک ادارے کی کوششوں کا یہ نتیجہ ہے کہ سویابین سے ایک ایسا مادہ تیار کیا جا سکتا ہے جو پانی روک سکتا ہے یعنے واٹر پروف ہو سکتا ہے۔ اس قسم کا گوند بھی اس سے بنایا جا سکتا ہے اور پٹرولیم کا بدل بھی اس سے تیار کر لیا گیا ہے۔ سویابین کو اگر الکحل کی طرح کشید کیا جائے تو تجربے سے یہ ثابت ہوا ہے کہ اس سے بہت سی مفید کیمیاوی اشیاء مثلاً لیسی تھین، خیاتین اور سیپونین وغیرہ تیار ہو جاتی ہیں۔

سویابین کا کیک جب بیج میں سے روغن نکال لیا جائے تو سویابین کے پھوک سے ایک طرح کی ٹکیہ بنالی جاتی ہے۔ اس کی کھلی میں تین اہم اجزا پائے جاتے ہیں: نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاشیم جو کاشت کاری کے لیے بہت موزوں ہیں۔ سب سے زیادہ اہم جزو اس کا نائٹروجن ہے جو اس میں ۸،۶ فی صدی پایا جاتا ہے۔ جاپان میں کاشتکاری کے کاموں جو چیزیں استعمال میں آتی ہیں وہاں یہ کھلی بھی ہے، کیوں کہ اس سے پودوں میں نمو کی قوت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اسے مویشیوں کو کھلاتے ہیں جس سے دودھ بہت زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ ہضم بھی جلدی ہو جاتی ہے۔ اور پروٹین کی خاص مقدار اس میں ہونے کی وجہ سے اس کے بنائے ہوئے کیک مویشیوں کو خوب کھلائے جاتے ہیں۔ اور اس کھلی سے کپڑا، کاغذ، سیلولائڈ، اور طبی چیزیں بھی تیار کی جاتی ہیں۔

پیدائش کی جگہ دنیا میں سویابین کی جس قدر کھپت ہے اس کا بڑا حصہ منچوکو سے آتا ہے۔ منچوکو کی ایک سالانہ اقتصادی رپورٹ (بابت ۱۹۳۵ء) کے مطابق سویابین کی اس ملک میں پیداوار ۳۷۶۰۰۴۳ ٹن ہے۔ ۱۹۳۶ء میں یہ مقدار ۴۱۰۱۵۸۴ ٹن اور ۱۹۳۰ء میں ۳۰۲۱۴۲۷ ٹن اور ۱۹۳۵ء ۴۰۹۶۸۸۹ ٹن تھی۔ تمام دنیا میں جس قدر سویابین پیدا ہوتی ہے یہ مقدار اس کا ساٹھ فی صدی ہے، باقی چالیس فی صدی جاپان، چین، جنوبی امریکہ، ہندوستان اور بعض دوسرے ممالک کی مشترکہ پیداوار میں شامل ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ بعض جگہیں اس بیج کے پیدا کرنے کے لیے خاص طور پر قدرت نے موزوں بنائی ہیں۔

دوسو قسمیں منچوکو میں سویابین کی تقریباً دو سو قسمیں بوئی جاتی ہیں۔ لیکن طب، تجارت اور صنعت میں جو سویابین کام آتی ہے اس کی صرف چھ عام قسمیں ہیں: زرد، سبز، سیاہ، بھوری، سفید اور ملگجی۔ ان چھ قسموں میں سب سے اہم پہلی ہے۔ تمام قسموں کے مقابلے میں منچوکو کے

طول و عرض میں بھی زرد رنگ کی سویابین کثرت سے بوئی جاتی ہے۔ دنیا کی دیگر قوموں کے ساتھ منچوکو کے جو تجارتی تعلقات ہیں ان میں سویابین کی سپلائی کو خاص دخل حاصل ہے۔ تمام دنیا کے ہسپتالوں اور دواساز کارخانوں کے لیے سویابین کی زیادہ مقدار یہیں سے خریدی جاتی ہے۔ عام تجارتی اغراض کے لیے بھی یہی ملک سویابین مہیا کرتا ہے۔ بعض خاص علاقوں میں بہت ہی اعلیٰ قسم کی منتخب سویابین بھی کاشت کی جاتی ہے جو مریضوں، کمزوروں اور نہایت لطیف غذا کھانے والوں کے لیے انتخاب کی جاتی ہے۔ جاپانیوں نے خاص طور پر اس نوع کی سویابین کو صرف چین اور جاپان کے لوگوں کی خوراک بنانے کے لیے سائنس کو استعمال کیا ہے۔

صحّت

از محترمہ زیب عثمانیہ لودیانوی

اُبھرے گی نہ بے حاصلِ صحت کوئی ملّت
صحت ہی سے دنیا میں ہے عزّت ہو کہ وقعت

مشرق میں ہو آباد کہ مغرب میں ہو آباد
ہر قوم کی تہذیب کا آئینہ ہے صحّت

اے وہ، کہ جسے کام ہے لذّت سے زباں کی
جینے کی ضرورت سے ہی کھانے کی ضرورت

جس میں نہیں مزدور کی اجرت کا تعیّن
خطرے میں ہے اس ملک کی صحت ہو کہ دولت

کہدے کوئی ملّا و برہمن سے بھی جا کر؟
بے حاصل صحت نہیں کچھ لطفِ عبادت

صحت کے خلاف ایک قدم جس نے اٹھایا
جی بھر کے اُسے ٹھوکریں کھلواتی ہے فطرت

صحت کے اصولوں پہ جو عامل نہیں اے زیبؔ
معیوب ہے اس قوم کی ہر دانش و حکمت

معلومات

مالی پریشانیاں صحت برباد کررہی ہیں

ڈاکٹر والٹرسی ایلورکس رسالہ "ہائیجیا" میں اپنے مضمون "اعصاب اور فتور ہضم" کے دوران میں لکھتے ہیں:

"ڈاکٹروں کے پاس روزانہ ایسے مریض آتے ہیں جنہیں معدے کی شکایت ہوتی ہے۔ مگر ان مریضوں میں پورے پچاس فی صدی ایسے مریض ہوتے ہیں جنہیں کسی قسم کی دوا کی دراصل ضرورت ہوتی ہی نہیں ان کے لیے دوا سے زیادہ اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ مالی مشکلات سے انہیں چھٹکارا دلانے کے لیے معمولی سی رقم مہیا کردی جائے یا ان کو کسی تکلیف دہ حالت میں سے نکالنے کے لیے سہارا دیا جائے۔

"اعصابی یا انفعالی فتور ہضم کے اسباب بہت سے ہوسکتے ہیں۔ مگر عموماً تکان، پریشانی، کم خوابی اور شدت جذبات اس کا سبب ہوتے ہیں۔ عام لوگوں کو تو بس یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ آلات ہضم کی خرابی کسی ایسی علامت سے نہیں پہچانی جاسکتی جو عضوی ہو یا جو اس کی معقول توجیہہ کرسکے۔ اس کے اسباب بالعموم نہ دکھائی دینے والے ہوں گے۔ اور چوں کہ کوئی خاص عضوی نقص بھی نہیں ہوتا اس لیے مریض فوراً کسی شدید تکلیف میں اپنے آپ کو مبتلا بھی نہیں پاتا۔ فرض کیجئے کہ اگر ایک وہمی یا بات کا بتنگڑ بنانے والی عورت سے یہ کہہ دیا جائے کہ تیرے پیٹ میں پھوڑا نہیں ہے بلکہ کوئی تکلیف ہی دراصل تجھے نہیں ہے تو وہ سخت مایوس ہوگی کہ ایسا کیوں نہیں ہے۔ بلکہ کوئی تعجب نہیں کہ آپ کی اس رائے سے وہ ناراض بھی ہوجائے۔ ایسی عورت ہرگز اسے تسلیم نہ کرے گی کہ اس کے مرض کی وجہ کسی عضوی سبب کے بغیر ہے۔ مہینوں اسے حسب باضابطہ اور مکمل آرام کی ضرورت ہے اس کے تکلیف دہ پروگرام سے ڈر جائے گی۔

"یہ بات تو سب ہی کے تجربے میں آئی ہوگی کہ اگر ذرا سا خوف غالب آجائے تو بھوک جاتی رہتی ہے۔ کیا مسلسل پریشانیاں اور دماغی الجھنیں انسان کی بھوک پر اثر انداز نہیں ہوں گی؟ یقیناً ہوں گی۔ کسی بے راہ رو خاوند کے بارے میں بیوی کی پریشانی، کسی کو ڑھ مغز لڑکے کی طرف سے باپ کی مایوسی، کسی بیوپار کا مندا ہونا، کسی نقصان کا شدید طور رونما ہونا، غرض سینکڑوں ایسی باتیں ہیں جو "فرداً فرداً" اور مل کر بھی انسان کے ہضم کو سست اور بے کار کردیتی ہیں۔

بہت سے ایسے خوف یا پریشانیاں جو اعضائے ہضم کے اعصاب میں گڑبڑ کا باعث ہوتی ہیں، دراصل احمقانہ تصوّرات پر مبنی ہوتی ہیں اور اگر ضرورت پڑے تو انسان ان پر قابو پاسکتا ہے اور اس کی کھوئی ہوئی تن درستی واپس آسکتی ہے۔

"جس وقت تن درستی دوبارہ حاصل کی جارہی ہو اس وقت کسی شخص کو ایک عقل مند اور ہمدرد طبیب کی امداد و اعانت نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ مگر کامیابی کے نتیجے اسی بات پر موقوف ہوں گے کہ مریض اپنی برباد شدہ صحت کو دوبارہ ٹھیک کرنے کے لیے کس عزم و استقلال کے ساتھ کام شروع کرتا ہے۔

جسم کے لیے معدنی اجزا کی ضرورت

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مثانہ ایک ایسی نالی ہے جس میں سے جسم کی ساری گندگیاں نکل کر بہ جاتی ہیں۔ مگر مثانے کا صرف یہی کام نہیں ہے بلکہ گندگیوں کو نکالنے کے لیے پسینے کے غدود اور گردے بھی کام کرتے رہتے ہیں۔ جو چیزیں گردوں میں سے گزرتی ہیں ان کو لے جانے کے لیے معدنی اجزا کی ضرورت ہوتی ہے۔ پانی کنویں کے ڈول کی طرح جسم میں کام کرتا ہے۔ پیشاب کے ذریعے سے ۳-۲ اونس نمک روزانہ جسم سے نکل جاتا ہے لہٰذا اس بات کی ضرورت ہے کہ اس مقدار کو دوبارہ جسم کے لیے مہیا کردیا جائے۔ جسم ان

معدنیات کو اخذ نہیں کر سکتا جنہیں ہم غیر عضوی نمکیات کہتے ہیں۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے قدرت نے سبزی اور ترکاریوں وغیرہ میں ایک نمک فیکٹری بنادی ہے۔ ہم خواہ دودھ پئیں یا سبزیاں، پھل اور ترکاریاں استعمال کریں یا گیہوں کی روٹی وغیرہ چیزیں کھائیں کسی نہ کسی طرح ہمارے جسم میں یہ معدنی اجزا پہنچ جاتے ہیں اور اس مقدار میں پہنچتے ہیں جس کی جسم کو ضرورت ہوتی ہے۔ آج کل لوگ دودھ یا ترکاریاں ضرورت کے مطابق مقدار میں نہیں استعمال کرتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے جسموں میں نمکیات کی کمی ہو جاتی ہے اور ان کے جسم میں فاسد مادے بھرے پڑے رہتے ہیں

امریکہ میں مٹاپے کی روک تھام

اخبار "ٹائم" امریکہ کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ آج سے تین سال پہلے ۲۹۵ پونڈ وزن کی ایک روسی عورت کولمبیا یونی ورسٹی میڈیکل اسکول کے پروفیسر جیمز جوزف شارٹ کے دفتر میں داخل ہوئی اور خواہش ظاہر کی کہ اس کا جسم گھٹا دیا جائے۔ ڈاکٹر شارٹ نے اس کا معائنہ کیا اور تمام پچھلے واقعات سننے کے بعد اُسے ایک پروگرام جسمانی ورزش اور خوراک کا بتادیا۔ اس عورت کی عمر ۳۲ سال تھی اور صحت بالکل ٹھیک تھی۔ اس کے مٹاپے کی وجہ غدہ درقیہ کے افعال کی گڑبڑ نہ تھی بلکہ صاف طور پر معلوم ہو گیا تھا کہ وہ ضرورت سے زیادہ کھاتی ہے۔ ڈاکٹر شارٹ نے اس کے لیے ایک متوازن غذا مرتب کی جس میں لحمی اجزا، معدنیات، چربیاں، شکری و نشاتی اجزا اور حیاتین وغیرہ ۶۰۰ کیلوریز فی یوم کے حساب سے شامل کی گئی تھیں۔

"امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن جرنل" کی ایک اشاعت میں ڈاکٹر شارٹ نے اس مریضہ کی مزید تفصیلات شائع کی ہیں۔ یہ دیکھ کر ڈاکٹر شارٹ کو سخت تعجب ہوا کہ اس عورت کا ۶۰ فی صدی وزن گھٹ گیا اور وہ یہ قصے سنانے کے لیے زندہ اور تن درست بھی رہی۔ پہلے مہینے میں اس کا ۱۲ پونڈ وزن گھٹا اور بیس مہینوں میں وہ ۲۳۹ پونڈ گھٹی۔ ذرا سی تکلیف جو اسے محسوس ہوئی وہ یہ تھی کہ جب اس کا وزن گھٹ گیا تو پیٹ پر سے لٹکی ہوئی کھال کی ایک چادر جو دو فٹ لمبی اور ایک فٹ چوڑی تھی بذریعہ آپریشن علیحدہ کی گئی۔ جب اس کا وزن ۱۵۶ پونڈ رہ گیا تو اس نے ڈاکٹر سے مشورہ کیا اور ڈاکٹر شارٹ کا بیان ہے کہ "وہ اس وقت اپنی بہترین صحت و توانائی میں تھی۔"

کشمیر میں ریڈیم انسٹی ٹیوٹ

کشمیر میں عنقریب ایک اعلیٰ درجے کا ریڈیم انسٹی ٹیوٹ قائم ہونے والا ہے۔ لفٹنٹ کرنل جی۔ جے ہارپر نیلسن نے ریاست کی اسمبلی میں طبی بجٹ پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ "ہندوستان میں یہ خیال غلط قائم ہو گیا ہے کہ سرطان (کینسر) لاعلاج مرض ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ مرض نہایت مہلک ہے لیکن قدرت نے ہر چیز کا علاج ضرور پیدا کیا ہے۔ ہندوستان میں بد قسمتی سے ابھی تک سرطان کے ریڈیمی علاج کا مناسب بندوبست نہیں ہو سکا ہے۔ رانچی کی صحت گاہ اب ایک مدت گزر جانے کے بعد اپنی افادیت ختم کر چکی ہے۔ ریاست کشمیر نے ایک بڑی رقم اس کام کے لیے وقف کی ہے۔ چنانچہ سکیم یہ ہے کہ سری نگر اور جموں میں دو نہایت مکمل اور جدید ترین شفاخانے قائم کیے جائیں۔ سری نگر میں ہسپتال بن گیا ہے اور اس کے ساتھ ریڈیالوجی کا شعبہ بھی قائم کر دیا گیا ہے۔ اس شعبے میں عکس ریز شعاعوں کا معالجاتی آلہ نصب کیا جائے گا۔ ریڈیم خرید لینا چنداں اہم بات نہ تھی لیکن ضرورت اس بات کی تھی کہ اس کے لیے مناسب غور و پرداخت کا انتظام کیا جائے۔ ریڈیم کے استعمال اور اس سے کام لینا بغیر تجربے اور مناسب آلات کی موجودگی کے ممکن نہیں۔ اس لیے سب سے پہلے اسی چیز کی طرف توجہ کی گئی چنانچہ اب تمام انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔"

کرنل موصوف نے مزید فرمایا کہ "اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ ہندوستان میں جگہ جگہ مختصر ریڈیم انسٹی ٹیوٹ قائم کیے جائیں۔ تین چار وسیع پیمانے پر شفاخانے اگر قائم کر دیے جائیں تو وہ زیادہ بہتر ہوگا۔ اگر ہندوستان میں سرطان کا مقابلہ کرنا ہے تو اسی طریقے سے ممکن ہے۔"

ریڈیم کا کارخانہ

ریڈیم نکالنے کے لیے کینیڈا کے مقام "وِنی پیگ" سے دو سو میل کے فاصلے پر ایک عظیم الشان کارخانہ قائم ہوا ہے، جس پر لاکھوں روپیہ صرف کیا گیا ہے۔ اب عنقریب ریڈیم کی نکاسی تجارتی اور طبی اغراض کے لیے شروع ہو جائے گی۔ تمام سلطنت برطانیہ میں یہ کارخانہ اپنی نوعیت کا واحد کارخانہ ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ ریڈیم اب سلطنت برطانیہ کے تمام مقبوضات و ممالک کے لیے آسانی کے ساتھ

مہیّا ہونے لگے گا۔ اب تک کم یاب ہونے کی وجہ سے اس کی قدر و قیمت میں جو غیر معمولی بات پائی جاتی تھی اس میں نمایاں کمی ہو جائے گی۔ اس کارخانے کے نگرانوں نے فیصلہ کیا ہے کہ تجارتی ضرورتوں کی نسبت طبّی اور تجرباتی کاموں کے لیے ریڈیم مہیّا کرنے کو ترجیح دی جائے گی۔

معالجات میں نشلی چیزوں کی اہمیّت پروفیسر سی۔ ایچ۔ براؤ ننگ گلاسکو نے لیبارٹری میں چوہوں پر عمل کرنے کے بعد معلوم کیا ہے کہ علاج الامراض میں نشئی اشیاء کا اثر بہت تیز اور جلدی ہوتا ہے۔ اس کی تصدیق پروفیسر کیمبل نے بھی اپنے تجربات سے کی ہے۔ ڈاکٹر ڈبلیو۔ الیف۔ گیسفرڈ (برمنگھم) نے ثابت کیا ہے کہ افیون وغیرہ کے ذریعے سے نمونیہ کے مریضوں کی اموات میں معتد بہ کمی دیکھی گئی ہے۔ گردن توڑ بخار، ریڑھ کی ہڈی کے بخار اور امراض تناسلی میں زہریلی اور نشے والی چیزوں کی کارکردگی یورپ کے اکثر ڈاکٹروں نے تسلیم کر لی ہے۔ دیسی طب ہزاروں سال سے اس کی اہمیّت سے واقف تھی اور اب تک ان کے معالجات اس "جدید دریافت" سے خالی نہ تھے۔

دانتوں کی تکلیفیں یورپ میں امراض دنداں کی طرف ایک خاص نقطۂ نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔ دانت کی اچھائی برائی سے انسان کی صحت پر اور صحت کے باعث اس کے مزاج اور زندگی پر جو اثر پڑتا ہے وہ یقیناً قابل لحاظ ہے۔ دانتوں کی جراحی اور ان کا علاج قدیم ترین زمانے سے دنیا کو معلوم ہے۔ فرانس اور اسپین میں جس قدر بھی پرانی کھوپڑیاں انسانوں کی ملی ہیں وہ چار ہزار سال پہلے کی ہیں ان کے دانتوں کو دیکھ کر اس وقت کے امراض دنداں اور معالجات کا کچھ پتہ چل سکتا ہے۔ مصر کی ملکہ کلوپیٹرا نے انطونی کو مسحور کرنے کے لیے جہاں اپنے تمام آلاتِ حسن و جمال کو جِلا دی تھی، وہاں دانتوں کی خوب صورتی اور خوش منظری کی طرف بھی توجہ دی تھی چنانچہ مورخ لکھتے ہیں کہ اس نے بہت سی جِلا دینے والی چیزیں تیار کرائی تھیں اور کئی پتّوں کے رسوں سے دانتوں کے میل کو دُور کرنے اور لعل کی راکھ سے دانتوں کو جِلا دینے کے لیے کافی وقت صرف کیا تھا۔ ایک دوسری تاریخی مثال ملکہ الزبیتھ (انگلستان) کی ہے۔ اس نے اپنے جراح کی دو انگلیاں کاٹ دینے کا حکم دیا تھا۔ کیوں کہ بقول مورخ جراح نے اس کا غلط دانت اُکھاڑ ڈالا تھا جس سے ملکہ کو واقعی سخت کوفت ہوئی تھی۔ امریکہ کے سب سے پہلے صدر جارج واشنگٹن کا نام تو سب نے ہی سنا ہوگا۔ اس نے ہڈی سے اپنے دانتوں کی پلیٹ تیار کرائی تھی مگر کہا جاتا ہے کہ اسے اس علاج سے اس قدر تکلف ہوئی کہ انگریز اور ہسپین قوم کے دشمنوں نے مل کر بھی اسے اتنا تنگ نہیں کیا تھا جس قدر دانت کے درد نے اسے پریشان کیا تھا۔

آج کل معمولی سے معمولی انسانوں کو بھی علاجِ دنداں کی وہ سہولتیں حاصل ہیں جو کسی زمانے میں بادشاہوں اور جمہوریتوں کے صدروں کو بھی نصیب نہ تھیں۔ جراحیٔ دنداں اور علاج دنداں جدید طب کا اہم شعبہ ہیں۔ تمام مشہور یونی ورسٹیوں میں اس تعلیم پر زور دیا جا رہا ہے۔ آج کل کی جراحی کا سارا مدار نازک آلات کی تیاری اور کارکردگی پر ہے۔ یہی حال جراحیٔ دنداں کا بھی ہے۔ معالج دنداں خواہ کتنا ہی چابک دست ہوشیار اور لائق کیوں نہ ہو، جب تک عمدہ آلات اور اوزار نہ ہوں وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ اس غرض کے لیے آلات کی تیاری سب سے اہم کام ہے۔ اور کیوں نہ ہو مدار ہی اس جدید طب کا آلات پر ہے۔ ان آلات کی تیاری کے لیے نہایت ہوشیاری اور خاص صنعتی عقل کی ضرورت ہوتی ہے اس کے بغیر ہنرمندی کے ساتھ کوئی معالجِ دندان کام نہیں کر سکتا۔

اس باب میں جاپانی تمام دنیا کے لوگوں سے آگے ہیں۔ سالہا سال سے ان کے ہاں دانتوں کی جراحی نہایت اعلیٰ پیمانے پر پائی جاتی ہے۔ اور اب جدید آلات کی تیاری میں جاپانی مشین ساز حیرت انگیز کارنامے انجام دے رہے ہیں۔ بہترین جاپانی آلات، پرزے اور بجلی کے اوزار جاپان میں بنائے جا رہے ہیں۔ چنانچہ اب یورپ کے اکثر مقامات پر جاپانی فرموں کے تیار کیے ہوئے آلات استعمال ہو رہے ہیں۔ اور ان کی مانگ برابر بڑھ رہی ہے۔

شہد کی مکھی کے فائدے شہد کی مکھی جب تک زندہ رہتی ہے شہد جیسی نعمتِ بیش بہا مہیّا کرتی ہے لیکن مری ہوئی مکھی بھی

عجیب طریقوں سے استعمال ہوکر مفید عام بنتی ہے۔ شہد کی مکھیاں، ان کا شہد، ان کا زہر اور ان کا موم قدیم ترین زمانے سے بطور دوا کے مستعمل ہے۔ پسی ہوئی مکھیوں کو شہد میں ملا کر آشوب چشم پر، درد کرنے والے دانتوں پر، سوجے ہوئے مسوڑھوں پر، حتیٰ کہ ڈھیٹ پھوڑوں پر لگایا جاتا تھا۔ شہد کی مکھیاں شہد میں پکا کر پیچش کے لیے استعمال کی جاتی تھیں۔ جالی نوس کا مقولہ ہے کہ اگر شہد کی مکھیوں کو شہد کے ساتھ پیس کر ایسے سروں پر لگایا جائے جن کے بال گر گئے ہوں تو وہ دوبارہ نکل آتے ہیں۔ مکھی کو تازہ تازہ مار کر اگر پانی میں بھگو دیا جائے اور روزانہ ایک مکھی کھائی جائے تو دلوانے کتے کے کاٹے سے آرام ہو جاتا ہے۔ جلی ہوئی شہد کی مکھیوں کی راکھ اگر شہد میں ملا کر استعمال کی جائے تو آنکھوں کی تمام بیماریوں کے لیے مفید خیال کی جاتی ہے۔ شہد کی مکھی کا سفوف سرطان، استسقاء، ضعف بصر اور دماغی خرابیوں کے لیے مفید سمجھا جاتا ہے۔ آٹھویں صدی عیسوی کا مشہور فرانسیسی فاتح نقرس میں مبتلا ہو گیا تھا اور کسی طرح صحت یاب نہ ہوتا تھا۔ آخر کار شہد کی مکھیوں سے اُسے کٹوایا گیا اور اس طرح وہ تن درست ہو گیا۔

پٹرول کی جگہ امونیا ایک موجد نے اعلان کیا ہے کہ اب موٹر پٹرول کے بغیر بھی چل سکتی ہے، اور پٹرول کے بجائے امونیا کام دے سکتی ہے۔ امونیا ہوا کے زور سے جلے گی اور نائٹروجن پیدا کرے گی۔ اس نائٹروجن سے پسٹن چلنے لگیں گے۔ اس کے استعمال میں یہ خوبی ہوگی کہ اگر کبھی موٹر میں کوئی دھکا وغیرہ لگے یا حادثہ ہو تو بھی امونیا سے کسی طرح کا خطرہ نہ ہوگا۔

جادو کا آئینہ وھائٹ اسٹار جہاز راں کمپنی کے لیے لورپول کے کارخانے میں چونتیس ہزار ٹن کا ایک جہاز تیار کیا گیا ہے جو ۱۰ جون کو نیویارک روانہ ہو چکا ہے۔ اس جہاز میں علاوہ دوسری خوبیوں کے ایسے آئینے بھی لگائے گئے ہیں جو ہر ایک مسافر کی صحت و خوب صورتی کو دو بالا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہیں دیکھ لینے کے بعد بحری بیماری کا خطرہ بھی نہیں رہتا۔ جب مسافر کھانا کھانے کے لیے طعام خانے کی طرف آرہے ہوتے ہیں تو ان کی نظر سب سے پہلے آئینے پر پڑتی ہے۔ کیوں کہ وہ سیڑھیوں میں لگوایا گیا ہے۔ فقط آئینے کے دیکھنے سے افسردگی اور اُداسی دور ہو جاتی، اور بھوک میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

عورتوں اور مردوں کا درجۂ حرارت ایک ڈاکٹر نے انکشاف کیا ہے کہ گرمی برداشت کرنے کا مادہ عورتوں میں مردوں کی نسبت زیادہ پایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عورتوں کی جلد مردوں کی نسبت ایک درجہ ٹھنڈی ہوتی ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ رات کے وقت ان کی بدن کی تپش گر جاتی ہے۔ حالاں کہ مردوں کی تپش ایک درجہ بڑھ جاتی ہے۔

حیاتین پی کی دریافت ہنگری کے ایک سائنس داں پروفیسر سینٹ گورگی نے حیاتین کی ایک اور قسم دریافت کی ہے اس کا نام سائٹرین یا وٹامن پی رکھا گیا ہے۔ اس سائنس داں نے ۱۹۳۷ء میں نوبل پرائز حاصل کیا تھا۔ حیاتین پی درد گردہ کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اس کی خوراک بچیس سے تین سو ملی گرام تک ہے۔ اس کے کھانے سے مریض بہت جلد تن درست ہو جاتا ہے۔

از جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

معجون خاص عقرقرحا ۳ تولے، ریگ ماہی ۳ تولے، خولنجان ۳ تولے، جوزبوا ۲ تولے، تعلب مصری ۲ تولے، زعفران ایک تولہ شقاقل مصری ایک تولہ، تخم تال مکھانہ ۱۰ تولے، تودری سُرخ ۲ تولے، تودری زرد ۲ تولے، بسباسہ ایک تولہ، فلفل دراز ۱۰ تولے مصطگی رومی ۱۰ تولے، تخم ہلیون ۱۰ تولے، تخم زردک ایک تولہ، مغز بلادر مدبّر ۳ تولے، مغز بادام شیریں ۳ تولے، مغز چلغوزہ ۳ تولے، اسگند ناگوری ۳ تولے، کنجد مقشر ۴ تولے مغز اخروٹ ۴ تولے، زنجبیل ۲ تولے، تخم انجرہ ۱ تولہ، تخم کونچ ۱ تولہ، سمندر سوکھ ۱ تولہ، مشک ۳ ماشے. ورق نقرہ دو گڈیاں - اول مشک اور زعفران کو شہد میں خوب باریک کرلیں. اس کے بعد ورق نقرہ ملا کر کھرل کریں۔ باقی دواؤں کو خوب باریک کوٹ کر رکھیں اور شہد خالص ۱۶۰ تولے کا قوام تیار کرکے دواؤں کو اس میں شامل کردیں. نوٹ:- اگر اس معجون میں دو تولے روغن ورق انجبار اور ۲۵ عدد مغز سر کنجشک تر بریاں کرکے اور شامل کرلیں تو ممسک ہوجائے گی - خوراک ۴ ماشے سے ۶ ماشے تک ہمراہ شیر گاؤ صبح یا رات کو سوتے وقت۔

فوائد:- مقوّی دل ودماغ، دافعِ کمزوری باہ ہے جلق لگانے سے مریض خواہ کتنا ہی سست اور ناکارہ ہوگیا ہو اس معجون کو کم سے کم ایک ماہ استعمال کرنے سے بہت کافی قوت آجاتی ہے. ممسک ہے. غرض کہ حیرت انگیز چیز ہے. میں تو عرض کروں کہ ہر طبیب اپنے مطب میں اس معجون کو بنوا رکھے اور بندگانِ خدا کو فائدہ پہنچائے - یہ نسخہ مولانا الحکیم برکات احمد صاحب مرحوم ٹونکی کا عطیہ ہے موصوف کے کمالات وحیرت انگیز معالجات اب تک زبان زدِ خلائق ہیں. میں نے اب تک صدہا مرتبہ اس نسخے کو تیار کیا. موصوف کے بہت سے نسخے میرے پاس موجود ہیں. انشاء اللہ کبھی کبھی ان سے ناظرین کو روشناس کراتا رہوں گا. ان میں سے بعض نسخے تو عجیب وغریب ہیں۔

لیپ بے ضرر ۴۸۲ روغن سانڈہ، چربی شیر، چربی ریچھ، چربی مارسیاہ، روغن مینڈک صحرائی، روغن بیر بہوٹی ہر ایک ایک چھٹانک، لونگ، دارچینی، اسگند ناگوری، پوست بیخ کنیر سفید، پوست بیخ اونٹ کٹارا، ہیرا ہینگ ہر ایک چار ماشے، زعفران ۴ ماشے مشک خالص ۴ ماشے، عنبر ۲ ماشے، پارہ ۹ ماشے، گنجائی تر خشک ۲ ماشے، خراطین خشک مصفےٰ ۴ ماشہ جونک ۴ ماشے - سب دواؤں کو باریک کرکے روغنیات اور چربیاں ملاکر ایک ہفتے تک کھرل کریں - دوا جس قدر باریک ہوگی اسی قدر زیادہ اثر کرے گی - چار رتی سے ایک ماشہ تک یہ لیپ عضو پر ہلکے ہاتھ سے مالش کریں۔

فوائد:- مجلوق کی تمام خرابیوں کا واحد علاج ہے سستی، کمزوری، کجی، دبلاپن، ناہمواری اور چھوٹاپن دور ہوجاتا ہے. قوتِ نعوذ اور طاقت بدرجۂ کمال ہوتی ہے. پھر لطف یہ ہے کہ بے ضرر ہے. ذرہ بھر نقصان کا اندیشہ نہیں. دانے، جلن اور سوزش کچھ نہیں ہوتی جو احباب اس بات کی خواہش رکھتے ہوں کہ بغیر کسی تکلف کے تمام نقائص رفع ہوجائیں وہ ضرور اس لیپ کو بنوا کر استعمال کریں۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب ایم - آر - اے - ایس، ایف - ٹی - ایس آنریری مجسٹریٹ جودھ پور

معجون اکسیر باہ فقیری دارچینی، سونٹھ، ثعلب مصری، شقاقل مصری، ہلیون کے بیج، مصطگی، بہمن سفید، اندرجو، حب القلقل، پیپل، گل سُرخ، گل گاؤزبان، سک المک ہر ایک نو ماشے، مغز چلغوزہ، مغز فندق، مغز پستہ، مغز بادام، مغز نارجیل مادہ ہر ایک دو تولے۔ سب دواؤں کو علیحدہ علیحدہ کوٹ کر اور وزن ٹھیک کرکے ملالیں. پھر مغزیات کو باریک پیس کر علیحدہ رکھیں. اس کے بعد تین پاؤ مصری کا قوام عرق گاؤزبان اور عرق بید مشک میں کرکے اس میں پہلی دواؤں کو ملالیں. پھر مغزیات کا سفوف شامل کرکے مشک تبتی ۴ ماشے گلاب میں حل کرکے اضافہ

کریں۔ ۶ ماشے یہ معجون صبح کے وقت پاؤ بھر گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔ ترش اور بادی چیزوں کے علاوہ جماع سے بھی پرہیز رکھیں۔

فوائد:۔ قوت مردمی میں اضافہ کرنے میں بے نظیر اور لاجواب ہے۔ جسم میں قوت و توانائی پیدا کرتی ہے۔ غذا کو جزو بدن بناتی ہے، بھوک لگاتی اور رنگت کو سرخ بناتی ہے۔ روح کو تروتازہ کرتی اور دل کو فرحت بخشتی ہے۔

سفوف اکسیر النساء صدف مروارید، کشتہ ابرک، کشتہ حجر الیہود، کشتہ شاخ مرجان ہر ایک تین ماشے، لودھ پٹھانی، مائیں خورد، چنیا گوند، کندر، سنگ جراحت، گل پستہ، گل نوفل، تج، مصطگی رومی، الائچی خورد، ستاور، طباشیر، ثعلب مصری، موصلی سفید، پاپڑا، گجراتی سمندر سوکھ، بیج بند، تخم سروالی، گل لسپتہ، بہمن سفید، بہمن سرخ، سنگھاڑہ، تخم تمرہندی، زیرہ سفید ہر ایک ۶ ماشے، جفت بلوط، ملتے، گل دھاوا ۷ ماشے، مصری دیسی ہم وزن۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ۶ ماشے یہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

فوائد:۔ اس سفوف کے ۲۱ دن کے استعمال سے برسوں کا سیلان الرحم دور ہو جاتا ہے۔ اختناق الرحم حیض کی کمی زیادتی، کمزوری اور درد سر وغیرہ شکایتیں دور ہو جاتی ہیں۔ اسقاط کی شکایت کو رفع کرتا ہے۔

جناب حکیم محمد عبداللہ شریف صاحب طبیب سرکاری شور اپور (دکن)

دوائے خارش نیلا تھوتھا، آنبہ ہلدی، گندک، مردار سنگ ہر ایک ایک تولہ، رس کپور ۳ ماشے، پارہ ۳ ماشے، جمال گوٹہ ۶ ماشے، سپاری بڑی ایک تولہ۔ پہلے ہلدی اور پارے کو حل کر لیں۔ پھر سب دوائیں کوٹ چھان کر آپس میں ملا دیں اور روغن کنجد میں ضرورت کے مطابق دوا ملا کر جسم پر ملیں پھر جتنی دیر دھوپ میں بیٹھ سکیں بیٹھے رہیں۔ اس کے بعد صابون یا بیسن لگا کر ٹھنڈے پانی سے غسل کریں۔ ٹھنڈا پانی موافق مزاج نہ ہو تو کنگنے پانی سے نہائیں۔ **فوائد:۔** دونوں قسم کی خارش کے لیے مفید ہے۔ چند دن تک اسے استعمال کرنے سے شکایت جاتی رہتی ہے۔

دوائے درد دنداں کچلہ سوختہ ۶ ماشے، شب یمانی بریاں ۶ ماشے، نیلا تھوتھا بریاں ۶ ماشے۔ سب چیزوں کو پیس کر منجن بنائیں اور صبح شام دانتوں پر لگائیں۔ **فوائد:۔** یہ دوا مسوڑھوں کے درد کے لئے مفید ہے۔ بہت جلد اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔

حب سرفہ اطفال گل پستہ، کاکڑا سنگی، رس کپور، افیون، ادرک ہر ایک ماشہ۔ سب چیزوں کو اچھی طرح کھرل کر کے رائی برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی صبح و شام دودھ میں گھس کر یا منہ میں ڈال کر کھلائیں۔

فوائد:۔ بچوں کی کھانسی میں یہ گولیاں بہت مفید ہیں۔ کالی کھانسی بھی ان سے دور ہو جاتی ہے۔

چورن مختصر نمک سیاہ دو تولے، نمک سیندھا دو تولے، پیپلی ۶ ماشے، زنجبیل ۲ تولے۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور حسب ضرورت ایک ماشہ یہ سفوف کھلائیں۔ **فوائد:۔** معدے کے درد کو یہ سفوف دور کرتا ہے۔ ہاضمے کو قوت دیتا ہے۔

سفوف سوزاک کافور ۲ رتی، شورہ قلمی ۳ ماشے، ریوند چینی ۹ ماشے۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر ۲-۳ ماشے یہ دوا روزانہ صبح نہار اور شام کو بوقت مغرب ۵ تولے دہی کی بالائی میں ملا کر کھائیں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز کریں۔

فوائد:۔ نئے اور پرانے سوزاک کے لیے یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ چند دن کے استعمال سے یہ شکایت جاتی رہتی ہے۔

سفوف سوزاک دیگر مازو ۶ ماشے، سنگ جراحت ۲ ماشہ، حجر الیہود ۱ ماشہ، طباشیر ۹ ماشے، کتھ سفید ۶ ماشے، سنگ سرابی ۶ ماشے، کشتہ قلعی ۶ ماشے۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور اس میں ۳ تولے روغن صندل ملا کر رکھ لیں۔ سب دوا کی اٹھائیس پڑیاں بنالیں۔ اور ایک ایک پڑیہ صبح و شام دونوں وقت گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

دوائے قلاع طباشیر، دانہ الائچی خورد، تخم خرفہ، گاؤزباں سوختہ، کباب چینی، کتھہ سفید۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر سفوف بنالیں اور بوقت ضرورت دن میں تین چار بار منہ میں چھڑکیں۔

فوائد:۔ منہ آنے کے لیے یہ دوا مفید ہے۔ منہ کی چھوٹی چھوٹی پھنسیوں کو دور کرتی ہے۔

جوابات

(۵۳) **سینے کی بدنمائی**:- (ا) مریضہ کی عام جسمانی صحت کو درست کیجئے۔ طاقت بخش غذائیں، ورزش، تازہ ہوا اور دھوپ سے جس قدر زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکے اُٹھائیے۔ مخصوص علاج کے طور پر "اووَرین" کے انجکشن لگوا دیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مریضہ کو ڈیڑھ مہینے تک یہ مصفی خون نسخہ استعمال کرائیں انشاء اللہ شکایت جاتی رہے گی۔ گل نیلوفر، نیل کنٹھی، برم ڈنڈی، منڈی چاکسو، رسوت مصفے، سرپھوک، صندل سفید، صندل سرخ، شاہترہ، برگ حنا، جوانسہ، برگ نیم، برگ بکائن، گل کچنال۔ سب چیزیں ہم وزن باریک کرکے پانی کی مدد سے کابلی چنے برابر گولیاں بنالیں اور صبح نہار منہ ۳ گولیاں کھلا کر اوپر سے ۲ تولے شربت عناب پانی میں گھول کر پلا دیں۔ اسی طرح دو گولیاں تیسرے پہر کھلائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) حضرت! آپ کو بھی نرالی سوجھی۔ کوئی کہتا ہے کہ سینہ تنگ کرنے کا نسخہ درکار ہے اور آپ فرماتے ہیں کہ سینہ بڑھانے کا نسخہ مطلوب ہے۔ ذرا سوچئے تو سہی کہ ۳۰ سال گزر جانے کے بعد عورتوں کے پستانوں میں نئے سرے سے دل خوش کن اُبھار پیدا بھی کیا جاسکتا ہے؟ بھائی! میرے خیال میں تو ع این خیال است و محال ست و جنوں۔ اگر مردانہ سینہ ہو جانے سے عورت بدنما معلوم ہوتی ہے تو یہ بھی غنیمت ہے ورنہ میں تو ڈرتا ہوں کہ کہیں اسے دبا دبا کر خوش نما بنانے کی کوشش بجائے مفید ہونے کے مضر نہ ہو جائے۔ بہر حال عقل و ہوش سے کام لینا چاہیئے۔ البتہ سیلان الرحم کے مجرب نسخے مطلوب ہوں تو طلب فرمائیے۔ اس کے علاوہ کوئی دوسری بیماری بھی ہو تو استقلال سے علاج کرائیے۔ بیماریوں کے دفع ہو جانے کے بعد مقوی غذائیں استعمال کرانے سے ممکن ہے کہ کافی حد تک موجودہ بدنمائی دور ہو جائے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی ٹکمور)

(د) سب سے پہلے سیلان الرحم کا علاج کریں تاکہ جسم طاقت ور ہو جائے۔ ثعلب مصری ۶ ماشے، موصلی سفید ۶ ماشے اور تخم ریحان ۶ ماشے آدھ سیر دودھ میں رات کو بھگو دیں۔ صبح مصری ملا کر نوش کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) سیلان الرحم کے لیے "ناشف" ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگا کر استعمال کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(و) جناب عالی صرف سینہ بڑھانے والے نسخے سے کام نہیں چلے گا۔ کسی ہوشیار تعلیم یافتہ لیڈی ڈاکٹر سے رحم کا معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج شروع کیجئے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ز) شیرہ مغز بادام ۵ دانے، شیرہ مغز کدو شیریں ۳ ماشے، شیرہ مغز تربوز ۳ ماشے عرق سونف ۵ اتولے میں نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولے داخل کرکے صبح کے وقت پلائیں اور شام کو ستاور، زیرہ سفید اور مصری کوزہ کا سفوف بنا کر ۳ ماشے کی مقدار میں دودھ کے ہمراہ دیں۔ پستانوں پر بھیڑ کی چربی ۶ ماشے، بطخ کی چربی ۶ ماشے، موم سفید ۶ ماشے روغن زیتون ۶ ماشے باہم ملا کر روزانہ ہلکے ہاتھ سے ملیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ح) دارچینی، ثعلب مصری، صدف دریائی اور مصری سب دوائیں ہم وزن لے کر سفوف بنالیں اور ۶ ماشے یہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ صبح نہار منہ کھلائیں۔ سیلان الرحم دور ہو جائے گا اور چھاتی ابھر آئے گی۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۵۴) **آتشک کے نسخے**:- (ا) آخر آپ طبیب کو مجبور کیوں کرتے ہیں کہ آپ کے حسب پسند نسخے لکھے۔ اگر آپ مریض ہیں تو آپ کو اس سے کیا واسطہ ہے کہ طبیب گولیاں لکھتا ہے یا معجون۔ آپ کا مقصد تو صرف یہ ہونا چاہیئے کہ کسی طرح آپ کا مرض جاتا رہے۔ اگر یہی مقصد ہے تو آپ "نیو سیلوارسن" کے انجکشن لگوا لیجئے۔ (ڈاکٹر سید احمد بریلوی)

(ب) مردار سنگ ۱ ماشے، کتھ گلابی ۱ ماشے، رسل کپور ۳ ماشے، مغز جمال گوٹہ مدبر دس عدد۔ جمال گوٹے کے سوا باقی سب دواؤں کو کھرل میں باریک کرلیں۔ پھر انہیں مرغی کے انڈے میں چھوٹا سا سوراخ کرکے ڈال دیں اور خوب ہلا دیں۔ پھر انڈے پر دو انگل موٹے آٹے کا لیپ کرکے خشک کریں اور بھوبل میں دفن کریں۔ جب آٹا سرخ ہو جائے تو انڈے کو نکال کر خوب کھرل کریں اور چنے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی صبح اور ایک شام کو بالائی میں رکھ کر نگل لیا کریں۔ غذا میں گوشت مرغ، شوربہ نخود اور مرغن روٹی کھائیں۔ سرخ مرچ بہت کم کھائیں۔ مرہم کا نسخہ حسب ذیل ہے: ریٹھے کو جلا کر خاک کرلیں اور ایک حصہ خاک کو چار حصے مکھن میں ملا کر مرہم بنائیں اور کام میں لائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آتشک کے کئی درجے ہوتے ہیں اور ہر درجے کی جدا جدا دوائیں ہوتی ہیں۔ اس لیے آپ یہ تحریر فرمائیے کہ آپ کا مریض کس حالت میں ہے۔ وعدہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ جس شکل میں دوا کا نسخہ طلب فرمائیں گے، تحریر کر دوں گا۔ بلکہ ہمدرد دواخانہ دہلی کی اس خبیث مرض کی بہترین دوائیں بھی لکھ دوں گا۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) بیخ حنظل، برگ نیم، پھلی کیکر، بنجانگ چھک نولی، قند سیاہ کہنہ ہر ایک ۱۰ تولے۔ سب چیزوں کو رات کے وقت ۵ سیر پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح دواؤں کو جوش دیں جب دو سیر پانی رہ جائے تو چھان کر پھر آگ پر پکائیں۔ جب دوا گولیاں بنانے کے قابل ہو جائے تو چنے برابر گولیاں بنا رکھیں۔ اور ایک گولی صبح کو دودھ کے ساتھ کھا لیا کریں۔ مرہم کا نسخہ: گندک آملہ سار ۶ ماشے، پارہ ۶ ماشے، سیندور، مردار سنگ، کتھ، سہاگہ، شنگرف ہر ایک ۶ ماشے لے کر کھرل کرلیں اور ۸ تولے مکھن میں ملا کر رکھ لیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) بھنگرہ سفید کا سفوف ۲-۲ ماشے روزانہ صبح و شام پانی کے ساتھ کھایا کریں۔ ایک چلّے میں بالکل صحت ہو جائے گی۔ (حکیم ہمایوں)

(و) ہمدرد صحت ماہ اکتوبر ۱۹۳۹ء میں مجربات کے باب میں آتشک کا جو نسخہ شائع ہوا ہے اور جو آپ کی شرائط کے مطابق ہے۔ اسے تیار کر کے کام میں لائیں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ز) آتشک کے لیے حب لیموں اور مرہم آتشک دو نہایت مفید دوائیں ہیں۔ ان دواؤں کے نسخے کتابوں میں مل سکتے ہیں۔ (حکیم چندن لال)

ح گندک مصفی ایک تولہ لے کر چار تولے آب جل نیم میں کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی صبح نہار اور ایک شام کو پانی کے ساتھ کھلائیں۔ مرہم کا نسخہ یہ ہے، پارہ ا تولہ، گندگ ا تولہ، مردار سنگ اور کتھ سفید ۶-۶ ماشے، کافور ۳ ماشے، رال سفید ۹ ماشے۔ سب چیزوں کو اچھی طرح کھرل کر کے رکھیں۔ پھر روغن نیم ۵ تولے کو پانی سے دھو کر اسمیں دوائیں شامل کردیں۔ مرہم تیار ہے کہ آتشک کے زخموں پر لگائیں۔ (حکیم آغا منیب بیلی)

(ط) سم الفار ۲ ماشے، کتھ سفید ۶ ماشے، طباشیر ۲ ماشے۔ تینوں چیزوں کو پانی کے ساتھ کھرل کر کے کالی مرچ برابر گولیاں تیار کریں۔ اور ایک گولی روزے کے تازے حلوے کے ساتھ کھلائیں۔ اور یہ مرہم نیم کے پانی سے زخموں کو دھو کر لگادیں۔ گردچوب چینی ۱۰ ماشے، شنگرف ۲ تولے، توتیائے ہندی شستہ ۶ تولے کو ایسے بیضۂ مرغ کی زردی میں جو راکھ میں گرم کیا گیا ہو ملا کر گھوٹ لیں۔ (حکیم محمد شفیع لاہوری)

(۵۵) **پیشاب کی زیادتی**:۔ (ا) اس عمر میں تقریباً ستر فی صدی آدمیوں کو یہ شکایت ہو جاتی ہے آپ چند روز اس نسخے کو استعمال کر کے دیکھیے:۔ ٹنکچر بیلاڈونا ۵ بوند، ٹنکچر کیمفر کمپاؤنڈ ۲۰ بوند، ٹنکچر جنشین کمپاؤنڈ ۲۰ بوند، سیرپ زنجی بیرس ایک ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کیجئے، اس کے علاوہ "انکریٹون" کی چند شیشیاں پی ڈالیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دارچینی دو حصے، جاوتری ایک حصہ، قرنفل نصف حصہ۔ سب چیزوں کو باریک کرلیں۔ مقدار خوراک ڈیڑھ ماشے صبح اور ڈیڑھ ماشہ شام کو پانی کے ساتھ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ نے ڈاکٹر صاحب موصوف کو خاص طور سے متوجہ کیا ہے، اس لیے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو یونانی نہیں بلکہ ڈاکٹری دوا مطلوب ہے، اگر واقعی میرا خیال درست ہے تو انشاءاللہ تعالیٰ آپکو ڈاکٹر صاحب محروم نہ فرمائیں گے۔ ورنہ اس مرض کے لیے بہترین یونانی دوائیں مطلوب ہوں تو تحریر فرمائیے میں انشاءاللہ تعالیٰ دواؤں کے نام مع ترکیب استعمال و پرہیز لکھ دوں گا۔ ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگوا لیجئے گا۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) ضعف مثانہ کی شکایت ہو۔ فولاد محلول اکسیری استعمال کیجئے نسخہ یہ ہے:۔ فولاد بیس تولے کو گرم کر کے سرسوں کے تیل میں ۱۰۱ مرتبہ بجھائیں۔ پھر اس کا برادہ بنا کر شیر برگد ایک بوتل میں کھرل کریں اور گج پٹ کی آگ میں کشتہ کر کے پھر شیر برگد ایک بوتل میں کھرل کر کے کشتہ کریں۔ ۱۰۱ بار بدستور آنچیں دے کر آب انار ترش میں حل کرلیں۔ خوراک ۵ قطروں سے ۱۰ قطروں تک دہی میں ملا کر صبح کے وقت۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ک) حب بلادر فولادی ۲-۲ عدد صبح و شام کھانا کھانے کے بعد دودھ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(و) کھانا کھانے کے بعد جوارش جالینوس سات ماشے اور سوتے وقت جوارش مصطگی سادہ ایک تولہ روزانہ استعمال کیجئے۔ پندرہ روز کے بعد صبح معجون فلاسفہ سات ماشے بھی استعمال کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ز) پیشاب کی زیادتی کے لیے مصطگی رومی، کندر، مغز تخم جامن اور بگلا ہم وزن لے کر سفوف بنائیں۔ اور ایک ایک ماشہ یہ سفوف صبح و شام تازہ پانی کے کھائیں۔ نہایت مفید اور مجرب دوا ہے۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ح) جوارش زرعونی ۷ ماشے ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولے صبح و شام دونوں وقت کھائیں۔ (حکیم محمد شفیع لاہوری)

(۵۶) **بول بستری**:۔ (ا) اکثر والدین یہ غلطی کیا کرتے ہیں کہ جب بچہ سوتے میں پیشاب کر دیتا ہے تو اسے بہت سخت سزائیں دیتے ہیں، اور یہ امید کرتے ہیں کہ بچہ سزا کے خوف سے پیشاب کرنے کی عادت چھوڑ دے گا ایسا کرنا سخت غلطی ہے اور اس کا نتیجہ بالکل برعکس نکلتا ہے یعنی بچے کی وہ عادت پختہ ہو جاتی ہے۔ اگر آپ بھی ہی غلطی کے مرتکب ہوئے ہیں تو سب سے پہلے پیار اور محبت سے بچے کے دل سے اس خوف کو نکالیے پھر اپنے اوپر یہ تکلیف اٹھائیے کہ چند روز تک رات میں کئی کئی بار اٹھ اٹھ کر بچے کو پیشاب کرائیے۔ اس ترکیب سے اس کے دماغ سے وہ نقش مٹ جائے گا اور یہ تازہ نقش بیٹھ جائے گا کہ پیشاب بستر سے اٹھ کر کرنا چاہیے۔ دوا کے طور پر مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کیجئے۔ ٹنکچر بیلاڈونا ۳ بوند، ٹنکچر ویلیرین کمپاؤنڈ، بوند، سیرپ کیلسائی لیکٹو فاسفیٹس اڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر آدھا اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کرائیے۔ اتنا خیال رکھیے کہ دوا سے بھی زیادہ مقدم ہے کہ بچہ خوش و خرم اور خوف سے بالکل آزاد رہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دارچینی کو باریک پیس کر رکھ لیں اور ایک ایک ماشہ صبح و شام پانی کے ساتھ پھانک لیا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ لڑکی کو سوتے وقت بلاناغہ ۲۰ دن کندر اور تخم سفید ہر ایک ایک ماشہ پیس کر جوارش مصطگی ۵ ماشے میں ملا کر پانی کے ساتھ رات کو سوتے وقت کھلا دیا کریں۔ میرے تجربے کی چیز ہے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) ریوند چینی، رنجبیل اور تخم دھتورہ ہم وزن کوٹ چھان کر رکھ لیں جوان آدمی کے لیے خوراک ایک رتی مقرر ہے۔ بچی کو آدھی رتی سرد پانی کے ساتھ صبح کے وقت دیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ کائیں نور)

(ک) تل سیاہ اور اجوائن ہم وزن پیس کر گڑ کے ساتھ گولیاں بنائیں مقدار خوراک ۳ سے ۷ ماشے تک۔ (حکیم ہمایوں)

(و) اصل چیز تو سبب معلوم کرنا ہے اور یہ مقامی ہی طور پر کیا جا سکتا ہے۔ بہتر ہے کہ کسی ہوشیار طبیب سے معائنہ کرائیے۔ اس کے بعد تیر بہدف علاج دریافت فرمائیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ز) بچوں کو اکثر بستر پر پیشاب کرنے کی شکایت ہوجاتی ہے جو جوانی میں خود بخود جاتی رہتی ہے۔ آپ بچی کو جوارش مصطگی ۳ ماشے روزانہ چٹایا دیا کریں۔ نیز تیل و گڑ کی بنی ہوئی ریوڑیاں بھی مفید ثابت ہوتی ہیں (حکیم چندن لال سہگل)

(ح) بیضۂ مرغ روغن زرد میں تل کر صبح نہار بطور ناشتہ کھلائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ط) مائین، اقاقیا، پوست ہلیلہ کابلی، کشنیز خشک بریاں، گلنار، گل ارمنی، جفت بلوط، حب الآس۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر سفوف بنائیں۔ اور یہ سفوف ہمراہ عرق گاؤزبان ۶ تولے پھانکیں۔ (حکیم محمد شفیع لاہوری)

(۵۷) **ماہرین امراض چشم** (ا) گلوکوما کا علاج مجھے سخت افسوس ہے کہ اگر کر سکیں تو شاید حضرت مسیح علیہ السلام ہی کر سکیں اور ان کی دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کی ابھی جلدی سے کوئی امید نہیں۔ گلاکوما کا بُرے سے بڑا علاج یہی ہو سکتا ہے کہ آپریشن کر کے آنکھ اور سر کا درد دور کر دیا جائے اور اس طرح مریض کا ایک شدید ترین عقوبت سے چھٹکارا ہو جائے۔ یہ آپریشن معمولی بات ہے اور ہر ایک ماہر امراض چشم کر سکتا ہے۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دہلی میں حکیم بقا والوں کا خاندان مشہور ہے۔ اُن سے مشورہ لیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) غالباً ہندوستان کے تمام ماہرین امراض چشم سے آپ علاج نہیں کرا سکیں گے۔ اس لیے میں صرف ڈاکٹر متھرا داس کا نام نامی تحریر کرنے کا فخر حاصل کرتا ہوں۔ بلا پس و پیش ان کے پاس جا کر گلاکوما کا علاج کرائیے انشاء اللہ تعالے ضرور کامیابی ہوگی۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) یہ نسخہ ہزار ہا مرتبہ طبی اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ ہزار ہا مریض اس کو استعمال کر کے تن درست ہو چکے ہیں۔ ماميران چینی، کافور بھیم سینی کاجل ہر ایک ایک ماشہ کو آب پیاز سفید میں گھس لیں۔ پھر اس میں ا تولہ شہد ملا کر رات کو سوتے وقت قطرہ قطرہ آنکھوں میں ٹپکایا کریں۔
(حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) ڈاکٹر متھرا داس امراض چشم کے بہت ماہر ہیں۔ شاہدرہ لاہور میں صرف امراض چشم کا علاج کرتے ہیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(و) یونانی حکیموں میں امراض چشم کے لیے حکیم بقا والے مشہور ہیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۵۸) **عسر ولادت**:۔ (ا) آپ اپنی اہلیہ محترمہ کا کسی لیڈی ڈاکٹر سے امتحان کرائیے اور یہ معلوم کیجئے کہ ان کے پیڑو کا جوف لمبائی چوڑائی میں کافی بڑا اور بچہ پیدا ہوتے وقت کولہے کی ہڈیوں کی جس محراب میں سے ہو کر نکلتا ہے وہ محراب کافی وسیع ہے یا نہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ پیمائشیں ناکافی ہیں تو بہتر یہی ہوگا کہ آپ اولاد کی تمنا سے باز رہیں۔ اگر راستہ اور جوف ناپ میں پورا ہے تو حاملہ کو مچھلی کا تیل اور ایسٹنس سیرپ تمام بقیہ مدتِ حمل تک پلاتے رہئے۔ غذا میں دودھ اور پھل زیادہ کر دیجئے اور وضع حمل کے موقع پر "یوپیکو" کی گولیاں استعمال کرائیے ان سے وضع حمل کی تکلیف بہت کم ہو جاتی ہے یہ بھی ممکن ہے کہ اسپتال میں کلوروفارم سنگھا کر وضع حمل کرا دیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کالی فاس اچھی چیز ہے لیکن میں اس سے آسان اور بہتر چیز عرض کرتا ہوں۔ جب دردِ زہ صادق شروع ہو اُس وقت پان کے ایک بیڑے میں ایک عدد کیچوا (خراطین) تازہ رکھ کر کھلا دیجئے اور زچہ سے کہہ دیجئے کہ بیک نگل جائے۔ پانچ منٹ میں بچہ ہو جائے گا۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) کالی فاس کے علاوہ سیکیل، نکس وامیکا وغیرہ بھی اپنے اپنے موقع سے ضرور مفید ہوتی ہیں مگر میرا ذاتی تجربہ "کالو فائلم" کے مفید ہونے کے بارے میں زیادہ ہے ان کے علاوہ یونانی دوائیں بھی بہت کام کرتی ہیں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) روغن بادام شیریں ۶ ماشے دودھ آدھ سیر میں ملا کر پلایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) معجون محافظ حمل استعمال کرائیں نسخہ عام طبی کتابوں میں موجود ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(و) آپ کو عسر ولادت کی تکلیف کا خطرہ لاحق ہے یا اسقاط حمل کا؟ دونوں کا علاج اور حفظ ماتقدم بالکل ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں۔ ہوشیار طبیبہ سے حاملہ کا معائنہ کرائیے اور خود بھی کسی طبیب کے پاس تشریف لے جائیے آپ کو آتشک تو نہیں ہے؟ اس کے بعد مناسب علاج کرائیے۔
(حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ز) مجھے نہ تو کالی فاس کے استعمال کرانے کا موقعہ ملا ہے اور نہ میں ہومیوپیتھی اور ایلوپیتھک دواؤں پر اعتماد رکھتا ہوں۔ ہاں، حاملہ کو ولادت میں آسانی پیدا کرنے کے لیے "معجون معین حمل" نہایت مفید ہے، ہمدرد دواخانے سے طلب فرما کر ۳ ماشے روزانہ دو مہینے تک اُسے کھلائیں۔
(حکیم چندن لال سہگل)

(ح) آپ مریضہ کو ولادت سے دو مہینے سے پہلے سے مغز بادام دیا، دانوں کا شیرہ نکال کر اور اُسے مصری سے میٹھا کر کے پلا دیا کریں۔ رات کو سوتے وقت آدھ سیر دودھ پلایا کریں۔ ولادت آسانی سے ہوگی۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ط) آپ اپنی اہلیہ کو کلکیر یا فلور ۶ × دن میں تین وقت کھلایا کریں۔ عسر ولادت میں نہایت مفید ہے۔ (ڈاکٹر عبد الغنی اوپر گھر)

(۵۹) **ناشتے کا نسخہ**:۔ (ا) انڈے، دودھ، مکھن، بالائی، گیہوں کا دلیہ، مچھلی یا پرندوں کا گوشت اور موسم کے پھل سب ایسی چیزیں ہیں کہ جو کمزور مریضوں کو اس لیے دی جاتی ہیں کہ ان کے جسم میں توانائی اعصاب میں طاقت اور دماغ میں قوت پیدا ہو لیکن تن درست مریضوں کے لیے کوئی ناشتہ تجویز کرنا بہت دشوار ہے۔ کیوں کہ انسانی جسم کا نظام خدائے تعالےٰ نے اس قسم کا رکھا ہے کہ جب جسم اچھی طرح حرکت اور ورزش کر کے تھک جاتا ہے گویا جسم کے سب اعضا کام کی وجہ سے کسی قدر گھس جاتے ہیں تو معدے میں بھوک معلوم ہوتی ہے اور اس وقت حقیقتاً اگر

کنکر پتھر بھی چبا لیجیے جائیں تو وہ بھی ہضم ہو کر بدن کو لگتے ہیں اور اعضاء کو قوت بخشتے ہیں لیکن اگر جسم تھکا نہ ہو اور معدہ مانگ نہ رہا ہو تو اس میں سونے اور موتیوں کے نوالے بھی بھر دیجیے تو وہ غیر منہضم رہیں گے اور فائدہ پہنچانا تو درکنار شاید شدید دمد پیدا کر دیں۔ میرا مطلب اس تحریر سے یہ ہے کہ دیکھنے کی چیز یہ نہیں ہے کہ ہم کیا کھاتے ہیں۔ دیکھنا یہ چاہیئے کہ ہمیں کھانے کی ضرورت بھی ہے یا نہیں۔ بھوک میں اگر آپ معمولی باسی روٹیاں یا چنے بھی چبالیں گے تو یقین کیجیے کہ وہ بے بھوک کھائی ہوئی تمام نعمتوں سے بہتر ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حلوائے گزر، حلوائے بیضہ مرغ، حلوائے ثعلب، حلوائے خرما، حلوائے لبوب، شراب الصالحین، شربت گزر، شراب فنجوش اور اسی قسم کی بیسیوں چیزیں ہیں جن سے آپ ناشتہ کر سکتے ہیں۔ نسخوں کے لیے قرابادینیں دیکھیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ کے شرائط کے مطابق ناشتے کے لیے دوائی نسخے کی نہیں بلکہ غذائی نسخوں کی ضرورت ہے۔ بشرطیکہ آپ کسی خاص مرض میں مبتلا نہ ہوں ورنہ سب سے پہلے بیماری کا علاج کرالیجیے اس کے بعد مقوی غذائیں مثلاً دودھ، گھی، مکھن، بالائی، انڈے، تیتر، بٹیر، چوزہ مرغ وغیرہ کے شوربے اور پختہ و تازہ میوے جی کھول کر کھایئے انشاء اللہ تعالیٰ جملہ منافع حاصل ہو جائیں گے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) روا (سوجی) ایک پاؤ، گھی ایک پاؤ میں بریاں کریں۔ پھر آب انگور تازہ ایک پاؤ، آب لیموں تازہ ایک پاؤ، آب سیب شیریں ایک پاؤ، آب انار مے خوش ایک پاؤ، آب میٹھا ایک پاؤ، آب سنگترہ ایک پاؤ۔ آب پیاز ا پاؤ، کھانڈ ایک پاؤ۔ سب پانیوں اور کھانڈ کی چاشنی بنا کر اور سوجی کو گھی میں بھون کر چاشنی میں ملائیں اور نرم آگ پر پکائیں، یہ حلوا نہایت مزے دار اور مقوی غذا ہے۔ ہر تیسرے چوتھے دن تیار کر لیا کریا (حکیم ہمایوں)

(ھ) جواب نمبر ۶۴ پر عمل کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(و) مغز بادام، مغز دھنیا، سونف، ترپھلا، اسطوخودوس ہر ایک ۵ تولے لے کر سفوف بنائیں۔ پھر ایک درجن بیضہ مرغ کی زردی روغن زرد میں بریاں کر لیں۔ اس کے بعد دونوں چیزوں کو تگنے شہد کے قوام میں ملا کر معجون بنالیں۔ خوراک ۱ تولہ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) پوست ہلیلہ زرد، پوست ہلیلہ کابلی، آملہ خشک، اسطوخودوس، کشنیز خشک ہر ایک دو تولہ، مغز بادام ۵ تولہ، مغز کدو ۶ تولہ، مغز تربوز ۶ تولہ، مغز خیارین ۶ تولہ، مغز نارجیل ۶ تولہ، تخم خشخاش سفید ۲ تولہ، گل منڈی ۱۰ تولہ۔ سب چیزوں کا سفوف بنا کر روغن بادام سے چرب کریں۔ پھر ایک سیر قند اور ایک سیر شہد کے قوام میں حسب معمول معجون تیار کریں اور دو تولے کی مقدار میں صبح نہار منہ دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم محمد شفیع)

(۶۰) **خارش مقامی**:۔ (ا) بورک ایسڈ ۴ ڈرام اور زنک اوکسائڈ دو ڈرام ملا کر سفوف بنا لیجیے۔ دن میں پانچ چھ مرتبہ مقام ماؤف پر چھڑک دیا کیجیے یا مل دیا کیجیے۔ قبض رفع کرنے کے لیے شب کو سوتے وقت ۲ ڈرام لیکوئڈ پیرافین پی کر سو رہا کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پارہ ولایتی ایک تولہ، کافور دیسی دو تولے، مسکہ گاؤ ۶ تولے۔ سب چیزوں کو ایک کر کے حسب ضرورت مقام دبر اور جوڑوں پر جہاں خارش ہوتی ہے لگائیں۔ کم سے کم دو میل روزانہ آپ کو پیدل چلنا چاہیئے ورنہ آپ کو بواسیر ریاحی ہو جائے گی۔ (حکیم اکبر حسین آبادی)

(ج) یہ نسخہ کچھ روز متواتر استعمال کیجیے انشاء اللہ ضرور فائدہ ہوگا۔ ورنہ مسہل دواؤں کے ذریعے سے تنقیہ تام کرنا ہوگا۔ پھر دوبارہ مرض عود نہ کرے گا۔ نسخہ:۔ شاہترہ، چرائتہ، سرپھوکہ، منڈی ہر ایک ۶ ماشے، عناب ۷ عدد، ہلیلہ سیاہ ۶ ماشے، صندل سرخ ۶ ماشے، عشبہ مغربی ۵ ماشہ، چوب چینی ۳ ماشے، بسفائج فستقی ۴ ماشے۔ سب دواؤں کو پانی میں جوش دے کر مل چھان لیں اور شربت عشبہ خاص ہمدرد دواخانے والا ۲ تولے ملا کر پی لیں صبح۔ اور اسی طرح بوقت شام۔ پرہیز بدستور۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) گندھک آملہ سار، تخم حنظل، کیکر پھلی، پوست اندرون نیم، عشبہ مغربی، گلوئے سبز، چیتا، چرائتہ، اگرجوہ، مجیٹھ، درچ کٹکی، برادہ صندل سفید، کنائی خورد، کشنیز، دار ہلد، گل سرخ ہر ایک ۱ تولے، کشمش سبز چالیس تولے، شہد ایک سیر، پانی چار سیر چینی کے برتن میں سب چیزوں کو ڈال کر ایک ہفتے تک دھوپ میں رکھیں۔ اس کے بعد دوا کو چھان کر رکھیں اور پانچ تولے کی مقدار میں صبح کے وقت پی لیا کریں۔ تمام امراض فساد خون کے واسطے اکسیر ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ھ) گندھک آملہ سار ۶ ماشے اور مرچ سیاہ ۷ دانے کو آدھ پاؤ پانی میں پیس چھان کر روزانہ صبح و شام پیا کریں۔ ایک ہفتے میں صحت ہو گی۔ (دہلی)

(و) آپ روزانہ سوتے وقت اطریفل شاہترہ ایک تولہ کھا لیا کیجیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ز) کافور ۳ ماشے اور کمیلہ ۱ تولہ کو ۲۰ تولے روغن سرسوں میں جوش دے کر رکھیں۔ پھر خارش کی جگہ کو نیم کے پتوں کے پانی سے دھو کر یہ تیل روزانہ لگائیں۔ اور معجون عشبہ ۹ ماشے رات کو سوتے وقت کھلائیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ح) پارہ ۱ تولہ، گندھک ۱ تولہ، نیلا تھوتھا ۶ ماشے، مردار سنگ ۶ ماشے، رال سفید ۶ ماشے، کتھہ ۶ ماشے، کافور ۳ ماشے۔ پہلے پارہ اور گندھک کی کجلی کریں پھر باقی دوائیں کھرل میں ڈال کر خوب باریک کریں۔ پھر سات تولے مکھن میں یہ دوائیں ملا دیں مرہم تیار ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ط) شاہترہ، چرائتہ، سرپھوکہ، منڈی، عناب، ہلیلہ سیاہ، صندل سرخ، عشبہ مغربی، برادہ شیشم، برہم ڈنڈی۔ ہر ایک تین تولہ بطریق معروف ایک سیر قند میں قوام کریں۔ اور صبح کو عرق شاہترہ ۱۲ تولے میں تین تولے شربت ملا کر استعمال کریں۔ عصر کے وقت معجون عشبہ ۶ ماشے ہمراہ عرق شیر مرکب ۱۰ تولے۔ شربت عناب ۳ تولے کھائیں۔ گندھک آملہ سار، مردار سنگ، کمیلا، نیلا تھوتھا ہر ایک ۳ ماشے۔ سب چیزوں کو باریک کر کے تازہ مکھن میں ملا کر رکھیں۔ اور خارش کی جگہ لگائیں۔ (حکیم محمد شفیع لاہوری)

(۶۱) **چلنے کی معذوری** (ا) بہتر ہو کہ آپ بچے کو مقامی طور پر کسی ہوشیار معالج کو دکھائیں۔ اگر پاؤں کے بعض عضلات کام نہیں دیتے تو وہ ان سے کام لینے کے طریقے بتا دیں گے۔ بمبئی میں مخصوص طور پر اسی قسم کے امراض کے علاج کے لیے ایک اسپتال بھی ہے۔ اگر ضرورت ہو تو وہاں لیجائیے۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جب تک بچے کو دیکھ نہ لیا جائے کوئی نسخہ لکھنا بے کار ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) میرے خیال میں ابھی وجہ اور علاج کے پیچھے پڑنا بے کار ہے کچھ دن اور صبر کیجئے بہت ممکن ہے کہ بغیر علاج کے بچہ ٹھیک چلنے لگے۔ ورنہ معائنہ کرا کے علاج کرا لیجئے گا۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) معائنے کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) روغن فاسفورس کا استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۶۲) **استرخاء جسم اسفل** (ا) مریض کی ٹانگوں پر اور کمر پر روزانہ دو مرتبہ لنی منٹ کیمفر اور لنی منٹ سوپ ملا کر مالش کیجئے جس حد تک گوارا ہو سکے دھوپ میں لٹائیے۔ پینے کے لیے فولاد اور کچلے کے مرکبات استعمال میں رکھئے۔ کوشش کیجئے کہ وہ بجلی کے ذریعے سے علاج پر رضامند ہو جائیں۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اسگند ناگوری، چھوٹا ٹنک، سورنجان شیریں ۱۰ تولے، اذاراقی مدبر سوہان کردہ ۳ ماشے۔ سب چیزوں کو باریک کر لیں۔ اور دو دو ماشے یہ دوا گھی ایک تولہ اور تھوڑی سی شکر ملا کر صبح و شام دونوں وقت چاٹ لیا کریں۔ دوا کم سے کم دو مہینے تک جاری رکھیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جناب حکیم صاحب! آپ کی تشخیص قرین قیاس معلوم ہوتی ہے۔ میری رائے کہ اصولی یونانی علاج "استرخاء اسفل" کا غور و خوض کیجئے۔ انشاء اللہ ضرور فائدہ ہوگا۔ نسخوں سے تو آپ خود واقف ہوں گے ورنہ براہ راست مجھ سے طلب فرمائیں بجلی کا علاج روک دیجئے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) جواب نمبر ۶۰ والا نسخہ استعمال کرائیں۔ روغن کافور اور موم روغن ہم وزن ملا کر مالش کریں۔ ایشور پرماتما جی تن درستی عطا کریں گے۔
(حکیم لالہ سری رام دوستاچھ)

(ہ) حب اذاراقی سے کام لیجئے۔ بہترین ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(و) منضج و مسہل کی ضرورت ہے مقامی طبیب سے مشورہ لیجئے (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ز) ریڑھ کی ہڈی پر روغن موم اور روغن سرخ ہم وزن ملا کر نیم گرم مالش کر دیں اور جدوار سائیدہ ۲ رتی، عود صلیب سائیدہ ۲ رتی خمیرہ ابریشم یا دوا المسک سادہ ۳ ماشے میں ملا کر صبح کے وقت کھلائیں، اوپر سے عرق سونف پلائیں۔ خداوند کی ذات سے کچھ دور نہیں کیا عجب ہے کہ وہ اس حالت میں بھی فائدہ بخش دے۔ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ح) مریض کو ہر چوتھے دن انیما کرائیں۔ تین بار انیما دے کر پھر ایک مسہل دیں اور روغن فاسفورس کی مالش کریں۔ غذا میں ہڈیوں کی یخنی بھی دیں۔
(حکیم آغا منصب علی)

(۶۳) **تبخیر معدہ**:- (ا) کھانا کھانے کے بعد ہر انسان کی حرارت غریزی بڑھ جاتی ہے اور یہ زیادتی اتنی خفیف ہوتی ہے کہ انسان اسے قطعاً محسوس نہیں کرتا۔ یہ کوئی غیر طبعی کیفیت نہیں ہے نہ اسے مرض میں داخل کیا جاتا ہے اور نہ اس کے لیے کسی علاج کی ضرورت ہے۔ اگر کسی شخص کو یہ حرارت اتنی بڑھے کہ بے آرامی محسوس ہونے لگے اور حرارت کی علامات اعضا شکنی، درد سر، دوران سر وغیرہ لاحق ہوں تو اسے غیر طبعی سمجھ کر حرارت کہا جائے گا اور جس سبب سے حرارت ہو اس کے دور کرنے کی تدابیر کی جائیں گی۔ عرف عام میں جو یہ بات مشہور ہے کہ معدے میں جا کر کھانا پکتا ہے اور اس سے اسی طرح بھاپ اٹھتی ہے جیسے چولھے پر چڑھی ہوئی دیگچی سے اور پھر یہ بھاپ دماغ وغیرہ میں چڑھ جاتی ہے اور اسے تبخیر کہتے ہیں، یہ بات حقیقت کے خلاف اور محتاج ثبوت ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) معالجات کی کتابوں میں اس مرض کے حالات موجود ہیں۔ ملاحظہ فرما لیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کتابوں کا مطالعہ کرنے سے آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ "بیاض کبیر" مکتبہ ہمدرد صحت سے منگوا لیجئے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) بشرط فرصت۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) طبی کتابوں کا مطالعہ کیجئے سب باتیں معلوم ہو جائیں گی۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۶۴) **کمزوری دماغ وغیرہ**:- آپ چند شیشیاں "فاسفوفورا" کی پی ڈالیے۔ غذا میں انڈے، دودھ اور پھل زیادہ کر دیجئے۔ ممکن ہو تو صبح ہی صبح ٹہلنے کو چلے جایا کیجئے لیکن آبادی کے اندر کی سڑکوں پر نہیں بلکہ شہر سے باہر کی سڑکوں پر ٹہلا کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بے حد آسان نسخہ نذر ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ آپ ڈیڑھ دو مہینے تک برابر استعمال کریں۔ صبح اور رات کو سوتے وقت ایک ایک عدد مربا آملہ بنارسی پانی سے دھو کر ورق نقرہ میں لپیٹ کر کھا لیا کریں اور رات کو سوتے وقت اور صبح ہی صبح ایک ایک قطرہ آب آملہ سبز دونوں آنکھوں میں ڈال لیا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کمزوری دماغ و چشم کا جب تک سبب معلوم ہو کوئی مجرب نسخہ لکھنا ناممکن ہے اگر آپ تفصیلی حالات لکھ کر بھیجئے تو میں مجرب المجرب نسخے بھیج سکتا ہوں۔ عمر اور پیشہ بھی معلوم ہونا چاہیئے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) اطریفل کشنیز اور خمیرہ گاؤزبان ۶۔۶ ماشہ ملا کر صبح و شام دونوں وقت کھایا کریں۔ اور سرمہ سادہ کوہ کن آب لیموں تازہ میں کھرل کریں۔ اور آنکھوں میں لگایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ھ) خمیرہ گاؤزباں عنبری جواہر والا ۵ ماشے دودھ کے ساتھ روزانہ صبح کے وقت استعمال کیجیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(و) مغز بادام شیریں مقشر ایک تولہ، برہمی بوٹی بریاں در روغن گاؤ ۹ ماشے، دانہ الائچی خورد ۲ ماشے، زنجبیل ۲ ماشے، مرچ سیاہ ۳ ماشے۔ سب دواؤں کو روح کیوڑہ میں کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنائیں۔ دو گولیاں خمیرہ گاؤزباں عنبری، ماشے میں ملا کر کھلائیں اور اوپر سے نیم گرم دودھ ایک پاؤ پی لیں۔ دماغ اور بصارت کو قوت بخشنے میں اکسیر ہے۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ز) مغز بادام، اسطوخودوس، تخم دھنیا، سونف، ترپھلا، مصری۔ سب دوائیں ہم وزن لے کر سفوف بنائیں اور تین ماشے یہ سفوف صبح نہار استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ح) جواب ۵۹ والی دوا بنا کر ایک ایک تولہ کی مقدار میں ہر روز صبح و شام عرق گاؤزبان ۱۰ تولے کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم محمد شفیع لاہوری)

(۶۵) **کشتہ تانبہ سفید:۔** (ا) کشتہ تانبہ منڈی بوٹی میں کیا ہوا امراض چشم کے لیے بے حد مفید ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) امراض چشم کے لیے کشتہ تانبہ سفید، ستیاناسی، سونف، بھنگرہ اور نیم وغیرہ میں تیار کیا جاسکتا ہے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) پیپل کے درخت کا دو فٹ کا ایک تنا لے کر اس میں سوراخ کریں۔ پھر اس میں بجلی کے تار ایک تولہ رکھ کر گل حکمت کریں اور چونے کی بھٹی میں پھونک لیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) ننگروٹ بوٹی ایک چھٹانک کے نغدے میں پیسہ دے کر دو اپلوں کی آنچ دیں۔ کشتہ سفید برآمد ہوگا۔ نوجیون بوٹی کے نغدے میں بھی کشتہ کیا جاسکتا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ھ) میرا اصول یہ ہے کہ جب تک معمولی جڑی بوٹیوں سے کام نکلے، کشتوں اور زہریلی دواؤں کے استعمال سے پرہیز کرتا ہوں، آنکھ کی شکایتوں کے لیے میرے خیال میں تانبے اور نیلے تھوتھے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(و) امراض چشم کے لیے کشتہ تانبہ بذریعہ بوٹی کن بینے جل بیپل تیار کیا جاتا ہے بڑا مفید ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۶۶) **سفید پیشاب:۔** (ا) آپ کا ہاضمہ صحیح نہیں ہے۔ آپ کے جسم میں فولاد اور کیلسیم کی کمی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے "کیمپولن" اور "کولائڈل کیلسیم و دو ٹیامن ڈی" کے انجکشن لگوائیے۔ سبز ترکاریاں اور پھل بہ کثرت کھائیے اور کوئی ایسی دوا استعمال کرتے رہیئے جس سے ہاضمہ درست رہے۔ یہ نسخہ اگر استعمال کریں تو مناسب ہوگا:۔

سوڈا بائی کارب ۵ اگرین، ٹنکچر جنجر ۰ ابوند، ٹنکچر کارڈیم کمپاؤنڈ ۰ انمم، ٹنکچر کارمی نیٹو ۰ انمم، سیرپ اورنشیائی ایک ڈرام، ایکوامنتھا پپ اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ بعد غذا استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حسب ذیل نسخہ استعمال کیجیے انشاء اللہ شکایت جاتی رہے گی۔ گل بنفشہ دو تولے، پوست ہلیلہ زرد ۳ تولے، کشمش سبزہ تولے، برگ سنا مکی ۵ تولے، ترنجبین ۶ تولے، گل قند آفتابی ۶ تولے، لونگ ۶ ماشے، بادیان ۶ ماشے، انیسون ۶ ماشے۔ کشمش، گل قند اور ترنجبین کے علاوہ باقی سب دوائیں باریک کریں۔ پھر گل قند وغیرہ شامل کریں۔ خوراک ۹ ماشے ہمراہ عرق بادیان ۱۰ تولے رات کو سوتے وقت۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) "ڈاکٹر نے کہا ہے کہ ......" اے مرد خدا یہ بھی تو لکھا ہوتا کہ کسی حکیم کو قارورہ دکھایا یا نہیں؟ میرے خیال میں معدہ ضرور خراب ہوگا۔ اگر ایسا ہے تو مفصل حالات تحریر فرمائیے، انشاء اللہ تعالیٰ زود اثر نسخہ لکھ دوں گا یا ہمدرد دواخانے کی مفید ترین دوا تجویز کر دوں گا۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) صدف صادق ۵ تولے آب لیموں ۲۰ تولے میں کھرل کر کے دو پیالوں میں بند کریں اور حسب معمول کشتہ بنائیں۔ ۲ رتی یہ کشتہ پان میں رکھ کر کھایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ھ) جوارش زرعونی ۵ ماشے ہمراہ شیرہ بادیان، شیرہ مغز تخم خیارین، شیرہ مغز تخم کاسنی ہر ایک ۵ ماشے عرق بادیان عرق مکو ہر ایک ۲ تولے میں نکال کر شربت عناب ۲ تولے ملا کر استعمال کیجیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(و) اس مرض کو بول کیلوسی کہتے ہیں۔ یہ عموماً ہاضمے کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کے لیے انوشدارو لولوی نہایت مفید دوا ہے۔ ہمدرد دواخانے سے طلب فرما کر ۶ ماشے روزانہ استعمال کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ز) تخم خیارین، تخم خرفہ، گوکھرو خورد، کاکنج۔ سب چیزیں ۳۔۳ ماشے لے کر پانی میں شیرہ تیار کریں۔ پھر اس میں ۲ تولے شربت بزوری ملا کر پی لیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ح) زہر مہرہ خطائی ۳ تولے، طباشیر کبود ۳ تولے، دانہ الائچی خورد ۲ تولے، کشتہ بیضہ مرغ ۳ ماشے، ورق نقرہ ۱۰ عدد۔ پہلی تین دواؤں کو کوٹ چھان کر کشتہ ملائیں۔ پھر ورق نقرہ ایک ایک کر کے حل کریں۔ ۳ ماشے یہ سفوف ۵ تولے مرتبہ گذر میں ملا کر عرق گاؤزبان ۱۲ تولے کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم محمد شفیع لاہوری)

(۶۷) **فیل پا:۔** (ا) بہتر یہی ہے کہ مقامی طور پر کسی معالج سے علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بہترین علاج تحریر کرتا ہوں۔ اگر مدت تک دوا استعمال کی جاتی رہی تو یقیناً مرض فیل پا جاتا رہے گا۔ موتے کو باریک کر کے پکائیں۔ پھر اسے

پاؤں پر موٹا موٹا لگا کر اوپر سے برگ ارنڈ گرم گرم لگا کر لپیٹ دیں۔ یہ عمل رات کو سوتے وقت کیا کریں اور دن بھر پاؤں کو کھلا رکھیں۔ چلیں پھریں بہت کم۔
(حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) مریضہ کا مزاج بلغمی ہے یا صفراوی یا سوداوی یا دموی (۲) کس مرض کے بعد یہ شکایت پیدا ہوگئی ہے۔ کیا دفعتہً ہوگئی ہے (۳) کس پیر میں ہے اور کیا حجم ہے؟ دبانے سے ورم دبتا ہے یا نہیں اگر دبتا ہے تو فوراً عود کر آتا ہے یا دیر سے؟ مفصل تحریر فرمائیے تو مجرب المجرب نسخے پیش کر دوں گا۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(د) اکاش بیل کو پانی میں جوش دیں۔ پھر اس پانی سے پاؤں کو دھاریں اور ۷ ماشے اکاش بیل کا جوشاندہ روزانہ پی لیا کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ہ) پہلے مختلف جگہ جونکیں لگوائیں پھر دال ارہر کے پتوں کا بھپارہ دیں اور پتے پیس کر پاؤں پر باندھ دیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۶۸) **پیشاب اور پاخانے کی زیادتی**:- (ا) آپ نے مرض کی تفصیلات بالکل نہیں لکھی ہیں کوئی دوا تجویز کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ یا تو تفصیل کے ساتھ مرض کی علامات معلوم ہوں یا خود مریض کو دیکھا جائے میرے خیال میں یہی بہتر ہوگا کہ مقامی طور پر کسی اچھے حکیم یا ڈاکٹر سے مشورہ کیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مریض کا دیکھنا ضروری ہے (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی) و (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ) و (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری) و (حکیم آغا منصب علی)

(ج) اگر آپ یہ لکھیں کہ بچے کے ماں باپ اس کی پیدائش سے پہلے سوزاک یا آتشک وغیرہ میں بھی مبتلا ہوئے تھے یا نہیں تو مناسب مشورہ دیا جا سکتا ہے۔
(حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) سٹوورسل چوتھائی گولی روزانہ صبح کا کھانا کھانے سے پندرہ منٹ پہلے کھلا دیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) پوست سنگ دانہ مرغ، گلنار، موچرس، مصطگی، رال سفید ہر ایک ۳ ماشے لے کر کھرل کریں اور چنے برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔ صبح و شام ایک گولی پانی کے ساتھ کھلائیں۔ چڈھوں پر مرہم کافوری لگائیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(۶۹) **لاغری وغیرہ**:- (ا) اگر کمزوری دور ہو چکی ہے اور طبعی خواہشات معمول پر آگئی ہیں تو پھر کچھ فکر اور پریشانی کی ضرورت نہیں ہے۔ اس قسم کے مریض لاغری اور کوتاہی کا نام بار بار سنتے سنتے اس وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ یہ خرابیاں ان میں بھی موجود ہیں۔ میرا خیال ہے کہ مریض کو نہ لاغری ہے نہ کوتاہی۔ لیکن اگر حقیقتاً یہ چیزیں موجود ہیں تو ان کے لیے کوئی طلا استعمال کرلیں۔ آج کل تو ان چیزوں کی بازار میں کمی نہیں ہے اور خوش قسمتی سے یہ چیزیں جرمنی سے بھی نہیں آتی تھیں کہ جنگ کی وجہ سے ان کی درآمد بند ہوگئی ہو۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جو نسخہ میری جانب سے مجربات کے باب میں شائع ہوا ہے اُسے بنا کر استعمال کیجئے۔ تمام شکایتیں جاتی رہیں گی لیکن کسی مقامی قابل طبیب کے مشورے سے داخلی دوائیں بھی استعمال کرنا ضروری ہیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) لاغری اور کوتاہی کی شکایت ہی اصل شکایت ہے۔ اس کا باقاعدہ استقلال اور صبر سے علاج کرائیے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) موم روغن اور روغن کافور ہم وزن ملا کر مالش کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(ہ) حب خاص، حب اسرار اور طلاء اسرار مطول استعمال کرائیں۔ نسخوں کے لیے جواب نمبر ۲۸ ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء دیکھئے۔ (حکیم ہمایوں)

(و) مریض معالج کے پاس ہو تو علاج ہو سکتا ہے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ز) طلاء مقوی خاص ہمدرد دواخانے سے منگوا کر استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۷۰) **چہرے کے داغ**:- (ا) جہاں تک مجھے معلوم ہے کھجلی کے دانے چہرے پر نہیں نکلا کرتے۔ غالباً مہاسے نکلے ہوں گے اور ان ہی کے داغ رہ گئے ہیں۔ اوّل تو ایک بہت آسان طریقہ یہ ہوگا کہ بازار سے کوئی عمدہ کریم چہرے پر لگانے کی لے لیجئے اور اس کا مسلسل چند روز تک استعمال کیجئے۔ اگر بازار سے خریدنا نہ چاہیں تو فلاور آف سلفر" روزانہ رات کو ذرا سے دودھ میں بھگو دیا کیجئے اور مریضہ کو ہدایت کر دیجئے کہ وہ روزمرہ صبح کو اُٹھ کر اس دودھ کو چہرے پر مل لیا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) لیموں کاغذی کی دو قاشیں لے کر منہ پر ملا کریں۔ چند یوم میں شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) نوشادر ایک ماشہ آب لیموں کاغذی ۶ ماشے میں حل کر کے داغ پر ملا کریں۔ آزمودہ ہے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) بھوابوٹی کے تازہ پتوں کا رس داغوں پر مل دیا کریں۔ (حکیم ہمایوں) + (ہ) روغن دیودار لگائیے داغ جلتے رہیں گے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(و) بیسن کو بکری کے دودھ میں ملا کر رات کو سوتے وقت منہ پر اُبٹنے کی طرح ملیں صبح نیم کے صابن سے منہ دھو ڈالیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ز) کوئی اچھا سا اُبٹنہ تیار کر کے لڑکی کے چہرے پر لگائیں (حکیم آغا منصب علی)

(۷۱) **چیچک کے داغ دور کرنے کا آلہ**:- (ا) بہت عرصہ ہوا کہ میں نے کسی انگریزی طبی اخبار یا رسالے میں اس قسم کے آلے کا کچھ ذکر پڑھا ضرور تھا لیکن اب وہ مجھے یاد نہیں کہ کیا تھا نہ تلاش کرنے پر وہ رسالہ ہی مل سکا۔ البتہ دوائیں اس قسم کی ضرور ہیں جن سے یہ داغ اگر بالکل دور نہ بھی ہوں تب بھی آخر ہلکے ضرور پڑ جائیں گے کہ زیادہ نہ معلوم ہوں۔ چیچک کے داغوں کے متعلق اگر اس وقت جب کہ چیچک نکلی ہوئی ہو مخصوص احتیاط کر لی جائے تو یہ ہو سکتا ہے کہ داغ نہ پڑیں۔ جب داغ پڑ چکے تو پھر اسی قدر ہو سکتا ہے کہ ان کی بدنمائی کچھ کم کر دی جائے۔ جواب نمبر ۷۰ میں جو نسخہ درج ہے اسی پر آپ بھی عمل کریں تو خدا نے چاہا تو فائدہ ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) تقریباً ہر ڈاکٹری دواخانے میں یہ آلہ مل جاتا ہے۔ اس وقت مجھے قیمت یاد نہیں۔ اس کے استعمال کرنے کے لیے بہت ہوشیاری کی ضرورت ہے ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(بقیہ صفحہ ۴۸ پر)

سوالات؟

ضوابطِ اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے اجرت بھیجنی چاہیئے۔
(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہیں۔

مینیجر "ہمدرد صحت"

(۷۵) دس سال کے بچے کو ڈھائی سال کی عمر میں دستوں وغیرہ کی شکایت ہوئی تھی علاج سے شکایتیں تو جاتی رہیں لیکن بچے کی جسمانی حالت بہت کم زور رہی اور اب بھی ہے۔ اچھی سے اچھی خوراک سے بھی جسم میں قوت اور فربہی نہیں آتی۔ دماغی حالت اچھی ہے۔ (خریدار نمبر ۷۸۴۹)

(۷۶) میری بہن کی عمر ۳۶ سال ہے شادی ہو چکی ہے۔ صرف ایک اولاد ہوئی تین سال ہوئے کہ ان کا پیٹ بہت بڑھ گیا تھا۔ علاج کرانے کے بعد دو سال سے یہ حالت ہے کہ ہر پندرہ دن بعد پیٹ سے پانی نکالا جاتا ہے جو سفید قسم کا ہوتا ہے۔ مگر پانی نکلوانے کے بعد پھر پانی بھر جاتا ہے۔ مریضہ بے حد کم زور ہے کوئی صاحب نسخہ تحریر فرمائیں کہ پانی آئندہ پیٹ میں نہ بھرے۔ (خریدار نمبر ۷۹۰۱)

(۷۷) مجھے ایک ایسی دوا کی ضرورت ہے جو نہایت ممسک ہو اور قوت بھی زیادہ پیدا کرے۔ (خریدار نمبر ۷۴۹۲)

(۷۸) زید کی بیوی ایک ہی بار کی مجامعت میں حاملہ ہو جاتی ہے اور ہر بار اس کے ہاں لڑکی ہی پیدا ہوتی ہے۔ میاں اور بیوی ایک ساتھ رہنے کی وجہ سے اپنے آپ کو روک بھی نہیں سکتے اور انہیں ایسا کرنے میں طبیعت پر بہت زور ڈالنا پڑتا ہے جس سے دونوں کی تن درستی پر خراب اثر بھی پڑتا ہے۔ زید کی مالی حالت ایسی نہیں ہے کہ وہ دوسری شادی کرلے یا کوئی اور طریقہ اختیار کرے۔ برتھ کنٹرول کے کئی نسخے بے کار ثابت ہوئے۔ اطبائے کرام کوئی سہل، قابلِ عمل اور کم خرچ صورت تجویز فرمائیں۔ اور اولادِ نرینہ پیدا ہونے کی ترکیب بھی بتائیے۔ میاں اور بیوی جوان ہیں۔ (ایک خریدار)

(۷۹) چھ سال پہلے زکام کی شکایت ہوئی۔ پھر یکایک ناک بند ہو گئی۔ اس وقت سے آج تک سر میں گرفت، بوجھ اور خفیف سا درد رہتا ہے زبان پر سفید زردی مائل تہ جمی رہتی ہے۔ طبیعت سست و پست رہتی ہے۔ چلتے چلتے پیر لڑکھڑا جاتے ہیں۔ بہترین یونانی اور ڈاکٹری علاج کرائے۔ لیکن فائدہ نہ ہوا۔ اطبائے کرام تشخیص مرض فرما کر دوا تجویز فرمائیں۔ عمر ۴۰ سال ہے۔ ان شکایتوں کے علاوہ صحت اچھی ہے۔ (خریدار نمبر ۸۵۵۸)

(۸۰) کشتہ چاندی تیار کرنے کی ترکیب بتائیے۔ کشتے کا رنگ سفید ہو اور دل و دماغ کو قوت دینے میں اعلیٰ ہو۔ (خریدار نمبر ۸۶۷۷)

(۸۱) پارے کی گولی بنانے کا آسان طریقہ مطلوب ہے۔ کیا یہ گولی قائم النار بھی ہوگی۔ اس کے کیا کیا خواص ہیں کس طریقے سے استعمال کی جا سکتی ہے؟
(خریدار نمبر ۸۹۵۶)

(۸۲) مریض تپ دق میں مبتلا ہے۔ پھیپھڑے میں ہوا بھرنے کا علاج (آرٹی فیشل نیموتھریکس) سے بخار اور بلغم کی شکایت دو سال سے نہیں ہے۔ سونے کے ٹیکے سے پچھلے سال البیومن آ گیا تھا۔ اب نہیں آتا۔ بدہضمی یا شکر کی شکایت نہیں، لیکن اب بھی پیشاب زیادہ آتا ہے۔ گردے کی تقویت کا بھی خیال رہے۔ (خریدار نمبر ۸۱۶۳)

(۸۳) میری عمر ۳۶ سال ہے ۱۵ سال سے شادی شدہ ہوں۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی بچپن کی غلط کاریوں کا شکار ہوں۔ بچپن سے دائمی قبض کی شکایت تھی لیکن اب قبض نہیں ہے۔ ساری رات میں ایک دفعہ سے زیادہ ہم بستری نہیں کر سکتا۔ عضو کم زور ہے۔ مقوی دوا سے جریان ہو جاتا ہے۔ دکھی کے مرجھائے ہوئے دل پر رحم فرمائیے۔ (خریدار نمبر ۷۵۱۹)

(۸۴) سانپ کے کاٹے کے لیے کوئی ترکیب یا نسخہ بتلائیے۔ (خریدار نمبر ۸۶۸۳)

(۸۵) ڈراکشا سو کا نسخہ اور بنانے کی ترکیب تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۳۸۵۵)

(۸۶) جن احباب کو پارہ قائم النار لرزاں کی ترکیب معلوم ہو وہ مجھ سے خط و کتابت کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ اور بطور نمونہ ایک تولہ پارہ قائم النار مجھ کو روانہ کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(۸۷) کیا کوئی صاحب ایک لائق اور سند یافتہ طبیہ کالج دہلی اگر غریب اور مستحق امداد حکیم کی خدمات قبول فرما کر غریب پروری اور ہمدردیٔ فن کا ثبوت دیں گے۔
(خریدار نمبر ۶۴۵۶)

(۸۸) میری اہلیہ کی عمر تقریباً پچیس سال ہے وہ تین لڑکیوں کی ماں ہیں۔ تین مہینے سے وہ ایک عجیب بیماری میں مبتلا ہیں۔ جسم میں جلن ہے (سوزش نہیں) سوئیاں چبھتی ہیں۔ سر ملتا ہے۔ بعض دفعہ جسم گرم ہو جاتا ہے۔ درجۂ حرارت طبعی ہے۔ بھوک پیاس بالکل مفقود ہے۔ معدہ دو گھونٹ شربت یا ایک ماشہ دوا بھی ہضم نہیں کر سکتا۔ مریضہ پر ناامیدی طاری ہے ہر وقت روتی رہتی ہے۔ جگر میں سختی ہے۔ قبض شدید ہے۔ دل بعض دفعہ بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ (خریدار نمبر ۶۷۵۰)

(۸۹) میرے والد صاحب کے پیر میں پنجے سے کچھ اوپر دو سال سے ایک رسولی ہے اب وہ آہستہ آہستہ بہت بڑھ رہی ہے۔ وہ آپریشن کرانا نہیں چاہتے۔ ناظرین اس کا علاج سوائے آپریشن کے تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۳۱۲)

(۹۰) میرے سر کے بال وقت سے پہلے ہی سفید ہو گئے ہیں۔ اطبائے کرام سے استدعا ہے کہ کوئی کامیاب اور آسان نسخہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۲۵۲۸)

(۹۱) عورت کی شہوت بڑھانے کے لیے کامیاب نسخہ مطلوب ہے۔ مقدار خوراک کم ہو اور اس کی دوائیں ہر جگہ آسانی سے مل سکیں۔ (خریدار نمبر ۷۹۹)

(۹۲) میرے ایک عزیز کو پتے کی پتھری کی شکایت ہے علاوہ آپریشن کے علاج تحریر فرمائیے۔ (خریدار نمبر ۷۰۵۷)

(۹۳) گرہن آئل کیا چیز ہے؟ حکیم ہمایوں صاحب خاص توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۵۲۶)

(۹۴) میرے بھائی (عمر ۲۱ سال) کو چلتے چلتے یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ ایک دم ہر چیز دھندلی دکھائی دینے لگتی ہے۔ پھر آدھ گھنٹے کے بعد اس کو چھ سات بار قے ہوتی ہے۔ اس کے بعد طبیعت بحال ہو جاتی ہے۔ دورے کا کوئی وقت مقرر نہیں کبھی تو چار دن کے بعد دورہ پڑ جاتا ہے اور کبھی ایک ایک مہینے میں یہ شکایت ہوتی ہے۔ قبض کی شکایت نہیں رہتی۔ مریض دبلا پتلا ہے۔ (خریدار نمبر ۶۴۶۸)

بقیہ ص ۴۶۶ یہ ہے۔ (ج) چیچک کے داغ دور کرنے کا آلہ حکیم دین محمد صاحب حاذق، مقام دھنولہ، ڈاک خانہ گنگی ضلع لائل پور سے بہ قیمت ۸ علاوہ محصول ڈاک طلب کریں۔ آلے کا نام یاد نہیں۔ آپ چیچک کے داغ دور کرنے کا ولایتی آلہ لکھ دیجیے۔ (حکیم ہمایوں)

(۷۲) **سرکہ**:۔ گنے کے رس کو ایک عرصے تک دھوپ میں رکھیے۔ سرکہ بن جائے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایک پاؤ پرانا گڑ سے کر ڈیڑھ سیر پانی میں پکائیں۔ پھر اسے چھان کر دو بوتلوں میں بھریں اور ہر بوتل میں پندرہ پندرہ قطرے ایسیٹک ایسڈ ڈال کر احتیاط سے تین چار دن دھوپ میں رکھیں۔ اعلیٰ درجے کا سرکہ تیار ملے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بہتر یہ ہے کہ کسی سرکہ بنانے والے ماہر سے مل کر اپنی آنکھوں سے اس کو سرکہ بناتے ہوئے دیکھ لیجیے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) گنے کا رس یا انگور کا رس مٹی کے برتن میں ڈال کر دھوپ میں رکھیں ایک ہفتے کے بعد کام میں لائیں۔ اس سے بڑھ کر کوئی سرکہ اچھا نہیں ہوتا۔ (حکیم لالہ سری رام)

(ہ) کتاب بیاض کبیر حصہ سوم منگا کر مطالعہ کیجیے۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(و) گنے کے رس میں فی سیر کے حساب سے ۵ تولے سرکہ ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں۔ جب اس میں کیڑے پڑ کر مر جائیں تو اسے سال دو سال کے لیے زمین میں دفن کر دیں۔ یہی سرکہ تو یہی ہے۔ ورنہ آج کل ایسیٹک ایسڈ سے مصنوعی سرکہ بناتے ہیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۷۳) **دانت پیسنا**:۔ (ا) دانت پیسنا کوئی مرض نہیں ہے بلکہ مختلف امراض کی علامت ہے۔ غالباً بچی کے پیٹ میں یا تو کیچوے ہیں یا مثانے میں پتھری ہے۔ پتھری کا زنانے ہسپتال میں بھیج کر ایکس رے سے تصویر لے کر اطمینان کیا جا سکتا ہے۔ کیچوے اگر ہیں تو غالباً بچی کا کلیجہ بھی ٹھیک نہیں رہتا ہوگا اور جی متلایا کرتا ہوگا۔ چوبیس گھنٹے اسے بھوکا رکھ کر ایک پڑیا کیچووں کی دوا کی کھلا دیجیے اور اس کے بارہ گھنٹے کے بعد ہلکا سا جلاب دے دیجیے۔ دوا دینے کے ۲ گھنٹے بعد بچی کو دودھ دیا جا سکتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) جس وقت لڑکی دانت پیسے تھوڑا سا بورا اس کے منہ میں ڈال دیجیے۔ علاوہ اس کے جہاں تک میرا خیال ہے لڑکی کے شکم میں چھوٹے چھوٹے کیڑے ہیں جو پاخانے کے راستے خارج ہوتے ہوں گے۔ اس مرض کا علاج کیجیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی) + (ج) نحوست کو تو بالائے طاق رکھیے۔ ہاں۔ یہ تحریر فرمانا تھا کہ لوگوں کے بتائے ہوئے کس کس مرض کے کیا کیا علاج آپ نے کیے۔ اگر معدے میں رطوبات بلغمیہ کی تولید ہوتی ہو جس کی وجہ سے کیچوے پیدا ہو گئے ہوں تو اس کا استیصال کرنا چاہیے۔ یہی مکمل علاج ہے جس کے آپ طالب ہیں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی) + (د) یہ شکایت عموماً اس بچے کو ہوتی ہے جس کے پیٹ میں کیڑے ہوں۔ اگر بچی کو یہ شکایت ہو تو کمیلا ا ماشہ گل قند ۱ ماشے میں ملا کر تین چار دن کھلائیں۔ اس کے بعد روغن ارنڈی کا جلاب دیں۔ (حکیم چندن لال سہگل) + (ہ) جب سوتے وقت بچہ دانت پیسے تو مٹی یا ریت کی ایک چٹکی اس کے منہ میں ڈال دیں۔ پھر وہ دانت نہیں پیسے گا۔ (حکیم آغا منصب علی) و (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) یہ شکایت اکثر کیڑوں سے ہوتی ہے۔ آپ اپنی لڑکی کو کسی معالج سے کیڑوں کی دوائی دلوائیے۔ پیٹ کے کیڑے خارج ہونے پر آرام ہو جائیگا۔ (ڈاکٹر عبد الغنی)

(۷۴) **فالج وغیرہ**:۔ (ا) آپ نے یہ نہ تحریر فرمایا کہ فالج بھی اچھا ہو گیا یا نہیں۔ اگر آپ صرف جسم کے جھن جھنانے کو فالج خیال کرتے ہیں تو یہ صحیح نہیں ہے۔ فالج سے یہ مراد ہوتی ہے کہ مفلوج عضو کی یا تو حس جاتی رہتی ہے یا حرکت یا دونوں چیزیں زائل ہو جاتی ہیں۔ اب خدا جانے کہ آپ کو فالج ہوا تھا یا نہیں ہوا تھا۔ اور اگر ہوا تھا تو اس سے شفا ہو گئی یا نہیں۔ آپ نے خارش کا ذکر کیا ہے لیکن خارش کا فالج سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ اپنی رائے کو دخل دیے بغیر کسی ہوشیار حکیم یا ڈاکٹر کو دکھائیے۔ اور اس کی ہدایتوں کے مطابق عمل کیجیے۔ جو کچھ حالات آپ نے لکھے ہیں انہیں پڑھ کر کوئی دوا تجویز نہیں کی جا سکتی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی) + (ب) کسی قابل طبیب کے پاس جا کر علاج کرائیے سوال و جواب میں وقت ضائع نہ کیجیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی) + (ج) معائنے کے بعد علاج کرانے کی ضرورت ہے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی) و (حکیم لالہ سری رام دوسانجھ) و (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری) و (حکیم آغا منصب علی) + (د) اکسیر فالج استعمال کرائیں۔ (حکیم ہمایوں) + (ہ) روغن موم اور روغن سرخ ہم وزن لے کر مالش کریں۔ معجون جوگ راج گوگل ۳ ماشے سوتے وقت نیم گرم پانی کے ساتھ کھا لیا کریں۔ دو تین مہینے بعد افاقہ ہوگا۔ (حکیم چندن لال سہگل)

دشمنِ جان امراض کی فہرست
کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں
مبتلا ہیں؟
بچوں کی بیماریاں
آنکھوں کی بیماریاں
امراضِ جگر و معدہ
سرعت انزال
ذیابیطس
پیچش
کمزوری عضو
بالوں کی بیماریاں
کمزوری دماغ
کمزوری اعضا بوجہ ضعف ہاضمہ
ضعفِ قلب
امراض مخصوصہ
ضعف جگر
ناصور
جریان
دمہ
سوزاک
آتشک
ضعف باہ
نامردی
نزلہ
اسقاطِ حمل
خرابی ایام
سیلانُ الرحم
امراض خون
احتلام
بے لذتی
دق وسل
کنٹھ مالا
پائیریا
تلّی
امراض مخصوصہ
گٹھیا
طاعون
جنون
اگر ایسا ہے
تو آیندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کر لیجیے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں۔ ماہرین فن اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں۔
انشاءاللہ آپ بھی اسی خادم ملک و فن دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہونگے۔ خادم مینیجر ہمدرد دواخانہ دہلی
شفاعت احمد
تحریر نمود ۳۹ء

درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہی کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بددیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا"

شہیدِ فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ بانی "ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی"

روغن اکسیر خنازیر (رجسٹرڈ)

یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہی نوّے فی صدی خنازیری مریض اس دوا سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہی۔ ترکیب استعمال، بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک مالش کریں اس کے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ قیمت فی شیشی جو ایک مریض کے لیے کافی ہی تین روپے

اکسیر شفا (رجسٹرڈ)

ہر قسم کے جنون کے لیے دنیا میں بہترین دوا ہی اسکے بے نظیر فوائد کو تسلیم کیا گیا ہی جنون کے عوارض میں بہت تخفیف ہو جاتی ہی جنون جو اختناق الرحم (بادِ گولہ) کی وجہ سے ہو اسکے لیے عجیب و غریب چیز ہی۔ اس دوا کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہی لیکن عام طور زیادہ سے زیادہ چالیس روز کا استعمال پورے فائدہ کے لیے کافی ہی۔ ترکیب استعمال، ایک قرص صبحکو شربت روح افزا ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں

فی قرص ۳ر

جوہری

امراض سوداوی مثلاً آتشک وگٹھیا وغیرہ کے لئے ایک کامیاب اور نفیس دوا ہی۔ آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کے لئے نہایت مفید ہی۔ رعشہ فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہی۔

ترکیب استعمال، یہ دوا کیپشول میں محفوظ ہی اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے۔

فی خوراک ۱ر

معجون مقوّی و مُمسک

یہ معجون قوت مردمی کے لیے حیرت انگیز ہی بے انتہا ممسک ہی پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہی۔ باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہی۔ دل عیش ونشاط کا مرکز بن جاتا ہی۔ ناکارہ اور عاقبت نا اندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہی۔

ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ)

الماس طلا

ہیرے کا مشہور اور بے نظیر طلا

یہ عجیب وغریب طلا ہی جس کے فوائد کا چرچہ عام ہی ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہی عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہی سست اور بے کار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں۔ کجی۔ لاغری کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے۔ اس کے چندروز استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہی۔

ترکیب استعمال:۔ ایک گولی کا ⅛ حصہ لعاب دہن میں گھس کر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں۔ اوپر سے پان باندھ دیں۔

دوران استعمال میں جماع سے قطعی پرہیز۔

قیمت فی گولی چار روپے (للعہ)

MUMSIK BENAZIR
ممسک بے نظیر
ممسک بینظیر
کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا ہے۔ اس دوا کے خواص اس قدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپکو آج تک کسی بے ضرر اور مفید دوا استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے۔ تو ممسک بے نظیر کا تجربہ کیجیے۔
ممسک بے نظیر ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے۔ قوت اور امساک کے متعلق جس قدر دوائیں اب موجود ہیں۔ ان میں اور ممسک بے نظیر میں یہ فرق ہے کہ ممسک بے نظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ ممسک بے نظیر نہایت قیمتی دواؤں سے مہینوں میں تیار کی جاتی ہے
مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی (۲ خوراک) تین روپیہ
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

یہ معجون فساد خون پھوڑے پھنسی کے لیے اکسیر ثابت ہوئی ہے چند ہی روز میں خون کو صاف کر کے بدن کو کندن بنا دیتی ہے دیرینہ سے دیرینہ امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہے۔ خارش کو رفع کرتی ہے۔ آتشک کے لیے نہایت مفید ہے زخموں کو خشک کر کے جان فرسا تکلیف سے نجات دیتی ہے گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی کامیاب تجربہ کیا گیا ہے۔ عجیب چیز ہے۔ قیمت فی ڈبہ دس تولہ ع۲ دو روپیہ آٹھ آنے + ترکیب استعمال - ۶ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص ۴ تولہ پانی میں ملا کر اس کے ساتھ استعمال کریں۔
ترش اور گرم اشیاء سے پرہیز ضروری ہے۔

عشبہ کے بے نظیر خواص طب قدیم و جدید میں مسلم ہیں۔ درحقیقت عشبہ امراض خون کی مفید ترین دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام سے بنایا گیا ہے اور اس میں دوسری مفید ادویہ شامل کر کے اس کے خواص میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہے۔ خون کو صاف کر کے بدن کی خارش اور پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہے، اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت کی شفابخشی ملاحظہ فرمائیں۔ ترکیب استعمال، چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت پانی میں ملا کر معجون مصفی خاص ۶ ماشہ کھا کر اوپر سے شربت پی لیں۔
ترش اور گرم اشیاء سے پرہیز۔ قیمت فی بوتل جو بیس روز کے لیے کافی ہے ع۲

مفصل شاندار باتصویر مع جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

SHARBAT AKSIR KHAS
Registred
شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ
یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے
خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے
غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے
بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی جو
دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ذوبانی
Zubani
تلی کے مریضوں کیلیے تندرستی کا پیغام
تلی کی تمام شکایات کیلئے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے
ہمدرد دواخانہ جن ادویات پر بجا ناز کر سکتا ہے۔ اُن میں یہ ایک دوا "ذوبانی" بھی ہے
خوبی یہ کہ مقدار خوراک بہت کم
اور فائدے حد سے زیادہ!
تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے
نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ پرچہ ترکیب ہمراہ دوا
تار کا پتہ ہمدرد دہلی
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

مفصل شاندار باتصویر معہ جنتری فہرست مفت طلب فرمایئے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے!

گزشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد

۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
کے متعلق میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ دواخانہ طب یونانی کا ایک مایۂ ناز دواخانہ ہے۔ مرکبات کی تیاری میں جس دیانتداری اور پابندی اصول دواسازی سے کام لیا جاتا ہے وہ مستحق مبارکباد ہے۔ میں ہمیشہ بوقت ضرورت ادویہ ہمدرد دواخانہ سے طلب کرتا ہوں۔ میں نے ہمیشہ ان کو قابل اطمینان پایا،
عالیجناب رئیس الحکماء نواب (حکمت جنگ) طبیب خاص اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ
PAICH
پیچ (رجسٹرڈ)
پیچش اور دستوں کے لئے مؤثر اور بے ضرر دوا کی عام ضرورت کو پیچ کی
ایجاد نے پورا کر دیا ہے۔ اس دوا کی ایک دو خوراک ہی پیچش کی تمام
تکلیفوں سے نجات دیتی ہے۔ دستوں کا سبب خواہ کچھ ہی ہو، ہر
موقع پر یہ دوا اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ معدہ اور آنتوں کو قوت
دینے والے اجزا بھی اس میں شامل ہیں۔ ہر گھر میں اس کا احتیاطاً ہونا
ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)
تار کا پتہ ہمدرد
ہمدرد دواخانہ دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰
MISALI
مثالی
احتلام جسم انسان کا نہایت خوفناک دشمن ہے۔ اس کے لئے "مثالی"
دنیا میں لاثانی دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس کو بے شمار تجربوں کے بعد
بہت ہی کاوش سے تیار کیا ہے۔ احتلام ایک دو خوراک ہی میں رک جاتا ہے طرفہ یہ
ہے کہ اعضائے تناسلی میں کسی قسم کا نقص پیدا نہیں کرتی بلکہ ان کو ایک حد تک
قوی بنا دیتی ہے۔ ایک مریض کے لئے مثالی کی ایک شیشی بالکل کافی ہے۔
قیمت فی شیشی چوبیس خوراک تین روپیہ (عہ)
مفصل فہرست مفت طلب فرمائیے
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰

طلاء مقوی خاص رجسٹرڈ

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطلب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جارہا ہے۔ لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین شٹائناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلاء کے اجزا اور اسکی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نسخہ سامنے آیا علم طب سے واقفیت رکھنے والے اصحاب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غدودی علاج بھی رہا ہے اسکے علاوہ عضو کی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہے۔

یہ طلاء قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہے خصوصاً جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضائے تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہے پھر انکی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلاء مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینے سے آزمایا جارہا ہے اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو صاحب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اغلام اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلا سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت فی شیشی آٹھ روپے۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوف عجیب رجسٹرڈ

جریان۔ احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصہ سے ایک ایسے کامیاب و زود اثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ الحمدللہ آج دو سال تک بے شمار تجربات کے بعد ہم سفوف عجیب کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا انکی کوئی اور صورت ہو ان میں بہر حال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضاء کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہے اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہے۔ اب یہ سفوف جریان، احتلام، سرعت انزال و رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلظت پیدا ہو جاتا ہے سفوف عجیب اس سے مبرا ہے۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ کم استطاعت مریض اس دوا کو استعمال کرکے فائدہ اٹھائیں اندازہ لگایا گیا ہے کہ دو سال کے عرصے میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہے یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے۔

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مسوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے۔ مسوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہے اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہے مسوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہے اور کچھ عرصہ کے استعمال سے مسے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہے۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

معجون حمل عنبری علویخانی

خواص۔ جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو ان کے لئے بہت مفید ہے تیسرے مہینے (حمل کے) سے اس کا استعمال شروع کیا جائے، پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہو گا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہے۔ عمدہ چیز ہے۔ ترکیب استعمال، ۵ ماشہ معجون، عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ قیمت فی سیر چالیس روپے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA, DELHI

BIRTH CONTROL NUMBER

This Special Number of the "Hamdard-i-Sehat" contains most useful, interesting, informative and educative articles regarding Birth-Control in its various aspects relating to the social, economical and moral advancement of the human race. In India the question of Birth-Control and family limitation is a much disputed question. An attempt has, therefore, been made to throw light on all the important subjects concerning Birth-Control and to collect informations from all available sources, both Indian and Foreign, as to the results of the present-day Birth-Control Movement. The history of Birth-Control, the description of the male and female organs of procreation, the stages of pregnancy, the effects of coition, the social, economical and religious sides of Birth-Control, the opinions of great men and famous experts of various countries, the different natural and artificial ways of Birth-Control, the tried prescriptions of many experienced doctors and physicians, and the results of various Birth-Control clinics and research laboratories, in fact all the phases of the subject have been provided and discussed in this number. Besides these valuable informations, a special chapter has been devoted to literary articles and poems, which has greatly enhanced its usefulness and interest. The illustrations and half-tone pictures form also a special and attractive feature.

Pages Over 288

PRICE

Ordinary Edition As. 8

Postage One Anna

Special Edition

As. 12

Editor: HAKIM H. ABDUL HAMEED
HAMDARD MANZIL

حفظ صحت اور طب کا
ماہوار مصوّر رسالہ
ہمدردِ صحت دہلی
بیادگار
شہید فن ہمدردِ خلائق حکیم حافظ عبدالمجید بانی دواخانہ ہمدرد
مرتبہ
حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی
فی پرچہ
چھ پیسے
مقامِ اشاعت: ہمدرد منزل دہلی
سالانہ
ایک روپیہ

جلد ۸　　　دسمبر ۱۹۳۹ء　　　نمبر ۶

فہرست مضامین

قیمت سالانہ ایک روپیہ　　ممالک غیر برما وغیرہ سے تین شلنگ　　فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

نوٹ:۔ خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ فرمائیں۔ "منیجر"

خان صاحب عبداللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھاپا اور ایچ ایچ محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا
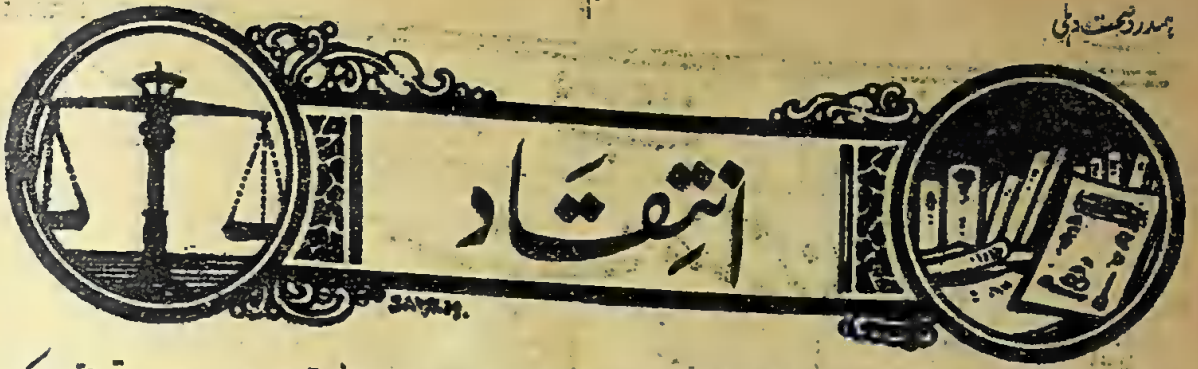
لوامع الشبریہ فی امراض البشریہ سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت ۶۰۰ صفحے قیمت چار روپے، رعایتی قیمت ایک مہینے کے لیے دو روپے آٹھ آنے۔ پتہ: منیجر صاحب دار الکتب رفیق الصحت (متعلقہ الطبیب) بیرون موچی دروازہ، لاہور۔

کتاب لوامع الشبریہ دور آخر کے ایک فاضل طبیب حسین بن عبد اللہ الحسنی الشہیر بہ شبر کاظمی کی تالیف ہے۔ افسوس ہے کہ ہمیں کسی ذریعے سے اس طبیب کے زمانۂ حیات کا صحیح صحیح علم نہیں ہے۔ لیکن قرائن اور قیاسات سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ عجمی طبیب سوا دو سو سال پہلے ہندوستان میں تھا۔ یہیں اس نے طبی تعلیم و تربیت حاصل کی اور یہیں یہ کتاب اپنی یادگار چھوڑی۔ آج سے ٹھیک ایک صدی پہلے سنہ ۱۲۴۹ھ میں یہ کتاب کسی مطبع میں چھاپی گئی۔ اس کے بعد یہ ایسی گوشۂ گم نامی میں رہی کہ عوام تو کیا خواص کو بھی مؤلف کی شخصیت اور اس کی تالیف کا علم نہ تھا۔

طبی دنیا کو عموماً اور مجربات کے متلاشیوں کو خصوصاً جناب حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر صاحب چاند پوری کا شکر گزار رہنا پڑے گا کہ ان کی سعی اور اہتمام سے طب کی یہ نایاب کتاب اُردو زبان میں منتقل ہو گئی ہے اور اب وہ ہر شائق کی دست رس میں ہے۔

"لوامع الشبریہ فی امراض البشریہ" یقیناً کوئی معمولی مجموعۂ مجربات نہیں ہے، بلکہ وہ معالجات پر ایک اہم تالیف ہے اور اس کے ہر ہر صفحے سے مؤلف کے طبی انہماک اور تلاش و جستجو کا پتہ چلتا ہے۔ کتاب ابجد، ہوز کی ترتیب کے ۲۰ بابوں، ۱۴۰ فصلوں اور ۲۵۰۶ مجربات پر مشتمل ہے۔ اگرچہ مؤلف کا مقصدِ تالیف مجرب نسخوں کو جمع کرنا ہی ہے، لیکن اس نے کتاب کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے لیے امراض کے ناموں کے صحیح تلفظ، ان کی تعریف، اسباب، علامات، تشخیصی رموز اور اصول علاج پر بھی جامع کلمات سپرد قلم کیے ہیں۔ معالجات میں بھی اس نے صرف مجرب نسخے لکھنے پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ اکثر فوری تدبیریں اور مناسب ہدایتیں بھی لکھی ہیں۔ مجربات کے مؤثر اور مفید ہونے کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کتاب کی ایک فصل "وبا" کا ترجمہ جب اپریل سنہ ۳۶ء کے "ہمدرد صحت" میں شائع ہوا تو بہت سے خطوط اس کے مجربات کی تعریف میں آئے تھے اور مترجم صاحب سے کتاب کا مکمل ترجمہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ چنانچہ موصوف نے کمر ہمت باندھی اور آخر کار اس کا ترجمہ کر کے چھوڑا۔

ترجمے کی مشکلات کے متعلق مترجم صاحب نے مقدمے میں جو کچھ لکھا ہے اس کی تصدیق آسانی سے وہی لوگ کر سکتے ہیں جو ترجمہ اور تالیف کے کاموں کا ذاتی تجربہ رکھتے ہیں۔ اور یہ ترجمہ بھی کسی معمولی ادبی یا تاریخی کتاب کا ترجمہ نہ تھا بلکہ ایک ایسی فنی کتاب تھی جس کا ایسا ترجمہ کرنا مقصود تھا جو نہ صرف ادبی حیثیت سے سلیس اور قابلِ قبول ہو بلکہ جو موجودہ اصحاب فن کو بھی مشکلات میں مبتلا نہ رکھے۔

بہرحال ترجمہ ہوا اور خوب ہوا۔ مترجم نے ہر مشکل کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ خطِ رموزی کی گتھیاں، نسخوں کی پیچیدہ ترکیبیں، عبارت کی الجھنیں، دواؤں کے ہفت زبانی نام اور خود مختلف دواؤں کے ناموں کے اختلافات، یہ سب چیزیں مل ملا کر خاصی ہمت شکن ہو سکتی ہیں، لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ کوثر صاحب ان سب سے اچھی طرح نبٹے ہیں۔ غرض ہر لحاظ سے یہ ترجمہ کام یاب ہے۔

اصل کتاب میں ابجد ہوز کی معمولہ ترتیب کے علاوہ اور کوئی سہولت پڑھنے والے کے لیے موجود نہیں ہے لیکن مترجم نے اس میں بعض ضمیمے لگا کر بہت سی مشکلیں کم کر دی ہیں۔ ایک فہرست مضامین خود مؤلف کی ترتیب کے مطابق شامل کر دی ہے۔ اس کے علاوہ دو ضمیموں میں سے ایک ضمیمے سے پڑھنے والے امراض اور ان کے علاج کی صفحے وار تفصیل معلوم کر سکتے ہیں، اور دوسرا ضمیمہ مرکب دواؤں کے نام اور ان کے نسخے نکالنے میں مدد دیتا ہے۔ اوزان کا ضمیمہ، نسخوں کی تصدیق و تکذیب کا ضمیمہ اور آرا، وغیرہ کے ضمیمے بھی اپنی جگہ ضروری اور مفید ہیں۔

بہرحال کتاب "لوامع الشبریہ فی امراض البشریہ" ہماری زبان کے طبّی ذخیرے میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہے۔ اور اس کے لیے جہاں اس کے فاضل مترجم مبارک باد کے مستحق ہیں وہاں اس کے ناشر جناب حکیم محمد شریف صاحب ایڈیٹر رسالہ "الطبیب" ہمارے دلی شکریے کے سزاوار ہیں کہ ان کی بلند ہمّتی کی بدولت یہ کتاب ہمارے سامنے موجود ہے۔

کتاب کا کاغذ سفید اور چکنا ہے۔ کتابت اور طباعت عمدہ ہے۔ قیمت بھی چار روپے کتاب کی اہمیت کے لحاظ سے زیادہ نہیں ہے لیکن ڈھائی روپے کے رعایتی اعلان کے بعد ہمارا خیال ہے کہ کتاب ارزاں ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ اس اعلان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھایا جائیگا اور کسی طبیب کا مطب اس اہم طبّی کتاب سے خالی نہ رہے گا۔

پائیریا

سائز ۱۸×۲۲/۸، ضخامت ۹۶ صفحے، قیمت بارہ آنے۔ پتہ: دفتر جمعیۃ الاطبا، قرول باغ، دہلی۔

پائیریا کے نام سے جناب حکیم مولوی عبدالحفیظ صاحب پروفیسر طبیہ کالج دہلی نے یہ ایک مفید رسالہ تالیف فرمایا ہے۔ اس میں تقریباً چالیس عنوانوں سے اس مرض کے متعلق ضروری معلومات جمع کی ہیں۔ دانتوں کی تشریح، پائیریا کی حقیقت، اس کے اسباب سابقہ اور واصلہ، علامتیں، تشخیص، انجام اور حفظ ماتقدم کی تفصیلات کے لیے ۳۲ صفحے وقف کرنے کے بعد اس مرض کے علاج کی طرف مؤلف نے توجّہ کی ہے اور ۶۴ صفحوں میں تقریباً وہ تمام تفصیلات جمع کردی ہیں جن کا جاننا ہر معالج کے لیے ضروری ہے۔ مؤلف نے معالجات میں نہ صرف طبِ قدیم کی ترجمانی کی ہے بلکہ ویدک اور ڈاکٹری وغیرہ دوسرے طریقہ ہائے علاج کو بھی کشادہ دلی سے جگہ دی ہے۔

پائیریا کا مرض اب اس قدر عام ہوتا چلا جارہا ہے کہ اس کی روک تھام کی ضرورت قطعی طور پر صحت عامّہ کے کام کرنے والوں کے سامنے ہے۔ حکیم عبدالحفیظ صاحب کا یہ مفید رسالہ نہ صرف طبیبوں کے مطالعہ کے قابل ہے بلکہ ان لوگوں کے پاس بھی رہنے کی چیز ہے جو دانتوں کے مختلف امراض میں مبتلا ہوں اور پائیریا میں مبتلا ہوجانے کا میلان رکھتے ہوں۔ مبتلائے مرض لوگوں کو تو اس کی ہدایات سے یقیناً بڑا فائدہ پہنچے گا۔

رسالے کی ترتیب اچھی ہے کتابت طباعت اور کاغذ وغیرہ مناسب ہے۔

تحقیق الادویہ

سائز ۱۸×۲۲/۸، ضخامت ۱۵۲ صفحے، قیمت ایک روپیہ۔

پتہ:- ناظم صاحب رسالہ مشیر الاطبا، دل محمد روڈ، لاہور۔

"تحقیق الادویہ" درصل رسالہ مشیر الاطبا کا خاص نمبر ہے، جسے ادارۂ مشیر الاطبا نے زبدۃ الحکما حکیم محمد حسن صاحب قرشی پرنسپل طبیہ کالج، لاہور، کی نگرانی میں ترتیب دیا ہے۔ موضوع کا مقصد یہ ہے کہ پُرانی دواؤں کے نئے تجربات کرکے ہر دوا کے منافع اور فوائد متعین کیے جائیں۔ اور اُن بوٹیوں کے خواص کی بھی تحقیق کی جائے جو ہماری کتب مفردات میں تو نہیں ہیں لیکن ہندوستان میں پائی جاتی ہیں۔ اسی مقصد کے مطابق اس اشاعت میں تقریباً ساٹھ دواؤں کے مختلف نام، ماہیت وشناخت، افعال وخواص، کیمیاوی اجزا، مخصوص اثرات، اور جدید وقدیم استعمالات کے ساتھ کہیں کہیں اُن کے مرکّبات کی تفصیلات جمع کی گئی ہیں۔ دوائیں تقریباً سب وہی ہیں جو ہماری کتب مفردات میں ملتی ہیں، البتہ جدید تجربات کے ضمن میں بعض مقامات پر مفید اور کارآمد معلومات پیش کی گئی ہیں۔ بہرحال یہ اشاعت خاص دلچسپ بھی ہے اور مفید بھی۔ اور اس میں شک نہیں کہ یہ اُس اہم اور ضروری کام کی داغ بیل ہے جس کی حسن وخوبی سے انجام دہی کے بغیر ہماری قدیم طب کی کماحقہ حفاظت نہیں ہوسکتی۔ شائقین یہ اشاعت خاص اوپر کے پتے سے منگا سکتے ہیں۔

مشرقی جنتری ۱۹۴۰ء

سائز ۲۲×۲۹، ضخامت ۸۰ صفحے، قیمت تین آنے معہ محصول ڈاک اور سو اچھوپ روپے سینکڑہ تاجران کتب کے لیے علاوہ محصول۔

پتہ: مینیجر صاحب مشرقی جنتری، شیدی پورہ، قرول باغ، دہلی۔ ہماری زبان کی ان چند جنتریوں میں، جو عوام وخواص دونوں طبقوں میں مقبول ہیں، ایک مشرقی جنتری بھی ہے۔ اس کے مؤلف جناب حکیم مولوی محمد ظہیر علی صاحب ایڈیٹر رسالہ "تن درستی" اس کی ترتیب میں بڑا اہتمام کرتے ہیں۔ مضامین کی عمدگی میں تو مشرقی جنتری کا مقابلہ شاید ہی ہماری زبان کی کوئی اور جنتری کرسکے۔ خالص جنتری کے صفحے بھی بڑی محنت سے مرتب کیے گئے ہیں۔ کتابت اور طباعت کے لحاظ سے یہ جنتری عام جنتریوں سے بہت ممتاز ہے۔ غرض یہ جنتری نہ صرف عام شائقین کے لیے مفید اور کارآمد ہے بلکہ کتابوں کے تاجر بھی اس کی فروخت سے کافی فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔ مینیجر صاحب مشرقی جنتری نے کاغذ کی گرانی کے اس زمانے میں بھی قیمت میں کوئی اضافہ نہیں کیا ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ یہ جنتری بہت زیادہ مقبول ہوگی۔

نظامیہ صدر شفاخانے کا افتتاح

۱۹ نومبر ۱۹۳۹ء مطابق ۶ شوال المکرم کو اعلیٰ حضرت سلطان العلوم میر سر عثمان علی خاں بہادر خلد اللہ ملکہ شہر یار دکن و برار نے بنفس نفیس نظامیہ صدر شفاخانے کا افتتاح فرمایا۔ یہ تقریب طب یونانی کے لیے بجا طور پر فخر و مباہات کی تقریب تھی۔ ہم ذیل میں اس سپاس نامے کو نقل کرتے ہیں جو اعلیٰ حضرت کی خدمت میں ناظم سررشتہ طبابت جناب حکیم محمد مقصود علی خاں صاحب نے اس موقع پر پیش کیا:

جہاں پناہ!

آج کا دن وہ مبارک دن ہے جس پر صرف سررشتۂ طبابت یونانی ہی کو ناز نہیں ہے، بلکہ طب یونانی کے ان اکابر کی حکیمانہ روحیں بھی جنھوں نے اس فن کی تخلیق کی تھی اپنی اس خوش نصیبی پر فخر کرتی ہوں گی کہ دکن کے سلطان العلوم والحکمۃ بنفس نفیس "نظامیہ صدر شفاخانے" کے افتتاح کے لیے رونق افروز ہوئے ہیں اور طب یونانی کی تاریخ میں ایک ایسے نئے باب کا اضافہ فرما رہے ہیں جو اطبائے یونانی کے لیے ہمیشہ سرمایۂ افتخار رہے گا۔

جہاں پناہ نے طبِ یونانی کے فنی اور علمی شعبوں کی جیسی سرپرستی فرمائی ہے اور ان کے احیاء میں جس مسیحائی کا اظہار فرمایا جا رہا ہے اس کے لحاظ سے اس سررشتے کی تاریخ کا ایک سرسری خاکہ سمع ہمایونی تک پہنچانے کی عزت حاصل کی جاتی ہے۔ ۱۳۰۰ف میں بلا امتیازِ مذہب و ملت ایک محضر مدار المہام وقت (نواب سر آسماں جاہ مرحوم) کی خدمت میں پیش ہوا تھا جس پر رعایا و برایائے حیدر آباد نے اس قدر دستخط کیے تھے کہ اس سے قبل ایسا کوئی محضر پیش نہیں ہوا تھا۔ یہ متحدہ آواز اس لیے بلند کی گئی تھی کہ ملک کی آب و ہوا اور نیز طب یونانی کے آسان اور مناسب حال طریقۂ علاج کے لحاظ سے حکومت سرکار عالی اپنا دستِ کرم طب یونانی کی طرف بڑھائے اور اس قدیم فن کی سرپرستی سے رعایا کے درد کا درماں تجویز کرے اور یونانی طریقۂ علاج کے دواخانے کھول کر غریب اور امیر کو ایک سطح پر فائدہ اُٹھانے کا موقع مرحمت فرمائے۔ اگرچہ اس عہد میں خانگی مطب کرنے والوں کی کمی نہ تھی اور بارگاہِ سلطانی تک رسائی رکھنے والے اطبا بھی موجود تھے اور سلاطین آصفیہ حسبِ لیاقت ان کی قدر و منزلت بھی فرماتے تھے لیکن سرکاری طور پر نہ کوئی مدرسہ تھا اور نہ دواخانہ۔ اس لیے سر آسماں جاہ مرحوم نے اس درخواست کو بارگاہِ سلطانی میں اپنی تائید کے ساتھ پیش فرما دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت غفران مکان نے، جو اطبائے یونانی کی سرپرستی اور قدر دانی فرمانے میں اس وقت کے لحاظ سے مشہور آفاق تھے، سررشتۂ طبابت یونانی کے قیام کی منظوری عطا فرمائی اور اس طرح بلدہ میں ایک صدر شفاخانہ دو تحت کے دواخانے ایک مدرسہ طبیہ ایک مخزن ادویہ قائم کیا گیا اور ایک طبیب کو گرانٹ بھی مرحمت ہوا۔ مگر ان سب کے مجموعی مصارف دو ہزار روپے ماہانہ سے زائد نہیں ہوئے۔

دو تین سال کے بعد ایک مطب لوکل فنڈ کی آمدنی سے اورنگ آباد میں قائم کیا گیا اور اس سررشتے کی باگ ایک مجلس انتظامی کے ہاتھوں میں دے دی گئی جس میں علاوہ عہدے داروں کے شہر کے معززین، ساہوکار اور خوش باش حضرات بھی ارکان کی حیثیت سے منتخب کیے گئے تھے اور مدار المہامِ وقت نے اس مجلس کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ "نیم حکیم خطرۂ جان اطبا کا انسداد کرے۔ عمدہ ادویہ کی فراہمی کا انتظام کرے اور مثل انگریزی ہسپتالوں کے یونانی دواخانوں میں بھی مریضوں کی سکونت کا انتظام پبلک کی امداد و اعانت سے کرے۔" مگر اس کے باوجود یہ سررشتہ کس مپرسی کی حالت میں صرف اپنی وضع نباہتا رہا اور اگر کوئی تغیر ہوا تو صرف اس قدر کہ مجلس انتظامی کی بجائے افسر الاطبا کو اس کا ذمے دار کر دیا گیا۔ البتہ بیس سال کی طویل مدت میں صرف اس قدر اضافہ اور ہوا کہ ایک گرانٹ کی بجائے، گرانٹ اطبائے بلدہ کو دئے گئے اور اضلاع میں لوکل فنڈ کی مدد سے دواخانے کھولے گئے۔

لیکن یہ ہونہار بچہ آغوشِ طفلی میں اس "عہد شباب" کا منتظر تھا جو حضرت اقدس و اعلیٰ کی تخت نشینی کے بعد آنے والا تھا۔ ابتدائے تخت نشینی ۱۳۲۲ف سے اس سررشتے کی نشاۃ ثانی شروع ہوئی اور شہر میں بجائے تین دواخانوں کے دس دواخانے کھولے گئے۔ اور سات کی جگہ اکیس گرانٹ اطبائے یونانی کو عطا ہوئے۔ اضلاع میں بھی تین چار دواخانوں کی جگہ ۷ دواخانے کھولے گئے اور ۲۰ گرانٹ مرحمت ہوئے۔ ۱۳۳۱ف میں مدرسہ طبیہ کی بھی اصلاح کی گئی اور بجائے دو مدرسین کے چار مدرس اور ۵ لکچراروں کی منظوری دی گئی۔ طلبا کے لیے وظائف اور خریداری کتب کے سلسلے میں بھی معقول رقم منظور ہوئی۔

۱۳۳۶ف تک تو یہی حالت رہی اور سررشتہ آہستہ آہستہ توجہات شاہانہ سے مستقل ارتفاع کی منزلیں طے کرتا رہا تا آنکہ وہ فرامین

مبارک صادر ہوئے جنہوں نے سررشتے کی قسمت کا پانسہ پلٹ دیا اور طبی دنیا میں ایک لہر دوڑا دی۔ ایک فرمان مبارک میں تو سررشتے کی ترقی و تکمیل کے متعلق تجاویز پیش کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور دوسرے میں "عثمانیہ ہسپتال" کے مماثل دواخانے کی تعمیر کے لیے ارشاد ہوا تھا۔

۱۳۳۶ف سے ۱۳۴۷ف تک کا زمانہ سررشتے کے نظم و ترتیب کی تجاویز میں گزرا۔ بیرونِ ملک سے مبصر اطبائے یونانی کو دعوتِ نظر دی گئی۔ وہ آئے اور انہوں نے گہرے مطالعے اور چھان بین کے بعد متفقہ طور پر ایک اسکیم مرتب کی اور معتمد طبابت کی تائید و ہمدردی کے ساتھ سررشتہ فینانس نے کافی غور و خوص کے بعد جن تجاویز سے اتفاق کیا اس کی معزز کونسل نے توثیق کی اور اپنی سفارش کے ساتھ بارگاہ جہاں پناہی میں پیش کر دیا جس پر وہ فرمان مبارک مرتبہ ۲۷ رجادی الآخر ۱۳۵۷ھ ہجری شرف صدور لایا جس نے طبِ یونانی کے مردہ جسم میں جان ڈال دی۔ چوں کہ تنظیم جدید میں "صدر شفاخانہ اقامتی" کا قیام بھی شامل ہے اسی لیے اس (اقامت خانہ مرضا) کا افتتاح آج حضور پرنور فرما رہے ہیں۔

اس شفاخانے میں سر دست ۵۰ مریضوں کی سکونت کا انتظام منظور فرمایا گیا ہے اس کے علاوہ دس کمرے ادا کنندہ مریضوں کے واسطے مخصوص رکھے گئے ہیں۔ اس شفاخانے کا طریقہ نگرانی وہی ہوگا جو عثمانیہ ہسپتال میں ہے مگر طریقۂ علاج وہ ہوگا جو ہم نے فن طب یونانی سے ورثے میں پایا ہے۔ اس دواخانے کی عمارت میں ۲۰۰ مریضوں کے رکھنے کی باسانی گنجائش ہے۔ اور اگر برآمدوں کو بھی عند الضرورت کام میں لایا جائے تو ۳۰۰ تک مریض رہ سکتے ہیں۔ اگر شفاخانے کے قیام کے نتائج زمانۂ مستقبل میں خوش گوار ثابت ہوئے تو ہم خدمت گزارانِ طبِ یونانی کو اس کی امید ہے کہ حضرت اقدس واعلیٰ جو اپنی رعایا کے درد و دکھ کے سب سے بڑے طبیب ہیں بہ تدریج ۲۰۰ مریضوں کے رکھنے کی منظوری بھی عطا فرما دیں گے۔

حضرت سلطان الحکمۃ! طبیب جہاں بنتے ہیں اس مدرسہ طبیہ کو کالج کی حد تک ترقی دی گئی ہے اور بندگان اقدس واعلیٰ نے اس کالج کا نام "نظامیہ طبی کالج" تجویز فرما کر کالج کو حیات ابدی عطا فرما دی ہے۔

اس کالج میں ہندوستان کے وہ فاضل اطبا طب کا درس دیں گے جو اپنی ماہرانہ بصیرت کے لحاظ سے ہندوستان میں فرد فرید کا درجہ رکھتے ہیں جو اطبا کو علمی تجربہ کرائیں گے اور جدید طب سے بھی روشناس کراتے رہیں گے تاکہ طلبہ جدید مسائل و نظریات سے واقف ہو کر طبِ یونانی کی بنیادی خصوصیات کو ابھاریں اور جدید سائنس کے مقابلے میں پیش کرنے کی اہلیت حاصل کریں۔ اس لیے صدر شفاخانے کے وارڈ بھی ان سے متعلق کر دیے گئے ہیں۔

ذریعۂ تعلیم اُردو زبان رہے گی جو ہماری ملکی اور مادری زبان ہے لیکن درجۂ اعلیٰ میں عربی زبان اور مشرقی علوم سے واقف ہونا ضروری ہوگا تاکہ طلبۂ طبِ یونانی کے عظیم الشان لاثانی ذخیرے سے فائدہ اٹھانے کے قابل ہو سکیں۔ اس کے علاوہ سررشتۂ طبابت یونانی کی یہ بھی خواہش ہے کہ اس کالج کے وقار کو قائم رکھنے کے لیے اس کا الحاق جامعہ عثمانیہ سے بھی ہو جائے جس کی تحریک کر دی گئی ہے۔ کالج کا جو نصاب مقرر کیا گیا ہے اور درس کے لیے جن فاضل اطبا کی خدمات حاصل کی گئی ہیں ان کے لحاظ سے نہ صرف یہ اُمید بجا ہے کہ اس کالج کے سند یافتہ ملک کے طول و عرض میں پھیل کر طبِ یونانی کی عزت رفتہ کی تجدید اور اس کی ترقی کا باعث ہوں گے بلکہ یہ اُمید بھی ہے کہ اس نصاب کی تقلید ہندوستان کے دوسرے کالجوں میں بھی کی جائے گی۔ تنظیم جدید کے مصارف کا ایک مختصر خاکہ ذیل میں پیش کرنے کی عزت حاصل کی جاتی ہے۔

مدِ شاہی سے ۱۳۴۷ف میں اس سررشتے کے مصارف ۱،۶۹،۷۴۰ روپے ہوئے تھے لیکن تنظیم جدید کے بعد اس کے مصارف ۳،۳۳،۸۳۲ روپے ہو گئے۔ اسی طرح لوکل فنڈ سے ۱۳۴۷ف کے مصارف مندرجہ موازنہ ۱،۹۲،۶۹۵ روپے اور ۱۳۴۸ف میں ۱،۸۹،۳۲۹ روپے ہوئے۔

لوکل فنڈ کی آمدنی کی تقسیم کے ضمن میں اس کا اظہار بھی ضروری ہے کہ شاید اس سلسلے میں آئندہ سررشتۂ طبابت یونانی کو کوئی نقصان پہنچے مگر سررشتہ کو حضرت اقدس واعلیٰ کی حکومت سے کامل توقع ہے کہ کسی حالت میں بھی اس سررشتے کا کوئی ایسا نقصان گوارا نہ فرمایا جائے گا جو اس کی ضروریات میں ادنیٰ رکاوٹ پیدا کر سکے۔

سمعِ ہمایونی پر اگر بار نہ ہو تو یہ جان نثار دواخانجات یونانی کے مرجوعہ کے سالانہ اعداد و شمار پیش کرے۔ (بقیہ مضمون ص ۱۲ پر)

اور صحت بخش خوراک کا مسئلہ

بچّوں کو دودھ پلانے کے غیر قدرتی طریقے

(بہ سلسلہ ماہ نومبر ۱۹۳۹ء)

اگر ماں کے دودھ کی کمی ہو تو اور طریقوں سے دودھ مہیّا کرنا چاہیئے۔ اور اس میں مناسب تبدیلی کر لینی چاہیئے۔ بعض اوقات ماں کا دودھ بالکل نہیں ہوتا۔ اس حالت میں بچہ "بوتل" پر ہی پرورش پاتا ہے۔ گائے کا دودھ اکثر بچّوں کو ماں کے دودھ کی بجائے دیا جاتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ گائے کے دودھ میں ماں کے دودھ کے قریب قریب کیلوریز ہوتے ہیں۔ اس کے بعد بکری کے دودھ کا نمبر ہے۔ بھینس کا دودھ بہت طاقت ور ہوتا ہے۔ کیوں کہ اس میں چربی زیادہ ہوتی ہے اور کم از کم ۳۰ کیلوریز فی اونس نکلتی ہے۔

بہر حال دودھ کسی قسم کا بھی دیا جائے (سوائے ماں کے دودھ کے) اس میں صاف نتھرا ہوا میٹھا پانی ضرور ملانا چاہیئے۔ گائے، بکری اور بھینس کے دودھ میں انسان کے دودھ کے مقابلے میں پروٹینز (لحمی اجزا) زیادہ ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حیوانوں کے بچّے اس سے بہت جلدی نشوونما پاتے ہیں۔ مگر پروٹینز کی اتنی مقدار انسانی بچّے ہضم نہیں کر سکتے۔ اسی لیے اسے پانی ملا کر کم کیا جاتا ہے۔ پانی ملانے سے اس کے پروٹینز ماں کے دودھ کے پروٹینز کی مقدار کے برابر ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک نکتہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ماں کے دودھ میں جو قدرتی شکر (لیکٹوز) ہوتی ہے وہ دوسرے دودھ پلانے والے جانوروں کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے اور جب ان حیوانات کے دودھ میں پانی ملا دیا جائے تو شکر کی مقدار اور بھی کم ہو جاتی ہے۔ اس کمی کو دور کرنے کے لیے حیوانوں کے دودھ میں عام شکر ملا کر بچّوں کو دیتے ہیں۔

اگر بچّے کی عمر دو تین ہی دن کی ہو تو دو حصّے پانی اور ایک حصّہ دودھ کا تناسب رکھنا چاہیئے۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ پانی کی مقدار کم کرتے رہنا چاہیئے اور ایک ہفتے کے بعد پانی اور دودھ کو برابر کر دینا چاہیئے۔ چھ مہینے کی عمر میں بچّے کو خالص دودھ دے دینا چاہیئے۔ پہلے ہفتے میں شکر کی مقدار چائے کے ایک چمچے بھر (۶ گرام کے قریب) ہونی چاہیئے اور ۶ مہینے کے اندر اندر اسے چار چمچوں (۲۴ گرام کے برابر) تک بڑھا دینی چاہیئے

پیدائش کے ابتدائی چار پانچ روز کے دوران میں دن میں تین چار دفعہ دودھ پلانا چاہیئے۔ اس کے بعد سے پہلے مہینے کے آخر تک ۶ دفعہ تک اس رفتار کو بڑھا دینا چاہیئے۔ اس کے بعد اسے گھٹا کر ۵ دفعہ کر دینا چاہیئے اور قریب قریب پہلے سال کے آخر تک یہی رفتار قائم رکھنی چاہیئے۔

یہ بھی ضروری ہے کہ جن برتنوں میں دودھ اُبالا جائے وہ پہلے خود اُبال کر صاف کر لیے جائیں اور کوئی "غیر قدرتی دودھ" بغیر کھولائے بچّے کو نہ دیا جائے۔

حیاتین اور معدنی نمکیات دوسرے مہینے کے بعد سے حیاتین "ج" بچّے کو ملنی چاہیئے۔ مقدار ۵ ملی گرام روزانہ سے آگے نہیں بڑھانی چاہیئے۔ دس سی۔سی (چائے کے ڈھائی چمچوں بھر) نارنگی یا ٹماٹر کا رس بالعموم اس ضرورت کو پورا کر دیتا ہے۔ ان دونوں پھلوں کے علاوہ پپیتے اور آم کے رس بھی اس مقصد کو پورا کر سکتے ہیں۔

اگر بچہ تن درست ماں یا گائے کا عمدہ دودھ پی رہا ہے تو اسے حیاتین الف کی مزید مقدار دینے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے۔ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ دو قطرے روزانہ ۱۵ دن تک مچھلی کا تیل دینا چاہیئے۔ دوسرے مہینے کے آخر تک ایک چائے کے چمچے بھر تک یہ مقدار بڑھا دینی چاہیئے۔ مچھلی کے تیل میں حیاتین ج ہوتی ہے۔ ہندوستان میں سورج کی روشنی سے بھی یہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ شمالی ہندوستان میں بچوں کی ہڈیاں ٹیڑھی ہونے کا مرض عام ہے۔ اس کے انسداد کے لیے تازہ ہوا، کھلی دھوپ اور مچھلی کے تیل کی سفارش کی جاتی ہے۔ شیرخوار بچوں کی خوراک میں حیاتین ج کا ہونا بہت ضروری ہے۔

وقت سے پہلے پیدا ہونے والے اور کمزور اور ناتواں بچوں کی خوراک میں فولاد شامل کرنے کے بہت سے ذرائع ہیں۔ جن بچوں کو ۹ مہینے تک مسلسل بلا اور کسی خوراک کے صرف دودھ پر پالا جائے تو ان کو کمی خون کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اسے دور کرنے کے لیے فولاد مختلف طریقوں سے کھلانا چاہیئے۔

دودھ کی قسمیں —— بچوں کی خاص غذائیں بہت سے ملکوں میں ڈبے کا دودھ ماں اور گائے کے دودھ کی بجائے پلانے کا رواج ہے جسے محفوظ کیا ہوا دودھ اور "بچوں کی غذا" (انفینٹ فوڈ) کہا جاتا ہے۔ ہندوستان میں ڈبے کا دودھ صرف امیر آدمیوں تک محدود ہے۔ لیکن غریب آدمیوں کو بھی بچوں کے لیے اس قسم کی "خوراکیں" خریدتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ اس لیے جو لوگ بچوں کی خوراکوں کے انتظام میں لگے ہوئے ہوں انہیں اس قسم کی بنی ہوئی چیزوں کی حقیقت اور ان کی قدر و قیمت کا اچھی طرح اندازہ ہونا چاہیئے۔

اڑا ہوا دودھ جس دودھ کو کسی محفوظ برتن میں بھر کر اس طرح پکایا جائے کہ اس کا پانی اُڑ جائے اور بکٹیریا بالکل مر جائیں تو اسے اُڑا ہوا دودھ کہتے ہیں۔

ایسے دودھ کو گاڑھا دودھ اور پھیکا جما ہوا دودھ بھی کہتے ہیں۔ یہ معمولی دودھ سے دوگنی قوت کے انداز کا ہوتا ہے۔ اس میں پانی ملانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچوں کی خوراک میں یہ دودھ شامل کیا جا سکتا ہے۔ اس قسم کے دودھ میں حیاتین ج بنانے کے دوران میں ضائع ہو جاتی ہے اس لیے جو بچے صرف دودھ پر پرورش پا رہے ہوں انہیں حیاتین ج کسی نہ کسی طرح دی جانی چاہیئے۔ پھلوں کا رس یہ کمی اچھی طرح پوری کر سکتا ہے۔ گائے کے ملاوٹی دودھ یا کمزور گایوں کے تازہ دودھ کے مقابلے میں عمدہ قسم کے دودھ سے "بنے ہوئے دودھ" کو طاقت کے اعتبار سے ترجیح دی جا سکتی ہے۔

میٹھا جما ہوا دودھ جس طرح "اڑایا ہوا دودھ" بنایا جاتا ہے اس طرح منجمد (کنڈینسڈ) دودھ بنتا ہے۔ اُسے کم درجۂ حرارت پر پکایا جاتا ہے۔ بنانے کے دوران میں گنے کے رس کی خاصی مقدار اس میں ملائی جاتی ہے۔ اس قسم کے تیار دودھ میں ۲۰ فی صدی کے قریب گنے کی شکر ملی ہوئی ہوتی ہے۔ میٹھے منجمد دودھ کی دودھ پیتے بچوں کے لیے سفارش نہیں کی جا سکتی۔ شکر کی زیادتی کے باعث چربی، نمکوں اور پروٹینز (لحمی اجزا) کی اس میں کمی ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ مٹھاس کی زیادتی کے باعث آنتوں میں گڑبڑ اور پیٹ کی دوسری خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

دودھ سفوف کی شکل میں یہ گائے کا دودھ ہوتا ہے جسے مختلف صنعتی طریقوں سے نہایت شدید درجۂ حرارت کے ذریعے اس طرح اُڑایا جاتا ہے کہ آخر میں دودھ خشک ہو کر سفوف جیسی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس سفوف میں اگر آٹھ حصے پانی ملایا جائے تو بچوں کو یہ غذا دی جا سکتی ہے۔ بعض دودھوں کو "ماں کے دودھ جیسا" کہہ کر اکثر کارخانے فروخت کر رہے ہیں۔ بہرحال کوشش اس بات کی کرنی چاہیئے کہ حیاتین ج کی مقدار بچے کو مسلسل مہیا ہوتی رہے خصوصاً جب کہ بچہ خشک دودھ کی خوراک پر ہی پرورش پا رہا ہو۔

یہ خشک دودھ کئی قسم کا ہوتا ہے۔ بڑھیا دودھ وہ ہے جو مکھن اور ملائی والے عمدہ دودھ سے تیار کیا گیا ہو۔ بازار میں جو معمولی قسم کا خشک دودھ ملتا ہے وہ عموماً ناقص دودھ سے بنایا جاتا ہے۔ مکھن نکالے ہوئے دودھ پر کسی بچے کی پرورش نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ صرف اس پر بچے کو پالنا اسے حیاتین (ا) سے محروم کرنا ہے جس سے آنکھوں کا ایک مرض (رین نسیج القرنیہ) پیدا ہو جاتا ہے اور بینائی بھی جاتی رہتی ہے۔ اگر میٹھا مکھن نکالا ہوا دودھ اس طرح دیا جائے تو اور بھی مضر ہوتا ہے۔ اگر ایسے دودھ میں کوئی قسم حیاتین ا (جیسے مچھلی کا تیل) ملا دیا جائے تو اس سے یہ خطرہ دور ہو جاتا ہے۔ اگر بچے کے ماں باپ بہت ہی غریب ہیں تو خیر ایسے دودھ کی سفارش کی جا سکتی ہے بشرطیکہ

اس کے ساتھ کبھی کبھی حیاتین الف کی کمی خوراک ایسے بچوں کو مہیا ہوتی رہے۔ زیادہ عمر کے بچوں کو جنہیں دوسری قسم کی غذائیں بھی مل رہی ہوں، بے مکھن کے دودھ سے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

بچوں کی خوراکوں کی مختلف صورتیں

(ا) خشک دودھ جَو کے ساتھ۔ غریبوں میں اس قسم کی خوراک بچوں کے لیے تجویز کرنا بہت کم مقبول ہو سکتا ہے۔ زیادہ عرصے تک اس قسم کی غذا دینا بھی مفید نہیں ہے۔ کیوں کہ اس طرح دودھ میں تبدیل کیے ہوئے نشاستے کی مقدار ۵۰ فی صدی تک ہو جاتی ہے۔ جو کارآمد نہیں۔

(ب) خشک دودھ بغیر جو کے۔ ان چیزوں کے بارے میں اسی بنیاد پر اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ ان میں نشاستے کی زیادتی ہوتی ہے۔ چھ مہینے سے کم عمر کے بچوں کے لیے اس قسم کا غیر مبدل نشاستہ بھاری ثابت ہوتا ہے۔

(ج) صرف غلّوں کی خوراک۔ بعض بچوں کی خوراکیں ایسی بھی بکتی ہیں جو صرف گیہوں یا چاول جیسے غلّوں سے بنائی جاتی ہیں۔ اس قسم کی خوراک پر بھی اعتراض وارد ہوتا ہے کہ ان میں بھی کم عمر بچوں کے جسم کے لیے نشوونما کی قوت پیدا کرنے کا جوہر کم ہوتا ہے۔ ہاں ایسی خوراکیں بہت کم قیمت پر ملتی ہیں۔ اس لیے لوگ ان کی طرف متوجہ ہیں۔

جمعیتہ الاقوام کے مقرر کردہ غذائی ماہروں کے ایک کمیشن نے دودھ پلانے کے زمانے کی مدّت کے متعلق ان الفاظ میں اپنے خیالات ظاہر کئے ہیں؛

"ماں کا دودھ چھوٹے بچوں کے لیے قدرتی غذا ہے۔ حیوانوں کے دودھ بہرحال اس کے مقابلے میں کم حیثیت رکھتے ہیں۔ کم سے کم چھ مہینے تک ضرور ماں کو دودھ بچّے کو پلانا چاہیئے اگرچہ اس وقت ملی جلی خوراک بھی دی جا سکتی ہے۔ نو مہینے تک ملی جلی خوراک یعنی دیگر غذا کے ساتھ ماں کا دودھ ملتا رہے تو اچھا ہے۔"

ایک معیاری طریقہ عمل دودھ پلانے کے زمانے کا یہ ہے کہ جس بچّے کی پرورش ماں کے دودھ پر ہو رہی ہو اس کو چھ مہینے گزرنے کے بعد تھوڑے سے گائے کے دودھ اور کچھ بھاری غذا پر لگا دیا جائے پھر اسی نسبت سے ماں کے دودھ کی مقدار کم کر دی جائے۔ دس مہینے کی عمر ہو جانے کے بعد ماں کا دودھ بالکل بند کر دیا جائے اور اس کی بجائے گائے کے دودھ پر بچّے کو لگا دیا جائے۔ دودھ پلانے کے زمانے میں بھاری غذائیں کئی ہو سکتی ہیں۔ مُرمُرے، مختلف قسم کے ستّو، نرم روٹی کے ٹکڑے، گھی لگی ہوئی چپاتی کے ورق، دالیں، ننھے ننھے ترکاری کے ٹکڑے۔ نرم پکّی ہوئی سبزی، پھلوں کا رس اور انڈے کی زردی وغیرہ۔ سبزیوں کے شوربے بھی بچوں کو دیئے جا سکتے ہیں۔ ابتدائی مہینوں میں بچّہ کسی قسم کا بھی نشاستہ ہضم نہیں کر سکتا۔ اس لیے اُسے ٹھوس غذا نہیں دینی چاہیئے۔ اس قسم کی غذا سے بچوں کی آنتوں کے کام میں گڑبڑ پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر چھ مہینے کے بعد وہ نشاستہ ہضم کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور وہ اناج کی چیزیں کھانے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔

ایک سال کی عمر میں بچوں کو ایسی ٹھوس غذا کافی مقدار میں ملنی چاہیئے جس میں غلّے، دالیں، ترکاریاں اور پھل وغیرہ شامل ہوں۔ مگر غذا میں زیادہ حصّہ دودھ ہی کا ہونا چاہیئے۔

عملی طور پر بہبودیٔ بچگان کے کام کی مشکلات

اوپر ہم بچّوں کی خوراک کے بارے میں کچھ ہدایات لکھ چکے ہیں۔ بچوں کی پرورش اور بہبودی کا کام کرنے والوں کو گھروں میں سب سے بڑی دقّت جو پیش آتی ہے وہ غریب ماؤں کی ہے۔ وہ ایسی خوراک بالخصوص دودھ مہیا نہیں کر سکتیں اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کافی روپیہ بھی نہیں ہے۔ ایسے بچّے جب تک اپنی ماں کا دودھ پیتے رہتے ہیں اس وقت تک تو خیر ٹھیک ٹھیک رہتے ہیں۔ مگر جوں ہی وہ ملی جلی غذا کھانے لگتے ہیں۔ اور دودھ مہیا نہ ہونے کی وجہ سے صرف پانی اور ٹھوس غذا پر بیچارے گزارہ کرتے ہیں تو اس وقت ان کی جسمانی نشوونما خراب ہو جاتی ہے اور طرح طرح کے امراض ان کو گھیرے رہتے ہیں۔

ایسی حالتوں میں ماؤں کو یہی بات کی ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ دو سال تک برابر بچے کو دودھ پلاتی رہیں۔ بشرطیکہ اس دوران میں ماں

کو مناسب غذا ملتی رہے اور بچے کو رفتہ رفتہ ٹھوس غذا کا عادی بنایا جاتا رہے - اس طرح کرنے سے کچھ قابل اطمینان نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ ظاہر میں تن درست نظر آنے والی ماؤں کے بچوں کی پرورش بھی اکثر ان کے دودھ پر ٹھیک طریقے پر نہیں ہوتی - اگر ماؤں کی غذاؤں میں طاقت در چیزیں شامل کردی جائیں تو دودھ کی پیدائش اور اس کی حیثیت بڑھ جائے گی، اور اوپر والا اندیشہ کم ہو جائے گا۔ اسی کے ساتھ ان بچوں کو کچھ گائے کا دودھ بھی دیا جائے تو بہت ہی مفید ہوگا۔ جن بچوں کی دودھ کی خوراک ناکافی ہو انہیں بے مکھن کا دودھ تھوڑے سے مچھلی کے تیل کے ساتھ دیا جاسکتا ہے - بہت چھوٹے بچوں کی غذا میں غلّوں کی مدد سے کیلوریز کے اضافے کی کوشش کی جارہی ہے تاکہ اس سے بہت سے لوگ فائدہ اُٹھاسکیں۔

میل کے چاول، گیہوں اور تمام ترکاریوں سے بہت خرابیاں پیدا ہوتی ہیں - اداروں میں کارکنوں کو چاہیئے کہ وہ یہ بتائیں کہ کس طرح ترکاریوں، پھلوں اور دیگر معمولی چیزوں سے مقامی دستور کے مطابق مائیں بچوں کے لیے مناسب غذائیں تیار کریں۔ ۱۹۳۵ء میں ساڑھے بارہ لاکھ بچے ایک سال کی عمر پانے سے پہلے ہی مر گئے - ان بچوں کی موت کا بڑا سبب اکثر حالتوں میں ناقص غذائیت تھی۔

آنے والے نقشوں کے متعلق

ان نقشوں میں جو غذائیں وغیرہ درج کی گئی ہیں وہ سب کی سب عام اور ہندوستان میں ہر جگہ ملنے والی ہیں۔ یہ سب شہر کونور جنوبی ہند میں ملتی ہیں۔ بعض غذائیں ہندوستان کے دیگر مقامات سے حاصل کی گئی تھیں۔ کچھ یوروپین غذائیں اور ترکاریاں کوٹم ٹور کے مقام پر جو سطح سمندر سے ۶ ہزار فٹ بلند ہے بنائی اور حاصل کی گئی تھیں۔ تمام چیزیں نہایت تازہ حالت میں تجربے کے لیے مہیا کی گئی تھیں۔

جو ہندسے نقشوں میں دیے گئے ہیں وہ فی صدی کی نسبت کو ظاہر کرتے ہیں۔ یعنے فی سینکڑہ گرام کتنے گرام ہوتے ہیں۔ فولاد کی نسبت ملی گرام فی سینکڑہ گرام سے ظاہر کی گئی ہے۔ ہندوستان میں جگہ جگہ مختلف پیمانے استعمال میں آتے ہیں۔ اس لیے وزنوں کا کوئی خاص پیمانہ طے کرنا بھی دشوار تھا۔ بہرحال استعمال کیے ہوئے پیمانوں کی تشریح دوسرے پیمانوں سے کی جاتی ہے۔

۱۰۰۰	گرام	(ایک کلو)	............(۲،۲)	پونڈ	(انگریزی)
"	"	"	............(۸۶،۲)	تولہ	(دیسی)
۱۰۰	"	"	............(۳،۵)	اونس	(انگریزی)
"	"	"	............(۸،۷۵)	تولہ	(دیسی)

ایک پونڈ (انگریزی)	............(۴۵۳،۶)	گرام
ایک اونس (انگریزی)	............(۲۸،۴)	گرام
ایک تولہ (دیسی)	............(۱۱،۴)	گرام
ایک سیر (دیسی)	............(۲ پونڈ انگریزی = ۹۰۷،۲ گرام)	
ایک چھٹانک (دو اونس)	............(۵۶،۸)	گرام

جس جگہ یہ (+++) نشانات ہیں وہ زیادتی اور شدت تاثیر کو ظاہر کرتے ہیں۔ صرف یہ (+) نشان اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ حیاتین اس غذا میں پائی تو جاتی ہیں مگر اس قدر نہیں کہ اسے اچھا ماخذ تسلیم کیا جاسکے۔ "معمولی" سے مراد یہ ہے کہ کیمیاوی تجربے میں حیاتین اس غذا میں پائی گئی۔ مگر در اصل اس چیز کو عام روزمرہ کے استعمال میں حیاتین والی غذا تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔ کیوں کہ اس میں حیاتین کی مقدار نہایت ہی معمولی اور بے حقیقت ہے۔

جس جگہ کوئی ہندسہ نہیں ہے یا کوئی تخمینہ ظاہر نہیں کیا گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ابھی تک اس کا تجربہ نہیں ہوا ہے۔

نوٹ :- بہت سی غذاؤں کے تجربے ایسے وقت بھی کیے گئے جب کہ جدولیں تیار ہو چکی تھیں بعد میں جو معلومات حاصل ہوئی ہیں انہیں علیحدہ (ضمیمہ "ب" میں درج کیا گیا ہے۔

ہندوستانی غذاؤں کا تجزیہ

اناج وغیرہ کے کیمیاوی اجزاء

نام	نمی کی مقدار فی صدی	پروٹین فی صدی	روغنی حصہ (ایتھر ایکسٹریکٹ) فی صدی	ارضی اجزاء فی صدی	ریشہ فی صدی	کاربو ہائیڈریٹ فی صدی	چونا فی صدی	فاسفورس فی صدی	لوہا فی صدی	۱۰۰ گرام کی کلوری قیمت	کیروٹین حیاتین الف فی صد گرام	حیاتین ب۱ (انٹرنیشنل یونٹ) فی صد گرام	حیاتین ب۲	حیاتین ج ملی گرام فی صد گرام	کیفیت
اراروٹ کا آٹا	۱۶٫۵	۰٫۲	۰٫۱	۰٫۱	۰	۸۳٫۱	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۱٫۰	۳۳۴	صفر	۰	۰	۰	
باجرا	۱۲٫۴	۱۱٫۶	۵٫۰	۲٫۷	۱٫۲	۶۷٫۱	۰٫۰۵	۰٫۳۵	۸٫۸	۳۶۰	۲۲۰	۱۱۰	معمولی	۰	
جَو	۱۲٫۵	۱۱٫۵	۱٫۳	۱٫۵	۳٫۹	۶۹٫۳	۰٫۰۳	۰٫۲۳	۳٫۷	۳۳۵	۰	۱۵۰	〃	۰	
جوار	۱۱٫۹	۱۰٫۴	۱٫۹	۱٫۸	۰	۷۴٫۰	۰٫۰۳	۰٫۲۸	۶٫۲	۳۵۵	۱۳۶	۷۵	〃	۰	
کنگنی	۱۱٫۲	۱۲٫۳	۴٫۷	۳٫۲	۸٫۰	۶۰٫۶	۰٫۰۳	۰٫۲۹	۶٫۲	۳۳۴	۵۴	۱۹۵	〃	۰	
مکئی کچی	۷۹٫۴	۴٫۳	۰٫۵	۰٫۷	۰	۱۵٫۱	۰٫۰۱	۰٫۱۰	۰٫۷	۸۲	۴۲	۰	۰	۴	
مکئی پکی	۱۴٫۹	۱۱٫۱	۳٫۶	۱٫۵	۲٫۷	۶۶٫۲	۰٫۰۱	۰٫۳۳	۲٫۱	۳۴۲	۰	۰	۰	۰	
مکھانہ	۱۲٫۸	۹٫۷	۰٫۱	۰٫۵	۰	۷۶٫۹	۰٫۰۲	۰٫۰۹	۱٫۴	۳۴۸	خفیف	۰	۰	۰	
جئی	۱۰٫۷	۱۳٫۶	۷٫۶	۱٫۸	۳٫۵	۶۲٫۸	۰٫۰۵	۰٫۳۸	۳٫۸	۳۷۴	〃	۳۲۵	۰	۰	
اروا چاول۱	۱۲٫۲	۸٫۵	۰٫۶	۰٫۷	۰	۷۸٫۰	۰٫۰۱	۰٫۱۷	۲٫۲	۳۵۱	۴	۶۰	معمولی	۰	
اوسنا چاول۱	۱۲٫۶	۸٫۵	۰٫۶	۰٫۹	۰	۷۷٫۴	۰٫۰۱	۰٫۲۸	۲٫۸	۳۴۹	۱۵	۹۰	۰	۰	
اروا چاول۲	۱۳٫۰۶	۶٫۹	۰٫۴	۰٫۵	۰	۷۹٫۲	۰٫۰۱	۰٫۱۱	۱٫۰	۳۴۸	۰	۲۰		۰	
اوسنا چاول۲	۱۳٫۳	۶٫۴	۰٫۴	۰٫۸	۰	۷۹٫۱	۰٫۰۱	۰٫۱۵	۲٫۲	۳۴۶	۰	۶۰		۰	
چاول سفید	۱۳٫۰	۷٫۵	۰٫۴	۰٫۴	۰	۷۸٫۷	۰٫۰۱	۰٫۰۸	۳٫۳	۳۴۸	۰	۰		۰	
چاول کالا چھلکا	۱۳٫۳	۷٫۷	۱٫۳	۱٫۳	۰٫۷	۷۶٫۷	۰٫۰۱	۰٫۲۴	۴٫۹	۳۴۹	۰	۰		۰	
چولہ	۱۲٫۳	۹٫۶	۱٫۲	۱٫۸	۰	۷۸٫۲	۰٫۰۲	۰٫۲۲	۸٫۰	۳۵۰	۰	۷۰	معمولی	۰	
مُرمُرا	۱۳٫۷	۷٫۵	۰٫۱	۳٫۴	۰	۷۴٫۳	۰٫۰۲	۰٫۱۶	۶٫۲	۳۲۸	۰	۷۰	بالکل نہیں	۰	
ساگودانہ	۱۲٫۲	۰٫۲	۰٫۲	۰٫۳	۰	۸۷٫۷	۰٫۰۲	۰٫۰۱	۱٫۳	۳۵۱	۰	۰	۰	۰	
کٹکی	۱۱٫۵	۷٫۷	۴٫۷	۴٫۸	۷٫۶	۶۳٫۷	۰٫۰۲	۰٫۳۶	۷٫۱	۳۲۸	خفیف	۰	معمولی	۰	
سنگھاڑا خشک	۱۳٫۸	۱۳٫۴	۰٫۸	۳٫۱	۰	۶۸٫۹	۰٫۰۷	۰٫۴۴	۲٫۴	۳۳۶	〃	۰	۰	۰	
سوئیں	۱۱٫۷	۸٫۷	۰٫۴	۰٫۵	۰	۷۸٫۷	۰٫۰۲	۰٫۰۸	۰٫۳	۳۵۸	〃	۰	۰	۰	
گیہوں	۱۲٫۸	۱۱٫۸	۱٫۵	۱٫۵	۱٫۲	۷۱٫۲	۰٫۰۵	۰٫۳۲	۵٫۳	۳۴۶	۱۰۸	۱۸۰	+	۰	
میدا	۱۳٫۳	۱۱٫۰	۰٫۹	۰٫۴	۰٫۳	۷۴٫۱	۰٫۰۲	۰٫۰۹	۱٫۰	۳۴۹	۰	۰	۰	۰	

نوٹ:۔ تمام پورے غلے حیاتین ب۱ سے مالا مال ہوتے ہیں۔ مگر چکی میں پسنے سے ان کی حیاتین کا بڑا حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ چکی میں دلے ہوئے سفید چاولوں میں دلے اور پسے جانے کے بعد بھی حیاتین ب۱ قائم رہتی ہے۔

دالوں کے کیمیاوی اجزا

نام	کل مقدار پانی فیصدی	پروٹین فیصدی	روغنی حصہ (ایتھر ایکسٹریکٹ) ہوا فیصدی	معدنی اجزاء فیصدی	ریشہ فیصدی	کاربوہائیڈریٹ فیصدی	چونا فیصدی	فاسفورس فیصدی	لوہا فیصدی	کیلوری فی ۱۰۰ گرام	کیروٹین یا وٹامن اے فی ۱۰۰ گرام	وٹامن بی (انٹرنیشنل یونٹ) فی ۱۰۰ گرام	وٹامن ب ۲	وٹامن سی ملی گرام فی ۱۰۰ گرام	کیفیت
چنا	۹٫۸	۱۷٫۱	۵٫۳	۲٫۷	۳٫۹	۶۱٫۲	۰٫۱۹	۰٫۲۴	۹٫۸	۳۶۱	۳۱۶	۱۰۰	++	۰	باہر کا چھلکا
چنا بھنا ہوا	۱۱٫۲	۲۲٫۵	۵٫۲	۲٫۲	۰	۵۸٫۹	۰٫۰۷	۰٫۳۱	۸٫۹	۳۷۲	۰	۰	۰	۰	باہر کے چھلکے کے بغیر
اُڑد	۱۰٫۹	۲۴٫۰	۱٫۴	۳٫۴	۰	۶۰٫۳	۰٫۲۰	۳٫۳۷	۹٫۸	۳۵۰	۶۴	۱۴۰	++	۰	
بڑا لوبیا	۱۲٫۰	۲۴٫۶	۰٫۷	۳٫۲	۳٫۸	۵۵٫۷	۰٫۰۷	۰٫۴۹	۳٫۸	۳۲۷	۶۰	۰	++	۰	
مونگ	۹٫۶	۴٫۹	۰٫۸	۳٫۲	۱٫۴	۶۰٫۱	۰٫۰۶	۰٫۴۵	۲٫۰	۳۴۷	خفیف	۰	کچھ نہیں	۰	
کلتھی	۱۰٫۴	۲۴٫۰	۱٫۳	۳٫۶	۴٫۱	۵۶٫۶	۰٫۱۴	۰٫۲۸	۸٫۴	۳۳۴	۱۵۸	۱۵۵	++	۰	باہر کے چھلکے کے ساتھ
دال مسور	۱۲٫۴	۲۵٫۱	۰٫۷	۲٫۱	۰	۵۹٫۷	۰٫۱۳	۰٫۲۵	۲٫۰	۳۴۶	۴۵۰	۱۵۰	+	۰	
بڑا مٹر	۱۶٫۰	۱۹٫۷	۱٫۱	۲٫۱	۴٫۵	۵۶٫۶	۰٫۰۷	۰٫۳۰	۴٫۴	۳۱۵	۰	۱۵۰	۰	۰	باہر کے چھلکے کے بغیر
بھنا مٹر	۹٫۹	۲۲٫۹	۱٫۴	۲٫۳	۰	۶۳٫۵	۰٫۰۳	۰٫۳۶	۵٫۰	۳۵۸	۰	۰	۰	۰	
لوبیا	۱۲٫۷	۲۳٫۴	۱٫۳	۲٫۹	۰	۵۹٫۷	۰٫۰۸	۰٫۴۳	۴٫۳	۳۴۴	۰	۰	۰	۰	
دال ارہر	۱۵٫۲	۲۲٫۳	۱٫۷	۳٫۶	۰	۵۷٫۲	۰٫۱۴	۰٫۲۶	۸٫۸	۳۳۳	۲۲۰	۱۵۰	++	۰	
سویابین	۸٫۱	۴۳٫۲	۱۹٫۵	۴٫۶	۳٫۷	۲۰٫۹	۰٫۲۴	۰٫۶۹	۱۱٫۵	۴۳۲	۷۱۰	۳۰۰	++	۰	

پتّے دار ترکاریوں کے کیمیاوی اجزاء

نام	کل مقدار پانی فیصدی	پروٹین فیصدی	روغنی حصہ (ایتھر ایکسٹریکٹ) ہوا فیصدی	معدنی اجزاء فیصدی	ریشہ فیصدی	کاربوہائیڈریٹ فیصدی	چونا فیصدی	فاسفورس فیصدی	لوہا فیصدی	کیلوری فی ۱۰۰ گرام	کیروٹین یا وٹامن اے فی ۱۰۰ گرام	وٹامن بی (انٹرنیشنل یونٹ) فی ۱۰۰ گرام	وٹامن ب ۲	وٹامن سی ملی گرام فی ۱۰۰ گرام	کیفیت
ساگ چولائی	۸۵٫۰	۴٫۹	۰٫۵	۳٫۱	۰	۵٫۷	۰٫۵۰	۰٫۱۰	۲۱٫۴	۴۷	۱۱۰۰۰	۱۰	+	۱۷۳	
کانٹے والی چولائی	۸۵٫۰	۳٫۰	۰٫۳	۳٫۶	۰	۸٫۱	۰٫۸۰	۰٫۰۵۵	۲۲٫۹	۴۷	۰	۰	۰	۰	۰
بانس	۸۷٫۱	۳٫۹	۰٫۱	۱٫۴	۰	۷٫۵	۰٫۰۲	۰٫۰۹	۰٫۱	۴۷	خفیف	۰	۰	۰	۰
ساگ بتھوا	۸۷٫۹	۴٫۷	۰٫۴	۳٫۳	۰	۳٫۷	۰٫۱۵	۰٫۰۸	۴٫۲	۳۷	۰	۰	۰	۰	۰
بند گوبھی	۹۰٫۲	۱٫۸	۰٫۱	۰٫۶	۱٫۰	۶٫۳	۰٫۰۳	۰٫۰۵	۰٫۸	۳۳	۲۰۰۰	۵۰	۰	۱۲۴	۰
گاجر کے پتے	۸۳٫۳	۵٫۱	۰٫۵	۲٫۸	۰	۸٫۳	۰٫۳۴	۰٫۱۱	۸٫۸	۵۸	۰	۰	۰	۰	۰
اجوائن کا پتہ	۸۱٫۳	۶٫۰	۰٫۶	۲٫۱	۰	۸٫۶	۰٫۲۳	۰٫۱۴	۶٫۳	۶۴	۵۶۶۰ / ۶۴۶۰	خفیف	۰	۶۲	۰
دھنیہ	۸۷٫۹	۳٫۳	۰٫۶	۱٫۷	۰	۶٫۵	۰٫۱۴	۰٫۰۶	۱۰٫۰	۴۵		۰	۰	۰	۰
گنڈمصیلہ	۶۶٫۳	۶٫۱	۱٫۰	۴٫۳	۰	۱۶٫۰	۰٫۸۱	۰٫۰۶	۳٫۱	۹۷	۱۲۶۰۰	۰	++	۱۳۵	۰
سیم	۷۵٫۰	۶٫۷	۱٫۷	۲٫۳	۰٫۹	۱۳٫۴	۰٫۴۴	۰٫۰۷	۷٫۰	۹۶	۱۱۳۳۰	۷۰	۰	۲۲۰	۰
ساگ میتھی	۸۱٫۸	۴٫۹	۰٫۹	۱٫۶	۱٫۰	۹٫۸	۰٫۴۷	۰٫۰۵	۱۶٫۹	۶۷	۳۸۶۰	۷۰	۰		۰
نالوں	۸۲٫۳	۵٫۸	۱٫۰	۲٫۲	۰	۸٫۷	۰٫۳۶	۰٫۱۱	۲۸٫۶	۶۷	۰	۵۰	۰	۰	۰
ساگ چنا	۶۰٫۶	۸٫۲	۰٫۵	۳٫۵	۰	۲۱٫۲	۰٫۳۱	۰٫۲۱	۲۸٫۳	۱۴۶	۶۷۰۰	۰	۰	۰	۰
شہتوت	۹۲٫۹	۲٫۱	۰٫۳	۱٫۲	۰٫۵	۳٫۰	۰٫۰۵	۰٫۰۳	۲٫۴	۲۳	۲۲۰۰	۹۰	۰	۱۵	۰
پودینہ	۸۳٫۰	۴٫۸	۰٫۶	۱٫۶	۲٫۰	۸٫۰	۰٫۲۰	۰٫۰۸	۱۵٫۷	۵۷	۲۷۰۰	۰	۰	۰	۰
نیم پختہ	۵۹٫۴	۷٫۱	۱٫۰	۳٫۴	۶٫۲	۲۲٫۹	۰٫۵۱	۰٫۰۸	۱۷٫۱	۱۲۹	۰	۰	۰	۰	۰
نیم خام	۵۹٫۴	۱۱٫۷	۳٫۰	۲٫۶	۲٫۲	۲۱٫۲	۰٫۱۳	۰٫۱۹	۲۵٫۳	۱۵۸	۴۵۶۰	۰	۰	۰	۰
پالک	۹۱٫۷	۱٫۹	۰٫۹	۱٫۵	۰	۴٫۰	۰٫۰۶	۰٫۰۱	۵٫۰	۳۲	۲۶۳۰ تا ۵۰۰۰	۷۰	۰	۴۸	۰
پتہ سویابین	۷۹٫۵	۶٫۰	۰٫۵	۳٫۲	۰	۱۰٫۸	۰٫۱۸	۰٫۱۹	۸٫۰	۷۲	۰	۰	۰	۰	۰

زمین دوز ترکاریاں

نام	نمی مقدار فی صدی	پروٹین فی صدی	روغنی عنصر (ایتھر اقتراعی) فی صدی	معدنی اجزاء فی صدی	ریشہ فی صدی	کاربوہائیڈریٹس فی صدی	چونا فی صدی	فاسفورس فی صدی	لوہا فی صدی	...گرام کی کیلوری نسبت	کیروٹین یا حیاتین الف فی صد گرام	حیاتین ب بین الاقوامی اکائی فی صد گرام	حیاتین ب۲	حیاتین ج ملی گرام فی صد گرام	کیفیت
چقندر	۸۲٫۸	۱٫۷	۰٫۱	۰٫۸	۰	۱۳٫۶	۰٫۲۰	۰٫۰۶	۱٫۰	۶۲	نمود	۷۰	۰	<۸۹	۰
گاجر	۸۶٫۰	۰٫۹	۰٫۱	۱٫۱	۱٫۲	۱۰٫۷	۰٫۰۸	۰٫۰۳	۱٫۵	۴۷	۲۰۲۰ تا ۴۴۳۰۰	۶۰	۰	۳	۰
اروی	۷۳٫۱	۳٫۰	۰٫۱	۱٫۷	۰	۲۲٫۱	۰٫۰۴	۰٫۱۴	۲٫۱	۱۰۱	۴۰	۸۰	+	خفیف	۰
بڑی پیاز	۸۶٫۸	۱٫۲	۰٫۰	۰٫۴	۰	۱۱٫۶	۰٫۱۸	۰٫۵	۰٫۷	۵۱	۰	۰	۰	۰	۰
چھوٹی پیاز	۸۴٫۳	۱٫۸	۰٫۱	۰٫۶	۰	۱۳٫۲	۰٫۰۴	۰٫۰۶	۱٫۲	۶۱	۲۵	۴۰	۰	۱۱	۰
آلو	۷۴٫۷	۱٫۶	۰٫۱	۰٫۶	۰	۲۲٫۹	۰٫۱	۰٫۰۳	۰٫۷	۹۹	۴۰	۲۰	++	۱۷	۰
لال مولی	۹۰٫۸	۰٫۶	۰٫۳	۰٫۹	۰	۷٫۴	۰٫۰۵	۰٫۰۲	۰٫۵	۳۵	۰	۰	۰	۰	۰
سفید مولی	۹۴٫۴	۰٫۷	۰٫۱	۰٫۶	۰	۴٫۲	۰٫۰۵	۰٫۰۳	۰٫۴	۲۱	۳	۶۰	۰	۱۷ ۱۵	۰
شکر قند	۶۶٫۵	۱٫۲	۰٫۳	۱٫۰	۰	۳۱٫۰	۰٫۰۲	۰٫۰۳	۰٫۸	۱۳۲	۱۰	۰	++	۲۴	۰
شملہ آلو	۵۹٫۴	۰٫۷	۰٫۲	۱٫۰	۰	۳۸٫۷	۰٫۰۵	۰٫۰۵	۰٫۹	۱۵۹	صفر	۱۵	۰	۰	۰
زمین قند	۷۸٫۷	۱٫۲	۰٫۱	۰٫۸	۰٫۸	۱۸٫۴	۰٫۰۵	۰٫۰۵	۰٫۶	۷۹	۴۳۴	۲۰	++	خفیف	۰
رتالو	۶۹٫۹	۱٫۴	۰٫۱	۱٫۶	۰	۲۷٫۰	۰٫۰۶	۰٫۰۳	۱٫۳	۱۱۵	۰	۲۴	۰	″	۰

نوٹ:۔ > ریاضی کی علامت ہے جس کا مطلب ہوتا ہے کہ ظاہر کی ہوئی مقدار اصل نسبت سے اس قدر زیادہ فاضل ہے جو اس کے سامنے درج ہے۔

(بقیہ صفحہ ۵) تاکہ حضرت ظل سبحانی کے "ضمیر منیر" پر یہ ظاہر ہو سکے کہ حضور پُرنور کی توجہات گرامی سے ملک کا رجحان یوماً فیوماً اس طب کی طرف ترقی پذیر ہے

	دواخانجات بلدہ	دواخانجات اضلاع
۱۳۴۵ف	(۱۳۶۴۷۶۸)	(۱۴۰۲۱۵۹)
۱۳۴۶ف	(۱۵۵۳۲۰۳)	(۱۴۵۲۶۵۷)
۱۳۴۷ف	(۱۵۸۶۶۱۹)	(۱۶۸۶۱۴۴)

جہاں پناہ! اس میں شبہ نہیں کہ سررشتے کی ضرورت بہت زیادہ ہیں اور سررشتے کو ابھی بہت کچھ کرنا ہے اپنے کالج کے لیے اقامت خانے بنوانا ہیں۔ عملی اور نظری ریسرچ کے لیے مہتم بالشان معمل کی احتیاج ہے ادویہ کی کاشت اور تجربے کے لیے زمین اور روپیہ درکار ہے۔ کالج کے کتب خانے کو اس کے شایانِ شان بنانے کی ضرورت ہے۔ لیکن سررشتہ واقف ہے کہ جو کچھ اس کو اب دیا گیا ہے اگر اس سے اچھی طرح کام لیا اور اپنے آپ کو مزید ترقی کا اہل ثابت کیا تو سررشتہ کی اہم ضروریات بھی توجہ خسروانہ سے محروم نہ رہیں گی اور ہم اپنے اجداد کے طبی کارناموں کو علمی لباس میں پیش کرکے جدید سائنس کو بتا سکیں گے کہ ان کی ساری ترقی کا سرچشمہ اصل میں طب یونانی ہی ہے — جہاں پناہ! اب ہم جان نثاران اطبائے یونانی بہ کمال ادب بارگاہ سلطانی میں اپنی دلی عقیدت اور سپاس گزاری پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور درگاہ رب العالمین میں دست بدعا ہیں کہ:۔

"الٰہی ہمارے بادشاہ حکمت پناہ، ہمارے فن کے مربی، ہمارے فن کے سرپرست کو تادیر ہمارے سروں پر سلامت باکرامت رکھ اور شاہزادگان بلند اقبال اور شاہزادیاں فرخ فال کی عمر و اقبال میں روز افزوں ترقی عطا فرما۔" فقط زیادہ حد ادب۔ عرضی، فدوی تابع حکیم محمد مقصود علی خاں ناظم سررشتہ منجانب محکمہ طبابت یونانی سرکار عالی

(بقیہ صفحہ ۱۶)

کیا اب بھی اس کی ضرورت باقی رہتی ہے کہ ہمارے ماہرین فن قدرت کے کاموں میں زبردستی اپنی ٹانگ اڑا کر نہ خود کچھ کرسکیں اور نہ قدرت کو کرنے دیں اور اپنی حماقت سے قدرت کو اس بات پر مجبور کردیں کہ آبادی کا مقررہ تناسب قائم رکھنے کے لئے قدرت کے جب امیروں کے گھر اولاد سے خالی نظر آئیں تو وہ مجبوراً غریبوں کے گھروں میں بچوں کی غیر معمولی افراط کردے جیسا کہ امریکہ میں اس نے کرنا شروع بھی کردیا ہے۔

آخر میں ان ہمدرد بنی نوع "ماہرین فن" کی خدمت میں بس اتنا اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قدرت سے جنگ کرکے اور اس کے کاموں میں بے ضرورت دخل دے کر ایسی مصیبت اپنے سر مول نہ لیں کہ قوم میں غریبوں کے گھروں میں تو اتنے بچے ہوں کہ انہیں زندہ رہنے کے لئے سوکھے ٹکڑے بھی بہ مشکل میسر آئیں اور امیروں کے گھروں میں جہاں وہ پرورش پاتے ہیں بچوں کا وجود ہی نہ ہو۔ یہ انفرادی مسئلہ نہیں بلکہ قومی مسئلہ ہے۔

بچّہ کشی اور بچّہ کُشی

از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی

زور بیان اور زورِ قلم کے ذریعے سے اس سے پہلے بھی ہزار ہا اچھی باتوں کو بُرا، اور بُری باتوں کو اچھا کر کے دکھایا جا چکا ہے بسا اوقات ایک جادو بیان مقرر ایک مجمع عام میں تقریر کر کے محض اپنے زور زبان کی بدولت تمام مجمع کو ہمیشہ کے لئے نہ سہی لیکن تھوڑی دیر کے لئے ضرور اپنا ہم خیال بنا لیتا ہے، اور وہ لوگ بھی جو اس سے مختلف رائے رکھتے ہیں الفاظ کے اس طوفانِ عظیم کے سامنے ٹھہرنے اور اُس کا مقابلہ کرنے کی بجائے اس کے ساتھ بہے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک جادو نگار ادیب بھی اپنے مضمون یا اپنی کتاب کے پڑھنے والوں پر کچھ ایسا سحر کر دیتا ہے کہ جس وقت تک وہ کتاب یا وہ مضمون پیش نظر رہتا ہے اس وقت تک اس کے خلاف ایک بات بھی ذہن میں نہیں آتی۔ موجودہ زمانے میں ہر قسم کے پروپگنڈے کی کامیابی کا راز یہی ہے۔

ضبطِ تولید کے متعلق مغربی ممالک میں جو اس قدر پروپگنڈا کیا گیا تھا وہ بھی زیادہ تر اسی اصول پر مبنی تھا۔ اب سے چند سال پہلے امریکہ اور یورپ سے یہ آگ لگی اور کچھ ایسا زور پکڑا کہ غریب اور فاقہ زدہ مشرق بھی اس سے محفوظ نہ رہ سکا۔ یورپ سے آئی ہوئی ہر نئی چیز اور یورپ کے دماغ سے نکلی ہوئی ہر اختراع چوں کہ ہندوستان کے لئے قرآن اور حدیث کا حکم رکھتی ہے لہذا ضبطِ تولید کی وبا کو بھی "مرحبا" اور "خوش آمدید" کہہ کر ہندوستان نے لیا اور امراء کے طبقے نے بالعموم کسی نہ کسی حد تک اس پر عمل بھی شروع کر دیا۔ کسی کو یہ سوچنے کی ضرورت نہ تھی کہ یہ تحریک مضر ہے یا مفید۔

'ہمدرد صحت' کا خدا بھلا کرے کہ اس نے اس تحریک کو اپنے سالانہ نمبر کا موضوع بنا کر لوگوں کو یہ موقع دیا ہے کہ وہ ٹھنڈے دل سے اس پر غور کریں۔ اپنی کہیں دوسروں کی سنیں۔ اور پھر ایک رائے قائم کریں۔ میں اس بات سے ناواقف نہیں ہوں کہ عیش پسند اور راحت طلب طبیعتیں جو بچوں کی کلبلِ سے کراہت اور ان کی ہر وقت کی چیخ پکار سے نفرت کرتی تھیں انہیں "ماہرین فن" کا ایجاد کردہ ایک بظاہر معقول سا عذر ہاتھ آگیا ہے اور وہ آسانی سے اس کے خلاف کوئی بات سننے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ اور اُدھر عورتوں کے دل میں بھی یہ خوف بٹھا دیا گیا ہے کہ استقرارِ حمل سے ان کی صحت خراب ہو جاتی ہے، اور بچوں کو دودھ پلانے سے ان کا حسن و جمال پھیکا پڑ جاتا ہے اس لئے وہ کسی ایسی صدا پر کان نہ دھریں گی جو اس سبق کی مخالفت میں ہو جو انہیں پڑھا دیا گیا ہے۔ لیکن ع کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے می کنم، کے مطابق اس سے بالکل بے پروا ہو کر کہ کوئی مانتا ہے یا نہیں مانتا ہے، میں "ہمدرد صحت" کے چند صفحے سیاہ کرنے پر آمادہ ہو ہی گیا ہوں۔ نقار خانے میں طوطی کی آواز کسی نہ کسی کے کان میں پڑی ہی ہوگی جب ہی تو یہ مثل بنی ہے۔

اس جدید تحریک یا شاید "علم" کے بانی غریب اور مریض لوگ نہ تھے بلکہ دولت مند تھے یا ڈاکٹر۔ ہمیشہ سے سنتے چلے آئے ہیں کہ "ضرورت ایجاد کی ماں ہے"۔ غریبوں کو کہا جاتا ہے کہ اس فن جدید کی ضرورت ہے اور مریضوں کے متعلق بھی یہی ارشاد ہوتا ہے کہ ان کو اس نئی تحریک سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہم دیکھتے ہیں کہ نہ تو یہ نئی تحریک غریبوں نے ایجاد کی اور نہ مریضوں نے۔ ان دونوں طبقوں میں درحقیقت اس کی ضرورت کبھی محسوس نہ ہوئی تھی ورنہ ضرورت انہیں ایجاد پر مجبور کرتی یا اگر ان کے کسی "ہمدرد" نے ان کے لئے ایجاد کر دی تھی تو وہ اس نعمت غیر مترقبہ سے خوش ہو کر فائدہ اٹھاتے۔ اگر غریبوں نے اسے ایجاد نہ کیا تھا، اور اب جب کہ وہ عالم وجود میں آگئی تو اس سے وہ بہرہ اندوز بھی نہیں ہو رہے ہیں تو کیا یہ اس بات کا بین ثبوت نہیں ہے کہ غریبوں نے کبھی اس ضرورت کو محسوس نہ کیا تھا اور ان بلند بانگ دعووں میں ذرا سی بھی صلیت نہیں ہے کہ یہ تحریک صرف غریبوں اور مریضوں کے لئے عالم وجود میں آئی ہے۔ اور کیا یہ دیکھ کر کہ ہر ملک میں اس تحریک

پر عمل کرنے والے اور اس "مفید" ایجاد سے فائدہ اٹھانے والے صرف دولت مند لوگ ہیں یہ نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ امراء اس چیز کی ضرورت محسوس کر رہے تھے اور ضرورت سے مجبور ہو کر انہوں نے ضبط تولید کے بیسیوں طریقے ایجاد کر لئے یا اپنے روپے کے زور سے ایجاد کرا لئے۔

امراء کو اس کی کیا ضرورت محسوس ہو رہی تھی یہ ایک ایسا سوال ہے کہ جس کا جواب دینے کے لئے چند باتوں پر غور کرنا پڑیگا ظاہر ہے کہ اُن کے پاس مال و دولت کی کمی نہ تھی کہ وہ بچے کی پرورش کے خرچ کے خوف سے ایسا کرتے۔ امراء کی خواتین بھی اس سبب سے کہ انہیں اچھا کھانے پہننے کو ملتا ہے اور اکثر افکار دنیا سے بھی آزاد ہیں، غرباء کی عورتوں کی بہ نسبت زیادہ تن درست اور صحیح القویٰ ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ قیاس بھی صحیح نہیں ہو سکتا کہ خراب اور کم زور صحت کی بنا پر انہیں اس بات کی ضرورت محسوس ہوتی کہ کوئی طریقہ ایسا ایجاد کریں کہ بچوں سے نجات مل جائے۔ اب جب کہ عدم صحت اور ناداری ان دونوں میں سے کوئی داعی موجود نہ تھا تو لازمی طور پر یہی ماننا پڑے گا کہ صرف عیش پرستی اور آرام پسندی ہی وہ ضرورت تھی جس نے انہیں مجبور کیا کہ بچہ کشی کی بجائے بچہ کشی پر عمل پیرا ہوں اور اس بات سے قطعاً بے پروا ہوجائیں کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔

لیکن اب یہ بھی تو نہ ہو سکتا تھا کہ آنکھوں پر سچ مچ ٹھیکری رکھ لی جائے اور یہ کہہ کر کہ ہم صرف اپنے عیش اور آرام یا حظِ نفسانی کے لئے ایسا کر رہے ہیں قوم کی ایسی آبادی کو کم کر دیا جائے جو قوم کے غریب طبقے کی بہ نسبت زیادہ تعلیم یافتہ، زیادہ تن درست اور زیادہ ذی فہم و ذی ہوش ہونے کی صلاحیت رکھتی تھی۔ وہ جانتے تھے کہ نسل کشی بند کر کے وہ قوم کو بہترین اور قابل ترین افراد سے محروم کر رہے ہیں۔ اس لئے انہیں اپنی اس مذموم حرکت کے لئے کوئی نہ کوئی عذر، خواہ وہ کسی قدر لنگ کیوں نہ ہو، اختراع کرنا ضروری تھا۔ اب پھر یہی اصول کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے کار فرما ہوا۔ اور انہوں نے اپنی عیش پرستیوں یا بدمستیوں کے لئے یہ بہانہ تلاش کر لیا کہ ضبط تولید کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قطعاً اولاد پیدا ہی نہ کی جائے بلکہ صرف یہ مطلب ہے کہ ایسے لوگ جو زیادہ بچوں کے پالنے کی مقدرت نہ رکھتے ہوں اور ایسے لوگ کہ جو ایسے امراض میں مبتلا ہوں کہ جو باپ سے بیٹے میں منتقل ہو سکتے ہیں، اور ایسی عورتیں کہ جو مریض ہیں اور ان کے مرض کے ترقی کر جانے کا اندیشہ ہے، نسل کشی سے باز رہیں۔

یہ عذر بہ ظاہر اس قدر معقول اور انسانیت پر مبنی معلوم ہوتا تھا کہ جس سے کسی صاحبِ فہم کو انکار کی جرات ہی نہ ہو سکے۔ اور اسی عذر کی ٹٹی کی آڑ میں ان عیش پرستوں نے شکار کھیلنا شروع کر دیا۔ لیکن دنیا نے یہ دیکھا کہ دعویٰ تو یہ کیا گیا تھا کہ وہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں گے جو زیادہ بچوں کے پالنے مقدرت نہ رکھتے ہوں لیکن ان تدابیر سے مستفید ہوئے تمام تر وہ لوگ کہ جن کے یہاں دس دس بیس بیس کتے اور چار چار چھ چھ گھوڑے پلے ہوتے تھے اور جن میں اتنی استطاعت تھی کہ اگر ایک ایک گھر میں دو دو درجن بچے بھی ہوتے تو ان کی پرورش بھی اعلےٰ پیمانے پر ہو سکتی تھی۔ دعوےٰ تو یہ تھا کہ ایسی عورتوں کو نسل کشی سے محفوظ رہنا چاہیئے کہ جن کی صحت خراب ہو اور استقرار حمل سے بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔ لیکن عمل اس پر کیا ان عورتوں نے جن کی توانائی اور تن درستی اچھے خاصے پہلوانوں کے لئے بھی باعثِ رشک تھی۔

کیا یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد بھی دنیا اس دھوکے میں آ سکتی ہے کہ یہ ضبط تولید کی تحریک پاکیزہ جذبات اور خیالات پر مبنی ہے؟ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ دنیا بہت عرصے تک دھوکے میں نہ رہ سکی اور اب خود امریکہ اور یورپ کے اہل الرّائے اس تحریک کی مخالفت کر رہے ہیں۔

یہ محقق ہو جانے کے بعد کہ یہ تحریک اچھے جذبات پر مبنی نہیں ہے نامناسب نہ ہوگا اگر ہم ایک نگاہ ان دلائل پر بھی ڈال لیں جو ضبط تولید کے حامی عام طور پر پیش کیا کرتے ہیں۔ سب سے پہلے ان حضرات کی طرف سے یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ دنیا کی آبادی روبہ ترقی ہے۔ اور ترقی کی اگر یہی رفتار رہی تو زمین پر اتنے آدمی بسنے والے ہو جائیں گے کہ جتنی اس میں گنجائش نہیں ہے۔ اس کے ثبوت میں مختلف ممالک کی مردم شماریوں کے اعداد پیش کئے جاتے ہیں جنہیں دیکھ کر یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ انسانی آبادی حقیقتاً روبہ ترقی ہے۔ لیکن حساب لگاتے وقت اعداد و شمار کے

یہ ماہرین اس بات کو بالکل بھول جاتے ہیں کہ قدرت خود اس قسم کے اتفاقات کا انتظام کرتی رہتی ہے۔ دنیا میں نہ وبائیں آنا بند ہوئی ہیں نہ قحط سے انسان کو چھٹکارا ملا ہے، اور نہ سرمایہ داروں کے وجود سے دنیا پاک ہوئی ہے کہ آئے دن کی جنگیں بند ہو جائیں۔ کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ سنہ ۱۹۱۴ء سے سنہ ۱۹۱۸ء تک جنگ عظیم اور انفلوائینزا کی عالمگیر وبا نے دنیا کی آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ کم کر دیا تھا؟ کیا اگر جاپان، جرمنی اور اٹلی ایک طرف ہو کر برطانیہ، فرانس، امریکا اور روس سے لڑے تو اس سے بھی بدتر حالت رونما ہو جائے گی جیسی گزشتہ جنگ عظیم کے بعد رونما ہوئی تھی جس سے مجبور ہو کر محض افزائش نسل کی غرض سے فرانسیسی مدبّروں نے قوم کو یہ رائے دی تھی کہ ایک مرد کے لیے ایک عورت کا قانون توڑ کر ایک ایک مرد کو کئی کئی عورتوں سے شادی کرنے کی عام اجازت دے دی جائے؟ اور کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ تمام دنیا کے سائنس داں سرمایہ دار سلطنتوں کی خواہش پر رات دن ایسے آلات اور ایسی گیسیں، اور شاید بجلی کی ایسی لہریں ایجاد اور دریافت کرنے پر لگے ہوئے ہیں کہ جن سے کم سے کم خرچ پر زیادہ سے زیادہ انسانوں کی تعداد کو ہلاک کیا جا سکے؟ اگر یہ تمام باتیں صحیح ہیں تو پھر کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ آبادی کی زیادتی کا خوف کسی دل میں اور مردم شماری کم کرنے کا سودا کسی دماغ میں کیوں پیدا ہو۔ قدرت تمام جانداروں کی آبادی کا توازن ہمیشہ قائم رکھتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بھیڑیں، بکریاں، اور سور روزانہ کروڑوں کی تعداد میں کٹنے کے باوجود اسی قدر افراط سے موجود ہیں۔ اور ہاتھی اور گھوڑے کبھی نہ مارے جانے پر بھی کبھی آج تک اپنی تعداد اتنی نہ بڑھا سکے کہ دوسرے جانداروں کے لیے کرۂ ارض پر جگہ باقی نہ رہے۔ تو کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ ہماری آبادی کا تناسب اور توازن قائم رکھنے میں کوئی ایسا ہاتھ کام کر رہا ہے کہ جس میں ہم سے زیادہ طاقت ہے اور اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ لاکھوں برس گزر جانے کے بعد بھی کسی ایک جاندار کی آبادی اس زمین پر حدِّ اعتدال سے آگے نہیں بڑھی۔ دنیا میں پچاسوں مرتبہ اس سے پہلے بھی ایسے مواقع پیش آ چکے ہیں کہ جب انسانی آبادی اسی طرح رو بہ ترقی تھی اور اگر وہ ترقی قائم رہتی تو یقیناً اس وقت تک ہمیں مریخ میں یا شاید چاند میں اپنے آباد ہونے کے لیے جگہ تلاش کرنی پڑتی، لیکن ہر ایسے موقع پر ضبطِ تولید کے حامیوں نے نہیں بلکہ قدرت کے زبردست ہاتھ نے انتظام کر دیا اور انسانی آبادی کو اس سلسلے میں کوئی پریشانی نہ اٹھانی پڑی۔

آنکھوں میں آنسو بھر کر ایک بہت ہی زبردست دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ استقرار حمل کی بدولت ہزاروں اور لاکھوں عورتوں کی جانیں جاتی ہیں اور ضروری ہے کہ اس "مہلک" رسم کو بند کر دیا جائے۔ شاید ان بھولے بھالے لوگوں کو یہ خبر نہیں ہے کہ جس رسم کو مہلک کہا جا رہا ہے وہی درحقیقت "جاں بخش" ہے اور انسانی پیدائش اسی مہلک رسم پر منحصر ہے۔ انہیں شاید یہ بھی معلوم نہیں ہے یا ممکن ہے کہ تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہوں، کہ ہر مرتبہ استقرار حمل کے بعد عورتوں میں اعادہ شباب عمل میں آتا ہے اور وہ عام طور پر اس سے زیادہ تندرست ہو جاتی ہیں کہ جتنی اس گراں باری کے زمانے سے پیشتر تھیں۔ کچھ بیماریاں ایسی ہیں ضرور کہ جن میں حمل نقصان پہنچا سکتا ہے لیکن اول تو ان امراض کی مریض عورتیں خود ہی مباشرت سے پرہیز رکھتی ہیں، اور اگر بالفرض اکّا دُکّا کوئی عورت ضروری احتیاط نہ کرے، یا شوہر کی چیرہ دستی کا مقابلہ نہ کر سکے اور حاملہ ہو کر اپنی جان کھو دے تو یہ تعداد اتنی کم ہے کہ اس کو کسی طرح اہمیت نہیں دی جا سکتی بالخصوص اتنی اہمیت کہ ان کے لیے باقاعدہ کوئی تحریک شروع کی جائے اور اس کو ایک مستقل فن بنا کر اس پر صدہا کتابیں لکھ دی جائیں۔ یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ خوراک کے متعلق بے احتیاطیوں کی بدولت اس سے کہیں زیادہ جانیں ضائع ہوتی ہیں کہ جتنی استقرار حمل سے، لیکن اپنے پیٹ پر قربان ہو جانے والے غریبوں کی موت پر کسی ماہر فن کی آنکھ سے ایک آنسو بھی نہ نکلا اور شاذ و نادر کبھی حمل کے متعلق بے احتیاطی کرنے والی ایک آدھ عورت کے گزر جانے پر بہت سے ڈاکٹروں اور فلاسفروں کے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور وہ اس قدر بے قرار ہو گئے کہ ضبط تولید کے پچاسوں طریقے ایجاد کر ڈالے۔

ڈاکٹروں کو یا دوسرے ہمدردان بنی نوع کو یقیناً یہ حق پہنچتا ہے کہ اگر کسی بیماری سے ایک انسانی جان بھی ضائع ہو سکتی ہے تو اس کے متعلق جس قدر وہ بندوبست کر سکتے ہوں کریں۔ اور ہم اُن کی اس تمام تکلیف کے لیئے بے انتہا ممنون ہیں جو انہیں ضبط تولید کی تحریک کو عوام تک پہنچانے میں اٹھانی پڑی۔ لیکن ہم یہ کہنے سے کسی طرح باز نہیں رہ سکتے کہ ان کی اس تحریک نے فائدہ سے بدرجہا زیادہ نقصان

پہنچایا ہے۔کیوں کہ موجدوں کی خواہش اور کوشش کے باوجود غریب عوام تک تو یہ تحریک پہنچ نہ سکی جو حقیقتاً اس کے محتاج تھے اور اس سے فائدہ اٹھا سکتے تھے، اور اس سے تمام تر نفع ان لوگوں نے اٹھا لیا جن کی عیش پرستیوں میں یہ کبھی خاموش نہ رہنے والے گراموفون اور گندگی اور غلاظت کے پوٹ بچے مخل تھے۔ نہ مائیں کلبوں میں جا جا کر مزے اڑا سکتی تھیں، اور نہ باپ کو حسب مراد حظِ نفسانی حاصل ہوتا تھا۔ ہمیں اُن کی عیش پر بھی کوئی اعتراض نہ ہوتا، لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ان کے ضبط تولید کی وجہ سے قوم میں ایسے بچے کم ہوگئے جن کے والدین انہیں بہتر سے بہتر طریق پر پرورش کرکے زیادہ سے زیادہ تن درست اور لائق بنا سکتے تھے، اور غریبوں میں تحریک عام نہ ہونے کی وجہ سے ایسے بچوں کی تعداد زیادہ ہوگئی جو نسبتاً غبی تھے اور ماں باپ کی ناداری اور افلاس کی وجہ سے اچھی تعلیم و تربیت اور مناسب حال پرورش سے بھی محروم رہے، تو ضرور دل دکھتا ہے اور کہنا پڑتا ہے کہ اثمھما اکبر من نفعھما یعنی اس تحریک کے نقصانات اس کے فوائد سے زیادہ ہیں اور اسے کسی طرح بھی مستحسن نہیں کہا جا سکتا۔

کسی نئی تحریک کو ہمیں صرف اس لئے نہ قبول کر لینا چاہئیے کہ وہ نئی تحریک ہے یا اس کی وجہ سے ہمارے راحت و آرام یا لذت عیش میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ بلکہ اسے قبول کرنے سے پہلے ان باتوں پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمیں اس نئی چیز کی کیا ضرورت ہے، اور آیا یہ نئی چیز ہمیں کچھ فائدہ پہنچائے گی یا نقصان۔ نقصان اور فائدے کے متعلق تو ہمیں تحقیق کے ساتھ یہ معلوم ہو گیا کہ یہ تحریک بالکل قدرت کے مصالح کے خلاف اور جماعت انسانی کے لئے مضر ہے۔ اب اس پر غور کرنا باقی ہے کہ آیا ہمیں اس تحریک کی کوئی ضرورت ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ قدرت نے ہمیں صرف پیدا کرکے نہیں چھوڑ دیا ہے، بلکہ وہ ہماری زندگی کے دوران میں ہماری ضرورتوں پر بھی نگاہ رکھتی ہے اور انہیں پورا کرتی رہتی ہے۔ طوطوں کا رنگ پہلے سپید تھا۔ جب وہ ہرے ہرے پیڑوں پر جا کر بیٹھتے تھے تو شکاری پرندوں کو دور سے نظر آ جاتے تھے۔ قدرت یا قدرت کے قوانین نے ان کی مدد کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں خود بخود، بغیر اس کے کہ کوئی "ماہر فن" ان کو رنگے اُن کے پروں کا رنگ سبز ہو گیا تاکہ ہرے رنگ کے پس منظر میں وہ دور سے نظر نہ آئیں۔

زمین آفتاب سے الگ ہو کر لکھوکھا سال میں جب سرد ہوئی تو سب سے پہلے زندگی کے آثار صرف سمندروں میں پائے جاتے تھے۔ پہلے ایسے ہی جانور پیدا ہوئے جو سمندر میں زندگی بسر کر سکتے تھے۔ جب ان میں سے کچھ جانور اتفاق سے خشکی پر اتر آئے اور واپس نہ جا سکے تو مہربان اور فیاض قدرت ان کی مدد کو دوڑی اور ان کے ہاتھ پاؤں پیدا کرکے انہیں اس قابل کر دیا کہ زمین کے اوپر رہ سکیں۔ اگر قدرت ہر حال میں ہماری نگراں رہتی ہے، اور ہمیشہ ناموافق اور ناسازگار حالات کو ہمارے لئے موافق بنا دیا کرتی ہے تو ہمیں یہ اندیشہ کیوں پیدا ہو کہ اس مرتبہ وہ ہماری جانب سے منہ پھیرے گی اور ہماری آبادی اتنی بڑھ جائے گی کہ زمین کا فرش ہمارے رہنے کے لئے ناکافی ہو جائے گا۔ عورتوں کے متعلق مختلف زمانہائے عمر میں استقرار حمل کا جو اندازہ کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جوں جوں عورت کی عمر بڑھتی جاتی ہے اس کی بچے پیدا کرنے کی استعداد میں کمی آتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ ۴۵ سال کی عمر کو پہنچ کر اس استعداد کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ پرشیا (جرمنی) میں ڈاکٹر منزر نے طویل مشاہدات کے بعد جو اعداد و شمار فراہم کئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں اور ان سے معلوم ہوتا ہے کہ قدرت نے پہلے ہی سے ایسے انتظامات کر رکھے ہیں کہ کسی وقت میں ہماری آبادی کی تعداد مقررہ حد سے تجاوز نہ کر جائے:-

عورت کی عمر	ہر سو میں سے کتنی عورتیں بچے پیدا کرتی ہیں
۱۵ سال	۶۸ فی صدی
۲۰ سال	۶۶ "
۲۵ "	۵۴ "
۳۰ "	۳۰ "
۳۵ "	۱۱ "
۴۰ "	۳ "
۴۵ "	۲ء "

(بقیہ ص ۱۲ پر)

ہمدرد صحت کا ضبط تولید نمبر

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند دہلی

رسالہ ہمدرد صحت کا جولائی ۱۹۳۹ء کا خاص نمبر میں نے مطالعہ کیا۔ اس میں مسئلہ تنظیم نسل یا ضبط تولید (برتھ کنٹرول) پر ملک کے مشاہیر اور ارباب کمال کے مضامین کا قابل قدر ذخیرہ جمع کیا گیا ہے اور مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر پوری روشنی ڈالنے کی سعی مشکور کی گئی ہے۔ ماہرین فن ڈاکٹر اور اطبا علمائے اقتصادیات اور علمائے مذاہب کے سیر حاصل ابحاث و مضامین فراہم کرنے میں جناب حکیم عبدالحمید صاحب مدیر ہمدرد صحت و مالک ہمدرد دواخانہ مستحق تحسین و مبارکباد ہیں اس مسئلے پر اتنا بیش بہا ذخیرہ اس سے پہلے کسی کتاب یا رسالے میں جمع نہیں کیا گیا اور نہ کسی تصنیف و تالیف میں اس قدر وسعت کے ساتھ قیمتی معلومات مل سکتے ہیں۔ حکیم صاحب کا ذوق اور ہمت اور اس کے ساتھ دریا دلی بذل زر سزاوار شکریہ ہے۔ ناظرین رسالہ اور اہل فن اور عامۃ الناس حکیم صاحب شکر گزار ہیں۔ اس سے پہلے بھی ہمدرد صحت کے خاص نمبر قبولیت عامہ کا فخر حاصل کر چکے ہیں اور حکیم صاحب کی محنت خلوص اور خدمت خلق کے جذبات اور سلیقہ شعاری کا سکہ بٹھا چکے ہیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی ۳ اگست سنہ ۳۹ء

جناب خان صاحب حکیم حافظ یوسف حسن خان صاحب سوری

سکریٹری ٹاؤن ہال اسکول بہار شریف

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص جو ضبط تولید و اصلاح نسل کے نام سے موسوم ہے نظر افروز ہوئی یہ نمبر صوری و معنوی یعنے مضامین اور "گٹ اپ" دونوں لحاظ سے قابل تعریف ہے مضامین نہایت علمی بلند پایہ اور پُر مغز ہیں جن کے مطالعے سے مسئلے کے مالہٗ و ماعلیہ کے کامل واقفیت حاصل ہونے کے باعث ہر ناظر اس موضوع کا عالم فاضل اور ماہر خصوصی بن سکتا ہے۔ اتنے معلومات کثیر کا کسی ایک رسالے میں مجتمع کر دینا کوئی معمولی کارنامہ نہیں۔ دریا کو کوزے میں بند کر دینا اگر ممکن ہے تو اس اشاعت خاص نے اس دریائے علم کیسا حقیقتاً ایسا ہی کر دکھایا ہے۔ اسی کے ساتھ ادبی مضامین بھی شامل کر کے پرچے کو بیحد دلچسپ بنا دینے کی جدت بھی قابل داد ہے اور پھر اس کا کوڑیوں کے مول ملنا تو سونے پر سہاگہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ نمبر قدر دانان علم و فن میں اس قدر مقبولیت حاصل کرے گا کہ تھوڑے ہی عرصے میں اس کا ایک ایک نسخہ نایاب ہو کر رہ جائے گا۔

ڈاکٹر محمد عثمان، دار الترجمہ

جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

کرم نامے نے ممنون فرمایا۔ ضبط تولید کی اشاعت خاص حسب سابق ٹھیک وقت پر پہنچی۔ ایشیائی زبانوں میں یہ ایک بے مثل اور جامع و مانع مرقع ہے جس میں اس مضمون پر سیر حاصل بحث ہر پہلو سے کی گئی ہے آپ کی مساعی جمیلہ اور حسن ترتیب مستحق صد مبارکباد ہے۔

ڈاکٹر جارج ریلے سکاٹ، ایف۔ آر۔ اے۔ آئی، ایف۔ پی۔ ایچ۔ ایس، ایف۔ زیڈ۔ ایس۔ کیمبرج

ہمدرد صحت کا برتھ کنٹرول نمبر جو آپ نے اپنی عنایت سے مجھے ارسال کیا ہے ملا۔ نہایت شکر گزار ہوں۔ حقیقت میں یہ ایک عظیم الشان کارنامہ ہے جس میں مسئلے کے تمام پہلوؤں پر بڑی ہی قابلیت احاطہ کیا گیا ہے اور یقیناً یہ ہندوستان اور مشرق کے طبابت پیشہ اصحاب اور عوام کی قابل قدر خدمت ہے میں آپ کو اس کامیابی پر تہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں

George Ryley Scott

ایک سے دو روٹیاں بن جانے کا "مسئلہ"

جناب حکیم گجندر سنگھ صاحب گجراج ، امرتسر

پندرہ دن میں ایک سے دو روٹیاں بن جانے اور اُس کے پانی کے حیرت انگیز فائدوں کا چرچا آج کل اخبارات میں ہو رہا ہے۔ ہم تو سمجھے تھے کہ یہ وہم صرف چند لاعلم لوگوں یا عورتوں تک ہی محدود ہوگا مگر اب اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ حال ہی میں جب گاندھی جی دہلی تشریف لائے تو ان کو اس قسم کی روٹی پیش کی گئی اور وہ اس کے "اثرات" سے یہاں تک متاثر ہوئے کہ بذاتِ خود اس کے تجربات کرنے لگے۔

عوام کو اخبارات کے ذریعے سے یہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ روٹی ایک سے دو کس طرح ہوتی ہے۔ تاہم ہم یہ ترکیب یہاں بھی لکھتے ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ اگر اس ایک روٹی کو کسی مٹی کے برتن میں رکھ کر اس کے ساتھ آدھ سیر گڑ اور سوا سیر پانی ڈال دیں اور پھر برتن کو اچھی طرح ڈھک کر رکھ چھوڑیں تو پندرہ دن میں ایک سے دو روٹیاں ہو جائیں گی۔

چوں کہ اس روٹی کے بننے میں صرف سرکے کے بننے کا بھید ہی چھپا ہوا ہے، اس لیے سرکہ بنانے کا مختصر ڈھنگ بھی بتایا جاتا ہے۔

سرکہ کس طرح بنتا ہے؟ اگر کسی برتن میں آدھ سیر گڑ اور سوا سیر پانی ڈال کر چالیس دن تک ایک جگہ پڑا رہنے دیں تو گڑ اور پانی میں خمیر (غنیہ) اُٹھ کر سرکہ بن جاتا ہے اور برتن میں پانی کے اوپر ایک روٹی سی تیرتی ہوئی ملتی ہے۔ اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ چالیس دن کی بجائے پندرہ دن میں سرکہ اور روٹی کس طرح بن جاتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ہم آٹے کو رات بھر پڑا رہنے دیں تو صبح کو ہم دیکھیں گے کہ اس میں خمیر پیدا ہو گیا ہے۔ پھر اگر یہی خمیر کیا ہوا آٹا دوسرے آٹے میں ملا دیا جائے تو دس بارہ گھنٹے کی بجائے دو تین ہی گھنٹے میں خمیر اُٹھ آئے گا۔ بالکل اسی طرح اگر ہمیں سرکہ جلد تیار کرنا ہو تو سرکے کے خمیر کی اس روٹی کو جو در اصل مردہ جراثیم کا مجموعہ ہے، ہم نئی ہانڈی یا مٹی کے برتن میں گڑ اور پانی ڈال کر رکھ دیں گے۔ اب سرکہ چالیس دن کی بجائے پندرہ دن میں تیار ہو جائے گا۔ اور دوسری روٹی معمول کے مطابق اس پر تیرتی ہوئی ملے گی۔

روٹی کیا ہے؟ یہ روٹی جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے ہیں، سرکے کے مردہ جراثیم کا مجموعہ ہے جو پانی اور گڑ کے کیمیاوی عمل سے پیدا ہوتے اور اپنی مدتِ زندگی پوری کر کے مرتے رہتے ہیں۔ مرنے کے بعد یہ پانی کی سطح پر آ جاتے ہیں اور ایک جگہ جمع ہو کر چکنی سی روٹی یا ٹکیہ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اس ٹکیہ کے نیچے سُرخ رنگ کا پانی یعنی سرکہ ہوتا ہے۔ جو بیسیوں امراض کے لیے مفید چیز ہے۔

سرکے کے فائدے سرکہ ایک ترش پانی ہے جو ہاضم ہے۔ بادی کی بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ گرمی کے بخاروں میں نفع دیتا ہے۔ بلغم نکالتا ہے۔ خون صاف کرتا ہے۔ دل کو طاقت دیتا ہے۔ جگر اور معدے کی بیماریوں میں خاص طور پر مفید ہے۔ اس لیے یہ کہنا کہ ہانڈی کا پانی، جو اصل میں سرکہ ہے، چند مرضوں کو دور کرتا ہے، غلط ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ معدہ، جگر اور خون کے بہت سے مرض سرکے سے جاتے رہتے ہیں۔ جامن کا سرکہ تلی اور جگر کے لیے خاص طور پر مفید ہے۔ انگوری سرکہ ضعف قلب کو دور کرتا ہے۔ اُمید ہے کہ ہمارے اس بیان سے عوام اور خواص کی بھی غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔ اور روٹی کا ایک سے دو ہو جانا اب کوئی اہم مسئلہ نہیں رہے گا۔

مجامعت شادی سے پہلے
(طبی نقطۂ نگاہ سے)

مترجمہ :- جناب حکیم عبدالقوی صاحب دریابادی، فاضل الطب والجراحت، لکھنؤ

امریکہ کے ایک مشہور ڈاکٹر ٹی بوون پارٹنگٹن، ایف۔ آئی۔ اِل، الیف۔ آر۔ ای۔ ایس، امریکہ کے رسالے فیکٹس آف لائف" (زندگی کے حقائق) میں ایک نوجوان مجرّد شخص کا خط درج کر کے اُس کا جواب لکھتے ہیں۔ یہ خط اور اس کا جواب اس قابل ہے کہ ہمارے مجرّد نوجوان اسے غور سے پڑھیں اور ان خیالات فاسدہ کو جو بُری صحبت کے اثر سے ان میں پیدا ہوتے رہتے ہیں، اپنے دل سے دور کریں۔

اس مجرّد شخص کے خط کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

ازراہِ کرم ایک معاملے میں اپنی رائے دے کر میری رہنمائی کیجئے۔ میں ایک ۲۳ سال کا مجرّد شخص ہوں۔ اور ان دنوں ایک خوب صورت لڑکی کے ساتھ کورٹ شپ کر رہا ہوں۔ لڑکی بہت گرویدہ ہے اور میں لڑکی کو چاہتا ہوں۔ ہماری کورٹ شپ گناہ کے داغ سے پاک ہے۔ اور میں نے ہر وقت اُس کا احترام ملحوظ رکھا ہے۔ لیکن جس کارخانے میں مَیں کام کرتا ہوں وہاں ہر عمر کے بہت سے لوگ ہیں۔ وہ مجھ سے کہتے ہیں کہ اگر مجرّد شخص اپنی صحت درست رکھنی چاہتا ہے تو اس کے لیے یہ ناگزیر اور طبعی ہے کہ کبھی کبھی کسی عورت سے جنسی خواہش پوری کرتا رہے اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو کسی نہ کسی صورت میں بیمار ہو کر رہے گا اور اپنی قوتِ مردانگی کھو بیٹھے گا اور بعد میں اس میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت ہی باقی نہ رہے گی۔ ان لوگوں نے مجھے آمادہ کیا ہے کہ میں ان کے خیالات کو آپ کے سامنے اظہار رائے کے لیے پیش کروں۔

ڈاکٹر پارٹنگٹن، جواب میں لکھتے ہیں:-

میرے مکتوب نگار کے کارکن ساتھی جواب کے طالب ہیں۔ ان سب کا جواب ہے۔ یہ جواب مختصر لفظوں میں تو صرف اس قدر ہے کہ ان کا قول گندہ جھوٹ ہے لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ وہ لوگ میرے اتنے سے جواب سے مطمئن نہ ہوں گے۔ بلکہ ظنّ غالب تو یہ ہے کہ ان کا اطمینان میرے اس مضمون سے بھی نہ ہوگا۔ لیکن اگر ان میں ذرا بھی عقل و فہم باقی ہے تو انہیں اس کو قبول کرنا ہی ہوگا۔ اس لیے کہ میں جو کچھ کہوں گا وہ بہترین اور مستند ترین ڈاکٹروں اور اہل سائنس کے بیان پر مبنی ہوگا۔

مجھے اس کا علم ہے کہ نوجوانوں میں عام طور پر یہ خیال پھیلا ہوا ہے کہ انہیں جنسی خواہش کسی نہ کسی صورت میں ضرور پوری کرنی چاہیے اور اگر وہ اس سے بچے رہے تو وہ اپنی قوتِ مردانہ سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ اور یہ کہ جسمانی اور شہوانی صحت اور دماغی نشوونما اور رجولیت کے لیے جنسی تقاضا پورا کرنا ازبس ضروری ہے۔ یہ لوگ اپنی رائے میں اس حد تک غلو کر دیتے ہیں کہ وہ کہہ دیتے ہیں کہ ڈاکٹروں کی بھی یہی رائے ہے۔

میں کسی ایسے باہوش ڈاکٹر سے واقف نہیں جس نے اس قسم کے خیالات ظاہر کیے ہوں۔ جو ڈاکٹر یہ کہے گا اس کو یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ اس کا قول ڈاکٹری اور علمی حقائق کے بالکل برعکس ہے۔

بعض لوگ اس قول کی تائید پر دلیل یہ لاتے ہیں کہ "اگر بازو کو عرصۂ دراز تک کھپچیوں سے باندھ رکھا جائے تو وہ نہ صرف اپنا فعل چھوڑ دے گا بلکہ زندگی بھر کے لیے ناکارہ اور بالکل خشک ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر نوجوان شخص دس سال تک تجرّد اختیار کیے رہے تو اس کے اعضائے تناسل میں ذبول آجائے گا اور وہ قوتِ تولید کھو بیٹھے گا۔

واہیات! خرافات! دس سال بیس سال یا اس سے بھی زیادہ مدت تک اگر انسان پوری طرح تجرّد کی زندگی بسر کرتا رہے تب بھی اس کی قوتِ باہ میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ جس طرح کہ ایک عورت اگر ۲۰ سال اپنے بچے کو دودھ نہ پلائے تو اس کے دودھ پلانے کے فعل میں کوئی خلل واقع نہ ہوگا۔

میں یہ نہیں کہتا کہ آپ میری بات بے چون وچرا مان لیں۔ میں اس بارے میں ان محققین کی رائے پیش کرتا ہوں جو شہرت کے اعتبار سے لاثانی ہیں۔ چند سال ہوئے "برٹش سوشل ہائی جین کونسل" نے ایک بیان "تجرد" کے متعلق شائع کیا تھا جس پر محقق ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹروں کے دستخط بھی تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی رائے صرف عزت کی نگاہ ہی سے دیکھی نہیں جاتی بلکہ تسلیم بھی کر لی جاتی ہے۔ اس بیان کے مقابلے میں چند نوجوانوں اور بڑوں کا قول آپ پیش کرتے ہیں کہ "شادی کے قبل ہم بستری ضروری ہے"! ان لوگوں نے آخر ڈاکٹری اور سائنس کی کیا تعلیم حاصل کی ہے جس کی بنا پر ان کا قول قابل تسلیم سمجھا جائے؟ ان کے پاس کون سی ایسی سند ہے جس کی بنا پر وہ یہ خیالات ظاہر کرتے ہیں؟ ان لوگوں کے اس قول کے مقابلے میں ان ناموں کو دیکھیے جنہوں نے اس بیان کو شائع کیا، اور ان کی ڈگریوں کو دیکھیے: میں اس بیان کو ہر نوجوان مرد اور عورت کے لیے، جو اس مضمون کو پڑھے یہاں درج کرتا ہوں۔

سب سے پہلے میں آپ کے سامنے اس پر دستخط کرنے والوں کے نام گنتا ہوں۔

(۱) سر ولیم براؤن۔ ایم۔ اے، ایم۔ ڈی، وائلڈ ریڈر منٹل فلاسفی، آکسفورڈ۔

(۲) سرل برٹ، ایم۔ اے، ڈی۔ ایس سی، فزیالوجسٹ لندن کاؤنٹی کونسل و پروفیسر ایجوکیشن لندن یونی ورسٹی۔

(۳) ونیفرڈ سی کلس، او۔ بی۔ ای، ڈی۔ ایس سی، پروفیسر فزیالوجی، لندن یونی ورسٹی۔

(۴) اسرائیل فیلڈمین، ایم۔ آر۔ سی۔ ایس، سینیر لکچرر فزیالوجی، لندن اسپتال۔ وغیرہ وغیرہ۔

بیان حسب ذیل ہے:-

"ہماری رائے ہے کہ (۱) نسل و فرد دونوں کے مفاد کے لیے نہایت ضروری ہے کہ شادی کے ذریعے سے خاندان کی شیرازہ بندی کو قائم رکھا جائے اور جماعتی عادات و رسوم کو اس مقصد کے مطابق ڈھالا جائے۔

(۲) بے شمار شواہد اس امر کے بہم پہنچ چکے ہیں کہ ناجائز جنسی تعلقات، خواہ بیاہے ہوئے رکھیں خواہ بن بیاہے، جسمانی، دماغی اور معاشرتی ہر لحاظ سے نقصان رساں ہیں۔

(۳) نہ تو اس کی کوئی تائید علم منافع الاعضاء (فزیالوجی) سے ہوتی ہے اور نہ کسی تجربے سے کہ جسمانی صحت کے قیام کے لیے بن بیاہوں کو مجامعت کرنا ضروری ہے۔

(۴) نہ تو اس کی تائید منافع الاعضا سے ہوتی ہے اور نہ کسی تجربے سے کہ تجرد کی حالت میں مجامعت، دماغی صحت کے قیام کے لیے ضروری ہے۔"

میں حیران ہوں کہ میرے مکتوب نگار کے ساتھی کارکن، اس بیان کے جواب میں جو ایسے مستند لوگوں کی طرف سے نکلا ہے کیا کہیں گے میں ان سے یہی کہوں گا کہ وہ اپنے احمقانہ و جاہلانہ خیالات کو ملک کے سب سے بلند پایہ محققوں کے مقابلے میں نہ لائیں۔ نوجوان اشخاص کے سامنے خواہ وہ کہیں بھی ہوں، اسکول میں ہوں یا دوکان میں، دفتر میں ہوں یا کارخانے میں، جب کبھی یہ قول پیش کیا جائے کہ "جوان مجرد کے لیے مجامعت ضروری ہے" تو وہ اس کی تردید میرے اس مضمون کے ذریعے سے کر سکتے ہیں۔ ذیل میں چار اور مشہور زمانہ محققوں کی شہادت پیش کی جاتی ہے:-

(۱) سر فرانسس چیمپنیز، بارٹ، ایم۔ اے، ایم۔ ڈی، ایف۔ آر۔ سی۔ پی۔

(۲) سر ڈائس ڈکورتھ، بارٹ، ایم۔ ڈی، ال۔ ال۔ ڈی، ایف۔ آر۔ سی۔ پی۔

(۳) لفٹننٹ کرنل سر الفریڈ پیرس گولڈ، کے۔ سی۔ ڈی۔ او، ایم۔ ایس، ایف۔ آر۔ سی۔ ایس۔

(۴) سر آرڈگلس پاول، بارٹ، کے۔ سی۔ ڈی۔ او، ایم۔ ڈی، ایف۔ آر۔ سی۔ پی۔

یہ بات واضح رہے کہ مذکورہ بالا چہار افراد طبابت پیشہ ہیں۔ یہ لوگ وہ نہیں جو آپ کے ساتھ کارخانے میں کام کرتے ہیں اور طبی و سائنٹی فک معلومات خود آپ سے زیادہ نہیں رکھتے۔

اب دیکھیے یہ فاضل حضرات کیا حکم لگاتے ہیں:

"یہ مقولہ صحیح نہیں کہ اگر تم اپنی صحت پوری طرح ٹھیک رکھنا چاہتے ہو تو تمہیں عورت سے مباشرت کرنی چاہیئے۔ یہ رائے بھی صحیح نہیں کہ ہر آدمی کو کبھی نہ کبھی امراضِ خبیثہ ضرور ہوتے ہیں۔ یہ بھی غلط ہے کہ انسان کو جنسی خواہش اس لیے دی گئی ہے کہ جب چاہے ان کو پورا کرے۔ یہ قول بھی درست نہیں کہ امراضِ خبیثہ سے انسان کو کوئی بڑا نقصان نہیں پہنچتا۔ یہ کہنا بھی غلط ہے کہ قحبہ خانوں کے طبّی معائنے اور انضباط نے ناجائز مباشرت کو محفوظ اور بے ضرر بنا دیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کہ جلق سے کسی حال میں بھی جسمانی صحت کی درستی میں مدد مل سکتی ہے۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ عفّت و پاک بازی ہر حالت میں بہترین صحت کے مطابق ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ ناجائز مباشرت کبھی بھی ضرر و خطرے سے خالی نہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ امراضِ خبیثہ کی قطعی روک صرف پاک بازی اور ضبطِ نفس سے ہو سکتی ہے۔"

میں چاہتا ہوں کہ ہر مرد اور عورت ہر وقت یاد رکھے کہ یہ بار بار دُہرایا جانے والا قول "ہر شادی سے پہلے مجامعت صحت کے لیے ضروری ہے" ایک ذرّہ صداقت بھی اپنے اندر نہیں رکھتا۔

اخلاقی نقطۂ نظر سے بھی یہ ناجائز لطف اندوزی غلط ہے۔ کیوں کہ یہ اپنے ساتھ بے شمار خرابیاں لاتی ہے اور اس کی بدولت زندگیاں تباہ ہو جاتی ہیں۔ اس پہلو پر مجھے زور دینے کی چنداں ضرورت نہ تھی لیکن میں محسوس کرتا ہوں کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جن کی رائے اب تک یہ ہے "کہ اگرچہ اخلاقی اعتبار سے بدکاری مذموم ہے لیکن ساتھ ہی یہ حقیقت بھی مسلم ہے کہ انسان کی صحت کے لیے یہ زیادہ ضروری ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً اس لُطف اندوزی میں مشغول ہوتا رہے۔" اس مسئلے کا ایک رُخ اور بھی ہے جس کا سرسری ذکر میں یہاں کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ جب لوگ اس قسم کی دلیل پیش کرتے ہیں اس وقت وہ عورت کا کوئی خیال مدِّنظر نہیں رکھتے۔ بلکہ ان کے پیش نظر صرف مرد اور اُن کا مفاد ہوتا ہے۔ ان لوگوں کے خیال میں عورت مرد کے لیے ذریعۂ عیش کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ ان لوگوں کو مطلق خیال عورت کا نہیں آتا اور نہ اُن شدید خطرات کا خیال ان لوگوں کو آتا ہے جو عورت، اپنے جسم کو محض اس لیے مرد کے حوالے کر کے اُٹھاتی ہے کہ "اس مرد کی صحت بنی رہے۔" میں اس شخص کے مقابلے میں نہایت صاف گو ہوں جو اس قسم کی بحث کے سلسلے میں عورت کو محض ذریعۂ عیش کی حیثیت پر رکھتا ہے۔ صحت کی حفاظت کے لیے، اور ان فضلات کو دور کرنے کے لیے جن کا جسم میں رک جانا صحت کے لیے مضر ہوتا ہے، بیت الخلا بنائے جاتے ہیں۔ کیا عورت کا جسم اس قابل ہے کہ اُسے ایسے بیت الخلا کی طرح سمجھا جائے جہاں انسان اپنے جسم کے اس حصے کو جسے غلطی سے ناکارہ فضلہ سمجھا جاتا ہے، دور کرتا ہے۔ چہ جائیکہ یہ کہا جائے کہ عورت محض مرد کے لیے ایک آلے کی حیثیت رکھتی ہے۔ حالاں کہ یہ سراسر خلاف حقیقت ہے اور ہر مہذب نوجوان اس سے واقف ہے۔

میں تنبیہی الفاظ میں لڑکیوں اور نوجوان عورتوں سے کہنا چاہتا ہوں۔ اگر کوئی تمہارا ساتھی نوجوان تم سے خلا ملا بڑھا کر اس بات کے لیے کوشاں ہے کہ تم اس کی "صحت کی درستی" کے لیے اپنی عصمت اس کے حوالے کر دو تو میں تم کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ نوجوان جھوٹا ہے۔ اور محض تمہیں پھسلانے کے لیے من گھڑت باتیں کہہ رہا ہے۔ اس موقع پر تم ان خطرات کو بھی یاد رکھو جو تم مول لے رہی ہو، مثال کے طور پر امراضِ خبیثہ کو لو، یا اس سے بڑے خطرے کو جو حاملہ ہونے کی صورت میں تمہیں درپیش ہو گا۔ وہ نوجوان ہرگز تم سے الفت نہیں کرتا۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ تمہارا احترام کرتا۔ اگر اتفاقاً تم اپنی حماقت کی وجہ سے اس کے دام میں پھنس کر حاملہ ہو جاؤ گی تو وہ تمہاری مدد نہ کرے گا اور تنہا تمہیں ساری شرمندگی اور بوجھ اُٹھانا پڑے گا۔ اگر وہ اپنی ذمّے داریوں سے انکار کرتا ہے اور تم اس کے خلاف عدالت میں چارہ جوئی کرتی ہو، تو زیادہ سے زیادہ تمہیں عدالت جو دلائے گی وہ ایک حقیر رقم سے زیادہ نہ ہو گی۔

اس مسئلے کے علمی پہلو کو اب میں دوبارہ لیتا ہوں۔ بہت سے لوگوں میں یہ خیال ہے اور کثیر الشیوع اسباب کے باعث مستقل طور پر عورتوں سے مرد اپنے اس خیال کو ظاہر کرتے ہیں کہ "انسان کی صحت کے لیے مباشرت نہایت ضروری ہے۔" بعض شادی شدہ لوگ بھی (جو بیوی سے "ازدواجی مطالبات" کرنے میں حد سے آگے بڑھ جاتے ہیں) اس رائے کے حامی ہیں لیکن سائنس اس رائے کے موافق نہیں۔ یہ سمجھنا بالکل غلط ہے کہ منی ایک نقصان رساں رطوبت ہے جس کو پیشاب کی طرح باقاعدہ طور پر خارج ہوتے رہنا چاہیئے۔ اگر ہم ورزشی کھیلوں میں حصہ لینے والوں اور دوسرے کھلاڑیوں کو دیکھیں جو مباشرت سے بچتے رہنے کی وجہ سے اپنے کو زیادہ چست محسوس کرتے ہیں تو ہمیں غالباً کوئی شک (بقیہ ص۳۱ پر)

معلومات

شفاءُللنّاس شہد کے متعلق کلام پاک میں ارشاد ہوا ہے کہ اس میں لوگوں کے لئے شفا موجود ہے۔ اب تک اُس کی شفا بخش خاصیتوں کا بہت کم علم تھا۔ لیکن اب اہل سائنس اس کے پیچھے پڑ گئے ہیں اور آئے دن اس کے نت نئے فوائد سے دنیا کو آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ کولون کے ایک اخبار کے اقتباس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

بڈھے آدمی پلائینی نے جب کہ آخری لمحوں میں یہ راز ظاہر کیا تھا کہ شہد اور مچھلی کی چربی ملا کر بہترین مرہم تیار ہو سکتا ہے تو غالباً اس کے علم میں شہد کے مختلف خواص تھے۔ حال میں ہیمبرگ کے ایک ریڈ کراس سوسائٹی کے اسپتال میں کلیجی اور شہد کو ملا کر ایک مرہم تیار کیا گیا اور چھوٹے چھوٹے زخموں اور پھنسیوں پر اُس کا استعمال بہت مفید ثابت ہوا۔ غالباً یہ شہد ہی کا اندمال بخش اثر تھا۔

شہد کی مکھی صرف شہد ہی پیدا نہیں کرتی بلکہ ایک قسم کا زہر بھی پیدا کرتی ہے جو گٹھیا کے مرض میں اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔ امراض صدر کے ماہرین نے اب شہد کی ایک اور خاصیت دریافت کی ہے۔ اگر ایک کٹورے یا بادیئے میں شہد بھر کر مریض کی ناک کے قریب اس طرح رکھیں کہ اس کی ناک میں وہ ہوا جائے جو شہد کو چھوتی ہوئی آئی ہے تو دیکھا یہ جاتا ہے کہ مریض کی تنفس کی تنگی رفع ہو جاتی ہے اور وہ آرام سے زیادہ گہرے سانس لینے کے قابل ہو جاتا ہے۔ تنفس کی وقت اور دمے کے ہلکے مریضوں میں اس قسم کا شہد کا بھپارہ بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ یہ ایک ایسی دوا ہے کہ جس کا ہر گھر میں وقت بے وقت میسر آنا ممکن ہے۔ اس کا تسکین بخش اثر فوراً ہوتا ہے اگرچہ یہ ضرور ہے کہ ایک گھنٹے سے زیادہ قائم نہیں رہتا۔

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ شہد کی ترکیب میں بلند تر خمریات اور ایتھر آمیز روغنیات شامل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس سے جو بخارات اٹھتے ہیں وہ پھیپھڑوں کے لئے اس قدر مفید ہوتے ہیں۔ خمریات کا بھی یہ خاصہ ہے کہ عطریات اور تارپین کی طرح تنفس کی حرکت کو تیز یا کم کر سکتے ہیں اور یہ تیزی یا کمی ان کے اجزاء ترکیبی پر منحصر ہے۔ ان کے علاوہ شہد میں بہت سے اور بھی طبی خواص اور فوائد (شفاء للنّاس) حیرت انگیز قسم کے موجود ہیں۔ اس کے یہ مفید اجزاء کچھ تو غالباً خود مکھی کے درون افراز غدودوں سے اس میں آتے ہیں اور کچھ تازہ پھولوں کے رس سے۔

سائنس کی مزید تحقیق و تدقیق اس بات کا پتا لگا سکے گی کہ آیا شہد کی یہ عجیب خاصیتیں کسی بالکل ایسے جزو پر تو منحصر نہیں ہیں کہ جس سے دنیا ابھی تک ناواقف ہے۔ اگر ایسا ہے تو یہ ضروری ہوگا کہ اس آب حیات کا مطالعہ بہت ہی غور سے کیا جائے اور اسے بالکل کیمیاوی طور پر خالص حالت میں نکالا جائے۔ کچھ بھی ہو ہم اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ شہد نے ہم پر یہ ایک اور احسان کیا ہے کہ ہمیں اپنے اس جدید طبی فائدے سے آگاہ کر دیا۔

دریاؤں اور کنوؤں کا پانی امریکہ میں حال میں جو تجربے کئے گئے ہیں ان سے یہ بات ظاہر ہوئی ہے کہ شہر کے بچوں میں جو دریاؤں اور جھیلوں کا پانی پیتے ہیں دیہات کے بچوں کی بہ نسبت جو کنوؤں اور چشموں کا پانی استعمال کرتے ہیں دانتوں میں کیڑا لگنے کی بیماری (دانتوں کا گل جانا) تیس فی صدی کی نسبت سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ بھاری پانی (جس میں مختلف نمک شامل ہوں) دانتوں کے لئے مفید ہے، اور جتنی جتنی پانی کی ثقالت بڑھتی جاتی ہے اسی قدر دانتوں کا گلنا کم ہوتا جاتا ہے۔

شفاف ربر۔ یا ربر کا شیشہ ایسا ربر کہ جس کے آر پار آپ بلا تکلف دیکھ سکیں اور جو ممکن ہے کہ چند ہی روز بعد آپ کی کھڑکی کے کواڑوں کی زینت بن سکے تیار ہو گیا ہے۔ برطانیہ کے کیمیاوی محققین کو کہ جن کا تعلق نیشنل فزیکل لیبوریٹری سے ہے اس کی تیاری کا فخر حاصل ہے۔ ان محققین نے یہ بات معلوم کر لی ہے کہ اگر ربر میں کلورین خواہ سیال کی صورت میں یا بخارات کی صورت میں شامل کر دی

جائے اور پھر اس مرکب کو مختلف درجوں کی حرارت پہنچائی جائے تو بہت سے مختلف مادے تیار ہوسکتے ہیں۔ اب اتنی کامیابی ہوچکی ہے کہ نرم اور سخت دونوں قسم کے مادے کہ جن کو مختلف کاموں میں لایا جاسکتا ہے بنالئے گئے ہیں۔ اگر اس کلورین آلود ربر میں رنگوں کی آمیزش کردی جائے تو مختلف رنگوں کا شفاف ربر بنایا جاسکتا ہے۔

لٹھے کی چادروں پر کلورین آمیز ربر کو پھیلا کر اسے مختلف درجوں کی حرارت پہونچائی گئی اور دبایا گیا۔ ایک چادر سے لچک دار سخت تختہ تیار ہوگیا، اور دوسری سے بالکل ہلکا کارک کی طرح ایک مصالحہ بن گیا۔

(سنڈے ایکسپریس)

دودھ سے شیشے کی طرح کا کاغذ یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ کے دودھ کی حرفت کے ادارے نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے دودھ کو پھاڑ کر اس کے لیکٹک ایسڈ (دودھ کا تیزاب) سے ایک ربر کی طرح کے شفاف مصالحے کے بنانے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس مصالحے سے امید کی جاتی ہے کہ حرفت کی دنیا میں بہت سی نئی نئی چیزیں تیار ہوسکیں گی۔ اس مصالحے کا نام "پالی میتھی لیکری لیٹ" ہے اور یہ پانی کے رنگ کی نیم سیال چیز اس شیشے سے بہت کچھ مشابہ ہے جو نباتی مادے سے تیار کیا جاتا ہے اور بڑی شاہراہوں پر روشنی ڈالنے کے کام آتا ہے۔ یہ مصالحہ نباتی شیشے کی بہ نسبت بہت زیادہ نرم اور لچک دار ہے لیکن اسی کے ساتھ ساتھ بہت مضبوط اور کھینچ کر بڑھنے والا ہے۔ اپنی عجیب و غریب خاصیت کی وجہ سے پالی میتھی لیکری لیٹ کی مانگ مختلف کاموں کے لئے بہت ہی بڑھ گئی ہے۔ اس کی شفافیت، لچک مضبوطی، حل ہوجانے کی استعداد، اور سورج کی روشنی اور مافوق البنفشی شعاعوں سے اثر پذیر نہ ہونے کی خاصیت نے اسے وارنش اور روشنائی اور اسی قسم کی دوسری اشیاء کے بنانے میں بہت مفید ثابت کیا ہے۔ چپکانے والے سیمنٹ بھی اس سے بہت عمدہ بنتے ہیں۔ کاغذ اور کپڑے پر اس کی تہ جما کر یا ان چیزوں کی ساخت میں شامل کرکے تاکہ ہوا، پانی، تیل اور گیسوں سے حفاظت ہوسکے، اس کپڑے سے جہازوں کے لئے بادبان تیار کئے جاسکتے ہیں۔ نیز ان سے گیسوں سے حفاظت کے لباس بھی بنائے جاسکتے ہیں۔

انسانی گوشت کی بے منافع تجارت ۔ نیویارک (امریکہ) میں ایک ادارہ ایسا قائم ہے جو مریضوں کی ضرورت کے لئے اپنے جسم کا گوشت یا کرّیاں بلاقیمت مہیا کیا کرتا ہے۔ یہ ادارہ ڈاکٹر جیمس اسٹاٹر نے قائم کیا ہے جو اس قسم کی جرّاحی کے مشہور ترین ماہر ہیں جس میں انسان کے ٹوٹے پھوٹے اور بدصورت اعضاء کو کاٹ پیٹ کر اور نئے نئے پیوند لگا کر درست کیا جاتا ہے۔ جب کوئی اس قسم کا مریض آتا ہے کہ جس کے بدن کو درست کرنے کے لئے ذرا سے گوشت کی یا کرّی یا ہڈی کے ٹکڑے کی ضرورت ہوتی ہے تو ڈاکٹر صاحب بس اتنا کرتے ہیں کہ ٹیلیفون پر اس ادارے کے مہتمم سے کہہ دیا کہ "مجھے آدھا کرّی کا ٹکڑا چاہیئے اور ایسے شخص کے جسم میں سے چاہیئے کہ جس کا خون ایم ٹائپ کا ہو"۔ ادارہ فوراً ایسے کسی آدمی کو بلاتا ہے کہ جس کے خون کا ٹائپ ایم ہو اور اسے ڈاکٹر صاحب کے مطب میں بھیج دیتا ہے۔

صدہا آدمیوں نے ادارے سے اچھی اچھی قیمتیں لے کر اقرار نامے لکھ دیئے ہیں کہ وہ حسب ضرورت اپنے جسم کا کوئی بھی حصہ دیدیں گے حقیقتاً زیادہ تر ضرورت کرّیوں کی ہوتی ہے۔ پورے کان یا پوری ناک کی کبھی ضرورت نہیں پڑتی۔ کرّیاں بالعموم جسم کے ان پانچ مقامات سے حاصل کی جاتی ہیں۔ دو کان۔ ایک ناک، اور دونوں آخری پسلیاں۔ ایک آدمی کے جسم سے کرّی صرف ایک ہی مرتبہ لی جاسکتی ہے۔ کیوں کہ کرّی کا جتنا حصہ کاٹ لیا جاتا ہے وہ دوبارہ پیدا نہیں ہوتا۔ عام طور پر نصف انچ لمبے اور چوتھائی انچ چوڑے ٹکڑوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب تک سب سے بڑا ٹکڑا جو اس کام میں استعمال ہوا ہے وہ دو انچ لمبا اور نصف انچ چوڑا تھا۔

اس طرح اپنی کرّی کا ٹکڑا دینے والوں کو ادارہ سے سو سے لے کر پانچ سو تک ڈالر ملا کرتے ہیں۔

عام طور پر جن اعضاء کی مرمت کی جاتی ہے وہ بیٹھی ہوئی ناکیں ہوتی ہیں۔ ادارے والے اکثر کرّیاں دینے والے اور آپریشن کرانے والے میں تطابق پیدا کردیتے ہیں۔ مثال کے طور پر یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کی بیٹھی ہوئی ناک کی مرمت کرنی ہے تو ایسے شخص کی ناک کی کرّی لیتے ہیں جس کی ناک میں گپ نکلا ہوا ہو۔

جرّاحی کے عجائبات ایک لڑکا تھا جس کا بازو تین چھٹانک سے کچھ کم وزنی گیند پھینکتے وقت ٹوٹ گیا تھا۔ چند سال کے بعد اسی لڑکے نے یونی ورسٹی کی طرف سے کھیلوں میں شریک ہوکر گولا پھینکنے میں اوّل انعام حاصل کیا جو کہ آٹھ سیر وزنی تھا۔

یہ لڑکا تو یقیناً وہی تھا، لیکن اس کا بازو وہ نہ تھا جو بچپن میں ٹوٹ چکا تھا۔ اس کے بازو کی جرّاحی کی مدد سے مرمّت کی جا چکی تھی۔ وہ مقام جہاں سے اس کا بازو ٹوٹا تھا خراب ہو گیا تھا اور اس کی مرمّت اس طرح کی گئی تھی کہ بیل کی ہڈّی کے دو ٹکڑے اس کے بازو میں لگا دیئے تھے۔ تن درست بیل کی ہڈّی کا قلم لگانے سے وہ کم زور بچّہ خوب تن درست اور توانا ہو گیا۔

ہڈّیوں میں پیوند کا صرف یہی ایک کمال نہیں ہے جو کہ آج کل کے ڈاکٹروں نے کیا ہے۔ ڈاکٹر ای، ڈبلیو، ایچ، گرووز نے دو اور واقعات کا تذکرہ کیا ہے۔ ایک کسان کے لڑکے کی ران کی ہڈّی اس بُری طرح ٹوٹ گئی کہ انسانی ہڈّی کا اتنا بڑا ٹکڑا کہ جو پیوند کے کام آسکے کہیں نہ مل سکا۔ جو ڈاکٹر اس کا معالج تھا اُس نے ہاتھی دانت کا کافی بڑا ٹکڑا کاٹ کر اور اسے مناسب شکل دے کر خالی جگہ کو پُر کر دیا۔ یہ ٹکڑا وہاں جم گیا اس طرح کہ ہڈّی کا ایک حصّہ بن گیا اور ڈیڑھ مہینے کے بعد وہ لڑکا کھیت پر کام کرنے لگا۔ اسی طرح ایک بارہ سنگے کا سینگ بھی ایک مریض کے لئے استعمال کیا گیا تھا اور اس پیوند میں بھی کام یابی ہوئی تھی۔

فاسفورس کی مقدار ہمارے جسم میں خالص حالت میں فاسفورس ایک سخت زہر ہے۔ لیکن آپ کو یہ معلوم کر کے تعجب ہوگا کہ ایک انسانی جسم کے اندر معمولاً دو پونڈ فاسفورس موجود رہتا ہے۔ یہ مقدار اتنی کثیر ہے کہ اس سے چودہ ہزار آدمی مر سکتے ہیں۔

دَرازدستی آدمی اگر برف کا پانی پیتا رہے تو اُس کے بازوؤں کی لمبائی بیّن طور پر کم ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر گرم پانی کا استعمال کرے تو بازو لمبے ہو جاتے ہیں۔

مُسہل جڑوں کے ہندوستان میں کاشت کے امکانات بوٹینکل سروے آف انڈیا کی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ ہندوستان کے بعض علاقوں میں ایسی جڑوں کی کاشت ہو سکتی ہے جو پیچش کے مرض میں مفید ثابت ہوتی ہیں یا جن سے مسہل دوائیں تیار ہوتی ہیں۔ اس قسم کی دوائیں آج کل ہندوستان میں باہر سے آتی ہیں۔ اگر ہندوستان میں ان کی کاشت کا مناسب انتظام ہو تو یہ ملک بڑی حد تک دوسرے ملکوں کی امداد سے بے نیاز ہو سکتا ہے۔ ان کی کاشت کے لئے بڑی نگرانی، معلومات اور محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگرچہ بہت سے لوگوں کو جڑوں کی کاشت کے لئے زمین، حرارت، سایہ اور ہوا میں نمی وغیرہ کی ضرورت کے متعلق کافی علم ہے، مگر تجارتی پیمانے پر اس کے کاشت کرنے کی کسی کو ہمّت نہیں پڑی۔ اب تجربے کے طور پر مخصوص علاقوں میں اس کی کاشت کی جا سکتی ہے اور کام یاب ہونے کی صورت میں اس تجربے پر دوسرے علاقوں میں عمل کیا جا سکتا ہے۔

بانجھ پن دیانا کے ڈاکٹر۔ اے۔ باؤرنے "میڈیکل کلینگ" کی ایک اشاعت میں لکھا ہے کہ اگر بانجھ پن کی کوئی اور وجہ طبیب کے علم اور وقوف میں نہ آئے تو اسے یقین کر لینا چاہیئے کہ حیاتین ہ (ای) کی کمی ہے۔ اور اگر اس حیاتین کی علاوہ مقدار متواتر استعمال کرائی جاتی رہے تو بانجھ پن (عقم) جاتا رہتا ہے کیوں کہ حیاتین "ای" تناسل کی امداد کے لئے ضروری چیز ہے۔ سبزیوں، غلّوں، گوشت اور انڈے کی زردی میں یہ حیاتین کثرت سے پائی جاتی ہے۔ امریکن طبیبوں نے اس بات کو بھی تسلیم کیا ہے کہ اگر حیاتین "ای" کی مقدار متواتر کھلائی جاتی رہے تو جسم میں فولاد کو جذب کرنے اور ہضم کرنے کی بہت معقول صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ فولاد، کیلسیم (چونا) اور اگر ممکن ہو تو آیوڈین کی مقدار ضرور برابر ساتھ ساتھ دی جائے۔ پالک کا ساگ، گاجر، سویا بین، جَیٔ کا پورا دانا خوب پکا کر، دہی، مچھلی پستہ اور بادام میں یہ اجزاء کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اور جن افراد کی غذا میں یہ چیز کافی مقدار میں پائی جاتی ان کے تناسلی فعل میں کمی نہیں ہوتی۔

مصر میں طبّی تعلیم۔ فرانسیسی کی بجائے عربی میں جامعہ ازہر کی قرارداد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کلیۃ الحقوق نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کے ماتحت مدارس میں ڈاکٹری تعلیم فرانسیسی اور انگریزی زبان کی بجائے عربی زبان میں دی جائے اور فرانسیسی پروفیسروں اور استادوں کو برخاست کر کے ان کی جگہ مصری اساتذہ اور معلّمین مقرر کیے جائیں۔

معلوم ہوا ہے کہ مصر کی نیلی پوش جماعت نے وزارت تعلیم کو دھمکی دی تھی کہ اگر مصری مدارس میں ذریعۂ تعلیم عربی کی بجائے کسی اور زبان کو قرار دیا گیا تو تعلیمی حکام کو قتل کر دیا جائے گا۔

علم اور حکمت کے خزانے

اردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے۔ اسی لیے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہ آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کماحقہٗ پورا کر دیا ہے۔ اس کی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سال گرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جا سکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں۔ قدر دانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گزشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لیے دوبارہ طبع کرا لیے جائیں لیکن اس کے لیے موقع نہیں مل سکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچ سو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچ سو جلدیں مکمل کی جا سکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں چنانچہ ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانے کے بعد دفتر میں ان کی جلدیں مکمل کرا لی ہیں جو جولائی ۳۴ء سے جون ۳۵ء تک اور جولائی ۳۵ء سے جون ۳۶ء تک اور جولائی ۳۶ء سے جون ۳۷ء تک اور جولائی ۳۸ء سے جون ۳۹ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور تجدید و اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی ۳۸ء سے جون ۳۹ء میں گزشتہ سال کا وہ عظیم الشان عورت نمبر ہے جس کی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علماء اور حکماء متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے۔

اِن جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جا سکے۔ مجمل طور پر یوں سمجھ لیجیے کہ ۳۴-۳۵ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر تھا۔ اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے۔ ۳۵-۳۶ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے الاطفال کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور ان کی طبیعت اور ان کے کھیل ان کی عادات و اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر آپ کو انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچے سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہیں اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ ۳۷-۳۸ء کی جلد میں گزشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون ۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شائقین اور قدر شناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے ۳۸-۳۹ء کی جلد پچھلے سال کا عظیم الشان دق نمبر اور گیارہ مہینے کے پرچے شامل ہیں۔ دق نمبر وہی ہے جس میں چودہ مضامین یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ براعظموں کے ہیں۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بہ ماہ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے صدہا مجرب نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑے گی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے۔ محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۱۰۶۲ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے بلاک کی رنگین تصاویر ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دل چسپ مرقعے، کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطباء ہی کے لیے ضروری نہیں بلکہ عوام اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریں گے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچے کے مضامین سے ہو جائے گا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس کے حلقے میں ہندوستان بھر کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جابجا نظر آئیں گے۔

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، دہلی

جناب حکیم محمد خاں صاحب کامل طب وجراحت، قائم گنج

کھانسی کے متعلق کچھ عرض کرنے سے پہلے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آلیت تنفس، زفیر، شہیق اور نظام تنفس کا کچھ ذکر کر دیا جائے۔ کیوں کہ ان چیزوں کو جانے بغیر کھانسی کی حقیقت کو سمجھنا تقریباً ناممکن ہے۔

آلیت تنفس عمل تنفس سینے کی یکے بعد دیگرے پیدا ہونے والی دو حرکات (۱) اتساع (پھیلنے) (۲) اور انقباض (سکڑنے) پر مشتمل ہے ان حرکات کے ذریعے سے ہوا پھیپھڑوں میں کھینچی اور خارج کی جاتی ہے۔ یہ دونوں حرکتیں علی الترتیب زفیر اور شہیق کہلاتی ہیں۔ ہوا کو اندر کھینچنے کے لیے سینے کی پہلوی دیواریں یا صدر کا قاعدہ یا دونوں مل کر اس طرح حرکت کرتے ہیں کہ سینے کی اندرونی گنجائش بڑھ جاتی ہے۔ سینے کی اندرونی فضا کے بڑھ جانے سے پھیپھڑے کی اندرونی فضا بھی بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ سینے کے پھیلتے وقت پھیپھڑے سینے کی پہلوی دیواروں اور اس کے قاعدے سے ملے رہتے ہیں اور خود بھی پھیل جاتے ہیں۔ غرض کہ اس گنجائش کی زیادتی سے پھیپھڑوں میں ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے اور باہر سے تازی ہوا کافی مقدار میں حنجرہ اور قصبۃ الریہ کی راہ پھیپھڑوں میں داخل ہو کر صدر کے اندرونی و بیرونی دباؤ کو برابر کر دیتی ہے۔ لیکن ہوا کو پھیپھڑوں سے باہر خارج کرنے کے لیے جو حرکت عمل میں لائی جاتی ہے وہ مذکورہ بالا حرکت کے بالکل برعکس ہوتی ہے۔ اس میں سینے کی وسعت بجائے بڑھنے کے گھٹ جاتی ہے۔ اور پھیپھڑوں میں ہوا کا دباؤ زیادہ ہو جانے کی وجہ سے اتنی ہوا باہر خارج ہو جاتی ہے کہ ہوا کا اندرونی اور بیرونی دباؤ برابر ہو جائے۔ دونوں صورتوں میں (زفیر اور شہیق میں) ہوا حنجرہ اور قصبۃ الریہ میں ہو کر گزرتی ہے۔ کیوں کہ پھیپھڑے کی ہوا اور بیرونی ہوا کا تعلق اسی راستے سے ہے۔

زفیر زفیر میں صدر کا بڑھ جانا ایک عضلی فعل ہے۔ زفیر کے متعلقہ عضلات کا یہ کام ہے کہ وہ جوف صدر کی وسعت کو عمودی، مستعرض اور قدامی خلفی قطروں میں زیادہ کر دیں۔ وہ عضلات زفیری جو معمولی تنفس میں کام کرتے ہیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) دیافرغما۔ (۲) بیرونی عضلات بین الاضلاع۔ (۳) کچھ اندرونی عضلات بین الاضلاع (۴) عضلات روافع الاضلاع اور (۵) عضلات مسننہ خلفیہ علیا۔

صدر کا قطر عمودی:۔ دیافرغما کے منقبض ہو کر نیچے اتر آنے سے سینہ بڑھ جاتا ہے۔ سکون (انبساط) کی حالت میں دیافرغما کی شکل گنبد جیسی ہوتی ہے۔ اور اس کا محدب حصہ اوپر کی طرف رخ کیے ہوئے ہوتا ہے۔ لیکن گنبد کے درمیانی حصے میں ایک نشیب یا میزاب پائی جاتی ہے۔ جب دیافرغما منقبض ہوتا ہے تو اس کے عضلی ریشے لمبائی میں گھٹ جاتے ہیں اور اس گنبد کی تحدیب کم ہو جاتی ہے۔ دیافرغما کو نیچے کی جانب لے جانے میں کچھ فاصلے تک تو درمیانی وتر کام کرتا ہے لیکن اصل حرکت پہلوؤں پر ہوتی ہے۔ جہاں دیافرغما صدر کے قاعدے سے لگا ہوتا ہے۔ قطر مستعرض اور قطر قدامی خلفی اسی صورت میں بڑھ سکتے ہیں جب کہ پسلیاں اوپر کی طرف اٹھیں لیکن بالائی پسلیاں کچھ تو عضلات ضلعیہ عنقیہ (ضلعیہ عنقیہ مقدمہ، متوسط اور متاخرہ) کے ذریعے سے قائم ہیں۔ اور زیریں پسلیوں میں سے بہت سی ایسی ہیں جو مورب طریقے پر عمود فقری سے چسپاں ہیں۔ اس لیے پیچھے کی جانب تو پسلیاں اٹھنے سے رہیں۔ ہاں اگلے کنارے ضرور اٹھ جاتے ہیں کیوں کہ آخر میں عظم القص خود بھی اوپر اور سامنے کی طرف حرکت کرتی ہے۔ اس لیے پسلیاں جن کے کنارے عظم القص سے آکر لگتے ہیں وہ بھی اس کے ساتھ اوپر اور آگے کو اٹھ کر صدر کی فضا کو پھیلاتے ہیں۔ معمولی تنفس میں جو عضلات پسلیوں کو اوپر اٹھانے میں کام کرتے ہیں وہ (۱) بیرونی عضلات بین الاضلاع (۲) اندرونی عضلات بین الاضلاع کے بین الغضار یفی حصے (۳) عضلات روافع الاضلاع اور (۴) عضلات خلفیہ علیا ہیں۔

لیکن غیر معمولی تنفس میں عضلات زفیری اضافی سے بھی کام لیا جاتا ہے مثلاً (۱) قصبہ ترقویہ حلیمہ (۲) مسننہ کبیرہ (۳) عضلات صدریہ (صدریہ کبیرہ اور صدریہ صغیرہ) (۴) مربعہ منحرفہ - ان کے علاوہ حنجرے اور چہرے کے عضلات بھی کچھ کام کرتے ہیں۔

شہیق شہیق میں یہ ہوتا ہے کہ زفیر کی وجہ سے پھیلے ہوئے سینے اور پھیپھڑے ذاتی لچک کی وجہ سے اپنی اصلی اور قدیمی حالت پر آجاتے ہیں۔ زفیری عضلات نے صدر کو پھیلانے اور پھیپھڑے کی لچک پر غالب آنے کے لیے جو طاقت استعمال کی اسی طاقت کا ردِ عمل یا جواب شہیق ہوتا ہے کیوں کہ ان ہی عضلات کے پھیلتے ہی سینہ اور پھیپھڑے اپنی اصلی حالت پر آجاتے ہیں اور پھیپھڑے کی ہوا پر دباؤ پڑ کر مزید ہوا خارج ہو جاتی ہے گویا دو زفیر کے درمیان جو وقفہ ہوتا ہے اس میں پھیپھڑوں کا لچک دار انقباض پھیپھڑوں کی ہوا کو خارج کر دینے کے لیے کافی ہوتا ہے اور معمولی شہیق میں اس سے زیادہ کسی طاقت کو کام میں لانے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی - اس کے علاوہ تمام دوسری ارادی شہیقی حرکتیں مثلاً بولنے، گانے، پھونکنے اور غیر ارادی حرکات مثلاً چھینکنے اور کھانسنے وغیرہ میں اس قہری لچک دار طاقت کے علاوہ کسی اور طاقت کی بھی ضرورت پڑتی ہے اور حقیقی عضلات شہیقی کو بھی کام میں لایا جاتا ہے - ان میں سب سے زیادہ اہم پیٹ کے عضلات ہیں جو پیٹ کی احشاء پر دباؤ ڈال کر دیا فرغما کو اوپر دھکیل دیتے ہیں اس طرح پھیپھڑوں پر بالواسطہ دباؤ پڑ کر اس کی ہوا قصبۃ الریہ اور حنجرے کے راستے خارج ہو جاتی ہے - غرضیکہ پسلیوں کو نیچے لانے والے عضلات کو بھی عضلاتِ شہیقی کے طور پر کام کرنا پڑتا ہے - اس لیے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اندرونی عضلات بین الاضلاع کے غضاریفی حصّے اور عضلات مسننہ خلفیہ سفلی شہیقی عضلات ہیں اور بطنی عضلات کی مزید اعانت کے لیے کام کرتے ہیں۔

مرکزِ تنفس نظام عصبی کے مرکز میں ایک چھوٹا سا رقبہ ہے جس کو مرکز تنفّس کہتے ہیں - اس مرکز سے تحریکات چل کر نخاع کے ریشوں کے ذریعے سے ان نخاعی اعصاب کے مراکز میں پہنچتی ہیں جو عضلاتِ تنفس کو پکڑتے ہیں - اسی مرکز میں کچھ ریشے بھی پہنچتے ہیں - ان میں سب سے زیادہ اہم وہ ہیں جو عصب راجع کی لٹ میں پائے جاتے ہیں - عصب راجع کو جہاں تک مرکز تنفس سے تعلق ہے اس میں اس مرکز سے متعلق حرکتی ریشے زیادہ ہیں - تھوڑی مقدار میں عصبی ریشے بھی پائے جاتے ہیں جو پھیپھڑوں اور ہوائی نالیوں کی عضلی نسیجوں میں پھیلتے ہیں - اور پھیپھڑوں پر انقباضی اثر رکھتے ہیں - یہ مرکز عصب راجع کے حسّی مرکز سے تعلق رکھتا ہے - یہ مرکز نہ صرف ان حسّی اعصاب سے متاثر ہوتا ہے جو اس تک عصب راجع کے ذریعے سے پہنچتے ہیں بلکہ ایسی تحریکات سے بھی متاثر ہوتا ہے جو دماغ سے آتی ہیں۔

کھانسی کیوں اور کیسے ہوتی ہے؟

کھانسنے کے لیے سب سے پہلے مریض ایک گہرا زفیر لیتا ہے - یہ زفیر طبعی زفیر کی طرح ہوتا ہے - ہوا آسانی سے پھیپھڑے میں چلی جاتی ہے لیکن اس کے بعد ہی جو شہیق واقع ہوتا ہے - بخلاف طبعی شہیق کے اس میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے - اوتار الصوت کے وقتی انقباض کی وجہ سے فتحۃ المزمار بند ہو جاتا ہے - پھیپھڑوں کی ہوا خارج کرنے کے لیے پیٹ کے عضلات سختی سے سکڑ کر احشاء بطن کو دیا فرغما کی طرف دھکیل دیتے ہیں اور احشاء کے توسّط سے پھیپھڑوں پر یہاں تک دباؤ ڈالتے ہیں کہ ہوا کے اخراج میں رکاوٹ پیدا کرنے والے اوتار الصوت ایک آواز کے ساتھ ایک دم کھل جاتے ہیں اس مخصوص آواز کو ہم کھانسی کہتے ہیں - رکاوٹ دور ہوتے ہی پھیپھڑوں کی ہوا بڑی تیزی سے خارج ہوتی ہے اور ہوا کی اس رَو کے ساتھ بلغم یا کوئی اور چیز جسے پھیپھڑے سے نکلنا ہوتا ہے، باہر آجاتی ہے۔

کھانسی کا عمل بھی ایک عصبی مرکز کے ماتحت ہے - یہ **مرکزِ سعال** مبداء النخاع میں عصب راجع کے مبداء کے پاس ہی بطن ثالث کے صحن اور اجسام رباعیہ کے نزدیک ہی واقع ہے اور شاید مرکز تنفس سے اس کو گہرا تعلق ہے - اس مرکز میں مختلف حسّی اعصاب کے ذریعے سے تحریکات روانہ ہوتی ہیں اور وہاں سے منعکس ہو کر عضلات شہیقی میں پہنچتی ہیں - اب ہمیں یہ دیکھنا ہے وہ کون کون سے حسّی اعصاب ہیں جو تحریکات کو مرکزِ سعال تک لے جاتے ہیں

(۱) عصب راجع :- یہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ عصبِ راجع کے پیدا ہونے کا مقام (مبداء) مرکز سعالی سے بالکل قریب واقع ہے - اس عصب کو مرکز تنفس سے گہرا تعلق ہے اور مرکز تنفس کے توسّط سے مرکز سعال سے بھی منسلک ہے - اس لیے عصب راجع کے حسّی

رشتوں میں اگر کوئی تحریک پیدا ہو تو اس کا اثر مرکز سعال پر پڑ سکتا ہے۔ عصب راجع کی شاخیں اس تمام غشاء مخاطی میں پھیلی ہوئی ہیں جو ادوات الصوت سے لیکر قصبۃ الریہ کی انتہائی شاخوں تک اندرونی جانب استر کرتی ہیں۔ اگر یہ غشاء مخاطی ماؤف ہو جائے تو عصب راجع کی شاخوں میں تحریک ہو کر کھانسی کا ہونا ناگزیر ہے۔ اس کے علاوہ اس عصب کی شاخیں غشاء الریہ حلق، مری معدہ اور آنتوں میں بھی پھیلتی ہیں۔ اس لیے اس کے حسی اختتامی سروں میں تحریک پیدا ہونے سے بھی وہی نتائج ظاہر ہو سکتے ہیں۔

(۲) عملی حیثیت سے عصب راجع کے بعد عصب ثلاثی وجہی ایک ایسا عصب ہے جس کو مرکز تنفس سے گہرا تعلق ہے گویا مرکز تنفس کے ذریعے سے مرکز سعال پر بھی اس کا تعلق درجے میں عصب راجع کے بعد ہے۔ یہی وہ عصب ہے جو مجریٰ تنفس کے انفی اور وجہی رقبوں کے حسی تاثرات کا ادراک کرتا ہے۔ اس لیے اگر کھانسی کا سبب محرک عصب راجع کی اقلیم (یعنے ان مقامات میں جہاں جہاں اس عصب کی شاخیں پھیلتی ہیں) میں نہ ملے تو اُسے اس عصب کے دائرہ عمل (جہاں جہاں اس کی شاخیں پھیلتی ہیں) میں تلاش کرنا چاہیئے۔

(۳) مریض کی قوت ارادی اور بعض نفسانی تحریکوں کے مانع اثرات کھانسی میں دیکھے گئے ہیں۔ اس سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ دماغ میں پیدا ہونے والی تحریکیں نامعلوم راستوں سے مُبدء النخاع میں پہنچکر انعکاسی تحریک کا باعث ہوتی ہیں۔ یہ دماغی تحریکیں بعض اوقات کھانسی پر محرک اثر ڈالتی ہیں جیسے ہسٹریا (اختناق الرحم) میں دیکھا گیا ہے اور بعض اوقات ان کا اثر مانع ہوتا ہے جیسے کوئی مریض اپنی بے کار کھانسی سے تنگ آکر یہ قطعی فیصلہ کرلے کہ چاہے لاکھ تکلیف ہو وہ پھر کبھی نہیں کھانسے گا۔ (اس سے وقتی کھانسی میں فائدہ ہو جاتا ہے)

کھانسی بحیثیت ایک علامت کھانسی مجری تنفس (ناک، منہ حنجرہ، قصبۃ الریہ، ہوائی نالیوں اور ہوائی تھیلیوں) کی خرابیوں کی ایک ایسی عام علامت ہے اور مجری تنفس کی بیماریوں اور کھانسی میں کچھ ایسا چولی دامن کا ساتھ ہے کہ کھانسی کا نام سنتے ہی ہمارا ذہن امراض مجری تنفس کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ لیکن مجری تنفس کی خرابیوں کے علاوہ دیگر اعضاء کی بیماریاں بھی کھانسی کا باعث ہو جاتی ہیں۔ اس لیے کھانسی کو دو قسموں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

کھانسی کی قسمیں (۱) تنفسی (۲) غیر تنفسی

(۱) **تنفسی**:۔ یعنے وہ کھانسی جو مجری تنفس میں خرابی پیدا ہونے سے اُٹھتی ہو۔ حقیقت میں یہ قسم اتنی عام ہے کہ کھانسی کے جتنے مریض طبیب کے پاس آتے ہیں ان میں سے نوّے فی صدی اس زمرے میں شامل ہوتے ہیں۔

(۲) **غیر تنفسی**:۔ دس فی صدی مریض جو معالج کے پاس آتے ہیں ان میں مجری تنفس کا باقاعدہ امتحان کرنے پر کچھ نہیں ملتا اور طبیب کو کھانسی کا اصل سبب معلوم کرنے کے لیے مزید غور کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

غیر تنفسی کھانسی (یا سعال منعکس):۔ اس کھانسی کے دورے پڑتے ہیں۔ اور ان سے مریض تنگ آجاتا ہے طبیب اور مریض دونوں کے لیے مایوس کن ہے۔ کیوں کہ عام کھانسی (تنفسی کھانسی) کی تدابیر علاج اس میں اختیار کرنے سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ اس قسم کی کھانسی کے لیے 'سعال منعکس' کی اصطلاح وضع کی گئی ہے۔ لیکن یہ اصطلاح لغوی اعتبار سے غلط ہے کیونکہ کھانسی تو منعکس ہی ہوتی ہے۔ یہ کھانسی طبیب کے لیے اس وقت تک مایوس کن ہے جب تک کہ وہ اس کے اصلی سبب کا کھوج لگاکر ایسا طریقہ علاج اختیار نہیں کرتا جس میں اصل سبب کو دور کرنے تدابیر عمل میں لائی جائیں۔

غیر تنفسی کھانسی کی خصوصیات:۔ یہ کھانسی **خشک اور بے کار** (یعنے بلاوجہ) ہوتی ہے۔ اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ ہاں اگر التہاب قصبۃ الریہ بھی موجود ہو تو بلغم خارج ہوتا ہے۔ ورنہ کھانسی کے بعد کچھ مخاط یا لعاب دہن خارج ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس کھانسی کے دورے ہوتے ہیں۔ یعنے مسلسل زفیری جھٹکے ہوتے ہیں جو مختصر ہوتے ہیں اور وقفوں کے بعد پڑتے ہیں۔ اور ان زفیری جھٹکوں کی وجہ سے شہیق نسبتاً کم ہوجاتا ہے۔ یہ دورے اس وقت خاص طور پر تکلیف دیتے ہیں جب وہ دیر تک رہتے ہیں اور جلد جلد پڑنے لگتے ہیں۔ اس کی قسمیں خاص طور پر (۱) التہاب غشاء الریہ میں پائی جاتی ہیں۔ (۲) بعض بدہضمی کے مریضوں میں بھی دیکھی گئی ہیں (اس کو سعال معدی بھی کہتے ہیں)۔ (۳) سعال دیدانی:۔ جو آنتوں میں کیڑے پیدا ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ قسم بچوں میں بہت

زیادہ ہوتی ہے۔ (۴) سعال انفی (۵) سعال حلقی۔ ذیل میں کھانسی کو تشخیصی نقطۂ نگاہ سے ان کی نوعیت کے اعتبار سے تقسیم کیا گیا ہے

(۱) وہ کھانسی جو آسانی سے عمل میں آجائے (یعنے کھانستے وقت مریض کو زیادہ تکلیف نہ ہو) اور مخرج اور منفث بلغم ہو۔ اس قسم کی کھانسی مجریٰ تنفس کی بیماریوں کے ارتشاحی درجوں میں پائی جاتی ہے۔

(۲) تکلیف دہ بےکار اور خشک قسم کی کھانسی:۔ اس کو دو حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں:۔

(ا) تنفسی:۔ یہ قصبی رئوی بیماریوں کے ابتدائی درجوں میں پائی جاتی ہے۔

(ب) غیر تنفسی:۔ خاص طور التہاب غشاء الریہ اور دیدانِ امعاء میں دیکھی گئی ہے۔

(۳) جس کھانسی میں نخاسی آواز آتی ہو اور تنفس سخت ہو:۔ اس قسم کی کھانسی حنجرہ یا قصبۃ الریہ پر دباؤ پڑنے سے پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اینورسما، گھیگا اور گردن کے خط وسطانی میں پیدا ہونے والی رسولیوں میں ہوتا ہے۔

(۴) سعال عصبی (سعال عادتی):۔ اس قسم کی کھانسی کی چار قسمیں ہیں۔

(ا) جس میں مریض اختیاری یا غیر اختیاری طور پر دورانِ گفتگو میں یا دوران تقریر میں مضطرب ہو کر ایک لمحے کے لیے رُکنا چاہتا ہے اور کھانسنے سے اسے اتنی مہلت مل جاتی ہے۔

(ب) مریض کو کھانسی نہیں ہوتی۔ لیکن طبیب سوالات کے دوران میں مریض سے کھانسی کے متعلق پوچھ کر عصبی مریض کا ذہن اس طرف منتقل کردیتا ہے۔ اور مریض کھانسنے لگتا ہے۔

(ج) ایک مریض اپنے آپ کو جو دق میں مبتلا سمجھتا ہے۔ اور خواہ مخواہ کھانسنے میں مبالغہ کرتا ہے (حالاں کہ اس کو کھانسی نہیں ہوتی)

(د) کرخت، کُتے کی آواز جیسی کھانسی:۔ یہ کھانسی خناق اصلی (یا خناق حقیقی۔ ذبحہ) میں یا خناق کاذب (تشنج الحنجرہ) میں پیدا ہو جاتی ہے۔

(۵) معمولی مُزمن عادتی کھانسی:۔ یہ کھانسی مزمن قصبی رئوی بیماریوں میں پائی جاتی ہے۔ مثلاً (ا) درن (ب) نفخ الرّیہ (ج) مزمن التہاب قصبۃ الریہ (د) اتساع شعبی (ہ) مزمن احتقان رئوی۔ (و) یا وظائف قلبی میں کم زوری پیدا ہوجانے سے۔

(۶) سعال شعبی:۔ (اس میں مریض خود کھانسنے کی کوشش کرتا ہے) یہ قلب کی خرابیوں کی وجہ سے پیدا ہوجاتی ہے اور جراتساع قلب اور خاص طور پر دائیں اذن کے اتساع میں زیادہ عام ہے۔ بوڑھوں میں یہ معلوم کرنا مشکل ہوجاتا ہے کہ کھانسی کا ابتدائی سبب قلب کی خرابیاں ہیں یا پھیپھڑے کی، یعنے 'سعال قلبی' اور 'سعال رئوی' میں فرق کرنا آسان نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ قلبی کم زوریوں سے پھیپھڑوں میں تعدیہ قبول کرنے کے لیے زمین تیار ہوجاتی ہے۔ اس کے برخلاف کوئی قصبی رئوی فتور اس کے قلب کو، جو پہلے ہی عمر کے تقاضے سے کم زور ہوچلا ہو زیادہ کم زور کرکے دائیں قلب کا اتساع پیدا کرتا ہے۔ اس قسم کی کھانسی کو یعنے بوڑھوں کی کھانسی کو ہم بجا طور پر 'سعال قلبی رئوی' کہہ سکتے ہیں۔

(۷) سعال وضعی:۔ خاص وضع کی کھانسی۔ اس کے نتیجے میں بہت سا بلغم خارج ہوتا ہے۔ کسی ایک پہلو (دائیں یا بائیں) پر لیٹنے سے مریض کھانستا ہے اور کھانسنے سے بہت سا بلغم خارج ہوتا ہے۔ اس قسم کی کھانسی اور اس کے ساتھ کافی مقدار میں بلغم کا خارج ہونا حفرہ شعبی (اتساع شعبی یا حفرہ ریہ) کی ایک تشخیصی علامت ہے جس میں خاص وضع اختیار کرنے سے حفرے کا بلغم وغیرہ خارج ہوجاتا ہے۔

(۸) سعال حلقی:۔ تمباکو پینے والوں اور شرابیوں کی کھانسی۔ اس کھانسی میں گلے کی خراش ہوتی ہے اور بعض اوقات ناک سے رطوبتیں بھی بہتی ہیں۔ یہ کھانسی صبح کے وقت زیادہ ہوتی ہے۔ کیوں کہ رات بھر میں اندرونی رطوبتیں مترشح ہوکر ناک اور حلق میں جمع ہوجاتی ہیں۔

(۹) سعال دیکی (شہیقہ یا کالی کھانسی) اس قسم کی کھانسی کا پہچاننا کچھ مشکل نہیں۔ کیوں کہ جب اس کھانسی کا دورہ پڑتا ہے تو مریض کے سانس اندر لیتے وقت ایک خاص قسم کی مرغ کی بانگ جیسی آواز پیدا ہوتی ہے۔

کھانسی کا اصول علاج

جس کھانسی کے نتیجے میں پھیپھڑے اور قصبۃ الریہ سے رطوبتیں خارج ہو رہی ہوں وہ بہت مفید ہوتی ہے۔ اس قسم کی کھانسی کو چھیڑنا نہیں چاہیئے۔ اگر وہ زیادہ تکلیف دہ ہو تو زیادہ سے زیادہ اس کو کم کر دینا چاہیئے۔ یہ کلیہ ان تمام صورتوں میں برتا جاتا ہے جب کہ مرض حنجرہ، قصبۃ الریہ، ہوائی نالیوں اور ہوائی کیسوں میں ہو۔ کیوں کہ کھانسنے سے نہ صرف بلغم بلکہ ملتہب اغشیہ مخاطیہ کی سمّی رطوبتیں بھی خارج ہو جاتی ہیں اور ہوائی نالیوں کے کھلے رہنے کی وجہ سے تنفس میں دقت نہیں ہوتی۔ پس جب ہوائی نالیوں میں بلغم یا التہابی رطوبت ہو تو کھانسی کے فعل میں مدد دینی چاہیئے۔ اس مقصد کے لیے منفثات (بلغم نکالنے والی دوائیں) استعمال کرانا مفید ہوتا ہے۔ مثلاً اگر:۔

(ا) بلغم کا گاڑھا پن اس کے اخراج میں مانع ہو تو ممکین منفثات استعمال کرائیں۔ اس قسم کی دوائیں بلغم کو رقیق کرتی اور اس کے کھاری پن کو بڑھاتی ہیں۔ ایلکلیز اور ایلکلائن سالٹس خصوصاً پوٹاشیم بائی کاربونیٹ اور امونیم کلورائڈ وغیرہ چیزیں کارآمد ہوتی ہیں۔

(ب) اگر حسّی اعصاب یا مراکز تنفس میں خراش ہونے کی وجہ سے ہیجانی کیفیت ہو تو منفثات مسکنہ استعمال کریں، جو تسکین پیدا کر کے آسانی سے بلغم کو خارج کر دیں۔ مثلاً افیون اور مرکبات افیون میں سے (پل اپی کاک کم سلا ٹنکچر کیمفر کو ٹنکچر اوپیائی امونی۔ پلو اپی کاک کو۔ مارفین۔ کوڈائین۔ اور کلورل ہائیڈریٹ۔

(ج) اگر شعب قصبی یا ہوائی نالیوں میں تشنج کی وجہ سے اخراج بلغم مشکل ہو تو منفثات دافع تشنج استعمال کرائیں

(د) اگر عضلات حنجرہ کے کام نہ کرنے اور مرکز تنفس کے سست ہونے کی وجہ سے اخراج بلغم نہ ہو رہا ہو تو اسٹرکنین اور اٹروپین کا استعمال کریں۔

(ہ) بعض دوائیں ایسی ہیں جو منہ میں رکھنے سے اپنی تاثیرات معکوسہ کے ذریعے سے اخراج بلغم کو زیادہ کرتی ہیں جیسے پوٹاسیم کلوریٹ، صمغ عربی، قند یا مصری اور نمک طعام (کھانے کا نمک)

برخلاف اس کے سعال منعکس ایک بے کار اور مضر چیز ہے جس کا بڑی ہمت سے مقابلہ کرنا چاہیئے۔ علاج کا عقلی تقاضا تو یہ ہے کہ

(ا) اس غشاء مخاطی کی ذکاوت حسّی کو دور کر دیا جائے۔ جہاں سے تحریک شروع ہوتی ہے۔ اس موقع پر طبیب کو اپنی ذہانت سے کام لینا چاہیئے۔ علاج میں کامیابی اس وقت ممکن ہے جب طبیب صحیح تشخیص کرے کہ تحریک کہاں ہو رہی ہے اور سبب تحریک کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً:۔

(۱) اگر کسی مریض میں دیدانِ امعا کی وجہ سے کھانسی ہو رہی ہو تو قاتل و مخرج دیدان ادویہ کے استعمال سے ہی شفا حاصل ہو سکتی ہے۔

(۲) سوءِ ہضمی کے مریضوں میں صرف غذاؤں میں تصرف کرنے اور احتیاط برتنے سے شفاء کلی حاصل ہو جاتی ہے۔

(۳) ماؤف اغشیہ مخاطیہ میں جہاں تک خارجی طور پر رسائی ممکن ہو مقامی مخدرات کے استعمال سے تعجب خیز نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ شدید کھانسی کے چند ایسے مریضوں میں جن کو داخلی طور پر انتہائی مؤثر دوائیں استعمال کرنے سے فائدہ نہیں ہوتا تھا، وقتی طور پر کوکین ہائیڈروکلورائیڈ کے ایک فی صدی محلول میں ترکی ہوئی پھریری نتھنے میں رکھنے سے فوری نتائج برآمد ہوئے۔

(۴) سعال معدی میں کلوروفارم اور کوکین کے کسی مرکب کے استعمال سے ایسی کامیابیاں ہوتی ہیں۔

(ب) ان مراکز اعصاب کی سوزش (ہیجان) کو کم کر دیا جائے جو اس انعکاس میں حصہ لیتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے افیون اور اس کے مرکبات انتہائی مفید ثابت ہوتے ہیں اور کھانسی کی روک تھام کے لیے ایسے بہت سے مرکبات استعمال کیے جاتے ہیں جن کا اصلی اور بنیادی جزو افیون ہی ہوتی ہے۔

(ج) مراکز اعلیٰ کے توسط سے مبدء النخاع پر اثر ڈال کر مریض کی کھانسی کو روکا جائے (یعنے مریض کو مختلف قسم کی ہدایتیں کی جائیں) طبیب اپنے مریض کو یہ یقین دلا دے کہ اس کی کھانسی بلا وجہ ہوتی ہے اس کا کوئی مطلب اور مقصد نہیں ہوتا اور اس کو

اپنی قوتِ ارادی سے اپنی کھانسی پر غالب آجانے کا پورا پورا یقین دلادے۔ ایک ماہر طب اپنا ذاتی تجربہ یہ بیان کرتا ہے:۔

"ایک مرتبہ اطبا کی ایک مجلس میں مجھے شرکت کا اتفاق ہوا۔ دوپہر کے کھانے کے وقت ایک مسلول مریض بھی مجھ سے کچھ فاصلے پر تشریف رکھتے تھے۔ وہ مسلسل بلا توقف کھانستے ہی چلے جاتے تھے۔ جو طبیب میرے پہلو میں بیٹھے تھے وہ میرے کرم فرما اور مجلس کے سربرآوردہ اور اس کی روح رواں تھے۔ اس مسلول مریض کی طرف اشارہ کرکے مجھ سے کہنے لگے کہ 'یہ شخص کھانستے ہی چلا جاتا ہے۔ اچھا دیکھیئے میں اس کا علاج کرتا ہوں۔ آج ان سے یہ کہہ دیا جائے گا کہ یا تو آپ اپنی کھانسی کو قابو میں رکھیں یا اگر ایسا نہیں کرسکتے تو ازراہِ کرم اپنے کمرے میں تنہا کھالیا کریں۔ اس لیے کہ آپ کی کھانسی قطعی غیر ضروری ہے اور آپ اس کو قابو میں رکھ سکتے ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہیں کرسکتے۔' اسی روز شام کے وقت وہ مریض حسبِ دستور کھانے میں شریک ہوئے لیکن تمام کھانے کے دوران میں ان کو ایک مرتبہ بھی کسی نے کھانستے ہوئے نہیں دیکھا۔ (باقی)

(بقیہ صفحہ ۲۱ یہ ہے)

نہ رہے کہ پاک باز رہنے کی حالت میں منی نہ صرف دوبارہ جذب ہوجاتی ہے بلکہ جسم پر اس کا مفید اثر پڑتا ہے۔

بعض نوجوان یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ "شہوانی دباؤ" بہت پڑتا ہے اور یہ "دباؤ" اتنا شدید ہوتا ہے کہ اگر مباشرت نہ کی جائے تو نقصان پہنچنے لگتا ہے۔ یہ نام نہاد "شہوانی دباؤ" جیسا کچھ کہ وہ ہے آدمی کے شہوانی نظام کے طبعی افعال کی وجہ سے نہیں پیدا ہوتا ہے بلکہ محض اس وجہ سے یہ ہوتا ہے کہ نوجوان لوگ اپنے کو کسی نہ کسی قسم کی غیر معمولی تحریکات کی طرف ہمیشہ متوجہ رکھتے ہیں۔ وہ مجرد نوجوان شخص، جو وقتاً فوقتاً لڑکیوں کے ساتھ "عشق بازی" "دسپونِنگ"، اور بوس وکنار کی پارٹیوں "پیٹنگ" میں باہر جاجاکر اپنے دماغ کو ناپاک خیالات سے گندہ کرتا رہتا ہے، وہ اپنے انہیں افعال وتخیلات کی بدولت "شہوانی دباؤ" کا شکار ہوجاتا ہے۔ علاج واضح طور پر خود اس کے ہاتھ میں ہے۔ اگر مجرد شخص اس جدوجہد کو آسان بنانا چاہتا ہے، اور حقیقت میں یہ چیز ہے آسان ہی ——— تو اس کے لیے ضروری ہے کہ شہوانی جذبے کو برانگیختہ کرنے والی ہر ارادی اور مصنوعی چیز سے بچے۔ ورنہ ممکن ہے کہ وہ خواہش، قوی تحرک کی حیثیت اختیار کرکے "دباؤ" بن جائے۔

میں اپنے مضمون کو ایک مزید طبی شہادت پر ختم کرتا ہوں۔

سرجیمس پیگیٹ، کنسلٹنگ سرجن سینٹ بارتھولومیو اسپتال لندن نے اپنے طلبہ کے ایک مجمع کے سامنے لکچر دیتے ہوئے کہا: "تمہارے بہت سے مریض تم سے مباشرت کے متعلق دریافت کریں گے اور متوقع ہوں گے کہ تم انہیں بدکاری کی اجازت دو۔ یہ تو ایسا ہی ہے کہ میں چوری، جھوٹ اور خدا کی تمام حرام کی ہوئی چیزوں کو جائز کردوں۔"

اب ان سب باتوں کو سن کر میرے مکتوب نگار کے ساتھی کار کن کیا کہیں گے؟

دندان سازی کا کرشمہ

ایک سرجن کی ڈائری سے

صاحب زادہ ڈاکٹر محمود جلالی صاحب۔ ایم۔بی (بی۔سی) وزٹنگ فزیشن اینگلو یونانی میڈیکل ریسرچ
میڈیکل پریکٹیشنر۔ کرم پور۔ ضلع ملتان۔

میں ابتدائی عمر میں جس قصبے میں رہتا تھا اُس وقت وہاں کے رہنے والے دندان ساز کے نام سے بھی واقف نہ تھے۔ لیکن ہر جمعرات کے میلے پر جب کہ قرب و جوار کے گاؤں اور قصبوں سے مختلف چیزوں کے سوداگر اپنی دکانیں سجا کر وہاں کی رونق بڑھاتے تھے، ایک بساطی کی دکان کے ایک چھوٹے سے تختہ پر ایک بزرگ کبھی کبھی بیٹھے ہوئے دکھائی دیا کرتے تھے۔ باہر ہی ایک تختے پر موٹے حرفوں سے لکھا ہوا ہوتا تھا "ہم مصنوعی دانتوں کے دونوں جبڑے دو روپے میں فروخت کرتے ہیں" اس بورڈ کی موجودگی ان بزرگ کی دکان کی کل کائنات تھی۔ ان کا ذریعہ معاش دانتوں کا نکالنا اور مصنوعی دانت ان کی جگہ لگانا تھا۔ سُنا ہے کہ یہ بزرگ، جو اب مرحوم ہیں، دندان سازوں کی اس انجمن کے ممبر تھے جس کی زندگی کا صرف یہی مقصد تھا کہ جتنے دانت نکال سکو نکال ڈالو اور ان کی جگہ مصنوعی دانت لگادو۔ یہ بزرگ اس انجمن کے ایک سرگرم رکن تھے اور انجمن کے اغراض و مقاصد پر غالباً شاید ہی کسی دوسرے ممبر نے ان بزرگ سے زیادہ بہتر طریقے پر عمل کیا ہو۔ اب اسی قصبے میں دو سند یافتہ ماہر امراض دنداں مطب کر رہے ہیں۔

میرے اس بیان سے آپ نے یہی نتیجہ نکالا ہوگا کہ جہاں طبّی دنیا میں رات دن نئی نئی ایجادوں اور دریافتوں نے دنیا کو حیرت میں ڈال رکھا ہے وہاں دندان سازی کا شعبہ بھی اپنے کمال کے مدارج طے کر رہا ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ جراحیٔ دنداں اور علاج دنداں کو طب جدید نے بہت کچھ فروغ دیا ہے اور آج ایک معمولی سے معمولی درجے کے آدمی کو علاجِ دنداں میں وہ سہولتیں حاصل ہیں جو کسی زمانے میں بڑے بڑے بادشاہوں کو نصیب نہ تھیں۔ گزشتہ چوتھائی صدی میں اس علم نے بڑی تیزی سے ترقی کی اور مہذب ممالک میں اب اس علم کو ایک خاص اہمیت دی جاتی ہے لیکن واقعات و آراء اس کے خلاف ہیں۔ اس ترقی میں چند مشکلات پیش آئی ہیں۔ یہ ترقی فنی لحاظ سے اس قدر پیچیدہ ہے کہ عام پبلک آسانی سے اس کو سمجھ نہیں سکتی اور نہ وہ پبلک میں ایسے طریقے سے پیش کی جاسکتی ہے جیسا کہ ذیابیطس کے علاج میں ہم انسیولن کو پیش کر سکتے ہیں۔ اور نہ اس علم کی ایجادوں اور دریافتوں نے بہتری کی کوئی خاص ہنگامی صورت پیدا کی جیسا کہ مرکبات سلفنلمائیڈ ز جو کہ تسمم الدم میں اپنے شاندار فائدوں سے مردہ جسم میں جان ڈال دیتے ہیں۔ اور معجزے کے طور پر مرتی ہوئی مریض عورتوں کو تن درست کر دیتے ہیں اور اس سے زیادہ مہلک مرض نمونیا میں اپنا اعجاز دکھلاتے ہیں۔

امراض دنداں فوری مہلک نہیں ہوتے اور حقیقت تو یہ ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو لوگوں کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف جلدی منعطف ہوا کرتی اور وہ ان امراض میں فوری دوڑ دھوپ کر کے اس کے استیصال کی کوشش کیا کرتے۔

پچھلے تیس سال میں ہم نے جو کچھ سیکھا اور جس قدر فنی ارتقا حاصل کیا اُس کے باوجود اس مسئلے میں آج بھی ہمارا ملک اسی جگہ پر ہے جہاں پہلے تھا۔

یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر میرا ایک نوجوان نائب ڈاکٹر اورنگ رات دن لمبی چوڑی بحثیں کرتا رہتا ہے۔ اس کے لیے یہ ایک دلچسپ مسئلہ ہے۔ طبّی مسائل میں گفتگو کے لیے یہی اس کا مرکز ہے۔

پہلے پہل اُس نے میرے ساتھ جب اس مسئلے پر بحث کی تو وہ موقعہ تھا جب ہم مطب سے فارغ ہو کر ذرا سستانے اور تازہ دم ہونے کے لیے ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے چائے پی رہے تھے۔

"میں نے ابھی ابھی ایک مرد حبشن کو دیکھا ہے۔" اُس نے کہا "اُس کے دانت اس قدر خوب صورت تھے کہ میں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کاش ہماری قوم کے بھی دانت ایسے ہوتے۔"

"کیوں کہ مہذب اقوام اب تنزل کی طرف جارہی ہیں" ڈاکٹر دیوان بول اُٹھے جب کہ وہ اپنے جلے ہوئے سگریٹ کی راکھ جھٹکے سے گرا رہے تھے۔

"حبشیوں کے دانت صفائی اور خوب صورتی میں لاجواب ہوتے ہیں"

"کس طرح" ڈاکٹر دیوان نے لاپروائی سے دریافت کیا۔

"اس لیے کہ ان کی غذا میں پھل اور ایسی سبزی اور غلے نہیں ہوتے جن میں وٹامن ڈی کی کمی ہو۔ ان کی غذا میں کافی چونا اور فاس فورس ہوتا ہے جس کی وجہ سے ان کے دانت قدرتی طور پر خوب صورت اور صاف ہوتے ہیں۔"

"لیکن" ڈاکٹر دیوان نے ذرا چمک کر کہا "میری سمجھ میں نہیں آتا ہم اس سے زیادہ اور کیا کر سکتے ہیں۔ سکول موجود ہیں۔ جابجا دارالتجارب اور ہسپتال موجود ہیں، جہاں دانتوں کا خاص طور پر علاج کیا جاتا ہے۔ بچوں کی خوراک میں دودھ کا اضافہ کردیا گیا ہے۔ اور مزید برآں چونے کا مرکب کالسیفیرول ان کو دیا جاتا ہے۔ تاکہ مستقل دانت بنانے میں امداد دے سکے۔"

"کتنے ہسپتال اور کتنے دارالتجارب ہیں؟" ڈاکٹر اورنگ نے سر ہلا کر کہا "ہزاروں بچے آج بھی ایسے ہیں جو سکول کے زمانے میں دندان سازی کی صورت تک سے ناآشنا رہتے ہیں۔"

"خواہ کچھ بھی ہو وہ برسر روزگار ہونے پر 'انجمن حفظان صحت و حسن' کی معرفت اگر چاہیں تو کسی ماہر امراض دنداں سے مشورہ لے سکتے یا علاج کرا سکتے ہیں۔"

"ہاں ضرور کرا سکتے ہیں۔" ڈاکٹر اورنگ نے اقراری لہجے میں کہا۔ "لیکن غالباً ان کے قواعد سے آپ ناواقف ہیں۔ ایک کڑی شرط ہے کہ اس قسم کی امداد اسی صورت میں مل سکتی ہے جب کہ انجمن کی رکنیت کی میعاد تین سال ہو چکی ہو۔ پھر بھی یہ انجمنیں وہ کچھ نہیں کرتیں جو ان کا فرض ہے۔ اور اس مسئلے کو کافی اہمیت دینے کے لیے تیار نہیں۔ آج کل ان ماہران امراض دنداں کا بس یہی کام ہے۔ کہ دانتوں میں جہاں ذرا تکلیف ہوئی اور اُنہوں نے زنبور سے دانت کھینچ کر باہر کیا۔ ان کے نزدیک دانتوں کا اچھی حالت میں ہونا یا قابل علاج ہونا کوئی معنے نہیں رکھتا۔ خدشہ ہے کہ اگر دو ہزار سال کے بعد کسی آثار قدیمہ والے کے ہاتھ ہمارے ڈھانچے لگ گئے تو وہ یہ خیال کرے گا کہ اس زمانے میں لوگوں کے دانت ہوتے ہی نہ تھے۔ ہمارے مریضوں میں چالیس فی صدی مریض ایسے ہوتے ہیں جو بیس سال کی عمر سے تیس سال کی عمر میں ہی پورے جبڑے مصنوعی لگائے پھرتے ہیں۔"

اس بحث نے اب اتنی طول کلامی اختیار کرلی اور ڈاکٹر اورنگ جو ایک سلجھے ہوئے مذاق کا ہنس مکھ اور بامذاق آدمی تھا خلاف معمول گرم ہونے لگا۔ مجھے خیال گزرا کہ خالص علمی بحث کہیں ذاتی رنجش کا سبب نہ بن جائے۔ اس لیے میں نے بات چیت کا رُخ بدل دیا لیکن میں اس سوچ میں پڑ گیا کہ ڈاکٹر اورنگ دندان سازی سے اس قدر برافروختہ کیوں ہیں۔

اس واقعے کے شاید ایک دو ہفتے بعد مطب سے فارغ ہو کر ڈاکٹر اورنگ نے مجھ سے ایک مریضہ کو دیکھنے کی درخواست کی۔

زندگی میں بھی عجیب عجیب واقعات ظاہر ہوتے ہیں۔ آپ بیسیوں ایسی چیزیں دیکھتے اور سنتے ہیں جن کا تعلق براہ راست آپ کی زندگی کے ساتھ نہ ہو۔ آپ ان کی پروا بھی نہیں کرتے۔ دیکھا اور بھول گئے۔ سنا اور یاد نہ رکھا۔ اور آخر وہ یاد سے ایسے نکل جاتے ہیں کہ ان کا کبھی خیال بھی نہیں آتا پھر یکایک اسی سلسلے کی ایک کڑی آپ کے سامنے آتی ہے اور آہستہ آہستہ سارا واقعہ آپ کی یاد میں تازہ ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر اورنگ شکیل اور خوش پوشاک نوجوان تھا۔ ہر وقت امیرانہ لباس پہنے رہتا تھا۔ جوانی کے نشے میں مخمور آنکھیں اس کے مردانہ حسن میں اضافہ کرتی تھیں۔ جس وقت اس نے مجھ کو بتایا کہ مریضہ مس تارا ہے تو میں چوکنا ہو کر سوچنے لگا کہ غالباً یہ نام میں نے سنا ہے۔

اس کے بعد میرے حافظے نے یونہی دُھندلی سی ایک بات یاد دلائی کہ کسی نے ہسپتال میں مجھ سے ذکر کیا تھا کہ ڈاکٹر اورنگ ایک نوجوان

حسینہ سے باتیں کر رہے ہیں اور اس حسینہ کا فوٹو عام طور پر مصوّر اخباروں میں نکلتا رہتا ہے۔

اب آہستہ آہستہ سارے واقعات یاد آتے چلے گئے۔ تارا اس عورت کا نام تھا جس کے فوٹو میں نے اخبارات میں دیکھے تھے اور جس نے ایک حسن کی نمائش میں کافی شہرت پائی تھی۔ شام کا وقت تھا۔ بازاروں میں خوب اژدہام تھا۔ ہماری موٹر کار آہستہ آہستہ چلی جا رہی تھی۔ میں نے ڈاکٹر اورنگ سے مریضہ کے متعلق جس کو دیکھنے کے لیے ہم لوگ جا رہے تھے سوالات کیے اور وہ مجھے اس کے حالات سنا رہے تھے۔

مس تارا اُن خوش نصیب حسین لڑکیوں میں سے تھی جو خال خال اوسط درجے کے گھرانوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ ایک گدڑی کا لعل تھی جس کے نہ تو ماں باپ ہی کچھ زیادہ حسین تھے اور نہ بھائی بہنوں میں سے کوئی ایسا قبول صورت تھا۔ خود وہ بھی بچپن میں کوئی ایسی خاص جاذب نظر نہ تھی۔ شباب میں پہنچا تھا کہ اس کا حسن اس غضب کا نکھرا کہ لوگ چلتے چلتے اس کو مڑ مڑ کر دیکھتے تھے۔ اس چیز نے اس کو خود بین نہ بنایا نہ اس کو اپنے حُسن کا احساس تھا۔ البتہ وہ ناواقف لوگوں کو اپنے ساتھ گفتگو کی کوشش کرتے ہوئے دیکھ کر پریشان ضرور ہو جایا کرتی تھی۔ تارا کا باپ ایک بھائی اور دو بہنیں ایک کپڑے کے کارخانے میں ملازم تھے اور تارا کے لیے بھی اس کے سوا چارہ نہ تھا کہ اسکول سے فارغ ہو کر کارخانے میں ملازمت اختیار کر لے۔ نیلا کوٹ، لمبے کالے بال، بڑی بڑی غزالی آنکھیں، تیکھی چتون اور خوب صورت ٹخنوں کے ساتھ جب وہ کارخانے جاتی تو سحر سامری سے کم نہ معلوم ہوتی۔

اسی کارخانے میں ڈیڑھ ہزار کے قریب دوسری لڑکیاں بھی کام کرتی تھیں جن میں سے اکثر حسین تھیں۔ کارخانے کے ایک ڈائرکٹر کو جو سوجھی تو اُس نے کارخانے کی شہرت بڑھانے کے لیے مزدور لڑکیوں کے حسن کی نمائش اور مقابلے کی بنا ڈالی۔ کام کرنے والی لڑکیاں کارخانے کے مخصوص لباس میں ایک ماہرۂ حسن کے سامنے سے قطاریں گزرتی تھیں اور اس ماہرہ کا انتخاب ناطق فیصلہ تصور کیا جاتا تھا۔

تارا کی عمر اس وقت سترہ سال کی تھی۔ مقابلہ ہوا اور کامیابی کا سہرا تارا کے سر بندھا۔ دوسرے ہی دن تمام اخبارات میں اس کے فوٹو شائع ہوئے اور وہ ایک گمنامی کی تاریک دنیا سے نکل کر شہرت اور نام وری کی کھلی فضا میں لائی گئی۔

چند ہی ہفتوں کے بعد کارخانے میں سالانہ کھیلوں کا موقعہ آ گیا۔ ایک خاص تخت اس موقعے کے لیے بڑے اہتمام سے تیار کیا گیا اس پر کارخانے کے کارکنوں کی ملکۂ حسن بیٹھ کر اپنے حسن جہاں سوز کے نظارے سے عوام کو فیض یاب کرتی تھی۔ یہ دوسرا موقع تھا کہ لوگوں نے اس کے حسن کا نظارہ کیا۔

ایک فلم کمپنی کے نمائندے نے اس حسن بے داغ کو دیکھا تو بھونچکا رہ گیا۔ قد پانچ فٹ دو انچ، تناسب اعضا اس قدر صحیح کہ اس نمائندے کو جو رات دن حسن کے نظارے کرتا رہتا تھا، یہ یقین کرنے میں، کہ یہ کوئی عورت نہیں بلکہ قدرت کے لاجواب ہاتھوں کی ایک جیتی جاگتی تصویر ہے، کچھ دیر لگی۔

اس نے دل کو مضبوط کیا۔ آگے بڑھا اور آخر کار مدعا کہہ ہی ڈالا "اگر تم پردۂ فلم پر آؤ تو کیا اچھّا ہو! کامیابی قدم چومے دولت نثار ہو اور شہرت بلائیں لے۔ نام ور ترین ایکٹرس تمہارے حسن کے مقابلے میں خاک ہیں۔ تمہاری ہر ایک جنبش عضو اپنے اندر خود ایک افسانہ پوشیدہ رکھتی ہے"۔

یہ بیان خواہ کچھ حقیقت رکھتا ہو یا زا مبالغہ ہو، لیکن جادو چل گیا۔ پری شیشے میں اُتر آئی۔ اپنے حسن کی تعریف اس انداز اور اس طریق سے سُن کر تارا خوش ہو گئی۔ ہوا پر اُڑنے لگی۔ ماں کو ابھی تک کوئی خاص احساس نہ تھا۔ لیکن اب اس کو اپنی بیٹی کے حسن کی اہمیت معلوم ہوئی۔ ڈری کہ ابھی معصوم ہے۔ اور ناتجربے کاری کے باعث کسی حسن کے ڈاکو کے ہتھے نہ چڑھ جائے۔ لباس تبدیل کیا اور لڑکی کے ساتھ ہولی۔

امتحان کامیاب رہا۔ تارا کی آواز کا لوچ سونے پر سہاگہ نکلا۔ فلم والوں نے جو اس گوہر نایاب کو پایا تو گزشتہ سات جنم کے اچھے کرم یاد آ گئے۔ معاہدے کے لیے گفتگو شروع ہوئی اور آخر ایک سال کی ٹریننگ کی میعاد مقرر کی گئی۔

ابھی تک ماں باپ دونوں تارا کی فلمی زندگی کی کامیابی کے متعلق مطمئن نہ تھے۔ تارا خود امید و بیم کی کش مکش میں مبتلا رہی

خیر کسی نہ کسی طرح ٹریننگ کا زمانہ خیر خوبی سے گزر گیا۔ ڈائرکٹر اپنی اس کامیابی پر نازاں تھے۔ اب تارا کو اسٹیج پر لانے کی باری تھی۔ قدرتی حسین چہرے کے حسن کو دوبالا کرنے کے لیے مصنوعی طریقوں سے خوش نمائی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ غازہ، پاؤڈر، کریم اور سنو کے انتخاب شروع ہوئے۔ بالوں کو ایک درجن مختلف طریقوں پر سجا کر دیکھا گیا کہ کونسا طریقہ حسن کو دوبالا کرنے کے لیے موزوں ہے۔ باوجود ان تمام کوششوں کے ایک خامی پر آخر کار گفتگو کی نوبت آ ہی گئی۔ اوپر کے جبڑے کا سامنے والا ایک دانت ذرا مڑا ہوا اور ٹیڑھا تھا۔ وہ ہنسنے کے وقت چہرے کے حسن میں ایک داغ معلوم ہوتا تھا۔ کمپنی والوں نے اپنے ماہر امراض دنداں کا مشورہ طلب کیا۔ اور اس نے کمال دلیری سے کام لیتے ہوئے وعدہ کیا کہ میں دانت کو سیدھا کر دوں گا۔

لیکن عین عمل جراحی کرتے ہوئے دانت ٹوٹ گیا۔ "کوئی حرج نہیں۔ سونے کا دانت اس کی جگہ لگا دیا جائے گا جو زیادہ خوب صورت دکھائی دے گا۔" ماہر نے مسکراتے ہوئے لاپروائی سے کہا۔

یہی عمل جراحی مس تارا کے لیے آخر کار جسمانی مصیبتوں کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ اس کے دو مہینے بعد ہی چہرے کا عصبی درد شروع ہو گیا۔ جس کی شدت سے تارا نڈھال ہو کر صاحب فراش ہو گئی۔ کام میں خلل پڑنے لگا۔ لیکن اب بھی کمپنی کے ڈائرکٹروں کا رویہ تارا کے ساتھ ہمدردانہ تھا آخر کار کمپنی والوں نے ایک دوسرے ماہر کو طلب کیا اس نے تشخیص کیا کہ مسوڑے متورم ہیں اور لسٹرین کے غرارے کرائے جائیں اور کوئی ڈینٹل کریم لگائی جائے۔ علاج شروع ہوا۔ لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔

ایک دوسرے ماہر نے مسوڑھوں کی پیپ سے ویکسین تیار کی اور اس کے انجکشن شروع کیے۔ لیکن نتیجہ وہی رہا یعنی ناکامی۔

درد کی تکلیف اور اپنے مستقبل کے شاندار قصر کو منہدم دیکھتے ہوئے تارا سودائی ہو گئی۔ اسی زمانے میں، جیسا کہ مجھے ڈاکٹر اور نگ نے بتایا اس کی ملاقات تارا سے ہوئی۔ وہ اس کے پاس بطور مریض مشورے کے آئی ڈاکٹر اورنگ خود اس شمع حسن کا مریض ہو گیا۔ اس نے مریضہ کا معائنہ کیا۔ عصبی درد ناسور کے باعث تھا۔ ساری تکلیف کا ذمے دار وہی دانت تھا جس کو بھرنے کے سونا چڑھایا گیا تھا۔ کیوں کہ اسی دانت کی جڑ میں خوف ناک پھوڑا پیدا ہو گیا تھا۔ اس مریضہ پر ڈاکٹر اورنگ کو خود اپنی ذمے داری پر ہاتھ ڈالنا ذرا مشکل تھا۔ اس لیے اس نے ڈاکٹر برٹن سے مشورہ لیا۔ کمپنی والے کسی طرح بھی رضامند نہ ہوئے۔ انہوں نے دوبارہ اپنے ہی ماہر امراض دنداں کو بلایا جس نے اس خود تشخیص کیا۔

ادھر فلم کمپنی ایک نیا کھیل شروع کرنے والی تھی جس کی شوٹنگ کے لیے تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے اور مس تارا کو ایک ذمے دار پارٹ دیا گیا تھا۔ لیکن خود وہ کام کرنے کے ناقابل تھی۔

ڈاکٹر کا مشورہ تھا کہ ناسور کا خاتمہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ خراب دانتوں کو نکال ڈالا جائے جو تعداد میں بارہ تھے۔

ہاں پھر کیا ہوا؟" میں نے اشتیاق سے سوال کیا۔

"بد سے بدتر" ڈاکٹر اورنگ نے لمبا سانس لے کر کہا: "فلم کمپنی کے ماہر امراض دنداں نے ایتھر کے ذریعے سے بارہ کے بارہ دانت ایک ہی دن میں کھینچ کر نکال ڈالے۔ مریضہ مسلسل درد کی وجہ سے کمزور تھی۔ ایتھر کے استعمال سے نمونیا کا شکار ہو گئی۔

"ایک دن میں بارہ دانت نکال ڈالے" میں نے متعجب ہو کر کہا۔

بالآخر ہم مریضہ کے گھر میں پہنچے۔ نرس نے بتایا کہ ایک گھنٹے سے تنگی نفس اور نیم بے ہوشی کی کیفیت طاری ہے۔

میں نے پلنگ کی پائینتیوں کی طرف کھڑے ہو کر تنفس کو دیکھا۔ بخار کی شدت اور بے ہوشی کے عالم میں بھی وہ بہت کچھ حسین تھی ڈاکٹر اورنگ نے دائیں پھیپھڑے کے مردار حصے کو انگلی سے ٹھوکا اور میں نے سماع الصدر لگا کر حالات کا اندازہ کیا۔ سماع الصدر نے ہمارے خدشے کو دگنا کر دیا۔

"سوئی ڈال کر دیکھا جائے"، میں نے کہا۔ سوئی ڈالی گئی جس کے ساتھ پیپ نکلی۔ صاف ظاہر تھا کہ پھیپھڑے اور پسلیوں کے درمیان خطرناک پھوڑا ہے جس کا فوری علاج عمل جراحی تھا۔

ہم نے نرس کی امداد سے عمل جراحی کے لیے تیزی سے انتظام کیا۔ ڈاکٹر اورنگ نے چیر دیا اور پیپ نکال ڈالی۔ (بقیہ صفحہ ۴۰ پر)
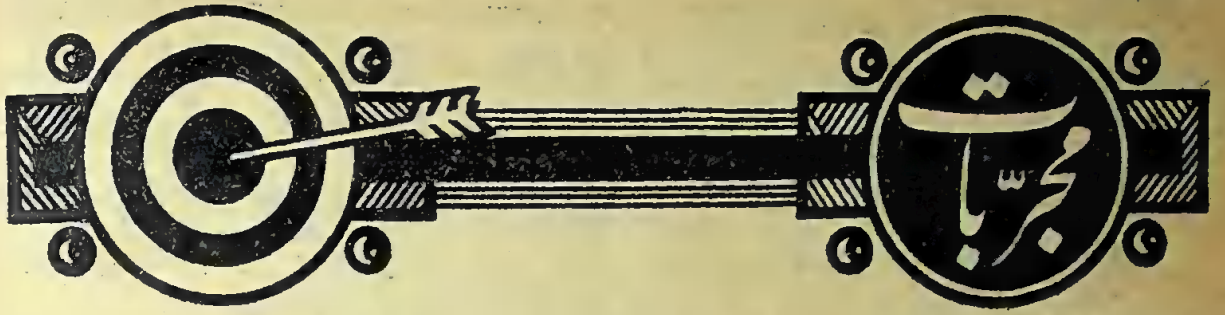
جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

کشتہ نقرہ جاذب سیماب تین تولے نقرہ خالص کا پترہ بنا کر آگ میں سُرخ کریں اور آبِ لیموں میں ایک سو ایک بار بجھاؤ دیں۔ ہر پچیس مرتبہ کے بعد آبِ لیموں کو تبدیل کر دینا چاہیئے۔ پچاس ساٹھ بجھاؤ دینے کے بعد پترہ چونے کی طرح ہو جاتا ہے اور ریزہ ریزہ ہو کر گرنے لگتا ہے۔ جب وہ سب ریزہ ریزہ ہونے لگے تو اُسے ایک ٹین کے ٹکرے میں رکھ کر سُرخ کریں اور بجھاؤ دیں۔ بہر حال ایک سو ایک بجھاؤ جس طرح ممکن ہو پورے کریں۔ اس کے بعد آدھ سیر بوٹی تک جھکنی (اگر سفید گل کی ہو تو کیا کہنا ہے ورنہ زرد گل کی) کے نغدے میں چاندی کا پترہ رکھ کر کپڑے کی دو تین تہیں چڑھالیں۔ پھر گلِ حکمت کر کے ایک من اُپلوں کی محفوظ آگ دیں۔ جب آگ ٹھنڈی ہو جائے تو کشتہ نکال کر محفوظ رکھیں۔

فوائد:۔ مشتہی، ہاضم، مقوی باہ، مقوی اعضاء رئیسہ، دافع جریان، رقت اور سرعت ہے، اس کشتے میں اس قدر قوی ہے کہ ایک تولہ کشتہ ۱۲ تولے سیماب کو بستہ کر دیتا ہے۔ جن احباب کو تشتت کا نسخہ معلوم ہو وہ نقرہ بنا سکتے ہیں غرض وہ سب صفات اس میں موجود ہیں جو اوپر تحریر کی گئی ہیں۔ لفظوں میں اس کی تعریف ناممکن ہے صاحبانِ فن بنا کر میری تحریر کی تصدیق کریں۔

اکسیر سل کافور دیسی ۳ تولے، مازو ۲ تولے، کشتہ سنگ جراحت دو تولے۔ سب چیزوں کو باریک کر کے رکھیں اور چار رتی یہ دوا ۱ تولہ شربت اعجاز میں ملا کر چٹائیں۔ اوپر سے پانچ پانچ تولے عرق بادیان و گاؤزبان ملا کر پیا جائے۔ (ترکیب تیاری کشتہ سنگ جراحت) ایک چھٹانک سنگ جراحت کو باریک کر کے ایک دن آب برگ روسہ میں کھرل کریں۔ اس کے بعد قرص بنا کر حسب معمول دس سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ اس طرح دس آنچیں آب برگ روسہ میں دینی چاہئیں۔ اس کے بعد دس آنچیں گدھی کے دودھ میں دوا کو کھرل کر کے دیں **فوائد:۔** سل کے ہزاروں مریض اب تک اس نسخے کی بدولت صحت حاصل کر چکے ہیں۔ صرف تین دن کے استعمال سے خون کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ ہفتے عشرے کے استعمال سے سینہ درست ہو جاتا ہے۔ بخار رک جاتا ہے۔ غرض عجیب و غریب دوا ہے اطبا ضرور اس سے فائدہ اٹھائیں۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب آنریری مجسٹریٹ

کحل نورانی چاندی کا میل، سونے کا میل، سنگ بصری، تخم نیل، مغز تخم سرس سیاہ، ناخنِ فیل، کشتہ سہ دھاتہ، ہر ایک ۱ ماشے سرمہ اصفہانی ۷ تولے۔ سب چیزیں لے کر پہلے ایک دن تک ہری سونف کے پانی میں کھرل کریں۔ پھر خطل کے پانی میں کھرل کریں۔ اس کے بعد عرق گلاب میں حل کر کے احتیاط سے شیشی میں محفوظ رکھیں اور ایک ایک سلائی صبح و شام آنکھوں میں لگائیں۔

فوائد:۔ یہ سرمہ نزول الماء، ضعف بصر، شب کوری، روہے اور دھند وغیرہ امراضِ چشم کے لیے اکسیر ہے۔

حبوب دافع فالج وریح پُرانا گندہ بیروزہ، اشق، جاوشیر، گوگل، تخم اسبند، مغز اندرائن، ایلوا، نسوت مدبر، چھلکا ہڑ زرد، انزروت ہر ایک ایک تولہ۔ سب کو کوٹ چھان کر حسب معمول چنے برابر گولیاں بنالیں اور کنکنے پانی کے ساتھ صبح و شام دونوں وقت دو دو گولیاں کھلائیں۔

فوائد:۔ یہ گولیاں فالج، لقوہ، دردِ مفاصل، نقرس، درد پشت وغیرہ شکایتوں کو دور کرتی ہیں۔ رُکے ہوئے حیض کو جاری کرتی ہیں۔

جناب کوی راج حکیم بیج ناتھ صاحب خار، امرتسر

کیفی اسپرین کا بہترین بدل ۔ سفید پھٹکری کو لے کر ناگر موتھے کے کاڑھے میں کھرل کریں اور سکھالیں۔ اسی طرح سات مرتبہ تر اور خشک کریں۔ اس کے بعد حسب معمول کشتہ کرلیں۔ گرمی کے موسم میں عرق گلاب کے ساتھ، اور سردیوں میں دودھ کے ساتھ ایک ایک رتی کی مقدار میں کھلائیں۔

فوائد:۔ دردِ سر خواہ کسی وجہ سے ہو پہلی ہی خوراک میں یا دوسری خوراک میں دور ہو جاتا ہے۔ یہی کیفی اسپرین کا بہترین بدل ہے

روغنِ داد مغز ناریل کے اوپر کی لکڑی لے کر روغن کشید کریں اور اسے پھریری سے داد پر لگائیں۔ بہت سے لوگ اس میں نیلا تھوتھا اور نوشادر کا اضافہ کرکے بھی روغن کشید کرتے ہیں۔ اس سے اور بھی جلد فائدہ ہوتا ہے۔

فوائد:۔ ہر قسم کے داد کے لیے یہ تیل بہت مفید ہے۔

طلسماتی مرہم باؤبڑنگ ½ ۱۳ ماشے، جنگلی کریلا ½ ۱۲ ماشے، سفید کتھی ۱۴ ماشے، مردار سنگ ۱۴ ماشے، روغن زیتون ۳ تولے، موم سفید ½ ۱ تولے، بکری کی چربی ½ ۱ تولے۔ اوپر کی دواؤں کو کوٹ چھان کر رکھ لیں۔ پھر موم، چربی اور روغن زیتون کو آگ پر پگھلائیں۔ پھر سب دوائیں ملا کر ڈبیہ میں رکھ لیں۔ یہی طلسماتی مرہم ہے۔

فوائد:۔ تھوڑا سا مرہم کاغذ پر لگا کر معدے پر لگائیں تو قے شروع ہو جائے گی۔ پیٹ کی سونڈ پر لگانے سے دست آنے لگیں گے۔ اور اگر اسے پیڑو پر لگایا جائے تو عورت کا حیض کھل جائے گا۔

جناب حکیم محمد رحمت علی صاحب ہمایوں

بال عمر بھر پیدا نہ ہوں ڈھاک کی لکڑی کی راکھ بنالیں۔ پھر اس کو پانی میں ملا کر اس جگہ پر ملیں جہاں کے بال اڑانے ہوں۔ بال مردہ ہو جائیں گے۔ پھر ان کو موچنے سے اکھاڑ لیں اور اس جگہ پر مندرجہ ذیل لیپ لگائیں۔ تین چار دن اس عمل کو دہرائیں انشاء اللہ بالوں کا اُگنا موقوف ہو جائے گا۔ اگر کوئی بال اُگ آئے تو چھ سات مرتبہ یہی عمل کریں۔ عمر بھر بال نہ اُگیں گے۔

لیپ یہ ہے:۔ اونٹ کی مینگنیوں کو جلا کر خاکستر بنالیں۔ پھر اس میں اس قدر سرکہ ڈالیں کہ پتلا سا لیپ بن جائے۔

جناب حکیم گجندر سنگھ صاحب گجراج امرتسری

مقوی کشتہ شنگرف ۶ ماشے، کشتہ عقیق ۶ ماشے، کشتہ پوست بیضہ مرغ ۶ ماشے، ست لوبان ۶ ماشے، زعفران کشمیری ۶ ماشے، بزر البنج ۶ ماشے، ثعلب مصری ۱ تولہ، ریگ ماہی ۱ تولہ، بہمن سرخ و سفید، موصلی سفید، موصلی سیاہ، تودری سفید، شقاقل، بوزیدان، جائفل، جاوتری، قرنفل، عاقرقرحا، کباب چینی، مغز فندق ہر ایک ایک تولہ، زنجبیل، جوز ماثل، مومیائی، افیون، جندبیدستر ہر ایک ۶ ماشے۔ سب چیزوں کو باریک کریں۔ اور چار چار رتی کی گولیاں بنالیں اور صبح و شام ایک ایک گولی دودھ کے ساتھ کھائیں۔

فوائد:۔ زبردست مقوی نسخہ ہے۔ کم خرچ بالا نشین ہے۔

روغن مقوی عودسک ۱ تولہ، بچھناک ۱ تولہ، جندبیدستر ۶ ماشے، زعفران کشمیری ۶ ماشے، جوز الطیب ۶ ماشے، برادہ کچلہ ۹ ماشے، مشک ۲ ماشے، قرنفل ۶ ماشے، افیون ۶ ماشے، فرفیون ۶ ماشے۔ سب چیزوں کو باریک کرکے برانڈی میں کھرل کریں۔ اس کے بعد اس میں روغن مال کنگنی ۲۰ تولے شامل کرکے کام میں لائیں۔

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس

۳؍نومبر ۱۹۳۹ء کے جلسے کی روئداد

۳؍نومبر ۱۹۳۹ء کو جمعے کے دن ۳ بجے سہ پہر کو آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کا وہ جلسہ منعقد ہوا جس کے متعلق ایک مہینے پہلے طبی رسالوں کے ذریعے سے اعلان کیا گیا تھا جلسے میں شرکت کرنے والوں کے اسمارِ گرامی ذیل میں درج ہیں۔

(۱) جناب حکیم مولوی فرید احمد صاحب عباسی، ہاؤس فزیشن و پروفیسر آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج، دہلی۔ (۲) جناب حکیم علی احمد صاحب عباسی، قرول باغ، دہلی۔ (۳) جناب حکیم مقدس حسین صاحب، پانی پت ضلع کرنال۔ (۴) جناب حکیم سمیع اللہ صاحب، ہسنیلہ ڈاک خانہ موانہ ضلع میرٹھ۔ (۵) جناب حکیم شفیق احمد صاحب، کنہور ضلع میرٹھ۔ (۶) جناب حکیم سید محمد الیاس صاحب خیر نگر دروازہ، میرٹھ۔ (۷) جناب حکیم عطاء اللہ خاں صاحب سنیلہ ڈاک خانہ موانہ ضلع میرٹھ۔ (۸) جناب حکیم محمد مشتاق علی صاحب اجراڑہ، ضلع میرٹھ۔ (۹) جناب حکیم محمد انجم صاحب پھاٹک حبش خاں دہلی۔ (۱۰) جناب حکیم عبد الغفار صاحب جامع مسجد دہلی۔ (۱۱) جناب حکیم تاج الدین صاحب۔ سیال کوٹ (۱۲) جناب کوی راج ہری رنجن موزم دار صاحب، وید دہلی۔ (۱۳) جناب کوی راج آسوتوش صاحب موز مدار بھشگاآچاریہ وید دھنونتری دہلی۔ (۱۴) جناب حکیم مولوی محمد صدیق صاحب پروفیسر جامعہ طبیہ و پروپرائٹر کندن کیمیکل ورکس دہلی۔ (۱۵) جناب حکیم مولوی مظہر الدین صاحب فاضل الطب والجراحت، ایڈیٹر رسالہ مسیح الملک دہلی و پروفیسر جامعہ طبیہ دہلی۔ (۱۶) جناب حکیم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب چشمۂ حیات قاسمی اجمیر۔ (۱۷) جناب مولوی حکیم عطاء الرحمٰن صاحب قاسمی فاضل دیوبند افضل الحکماء و صدر مجلس مذاکرہ جامعہ طبیہ دہلی (۱۸) جناب حکیم مولوی محمد اظہار حسن خاں صاحب شاہ جہان پور۔ (۱۹) جناب حکیم حاجی غلام محمد صاحب اکمل الحکماء، پروفیسر جامعہ طبیہ دہلی۔ (۲۰) جناب حکیم محمد الیاسین خاں صاحب کامل الطب والجراحت، ہاؤس فزیشن، پروفیسر و رجسٹرار جامعہ طبیہ دہلی۔ (۲۱) جناب حکیم حافظ محمد جمیل صاحب قادری۔ بی۔ آئی۔ ایم۔ بی لال دروازہ دہلی۔ (۲۲) جناب حکیم محمد ناصر الدین صاحب ظہیری ممبر بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔ پی، بابِ الشفا میرٹھ

حکیم سید عبد اللطیف صاحب شادائی دسوہہ ضلع ہوشیارپور کا تار عین جلسے کے وقت پہنچا جس میں موصوف نے اپنی شرکت سے معذوری کا اظہار کرتے ہوئے جلسے کے مقاصد سے اظہارِ ہمدردی فرمایا۔

مندرجہ ذیل اصحاب نے خطوں کے ذریعے سے اپنی عدمِ شرکت پر معذوری اور اظہارِ افسوس کا اظہار کرتے ہوئے جلسے کے اغراض سے اتفاق اور کامل ہمدردی و تعاون کا یقین دلایا۔

(۱) جناب حکیم محمد شریف صاحب ایڈیٹر رسالہ الطبیب لاہور و صدر انجمن طبیہ پنجاب۔ (۲) زبدۃ الحکما حکیم محمد حسن صاحب قرشی ایڈیٹر رسالہ مشیر الاطبا و صدر پنجاب پراونشل طبی کانفرنس لاہور۔ (۳) جناب شفاء الملک حکیم محمد عبد الحسیب صاحب صدر انجمن طبیہ صوبہ متحدہ لکھنؤ۔ (۴) جناب حکیم آغا دوست محمد خاں صاحب سکرٹیری انجمن طبیہ پنجاب لاہور۔ (۵) جناب تھولی صاحب سکرٹیری طبیہ کمیٹی کالا افغانان، ضلع گورداسپور۔ (۶) جناب ڈاکٹر ایس ایس دیدار سنگھ صاحب پریزیڈنٹ ویدک اینڈ یونانی طبی کمیٹی بھگواڑہ۔ (۷) جناب ایشور داس صاحب شرما وید حیدرآباد سندھ۔ (۸) جناب حکیم خواجہ غلام حسین الدین خاں صاحب سکرٹیری انجمن طبیہ پنجاب امرتسر و صدر پنجاب ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس امرتسر (۹) جناب حکیم صوفی محمد ظہیر الدین صاحب جنرل سکرٹیری طبیہ کمیٹی، لدھیانہ۔ (۱۰) جناب حکیم

سید نوازش علی صاحب، زبدۃ الحکماء، چونہ منڈی لاہور۔ (۱۱) جناب حکیم ہربنس لال صاحب جنرل سکرٹری دوآبہ انجمن ترقی طب، کمام جالندھر۔ (۱۲) جناب حکیم مولوی عبدالقوی صاحب دریابادی، فاضل الطب والجراحت لکھنؤ۔ (۱۳) جناب حکیم رستم علی خان صاحب چشتی سکرٹری طبیہ کمیٹی فیروزپور شہر۔ (۱۴) جناب حکیم غلام جیلانی صاحب کامل الطب والجراحت چنیوٹ۔ (۱۵) جناب حکیم سید واجب علی خاں صاحب سکرٹری طبیہ کالج جے پور۔

مندرجہ ذیل انجمنوں کی طرف سے پیغامات ہمدردی و نقول ان تجاویز کی موصول ہوئیں جو اُنہوں نے اپنے جلسے منعقد کرکے منظور کیں۔

(۱) انجمن طبیہ پنجاب، لاہور۔ (۲) انجمن طبیہ پنجاب، امرتسر۔ (۳) ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی لدھیانہ۔ (۴) دوآبہ انجمن ترقی طب کمام جالندھر (۵) طبیہ کمیٹی کالا افغاناں، ضلع گورداس پور۔ (۶) طبیہ کمیٹی فیروزپور شہر۔ (۷) ویدک اینڈ یونانی طبی کمیٹی بھگواڑہ۔

نقل ریزولیوشن منظور کردہ جلسہ انجمن طبیہ پنجاب، لاہور۔ منعقدہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۹ء

"(الف) انجمن طبیہ پنجاب لاہور کا یہ جلسہ حکیم محمد الیاس خاں صاحب جنرل سکرٹری آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی کے اس مکتوب پر، جو مختلف طبی رسائل و اخبارات میں شائع ہوا ہے اور جس میں اُنہوں نے ہندوستان کی اس اہم طبی جماعت کو از سرِ نو زندہ کرنے کی طرف حاملان طب کو توجہ دلائی ہے، اظہارِ طمانیت کرتا ہے اور صاحب موصوف کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ ملک کے موجودہ طبی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جلد از جلد طبیبوں اور ویدوں کو اس مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی دعوت دیں تاکہ وہ کامل غور و خوض اور تبادلۂ خیالات کے بعد ایسا لائحۂ عمل تجویز کر سکیں جو ملک کے موجودہ سیاسی حالات کے مطابق ہو۔

"(ب) انجمن طبیہ پنجاب، لاہور کا یہ جلسہ جناب سکرٹری صاحب موصوف کو اس امر کا یقین دلاتا ہے کہ انجمن طبیہ پنجاب اور اس کے ساتھ جن طبی جماعتوں کا اس سے الحاق ہے وہ سب ان سرگرمیوں میں آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کے ساتھ کامل تعاون کا اظہار کریں گی اور کانفرنس مذکور کے مقاصد اور مجوزہ لائحہ عمل کو بروئے کار لانے میں سعی اور کوشش کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا جائے گا۔"

تقریباً اسی مضمون کی تجاویز تمام مندرجہ بالا طبی جماعتوں نے منظور فرما کر میرے پاس بھیجی ہیں جن کو علیحدہ علیحدہ نقل کرنا طوالت سے خالی نہیں ہے۔

جلسے کی کارروائی آنریری سکرٹری صاحب کی تحریک اور حکیم محمد ظہیرالدین صاحب کی تائید سے کویراج ہری رنجن صاحب موزمدار نے کرسئ صدارت کو رونق بخشی۔ آنریری سکرٹری نے کانفرنس کی مختصر تاریخ اور درمیانی زمانے کے واقعات پر روشنی ڈالتے ہوئے اس جلسے کے اغراض و مقاصد بیان کیے۔ اور ظاہر کیا کہ آج کے جلسے کی غرض و غایت کانفرنس کا آئندہ کام چلانے کیلئے ایک مشورہ حاصل کرنا، ویدوں اور اطبا صاحبان میں ایک تحریک پیدا کرنا ہے۔ اکثر اصحاب نے بیرون جات سے بذریعہ خطوط اس بنا پر اپنی شرکت سے معذوری ظاہر فرمائی کہ تاریخ جلسہ رمضان کے دنوں میں واقع ہوئی ہے۔ اور بعض احباب نے اس بارے میں بذریعہ اخبارات و رسائل بھی شکایت کی ہے، ان تمام حضرات کے جذبات، عادات اور سہولت پسندی کا احترام کرتے ہوئے، آنریری سکرٹری نے بیان کیا کہ میں اس شکایت کو قبول کرتا ہوں اگرچہ میرے نزدیک اس میں کوئی وزن نہیں ہے۔ فرائض مذہبی کسی شخص کے لیے امور دنیوی کو سرانجام دینے میں مانع نہیں ہیں۔

اس کے بعد بحث شروع ہوئی کہ اب کانفرنس کا کام کس طرح شروع کیا جائے جس سے گزشتہ زمانے کے سکوت کی تلافی ہو سکے۔ بعض شرکاء جلسہ نے یہ تجویز پیش کی کہ صدر کا عہدہ چونکہ عرصے سے خالی ہے اس لیے اس جلسے میں کسی موزوں صدر کا انتخاب عمل میں لایا جائے تاکہ دفتر کا کام خوش اسلوبی کے ساتھ جاری رہ سکے۔ آنریری سکرٹری نے بیان کیا کہ عہدۂ صدارت کا انتخاب بلاشبہ ضروری ہے لیکن آئندہ ٹھوس کام کرنے کے لیے ہمیں نہایت سختی کے ساتھ کانفرنس کے موجودہ آئین پر کاربند ہونا چاہیئے اور کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے جس کی بنیاد کمزور ہو۔ کانفرنس کے موجودہ آئین کے مطابق عہدے داران کا انتخاب صرف اسٹینڈنگ کمیٹی کر سکتی ہے اور اسٹینڈنگ کمیٹی کا انتخاب ممبران عام کرتے ہیں۔ یہ جلسہ اسٹینڈنگ کمیٹی کا نہیں ہے۔ اس لیے صدر کا انتخاب اس جلسے میں آئین کے مطابق نہ ہوگا۔ کانفرنس کا سابق نظام اس وقت قائم نہیں ہے ہمیں از سرِ نو نظام قائم کرنا ہے اس لیے یہ اشد ضروری ہے کہ سب سے پہلے ممبران عام بنائے جائیں۔ پھر اُن میں سے

ایک اسٹینڈنگ کمیٹی بموجب تفصیلات مندرجہ قواعد وضوابط منتخب کی جائے۔ اس کے بعد یہ اسٹینڈنگ کمیٹی عہدے داران کا انتخاب کرے گی۔

جلسے کی اکثریت نے اس رائے سے اتفاق کیا اور قرار پایا کہ ممبران عام بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جائے اور جلسے میں جو حضرات شریک ہیں اُن سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنے اسمارِ گرامی سے فہرست کو زینت بخشیں۔

نیز قرار پایا کہ آئندہ جلسہ آخیر دسمبر میں کسی موزوں تاریخ پر منعقد کیا جائے جس میں انتخاب اسٹینڈنگ کمیٹی و عہدے داران و نیز دیگر ضروری معاملات طے کیے جائیں۔

صاحب صدر کے شکریے کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

اس مختصر رُوئداد کو عرض کر دینے کے بعد میں ان تمام احباب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس جلسے سے کسی نہ کسی نہج سے دل چسپی لی نیز یہ گزارش کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ حسب قرار داد آخیر دسمبر میں بغرض انتخاب اسٹینڈنگ کمیٹی و انتخاب عہدے داران جلسے کا انعقاد بے سود ہوگا۔ کیوں کہ جب تک ممبران عام کی کافی تعداد فہرست پر نہ ہو اس میں سے اسٹینڈنگ کمیٹی کا انتخاب ناممکن ہوگا۔ میں کانفرنس کے قواعد وضوابط اور فارم ممبری طبع کرا کر مختلف اصحاب کے پاس بھیج رہا ہوں اور جب ایک معمولی تعداد ممبران عام کی رجسٹر میں درج ہو جائیگی اس وقت جلد سے جلد ایک ایسا جلسہ منعقد کرنے کا بندوبست کیا جائے گا جو ہر صورت سے ایک نمائندہ جلسہ کہا جا سکے اور جس سے وہ اغراض حاصل ہو سکیں جو کانفرنس کی تشکیل وتنظیم جدید کے لیے ضروری ہیں۔ آخر میں ایک اور ضروری گزارش باقی ہے، اور وہ یہ ہے کہ جن حضرات نے اپنے بعض اخبارات ورسائل کے ذریعے سے گزشتہ جلسے کے مقاصد اور میری نیت واعمال کے متعلق نکتہ چینی فرمائی ہے، ان کے جواب کا قصد کیے بغیر میں صدق دل سے ان کا شکر گزار ہوں اور اپنی کوتاہیوں کو ان کے فہم سلیم وتجارب کے حوالے کرتا ہوں۔

خاکسار (حکیم) محمد الیاس خاں آنریری سکرٹیری

آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبتی کانفرنس، دہلی

(بقیہ مضمون صفحہ ۳۵ سے)

ڈاکٹر اورنگ نو عمر ہونے اور زیادہ تجربہ نہ رکھنے کے باوجود بھی تیز فہم تھا۔ عمل جراحی خیر وخوبی سے انجام پا گیا۔

ہم دونوں نرس کو ضروری ہدایات دے کر واپس چلے آئے۔

اس روز سے ہی ڈاکٹر اورنگ کی تمام بذلہ سنجی اور ہنس مکھ پن جاتا رہا۔ اب وہ ہر وقت سنجیدہ رہنے لگا۔ انجمن طبی کے ایک جلسے میں اُس کی طبی قابلیت اور فصاحت کا مجھے اس وقت قائل ہونا پڑا، جب اس واقعے کے ایک ہفتے کے بعد اس نے "دندان سازی کا ارتقا اور ہمارے مصائب" کے عنوان پر ایک مدلل لکچر دیا۔ مجھے اس کے پوشیدہ غم کا احساس تھا۔

مس تارا اب بہت کم زور ہو چکی تھی۔ اور مجھے ماننا پڑا کہ ڈاکٹر اورنگ کا خیال صحیح تھا کہ اُس کے اندر سل کا مادہ پہلے سے موجود تھا اور غالباً نمونیا کے حملے کے بعد بیماری نے زور پکڑ لیا۔ یہ سچ ہے کہ خوب صورت بچے اکثر سل ودق کے جراثیم رکھتے ہیں۔ بہر حال وہ ذات جس سے اس قدر اُمیدیں وابستہ تھیں، آخر کار رخصت ہو گئی ؎

پھول تو دو دن بہارِ جاں فزا دکھلا گئے   حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

(ترجمہ)

---
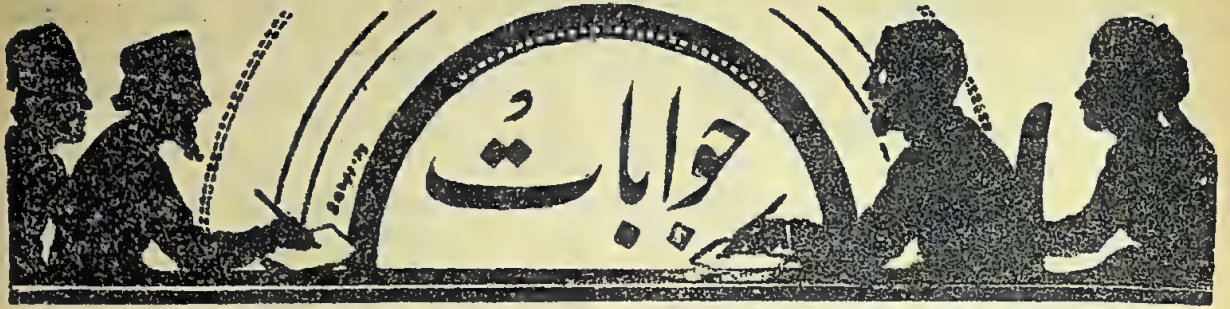
(۷۵) **عام کمزوری**:- (ل) بچے کو "کیلزانا" کی گولیاں ایک عرصے تک کھلائیے۔ تازہ اور کھلی ہوا میں دوڑنے بھاگنے کا موقع دیجئے۔ دھوپ میں جتنا وقت گزرے اتنا ہی اچھا ہے۔ دودھ اور سنترے لازمی طور پر خوراک کا جزو ہونے چاہئیں۔ بچے کا وزن کرتے رہئے تو آپ کو کچھ عرصے میں نمایاں فرق محسوس ہونے لگے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خمیرۂ ابریشم حکیم ارشد والا صبح ہی صبح دو ماشے کھلا کر اوپر سے عرق بادیان، عرق گاؤزبان اور عرق بید مشک ایک ایک تولہ لے کر پلا دیا
اس طرح یہ دوا دن میں دوبار استعمال کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بچے کو تازہ اور پختہ پھلوں کا پانی پلایا کریں۔ شربت فولاد بھی پلائیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(د) ایسی صورت میں "مٹیاجن ودکاڈ لیور آئل" ساختہ پارک ڈیوس اینڈ کمپنی ایک بہت ہی مفید دوا ہے۔ ایک چمچہ چائے بھر دن میں تین بار کھانے کے بعد دی جائے۔ (صاحب زادہ ڈاکٹر محمود جلالی)

(ھ) مندرجہ ذیل شربت اور عرق تیار کر کے استعمال کریں:

(ل) **نسخہ عرق**:- مغز گھی کوار دو سیر، برادہ فولاد تین پاؤ، قند سیاہ کہنہ ایک سیر، فل فل سیاہ، فل فل دراز، زنجبیل، سلیخہ، پترج، الائچی خورد، سعد کوفی، دارچینی قلمی، سنبل الطیب، اذخر مکی، تخم کرفس، انیسون ہر ایک تین تولے، نانخواہ ۲ تولے، ادرک سبز ۴ تولے آب مکوہ سبز مروق، آب کاسنی سبز مروق، آب کرونده مروق، آب ترب مروق ہر ایک ایک سیر، گلاب خالص دو سیر، عرق مکوہ دو سیر، آب کسوندی ایک سیر۔ سب دواؤں کو کوٹ کر اور قند سیاہ کو عرقوں میں حل کر کے سب کو ملا دیں۔ اور مٹی کے پرانے گھڑے میں خوب اچھی طرح بند کر کے ایک گڑھے میں دفن کر دیں۔ گڑھے کو گھوڑے کی لید سے بھر دیں۔ ایک ہفتہ کم از کم اور زیادہ سے زیادہ چالیس روز دوا کو پڑا رہنے دیں۔ اس کے بعد اس کو نکال کر عرق کشید کریں۔ بس تیار ہے۔

(ب) **نسخہ شربت**:- سنبل الطیب، سعد کوفی، دارچینی، سلیخہ، گل غافث، افسنتین رومی، بادیان، بیخ بادیان، ہر ایک ۶ ماشے، تخم کاسنی، پوست بیخ کاسنی، اذخر مکی، تخم خربزہ، خارخسک خورد، تخم خیارین ہر ایک تولہ، تخم کشوث، انیسون، مجیٹھ، بادآورد، شکاعی، برنجاسف ہر ایک ۶ ماشے، کوبہ ابریشم مقرض ایک تولہ۔ سب دواؤں کو ڈیڑھ سیر عرق مکوہ میں رات کو بھگو دیں۔ صبح جوش دے کر زلال لے لیں۔ اس میں آب مکوہ سبز مروق، آب کرونده سبز مروق، آب کسوندی سبز مروق ہر ایک ایک چھٹانک نبات سفید تین پاؤ ملا کر شربت کا قوام بنا لیں۔ ۲ تولے عرق میں ایک تولہ شربت ملا کر صبح و شام دونوں وقت پلائیں۔ تین دن کے بعد عرق کی مقدار ایک ایک تولہ روزانہ بڑھانی شروع کر دیں اور شربت بھی دو تولے تک پہنچا دیں۔ پھر یہ دوائیں اسی مقدار میں کچھ عرصے تک استعمال کراتے رہیں۔ (حکیم محمد شفیع باغبان پورہ)

(و) سبزیاں اور پھل کثرت سے کھلائیں۔ بدن پر تیل کی روزانہ مالش کریں اور حلوا گذر مسمن استعمال کریں۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(ز) صاف کی ہوئی چنے کی دال کو ایک دن رات دودھ میں بھگو کر سائے میں خشک کر لیں۔ پھر اسے آرد باقلا، آرد گندم، آرد اڑد، آرد مسور، مغات سفید، خشخاش، مغز بادام، مغز کدو ہر ایک ۶ تولے، مغز خیار، مغز بادرنگ، تخم تورک، کنجد مقشر، کتیرا ہر ایک ۶ تولے کے ساتھ کوٹ چھان کر تیس پڑیاں بنا لیں۔ اور ایک پڑیا دوا کو گائے کے دودھ میں حریرہ بنا کر ایک مہینے تک استعمال کریں۔ (حکیم بشن داس)

(۷۶) **استسقاء**:- (ا) استسقا یعنے پیٹ میں پانی بھر جانا بذات خود کوئی بیماری نہیں ہے۔ بلکہ یہ کیفیت دوسرے امراض کی ایک علامت ہے۔ آپ کی ہمشیرہ غالباً جگر یا آنتوں کے کسی مرض میں گرفتار ہیں۔ جمع شدہ پانی نکال دینا صرف موجودہ تکلیف کو رفع کر دیتا ہے۔ اسے بیماری کے علاج سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بہتر ہو کہ مقامی طور پر کسی اچھے حکیم یا ڈاکٹر کو دکھا کر اصل مرض کا علاج کرائیے۔ مریضہ کے صحیح حالات معلوم ہوئے بغیر نسخہ لکھنا ناممکن ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ریوند چینی اور سہاگہ بریاں ایک ایک تولہ لے کر باریک کر لیں۔ پھر صبح ہی صبح دو رتی یہ دوا پھانک کر اوپر سے عرق بادیان آدھ پاؤ پی لیں شام کے وقت بھی یہ دوا اسی طرح کھلائیں۔ یہ دوا دو ہفتے تک مریض کو استعمال کرا کے دیکھ لیں۔ اگر فائدہ معلوم ہو تو برابر مہینے سوا مہینے دوا جاری رکھیں ورنہ کسی مقامی قابل طبیب سے رجوع کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) نگند بابری، بیخ حنظل، کیکر پھلی، پوست اندرون نیم، عشبہ مغربی، گلو سبز، چیتا، چرائتہ، کرنجوہ، مجیٹھ، وج انگلی، برادہ صندل سفید سوہن کردہ، کٹائی خورد، کشنیز، دار ہلد، گل سرخ، ہر ایک ۱۰ تولے، کشمش سبز ۴ تولے، پانی ۴ سیر پختہ۔ چینی کے برتن میں سب چیزوں

کو ڈال کر ایک ہفتے دھوپ میں رکھیں۔ پھر چھان کر رکھیں اور پانچ تولے سے ۱۰ تولے تک صبح کے وقت پی لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) اپنی بہن کو برگ سرخ مرچ ۲۰ عدد آدھ پاؤ پانی میں پیس چھان کر قدرے نمک اور نوشادر ملا کر صبح و شام دس پندرہ دن تک پلائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) حالات نامکمل ہیں۔ کسی مقامی معالج کے مشورے سے علاج کرائیے۔ (صاحب زادہ ڈاکٹر محمود جلالی)

(و) مرض استسقا ہے۔ کسی مقامی طبیب سے علاج کرائیں۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج امرتسری)

(۷ ز) **ممسک دوا**:۔ رات دن ممسک اور مبہی دواؤں کے ہزارہا اشتہارات مختلف دواخانوں اور کمپنیوں کی طرف سے ہر اخبار اور رسالے میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ان ہی میں سے کوئی دوا چھانٹ لیجئے۔ دوا کے نام ہی کی اگر ضرورت ہو تو میں عرض کیے دیتا ہوں۔ افیون سے زیادہ قوی الاثر ممسک دوا کوئی نہیں ہے۔ لیکن کسی جاننے والے کے مشورے سے اس کا استعمال کیجئے گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ سوتے کے سوتے ہی رہ جائیں (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) روغن بیضہ مرغ خانہ ساز ۶ قطرے اور روغن بیر بہوٹی دو قطرے دودھ میں ملا کر ایک گھنٹہ پہلے پی لیا کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) حسب حالات مریض تشخیص مرض کے بعد نسخہ تجویز کیا جانا مفید ہو سکتا ہے۔ ورنہ ممسک اور مقوی دواؤں کے ہزارہا نسخے کتابوں میں تحریر ہیں فولاد محلول اکسیری، ممسک، مقوی اور مشتہی دوا ہے۔ فولاد ۲۰ تولے کو گرم کر کے سرسوں کے تیل میں ۱۰۱ مرتبہ بجھائیں۔ پھر اس کا برادہ کر کے آب برگ برگد ایک بوتل میں کھرل کر کے گج پٹ کی آگ دیں۔ یہ عمل ۱۰۱ مرتبہ کریں۔ آب برگ برگد ایک بوتل ہر بار جذب کیا جائے گا۔ اس کشتے کو آب انار ترش میں حل کریں۔ ۵ سے ۱۰ قطروں تک دہی میں ملا کر کھائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) ہمدرد دواخانے سے سفوف عجیب (رجسٹرڈ) منگالیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) فورٹوسٹین، ایک پیٹنٹ دوا ہے اور فوائد میں لاجواب ہے۔ لیکن ہمدرد دواخانے کی تیار کردہ معجون شباب آور، اس سے بھی بازی لے گئی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ کچھ عرصے تک آپ استقلال کے ساتھ اس کا استعمال فرمائیں۔ (صاحب زادہ ڈاکٹر محمود جلالی)

(و) زبردست مقوی اور ممسک نسخہ حاضر ہے استعمال کریں اور طب قدیم کو دعا دیں۔ **نسخہ**:۔ ریگ ماہی ۴ ماشے، شنگرف مدبر ۴ ماشے، قرنفل ۴ ماشے، زعفران ۱ ماشہ، مشک ۱ ماشہ، افیون ۱ ماشہ، تنک جھکنی ۲ ماشے، کائپھل ۷ ماشے، ورق طلا ۱ ماشہ، ورق نقرہ ۲ ماشے۔ باریک کر کے مسکہ سم الفار میں چار چار رتی کی گولیاں بنالیں۔ اور دو گھنٹے پہلے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم گجندر سنگھ)

(ز) کریلے کی بیل مع جڑ، پتوں اور پھلوں کو خوب کوٹ کر پانی نکال لیں اور اس پانی کو سائے میں رکھ چھوڑیں۔ جب وہ خشک ہو جائے تو تین تین ماشے کی گولیاں بنالیں۔ بوقت ضرورت گائے کا گھی کسی قدر کھا کر ایک گولی کھائیں۔ اس کے بعد تھوڑا سا شہد پی لیں۔ نہایت درجہ مقوی و ممسک ہے۔ (حکیم ڈاکٹر کشن داس)

(۷ ح) **اولاد نرینہ**:۔ (ا) برتھ کنٹرول کے تمام مروجہ طریقے اسی حد تک ناقابل اعتبار ہیں جیسا آپ نے ان کو پایا۔ سرمایہ داروں کی جیبوں سے روپیہ نکالنے کے لیے ڈاکٹر صاحبان اسی قسم کی نئی نئی ترکیبیں ایجاد کرتے رہتے ہیں۔ آپ نے ان پر عمل کیا برا کیا اور اب اگر ایسا کرنے کے درپے ہیں تو اور بھی برا کر رہے ہیں۔ اب تو یورپ اور امریکہ کے نامی گرامی ڈاکٹر بھی ان تمام طریقوں کے متعلق یہ رائے ظاہر کر رہے ہیں کہ ان میں سے قابل اعتبار ایک بھی نہیں اور مضر صحت سب ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ قدرت کے کاموں میں دخل نہ دیجئے اور مجامعت سے جس حد تک بچا جائے بچئے۔ اس قسم کا پرہیز صحت پر برا اثر نہیں ڈال سکتا۔ یہ محض آپ کا خیال ہی خیال ہے۔ اکثر مشاہدہ ہوا ہے کہ میاں بیوی میں سے اگر بیوی میاں پر حاوی ہو تو اولاد بالعموم نرینہ پیدا ہوتی ہے اور اگر میاں بیوی پر حاوی ہو تو لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر آپ اپنی بیوی پر حاوی ہیں اس حد تک کہ ان کے دل میں آپ کا ڈر بیٹھا ہوا ہو تو اس حالت کو بدلیے اور خوف کے بدلے ان کے دل میں اپنی محبت پیدا کر دیجئے۔ غالباً اس کے بعد آپ کو یہ شکایت نہ ہوگی کہ لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوں جو آپ کو نامرغوب ہیں۔ میرا ذاتی خیال تو یہ ہے کہ اس زمانے میں لڑکوں کی بہ نسبت لڑکیوں ہی کا پیدا ہونا بہتر ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مجامعت کے بعد تیز سرکے میں کپڑا تر کر کے عورت کے اندام نہانی کے اندر رکھیے۔ حمل قائم نہ ہوگا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اشاعت خاص رسالہ ہمدرد صحت کا مطالعہ کیجئے۔ مانع حمل تراکیب داخلی یا خارجی مرد اور عورت دونوں کے لیے مضر صحت ہیں۔ گج پیپل، کٹھ اور بدھارا تینوں دوائیں ہم وزن کوٹ چھان کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک ایک گولی پانی کے ساتھ صبح کے وقت ایام حیض کے بعد اگر استعمال کریں تو لڑکی کے بجائے لڑکا پیدا ہوگا۔ بشرطے کہ مرد اور عورت تن درست ہوں اور حفظ صحت کے پابند ہوں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) جب حمل دو ماہ کا ہو جائے تو عورت روزانہ صبح کے وقت ایک ماشہ تخم بھنگ مسلم صبح نہار منہ پانی کے ساتھ نگل لیا کرے اور اسی طرح شام کے وقت ۴-۵ بجے ۴ عدد تخم شولنگی سالم پانی کے ساتھ نگلوائیں۔ متواتر ایک ماہ کے استعمال سے انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) اس سے زیادہ سہل، قابل عمل اور کم خرچ یقینی تدبیر اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ آپ ان افعال سے بچے رہیں۔ (صاحب زادہ ڈاکٹر محمود جلالی)

(و) مجامعت سے پرہیز کریں تو بہتر ہے۔ میری جانب سے ضبط تولید نمبر میں جو مانع حمل نسخہ شائع ہوا ہے، اسے استعمال کریں اولاد نرینہ پیدا

کرنے کے لیے مضمون متعلق جنسیت جنین کا مطالعہ کریں۔ یہ مضمون رسالہ الطبیب ماہ مئی ۳۷ئہ میں شائع ہوا ہے۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(ز) ہمدرد صحت کے برتھ کنٹرول نمبر میں سینکڑوں نسخے چھپ چکے ہیں۔ آزمائش کریں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۷۹) **پرانا نزلہ**:- (ا) اگر آپ کو قبض رہتا ہے تو آج ہی کسی فروٹ سالٹ کا ایک ڈبہ منگا لیجیے اور اس کی ہدایت کے مطابق روزانہ اسے استعمال کیجیے قبض دور ہونے پر آپ کی یہ شکائتیں رفع ہو جائیں گی۔ اگر قبض نہیں رہتا تو بہتر ہوگا کہ ناک کے امراض کے کسی ماہر خصوصی سے مشورہ کریں۔ (ڈاکٹر سعید)

(ب) یہ شربت بنا کر استعمال کریں۔ **نسخہ**:- عناب ۳۰ دانے، سپستاں ۵ دانے، خطمی ڈیڑھ تولے، خبازی ڈیڑھ تولے، انجیر ولایتی ۲۰ دانے، زوفا ۲ تولے، پرسیاؤشاں ڈھائی تولے، اصل السوس مقشر نیم کوفتہ ۲ تولے، سبوس گندم ۴ تولے، مصری ایک سیر۔ حسب معمول شربت بنائیں اور صبح و شام تین تین تولے عرق گاؤزباں ایک پاؤ میں ملا کر پی لیا کریں۔ کافور اور نوشادر ہم وزن لے کر کھرل کر کے رکھیں اور دن میں ایک آدھ بار اس کی نسوار لیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مریض کا معائنہ کرا کے تشخیص مرض کرائیں۔ تحریری حالات سے تو نزلہ دائمی اور ضعف اعصاب ہی معلوم ہوتا ہے۔ چون پراش اولیہ نزلہ دائمی کے لیے از حد مفید ہے، اور ۶ ماشے روغن بادام گرم دودھ میں ملا کر رات کو پی لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) کسی ماہر مستند حاذق حکیم سے اصولی علاج کرائیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) آپ انٹی کٹارل ویکسین کے انجکشن لگوا لیجیے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمدرد دواخانے کی دوا "صدوری" بھی استعمال میں رکھیے۔ (صاحب زادہ ڈاکٹر محمود جلالی)

(و) معمولی نزلے کی دواؤں کو جوش دے کر ان کی بھاپ کو کپڑا اوڑھ کر ناک میں لینے کی کوشش کیجیے۔ اس کے بعد سفیدہ چاول کی بلاس جو کہ آک کے دودھ میں تین دفعہ تر و خشک کر کے اور پیس کر بنائی گئی ہو استعمال کریں اور نزلہ بند کو کنپٹی پر چپکائیں۔ (حکیم محمد شفیع باغ بان پورہ)

(۸۰) **کشتہ چاندی**:- (ا) مجھے بیماروں کا علاج کرنا تو تھوڑا بہت آتا ہے، کسی کو کشتہ کرنا بالکل نہیں آتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) میری جانب سے چاندی کے کشتے کا جو نسخہ مجربات میں شائع ہوا ہے اس کو بنا کر استعمال کیجیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) خالص چاندی کا تار بنوا کر اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کیلوں کی طرح کاٹ لیں۔ پھر ان کیلوں کو ہری ہڑ میں چبھو کر اور کپڑ مٹی کر کے دس سیر اپلوں کی آگ دیں۔ کشتہ ہو جائے گا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) کتاب مفتاح الخزائن کا مطالعہ فرمائیں۔ آپ کا مقصد حل ہوگا۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) ایک تولہ خالص چاندی کا ٹکڑا لے کر اس کو روپے کی طرح چپٹا کر لیں۔ پھر اسے آگ میں سرخ کر کے آب برہم ڈنڈی میں سو بار بجھائیں، اس کے بعد تتلی کی تازہ پتی کے آدھ پاؤ نغدے میں اسے رکھ کر گل حکمت کریں اور پانچ سیر اپلوں کی آگ دیں۔ اس طرح تین آنچیں دینے سے نہایت ہی عمدہ کشتہ سفید رنگ کا ہو جائے گا۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۸۱) **پارے کی گولی**:- (ا) ایک تولہ پارے کو سمندری بوٹی کے پانچ تولے پانی میں کھرل کیجیے۔ جب پانی جذب ہو جائے گا تو پارہ مکھن کی طرح ہو جائے گا۔ اس پارے کو آب لیموں میں ڈال دیجیے اور دو دن کے بعد نکال لیجیے۔ پارہ سخت ہو جائے گا۔ لیکن قائم النار نہ ہوگا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) ایک تولہ پارے کو آب حرمل تازہ میں کھرل کرتے رہیں، جب ۱۲۰ تولے پانی ختم ہو جائے تو گولی بنا لیں، ممسک ہے (حکیم ہمایوں)

(ج) قائم النار گولی مطلوب ہو تو کسی ہوس سے پوچھیں۔ کیوں کہ حکیم صاحبان تو دوائیں بنا سکتے ہیں اور مرض کی تشخیص کر کے نسخہ تجویز کر سکتے ہیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۸۲) **تپ دق**:- (ا) آپ نے تپ دق کو ایسا معمولی مرض سمجھ لیا ہے کہ اس کا علاج چھوڑ کر جس سے مریض کو نفع پہنچا اس بات پر آمادہ ہوئے ہیں کہ مریض کی حالت دیکھے بغیر ہم لوگ جو کچھ بھی خاک دھول یا نیم اور بکائن کے پھول لکھ دیں انہیں آپ استعمال کرانے لگیں۔ میرے محترم! جتنا فائدہ آپ کے مریض کو پہنچ گیا ہے۔ اسے بسا غنیمت سمجھیے اور ہرگز ہرگز علاج بدلنے کا خیال تک دل میں نہ لائیے۔ اگر آپ کے معالج کی رائے ہو تو "کیلسیم" کے انجکشن مریض کے لگوا دیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اس قسم کے مریض کا علاج سوال و جواب سے نہیں ہوا کرتا۔ اگر مریض کی حالت نازک ہے تو کسی قابل اور لائق طبیب سے رجوع کیجیے اور باقاعدہ علاج کرائیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مریض کا معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں۔ غلط طریق پر اپنا قیمتی وقت اور روپیہ برباد کر کے موت نہ خریدیئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) "اکسیر سل و دق" استعمال کریں مجرب اور کامیاب نسخہ ہے۔ نسخہ ہمدرد صحت کے دق سل نمبر میں ملاحظہ کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) ایسے حالات میں مریض کا باقاعدہ معائنہ ضروری ہے۔ (صاحب زادہ ڈاکٹر محمود جلالی)

(و) جوارش زرعونی عنبری بہ نسخہ کلاں ۵ ماشے ہمراہ عرق گاؤزباں ۱۲ تولے صبح کو استعمال کریں۔ (حکیم محمد شفیع باغ بان پورہ)

(۸۳) **ضعف خاص**:- (ا) آپ اپنے آپ کو "دکھی" اور اپنے دل کو "مرجھایا ہوا دل" خیال کرتے ہیں۔ درحالیکہ آپ اس پر قادر ہیں کہ

ہر رات میں ایک دفعہ ہم بستری کا لطف اُٹھا سکیں۔ آپ کو صرف اتنی شکایت ہے کہ ایک رات میں ایک سے زیادہ مرتبہ لطف اندوز ہونے کی مقدرت کیوں نہیں ہے۔ آپ یقین کیجئے کہ ہمارے نوجوانوں میں سے پچاس فی صدی کے قریب ایسے "دکھی" ہیں جو غریب روزانہ ایک مرتبہ لطف اُٹھانا تو کیا معنے، اس بات کے لیے بھی ترستے ہیں کہ "گاہے گاہے" ہی اس قسم کی صحبت منعقد کر سکیں۔ روزانہ ایک صحبت پر قادر ہونا باوجود اس کے کہ آپ اپنی تحریر کے مطابق بچپن میں غلط کارہ چکے ہیں ایک ایسی نعمت ہے جس پر آپ کو خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ کیا آپ روزانہ ایک صحبت سے ترقی کر کے شبانہ روز ایسی ہی صحبتیں بر پا رکھنی چاہتے ہیں؟ جو قدرت حاصل ہے اسے غنیمت سمجھیئے۔ اور بہتر یہ ہے کہ روزانہ سے گھٹا کر ان مجلسوں کو ہفتے وار کر دیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ چند روز میں سچ مچ "دکھی" نہ بن جائیں۔ اولاد نہ ہونے کا باعث ممکن ہے کہ آپ کی اہلیہ کا کوئی نقص ہو۔ اگر ایسا ہے تو اپنی بجائے ان کا علاج کرائیے۔ اگر آپ کو کبھی سوزاک یا آتشک ہو چکی ہے تو ان امراض کے مخصوص انجیکشن لگوائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نسخہ ذرا طوالت طلب ہے لیکن مفید بھی یقینی ہے۔ جریان، سرعت، رقت، کثرت احتلام اور اختلاج قلب وغیرہ کے لیے بہترین چیز ہے:
نسخہ:- یاقوت سرخ، کہربا شمعی، ہر ایک ۵ ماشے، مروارید ناسفتہ، سنگ یشب، ہر ایک ۶ ماشے، مرجان ۱۰ ماشے، مغز تخم خرپزہ، مغز تخم خیارین ہر ایک ڈیڑھ تولے، شقاقل مصری، ثعلب مصری، تودری زرد، تودری سفید، بہمن سرخ، بہمن سفید ہر ایک ایک تولہ، تخم ہلیون، بوزیدان، کباب چینی، دارچینی ہر ایک چھ ماشے، اندر جو شیریں، بادرنجبویہ، گل سرخ، ہر ایک ۷ ماشے، ورق طلا، زعفران ہر ایک ۳ ماشے، آبریشم مقرض دو تولے، مربا سیب، شربت انار شیریں ہر ایک تین چھٹانک، شہد خالص و مصری کوزہ ہر ایک ڈیڑھ پاؤ۔ عرق گلاب آدھ سیر۔ پہلے جواہرات کو گلاب میں کھرل کریں۔ پھر مربے اور زعفران کو خوب حل کر کے رکھیں۔ اس کے بعد مصری و شہد وغیرہ کا قوام کریں اور تمام دوائیں (جو کوٹ پیس لی گئی ہوں) شامل کر کے معجون بنالیں۔ خوراک ۵ ماشے سے ۷ ماشے تک گائے کے دودھ کے ساتھ۔ اور لیپ درازی و فربہی کا جو نسخہ میری جانب سے رسالہ ہمدرد صحت میں شائع ہو چکا ہے اس کو بنا کر استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جواب سوال نمبر ۷ کا نسخہ استعمال کیجئے۔ موم روغن اور روغن کافور ہم وزن ملا کر مالش کیجئے (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) سیال مسکن، حب خاص، حب اسرار اور طلا مطول استعمال کریں۔ نسخے جواب ۲۸ ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء میں دیکھیئے۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) جواب ۷۵ پر عمل فرمائیں۔ (صاحب زادہ ڈاکٹر محمود جلالی)

(و) کسی مقامی معالج کے مشورے سے پہلے مسکن، پھر ممسک پھر مغلظ اور پھر مقوی ادویہ استعمال کریں یکایک مقوی دوا کے استعمال سے عموماً نقصان ہوتا ہے۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(۸۴) **سانپ کے کاٹے کا علاج:** (ا) سب سانپ زہریلے نہیں ہوتے اور نہ سب کا زہر ایک قسم کا ہوتا ہے کہ جو ایک ہی دوا ہر حالت میں کارآمد ہو جائے۔ سانپ کے کاٹے کا حکمی علاج دریافت ہو چکا ہے۔ تقریباً ہر اسپتال میں فوری ضرورت کے لیے موجود رہتا ہے۔ اس کا نام "انٹی وینومس سیرم" ہے۔ بہترین ترکیب یہ ہے کہ جس جگہ سانپ نے کاٹا ہے اس سے اوپر خوب کس کر دو تین بند فوراً باندھ دئے جائیں تاکہ زہر بدن میں سرایت نہ کر سکے۔ جس جگہ دانت کا نشان ہو اُسے نشتر یا تیز چاقو سے ذرا بڑا کر کے کوئی ایسا شخص کہ جس کے منہ میں کوئی زخم نہ ہو چوس چوس کر تھوکتا رہے۔ اس مقام کو فوراً جلا دینا یا انگلی وغیرہ ہے تو فوراً کاٹ ڈالنا بھی بہت مفید تدبیریں ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حقے کا سڑا ہوا پانی مارگزیدہ کو پلائیے۔ فوراً قے ہو جائے گی اور جب تک قے کا سلسلہ رہے اس وقت تک یہ پانی پلاتے رہیں۔ انشاءاللہ تمام زہر خارج ہو جائے گا۔ زخم پر چلم کے نیچے کی سیاہی پانی میں گھس کر لگائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ناگدون بوٹی کو پانی میں گھس کر سانپ کے کاٹے پر لگائیں اور پلائیں۔ حقے کی کیٹ اور پانی بھی تریاق مارگزیدہ ہے۔ (حکیم لالہ سری رام)

(د) کشتہ سنکھ (بچھوا اور کرنڈ بوٹی والا) مارگزیدہ کا تریاق ہے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) جس جگہ سانپ کاٹے اس سے دو انچ اوپر بند لگا دیا جائے تاکہ دوران خون بند ہو جائے۔ سانپ کے دانتوں کے نشان پر تیز چاقو سے اس شکل (+) کا گہرا شگاف دیکر زہریلا خون اچھی طرح سے نکال دیں۔ گلاس یا سینگی لگا دینا بھی مفید ہے۔ زخم پر پرمیگنیٹ آف پوٹاش ڈال کر پٹی باندھیں۔ لیکن یہ علاج اسی صورت میں کارگر ہے جب کہ سانپ کے فوراً ڈسنے کے بعد ہی کیا جائے۔ اگر زہر جسم میں سرایت کر چکا ہو تو انٹی وینومس سیرم کے انجیکشن کرائے جائیں۔ (صاحب زادہ ڈاکٹر محمود جلالی)

(و) جس جگہ سانپ نے کاٹا ہو اس جگہ چاقو سے ایسا شگاف (+) لگا دیں۔ پھر اس میں حقے کے نیچے کا میل بھر دیں۔ کھانے کے لیے کشتہ سنکھ بقدر دو سرخ پھیکے دودھ کے ساتھ دیں۔ اور گھی دودھ پھیکا خوب دیں۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(ز) کشتہ سنکھ کاٹی ہوئی جگہ پر پچھنے لگا کر اوپر ملیں۔ اور ایک رتی یہ کشتہ مریض کو کھلائیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۸۵) **دراکشا سو:-** (ا) کوئی وید صاحب آپ کی رہنمائی کریں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ویدک کی ہندی کتاب شارنگ دھر اور دوا مرت ساگر ملاحظہ کریں۔ (حکیم محمد شفیع)

(۸۶) **پارہ قائم النار۔** کوئی جواب نہیں آیا۔ (منیجر ہمدرد صحت)

(۸۷) **ضرورت طبیب:-** (ا) کیوں نہ آپ مطب کرنا شروع کر دیں؟ آپ نے یہ نہ تحریر فرمایا کہ آپ کس قسم کی امداد کے خواہاں ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) مجھ سے خط و کتابت کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) دفتر رسالہ حکمت طبعی کائیں نور ضلع انبالہ کو خط تحریر کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۸۸) **ضعف جگر وغیرہ** :۔ (ا) غالباً آپ کی اہلیہ کے خون میں تیزابی کیفیت پیدا ہو گئی ہے "کیل بسما" ایک دوا آتی ہے اس کا استعمال کرائیے۔ مناسب ملینات سے قبض رفع کیجئے۔ خدا نے چاہا تو فائدہ ہو جائے گا۔ مایوسی کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جب تک مریضہ کو بغور نہ دیکھا جائے کوئی مشورہ دینے سے معذور ہوں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مریض کا معائنہ کرا کے تشخیص مرض کے بعد باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۸۹) **رسولی** :۔ (ا) اس قسم کی رسولیوں کا علاج بس یہی ہے کہ انہیں نکلوا دیا جائے۔ آپریشن میں مطلقاً کوئی خطرہ نہیں ہے خواہ مخواہ ڈرنا نہیں چاہیئے
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) عصارہ ریوند کو پانی میں پکا کر لیپ کریں۔ مہینہ سوا مہینے برابر لگاتے رہیئے۔ رسولی تحلیل ہو جائے گی۔ آپریشن کی نوبت نہ آئے گی۔ اسی کے ساتھ خون کی اصلاح کے لیے ہمدرد دواخانے کی معجون مصفی خاص کا استعمال بھی جاری رکھیں (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپریشن بہترین علاج ہے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۹۰) **سفید بال** :۔ (ا) قبل از وقت سر کے بالوں کا سفید ہو جانا جسمانی یا اعصابی کمزوری اور دماغی افکار کے باعث ہوا کرتا ہے۔ جب تک سبب رفع نہ ہو بالوں کو طاقت دینے والی دوائیں غالباً کام نہ دیں گی۔ کوشش کر کے سبب کو دور کیجئے۔ اس کے بعد ایسی دواؤں کا استعمال کیجئے جو مقوی ہوتی ہیں اور غدودوں کے ست سے بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ بالوں کی بڑھوار اور ان کا رنگ غدودوں کے صحیح فعل پر منحصر ہے۔ اس طرح غدودوں کے ست استعمال کر کے آپ اپنے جسم کے غدودوں میں تحریک پہنچا سکتے ہیں جو انہیں آمادۂ عمل کر دے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) تجدید شباب کے عنوان سے جو نسخہ میری جانب سے ہمدرد صحت میں شائع ہوا ہے اسے بنا کر استعمال کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ہلیلہ سیاہ پہلے روز ایک عدد، دوسرے روز ۲ عدد، تیسرے روز ۳ عدد۔ اسی طرح ۱۰ عدد تک پہنچا کر پھر ایک ایک عدد روزانہ کم کریں۔
(حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) حب بلادر عنبری استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ھ) بے رم ایک اونس، گلیسرین ایک اونس، پانی مقطر ایک پاؤ۔ ان سب کو اچھی طرح حل کر کے لکس کمپاؤنڈ کا ایک چھوٹا ڈبہ شامل کر دیں۔ یہ مرکب بالوں میں لگائیے۔ اندرونی طور پر "انگرے ٹون" کی دو تین بوتلیں استعمال کر لیجئے۔ (صاحب زادہ ڈاکٹر محمود جلالی)

(و) ہلیلہ، آملہ اور ادرک کی جڑ ہم وزن لے کر پانی میں پیس لیں اور سر پر ہر روز ملیں۔ آہستہ آہستہ بال سیاہ ہو جائیں گے اور کھانے کے واسطے یہ نسخہ دیں۔ ہلیلہ سیاہ نو درم، تخم پنواڑ ۲۲ درم، بھنگرہ سیاہ ۶۰ درم، بیج چیتا ۲۲ درم، پرانا گڑ ڈھائی سیر۔ سب دواؤں کوٹ چھان کر گڑ ملا کر ۶۰ گولیاں بنالیں اور ہر روز ایک گولی صبح نہار منہ کھا لیا کریں۔ تمام بیماریاں دور ہو جائیں گی۔ بے حد قوت حاصل ہو گی اور آہستہ آہستہ سفید بال سیاہ ہو جائیں گے۔
(حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۹۱) **عورت کی شہوت** :۔ (ا) تہذیب اور اخلاق کے درجے سے اس قدر گرے ہوئے سوالات ایک ایسے پرچے میں بھیجتے ہوئے لوگوں کو شرم محسوس کرنی چاہیئے۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ اس سوال کا ایک طبی پہلو بھی ہے۔ ایک مخصوص کمزوری جس طرح مردوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح عورتوں میں پیدا ہو سکتی ہے اور ہوتی ہے۔ لیکن اظہارِ مطلب کے لیے آپ کو اس سے بہتر الفاظ مل سکتے تھے جن الفاظ میں آپ نے سوال کیا ہے ان سے مجھ پر تو یہی اثر ہوا کہ آپ اپنی عیش پرستیوں کے لیے المبار کو آلۂ کار بنانا چاہتے ہیں، اور مجھے اس سے انکار ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) لائکوپوڈیم پچاس ہزار نمبر کا ایک قطرہ لیں اور مکھن میں رکھ کر عورت کو دیں۔ پانی میں بھی ایک قطرہ ڈال کر پلا سکتے ہیں۔ دو ایک بار دینے سے شہوت بہت زیادہ ہو جائے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) لائکوپوڈیم ... کا استعمال کرائیں (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(د) آخر کوئی خاص ضرورت؟ (صاحب زادہ ڈاکٹر محمود جلالی)

(۹۲) **پتے کی پتھری** :۔ (ا) آپ کے عزیز کی زندگی خطرے میں ہے انہیں آپریشن سے گریز کرنے کی بجائے جلد سے جلد آپریشن کرا لینا چاہیئے دواؤں سے اس پتھری کا گھل کر نکل جانا بہت مشتبہ ہے۔ آپریشن کسی قدر مخدوش ضرور ہے لیکن ایک ہوشیار ڈاکٹر سے آپریشن کرا لینے میں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) صبح نہار منہ دوار الکرکم ۶ ماشے کھلا کر اوپر سے عرق بادیان ۱۲ تولے میں ۲ تولے شربت دینار ملا کر پلائیں۔ شام کو معجون دبید الورد ۶ ماشے کھلا کر اوپر سے وہی عرق اور شربت دیں۔ بیس پچیس دن کے استعمال سے انشاء اللہ فائدہ ہو جائے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اپنے عزیز کو مربہ ترب، اچار ترب، سبزی مولی وغیرہ کثرت سے کھلائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) پتھری توڑ استعمال کرائیں۔ کامیاب نسخہ ہے۔ نسخہ پہلے پرچوں میں ملاحظہ کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ھ) فاس فوسوڈا (فلیٹ) ایک پیٹنٹ دوا ہے۔ ناشتے کے بعد دو یا تین چائے کے چمچے بھر یہ دوا ایک چھٹانک پانی میں ملا کر پی لیا کیجئے۔ پھر

کچھ دیر بعد ایک گلاس پانی اور پی لینا چاہیئے۔ (صاحب زادہ ڈاکٹر محمود جلالی)

(و) کشتہ حجر الیہود ایک رتی معجون عقرب ۳ ماشے میں ملاکر عرق اناناس بارہ تولے کے ہمراہ استعمال کریں۔ (حکیم محمد شفیع باغبان پورہ)

(۹۳) گرجن آئل:- (ا) یہ تو بالکل ایسا ہی سوال ہے کہ جیسے آپ یہ پوچھیں کہ "سرسوں کا تیل کیا ہے" گرجن آئل بھی دوسرے تیلوں کی طرح ایک تیل ہوتا ہے۔ اور دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گرجن آئل امریکہ کے ایک درخت کے پھل کا روغن ہے۔ انگریزی دواخانوں میں عام طور سے فروخت ہوتا ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ڈاکٹروں سے طلب کیجئے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۹۴) قے وغیرہ:- (ا) آپ کے بھائی صاحب اعصاب کی کمزوری میں مبتلا ہیں۔ اگرچہ یہ بھی ممکن ہے کہ بصارت کے اعصاب میں کوئی اور بھی نقص ہو۔ بہتر ہوگا اگر وہ اپنی آنکھ کسی ماہر امراض چشم کو بھی دکھائیں۔ ضعفِ اعصاب کے لیے چند شیشیاں "نیورو فاسفیٹس" کی پی ڈالیں اور غذا جسمانی ورزش، کھلی ہوا اور دھوپ سے پورے طور پر فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) صفرا کی زیادتی ہے۔ زرشک کی چٹنی بنا کر دیجئے۔ ایک لیموں کی دو قاشیں کرکے ان پر نمک اور سیاہ مرچ سائیدہ چھڑکیں اور ہلکی آگ پر رکھیں جب لیموں پکنے لگے تو قاشیں مریض کو چاٹنے کے لیے دے دیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اطریفل کشنیز ہمراہ دودھ تازہ بوقت صبح کھلائیں اور رات کو سوتے وقت ۶ ماشے روغن بادام گرم دودھ میں ملاکر پلائیں۔
(حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

ضوابطِ اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے اجرت بھیجنی چاہیئے۔
(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں۔
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مُدیر کر سکتے ہیں، شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہیں۔ (منیجر)

---

(۹۵) کونین کے مقابلے میں زود اثر اور بے ضرر یونانی یا ہندی دوائیں ہوں تو اطبائے کرام مطلع فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۰۹۶)

(۹۶) مجھے بلغمی کھانسی، بخار اور کمر اور ٹانگوں کے درد کے لیے ایک جامع الفوائد نسخے کی ضرورت ہے۔ یہ امراض ضعف گردہ اور معدے اور دماغ کی رطوبتوں کی زیادتی کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ (خریدار نمبر ۹۴۸۲)

(۹۷) میرے ایک ۳۲ سال کے شادی شدہ عزیز کو پچھلے سال رمضان المبارک سے یہ شکایت پیدا ہو گئی ہے کہ رمضان کے روزے رکھنے کے زمانے میں منہ سے خون آجایا کرتا ہے۔ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زبان میں درزیں سی پیدا ہو جاتی ہیں اور ان ہی سے خون نکلتا ہے۔ پچھلے سال اسپغول اور دھنیے کا بطور دوا استعمال کرایا گیا تھا۔ اس سال بھی یہی شکایت پھر رمضان میں پیدا ہو گئی۔ اس زمانے میں پاخانہ سخت اور قبض کے ساتھ ہوتا رہا۔ کچھ عرصے سے بدن میں بھدا پن پیدا ہو رہا ہے اور پیٹ بھی بڑھ رہا ہے۔ غالباً بلغم کی زیادتی ہے۔ (خریدار نمبر ۶۵۸۸)

(۹۸) اگست سنہ ۳۹ء کے ہمدرد صحت میں سوال نمبر ۲۹ ملاحظہ ہو۔ ایلگز بر مو ولیرین سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ کیا "ایلگز نیوگیڈن" "گریالٹ سیرپ" "کاڈ لیور آئل" "فیرا ڈول" اور "نیورو فاسفیٹس" میں کوئی دوا احتلام کے لیے مفید ہوگی؟ آئرن احتلام کا انگریزی نام کیا ہے اور کیا وہ مفید ہوگا؟ فاس فوریم کیا چیز ہے؟ کیا یہ مفید ہوگی۔ (ایک خریدار)

(۹۹) ہمارے ایک نوجوان عزیز کو چار پانچ سال سے بادی بواسیر کی شکایت ہے کبھی کبھی خون آجاتا ہے۔ جو ہمدرد دواخانے کی حب بواسیر کے استعمال سے بند ہو جاتا ہے۔ مگر مسّوں میں اندر اور باہر بے حد خارش ہوتی ہے۔ خصوصاً موسم سرما میں تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ کتنے ہی علاج کیے مگر خارش نہ گئی۔ از راہ کرم اطبا ایسی مجرب و آسان دوا تجویز کریں جس سے مسّے و خارش دونوں بلا تکلیف غائب ہو جائیں۔ حکیم اکبر حسین اور ڈاکٹر سعید احمد صاحب خاص کر متوجہ ہوں۔ (خریدار نمبر ۸۷۸۷)

(۱۰۰) مریض کی عمر ۱۹ سال ہے۔ تین سال پہلے سائیکل سے گر جانے کی وجہ سے بائیں ٹانگ میں چوٹ آئی۔ اب اسی طرف کا فوطہ بطخ کے انڈے سے کچھ بڑا ہے۔ اب تک کوئی علاج نہیں کیا گیا۔ اطبا اس میں پانی بتاتے ہیں۔ امید ہے کہ ناظرین خاص توجہ فرمائیں گے۔ (ایک خریدار)

(۱۰۱) میرے ایک دوست نے موسم سرما میں چار پانچ دن تر پھلے کا پانی پی لیا۔ اس سے ان کی شہوت بہت کم ہو گئی۔ خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ (خریدار نمبر ۱۸۶۷)

(۱۰۲) میرے ایک دوست عمر ۱۷ سال نے نوطے عرصہ دو سال سے ڈھیلے ہیں اور دیر تک بھی نہیں تنتا۔ دایاں فوطہ بائیں کی نسبت بڑا ہے۔ نالیاں بھری ہوئی ہیں۔ چوٹ بھی نہیں لگی ہوئی ہے۔ مردمی کی کمزوری بھی ہے۔ (خریدار نمبر ۶۰۵۷)

(۱۰۳) معزز حکیم و ڈاکٹر صاحبان سے التماس ہے کہ میرے بھائی کے چہرے اور بازو پر دو لوکل سور (مقامی پھوڑے) نکلے ہوئے ہیں۔ کمپونڈر ہونے کی وجہ سے ڈاکٹری مصفی خون دواؤں کے ساتھ کاسٹک وغیرہ کے مرہموں سے کام لیا گیا۔ مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ گرم چیزیں کم موافق ہیں کوئی کھانے اور لگانے کی مجرب دوا تحریر فرمائیے۔ (خریدار نمبر ۸۰۱۳)

(۱۰۴) میری زبان محرقہ بخار کی وجہ سے بند ہو گئی ہے۔ مجرب علاج کی ضرورت ہے۔ (خریدار نمبر ۵۱۶۸)

(۱۰۵) محترمی جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی سے درخواست ہے کہ از راہ کرم مرض ٹائی فائڈ کی تشخیص کے لیے ویڈال ٹیسٹ اور مرض آتشک کی تشخیص کے لیے کاہن ٹیسٹ کا مفصل بیان علمی نقطۂ نظر سے شائع فرماکر شائقین حکما کو مستفیض ہونے کا موقع دیں۔ (خریدار نمبر ۶۰۱۵)

(۱۰۶) مریض نے چھ ماہ ہوئے، کپڑا سینے کی ایک سوئی ہنستے ہنستے نگل لی۔ عکس ریزے وہ پیٹ میں دکھائی دیتی ہے۔ کیا کوئی یونانی یا دوسری دوا ہے جو اسے پیٹ میں گلاکر خارج کردے۔ ڈاکٹر آپریشن کے سوا اور کوئی رائے نہیں دیتے۔ مریض کے پیٹ میں ہلکا ہلکا درد رہتا ہے۔ متلی بھی رہتی ہے، ہاضمہ خراب ہے۔ (خریدار نمبر ۹۶۲۷)

(۱۰۷) ۲۵ سال کے ایک مریض کو مدت سے اعضا کے پھڑکنے کی شکایت ہے۔ اکثر اوقات ہاتھ یا پیر سُن پڑ جاتے ہیں۔ بلغم اور پسینے کی شکایت بہت ہے۔ احتلام اور کمر کا درد بہت عرصے سے ہے۔ درد سر بھی رہتا ہے۔ (خریدار نمبر ۹۱۴۰)

(۱۰۸) ۲۴ سال کے ایک مریض کو دو سال پہلے آتشک ہوئی تھی۔ علاج سے یہ شکایت جاتی رہی۔ مگر تلووں میں جلن اب تک موجود ہے۔ پاخانے کے راستے خون بھی آتا ہے۔ (خریدار نمبر ۱۸۲۰)

(۱۰۹) میری عمر ۲۵ سال ہے۔ عام صحت بہت اچھی ہے۔ پیشہ کمپونڈری ہے۔ چار روز ملیریا کے بعد رات کو سوتے وقت اچانک دائیں طرف اکیوٹ ڈرائی پلورسی (ذات الجنب حاد) کی شکایت ہوگئی ہے۔ درد و بخار فی الحال نہیں ہے۔ البتہ کھانستے وقت معمولی درد محسوس کرلیتا ہوں۔ بلغم ملاحظہ کیا گیا۔ ٹی۔ بی کے جراثیم نہیں تھے۔ کوئی صاحب مفید نسخہ و مشورہ درج رسالہ فرمائیں۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب سے خاص توجہ کی التجا ہے۔ (خریدار نمبر ۴۹۹۷)

(۱۱۰) مریض کی عمر ۲۴ سال ہے۔ آٹھ سال ہوئے کہ باؤلے کتے نے کاٹا تھا۔ علاج کے طور پر ٹیکے لگائے گئے جس کا یہ اثر ہوا کہ مادّہ تولید بالکل خشک ہوگیا۔ بحالتِ جماع اخراج نہیں ہوتا بلکہ عضو میں درد ہونے لگتا ہے۔ عام جسمانی صحت اچھی ہے۔ اطبا کرام کوئی ایسا سریع الاثر علاج لکھیں جس سے مادّہ تولید پیدا ہوکر مریض اولاد پیدا کرنے کے قابل ہوجائے۔ (خریدار نمبر ۸۲۶۹)

(۱۱۱) ناظرین مجھے کسی ایسے ماہر امراض سینہ کا پتہ بتائیں جو سل، دق اور دمے وغیرہ کا شافی علاج کرسکے۔ (خریدار نمبر ۹۲۴۸)

(۱۱۲) میرے ایک پرانے دوست کی اہلیہ کی عمر اس وقت ستائیس سال ہے۔ شادی ہوئے آٹھ سال ہوچکے ہیں۔ شادی کے دوسرے ہی سال ایک لڑکا ہوا۔ اور وفات پاگیا۔ اس کے بعد آج تک کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ مٹاپے نے اتنی ترقی کی کہ چلنا پھرنا بھی دشوار ہوگیا۔ اطبا پوری توجہ سے مجرب علاج تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۴۹۷)

(۱۱۳) میرے ایک ۲۷ سالہ بھائی کو گلے کی دائمی تکلیف رہتی تھی۔ پندرہ برس کی عمر میں تین مہینے بخار رہا۔ صحت کے بعد ڈاکٹر کے مشورے سے غدد حلق یا لوزتین کا اپریشن کیا گیا۔ اب دس سال سے زکام کی شکایت ہے۔ ابتدا میں یہ کثرت سے ہوتا تھا۔ اب کمی کے ساتھ ہوتا ہے گرمیوں میں پیاس کی شدت کے ساتھ ناک سے رقیق اور نمکین رطوبت خارج ہوتی ہے۔ منہ کا ذائقہ نمکین رہتا ہے۔ دماغ اور دل کمزور ہیں۔ انگریزی اور یونانی علاج سے فائدہ نہ ہوا۔ (خریدار نمبر ۸۹۳۰)

(۱۱۴) ایک شخص سیسے کا مرگانگ بناتا ہے جو اصلی مرگانگ طلائی سے بدرجہا بہتر تیار ہوتا ہے بخل کا فعل ہے۔ اول سیسہ کو کسی ترکیب سے بہ صفت رانگ میں تبدیل کرتا ہے۔ پھر سیسے کو لے کر ایک سفید کشتے سے پلے میں تبدیل کرکے دونوں کے جھل بند سے مرگانگ بناتا ہے کوئی صاحب اس معاملے پر روشنی ڈالیں۔ تیار شدہ مرگانگ بہت مفید ہوتا ہے۔ (خریدار نمبر ۸۹۴۷)

(۱۱۵) مریض کو خونی بواسیر ہے۔ عمر ۴۰ سال ہے اور مرض آٹھ سال سے ہے۔ خون کا دورہ مہینہ ڈیڑھ مہینے میں ہوتا رہتا ہے۔ اخراج خون کے بعد پاخانہ زیادہ ہوتا ہے۔ درد نہیں ہے۔ کسی ایسے مجرب نسخے کی ضرورت ہے جس سے بغیر آپریشن کے پوری کامیابی ہوسکے۔ (خریدار نمبر ۸۶۸۴)

(۱۱۶) راج پوتانے اور مالوے میں جوہڑوں اور تالابوں کا پانی پیا جاتا ہے۔ برسات کے دنوں میں ان علاقوں میں مرض نارو وا باکی صورت میں پھیلتا ہے۔ قصبوں اور دیہاتوں کی آدھی آبادی اس مرض کا شکار ہوجاتی ہے۔ اور چھ چھ ماہ مریض چارپائی پر پڑا رہتا ہے۔ اکثر یہ مرض پاؤں ٹخنے، گھٹنے کے جوڑ، پنڈلی اور ران پر پیدا ہوتا ہے۔ کبھی کبھی فوطوں اور عضو مخصوص پر ظاہر ہوتا ہے۔ جب ایک بار یہ مرض ہوجاتا ہے تو ہر سال اس کا دورہ ہوتا ہے۔ اس مرض میں جان تو بہت کم جاتی ہے۔ لیکن جان کنی کا مزہ مریض ضرور چکھ لیتا ہے۔ دیہات میں اکثر نائی اور بھنگی چیرہ دے کر اس کو نکالتے ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحبان بھی اس کا علاج آپریشن سے کرتے ہیں۔ اطبا کرام سے درخواست ہے کہ مجرب المجرب کھانے اور لگانے کا نسخہ تجویز فرمائیں۔ اور دورے کو روکنے کی تدبیر بتائیں۔ (خریدار نمبر ۸۹۰۱)

(۱۱۷) مجھے عرصہ سے حکیموں نے جریان بھی تشخیص کیا ہے۔ بہت سے علاج کرانے کے باوجود آرام نہیں ہوا۔ جسمانی حالت کمزور ہے۔ شادی شدہ ہوں۔ عمر ۲۰، ۱۹ سال ہے۔ دائیں خصیے میں بھی کبھی درد ہونے لگتا ہے۔ مرض کی تشخیص کرکے مجرب نسخہ تحریر فرمایا جائے۔ (خریدار نمبر ۹۶۰۷)

(۱۱۸) میری لڑکی (عمر ۱۰ سال) کی دونوں ہتھیلیوں میں چھ سال پہلے پھوڑے نکلے تھے۔ ہومیوپیتھک علاج سے پھوڑوں کی شکایت جاتی رہی تھی۔ چھ مہینے پہلے اسے زور کا بخار آیا تھا جو علاج سے جاتا رہا۔ اب مریضہ کی ہتھیلیوں، تلووں اور بغلوں میں پسینہ کثرت سے آتا ہے۔ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں میں درد رہتا ہے۔ طبیعت گری گری رہتی ہے۔ تھرمامیٹر لگانے سے درجۂ حرارت زیادہ سے زیادہ ۹۹ تک معلوم ہوتا ہے۔ پسینہ آجانے پر انگلیوں وغیرہ کا درد کم ہوجاتا ہے۔ قبض کی شکایت رہتی ہے کوئی مجرب نسخہ تجویز فرمائیے۔ (خریدار نمبر ۷۲۰۳)

دشمن جان امراض کی فہرست
کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟
بچوں کی بیماریاں
آنکھوں کی بیماریاں
امراض جگر و معدہ
سرعت انزال
ذیابطیس
پیچش
کمزوری عضو
بالوں کی بیماریاں
کمزوری دماغ
کمزوری اعضا ہضم
ضعف ہاضمہ بوجہ
امراض مخصوصہ
ضعف قلب
ضعف جگر
ناصور
جریان
دمہ
سوزاک
آتشک
ضعف باہ
نامردی
نزلہ
اسقاط حمل
خرابی ایام
سیلان الرحم
امراض خون
احتلام
بے لذتی
دق وسل
کنٹھ مالا
پائیریا
تلی
امراض مخصوصہ
طاعون
گٹھیا
جنون
شفاعت احمد
اگر ایسا ہی
تو آیندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کر لیجیے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دواخانہ کی لاثانی
اور اکسیری دوائیں ہیں۔ ماہرین فن اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں۔
انشاءاللہ آپ بھی اسی خادم ملک و فن دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہونگے! خادم منیجر ہمدرد دواخانہ دہلی

درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہے کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بددیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا۔"

شہیدِ فنِ ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ بانی "ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی"

HUBUB MOQAVI MAIDA

یہ معجون فساد خون پھوڑے پھنسی کے لیے اکسیر ثابت ہوئی ہے
چند ہی روز میں خون کو صاف کر کے بدن کو کندن بنا دیتی ہی دیرینہ
سے دیرینہ امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہی۔ خارش کو
رفع کرتی ہی۔ آتشک کے لیے نہایت مفید ہی زخموں کو خشک کر کے
جان فرسا تکلیف سے نجات دیتی ہی گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی
کامیاب تجربہ کیا گیا ہی۔ عجیب چیز ہی۔ قیمت فی ڈبیہ دس تولہ عہ؍
دو روپیہ آٹھ آنے ٭ ترکیب استعمال - ۶ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص
۴ تولہ پانی میں ملا کر اس کے ساتھ استعمال کریں۔
ترش اور گرم اشیا سے پرہیز ضروری ہی۔

عشبہ کے بے نظیر خواص طب قدیم و جدید میں مسلم ہیں۔ درحقیقت عشبہ امراض
خون کی مفید ترین دوا ہی۔ ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام
سے بنایا گیا ہی اور اس میں دوسری مفید ادویہ شامل کر کے اس کے خواص
میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہی۔ خون کو صاف کر کے بدن کی خارش اور
پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہی،
اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت
کی شفا بخشی ملاحظہ فرمائیں۔ ترکیب استعمال، چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت
پانی میں ملا کر معجون مصفی خاص ۶ ماشہ کھا کر اوپر سے شربت پی لیں۔
ترش اور گرم اشیا سے پرہیز۔ قیمت فی بوتل جو بیس روز کے لیے کافی ہی (عہ؍)

مفصل شاندار باتصویر مع جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

MAJUN I MOQUWW I MAIDA (REG)
MAJUN I MOQUWWI MAIDA (REG)
معجون مقوی معدہ رجسٹرڈ
یہ دوا اُن اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے۔ جن کا نظامِ ہضم جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے خراب ہو چکا ہے۔ تجربہ شاہد ہے۔ کہ اعضائے تناسل کے بیشتر مریض نظامِ ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ معجون معدہ اور آنتوں کو نہایت قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔ غذا جلد ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (بیس یوم کی دوا) دو روپے (عہ)
تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

"SHARBAT AKSIR KHAS"
Registred
شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ
یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے قیمت فی شیشی جو دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔
تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

ذوبانی
Zubani
تلی کے مریضوں کیلئے
تندرستی کا پیغام
ذوبانی
تلی کی تمام شکایات کیلئے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے
ہمدرد دواخانہ جن ادویات پر بجا ناز کر سکتا ہے۔ ان میں یہ ایک دوا "ذوبانی" بھی ہے
خوبی یہ کہ مقدار خوراک بہت کم
اور فائدے حد سے زیادہ!
تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے
نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ ار پرچہ ترکیب ہمراہ دوا
تار کا پتہ: ہمدرد دہلی
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

دُنیا میں سب سے مکمل اور منظم دواخانہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے جس پر ہندوستان کے بڑے بڑے والیانِ ریاست پورا پورا اعتماد رکھتے ہیں۔ یاد رکھئے بہترین یونانی ادویہ مناسب قیمتوں پر صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتی ہیں۔

تار کا پتہ:- ہمدرد، دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

گزشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد

۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی کے متعلق میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ دواخانہ طب یونانی کا ایک مایۂ ناز دواخانہ ہے۔ مرکبات کی تیاری میں جس دیانتداری اور پابندیٔ اصول دواسازی سے کام لیا جاتا ہے وہ مستحق مبارکباد ہے۔ میں ہمیشہ بوقت ضرورت ادویہ ہمدرد دواخانہ سے طلب کرتا ہوں۔ میں نے ہمیشہ ان کو قابل اطمینان پایا۔

عالیجناب رئیس الحکما نواب (حکمت جنگ) طبیب خاص اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

دِق اور سِل کے مریضوں کو مژدۂ صحت
آج کل ہندوستان میں دق اور سل جیسی خطرناک بیماریاں کثرت سے
پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہو جاتی ہیں۔ سینکڑوں خوش و خرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتم کدہ
بنے ہوئے ہیں۔ اطبائے کرام جن کا فرض ہے کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجے کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و
تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کر کے پیام صحت پہنچائیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ان کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ
طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں۔ ہمدرد دواخانہ میں جو خدمت خلق و فن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہے
اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے دنیا میں طب یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظم دواخانہ ہے۔ اس مرض کے
متعلق ایک عرصے سے تجربات کیے جا رہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمدللہ ان مبارک کوششوں میں
حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ
اب ہم اس قابل ہو گئے کہ دق، سل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مژدۂ صحت سنائیں تاکہ وہ ان جان لیوا امراض
کے چنگل سے رہائی حاصل کر سکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں تو
ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ لاثانی و صحت بخش مجربات خصوصی
یعنی
قرص سحر رجسٹرڈ اور ماء الحیات
استعمال کیجئے!
اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے کہ پچہتر فی صدی ایسے مریض جن کا مرض تیسرے درجے تک پہنچ گیا تھا۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا
پر تھا اور وہ محض پوست و استخواں کا ایک مجموعہ تھے۔ ان دو عجیب و غریب دواؤں کے استعمال سے تندرست و توانا
ہو گئے ہیں۔ جراثیم مرض کا قلع قمع ہو گیا۔ مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کر رہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے
عیال کے لیے سرمایۂ عیش و مسرت ہو گئے۔ ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن
انتہائی درجات میں بھی چالیس روز میں صحت کلی حاصل ہو جاتی ہے۔
ترکیب استعمال و ہدایات بالکل آسان و سادہ ہیں۔ صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے
ماء الحیات ۵ تولہ پی لیجئے اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجئے۔ فواکہات
میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجئے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو، ساگودانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہے۔
قرص سحر (رجسٹرڈ) قیمت فی قرص دو آنے۔ ماء الحیات (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف دو روپے
نوٹ:۔ ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ ۵۵ دستور العمل کو ملاحظہ فرما لیجئے۔ تاکہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہو جائے
زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہے۔ ریلوے پارسل کے لیے چہارم قیمت پیشگی بھیجنی چاہیے۔

پھیپھڑوں کے امراض کے لیے ایک بہترین مقوی دوا
صدوری

دق اور سل میں پھیپھڑے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں کسی دوا سے
ان کو تقویت پہنچانا ہمیشہ نہایت ضروری ہوتا ہے اس مقصد کے لئے
ہمدرد دواخانہ کی "صدوری" دنیا میں بہترین دوا کہی جا سکتی ہے۔
بے شمار تجربات کے بعد ایک عرصے میں اس کو بنایا گیا ہے۔ اس کے
استعمال سے خطرناک علامات فوراً رفع ہو جاتی ہیں درجہ حرارت بھی
کمی پر آ جاتا ہے اور مریض بہت ہی جلد اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ
حاصل کر لیتا ہے۔ عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعصاب کے لئے
بہترین دوا ہے۔ ایسے مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی
ہوں اور پھیپھڑے کمزور ہوں ان کے لیے اس کا استعمال نعمت
غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ بچوں کے مرض کساح جس میں ہڈیاں
ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ یہ شربت اپنے اثرات دکھائے بغیر نہیں
رہ سکتا۔ پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔
قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کے لیئے نہایت ضروری ہے
لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر
خطرے میں رہتی ہے۔ جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ
ایام کی بے قاعدگی یا ان کا درد کے ساتھ آنا اور خون کی کمی و
زیادتی۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) بادِ گولہ اور رطوبت کا غیر معمولی
اخراج ہیں۔ ان سب بیماریوں کے لیے **مستورین**
واقعی اکسیر ہے۔ اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں
رفع ہی نہیں ہو جاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر اس کا
بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ رحم کو قوی کر کے پیدائش اولاد کی استعداد
حاصل ہو جاتی ہے۔ استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا
اندازہ کیا جا سکتا ہے۔
ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔
قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف (عہ)

سعالین (رجسٹرڈ)

حلق اور سینہ کی تمام بیماریوں کے لیے یہ عجیب و غریب دوا
ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ کھانسی کو خواہ وہ بلغمی ہو یا خشک
فوراً کم کرتی ہے بلغم اور دوسرے مرض پیدا کرنے والے مواد،
پھیپھڑوں کو اور سینہ کی تمام ساختوں کو پاک و صاف کرتی ہے،
اور ان کو قوت پہنچاتی ہے۔ پھیپھڑوں سے خون آنے کی ابتدائی
حالت میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ دمہ، نمونیا، ذات الجنب
وغیرہ امراض میں حیرت انگیز فوائد دکھاتی ہے ان کے علاوہ گلے
کی خراش فوراً رفع ہو جاتی ہے بیٹھی ہوئی آواز جلد کشادہ ہو جاتی ہے
نزلہ زکام کی شکایت فوراً نمایاں طور پر کم ہو جاتی ہے۔
"سعالین" کے فوائد سے بوڑھے۔ بچے۔ جوان، مرد اور
عورت سب ہی یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔
ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔
قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے (۸/)

اوجاعی (رجسٹرڈ)

وجع المفاصل، عرق النساء، نقرس اور تمام عصبی دردوں کے لیئے
ہمدرد دواخانہ دہلی کی اوجاعی ایک خاص دوا ہے جو بے شمار
تجربات کے بعد بنائی گئی ہے اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں اس کی
ترکیب کیمیاوی اصول پر کی گئی ہے۔ مذکورہ امراض میں جو جو نقائص
جگر، گردہ وغیرہ میں پیدا ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی بھی اصلاح کرتی ہے
پیشاب میں ایک خاص مادہ کی زیادتی جس کو انگریزی میں یورک
ایسڈ کہتے ہیں کم کرتی ہے۔
غرضکہ ان تمام امراض کے لیے یقیناً یہ ایک اکسیری
دوا ہے۔ مرد۔ عورت ہر عمر میں اس کو بے خطر استعمال
کر سکتے ہیں۔
پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔
قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لیے کافی ہے
ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ۸/)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA, DELHI

BIRTH CONTROL NUMBER

This Special Number of the "Hamdard-i-Sehat" contains most useful, interesting, informative and educative articles regarding Birth-Control in its various aspects relating to the social, economical and moral advancement of the human race. In India the question of Birth-Control and family limitation is a much disputed question. An attempt has, therefore, been made to throw light on all the important subjects concerning Birth-Control and to collect informations from all available sources, both Indian and Foreign, as to the results of the present-day Birth-Control Movement. The history of Birth-Control, the description of the male and female organs of procreation, the stages of pregnancy, the effects of coition, the social, economical and religious sides of Birth-Control, the opinions of great men and famous experts of various countries, the different natural and artificial ways of Birth-Control, the tried prescriptions of many experienced doctors and physicians, and the results of various Birth-Control clinics and research laboratories, in fact all the phases of the subject have been provided and discussed in this number. Besides these valuable informations, a special chapter has been devoted to literary articles and poems, which has greatly enhanced its usefulness and interest. The illustrations and half-tone pictures form also a special and attractive feature.

Pages Over 288

PRICE

Special Edition As. 12

Ordinary Edition As. 8

Postage One Anna

SAM/-39

SUBSCRIPTION YEARLY ONE RUPEE

BIRTH CONTROL NUMBER 1939

SINGLE COPY TWO ANNAS

Editor: HAKIM H. ABDUL HAMEED

HAMDARD MANZIL
DELHI